قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ
بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (القرآن)

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ

جلد اول

از

ترجمانِ قرآن حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ترجمہ

مولانا شاہ محمد عبد المقتدر قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ قرآن

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل

مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ
بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (القرآن)

تفسیرِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

1

جلد اوّل

از

ترجمانِ قرآن حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ترجمہ

مولانا شاہ محمد عبد المقتدر قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمۂ قرآن

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل

مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرید بک سٹال ۳۸۔اردو بازار لاہور

تصحیح (تفسیر) : محمد ابراہیم فیضی
تصحیح (متن وتفسیر) : محمد فیاض احمد رضوی
مطبع : رومی پبلی کیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : رجب ۱۴۲۶ھ/اگست ۲۰۰۵ء
قیمت : -/۶۰۰ روپے (مکمل سیٹ)

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔اردو بازار لاہور
فون نمبر ۷۱۲۳۴۳۵۔۷۳۱۲۱۷۳۔۰۹۲۔۴۲
فیکس نمبر ۷۲۲۴۸۹۹۔۰۹۲۔۴۲
ای۔میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

عرضِ ناشر

قرآن کریم بنی نوع انسان کے لیے نسخۂ کیمیا' سعادتِ ابدی کا ذریعہ' حصول نجات اخروی کا وسیلہ اور دنیوی زندگی کو رضائے الٰہی سے بسر کرنے کی تعلیمات کا ایک خشک نہ ہونے والا سرچشمہ ہے' یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے اسلام قبول کیا انہوں نے قرآن کریم کو ذریعہ نجات اور رہنما تسلیم کر لیا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں جب سے اسلام کی روشنی پھیلی ہے' یہاں کے علمائے کرام نے قرآن اور قرآنی تعلیمات کو عام کرنے میں اپنی زندگیاں صرف کر دیں۔ اس سعی مشکور کا پہلا قدم قرآن کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے عوام کے سامنے پیش کرنا ہے۔ چنانچہ اردو میں قرآن کریم کے سب سے پہلے مترجم شاہ عبد القادر ہیں جنہوں نے قرآن کریم کا اردو ترجمہ کر کے اس ملک کے عوام پر بہت بڑا احسان فرمایا۔ شاہ عبد القادر کے بعد بہت سے علمائے کرام نے قرآن کریم کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ لیکن ان ترجموں میں جو مقبولیت اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے کو عطا فرمائی وہ شاید ہی کسی دوسرے ترجمے کو نصیب ہو کیونکہ ان کے ترجمے میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے قرآنی الفاظ کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کا خاص لحاظ رکھا کہ کسی بھی لفظ کا ترجمہ ایسا نہ ہونے پائے جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کا تصور بھی پیدا نہ ہو سکے۔ یہ بات ترجمہ سے استفادہ کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہے کہ مترجم ادب کے اس بلند مقام پر ہے جہاں ہر وقت حضوری کی کیفیت طاری رہتی ہے اور بلند آواز سے سانس لینا بھی گستاخی میں شمار کیا جاتا ہے۔

بایں اوصاف وخوبی اس ترجمہ میں ایک دقت بھی موجود تھی' وہ یہ کہ اس کی اردو مشکل اور قدیم ہونے کی وجہ سے جدید نسل کے لیے اس کا سمجھنا دشوار امر تھا لہٰذا ہم نے اس دقت کو دور کرنے اور اس کی اردو آسان اور عام فہم کرنے کی ملک کے نامور عالم دین اور صوفی باصفا حضرت مولانا مفتی عزیز احمد صاحب سے درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے باوجود سخت مصروفیت کے اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اب یہ ترجمہ نہایت سہل' آسان اور عام فہم ہو گیا ہے۔ نیز اب اس سے انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ افراد استفادہ کر سکیں گے۔ اس پر تفسیری حاشیہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے جس کا اردو ترجمہ شاہ عبد المقتدر القادری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ مجھ ناچیز کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے اور آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین یا رب العالمین

سید محسن اعجاز

مختصر حالاتِ زندگی

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حامدا ومصلیا وسلما۔ تفسیر عباسی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جیسے کہ اس کے شروع میں سند ذکر کی گئی ہے اس لیے اس کا نام تفسیر عباسی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور پاک نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس کے فرزند ہیں' ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے' حضورِ پاک نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت یہ تیرہ سال کے تھے' بڑے ذہین وذکی تھے۔ ان سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پاک نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ اپنی اولاد کے ساتھ پیر کے دن صبح کو تشریف لائیں تو میں آپ کے لیے ایسی دعا کروں کہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نفع فرمائے۔ لہٰذا ہم اپنے والد کے ساتھ پیر کی صبح کو حاضر ہوئے' حضور پاک نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنی چادر مبارک اوڑھائی اور یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) اور ان کی اولاد کی ظاہری اور باطنی ایسی مغفرت فرما کہ ان کا کوئی گناہ باقی نہ رہے اور ان کی اولاد میں ان کی حفاظت فرما۔ یعنی ان کی عزت اور ان کے سارے کاموں میں رعایت فرما کہ ان کی جان اور اولاد کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور ان کی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا' عرصہ تک آپ کی اولاد میں خلافت باقی رہی۔ انہی حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ اس دعا کے علاوہ حضور پاک نبی کریم ﷺ نے خاص طور سے میرے لیے مزید دو مرتبہ دعا فرمائی۔ ایک دن حضور پاک نبی کریم ﷺ نے مجھے سینے سے لگالیا اور یہ دعا فرمائی: ''اللھم علمه الحکمة وفقهه فی الدین وعلمه التاویل'' ترجمہ: اے اللہ! اس کو حکمت یعنی قرآن کریم کے معانی کا علم عطا فرما اور دین میں فقیہ اور مجتہد بنا اور علم تاویل عطا فرما۔ یعنی دلائل کے ذریعہ سے معارف اور حقائق اور لطائف وعجائبات قرآن مجید بیان کرنا سکھا۔ یہ مدینہ کے بڑے علماء میں شمار ہوتے تھے' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو اپنے بہت نزدیک بٹھاتے تھے اور جلیل القدر صحابہ کرام کے مجمع میں ان سے مشورہ لیتے تھے۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ان کی خالہ تھیں' ان کے گھر آ کر اکثر حضور ﷺ اور اپنی خالہ سے علوم سیکھتے تھے۔ ۶۸ ہجری میں اکہتر سال کی عمر میں طائف میں آپ کا وصال ہوا' وہیں آپ کی قبر شریف ہے' بہت بڑے محدث وفقیہ تھے' آپ سے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین نے روایتیں کی ہیں' آپ مہندی کا خضاب لگاتے تھے۔

مختصر حالات حضرت قبلہ محمد عبد المقتدر
مترجم تفسیر عباسی قدس سرہٗ العزیز

مترجم تفسیر عباسی، قطب العارفین، امام السالکین، سید المفسرین، سند المحدثین، قدوۃ العلماء الراسخین، راس المحققین حضرت مولانا شاہ مطیع الرسول محمد عبد المقتدر القادری العثمانی البدایونی قدس سرہٗ العزیز، سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ بدایوں ہیں۔ آپ کے والد ماجد افضل الفضلاء، اعلم العلماء، امام الاصفیاء، حامی السنۃ، ماحی البدعۃ، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، تاج الفحول، محب الرسول، حضرت مولانا شاہ عبد القادر القادری العثمانی البدایونی قدس سرہٗ العزیز تھے، جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے مشیر خاص اور تبلیغ و اشاعتِ مذہب اہل سنت میں معین و مددگار تھے۔ اعلیٰ حضرت نے آپ کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھا ہے جو آپ کی کتاب حدائق بخشش حصہ سوم میں چھپا ہے، اس کا پہلا شعر یہ ہے:

اے امام الہدیٰ محبِ رسول — دین کے مقتدیٰ محبِ رسول
نائب مصطفیٰ محبِ رسول — صاحب اصطفیٰ محبِ رسول
مشعلِ راہِ دین و سنت ہے — تیرے رُخ کی ضیاء محبِ رسول
آج قائم ہے دم قدم سے تیرے — دینِ حق کی بنا محبِ رسول
نجدی کہتے ہیں شیر دو ہی تو ہیں — اسد احمد رضا محبِ رسول

حضرت قبلہ مترجم رحمۃ اللہ علیہ ایسے خاندان کے فرد ہیں جس نے بد مذہبیت کی بیخ کنی میں انتہائی کوشش کی ہے **جزاھم اللہ خیر الجزاء**۔ آپ کے جد امجد قدوۃ المحققین، شیخ الاسلام والمسلمین، معین الحق والدین، جامع المعقول والمنقول، سیف اللہ المسلول حضرت مولانا شاہ فضل رسول القادری البدایونی، العثمانی قدس سرہ العزیز المتوفی ۱۸۷۲ء تھے جو ریاست حیدر آباد دکن کے مفتی اعظم تھے۔ بد مذہبوں کے ردّ میں جن کی بہت سی کتابیں موجود ہیں: ''معتقد المنتقد و رو سیف الجبار و سوط الرحمٰن علیٰ قرنِ الشیطان و تصحیح المسائل و شرح نصوص الحکم'' وغیرہ موجود ہیں۔ آپ کے جد امجد اور والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے ہندوستان کے اکثر علماء اور مشائخ اور صوفیائے کرام مستفیض ہوئے ہیں اور ہند اور بیرون ہند انہوں نے تبلیغی سلسلے جاری فرمائے ہیں۔ حضرت مترجم تفسیر عباسی نے اپنے والد ماجد قدس سرہٗ العزیز سے علوم شریعت اور طریقت کی تکمیل فرمائی اور زمانہ طالب علمی میں ہی آپ کو درس و تدریس کا شوق تھا۔ آپ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد اپنی خانقاہ مدرسہ قادریہ عالیہ میں برابر درس دیتے رہے، آپ کے درس سے بہت سے بڑے بڑے جید علماء اور فضلاء اور صوفیائے کرام فارغ التحصیل ہو کر نکلے، ان میں سے چند کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت مولینا عاشق الرسول محمد عبد القدیر سجادہ نشین خانقاہِ قادریہ بدایون و مفتی اعظم ریاست حیدرآباد دکن برادر عزیز (۲) حضرت مولانا سید محمد صاحب اشرفی محدث، ضلع فیض آباد (۳) حضرت مولینا سید مصباح الحسن سہسوانی سجادہ نشین خانقاہ کچھوچھہ شریف (۴) حضرت مولینا علامہ شاہ عبد الماجد صاحب قادری بدایونی عثمانی، صدر جمیعت العلماء صوبہ متحدہ (۵) حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی، مفتی اعظم زکریا مسجد، بمبئی (۶) حضرت مولینا عبد المجید صاحب آنولوی صدر مدرس مدرسہ عربیہ ٹانڈہ، ضلع فیض آباد (۷) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قادری بدایونی مفتی، مدرسہ عالیہ قادریہ بدایون (۸) حضرت مولانا حسین احمد بدایونی، مفتی ریاست پہاسو (۹) حضرت مولانا محمد یعقوب بخش صاحب راغب بدایونی، صدر شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (۱۰) حضرت مولانا خواجہ نظام الدین قادری ناظم مدرسہ عالیہ قادریہ، بدایون (۱۱) حضرت مولانا جمیل احمد قادری بدایونی خطیب، سنی خوجہ مسجد بمبئی (۱۲) حضرت مولینا محمد قدیر بخش بدایونی مفتی اعظم، ریاست جے پور۔

اور بہت سے علماء اور صوفیاء آپ سے فیض یاب ہوئے جن کے نام طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ آپ کی وفات ۱۳۳۴ ہجری میں بدایون میں ہوئی۔ درگاہ عالیہ قادریہ بدایوں میں آپ کی قبر شریف اپنے والد ماجد اور جد امجد کے پہلو میں زیارت گاہ خاص و عام ہے، آپ کے والد ماجد کی بہت سی کتابیں بدمذہبوں کے رد میں موجود ہیں۔

(۱) احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام عربی (۲) حقیقۃ الشفاعۃ علی اہل السنۃ والجماعت (۳) سیف الاسلام المسلول علی المناع العمل المولد والقیام فارسی (۴) دیوان عربی در نعت مصطفےٰ ﷺ (۵) ہدایۃ الاسلام وغیرہ۔

آپ کا خاندان ہندوستان کے علماء و مشائخ کے خاندانوں میں ایک خصوصی شان رکھتا ہے۔ آپ کے بزرگ علوم شریعت و طریقت دونوں کے حامل تھے۔ آپ کے پرداد شیخ المشائخ امام العارفین حضرت مولانا محمد عبد المجید عین الحق صاحب حضرت قبلہ امام السالکین آل احمد شمس الدین اچھے میاں مارہرہ شریف ضلع ایٹہ کے خصوصی خلفاء میں سے تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ اور چشتیہ نظامیہ دونوں میں مجاز بیعت تھے۔ ادام اللہ تعالیٰ فیوضہم الظاہریۃ والباطنیۃ بفضلہ وکرمہ بطفیل حبیبہ ﷺ۔

فقیر عزیز احمد قادری

اس ترجمہ کی اہمیت

چونکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان (رحمۃ اللہ علیہ) صاحب کے ترجمے میں کچھ الفاظ فارسی وعربی اور پرانی اردو ترکیبوں پر مشتمل تھے جو پاکستان کے عام مسلمان کی سمجھ میں نہیں آتے تھے اس وجہ سے لوگ پوری طرح ترجمہ سمجھ نہ پاتے تھے اس لیے فقیر نے بنظر خیرخواہی اس ترجمہ کے مشکل الفاظ کو آسان اردو میں تبدیل کیا اور وضاحت کی غرض سے کچھ چیزیں اپنی طرف سے بھی بڑھائیں اور بعض دیگر ترجموں کے الفاظ بھی تبدیل کیے ہیں جن پر اعتراض ہوتا تھا۔ مثلاً بعض ترجموں میں ''یُضِلُّ اللّٰہُ'' کے معنیٰ یوں لکھے ہیں کہ جس کو اللہ گمراہ کردے یا جس کو اللہ بچلا دے۔ تو اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خود گمراہ کرتا ہے تو بندے کا کیا قصور ہے۔ لیکن تفسیر عباسی میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے: ''ای من یترکہ مخزولا'' یعنی جس کو اللہ تعالیٰ اس کی گمراہی میں بے یارومددگار چھوڑ دے' اس کی سرکشی کی وجہ سے اس کی مدد نہ کرے' اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ جب بندے کو اچھائی اور برائی سمجھا دی جیسا کہ سورۃ الشمس کی آیت ''فالھمھا فجورھا وتقوھا'' سے ثابت ہے یعنی نفس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور اس کو اس کی برائی اور اچھائی سمجھا دی۔ پھر وہ اپنی سرکشی سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ اس کو یوں ہی چھوڑ دیتا ہے جیسا کہ آیت سورۂ بقرہ میں فرمایا: ''ویمدھم فی طغیانھم یعمھون'' اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دے دیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے کہ وہ حیران وسرگرداں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اسلام کی سیدھی راہ پر نہیں آتے۔ اس میں اللہ تعالیٰ پر کوئی الزام نہیں' وہ گمراہ خود ملزم ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ لہٰذا فقیر نے اپنے ترجمے میں یہی الفاظ لکھے ہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے یا جس کو گمراہ قرار دے دے۔ اس ترجمے کا نام ''تیسیر البیان فی ترجمۃ القرآن عرف قادری ترجمہ'' رکھا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ بجاہ حبیبہ سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اجمعین. وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

فقیر سراپا تقصیر:
عزیز احمد قادری بدایونی' ثم لاہوری

فقیہِ جلیل، محدّث بے مثیل، الورع الکامل البارع الاکمل، استاذ العلماء حضرت علامہ مولینا الحاج مفتی عزیز احمد صاحب قادری بدایونی

ثم اللاہوری دامت برکاتہم العالیہ

آپ کی ولادت ۱۹۰۱ء میں قصبہ آنولہ ضلع بانس بریلی میں ہوئی، آپ کے والد ماجد مولینا علاء الدین صاحب مقتدر فاضل اور بلسی ضلع بدایوں میں خطیب تھے اُن کا وصال ۱۹۲۵ء میں ہوا۔ حضرت مفتی صاحب نے ۱۹۱۲ء میں استاذ العلماء حضرت مولینا محمد حافظ بخش صاحب سے قرآن مجید حفظ کیا۔ بعد ازاں درس نظامی کی جملہ کتب مدرسہ محمدیہ و مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف میں درج ذیل اساتذہ سے پڑھیں۔ اکثر و بیشتر کتب اصول فقہ، نحو، تفسیر، منطق، فلسفہ، شرح اشارات وغیرہ اور ہیئت شرح چغمینی وغیرہ فاضل یگانہ مولانا احمد دین صاحب بُنیری قادری (سوات) سے پڑھیں۔

اساتذہ:

(۱) حضرت علامہ مولینا احمد دین صاحب بُنیری قادری (۲) حضرت علامہ مولانا محب اللہ صاحب قادری بدایونی (۳) حضرت علامہ مولانا شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی (۴) حضرت مولانا محمد حافظ بخش صاحب قادری آنولوی (۵) حضرت مولینا محمد قدیر بخش صاحب بدایونی (۶) حضرت مولینا واحد حسین صاحب فلسفی بدایونی، تلمیذ رشید فاضل اجل مولینا حکیم برکات احمد ٹونکی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

یہ تمام حضرات جامع شریعت وطریقت حضرت تاج الفحول، محب الرسول مولینا شاہ عبدالقادر قادری عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور فیض یافتہ تھے۔ مفتی صاحب قبلہ فرماتے ہیں کہ آپ کو تمام بخاری شریف یاد تھی۔ نصف بمع اسانید اور نصف فقط متن۔ مفتی صاحب اپنے استاذ گرامی مولینا احمد دین صاحب بُنیری کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہیں ہر فن کا ایک متن یاد تھا بالخصوص شرح جامی اور عبدالغفور وغیرہ کتب نحو میں آپ کی خاصی شہرت تھی۔ اکثر اوقات دیگر مدارس کے فارغ التحصیل طلباء آپ سے شرح جامی پڑھنے کے لیے آیا کرتے تھے۔ ایک سو دس سال کی عمر میں آپ کا بدایوں شریف میں وصال ہوا۔

۱۹۲۰ء میں مفتی صاحب نے پنجاب یونیورسٹی میں مولوی فاضل کا امتحان دیا اور ۱۹۲۲ء میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولینا شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ سے دورۂ حدیث پڑھا اور سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۱۹ء میں آپ کی شادی ہوئی جس میں آپ کے دس صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

تبلیغ و تدریس

آپ تقریباً سولہ سال تک مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف میں تدریس، افتاء اور تبلیغ کے منصب پر فائز رہے، تین سال تک مدرسہ حنفیہ قصبہ جنیر ضلع پونہ اور تین سال ہی ریاست گوالیار میں تدریس و تبلیغ کے فرائض انجام دیتے رہے،

پچیس سال سے عید گاہ گڑھی شاہو لاہور جہاں ان دنوں جامعہ نعیمیہ قائم ہے' فرائض خطابت و تدریس انجام دے رہے ہیں۔

تصانیف

آپ نے تدریسی و تبلیغی مصروفیات کے باوجود تقریباً دس رسائل بھی تحریر فرمائے ہیں' جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: (۱) صلوٰۃ المتقین فی قرآن مبین۔ جس میں آیات قرآنی سے پانچ نمازوں کے ثبوت کے علاوہ دیگر بہت سے مسائلِ نماز عام فہم انداز میں بیان کیے (۲) حقوق الزوجین (۳) حقوق والدین (۴) احکامِ جنازہ (۵) چہل حدیث (۶) اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی' مرزا بشیر الدین مرزائی کی ایک تقریر کا رد۔

مفتی صاحب نے قرآن مجید کا عام فہم ترجمہ بھی کیا ہے خدا کرے شائع ہو کر مخلوق خدا کے فائدے کا سامان بنے۔

بیعت

غالباً آپ دورانِ تعلیم ہی سلسلہ عالیہ قادریہ کے چشم و چراغ امام العلماء' سید العرفاء' شیخ المشائخ' سیدنا و مولینا الحاج مطیع الرسول شاہ محمد عبد المقتدر قادری عثمانی قدس سرہٗ خلفِ اکبر امام اہلِ شریعت و طریقت قطب الواصلین' شمس العارفین' تاج الفحول' محب الرسول مولینا شاہ محمد عبد المقتدر قدس سرہٗ العزیز کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گئے تھے۔ آپ کو اپنے شیخ طریقت کے ساتھ بے حد عقیدت و محبت ہے۔ حضرت مفتی صاحب حج بیت اللہ شریف اور مدینہ طیبہ کی حاضری سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔

تلامذہ

ویسے تو آپ سے ان گنت علماء نے استفادہ کیا ہے لیکن ان میں سے اکثر و بیشتر حضرات کے اسماء محفوظ نہ ہو سکے' آپ کے چند ایک فیض یافتہ حضرات کے یہ نام ہیں: (۱) مولینا صاحبزادہ عبد الہادی صاحب پروفیسر اسلامیات' حیدر آباد دکن' خلف الرشید حضرت عاشق رسول مولینا شاہ محمد عبد القدیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ بدایوں شریف (۲) حکیم الامت مولینا مفتی احمد یار خاں صاحب بدایونی' گجرات (۳) حضرت العلامہ مولینا مفتی امین الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' کاموں کے (۴) مولینا احمد میاں صاحب جنیر' ضلع پونا مدرس مدرسہ غوثیہ (۵) مولینا محمد اکرم صاحب خطیب چوبرجی لاہور (۶) مولینا احمد حسن نوری فاضل جامعہ نعیمیہ و خطیب فاروقیہ جامع مسجد مغل پورہ ضلع لاہور (۷) حضرت العلامہ مولینا غلام رسول صاحب سعیدی' صدر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو و خطیب یونس پورہ لاہور (۸) برادر محترم مولینا عبد الغفار صاحب لائل پور۔

ایک زمانہ تھا جب کہ بریلی اور بدایوں کے حضرات علمائے کرام میں شکر رنجی پیدا ہو گئی تھی لیکن یہ اس دور کی بات ہے کہ وہ سب کچھ ختم ہو کر سابقہ تعلقات بحال ہو چکے تھے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ الحدیث حضرت مولینا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ (لائل پوری) کے ساتھ ہمارے تعلقات فارغ التحصیل ہونے سے بھی پہلے کے ہیں۔ جب فتنۂ اہل قرآن اٹھا جس کی ایک جماعت صرف دو نمازیں اور دوسری جماعت تین نمازیں فرض مانتی تھی تو ان کی تردید کے لیے آنولہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت صدر الشریعت مولینا امجد علی صاحب مصنف بہارِ شریعت اور حجۃ الاسلام مولینا حامد رضا خاں صاحب خلفِ اکبر اعلیٰ حضرت مولینا احمد رضا خاں بریلوی شریک ہوئے' اس موقع پر مولینا

سردار احمد صاحب حضرت صدر الشریعہ کے ساتھ تشریف لائے' آپ کی نوعمری کا دور تھا لیکن طبیعت میں نہایت جوش تھا اور مناظرانہ صلاحیتیں خوب نمایاں تھیں۔ اس وقت آپ سے پہلی ملاقات ہوئی' اس موقع پر اہلِ قرآن کی طرف سے کوئی نہ آیا اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کچھ عرصے کے بعد ضلع بدایوں کے ایک قصبے جگت میں ایک شخص مرزائیت کی تعلیم پا کر آیا اور فتنۂ مرزائیت کی تبلیغ شروع کر دی' اس فتنے کی سرکوبی کے لیے ایک عظیم جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولینا سردار احمد صاحب تشریف لائے' اس وقت آپ نے دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف کی بنیاد رکھ دی تھی' چنانچہ آپ نے مرزائی سے گفتگو کی' مرزائی نے جس طرح کہ ان کی عادت ہے ایک کاپی سے دیکھ دیکھ کر سوالات پیش کرنے شروع کر دیئے' مولینا سردار احمد صاحب اسے نہایت ہی مسکت جواب دیتے گئے۔ بالآخر اس نے یہ کہہ کر راہِ فرار اختیار کی کہ میری ایک اور نوٹ بک جس میں سوالات لکھے ہوئے ہیں مل گئی تو آپ سے مزید گفتگو کروں گا۔ اس طرح یہ مجلس گفتگو ختم ہوئی اور اہل سنت و جماعت کے مناظر مولانا سردار احمد صاحب کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم پاکستان بننے سے پہلے دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف اور پاکستان بننے کے بعد جامعہ رضویہ لائل پور' دورۂ حدیث کے طلبہ کا امتحان لینے کے لیے جایا کرتے تھے اور دستارِ فضیلت کے جلسے میں شرکت کیا کرتے تھے۔ مفتی صاحب سے راقم الحروف نے پوچھا کہ اعلیٰ حضرت مولینا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات بھی ہوئی تھی اور مارہرہ شریف میں آپ کی تقریر بھی سنی تھی۔ آپ بے شک اپنے دور کے مجدد تھے' آپ نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اسے انتہا تک پہنچایا۔ آپ کے رسائل مسلک اہل سنت و جماعت کے لیے کافی و وافی ہیں۔ لیکن چونکہ زبان عالمانہ ہیں اس لیے آپ کی تحریر اکثر و بیشتر عوام کی سمجھ سے بالا ہے۔

حضرت مفتی صاحب حافظ' قاری اور بے مثل فقیہ و محدث ہیں۔ گفتگو میں انتہائی متواضع' بات کرتے وقت ہمیشہ آنکھیں نیچی رکھتے ہیں۔ شریعت کے انتہائی پابند ہیں' بے شک آپ اس دور کے علماء میں منفرد شخصیت رکھتے ہیں اور قابلِ زیارت ہستی ہیں۔ ان کی موجودگی میں کوئی شخص خلافِ شریعت بات کہے تو آپ فوراً اس کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔ طلبہ کو خصوصاً چند نصیحتیں فرماتے ہیں:

(۱) شریعت مقدسہ کی از حد پابندی کرنی چاہیے۔ اسی سے علم دین کی کماحقہٗ برکت حاصل ہو سکتی ہے۔

(۲) استاذ کی انتہائی قدر کرنی چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم نے جو کچھ حاصل کرنا ہے انہی سے حاصل کرنا ہے' ہمیں اساتذہ نے یہی سکھایا ہے۔

(۳) مطالعے میں پہلے پورے غور سے عبارت کو درست کرنا چاہیے' پھر مطالب پر گہری توجہ دینی چاہیے۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۷ رکوعہا ۱

سورۂ فاتحہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں سات آیات ایک رکوع ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا O بہت مہربان رحمت والا O روزِ جزاء کا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما الباء بہاء اللہ وبھجتہ یعنی بسم اللہ کی با سے مراد اس کی جمال وخوبی اور نعمت و برکت اور اسم باری کے شروع کا حرف ہے' سین سے مراد سمو' بلندی اور اسم سمیع کا پہلا حرف ہے' میم سے مراد اس کا ملک اور بزرگی اور احسان جو اس نے ان کو ایمان کی ہدایت نصیب فرمائی اور اسم مجید کا پہلا حرف ہے۔ لفظ اللہ کے معنی یہ ہیں کہ تمام مخلوق اپنی حاجتوں اور مصیبتوں میں اسی کی طرف رجوع اور عاجزی کرتی ہے۔ ''الرحمٰن'' بڑی مہربانی کرنے والا نیک بد سب کو رزق دیتا ہے اور مصیبتوں کو دور فرماتا ہے۔ ''الرحیم'' مومنوں پر آخرت میں خاص رحمت فرمائے گا۔ ان کے گناہوں کی مغفرت فرما کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ یعنی دنیا میں ان کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا اور آخرت میں جنت میں داخل فرمائے گا۔ مطلب یہ ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ جمال وخوبی اور نعمت و برکت والے سارے عالم کے خالق و مالک اور احسان کرنے والے اور ہدایت دینے والے بزرگ و بلند مرتبے والے' سب کی فریاد سننے والے' سب کو رزق دینے والے' مومنوں پر آخرت میں خاص رحمت فرمانے والے کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

عن ابن عباس سورۃ فاتحۃ الکتاب مدنی ہے' بعضوں نے کہا: مکی ہے۔ ''الحمدللہ'' ابن عباس نے فرمایا: تمام خوبیاں اور تعریفیں اور شکر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں کیونکہ اس نے بندوں کو پیدا فرما کر ان پر احسان فرمایا۔ انہوں نے اس کی حمد وثناء کی اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر اس کی پچھلی بے شمار نعمتوں کے بدلے میں ہے خصوصاً اس لیے کہ اس نے ان کو ایمان کی ہدایت کی' بعضوں نے کہا کہ شکر و وحدانیت اور الٰہیت یعنی معبود ہونا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس کی نہ کوئی اولاد ہے' نہ اس کا کوئی شریک نہ وزیر نہ مددگار' وہ سب سے بے پرواہ ہے'' رب العالمین ''جو مخلوق روئے زمین اور آسمانوں میں ہے ان سب کا خالق اور پالنے والا ہے۔ جن وانس کا مولیٰ اور ساری مخلوق کو رزق دینے والا اور ان کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنے والا۔ ''الرحمٰن الرحیم'' بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ ''مالک یوم الدین'' جزاء کے دن کا مالک ہے' ساری مخلوق کا فیصلہ کرنے والا' اس دن ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ اس کے سوا اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ہوگا۔ ''ایاک نعبد'' ہم تیری توحید بیان کرتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں'' وایاک نستعین'' اور تجھ ہی سے عبادت پر مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی پر' تیری اطاعت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

ف: استعانت کی دو قسمیں ہیں' ایک بالذات یعنی کسی کو قادر مطلق و مستقل حاجت روا و مشکل کشا سمجھ کر مدد مانگنا' ایسی مدد اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ مخصوص ہے' کسی مخلوق کو ایسا سمجھنا کفر وشرک ہے۔ مدد کی دوسری قسم بالواسطہ ہے یعنی کسی کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور رحمت کا ذریعہ و وسیلہ و مظہر عون الٰہی سمجھ کر مدد مانگنا' یہ جائز ہے' انبیاء کرام و اولیاء عظام کو روحانی ذریعہ سمجھ کر یہ کہنا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہماری مدد کیجئے۔ یا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمارا یہ کام ہو جائے' یہ ان کی زندگی میں بھی جائز ہے اور ان کے انتقال کے بعد بھی جائز ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام حیات حقیقی کے ساتھ اور شہداء اور اولیاء عظام حیات

يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿٤﴾ اِهْدِنَا

مالک ○ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ○ ہم کو سیدھا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿٥﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

راستہ چلا ○ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾ ع ۱

نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا ○

برزخی کے ساتھ زندہ ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی آیات وحدیث سے ثابت ہے۔ یا اسباب ظاہری کے ذریعہ کسی سے مدد مانگی جائے یہ بھی جائز ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ''تعاونوا علی البر والتقوی ''۔ یعنی نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔''یایھا الذین امنوا کونوا انصار اللہ ''۔ یعنی اے ایمان والو! اللہ کے دین کے مددگار ہو جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''من انصاری الی اللہ ''یعنی اللہ کے دین میں کون میری مدد کرتا ہے؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں' حضرت ذوالقرنین نے لوگوں سے کہا: ''اعینونی بقوة ''یعنی اپنی قوت سے میری مدد کرو۔ ''اھدنا الصراط المستقیم '' ترجمہ: ہمیں دین مستحکم دکھا جو تجھے پسند ہے اور وہ اسلام ہے یا وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے یعنی ہمیں قرآن کے حلال وحرام اور جو کچھ اس میں ہے اس کی طرف راہنمائی فرما' یا ہمیں اس پر ثابت وقائم رکھ۔ ''صراط الذین انعمت علیھم ''ان لوگوں کے دین پر جن پر تو نے اپنا انعام واحسان فرمایا اور وہ موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب ہیں' ان کی حالت بدلنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور من وسلویٰ اتار کر ان پر احسان کیا اور بعضوں نے کہا: وہ انبیاء علیہم السلام ہیں اور بعضوں نے کہا: وہ انبیاء علیہم السلام کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جیسے ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان غنی ومولا علی رضی اللہ عنہم وغیرہم اور شہداء اور صالحین۔ ''غیر المغضوب علیھم '' نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر غصہ کیا گیا۔ یعنی یہودی جن پر غصہ کیا گیا اور ان کو گمراہی میں چھوڑ دیا گیا اور ان کے دلوں کی حفاظت نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ بے دینی پر قائم رہے۔ ''ولا الضالین '' اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔ اس سے مراد عیسائی ہیں جو اسلام سے بھٹک گئے۔ ''آمین' 'ایسا ہی ہو' یعنی اے ہمارے رب! ہم پر مہربانی فرما' جس کا ہم نے تجھ سے سوال کیا ویسا ہی کر دے۔

سورۃ البقرۃ مدنی ہے ۔ آیاتہا ۲۸۶ ۔ رکوعاتہا ۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ بقرہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں دوسو چھیاسی آیات' چالیس رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۲﴾

الم ○ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو ○

الـم ○ یہ سورۂ بقرہ ساری سورت مکی ہے اور بعض کے نزدیک مدنی ہے۔ اس کی تفسیر کی اسناد یوں ہے: عبداللہ ابن مبارک کو علی بن اسحاق سمرقندی سے اور ان کو محمد بن مروان سے اور ان کو کلبی سے اور ان کو ابو صالح سے اور ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ملی ہے کہ وہ ''الـم'' کے معانی یوں بیان فرماتے تھے کہ الف سے اشارہ اللہ تعالیٰ کے نام کا ہے اور لام حضرت جبرائیل کے نام کا اور میم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا۔ یعنی یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کے ذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا یا یہ کہ الف سے مراد اللہ تعالیٰ کی غیر متناہیہ نعمتیں ہیں اور لام سے اس کا لطف بے حساب ہے اور میم سے ملک مراد ہے۔ الف اللہ کے شروع میں ہے اور لام لطیف کے اول میں اور میم مجید کے ابتداء میں یا اس سے مراد ''الـلـہ اعـلـم'' ہے یعنی اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے تم نہیں جانتے یا یہ قسم ہے کہ جو ان حروف کے ساتھ اور یہ تعلیم الٰہی دکھائی گئی ہے۔

۱- یا اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ یا یہ اللہ تعالیٰ کے اسرار ہیں جن کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے رسول جانتے ہیں۔

۲ تا ۳- یہ کتاب یعنی قرآن جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں' یہ میں نے بھیجا' اس کو میں نے اتارا' اگر ایمان لاؤ گے تو ہدایت پاؤ گے' انکار کرو گے تو ہمیشہ ہمیشہ مرو گے۔ ''ذلک'' کا اشارہ کس طرف ہے؟ یا تو قرآن کی طرف ہے کہ یہ بے شک سچا ہے یا لوح محفوظ کی طرف کہ جو اس میں لکھا ہے وہ وہی ہوگا یا یہ معنی کہ وہ کتاب جس کا ہم نے اے نبی! تم سے روزِ میثاق وعدہ کیا تھا وہ یہی قرآن ہے یا وہ کتاب یعنی توریت انجیل' اس میں کچھ شک نہیں کہ اس میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف لکھی ہوئی ہے' مگر معانی ظاہری یہی ہیں کہ قرآن کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں یعنی سچی کتاب ہے متقیوں کے حق میں یعنی جو خدا کو مانتے ہیں' کفر و شرک' فسق سے بچتے ہیں ان کے حق میں کھلی دلیل ہے' ان کی رہنمائی کرتی ہے یا یہ کہ مسلمانوں کے لئے بڑی عزت و کرامت ہے یا یہ کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا کی رحمت ہے' وہ جنتی لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں' غیب سے مراد یا تو وہ آخرت کی چیزیں ہیں جو ابھی نہیں دیکھیں یعنی دوزخ' جنت' پل صراط' ترازو' نامۂ اعمال' حشر نشر' حساب کتاب وغیرہ قرآن جس کا خدا کے پاس آنا غیب میں داخل ہے یا وہ قرآن جو ابھی نہیں اترا یا غیب سے مراد ذات باری ہو کہ حقیقی غیب وہی ہے' بالجملہ وہ ایسے ہیں کہ ان غیب کی چیزوں کو مانتے ہیں۔ صرف نظر ظاہری کے پابند نہیں کہ جو دیکھا نہیں وہ نہ مانیں۔ معاذ اللہ من ذالک اور نماز پنج وقتہ کو اچھی طرح سے وضو طہارت سے ادا کرتے ہیں' رکوع و سجدہ خوب ادا کرتے ہیں۔ سب واجبات اور وقتوں کی رعایت رکھتے ہیں اور جو ہم نے انہیں مال دیے ہیں اس سے خدا کی راہ میں دیتے ہیں یعنی زکوٰۃ نکالتے ہیں تو قرآن کے اہل یہی لوگ ہیں اور قرآن ان کے لئے آیا ہے۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ

میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں O اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو (اے محبوب!)

اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④

تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اُترا اور آخرت پر یقین رکھیں O

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی (مقصد میں) کامیاب ہونے والے ہیں O

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

بے شک جن کی قسمت میں کفر ہے (یعنی علم الٰہی میں وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں وہ صرف اپنی ضد سے کفر پر اڑے

لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑥ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَعَلٰٓى

ہوئے ہیں) انہیں برابر ہے چاہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے O اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی

اہل اسلام اور یونہی وہ لوگ جو قرآن پر ایمان لائے اور جو اس سے پہلے کلام الٰہی اترا یعنی توریت و انجیل اور اس پر بھی ایمان لائے۔

۴ تا ۵- اور قیامت پر یقین کیا' بہشت و دوزخ کی تصدیق کی یعنی اہل کتاب عبداللہ بن سلام وغیرہ جو پہلے یہود تھے بعد کو اسلام لائے وہ بھی قرآن کے معانی سمجھتے ہیں اور قرآن ان کے حق میں باعث عزت ہے' یہ سب لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اصحاب' خدا کی طرف سے راہ پائے ہوئے ہیں ان پر خدا کا کرم و رحمت ہے' یہی لوگ مستحق فلاح و نجات ہیں عذاب قیامت سے محفوظ رہیں گے یا یہ کہ سب مرغوبات پائیں گے' خوشی حاصل ہوگی' رنج سے بچیں گے' رنج و الم ان کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔

۶ تا ۷- بے شک جو لوگ کافر ہیں وہ اپنے کفر میں پختہ کار ہیں۔ کفر میں اڑے ہوئے ہیں' ان کو نصیحت کرنا یا نہ کرنا برابر ہے' خواہ قرآن سنا سنا کر انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہ لائیں گے یعنی اپنے دل میں ایمان لانے کا ارادہ نہ کریں گے یا یہ کہ علم ازلی میں قائم ہو چکا کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر کفر کا چھاپہ لگا دیا یعنی یہ لکھ دیا کہ کفر پر ہی رہیں گے' اپنی ہٹ دھرمی سے ایمان نہ لائیں گے ان کو مجبور نہیں کیا گیا اور ان کی آنکھوں پر گمراہی کے پردے پڑے ہیں' قیامت میں ان کو سخت عذاب ہونے والا ہے' بعض کہتے ہیں کہ یہ آیات کفار یہود کعب بن اشرف'

أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ

اور ان کی آنکھوں پر (گھنا ٹوپ) پردہ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ○ اور کچھ لوگ (زبان سے)

مَنْ يَّقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝٨

کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے) مومن نہیں ہیں ○

يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ

وہ اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور حقیقت میں خود اپنے آپ کو

وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ

دھوکہ دیتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ ان کے دلوں میں (شک کی) بیماری ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝١٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے:

ع ۲ — وقف لازم

حیی بن اخطب، جدی بن اخطب کی شان میں اتریں اور بعض کے نزدیک مشرکین مکہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ولید وغیرہم کی شان میں۔
ف: دونوں گروہوں کے حق میں ہوسکتی ہیں۔

۸ تا ۹۔ بعض ایسے آدمی ہیں کہ مسلمانوں کے آگے کہتے ہیں کہ ہم سچے دل سے خدا اور رسول وحشر نشر پر ایمان لائے، قیامت کے دن پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور حساب و کتاب ہونے پر ہم معتقد ہیں حالانکہ ایمان ان کو چھو کر بھی نہیں گیا، وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ خدا کے ساتھ چال چلتے ہیں یعنی جیسے کوئی فریبی، کہتا ہے کچھ اور کرتا کچھ اور ہے، اس طرح یہ بھی دھوکہ کا معاملہ خدا کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں، یا یہ کہ واقع میں انہوں نے ناسمجھی سے سمجھ لیا ہو کہ ہم خدا کو فریب دے لیں گے۔ اس اعتبار سے یہ کہہ دیا کہ خدا کو دھوکہ دیتے ہیں ورنہ اس کو دھوکہ دینا محال عقلی قطعی ہے، بالجملہ وہ کم بخت خدا کو اور مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ حالانکہ وہ دھوکہ خود انہیں پر لوٹتا ہے کہ خدا خوب ان کے دلوں کے منصوبے کو جانتا ہے مگر وہ یہ سمجھتے ہی نہیں۔

۱۰ تا ۱۴۔ ان کے دلوں میں شک اور نفاق اور خلاف اور تاریکی کی بیماریاں بھری ہیں، انہوں نے خدا کا کہا نہ مانا تو خدا نے اور زیادہ کر دیں، اب ان کو قیامت میں سخت دردناک عذاب ہوگا اور جھوٹ کا بدلہ ملے گا۔ یہ آیت عبداللہ بن ابی، جد بن قیس، معتب بن قیس وغیرہ منافقوں کی شان میں اتری۔ جب ان منافق یہودیوں سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کی زمین پر فساد نہ پھیلاؤ، خدا کے بندوں کو توحید سے نہ روکو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم مفسد ہوسکتے ہیں، ہمارا کام تو اصلاح ہے، ہم تو اللہ کے مطیع ہیں۔ یہ بالکل دروغ گو ہیں، بڑے سخت مفسد ہیں مگر ان کے چیلے جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے یہ بات نہیں سمجھتے، اگر یہ سمجھیں تو ایسے مفسدوں کا کہا کیوں مانیں۔ جب یہودیوں سے کوئی کہتا ہے کہ دیکھو تم بھی دین اسلام قبول کر دیجیے، اور

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿١١﴾

زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں: ہم تو سنوارنے والے اصلاح کرنے والے ہیں ○

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا

خبردار! بے شک وہ فسادی ہی ہیں لیکن ان کو شعور نہیں ○ اور جب

قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ

ان سے کہا جاتا ہے کہ جیسے اور لوگ (سچے دل سے) ایمان لائے تم بھی ایسے ہی ایمان لاؤ تو وہ کہتے ہیں

السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾

کہ کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لائیں؟ خبردار! وہ خود احمق ہیں مگر جانتے نہیں ○

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى

اور جب وہ ایمان لانے والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں (سرداروں)

شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾

کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں ہم تو (مسلمانوں کا) یوں ہی مذاق اڑاتے ہیں ○

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾

اللہ تعالیٰ ان کے مذاق کا بدلہ دیتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں (قیامت میں بدلہ دے گا) ○

آدمی مسلمان ہوتے ہیں تم بھی مسلمان ہو جاؤ تو کہتے ہیں کہ یہ تو پاگل ہوگئے ہیں کیا ہم بھی پاگل ہیں کہ جو ایمان لائیں' خبردار ہو جاؤ کہ وہ بے شک خود پاگل ہیں جو ایمان نہیں لاتے مگر اپنا پاگل ہونا نہیں جانتے' اپنے آپ کو بڑا عقل مند سمجھتے ہیں۔

ف: حضرت عبداللہ بن سلام یہودیوں کے بڑے عالم تھے' جب یہ ایمان لائے تو وہ لوگ جو پہلے ان کی تعظیم کیا کرتے تھے تعصب مذہبی سے ان کو پاگل بتانے لگے' منافق جب حضرت ابوبکر وغیرہ اہل اسلام سے ملتے تو کہتے: ہم بھی تمہاری طرح سچے دل اور پکے اعتقاد سے مسلمان ہیں اور جب اپنی قوم کے سرداروں' شیطانوں' گرو گھنٹالوں کے پاس جاتے تو کہتے: اصل میں تو ہم تمہارے ہی ساتھ ہیں وہاں تو ہم فقط مسخراپن کرتے تھے۔

۱۵- جو لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے یاروں کے ساتھ ایک مذاق تھا' ان کو قیامت کے دن اس کا بدلہ ملے گا۔ خدا وہاں ان سے ہنسی کرے گا۔ جنت میں ایک دروازہ کھولے گا مگر ظاہر میں اس کے منہ پر کچھ عذاب رکھ دے گا یعنی ان کی ہنسی کا بدلہ دے گا اور ان سے کہے گا: اس میں جاؤ' وہ نہ جائیں گے۔ جب معلوم

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کی تجارت نے انہیں کیا نفع دیا

وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ

اور وہ (تجارت کا طریقہ) جانتے ہی نہ تھے ○ ان کی کہاوت اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی'

فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ

جب (اس آگ سے) آس پاس کی سب چیزیں جگمگا اٹھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی لے لی اور انہیں اندھیروں میں

ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ

چھوڑ دیا' کہ انہیں کچھ سوجھتا نہیں○ وہ بہرے گونگے اندھے (بن گئے) ہیں تو وہ (کفر سے) پھرنے والے نہیں○ یا (ان کی

ہوگا تو افسوس کریں گے۔ مسلمان ان سے مذاق کریں گے' خدا ان کو کفر اور گمراہی میں دوبارہ چھوڑ رہا ہے۔ ڈھیل دے رہا ہے جو اندھوں کی طرح بھٹکتے پھرتے ہیں۔

۱۶- یہ ایسے کم بخت ہیں کہ انہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی' کفر اختیار کیا' ایمان ہاتھ سے گیا۔ ان کی تجارت نے ان کو کچھ فائدہ نہ دیا' بڑے بدنصیب ہوئے خسارے میں پڑے گمراہ رہے' سیدھا راستہ نہ ملا۔ ان کے رئیس اور گرو پانچ تھے کعب بن اشرف مدینہ میں' ابو بردہ اسلمی بنی اسلم کے قبیلہ میں' عبداللہ جہینہ میں' عوف بن عامر بنی عامر میں اور ابن سودا شام میں۔

۱۷- منافقوں کی مثال یوں ہے کہ جیسے کوئی آدمی کسی جگہ پر تاریکی میں پریشان ہو' وہاں پر آگ جلائے اور اس کے سبب مال اسباب بال بچے وغیرہ سب کی طرف سے اطمینان پائے' جب آگ خوب روشن ہو جائے اور اردگرد نظر آنے لگے اور پورا پورا اطمینان ہاتھ میں آ جائے تو یکایک وہ آگ بجھ جائے اور یکایک ایکدم گھپ اندھیرا ہو جائے' اس وقت وہ کتنا پریشان ہوتا ہے' اسی طرح یہ منافق ہیں کہ انہوں نے جان و مال بچانے کو ظاہر میں اسلام قبول کیا' دنیا میں امان پائی' قتل نہیں ہوتے' غلام باندی نہیں بنائے جاتے' مال نہیں چھینا جاتا مگر جب مریں گے تو وہی آخرت کے عذاب میں پیش ہوں گے کہ ایمان کچھ فائدہ نہ بخشے گا۔ جب حال کھلے گا تو ان کا ظاہری نور ان کا ساتھ چھوڑ جائے گا' خدا ان کو قبر کی تاریکی میں ڈال دے گا' پھر آسانی نہ ہوگی' یا یہ مثال یہود کی ہے یعنی پہلے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریاں سناتے تھے' لوگوں کو بتاتے تھے' جب آپ تشریف لائے تو انکار کرنے لگے تو ان کی مثال یوں ہے کہ ایک قوم تھی کہ رات کے وقت اس کو شکست حاصل ہوئی اور وہ پریشان پھرنے لگی' پھر ایک شخص نے نیزہ کھڑا کیا اور آگ روشن کی' سب لوگوں نے آرام کیا' پھر خود انہوں نے اس نیزہ کو توڑ ڈالا اور پھر پریشانی میں پڑ گئے' اسی طرح یہود قبل حضور کے آنے کے خوشیاں مناتے تھے' حضور کے طفیل سے خدا سے دعا مانگتے تھے' جب آپ تشریف لائے تو آپ کا انکار کیا۔ ان کا نور خدا نے چھین لیا' وہ انکار کرنے لگے' خدا نے ان کو یہودیت کی تاریکی میں چھوڑ دیا۔

۱۸- اب وہ ایسے ہو گئے جیسے کوئی بہرہ' گونگا' اندھا' اب وہ ایمان نہ لائیں گے۔

كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُونَ

مثال ایسی ہے) جیسے آسمان سے زور کی بارش ہو کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ہے' وہ کڑک

أَصَابِعَهُمْ فِىٓ اٰذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللّٰهُ مُحِيطٌۢ

کے سبب موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ (اپنے علم سے) کافروں

بِالْكٰفِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم

کو گھیرے ہوئے ہے O یوں معلوم ہوتا ہے کہ بجلی ان کی نگاہیں اُچک لے جائے گی' جب کچھ چمک ہوتی ہے تو

مَّشَوْا فِيهِ ۙ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ

اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو ٹھٹک کر کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا

بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يٰٓأَيُّهَا ع ۲ ۱۳ ۲

تو واقعی ان کے کان اور ان کی آنکھیں چھین لیتا' بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے O اے لوگو!

۱۹- یا ان منافقوں یا یہودیوں کی مثال یوں سمجھو کہ ایک قوم جنگل میں تھی' رات کا وقت تھا' اس وقت مینہ آیا' تاریکی بلا کی چھا گئی' بادل کڑکنے لگا' بجلی زور زور سے چمکنے لگی' بجلی کے خوف سے اور جان کے ڈر سے کانوں میں انگلیاں دینے لگے' جب ذرا روشنی دکھائے دے دو چار قدم چل دیں اور جب تھم جائے پھر تاریکی میں کھڑے ہو رہیں۔ اسی طرح منافق اور یہودی ہیں کہ ان پر رحمت کا مینہ اترا یعنی قرآن آیا' اس میں تاریکی یعنی فتنوں کا بیان ہے اور کڑک ہے یعنی خدا کا ڈرانا' جھڑکنا' تنبیہ دینا اور بجلی ہے یعنی کھلی کھلی دلیلیں اور ایمان کی فتح اور مدد کے وعدے اور عہد' قرآن کی خوفناک جھڑکیاں سن کر کانوں میں انگلیاں دے لیتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ ہمارے دلوں میں اثر کر جائے اور ہم کو ایمان کی رغبت پیدا ہو جائے جس کو وہ کم بخت مثل موت کے سمجھتے تھے۔ خدا اپنے علم اور قدرت سے ان سب کو گھیرے ہوئے ہے' اس کی پکڑ سے نکل کر کہیں نہیں جا سکتے۔

۲۰- اور اللہ ان کا حال خوب جانتا ہے' ان سب کو دوزخ میں جمع کرے گا' جب دلیلیں اپنی حقانیت کا زور دکھاتی ہیں اور چمکتی بجلی کی طرح ان کی آنکھوں کے سامنے سے گزرتی ہیں تو قریب ہوتا ہے کہ ان کی روشنی آنکھوں کی جاتی رہے یعنی مسلمان ہو جائیں مگر قسمت میں ایمان نہیں۔ منافق جو جھوٹا ایمان لائے گویا اس بجلی کی روشنی میں چلے' قتل وغیرہ سے امان پائی' پھر جب مر گئے پھر وہی تاریکی قبر کی ہے اور وہ ہیں اور اگر اللہ چاہے تو ابھی ان کی شنوائی یعنی کان اور بینائی یعنی آنکھیں چھین لے۔ اللہ تعالیٰ سب باتوں پر قادر ہے۔

۲۱- اے لوگو! اس خدا کی عبادت کرو جس نے تم کو اور ان کو جو تم سے پہلے گزر گئے پیدا کیا' اس امید پر کہ تم عذاب اور غصہ سے نجات پاؤ۔

النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا فرمایا' یہ امید کرتے ہوئے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ ﴿۲۱﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً۪

(اس کی پوجا کرو) کہ تمہیں پرہیز گاری ملے ○ وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو (خیمہ) بنایا اور آسمان

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْۚ

(یا بادل) سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کے لیے نکالے تو تم جان بوجھ کر

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ

اللہ تعالیٰ کے لیے برابر والے (شریک) نہ ٹھہراؤ ○ اور اگر تمہیں اس (کتاب) میں جو ہم

مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۪ وَادْعُوْا

نے اپنے خاص بندے (محمد ﷺ) پر اتاری کچھ شک ہو تو اس (کتاب) جیسی ایک چھوٹی سی سورت تو بنا کر لے آؤ

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾

اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے سب مددگاروں' حمایتوں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو (اس دعویٰ میں کہ یہ مخلوق کی بنائی ہوئی ہے) ○

۲۲- وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور خوابگاہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا' آسمان سے مینہ کا پانی اتارا' اس سے قسم قسم کے پھل پھول اور میوے پیدا کیے جنہیں تم کھاتے ہو' پس باوجودیکہ تم اللہ کی صنعتیں دیکھتے ہو' اس کی پیدا کی ہوئی چیزیں استعمال کرتے ہو اور سب جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کا شریک بناتے ہوئے اس کے مثل اوروں کو جانتے ہو ایسا نہ کرو یا اہل کتاب سے خطاب ہو کہ باوجودیکہ تم اپنی کتابوں میں معلوم کر چکے ہو کہ اللہ بیٹے وزیر و شریک سے پاک ہے پھر اس کے خلاف کرتے ہو' یہ نہ کرو۔

۲۳- یہ کافروں سے خطاب ہے کہ اگر تم کو اس قرآن میں جس کو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے کچھ شک و شبہ ہے اور تم یہ خیال کرتے ہو کہ وہ اپنے جی سے عبارت بنا لیتے ہیں تو تمہیں کس نے منع کیا ہے' تم بھی ایک سورت سورۂ بقرۃ کی طرح بنا کر دکھاؤ اور اپنے تمام معبودوں کو جمع کر لو کہ تمہاری مدد کریں اور تم کو کسی طرح سے ایک سورت بنا دیں۔ شہداء سے مراد یا تو جھوٹے معبود ہیں یا ان کے گرو سردار یعنی تم اور تمہارے سردار اور عالم سب مل کر اگر سچے ہو تو ایک سورت کی تصنیف کر کے دکھاؤ' ہاں خبردار ہو جاؤ تم ہرگز یہ نہیں کر سکتے' یہ آدمی کی تصنیف نہیں جو آدمی محنت کر کے ایسا کہہ لیں' یہ تو اللہ کا کلام ہے اور تم کو اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا

پھر اگر تم نہ لا سکو اور (ہم فرما دیتے ہیں کہ) تم ہرگز نہ لا سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہے O اور اے نبی (ﷺ)! جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا

اور انہوں نے نیک کام کیے انہیں اس بات کی خوشخبری دیجئے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جب

رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ

انہیں ان (باغوں میں) سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو (صورت دیکھ کر) کہیں گے: یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں اس سے پہلے ملا تھا

قَبْلُ ۙ وَأُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا

اور وہ (صورت میں) ملتا جلتا ہی انہیں دیا جائے گا اور ان کے لیے ان (باغوں) میں پاکیزہ، ستھری بیویاں ہوں گی اور وہ ان (باغوں) میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ أَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے O بے شک اللہ تعالیٰ حیا نہیں فرماتا ہے کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر کوئی

۲۴- پس جب تم نہیں کر سکتے اور قائل ہوتے ہو اور پھر بھی اسلام نہیں لاتے تو اس آتش دوزخ کا خیال رکھو جس کا ایندھن آدمی یعنی کافر اور پتھر یعنی گندھک ہیں، وہ کافروں کے لیے اللہ نے تیار فرمائی ہے۔

۲۵- پھر مسلمانوں کا قیامت میں جو حال ہونا ہے اس کا ذکر کیا کہ اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو جو ایمان لائے اور قرآن کی تصدیق کی، تمہارا کہا مانا، اچھے کام کیے، اللہ کی عبادت کی۔ خوشخبری سنا دو، ان کو وہاں جنت ملے گی جن کے مکانوں اور پیڑوں کے نیچے دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں بہتی ہوں گی۔ اس کے میوے ہم شکل ہوں گے، جب ایک میوہ کھا چکیں گے دوسرا تیسرا پھر اسی شکل کا آئے گا تو کہیں گے: یہ تو ہم کھا چکے ہیں حالانکہ اس کا مزہ اور ہی ہوگا صورت پہلے کی سی ہوگی۔ وہاں ان کو عورتیں ملیں گی جو حیض و نفاس اور بداخلاقی وغیرہ ناپاکیوں سے پاک ستھری ہوں گی اور وہاں ہمیشہ مزے میں رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ جب قرآن میں کافروں اور مسلمانوں کی مثالوں کا ذکر کیا تو یہودی کہنے لگے کہ قرآن کلام الٰہی ہوتا تو اس میں یہ مثلیں کیوں ہوتیں، اس کے جواب میں اگلی آیت بیان فرمائی۔

۲۶ تا ۲۷- بے شک اللہ تعالیٰ مثل کے ذکر کرنے سے کچھ شرماتا نہیں کہ اس کا ذکر اپنے کلام میں نہ کرے اگرچہ مثل مچھر یا پسو کی ہو یا اس سے بھی حقیر چیز کی، مثل ذکر کرنے میں کوئی قباحت نہیں "فما فوقها" سے یا تو یہ مراد ہے کہ جسم میں اس سے بڑی ہو جیسے مکھی وغیرہ یا یہ کہ حقارت میں اس سے زائد ہو جیسے بھنگا وغیرہ۔ بالجملہ جو صاحب ایمان ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَ

چیز ہو تو وہ لوگ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں (یقین کرتے ہیں) کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے' رہے کافر تو وہ کہتے ہیں

أَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ

کہ ایسی کہاوت میں اللہ تعالیٰ کا مقصد کیا ہے؟ (مقصد یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو اس کے ذریعہ گمراہی میں چھوڑتا ہے

وقف لازم

بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾

اور بہت سے لوگوں کو اس کے ذریعہ ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہی کو گمراہی میں چھوڑتا ہے جو بے حکم نافرمانی کے عادی ہیں O

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو پکا کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس (رشتہ) کو جوڑنے کا اللہ تعالیٰ

مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ

نے حکم دیا اسے کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں' یہی لوگ

هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا

نقصان میں ہیں O بھلا تم کیوں کر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں

اور قرآن پر ایمان لائے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثلیں بہت ٹھیک ہیں' اللہ کی بھیجی ہوئی ہیں اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان مثلوں سے کیا فائدہ' یہ مثلیں اللہ نے کیوں اتاریں' اے نبی! آپ ان سے فرما دیں کہ اللہ نے یہ ارادہ کیا کہ تم جیسے بہت سے نابکاروں کو گمراہی میں چھوڑ دے اور بہت سے مسلمانوں کو ہدایت دے یعنی تم انکار کر کے کمبخت ہو جاؤ' وہ جو اقرار کریں سعادت مند ہو جائیں' اللہ انہیں کم بختوں کو گمراہی میں چھوڑتا ہے جو نافرمان ہیں' فاسق ہوئے ہیں' اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں' اللہ کے مضبوط میثاق کا خیال نہیں کرتے کہ ہم سے کیا عہد ہوا تھا' یعنی یہود و نصاریٰ دونوں سے ان کے پیغمبروں نے عہد لیا تھا کہ جب پیغمبر آخر الزمان کا وقت پائیں تو ان پر ایمان لائیں' یہ کم بخت ایمان نہیں لاتے' اس رشتے کو کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے' وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قطع تعلق کرتے ہیں اور ان کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا تھا' دین محمدی اور قرآن سے لوگوں کو روک کر باطل زمین میں پھیلا کر فساد برپا کرتے ہیں' اس سے منہ پھیرتے ہیں' یہ قیامت کو بڑے ٹوٹے اور نقصان میں پڑیں گے۔

۲۸۔ پھر تعجب کیا کہ تم خدا کا کیونکر انکار کرتے ہو حالانکہ پہلے تم باپوں کی پشتوں میں بے جان نطفے تھے' پھر اسی نے تم کو ماؤں کے رحموں میں لا کر زندہ کیا' پھر جب وقت آئے گا تم کو مارے گا' پھر قیامت کے دن اس کے پاس جاؤ گے تو کام کا بدلہ دے گا۔

فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾ هُوَ

زندگی بخشی' پھر تمہیں مارے گا' پھر تمہیں (برزخ میں) زندہ فرمائے گا' پھر (قیامت میں) تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ وہی

الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى

ہے جس نے تمہارے ہی فائدے کے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے' پھر آسمان کی طرف استواء (قصد)

السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾ ع ۳ ۹ ۲

فرمایا تو درست کرکے سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے ○

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ

اور (اے نبی! یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ بے شک میں زمین میں اپنا ایک نائب بنانے والا ہوں' فرشتوں

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

نے (تعجب سے) عرض کیا: تو ایسے کو نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزیاں کرے گا اور ہم تیری تعریف کے

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ

ساتھ تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تجھے ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں (اللہ نے) فرمایا: میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○

۲۹- تو ایسے رب العالمین کا کیونکر خلاف کرتے ہو' وہ خدا جس نے تمہارے لیے زمین کی سب چیزیں گھاس پھوس دانہ جانور وغیرہ پیدا کیے' پھر آسمان بنانے کا قصد فرمایا' ان کو سات طبقہ برابر برابر بنا دیا اور اس کو سب آسمان زمین کی خبر ہے۔

۳۰- پھر ان فرشتوں کا قصہ بیان فرمایا جو حضرت آدم کے سجدے کا حکم دیئے گئے تھے' پہلے زمین پر جن رہتے تھے جب انہوں نے حد سے زیادہ تجاوز کیا' فرشتے آئے اور ان کو تباہ کیا' تب ان فرشتوں کو یہ خیال آیا کہ اب زمین کی بادشاہت ہم کو ملے گی' ہم سے زائد مستحق کون ہوگا' اس وقت اللہ نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں آدمی پیدا کروں اور تمہارے عوض زمین کی بادشاہت اسے دوں' وہ بولے کہ ایسی قوم کو بادشاہ کرے گا جو گناہ کریں' فساد پھیلائیں' تیرا کہا نہ مانیں' خونریزی کریں اور ہم تو ہر دم تیری تسبیح کرتے ہیں' تیری پاکی کے گیت گاتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا: میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ فرشتوں کا یہ سوال تعجب کی بناء پر تھا' اللہ تعالیٰ پر اعتراض نہیں تھا' اللہ تعالیٰ پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں' فرشتے تو معصوم ہیں وہ کیسے اعتراض کر سکتے ہیں۔

۳۱ تا ۳۲- اور حضرت آدم کو پیدا کیا' سب اشیاء کے نام سکھائے یا تو ان کی اولاد کے یا جانوروں وغیرہ کے یا اور برتنے کی چیزوں کے جیسے رکابی' پیالہ' سکورا (مٹی کا برتن وغیرہ) اور ملائکہ کا مقابلہ کرایا' اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: اگر

اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ

اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے' پھر فرشتوں کے سامنے سب چیزوں کو پیش کر کے فرمایا: اگر تم

بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ

(اس خیال میں) سچے ہو (کہ تم سے زیادہ علم والی کوئی مخلوق نہیں) تو مجھے ان سب کے نام بتاؤ O فرشتوں نے کہا: تو پاک ہے

اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ

ہمیں کچھ علم نہیں مگر (اتنا ہی) جتنا تو نے ہمیں سکھایا' بے شک تو ہی علم والا' حکمت والا ہے O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم!

بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ

(علیہ السلام) ان (فرشتوں) کو سب چیزوں کے نام بتا دو جب آدم (علیہ السلام) نے ان کو سب کے نام بتا دیئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ

کہ کیا میں تم سے نہ کہتا تھا کہ بے شک میں آسمان اور زمین کی سب پوشیدہ چیزیں جانتا ہوں اور میں (وہ بھی) جانتا ہوں کہ جو کچھ

تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے O اور (اے نبی ﷺ! یاد کیجئے) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم (علیہ السلام) کو

منصب سلطنت کے استحقاق کا دعویٰ تمہارا ٹھیک ہے تو ان چیزوں کے نام بتاؤ' وہ پہلے ہی سوال میں عاجزی کرنے لگے اور بولے کہ اے پاک خدا! ہم توبہ کرتے ہیں کہ سوا اس کے جو تو نے ہم کو بتلایا کچھ نہیں جانتے' تو بڑا علیم و حکیم ہے۔

۳۳- پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ تم بتلاؤ' انہوں نے فرفر بتا دیا تب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کیوں میں نہ کہتا تھا کہ میں سارے آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر میں مجبوری سے آدم کی اطاعت کرنا چاہتے تھے اور دل میں تمہارے خدشہ تھا وہ بھی جانتا ہوں یا یہ کہ شیطان نے جو تمہیں دھوکہ دیا کہ آدم علیہ السلام کی برائیاں ظاہر کیں اور بھلائیاں چھپائیں وہ سب جانتا ہوں۔

۳۴- جب حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت ثابت ہوگئی اور فرشتے اس کے قائل ہو گئے تب ہم نے ان سے کہا کہ تم آدم کو سجدہ تعظیمی کرو سب نے بحکم الٰہی سجدہ کیا ابلیس نے انکار کیا' آدم کو سجدہ کرنے سے تکبر اور غرور کیا اور اس سبب سے کافر ہو گیا۔ اگر کان کے معنی یہاں پر ''تھا'' کے لیے جائیں تو اللہ کے علم میں وہ سب سے پہلے کافر تھا یا یہ کہ سب سے پہلا کافر خدا کے خلاف کرنے والا یہ ہوا۔

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ

(تعظیمی) سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا' ابلیس نے انکار کیا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا ○ اور ہم نے فرمایا کہ اے

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا

آدم (علیہ السلام)! تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہو اور اس میں سے بے روک ٹوک جہاں سے تمہارا جی چاہے کھاؤ مگر اس

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ

درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ○ پھر شیطان نے جنت سے

عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

انہیں لغزش دی اور جہاں وہ دونوں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا اور ہم نے فرمایا: تم سب (زمین پر) اترو آپس میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى

دوسرے کے دشمن ہو اور تمہیں ایک وقت معین تک زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ حاصل کرنا ہے ○ پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے

اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾

رب سے کچھ کلمے سیکھ لیے (ان کے ذریعہ توبہ کی) تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی' بے شک وہی بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے○

۳۵- حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے سے جب ابلیس کافر ہو گیا' خدا کی رحمت سے دور ٹھہرا تو اس کو بڑا حسد اور رشک ہوا یہی دھن لگی کہ کسی طرح حضرت آدم کو بھی یہاں سے نکالے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے آدم سے کہا کہ تو اور تیری بیوی حوا دونوں جنت میں رہو سہو وہاں کی نعمتیں خوب کھاؤ پیؤ جہاں چاہو چلو پھرو مگر اس درخت کے پاس نہ جانا اس کو نہ کھانا' وہ شجر علم تھا' گیہوں کا درخت تھا' یہ خاصیت رکھتا تھا کہ اس سے علم نفع ونقصان کا حاصل ہوتا تھا' اس لیے اس کے کھانے سے اچھے برے میں فرق' نیک و بد میں امتیاز ہوتا ہے' تکلیف شرعی آتی ہے۔ جنت میں تو کچھ تکلیف نہیں نہ کچھ حلال نہ کچھ حرام' تسبیح' تہلیل غذا' شربت وصل سے سیرابی' جب یہ کھالو گے تو مکلف ہو جاؤ گے یہاں نہ ٹھہر سکو گے' جنت تمہاری سیرگاہ نہیں رہے گی تمہارے لیے دنیا جائے قیام بنے گی' اس میں ہر قسم کے پھل ہیں' اگر ایک بھی کھاؤ گے یہاں نہ رہ پاؤ گے۔

۳۶- مگر شیطان نے دھوکہ دے کر وہ پھل کھلا دیا جنت سے نکلوا دیا اور اس دنیا میں لا کر ڈال دیا' تب آدم وحوا سے اور مور سے جو شیطان کو پروں پر جنت میں لے گیا تھا اور سانپ سے جو منہ میں رکھ کر لے گیا تھا اور شیطان سے اور سب سے ہم نے کہا: تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے بغض وعداوت ہے' تم سب جنت سے نکل جاؤ' زمین پر رہو وہی تمہارے رہنے کی جگہ ہے' تمہارے لیے وہاں فائدے پیدا کیے ہیں' جیتے جی تک وہاں بسر کرو۔

۳۷- جب یہ حکم ہوا اس وقت آدم علیہ السلام نے چند کلمے اللہ کے پاس سے یاد کر لیے یعنی اللہ نے جو ان کو تعلیم

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ

ہم نے فرمایا کہ تم سب (یعنی آدم و حوّا اور ان کی ذریت جو پیدا ہونے والی تھی) جنت سے اتر جاؤ' پھر اگر تمہارے پاس میری

هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا اسے نہ کوئی اندیشہ ہو گا اور نہ کچھ غم O اور جو لوگ کفر

ع ۴ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ يٰبَنِيْٓ

کریں گے اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہی دوزخی ہیں' ان کو اس میں ہمیشہ رہنا ہو گا O اے یعقوب (علیہ السلام)

اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا

کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور تم (ایمان لا کر اور اطاعت کر کے) میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا

بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ

کروں گا (یعنی دوزخ سے نجات دوں گا) اور خاص مجھ ہی سے ڈرتے رہو O اور اس پر ایمان لاؤ جو میں نے (اپنے نبی محمد ﷺ پر) اتارا

کیے تھے یاد تھے' بعض کہتے ہیں کہ اسی وقت الہام ہوا' ان کی توبہ قبول فرمائی' اللہ نے ان کی لغزش سے درگزر کی' ان پر رحمت کی نظر کی' وہ ہر شخص کی توبہ قبول کرتا ہے' جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحم کرتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے پھل کھانے میں بھول ہوگئی مگر ان کے بڑے رتبہ کے لحاظ سے یہ بھی نہیں ہونی چاہیے تھی اس لیے انہوں نے اس کو اپنے لیے ظلم سمجھا اور ''ربنا ظلمنا'' کہا' ورنہ انبیاء علیہم السلام علم و جہل اور قصد سے کوئی چھوٹا گناہ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ معصوم ہوتے ہیں اور بھول چوک کوئی گناہ نہیں' اس بھول سے آپ نے توبہ کی' اس سے ان کی اولاد کو سبق حاصل کرنا چاہیے' اگر کوئی قصور ہو جائے تو فوراً توبہ کرنی چاہیے۔

۳۸- ہم نے ان سے یہ کہا کہ زمین پر اتر جاؤ اور خاص ذریت آدم سے جو ان کی پشت میں تھی خطاب کیا کہ جب میرے پاس سے تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور میں رسول اور کتاب بھیجوں تو اس کا اتباع کرنا' جو کوئی میری کتاب اور رسول کا اتباع کرے گا ان کو آئندہ عذاب وغیرہ سے خوف نہ ہوگا اور گزشتہ پر رنج نہ ہوگا' یا یہ کہ نہ ان کو کبھی رنج ہوگا نہ غم' یا یہ کہ جب موت ذبح ہوگی اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے اور کافروں پر وہ وقت بہت ہی سخت ہوگا تو ان مومنوں کو نہ کچھ رنج ہوگا نہ غم۔

۳۹- اور جو کفر کرے گا' میری آیتوں اور رسولوں کو جھٹلائے گا وہ دوزخ میں پڑے گا اور اس میں ہمیشہ رہے گا نہ مرے گا نہ نکلے گا۔

۴۰- پھر اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو اپنے احسان یاد دلاتا ہے اور ان کو سمجھاتا ہے کہ اے آل یعقوب! ذرا تو میری نعمتیں یاد کرو اور احسان مانو اور غور کرو کہ کیسے کیسے احسان کیے' (حضرت) موسیٰ جیسا پیغمبر تمہاری ہدایت کو بھیجا' توریت کی کتاب

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ

جو ان (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے ساتھ ہیں اور تم (اہل کتاب میں) سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور میری آیتوں کے

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

تھوڑے سے دام نہ لو (یعنی دنیا کے لالچ میں میری آیتیں نہ بگاڑو اور نہ چھپاؤ) اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو O اور سچ میں جھوٹ نہ ملاؤ

تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اور دیدہ دانستہ حق نہ چھپاؤ O اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رکوع کرنے والوں کے

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

ساتھ رکوع کرو (یعنی مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھو) O کیا تم اور لوگوں کو بھلائی اور نیکی کا حکم دیتے

تم کو دی' فرعون کی مصیبتوں سے بچایا۔ دریائے نیل یا سمندر پار اتارا' کھانے کو من وسلویٰ بھیجا پس تم احسان فراموشی اور ناحق کوشی نہ کرو (حق نہ چھپاؤ)۔

۴۱۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو کچھ ان پر اترا ایمان لاؤ' عہد شکنی نہ کرو' وعدے وفا کرو' اپنی جان ان پر قربان کرو' میں بھی اپنے عہد پورے کروں گا' جنت دوں گا' میری عہد شکنی سے ڈرو۔ سوا میرے کسی سے خوف نہ کھاؤ' قرآن جس کو میں نے جبرائیل کے ہاتھ اپنے حبیب پر اتارا ایمان لاؤ کہ وہ توحید کے بیان میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت واوصاف کے بیان میں اور بعض فروع یعنی مسائل فروعیہ میں تمہاری توریت کے موافق ہے۔ تم سب کافروں کے گواہ نہ بنو کہ پہلے پہل انکار کا راستہ نکالو اور دوسرے تمہارا اتباع کریں۔ ہم نے جو توریت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا وصفات' صدق وثبوت کی دلائل وعلامات لکھے ہیں ان کے بدلے دنیا کی متاع فانی بے بنیاد مول نہ لو اور میرا خوف کرو۔ یہود میں یہ دستور تھا کہ ہر سال کچھ نقد جنس اپنے علماء کی نذر کرتے تھے' وہ جو مانگتے بلا عذر ان کو دیتے' ان کا یہ دل وجان سے کہا مانتے' جب حضور تشریف لائے اور قرآن سے یہ ثابت ہوا کہ حضور کی ثناء وصفت اگلی کتابوں میں توریت وغیرہ میں لکھی ہے وہ سمجھے کہ اگر ہم تصدیق کریں گے تو ہماری کمائی میں فرق آئے گا' سب حضور پر ایمان لے آئیں گے ہمیں کون پوچھے گا' حضور کے اوصاف میں تغیر وتبدل کرنے لگے' برائے طمع دنیا اپنی عاقبت خراب کی' کچھ کا کچھ بگاڑ بنایا' مسلمانی کے جھٹلانے کو جھوٹے اختراع (بیان) اٹھانے لگے۔

۴۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے یہودیو! حق کو باطل سے نہ ملاؤ یعنی ہم نے جو توریت میں دجال کے حال لکھے ہیں ان کو اوصاف محمدی نہ ٹھہراؤ' سمجھ بوجھ کر خدا پر افتراء (بہتان) نہ کرو' جب کہ ایمان کی ہدایت کر دی اور زواجر ومواعظ (ڈراوے اور نصیحت) سے ان کو تنبیہ دے دی۔

۴۳۔ تب نیک عمل کرنے کا حکم دیا کہ تم جب ایمان لائے تو جو ایمان کی باتیں ہیں ان کو بھی ادا کرو' نماز پنج وقتہ اچھی طرح پڑھو' مال کی زکوۃ دو' جماعت کا احترام رکھو' سب صحابہ کے ساتھ نماز ادا کرو۔

اَنۡفُسَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَاسۡتَعِیۡنُوۡا

ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو (یعنی خود عمل نہیں کرتے) حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تمہیں (کچھ بھی) عقل نہیں O اور صبر

بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ﴿۴۵﴾ لا الَّذِیۡنَ

اور نماز سے مدد چاہو بے شک نماز (لوگوں پر) ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو (دل سے میری طرف) جھکتے ہیں O جنہیں اس

یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّہِمۡ وَاَنَّہُمۡ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾ ع یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ

بات کا یقین ہے کہ ضرور انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور ضرور انہیں اسی کی طرف پھرنا ہے O اے یعقوب (علیہ السلام)

اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی

کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کیا اور یہ کہ تمہیں (اپنے وقت میں) اس سارے زمانے

الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡئًا

پر بزرگی دی O اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی (کافر) جان دوسری جان کا بدلہ نہ ہو سکے گی (اس کے کچھ کام نہ

وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡہَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا یُؤۡخَذُ مِنۡہَا عَدۡلٌ وَّلَا ہُمۡ

آئے گی) اور نہ کسی (کافر) جان کے لیے کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ کچھ مال وغیرہ لے کر اس کی جان چھوڑی جائے گی اور نہ

ع ۵/۷
۵

۴۴- پھر سردارانِ یہود سے خطاب کیا کہ یہ کیا بات ہے جو تم خود نیک کام نہیں کرتے یعنی ایمان نہیں لاتے دوسروں کو ترغیب دیتے ہو یعنی یہ سردارانِ یہود بعض وقت کم درجے کے لوگوں کو جب ایمان کی طرف زائد مائل دیکھتے تو خود بھی رغبت دلانے لگتے تو ان پر اعتراض کیا کہ خود کیوں نہیں اسلام لاتے؟ اپنے آپ کو کیوں بھولتے ہو؟ کیا تم کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ جو بات اچھی ہو اس پر خود بھی عمل کرنا چاہیے۔

۴۵- تم کو چاہیے کہ اللہ کے اوامر و نواہی دل و جان سے بجا لاؤ' اللہ کی راہ میں محنتیں اٹھاؤ' نماز بہت سی پڑھو کہ اس کی مدد سے تمہارے گناہ کم ہوں اور ہاں! واقعی نماز پڑھنا آدمی پر بہت گراں ہے مگر جو اچھے آدمی ہیں اللہ کی جناب میں عاجزی کرتے ہیں۔

۴۶- جو لوگ جانتے ہیں کہ ایک دن ہمیں مر کر خدا کے پاس جانا ہے وہ اس کو راحتِ جان و لذت بخش تصور کرتے ہیں۔

۴۷- پھر بنی اسرائیل کو اپنے احسان یاد دلائے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو' میرے حقوق کی حفاظت کرو' دیکھو میں نے تم کو کیسی کیسی نعمتیں دیں' تم کو توریت دے کر حضرت موسیٰ کو بھیج کر تم کو سارے جہان میں افضل بنایا جہان کا سردار کر دیا۔

۴۸- پس میرے حقوق کو ضائع نہ کرو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ' اگر میرے عہد پورے نہ کرو گے'

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ

ان کی کچھ مدد کی جائے گی O اور (اے یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد!) یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات بخشی جو تم

الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ

پر بڑا عذاب کرتے تھے' تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف

بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ

سے بڑی آزمائش یا بڑا انعام تھا O اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا (یعنی اس میں راستے بنا دیئے) تو تمہیں بچا لیا

اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى

اور (فرعون اور) اس کے لوگوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا O اور جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے (کوہ طور پر رہنے کے

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

لیے) چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر تم نے ان کے پیچھے بچھڑا بنا کر (اس کی پوجا شروع کر دی) اور تم (اس پوجا میں) ظلم کرنے والے تھے O

یہودیت سے توبہ نہ کرو گے' ایمان نہ لاؤ گے تو یاد رکھو عذاب قیامت سے ڈرتے رہو جس دن کافروں کو کوئی نفع نہ دے سکے گا نہ ان کی کوئی شفاعت کرے گا۔ نہ ان سے فدیہ لیا جائے گا نہ کوئی ان کی مدد کر سکے گا غرض کسی طرح خدا کے عذاب سے پناہ نہ ملے گی۔

۴۹۔ اور یاد کرو کہ میں نے تم کو فرعون اور اس کی قوم قبط کے پھندے سے کیسے چھڑایا' وہ تم کو برے برے عذاب دیتے تھے' بچوں کو بے دریغ قتل کر دیتے تھے' عورتوں کو باندیاں بناتے تھے' طرح طرح کی خدمتیں لیتے تھے یعنی مرد' عورت چھوٹے بڑے سب ان کے سبب سے آفت میں مبتلا تھے۔ ''یستحیون'' کے معنی ''یستخدمون'' جامع نے لیے ہیں اور مفسرین کہتے ہیں کہ اس کے معنی ''یستبقون'' کے ہیں اور نساء سے مراد مجازاً لڑکیاں ہیں یعنی لڑکوں کو مار ڈالتے لڑکیوں کو باقی رکھتے اور یہ بات تم پر بڑی مصیبت تھی یا یہ کہ بچا لینا تم پر بڑی نعمت ہوئی' بلاء کے معنی نعمت کے بھی ہیں اور مصیبت کے بھی' یہاں پر دونوں ہو سکتے ہیں۔

۵۰۔ اور یاد کرو جب تم دریائے نیل یا بحر قلزم کے قریب پہنچے اور فرعون نے تمہارا تعاقب کیا اور اس وقت تم سخت مایوس' سراپا حسرت و افسوس ہو گئے' تب ہم نے تمہاری مدد کی اور دریا کو چیر دیا' تم بے دھڑک پار ہو گئے' فرعون کو مع لشکر ڈبو دیا' تم ان کو تین دن تک پانی پر بہتا ہوا دیکھتے رہے (اس زمانے میں دریائے نیل بحر قلزم کے ساتھ بہتا تھا)

۵۱۔ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے وعدہ کیا کہ کوہ طور پر ایک چلہ کیجئے تم کو توریت ملے گی' وہ چلہ کرنے گئے تم ادھر گوسالہ پرست بن بیٹھے' ایک بچھڑا بنا کر اس کو پوجنے لگے۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا

پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی تاکہ تم (ہمارا) احسان مانو ○ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

(علیہ السلام) کو کتاب اور حق و باطل میں فرق کر دینے والا معجزہ عطا فرمایا تاکہ تم سیدھے راستے پر آ جاؤ ○ اور جب موسیٰ (علیہ السلام)

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ

نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف توبہ کرو (لوٹو) تو

فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ

(اپنے لوگوں میں سے جنہوں نے بچھڑے کی پوجا کی تھی) انہیں قتل کر دو یہ (یعنی بچھڑے کے پجاریوں کو قتل کرنا) تمہارے پیدا

بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ

کرنے والے کے نزدیک بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول فرمائی‘ بے شک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ اور جب

يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ

تم نے کہا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک کہ ہم کھلم کھلا خدائے تعالیٰ کو نہ دیکھیں تو تمہیں دیکھتے

۵۲- تم نے اپنا ہی نقصان کیا مگر پھر ہم نے تمہارے گناہ سے درگزر کی‘ اس حرکت سے تم کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود نہ کر دیا تاکہ ہماری رحمت کا شکر ادا کرو۔

۵۳- اور جب ہم نے (حضرت) موسیٰ کو توریت دی جو حق و باطل میں فرق کرتی تھی‘ اس میں ہم نے حلال و حرام امر و نہی سب سکھا دیا یا یہ کہ فرعون کے حالاتِ غرق اور تمہاری شان تم کو سنا کر آگاہ کر دیا کہ کسی طرح گمراہی چھوڑ دو۔ ہدایت پر قائم ہو جاؤ۔

۵۴- جب حضرت موسیٰ توریت لے کر آئے تو تم کو بلائے گوسالہ پرستی میں شریک پایا‘ ان کو بڑا رنج ہوا‘ تم کو سمجھانے لگے کہ تم نے سخت حماقت کی‘ اپنے اوپر ظلم کیا جو غیر خدا کی عبادت کی‘ تب انہوں نے کہا کہ اچھا اب کیا کریں‘ اس کا کیا بدلہ دیں؟ (حضرت) موسیٰ نے کہا کہ توبہ کرو‘ عاجزی کرو‘ وہ بولے: کیسے کریں؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ تم میں جو گوسالہ پرست نہیں ہے وہ گوسالہ پرستوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے تو توبہ قبول ہوگی‘ جو توبہ دل سے کرتا ہے اس پر مرتا ہے خدا اس سے درگزر کرتا ہے۔

۵۵- جب (حضرت) موسیٰ طور سے آئے تو تم نے کہا کہ اے موسیٰ! تم اللہ کو دیکھ کر آئے ہمیں بھی دکھاؤ‘ انہوں نے انکار کیا تب تم نے کہا کہ ہم تو توریت وغیرہ کی جب تصدیق کریں گے کہ تمہاری طرح ہم بھی خدا کو دیکھ لیں‘ اس بات

الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ

ہی دیکھتے کڑک نے آ لیا (اور تم مر گئے) ○ پھر تمہارے مرنے کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ

تاکہ تم شکر کرو (احسان مانو) ○ اور (بیابان میں) ہم نے تمہارے اوپر بادل کا سایہ کیا اور (تمہارے کھانے کے لیے)

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا

ہم نے تم پر من و سلویٰ اتارا (اور فرمایا:) ہماری دی ہوئی ستھری اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ

(ناشکری کر کے) ہمارا کچھ نہ بگاڑا اور لیکن وہ خود اپنی جانوں ہی پر ظلم کرتے تھے ○ اور جب ہم نے فرمایا: اس بستی

الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ

(اریحا یا بیت المقدس) میں جاؤ تو اس میں جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ پیو اور (شہر کے) دروازے میں سر

سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ

جھکائے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور یوں کہو کہ ہمارے گناہ معاف کیے جائیں تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ

کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ تو ظالموں نے وہ بات جو ان سے کہی گئی تھی دوسری بات

سے تم پر بجلی گری، تم کو آتشِ قہر نے جلا کر خاک کر دیا اور تم نے اپنی آنکھوں سے اسے آتے دیکھا اور تم سب مر گئے۔

۵۶- مگر ہم نے اپنی رحمت سے تم کو دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

۵۷ تا ۵۹- جب تم تیہ (کے بیابان) میں گرفتار ہو گئے، دھوپ کی شدت سے بے قرار ہو گئے تو ہم نے تمہارے سایہ کو بادل بھیجا، کھانے کو من و سلویٰ بھیجا کہ ہمارے ان غیبی کھانوں کو مزے سے کھاؤ مگر جمع نہ کرو ذخیرہ نہ بناؤ، ہم پر بھروسہ رکھو، ہم روز بارو زدیں گے، انہوں نے نہ مانا، چرانا شروع کیا، خود اپنا بگاڑا ہمارا کیا نقصان کیا، پھر وہ ان کو نہ ملا بند ہو گیا۔

پھر ہم نے ان سے کہا کہ تیہ سے اس اریحا گاؤں میں جاؤ، رہو سہو جو چاہو کھاؤ، جب دروازہ میں گھسو تو سجدہ کرو اور حِطہ حِطہ کہو یعنی اللہ ہمارے گناہ دور کرے (معاف کرے) یا یہ کلمہ پڑھتے جاؤ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے اور تم میں اچھے اچھے مرد زاہد پیدا کریں گے۔ ان کم بختوں نے استغفار و توحید کی بجائے کہنا شروع کیا: یا اللہ لال لال گیہوں دے، مسخرا پن کرنے لگے، تب ہم نے اس سبب سے کہ وہ فاسق تھے، حکم نہ مانتے تھے ان پر سخت عذاب اتارا۔

لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا

سے بدل دی تو ہم نے ظالموں پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے آسمان سے

كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ع ۝۵۹ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا

عذاب اتارا ○ اور (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا:

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ

اس پتھر پر اپنی لاٹھی مارو تو فوراً اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے' ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا'

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

(اور ہم نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ اور پیو

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۶۰ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى

اور زمین میں فساد نہ اٹھاتے پھرو ○ اور (اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد!)

لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا

جب تم نے کہا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہم سے تو ایک قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے

تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَ

دعا کیجئے کہ وہ زمین کی اُگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز'

۶۰- جب بیابان تیہ کے زمانے میں ہم سے موسیٰ نے پانی مانگا ہم نے کہا کہ تمہارے پاس جو یہ پتھر بارہ پھل کا ہے اور ہر پھل کی صورت مثل پستان عورت کے ہے وہ اسی وقت کے لیے دیا ہے' اس پر اپنی لکڑی مارو' ان کا لکڑی مارنا تھا کہ حکمِ الٰہی سے ہر پھل سے فوارہ آبِ شیریں جاری ہوا' بارہ قبیلے تھے ہر ایک نے اپنے لیے گھاٹ مقرر کر لیا' تب اللہ نے کہا: من وسلویٰ کھاؤ' غیبی پانی پیو' قدرت کا کارخانہ دیکھو جو موسیٰ کہیں اس کو مانو خلاف نہ کرو' زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

۶۱- جب بے ہاتھ پاؤں ہلائے من وسلویٰ ملنے لگا تو تم نے اس کی قدر نہ جانی' موسیٰ سے کہا: ہم سے روز روز ایک قسم کی چیز نہیں کھائی جاتی' من وسلویٰ کھاتے کھاتے اکتا گئے' خدا سے کہو کہ زمین کی ترکاریاں' ساگ' ککڑی' لہسن' پیاز' مسور کی دال کھلائے' تب وہ بولے: افسوس تم تو سخت بیوقوف ہو کہ دنیا کی بے قدر چیزیں من وسلویٰ کے بدلے مول لیتے ہو خیر اگر یہ چیزیں ایسی ہی تم کو پسند ہیں تو جاؤ شہر مصر میں جہاں سے آئے تھے یا یہ کہ کسی شہر میں جاؤ وہاں یہ چیزیں ملیں گی' محنت اٹھاؤ اور کھاؤ' یہودیوں پر پھٹکار پڑ گئی' ہمیشہ کے لیے ذلیل ہو گئے' ہمیشہ جزیہ دیتے رہیں گے' فقیر ہی رہیں گے' اس

بَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا بہتر چیز کے بدلے ناقص اور ادنیٰ

خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

چیز مانگتے ہو اچھا کسی شہر میں اترو تو (وہاں) تمہیں وہ ملے گا جو تم نے مانگا اور ان پر ذلت

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

و خواری اور ناداری مقرر کر دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے غضب میں لوٹے

كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ

یہ سزا ان کو اس کے بدلے میں ملی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انبیاء (علیہم السلام) کو ناحق شہید کرتے تھے

ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ ع ۲ / ۷

یہ ان کی نافرمانیاں اور حد سے بڑھنے کا سبب تھا ○ بے شک ایمان کا دعویٰ کرنے والوں اور

الَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

یہودیوں اور عیسائیوں اور ستارہ پرستوں میں سے جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ

اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ

اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو گا اور نہ کچھ غم ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے

سبب سے کہ خدا کی آیتیں نہیں مانتے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے۔ پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے' ان پر خدا کا غصہ اور لعنت ہے اور نیز اس لیے کہ وہ پیغمبر کے احکام کی نافرمانیاں کرتے تھے نہ مانتے تھے' حد سے بڑھ گئے تھے' وہ گناہوں کو حلال سمجھتے تھے۔

۶۲۔ جو لوگ حضرت موسیٰ اور سب پیغمبروں پر ایمان لائے ان کو جنت میں اللہ کے پاس ثواب ملے گا' نہ آئندہ کا غم نہ گزشتہ کا افسوس' جب موت ذبح ہوگی اور دوزخ بند تو وہ خوش پھریں گے' ان کو کچھ غم نہ ہوگا۔ پھر کافروں کا بیان کیا کہ جو پیغمبروں پر ایمان نہیں لاتے یہودی بنتے ہیں یا نصاریٰ کہلائے جاتے ہیں۔ یا صابئی ہیں اگر یہ لوگ ایمان

وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاذۡكُرُوۡا

(توریت پر ایمان لانے کا) عہد لیا اور (تمہارے انکار کرنے پر) تم پر کوہ طور اٹھایا (اور ہم نے فرمایا:) جو کچھ ہم تم کو دیتے

مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ

ہیں وہ مضبوط پکڑو اور اس کے مضمون کو یاد کرو اس امید پر کہ تمہیں پرہیز گاری ملے ○ پھر اس (عہد) کے بعد تم پھر گئے

فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾

تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم نقصان اٹھانے والوں سے ہو جاتے ○

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ

اور بے شک ضرور تم کو معلوم ہیں تم میں کے وہ لوگ جنہوں نے ہفتہ کے بارے میں سرکشی کی تھی تو ہم نے (غضب میں) ان

كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ﴿۶۵﴾ ۚ فَجَعَلۡنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهَا

سے فرمایا کہ دھتکارے ہوئے ذلیل بندر ہو جاؤ ○ (تو ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں اور وہ ہلاک ہو گئے) تو ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ

وَمَا خَلۡفَهَا وَمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖۤ

اس کے آگے اور پیچھے والوں کے لیے عبرتناک کر دیا اور پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ○ اور (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے

لائیں اور خدا کی اور قیامت کی تصدیق کریں اور برے عقیدے سے توبہ کریں تو ان کو بھی قیامت میں ثواب ملے گا' خلاصہ یہ کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرے گا نجات پائے گا' جو سچا نہ جانے گا عذاب میں مبتلا رہے گا۔

۶۳- پھر عہد کا ذکر کیا کہ وہ وقت یاد کرو کہ ہم نے تم سے عہد لیا اور مضبوطی کے لیے تمہارے سر پر کوہ طور اٹھا لائے کہ خبردار اچھی طرح سے اللہ کے اوامر و نواہی سمجھو' توریت کو مضبوط پکڑو' اس کے حلال و حرام پر عمل کرو تاکہ اللہ کے غصے سے بچو۔

۶۴- تم نے اقرار کیا پھر عہد شکنی کی' اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہوتا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری ہدایت کو نہ پہنچتے تو تم ہمیشہ کے لیے خائب و خاسر ہو جاتے' نقصان میں پڑ جاتے۔

۶۵- جن لوگوں نے (حضرت) داؤد کے زمانے میں ہفتے کے دن کے احکام میں عہد شکنی کی تھی تم کو ان کا حال بھی خوب معلوم ہے کہ کیسی سخت سزا پائی' ہم نے ان کو بندر بنا دیا' وہ ذلیل و خوار پھرتے تھے اور چند دن زندہ رہ کر عذاب سے ہلاک ہو گئے۔

۶۶- تاکہ اور آدمی ہمارے عہد نہ توڑیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے نصیحت ہو جو بڑے پرہیز گار بندے ہیں۔

3

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ

اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ انہوں نے کہا: کیا آپ ہم سے

قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ

مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ خدا کی پناہ ہے اس بات سے کہ میں جاہلوں سے بنوں O انہوں نے کہا

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا

کہ آپ اپنے رب سے دریافت کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے کہ وہ (گائے) کیسی ہو۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ ایک گائے ہو، نہ بوڑھی اور نہ بچی: بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ہو تو جس کام کا تمہیں حکم ہوتا ہے وہ کرو O

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ

انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب سے دریافت کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا

کہ وہ ایک پیلے رنگ کی گائے ہو جس کی رنگت بہت تیز (ڈہ ڈہاتی) ہو کہ دیکھنے والوں کو خوش کر دیتی ہو O انہوں نے کہا کہ آپ اپنے

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا ۖ وَإِنَّا

رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لیے صاف صاف بیان فرما دے کہ وہ گائے کیسی ہو۔ بے شک گایوں میں ہمیں شبہ پڑ گیا (کیونکہ اس قسم کی گائیں

٦٧- پھر گائے کا قصہ ذکر کیا کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اور قاتل ہی (حضرت) موسیٰ سے سوال کرتا تھا کہ اس کا قاتل کون ہے تا کہ اس پر کوئی شبہ نہ کرے تب (حضرت) موسیٰ نے کہا کہ ایک گائے ذبح کرو۔ اس سے قاتل معلوم ہو جائے گا اور ان لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ! تم ہمارے ساتھ مسخرا پن کرتے ہو۔ انہوں نے کہا: خدا کی پناہ! کیا میں پیغمبر ہو کر جاہل ہو جاؤں اور آدمیوں کے ساتھ مسخرا پن کرنے لگوں مسخرا پن تو میرے منصب کے خلاف ہے۔

٦٨- تو انہوں نے (حضرت) موسیٰ سے کہا کہ وہ کونسی گائے ہے جس کے ذبح کا ہم کو حکم ہوا ہے چھوٹی بچھڑی ہے یا بوڑھی۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹی ہے نہ بڑی ادھیڑ ہو یعنی درمیانی عمر کی ہو۔ ایک گائے ذبح کر لو فضول گفتگوئیں کیوں کرتے ہو، حکم کی تعمیل کرو۔

٦٩- باوجودیکہ (حضرت) موسیٰ نے منع کیا تھا مگر انہوں نے نہ مانا اور تفصیلیں پوچھیں کہ اچھا اب اللہ سے پوچھو کہ گائے کیسے رنگ کی ہے، تب اللہ نے کہا کہ اس کے کھر اور سینگ سیاہ اور سارا بدن زرد رنگ کا' صاف چمکتا' دیکھنے والا اس

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ

بہت ہیں) اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ہم (مطلوبہ گائے کی طرف) راہ پا جائیں گے O موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا

تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ

ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہو جس سے کوئی خدمت نہ لی جاتی ہو کہ زمین جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو بے عیب ہو جس میں کوئی داغ نہ ہو، قوم

قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۸ ۱۰

نے کہا اب آپ نے ٹھیک ٹھیک بات فرمائی اور انہوں نے اسے ذبح کیا اور وہ (فضول سوالات کرنے کی وجہ سے) ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے O

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

اور (یاد کرو) جب تم نے ایک خون کیا تو تم ایک دوسرے پر تہمت ڈالنے لگے اور اللہ تعالیٰ کو ظاہر کرنا تھا جو کچھ تم

تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ ۚ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ

چھپاتے تھے O تو ہم نے فرمایا: اس مقتول کو اس گائے کا ٹکڑا مارو (جب مارا تو مقتول زندہ ہو گیا) اسی طرح

الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ

اللہ تعالیٰ مردے زندہ فرمائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو O پھر اس کے بعد تمہارے دل

کی خوش نمائی سے تعجب کرے، اس کو پسند کرے۔

۷۰- پھر پوچھا کہ اب یہ بتاؤ کہ وہ گائے کہاں ہے، کھیتی باڑی میں بھی چلتی ہے یا نہیں، اس گائے میں ہم کو شبہ پڑ گیا ہے، خدا چاہے تو ہم سمجھ لیں گے اور کہیں نہ کہیں ڈھونڈ لیں گے۔ یا یہ کہ خدا چاہے تو ہمیں حال قاتل کا معلوم ہو جائے گا۔

۷۱- موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ خدا کہتا ہے کہ وہ گائے نہ کھیتی میں چلتی ہے نہ پانی دیتی ہے، صاف ہے چکنی چکنی دغیلی نہیں چتکبری نہیں، تب کہا کہ اب تم نے ٹھیک بات بتائی۔ اب ہم کو معلوم ہو گیا۔ اتنی حجتوں کے بعد انہوں نے ذبح کیا مگر جی نہ چاہتا تھا یا نہ چاہتے تھے کہ مقتول کے قاتل کا حال معلوم ہو جائے۔

۷۲ تا ۷۳- پھر مقتول کا ذکر کیا کہ تم نے تو ایک آدمی کو مار ڈالا اور تم اس کے قتل میں اختلاف کرتے تھے قاتل کو چھپانا چاہتے تھے، اللہ کو اس کا ظاہر کر دینا منظور تھا تب اللہ تعالیٰ نے تم سے کہا: یہ جو گائے تم نے مول لی ہے اس کے ایک عضو کو مقتول کے بدن پر مارو، جب مارا وہ زندہ ہو گیا اور اپنا حال بیان کر دیا کہ مجھے فلاں شخص نے مارا ہے، اس کے عضو کی تفسیر میں اختلاف ہے، بعض دم کہتے ہیں، بعض زبان، جس طرح اللہ نے اس کو زندہ کیا اسی طرح قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا، تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ تم سمجھو اور قیامت کا یقین کرو باوجودیکہ تم نے عامیل کا زندہ ہونا آنکھوں سے دیکھا مگر تم کو کچھ عبرت نہ آئی۔

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ

سخت ہو گئے تو وہ پتھر کی مثل ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت (کہ اتنی بڑی نشانیاں دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے) اور بے شک

مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ

پتھروں میں سے تو کچھ وہ ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں

فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ

تو ان میں سے تھوڑا تھوڑا پانی بہہ نکلتا ہے اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں

اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ

اور اللہ تعالیٰ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں O تو (اے مسلمانو!) کیا تمہیں یہ

یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ

طمع (اور امید) ہے کہ وہ (بدکردار اہلِ کتاب) تمہارا یقین لائیں گے حالانکہ ان کا ایک گروہ تو وہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام

ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ

(توریت و انجیل) سنتے تھے پھر اس کے سمجھنے کے بعد اسے دیدہ دانستہ بدل دیتے تھے O اور

اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ

جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے اور جب اکیلے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو

۷۴۔ تمہارے دل کچھ ایسے سخت ہو گئے جیسے پتھر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، پھر پتھر کے فائدے بیان کیے کہ پتھر اگرچہ سخت ہے مگر اتنا نہیں جتنے تمہارے دل کہ بعض ایسا پتھر ہوتا ہے جس میں سے نہر نکلتی ہے اور بعض پھٹ جاتے ہیں، شیریں پانی بہہ نکلتا ہے، لوگوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے، بعض پتھر خدا کی ہیبت کے سبب پہاڑ سے نیچے گر پڑتے ہیں مگر تمہارے دل تو ذرا بھی نہیں پسیجتے، خیر خدا تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں غافل نہیں سزا پاؤ گے یا یہ کہ تم کیسا ہی چھپاؤ اس پر سب ظاہر ہے۔

۷۵۔ پھر اہلِ اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا کہ تم کو ان کے اسلام لانے کا خیال ہے۔ یہ قوم ایسی شریر ہے کہ ان میں سے ستر (۷۰) آدمی جو موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ کوہ طور پر گئے اور خدا کا کلام (یعنی توریت) موسیٰ کی زبان سے سنا تھا پھر بھی اس میں اپنے دل سے ادھیڑ بن کرتے تھے۔ جھوٹی سچی باتیں بناتے تھے اور دیدہ و دانستہ تحریف و تبدیل کرتے تھے۔

اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

کہتے ہیں: کیا وہ علم جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کھولا ہے مسلمانوں سے بیان کیے دیتے ہو تاکہ وہ اس سے تمہارے رب

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ

کے سامنے تم ہی پر حجت لائیں، کیا تمہیں عقل نہیں ○ کیا وہ (اتنا بھی) نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ

جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں سب کچھ جانتا ہے ○ اور ان میں سے کچھ ان پڑھ جاہل ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر (زبانی طوطے کی طرح

النصف

لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝۷۸

بے سمجھے) پڑھ لینا یا اپنی بناوٹی من گھڑت باتوں کو (کتاب سمجھتے ہیں) اور وہ صرف خیال اور گمان میں ہی ہیں (انہیں اصلیت کی کچھ بھی خبر نہیں) ○

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ

تو ہلاکت اور خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھ سے (بناوٹی) کتاب لکھ لیتے ہیں پھر کہتے ہیں

هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ

یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے (آئی) ہے تاکہ اس کے بدلے تھوڑے سے دام حاصل کر لیں، پھر خرابی

مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝۷۹ وَقَالُوْا

اور ہلاکت ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے سے اور خرابی اور ہلاکت ہے ان کے لیے ان کی کمائی سے ○ اور

۷۶ تا ۷۷۔ پھر اہل کتاب کے منافقین اور ان کی قوم کا ذکر کیا جب وہ حضرت ابوبکر و دیگر مسلمانوں سے ملتے ہیں تب اپنے آپ کو مسلمان بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی صفتیں توریت و انجیل میں موجود ہیں اور جب اپنے لوگوں میں جاتے ہیں تو ان کے سرداروں سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے سامنے حضور کی تصدیق بحوالہ توریت و انجیل کیوں بیان کرتے ہو، کیا یہ چاہتے ہو کہ مسلمان ہم پر الزام لگائیں اور قائل کریں (پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ اتنا نہیں جانتے کہ خدا کو سب معلوم ہے خواہ وہ چھپائیں خواہ ظاہر کریں)۔

۷۸۔ بعض یہود ایسے ناواقف ہیں کہ نہ پڑھے نہ لکھے ہیں، توریت کا نام سن لیا ہے، بے ہودہ خیال پکاتے ہیں، ان کے رئیس چالاکی سے سمجھا دیتے ہیں وہ مان لیتے ہیں، اس کو اللہ کا فرمان گمان کر لیتے ہیں۔

۷۹۔ پس خرابی ہو ان کم بختوں پر جو توریت کو بدلتے ہیں اور کچھ کا کچھ لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے تاکہ دنیا ملے اور متاع فانی پائیں۔ پس ان کو سخت خرابی اور عذاب ہے اس تبدیل و تغییر پر اس حرام کمائی پر، ویل کے معنی عذاب

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ

(اہل کتاب نے) کہا: ہمیں تو آگ صرف چند گنتی کے دن چھو لے گی (پھر ہم کو نجات مل جائے گی) (اے نبی! فرمایئے!)

اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

کیا اللہ تعالیٰ سے تم نے کوئی عہد لے لیا ہے جب تو اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے عہد اور وعدہ کے خلاف نہ کرے گا یا اللہ تعالیٰ پر وہ بات کہتے ہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ

(بہتان باندھتے ہو) جس کا تمہیں کچھ علم ہی نہیں O ہاں کیوں نہیں جو کوئی گناہ کمائے گا (خواہ اہل کتاب ہوں یا اور کوئی)

خَطِیْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

اور اس کی خطائیں اور گناہ اس کو گھیر لیں گے (یعنی کفر تک پہنچ جائے گا) تو وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے O

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ

اور جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے وہی جنت والے ہیں

ع ۹ ۱۱ ۹ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے O اور (یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ

ہیں یا ایک کنواں ہے جہنم میں جس میں نافرمانوں کو ڈالا جائے گا۔

۸۰۔ یہود کہتے ہیں کہ ہم کیوں ڈریں، دوزخ میں فقط اتنے دنوں کو جائیں گے جتنے دن ہم میں گوسالہ پرستی ہوئی ہے پھر نکل آئیں گے، خدا فرماتا ہے کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) تم ان سے پوچھو کہ کیا تم نے خدا سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ وہ اب اس کے خلاف نہ کرے گا یا یونہی بے سمجھے بوجھے خدا پر افتراء کرتے چلے جاتے ہو بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ بڑے جھوٹے ہیں، وہ وہ باتیں تراشتے ہیں جن کا توریت میں پتہ بھی نہیں ہے۔

۸۱۔ پھر فرماتا ہے: کسی کو کچھ خصوصیت نہیں، جو برا کام کرے گا یعنی شرک اختیار کرے گا اور شرک اس کو گھیر لے گا اس پر مر جائے گا تو وہ بے شک ہمیشہ کے لیے دوزخ میں جلے گا، نہ مرے گا نہ نکلے گا۔

۸۲۔ پھر مسلمانوں کا ذکر کیا کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا، قرآن کی تصدیق کرے گا، اچھے کام کرے گا وہ جنت میں عیش دائمی پائے گا، کیسی بہار کہ پھر خزاں کا نام نہیں نہ تلخی، نہ اب موت چکھے گا نہ وہاں سے نکلے گا۔

۸۳۔ پھر بنی اسرائیل کی عہد شکنی کا ذکر کیا کہ ہم نے ان سے باوجودیکہ عہد لیا کہ خدا کے سوا دوسروں کی پرستش نہ کرنا، شرک میں گرفتار نہ ہو جانا، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، قرابت داروں کا حق ماننا، صلہ رحم ادا کرنا، یتیموں غریبوں پر احسان کرنا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سچ کہنا، نماز اچھی طرح پڑھنا، مال کی زکوٰۃ دینا مگر تم نے عہد کو نہ مانا منہ

لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِى الۡقُرۡبٰى

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں

وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّاَقِيۡمُوا

کے ساتھ بھلائی کرو اور سب لوگوں سے اچھی بات کہو (یعنی کلمۂ اسلام سب کو پہنچا دو) اور نماز قائم

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَ

رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو تو (اے بنی اسرائیل!) تم (اس عہد سے) روگردانی کرتے ہوئے پھر گئے مگر تم میں کے

اَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ لَا تَسۡفِكُوۡنَ

بہت تھوڑے (عہد پر قائم رہے) ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم اپنے (مسلمانوں کا ناحق)

دِمَآءَكُمۡ وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ

خون نہ بہانا اور اپنے مسلمانوں کو اپنی بستیوں سے (مجبور کر کے) باہر نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا

وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَ

اور تم خود اس پر گواہ ہو ○ پھر (اے لوگو!) تم وہی ہو جو اپنے بھائی مسلمانوں کو قتل کرنے لگے

پھیر لیا اور صاف انکار کیا۔ ہاں تھوڑے سے آدمیوں نے وفا کی یعنی حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایمان لائے' اس تقدیر پر میثاق لینے کا خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے یہود سے مجازی ہوگا یعنی وہ عہد جو ان کے باپ دادا سے لیا گیا تھا وہ کچھ انہیں پر منحصر نہ تھا بلکہ نسلاً بعد نسلٍ ہمیشہ کا تھا یہ اس وقت کا حال مذکور ہے کہ ہم نے جن سے حقیقتاً عہد لیا تھا موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں انہوں نے وفا نہ کی' اس تقدیر پر خطاب موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے یہود سے حقیقی ہوگا۔

۸۴- اور ہم نے تم سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ اپنے آپس میں جنگ و جدال نہ کرنا' اپنے آپ کو یعنی اپنی قوم میں کسی کو قتل نہ کرنا' نہ اس کو شہر سے نکالنا' اتفاق و محبت سے رہنا' اگر تمہاری قوم کا کوئی قید ہو جائے تو اس کو فدیہ دے کر چھڑا لینا' قومی ہمدردی کو آپس کی عداوتوں کے سبب نہ چھوڑ دینا تم نے ان عہدوں کا اقرار بھی کر لیا تھا اور گواہ بھی ہو گئے تھے۔

۸۵- مگر پھر بھی تم نے نہ مانا' وہی حرکتیں شروع کیں' آپس میں لڑتے جھگڑتے ہو' غیروں کے ساتھ ہو کر اپنی قوم کو برباد کرتے ہو' ان پر ظلم و ستم کرتے ہو اور اگر کوئی اپنا قید ہو جاتا ہے تو فدیہ دے کر چھڑاتے ہو اور اگر تمہاری قوم بنی اسرائیل کے دوسرے قبیلے کا کوئی قید ہوتا ہے تو فدیہ دینے کو تیار نہیں ہوتے ہو حالانکہ ان کو شہر سے نکالنا بھی حرام تھا' یہ کیا کرتے ہو' آدھی کتاب کو مانتے ہو اور آدھی کو جھوٹ سمجھتے ہو' اپنے دوستوں کو چھڑاتے ہو دوسرے لوگوں کو اپنی قوم کے نہیں چھڑاتے۔ یا یہ کہ جو مسئلہ تمہارے دل کے موافق ہو وہ مانتے ہو اور جو نفس کے خلاف ہوتا ہے اسے نہیں مانتے' ایسے

تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ

اور اپنے ایک گروہ کو ان کے وطن سے مجبور کر کے نکالتے ہو (ان کے مخالف کو) ان کے خلاف گناہ

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ

اور زیادتی میں مدد دیتے ہو اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو بدلہ دے کر

مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ

تم انہیں چھڑا لیتے ہو حالانکہ ان کا وطن سے نکالنا بھی تم پر حرام ہے، کیا کتاب

وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حکموں سے انکار کرتے ہو، سو جو لوگ تم میں سے ایسا کریں

اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى

تو ان کا بدلہ تو صرف یہی ہے کہ دنیا میں ان کی رسوائی ہو اور قیامت کے

اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ

دن وہ سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور اللہ تمہارے کرتوتوں (کرداروں) سے بے خبر نہیں ہے O یہی ہیں وہ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ

لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلہ دنیا کی زندگی خرید لی (اور اپنی آخرت تباہ کر لی) تو نہ ان پر سے عذاب

نامعقولوں کی سوا اس کے اور کیا سزا ہے کہ دنیا میں قتل ہوں' لڑکے بالے' باندی غلام بنیں' قیامت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں' اللہ ان کے کاموں سے غافل نہیں ہے' سب جانتا ہے سب کی سزا دے گا۔

۸۶- یہ ایسے کمبخت ہیں کہ انہوں نے ایمان بیچ کر کفر مول لیا' آخرت چھوڑی زندگانیٔ دنیا اختیار کی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے' چند روزہ زندگی کو جو بالکل ناپائیدار ہے آخرت کے عیش دائمی پر ترجیح دی' قیامت میں نہ ان کا عذاب دور ہوگا اور نہ اس میں تخفیف ہوگی نہ ان کی کوئی مدد کرے گا' نہ خدا کے عذاب سے نجات ملے گی ''وھو محرم علیکم اخراجھم'' کا تعلق ''تخرجون'' سے ہے اور ''ان یاتوکم اسری تفدوھم'' ''ارید'' کے عہود میں داخل ہے' اس لیے جامع تفسیر نے یہاں مقدم ومؤخر کا لفظ کہہ دیا اور یہاں پر اور اقوال بھی ہیں جو اور تفسیروں میں مفصل ہیں۔

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى

ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی O اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام)

الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ

کو کتاب (توریت) عطا فرمائی اور ان کے بعد پے درپے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

اور پاک روح (جبرائیل) کے ذریعے سے ان کی مدد کی تو کیا ایسا نہیں ہوا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ احکام لے کر آیا

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ

جن کو تمہارے دل نہیں چاہتے تھے اور تم نے (ان کے ماننے سے) انکار و تکبر کیا' پھر ان انبیاء میں کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا

وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ

اور ایک گروہ کو تم شہید کرتے تھے O اور اہل کتاب نے کہا: ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں (نہیں) بلکہ

اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ

اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت (اور پھٹکار) بھیج دی ہے تو وہ بہت کم ایمان لاتے ہیں Oاور جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ

کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتابوں (توریت' انجیل وغیرہ) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اسی کتاب

۸۷- ہم نے موسیٰ کو توریت دی اور ان کے بعد بہت پیغمبر پے درپے ہدایت کو بھیجے' پھر حضرت عیسیٰ کو انجیل دے کر بھیجا' اس میں امر و نہی صاف صاف بیان کیے' پھر ان کو عجیب عجیب معجزے عطا کیے' ان کی تائید ایک پاک روح جبرائیل سے کی' مگر اے بنی اسرائیل! تمہارا عجیب حال ہے جب کوئی پیغمبر آتا ہے اور نیا دین لاتا ہے' تمہاری خوشی کے خلاف حکم لاتا ہے تو تم غرور میں آجاتے ہو' کسی کو جھٹلاتے ہو اور کسی کو موقع پا کر شہید کر دیتے ہو' حضرت یحییٰ اور زکریا کو مارا' حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی' جھٹلایا۔

۸۸- جب یہود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھاتے تو وہ کہتے کہ ہمارے دل تمہاری ہدایت سے نہ سمجھیں گے' ہم سب جانتے ہیں' ہمارے دل عمدہ عمدہ علموں سے بھرے ہیں تمہارے علم کی گنجائش نہیں' اتنی جگہ نہیں کہ تمہاری بات پر غور کریں' اس کا جواب ارشاد ہوا کہ کچھ نہیں' سچ تو یہ ہے کہ ان پر خدا کی پھٹکار ہے' خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے ان پر لعنت ہے' اب وہ نہ تھوڑے ایمان لائیں گے نہ بہت' یا یہ کہ تھوڑے قرآن کو مانیں گے۔ یہ غیب کی خبر ہے' یہودی بہت کم ایمان لائے۔

يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا

(یعنی قرآن والے نبی علیہ السلام) کے وسیلے سے کافروں کے مقابلے میں فتح (اور کامیابی کی دعا) مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان

كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا

کے پاس وہ جانا پہچانا نبی (علیہ السلام) تو اس کا انہوں نے انکار کیا توانکار کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی (لعنت اور پھٹکار) ہو○ کس قدر

بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ

بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب قرآن کا انکار صرف (اس جلن

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ

اور) عداوت کی وجہ سے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہتا ہے (وحی) اتارتا ہے (یعنی نبی کریم پر اور یہود کو

بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ

آپ سے عداوت تھی اس لیے منکر ہو گئے) تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب ان سے

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے (قرآن) اور دیگر کتب پر ایمان لاؤ وہ کہتے ہیں: جو ہم پر اترا ہے ہم تو اسی پر ایمان لاتے ہیں

۸۹- یہودیوں سے جب مشرک لڑتے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے دعا مانگتے تھے کہ یا اللہ! نبی آخر الزمان جو امی ہیں اور قریب آئیں گے ان کے صدقے اور وسیلہ سے ہم کو فتح دے' اللہ ان کو فتح دیتا تھا اور قبیلہ اسد' غطفان' مزنیہ' جہینہ وغیرہ پر غالب ہوتے تھے اور حضور کی جو نشانیاں توریت میں تھیں وہ سب قرآن میں بیان ہوئیں اور توریت سے بعض فروع میں ملتا جلتا ہے تو دیکھ بھال کر کفر کرنے لگے اور اپنی عاقبت بگاڑنے لگے پس لعنت خدا کی ایسے کافروں پر یعنی یہود پر۔

۹۰- ان کم بختوں نے دیدہ و دانستہ مفت بیٹھے بٹھائے اپنی جانوں پر بڑی آفت مول لی کہ خدا کے سچے پاک رسول کی مخالفت کرتے ہیں قرآن کو نہیں مانتے' سارا رشک وحسد یہ ہے کہ نبوت بنی اسرائیل سے منتقل ہو کر بنی اسمٰعیل میں کیوں آئی۔ اس حسد نے ان کو ہلاک کیا' اللہ کے غصہ بالائے غصہ کے مستحق ہو گئے' دوہری پھٹکار پڑی' ان کو ایسا عذاب ہے جو مجمع حشر میں ان کو بہت ذلیل کرے گا۔

۹۱- جب کوئی یہودیوں سے کہتا ہے کہ قرآن پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ ہم توریت پر جو ہم پر اتری ہے ایمان لائیں گے قرآن کو نہ مانیں گے حالانکہ جس کو نہیں مانتے یعنی قرآن وہ توریت کے مخالف نہیں' اصول دین یعنی توحید وغیرہ میں اور بعض فروع میں دونوں متفق ہیں' قرآن اس کی اور وہ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے

عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ط

(یعنی توریت پر) اور باقی کتابوں کا انکار کرتے ہیں (جن میں قرآن بھی شامل ہے) حالانکہ وہ (قرآن) حق ہے ان کے پاس والی

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

کتابوں کی بھی تصدیق فرماتا ہے (اور حقیقت میں وہ اپنی کتاب پر بھی ایمان نہیں لائے ہیں ورنہ دوسری کتابوں کو

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

نہ جھٹلاتے) (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: اگر تم (اپنی کتاب پر) ایمان لائے تھے تو اگلے انبیاء (علیہم السلام) کو تم نے کیوں شہید کیا (معلوم ہوا کہ

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

تمہارے ایمان کا دعویٰ غلط ہے) ○ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کھلی نشانیاں لے کر تشریف لائے' پھر تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ط خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ط

معبود بنالیا اور تم ظالم تھے ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے (توریت پر عمل کرنے کا) عہد و پیمان لیا اور کوہ طور کو ہم نے تمہارے سروں پر اٹھا لیا

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ

(تا کہ تم انکار نہ کر سکو اور ہم نے فرمایا) جو احکام ہم تم کو دیتے ہیں انہیں مضبوط پکڑو اور سنو (مانو) انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر

بِكُفْرِهِمْ ط قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کے سبب ان کے دلوں میں بچھڑے کی ہی محبت رچ رہی تھی (اے نبی ﷺ!) آپ ان سے فرمایئے کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تمہیں کیا

باپ دادا پکے مسلمان ہوتے چلے آئے ہیں ہم ان کے راستے پر ہیں ہم ہمیشہ سے مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے باپ دادا کا کفر کئی طرح سے ثابت کرتا ہے کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان سے پوچھو کہ اگر وہ بڑے سچے مسلمان تھے تو پیغمبروں کو کیوں قتل کر ڈالتے تھے؟ حضرت زکریا اور یحییٰ کو شہید کیا گیا' مسلمانوں کے ایسے ہی کام ہوتے ہیں۔ نبیوں کی مخالفت کرنے والے یقیناً کافر ہیں۔

۹۲- اور سنو تمہارے باپ دادا کے پاس موسیٰ کتاب لے کر آئے' امر نہی بتائے اور جب وہ طور پر گئے تو تم گوسالہ پرست بن بیٹھے اور اپنی جانوں پر ظلم کیا' اس پر کہتے ہو کہ وہ بڑے اچھے مسلمان تھے۔

۹۳- یاد کرو جب ہم نے تم سے اقرار لیا اور مضبوطی عہد کے لیے کوہ طور تمہارے سروں پر اٹھا کر معلق کر دیا اور کہا کہ توریت کو مضبوط پکڑو اور اس کتاب کی سب باتیں مانو نافرمانی نہ کرو' تب وہ بولے کہ ہم نے سن لیا مگر ہم نہ کریں گے یہ پہاڑ سر پر نہ ہوتا' اتنی سختی نہ ہوتی تو خیر کر بھی لیتے کہا مان بھی لیتے مگر ان کے دلوں میں گوسالہ پرستی کی محبت بھر گئی تھی' ان کو

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ

یہی برا حکم دیتا ہے (یعنی اگر تمہارے دلوں میں ایمان ہوتا تو تم بچھڑا ہرگز نہ پوجتے) O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے! اگر (تمہارے خیال میں)

خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

پچھلا گھر (جنت) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف خالص تمہارے ہی لیے ہیں (اوروں کے لیے نہیں) تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر تم (اس دعویٰ

صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۗ

میں) سچے ہو O (ہم خبر دیتے ہیں) وہ ہرگز کبھی موت کی آرزو نہ کریں گے ان بد اعمالیوں کے سبب جو وہ پہلے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے O اور بے شک تم انہیں دنیا کی زندگی پر

عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ

سب لوگوں سے زیادہ حریص پاؤ گے اور مشرکوں سے (بھی زیادہ حریص) ان میں ہر ایک کو یہ

يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ

تمنا ہے کہ کاش اس کو ہزار برس کی عمر دے دی جائے (اگر بالفرض ان کو اتنی عمر بھی دے دی جائے تو بھی) انہیں اتنی عمر کا دیا

اَنْ يُّعَمَّرَ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ

جانا ان کو عذاب سے دور نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے کرتوتوں کو خوب دیکھ رہا ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے:

معانقہ ۲ عند المتاخرین ۱۲　ع ۱۰/۱۱

شامتِ کفر نے گھیر لیا تھا' اس کی سزا ان کو ملنی تھی۔ پس تم اے حبیب! کہہ دو کہ اگر گوسالہ پرستی کا نام ایمان ہے اور اسی معنی میں کہتے ہو کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے تو ایسی مسلمانی جو بری باتوں کا حکم دے اس پہ ہزار نفرین اور تم پر ہزار لعنتیں ہوں۔

۹۴- اے میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے آپ کو پکا مسلمان اور خدا پرست سمجھتے ہو اور یہ جانتے ہو کہ قیامت میں عیشِ دائمی سوائے تمہارے اور کسی کو نہ ملے گا' اہل اسلام اس سے محروم رہیں گے تو اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو اور یقین رکھتے ہو تو موت کی تمنا کرو کیونکہ جنت مرنے کے بعد ہی ملے گی۔

۹۵- پھر خبر دیتا ہے کہ انہوں نے چونکہ سینکڑوں نافرمانیاں کی ہیں اس لیے یہ ہرگز کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے' خدا کو ان ظالموں کا حال خوب معلوم ہے۔

۹۶- یہ لوگ موت کی کیونکر تمنا کر سکتے ہیں یہ تو دنیا کی لذتوں پر مرتے پھرتے ہیں' ان کا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کبھی نہ مریں' مشرکوں سے بھی زائد حرص جینے کی ہے' ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ ہزار ہزار برس زندہ رہے مگر اتنا جینا بھی عذاب

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ

جو کوئی جبرائیل (علیہ السلام) کا دشمن ہو تو بے شک اس (جبرائیل) نے تو اس (قرآن) کو آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کے حکم

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

سے اُتارا جو اگلی کتابوں کی بھی تصدیق فرماتا ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے ○

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ

جو کوئی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل (علیہ السلام) اور میکائیل (علیہ السلام) کا (تو وہ کافر ہے)

مِيْكٰىلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ

بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے ○ اور (اے نبی ﷺ!) بے شک

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ إِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ أَوَكُلَّمَا

ہم نے آپ کی طرف روشن آیتیں اتاریں اور سوائے فاسق (نافرمان) لوگوں کے کوئی بھی ان کا انکار نہ کرے گا ○ اور کیا

عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

(ایسا نہیں) کہ جب کبھی اہل کتاب کوئی عہد کرتے ہیں ان میں کا ایک فریق اسے پھینک دیتا ہے بلکہ اکثر

سے نہ بچائے گا۔ ایک نہ ایک دن مر کر عذاب پائیں گے۔ اللہ ان کی سب باتیں دیکھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعریف توریت میں چھپاتے ہیں اور سینکڑوں گناہ کرتے ہیں ان کو پوری سزا دے گا۔

۹۷- بعض یہود کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر کیسے ایمان لائیں وہ تو جبرائیل لائے ہیں جو ہمارے دشمن ہیں۔ ہم پر عذاب لاتے تھے اللہ نے فرمایا: آپ کہہ دیجئے کہ جبرائیل خدا کے فرمانبردار ہیں برگزیدہ فرشتے ہیں جو ان سے عداوت رکھے گا وہ حقیقت میں خدا سے عداوت رکھتا ہے۔ قرآن جبرائیل نے اپنے پاس سے نہیں اتارا کہ ان کی عداوت کے سبب نہ مانا جائے وہ تو فقط ایک ایلچی ہیں اصل میں وہ خدا نے جبرائیل کے ذریعے سے تمہارے دل پر اتارا ہے خدا کے حکم سے وہ تمہارے پاس لائے ہیں وہ ایسا قرآن ہے جو اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے توریت وغیرہ کے اصول دین میں موافق ہے وہ سارے عالم کے لیے ہدایت اور مژدہ رحمت ہے۔

۹۸- جو جبرائیل اور میکائیل سے اور دوسرے فرشتوں اور رسولوں سے اور خدا سے عداوت رکھے گا تو خدا اس کا دشمن ہے یہ سب فرشتے اور رسول ان کے دشمن ہیں کہ وہ کافر ہے اور خدا کافروں کا دشمن ہے۔

۹۹- بے شک ہم نے جبرائیل کے ہاتھ روشن آیتیں تم پر اتاریں جس کو دیکھ کر عقل والا سر تسلیم خم کرتا ہے سوائے چند فاسق یہودیوں کے اور کوئی عقل والا ان کا انکار نہیں کرتا۔

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

ان میں ایمان نہیں لاتے ○ اور جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے پاس سے ایک عظیم الشان رسول (محمد مصطفیٰ) ان

لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ

کی کتابوں کی تصدیق فرماتے ہوئے تشریف لائے تو اہل کتاب کے ایک گروہ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب (توریت) اپنی پیٹھ

اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا

کے پیچھے پھینک دی گویا کہ انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں ○ اور اس (جادو وغیرہ)

تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

کی پیروی کی جو سلیمان (علیہ السلام) کی حکومت (کے زمانہ) میں شیطان پڑھا کرتے تھے (اور سلیمان علیہ السلام کی طرف اس جادو کی نسبت

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ

کیا کرتے تھے) حالانکہ سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہ کیا (کیونکہ وہ نبی تھے) لیکن شیطانوں نے کفر کیا (کہ خود جادو کرتے تھے اور

۱۰۰۔ کیا ایسا نہیں کہ جب عہد باندھتے ہیں اور رسولوں سے وعدہ کرتے ہیں توڑ دیتے ہیں' عہد کو پھینک دیتے ہیں مگر کچھ تھوڑے آدمی عہد پر قائم رہتے ہیں اور اکثر تو کافر ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔

۱۰۱۔ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے جس کا ذکر صفت وسیرت پتہ نشان توریت میں بھی موجود ہوتا ہے تو اپنی کتاب کو پسِ پشت کر دیتے ہیں' ان کا کہا نہیں مانتے گویا انہوں نے توریت پڑھی ہی نہیں' کچھ جانتے ہی نہیں۔

۱۰۲۔ یہودی ان جادو اور بڑے منتروں کو جن کو شیطان نے جب حضرت سلیمان کا ملک چالیس دن کے لیے جاتا رہا تھا ان کی کرسی مملکت کے نیچے چھپا دیا تھا تاکہ لوگ گمراہ ہوں بڑی اچھی چیز سمجھتے ہیں اور اس کا اتباع کرتے ہیں کہ ان کو حضرت سلیمان کے اسرار جانتے ہیں حالانکہ حضرت سلیمان نے کفر نہیں کیا' جادو نہ سیکھا نہ سکھایا' پیغمبر کفر کی ناپاک باتوں سے منزہ ہیں' یہ تو شیطان نے مہلت پا کر حرکت کی اور فریب چلایا' وہ کافر ہیں لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں' اس پر ان کو بڑا ناز ہے۔ دو فرشتوں پر جادو وغیرہ کچھ خدا کی طرف سے نہ تھا' وہ ویسے ہی سکھاتے تھے جو شیطانوں سے چھپایا تھا (اس صورت میں ما انزل کا "ما" نافیہ ہوگا) یا وہ جادو جو فرشتوں پر امتحان کے لیے اترا تھا (اس صورت میں "ما" موصولہ ہوگا) یعنی شہر بابل میں وہ فرشتے آدمیوں کو سکھاتے تھے مگر شرط میں یہ کہہ دیتے تھے کہ ہم فتنہ ہیں' خدا کی طرف سے امتحان کے لیے آئے ہیں' بہ حکمتِ الٰہی جادو سے منع کرنے کو مقرر ہوئے ہیں' جادو کو اچھا نہ سمجھو تم لوگ ہم سے جادو سیکھ کر کافر نہ بنو' مگر اس وقت کے یہود وغیرہ نہ مانتے' ان سے جادو کے الفاظ نقل کرنے میں سیکھ لیتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے' ایسے ایسے جادو یاد کرتے جن کے ذریعہ سے میاں بیوی میں نفاق پڑ جائے جدائی ہو جائے مرد عورت پر قدرت نہ پائے' مگر وہ بغیر خدا کے ارادے اور حکم سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے' یہ یہود اور شیطان جادوگر آپس میں ایسی باتیں سیکھتے ہیں جس میں

أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ؕ وَمَا

دوسرے لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (اہل کتاب نے اس جادو کی پیروی کی) جو بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتہ یا فرشتہ صفت

يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

انسانوں پر (لوگوں کو منع کرنے کے لیے) اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے یہاں تک کہ وہ کہتے تھے کہ ہم تو صرف تمہارے لیے

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ

آزمائش اور فتنہ ہیں تو (جادو سیکھ کر) اپنا ایمان نہ کھو (مگر اہل کتاب نہیں مانتے تھے) تو ان دونوں سے (منع کرنے کے لیے نقل کرنے میں)

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ

اہل کتاب وہ (جادو) سیکھ لیتے تھے جس کے ذریعے وہ خاوند اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈلوا دیتے تھے اور وہ اس کے ذریعے بغیر خدا کے

مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ

ارادے اور حکم کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور سیکھتے تھے وہ باتیں جو انہیں نقصان دینے والی تھیں نہ نفع دینے والی' بے شک انہیں یقیناً

فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ قف وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ

معلوم تھا کہ جس نے یہ سودا خریدا (یعنی جادو سیکھنا اور اس پر عمل کرنا جائز سمجھا) اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں (کیونکہ وہ کافر

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ

ہوگیا) اور بے شک وہ کیا ہی بُری چیز ہے جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں کاش کہ وہ اپنے علم سے کچھ کام لیتے O اور اگر وہ

آخرت کا نقصان ہے اور دنیا کا بھی کوئی فائدہ نہیں حالانکہ وہ یعنی یہود اپنی کتاب توریت میں جان چکے ہیں کہ جو جادو سیکھے گا اس کو آخرت میں کچھ حصہ نہ ملے گا مگر نہیں سنتے' یا یہ شیطان جادو کی برائی خوب جانتا ہے' یا یہ کہ فرشتے باوجود یکہ سکھاتے تھے مگر اس کو برا جانتے تھے۔ یہود بہت ہی بری چیز اپنے لیے اختیار کرتے ہیں اگر کچھ سمجھیں اور سوچیں مگر ان کو عقل کہاں جو یہ سمجھیں' یا یہ کہ وہ سمجھتے ہیں اور دیدہ و دانستہ حرکتیں کرتے ہیں اور خواہ مخواہ کافر بنتے ہیں۔

ف: ہاروت ماروت کے کسی عورت پر عاشق ہو کر اس کے کہنے پر شراب پینا اور زنا کرنا' پھر عورت کا زہرہ ستارہ بن جانا اور فرشتوں کا کنویں میں لٹک کر سزا پانا بے اصل جھوٹا قصہ ہے۔ فرشتے معصوم ہوتے ہیں' ان سے چھوٹا بڑا کوئی گناہ نہیں ہوسکتا' یہ قصہ یہودیوں کا گھڑا ہوا غلط ہے۔ (تفسیر خازن)۔

۱۰۳- اگر وہ یہ بے ہودہ باتیں چھوڑتے اور ایمان لاتے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے' جادوگری اور یہودیت سے توبہ کرتے تو اللہ کے پاس ان کو بہت ثواب ملتا اگر وہ عقل رکھتے ہوتے یا یہ سمجھ کر وہ قصداً ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔

۱۲ ع ۱۲

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

(بجائے جادو سیکھنے کے اللہ کی کتاب پر) ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو یقیناً انہیں اللہ تعالیٰ کے دربار سے بہتر بدلہ ملتا کاش کہ انہیں کچھ علم ہوتا ○

اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ

اے ایمان والو! (جب نبی کریم ﷺ کو بلاؤ تو) لفظ راعنا نہ کہو بلکہ یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور (پہلے ہی سے) غور سے سنو (اور جو نبی

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کو ادب کے خلاف لفظ کہہ کر پکارتے ہیں وہ کافر ہیں) اور کافروں کے لیے درد ناک عذاب ہے ○ اہل کتاب کے کافر اور مشرکین

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ

یہ نہیں چاہتے ہیں کہ تمہارے رب کے پاس سے تم پر کوئی بھلائی

مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

(وحی) اترے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے (اپنی وحی کے لیے)

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ

خاص فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ○ جب کوئی آیت (جس کا حکم میعادی ہوتا ہے)

۱۰۴- یہود حضور کو مسخرا پن میں یوں پکارتے کہ اس میں ظاہر میں کوئی اعتراض نہ ہو اور فی الحقیقت برائی نکلے یعنی ''راعنا یا محمد'' کہتے تھے ظاہری معنی یہ ہیں کہ یا محمد! ہماری رعایت کرو اور حقیقت میں ان کی زبان میں یہ کلمہ بددعا ہے یعنی بات سن اور تو کبھی نہ سن سکے یعنی بہرا ہو جائے۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی کہنے لگے ان کو منع کیا کہ اے مسلمانو! یہود کی طرح تم ''راعنا'' نہ کہو اس کے بدلے ''انظرنا'' کہو یعنی نظر عنایت کیجئے۔ ہمارا کہا مانو یہود کی بات نہ سنو' ان کو ایسا عذاب ہوگا جو ان کے دل کی خبر لے گا۔

۱۰۵- اہل اسلام کو نصیحت فرماتا ہے کہ یہودیوں کی باتوں میں نہ آؤ۔ وہ تمہارے بڑے دشمن ہیں' یہ نہیں پسند کرتے کہ خدا تم پر رحمت اتارے اور جبرائیل کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس بھیج کر تم کو ہدایت دے' یہ چاہتے ہیں کہ دین اسلام کو فروغ نہ ہو' ان کو رشک وحسد ہے کہ نبوت ان میں کیوں آئی' وہ نہیں سمجھتے کہ خدا کو اختیار ہے جسے چاہے اپنی رحمت سے ممتاز کرے اور نبوت دے اس کا فضل بڑا ہے' یہود اور مشرکین دونوں اسی حسد میں مرتے ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ یہود میں سے اور ابوجہل مشرکین میں سے۔

۱۰۶- اور قریش وغیرہ قرآن کے نسخ پر اعتراض کرتے تھے کہ کبھی حکم دیتے ہو اور کبھی منع کرتے ہو ہم کیا کریں اور کیا نہ کریں' اس کا جواب دیا کہ اگر ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں' اس کا عمل اور تلاوت اٹھا لیتے ہیں یا صرف تلاوت اٹھا لیتے

اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَاؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى

ہم منسوخ فرماتے ہیں یا آپ کو وہ آیت بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی (دوسری آیت)

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

لے آتے ہیں، کیا تمہیں خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ○ کیا تمہیں خبر نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ

وَ الْاَرْضِؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾

ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی تمہارا حمایتی ہے اور نہ مددگار ○

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْــٴَـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى مِنْ

(اے لوگو!) کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول (محمد مصطفےٰ علیہ السلام) سے ویسا ہی سوال کرو جیسا کہ اس سے پہلے (حضرت) موسیٰ

قَبْلُؕ وَ مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

(علیہ السلام) سے کیا گیا تھا اور جو کوئی ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے گا بے شک وہ سیدھے راستے سے

السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ

بھٹک گیا ○ بہت سے اہل کتاب نے چاہا کہ کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف

ہیں عمل باقی رہتا ہے اس میں ہزاروں فائدے اور حکمتیں ہیں۔ اس میں بہتری ہے۔ اس سے بہتر اچھا حکم ثواب میں اور آسانی میں اتارتے ہیں، اللہ سب باتوں پر قادر ہے جس کو چاہے نسخ کرے جس کو چاہے باقی رکھے۔ بعض احکام اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے میعادی نازل فرمائے تھے جب ان کی میعاد جو اس کے علم میں تھی ختم ہو جاتی تھی تو اس کی بجائے دوسرا حکم بھیج دیتا تھا جس میں بندوں کے لیے زیادہ ثواب اور آسانی ہوتی تھی جیسے رمضان کی راتوں میں عشاء کے بعد کھانا، پینا، جماع وغیرہ منع تھا، پھر رات بھر صبح صادق تک کھانا، پینا، بیویوں سے ہم بستری کرنے کی اجازت دے دی گئی اس کو نسخ کہا جاتا ہے اس پر یہود وغیرہ نے اعتراض کیا، اس کے جواب میں یہ آیت اتری۔

۱۰۷- کیا تم یہ نہیں جانتے کہ خدا کے ہاتھ میں زمین آسمان کے ملک اور خزانے ہیں، جس میں بہتری ہوتی ہے وہ کرتا ہے، اے یہود اور اے قریش! خدا کے عذاب سے کوئی تمہارا بچانے والا یا مددگار نہیں ہے۔ وہ مالک ہے۔

۱۰۸- مسلمانوں سے خطاب ہے کہ تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایسا سوال کرنا چاہتے ہو جیسے یہود موسیٰ (علیہ السلام) سے کیا کرتے تھے کہ ہمیں خدا کو کھلم کھلا دکھاؤ وغیرہ وغیرہ، جو اسلام چھوڑ کر کافر ہو گا وہ گمراہ ہے سیدھا رستہ چھوڑ کر بے ایمانی میں پڑے گا۔

۱۰۹- حضرت عمار، حضرت حذیفہ، حضرت معاذ بن جبل کو یہود بہت دھمکاتے دھوکہ دیتے کہ کسی طرح یہ کافر ہو

بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ

پھیر دیں محض اپنے دلوں کی جلن اور ضد کی وجہ سے اس کے بعد کہ حق

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ

ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو (اے مسلمانو!) تم انہیں چھوڑ دو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (ان کے بارے

بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۰۹ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

میں) اپنا کوئی اور حکم لائے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے O اور (اے مسلمانو!) تم نماز قائم رکھو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ

اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں پاؤ گے

عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۰ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ

(یعنی اس کا بدلہ ضرور ملے گا) بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے O اور (اہل کتاب نے) کہا:

الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ

جنت میں تو سوائے یہودی یا نصرانی کے اور کوئی ہرگز نہ جائے گا' یہ محض ان کی خیال بندیاں اور من گھڑت باتیں ہیں'

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱ بَلٰي ۤ مَنْ اَسْلَمَ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: اگر تم (اس دعویٰ میں) سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ O ہاں کیوں نہیں جس نے

جائیں تب یہ اترا کہ بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کہ وہ کسی طرح تم کو کافر کرلیں' تمہارا ایمان کھودیں' یہ حسد ہے کہ عرب کے جاہلوں میں کیوں سچا دین آیا حالانکہ وہ حضور کا حق ہونا' حضور کی صفت و ثناء توریت میں دیکھتے بھالتے ہیں مگر حسد کے مارے نہ آپ ایمان لاتے ہیں نہ دوسروں کو ایمان لانے دیتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم ان سے زبانی بحث چھوڑ دو' ان کی لغو باتوں سے منہ پھیر لو یہ جب مانیں گے کہ جب اللہ اپنا دین پھیلائے گا اور ان کو مغلوب کرے گا اور قبیلہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کو غارت کرے گا' کچھ مریں گے اور کچھ قید ہوں گے اور اپنا قہر ان پر لائے گا۔ خدا ان سب باتوں پر قادر ہے۔

۱۱۰۔ اے مسلمانو! نماز اچھی طرح پڑھو زکوٰۃ دو جو بھلائی کرو گے خدا کے پاس ثواب پاؤ گے۔ وہ سب کام دیکھتا ہے۔

۱۱۱۔ یہودی کہتے ہیں کہ جنت یہودیوں کی ہے' ان کے سوا اس میں کوئی نہ جائے گا' نصاریٰ کہتے ہیں کہ جنت میں ہمارے سوا کوئی نہیں جائے گا۔ ان دونوں کے خام خیال اور ناکارہ آرزوئیں ہیں' اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان سے

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا

اللہ تعالیٰ کے لیے اپنا منہ جھکایا (یعنی فرماں بردار ہوا) اور وہ نیکو کار ہے تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور

ع ۱۳ / ۹ / ۱۳ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ

انہیں نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ کچھ غم O اور یہودیوں نے کہا کہ

النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ

عیسائی کچھ نہیں اور عیسائیوں نے کہا کہ یہودی کچھ نہیں (یعنی ان کا مذہب کچھ نہیں)

عَلٰى شَیْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

حالانکہ وہ سب اپنی اپنی کتاب پڑھتے ہیں (اور تورات انجیل کی اور انجیل تورات کی تصدیق کرتی ہے) اسی طرح اور جاہلوں نے

لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ان ہی کی سی بات کہی تھی تو جس بات میں وہ جھگڑ رہے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ

کے دن اس کا فیصلہ فرما دے گا O اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ

کہو کہ اگر سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو یا یونہی اٹ سٹ جو چاہا بک دیا۔

۱۱۲- ہاں جو سچا خالص مسلمان ہوگا اور اللہ کا پکا تابعدار اور نیک کردار ہوگا اس کو خدا کے یہاں سے ثواب ملے گا۔ اس کو نہ کچھ غم ہوگا نہ رنج، وہ دوزخ میں نہ جائیں گے۔ جنت میں ہمیشہ عیش منائیں گے۔

۱۱۳- یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا کچھ مذہب نہیں، نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودیوں کا کوئی دین نہیں اور دونوں اہل کتاب ہیں، دونوں اللہ کو مانتے ہیں مگر اپنی کتابوں کو نہیں سمجھتے اور بن دیکھے جی سے بنا کردہ باتیں کہتے ہیں جن کا توریت، انجیل میں پتہ بھی نہیں۔ انہیں کی دیکھا دیکھی جو لوگ بت پرست جاہل ہیں کتاب آسمانی کا نام بھی نہیں جانتے یعنی کفار مکہ وغیرہ وہ بھی یہی کہنے لگے کہ ہمارے دین بت پرستی کے برابر کچھ نہیں توحید کوئی چیز نہیں، پس قیامت کو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے تھے اس میں فیصلہ فرما دے گا۔

۱۱۴- روم کا عیسائی بادشاہ نطوس بن ستیانوس ایک بڑا ظالم بادشاہ تھا، بیت المقدس کی سخت بے حرمتی کی، اس کا بیان کیا کہ اس سے زائد کمبخت اور ظالم اور گستاخ اور کون ہوگا جو خدا کے گھروں میں اللہ کا نام لینے سے منع کرتا ہے اور مسجدوں کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہماری یکتائی بیان کرنے کی ممانعت کرتا ہے یہاں تک ظلم کرتا ہے اور اسے نجاستوں سے آلودہ کرتا ہے، اس کمبخت ظالم نے یہ سب حرکتیں کی تھیں، گھوڑا اور مردار جانور ڈلوائے تھے۔ حضرت عمر فاروق

اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

کی مسجدوں میں اللہ کا نام لیے جانے سے (لوگوں کو) روکتا ہے اور ان کی ویرانی میں کوشش

مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

کرتا ہے' ان کو مناسب نہ تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان (اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روکنے والوں)

خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ

کے لیے دنیا میں بھی رسوائی (اور ذلت) ہے اور ان کے لیے آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے O اور پورب اور پچھم اللہ تعالیٰ ہی کا ہے تو تم

وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ

جدھر بھی منہ کرو گے ادھر ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہو گی' بے شک اللہ تعالیٰ وسعت والا (اور) علم والا

عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا

ہے O (اہل کتاب) اور (مشرکوں نے) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے لیے) اولاد بنائی (حالانکہ) اللہ تعالیٰ (اولاد بنانے سے) پاک ہے' بلکہ جو کچھ آسمانوں اور

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ

زمین میں ہے سب اسی کی ملک ہے' کل مخلوق اس کے سامنے گردن جھکائے ہوئے ہے (تو اس کو اولاد کی کیا ضرورت ہے) O بے نمونہ

کے زمانہ تک بیت المقدس کی یہی حالت رہی' پھر خبر دیتا ہے کہ ان ظالم قوموں کی بھی یہی حالت ہو جائے گی کہ وہاں ڈر کے مارے قدم بھی نہ دھر سکیں گے اور اگر داخل بھی ہوں گے تو بھی ہانپتے کانپتے کہ ہمیں کوئی مسلمان دیکھ نہ لے مار نہ ڈالے' دنیا میں ذلیل ہوں گے' قسطنطنیہ ان کے قبضہ سے نکل جائے گا' رومیہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا' عمودیہ بھی نہ رہے گا' یہ تو دنیا میں حالت ہوگی باقی آخرت میں تو سخت عذاب ہوگا۔

۱۱۵۔ پھر قبلہ کا ذکر کیا کہ مشرق بھی اللہ کا ہے مغرب بھی اللہ کا' جب قبلہ معلوم نہ ہو تو سوچ کر جدھر منہ کیجئے ادھر ہی اللہ کا سامنا ہے۔ اللہ تو دل کو دیکھتا ہے جب قبلہ نہ معلوم ہو تو مجبوری ہے۔ کچھ لوگ مسافر تھے' ان کو قبلہ نہ معلوم تھا' سوچ کر نماز پڑھ لی پھر وہ غلط نکلی تب یہ اترا کہ نماز دہرانے کی ضرورت نہیں' دوسرے معنی یہ ہیں کہ اللہ کا قبلہ مشرق و مغرب ہے یعنی کعبہ پس کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لو' وہی خدا کا قبلہ ہو جائے گا یعنی خطاب مشرق و مغرب والوں سے ہے کہ مشرق والوں کا منہ مغرب کو ہوتا ہے اور مغرب والوں کا منہ مشرق کو۔ اللہ کا قبلہ وسیع ہے' وہ بڑا علیم ہے' سب دل کے ارادے جانتا ہے۔

۱۱۶۔ یہودی کہتے ہیں کہ خدا نے عزیر کو اپنا بیٹا بنایا' نصاریٰ کہتے ہیں کہ خدا نے عیسیٰ مسیح کو اپنا بیٹا بنایا۔ سبحان اللہ وہ سب سے برتر پاک سب سے اعلیٰ ہے' نہ اس کا کوئی بیٹا نہ باپ نہ شریک بلکہ زمین و آسمان میں سارے جہاں میں جو کچھ

وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ

آسمانوں اور زمین کا ایجاد فرمانے والا ہے اور جب کسی بات کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً

فَیَکُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰهُ

ہو جاتی ہے ○ اور جاہلوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ہم سے خود کلام کیوں نہیں فرماتا یا ہمارے پاس کوئی آیت آتی اسی طرح ان سے

اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ

اگلوں نے بھی انہی کی سی بات کہی تھی (گویا) ان کے اور اُن کے دل (نافرمانی میں)

قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ

ایک سے ہیں بے شک ہم نے یقین لانے والوں کے لیے اپنی نشانیاں کھول کر

یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا

بیان فرمائیں ○ (اے نبی ﷺ!) بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور

تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ

ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور آپ سے جہنم والوں کے متعلق سوال نہ ہوگا (کہ کیوں وہ ایمان نہ لائے) ○ اور (اے نبی ﷺ!)

ہے عزیر ہوں یا عیسیٰ مسیح ہوں سب اس کے مملوک ہیں اس کی مخلوق ہیں' سب اس کے آگے عاجز ہیں اور اپنے آپ کو اس کا بندہ سمجھتے ہیں' اس کی عبادت کرتے ہیں۔

۱۱۷- وہ ایسا رب العالمین ہے کہ آسمان زمین ایجاد کیے اور نئے پیدا کیے' جب کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے اور حکم دیتا ہے تو ''کن'' کہتا ہے اور کن کہتے ہی وہ چیز پیدا ہو جاتی ہے' اس کو بیٹے اور بیوی وغیرہ کی کیا ضرورت ہے۔

۱۱۸- جو لوگ توحید بھول گئے اس سے محض جاہل رہ گئے یعنی یہود وہ کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو ان کی گواہی خود اللہ ہمارے روبرو آ کر ہم سے بیان کیوں نہیں کرتا یا ایسی ہی کوئی نشانی کیوں نظر نہیں آتی یہ باتیں ہوں تو ہم ایمان لائیں' ایسی ہی باتیں اگلے زمانے میں ان کے باپ دادا اپنے پیغمبروں سے بکا کرتے تھے۔ باپ' دادوں' پوتوں اور پروتوں کے دل ایک سے ہیں کفر ہی بھرا ہوا ہے۔ ہم عقل اور یقین والوں کے لیے بہت سی نشانیاں دکھا چکے ہیں' جو باتیں کرنے کی ہیں وہ بتا دیں جو بری تھیں ان سے منع کر دیا' توریت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سب صفات و آثار علامات بیان کر چکے' یقین والوں نے مان ہی لیا۔ یہ کم بخت نہ مانیں تو اس سے کیا ہوتا ہے۔

۱۱۹- پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا: اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے تم کو رسول بنا کر بھیجا' تم ہمارے پیغمبر ہو' سچے قاصد ہو' جنت کی بشارت دیتے ہو دوزخ سے ڈراتے ہو' اپنا کام کیے جاؤ اگر کوئی مسلمان نہ ہو اور

الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْؕ قُلْ اِنَّ هُدَى

یہود اور نصاریٰ تو آپ سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے (بناوٹی) دین کی پیروی نہ کریں (اور

اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰىؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ

یہ ناممکن ہے کیونکہ وہ غلط راہ پر ہیں) (اے نبی ﷺ!) آپ ان سے فرمائیے کہ ہدایت تو صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے اگر تو ان کی خواہشوں

جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

کی پیروی کرے گا اس کے بعد کہ تیرے پاس سچا علم آ چکا تو اللہ تعالیٰ سے نہ تیرا کوئی بچانے والا ہو گا اور نہ کوئی مددگار O

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓئِكَ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توارت اور انجیل) دی ہے وہ جیسی چاہیے (انصاف کے ساتھ بغیر تحریف کے) اس کو پڑھتے ہیں

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

وہی قرآن پر (اور نبی آخر الزمان پر) ایمان لے آتے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہی خود نقصان اٹھانے والے ہیں O

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ

اے یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد! میرا انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور وہ (بھی یاد کرو) جو میں نے اس

دوزخ میں جائے تو تم سے کچھ پرسش نہ ہوگی کہ یہ کیوں مسلمان نہ ہوئے' کیوں نہ بخشے گئے' دوزخ میں کیوں گئے۔

۱۲۰- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم سے نہ مدینہ کے یہودی راضی ہوں گے نہ نجران کے نصاریٰ جب تک کہ تم ان کا مذہب قبول نہ کرلو گے' ان کے قبلہ کا اتباع نہ کرو گے' تم کہہ دو کہ ہدایت وہی ہے جو خدا کی طرف سے ہدایت ہو اور دین وہی ہے جو خدا کو پسند ہے اور قبلہ وہی سچا ہے جو اللہ کو مرغوب ہے' اگر تم ان کی خواہش بفرض محال پوری کرو گے بعد اس کے کہ ہم تم پر وحی بھیج کر یہ بتلا چکے کہ اللہ کا دین اسلام ہے' اللہ کا قبلہ کعبہ ہے' یعنی ان کا دین قبول کرلو گے تو ایسا تمہارا کوئی حمایتی نہیں جو فائدہ پہنچائے اور خدا سے بچائے' یہ خطاب بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور مراد امت ہے کہ اپنے دین پر قائم رہے' نبیوں سے نافرمانی ممکن نہیں' اس قسم کے خطاب امت کی تعلیم کے لیے ہوتے ہیں۔

۱۲۱- پھر ان یہود کا جو توریت کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے جیسے عبداللہ بن سلام اور ان نصاریٰ کا جو انجیل کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے جیسے نجاشی حبشہ کے بادشاہ کا بیان کیا کہ جن کو ہم نے توریت وانجیل کا علم دیا ہے اور وہ خوب سمجھتے ہیں اور ایسا پڑھتے ہیں جو کہ اس کا حق ہے' اپنے جی سے گڑبڑ نہیں کرتے' اپنے حسد کو دخل نہیں دیتے' حلال کو حلال اور حرام کو حرام' محکم کو محکم' متشابہ کو متشابہ سمجھتے ہیں' وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو کفر کرتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں نقصان پائیں گے۔

أَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي

زمانے کے سب لوگوں پر تم کو بزرگی دی O اور اس دن سے ڈرو کہ کوئی

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا

(کافر) جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی (یعنی ایک دوسرے کے بدلے میں سزا نہ بھگتے گی) اور نہ اس کو کچھ مال لے کر چھوڑا جائے گا

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۱۲۳﴾ وَإِذِ ابْتَلٰى إِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ

اور نہ (کافر) جان کو کوئی شفاعت نفع دے گی اور نہ ان کی مدد ہو گی O اور (یاد کرو) جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں

بِكَلِمٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۭ قَالَ

سے آزمایا تو انہوں نے وہ پوری کر دکھائیں (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: میں آپ کو لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں آپ نے عرض کی: اور

وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِينَ ﴿۱۲۴﴾ وَإِذْ

میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنانا) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: میرا عہد ظالموں (کافروں) کو نہیں پہنچتا (یعنی کافر امام نہیں ہو سکتا) O اور

۱۲۲- پھر بنی اسرائیل کو اپنے احسانات یاد دلائے کہ اے اولاد یعقوب! میری نعمتیں یاد کرو احسان نہ بھولو دیکھو کیا کیا احسانات کیے، تمہارے باپ دادوں کو فرعون اور اس کی ذریت سے بچایا اور علاوہ ازیں بہت سے احسانات کیے اس زمانے کے سب آدمیوں پر ان کو فضیلت دی۔

۱۲۳- پس میرا شکر بجا لاؤ اور روز قیامت کے عذاب سے ڈرو کہ اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا یعنی کوئی کافروں کو نفع نہ پہنچا سکے گا یا یہ کہ کسی شخص کو اپنی نیکیاں نہ دے سکے گا نہ اس کا گناہ اپنے ذمہ لے سکے گا' باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا' نہ یہ ہوگا کہ فدیہ دے کر چھوٹ جائے' نہ کافروں کے حق میں کسی کی سفارش کارگر ہوگی یعنی ان کی سفارش نہ کوئی پیغمبر کرے گا نہ فرشتہ نہ ولی اللہ' نہ وہاں ان کی کوئی مدد کرے گا غرض خدا کے عذاب سے نہ بچ سکیں گے۔

۱۲۴- پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو احسان کیے اس کی شرح کی کہ ہم نے ابراہیم کو دس باتوں کا امتحاناً حکم دیا' پانچ سر کے متعلق تھیں اور پانچ باقی بدن کے متعلق' حضرت ابراہیم نے ان کو پورا کیا سب باتیں بجا لائے' کلمات سے مراد وہ دس حکم ہیں یا یہ کہ کلمات سے مراد وہ دعائیں ہیں جو حضرت ابراہیم نے قرآن میں مانگیں جن کا ذکر عنقریب آتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ یہ دعائیں مانگو انہوں نے وہ دعائیں مانگیں' اللہ تعالیٰ سے وہ باتیں طلب کیں اور خدا نے پوری کیں تب خدا نے کہا کہ اے ابراہیم! میرا ارادہ ہے کہ میں تم کو عالم کا پیشوا پیغمبر بناؤں' اپنا خلیفہ لوگوں کا بادشاہ کروں' وہ بولے کہ یہ تیرا مجھ پر فضل ہے مگر میری اولاد کو بھی بادشاہت اور امامت دینا' ارشاد ہوا کہ میرا عہد میرا وعدہ میری رحمت میرا کرم جو تم سے متعلق ہے تمہاری سب اولاد سے نہیں کہ ان میں برے آدمی بھی ہیں' یہ باتیں بروں کو نہیں ملتیں' بروں کو دنیا میں دین کا بادشاہ نہ بناؤں گا' یا یہ کہ میرا عہد رحمت بروں سے نہیں' دنیا میں خیر بادشاہ ہو سکتے ہیں مگر اصل مقصود یعنی آخرت وہ

جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ

(یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (کعبہ) کو لوگوں کے لیے اکٹھا ہونے اور امن کی جگہ بنایا اور (ہم نے فرمایا:)

مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل (علیہما السلام) کو اس بات

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

کی تاکید فرمائی کہ طواف اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے میرا گھر (کعبہ) خوب صاف (اور ستھرا) رکھو O

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ

اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو امن والا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو جو ان میں

اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

سے اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لائیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا فرما (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اور جو کافر ہو گا

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ

تو اس کو بھی تھوڑا برتنے کو دوں گا پھر (اس کے کفر کی وجہ سے) اسے دوزخ کے عذاب کی طرف زبردستی لے جاؤں گا اور وہ واپس

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

ہونے کی بہت بری جگہ ہے O اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسمٰعیل (علیہما السلام) اس گھر (کعبہ) کی بنیادیں اٹھاتے تھے (تو

ان کو نہ ملے گی۔

۱۲۵۔ اور ہم نے کعبہ کو ملجائے خلائق اور مرجع عالم بنایا، جہاں وہاں دوڑا چلا آتا ہے، دل کھنچے آتے ہیں، شوق دلوں میں پڑ گیا اور اس کو جائے امن بنایا۔ جانور تک وہاں مامون ہیں شیر بکری کو حد حرم میں نہیں ستاتا۔ اے امت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کعبہ کو قبلہ کرو اور مقام ابراہیم میں جہاں حضرت ابراہیم والا پتھر رکھا ہوا ہے نماز پڑھا کرو یعنی طواف کے بعد جو رکعتیں پڑھتے ہو ان کو وہیں ادا کیا کرو اور ہم نے ابراہیم اور ان کے بیٹے اسمٰعیل سے یہ عہد لیا کہ ہمارا گھر ہمارے مہمانوں کے لیے خوب پاک صاف رکھو بتوں کی نجاست نہ آنے پائے۔ طواف کرنے والے اور اعتکاف کرنے والے، نماز پڑھنے والے، رکوع سجدہ کرنے والے یہاں آئیں اور ذوق و شوق میں مست شراب محبت ہو جائیں۔

۱۲۶۔ اور یاد کرو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی کہ اے خدا! اس شہر کو ہر بلا سے امن دے، لڑائی جھگڑوں سے بچا، اس کے باشندوں کو طرح طرح کے میوے کھلا۔ خاص مسلمانوں کو ارشاد ہوا کہ کافر بھی اس نعمت دنیوی

وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا

یہ کہتے ہوئے کہ) اے ہمارے رب! تو ہم سے یہ (کارِ خدمت) قبول فرما' بے شک تو ہی سب کچھ سنتا ہے' جانتا ہے ○ اے

وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪

ہمارے رب! تو ہمیں اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھ اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا دے اور ہم پر (اپنی رحمت

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

کے ساتھ) رجوع (اور توجہ) فرما' بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا' مہربان ہے ○

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ

اے رب ہمارے! اور ان میں ایک رسول (یعنی محمد مصطفےٰ ﷺ) انہیں میں سے بھیج کہ وہ ان کو تیری آیتیں پڑھ

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

کر سنائیں اور انہیں (تیری) کتاب اور دانائی (حلال وحرام کے احکام اور کتاب کے اسرار حقائق و معانی) سکھائیں اور انہیں پاک فرمائیں' بے شک تو ہی

ع ۱۵ ۸ ۱۵ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ

غالب' حکمت والا ہے ○ اور ابراہیم (علیہ السلام) کے دین سے سوائے اس شخص کے جو دل کا احمق ہے اور کون منہ پھیرے گا اور بے شک

سے محروم نہ رہیں گے جب تک جئیں گے کھائیں گے' پھر مرنے کے بعد ان کو سخت عذاب میں لے جاؤں گا اور بدلہ دوں گا دوزخ جو بہت ہی بری جگہ ہے اور سزا پائیں گے۔

۱۲۷- اور جب ابراہیم اپنے بیٹے اسمٰعیل کی مدد سے کعبہ کی دیواریں بلند کرتے جاتے تھے جب بنا چکے تو دونوں نے یہ دعا مانگی کہ یا خدا! یہ گھر ہم نے خاص تیری عبادت کے لیے بنایا' تو اپنی رحمت سے قبول کر' تو دعا کو سنتا ہے اور قبول عدم قبول کو جانتا ہے یا یہ کہ ہمارے اخلاص کو جانتا ہے۔

۱۲۸- اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا خاص سچا بندہ مخلص بنا لے اور ہماری اولاد سے بھی ایک گروہ کو بڑا پاکیزہ بنا کر ہم کو حج کے طریقے اور قاعدے سکھا۔ ہمارے گناہ سے درگزر کر ہم کو یہ نصیب کر تو گناہوں سے درگزر کرتا ہے' مسلمانوں پر رحم کرتا ہے۔

۱۲۹- اے پروردگار! ہماری اولاد میں سے یعنی بنی اسماعیل میں انہیں کے نسب اور قبیلہ سے ایک ایسا پیغمبر عالی قدر بھیج جو ان کو قرآن کی آیتیں پڑھ کر تیرا فرمانبردار بنا دے اور ان کو اسرار قرآن اور حلال و حرام سمجھا دے اور ان کے دلوں کو سچے دین اور پاک مذہب اور مبارک ملت اور خالص توحید کا سبق دے کر اور ان سے زکوٰۃ صدقے لے کر سب گناہوں سے پاک بنا دے۔ اے پروردگار! جو ایسے رسول کا انکار کرے گا تو اس کو مقہور کرے گا' وہ تیرے غضب میں مبتلا

نَفْسَهٗ ط وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ج وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

ہم نے دنیا میں انہیں (ابراہیم علیہ السلام کو) برگزیدہ کیا (چن لیا) اور بے شک وہ آخرت میں (بھی ہمارے خاص قرب کی) قابلیت والوں میں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ لا قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ

ہیں ○ جب کہ ان سے ان کے رب نے فرمایا کہ گردن جھکاؤ (میرے فرمانبردار ہو جاؤ) (انہوں نے) عرض کی: میں نے سارے جہان کے پروردگار

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ط يٰبَنِيَّ

کے لیے اپنی گردن جھکائی (اور اس کا فرمانبردار ہوگیا) ○ اور اسی (دین پر چلنے) کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے (بھی اپنے بیٹوں کو)

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ط ﴿۱۳۲﴾

(اور کہا کہ) اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے یہی دین (اسلام) تمہارے لیے چن لیا اور پسند فرمایا تو تم نہ مرنا مگر مسلمان (ہونے کی حالت میں

ہوگا تو غالب ہے' تو بڑی حکمت والا ہے۔ خدا نے دعا قبول کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا' یہ دعائیں ہیں جن کو اوپر کلموں سے تعبیر کیا تھا کہ خدا کے حکم سے ابراہیم واسمٰعیل نے مانگیں اور پائیں۔

۱۳۰- دین ابراہیمی اور ملت ابراہیمی سے کون انکار کر سکتا ہے ہاں جو نامعقول ہو بدبخت ہو پاگل ہو' عقل کی روشنی اس کے دماغ سے نکل گئی ہو اور بالکل بے وقوف ہو گیا ہو تو اس کا اعتبار نہیں' ابراہیم وہ شخص ہیں کہ ہم نے ان کو برگزیدہ کیا دنیا میں ان کو نبی کیا' سچا مذہب اسلام کا دیا' پاک اولاد دی' اپنا خلیل بنایا۔

۱۳۱- آخرت میں اپنے باپ دادے جو پیغمبر گزر گئے ہیں ان کے ہمراہ جنت قرب الٰہی میں سیر کریں گے۔ جب خدا نے ابراہیم سے کہا اے ابراہیم! تم اپنا دین خاص اللہ کے لیے کر دیا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھو اور لوگوں کو سکھاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں اللہ کی جو رب العالمین ہے توحید بیان کرتا ہوں اور لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوں' یہ اس وقت کہا گیا جب وہ تہہ خانہ سے نکلے تھے۔ بعض کہتے ہیں: جب انہوں نے اپنی قوم کو دعوت کرنا چاہی تب حکم ہوا تھا کہ اپنی نیت خاص اللہ کے واسطے کرو۔ بعض کے نزدیک جب ان کو آگ میں ڈالا گیا تب کہا گیا تب انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی جان اللہ کو سونپی' وہ میرا اور سب کا مالک ہے۔

۱۳۲- جتنے پیغمبر آئے سب توحید کے لیے آئے' ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی اپنے مرتے وقت اولاد کو اس کی وصیت کی۔ یعقوب نے بھی آخری دم بیٹوں وغیرہ کو بلا کر وصیت کی کہ اے میرے پیارے لڑکو! خدا نے دین اسلام سب دینوں سے زائد برگزیدہ کیا' تمہارے لیے اس دین کو پسند فرمایا' یہاں تک ایمان پر مستقیم رہو کہ اسی پر دنیا سے گزر جاؤ اور دین توحید اور خدا کی محبت اس عالم میں ساتھ لیجاؤ۔ یہود کہتے تھے کہ جب یعقوب مرنے لگے تو اپنی اولاد سے دین یہودیت کی وصیت کر گئے تھے کہ کبھی نہ چھوڑنا' اس کا رد فرمایا کہ جب یعقوب نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی تو تم وہاں موجود تھے جو تم اس گفتگو کا منصب رکھتے ہو اور جھوٹی تحقیق کرتے ہو کہ یہودیت کی وصیت کی تھی اسلام کی نہ کی تھی' تم کو اس کی کچھ خبر نہیں' انہوں نے اس وقت اپنے بیٹوں سے امتحاناً دریافت کیا کہ کیوں میرے پیارو! تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ

یعنی مرتے دم تک مسلمان رہنا)O کیا تم یعقوب (علیہ السلام) کے پاس اس وقت خود موجود تھے جب کہ یعقوب کو موت آئی جب کہ انہوں

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ

نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ (اے میرے بیٹو!) میرے بعد کس کی پوجا کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس خدا کی پوجا کریں گے جو آپ کا اور

اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ

آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق (علیہم السلام) کا خدا ہے ایک ہی خدا اور ہم اسی کے سامنے گردن جھکائے ہوئے ہیں

مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ

(اور جھکائے رہیں گے) O یہ ایک گروہ تھا جو گزر گیا' ان کے لیے (اس کا بدلہ) ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے

مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا

(اس کا بدلہ) ہے جو تم نے کمایا اور ان کے کاموں کی تم سے کچھ پوچھ گچھ نہ ہوگی O اور (یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں سے) کہا کہ

هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ

یہودی یا نصاریٰ ہو جاؤ تو تم سیدھی راہ پاؤ گے (اے نبی ﷺ)! آپ فرمایئے: بلکہ ہم تو ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کرتے ہیں

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

جو ہر باطل اور غلط بات سے جدا تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے O (اے مسلمانو!) تم یوں کہو کہ ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے

انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے اور تمہارے باپ دادا ابراہیم' اسمٰعیل' اسحاق کے خدا کی عبادت کریں گے جس کی تم عبادت کرتے ہو اسی وحدہ لاشریک کو پوجیں گے' ہم بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہیں' اس کی توحید کا اقرار کرتے ہیں۔

۱۳۴- یہ اللہ کے بندے اچھے گروہ گزر گئے ان کا صلہ ان کو ملے گا اور تمہارا کیا تم کو ملے گا' ان کے کاموں کی باز پرس تم سے نہ ہوگی' پھر تم کو ان کے احوال کی تحقیق سے کیا فائدہ کہ مفت میں ان کو یہودی مشرک ٹھہراؤ۔

۱۳۵- یہود و نصاریٰ جو مسلمانوں سے مذہبی بحث کرتے مناظرے کرتے ان کا ذکر کیا کہ یہود مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم بھی یہود ہو جاؤ' موسیٰ کی امت بن جاؤ راہِ راست پاؤ گے' نصاریٰ کہتے ہیں: دین مسیحی اختیار کرو تم کو ہدایت ہو جائے گی۔ اے حبیب! تم کہہ دو کہ دونوں جھوٹے ہو' اگر تم ہدایت کے خواہاں ہو تو ملت ابراہیمی کا اتباع کرو سچا دین پاک مذہب ہے' ابراہیم بڑے عالی قدر' بلند مرتبہ' خلیل اللہ' سچے مسلمان' پاک اللہ کے مخلص تھے' تمہاری طرح مشرک نہ تھے' خدا کا بیٹا نہ بناتے تھے' اللہ کی توحید بیان کرتے رہتے تھے۔

إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ

اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا (یعنی قرآن) اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام)

وَالْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَآ أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن

اوران کی اولاد پر اتارا گیا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو دیا گیا اور جو کچھ باقی انبیاء کو ان کے رب کے پاس سے عطا کیا گیا ہم ان میں کسی (پر

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ فَإِنْ

ایمان لانے) میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے گردن جھکائے ہوئے ہیں (مسلم ہیں) ○ پھر اگر وہ بھی (یہود و نصاریٰ وغیرہ) اسی طرح ایمان

آمَنُوا بِمِثْلِ مَآ آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ۚ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا

لائیں جس طرح تم سب (نبیوں اور کتابوں) پر ایمان لاتے ہو تو وہ ہدایت پا جائیں گے اور اگر وہ منہ پھیریں (اور نہ مانیں) تو نری ضد اور ہٹ دھرمی میں ہیں

هُمْ فِي شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾

تو (اے محبوب ﷺ!) عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا (وہی تمہارا ذمہ دار اور کارساز ہے) اور وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے ○

صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ

(تم کہہ دو: ہم تو) اللہ تعالیٰ (کی توحید اور اس کے دین) کے رنگ میں رنگ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے رنگ سے کس کا رنگ

۱۳۶- پھر مسلمانوں کو مناظرے کا طریقہ بتایا اور توحید کا راستہ دکھایا کہ سب یہود و نصاریٰ سے کہہ دو کہ ہم تو اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب قرآن اور ابراہیم اور ان کی کتاب پر' اسمٰعیل اور ان کی کتاب پر' اسحاق اور ان کی کتاب پر' یعقوب اور ان کی کتاب پر' یعقوب اور ان کی اولاد پر اور ان کی کتابوں پر اور موسیٰ اور توراۃ پر اور عیسیٰ اور ان کی انجیل پر اور سب پیغمبروں پر اور خدا کی سب کتابوں پر ایمان لائے' ہم تو کسی پیغمبر کو یہ نہیں کہتے کہ وہ غلط کہتے ہیں کہ محبوب خدا ہیں اور ان میں تفریق کریں یا یہ کہ ان کے آپس میں فرق نہیں سمجھتے' سب اللہ کے نبی تھے' دین توحید کا راستہ دکھاتے تھے ہم کسی کو برا نہیں کہتے۔ سب پر ایمان لائے' ان کی تعظیم کرتے ہیں' خدا کے پوجنے والے ہیں۔ اس کی توحید کرنے والے' سب رسولوں اور کتابوں کے ماننے والے ہیں۔ ہم سچے مسلمان مخلص ہیں۔

۱۳۷- اگر یہود و نصاریٰ بھی اسی طرح ایمان درست کریں اور سب کو مانیں' خدا کو جورو بیٹوں سے پاک جانیں تو تمہاری طرح راہ راست پائیں گے اور اگر نہ مانیں تو وہ گمراہ ہیں' توحید کے مخالف دین کا کیا اعتبار ہے' اے حبیب! اللہ ان کے شر سے تمہیں محفوظ رکھے گا۔ وہ تمہارے لیے کافی ہے اور وہ ان کی سب باتیں سنتا ہے' ان کا عذاب جانتا ہے۔

۱۳۸- تم سب اللہ کے دین کو مانو اور اس کی محبت کے رنگ میں رنگے جاؤ۔ خدا کی وحدت کے رنگ سے اور کون سا رنگ اچھا ہوسکتا ہے اور صاف صاف کہہ دو کہ ہم مسلمان سچے ہیں' اس کی عبادت کرتے ہیں۔

عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ

بہتر ہو سکتا ہے اور ہم تو صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

وہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے اعمال ہمارے ساتھ اور تمہارے کرتوت تمہارے ساتھ ہوں گے اور ہم تو اسی کے مخلص بندے ہیں O

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا

(اے یہود و نصاریٰ! بلکہ تم یوں کہتے ہو) کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کے بیٹے وغیرہ یہودی یا عیسائی تھے (اے

هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ

نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: کیا تمہیں زیادہ علم ہے یا اللہ تعالیٰ کو (اور اللہ تعالیٰ کی شہادت ان کے مسلمان ہونے کے اوپر گزر چکی) اور اس سے بڑھ کر

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

ظالم کون ہوگا جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے (جیسا کہ اے یہود و نصاریٰ! تم چھپاتے ہو) اور اللہ تعالیٰ

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے O یہ ایک گروہ تھا جو گزر گیا' ان کے لیے ان کی کمائی ہے

ع ۱۶ ۱۲ ۱۶ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

اور تمہارے لیے تمہاری کمائی ہے اور ان کے کاموں کی تم سے کچھ پرسش نہ ہوگی (نہ تمہارے کاموں کی ان سے) O

۱۳۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم یہود و نصاریٰ سے کہہ دو کہ یہ کیا معاملہ ہے اور بیکار بحث ہے' کیا جھگڑا ہے' کیا خدا کے بارے میں تم ہم سے جھگڑتے ہو اور اس کی توحید میں اختلاف پیدا کرتے ہو' یہ امر پیغمبروں کے اتباع کرنے والے کے لائق نہیں' خدا ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار ہے اور اگر تم نہیں مانتے تو خیر جانے دو جھگڑے کی کون سی بات ہے' ہمارا مذہب توحید اور ہماری نماز روزہ ہمارے لیے ہیں تمہارا مذہب جس میں شرک کا میل جول ہے اور تمہارے ناکارہ کام تم کو مبارک رہیں۔ ہم تو خدا کو ایک ہی سمجھتے ہیں اسی کی عبادت کرتے ہیں' تم کو اختیار ہے کہ اس پاک نام کے پروردگار کو جو چاہو بناؤ کبھی باپ ٹھہراؤ کبھی بیٹا بتاؤ۔

۱۴۰ تا ۱۴۱- اے یہود و نصاریٰ! کیا تم حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور ان کی اولاد کو یہودی یا نصرانی سمجھتے ہو' اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے کہہ دو کہ تم خدا سے بھی بڑھ کر عالم ہو گئے۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی شہادت ہو اور وہ اس کو چھپائے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں' تم کو پوری پوری سزا دے

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ

عنقریب بیوقوف لوگ کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے اس قبلے سے جس پر وہ تھے (یعنی بیت المقدس) (کعبہ کی طرف)

الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَن

کس نے پھیر دیا (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمائیے کہ پورب اور پچھم سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے (جس طرف چاہے اپنے بندوں

يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

کا منہ پھیر دے) اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے O اور (اے مسلمانو! جس طرح ہم نے تم پر اور انعام کیے) اسی طرح ہم

لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَ

نے تم کو سب امتوں میں افضل کیا تاکہ تم (دنیا اور آخرت میں) لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول (محمد مصطفےٰ علیہ السلام) تمہارے نگہبان (اور گواہ) ہوں اور

مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن

(اے نبی علیہ السلام!) آپ پہلے جس قبلے پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول (علیہ السلام) کی پیروی کرتا ہے اور کون

يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى

(ان کی اطاعت سے) الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بے شک یہ بات (لوگوں پر) بھاری تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی اور

گا۔ یہ اچھوں کا ایک گروہ تھا جو گزر گیا' اس کی کمائی اس کے لیے تمہارے لیے تمہاری کمائی اور تم سے ان کے اعمال کے متعلق کچھ نہیں پوچھا جائے گا بلکہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پرسش ہوگی اور اس کی جزاء سزا تم کو ملے گی۔

۱۴۲۔ قریب ہے کہ بے وقوف اور پاگل آدمی یعنی یہود اور مکہ کے مشرک مسلمانوں پر اعتراض کریں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب بیت المقدس سے منہ موڑ کر جو کعبہ کو پھیرتے ہیں تو فقط اسی لیے کہ اب یہ پھر اپنا دین قدیمی یعنی بت پرستی اختیار کریں گے' اس تقدیر پر ''ما'' نافیہ ہوگا اور مطلب یہ ہوگا ''ما ولھم عن قبلتھم شئی الا علیھم الی الرجوع الی ملة عبادة الاصنام'' ولھم کا فاعل محذوف ٹھہرے گا) یا یہ معنی کہ اہل اسلام کیوں بیت المقدس چھوڑتے ہیں (''ما'' اس تقدیر پر استفہامیہ ہوگا) پھر اس اعتراض کا جواب بتایا کہ اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیجئے کہ نماز مشرق کو یعنی کعبہ کو جو مدینہ سے مشرق کی جانب واقع ہے اور مغرب کو یعنی بیت المقدس کو جو مدینہ سے جانب مغرب ہے' سب خدا کے حکم سے ہے' مشرق و مغرب سب خدا کا ہے' وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے' اچھے دین اور سچے قبلے پر ثابت کرتا ہے اس کی حکمتوں میں اور حکموں میں عقل کو دخل نہیں۔

۱۴۳۔ پھر امت مرحومہ سے خطاب کر کے ان کی تعریف کر کے اپنا احسان جتلاتا ہے کہ اے مسلمانو! جیسے ہم نے تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور ان کے قبلے کی ہدایت کی اسی طرح ہم نے تمہیں عدل و انصاف والا بنایا کہ

اللّٰہُ ؕ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیۡعَ اِیۡمَانَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ تمہارے ایمان (اور اعمال) ضائع (اور اکارت) کر دے بے شک اللہ تعالیٰ آدمیوں پر بڑا مہربان نہایت

رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡہِکَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَۃً

رحم والا ہے O (اے نبی ﷺ! وحی کے انتظار میں) آپ کا آسمان کی طرف بار بار منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ کو

تَرۡضٰہَا ۪ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ

ضرور اسی قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند فرماتے ہیں تو اب آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے اور (اے مسلمانو!)

فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَیَعۡلَمُوۡنَ

تم جہاں بھی ہو (نماز میں) اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور اہل کتاب یقیناً جانتے ہیں کہ یہ (قبلے کا پھرنا) ان کے رب کی

اَنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنۡ

طرف سے حق ہے (مگر وہ صرف ہٹ دھرمی سے اعتراض کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کے کرتوتوں سے بے خبر نہیں O اور (اے

جب کافر قیامت میں کہیں گے کہ پیغمبروں نے ہمیں پیغام نہیں پہنچایا تو ہم تمہیں پیغمبروں کا گواہ بنائیں گے۔ تمہاری عدالت کے سبب اور تمہاری گواہی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ادا کریں گے کہ میری امت نے سچی گواہی دی۔

۱۴۳۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مدینہ جا کر انیس (۱۹) ماہ کے قریب بیت المقدس کو نماز پڑھی، پھر کعبہ کا حکم اترا تو کعبہ کی طرف نماز ادا کی۔ کافروں نے اعتراض کیا تب کعبہ کی طرف نماز پڑھنے میں جو مصلحتیں تھیں ان میں سے کچھ بیان کیں کہ ہم نے وہ قبلہ جس کی طرف تم نے انیس (۱۹) ماہ نماز پڑھی اس واسطے بدل دیا کہ لوگوں کا حال کھل جائے۔ بعض جھوٹے مسلمان جو منافق ہیں ان کا نفاق کھل جائے کہ کون رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم سنتے ہی بے چون و چرا مان لیتا ہے اور کون حجتیں نکال کر پھر کافر ہو جائے گا۔ یہ قبلے کا بدلنا ظاہر میں دلوں پر گراں معلوم ہوتا ہے مگر جن کے دل ہدایت پائے ہوئے ہیں ان کا حافظ خود خدا ہے ان کو کچھ گراں معلوم نہیں ہوتا۔

۱۴۳۔ بعضوں کا خیال تھا کہ جب قبلہ بدل گیا تو ایمان بھی بدل گیا پہلا والا ایمان باطل ہو گیا۔ بعض کہتے تھے کہ اب شاید توحید بھی منسوخ ہو جائے ان سب کا جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کبھی ایسا حکم نہ کرے گا جس سے تمہارا ایمان خراب ہو، یہ تو شرائع یعنی شرعی احکام ہیں جن میں تغیر و تبدل ہو سکتا ہے ان سے ایمان میں نقصان نہیں آتا، یا یہ کہ ایمان منسوخ ہونے کی چیز نہیں فروع کا قیاس اصول پر نہیں ہو سکتا، یا یہ معنی کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ کر دیا اس کے قبلہ ہونے کا ایمان منسوخ نہیں کیا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرنے والا ہے حکموں کے منسوخ کرنے سے ایمان میں نقصان نہیں ڈالے گا۔

۱۴۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ قبلہ بیت المقدس سے کعبہ کو پھر جائے، حکم الٰہی کے منتظر رہا کرتے تھے، جبرائیل علیہ السلام کے آنے کے خیال سے اکثر آسمان کی طرف دیکھتے رہتے تھے کہ کب یہ حکم لے کر جبرائیل علیہ السلام

أَتَيْتَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ أَنْتَ

نبی ﷺ!) اگر آپ اہل کتاب کے پاس ہر نشانی اور دلیل لے کر آئیں گے تب بھی وہ آپ کے قبلے کی پیروی نہ کریں گے

بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

اور نہ آپ ان کے قبلے کی پیروی کریں گے اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلے کی پیروی نہیں کرتے (یہود کا قبلہ اور

أَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ

ہے اور نصاریٰ کا اور) اور اے سننے والے! اس کے بعد کہ تجھے حق بات کا علم مل چکا اگر تو ان لوگوں کی خواہشوں پر

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ — وقف لازم

چلے گا تو اس وقت تو ضرور ظالموں میں سے ہو جائے گا O جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے (یعنی علماء یہود و نصاریٰ)

أَبْنَآءَهُمْ ۗ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ — وقف منزل

وہ اس (نبی ﷺ) کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک ان میں کچھ لوگ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں O

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ — ع ۱۷ / ۶

(اے سننے والے! یہ) تیرے رب کی طرف سے حق ہے (یا حق وہی ہے جو رب کی طرف سے ہو) تو خبردار تو ہرگز شک نہ کرنا O اور ہر ایک کے

آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جو آسمان کی طرف منہ اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں اب ہم آپ کی خاطر قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جس میں آپ کی خوشی ہے آپ کے دادا ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ۔ بس آج سے اسی کی طرف نماز پڑھا کیجئے اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہوا کرو جنگل میں یا دریا میں یا زمین و آسمان کی فضاؤں میں اسی کی طرف منہ کیا کرو' اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ اس کے حق ہونے سے بخوبی واقف ہیں مگر کم بخت حسد کے مارے چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے کاموں سے غافل نہیں سب جانتا ہے۔

۱۴۵- اور اگر آپ یہود و نصاریٰ کو دنیا بھر کے معجزے' ساری نشانیاں جو وہ مانگیں دکھائیں گے تب بھی وہ مسلمان نہ ہوں گے اور بیت المقدس چھوڑ کر کعبہ کو نماز نہ پڑھیں گے اور نہ آپ ان کے قبلہ کو کبھی نماز پڑھیں گے۔ پس یہ اختلاف تو اب اٹھتا نہیں۔ مگر بعد اس کے کہ وحی آ گئی اور حق ظاہر ہو گیا اور حرم کعبہ قبلہ ٹھہر گیا' پھر اس بیت المقدس کو ان کی خوشی کے لیے نماز پڑھو گے تو خدا کا کیا کرو گے اپنا نقصان کرو گے' اپنی جان پر ظلم کرو گے۔ یہاں پر خطاب بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور حقیقت میں یہ خطاب امت مرحومہ سے ہے کیونکہ نبیوں سے احکام شریعت میں خطاء ممکن نہیں' وہ معصوم ہوتے ہیں۔

۱۴۶ تا ۱۴۷- اس آیت میں اہل کتاب میں سے اچھوں کا ذکر کیا ہے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ کہ جنہیں ہم نے توریت وغیرہ کتب سماویہ کا علم دیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ثناء وصفت کو اور ان کی رسالت کو ایسے سچے پکے یقین سے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

لیے منہ کرنے کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو (اے مسلمانو!) تم نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جانے کی کوشش کرو

جَمِيْعًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

تم کہیں بھی ہوگے اللہ تعالیٰ تم سب کو اکٹھا کر کے (میدان محشر میں) لے آئے گا' بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہے کر سکتا ہے ○ اور اے محبوب! تم

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۗ

جہاں سے بھی آؤ (سفر کے لیے نکلو) تو (نماز میں) اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لو اور بے شک یہ یقیناً تمہارے رب کی

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

طرف سے حق ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے ○ اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ جہاں سے بھی آئیں

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

(سفر کے لیے نکلیں) تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیں اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو تو اپنا منہ اسی کی طرف کرو تا کہ

جانتے ہیں کہ اس میں کچھ شبہ نہیں جیسے اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں کہ ہزار آدمیوں میں برابر پہچان لیں گے اور بعض اہل کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وصفت اور پیش گوئی رسالت جان بوجھ کر چھپاتے ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یقیناً میرے نبی مرسل ہیں۔ آپ کا دین سچا' آپ سچے خاص خدا کے مقبول ہیں۔ ان کے جھٹلانے کا رنج وملال اور کچھ خیال نہ کیجئے ان کے پاگل اور احمق ہونے میں کچھ شک نہ کیجئے۔

۱۴۸- اور ہر شخص کا ایک قبلہ ہے کہ اسی کی طرف خواہش نفسانی سے منہ کرتا ہے خواہ حق ہو خواہ باطل' یا یہ مراد ہو کہ ہر پیغمبر کا الگ الگ قبلہ ہے کہ خدا نے اس کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ پس اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارے نبی کا قبلہ کعبہ ہے تم اس کی طرف منہ کرو اور خدا کی عبادت میں سب اگلی امتوں پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے دریا کی موج میں یا پہاڑ کی چوٹی پر یا زمین وآسمان کی فضاؤں میں اور نیکی کرو گے خدا تم کو جمع کرے گا اور نیکی کا ثواب دے گا' خدا سب باتوں پر قدرت والا ہے۔

۱۴۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جہاں کہیں بھی ہوں حضر میں (بستی میں یعنی قیام کی حالت میں) یا سفر میں مسجد حرام ہی کو منہ کیجئے مسجد حرام ہی کی طرف نماز پڑھیے' یہ آپ کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہے اور یہی حق ہے' آپ کے خدا کا حکم ہے۔ اے اہل کتاب! تم جو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت اور قبلہ کی پیش گوئی چھپاتے ہو خدا اس سے بے خبر اور غافل نہیں' وہ سب کچھ جانتا ہے تم کو پوری سزا دے گا۔

۱۵۰- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جہاں ہوں اور اے مسلمانو! تم بھی جہاں کہیں ہو کعبہ ہی کو نماز پڑھو تا کہ یہود وغیرہ اہل کتاب کا جو سچے ہیں تم پر اعتراض نہ ہو کہ ان کی کتاب میں یعنی توریت میں لکھا ہے کہ

شَطْرَهٗ ؕ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ

لوگوں کو تم پر کوئی حجت (کرنے کا موقع) نہ رہے مگر جو ان میں نا انصاف ظالم ہیں (وہ ہٹ دھرمی سے اعتراض کرتے رہیں گے)

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

تو تم ان کا کچھ خوف نہ کرو اور مجھ ہی سے ڈرو اور یہ (اس لیے ہے) کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کروں اور تا کہ تم سیدھے راستے پر

تَهْتَدُوْنَ ۛ ﴿۱۵۰﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا

رہو O (یہ انعام ہم نے تم پر اسی طرح کیا) جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول (محمد مصطفیٰ ﷺ) تمہیں میں سے بھیجا وہ تمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے

وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا

اور تمہیں (کفر و شرک وغیرہ سے) پاک فرماتا ہے اور تمہیں کتاب (قرآن) اور پختہ علم (حدیث وفقہ) سکھاتا ہے اور تمہیں وہ باتیں تعلیم فرماتا ہے جن کا

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ؕ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ ع

تمہیں علم نہ تھا O تو تم (میری اطاعت کر کے) میری یاد کرو میں (اپنی رحمت سے) تمہارا چرچا کروں گا اور میرا شکر کرو (حق مانو) اور میری ناشکری نہ کرو O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو بے شک اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے) صبر کرنے والوں

معانقہ ۳ عند المتاخرین ۱۸ ع ۵ ۲

ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ کعبہ ہے جب تم اس کی طرف نماز پڑھو گے تو تم پر اعتراض نہ ہو سکے گا۔ ہاں مگر جو ظالم نامعقول ہیں جیسے کہ کعب بن اشرف وغیرہ کہتے تھے: اب پھر مسلمان بت پرست بن جائیں گے' مکہ کے لوگوں کی طرح مشرک ہو جائیں گے تو ان کی بے ہودہ باتوں سے کچھ خوف نہ کرو۔ کتوں کی طرح بھونکنے دو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو' کعبہ کی طرف منہ کرو تا کہ تم پر میری نعمت پوری ہو جائے۔ جیسے تم کو ملت ابراہیمی جیسی اچھی عطا کی اسی طرح قبلہ ابراہیمی کی راہ پاؤ اور تا کہ تم سیدھے راستہ پر قائم رہو۔

۱۵۱ تا ۱۵۲- اے مسلمانو! مجھ کو یاد کرو میرا شکر ادا کرو۔ دیکھو تم پر کیسا رسول بھیجا جو تمہاری قرابت اور برادری سے ہے۔ تمہارے نسب میں شریک ہے۔ تم کو قرآن کے احکام او امر و نواہی پڑھ کر سناتا ہے۔ دین توحید اور زکوٰۃ وصدقہ کے ذریعے سے تمہیں گناہوں سے پاک کرتا ہے' قرآن کی نصیحتیں اور حکمتیں اور حلال و حرام کے احکام اور اگلی امتوں کے سچے قصے جو تمہارے کانوں نے کبھی نہ سنے تھے تمہیں سناتا ہے۔ پس تم میرا ذکر کرو میری عبادت بجالاؤ میں تمہیں جنت دوں گا۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ میرا ذکر عیش و آرام کے وقت زیادہ کرو میں آفتوں اور بلاؤں سے تمہیں بچاؤں گا اور میری نعمتوں کا شکر بجالاؤ' ناشکری نہ کرو۔

۱۵۳- اے مسلمانو! احکام الٰہی بجالانے میں اور گناہ پر لذت چھوڑنے میں جو تکلیف ہوتی ہے اس پر صبر

الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ

کے ساتھ ہے ○ اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تمہیں ان کا شعور

اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

نہیں (اور ان کے حال کی خبر نہیں) ○ اور (اے مسلمانو!) ہم تمہیں کچھ ڈر

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ

اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ضرور ضرور آزمائیں گے (تو تم کو ہر حال میں

الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ

صبر کرنا چاہیے) اور (اے نبی ﷺ!) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنائیے ○ وہ کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی

اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَ

اللہ تعالیٰ کے مال ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف پھرنا ہے ○ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درودیں اور رحمتیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ

(نازل ہوتی) ہیں اور یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں ○ بے شک صفا اور مروہ (دو پہاڑیاں) اللہ تعالیٰ کی (دین کی) نشانیوں میں سے ہیں تو

کرو اور نفل نماز رات دن میں بہت پڑھو' یہ دو چیزیں تمہیں گناہوں سے پاک کرنے میں بہت مدد دیں گی۔ ان سے مدد مانگو یعنی یہ باتیں ادا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے' جو مصیبتوں میں صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا یار و مددگار ہے۔

۱۵۴- غزوہ بدر اور احد میں جو صحابہ شہید ہوئے منافق ان کا ذکر اور ان کی یاد مسلمانوں سے بڑے حسرت وافسوس سے کرتے اور جھوٹے دل سے افسوس کرتے' ان کے مرثیے پڑھتے تھے' کیسی دنیا کی نعمت اور مزے میں تھا سب دم کے دم میں جاتا رہا۔ ہائے کیسا عیش ونشاط کا کارخانہ تباہ ہوگیا۔ تاکہ یہ سن کر مسلمانوں کے زخم ہرے ہوں اور غم زیادہ حاصل ہو اور جہاد سے دل سرد ہو جائیں' تب یہ حکم اترا کہ جو خدا کے لیے بدر اور دوسری لڑائیوں میں سر کٹا گئے ان کو مردہ مت کہو وہ تو خدا کے پاس زندوں کی طرح ہیں اور جنت کے میوے کھاتے ہیں مگر تمہیں ان کی عزت اور بزرگی کی خبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی عزت اور بڑی نعمتیں فرمائی ہیں جن کو تم سمجھ نہیں سکتے۔

۱۵۵ تا ۱۵۷- مسلمانوں پر جو مصیبت آنے کو تھی اس کی خبر پہلے سے دے دی اور ہوشیار کر دیا کہ اے مسلمانو! ہم تمہارا طرح طرح سے امتحان لیں گے' دشمنوں سے تمہارا مقابلہ کرائیں گے' وہ تمہیں خوب ڈرائیں گے' قحط آئے گا خوب ستائے گا' مال ضائع ہوگا۔ جانیں تلف ہوں گی' کچھ بیماریوں سے مریں گے کچھ کافروں کے ہاتھوں شہید ہوں گے'

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ط

جو کوئی اس گھر (کعبہ) کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں پہاڑیوں کے طواف (اور پھیرے) کرے اور جو کوئی اپنی

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا لا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ

طرف سے نیکی (اور بھلائی) زیادہ کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ بدلہ دینے والا (اور) خبردار ہے O بے شک وہ لوگ جو ہماری اتاری

مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي

ہوئی روشن آیتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں (جیسے یہود ونصاریٰ) اس کے بعد کہ ان لوگوں کے لیے ہم نے (ان کی) کتاب (تورات وانجیل)

الْكِتٰبِ لا أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ لا إِلَّا الَّذِينَ

میں کھول کر بیان فرما دیا ہے' انہی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت ہے O مگر وہ جو (اپنی

تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ج وَأَنَا التَّوَّابُ

حرکتوں سے) توبہ کرلیں اور اپنے آپ کو سنوار لیں اور (جو چھپاتے ہیں اسے) ظاہر کردیں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ

الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ

قبول کرنے والا' مہربان ہوں O بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر اللہ تعالیٰ

باغات میں نقصان ہوگا۔ پھل پھول کم ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو ان مصیبتوں پر صبر کریں گے اور یہ کہیں گے: ہم سب خدا کے بندے ہیں جو چاہے کرے ہمیں لوٹ کر اس کے پاس جانا ہے۔ اگر ہم اس کی قضاء سے راضی نہ ہوں تو وہ بھی ہم سے راضی نہ ہوگا ایسوں کو بشارت اور خوشخبری دے دو کہ ان پر خدا کی رحمت اور مغفرت ہے۔ دین و دنیا اور آخرت میں عذاب سے نجات ہے۔ وہ ہدایت پانے والے ہیں کہ انہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہنے کی توفیق ملی اور ہدایت پر قائم رہے۔ شاکر و صابر رہے۔

۱۵۸- اسلام سے قبل صفا و مروہ پر جو مکہ کے دو پہاڑ ہیں بت رکھے تھے' کفار ان کی پرستش کرتے تھے۔ جب حج فرض ہوا' صفا و مروہ کی سعی و طواف واجب ہوئی تو مسلمانوں کے دلوں کو مکروہ معلوم ہوا تب یہ آیت اتری کہ صفا و مروہ کا طواف اللہ کا حکم ہے اور حج کی نشانی اور اچھا طریقہ ہے' پس اگر کوئی حج یا عمرہ کرے تو ان کا طواف کرنا کچھ گناہ نہیں اور جو طواف واجب سے زائد نفلی طواف کرے گا تو اللہ تعالیٰ شاکر ہے۔ قبول کرے گا' علیم ہے نیتوں کا حال جانتا ہے۔ یا یہ معنی کہ شاکر ہے تھوڑی چیز پر ثواب بہت زیادہ دیتا ہے۔

۱۵۹ تا ۱۶۲- ہم نے جو حضور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ثناء وصفت اور نشانیاں صاف صاف توریت میں بیان کی تھیں اور اس میں ہم نے جو حکم اتارے تھے انہیں جو یہود چھپاتے ہیں' تو اللہ انہیں قبر میں عذاب دے گا۔ ان پر لعنت

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی لعنت ہے O اور وہ اس (لعنت) میں ہمیشہ رہیں

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

گے' نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو گا اور نہ انہیں (عذر کرنے کی) مہلت دی جائے گی O اور تمہارا معبود ایک ہی

۱۹ ع ۱۱ ۳ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

معبود ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بڑا مہربان' نہایت ہی رحم والا ہے O بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي

میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور کشتیوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر چلتی ہیں اور اس

الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ

میں جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا تو اس کے ذریعے سے مردہ خشک زمین کو

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص

زندہ (سرسبز) کر دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور (پیدا کر کے) پھیلائے اور ہواؤں کی گردش

اتارے گا اور ان کے چیخنے کی آواز سوائے جن وانس کے اور سب مخلوق سنے گی' وہ بھی ان پر لعنت بھیجے گی۔ مگر جو ان میں مسلمان ہو گئے' یہودیت سے توبہ کر لی' توحید اختیار کی' حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ثناء وصفت سب بیان کی تو ان سے میں درگزر کرتا ہوں۔ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ جو توبہ کر کے مرتا ہے اس پر رحمت اتارتا ہوں' جو کافر کفر پر مرتے ہیں' خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کرتے ہوئے دنیا سے گزر گئے تو ان پر خدا کا عذاب' خدا کی لعنت' خدا کے فرشتوں کی لعنت جو آپس میں کرتے ہیں وہ ان کافروں پر لوٹتی ہے' وہ ہمیشہ لعنت ہی میں رہیں گے' ان کے عذاب میں کبھی کمی نہ ہو گی۔ ان سے عذاب کبھی نہ اٹھے گا۔ نہ ہلکا ہو گا نہ مہلت ملے گی کہ وہ دنیا میں واپس آ کر ایمان لائیں۔

۱۶۳- کافر خدا کی وحدانیت کا انکار کرتے تھے۔ اس کا بیان کیا کہ تمہارا خدا ایک ہی ہے' نہ اس کی اولاد ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ سوائے اس کے خدا کوئی نہیں۔ وہ مہربان اور بڑی رحمت والا ہے کہ منکروں کافروں کو فوراً جلد سزا نہیں دیتا۔ مہلت دیتا ہے' جو توبہ کرتا ہے اس کو بخش دیتا ہے۔

۱۶۴- اس آیت میں اپنی وحدانیت کی نشانی اور دلیل بیان کی کہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے میں اور گردش لیل و نہار میں اور ان کی کمی بیشی میں اور کشتیوں اور جہازوں میں جو دریاؤں میں آدمیوں کے نفع کی چیزیں لے کر آتے جاتے ہیں' ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچاتے ہیں اور پانی میں جو خدا آسمان سے اتارتا ہے اور اس سے زمین خشک وقحط زدہ

وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

اور (لوٹ و پھیر) میں اور بادل میں کہ جو آسمان و زمین کے بیچ میں (اللہ تعالیٰ کے حکم کا باندھا ہوا) معلق ہے (ان سب میں)

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ

عقل مندوں کے لیے یقینا (قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں O اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور دوسرے معبود بنا لیتے ہیں کہ ان

دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ

سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرتے ہیں اور ایمان والے اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں (کیا حالت ہو) اگر

حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ

ظالم (وہ وقت اپنی آنکھوں سے) دیکھیں جب کہ ان کی آنکھوں کے سامنے عذاب آئے گا (اس لیے کہ) ساری

الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ

قوت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور (اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے O جب قوم کے پیشوا

کو ہرا بھرا لہلہاتا سبزہ زار بنا دیتا ہے اور طرح طرح کے ہزاروں قسم کے نر و مادہ جانور پیدا کرتا ہے اور ہواؤں کے طرح طرح سے چلنے میں کبھی سیدھی کبھی الٹی کبھی بندوں کے حق میں رحمت کبھی عذاب اور کبھی بادلوں میں جو زمین و آسمان کے درمیان معلق ہیں، فرمانبردار ہیں، اس کے حکم سے دوڑتے پھرتے ہیں ان سب چیزوں میں اللہ کے عقلمند بندوں کو خدا کی وحدانیت اور قدرت کی بے شمار نشانیاں نظر آتی ہیں۔ اسی کا جلوہ سارے جہان میں دکھائی دیتا ہے۔ ہر چیز اس کی گواہی دیتی ہے اور ہر چیز اس کی فرمانبردار نظر آتی ہے۔

''ان فی خلق السموت'' کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان میں جو خدا کی مخلوقات ہیں اس میں اللہ کی نشانیاں ظاہر ہیں، تقدیر اول پر خلق معروف اپنے معنی پر رہے گا اور بہ تقدیر ثانی بمعنی مفعول یعنی مخلوق کے ہوگا۔

۱۶۵- باوجود ان دلیلوں کے کافر جو اپنے معبودانِ باطل پر دنیا میں مٹے جاتے ہیں، ان کے نام پر جان دیتے ہیں، وہ قیامت میں ان کی صورت سے بیزار ہوں گے۔ اس کا ذکر کیا کہ کچھ آدمی یعنی کافر بعض چیزوں کو خدا کا شریک بناتے ہیں یعنی بت پوجتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی مسلمان خدا سے رکھتے ہیں سو یہ دنیا ہی میں ہے اور مسلمانوں کی محبت سارے جہان کے خدا کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ آیت منافقوں کے بارے میں اتری ہے جو روپے پیسے کو اپنا محبوب رکھتے تھے جیسے مسلمان خدا کو۔ وہ دنیا کے پیچھے ایمان کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ خدا کا خیال تک دل میں نہ لاتے تھے۔ دنیا کی عزت و مال کو سب مرتبوں کا منتہا اور اعلیٰ سمجھتے تھے۔

۱۶۵ تا ۱۶۷- اور اگر مشرکوں کو قیامت کا حال معلوم ہوتا اور اس پر یقین ہوتا کہ جس دن عذاب دیکھیں گے کہ قدرت اور قوت اور زور سب خدا ہی کا ہوگا اور کسی کی یعنی بتوں وغیرہ کی کچھ نہ چلے گی اور اس دن خدا کا عذاب سخت ہو

اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

(اور لیڈر) اپنے پیروؤں (تابع داروں) سے بیزار ہوں گے اور عذاب (سامنے) دیکھیں گے اور ان کے (دنیا کے) سب تعلقات

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ

(اور رشتے) کٹ جائیں گے ○ اور ان کی پیروی کرنے والے کہیں گے کہ کاش! ہمیں دنیا میں لوٹ کر جانا نصیب ہوتا تو ہم ان

كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ

(پیشواؤں) سے اسی طرح بیزار ہوتے جیسے کہ وہ آج ہم سے بیزار ہوئے (لیکن یہ سب باتیں اس وقت بیکار ہوں گی) اللہ تعالیٰ انہیں

وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ

ان کے اعمال یونہی ان پر حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نہ نکل سکیں گے ○ اے لوگو! جو کچھ زمین میں حلال

حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

اور پاکیزہ چیزیں ہیں کھاؤ اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو (یعنی اس کے دوسے سے حلال کو حرام نہ سمجھو) بے شک وہ

مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى

تمہارا کھلا دشمن ہے ○ بے شک وہ تو تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دے گا (وسوسے ڈالے گا) اور اس بات کا (حکم دے گا)

گا تو دنیا میں وہ ایمان ضرور قبول کر لیتے مگر وہ کیا کریں ان کو تو یقین ہی نہیں آتا۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ اس دن ان کے گرو گھنٹال جھوٹے سردار اور راہنما اپنے چیلوں سے بیزار ہوں گے اور سب کے سب خدا کا عذاب روبرو دیکھیں گے اور آپس کے عہد و پیمان اور دنیا کی محبتیں اور سب رشتے ٹوٹ جائیں گے۔ ان کے چیلوں مریدوں کے دلوں میں حسرت وارمان ہوگا کہ اے کاش! ہم پھر دنیا میں جائیں اور وہاں اپنے گروؤں اور سرداروں کے منہ پر تھوکیں اور ان سے بیزار ہوں جیسے یہ وقت پر ہمیں چھوڑ گئے آخرت میں ہمارا ساتھ نہ دیا مگر اس وقت یہ حسرت کچھ کام نہ دے گی' اپنے اعمال دیکھ دیکھ کر خون جگر پئیں گے۔ کوئی کسی کو آگ سے نہ نکال سکے گا نہ کوئی مدد کر سکے گا۔

۱۶۸تا۱۷۰- عرب کے بعض لوگوں نے اپنے اوپر اپنے خیالات سے کچھ چیزیں حرام کر لی تھیں۔ بعضوں نے بتوں کے نام پر چھوڑ کر اپنے اوپر حرام کر لی تھیں کسی نے کھیتی کسی نے جانور۔ اس بارے میں فرمایا کہ اے مکہ کے آدمیو! زمین کی چیزیں جو تم پر حلال ہیں اور پاک ہیں جیسے کھیتی اور جانور ان کو مزے سے کھاؤ۔ شیطان کے وسوسوں کا اتباع نہ کرو' وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے' کوئی دشمن کا کہا مانتا ہے جو تم مانتے ہو' وہ تمہیں برے کاموں اور خراب باتوں کا حکم دیتا ہے۔ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم خدا پر جھوٹا بہتان باندھو' بے علموں اور جاہلوں کی سی باتیں کرو۔ جب ان سے کوئی کہتا ہے کہ یہ چیزیں حلال ہیں تم وہ حکم مانو جو خدا نے اتارا ہے تو کہتے ہیں: ہم تو اسی راستہ پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا یہ بات کیسے

اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں O اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے (احکام)

قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ

پر چلو تو وہ کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا (کیا وہ اپنے باپ دادا ہی کی پیروی کریں گے)

لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اگرچہ ان کے باپ دادا میں نہ کچھ عقل ہو اور نہ وہ سیدھی راہ پر ہوں O اور کافروں کی کہاوت اس شخص کی سی ہے

كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ

جو ایسی شے کو پکارتا ہے کہ جو چیخ و پکار کے سوا کچھ نہیں سنتی (جیسے جانور) وہ بہرے گونگے اندھے بن گئے

عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ

ہیں تو وہ کچھ نہ سمجھیں گے O اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی پاکیزہ (اور ستھری) چیزیں کھاؤ

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا

اور اللہ تعالیٰ کا احسان مانو (اس کا شکر کرو) اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو O اس نے تو تم پر (صرف) مردار اور (بہتا ہوا)

مان لیں۔ ہائے افسوس کہ وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ان کے باپ دادا تو بے عقل اور بے وقوف تھے' ان پر کوئی پیغمبر نہ آیا تھا۔ پھر یہ ان کا کیونکر اتباع کرتے ہیں' یا یہ کہ ان سے سوال ہے کہ کیا اگر ان کے باپ دادا بے عقل جاہل اور گمراہ ہوں تو بھی یہ ان کا اتباع کریں گے۔ نہیں حاشا نہیں۔ یہ نہ چاہیے۔ اچھی بات اگرچہ نئی ہو کرنا چاہیے اور بری بات اگرچہ پرانی چلی آ رہی ہو چھوڑنا چاہیے۔

۱۷۱- پھر کافروں کی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مثل بیان فرمائی کہ کافر مثل جانور کے ہیں اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مثل مالک کے ہیں کہ جیسے مالک اپنے بیل' بکریوں' اونٹوں کو چراتا ہے ان سے کھانے پینے کو کہتا ہے مگر وہ سوائے ایک آواز کے اور کچھ نہیں سنتے' اس آواز کا مطلب نہیں سمجھتے اسی طرح یہ کافر ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے نفع کی بات بتلاتے ہیں مگر وہ غور نہیں کرتے جیسے کوئی گونگا ہوتا ہے کہ حق کی بات بولتے ہی نہیں اور بہرا ہوتا ہے کہ حق بات سنتے ہی نہیں یا اندھا ہوتا ہے کہ سیدھا راستہ دیکھتے ہی نہیں۔ بالکل اونٹ' گائے' بھیڑ' بکریوں کی طرح بے وقوف بن گئے ہیں نہ خدا کا حکم مانیں نہ پیغمبر کا کہا مانیں۔

۱۷۲- پھر جانور اور کھیتی کی حالت بیان کی' فرمایا کہ اے مسلمانو! خدا نے جو تم کو چیزیں عطا کی ہیں اور وہ پاک ہیں ان کو بے دھڑک کھاؤ اور خدا کا شکر بجا لاؤ کہ تم اس کی عبادت کرتے ہو اس کا کہا مانتے ہو' یا یہ معنی ہوں کہ اگر کافر

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ

خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے حرام کیے ہیں' پھر جو کوئی ناچار و مجبور ہو(جان جانے

لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کا خطرہ ہو) ایسا نہ ہو کہ خواہش سے کھائے اور نہ ضرورت سے زائد کھائے تو اس پر(جان بچانے کی مقدار ان حرام چیزوں کے کھانے پر)

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ

کچھ گناہ نہیں' بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' مہربان ہے O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب (کے احکام) چھپاتے ہیں

وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا

اور اس کے بدلے دنیا کی ذلیل قیمت لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں صرف آگ ہی بھرتے ہیں اور قیامت

ان کے حرام سمجھنے میں خدا ہی کی پرستش کا خیال کرتے ہیں تو یہ بھی غلط ہے کہ خدا تو حلال کرتا ہے تو خدا کی عبادت ان کا حلال سمجھنا ہے نہ کہ حرام۔

۱۷۳- پھر حرام چیزوں کا ذکر کیا کہ خدا نے تم پر مردار جانور حرام کیے جو ذبح ہو سکتے ہیں اور بے ذبح مر گئے۔ اس شق میں مچھلی اور ٹڈی شامل نہیں کہ وہ بے ذبح ہی حلال ہیں اور بہتا ہوا خون حرام ہے اور سور کا گوشت اور اس کے بال ہڈیاں وغیرہ سب اجزاء حرام و نجس ہیں ان کا کھانا اور کسی چیز میں ان کا استعمال کرنا حرام' اس کے بالوں کا برش بنانا حرام ہے۔ اور وہ جانور جو بتوں کے نام پر ذبح ہوا ہو' خدا کے نام کے بدلے وقتِ ذبح بتوں کا نام لیا ہو۔ پس جس کو ہلاک ہونے کا خطرہ ہو سوائے ان کے اور کوئی حلال غذا اس کو نہ مل سکے ایسے شخص کے لیے وہ حرام حلال کیا گیا۔ بشرطیکہ باغی یعنی ٹھگ اور بادشاہ کے مقابل لڑنے والا اور عادی یعنی حد سے زیادہ اناپ شناپ بے ضرورت کھانے والا نہ ہو یعنی حلال سمجھ کر بھوک سے زائد مزے میں آ کر نہ کھا جائے۔ جو بقدرِ ضرورت کھائے گا زائد نہ کھائے گا اور دوسری دفعہ کھانے کے لیے نہ چھوڑے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے کہ قوت سے زائد کھانا پیٹ تک بخش دے گا۔ رحمت والا ہے کہ جان بچانے کے لیے مردار وغیرہ ضرورت کے وقت حلال کر دیئے۔

ف: ''وما اھل بہ لغیر اللہ'' ترجمہ: یعنی تم پر مردار اور بہتا ہوا خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بت وغیرہ کا نام پکارا جائے وہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ اس آیت کا شانِ نزول جانوروں کے بارے میں ہے۔ لہٰذا اگر کسی جانور کو ذبح سے پہلے کسی کے ایصال ثواب کی نیت سے نامزد کر دیا جائے جیسے گیارھویں شریف کا بکرا وغیرہ یا عقیقے کا جانور یا قربانی کا جانور وغیرہ کہ وہ کسی نہ کسی کے نام سے پکارا جاتا ہے اگر اس کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ لیا جائے تو وہ حلال ہوگا اور اس آیت کے تحت میں داخل نہیں۔

ف: بعض لوگوں نے ''اھل'' کا لغوی ترجمہ ''پکارا گیا'' کر کے جانور وغیرہ اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء جو ایصال ثواب کی غرض سے کسی بزرگ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں جیسے داتا صاحب اور خواجہ صاحب کا ختم وغیرہ اور ان کو نذر و نیاز

النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے (رحمت سے) کلام فرمائے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک فرمائے گا اور ان کے لیے درد ناک

اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ

عذاب ہے O یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس قدر انہیں

بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ

آگ پر صبر اور برداشت ہے O یہ (عذاب) اس لیے (ہو گا) کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری

بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع ۲۱ ۹ ۵

اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے وہ ضرور پرلے درجے کے جھگڑالو ہیں O

دینا ادب کے طور پر کہا جاتا ہے۔ یہ نذر شرعی نہیں ہے ان کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ منشاء قرآن کے خلاف تفسیر بالرائے ہے اور غلط ہے' اس آیت کا ترجمہ و تفسیر تفسیر خازن و مدارک و جلالین واحمدی و بیضاوی وصاوی و تفسیر کبیر و فتح الخبیر وغیرہ تمام تفاسیر میں اسی طرح لکھا ہے کہ اگر کسی جانور پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام پکارا جائے تو وہ حرام ہوگا چونکہ کفار بتوں کا نام لے کر ذبح کرتے تھے اور مردہ جانور اور بہتا ہوا خون اور ان سب کو حلال سمجھتے تھے' اللہ تعالیٰ نے ان کو حرام قرار دیا۔ ایصال ثواب کے لیے تو خود حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کنویں کو سعد کی ماں کی طرف منسوب فرمایا اور فرمایا: ''ھذا لام سعد'' یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی ان کو اس کا ثواب ملے گا' اس سے ظاہر ہے کہ صرف کسی کا نام ایصال ثواب کے لیے لیا جائے تو وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی۔ جس طرح حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قربانی کا دنبہ ذبح کرنے سے پہلے اپنا نام پکارا اور فرمایا: ''ھذہ منی '' یہ میری طرف سے ہے پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح فرمایا' اس سے ثابت ہوا کہ کوئی چیز کسی غیر اللہ کے نام کے ساتھ نسبت کر دینے سے حرام نہیں ہوتی جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے ان کی رائے غلط ہے۔ تفسیر احمدی شیخ احمد عرف ملا جیون استاذ عالمگیر بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جو گائے وغیرہ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز ان کو ایصال ثواب کی نیت سے ذبح کی جاتی ہے وہ حلال وطیب ہے جبکہ ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جائے۔

۱۷۴ تا ۱۷۶۔ جو یہودی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وصفت کو جو ہم نے توریت میں اتاری ہے چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے کم درجہ کے لوگوں سے کچھ دنیا کے تھوڑے دام کما لیتے ہیں یعنی حیی بن اخطب اور جدی بن اخطب اور کعب بن اشرف وغیرہ یہودی' تو یہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں یعنی حرام کھاتے ہیں۔ یا یہ مطلب کہ قیامت میں ان کے شکموں میں آگ بھر جائے گی۔ خدا ان سے اچھی طرح بات بھی نہ کرے گا نہ قیامت میں ان کو گناہوں سے پاک کرے گا' ان کو ایسا سخت عذاب ہوگا جو ان کے دل کی خبر لے گا۔ انہوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی خرید لی اور مغفرت چھوڑ کر عذاب مول لیا یعنی اسلام ترک کیا اور یہودی بنے رہے۔ مغفرت سے مراد اسلام' عذاب سے مراد یہودیت ہے' یا یہ کہ ایسی چیز جس سے مستحق مغفرت ہو چھوڑ دی اور جس سے مستحق عذاب ہوئے اختیار کی پس ان

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ

اصل میں یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کو کر لو (جب تک کہ عقائد درست نہ ہوں) ہاں اصل نیکی یہ ہے

الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَ

کہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور

النَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا (عزیز) مال رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں کو اور

الْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَ

غلاموں (یا قرض داروں) کی گردنیں چھڑانے میں دے اور نماز قائم رکھے

اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

اور زکوٰۃ ادا کرے اور اپنا قول وقرار پورا کرنے والے جب کسی سے قول قرار (عہد و پیمان) کریں

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ

اور مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے یہی وہ

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لوگ ہیں جنہوں نے اپنی سچی بات کہی اور یہی پرہیز گار ہیں ○ اے ایمان والو! جو ناحق

لوگوں کو آگ کے عذاب پر کتنا صبر ہے' کیسے بے دھڑک عذاب کو اختیار کرتے ہیں' یا یہ کہ دوزخیوں کے کام کس بے باکی سے کرتے ہیں۔ یہ عذاب اس سبب سے ہوگا کہ خدا نے جو کتاب اتاری یعنی قرآن اس کو انہوں نے نہ مانا اور جنہوں نے توریت کے خلاف کیا یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو ثناء وصفت لکھی تھی اس کو سچ نہ جانا وہ بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۷۷- فقط کعبہ کو یا بیت المقدس کو منہ کر لینے میں ہی اچھائی منحصر نہیں یا بر سے مراد ایمان ہو یعنی فقط ان چیزوں کی طرف منہ کر لینے سے ہی ایمان حاصل نہیں ہو جاتا بلکہ ایمان تو اس کا ہے جو خدا پر ایمان لائے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی تصدیق کرے' سب فرشتوں اور سب نبیوں کو مانے' سب الہامی کتابوں کو سچ جانے۔ یہ چیزیں ایمان کا رکن ہیں۔ پھر ان کے بعد واجبات جن سے ایمان کامل ہوتا ہے ادا کرے یعنی قرابت والوں اور مسلمانوں کے یتیم بچوں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں اور مہمانوں کو اور بھیک مانگنے والوں کو اور بے کس غلاموں کو جو مکاتب ہیں اور قرض داروں کو اور غازیوں کو جو جہاد میں جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں ان کو مال دیں اور خدا کا ہر وقت خیال کریں۔ مال کی محبت چھوڑیں۔

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ

مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ تم پر فرض ہے' آزاد کے بدلے آزاد (سے) اور غلام کے بدلے غلام (سے)

الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ

اور عورت کے بدلے عورت (سے) بدلہ (لیا جائے)' پھر جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہو تو بھلائی

شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ

سے تقاضا کرنا چاہیے (اور ادا کرنے والے کو) اچھی طرح ادا کرنا چاہیے' یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر اس کی رحمت

تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

ہے' پھر جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے گا (یعنی فدیہ قبول کر کے پھر اسے قتل کرے گا) اس کے لیے دردناک عذاب ہے ○ اور اے

اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

عقل مندو! خون کا بدلہ لینے میں تمہارے لیے بڑی زندگی ہے تاکہ تم (قتل سے) بچو (کیونکہ بدلہ لیے جانے کے ڈر کی وجہ سے لوگ قتل کرنے سے باز رہیں گے) ○

پھر اس کے بعد ہر شخص شریعت کے دیگر احکام بجا لائے' اس کی یاد سے غافل نہ ہو کہ پنج وقتہ نماز ادا کرے' زکوٰۃ صدقہ وغیرہ دے' خدا کے سب عہد وعدے اور بندوں کے عہد وعدے وفا کرے اور خوف اور مصیبت وشدت اور امراض و درد و قحط و بھوک اور ہنگامۂ کارزارِ جہاد میں جوانمردی کو کام میں لائے' صبر کرے تو یہ لوگ سچے مسلمان ہیں اور یہ ہی تقویٰ والے ہیں۔ ''لکن البر من امن'' میں ''البر'' کی خبر ''من امن'' نہیں ہوسکتی اس سبب سے یا تو من امن سے قبل مضاف محذوف مانا جائے یعنی ''لکن الایمان اقرار من امن بالبر'' سے مراد فاعل ہو یعنی ''لکن البر من امن'' الخ۔ اس آیت میں پہلے ارکان نماز کا ذکر ہے' پھر مکملات ایمان کا' پھر شرائع واحکام کا۔ یعنی فرضی احکام واعمال کا جن سے ایمان مکمل اور مضبوط ہوتا ہے۔

۱۷۸ تا ۱۷۹۔ عرب کے دو قبیلوں میں لڑائی ہوئی' ایک قبیلہ جو اپنے آپ کو زیادہ شریف (عزت والا) سمجھتا تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ ہم اپنے غلام کے بدلے تمہارے آزاد کو قتل کریں گے اور عورتوں کے بدلے تمہارے مردوں کو اور ایک کے بدلے دو یا زائد کو۔ تب یہ آیت اتری کہ اے مسلمانو! مردوں میں تم پر قصاص واجب کر دیا گیا ہے۔ آزاد' آزاد کے بدلے مارا جائے گا اور غلام' غلام کے بدلے اور عورت' عورت کے بدلے اگر انہوں نے قصداً مار ڈالا ہوگا۔ اس آیت سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ آزاد غلام کے بدلے نہ مارا جائے گا۔ مگر یہ آیت ''النفس بالنفس'' سے جو اس کے بعد اتری ہے منسوخ ہے۔ اب اگر آزاد غلام کو مارے گا تو قتل کیا جائے گا۔ پس جس قاتل کو مقتول جان کے بدلے اس کے وارث قتل نہ کریں بلکہ جان کے بدلے پیسے لینے پر راضی ہو جائیں اور اپنا حق یعنی قاتل کو قتل کرنا چھوڑ دیں تو ان کے وارثوں کو چاہیے کہ اپنا حق دیت خون کا بدلہ اس سے بآسانی وصول کریں' پوری دیت تین برس میں لیں یا دو تہائی یا آدھی دو برس میں لیں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ

(اے مسلمانو!) تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو اپنے

لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْ

ماں باپ کے لیے اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے دستور شرعی کے موافق وصیت کر جائے' یہ پرہیز گاروں پر واجب ہے ۞ تو جو کوئی

بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ

وصیت کو سن سنا کر (اپنی طرف سے) بدل دے تو اس کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے' بے شک

اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا

اللہ تعالیٰ سب سنتا (اور) جانتا ہے ۞ پھر جس کسی کو یہ اندیشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا

فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ يَا أَيُّهَا ع ۲۲ ۶

گناہ کیا ہے تو اس نے ان کے درمیان صلح کرا دی تو اس پر کوئی گناہ نہیں' بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' مہربان ہے ۞ اے

ایک تہائی ایک سال میں لیں اور قاتل کو چاہیے کہ سیدھی طرح ان وارثوں کو دے دے بہت سا تقاضا نہ کرائے۔ دیر نہ لگائے۔ یہ دیت اور معافی خدا کی طرف سے تخفیف و آسانی ہے اور قاتل کے حق میں رحمت ہے۔ پس اگر کوئی بعد دیت وصول کرنے کے قاتل کو قتل کر ڈالے گا تو اس کو سخت عذاب ہوگا' نہ اس کو معافی ہوگی نہ دیت لی جائے گی بلکہ اس کو قتل کیا جائے گا۔ اے عقل مندو! قصاص کا حکم بھی تمہارے حق میں ایک قسم کی زندگی ہے کہ تم اس کے ڈر سے آپس میں ناحق قتل و قتال نہ کرو گے۔

۱۸۰ تا ۱۸۲۔ اے مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور مال دار ہو تو اس پر واجب ہے کہ ماں باپ اور دوسرے قرابت داروں کے لیے وصیت کر جائے۔ عدل و انصاف سے یعنی ماں' باپ کو زائد۔ پس اگر کوئی وصیت کر جائے اور بعد والے سن کر پھر اس میں کوئی تغیر و تبدل کر دیں تو گناہ میت پر نہ ہوگا بلکہ بدلنے والوں پر ہوگا۔ اگر ٹھیک وصیت کی ہے یا غلط کی ہے تو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے اور مردہ کی وصیت بھی سنتا ہے اور بعد والوں کے تغیر و تبدل بھی جانتا ہے۔ جب یہ آیت اتری تو اگر کوئی خلاف انصاف بھی وصیت کرتا تو بھی اس کی وصیت اس کے وارث جاری کرتے تھے۔ اس لیے دوسری آیت نازل ہوئی کہ اگر کسی کو وصیت کرنے والے یعنی میت کی خطا سہواً یا عمداً ثابت ہو۔ یعنی کسی کو تہائی سے زائد کی مثلاً وصیت کی ہو اور وہ صلح کرا دے یعنی وارثوں اور جس کے لیے وصیت کی ہے ان دونوں میں یعنی زیادتی چھوڑ کر ایک تہائی پر قصہ طے کرا دے تو اس خلاف میں کوئی گناہ نہیں' اگرچہ مردے نے غلطی کی مگر خدا اس کو بخشنے والا ہے یا یہ کہ غفور اور رحیم موصی سے متعلق ہوں کہ اس نے جو وصیت کی خلاف شرع (غلط) کی ثلث کی طرف یا جو لائق تھا اس کی طرف پھیر دیا تو اللہ تعالیٰ غفور ہے' اس سے مواخذہ نہ کرے گا کہ اس نے اس امر کی اجازت دی۔ یہ وصیت میراث کے حصے مقرر ہونے سے پہلے واجب تھی اب منسوخ ہوگئی۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

ایمان والو! تم پر چند گنتی کے دنوں میں روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے اگلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

تمہیں پرہیز گاری ملے O پھر جو کوئی تم میں سے (ایسا) بیمار ہو (کہ روزے نہ رکھ سکتا ہو) یا سفر میں ہو تو (جتنے روزے قضاء ہوئے

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ

ہوں اتنے ہی روزے ان کی بجائے) اور دنوں میں رکھ لے اور ایسے بوڑھے جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو (اور نہ آئندہ طاقت کی امید ہو) تو

يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ

وہ (ہر روزے کے بدلے) ایک مسکین کو (دونوں وقت کا) کھانا دیں' پھر جو (اپنی طرف سے) نیکی زیادہ کرے گا تو اس کے لیے

لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ

بہتر ہوگا اور روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے' اگر تم جانو (کہ رمضان میں روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے) O رمضان کا مہینہ

۱۸۳ تا ۱۸۴- اے مسلمانو! تم پر روزہ فرض ہے جیسے اگلی امتوں پر فرض تھا۔ یہ مشابہت یا تو عدد میں ہے کہ جتنے دنوں کا ان پر فرض تھا اتنا ہی تم پر ہے۔ یا یہ کہ جیسے ان پر کھانا پینا' جماع کرنا عشاء کے بعد ہی حرام ہو جاتا ویسا ہی تم پر ہے یا جیسے قبل عشاء سونا ان پر حرام تھا یونہی تم پر ہے تاکہ تم بھی انہی کی طرح ان باتوں سے بچو۔ یہ روزے فرض چند دن ہیں یعنی تیس دن یا انتیس دن' اول یہ باتیں حرام تھیں پھر ''احل لکم لیلة الصیام الرفث '' اور ''کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض'' جب یہ آیات اتریں تو یہ سب باتیں حلال ہوگئیں ''ایا م معدودات '' کتب سے متعلق ہے آیت میں تقدیم وتاخیر ہے۔ مطلب یوں ہے ''کتب علیکم الصیام ایاما معدودات کما کتب علی الذین من قبلکم '' الخ ''فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر '' الخ روزوں کے دنوں میں اگر کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو افطار کرلے اور دوسرے دنوں میں اس کی قضاء کرے ''وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین '' اور جو امیر ہیں وہ اگرچہ روزہ کی طاقت رکھتے ہوں پھر روزہ نہ رکھیں تو ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو دو وقت کھانا کھلائیں پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی ''من شهد منکم الشهر فلیصمه '' سے' دوسرے معنی یہ ہیں کہ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں روزہ کی نہیں رکھتے جیسے کمزور بوڑھے مرد' عورت تو وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو نصف صاع گندم یعنی سوا دو سیر گندم دیں۔ ''یطیقونه'' کی ضمیر فدیہ کی طرف راجع ہوگی۔ ''فمن تطوع خیرا فهو خیر له '' اور جو نصف صاع یعنی سوا دو سیر سے زائد صدقہ کرے تو وہ زائد بہتر ہے اس کو ثواب زیادہ ملے گا۔ ''وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون '' اور باوجود بے طاقتی بھی روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تم سمجھو کہ رمضان المبارک کی سی برکت دوسرے دنوں میں حاصل نہیں ہوسکتی۔

۱۸۵- رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اترا یعنی جبرائیل علیہ السلام اسی مہینہ میں سارا قرآن لوحِ محفوظ

الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی

وہ ہے جس میں قرآن پاک اتارا گیا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی کی کھلی ہوئی آیتیں اور حق و باطل میں

وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا

خوب فرق کرنے والا ہے تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ (رمضان کا) پائے تو ضرور اس کے (پورے) روزے رکھے اور جو کوئی (ایسا) بیمار ہو (کہ

اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا

روزے نہ رکھ سکے) یا سفر میں ہو تو اتنے ہی روزے اور دنوں میں رکھ لے اللہ تعالیٰ تم پر آسانی فرمانا چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور

یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا

اس لیے (تم کو یہ حکم دیا) کہ تم مہینے کی گنتی پوری کرو اور اس نعمت پر کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت کی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو (اور یہ حکم

هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ

اس لیے دیا) تاکہ تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو ○ اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت

قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا

کریں تو (ان سے فرمائیں کہ) بے شک میں ان کے نزدیک ہوں پکارنے والے کی دعا قبول فرماتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے تو ان

سے آسمان دنیا پر لائے اور دوسرے فرشتوں کو لکھایا پھر وقتاً فوقتاً بقدر حاجت کبھی آیت کبھی دو آیتیں کبھی پوری سورت لاتے رہے وہ قرآن جو مخلوق کو گمراہی سے بچا کر ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے اور ہدایت کی کھلی کھلی نشانیاں پیش کرتا ہے حلال و حرام میں فرق کرتا ہے احکام اور حدود سکھاتا ہے شبہات اور شکوں سے نکالتا ہے جو اس مبارک ماہ میں آسانی سے روزہ نہ رکھ سکے یعنی اگر کوئی بیمار ہو تو پھر قضاء کرے۔ خدا آسانی کا ارادہ فرماتا ہے کہ افطار کی رخصت دیتا ہے یا آسانی سے مراد خود افطار ہے۔ یعنی ان حالتوں میں خدا کو افطار ہی پسند ہے مشکل پسند نہیں یہ روزہ رکھنا ہے اور اپنے اوپر مشکل اٹھانا پسند نہیں کرتا۔ روزے جو قضاء کرو گن لو کہ پھر بعد میں اتنے ہی پورے کر سکو اور اللہ کی تکبیر کہو اس کی عظمت بجالاؤ کہ اس نے کیسے اچھے دین کی ہدایت کی اور اس کا شکر ادا کرو۔

۱۸۶- بعض اہل کتاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ ہم سے قریب ہے یا بعید اگر قریب ہو تو اسے آہستہ پکاریں اگر بعید ہو تو چلا چلا کر پکاریں؟ تب یہ آیت اتری کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب یہ لوگ میرا قریب یا بعید ہونا دریافت کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں ان سے بہت قریب ہوں جو دعا مانگتا ہے قبول کرتا ہوں ان کو چاہیے کہ میرا حکم قبول کریں میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں ایمان لائیں پھر دعا مانگیں تاکہ وہ ہدایت والے ہو جائیں اور ان کی دعا قبول ہو۔

لِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۶﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ

(بندوں) کو بھی چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھے راستے پر آ جائیں O (اے لوگو!) روزے کی راتوں میں

نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ

اپنی بیویوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا (اور) وہ تمہارے لباس (اور پردہ) ہیں اور تم ان کے لباس (اور پردہ ہو) اللہ تعالیٰ

أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ

کو (ازل سے) معلوم تھا کہ تم خود اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہیں معاف فرمایا

فَالْـَٔانَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

لہٰذا اب تم ان سے صحبت کر سکتے ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں (اولاد) لکھی ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو

حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

یہاں تک کہ صبح کی سفیدی کا ڈورا رات کی سیاہی کے ڈورے سے تمہارے لیے ظاہر ہو جائے (یعنی صبح صادق ہو جائے) پھر

الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ

صبح سے رات آنے تک روزے پورے کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو اپنی عورتوں سے صحبت نہ کرو

۱۸۷- اوّل اوّل جب روزہ فرض ہوا تھا تو عشاء کے بعد جماع، کھانا پینا حرام کیا گیا۔ عشاء کے قبل سونا ممنوع ہوا اور یہ ٹھہرا کہ جو قبل عشاء سو جائے بغیر روزہ افطار کیے تو پھر وہ اگلے روز یعنی دوسرے دن افطار کرے۔ رات میں کچھ نہ کھائے پیے نہ جماع کرے یہ سب باتیں حرام ہیں۔ اتفاقاً حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے غلطی سرزد ہوئی۔ رات کو جماع کر لیا۔ صرمہ بن مالک بن عدی بے کھائے سو گئے، دو دن کا فاقہ تھا، نوبت بہ غشی پہنچی تب یہ آیت اتری اور رات بھر کھانا پینا و جماع بیوی سے حلال کیا گیا۔ یعنی اے مسلمانو! روزوں کی راتوں میں تمہارے لیے جماع حلال کیا گیا۔ عورتیں تمہارا اوڑھنا بچھونا ہیں تم ان کے یعنی جیسے آدمی ان سے آرام پاتا ہے ایسے ہی مرد عورتوں سے اور عورت مردوں سے کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے باعث تسکین ہیں۔ تم اپنی جانوں کے ساتھ چوری کرنے والے تھے۔ اسے اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ خیر اب تمہاری توبہ قبول کی۔ خیانت سے درگزر کی اور تم کو معاف کیا، اب تم ان سے صحبت کر سکتے ہو اور جو اولاد تمہاری تقدیر میں ہے اس کی تلاش کرو اور کھاؤ اور پیو جب تک دن کی سفیدی رات کی تاریکی سے جدا نہ ہو جائے یعنی طلوع صبح صادق تک پھر شام تک روزہ پورا کرو۔ رات کی تاریکی کو خیط اسود یعنی سیاہ ڈورا اور دن کی روشنی کو خیط ابیض یعنی سفید ڈورے سے تشبیہ دی۔

۱۸۷- چند صحابہ مثل حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما حالتِ اعتکاف میں گھر چلے جاتے اور جماع کر کے نہا

عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ

یہ اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں تو ان کے قریب (بھی) نہ جاؤ' اللہ تعالیٰ لوگوں

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا

سے اپنی آیتیں یوں ہی بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیز گار ہو جائیں ○ اور (اے لوگو!) آپس میں ایک دوسرے کا

اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا

مال ناحق (رشوت' سود' دھوکے وغیرہ کے ذریعے) نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ

ع ۲۳ / ۶ فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع

کہ تم لوگوں کا کچھ مال (حکام کو رشوت دے کر جان بوجھ کر) ناجائز طور پر کھاؤ ○

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ

(اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)!) لوگ آپ سے چاند کے (گھٹنے بڑھنے کے) متعلق پوچھتے ہیں' آپ فرمایئے: وہ لوگوں کے لیے (وقت

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ

پہچاننے کی) علامتیں ہیں اور حج کے لیے بھی اور یہ کچھ نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پیچھے سے (چھت توڑ کر) آؤ ہاں نیکی تو

مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

پرہیز گاری ہے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ

دھوکر پھر چلے آتے ان کو منع کیا کہ جماع نہ کرو جب تک تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہوا کرو۔ نہ رات میں نہ دن میں' یہ خدا نے حدیں مقرر کردی ہیں ان کے نزدیک بھی نہ جاؤ۔ اعتکاف کے بعد جو چاہو کرو' دیکھو خدا کیسی کیسی امر و نہی لوگوں کو سکھاتا ہے تاکہ لوگ خدا کی نافرمانی سے بچیں۔

۱۸۸۔ اے مسلمانو! لوگوں کے مال حرام طور نہ لو' ظلم سے یا چوری سے یا غصب سے یا جھوٹی قسم کھا کر اور حاکموں کو رشوت دے کر مت بہکاؤ کہ لوگوں کے مال تم کو ناجائز طریقہ سے مل جائیں یا جھوٹی قسم کھالو باوجود اس علم کے کہ یہ مال پرایا ہے۔ امرؤالقیس نے اس قسم کا دعویٰ کیا تھا جب یہ آیت اتری اس نے اقرار کرلیا اور تسلیم کرلیا کہ میں نے جھوٹی قسم کھائی تھی اور حق حق دار کو مل گیا۔

۱۸۹۔ معاذ بن جبل نے پوچھا: چاند گھٹتا بڑھتا کیوں ہے؟ ارشاد ہوا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیجئے کہ یہ اللہ نے وقتوں کی نشانیاں بنا دی ہیں کہ وقت مقرر ہیں۔ قرضوں کی مدتیں' عورتوں کی عدتیں' روزے' افطار'

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ

فلاح پاؤ O اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو

وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ

(یعنی معاہدے کے خلاف نہ کرو) بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا O اور (جنگ کے اعلان کے بعد)

حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ

کافروں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا تم بھی ان کو (مار کر) نکال دو اور (ان کا)

الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

فتنہ فساد تو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے اس

الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ

وقت تک نہ لڑو' جب تک وہ تم سے نہ لڑیں' پس اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی انہیں قتل کرو' کافروں کی یہی

جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾

سزا ہے O پھر اگر وہ (جنگ سے) باز آ جائیں (ایمان لے آئیں یا صلح کر لیں) تو (تم بھی ہاتھ روک لو) بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے O

حج وغیرہ سب اسی پر موقوف ہیں۔

۱۸۹- جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ حالت احرام میں گھروں میں دروازوں سے نہ گھستے' کوئی چھت پر سے آتا کوئی پیچھے سے' جب اسلام آیا تو بعض اصحاب نے جو کہ قبیلہ کنانہ اور خزاعہ سے تھے یہ کرنا چاہا۔ تب یہ اترا کہ پیچھے سے گھر میں گھسنا یہ کوئی تقویٰ اور عبادت نہیں فضول بات ہے۔ نیکی تو خدا کے نزدیک گناہ سے بچنا ہے۔ سو حالتِ احرام میں شکار وغیرہ سے بچو اور گھروں میں دروازوں ہی سے داخل ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تم کو فلاح دو جہاں حاصل ہو۔

۱۹۰ تا ۱۹۳- اور جو کافر تمہیں ماریں تم بھی انہیں مارو۔ ہاں اپنی طرف سے ابتداء نہ کرو' اللہ تعالیٰ انہیں پسند نہیں کرتا جو اپنی طرف سے شروع کرتے ہیں۔ اگر وہ مارنا شروع کریں تو تم بھی برابر مارو۔ حل و حرم کا کچھ خیال نہ کرو جہاں پاؤ ان کو بے دریغ قتل کرو۔ جیسے انہوں نے تمہیں مکہ معظمہ سے نکالا تھا تم بھی انہیں نکال دو۔ کافروں کا فتنہ یعنی شرک اور بت پرستی تو حرم میں کافروں کے قتل کرنے سے کہیں زائد گناہ ہے۔ ہاں حرم کے پاس ان کو قتل کرنے کی ابتداء مت کرو اور اگر وہ ماریں تو مجبوراً تم بھی مارو اور کافروں کی سزا قتل ہی ہے پس اگر وہ کفر و شرک سے توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے جو توبہ کر کے مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے اور اس پر رحمت اتارتا ہے اور اگر وہ ابتداء کریں تو خواہ حل ہو خواہ حرم ہو یہاں تک ان سے لڑو کہ فتنہ یعنی کفر و شرک مٹ جائے اور حرم میں اللہ تعالیٰ ہی کا دین اور عبادت رہ جائے

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ

اوران سے برابر لڑتے رہو یہاں تک کہ (کفر وشرک اور قتل وغارت کا) کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کا دین قائم رہے (اور اسی

انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

کی پوجا ہو) پھر اگر وہ (کفر وغیرہ سے) باز آجائیں تو پھر سوائے ظالموں کے کسی پر کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیے ○ محرم کے مہینے

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

کے بدلے محرم مہینہ ہے اور ادب کے بدلے ادب ہے، پھر جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو

فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

جتنی اس نے تم پر کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ

اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور

لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور نیکی کرتے رہو بے شک نیکی کرنے والے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ

اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں ○ اور (جب احرام باندھو تو) حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو

مع۔ عند المتقدمین ۱۲

پس اگر وہ حرم میں قتل سے ہاتھ روک لیں تو تمہیں بھی قتل کرنے کا حق نہیں۔ مگر جو پھر ابتداء کرے تو تم بھی اس کو قتل کرو اور کفر وشرک مٹانے کی کوشش کرو۔

۱۹۴ تا ۱۹۵۔ کافروں نے تمہیں اگلے سال شہر حرام میں ہی مکہ معظمہ آنے سے روکا تھا۔ سو اس کے بدلے تم اس سال جاتے رہو پس ایک ماہِ حرام دوسرے ماہِ حرام کا بدلہ ہوگیا۔ اب اگر تم پر کوئی ظلم کرے یعنی حرم میں قتل وغارت کرے تو تم بھی اس کا بدلہ لو مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ ابتداء نہ کرو اور یہ جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے انہیں کی مدد کرے گا اور عمرہ کی قضاء کے لیے خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں آپ ہلاکت میں نہ پڑو۔ یا جہاد میں خرچ کرو اسلحہ وغیرہ خریدو بے خرچ و بے سامان جنگ میں نہ کھڑے ہو اور دشمن کے ہاتھ سے نہ مارے جاؤ۔ یا یہ کہ اللہ کی رحمت سے (مایوس) ناامید نہ ہو ورنہ ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔ خدا کی راہ میں اچھی طرح خرچ کرو اللہ تعالیٰ اچھوں کو دوست رکھتا ہے۔ ابتدائے اسلام میں محترم مہینوں یعنی محرم، رجب، ذیقعد اور ذی الحجہ میں کافروں سے جنگ ممنوع تھی بعد میں یہ حکم منسوخ

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

پھر اگر تم کو (مکے جانے سے) روک دیا جائے تو جو قربانی میسر آئے (اسے کے بھیجو) اور جب قربانی

الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ

اپنے ذبح ہونے کی جگہ (یعنی حرم) میں پہنچ جائے تو اپنے سر منڈوا دؤ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اس کے سر

رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ

میں کوئی تکلیف ہو جائے (جس کی وجہ سے سر منڈانا پڑے) تو وہ اس کا بدلہ روزے رکھ کر یا خیرات یا

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ

قربانی سے ادا کرے پھر جب تم امن و اطمینان سے ہو جاؤ تو جو کوئی حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے تو جو کچھ

لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ

قربانی میسر آئے (اس پر واجب ہے) پھر جسے قربانی کا مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب (اپنے گھر) پلٹ جاؤ

ہو گیا۔ اب جائز ہے یعنی اگر محترم مہینوں میں کفار جنگ کریں تو تم بھی جنگ کرو۔

۱۹۶- جب عمرہ یا حج شروع کرو تو خالصاً للہ اسے انجام تک پہنچاؤ۔ عمرہ طواف کعبہ و سعی سے مکمل ہو جاتا ہے اور حج پورے ارکان مکمل کر لینے پر پورا ہو جاتا ہے۔ پس اگر شروع کرنے کے بعد تم کسی سبب سے رک جاؤ یا بیمار ہو جاؤ یا دشمن روک لے تو احرام سے باہر ہونے کے لیے جو قربانی بھی میسر ہو کسی کے ہاتھ مکہ معظمہ بھیج دو خواہ بکری ہو خواہ گائے خواہ اونٹ اور جب تک قربانی اپنے مقام یعنی مقام منیٰ میں نہ پہنچے جہاں ذبح ہوتی ہے تم احرام باندھے رہو سر نہ منڈواؤ ہاں اگر کوئی بیمار ہو جائے اس مدت تک احرام میں نہ رہ سکتا ہو یا گھر لوٹنا اسے سخت ضروری ہو اور قربانی پہنچنے کا انتظار نہ کر سکتا ہو یا اس کے سر کے بالوں میں جوئیں کاٹتی ہوں تو وہ شخص احرام سے باہر نکل سکتا ہے۔ یہ آیت کعب بن عجرہ کے حق میں اتری کہ ان کے سر میں جوئیں تھیں اور انہوں نے سر منڈا ڈالا تھا۔ الغرض ایسا شخص جو احرام سے باہر نکلے تو اس کا بدلہ دے یا تین روزے رکھے یا مکہ معظمہ کے چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا قربانی کے لیے ایک اور بکری مکہ معظمہ بھیجے اور جب آرام ہو جائے یعنی بیماری جاتی رہے یا دشمن کا کھٹکا نہ رہے تو اگلے سال جو حج یا عمرہ واجب تھا اس کی قضاء کرے پس اگر کوئی شخص تمتع کرے یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرے اور اس کے احرام سے نکل کر دوسرا احرام حج کا باندھے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ تمتع میں بھی ایک بکری یا گائے یا اونٹ کی قربانی واجب ہے اور قِران میں بھی۔ دونوں میں برابر قربانی ہے جو ان تینوں جانوروں میں کچھ نہ کر سکے تو وہ ایام حج میں مسلسل تین روزے رکھے۔ ساتویں آٹھویں اور نویں تاریخ' تیسرا روزہ عرفہ کے دن ہو اور باقی سات روزے بعد میں رکھے خواہ راستے میں خواہ گھر پہنچ کر تاکہ پورے دس ہو جائیں۔ یہ تمتع ان لوگوں کے لیے جائز ہے جو مکہ کے رہنے والے نہیں کیونکہ مکہ والوں کے لیے تمتع کی اجازت نہیں۔ تمتع صرف میقات کے باہر سے آنے والوں کے لیے ہے

عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ

(تو رکھ لو) یہ پورے دس ہوئے یہ (عمرہ سے حج کو ملانے کا حکم) ان لوگوں کے لیے ہے جو مکے کے رہنے والوں نہ ہوں (یعنی جس کے بال بچے مکے

ع ۲۴ ۸ ۸ الْحَرَامِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ اَلْحَجُّ

میں مقیم نہ ہوں) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جانو بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب (نافرمانوں کے لیے) بہت سخت ہے ○ حج کے مہینے معلوم

اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ

(مشہور) ہیں (یعنی شوال ذی القعدہ اور ذی الحجہ) تو جو کوئی ان میں حج کی نیت کرے اور (احرام باندھے) تو حج کے ختم ہونے تک نہ بیویوں سے صحبت کرے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا

(نہ ان کے سامنے صحبت کا تذکرہ کرے) نہ کوئی اور گناہ کرے اور نہ کسی سے جھگڑا کرے اور جو کچھ تم بھلائی کرو گے اس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور توشہ

فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۘ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ

(سفر خرچ) بقدر ضرورت ساتھ لے لو بے شک سب سے بہتر توشہ (اتنا ہے کہ کسی دوسرے سے سوال کرنے سے بچ جائے) یا پرہیز گاری ہے اور اے

یعنی جو لوگ حدود حرم اور میقات سے باہر رہنے والے ہوں ان کو تمتع کی اجازت ہے اور ان پر تمتع کی قربانی واجب ہے۔ خدا کے احکام مانو اور نافرمانی سے بچو اور جانتے رہو کہ خدا کا عذاب بہت سخت ہے۔ جو واجب قربانی یا واجب روزہ چھوڑے گا اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ حج کی تین قسمیں ہیں ایک افراد یعنی میقات سے فقط حج کا احرام باندھے۔ دوسری قران یعنی احرام کے وقت حج وعمرہ دونوں کی نیت کرے۔ تیسری تمتع یعنی ایام حج میں عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ سے فارغ ہو کر پھر حج کا احرام باندھے اور حج ادا کرے۔ قران اور تمتع میں قربانی واجب ہے افراد میں واجب نہیں یعنی صرف تنہا حج کرنے والے پر قربانی واجب نہیں۔

۱۹۷- حج کے تین مہینے مشہور ہیں کہ ان میں حج کا احرام بندھتا ہے شوال' ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن۔ جو کوئی ان میں حج کا احرام باندھے وہ گالی گلوچ' بے ہودہ باتوں اور ساتھیوں سے لڑائی جھگڑے سے بچے' یا جدال کے یہ معنی ہیں کہ حج کے فرض ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور کچھ جھگڑا نہیں۔ حج یقیناً فرض ہے اور تم میں سے جو کوئی نیک کام کرے گا اور ان باتوں سے بچے گا جن سے بچنے کا حکم ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا حال جانتا ہے۔ قبول کرے گا۔ یمن کے لوگ جب حج کے لیے گھر سے چلتے تو کچھ زادِ سفر ساتھ نہ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو متوکل ہیں۔ مگر راستہ میں مسافروں کو ستاتے تھے۔ تب یہ آیت اتری کہ اے عقل مندو! اپنے ساتھ زاد یعنی سفر خرچ ضرور لیا کرو کہ بھیک مانگنے اور لوگوں پر ظلم کرنے کی حاجت نہ ہو اور کوئی توکل کرتے ہو تو پورا توکل کرو اور ان باتوں سے بچو کہ توکل کا توشہ دنیا کے توشہ سے بہتر ہے۔ خلاصہ یہ کہ اگر مرتبۂ توکل حاصل ہے تو زاد وراحلہ سفر خرچ وسواری کی کچھ حاجت نہیں ورنہ ضرور ہے۔ آیت میں تقدیم وتاخیر ہے۔ تقدیر یوں ہے "وتزودوا یا اولی الالباب والا توکلوا علی اللہ فان خیر الزاد التقوی"۔

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ

عقل والو! مجھ سے ہی ڈرتے رہو ○ (اور اے حج کرنے والو! اس بات میں) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ (حج کے سفر میں) اپنے رب کا فضل (بھی) تلاش کرو

مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ

(یعنی تجارت وغیرہ کر سکتے ہو) پھر جب تم عرفات سے پلٹو تو (مزدلفہ میں) مشعر حرام (جبل قزح) کے پاس اللہ تعالیٰ کی یاد کرو اور (ہر وقت) اس

كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ

کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک تم اس سے پہلے بہکے ہوئے تھے (عبادت وغیرہ کچھ نہ جانتے تھے) ○ پھر (اے قریش

اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ

کے لوگو!) تم بھی (عرفات میں ٹھہر کر) وہیں سے پلٹو جہاں سے اور لوگ پلٹتے ہیں (یعنی سب کے ساتھ مل کر حج کرو) اور اللہ تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا

سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ پھر جب تم اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو

اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ

جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے تو اسی طرح (اس کی بجائے) اللہ تعالیٰ کا (منیٰ میں) ذکر کرو بلکہ اس سے بھی زیادہ کرو پھر کچھ لوگ وہ ہیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ

جو (صرف دنیا ہی چاہتے ہیں وہ) یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں ہی بھلائی دے دے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ○ اور

۱۹۸ تا ۲۰۲۔ بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ تجارت حج کے موسم میں اچھی نہیں، حرم میں خرید و فروخت مناسب نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس موسم میں خرید و فروخت و تجارت کرنے میں کوئی گناہ نہیں اللہ تعالیٰ کا فضل یعنی مال میں نفع ڈھونڈنے میں کوئی گناہ نہیں۔ پھر حج کے لیے عرفات جاؤ جب وہاں سے مشعر حرام یعنی مزدلفہ جاؤ تو زبان اور دل سے اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرو اور یاد کرو کہ اس نے تمہیں کیسی ہدایت کی اور تم (پہلے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ آئے تھے، قرآن پاک نہ اترا تھا، اسلام نہ آیا تھا) بڑے گمراہ تھے۔ قریش کے بعض قبیلے کہتے تھے کہ ہم تو مکہ مکرمہ کے رئیس ہیں اور کعبہ شریف کے مجاور، ہم عرفات کیوں جانے لگے اور وہ خمسیون کے نام سے مشہور ہو گئے تھے ان کے لیے یہ آیت اتری کہ جہاں تک سب لوگ یعنی اہل یمن وغیرہ جائیں عرفات تک وہاں تک تم بھی جاؤ اور وہیں سے لوٹو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہو۔ توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے جو توبہ کرے اس پر رحم فرماتا ہے، پھر تم جب اپنا حج کر چکو تو جیسی کمیٹیاں بنا بنا کر جلسے کر کر کے اپنے باپ دادوں کو یاد کیا کرتے تھے اسی طرح اب خدا تعالیٰ کو یاد کیا کرو بلکہ خدا تعالیٰ کو اس سے بھی زائد یاد کرو۔

مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

کچھ لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ

عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا O ایسے ہی لوگوں کو ان کے کمائے ہوئے اعمال سے (آخرت میں) حصہ ملے گا

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ

اور اللہ تعالیٰ جلد حساب کرنے والا ہے (تو بندوں کو چاہیے کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں جلدی کریں) O اور گنے ہوئے دنوں (ایام تشریق)

تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ

میں (نمازوں کے بعد اور رمی جمار کے وقت) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو (تکبیریں پکارو) اور جو کوئی جلدی کر کے دو دن میں (مکہ چلا جائے) تو اس پر کچھ

عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

گناہ نہیں اور جو کوئی وہیں ٹھہرا رہے تو پرہیزگاری کرنے والے پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ تم سب کو اسی کی طرف اٹھنا ہے O

عرفات میں بعض لوگ تو خدا تعالیٰ سے صرف دنیا کی دعا مانگتے ہیں آخرت سے کچھ سروکار نہیں رکھتے' کہتے ہیں: اے بار خدا تعالیٰ! ہمیں امیر کر اونٹ' گائے' بکریاں' باندیاں' غلام بہت سا مال عطا کر تو ایسوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہ ملے گا۔ ان کا حج آخرت میں قبول نہ ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر' علم دین عطا کر' اپنی عبادت کی توفیق دے' گناہوں سے بچا' اپنی راہ میں شہادت عطا کر' غنیمت دے' آخرت میں جنت اور اس کی لذتیں ملیں' قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا' ایسوں کو اپنے اعمال کا پورا پورا حصہ ملے گا۔ جنت میں ثواب پائیں گے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ان کو جلد بدلہ ملے گا یا یہ معنی کہ ہر بات ظاہر کر دیتا ہے یعنی اسے سب معلوم ہے یا یہ کہ دکھاوا کرنے والوں کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

۲۰۳- ایام تشریق میں یعنی عرفہ کے دن نویں تاریخ اور عید کے دن' دسویں تاریخ اور گیارھویں' بارھویں' تیرھویں تاریخوں میں اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرو اور نمازوں کے بعد تکبیر و تہلیل و تمجید ادا کرو۔ عرب کے بعض لوگ دو دن سے زائد منیٰ میں ٹھہرنے کو گناہ سمجھتے تھے' بعض زائد ٹھہرنے کو برا سمجھتے تھے۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی دو دن ٹھہر کر قربانی کے بعد مکہ کو چلا آیا یا جلد ہی گھر چلا آیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور تیسرے دن بھی ٹھہرا اس پر بھی کوئی مواخذہ نہیں وہ بھی مغفور ہے مگر جو جلد ہی چلا آئے وہ بھی تیسرے دن شکار سے بچے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس دن بھی شکار نہ کرو اور یہ یقین رکھو کہ موت کے بعد تمہیں اسی کے پاس جانا ہے۔

ف: احرام کی حالت میں مذہب حنفی میں شکار حرام ہے' جب (احرام کی حالت میں) پہلے ہی دن دسویں تاریخ قربانی کرنے کے بعد سر منڈوایا یا احرام سے باہر ہوگیا تو اب شکار وغیرہ سب محرمات سوائے عورتوں کے حلال ہوگئے۔ پس ہمارے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ دنیا کی زندگی میں ان کی باتیں تمہیں اچھی لگتی ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتے ہیں

اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي

(تاکہ تمہیں یقین ہو جائے) حالانکہ وہ سب سے بڑے جھگڑالو ہیں ○ اور جب وہ (آپ کے پاس سے) پیٹھ پھیر جاتے ہیں

الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا

تو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور کھیتی وغیرہ اور جانیں تباہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ

فساد سے ناراض ہے ○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو انہیں گناہ کرنے پر

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ

اور ضد چڑھتی ہے اور ایسوں (کی سزا) کے لیے دوزخ کافی ہے اور یقینا وہ بہت بُرا بچھونا ہے ○ اور کچھ لوگ وہ ہیں جو

نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰۤاَيُّهَا

اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہنے میں اپنی جان بیچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (اپنے فرمانبردار) بندوں پر بڑا مہربان ہے ○ اے ایمان

ہاں یعنی حنفیوں کے نزدیک تیسرے دن شکار سے بچنا کچھ ضروری نہیں۔ احرام سے باہر ہوتے ہی شکار کھیلنا جائز ہے۔

۲۰۴ تا ۲۰۶۔ اخنس بن شریق منافق تھا' حسین' وجیہ' خوش گفتار' شیریں زبان و زبان دراز زمانہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسمیں کھاتا اور بڑی محبت جتاتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ظاہر دیکھ کر اسے برا نہ سمجھتے تھے۔ جب وہ اپنے گھر کو جانے لگا تو راستے میں مسلمانوں کی کھیتی باڑی جلا دی اور ان کے جانور گدھوں کو بھی مار ڈالا۔ تب یہ اترا کہ بعض لوگ بنظر ظاہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اچھے لگتے ہیں بڑے دنیا ساز ہیں' دنیا میں ان کی پیاری جھوٹی باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتے ہیں اور اس کی قسم کھاتے ہیں کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سرور کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بے حد محبت ہے حالانکہ وہ بڑے جھگڑالو ہیں۔ جب غصہ میں آتے ہیں اور کہیں جاتے ہیں تو کوشش یہ کرتے ہیں کہ زمین پر فساد پھیلائیں اور کفر وغیرہ ظاہر ہوں' مسلمانوں کی کھیتی باڑی خراب ہو' جانور ہلاک ہوں۔ خدا تعالیٰ ایسے جعلسازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جب کوئی اس سے یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے ڈر' ایسے کام نہ کر تو اسے غرور اور تکبر آ کر گھیر لیتا ہے تو بس اس کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے جو اس کے لیے بہت برا بچھونا ہے یعنی جہنم کی آگ اس کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اس کو چاروں طرف سے آگ گھیر لے گی ہمیشہ جلتا رہے گا۔ کافروں فسادیوں کی یہی سزا ہے۔

۲۰۷۔ مکہ مکرمہ میں جو ضعیف مسلمان رہ گئے تھے ان میں سے بعضوں کو کافروں نے مار ڈالا چنانچہ حضرت عمار بن یاسر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو (اس کا کہنا نہ مانو) بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا

الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٢٠٨ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

دشمن ہے ○ اور اگر اس کے بعد بھی کہ تمہارے پاس واضح اور روشن احکام آ چکے پھسل جاؤ (گمراہ ہو جاؤ) تو اسلام کو کچھ نقصان

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٠٩ هَلْ

نہیں پہنچا سکتے) یقیناً جانو کہ بے شک اللہ زبردست ہے (اور سزا میں دیر لگانے میں) حکمت والا ہے ○ (واضح

يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ

احکام آنے کے بعد اب یہ کافر) صرف اس انتظار میں ہیں کہ ان پر چھائے ہوئے بادلوں میں اللہ تعالیٰ (کا عذاب) آ جائے اور (عذاب کے) فرشتے

۲۵ ع ۹
وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٢١٠ ع سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اتریں اور ان کا کام تمام کر دیا جائے اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں (وہ جو کچھ چاہے کر سکتا ہے) ○ (اے نبی ﷺ!)

کے والدین یعنی حضرت یاسر اور حضرت سمیہ کو اور بعضوں نے مال دے کر اپنی جان چھڑائی جیسے حضرت صہیب بن سنان، ان کے حق میں اترا کہ بعض اللہ تعالیٰ کے وہ اچھے بندے ہیں جو اپنی جان اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے مول لیتے ہیں اور کافروں سے اپنا دامن پاک کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں پر رحم کرے گا جو مارے گئے ان پر بھی اور جو زندہ رہے۔ سب پر وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۲۰۸ تا ۲۰۹۔ حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ یہود جو مشرف بہ اسلام ہوئے انہیں اپنے پہلے دین سے بھی کچھ محبت تھی۔ مثلاً ہفتہ یعنی سنیچر کے دن کی تعظیم کرتے تھے' اونٹ کا گوشت کھانے سے بچتے تھے تب یہ اترا کہ اے مسلمانو! دین اسلام میں سب کے سب پوری طرح داخل ہو جاؤ۔ شیطان کے دھوکوں کا اتباع نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس کے بعد کہ تمہارے پاس ہماری نشانیاں آ گئیں۔ پھر بھی اس سچے پاک دین سے اپنا قدم پھسلاؤ گے تو یہ جانتے رہو کہ خدا تعالیٰ غالب ہے' جو اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پورا پورا اتباع نہ کرے گا اس کو سزا دے گا۔ وہ حکمت والا ہے جو شریعت چاہتا ہے منسوخ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔

۲۱۰۔ مکہ مکرمہ کے مشرک جو شرک نہیں چھوڑتے تو کیا ان کو یہ انتظار ہے کہ قیامت قائم ہو جائے اور رب جبار کی بلا کیف تجلی ظاہر ہو جائے اور فرشتے بادلوں کے سایہ میں اتریں اور حساب کتاب ہو کر دوزخی دوزخ میں اور جنتی جنت میں پہنچ جائیں' کیا یہ جب ایمان لائیں گے جب کچھ بھی نہ ہو سکے گا اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف قیامت میں سب کاموں کے نتیجے رجوع کریں گے' وہ جو کچھ چاہے گا سزا دے گا۔

ف: صاحب تفسیر نے مقدم و مؤخر سے یہ اشارہ کیا کہ "فی ظلل من الغمام" کا تعلق ملائکہ سے ہے اگرچہ لفظوں

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ

آپ بنی اسرائیل سے پوچھیے' ہم نے انہیں کتنی ہی روشن نشانیاں (آپ کی نبوت کی سچائی کے متعلق) عطا فرمائیں (لیکن انہوں نے ان کو

بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۲۱۱ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ

چھپایا) اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آئی ہوئی نعمت کو (اپنی طرف سے) بدل دے تو بے شک (اس کے لیے) اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہے O کافروں کی

كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ

نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی ہے اور وہ مسلمانوں سے (ان کی دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہنستے اور) ان کا مذاق بناتے ہیں اور (سن لو)

اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے قیامت کے دن ان سے درجوں میں (بہت اوپر) ہوں گے (اور کفار دوزخ میں ذلیل ہوں گے) اور اللہ تعالیٰ جسے

حِسَابٍ ۲۱۲ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے O (آدم علیہ السلام کے زمانے سے نوح علیہ السلام کے زمانے سے کچھ پہلے

میں مقدم ہے اور "یاتیھم اللہ" کے بعد بلا کیف کہہ کر یہ بتلایا کہ وہ ذات مقدس' مجی اور نزول و ذہاب سے پاک ہے یعنی آنے جانے چڑھنے اترنے سے پاک ہے۔ یعنی ان الفاظ کے ظاہری معنی مراد نہیں اور یہ صفات تشبیہ ہم کو غیر معلوم الحقیقت ہیں۔ ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ ان کے حقیقی معنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کو معلوم ہیں' مسلمانوں کو ان پر ایمان لانا فرض ہے۔

۲۱۱- اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! بنی اسرائیل سے یعنی اولاد یعقوب علیہ السلام سے پوچھیے تو کہ ہم نے ان کو کس قدر کھلی کھلی نشانیاں دی تھیں اور امر و نہی سکھائے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ان کو کیسا اچھا دین دیا تھا اور انہوں نے کتنی مرتبہ کفر اختیار کیا۔ جو خدا تعالیٰ کی نعمت کی قدر نہیں جانتا اور اس کے دین اور کتاب کو بدلتا ہے اور ان پر یقین نہیں کرتا یعنی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ خدا تعالیٰ کی نعمت ہیں ایمان نہیں لاتا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

۲۱۲- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام مفلس اور غریب تھے' ابو جہل وغیرہ کافر مالدار ان سے مسخرا پن کرتے تھے۔ تب یہ آیت اتری کہ کافروں کی آنکھوں میں دنیا کی زندگی بزرگی امیری کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے اور یہ روپیہ پیسہ پا کر کیسے پھول گئے ہیں غریب مسلمانوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور قیامت کے دن متقی یعنی غریب مسلمان ہی مرتبے اور عزت اور منزلت میں ان کافروں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مال زائد دے دیتا ہے۔ دنیا میں یا یہ کہ قیامت میں جسے چاہے گا بے حساب رزق و بے گنتی مال و عزت و نعمت عطا فرمائے گا یعنی مسلمانوں کو۔

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ

تک) لوگ ایک ہی دین پر تھے (پھر ان میں اختلاف ہوگیا' بت پرستی شروع ہوگئی) تو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری سنانے والے اور ڈر

بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا

سنانے والے بہت سے انبیاء بھیجے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ (کتاب) لوگوں کے درمیان ان کے اختلافوں کا فیصلہ

الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ

کردے اور (کتاب میں) اختلاف انہیں لوگوں نے ڈالا جن کو وہ کتاب دی گئی تھی اس کے بعد کہ ان کے پاس روشن (واضح) احکام

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ

آچکے تھے محض آپس کی دشمنی و سرکشی کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنے حکم سے وہ حق بات سمجھا دی جس میں وہ جھگڑ

بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

رہے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے O

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ

(اے مسلمانو!) کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں یوں ہی چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر اگلے لوگوں کی طرح روداد اور مصیبت نہ آئی'

۲۱۳- اگلے زمانے میں سب ایک ہی مذہب (اسلام) پر تھے یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں' کچھ کافر ہوگئے ان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے یا یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں سب مسلمان تھے' اس کے بعد جب انہوں نے کفر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے جو مسلمانوں کو جنت کی بشارت دیتے تھے کافروں کو دوزخ سے ڈراتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے ان پر کتابیں اتاریں سچی کہ ہر نبی اپنی کتاب کے مطابق آدمیوں میں فیصلہ کرے اور ان کے مذہبی اختلافات دور کرے' یا ''لیحکم'' کی ضمیر کتاب کی طرف راجع ہو یعنی ہر کتاب فیصلہ کرے' بعض قرأتوں میں ''لیحکم'' بہ صیغہ خطاب ہے کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان میں فیصلہ کرو اور دین اسلام اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سوائے اہل کتاب کے اور کسی نے جھگڑا نہ نکالا' حالانکہ ان اہل کتاب پر اپنی کتابوں میں اسلام کے حق ہونے کی نشانیاں ظاہر ہوچکی تھیں۔ انہوں نے فقط حسد کے مارے اختلاف کیا اس سچے دین کو نہ مانا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اختلاف میں مسلمانوں کو سچے اچھے پاک مبارک دین کی خالص دین توحید کی ہدایت کی' یا یہ معنی کہ مسلمانوں کو اس اختلاف سے اپنی حفاظت میں رکھا اور اپنے ارادے اور قدرت سے ان کی حمایت کی' خدا جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے اس پر کسی کا جبر نہیں۔

۲۱۴- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ جب کافروں سے ایذاء پاتے اور بہت تکلیف اٹھاتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى

تم سے اگلے لوگوں کو سختی اور شدت اور تکلیف پہنچی اور ان کو زور سے ہلایا گیا (وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں ڈالے گئے)

يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ

یہاں تک کہ اس زمانے کے رسول اور ان کے ساتھ ایمان والے پکار اٹھے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی (تو انہیں تسلی دی گئی کہ)

اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ

خبردار ہو جاؤ' بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد بہت قریب ہے O (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ) آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟

اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَ

آپ فرمایئے: جو کچھ مال تم نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

مسافروں کے لیے ہے (ان پر خرچ کرو) اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے تو بے شک اللہ تعالیٰ اسے

بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى

خوب جانتا ہے O (اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی راہ میں) تم پر لڑنا فرض کیا گیا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے کہ کوئی بات تمہیں ناگوار ہو اور وہ

سے شکایت کرتے تھے تب یہ اترا کہ اے مسلمانو! کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تم جنت میں یونہی داخل ہو جاؤ گے' تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی جیسے اگلی امتوں کو پہنچی تھیں' ان لوگوں کو ایسی ایسی سخت تکلیفیں دشمن کا خوف' مصیبتیں' امراض اور قحط وغیرہ پہنچے تھے کہ خدا کی پناہ' رسول اور امتی سب گھبرا اٹھتے تھے' رسول خدا سے التجا کرتے تھے کہ اے بار خدا! تو کب مدد بھیجے گا اور امت بھی یہی کہتی تھی تب خدا نے کہا کہ خدا کی مدد قریب ہے اتنا نہ گھبراؤ۔ تو اس کے مثل تمہیں بھی ایسی آفتوں کا سامنا ہوگا۔ تم ابھی سے گھبراؤ گے تو کیا ٹھیک ہے۔ صبر کرو اللہ تعالیٰ صابروں کی مدد فرماتا ہے۔

۲۱۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ صدقہ کس کو دیں اور کیا خرچ کریں۔ آپ کہہ دیں کہ جو صدقہ دیں تو پہلے ماں باپ کو دو' پھر قرابت داروں کو دو' یتیم بچوں کو' غریبوں کو' مسافروں کو' مہمانوں کو دو' جو اچھا کام کرو گے خیر خیرات دو گے خدا کو اس کی اور تمہاری نیتوں کی سب کی خبر ہے وہ تمہیں بدلہ دے گا۔ ماں باپ کو صدقہ دینا اب منسوخ ہوگیا (یعنی اب ماں باپ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے) ویسے ان کی خدمت کرنی' اپنا مال خرچ کرنا اولاد پر لازم ہے۔ میراث کی آیت سے زکوٰۃ دینا منسوخ ہوگیا۔ زکوٰۃ انہی لوگوں کو دی جائے گی جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔

''انما الصدقات للفقراء والمساکین''. (الخ پارہ ۱۰)

۲۱۶- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کو اٹھیں اور تمہیں بلائیں تو اس وقت جہاد تم پر فرض عین ہو جاتا ہے۔

اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا

تمہارے حق میں بہتر ہو اور ممکن ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور (انجام میں) وہ تمہارے حق میں بری ہو

وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ ع يَسْـَٔلُوْنَكَ

ع ٢٦ ١٠

اور اللہ تعالیٰ (تمہاری بھلائی اور برائی سب کچھ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے لہٰذا اس کے حکم کی اطاعت کرو) O

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَ

(اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)!) لوگ آپ سے حرمت والے مہینے میں لڑنے کا حکم دریافت کرتے ہیں' آپ فرمائیے کہ ماہِ حرام میں (بلاوجہ)

صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق وَاِخْرَاجُ

لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے (دوسروں کو) روکنا اور اللہ تعالیٰ پر خود ایمان نہ لانا اور مسجد حرام (میں لوگوں کو عبادت)

اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا

سے روکنا اور وہاں کے بسنے والوں کو وہاں سے (بلاوجہ) نکال دینا (جیسا کہ کفارِ مکہ نے کیا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی (یعنی

يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ

ماہِ حرام میں لڑنے سے بھی) بڑے (اور سخت) ہیں اور (کفر و شرک کا) فتنہ و فساد قتل سے بھی زیادہ سخت ہے اور (اے مسلمانو!) وہ (کافر) تم سے

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ

ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر انہیں طاقت ہو تو وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اور جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیں گے

جہاد تمہارے دلوں پر گراں ہے حالانکہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو تمہیں مکروہ معلوم ہوتی ہیں مگر تمہارے لیے انہی چیزوں میں بڑی بہتری ہوگی۔ اسی طرح جہاد ہے کہ اگر مر گئے تو شہادت ملی اور بچے تو غازی اور مال غنیمت' اگر کافروں کے ہاتھ میں قید ہوئے تو ثواب ملتا ہے اور قریب ہے کہ تم نفع کی چیز کو برا سمجھو اور بری چیز کو اچھا سمجھو یعنی جہاد نہ کرنے کو اچھا سمجھو کہ وہ تمہارے حق میں برا ہے شر ہے۔ نہ شہادت ملتی ہے نہ غنیمت۔ جہاد کی بہتری خدا جانتا ہے' تم نہیں جانتے کہ جہاد نہ کرنے میں کیا کیا (برائیاں ہیں) خرابیاں اور نقصان ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما کی شان میں یہ آیت اتری۔ مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا کہ جہاد میں تمہارے دشمن مغلوب ہوتے ہیں' ان پر تمہارا رعب غالب ہوتا ہے اور شہادت اور غنیمت بھی ملتی ہے اور دنیا میں امن وامان قائم ہوتا ہے' اگر جہاد نہ کیا جائے تو کافر شر و فساد پھیلا کر امن وامان میں خلل ڈالتے ہیں اس لیے جہاد ضروری ہے۔

٢١٧ تا ٢١٨- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مع چند آدمیوں کے

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

پھر کافر ہو کر مر جائیں گے تو ان لوگوں کے سب اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع (اور اکارت) ہو جائیں گے اور وہ سب دوزخی ہیں

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

انہیں اس میں ہمیشہ رہنا پڑے گا O بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے گھر بار

وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ

چھوڑے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑے وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ

اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' مہربان ہےO (اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں' آپ فرمائیے

کافروں سے لڑنے کو بھیجا تو انہوں نے ایک کافر کو مار ڈالا دو کو قید کر ڈالا۔ شام کو رجب کا چاند ہوا۔ رجب محترم مہینہ تھا کہ اس میں لڑائی وغیرہ حرام تھی اور اہل عرب محترم مہینوں میں چین سے بسر کرتے تھے' لڑائیاں بند رہتی تھیں' تب تو کافروں نے بڑا واویلا کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہر حرام کی بھی قدر نہیں جانتے اور مسلمان یہ سن کر پریشان ہوئے تب یہ اترا کہ کافر ماہ حرام میں قتل و جہاد کرنے کا فتویٰ پوچھتے ہیں اور مسلمانوں کو طعن کرتے ہیں تو تم کہو کہ ہاں بے شک محترم مہینے میں قتل کرنا' لڑنا' جہاد کرنا برا ہے مگر لوگوں کو خدا کے دین اور عبادت سے روکنا اور کفر کرنا' مسجد حرام سے روکنا' مسجد حرام والوں کو وہاں سے نکال دینا یہ باتیں اس سے بھی زیادہ بری ہیں اور کفر و شرک کا فتنہ تو قتل سے بھی ہزاروں درجہ بدتر ہے۔ اے اہلِ اسلام! اہلِ مکہ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے جب تک ان کے دم میں دم ہے' ایسا لڑیں گے کہ اگر ان میں طاقت ہو تو تم لوگوں کو پھر کافر کر لیں اور جو کفر کرے گا مرتد ہو جائے گا اور کفر ہی پر مرے گا تو اس کی نیکیاں دنیا و آخرت میں بے کار ہو جائیں گی اور وہ دوزخی ہوگا کہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ نہ مرے گا نہ نکلے گا اور جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور انہوں نے خدا کی راہ میں جہاد کیا یعنی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ وغیرہ کہ انہوں نے عمرو بن حضرمی کافر کو مارا تھا تو وہ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں' ان کو یقیناً خدا کی رحمت اور جنت ملے گی۔ اللہ ان کے پچھلے گناہ بخشنے والا ہے' ان کو عذاب نہ کرے گا۔ وہ رحمت والا ہے۔

۲۱۹۔ ابتدائے اسلام میں شراب اور جوا دونوں حلال تھے۔ پھر درجہ بدرجہ حرام ہوئے' پہلے شراب نماز کے وقت پینا حرام ہوئی' القصہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بار خدایا! شراب کی حلت یا حرمت جو تیرے نزدیک ہو وہ ہمیں صاف صاف ارشاد فرما تب یہ اترا کہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگرچہ ان میں کچھ نفع تھا' تجارت ہوتی تھی مال کو ترقی تھی مگر اب یہ نفعے حرام ہو گئے تو ان کا گناہ ان کے اس نفع سے جو پہلے تھا زائد ہوگا۔ نفع و نقصان ان میں دونوں ہیں مگر چونکہ ان کا نقصان غالب تھا اس لیے دونوں حرام کیے گئے۔ اب ان کا گناہ اور نقصان نفع سے کہیں بڑھ کر ہے لہٰذا ان سے بچو' جوئے اور شراب کی کمائی نجس ہے یعنی شراب کی قیمت اور جوئے میں جیتے ہوئے

قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ

کہ ان دونوں میں بڑا گناہ و نقصان ہے اور لوگوں کے کچھ (دنیاوی) فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ اور نقصان اس کے

مِن نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ

فائدے سے بہت زیادہ بڑا ہے اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں' آپ فرمایئے: جو اپنے خرچ سے فاضل بچے

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي

(وہ خرچ کریں) اس طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ

دنیا اور آخرت کا کام سوچ سمجھ کر کرو اور لوگ آپ سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں' آپ فرمایئے کہ ان کی اصلاح (اور ان کے ساتھ بھلائی کرنا)

لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ

بہتر ہے اگر اپنا اور ان کا خرچ ملا لو تو (کوئی حرج نہیں کیونکہ) وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ بگاڑنے والے اور سنوارنے والے کو خوب جانتا

مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾

ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا (اور ملانے کی اجازت نہ دیتا) بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے' حکمت والا ہے ○

جیسے سب نجس اور حرام ہیں ان سے بچو۔

۲۱۹ تا ۲۲۰۔ عمرو بن جموح کے پاس خدا کا دیا ہوا مال بہت کچھ تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ مجھے اپنے مال سے خدا کی راہ میں کتنا خرچ کرنا چاہیے' تب یہ اترا کہ کہہ دیجئے کہ جو بچے' بیوی اور اپنے کھانے پینے سے یعنی حاجت اصلیہ سے باقی رہے وہ سب خدا کی راہ میں خیرات کر دو۔ خدا اپنی آیتیں نشانیاں اسی طرح صاف صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو کہ دنیا چند روزہ ہے اور آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ زکوٰۃ کے فرض ہونے کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا یعنی سارا مال خیرات کر دینا منسوخ ہوگیا۔

۲۲۰۔ زمانہ جہالت میں یہ دستور تھا کہ یتیم کا مال بے دھڑک کھاتے اڑاتے تھے' یتیم کا کچھ خیال نہ کرتے تھے' اس لیے ''ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا'' وغیرہ آیتیں اتریں تب صحابہ نے یتیموں سے علیحدگی شروع کی۔ اگر ان کے کھانے سے کچھ بچ رہتا تھا تو وہ خراب ہو جاتا تھا' ان کے لیے الگ مکان بنائے' جب یہ تکلیف واقع ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب ہم کیا کریں؟ تب یہ اترا کہ آپ سے یتیموں کا حکم دریافت کرتے ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ ان کے حق میں اصلاح اور بھلائی کا قصد کرو نہ یہ کہ بالکل ان سے ملنا جلنا ہی چھوڑ دو۔ اگر ان سے مل کر رہو گے کھانا' پینا' گھر بار شامل رہے گا تو اچھا ہے وہ تمہارے دینی

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ

اور (اے مسلمانو!) مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی آزاد مشرکہ

مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى

سے بہتر ہے (اچھی ہے) اگرچہ وہ (مشرکہ) تمہیں (بظاہر) اچھی معلوم ہوتی ہو اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو

يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ

جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں اور بے شک مسلمان غلام آزاد مشرک سے بہتر (اور اچھا) ہے اگرچہ وہ (مشرک) بظاہر تمہیں

اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ

اچھا معلوم ہوتا ہو (کیونکہ) وہ (مشرک اور مشرکہ لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں (لہٰذا ان سے بچنا ضروری ہے) اور

٢٧ ع ٥ ١١ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع

اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لیے اپنی آیتیں کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت مانیں ○

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا

اور (اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے حیض کا حکم دریافت کرتے ہیں، آپ فرمائیے کہ وہ گندگی (اور ناپاکی) ہے تو حیض کے

بھائی ہیں مگر انصاف ہاتھ سے نہ دو، خدا تعالیٰ فسادی اور مصلح خیر خواہ کو خوب پہچانتا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو سختی ڈالتا، ملنا بالکل حرام کر دیتا مگر نہیں کیا۔ ہاں جو یتیم کا مال خراب کرے گا تو اللہ تعالیٰ سزا دے گا۔ وہ غالب ہے، اس نے یتیم کے مال کی اصلاح اور سنوارنے اور اس کے ساتھ خیر خواہی کا حکم دیا، وہ حکیم ہے اس کے ہر حکم میں حکمت اور فائدہ ہے۔

۲۲۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی کو بھیجا کہ مکے سے مسلمانوں کو لے آئیں، جب یہ مکہ آئے تو انہیں اپنی پرانی معشوقہ سے جس کا نام عناق تھا اور ان کا دل اس کا بے حد مشتاق تھا ملاقات ہوئی تو خود وصال کی سائل ہوئی اور اس نے نکاح کی خواہش کی۔ انہوں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے استفسار کیا، فرمان اترا کہ مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو۔ مسلمان باندی، مشرکہ آزاد عورت سے اگرچہ وہ آزاد شریف الخاندان عالی قدر ہو اچھی ہے، وہ کیسی ہی خوبصورت ہو اور تمہیں کیسی ہی اچھی لگتی ہو اور مشرکوں کو اپنی لڑکیاں بھی نکاح میں نہ دو جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ مسلمان غلام، مشرک آزاد عالی درجہ سے ہزار درجہ بہتر و اچھا ہے۔ اگرچہ مشرک کیسا ہی تمہیں اچھا لگے۔ مشرک تمہیں دوزخ اور دوزخیوں کے اعمال کی طرف بلاتے ہیں اور خدا تم کو جنت اور مغفرت کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے اور تم سے اپنی آیات بیان فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اس کا حکم مانو۔

۲۲۲ تا ۲۲۳- یہود و مجوس عورتوں کو حالتِ حیض میں گھروں سے نکال دیتے تھے بالکل علیحدہ رکھتے تھے۔ مگر عیسائی

النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ ۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا

دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان سے صحبت نہ کرو پھر جب وہ پاک ہو جائیں (حیض ختم ہو جائے)

تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

تو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے پاس جانے کی اجازت دی ہے وہاں سے ان کے پاس جاؤ (یعنی سامنے سے صحبت کرو) بے شک

التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪

اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور اچھی طرح پاکی (اور ستھرائی) کرنے والوں کو بھی پسند فرماتا ہے O (اے لوگو!) تمہاری عورتیں

فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

تمہاری کھیتیاں ہیں (لہٰذا ان کے پاس افزائشِ نسل کے ارادہ سے جاؤ) تو اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آ سکتے ہو اور اپنی بھلائی کا کام پہلے کرو

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَ لَا تَجْعَلُوا

(یعنی بسم اللہ پڑھ کر) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ بے شک تمہیں اس سے ضرور ملنا ہے اور (اے نبی ﷺ!) ایمان والوں کو

اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَیْنَ

خوشخبری دے دیجئے O اور (اے لوگو!) اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو (بلاوجہ قسم نہ کھایا کرو) کہ احسان کرنے اور پرہیز گاری کرنے اور لوگوں میں

صحبت بھی کرتے تھے، اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا تب یہ اترا کہ لوگ حیض کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ حیض ناپاکی ہے اس میں عورتوں سے الگ رہو یعنی صحبت نہ کرو جب تک پاک نہ ہوں جماع نہ کرو۔ جب پاک ہو جائیں نہا دھولیں تو جہاں سے خدا نے تمہیں بتایا ہے وہاں سے ان سے صحبت کرو (یعنی آگے کے مقام فرج میں) اللہ توبہ کرنے والوں اور گناہوں اور ناپاکیوں سے بچنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تمہاری عورتیں تمہارے لیے مثل کھیتی کے ہیں کہ جیسے کھیتی سے پھل پھول پیدا ہوتے ہیں ان سے اولاد حاصل ہوتی ہے جو زندگانی کا پھل سمجھی جاتی ہے۔ پس اپنی کھیتیوں کو جیسے چاہو جوتو یعنی آگے سے قبل میں صحبت کرو اور اپنے لیے اولاد صالح نیک تلاش کرو جو آخرت میں تمہیں نفع دے اور خدا سے ڈرو حالت حیض میں صحبت نہ کرو اور عورتوں سے پاخانے کے مقام دبر میں اغلام نہ کرو اور یقین کرو کہ مرنے کے بعد خدا سے ملنا ہے، وہ تمہیں ہر کام کا بدلہ دے گا اور اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان مسلمانوں کو جو ان باتوں سے بچتے ہیں، خدا کے احکام کی پابندی کرتے ہیں انہیں جنت کی خوشخبری دیجئے کہ وہ جنت کے مستحق ہیں۔

۲۲۴۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کسی بات پر غصہ میں آ کر یہ قسم کھائی کہ اب میں اپنی بہن اور بہنوئی کو کچھ نہ دوں گا، نہ کبھی ان سے بولوں گا، نہ کبھی ان کے آپس کے جھگڑے میں صلح کراؤں گا۔ پھر جب کوئی کہتا کہ اب ان کا قصور معاف کر دو اب ان سے بولو تو کہتے کہ میں تو قسم کھا چکا ہوں تب یہ اترا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ اور

النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ

صلح کرانے کے خلاف قسم کھالو (ایسا نہ کرو) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے ○ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ان قسموں پر جو بے ارادہ

اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

زبان سے نکل جائیں نہیں پکڑتا ہے ہاں جو کام تمہارے دلوں نے کیے (یعنی قصداً قسم کھائی) اس (کے توڑنے پر یا جھوٹی قسم کھانے) پر تم کو

حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ

پکڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا حلم والا ہے ○ جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی (یعنی ان سے صحبت نہ کرنے کی قسم) کھا بیٹھتے ہیں ان

اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا

کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے پھر اگر اس (مدت میں اپنی قسم سے) پھر جائیں (یعنی قسم توڑ دیں) تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (صرف ان

الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ

پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا) ○ اور اگر انہوں نے اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے (چار مہینے

روک نہ بناؤ اور قسمیں کھا کھا کر نیکی کرنا نہ چھوڑ دو اور رشتہ توڑنے سے ڈرو اور لوگوں کے آپس میں صلح کراؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری قسمیں سنتا ہے تمہاری نیتیں جانتا ہے' تبروا وتتقوا وتصلحوا '' ان سب کے پہلے ''لا'' مقدر ہوا اور باقی دو فعل امر ٹھہرے یعنی کہ احسان کرنا نہ چھوڑ دو بلکہ تقویٰ اور اصلاح کرنا اور پرہیز گاری اختیار کرو پھر قسموں کا حکم بیان کیا۔

۲۲۵- تمہارے منہ سے جو لغو قسمیں نکل جاتی ہیں خدا ان پر مواخذہ نہ کرے گا۔ لغو کے دو مطلب ہیں' ایک تو یہ کہ محاورہ میں عادت کے طور پر لا واللہ اور واللہ زبان سے نکلتا ہے اور دل میں قسم کی نیت نہیں ہوتی ہے' دوسری یہ کہ کسی گناہ پر قسم کھائی اور پھر اس کو توڑ دیا اور کفارہ دے دیا تو خدا اس پر مواخذہ نہ کرے گا' اگر وہ گناہ کرے گا جس کی قسم کھائی تھی تو مواخذہ ہوگا' گناہ کے کام پر قسم کھائی ہو تو اس کا توڑنا ضروری ہے اور توڑ کر اس کا کفارہ دے دے تو مواخذہ سے بچ جائے گا۔ بالجملہ لغو قسموں کا مواخذہ نہ ہوگا بلکہ ان قسموں کا مواخذہ ہوگا جن کی تمہارے دلوں میں نیت ہے کہ اگر توڑو گے تو خدا مواخذہ کرے گا اور اللہ غفور ہے لغو قسم کا گناہ بخشتا ہے۔ بردبار ہے سزا میں جلدی نہیں کرتا بلکہ مہلت دیتا ہے کہ بندہ توبہ کر لے۔

۲۲۶ تا ۲۲۷- عرب میں آدمی عورتوں کے نقصان اور ان کو تکلیف دینے کے لیے قسمیں کھا لیا کرتے تھے کہ ہم تجھ سے اتنی مدت تک صحبت ہم بستری نہ کریں گے' وہ بے چاریاں پریشان ہوتی تھیں' اس کو ایلاء کہتے تھے۔ خدا نے اس کی ایک مدت اور میعاد مقرر کر دی کہ جو چار مہینے یا اس سے زائد کی قسم کھائے گا تو اگر اس عرصہ میں وہ اپنی قسم توڑ دے گا اور عورت سے صحبت کر لے گا تو خیر اللہ بخشنے والا ہے رحمت والا ہے کہ اس پر فقط کفارہ ہی واجب کیا اور اگر واقعی بقصد طلاق چار مہینے تک اپنی بیوی کے پاس نہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی یہ بے ہودہ حرکت جانتا ہے اور اس کی قسم سنتا ہے' اس کی عورت

بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا

گزرنے پر ان کی بیویوں کو ایک طلاق بائنہ ہو جائے گی)○ اور جن عورتوں کو طلاق ہو گئی ہے وہ (دوسروں سے نکاح میں) تین حیض تک اپنے آپ

خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

کو روکے رکھیں (تین حیض گزرنے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے) اور جو حمل اللہ تعالیٰ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ہو انہیں اس کا چھپانا جائز نہیں اگر وہ

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ

اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر (یعنی عدت کے اندر اگر ان کو طلاق رجعی دی ہے) ان کے

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ

لینے کا (یعنی طلاق واپس لینے کا) حق پہنچتا ہے اگر وہ صلاح (اور ملاپ) چاہیں اور ان عورتوں کا حق (مردوں پر) ایسا ہی ہے جیسا (مردوں کا) ان پر

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ ع ۲۸ / ۱۲

شریعت کے دستور سے اور مردوں کو عورتوں پر ایک گنا فضیلت (اور بزرگی) حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست' حکمت والا ہے ○ یہ طلاق (یعنی واپس

کو خود ایک طلاق بائن ہو جائے گی خواہ وہ دے یا نہ دے' پس قسم کے بعد چار مہینے تک نزدیک نہ ہونا یہی طلاق ٹھہرے گا مگر اس وقت میں کفارہ نہ آئے گا کہ اس نے قسم کو پورا کیا توڑا تو نہیں اور اگر اندر میعاد صحبت کرے گا تو کفارہ آئے گا طلاق نہ ہوگی۔

۲۲۸- جن عورتوں کو ایک یا دو طلاقیں دی گئی ہیں تو وہ عدت تک یعنی تین حیض تک ٹھہریں۔ اس عرصہ میں کہیں نکاح نہیں کر سکتیں۔ اگر ان کے پیٹ میں بچہ ہو تو انہیں ضروری ہے کہ صاف بیان کر دیں چھپانا کسی طرح جائز نہیں' اگر خدا اور رسول پر ایمان لائی ہیں تو نہ چھپائیں۔ عدت کے اندر اندر یعنی تین حیضوں کے یا وضع حمل کے اندر ان کے خاوندوں کو طلاق واپس لینے کا حق حاصل ہے۔ اگر اصلاح اور محبت کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگر نقصان دینا مقصود ہے کہ طلاق واپس کر لی اور عورت کو ضرر پہنچایا تو یہ حرام ہے اور یہ طلاق واپس کرنا دو ہی طلاقوں میں ہے۔ ابتدائے اسلام میں یہ تھا کہ "طلقوھن" کے اندر اگر ہزار طلاقیں بھی دے تب بھی طلاق واپس کر سکتا تھا۔ جب "طلقوھن" اور تین آیت اتری تب یہ منسوخ ہو گیا۔ اب ایک یا دو طلاق میں تو طلاق واپس ہو سکتی ہے تیسری کے بعد واپس نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ مردوں کا حق' عورتوں پر اطاعت و خدمت و تعظیم و گھر کی اور اپنی پاک دامنی کی حفاظت اور شوہر کی عزت وغیرہ ہے۔ اسی طرح مردوں پر عورتوں کا بھی حق ہے کہ اچھی طرح معاشرت کریں' خوش طور سے زندگی گزاریں۔ ان کی خامیوں سے درگزر کریں۔ ان کے ساتھ احسان کریں کیونکہ ان کی عقل زائد ہے۔ میراث میں بھی ان کا حصہ زائد ہے۔ قوت بھی ان کی زاید ہے۔ گواہی کے بارے میں مردوں کا درجہ بڑا ہے' عورتوں کے نان و نفقے مہر وغیرہ اور خبر گیری بھی مردوں کے ذمہ ہے' جو خاوند عورتوں کے حقوق زوجیت میں خلل ڈالے گا تو اللہ غالب ہے اسے سزا دے گا' جو حکم کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے' وہ بڑا حکیم ہے۔

فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ

ہونے والی) دوبار تک ہے' پھر (اس کے بعد) بھلائی کے ساتھ (طلاق واپس کر کے) عورت کو روک لینا ہے یا بھلائی (اور خوش

اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا

اخلاقی) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے (عدت گزرنے کے بعد وہ طلاق بائنہ ہو جائے گی) اور (اے لوگو!) تمہیں جائز نہیں کہ جو کچھ

حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ

(مہر) تم نے عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو مگر جب دونوں کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے (اے

عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ

مسلمانو!) پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کی حدوں پر قائم نہ رہیں گے تو ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ عورت کچھ بدلہ دے کر خاوند سے

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ

طلاق لے لے' یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں' ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے بڑھیں گے تو وہی ظالم ہیں ○ پھر اگر عورت کو

۲۲۹۔ طلاق رجعی دو مرتبہ ہے' اگر تیسری مرتبہ دے گا یا تین طلاقیں ایک ساتھ دے گا پھر واپس کرنے کا اختیار نہ رہے گا' طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔ دو کے بعد واپس ہونے والی یا تو عدت کے اندر یعنی تیسرے حیض کے غسل سے قبل پھر واپس کر لے اور آئندہ اچھی طرح معاشرت کرے یا سیدھی طرح سے چھوڑ دے یعنی تیسری طلاق بھی دے دے اور اس کا حق پوری طرح ادا کرے۔ تیسری طلاق کے بعد بغیر حلالہ کیے دوبارہ آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔

۲۲۹۔ ثابت بن قیس کی بی بی جمیلہ نامی جی سے چاہتی تھیں کہ یہ مجھے چھوڑ دیں' ان سے سخت بیزار تھیں مگر یہ ان پر مرتے تھے' کسی طرح چھوڑنا گوارا نہ کرتے تھے' جی جان سے اس پر فدا تھے۔ انہیں مہر میں ایک بڑا باغ دیا تھا وہ طلاق مانگتیں یہ نہ دیتے تھے۔ آخر انہوں نے کہا کہ تم باغ پھیر لو میں نے مہر چھوڑا۔ مجھے کسی طرح چھوڑ دو' انہوں نے وہ باغ لے کر مجبور ہو کر انہیں چھوڑ دیا تب یہ اترا کہ تم نے جو مہر عورتوں کو دیا ہے وہ یوں تو پھر واپس لینا حلال نہیں مگر جب آپس میں نااتفاقی ہو اور یہ ثابت ہو کہ میاں بی بی میں خدا کے حکم کے مطابق نباہ نہ ہو سکے گا۔ جب یہ حالت ہو جائے اور جھگڑے کا ڈر ہو تو ان دونوں پر انہیں لینے دینے میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ خوش ہو کر اپنی چیز دے کر اپنی جان چھڑاتی ہے' اس طلاق کا نام خلع ہے اور یہ طلاق بائن ہوتی ہے یعنی واپسی کا اختیار نہیں رہتا پھر نکاح جدید کر سکتا ہے۔ یہ خدا کے حکم اور حدیں ہیں' ان سے سر مونہ ہٹو' جو کوئی خدا کی حدوں سے تجاوز کرتا ہے اور خدا کا فرمان نہیں مانتا تو وہ ظالم ہے خود اپنا نقصان کرتا ہے خدا کا کیا حرج ہے۔ اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے' وہ اپنے کیے کی سزا پائے گا۔

۲۳۰۔ پہلے دو طلاقوں کا ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد طلاق خلع کا ذکر فرمایا' اب تین کا ذکر کرتا ہے کہ دو دے کر اگر تیسری بھی دے دی تو اب عورت حرام ہو گئی' اس سے نکاح بھی نہیں کر سکتا جب تک کسی دوسرے خاوند کے پاس نہ ہو

طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ

(تیسری) طلاق (خواہ دو کے ساتھ ملا کر دی یا دو کے بعد) دی تو اب وہ عورت اس کے لیے حلال نہ ہوگی (یعنی اس سے نکاح نہ کر سکے گی) جب تک

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ

کہ دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے (یعنی جب تک اس دوسرے خاوند سے صحبت نہ ہو جائے) پھر اگر وہ (دوسرا خاوند) اسے طلاق دے دے تو ان

يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

دونوں پر کچھ گناہ نہیں کہ پھر آپس میں (نکاح کر کے) مل جائیں اگر یہ سمجھتے ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدیں قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لیے بیان فرماتا ہے ○ اور (اے لوگو!) جب تم عورتوں کو طلاق (رجعی) دو اور ان کی عدت کی میعاد ختم ہونے کے

اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا

قریب ہو تو اس وقت بھلائی سے طلاق واپس کر کے ان کو روک لو یا بھلائی کے ساتھ انہیں چھوڑ دو (کہ عدت گزار کر

لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا

وہ آزاد ہو جائیں) اور انہیں نقصان دینے کے لیے (طلاق واپس کر کے) نہ روکو تاکہ حد سے بڑھ جاؤ (اور ظلم کرنے لگو) اور جو ایسا

تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

کرے گا وہ خود اپنا ہی نقصان کرے گا (اس کی سزا بھگتے گا) اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا ٹھٹھا نہ بناؤ (کہ ان کی پروا نہ کرو)

آئے اور وہ اس سے صحبت نہ کر لے۔ پس اگر وہ دوسرا خاوند اسے طلاق دے دے اور عدت گزر جائے اور پہلا خاوند اب دوسرا نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اگر وہ مرد و عورت یہ خیال کریں کہ اب احکامِ الٰہی اور حقوقِ زوجیت اچھے طریقے سے بجا لائیں گے اور پہلے کی طرح فساد نہ کریں گے تو یہ کوئی گناہ اور برائی نہیں۔ یہ خدا کے احکام ہیں کہ اچھے لوگوں یعنی مسلمان عالموں کے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں اور عمل کریں۔

۲۳۱- بعضوں کی عادت تھی کہ پہلے طلاق دیتے پھر واپس کر لیتے' پھر طلاق دیتے' ایذاء رسانی مقصود ہوتی تھی' اس کی ممانعت آئی کہ جب عورتوں کو رجعی طلاق دو اور ان کی عدت گزرنے لگے اور ختم کے قریب پہنچے تو یا تو اس وقت طلاق واپس کر لو ایمان اور انصاف سے خوش گزران کرنے اور نیک نیتی سے یا انہیں چھوڑ دو کہ نہا دھو کر عدت سے نکل کر اپنا راستہ لیں اور ان کا حق ادا کرو۔ ان کو نقصان پہنچانے اور ایذاء دینے کے لیے انہیں نہ روکو کہ ان کی عدت دراز ہو اور اس طرح سے ان پر ظلم کرو۔ جو ایسا کرے گا تو وہ بڑا ظالم ہے خود اپنا نقصان کرتا ہے' اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔ اور خدا کے حکموں کو ہنسی

عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ
اور اللہ تعالیٰ کا احسان جو تم پر ہے اور جو تمہیں نصیحت دینے کے لیے تم پر کتاب اور حکمت (یعنی احکام اور سنت اللہ تعالیٰ نے)

يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
اتاری اس کو یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ سے (ہمیشہ) ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ سب

عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا ۲۹ ع ۳ ۱۳
کچھ جانتا ہے ○ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد (یعنی عدت) پوری ہو

تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
جائے تو (اے ولیو!) تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو (خواہ وہ پہلے شوہر ہوں یا نئے) جب کہ وہ آپس میں

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
شریعت کے موافق رضا مند ہو جائیں، یہ نصیحت کی جاتی ہے ان لوگوں کو جو تم میں سے اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں،

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ
یہی تمہارے لیے زیادہ ستھری اور پاکیزہ بات ہے (کہ عورتوں کو ان کی مرضی کے موافق نکاح کرنے سے نہ روکو)

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ
اور اللہ تعالیٰ (اس کی حکمت) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو ○ اور مائیں

مذاق نہ سمجھو اور خدا نے جو تمہیں مشرف بایمان کیا ہے تم پر کتاب اتاری امر و نہی سکھائے حلال حرام سمجھایا اس نعمت کا شکر بجا لاؤ۔ خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ عورتوں کی ضرر رسانی سے ڈراتا ہے خدا سے ڈرو اور جانتے رہو کہ وہ سب باتیں جانتا ہے جو اس کے خلاف کرے گا اسے سزا دے گا۔

۲۳۲۔ معقل بن زمری کی ہمشیرہ جمیلہ نامی عبداللہ بن عاصم کو بیاہی تھی۔ کسی بات پر انہوں نے طلاق دے دی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر وہ پشیمان ہوئے اور نکاح جدید کے خواستگار ہوئے تو ان کی بیوی جمیلہ راضی ہوگئی مگر ان کے بھائی معقل مانع ہوئے کہ پہلے کیوں طلاق دی تھی جواب نکاح کرنا چاہتے ہو تب یہ اترا کہ جب عورتوں کی عدت گزر جائے اور پھر ان دونوں میں رضامندی ہو جائے اور پھر نکاح کا از سر نو ارادہ کریں تو تم ان کو منع نہ کرو تعجب نہیں کہ اب وہ اچھی طرح نئے نکاح نئے مہر سے پھر مل جائیں اور محبت قائم ہو جائے۔ یہ حکم اور نصیحت ان لوگوں کو ہے جو خدا اور رسول اور روز قیامت پر ایمان لائے۔ یہ کام بہت اچھا ہے اور تمہارے دلوں کی پاکی کا باعث ہے اور ان مرد عورتوں میں از سرِ نو ملاپ

أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ

(خواہ طلاق شدہ ہوں یا نکاح میں ہوں) اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اس شخص کے لیے جو دودھ کی مدت

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا

پوری کرنا چاہتا ہے (یہ دودھ پلانا ماؤں پر واجب ہے) اور بچے کے باپ پر دودھ پلانے والی عورتوں کا کھانا اور کپڑا دینا

تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا

شریعت کے دستور کے مطابق واجب ہے' کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے گا' نہ ماں کو اس کے بچے کی

مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ

وجہ سے نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے گا (یا ماں اپنے بچے کو نقصان نہ پہنچائے

أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ

اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو) اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسے ہی واجب ہے' پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا مندی

ہو جانے سے تمہارا کیا نقصان ہوگا۔ خدا اس کی مصلحتیں اور فائدے جانتا ہے تم کچھ نہیں جانتے' تم اس کے حکم کی تعمیل کرو۔

۲۳۳۔ جب خاوند نے عورت کو طلاق دی اور اس کے شیر خوار بچہ ہے یا بعد طلاق کے پیدائش ہوئی تو ماں اس کو دو برس تک دودھ پلائے اگر رضاعت پوری کرنا چاہے اور اس مدت کا روٹی' کپڑا اس عورت کے بچے کے باپ پر واجب ہوگا اور وہ درمیانی ہوگا۔ نہ بہت زیادہ نہ بہت کم۔ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زائد تکلیف نہیں دی جاتی ہے۔ جتنا اسے خدا نے مال دیا ہے اتنا نفقہ دے گا' امیر ہوگا تو وہ امیروں کا سا دے گا۔ اگر غریب ہوگا تو وہ غریبوں کا سا۔ نہ تو ماں کو خواہ مخواہ بچے کے سبب نقصان دیا جائے گا کہ اس کا بچہ اس سے چھڑایا جائے یعنی وہ اتنی ہی تنخواہ پر راضی ہے جتنا اوروں کو دیتے ہیں اور پھر بھی اس سے دودھ نہ پلایا جائے ایسا نہ کیا جائے گا' یعنی مثلاً بچہ ماں کو پہچان گیا ہے دوسرے کی چوچی منہ میں ہی نہیں لیتا اور پھر بھی وہ دودھ نہ پلائے یا باپ بالکل غریب ہے تنخواہ بالکل مقدور ہی نہیں ہے تو ماں ہی پلائے گی۔ اگر باپ مرگیا تو باپ کا جو قائم مقام ہوگا وہ روٹی کپڑا دے گا اور بچہ کی پرورش کرائے گا۔ اور بعض کہتے ہیں: اس بچے کا جو وارث ہوگا وہ دے گا۔ اگر فرضاً وہ مر جائے تو جو اس کے وارث اس وقت ہوں گے وہ دیں گے۔ پھر اگر وہ دونوں ماں باپ رضامندی سے مشورہ سے بچے کا دودھ قبل دو برس چھڑانا چاہیں تو بھی کوئی برائی نہیں' مگر پھر ماں کو روٹی کپڑا نہیں ملے گا اور اگر ماں نے دوسری جگہ نکاح کا ارادہ کیا اور تم نے بچے کو دوسری دایہ سے دودھ پلایا تو بھی کوئی برائی نہیں جبکہ تم اس دایہ کو خوش کرو اور جو کچھ دینا ہے دے دو۔ خدا سے ڈرو۔ جھگڑا نہ کرو اور یقین کرو کہ خدا تمہاری سب باتیں موافقت یا مخالفت کی جانتا ہے۔ اس کی تم کو جزا دے گا۔ مذہب حنفیہ میں مدت رضاعت ڈھائی برس ہے اور یہاں اس مدت کا بیان ہے جس کا نفقہ واجب ہے کہ عورت کو دو برس کے بعد نفقہ روٹی' کپڑا نہیں دیا جائے گا۔ ''علی الوارث'' سے مراد یا تو باپ کا وارث ہے یا بچے کا وارث' مگر حنفیہ کے مذہب

عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ

اور مشورے سے (دو سال سے پہلے) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور (اے اولاد والو!) اگر تم اپنے بچوں کو

عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

(ان کی ماؤں کے علاوہ دوسری دائیوں سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ مضائقہ نہیں جب کہ آپس میں جو کچھ دینا ٹھہرا تھا

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے O اور جو لوگ تم میں سے

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

مر جائیں اور وہ اپنی بیویاں چھوڑیں تو وہ بیویاں چار مہینے دس دن اپنے آپ کو (کسی دوسرے سے نکاح کرنے سے) روکے رکھیں

وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

(جب کہ وہ حاملہ نہ ہوں) پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو (اے ولیو!) اس کام میں جو عورتیں اپنے نفسوں کے معاملے

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

میں شریعت کے موافق (نکاح وغیرہ) کرنا چاہیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے O

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ

اور تم پر اس بات میں کچھ گناہ نہیں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا (عدت کے اندر ان کو اشارتاً) پیغام دو یا اپنے دل

میں نابالغ چھوٹی لڑکی کے وارث کا ذی رحم محرم ہونا بھی شرط ہے یعنی ایسا رشتہ دار ہو جس سے اس کا نکاح حرام ہے جیسے چچا' ماموں' بھائی' بھتیجا' بھانجہ وغیرہ۔

۲۳۴۔ تم میں سے جو مرد مر جاتے ہیں اور ان کی عورتیں بیوہ رہ جاتی ہیں وہ چار مہینے دس دن عدت کریں جب عدت گزر چکے اور وہ بناؤ سنگھار کریں تو پھر کچھ گناہ نہیں' جو چاہیں کرنے دو۔ میت کے وارثوں کو کچھ غرض نہیں۔ جہاں چاہیں نکاح کریں اور اللہ تعالیٰ جو تم اچھا یا برا کرتے ہو سب جانتا ہے' اسے سب کی خبر ہے۔ یعنی عدت کے بعد میت کے رشتہ داروں کو عورت کو نکاح کرنے سے روکنے کا حق نہیں ہے۔

۲۳۵۔ بیواؤں کو حالتِ عدت میں نکاح کا پیغام کھلم کھلا نہ دینا چاہیے۔ کنایہ اشارہ سے کوئی ایک آدھ بات کہہ دو تو کوئی گناہ نہیں مثلاً یوں کہہ دو کہ اے سبحان اللہ کیا ہی خوش رہیں گے اگر خدا ہم تم میں حلال طرح سے وصال فرما دے' یا اس قسم کی کوئی اور بات تو کوئی قباحت نہیں ہے یا دل میں ان کا خیال رکھو' خدا جانتا ہے کہ اب عنقریب جب عدت

أَوْ أَكْنَنتُمْ فِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ

میں چھپائے رکھو اللہ تعالیٰ ازل سے جانتا ہے کہ تم ان کی (یعنی عورتوں کی) یاد کرو گے (ان سے نکاح کی خواہش کرو گے) ہاں

وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَن تَقُولُوا۟ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ

(عدت کے اندر) ان سے پوشیدہ نکاح کا وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو (شریعت میں) معروف ومشہور ہے اور نکاح کی گرہیں پکی نہ کرو

وَلَا تَعْزِمُوا۟ عُقْدَةَ ٱلنِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْكِتَٰبُ أَجَلَهُۥ ۚ وَ

(یعنی نکاح نہ کرو) جب تک کہ لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے (یعنی عدت نہ گزر جائے) اور یقین جانو کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے

ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ فَٱحْذَرُوهُ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟

دلوں کے بھید جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور یقین جانو

أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ ع لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ ع ۳۰ / ۱۴

کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا حلم والا ہے ○ اور اگر تم عورتوں کو (اس حالت میں) جب تک کہ تم نے ان

ٱلنِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا۟ لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ

کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا ان کے لیے کوئی مہر نہ مقرر کیا ہو طلاق دو تو تم پر (مہر کا) کچھ مطالبہ نہیں اور ان کو کچھ برتنے کو دو

وَمَتِّعُوهُنَّ ۚ عَلَى ٱلْمُوسِعِ قَدَرُهُۥ وَعَلَى ٱلْمُقْتِرِ قَدَرُهُۥ ۚ

(یعنی کم از کم کپڑوں کا ایک جوڑا) مقدور والے پر اس کی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست پر اس کی حیثیت کے مطابق

مَتَٰعًۢا بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾ وَإِن

شریعت کے دستور کے مطابق کچھ برتنے کی چیز (دینی لازم ہے) یہ بھلائی کرنے والوں پر واجب ہے ○ اور اگر

گزر جائے گی تو نکاح کا ذکر کرو گے مگر چھپ چھپ کر وعدے نہ کرو کہ اس میں ان کے دل پریشان ہوں گے ہاں مگر وہ ہی کنایہ اشارہ جو اوپر گزرا ہے کہہ دو۔ عدت کے اندر نکاح کا قصد نہ کرو اور یقین کرو کہ تمہارے دلوں میں جو بات ہے اسے خدا خوب جانتا ہے اور اس کی مخالفت سے ڈرو اور جانو کہ خدا توبہ کرنے والے کو بخش دیتا ہے۔ حلیم ہے جلدی عذاب نہیں دیتا۔

۲۳۶ تا ۲۳۷۔ جن عورتوں کے ساتھ تم نے نکاح کیا اور ان کا مہر مقرر نہ کیا اور بغیر صحبت کیے انہیں طلاق دے دی تو کوئی برائی نہیں ہے۔ مہر بھی تم پر واجب نہ ہوگا۔ فقط انہیں متعہ (یعنی تین کپڑے دوپٹہ، قمیص اور شلوار) دے دو۔ امیر پر امیروں کا سا فرض ہے اور غریب پر غریبوں کا سا فرض ہے۔ متعہ اچھی طرح سے دو، بخوشی خاطر عورتوں کی اجرت

طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ وَقَدۡ فَرَضۡتُمۡ

تم نے عورتوں کو چھونے سے پہلے طلاق دے دی تو تم ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا مہر ٹھہرا تھا

لَهُنَّ فَرِيۡضَةً فَنِصۡفُ مَا فَرَضۡتُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يَّعۡفُوۡنَ اَوۡ

اس کا آدھا دینا واجب ہے مگر یہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا خود معاف کر دیں یا جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے

يَعۡفُوَا الَّذِىۡ بِيَدِهٖ عُقۡدَةُ النِّكَاحِ ‌ؕ وَاَنۡ تَعۡفُوۡۤا اَقۡرَبُ

(یعنی خاوند) وہ کچھ زیادہ دے دے اور (اے مردو!) تمہارا زیادہ دے دینا پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے

لِلتَّقۡوٰى ‌ؕ وَلَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَيۡنَكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا نہ بھولو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ

بَصِيۡرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰى ق

رہا ہے ○ (اے لوگو!) سب نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً بیچ والی نماز کی (یعنی عصر کی)

وَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰنِتِيۡنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُكۡبَانًا‌ ۚ

اور اللہ تعالیٰ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو ○ پھر اگر تم کو دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے

مہر سے زائد ادا کرو۔ ایک کرتہ ایک چادر ایک اوڑھنی مسلمانوں پر واجب ہے اس لیے کہ مہر کے بدلے میں ہے۔ جب مہر مقرر نہ ہو تو یہ واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر ہوا اور بغیر صحبت کے طلاق دے دی تو آدھا مہر واجب ہوگا مگر یہ کہ عورتیں اپنا حق بخش دیں۔ یا وہ شخص کہ جس کے ساتھ نکاح کا اختیار ہے یعنی خاوند اپنا حق بخش دے یعنی پورا مہر دے دے' آپس میں ایک دوسرے کو اپنا حق بخش دینا بہت ہی اچھا ہے۔ بڑے تقویٰ کی بات ہے۔ ان دونوں میں سے جو کوئی اپنا حق نہ لے گا وہ بہت اچھا ہے۔ آپس میں فضل واحسان اور سلوک کرنا اور اچھی بات کرنا نہ بھولو۔ تم جو اچھائی کرو گے خدا کو اس کی سب خبر ہے' وہ سب دیکھتا ہے اس کا بدلہ دے گا۔ کیونکہ جب آپس کے معاملات درست ہوتے ہیں تو انسان کو اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے پھر نماز و دیگر عبادات اچھے طریقے سے ادا کر سکتا ہے۔ اس لیے پہلے معاملات کی درستی کے احکام ذکر کیے گئے پھر نماز کے بیان کا حکم دیا۔

۲۳۸ تا ۲۳۹- آپس کے معاملات اور خاوند بیوی کے حقوق بیان کرنے کے بعد نماز کی تاکید فرمائی کہ پنج وقتی نماز اچھی طرح ادا کرو۔ وضو درست کرو' رکوع سجود ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو' وقتوں کا لحاظ کرو' خاص طور پر عصر کی نماز کا بہت لحاظ رکھو کہ قضاء نہ ہو جائے اور نماز میں خدا کے لیے ادب سے کھڑے ہو کر رکوع سجود قیام سے نماز ادا کرو۔ یا یہ کہ خوب اطاعت اور عاجزی سے نماز ادا کرو۔ اگر لڑائی کا وقت ہو اور دشمن کا خوف ہو تو جیسے بنے ویسے ہی پڑھو۔ کھڑے کھڑے

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا

(نماز ادا کرو) پھر جب اطمینان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی یاد اسی طرح کرو جیسے کہ اس نے تمہیں وہ مسائل سکھائے جو تم نہ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ

جانتے تھے (یعنی زمین پر اتر کر ادا کرو) ○ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی بیویوں کو

وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ

سال بھر تک نان و نفقہ دینے کے لیے بغیر ان کے نکالے ہوئے (اپنے وارث وغیرہ کو) وصیت کر جائیں' پھر اگر وہ بیویاں

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ

خود نکل جائیں تو تم پر اس کا کچھ مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے نفسوں کے معاملے میں مناسب طور

اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ

پر کر لیا اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے ○ اور طلاق

لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾

والیوں کے لیے بھی (عدت ختم ہونے تک) دستور کے مطابق نان و نفقہ دینا ہے' یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے ○

۳۱ ۸ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع ۱۵

اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی آیتیں (احکام) بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ○

اشاروں سے پڑھ لو۔ گھوڑوں پر پڑھ لو یا کسی اور چیز پر سوار ہو تو اس پر اشاروں سے پڑھ لو۔ جانور پر کسی بھی طرف جاؤ تم پڑھتے جاؤ۔ جب امن ہو جائے تو جیسے خدا نے بتایا ہے رکوع' سجود سے نماز پڑھو۔ مسافر دو رکعتیں اور مقیم چار پڑھے۔ خدا نے تمہیں وہ سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے یعنی نماز وغیرہ عبادات و معاملات سب تم کو سکھائے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

۲۴۰ تا ۲۴۲۔ تم میں سے جو لوگ مر جاتے ہیں اور اپنی عورتیں چھوڑ جاتے ہیں تو ان پر فرض ہے کہ مرتے وقت برس بھر کی روٹی کپڑے اور مکان کی ان کے لیے وصیت کر جائیں اور کہہ جائیں کہ ان کے وارث ایک برس تک انہیں نہ نکالیں' اگر وہ عورتیں برس سے پہلے خود ہی نکل جائیں یا نکاح کر لیں تو وارثوں پر گناہ نہیں۔ پھر وارثوں پر نفقہ اور مکان بھی دینا لازم نہ ہوگا۔ انہوں نے جو کیا وہ جانیں اپنی جانوں کا انہیں اختیار ہے۔ اگر انہوں نے زینت اور بناؤ سنگھار کیا یا نکاح کر لیا کرنے دو' جو خدا کا حکم نہ مانے گا سزا پائے گا۔ خدا غالب ہے' حکمت والا ہے۔ وصیت کا حکم اوّل اوّل تھا' پھر جب میراث کے حصے مقرر ہو گئے تو وصیت منسوخ ہو گئی۔ اب بیویوں کا روٹی' کپڑا اور نفقہ منسوخ ہو گیا' وہ آٹھواں یا چوتھائی حصہ خاوند کی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ

(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے بھاگ نکلے

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ

حالانکہ وہ تعداد میں ہزاروں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ مر جاؤ (اور بھاگ کر وہ موت سے نہ بچ سکے)

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

پھر (حزقیل نبی علیہ السلام کی دعا سے) اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرما دیا' بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا

لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ

ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں ○ اور (اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے رہو (اور موت سے نہ بھاگو) اور یقین جانو کہ

اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا

بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا' جانتا ہے ○ کوئی ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے (یعنی اخلاص سے اس کی راہ میں

حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَ

خرچ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کا اجر بہت زیادہ بڑھا دے گا اور اللہ تعالیٰ

جائداد کا لیں گی۔ ''وصیة'' پیش سے بھی ہے۔ یعنی ''علیهم وصیة'' اور زبر سے بھی یعنی ''یوصون وصیة'' مفعول مطلق ہوگا اور مطلقات یعنی جنہیں طلاق ہوئی ہے انہیں سوائے مہر کے کچھ اور بھی احسان کے طور پر دے دو تو یہ بات بہت اچھی ہے' یہ بات متقیوں پر لازم ہے یعنی مستحب ہے کہ متعہ بھی دیں کیونکہ وہ تو مہر سے زائد ہے۔ جیسے یہ حکم بیان ہوئے اسی طرح خدا اپنی آیات اور امر ونہی بیان فرماتا ہے تاکہ تم اے مسلمانو! یہ حکمتیں سمجھو اور ان پر عمل کرو۔

۲۴۳ تا ۲۴۴۔ پھر بنی اسرائیل کے غازیوں کا حال بیان کیا کہ تم نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جو ہزاروں تھے یعنی آٹھ ہزار تھے اور موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل بھاگے تھے۔ تب خدا نے یہ فرمایا تھا کہ تم سب مر جاؤ' وہ سب کے سب دم بھر میں مر گئے اور آٹھ دن تک مرے پڑے رہے۔ پھر خدا نے انہیں زندہ کیا۔ خدا آدمیوں پر بڑے فضل اور احسان کرنے والا ہے مگر اکثر آدمی خدا کا شکر ادا نہیں کرتے' پھر جب زندہ ہو گئے تو خدا نے ان سے کہا کہ اب تم خدا کی راہ میں کافروں سے لڑو اور یہ یقین جانو کہ خدا تمہاری باتیں سنتا ہے' تمہاری نیتیں جانتا ہے' اگر تم خدا تعالیٰ کا کہا نہ مانو گے تو وہ تمہیں عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ لہٰذا اس کی نافرمانی سے بچو' اس کے حکم کی تعمیل کرو۔

۲۴۵۔ حضرت ابو جُراح کے دو باغ تھے۔ انہوں نے ایک عمدہ باغ خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ تب اترا کہ کون ہے جو اپنا مال خدا تعالیٰ کو بطور قرض اچھی طرح سے دے دے یعنی بخوشی خاطر راہِ خدا میں صدقہ دے دے

يَبْصُطُ ۠ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِيٓ

ہی تنگی اور فراخی دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو پھر جانا ہے O (اے محبوب ﷺ!) کیا آپ نے بنی اسرائیل کے ایک

إِسْرَآءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ ۘ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ وقف لازم

گروہ کو جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ہوا نہ دیکھا کہ جب اس نے اپنے ایک پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لیے آپ ایک بادشاہ

لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ

کھڑا کر دیجئے (تاکہ ہم اس کے ماتحت ہو کر) اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں (نبی علیہ السلام نے) فرمایا:

إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَآ

کیا تمہارے انداز ایسے نہیں معلوم ہوتے ہیں کہ اگر تم پر جہاد فرض کیا جائے تو تم جہاد نہ کرو؟ اس گروہ نے کہا کہ ہمیں

أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا

کیا ہوا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ لڑیں گے حالانکہ ہم اپنے وطن سے نکالے گئے اور اپنی اولاد سے

وَأَبْنَآئِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا

(جدا کر دیئے گئے ہیں) پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو سوائے تھوڑوں کے باقی سب منہ

مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ

پھیر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے O اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: بے شک

سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک کے بدلے دوگنا' چوگنا بلکہ بہت حصے زائد بیس لاکھ گنا تک دے گا۔ خدا جسے چاہتا ہے کم مال دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بہت زیادہ مال دیتا ہے' وہ مالک ہے مختار ہے جو چاہے کرے اس سے کسی کو پوچھنے کا حق نہیں اور تم سب اسی کی طرف لوٹو گے اور اپنے اپنے اعمال کا بدلہ پاؤ گے۔

۲۴۶۔ کیا تمہیں بنی اسرائیل کے اس گروہ کا حال معلوم نہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنے وقت کے پیغمبر یعنی شموئیل علیہ السلام سے کہا کہ کافروں سے لڑنے کے لیے ہم میں سے ایک کو بادشاہ بنا دیجئے کہ ہم سب اس کے ساتھ ہو کر جہاد کریں۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارا ایسا حال نہیں کہ جب تم پر جہاد فرض ہو جائے تو اس وقت نہ کرو بلکہ منہ موڑ لو۔ ابھی تو تم تمنا کرتے ہو جب فرض ہو جائے گا بیٹھ رہو گے۔ تب وہ بولے کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے اور ہمیں کیا ہو جائے گا کہ جہاد نہ کریں گے' یہ نہیں ہوسکتا اس لیے کہ کافروں نے ہمیں ہمارے گھروں سے بے گھر کر دیا' ہماری اولاد باندی غلام بنا لی' جب ان کی تمنا سے ان پر جہاد فرض ہوا بیٹھ رہے' بہت تھوڑے سے آدمیوں کو توفیق ہوئی یعنی تین سو تیرہ کو باقی نہ لڑے

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا أَنّٰى يَكُونُ

اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے' انہوں نے کہا: طالوت کی بادشاہی ہم پر کیوں

لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

کر ہو گی حالانکہ ہم حکومت و سلطنت کے اس سے زیادہ مستحق ہیں اور اسے کچھ مال بھی

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَ

زیادہ نہیں دیا گیا ہے' (نبی علیہ السلام نے) فرمایا: اسے اللہ تعالیٰ نے تم پر چن لیا ہے (اور منتخب فرما

زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۚ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهٗ مَنْ

لیا ہے) اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے (جس کی حکومت کے لیے ضرورت ہے) اور اللہ تعالیٰ جسے

يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اٰيَةَ

چاہتا ہے اپنا ملک عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا' علم والا ہے ○ اور ان سے ان کے نبی (علیہ السلام) نے فرمایا: طالوت کی

مُلْكِهٖٓ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق جس میں تمہارے رب کی طرف سے (دلوں کا) چین ہے اور کچھ بچی ہوئی

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوسٰى وَاٰلُ هٰرُونَ تَحْمِلُهُ

چیزیں عزت والے موسیٰ (علیہ السلام) اور عزت والے ہارون (علیہ السلام) کے ترکہ کی ہیں آ جائے گا' اس کو فرشتے

سست و بزدل ہو کر بیٹھ رہے' اللہ تعالیٰ ان ظالموں کا حال خوب جانتا ہے جو نافرمانی کرتے ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ "عسیتم" یہاں پر سین کی زیر اور زبر دونوں سے ہے۔

۲۴۷- اور شموئیل پیغمبر نے کہا کہ خدا نے تمہارا بادشاہ طالوت کو بنایا تب وہ بگڑے اور کہنے لگے: واہ وہ طالوت ہمارا افسر بادشاہ کیونکر ہو سکتا ہے جو شاہی خاندان سے نہیں ہے' ہم اس سے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم شاہی خاندان سے ہیں یعنی ہمارے باپ دادا بادشاہ گزرے ہیں اور اس کے پاس کچھ زیادہ مال بھی نہیں ہے۔ پھر وہ بادشاہ کیسے ہوگا۔ شموئیل علیہ السلام نے کہا کہ خدا نے اسی کو بادشاہ بنایا ہے اور فنون جنگ و سپہ گری و پہلوانی اور شجاعت میں اسے تم پر فضیلت دی ہے' خدا اپنا ملک جسے چاہتا ہے اس کو دیتا ہے' وہ واسع ہے اور بڑا علم والا ہے' جانتا ہے کہ کون کس چیز کا مستحق ہے۔ لہٰذا اس کا حکم مانو اور طالوت کو بادشاہ تسلیم کرو۔

۲۴۷ تا ۲۴۸- جب بنی اسرائیل نے انکار کیا کہ وہ ہم پر افسری نہیں کر سکتے اور شموئیل علیہ السلام (پیغمبر)

۳۲ ع ۶ ۱۶

الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾

اٹھا کر لائیں گے، بے شک اس میں (طالوت کی حکومت کی) تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم مومن ہو ○

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ

پھر جب طالوت اپنے لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوئے تو ان سے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ

(جو تمہیں راستے میں ملے گی) تو جو کوئی اس کا پانی (ایک چلو سے زیادہ) پئے گا وہ میرا نہیں (یعنی میرے گروہ میں سے نہیں) اور جو اپنے

فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ

ہاتھ میں لے کر ایک چلو سے زیادہ نہ پئے وہ میرا ہے تو سوائے تھوڑے لوگوں کے اور سب باقی لوگوں نے (طالوت کے حکم کے خلاف اس نہر

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ

سے چلو سے زیادہ) پیا (اور بوجھل ہو کر پڑ گئے) پھر جب طالوت اور ان کے ساتھ کے مسلمان (جنہوں نے ایک چلو سے زیادہ نہیں پیا تھا)

قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

نہر کے پاس ہو گئے تو (پیٹ بھر کر پینے والے) کہنے لگے: ہم میں آج جالوت (کافر بادشاہ) اور اس کے لشکروں کے ساتھ لڑنے کی

نے کہا کہ وہ خدا کی طرف سے بادشاہ ہیں۔ تب وہ چپ ہوئے اور سوچ کر کہنے لگے کہ آپ نے اپنی طرف سے انہیں بادشاہ مقرر کر دیا ہے اگر خدا کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے تو کوئی نشانی دکھلایئے۔ حضرت شموئیل علیہ السلام نے کہا کہ تابوت سکینہ جس میں رحمت ہے اور حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے تبرکات ہیں۔ کچھ توریت کے ٹکڑے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لکڑی، حضرت ہارون علیہ السلام کی چادر، ان کا عمامہ وغیرہ جس کی وجہ سے تم دشمن پر فتح پایا کرتے تھے اور اب وہ تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے طالوت کے سبب پھر تمہارے پاس آ جائے گا۔ تم دیکھو گے کہ فرشتے اسے اٹھا لائیں گے۔ ان کی بادشاہت کی یہ کھلی نشانی ہے، اگر تم مسلمان ہو تو ضرور قبول کرو گے۔ ورنہ خیر تم خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اپنا ہی نقصان کرو گے۔

۲۴۹- آخر کار جب تابوت سکینہ انہیں مل گیا تب انہوں نے متفق ہو کر ان کی بادشاہت قبول کی۔ پس جب طالوت نے لشکر بنا کر وہاں سے کوچ کیا تو راستہ میں جنگل پڑا، دھوپ اور پیاس نے انہیں بے دم کیا، پانی مانگا تب طالوت نے کہا کہ خدا اس وقت ایک نہر ظاہر کر کے تمہارا امتحان لے گا جو اس سے خوب سیر ہو کر پئے گا تو وہ میرے ساتھ نہ رہے گا دشمن سے لڑ نہ سکے گا اور جو خوب نہ پئے گا ایک چلو لے کر پی لے گا تو وہ میرے ساتھ ہو گا دشمن کا مقابلہ کرے گا۔ بالجملہ جب وہ نہر نظر آئی سب دوڑ پڑے اور خوب پیٹ بھر کر پانی پی لیا، ان کا کہا نہ مانا۔ تھوڑے آدمی یعنی تین سو تیرہ رکے رہے، انہوں

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ

طاقت نہیں (مگر) جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کا یقین تھا انہوں نے کہا: بار ہا کتنی ہی چھوٹی چھوٹی (مسلمانوں کی) جماعتیں اللہ تعالیٰ

فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا

کے حکم سے (کافروں کی) بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ گئی ہیں (تو ہمیں ان بیٹھ رہنے والوں کی کوئی پروا نہیں ہے) اور اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے)

لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ

صابروں کے ساتھ ہے ○ پھر جب وہ مسلمان جالوت اور اس کے لشکروں کے سامنے مقابلے میں آئے تو (اللہ تعالیٰ سے) عرض کی کہ اے

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ ؕ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ

ہمارے رب! ہمارے دلوں میں بہت صبر ڈال دے اور (کفار کے مقابلہ میں) ہمارے قدم ثابت رکھ اور کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما ○

اللّٰهِ ۙ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

(پھر انہوں نے حملہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کافروں کو بھگا دیا اور داؤد نے (جو مسلمانوں کے لشکر میں تھے) جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے

عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ

داؤد (علیہ السلام) کو سلطنت اور حکمت (ونبوت) عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا (صنعت وغیرہ) اس کو سکھایا اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں میں بعض کو بعض سے دفع نہ کرتا

نے ایک چلو پانی پی لیا۔ خدا کی قدرت جنہوں نے بے صبری سے پیٹ بھر کر پیا تھا ان کی پیاس ہی نہ بجھی۔ جنہوں نے ایک ایک چلو لیا تھا وہ ایک ہی چلو ان کو ان کے جانوروں کو ان کی سب حاجتوں کو کافی ہوا۔ جب طالوت اور ان کے ساتھ مسلمان نہر سے پار اترے تو آپس میں کہنے لگے: جالوت کا مقابلہ اور ہم؟ اس کا لشکر بے انتہا ہے' ہم میں طاقت نہیں ہے۔ لیکن جو اللہ والے تھے اور ان کو یقین تھا کہ مر کے خدا کے پاس جانا ہے انہوں نے کہا: ابھی سے گھبراہٹ کیا ہے' اکثر ایسا ہوا ہے کہ تھوڑے سے مسلمان آدمی خدا کے حکم سے کافروں کے بڑے بڑے لشکر عظیم الشان پر غالب آئے ہیں۔ جو صبر کرتا ہے خدا مدد کے لیے اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ غرفہ بالضم ایک چلو اور بالفتح مقدار تو مفعول مطلق ہوگا۔

۲۵۰- جب جانبین سے صف بندی ہوئی اور مسلمان جالوت کے لشکر کے سامنے پہنچے تو مسلمانوں نے یہ دعا کی کہ بارخدا! ہمارے دلوں میں صبر ڈال' ہمارے قدم میدان جنگ میں ثابت رکھ اور ہمیں کافروں پر غالب فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور کافروں پر فتح دی۔

۲۵۱ تا ۲۵۲- جب مقابلہ ہوا تو پہلے ہی حملہ میں کافروں کو شکست ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت بادشاہ کو مارا' انہیں خدا نے بادشاہت بھی دی اور نبوت بھی عطا کی اور انہیں جو چاہا سکھایا۔ یعنی زرہ بنانا بتلایا۔ اگر خدا آپس میں ایک دوسرے کو لڑا کر مفسدوں کا شر کم نہ کرے تو یہ دنیا بھر کو تباہ و برباد کر دیں' دیکھو اگر داؤد علیہ السلام کے ہاتھ

تِّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۲۵۱) تِلْكَ

(یعنی ظالموں کا قلع قمع نہ کراتا) تو ضرور زمین تباہ ہو جاتی لیکن اللہ تعالیٰ سارے جہان پر فضل فرمانے والا ہے (تو مظلوموں کی امداد فرماتا ہے) O یہ اللہ تعالیٰ

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۲۵۲)

کی آیتیں ہیں (اے محبوب ﷺ!) ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں اور (ہم گواہی دیتے ہیں کہ) بے شک آپ (ہمارے) رسولوں میں سے ہیں O

سے جالوت کو قتل نہ کرواتا تو وہ کیا کرتا اور پیغمبروں کے سبب خدا اگر مسلمانوں پر سے کفار کا شر دفع نہ کرے تو ان کا کیا حال ہو۔ اگر مسلمان غازی کافروں کو نہ ماریں تو وہ کمزور مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کریں۔ تو یہ خدا کی شان ہے کہ آپس میں لڑاتا ہے' ایک خدا کا ماننے والا فریق غالب ہو جاتا ہے کفار کا فساد کم ہو جاتا ہے' یہ بھی خدا کا بڑا فضل ہے تمام عالم کے اوپر۔ یہ قرآن خدا کی آیات ہیں۔ ان میں پرانی امتوں کے عبرت انگیز واقعے سناتا ہے۔ اے رسول اللہ! دیکھیے ہم جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر آپ پر کیسی کیسی باتیں اتارتے ہیں اور آپ بے شک خدا کے سچے رسول ہیں جن وانس کو ہدایت کیجئے۔ یہ غیب کی خبریں دینا آپ کی نبوت اور رسالت کی دلیلیں ہیں۔ کیونکہ غیب کی سچی خبر رسول ہی دے سکتے ہیں اور ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ سارے عالم کی طرف ہماری طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا' ان میں سے کسی

مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

سے اللہ تعالیٰ نے (بلاواسطہ) کلام فرمایا اور (کوئی وہ ہے) جسے (سب پر) درجوں میں بلند کیا اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام)

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ

کو کھلی ہوئی نشانیاں (معجزے دیئے) اور پاکیزہ روح (جبرائیل علیہ السلام) سے اس کی مدد کی اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا

الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا

تو ان کے (یعنی رسولوں کے) بعد والے آپس میں نہ لڑتے اس کے بعد کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آ چکیں

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف

لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ع ۲۵۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا ع ٣٣ ٥ ١

مگر اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے O اے ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے' میں سے (ہماری

۲۵۳- یہ رسول جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ آدم علیہ السلام سے داؤد علیہ السلام تک یا جن کا علم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ نبوت کے علاوہ دیگر خصوصیات کے نظریہ سے کیونکہ (اصل نبوت میں سب برابر ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ کلام فرمایا اور کسی کو سب سے درجوں میں بلند فرمایا اور وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ان کو ساری مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا اور بہت زیادہ معجزات عطا کیے گئے جو دوسروں کو نہیں دیئے گئے جیسے چاند کا پھٹ جانا' پتھروں اور درختوں کا سلام کرنا' جانوروں کا کلام کرنا اور بے شمار معجزات آپ کو دیے گئے' آپ کا سب سے بڑا معجزہ جو قیامت تک باقی رہنے والا ہے وہ قرآن مجید ہے اور ہم نے مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کھلی کھلی نشانیاں دیں۔ جیسے مردوں کا زندہ کرنا اور مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں وغیرہ کو اچھا کرنا اور ہم نے پاکیزہ روح یعنی جبرائیل کے ذریعہ سے ان کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو رسولوں کے آنے کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے اس کے بعد کہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں آ چکیں۔ لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا تو ان میں سے کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ آپس میں اختلاف نہ کرتے یعنی ان کو زبردستی ہدایت پر قائم رکھتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے یعنی اس کے علم ازلی میں تھا کہ انبیاء علیہم السلام کے آنے کے بعد کوئی اسلام پر رہے گا کوئی اپنے اختیار سے خود کافر ہو جائے گا۔

مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ

راہ میں) خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ (کافروں کے لیے) دوستی اور نہ شفاعت

لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ

اور کافر خود ہی ظالم ہیں O اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (آپ)

الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

زندہ ہے (اور مخلوق کا) قائم رکھنے والا ہے اس کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین

الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

میں ہے سب اسی کا ہے وہ کون ہے جو اس کے دربار میں بغیر اس کے حکم کے سفارش کر سکے وہ جانتا ہے جو کچھ

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا

ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ (بندے) اس کے علم میں سے کچھ نہیں پاتے مگر

شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

جتنا وہ چاہے (جس کو دے دے) اس کی کرسی (یعنی علم و قدرت) میں آسمان اور زمین سمائے ہوئے ہیں اور ان کی نگہبانی

۲۵۴- اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا کہ اے ایمان والو! ہمارے دیے ہوئے میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ کافروں کے لیے کسی کی دوستی اور کسی کی سفارش کارآمد ہے اور کافر خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں کہ وہ قیامت کا انکار کرتے ہیں۔

۲۵۵- اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کا ذکر فرماتا ہے۔ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ خود حیات حقیقی دائمی کے ساتھ زندہ ہے۔ اس کو کبھی فنا نہیں اور ساری مخلوق کا انتظام کرنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا ہے۔ اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ کیونکہ جس کسی کو نیند یا اونگھ آ جائے وہ آسمان و زمین کو کس طرح قائم رکھ سکتا ہے اور جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے سب اسی کی ملک ہے اور اسی کا مُلک ہے۔ وہ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے دربار میں کسی کی سفارش کر سکے (اس سے ثابت ہوا کہ اس کی اجازت سے مومنوں کی سفارش ہوگی) جو کچھ ان کے آگے ہے وہ بھی جانتا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ بھی جانتا ہے اور بندے اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے جس کو چاہے اپنے علم سے حصہ عطا فرمائے۔ اس کی حکومت کی کرسی میں آسمان و زمین سب سمائے ہوئے ہیں یا اس کا علم آسمان و زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور ان کی نگہبانی اس پر بھاری نہیں اور وہی بڑائی والا اور عظمت والا ہے۔

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ

اسے بھاری نہیں اور وہی بلند مرتبہ (اور) بڑائی والا ہے ۝ دین میں کوئی زبردستی نہیں، بے شک ہدایت

الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

گمراہی سے خوب جدا ہو گئی ہے پس جو کوئی شیطان کو نہ مانے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو اس نے ایسی مضبوط

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

کڑی پکڑ لی جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتی اور اللہ تعالیٰ سنتا (اور) جانتا ہے ۝

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

اللہ مسلمانوں کا والی ہے، انہیں (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر نور (ایمان) کی طرف لاتا ہے اور کافروں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ

کے حمایتی شیطان ہیں جو انہیں نور (ہدایت) سے (گمراہی کی) اندھیریوں کی طرف لے جاتے ہیں

اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع ۳۴ / ۲

یہی لوگ دوزخی ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے ۝

۲۵۶- کفارِ عرب سے جزیہ نہ لیا جاتا تھا کہ عرب کا کفر و شرک سے پاک کر دینا مقصود تھا۔ جب وہ مسلمان ہو گئے اور ملک عرب شرک کی نجاست سے پاک ہو گیا، خدا کے سچے دین کے نور نے کفر کی گھٹا کو دور کر دیا تو یہ اترا کہ یہود و نصاریٰ اور مجوس اگر جزیہ پر راضی ہوں یعنی ٹیکس دیں تو اسلام لانے پر انہیں مجبور نہ کرو۔ حق باطل سے اور باطل حق سے خوب جدا ہو گئے۔ دین اسلام کی حقانیت سب پر ظاہر ہو گئی، اسلام کی حقانیت ایسی نہیں کہ کسی پر مخفی رہ گئی ہو اب بھی اگر یہ قومیں مسلمان نہ ہوں تو یہ جانیں اور خدا جانے۔ تم کسی پر جبر نہ کرو، پس جو خدا کا بندہ شیطان کا کہا نہ مانے اور بت پرستی چھوڑ دے اور ایمان لائے، دین توحید قبول کر لے پس اس نے بڑی مضبوط زنجیر پکڑ لی جو ٹوٹ نہیں سکتی۔ یعنی پاک کلمہ لا الٰہ الا اللہ قبول کر لیا تو وہ کبھی جنت سے نہ نکلے گا اور دوزخ کے عذاب ابدی میں ہلاک نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے پاک مبارک کلمہ کو سنتا ہے، اس کا ثواب خوب جانتا ہے، اسے ثواب دے گا۔ یہ آیت منذر بن ساوی کی شان میں اتری۔

۲۵۷- اللہ پاک ہے، ایمان لانے والوں کا حافظ و ناصر ہے، انہیں گمراہی کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لے آتا ہے، ان سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں جو پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے اور جو کافر ہیں یعنی کعب بن اشرف یہودی وغیرہ ان کا سرپرست اور گرو اور سردار شیطان ہے، وہ انہیں ایمان کی روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکی میں ڈالتا ہے وہ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ جلیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔

وقف لازم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

(اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)!) کیا آپ نے اس شخص کو نہ دیکھا جس نے ابراہیم (علیہ السلام) سے اس کے رب کے

اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ

بارے میں مناظرہ کیا اس (گھمنڈ) پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی تھی جب کہ ابراہیم (علیہ السلام)

وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ

نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے' اس نے کہا کہ میں بھی جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اور مارتا ہوں'

فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا

ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا تو اللہ سورج کو پورب سے لاتا ہے تو تُو اس کو پچھم سے لے آ تو اس کافر کے ہوش اڑ گئے

يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا ○ یا اس (شخص) کے واقعہ کی طرح جو ایک تباہ شدہ

هِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

بستی پر گزرا جو اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس نے (اپنے دل میں غور کیا) کہا: اللہ اسے اس کی بربادی و موت

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ

کے بعد کیوں کر جلائے (زندہ کرے) گا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو سو سال تک مردہ رکھا' پھر اس کو زندہ کر دیا' (اس سے) فرمایا: تو (یہاں)

۲۵۸۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود مردود کے مباحثہ کی بھی خبر ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہمارے بارے میں جھگڑتا تھا۔ گویا وہ اس کا عوض دیتا تھا کہ ہم نے اسے اتنا بڑا ملک دے دیا تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود مردود کو سجدہ نہ کیا تو اس نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ سجدہ صرف خدا کی ذات کو کرنا چاہیے' اس نے کہا کہ میں خدا ہوں' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا خدا وہ ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو مار ڈالتا ہے اس نے کہا کہ میں بھی مارتا اور جلاتا ہوں اور قیدی قید خانہ سے بلائے جو مستحق رہائی تھا اسے مروا ڈالا جو قابل قتل تھا اسے چھوڑ دیا۔ تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا خدا بزرگ و برتر آفتاب مشرق سے نکالتا ہے تو مغرب سے نکال تب وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ اس سے کچھ جواب نہ بن آیا۔ مگر ایمان نہ لایا۔ دلیل دیکھنے کے بعد ایمان لانا چاہیے تھا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے ہٹ دھرم ضدی کافروں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا ہے' ان کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

۲۵۹۔ پھر حضرت عزیر بن شرحیا علیہ السلام کا قصہ بیان کیا کہ جب بخت نصر بادشاہ نے بنی اسرائیل کو تباہ کر دیا'

قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ
(مرنے کے بعد) کتنا ٹھہرا (کتنے دن ٹھہرا) اس نے عرض کی کہ ایک دن ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم (اللہ نے)

عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ
فرمایا نہیں بلکہ تو سو برس ٹھہرا ہے تو اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک اس میں بو بھی نہ آئی اور اپنے

اِلٰى حِمَارِكَ ۫ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ
گدھے کو دیکھ (جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں) (اور یہ سب کچھ ہم نے اس لیے کیا) کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے (مر کر زندہ

كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ
ہونے کی) دلیل بنائیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھا دیتے ہیں، پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں، جب یہ معاملہ

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
(یعنی مردہ زندہ ہونے کا) اس پر ظاہر ہو گیا تو بولا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے O اور جب ابراہیم (علیہ السلام)

توریت کے چند ہزار حافظوں کو قتل کروا ڈالا۔ یہ بچ رہے تھے جب وہاں سے لوٹے رہے تھے تو راہ میں ایک گاؤں نظر پڑا، اس کا نام دیرہ ہرقل تھا، اس کی یہ حالت دیکھی کہ چھتیں مکانوں کی گر کر ٹوٹ گئیں۔ سارا گاؤں سنسان ویران پڑا ہے نہ کوئی آدم نہ آدم زاد یا وہ وقت تھا کہ خوب آباد و شاداب تھا۔ تب انہوں نے حسرت کی نظر سے کہا کہ اگر اب خدا اسے آباد کرے تو کیا ہی اچھا ہو مگر اب یہ کہاں اور آبادی کہاں، چونکہ اس کلمہ میں ایک انتہائی تعجب تھا لہٰذا خدا تعالیٰ نے چاہا کہ انہیں کوئی نشانی دکھائے جب وہ وہاں سے چلے آخر وقت کچھ انگور کچھ انجیر کا پانی اپنے گدھے پر رکھ لیا تو جب تھک گئے تو دو پہر سے پچھ پہلے اپنے گدھے کو ایک درخت کی جڑ سے باندھ کر سو رہے۔ گدھا مر سڑ کے خاک ہو گیا۔ جب پورے سو برس گزر گئے تو قریب عصر اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر زندہ کیا، پوچھا: کتنا سوئے ہو؟ بولے: ایک دن مگر جب دیکھا کہ آفتاب باقی ہے تو کہا کہ کچھ کم۔ فرمان آیا کہ تم یہاں سو برس مرے پڑے رہے ہو مگر دیکھو تمہارے انگور اور انجیر کا شربت ویسا ہی ہے بگڑا بھی نہیں۔ گدھے کی ہڈیاں کیسی چمکتی ہیں۔ ہم تمہیں اپنی ایک نشانی بتائیں گے قیامت کے منکرین کے لیے، (قیامت کے منکرین کو قائل کریں گے کہ وہ جوان ہی مرے تھے پھر جوان ہی اٹھے، چالیس سال کی عمر تھی) جوان ہی اٹھے چالیس برس کی عمر کے۔ بیٹے بوڑھے تھے، ایک سو بیس برس کی عمر تھی۔ دیکھو ہم گدھے کی ہڈیاں کیسے جمع کرتے ہیں اور انہیں گوشت پہناتے ہیں۔ یہ کہنا تھا کہ ایک ہڈی دوسری سے مل گئی رگ پٹھے پیدا ہوئے، گوشت بنا، کھال جمی، بال اگے، روح پڑی گدھا بولنے لگا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ مجھے یہ نشانی دکھائی گئی ہے سجدہ میں گر پڑے اور کہا کہ بار خدایا! میں یقین کرتا ہوں کہ تو سب باتوں پر قادر ہے جسے چاہے مارے جسے چاہے جلائے۔ ''ننشز ھا'' براء مہملہ بھی ہے اور بزاء معجمہ بھی ہے۔

۲۶۰- ایک بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے بار خدا! مجھے مردوں کو زندہ کر کے دکھا دے کہ تو کس طرح

رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ

نے عرض کی کہ اے رب! مجھے دکھا دے تو کس طرح مردے جلائے (زندہ کرے) گا (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ آپ نے

بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ

عرض کی: یقین کیوں نہیں لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو مزید اطمینان (و قرار) آ جائے فرمایا: تو چار پرندے

فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا

لے کر اپنے ساتھ ہلا لے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا (ساتھ کے) ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ

ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع

تیرے پاس (زندہ ہو کر) دوڑے چلے آئیں گے اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے ○

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

ان لوگوں کی مثال (کہاوت) جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح ہے جس نے

حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ

سات بالیں اگائیں ہر بال میں سو دانے (پیدا ہوئے) اور اللہ جس کے لیے چاہے

زندہ کرتا ہے اور اس کی متفرق ہڈیاں کیونکر جمع کرتا ہے ارشاد ہوا کہ کیا تمہیں قیامت میں شک ہے میری قدرت پر ایمان و یقین نہیں؟ عرض کی ہاں یقین ہے انکار نہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ مجھے اعلیٰ درجہ اطمینان اور ایمان کا حاصل ہو اور تیری قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور جانوں کہ تیرا خلیل ہوں کہ تو میری دعا قبول کر لیتا ہے۔ حکم ہوا کہ چار مختلف پرند لو مرغ، کوا، کبوتر، مور لو اور ان کے ٹکڑے کر کے چار پہاڑوں پر پھینک دو اور پھر انہیں نام لے کر پکارو وہ میری قدرت سے زندہ ہو جائیں گے اور تمہارے پاس دوڑتے آئیں گے اور اے ابراہیم (علیہ السلام)! یہ یقین کرو کہ خدا غالب ہے زبردست قدرت والا ہے، مردے زندہ کرنا اس کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں، جو قیامت پر ایمان نہ لائے گا اسے سزا دے گا۔ بڑی حکمت والا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یونہی کیا اور خدا نے انہیں مردے زندہ کر کے تماشا دکھایا۔ صاحب تفسیر کہتے ہیں کہ عبارت میں تقدیم تاخیر ہے ''الیک' فصرھن'' سے متعلق ہے اور 'صرھن'' کے معنی 'قطعن'' کے ہیں اور دوسرے مفسرین کہتے ہیں کہ ''صرھن'' بمعنی 'منھن'' ہے اور 'وقطعن'' یہاں سے محذوف ہے۔

۲۶۱۔ جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو ان کے مال خدا تعالیٰ کے پاس یوں بڑھتے ہیں جیسے ایک دانہ بوتے ہیں اور اس کی سات شاخیں نکلتی ہیں، ہر شاخ میں سو دانے تک پیدا ہوتے ہیں پس اس ایک دانہ سے سات سو دانے پیدا ہوتے ہیں اور خدا جسے چاہتا ہے اس سے بھی زائد ثواب دیتا ہے یعنی جو اس کے لائق ہیں انہیں بہت ثواب ملتا ہے

۳۵ ع ۲ ۴

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۱ اَلَّذِيْنَ

(اس سے بھی) زیادہ بڑھا دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے O جو لوگ اپنا

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا

مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دینے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں نہ (طعنہ دے

مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

کر تکلیف) دیتے ہیں ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۶۲ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم O اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد

صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝۲۶۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(طعنہ دے کر) دکھ پہنچایا جائے اور اللہ بے پروا (اور) حلم والا ہے O اے ایمان والو! احسان جتا کر

یا یہ کہ خدا تعالیٰ جس سے قبول کرتا ہے اسے بہت زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ خدا کا خوانِ احسان وسیع ہے اسے مسلمانوں کے دلوں کی خبر ہے جیسی نیت ہو ویسا ہی پھل دیتا ہے۔

۲۶۲۔ جو لوگ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور پھر خدا پر یا فقیر پر احسان نہیں جتاتے اور فقیر کو برا بھلا کہہ کر اس کا دل میلا کر کے نہیں دیتے بلکہ خوشی سے دیتے ہیں تو ان کا ثواب خدا کے پاس جنت ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ انہیں ڈر ہوگا نہ کچھ رنج و غم ہوگا۔ حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما دو صحابی عشرہ مبشرہ سے ہیں بڑے امیر تھے خوب خیرات کرتے تھے خدا تعالیٰ نے قبولیت کی خبر سنائی اور آیت کا حکم عام ہوا جو مسلمان اللہ کی رضامندی کے لیے اپنا مال خوشی سے خرچ کرتے ہیں وہ سب جنت کے مستحق ہیں۔

۲۶۳۔ بھائی مسلمان کا دل خوش کر دینا نرم آواز سے بات کہنا پیٹھ پیچھے اس کی تعریف کرنا دعا دینا اور اس سے کوئی قصور ہو جائے تو بخش دینا یہ باتیں اس صدقہ سے جس کے بعد احسان جتایا جائے اور فقیر کو ایذاء پہنچائی جائے ہزار درجے بہتر ہیں۔ خدا کو ایسی فضول خیرات کی پروا نہیں وہ غنی ہے حلم والا ہے برداشت کرتا ہے جو ایسی خیرات پر تمہیں عذاب نہیں دیتا۔

۲۶۴۔ اے مسلمانو! اپنے صدقوں کا ثواب خدا تعالیٰ پر احسان کر کے اور فقیر کو ایذاء دے کر باطل نہ کرو یعنی صدقہ دے کر یہ باتیں نہ کرو کہ ثواب نہ ملے گا جیسے ریاکاروں کا صدقہ کہ لوگوں کو دکھانے کو دیتے ہیں اور کافروں کا صدقہ کہ خدا پر اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے کہ یہ ان کے صدقے بالکل بیکار ہیں جب تک وہ ایمان نہ لائیں گے ان کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

ان صدقوں کی مثل یوں سمجھو کہ پتھر کی چٹان پر مٹی کی گرد جم گئی پھر اس پر زور کا مینہ برسا وہ صاف ہو کر رہ گیا۔ غبار کا نشان

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ

اور ایذاء پہنچا کر اپنے صدقے ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ

کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا ہے تو اس کی

صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا

کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان پر مٹی (اکٹھی) ہو اور پھر اس پر زور کا پانی پڑے جو اسے (دھوکر) نرا صاف پتھر کر دے

يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾

انہیں اپنی کمائی سے کوئی چیز ہاتھ نہ آئے اور اللہ (ازلی) کافروں کو راہ نہیں دکھاتا ہے O

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ

اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے اور اپنے دلی

تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

اعتقاد مضبوط کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں اس باغ کی سی ہے جو بلند جگہ نرم زمین

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ

پر ہو اس پر زور کا مینہ برسے تو وہ دگنے پھل لائے پھر اگر اس پر زور کا مینہ نہ پڑے تو اوس (شبنم) ہی کافی ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال خوب دیکھ رہا ہے O کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کے لیے

باقی نہیں رہا اس طرح ان کے صدقے ہیں کہ جب قیامت ہوگی اور کھرا کھوٹا پرکھا جائے گا تو انہیں صدقے کا ثواب نہ ملے گا اور خدا کافروں کو ثواب نہیں دیتا ہے' اسی طرح ریا کاروں' دکھاوا کرنے والوں اور احسان جتانے والوں اور ایذاء دینے والوں کو کچھ ثواب نہ دے گا۔

۲۶۵- جو لوگ خاص خدا کی راہ میں اس کی خوشی کے لیے سچے دل اور ایمان اور یقین سے ثواب کی امید پر خیرات کرتے ہیں تو اس صدقے کی مثل یوں ہے جیسے اونچے ٹیلے پر باغ ہوتا ہے کہ جب اسے خوب پانی زور سے مل جاتا ہے تب تو دوگنا پھل آتا ہے اور اگر ایک آدھ چھینٹا ہی پڑ جاتا ہے یا اس پر اوس یعنی شبنم پڑ جاتی ہے تب بھی کچھ نہ کچھ ہو ہی جاتا

نَخِيلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

کھجوروں اور انگوروں کا ایک ایسا باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اس میں اس کے لیے ہر قسم

الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ

کے میوے ہوں اور اسے بڑھاپا آ گیا ہو اور اس کے کمزور بال بچے ہوں پھر اس باغ پر تیز ہوا کا ایسا جھونکا چلے

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

جائے جس میں آگ ہو جس سے وہ باغ جل جائے اللہ تعالیٰ یوں ہی اپنی آیتیں

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا ع ۳۶

کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور کرو O اے ایمان والو! اپنی حلال کمائی میں سے پاک چیزیں اور وہ چیزیں

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے اگائی ہیں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) دیا کرو اور ایسی ناقص چیز کے دینے کا

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ

ارادہ بھی نہ کرو کہ جسے تم خود بھی بغیر چشم پوشی کے نہ لے سکتے ہو

ہے اس طرح ان کا صدقہ ہے کہ اگر نیت پوری پوری سالم رہے تو کہنا ہی کیا ورنہ پھر بھی تھوڑا بہت ثواب ملے گا ہی۔ تم جو کچھ کام کرو گے خدا تعالیٰ وہ سب دیکھتا ہے سب کا بدلہ دے گا۔

۲۶۶- کیا کسی کو یہ بات پسند آ سکتی ہے کہ اس کا باغ ہو سرسبز و شاداب چھوارے اور انگوروں کا۔ نہریں اس کے درختوں کے نیچے جاری ہوں، ہر قسم کے پھل پھول اس میں موجود ہوں اور اب وہ شخص اتنا بوڑھا ہو گیا ہو کہ لب گور ہی پہنچ گیا ہو کہ آئندہ کھانے کمانے کی امید منقطع ہو چکی ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بال بچے ہوں جن کا اس کے بعد کوئی والی وارث نہ ہو اور ان کا بھی دارومدار فقط اسی باغ پر ہو اور وہ اس باغ کے سبب خوش گزران کرتا ہو کہ یکا یک گرم ہوا اسے جلا کر خاک سیاہ کر دے اور ایسے زمانے میں اس کی کمر ٹوٹ جائے کہ پھر بندوبست بھی نہ کر سکے۔ حاشا یہ بات کوئی بھی پسند نہیں کر سکتا پس یہی مثال کافروں کی ہے کہ ان کا سارا مال قیامت میں جو سب سے زیادہ خوفناک وقت ہے کام نہ آئے گا اور خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔ دیکھو غور کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں کیسے امور نیک سکھاتا ہے تاکہ تم اپنے دل میں غور کرو اور قرآن مجید کی مثلوں کو سمجھو اور ان کے مطابق عمل کرو۔

۲۶۷- اے اہل اسلام! خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی اچھی کمائی سے خرچ کرو اور اسی اناج، پھل میوے وغیرہ جو ہم زمین سے تمہارے لیے پیدا کرتے ہیں ان میں سے حلال خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا کرو اور حلال میں سے بھی اچھا دیا کرو اور برا دینے کا قصد

اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾

اور جانو کہ بے شک اللہ تعالیٰ بے پروا (اور) خوبیوں والا ہے ○

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ

شیطان تو تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور بری باتوں کا حکم (یعنی ترغیب) دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ

يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾

تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت دینے والا جاننے والا ہے ○

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ

وہ جس کو چاہتا ہے دانائی عطا کرتا ہے اور جس کو دانائی (اور حکمت) دی گئی اس کو بہت بھلائی

اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾

دی گئی اور نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقلمند ہیں ○

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور جو کچھ تم خیرات کرتے ہو یا کوئی نذر و نیاز مانتے ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ

بھی نہ کیا کرو' کیونکہ اگر تمہارا حق کسی پر آتا ہے اور وہ تمہیں برا مال دے دے تو تمہارے دل کو کیسا ناگوار گزرے گا' اول تو تم لوگے ہی نہیں اور اگر لے ہی لو تو اپنا حق چھوڑ کر برے دل سے دل پر جبر کر کے لیتے ہو' اسی طرح خدا تعالیٰ بھی بری چیز قبول نہیں کرتا۔ خوب جانو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری خیرات کی پروا اور ضرورت نہیں وہ غنی ہے اس کے سب کام اچھے ہیں' وہ حمید ہے' تعریفوں والا ہے' غنی ہے کہ تھوڑا بھی قبول کر لیتا ہے۔ حمید ہے کہ تھوڑے کا بدلہ بہت دیتا ہے۔ مدینہ میں ایک شخص تھے کہ برے برے چھوارے خدا کی راہ میں دیتے تھے اچھے اچھے آپ کھاتے ان کے بارے میں یہ آیت اتری اور سب لوگوں کو آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نام اچھی چیز دینی چاہیے۔

۲۶۸- شیطان تمہیں بہکاتا ہے۔ صدقہ دینے میں فقیر ہو جانے کا خوف دلاتا ہے۔ بری باتوں کی جیسے زکوٰۃ وغیرہ نہ دینے کی رغبت دلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کا سامان بناتا ہے۔ اپنے فضل کا وعدہ سناتا ہے کہ صدقے کا زکوٰۃ کا دنیا میں الگ بدلہ ملے گا اور آخرت میں الگ ثواب حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وسیع ہے۔ دنیا میں بھی دے گا آخرت میں بھی دے گا۔ گناہ بھی بخشے گا' وہ تمہارے صدقے اور تمہارے دل کے ارادے سب جانتا ہے کہ کس نیت سے دیتے ہو۔

۲۶۹- خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جسے یہ دولت دیتا ہے اسے بڑی بہتری ملتی ہے اور قرآن مجید کی مثلوں سے عقلمندوں کو ہی نفع ہوتا ہے ورنہ جو بے وقوف ہیں وہ تو ہمیشہ خبط میں مبتلا رہتے ہیں۔ حکمت سے مراد یا تفسیر قرآن

يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا

اسے جانتا ہے اور ظالموں کا (جو ناجائز طریقوں سے خرچ کرتے ہیں) کوئی مددگار نہیں O اگر تم خیرات ظاہر کر کے

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا

دو تو بھی اچھا ہے اور اگر اسے چھپا کر فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور یہ تمہارے کچھ

الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ

گناہوں کو مٹا دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ

کو اس کی سب خبر ہے O (اے نبی علیہ السلام!) انہیں راہ راست پر لے آنا آپ کے ذمے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

لازم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لاتا ہے اور (اے لوگو!) تم جو کچھ بھی اچھی چیز خیرات

فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَ

کرتے ہو تو اپنے ہی (بھلے کے) لیے کرتے ہو اور تم تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے

مجید ہے یا عقل سلیم یا ذہن مستقیم ہے' اس سے ہر کام اور ہر رائے صحیح صادر ہوتی ہے۔

۲۷۰۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جو تم خرچ کرو گے یا اچھی بات کی منت مان کر پوری کرو گے۔ خدا تعالیٰ سب جانتا ہے' اگر خدا تعالیٰ کے لیے کرو ثواب ملے گا اور جو مشرک ظالم ہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے انہیں کوئی نہ روک سکے گا اور نہ ان کی قیامت میں کوئی مدد کرے گا۔

۲۷۱۔ بعض آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے تھے کہ صدقہ کھلم کھلا دینا بہتر ہے یا مخفی' اس بارے میں یہ آیت اتری کہ نیت پر دارومدار ہے' اگر ظاہر وظہور دو گے تو بھی اچھا ہے اور اگر مخفی کرو گے تو وہ اس سے بہتر ہے۔ صدقہ جو خاص خدا کے لیے ہو وہ ہر طرح مقبول ہے' مگر زکوٰۃ اور دوسرے صدقات واجبہ جیسے صدقہ فطر وغیرہ کو ظاہر ظہور دینے چاہئیں تا کہ اوروں کو رغبت ہو' نفلی صدقہ چھپا کر دے کہ ریا کا دخل نہ آئے نہ لینے والا شرمائے۔ القصہ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ بقدر صدقہ گناہوں کا کفارہ کر دے گا۔ گناہ بخش دے گا اور اسے تمہارے صدقوں کی سب خبر ہے۔ بعض صحابہ ظاہر صدقے دیتے تھے اور بعض چھپ کر اہل صفہ کو دے دیتے تھے وہ زیادہ بہتر ٹھہرے۔

۲۷۲۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کو مکہ تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی یا ابونصرہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی ان کی ماں اور دادی کافر تھیں ان سے ملنے کو

مَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

کے لیے خرچ کرتے ہو اور جو کچھ تم خیرات کرو گے تو تم کو اس کا پورا پورا (بدلہ) ملے گا اور تمہیں نقصان نہ دیا جائے گا O

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

(خیرات تو) ان فقیروں کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں روکے گئے ہوں' زمین میں (کسب معاش کے لیے)

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ

کہیں جا نہیں سکتے ناواقف تو ان کو سوال نہ کرنے کے سبب سے مال دار سمجھتا ہے

التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ

(اے سننے والے!) تو ان کو ان کی صورت سے پہچان سکتا ہے' وہ کسی سے (اس وجہ سے) کچھ نہیں

اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع ۳۷ ۷ ۵

مانگتے کہ ان کو گڑگڑانا نہ پڑے اور تم جو کچھ خیرات کرو گے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے O

آئیں اور کچھ مانگا' وہ بولیں: کافروں کو دینے سے مجھے کیا ثواب حاصل ہوگا۔ یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب یہ اترا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فقط راہ بتانے والے ہیں منزل تک پہنچ جانا اور ساری دنیا کا مسلمان ہو جانا آپ کا کام نہیں۔ خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے مسلمان کرتا ہے' پس اگر کوئی کافر فقیر ہو تو اسے دینا بھی ثواب میں داخل ہے وہ بھی خدا کا بندہ ہے کہ تم جو خیرات دیتے ہو تو خدا تعالیٰ کے لیے دیتے ہو ثواب ان کو دینے سے بھی مل جائے گا۔ تم تو خدا کی رضا چاہتے ہو سو کافر فقیروں کو دینے سے بھی خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے' پس جو انہیں دو گے اس کا ثواب ملے گا اور جو مسلمان فقیر اہل صفہ وغیرہ کو دو گے اس کا بھی پورا ثواب پاؤ گے تم پر ظلم نہ ہوگا کہ ثواب کم کر دیا جائے یا بے کیے گناہ قائم ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کافروں کو نفلی صدقہ دینا جائز ہے' زکوٰۃ اور صدقات واجبہ جیسے صدقہ فطر و نذر و منت مانی ہوئی چیز یا قسم کا کفارہ وغیرہ دینا کافروں کو جائز نہیں۔

۲۷۳- جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مکہ سے مدینہ آئے تو صحابہ کرام بھی اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ حاضر ہو گئے' نہ کچھ نقدی ساتھ لی نہ جنس' ہاں متاع محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پاس تھی جس نے ہر چیز سے بے پروا کر دیا تھا' یہاں آ کر بعض نے تجارت کی' بعضوں نے کوئی پیشہ اختیار کر لیا' کچھ صحابہ نے خیال کیا کہ ہم سے یہ بکھیڑے کہاں ہو سکتے ہیں وہ مسجد نبوی میں رہنے لگے' جو مل گیا وہ کھا لیا نہ ملا تو نہ سہی نہ کسی سے کچھ مانگنا نہ اپنا حال بتلانا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فقیروں کو دو جو سلسلۂ محبت میں ایسے قید ہیں کہ کہیں جا نہیں سکتے تجارت نہیں کر سکتے' جاہل آدمی انہیں بڑا امیر سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ان کے پاس بہت روپیہ ہے جو بیٹھے بٹھائے کھاتے ہیں کسی سے مانگتے نہیں۔ مگر اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کا حالِ زار اور بھوک کی شدت کا اثر ان کے چہروں سے پہچان لیتے ہیں' وہ شرم

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ

جو لوگ رات اور دن چھپے اور کھلے اپنے مال (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں ان کا بدلہ

عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

ان کے رب کے پاس ہے انہیں نہ کچھ خوف ہو گا

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

اور نہ وہ غمگین ہوں گے O جو لوگ سود کھاتے ہیں (قیامت میں) کھڑے نہ

وقف منزل

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ

ہوں گے مگر جس طرح کہ وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان چھو کر دیوانہ کر دیتا ہے یہ (سزا)

مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا

اس لیے ہے کہ انہوں نے کہا کہ خرید و فروخت کرنا بھی تو سود ہی جیسا ہے

وقف لازم

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام تو جس کے پاس

کے مارے کسی سے مانگتے نہیں کسی کی خوشامد نہیں کرتے تو اے مسلمانو! انہیں دو اور خوب یقین کرو کہ تم جو مال خدا کی راہ میں دو گے تو خدا کو سب معلوم ہے وہ ضائع نہ کرے گا۔ تمہارے دلوں کا حال بھی اسے معلوم ہے۔

۲۷۴۔ جب صدقے کی آیتیں اتریں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ دینار تھے آپ نے ایک دن کو خیرات کیا ایک رات کو ایک ظاہر ایک پوشیدہ تب یہ اترا کہ جو اپنا مال رات دن چھپے ظاہر ہر طرح دیتے ہیں تو خدا کے یہاں ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے۔ جنت ہے اور لوگ ڈر اور رنج میں گرفتار ہوں گے مگر قیامت میں نہ انہیں خوف ہو گا نہ کوئی غم ہو گا۔

۲۷۵۔ جو سود کو حلال سمجھتے ہیں وہ قیامت کو ایسے اٹھیں گے جیسے کوئی دیوانہ ہوتا ہے کسی جن کا اس پر سایہ ہوتا ہے کبھی ادھر گر پڑتا ہے کبھی ادھر گر پڑتا ہے یہ ان کی وہاں نشانی ہوگی' وہ سود کو اور بیع کو ایک جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آخر کی زیادتی اور اول کی چیز زیادتی میں فرق کیا ہے۔ یعنی مثلاً زید نے عمرو کے ہاتھ ایک چیز ادھار بیچی دس روپے کو چار ماہ بعد چار آنے سود کے لیے اور کسی نے گیارہ کو بیچ دیا اور روپے بعد میں لیے تو ان دونوں صورتوں میں فرق کون سا ہے' جب دونوں راضی ہیں تو کیا گناہ ہے اس کا فرق بتلایا کہ بیع کو خدا تعالیٰ نے حلال کیا سود حرام کیا دونوں ایک سے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ پس اب جو توبہ کرے گا اور سود سے بچے گا تو ہم گزشتہ سے درگزر کریں گے اور معاف کریں گے اور اگر اب پھر سود لے گا تو اختیار ہے کہ خواہ اس کو بخشش دیں یا سزا چکھائیں' ہاں اگر کوئی حلال جانے گا اور وہی کفر کا کلمہ ''البیع مثل الربوا''

مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ

اس کے رب کی طرف سے (یہ) نصیحت پہنچ جائے اور وہ (سود سے) باز آ جائے تو جو کچھ وہ پہلے لے چکا

مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

اس کے لیے (حلال) ہے اور اس کا معاملہ خدا کے حوالے ہے اور جو پھر بھی سود لیں وہ دوزخی ہیں (اور) وہ اس میں مدتوں رہیں گے ○

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ

اور اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی نا شکرے گنہگار کو

كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا

پسند نہیں فرماتا ○ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا

اور نماز پڑھتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے اور نہ ان کو کوئی خوف

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

ہو گا اور نہ وہ کبھی رنجیدہ ہوں گے ○ اے ایمان والو! اللہ (تعالیٰ) سے ڈرو اور جو کچھ سود

اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ

لینا باقی ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم سچے مومن ہو ○ پھر اگر

پھر کہے گا تو وہ کافر ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں جلے گا' اس کو کبھی چھٹکارا نہ ملے گا۔

۲۷۶- خدا تعالیٰ سودخوروں کے مال کی برکت کھو دیتا ہے۔ نہ دنیا میں پھلتا ہے نہ آخرت میں نفع ملتا ہے۔ صدقوں کو خدا تعالیٰ بڑھاتا ہے' دوگنا چوگنا بلکہ ہزار گنا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کافروں کو جو سود کو حلال سمجھیں اور فاسقوں کو جو حرام سمجھ کر کھائیں دونوں کو دوست نہیں رکھتا۔ دونوں سزا کے مستحق ہیں۔

۲۷۷- جو خدا اور رسول اور قرآن مجید پر ایمان لائے اور سود کو حرام سمجھا اور اچھے کام کرتے ہیں' حقوق اللہ ادا کرتے ہیں' نماز اچھی طرح پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں تو ان کو روز حشر جنت میں جگہ ملے گی' اس کا ثواب خدا کے پاس محفوظ رہے گا' قیامت کو پائے گا۔ جب موت ذبح ہو گی اور دوزخ کے کواڑ بند ہوں گے تو اس وقت نہ اسے کچھ ڈر ہو گا نہ غم' وہ بے خوف آرام کی زندگی گزارے گا۔

۲۷۸ تا ۲۷۹- سود کے حرام ہونے سے پہلے سود خوری عرب میں خوب رائج تھی' جب وہ حرام ہوا بنی ثقیف و بنی

لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ

تم یہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ

فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ

اور اگر تم توبہ کرو تو تم اصل رقم لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ تمہیں نقصان پہنچایا جائے O اور اگر

كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ

قرض دار تنگ دست ہو تو اس کو آسانی (مال دار ہونے) تک مہلت دے دو اور اگر مناسب سمجھو تو

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ

بالکل معاف کر دینا ہی تمہارے لیے بہتر ہے O اور اس دن سے ڈرو کہ جس میں تم اللہ تعالیٰ کی طرف

اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع ۳۸ ع ۶

لوٹائے جاؤ گے پھر جس کسی نے جو کچھ کمایا تھا اس کو پورا پورا (بدلہ) دیا جائے گا اور کسی کا کوئی حق دبایا نہ جائے گا O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اے ایمان والو! جب تم ادھار پر کسی میعاد معین تک لین دین کیا کرو تو اس کو لکھ لیا کرو اور چاہیے

مسعود و بنی مخزوم کے لوگوں پر سود باقی رہ گیا تھا قرض خواہ یہ سمجھے کہ جب اگلا لیا ہوا معاف ہو گیا تو شاید اگلا ٹھہرا ہوا لینا بھی جائز ہوگا تب یہ اترا کہ اے مسلمانو! قرض خواہو! اللہ تعالیٰ اور رسول سے لڑنے کو تیار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ آخرت میں عذاب دے گا' اس کے رسول دنیا میں تمہاری خبر تلوار سے لیں گے' اگر تم کہا مانتے ہو اور توبہ کرتے ہو تو فقط اصل روپیہ لے لو کہ اس میں نہ تم پر ظلم ہوگا اور نہ ان پر۔ جتنا مال تم نے ان کو دیا وہ تمہیں واپس ملے گا جتنا انہوں نے لیا اتنا ہی دیا۔ یا یہ کہ نہ تمہاری طرف سے ظلم کہ اگلا چڑھا ہوا سود لو اور نہ ان کی طرف سے کہ اگلا دیا ہوا اصل میں کاٹیں۔

۲۸۰ تا ۲۸۱- اگر تمہارے قرض دار بنی مخزوم وغیرہ فقیر ہوں تو جلدی نہ کرو' ان کو مہلت دو قسطیں مقرر کرو۔ اگر اصل میں سے بھی کچھ چھوڑ دو تو تمہارے لیے اور بھی بہتر ہے۔ اگر سمجھتے ہو تو اپنے لیے بہتری اختیار کرو اور اس دن کے سخت عذاب سے ڈرو جب خدا تعالیٰ کے پاس جاؤ گے۔ ہر شخص کو اس کے نیک و بد کی جزا و سزا ملے گی۔ کسی پر ظلم نہ ہوگا یعنی ایسا نہ ہوگا کہ اچھی بات کا ثواب نہ ملے یا بن کیے گناہ کا عذاب ہو ایسا نہ ہوگا۔

۲۸۲- پھر اللہ تعالیٰ نے لین دین کا حکم بیان کیا کہ جب تم آپس میں قرض یا ادھار لو یعنی کوئی چیز مول لو اور دام قرض رہیں یا دام پہلے دے دو اور وہ چیز قرض رہے یعنی بیع سلم جسے بدنی یا کوتی کہتے ہیں وہ کرو اور ادا کے لیے ایک میعاد مقرر کر لو' اسے صاف طور سے لکھ لو سب باتیں لکھ لو' مقدار نقد زر یا بیع سلم کی تاریخ تحریر تمسک تاریخ وعدہ وصول اور لکھنے

فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ

کہ تم میں سے کوئی کاتب پورا پورا لکھے اور لکھنے والے کو لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیے

يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ

جیسا کہ اس کو اللہ نے سکھایا ہے، پس اس کو لکھ دینا چاہیے اور مضمون وہ بتائے جس پر حق آتا ہے

وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا پروردگار ہے اور اس میں کوئی کسر نہ چھوڑے پھر

عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

جس پر حق آتا ہے اگر وہ بے وقوف یا معذور و کمزور ہو یا وہ مضمون نہ بتا سکتا ہو تو اس کا ولی

وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ

انصاف سے مضمون لکھوائے اور اپنے لوگوں میں سے دو مرد گواہ بنا لیا کرو اور اگر

لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ

دو مرد نہ ملیں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو گواہوں میں پسند کرتے ہو

والے کو چاہیے کہ احتیاط کرے زیادہ یا کم نہ لکھ جائے مجمل یا مشتبہ بات نہ لکھ جائے کہ بعد کو جھگڑا ہو کسی کی طرفداری ضمناً اشارتاً کنایتہً نہ کرے' جسے لکھنا آتا ہے اسے انکار نہ کرنا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے لکھنا بتایا ہے اس سے مخلوق کو نفع پہنچائے' دستاویز قرض دار کی طرف سے ہو' وہی بتاتا جائے کہ میں فلاں بن فلاں ہوں' فلاں چیز فلاں بن فلاں سے خریدی کہ بہ صحت عقل و حواس اقرار کرتا ہوں کہ فلاں تاریخ فلاں جگہ اس کی قیمت کہ اس قدر ہے بلا عذر ادا کروں گا۔ لکھاتے وقت خدا تعالیٰ سے ڈرے' کچھ کا کچھ نہ لکھائے۔ کمی بیشی نہ کرے' اگر قرض دار جاہل ہو بتانا نہ جانتا ہو یا بہت بوڑھا ہو تو قرض دینے والا ہی بتلاتا جائے وہی لکھائے کمی بیشی نہ کرے۔ جب دستاویز لکھی جائے دو مسلمان آزاد نیک چلن و متقی و پرہیزگار مردوں کی گواہی کرالو' دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بنالو کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری بتلا دے' جب گواہ گواہ بن گئے اور بوقت ضرورت حاکم انہیں بلائے تو انہیں عذر نہیں کرنا چاہیے بلکہ گواہی دینا ان پر فرض ہے' اگر وہ گواہی نہ دیں گے تو حق دار کا حق مارا جائے گا۔ اس کا گناہ ان پر ہوگا لہٰذا گواہی سے انکار نہ کریں۔

۲۸۲- جب دستاویز لکھو تو لکھنے سے نہ گھبراؤ' تھوڑا معاملہ ہو یا بہت لکھ ضرور لو' مدت وغیرہ سب باتوں کی وضاحت کر لو۔ لکھ لینا بہت ہی عمدہ بات ہے۔ بڑے انصاف کی دلیل ہے۔ معاملہ کی صفائی ہے' گواہوں کی یادداشت ہے' ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ تم شک و شبہ میں نہ پڑو گے۔ مقدارِ قرض' تاریخ واپس دینے کی' گواہوں کے نام وغیرہ سب معلوم رہے گا۔ ہاں

الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَ

کیونکہ اگر ان میں سے ایک بھولے گی تو دوسری اس کو یاد دلائے گی اور جب گواہوں کو طلب

لَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ

کیا جائے تو ان کو (گواہی سے) انکار نہ کرنا چاہیے (میعادی) معاملہ کے لکھنے میں

صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ

کاہلی نہ کرو خواہ (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا یہ اللہ کے نزدیک بڑے انصاف

لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً

کی بات ہے اور گواہی کے لیے بھی مضبوطی ہے اور یہ اس کے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر

تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ

جب کہ وہ معاملہ دست بدست (نقد) تجارت کا ہو جس کو باہم لیتے دیتے ہو تو

وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ

اس کے نہ لکھنے کا تم پر کوئی گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لیا کرو

وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ

اور نہ لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو اور جو ایسا کرو گے تو یہ بدکاری و نافرمانی ہو گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور

اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ

اللہ تعالیٰ تم کو سکھاتا ہے اور اللہ (تعالیٰ) ہر چیز کو خوب جانتا ہے O اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو قرض خواہ

اگر نقد یا تھوڑی دیر کا قرض ہو کہ اس ہاتھ دیا اور اس ہاتھ لیا تو خیر نہ لکھو۔ اس کا لکھنا کچھ فرض نہیں مگر گواہ جب بھی بنا لو۔ لکھنے والے پر جبر نہ کرو کہ خواہ مخواہ لکھ دے علیٰ ہذا القیاس' اسی طرح گواہوں پر جبر نہیں کہ خواہ مخواہ گواہ بن جائیں' جبر کرنا فسق ہے نافرمانی ہے' خدا تعالیٰ سے ڈرو' ظلم نہ کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں وہ باتیں اور حکمتیں سکھاتا ہے جن میں اصلاح اور نفع ہے' اسے تمہاری سب خبر ہے' وہ سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

۲۸۳- اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ ہو تو اپنی کوئی چیز قرض دار قرض دینے والے کے پاس گروی میں رکھ دے ہاں اگر قرض دینے والے کو اطمینان ہو رہن کی ضرورت نہ سمجھے ویسے ہی قرض دے دے تو خیر اور قرض دار کو جلد حق ادا کرنا

وَلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ

کے ہاتھ میں کوئی چیز گروی کر دو اور جو تم میں سے کوئی کسی کے پاس امانت رکھے تو اس کو چاہیے کہ اس

بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا

کی امانت واپس کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا پروردگار ہے اور گواہی

تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپاتا ہے تو وہ دل کا کھوٹا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ ع ۳۹ ۷

اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ○ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

سب اللہ ہی کا ہے اور جو تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اس کو ظاہر کرو

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جس کو چاہے معاف کرے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

ہر چیز پر قادر ہے ○ جو کچھ رسول پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر رسول اور

چاہیے خدا تعالیٰ سے ڈرے دینے سے انکار نہ کرے کمی بیشی دھوکہ بازی نہ کرے گواہ گواہی کو نہ چھپائے کسی کی رعایت نہ کرے جو گواہی چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہے وہ گنہگار فاسق فاجر ہے۔ تم جو کرو گے گواہی چھپاؤ گے یا ادا کرو گے خدا تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے وہ تم کو سزا دے گا پس اس رب العالمین سے ڈرنا چاہیے۔ گواہی کے معاملہ میں بہت احتیاط لازم ہے۔

۲۸۴۔ آسمانوں میں جو عجائب انوار ہیں اور زمین میں عجیب و غریب اسرار ہیں یہ سب خدا تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں اسی کی قدرت کے جلوے آشکار ہیں اپنے بندوں کو جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اے مسلمانو! تم جو کوئی بات اپنے دل میں ارادہ کرو گے اس کا تمہیں بدلہ ملے گا خواہ ظاہر کرو یا مخفی رکھو۔ آدمی کے کام کی دو قسمیں ہیں ایک قلبی یعنی دل میں وسوسہ آیا خیال اور ارادہ ہوا مگر کیا نہیں دوسرے یہ کہ وہ کام کر بھی لیا وہ تین طرح کے ہیں یا قصداً کرے یا بھول کر کرے یا کسی کی زبردستی سے کرے۔ پہلے ان سب قسم کے کاموں کا مواخذہ تھا سب کے محاسبے کی خبر دی تھی یعنی تمہاری ہر بات کی گرفت ہوگی۔ دل کے ارادے کی بھی بھول کی بھی غلطی کی بھی قصداً کی بھی یعنی حساب ضرور ہوگا پھر چاہے بخش دے یا

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ قف

ایمان والے یقین لے آئے' ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ

(یہ کہتے ہوئے کہ) ہم اس کے کسی رسول (پر ایمان لانے) میں فرق نہیں کرتے (کہ سب کو برحق جانتے ہیں) اور عرض کیا کہ ہم نے

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا

سنا اور مانا' اے ہمارے پروردگار! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف پھر کر جانا ہے ○ اللہ تعالیٰ کسی کو

اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا

اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے' جس نے اچھے کام کیے تو اپنے لیے اور جس نے بُرے کام

عذاب دے یعنی جس نے توبہ کی وہ بخشا جائے گا جو بے توبہ مر گیا اسے عذاب ہوگا' خدا تعالیٰ کو سب قدرت ہے وہ جو چاہے کرے' سزا دے یا معاف کرے۔

۲۸۵- جب اوپر والی آیت اتری تو صحابہ پریشان ہوئے کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم دلوں کو کیا کریں ہمارے قابو میں نہیں' ہم وسوسوں کو دور کرتے ہیں مگر وہ پھر بھی آتے ہیں ہم مجبور ہیں سخت معذور ہیں قصداً گناہ نہ کریں مگر بھول جانے کا کیا علاج۔ عمداً نہ کریں مگر غلطی ہو جاتی ہے' اپنے آپ نہ کریں دوسرا جبراً کرالے' ہمیں بے اختیار کردے اگر ان سب باتوں پر مواخذہ ہوگا تو سخت مشکل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ رب العزت میں جلوہ فرمایا' جبینِ نیاز جھکائی اور سجدہ کیا' اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان فرمائی' فرشتوں کو سنائی' من جملہ اس کے یہ کہا کہ میرا سچا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر اور میری کتاب پر جو حق ایمان لانے کا تھا بجا لایا' اس وقت امت مرحومہ یاد آئی اور کہا: یا اللہ! تیرے بندے مسلمان مجھ پر اور تیرے فرشتوں پر اور تیرے رسولوں پر اور تیری کتابوں پر ایمان لائے' وہ سب کا اقرار کرتے ہیں' تو جو حکم اتارتا ہے بسروچشم ہم نے سنا اور مانا کہہ کر قبول کرتے ہیں کچھ چون و چرا نہیں کرتے۔ یا اللہ! تو ان باتوں سے مواخذہ نہ فرمانا' ان کاموں کا حساب نہ لینا' یہ بڑی مشقت کے امر ہیں تو ہمارے گناہ بخش' ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں' تجھ ہی سے فضل کی امید ہے' ہم سب قیامت کو تیرے پاس حاضر ہوں گے۔

۲۸۶- تب خدا نے فرمایا کہ کسی کو اللہ ایسی تکلیف نہیں دیتا ہے جس کو وہ برداشت نہ کر سکے پس جو ان میں سے نیکی کرے گا وہ ہمہ تن خیر و نیک ہو جائے گا' بڑے گناہ سے بچے گا' بھولے سے بھی ادھر کا رخ نہ کرے گا' کسی کی زبردستی کا اثر نہ مانے گا اسے ثواب ملے گا اور جو برا کام کرے گا یا دل میں اس کا پکا ارادہ کرے گا پختہ خیال لائے گا یا بھولے سے کرے گا یا کسی کی زبردستی سے کرے گا تو اس سے مواخذہ ہوگا۔

۲۸۶- مگر جب اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پائی تو معافی ٹھہرائی۔ ارشاد ہوا کہ اپنی امت سے کہہ دو کہ یہ دعا بہ خضوع و خشوع ورد کریں ہم قبول کریں گے یعنی دعا یہ مانگیں کہ: یا خدا! ہماری بھول چوک کا مواخذہ نہ کر جو امر کہ ہم

تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ

کیے تو اپنے لیے (ان کا وبال اسی پر ہو گا) اے ہمارے رب! اگر ہم بھول چوک جائیں یا خطا کریں تو

اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

ہم کو نہ پکڑ' اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ رکھ جیسا کہ تو نے ہم سے اگلے لوگوں پر رکھا تھا' اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة

نہ رکھ جس کی ہم کو طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

ع ٤٠ ٨

ہے تو ہم کو کافروں پر فتح یابی عطا فرما O

اٰيَاتُهَا ٢٠٠ رُكُوْعَاتُهَا ٢٠	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ ٨٩
اس میں دوسو آیات' بیس رکوع ہیں	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	سورۂ آل عمران مدنی ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾ ط نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

الٓمّٓ O اللہ ہے' اس کے سوا کوئی پوجا کرنے کے لائق نہیں' وہ (خود) زندہ ہے' (دوسروں کا) قائم رکھنے والا ہے O اس نے آپ پر (یہ) سچی

دھوکے سے غلطی سے کرلیں اس سے درگزر کر۔ ہم پر اس قسم کے احکام کی تکلیف فرض نہ کر جو مشکل ہوں اور وہ ہم سے نہ ہوسکیں اور ان کے سبب ہم تیرے غصے کے مستحق ہوں اور اچھی چیزیں ہم پر حرام ہو جائیں جیسے یہود پر ہوا تھا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حکم چھوڑ دیئے تو ان پر اونٹ کا گوشت' گائے' بکری کی چربی حرام ہوگئی تھی تو ایسے مشکل حکم نہ دے جیسے اوروں کو دیے تھے وہ بات جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اس کی ہدایت نہ ہو' اگر کوئی ہم پر جبر کر کے کوئی برائی کرالے تو ہم سے اس کا حساب نہ لے' اس کا مواخذہ اٹھالے' ہمیں ایسے کاموں کی ہدایت فرما جس میں دین و دنیا کا نفع ہو۔ یا اللہ! ہم گنہگار ہیں ہمارے گناہ بخش دے' ہم خطا کار ہیں ہم سے درگزر کر معاف فرما' ہم پر رحمت کر تو رحمن ہے۔ رحمت تیرے شایان شان ہے' ہم بندے ہیں تو مالک ہے' ہمیں دشمنوں پر فتح یاب کر' بعض کے نزدیک ''واعف عنا'' سے اشارہ ہے کہ ہمیں مسخ سے نجات دے یعنی صورت تبدیل ہونے سے بچا اور ''اغفر لنا'' یعنی زمین میں دھنسنے سے بچالے اور ''وارحمنا'' یعنی پتھر برسانے سے امان بخش یعنی وہ عذاب جو اگلی امتوں پر آئے تھے ہم پر نہ بھیج۔ جب حسب الحکم یہ دعا کی رو رو کر التجا کی' بحر کرم جوش میں آیا' تیر آرزو ہدف مقصود پر پہنچا۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور مذکورہ آیت یعنی ''لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا'' نازل ہوئی۔

١۔ اب اس سورت کی تفسیر مذکور ہے' جس میں آل عمران کا ذکر ہے' یہ ساری سورت مدینہ شریف میں نازل ہوئی ہے' مفسر اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتا ہے کہ ''الم'' سے مراد ہے ''انا اعلم'' یعنی میں اس گروہ کا حال جو

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ﴿۳﴾

کتاب اتاری جو اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل (بھی) اتاری ○

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

لوگوں کو راہ دکھانے والی اور اس نے حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا (قرآن) بھی اتارا' بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾

کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے بڑا (ہی) سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا ہے ○

نجران سے مباحثہ ومناظرہ کو آئے ہیں خوب جانتا ہوں' بعض کے نزدیک ''الم'' قسم ہے یعنی قسم ہے ان حرفوں کی کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے' اس کا نہ کوئی شریک ہے نہ اس کی اولاد۔ روم کا بادشاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نصرانی تھا' اس نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا غلغلہ اور شہرہ سنا اور وہ انجیل کی خبر سے جانتا تھا کہ آفتاب دین محمدی ضرور چمک کر روئے زمین کو منور کرے گا اور سب دینوں پر غالب آئے گا' نجران کے صوبے دار کو جو عرب کے متصل تھا فرمان لکھا کہ تم بڑے بڑے عالم عیسائی پادری چن کر اور دوسرے نیک آدمی بھی ان کے ساتھ کر کے عرب بھیجو کہ جا کر امتحان لیں کہ آیا یہ وہی شخص نبی موعود ہیں جن کی تعریف ہماری کتاب میں موجود ہے یا کوئی اور ہیں' اس نے حسب حکم شاہی ساٹھ آدمی روانہ کیے' چودہ بڑے بڑے عقلاء اور اشراف قوم وملت تھے جب مدینہ آئے مناظرے کو تین آدمی تجویز ہوئے' سب کا سردار عبدالمسیح نام سب سے بڑا پادری اور دو اس کے مشیر رائے دہندہ تھے۔ غرض یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کیا' پہلے الوہیت میں' پھر نبوت میں' ہر بار ہر پہلو سے وہ ہارتے تھے' منہ کی کھاتے تھے باوجودیکہ آپ کا لوہا مان گئے اور حقیقت دین محمدی پہچان گئے مگر اپنی بات پر اڑے رہے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ عناد ومجادلہ یعنی بے جا جھگڑا کرتے ہیں چاہا کہ ان کا روئے زمین سے فیصلہ ہو جائے تب مباہلہ کی ٹھہرائی کہ ہم تم پر بددعا کریں تم ہم پر' حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت علیؓ وسیدہ خاتون جنت اور حضرات حسنین تشریف لائے' انہیں یقین تھا کہ بے شک یہ سچے پیغمبر ہیں' اگر ہم مباہلہ کریں گے' عیسائی دین ہمیشہ کے لیے جاتا رہے گا۔ الٹے پاؤں بھاگے اور صلح کر لی اور جزیہ دینے کا اقرار کر گئے ایک ہزار حلے صفر میں' ایک ہزار رجب میں' تیس زرہیں ہر سال میں۔ اس بیان میں اس سورت کی اول آیتیں اتری ہیں۔

۲ تا ۴۔ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے کہ سوا اس کے کوئی معبود نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' وہ اولاد سے پاک ہے ایسا زندہ ہے کہ کبھی فنا نہیں ہوگا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا' آسمان زمین اس کے حکم سے قائم ہیں' اس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر آپ پر پاک اور سچ کتاب اتاری جو حق کو باطل سے جدا کرتی ہے۔ توحید بیان کرنے میں اگلی کتابوں کے مطابق ہے' ان کی تصدیق کرتی ہے۔ اسی نے ایک زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری تھی اور بنی اسرائیل کو ہدایت کی تھی۔ اسی نے یہ کتاب اتاری جو حق کو باطل سے جدا کرتی ہے حلال وحرام بتاتی ہے' پس جو لوگ اس کتاب کو نہیں مانتے انہیں سخت عذاب ہوگا۔ دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوں گے اور آخرت میں بھی ہم ان کو کندہ دوزخ بنائیں گے' اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینے پر قادر ہے' وہ بڑا بدلہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۝۵

(اور) اللہ تعالیٰ سے آسمان اور زمین میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں O

هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہی جس طرح چاہتا ہے (ماؤں کے) پیٹ میں تمہاری صورتیں بناتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زبردست

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶ هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ

(اور) حکمت والا ہے O (اے نبی ﷺ!) وہی تو ہے جس نے آپ پر (یہ) کتاب اتاری کہ جس کی کچھ آیتوں کے معنی

مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

محکم (واضح اور صاف) ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے کئی کئی معنی ایک دوسرے سے ملتے

فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ

جلتے ہیں پھر جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کتاب کی ان ہی آیات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جن کے کئی کئی

لینے والا ہے یعنی نجران والوں کو عذاب ہوگا کہ دیدہ و دانستہ کتاب کو جھٹلاتے ہیں اور سچے نبی کو بھی جھٹلاتے ہیں۔

۵ تا ۶- خدا تعالیٰ سے زمین و آسمان کی کوئی بات پوشیدہ نہیں وہ سب جانتا ہے نجران والے جو مناظرہ کرنے آئے تھے ان کا حال بھی خوب جانتا ہے۔ اس کی وہ ذات ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری طرح طرح کی صورتیں بناتا ہے قسم قسم کے رنگ دکھاتا ہے کہ کوئی کالا کوئی گورا کوئی پری پیکر کوئی بدصورت کوئی کوتاہ قامت بدنما کوئی سرو قامت بلند و بالا کوئی مرد کوئی عورت کوئی نیک بخت کوئی شقی بدقسمت۔ ان سب کی ایک ہی طرح کے پانی سے صورت گری فرماتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں نہ کوئی خالق ہے۔ وہ غالب ہے کافروں کو سزا دینے والا ہے۔ بڑی حکمت والا ہے کہ آدمی کے ہر عضو بدن میں لاکھوں حکمتیں بھر دی ہیں کہ عقل دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔

۷- اسی خدا تعالیٰ نے تم پر جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر قرآن مجید اتارا اس میں دو قسم کی آیتیں ہیں ایک محکم دوسری متشابہ۔ محکم سے مراد وہ ہیں جن کا عملدرآمد منسوخ نہیں ہوا اور ان کا حکم صاف ظاہر ہے یا وہ ہیں کہ ہر کتاب آسمانی میں ان پر ایمان لانا ضروری ٹھہرایا جیسے اللہ تعالیٰ کی حیات و توحید وغیرہ۔ متشابہ سے مراد یا تو آیات منسوخہ ہیں یا وہ آیات ہیں جن کے معنی ظاہری مراد نہیں ہیں اور یہودی ان کی تفصیل میں شبہ میں پڑ گئے جیسے حروف مقطعات جیسے الم، الر، حم وغیرہ سورتوں کے شروع میں کہ یہودیوں کی عقل ان کے سمجھنے میں حیران تھی۔

قرآن کریم میں دو قسم کی آیتیں ہیں بعض وہ ہیں جن کے معنی آشکارا ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اسرار ہیں جیسے حروف مقطعات ہیں جن کے دلوں میں کج روی اور نابکاری کی خو ہے اور شک اور نفاق بھرا ہے وہ ان کے معنی تلاش کرتے ہیں اور بے وجہ بے سمجھے خراش تراش کرتے ہیں کفر و شرک پر استقامت چاہتے ہیں یعنی کعب بن اشرف یہودی اور حیی اور جدی

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ وقف لازم ۔ وقف منزل

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ

معنی ملتے جلتے مشتبہ ہیں صرف فتنہ اور گمراہی برپا کرنے کی غرض سے اور ان کی حقیقی مراد (ڈھونڈنے کی غرض سے حالانکہ

الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ

وہ اس کے اہل نہیں) اور ان کی حقیقی مراد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اور پختہ علم والے تو یہی کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ

یہ سب ہمارے رب کی طرف سے (برحق) ہے اور نصیحت تو عقل مند ہی مانتے ہیں ○ (اور وہ یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب!

هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸

ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کرنا اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بہت بڑا دینے والا ہے ○

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

اے ہمارے رب! بے شک تو ایک دن کہ جس کے آنے میں کوئی شک شبہ نہیں سب کو جمع کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی

الْمِيْعَادَ ۝۹ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ ع ۱ ۹ ۹

نہیں کرتا ہے ○ بے شک جن لوگوں نے انکار کیا ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ سے

بن اخطب ان کی تاویلیں ڈھونڈتے ہیں۔ حساب نکالتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین (معاذ اللہ) کچھ مدت رہے گا پھر جاتا رہے گا۔ یہودیت جاری ہوگی۔ حالانکہ ان کے معنی ذاتی طور پر سوا خدا تعالیٰ کوئی نہیں جانتا اور اچھے اچھے عالم یعنی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وغیرہ تو اپنی نارسائی کا اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سارے قرآن مجید پر ایمان لائے، محکم کو بھی مانتے ہیں متشابہ پر بھی بے سمجھے یقین لاتے ہیں اور سر تسلیم خم کرتے ہیں، قرآن مجید کو اور اس کی حکمتوں کو سوائے عقلمندوں کے اور کوئی جاہل نامعقول نہیں سمجھ سکتا۔ سو اس مقام پر یعنی متشابہات کے بارے میں ان کی اچھی سمجھ یہی ہے کہ بے حقیقت سمجھے ایمان لے آئے اور بے وجہ جھگڑا نہ کیا۔

۸ تا ۹۔ اور عقل والے لوگ خدا تعالیٰ سے عاجزی سے دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ! تو نے ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر ہمیں ورطۂ خیالات و گمراہی سے نکالا ہے اب تو ہی اپنے فضل سے ہمارے دلوں کو اس سچے دین پر ثابت قدم رکھنا اس راستے سے ہٹنے نہ دینا۔ ہم پر ایسی رحمت کر اور اپنے خزانہ فضل سے ایسی بخشش کر کہ ہم اسی مبارک دین پر ثابت قدم رہیں، تو بڑا وہاب ہے کہ تو نے اگلے مسلمانوں کو بھی ثابت قدم رکھا، یا یہ کہ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و اسلام عطا فرمایا، اس کے صدقے میں ہمیں بھی ثبات عطا فرما کہ تو ہمیں مرنے کے بعد عرصہ محشر میں جمع کرے گا یعنی قبر سے اٹھائے گا۔ ہم ایمان لائے اللہ کا وعدہ بھی سچا ہے اور وہ بھی سچا ہے۔ وہ وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتا ہے۔ حساب کتاب، پل صراط، ترازو و

اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِۙ ۝۱۰ كَدَاۡبِ

انہیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں O (ان کی بھی)

اٰلِ فِرۡعَوۡنَۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا‌ ۚ فَاَخَذَهُمُ

فرعون والوں اور ان سے پہلے لوگوں جیسی عادت ہے کہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں جس پر اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ‏ ۝۱۱ قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

ان کے گناہوں کے سبب ان کو پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے O (اے نبی علیہ ﷺ!) کافروں سے فرما دیجئے کہ تم بہت

سَتُغۡلَبُوۡنَ وَتُحۡشَرُوۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ‏ ۝۱۲ قَدۡ كَانَ

جلد مغلوب ہو گے (فرعون کی طرح) اور (مرنے کے بعد) جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے O بے شک

دوزخ جنت سب حق ہیں۔

۱۰ تا ۱۱- بے شک جولوگ قرآن کونہیں مانتے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے اور دنیا میں اپنے مال ومتاع' اولاد' قوم برادری کے گھمنڈ پر پھولے ہوئے ہیں سو یہ چیزیں قیامت میں جب خدا تعالیٰ کا عذاب آ پہنچے گا کچھ نفع نہ دیں گی' سب خاک کی طرح اڑ جائیں گی۔ وہ کافر دوزخ کا ایندھن ہو جائیں گے جیسے فرعون اور اس کے تابعداروں کا حال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وہی ان کافروں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے' وہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برا کہتے تھے یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتے ہیں۔ جھٹلاتے ہیں' تہمتیں لگا کر گالیاں دے کر اپنے منہ میں خاک بھرتے ہیں' جو فرعون کا حال ہوا وہی ان کا ہونے والا ہے' نہ ان کے مال نے فائدہ دیا نہ ان کے اتفاق نے' کتنے زور کے بادشاہ تھے۔ سب مال واسباب' سب فوج وغیرہ غرقاب وفنا ہو گئی بلکہ موسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو کافر تھے وہ بھی اپنے رسولوں کی تکذیب کیا کرتے تھے' ان کا بھی یہی حال ہوا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں پکڑا اور سخت عذاب میں جکڑا' یہ انہی کے کاموں اور جرموں کا بدلہ دیا' خدا تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے۔ یہ آیت یہود مدینہ کے بارے میں اتری' بعض کے نزدیک مشرکین مکہ کے بارے میں' جب یہ آیت اتری تو مسلمان بیچارے غربت میں گرفتار اور پریشان روزگار تھے' اس پیشین گوئی سے ڈھارس بندھی' چند روز میں خدا تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا کہ جنگ بدر کے دن کافروں کے سرداروں کو مارا' قید کیا' غنیمت ہاتھ آئی' دین برحق روز بروز ترقی پر رہا۔ مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ نصیب ہوا' کافر ذلت سے مارے گئے۔

۱۲- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بطور پیش گوئی مکہ کے کافروں سے کہہ دیجئے کہ اب وہ وقت عنقریب آیا چاہتا ہے کہ تم سب مغلوب ہو جاؤ گے اور قتل کیے جاؤ گے اور پھر روز قیامت دوبارہ زندہ ہو کر دوزخ میں جاؤ گے جو کافروں کے لیے بہت بری جگہ ہے۔

۱۳- اگر یہ آیت کفار مکہ کے بارے میں ہے تو ان سے خطاب ہے کہ ہم تمہیں پہلے سے بہ معجزہ غیب گوئی کے تمہارے مغلوب ومقتول ہونے کی خبر دے چکے ہیں' اب وہ واقعہ ظاہر ہوا اور ہماری خبر سچی ہوئی کہ مقام بدر میں ہنگامہ

لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى

تمہارے لیے ان دو گروہوں میں جو (بدر کے دن) باہم مقابل ہوئے (اسلام کے برحق ہونے کی) قدرت کی ایک بڑی

كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ

دلیل تھی، ایک گروہ تو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ کافروں کا تھا جو مسلمانوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے سے دگنا

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ

دیکھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی مدد سے قوت دیتا ہے، بے شک اس (واقعہ) میں عقل مندوں کے لیے بڑی عبرت ہے O لوگوں کو

لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ

ان کی خواہشوں کی محبت اچھی کر کے دکھائی گئی ہے عورتوں کی اور اولاد کی اور سونے

الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ

چاندی کے چنے ہوئے ڈھیروں اور نشان دار (پلے ہوئے) گھوڑوں اور چوپایوں اور کھیتی

وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ

کی، یہ سب دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اچھا ٹھکانہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے

جنگ و پیکار گرم ہوا اور وہاں تم نے ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق یہ معجزہ دیکھا کہ جس وقت دونوں طرف سے صف آرائی ہوئی اور دونوں گروہ آپس میں لڑنے لگے اس وقت کیا غیبی معجزہ فتح کا ظاہر ہوا۔ یعنی ایک گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے۔ وہ بیچارے کل تین سو تیرہ آدمی تھے، لشکر میں دو گھوڑے، ایک اونٹ، کل چھ زرہ، سولہ تلواریں تھیں، دوسرے گروہ کفار مکہ کے پاس نو سو پچاس پہلوان مسلح جنگ آزمودہ، ان کے پاس سو گھوڑے تیز رفتار باد پا تھے، سات سو اونٹ، ہزاروں ہتھیار۔ وہ کافر دیکھتے تھے کہ ہم مسلمانوں سے دوگنے ہیں بلکہ کچھ زائد اور یہ بات کچھ پوشیدہ نہ تھی ظاہر ظہور تھی۔ جب دونوں آپس میں ملے، تلوار و تیر و نیزے چلے خدا تعالیٰ نے مدد غیبی فرشتوں کو بھیج کر دم بھر میں مغلوب کر دیا۔ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فتح یاب کرتا ہے۔ تھوڑے سے آدمی وہ بھی شکستہ حال پریشان اتنے پہلوانوں پر غالب آ گئے یہ بڑا معجزہ ہے اور مسلمانوں کے لیے بڑی عبرت کی جگہ ہے اور اگر یہود کے متعلق ہے تو ان سے خطاب ہے کہ اے یہودیو! ہم نے تم سے پہلے کہہ دیا تھا کہ تم مغلوب ہو گے اور جلا وطن کیے جاؤ گے اور پھر قیامت میں دوزخ میں جاؤ گے، واقعہ بدر سے دو برس پہلے انہیں خبر دی تھی، جب بدر کی جنگ واقع ہوئی تو پھر انہیں سمجھایا، اس وقت میں ''ترونهم'' بصیغہ خطاب ہو سکتا ہے ایک مضمون کے شان نزول میں کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۴۔ آدمیوں کے دلوں میں دنیا فانی کی لذت ناپائیدار کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہے کہ اس پر لوٹ ہیں۔

الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ

پاس ہے O (اے نبی ﷺ! ان سے) آپ فرمائیے کہ میں تم کو اس دنیا سے بہت بہتر چیز بتاؤں (وہ یہ ہے) کہ پرہیز گاروں

رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ

کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور (ان کے

مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ ج

لیے) پاک بیویاں ہیں اور (سب سے بڑی نعمت) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے O

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا

(یہ ان کے لیے ہے) جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں آگ کے

یہی چاہتے ہیں کہ بہت سی خوبصورت باندیاں ہوں' اچھی اچھی بیویاں ہوں' غلام ہوں' لڑکے ہوں' گھر میں بہت سا سامان ہو' سونے چاندی کی بوریاں بھری ہوں' روپے اشرفی ہاتھ میں ہوں' عمدہ گھوڑے طویلے میں بندھے ہوں' بہت سے چارپائے کام میں چلتے ہوں اور بکری' گائے دودھ دیتی ہوں' اونٹ' بیل وغیرہ کام میں آتے ہوں۔ کھیتی باڑی کا کام جاری ہو۔ خلاصہ یہ کہ آدمی ان چیزوں کو اعلیٰ مرتبہ سمجھتے ہیں لیکن یہ دنیا کی جھوٹی منفعت اور سامان ہے' اس کے پیچھے مرے جاتے ہیں۔ متاع سے مراد دنیا کا نفع ہے کہ دنیا کی نفع کی چیز زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی یا متاع سے مراد کام دھندے کے برتن وغیرہ ہیں' چند دن رہیں گے پھر ٹوٹ پھوٹ جائیں گے' اسی طرح یہ دنیا کی سب نعمتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے پاس جنت میں اچھوں کو اچھی اچھی نعمتیں ملیں گی جو کبھی فنا نہ ہوں گی قناطیر خواہ سونا' چاندی کے سکے مراد ہوں خواہ روپے اشرفی' یہ قنطار کی جمع ہے' اس کا وزن معین نہیں ہے' اس میں بہت سے اقوال ہیں' مفسر نے دو قول بیان کیے' ایک اونٹ کی کھال بھر سونا چاندی دوسرے بارہ (۱۲) سو مثقال سونا' قناطیر قنطار کی جمع ہے' مقنطرہ کہنے سے اور زیادتی نکلی جیسے **الف مؤلفه بلا بل موبله**' ادنیٰ عدد جمع تین ہوتے ہیں اور تین تیے (یعنی ۳×۳) نو مگر یہاں بہت سا بے شمار سونا چاندی وغیرہ مراد ہے۔

۱۵- پھر جنت کا بیان کیا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہو کہ اے دنیا پر مرنے والو! کیا تم کو ان سب نعمتوں سے زائد عمدہ اور بہتر نعمت نہ بتا دوں۔ ہاں سنو مسلمان پرہیز گاروں کو خدا تعالیٰ کے پاس جنت ملے گی کہ اس کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شہد اور شراب خالص اور دودھ صاف ستھرا اور پانی پاکیزہ خوشگوار کی نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ ان کو وہاں ایسی عورتیں ملیں گی جو حیض و نفاس کی نجاستوں اور بداخلاقی وغیرہ سے پاک ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ ان کے اچھے اچھے کام دیکھتا ہے' اس کا ثواب و بدلہ آخرت میں بہت زیادہ دے گا۔

۱۶ تا ۱۷- یہ آخرت کی نعمتیں ان کو ملیں گی جو عاجزی کرتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم تیرے اوپر ایمان لائے اور تیرے رسول کی تصدیق کی تو ہمارے گناہ اور شرک وغیرہ جو ہم زمانہ کفر میں جہالت سے کرتے رہے بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے' وہ اچھے لوگ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور گناہ اور نافرمانی سے بچتے

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَ

عذاب سے بچا O جو صبر کرتے ہیں اور سچ بولتے ہیں اور بندگی میں لگے رہتے ہیں اور

الْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ

(اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور صبح کے وقت اپنے پروردگار سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگتے ہیں O اللہ اور فرشتے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

اور علم والے انصاف کے ساتھ گواہی دے چکے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

زبردست' حکمت والا ہے O بے شک دین تو خدا تعالیٰ کے نزدیک اسلام

الْاِسْلَامُ وقف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

ہی ہے اور اہل کتاب نے اس کے معلوم ہونے کے بعد جو اختلاف کیا تو صرف آپس کی ضد کی وجہ

ہیں۔عبادت میں جو نفس کو مشقت ہوتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں یا یہ کہ تمام مصیبتوں میں صبر کرتے ہیں خدا کی شکایت نہیں کرتے' اپنے ایمان میں سچے' خدا تعالیٰ کے تابع دار بندے ہیں اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خیرات کرتے ہیں' صبح تڑکے اٹھ کر تہجد پڑھتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں تو آخرت کی نعمتیں ان کو ملیں گی۔

۱۸ تا ۱۹- اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنی وحدانیت بیان فرمائی کہ خدا تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں اگرچہ کوئی گواہی نہ دے اور نابکار بندے انکار کریں' وہ خود گواہی دیتا ہے اور اس کے فرشتے گواہی دیتے ہیں اور علم والے لوگ' پیغمبر اور مسلمان گواہی دیتے ہیں کہ وہی ایک اللہ ہے' حکمت والا ہے' انصاف والا ہے۔سوائے اس کے کوئی معبود نہیں' وہ سب پر غالب ہے' سب اس کے تابع ہیں' جو ایمان نہ لائے گا اس کو سخت عذاب دے گا۔بڑا حکیم ہے۔غیر کی عبادت حرام ہے اور یہ سب لوگ بھی گواہی دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سچا و مقبول دین صرف اسلام ہی ہے' باقی سب ادیان منسوخ ہو گئے' "ان الدین عنداللہ الاسلام" بھی شہادت کے نیچے داخل ہے یعنی اس کی بھی سب فرشتے اور مسلمان گواہی دیتے ہیں کہ اسلام ہی سچا دین ہے۔ملک شام سے دو یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتحان کو آئے تھے' آپ سے کہا کہ تمہارے سچا ہونے کا کون گواہ ہے تب یہ آیت اتری اور وہ دونوں مسلمان ہو گئے۔

۱۹- حقیقتِ دین محمدی کی سب گواہی دیتے ہیں' اگلی کتابوں میں توریت' انجیل' زبور میں سب حال صاف صاف لکھ دیا گیا ہے پس اب جو یہود اور نصاریٰ نہیں مانتے اس میں اختلاف کرتے ہیں اور شاخیں نکالتے ہیں تو صرف اس وجہ سے کہ ان کے دل میں حسد گھسا ہوا ہے' جو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کو یعنی قرآن پاک اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے تو نہ مانیں' اللہ تعالیٰ کا عذاب جلد آنے والا ہے' وہ بہت سخت ہے۔

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

سے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ

فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ

بہت جلد حساب لینے والا ہے ○ (اے نبی (ﷺ)!) پس اگر وہ آپ سے حجت

وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں نے اور میرے ماننے والوں نے تو اپنا منہ اللہ کے سامنے جھکا دیا ہے اور آپ

وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ

اہل کتاب اور ان پڑھوں عربوں سے پوچھئے: کیا تم بھی (اللہ تعالیٰ کے سامنے) منہ جھکاتے ہو؟ پس اگر وہ بھی (اللہ تعالیٰ کے سامنے) سر جھکائیں تو وہ

۲ ع ۱۱ ۱۰ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ع اِنَّ

(بھی) ہدایت پا جائیں گے اور اگر وہ نہ مانیں تو آپ کے ذمہ صرف (حکم) پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ سب بندوں کو خود دیکھ رہا ہے ○ بے شک

الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں

حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

اور لوگوں میں سے انصاف کا حکم کرنے والوں کو بھی قتل کرتے ہیں تو ان کو درد ناک

۲۰- یہود و نصاریٰ جو اپنے مذہب میں جھگڑتے تھے اس کا بیان کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا کہ اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو آپ ان سے کہہ دیں کہ میں بیکار اور فضول باتوں میں پڑنا نہیں چاہتا اور میں اپنا دین اللہ تعالیٰ کے واسطے خالص کرتا ہوں اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں' میں نے اور میرے تابع داروں نے اسی دین توحید یعنی اسلام کو قبول کیا ہے۔ یہ کہہ دیجئے اور ان سے پوچھئے کہ کیا تم بھی دین توحید پر ایمان لائے یا نہیں اگر وہ قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان کو بھی ہدایت مل گئی اور اگر دینِ توحید الٰہی کو نہ مانیں تو تم کیا کرو گے' تم پر تو فقط پیغام پہنچانا ہے کوئی مانے یا نہ مانے' باقی اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کا حال دیکھتا ہے' وہ سب کو بدلہ دے گا۔

۲۱ تا ۲۲- جو لوگ خدا تعالیٰ کی آیتوں کو نہیں مانتے' قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں' پیغمبروں کو قتل کرتے ہیں تو تم اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو خدا تعالیٰ کے سخت عذاب کی خبر سناؤ جو ان کے دل تک کی خبر لے گا' ان کی نیکیاں

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ

عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے ○ یہی وہ لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

ہو گئے اور ان کا کوئی بھی مددگار نہیں ○

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى

(اے نبی ﷺ!) آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا' ان کو اللہ کی کتاب کی طرف اس لیے

كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

بلایا جاتا ہے کہ وہ (کتاب) ان (کے آپس کے جھگڑے) کا فیصلہ کر دے اس پر ابھی ان میں ایک فریق منہ موڑ کر پھر جاتا ہے ○

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ

یہ جرأت انہیں اس لیے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو دوزخ کی آگ ہرگز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند روز تک اور ان کو

فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا

ان کی مذہبی بناوٹی باتوں نے مغرور کر دیا ہے ○ پھر (ان کا) کیا حال ہوگا جب کہ ہم ان کو اکٹھا کریں گے اس دن کہ جس (کے آنے)

بالکل بیکار ہوں گی۔ نہ دنیا میں فائدہ نہ آخرت میں کچھ نفع' نہ قیامت میں ان کو کوئی عذاب سے بچائے گا۔

۲۳ تا ۲۵۔ خیبر کے یہود میں سے ایک شخص نے زنا کیا' ان کے یہاں بھی سنگسار کرنا حد رجم مقرر تھی مگر انہوں نے خود اپنے دین میں خلل ڈال رکھا تھا۔ مال دار بڑے لوگوں کو حد نہ مارتے تھے' غریبوں پر حد جاری کرتے۔ جب اپنی توریت میں ہی حد رجم دیکھی تو گھبرا گئے' خیال کیا کہ شاید اہل اسلام کے ہاں کوئی آسان امر مقرر ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رجم ہی ہمارے یہاں بھی ہے۔ وہ بولے: ہمارے یہاں تو رجم نہیں ہے۔ جب توریت منگائی گئی اس میں رجم نکلا تب قائل ہوئے اور یہ آیت اتری کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم نے ان نامعقول جاہلوں کا حال بھی دیکھا جن کو خدا تعالیٰ نے علم دین دیا ہے اور رجم وغیرہ کے متعلق سب احکام سکھائے ہیں مگر جب کوئی ان سے کہتا ہے کہ آؤ جو اللہ تعالیٰ کا حکم توریت اور قرآن پاک دونوں میں ہے اس کو مانو یعنی رجم کرو تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں یعنی بنی قریظہ خدا تعالیٰ کے حکم کو جھٹلاتے ہیں۔ یہ بے وقوف جاہل بے باک اور نڈر اس سبب سے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو آتش دوزخ سوائے چند روز کے زیادہ نہ جلائے گی یعنی چالیس دن اور بعض کہتے ہیں کہ قیامت کے سات دن جلائے گی' ہر دن ہزار برس کا ہوگا۔ جتنے دن ان کے باپ دادا نے گوسالہ پرستی کی تھی' پھر ہمیشہ جنت میں رہیں گے پس انہی لغو باتوں نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے' اسی وجہ سے وہ یہودیت و جاہلیت نہیں چھوڑتے ہیں۔ جس دن کہ خدا تعالیٰ ان کو جمع کرے گا'

رَيْبَ فِيهِ ۚ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾

میں کوئی شک و شبہ نہیں اور جس نے جو کچھ کیا ہے اس کو پورا پورا (بدلہ) دیا جائے گا اور کسی کی حق تلفی نہیں کی جائے گی ○

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ

(اے نبی ﷺ!) آپ یوں دعا کیجئے: اے اللہ! ملک کے مالک! تو جس کو چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے

الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ

اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے ساری

الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ

بھلائی تیرے ہی قبضہ میں ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے ○ تو ہی رات کو دن میں

دوبارہ زندہ کرے گا یعنی قیامت میں جس میں کوئی شک نہیں۔ ان کو حساب کے لیے بلائے گا اور ہر شخص کو اچھا یا برا اپنے کام کا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر مطلق ظلم نہ ہوگا اس دن یہ کیا کریں گے اور کس منہ سے خدا تعالیٰ کے پاس جائیں گے اور ان لغو باتوں کا کیا جواب دیں گے سوائے شرمندگی کے اور کیا ہوگا' جھوٹ کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔

۲۶- جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خوشخبری سنائی کہ اب عنقریب تمہارے ہاتھوں سے ملک فارس' روم و شام بھی فتح ہوگا۔ دین اسلام کے جھنڈے ایران کے ملکوں میں اڑیں گے' ان کے بے انتہا خزانے قیصر و کسریٰ کے مال سب تمہارے قبضے میں آ جائیں گے۔ یہ خبر منافقوں نے سنی' وہ مذاق اور طعن سے کہنے لگے کہ مکہ فتح کر لینا اور بات ہے اور ملک فارس اور روم و شام اور چیزیں ہیں' تب یہ آیت اتری کہ میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ کہو کہ اے اللہ تعالیٰ! ہمارے ساتھ بہتری کا قصد فرما تو ساری دنیا کا اور تمام ملک کا اور سب بادشاہوں کا مالک اور بادشاہ ہے' تو جسے چاہتا ہے بادشاہت دے دیتا ہے' جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے' جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے' جسے چاہتا ہے ذلت کا طوق پہناتا ہے۔ عزت' ذلت' حکومت' دولت' بادشاہت سب تیرے قبضہ میں ہے' تو ہر بات پر قادر ہے جو چاہے سو کرے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ روم' فارس' شام والوں سے حکومت چھین لی صحابہ کرام کو دے دی۔ اہل اسلام کو عزت ملی۔ کافروں' یہودیوں اور منافقوں کو ذلت نصیب ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ قریش نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم ہیں' فقیر ہیں' نہ ان کے پاس مال ہے نہ دولت' کسریٰ و قیصر بڑے آرام سے رہتے ہیں' کیسے جلوس شاہی ہیں۔ اگر یہ پیغمبر ہوتے تو دنیا میں زندگی فقیری سے نہ گزارتے۔ اس کے جواب میں یہ پیشین گوئی آئی کہ عنقریب روم' فارس' شام ان کے غلاموں کو دیں گے چنانچہ معجزہ غائب ظاہر ہوا اور آج تک یہ سب ممالک انہیں کے غلاموں کے ہاتھ میں ہیں۔ کہنے والے' طعن مارنے والے اور دشمنی کرنے والے سب خاک میں مل گئے اور یونہی مل جائیں گے والحمد للہ۔ ''اللھم'' کے معنی مفسر نے ''یا اللہ ام بالخیر'' کیے ہیں مطابق مذہب کوفیوں کے' اور بصریوں کے نزدیک اس کی اصل ''یا اللہ'' تھی' یا کے بدلے میم آخر میں زیادہ کر دی گئی' یا کو شروع سے حذف کر دیا گیا ''اللھم'' ہو گیا۔

وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ

اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور تو مردوں سے زندہ اور زندوں سے مردہ

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ

پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے O مسلمان مسلمانوں

الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَنْ

کے سوا کافروں کو (اپنا ولی) دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّآ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ

تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کچھ علاقہ (تعلق) نہ رہے گا مگر یہ کہ ان کا تمہیں کچھ خوف ہو (تو ظاہری طور پر مل سکتے ہو)

تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ إِنْ

اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور (آخر کار سب کو) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف پھر جانا ہے O (اے نبی!) ان سے

تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا

فرما دیجئے کہ اگر تم اپنے دل کی بات چھپاؤ گے یا ظاہر کرو گے تو اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اور جو کچھ

۲۷- اللہ تعالیٰ کی وہ قدرت ہے کہ رات کو دن میں شامل کرتا ہے دن بڑھ جاتا ہے اور کبھی دن کو رات میں شامل کرتا ہے رات بڑھ جاتی ہے' مردہ سے زندہ نکالتا ہے یعنی مٹی سے آدمی کو پیدا کرتا ہے' زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے یعنی نطفہ کو آدمی سے یا یہ کہ مرغی سے انڈا نکالتا ہے اور انڈے سے مرغی' یا یہ کہ خوشہ ہرا بھرا اس کو دانہ سے نکالتا ہے اور دانہ خوشہ سے اور جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے یعنی بہت' یا یہ کہ قیامت میں دے گا جس کا حساب بھی نہ ہوگا۔

۲۸- مسلمانوں کو نہ چاہیے کہ کافروں کو اپنا دوست بنائیں اور ان کو اپنا ذریعہ عزت سمجھیں اور مسلمانوں کو چھوڑ کر ان سے یاری کریں' جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرامت سے دور رہے گا' ہاں اگر جان یا مال بچانے کے لیے ظاہر داری کر لیں تو معاف ہے بشرطیکہ دل میں وہی عداوت ہو اور ان کے ہمراہ کسی گناہ میں شریک نہ ہوں جیسے قتل یا زنا یا شراب خوری یا جھوٹی گواہی یا شرک' غرضیکہ اپنا کام نکال لے کوئی گناہ نہ کرے' خدا تعالیٰ تم کو سمجھاتا ہے اور اپنے آپ سے تم کو ڈراتا ہے' اسی سے ڈرو اور سمجھو کہ تم کو عنقریب اس کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔

۲۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان منافقوں اور یہودیوں کے کان کھول کر کہہ دو کہ تم خواہ اپنے دل کی بات یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور بغض ظاہر کرو یعنی اہل اسلام کو کھلم کھلا سناؤ' گالیاں دو' خواہ چھپاؤ اور موقع تکتے رہو خدا تعالیٰ کو سب کی خبر ہے' وہ سب جانتا ہے۔ تم کو سب کا بدلہ دے گا۔ خدا تعالیٰ زمین و آسمان کی باتیں اچھی بری

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

آسمان و زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ○

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۖۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ

اس دن کو یاد کرو جس نے جو کچھ نیکی بدی کی ہے اس کو (دفتر) میں موجود پائے گا تو چاہے گا کہ کاش! برائی میں اور اس میں

سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ

دور کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے (عذاب) سے ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ

نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ

(اپنے) بندوں پر بڑا مہربان ہے ○ (اے نبی ﷺ! سب لوگوں سے) آپ فرمادیجئے کہ (اے لوگو!) تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرے

فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾

فرمانبردار ہو جاؤ (اگر تم میری تابعداری کرو گے تو) اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ○

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمادیجئے کہ (اے لوگو!) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو پھر اگر وہ نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ بھی کافروں کو دوست

ظاہر چھپی سب جانتا ہے اور وہ سب باتوں پر قادر بھی ہے۔

۳۰- قیامت کے دن ہر آدمی اپنے کیے کو اپنی آنکھوں کے روبرو دیکھے گا' ساری عمر کی نیکیوں کے اور برائیوں کے دفتر الگ الگ کھلے نظر آئیں گے' برائیاں دیکھ کر تمنا کرے گا کہ اے کاش! مجھ میں اور اس برے عمل میں سینکڑوں کوس کی دوری ہوتی۔ مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ دست حسرت و افسوس ملے گا مگر اس وقت افسوس کرنا بیکار ہوگا۔ خدا تعالیٰ تم کو سمجھاتا ہے' اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے کہ ان کو سمجھاتا ہے ان پر ایک دم عذاب نہیں بھیجتا ہے۔

۳۱- یہودی کہتے تھے کہ ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے ہیں جیسے باپ کے نزدیک بیٹا' ہم اسے دوست رکھتے ہیں وہ ہمیں دوست رکھتا ہے' ہم کو آپ کے اتباع کی اور اسلام قبول کرنے کی کیا ضرورت ہے' اس آیت میں ان کا رد کیا اور فرمایا کہ اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت کا دم بھرتے ہو تو تم کو چاہیے کہ میری پیروی کرو اس واسطے کہ خدا کی محبت بغیر رسول کی محبت اور اتباع کے ناممکن ہے۔ تم کو چاہیے کہ میری پیروی کرو تو تم خدا تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے' وہ تمہارے سب گناہ بخش دے گا۔ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں کے گناہ بخش دیتا ہے' جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحم کرتا ہے۔

۳۲- جب آیت مذکورہ اتری تب انہوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ چاہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ کی طرح ان کو خدا

معانقة ٣ عند المتاخرين
منزل ١

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىٓ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ

نہیں رکھتا O بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کے خاندان اور عمران کے خاندان کو

عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْ ۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

تمام عالم پر برگزیدہ کیا O جو ایک دوسرے کی اولاد سے تھے اور اللہ تعالیٰ سنتا ہے

عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ

جانتا ہے O جب کہ عمران کی بیوی نے عرض کی کہ اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں نے

بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا

تیری خدمت کے لیے نذر کیا تو تُو مجھ سے قبول فرما' بے شک تو ہی سنتا' جانتا ہے O پھر جب

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ

اس نے لڑکی جنی تو کہنے لگی: اے میرے رب! میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا جو اس نے جنا تھا

تعالیٰ سمجھیں' ان کی عبادت کریں جیسے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سمجھا تھا' یہ بھی خدا کا دعویٰ کرتے ہیں' ان کے جواب میں اترا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو' اس کے رسول کا کہا مانو' فرائض وسنن بجالاؤ' میرا حکم اس لیے مانو کہ میں خدا کا رسول ہوں' اس کا حکم تمہیں پہنچاتا ہوں۔ پس اگر وہ نہ مانیں اور انکار کریں تو کرنے دو' خدا تعالیٰ ایسے کمینوں' نافرمانوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۳۳ تا ۳۴۔ جب آیت سابقہ اتری تو یہودیوں نے کہا: ہم تو آدم علیہ السلام کے دین پر ہیں' اگر ہم مسلمان نہیں تو اور کون ہے۔ ان کا رد اترا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد اور آل عمران یعنی موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو بے شک اپنا پیغمبر بنایا' ان کو ان کے وقتوں میں سب سے افضل کیا' وہ سب اگلے پچھلے باپ دادا پوتے پروتے ایک مذہب حق پر تھے' یہود جیسے مشرک نہ تھے۔ خدا تعالیٰ ان کے جھوٹے دعوے سنتا ہے اور وہ ان کی ساری حقیقت جانتا ہے اور اسی کا بدلہ دے گا۔

۳۵ تا ۳۶۔ پھر حضرت مریم علیہا السلام کا قصہ بیان کیا کہ جب عمران کی بیوی حنا مریم کی ماں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! میں منت مانتی ہوں کہ جو چیز میرے پیٹ میں ہے وہ جیتی جاگتی پیدا ہو تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں' تیری عبادت کے لیے وقف کروں' امور دنیا سے آزاد کروں تو میری نذر قبول کر' تو دعا کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔ جب ان کے مریم لڑکی پیدا ہوئی تو کہنے لگی: یا اللہ! یہ تو لڑکی ہے مرد ہوتا تو خوب خدمت بجالاتا' عورت مرد کا کام نہیں دے سکتی' حالانکہ خدا خود جانتا تھا کہ لڑکی ہوئی اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور دعا کی کہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان ملعون کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں کہ تو اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان کے شر سے بچا اور محفوظ رکھ۔

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا

اور (وہ) لڑکا (جو اس نے مانگا تھا) اس جیسا نہ تھا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی اولاد

بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ

کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ○ تو اس کے رب نے اچھی طرح قبول فرمایا

حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا

اور اچھی طرح پرورش کیا اور اسے زکریا نے اپنی نگہبانی میں لے لیا' جب کبھی زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس (اس کی)

زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ

نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس نیا رزق پاتے (پھر زکریا نے مریم سے) پوچھا کہ اے مریم! یہ (رزق) تیرے

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

پاس کہاں سے آیا؟ مریم نے جواب دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا' بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے ○

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً

اس جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب! مجھ کو اپنے دربار سے پاک اولاد عطا فرما'

۳۷- پھر جب مریم علیہا السلام پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے ان کو بڑی اچھی طرح قبول کیا اور اچھی طرح پرورش کیا اور وہ دن دگنی بڑھتی تھیں' ہر وقت عبادت میں مشغول رہتیں' ہر وقتِ ضرورت غیب سے غذا آتی تھی' حضرت زکریا علیہ السلام پیغمبر کے ظلِ عاطفت اور کفالت میں پرورش پاتیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام جو ان کے خالو تھے جب کہیں جاتے تھے' تو ان کو بند کر جاتے تھے جب آتے تو ان کے پاس غیبی میوے بے موسم کے پاتے۔ گرمی کے جاڑے (سردی) میں اور جاڑے (سردی) کے گرمی میں' تب پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو وہ کہتیں کہ خدا تعالیٰ کے پاس سے جبرائیل علیہ السلام لائے' خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے جو چاہتا ہے جس وقت چاہتا ہے کھلاتا پلاتا ہے۔

۳۸ تا ۳۹- جب زکریا علیہ السلام نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ بے موسم کے میوے پہنچاتا ہے' یہ بوڑھے ہو گئے تھے' اولاد نہ تھی خیال آ گیا کہ کاش! خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے مجھے بھی بڑھاپے میں اولاد عطا فرما دے' تب یہ دعا کی کہ بارخدایا! مجھے اپنی رحمت سے اچھی نیک اولاد عطا کر تو دعا کو سنتا ہے قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا' انہوں نے جب زکریا نماز کو محراب میں کھڑے ہوئے آ کر کہا: خدا تعالیٰ تم کو اولاد کی خوشخبری دیتا ہے' اس کا نام یحییٰ رکھا گیا ہے' وہ خدا تعالیٰ کے پاک کلمے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو بن باپ کے پیدا ہوں گے تصدیق کریں گے اور ان کے کلمۃ اللہ تعالیٰ ہونے کی اور ان کی والدہ کی پاکدامنی کی گواہی دیں گے' سردار عالی مقام ہوں گے۔ بردبار ہوں گے اور عورتوں کی طرف رغبت نہ

طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ

بے شک تو دعا کا سننے والا ہے O تو فرشتوں نے ان کو آواز دی جب کہ وہ محراب میں (نماز پڑھنے کی جگہ)

يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ

نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تم کو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ (علیہ السلام) کی (پیدا ہونے کی) وہ تصدیق کریں گے خدا کے

مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ

ایک کلمہ کی (یعنی عیسیٰ کی) اور (قوم کے) سردار ہوں گے اور ہمیشہ کے لیے (عورتوں سے) بچنے والے اور نیک نبی ہوں گے O زکریا (علیہ السلام)

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ

نے عرض کی کہ اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہوگا' مجھ پر تو بڑھاپا آ گیا اور میری عورت بھی بانجھ ہے (فرشتہ) نے کہا:

كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ

اسی طرح (ہوگا) اللہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے O زکریا (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب میرے لیے کوئی

اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ

نشانی مقرر کر دے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کے لیے نشانی یہ ہے کہ آپ تین روزہ تک بجز اشارہ کے لوگوں سے بات چیت نہ

كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ ع ۱۱ ۱۲

کر سکیں گے اور اپنے رب کو بہت یاد کیجیے اور شام اور صبح اس کی پاکی بیان کیجیے O اور (یاد کرو) جب کہ فرشتوں نے کہا: اے مریم!

کریں گے' پیغمبر خدا ہوں گے اور دنیا وآخرت میں نیک بخت ہوں گے۔

۴۰ تا ۴۱۔ حضرت زکریا علیہ السلام بشارت سن کر خوش ہوئے مگر اپنی حالت دیکھ کر مایوس سے ہونے لگے اور پوچھا کہ اے جبرائیل! میرے تربیت کرنے والے' خوشخبری دینے والے! یہ تو بتاؤ کہ میرے لڑکا کیونکر ہوگا' میں بالکل بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: خدا تعالیٰ ایسی ہی باتیں اپنی قدرت سے دکھلاتا ہے اس پر بھروسہ رکھو' تب وہ بولے: میں چاہتا ہوں کہ کوئی نشانی اس کی پیدائش کے وقت ایسی ہو جس سے مجھ کو معلوم ہو جائے' ارشاد ہوا کہ نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک کسی آدمی سے دنیا کی بات نہ کر سکو گے' آنکھوں اور ہونٹوں اور ہاتھوں کے اشاروں سے گفتگو کرو گے مگر خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی حمد وثناء کر سکو گے' خوب خدا کا ذکر کرنا اور صبح وشام اس کی تسبیح وعبادت میں مشغول رہنا۔

۴۲ تا ۴۳۔ پھر حضرت مریم علیہ السلام کے قصے کی طرف رجوع کیا کہ جب مریم علیہا السلام جوان ہوئیں تو اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اے مریم! خدا نے تجھے برگزیدہ بنایا اور اپنی عبادت کے لیے تجھ کو ممتاز کیا اور کفر وشرک اور دوسری

يَٰمَرۡيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصۡطَفَىٰكِ وَطَهَّرَكِ وَٱصۡطَفَىٰكِ عَلَىٰ

تم کو خدا نے برگزیدہ کیا اور (گناہوں کی آلائشوں سے خوب) ستھرا کیا اور تم کو (اپنے زمانہ میں) سارے جہان کی

نِسَآءِ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿٤٢﴾ يَٰمَرۡيَمُ ٱقۡنُتِي لِرَبِّكِ وَٱسۡجُدِي وَٱرۡكَعِي

عورتوں پر فضیلت دی O اے مریم! تو خشوع اور عاجزی سے اپنے رب کی عبادت کرتی رہو اور نمازیوں کے ساتھ سجدہ

مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾ ذَٰلِكَ مِنۡ أَنۢبَآءِ ٱلۡغَيۡبِ نُوحِيهِ إِلَيۡكَ ۚ وَمَا

اور رکوع کرتی رہو O یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم آپ کو (اے نبی! خفیہ طور پر) بذریعہ وحی بتاتے ہیں اور آپ ان کے

كُنتَ لَدَيۡهِمۡ إِذۡ يُلۡقُونَ أَقۡلَٰمَهُمۡ أَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ مَرۡيَمَ وَمَا

پاس موجود نہ تھے جب کہ وہ اپنے قلموں سے قرعہ ڈال رہے تھے کہ ان میں سے مریم کس کی پرورش میں رہیں؟ اور

كُنتَ لَدَيۡهِمۡ إِذۡ يَخۡتَصِمُونَ ﴿٤٤﴾ إِذۡ قَالَتِ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرۡيَمُ

آپ ان کے پاس اس وقت بھی موجود نہ تھے جب کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے O اور (یاد کیجئے) جب فرشتوں نے کہا: اے مریم!

إِنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٖ مِّنۡهُ ٱسۡمُهُ ٱلۡمَسِيحُ عِيسَى ٱبۡنُ مَرۡيَمَ

اللہ تعالیٰ تم کو اپنے ایک حکم کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو گا

نجاستوں سے تجھ کو پاک کیا یا قتل سے بچایا اور اس زمانہ کی سب عورتوں سے تجھ کو خاص اور برگزیدہ بنایا کہ حضرت عیسیٰ کو تجھ سے بن باپ کے پیدا کریں گے۔ اے مریم (علیہا السلام)! تو اپنے پروردگار کی اطاعت کر اس کا شکر ادا کر اور رکوع وسجدہ کر نماز پڑھ اس میں قیام بہت دیر تک کر اور جماعت کے ساتھ رکوع وسجدے سے اچھی طرح نماز ادا کرتی رہو۔

۴۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! زکریا (علیہ السلام) کے قصے اور مریم (علیہا السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے حال یہ سب غیبی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف اتارتے ہیں اور جبرائیل کو بھیج کر تم کو سناتے ہیں، تم وہاں کب تھے۔ جب مریم (علیہا السلام) کی تربیت میں جھگڑا ہو رہا تھا کہ کون پرورش کرے گا اور سب لوگوں کا دریا کے کنارے ہجوم تھا، ہر شخص اپنی قلم دلیل کے طور پر نکالتا تھا اور آخر کو حضرت زکریا (علیہ السلام) کو ان کی پرورش سپرد ہوئی تھی، ان کے نام قرعہ نکل آیا تھا۔

۴۵ تا ۴۶- اور وہ وقت بھی یاد کریں جب جبرائیل (علیہ السلام) نے مریم (علیہا السلام) سے کہا کہ خدا تمہیں ایک لڑکے کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ ہے یعنی فقط کلمہ کن سے بن باپ کے پیدا ہوگا اس کا نام مسیح عیسیٰ (علیہ السلام) بن مریم ہوگا دنیا و آخرت دونوں میں صاحب عزت ووقار ومنزلت ہوگا قیامت کو جنت عدن میں دربار الٰہی میں مقرب ہوگا۔ بچپن میں باتیں کرے گا (چنانچہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) چالیس روز کے تھے تو اپنی ماں کی پاکی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دی تھی) اور تیس برس کے بعد نبوت پائے گا اور پیغمبروں اور صالحین سے ہوگا۔ لفظ مسیح میں اختلاف ہے بعض عربی لفظ بتلاتے ہیں مشتق سیاحت سے یعنی بہت

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ

جو دنیا اور آخرت میں بڑا باوقار اور (اللہ کے) مقرب لوگوں میں سے ہوگا O اور لوگوں سے پنگوڑے میں اور (یعنی ماں

النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ

کی گود میں بچپن میں اور) ادھیڑ عمر میں یکساں طور پر باتیں کرے گا اور (اللہ کے) خاص بندوں میں سے ہوگا O (مریم نے) عرض کیا:

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ

اے میرے رب! میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یوں ہی

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس سے یہ فرماتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے O

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى

اور اللہ تعالیٰ اسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائے گا O اور (وہ) بنی اسرائیل

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ

کی طرف رسول بنا کر بھیجا جائے گا (اور وہ انہیں سے کہے گا کہ) بے شک میں تمہاری طرف تمہارے رب

لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ

کی طرف سے ایک عظیم الشان نشانی لے کر آیا ہوں (وہ یہ کہ) میں تمہارے لیے گارے سے پرندوں کی سی صورتیں بنا کر

زیادہ سفر کرنے والا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی عمر سفر و سیاحت میں گزاری' مکان تک بھی نہ بنایا۔ یا مسح سے بہ معنی چھونے کے یعنی برکت نے ان کو چھوایا یہ کہ جس کو وہ چھوتے تھے اس کو برکت ہوتی تھی۔ بعض عبرانی بتلاتے ہیں۔ اصل میں مشیما تھا یعنی سردار نیک کردار۔

۴۷- جب حضرت مریم علیہا السلام نے اولاد کا نام سنا تو حیران ہوئیں اور کہا کہ اے میرے خدا! میرے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے مجھ کو تو کسی مرد نے ہاتھ بھی نہیں لگایا نہ بطور حلال نہ بطور حرام۔ جبرائیل علیہ السلام بولے کہ یونہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے' جب کسی بات کا حکم کرتا ہے اور بن باپ کے اولاد کرتا ہے تو کن کہتا ہے فوراً وہ بات ہو جاتی ہے۔

۴۸ تا ۵۱- خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب سکھائے گا یعنی اگلے پیغمبروں کی کتاب کا علم دے گا یا یہ کہ لکھنا سکھائے گا اور حکمت بتلائے گا یعنی حلال حرام کے احکام یا مذاہب انبیاء السابقین و توریت کا حافظ کرے گا۔ ماں کے پیٹ سے توریت یاد ہوگی۔ جب پیغمبر ہوگا انجیل پائے گا' تیس (۳۰) برس کے بعد رسول ہوگا' بالجملہ جب عیسیٰ علیہ السلام رسول

اللّٰهِ ۚ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ

اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں اور میں مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور میں خدا کے

أُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

حکم سے مردہ بھی زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو وہ

لَآيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ

تم کو بتا دیتا ہوں بے شک ان سب باتوں میں تمہارے لیے (میری نبوت کی) بڑی نشانی ہے اگر تم میں ایمان ہے O اور (میں) اپنے سے

مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ

اگلی کتاب توریت کی تصدیق کرنے آیا ہوں اور (میں اس لیے بھی آیا ہوں کہ) جو چیزیں تم پر حرام کر دی گئی تھیں ان میں سے کچھ تمہارے لیے حلال

بِآيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٥٠﴾ إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ

کر دوں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O بے شک

فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ

اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تمہارا سب کا رب ہے' اسی کی پوجا کرو' یہی ہے سیدھا راستہ O پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کی

ہوئے اور انہوں نے بنی اسرائیل سے کہا کہ دیکھو میں خدا تعالیٰ کے پاس سے معجزہ لایا ہوں کہ مٹی سے پرندہ کی صورت بناتا ہوں' اس میں پھونکتا ہوں تو وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے اڑنے لگتا ہے اور ان کو چمگادڑ بنا کر دکھایا' وہ بولے: یہ جادو ہے اس کے سوا اور لاؤ' تب انہوں نے کہا: مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اللہ تعالیٰ کے نام سے اچھا کر دیتا ہوں چنانچہ یاحیی یاقیوم کہہ کر اچھا کر دیا' اس کو بھی جادو بتلایا تب کہا کہ تم کو تمہارے صبح و شام کے کھانوں کی جو ایک وقت سے دوسرے وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہو بذریعہ علم غیب خبر دیتا ہوں۔ ان باتوں میں کیسا معجزہ ہے' اگر تم یقین لاتے ہو تو مان لو میں رسول ہوں' توحید بیان کرنے میں اگلی کتاب یعنی توریت کے مطابق ہوں' اس کا تصدیق کرنے والا ہوں اور میں اس واسطے آیا ہوں کہ بعض چیزیں جو تم حرام ہوگئی ہیں جیسے اونٹ کا گوشت' گائے' بکری کی چربی' سنیچر کا دن ان کو حلال کر دوں۔ خدا تعالیٰ کا معجزہ نشانی لایا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی طرف توبہ کرو' میری اطاعت کرو' خدا تعالیٰ میرا اور تمہارا پروردگار ہے' اسی کی عبادت کرو' اسی کی توحید بیان کرو۔ یہ دین توحید سیدھا راستہ اور سچا دین ہے' اسے قبول کرو۔

۵۲ تا ۵۳- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو بہت کچھ سمجھایا مگر انہوں نے ایک نہ مانی' آپ کے قتل پر آمادہ ہوگئے' جب عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ قتل کرتے ہیں یا یہ کہ بے ہودہ کلمات کفریہ کہتے ہیں تو بولے: اے خدا تعالیٰ کے بندو! کوئی تم میں ایسا بھی ہے کہ میری مدد کرے اور خدا تعالیٰ کے دین کی طرف نظر کر کے اس کے رسول کو بچائے' حواریین یعنی خالص

الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ

طرف سے انکار معلوم کر لیا تو آپ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے تو حواریوں (دوستوں)

اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا

نے کہا: ہم ہیں خدا کے (دین کے) مددگار ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار مسلمان ہیں ○ اے ہمارے رب!

بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور (تیرے) رسول کی پیروی کی تو ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ دے ○

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ ع ۵ ۱۳ ۱۳

اور کافروں (یہودیوں) نے (عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف) داؤ اور تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے (ان کو ہلاک کرنے کی) پوشیدہ تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ

يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ

سب سے بہتر (اچھی) تدبیر کرنے والا ہے ○ (اے نبی! اس وقت کو یاد کرو کہ) جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تمہاری عمر پوری

دوست سچے مسلمان بارہ آدمی تھے کپڑے دھویا کرتے تھے وہ بولے: ہم خدا کے دین کی مدد کریں گے۔ ہم ایمان لائے، تم بھی ہمارے اسلام پر گواہ رہو، ہم موحد اور مسلمان ہیں، پھر خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! ہم تیری کتاب یعنی انجیل پر ایمان لائے اور تیرے رسول عیسیٰ (علیہ السلام) مسیح کی تصدیق کی، تو ہم کو شاہدین سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں لکھ یا یہ کہ ہم کو قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان کی امت میں اٹھا۔

۵۴- جب یہود نے دیکھا کہ بعض آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے ہیں تو ڈرے کہ ہمارے دین یہودیت میں فرق نہ آ جائے، ان کے قتل کا ارادہ کیا اور مکر کرنے لگے، خدا تعالیٰ نے ان کے بادشاہ قطیانوس نامی کے قتل کا ارادہ کیا اور خدا سب مکر کرنے والوں سے زائد قوی غالب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو آسمان پر بلا لیا اور قطیانوس پر روم کے بادشاہ پرطیارس کو اور اس کے بعد طیطن کو مسلط کیا کہ انہوں نے یہودیوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹا ڈالا۔ اس زمانہ میں بنی قریظہ اور بنی نضیر عرب کو بھاگ آئے، یہاں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، دوہری پھٹکار پڑی، قیامت تک کے لیے محتاجی و ذلت و بدنامی مسلط ہو گئی۔

۵۵ تا ۵۸- جب یہود قتل پر آمادہ ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام)! میں تمہاری عمر پوری کروں گا اور تمہیں پورا پورا اپنے قبضے میں رکھوں گا اور کافروں کے ہاتھ تم تک نہ پہنچنے دوں گا کہ وہ تم کو قتل کر سکیں۔ اب میں تم کو آسمان پر اٹھائے لیتا ہوں اور تمہارے تابع داروں کو قیامت تک کافروں پر غالب رکھوں گا، پھر قریب قیامت تم کو زمین پر اتاروں گا، پھر تم کو ماروں گا۔ پھر تم کو اور سارے عالم کو بروز حشر زندہ کر کے اٹھاؤں گا، پھر جن باتوں میں تم لڑتے جھگڑتے تھے ان میں فیصلہ کروں گا۔ پس جو خدا کے رسولوں کو یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں

كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

پوری کروں گا (یعنی ان کے ہاتھ تمہارے جسم تک نہ پہنچنے دوں گا کہ وہ تم کو قتل کر سکیں) اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ

تمہارے ماننے والوں کو منکروں پر قیامت تک غلبہ (اور فوقیت) دوں گا پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جس بات میں تم اختلاف کر رہے تھے

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

اس میں تمہارا فیصلہ کر دوں گا ○ پھر جنہوں نے انکار کیا تو ان کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا

سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہو گا ○ اور جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا اور

اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ

اللہ تعالیٰ کو ناانصاف لوگ پسند نہیں آتے ○ یہ آیتیں ہیں اور حکمت والی نصیحت جو ہم آپ کو

مانتے میں ان کو عذاب دوں گا۔ دنیا میں جزیہ مقرر کر کے یا تلوار سے' قیامت میں دوزخ اور لعنت اور پھٹکار سے۔ خدا تعالیٰ کے عذاب سے ان کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کی کتابوں کو یعنی قرآن مجید و انجیل وغیرہ کو مانے' اس کے سب رسولوں خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا جانے' خالص توحید اختیار کرے تو خدا تعالیٰ ان کو پورا پورا ثواب دے گا۔ خدا تعالیٰ توحید والوں کو دوست رکھتا ہے اور مشرکین کو ان کے ظلم کے سبب دوست نہیں رکھتا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) اور مریم (علیہا السلام) کے سچے قصے ہم جبرائیل امین کی زبانی تمہیں سناتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی اچھی آیتیں امر و نہی' حلال و حرام بتاتے ہیں۔ ذکر حکیم اتارتے ہیں یعنی عمدہ موافق حکمت کے یا موافق اگلی کتابوں کے یعنی تورات و انجیل کے یا لوح محفوظ کے' احادیث مشہورہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قریب قیامت پھر آئیں گے۔ قرآن کریم میں ''متوفیک'' کا لفظ پہلے ہے اور ''رافعک'' کا پیچھے ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انتقال کر گئے' پھر وہ آسمان پر بلائے گئے اور اس سے مرنا ثابت ہوتا ہے' اسی لیے مفسر نے مقدم و مؤخر کہہ دیا۔ یعنی اصل میں یوں تھا: ''رافعک و متوفیک''.
اور اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ واؤ ترتیب کو نہیں چاہتی' دوسرے یہ کہ ''متوفیک'' کے معنی یہ بھی ہیں کہ دنیا کی محبت سے تمہارے دل کو پاک کروں گا جیسے مردے ہوتے ہیں اور صفات ملکوتی سے آراستہ کروں گا۔ پھر آسمان پر

الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾ إِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ

پڑھ کر سناتے ہیں O بے شک عیسیٰ (علیہ السلام) کی کہاوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم (علیہ السلام) کی طرح ہے

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا

جن کو مٹی سے بنایا' پھر ان سے کہا کہ ہو جاؤ' وہ ہو گئے O حق تو وہی ہے جو آپ کے رب کی

تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ

طرف سے ہے تو آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جائیں O پھر اگر آپ کے پاس علم آ جانے کے بعد بھی (عیسیٰ

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَ

کے بارے میں) لوگ آپ سے حجت کریں تو آپ فرما دیجئے کہ آؤ' ہم اور تم اپنے اپنے لڑکوں کو

نِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ

بلائیں اور اپنی اپنی لڑکیوں کو بھی بلائیں اور خود ہم اور تم بھی جمع ہو جائیں' پھر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں' جھوٹوں پر

بلاؤں گا یا یہ کہ میں تمہاری عمر پوری کروں گا اور تم کو اب آسمانوں پر زندہ اٹھالوں گا۔

۵۹ تا ۶۳۔ نجران کے پادری جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث مناظرہ کرنے آئے تھے انہوں نے کہا: آپ جو عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے پر انکار کرتے ہیں قرآن کریم میں اس کی کوئی دلیل بھی لکھی ہے یا نہیں' اگر وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے نہیں تو ان کے باپ کا نام بتلاؤ' اس کا جواب اترا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی مثل خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسی ہے کہ جیسے آدم علیہ السلام کی پیدائش کہ وہ بھی بے باپ پیدا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی۔ بلکہ آدم علیہ السلام کی ماں بھی نہ تھی اور عیسیٰ علیہ السلام کی ماں تھی۔ ان کی ماں کے پیٹ میں ''کُن'' کہہ کر ہم نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو پیدا کر دیا تو چاہیے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بدرجہ اولیٰ خدا کا بیٹا کہو ورنہ ان کے باپ کا نام بتاؤ۔ یہ بات کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بندے ہیں نہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہی صحیح ہے اور یہ ہی امر حق ہے پس کسی کو اس امر میں شک نہ چاہیے۔

جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتلائی تو انہوں نے انکار کیا۔ ہٹ دھرمی کی اور اپنی بے ہودہ بات پر اصرار کرنے لگے۔ تب یہ اترا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ ہی امر حق ہے جو ہم نے فرمایا۔ اگر اب بھی یہ لوگ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں آپ سے بحث و مناظرہ کریں تو آپ بحث نہ کریں بلکہ مباہلہ کے واسطے تیاری کریں اور کہہ دیں کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو اپنے ساتھ نکالیں اور تم بھی اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو اپنے ہمراہ لے کر آؤ اور پھر ایک جگہ پر بیٹھ کر خدا تعالیٰ سے عاجزی کریں کہ یا اللہ! جو جھوٹا ہو اس پر اپنی لعنت بھیج۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مریم علیہا السلام کے قصے اور وفد نجران کی بحثیں سب صحیح اور سچی باتیں ہیں' سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں' نہ اس کے جورو نہ لڑکا نہ اس کا کوئی شریک' وہ بڑی عزت والا ہے اور غالب ہے اور حکیم ہے' کبھی غیر کی عبادت کا حکم

عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا

اللہ کی لعنت ڈالیں ○ بے شک یہی سچا بیان ہے اور خدا کے سوا

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾

کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی زبردست حکمت والا ہے ○

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ ع قُلْ يٰٓاَهْلَ ع ۶/۹/۱۴

پھر (اس پر بھی) اگر وہ نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ مفسدوں کو خوب جانتا ہے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے

الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا

کہ اے اہلِ کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ کہ جس کو ہم اور تم برابر مانتے ہیں

اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا

وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور ہم کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو اللہ تعالیٰ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

کے سوا رب بنائے، پھر اگر وہ (اس کو بھی) نہ مانیں تو آپ فرمادیں کہ تم اس بات پر گواہ رہو کہ بے شک ہم تو (اللہ کے ماننے والے) مسلمان ہیں ○

نہ کرے گا یا یہ کہ اس نے مباہلہ کا حکم کیا اس میں بڑی حکمت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مباہلہ کو آمادہ ہوئے چونکہ وہ دل میں سب خوب یقین رکھتے تھے کہ یہ نبی برحق ہیں اور جو نبی سے مباہلہ وملاعنہ کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے تو گھبرا گئے اور کہا کہ ہم سوچ کر جواب دیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسب وعدہ حضرت حسین کو گود میں لیے ہوئے اور حضرت حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے تشریف لائے' حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیچھے چلیں۔ حضرت مولا علی ان کے پیچھے اور ایک جگہ جو مقرر ہوئی تھی بیٹھے۔ جب پادری اکٹھے ہو کر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اہل بیت کرام دیکھا تو کانپ گئے اور کہنے لگے کہ قسم خدا کی اگر یہ چاند سے چہرے پہاڑ الٹ جانے کی دعا کریں تو بھی قبول ہو جائے اور مباہلہ سے انکار کیا' جزیہ دینا قبول کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ اس وقت مباہلہ سے انکار کرتے ہیں تو اس وقت ان کا عذاب موقوف رہا' خدا تعالیٰ مفسدوں کا حال خوب جانتا ہے' جب وقت آئے گا یہ اپنی سزا کو پہنچیں گے۔

۶۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ اے اہل کتاب! اس پاک مبارک کلمہ توحید کو جو ہم اور تم دونوں میں مشترک ہے مانو اور اس پر یقین لاؤ۔ آؤ ہم تم دونوں مل کر اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کریں' سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کریں' کسی کو اس کا شریک نہ جانیں' آپس میں ایک دوسرے کی تعظیم مثل خدا تعالیٰ نہ کریں کہ کسی کی خاطر اللہ تعالیٰ کا حکم چھوڑ دیں' ہم بھی دین آسمانی اور کتاب آسمانی کے قائل ہیں اور تم بھی پھر آپس میں اختلاف کیوں کریں۔ شریک پر خاک

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰٮةُ

اے اہل کتاب! تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو (کہ وہ یہودی یا نصرانی تھے) حالانکہ توریت

وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۶۵ هٰۤاَنۡتُمۡ

اور انجیل ان کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں اور (ان میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں بتایا گیا) کیا تم میں ذرا بھی عقل نہیں ○ دیکھو تم

هٰۤؤُلَاۤءِ حَاجَجۡتُمۡ فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ

ایسے لوگ ہو کہ جس بات میں تمہیں کچھ علم تھا اس میں بھی تم نے جھگڑا کیا لیکن جس کا تمہیں علم ہی نہیں اس میں کیوں

فِيۡمَا لَيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا

جھگڑے ہو اور (اس معاملہ کو) اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اور تم کچھ

تَعۡلَمُوۡنَ ۝۶۶ مَا كَانَ اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا

نہیں جانتے ○ ابراہیم (علیہ السلام) نہ تو یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ (حق پرست) ہر باطل سے جدا

وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۶۷

ہو کر (اللہ تعالیٰ کے) فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے بھی نہ تھے ○

ڈالیں۔ انہوں نے نہ مانا تب خدا تعالیٰ نے فرمایا: اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے کہہ دو اگر تم انکار ہی کرو تو ہم تو مسلمان ہی ہیں، تم بھی ہمارے مسلمان ہونے کے گواہ رہو۔

۶۵ تا ۶۶- یہود کہتے تھے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں، وہ بھی یہودی تھے۔ نصاریٰ کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام نصرانی تھے، ان کا رد اترا کہ اے اہل کتاب! تم ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو، توریت و انجیل دونوں ان کے بعد اتری ہیں، وہ یہودی یا نصرانی کیونکر ہو سکتے ہیں، اتنا بھی نہیں سمجھتے، تم ان باتوں میں جو تمہاری کتابوں میں لکھی ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری اور حضرت ابراہیم کا موحد ہونا ان میں جھگڑا کرتے تھے۔ یہ بھی اگرچہ غلط تھا مگر اب جو تم ان باتوں میں گفتگو کرنے لگے جو ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی بتلانے لگے ہو یا یہ کہ ان باتوں میں گفتگو کرتے ہو جن کا تم کو علم نہیں یہ کیوں کرتے ہو۔ بالکل غلط اور بے ہودگی کرتے ہو، خدا جانتا ہے تم نہیں جانتے ہو۔ ''فیما لکم بہ علم'' سے یا تو یہ مراد ہے کہ جو تمہاری کتابوں میں ہے اور تم اس کو جانتے ہو جیسا کہ ظاہر ہے یا یہ کہ جو تم نہیں جانتے اور اس کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہو اس تقدیر پر 'فلم تحاجون'' الگ ہوگا۔ یہ استفہام توبیخی ہوگا یعنی ان کو ڈانٹ کے لیے سوال کیا گیا۔

۶۷- اس آیت میں ان کا رد فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے نہ مشرک تھے کہ خدا تعالیٰ کے لیے بیٹا یا شریک ٹھہراتے بلکہ وہ تو موحد مسلم تھے۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا

بے شک سب سے زیادہ یگانگت (اور نزدیکی) ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ ان لوگوں کو ہے جنہوں نے آپ کی

النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

پیروی کی اور اس نبی (محمد ﷺ) اور ایمانداروں کو ہے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا حامی ہے O

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا

اہل کتاب کے ایک گروہ کی تو دلی خواہش یہی ہے کہ کسی طرح تم کو گمراہ کر دیں اور

يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

گمراہ تو وہ اپنے آپ ہی کو کر رہے ہیں اور وہ سمجھتے نہیں O اے اہل کتاب! تم

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰٓاَهْلَ

کس لیے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو (اور دل میں ان کے قائل ہو) O اے اہل کتاب!

الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

حق بات میں جھوٹ کیوں ملاتے ہو اور جان بوجھ کر حق

۶۸- یہودی ونصرانی جو کہتے ہیں کہ ابراہیم یہودی یا نصرانی تھے تو یہ بالکل ہی غلط ہے اور سچ بات یہ ہے کہ سب سے زائد دین ابراہیم سے قریب اور ملتا جلتا دین اسلام ہے اور امر توحید میں ابراہیم کے اصل تابع تو وہ تھے جو ان کے زمانہ میں تھے حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے بعد اور پیغمبر اور اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تابع دار مسلمان انہوں نے ملت ابراہیمی میں ازسرنو جان ڈالی اور اس کو زندہ کیا کہ یہ امر توحید میں خالص خدا تعالیٰ کے تابع فرمان ہیں اور خدا تعالیٰ ان کا حافظ وناصر ہے۔

۶۹ تا ۷۱- جب احد کی لڑائی میں اہل اسلام کو اپنی غلطی سے شکست حاصل ہوئی تو کعب بن اشرف وغیرہ یہودیوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہودی ہو جاؤ ورنہ ایسی ہی شکستیں کھاؤ گے۔ تب یہ اترا کہ اہل کتاب کا ایک گروہ تم کو گمراہ کرنا چاہتا ہے حالانکہ فی الحقیقت یہ سچے دین سے انحراف کر کے اپنے آپ گمراہ ہوتے ہیں مگر کمبخت سمجھتے نہیں یا یہ کہ ان کو خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سب باتوں کی خبر بذریعہ علم غیب اپنے نبی کو پہنچا دیتا ہے۔ پھر ان سے خطاب کیا کہ اے اہل کتاب! خدا تعالیٰ کی آیتوں کو کیوں نہیں مانتے۔ دیدہ و دانستہ کیوں کفر کرتے ہو باوجودیکہ اپنی کتاب توریت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیاں دیکھ چکے ہو اور پھر انکار کرتے ہوئے اے اہل کتاب! سچی باتوں میں جھوٹی باتیں ملا کر کیوں دھوکہ دیتے ہو دجال کی نشانی جو توریت میں لکھی ہے اس کو زبردستی کیوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر منطبق کر کے حق کو چھپاتے ہو دیدہ و دانستہ خدا تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہوتے ہو۔

ع ۸/۱۵

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ

کی بات کیوں چھپاتے ہو O اور اہل کتاب کا ایک گروہ یوں بولا کہ مسلمانوں پر جو کچھ

اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ

نازل کیا گیا ہے صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو انکار کر دو تاکہ کچھ مسلمان بھی (تمہارے ساتھ اسلام سے)

یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى

پھر جائیں O اور (یہ بھی کہا کہ) بجز اس کے جو تمہارے دین پر چلے کسی کی بات نہ مانو (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ اصل ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی کی

هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ

ہدایت ہے (تم مانو یا نہ مانو صرف حسد کی وجہ سے اپنی قوم کو ایمان لانے سے روکتے تھے اور کہتے کہ) یہ تسلیم نہ کرو کہ جیسا دین تمہیں دیا گیا ہے

عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

ویسا ہی کسی اور کو بھی دیا گیا ہے اور یہ بھی تسلیم نہ کرو کہ یہ لوگ تم سے تمہارے خدا کے سامنے جھگڑا کریں گے (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ بے شک فضل

وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ ۚۙ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

(وحی) تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ (کی رحمت) بہت وسیع ہے (اور وہ) بڑے علم والا ہے O (اور وہ سب کچھ

خدا کے قہر سے نہیں ڈرتے۔

۷۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کو نماز پڑھتے تھے۔ جب کعبہ کا حکم ہوا ظہر کا وقت تھا تب کعب وغیرہ نے ادنیٰ درجہ کے لوگوں سے کہا کہ صبح کو جو قبلہ کا حکم مسلمانوں پر اترا تھا اور اس کی طرف انہوں نے نماز پڑھی تھی یعنی بیت المقدس کی طرف اس کی تصدیق کرو اور جس طرف کو ظہر کی نماز پڑھی اس کو جھٹلاؤ اور کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (معاذ اللہ تعالیٰ) بے حکم الٰہی خود قبلہ بدل دیا کہ شاید اس دھوکے سے مسلمان کافر ہو جائیں اور یہودیت قبول کر لیں۔

۷۳۔ کعب بن اشرف یہودی وغیرہ اپنے ماننے والے ادنیٰ درجہ کے یہودیوں کو سکھاتے تھے کہ مسلمانوں کو دھوکہ دو اور جو تمہارا قبلہ قبول نہ کرے دین یہودیت نہ مانے اس کا اتباع نہ کرو۔

۷۳ تا ۷۴۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) ! تم ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہہ دو کہ اصل ہدایت خدا تعالیٰ کی ہدایت ہی ہے اور سچا قبلہ وہی ہے جس کا اس نے حکم دیا ہے یعنی کعبہ جو اس کے برخلاف ہوگا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس مغلوب و مردود و معتوب ہوگا یعنی یہود بروز قیامت خدا تعالیٰ کے روبرو قائل اور شرمندہ ہوں گے اور ان پر خدا کا غصہ اور غضب ہوگا اور یہ بھی کہہ دو کہ بزرگی اور فضیلت خدا تعالیٰ کے قبضے میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے فقط زبان سے کہہ لینے سے بزرگی حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ واسع الفضل ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دے کر تمام عالم

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ

جانتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت (وحی) سے خاص کرتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے O اور اہل کتاب میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر

بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهٖٓ إِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا

ان کے پاس (مال کا) ایک ڈھیر بھی امانت رکھیں تو وہ آپ کو بعینہ واپس دے دیں گے اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ

يُؤَدِّهٖٓ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا

اگر آپ ان کے پاس ایک دینار (اشرفی) بھی امانت رکھیں تو وہ بغیر اس کے کہ آپ ان کے سر پر کھڑے رہیں

لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيّٖنَ سَبِيلٌ ۚ وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

آپ کو کبھی واپس نہ دیں گے یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان پڑھوں کے معاملہ میں (بددیانتی کرنے میں) ہم پر کوئی مواخذہ نہیں

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اور وہ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں O ہاں جو کوئی اپنا عہد پورا کرتا ہے اور (خدا سے) ڈرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ

الْمُتَّقِينَ ﴿٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا

ڈرنے والوں سے محبت فرماتا ہے O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑے سے داموں میں بیچ

میں اپنی رحمت کی شان دکھلائی اور وہ عالم ہے ہر بات کا، جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دی اور عالم کو شرک و کفر سے بچایا۔

۷۵ تا ۷۶- پھر بڑے یہودیوں کی خیانت کا ذکر کیا اور ان میں سے جو اچھے ہیں جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ ان کی دیانت داری اور دین داری کا بیان کیا کہ بعض تو ایسے ہیں کہ اگر ان کے پاس ایک بڑا ڈھیر قنطار رکھ دو تو ویسا ہی بجنسہٖ ادا کر دیں ذرا بھی خیانت نہ کریں اور بعض تو ایسے ہیں کہ اگر ان کے پاس ایک دینار بھی رکھو تو بھی تقاضوں اور اصراروں سے دیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ اہل عرب کے مال کی خیانت میں کوئی گناہ نہیں خواہ چرالو خواہ لوٹ لو سب جائز ہے' وہ خدا تعالیٰ پر بہتان باندھتے ہیں اور دیدہ و دانستہ جھوٹے بہتان جوڑتے ہیں' خدا تعالیٰ نے کبھی ان باتوں کی اجازت نہیں دی۔ ہاں جو ان میں اچھے ہیں اپنے عہد و وعدے پورے کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے حق اور بندوں کے حق پوری طرح ادا کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں' گناہوں اور عہد توڑنے سے بچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دوست رکھتا ہے' ان کو جہنم سے نجات عطا فرمائے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔

۷۷- پھر یہودیوں کے عذاب کا ذکر کیا کہ جو خدا تعالیٰ کے عہد توڑتے ہیں اور اپنے ایمان اور اپنے دین کو بیچ کر دنیا کا تھوڑا سا مال و متاع مول لیتے ہیں تو ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ملے گا اور خدا تعالیٰ ان سے نرمی سے بات بھی

قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا

ڈالتے ہیں (یعنی عہد اور قسم توڑ دیتے ہیں) ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے (رحمت کا) کلام

يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

فرمائے گا اور نہ (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کو درد ناک عذاب ہو گا O

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

اور ان میں ایک ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب کو زبان مروڑ کر پڑھتا (ہوا اس میں جھوٹ ملاتا ہے) تاکہ تم اس کو

مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ

کتاب الٰہی سمجھو حالانکہ وہ کتاب میں نہیں اور وہ (گروہ) کہتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ ہرگز

اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ

خدا کی طرف سے نہیں اور وہ (گروہ) دیدہ دانستہ اللہ پر جھوٹ

هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ

باندھتا ہے O کسی ایسے بشر کا یہ کام نہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ کتاب اور حکم اور پیغمبری دے پھر وہ لوگوں

نہ کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت بھی نہ کرے گا' ان کو گناہوں سے بھی پاک نہ کرے گا اور ان کو جہنم میں سخت عذاب دے گا جو ان کے دل تک کی خبر لے گا۔ یہ آیت ابدان بن اشوع یہودی اور امرؤ القیس کے بارے میں اتری کہ ان کے آپس میں جھگڑا تھا جس کا ذکر پہلے گزرا ہے۔

۷۸- یہود کے بارے میں یہ بھی اترا کہ بعض یہودی ایسے ہیں جو توریت میں تبدیلی کرتے ہیں' زبان درازی اور چالاکی سے دجال کے حال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کرتے ہیں اور توریت کا حوالہ دیتے ہیں تاکہ کم علم جاہل سچ سمجھیں' حالانکہ وہ ہرگز توریت میں نہیں' وہ کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے فرمان ہیں حالانکہ وہ ہرگز خدا تعالیٰ کے فرمان نہیں' وہ دیدہ و دانستہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دو یہودی عالم فقیر مدینہ طیبہ میں آئے تھے۔ کعب یہودی جو بڑا روپیہ والا تھا اس کی خاطر انہوں نے توریت میں تبدیلی کی تھی' ان کی شان میں یہ آیت اتری۔

۷۹ تا ۸۰- یہود کہتے تھے کہ ہم ملت ابراہیمی کے خاص وارث ہیں' عیسائی کہتے کہ ہم ان کے سچے تابع دار ہیں' دونوں یہی کہتے تھے کہ ہم کو ابراہیم نے ہمارا مذہب بتلایا ہے۔ ان کا رد اترا کہ کوئی آدمی جس کو خدا تعالیٰ کتاب دے اور حکم دے اور اپنا پیغمبر بنائے ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ شرک کا حکم کرے اور لوگوں سے کہے کہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر میری عبادت کرو' وہ تو یہی حکم کرے گا کہ تم خدا والے ہو جاؤ' دین کے عالم وفقیہ و فاضل ہو جاؤ' خود بھی علم دین سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ اور اس پر

الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ

سے (یہ) کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا:) تم اللہ والے ہو جاؤ (اسی

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

کی عبادت کرو) (اس لیے) کہ تم کتاب (دوسروں کو) پڑھاتے ہو اور خود

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا

بھی پڑھتے ہو O اور نہ وہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ تم فرشتوں کو اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو کیا (یہ ممکن ہے کہ)

الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ

تم کو اسلام لانے کے بعد وہ کفر کرنے کا حکم دے

اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ

(ہرگز نہیں) O اور (اے نبی! اس وقت کو یاد کرو کہ) جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء (علیہم السلام) سے عہد لیا کہ جب میں تم کو

اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ

کتاب اور دانائی عطا فرماؤں، پھر جو کچھ تمہارے پاس ہو اس کی تصدیق کے لیے ایک (عظیم الشان) رسول

ع ۸ / ۹ / ۱۶

خود بھی عمل کرو۔ جب کہ تم لوگوں کو کتاب تورات وانجیل سکھاتے پڑھاتے ہو تو خود بھی اس پر عمل کرو وہ کبھی یہ حکم نہ کرے گا کہ فرشتوں کو معبود یا خدا تعالیٰ کی لڑکیاں سمجھ لو۔ کیا وہ تم کو اس کے بعد کہ اسلام سکھایا ہے پھر کفر کا حکم کرے گا یعنی تم کہتے ہو کہ پیغمبروں نے تم کو تمہارا مذہب بتایا ہے تو تم یہ جو شرک کرتے ہو، کہیں خدا کی جورو بتاتے ہو، کہیں لڑکا ثابت کرتے ہو، کیا یہ بھی انہوں نے ہی حکم دیا ہے، وہ تو ایسا حکم کبھی نہ کریں گے کہ شرک کی تعلیم کریں۔ بعض کہتے ہیں کہ جب یہود نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اپنی عبادت کا حکم کرتے ہیں جیسے نصاریٰ عیسیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور یہی مشرکین ونصاریٰ نے کہا تب یہ اترا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں اور پیغمبر ایسا حکم نہیں کر سکتے تم پیغمبروں پر جھوٹے بہتان باندھتے ہو۔

۸۱ تا ۸۲۔ پھر اللہ تعالیٰ پاک اپنے اس عہد کا ذکر کرتا ہے جو اس نے اپنے سب پیغمبروں سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لیا تھا اور فرمایا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس وقت کو یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو پیغمبر بناؤں اور کتاب دوں اور اس میں حکمت یعنی حلال وحرام سکھاؤں اور میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تمہارے وقت میں آ جائیں تو ضرور ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا اور اپنی اپنی امتوں کو تاکید کرنا کہ ان کو سب سے افضل سمجھیں، ان کی مدد کریں، ان کے دشمنوں کو قتل کریں، یہ بیان کر کے خدا تعالیٰ نے سوال کیا کہ آیا تم سب اس بات کو قبول کرتے ہو اور میرا عہد بجا لانے کا اقرار کرتے ہو؟ وہ بولے: ہم نے اقرار کیا اور عہد قبول کیا۔

لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ

تشریف لائے تو تم اس پر ضرور بہ ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا (ابھی کسی نے جواب نہ دیا تھا کہ) اللہ تعالیٰ

عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ

نے فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا' تب سب نے کہا: ہم نے اقرار کیا (تو اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: پھر تم

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں O پھر جو لوگ (بفرض محال) اس (مضبوط اقرار) کے بعد پھر

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی

جائیں تو وہی نافرمان ہیں O کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش کر رہے ہیں حالانکہ آسمان والے اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

والے خوشی سے اور مجبوری سے اسی کے سامنے گردن جھکاتے ہیں اور (بالآخر) سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے O

خدا تعالیٰ نے کہا: تم بھی گواہ رہو میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔ ہر نبی نے خدا تعالیٰ کا عہد پورا کیا' اپنی اپنی امتوں کو تاکید کر دی اور ہر ایک کو دوسرے پر گواہ کر دیا اور یہ خود بھی گواہ ہو گئے' اس پر بھی اگر کوئی نہ مانے اور عہد شکنی کرے تو اس سے بڑھ کر فاسد و نافرمان کم بخت و کم نصیب اور کون ہوگا۔

۸۳ تا ۸۵۔ یہود و نصاریٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم ہم دونوں میں سے کسی کو حق پر نہیں بتاتے یہ کیا بات ہے۔ کسی کو تو بتلاؤ' تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں باطل پر ہو اور توحید سے دور۔ اس پر انہوں نے کہا: تم اپنے سوا سب کو برا جانتے ہو۔ آپ اچھے ہو اور سب برے ہیں۔ ہم تمہارے دین سے کبھی راضی نہ ہوں گے۔ تب یہ اترا کہ کیا یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ کے دین کو چھوڑتے ہیں اور دوسرے غلط دینوں کو پسند کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا آسمان کے فرشتے اور زمین کی مخلوق سب اقرار کرتے ہیں اور اس کے آگے چار و ناچار سب گردن جھکاتے ہیں۔ آسمان والے عادتاً اور مسلمان اس کے حکم کی تعمیل میں عبادت کرتے ہیں یا یہ کہ سچے مسلمان تو خود بخود خوشی سے مسلمان ہوئے' وہ خوشی سے عبادت کرتے ہیں یعنی خود بخود اور جو پہلے کافر تھے پھر مسلمان ہوئے وہ زبردستی سے عبادت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔ پھر ایمان کا طریقہ بتلایا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! خواہ ایمان لائیں یا نہ لائیں آپ ان سے صاف کہہ دیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور جو ہم پر اترا یعنی قرآن مجید اور ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کے صحیفے پر اور اسمٰعیل علیہ السلام پر اور ان کی کتاب پر اور اسحٰق و یعقوب اور ان کی اولاد کو جو دیا گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب یعنی انجیل پر اور سب پیغمبروں پر اور ان کی کتابوں پر ایمان لائے' ہم کسی کے ساتھ کفر نہیں کرتے ہیں یا یہ کہ ہم کسی پیغمبر کو کافر نہیں کہتے' ہم خدا تعالیٰ کے تابع دار ہیں' اسی کی توحید اور عبادت کا اقرار کرتے ہیں اور جو سوائے

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ

آپ فرما دیجئے: ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور (اس پر) جو ہماری طرف اترا اور جو کچھ (حضرت) ابراہیم اور

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ

اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) اور (ان کی) اولاد پر اترا اور جو کچھ (حضرت) موسیٰ اور عیسیٰ اور (دیگر) انبیاء (علیہم السلام)

عِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ

کو ان کے رب کی طرف سے ملا (ہم سب پر ایمان لائے اور) ہم ان میں کسی (پر ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے اور ہم نے اسی (ایک

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ

خدا) کے آگے سر جھکا دیا ہے ○ اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا

اور وہ (شخص) آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا ○ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کس طرح ہدایت دے کہ جو

كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ

ایمان لا کر اور رسول کے برحق ہونے کی شہادت دے کر ان کے منکر ہو گئے اور ان کے پاس کھلی نشانیاں بھی آ چکیں

الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ

اور اللہ تعالیٰ (ایسے) بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ہے ○ ایسے لوگوں کی یہی سزا ہے کہ

اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ ۙ

ان پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی ایسی لعنت ہو ○

اسلام کے دوسرا دین اختیار کرے گا تو خدا تعالیٰ اس سے ہرگز قبول نہ کرے گا اور وہ آخرت میں نامراد اور نقصان اٹھانے والا ہوگا' اس کو جنت نہ ملے گی اور ہمیشہ کے لیے دوزخ میں جائے گا۔

٨٦تا٨٩- جو ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کر کے پھر مکر گئے اور جو نشانیاں اور معجزے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترے وہ سب انہوں نے دیکھے اور پھر آپ کو پیغمبر نہ جانا اور ہٹ دھرمی سے انکار کرتے رہے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیونکر ہدایت کرے گا۔ کبھی نہ کرے گا' وہ ظالم' مشرک' کم بختوں' ضدیوں کو ہدایت نہیں کرتا' ان کی جزاء یہ ہے کہ ان پر خدا تعالیٰ کی لعنت یعنی عذاب ہے اور سب فرشتوں اور مسلمانوں کی پھٹکار ہے۔ وہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

کہ جس میں ہمیشہ رہیں نہ ان کے عذاب میں کمی ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے O

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۨ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور وہ سدھر گئے تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

مہربان ہے O بے شک جو لوگ ایمان لا کر کافر ہو گئے پھر کفر میں اور بڑھتے گئے ان

كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی گمراہ بھی ہیں O

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ

بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اور کفر میں ہی مر گئے تو وہ اگر (تاوان میں) زمین بھر کر سونا دیں تو

اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ

ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ان ہی کے لیے درد ناک

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ ع ۱۱ ۱۷

عذاب ہے اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہو گا O

ہمیشہ اسی پھٹکار میں رہیں گے' ان سے کبھی عذاب کم نہ ہوگا' نہ ان کو مہلت ملے گی کہ وہ توبہ کرلیں۔ ہاں جو دنیا میں توبہ کرے اور کفر وشرک کو چھوڑے اور توحید اختیار کرے اور اچھے کام کرے تو خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بخش دے گا۔ جو کوئی توبہ پر مرتا ہے اس پر رحم کرتا ہے۔

۹۰ تا ۹۱- جو مسلمان ہو کر پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر پر مستقیم ومضبوط ہو گئے تو اب ان کی ظاہری توبہ قبول نہ ہوگی۔ جب تک وہ دل سے کفر پر ثابت رہیں گے خدا تعالیٰ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کرے گا' وہ گمراہ ہیں' نہ ہی وہ راہ حق پر ہیں اور نہ دین اسلام سے ان کا کوئی تعلق۔ ہاں اگر سچی توبہ کریں تو خیر اور جنہوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی پر مرے بھی تو قیامت میں اگر دنیا بھر کا سونا بھی اپنی جانوں کے بدلے دیں تو بھی قبول نہ ہوگا اور ان کو سخت عذاب ہوگا جو دل کی خبر لے گا' وہاں ان کا مددگار حمایتی بھی کوئی نہ ہوگا۔ کچھ منافق تھے جو مدینے سے مرتد ہو کر مکہ چلے گئے تھے۔ دس آدمی تھے' بعض کفر پر مر گئے' بعض قتل ہوئے' بعض نے توبہ کی ''من یبتغ'' سے لے کر یہاں تک آیتیں ان کے حق میں اتریں۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

اے لوگو! تم کو ہرگز نیکی نہیں ملے گی جب تک کہ تم خدا کی راہ میں اپنی پیاری چیزوں میں سے

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ

خرچ نہ کرو گے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے O ہر قسم کا کھانا بنی اسرائیل کو حلال تھا

اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ

مگر جو اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے توریت نازل ہونے سے پہلے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا (اے نبی!)

تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ

آپ (بنی اسرائیل سے) فرمایئے کہ توریت لا کر پڑھو تو سہی اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ

سچے ہو O اس کے بعد بھی جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے تو وہی

۹۲- اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صدقہ کی رغبت دلاتا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے کہ بہتری اور ثواب' جنت اور بزرگی تم کو ہرگز نہ ملے گی جب تک وہ چیز جو تم کو محبوب ہے یعنی مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے' یا توکل وتقویٰ کا مرتبہ تم کو نہ ملے گا جب تک کہ تم مال کی محبت نہ چھوڑ دو گے' اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں نہ دو گے اور تم جو چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں دو گے تو خدا تعالیٰ کو اس کا اور تمہاری نیتوں کا حال معلوم ہے کہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے دیتے ہو یا لوگوں کے دکھانے کو' ہر ایک کو علی حسب مراتب ان کی نیتوں کے مطابق ثواب دے گا۔ جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے دیتے ہیں ان کو کچھ ثواب نہ ملے گا بلکہ وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے' ان سے کہا جائے گا: تم نے دکھاوے کے لیے یہ کام کیا' لوگوں نے تمہاری تعریف کر دی تھی' جیسا کیا ویسا تم کو دنیا میں بدلہ مل گیا' یعنی لوگوں کی تعریف' اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے نیکی کرتے تو تم کو اس کے دربار سے ثواب ملتا۔ وہ افسوس کریں گے مگر افسوس بے کار ہو گا۔

۹۳ تا ۹۴- یہود نسخ کے قائل نہ تھے اور اس کو ناجائز جانتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اعتراض کرتے تھے کہ آپ کی شریعت نے بہت سے احکام سابقہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اس کا رد اترا کہ نسخ جائز ہے۔ دیکھو جتنی چیزیں آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر حلال ہیں یہ سب ہمیشہ سے حلال تھیں' بنی اسرائیل بھی ان کو حلال ہی جانتے تھے۔ مگر وہ چند چیزیں جن کو یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر نذر مان کر حرام کر لیا تھا توریت اترنے سے پہلے یعنی اونٹ کا گوشت دودھ وغیرہ تو دیکھو یہ نسخ ہوا' جب یہ اترا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بطور امتحان پوچھا تھا کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر کیا کیا حرام کر لیا تھا؟ انہوں نے انکار کیا اور کہا: اونٹ کا گوشت' دودھ' گائے' بکری کی چربی وغیرہ آدم علیہ السلام کے وقت سے اب تک حرام ہیں یہ چیزیں کبھی حلال نہ تھیں' توریت میں بھی ان کے حرام ہونے کا بیان ہے۔ تب یہ اترا کہ

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

بے انصاف ہیں O (اے نبی!) آپ فرمایئے: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا تو (اس کے فرمانے کے بموجب) ابراہیم (علیہ السلام)

حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ

کے دین پر چلو جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے O بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے

لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ

لیے (عبادت گاہ) بنایا گیا وہ وہ گھر ہے جو مکہ میں ہے وہ برکت والا اور دنیا بھر کے لیے رہنما ہے O اس میں بہت سی نشانیاں

اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ

ظاہر ہیں (منجملہ ان کے) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں چلا جاتا ہے تو وہ امن پاتا ہے

الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (قصد) کرنا فرض ہے ان پر جو وہاں پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں اور جو منکر ہوا تو

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ

اللہ تعالیٰ کو بھی مخلوقات میں کسی کی کچھ پروا نہیں O (اے نبی!) آپ فرمایئے کہ اے کتاب والو! اللہ کی آیتوں کا انکار

اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے کہو کہ لاؤ توریت پڑھو اگر سچے ہو تو دکھاؤ' وہ جانتے تھے کہ توریت لائیں گے تو جھوٹ ظاہر ہو جائے گا لہٰذا وہ توریت نہ لائے' تب یہ اترا کہ جو خدا تعالیٰ پر بہتان اٹھائے اور اس کے بعد کہ ہم اس کو ہدایت کر دیں پھر گمراہ ہو جائے تو وہ بڑا ظالم اور کافر ہے' جہنم کا مستحق ہے۔

۹۵- یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ تم کہہ دو کہ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ مسلمان موحد تھے۔ خدا تعالیٰ سچا' اس کی آیات سچی' پس تم کو چاہیے کہ ملت ابراہیمی کا اتباع کرو۔ وہ سچے موحد مسلمان تھے' تم جیسے مشرک نہ تھے یا یہ کہ حرام و حلال' تحریم و تحلیل کے بارے میں جو خدا تعالیٰ نے اتارا وہی سچا ہے۔ باقی تمہاری سب باتیں غلط اور جھوٹ ہیں۔

۹۶ تا ۹۷- سب سے اول گھر اور مسجد جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لیے زمین پر بنائی گئی وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے یعنی کعبہ شریف' وہ مبارک گھر ہے یعنی اس میں مغفرت اور رحمت ہے اور سارے جہان کے لیے سیدھی راہ ہدایت کی بنیاد ہے' سب رسولوں ولیوں مسلمانوں کی قبلہ گاہ ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی عمدہ عمدہ نشانیاں ہیں' ایک نشانی مقام ابراہیم ہے' دوسری حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا حطیم ہے' تیسری حجر اسود وغیرہ ہے' جو مکہ میں داخل ہو گا فساد و لڑائی وغیرہ سے امن میں رہے گا۔

ف: مکہ کو مکہ اس لیے کہتے ہیں کہ طواف میں ازدحام ہوتا ہے' اس میں آدمی آپس میں ٹکریں کھاتے ہیں اور ہجوم

شَهِيدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ

کیوں کر رہے ہو اور اللہ کے سامنے ہے جو کچھ بھی تم کر رہے ہو ○ (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ اے کتاب والو!

سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ

ایمان والوں کو جان بوجھ کر خدا کی راہ سے کیوں روکتے ہو اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے ہو اور تم خود گواہ ہو (کہ اس میں کچھ ٹیڑھا پن نہیں) اور اللہ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا

تعالیٰ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ○ اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب میں سے کسی

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

گروہ کا بھی کہنا مانو گے تو وہ تم کو ایمان لانے کے بعد کافر ہی بنا کر چھوڑیں گے ○

کے مارے کندھے چھلتے ہیں اور مکہ کے معنی ہیں آپس میں ٹکرانے کے۔

۹۷- اور ان مسلمانوں پر جو سفر خرچ وسواری رکھتے ہیں ان کو حج کی طاقت ہے اور اتنا روپیہ موجود ہو کہ جانے آنے کا خرچ ہو سکے اور گھر پر اتنا چھوڑ جائیں کہ ان کے آنے تک ان کے بال بچے کھاتے پیتے رہیں خدا تعالیٰ کے گھر کا حج کرنا فرض ہے اور جو خدا تعالیٰ اور رسول کو نہ مانے اور قرآن پاک کو غلط جانے اور حج کو فرض نہ سمجھے وہ کافر ہے، خدا تعالیٰ ان کے ایمان اور ان کے حج سے بے پرواہ ہے، اس کو کسی کی ضرورت نہیں، اس میں بندوں ہی کے فائدے ہیں کہ وہ حج کر کے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

۹۸ تا ۹۹- اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اہل کتاب سے کہہ دیں کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں نہیں مانتے، کیوں کفر کرتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور صفت جو توریت میں ہے وہ دیدہ ودانستہ کیوں چھپاتے ہو، خدا تعالیٰ تمہاری سب باتیں دیکھتا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ حاضر و ناظر ہے۔ اے اہل کتاب! مسلمان لوگوں کو خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے کیوں روکتے ہو، کیا برا راستہ اور گمراہی کا طریقہ پھیلانا چاہتے ہو۔ حالانکہ تم اپنی کتاب میں دین محمدی کی سچائی جان چکے ہو اور خدا تعالیٰ تم کو دیکھتا ہے، تمہارے حال سے غافل نہیں۔ تم کو سخت سزا دے گا۔ بعض یہودی حضرت عمار رضی اللہ عنہ وغیرہ سے کہتے تھے کہ یہودی ہو جاؤ ان کے حق میں یہ آیتیں اتریں۔

۱۰۰ تا ۱۰۱- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وغیرہ کو بھی کافر چاہتے تھے کہ اسلام سے پھیر لیں۔ ان سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو! اگر تم کافروں کے دھوکے میں آ کر اور یہودی اہل کتاب وغیرہ کے پھندے میں پھنس کر ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو پھر کافر بنا لیں گے اور پھر تم کافر ہو جاؤ گے تو بڑے تعجب کی بات ہے، رات دن قرآن پاک کی آیتیں تمہارے سامنے پڑھی

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ط

اور تم کیونکر کفر کرو گے حالانکہ تم کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے رسول (ﷺ)

ع ۱۰ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰٓاَيُّهَا

بھی تشریف فرما ہیں اور جو کوئی خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر لیتا ہے تو بے شک اس کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت کی گئی ہے O اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ

ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم مسلمان

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا

ہی رہ کر مرنا O اور تم سب مل کر اللہ (کے دین) کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو اور الگ الگ نہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

کا احسان یاد کرو جو تم پر ہے (وہ یہ کہ) جب تمہاری آپس میں دشمنی تھی تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں

جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے امر و نہی تم سیکھتے رہتے ہو اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ تم میں موجود ہیں، پس باوجود ان باتوں کے تم کیونکر کافر ہو جاؤ گے اور جو خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے گا اور اس کی پاک کتاب اور سچے دین کو مضبوط کر کے پکڑے گا تو وہ سیدھے راستہ پر ہے یعنی ملت توحید پر ہے کیونکہ اور سب دینوں میں سوائے اسلام کے شرک ملا ہوا ہے یا یہ مطلب ہے کہ اس اسلام پر ثابت قدم رہے گا۔

۱۰۲ تا ۱۰۳- اوس و خزرج جو انصار کے دو قبیلے تھے ان میں آپس میں ایام جاہلیت میں سخت سخت لڑائیاں ہوئی تھیں، جب اسلام کا نور چمکا' ان کے دل صاف ہو گئے' وہ مسلمان ہو کر سب آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ یہود کو یہ بہت برا معلوم ہوا۔ ایک دن وہ سب اکٹھے تھے' ایک آدمی نے بغاوت کی لڑائی کا ذکر چھیڑا' پہلے تو جانبین سے فخریہ باتیں شروع ہو گئیں' پھر لڑائی پر نوبت آ گئی' ثعلبہ بن غنم اور سعید بن ابی زیاد میں قتل و غارت جو جاہلیت میں ہوئی تھی اس پر بحث شروع ہوئی تب یہ آیت اتری اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور یہ آیت پڑھی تب وہ ہوش میں آئے اور وہ سمجھے کہ یہ کافروں کا شوشہ ہے کہ ہمیں لڑانا چاہتے ہیں۔ تب سب روئے اور آپس میں گلے ملے اور یہ خطاب ہوا کہ اے مسلمانو! خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی تابع داری کرو اور جو تقویٰ کا حق ہے وہ بجا لاؤ یعنی ایسی اطاعت کرو کہ پھر نافرمانی نہ ہو' اس کا شکر کرو کہ پھر کفران نعمت نہ ہو' یاد کرو اور پھر نہ بھولو یا یہ کہ جیسی اطاعت کرنی چاہیے ایسی کامل اطاعت کرو اور یہ قصد کرو کہ جب تمہیں موت آئے تو ایمان پر ہی آئے۔ اللہ کی توحید اور عبادت کرتے ہوئے دنیا سے گزر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو' قرآن کو حرز جان کرو۔ سب مل جل کر ایک رہو متفرق نہ ہو' ورنہ کافر تم پر غلبہ پا لیں گے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ پہلے تم میں آپس میں کیسی کیسی عداوتیں اور لڑائیاں تھیں' اسلام کی محبت نے تمہارے دلوں میں کیسی الفت بھر

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

محبت پیدا کر دی تو تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے اور تم جہنم کے کنارہ پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں

مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ

اس سے بچا لیا' اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں اس طرح بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ O اور تم میں

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

سے ایک جماعت ایسی بھی ہونی ضروری ہے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلاتی رہے اور نیک باتوں

عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

کا حکم کرتی رہے اور بری باتوں سے روکتی رہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں O (اے مسلمانو!) تم ان لوگوں کی

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ

طرح نہ ہو جانا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی اس کے بعد کہ ان کے پاس نشانیاں آ چکی تھیں اور ان کے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا

لیے بڑا عذاب ہے O جس دن کہ کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ ہوں گے تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے

دی۔ تم خدا تعالیٰ کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔ پہلے دوزخ کے کنارے پر پہنچ گئے تھے اور کفر و شرک اور جنگ و جدال میں مشغول تھے۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں کیسی نجات دی۔ خدا تعالیٰ یونہی تمہیں اپنی نشانیاں صاف صاف بتاتا ہے اور اپنے امر و نہی سکھاتا ہے تاکہ تم سیدھی ہی راہ پر قائم رہو۔ سیدھی راہ سے تمہارا قدم پھسلنے نہ پائے۔

۱۰۴ تا ۱۰۸۔ پھر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم کیا۔ صلح کی تاکید کی کہ تم سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ ہمیشہ لوگوں کو خیر کا راستہ دکھاتے رہیں' اچھی بات کا حکم کرتے رہیں' اللہ کی توحید و اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب دیتے رہیں۔ بری باتوں سے یعنی شرک و کفر و فسق سے منع کرتے رہیں۔ جو ایسے ہوں گے اور یہ کام کریں گے تو وہ دونوں جہان میں فلاح اور کامیابی پائیں گے۔ اللہ کے عذاب و غصہ سے نجات پائیں گے۔ آپس میں مل کر رہو' یہود و نصاریٰ کی طرح متفرق و مختلف نہ رہو کہ انہوں نے اس کے بعد کہ ان کی کتابوں میں صاف بیان ہو چکا پھر بھی انہوں نے اختلاف نکالے۔ لہٰذا ان کو اس دن کہ کچھ منہ نور الٰہی سے چمکتے ہوں گے اور کچھ آتش و غضب سے مثل کوئلے کے سیاہ ہوں گے سے ڈرنا چاہیے یعنی قیامت میں سخت عذاب ہوگا' سیاہ روؤں کو دوزخ کے موکل فرشتے سخت عذاب دیں گے اور کہیں گے کہ تم نے ایمان کے بعد کفر کیا پس لو آج اپنے کفر کا بدلہ عذاب خوب چکھو اور نورانی چہرے والے خدا تعالیٰ کی رحمت یعنی جنت میں عیش دوام کریں گے' نہ نکلیں گے نہ مریں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کی آیتیں یعنی قرآن پاک ہم جبرائیل علیہ السلام کی زبانی تم کو سناتے

اَلَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا

(ان سے کہا جائے گا:) کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے تو (اب) اپنے

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ

کفر کا بدلہ عذاب کا مزہ چکھو O اور وہ جن کے چہرے سفید ہوں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے

فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے O یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

جنہیں ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جہان والوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا O

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف

الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ ع ۱۱/۸ ۲

سب باتیں لوٹتی ہیں O (اے مسلمانو!) تم ان سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں (اس لیے کہ) تم

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ

(لوگوں کو) بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب

ہیں اور خدا تعالیٰ اپنی مخلوق پر جنوں اور آدمیوں وغیرہ پر ظلم کا ارادہ نہیں کرتا ہے ہر کام کا بدلہ دے گا اچھا یا برا جیسا بھی ہوگا وہ ویسا ہی بدلہ دے گا۔ اس کے یہاں ناانصافی ہرگز نہ ہوگی۔

۱۰۹- آسمان زمین میں جو کچھ بھی عجیب و غریب چیزیں ہیں اور جتنی بھی مخلوق ہے وہ سب خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے، وہ سب کا حقیقی مالک ہے اور بروز قیامت سب اس کی طرف لوٹیں گے، سب کو جزاء سزا دے گا۔

۱۱۰- یہ صحابہ کرام سے خطاب ہے کہ اے مسلمانو! تم ان سب امتوں سے بہتر اور افضل ہو جتنی اور آدمیوں کی یعنی دیگر انبیاء علیہم السلام کی امتیں گزر چکیں تم ان سب سے افضل و بہتر ہو، تم تو اللہ تعالیٰ کی توحید و اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سب نیک باتوں کا حکم کرتے ہو، کفر و شرک اور گناہ سے منع کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ اور سب رسولوں اور کتابوں پر ایمان لاتے ہو، اگر یہود و نصاریٰ بھی اسی طرح ایمان لائیں تو ان کے حق میں بھی بہتر ہوتا مگر ان میں سے بعض تو مشرف بہ اسلام ہو گئے ہیں جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ اور اکثر نافرمان عہد توڑنے والے کافر ہی ہیں، ان کو اپنے عہد توڑنے کی

أُمَنَ أَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَكۡثَرُهُمُ

بھی ایمان لاتے تو ان کے لیے بھی بہتر ہوتا' کچھ ان میں سے مومن ہیں اور زیادہ

الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ

نافرمان (کافر) ہیں O وہ تمہیں سوائے ستانے کے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ

الۡاَدۡبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا

پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کی مدد نہ ہو گی O ان پر ذلت ڈال دی گئی وہ جہاں کہیں

ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ

پائے جائیں گے تو صرف اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی امان (پناہ) سے پائے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق

مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا

ہوئے اور ان پر محتاجی ڈال دی گئی ہے یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ

يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ

کی آیات کا انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے تھے یہ ان کی

بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ

نافرمانی اور سرکشی کا بدلہ ہے O سب برابر نہیں' اہل کتاب میں سے ایک جماعت (حق پر

ضرور سزا ملے گی۔

۱۱۱ تا ۱۱۲- اے اہل اسلام! یہود سوائے اس کے کہ تم کو گالیاں دے لیں' برا بھلا کہہ لیں' زبان درازی کر لیں اور تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے' ان میں اتنی طاقت نہیں کہ تم سے مقابلہ کریں۔ اگر کبھی لڑیں گے بھی تو بھی الٹی منہ کی کھائیں گے۔ دم بھر میں پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے' تم پر کبھی فتح نہ پائیں گے' تم ان کو قتل کرو گے' ان کو غلام' باندیاں بناؤ گے' ان پر ذلت کا سکہ لگا دیا گیا ہے' جہاں کہیں بھی ہوں گے ذلیل وخوار ہو کر رہیں گے' جزیہ یعنی ٹیکس ادا کریں گے' ہاں اگر ایمان لے آئیں تو جان بچ جائے گی یا بادشاہ اسلام کی اطاعت کر لیں جزیہ دے دیں تو ان کی جان بچ جائے گی۔ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہو گئے' ان پر فقیری کا نشان چھپ گیا' یہ باتیں اس لیے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کو یعنی قرآن کریم کو وہ نہیں مانتے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے باپ دادا بھی رسولوں کو قتل کرتے تھے' ان کو ناحق ستاتے تھے اور ہفتہ کے احکام بھی نہ مانتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ سو یہ پیشین گوئی' معجزہ قرآن پاک کا ظاہر ہے کہ آج تک کوئی یہودی کبھی

الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ

بھی (قائم) ہے جو رات کی گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور

يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ

سجدے کرتے ہیں O (اور) اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اچھی

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي

باتوں کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیکیوں پر دوڑتے ہیں

الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ

اور یہی لوگ نیک (اور لائق) ہیں O اور وہ جو کچھ بھلائی

خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ

کریں گے ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے O بے شک جو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

لوگ کافر ہوئے ان کے مال اور ان کی اولاد ان کو اللہ تعالیٰ سے کچھ نہ

اہل اسلام سے نہیں لڑا اور ہر جگہ ذلیل ہی رہے اور شکستیں کھاتے رہے۔

۱۱۳ تا ۱۱۵- ہاں سب اہل کتاب برابر نہیں' وہ اچھے لوگ کافروں کی طرح کیونکر ہو سکتے ہیں جو عادل انصاف پسند ہیں' صراط مستقیم پر قائم ہو چکے ہیں' توحید کا نور ان کے دلوں میں چمک رہا ہے یعنی عبداللہ بن سلام وغیرہ کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کی آیتیں یعنی قرآن پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سامنے سرنیاز رکھتے ہیں اور خشوع وخضوع سے نماز ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اور سب رسولوں اور سب کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔ قیامت کے دن کو اور جنت اور دوزخ کو مانتے ہیں۔ اللہ کی توحید اور اتباع رسول کا اور سب نیک باتوں کا حکم کرتے ہیں' کفر وشرک' بت پرستی اور سب بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ اچھے کام کی طرف دوڑتے ہیں اور اچھے لوگوں میں سے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے زمرہ میں شامل ہیں۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کرام وغیرہ' یا اہل کتاب جو ایمان لائے اور اچھی بات کرتے ہیں تو اس کا ثواب ان کو ملے گا۔ خیر سے مراد وہ سب اعمال ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا یا خصوصاً فقراء صحابہ کو صدقہ دینا مراد ہو۔ یہ نہ ہوگا کہ ان کا ثواب ضائع ہو جائے' خدا تعالیٰ ان متقیوں کا حال خوب جانتا ہے۔

۱۱۶- جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کو نہیں مانتے جیسے کعب بن اشرف وغیرہ کافر یہودی تو ان کے مال اور اولاد قیامت میں عذاب الٰہی سے کچھ نفع نہ دیں گے اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے' ان کو عذاب الٰہی سے کوئی نہ بچا سکے گا۔

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

بچا سکیں گے اور وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے O

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ ھٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْھَا

جو کچھ کہ وہ اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں سخت

صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَكَتْهُ ۭ وَمَا

سردی ہو وہ ان لوگوں کی کھیتی پر پڑی جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو اس (ہوا) نے اس کو برباد کر دیا اور اللہ تعالیٰ

ظَلَمَھُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نے ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے O اے ایمان والو! (غیر مسلموں کو)

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا

اپنا رازدار نہ بناؤ، وہ تمہاری خرابی میں کچھ کمی نہ کریں گے وہ چاہتے ہیں کہ تم پر کوئی (تکلیف اور) آفت

۱۱۷- یہود وغیرہ کافر جو خیرات کرتے ہیں تو اس کی مثال یوں ہے کہ جیسے کسی قوم نے زمین جوتی' دانہ ڈالا' پودے اُگے' اس کو پانی دیا' جب وہ ہرا بھرا ہو گیا تو اس کو ایسی ہوا پہنچی کہ سب جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ یا تو لو (گرمیوں میں چلنے والی گرم ہوا) پہنچی کہ جل گیا یا سردی زیادہ ہوئی کہ گل گیا۔ اسی طرح ان کا شرک ان کے صدقوں اور خیرات کو باطل کر دیتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ہی کو نہ مانا تو پھر صدقے کس کے نام پر اور کس کی راہ میں دیتے ہیں۔ ان کا صدقہ جو بیکار ہے تو خدا تعالیٰ کا کوئی ظلم نہیں' وہ خود شرک سے اپنا نقصان کرتے ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں کہ کفر کرتے ہیں اور زراعت کھیتی وغیرہ سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے' جو کچھ کرتے ہیں وہ بتوں کے لیے یا دنیا کے مقاصد کے لیے' جب خدا پر ایمان نہ لائے تو کسی نیکی کا بدلہ خدا سے کیونکر پا سکتے ہیں۔

۱۱۸ تا ۱۲۰- بعض صحابہ قبیلہ انصار کے یہود سے بہت میل جول' پیار و رغبت' ربط و ضبط رکھتے تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے بھید ان کی باتوں میں آ آ کر دھوکہ کھا کر بتلا دیا کرتے تھے' ان سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو! غیر قوموں کو سوائے مسلمانوں کے اپنا دلی رازدار و دوست نہ بناؤ' وہ تو حتی المقدور تمہاری خرابی میں کوشش کرتے ہیں' کوئی بات لگی لپٹی نہیں رکھتے ہیں' تم ان پر مرے جاتے ہو' ان کی یہ آرزو ہے کہ تم مشقت اور تکلیف میں پڑ جاؤ' پھر مشرک اور کافر بن جاؤ' ان کی زبانوں سے اکثر تمہاری برائی ہی نکلتی ہے اور دشمنی ظاہر ہوتی ہے۔ تم کو گالیاں وغیرہ دیتے ہیں اور جو ان کے دل میں عداوت ہے وہ تو بہت ہی سخت ہے' جو عداوت وہ ظاہر کرتے ہیں وہ اس کا ایک شمہ بھی نہیں۔ تم کو ہم نے اپنی نشانیاں بتلا دیں اور اپنی آیتیں پڑھ کر سنا دیں اور تم کو آگاہ کر دیا' اگر تم کو کچھ عقل ہو تو سمجھ جاؤ۔ یا یہ کہ ہم نے جو آیتیں اتاریں' امر و نواہی بتائے تو اس لیے کہ تم سمجھو اور عمل کرو۔ تم تو ان کو بوجہ قرابت داری کے دوست رکھتے ہو اور کسی کی ان کے سسرال سے رشتہ داری ہے' کسی کی شیر خواری کی رشتہ

عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ

آئے' ان کی باتوں سے عداوت ظاہر ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ بڑا ہے' اگر

اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ

تمہیں عقل ہے تو ہم نے تمہارے لیے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں O دیکھو تم تو ان سے محبت کرتے ہو

تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ

اور وہ تم سے بالکل محبت نہیں رکھتے اور تم ساری کتابوں پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں

قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ

کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ اکیلے ہوتے ہیں (اپنی مجلسوں میں) تو تم پر غصے کے مارے اپنی انگلیاں چباتے ہیں'

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ

آپ فرما دیجئے کہ تم اپنے غصے میں (گھٹ کر) مر جاؤ' بے شک جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے O اگر تم

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا

کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو رنج ہوتا ہے اور اگر تم پر کوئی سختی آتی ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم

بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ

صبر کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو ان کا داؤ تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا' بے شک

اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ ع ۱۲ ۱۱ ۳

ان کے سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنے بس میں کر رکھے ہیں O اور (اے نبی! آپ یاد کیجئے) جب کہ آپ صبح کو اپنے

داری ہے' کسی کا کوئی بھائی ہے وغیر ذالک' مگر بایں ہمہ وہ تم کو بوجہ دین کے دشمن سمجھتے ہیں' تم تو خدا کی سب کتابوں کو مانتے ہو وہ تمہارے قرآن کو نہیں مانتے' ان میں کے منافق جب تم کو ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے کہ یہ وہی پیغمبر ہیں جن کا ذکر ہماری کتاب میں ہے اور جب اپنے شیطان ساتھیوں میں جاتے ہیں تو تمہاری عزت و غلبہ دیکھ کر اپنے ہاتھ غصہ کے مارے دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم غصہ کے مارے جل جل کر مر جاؤ' مسلمانوں کو خدا تعالیٰ ہمیشہ ایسی ہی عزت دے گا' ایسے ہی غلبہ دے گا۔ جو ان کے دلوں میں عداوت و بغض ہے خدا تعالیٰ کو سب معلوم ہے۔ جب تم کو بھلائی ملتی ہے' فتح یا غنیمت پاتے ہو تو وہ جل جاتے ہیں۔ اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے قحط و خشک

تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾

گھر سے باہر تشریف لا کر مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے O

اِذْ هَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَى

(اے مسلمانو!) جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہارنی چاہی تھی (مگر پھر سنبھل گئے کیونکہ) اللہ ان کا سنبھالنے

اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ

والا تھا اور ایمان داروں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے O اور بے شک اللہ تعالیٰ نے بدر (کی لڑائی) میں تمہاری مدد فرمائی جبکہ

سالی یا شکست تو وہ خوش ہوتے ہیں، اگر تم ان کی ایذاء اور بے ہودگی پر صبر کرو گے اور خدا تعالیٰ سے ڈرو گے تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا۔ جو کچھ کرتے ہو خدا تعالیٰ سب کو اپنے علم سے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے ان کو پوری سزا دے گا۔

۱۲۱ تا ۱۲۲- غزوہ بدر کے بعد کفار مدینہ پر چڑھائی کرنے آئے اور کوہ احد کے قریب لڑنے کو اترے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ سے مشورہ کیا اکثر انصار کی یہ رائے ہوئی کہ مدینہ کے اندر ہی رہیں باہر نہ نکلیں کہ جب کبھی ہم باہر جا کر لڑے ہیں تو شکست پائی ہے اندر لڑیں گے تو ہمارے مرد ماریں گے ہماری عورتیں پتھر پھینکیں گی۔ مگر جن کو بدر میں لڑائی کا اتفاق نہیں ہوا تھا وہ بولے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! باہر ہی چلیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ارادہ سے ہتھیار اپنے زیب تن کیے تب انہوں نے کہا کہ اب جیسے آپ کی رائے ہو۔ آپ نے فرمایا: پیغمبر ہتھیار لگا کر پھر اتارتے نہیں ہیں۔ القصہ مقام جنگ پر گئے، لشکر کو درست کیا۔ کوہ احد میں ایک درہ تھا، وہاں چند صحابہ مقرر کر دیے ان کا سردار عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا، ان سے کہہ دیا کہ کچھ بھی ہو تم یہاں سے نہ ہٹنا، پھر لڑائی ہوئی۔ دو تین حملوں میں سب کافر بھاگ گئے، درہ والے درہ چھوڑ کر لوٹ میں مشغول ہو گئے، کافر مقام خالی پا کر لوٹ پڑے، اہل اسلام کا لشکر متفرق ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک پرنور زخمی ہوا۔ دندان مبارک شہید ہوا۔ سوائے چند صحابہ کبار کے اور کوئی حضور کے پاس باقی نہ رہا۔ میدان میں مشہور ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نصیب دشمناں خاک بدہن گستاخ شہید ہو گئے۔ صحابہ حیران پھرتے پھرے، کچھ دیر بعد صحابہ جمع ہوئے اور کافر چلے گئے۔ انصار کے دو قبیلے بنوسلمہ اور بنو حارثہ بھی چاہتے تھے کہ بھاگ جائیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو روکا۔ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ وہ وقت یاد کرو جب تم اتوار کے دن مدینہ سے چل کر قریب احد مسلمانوں کے لیے قتال کے لیے لڑائی کے مقامات درست کرتے تھے اور خدا تعالیٰ تمہاری باتیں سنتا تھا کہ تم درہ والوں سے کہتے تھے کہ یہاں سے نہ ہٹنا اور ان کا کہنا نہ ماننا اور درہ چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا تھا اور وہ بھی یاد کرو کہ تمہارے دو قبیلوں نے بھاگنے کا قصد کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ونگہبان تھا وہ نہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ ہی پر مسلمانوں کو بھروسا کرنا چاہیے، وہ ہی فتح ونصرت دینے والا ہے۔

۱۲۳- پھر اپنا احسان جتایا کہ اے مسلمانو! خدا تعالیٰ نے تمہاری غزوہ بدر میں کیسی مدد کی حالانکہ تم کمزور اور تھوڑے سے تھے کل تین سو تیرہ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور امر جنگ میں جلدی اور خلاف حکم نہ کیا کرو تا کہ تم توفیق شکر حاصل کرو۔

أَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ

تم (بالکل بے سروسامان) کمزور تھے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اس کی نافرمانی نہ کرو) تاکہ تم شکرگزار بنو O (اے نبی!) جب کہ آپ

هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾

مسلمانوں سے فرما رہے تھے کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری

مُنْزَلِينَ ﴿١٢٤﴾ بَلَىٰ ۚ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ

مدد فرمائے O ہاں کیوں نہیں اگر تم جمے رہو اور (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر پھر اسی دم چڑھ آئیں

هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾

تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان دار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد فرمائے گا O

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ ۗ وَمَا

اور یہ (فرشتے بھیج کر فتح دینا) تو صرف اللہ تعالیٰ نے تمہاری خوشی اور تمہارے دلوں کے اطمینان کے لیے کیا

النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ

ورنہ مدد (اور فتح) تو صرف اللہ تعالیٰ زبردست، حکمت والے کی طرف سے ہے O یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ

۱۲۴ تا ۱۲۵- یہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا کہ اے حبیب! یاد کرو احد کے دن جب تم مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تم کو خدا تعالیٰ کی غیبی مدد کا بھروسہ نہیں، کیا تم کو خدا تعالیٰ کا تین ہزار فرشتے مدد کو بھیجنے کا وعدہ حق نہیں یوں سمجھے کہ وہ آسمان سے بحکم الٰہی مدد کے لیے اترے ہیں ہاں بے شک اس کا وعدہ کافی وحق ہے۔ اسی کی مدد چاہیے بلکہ اگر تم صبر کرو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور کہا مانو اور سب کافر مکہ کی طرف سے تمہارے مقابلے کو آ جائیں تو خدا تعالیٰ پانچ ہزار فرشتے جن کے ساتھ نشان ہوں بھیجے یا یہ کہ جن کے عمامے صوف کے بندھے ہوں تمہاری مدد کے لیے بھیج دے اس کا وعدہ برحق ہے۔

۱۲۶- خدا تعالیٰ نے فرشتے بھیجے اور اس کا وعدہ کیا تو فقط اس لیے کہ تم کو پہلے سے فتح کی بشارت ہو اور تمہارے دل مضبوط اور قوی رہیں۔ تم کو تسکین اور اطمینان حاصل ہو، ورنہ اصل فتح تو اللہ کی طرف سے ہے جو غالب ہے۔ کافروں کو سزا دیتا ہے اور حکیم ہے کہ جس کو چاہتا ہے فتح دیتا ہے یا یہ کہ بروز احد جو تم کو ایک قسم کی ظاہری شکست ہوئی تو اس میں بھی اس کی بہت حکمتیں ہیں۔

۱۲۷- یعنی اگر تم صبر کرو اور خلاف حکم نہ کرو اور کافر اکٹھے ہو کر تم پر آ پڑیں تو خدا تعالیٰ پانچ ہزار فرشتے تمہاری مدد کو بھیج دے تاکہ کافروں کی ساری جماعت کو قتل کروا دے یا وہ الٹے پاؤں بھاگ جائیں، ناکامیاب ذلیل ہو کر لوٹ جائیں۔

ف: مدد کا وعدہ یعنی پانچ ہزار فرشتوں کے آنے کا اقرار کب ہوا اس میں اختلاف ہے۔ اکثر غزوہ بدر میں بتلاتے ہیں اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ

کافروں کی ایک جماعت کو کاٹ ڈالے یا ان کو ذلیل کرے کہ وہ نامراد ہو کر واپس جائیں O (اے نبی!) یہ بات

مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

آپ کے اختیار میں نہیں (اختیار تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے) یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں O

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ

اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جس کو چاہے بخشے اور جس

ع ۱۳ ۹ ۴
یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

کو چاہے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ص وَّاتَّقُوا

دگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ج وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ

تم فلاح (چھٹکارا) پاؤ O اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار

بعض غزوہ احد میں۔ انہیں میں سے بعض مفسر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جب یہ تینوں شرطیں موجود نہ ہوئیں تو پانچ ہزار نہ آئے' تین ہزار کا آنا بعض ثابت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے مگر فرشتوں کا لڑنا سوائے بدر کی جنگ کے اور جنگوں میں ثابت نہیں فقط تقویت قلوب اہل اسلام اور القاء' جنگوں میں فرشتوں کا آنا صرف مسلمانوں کے دل مضبوط کرنے کے لیے اور کافروں پر رعب ڈالنے کے لیے تھا۔ کذا فی التفاسیر واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۸ تا ۱۲۹۔ قبیلہ عصیہ اور ذکوان نے چند صحابہ کو قتل کر ڈالا تھا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کی' تب یہ اترا کہ اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کسی کو بددعا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ کو اختیار ہے کہ ان کے ظلم اور کفر پر عذاب دے یا توفیق توبہ عطا فرمائے' خدا تعالیٰ ساری زمین و آسمان کا مالک ہے۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے' جسے چاہے گا عذاب دے گا جسے چاہے گا بخشے گا اور جو توبہ کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے بخشتا ہے' جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحم کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ان میں سے کچھ ایمان لانے والے تھے اس لیے حضور کو بددعا سے منع کیا' اگر حضور بددعا کرتے تو وہ سب ہلاک ہو جاتے۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کا ارادہ کیا تھا جنہوں نے غزوہ احد میں درہ چھوڑ دیا تھا' پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بددعا سے منع کر دیا گیا کیونکہ درہ والے توبہ کر چکے تھے' اللہ تعالیٰ نے ان کو معافی دے دی۔

۱۳۰ تا ۱۳۲۔ قبیلہ ثقیف کے لوگ جو سود خور تھے ان سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو! سود خوری چھوڑ دو' دوگنا' چوگنا

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾

کی گئی ہے ○ اور اللہ اور رسول کے فرمانبردار رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

اور اپنے رب کی بخشش اور (ایسی) جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی میں سب آسمان

وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ

اور زمین آ سکتے ہیں (وہ ان) پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے ○ جو فراخی اور تنگی میں (اللہ تعالیٰ

وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ

کی راہ میں اپنا مال) خرچ کرتے ہیں اور جو غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور نیکی کرنے والوں

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا

سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے ○ اور وہ جو (کبھی کوئی) بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں

سود جو کھاتے ہو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو' سود خوری چھوڑ دو عذاب سے نجات پاؤ گے' فلاح دارین حاصل ہوگی' اس دوزخ سے جو کافروں کے لیے خدا نے تیار کی ہے اپنے آپ کو بچاؤ۔ جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے' سود کو حلال جانتے ہیں' وہ اس میں جلیں گے۔ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانو' سود حرام سمجھو اور اس کو چھوڑ دو کہ تم پر خدا تعالیٰ رحمت کرے' عذاب سے نجات عطا کرے۔

۱۳۳ تا ۱۳۴۔ اے مسلمانو! خدا تعالیٰ کی بخشش لینے کو دوڑو' سود اور دوسرے گناہوں سے توبہ کرو۔ بری باتیں چھوڑ کر اچھے کام کر کے جنت لینے میں جلدی کرو۔ جس کی چوڑائی اتنی ہے کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین آپس میں ملائے جائیں تو اس کے برابر نہ ہوں' جو خدا تعالیٰ کے اچھے بندوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ جو کفر و شرک اور فحش باتوں سے بچتے ہیں اور خاص کر سود سے پرہیز کرتے ہیں' اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں خواہ اپنے اوپر آسانی ہو خواہ تنگی ہو' ہر وقت خدا تعالیٰ کا خیال رکھتے ہیں۔ غصے کو بے جا نہیں نکالتے روک لیتے ہیں۔ غلام باندیوں پر بخشش کرتے ہیں۔ سب آدمیوں پر احسان کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے۔

۱۳۵ تا ۱۳۶۔ ایک انصاری سے غفلت سے یہ خطا سرزد ہوئی کہ ایک ثقفی عورت سے بوس و کنار کر لیا۔ پھر اس نے توبہ کی۔ خدا تعالیٰ نے بخشا تب یہ اترا کہ جنت کی نعمت ان کے واسطے ہے جو اگر کبھی بھولے سے بھی کوئی گناہ (بری بات) کر بھی لیتے ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اسی وقت خدا تعالیٰ کے خوف سے ڈر بھی جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں' گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔ مغفرت چاہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بخشش نہ چاہیں تو اور کس سے چاہیں' سوائے خدا تعالیٰ کے اور کون گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر وہ اصرار نہیں کرتے' بے دھڑک ہو کر گناہ نہیں کرتے تو ایسے کی جزاء

أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ

تو (اسی وقت) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور

الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ

اللہ تعالیٰ کے سوا گناہ کون معاف کر سکتا ہے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر

يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۵﴾ أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ

اڑتے نہیں ○ ایسے لوگوں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے بخشش اور

جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۭ وَنِعْمَ

باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور اچھے

أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيرُوا فِي

کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے ○ تم سے پہلے (بہت سے) واقعات گزر چکے ہیں تو زمین

الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا

میں پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ○ یہ لوگوں

بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوا

کے لیے بتاتا اور راہ دکھاتا ہے اور پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے ○ اور ہمت نہ ہارو

خدا تعالیٰ کی بخشش اور مغفرت ہے اور جنت ہے، جس کے نیچے شراب خالص و آب رواں و شہد خالص اور میٹھے دودھ کی نہریں رواں ہوں گی، وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور یہ جنت اچھے کام والوں کے لیے کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔

۱۳۷ تا ۱۳۸- تم سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکیں اور ان میں ہر طرح کے طریقے ہو چکے جنہوں نے بری باتوں سے توبہ کی ثواب پایا۔ جو سرشارِ خوابِ غفلت رہے وہ مبتلائے عذاب ہوئے۔ یونہی اب بھی ہوگا۔ پس تم ذرا گھر سے نکل کر زمین کی سیر تو کرو اور نظرِ عبرت سے ان لوگوں کا حال دیکھو کہ کیا ہوا یعنی ہلاک ہو گئے۔ یہ قرآن تم کو حلال و حرام سکھاتا ہے، سب آدمیوں کو راہ راست دکھاتا ہے۔ جو کفر و شرک اور برے کاموں سے بچتے ہیں وہ اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جو اپنی غفلت میں مبتلا ہیں وہ کب سنتے ہیں۔ وہ اپنے کیے کی سزا پائیں گے مسلمانوں کو ان کے واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

۱۳۹ تا ۱۴۱- احد میں جو مسلمانوں کو ظاہری شکست ہوئی ان کی تسلی اور تعزیت اتری اور اس میں حکمتیں بیان ہوئیں

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ

اور غم نہ کرو اگر تم سچے مسلمان ہو تو تم ہی غالب ہو کر رہو گے ○ اگر تم کو

يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ

کوئی زخم پہنچا ہے تو (ان) لوگوں کو بھی ویسا ہی زخم پہنچا ہے اور ان دنوں کو تو ہم

الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لوگوں میں پھراتے رہتے ہیں (اور یہ زخم اس لیے پہنچا) کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی پہچان کرا دے

وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمادے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ہے ○

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ

اور تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو نکھار دے (پاک کر دے) اور کافروں کو مٹا دے ○ کیا تم

حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا

یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں یوں ہی چلے جاؤ گے اور ابھی تک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں

کہ مسلمانوں کے دل تسلی پائیں۔ پس فرمایا کہ اس شکست سے دلوں کو کمزور نہ کرو۔ اگر غنیمت نہ ملی تو رنج نہ کرو۔ تم کو آخرت میں سب کا ثواب ملے گا۔ اگر تمہارے آدمی کام آئے اور شہید ہوئے، بعض زخمی ہوئے تو بھی غم نہ کرو کہ عنقریب تم فتح پاؤ گے اور آخر کار تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تم سچے مسلمان ہو تو تم پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ رنج کی کون سی بات ہے، اگر تم جنگ احد میں مغلوب ہوئے، زخمی ہوئے، تو قوم کفار اہل مکہ کو یہی حالت پیش آ چکی ہے۔ اس دنیا میں تو ہمارا یہی قاعدہ ہے، کبھی کسی کو شکست دی کبھی کسی کو فتح، کبھی کسی کو غالب کیا کبھی کسی کو مغلوب۔ کبھی مسلمان غالب کبھی مغلوب۔ وعلیٰ ہذا القیاس کافر کبھی غالب ہوئے کہ تم میں سے بعض آدمیوں کو مرتبہ شہادت مل جائے۔ ورنہ یوں تو خدا کبھی مغلوب اس لیے کر دیتے ہیں کہ مسلمانوں کا امتحان ہو کہ کیسے خدا تعالیٰ کی راہ میں سر کٹاتے ہیں اور منافق کیسے الگ ہو جاتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ مشرکوں کو اور ان کی سلطنت کو پسند نہیں فرماتا ہے مگر اس کی ہر بات میں مصلحت وحکمت ہے اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دنیا کی تکلیف دے کر ان کو گناہوں سے پاک کر دے اور اس لیے کہ جب ان کو شکست ہوگی تو وہ اور زائد سامان لڑائی کا درست کریں گے اور خدا تعالیٰ ان کے ہاتھوں دوبارہ خوب کافروں کو ہلاک کرے گا۔

۱۴۲۔ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یونہی مفت میں جنت میں چلے جاؤ گے اور کچھ تکلیف قتل وقتال نہ اٹھانا پڑے گی اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر لڑتے نہ دیکھے گا اور صابرین غیر صابرین سے جدا

ع ۱۴/۱۴ ۵

مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ

اور صبر کرنے والوں کا امتحان بھی نہ لیا O اور تم موت کے آنے سے پہلے (خدا کی راہ میں)

قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا

مرنے کی آرزو کیا کرتے تھے تو (اب) تم نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا (تو اب کیوں جی چراتے ہو) O اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ

تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید

مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى

ہو جائیں تو تم (دین سے) الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان

عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

نہیں کر سکتا اور شکر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بہت جلد بدلہ دے گا O

نہ ہو جائیں گے۔ نہیں یہ نہیں ہوگا بلکہ جب تک مرتبہ شہادت نہ پاؤ گے اور جو کچھ خدا تعالیٰ کے علم میں ہے یعنی تمہارا مرنا شہید ہونا وہ ظاہر نہ ہولے گا تم کو بڑے بڑے مرتبے جنت میں نہ ملیں گے۔ پس اس مرنے پر رنج نہ کرو، یہ بھی بڑی نعمت ہے، اس کا شکر ادا کرو۔

۱۴۳- جب غزوہ بدر واقع ہوا تھا تو اس میں بعض صحابہ شرکت سے محروم رہ گئے تھے، وہ تمنا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ ہم شہید ہوں۔ جب جنگ احد واقع ہوئی تو صحابہ شہید ہوئے اور شکست ہوئی اور افسوس کرنے لگے تب یہ اترا کہ تم تو پہلے سے موت و شہادت کی تمنا کرتے تھے سو آج احد میں تم نے اپنی آنکھوں سے اس کا تماشہ دیکھ لیا کہ جنگ ایسی چیز ہے کہ تم بھاگ ہی نکلے اس کا سامنا نہ کر سکے۔

۱۴۴ تا ۱۴۵- جب مسلمانوں نے بھاگنے کا عذر پیش کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لشکر میں یہ خبر اڑ گئی تھی کہ خدانخواستہ نصیب دشمناں آپ شہید ہو گئے ہیں اس سبب سے ہم لوگ بھاگ نکلے۔ ورنہ ہم کبھی نہ ہٹتے۔ تب یہ اترا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو فقط اللہ تعالیٰ کے رسول اور پیغامبر ہیں اور ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ لڑتے تو تم خدا تعالیٰ کی راہ میں ہو، وہ تو زندہ ہے، اس کو کبھی موت نہیں۔ فرض کرو کہ پیغمبر انتقال پا گئے یا معرکہ جنگ میں شہید ہو گئے تو کیا تم الٹے پاؤں پھر کر کافر ہو جاؤ گے اور اسلام چھوڑ کر دین بت پرستی اختیار کر لو گے، تم کو ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیے اور جو پھر کافر ہو جائے گا تو وہ اپنا ہی بگاڑے گا، خدا تعالیٰ کا کیا نقصان کرے گا اور جو خدا تعالیٰ پر ایمان لائے گا، اس کے لیے لڑے گا تو خدا تعالیٰ اس کو بدلہ دے گا۔ ہر جاندار اپنے اپنے وقت پر ضرور مرے گا خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی نہ مرے گا۔ نہ ایک آن پہلے نہ ایک آن پیچھے۔ جب موت کا وعدہ جو خدا تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا ہے اور وقت بتایا ہوا ہے آ جائے گا تو آدمی چل

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا

اور کوئی جان اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتی (سب کی موت کا) وقت لکھا ہوا ہے اور جو دنیا ہی کا بدلہ چاہتے

مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ

ہیں تو ہم ان کو (دنیا ہی میں) اس سے کچھ دے دیتے ہیں اور جو کوئی آخرت کا بدلہ

يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

چاہتا ہے تو ہم اس کو آخرت ہی کا بدلہ دیں گے اور شکر کرنے والوں کو تو ہم بہت جلد بدلہ عطا فرمائیں گے ○

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ

اور کتنے ہی انبیاء (علیہم السلام ہو گزرے) ہیں کہ ان کے ساتھ ہو کر بہت سے خدا والوں نے جہاد کیا تو جو مصیبتیں ان

اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ

کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہنچتی تھیں ان سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے اور صبر

دے گا۔ آدمی کی موت اور رزق برابر ہیں' ایک ساتھ منقطع اور بند ہوں گے اور جو کافروں سے اس لیے لڑتا ہے کہ دنیا کا مال روپیہ پیسہ ملے تو ہم اسے وہی دیتے ہیں' آخرت میں اس کو کچھ نہ ملے گا اور جو ثواب اخروی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو ہم وہی دیتے ہیں اور ہم ان مسلمانوں کو جو شکر گزار ہیں اچھا بدلہ دیتے ہیں اور دیں گے۔

۱۴۶ تا ۱۴۸- اگلے زمانے میں بہت سے پیغمبر ایسے گزرے ہیں کہ وہ اور ان کے ساتھ والے بڑے بڑے اچھے لوگ گروہ کے گروہ اور باقی کو کچھ ضعف لاحق ہو گیا' کافروں سے لڑتے رہے اور بہت سے شہید ہو گئے اور جو باقی رہے ان کو کچھ کمزوری اور بزدلی پیدا نہ ہوئی' وہ برابر لڑتے رہے۔ دشمن سے نہ دبے خوب صبر کیا اور اللہ تعالیٰ ایسوں کو جو اپنے پیغمبر کے ساتھ ہو کر کافروں کی لڑائی میں صبر کرتے ہیں دوست رکھتا ہے اور باوجودیکہ عمدہ عمدہ جماعتیں بھی شہید ہو گئیں اور جو باقی رہے وہ یہی کہتے رہے کہ یا اللہ! تو ہمارے گناہ چھوٹے و بڑے اپنے لطف و کرم سے سب بخش دے' ہم نے جو اپنے دین میں کچھ سستی و کمزوری اختیار کی ہے اور کچھ گناہ کیے ہیں اس سے درگزر کر اور لڑائی میں ہم کو ثابت قدم رکھ' کافروں پر ہم کو غالب کر۔ خدا تعالیٰ نے ان کو دنیا کا نفع بھی دیا یعنی فتح دی۔ غنیمت عطا کی اور آخرت کا ثواب یعنی جنت بھی عطا کی اور خدا ایسوں کو جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان لڑاتے ہیں دوست رکھتا ہے۔ ''قتل'' مجرد بصیغہ مجہول کی تقدیر پر معنی مذکور تھے یعنی اور ان کے ساتھی شہید ہوئے اور ''قاتل'' مفاعلۃ سے ہو تو یہ معنی ہے کہ پیغمبروں کے ہمراہ ہو کر بہت سے اچھے لوگ لڑتے رہے' مجہول کی تقدیر پر یوں بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ بہت سے پیغمبروں کے ہمراہ بہت اچھی اچھی جماعتیں شہید ہو گئیں لیکن پیغمبروں کا قتل لازم نہیں آتا۔ لیکن مفسر نے دو معنی پہلے لکھے ہیں یعنی قتل مجہول کے پہلے معنی جس سے پیغمبروں کا مرنا بھی نکلتا ہے دوسرے قاتل والے' اور دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ کسی پیغمبر کا معرکہ جنگ میں شہید ہونا ثابت نہیں فافهم یعنی

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ

اور وہ (دشمن کے مقابلہ کے وقت) سوائے اس دعا کے کرنے والوں (ثابت قدم لوگوں) سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے ○

قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا

اور کچھ نہ کہتے تھے کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور ہم نے جو زیادتیاں اپنے کام میں کی ہیں

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

انہیں بخش دے اور ہمارے قدم جما دے اور کافروں پر ہم کو فتح عطا فرما ○

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَ

تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا بھی اچھا بدلہ دیا اور آخرت کا بھی اچھا بدلہ دے گا اور نیکی کرنے والے

۱۵ع۵
اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ

اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں ○ اے ایمان والو! اگر تم کافروں کا کہا مانو گے

تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

تو وہ تم کو (تمہارے دین سے) الٹے پاؤں واپس کر دیں گے' پھر تم نقصان اٹھا کر

خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

واپس ہو گے ○ بلکہ تمہارا مولا (کارساز) تو اللہ تعالیٰ ہے اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے ○

جنگ میں کوئی پیغمبر شہید نہیں ہوا ورنہ دین میں رخنہ پڑ جاتا' کافر کہتے کہ اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو مارے نہ جاتے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے جہاد میں کسی پیغمبر کو قتل نہ ہونے دیا' اپنی حفاظت میں رکھا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے ہاتھ سے محفوظ رکھا۔

۱۴۹ تا ۱۵۰- اے مسلمانو! تم کو جو کافر اہل کتاب یعنی کعب وغیرہ کفر کی طرف بلاتے ہیں تو اگر تم ان کی اطاعت کر لو گے تو یہ پھر تم کو اسی شرک میں گرفتار کر لیں گے۔ پس تم خائب و خاسر ہو جاؤ گے' دونوں دین سے جاتے رہو گے' نہ دنیا ملے گی نہ آخرت' عذاب الٰہی میں گرفتار رہو گے۔ نہیں نہیں۔ خدا چاہے تو تم کبھی کافر نہ ہو گے کیونکہ خدا تمہارا حافظ و مددگار ہے' وہ سب مددگاروں سے اعلیٰ و افضل ہے' تمہارے ہاتھوں سے ان کو قتل کرائے گا۔ حضرت حذیفہ و عمار وغیرہ کی شان میں یہ آیت اتری۔

سَنُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا

(اطمینان رکھو) ہم ابھی کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی چیزوں

بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ وَ

کو شریک بنایا کہ جن کے لیے اس نے کوئی سند نہیں اتاری (یہ تو دنیا کی سزا ہے اور آخرت میں) ان کا ٹھکانہ

بِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ

جہنم ہے اور ظالموں کا بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے O اور بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا

اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ

جب کہ تم ان (کافروں) کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جب تم خود اکھڑ گئے اور حکم میں جھگڑنے

فِى الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ

لگے اور (رسول اللہ ﷺ کی) نافرمانی کی اس کے بعد کہ جو کچھ (فتح) تم چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے تم کو دکھا دی

مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ۚ

تھی، کچھ تو تم میں سے دنیا چاہتے تھے اور کچھ آخرت چاہتے تھے

۱۵۱- بروز احد جب کافر اہل اسلام کو شکست دے کر کچھ دور گئے تھے خیال تو آ گیا کہ اگر ہم ان مسلمانوں کو بالکل مار آتے تو جھگڑا ختم ہو جاتا اور آدھا کام کر آنے پر افسوس کرنے لگے' تب پھر لوٹے' اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایسا رعب ڈالا کہ کچھ نہ کر سکے' پھر ویسے ہی ناکامیاب مکہ کو واپس چلے گئے۔ اس کا ذکر فرمایا کہ قریب ہے کہ ہم کافروں کے دل میں رعب و ہیبت اسلام کی ڈال دیں۔ اس سبب سے کہ وہ خدا کو نہیں مانتے' خدا کے ساتھ ان چیزوں کو شریک کرتے ہیں جن کا نہ خدا اور رسول نے کہیں ذکر کیا' نہ کوئی اس پر دلیل ہے' ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ ان کمبخت ظالموں کی بری خواب گاہ ہے۔

۱۵۲- جنگ احد میں مسلمانوں سے خدا نے وعدہ فتح کر لیا تھا اور اتباع رسول کا حکم تھا۔ اس کا ذکر فرمایا کہ پہلے پہل جب کافروں کا سامنا ہوا خدا نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا' یاد کرو تم ان کو کیسے گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پھینکتے تھے اور خدا کے حکم سے ان کو مارتے تھے یہاں تک کہ کافر بالکل بھاگ گئے اور مال و متاع چھوڑ گئے تب تم نامردی کرنے لگے اور بے صبری دکھانے لگے اور آپس میں اختلاف کرنے لگے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تم پر عبداللہ بن جبیر کو حاکم کر دیا تھا وہ تم کو منع کرتے رہے کہ ابھی نہ جاؤ۔ مگر تم غنیمت کے لالچ سے ان کو اکیلا چھوڑ کر لوٹ میں شریک ہو گئے' تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی بعد اس کے کہ فتح ہو گئی تھی اور تم خوش ہو گئے تھے' تم میں سے یعنی درہ کے تیراندازوں میں سے دو فریق ہو گئے۔ بعضے تو دنیا کا لالچ کرتے تھے' لوٹ کا لالچ تھا کہ نہ تھم سکے اور بعضے یعنی جو کھڑے رہے یعنی عبداللہ بن

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَ

پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارا منہ ان سے (کافروں کے قتل کرنے سے) پھیر دیا تاکہ تم کو آزمائے اور بے شک

اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا

اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بڑا فضل ہے ○ جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر

تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ

کسی کو نہ دیکھتے تھے اور (دوسری جماعت میں ہمارے) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں پکار رہے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ

فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ

نے تمہیں غم کا بدلہ غم دیا (اور معافی اس لیے دی) کہ جو چیز ہاتھ سے جاتی رہی اور جو مصیبت

وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

پیش آئی اس پر غم نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے ○

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً

پھر اللہ تعالیٰ نے غم کے بعد تم پر چین کی نیند اتاری کہ جو تمہاری ایک جماعت پر چھا رہی تھی

جبیر وغیرہ یہاں تک کہ شہید ہو گئے' وہ آخرت کا ثواب چاہتے تھے' پھر جب تم لوٹ میں مشغول ہوئے اور ہم نے تم کو ان کافروں سے غافل کر دیا وہ لوٹ پڑے اور مسلمانوں کو مارنے لگے' یہ اس لیے کیا کہ تمہارا امتحان ہو۔ مگر خیر خدا نے بخش دیا اور احسان کیا کہ اس نے تم سب کو نہ مار ڈالا' خدا مسلمانوں پر بڑا احسان اور فضل والا ہے۔

۱۵۳- یاد کرو جب تم بھاگے جاتے تھے یا یہ کہ ڈر کے مارے پہاڑ پر چڑھتے تھے اور کسی طرف التفات نہ کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو پکارتے رہے اور پیچھے کھڑے تم کو بلاتے رہے مگر تم نہ آتے تھے۔ پس اللہ نے غم پر غم دوبالا کر دیا' ایک تو قتل کا غم دوسرے مال نہ ملنے کا غم' تیسرے شکست کا غم جو خالد نے تم کو دی تاکہ اب کبھی غنیمت کے لالچ کے لیے غافل نہ ہو جاؤ اور اس کے نہ ملنے سے' اعزہ و احباب کے مرجانے سے غم نہ کرو کہ اگر غنیمت کے لینے میں یا قتل قتال کے غم و افسوس میں رہو گے تو سب سے بڑا غم شکست کا آ جائے گا۔ لڑائی کے وقت نہ مال کا خیال ہونا چاہیے نہ جان کا' صرف دین اور ایمان کا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے جہاد و عزیمت کی سب خبر ہے۔

۱۵۴- پھر اپنا احسان مسلمانوں پر بیان فرماتا ہے کہ باوجود اس شکست کے ہم نے سچے مسلمانوں پر نیند کو ایسے ہنگامۂ خوفناک میں غالب کر دیا' وہ رحمت اور اطمینان کی خواب تھی جو تم میں سے ایک اچھے گروہ کو آ کر دل کو تسکین دیتی تھی۔ تم میں سے دوسرا گروہ وہ تھا یعنی معتب بن قشیر وغیرہ منافقین کا جو بے ہودہ بک رہے تھے اور کہتے تھے: کیا ہم کو بھی خدا کی فتح

مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

اور ایک جماعت کو اپنی جان کی پڑی تھی جو اللہ تعالیٰ پر جاہلیت کی سی بدگمانی کر رہی تھی' کہتی تھی:

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ اِنَّ

کیا اس کام میں ہمارا کچھ اختیار ہے (سو ان سے) آپ فرمایئے کہ اختیارات تو سب اللہ تعالیٰ ہی کو ہیں'

الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ

وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاتے تھے جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے تھے' وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی بات بھی ہمارے اختیار

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

میں ہوتی تو ہم یہاں قتل نہیں کیے جاتے' آپ فرمایئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی

لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِيَبْتَلِيَ

تقدیر میں قتل ہونا لکھا تھا وہ ضرور اپنے قتل ہونے کی جگہ نکل کر آ جاتے (یہ اس لیے ہوا) کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ تعالیٰ تو دلوں کی بات

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ لا

خوب جانتا ہے O بے شک جو لوگ تم میں سے دونوں لشکروں کے مقابلہ کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے

اور دولت ملے گی یا سب کافروں کا ہی حصہ ہے' خدا کے ساتھ بدگمانی کرتے تھے کہ اب وہ ہماری مدد نہ کرے گا' جیسے ایام جاہلیت میں خدا سے بے اطمینانی تھی ویسے ہی اب بھی خیالات پکاتے تھے۔ اے رسول! تم ان سے کہہ دو کہ فتح و شکست سب خدا کے ہاتھ میں ہے' جسے جو چاہے دے بلکہ یہ تو دل میں بہت کچھ کفر چھپاتے ہیں' جو ظاہر کرتے ہیں اس کفر مخفی کا ایک حصہ بھی نہیں۔ قتل کے خوف سے ظاہر نہیں کرتے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مسلمان سچے ہوتے اور خدا کا وعدہ فتح کا سچا ہوتا اور فتح ہمارے نام لکھی ہوتی تو ہم یہاں کیوں مارے جاتے' اس کا جواب ان کو دیجئے کہ موت تو ایسی چیز نہیں کہ وقت سے ٹل جائے' اگر تم اس لڑائی میں نہ آتے اور گھروں میں چھپ کر بیٹھ رہتے تو بھی موت تم کو خواہ مخواہ مقتل میں کھینچ لاتی اور مرنے والے لامحالہ چلے آتے۔ خدا نے یہ شکست اس لیے ڈالی کہ تمہارا امتحان ہو جائے اور تمہارے دل کا کفر ظاہر ہو جائے اور حال کھل جائے اور خدا کو تمہاری نیکی بدی کی سب خبر ہے۔

۱۵۵- جنگِ احد میں جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ حضور پاک نصیب دشمناں شہید ہو گئے صحابہ گھبرا گئے' بعض بھاگ

إِنَّمَا ٱسْتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا۟ ۖ وَلَقَدْ عَفَا ٱللَّهُ

ان کو شیطان نے ان کے بعض اعمال کی (شامت کی) وجہ سے لغزش دی تھی اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا

عَنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۵۵﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ ع ۱۶ ۷

بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا (اور) بڑی برداشت والا ہے O اے ایمان والو! تم ان کافروں کی طرح نہ ہو جاؤ

كَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَقَالُوا۟ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ

جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت جب کہ وہ سفر میں یا جہاد میں گئے تو یہ کہا کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے

أَوْ كَانُوا۟ غُزًّى لَّوْ كَانُوا۟ عِندَنَا مَا مَاتُوا۟ وَمَا قُتِلُوا۟ لِيَجْعَلَ

اور نہ مارے جاتے (یہ باتیں ان سے اس لیے سرزد ہوتی ہیں) کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ان کے

ٱللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ وَ

دلوں میں افسوس بنا کر رکھے اور اللہ تعالیٰ ہی جلاتا (زندہ کرتا) اور مارتا ہے اور

ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ

اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے O (بے شک) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاؤ

أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۱۵۷﴾

یا مر جاؤ (تو کیا غم ہے) یقیناً اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت (جو ایسے شہیدوں کے لیے ہے) ان کی تمام کمائی سے بہتر ہے O

نکلے' ان میں سے حضرت عثمان بھی تھے کہ بہت دور بھاگتے چلے گئے۔ ان کے بارے میں معافی اتری کہ جو لوگ احد میں بھاگ نکلے تھے جس دن دو لشکر جمع ہوئے تھے تو ان کو شیطان نے بہکایا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی خبر سنا کر پریشان کیا تھا اور وہ دور تک بھاگتے چلے گئے تھے' ان کے بعض گناہوں کے سبب سے شیطان ان پر غالب ہو گیا تھا۔ مگر خدا نے گناہ معاف کیا' ان کو قتل نہ کیا' خدا غفور و رحیم ہے' توبہ والوں کو بخشتا ہے' جلدی سزا نہیں دیتا۔

۱۵۶ تا ۱۵۸- جنگ احد میں عبداللہ بن ابی منافق راہ میں سے لوٹ گیا تھا اور بہت سے آدمیوں کو لوٹا لے گیا تھا۔ وہ مسلمانوں کے سامنے کہتا تھا کہ دیکھو ہم بچ رہے ہیں' اگر ہم تمہارے ساتھ ہوتے تو ہم بھی مارے جاتے' اس بارے میں یہ اترا کہ اے مسلمانو! تم ان منافقوں کافروں جیسے نہ ہو جانا کہ اپنے بھائی منافقوں سے جب وہ مسلمانوں کے ساتھ سفر لڑائی میں جاتے ہیں اور کوئی ایک آدھ مر جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو کاہے کو مرتے اور کیوں قتل ہوتے' اس خیال سے خدا ان کے دلوں میں حسرت اور افسوس زائد کرتا ہے' ورنہ زندہ کرنا اور مارنا خدا کا کام ہے۔ سفر میں بہت

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ

(مسلمانو!) اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ تو سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اٹھائے جاؤ گے O تو اللہ کی بڑی

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ

مہربانی ہی ہے جو (اے نبی!) آپ ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر آپ تیز مزاج (اور) سخت دل ہوتے تو (یہ لوگ کبھی کے) آپ سے

حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ

جدا ہو گئے ہوتے تو آپ ان کو معافی دیجیے اور ان کی بخشش کی (اللہ تعالیٰ سے) سفارش کیجیے اور کاموں میں ان سے مشورہ بھی لے

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

لیا کیجیے اور جب کسی کام کا آپ پکا ارادہ کر لیں تو پھر اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کیجیے، بے شک اللہ تعالیٰ کو توکل کرنے والے پیارے ہیں O

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے تو پھر تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ (تمہاری مدد کرنا) چھوڑ دے تو پھر ایسا کون

يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا

ہے جو تمہاری مدد کر سکے اور ایمان داروں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے O اور کسی

سے جیتے ہیں اور وطن میں بہت سے مر جاتے ہیں، وہ جسے چاہتا ہے مارتا ہے جسے چاہتا ہے زندہ رکھتا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو خدا سب جانتا ہے۔ اے منافقین! اگر تم خدا کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا ایمان پر اپنے گھروں میں ہی مر جاؤ اور خدا تم کو بخشے تو اس کی بخشش اور رحمت اس دنیائے فانی کے جمع کرنے سے ہزاروں درجے بہتر ہیں اور اگر تم مرو گے یا قتل کیے جاؤ گے تو سب اسی کی طرف لوٹو گے، وہ ان کے سب کاموں کا بدلہ دے گا۔

۱۵۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا کا آپ پر فضل و کرم اور بڑی رحمت ہے کہ تم نرم مزاج، خوش خلق، رحمدل ہو اور ان لوگوں کے ساتھ بہ آسانی پیش آتے ہو۔ اگر آپ کا مزاج سخت ہوتا اور آپ سخت زبان سے ان سے گفتگو فرماتے تو یہ آپ کے پاس سے ڈر اور ہیبت کے مارے بھاگ جاتے۔ اگر ان سے کوئی قصور ہو جایا کرے تو آپ بخش دیا کریں اور ان سے لڑائی وغیرہ میں مشورہ کیا کریں اور جس کام پر سب کی رائے ٹھہر جایا کرے اور آپ قصد مصمم کر لیا کریں تو بس اللہ پر بھروسہ کر کے وہ کام شروع کر دیا کریں۔ خدا توکل والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۰- اگر خدا تمہاری مدد کرے گا جیسی بدر کے دن کی تو تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور اگر خدا اپنا مدد کا ہاتھ تم پر سے اٹھا لے گا جیسے احد کے دن تو تمہاری کون مدد کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ خدا پر ہر حال میں بھروسہ کریں۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ خیانت کرے (کچھ چھپا رکھے) اور جو کوئی خیانت کرے گا (کچھ چھپائے گا) تو وہ قیامت

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ أَفَمَنِ

کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لے کر آئے گا' پھر ہر جان کو اپنے کیے کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہو گا ○ تو کیا

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۚ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلا وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کا غصہ حاصل کیا ہو اور اس کا ٹھکانہ بھی جہنم ہو

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

اور وہ بہت ہی بُری پلٹنے کی جگہ ہے ○ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں کے مختلف درجے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے سب کام

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

دیکھ رہا ہے ○ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا ہی احسان کیا جب کہ ان میں ان ہی میں سے ایک (عظیم الشان)

مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں (ہر برائی سے) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب

۱۶۱ تا ۱۶۳- احد کے درہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو کھڑا کر دیا تھا ان میں سے بعضوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا حصہ ہم کو نہ دیں گے ہم تو فقط کھڑے ہی رہے ہیں۔ اس لیے وہ لوٹنے لگے ان کو یہ بتایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں کہ اپنی امت کا حق غنیمت میں مار رکھیں اور کسی شخص کا حق اس کو نہ دیں۔ جو خیانت کرے گا قیامت میں وہ چیز اپنی گردن پر رکھ کر مجمع حشر میں لائے گا۔ پھر ہر اس شخص کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا' کسی پر ظلم نہ ہو گا۔ کیا جو لوگ خدا کی مرضی کے تابع ہیں' اچھے کام کرتے ہیں' غلول خیانت نہیں کرتے ان کا حال ویسا ہو سکتا ہے جیسے خیانت کرنے والوں کا کہ ان پر خدا کا غصہ ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اچھوں کے لیے قیامت میں خدا کے پاس درجات بلند ہوں گے اور بروں کے لیے نار کے درجے۔ جو کوئی جو کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب دیکھ رہا ہے۔ ایک قرأت میں ''ان یغل'' مجہول ہے' اس کے دو معنی ہیں: ایک یہ کہ نبی کی یہ شان نہیں کہ ان کو خائن سمجھا جائے کیونکہ ان کی شان نہایت ارفع و اعلیٰ ہے۔ دوسرے یہ کہ لائق نہیں کہ نبی کے مال کی خیانت کی جائے کیونکہ ان پر خدا بذریعہ علم غیب سب حال ظاہر کر دے گا۔ واللہ اعلم۔

۱۶۴- اس آیت میں اپنا احسان جتلاتا ہے کہ خدا نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا جو ان پر رسول بھیجا انہیں کے حسب نسب اور قبیلہ سے۔ وہ ان کو خدا کی آیتیں سناتا ہے' امر و نہی بتلاتا ہے' قرآن اور حکمت و توحید و صراط مستقیم سکھاتا ہے۔

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ

اور حکمت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ○ کیا جب تم

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ

پر کوئی مصیبت آ پڑے حالانکہ اس سے دوگنی مصیبت تم ان کو پہنچا چکے ہو تو یہ کہنے لگو گے کہ یہ کہاں سے آئی (اے نبی!)

هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

آپ فرمایئے: مصیبت تو تمہارے اپنے ہی کرتوتوں سے آتی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ○

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ

اور جو کچھ مصیبت تم کو دونوں لشکروں کے مقابلہ کے دن پہنچی تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے پہنچی اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایمان داروں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ ۙ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا

کی پہچان کرا دے ○ اور اس لیے کہ منافقوں کی بھی پہچان کرا دے اور ان سے کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ تعالیٰ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ

کی راہ میں لڑو یا (دشمنوں) کو ہٹاؤ تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارے پیچھے ہو لیتے (تمہارا ساتھ دیتے)

بذریعہ توحید ان کو شرک سے اور بذریعہ زکوٰۃ ان کو گناہوں سے پاک کرتا ہے، یہ لوگ اگرچہ پہلے سے گمراہی میں پھنسے ہیں مگر اب اس رسول کے طفیل سے مرتبہ کمال کو پہنچ جائیں گے۔

۱۶۵ تا ۱۶۸- یہ کیا ہے کہ جب تم کو کوئی مصیبت آتی ہے جیسے بروز احد شکست ہوئی تو تم خدا پر اعتراض کرنے لگتے ہو کہ ہم تو مسلمان ہیں پھر ہم کو کیوں شکست ہوئی۔ حالانکہ تم اس سے دگنا فائدہ بھی پہلے پا چکے ہو یعنی بروز بدر۔ اے رسول! تم ان سے کہہ دو کہ یہ جو شکست ہوئی تو یہ بھی تمہاری ہی طرف سے ہے کہ تم نے خلاف حکم رسول درہ چھوڑ دیا۔ خدا سب باتوں پر قادر ہے۔ یہ جو تم کو شکست حاصل ہوئی ہے یعنی بروز احد جس دن کہ دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا تھا تو ہمیشہ سے یونہی تمہارے مقدر میں لکھا ہوا تھا اور خدا کا حکم یونہی تھا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ جو مسلمان خدا کے علم میں سچے ہیں وہ ان سے ممتاز ہو جائیں جو ظاہر میں مسلمان ہیں اور حقیقت میں منافق یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ کہ جب ان سے عبداللہ بن جبیر وغیرہ صحابہ نے کہا تھا کہ چلو جنگ میں شریک ہو کر کافروں کو خدا کے لیے قتل کرو ورنہ یونہی لشکر اسلام کی رونق کے لیے ساتھ ہو لو اور کافروں کو فقط اس نیت سے مارو کہ تم کو اور تمہاری آل اولاد کو نہ لوٹ لیں تو وہ بولے: لڑائی کہاں ہے؟ اگر قتال ہوتا تو ہم بھی چلتے' یہ تو دیدہ و دانستہ ہلاکت میں پڑنا ہے کہ ہماری رائے کے خلاف مدینہ کے باہر جاتے ہو۔ تو یہ منافق لوگ ایمان سے بہت دور اور کفر سے بہت قریب ہیں۔ یا یہ کہ عنقریب یہ کافر ہو جائیں' ظاہر میں منہ سے کلمہ پڑھتے ہیں اور وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں مگر

لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ

اور وہ اس دن بسبب (ظاہری) ایمان کے کھلے ہوئے کفر کے زیادہ قریب تھے' وہ اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں

مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا

جو ان کے دلوں میں نہیں اور وہ جو کچھ دل میں چھپا رہے ہیں اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے ○ یہ وہی لوگ ہیں

لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۗ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ

جنہوں نے (گھروں میں) بیٹھ کر اپنے بھائیوں کی نسبت یہ کہا تھا کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو قتل نہیں کیے جاتے (اے نبی!) آپ

اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

(ان سے) فرمایئے کہ ذرا تم اپنے اوپر سے ہی موت ٹال دو اگر تم سچے ہو ○ (اے سننے والے!) اور جو لوگ اللہ

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۗ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ ﴿۱۶۹﴾

کی راہ میں مارے گئے ہیں ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور روزی پاتے ہیں ○

فَرِحِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ

اور جو کچھ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے اس پر وہ خوش ہیں اور ان لوگوں کی طرف سے بھی جو (ان کے پیچھے دنیا میں

يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ ﴿۱۷۰﴾

وقف لازم

زندہ ہیں اور) ابھی ان میں جا کر شامل نہیں ہوئے ہیں خوشیاں مناتے ہیں کہ ان پر کچھ بھی خوف نہیں اور نہ ان پر غم ہو گا○

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ

وہ اللہ کی نعمت اور (اس کے) فضل سے اور اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایمان دار کا اجر ضائع نہیں فرماتا ہے

خدا کو ان کے دلوں کے کفر کی خبر ہے وہ اور دوسرے منافقوں سے کہتے ہیں کہ دیکھو ہم کیسے بچ گئے۔ اسی طرح اگر یہ لوگ بھی نہ جاتے تو کیوں مرتے۔ اے رسول! آپ فرما دیں کہ اگر تم سچے ہو اور موت لڑائی ہی پر موقوف ہے تو اب تم موت کو نہ آنے دینا اور اپنے آپ کو اس سے دور کر دینا۔

۱۶۹ تا ۱۷۱- وہ منافقین شہداء کا ذکر کر کے صحابہ کرام کو رنج دلاتے تھے کہ وہ بھوکے پیاسے مر گئے' تم نعمت میں ہو وغیر ذالک۔ اس بارے میں یہ اترا کہ جو بدر اور احد میں شہید ہوئے ان کو مردہ نہ سمجھو وہ تو اپنے خدا کے پاس زندہ ہیں' مزے مزے کے جنت کے تحفے کھاتے ہیں' خدا نے ان کو جو نعمتیں دی ہیں وہ دیکھ دیکھ کر خوش ہیں اور خدا نے جو باقی ماندوں کے عنقریب

أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ ع ۱۷/۱۶ ۸

خوشیاں مناتے ہیں O جن لوگوں نے زخم پہنچنے کے بعد (بھی) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (ﷺ) کا حکم مانا

مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾ ج مع ۲ عند المتقدمین ۱۲

ان میں سے جنہوں نے نیکی اور پرہیزگاری کی ان کے لیے بڑا ثواب ہے O

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

یہ وہی لوگ ہیں جن سے لوگوں نے (آ کر) کہا کہ تمہارے لیے لوگ (دشمن) جمع ہوئے ہیں تو ان سے ڈرو تو (اس سے) ان کا

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾

ایمان (اور بھی) بڑھ گیا (مضبوط ہو گیا) اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور (وہی) اچھا کارساز ہے O

فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا

تو یہ (ایمان والے) خدا کی نعمت اور (اس کے) فضل کے ساتھ واپس ہوئے (اور) ان کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا اور وہ

رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٧٤﴾ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ

اللہ تعالیٰ کی خوشی پر چلے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے O یہ (خبر دینے والا) تو صرف ایک شیطان تھا

ملنے کی بشارت دی ہے اس سبب سے وہ آپس میں خوشیاں مناتے ہیں اور ان کو یہ خوشی سب سے بڑی ہے کہ قیامتمیں جب آدمی غم اور ڈر میں گرفتار ہوں گے تو ان کو نہ ڈر ہوگا نہ غم' اس دن بھی خدا کی نعمت اور فضل دیکھ کر خوشیاں منائیں گے' خدا مسلمانوں کا ثواب کبھی باطل نہ کرے گا۔

۱۷۲ تا ۱۷۴۔ جب غزوہ احد تمام ہوا اور ابوسفیان وعدہ جنگ آئندہ کا کر گئے اور موسم بدر صغریٰ مقرر ہوا' جب وہ دن آئے تو ابوسفیان مع سب کفار مرالظہر ان تک نکلے تب ان کے دلوں میں رعب پڑ گیا' سب لوٹ گئے مگر اپنی ذلت کا خیال آیا۔ نعیم ابن مسعود سے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ اس نے کہا کہ میں صحابہ کو ڈراؤں گا۔ نعیم جب مدینہ پہنچا دیکھا کہ صحابہ لڑائی کے لیے نکلنا چاہتے ہیں۔ تب بولا کہ جب وہ یہاں آئے تھے تو تم کو کیسا مار گئے تھے' اب تم کیا کر سکتے ہو۔ بعض آدمی ڈرنے لگے مگر پھر سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل'' کہتے ہوئے لڑنے کے لیے نکلے اور موقع پر پہنچے مگر کسی کو نہ پایا۔ بازار میں خوب چیزیں فروخت کیں بڑا نفع کمایا۔ اس کا ذکر ہے کہ جن لوگوں نے خدا اور رسول کی اطاعت کی اور باوجودیکہ احد میں زخم پر زخم کھا چکے تھے مگر پھر بھی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور بدر صغریٰ کو گئے تو ان میں سے جو مخلص ہیں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتے ہیں ان کو بڑا ثواب ہے۔ وہ اچھے لوگ جن کو بعض آدمیوں نے ڈرایا کہ کافر جمع ہو رہے ہیں تم ڈرو' بچو تو وہ اور بھی زائد دلیر ہو گئے' ان کا ایمان زائد ہو گیا اور بولے کہ خدا ہم کو کافی ہے' وہ ہمارے لیے اچھا مددگار ہے اور

يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۵﴾

جو اپنے دوستوں کو ڈراتا تھا تو اگر تم ایمان دار ہو تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو ○

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ

اور (اے نبی!) ان لوگوں سے کچھ غم نہ کرو جو کفر میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ تعالیٰ

يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۷۶﴾

چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ○

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ

جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ

ان کے لیے درد ناک عذاب ہے○ اور کافر ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ جو ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں کچھ ان کے حق میں بہتر

لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿۱۷۸﴾

ہے' ہم صرف اس لیے انہیں ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ گناہ میں اور بڑھ جائیں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○

وہاں گئے اور آخرت کا ثواب اور نفع دنیا اور غنیمت سب چیزیں ساتھ لے کر آئے' ان کو کوئی مصیبت نہ پڑی' خدا کی مرضی کا اتباع کیا' اس سے یہ فلاح پائی اور اللہ کا فضل عظیم الشان ہے' وہ مسلمانوں پر بڑا فضل فرماتا ہے۔

۱۷۵- اے مسلمانو! یہ شیطان اپنے دوستوں کو خدا کی راہ سے بہکاتا ہے اور خوف دلاتا ہے' تم ہرگز نہ ڈرنا' تم مجھ ہی سے ڈرو کہ تم تو مسلمان ہو۔ اللہ نے نعیم بن مسعود کو شیطان سے تعبیر کیا اس لیے کہ اس نے شیطان کے وسوسے کا اتباع کیا' جو انسان کی صورت ہو کر شیطانی کام کرتا ہے وہ بھی شیطان ہی ہوتا ہے۔

۱۷۶- پھر منافقوں کا ذکر کیا جو یہود سے خوب میل رکھتے تھے کہ اے نبی! تم ان منافقوں کے کافروں سے ملنے اور کفر میں پڑ جانے کا غم نہ کرو۔ یہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں' خدا کا کیا کر سکتے ہیں۔ خدا یہ چاہتا ہے کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہ ملے اور ان کو سخت عذاب ہو' سو وہ ہو کر رہے گا۔

۱۷۷- بے شک منافق جو ایمان کے بدلے کفر مول لیتے ہیں تو خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے' اپنا ہی نقصان کرتے ہیں' ان کو ایسا عذاب ہوگا جو ان کے دلوں کی خبر لے گا۔

۱۷۸- کافروں کو جو دنیا میں مال' اولاد' امیری ملتی ہے تو یہ خیال نہ کریں کہ ان کے حق میں کچھ بھلائی ہے۔ یہ تو ہم اس لیے دیتے ہیں کہ وہ اور ہم سے دور ہو جائیں اور خوب غافل ہو جائیں اور بے دھڑک گناہ کریں' یہ چند روز کی مہلت ہے اور

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ

اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اسی حال پر چھوڑ دے کہ جس پر اب تم ہو تاوقتیکہ وہ ناپاک کو

الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ

پاک سے جدا نہ کر دے اور اللہ کی شان یہ بھی نہیں کہ (اے عام لوگو!) تمہیں غیب کا علم دے دے (غیب کی اطلاع دینے

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ

کے لیے) اپنے رسولوں میں سے جن کو چاہتا ہے چن لیتا ہے تو اللہ اور اس کے رسولوں پہ ایمان لاؤ (اور رسولوں

آخرت میں ان پر وہ عذاب ہوگا جو انہیں ہمیشہ ذلیل کرتا رہے گا۔ ''لایحزنک'' سے یہاں تک منافقوں کے حق میں اترا اور بعض کے نزدیک کفار مکہ کی شان میں اور دونوں ہی کی حالت کا بیان ہے۔

۱۷۹۔ کفار مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا تم کہتے ہو کہ بعض کافر مسلمان ہو جائیں گے جنت میں جائیں گے اور بعض دوزخ میں، وہ سب ہم کو بتلا دو۔ تب یہ اترا کہ اللہ جو اس کے علم میں ہے کرے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ تم کو اس حال پر چھوڑ دے کہ جس پر ہو بلکہ جس کو چاہے گا اسلام بخشے گا اور جس کو چاہے گا کفر پر چھوڑ دے گا اور ناپاک کو پاک سے جدا فرما دے گا۔ شقی اور سعید، مومن اور منافق سب الگ الگ ہو جائیں گے۔ خدا تم سب کو غیب کی تعلیم کر دے یہ نہ ہوگا۔ ہاں غیب کی تعلیم کے لیے خدا جسے چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے، یعنی اس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم غیب بتائے ہیں، تم سب کو بتا دے یہ نہ ہوگا، پس تم سب اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اگر تم ایمان لاؤ گے اور کفر اور شرک سے بچو گے تو تم کو خدا کے ہاں بہت ثواب ملے گا۔ اس آیت کا شان نزول خازن میں یہ ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میرے سامنے اللہ تعالیٰ نے میری ساری امت پیش کر دی ہے جس طرح آدم علیہ السلام کے سامنے ان کی ساری ذریت جو قیامت تک ہونے والی تھی پیش کی تھی۔ لہٰذا میں جانتا ہوں کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون نہیں۔ یہ بات جب منافقوں نے سنی تو اپنی مجلسوں میں مذاق اڑانے لگے اور کہنے لگے کہ دیکھو ایسے لوگوں کے متعلق جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے خبر دے رہے ہیں کہ میں ان کے ایمان و کفر کو جانتا ہوں اور ہم ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں نیز دوسرے کاموں میں بھی شریک ہوتے ہیں ہمیں آج تک نہیں پہچانا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ میرے علم پر اعتراض کرتے ہیں، اللہ کی قسم! آؤ مجھ سے پوچھو جو کچھ ہوا اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے میں تم کو بتاؤں گا۔ ایک صاحب نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرے باپ کا کیا نام ہے؟ حضور نے فرمایا: تیرے باپ کا نام حذافہ ہے، پوچھنے والے کا نام عبداللہ تھا۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوزانو کھڑے ہو گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے راضی ہیں اور آپ کے نبی ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور قرآن کے امام ہونے سے راضی ہیں تو ہم میں سے جو کسی نے سوال کیا ہے غلط فہمی کی بناء پر کیا ہمیں اس کے لیے معافی عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت بڑھائے یعنی ہم تو حضور کو نبی مانتے ہیں اور نبیوں کو علم غیب ہوتا ہے، ہمیں آپ کے علم میں نہ کوئی شک و شبہ ہے اور نہ ہمیں اعتراض کرنے کا حق ہے۔ تب حضور نے فرمایا کہ اب تو تم باز رہو گے تین مرتبہ یہی فقرہ

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

کے عطائی علمِ غیب پر یقین رکھو) اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے O اور جو لوگ اس چیز میں

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی بخل کرتے ہیں وہ ہرگز اپنے لیے اسے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے

لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ

بہت بُری ہے بہت جلد وہ چیز جس میں انہوں نے بخل کیا تھا قیامت کے دن ان (کے گلے) کا طوق بنائی جائے گی

۱۸ ع ۹ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع

اور اللہ ہی زمین اور آسمان کا وارث ہے اور اللہ تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے O

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات بھی سن لی جنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں ہم

وقف لازم اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

ان کی یہ بات اور ان کا نبیوں کو ناحق قتل کرنا ابھی لکھے لیتے ہیں اور (قیامت کے دن اس کے جواب میں) ہم ان سے

دہرالیا۔ یہ فرما کر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور یہ آیت نازل ہوئی یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا جس حال میں تم اب ہو یعنی مومن اور منافق ملے جلے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ناپاک یعنی منافقوں کو پاک یعنی مومنوں سے جدا نہ کردے اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہیں ہے کہ تم سب کو عام طریقے سے غیب پر اطلاع دے لیکن اللہ تعالیٰ غیب کے علم کے لیے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ یعنی جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس پر یقین کرو۔ یعنی منافق اور مومنوں اور کافر کے بارے میں انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ درست ہے ہم نے ان کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

ف: اس آیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ثابت ہوا۔

۱۸۰- یہود اور منافقین جو مال کی محبت کرتے کسی کو کچھ نہ دیتے ان کے حق میں یہ اترا کہ یہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اور خدا نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے وہ کسی کو نہیں دیتے' یہ ان کے حق میں بہتر نہ سمجھنا چاہیے' یہ ان کے حق میں بڑی خرابی ہے' ان کا سونا' چاندی روپیہ پیسہ قیامت میں ان کے گلوں میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا اور تمام آسمان اور زمین کے خزانے سب خدا کی طرف لوٹیں گے۔ آسمان کے خزانے مینہ اور زمین کا خزانہ نباتات۔ یا یہ کہ اللہ ہی باقی رہے گا' سب مال دار مرجائیں گے اور جو تم کام کرتے رہے ہو سخاوت یا بخیلی اللہ تعالیٰ سب سے باخبر ہے۔ سب کو جزاء سزا دے گا۔

۱۸۱ تا ۱۸۲- بعض آیتوں میں اترا کہ خدا کو قرض دو یعنی خیرات دو قیامت میں پاؤ گے تو فخاص بن عازورا

وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

کہیں گے کہ بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھو O یہ بدلہ تمہارے اعمال کا ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے

اَيْدِيكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِينَ قَالُوا

بھیجے اور اللہ تعالیٰ بندوں پر کچھ ظلم نہیں فرماتا O انہوں نے (یہ بھی) کہا کہ

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

اللہ تعالیٰ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم ہرگز کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک کہ وہ ہمارے پاس ایسی قربانی

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِي

(کا حکم) نہ لائے کہ جس کو آگ کھا جائے (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ مجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول تمہارے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۱۸۳﴾

کھلی نشانیاں اور وہ (حکم) لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر اگر تم (اپنے عہد کے دعوے میں) سچے ہو تو تم نے ان کو شہید کیوں کیا O

فَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ

(اے نبی!) پھر اگر انہوں نے آپ کو (بھی) جھٹلایا تو (کوئی بات نہیں کیونکہ) آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے گئے ہیں

یہودی بولا کہ خدا (معاذ اللہ) فقیر ہے، ہم امیر ہیں، ہم سے قرض مانگتا ہے، تب یہ اترا کہ اللہ نے یہود کم بختوں کا یہ کہنا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم امیر ہیں سنا اور ہم ان کا کہا یاد رکھیں گے اور نامۂ اعمال میں درج کریں گے، ان کے باپ دادوں نے جو پیغمبروں کو قتل کیا وہ بھی لکھ لیا ہے عنقریب ہم ان کو حکم سنائیں گے کہ لو عذاب شدید کا مزہ چکھو اور تم نے دنیا میں جو کام کیے ہیں ان کی سزا بھگتو، خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۱۸۳ تا ۱۸۴۔ یہ وہی یہود ہیں جو آپ کی تکذیب کے لیے یہ کہتے ہیں کہ ہم سے خدا کا عہد ہے اور توریت میں یہ وعدہ ہے کہ کسی رسول کی تصدیق نہ کریں جب تک وہ قربانی کو غیبی آگ سے نہ جلا دے جیسا کہ زمانۂ بنی اسرائیل میں تھا کہ قربانی رکھ دیتے، اس کو غیبی آگ کھا جاتی تھی، پس ہم تم پر کیونکر ایمان لائیں، آگ آئے کھا جائے تو ایمان لائیں گے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم یہ کہہ دو کہ ایسا بھی ہو چکا۔ ایسے رسول بھی آئے کہ تم کو امر و نہی سکھاتے تھے اور قربانی بھی آگ کو کھلا دیتے تھے پھر تم ان پر ایمان کیوں نہیں لائے اور ان کو کیوں قتل کیا، اگر سچے ہو تو اس کا جواب دو، یعنی حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا علیہما السلام کو قتل کیا تو وہ بولے: ہمارے اجداد نے کوئی رسول قتل نہیں کیا تب یہ اترا کہ اگر یہ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو تم غم نہ کرو تم سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے گئے ہیں کہ خدا کی نشانیاں، امر و نہی اور معجزے اور کتاب روشن سبھی کچھ لائے تھے مگر ضدی ہٹ دھرم لوگوں نے ان کو جھٹلایا۔

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

جو کھلی ہوئی آیات (معجزات) اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے O ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے

الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ

اور تم کو قیامت کے روز تمہارے (اعمال کے) پورے پورے بدلے ملیں گے، پھر جو شخص آگ سے بچایا گیا اور جنت میں

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ

داخل کیا گیا تو وہ اپنی دلی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا

الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف

مال و اسباب ہے O تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں (کے نقصان) میں یقیناً

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

تمہاری آزمائش کی جائے گی اور بے شک ضرور تم کو ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب

وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَ

دی گئی ہے اور مشرکوں سے بھی بہت کچھ بری باتیں سنی پڑیں گی اور اگر تم (اس پر) صبر اور پرہیز گاری اختیار کرو

تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ

تو بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے O اور (اے نبی! اہل کتاب کو وہ وقت یاد دلایئے)

۱۸۵- ہر جان موت کا ذائقہ چکھے گی اور تم سب اپنے کاموں کے بدلے پورے پورے پاؤ گے۔ کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پس جو قیامت میں بسبب توحید وعمل صالح آگ سے دور ہوا اور جنت میں داخل ہوا تو اس نے فلاح پائی، پھر اسے کچھ غم نہ ہوگا۔ دنیا نعمت اخروی کے مقابل ایسی ہے جیسے دھوکے کی چیز، گھر کی کمزور چیزیں شیشہ، مٹی کا برتن کہ ابھی ہے اور ابھی ٹوٹ گیا۔ فنا ہو گیا۔

۱۸۶- پھر کافروں کے ستانے کا ذکر کیا کہ تمہارا طرح طرح سے امتحان لیا جائے گا۔ مالوں میں بھی نقصان ہوگا، جانیں بھی ضائع ہوں گی، بیماریاں، درد، قتل، زخم اور ہزاروں آفتیں ہوں گی، اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ تم کو گالیاں بھی دیں گے، ماریں گے، ستائیں گے بھی، ان کی بری باتیں تمہیں سننا پڑیں گی۔ وہ اللہ پر افتراء اٹھائیں گے اور مشرک بھی طرح طرح سے ستائیں گے اور بہت ایذاء دیں گے۔ تم اگر ان سب باتوں پر صبر کرو گے اور اللہ کی نافرمانی نہ کرو گے تو یہ بات بڑی ہمت اور لیاقت کی ہے۔

۱۸۷- پھر خدا نے جو عہد اہل کتاب سے لیا تھا اس کا ذکر کیا کہ ہم نے اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے توریت

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ

جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ اس (کتاب) کو لوگوں سے ضرور بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

اس (عہد) کو اپنے پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا (بھلا دیا) اور اس کے بدلہ تھوڑے سے (ذلیل) دام وصول کیے

فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

تو وہ کیا ہی بُرا سودا کر رہے ہیں O (اے نبی!) جو لوگ اپنے برے کرتوتوں

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا

پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ بے (بغیر) اچھے کام کیے ان کی جھوٹی تعریف کی جائے

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

تو ان کو ہرگز عذاب سے دور نہ سمجھنا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے O

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور آسمان اور زمین کی بادشاہی (صرف) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز

قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ ع ۱۹ ۹ ۱۰

پر قادر ہے O بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے بدلنے میں

وانجیل میں عہد لیا تھا کہ تم میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور ثناء جو تمہاری کتابوں میں ہے بیان کرنا' اس کو حسد کے مارے مخفی نہ کرنا۔ سو انہوں نے ہمارا عہد پس پشت ڈال دیا اور کتاب اللہ کو نہ مانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء و صفت چھپا کر دنیا کے تھوڑے دام اپنی قوم کے عام آدمیوں سے مول لیتے ہیں اور یہودیت اختیار کرتے ہیں' ہائے افسوس یہ کیسا برا کام کرتے ہیں۔

۱۸۸ تا ۱۸۹- انہوں نے جو ثناء وصفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپائی تو یہ اس پر بہت خوش ہیں کہ ان کے جاہل جو ان کی تعریفیں کر دیتے ہیں کہ تم ایسے ہو ویسے ہو' دین ابراہیم پر مضبوط ہو' سخی ہو وغیرہ وغیرہ تو یہ پھولے نہیں سماتے۔ تم ان کو عذاب سے دور نہ سمجھو' ان کو سخت عذاب ہوگا۔ سب زمین آسمان اور ان کے خزانے پیسہ اور گھاس خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ ان کا مالک ہے اور وہ سب باتوں پر قادر ہے۔

۱۹۰ تا ۱۹۵- خدا کے عجائب قدرت اور اس کے غرائب حکمت اور اس کی وحدانیت کی نشانیاں آسمان کی

الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ

عقل مندوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ○ جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر

اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُوۡنَ فِيۡ

(لیٹے ہوئے) اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی پیدائش (بناوٹ) میں

خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا‌ ۚ

غور کرتے ہیں (اور کہتے ہیں:) اے ہمارے رب! تو نے یہ بے کار نہ بنائے تو (عیبوں سے) پاک ہے

سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ

تو ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لے ○ اے ہمارے رب! بے شک جس کو تو نے

النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ‌ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

دوزخ میں داخل کیا تو بے شک اس کو رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ

اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے کو جو ایمان کے لیے منادی کر رہا تھا (یہ پکارتے) سنا کہ (اے لوگو!) اپنے

اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا‌ ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا

رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں

مخلوقات میں ظاہر ہیں۔ لاکھوں فرشتے' آفتاب' ماہتاب' ان گنت تارے بینہ وغیرذالک سب اس کے نشان ہیں۔ زمین کی مخلوقات میں بھی اس کا جلوہ نمایاں ہے۔ پہاڑ' دریا' موجیں' درخت' گھاس چوپائے وغیرہ سب اس کی گواہی دیتے ہیں۔ رات کا دن ہونا' دن کا رات ہونا اس کی دلیل ہے' مگر یہ دلیلیں عقل والوں کے لیے ہیں جو خدا کی ہر طرح یاد کرتے ہیں۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں' اگر نہیں ہوسکتا تو بیٹھ کر ورنہ لیٹ کر اگر یہ بھی نہیں تو معاف ہے اور وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! تو ہم کو عذاب دوزخ سے بچانا' اے پروردگار! جسے تو دوزخ میں ڈالے گا تو اسے ہلاک کرے گا اور عذاب دے گا اور وہاں کافروں کا عذاب سے بچانے والا کوئی حمایتی نہ ہوگا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرے پیغام لانے والے کو یعنی جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ہمیں تیرے ایمان کی طرف بلاتے ہیں اور توحید کی دعوت کرتے ہیں تو ہم تجھ پر اور تیری کتاب پر ایمان لائے اب تو ہمارے گناہ کبیرہ وصغیرہ سب بخش دے۔ ہمارے گناہوں سے درگزر فرما۔ ہم کو ایمان پر اٹھا۔ رسولوں اور صالحوں کے زمرہ میں ہم کو شامل کر دے۔ اے پروردگار! تو نے جس نعمت کا وعدہ کیا' اپنے رسول کی

وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

مٹا دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر (ہم اچھوں کے ساتھ رہیں) O

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط

اے ہمارے رب! تو نے جن نعمتوں کا ہم سے اپنے رسول کی معرفت وعدہ فرمایا وہ ہمیں عنایت فرما اور ہم کو قیامت

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ

کے دن رسوا نہ کر' بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے O تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی (اور فرمایا کہ)

عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ج بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ج

بے شک میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کی محنت اکارت نہیں کرتا ہوں خواہ وہ مرد ہو یا عورت' تم آپس میں ایک

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ

(جنس) ہو' تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ان کو تکلیفیں دی گئیں اور لڑے

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

اور شہید ہو گئے (تو ان کے یہ اعمال بے کار نہ جائیں گے بلکہ) میں ضرور ان کے تمام گناہ اتار دوں گا

جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ

(مٹا دوں گا) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ان کا) ثواب

عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى

ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا بدلہ ہے O (اے سننے والے!) ملک میں کافروں کے اکڑ کر چلنے پھرنے سے ہرگز دھوکا

زبانی اقرار کیا وہ ہمیں دے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا' قیامت میں ہم نقصان میں نہ پڑیں' بے شک تو وعدہ خلافی سے پاک ہے' یعنی ضرور قیامت برپا کرے گا اور اچھوں کو ثواب اور بروں کو عذاب دے گا۔ خدا نے ان کی دعا قبول کی' جو مانگا ان کو دیا اور عہد کیا کہ میں تمہارے نیک کام خواہ مرد ہو خواہ عورت ضائع نہ کروں گا' ہر بات کا ثواب دوں گا' پس یہ لوگ جو مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے' میرے لیے انہوں نے اپنا گھربار چھوڑا' میری راہ میں ستائے گئے' ایذاء پہنچائے گئے قتال کیا' قتل کیے گئے تو میں ان کے سب کے گناہ بخش دوں گا اور جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے دودھ' شہد' شراب' پانی کی نہریں رواں ہوں گی۔ یہ ان کو خدا کا ثواب ملے گا اور خدا کا ثواب بہت اچھا ہے۔

الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

نہ کھانا ○ یہ تو تھوڑا سا (دنیا کا) اسباب ہے، پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا بچھونا ہے ○

لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ اس میں ہمیشہ

خٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کی مہمانی ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس نیکوں کے لیے ہے وہ سب سے بہتر ہے ○

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

اور بے شک کچھ اہل کتاب ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے (قرآن) اور اس پر جو ان کی

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خٰشِعِينَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

طرف اتارا گیا ہے (توریت و انجیل وغیرہ) اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ایمان لاتے ہیں (اور) اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑے سے ذلیل

قَلِيلًا ۗ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

داموں میں نہیں بیچتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ○

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا ۫ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں (دشمنوں سے) آگے رہو اور (اسلامی سرحد کی) نگہبانی کرو

۱۹۶ تا ۱۹۸- کافر جو ملک ملک میں تجارتیں کرتے پھرتے ہیں، ادھر سے اُدھر، اُدھر سے ادھر آتے جاتے ہیں، خوب کھاتے کماتے ہیں اس سے دھوکہ نہ کھانا چاہیے کہ یہ دنیا کی متاع قلیل عنقریب فنا ہوگی، پھر وہ جہنم میں جائیں گے، وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ لیکن ان میں سے جو کوئی توبہ کرے گا، اسلام لائے گا، توحید اختیار کرے گا، خدا سے ڈرے گا تو ان کو جنت ملے گی جس کے درختوں اور محلوں کے نیچے دودھ، شہد، پانی اور شراب کی نہریں رواں ہوں گی، وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے، یہ خدا کا تحفہ ان کو ملے گا اور خدا کے پاس اچھوں کے لیے بڑی اچھی اچھی چیزیں تیار ہیں۔

۱۹۹- بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے، اپنی کتاب اور تمہاری کتاب دونوں کی تصدیق کی، خدا کے ساتھ نہایت عاجزی اور خضوع وخشوع سے پیش آتے ہیں، خدا کی آیتیں چھپا کر دنیا مول نہیں لیتے ہیں تو ان کو ثواب (اچھا بدلہ) ملے گا۔ خدا کے پاس رحمت ہوگی۔ اللہ سب کا حساب جلد لینے والا ہے۔

۲۰۰- پھر مسلمانوں کو جہاد پر اور دوسری تکالیف دنیوی پر صبر کا حکم دیا کہ اے مسلمانو! اپنے رسول کے ساتھ جہاد

اللہ لعلکم تفلحون ﴿۲۰۰﴾ ع

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تا کہ تم مراد کو پہنچو o

سورۃ النساء مدنیۃ ۹۲ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — آیاتہا ۱۷۶ رکوعاتہا ۲۴

سورۂ نساء مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے — اس میں ایک سو چھہتر آیات چوبیس رکوع ہیں

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا

وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا

بھی پیدا کیا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ

جس کا واسطہ دے کر آپس میں مانگا کرتے ہو اور رشتوں کا بھی لحاظ رکھو

پر صبر کرو اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرو اور اتفاق رکھو اور دشمن پر غالب رہو۔ اپنے نفسوں کو دشمن کے مقابلہ سے نہ ہٹاؤ۔ اپنے آپ کو ان کے مقابلہ پر جماؤ اور خدا سے ڈرو اس کی اطاعت کرو تا کہ فلاح دارین پاؤ اور عذاب سے نجات ملے۔ یا ''اصبروا'' سے یہ مراد ہو کہ اللہ کے فرائض ادا کرنے میں اور گناہوں سے بچنے میں جو مشقت ہوتی ہے اس پر صبر کرو اور ''صابروا'' سے یہ کہ گمراہ لوگوں اور بدعتیوں اور بدمذہبوں پر غالب رہو اور ''رابطوا'' یہ کہ گھوڑے جہاد کے لیے باندھو اور کفار سے لڑنے کی تیاری کرتے رہو۔ واللہ اعلم۔

سورۃ النسآء

اس سورت میں عورتوں کا ذکر ہے' یہ ساری سورت مدینہ شریف میں اتری' اس کی تفسیر بھی اسناد گزشتہ سے حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

۱- اے آدمیو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے کہ پہلے ان کو بنایا اور انہی سے ان کی بیوی حوا علیہا السلام کو بنایا اور ان دونوں سے توالد تناسل جاری کر کے ہزاروں مرد اور عورتیں بنا ڈالیں' وہ خدا جس کی تم ایک دوسرے کو قسم دیتے ہو اور اس کے واسطے سے آپس میں سوال کرتے ہو کہ فلاں کام خدا کے لیے کر دو اور فلاں چیز خدا کے واسطے دے دو۔ ارحام یعنی قرابت کے واسطے سے سوال کرتے ہو۔ خدا تمہارا حافظ ہے یعنی تمہارے سب کام دیکھتا ہے سب کا سوال کرے گا ''ارحام'' کو زبر بھی ہے اور زیر بھی' زبر ہو گا تو اللہ پر معطوف ہو گا۔ یعنی اللہ سے ڈرو کہ اس کی نافرمانی نہ کرو۔ ارحام قرابت سے ڈرو کہ اس کو نہ توڑو صلہ رحم کرو۔ ''یایھا الناس'' سے یہاں پر عام مراد ہے یعنی تمام انسانوں سے خطاب ہے بعض جگہ حسب قرینۂ مقام خاص مراد ہوتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ

بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے ○ اور یتیموں کو ان کے مال (واپس) دے دیا کرو

وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ

اور بری چیز کو اچھی سے نہ بدلا کرو اور ان کے مال اپنے

اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ② وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

مالوں میں (ملا کر) ہڑپ نہ کیا کرو، بے شک یہ بڑا گناہ ہے ○ اور اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو

تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ

کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر جو (اور) عورتیں تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کر لو، دو

النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا

دو، تین تین سے اور چار چار سے اور اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ (دو بیویوں میں) انصاف نہ کر سکو گے

فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ③ ؕ

تو ایک ہی (پر بس کرو) یا اپنی لونڈیوں پر جن کے تم مالک ہو، یہ تمہاری نا انصافی سے بچنے کے زیادہ قریب ہے ○

۲- رشتہ داروں سے صلہ رحم کرو، اگر تم میں سے کوئی مر جائے اور نابالغ بچے چھوڑے تو جب وہ جوان ہوں، عاقل بالغ ہوں ان کے مال اسباب ان کو دے دو، امانت میں خیانت نہ کرو، اپنی حلال چیز چھوڑ کر ان کی چیز نہ کھاؤ جو تمہارے حق میں حرام اور خبیث ہے، اچھی چیز بری سے نہ بدلو، ان کے مال اپنے مالوں سے الگ رکھو ساتھ ساتھ میں ملا کر حیلے سے ان کے مال نہ کھاؤ، یہ بڑا سخت گناہ ہے۔ قبیلہ غطفان میں ایک آدمی تھے، ان کا بھتیجا جب بالغ ہوا تو اپنے باپ کا ترکہ مانگا، چچا نے انکار کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ آیا تو یہ آیت اتری۔ انہوں نے سب مال دے دیا۔

۳ تا ۴- جب آیت سابقہ اتری لوگ ڈرے، یتیموں کے مال اپنے مال سے الگ کر دیے تب یہ اترا کہ جیسے یتیموں کے بارے میں عدل و انصاف ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے بارے میں بھی عدل و انصاف ضروری ہے یعنی باری مقرر کرنے میں برابری رکھو، کمی زیادتی نہ ہونے پائے۔ پس تم کو چاہیے کہ ایک، دو، تین، چار تک جتنے نکاح چاہو کرو زائد نہ کرو اور یہ بھی کہ جب کرو عدل کی طاقت ہو اور اگر خیال ہو کہ عدل نہ ہو سکے گا تو بس ایک ہی رکھو یعنی اگر آزاد عورت ہو تو ایک ہی رکھو۔ ہاں باندیاں جتنی چاہو رکھو کہ ان میں برابری ضروری نہیں ہے، نہ ہی ان کی عدت ہے، نہ ان کا عدد مقرر ہے، نہ ان کو منصب تقسیم ہے یعنی باری مقرر کرنا۔ بالجملہ ایک ہی نکاح کرنا اولیٰ ہے تاکہ تم ظلم نہ کرنے لگو اور نفقہ و قسمت میں زیادتی کمی نہ کرو اور عورتوں کے مہر پورے پورے دے دو۔ یہ خدا کا فرض ہے ہاں اگر وہ اپنے مہر سے کچھ تم کو بخش دیں تو کچھ برائی نہیں حلال ہے اس کو کھاؤ پیو۔ عرب

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ عَنۡ

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کچھ

شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓـئًا مَّرِيۡٓـئًا ④ وَلَا تُؤۡتُوا

اپنی خوشی سے تمہیں دے دیں تو اسے شوق سے کھاؤ پیو ○ اور تم اپنے مال

السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ قِيٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ

جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے گزارہ بنایا ہے بیوقوفوں (یتیموں) کے حوالے نہ کیا کرو، ہاں انہیں

فِيۡهَا وَاكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ⑤

اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو ○

وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ

اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہو جائیں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو

مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡٓا اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ۚ وَلَا تَاۡكُلُوۡهَآ

تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو اور تکبر کرتے ہوئے فضول خرچی کر کے اور (ان کے) بڑے ہو جانے کے خوف سے (جلدی

اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ يَّكۡبَرُوۡا ؕ وَمَنۡ كَانَ غَنِيًّا فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡ ۚ

کر کے ان کے مال) ہڑپ نہ کر جاؤ اور جو (سرپرست) مال دار ہو تو اس کو (یتیم کے مال سے) بچنا چاہیے اور جو محتاج ہو۔

والے جتنے نکاح چاہتے تھے کرتے تھے نو، دس، گیارہ، قیس بن حارث کی آٹھ عورتیں تھیں، اسلام میں چار سے زائد حرام ہیں۔

۵ تا ۶- عورتوں اور لڑکوں کو جو بے وقوف ہوں، کام دھندہ نہ جانتے ہوں ان کے مال جو تمہارے پاس ہیں نہ دو بلکہ اپنے تصرف میں رکھ کر ان کو کھلاؤ پہناؤ ورنہ وہ خراب کر کے اڑا دیں گے اور ان کو سمجھاؤ، عقل سکھاؤ اور ان سے اچھی طرح نرمی سے پیش آؤ، وعدہ کرو کہ جب تم کو عقل آئے گی تب تم کو دے دیں گے، یتیموں کو لکھاؤ پڑھاؤ، ان کی عقل کا امتحان لو، جب بالغ ہو جائیں اور آثار صلاحیت کے ان میں ظاہر ہوں تو ان کے مال ان کو دے دو، ان کے مال نابالغی کی حالت میں نہ کھا کھلا ڈالو، اس ڈر سے کہ جب وہ جوان ہو جائیں گے تو ہمارے ہاتھ سے ان کا روپیہ نکل جائے گا، جلدی جلدی بہت بہت سا نہ اڑا دو۔ تم میں سے جو امیر ہو وہ یتیم کے مال سے بچے، اس میں سے کچھ نہ کھائے جیسا اس کا ہو ویسا ہی اس کو بعد بلوغ سونپ دے اور اگر وہ آدمی فقیر ہو اور اس کے پاس تھوڑا سا مال ہو تو اپنے مال کو کم خرچ کرے کہ یتیم کے مال کھانے کی حاجت نہ پڑے، یا یہ کہ یتیم کا مال بقدر اپنی اجرت عمل ایمانداری سے کھالے تو

وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِذَا دَفَعْتُمْ
وہ دستور کے مطابق (اپنی خدمت کا حق لے کر) کھا لے (اور) پھر جب تم ان کے مال ان کے سپرد

اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۶﴾
کرو تو ان پر گواہ کر لو اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے ○

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠
مردوں کا بھی ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے

وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
اور عورتوں کا بھی ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے خواہ

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾ وَ
(ترکہ) کم ہو یا زیادہ (اس میں سے) حصہ مقرر کیا گیا ہے ○ اور اگر

اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ
بانٹتے وقت (وہ) قرابت والے (جن کا کوئی حصہ نہ ہو) اور یتیم اور محتاج آ جائیں تو ان

فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾
کو بھی اس میں سے کچھ دے دیا کرو اور ان سے اچھی بات کہو ○

کچھ برا نہیں' یا یہ کہ یتیم کا مال ساتھ احسان کے کھائے یعنی بطور قرض بہ نیت ادا۔ بالجملہ جب وہ جوان ہو تو تم ان کو ان کا مال دے دو تو گواہی کر لو اور حقیقت میں خدا ہی گواہی کے لیے کافی ہے' سب کا حساب لے گا۔ یہ آیت ثابت بن رفاعہ انصاری کی شان میں اتری ہے۔

۷۔ عرب کا دستور تھا کہ نہ لڑکیوں کو کچھ مال دیتے نہ چھوٹے لڑکوں کو' بڑے لڑکوں کو سب ملتا۔ اوس مرے' ان کی عورت ام کحہ اور تین لڑکیاں تھیں۔ چچا نے اور چچا زاد لڑکوں نے سب مال لے لیا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ میں ان لڑکیوں کو کہاں سے پالوں۔ نہ مجھے کچھ حصہ ملا نہ لڑکیوں کو' تب یہ اترا کہ ماں باپ کے مال سے اور دوسرے قرابت داروں اور ذوی الارحام مردوں کو بھی حصہ ملے گا عورتوں کو بھی' خواہ تھوڑا مال ہو خواہ بہت۔ ایک حصہ خاص سب کا اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا' پھر بعد کو سب حصے مقرر ہو گئے۔

۸۔ اگر تقسیم مال کے وقت وہ قرابت دار موجود ہوں جن کو حصہ نہ ملے گا اور کوئی یتیم یا فقیر حاضر ہو تو ان کو بھی کچھ

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً

اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے (ننھے ننھے) کمزور بچے چھوڑ (کر مر) جاتے

ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا

تو ان (کی حالت) پر ان کو کیسا ترس آتا تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور ٹھیک

سَدِيْدًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا

بات کہنی چاہیے ○ بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں

اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۰﴾ ع ۱ ۱۰ ۱۲

تو وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے ○

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

(اور) اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد (کے حصہ کی) بابت یہ حکم دیتا ہے کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے حصہ کے برابر ہے

دے دو اگر سب وارث بالغ ہوں اور اگر وارث نابالغ ہوں تو ان سے بہ نرمی پھر کے لیے وعدہ کرو کہ جب یہ بالغ ہوگا تو ہم اس سے دلوادیں گے۔

۹۔ جو لوگ بیمار کے پاس بیماری میں قریب نزع آتے ہیں اور وصیت کی رائے دیتے ہیں تو ان کو خدا کا خوف چاہیے کہ ثلث سے زائد نہ کرا دیں۔ بیچارے وارثوں کا لحاظ رکھیں' وہ خود اس کا خیال کریں کہ اگر وہ ضعیف' فقیر' بے کس اولاد چھوڑیں گے تو کیا سب مال دوسروں کو دے دیں گے' ہرگز نہیں دیں گے۔ پس ان کو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور مریض سے اچھی بات کہیں۔ عرب کا دستور تھا کہ بیماری میں نام کے لیے سب مال اٹھوا دیتے تھے بعد کو اس کی آل اولاد غریب رہ جاتی تھی۔ اس سے منع کیا گیا۔

۱۰۔ جو یتیم بچوں کا مال غصب اور ظلم سے کھالیتے ہیں وہ تو اپنے شکم میں آگ کھاتے ہیں یعنی حرام جو سبب آگ کا ہے' یا یہ کہ وہ مال بروز قیامت آگ بن جائے گا اور دوزخ میں خوب جلیں گے۔ یہ آیت حنظلہ بن شموذل کی شان میں اتری۔

۱۱۔ اس میں سب کے حصے مقرر فرمائے کہ اللہ تم کو اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ اگر لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہیں تو مرد کو عورت کے حصے کا دوگنا ملے گا مثلاً ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو تو مال تین حصے پر ہوگا دو پسر کو ایک دختر کو۔ اور جو لڑکا نہیں فقط لڑکیاں ہیں تو اگر ایک ہے تب تو اس کو آدھا مال ملے گا اور اگر دو یا دو سے زائد ہیں تو ان کو دو حصے ملیں گے تین حصوں میں سے یعنی دو تہائی مال ملے گا۔

پھر ماں باپ کا حصہ بیان فرمایا کہ اگر کوئی مرے اور ماں باپ وارث چھوڑے تو اگر اس کا کوئی لڑکا یا لڑکی ہے تب تو ان دونوں کا چھٹا چھٹا حصہ ہے' باپ کا بھی چھٹا ماں کا بھی چھٹا اور اس کے اگر کوئی اولاد نہیں صرف ماں اور باپ ہیں

فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنۡ

پھر اگر دو یا دو سے زیادہ تنہا لڑکیاں ہوں تو ان سب کے لیے ترکہ کی دو تہائی ہے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اس کا (کل ترکہ

كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا

میں سے) آدھا ہے اور اگر میت کے کوئی اولاد بھی ہو تو اس کے ماں باپ ہر ایک کے لیے ترکہ کا چھٹا

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ

حصہ ہے، پھر اگر میت کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی وارث ہوں تو میت کی ماں کے لیے

وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ

(کل ترکہ سے) ایک تہائی ہے (اور باقی باپ کا) پھر اگر (لاولد) میت کی (اولاد نہ ہونے کی صورت میں) کئی بہن

السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمۡ

بھائی ہوں تو میت کی ماں کا (اس کے ترکہ میں) چھٹا حصہ ہے میت نے جو وصیت کی ہو اسے پوری کرنے اور قرض (کے ادا کرنے)

وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَكُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِيۡضَةً

کے بعد، تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے باپ دادا اور بیٹے پوتوں میں سے تمہیں زیادہ نفع دینے والا کون ہے، یہ حصوں کا مقرر کرنا

مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ⑪ وَلَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے، حکمت والا ہے O اور اگر تمہاری بیویوں کی (تم سے یا

اور اس کا بھائی کسی طرح کا نہیں ہے نہ حقیقی، نہ ماں کا شریک، نہ باپ کا شریک، تو ماں کو تہائی اور باقی باپ کو اور اگر اس کا ایک بھائی ہے تو بھی یہی حکم ہے اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہیں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا باقی باپ کو۔ یہ سب تقسیم بعد اس کے ہوگی کہ وصیت جو کی ہے وہ بھی ادا کر دی جائے یعنی تہائی تک اور قرض بھی دے دیا جائے۔ تم نہیں جانتے کہ قیامت میں کون تم میں سے درجوں کے اعتبار سے قریب ہوگا یا یہ کہ دنیا میں کس کو زائد حصہ ملنا چاہیے کس کو کم۔ پس جو فرض مقرر کیا ہوا اللہ کا ہے وہ ادا کرو اور اسی طرح تقسیم ترکہ کرو جیسے اس نے بتلا دیا، وہ عالم ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

۱۲۔ اگر تمہاری بیویاں مر جائیں اور ان کے کوئی لڑکا یا لڑکی نہ ہو تم سے یا کسی اور پہلے خاوند سے تو تم کو ان کے متروکہ سے آدھا حصہ ملے گا اور اگر کوئی اولاد ہو تو تم کو چوتھائی حصہ ملے گا۔ یہ تقسیم متروکہ کے بعد اخراج مقدار وصیت وادائے دیون (قرض) ہوگی۔

۱۲۔ اگر تم میں سے کوئی مرد مر جائے تو اگر اس کے کوئی اولاد نہیں تو اس کی بیوی کو ربع (چوتھا حصہ) ملے گا ورنہ

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ

دوسرے خاوند سے) کوئی اولاد نہ ہو تو ان کے چھوڑے ہوئے میں سے تمہارا آدھا (حصہ) ہے، پھر اگر ان کی کوئی اولاد

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ

ہو تو ان کے ترکہ سے تمہارا چوتھائی (حصہ) ہے ان کی وصیت (پوری کرنے) کے بعد جو انہوں نے

دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ

وصیت کی ہو اور قرض (ادا کرنے) کے بعد اور اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ سے تمہاری (کل) بیویوں کے لیے

كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

چوتھائی حصہ ہے اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو ان کے لیے تمہارے ترکہ سے آٹھواں حصہ ہے جو وصیت تم نے کی ہو

تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ

اسے پورا کرنے کے بعد اور قرض (ادا کرنے) کے بعد اور اگر (کسی ایسے) مرد یا عورت کا ترکہ (تقسیم ہوتا) ہو

وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ

(جس نے ماں باپ اور اولاد کچھ نہ چھوڑے ہوں) اور (ماں کی طرف سے) اس کا کوئی بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا

مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ

حصہ ملے گا' پھر اگر وہ بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی حصہ میں شریک ہیں میت کی' کی ہوئی وصیت اور قرض (نکالنے) کے بعد

آٹھواں حصہ بعد اس کے کہ تمہاری وصیت ادا کی جائے۔

۱۲ تا ۱۴- اگر کسی مرد یا عورت کے نہ ماں ہو نہ باپ نہ کوئی اولاد ہو اس کو کلالہ کہتے ہیں اور اس کے ماں میں شریک بھائی یا بہن ہے تو اس کو سدس (چھٹا) حصہ ملے گا اور اگر زائد ہوں تو سب ثلث (تہائی) میں شریک ہوں گے' عورت کو مرد کے برابر حصہ ملے گا' اخراج وصیت اور دین (قرض) ادا کرنے کے بعد' کسی ضرر اور نقصان کے بغیر۔ یہ خدا کا حکم ہے کہ بندوں پر اس کا اتباع فرض کیا گیا' خدا عالم و دانا ہے۔ بردبار ہے' جو گناہ کرتا ہے اسے مہلت دیتا ہے جلدی نہیں پکڑتا۔ یہ خدا کے حکم ہیں اور فرض ہیں' جو خدا اور رسول کا کہا مانے گا وہ جنت میں جائے گا جس کے نیچے دودھ' پانی' شہد' شراب کی نہریں رواں ہوں گی اور جو نافرمانی کرے گا اور حکم عدولی کرے گا خدا اسے دوزخ میں داخل کرے گا' وہ وہاں ہمیشہ رہے گا اور اسے بڑی ذلت کا عذاب ہوگا یا سخت عذاب ہوگا۔ (کلالہ سے مراد وہ بھائی بہن ہیں جو ماں میں شریک ہوں ورنہ لغت میں کلالہ عام ہے' ماں باپ اولاد کے سوا سب کو کہتے ہیں اور کلالہ مال کو بھی کہتے ہیں جس کے ماں باپ وارث ابوین (والدین) و

أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿۱۲﴾ ؕ

جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے حلم والا (برداشت والا) ہے ○

تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

یہ اللہ تعالیٰ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا حکم مانے گا

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

الْعَظِيمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ

اور یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے آگے بڑھے گا تو

يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا ۠ وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۴﴾ ؑ وَالّٰتِي

ع ۲ / ۱۴

اللہ تعالیٰ اسے آگ میں لے جائے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہو گا ○ اور تمہاری عورتوں

يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ

میں سے جو بدکاری کریں تو ان پر اپنے لوگوں میں سے (مسلمانوں میں سے) چار (دین دار) گواہ لاؤ پھر اگر وہ گواہی

أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي

دے دیں تو ان (عورتوں) کو گھروں میں بند رکھو (تاکہ وہ بدکاری سے بچیں)

الْبُيُوتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ

یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی (اور قانون)

اولاد نہ ہوں اور کلالہ اس میت کو بھی کہتے ہیں جو نہ ماں باپ وارث چھوڑے نہ اولاد)

۱۵- جو آزاد عورتیں ہوں اور خاوند کے پاس رہ چکی ہوں اگر وہ زنا کریں تو ان عورتوں پر چار گواہ کرلو۔ اگر یہ امر ثابت ہو جائے اور معائنے کی پوری گواہی دیں تو ان کو قید رکھو یہاں تک کہ مر جائیں یا خدا کوئی اور حکم بتلائے تو اس پر عمل کرنا ہوگا۔ پھر قید منسوخ ہوگئی، رجم کا حکم اترا یعنی مرد محصن یا عورت محصنہ زنا کرے وہ یہاں تک پتھروں سے مارا جائے کہ مر جائے۔ محصن محصنہ شادی شدہ کو کہتے ہیں۔

سَبِيْلًا ⑮ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا

راہ نکالے ○ اور جو دو مرد تم میں سے بدکاری کریں تو ان کو سزا دو (جو مناسب ہو) پھر اگر وہ

وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ⑯

توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

انہیں لوگوں کی توبہ کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) اپنے ذمہ کرم پر لازم کر لیا ہے جو نادانی سے

ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ

گناہ کر بیٹھے ہیں پھر (یاد آنے پر موت سے پہلے) توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں کی توبہ (اپنی رحمت سے)

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ⑰ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ

قبول کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے ○ اور ان لوگوں کی توبہ

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

قبول نہیں جو گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی کو موت آئے تو کہنے

۱۶۔ اگر غیر محصن مرد یا عورت زنا کرے یعنی مرد جس نے بہ نکاح صحیح عورت سے وطی نہ کی ہو وعلیٰ ہذا القیاس عورت غیر محصنہ، تو ان کی یہ سزا ہے کہ ان کو ایذاء دو، گالی، طعن، تشنیع سناؤ۔ اگر توبہ کریں اور دل کو صاف کرلیں، سچے دل سے توبہ کرلیں تو ان کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ابن بحر اور مجاہد وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ آیت لواطت کے بارہ میں ہے یعنی اگر دو مرد آپس میں بدفعلی کریں تو ان کو ایذاء دو، اس میں کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ ان کی سزا حکام کے سپرد کی گئی ہے کیونکہ یہ فعل زنا سے بھی بدتر ہے، اس واسطے حاکموں کو اختیار دیا گیا کہ وہ جو سزا چاہیں ان دونوں کو دے سکتے ہیں۔ زبان سے برا بھلا کہنا یا ہاتھ سے مار پیٹ کرنا یا پتھروں سے مار کر ہلاک کر دینا یا تلوار سے قتل کر ڈالنا جو سزا مناسب سمجھیں ان کو دے سکتے ہیں۔ (تفسیر مدارک)

۱۷ تا ۱۸۔ خدا ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو برا کام اپنی جہالت کے سبب کر لیتے ہیں یعنی یہ نہیں جانتے کہ اس پر خدا نے یہ عذاب مقرر فرمایا ہے اور پھر عنقریب توبہ کرتے ہیں یعنی نزع سے پہلے قبل اس کے کہ عذاب الٰہی معائنہ کریں توبہ کر لیتے ہیں تو خدا ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔ وہ عالم و دانا ہے اور حکمت والا ہے اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برے کام کیے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب موت آ جاتی ہے اور فرشتے عذاب کے نظر آتے ہیں تو مجبوری سے ڈر کے مارے توبہ کا نام لینے لگتے ہیں اور نہ کافروں کا ایمان اور ان کی توبہ ایسے وقت میں مقبول ہے کہ مرتے جائیں اور مجبوراً

الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ

لگے کہ میں نے اب توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لیے ہم

وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۸﴾

ہم نے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۝

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا

اے ایمان والو! تمہیں یہ حلال نہیں کہ زبردستی تم عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو (اس نیت سے) نہ روکو کہ جو تم نے

تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ

انہیں (مہر) دیا تھا (انہیں تنگ کر کر) اس میں سے کچھ واپس لے لو مگر جب کہ وہ کھلم کھلا بدکاری کریں (تو ان کو برائی سے بچانے

بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ

کے لیے روکنا جائز ہے) اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، پھر اگر وہ تمہیں (کسی سبب سے) پسند نہ ہوں تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں

فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ

کوئی چیز ناپسند ہو اور اس میں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بڑی خیر و برکت دے دے (لہٰذا صبر کرو) ۝ اور اگر

ایمان لائیں۔ ہم نے ان کافروں کے لیے سخت عذاب مقرر کر رکھا ہے۔ یہ آیت طعمہ وغیرہ مرتدین کی شان میں اتری۔

۱۹- زمانہ جاہلیت میں بعض قبائل عرب کا دستور تھا کہ جب باپ مر جاتا تو اس کا بڑا بیٹا اس کے مال کا وارث ہوتا، یوں ہی اس کی عورت کا بھی وارث ہوتا، پس اگر وہ مالدار جوان خوبصورت ہوتی تب تو وہ اس کو اپنی جورو (بیوی) بناتا ورنہ اس کو روکے رہتا، کہیں نکاح نہ کرنے دیتا یہاں تک کہ وہ مال دے کر اپنے آپ کو چھڑاتی اور بعض قبائل کا یہ دستور تھا کہ جو اس پر اپنا کپڑا ڈال کر کہہ دیتا کہ میں نے اس کو لیا وہ اس کی زوجہ ہو جاتی۔ ان سب باتوں کو حرام کیا گیا اور ان کو اختیار دیا گیا کہ خاوند کی موت کے بعد جہاں چاہیں نکاح کریں۔ اے مسلمانو! تم کو یہ بات حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو وراثت میں لے لو اور ان کو نکاح سے روک تاکہ جو مال ان کو تمہارے مورثوں نے دیا ہے وہ ان سے پھیر لو، اگر وہ کھلے حرام کریں اور ثابت ہو جائے تو حبس قید دوام ہونا چاہیے۔ اب یہ بھی منسوخ ہو گیا۔ نکاحی عورت جو زنا کرے تو اس کو رجم ہو گا یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کیا جائے گا۔

۱۹- عورتوں کے ساتھ اچھی طرح رہو۔ پیار محبت ملاپ سے بسر کرو، ان پر احسان کیا کرو۔ اگر تم ان کی صحبت اور آپس کی الفت کو برا سمجھو گے تو تم ایسی چیز کو برا سمجھو گے جس میں خدا نے تمہارے لیے خیر کثیر اور ہزاروں طرح کے نفع بنائے ہیں یعنی اولاد صالح پیدا ہوتی ہے۔

اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا

تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بدلنا ہی چاہو اور اسے بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ (واپس) نہ لو کیا

فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾ وَ

بہتان باندھ کر اور بے جا الزام دے کر (کھلا گناہ کر کے) اس کو واپس لو گے ○ اور

كَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ

تم اسے کیوں کر (واپس) لو گے حالانکہ تم ایک دوسرے سے بے پردہ ہو کر مل چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے

مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ

پکا قول و قرار بھی لے لیا ہے ○ اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا' نانا' نکاح کر چکے ہوں ان سے نکاح نہ کرو

سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ ع حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ ع ۳ ۸ ۱۴

مگر جو گزر چکا' بے شک وہ بے حیائی اور (اللہ کو) غضب ناک کرنے کا کام ہے اور بہت بُرا طریقہ ہے ○ حرام ہوئیں

اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ

تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں

۲۰ تا ۲۱۔ عرب کا قاعدہ تھا کہ جب چاہتے کہ دوسری عورت کے ساتھ نکاح کریں یا کسی کو طلاق دیں تو یا تو اسے تہمت لگاتے یا اس پر سختی کرتے بالجملہ خلع کر لیتے اور جو دیا تھا وہ پھیر کر اسے چھوڑ تے۔ اس کو حرام کیا گیا کہ اگر تم ایک کی جگہ دوسری عورت کرنا چاہو یا اس کے اوپر دوسری بیوی سوتن لانا چاہو اور تم نے پہلی کو مہر دے دیا ہو تو اس کو اس لیے نہ ستاؤ کہ اس سے مہر واپس لے لو اگرچہ تم نے اسے ہزاروں ہی روپے مہر میں دیئے ہوں' اس لیے کہ وہ تو اس کا حق ہو چکے اور تم ان کا بدلہ لے چکے' اب جو لو گے تو کیا حرام اور گناہ کو اختیار کرو گے کہ یہ ظلم ہے اور سخت حرام ہے۔ اب تم کیونکر لے سکتے ہو حالانکہ تم دونوں میں خلوت صحیحہ واقع ہو چکی جس سے مہر دینا لازم ہو جاتا ہے اور تم آپس میں مل چکے اور بوقت نکاح انہوں نے تم سے مضبوط عہد و پیمان مہر کی بابت لے لیا تھا۔

۲۲۔ اور تمہارے باپ نے جس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا اب وہ تم پر حرام ہو گئی' اس کے ساتھ نکاح نہ کرو۔ جاہلیت میں جو ہوا وہ ہوا اب وہ حرام اور بہت بری بات ہے اور خراب طریقہ ہے۔ یہ بات حصین محصن ابن ابی قیس کی شان میں اتری کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی کو اپنے نکاح میں لے لیا تھا۔

۲۳۔ پھر جن عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہے ان کا ذکر کیا کہ تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں خواہ سوتیلی ہوں خواہ ماں میں شریک ہوں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں بھانجیاں تینوں طرح کی یعنی ماں باپ دونوں میں

الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ

جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری

أُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ الّٰتِي

بیویوں کی مائیں اور تمہاری ان بیویوں کی بیٹیاں جن سے تم نے صحبت کی ہو

دَخَلْتُم بِهِنَّ ۚ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۚ

جو تمہاری گود میں پلتی ہیں، پھر اگر تم نے اپنی بیویوں سے صحبت نہ کی ہو (صرف نکاح کیا ہو) تو (ان کو طلاق دینے کے بعد

وَحَلَآئِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۙ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ

ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں) کوئی حرج نہیں اور (حرام ہوئیں تم پر) تمہارے نسلی (حقیقی) بیٹوں (پوتوں) کی بیبیاں

الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۙ ﴿٢٣﴾

اور دو بہنیں نکاح میں اکٹھی کرنا مگر جو کچھ گزر چکا، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۝

شریک یا فقط باپ یا فقط ماں میں شریک ہوں اور رضاعی مائیں جنہوں نے تمہیں مدت رضاعت یعنی دو سال کے اندر دودھ پلایا ہے اور رضاعی بہنیں اور رضاعی ساسیں یعنی تمہاری بیویوں کی رضاعی مائیں خواہ تم نے ان کی رضاعی لڑکیوں سے وطی کی ہو یا نہ کی ہو اور تمہاری ان عورتوں کی لڑکیاں جن کے ساتھ تم وطی کر چکے ہو سب تم پر حرام ہیں، ہاں اگر عورت کے ساتھ وطی نہ کی ہو تو اسے طلاق دے کر اس کی پہلے خاوند کی لڑکی سے نکاح کر سکتے ہو اس میں کچھ برائی نہیں اور جب وطی کر لی تو اب وہ حرام ہوگئی اور تمہارے ان لڑکوں کی عورتیں جو تمہاری پیٹھ سے ہیں تم پر حرام ہیں اور یہ بھی حرام ہے کہ دو بہنیں تمہارے نکاح میں یا ملک میں ہوں اور تم ان دونوں سے وطی کرتے ہو مگر جو جاہلیت میں گزر چکا اس کا ذکر نہیں، خدا غفور ہے، اس نے بخش دیا، رحیم ہے، اگر ایسا کبھی واقع ہو جائے گا اور پھر توبہ کی جائے گی تو معاف فرمائے گا۔ صحیح حدیث سے خالہ اور بھانجی اور پھوپھی اور بھتیجی کو بھی نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ

اور تم پر حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر (حربی کافروں کی بیویاں) جو تمہاری ملک میں (جہاد وغیرہ میں)

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

آ جائیں' یہ اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا ہے تمہارے اور ان کے سوا (سب عورتیں) تمہارے لیے حلال ہیں بشرطیکہ تم مال (مہر) کے معاوضہ میں

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ

پاک دامنی کے لیے (ہمیشہ رو کے رکھنے کے لیے) نہ صرف شہوت رانی کے لیے (ان کو ہمیشہ کے لیے نکاح میں) لانا چاہو اور تم

اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ

نے جن سے (صحبت کا) فائدہ اٹھا لیا ہو تو ان کے بندھے ہوئے (واجبی) مہر انہیں ادا کر دو اور مقررہ مہر میں جو (کچھ کمی بیشی آپس

الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ

میں) رضا مندی سے قرار پائے تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں' بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا' حکمت والا ہے ○ اور جس کو تم

۲۴۔ جن عورتوں کے خاوند زندہ اور وہ ان کے نکاح میں ہیں وہ تم پر حرام ہیں مگر باندیاں اگر چہ ان کے خاوند دارالحرب میں زندہ ہوں' مگر وہ تم پر حلال ہیں یعنی بعد اس کے کہ تم ایک حیض تک ان سے الگ رہو۔ یہ جتنی محرمات تم کو بتلائیں یہ سب اللہ نے اپنی کتاب میں تم پر حرام کیں' ان کے سوا چار تک جن عورتوں سے چاہو مہر ٹھہرا کر نکاح کرو' زنا نہ کرو۔ پس جب تم ان سے نفع اٹھا لو یعنی خلوت صحیحہ ہو جائے اور وہ اپنی جان تم کو سونپ دیں تو تم ان کے مہر ان کو پورے دو کمی نہ کرو' یہ خدا کا تم پر فرض ہے جس کا ماننا تم پر ضروری ہے' ہاں اگر مہر کی کمی بیشی پر آپس میں راضی ہو جاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ علیم ہے' جانتا ہے' حکمت والا ہے۔ "ماوراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم" ظاہر میں نفی عدد معین پر دلالت کرتا ہے' اس کی مفسر نے تین تاویلیں بیان کیں ہیں' ایک یہ کہ اگر چہ لفظ عام ہے مگر مراد بنظر آیہ متقدمہ چار ہی ہیں یعنی چار تک جن سے چاہو مہر ٹھہرا کر نکاح کرو۔ دوسرے یہ کہ مراد باندیاں ہیں یعنی جتنی باندیاں چاہو روپیہ ڈال کر مول لے لو کوئی حد نہیں۔ تیسرے یہ کہ جتنی عورتوں سے نکاح متعہ چاہو کر لو یعنی میعادی نکاح اور اس تقدیر پر یہ آیت منسوخ ٹھہرے گی کہ ایک وقت بوجہ ضرورت متعہ کی اجازت دی تھی پھر حرام ابدی کر دیا۔ پہلا حکم منسوخ کر دیا۔ اللہ علیم ہے یعنی متعہ کی ضرورت کا کہ کچھ دنوں کو حلال کر دیا۔ حکیم ہے جب اس کی حکمت نے چاہا حرام کر دیا' خدا کے حکموں میں مجال دم زدن نہیں۔ آیت "احل لکم ماوراء ذالکم" میں "محصنین غیر مسافحین" کے لفظ سے متعہ کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہے' "محصنین" کے معنی ہیں کہ پاک دامنی اختیار کرنے کے لیے اور ان کو ہمیشہ روک رکھنے کے لیے نکاح کرو نہ صرف خواہش نفسانی پوری کرنے کے لیے' چونکہ متعہ میعادی نکاح تھا اور صرف خواہش نفسانی پورا کرنے کے لیے تھا اس لیے "محصنین غیر مسافحین" فرما کر اس کو منع کر دیا گیا۔

۲۵۔ جس کو آزاد عورتوں کے نکاح کا مقدور نہ ہو تو وہ مسلمان باندیوں سے نکاح کر لیں کہ ان کا مہر بہ نسبت آزاد

طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ

میں سے (اتنا) مقدور نہ ہو کہ وہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو پھر جو تمہارے قبضہ میں مسلمان لونڈیاں ہوں

فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

(ان سے ہی نکاح کر لو) اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمانوں کو خوب جانتا ہے' تم آپس میں (آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کی وجہ سے)

فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

ایک ہو' تو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لو اور دستور کے موافق ان کے مہر انہیں دے دو (اور ان کو ہمیشہ کے

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ

لیے) نکاح کی پابندی میں لایا جائے نہ صرف مستی نکالنے کے لیے اور نہ پوشیدہ آشنائی کے لیے' پھر جب وہ

بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ

نکاح کی پابندی میں آ جائیں اور وہ برا کام کریں تو جو سزا آزاد عورتوں کی ہے اس کی آدھی سزا ان پر ہے (لونڈیوں سے

لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

نکاح کی اجازت) اس کے لیے ہے کہ جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ

عورتوں کے کم مقرر ہوتا ہے' خدا تمہارے ایمان کا حال خوب جانتا ہے کہ کون مسلمان کون کافر ہے' اس کو سب دلوں کی خبر ہے' تم سب آپس میں ایک ہی ہو یعنی باندیاں بھی آدمی ہی ہیں پس تم مسلمان باندیوں سے باجازت ان کے مالکوں کے نکاح کر و اور ان کے مہر آزاد عورتوں سے کم اور زنا کی اجرت سے زائد ان کو سیدھی طرح دے دو۔ ان سے جب نکاح کرو کہ وہ عفیف ہوں' فاحشہ زانیہ نہ ہوں' لوگوں سے درپردہ دوستی بھی نہ کرتی ہوں۔ جب وہ نکاح کر لیں اور پھر زنا کریں تو ان کی حد پچاس کوڑے ہے' آزاد عورتوں کا آدھا عذاب مقرر ہے' یہ نکاح یعنی باندیوں کی اجازت اس شخص کو ہے جسے آزاد عورتوں کے نکاح کا مقدور نہیں اور بے نکاح کے اسے زنا کا خوف ہے تو وہ کر لے مگر تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ ان سے نکاح نہ کرو یعنی تاکہ تمہاری اولاد آزاد پیدا ہو۔ دوسروں کی باندی سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ بھی غلام مملوک ہی رہے گی' اللہ گناہ بخشنے والا ہے' رحمت والا ہے کہ بوقت ضرورت باندیوں کا نکاح جائز کر دیا۔

ف: امام شافعی کے نزدیک باندیوں کا نکاح اس شخص کو جائز ہے جس کے پاس اتنا مال ہو کہ حرہ (آزاد عورت) سے نکاح کر سکے' امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک باوجود قدرت نکاح حرہ (آزاد عورت) باندی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یعنی اگر پہلے آزاد عورت سے نکاح کیا ہوا ہے تو اس پر کسی کی باندی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

ف: باندیوں کے زنا کی حد پچاس کوڑے ہیں ان پر رجم نہیں۔

ع ۳ ١

رَّحِيمٌ ﴿٢٥﴾ يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

بخشنے والا مہربان ہے O اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے (اپنے احکام) بیان فرمائے اور اگلوں کا طریقہ تم کو بتائے (اور ان کے رستہ

وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۟ قف

پر تم کو چلائے) اور تم پر (اپنی رحمت سے) رجوع فرمائے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے O اور اللہ تعالیٰ تم پر اپنی مہربانی

وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٧﴾

کرنا چاہتا ہے اور جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم (سیدھے راستے سے) بہت دور جا پڑو O

يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾

(اور) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تم پر ہلکے کر دے اور انسان تو کمزور پیدا ہی کیا گیا ہے O

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ

اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری رضا مندی کا ہو (تو کچھ

تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۟ قف وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ؕ إِنَّ

مضائقہ نہیں) اور آپس میں خونریزی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ

٢٦- خدا چاہتا ہے کہ تم کو سب عمدہ باتیں بتلا دے' دیکھو یہ بتلایا کہ باندی سے نکاح بہتر نہیں۔ مگر بوقت ضرورت اجازت دے دی اور یہ چاہتا ہے کہ اگلی امتوں کے طریقے تم کو سکھائے کہ ان میں باندیوں سے نکاح حرام تھا اور تم کو توبہ بخشی اور ایام جاہلیت کی خطاؤں سے درگزر کی۔ خدا کو تمہارے وقت ضرورت کا علم ہے کہ اس وقت نکاح ان سے جائز ہو جاتا ہے اور وہ بڑی حکمت والا ہے کہ بے ضرورت اولیٰ اور بہتر نہیں رکھا۔ شافعی کے ہاں بے ضرورت نکاح حرام ہے' ہمارے حنفیوں کے یہاں خلاف اولیٰ ہے مگر جائز ہے۔

٢٧- یہود کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں سوتیلی بہنوں سے نکاح جائز ہے اس بارے میں اترا کہ خدا تم کو بخشا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ تم حرام فعلوں سے توبہ کرو اور جو شہوت نفسانی میں پھنسے ہیں یعنی یہودی وہ چاہتے ہیں کہ تم صراط مستقیم سے بہت دور پڑ جاؤ اور دین حق سے منحرف ہو جاؤ۔ یعنی یہودی کہ وہ سوتیلی بہنوں سے نکاح حلال سمجھتے ہیں اور ہم نے تم پر سوتیلی بہنوں سے بھی نکاح حرام کر دیا ہے۔

٢٨- خدا تخفیف اور آسانی کا ارادہ کرتا ہے جبھی تو اس نے باندیوں سے نکاح حلال کر دیا اور آدمی عورتوں کے معاملے میں بڑا ضعیف اور بے صبر پیدا کیا گیا ہے۔

٢٩ تا ٣٠- اے مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ ظلم یا غصب' جھوٹی گواہی یا چوری سے کہ یہ

اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا

تم پر بڑا مہربان ہے O اور جو کوئی سرکشی اور ظلم (اور زیادتی) سے ایسا کام کرے گا تو عنقریب ہم اسے

فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا

آگ میں ڈالیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ پر (بہت) آسان ہے O اگر تم بڑے گناہوں سے جن سے تم کو

كَبٰۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

روکا گیا ہے بچتے رہو گے تو ہم تمہارے (اور) گناہ (خود) معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ (جنت میں) لے جائیں گے O

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ

اور جس چیز میں خدا تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْــَٔـلُوا

نہ کیا کرو' مردوں کے لیے اپنی کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے اپنی کمائی کا حصہ ہے

اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا

اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O اور ہم نے ماں باپ

سب باتیں اس اچھے مذہب میں حرام ہوئیں۔ ہاں آپس میں کوئی تجارت ہو اور اپنا حق چھوڑ دے یا راضی برضا کچھ زائد دے دے تو مضائقہ نہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو' خدا نے ان باتوں کی تم کو جو ہدایت کی اور توفیق دی تو اس کی رحمت ہے' وہ رحمت والا ہے' جو بطور ظلم وخلاف حق ان باتوں سے کوئی بات کرے گا ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے۔ اللہ کے نزدیک یہ بات کوئی مشکل نہیں' آسان ہے۔

۳۱- اس صورت میں جن گناہوں کا ذکر ہے وہ کبائر ہیں' اگر ان سے بچتے رہو گے تو ہم چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے اور تم کو اچھی جگہ یعنی جنت میں داخل کریں گے اور نماز سے دوسری نماز تک اور ایک جمعہ سے دوسرے تک اور ایک رمضان سے دوسرے تک سب صغائر چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۲- اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کسی کو فضیلت دی ہے تو تم اس شخص سے حسد نہ کرو اور یہ خیال نہ کرو کہ اس کا مال یا اس کی جورو (لڑکی) یا کوئی چیز ہمیں مل جائے' یہ خدا کی تقدیر ہے' ہر شخص کو جو مناسب جانا دیا۔ خدا سے مانگو وہ تم کو بھی دے گا۔ یہ کہو: ''اللھم ارزقنا مثلہ او خیرا منہ بالتقویم ''یعنی یا اللہ! ہمیں ایسی ہی چیز یا جو اس سے بھی عمدہ ہو اور ہمارے لائق ہو درستی کے ساتھ ہمیں دے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آرزو کی تھی کہ کاش! ہم عورتوں پر بھی جمعہ' جماعت' لڑائی' جہاد و امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرض ہوتا تو ہم کو بھی مردوں کی طرح ثواب ملتا۔ تب یہ اترا کہ ایک

مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

اور دوسرے رشتہ داروں کے ترکہ میں ہر ایک کے لیے وارث بنا دیئے اور جن سے تم نے عہد باندھ لیا ہے ان کو

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع ۵ ۸ ۲

(بھی) ان کا حصہ دے دیا کرو بے شک ہر چیز اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر ہے ○

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے بھی کہ وہ (مرد)

بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

(ان پر) اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو نیک بخت عورتیں وہ ہیں جو (اپنے خاوندوں کی) تابعدار رہیں اور (خاوند کے) پیچھے اسی طرح

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

(اپنی عفت وغیرہ کی) حفاظت کرتی رہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا حکم دیا ہے اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں

دوسرے کی حرص نہ کرے۔ ہر شخص وہی پائے گا جو تقدیر غیبی کے نزدیک اس کا مستحق ہوگا۔

جو کام مرد خالصاً للہ کریں اس کا وہ ثواب پائیں گے‘ جو عورتیں کریں گی وہ اس کا ثواب پائیں گی یعنی ان کو جہاد اور امر بالمعروف‘ جماعت کرنے کی حاجت نہیں‘ گھر میں رہ کر جو نیکی کریں گی ثواب ملے گا۔ تم سب اللہ سے فضل اور توفیق خیر اور عصمت مانگا کرو۔ اللہ کو ہر شخص کے خیر وشر اور ثواب وعذاب اور ہدایت اور گمراہی سب معلوم ہے۔

۳۳- ہم نے ہر شخص کا حصہ مقرر کر دیا ہے اور ہر شخص کے مال کے مستحق بتلا دیے اور وارث ٹھہرا دیے کہ ماں باپ کے ترکہ کا کون وارث ہوگا اور جو کوئی قرابت داروں میں سے مر جائے گا تو اس کا مال کسے ملے گا اور جن سے تم نے عہد باندھا ہے یا کسی کو متبنیٰ کیا ہے تو ان کو بھی ان کا حصہ دو۔ اللہ ہر شے کا عالم ہے یا تو یہ حکم منسوخ ہے کہ پہلے جس سے آپس میں عہد کر لیتے تھے وہ بھی وارث ہوتا تھا یا یہ کہ مراد وصیت ثلث مال ہے یعنی ان کو وصیت کر دو کہ ثلث سے کچھ مل جائے یعنی ایک تہائی کی وصیت کر سکتے ہو۔

۳۴- (ا) مرد عورتوں پر غالب ہیں اور مسلط ہیں‘ ان کے حاکم ہیں اور ان کے امر کا قیام مردوں سے وابستہ ہے اس لیے کہ مردوں کو خدا نے فضیلت دی ہے۔ عقل ان کی زیادہ ہے‘ غنیمت میں‘ میراث میں حصہ ان کا زیادہ ہے اور نیز بسبب اس کے کہ وہ اپنا مال عورتوں کو کھلاتے ہیں‘ مہر‘ نفقہ سب خرچ ان کا مردوں کے ذمہ ہے۔

۳۴- (ب) پس جو عورتیں خدا کی تابع دار ہیں‘ خاوندوں کے حق ادا کرتی ہیں‘ اپنی جان اور خاوندوں کے مال کی حفاظت کرتی ہیں اور ان کے پیچھے سارا گھر بار درست کرتی ہیں۔ اس سبب سے کہ خدا نے شیطان سے ان کی حفاظت کی

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

اندیشہ ہو تو (اول مرتبہ) انہیں سمجھاؤ (نصیحت کرو) اور (اگر نہ سمجھیں تو) ان سے الگ سوؤ اور (پھر بھی نہ سمجھیں تو) ان کو ہلکی مار

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

مارو' پھر اگر وہ تمہاری فرمانبردار ہو جائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ ڈھونڈو بے شک اللہ (سب سے) بلند (اور) بڑا ہے O

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ

اور (اے لوگو!) اگر تم کو میاں بیوی کے آپس میں جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد کی طرف والوں میں سے اور

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ

ایک پنچ بیوی کی طرف والوں میں سے بھیجو اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں میل (محبت) پیدا کر دے گا'

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ

بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا' ہر چیز سے خبردار ہے O اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

ہے' وہ اچھی عورتیں ہیں۔

۳۴ تا ۳۵۔ (ج) اور جو عورتیں خاوندوں کا حکم نہیں مانتیں اور تم کو خوف ہے کہ کہیں بالکل قابو سے نہ نکل جائیں تو پہلے ان کو نصیحت کرو۔ قرآن حدیث سناؤ اور ان سے خفا ہو جاؤ' بولنا چھوڑ دو۔ ان کی طرف کروٹ لے کر نہ لیٹو۔ اس سے ڈر کر تمہارا کہا مان لیں گی۔ اور پھر بھی نہ مانیں تو تنبیہ کے لیے ایسا مارو کہ بہت چوٹ بھی نہ لگے' زخم بھی نہ ہو' صورت پر بھی اس کا کچھ اثر نہ آئے۔ اب اگر اطاعت کریں اور وقت جماع اور ہر وقت اطاعت کریں تو ٹھیک اور ان پر کسی اور بات کے جبر کا تم کو مطلق منصب نہیں پہنچتا۔ اللہ سب سے اعلیٰ حاکم ہے اور سب سے بڑا ہے' تم کو جو بتاتا ہے وہ مانو۔ عورتوں کو حد سے زائد تکلیف نہ دو' اگر ان کو تمہاری محبت نہیں تو کیا اختیار ہے کہ وہ محبت پیدا نہ کر لیں گی۔ یہ زبردستی نہیں ہو سکتی کہ تو خواہ مخواہ مجھ سے محبت کر۔ اگر سیدھی طرح حقوق ادا کیے جائیں تو خیر اور اگر مخالفت سے باز نہ آئیں اور بات معلوم نہ ہو کہ لڑائی کا کیا سبب ہے' اصل فساد کس کا ہے تو تم کو اے مسلمانو! چاہیے کہ ایک رشتہ دار مرد کا جو اس سے پوری کیفیت دریافت کر لے اور ایک عورت کا جو اس سے پوری تحقیق کر لے بلاؤ اور آپس میں دونوں کے دعوے سن کر صلح اصلاح کرا دو' اگر یہ دونوں صلح چاہیں گے تو اللہ میاں بیوی میں اتفاق بخشے گا۔ اللہ کو ان دونوں پنچوں کے دلوں کی خبر ہو گی کہ ان کے دلوں کی موافقت ہے یا مخالفت اور عورت مرد کے دل کی بھی خبر ہو گی' محمد بن اسامہ کی لڑکی اسامہ بن ربیع کے نکاح میں تھی' انہوں نے غصہ میں اپنی عورت کے طمانچہ مارا' انہوں نے قصاص چاہا تب یہ اترا کہ مرد کو تھوڑا مارنے کا اختیار ہے اس لیے کہ اس کو حق حاصل ہے اس میں قصاص نہیں ہاں اگر کوئی عضو ٹوٹ جائے تو دیت آئے گی۔

۳۶۔ خدا کی توحید کرو' اسی کی عبادت بجا لاؤ۔ بتوں کو یا اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرو۔ ماں باپ کے ساتھ

شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور (دیگر) رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے

الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ

پڑوسیوں اور دور کے ہمسایوں اور پاس بیٹھنے والوں (دوستوں وغیرہ) اور مسافروں

بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

اور اپنی باندی غلاموں سے بھی (بھلائی کرو) بے شک اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے

يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ

اور بڑائی مارنے والے سے خوش نہیں ہے O جو (خود) بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنا

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

سکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپاتے ہیں

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے O اور جو (لوگ) اپنا

اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں

احسان کرو'ان کی اطاعت کرو'ذوی القربیٰ (رشتہ داروں) کے ساتھ احسان کرو'ان کے مالوں کی حفاظت کرو۔فقیروں کو صدقے دو خیرات کرو۔قرابت والا جو پڑوسی بھی ہو اس کے تین حق تمہارے ذمہ ہیں' حق اسلام' حق قرابت' حق جوار (پڑوس) اور اجنبی آدمی جو پڑوسی ہو اس کے دو حق ہیں اور سفر میں جو رفیق ساتھ ہو اس کے بھی دو حق ہیں۔حق اسلام' حق صحبت' تو ان حقوق کو بجالاؤ۔بعض صاحب''بالجنب'' سے بیوی مراد لیتے ہیں یعنی اس کے حقوق بجالاؤ'مسافروں کی خاطر داری کرو' مہمان نوازی کرو۔مہمانداری کا حق تین روز تک ہے باقی صدقے میں داخل ہے۔غلام باندیوں پر احسان کرو'اللہ غرور والوں کو'ریاکاروں اور فخر وناز والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۳۷ تا ۳۸۔ جو بخل کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وصفت جو ان کی کتابوں میں ہے چھپاتے ہیں' ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔آپ بخل کرتے ہیں دوسروں کو بخل کا حکم کرتے ہیں' خدا نے اپنے فضل سے جو غیبی خبر یعنی ثناء وصفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے دے رکھی تھی اب واقع ہونے پر اس کو پوشیدہ کرنا چاہتے ہیں' ہم نے ان یہود و

وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝۳۸ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ

اور جس کا ساتھی شیطان ہو تو وہ بُرا ہی ساتھی ہے O اور ان کا کیا (نقصان)

لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ

ہوتا اگر وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے (اس کی راہ میں) کچھ خرچ کرتے اور

اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝۳۹ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ

اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے O بے شک اللہ تعالیٰ تو (کسی پر) ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا

حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۴۰ فَكَيْفَ

اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا بدلہ دیتا ہے O پھر کیا حال

اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ ۝۴۱

ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہی دینے والا لائیں گے اور (اے نبی!) آپ کو ان سب پر گواہ (اور نگہبان بنا کر) لائیں گے O

وقف النبی علیہ السلام

کعب وغیرہ کے لیے بڑی ذلت کا عذاب مقرر کیا ہے اور اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے' ان کو صرف نام آوری اور شہرت سے غرض ہے کہ لوگ کہیں کہ یہ بڑے سخی ہیں۔ ملت ابراہیم کے خوب پابند ہیں۔ نہ خدا پر ایمان لاتے ہیں نہ خدا کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' نہ خدا کی کتاب قرآن پر' نہ قیامت کے دن پر' نہ دوزخ پر' نہ جنت پر۔ شیطان ان کا دوست ہے۔ یہ اس کی راہ پر چلتے ہیں' شیطان آدمی کے لیے بہت برا ساتھی ہے' جس کے ساتھ ہوا بس اس کو دوزخ دکھاتا ہے۔

۳۹۔ اگر یہود خدا اور رسول پر ایمان لاتے' اپنے وعدوں کو پورا کرتے' آخرت اور دوزخ جنت کو مانتے' اخلاص سے خدا کی راہ میں خیرات کرتے تو سوائے فائدہ کے ان کا نقصان کیا ہوتا۔ اللہ کو سب خبر ہے کہ ان میں سے کون ایمان لائے گا اور کون نہ لائے گا۔

۴۰۔ خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا' رتی برابر بھی کسی کا نقصان نہیں کرتا۔ کافروں کے عمل جب خدا کے لیے نہیں ہیں تو آخرت میں کیونکر نفع دے سکتے ہیں' دنیا کے لیے کیے دنیا میں بدلہ پا لیا' اب آخرت میں نہ نفع ہوگا' نہ ان کے دشمنوں کے اور ان لوگوں کے راضی کرنے کے کام آئیں گے جن کا ان پر حق تھا۔ اگر ذرا سی بھی نیکی ہوتی ہے' خدا اس کا کم سے کم ثواب دس حصہ زائد دیتا ہے یعنی مسلمانوں کو جب ان کی نیکیاں حقوق کے عوض میں کم ہو جائیں گی اللہ ایک ایک نیکی کو دوگنا کر دے گا اور اس کے علاوہ جنت میں اپنی طرف سے جو ثواب بے انتہا دے گا اس کا تو ذکر ہی کیا۔

۴۱ تا ۴۲۔ کافر اس دن کیا کریں گے جب حساب کتاب ہوگا اور امتیں انکار کریں گی' ہم ہر امت پر گواہ لائیں گے یعنی ہر امت کا پیغمبر گواہی دے گا کہ میں نے خدا کا حکم پہنچایا' انہوں نے نہ مانا' وہ تکذیب کریں گے۔ تب امت مرحومہ محمدیہ یہ گواہی دے گی کہ یہ پیغمبر سچے ہیں' اس امت کی سچائی اور پاکی کے گواہ ہم تم کو بنائیں گے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى

اس دن تو کافر اور جنہوں نے رسول کی نافرمانی کی ہے یہی آرزو کریں گے کہ کاش! انہیں مٹی میں (دبا کر زمین کے)

بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ٦ ٩ ٣

برابر کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے O اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا

نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ (نماز نہ پڑھو) جب تک کہ (اتنا ہوش نہ ہو کہ) اپنی بات سمجھنے لگو اور نہ

مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ

ناپاکی کی حالت میں (بے نہائے) مگر سفر میں (پانی نہ ملے تو تیمم کر کے پڑھ سکتے ہو) اور اگر

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ

تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے پاخانہ ہو کر آئے یا تم نے عورتوں

الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا

سے ہمبستری کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے (غسل اور وضو کی نیت سے)

اپنی امت کی عدالت ثابت کریں گے۔ اس دن وہ لوگ جنہوں نے خدا اور رسول کو جھٹلایا اور کفر کیا اور ان کا کہنا نہ مانا یہ آرزو کریں گے کہ کاش! ہم اس سے پہلے خاک ہو گئے ہوتے کہ جانوروں کے ساتھ مٹی میں مل کر برابر ہو چکے ہوتے' خدا کے سامنے جھوٹ نہ بولے ہوتے کہ ہم دنیا میں مشرک نہ تھے یا کوئی رسول نہ آیا تھا۔

۴۳۔ جب شراب حلال تھی تو بعض آدمی نشہ کی حالت میں نماز کو کھڑے ہو جاتے اور کچھ کا کچھ پڑھنے لگتے۔ اس بارے میں اترا کہ اے ایمان والو! رسول اللہ کی مسجد میں حضور کے ساتھ نشہ کی حالت میں نماز کو کھڑے نہ ہو جایا کرو یہاں تک کہ تم کو ہوش آ جایا کرے اور بات سمجھنے لگ جایا کرو اور نہ جنابت کی حالت میں مسجد میں سے گزرا کرو مگر کوئی ضرورت واقع ہو جیسے ڈول یا رسی مسجد میں رکھا ہو یا کہیں جانا ہو اور جلدی جلدی مسجد میں گزر جاؤ تو یہ کوئی برا نہیں بالجملہ قبل غسل مسجد میں جانا ناجائز ہے۔ اگر تم بیمار ہو یا پانی ضرر کرتا ہو یا سفر میں ہو یا پانی نہ ملتا ہو اور پاخانہ میں گئے ہوں یا عورتوں سے صحبت کی ہو اور پانی نہ پاؤ تو خاک پاک سے تیمم کر لو۔ ایک بار ہاتھ مار کر منہ پر ملو اور دوسری بار دونوں ہاتھوں پر۔ یہ تیمم وضو کے قائم مقام ہو جائے گا۔ اللہ تم پر مہربان ہے' سہل سہل باتیں تمہیں بتاتا ہے اور غفور ہے' اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو بخش دیتا ہے۔

ف: امام شافعی کے نزدیک حالت جنابت میں مسجد میں رستہ چلنا جائز ہے ٹھہرنا ممنوع۔ حنفیہ دونوں ناجائز بتاتے ہیں مگر بہ ضرورت ڈول وغیرہ نکالنے کے لیے جائز کہتے ہیں فقط۔

طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَاَيْدِيكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا

تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو، بے شک اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا

غَفُورًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِينَ اُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُونَ

بخشنے والا ہے ○ (اے نبی!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے ایک

الضَّلٰلَةَ وَيُرِيدُونَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حصہ ملا، وہ خود گمراہی مول لیتے ہیں اور تم کو بھی راہ سے بہکانا چاہتے ہیں ○ اور اللہ تعالیٰ تمہارے

بِاَعْدَآئِكُمْ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيرًا ﴿۴۵﴾

دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ (تمہاری) حمایت کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ مدد کے لیے کافی ہے ○

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ

کچھ یہودی ایسے بھی ہیں جو کلموں کو ان کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم نے سنا اور نہ مانا

۴۴ تا ۴۵۔ تم کو یہودیوں کی خبر نہیں جن کو علم توریت کا ملا۔ وہ گمراہی مول لیتے ہیں۔ یہودیت اختیار کرتے ہیں، دین توحید یعنی اسلام اختیار نہیں کرتے، وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ اور دین اسلام چھوڑ دو۔ خدا کو تمہارے دشمنوں کی سب خبر ہے، خدا کی حفاظت اور حمایت کافی ہے۔ یسع اور رافع یہود کے دو عالم حضرت عبداللہ بن سلام کو یہودیت کی طرف بلاتے تھے۔ اس بارے میں یہ آیت اتری۔

۴۶۔ بعض یہود ایسے ہیں کہ خدا کے کلموں کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں یعنی توریت میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وصفت لکھی ہوئی ہے اس کی تغیر وتبدل کرتے ہیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے تمہارا بیان سنا اور نافرمانی کی۔ اب تم ہمارا قول سنو اور خدا کرے تمہاری بات کوئی نہ مانے اور ہماری رعایت کرو۔ یہ اپنی زبان درازی کنایہ اشارہ کی باتوں میں گالیاں دیتے ہیں اور دین میں طعن نکالتے ہیں۔ اگر ان کلموں کی جگہ یوں کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، آپ ہماری خبر سنیئے اور حالت دیکھیے تو ان کے حق میں بہتر اور نافع تھا مگر خدا نے تو ان پر کفر کے سبب سے لعنت کر دی ہے اب یہ کیسے ایمان لائیں۔ ان میں سے تھوڑے آدمی ایمان لائیں گے باقی اکثر کافر رہیں گے۔

ف: ''اسمع غیر مسمع'' کے دو معنی ہیں، ایک یہ کہ آپ ہماری بات سنیے اور آپ کبھی بری بات نہ سنیں یعنی آپ ہمیشہ عزیز اور ہیبت والے رہیں۔ یہ تعریف نکلی اور دوسرے یہ کہ ''غیر مسمع'' کے معنی یہ ہیں کہ نہ سنائے گئے یعنی آپ کسی کی بات نہ سن سکیں، یہ بددعا ہے کہ بہرے ہو جائیں یا یہ کہ آپ کی بات کوئی نہ سنے۔ آپ کا کہا کوئی نہ مانے۔ ''راعنا'' کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ آپ ہماری رعایت کریں اور یہود کی زبانوں میں ''راعنا'' ایک کلمہ تھا، مراد اس سے گالی ہوتی تھی یا یہ کہ

يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا

اور آپ سنیں سنائے نہ جائیں اور زبانیں توڑ مروڑ کر راعنا کہتے ہیں

لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا

اور دین میں طعنہ (اور عیب) لگاتے ہیں اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا

وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَ

اور حضور ہماری بات سنیں اور ہم پر نظر و توجہ فرمائیں تو ان کے لیے بہتر اور درست ہوتا لیکن ان پر تو اللہ تعالیٰ نے

لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

ان کے پیہم کفر کی وجہ سے لعنت کی ہے تو (اس لیے) وہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا

اے اہل کتاب! اس (دن) سے پہلے کہ ہم کچھ چہرے بگاڑ کے انہیں پیٹھ کی طرف کو پھیر دیں یا ان پر ایسی

مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ

لعنت کریں جیسے ہفتہ والوں پر کی تھی (سو ان کی صورتیں بندروں و خنزیروں کی سی کر دی تھیں) اس (کتاب) پر ایمان لے

اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

آؤ جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو تمہارے پاس والی کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہو کر رہتا ہے ○

''راعی'' بہ معنی چرانے والے بکریوں کے ہو یا یہ کہ اس کا اشتقاق رعونت سے ہو بالجملہ وہ کمبخت ذو معنی باتیں کہتے کہ عام مسلمان نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی اور ایسے کلمات بولنے کی ممانعت کی۔

۴۷۔ اے اہل کتاب! ہم نے جو قرآن اتارا اس کو مانو وہ قرآن جو تمہاری کتاب یعنی توریت کے مطابق اصول شریعت توحید وغیرہ میں اور نیز ثناء وصفت رسول اللہ میں ہے پس اس کو سچ جانو قبل اس کے کہ ہم تمہارے دلوں کو اندھا کر دیں اور ان میں شقاوت بھر جائے کہ وہ حق نہ دیکھ سکیں اور قبل اس کے کہ ہم تمہارے منہ اوندھے کر دیں کہ جو بات بدیہی ہو اور آنکھوں کے سامنے مثل آفتاب ظاہر ہو تم اس کو جھوٹ سمجھو یا ہم تم پر لعنت اتار دیں جیسے ہفتہ کے حکم نہ ماننے والی قوم پر اتری تھی کہ بندر اور سؤر ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ جو مقدر کر چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ جب یہ آیت اتری تو حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ چند یہود مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ
بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو تو نہیں بخشے گا اور اس کے سوا (جو گناہ بھی ہو) جس کو چاہے گا بخش دے گا
يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾ أَلَمْ تَرَ
اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا ○ (اے نبی علیہ السلام!) کیا
إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَلَا
آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو مقدس ٹھہراتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جس کو چاہتا ہے مقدس (اور پاک) کرتا ہے
يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٤٩﴾ انْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ
اور کسی پر دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا ○ دیکھو اللہ تعالیٰ پر کیسے جھوٹے بہتان باندھتے ہیں اور کھلی ہوئی
وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا
گناہ گاری کے لیے تو یہی کافی ہے ○ (اے نبی!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب

۴۸- خدا شرک کبھی نہ بخشے گا' جو شرک پر مرے گا وہ ابدالآباد دوزخ میں جلے گا' سوائے شرک کے اور جو گناہ جس کا چاہے گا بخش دے گا۔ جس نے شرک کیا اس کمبخت نے خدا پر بڑا افتراء اٹھایا' اس کی سزا یہی ہے کہ اس کی کبھی بخشش نہ ہوگی۔

ف: شرک سے مراد کفر ہے' کوئی کافر بخشا نہ جائے گا۔ حضرت وحشی جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں ان کو کافروں نے لالچ دیا کہ اگر تم امیر حمزہ کو شہید کر ڈالو گے تو تم کو آزاد کر دیں گے' جب انہوں نے شہید کر ڈالا وہ مکر گئے۔ وعدہ وفا نہ کیا۔ تب انہوں نے ایمان لانے کا ارادہ کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ آپ کے ایمان کی بہت سخت شرطیں ہیں وہ ہم سے ادا نہ ہوں گی تو ہم مستحق دوزخ ہو جائیں گے پھر ایمان سے کیا فائدہ۔ تب یہ اترا کہ جب کفر چھوڑ دو گے تو گناہ کا عذاب ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ ملے ہی۔ خدا کو اختیار رہے گا' چاہے بخشے یا نہ بخشے' یہ تو کفر ہی ایسی چیز ہے کہ اس کا نہ بخشنا خدا نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔

۴۹- کیا تم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جو اپنی بڑی تعریفیں کرتے ہیں اور اپنے آپ کو گناہوں سے مبرا جانتے ہیں گویا کہ بڑے متقی ہیں' اس سے کیا ہوتا ہے' یہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے گناہ سے پاک کرے خدا ان پر فتیل (دھاگہ) برابر بھر ظلم نہ کرے گا۔ فتیل اس رطوبت کو بھی کہتے جو گٹھلی کے بیچ میں ہوتی ہے' یا وہ میل جو انگلی کو ملنے سے ذرا سا پیدا ہوتا ہے اور آدمی اس کو انگلیوں میں ملتا ہے یعنی مطلق ظلم نہ ہوگا' بحر بن عمر اور مرحب بن زید کے حق یہ آیت اتری۔

۵۰- دیکھیے تو کیسا کھلا جھوٹ خدا پر باندھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے دن کے گناہ خدا رات کو بخش دیتا ہے اور رات کے دن کو۔ یہ جھوٹ ہی ان کے عذاب کے لیے کافی گناہ ہے۔

۵۱ تا ۵۴- کیا تم نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جن کو علم توریت کا ایک اچھا حصہ دیا گیا ہے اور تمہاری ثناء وصفت

مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ

کا کچھ حصہ دیا گیا ہے وہ بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں اور کافروں کی نسبت (تو) یہی

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾

کہتے ہیں کہ (یہ کافر) مسلمانوں سے زیادہ سیدھی راہ پر ہیں O

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ

انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے تو اس کے لیے تو کوئی بھی

لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ

مددگار نہ پائے گا O کیا ان کا بادشاہی میں کچھ حصہ ہے؟ تو کسی کو رائی کے

النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ

برابر بھی نہ دیں O کیا وہ لوگوں (مسلمانوں) پر اس بات سے جلے مرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اپنے فضل سے نعمت دی تو بے شک ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے خاندان کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی

ان کو بتلا دی گئی ہے اور آیت رجم ان پر اتار دی گئی ہے اور پھر وہ انکار کرتے ہیں' خدا کو نہیں مانتے' بتوں کو اچھا سمجھتے ہیں۔ جبت یعنی حیی بن اخطب وغیرہ شیاطین اور طاغوت یعنی کعب بن اشرف وغیرہ ناپاک یہود کم بختوں کا کہا مانتے ہیں اور ان پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ کافروں کو مسلمانوں سے اچھا اور زائد راہ پایا ہوا بتلاتے ہیں تو ان کو خدا نے ملعون کیا' جس پر خدا لعنت کرتا ہے اس کو کوئی مددگار نہ ملے گا کہ عذاب الٰہی سے بچائے' کیا یہودیوں کے ہاتھ میں ملک ہے جسے چاہیں دیں گے' اگر ایسا ہوتا تو یہ کسی کو خاص اہل اسلام کو ذرا بھی نہ دیتے' نقیر برابر یعنی گٹھلی کے چھلکے برابر بھی نہ دیتے بلکہ ہم نے جو اپنے رسول کو اور ان کے اصحاب کو عزت دی ہے اس پر یہ حسد کرتے ہیں۔ اس کا رشک ہے کہ ان کو کتاب و نبوت کیوں ملی۔ ہم اپنے رسولوں کو دنیا بھی دیتے ہیں' دین بھی دیتے ہیں۔ ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد میں جو پیغمبر ہوئے ان کو سب کچھ دیا۔ داؤد کی سو عورتیں مہر والی تھیں اور سلیمان (علیہ السلام) کی سات سو باندیاں اور تین سو مہر والی عورتیں تھیں اور ان کو ہم نے کتاب اور حکمت و عقل بھی دی تھی اور ملک عظیم عنایت کیا تھا۔ یہ آیت مالک بن حنیف وغیرہ ستر آدمیوں کے بارے میں اتری' وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف چھپاتے اور آپ کی کثرت ازواج پر اعتراض کرتے تھے' ان کا یہ رد اترا کہ دیکھو اگلے پیغمبروں کو۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ

اور ان کو بڑا ملک عطا فرمایا O پھر ان میں سے کچھ تو اس (کتاب) پر ایمان لے آئے اور کچھ

مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اس سے رک گئے (اس سے منہ پھیرا) اور ان کے (جلانے کے) لیے بھڑکتی ہوئی آگ والی جہنم کافی ہے O بے شک جن لوگوں

بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ

نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو جہنم میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی تو

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

ان کے بدلے ہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ عذاب کا مزہ (خوب) چکھیں بے شک اللہ تعالیٰ

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

زبردست حکمت والا ہے O اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام (بھی) کیے تو ہم ان کو بہت جلد ایسے باغوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ

میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ

ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم ان کو ٹھنڈے سائے میں بٹھائیں گے O بے شک اللہ تعالیٰ تم کو

الربع

۵۵۔ بعض ان پیغمبروں پر ایمان لائے تھے بعض نے ان سے انکار کیا تھا' کافروں کے لیے دوزخ کی آگ کافی و وافی ہے۔

۵۶۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے' قرآن کی تکذیب کرتے ہیں' ان کو دوزخ میں داخل کریں گے۔ جب جل جایا کریں گے اور بدن گل جایا کریں گے تو ان کی بجائے نئی کھالیں نیچے سے بدل دیا کریں گے تاکہ ہمیشہ عذاب پاتے رہیں' اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے' جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔

۵۷۔ مسلمانوں کو جو پیغمبر خدا پر اور قرآن پر اور سب کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے' اخلاص کیا' ہم جنت میں لے جائیں گے جس کے درختوں اور محلوں کے نیچے دودھ' شراب' شہد' پانی کی نہریں رواں ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے' وہاں ان کو پاک عورتیں ملیں گی جن کو کبھی حیض نفاس نہ آئے گا اور ہم ان کو سایہ میں اپنی رحمت کے رکھیں گے جو کبھی منقطع نہ ہوگا۔

اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَاۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ

حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کو سپرد کرو اور جب لوگوں میں کسی (جھگڑے) کا فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ

اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم کو بہت اچھی نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ

سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

سب کچھ سنتا (اور) دیکھتا ہے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول اللہ (ﷺ) کا حکم مانو

الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ

اور ان کا جو تم میں حکومت والے (اور اجتہاد والے) ہیں، پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اس کو اللہ تعالیٰ

اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

اور رسول اللہ (ﷺ) کی طرف لے جاؤ، اگر اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر تمہارا ایمان ہے، یہ بہت

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ ع ۹ ۵

اچھی بات ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے O کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو یہ دعویٰ

۵۸- عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کعبہ کے دربان تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ساقی زمزم، جب مکہ فتح ہوا تو حضرت عباس نے کنجی کی درخواست کی کہ دربانی بھی مجھے ہی مل جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان سے کنجی مانگی انہوں نے نہ دی۔ آخر کو جب کنجی دینے لگے تو یہ کہا کہ اللہ کو درمیان کر کے امانۃ دیتا ہوں۔ تب یہ اترا کہ خدا تم کو حکم کرتا ہے کہ لوگوں کو ان کی امانتیں پھیر دو، جب لوگوں میں حکم (فیصلہ) کرو تو انصاف سے کرو یعنی چابی عثمان کو اور سقایہ عباس کو دو۔ خدا کیا اچھا حکم کرتا ہے کہ امانت پھیر دو اور انصاف کرو۔ خدا سننے والا ہے، جس وقت عباس نے کنجی مانگی تھی وہ سنتا تھا اور دیکھنے والا ہے جب عثمان نے کنجی نہ دی تو وہ دیکھتا تھا۔

۵۹- اے مسلمانو! خدا کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کا کہنا مانو اور اولی الامر سے مراد بادشاہ ہیں یعنی قوم کے حاکم۔ حضور کے وقت اولی الامر وہ ہوتے تھے جن کو حضور ایک قوم پر حاکم کر کے لڑائی کو بھیجتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس آیت سے علماء اور مجتہدین کی تقلید کا حکم ثابت ہے۔ اولی الامر سے مراد علماء و مجتہدین ہیں یعنی اگر تم قرآن و حدیث کو اچھی طرح نہیں جانتے اور نہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہو تو علماء اور مجتہدین کی اطاعت و تقلید کرو، جو کچھ وہ تم کو سمجھائیں اس پر عمل کرو، اسی لیے تمام دنیا کے مسلمان کسی نہ کسی مجتہد کے مقلد ہیں، کوئی حنفی، کوئی شافعی، کوئی مالکی، کوئی حنبلی۔ پس اگر کسی امر میں جھگڑا واقع ہو اور اس بارے میں حکم نامعلوم ہو تو خدا اور رسول کی طرف رجوع لاؤ۔ قرآن میں یا حدیث میں اس کو

أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ

کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس پر کہ جو آپ پر اتارا گیا اور اس پر جو آپ سے پہلے اتارا گیا (اور) پھر چاہتے

أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا

ہیں کہ شیطانوں کو اپنا پنچ (فیصلہ کرنے والا) بنائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ انہیں (بالکل) نہ

بِهِ ۖ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾

مانیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہت دور بہکا دے ○

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف

رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا

(فیصلہ کرانے کے لیے) آؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ آپ سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں○ پھر (اس وقت) کیا ہوتا ہے

دیکھو جو نکلے اس پر عمل کرو اگر خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہو تو ہمارا کہنا مانو۔ کتاب وسنت کا اتباع بہتر اور اچھی بات ہے۔ اس کا مآل انجام اچھی بات ہے یعنی جنت ملے گی۔

۶۰- کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں سنا جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور تم پر اور تمہارے قرآن اور کتابوں پر جو اگلی امتوں پر آئی تھیں ایمان لانا ظاہر کرتے ہیں اور دل میں کفر ہے' وہ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ شیطان کو اپنا حاکم اور سردار بنائیں حالانکہ قرآن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس سے بیزار ہوں۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ پورا گمراہ کر دے کہ کبھی راستہ نہ پائیں۔ شیطان سے مراد کعب بن اشرف ہے۔ ایک شخص تھا بشر نامی منافق اس میں اور یہودی میں کچھ جھگڑا تھا۔ یہودی اس بات میں حق پر تھا' اس لیے یہودی کہتا تھا کہ رسول اللہ کے پاس چلو' وہ منافق کہتا تھا کہ کعب بن اشرف کے پاس چلو۔ مگر یہودی آخر کو حضور ہی کے پاس لے آیا' حضور نے اس کا حق اس کو دلایا مگر وہ منافق نہ مانا' کہا: حضرت عمر کے پاس چلو۔ وہ دونوں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور منافق نے کہا: تم جو حکم دو گے مانوں گا۔ وہ گھر میں گئے اور تلوار لا کر منافق کو قتل کر ڈالا اور کہا: جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانے تو اس کے لیے میرے پاس یہی حکم ہے۔

۶۱ تا ۶۳- حضرت زبیر اور حاطب بن بلتعہ میں جھگڑا تھا نہر کے پانی پر' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپ نے فرمایا: پہلے زبیر پانی لے لیں پھر تیری زمین میں چھوڑ دیں۔ وہ کہنے لگا کہ زبیر آخر تیری پھوپھی کے بیٹے تھے جبھی ان کی رعایت کی اور خلاف انصاف میرا حق ان کو دلوا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اے زبیر! جب تک تیری زمین پوری نہ بھر جائے پانی نہ چھوڑ کہ تیرا حق مقدم ہے۔ اس بارے میں یہ آیت اتری کہ جب منافقوں سے کوئی کہتا ہے کہ آؤ رسول اللہ کے پاس چل کر قرآن کے مطابق حکم لیں تو اس وقت ان کو دیکھو کہ کیسے کیسے حیلے نکالتے ہیں اور

أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ

جب ان کی بداعمالی سے جو وہ پہلے کر چکے ہیں ان پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے پھر تو وہ آپ کے

يَحْلِفُونَ ۖ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولَٰئِكَ

پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں (اور کہتے ہیں:) کہ ہم نے تو صرف بھلائی اور ملاپ ہی چاہا تھا ○ ان کے

الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ

دلوں کی بات تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تو آپ ان سے درگزر کیجئے اور انہیں سمجھایئے

وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن

اور ان کے حق میں بڑی مؤثر (اثر کرنے والی) بات کہہ دیجئے ○ اور ہم نے ہر رسول کو اسی لیے بھیجا

رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ

کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور کاش! وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے

جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ

آپ کے پاس آتے اور پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول اللہ (ﷺ) بھی ان کی سفارش فرماتے تو ضرور

تمہارے حکم سے اعراض کرنا چاہتے ہیں اور کنایہ اشارہ میں بے ہودہ بک بک کرتے ہیں۔ اس وقت یہ کیا کریں گے جب ان کو مصیبت پہنچے گی اور اس بے ہودگی کی سزا ملے گی تو پھر تمہارے پاس آ کر عاجزی کریں گے اور قسمیں کھائیں گے کہ ہم سے غلطی ہوئی' ہمارا ارادہ برا نہ تھا' ہم نے تو اچھائی اور اصلاح کا ارادہ کیا تھا مگر برائی سمجھی گئی۔ تو خدا ان لوگوں کے دلوں کا حال خوب جانتا ہے جو چبا چبا کر لغو باتیں کرتے ہیں پھر ظاہر میں قسمیں کھاتے ہیں پس آپ ان سے اعراض کیجئے۔ اس مرتبہ ان کو سزا نہ دیجئے' زبان سے نصیحت کر دیجئے اور خوب کان کھول کر کہہ دیجئے اور سنا دیجئے کہ اگر کبھی آئندہ ایسا کرو گے تو سخت سزا پاؤ گے۔ بعض کہتے ہیں کہ منافقوں نے ایک مسجد بنوائی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ وہاں جلسے کریں۔ دین کی خرابی کے مشورے کریں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرا دیا۔ تب کہنے لگے اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم نے تو خالصاً للہ بنائی تھی کہ آپ ہم کو ایک امام دے دیں' وہ نماز پڑھایا کرے' دین کو ترقی ہو' اس مسجد کا نام مسجد ضرار ہوا یعنی دین کو ضرر پہنچانے والی مسجد۔ اس مسجد کے قصے میں آ کر جنہوں نے جھوٹی قسمیں کھائی تھیں وہ حاطب اور ثعلبہ تھے۔

۶۴۔ ہم جو رسول اپنے بندوں پر بھیجتے ہیں تو اسی لیے کہ وہ اس کا اتباع کریں اور وہ جو حکم خدا بتلائے اسے مانیں نہ یہ کہ اسے خلاف عدل سمجھیں اور ان کے سامنے چبا چبا کر باتیں بنائیں۔ اگر یہ مسجد ضرار والے اور حاطب جب انہوں نے غلطی کی تھی اور آپ کے سامنے بے ہودہ باتیں کی تھیں اس کی توبہ کے لیے آپ کے پاس آتے اور مغفرت چاہتے اور

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اللہ تعالیٰ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور) مہربان پاتے O (اے نبی!) آپ کے رب کی قسم! وہ مسلمان

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس جھگڑے پر آپ کو حاکم نہ بنائیں پھر اپنے دلوں میں

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا

آپ کے فیصلہ سے کچھ ناراضگی نہ پائیں اور اس کو (بخوشی خاطر) قبول کر لیں O اور اگر ان پر ہم یہ بات فرض کر دیتے

عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا

کہ تم اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں سے تھوڑے ہی ایسا کرتے

فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ

اور جس بات کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے اسی کو کرتے تو ان کے لیے بہت بہتر ہوتا

بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ ۙ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ

اور (ان کے حق میں ایمان پر) زیادہ ثابت قدمی کا ذریعہ ہوتا O اور ایسا ہوتا تو بے شک ہم انہیں

آپ بھی ہم سے ان کی مغفرت کی دعا کرتے تو خدا ان کی خطا بخش دیتا اور یہ خدا کو بڑا رحیم، کریم اور توبہ قبول کرنے والا پا لیتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کوئی کتنا ہی بڑا گناہ کرے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر آپ کا وسیلہ دے کر دعا کرے اور معافی مانگے اور حضور بھی اس کے لیے دعا فرمائیں تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔

۶۵- اے میرے حبیب! میری شان کی اور تیری جان کی قسم! ان کو کبھی ایمان کا لطف حاصل نہ ہوگا اور کبھی سچے مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ بالکل آپ کو اپنی جان و مال کا اختیار نہ دیں گے اور اپنے جھگڑوں کے فیصلے کرنے کے لیے آپ کو پورا پورا حاکم نہ بنا لیں گے اور آپ جو حکم دیں گے اس کو بسر و چشم قبول نہ کریں گے ذرا بھی دل میں میل نہ لائیں گے اور اپنے سب امور تم کو تسلیم کر دیں گے، جب یہ باتیں کریں گے اس وقت سچے مسلمان ہوں گے۔

۶۶ تا ۶۸- جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق دلوا دیا اور حاطب جا رہے تھے۔ ادھر سے مقداد اور ایک یہودی آ رہا تھا۔ مقداد نے پوچھا کہ کیا فیصلہ ہوا، حاطب نے ہونٹوں سے اشارہ کر کے کہا کہ اپنی پھوپھی کے بیٹے کو دلوا دیا۔ اس یہودی نے کہا کہ کیسے مسلمان ہیں پیغمبر بھی جانتے ہیں اور ذرا سا حکم بھی نہیں مانتے، ہم نے تو جانیں عبادت عمل کے بدلے قربان کر دی ہیں۔ اس پر ثابت بن قیس بن شماس اور دوسرے صحابہ نے کہا کہ اگر یہ حکم ہم کو ہو تو ہم بھی بجا لانے کو موجود ہیں۔ تب یہ اترا کہ یہ لوگ ذرا سا حکم نہیں مانتے۔ اگر ہم ان پر مثل بنی اسرائیل یہ حکم لگا دیتے کہ اپنے آپ کو قتل

لَّدُنَّآ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝٦٧ وَّلَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۝٦٨

اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے O اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے O

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرتے ہیں انہیں ان کے ساتھ

عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ ۚ

رکھا جائے گا کہ جن پر خود اللہ تعالیٰ نے انعام (فضل) کیا (یعنی) انبیاء اور صدیق اور شہداء اور صالحین

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا ۝٦٩ ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى

اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں O یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کافی

بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا ۝٧٠ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا خُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ فَانۡفِرُوۡا ع ۹ ۱۱

ہے جاننے والا O اے ایمان والو! ہوشیاری سے کام لو پھر (دشمن کی طرف) تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا سب

کر ڈالو یا خالی ہاتھ گھروں سے نکل جاؤ تو سوائے چند آدمیوں کے جیسے ثابت وغیرہ ہیں کوئی بھی بجا نہ لاتا' خیر وہ تو بڑی بات ہے اگر یہ وہی باتیں مانیں جو آسان اور سہل ہیں یعنی توبہ' استغفار اور اتباع رسول کریں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے' آخرت میں فلاح' دنیا میں بھلائی اور دین حق پر ثبات حاصل ہو اور ہم ان کو قیامت میں اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائیں گے' جنت میں داخل کریں اور صراط مستقیم اور ملت توحید پر ثابت قدم رکھیں گے۔

۶۹ تا ۷۰۔ جو خدا کے احکام بجا لائے گا اور رسول کا اتباع کرے گا' فرض و سنت سب ادا کرے گا تو وہ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر خدا کا فضل و انعام ہے' یعنی پیغمبران کرام بالخصوص جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیقین یعنی بڑے بڑے اصحاب جلیل القدر اور شہداء جو خدا کی راہ میں جان قربان کر گئے اور صالحین یعنی اولیائے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ ہونا کیا ہی عمدہ مرتبہ اور اعلیٰ منصب ہے' یہ خدا کا فضل واحسان ہے' خدا کو سب کا علم ہے اور اس کا علم کافی ووافی ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق زار تھے' بے دیکھے ان کو کل نہ پڑتی' جب گھر جاتے بے قرار ہو جاتے' ایک دن خیال آیا کہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیونکر ہوگی' وہ عرش نشیں ہوں گے ہم بے چارے فرش ندامت پر پڑے ہوں گے۔ اس خیال سے یہ حال ہو گیا کہ رنگ زرد' لب پر آہ سرد بلکہ تاب وتو ان نے جواب دے دیا۔ دل دھڑ کنے لگا۔ ہوش رخصت ہونے لگا حتیٰ کہ خود دلدار جان نواز یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حال پوچھا۔ انہوں نے سارا خیال سنایا۔ تب یہ آیت اتری اور وعدہ ہو گیا۔ اللھم اجعلنا منھم۔

۷۱۔ اے مسلمانو! خدا کی راہ میں جہاد کو جاؤ تو دشمن سے اپنی حفاظت خوب کر لیا کرو' اگر موقع ہوا کرے تو گروہ گروہ الگ الگ جایا کرو یا سب مل کر اپنے پیغمبر کے ساتھ جہاد کو نکلا کرو۔

ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ج فَاِنْ

مل کر چلو (جیسا موقع ہو ویسا کرو) O اور بے شک تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو (نکلنے

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

میں) دیر لگاتے ہیں (سستی کرتے ہیں) پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ خدا کا ہم پر بڑا احسان تھا

شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ

جو ان کے ساتھ ہم موجود نہ تھے O اور اگر تم پر خدائے تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے (فتح اور غنیمت دے کر) تو ضرور کہتے ہیں

تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ

(ایسے بن کر کہ) گویا تم میں اور ان میں کوئی دوستی ہی نہ تھی اے کاش! کہ ہم ان کے ساتھ

فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ

ہوتے تو بڑی مراد پاتے O پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان لوگوں کو لڑنا چاہیے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

مول لیتے ہیں اور جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب

فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ

آئے تو عنقریب ہم اس کو بڑا ثواب عطا فرمائیں گے O اور (اے مسلمانو!) تمہیں

۷۲ تا ۷۳- تم میں بعض آدمی ایسے ہیں کہ جہاد کے نام سے دل چراتے ہیں' بیٹھ رہتے ہیں جیسے عبداللہ بن ابی' منافق انتظار کرتے رہتے تھے کہ دیکھیے مسلمانوں کو کب شکست ہوتی ہے' پس اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچ جاتی ہے قتل یا شکست تو خوشی مناتے ہیں' کہتے ہیں کہ خدا کا شکر کہ ہم ان کے ساتھ نہ تھے۔ یہ اس طرح کہتے ہیں کہ گویا کبھی ان میں اور تم میں جان پہچان بھی نہ تھی اور دوستی اور دیکھی بھالی بھی نہ تھی اور اگر تم کو فتح حاصل ہوتی ہے' غنیمت ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ کاش! ہم نہ ہوئے' ہم ہوتے تو ہم بھی حصہ پاتے اور خوب مزا اڑاتے۔

۷۴- جو دنیا کو آخرت کے بدلے مول لیتے ہیں ان کو چاہیے کہ توبہ کریں اور خالصاً اللہ کی راہ میں جہاد کریں' یا یہ کہ جو آخرت مول لیتے ہیں دنیا چھوڑتے ہیں یعنی سچے مسلمان' ان کو چاہیے کہ کافروں کو خوب ماریں۔ ''شراء'' کے معنی اوّل تقدیر پر خرید کے ہوں گے اور دوسری تقدیر پر فروخت کے۔

۷۴- جو خدا کی راہ میں خالص دل سے لڑے گا ہم اس کو جنت میں ثواب عظیم دیں گے۔ خواہ شہید ہو جائے خواہ

لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ

کیا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں لڑتے اور ناتواں (کمزور) مردوں اور عورتوں

وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

اور بچوں (کے چھڑانے) کے لیے نہیں لڑتے جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب!

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ

ہم کو ظالم لوگوں کے اس شہر سے نکال دے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی کھڑا

لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۚۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾ؕ

کر دے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کسی کو مددگار بنا دے ○

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا

جو ایمان دار ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ

تو (اے مسلمانو!) تم شیطان کے دوستوں سے لڑو بے شک شیطان

دشمن پر فتح یاب ہو (غازی ہو)۔

۷۵۔ اے مسلمانو! تمہیں کیا ہوگیا جو مکہ کے کافروں کو خدا کی راہ میں قتل نہیں کرتے اور بے چارے غریب مسلمانوں کے خیال سے ان سے نہیں لڑتے۔ ضعیف مرد‘ عورتیں‘ بچے مسلمان جن کو انہوں نے قید کر رکھا ہے اور مکہ سے مدینہ نہیں آنے دیتے وہ وہاں ذلیل خوار‘ حیران پریشان ہیں۔ طرح طرح کی ایذائیں پاتے ہیں‘ ستم اٹھاتے ہیں اور خدا سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس جگہ سے نکال اور ان مشرکوں سے ہمارا جلد پیچھا چھڑا۔ اس جگہ سے کہ یہاں بالکل ظلم و شرک ہے نکال کر اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں کی زیارت عطا فرما‘ ہمارا کوئی غیب سے محافظ اور مسلمان حاکم بنا۔ ہماری مدد کے لیے کسی کو بھیج۔ خدا نے ان کی دعا قبول کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا مددگار بنایا‘ عتاب بن اسید صحابی ان کے حاکم ہوئے اور مکہ فتح ہوا۔ والحمدللہ۔

۷۶۔ مسلمان‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت خدا کی راہ میں لڑتے ہیں‘ ثواب پاتے ہیں‘ کافر شیطان کی راہ میں اس کمبخت کے بہکانے سے اپنی جانیں کھوتے ہیں۔ ’’خسر الدنیا و الاخرۃ‘‘ ہوتے ہیں۔ اے مسلمانو! شیطانوں کے دوستوں کو بہ حکم خدا خوب قتل کرو۔ شیطان کا مکر ضعیف ہے‘ نصرتِ الٰہی کے سامنے کچھ نہیں چل سکتا۔ چنانچہ بدر میں کافر خوب مخذول و ذلیل ہوئے حالانکہ تگنے (تین گنا زیادہ) تھے۔

ع ۱۰/۶

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ

کا داؤ کمزور ہے O (اے نبی!) کیا آپ نے ان کو

لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ

نہیں دیکھا جن سے کہا گیا کہ (چند دن) لڑائی سے ہاتھ روکے رکھو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جب

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ

ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا کہ جیسا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے

اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ

بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے: اے رب ہمارے! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا

لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ

تھوڑی دیر تک ہمیں اور مہلت کیوں نہیں دی (اے نبی!) آپ (ان سے) فرما دیجئے کہ دنیا کا سامان بہت ہی کم ہے اور آخرت

خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا

(کی نعمتیں) پرہیزگاروں کے لیے بہت ہی بہتر ہے اور تم پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا O تم جہاں کہیں بھی ہو گے

۷۷ تا ۷۸- کیا آپ نے اپنے اصحاب کا حال نہیں دیکھا کہ جب ان سے کہا گیا کہ اپنے ہاتھ روکے رہو کافروں سے نہ لڑو نماز وقت پر اچھی طرح پڑھتے رہو وضو رکوع سجدہ قیام قعود درست کرو اور زکوٰۃ دیے جاؤ تم تو تمنا جہاد کی کرتے تھے اور جب جہاد فرض ہوا تو ان میں سے بعض آدمی کفار اہل مکہ سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے مسلمان اللہ تعالیٰ سے بلکہ اس سے بھی زائد اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم پر ابھی سے جہاد کیوں فرض کر دیا۔ ابھی دنیا میں ہم کو عیش کر لینے دیا ہوتا اور اپنی موت ہم کو مارا ہوتا۔ اے رسول! تم ان سے کہہ دو کہ دنیا فانی ہے چند روزہ ہے۔ آخرت کا ثواب سب سے بڑھ کر ہے جو شرک و کفر سے بچتے ہیں ان کو ملے گا اور تم میں سے کسی پر فتیل بھر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ فتیل وہ چھلکا جو گٹھلی کے بیچ ذرا سا ہوتا ہے یا وہ میل جو انگلیوں میں ملنے سے لگ جاتا ہے۔ اے مسلمانو اور اے منافقو! اگر تم بڑے قلعوں میں چھپ رہو گے تو بھی موت کبھی نہ کبھی آ کر پکڑ ہی لے گی اس سے بچنا محال ہے پھر مرنے سے کیا ڈرنا۔ یہ آیت بعض صحابہ کی شان میں اتری جو مکہ میں جہاد کی اجازت مانگتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت قدامہ بن مظعون جمحی حضرت مقداد بن اسود کندی حضرت طلحہ بن عبیداللہ۔ جب جہاد فرض ہوا تو طلحہ بن عبیداللہ نے کاہلی کی باتیں کیں معرکہ بدر صغریٰ میں اور بعض کہتے ہیں کہ منافقین کی شان میں اتری۔

جب کوئی بہتری آتی ہے مینہ برستا ہے غلہ ارزاں ہوتا ہے تو منافق اور یہودی کہتے ہیں کہ ہم میں بہتری اور اچھائی

يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ

تمہیں موت ضرور آئے گی اگرچہ مضبوط قلعوں ہی میں ہو اور اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو

حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ (اے نبی!) یہ آپ کی طرف سے ہے

يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ

(آپ کے سبب سے ہے) (اے نبی!) آپ فرما دیجئے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے تو ان لوگوں

هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ

کو کیا ہو گیا ہے جو کوئی بات ہی سمجھتے نہیں معلوم ہوتے O (اے انسان!) جو کچھ تجھ کو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۗ وَ

(اس کے فضل سے) ہے اور جو کچھ برائی (تکلیف) پہنچتی ہے وہ تیرے (اپنے) نفس کی طرف سے ہے (یعنی تیرے نفس کی شامت سے ہے)

اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ

اور (اے نبی!) ہم نے آپ کو سب لوگوں (کی ہدایت) کے لیے رسول بنا کر بھیجا اور (اس پر) اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے O جس نے رسول (ﷺ)

ہے کہ ایسی ایسی نعمتیں خدا کے پاس سے ہم کو آتی ہیں اور اگر کوئی مصیبت آتی ہے قحط' گرانی' خشک سالی' تو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی نحوست ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہیں کہ تمہاری وجہ سے یہ بلا ہم پر آئی ہے۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ دنیا میں جو بات ہوتی ہے سب خدا کی طرف سے ہے۔ آفت' مصیبت ہو یا عیش و راحت ہو سب وہی دیتا ہے' ان نامعقولوں کو کیا ہوا ہے کہ کوئی بات نہیں سمجھتے۔

۷۹- یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے اور مراد سب مسلمان ہیں کہ جو تم کو بہتری' ارزانی' بارش ملتی ہے یہ سب خدا کا تم پر فضل و احسان ہے' جو مصیبت آتی ہے قحط' خشک سالی' گرانی' یہ تمہارے گناہوں کے دور کرنے کے لیے ہے کہ تم تکلیف پا کر گناہوں سے پاک ہو جاؤ۔ یا یہ کہ جو بھلائی ملتی ہے یعنی فتح' غنیمت تو یہ اللہ کی کرامت اور نعمت ہے اور تمہارے حال پر اس کا فضل و احسان ہے اور جو شکست ہوتی ہے یہ بظاہر اسباب تمہاری ہی غفلت سے' جیسے بروز احد درہ چھوڑ دیا۔ یا یہ کہ جو تم اچھا کام کرتے ہو نماز' روزہ' زکوٰۃ تو خدا کی توفیق اور ہدایت سے اور جو برا کام کرتے ہو وہ نفس کے دھوکے سے۔ اے حبیب! ہم نے تم کو ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور خدا ان کی باتیں سنتا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ برائی مسلمانوں کی نحوست سے ہے۔ خدا اس کا گواہ ہے' سب کچھ دیکھ رہا ہے' اس کا بدلہ قیامت میں دے گا یا یہ کہ بعض کہتے ہیں کہ کوئی گواہ لاؤ تو تمہارا کہا مانیں تب یہ اترا کہ خدا کی گواہی کافی ہے۔

فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾

کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا O

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۚ فَإِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ

اور (منافق) کہتے ہیں: (ہمارا کام) مان لینا ہے، پھر جب آپ کے پاس سے (باہر نکل) کر جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف

مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۖ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَأَعْرِضْ

منصوبے باندھنے لگتا ہے (یعنی اقرار سے پھر جاتا ہے) اور جو کچھ وہ راتوں کو باتیں بنایا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو لکھتا رہتا ہے (فرشتوں کے

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

ذریعہ) تو (اے نبی!) ان سے درگزر کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیے اور اللہ تعالیٰ (آپ کا کام بنانے کے لیے) کافی ہے O تو کیا وہ قرآن میں

الْقُرْاٰنَ ۖ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا

غور نہیں کرتے اور اگر وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت کچھ

كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوْا بِهٖ ۖ

اختلاف پاتے O اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں

۸۰- جب "وما ارسلنا من رسول الا لیطاع" آیت مذکورہ اتری تو عبداللہ بن ابی نے کہا کہ محمد اپنی اطاعت کروانا چاہتے ہیں، ہم تو خدا کی اطاعت کریں گے، تب یہ اترا کہ محمد خدا سے جدا نہیں ہیں، جو ان کی اطاعت کرے گا وہ خدا کا مطیع ہے۔ اے رسول! جو تیرا کہا نہ مانے نہ مانے، ہم نے آپ کو رسول بنایا ہے، ان کا نگہبان اور چوکیدار نہیں بنایا، وہ کفر کریں گے سزا پائیں گے۔ آپ ان کو زبردستی مسلمان بنانے پر مجبور نہ کریں۔

۸۱تا۸۲- منافق جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم آپ کے مطیع و تابع دار ہیں، جو آپ فرمائیں ہم بجا لائیں، جب آپ کے پاس سے جاتے ہیں تو وہ باتیں آپ پر بہتان و افتراء کرتے ہیں جو آپ نے نہ بتلائی ہیں نہ ان کا حکم دیا ہے۔ خدا ان کا افتراء لکھتا ہے، آپ ان کی طرف توجہ نہ کریں، خدا پر بھروسہ رکھیں، خدا کی مدد آپ کے لیے کافی ہے، وہ آپ کا وکیل ہے۔ کیا یہ قرآن کو نہیں سوچتے یعنی اس کی آیتوں کی ترتیب اور موافقت اور ایک سا ہونا نہیں دیکھتے کہ اول سے آخر تک توحید و ایمان و نور یقین سے مملو ہیں۔ آپس میں ایک مقام دوسرے مقام کا مفسر و مصدق ہے، کہیں اختلاف و جائے اعتراض نہیں۔ اگر یہ قرآن خدا کا نہ ہوتا تو اس میں ہزاروں اختلافات ہوتے کہ آدمی میں ایسا کلام منتظم بدیع بلیغ تالیف کرنے کی طاقت ہرگز نہیں ہے۔

۸۳تا۸۴- پھر منافقوں کا ذکر کیا کہ جب کوئی خبر امن اور فتح کی یا شکست اور خوف کی سن پاتے ہیں تو اس کو جلدی

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

اور اگر اس کو رسول کریم (ﷺ) اور اپنے بااختیار لوگوں (یا مجتہدین) کی طرف

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ

لوٹاتے تو ضرور ان میں سے تحقیق کرنے والے جان لیتے اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند

الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا

لوگوں کے تم (سب کے سب) شیطان کے تابع ہو جاتے ۞ تو (اے نبی!) آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں' آپ پر بجز آپ کی

نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ

ذات کے کسی کی ذمہ داری نہیں اور مسلمانوں کو (لڑائی کے لیے) آمادہ کیجئے' قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی جنگ (سختی) کو

كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً

روک دے اور اللہ تعالیٰ کی لڑائی سب سے زیادہ سخت ہے اور اس کی سزا (عذاب) بھی سخت ہے ۞ جو کوئی اچھی سفارش کرتا

حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ

ہے تو اس میں سے اس کو بھی ایک حصہ ملتا ہے اور جو بُری سفارش کرتا ہے تو اس کے لیے اس کے

سے مشہور کر دیتے ہیں یا یہ کہ جب خبر فتح کی سنتے ہیں تو حسد سے چھپاتے ہیں اور خبر خوف کی مشہور کرتے ہیں مگر چند آدمی کہ یکا یک مشہور نہیں کرتے اور اگر یہ لوگ پہلے اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یا بڑے بڑے عقلمند ہوشیار صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا ذکر کریں تو وہ لوگ اس کو اچھے طور سے سمجھیں اور مطلب غور کر کے نکالیں' اگر تم پر خدا کا فضل و احسان نہ ہوتا اور وہ رحمت نہ کرتا تو تم دھوکے میں پڑ کر شیطان کا اتباع کرنے لگتے' مگر وہ لوگ جو خبر کو ظاہر نہیں کرتے وہ اس کے فریب اور فتنہ سے محفوظ ہیں' پس آپ خود خدا کی راہ میں لڑیئے' آپ کو اپنے نفس سے غرض ہے کوئی لڑے یا نہ لڑے' آپ اکیلے خدا کا دین بلند کیجئے' ہاں اور مسلمانوں کو جہاد کا شوق دلایئے' عنقریب اللہ تعالیٰ کافروں کا زور گھٹائے دیتا ہے اور ان کا غلبہ رد کیے دیتا ہے' خدا کا حکم غالب ہے اور اس کی پکڑ اور عذاب بہت سخت ہے۔ '' الا قلیلا '' کچھ لوگوں نے مشہور کر دیا تھا کہ کافر لوٹ پڑے مسلمان لڑنے کو تیار ہوئے بعض کاہلی کرنے لگے تب یہ اترا کہ آپ اکیلے خدا کی راہ میں لڑیں کسی کی پرواہ نہ کریں' پھر مسلمان بھی لڑنے کو گئے اس کو بدر صغریٰ کہتے ہیں۔

۸۵- پھر مسلمانوں کے ثواب اور کافروں کے عذاب کا ذکر کیا کہ جو توحید اختیار کرے گا' آپس میں سفارش کر کے صلح و اصلاح کروائے گا تو قیامت میں اس کا ثواب پائے گا اور جو شرک کرے گا' لڑائی فساد ڈلوائے گا تو اس کو سزا ملے گی' اللہ تعالیٰ سب باتوں پر قادر ہے' جزاء دینے والا ہے یا یہ کہ سب کو روزی پہنچانے پر قادر ہے۔

لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ

وبال کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ○ (اے مسلمانو!) جب تم کو کوئی

بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى

کسی لفظ سے سلام کرے تو تم بھی اس کے جواب میں اس سے بہتر یا ویسا ہی جواب دو' بے شک اللہ تعالیٰ

كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ

ہر چیز کا حساب لینے والا ہے ○ اللہ تعالیٰ ہے (اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) وہ تمہیں قیامت کے دن ضرور اکٹھا

الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ع

کرے گا (جس کے آنے میں) کوئی شک شبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے ○

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ

(اے مسلمانو!) تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں تمہارے دو گروہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال بد کی وجہ سے

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

ان کو اوندھا کر دیا ہے' کیا تم چاہتے ہو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا اس کو ہدایت پر لے آؤ اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہی میں

النصف ۱۱ ع ۸

۸۶- بعض آدمی سلام میں کاہلی کرتے تھے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے تھے تب یہ اترا کہ جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس کا جواب ضرور دو۔ اگر سلام کرنے والا مسلمان ہو تو اس کو زائد بڑھا کر دو یعنی علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور اگر دوسری قوم سے ہو تو اتنا ہی جواب دو۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے اور بدلہ دینے والا ہے۔

۸۷- پھر اپنی توحید بیان فرمائی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا' اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ خدا سے بڑھ کر کون سچا ہوگا (کوئی نہیں ہو سکتا)

۸۸- دس آدمی منافق مرتد ہو کر مکہ کو بھاگ گئے تھے۔ ان میں اختلاف ہوا کہ ان کا مال لے لینا چاہیے یا نہیں کہ شاید پھر لوٹ کر آ جائیں' تب یہ اترا کہ منافقوں کے حق میں تم دو فرقے کیوں ہوئے جاتے ہو' کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ خدا نے ان کو ان کے کاموں کی سزا دی' ان کا نفاق کھول دیا اور پھر شرک کی طرف پھیر دیا اور جس کو خدا نے گمراہ قرار دے دیا تم اس کو پھر ہدایت دینا چاہتے ہو۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا جس کو خدا گمراہی میں چھوڑتا ہے اس کو کوئی راستہ ہدایت کا نہیں رہتا' اس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا۔

ف: "فمالکم" سے خطاب بعض کہتے ہیں کہ صحابہ سے ہے' مفسر نے کہا کہ منافقین سے ہے کہ صحابہ میں سے کوئی ان کے بارے میں مختلف نہ ہوا تھا۔

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا

چھوڑتا ہے تو (اے سننے والے!) تو ہرگز اس کے لیے راہ نہ پائے گا O وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم بھی اسی طرح کافر ہو جاؤ

فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا

جیسے کہ وہ کافر ہوئے تاکہ تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

ہجرت نہ کریں، پھر اگر وہ نہ مانیں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو

وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا

اور ان میں سے کسی کو اپنے دوست اور مددگار نہ بناؤ O مگر جو لوگ

الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ

اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں کہ ان میں اور تم میں معاہدہ ہے یا وہ تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

تنگدل ہو کر تمہارے پاس آ گئے ہوں (تو ان سے میل جول کرنے میں مضائقہ نہیں) اور اگر اللہ تعالیٰ

قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

چاہتا تو انہیں تم پر غلبہ دیتا تو بے شک وہ تم سے لڑتے، پھر اگر وہ تم سے کنارہ کریں اور تم سے نہ لڑیں

۸۹ تا ۹۰- یہ منافق تمنا کرتے ہیں کہ کاش! تم بھی ان کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کرو۔ تو تم اور وہ ایک ملت کفر پر مستقیم ہو جاؤ پس تم اب ان سے دوستی نہ کرو اور ان سے مدد نہ چاہو یہاں تک کہ پھر مسلمان ہو کر اور توبہ کر کے مدینہ کو تمہارے پاس ہجرت نہ کر آئیں، اگر وہ ایمان نہ لائیں اور ارتداد پر قائم رہیں تو ان کو پکڑو اور قید کرو جہاں پاؤ خواہ حل میں خواہ حرم میں، بے دھڑک مار ڈالو اور ان میں سے کسی سے دوستی نہ کرو اور نہ کسی سے مدد چاہو۔ ہاں مگر وہ لوگ جو ایسی قوم سے جا کر مل گئے ہیں اور ایسے قبیلہ کی پناہ میں آ گئے ہیں جن سے تم سے پہلے عہد و پیمان ہیں یعنی قوم ہلال بن عویمر سلمی کہ ان سے اور تم سے معاہدہ صلح کا ہے اور جب ان کی سفارش کو وہ قوم تمہارے پاس آئی یعنی قوم ہلال اس حال میں کہ وہ پریشان ہوں کہ نہ تو وہ تم سے بہ سبب عہد کے لڑ سکتے ہیں اور نہ ان لوگوں کو بسبب قرابت کے مار سکتے ہیں تو تم کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر خدا چاہتا تو قوم ہلال کو بروز فتح مکہ تم پر مسلط کر دیتا، وہ تم کو مار ڈالتے کہ قوی گروہ تھے پس جب وہ تم سے نہیں لڑے اور تم سے لڑنے والوں کو مدد نہ دی اور تم سے عاجزی اور صلح سے پیش آئے اور عہد کی وفا کی تو اب خدا تم کو

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا

اور تمہاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے

جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ

ان پر کوئی الزام کا راستہ نہیں رکھا ہے O عنقریب تم کو ایسے لوگ

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى

بھی ملیں گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں

الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ

لیکن جب وہ (اپنی قوم کی طرف سے) فساد کے لیے بلائے جاتے ہیں تو اس میں اوندھے ہو کر کود

السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

پڑتے ہیں، پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور صلح پیش نہ کریں اور تم سے اپنے ہاتھ نہ روکیں تو ان کو پکڑو

۱۲ ع ۹ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع

اور جہاں کہیں پاؤ قتل کرو، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صاف حجت قائم فرما دی ہے O

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ

اور کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر غلطی سے (ہاتھ بہک کر) اور جو کوئی کسی مومن کو (نادانستہ) غلطی سے قتل

ان سے لڑنے کی اجازت نہیں دیتا اور کوئی راہ ان سے مخالفت کی نہیں بتلاتا۔

۹۱- اسد اور غطفان وغیرہ قبیلوں کا عنقریب حال دیکھو گے کہ وہ ظاہر میں کلمہ پڑھ کر تم سے امن پا لیتے ہیں اور جب ان کو ان کی قوم کفر کی طرف بلاتی ہے تو کفر ظاہر کر کے ہر مرتبہ شرک کی نجاست میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اپنی قوم سے امن میں ہو جاتے ہیں، بروز فتح مکہ یہ اپنی قوم کا ساتھ دیں اور تم کو قتل کا ارادہ کریں اور تم سے عاجزی نہ کریں اور بہ صلح پیش نہ آئیں اور ہاتھ نہ روکیں تو ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ پکڑو اور قتل کرو۔ ان پر جو چاہو کرو۔ ان کے قتل کا منصب تم کو ہر طرح حاصل ہے۔

۹۲- عیاش بن ربیعہ نے غلطی سے حارث بن زید کو کافر سمجھ کر مار ڈالا۔ ان کو ان کے اسلام کی خبر نہ تھی۔ بعد علم نادم ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تب یہ اترا کہ مسلمان کو یہ کبھی زیبا نہیں کہ مسلمان کو قتل کر ڈالے، اگر غلطی ہو جائے تو یہ مجبوری ہے۔ جو مسلمان کو خطا اور غلطی سے قتل کر دے تو ایک غلام مسلمان آزاد کرے اور پوری دیت خون بہا اس کے وارثوں کو ادا کرے، اگر وہ معاف کر دیں نہ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر وہ مقتول دار الحرب میں ہو یعنی اس کے وارث حربی ہیں اور وہ

مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن

کرے تو (اس پر) ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا لازم ہے اور مقتول کے وارثوں کو پوری دیت (خون بہا) دینا

يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ

یہ کہ وہ (مقتول کے وارث) معاف کر دیں پھر اگر وہ مسلمان (مقتول) اس قوم کا ہو جو تمہاری دشمن ہے تو (صرف) ایک

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ

مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے اور اگر وہ (مسلمان مقتول) اس قوم میں سے ہو کہ اس میں اور تم میں باہم معاہدہ ہے تو اس

مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

کے وارثوں کو پورا خون بہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے، پھر جس کو (غلام) میسر نہ ہو تو وہ (توبہ کرنے

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۹۲﴾

کے لیے) دو مہینے کے پے درپے روزے رکھے، یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں (اس کی) توبہ ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا، حکمت والا ہے ○

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَ

اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے، اس میں (اس کو) مدتوں رہنا ہو گا

غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿۹۳﴾ يَا أَيُّهَا

اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو گا اور اس کی لعنت ہو گی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان والو!

مقتول مسلمان ہے تو دیت نہیں ہے فقط غلام کا آزاد کرنا چاہیے اور اگر وہ مقتول ایسی قوم سے ہے جن کے اور تمہارے درمیان میں عہد و میثاق ہے تو دیت بھی ہے اور ایک مومن غلام آزاد کرنا بھی ہے اور جو آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھے تو دو مہینہ کے متواتر روزے رکھے، یہ خدا کی طرف سے توبہ منظور ہونے کا قانون ہے اور خدا علیم و حکیم ہے، جو کچھ فرماتا ہے اس میں اس کی حکمت ہے۔

۹۳۔ مقیس بن زبابہ کے بھائی ہشام بن زبابہ مرے ہوئے ملے، قاتل معلوم نہ ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ قاصد بھیجا کہ قوم سے دریافت کرے، انہوں نے کہا کہ ہم مطلق نہیں جانتے، دیت ادا کی، وہ قاصد اور مقیس دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ رہے تھے کہ مقیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو مار ڈالا اور دیت کے اونٹ لے کر بھاگ گیا اور مرتد ہو گیا، اس کو بعد فتح مکہ مار ڈالا گیا تب یہ اترا کہ جو مسلمانوں کو قصداً مار ڈالے اس کا بدلہ دنیا میں یہ ہے کہ اس کو مار ڈالو اور آخرت میں جہنم، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اس سبب سے کہ وہ مقیس مشرک ہے، خدا کا اس پر غصہ ہے کہ اس نے دیت لے لی اور پھر غیر شخص کو۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا

جب تم جہاد کے لیے چلو تو (پہلے) تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے تم جتنی

لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ

دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں تم بھی پہلے ایسے ہی تھے (کہ تم کو کوئی پہچانتا نہ تھا)

الدُّنْيَا ۬ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ

پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنا فضل کیا (تمہارا مسلمان ہونا مشہور کیا) پس تم (حملہ سے پہلے)

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا

تحقیق کر لیا کرو' بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی سب خبر ہے O برابر نہیں

يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ

ہیں وہ مسلمان کہ بے (بغیر) عذر جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں اپنے مال

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ

اور جان سے جہاد کر رہے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور

قتل کر ڈالا' اس پر لعنت ہے' خدا نے اس کے لیے بڑا سخت عذاب مقرر کیا ہے کہ وہ سرکش تھا۔

۹۴۔ اسامہ بن زید نے مرداس بن عمر کو جو مسلمان تھے مار ڈالا اور وہ کلمہ پڑھتے جاتے تھے' اسامہ نے یہ سمجھ کر کہ وہ کافر ہے اور جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھتا ہے غلطی سے ان کو مار ڈالا تب یہ اترا کہ اے مسلمانو! جب تم سفر کرو اور جہاد کو نکلو تو غور کرو' مسلمان اور کافر کو پہچانو' جو کلمہ پڑھے اور سلام کرے اس کا مال لینے کے لیے اس کو کافر نہ کہو' تم دنیا کا مال لینا چاہتے ہو خدا کے پاس ثواب کے خزانے بے انتہا ہیں۔ تم یہ بھول گئے کہ پہلے تم بھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور کلمہ پڑھ کر اپنی جان بچا لیتے تھے' پھر خدا نے اپنا احسان کیا' تم کو ایمان دیا' ہجرت کی نعمت بخشی پس تم کو چاہیے کہ غور کرو' تم جو کام کرو گے خدا کو سب کی خبر ہے۔

۹۵ تا ۹۶۔ جو مسلمان لڑائی میں نہیں جاتے' جہاد فی سبیل اللہ نہیں کرتے وہ ان لوگوں کے برابر کسی طرح نہیں ہو سکتے جو اپنی جان خدا کی راہ میں فدا کرتے ہیں اور مال لٹاتے ہیں' ہاں اگر وہ معذور ہوں' آنکھوں سے نظر نہ آتا ہو یا کوئی اور بیماری ہو جس کی وجہ سے وہ لڑ نہ سکیں تو مجبوری ہے' ورنہ خدا نے مجاہدین کو غیر مجاہدین پر بڑی فضیلت اور بڑا درجہ عطا فرمایا ہے' قیامت میں ان کے مرتبے بدرجہا بلند ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو یوں تو جنت کا وعدہ کیا ہے خواہ مجاہدین ہوں یا غیر مجاہدین مگر اللہ نے مجاہدین کو بڑی فضیلت دی ہے اور ان کو بڑا ثواب دیا ہے' اللہ نے ان سے خاص مغفرت کا وعدہ کیا ہے اور عذاب سے حفاظت کا اور رحمت دینے کا خاص وعدہ ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ (جو کاہلی چھوڑتے ہیں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو (جہاد سے) بیٹھے رہنے والوں پر درجہ میں بہت بلند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ

الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا

نے بھلائی (جنت) کا وعدہ سب سے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو (جہاد سے) بیٹھے رہنے والوں پر بڑے ثواب

عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

سے فضیلت دی ہےO وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے بڑے درجے ہیں اور (اس کی) بخشش اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ ۱۳ ع

بخشنے والا مہربان ہےO بے شک وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے

اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ

(اور) فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حالت میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے

قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ

تو فرشتے (ان سے) کہتے ہیں: کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم کہیں ہجرت کر کے چلے جاتے

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

تو ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بُری جگہ ہےO مگر جو مرد اور عورتیں

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا

اور لڑکے لڑکیاں بے بس ہیں، جنہیں نہ کوئی نکلنے کی تدبیریں پڑتی ہیں اور نہ

اور جہاد کو نکلتے ہیں) بخشتا ہے' جو توبہ کرتا ہے اور اس پر مرتا ہے اس پر رحمت کرتا ہے۔

۹۷ تا ۹۹- پچاس آدمی تھے جو مکہ میں مرتد ہو کر رہ گئے تھے' ہجرت نہ کی تھی۔ بدر کی لڑائی میں ان میں سے اکثر مارے گئے۔ ان کی شان میں یہ اترا کہ جن کی فرشتوں نے کفر پر جان نکالی اس وقت ان سے سوال کیا کہ تم دنیا میں کیا کرتے تھے؟ تمہیں کیا ہو گیا تھا جو کفر اختیار کر کے مکہ میں رہ گئے تھے؟ جواب دیا کہ ہم تو مسلمان تھے مگر کافروں نے ہم کو زبردستی روک رکھا تھا' ہم وہاں ضعیف تھے نکل نہ سکتے تھے۔ فرشتوں نے کہا: کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی' کیا مدینہ ہجرت گاہ موجود نہ تھا کہ وہاں چلے جاتے پس ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ ہاں جو واقعی ضعیف تھے طاقت نہ

يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ

ان کو کوئی راستہ ملتا ہے ○ تو ان کے لیے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے

وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اللہ تعالیٰ بڑا معاف فرمانے والا (اور) بخشنے والا ہے ○ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر

يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ

نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش (فراخ دستی) پائے گا اور جو اپنے گھر سے

مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو موت آ جائے

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ثابت ہو چکا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ ع وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ ع ۱۴ ۱۱

مہربان ہے ○ اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کچھ نمازیں

پاتے تھے' کچھ مرد بوڑھے اور عورتیں اور بچے کافروں کے پھندے میں تھے' کافر ان کو نہ چھوڑتے تھے' ان کو کوئی حیلہ نہ تھا کہ بھاگ جاتے' نہ راستہ معلوم تھا نہ ان کا کوئی ہمراہی تھا تو خدا ان کو بخش دے گا۔ خدا ان سے بخشش کا وعدہ کرتا ہے اور اس کا وعدہ ضروری ہے کہ پورا ہو۔ اللہ توبہ کرنے والوں کا بخشنے والا ہے اور ان سے درگزر کرنے والا ہے۔ "عسیٰ" کا لفظ جب اللہ کے کلام میں آتا ہے مفید وعدہ یقینی وحتمی ہوتا ہے۔

۱۰۰- جو خدا کی راہ میں ہجرت کرے گا تو زمین میں اس کو بہت سے ایسے مقام ملیں گے جہاں وہ پناہ اور مال و دولت پائے گا اور امن سے رہ کر اللہ کی عبادت کرے گا۔ یہ اکثم بن صیفی کی شان میں اترا ہے۔

۱۰۰- مکہ میں ایک صاحب جندب تھے بہت بوڑھے طاقت نہ تھی' ان کی شان میں اترا کہ جو اپنے گھر سے خدا اور رسول کی راہ میں ہجرت کے لیے نکلے اور راستہ میں مر جائے تو اس نے اپنا کام پورا کیا اور اس کا ثواب اللہ پر لازم ہو گیا' وہ ضرور دے گا اور شرک کے زمانہ کے گناہ بخش دے گا اور اس پر اپنی خاص رحمت اتارے گا۔

۱۰۱- جب تم خدا کی زمین میں سفر کرو اگر نماز کو قصر کر لو اور چار رکعت کی دو پڑھو تو کوئی برائی نہیں۔ اگر یہ خوف ہو کہ کافر نماز میں تم کو ستائیں گے تو دو ہی رکعتیں ادا کر لو۔ کافر تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک سفر میں نماز تمام کرنا یعنی چار رکعت پڑھنا نہیں چاہیے' دو ہی رکعت ادا کرے۔ دوسرے مجتہد عالم اختیار دیتے ہیں۔ "ان خفتم" کی قید اتفاقی ہے

اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ

(یعنی چار رکعت والے فرض) قصر سے پڑھو اگر تمہیں اس بات کا خوف

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

ہو کہ کافر تمہیں تکلیف دیں گے (ستائیں گے) کیونکہ بے شک کافر تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں ○

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

اور (اے نبی ﷺ!) جب آپ (سفر میں) ان (مسلمانوں) کے ساتھ ہوں تو پھر نماز میں ان کی امامت فرمائیں

مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا

تو چاہیے کہ ایک گروہ ان میں سے آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار بھی

مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا

اپنے ساتھ لیے رہے، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو چاہیے کہ وہ ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور پھر دوسرا

مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ

گروہ (آپ کے پیچھے) آ جائے جس نے (آپ کے پیچھے) نماز نہ پڑھی تھی اب وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں

حالت امن میں بھی مسافر دو ہی رکعت ادا کرے۔ صاحب تفسیر کہتے ہیں کہ یہ فی الحقیقت صلوٰۃ خوف کی جو بعد کو مذکور ہے تمہید ہے اور اس سے بھی وہی مراد ہے۔

۱۰۲- پھر صلوٰۃ خوف کا ذکر کیا کہ اے حبیب! جب تم کافروں کی لڑائی میں موجود ہو اور نماز پڑھاؤ تو دو گروہ ہو جانا چاہیے ایک تو ایک رکعت آپ کے ساتھ ادا کرے مگر ہتھیار اپنے بدن پر لگائے رہے اور دوسرا فریق دشمن کے مقابل کھڑا رہے جب پہلا گروہ ایک رکعت پڑھ لے تو دشمن کے مقابل چلا جائے اور دوسرا گروہ وہاں سے آ کر آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور اپنے ساز و سامان ہتھیار وغیرہ سے تیار رہے۔ کافروں کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں سے غافل ہو جاؤ تو دفعتاً تم پر حملہ کر دیں، پھر ہتھیار نہ لینے کی بھی اجازت دے دی کہ جیسا موقع ہو ویسا کرو۔ اگر بارش ہو یا بیماری ہو یا اور کوئی وجہ ہو جس سبب سے ہتھیار نہ اٹھا سکو تو خیر نہ اٹھاؤ۔ مگر اپنے سامان جنگ سے غافل نہ ہو جاؤ۔ خدا نے کافروں کے لیے سخت عذاب جو ان کو بڑی ذلت دے گا مقرر کیا ہے۔ صلوٰۃ خوف میں اختلافات ہیں، حنفیہ کے نزدیک یوں دستور ہے کہ امام پہلے ایک فریق کو ایک رکعت پڑھا دے، پھر یہ مقابلہ میں چلے جائیں۔ دوسرا گروہ آئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کر لے اب امام تو سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو گیا، پہلا گروہ دوسری رکعت ادا کرنے کو مقابلہ سے ہٹ کر آئے اور دوسرا وہاں چلا جائے، پھر یہ نماز بے قرأت پڑھ کر فارغ ہو کر مقابلہ میں جائیں اور دوسرا آئے اور ایک رکعت قرأت

كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ

اور چاہیے کہ وہ اپنے بچاؤ کی چیزیں اور ہتھیار اپنے ساتھ لیے رہیں (کیونکہ) کافروں کی یہی خواہش ہے کہ اگر تم

عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ

اپنے ہتھیاروں اور اپنے جنگ کے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر ایک ہی دفعہ ٹوٹ پڑیں اور تم پر کوئی مضائقہ نہیں

اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ

کہ اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو (اور ہوشیاری رکھو) اور بچاؤ کی چیزیں لیے رہو

خُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى

پھر جب تم نماز سے فارغ ہو چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو' پھر جب تم کو اطمینان

جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ

ہو جائے تو (حسب دستور) نماز قائم کرو' بے شک نماز

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِى

ایمان داروں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے ○ اور (اے مسلمانو!) کافروں

کے ساتھ پڑھ کر نماز سے فارغ ہو کیونکہ دوسرا گروہ مسبوق ہو گیا۔

۱۰۳۔ جب نماز خوف سے فارغ ہو جاؤ اور لڑائی ہو چکے تو اچھے آدمی نماز کھڑے ہو کر پڑھیں اور کم بیمار جن میں طاقت قیام نہ ہو بیٹھ کر' اور جو بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکیں زخمی ہوں یا بیمار تو لیٹ کر۔ نماز مسلمانوں پر فرض ہے اور اس کے معین وقت ہیں سفر حضر میں سب قاعدے بندھے ہوئے ہیں یعنی مسافر دو اور مقیم چار پڑھے۔

۱۰۴۔ بروز احد جب کافر چلے گئے اور پھر آنے کا ارادہ کیا تھا تب مسلمانوں کو ترغیب دی کہ تم کافروں سے مقابلہ میں عاجز نہ ہو۔ ضعیفی اور زخمی ہونے کا خیال نہ کرو اور قوم کے یعنی کافروں کے تعاقب کرنے میں کاہلی نہ کرو۔ اگر تم زخمی ہو' درد و مصیبت میں گرفتار ہو تو وہ بھی ایسے ہی ہیں' مگر تم میں اتنی زیادتی ہے کہ تم خدا کے پاس ثواب کے امیدوار ہو' اس کے عذاب سے ڈرتے ہو' اللہ کے فضل کی امید کرتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ علم والا ہے' تمہارا ضعیف ہونا جانتا ہے' حکم ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ

کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرو، اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو انہیں بھی تمہاری طرح

كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

دکھ پہنچ رہا ہے اور تم کو اللہ تعالیٰ سے وہ امید ہے جو ان کو نہیں اور اللہ تعالیٰ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ۱۵ ع ۱۲

جاننے والا، حکمت والا ہے O (اے نبی ﷺ!) بے شک ہم نے آپ پر سچی کتاب اتاری تاکہ جو کچھ خدائے تعالیٰ

النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾

نے آپ کو (اس میں) دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں (کے جھگڑوں) کا فیصلہ کیا کریں اور دغا بازوں کی طرف داری نہ کریں O

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ ۚ وَلَا تُجَادِلْ

اور اللہ تعالیٰ سے (بھول چوک کی) معافی مانگیں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے O اور جو لوگ اپنی

عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ

جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ان کی طرف سے نہ جھگڑیں، بے شک اللہ تعالیٰ کسی بڑے دغا باز

۱۰۵ تا ۱۰۶- ایک شخص نے جس کا نام طعمہ بن ابیرق تھا اپنے پڑوسی نعمان کے گھر سے زرہ چرائی، آٹے میں رکھ کر ایک یہودی جس کا نام زید بن سمین تھا کے پاس لے گیا اور رکھوا دی، جب تلاش ہوئی تو آٹا جو بکھرتا گیا تھا اس کے ذریعے سے یہودی کا پتہ لگا، اس نے کہا: مجھے تو طعمہ نے رکھنے کو دی ہے، یہودی پکڑا گیا، رسول اللہ کے پاس لائے، کچھ گواہوں نے یہودی پر گواہی بھی دی۔ طعمہ جب تک مسلمان تھا اس سبب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد ہوا کہ یہودی کا ہاتھ کاٹیں، تب یہ اترا، بعد کو معلوم ہوا کہ حرکت طعمہ کی تھی جب اس کو پکڑنا چاہا تو مرتد ہو کر بھاگ گیا، وہاں چوری کے لیے ایک دیوار میں نقب لگاتا تھا، دیوار گر پڑی مر گیا۔ اس بارے میں یہ اترا کہ اے حبیب! ہم نے جبرائیل کو بھیج کر سچا قرآن تم پر اتارا، حق و باطل میں جدائی کرتا ہے کہ تم آدمیوں میں انصاف کرو، غور سے اس کے مطابق جو خدا نے تم کو بتلایا فیصلہ کرو، یعنی طعمہ اور زید میں انصاف کرو اور بوجہ اظہار اسلام کے ان چوروں کی جو فی الحقیقت کافر ہیں طرفداری کا خیال نہ کرو اور اللہ سے چھوٹی چوک سے بچنے کی حفاظت طلب کرو، تم نے زید بن سمین کو گواہی کی بناء پر سزا دینا چاہی تھی۔ اللہ غفور و رحیم ہے، جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحمت کرتا ہے۔ یا یہ کہ اس نے آپ کے اس خیال سے درگزر کی اور اپنی رحمت آپ کے اوپر اتاری۔ صرف خیال آ جانا کوئی گناہ نہیں ہوتا، نبی معصوم ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاء اجتہادی سے بچنے کی دعا کا حکم فرمایا۔

۱۰۷ تا ۱۰۸- تم ان لوگوں کی طرف سے گفتگو نہ کرو جو چوری کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا

گنہگار کو پسند نہیں فرماتا O (وہ) آدمیوں سے تو چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

(حیاء نہیں کرتے) حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ہے جب کہ وہ راتوں کو دل میں ایسی بیہودہ باتیں

مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ

تجویز کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور اللہ تعالیٰ (اپنے علم سے) ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے O بھلا دیکھو

هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف فَمَنْ يُّجَادِلُ

تو دنیا میں تو تم ان کی طرف سے لڑتے ہو (لیکن) قیامت میں ان کی طرف سے

اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَ

کون جھگڑے گا اللہ سے یا کون ان کا وکیل (ذمہ دار) ہو گا O اور

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ

جس نے کوئی برا کام کیا یا اپنی جان پر ظلم کیا، پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہی تو وہ اللہ تعالیٰ کو

اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى

(بھی) معاف کرنے والا، مہربان پائے گا O اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ اس کی خرابی اپنی جان پر ہی

خدا چور کو اور جھوٹی قسم کھانے والے کو اور سچے آدمی پر تہمت لگانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور گناہ گاروں کو دوست نہیں رکھتا، یہ آدمیوں سے تو شرم کرتے ہیں اور خدا سے ان کو شرم نہیں آتی۔ آدمیوں سے اپنے عیب چھپاتے ہیں اور خدا کا جو ہر وقت ان کو دیکھتا ہے خیال نہیں کرتے۔ جب یہ بے ہودہ باتیں کرتے ہیں اور جھوٹی چالاکیاں سوچ کر بناتے ہیں اور جن باتوں کو خدا برا جانتا ہے یعنی مکرو فریب ان کو گھڑتے ہیں اس وقت بھی خدا ان کو دیکھتا ہے، یہ جو کام کرتے ہیں خدا کو سب کا علم ہے، سارے جہان پر اس کا احاطہ ہے، "یبیتون مالا یرضی من القول" اصل میں "یبیتون من القول مالا یرضی" ہے تقدیم تاخیر بسبب رعایت بلاغت واقع ہوئی۔

۱۰۹ تا ۱۱۳۔ اے قوم بنی ظفر! تم ان چوروں کی طرف سے دنیا میں تو جھگڑا کرتے ہو اور ان کی بات بناتے ہو قیامت میں ان کی طرفداری خدا کے سامنے کون کرے گا، ان کا وہاں تم میں سے کون وکیل ہو گا جو ان کو خدا کے عذاب سے بچا لے۔ جو شخص کوئی برا کام کرے مثلاً چوری یا اپنی جان پر ظلم کرے اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا کیا دوسرے کے ذمہ دھرے، پھر بعد کو توبہ کرے اور استغفار کرے تو خدا کو اپنے حق میں غفور و رحیم پائے گا اور جو کوئی گناہ کرے، چوری، جھوٹی قسم اور افتراء

نَفۡسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡٓـئَةً

ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے ○ اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر اسے کسی بے گناہ

اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡٓـئًا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۱۲﴾ ع ۱۶ ۸ ۱۳

کے ذمہ لگائے تو بے شک وہ بڑا بہتان اور صریح گناہ اٹھاتا ہے ○

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ

اور (اے نبی!) اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان کی ایک جماعت

اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ

نے تو آپ کو بہکانے کا قصد ہی کر لیا تھا (وہ آپ کو کیا بہکا سکتے ہیں) وہ تو اپنے آپ کو ہی بہکا رہے ہیں

مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ

اور وہ آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی اور آپ

مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ﴿۱۱۳﴾ النصف

کو وہ علوم (غیبیہ اور احکام شرع) سکھائے جن کو آپ خود نہیں جان سکتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ○

لَا خَيۡرَ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰٮهُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ

اور ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں ہے مگر جو خیرات یا

تہمت وغیرہ لگائے تو اس کا عذاب اسی کو ملے گا۔ اس لیے کہ اللہ جاننے والا ہے اور بڑی حکمت اور علم والا ہے' اسی لیے اس نے طعمہ کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ جو آپ خطا کرے' گناہ میں مبتلا ہو' چوری حلف دروغ کرے' ناکردہ گناہ تہمت لگا دے جیسے طعمہ نے زید پر تہمت لگا دی تو اس نے اپنے آپ کو بڑی عقوبت اور سزا کا مستحق بنایا یعنی اس کو سزائے تہمت ملے گی جو بہت سخت ہے۔ اے حبیب! اگر تم پر خدا کا فضل و کرم نہ ہوتا اور تاج محبوبیت اور رسالت سے تم تخت عزت پر مسند نشین نہ ہوتے اور ہم جبرائیل کو بھیج کر تم کو اپنا پیغام نہ پہنچاتے تو ان لوگوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ تم کو بہکا کر خلاف انصاف حکم دلوائیں ۔ یہ قوم خود اپنے آپ کو گمراہ کرتی ہے' تم کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتی کہ اگر جھوٹے گواہوں پر آپ حکم دے دیتے تو مواخذہ انہی پر تھا۔ اللہ نے تم پر جبرائیل بھیج کر کتاب اتاری' اس میں حکمت اور حلال حرام بیان کیا اور تم کو وہ باتیں سکھائیں یعنی احکام شریعت اور علوم غیبیہ اور حدود وغیرہ جو اس سے پہلے خود بخود نہ جانتے تھے اور خدا کا تمہارے اوپر بڑا فضل ہے۔

۱۱۴- یہ لوگ جو تم میں سے سرگوشی کرتے ہیں اور چھپ چھپ کر باتیں کرتے ہیں تو اکثر ایسے ہی امور ہوتے ہیں جن

اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم دے (اس میں بہتری ہے) اور جو ایسی باتیں خدائے تعالیٰ کی مرضی

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے ۞

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

اور جو کوئی ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول اللہ (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے اور مسلمانوں کے طریقہ کے برخلاف

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ

چلتا ہے تو ہم بھی اس کو اسی رستہ پر چلائے جائیں گے جس کی طرف وہ پھر گیا (یعنی اس کے حال پر چھوڑ دیں گے)

ع ۱۷ ۲ ۱۴ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ۧ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ

اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ واپس ہونے کی بہت ہی بری جگہ ہے ۞ بے شک اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشتا

بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

ہے کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا (اور گناہوں میں سے) جو کچھ جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو کوئی

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّآ

اللہ تعالیٰ کا (کسی کو) شریک ٹھہرائے تو بے شک وہ دور کی گمراہی میں پڑا ہے ۞ یہ (شرک کرنے والے) اللہ تعالیٰ کے سوا

میں بہتری نہیں ہوتی' ہاں اگر کوئی فقیروں کے صدقے دینے کا مشورہ دے یا کسی پر احسان کرنے یا صلح کرا دینے کا مشورہ دے تو بے شک اچھا ہے' جو ایسا مشورہ خدا کی خوشی کے لیے دے گا تو قریب ہے ہم اسے اجر عظیم جنت میں عطا کریں۔

۱۱۵- جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے گا اور توحید چھوڑ دے گا اور بعد اس کے کہ اس پر دین حق ظاہر ہو گیا اور اس کو حقیقت دین اسلام معلوم ہو گئی اسلام سے پھر جائے گا اور مسلمانوں کا دین چھوڑ کر مشرکوں کا مذہب اختیار کرے گا' تو ہم دنیا میں تو اس سے اور اس کے مذہب سے تعرض نہ کریں گے اور جو اختیار کرے گا کرنے دیں گے لیکن قیامت میں دوزخ میں پہنچائیں گے کہ وہ برا ٹھکانہ ہے۔

۱۱۶- بے شک خدا شرک کو نہیں بخشے گا' جو مثل طعمہ کے شرک پر مرے گا وہ کبھی مغفور نہ ہوگا' شرک کے سوا جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا' جو شرک کرتا ہے سب سے بڑا گمراہ ہے' صراط مستقیم سے بہت ہی دور ہے' اس کی بخشش ہرگز نہیں ہوگی۔

۱۱۷ تا ۱۲۲- مشرک بت پوجتے ہیں اور مجسموں اصنام (بتوں) کی جن کو نہ شعور ہے نہ تمیز' نہ روح ہے' نہ ادراک'

وقف لازم

اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ

صرف کچھ عورتوں کو پوجتے ہیں اور سرکش شیطان کو پوجتے ہیں ○ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

کی ہے اور اس (شیطان) نے کہا تھا کہ (قسم ہے) میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرا ہوا حصہ لوں گا ○

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

اور (قسم ہے) میں ضرور انہیں بہکاؤں گا اور ضرور انہیں (ناجائز) آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور ان سے کہوں گا تو وہ

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ

چوپاؤں کا کان چیریں گے (اور بتوں کے نام پر چھوڑیں گے) اور میں ضرور ان سے کہوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں

الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ ط

بدل دیں گے اور جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ کھلے ہوئے نقصان میں پڑے گا ○

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

شیطان تو ان سے (جھوٹے) وعدے کرتا ہے اور انہیں (جھوٹی) آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان تو ان سے صرف دھوکہ ہی کے وعدے کرتا ہے ○

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے' اس سے (بچنے کی) وہ کوئی جگہ نہ پائیں گے

عبادت کرتے ہیں' وہ شیطان کی جو بڑا متمرد اور سرکش ہے عبادت کرتے ہیں' وہی شرک کے وسوسے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے' خدا نے اس کو ملعون کیا ہے' ہر خیر سے محروم کیا' اپنی درگاہ سے مردود کیا۔ شیطان نے یہ کہا ہے کہ بخدا میں تیرے بندوں میں سے اپنا حصہ لے لوں گا اور ان سے اپنی عبادت کراؤں گا' وہ میری بات فرض سمجھ کر مانیں گے اور اطاعت کریں گے۔ یا یہ کہ ایک حصہ مقرر ہے کہ وہ میری اطاعت کرے گا یعنی ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے شیطان کے بندے ہوں گے باقی ایک خدا کا سچا بندہ ہوگا' وہ سب دوزخ میں جائیں گے اور وہ ایک شخص جنت میں جائے گا۔ میں ان کو گمراہ کروں گا' ان کے دلوں میں ارمان ناجائز خواہشیں ڈالوں گا کہ وہ جنت' دوزخ کو خیالی سمجھیں گے اور ان کا انکار کریں گے' میں ان کو حکم دوں گا وہ بتوں کے نام پر جانوروں کے کان کاٹیں گے اور خدا کی پیدائش کو اور دین کو بدلیں گے۔ جو خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنائے گا وہ بڑے ٹوٹے نقصان اور خسارہ میں پڑے گا۔ دنیا بھی غارت دین بھی برباد' شیطان ان کو دنیا میں ارمانوں میں پھنساتا ہے' ان کے دلوں میں حسرتیں ڈالتا ہے کہ وہ دوزخ جنت کا انکار کرنے لگتے ہیں' حقیقت میں شیطان کا وعدہ اور وسوسہ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں ایسے باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ

بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے

حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ

اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے ○ نہ کچھ تمہارے خیالوں

وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ

پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب کی ہوس پر، جو کوئی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور

لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

اللہ کے سوا نہ کوئی حمایتی پائے گا اور نہ کوئی مددگار ○ اور جو کوئی اچھے کام

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ

کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مسلمان (بھی) ہو وہ جنت میں داخل ہوں گے

سوائے دھوکے کے اور کچھ نہیں' ان کافروں کا ٹھکانہ دوزخ ہے' وہاں سے بھاگنے کی جگہ کہیں نہ ملے گی اور جو مسلمان ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے ہم ان کو جنتوں میں داخل کریں گے جن کے محلوں کے نیچے نہریں دودھ اور شہد اور پاک شراب اور پانی کی رواں ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے' یہ خدا کا سچا اور یقینی وعدہ ہے اور خدا سے بڑھ کر کس کا قول سچا ہو سکتا ہے۔

۱۲۳ تا ۱۲۴- پھر مسلمانوں سے خطاب کیا کہ آخرت کا حال آدمیوں کے خیالوں اور ہوسوں کے اوپر نہ ہوگا' نہ تمہارے یہ خیال کہ جب ہم مسلمان ہوگئے تو اب کوئی ڈر نہیں رہا' جو گناہ چاہیں کریں ہم کو عذاب نہ ہوگا' سچے ہوں گے' نہ یہود کے یہ وہم کہ ہمارے دن کے گناہ رات کو بخش دیے جاتے ہیں اور رات کے دن کو' صحیح نکلیں گے۔ بلکہ جو گناہ کرے گا سزا پائے گا' اتنا فرق ہے کہ مسلمان کو برائی کا بدلہ تو دنیا میں مل جائے گا' کوئی مصیبت یا بیماری ہو جائے گی یا موت کے بعد قبل دخول جنت کے قبر میں' پھر ہمیشہ جنت میں رہے گا اور کافر ہر وقت عذاب میں مبتلا رہیں گے' قبل دخول جنت قبر میں اور پھر دوزخ میں۔ کافروں کو عذاب الٰہی سے کوئی قرابت دار نہ بچا سکے گا اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا اور جو مسلمان ہوگا اور اچھے کام کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا کہ ان کا نیک کام بے کار کر دیا جائے۔ نقیر وہ چھلکا جو گٹھلی پر ہوتا ہے یعنی اس قدر بھی ظلم نہ ہوگا۔

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ

اور انہیں تل برابر بھی نقصان نہ دیا جائے گا ○ اور اس سے بہتر

دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ

کس کا دین ہو سکتا ہے جس نے اپنا منہ اللہ تعالیٰ کے لیے جھکا دیا (اس کا حکم مان لیا) اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہے

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي

اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین پر ہے جو ہر باطل سے جدا تھے اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (اپنا) گہرا دوست بنایا تھا ○ اللہ تعالیٰ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا قبضہ (و قابو) ہے ○

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا

(اور اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ

يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا

تم کو ان کے بارے میں اور ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں جن کا حکم تم کو قرآن میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے

۱۲۵- اس شخص سے بڑھ کر اچھا اور عمدہ اور مبارک دین کس کا ہو سکتا ہے جس نے اپنے آپ کو خدا کو سونپ دیا اور بالکل اسی کی طرف متوجہ ہو گیا' دین میں درست اور عمل بھی اچھے' نیک کام کرنے والا' توحید الٰہی سے سرشار' ملت ابراہیم کا تابع جو (یعنی ابراہیم علیہ السلام) سچے مسلمان تھے۔ ابراہیم علیہ السلام وہ شخص ہیں جن کو خدا نے اپنا سچا دوست بنایا ہے تو جو شخص ایسا ہے یعنی دین ابراہیم کا تابع مسلمان' اس کے دین سے اچھا دین کس کا دین ہو سکتا ہے۔

۱۲۶- زمین کے آدمی اور آسمان کے فرشتے سب خدا کے بندے ہیں اور اس کی باندیاں' اور جو کچھ ان میں (زمین و آسمان میں) عجائب وغرائب ہیں وہ سب خدا کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور وہ سب کا مالک ہے اور خدا سارے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے علم وقدرت سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔

۱۲۷- اے رسول! لوگ تم سے عورتوں کی میراث کا سوال کرتے ہیں' آپ کہہ دیں کہ خدا تعالیٰ تم کو فتویٰ دیتا ہے اور مسئلہ بتاتا ہے اور عورتوں کا حق سکھاتا ہے (یعنی جس کا ذکر اوپر گزرا کہ ام کحہ کی لڑکیاں تھیں' جب ان کو حصہ نہ ملا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں' پھر بعد کو ان کو میراث ملی) اور وہ آیات جو یتیم لڑکیوں کے بارے میں اتری ہیں تم کو حکم بتاتی ہیں' وہ یتیم لڑکیاں جن کو تم کچھ حصہ نہیں دینا چاہتے تھے اور جو ہم نے فرض کیا اور ان کا حصہ مقرر کیا تم چاہتے تھے کہ ان کو نہ ملے اور ان سے نکاح کرنے کو بھی جی نہ چاہتا تھا یعنی تم کو یہ خیال تھا کہ اگر ان کا نکاح کہیں اور کر دیں تو شرعاً ان کا حصہ ان کو ملے گا' پھر ان سے

تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

جن کا مقرر کیا ہوا حق (مہر وغیرہ) تو تم ادا کرنا نہیں چاہتے اور ان سے

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى

نکاح کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور و بے کس بچوں کے بارے میں (بھی وہی حکم دیتا ہے جو سنایا جا چکا ہے) اور یہ بھی

بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

(حکم دیتا ہے) کہ یتیموں کی کارگزاری انصاف سے کرتے رہو اور تم جو کچھ نیکی کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے O

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی زیادتی یا بے رغبتی کا خوف ہو تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں صلح

جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ

کر لیں اور صلح (ہر طرح) بہتر ہے اور لوگوں کے دل لالچ میں پڑ گئے (گویا لالچ ان کی جبلت ہو گیا ہے)

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا

کو تمہارے سب عملوں کی خبر ہے O اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو (محبت میں) برابر رکھ سکو

ان کے خاوندوں کو اور بوجہ ان کے خوبصورت نہ ہونے کے ان سے نکاح کرنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ پس تم کو چاہیے کہ ان کے مال ان کو دو تا کہ بوجہ مال پھر ان سے نکاح کرنے کو تمہارا جی چاہے اور اللہ نے تم کو لڑکوں کا بھی حصہ بتلا دیا اور یہ حکم کر دیا کہ یتیموں کے مال کا بڑا لحاظ رکھو اور بہت حفاظت کرو۔ تم جو نیک کام کرو گے اور یتیموں کا حق مانو گے خدا کو اس کی خبر ہوگی ثواب دے گا۔ ایک عورت حسینہ نے لڑکیوں کے حصہ کے متعلق سوال کیا اس کا جواب آیا کہ یہ مسئلہ ہم پہلے بتلا چکے ہیں اس کے مطابق عمل کرو۔

۱۲۸- اسعد ابن ربیعہ اور ان کی زوجہ عمیرہ میں ناموافقت ہوگئی بی بی سے بولنا چھوڑ دیا اس بارے میں اترا کہ اگر کسی عورت کو یہ خوف ہو کہ اس کا خاوند اس سے ناخوش ہو جائے گا اور اس سے بول چال ترک کر دے گا تو اگر وہ عورت اس کو راضی کر لے اور اپنا حق چھوڑ دے اور وہ دونوں آپس میں ملاپ کر لیں تو کوئی برائی نہیں، صلح ہر طرح سے بہتر ہے لڑائی فساد جہاں تک ہو سکے ضرور دفع کیا جائے آدمیوں کے دلوں میں بخیلی گھس گئی ہے جب وہ عورت دیکھے گی کہ اگر میں اپنا حق نہ چھوڑوں گی یہ خاوند مجھے چھوڑ دے گا اور یہ گوارا نہیں تو اس لالچ سے راضی ہو جائے گی۔ یا یہ کہ چونکہ دلوں میں بخل

بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

اگرچہ تم کو (عورتوں کی) کتنی ہی حرص ہو پھر یہ تو نہ کرو کہ (ایک ہی طرف) بالکل جھک جاؤ اور دوسری کو بیچ میں لٹکتا ہوا چھوڑ دو

كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

(کہ اس کا حق ادا نہ کرو) اور اگر تم نیکی کرو اور (بے انصافی سے) بچو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحمت والا

رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ

ہے O اور اگر میاں بیوی (نااتفاقی کی وجہ سے) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی کشائش (اور فضل) سے دونوں کو ایک دوسرے سے

اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

بے نیاز کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کشائش والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے O اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ

میں ہے اور بے شک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور خود تم کو بھی یہ تاکیدی حکم

گھسا ہوا ہے اس وجہ سے اپنا حق چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتی' اگر راضی ہو جائے اور صلح واقع ہو تو بہتر ہے' اگر تم احسان کرو اور سب عورتوں میں برابری کرو' نفقہ میں' پاس سونے میں اور تقویٰ اختیار کرو خدا سے ڈرو تو خدا کو تمہارے کاموں کی خبر ہے' اس کا ثواب دے گا۔ مرد کسی سبب سے چاہتا ہے کہ عورت کو چھوڑ دے مثلاً ایک عورت بوڑھی ہوتی ہے' وہ دوسری جوان سے شادی کرتا ہے تو پہلی کہتی ہے کہ میں نے اپنی باری چھوڑی' تم اسی کے پاس رہنا مگر مجھے طلاق نہ دینا تو یہ بات بری نہیں' آپس میں صلح کرنا بہتر ہے۔

۱۲۹- بوڑھی اور جوان عورت میں باعتبار محبت تم برابری نہیں کر سکتے' اگر تم کو حرص ہے کہ خواہ مخواہ دوسرا نکاح کرو اور عدل میں مبالغہ کرنا چاہو تو دل سے تم مجبور ہو مگر خلافِ عدلِ ظاہری تو نہ کرو' دونوں کے پاس برابری ہو چیز دینے میں' برتاوا کرنے میں' برابری کا لحاظ رکھو' جس سے دلی محبت نہ ہو اس کو بالکل نہ چھوڑ دو کہ وہ نکاحی بے نکاحی برابر ہو جائے جیسے قیدی کہ نہ اس کا خاوند ہے اور نہ بیوہ' بلکہ اس کے پاس رہنا جوان کے برابر چاہیے۔ اگر اصلاح کرو گے تو خدا بخشنے والا ہے' جو توبہ کرتا ہے اس کو بخشتا ہے' جو توبہ پر مرتا ہے' اس پر رحمت فرماتا ہے۔

۱۳۰- اور اگر دونوں میں جدائی ہو جائے گی' خاوند عورت کو طلاق دے دے گا تو خدا دونوں کا مالک ہے' دونوں کو اور کہیں اپنا فضل دے دے گا' عورت کو اور خاوند مل جائے گا اور خاوند کو اور عورت مل جائے گی۔ اللہ کا خوان فضل وسیع ہے' وہ بڑی حکمت والا ہے۔ اسعد بن ربیعہ کی دو عورتیں تھیں' ایک عمیرہ وہ بوڑھی تھیں دوسری جوان۔ وہ جوان کی طرف زیادہ میل کرتے تھے' پاس رہنے میں عدل نہ کرتے تھے' ان کو منع کیا گیا اور برابری کا حکم دیا گیا۔

۱۳۱ تا ۱۳۳- زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب خدا کا ہے اور ہم نے توریت و انجیل میں یہود و نصاریٰ کو اور ان

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

دیا کہ اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور اگر اس کا حکم نہ مانو گے تو (خود ہی نقصان اٹھاؤ گے کیونکہ) جو کچھ آسمانوں

الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اور زمین میں ہے وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ سب سے بے نیاز ہے (اور) سب خوبیوں والا ہے O اور اللہ ہی کے لیے ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور (فرمانبرداروں کے لیے تو) اللہ تعالیٰ کارساز کافی ہے O (اے لوگو!) اگر وہ چاہے

اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ

تو تمہیں لے جائے (موت دے کر یا اقبال چھین کر) اور (تمہاری جگہ) دوسروں کو لے آئے اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسا

قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ

کرنے پر قادر ہے O جو کوئی دنیا کا انعام چاہتا ہے تو (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور

۱۹ ع ۸ ۱۶ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع

آخرت کا (دونوں کا) انعام موجود ہے اور اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے O

کو جن کو ہم نے تم سے پہلے کتاب دی تھی حکم دیا تھا اور اب تم کو تمہاری کتاب یعنی قرآن میں اپنے رسول کی زبانی حکم دیا کہ خدا سے ڈرو اس کی اطاعت کرو۔ اگر کفر کرو گے خدا کا کیا کرو گے۔ تمام زمین و آسمان خدا کا ہے۔ زمین و آسمان میں جو مخلوقات ہیں، فرشتوں کے لشکر، آدمیوں، جنوں، جانوروں کی انواع انواع کی مخلوق، یہ سب خدا کے بندے ہیں۔ خدا تمہارے ایمان سے بے پرواہ ہے، وہ حمید ہے یعنی جو اس کی تعریف کرتا ہے تو خدا اس کو قبول کرتا ہے، اس کی تعریف کرتا ہے۔ یا یہ کہ وہ اپنے افعال میں محمود ہے یعنی اس کے سب کام اچھے ہیں، آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے اور اللہ اپنے بندوں کا اچھا وکیل ہے، وہی کافی ہے۔ اگر خدا چاہے تو تم سب کو دم بھر میں ہلاک کر ڈالے اور تم سے اچھے اور متقی لوگ پیدا کر دے۔ خدا تمہارے مارنے پر اور دوسروں کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔

۱۳۴۔ جو فرض ادا کرنے سے اور خدا کی عبادت کرنے سے یہ خیال رکھتا ہے کہ مجھے دنیا مل جائے جیسے مجاہد کہ غنیمت چاہتا ہے تو یہ بات ٹھیک نہیں، وہ خالص خدا کے لیے کام کرے تو اسے دین و دنیا دونوں مل جائیں گے کہ خدا کے پاس تو کچھ کمی نہیں، دنیا و آخرت کے مرتبے سب موجود ہیں۔ اللہ تمہاری باتوں کو سنتا ہے، تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے یعنی تم سب کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرو، دنیا بھی ملے گی دین بھی، اگر صرف دنیا کے لیے کرو گے تو آخرت میں کچھ نہ ملے گا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والو! انصاف پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے لیے (سچی) گواہی دینے والے بن کر اگرچہ اس میں خود تمہارا اپنا

وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ

نقصان ہو یا تمہارے ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا (تم جس پر گواہی دو) خواہ وہ مال دار ہو یا محتاج ہو بہرحال اللہ تعالیٰ کو اس کا

غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

سب سے زیادہ اختیار ہے تو تم انصاف کرنے میں نفس کی خواہش کی پیروی نہ کرو اور اگر تم بات کو گھما پھرا کر کہو گے (یعنی حق چھپاؤ گے)

وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۳۵﴾

یا گواہی دینے سے منہ پھیرو گے تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے (وہ تم کو پوری جزاء دے گا) ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ

اے (زبان سے) ایمان کا دعویٰ کرنے والو! (سچے دل سے) اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ

نے اپنے رسول (محمد مصطفےٰ ﷺ) پر اتاری اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) اتاریں ایمان لاؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور

۱۳۵۔ مقیس بن صبابہ کے باپ پر مقدمہ تھا' ان کو اس کا حال معلوم تھا اور یہ اس بات کے گواہ تھے اور ان کی گواہی کی رو سے ان کے باپ ہارتے تھے' اس سبب سے ان کو گواہی دینے میں تامل تھا' تب یہ اترا کہ اے مسلمانو! راستی اختیار کرو۔ عدل وانصاف پر قائم رہو۔ خدا لگتی کہا کرو۔ اللہ کے خوف سے ہمیشہ سچی گواہی دیا کرو اگرچہ اس کا نقصان خود تم پر یا تمہارے ماں باپ یا قرابت والوں پر پڑے نہ ماں باپ کی فقیری پر ترس کھاؤ نہ ان کی امیری کا لحاظ کرو۔ سچی گواہی ادا کرو۔ اللہ جانے اور وہ فقیر' تو خدا ان کو اگر چاہے گا امیر کر دے گا' اللہ ان کا بھی والی ہے۔ تم اپنی خواہش نفس کا اتباع نہ کرو اور ہوا وہوس کو غالب کر کے یہ نہ کرو کہ عدل کو ہاتھ سے دے دو۔ اگر تم گواہی میں کچھ فریب داخل کرو گے یا اس سے انکار کرو گے تو خدا کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے' وہ سب کا بدلہ دے گا۔

۱۳۶۔ اے ایمان والو! ایمان لاؤ یعنی اے وہ لوگو جو روز ازل وقت میثاق ایمان لائے تھے اور اب دنیا میں کفر کرنے لگے ہو ایمان لاؤ۔ یا یہ کہ اے مسلمانوں کی اولاد! ایمان لاؤ' باعتبار باپ دادوں کے اولاد کو بھی مومن کہہ دیا۔ عبداللہ بن سلام اور اسد اور اسید دونوں کعب کے لڑکے اور ثعلبہ بن قیس بن اخت عبداللہ بن سلام اور سلمہ برادر زادۂ عبداللہ اور یانین بن یامین وغیرہ مراد ہیں کہ ان کے دادا پردادا یہودی مسلمان تھے یعنی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے' ان سے خطاب ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کی کتاب یعنی قرآن کو مانو جو اس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ

بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا

اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو بے شک وہ بھٹک کر (راستہ سے) بہت دور

بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ

جا پڑا O بے شک (جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ) پہلے وہ ایمان لائے' پھر کافر ہو گئے' پھر ایمان لائے' پھر کافر ہو گئے اور پھر برابر کفر میں بڑھتے ہی

ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

رہے تو یہ ان کی دھوکہ بازی تھی' ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا اور نہ ہی انہیں (کامیابی کی) راہ دکھائے گا (کیونکہ وہ منافق ہیں) O

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

(اے نبی ﷺ!) منافقوں کو خوشخبری دیجیے کہ ان کے لیے درد ناک عذاب ہے O وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

کر کافروں کو دوست اور مددگار بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟

علیہ وسلم پر اتاری ہے اور اس کی سب کتابوں کو مانو جو اس سے پہلے اتری ہیں' جو خدا کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو نہ مانے گا اور کفر کرے گا وہ سخت گمراہ ہوگا کہ کہیں راہِ نجات نہ ملے گی۔ جب یہ آیت آئی تو وہ لوگ مشرف باسلام ہو گئے۔

۱۳۷- جو مسلمان ہوئے پھر کافر ہوئے اور پھر ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے' پھر ان کا کفر خوب ترقی پکڑ گیا اور زائد ہو گیا تو خدا تعالیٰ ان کو بخشنے کا نہیں اور نہ ان کو سیدھی راہ اور سچا طریقہ دکھائے گا۔ یعنی یہود کہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے' ان کے مرنے کے بعد پھر کافر ہو گئے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کفر کیا' پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے' خوب کفر پر مستقیم ہو گئے۔

۱۳۸ تا ۱۴۰- عبداللہ بن ابی وغیرہ سب منافقوں کی شان میں اترا کہ اے رسول! تم ان منافقوں کو عذاب الیم کی خبر ابھی سے سنا دو کہ قیامت میں آن کے دل تک کی خبر لے گا۔ یہ منافق کافروں کو یعنی یہود وغیرہ کو اپنا دوست اور حمایتی جانتے ہیں' مسلمانوں کو ترک کر کے ان سے ملتے ہیں' کیا یہ ان میں مل کر عزت لینا چاہتے ہیں' اگر ایسا ہے تو خوب سمجھ لیں کہ عزت اور غلبہ اور قدرت سب خدا کے ہاتھ ہے' ہم نے تو تم سے پہلے کہہ دیا ہے اور جب سے تم مکہ میں تھے تب ہی سے یہ حکم سنا چکے ہیں کہ جب تم کہیں کفر ہوتے ہوئے اور خدا کی آیتوں کی تکذیب ہوتے ہوئے سنو اور قرآن اور رسول پر اعتراض کرتے ہوئے کسی کو دیکھو یا دین توحید پر کسی کو ہنستے مسخرا پن کرتے ہوئے دیکھو تو وہاں دم بھر نہ ٹھہرو اور ان کم بختوں سے دور بھاگو اور ایسے جلسوں میں ہرگز نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اور دنیا کی باتوں میں مشغول ہو جائیں۔ اگر تم ان کے پاس خوشی سے بیٹھو گے اور کفریات سنو گے تو تمہارا اور ان کا ایک ہی حکم ہوگا۔ تم بھی انہی میں شمار کیے جاؤ گے' خدا کافروں اور

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ

عزت تو سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے (وہ جسے چاہے عطا فرمائے) O اور بے شک اللہ تعالیٰ کتاب میں

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا

تمہارے لیے (یہ حکم) نازل فرما چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ

بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو (بلکہ وہاں سے اٹھ جاؤ) جب تک وہ (ایسی باتیں چھوڑ کر) دوسری باتوں میں نہ لگ

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾

جائیں' ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے' بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے O

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا

وہ جو تمہاری حالت کا انتظار کرتے رہتے ہیں تو اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح ملتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ

کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے (یعنی ہماری بدولت تم کو فتح نصیب ہوئی) اور اگر کافروں کو کچھ حصہ ملتا ہے تو کہتے ہیں

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

کہ کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا اور ہم نے تم کو مسلمانوں سے نہ بچا لیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہی تم سب میں قیامت کے دن

منافقوں کو یعنی عبداللہ بن ابی اور ابوجہل اور کعب وغیرہ کو سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

۱۴۱- مدینہ کے منافق عبداللہ بن ابی وغیرہ تمہاری فتح یا شکست کی راہ دیکھتے رہتے ہیں اور دل میں تمنا رکھتے ہیں کہ کسی طرح تم مغلوب ہو جاؤ۔ اگر خدا تعالیٰ کے کرم سے فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے' غنیمت ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم کو بھی حصہ ملنا چاہیے' کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے' کیا ہم مسلمان نہیں اور جب یہودی کافر غالب ہو جاتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید تم کو نہ بتلائے تھے اور سب خبریں تم کو نہ دی تھیں اور تم پر غالب ہو کر پھر تم کو چھوڑ نہ دیا تھا اور مسلمانوں کے قتل کر ڈالنے سے کیا ہم نے تم کو نہ بچایا تھا اب ہم کو حصہ دو۔ غرض جدھر فتح دیکھتے ہیں ادھر ہو جاتے ہیں' ایمان اور مذہب سے کچھ غرض نہیں۔ اے یہودیو اور منافقو! عنقریب قیامت میں خدا تعالیٰ تم سب کے درمیان فیصلہ کرے گا اور سچا حکم دے گا اور خدا تعالیٰ کبھی یہود کو اسلام پر جیسا تمہارا خیال ہے ایسا غلبہ نہ دے گا۔ اسلام ہی سب دینوں پر غالب رہے گا۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

فیصلہ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے مسلمانوں پر (غلبہ کا) ہرگز کوئی راستہ پیدا نہ

٢٠ ع ٧ ١٧ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج وَاِذَا

کرے گا ○ بے شک منافق (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ (انہیں ڈھیل دے کر) ان کے

قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى لا يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ

دھوکہ کی سزا دینے والا ہے اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں' صرف لوگوں کے

اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ ز لا مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ق صلے لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ

دکھاوے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کی یاد تو بہت ہی کم کرتے ہیں ○ کفر اور ایمان کے بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِن ہی کی طرف ہیں

اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓاَيُّهَا

نہ اُن ہی کی طرف ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے (تو اے سننے والے!) تو اس کے لیے کوئی راستہ (ہدایت کا) نہ پائے گا ○ اے ایمان والو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ' کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر

۱۴۲ تا ۱۴۳۔ عبداللہ بن ابی اور منافق ظاہر میں کلمہ پڑھتے ہیں اور دل میں کفر ہے' خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم کفر چھپا کر دھوکہ دے لیں گے' خدا تعالیٰ خود ان کو دھوکہ کا بدلہ دے گا اور قیامت میں ان کے دھوکے کی جزا دے گا کہ جب مسلمان اور منافق دونوں صراط پر چلیں گے' منافق مسلمانوں سے کہیں گے: آہستہ آہستہ چلو ہم بھی تمہاری روشنی میں چلتے ہیں' وہ کہیں گے کہ تم دنیا میں لوٹ کر روشنی لے آؤ جب ہی لوٹیں گے' مسلمانوں اور ان کے درمیان دیوار حائل کر دی جائے گی۔ اندھیرے میں رہ جائیں گے۔ یا یہ کہ مسلمان ان سے بطور استہزاء کہیں گے کہ دنیا میں جا کر نور لے آؤ۔ حالانکہ وہ جانتے ہوں گے کہ اب دنیا میں نہیں جا سکتے۔ منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر جیسے سر پر بوجھ دھرا ہوا ہے۔ لوگوں کو دکھانے کو نماز پڑھتے ہیں' جب کوئی سامنے ہوا پڑھ لی نہ ہوا نہ سہی۔ خدا کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا اور جو کچھ کرتے ہیں وہ بھی دکھاوے کے لیے' نہ تو سچے مسلمان ہیں کہ فلاح دارین پائیں اور نہ کھلم کھلا کافر ہی ہیں کہ مارے جائیں' کبھی ادھر کبھی ادھر۔ ظاہر کچھ باطن کچھ مذبذب ہیں۔ گمراہ ہیں' جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اور مذہب حق نہ دکھائے اسے ہرگز کوئی راہ حق نہیں دکھا سکتا اور نہ دلیل و حجت سے سمجھا سکتا ہے۔

۱۴۴۔ اے ظاہری مسلمانو! عبداللہ بن ابی وغیرہ یہودیوں کو اپنا سردار اور مددگار نہ بناؤ۔ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کو اپنا یار نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا اور رسول کی تم پر ظاہری دلیل بھی قائم ہو جائے یعنی اگر ایسا کرو گے تو تم بھی کفار میں

الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

اللہ تعالیٰ کی کھلی حجت قائم کر لو ○

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے اور تم کو ان کا ہرگز کوئی

لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ

مددگار نہ ملے گا ○ مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی اور اللہ کی رسّی

وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ

مضبوط پکڑ لی اور اپنا دین خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کر لیا تو وہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں

يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ

اور عنقریب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا ○ اور اگر تم شکر کرو

بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

(حق مانو اور ایمان لاؤ) تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ تعالیٰ بدلہ دینے والا' خوب جاننے والا ہے ○

ظاہر اشکار ہو کر قتل کیے جاؤ گے حالانکہ یہ بات تمہارے نفاق کے خلاف ہے۔

۱۴۵ تا ۱۴۷- عبداللہ بن ابی وغیرہ منافق سب سے نیچے کے درجے میں دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور ان کے شر اور مکر اور خیانت اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا سب فنا ہو جائے گا اور وہاں ان کو کوئی مددگار نہ ملے گا۔ جن لوگوں نے توبہ کر لی اور نفاق چھوڑا اور سچے مسلمان بن گئے اور اپنا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف کر لیا' مکر و خیانت سے باز رہے' توحید کا وسیلہ پکڑا' اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیا' وہ سچے مسلمان ہیں۔ سچے مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے' سچائی اور ایمان میں یا وعدۂ رحمت میں یا ''مع'' بمعنی ''من'' ہو یعنی وہ مسلمانوں میں سے ہیں اور ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے' عنقریب خدا تعالیٰ سب مسلمانوں کو جنت میں ثواب عظیم عنایت کرے گا اور اپنی رحمت میں جگہ دے گا۔ اگر تم شکر کرو اور توحید کو مانو اور سچے مسلمان ہو جاؤ تو خدا تعالیٰ کو کیا غرض ہے کہ تم کو بلا وجہ عذاب دے اور مفت ستائے' خدا تعالیٰ تو شاکر ہے' تھوڑے کو بھی قبول کرتا ہے اور اس کا بدلہ سات زیادہ دیتا ہے اور علیم و دانا ہے کہ کون اچھا شکر کرتا ہے اس کو قبول کرے اور کون برا ناشکرا ہے کہ اسے مردود کرے' وہ سب باتوں سے خوب آگاہ ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ

اور اللہ تعالیٰ کو بری بات کا ظاہر کرنا پسند نہیں ہے مگر مظلوم سے

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا

اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا جانتا ہے O اگر تم علانیہ کوئی نیکی کرو یا چھپ کر یا (کسی کی) کوئی برائی معاف کرو تو

عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ بڑا معاف فرمانے والا قدرت والا ہے O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَ

اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور اللہ اور اس کے رسولوں کو (ایمان لانے میں) جدا کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لاتے ہیں

يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ

اور کسی کا انکار کرتے ہیں اور ایمان اور کفر کے درمیان کوئی

۱۴۸- اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص دوسرے کو برا کہے یا اس کے منہ پر اس کو کھلم کھلا گالی دے یا بددعا کرے یعنی کوسے' مگر جو شخص مظلوم ہو اس کو بددعا کی اور جواب دے لینے کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ سننے والا ہے' مظلوم کی فریاد سنتا ہے اس کی مدد کرے گا' ظالم کی جو سزا ہے وہ جانتا ہے اس کو پہنچائے گا۔ ''الا من ظلم'' کے معنیٰ بعضوں نے یوں کہا کہ خدا نہ تو برا کہنے کو دوست رکھتا ہے نہ ظلم کرنے والے کو' اس تقدیر پر ''ظلم'' معروف ہوگا اور الا بمعنی لکن یعنی ''لکن الظالم لایحبه''۔ حضرت ابوبکر کو ایک شخص برا کہتا تھا' گالیاں دیتا تھا' آپ چپکے سن رہے تھے' کچھ جواب نہ دیتے تھے۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھتے تھے' جب اس نے بار بار ان کو فحش گالیوں سے یاد کیا' ان کو تاب نہ رہی' اس کو جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جب یہ شخص مجھ کو برا کہتا تھا تب آپ بیٹھے رہے اور جب میں نے بدلہ لے لیا آپ ناخوش اٹھ کھڑے ہوئے' فرمایا: جب تک تم چپ تھے فرشتے تمہاری طرف سے لعنت کرتے اور اس کی ہر بات کا جواب دیتے تھے' جب تم نے گفتگو شروع کی فرشتہ ہٹ گیا۔ اس بارے میں یہ آیت اتری۔

۱۴۹- اگر تم برائی کے بدلے بھلائی کرو گے یا کوئی تمہیں برا کہے گا تم اس سے اچھا جواب دو گے' یا اپنے دل میں اس کو حقیر نہ سمجھو گے یا اس کی خطا دظلم سے درگزر کرو گے تو خداوند تعالیٰ بخشنے والا ہے' مظلوم کے گناہ بخش دے گا' قادر ہے ظالم کو سزا دے گا۔

۱۵۰ تا ۱۵۲- جو خدا تعالیٰ اور رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور رسولوں میں تفریق کرتے ہیں کہ فلاں سچے ہیں اور فلاں جھوٹے' بعض مسلمان بعض کافر اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پیغمبر اور کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور یہ بھی وہ کہتے ہیں کہ اسلام اور کفر کے درمیان ایک اور راستہ نکالیں اور کچھ پیغمبروں کو مانیں اور بعض کو نہ

يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١٥٠﴾ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا ۚ وَ

تیسرا راستہ نکالنا چاہتے ہیں ○ یہ لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں

أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَ

کے لیے ہم نے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور جو لوگ اللہ اور اس کے (سب) رسولوں پر

رُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ

ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی (ایمان لانے میں) دوسروں سے جدا نہ کیا تو ان لوگوں کو عنقریب

أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ ع ۲۱ ۱۱ ۱

اللہ تعالیٰ ان کے ثواب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ (اے نبی ﷺ!) اہل کتاب آپ سے سوال

تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسٰٓى أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ

کرتے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے ایک کتاب (لکھی ہوئی ایک دم) اتار دیں تو انہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) سے اس

فَقَالُوا أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

سے بھی بڑھ کر سوال کیا تھا کہ انہوں نے کہا (کہ اے موسیٰ علیہ السلام!) ہمیں اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دکھا دیجئے تو ان کو ان کے ظلم

مانیں تو حقیقت میں یہ بڑے پکے کافر ہیں کہ جب انہوں نے ایک کو نہ مانا تو گویا کسی کو نہ مانا۔ ہم نے ان کافروں یعنی یہود و کعب وغیرہ کے لیے سخت ذلت کا عذاب مقرر کیا ہے جو ان کو ذلیل کرے گا یا بڑا شدید عذاب مقرر کیا ہے اور جو مسلمان ہوئے' اللہ اور اس کے سب رسولوں کو مانا' کسی پیغمبر اور خدا تعالیٰ کے درمیان میں جدائی کا اعتقاد نہ رکھا یعنی سب رسولوں کو رسول سمجھا اور ان کے آپس میں فرق نہ سمجھا جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ تو ان کے نیک کاموں کے اجر خدا تعالیٰ ان کو بروز قیامت جنت میں دے گا' خدا تعالیٰ تائبین کو بخشتا ہے' جو تائب مرتا ہے اس پر رحم کرتا ہے۔

۱۵۳- کعب وغیرہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے کہ جیسے ہم پر توریت ایک دفعہ اکٹھی اتری اسی طرح تم بھی قرآن پاک اکٹھا اترواؤ۔ بعض کہتے کہ آسمان سے ایک ایسی کتاب اتارو جس میں ہمارا سارا حال لکھا ہو۔ اچھائی' برائی' عذاب' ثواب درج ہو تب اترا کہ اہل کتاب تم سے یہ فرمائش کرتے ہیں کہ تم ان کے لیے آسمان سے کتاب اتارو' یہ کوئی تعجب نہیں انہوں نے تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے یہ سوال کیا تھا کہ ہم کو کھلم کھلا خداوند تعالیٰ کو دکھلا دو ورنہ ہم تم کو جھٹلائیں گے' تب ان کو بجلی نے گر کر جلا کر خاک سیاہ کر دیا تھا اور ان کو تکذیب پیغمبر اور جرأت اور اللہ کو کھلم کھلا دیکھنے کی طلب کرنے کا بدلہ دے دیا تھا۔ باوجودیکہ یہ عذاب دیکھا پھر بھی گوسالہ پرستی اختیار کی۔ سب باتیں سمجھ چکے' امر و نہی دریافت ہو گیا پھر بھی کافر ہو گئے۔ مگر ہم نے ان کو معاف کیا' سب کو ایک ساتھ ہلاک نہ کر دیا اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

کی وجہ سے بجلی نے پکڑ لیا تھا' پھر کھلی ہوئی نشانیاں آنے کے بعد انہوں نے بچھڑا بنا لیا (اور اس کی پوجا کرنے لگے) تو ہم

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ

نے ان سے (توبہ کرا کر) اس کی بھی معافی دے دی اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کھلا ہوا غلبہ دیا O اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لینے کے

الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا

لیے ان کے سروں پر کوہ طور اٹھا لیا (تاکہ ان کے انکار پر اسے ان پر گرا دیا جائے) اور ہم نے ان سے یہ بھی کہا تھا کہ اس شہر کے دروازہ میں سجدہ

لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾

کرتے ہوئے جاؤ اور ہم نے ان سے یہ بھی کہا تھا کہ ہفتہ کے بارے میں زیادتی نہ کرو (اس کا احترام کرو) اور ہم نے ان سے سخت عہد لیا تھا O

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ

پھر ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے کی وجہ سے اور انبیاء (علیہم السلام) کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے اور ان کے

بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

اس کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف پڑے ہیں (ہم نے ان پر اپنا قہر نازل کیا) (ان پر غلاف نہیں تھا) بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ ص وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا

وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی تھی اس لیے وہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں O اور ان کے کفر کی وجہ سے اور حضرت مریم (علیہا السلام)

ہم نے بڑی دلیل اور عمدہ عمدہ معجزے دیے تھے جیسے ید بیضا اور لکڑی کہ اژدھا بن جاتی تھی۔

١٥٤ تا ١٥٨- اور ہم نے ان سے جب عہد لیا تو مضبوطی کے لیے کوہ طور ان کے سروں پر اٹھا کر ہوا میں معلق کیا' انہوں نے اقرار کیا اور ہم نے ان سے یہ بھی کہا کہ دروازۂ اریحا میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو وہ برخلاف حکم داخل ہوئے اور یہ حکم دیا کہ ہفتہ کے دن کی حرمت بجالاؤ اور مچھلیوں کا شکار نہ کرو انہوں نے نہ مانا اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کے بارے میں سخت عہد و پیمان لیا تھا وہ بھی توڑا پس عہد کے توڑنے کے سبب سے ان پر عذاب اتارا اور کیا جو کچھ کہ کیا اور اس سبب سے کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان نہ لائے اور قرآن کو جھٹلایا ان پر جزیہ مقرر کیا اور اس سبب سے کہ انہوں نے پیغمبروں کو بے خطا ناحق مار ڈالا ان کو ہلاک کر دیا اور اس سبب سے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل تو خود علم کی پوٹ ہیں ان میں تمہارا علم نہ سمائے گا حالانکہ خدا نے ان پر مہر لگا دی کہ ان کے دلوں میں سوائے چند لوگوں کے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ ہیں ایمان داخل نہ ہوگا اور نیز بہ سبب اس کے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا اور

عَظِيمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ

پر بڑا بہتان اٹھانے کی وجہ سے O اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم کو شہید کر دیا (قتل کر دیا) اور (واقعہ یہ

اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ

ہے کہ) نہ انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی دے سکے بلکہ ان کے لیے عیسیٰ (علیہ السلام) کی صورت کا ایک اور بنا دیا گیا

اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ

(اور ان کو شبہ میں ڈال دیا گیا) اور جن لوگوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کیا (یعنی عیسائی و یہودی) وہ ان کی طرف سے یقیناً

الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

شبہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کا کوئی یقینی علم نہیں سوائے اپنے خیال کی پیروی کے اور انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو ہرگز قتل نہیں کیا O بلکہ

عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ

اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر زندہ) اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ زبردست، حکمت والا ہے O اور عیسیٰ (علیہ السلام) کی موت سے پہلے تمام

بی بی مریم پر زنا کی تہمت لگائی اور اتہام لگایا ہم نے ان کو سؤر بنا دیا اور نیز اس سبب سے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالا ہم نے ان کے آدمی (نطیانوس) کو مروا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر اٹھا لیا اور اس نطیانوس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ بنا دیا' حالانکہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو مارا نہ سولی دی' نطیانوس کو ان کی مشابہت کے سبب قتل کیا۔ جو لوگ حضرت عیسیٰ کے قتل میں جھگڑتے ہیں وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اپنی عقل سے خیالی باتیں جوڑتے ہیں۔ ان کو یقین نہیں' گمان سے جو چاہتے ہیں کہتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمانوں پر اٹھا لیا' خدا تعالیٰ غالب ہے' دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے' حکمت والا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بچا لیا۔ انہی یہودیوں کے آدمی کو مروا دیا۔

۱۵۹- جتنے اہل کتاب ہیں خواہ یہود ہیں خواہ نصاریٰ قبل موت کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے' یہود جو ان کو ساحر کہتے ہیں اس سے توبہ کریں گے اور نصاریٰ جو ان کو خدا یا خدا کا بیٹا یا خدا کا شریک جانتے ہیں اس سے دستبردار ہوں گے۔ غرض یہود و نصاریٰ میں سے ہر شخص کو اس کے نزع کے وقت یہ حال معلوم ہو جائے گا اور ان کو ان کا جھوٹ معلوم ہو جائے گا' یا یہ کہ یہود و نصاریٰ کو قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے جب وہ آسمان سے اتریں گے ان کا سچا رسول اور بندۂ خدا ہونا معلوم ہو جائے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں' یہودی عیسائی اب تک ان پر ایمان نہیں لائے یعنی خدا کا بندہ اور رسول نہیں مانا۔ پھر بعد کو ایک یہودی ان کو مار ڈالے گا۔ پھر وہ قیامت کے دن ان کی گواہی دیں گے کہ میں نے اپنا رسول ہونا اور بندہ ہونا بتا دیا تھا۔ ان لوگوں نے بعد میں مجھ پر افتراء باندھی اور مجھے خدا کا بیٹا یا خدا بنایا۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

اہل کتاب (یہودی ونصاریٰ) ضرور ان پر ایمان لے آئیں گے اور وہ عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کے دن ان پر گواہی دیں گے ۞ پھر ہم نے یہودیوں

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کے ظلم کی وجہ سے کتنی ہی پاک چیزیں جو ان کو حلال تھیں ان پر حرام کر دیں اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے

كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ

بہت کچھ روکتے تھے ۞ اور ان کی سود خواری کی وجہ سے بھی حالانکہ ان کو سود خواری سے منع کیا گیا تھا اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کے مال ناحق

بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ

(سود، رشوت وغیرہ کے ذریعہ سے) کھاتے تھے اور ان میں سے کافروں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۞ لیکن ان میں

الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

سے جو علم میں ماہر (اور ثابت قدم) اور مومن ہیں وہ اس پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتارا گیا ہے

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتارا گیا ہے (انجیل، زبور اور توریت وغیرہ) اور نمازیں قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا

۱۶۰ تا ۱۶۱- یہودیوں نے جو کہا نہ مانا، ہماری نافرمانی کی، اس سبب سے ہم نے ان پر اپنی نعمتیں جو پہلے حلال تھیں حرام کر دیں اور پاکیزہ غذاؤں سے ان کو محروم کر دیا اور نیز اس سبب سے کہ وہ خود دین توحید پر قائم رہے اور نہ اوروں کو دین اسلام قبول کرنے دیتے تھے اور خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور سود کو حلال سمجھتے تھے، خوب لیتے تھے حالانکہ توریت میں سود کی سخت ممانعت تھی اور آدمیوں کا مال حرام اور ناجائز طریقے سے کھاتے تھے، ظلم کرتے تھے، رشوت لیتے تھے، ان اسباب سے دنیا میں مزے کی چیزوں سے محروم کر دیے گئے، چربی اور اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ جو پہلے حلال تھا ان پر حرام کر دیا گیا اور ان کافروں کے لیے قیامت میں ہم نے سخت عذاب مقرر کیا ہے۔

۱۶۲- مگر جو بنی اسرائیل میں سے توریت کو ٹھیک ٹھیک سمجھے ہوئے ہیں اور علم و عقل میں ثابت قدم ہیں جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ وہ سب نبیوں کو مانتے ہیں اور قرآن کو اور سب کتابوں کو حق جانتے ہیں، اسی طرح وہ مسلمان کہ تم پر اور تمہارے قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں اور ان کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تم سے پہلے اور پیغمبران کرام پر اتری ہیں، یہ لوگ حقانیت کا اقرار کرتے ہیں اگرچہ یہود انکار کریں اور یہ مسلمان جو نماز پنج وقتہ پڑھتے ہیں یہ بھی سب کا اقرار کرتے ہیں، جو زکوٰۃ دیتے ہیں وہ بھی سب کا اقرار کرتے ہیں، جو خدا تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں وہ سب کا اقرار کرتے ہیں، بالجملہ ایسے ایسے لوگ جن میں ایسی ایسی صفات حمیدہ ہیں وہ سب تمہارا اقرار کرتے ہیں، ہم ان لوگوں کو

٢٢ ع ١٠ ٢

الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ ع

کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب عطا فرمائیں گے O

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰي نُوْحٍ وَّالنَّـبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ

بے شک ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جیسے نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان کے بعد والے انبیاء (علیہم السلام)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

کی طرف (بھیجی تھی) اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام)

وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ

اور (ان کی) اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف بھی وحی بھیجی تھی اور ہم نے

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ

داؤد (علیہ السلام) کو زبور دی تھی O اور بہت سے رسولوں کا (حال قرآن پاک میں) ہم آپ سے اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور بہت سے رسول

قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى

ایسے ہیں کہ جن کا مفصل ذکر ابھی تک ہم نے آپ سے (قرآن میں) بیان نہیں فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تو واقعی

عنقریب بڑا ثواب دینے والے ہیں اور جنت میں داخل کرنے والے ہیں' یہودی انکار کریں تو کرنے دو تمہارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

١٦٣ تا ١٦٥۔ بے شک ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسے تم سے پہلے حضرت نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی جو ان کے بعد آئے تھے اور ہم نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو' حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کو' حضرت اسحاق (علیہ السلام) کو' حضرت یعقوب (علیہ السلام) کو اور اسباط یعنی اولاد یعقوب اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت ایوب (علیہ السلام) اور حضرت یونس (علیہ السلام) اور حضرت ہارون (علیہ السلام) اور حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی اور ہم نے حضرت داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی اور ان کے سوا اور بہت سے رسول ہیں جن کا ذکر ہم نے پہلے تم پر پڑھا ہے اور ان کے قصے سنائے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جن کا قصہ تم کو نہیں سنایا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ عزت بخشی کہ ان سے کلام کیا۔ یہ سب رسول مسلمانوں کو جنت کی بشارت دیتے تھے اور کافروں کو دوزخ کے عذاب سے ڈراتے تھے' ہم نے یہ رسول اس لیے بھیجے تھے کہ آدمیوں کی حجت اللہ تعالیٰ پر قائم نہ ہو یعنی یہ نہ کہنے پائیں کہ ہم ایمان کیونکر لاتے تو نے کوئی رسول تو بھیجا ہی نہ تھا۔ جب رسول ہم نے بھیجے اور انہوں نے نہ مانا تو ان کی حجت نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے' جو رسولوں کو نہ مانے گا اس کو سزا دے گا اور حکیم ہے کہ سب پر رسولوں کی اطاعت کا حکم کیا ہے۔

تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ

حقیقتاً خود کلام فرمایا O یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈر سنانے کے لیے بھیجے تھے تاکہ رسولوں کے (آنے کے) بعد

عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾

اللہ تعالیٰ کے سامنے لوگوں کو کوئی عذر (کرنے کا موقع باقی) نہ رہے اور اللہ تعالیٰ زبردست' حکمت والا ہے O

لَّٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ

(یہ منکر اگرچہ گواہی نہ دیں) لیکن (اے محبوب!) اللہ تعالیٰ اس کا گواہ ہے کہ جو کچھ اس نے آپ پر اتارا وہ اپنے علم سے

يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اتارا ہے اور (اس کے) فرشتے بھی گواہ ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی گواہی کافی ہے O بے شک جن لوگوں نے خود کفر کیا

وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ

اور (دوسرے لوگوں کو بھی) اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا وہ یقیناً دور کی گمراہی میں جا پڑے O بے شک

الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

جنہوں نے کفر کیا اور حد سے بڑھ گئے انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا اور نہ سوائے جہنم کے اور کوئی راستہ

طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

دکھائے گا O وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ

۱۶۶ تا ۱۶۹- مکہ کے کافر کہتے تھے کہ ہم نے تو سب اہل کتاب سے دریافت کرلیا ہے اے محمد! کسی نے بھی تمہارے دین کی گواہی نہ دی' پھر ہم تمہیں کیسے سچا جانیں تب یہ اترا کہ کوئی گواہی دے یا نہ دے لیکن اللہ تعالیٰ خود گواہ ہے کہ اس نے تم پر جبرائیل علیہ السلام کی معرفت قرآن پاک اتارا ہے' وہ حق ہے' اس نے قرآن پاک اپنے علم اور حکم سے اتارا ہے' وہ گواہی دیتا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے' کوئی گواہی دے یا نہ دے۔ جو حضور پاک جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کو نہیں مانتے کفر کرتے ہیں اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں تو وہ بڑے گمراہ ہیں اور ہدایت سے بہت ہی دور ہیں۔ جو کافر ہیں' قرآن پاک اور رسول پاک کو نہیں مانتے اور ظلم کرتے ہیں یعنی مشرک ہیں تو خدا تعالیٰ کبھی بھی ان کو نہ بخشے گا یعنی اگر کفر پر مرے اور نہ ان کو راہ دکھائے گا' وہ گمراہ ہی رہیں گے' ہاں اگر راہ پائیں گے بھی تو بھی جہنم کی راہ پائیں گے کہ اس میں سیدھے چلے جائیں اور پھر وہاں ہمیشہ جلیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی مشکل نہیں' اس کے نزدیک سب آسان ہے۔

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ

کو آسان ہے O اے لوگو! بے شک یہ رسول (پیغمبر اسلام) تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس سچائی کے

مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي

ساتھ تشریف لائے تو تم ان پر ایمان لاؤ (اگر ایمان لاؤ گے تو) تمہارے لیے بہتری ہوگی اور اگر تم انکار کرو گے تو (اللہ کو کچھ پروا نہیں)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ

جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے (وہ سب سے بے نیاز ہے) وہ سب کچھ جاننے والا' حکمت والا ہے O اے اہل کتاب!

الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ

اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق کے سوا کوئی بات نہ کہو مسیح عیسیٰ (علیہ السلام)

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ

مریم (علیہا السلام) کے بیٹے تو صرف اللہ کے رسول اور اس کے ایک کلمہ (کن کا ظہور) ہیں

١٧٠- اے مکہ کے کافرو! تمہاری ہدایت کو سچے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی طرف سے آئے ہیں جو تم کو توحید کی دعوت کرتے ہیں اور قرآن پاک سناتے ہیں' تمہارے پروردگار نے رسول بھیجا ہے تم ان پر ایمان لاؤ۔ اب جس حالت میں تم گرفتار ہو اس سے تمہارے لیے ہزاروں درجے بہتری ہوگی اور اگر کفر کرو گے' رسول اور قرآن پاک کو نہ مانو گے تو خدا تعالیٰ کا کیا کرو گے' زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے' سب اس کے غلام بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو سب کا علم ہے کہ کون مسلمان ہے اور کون کافر۔ وہ حکیم یہ حکم کرتا ہے کہ تم سوائے اس کے کسی کو نہ پوجو۔

١٧١- اے کتاب والو! اپنے دین میں اس قدر ہٹ دھرمی نہ کرو' حد سے باہر نہ نکلے جاؤ' خدا تعالیٰ پر جھوٹے افتراء نہ اٹھاؤ۔ صدق و راستی کو ہاتھ سے نہ دو۔ حضرت عیسیٰ مسیح کے بارے میں جھوٹی باتیں نہ بناؤ۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بی بی مریم کے بیٹے ہیں' خدا تعالیٰ کے رسول ہیں' اس کے کلمہ کن سے بن باپ کے پیدا ہوئے ہیں' اس کا کلمہ ہے جو اس نے بی بی مریم کی طرف حضرت جبرائیل کی معرفت بھیجا' خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی روح ہیں جو اس نے بی بی مریم میں پھونک دی کہ بن باپ کے پیدا ہو گئے' تم سب خدا تعالیٰ پر' اس کے رسولوں پر خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ ٹھہراؤ' ایک باپ' ایک بی بی' ایک لڑکا' اپنے اس ناپاک شرک سے باز رہو اور توبہ کرو تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ وہ پاک ذات ہے کہ جس کا کوئی شریک نہیں' نہ اس کا کوئی ساجھی' نہ اس کے بی بی' نہ بیٹا' وہ اکیلا ہے' وہ لڑکے بیوی وغیرہ سے پاک ہے' اس کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ لڑکے وغیرہ کا محتاج ہو' آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اس کے بندے اور محتاج ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت پر خود کافی گواہ ہے۔ نجران کے نصاریٰ جو مناظرہ کو آئے تھے ان میں کئی مذہب والے فرقے تھے۔ ایک نسطوریہ' وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں' ایک یعقوبیہ' وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ خدا ہیں' ایک

أَلْقٰهَآ إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا

جو مریم کی طرف بھیجا (یعنی کن فرمایا اور ان کو بے باپ کے پیدا کردیا) اور اس کی (پیدا کی ہوئی) روح ہیں (خدا یا خدا

تَقُولُوا ثَلٰثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ

کے بیٹے نہیں) اور اللہ تعالیٰ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین خدا نہ کہو اس سے باز آ جاؤ تو تمہارے لیے بہتری

سُبْحٰنَهٗٓ أَنْ يَّكُونَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

ہو گی معبود تو صرف ایک اللہ ہی ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے کوئی اولاد ہو اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب

الْأَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ﴿١٧١﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ

اسی کا ہے اور اللہ تعالیٰ خود ہر کام کے لیے کافی کارساز ہے (پھر اس کو اولاد کی کیا ضرورت) ○ مسیح (علیہ السلام) کو اللہ کا بندہ بننے

يَّكُونَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ

سے کچھ عار و نفرت نہیں ہے اور نہ مقرب فرشتوں کو اور جو کوئی اللہ کی عبادت سے عار و نفرت اور تکبر

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ﴿١٧٢﴾ فَأَمَّا

کرے تو عنقریب وہ ان کو اکٹھا کرے گا (اور سزا دے گا) ○ پھر جو

مرقوسیہ وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ تین خداؤں میں سے ایک ہیں' ایک ملکانیہ وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ مسیح خدا کی ربوبیت میں شریک ہیں' ان سب سے خطاب ہے کہ ان خیالوں سے توبہ کرو یہ بات توحید کے خلاف ہے۔

۱۷۲ تا ۱۷۳- جب آیت سابقہ اتری تو انہوں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تم عیسیٰ مسیح کو بہت بے قدر سمجھتے ہو۔ اگر وہ خدا نہیں اور نہ اس کے بیٹے ہیں تو تم جیسے اس کے بندے ہوں' اس میں ان کی حقارت و توہین ہے' تم پیغمبر بھی کہتے ہو اور ان کی حقارت بھی کرتے ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ عیسیٰ علیہ السلام تو بندۂ خدا ہونے سے سرکشی نہیں کرتے اور اپنے بندہ ہونے سے انکار نہیں کر سکتے۔ بندہ ہونا ان کی حقارت نہیں اور نہ ہی کوئی عار کی بات ہے' بڑے بڑے فرشتے عالیشان جو مقربان بارگاہ ہیں وہ بھی اس کا بندہ ہونے سے انکار نہیں کر سکتے جو عرش اعظم کے اٹھانے والے ہیں اور ملاء الاعلیٰ کے رہنے والے ہیں' وہ عاجزی سے اپنی بندگی کا اقرار کرتے ہیں۔ جو بندہ ہونے سے عار کرے گا اور غرور کرے گا اور ایمان سے تکبر برتے گا خدا کا کیا کرے گا' خدا تعالیٰ سب کو عنقریب قیامت میں جمع کرے گا' جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہیں اور خالصاً اللہ کے لیے اچھے کام کیے ہیں ان کو وہاں پورا پورا ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو اور زیادہ چیزیں دے گا اور جو غرور کرتے ہیں اور ایمان لانے سے تکبر کرتے ہیں ان کو سخت عذاب دے گا۔ وہ وہاں کوئی عزیز قریبی مددگار اور ناصر اور خدا کے عذاب سے بچانے والا نہ پائیں گے۔

منزل ۱ ع ۲۳ / ۹ / ۲۴

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے تو ان کو ان کا پورا بدلہ دے کر اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دے گا لیکن

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا

جنہوں نے نفرت اور تکبر کیا تو ان کو درد ناک عذاب دے گا اور وہ

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اللہ کے مقابلہ میں نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ

نہ مددگار O اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل آ گئی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

(یعنی نبی کریم) اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا (قرآن کریم و نبی کریم) O پھر وہ جو اللہ تعالیٰ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ

پر ایمان لائے اور اس (کے دین) کو مضبوط پکڑا تو عنقریب وہ ان کو اپنی رحمت

مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ ط

اور فضل (جنت) میں داخل فرمائے گا اور اپنی طرف پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائے گا O

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

(اے نبی!) لوگ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں' آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے بارے میں فتویٰ (حکم) دیتا ہے اگر کوئی ایسا

١٧٤ تا ١٧٥- اے مکہ کے لوگو! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشن دلیل اتری ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہم نے تمہاری طرف چمکتا ہوا نور اور صاف دلیل بھیجی ہے یعنی قرآن پاک جو حلال و حرام میں تمیز بیان کرتا ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ اور رسول اور قرآن پاک پر ایمان لایا اور اس نے اس دین کو مضبوط پکڑا یعنی توحید کو اختیار کیا تو خدا اس کو اپنی رحمت میں اور جنت میں اپنے فضل و کرم سے داخل کرے گا اور اس کو صراط مستقیم پر ثابت رکھے گا۔ آیت میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی دنیا میں راہ ہدایت دکھلائے گا اور پھر بعد میں جنت میں داخل کرے گا۔

١٧٦- حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے سوال کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری ایک بہن ہے اگر وہ مر

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ

شخص مرا جس کی کوئی اولاد نہ ہو (نہ باپ ہو) اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا آدھا ہے اور (اسی طرح)

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا

مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی کوئی اولاد نہ ہو، پھر اگر کلالہ کی دو بہنیں ہوں (یا دو سے زیادہ) تو ان کو کلالہ کے ترکہ سے

تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

دو تہائی ملے گا اور اگر بھائی بہن مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا (یعنی دوگنا) اللہ تعالیٰ تمہارے

۲۴ ع ۵ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع

لیے صاف صاف بیان فرماتا ہے کہ تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز (کی حکمت) کو خوب جانتا ہے ○

(۵) سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۲) — آیاتها ۱۲۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتها ۱۶

سورۂ مائدہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے — اس میں ایک سو بیس آیات، سولہ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو! اپنے قول و اقرار پورے کرو (خواہ اللہ تعالیٰ سے کیے ہوں یا بندوں سے کیے ہوں) تمہارے لیے چرنے والے

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

جانور چارپائے حلال کر دیئے گئے سوا ان کے جن کو آگے تم سے بیان کیا جائے گا لیکن جب تم حالت احرام میں ہو تو (خشکی کا) شکار

جائے تو مجھے کیا ورثہ ملے گا، تب یہ آیت اتری کہ لوگ تم سے کلالہ کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجیے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اس کے اولاد نہ ہو نہ ماں ہو نہ باپ ہو تو اگر فقط ایک بہن ہے تو اس کو کل ترکہ سے آدھا حصہ ملے گا اور اگر وہ مرجائے گی اور اس کے کوئی لڑکا لڑکی نہ ہوگا تو اس کا وہ بھائی اس کا وارث ہوگا، اگر بہنیں خواہ حقیقی خواہ علاتی دو یا دو سے زائد ہوں گی تو ان کو متروکہ برادر سے دو ثلث ملیں گے۔ اگر بھائی بہن بہت سے ہوں گے خواہ حقیقی ہوں خواہ علاتی تو ہر مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ خدا تعالیٰ میراث میں اپنے حکم تم کو بتلاتا ہے تاکہ تم ان پر چلو اور راہ نہ بھولو اور خدا تعالیٰ کو ساری باتوں کی میراث وغیرہ کی خبر ہے اس کو سب کا علم ہے اس نے جو کچھ جس کے لیے مقرر کیا، اپنے علم و حکمت سے مقرر کیا ہے اس میں کسی کو چون و چرا کرنے کا حق نہیں آمنا و صدقنا کہنا چاہیے۔

سورۃ المائدہ

۱۔ اے ایمان والو! تم جو عہد کرو کوئی عقد باندھو خواہ متعلق حقوق العباد ہو یا متعلق حقوق اللہ سب کی وفا اپنے ذمے

يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا

حلال نہ سمجھو بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے حکم فرماتا ہے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی (حرمت والی) نشانیوں

الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

کو حلال نہ ٹھہراؤ اور نہ عزت والے مہینہ کو اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیوں کو اور نہ قربانی

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۗ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۗ

کے ان جانوروں کو جن کے گلے میں نشانیاں لٹکا دی گئی ہوں اور نہ ان لوگوں کا مال و آبرو جو اپنے

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے ہوئے عزت والے گھر (کعبہ مکرمہ) کا قصد کر کے آئے ہیں اور جب احرام سے باہر ہو جاؤ تو شکار کر سکتے ہو

اَنْ تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وقف لازم

اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا ان پر زیادتی کرنے پر آمادہ نہ کرے (یعنی ان سے بدلہ نہ لو) اور نیکی اور

لازم جانو اور سب کو وفا کرو۔ یا یہ مطلب ہو کہ جو عہد تم نے ہم سے بروز میثاق باندھا تھا یعنی توحید و اسلام کا اس کو دنیا میں وفا کرو اور اس قرآن پاک کو اور اس کے فرائض کو مانو۔ چارپائے جانور جو تم پر حلال ہیں ان کے شکار کی اجازت ہے جیسے نیل گائے' گورخر' ہرن سوائے ان کے جن کا ذکر عنقریب بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حرام ہیں اور جو حلال ہیں وہ بھی جب ہی حلال ہیں کہ تم حالت احرام میں یا حد حرم میں شکار نہ کرو۔ خدا تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے حکم دیتا ہے' کچھ حلال کرتا ہے کچھ حرام اس کی مصلحتیں وہی جانے۔

٢- اے ایمان والو! خدا تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرو اور ان کو بے قدر نہ سمجھو ان کا ترک روا نہ رکھو' حرمت کے مہینوں کی تعظیم کرو' ان میں کسی کو نہ لوٹو نہ مارو' کعبہ کے لیے جو قربانیاں دور دور سے لوگ لاتے ہیں اور ان کے گلے میں قلادے اور پٹے نشانی کے لیے ڈال دیتے ہیں تا کہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کے لیے ہیں ان کو نہ چھیڑو اور جو مکے کا قصد کر کے کعبۃ اللہ کی زیارت کو یا اس موسم میں تجارت کو آتے ہیں اگر چہ وہ مشرک ہوں ان کو نہ ستاؤ' وہ حج کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتے ہیں اور تجارت سے دنیا کا مال طلب کرتے ہیں۔ ہاں جب احرام کھول چکو تو شکار کرنا منع نہیں' جنگل کا شکار بھی منع نہیں' جہاں کا جی چاہے کرو۔ کافروں کی عداوت سے اور اہل مکہ کے رنج دینے کے لیے جنہوں نے تم کو مکہ اور کعبۃ اللہ مسجد حرام سے روکا' حدیبیہ کے سال میں وہاں نہ جانے دیا تھا ایسا نہ کر بیٹھو کہ تم بھی حاجیوں کو کعبۃ اللہ سے روکنے لگو اور دستِ ظلم دراز کرو اور قوم بکر بن وائل کو نہ لوٹو' تم کو چاہیے کہ نیکی اور عبادت پر مدد کرو' گناہ سے بچو۔ گناہ اور نافرمانی پر اتفاق اور جرأت نہ کرو' اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اس کا عذاب سخت ہے' ملک یمامہ کے حاجی بکر بن وائل مشرک کی قوم کے اور شریح بن صبیعہ کی قوم کے تاجر مکہ کو آئے تھے بعضوں کو خیال گزرا کہ ان کو لوٹنا چاہیے اس سے منع کیا اور کہا: انہوں نے اگر برا کیا تو تم برا نہ کرو۔ وہ حج کا نام لیتے ہیں ان سے تعرض نہ کرو۔

وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾

پرہیزگاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے ۞

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ

(اے لوگو!) تم پر مردار اور (بہتا ہوا) خون اور سؤر کا گوشت (اور اس کے باقی اجزاء بھی) اور وہ جانور جس کے ذبح کرنے میں خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو

اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ

اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور جو بے دھار کی چیز سے مارا گیا ہو (جیسے غلیل اور بندوق وغیرہ سے مارا ہو) اور جو اوپر سے گر کر مرا ہو اور جسے کسی جانور

السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۚ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا

نے سینگ مار کر ہلاک کر دیا ہو اور جسے کوئی درندہ پھاڑ کر کھا گیا ہو یہ سب تم پر حرام ہیں مگر (ان میں سے) جو (تمہیں زندہ ملے انہیں) ذبح کر لو (تو وہ

بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ

حلال ہیں) اور وہ جانور بھی حرام ہے جو کسی بت کے تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور پانسے (جوئے کے تیر) ڈال کر تقسیم کرنا بھی حرام ہے یہ سب گناہ

۳- پھر محرمات کا بیان فرمایا۔ (۱) وہ جانور جس کا ذبح تم پر فرض ہے اور بے ذبح اپنی موت مر گیا اس کا کھانا تم پر حرام کر دیا گیا۔ (۲) دم مسفوح یعنی بہتے ہوئے خون کا کھانا اور کسی کام میں بہتے ہوئے خون کا استعمال بھی حرام ہے۔ (۳) اور سؤر کا گوشت اے اہل اسلام کے گروہ! تم پر حرام کیا۔ (۴) وہ جانور جس کو کوئی بت کا نام لے کر ذبح کرے یا کسی غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کرے یعنی ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اور قصداً کسی بت یا کسی غیر اللہ کا نام لے (۵) اور وہ جانور جس کو کوئی رسی سے باندھ کر یا گلا دبا کر مار ڈالے۔ (۶) اور وہ جانور جو لکڑی اور پتھر سے مارا جائے اور مر جائے۔ بندوق کا مارا ہوا بھی حرام ہے موقوذہ میں داخل ہے۔ اگر زندہ مل جائے تو ذبح کرو (قادری غفرلہ) (۷) اور وہ جانور جو چھت یا پہاڑ سے گر کر مر جائے (۸) اور وہ جانور جو دوسرے جانور سے لڑے اور مر جائے (۹) اور وہ جانور جس کا شکار دوسرا جانور کرے۔ ہاں اگر ان صورتوں میں سے کوئی صورت ہو اور جانور مر نہ گیا ہو' اس میں روح باقی ہو اور تم اس کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جلد ذبح کر لو تو وہ حلال ہے۔ اور جو بت کے نام پر یا اس کی تعظیم و تقرب کے لیے بے نام خدا ذبح ہوا ہو حرام ہے۔ اور پانسے ڈالنا بھی حرام ہے' از لام سے مراد یا تیر ہیں کہ ان کے ذریعہ سے شگون لیتے تھے اور پھر کام کرتے تھے یا کچھ اور پتھر کے ٹکڑے ہیں۔ ایک طرف "امرنی ربی" یعنی خدا نے مجھے یوں حکم کیا ہے دوسری طرف "نہانی ربی" یعنی خدا نے منع کیا لکھتے تھے' جب کوئی کام کرنا چاہتے اس کو آنکھ بند کر کے کر ڈالتے تھے' جیسا نکلتا تھا وہ کرتے تھے' اس کو حرام کر دیا اور منع فرمایا۔ یہ سب باتیں فسق و فجور ہیں گناہ ہیں' شریعت محمدی میں حرام ہیں۔ آج کے دن یعنی حجۃ الوداع کے دن جو حج اکبر تھا چونکہ مکہ والے سرکش کافر چل بسے اور اکثر ایمان لائے باقی مخذول و مغلوب ہو گئے' اب اس سبب سے وہ تمہارے پھر کافر ہونے سے ناامید ہو گئے ہیں اور ان کی آرزو خاک و خون میں مل گئی ہے اور خدا تعالیٰ کا دین و شریعت ظاہر ہو گئی۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ

کے کام ہیں' آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کو نا امیدی ہوگئی (کہ کوئی اس کو مٹا سکے) تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرو آج (اب)

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ

میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا تو جو کوئی بھوک پیاس کی شدت میں

مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ③ يَسْـَٔلُوْنَكَ

مجبور ہو (جان جانے کا خطرہ ہو) بشرطیکہ گناہ کی طرف نہ جھکے (اور جان بچانے کی مقدار) کوئی چیز کھا پی لے تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان

مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

ہے O (اے نبی علیہ السلام!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا کیا حلال کیا گیا ہے' آپ فرمائیے کہ تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال

مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ

ہیں اور تمہارے سکھائے ہوئے شکاری جانوروں کا شکار بھی جن کو تم وہ طریقہ سکھاتے ہو جو تم کو خدا نے سکھایا ہے (حلال ہے) تو جو (شکار وہ مار کر)

اب تم میرے رسول کا اتباع کرو اور کافروں سے خوف نہ کرو۔ میرا ہی خوف کرو کہ اگر خلاف رسول کرو گے اور کفار کی موافقت کرو گے تو سزا پاؤ گے' آج میں نے سب اچھی سچی باتیں بتلا دیں اور دین توحید کے مراسم پورے کردیے' حلال و حرام بتلائے۔ امر و نہی سکھا دیے' اپنی رحمت اور نعمت تم پر اچھی طرح اتار دیں اور آج اپنا سچا دین توحید کامل کردیا۔ دین بھی دے دیا دنیا بھی دے دی' مکہ تمہارے قبضہ میں آیا' اس برس کے بعد کوئی مشرک حج کے مناسک تمہارے ساتھ ادا نہ کرے گا۔ یعنی صفا مروہ میں' مطاف میں' منیٰ میں' عرفات میں تم ہی ہو گے کوئی بت پرست نظر نہ آئے گا اور میں نے تمہارے لیے یہ سچا دین اختیار' پسند اور قبول کرلیا۔ اگر کوئی شخص مجبور ہو' کچھ کھانے کو نہ ملے سوائے مردار کے اور بھوک سے زائد کھانے کا قصد نہ ہو' بے ضرورت قصداً مزے کی نیت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا' رحمت والا ہے کہ ''اکل میتة عند الضرورة'' مباح کردیا یعنی جبکہ جان جانے کا گمان غالب ہو تو بقدر ضرورت مردار کھانا جائز ہے۔

ف۔ ''غیر متجانف لاثم'' کے معنی یہ ہیں کہ بے ضرورت لذت کے لیے نہ کھاتا ہو۔ امام شافعی وغیرہ کے نزدیک یہ معنیٰ ہوں گے کہ گناہ کا سفر نہ ہو جیسے چور ٹھگ وغیرہ کرتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک رخصت اکل حرام کا مدار ضرورت پر ہے تو اتنا کھانا چاہیے جس سے جان بچے۔ پیٹ بھر کر کھایا تو مکروہ ہے۔

۴۔ شکاری لوگ آپ سے مسئلہ پوچھتے ہیں کہ کیا کیا شکار حلال ہے اور کس طرح کا؟ آپ فرما دیں کہ جتنے پاک جانور ہیں سب حلال ہیں' سب کو ذبح کر کے کھانا درست ہے اور جو تم شکاری جانوروں کو ایسا سکھالو کہ پورے تمہارے قابو میں ہو جائیں اور بغیر تمہاری اجازت کے جانور پر منہ نہ ڈالیں' طریقہ سکھائے ہوں تو ان کا شکار کیا ہوا بھی درست ہے یعنی جبکہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ان کو چھوڑو ورنہ حرام ہوگا۔ جس طرح چھری وغیرہ سے ذبح کیا ہوا بغیر بسم اللہ پڑھے حرام ہو جاتا ہے۔ جیسا تم کو خدا نے

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾

تمہارے لیے رہنے دیں (خود نہ کھائیں) تو تم اس میں سے کھاؤ اور ان شکاری جانوروں کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر شکار پر چھوڑا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے

اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ

رہو بے شک اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے دیر نہیں لگتی O آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کے ذبح کیے ہوئے جانور کا

لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ

کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے (بشرطیکہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں) اور تمہارا کھانا انہیں حلال ہے اور مسلمان پارسا عورتیں

مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

اور ان لوگوں کی پارسا عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب ملی (یعنی عیسائی اور یہودی) تمہارے لیے حلال ہیں جب تم نکاح کر کے انہیں ان کے مہر

مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ

دے دو انہیں ہمیشہ (نکاح کی پابندی میں) روکے رکھنے کے لیے نہ وقتی طور پر مستی نکالنے کے لیے اور نہ پوشیدہ ناجائز آشنائی (یارانہ) گانٹھنے

سکھایا ہے ہر بات کا طریقہ بتلاتا ہے اسی طرح وہ بھی تمہارے سکھائے ہوئے ہوں۔ اگر جانور زندہ ہو تو وقت ذبح پھر اللہ تعالیٰ کا نام لو اور مردار کھانے سے بچو۔ خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے یعنی جب حساب لے گا تو سب کا جلد لے گا۔ ''علیه'' کی ضمیر شکار کی طرف ہے یعنی وقت ذبح شکار پر اللہ تعالیٰ کا نام لو اور ارسال کی طرف بھی پھر سکتی ہے یعنی کتا یا چیتا چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لو کہ اگر جانور مر جائے گا تو بھی حلال ہے۔ ''مکلبین'' بفتح لام سکھائے ہوئے جانور اور بکسر لام سکھانے والے دونوں طرح پر قرأت ہے زید بن مہلہل اور عدی بن حاتم شکاری تھے انہوں نے مسئلہ پوچھا اس کا یہ جواب اترا۔

۵- آج تمہارا دین کامل کر دیا۔ آج تمہارے واسطے سب پاک چیزیں حلال کر دی گئیں۔ سب پاک جانوروں کو خدا کے نام پر ذبح کر کے کھاؤ۔ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ تم کو حلال ہے یعنی جبکہ اہل کتاب بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔ اگر عیسیٰ یا عزیر علیہما السلام یا کسی غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کرے گا تو حرام ہوگا جیسا کہ آج کل کے عیسائی اور یہودی باپ بیٹا روح القدس یا عزیر کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں ان کا ذبح کیا ہوا حرام ہے اور تمہارا ذبح کیا ہوا ان کو حلال۔ تم مسلمان عورتوں سے بھی نکاح کر سکتے ہو جو عفیف پاک دامن ہوں آزاد ہوں اور اہل کتاب کی عورتوں سے بھی جو آزاد پاک دامن ہوں جب تم ان کے مہر ان کو دے دو یعنی اجرت زنا سے زائد تو وہ حلال ہیں تم ان سے نکاح کرو۔ پاک دامنی کا لحاظ رکھنے والے رہو یعنی ان کو ہمیشہ روک رکھنے کی نیت سے نکاح کرو۔ صرف شہوت رانی مقصود نہ ہو یعنی میعادی نکاح نہ ہو جس کو متعہ کہتے ہیں وہ حرام ہے جیسا کہ ''والمحصنت'' کی تفسیر میں گزرا (قادری) نہ کھلم کھلا زنا کرو۔ نہ خفیہ دوستی رکھو اور نہ ان سے پوشیدہ یارانہ قائم کرو یا یہ مطلب کہ پاک دامن ہوں نہ کہ بدکار ہوں۔ نہ ان سے چھپ کر کوئی دوستی کرتا ہو۔ آزادی کا لحاظ شافعیہ کے یہاں ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے یہاں سب کتابیہ عورتوں سے نکاح

ع ۵ ۵

بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥

کے لیے اور جس نے ایمان (کی باتوں) کا انکار کیا اس کا کیا کرایا سب اکارت ہوا اور وہ آخرت میں بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا

اے ایمان والو! جب نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں

وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ

سمیت اپنے ہاتھ دھو لیا کرو اور سروں کا مسح کیا کرو اور گٹوں (ٹخنوں) سمیت پاؤں دھویا

وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ

کرو اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو اچھی طرح طہارت کرو (غسل کرو) اور اگر تم

كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ پھر کر آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا

اور پھر (ان صورتوں میں) تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو تو اس سے اپنے منہ

درست ہے خواہ آزاد ہوں یا باندی ہوں۔ ''ومن یکفر بللایمان''۔ الایہ مکہ کی کچھ کافر عورتوں نے مسلمان عورتوں پر فخر کیا تب یہ آیت اتری کہ جو کفر و شرک کرے گا' بتوں کو پوجے گا' توحید چھوڑے گا تو اس کے سب عمل بیکار ہو جائیں گے۔ دنیا میں رہ جائیں گے' آخرت میں خائب و خاسر ہوگا' جنت سے محروم اور دوزخ میں داخل ہوگا۔

٦ تا ٧- وضو اور غسل کا طریقہ بتایا کہ اے مسلمانو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو اور تمہارا وضو نہ ہو تو اپنے منہ ہاتھ دھو لو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور سر کا مسح کرو جیسے چاہو اور پاؤں پر اگر موزے ہوں تو مسح کرو یعنی جبکہ موزے چمڑے کے ہوں یا چمڑے کی مثل کسی اور دبیز چیز کے ہوں اور وضو کر کے پہنے ہوں' اگر بے وضو پہنے ہوں تو ان پر مسح جائز نہیں اور اگر نہ ہوں تو پاؤں کو دھو لو۔ اگر تم کو نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرو یعنی سارے بدن پر پانی بہاؤ۔ اگر تم بیمار ہو خارش ہو یا زخم ہوں جیسے عبداللہ بن عوف کے تھے یا مسافر ہو پانی نہ ملتا ہو اور ڈھونڈنے میں قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہو اور اسی طرح تم میں سے کسی نے پاخانہ یا پیشاب کیا ہو یا اپنی عورتوں کو چھوا یعنی ان سے صحبت کی ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو بوجہ نہ ملنے کے یا زخم و بیماری کی وجہ سے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔ ایک بار ہاتھ مار کر منہ پر ملو۔ دوسری بار مار کر دونوں ہاتھوں پر ملو۔ خدا حرج اور تکلیف کا ارادہ نہیں کرتا' تم کو پاک کرنا چاہتا ہے اور اپنی نعمت اور احسان تم پر تمام کرنا چاہتا ہے کہ تم اس کی نعمت اور آسانی کا شکر ادا کرو' دیکھو خدا کے احسان یاد رکھو۔ تم کو ایمان بخشا۔ دین توحید دیا اور اس کا وہ عہد

طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
اور ہاتھوں کا مسح کرو، اللہ تعالیٰ تم پر کچھ تنگی کرنا نہیں چاہتا
لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ
لیکن یہ چاہتا ہے کہ تم کو خوب پاک اور ستھرا کر دے اور تم پر اپنی نعمت
لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞ وَاذْكُرُوْا
پوری کر دے تاکہ تم (اس کا) شکر کرو O اور اللہ تعالیٰ
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ
کا احسان یاد کرو جو تم پر ہے اور وہ عہد بھی جو اس نے تم سے لیا جبکہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا
قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
اور مانا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کی بات
الصُّدُوْرِ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ
جانتا ہے O اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف سے گواہی دینے کے لیے مستعدی سے کھڑے
شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى
ہو جاؤ اور تم کو کسی قوم کی دشمنی ناانصافی پر نہ ابھارے (ہمیشہ) انصاف کرتے رہو وہ پرہیز گاری سے زیادہ
اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ

جو تم سے بروز میثاق باندھا تھا اور تم نے ''سمعنا و اطعنا'' کہا تھا یعنی اے پروردگار! ہم نے سنا اور اطاعت کی اس کو نہ توڑنا بلکہ وفا کرنا۔ اس کے اوامر و نواہی بجالاؤ، اس کے خلاف سے ڈرو، وہ تمہارے دلوں کے حال سے خوب واقف ہے ''ارجلکم'' بہ نصب لام یعنی پاؤں دھوؤ اگر موزے نہ ہوں، اور ''ارجلکم'' بکسر لام یعنی پاؤں پر مسح کرو اگر موزے ہوں۔ ''لمستم'' سے مراد جماع ہے۔ شافعی کے یہاں صرف عورت کو چھو لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اماموں کے نزدیک نہیں ٹوٹتا۔

۸ تا ۱۰۔ اے اہل ایمان! حق بات کو قائم کرو۔ خدا لگتی کرو، انصاف کی گواہی دو، کسی قوم کے ساتھ غصہ اور عداوت ہو تو وہ تم کو اس بات پر برانگیختہ نہ کرے کہ تم عدل کو ہاتھ سے دے دو۔ ہر وقت انصاف کرو۔ اگر شریح بن شرحبیل کی قوم سے

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے O اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٩﴾

اور انہوں نے اچھے کام کیے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ فرما لیا ہے O

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ جہنم میں رہنے

الْجَحِيمِ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ

والے ہیں O اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا جب کہ ایک

عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ

قوم (مکہ والوں) نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اس نے ان کے

فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ہاتھ تم سے روک دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ ع وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ج — ع ٦/٢

رکھنا چاہیے O اور بے شک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے (بھی) عہد لیا اور ہم نے ان میں

عداوت ہوتو ہو بکر بن وائل کے حاجیوں کو نہ ستاؤ۔ انصاف کرو انصاف تقویٰ سے بہت قریب ہے آدمی کو متقی بنا دیتا ہے۔ اللہ سے ناانصافی کے بارے میں ڈرو اس کو تمہاری سب باتوں کی خبر ہے۔ جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور حقوق اللہ اخلاص سے ادا کیے خدا تعالیٰ نے ان سے مغفرت گناہ اور ثواب عظیم کا جنت میں وعدہ کیا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی تکذیب کرتے اور اس کی نشانیوں قرآن پاک اور رسول کو جھٹلاتے ہیں تو وہ دوزخی ہیں۔

١١- اے مسلمانو! میرے رسول کے دوستو! خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس کا احسان مانو اور خیال کرو کہ وہ کیسے کیسے دشمنوں کا منہ تمہاری طرف سے پھیر دیتا ہے اور تم کو فتح دیتا ہے۔ دیکھو جب ایک زبردست قوم نے تمہاری طرف ہاتھ بڑھانا چاہا یعنی بنی قریظہ نے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کس طرح پسپا کر دیا اور ان کے ہاتھ جنگ و جدال سے روک دیے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اس سے ڈرو۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر بات میں اسی پر بھروسہ اور توکل کریں وہ مالک ہے۔

١٢- اور بنی اسرائیل سے ہم نے مضبوط عہد لیا تھا اور توریت میں حکم دیا تھا کہ حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ

سے بارہ سردار (مبلغ) کھڑے کر دیئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں (مدد کے لیے)

لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي

اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے

وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ

اور ان کی (مدد اور) تعظیم کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتے رہو گے تو میں ضرور تمہاری

عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

برائیاں تم سے دور کرتا رہوں گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ

پھر جس کسی نے تم میں سے اس کے بعد کفر کیا تو وہ ضرور سیدھی راہ

السَّبِيلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا

سے بھٹک گیا O پھر ہم نے ان کے عہد توڑ ڈالنے کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور ہم نے ان کے دلوں کو

ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا' توحید اختیار کرنا' شرک سے بچنا اور ہم نے بارہ آدمی رسول بنا کر بھیجے تھے' بارہ قبیلے تھے' ہر قبیلہ کی طرف ایک نقیب۔ یا رسول سے مراد بادشاہ ہوں یعنی بارہ بادشاہ ان پر بنائے اور ہم نے ان بارہ بادشاہوں سے کہہ دیا تھا کہ اگر تم نماز اچھی طرح پڑھو گے' جو تم پر فرض ہے اس کو ادا کرو گے اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو گے اور میں جو رسول بعد کو تم پر بھیجوں گا ان پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد اور توقیر و عزت و عظمت کرو گے' ان کے دشمنوں کو مارو گے اور اللہ تعالیٰ کو سچے دل سے قرض دو گے یعنی خیرات اور صدقہ دو گے تو میں ہمیشہ تمہارا مددگار اور خبر گیر رہوں گا۔ تمہارے گناہ بخش دوں گا' تم کو گناہوں سے پاک کر دوں گا۔ یعنی چھوٹے گناہ صغائر بخش دوں گا۔ تم کو ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے مکانوں اور درختوں کے نیچے نہریں پانی اور شراب اور دودھ اور شہد کی جاری ہوں گی۔ جب یہ عہد محکم ہو گیا تو اب جو کوئی کفر کرے گا تو بڑا کافر ہے۔ راہ حق سے بہت دور پڑا ہے۔ ان بارہ قبیلوں میں سے سات تو راہ حق پر قائم رہے اور پانچ کافر ہو گئے' ان کی سزا اگلی آیت میں مذکور ہے۔

۱۳۔ پھر جو کافر ہو گئے تھے ان کی اور ان کی اولاد میں سے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا تھا ان کی سزا بیان کی کہ چونکہ انہوں نے عہد توڑ ڈالا اور نافرمانی کی ہم نے ان کو ملعون کیا' جزیہ کی ذلت میں گرفتار کیا اور ان کے دلوں میں سے نور نکال ڈالا' ان کے دلوں میں سختی اور سیاہی بھر دی' اب ان کی اولاد توریت میں کانٹ چھانٹ کرتی ہے' ایک

قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ

سخت کر دیا' وہ (اللہ تعالیٰ کی کتاب کے) کلموں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور ایک بڑا حصہ ان نصیحتوں کا

وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى

جو انہیں دی گئی تھیں انہوں نے بھلا دیا اور (اے نبی!) سوائے چند لوگوں کے تم ہمیشہ ان سب کی

خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ

ایک نہ ایک خیانت اور دغا پر مطلع رہو گے تو انہیں معاف کرو اور ان سے درگزر کرو'

وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ

بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے O اور جن

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا

لوگوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے (بھی) عہد لیا تھا تو وہ بھی ایک بڑا حصہ ان نصیحتوں کا

مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

جو انہیں دی گئی تھیں بھلا بیٹھے تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک عداوت (دشمنی)

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا

اور کینہ ڈال دیا اور عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں بتا دے گا جو کچھ وہ

بات کی جگہ دوسری رکھ دیتی ہے' حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وصفت بدل دیتے ہیں' آیت رجم سے انکار کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور ہم نے جو علم ان کو سکھایا تھا اور توریت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں بتائی تھیں ان کو بھلا دیتے ہیں' بنی قریظہ وغیرہ یہود سے آپ کو ہمیشہ کوئی نہ کوئی نقصان ہی پہنچے گا اور کوئی نہ کوئی گناہ ظاہر ہوتا رہے گا مگر چند لوگ جو مسلمان ہو گئے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ۔ مگر بایں ہمہ آپ معاف کیجئے اور درگزر کیجئے۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے' ابھی ان سے جہاد کا حکم نہیں ہوا تھا اس لیے درگزر کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۴۔ جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں یعنی نجران والے' ہم نے انجیل میں ان کو حکم اتباع دین محمدی کا دیا تھا اور ان کی ثناء وصفت بیان کر دی تھی اور شرک سے منع کر دیا تھا' وہ بھی ہمارے حکم اور نصیحت کو بھول گئے' ہم نے ان کے آپس میں یعنی یہود و نصاریٰ کے درمیان میں عداوت اور لڑائی ڈال دی۔ یا یہ کہ عیسائیوں کے فرقوں میں قیامت تک کے لیے بغض و عداوت ڈال دی' نسطوریہ اور مرقوسیہ میں خوب لڑائیاں رہیں علی ہذا القیاس ملکانیہ اور دوسرے فرقوں میں ہمیشہ عداوت رہی'

يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

کرتے تھے ○ اے اہل کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے وہ رسول تشریف لائے جو بہت سی وہ باتیں ظاہر فرماتے

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

تھے جن کو تم کتاب میں سے چھپا لیتے تھے اور تمہاری بہت سی

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ

باتوں سے وہ درگزر بھی کرتے ہیں' بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور

كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

(محمد مصطفیٰ ﷺ) تشریف لائے اور روشن کتاب بھی ○ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

کی مرضی کے تابع ہو گئے سلامتی کے راستوں پر چلاتا ہے اور وہ اپنے حکم سے ان کو اندھیریوں

بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ

سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے ○ بے شک

عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو ان کے برے کاموں کا بدلہ دیتا ہے اور بتلاتا ہے کہ تم نے دنیا میں کیا کیا ہے' مخالفت' خیانت' حق چھپانا' عداوت سب کی جزاء دے گا۔

١٥ تا ١٦- اے اہل کتاب! محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے ہیں' دنیا میں برکت اور رحمت اتری ہے' یہ رسول تم کو وہ باتیں بتلائیں گے جن کو تم ہمیشہ چھپاتے تھے اور توریت میں تم کو بتلا دی تھیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وصفت' اللہ تعالیٰ کی توحید' رجم وغیرہ احکام اور بعض باتیں جن کا حکم نہیں ہوتا تھا وہ بتلائے ہیں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا ہے یعنی اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور ہیں جو تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور کھلی کتاب آئی ہے جو حلال وحرام بتلاتی ہے یعنی قرآن پاک' خدا تعالیٰ اس کتاب سے ان لوگوں کو راہ راست دکھلاتا ہے اور دین توحید اور مذہب اسلام کا سچا طریقہ اور سیدھا راستہ بتلاتا ہے' جو اس کی خوشی چاہتے ہیں توحید کو مانتے ہیں' خدا تعالیٰ ان کو تاریکی کفر سے نکال کر روشنی ایمان میں لاتا ہے اور ان کو کرامت اور عظمت اور بزرگی اور توفیق خیر عطا فرماتا ہے اور راہ مستقیم پر ثابت رکھتا ہے۔

١٧- جو مسیح ابن مریم کو خدا کہتے ہیں وہ کمبخت سخت کافر ہیں۔ فرقہ یعقوبیہ کا یہی مذہب ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اور ان کی ماں کو بلکہ سارے آدمیوں کو ہلاک کر ڈالے

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی مسیح ابن مریم ہے

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ

(اے نبی ﷺ!) آپ ان سے فرما دیں کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم اور ان کی ماں اور

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ

زمین کے سب رہنے والوں کو ہلاک کرنا چاہے تو اس کے مقابلہ میں کوئی کیا کر سکتا ہے

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ

اور آسمان اور زمین کی سلطنت اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے' وہ

مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ

جو کچھ چاہتا ہے پیدا کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ○ اور یہود اور

الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ

نصاریٰ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں' آپ ان سے پوچھیے:

يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ

(اگر ایسا ہے) تو پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں پر سزا کیوں دیتا ہے بلکہ اس کی اور مخلوقات میں سے تم بھی ویسے ہی (آدمی) ہو

اور ان کو عذاب دے تو اس کو منع کرنے پر کون طاقت رکھتا ہے کوئی نہیں' حضرت عیسیٰ' ان کی ماں اور سب آدمی اس کے بندے ہیں' آسمان زمین' ان کے عجائب اور خزانے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب خدا تعالیٰ کا ہے۔ اصل مالک وہ ہے' جس کو چاہتا ہے جس طرح چاہتا ہے پیدا کرتا ہے' کسی کو ماں باپ سے' کسی کو بے ماں باپ سے' کسی کو بے باپ سے' خدا تعالیٰ سب باتوں پر قادر ہے۔ اچھوں کو ثواب بروں کو عذاب دے گا۔

۱۸- مدینہ کے یہود اور نجران کے عیسائی کہتے ہیں کہ ہم مسلمان کیوں ہوں' ہم تو خود اللہ تعالیٰ کے فرزند اور محبوب ہیں' اس کے سچے دین پر ہیں' یا یہ کہ ہم اس کے نزدیک ایسی عزت والے ہیں جیسے باپ کے نزدیک بیٹا۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان سے کہہ دو کہ تم کو پھر اللہ تعالیٰ نے جبکہ گوسالہ پرستی کی تھی' چالیس دن تک خدا تعالیٰ کو بھول گئے تھے' عذاب کیوں دیا تھا۔ کوئی اپنے محبوب اور بیٹے کو عذاب تو نہیں دیتا' پھر قیامت میں تم کو عذاب دے گا۔ بلکہ تم سب اس کی مخلوق بندے اور غلام ہو۔ وہ مالک ہے' جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ جو یہودیت اور نصرانیت پر

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

(جیسے کہ اور) وہ جس کو چاہے بخشے جس کو چاہے عذاب دے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ⑱ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اسی کی طرف سب کو واپس جانا ہے O اے اہل کتاب! بے شک

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

تمہارے پاس ہمارے یہ رسول (محمد ﷺ) تشریف لائے اس کے بعد کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا (وہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ

ہیں) تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا آیا ہی نہیں تو بے شک تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑲ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

ع ٧

والا آ چکا اور اللہ تعالیٰ کو سب قدرت ہے O (اے نبی ﷺ! یہ واقعہ بھی ان کو یاد دلائیے) جب کہ

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے جب کہ

مرے گا اسے عذاب دے گا' جو توبہ کرے گا ثواب دے گا۔ آسمان زمین اور ان کے خزانے اور جو درمیان میں ہے سب خدا تعالیٰ کا ہے۔ سب اسی کی طرف رجوع کریں گے۔

۱۹- اے کتاب والو! یعنی یہود و نصاریٰ' ہمارے رسول دنیا میں تشریف لائے ہیں اور امر و نہی تم کو بتلاتے ہیں' ایسے وقت میں آئے ہیں کہ اگلے رسول اور پیغمبروں کو وفات پائے ہوئے عرصہ ہو گیا ہے اور تم لوگ ان کی ہدایت کو بھول گئے ہو۔ توحید کو بھی چھوڑ دیا' اس لیے ہم نے بھیجا کہ تم قیامت میں نہ کہو کہ ہم تو غافل تھے' کوئی رسول جنت کی بشارت دینے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا نہ آیا تھا۔ سو اب بشیر و نذیر آ گئے' ان پر ایمان لاؤ اور اللہ پاک سب باتوں پر قادر ہے' رسول بھیجنے پر اور فرمانبرداروں کے ثواب اور نافرمانوں کے عذاب دینے پر قدرت رکھتا ہے۔

۲۰ تا ۲۲- اے محبوب! اس وقت کو یاد کرو جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! خدا تعالیٰ کا احسان یاد کرو اور اس کو نہ بھولو' دیکھو تم کو کیسی عزت دی' پہلے تم فرعون کے غلام بن گئے تھے اس کی غلامی سے تم کو چھڑایا' پھر تم میں بادشاہ بنائے' پیغمبر بھیجے' تم کو وہ وہ نعمتیں دیں جو تمام دنیا میں اس زمانے میں کسی کو نہ دی تھیں۔ میدان تیہ میں تم کو من و سلویٰ کھانے کو دیا وغیرہ وغیرہ اور یاد کرو کہ جب حضرت موسیٰ نے تم کو حکم دیا کہ کافروں کو مارو اور پاک زمین یعنی دمشق اور فلسطین میں داخل ہو' ان ملکوں کو خدا تعالیٰ نے تم کو دیا ہے' تمہارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ

تم میں اس نے بہت سے نبی پیدا کیے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو آج جہان میں کسی کو بھی نہ دیا ○ اے میری قوم!

ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا

اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے (مقرر کر دی ہے)

تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا

اور پیچھے نہ پلٹو کہ نقصان اٹھا کر پلٹو گے ○ انہوں نے کہا:

يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

اے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست (لڑاکو) لوگ ہیں اور ہم تو اس میں ہرگز داخل

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

نہ ہوں گے جب تک وہ نکل نہ جائیں' پھر اگر وہ نکل جائیں گے تو ہم داخل ہو جائیں گے ○

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

مگر دو مرد اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا تھا

ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

یہ بولے کہ تم ان پر دروازہ کی طرف سے (حملہ کر کے) اندر چلے جاؤ' جب تم اندر

ورثہ ہے' الٹے پاؤں نہ بھاگنا' دل کھول کر لڑنا' ورنہ مغلوب ہو کر واپس آؤ گے' من وسلویٰ سب جاتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ! وہاں کے لوگ بڑے سخت کافر پہلوان اور زبردست ہیں جب تک وہ وہاں ہیں ہم ہرگز وہاں نہیں جاسکتے' ہاں جب وہ وہاں سے چلے جائیں تو ہم جاسکتے ہیں۔

۲۳- بارہ آدمی بھیجے گئے کہ قوم جبارین کا حال اور قوت دریافت کریں' ان میں دس آدمی ڈر گئے' ان میں سے دو آدمی جو پکے اور سچے مسلمان تھے یوشع بن نون اور کالب بن یوحنا اور ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان اور انعام کیا تھا کہ شیطانی وسوسوں سے ان کو محفوظ رکھا تھا انہوں نے کہا: تم بسم اللہ پڑھ کر دروازے میں داخل ہو' جب ہی وہ تم کو دیکھیں گے حقانیت کی ہیبت ان پر چھا جائے گی' وہ بھاگ جائیں گے' تم غالب ہو جاؤ گے' اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ اور توکل رکھو سب مسلمان اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ ''رجلان'' سے وہ دو (۲) آدمی مراد ہیں جو جبارین میں سے مسلمان ہو گئے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے' انہوں نے یہ کہا جو اگلی آیت میں ہے۔

غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

چلے جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے اور اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھو O

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ

انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) ! ہم تو اس میں ہرگز کبھی داخل نہ ہوں گے جب تک وہ لوگ وہاں ہیں تو

اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ

آپ اور آپ کا خدا دونوں جا کر لڑیں، ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے O (موسیٰ علیہ السلام! نے) کہا: اے

لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ

میرے رب! مجھے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی کا بھی اختیار نہیں تو ہم کو اور نافرمان لوگوں

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ

کو جدا کر دے O (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ اب وہ زمین چالیس برس تک ان پر حرام ہے یہ (چالیس برس تک)

يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع

اس زمین (اس جنگل میں) بھٹکتے پھریں گے تو (اے موسیٰ!) آپ ان نافرمانوں پر افسوس نہ کریں O

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ

(اے نبی ﷺ!) ان لوگوں کو آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹوں کا سچا قصہ سنا دو جب کہ دونوں نے (اللہ کے لیے) ایک قربانی (نیاز) پیش کی تو ایک کی

٢٤ تا ٢٦- جب بنی اسرائیل کو ان جباروں کی قوت معلوم ہوئی تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو وہاں ہرگز نہیں جائیں گے، جب تک وہ وہاں رہیں گے ہم ادھر کا رخ بھی نہ کریں گے، تم اور ہارون جو تمہارے رب یعنی سردار ہیں جاؤ اور ان سے جا کر لڑو جیسے خدا تعالیٰ نے فرعون پر غالب کیا تھا ان پر بھی غالب کرے گا۔ ہم یہاں منتظر رہیں گے، بیٹھے ہوئے راستہ دیکھیں گے، جب وہ نکل جائیں گے تو ہم چلے آئیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ یا اللہ! مجھے اپنی جان اور اپنے بھائی ہارون کے سوا کسی کا اختیار نہیں، یہ لوگ نہیں مانتے تو ہم میں اور ان فاسق لوگوں میں جدائی ڈال دے۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ وہ سرزمین ان کے لیے چالیس برس تک حرام کر دی گئی۔ دن رات چلتے رہے مگر کہیں نکلنے کی راہ نہ ملتی، اس کا نام میدان تیہ ہے کہ ان دنوں میں حیران پریشان پھرتے رہے، اب ہم نے ان کو یہ سزا تمہارے کہنے سے دی، تم ان پر رنج و افسوس نہ کرنا اور ''اربعین سنة'' متعلق ہے محرمة کے پس اس میں تقدیم و تاخیر ہے۔

٢٧ تا ٣١- اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹوں کا قصہ ان کو سناؤ، ہابیل اور قابیل

وقف لازم
ربع ٨

النصف

مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ

قبول ہوئی دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تو جس کی قبول نہ ہوئی) اس نے دوسرے سے کہا کہ قسم ہے میں تجھے ضرور قتل کروں گا تو اس

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ

(دوسرے) نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تو صرف پرہیز گاروں کی قربانی دینا قبول فرماتا ہے ○ اگر تو میرے قتل کرنے کے لیے

لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِیَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ

ہاتھ بڑھائے گا تو میں تیری طرف تیرے قتل کرنے کے لیے ہرگز ہاتھ نہ بڑھاؤں گا' بے شک میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّیْۤ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ

جو تمام جہانوں کا مالک ہے ○ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا (دونوں کا)

فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ۚ

گناہ تو ہی سمیٹ لے پھر تو ہی دوزخی ہو جا اور ظالموں کی سزا یہی ہے ○

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

پھر اس کے دل کو اپنے بھائی کا مار ڈالنا ہی پسند آیا لہٰذا اس نے اس کو مار ڈالا تو وہ خود ہی نقصان اٹھانے والوں سے ہو گیا○

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِیْ

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو (اپنی چونچ سے) زمین کریدتا تھا کہ اس کو دکھائے کہ اپنی بھائی

میں جو واردات گزری اس کا بیان کرو اور سچی وحی خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی پڑھو جب ان کا آپس میں نزاع ہوا اور فیصلہ یوں ٹھہرا کہ دونوں قربانی کریں جس کی قبول ہو وہ جیتے۔ دونوں نے قربانی کی ہابیل کی قبول ہوئی اور وہ جیت گئے اور قابیل ہار گیا' تب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو مار ڈالوں گا۔ اس نے کہا: میں کس بات کا مجرم ہوں کہ میرے مارنے کا قصد کرتے ہو۔ وہ بولا: تیری قربانی قبول ہوئی میری نہ ہوئی تب اس نے کہا کہ اس میں میرا کیا قصور ہے اللہ تعالیٰ سچے اور متقی لوگوں کی جو اپنے اقوال اور افعال کو پاک رکھتے ہیں قربانی قبول کرتا ہے' تیرا دل ناپاک ہے اس لیے تیری قربانی قبول نہ ہوئی۔ اگر تو مجھے مارنے کو ہاتھ اٹھائے گا تو میں صبر کروں گا' تجھے مارنے کو ہاتھ نہ اٹھاؤں گا' میں اللہ تعالیٰ سے جو سب جہانوں کا مالک ہے ڈرتا ہوں' ظلم نہ کروں گا' میں چاہتا ہوں کہ اگر ہم سے کوئی دوسرے کو مارے تو وہ مارنے والا میں نہ ہوں تو ہی مجھ کو مارے' میں شہید ہوں اور تو دوزخی۔ میں اپنے ذمہ کسی کا خون نہ لوں گا تو میرا خون کرنا چاہتا ہے تو تجھے اختیار ہے' تو مجھے مارے گا تو میرا خون تیرے ذمے رہے گا مگر قابیل کے دل میں کفر بھرا ہوا تھا' اس نے ہابیل کو مار ڈالا اور

سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا

کی لاش کو کس طرح چھپائے وہ (قاتل بھائی) بولا: ہائے افسوس! کیا میں اس کوّے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ

الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾

کہ میں اپنے بھائی کی لاش کو چھپاتا' پھر تو وہ پشیمان ہی رہ گیا O

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ

اس لیے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ بات لکھ دی کہ جو کوئی کسی جان کو بلا بدلہ کسی جان کے یا

قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ

زمین میں فساد کرنے کے لیے قتل کرے گا تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا

النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

اور جس نے کسی ایک جان کو بچا لیا (زندہ رکھا) تو گویا اس نے سب لوگوں کو بچا لیا (زندہ رکھا) اور بے شک

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ

ان کے پاس ہمارے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت سے لوگ

فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ

زمین میں زیادتیاں ہی کرتے پھرتے ہیں O جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ)

بڑی ہلاکت میں پڑا۔ اب یہ خیال ہوا کہ لاش کو کیسے چھپاؤں' حیران تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دو کوے بھیجے' ایک نے دوسرے کو مار کر پنجوں سے زمین کھود کر دبا دیا۔ گویا اس کو طریقہ بتلا دیا کہ اپنے بھائی کو کس طرح چھپائے' اس وقت اس کو اس بات کی بڑی ندامت ہوئی کہ میں کوے سے بھی کم عقل ہوں کہ اس کو طریقہ معلوم ہے اور میں اپنے بھائی کو دفن نہ کر سکا مگر اپنے گناہ پر نادم نہ ہوا کہ کچھ فائدہ ہوتا۔

۳۲۔ اسی سبب سے یعنی چونکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کر ڈالا ہم نے قصاص مقرر کیا اور بنی اسرائیل پر فرض کیا کہ جو کوئی کسی کو ظلم سے مار ڈالے یعنی بغیر اس کے کہ اس نے کسی کو مارا ہو یا زمین میں فساد پھیلایا ہو مثل شرک کے۔ صرف اپنی خواہش نفس سے مار ڈالے تو اس کو قصاص میں مارنا چاہیے' اس نے ایک آدمی کو مارا تو گویا اس نے سب آدمیوں کو مارا جیسے سب کے قتل سے دوزخ واجب ہوتی ہے یونہی ایک کے قتل سے اور جس نے ایک آدمی کے قتل سے نفس کو روکا تو گویا اس نے سب آدمیوں کو زندہ کیا اور بنی اسرائیل کے پاس اللہ پاک کے کئی رسول کھلی کھلی نشانیاں اور احکام شریعت لے کر

اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا

سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ ان کو (چن چن کر) قتل کیا جائے

اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ

یا ان کو سولی دی جائے یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا ملک سے

یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ

نکال دیئے جائیں (شہر بدر کر دیئے جائیں) یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی اور ذلت ہے اور آخرت

لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ

میں تو ان کے لیے بڑا ہی سخت عذاب ہے ○ مگر جنہوں نے تمہارے ان پر قابو

قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ

پانے سے پہلے ہی توبہ کر لی تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بھی بڑا بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ع یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ ع ۵ ۹

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف پہنچنے کا وسیلہ ڈھونڈو

آئے مگر پھر بھی ان میں سے اکثر مشرک ہیں، توحید جو اصل مذہب ہے اس کو چھوڑتے ہیں۔

۳۳۔ بنی کنانہ میں سے ایک آدمی نے ارادہ کیا کہ مدینہ کو ہجرت کریں۔ اسلام لائیں۔ راستہ میں ہلال بن عویمر کی قوم نے ان کو مار ڈالا ان کا مال اسباب بالکل لوٹ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سزا بیان کی کہ جو لوگ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے ہیں، کفر کرتے ہیں، زمین میں فساد کرتے ہیں اور خلاف حکم الٰہی کرتے ہیں، لوٹ مار مچاتے ہیں تو ان میں سے جو فقط مارنے والا ہے اس کی سزا یہ ہے اور جس نے مال بھی لیا اور مارا بھی تو وہ سولی دیا جائے اور جس نے مال لوٹا اور کسی کو مارا نہیں اس کی سزا یہ ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں خلاف طرف سے یعنی سیدھا ہاتھ اور الٹا پاؤں اور جس نے فقط لوگوں کو ڈرایا دھمکایا نہ مال لوٹا نہ کسی کو مارا تو اس کو قید کرنا چاہیے۔ زمین میں چلنے پھرنے سے روکا جائے گا، ملک بدر کر دیا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کرے اور آثار توبہ ظاہر ہو جائیں، یہ سزائیں جو ذکر ہوئیں یہ تو دنیا میں ہیں اور آخرت میں جو ان کو عذاب ہوگا وہ تو بہت ہی سخت اور بڑا ہے۔

۳۴۔ دنیا کی یہ سزائیں اور عذاب آخرت ان کے لیے ہے جنہوں نے توبہ نہیں کی اور جنہوں نے قبل اس کے کہ تم ان کو پکڑ لو اور ان پر قابو پا لو کفر و شرک اور معاصی سے توبہ کر لی تو ان کو سزا نہیں دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۳۵۔ اے قرآن پاک اور رسول اللہ کی تصدیق کرنے والو اور پاک دین کے قبول کرنے والو! جو احکام اللہ تعالیٰ نے

الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ

اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ فلاح پاؤ ○ بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

جو لوگ کافر ہوئے اگر ان کے پاس جو کچھ زمین میں ہے وہ سب ہو اور اس کے ساتھ ہی اتنا

لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ

اور بھی ہو کہ اسے فدیہ (تاوان) دے کر قیامت کے عذاب سے چھوٹ جائیں تو ہرگز ان سے یہ قبول نہ کیا جائے گا اور ان کو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۳۶ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ

درد ناک عذاب ہو گا ○ وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس سے ہرگز نہ نکل سکیں گے

بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۳۷ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ

اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے ○ اور جو کوئی مرد یا عورت چوری

فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

کرنے والا ہو تو ان دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے جرم کا بدلہ (یہی) سزا ہے

دیے ہیں ان کو بجالاؤ اور ان کی خلاف ورزی کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے بلند درجات طلب کرو۔ یا یہ کہ اعمال صالحہ کے ذریعے سے درجات قرب الٰہی میں ترقی کرو یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کے وسیلہ سے اس کا قرب تلاش کرو' نیک اعمال بھی قرب الٰہی کا وسیلہ ہو سکتے ہیں اور نیک بندے بھی وسیلہ ہو سکتے ہیں اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرو' اس کی فرماں برداری میں کوشش کرو تا کہ تم فلاح پاؤ اور اس کے غصے سے نجات ملے۔

۳۶ تا ۳۷- جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کو نہیں مانتے اور کافر ہیں تو اگر قیامت کے دن وہ اتنا مال فدیہ دے دیں جتنا ساری دنیا میں ہے اور اتنا ہی اور یعنی تمام دنیا سے دوگنا مال دیں کہ قیامت میں عذاب سے نجات ملے تب بھی ان سے قبول نہ کیا جائے گا اور ان کو سخت دردناک عذاب ہوگا' وہ یہ چاہیں گے کہ کسی طرح دوزخ سے نکل جائیں اور یہ خیال کریں گے کہ شاید حالات بدلتے بدلتے کوئی وہ وقت بھی آئے کہ ہم عذاب سے چھوٹ جائیں مگر وہ کچھ بھی کریں نہ نکل سکیں گے' ان کو وہاں ہمیشگی کا عذاب ہوگا جو کبھی منقطع نہ ہوگا۔

۳۸- چور مرد (جیسا کہ طعمہ تھا جس نے زرہ چرائی تھی) اور چور عورت دونوں کے سیدھے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ ان کے لیے ان کے بدکام کا یعنی چوری کا یہ بدلہ اور سزا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے کردار کی پاداش ہے' اللہ تعالیٰ غالب ہے بدلہ دینے والا ہے' کسی پر ظلم نہیں کرتا' حکیم ہے ہاتھ کاٹنے کے حکم میں اس کی حکمت ہے۔

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ

اور اللہ تعالیٰ زبردست' حکمت والا ہے○ پھر جو کوئی اپنے ظلم کے بعد توبہ کر لے اور (اپنے آپ کو) درست کر لے (چوری چھوڑ دے)

اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' مہربان ہے ○ کیا تمہیں معلوم نہیں

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ

کہ آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے' جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے جسے چاہے معاف

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا

فرما دے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ○ اے رسول (ﷺ)! آپ کو

يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

وہ لوگ جو کفر میں دوڑتے ہیں کچھ غمگین نہ کریں (وہ منافق ہیں) کچھ وہ ہیں جو اپنے منہ

بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ

سے یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دلوں میں ایمان نہیں اور کچھ یہودی بھی ہیں جو

مع عند المتقدمين

۳۹- جو شخص ہاتھ کاٹے جانے کے بعد اپنے گناہ سے توبہ کرے اور اپنی اصلاح کر کے اخلاص بجالائے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو معاف کر دیتا ہے' جو توبہ کرتا ہے اس کو بخشتا ہے اور اس پر رحم فرماتا ہے۔

۴۰- اے رسول! کیا آپ کو قرآن پاک میں یہ خبر نہیں دی گئی اور یہ بات نہیں بتلائی گئی کہ آسمان و زمین کے سب خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں' وہ سب کا مالک ہے۔ جسے چاہتا ہے اور لائق عذاب سمجھتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے' لائق ثواب اور مغفرت سمجھتا ہے اس کو بخشتا ہے' اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی قدرت ہے' مغفرت کرنا اور عذاب دینا دونوں اس کے اختیار میں ہیں۔

۴۱ تا ۴۲- اللہ پاک نے باقی انبیاء علیہم السلام کو نام سے خطاب فرمایا مگر اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال القاب سے خطاب فرمایا یعنی ''یایھا النبی یایھا الرسول'' سے خطاب فرمایا۔ آپ کا نام لے کر کہیں نہیں پکارا اور امت کو بھی یہی حکم دیا کہ آپ کو نام لے کر نہ پکاریں بلکہ یارسول اللہ یا نبی اللہ کہہ کر ادب سے پکاریں۔ توریت میں گرفتار شدہ زانی کی سزا رجم کا حکم تھا (رجم کے معنی پتھر مار کر مار ڈالنا) یہود اس کو چھپاتے تھے جبکہ امراء اور شرفاء زنا کرتے تھے تو ان کے پادری و علماء ان کے مال و دولت کی خاطر رجم کا حکم نہ لگاتے تھے۔ بعض نے یہ دستور بنا رکھا تھا کہ جب کوئی غریب زنا کرتا تو رجم کرتے اور امیر ایسا کرتا تو کالا منہ کر کے گدھے پر سوار کرتے' کچھ کوڑے مارتے۔ بعض کسی کو بھی حد رجم نہ

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ ط

جھوٹی بات بہت سنتے ہیں اور ان لوگوں کے کان بھرتے ہیں آپ کے پاس

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ج يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ

(ابھی تک) نہیں آئے ہیں' وہ (اللہ تعالیٰ کی) باتوں کو (جو توریت میں ہیں) اپنے صحیح موقع سے بدل ڈالتے

هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ط وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ

ہیں اور (لوگوں سے) کہتے ہیں: یہ حکم (ہمارا بدلہ ہوا) تمہیں ملے تو مانو اور نہ ملے تو اس سے بچو

فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑنا چاہے تو تم ہرگز اللہ تعالیٰ سے اس کا کچھ نہ بنا سکو

اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ط لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ لا وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

گے' یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک کرنا ہی نہ چاہا' ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ط فَاِنْ

آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے O یہ بڑے جھوٹ کے سننے والے اور بڑے حرام خور ہیں تو اگر وہ آپ کے

لگاتے' رشوت لے کر توریت کا حکم بدل دیتے تھے' اس کی مذمت اس آیت میں بیان کی گئی۔ براء کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی پر ہوا جس کا منہ کالا کیا گیا تھا اور کوڑے مارے گئے تھے' آپ نے وہاں کے عالم سے قسم دے کر دریافت کیا جس نے بہ مجبوری یہ اقرار کیا اور کہا کہ امراء کے پیسہ کی خاطر حد رجم متروک ہوگئی' اس کی جگہ منہ کالا کرنا اور کوڑے مارنا مقرر کر لیا ہے' آپ نے حکم فرمایا اور اس کو رجم کیا گیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ خیبر کے یہود میں سے ایک شخص نے زنا کیا۔ ان کے ہاں رجم مقرر تھا۔ انہوں نے بنی قریظہ اور بنی نضیر کے ہاں آدمی بھیجا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں اگر رجم نہ ہو تو ان سے حد لگوا لیں اور اگر وہ بھی رجم کے لیے کہیں تو نہ مانیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کا فیصلہ دیا۔ ابن صوریہ یہود کا عالم تھا' اس پر فیصلہ ٹھہرا' اس نے رجم کی گواہی دی۔ اس پر رجم کیا گیا۔

منافق عبداللہ بن ابی وغیرہ کفر کی ترغیب دلاتے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت آئی کہ اللہ پاک نے اپنے رسول کو فرمایا کہ یہ منافق جو کہتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں حالانکہ ان کے دل کفر کی طرف راغب ہیں۔ جاسوسی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور اس جماعت کے جاسوس ہیں جو آپ تک بوجہ بغض وحسد نہیں آتے اور خیبر والوں کی طرف سے آپ سے باتیں دریافت کرتے ہیں جیسا کہ بنی قریظہ نے مسئلہ پوچھا اور جھٹلایا۔ یہ یہود اللہ پاک کے حکموں

جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ

پاس آئیں تو آپ کو اختیار ہے ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان سے منہ پھیر

عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

لو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اگر آپ ان میں فیصلہ کریں تو انصاف سے کریں

بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ

بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) وہ

وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ

آپ سے کیوں فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے، پھر اس کے بعد بھی

ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ ع ۹ ۶ ۱۰

اس سے منہ پھیرتے ہیں اور ان کا (کسی کتاب پر بھی) ایمان نہیں ہے O بے شک ہم نے توریت

کے ظاہر ہو جانے کے بعد ان کو اپنے اپنے موقع سے بدلنا چاہتے ہیں اور توریت میں تحریف کرتے ہیں (توریت میں آپ کی جو ثناء وصفت مذکور ہے اس کو چھپاتے ہیں اور رجم سے انکار کرتے ہیں) رئیس اور عالم یہود کے کم درجہ کے لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو کوڑے مارنے کا حکم دیں تو قبول کرنا اس کو ماننا اور عمل کرنا اور اگر کوڑے کا حکم نہ دیں، رجم کو کہیں تو قبول نہ کرنا یا یہ کہ یہ مقولہ منافقین کا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! تم ان باتوں کا خیال نہ کرو، یہ ایمان نہ لائیں تو غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہی جس کا کفر وشرک دور نہ کرے تو تم اس کو کیونکر بچا سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ان منافق اور یہودیوں کے دل پاک نہیں کرنا چاہتا۔ ان کے دلوں سے مکر وخیانت اور کفر پر اصرار کبھی نہیں نکلے گا، ان کو دنیا میں یہ عذاب ہے کہ قتل ہوں گے جلا وطن کیے جائیں گے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی برا ہے۔ یہ لوگ خود جھوٹ بولنے والے ہیں اور جھوٹ قبول کرنے والے ہیں، رشوت اور حرام مال کھانے والے ہیں، اگر یہ لوگ تمہارے پاس آئیں یعنی بنی قریظہ اور بنی نضیر یا خیبر والے تو تم ان میں رجم کا حکم کرو اور اگر نہ چاہو تو کچھ حکم نہ کرو ان کے جھگڑوں سے منہ پھیر لو، اگر کچھ حکم نہ کرو گے تو یہ تمہارا کچھ نہیں کر سکتے اور اگر حکم کرو تو انصاف یعنی رجم کا حکم کرو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے، جو کتاب اللہ کے موافق حکم دیتے ہیں ان کو پسند فرماتا ہے۔

۴۳۔ یہود کے حال پر تعجب کا اظہار فرمایا ہے، جب یہ اسلام نہیں لاتے تو آپ کے پاس حکم لینے کو کیوں آتے ہیں حالانکہ ان کے پاس توریت موجود ہے، اس میں خدا تعالیٰ کا حکم یعنی زانی کو رجم کرنا موجود ہے، مگر یہ پھر بھی اس سے پھر جاتے ہیں اور نہ توریت کو مانتے ہیں نہ قرآن پاک کو، نہ یہ یہودی ہیں نہ یہ مسلمان، ان کو یقین وایمان ہی نہیں نہ قرآن پر نہ توریت پر، یہ دنیا ساز مکار ہیں۔

فِيهَا هُدًى وَّنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا

اتاری' اس میں ہدایت اور نور تھا' اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار نبی اور مشائخ اور عالم (اور فقیہہ)

لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا

یہود کو اس پر چلنے کا حکم دیتے تھے اور کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت

مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ

کے امانت دار بنائے گئے تھے اور وہ اس پر محافظ اور گواہ تھے تو تم لوگوں سے خوف نہ کرو'

وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَنْ لَمْ

مجھ سے ہی ڈرو اور میری آیتوں کو تھوڑی سی ذلیل قیمت لے کر نہ بدلو اور جو

يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا

اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دیں وہی لوگ کافر ہیں ○ اور ہم نے

عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ

(توریت میں) ان پر یہ بات واضح کر دی کہ جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے

۴۴۔ بے شک ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتاری' اس میں ہدایت اور روشنی کی راہ دکھلائی۔ رجم وغیرہ کے احکام سب لکھے' وہ نور سے پر تھی' پیغمبر اس پر عمل کرتے تھے' اسی کے مطابق ان یہودیوں کے باپ دادا کو فتویٰ دیتے تھے یعنی وہ ہزار پیغمبر جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان میں آئے اور اللہ والے اور اچھے اور سچے عالم بھی اسی کے مطابق حکم جاری کرتے تھے جو گوشہ نشین تھے' کسی کی امیری کی پروا نہ رکھتے تھے اور سب دیانت دار عالم اسی پر چلتے اور اسی کو یاد کرتے تھے' اس لیے کہ ان کو اس کی حفاظت اور اتباع کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس کے احکام پر گواہ تھے بالخصوص احکام رجم پر۔ پس اے اللہ کے سچے عالمو! اللہ پاک کی ثناء بیان کرو اور حکم رجم ظاہر کرنے میں لوگوں کا خوف نہ کرو اور اللہ پاک کی آیات بیچ کر دنیا کے تھوڑے سے دام مول نہ لو۔ یعنی خوشامد اور پیسوں کے لیے تحریف نہ کرو اور جو خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانے گا' اس کو چھپائے گا' رجم وغیرہ کا اقرار نہ کرے گا اور ثناء وصفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر نہ کرے گا وہ کافر ہے' جو اللہ تعالیٰ اور رسول اور کتاب کو نہیں مانتا اس کو سزا ملے گی۔

۴۵۔ بنی اسرائیل پر ہم نے توریت میں یہ بات فرض کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان یعنی اگر کوئی کسی کو قصداً مار ڈالے تو وہ بھی قصاص میں مارا جائے گا اور آنکھ کے بدلہ میں آنکھ' ناک کے بدلہ میں ناک' کان کے بدلہ میں کان' دانت کے بدلے دانت جو قصداً ان چیزوں میں سے کاٹے گا بدلہ لیا جائے گا' اگر کوئی زخم لگائے گا اس کا بھی قصاص ہوگا۔ جو عدل

وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ لا

ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں میں ویسا ہی بدلہ ہے اور جو کوئی (اپنی خوشی سے)

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ

اس بدلہ کو معاف کر دے تو یہ اس کے لیے اس (کے گناہ) کا کفارہ ہو جائے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

کے اتارے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں ○

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا

اور ہم نے ان (نبیوں) کے پیچھے ان کے قدم بہ قدم عیسیٰ ابن مریم کو چلایا وہ اپنے سے پہلے

بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ص وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ

کی کتابوں توریت (وغیرہ) کی تصدیق کرتے تھے اور ہم نے ان کو انجیل عطا فرمائی تھی جس میں

نُوْرٌ لا وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً

ہدایت اور نور تھا اور وہ اپنے سے پہلی (کتابوں) توریت (وغیرہ) کی تصدیق کرتی تھی اور پرہیز گاروں کے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَ

لیے (ہدایت) اور نصیحت تھی ○ اور انجیل والوں کو چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتارا ہے اس کے مطابق

وانصاف کے مطابق بدلہ ہوگا وہ دیا جائے گا' جو زخم مارنے والوں کو معاف کر دے گا تو اس کے گناہ کا کفارہ ہوگا یعنی اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے' یا یہ کہ زخم کا کفارہ ہوگا یعنی اس سے بدلہ نہ لیا جائے گا۔ جو خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانے گا اور قرآن پاک کے احکام پر نہ چلے گا وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا' اپنا نقصان کرے گا۔ اپنی عاقبت خراب کرے گا۔

۴۶ تا ۴۷۔ ان رسولوں کے بعد ہم نے سب بنی اسرائیل میں سے آخری رسول عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا' جو کتابیں ان سے پہلے پیغمبروں پر اتری تھیں وہ ان کی تصدیق کرتے تھے۔ توریت کے اصول میں اور بعض فروع میں مطابق تھے' ہم نے ان کو انجیل دی تھی جس میں ہدایت تھی یعنی گمراہی سے نجات دیتی تھی اور اس میں نور تھا' بیان احکام بالخصوص حکم رجم خوب واضح کر دیا تھا' توریت کے توحید در جم میں موافق تھی' بندوں کے حق میں بڑی نصیحت تھی' اچھے لوگوں کو کفر کے عذاب سے ڈراتی تھی۔ نصاریٰ کے لیے حکم تھا کہ انجیل پر چلیں' اس کے مطابق فیصلے کریں اور اس کے مطابق کار بند ہوں' اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری دی ہے تصدیق کی ہے' پس ان پہ ایمان لائیں' توحید اختیار کریں

مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَآ

حکم دیا کریں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے (احکام) کے مطابق حکم نہ دے تو وہی بدکار ہیں O اور (اے نبی ﷺ!)

اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اتاری جو اگلی کتابوں (توریت انجیل وغیرہ) کی تصدیق کرتی ہے

وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اور اس پر نگہبان (اور گواہ) بھی ہے تو آپ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کے مطابق ان کے درمیان

اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً

فیصلہ کریں (اے سننے والے!) اس حق کو چھوڑ کر جو تیرے پاس آیا ہوا ہے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا' ہم نے تم سب کے لیے

وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ

ایک ایک شریعت اور راستہ مقرر کیا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت (گروہ) کر دیتا مگر (اسے منظور یہ ہے کہ) جو کچھ

فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا

تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے تو تم بھلائیوں (نیکیوں) کی طرف دوڑو اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کو پھر جانا ہے

اور رجم وغیرہ احکام کو مانیں۔ جو خدا تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کو نہ مانے گا اور اس کی بات چھپائے گا وہ فاسق ہے' طاعت الٰہی سے باہر اور کھلا کافر ہے۔

۴۸ تا ۵۰- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے تم کو قرآن پاک دیا' حضرت جبرائیل کے ہاتھ اپنا پیغام بھیجا۔ سچی کتاب جو حق و باطل میں فرق بتاتی ہے اور سیدھا راستہ دکھاتی ہے تم کو عنایت کی' وہ قرآن پاک ان کتابوں کی جو اس سے قبل اتری ہیں تصدیق کرتا ہے اور اصول ملت اور بعض فروع میں ان کے مطابق ہے اور ان کتابوں پر مہیمن ہے یعنی سب کے حق ہونے کا گواہ ہے۔ یا یہ کہ حکم رجم میں خاص کر ان کے موافق ہے۔ یا یہ کہ ان کے احکام کی نقل کرنے میں اور قصوں کے بیان میں امانت دار اور نہایت سچا ہے۔ یہود و نصاریٰ جو توریت و انجیل میں تحریف کرتے ہیں اور جھوٹے قصے اور بے ہودہ باتیں بنا لیتے ہیں ان کو وہ رد کرتا ہے۔ پس تم ایسی مبارک کتاب کے مطابق بنی قریظہ و بنی نضیر و اہل خیبر کو حکم دیا کرو اور جو خدا تعالیٰ نے تمہیں بتلایا ہے اور کلام تم پر اتارا ہے اس پر کاربند رہو' ان دغابازوں کا کہنا نہ مانو کہ وہ رجم کے حکم کو بدلنا چاہتے ہیں اور تم سے بھی جھوٹا حکم لینا چاہتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے تم کو حق بتا دیا اور قرآن میں صاف بیان آ گیا' اب تم کسی کا اتباع نہ کرو' ہم نے ہر نبی کے لیے الگ طریقہ اور الگ دستور مقرر کیا ہے۔ الگ شریعت دی ہے۔ فرض سنتیں ہر پیغمبر کو دی ہیں' اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک امت بنا دیتا اور سب کا ایک طریقہ مقرر کرتا مگر یہ اس لیے کیا کہ بنی آدم کا امتحان ہوتا رہے کہ میرے بار بار حکم بدلنے کو

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۴۸﴾ وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ

تو وہ تم کو بتا دے گا جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے ۝ اور یہ کہ (اے نبی ﷺ!) اللہ تعالیٰ کے اتارے

اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ

ہوئے حکم کے موافق ان میں فیصلہ کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ (ایسا نہ ہو) کہ وہ کسی حکم

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ

سے جو اللہ تعالیٰ نے تیری طرف اتارا ہے تجھے بہکا دیں، پھر اگر منہ پھیریں (نہ مانیں) تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض

يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿۴۹﴾

گناہوں کی سزا ان کو دینا چاہتا ہے اور بہت سے آدمی یقیناً نافرمان ہی ہیں ۝

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا

تو کیا وہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور یقین کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر

مانتے ہو یا نہیں اور میری شریعتوں کو منسوخ کرنے کو حق جانتے ہو یا نہیں اور تاکہ تم اپنے دلوں سے وسوسے اور وہم کو دور کر ڈالو اور سمجھ لو کہ حاکم میں ہی ہوں، پس اے امت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری طرف دوڑو۔ نیکیوں کی طرف رغبت کرو اور فرائض وسنن ادا کر کے سب امتوں پر سبقت لے جاؤ۔ تم اور سب امتیں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹو گے، وہ سب جھگڑے فیصل کرے گا، جس جس بات میں اختلاف کرتے تھے اور شبہ میں پڑتے تھے سب ظاہر ہو جائے گا، اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے جو قرآن پاک اتارا ہے تم اس کے مطابق حکم دو۔ بنی قریظہ اور بنی نضیر اور خیبر والوں میں اسی کے مطابق فیصلہ کرو اور ان کی خواہشوں کا اتباع نہ کرو۔ وہ تم کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں ان سے بچتے رہو اور یہ احتیاط رکھو کہ کہیں قرآن پاک کے خلاف کسی مسئلے میں تم سے حکم نہ دلوا دیں۔ یعنی رجم کی جگہ کوڑے نہ کر دینا، اگر یہ لوگ رجم اور قصاص نہ مانیں، جو تم حکم کرو اس کو قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ اب ان کی شامت آنے والی ہے اور جان لو کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ ان کو ان کے بعض کفر اور بے ایمانیوں کی سزا دے۔ یا یہ کہ بعض سے کنایہ ہے کل کا یعنی ان کے گناہوں کا بدلہ دے۔ بے شک اکثر اہل کتاب فاسق ہیں، خدا تعالیٰ کی اطاعت سے خارج ہیں اور کافر ہیں۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ جیسے یہ لوگ جاہلیت میں جو حکم چاہتے تھے بدل ڈالتے تھے اب تم بھی ویسے ہی بدل دو اور اسی طرح کا حکم دے دو۔ سو یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ سچے ایمان داروں اور کامل یقین رکھنے والوں کے لیے خدا تعالیٰ سے زائد کس کا حکم ہو سکتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ آیتیں قصاص کے بارے میں اتری ہیں، یہود میں بھی قصاص اسی طرح تھا جیسے ہمارے ہاں ہے مگر انہوں نے امیروں کی خوشامد کے لیے اس میں گڑبڑ کر لی تھی۔ قصاص کا ایک مقدمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور توریت کے خلاف حکم مانگا۔ تب یہ آیتیں اتریں۔

لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ۝٥٠ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡيَهُوۡدَ

کس کا حکم ہو سکتا ہے O اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بنایا کرو

وَالنَّصٰرٰۤى اَوۡلِيَآءَ ‌ۘ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ

وہ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا تو

مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝٥١

وہ انہی میں سے ہو گا' بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا O

فَتَرَى الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوۡنَ فِيۡهِمۡ

پھر تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے وہ یہود اور نصاریٰ سے دوڑ

يَقُوۡلُوۡنَ نَخۡشٰٓى اَنۡ تُصِيۡبَنَا دَآئِرَةٌ‌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنۡ

کر ملتے ہیں' کہتے ہیں کہ ہم کو خوف ہے کہ ہم پر کوئی گردش نہ آ جائے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ

يَّاۡتِىَ بِالۡفَتۡحِ اَوۡ اَمۡرٍ مِّنۡ عِنۡدِهٖ فَيُصۡبِحُوۡا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوۡا

(مسلمانوں کی) فتح لائے یا اپنی طرف سے کوئی اور حکم' پھر تو ان باتوں پر جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپائی تھیں

فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ نٰدِمِيۡنَ ۝٥٢ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَهٰٓؤُلَآءِ

پچھتاتے رہ جائیں گے O اور ایمان والے کہیں گے کہ یہی ہیں جنہوں

٥١- اے مسلمانو! یہود و نصاریٰ کو اپنا رفیق' خیر خواہ' مددگار اور معین نہ بناؤ۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ اور مددگار ہیں' ظاہر و باطن میں دل سے اور زبان سے ہر طرح سے آپس میں تمہاری دشمنی کے لیے ایک ہیں' جو ان کو اپنا دوست اور مددگار بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ اللہ پاک اپنی مدد اٹھالے گا' ان کی مدد پر اس کو چھوڑ دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم ہٹ دھرم لوگوں کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا' اکثر یہود و نصاریٰ ہمیشہ گمراہ رہیں گے' ان کو ہدایت نصیب نہ ہوگی۔

٥٢ تا ٥٣- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان لوگوں کو جن کے دلوں میں شک اور نفاق کی سخت بیماری ہے دیکھیں گے کہ اہل کتاب کی دوستی کا بہت دم بھرتے ہیں اور ان سے بہت محبت کرتے ہیں' آپس میں یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شکست ہو جائے تو ہم کو بھی ان کے ساتھ رنج و آفت کا سامنا ہوگا۔ اس لیے ہم اس وقت کے واسطے یہود و نصاریٰ کا آسرا لگائے ہوئے ہیں۔ یہ ان کی بالکل بے ہودہ باتیں ہیں اس لیے کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی فتح و نصرت اپنے رسول کریم اور ان کے اصحاب کو دے گا۔ یا ان اہل کتاب پر ایسا عذاب لائے گا کہ یہ پشیمان ہوں گے (سو یہ وعدہ

الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ

نے اللہ کی سخت قسمیں کھا کر یہ کہا تھا کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں' ان کے سب اعمال اکارت

اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ

ہو گئے تو وہ نقصان میں رہ گئے O اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی

يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ

اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ اسلام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا) عنقریب اللہ تعالیٰ

يُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز

ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور اللہ تعالیٰ ان کا پیارا ہو گا' مسلمانوں پر نرم اور کافروں کے مقابلہ میں سخت

يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ

ہوں گے' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کچھ خوف نہ کریں گے'

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت فرمائے اور اللہ تعالیٰ کشائش دینے والا' علم والا ہے O (اے مسلمانو!)

اللہ نے پورا فرمایا مکہ فتح ہوا' بنی قریظہ اور بنی نضیر قتل ہوئے۔ جلا وطن کیے گئے) پس اس وقت یہ لوگ پشیمان ہوں گے۔ ندامت میں گرفتار ہو جائیں گے اور یہودیوں کی محبت جو اپنے دل میں رکھتے تھے اس پر ندامت اٹھائیں گے اور سچے ایمان دار مسلمان اس وقت عبداللہ بن ابی وغیرہ سے کہیں گے کہ یہ تمہارے گرو منافق کیا وہی لوگ ہیں جو پہلے سخت قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں یعنی مسلمانوں کے تابع ہیں اور ان کے ہمراہ ہیں۔ سو آج یہ اہل کتاب کی دوستی کے سبب کیسے پشیمان اور خوار ہوئے' ان کے اچھے عمل اور نیکیاں بالکل بیکار ہیں اور یہ بھی کافروں کے ساتھ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔

ف: ''عسی'' جب قرآن شریف میں آتا ہے تو وجوب کا فائدہ دیتا ہے' جب کوئی اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے تو کہیں گے ''اقسم جهد يمينه'' اس لیے کہ اللہ پاک کی قسم سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں۔

۵۴ تا ۵۶- اے مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی شخص کمبخت مرتد ہو جائے اور میرے رسول کی حیات ظاہری میں یا وفات کے بعد دین اسلام چھوڑ دے تو تم غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے گا جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہوں گے اور خدا تعالیٰ ان کو مسلمانوں کے ساتھ نرم اور کافروں پر سخت بنا دے گا۔ مسلمانوں سے ایسے پیش آئیں گے جیسے کوئی ذلیل و عاجز ہوتا ہے اور کافروں پر غالب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوب جہاد کریں گے' کسی کی ملامت کا خوف نہ کریں

وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

تمہارے دوست تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ

اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کے حضور میں) جھکے رہتے ہیں O اور جو کوئی اللہ اور اس کے

رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع ٨ ع ٦ ١٢

رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے گا پس اللہ تعالیٰ ہی کا گروہ غالب رہے گا O

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ

اے ایمان والو! جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا لیا ہے ان لوگوں میں سے

هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ

جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافر (مشرکین وغیرہ میں سے) ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ' اگر تم مومن

اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ

ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے رہو O اور جب نماز کے لیے

گے۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر فضل ہوگا اس لیے وہ ایسی باتیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے اپنا فضل جس پر چاہے کرے' اس کی بخشش فراخ ہے اور اس کو ہر بات کا علم ہے کہ کون مستحق ہے اور کسے بخشش ملے گی۔ بنی اسد اور غطفان اور کندہ اور مرارہ کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان کو مغلوب کیا۔ یمن کے لوگ مسلمان ہوئے ان کی تعریف میں یہ آیت اتری۔ عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب اسد اور اسید اور ثعلبہ کا مسلمان ہونے کے بعد یہود نے ساتھ نہ دیا اور ان پر ظلم کیا تو یہ اترا کہ اے مسلمانو! تمہارا حافظ و ناصر اور مونس خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ہیں اور وہ سچے مسلمان ہیں جیسے حضرت ابوبکر وغیرہ جو پنج وقتہ نماز اچھی طرح قائم کرتے ہیں' اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے ہیں' نماز باجماعت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ادا کرتے ہیں' جس کے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایسے مسلمان دوست ہوں گے اور وہ ان سے محبت کرے گا' وہ ہمیشہ غالب رہے گا اس لیے کہ یہ لشکر الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا لشکر ہمیشہ غالب ہوتا ہے اور غالب ہی رہے گا۔

۵۷ تا ۵۸- اے ایمان والو! ایسے لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جو تمہاری نماز' اذان' اقامت کا ہنسی مذاق بناتے ہیں اور کھیل ٹھٹھا سمجھتے ہیں' ایسے اہل کتاب کو اپنا دوست نہ بناؤ اور خدا تعالیٰ سے ڈرو' اگر اسلام کا دعویٰ ہے تو ان سے دوستی کا نام نہ لو۔ جب تم اذان یا اقامت کہتے ہو اور آدمیوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لیے بلاتے ہو تو یہ بڑا تمسخر اڑاتے اور مذاق

اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

اذان دیتے ہو تو وہ اس سے ہنسی اور کھیل بناتے ہیں یہ اس لیے کہ وہ نرے

يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ

بے عقل لوگ ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ اے کتاب والو! تم کو تو ہماری صرف یہی بات بُری

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ

لگتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور اس پر جو ہم سے پہلے اتار گیا ایمان لے آئے

اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ

ہیں اور بے شک تم میں اکثر نافرمان ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے کہ کہو تو میں تم کو جو اللہ کے نزدیک

مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ

اس سے بدتر درجہ میں ہیں بتا دوں وہ وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب فرمایا

مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ

(غصہ ہوا) اور ان میں سے کچھ بندر اور سؤر بنا دیئے اور شیطان کے پجاری انہی لوگوں کا بُرا ٹھکانہ ہے (یہی لوگ سب سے

مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا

بدتر ہیں) اور وہی سیدھے راہ سے بھی بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں O اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں

کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے دین اس کے ضروری احکام اور اس کی توحید کو کھیل سمجھ کر اور بے اصل جان کر کچھ عزت و وقعت نہیں کرتے۔ اس کی تعظیم کی بجائے اس کی حقارت کرتے ہیں۔

۵۹- اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم یہود سے کہہ دو کہ تم جو ہم پر اعتراض کرتے ہو اور عداوت اور حسد رکھتے ہو اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لائے اس کا کوئی شریک نہ سمجھا تمہاری طرح اس کے لیے بیوی اور بیٹا نہ ثابت کیا اور اپنے قرآن پاک پر جو ہم پر اترا ہے اور جو کتابیں پہلے اتری تھیں توریت' انجیل اور صحیفے ان سب پر ایمان لائے اور تم میں سے اکثر کافر و فاسق ہوگئے ہیں اگر یہ حسد ہے تو تم بھی ایمان لے آؤ۔

۶۰- یہود کہا کرتے تھے کہ دین محمدی علی صاحبہ التحیۃ والسلام کے برابر ہم نے کوئی مذہب باطل اور پر خطا نہ دیکھا نہ سنا اس میں بھلائی کا نام نہیں۔ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر مانتے ہیں جو پیغمبر نہ تھے ان کا رد اترا کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ اگر بالفرض یہ دین برا ہے تو اس سے اور سب دینوں سے برا دین اور عذاب و عقوبت کا مستحق مذہب تم

أٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

کہ ہم تو ایمان لے آئے حالانکہ وہ آتے وقت بھی کافر تھے واپس جاتے وقت بھی کافر اور جو کچھ چھپا رہے ہیں اللہ تعالیٰ

اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ

اسے خوب جانتا ہے ○ اور آپ ان میں بہتوں کو دیکھیں گے

فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

کہ گناہ اور ظلم و زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں' بے شک وہ بہت ہی برے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ

کام کر رہے ہیں ○ ان کے مشائخ ، درویش اور پادری ان کو گناہ کی بری بات کہنے اور

الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے' بے شک وہ (پادری وغیرہ) بھی بہت ہی برے کام کر رہے ہیں (کہ اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کرتے)○

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا

اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ تنگ ہیں (باندھے ہوئے ہیں) انہی کے ہاتھ

کو بتلاؤں کون سا ہے' اس کا مذہب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ملعون کیا۔ دنیا میں جزیہ آخرت میں دوزخ اس کا نصیب ہے' حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت ان میں سے کچھ بندر بنا دیے گئے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت جب مائدہ کھانے کے بعد نافرمانی کی تھی تو بعض کو سؤر بنایا گیا تھا۔ القصہ ایسے لوگ سب سے بدتر اور مستحق عذاب و عقوبت ہیں اور صراط مستقیم سے بہت دور ہیں۔

۶۱- جب منافق یا کم درجہ کے ذلیل یہودی تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ تمہاری تعریف بے شک توریت میں ہے حالانکہ جب وہ آئے تو کافر تھے اور جب تمہارے پاس سے گئے تب بھی کافر ہی تھے۔ تمہاری صحبت میں تمہاری ہدایت نے ان منافقوں کے دلوں میں کچھ اثر نہ کیا۔ اگرچہ ظاہراً طور پر تم ان کو مسلمان سمجھو مگر ان کی چھپی بات کا یعنی کفر و شرک کا حال اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے' وہ خوب جاننے والا ہے۔

۶۲ تا ۶۳- اے رسول! تم اکثر یہودیوں کو دیکھو گے کہ گناہ کرنے میں اور شرک اختیار کرنے میں اور مخلوق پر ظلم اور تعدی کرنے میں اور لوگوں کا مال حرام طرح طرح سے کھانے میں' رشوت لینے میں اور رشوت دے کر حکم الٰہی بدل ڈالنے میں بڑے جلد باز ہیں اور بے دھڑک کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں' بے شک یہ بہت ہی برا کرتے ہیں۔ تعجب تو ان کے عالموں اور عابدوں پر ہے جو اللہ والے کہلاتے ہیں اور بڑے عالم مشہور ہیں کہ وہ انہیں ان برے کاموں سے کیوں منع نہیں کرتے اور

قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا

تنگ ہو جائیں (باندھے جائیں) اور ان پر اس کہنے کے بدلہ لعنت پڑی بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دونوں ہاتھ کشادہ

مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ

ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے اس لیے ان میں

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا

بہتوں کی شرارت اور کفر میں ترقی ہوگئی کہ ہم نے ان کے درمیان قیامت تک آپس کی عداوت اور کینہ ڈال دیا' جب

لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ

کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو بجھا دیتا ہے اور زمین میں فساد کے لیے دوڑتے

اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا

پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں فرماتا O اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے

گناہ کی بات یعنی شرک اور حرام خوری سے کیوں باز نہیں کرتے' بے شک یہ عالم بہت ہی برا کرتے ہیں جو نصیحت کرنا ترک کر رکھا ہے۔ ان پر نصیحت کرنا فرض ہے مگر نہیں کرتے' یہ سب خدا کے عذاب کے مستحق ہیں۔

٦٤- یہود میں سے ایک شخص تھا فخاص بن عازورا نامی' اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہے جو بہت سامال نہیں دیتا' اس کا رد نازل ہوا کہ یہودی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہے کھلتا نہیں' چنانچہ انہی کم بختوں کے ہاتھ بند کر دیے گئے' بہتری اور بھلائی سے روک دیے گئے اور اس بے ہودہ بات پر ان پر لعنت کی گئی کہ دنیا میں ہمیشہ جزیہ دیتے رہیں گے اور ذلیل رہیں گے۔ بلکہ اس مالک حقیقی کے ہاتھ تو کھلے ہیں' سب اچھوں بروں کو روزی دیتا ہے' جس کو چاہتا ہے دیتا ہے جب چاہتا ہے بہت دیتا ہے جب چاہتا ہے کم کر دیتا ہے۔ اے رسول! آپ پر جو یہ قرآن پاک اترا ہے تو یہ بہت سے یہودیوں کو گمراہی اور کفر میں زیادتی میں مبتلا کرے گا یعنی جتنا اللہ پاک قرآن اتارتا جائے گا یہ کفر کریں گے اور گمراہ ہوتے جائیں گے کیونکہ یہ انکار کریں گے اتنا کفر بڑھتا جائے گا۔ ہم نے ان کے درمیان آپس میں قیامت تک کے لیے عداوت اور بغض ڈال دیا ہے' ایک دوسرے کو مارے گا ہلاک کرے گا۔ جب مسلمانوں سے جنگ و جدال کرنے کا ارادہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بھگا دے گا اور ان کے آپس میں نا اتفاقی ڈال دے گا۔ جنگ کی آگ بھڑکائیں گے' یہ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں' لوگوں کو دین توحید سے روکتے ہیں' شرک کی طرف بلاتے ہیں' خدا تعالیٰ ہرگز مفسدوں اور مشرکوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔

٦٥ تا ٦٦- اگر اہل کتاب یہود و نصاریٰ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے' یہودیت اور نصرانیت سے توبہ کرتے تو ہم ان کے گناہ جو حالت کفر میں کیے ہیں بخش دیتے اور آخرت میں ان کو

وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾

اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اتار دیتے (معاف کر دیتے) اور ضرور ہم انہیں چین کے باغوں میں داخل کر دیتے ○

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ

اور اگر وہ توریت و انجیل اور جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے (قرآن) اتارا گیا ہے (اس کے احکام)

مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ

کو قائم رکھتے (توریت و انجیل کے حکم کے موافق قرآن و نبی امی پر ایمان لے آتے) تو انہیں اوپر سے بھی اور ان کے پاؤں

مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع

٩
ع ١٠
١٣

کے نیچے سے بھی (ہر طرف سے) رزق ملتا اور ان میں ایک گروہ اعتدال و انصاف پر (بھی) ہے اور ان میں اکثر بہت ہی برے کام کر رہے ہیں ○

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ

اے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے (اس کو لوگوں تک) پہنچا دیجئے اور اگر ایسا

تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ

نہ کیا تو آپ نے اس کا کوئی پیغام بھی نہ پہنچایا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے (شر سے) آپ کی نگہبانی کرے گا

نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔ اگر یہ توریت اور انجیل کو مانتے اور انہی پر قائم رہتے تو خواہ مخواہ ان کو ایمان پر مجبور ہونا پڑتا اس لیے کہ ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیاں صاف صاف تحریر ہیں اور ان کی ثناء وصفت جا بجا مذکور ہے' اگر یہ ان پر قائم رہتے اور ان کی باتیں ظاہر کرتے اور سب رسولوں اور کتابوں کا اقرار کرتے تو خیر و برکت پاتے' انہیں ہر طرف سے رحمت گھیر لیتی مگر یہ تو مانتے ہی نہیں۔ بعض ان میں سے اچھے بھی ہیں یعنی جو ایمان لے آئے ہیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی بحیرہ راہب اور اس کے ساتھی اور نجاشی بادشاہ ملک حبشہ اور سلمان فارسی اور ان کے ہمراہی۔ مگر بہت سے لوگ برائی ہی پر جان دیتے ہیں جیسے کعب بن اشرف' کعب بن اسد' مالک بن حنیف' سعید بن عمر' ابویاسر' حیی بن اخطب وغیرہ۔ "ما انزل الیھم" سے توریت وانجیل مراد ہیں یا عام صحف اور ساری آسمانی کتابیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہر کتاب میں ہے۔

٦٧- اے رسول! تم میرا پیغام صاف صاف پہنچا دو اور قرآن پاک سنا دو' کسی کا خوف نہ کرو' ان کی بت پرستی کی برائیاں' کمزوریاں' ان کے دین کی مذمت' ان کے ساتھ لڑائی کا حکم' ایمان کی طرف دعوت جو کچھ اترے بے دھڑک ان کے سامنے پڑھو اور سناؤ' یہود و نصاریٰ اور بت پرست کسی سے نہ ڈرو' اگر تم اس بارے میں کمی کرو گے تو تم گویا پیغام پہنچانے میں کمی و نقصان کرو گے' اگر بالفرض یہ امر ادا نہ ہوا تو گویا پیغام ہی نہ پہنچا' ان لوگوں سے نہ ڈرو' خدا تعالیٰ تم کو ان کے شر سے بچائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ضدی' ہٹ دھرم کافروں کو ہدایت نہیں دکھاتا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ

بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو راستہ نہیں دکھاتا ہے O (اے نبی!) آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب!

لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَآ أُنْزِلَ

جب تک توریت و انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے

إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ

(سب کو) قائم نہ رکھو گے تو تم کسی دین پر نہیں ہو اور بے شک (اے نبی!) وہ (کلام) جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ﴿۶۸﴾

طرف اتارا گیا ہے اس سے بہتوں کو شرارت اور کفر کی ترقی ہو گی تو آپ کافروں کا کچھ بھی غم نہ کھائیں O

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصّٰبِئُونَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

بے شک وہ لوگ جو (صرف زبان سے) اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور یہودی اور ستارہ پرست اور عیسائی ان میں

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

سے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر (سچے دل سے) ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو نہ ان پر کچھ خوف ہے

۶۸- اے رسول! تم اہل کتاب سے صاف کہہ دو کہ تم بالکل کافر ہو' جب تک تم توریت' انجیل کو ٹھیک ٹھیک دستور العمل نہ بناؤ گے اور کتاب کے کہنے پر نہ چلو گے تمہارا کوئی دین ہی نہیں۔ یعنی جب تم ظاہر میں ان کو سچا جانتے ہو اور ان کے برخلاف عقیدے رکھتے ہو تو گویا نہیں مانتے اور ان کے نہ ماننے والے کو تم خود کافر سمجھتے ہو پس تم اپنے منہ سے خود ہی کافر ہوئے۔ جب تک توریت وانجیل اور دوسرے صحیفوں پر جو اور پیغمبروں پر اترے ہیں ایمان نہ لاؤ گے تمہارے دین کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ اے رسول! یہ قرآن پاک ان میں سے اکثر لوگوں کو کھلا کافر بنا دے گا اور ان کے کفر اور گمراہی' سرکشی اور بے ایمانی کو زیادہ کر دے گا۔ تم ان کا غم نہ کرو۔ یہ کافر ہیں ہلاک ہوں گے یعنی جتنا قرآن اترے گا یہ انکار کریں گے اور قرآن پاک کا انکار توریت وانجیل بلکہ سب کتابوں کا انکار ہے' اس لیے کہ ان میں قرآن پاک کے حق میں ہونے کی پیش گوئیاں صاف صاف لکھی ہوئی ہیں۔

۶۹- اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور سب پیغمبروں اور کتابوں پر ایمان لائے اور ایمان پر مرے ان کو قیامت میں نہ کوئی رنج ہوگا نہ غم۔ یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودیوں میں سے اور صابیوں میں سے جو ایک فرقہ ہے نصاریٰ کا' مگر عام نصاریٰ سے کفر وشرک میں کم ہے' ان سب سے اور عام نصاریٰ میں سے جو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت پر ایمان لائے گا' اچھے کام کرے گا' اخلاص برتتے گا' اپنے برے مذہب سے توبہ کرے گا تو ان کو بھی ڈر نہ ہوگا اور کفر کی حالت میں جو گناہ کیے ان کا رنج نہ ہوگا۔ یا یہ کہ جب کافر ڈریں گے' رنج میں مریں گے ان کو فکر نہ ہوگی۔ یا یہ کہ

هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف بہت سے رسول

رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا

بھی بھیجے تھے جب کوئی رسول ان کے پاس وہ احکام لے کر آیا جو ان کی نفسانی خواہش کے خلاف تھے تو ایک گروہ کو انہوں نے

وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا

جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرنے لگے ○ اور انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ان کو کوئی سزا نہ ہوگی تو وہ اندھے اور بہرے بن گئے' پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی

ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ

توبہ قبول کی (جب انہوں نے توبہ کی) (اس کے بعد) پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں

بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ

اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے ○ بے شک وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تو مسیح مریم کا بیٹا ہی ہے

جب موت ذبح ہوگی ان کو خوف نہ ہوگا اور دوزخ بند ہوگی تو ان کو رنج نہ ہوگا۔

۷۰ تا ۷۱۔ بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے توریت میں عہد لیا تھا کہ شرک نہ کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو ان پر ایمان لانا' اس کے بعد ہم نے بہت سے رسول بھیجے' جو پیغمبر ایسا حکم لے کر آیا کہ ان کے دلوں کو نہ بھایا اور ان کی رائے کے موافق نہ ہوا اس سے انکار کیا۔ بعضوں کو فقط جھٹلایا اور بعضوں کو مار بھی ڈالا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو جان سے مار ڈالا اور یہ سمجھے کہ اب ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا' کوئی بلا نہ آئے گی۔ فتنہ سے مراد بلا یا گمراہی یا قلب کا فساد اور سیاہی ہو سکتا ہے' یہ لوگ سمجھے کہ ہم اچھے خاصے رہیں گے حالانکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایسی حرکتیں کریں اور دل سے صاف رہیں' وہ اندھے ہو گئے یعنی دلوں سے نور نکل گیا' حق سے بہرے ہو گئے کافر ہو گئے' پھر جب یہ مسلمان ہوئے اور توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے قصور معاف کیا مگر انہوں نے پھر دیدہ و دانستہ کفر اختیار کیا اور اندھے بہرے بن گئے اور ان میں بہت سے کفر ہی پر مر گئے' اللہ تعالیٰ ان کے سب کام کفر اور انبیاء کا قتل وغیرہ دیکھتا ہے اور سب کی جزاء دے گا۔

۷۲ تا ۷۴۔ ان آیات میں نصاریٰ کے فرقوں کا رد فرمایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح بن مریم خدا تھے وہ عجب بے عقل اور کافر ہیں' یہ قول فرقہ نسطوریہ کا ہے قطع نظر دلیل عقلی کے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں کہ وہ تو خود بنی اسرائیل کو نصیحت کرتے تھے کہ اللہ پاک ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے' جو اللہ تعالیٰ کے لیے ساتھی بنائے گا اور شرک کی حالت پر مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا۔ دوزخ میں جگہ پائے گا اور قیامت میں مشرکوں کا جو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں کوئی مددگار نہ ہوگا جو عذاب الٰہی سے ان کو بچائے۔ جو

ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي

حالانکہ مسیح نے خود یہ فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل! تم اللہ ہی کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا (دونوں

وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

کا) رب ہے کیونکہ جو کوئی اللہ کا شریک ٹھہرائے تو بے شک اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی

وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَّقَدْ كَفَرَ

اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بے انصافوں کا کوئی مددگار نہیں O بے شک وہ بھی کافر ہیں

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ

جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تین خداؤں میں سے تیسرا ہے حالانکہ بجز ایک اللہ تعالیٰ کے اور کوئی معبود ہے ہی نہیں

وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور اگر وہ اپنی اس (ناحق) بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے

مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ

ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا O تو پھر وہ کس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور کیوں اس سے معافی نہیں چاہتے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ

حالانکہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O مسیح ابن مریم تو صرف اللہ تعالیٰ کے ایک رسول تھے بے شک

وقف لازم

فرقہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تین میں سے ایک ہے یعنی تین ٹکڑے ہیں ایک باپ' ایک بیٹا' ایک روح القدس' اللہ تعالیٰ اس مجموعہ سے ایک ٹکڑے کا نام ہے یعنی فرقہ مرقوسیہ' وہ بھی سخت کافر ہیں۔ سب آسمان زمین کا اور ان کے رہنے والوں کا خدا ایک ہی ہے جس کا نہ کوئی بیٹا' نہ بیوی' نہ شریک۔ اگر یہ کمبخت یہود و نصاریٰ اپنے کفر سے توبہ نہ کریں گے اور دین اسلام قبول نہ کریں گے تو ان کو ایسا سخت عذاب پہنچے گا جو ان کے دل تک کی خبر لے گا۔ پس ان کو کیا ہو گیا ہے جو خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور توبہ نہیں کرتے اور اس بے ہودہ بات کو چھوڑ کر اپنے گناہوں سے استغفار نہیں کرتے حالانکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بخشتا ہے اور جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحم کرتا ہے۔

۷۵ تا ۷۶۔ حضرت مسیح بن مریم کو ان کم بختوں نے حد سے بڑھا دیا ورنہ جیسے اور رسول ہیں وہ بھی اللہ پاک کے ایک سچے رسول ہیں' ان سے پہلے اور بہت سے رسول گزر چکے' بہت معجزے دکھائے جو عقل انسان میں نہ آئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں بی بی مریم بڑی پارسا' اللہ تعالیٰ کی ولیہ اور صدیقہ تھیں۔ جن کی عادات انبیاء کی سی تھیں' خدا تعالیٰ کی

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ

ان سے پہلے بھی بہت سے رسول ہو چکے ہیں اور ان کی ماں (اپنے دین اور پاک دامنی کے دعویٰ میں) سچی ہیں

انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ

وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے، دیکھو ہم ان کے لیے کیسے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے بہکے چلے جاتے ہیں ○ (اے نبی!)

أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ

آپ فرمایئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے ہو کہ جو نہ تمہارے نقصان کی مالک ہیں اور نہ نفع کی

وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي

حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے ○ (اے نبی!) آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں

دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہہ کر یا ان کی نبوت کا انکار کر کے) زیادتی نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو

بیوی نہ تھیں۔ یہ دونوں ماں بیٹا سب لوگوں کی طرح کھانے کھاتے اور پانی پیتے تھے۔ اے رسول! غور کرو ہم کیسی کیسی قطعی دلیلیں بیان کرتے ہیں کہ وہ ہرگز نہ تو خدا تھے اور نہ ہی خدا کے بیٹے' مگر پھر بھی یہ کمبخت کیسی گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتے ہیں۔ اے رسول! تم ان سے کہہ دو کہ تم جو سوائے خدا تعالیٰ کے دوسری ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو نہ تم کو ضرر دے سکے اور نہ ہی نفع پہنچا سکے جیسے بت پرست بتوں کو پوجتے ہیں ویسا ہی تم بھی کرتے ہو' حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہ دنیا اور نہ آخرت میں کچھ نفع دے سکیں نہ ضرر' پھر ان کی عبادت کیوں کرتے ہو' اللہ تعالیٰ تمہاری شرک کی بات سنتا ہے اور اس کی سزا جانتا ہے۔

ف: اگر نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فقط وجیہ اور شفیع اور وسیلہ اور ذریعہ اور مظہر رحمت اور اللہ پاک کی عطا سے مختار نفع و ضرر سمجھتے تو شرک میں گرفتار نہ ہوتے' جیسے اہل اسلام اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہیں' اگر مسلمان ان کو کبھی ابن اللہ اور کبھی خود اللہ اور مالک نفع و ضرر بالاستقلال جانتے تب یہ بھی ان کی طرح مشرک ٹھہرتے' اس سے ثابت ہوا کہ بہ حکم خدا کسی کو نفع و نقصان دینے والا اور سفارش اور مدد کرنے والا اور وسیلہ و ذریعہ اور مظہر عون الٰہی سمجھ کر مدد مانگنا جائز ہے شرک نہیں ہے۔

٧٧۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان سے کہہ دو کہ اپنے دین میں بہت سا مبالغہ نہ کرو اور دور نہ بنتے جاؤ' خلاف حق جھوٹے خیال سے دین کو آسمان پر نہ کھینچو۔ ان گمراہ قوموں کی پیروی مت کرو جو خود گمراہ ہوئے اور اپنے بعد والوں کو بھی گمراہ کیا یعنی ان کے باپ دادا اور رئیس وغیرہ جنہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا اور خود سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ الَّذِيْنَ ۱۰ ع ۱۱ ۱۴

جو خود پہلے گمراہ ہو گئے اور دوسرے بہتوں کو بھی انہوں نے گمراہ کر دیا اور سیدھے راستہ سے بھٹک گئے O بنی اسرائیل میں سے جو

كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ

لوگ کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰ (علیہما السلام) کی زبان سے لعنت کر دی گئی ہے

مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ

یہ ان کی نافرمانی اور حد سے بڑھ جانے کے سبب سے ہوئی O وہ لوگ خود بُرے کام کرتے

عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا

تھے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو بُرے کاموں سے نہ روکتے تھے، وہ سب یقیناً بہت ہی بُرے کام کرتے تھے O (اے نبی ﷺ!)

مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ

آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں جو کچھ انہوں نے اپنے لیے آگے بھیجا وہ بہت ہی بُرا

اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

ہے (وہ) یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر غضب (غصہ) ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے O

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ

اور اگر وہ اللہ تعالیٰ اور اس نبی (ﷺ) پر اور (اس کلام پر) جو ان کی طرف اتارا گیا ہے ایمان لاتے تو کافروں سے

۷۸ تا ۷۹- بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کفر کرتے تھے ان پر ہر پیغمبر اپنے وقت میں لعنت کرتا تھا، حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں سبت یعنی ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار نہ کرنے کے حکم کی جن لوگوں نے خلاف ورزی کی تھی وہ بندر بنا دیے گئے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مائدہ کھانے میں جب خلاف حکم کیا تو خنزیر ہو گئے تھے، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر پھٹکار پڑی اور ملعون ہو گئے۔ یہ اس سبب سے کہ ہر وقت میں یہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے گزر جاتے تھے، کہا نہ مانتے تھے، پیغمبروں کو جھٹلاتے اور قتل کرتے تھے، جب کوئی پیغمبر سمجھاتا تو بری بات اور کفر سے کبھی نہ رکتے تھے، توبہ نہ کرتے گناہ پر ہی اصرار کیے چلے جاتے تھے، اس وجہ سے وہ دائمی لعنت کے مستحق ہو گئے۔

۸۰ تا ۸۱- اس کے بعد منافقوں کا حال ذکر کیا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اکثر منافقوں کو دیکھتے ہو کہ کافروں کو یعنی کعب وغیرہ یہودیوں کو اپنا گاڑھا دوست بناتے ہیں اور ان کو اپنا حمایتی جانتے ہیں، یا یہودیوں کا حال مذکور ہوا کہ تم اکثر یہود کو دیکھتے ہو کہ بت پرستوں کو ابوسفیان وغیرہ کو جن کو وہ بھی مشرک سمجھتے ہیں صرف تمہاری عداوت کے سبب دوست

اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ

دوستی نہ کرتے لیکن ان میں سے تو بہت سے بدکار ہیں O ضرور تم مسلمانوں کا سب سے

عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ

بڑا دشمن یہودیوں اور کافروں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں

اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ

کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے

بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

کہ ان میں بہت سے عالم (پادری) ہیں اور درویش بھی ہیں اور وہ غرور بھی نہیں کرتے تھے O

بناتے ہیں' یہ بات جو ان کے نفسوں نے ان کو سکھائی ہے بہت ہی بے ہودہ ہے اور سخت حماقت اور برائی ہے اور اس سے ان پر اللہ تعالیٰ کا دائمی غصہ نازل ہو گیا اور ان کو ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہنا پڑا۔ اگر یہ منافق دل سے مسلمان ہوتے اور خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کو مانتے ہوتے تو ان یہود کو کیوں دوست بناتے مگر یہ تو اکثر فسق اور نفاق اور بے ایمانی میں مبتلا ہیں' یا یہ کہ یہود اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اور توریت اور قرآن پاک کو مانتے اور ایمان کا ان میں ذرہ بھر وجود ہوتا تو بت پرستوں سے میل و محبت نہ کرتے مگر ان میں اکثر فاسق نافرمان ہیں۔

٨٢- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لوگوں سے زائد اپنا دشمن اور بغض رکھنے والا یہود کو پاؤ گے اور بت پرستوں اور مکہ کے کافروں کو۔ یہ سب تمہارے سخت دشمن ہیں یعنی یہود بنی قریظہ و بنی نضیر و فدک و خیبر والے اور سب قوموں سے زیادہ اپنا دوست اور حق پسند' نرم دل' باانصاف اور مسلمانوں سے محبت رکھنے والا ان کو پاؤ گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں یعنی نجاشی اور ان کے ساتھی جو تیں اور بقول بعض کے چالیس تھے' بتیس حبشہ والے اور آٹھ شام کے پادری بحیرہ' ابرہہ' اشرف' ادریس' تمیم' تمام' درید' ایمن اور ان کے ساتھی کہ یہ سب دولت اسلام سے مشرف ہوئے' یہ دولت ان کو اس سبب سے ملی کہ ان میں اکثر آدمی خدا پرست انصاف کے طالب تھے۔ **قسیس** وہ پادری جو عبادت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیتے تھے' نشانی کے لیے بیچ میں سے سر منڈا لیتے تھے اور رُہبان جو سب سے قطع تعلق کر کے گرجاؤں میں رہ جاتے تھے اور یہ لوگ یہود کی طرح ایمان لانے سے اور سچی بات قبول کرنے سے غرور نہ کرتے تھے۔

ف: خلاصہ یہ ہے کہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا اور قرآن پاک کو حق نہیں جانتا وہ فی الحقیقت نہ تو توریت کو مانتا ہے اور نہ انجیل کو' نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہ نہ یہودی ہے نہ عیسائی' یہودی اور عیسائی تو وہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کہا مانیں' جب ان کی پیش گوئی کو جو انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کی تھی جو مثل آفتاب کے چمکتی تھی غلط سمجھا تو گویا خود ان پیغمبروں کو جھوٹا سمجھا۔ نعوذ باللہ من الضلالۃ۔

وَ اِذَا سَمِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَی الرَّسُوۡلِ تَرٰۤی اَعۡیُنَہُمۡ

اور جب وہ یہ کلام سنتے ہیں جو رسول (ﷺ) کی طرف اتارا گیا ہے تو تم ان کی آنکھوں سے آنسو

تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَقِّ ۚ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا

بہتے دیکھو گے اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم اس (کلام پر) ایمان لے آئے تو

فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰہِدِیۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ مَا لَنَا لَا نُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ مَا جَآءَنَا

تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ○ اور (یہ بھی کہتے ہیں:) ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس حق پر جو ہمارے پاس آیا ایمان

مِنَ الۡحَقِّ ۙ وَ نَطۡمَعُ اَنۡ یُّدۡخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۴﴾

نہ لائیں حالانکہ ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے (نیکوں میں شامل کرے)○

فَاَثَابَہُمُ اللّٰہُ بِمَا قَالُوۡا جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس کہنے کے بدلے میں انہیں ایسے باغ دیئے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

فِیۡہَا ؕ وَ ذٰلِکَ جَزَآءُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا

وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکوں کا یہی بدلہ ہے ○ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری

۸۳- یہ حق شناس اور انصاف پسند نصاریٰ ایسے ہیں جب قرآن پاک جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے سنتے ہیں تو بے اختیار روتے ہیں۔ اے مخاطب! تو اس وقت ان کی آنکھوں کو اگر دیکھے تو حق کی ہیبت اور ان کے یقین و معرفت کے سبب آنسوؤں سے بہتا ہوا پائے اس سبب سے کہ انہوں نے حق پہچان لیا اور صفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو اگلی کتابوں میں تھی مطابق پائی۔ وہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم تجھ پر اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تیرے قرآن پر ایمان لائے۔ ہم کو بھی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ حشر کرنا جو وہاں گواہ ہوں گے۔ مکہ سے مسلمان ہجرت کر کے حبشہ گئے، نجاشی بادشاہ حبشہ جو عیسائی تھا مشرف بہ اسلام ہوا اور اس کے ساتھ اور دوسرے عیسائی بھی مسلمان ہوئے۔ حضرت جعفر طیار نے قرآن پاک میں سے سورۂ مریم سنائی، اس کے دل پر بڑا اثر ہوا، رونے لگا اور گواہی دی کہ بے شک یہ وہی پیغمبر ہیں جن کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مژدہ رساں تھے اور توریت و انجیل ان کی مخبر ہے۔

۸۴ تا ۸۶- جب نجاشی مسلمان ہوا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو برا بھلا کہنے لگے تب جو مسلمان ہوئے تھے کہنے لگے کہ ہم ایسا دین حق کیوں نہ قبول کریں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے قرآن پاک پر جو برحق ہے اور خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے کیوں نہ ایمان لائیں۔ ہماری تو یہ آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی جنت میں امت محمدیہ کے ساتھ جو صالح اور نیک کردار ہے داخل کرے گا، بغیر ایمان لائے ہم کیوں کر جنت میں جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا ع ۱۱ ۹ ۱

آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخی ہیں ○ اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو

تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا

جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ بے شک حد سے

يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّ

بڑھنے والے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں ○ اور جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ نے حلال پاکیزہ روزی دی ہے اسے کھاؤ

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تمہارا ایمان ہے ○ اللہ تعالیٰ تمہیں غلط فہمی

کے ایمان کا اور اس بات کا یہ بدلہ دیا کہ جنت ان کو دے دی جس کے درختوں اور محلوں کے نیچے پانی اور دودھ اور شہد اور شراب کی نہریں جاری ہوں گی۔ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے یہ لوگ محسن ہیں اور موحد محسنوں کا بدلہ یہی ہے۔ محسنین سے مراد موحدین ہوں یا عام احسان کرنے والے یعنی اچھا کام کرنے والے اچھی بات کہنے والے اور جو کافر ہیں اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے ہم نے جو آیتیں اتاری ہیں یعنی قرآن پاک ان کی تکذیب کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں وہ کمبخت دوزخی ہیں ہمیشہ ہمیشہ وہاں جلیں گے۔

۸۷ تا ۸۸- عثمان بن مظعون کے گھر میں دس صحابہ اکٹھے ہو کر بیٹھے اور یہ عہد کیا کہ دنیا ترک کر دیں لذت خوشی عیش چھوڑ دیں فقط اتنا کھائیں جس سے زندگی بسر ہو۔ بس نہ زائد کھائیں نہ پئیں۔ اچھا کھانا اچھا لباس پہننا گھروں میں رہنا عورتوں سے صحبت کرنا سب ترک کر دیں۔ گوشت و چربی کا نام بھی نہ لیں۔ آلات تناسل کاٹ ڈالیں کہ عورتوں کی خواہش ہی نہ ہو۔ اس بات سے ممانعت اتری کہ اسلام میں رہبانیت نہیں سب کے حق ادا کرنے چاہئیں۔ یعنی اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے جو پاک چیزیں تم کو حلال کیں کھانا پینا جماع کرنا ان کو اپنے اوپر حرام نہ کر لو حد سے نہ گزرو کہ آلہ تناسل ہی کاٹ پھینکو۔ اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا جو حلال کو حرام کر لیں ان کو دوست نہیں رکھتا اچھا کھانا پینا کھاؤ پیو جو خدا تعالیٰ نے اچھی چیزیں حلال کیں ان کو برتو اس سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو اس کا کہا مانو خلاف ورزی نہ کرو۔ وہ دس آدمی یہ تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ سالم مولیٰ ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔

۸۹- اس آیت میں قسم کھانے کے احکام بیان کیے۔ خدا تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے لغو قسم کا تم سے مواخذہ نہ کرے گا یعنی وہ قسم جو آدمی بھول کر کھا لیتا ہے اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔ اس پر کفارہ نہ ہوگا۔ لیکن کفارہ اس قسم کا واجب ہے جس کو تم نے اپنے دل کے ارادے سے اپنے اوپر واجب کیا ہے اور اس قسم کو قصداً منعقد کیا ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو

بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ج

کی قسموں پر نہیں پکڑتا ہے ہاں (تمہاری ان قسموں پر) تم کو پکڑتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا' تو ایسی قسم کا بدلہ

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

(کفارہ) دس مسکینوں کو درمیانی درجہ کا کھانا کھلا دینا ہے جیسے تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو

اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ط فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ

یا دس مسکینوں کو ایک ایک جوڑا کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے' پھر جس کو (ان تینوں میں سے) کچھ میسر نہ ہو

ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ط ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْٓا

تو تین دن کے متواتر روزے رکھے' یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا بیٹھے ہو اور اپنی قسموں کو پورا کر کے حفاظت

اَیْمَانَكُمْ ط كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

کرو' اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اس کا) احسان مانو O

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے کے تیر تو ناپاک ہی ہیں (اور) شیطانی کام

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا

ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ O شیطان تو یہی

دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جیسی روٹی سالن آپ کھاتے ہو گھر والوں کو کھلاتے ہو ویسی ہی ان کو کھلاؤ' صبح و شام دو وقتہ روٹی کھلاؤ۔ یا دس فقیروں کو کپڑا پہنا دو جس سے ان کا ستر ڈھک جائے (ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اتنا کپڑا چاہیے جوان کے عام بدن کو چھپائے جو عالم فقط "بقدر ما یستر العورۃ" کہتے ہیں ان کے نزدیک فقط ایک کرتہ یا لنگی یا چھوٹی چادر دینا بھی جائز ہے۔) یا ایک غلام آزاد کردے خواہ کیسا ہی ہو یعنی مسلمان ہو یا کافر۔ جو شخص ان تینوں باتوں کی طاقت نہ رکھتا ہو تو آخر درجہ تین دن کے روزے پے در پے رکھے فاصلہ درمیان میں نہ کرے۔ یہ کفارہ جب ہے کہ قسم کھا کر توڑ ڈالے' ورنہ قسم کھانے والوں کو لازم ہے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کریں نہ توڑیں اور اگر ٹوٹ جائے تو کفارہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے امر و نہی اسی طرح تم کو سکھاتا ہے اور اپنی آیتیں سناتا ہے تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو اس کا کہا مانو۔

۹۰ تا ۹۲۔ اے مسلمانو! شراب اور جوا اور انصاب یعنی بتوں کا پوجنا اور پانسوں کا ڈالنا' یہ شیطانی ناپاک خیالات ہیں' حرام ہیں' شیطان کے وسوسے ہیں۔ ان سے بچو اور ان کو چھوڑ دو تاکہ فلاح پاؤ اور اللہ تعالیٰ کے غصے اور عذاب سے

يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ

چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے میں (مبتلا کر کے) تم میں دشمنی اور بغض ڈلوا دے اور تم کو اللہ تعالیٰ

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

کے ذکر اور نماز سے روک دے، پھر کیا تم (اب بھی) باز آؤ گے (کہ نہیں) ۞

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا

اور اللہ تعالیٰ اور رسول (علیہ السلام) کی اطاعت کرو (برے کاموں سے) بچو (اور ہوشیار رہو) پھر اگر تم نہ مانو تو جان لو کہ

اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہمارے رسول پر صرف کھول کر احکام پہنچا دینا ہے ۞ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

نیک کام کیے تو جو کچھ انہوں نے پہلے کھایا اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں جب کہ وہ (آئندہ) پرہیز کریں اور ایمان پر قائم رہیں

الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان پر قائم رہیں، پھر وہ پرہیز گاری کریں اور نیک رہیں اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست

قیامت میں بچو۔ شیطان کا یہ قصد ہے کہ تم میں عداوت اور بغض ڈلوا دے یعنی شراب پیو اور اس کے نشے میں عقل کھو کر آپس میں مار پیٹ کرو، تم جوا کھیلو اور جب ہار جاؤ تو آپس میں لڑائی جھگڑا فساد پھیلاؤ، شیطانوں کا یہی قصد ہے کہ تم میں فساد ہو، جوا اور شراب تم کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اطاعت سے روکتے ہیں، نماز پنج وقتہ سے باز رکھتے ہیں۔ دیکھو ایسی بری چیز ہے اب بھی کیا تم اس سے نہ بچو گے؟ ضرور بچنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور جوا اور شراب کے حلال جاننے اور اس کے استعمال کرنے سے بہت ڈرو۔ اگر تم خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منہ پھیرو گے اور جوا و شراب نوشی کرو گے تو یاد رکھو کہ ہمارے رسول پر تو صرف کھول کر صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہی لازم ہے، وہ کہہ دیں گے اور تم نہ مانو گے تو ہم تم کو اس کا اچھی طرح بدلہ دیں گے۔ تم کو پوری سزا دی جائے گی۔

ف: خمر کے معنی مفسر نے "ماخامر العقل" لکھے ہیں جیسا کہ بعض کا قول ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ خمر حقیقت میں انگور کے خمر کو کہتے ہیں اور چیزوں پر اس کا استعمال توسعاً مجازاً ہے۔

ف: احادیث صحیحہ سے ہر وہ چیز جو نشہ کرتی ہو خواہ انگوری شراب ہو یا اور کسی چیز کی یا خشک چیز ہو جیسے افیون اور بھنگ وغیرہ سب حرام ہیں۔

۹۳۔ شراب پہلے حلال تھی بعد کو حرام ہوئی۔ تب صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم میں سے

ع ۱۲ ۲

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ

رکھتا ہے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تم کو ایک ذرا سے شکار کے معاملہ میں ضرور

مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ

آزمائے گا کہ جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی پہچان کرا دے

بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا

جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں' پھر جو اس کے بعد بھی حد سے بڑھے تو اس کے لیے درد ناک عذاب ہے O اے ایمان والو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ

احرام کی حالت میں شکار نہ مارنا اور تم سے جو اسے قصداً قتل کرے گا تو جیسا کہ اس نے مارا ویسا ہی جانور چوپایوں

بعضے تو شراب پیتے پیتے مر گئے اور بعض جیتے ہیں' ان کے گوشت پوست میں شراب گھسی ہوئی ہے ان کا کیا حال ہوگا؟ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ جو خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے اچھے کام کیے تو ان پر اگلے وقت شراب پینے کا کوئی گناہ نہیں۔ جبکہ انہوں نے بعد کو تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور پھر تقویٰ کیا اور بھلائی کی تو خدا تعالیٰ محسنین کو یعنی تقویٰ اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ پہلے تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ کفر وشرک سے بچے اور دوسرے تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ شراب کو حلال سمجھنے سے بچے نیز اس کے پینے سے بچے۔ پہلا تقویٰ اموات مردوں سے تعلق رکھتا ہے اور پچھلا زندوں سے یعنی جو مر گئے ان پر جبکہ وہ کفر وشرک سے بچے اور اچھے کام کیے کوئی گناہ نہیں اور جو زندہ رہے تو ان پر جبکہ وہ ایمان لائے اور کفر وشرک اور شراب کو حلال سمجھنے اور شراب پینے سے بچے کوئی گناہ پہلی شراب نوشی کا نہیں۔

۹۴- خدا تعالیٰ تمہارا امتحان لے گا اور احرام کی حالت میں جو تم پر شکار حرام کر دیا ہے اس بارے میں تم کو بلا میں ڈالے گا' تم خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف شکار کرو گے' تمہارے ہاتھ انڈوں اور بچوں کو لے لیں گے اور تمہارے نیزے جانوروں کو ماریں گے۔ خدا تعالیٰ یہ معاملہ تم پر ڈالے گا اور جانوروں کو تمہارے سامنے پیش کرے گا تا کہ امتحان ہو کہ کون اس سے ڈرتا ہے اور اس کو حاضر ناظر جان کر شکار کو چھوڑ دیتا ہے اور کون حکم عدولی کرتا ہے۔ اب حرمت کا حکم نازل ہونے کے بعد جو قصداً شکار کرے گا اس کو دردناک عذاب دیا جائے گا کہ اس کے شکم اور پشت میں تکلیف ہو اور اپنے کام کی سزا بھگتے۔

ف: حنفیہ کے نزدیک یہ خاص تعزیر مقرر نہیں یہ مذہب حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حنفیہ "عذاب الیم" سے مراد آخرت کا عذاب لیتے ہیں۔

ف: حدیبیہ کے سال میں یہ امتحان ہوا کہ پرند چرند صحابہ کے پاس بے تکلف آتے تھے' اوپر آ کر گرتے تھے مگر وہ امتحان میں پورے اترے۔ ایک صحابی احرام کو بھول گئے اور شکار کر لیا۔

۹۵- ابوالیسر ابن عمرو نے ایک شکار قصداً مارا' اپنا احرام میں ہونا بھول گئے تھے۔ اس کی جزاء کا بیان اترا۔ اے

مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ

میں سے جس کو تم میں سے دو ثقہ دین دار آدمی مقرر کر دیں اس کے بدلہ میں قربانی

ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ

(نیاز بنا کر) کعبہ کو پہنچا دینا چاہیے یا (اس کی قیمت کے برابر) چند مسکینوں کو کھانا کفارہ میں کھلا دینا چاہیے

أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا

یا مسکینوں کی تعداد کے برابر روزے رکھنے چاہیے تاکہ اپنے کام کا وبال چکھیں جو کچھ اس سے پہلے

سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٩٥﴾

گزر چکا وہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور جو کوئی پھر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا ہے O

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ

(اے لوگو!) احرام میں دریائی (جانور کا) شکار کرنا ور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لیے

مسلمانو! احرام کی حالت میں شکار کو نہ مارو' جو تم میں سے قصداً شکار کرے گا تو جو جانور مارا ہے اس کے مثل اس کو بدلہ دینا پڑے گا یعنی اس جانور کے مثل کو دو آدمی عدل و انصاف والے مقرر کر دیں کہ یہ جانور جو مارا ہے اتنی قیمت کا ہوگا اتنے ہی کی قربانی مول لے کر مکہ پہنچائے اور وہاں ذبح کی جائے یا اس کے عوض مسکینوں کو کھانا کھلا دیا جائے۔ یعنی وہ دو آدمی جتنی قیمت بتائیں اس قیمت کا کھانا لے کر خاص مکہ کے فقیروں کو کھلائے۔ یا اس کھانے کے برابر روزے رکھے۔ ہر نصف صاع گندم کے مقابل ایک روزہ رکھے' یہ سزا اس لیے مقرر کی کہ آدمی اپنے کام کا وبال اور مزا چکھے اور سزا پائے' تحریم سے پہلے جو شکار کیا خدا تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ اب جو کوئی تحریم کے بعد یا جزاء ادا کرنے کے بعد پھر شکار کرے گا تو اس سے خدا تعالیٰ بدلہ لے گا۔ دنیا میں چھوڑ دے گا۔ اللہ تعالیٰ غالب بدلہ لینے والا ہے یعنی قیامت میں بدلہ لے گا۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے۔

ف ۱: صید سے مراد حنفیہ کے نزدیک عام ہے خواہ حلال ہو یا حرام۔ ف ۲: ہمارے امام صاحب کے نزدیک مثل سے مراد قیمت ہے' امام شافعی اور محمد کے نزدیک اس جیسا اور جانور۔ ف ۳: امام صاحب کے نزدیک جزاء کا اختیار ان تینوں میں سے کسی ایک کا قاتل کو ہے خواہ قربانی ہدی دے' خواہ طعام' خواہ روزے۔ امام شافعی و محمد کے نزدیک اس کا فیصلہ دو معتبر شخصوں پر ہے۔ ف ۴: حنفیہ کے نزدیک کھانا کھلانے کی خصوصیت فقرائے مکہ کے ساتھ نہیں' جہاں چاہے کھلائے۔ امام شافعی کا مذہب صاحب تفسیر کے موافق ہے۔ ف ۵: روزہ رکھنے کو مفسر نے کھانا کھلانے کی استطاعت نہ ہونے سے مقید کیا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اختیار ہے جو چاہے کرے۔ ف ۶: عائد پر جزاء نہ ہونا حضرت ابن عباس کی طرف منسوب ہے' امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عائد دوبارہ شکار کرنے والا اور پہلی مرتبہ شکار کرنے والا دونوں برابر ہیں یعنی دونوں کو شکار کرنے پر جرمانہ دینا پڑے گا۔

۹۶- قبیلہ بنی مدلج نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ دریا کا شکار حالت احرام میں کرنے کا کیا

عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ

حلال کیا گیا ہے اور تم پر جنگل (خشکی) کا شکار حرام ہے جب تک تم حالت احرام میں ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف

تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ

اکٹھے کر کے لائے جاؤ گے ○ اللہ تعالیٰ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے لیے (امن اور) قیام کا ذریعہ

وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۗ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

بنایا اور حرمت والے مہینوں کو اور حرم کی قربانی کو اور گلے میں پٹے پڑے ہوئے جانوروں کو

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

(بھی مامون بنایا) تاکہ تم کو معلوم ہو کہ آسمان اور زمین کی سب چیزیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ

عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

خوب جانتا ہے○ اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ (نافرمانوں کو) سخت عذاب دینے والا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ (ایمان داروں کو)

رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

بڑا بخشنے والا' مہربان ہے○ رسول پر تو صرف احکام کا پہنچا دینا لازم ہے اور جو کچھ تم ظاہر میں کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو

حکم ہے' تب یہ حکم نازل ہوا کہ اے اہل اسلام! دریا کا شکار تمہارے لیے احرام کی حالت میں حلال ہے اور وہ بھی جو دریا تم کو کھلائے یعنی پانی ہٹ جائے اور مچھلی خشکی میں پڑی ہوئی مل جائے یا موج کے زور سے تمہارے پاس آ گرے' یہ تم کو یعنی دریا کا سفر کرنے والوں کو اور زمین پر خشکی میں چلنے والوں کو دونوں کو حلال ہیں اور خشکی کا شکار جب تک تم احرام یا حرم میں ہو حرام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور خشکی کا شکار نہ کرو اس مالک کا کہا مانو جس کے پاس تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

۹۷ تا ۹۹- اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو بیت الحرام عزت والا گھر بنایا' انسانوں کے لیے دنیا اور آخرت کے منافع کی اس کو عمدہ جگہ مقرر کیا۔ اس کو فتنوں سے امن میں رکھا۔ مسلمانوں کی عبادت گاہ بنا دیا اور حرمت والے مہینوں کو' قربانی کو اور پٹوں کو جو قربانیوں کے گلے میں حرم کے درخت کی چھال سے بنا کر ڈالتے تھے ان سب کو امن کا باعث بنایا۔ محترم مہینوں میں پہلے جنگ و جدال نہ کرتے تھے' جس کے ساتھ قربانی ہوتی اس کو نہ مارتے' یعنی اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو لوگوں کے لیے باعث امن بنایا ہے اور ان میں رحمتیں اور مصلحتیں رکھی ہیں تاکہ تم اس بات کا یقین کرو کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اچھا یا برا اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا علم ہے اور یہ بھی یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے' جو حرام کو حلال جانے گا اس پر سخت عتاب کرے گا اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے' گناہ سے درگزر فرماتا ہے اور توبہ کرنے والے پر رحم فرماتا ہے۔ ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تو فقط پیغام پہنچا دینا ہے' اب تم جو کرو گے اچھا یا برا' ظاہر میں یا چھپا

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ

اللہ سب جانتا ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے

اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

اگرچہ (اے انسان!) تجھ کو ناپاک کی کثرت بھلی کیوں نہ لگے تو اے عقل مندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم

ع ۱۳ ۷ ۲ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ

فلاح پاؤ O اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر

تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ

انہیں اس وقت پوچھو گے جب کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی' اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما چکا ہے

لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ

اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا' بردبار ہے O تم سے پہلے بھی ایک گروہ

مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ

نے ان کو پوچھا تھا پھر وہ ان سے منکر ہو گئے O اللہ تعالیٰ نے نہ

کر خدا تعالیٰ کو سب کی خبر ہوگی۔ اس کی شان نزول بعض کے نزدیک یہ ہے کہ شریح کچھ قربانیاں حرم کو لائے تھے ان کے ساتھ والوں نے چاہا کہ ان سے دغا کریں اور قربانی لوٹ لیں تب یہ آیات مذکورہ اتریں۔

۱۰۰- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان لوگوں سے جو لوٹ مار کا قصد کرتے ہیں کہہ دو کہ حرام مال خبیث اور پاک مال حلال کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ حرام مال اتنا زیادہ ہو کہ اے مخاطب! تجھ کو اس کی کثرت سے تعجب اور خوشی ہو۔ پس اے عقل مندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور حرام مال پر اگرچہ بہت زیادہ ہو نظر نہ ڈالو تاکہ تم کو فلاح و نجات اور خدا تعالیٰ کے غصے سے پناہ ملے' یعنی شریح کا مال نہ لوٹو' اس کے لینے یا چرانے کا قصد نہ کرو۔ شان نزول خاص ہوتا ہے مگر حکم عام ہوتا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا مال ناجائز طریقے سے نہ لو' چوری' ڈکیتی' دھوکہ بازی وغیرہ سب حرام ہے۔ (قادری۔)

۱۰۱ تا ۱۰۲- حارث بن یزید نے جب حج کا حکم آیا تو یہ سوال کیا کہ کیا حج ہر سال فرض ہے یا عمر میں ایک بار' تب ایسے سوالوں کے کرنے سے ممانعت کا حکم آیا کہ اے مسلمانو! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایسے سوال نہ کرو جن کا بیان انہوں نے قصداً نہیں کیا اور مخفی رکھا' اگر وہ باتیں ظاہر کر دی جائیں تو تم کو بہت بری معلوم ہوں' مثلاً اگر حج ہر سال فرض کیا جاتا تو سخت مشکل واقع ہوتی۔ ایسی باتیں نہ پوچھا کرو کہ اگر قرآن پاک کے اترتے وقت تم ایسے سوال کرو گے تو بتلا دیے جائیں گے اور مشکل بات کا حکم کر دیا جائے گا پھر تم ادا نہ کر سکو گے۔ اب تو اللہ پاک نے معاف کر دیا' وہ حلیم و بردبار

بَحِيرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

کان چرا ہوا جانور مقرر کیا اور نہ سائبہ (بجار) اور نہ وصیلہ اور نہ حام مگر کافر لوگ اللہ تعالیٰ

يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٣﴾ وَإِذَا

پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر تو نرے بے عقل ہیں O اور جب

قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا

ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ نے اتاری اور رسول (ﷺ) کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں:

حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَآءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَآؤُهُمْ لَا

ہم کو تو وہی کافی ہے کہ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ

ہے' جو توبہ کرتا ہے اس کو بخشتا ہے مگر آئندہ احتیاط رکھو' تم سے پہلے اگلی امتوں نے اپنے پیغمبروں سے ایسے سوالات کیے تھے اور جب حکم نازل کیا گیا تو اس کے خلاف کیا اور کافر ہو گئے۔

۱۰۳ تا ۱۰۴۔ اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ حرام کیا نہ سائبہ نہ وصیلہ نہ حام۔ کافروں نے یعنی عمرو بن لحی وغیرہ نے خود حرام کر کے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور افتراء کیا' پھر یہ رسم پڑ گئی۔ جاہل اور بیوقوف آدمی اس کو اچھا سمجھنے لگے حالانکہ یہ اکثر بے عقل ہیں' حلال حرام کو کچھ نہیں سمجھتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکوں سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم مانو' خدا تعالیٰ نے جو حلال کیا ہے اسے حلال سمجھو' جو حرام کیا ہے اسے حرام جانو تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے باپ دادوں کی رسمیں کافی ہیں' ان کے بتائے ہوئے ہم حرام سمجھیں گے۔ یہ بڑے بے عقل ہیں' اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر ان کے باپ دادا بیوقوف ہوں اور اللہ تعالیٰ کا دین توحید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ جانتے ہوں' ہدایت سے دور ہوں تو بھی کیا ان کا اتباع کریں گے ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے' یا یہ کہ ان کے آباؤ اجداد تو گمراہ و بے دین تھے پھر یہ ان کا اتباع کیوں کرتے ہیں۔ ناقہ (اونٹنی) جب چار بچے دے چکتی تو پانچویں کو دیکھتے' اگر نر ہوتا تو اس کو مرد عورتیں سب کھاتے اور اگر مادہ ہوتی تو اس کے کان چیرتے' اس کا نام بحیرہ ہوتا اور دوسرے منافع مردوں کے لیے مخصوص تھے عورتیں نہیں کھا سکتی تھیں' جب وہ مر جاتے مرد و عورت گوشت میں شریک ہو سکتے تھے۔ آدمی اپنا جانور بتوں کے نام پر آزاد کر دیتا' بت خانوں کے خادم اس کو اپنے قبضے میں کر لیتے۔ مرد مسافروں حاجت مندوں کو دیتے۔ عورتوں کے لیے اس سے نفع لینا حرام جانتے۔ اس کو ذبح نہ کرتے' جب مر جاتا عورت مرد گوشت میں شریک ہو جاتے وہ سائبہ ہوتا۔ بکری جب چھ بچے دے چکتی ساتواں بچہ اگر نر ہوتا تو عورت مرد نفع حاصل کرنے میں مشترک ہوتے' اگر مادہ ہوتی تو زندگی میں مردوں کے لیے مخصوص ہوتی' بعد موت مشترک۔ اگر ایک بار میں نر اور مادہ پیدا ہوتے تو کہتے کہ یہ مادہ اپنے بھائی سے ملی ہوئی پیدا ہوئی اس کا ذبح حرام اور مردوں کے لیے مخصوص ہے۔ جب وہ دونوں مر جاتے تو پھر مشترک سمجھتے اسے وصیلہ کہتے تھے۔ اونٹ کے بچے کے جب بچہ یعنی پوتا ہوتا تو کہتے کہ اس نے حمایت کر لی یا اس کی پیٹھ جھک گئی' اس کو چھوڑ دیتے' نہ اس پر سوار ہوتے نہ اس پر اسباب وغیرہ لادتے نہ کوئی

يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ

بھی نہ جانتے ہوں (نرے جاہل ہوں) اور نہ سیدھی راہ پر ہوں O اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو جب کہ تم راہ راست پر ہو

لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

تو کوئی گمراہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا' تم سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

جتا (بتا) دے گا جو کچھ بھی تم کرتے تھے O اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو وصیت کرتے وقت

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ

تمہاری آپس کی گواہی کے لیے تم میں سے دو معتبر شخص ہونے چاہئیں یا غیروں میں سے دو ہوں' جب تم ملک

مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ

میں سفر کرو پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے تو ان دونوں گواہوں کو نماز کے بعد روک لو اگر تم

الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ

کو شک ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے بدلے کوئی معاوضہ لینا نہیں چاہتے

اور کام لیتے' اگر کسی کا کھیت یا کوئی چیز کھا لیتا تو مالک منع نہ کرتا۔ بتوں کے نام پر آزاد ہوتا' اگر کوئی اور اونٹ اسے مارنے کو آتا تو مارنے نہ دیتا۔ جب وہ بوڑھا ہو جاتا یا مرجاتا تو عورت مرد سب شریک ہوتے' اس کو حام کہتے تھے۔

۱۰۵- اے مسلمانو! تم اپنی حالت درست کرو اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرو۔ اگر تم سیدھی راہ پر ہو گے اور اپنے آپ کو سنبھال لو گے تو کسی کا گمراہ ہونا تم کو کچھ ضرر نہ پہنچائے گا۔ جب تم ایمان لے آئے اور دوسروں کو ہدایت کر دی تو تم بری الذمہ ہو گئے' کوئی نہ مانے تو تم کیا کرو گے' تم سب مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو وہ تم کو نیک و بد کا حال بتلائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کا جزیہ قبول نہ کیا اور اہل کتاب کا قبول کر لیا تب مشرکین نے ملامت شروع کی اس وقت یہ نازل ہوا کہ ان کو بکنے دو۔ یعنی اگر یہ ایمان لے آئیں تو خیر ورنہ ان سے جہاد کر دو ان کو جزیہ لے کر اپنی حکومت میں نہ رہنے دو تاکہ شرک کا قلع قمع ہو جائے اور جزیرہ عرب شرک سے پاک ہو جائے۔

۱۰۶ تا ۱۰۸- تین آدمی تجارت کو نکلے' ایک مسلمان بدیل بن ابی مریم مولیٰ عمرو بن عاص' دو نصرانی عدی بن بدا اور تمیم بن عوص داری۔ ان میں سے بدیل بیمار ہوئے جب قریب موت پہنچے تو سب مال دونوں نصرانیوں کے سپرد کر دیا' انہوں نے ایک پیالہ چاندی کا سونے سے منقش چرا لیا۔ بدیل نے کل مال کی فہرست ایک ڈبہ میں ان کی اطلاع کے بغیر پوشیدہ کر دی تھی۔ جب انہوں نے اسباب بدیل کے وارثوں کو دیا تو انہوں نے حسب فہرست پیالہ مانگا' وہ کہنے لگے: ہم کو پیالہ

لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ

اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہی ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو نہیں چھپائیں گے (اگر ایسا کریں) تو

اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ

ہم ضرور گناہگاروں میں ہیں O پھر اگر پتہ چلے کہ وہ (گواہی میں کمی یا بیشی کر کے کسی) گناہ

يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

کے سزاوار ہوئے تو ان کی جگہ اور دو شخص میت کے قریبی قرابت داروں میں سے جن کا حق

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ

اس جھوٹی گواہی کی وجہ سے مارا گیا کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ ان دونوں کی گواہی سے ہماری گواہی زیادہ

اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى

ٹھیک ہے اور ہم حد سے نہیں بڑھے (اگر ایسا ہو) تو ہم ظالموں میں سے ہیں O یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ گواہی جیسی چاہیے

وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

ٹھیک ٹھیک ادا کریں یا اس بات سے ڈریں کہ وارثوں کی گواہی اور قسموں کے بعد ان کی قسمیں اور گواہی رد کر دی جائیں گی (اور ان کو ذلیل

کی خبر بھی نہیں۔ یہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں منکر ہیں اور منکر پر قسم لازم ہے غرض ان دونوں نصرانیوں نے جھوٹا حلف اٹھا لیا لیکن کچھ دنوں کے بعد وہ پیالہ فروخت کرتے ہوئے پکڑے گئے تب انہوں نے اس کے مول لینے کا دعویٰ کیا لیکن ان کے وارثوں نے یہ تسلیم نہ کیا' ان دونوں کے پاس گواہ نہ تھے۔ ان کے دونوں وارثوں نے قسم کھائی کہ ہمیں بدیل کے بیچنے کی خبر نہیں۔ چنانچہ مطابق ''البينة على المدعى واليمين على المنكر '' کے پیالہ وارثوں کو دلا دیا گیا۔ اس کے بیان میں یہ آیتیں اتریں یعنی اے اہل اسلام! جب سفر میں ہو اور موت قریب ہو اور اس وقت وصیت کر کے مال رکھوا دو تو ان کی گواہی کے لیے دو آدمی چاہئیں۔ علیٰ ھذا القیاس حضر میں بھی۔ القصہ جب ایسی صورت پیش آئے اور کوئی شک پیدا ہو تو گواہوں سے قسم لے لو کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے' قسم کھا کر مال اڑانا نہیں چاہتے' ہم سچے ہیں' پوری وصیت ادا کر دی' اگر وصیت کرنے والا ہمارا قرابت دار ہو تو بھی ہم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں' جھوٹ نہیں بولتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں چھپاتے ہیں' اگر ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی چھپائیں تو ہم پر خدا تعالیٰ کی مار و لعنت ہو۔ ہم خدا تعالیٰ کے گنہگار ٹھہریں۔ پھر اگر کسی طرح سے جھوٹ ثابت ہو جائے جیسا کہ ان نصرانیوں کے پاس سے پیالہ ملا تو وہ وارث جو مال کے لینے کے زیادہ لائق ہیں اور زیادہ قریب ہیں وہ ان نصرانیوں کے قائم مقام ہو کر قسم کھائیں کہ وہ بیع کے منکر ہیں' وہ دو وارث ان لوگوں میں سے ہوں جو مال کے مستحق کیے گئے ہیں۔ اس تقدیر پر ''اولیان'' بیان ہوگا ''آخران'' کا اور ''من الذين استحق

وَاسْمَعُوا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۱۰۸ ع يَوْمَ يَجْمَعُ

اور اللہ سے ڈرو اور (اس کے احکام کان کھول کر) سنو اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو راہ راست نہیں دکھاتا ہے O جس دن اللہ تعالیٰ کیا جائے گا)

اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ

رسولوں کو جمع فرما کر پوچھے گا کہ تم کو (تمہاری امتوں کی طرف سے) کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں تو کچھ علم نہیں،

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝۱۰۹ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ

بے شک تو ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے O جب اللہ تعالیٰ مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) سے فرمائے گا کہ (اے عیسیٰ علیہ السلام!)

عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ قف تُكَلِّمُ

تم میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر کیا تھا جب کہ میں نے روح القدس (جبرائیل) سے تمہاری

علیھم '' بھی اس سے متعلق ہوگا یا یہ کہ وہ دو وارث جو مال کے زیادہ مستحق ہیں اور ان لوگوں سے جن پر خیانت ثابت ہوئی اور وہ پورے مستحق ہوئے اس تقدیر پر ''من الذین استحق علیھم '' متعلق ہوگا '' اولیان '' کا۔ غرض ان دونوں تقدیروں پر '' اولیان '' بیان ہوگا '' آخر ان '' کا۔ پس کلام میں تقدیم و تاخیر ہوگی جیسا کہ مفسر نے کہا اور اگر '' استحق '' معروف ہو اور '' اولیان '' اس کا فاعل تو بھی کئی اقوال ہیں۔ بالجملہ وہ دونوں وارث قسم کھائیں کہ مال زائد ہے اور ہم کو علم نہیں کہ ہمارے مورث نے ان کو مال دیا ہو اور ہم مسلمان ہیں۔ ہماری گواہی ان نصرانیوں سے زیادہ سچی اور درست ہے اور ہم جو دعویٰ کرتے ہیں اس میں کوئی ظلم اور حد سے تجاوز نہیں' اگر ہم جھوٹے ہوں تو ہم خدا تعالیٰ کے چور ہوں گے۔ یہ قسم کھلانا اس سبب سے لازم ہے کہ وہ گواہ سچی گواہی دیں یا تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے یا اس ڈر سے کہ کہیں ان کی قسمیں جھوٹی نہ ثابت ہو جائیں اور دوسروں کی قسموں سے یہ جھوٹے نہ ٹھہریں۔ تم سب اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں' نافرمانوں کو اور ہٹ دھرم کافروں کو جو ہدایت کے اہل نہیں کہ ہٹ دھرم ہیں ہدایت نہیں دکھاتا۔

۱۰۹- اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد قیامت کا ذکر فرمایا کہ وہ ایسا ہولناک دن ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ سب پیغمبروں کو جمع کرے گا اور ان سے سوال کرے گا کہ تم نے بندوں کو کیا بتایا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟ اس سوال کی ہیبت سے ان کی زبان سے سوائے اس کے کچھ اور نہ نکلے گا کہ ہم اس وقت کچھ نہیں جانتے' تو ہی سب چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔ پھر بعد میں جب وہ ہیبت دور ہو جائے گی تب اپنی پیغام رسانی کا اور لوگوں کے انکار کا ذکر کریں گے۔

ف: قیامت کے مواطن مختلف ہیں۔ کہیں کافروں سے سوال ہوگا اور کہیں سوال کی حاجت نہ ہوگی۔ کسی وقت پیغمبر نفسی نفسی پکاریں گے اور کسی وقت سفارش و شفاعت کریں گے۔ ایک وقت کا حال دوسرے وقت پر قیاس نہ کرنا چاہیے۔

۱۱۰- اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں حضرت مسیح علیہ السلام کو دی تھیں اور پھر ان کو یاد دلائی تھیں ان کا تذکرہ فرمایا کہ ہم قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے: اے عیسیٰ بن مریم! ہماری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور یاد کرو کہ ہم نے تم پر کیسا احسان کیا' نبوت دی' رسول بنایا اور تمہاری ماں بی بی مریم پر فضل کیا' ان کو اسلام بخشا اور بزرگ پارسا عبادت گزار بنایا اور یاد

النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ

مدد کی تو تم لوگوں سے بچھونے میں (ماں کی گود میں) باتیں کرتے تھے اور پکی عمر میں بھی (باتیں کرتے تھے) اور جب میں نے

وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ

تم کو کتاب و حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی اور جب کہ تم مٹی سے پرند کی سی صورت میرے حکم سے بناتے تھے اور پھر اس

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَ

میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی تھی اور تم مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے (کوڑھی) کو میرے

اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ

حکم سے اچھا کر دیتے تھے اور جب تم (قبر سے) مردوں کو (زندہ کر کے) میرے حکم سے نکالتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

(یہود) کو تمہارے (قتل) سے روکا جب کہ تم ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے تو ان میں سے کافروں نے کہا کہ یہ تو

مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ

کھلا ہوا جادو ہے ○ اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو حواریوں نے کہا

کرو جب ہم نے اپنے روح القدس یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر تمہاری مدد کی انہوں نے تم کو تلقین کی، بچپن میں تم نے لوگوں سے کلام کیا، ماں کی گود میں اور بچھونے پر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنا بندہ ہونے کی گواہی دی اور جب جوان ہوئے یعنی تیس برس کے ہوئے تو یہ گواہی دی کہ میں رسول ہوں اور یاد کرو کہ ہم نے تم کو کتاب سکھائی یعنی انبیائے متقدمین کے علم یا لکھنا اور حکمت بتلائی یعنی اگلے حکماء کی حکمت یا حلال و حرام اور توریت کا علم بخشا اور انجیل عطا کی اور یہ اثر دیا کہ جب تم مٹی کا پتلا پرند کی صورت کا بنا کر اس میں پھونک ڈالتے جیسے کوئی سوتے میں سانس لیتا ہے تو وہ سچ مچ پرندہ بن کر ہوا میں میرے حکم سے اڑتا پھرتا تھا اور تم مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو میری اجازت و حکم و قدرت سے فوراً اچھا کر دیتے تھے اور مردوں کو میرے حکم سے زندہ کر لیتے تھے اور میں نے یہودی بنی اسرائیل کو تمہارے قتل سے روکا، جب تم ان کو ہدایت کرنے گئے تھے اور تم نے معجزے دکھائے تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ بالکل کھلا جادو ہے یا یہ کہ عیسیٰ صاف جادوگر ہیں اور انہوں نے تمہارے قتل کا ارادہ کیا تھا تب میں نے تم کو بچایا تھا۔ آسمان پر زندہ اٹھا لیا تھا۔

۱۱۱- اے عیسیٰ (علیہ السلام)! جب تم پر کوئی ایمان نہ لایا تو میں نے تمہارے حواریوں کو جو ایک روایت کے مطابق بارہ دھوبی تھے باطنی وحی بھیجی یعنی ان کے دلوں میں الہام کیا کہ میرے رسول پر اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ تب انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو گواہ کیا اور تم سے کہا کہ اے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام)! ہمارے ایمان کے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

کہ ہم ایمان لائے اور تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں ○ (اور) جب حواریوں نے کہا کہ

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام)! کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کوئی خوان

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

(پکے ہوئے کھانے کا) اتار سکتا ہے؟ عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم مومن ہو (اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے) ○

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ

انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو اور ہم دیکھ لیں کہ آپ نے

قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى

ہم سے سچ کہا تھا اور ہم اس (آپ کے معجزہ) پر گواہ ہو جائیں ○ عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام)

ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ

نے دعا کی کہ اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے

تم بھی گواہ رہو کہ ہم سچے موحد ہیں۔

۱۱۲- اے عیسیٰ (علیہ السلام)! یاد کرو کہ تمہارے حواریوں نے کہا یعنی ان میں سے ایک حواری شمعون نے کہا کہ اے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام)! کیا تمہارے خدا تعالیٰ میں اتنی طاقت ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک مائدہ یعنی کھانا اتارے۔ شمعون نے یہ بات بطور پیغام کے قوم کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی۔ یعنی تمہاری قوم یہ پوچھتی ہے کہ کیا خدا تعالیٰ میں مائدہ اتارنے کی طاقت ہے۔ یہ استفسار شمعون کا بھی ہو سکتا ہے۔ اے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام)! تم مائدہ اتارنے کی دعا کر سکتے ہو تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو ان سے کہہ دے کہ اگر ان کے دلوں میں ایمان ہے اور وہ سچے مسلمان ہیں تو خدا تعالیٰ سے ڈریں کہ مبادا مائدہ نازل ہو اور ان سے شکر ادا نہ ہو سکے تو پھر عذاب آ جائے۔

۱۱۳ تا ۱۱۴- جب شمعون نے لوگوں کو یہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ غیب سے مائدہ اترے ہم کھائیں' ہمارے دلوں میں یقین و اطمینان زائد ہو' عجائب قدرت دیکھیں اور تمہارے صدق کا یقین واثق ہو اور جب اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جائیں تو گواہی دیں۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے ہمارے معبود! اے پروردگار! ہم پر آسمان سے مائدہ اتار یعنی کھانا غیب سے بھیج' یا یہ کہ کھانے میں غیب سے برکت دے کہ وہ ہمارے لیے اور بعد میں آنے

لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ

اور ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے عید ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی (معجزہ) اور ہمیں رزق دے بے شک تو ہی سب

خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ

سے بہتر رزق دینے والا ہے O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اسے تم پر اتارتا ہوں تو اب اس کے بعد اگر تم

مِنكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿١١٥﴾ ع ١٥ ع ٧ ٥

میں سے کوئی کفر (ناشکری) کرے گا تو بے شک میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ سارے جہان میں سے کسی کو بھی ایسی سزا نہ دوں گا O

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي

اور جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم سے پوچھے گا کہ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا

وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ

مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو؟ وہ عرض کریں گے کہ تو پاک ہے مجھے مناسب نہیں کہ میں وہ بات کہوں

أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس کا مجھے حق نہیں' اگر میں نے ایسا کہا ہو تو تجھے ضرور معلوم ہو گا' تو میرے

والوں کے لیے عید اور خوشی ہو اور ہم اس دن کو اپنا عبادت کا دن مقرر کرلیں اور تیری دلیل ہو جس سے مسلمان کافروں پر غالب آئیں' ہم کو جو ہم نے مانگا بطور روزی عطا فرما۔ تو سب رزاقوں سے بہتر اور برتر ہے۔ وہ اتوار کا دن تھا اس لیے عیسائی اتوار کو متبرک اور عید جانتے ہیں۔

١١٥- اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام)! ان سے کہہ دو کہ میں تمہارے سوال کے مطابق مائدہ اتارتا ہوں' اس کے بعد جو کفر کرے گا تو اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ اس زمانہ میں ایسا عذاب کسی کو نہ دیا ہوگا یعنی اس کو سوٴر بنا دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب مائدہ اترا اور انہوں نے کھایا تب بولے کہ "ھذا سحر مبین". اللہ اکبر یہ بڑا جادو ہے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی سفارش کی کہ "ان تعذبهم فانهم عبادک" یعنی اے پروردگار! اگر تو اس تکذیب اور کلمہ پر عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں تو مالک و مختار ہے اور اگر تو ان کو توبہ نصیب کرے اور مغفرت کرے تو تو غالب ہے' جس کو توبہ نہیں بخشتا اس کو عذاب دیتا ہے اور حکیم ہے جسے چاہتا ہے اپنی حکمت سے توبہ کی توفیق دیتا ہے۔

ف: "ان تعذبهم" یعنی بعد کی آیت کو یہاں سے تعلق ہونا ایک قول ہے جس کو مفسر نے اختیار کیا اور آگے جا کر بھی مقدم و موخر کہہ دیا۔

١١٦ تا ١١٨- جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ اے بی بی مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ

فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

دل کی بات جانتا ہے اور جو تیرے علم میں ہے میں نہیں جانتا' بے شک تو ہی بڑا غیبوں کا جاننے والا ہے ○

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَ

میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی پوجا کرو جو میرا بھی رب ہے

كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ

اور تمہارا بھی اور میں ان کا نگہبان رہا جب تک کہ میں ان میں رہا' پھر جب تو نے مجھے اچھی طرح پورا اپنے قبضہ میں کر کے

الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

(آسمان پر) اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگہبان رہا اور تو ہی ہر چیز کا نگہبان ہے (ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے)○ اگر تو انہیں عذاب

عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا

دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخشے تو بے شک تو ہی زبردست' حکمت والا ہے○ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ وہ

یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

دن ہے جس میں سچوں کو ان کا سچ ہی کام آئے گا' ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں'

السلام)! کیا تم نے اپنی امت کے آدمیوں کو اسی بات کی تلقین کی تھی کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے تم لوگ مجھ کو اور میری ماں کو دو خدا بنا کر پوجا کرو' وہ تحاشی وتبری کریں گے اور کہیں گے کہ اے پروردگار! تو بیوی بچوں سے پاک ہے' مجھ کو یہ کس طرح جائز و لائق تھا کہ ایسا خلاف حق اور دروغ کلمہ اپنی زبان سے نکالوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو یقیناً معلوم ہوگا تو میرے دل کی بات جانتا ہے۔ میں نے جوان سے کہا ہے' امر ونہی کی ہے تو جانتا ہے۔ میں تیرے ذاتی علم کی بات نہیں جانتا کہ تو نے ان کو گمراہی میں چھوڑا یا ہدایت کی' تو علام الغیوب ہے تجھ کو ہر بات معلوم ہے' میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جو تو نے مجھ کو حکم کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کرو اور اس کی اطاعت کرو' وہ میرا اور تمہارا رب ہے۔ جب تک میں زندہ رہا اور ان میں موجود تھا اس وقت تک کی میں شہادت ادا کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد کا تو نگہبان اور حافظ تھا۔ تو ان کی سب باتیں جانتا ہے اور سب پر گواہ ہے "ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم" یہ تیرے بندے ہیں اگر تو ان کو عذاب دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور اگر بخشا چاہے تو تو عزیز وحکیم ہے۔ اس آیت کو اوپر سے تعلق دے کر معنی بیان ہو چکے ہیں۔

۱۱۹ تا ۱۲۰- اس وقت اللہ پاک فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کی سچائی اور مسلمانوں کو ان کا ایمان اور پیغامبروں کو پیغامبری اور باوفاؤں کو ان کی وفا نفع دے گی' وہ جنت میں جائیں گے جن کے تختوں اور درختوں کے

فِيهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی' یہی بڑی کامیابی ہے O

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع ۱۶

اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے O

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۶۵ رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

سورۂ انعام مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے | اس میں ایک سو پینسٹھ آیات' بیس رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا فرمائے اور اندھیریاں

وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اور روشنی پیدا کی' پھر بھی کافر لوگ (بتوں کو) اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں O وہی ہے جس نے تم کو

مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ

مٹی سے پیدا کیا' پھر ہر ایک کی (معیشت کی) میعاد مقرر کی' اس کے یہاں (اس کے علم میں قیامت کی) ایک میعاد مقرر

تلے دودھ اور پانی اور شہد اور شراب کی نہریں رواں ہوں گی' وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ ان کے ایمان اور اعمال صالحہ کے سبب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ بسبب ثواب و کرامت کے خدا تعالیٰ سے راضی ہوں گے۔ یہ باتیں بڑی کامیابی' فلاح اور خوش نصیبی کی ہیں کہ جنت ملی دوزخ سے بچے۔ تمام آسمان زمین کے خزانے' مینہ اور گھاس' پھول' پھل اور جو کچھ عجائب مخلوقات وغرائب موجودات ہیں سب خدا تعالیٰ کی ہیں' وہ سب پر قادر ہے۔ آسمان' زمین' ثواب' عذاب' دوزخ' جنت' جن اور انسان سب کا مالک و حاکم ہے۔ ہر بات پر قدرت والا ہے۔

سورۃ الانعام

ا تا ۳- حمد اور تعریف اور شکر اور معبودیت کا مستحق وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنی قدرت سے آسمانوں کو دو دن میں یعنی اتوار اور پیر کے دن میں پیدا کیا اور زمین کو بھی دو دن میں یعنی منگل اور بدھ میں اور تاریکی اور روشنی کو ظاہر فرمایا' رات دن پیدا کیے یا یہ کہ نور ایمان اور تاریکی کفر ہویدا کی' پھر بھی ایسی ذات برتر کے ساتھ کفار مکہ وغیرہ دوسری چیزوں کو ہمسر جانتے ہیں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا اور قدرت کا تماشہ دکھایا' یعنی تم آدم سے اور حضرت آدم مٹی سے پیدا ہوئے اور پھر تم سب کے واسطے ایک میعاد مقرر کی' لوگوں کو پیدا کیا' ہر شخص کی زندگی کا ایک وقت مقرر کر دیا' کل دنیا کو پیدا کیا' اس کی فنا کا وقت مقرر کیا اور دنیا کے فنا ہونے کا خاص وقت

تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

ہے پھر بھی تم لوگ شک کرتے ہو ۝ اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا (کارفرما) اور تمہارا چھپا اور ظاہر

جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ

اسے سب معلوم ہے اور وہ تمہارے سب کام جانتا ہے ۝ اور جب کوئی نشانی ان کے رب کی نشانیوں میں ان کے

رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ

پاس آتی ہے تو وہ اس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں ۝ تو بے شک انہوں نے حق کو ہمیشہ جھٹلایا جب بھی وہ

فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ

ان کے پاس آیا تو عنقریب انہیں اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کو وہ ہنسی میں اڑایا کرتے تھے ۝ یا انہوں نے نہیں

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ

دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ایسی قومیں ہلاک کر دیں کہ جن کو ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا تھا جو تم کو نہ دیا (یعنی قدرت

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ

و طاقت اور مال وغیرہ) اور ہم نے ان پر موسلا دھار مینہ برسایا اور ہم نے ان کے نیچے نہریں جاریں کر دی تھیں تو ہم نے انہیں

اس کو معلوم ہے اور اس کے بتانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر جو آخرت کی زندگی اور عالم آخرت والوں کی زندگی ہوگی جو کبھی فنا نہ ہوگی ابدی ہوگی اس کی اجل بھی اسے معلوم ہے یعنی اس کے عدم فنا کو جانتا ہے۔ پھر بھی اے اہل مکہ اور اے تمام کفار! اللہ تعالیٰ کے حکموں میں شک کرتے ہو' مرنے کے بعد زندہ ہونے میں کلام کرتے ہو' آسمان میں بھی وہی معبود ہے اور زمین میں بھی وہی معبود ہے یعنی اسی کی عبادت ہوتی ہے' اسی کا جلوہ اور مظہر ہے' آسمان اور زمین والوں کا سب کا وہی خدا ہے۔ تم سب کا پوشیدہ راز ایسا ہی جانتا ہے جیسے کھلا ہوا' تم سب جو نیکی بدی کرتے ہو وہ سب جانتا ہے۔

۴ تا ۶۔ اہل مکہ کوئی نشانی ایسی نہیں دیکھتے جس کو جھٹلاتے نہ ہوں' جو کوئی نشانی آئی' قدرت حق سے سورج گرہن لگایا چاند پھٹ گیا' تارے گر پڑے سب سے انہوں نے روگردانی کی' کبھی غور نہ کیا' اہل مکہ نے سب سچی اور حق باتوں کو نہ مانا' معجزوں کو نہ مانا' قرآن پاک کو جب ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے سچ نہ جانا' تو اب عنقریب ان کے ہنسی مذاق کا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے تھے حال کھلے گا اور ٹھیک پتہ چلے گا۔ چنانچہ قلیل عرصہ میں بدر کے دن اور احد کے دن اور غزوہ احزاب کے دن حال کھل گیا کہ سب مٹ گئے فنا ہو گئے۔ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نہ مٹا نہ قیامت تک مٹے گا۔ کیا اہل مکہ یہ نہیں جانتے کہ ہم نے ان سے پہلے کیسے کیسے لوگوں کو ہلاک کر کے خاک میں ملا دیا کہ آج ان کا پتہ بھی نہیں چلتا اور کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ کتنے ایسے گروہ اگلے زمانہ میں گزر گئے جن کو ہم نے وہ سامان اور اسباب

تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶

ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد اور قومیں پیدا کر دیں ○

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ

اور اگر ہم آپ پر کاغذ میں لکھی ہوئی کتاب اتارتے' پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو لیتے تب بھی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

منکر یہی کہتے: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے ○ اور (کافروں نے) کہا کہ اس نبی

عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸

پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو (ان کا) کام ہی تمام ہو گیا ہوتا پھر ان کو مہلت بھی نہ دی جاتی ○

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا

اور اگر ہم نبی کو فرشتہ بناتے تو اسے (انسان کی شکل میں) مرد ہی بناتے اور اس پر بھی یہ لوگ وہی شبہ کرتے جس شبہ میں اب

عطا کیے تھے جو تم کو نہیں دیے اور ان کو دنیا میں اتنی مہلت اور عمر دی تھی جو تم کو نہیں دی۔ ہم نے ان کے واسطے ایسی آسائش کا سامان مہیا کیا تھا جواب نہیں، جب ضرورت ہوتی بلا توقف ہمیشہ مینہ برستا' ان کے باغوں میں زراعتوں پر ہر وقت نہریں بہتی تھیں مگر جب انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تو ان کے گناہوں کے سبب ہم نے ان کا نام بھی نہ چھوڑا اور ان کے بعد اور دوسرے گروہ ان سے بہتر پیدا کیے۔

۷- عبداللہ بن امیہ مخزومی وغیرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمارے سامنے حضرت جبرائیل علیہ السلام تم پر قرآن پاک لے کر اتریں تو ایمان لائیں گے۔ اس کا جواب آیا کہ اگر ہم ان کے سوال کے مطابق جبرائیل کے ہاتھ قرآن پاک کا لکھا ہوا صحیفہ بھی اتاریں تو بھی یہ کمبخت ایسے کافر ہیں کہ اس کو بھی جادو ہی بتلائیں گے۔ جب یہ سینکڑوں معجزوں کو جو عقل انسانی سے خارج ہیں جادو کہہ کر اڑا دیتے ہیں تو یہ اس کو بھی جادو کہہ دیں گے۔

۸تا۹- اسی کم بخت نے یہ بھی کہا تھا کہ ان کے ساتھ فرشتہ رہا کرے جو ان کی تصدیق کی گواہی دیا کرے تو ایمان لائیں۔ تب یہ آیت اتری کہ کافر کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے لیے ایک فرشتہ کیوں نہیں اترا جو گواہی دیتا۔ حالانکہ اگر فرشتہ ظاہر ظہور اترتا اور گواہی دیتا پھر یہ تکذیب کرتے تو وہ ان کی ارواح قبض کر لیتا اور فوراً عذاب بھی اتر آتا اور جو ہونا تھا ہو چکتا اور پھر ان کو مہلت نہ دی جاتی۔ کیونکہ سنت الٰہی اور قانون الٰہی یونہی جاری ہے۔ مثلاً جب مائدہ کا انکار کیا تو سؤر بنا دیے گئے اور اگر ہم رسول آدمی کی شکل وصورت میں نہ بھیجتے جیسا کہ بعض نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ہم جیسے آدمی ہیں' ان پر کیا ایمان لائیں' ہم بھی عقل مند وہ بھی عقل مند' فرشتہ بھیجتے تو ان کو اس کی اصل صورت دیکھنے کی طاقت کم ہوتی' لہٰذا ہم اس کو خواہ مخواہ مرد آدمی کی شکل بنا کر بھیجتے اور وہی پوشاک پہناتے جو آدمی پہنتے ہیں۔ یالباس کے معنی خلط

يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

پڑے ہوئے ہیں ○ اور بے شک (اے محبوب!) آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کے ساتھ ہنسی کی گئی (ان کا مذاق اڑایا گیا)

بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ قُلْ

ع ۱/۷

پھر ہنسی اڑانے والوں پر وہی بلا آ پڑی جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے ○ (اے نبی!)

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱

آپ ان سے فرمایئے کہ تم زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ○

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى

(اے نبی!) آپ ان سے پوچھئے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے وہ کس کا ہے؟ (اگر وہ ان کا جواب نہ دیں تو) آپ فرمایئے

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

کہ وہ اللہ ہی کا ہے' اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت کرنے کا وعدہ کرلیا ہے وہ تم سب کو ضرور اکٹھا کرے گا قیامت کے دن

کے ہوں یعنی تب بھی التباس وشبہ ڈالتے جیسا کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ان کو التباس وشبہ ہے' ورنہ تکلیف کے خلاف ہوتا اور ایمان غائب نہ رہتا' اضطراری ایمان ہو جاتا جو کہ قیامت میں ہوگا۔ دنیا میں غیب پر ایمان لانا اپنے اختیار سے ہی مقبول ہوگا۔

۱۰- اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہیں کہ اگر کافر آپ سے مذاق اور مسخرہ پن کرتے ہیں تو تعجب نہیں کہ اگلے رسولوں سے بھی مذاق کیا گیا۔ ان کی قوموں نے ان سے مسخرا پن کیا اور اپنے مسخرہ پن کا بدلہ بخوبی پایا۔ وہی حال ان کا بھی ہونا ہے۔

۱۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے کہو کہ ذرا خدا تعالیٰ کی زمین کی سیر کرو' گھر سے باہر نکلو اور دوسرے ملکوں میں جا کر دیکھو کہ جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرتے تھے ان کا کیا حال ہوا اور کیا انجام ہوا' سب خاک میں مل گئے' ہلاک ہو گئے۔

۱۲- ان سے یہ تو پوچھو کہ آسمان زمین سب کس کا ہے اور جو چیزیں ان میں ہیں وہ کس کی ہیں؟ اگر اقرار کریں تو خیر ورنہ آپ گواہی دیں اور اللہ پاک کی توحید کی ہدایت کریں کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہے اس نے مسلمانوں کی بابت یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے اوپر رحمت مقرر کر لی ہے یعنی رحمت کا وعدہ کرلیا ہے۔ وہ ضرور رحمت کرے گا حتیٰ کہ ان کی بدولت کافروں پر بھی عام عذاب دنیا میں نہ اتارے گا اور تاخیر کرے گا۔ وہ تم سب کو بروز قیامت اکٹھا کرے گا' اس میں کوئی شک نہیں۔ جو بروز قیامت خائب و خاسر ہونے والے ہیں اور جنت اور اس کے مکانات اور خدام اور ازواج سے محروم رہنے والے ہیں وہ دنیا میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان نہ لائیں گے۔ اس لیے کہ ان کے نصیب میں دوزخ لکھی گئی ہے کیونکہ وہ ایمان لانے کے نہیں۔

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَهٗ مَا سَكَنَ

جس میں کوئی شک نہیں، جن لوگوں نے خود اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال لیا ہے وہ ہی ایمان نہیں لاتے ہیں O اور اسی (اللہ تعالیٰ)

فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ

کا ہے جو کچھ رات اور دن میں رہتا بستا ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے O (اے نبی!) آپ فرمائیے: کیا اس اللہ تعالیٰ

وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ

کے سوا جس نے آسمان اور زمین بنائے کسی اور کو اپنا کار ساز بنا لوں حالانکہ وہی سب کو کھلاتا اور اس کو کوئی نہیں

اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

کھلاتا (کیونکہ وہ کھانے پینے سے پاک ہے) آپ فرمائیے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے فرمانبرداری کروں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ

اور یہ بھی کہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ

دن کے عذاب کا ڈر ہے O جس سے اس دن کا عذاب ٹل گیا تو ضرور اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہو گی اور یہی

ف: اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کے مطابق ان کے ایمان نہ لانے کی خبر دی ہے۔ ان کو مجبور نہیں کیا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت سمجھایا مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔

۱۳ تا ۱۵- مکہ کے کافر جمع ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سمجھانے لگے کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ جو لوگوں کو نیا دین سکھاتے ہیں اس سے آپ کی غرض دنیاوی سلطنت ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ نیا دین پھیلانا ترک کر دیں تو ہم آپ کی مدد کریں، جس کے ساتھ چاہو شادی کرا دیں، آپ کو بڑی عزت حاصل ہو، آپ کو بادشاہ بنا لیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ دن اور رات میں جو کچھ چیز ہے یعنی سارا عالم وہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہ ان کی باتیں سنتا ہے ان کی جزاء اور سزا کا حال یعنی مخلوق کی عزت، روزی اور انجام کی باتیں سب جانتا ہے۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ کیا میں سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کو تمہاری طرح اپنا معبود بنا لوں، دوسری چیزوں کو پوجنے لگوں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دوں جو زمین و آسمان کا بنانے والا ہے وہی سب کو روزی دیتا ہے اور اس کو کوئی روزی نہیں دے سکتا، وہ کسی کا محتاج نہیں یا یہ کہ وہ روزی دینے میں کسی کی مدد نہیں چاہتا اور یہ بھی کہہ دو کہ مجھ کو یہی حکم ہے کہ میں سب سے پہلے خود اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤں یا یہ کہ توحید و عبادت میں اخلاص کروں، پھر اور لوگوں کو راہ دکھاؤں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یہ کہہ دیں کہ اگر میں تمہارا کہا مان لوں اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں اور تمہاری طرح شرک کرنے لگوں تو مجھ کو یہ خوف ہے کہ کہیں یوم عظیم یعنی قیامت کے عذاب کا سامنا نہ کرنا

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا

کھلی ہوئی کامیابی ہے ○ اور اگر (اے بندہ!) تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے

كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ بھلائی (آرام و آسائش) پہنچائے تو وہ سب کچھ

قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾

کر سکتا ہے ○ اور وہی اپنے سب بندوں پر غالب ہے اور وہی حکمت والا' خبردار ہے ○

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ

(اے نبی!) آپ پوچھئے کہ کس کی گواہی سب سے بڑی ہے (اگر وہ کوئی جواب نہ دیں تو) آپ فرمائیے کہ اللہ ہی میرے اور

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ

تمہارے درمیان گواہ ہے اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں تمہیں اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے اس کے

لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ

ذریعے سے ڈراؤں' کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہیں' آپ فرمائیے کہ میں تو یہ گواہی نہیں دے سکتا' آپ

پڑے' یا یہ کہ یوم قیامت کا عذاب عظیم نہ جھیلنا پڑے۔ "عظیم" کا تعلق "عذاب" سے بھی ہو سکتا ہے اور "یوم" سے بھی۔

۱۶- اس دن خدا تعالیٰ نے جس کو عذاب سے بچا لیا اور بخش دیا تو گویا اس پر بڑا رحم کیا اور خدا تعالیٰ کا رحم اس کے لیے بڑی کامیابی اور فلاح و نجات کا موجب ہوا۔ جنت ملی' گناہ بخشے گئے اور دوزخ سے بچا لیا گیا۔

۱۷ تا ۱۸- اے سننے والے! اگر خدا تعالیٰ تجھ پر کوئی مصیبت ڈالے فقیری یا بیماری تو سوائے اس کے پھر اس کو کون دور کر سکتا ہے اور اگر وہ نعمت دے امیری عطا کرے تو کون روک سکتا ہے۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ جسے چاہے مصیبت دے' غریب کرے اور جسے چاہے امیر بادشاہ بنا دے' وہ مالک ہے' وہ اپنے بندوں پر غالب اور قادر ہے اور وہ حکمت والا دانا و بینا ہے۔ اس کو مخلوق کی اور ان کے اعمال کی سب خبر ہے۔

۱۹- کافر کہتے کہ تمہاری رسالت کا گواہ کون ہے؟ اس کا جواب یہ اترا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان سے پوچھو کہ کس گواہ کو چاہتے ہو؟ کیا سب سے بڑھ کر سچے اور اچھے گواہ کو چاہتے ہو۔ وہ بھی معلوم ہے کہ کون ہے' اگر وہ بتلائیں تو فبہا ورنہ تم کہہ دو کہ سب سے سچا گواہ اور مقبول اور اعدل وہ ہے کہ اس سے بڑھ کر سچا کوئی نہیں۔ اس سے جھوٹ بولنا ممکن ہی نہیں' وہ میرے تمہارے معاملہ میں گواہ ہے' وہ گواہی دیتا ہے کہ میں اس کا رسول ہوں اور قرآن پاک اس کا کلام' اسی کی طرف سے یہ قرآن پاک مجھ پر اتارا گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے تاکہ میں تم کو اس سے ڈراؤں اور قیامت

اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۱۹ اَلَّذِیْنَ

فرمائیے کہ وہ تو (اللہ تعالیٰ) اکیلا ایک ہی معبود ہے اور جن کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں O جن لوگوں کو

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا

ہم نے کتاب دی (جیسے یہود اور نصاریٰ) وہ (اس نبی کو) ایسا ہی پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو جنھوں نے اپنی جانوں کو

اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ

خود نقصان میں ڈال دیا ہے وہ ایمان نہیں لاتے ہیں O اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۱ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے' بے شک (حق بات یہی ہے کہ) ظالم فلاح نہیں پائیں گے O اور جس دن (یعنی قیامت میں)

جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ

ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تمہارے وہ معبود کہاں ہیں جن کا تم دعویٰ (گھمنڈ)

وقف لازم ۔ وقف لازم ۔ ع ۲ ۸

تک تمام دنیا سے جس شخص کو اس کی خبر پہنچے اس کو ڈراؤں۔ یعنی میری نبوت تمام افراد بشر کو بلکہ سارے عالم کے لیے عام ہے۔ میری نبوت کا گواہ تو خدا تعالیٰ ہے (جو بہ وساطت معجزہ کے گواہی ادا کرتا ہے) اور تم جو شرک کرتے ہو تو کیا تم گواہی دیتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں' یعنی جن کو تم خدا تعالیٰ کی لڑکیاں بتاتے ہو اگر وہ گواہی دیں تو آپ فرمائیں کہ میں شرک کی کبھی گواہی نہ دوں گا اور یہ بھی فرمائیے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اور میں تمہاری اس شرک کی گواہی سے سخت بیزار ہوں۔

۲۰۔ جن کو ہم نے کتاب دی یعنی تورات اور اس کا ان کو عالم بنایا جیسے عبداللہ بن سلام' وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ یعنی چونکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وصفت آسمانی کتابوں میں دیکھی ہے اس سبب سے ان کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہونے کا یقین کامل ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو خائب وخاسر کرنا چاہتے ہیں اور دنیا وآخرت میں ناکام ونامراد رہنا چاہتے ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے۔

۲۱۔ اس شخص سے بڑھ کر شوخ اور بے باک اور اپنا بدخواہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر تہمت لگائے' جھوٹ باندھے اور اس کے سوا اوروں کو معبود بنائے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی تکذیب کرے۔ بے شک اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ یہ ظالم' کم بخت' کافر اور مشرک عذاب الٰہی سے کبھی نجات نہ پائیں گے۔

۲۲ تا ۲۴۔ جب قیامت میں ہم سب لوگوں کو اٹھا کر اکٹھا کریں گے اور پھر ان سے جو شرک کرتے ہیں پوچھیں گے کہ آج وہ تمہارے معبود جن کو تم خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں اپنا حمایتی سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں' تم ان کو بلا کر مدد کیوں نہیں مانگتے' اس

تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا

کرتے تھے O پھر ان کی کچھ بھی چالاکی (بناوٹ) نہ چلے گی سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے: ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم ہے کہ ہم

مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

مشرک نہ تھے O دیکھو انہوں نے خود اپنے اوپر کیسا جھوٹ باندھا اور جو کچھ وہ بناوٹیں کرتے تھے

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى

وہ ان سے گم ہو گئیں O اور ان میں سے کچھ وہ ہیں کہ جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیئے ہیں کہ وہ اسے (قرآن کو) نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

گرانی (ٹینٹ) کر دیئے ہیں اور اگر وہ سب نشانیاں دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آپ سے

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ

جھگڑتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں تو کافر کہتے ہیں: یہ تو صرف اگلے لوگوں کے (بناوٹی) قصے کہانیاں ہیں O اور وہ اس (قرآن) سے (دوسروں کو)

وقت سوائے انکار کرنے کے اور کچھ بن نہ آئے گا' وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم! ہم تو شرک نہ کرتے تھے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! غور فرماؤ کہ یہ اپنے آپ پر کیسا جھوٹ باندھیں گے اور پھر اس جھوٹ اور کفر کی سزا پائیں گے اور ان کے جھوٹے معبود کس طرح ان سے بیزار ہو جائیں گے اور جو افتراء کیا کرتے تھے سب خاک میں مل جائے گا۔ ''وانظر'' کا خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا یہ کہ خطاب روز قیامت فرشتوں سے ہوگا کہ اے فرشتو! دیکھو تو یہ کیسی اپنی تکذیب آپ کرتے ہیں۔

٢٥ تا ٢٦- ابوسفیان بن حرب اور ولید بن مغیرہ اور عتبہ اور شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کے بیٹے اور حارث بن عامر اور نضر بن حارث سب اکٹھے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ قرآن پاک سنا' پھر انہوں نے نضر سے پوچھا: تم نے سنا یہ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ اگلے زمانے کے پرانے قصے اچھی عبارت میں بنا بنا کر سناتے ہیں۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ مکہ کے بعض کافر آپ کے پاس قرآن پاک سننے کو آتے ہیں' ان کو قرآن پاک سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ہم نے اپنے علم ازلی کے مطابق ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ قرآن پاک کو اور آپ کی مقدس نصیحتوں کو نہ سمجھیں گے اور ان کے کانوں کو بہرا کر دیا ہے کہ کچھ غور سے نہ سنیں گے۔ یا یہ کہ ان کے دماغ گمراہی سے پر ہیں اس لیے ہدایت کی راہ نہ پائیں گے۔ اگر وہ لوگ وہ نشانیاں اور نئے نئے معجزے جو اپنے دل سے گھڑ کر طلب کرتے ہیں دیکھ بھی لیں (جیسا کہ حارث بن عامر خاص کر طلب کرتا تھا) تب بھی ایمان نہ لائیں گے۔ جادو اور نظر بندی تصور کریں گے۔ یہ لوگ

وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾

بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں اور وہ صرف اپنی جانوں ہی کو ہلاک کر رہے ہیں (ہمارا کچھ نہیں بگڑتا) اور ان کو کچھ شعور نہیں O

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ فَقَالُوا۟ يَٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ

اور کبھی آپ (ان کو) دیکھیں جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے کہ کاش! ہم (کسی طرح دنیا میں) واپس بھیجے جائیں

بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا۟

اور ہم اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور ہم مسلمان ہو جائیں (اور ایسا ہو نہیں سکتا) O بلکہ ان پر وہ (کردار) ظاہر ہو جائیں گے

يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا۟ لَعَادُوا۟ لِمَا نُهُوا۟ عَنْهُ وَإِنَّهُمْ

جن کو وہ پہلے چھپاتے تھے اور اگر ان کو (دنیا میں) واپس بھیجا بھی جائے پھر بھی وہ وہی کام کریں گے جس سے انہیں روکا گیا تھا

لَكَٰذِبُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوٓا۟ إِنْ هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ

اور بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں O اور کافروں نے کہا کہ ہماری تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں (دوبارہ زندہ ہو کر)

جب آپ کے پاس جھگڑا کرنے کو اور قرآن پاک سننے کو آتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ اس میں کیا رکھا ہے' اگلے لوگوں کے قصے ہیں جو انہوں نے جھوٹے جوڑ لیے تھے' اب یہ ان کو پھر نئے طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ یہ کافر ابوجہل وغیرہ آپ کے پاس آنے سے اور قرآن پاک سننے سے لوگوں کو منع کرتے ہیں اور خود بھی دور بھاگتے ہیں تو کسی کا کیا بگاڑتے ہیں اپنے اوپر اپنا بھی اور دوسروں کا بھی گناہ لیتے ہیں اور اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جب وہ قصے ہی ہیں تو دوسروں کو کیوں سننے نہیں دیتے۔ بعض کے نزدیک "ینھون عنہ" والی آیت ابوطالب کے بارے میں اتری کہ وہ کافروں کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایذاء دینے سے منع کرتے تھے اور خود ایمان نہ لاتے تھے۔

۲۷ تا ۲۸۔ اس کے بعد ان کی سزا کا حال بیان فرمایا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ اس وقت ان کا حال دیکھیں جبکہ یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے گئے ہوں اور پھر دنیا میں لوٹنے کی آرزو کرتے ہوں اور کہتے ہوں کہ اے کاش! ہم پھر کسی طرح دنیا میں لوٹ جائیں اور رسول قرآن لے کر آئیں اور ہم مسلمان ہوں' اپنے پروردگار کی آیتوں کی تکذیب نہ کریں اور سچے مسلمان ہو کر جنت پائیں۔ تو اس وقت لطف آئے اور ان کی سرکشی اور غرور سب خاک میں مل جائیں۔ بلکہ ان کے کفر کی سزا ظاہراً طور پر ان کے روبرو پیش ہو اور جو ان کے دلوں میں نفاق اور بے ایمانی مخفی تھی وہ سب کھل جائے اور اگر بالفرض یہ دنیا میں اپنی تمنا کے مطابق لوٹا بھی دیے جائیں تو بھی افعال ممنوعہ یعنی کفر و شرک ضرور کریں اور پھر اپنی اصلیت کی طرف لوٹ جائیں' یہ جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہو جائیں گے بالکل جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حال ازل سے جانتا ہے کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۲۹ تا ۳۰۔ مکہ کے کافر کہتے ہیں کہ زندگی فقط دنیا ہی کی ہے' مرنے کے بعد خاک ہو جائیں گے۔ نہ ہم اٹھائیں جائیں

بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ

اٹھنا نہیں ○ اور اگر تم (ان کو) اس وقت دیکھو جب کہ وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے وہ فرمائے گا:

هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

کیا یہ (قیامت) حق نہیں تو وہ کہیں گے کہ ہمیں اپنے رب کی قسم! ہاں یہ حق ہے تو (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: تو اب اپنے

تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا

کفر کے بدلے عذاب چکھو ○ بے شک وہ نقصان اور خرابی میں پڑ گئے جنہوں نے (دوبارہ زندہ ہو کر) اللہ تعالیٰ سے ملنے

جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا

کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب اچانک ان پر قیامت آ جائے گی تو وہ کہیں گے کہ ہمارے قیامت کے ماننے کے بارے

وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

میں کوتاہی پر افسوس اور وہ اپنی پیٹھوں پر اپنے (گناہوں کے) بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے' دیکھو کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے ○

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

اور دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہی ہے اور بے شک پچھلا گھر بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو ڈرتے ہیں'

گے' نہ حساب کتاب ہوگا' دنیا میں آئے مزے اڑائے' چلے گئے' خاک ہو گئے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ اس وقت ان کو دیکھیں تو ان کا حال معلوم ہو کہ یہ اللہ پاک کے سامنے روز قیامت کھڑے کیے گئے ہوں اور اللہ پاک نے یا فرشتوں نے ان سے کہا ہو کہ کیا یہ قیامت جس کا تم انکار کرتے تھے سب جھوٹ ہے' کیا یہ ثواب' عذاب' دوزخ' جنت' حساب' کتاب کچھ بھی حق نہیں اور اس وقت انہوں نے کہا ہو کہ خدا کی قسم! یہ تو سب سچ نکلا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک کہتے تھے۔ اس وقت اللہ پاک نے کہا ہو کہ اچھا اب تم ہمیشہ کے لیے عذاب میں داخل ہو جاؤ اور اپنے کفر اور آخرت کے انکار کی سزا پاؤ۔

ف: اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہے' اب نادم ہونا بیکار ہے۔ دنیا میں سوچتے سمجھتے ایمان لاتے تو نجات پاتے۔

۳۱ تا ۳۲۔ جو لوگ اللہ پاک کی طرف لوٹنے اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کرتے ہیں وہ بڑے نقصان میں پڑ گئے۔ خیر ان کو انکار کرنے دو اور ان کو یہاں تک مہلت دو کہ یکا یک قیامت قائم ہو جائے۔ جب وہ آ جائے گی تو کہیں گے کہ ہائے افسوس دنیا کی باتوں پر یعنی دنیا میں جو ہم نے قصور کیا اور ایمان و توبہ کی طرف رجوع نہ ہوئے اس پر سخت افسوس و حسرت ہے اور اس وقت اپنے گناہوں کے بار (بوجھ) اپنی پیٹھوں پر گدھوں کی طرح لادے ہوں گے۔ ہائے کم بخت کیسی بری چیز پیٹھ پر لادیں گے۔ یہ دنیا کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں حالانکہ دنیا سوائے چند دن کے لہو و لعب کے اور جھوٹی خوشی اور عیش کے کچھ بھی نہیں۔ چند روزہ زندگی کا کھیل ہے جب آنکھ بند ہوئی کیسا عیش' اصل خوشی آخرت کی خوشی ہے اور وہاں

يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ

پھر کیا تم سمجھتے نہیں O (اور اے نبی!) ہم یقیناً جانتے ہیں کہ بے شک

يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

آپ کو ان کی باتوں سے رنج ہوتا ہے تو وہ آپ کو نہیں جھٹلا رہے ہیں بلکہ ظالم اللہ تعالیٰ

يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

کی آیتوں کا انکار کر رہے ہیں O اور بے شک آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انہوں نے

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ

اس جھٹلانے پر اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچی (اور کافروں کو ہلاک کر دیا گیا) اور اللہ تعالیٰ

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور یقیناً آپ کے پاس (اگلے) رسولوں کی خبریں آ ہی چکی ہیں O

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ

اور (اے نبی!) اگر آپ پر ان کا منہ پھیرنا شاق گزرتا ہے تو اگر آپ سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کر لیں یا آسمان

کا رنج ہی رنج ہے۔ جو مسلمان بندے کفر و شرک اور فحش باتوں سے بچتے ہیں ان کو وہاں جنت ملے گی، وہ سب سے بہتر ہے کہ اس کے عیش کو کبھی فنا نہیں۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ دنیا فانی ہے۔ پھر اس کے عیش پر کیوں پھولے پھرتے ہو۔

۳۳ تا ۳۴۔ حارث بن عامر وغیرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے، جب گھروں کو جاتے اور اکیلے ہوتے تو کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں مگر ان کی تابع داری کو ہمارا جی نہیں چاہتا۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ کو کافروں کی بے ہودہ باتیں، طعن و تشنیع، تکذیب، جھٹلانا، نئے نئے معجزے طلب کرنا، خیالی باتیں تراشنا غم میں ڈالتی ہیں مگر ان کا غم نہ کیجیے یہ کم بخت حارث وغیرہ دل میں آپ کو سچا جانتے ہیں، صرف ظاہر میں آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور اللہ پاک کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔ اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو غم نہ کیجیے، آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کی تکذیب کی گئی، ان کی امتوں نے ان کو جھٹلایا، انہوں نے صبر کیا، ایذاء دیے گئے، ستائے گئے مگر وہ صبر ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ہماری مدد پہنچی، عذاب آیا، کافر گروہ ہلاک ہوا۔ اللہ پاک کی تقدیر کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں، جو مدد اور فتح اللہ پاک نے اپنے دوستوں کے لیے لکھ دی ہے اور دشمنوں کے لیے ہلاکت تو وہ کبھی نہیں بدلے گی۔ آخر کو آپ ہی فتح پاؤ گے۔ پس غم نہ کرو۔ آپ اور رسولوں کی خبر سن چکے ہو کہ کیسے ستائے گئے اور پھر بعد میں ان کی قوم کس طرح ہلاک ہوگئی۔

۳۵۔ اے محبوب! اگر آپ کو کافروں کا انکار برا لگتا ہے اور دل پر گراں گزرتا ہے اور یہ چاہتے ہو کہ کسی طرح مسلمان

نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ

میں کوئی سیڑھی (پیدا کر کے) ان کے لیے کوئی نشانی لے آئیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو

اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ

ہدایت پر اکٹھا کر دیتا تو (اب سننے والے!) تو ہرگز نادان نہ بن O بے شک مانتے تو وہی ہیں (جو دل سے)

الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ

سنتے ہیں اور ان مردہ دلوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی (زندہ کر کے) اٹھائے گا' پھر وہ (قیامت میں) اسی کی طرف ہانکے جائیں گے O اور

قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى

کافروں نے کہا کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) (ہماری خواہش کے مطابق) کیوں نہ اتری (اے نبی!)

اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي

آپ فرمائیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ (ہر قسم کی) نشانی اتارنے پر قادر ہے لیکن اکثر ان میں نرے جاہل ہی ہیں O اور جتنے حیوانات

ہو جائیں حالانکہ وہ اسلام کی طرف آنے والے ہی نہیں تو اگر کچھ قدرت ہے تو زمین میں سرنگ لگا کر یا آسمان پر سیڑھی لگا کر یا کوئی راستہ نکال کر اور چڑھ کر کوئی ایسا معجزہ دکھا دو جو وہ مانگتے ہیں' آپ ہرگز کبھی اللہ کے حکم کے بغیر ایسا نہ کر سکو گے (یعنی جب خدا کو ان کا ایمان منظور نہیں تو آپ کیوں غم کھاتے ہیں۔ رہا معجزہ تو آپ سینکڑوں معجزے دکھا چکے' اب جو یہ نئے معجزے طلب کرتے ہیں تو ان کو بکنے دو۔ حجت الٰہی قائم ہو چکی' جو معجزے دیکھ چکے ان کا کب اقرار کرتے ہیں' ان کو جادو کہتے ہیں' اب اور دکھاؤ گے تو کیا فائدہ ہوگا۔ ہاں تقدیر اور حکمِ خدا پھیر سکتے ہو تو پھیر دو اور ان کے ایمان کی کوشش کرو اور یہ محال ہے' جو بات ہے خدا کے حکم کے تابع ہے) اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایمان دیتا اور سب کو راہ راست پر چلاتا' مگر اس کی مرضی نہیں۔ کیونکہ وہ ازل سے جانتا ہے کہ یہ ہٹ دھرم ایمان نہیں لائیں گے۔ پس آپ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جو خلاف تقدیر الٰہی خواہش کرتے ہیں اور تقدیر کی باتوں سے لاعلم ہیں۔ ہم نے تو آپ کو ان کا حال بتلا دیا' جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہم نے ان کو گمراہی میں چھوڑ دیا۔

۳۶۔ بے شک ایمان تو وہ لوگ قبول کرتے ہیں جن کے دلوں میں تصدیق ہے اور دماغ میں عقل سلیم ہے۔ جو حق بات کو سن کر تسلیم کرتے ہیں۔ اللہ پاک سب مردوں کو بروز قیامت اٹھائے گا' سب اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔ سب کو اعمال کے مطابق بدلہ دے گا۔ ''موتیٰ'' سے مراد یا عام مردے ہوں' یا شہدائے بدر و احزاب یا موتی القلوب یعنی کافر جو بظاہر زندہ ہیں مگر ان کے دل مردہ ہیں۔

۳۷۔ مکہ کے کافر حارث بن عامر وغیرہ اور ابو جہل بن ہشام اور ولید بن مغیرہ اور امیہ اور ابی فرزندانِ خلف اور نضر بن حارث کہتے ہیں کہ اگر یہ سچے رسول ہیں تو ایسی ظاہر نشانی ان پر کیوں نہیں اترتی جو خواہ مخواہ ان کی تصدیق ہو جائے۔

اَوقف غفران النصف وقف منزل

الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا

زمین پر (چلتے پھرتے) ہیں اور جتنے پرندے اپنے بازوؤں سے اڑتے پھرتے ہیں سب تمہاری ہی طرح امتیں (گروہ) ہیں ہم نے اس کتاب میں

فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۸ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کوئی چیز نہیں چھوڑی (جس کا بیان نہ کر دیا ہو) پھر وہ سب اپنے رب (اللہ) کے سامنے اکٹھے کیے جائیں گے O اور جن لوگوں نے

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ

ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ بہرے گونگے ہیں، اندھیریوں میں پڑے ہوئے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے گمراہی میں

يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۹ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ

چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ پر ڈال دیتا ہے O (اے نبی!) آپ فرمایئے: بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا

اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۰

عذاب آ جائے یا قیامت قائم ہو تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر سچے ہو (تو بتاؤ) O

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَاۗءَ وَتَنْسَوْنَ

بلکہ اسی کو پکارو گے، پھر اگر وہ چاہے تو جس (مصیبت کے دور کرنے) کے لیے اس کو پکارتے ہو اسے دور کر دے اور دوسرے

اے رسول! آپ کہہ دیں کہ فی الحقیقت تو حق تعالیٰ قادر ہے کہ ایسی نشانی اتارے مگر وہ اپنی حکمتیں آپ جانتا ہے۔ اکثر آدمی نہیں جانتے کہ کس بات میں فائدہ ہے یا ایسے معجزے ظاہر ہونے میں ان کا نفع ہے یا نقصان۔

۳۸ تا ۳۹- اللہ تعالیٰ کی توحید کے لیے نئے نئے معجزے کیا درکار ہیں، ہزاروں نشانیاں اور آیتیں دنیا میں موجود ہیں۔ زمین میں جتنے چارپائے ہیں اور ہوا میں جتنے پرندے ہیں جو اپنے بازوؤں سے زمین و آسمان کے درمیان اڑتے ہیں سب اس کے بندے اور مخلوق ہیں جیسے کہ تم اس کے بندے اور مخلوق ہو۔ یہ بھی اس کی وحدانیت کی قاہر دلیل ہے۔ ہم نے قرآن پاک میں کسی چیز کا بیان نہیں چھوڑا، ہر چیز کا مختصر ذکر کر دیا۔ جس طرح تم قیامت میں اٹھو گے اسی طرح یہ جانور بھی سب کے ساتھ اٹھیں گے۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ان کے دل بہرے ہیں یا یہ کہ وہ واقع میں حق اور ہدایت سے بہرے ہیں اور وہ گونگے ہیں کہ سچی بات ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔ کفر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ خدا جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم پر قائم رکھ کر بایمان اٹھاتا ہے۔ یا مطلق ہدایت اور ضلالت مراد ہو یعنی جس کو چاہتا ہے اپنے علم ازلی کے مطابق گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے سچے مقدس دین اسلام کی توفیق دیتا ہے۔

۴۰ تا ۴۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان سے کہہ دو کہ اے اہل مکہ! اتنا تو سوچو اور غور کرو اور بتلاؤ کہ اگر تم کو

مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ ع ١١

شریکوں کو تم بھول جاؤ گے ○ اور بے شک ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو ان لوگوں کو سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا تا کہ وہ کسی

وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا

طرح عاجزی کریں (گڑگڑائیں) ○ پھر جب کہ ان پر ہمارا عذاب آیا تو انہوں نے عاجزی کیوں نہ کی لیکن

وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

(اس لیے عاجزی نہ کی کہ) ان کے دل سخت ہو گئے تھے اور شیطان نے ان کے (برے) کاموں کو ان کی نگاہ میں اچھا کر کے دکھایا تھا ○

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ

پھر جب کہ جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اسے بھول گئے تو ہم نے (ان کے امتحان کے لیے) سب قسم کی نعمتوں کے دروازے

حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ

کھول دیئے یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئی تھیں ان پر وہ اترانے لگے (اور ہماری نافرمانی کرنے لگے) تو ہم نے ان کو

مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اچانک پکڑ لیا پھر تو وہ آس توڑ کر نا امید ہو گئے ○ پھر تو ظالم لوگوں کی جڑ ہی کاٹ دی گئی (اور اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگڑا) اور سب تعریفیں

خدا تعالیٰ کے عذاب نے آ گھیرا یا قیامت اسی غفلت میں آ گئی اور اس کا عذاب پیش نظر ہوا تو اس دن تم سوائے خدا تعالیٰ کے کس کو پکارو گے۔ اگر تم اپنے اس دعویٰ میں کہ بت ہی قابل پرستش ہیں اور کارخانہ قدرت میں بالاستقلال قطع نظر خدا تعالیٰ کے خود کو اختیار رکھتے ہیں سچے ہو تو کیا تم انہی کو پکارو گے ہرگز نہیں' بلکہ جب کوئی عذاب یا مصیبت آئے گی تو وہی اللہ تعالیٰ یاد آئے گا اور اسی کو پکارو گے اور اگر چاہے تو وہی مشکل حل کرے گا اور اس وقت تم سب اپنے بتوں کی رام کہانی بھول جاؤ گے اور سب کو چھوڑ دو گے۔

۴۲ تا ۴۵- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے تم سے پہلی والی امتوں کے پاس بھی رسول بھیجے جیسا کہ تم کو اس امت کے پاس بھیجا' پھر ہم نے ان کو سختی سے پکڑا۔ آپس میں جنگ و جدال' نا اتفاقی' سختیاں بسبب ان کے کفر کے ان پر اتاریں۔ قحط بیماری میں مبتلا کیا کہ شاید یہ سمجھ جائیں اور ایمان لا کر عاجزی اختیار کریں تو میں ان کی بلا و سختی ٹال دوں۔ تو انہوں نے جب ان پر مصیبت آئی عاجزی و زاری کیوں نہیں کی اور توبہ کیوں نہ کی کہ میں ان کی مشکل آسان کر دیتا۔ لیکن وہاں توبہ کیسی' ان کے تو دل اور بھی کٹے اور سخت ہو گئے اور پتھرا گئے اور شیطانوں نے ان کی بداعمالیوں اور کفر کو اپنے وسوسہ سے اور بھی سنوار دیا کہ دنیا کا ایسا ہی دستور ہے' کبھی عیش' کبھی غم' کبھی رنج' کبھی راحت' پھر جب وہ ہمیں بالکل بھول گئے تو ہم نے ان کو دوسری طرح آزمایا سمجھایا۔ یعنی عیش و عشرت دے دیا جو مشکلیں تھیں دور کر دیں' باغ و بہار والا کر دیا۔ قحط سالی

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ وَ

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان

اَبْصَارَکُمْ وَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ ؕ اُنْظُرْ

اور آنکھ لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور بھی کوئی معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں واپس لا کر دے

کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ ھُمْ یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَیْتَکُمْ اِنْ

دے' دیکھو ہم کس کس رنگ سے دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر بھی وہ منہ پھیر لیتے ہیں O

اَتٰىکُمْ عَذَابُ اللّٰہِ بَغْتَۃً اَوْ جَھْرَۃً ھَلْ یُھْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ

(اے نبی!) آپ فرمائیے: بھلا بتاؤ تو' اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب (پوشیدہ) اچانک آ پڑے یا کھلم کھلا تو ظالموں

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ

کے علاوہ اور کوئی بھی ہلاک (اور تباہ) نہ ہو گا O اور ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری اور ڈر سنانے کے لیے ہی بھیجا

فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

کرتے ہیں' پھر جو کوئی ایمان لائے اور نیک ہو جائے تو ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ غم O

دور کر دی' برکات کے خزانے اور دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ خوش وخرم ہو گئے اور غرور و مستی میں پھول گئے تو یکا یک عذاب بھیج دیا اور ان کو پکڑ لیا۔ اس وقت وہ ناامید ہو کر رہ گئے اور کم بخت ظالموں کی تباہی آ گئی۔ خاک سیاہ ہو گئے' بالکل بیخ کنی ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو گیا۔ والحمد للہ رب العلمین یعنی ان کی بیخ کنی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور الحمد للہ کہو کہ ان کی نجاست سے جہان پاک ہوا۔

۴۶ تا ۴۷- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہیں کہ یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم کو بہرہ کر دے اور اندھا بنا دے اور تم کو بے وقوف کر کے تمہاری عقل بالکل چھین لے تو اس کے سوا کون ہے جو پھر یہ چیزیں تم کو واپس دے۔ کیا تمہارے بت خدا تعالیٰ کے بالمقابل تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ بہرہ کر دینے سے مراد یہ ہے کہ حق نہ سن سکو اور اندھا کر دے یعنی حق نہ دیکھ سکو اور بے وقوف کر دے یعنی تمہارے دلوں پر مہر لگا دے کہ ایمان تمہارے دلوں میں نہ جا سکے اور تم ابدی مقہور ہو جاؤ۔ کیا سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی بت مدد کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی سوائے خدا تعالیٰ کے کچھ نہیں کر سکتا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھو تو ہم کس کس طرح قرآن پاک میں ان کو سمجھاتے ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ اگر تم پر خدا تعالیٰ کا عذاب بے خبری میں یا ظاہر میں آ پڑے تو مشرکوں اور ظالموں کے سوا کون ہلاک ہو گا۔

۴۸ تا ۴۹- ہم تو رسولوں کو قاصد بنا کر بھیجتے ہیں کہ جو ایمان لائے اس کو خوش خبری دیں اور کافروں کو دوزخ سے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ان کی بدکاری (نافرمانی) کی وجہ سے عذاب پہنچے گا ○

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

(اے نبی!) آپ ان سے فرمایئے: میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں (جس کے لالچ میں تم

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ قُلْ

ایمان لاؤ) اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں خود غیب جان لیتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں' میں تو صرف اسی کا تابع ہوں جو

ع۵ (۹) ۱۱ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاَنْذِرْ

مجھ پر وحی آتی ہے (اے نبی!) آپ فرمایئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے' پھر کیا تم غور نہیں کرتے ○ اور (اے نبی!)

بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ

اس (قرآن) سے ان لوگوں کو ڈر سنایئے جو اپنے رب کے سامنے اس حال میں حاضر ہونے سے ڈرتے ہیں کہ اس کے سوا

مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

نہ ان کا کوئی حمایت ہو گا اور نہ سفارش کرنے والا اس امید پر کہ وہ پرہیز گار ہو جائیں ○

ڈرائیں' جوان پر اور کتابوں پر ایمان لائے اور اپنی اصلاح کرے' اپنا اور خدا تعالیٰ کا معاملہ صاف رکھے تو جب دوزخیوں کو خوف اور رنج پہنچے گا تو اس کو کوئی ڈر ہو گا نہ غم اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن پاک کو نہیں مانتے تو ان پر ان کے فسق وکفر کے سبب سے عذاب ہوگا۔

۵۰- ابوجہل' حارث اور عتبہ وغیرہ کہتے تھے کہ کوئی نیا معجزہ دکھاؤ جس سے تمہاری پوری قدرت ثابت ہو' تب یہ آیت اتری کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ میں تمہارے پاس پیغامبر بن کر آیا ہوں۔ نبوت کا دعوی کرتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں خدا تعالیٰ کے خزانوں کا مستقل مالک ہوں' یا خزانچی ہوں' یا بارش' گھاس پھوس' پھل پھول' ثواب عذاب کا مالک ہوں اور علم غیب کا بالاستقلال و بالذات بغیر خدا کے عطا کیے دعویٰ نہیں کرتا۔ ہاں خدا تعالیٰ بتا دیتا ہے میں کہہ دیتا ہوں۔ بلا اس کے دیے خود بخود میں کوئی عالم غیب نہیں ہوں تا کہ تم کو عذاب کی میعاد بتا دوں۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں کوئی آسمانی فرشتہ ہوں۔ میں تو اس بات کی اتباع کرتا ہوں جو بطور وحی مجھ کو بتائی جاتی ہے اور جس کا قرآن میں حکم آتا ہے اور یہ بھی کہہ دو کہ اندھے اور آنکھوں والے برابر نہیں ہو سکتے۔ مسلمان اور کافر طاعت وثواب میں یکساں نہیں ہو سکتے۔ کیا تم قرآن پاک کی حکمتوں اور مثالوں میں غور وفکر نہیں کرتے۔

۵۱ تا ۵۳- اوّل اوّل غریب لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تب عیینہ بن حصن فزاری وغیرہ نے کہا کہ ان غریبوں'

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

اور (اے نبی!) اپنے پاس سے ان لوگوں کو دور نہ کریں جو اپنے رب کی رضا مندی چاہنے کے لیے اپنے رب سے صبح

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

شام مناجات کرتے ہیں، آپ پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر آپ کے حساب سے کچھ نہیں (ہر ایک کی روزی

وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ

اور عمل کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے) پھر اگر آپ انہیں (اپنے دربار سے) دھتکاریں تو یہ بات انصاف

فقیروں کو اپنے پاس سے بھگا دو جیسے بلال بن رباح، صہیب بن سنان، مصعج بن صالح، عمار بن یاسر، عامر بن فہیرہ، خباب بن ارت، سالم مولیٰ ابوحذیفہ وغیرہ ہم تو ہم تمہاری باتیں سنیں اور قبول کریں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی امیروں، غریبوں کو الگ الگ کرنے کی فرمائش کی تھی کہ تم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر ایسا کرا دو۔ تب یہ آیتیں اتریں کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! قرآن پاک کی آیتوں سے یہ سخت دل کافر نہ ڈرتے ہیں نہ ڈریں گے۔ آپ قرآن پاک سے ان لوگوں کو ڈراؤ اور اس کی پاک نصیحتیں ان کو سمجھاؤ جن کو یقین ہے کہ وہ موت کے بعد اپنے رب کی طرف لوٹ کر جائیں گے اور باوجود اعمال صالحہ رکھنے کے اللہ پاک سے ڈرتے ہیں جیسے بلال وغیرہ اور یقین رکھتے ہیں کہ ان کا سوائے خدا کے قیامت میں کوئی ولی نہ ہوگا کہ ان کی حفاظت کرے اور نہ کوئی شفیع اور ناصر کہ ان کو اللہ کے عذاب سے نجات دے، وہی ان پر رحم کرے گا۔ ان لوگوں کو آپ ڈرائیں کہ یہ گناہ سے بچیں اور تقویٰ ان کا اور زائد ہو۔ عیینہ وغیرہ کے کہنے سے ان لوگوں یعنی سالم وغیرہ موالی کو جو رات دن اللہ کو پکارتے ہیں، اس کی خوشی کے لیے رات دن پنج وقتہ نماز ادا کرتے ہیں ان کو اپنے پاس سے نہ ہٹاؤ اور وہ جو آ کر کہتا ہے کہ جب ان غریبوں ذلیلوں کو ہٹاؤ گے تو شریف رئیس تمہاری نصیحت سننے کو آئیں گے اور اس بات کے کہنے کو حضرت عمر کو مقرر کر کے تمہارے پاس بھیجنا چاہتا ہے کہ ایک دن شریفوں امیروں کے وعظ کا ہو اور ایک دن غریبوں، غلاموں کی نصیحت کا، تو اس بات کو آپ ہرگز قبول نہ کریں اور ان کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ یہ غریب اللہ کے نیک اور مقبول بندے ہیں۔ نہ ان کا حساب کتاب تم سے لیا جائے گا نہ تمہارا ان سے۔ نہ تمہارا بار (بوجھ) ان پر نہ ان کا بار تم پر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے کہنے سے آپ ان کو ہٹا دیں اور اپنے وعظ و ہدایت میں شریک نہ کریں تو اپنے آپ کو نقصان و ضرر پہنچائیں یعنی خلاف حکم کریں۔ ہم نے یہ بھی اور فتنوں اور امتحانوں کی طرح ایک امتحان مقرر کیا ہے اور غریبوں اور ذلیلوں کو تمہارے ساتھ کر کے ان بڑے رئیس نہ سننے والوں کا امتحان لیا ہے اور بعضوں کو بعضوں کے فتنے میں پڑ جانے کا سبب کر دیا ہے کہ یہ غریب لوگ عیینہ اور عتبہ اور شیبہ اور ابن ربیعہ اور امیہ بن خلف جمحی اور ولید بن مغیرہ مخزومی اور ابوجہل بن ہشام اور سہیل بن عمرو وغیرہ بڑے بڑے رئیسوں کے ایمان نہ لانے کا سبب ہو گئے۔ ہم نے ان کے ساتھ رہنے کا تم کو اس لیے حکم دیا کہ یہ عیینہ وغیرہ کہیں کہ کیا غلام ذلیل قوم مشرف بہ اسلام ہوئے اور خدا تعالیٰ کا ان پر فضل و احسان ہوا اور ہم سب رئیسوں میں سے بھی منتخب ہوئے یہ اچھے ٹھہرے۔ ہم دوزخی اور برے ہوئے اور ان کا غرور و تکبر ان کو لے ڈوبا، کیا اللہ تعالیٰ کو شاکرین اور مستقین اور مسلمین کا حال معلوم نہیں، جو یہ طعن کرتے ہیں وہ سب جانتا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ

سے بعید ہے O اور ہم نے ایک دوسرے کے لیے یوں ہی امتحان اور فتنہ بنایا ہے تا کہ (مال دار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر) کہیں: کیا یہی ہیں وہ

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے اپنی عنایت اور احسان کیا' کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں (حق ماننے والوں) کو اچھی طرح نہیں جانتا ہے O

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ

اور جب کہ آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرمایئے کہ تم پر سلام ہو تمہارے

رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ

رب نے اپنے ذمہ کرم پر تم پر مہربانی کرنا لازم کر کے یہ بات مقرر کر دی ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی

ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ

برا کام کر بیٹھے' پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور نیک ہو جائے تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا' بڑا مہربان ہے O اور ہم اسی طرح اپنی

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع قُلْ اِنِّيْ ع ۶ ۵ ۱۲

آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں (تا کہ لوگ سمجھیں) اور تا کہ گناہگاروں کا راستہ ظاہر ہو جائے O (اے نبی!) آپ فرما

ہے جس میں لیاقت دیکھتا ہے اس کے ساتھ وہی کرتا ہے۔

۵۴تا۵۵- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں اترا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ اپنے کہنے سے عذر کرنے آئے تھے تو تم ان سے کہو: سلام علیکم یعنی خدا تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ تم پر رحمت کی' تمہارے لیے چونکہ تم توبہ کرنے آئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے اوپر رحمت واجب کر لی۔ جو کوئی انجان پن میں تم میں سے گناہ کر لے گا یعنی وہ اس کو گناہ سمجھ کر نہ کرے گا اس کی نیت بھی نہ ہو گی اور پھر بعد کو توبہ کرے گا' اپنی اصلاح کر لے گا تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اسی طرح ہم تفصیل سے قرآن پاک میں اپنے احکام نازل کرتے ہیں اور امر و نہی' خیر و شر بتلاتے ہیں کہ کافروں کی حالت ظاہر ہو جائے اور پوشیدہ نفاق کھل جائے اور ان کا راستہ صاف صاف الگ ہو جائے کہ وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے اور مسلمان کافر نہ ہوں گے۔

ف: اس آیت میں صحابہ کرام کے ایمان کے پختہ اور کامل ہونے کا ثبوت ہے اور جو لوگ صحابہ کرام کو مسلمان نہیں سمجھتے اور غلط الزامات تراشتے ہیں ان کے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے۔ (قادری۔)

۵۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم عیینہ سے کہہ دو کہ جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے اور ان کو پکارتے ہو مجھے ان کی

نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ

دیکھیے کہ بے شک مجھے ان چیزوں کے پوجنے سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو آپ فرمایئے کہ

اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کرتا' اگر ایسا ہو تو میں بہک جاؤں اور سیدھے راستے پر نہ رہوں ○

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا

(اے نبی!) آپ فرمایئے کہ بے شک میں تو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم اسے جھٹلا چکے ہو اور جس

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ

(عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس نہیں' حکم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے کہ وہ (جو کچھ فرماتا ہے) حق فرماتا ہے اور

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ

وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○ (اے نبی!) آپ فرمایئے کہ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز (عذاب)

لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَ

جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ ہی ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور اسی

عبادت سے منع کر دیا گیا ہے اور کہہ دو کہ تمہارا اتباع بت پرستی میں یا ان غریب مسلمانوں کے ہٹا دینے میں ہرگز نہ کروں گا۔ اگر بالفرض محال ایسا خلاف حکم کروں تو پھر میں گمراہ ہو جاؤں اور ہدایت یافتہ لوگوں میں داخل نہ ہوں۔ یعنی میں نبی ہوں اور نبی کا گمراہ ہو جانا ممکن نہیں۔

۵۷تا۵۸- نضر بن حارث وغیرہ کہتے تھے کہ اگر تم سچے ہو تو غالب کیوں نہیں ہو جاتے اور ہم کو جو انکار کرتے ہیں مار کیوں نہیں ڈالتے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کہہ دو کہ میں تو اپنے دین میں خوب یقین رکھتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دلیل یقینی قطعی دی ہے جس کو چند دنوں کا ظاہری ضعف رد نہیں کر سکتا اور تم اس کی تکذیب اس ظاہری خیالی امر سے کرتے ہو یعنی توحید و معجزات کو جو قطعی و یقینی ہیں فقط استبعاد سے رد کرنا چاہتے ہو کہ اگر یہ حق ہوتے تو یہ غالب ہو جاتے اور ان کے منکر مغلوب رہتے۔ مگر کبھی منکروں کو بھی بظاہر غلبہ ہو جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے کارخانے ہیں' مجھ کو ان میں دخل نہیں۔ میرے اختیار میں وہ بات جس کی تم جلدی کر رہے ہو یعنی عذاب نہیں ہے' اس بارے میں فقط اللہ تعالیٰ کا حکم چاہیے' وہ حق کا حکم کرتا ہے اور عدل و انصاف کا امر فرماتا ہے اور وہ سب حاکموں اور فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ کہہ دو کہ اگر وہ چیز جس کی تم کو جلدی ہے یعنی عذاب' اگر میرے اختیار میں ہوتا تو اب تک میرا اور تمہارا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ جب بھی تم تکذیب کرتے میں فوراً عذاب نازل کر دیتا مگر اس کا اختیار تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور اس کو مشرک ظالموں کا علم ہے اور اس وقت کا

عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا

کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں کہ انہیں (ذاتی طور پر) وہی جانتا ہے اور اس کو خشکی اور تری کی سب چیزیں معلوم

تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ

ہیں اور کوئی ایسا پتہ نہیں جھڑتا جس کو وہ نہ جانتا ہو اور زمین کی اندھیریوں میں کوئی دانہ نہیں

وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ

اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز جو ایک روشن کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی نہ ہو ○ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں اپنے

مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ

قبضہ میں کر لیتا ہے اور جو کچھ تم نے دن میں کیا ہے وہ بھی جانتا ہے پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے تاکہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ

ہو پھر تم سب کو اسی کی طرف پھرنا ہے پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے وہ تم سب کو جتلا (بتا) دے گا ○ اور وہی غالب ہے

ع ۵/۱۴ ۷

بھی علم ہے جب ان پر عذاب آئے گا چنانچہ بروز بدر کافر مقہور و مغلوب ہوئے۔ نضر بن حارث کم بخت مارا گیا اور جس امر کی جلدی کرتا تھا وہ عذاب اس نے پالیا اور دیکھ لیا۔

۵۹ تا ۶۰- اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ مینہ کا برسنا' گھاس' پھل' پھول' رحمت' عذاب وغیرہ سب اس کے اختیار میں ہے جس کی تم جلدی کرتے ہو یعنی عذاب وہ بھی اس کے اختیار کی بات ہے چنانچہ اس نے بروز بدر بھیج دیا۔ ان باتوں کو خاص کر عذاب کو سوائے اس کے اور کوئی بالذات نہیں جانتا۔ وہ جو کچھ خشکی و دریا میں ہے' عجائب و غرائب سب جانتا ہے' یا یہ کہ جو چیز بحر و بر میں فنا و ہلاک ہوتی ہے سب کچھ اس کے علم و حکمت سے ہوتی ہے۔ کسی درخت کا کوئی پتہ تک نہیں گرتا مگر وہ جانتا ہے کہ یہ گر کر ہوا میں زمین تک پہنچتے کتنی دفعہ گردش کرے گا اور زمین کے اندھیروں میں اور پہاڑوں کے غاروں میں اور اس پتھر کے نیچے سب زمینوں کے نیچے کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کو وہ نہ جانتا ہو اور تر چیز اور خشک چیز ایسی نہیں جس کی مقدار و تعداد اور اس کا وقت کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں نہ لکھا ہو۔ وہی تو رات کو سوتے میں تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے جو تم بے خبر ہو جاتے ہو اور پھر دن کو کام دھندا کرتے ہو' سب جانتا ہے' پھر تم کو جب رات ختم ہو چکتی ہے اٹھاتا ہے اور روحیں جسموں میں واپس کرتا ہے اسی طرح مقررہ موت آ جائے گی اور زندگی اور کھانے پینے کے دن بھر جائیں گے۔ پھر مرنے کے بعد اسی کی طرف تم لوٹو گے اور وہ تم کو سب خیر و شر کی خبر دے گا اور جزاء سزا دے گا۔

۶۱ تا ۶۲- اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنے بندوں پر' جس کے ساتھ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ان کے اوپر فرشتے متعین کر کے بھیجتا ہے' دو فرشتے دن کے اور دو رات کے۔ ایک نیکی لکھتا ہے اور دوسرا بدی۔ یہاں تک کہ جب موت آ جاتی ہے ملک الموت یعنی حضرت عزرائیل علیہ السلام اور ان کی اعوان ہمارے قاصد آ کر روح نکال لیتے ہیں اور وہ یعنی ملک الموت اور ان کے اعوان حکم الٰہی بجا لانے

فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

اپنے بندوں پر اور تم پر نگہبان (فرشتے) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ

ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح کو اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں اور وہ کچھ قصور نہیں کرتے O پھر وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے

مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ

حاضر کیے جاتے ہیں جو ان کا برحق مالک ہے' خبردار ہو جاؤ اسی کا حکم (حکومت) ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے O (اے نبی!)

مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ

آپ فرمائیے کہ کون ہے جو جنگل اور دریا کی اندھیریوں سے تم کو (بچا کر) نجات دیتا ہے جس سے تم نہایت عاجزی اور چپکے سے دعا

لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ

کرتے ہو کہ وہ اگر ہمیں اس (بلا) سے بچادے تو ہم ضرور اس کا احسان مانیں گے (اس کی شکر گزاری کریں گے) O (اے نبی!) ان سے

يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہی تم کو اس بلا سے اور ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے' پھر بھی تم اس کے شریک ٹھہراتے ہو O (اے نبی!) آپ

میں ذرہ برابر دیر نہیں لگاتے۔ طرفۃ العین تاخیر نہیں کرتے' پھر بندے بروز قیامت اللہ تعالیٰ کی طرف جو ان کا حقیقی مولیٰ ہے پھیرے جائیں گے' وہ مولیٰ ان کے ثواب و عذاب کا' سچا اور عادل حاکم ہے۔ یا معبود حقیقی جو لائق و مستحق عبادت ہے اور اس کے سوا سب باطل معبود ہیں اگرچہ کافروں نے اس کی عبادت نہ کی ہو۔ اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ حکم روز قیامت اس کے ہی قبضہ میں ہے' سب بندوں میں وہی فیصلہ کرے گا اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے' جب حساب لے گا تو اس کا حساب بہت سریع ہے۔

۶۳ تا ۶۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان سے پوچھو کہ جب تم دریا میں جاتے ہو اور اس کی تاریکیاں اور شدائد اور آفات تمہارے سامنے آتی ہیں اور جب جنگل میں جاتے ہو اور وہاں مصیبتیں پیش آتی ہیں تو کون نجات دیتا ہے؟ اس وقت تم اسی کو پکارتے ہو۔ چلا چلا کر اور آہستہ آہستہ ''خفیہ'' کے معنی آہستہ کے ہیں یعنی عاجزی اور خوف سے اسی کو یاد کرتے ہیں اور کہتے ہو کہ خدا تعالیٰ اگر اب کی مرتبہ ان آفتوں سے چھڑا دے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے اور شکر کریں گے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ خدا تعالیٰ تم کو ہر مصیبت اور غم سے اور خاص کر ان آفتوں سے نجات دیتا ہے۔ مگر تم پھر بھی شرک ہی کرتے ہو۔ بتوں ہی کو یاد کرتے ہو۔

۶۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عذاب مانگتے ہیں تو تم ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے' تم کو ہر طرح سے عذاب دے سکتا ہے۔ اوپر سے عذاب نازل کرے جیسے کہ قوم نوح و لوط کو مارا' تم کو بھی مار دے۔ یا نیچے سے عذاب بھیجے

عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ

فرما دیجئے کہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب بھیجے یا (تم میں نااتفاقی

يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

ڈال کر گروہ گروہ بنا کر) تمہیں آپس میں بھڑا دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے دیکھو ہم کیوں کر طرح طرح سے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ

آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں O اور (اے نبی!) آپ کی قوم نے تو اس (قرآن یا عذاب) کو جھٹلایا حالانکہ یہی حق ہے تو آپ فرما

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

دیجئے کہ میں تمہارے اوپر نگہبان (ذمہ دار) نہیں ہوں O اور ہر ایک پیشین گوئی کا ایک وقت مقرر ہے اور تم کو ابھی معلوم ہو جائے گا O

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور (اے نبی!) جب کہ آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیتوں کی نکتہ چینیوں میں پڑتے ہیں تو آپ ان سے منہ پھیر لیں

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

جب تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگیں اور (اے سننے والے!) اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے

جیسے قارون کو زمین میں دھنسا دیا، تم کو بھی دھنسا دے۔ یا تمہارے آپس میں اختلاف و نفاق ڈالے جیسے بنی اسرائیل میں کیا اور آپس ہی میں ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے قتل کرا دے اور تلوار چلوا دے اور مزا چکھا دے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ دیکھیں کہ قرآن پاک میں ہم کیسی کیسی آیتیں نازل کرتے ہیں۔ گزری ہوئی امتوں کی خبریں اور ان پر نازل کردہ عذاب ان کو سناتے ہیں تاکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور توحید کو سمجھیں اور مانیں۔

۶۶ تا ۶۷۔ تمہاری قوم کے لوگ یعنی قریش قرآن پاک کی تکذیب کرتے ہیں حالانکہ وہ یقیناً خالص حق ہی ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو میرا کیا کرو گے؟ میں پیغام رساں ہوں، میں نے یہ کفالت اور ذمہ داری نہیں کی ہے کہ خواہ مخواہ تم کو زبردستی مسلمان ہی کرلوں گا۔ ہر خبر کا ایک ٹھکانہ اور وقت مقرر ہے۔ یعنی میں جو کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ جو کچھ کہتا ہے کہ یہ کرو یہ نہ کرو، ثواب ملے گا یا عذاب ہوگا، فتح و نصرت ہوگی خوشخبری، اچھائی آئے گی یا عذاب اور برائی ہوگی، سب کی حقیقت ایک وقت پر معلق ہے۔ بعض باتیں دنیا میں ہوں گی اور بعض آخرت میں، یا یہ کہ جو کچھ تم کہتے ہو اور جو کام کرتے ہو اس کی ایک حقیقت ہے یعنی اس کا منشاء تمہارا قلب ہے، اچھائی اور برائی سب دل کے اثر سے ہے اور عنقریب تم کو حال معلوم ہوا جاتا ہے اور دیکھے لیتے ہو جو تمہارے ساتھ کیا جاتا ہے۔

۶۸۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں سے مذاق کرتے ہیں اور تم سے اور قرآن پاک سے سوچ سوچ کر مسخراپن

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ O اور پرہیز گاروں پر ان (ظالموں) کے

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ

بارے میں کوئی حساب اور کوئی جواب دہی نہیں ہے ہاں نصیحت کر دینا (ضروری) ہے شاید وہ باز آ جائیں O اور (اے نبی!)

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

جن لوگوں نے اپنا دین کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور ان کو دنیا کی زندگی نے فریب دے دیا ہے ان کو چھوڑ دیجئے

ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

(ان سے میل نہ کیجئے) اور اس (قرآن) سے ان کو نصیحت کیجئے (احکام شرعیہ بتایئے) کہ کہیں کوئی

اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ

شخص اپنے کیے پر پکڑا نہ جائے' اللہ تعالیٰ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی ہو نہ سفارشی اور اگر (اپنے چھڑانے کے لیے

نکالتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لو اور ان کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اور بات کرنے لگیں اور دوسری فکر میں پڑ جائیں اور اگر شیطان تم کو بعد منع کے بھی بھلا دے تو فوراً اٹھ آؤ اور بعد اس نصیحت قرآنی کے مشرکوں کے ساتھ ہرگز اٹھنا بیٹھنا نہ کرو۔

۶۹۔ جب اوپر والی آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کافروں سے بات چیت' بول چال سب چھوڑ دی اور بوجہ قرابت وغیرہ سخت مشکل پڑی تب یہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان ہیں اور کفر وشرک وفواحش واستہزاء سے بچتے ہیں تو ان سے کافروں کا حساب نہ لیا جائے گا اور ان کے استہزاء کا بدلہ ان کو ملے گا۔ مگر ہاں ان سے ملنے اور بولنے کی شرط یہ ہے کہ ان کو نصیحت کرتے رہیں اور ان کو استہزاء سے منع کرتے رہیں اور قرآن پاک سنا کر ان کو روکتے رہیں کہ شاید ان کو کچھ تنبیہ ہو جائے اور کفر وشرک وفواحش واستہزاء سے بچیں۔

ف: یعنی ان کو دین حق کی تبلیغ کی اجازت ہے اور دنیوی میل جول کی اجازت نہیں یہی حکم تمام بد مذہبوں کے متعلق ہے کہ ان کو تبلیغ کرو ان سے یارانہ اور میل جول نہ رکھو۔ قادری غفرلہ۔

۷۰۔ ان لوگوں کو کہ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل کو سمجھ رکھا ہے اور مسخرا پن اور مذاق کے سوا کچھ جانتے ہی نہیں' ہمیشہ عیش وعشرت میں اور غرور وتکبر اور بے ہودہ لذت شہوانی میں گزر اوقات کرتے ہیں اور ان کو دنیا کی نعمت' لذت اور تازگی نے فریب میں ڈال رکھا ہے چھوڑ دو یعنی یہود ونصاریٰ ومشرکین عرب کو جو سوائے دنیا کے کچھ نہیں سمجھتے چھوڑ دو۔ یا یہ کہ جنہوں نے اپنے دین کو یعنی اپنے باپ دادوں کے سچے مذہب کو کھیل سمجھ رکھا ہے ان کو چھوڑ دو اور قرآن پاک سنا کر نصیحت کرو' یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے نصیحت کرو کہ شاید کوئی نفس ہلاکت اور خرابی سے بچ جائے۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَّ

اپنے عوض) سارے بدلے دے (ہر قسم کا تاوان دے) تو اس سے کچھ بھی قبول نہ کیا جائے یہی لوگ ہیں جو اپنے کیے پر پکڑے

عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿۷۰﴾ قُلْ أَنَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ ع ۱۰ / ۱۴

جائیں گے انہیں ان کے کفر کے بدلے گرم کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا O (اے نبی!) آپ ان سے پوچھیے:

مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ

کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیز کو پوجیں جو نہ ہم کو نفع دے سکے اور نہ نقصان اور اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہدایت دکھائی

كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ

ہم اس شخص کی طرح (اسلام سے کفر کی طرف) الٹے پاؤں لوٹائے جائیں کہ جس کو شیاطین نے زمین میں بھٹکا کر حیران کر دیا ہو اور اس

يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ

کے ساتھی اسے سیدھے راستہ کی طرف پکار رہے ہوں کہ ہماری طرف چلا آ (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی

وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۷۱﴾ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ

کی طرف سے ہے (وہ دینِ اسلام ہے) اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم (اللہ تعالیٰ) رب العالمین کی فرمانبرداری کریں O اور یہ کہ نماز قائم کریں اور

۷۱ تا ۷۲- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر جو تم سے ناخوش ہیں تو ان سے پوچھو کہ تم کیا کہتے ہو اور تمہاری خوشی کیا ہے؟ کیا یہ چاہتے ہو کہ ہم بھی تمہاری طرح بتوں کو پوجیں اور یہ حکم کرتے ہو کہ ان چیزوں کی سوائے خدا تعالیٰ کے عبادت کریں۔ تو سنو وہ ہم کو دنیا اور آخرت کی کوئی بہتری بھلائی نہیں دے سکتے اور اگر عبادت نہ کریں تو وہ ہماری دنیا اور آخرت کا کچھ ضرر نہیں کر سکتے اور کیا یہ چاہتے ہو کہ بعد اس کے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو سیدھا راستہ دکھا دیا اور دین توحید کا انعام و اکرام کیا پھر الٹے پاؤں گمراہی میں پڑ جائیں اور مشرک ہو جائیں اور اس شخص جیسے ہو جائیں جس کو شیطانوں نے گمراہ کر دیا اور آبرو عزت سے اتار کر زمین پر پستی و ذلت میں گرا دیا۔ سو وہ حیران بھٹکا ہوا اور گمراہ پھرتا ہے۔ چند آدمی اس کے رفیق اور ساتھی ہیں جو اس کو اچھی راہ بتلاتے ہیں مگر وہ گمراہی کو بہتر جانتا ہے اور ان کو بھی گمراہی میں ڈالنا چاہتا ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ اصل ہدایت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی ہدایت ہو۔ اور اصل ایمان یہی ہے اور اصل قبلہ و کعبہ یہی ہے، فقط خیالی وسوسوں کا نام ہدایت نہیں ہے۔ ہم کبھی شرک نہ کریں گے، ہم کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے گردن جھکا دیں اور اسلام لے آئیں اور عبادت و توحید میں اخلاص کریں اور ہم کو یہ بھی حکم ہے کہ تم نماز پنج وقتہ بہ تعدیل ارکان قائم کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس کی اطاعت کرو، اس کی طرف تم بعد موت اکٹھے ہو گے، وہ تمہارے اعمالوں کی جزاء دے گا۔ اس آیت کی شان نزول میں دو قول ہیں، بعض کہتے ہیں کہ عیینہ کے بارے میں اتری، وہ کہتا تھا کہ تم مشرک ہو جاؤ، اس

اتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اسی کی طرف تم سب کو اٹھنا ہے O اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ

زمین کو درست (ٹھیک) بنایا اور جس دن وہ (فنا شدہ مخلوق سے) فرمائے گا کہ ہو جا وہ فوراً (زندہ) ہو جائے گی

قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ

اس کا قول سچا ہے اور اس کی حقیقی سلطنت ہو گی جس دن صور پھونکا جائے گا اور وہ ہی چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے اور وہی

الشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ

حکمت والا خبردار ہے O اور (اے نبی! یاد کیجئے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے

اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾

(عرفی) باپ (چچا) آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو؟ بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں پاتا ہوں O

کا جواب نازل ہوا۔ دوسرے یہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لڑکے عبدالرحمٰن قبل ازیں کہ مشرف بہ اسلام ہوں اپنے ماں باپ کو شرک کی دعوت کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے کہہ دیں کہ وہ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے کہہ دیں کہ کیا تو ہم کو بے فائدہ چیزوں کی عبادت کا حکم دیتا ہے جو کہ نہ تو ہم کو روزی اور دنیا کی معیشت میں نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی آخرت میں نفع دے سکتے ہیں اگر ان کی عبادت کریں، یعنی ایسی ناقص چیزیں قابل پرستش کیسے ہو سکتی ہیں جو نہ نفع دے سکیں نہ نقصان اور کیا یہ چاہتا ہے کہ ہم کو جو اللہ تعالیٰ نے بواسطہ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدایت کی ہے اور ان کی برکت سے شرک سے چھڑایا ہے پھر اس ہی کی طرف لوٹ جائیں۔ ''لہ اصحب یدعونہ الی الھدی'' سے مراد عبدالرحمٰن کے ساتھی یعنی ماں، باپ ابوبکر اور ان کی زوجہ ان کو ہدایت کی دعوت کرتی ہیں اور وہ ان کو شرک کی طرف بلاتا ہے۔ مگر عبدالرحمٰن بعد میں صحابہ کرام میں داخل ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

٧٣- اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمان و زمین کو بہ حق پیدا کیا یعنی اس لیے پیدا کیا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے یا یہ کہ فنا اور زوال کے لیے پیدا کیا کہ ایک خاص وقت پر ان کو فنا کر دے گا اور جس دن وہ ''کن'' کہے گا یعنی صور پھونکا جائے گا تو اس دن اسی کی بادشاہت ہو گی۔ وہ سب بندوں میں فیصلہ کر دے گا۔ وہ عالم ہے ہر غیب کا یعنی جو بات ہو گی یا یہ کہ جو بندوں سے پوشیدہ ہے اور ہر شہادت کا یعنی جو بات ہو چکی یا جو بندوں پر ظاہر ہے۔ وہ اپنے امر و قضاء میں حکمت والا ہے اور اپنی مخلوق سے اور ان کے اعمال سے خبردار ہے۔

٧٤ تا ٧٥- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفی باپ چچا آزر سے کہا تھا کہ تم یہ بت سوائے خدا تعالیٰ کے کیوں معبود بناتے ہو، کوئی چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی مرد، کوئی عورت، میں تم کو اس عبادت میں سخت گمراہی اور کھلی ہوئی ضلالت میں مبتلا

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

اور اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھانے لگے (تاکہ وہ سمجھیں) اور اس لیے کہ وہ اسے دیکھ کر (کامل) یقین

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا

کرنے والوں میں ہو جائیں ○ پھر جب کہ ابراہیم (علیہ السلام) پر اندھیری رات آئی تو انہوں نے ایک تارہ دیکھا' کہنے لگے: کیا اسے تم

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا

میرا رب ٹھہراتے ہو' پھر جب وہ ڈوب گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے تو چھپ جانے والے پسند نہیں ○ اور پھر چاند چمکتا دیکھا تو فرمایا کہ

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ

تم اسے میرا رب بتاتے ہو' پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ کرتا تو میں بھی (انہی)

مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ

گمراہ لوگوں میں سے ہو جاتا ○ پھر جب کہ سورج کو چمکتے دیکھا تو کہا کہ تم اسے میرا رب کہتے ہو یہ تو (ان) سب سے بڑا ہے'

هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾

پھر وہ بھی ڈوب گیا تو آپ نے کہا کہ اے میری قوم! میں تو (تمہارے ان سب معبودوں سے) بیزار ہوں جنہیں تم (خدا کے) شریک ٹھہراتے ہو ○

پاتا ہوں۔ اسی طرح ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبکہ وہ اس غار سے نکلے تھے جہاں ان کو ان کے ماں باپ نے چھپا رکھا تھا آسمان زمین کا ملکوت یعنی کارخانہ قدرت غیبی دکھاتے تھے۔ آفتاب' ماہتاب' تارے کہ ان کو یقین کامل ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اور آسمان وزمین و مافیہا کے خالق ہونے کا اقرار کریں' یا یہ کہ جب ان کو بوقت شب آسمان پر لے گئے تھے تو ان کو ملکوت سموات و ارض دکھایا تھا یعنی چودہ طبق ان پر روشن کر دیے تھے۔ ساتویں آسمان سے ساتویں زمین تک سب کچھ دکھا دیا تھا اور بتلا دیا تا کہ وہ یقین کامل رکھنے والے موقنین سے ہو جائیں اور ان کا دل خطرات سے پاک ہو جائے۔

۷۶ تا ۷۹۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غار میں چھپایا تھا' جب ان کو عقل آئی اور رات ہوئی تو اس وقت انہوں نے بڑا تارہ یعنی زہرہ دیکھا تو کہا: کیوں صاحبو! تم جو کواکب پرست ہو تو کیا تمہارے نزدیک یہ میرا خدا ہے جو سب سے بڑا ہے' جب وہ متغیر ہو گیا اور سرخ ہو گیا اور قریب غروب آ گیا اور غائب ہونے لگا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے کہ جو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف متغیر ہو اور اس میں عیب فنا کا لگا ہو میں اس کو ہرگز دوست نہیں رکھتا ہوں اور نہ اس کی عبادت کرتا ہوں۔ جب رات ہوگئی اور چمکتا ہوا چاند نکلا تو کہنے لگے کہ کیوں تم جو کواکب پرست ہو تو شاید یہ میرا خدا اور معبود اور خالق ہوگا' یہ تو پہلے سے بھی بڑا ہے۔ جب وہ بھی متغیر و غائب ہونے لگا تو بولے کہ اگر میرا خدا مجھے ہدایت اور ایمان پر ثابت نہ رکھتا تو میں بھی قوم گمراہ میں شامل ہو جاتا۔ جب دن ہوا اور سورج اپنی شان دکھاتا ہوا نکلا اور ساری دنیا کو روشن کرنے لگا

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ

بے شک میں نے یک طرفہ ہو کر (سب سے منہ پھیر کر) اسی ذات کی طرف اپنا منہ پھیر لیا جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور میں مشرکوں

اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٧٩﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ

میں سے نہیں ہوں O اور جب ان سے ان کی قوم جھگڑنے لگی تو ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں جھگڑتے ہو

وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْئًا ؕ

حالانکہ وہ تو پہلے ہی مجھے (توحید کا) سیدھا راستہ دکھا چکا ہے اور مجھے ان کا ڈر نہیں جنہیں تم (اللہ تعالیٰ کا) شریک بناتے ہو ہاں جو میرا رب ہی کوئی بات

وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَكَیْفَ اَخَافُ

(میرے نفع ونقصان کی) چاہے تو کرسکتا ہے میرے رب کا علم تو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے کیا تم نصیحت نہیں مانتے O اور میں تمہارے

مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ

(فرضی) شریکوں سے کیوں ڈروں حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک ایسوں کو ٹھہرایا کہ

سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨١﴾ وقف لازم

جس کی تم پر اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری پھر (ہم اور تم) دونوں گروہوں میں سے امن کا زیادہ سزا وار کون ہے

تب بولے: یہ تو دونوں سے بڑا ہے کیوں کیا یہ میرا خدا ہے؟ جب وہ بھی متغیر و غائب ہونے لگا تو بولے: اگر میرا رب مجھ کو ہدایت نہ کرتا تو میں بھی گمراہ ہو جاتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جو "ھذا ربی" کہنا منسوب ہے تو یہ انہوں نے ان سے خطاب استفہامی کر کے کہا تھا کہ بعد کو دلیل بنا کر ان کافروں کو خاموش کر دیا اور وہ آپ کو کوئی جواب نہ دے سکے۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں ان کو اپنا رب مانتا ہوں بلکہ بعد کو دلیل سے ان کی معبودیت کو باطل کرنا مقصود تھا۔ گویا کہ یہ کہا کہ جو اس طرح بدلتا رہتا ہو اور فانی ہو وہ کب قابل الوہیت اور قابل پرستش ہو سکتا ہے۔ بالجملہ جب وہ غار سے باہر نکلے اور قوم کے پاس چلے اس دن سترہ برس کے تھے۔ جب باہر نکل کر آسمان و زمین کی وسعت و عجائب صنعت پر نظر ڈالی تب بولے کہ میرا معبود وہ ہے جس نے یہ عالم پیدا کیا، جب قوم کے پاس پہنچے تو ان سب کو بتوں پر جھکے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، اس وقت بولے کہ اے قوم! گواہ رہو کہ میں تمہارے شرک اور بت پرستی سے بیزار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اچھا پھر کس کو معبود جانتے ہو تب بولے کہ میں نے اپنا منہ اللہ تعالیٰ کی طرف کیا اور سب سے روگردانی کی اور اپنا دین اور عمل اس کے لیے خالص کیا جس نے زمین آسمان پیدا کیا ہے۔ میں سچا مسلمان ہوں اور میں مشرک نہیں اور نہ ہی ان کے دین پر ہو سکتا ہوں۔

٨٠تا٨٣- اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مناظرہ کیا، دلیل پیش کی اور بتوں

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ

اگر تم جانتے ہو (تو بتلاؤ) O (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق بات کی ملاوٹ نہ کی

وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ط

۹ ع ۱۲ ۱۵

انہی کے لیے امن ہے اور وہی سیدھے راستے پر ہیں O اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ط اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا

قوم کے مقابلہ میں عطا فرمائی تھی، ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں، بے شک آپ کا رب حکمت والا باخبر دار ہے O اور ہم نے

کی عبادت کے حق ہونے میں مباحثہ واقع ہوا، جب وہ عاجز ہوئے تو ان کو بتوں سے ڈرانے لگے تاکہ وہ عبادت الٰہی ترک کریں۔ تب ابراہیم علیہ السلام بولے: کیا تم مجھ سے مباحثہ خدا کے بارے میں کرتے ہو جس کی قدرت ظاہر ظہور نظر آ رہی ہے اور کیا یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے جھوٹے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت ترک کر دوں گا۔ بتوں سے مجھ کو ڈراتے ہو کبھی آگ میں جلانے کا خوف دلاتے ہو تو کیا ان باتوں سے ان کی عبادت قبول کرلوں گا۔ کیوں کر بت پرستی اختیار کر سکتا ہوں حالانکہ مجھ کو میرے پروردگار نے اپنے دین کی راہ دکھائی ہے، میں تمہارے بتوں سے جن کو تم خدا تعالیٰ کا شریک کہتے ہو خاک بھی نہیں ڈرتا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے اور بفرض محال میرے دل سے ایمان اور معرفت نکل جائے تو مجبوری ہے۔ میرے رب کا علم ہر شئے کو شامل ہے، وہ جانتا ہے کہ تم بالکل ناحق پر ہو، کیا تم میری دلیلیں اور خدا تعالیٰ کی امر و نہی کچھ نہیں سمجھتے اور نصیحت بالکل نہیں مانتے۔ میں تمہارے بتوں سے جن کو تم خدا کا شریک جانتے ہو کیونکر ڈروں جب تم اللہ تعالیٰ کا ان کو شریک بناتے ہو جس کی کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نہیں اتاری، نہ کتاب میں وحی بھیجی اور پھر بھی تم نہیں ڈرتے یعنی تم باوجود باطل پر ہونے کے خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے، میں حق پر ہوں، پھر میں ان اینٹ پتھروں سے کیا خوف کروں۔ ذرا سوچو تو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے امن پانے کا کون مستحق زیادہ ہے اور کس کا معبود اپنے عابد کو امن دے سکتا ہے۔ اگر کچھ جانتے ہو اور عقل ہے تو بتلاؤ۔ تب انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ اس سوال کا جواب دیتا ہے کہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم یعنی شرک کی ملاوٹ نہ رکھی اور نہ نفاق برتا تو ان کا معبود یعنی اللہ تعالیٰ ان کو امن دے گا، وہ راہ ثواب پانے والے ہیں یا یہ کہ ان کو عذاب سے امن ملے گا اور وہ باعتبار دلیل و حجت کے فائز و غالب ہوں گے اور راہ حق پائیں گے۔ یہ دلیلیں ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیں اور تھوڑی عمر میں ان کو بطور الہام بتلائیں کہ وہ قوم کفار پر غالب ہوئے۔ ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں اور قدر و منزلت و علم و توحید و غلبہ زیادہ کرتے ہیں اور جس کو اہل جانتے ہیں اس کو یہ باتیں دیتے ہیں۔ آپ کا پروردگار حکیم ہے، اپنے دوستوں کو حجت و دلیل بتلاتا ہے اور علیم ہے اپنے دوستوں کے مناظرہ کی اور کافروں کے عذاب و سزا سب کی خبر اسے معلوم ہے۔

۸۴ تا ۹۰۔ ہم نے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کو اسحٰق لڑکا دیا اور یعقوب پوتا اور ان سب کو ہدایت کی اور نبوت سے مکرم کیا اور حضرت نوح علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام سے بھی پہلے اسلام کی ہدایت اور کرامت نبوت دے چکے تھے اور ان کی یعنی نوح یا ابراہیم کی اولاد سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو ہدایت و نبوت عطا کی اور جو محسنین

لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ

انہیں (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق اور یعقوب (علیہما السلام) عنایت کیۓ ان سب کو ہم نے ہدایت کی اور اس سے پہلے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى

ہم نوح (علیہ السلام) کو بھی راہ دکھا چکے ہیں اور ان کی نسل میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ

وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى

اور ہارون (علیہم السلام) کو بھی ہدایت دی تھی اور ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں O اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ

وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ

اور الیاس (علیہم السلام کو بھی راہ دکھائی تھی) یہ سب ہمارے قرب خاص کے مستحق ہیں O اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس

وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

اور لوط (علیہم السلام کو بھی ہدایت دی) اور ہم نے ہر ایک کو (ان کے وقت میں) اہلِ عالم پر فضیلت دیO اور ان کے باپ دادا

وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

اور اولاد میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے بھی بعض کو فضیلت دی تھی اور ہم نے انہیں چن لیا تھا اور ہم نے انہیں سیدھا راستہ دکھایا تھاO

ہیں یعنی موحدین ومخلصین ہیں ان کو ہم یونہی بدلہ اور ثواب دیتے ہیں اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی ہدایت واسلام و نبوت بخشی اور یہ سب ابراہیم کی اولاد صالحین یعنی رسولوں میں سے ہیں اور یونس اور لوط علیہما السلام کو نبوت وہدایت دی اور ان سب کو اپنے اپنے زمانہ میں سارے جہان سے بسبب نبوت واسلام کے افضل واعلیٰ کیا۔ اور ان کے باپ دادوں میں سے بہت پیغمبر کیے۔ آدم' شیث' ادریس' نوح' ہود' صالح اور ان کی اولاد سے رسول بنائے۔ جیسے یعقوب کی اولاد سے اور ان کے بھائیوں کو بھی نبوت واسلام بخشا۔ ان سب کو ہم نے برگزیدہ کیا اور صراط مستقیم دکھائی اور اس پر ثابت قدم رکھا۔ یہ صراط مستقیم دین الٰہی اور توحید ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے راہ ہدایت دکھاتا ہے اور جس کو لائق جانتا ہے دیتا ہے۔ اگر یہ لوگ بفرض محال بھی شرک کرتے یعنی پیغمبر' تو ان کے نیک اعمال بھی ضبط ہو جاتے اور ان کی عبادت بھی باطل ہو جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتابیں دیں جن کو حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے لے کر ان کے پاس آئے اور حکم دیا یعنی علم اور سمجھ اور نبوت۔ اگر مکہ والے ان کے راستہ کو نہ مانیں اور ان کے دین کے ساتھ کفر کریں تو کرنے دو۔ ہم نے ایک گروہ کو ہدایت اور توفیق دی اور سچے دین کا راستہ دکھایا ہے جو ان پیغمبروں کے راستہ اور دین کے ساتھ کفر نہیں کرتے ہیں یعنی مدینہ والے اور ان کے ساتھی۔ وہ پیغمبر جن کا قصہ مذکور ہوا اور ان کو اللہ تعالیٰ نے اخلاق حسنہ کی ہدایت کی انہی کے طریقہ پر اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم بھی چلو' جب ان کی قوم ان کی تکذیب کرتی تھی تو وہ صبر کرتے تھے' تم بھی صبر کرو اور

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت' اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس پر چلاتا ہے اور اگر (بفرضِ محال) وہ شرک کرتے تو

اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۸۸ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

جو کچھ انہوں نے کیا کرایا تھا یقیناً سب اکارت ہو جاتا O یہی ہیں وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ

اور شریعت اور نبوت عطا کی' پھر اگر ان باتوں کو یہ لوگ (کفارِ مکہ وغیرہ) نہ مانیں تو ہم نے ان کے

فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝۸۹ اُولٰۗىِٕكَ

(تسلیم کرنے کے) لیے ایسے لوگ مقرر کر رکھے ہیں جو اس سے انکار کرنے والے نہیں O یہ وہی لوگ ہیں

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْــَٔـلُكُمْ

جن کو اللہ تعالیٰ نے راہ دکھائی تو آپ انہی کی راہ پر چلیے (اے نبی!) آپ فرمائیے: میں اس (قرآن

عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۰ۧ وَمَا قَدَرُوا ع ٨ ١٠ ١٦

کی تبلیغ) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا' یہ تو صرف سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے O اور ان یہود نے

اخلاقِ حسنہ اور ملکات مبارکہ کہ اذیت پر برداشت اور مصیبت پر رضا و قناعت وغیرہ مجموعۂ اخلاقِ انبیاء کے ساتھ موصوف ہو۔ تم ان کافروں سے کہہ دو کہ میں جو قرآن پاک تم کو سناتا ہوں' توحید سکھاتا ہوں تو اس کی کچھ مزدوری نہیں مانگتا یہ تو فقط سارے جہان کے لیے ایک نصیحت کی کتاب ہے۔ جن و انسان سب کے لیے خدا تعالیٰ کا فرمان ہے' جو اس کو مانے گا فلاح پائے گا جو نہ مانے گا ذلیل ہو کر جہنم میں جائے گا۔

۹۱ تا ۹۳- مالک بن ضیف یہودی نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے کوئی کتاب آدمی پر نہیں اتاری ان پر قرآن پاک کیسے اتر آیا؟ اس کا جواب آیا کہ ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کی عظمت جیسی بندوں کو جاننا چاہیے نہیں جانی اور اس کی اور اس کے حکم کی قدر جیسی چاہیے نہیں کی' یہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر پر کوئی کتاب نہیں اتاری نہ کچھ وحی وغیرہ بھیجی۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیں کہ تم یہودی ہو کر یہ کیا کہتے ہو؟ بتلاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کتاب لائے تھے وہ ان پر کس نے اتاری؟ جو نور تھا یعنی جو صاف بیان اور حق کی روشنی اور لوگوں کے لیے گمراہی سے چھڑا کر سیدھی راہ دکھانے والی جس کو تم آج کل اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کاغذوں کے پرچوں پر اتارتے ہو اور اس میں کانٹ چھانٹ کرتے ہو۔ کچھ ظاہر کرتے ہو یعنی جہاں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء و صفت کا ذکر نہیں وہ ظاہر کرتے ہو اور ایسا بہت سا حصہ چھپاتے ہو جہاں ان کی ثناء و صفت اور صدق نبوت کا بیان و نشان و علامت ہے اور اس کتاب کے

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

اللہ تعالیٰ کی قدر نہ جانی جیسی کہ جانی چاہیے تھی جب کہ انہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی پر

شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

کچھ بھی نہ اتارا (اے نبی!) آپ ان سے پوچھئے کہ وہ کتاب کس نے اتاری جو موسیٰ (علیہ السلام) لائے تھے جو لوگوں کے لیے نور اور ہدایت تھی

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ

جس کے تم الگ الگ ورق کر کے (کچھ) ظاہر کرتے ہو اور زیادہ چھپاتے ہو اور تم کو (اس کے ذریعہ سے) وہ باتیں سکھائی گئیں جو نہ تم کو معلوم

وَ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ

تھیں اور نہ تمہارے باپ دادا کو (جب وہ کچھ جواب نہ دیں تو) آپ فرما دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی نے اتاری تھی (پھر بھی نہ مانیں تو)

خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝۹۱ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ

انہیں ان کی بیہودگیوں میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دیجئے O اور یہ (قرآن) برکت والی کتاب ہے کہ ہم نے اتاری اور اپنے سے پہلی

بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس لیے کہ آپ ڈر سنائیں مکہ والوں کو اور ان کو جو (سارے جہان میں) اس کے اردگرد ہیں

ذریعے سے تم کو بہت سے احکام وحدود اور حلال وحرام اور غیبی خبریں مثلاً ثناء وصفت آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ایسی باتیں بتلائی گئیں جن کو تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا تو یہ کتاب کس نے اتاری؟ اگر اقرار کریں تو قائل ہوں گے ورنہ آپ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اتاری۔ پھر ان کو جھوٹے خیالات اور بے ہودہ وسوسوں میں کھیلنے کو دنے دیں اور جو چاہیں سوچیں تراشیں اور بکیں۔ کچھ خیال نہ کریں ہم نے وہ کتاب بھی اتاری تھی اور یہ قرآن پاک بھی جبرائیل علیہ السلام کی معرفت ہم نے ہی اتارا جو برکت والا ہے اور مسلمانوں کے حق میں مغفرت اور رحمت ہے۔ ان کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے آ چکی ہیں توریت وانجیل زبور اور دیگر کتابیں اور توحید وثناء وصفت محمدی میں سب کتابوں کے موافق ہے۔ ہم نے اس کو برکت کے لیے اتارا اور اس لیے کہ تم اس کو سنا کر ام القریٰ یعنی اہل مکہ اور جو اس کے گرد زمین ہے یعنی تمام عالم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ' جو دوزخ جنت کے قائل ہیں اور حشر نشر کو مانتے ہیں وہ رسول اور خدا تعالیٰ کو بھی مانتے ہیں اور وہ اپنی پنج وقتہ نماز پر اچھی طرح پابندی اور محافظت کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم اور بے باک اور شوخ کافر کون ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ پر تہمت لگاتا ہے کہ اس نے کوئی کتاب نہیں اتاری یا باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی بھیجی نہیں اور اس نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی آئی۔ جیسے مسیلمہ کذاب وغیرہ' یا یہ کہا کہ جیسا اللہ تعالیٰ نے اتارا ویسا میں بھی اتار سکتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی مانند کہہ سکتا ہوں جیسے عبداللہ بن سعد بن ابو سرح نے کہا اور اگر اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)!

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ

اور جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں تو اس کتاب پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی بھی پابندی کرتے ہیں O اور اس

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ

سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی

اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى

وحی نہیں آئی اور جو یہ کہے کہ میں بھی ایسا اتار سکتا ہوں جیسا اللہ تعالیٰ نے اتارا اور (اے نبی!)

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ

کبھی آپ اس وقت دیکھیں جب کہ ظالم موت کی سختیوں میں گرفتار ہوں اور فرشتے ان کی طرف ہاتھ بڑھا کر

اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ

یہ کہہ رہے ہوں کہ اپنی جانیں نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس کا بدلہ کہ تم اللہ تعالیٰ

عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

پر جھوٹ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں (کے ماننے) سے تکبر کرتے تھے O (اور ہم یہ کہیں گے) بے شک

تم ان کافروں کا حال اور ان ظالموں مشرکوں کا مآل اس وقت دیکھو تو حال معلوم ہو جب ان کی موت کا وقت آیا ہو اور ان کی جان کنی ہوتی ہو اور موت کے صدمے اور تاریکیاں ان کی آنکھوں کے آگے نظر آتی ہوں اور فرشتے ہاتھ لمبے کرکے ان کی روحوں کو کھینچتے ہوں اور کہتے ہوں کہ اپنی ناپاک جانیں نکالو۔ جیسے بروز بدر واقع ہوا تھا اور ان سے کہا جائے کہ لو آج بروز بدر یا بروز قیامت تم کو ان باتوں کی سزا ملتی ہے اور تم سخت ذلت کے عذاب میں مبتلا کیے جاتے ہو جو تم اللہ تعالیٰ پر افتراء اٹھاتے تھے اور اس کی آیتوں سے یعنی رسول اور قرآن پاک سے غرور کرتے تھے اور ان کو نہ مانتے تھے۔ ام القریٰ مکہ کو کہتے ہیں یا اس لیے کہ اس کے معنی عظمة القریٰ ہیں یعنی عزت میں سب سے بڑا یا اس لیے کہ ساری دنیا اس کے نیچے سے بچھائی گئی ہے تو وہ اصل ہے۔ یعنی مکہ معظمہ سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور باقی زمین اس کے نیچے سے پھیلائی گئی۔

۹۴- بروز قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ آج تم اکیلے جیسے ہم نے پیدا کیا تھا پھر لوٹ کر ہمارے پاس آئے خالی ہاتھ نہ نوکر نہ چاکر نہ مال نہ اولاد اور ہم نے جو کچھ عاریتاً تم کو دیا تھا اور دنیا میں دیا تھا سب کو چھوڑ آئے پس پشت ڈال آئے۔ دنیا میں تم جن کو اپنا شفیع اور معبود جانتے تھے اور ان کو ہمارا شریک گردانتے تھے اور ان کو پوجتے تھے وہ آج نظر نہیں آتے۔ آج تمہارے اور ان کے درمیان جو جھوٹا رابطہ اور واسطہ تھا وہ منقطع ہو گیا اور اب تم نے ان کی محبت چھوڑ دی اور بت جن کو تم معبود اور شفیع جانتے تھے وہ تم کو بھول گئے اور سب کو اپنی اپنی جان کی فکر پڑ گئی، کوئی کسی کے کام نہ آیا۔

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ

تم ہمارے پاس ویسے ہی تنہا آئے جیسے کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ مال و متاع

ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ

ہم نے تم کو دیا تھا وہ اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کو تم

فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ ع ۱۱/۱۴

اپنے معاملات میں خدا کا شریک سمجھتے تھے بے شک تمہارے آپس کا تعلق کٹ گیا اور تمہارے سب گمان غلط ہو گئے ○

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ

بے شک اللہ تعالیٰ ہی (زمین سے) دانہ اور گٹھلی (پھوڑ کر درخت) اگاتا ہے' زندہ کو مردہ سے پیدا کرتا ہے اور

مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ

مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے' یہ ہے تمہارا اللہ' پھر تم کہاں اوندھے بہکے جاتے ہو ○ (وہی رات میں سے)

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

صبح کو پھاڑ کر نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لیے بنایا اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے' یہ ہے اندازہ

۹۵- اللہ تعالیٰ ہر دانے اور گٹھلی کا پیدا کرنے والا ہے یا یہ کہ ان کا پیدا کرنے والا ہے جو چیزیں دانوں اور گٹھلیوں کے اندر ہوتی ہیں کہ دانوں اور گٹھلیوں کو شگاف دے کر درخت سے نکالتا ہے' جو گٹھلی کے اندر ہے اور گٹھلی جس کے اندر ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے' آدمی اور جانوروں کو منی سے جو بے حس ہے پیدا کرتا ہے۔ یا یہ کہ پرندہ انڈے سے یا یہ کہ پھل اور تازہ خوشے' دانہ اور گٹھلی سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے منی آدمیوں اور جانوروں سے' انڈہ پرندوں سے' دانہ' گٹھلی' خوشے اور پھل سے' یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ پس اے کفار! تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو اور بت پرستی کر کے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتے ہو۔

۹۶- اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے رات سے صبح کو پیدا کیا اور رات کو مخلوق کی تسکین اور آرام کے لیے بنایا اور آفتاب ماہتاب کو پیدا کیا' ان کو حساب سے چلایا' ان کے لیے منزلیں مقرر کیں۔ یا یہ کہ ان کو آسمان و زمین کے درمیان معلق کیا' حساب سے گھومتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی تدبیر اور تقدیر ہے جو کافروں پر بھی غالب ہے کہ ان کو عذاب دے گا اور علم والا ہے کہ مسلمانوں اور کافروں کو سب کو جانتا ہے سب کو جزاء سزا دے گا۔

الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ

زبردست' علم والے کا O وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے خشکی اور تری

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَ

کی اندھیریوں میں راستہ پاؤ' بے شک ہم نے علم والوں کے لیے کھول کر نشانیاں بیان فرما دیں O اور وہی ہے جس نے تم کو ایک

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ

جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا' پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے (ماں کے پیٹ میں یا زمین پر) اور کہیں امانت رہنا ہے (باپ کی

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ

پشت میں یا قبر کے اندر) بے شک ہم نے سمجھ داروں کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان فرما دیں O اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا

برسایا' پھر ہم نے اس سے ہر قسم کی (اگنے والی) جڑی بوٹیاں نکالیں' پھر ان میں سے بعض کو سبز نکالا جس سے گتھے ہوئے دانے

نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ

نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے کچھ ملے ہوئے گچھے ہیں جو جھکے پڑتے ہیں اور انگور اور

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ

زیتون اور انار کے باغ پیدا کیے جو باہم (صورت میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور مزے میں الگ الگ

۹۷ تا ۹۸- وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تارے پیدا فرمائے کہ تم روشنی بھی حاصل کرو اور راستہ بھی پاؤ جب جنگل یا دریا کے سفر کرو اور تاریکیوں اور گمراہیوں میں گھر جاؤ۔ ہم نے قرآن پاک میں اپنی توحید کی نشانیاں خوب تفصیل اور توضیح سے لکھ دی ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم والے ہیں یعنی مسلمان جو تصدیق کرتے ہیں۔ اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تم کو ایک جان سے یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا۔ پس کبھی ماؤں کے پیٹوں میں ٹھہرایا اور کبھی باپوں کی پیٹھوں سے۔ مستقر سے مراد رحم مادر ہے اور مستودع سے صلب یا بالعکس۔ ہم نے آیتیں سمجھ دار قوم کے لیے خوب ہی تفصیل سے لکھ دی ہیں' بے وقوف کافر نہ سمجھتے ہیں نہ سمجھیں گے۔

۹۹ تا ۱۰۲- وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان سے مینہ برسایا اور پھر ہر قسم کی طرح طرح کی گھاس نکالی' پس کسی گھاس کو اسی بارش کے ذریعے سے سبز کیا اور سبز گھاس سے گنجان دانوں کا ہرا بھرا خوشہ نکالا' کھجور کا درخت بنایا' اس کا خوشہ نکالا' خوشہ سے کھجور چھوہارے لدے ہوئے بنائے جن کو سب کھا سکتے ہیں۔ انگور بنائے' بعض آپس میں ایک جیسے اور بعض بعض سے

مُتَشَابِهٍ ۗ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ

پھر ان کے پھلوں کے پھلنے اور ان کے پکنے کو دیکھو (اور قدرت کے دلائل پر غور کرو) بے شک ان (سب باتوں) میں ایمان

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ

لانے والوں کے لیے (اس کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیںO اور انہوں نے جنوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا (حالانکہ وہ اقرار

وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع ۱۲ ٦ ۱۸

کرتے ہیں کہ) ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے اور اپنی جہالت سے اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

وہ تو ان باتوں سے جو یہ بتاتے ہیں پاک اور بالاتر ہےO وہ آسمان اور زمین کو بے (بغیر) کسی نمونہ کے بنانے والا ہے جب اس کی

صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ

کوئی بیوی ہی نہیں تو اس کی اولاد کہاں سے ہوگی اس نے ہر چیز (اپنی قدرت سے) پیدا کی ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہےO یہ ہے اللہ

اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ

تمہارا رب، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تو اسی کی عبادت کرو اور

مزے میں جدا ہیں کوئی ترش کوئی شیریں۔ جب انار میں پھل پھول بنتا ہے اور دانہ سے دانہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت اللہ کی قدرت کو عبرت کی نظر سے دیکھو اور جب دانہ پکتا ہے تو دل کی آنکھ سے غور کر کے دیکھو۔ ان باتوں میں یعنی انار کے رنگوں اور ذائقوں کے اختلاف میں مسلمانوں اور ایمان والوں کو اللہ کی توحید کی نشانیاں نظر آتی ہیں اور کافروں نے اللہ تعالیٰ کے لیے جنوں کی قوم سے شریک بنائے انہوں نے کہا کہ کارخانۂ قدرت دو خداؤں کے ہاتھ میں ہے ایک یزداں یعنی اللہ تعالیٰ اور دوسرا اہرمن یعنی شیطان۔ یہ دونوں بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور چارپایوں کو پیدا کیا اور شیطان نے سانپ، بچھو، درندے بنائے جیسا کہ مجوسی کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے سب کو پیدا فرمایا اور توحید کا حکم دیا اور بعضوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹے مقرر کر لیے جیسے یہود و نصاریٰ نے اور بعضوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں، جیسا کہ مشرکین عرب فرشتوں اور بتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں ان سب کم بختوں نے بغیر علم اور بغیر دلیل کے یہ خیالی باتیں تراش لیں۔ وہ اللہ پاک ہے منزہ ہے نہ اس کا لڑکا نہ شریک وہ ان باتوں سے برتر اور بلند ہے جو کافر اس کے لیے بتاتے ہیں اور اس کو ان کے ساتھ موصوف کرتے ہیں یعنی لڑکا لڑکی وہی آسمان و زمین کا اول ایجاد کرنے والا ہے پہلے موجود نہ تھے محض معدوم سے ان کو ہست بنایا اس کے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے اس کی تو بیوی ہی نہیں، اس نے تو سب کو پیدا فرمایا، وہ شان اور عزت میں برتر اور نرالا ہے اس کو سب مخلوق کی ہر شے کا علم ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب کام کرتا ہے اور تمہارا رب ہے،

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ

وہ ہر چیز کا نگہبان ہے ○ آنکھیں (دیکھنے میں) اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب آنکھوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ

الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ

پورا باطن اور باریک بین اور (ہر چیز سے) پورا خبردار ہے ○ (اے لوگو!) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں

رَّبِّكُمْ ج فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ عَمِىَ فَعَلَيْهَا ط وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

کھولنے والی دلیلیں آ چکی ہیں تو جس کسی نے (غور سے انہیں) دیکھا (اور مانا) تو اپنے بھلے کو اور جو کوئی اندھا بنا (اور منکر ہوا) وہ اپنے

بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ

برے کو اور میں تم پر کوئی نگہبان (اور ذمہ دار) نہیں ○ اور ہم اسی طرح لوٹ پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں (تا کہ ان پر حجت ہو) اور تا کہ کافر بول اٹھیں

وحدہٗ لاشریک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تو سب کا خالق ہے اسی کی عبادت کرو اس کا شریک نہ بناؤ وہ ہر چیز پر وکیل اور گواہ اور سب کا رزق دینے والا ہے۔

۱۰۳ تا ۱۰۵- اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال ایسا ہے کہ آنکھیں اس کی ذات کے دیکھنے کی دنیا میں اور اس کے ادراک اور احاطۂ صفات کی ہر زمانہ میں طاقت نہیں رکھتیں اور اس کے سرپردۂ عزت و کبریائی کے قریب آنکھیں نابینا اور دل متحیر ہو جاتے ہیں۔ وہ جو کچھ دیکھتا ہے خلق اس کو نہیں دیکھتی اور وہ سب آنکھوں کو اور جن کو آنکھیں دیکھتی ہیں اپنے علم اور قدرت سے گھیرے ہوئے ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں وہ لطیف ہے اپنے افعال میں حکمتیں اور باریک نکتے رکھنے والا ہے اور اس کا علم ہر چیز میں نافذ ہے اور سب مخلوق کی اور ان کے اعمال کی اس کو خبر ہے۔ اے لوگو! یہ تمہارے پروردگار کے پاس سے روشن دلیلیں اور صاف بیان آئے ہیں جو راہ راست دکھاتے ہیں جو صحیح راہ دیکھے گا اور قرآن پاک کا اقرار کرے گا تو اپنا بھلا کرے گا اور ثواب پائے گا اور جو اندھا ہو جائے گا کفر کرے گا تو اپنا ہی کچھ بگاڑے گا عذاب پائے گا۔ میں تو قاصد ہوں کوئی نگہبان نہیں کہ تمہاری حفاظت کرتا رہوں اور خواہ مخواہ زبردستی تم کو مسلمان کر سکوں۔ دیکھو تو اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کہ ہم کیسی کیسی نشانیاں اور دلیلیں قرآن پاک میں بار بار ذکر کرتے ہیں اور قرآن پاک ان کے بارے میں اتار کر ان کو سمجھاتے ہیں کہ ان پر دلیل قائم ہو جائے اور وہ مجبور ہو کر یہ کہہ دیں کہ تم خوب پڑھ چکے اور خوب درس دیا اب بس کرو۔ یا یہ معنی ہوں کہ ہم بار بار اس لیے اتارتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ اب تم قرآن پاک کو چھوڑ چکے اور نصیحتیں پرانی ہو چکیں۔ اول درس کے معنی پڑھنے پڑھانے کے ہیں اور ثانی درس کے معنی پرانا ہونے کے ہیں۔ ایک قرأت "دارست" ہے۔ باب مفاعلۃ سے یعنی تا کہ وہ یہ نہ کہیں کہ تم نے سیکھ کر اور مباحثہ کر کے یہ کلام بنا لیا ہے۔ جیسا کہ بعض کہتے کہ تم نے ابوفکیہہ سے اور جبر اور یسار سے سیکھ لیا ہے جو قریش کے غلام ہیں۔ بالجملہ ہم قرآن پاک کی آیتیں بار بار اس لیے اتارتے ہیں کہ حجت قائم ہو اور جو علم والے اور تصدیق اور اقرار کرنے والے ہیں وہ اس کو خوب سمجھ لیں اور ہم خوب بیان واضح کر دیں۔

وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١٠٥ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ

کہ آپ تو پڑھے ہوئے ہیں (اور آپ نے پڑھ کر سنایا) اور اس لیے کہ ہم اسے علم والوں پر واضح کر دیں O (اے نبی!) آپ اس پر چلیں جو آپ کی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٦ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ

طرف آپ کے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں (کے بیہودہ اعتراضات) سے منہ پھیر لیں O اور اگر

اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپ کو ان پر (چوکیدار) نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ آپ ان کے معاملہ میں جواب دہ ہیں (یعنی آپ سے

بِوَكِيْلٍ ۝١٠٧ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا

ان کی گمراہی کے بارے میں کوئی پرسش نہ ہو گی) O (اے مسلمانو!) تم انہیں گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہیں' پھر وہ

اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ

(کافر) بھی اللہ تعالیٰ کی شان میں زیادتی سرکشی اور جہالت سے بے ادبی کریں گے' یوں ہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس

اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٠٨ وَاَقْسَمُوْا

کے (برے) عمل اچھے کر کے دکھائے' پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے' پھر وہ انہیں جتا (بتا) دے گا جو کچھ وہ کرتے تھے O اور انہوں

١٠٦ تا ١٠٧- ولید بن مغیرہ مخزومی' عاص بن وائل سہمی' اسود بن عبد یغوث زہری' اسود بن حارث بن عبدالمطلب اور حارث بن قیس بن حنظلہ قرآن پاک کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ تب یہ آیات اتریں کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس بات کا یعنی امر و نہی اور حلال و حرام کا اتباع کیے جائیں جس کے متعلق آپ کو آپ کے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود و خالق و رازق نہیں اور مشرکوں سے روگردانی کرو۔ ان کے استہزاء کی پروا نہ کرو۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ تم پیغام پہنچائے جاؤ اور ہم نے تم کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا کہ ان کا پہرہ دو اور نہ تم ان کے اسلام کے ذمہ دار اور کفیل ہو کہ ان پر زبردستی کرو۔

١٠٨- پہلے آیت ''انکم و ما تعبدون من دون الله حصب جهنم'' اتری تب کافروں نے اللہ پاک کو برا کہنا شروع کیا۔ اس وقت یہ حکم نازل ہوا کہ اے مسلمانو! تم کافروں کے معبودوں کو گالیاں نہ دو کہ جاہل ظالم اس کے عوض خدا تعالیٰ کو برا کہنے لگیں گے اور بلا علم اور بلا دلیل بے ہودہ بکیں گے۔ جیسے یہ بت پرستی وغیرہ کو اچھا سمجھتے ہیں اسی طرح ہم نے ہر شخص کے لیے اس کا دین محبوب کر دیا اور اس کے خیالات کو اس کے لیے زینت دے دی ہے' پھر یہ سب اپنے رب کی طرف لوٹیں گے' وہ ان کو ان کے کاموں کی خبر دے گا اور سب اچھائی برائی کا فیصلہ کرے گا۔ جب آیت جہاد و قتال اتری تب اس قسم کی آیتیں منسوخ ہو گئیں اور بعض مفسرین اس آیت کے منسوخ ہونے کے قائل نہیں۔

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ

نے اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھائیں اور ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے (اے نبی!) آپ

اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا

فرمائیے کہ نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور تمہیں کیا خبر کہ جب وہ نشانیاں آ جائیں

يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا

تو یہ ایمان نہ لائیں O اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو اسی طرح پھیر دیں جیسا کہ

١٣ ع١٠ ١٩ بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾ ع

وہ پہلی بار اس پر ایمان نہ لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی (اور گمراہی) میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیں O

١٠٩ تا ١١٠- اور یہ لوگ بڑی بڑی قسمیں کھاتے ہیں یعنی اللہ پاک کی قسم بھی کھاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں کہ اگر وہ معجزہ ظاہر ہو گیا جو یہ مانگتے ہیں تو ضرور ایمان لے آئیں گے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ یہ معجزے جو تم مانگتے ہو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ معجزے اس کے حکم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ پیغمبروں میں خود اپنی ذاتی کوئی طاقت نہیں ہوتی، اگر اللہ پاک کا حکم نہ ہوگا تو میں معجزہ کیوں کر لا سکتا ہوں۔ اے مسلمانو! تم کو اس کی کیا خبر ہے کہ اگر وہ معجزے جو یہ مانگتے ہیں آ بھی جائیں تو یہ مسلمان ہو ہی جائیں گے۔ نہیں نہیں میں یہ خبر دیتا ہوں کہ یہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ کیوں کہ یہ ہٹ دھرم ضدی ہیں۔ چونکہ جب پہلے معجزے ظاہر ہوئے اور یہ ایمان نہ لائے تو ہم ان کے دل اور آنکھیں جب معجزہ ظاہر ہوتا ہے پھیر دیتے ہیں تو یہ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے اور ہم ان کو ان کی گمراہی اور سرکشی اور کفر میں حیران و پریشان پھٹکارا راندہ ہوا پڑا رہنے دیتے ہیں، ایمان کی توفیق نہیں دیتے۔ ہٹ دھرم ضدی لوگوں کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں پڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور ان سے مردے بھی کلام کرتے اور ہم ہر چیز اٹھا کر ان کے سامنے کھڑی کر دیتے تب بھی وہ ایمان نہ

حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

لاتے (کیونکہ وہ شقی ازلی ہیں) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا (جو اس کے علم میں اہل سعادت ہوتے وہ ان کے دل ایمان کی طرف پھیر دیتا)

اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ

لیکن اکثر لوگ ان میں نرے (ہٹ دھرم، اجڈ) جاہل ہیں (وہ نشانیوں کو کیا سمجھیں) O (اور اے نبی!) اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے (لوگوں کو

عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

اللہ کی طرف بلانے کے وقت) انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں کو دشمن ٹھہرایا جو ایک دوسرے کو بناوٹی خوشنما باتیں پوشیدہ سکھاتے تھے

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ

تا کہ (لوگوں کو) فریب دیں اور اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو وہ ایسا (یعنی دشمنی) نہ کرتے پھر آپ انہیں ان کی بناوٹی باتوں میں چھوڑ دیجئے (اور ان کی مخالفت

وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

سے رنجیدہ نہ ہو جائیے) O اور (نبیوں کے یہ دشمن ایسی بناوٹی باتیں اس لیے سکھاتے ہیں) تا کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے (ان کے فریب کی باتیں

١١١- کافر جیسے ابوجہل وغیرہ جو نئے نئے معجزوں کی درخواست کرتے ہیں یعنی فرشتے کھلم کھلا اتریں اور اسلام کی گواہی دیں یا ابھی قیامت قائم ہو جائے وغیرہ وغیرہ‘ تو ہم اگر یہ چیزیں اتار بھی دیں اور فرشتوں کو ان کے سامنے پیش کریں اور ان مذاق کرنے والوں کے سامنے وہ قرآن کی حقانیت کی گواہی بھی دیں یا مردے قبروں سے نکل کر ان کے روبرو گواہی دیں یا ہم ہر چیز پرندوں‘ چارپایوں وغیرہ کو زندہ کر دیں اور وہ علانیہ ان کو دیکھیں تب بھی وہ بلا مشیت خداوند تعالیٰ ایمان نہیں لائیں گے۔ کوئی کام بھی خداوند تعالیٰ کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ اکثر کافر حق سے جاہل ہیں اور قرآن پاک کو نہیں مانتے۔

ف: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو زبردستی ان کے دل اسلام کی طرف پھیر دے مگر اس نے کتاب قرآن کریم نازل فرما کر حجت پوری فرما دی۔ یہ اپنے اختیار سے خود ہٹ دھرمی سے ایمان نہیں لاتے تو خود ان کا قصور ہے۔ ف: ’’قبلا‘‘ یعنی ان کے روبرو اور ’’قبیلًا‘‘ یعنی کفیل اور گواہ رسالت اور ’’قبـلا‘‘ جمع قبلہ یعنی سب کو جماعت جماعت اور گروہ گروہ اٹھائیں گے‘ اس میں کئی قرأتیں ہیں۔

١١٢ تا ١١٣- اللہ پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ یہ کافر جو تم سے مذاق کرتے ہیں تو تعجب کی کوئی بات نہیں۔ جس طرح ابوجہل وغیرہ تمہارے دشمن ہیں اسی طرح ہم نے ہر پیغمبر کے لیے کچھ آدمی اور کچھ جن

بِالْاٰخِرَةِ وَلِیَرْضَوْهُ وَلِیَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَیْرَ

سن کر) ان کی طرف جھک پڑیں اور ان کی باتیں پسند کریں اور جیسی بد کرداریاں وہ خود کرتے رہتے ہیں ویسی ہی وہ (سننے والے) بھی کرنے لگیں O (اے

اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَیْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ

پیغمبر ان سے پوچھیے) تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں (اپنے اور تمہارے درمیان فیصلے کے لیے) خدا کے سوا کوئی دوسرا منصف ڈھونڈوں حالانکہ وہی ہے جس نے تم

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

پر واضح کتاب اتاری (جو تفصیل کے ساتھ سب کچھ بیان کرنے والی ہے) اور جن لوگوں کو (تم سے پہلے) ہم نے کتاب دی (یعنی یہود و نصاریٰ) وہ اچھی طرح

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

جانتے ہیں کہ بے شک یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ پس (اے سننے والو!) تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو (اللہ تعالیٰ کے

صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿١١٥﴾

فیصلہ کے بارے میں) شک کرنے والے ہیں O اور (یاد رکھو) تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ پوری ہو گئی اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں وہ

شیطان دشمن بنائے' وہ آپس میں ایک دوسرے کو بری باتوں کی' جھوٹے خیالات اور وسوسوں کی فریب دہی کرتے ہیں' بے اصل اور ناپائیدار چیزوں کو زینت دے کر بڑا عمدہ ظاہر کرتے ہیں یعنی شیطان بنی آدم کو بہکاتے ہیں' کفر و شرک کو اچھا کر کے دکھاتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو یہ کچھ نہ کریں۔ لہٰذا تم ان کو اور ان کے مذاق' خیالات اور افتراء کو چھوڑ دو جو جی میں آئے کریں یعنی آپ نے اپنا فرض ادا فرما دیا آپ پر کوئی الزام نہیں۔

۱۱۴ تا ۱۱۵۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ کیا میں بھی تمہاری طرح سوائے خدا تعالیٰ کے اور حاکم و معبود ڈھونڈ لوں اور شرک کروں حالانکہ اس نے تمہاری طرف بذریعہ اپنے نبی کے اور جبرائیل علیہ السلام کے قرآن پاک بھیجا جو خوب واضح اور مفصل ہے یعنی حلال و حرام کا بیان صاف صاف ہے' یا یہ کہ یہ متفرق ہے تھوڑا تھوڑا اترا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جن کو ہم نے کتاب یعنی توریت دی جیسے عبد اللہ بن سلام وغیرہ وہ اس کو اللہ پاک کی طرف سے نازل کیا ہوا مانتے ہیں اور اس کی حقانیت کا اقرار کرتے ہیں کہ اس کو پروردگار نے اتارا ہے اور سچا دین تم کو دیا ہے پس تم اس بارے میں شک نہ کرو کہ وہ سچے مسلمان ہیں یا نہیں' بلکہ ان کے خالص اسلام کا یقین کرو' تمہارے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف میں انتہا کو پہنچ گیا۔ اس کی بات کا کوئی بدلنے والا نہیں' وہ سمیع اور علیم ہے یعنی قرآن پاک میں جو امر و نہی ہے بالکل انصاف اور حق ہے۔ اللہ کے قرآن کو کوئی بدلنے والا نہیں یا اس کا فتح و ظفر کا وعدہ سچا ہو گیا۔ مسلمان عنقریب فتح پائیں گے اور غالب ہو کر رہیں گے' یا یہ کہ کلمہ الٰہی یعنی دین محمدی ظاہر غالب ہو گیا۔ لوگوں نے تصدیق کی' خدا نے انصاف کا حکم دیا۔ اب یہ نہ مٹے گا۔ اللہ پاک سب کی باتیں سنتا اور سب کے اعمال جانتا ہے۔

وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور (اے سننے والے!) اگر تو ان لوگوں کے کہنے پر چلے گا جو آج روئے زمین میں سب سے زیادہ ہیں تو وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ

إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ

سے بھٹکا دیں گے (کیونکہ وہ خود بھٹکے ہوئے ہیں) وہ صرف اپنے خیال کی پیروی کرتے ہیں وہ اپنے شک وگمان میں صرف اٹکل دوڑاتے ہیں (اور قیاس آرائیاں

هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾

کرتے ہیں) ○ بے شک آپ کا رب ہی اس بات کو بہتر جاننے والا ہے کہ کون اس کی راہ سے بہک رہا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾

(پس گمراہوں کے وہم وگمان کی پیروی نہ کرو) ○ اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام ذبح کرتے وقت لیا گیا ہے اسے بلا تامل کھاؤ اگر تم خدا تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

ہو ○ اور تمہیں کیا ہوا کہ جس جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام ذبح کرتے وقت لیا گیا ہے اسے نہ کھاؤ (اور مشرکوں کے ذہنی خیالات کی پیروی کرو) حالانکہ جو کچھ تم پر حرام کیا

مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا

گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے تم سے تفصیل کے ساتھ بیان کردیا ہے مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو (یعنی جب کہ حلال چیز میسر نہ ہو اور ہلاکت کا خطرہ ہو تو

١١٦ تا ١١٧- بعض روٴسائے مکہ ابوالاحوص، مالک بن عوف خشمی، یزید بن ورقا خزاعی، جلیس بن ورقا خزاعی وغیرہ کہتے تھے کہ مردار جانور تو اللہ کا ذبح کیا ہوا ہوتا ہے اس کا مارا ہوا ہوتا ہے، وہ تم نہیں کھاتے اور جس کو تم اپنی چھریوں سے مارتے ہو وہ کھاتے ہو۔ خدا کا مارا ہوا تو بہتر ہوتا ہے ہمارے ذبح کیے ہوئے سے، اس کے متعلق یہ نازل ہوا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اکثر زمین پر رہنے والے گمراہ ہیں یعنی روٴسائے مکہ ابوالاحوص وغیرہ۔ اگر تم ان کا کہا مانو گے تو یہ تم کو اللہ کے راستے سے بہکا دیں گے اور اس کے حلال وحرام کے طریقے پر تم کو نہ چلنے دیں گے۔ یہ فقط خیال و وہم کے تابع ہیں اور یہ اپنی رائے سے حکم الٰہی میں تبدیلی کرنا چاہتے ہیں اور جھوٹ کہتے ہیں۔ آپ کا رب سب جانتا ہے کہ کون اس کے دین وطاعت وطریقہ پر چلتا ہے اور دین محمدی کی راہ پاتا ہے اور کون گمراہ ہوتا ہے یعنی اس کو مسلمانوں اور کافروں کی سب خبر ہے۔

١١٨ تا ١١٩- اے مسلمانو! وہ ذبح کیا ہوا جانور کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جائے۔ اگر تم اس کی آیتوں پر، قرآن پاک پر ایمان لائے ہو، تم وہ ذبح کیا ہوا جانور کیونکر نہ کھاؤ گے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام وقت ذبح ذکر کیا گیا ہو، حالانکہ اس نے جو حرام کیا تم کو خوب تفصیل سے بتا دیا کہ چند چیزیں حرام ہیں مردار، بہتا خون، سوٴر اور جس پر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے مگر جبکہ تم مردار کھانے پر مجبور ہو جاؤ اور سخت ضرورت ہو تو گناہ نہیں۔ بہت آدمی تم کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں اپنے خیالوں اور وہموں سے بغیر علم وعقل ودلیل کے یعنی ابوالاحوص وغیرہ۔ اے رسول! آپ کا رب معتدین (سرکش) کا

لَيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

تمہیں جان بچانے کی مقدار حرام چیز کھانے کی اجازت دے دی گئی ہے) اور بے شک بہت سے لوگ بغیر علم کے محض اپنی نفسانی خواہشوں اور رایوں

بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

سے (طرح طرح کی باتیں نکال کر) لوگوں کو بہکاتے رہتے ہیں بے شک آپ کا رب حد سے بڑھنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے O اور (دیکھو) ظاہری

يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا

گناہ ہو یا پوشیدہ سب کو چھوڑ دو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے O اور (اے مسلمانو!)

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

جس جانور پر ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ اور بے شک اس میں سے (کھانا یقیناً) نافرمانی

لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ

کی بات ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے (ناحق) جھگڑیں اور

۱۴ ع ۱۱ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا

اگر تم نے ان کا کہنا مان لیا تو بے شک (اس وقت) تم بھی مشرک ہو جاؤ گے O کیا وہ شخص جو مردہ تھا تو ہم نے (اسلام دے کر) اس کو زندہ کر دیا اور اس

جو حلال حرام کے بارے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں خوب حال جانتا ہے۔

۱۲۰ تا ۱۲۱۔ اے مسلمانو! کھلا گناہ یعنی زنا ظاہر اور چھپا ہوا یعنی مخفی آشنائی یعنی مخالہ سب چھوڑ دو بالکل پاک صاف ہو جاؤ، تحقیق جو گناہ کماتے ہیں زنا کرتے ہیں ظاہر یا خفیہ وہ عنقریب اس بات کا جو اختیار کرتے ہیں یعنی زنا کا بدلہ دیے جائیں گے۔ دنیا میں حد (رجم یا کوڑے) آخرت میں سزائے جہنم اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت قصداً خدا تعالیٰ کا نام ذکر نہ کیا گیا ہو ہرگز نہ کھاؤ، وہ کھانا فسق ہے، جو اس کو بلا ضرورت عمداً کھائے گا گناہ گار ہوگا، جو تنزیل الٰہی کا منکر ہوگا اور اس کو حلال جانے گا کافر ہو جائے گا۔ شیطان اپنے دوستوں یعنی ابوالاحوص وغیرہ کافروں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں کہ وہ تم سے لڑیں اور مناظرہ کریں کہ مردار کھانے میں اور شرک کے حق ہونے میں اور فرشتوں کے دختران خدا ہونے میں طرح طرح کے خیالات نکالتے ہیں، اگر تم ان کی اطاعت کر لو گے شرک کرو گے اور بغیر سخت ضرورت کے مردار وغیرہ کھاؤ گے، اس کو حلال جانو گے تو تم بھی ان جیسے مشرک ہو جاؤ گے۔ فارس کے مجوسیوں نے قریش کو یہ اعتراض سکھایا تھا کہ تم خدا تعالیٰ کا مارا نہیں کھاتے ہو اپنا ذبح کیا کھاتے ہو، اس کا یہ جواب اترا کہ اللہ تعالیٰ کا نام جس پر ذبح کے وقت ذکر ہو وہ کھانا چاہیے، مردار وغیرہ کا کھانا حرام ہے۔

۱۲۲ تا ۱۲۳۔ کیا وہ آدمی جو پہلے مردہ تھا یعنی کافر تھا پھر ہم نے اس کو اسلام کے ذریعہ زندہ کیا۔ ایمان سے مشرف و مکرم کیا اور اس کو ہم نے ایسا نور دیا جس سے وہ ہدایت پاتا ہے اور وہ نور اس کے ساتھ رہتا ہے اور دوسرے

يَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ

کے لیے ایسی روشنی کر دی جس سے وہ لوگوں میں چلتا ہے اس جیسا ہو سکتا ہے جو (کفر کی) اندھیریوں میں گھرا ہوا ہے ان سے نکل نہیں سکتا یوں

مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ

ہی کافروں کی آنکھوں میں ان کے برے اعمال اچھے کر کے دکھائے گئے ہیں O اور اسی طرح ہم

جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا

نے ہر بستی میں وہاں کے مجرم اور فاسق لوگوں کو ان کا سردار بنایا تاکہ وہ اس میں مکر اور داؤ کریں اور ان کا داؤ صرف انہی

يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ

کے لیے ہے (اس کی سزا انہیں ملے گی) اور انہیں شعور نہیں O جب ان کے پاس کوئی معجزہ

اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ ط

وقف منزل / وقف لازم

(نشانی) آتی ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہمیں بھی ویسی ہی چیز (وحی) نہ ملے جیسی کہ اللہ تعالیٰ کے

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

رسولوں کو ملی (یہ ان کی جہالت ہے) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کس جگہ اپنی رسالت مقرر کرے (یعنی رسالت کے اہل کو ازل سے جانتا ہے)

آدمیوں کی اس نور سے ہدایت ہوتی ہے یعنی دنیا میں نور ایمان دیا ہے' یا یہ مراد ہو کہ ہم اس کو بروز قیامت پل صراط پر نور عطا کریں گے اس کا حال اس شخص کا سا ہو سکتا ہے جو سینکڑوں تاریکیوں میں پھنسا ہے' دنیا میں ظلمت کفر میں قیامت میں ظلمت دوزخ میں' نہ دنیا میں اس سے نکلے گا نہ قیامت کو۔ وہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے یعنی عمار بن یاسر وغیرہ نور والے اور ابوجہل ظلمت والا ایک سے نہیں۔ جیسے ابوجہل غرور میں مبتلا ہے یونہی سب کافروں کے لیے ہے کہ ان کے کام کر دیے گئے کہ کفر کرتے ہیں اور اس کو اچھا جانتے ہیں اور یونہی ہم نے ہر شہر میں بڑے بڑے امیروں' رئیسوں کو نافرمان و سرکش ٹھہرا دیا اور ان کو کفر و سرکشی میں چھوڑ دیا جیسے مکہ میں ابوجہل وغیرہ رؤسا کو دین کے ساتھ مذاق کرنے والا بنایا کہ یہ کافر شہروں میں خوب مکر کریں اور گناہ و معاصی و فساد پھیلائیں اور انبیاء کی تکذیب کریں اور جو کچھ چالاکی و فریب کرنا ہو کر لیں اور یہ جو کچھ مکر کرتے ہیں اس کا وبال و عذاب اور گناہوں اور فسادوں کی سزا انہی کو ملے گی' سب انہی پر لوٹے گی مگر اس وقت وہ جانتے نہیں ہیں' بعد کو حال کھلے گا۔

۱۲۴- جب کوئی آیت ان کے پاس یعنی ولید بن مغیرہ' عبد یالیل وابومسعود ثقفی وغیرہ کے پاس آتی ہے جو ان کو بری باتوں پر آگاہ کرتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم کو بھی وہ باتیں نہ دی جائیں جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو ملی ہیں خصوصاً سید المرسلین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنے پیغام بھیجتا ہے اور کس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نازل فرماتا ہے اور کون مستحق ہے اور کون غیر مستحق۔ قریب ہے کہ ان کو جو

صَغَارٌ عِندَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌۢ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٤﴾

عنقریب گناہگاروں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مکر کے بدلے ذلت اور سخت عذاب پہنچے گا O

فَمَن يُرِدِ اللّٰهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَامِ ۖ

پھر جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینی چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے (اسلام لانے کی توفیق دیتا ہے)

وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا

اور جسے گمراہی میں رکھنا چاہتا ہے اس کا سینہ ایسا بھنچا ہوا تنگ کر دیتا ہے کہ گویا (کسی کی زبردستی سے) آسمان

يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ

پر چڑھ رہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر اپنی پھٹکار (اور

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢٥﴾ وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا

عذاب) ڈال دیتا ہے O اور یہ (اسلام) آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے ہم نے نصیحت ماننے والوں کے لیے

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِندَ رَبِّهِمْ

آیتیں کھول کر بیان کر دیں O ان (ایمان والوں) کے لیے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے (جنت) اور وہی ان کا

مجرم ہیں اور مشرک اللہ تعالیٰ کے پاس ذلت وحقارت وندامت ملے اور ان مکر کی باتوں کے بدلے جو وہ کرتے تھے اور رسولوں کو جھٹلاتے تھے سخت عذاب پہنچے چونکہ "عذاب شدید" کا تعلق بھی "عنداللہ" سے ہے اس لیے یہاں پر کلام میں تقدیم تاخیر ہے۔

ف: ابوجہل کہتا تھا کہ ہم عزت میں جب بنو ہاشم کے برابر ہوگئے تو انہوں نے نبوت نکالی اب ہم بھی نبوت پالیں گے تو دم لیں گے ولید کہتا تھا کہ اگر نبوت کی کچھ اصل ہوتی تو مجھے ملنی چاہیے تھی کہ میں عمر وعقل و مال و دولت میں زائد ہوں وغیرہ اس کا جواب یہ نازل ہوا جو اوپر کی آیت میں گزرا۔

۱۲۵ تا ۱۲۶- اللہ تعالیٰ جس کسی کی ہدایت ورشد کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے وہ بری باتوں کو جھٹ پٹ چھوڑ کر خوشی خوشی اسلام لاتا ہے اور جس کو اپنے علم ازلی کے مطابق کافر وگمراہ رکھنا چاہتا ہے تو اس کے دل کو تنگ کر دیتا ہے یعنی نور ایمان دل میں راستہ نہیں پاتا وہ ایمان لانا پہاڑ جانتا ہے گویا کہ کوئی اس کو آسمان پر چڑھنے کی تکلیف دیتا ہے اور وہ بدقت چڑھنا چاہتا ہے مگر چڑھا نہیں جاتا۔ اسی طرح اس کا دل ایمان جیسی صاف روشن چیز کو قبول نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر جو رسول اور قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے یونہی ناپاکی کا چھاپہ لگاتا ہے اور ان کے دلوں میں تکذیب چھوڑتا ہے پھر وہ ان کو عذاب دے گا۔ کیونکہ وہ قصداً ہٹ دھرمی سے ایمان نہیں لاتے۔ کیونکہ آپ کے رب کی یہی صراط مستقیم ہے یعنی عادت یہی جاری ہے یا یہ مراد ہے کہ اسلام صراط مستقیم سیدھا طریقہ ہے ہم نے قرآن پاک کی آیتیں حلال وحرام امر ونہی

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

کارساز ہے یہ ان کے ان کاموں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے O اور جس دن کہ وہ ان سب کو اکٹھا کر کے اٹھائے گا

جَمِيعًا ج يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْإِنْسِ ج وَقَالَ

(اور فرمائے گا:) اے جنو! (شیطانو!) تم نے بہت سے آدمی (بہکا کر) اپنے کر لیے تھے اور ان کے دوست انسان عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب!

أَوْلِيَآؤُهُمْ مِّنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ

(دنیا میں) ہم میں سے ایک نے دوسرے سے (ناجائز) فائدہ اٹھایا (انسانوں نے ان کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جنوں کی

أَجَلَنَا الَّذِيٓ أَجَّلْتَ لَنَا ط قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِينَ

اطاعت کی) اور ہم اپنے اس وقت مقررہ کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمایا تھا (یعنی سزا کا وقت آ گیا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارا ٹھکانہ دوزخ

فِيهَآ إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ

ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے (اسے بچا لے اور وہ ایمان لانے والے ہیں) بے شک آپ کا رب حکمت والا خبردار ہے O

نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۲۹﴾ ع يٰمَعْشَرَ ۱۵ ع ۸ ۲

اور اسی طرح ہم ظالموں میں سے ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں ان کے بُرے اعمال کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے O (اور) اے

اہانت' ذلت و عزت ان لوگوں کے لیے خوب تفصیل سے بیان کر دیں جو نصیحت قبول کرتے ہیں' ایمان لاتے ہیں۔ ''فمن یرد اللہ ان یھدیہ'' بعض کہتے ہیں کہ ابوجہل و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اتری ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عمار اور ابوجہل کے بارے میں۔

۱۲۷۔ ان اچھے لوگوں کو ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر یعنی جنت ملے گی' وہ ہی ان کا دوست' ثواب و کرامت کا والی ہوگا اس عمل کے بدلے جو وہ دنیا میں نیکی کرتے تھے اور نیک بات کلمۂ حق کہتے تھے۔

۱۲۸ تا ۱۲۹۔ جس دن اللہ تعالیٰ سب جن' انسانوں کو جمع کرے گا اس دن جنوں سے کہے گا کہ تم نے بہت سے آدمیوں کو گمراہ کر ڈالا' ان کے دوست وہ آدمی جو ان سے جنگلوں میں خوف کے وقت پناہ مانگا کرتے تھے اور بڑے رئیسوں سے پناہ مانگ کر عام چھوٹے چھوٹے جنوں سے محفوظ رہتے تھے اور اس کے سبب وہ رئیس جن گھمنڈ کرتے تھے کہ ہم آدمیوں کے بھی بادشاہ ہیں۔ پھر وہ جنگل میں شکار کھیلتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ اے خدا تعالیٰ! ہم نے دنیا میں آپس میں فائدہ اٹھا لیا۔ ہم کو یہ امن و حفاظت دیتے تھے' ہم ان کا شرف و حکم بڑھاتے تھے اور وہ وقت آ گیا جو تو نے ہمارے لیے مقرر کر دیا تھا یعنی موت' پھر کوئی کسی کے کام نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے' تم وہاں ہمیشہ رہو گے۔ مگر یہ کہ خدا چاہے اور اس نے تمہارا ہمیشہ جہنم میں رہنا چاہا' پس تم ہمیشہ رہو گے۔ اے رسول! آپ کا پروردگار حکیم ہے کہ اس نے ان کے جہنم میں ہمیشہ

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ

جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے

اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى

اور تمہیں یہ دن (قیامت کا) دیکھنے سے ڈرایا کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: ہم نے اپنی جانوں پر خود ہی گواہی دی

اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

(کہ جو رسول آئے اور انہوں نے تیرے پیغام سنائے) اور (حقیقت یہ ہے کہ) ان کو دنیا کی زندگی نے فریب میں ڈال رکھا

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ

تھا اور وہ خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ بے شک وہ کافر تھے ○ یہ (رسولوں کا بھیجا جانا) اس لیے تھا کہ آپ کا رب بستیوں

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا

کو (ان کے) ظلم کی وجہ سے ان کی بے خبری میں ہلاک کرنے والا نہیں ○ اور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے کاموں کے مطابق

عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ

درجے ہوں گے (اچھوں کو اچھے اور بُروں کو بُرے) اور آپ کا رب اُن کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے ○ (اے نبی!) آپ کا

رہنے کا حکم کیا' علیم ہے ان کی سزا کا حال خوب جانتا ہے۔ ہم یونہی بعض مشرکوں کو بعض کا دوست بناتے ہیں اور دنیا و آخرت میں ساتھی یا یہ کہ بعض مشرکوں کو بعض کا حاکم و والی بناتے ہیں اس سبب سے کہ وہ برے کام شرک وغیرہ کرتے ہیں۔

۱۳۰۔ خدا تعالیٰ کہے گا کہ اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے۔ حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب رسول اور وہ جن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر مسلمان ہوئے تھے اور پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بن کر قوم جن کو ہدایت کرنے گئے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ جنوں کے ایک پیغمبر ہیں' ان کا نام حضرت یوسف علیہ السلام ہے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیتیں امر و نہی سناتے ہوں اور تم کو آج کے دن سے ڈراتے ہوں؟ سب کہیں گے کہ آئے تھے' انہوں نے سب بتایا تھا' ہم اپنے نقصان کی آپ گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے پیغام پہنچایا مگر ہم نے کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو دنیا کے مال و دولت و نعمت نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور یہ آخرت میں گواہی اپنے کفر پر دیں گے کہ ہم کافر تھے اور اپنے اوپر عذاب لائیں گے۔

۱۳۱ تا ۱۳۴۔ یہ رسولوں کو بھیجنا اور اسباب ہدایت جمع کرنا اس لیے ہے کہ آپ کا رب کسی بستی والوں کو ظلم سے ہلاک کرنے والا نہیں ہے۔ یعنی ان کو بے خبری میں بے سمجھائے ہلاک کر ڈالے ایسا نہ کرے گا' یعنی وہ لوگ امر و نہی اور رسولوں کی تبلیغ سے غافل رہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے ایسا نہ ہوگا۔ یا یہ کہ خدا تعالیٰ سب لوگوں کو ظلم یعنی شرک و کفر

الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ط اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ

رب بے پروا بڑی رحمت والا ہے (اے لوگو!) اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور جسے چاہے تمہاری

بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ط

جگہ لائے جیسے تمہیں اور لوگوں کی نسل سے پیدا کر دیا ○

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ لا وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ

بے شک تم سے جس کا وعدہ کیا جاتا ہے (قیامت وعذاب وغیرہ) وہ یقیناً آنے والی ہے اور (اس کو) تم ہرگز نہ روک سکو گے ○ (اے نبی!)

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لا

آپ فرمایئے کہ اے میری قوم کے لوگو! (اگر تم میرا کہنا نہیں مانتے تو) تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ اور میں اپنا کام کرتا ہوں تو

مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کے گھر کا انجام کس کے لیے (اچھا) ہے' بے شک ظالم فلاح نہیں پائیں گے ○

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا

اور اللہ تعالیٰ ہی کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشی میں سے مشرکوں نے اپنے خیال سے ایک حصہ مقرر کر دیا تو (اپنے خیال سے)

پر نہ مارے گا بلکہ کچھ لوگوں کو مشرف بایمان کرے گا اور بروز قیامت جن وانس میں سے ہر شخص کے لیے اس کے اعمال کا بدلہ ہوگا جو اس نے کیا ہوگا۔ مسلمانوں کو درجات جنت اور کافروں کو طبقات نار۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب ان کاموں سے جو یہ کرتے ہیں بے خبر اور غافل نہیں ہے' وہ اچھا برا سب جانتا ہے' سب کو بدلہ دے گا اور آپ کا رب غنی ہے' اس کو ان کے ایمان کی پروا نہیں' اگر ایمان نہ لائیں گے تو اس کا کیا کریں گے' وہ رحمت والا ہے یعنی عذاب جلدی نازل نہیں فرماتا' اس میں تاخیر کرتا ہے یہ اس کی لوگوں پر رحمت ہے' وہ اگر چاہے تو تم سب کو ہلاک کر ڈالے اور پھر تمہاری جگہ تمہارے بعد جس کو چاہے پیدا کر دے جس طرح کہ تم سے پہلے اور لوگ تھے' ان کو ہلاک کر کے ان کی اولاد سے تم کو ظاہر کر دیا۔ بے شک تم سے جس عذاب کا وعدہ ہے وہ آنے والا ہے اور تم ہم کو عاجز نہیں کر سکتے تم جہاں کہیں ہو گے عذاب تم کو پکڑ لے گا۔

۱۳۵- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم مکہ کے کافروں سے کہہ دو کہ اے قوم! تم بے دھڑک اپنی منزلوں اور مکانوں میں اپنے دین پر قائم رہو اور میری خرابی اور ہلاکت کی فکر کرو۔ میں اپنے دین پر عامل ہوں' تمہاری خرابی کی فکر میں ہوں۔ تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ انجام نیک اور ابدی کامیابی یعنی جنت کون پاتا ہے' بے شک مشرک و ظالم کبھی فلاح نہ پائیں گے اور امن ونجات سے محروم رہیں گے۔

۱۳۶- ان کافروں نے ان چیزوں کے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا دو حصے کیے یعنی کھیت

هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ

کہنے لگے کہ یہ (ایک حصہ تو) اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ (دوسرا) ہمارے شریکوں کا ہے (یعنی معبودوں کا) تو جو ان کے معبودوں

فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ

کا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچ سکتا اور جو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ ان کے شریکوں (یا معبودوں) کو پہنچ سکتا ہے دیکھو

سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

کیا ہی بُرا فیصلہ کر رہے ہیں O اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں (شیطانوں) نے اپنی اولاد کا قتل

قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ

اچھا کر کے دکھا دیا تھا تاکہ ان کو ہلاک کر دیں اور ان کے دین میں (غلطی ڈال کر) اس کو ان پر مشتبہ کر دیں

دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۷﴾

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرسکتے (اللہ ان کو ہدایت کی طرف زبردستی پھیر دیتا) تو آپ ان کو اور ان کے ڈھکوسلوں کو چھوڑ دیجئے O

وَقَالُوا هٰذِهِۦ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَن

اور کافر کہنے لگے کہ یہ جانور اور کھیتی روکی ہوئی ہے (اچھوتی ہے) ان کے جھوٹے خیال میں اس کو وہی کھا

اور جانور اونٹ' گائے وغیرہ کے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے بھی تھوڑا حصہ معین کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے جو اس کے شریک ہیں اور یہ ٹھہرا کہ جو ان کے معبودوں کا ہو وہ تو خدا تعالیٰ کے حصے میں نہ ملے اور خدا تعالیٰ والا حصہ اگر بتوں کے حصہ میں مل جائے تو برائی نہیں' خدا تعالیٰ کا حصہ مغلوب اور کم' بتوں کا غالب اور زائد رکھا۔ یہ بہت برا اور خراب حکم کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا۔

۱۳۷۔ جیسے ان کفار مکہ کو ہم نے ان کے اقوال وافعال مزین کر دیے اسی طرح بہت سے مشرکین کو ان کے معبودوں یعنی شیطانوں نے اولاد کا یعنی لڑکیوں کا مار ڈالنا مزین کر دیا ہے' وہ ان کو مار ڈالتے ہیں تاکہ یہ گناہ عظیم کروا کے شیاطین ان کو ہلاک کر دیں اور ان کا دین ابراہیم واسمٰعیل کا طریقہ ان سے چھپا دیں اور حق کو باطل سے ملا دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہ شیاطین یہ تزئین کر سکتے' نہ یہ زندہ اولاد درگور کرتے۔ پس اے (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) تم ان کو اور ان کے بہتان کو کہ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو لڑکیوں کو دفن کرنے کا حکم دیا ہے چھوڑ دو' یہ اسی طرح بہتان باندھتے رہیں گے' ان سے درگزر کرو۔

۱۳۸۔ کافر لوگ بعض جانوروں کو کہہ لیتے ہیں کہ یہ حرام ہیں۔ یعنی بحیرہ' سائبہ' وصیلہ' حام اور فصلوں کو بھی حرام کہہ دیتے ہیں کہ سوائے اس کے جس کو ہم کھلانا چاہیں کوئی نہیں کھا سکتا یعنی عورتوں پر حرام ہے' مرد کھا سکتے ہیں۔ یہ باتیں اپنے خیال سے بنا لیتے ہیں اور بعض جانوروں کی سواری کو یعنی حام کو حرام کر لیتے ہیں اور بعض جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں

نَشَآءُ بِزَعۡمِهِمۡ وَاَنۡعَامٌ حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا وَاَنۡعَامٌ

سکتا ہے جسے وہ چاہیں اور کچھ مویشی ایسے ہیں جن پر چڑھنا اور بوجھ لادنا حرام ٹھہرایا اور کچھ مویشیوں کے ذبح

لَّا يَذۡكُرُوۡنَ اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهَا افۡتِرَآءً عَلَيۡهِ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ

کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے' یہ بہت اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھنا ہے' عنقریب وہ ان کو جھوٹے

بِمَا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوۡا مَا فِىۡ بُطُوۡنِ هٰذِهِ الۡاَنۡعَامِ

بہتانوں کی سزا دے گا O اور یہ بھی کہنے لگے کہ جو ان چوپایوں کے پیٹ میں (زندہ بچہ)

خَالِصَةٌ لِّذُكُوۡرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزۡوَاجِنَا ۚ وَاِنۡ يَّكُنۡ

ہے وہ خاص ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مرا ہوا نکلے تو

مَّيۡتَةً فَهُمۡ فِيۡهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ وَصۡفَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ

اس میں وہ سب شریک ہیں' عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی ان باتوں کا بدلہ دے گا' بے شک وہ حکمت والا'

عَلِيۡمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًۢا بِغَيۡرِ

سب کچھ جاننے والا ہے O بیشک تباہ ہو گئے وہ لوگ جو اپنی احمقانہ جہالت سے اپنی اولاد کو (ناحق) قتل

لیتے یعنی بحیرہ پر جب سوار ہوتے ہیں یا کچھ لادتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا نام نہیں لیتے۔ یہ سب خدا تعالیٰ پر افتراء کرتے ہیں کہ اس نے ایسا حکم دیا ہے' عنقریب وہ ان کو ان کے اس افتراء کا بدلہ دے گا اور اس جھوٹ بولنے کی سزا دے گا۔

۱۳۹- کافر بعض جانوروں کو مخصوص کر کے کہتے ہیں کہ جو ان کے پیٹ میں ہے وہ خاص ہم میں سے مردوں کو حلال ہے اور عورتوں پر حرام۔ یعنی بحیرہ اور وصیلہ کا زندہ بچہ عورتوں پر حرام ہے اور اگر مردار پیدا ہو یا بعد میں مر جائے تو مرد عورتیں سب اس کو کھا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ان کی باتوں کی سزا دے گا اور ان کے وصف کی یعنی اعمال کی پاداش دے گا یا یہ کہ ان کو جو عمرو بن لحی نے بتلایا ہے اور انہوں نے سیکھا ہے اس کو بتلانے کی اور ان کو سیکھنے کی سزا دے گا۔ چنانچہ اس کا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دیکھا کہ اس کی انتڑیاں دوزخ میں پاخانہ کی راہ سے نکل آئی ہیں اور وہ ان کو کھینچتا پھرتا ہے۔ اسی نے جانوروں کی حرمت ایجاد کی اور یہ راہ نکالی۔ اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے جس نے اچھی چیزیں حلال کیں' ان کے حرام و حلال بدلنے کی اس کو خبر ہے' وہ ہر بات کا جاننے والا ہے۔

۱۴۰- جو لوگ اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں یا زندہ دفن کر دیتے ہیں اور بے وقوفی و جہالت سے ان چیزوں کو حرام کر لیتے ہیں جو ان کو اللہ تعالیٰ نے دیں اور حلال کیں یعنی فصلیں اور چوپائے۔ یہ لوگ ان کو خدا تعالیٰ پر افتراء اور تہمت باندھ کر حرام جانتے ہیں' وہ خائب و خاسر ہو گئے اور گمراہ ہو گئے اور اس طریقہ سے توحید کی صراط مستقیم سے بھٹک گئے اور

عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ

کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں (حلال) روزی دی ہے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ کر اسے حرام ٹھہراتے ہیں'

ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ

ع ١٦/١١ ٣

بے شک وہ (سیدھے راستے) سے بھٹک گئے ہیں اور وہ ہدایت پانے کے لائق ہی نہ تھےO اور وہ ہی ہے کہ جس نے ٹٹیوں

مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا

چھتریوں پر چڑھائے ہوئے (جیسے انگور وغیرہ) اور بغیر چھتریوں کے چڑھائے باغ اگائے اور کھجور اور کھیتی پیدا کی جس میں

اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ

رنگ رنگ کے کھانے مختلف مزے کے ہیں اور زیتون اور انار کسی بات (صورت وغیرہ) میں باہم ملتے جلتے ہیں اور کسی بات

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ

(مزے) میں الگ الگ ہیں' جب وہ پھل لائیں تو ان کے پھل کھاؤ اور کٹنے کے دن ہی اس کا حق (زکوٰۃ) ادا کر دو اور بے جا

وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ لا وَمِنَ الْاَنْعَامِ

خرچ نہ کرو' بے شک بے جا خرچ کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہیںO اور چوپایوں میں سے بوجھ اٹھانے والے اور کچھ

ہدایت یافتہ نہ ہوئے۔ چند قبائل عرب ربیعہ اور مضر وغیرہ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے مگر بنی کنانہ نے یہ فعل کبھی نہ کیا۔

١٤١- اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے کہ اس نے دنیا میں طرح طرح کے باغ پیدا کیے بعض معروشات یعنی چھتریوں پر اور بعض بغیر چھتریوں کے جن کی بیل ہوتا نہ ہو جیسے انگور اور بغیر بیل کے جو تنا پر قائم ہوں یعنی اخروٹ' بادام وغیرہ۔ بعض مفسرین معروشات کے معنی بوئے ہوئے اناج کے بتلاتے ہیں یعنی بعض درخت آدمی بوتے ہیں اور بعض درخت خود رو پیدا ہوتے ہیں اور اس نے کھجور کے درخت پیدا کیے' کھیتیاں پیدا کیں مختلف ذائقوں کی' کوئی شیریں کوئی ترش اور زیتون کا درخت پیدا کیا' انار پیدا کیا جو رنگ اور صورت و شکل میں ایک سے ہوتے ہیں اور مزے میں مختلف۔ اے لوگو! ان سب پھلوں کو کھاؤ' جب ان کے درختوں میں پھل آئیں اور جب ان کے کاٹنے کا وقت آئے تو ان کا حق اور صدقہ ادا کرو۔ ''حصاد'' کے معنی ح کی زیر سے تولنا اور ح کی زبر سے کاٹنا ہوتے ہیں دونوں قرائتیں ہیں یعنی جب کاٹنے اور تولنے کا وقت آئے تو ان کا حق ادا کرو اور اسراف نہ کرو یعنی معصیت الٰہی میں خرچ نہ کرو' یا یہ مطلب ہے کہ حد سے نہ گزرنے لگو کہ بحیرہ' صائبہ' وصیلہ' حام کو حرام کر لو۔ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ مسرفین سے مراد مشرکین ہیں یا عام اسراف کرنے والے' بعض کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس کے بارے میں یہ آیت اتری کہ انہوں نے پانچ سو درخت کھجور کے پھل کاٹے اور تقسیم کر دیئے گھر کے لوگوں کو کچھ نہ دیا۔

حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

(چھوٹے قامت والے) زمین سے لگے ہوئے (پیدا کیے) کھاؤ اس میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں (حلال) روزی دی اور شیطان کے قدم

الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ

بہ قدم نہ چلو (اس کے بہکانے سے کچھ حلال اور کچھ حرام نہ سمجھو) بے شک شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ○ آٹھ نر اور مادہ پیدا کیے

الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

بھیڑوں میں سے دو (نر اور مادہ) بکریوں میں سے دو آپ ان سے پوچھیے: کیا ان میں سے اللہ تعالیٰ نے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

نروں کو حرام کیا یا ماداؤں کو یا ان دونوں کے ماداؤں کے پیٹ کے بچوں کو؟ مجھے

نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ

سمجھ کر علم سے بتاؤ اگر تم سچے ہو ○ اور اونٹ کے بھی دو (نر و مادہ) پیدا کیے

۱۴۲- اللہ تعالیٰ نے بعض جانور ایسے پیدا کیے ہیں جن پر بوجھ لادا جاسکتا ہے جیسے گائے، بیل، اونٹ، بعض ایسے جن پر لادا نہیں جاسکتا جیسے بھیڑ، بکری اور اونٹوں کے بچے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے جو تم کو دیا ہے اس کو مزے سے کھاؤ اور شیاطین کے راستوں اور اس کی زینتوں کی پیروی نہ کرو، فصلوں اور چوپایوں میں سے بعض کو اپنے خیالات سے حرام نہ کرو، شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے جو تم کو ان باتوں کا حکم دیتا ہے۔

۱۴۳- اللہ تعالیٰ نے آٹھ قسمیں جانوروں کی بنائیں بھیڑ دو نر مادہ، بکری دو نر مادہ۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مالک بن عوف وغیرہ سے پوچھیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے دونوں مادوں کو حرام کر دیا یا دونوں نروں کو یعنی بحیرہ اور وصیلہ کو جو تم حرام کرتے ہو تو یہ حرمت کہاں سے آئی، آیا نروں کی حرمت ان میں آ گئی یا مادوں کی یا خود ان کو حرام کیا جو دونوں مادوں کے رحم میں ہے یعنی خاص کر بچوں کو حرام کیا اور دونوں نروں مادوں کے نطفے ملنے سے یہ حرمت پیدا ہوگئی۔ تم مجھ کو صاف طور سے علم وفکر سے یہ بتلاؤ کہ اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں حرام کیں۔

۱۴۴- دو نر مادہ اونٹ کے پیدا کیے اور دو گائے کے۔ اے رسول! مالک وغیرہ سے کہو کہ تم جو بحیرہ اور وصیلہ کو حرام کہتے ہو ان کی حرمت کہاں سے آئی، کیا خدا تعالیٰ نے دونوں نروں کو حرام کیا کہ اس سبب سے وہ حرام ہوئے، یا مادوں کو حرام کیا کہ ان کے نطفہ کے سبب سے یہ حرام ہوئے یا ان بچوں کو حرام کیا جن کو مادوں کے رحم شامل ہیں یعنی دونوں نطفوں کے جمع ہونے سے حرام ہوئے۔ یہ مطلب یوں بھی ادا ہوسکتا ہے کہ کیا یہ چیزیں اس سبب سے حرام ہوئیں کہ یہ نروں کے نطفے سے ہیں یا اس لیے کہ مادوں کے نطفے سے ہیں، کیا جب تم کو خدا تعالیٰ نے ان چیزوں کی حرمت کی وصیت کی تھی تو تم موجود تھے اس بات کی تم گواہی دے سکتے ہو ہرگز نہیں محض افتراء ہے۔ پس اس شخص سے زائد ظالم وسرکش اور اللہ تعالیٰ پر جرأت والا

وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ

اور گائے کے بھی دو آپ ان سے پوچھئے: کیا (ان میں سے) اللہ تعالیٰ نے نروں کو حرام کیا یا ان کی ماداؤں

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ

کو حرام کیا یا اس بچہ کو جو ان دونوں کی ماداؤں کے پیٹ میں ہوتا ہے کیا تم اس وقت موجود تھے

اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِھٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ

جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ (بعض چوپاؤں کو حلال اور بعض کو حرام سمجھنے کا) حکم دیا تو اس شخص سے زیادہ

كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

ظالم کون ہو گا کہ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے تا کہ اپنی جہالت سے لوگوں کو گمراہ کرے بے شک اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۴ۧ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ

ع ۱۷
۴

کو ہدایت نہیں دیتا ہے O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ جو وحی مجھ پر کی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے پر اس کا کھانا

يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ

حرام ہو مگر یہ کہ مردار ہو یا (رگوں کا) بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت بے شک وہ نجاست ہے یا وہ جانور (جو نافرمانی کا سبب ہو) جس کے ذبح

کون ہوسکتا ہے جو اس پر جھوٹے افتراء بہتان باندھتا ہے تا کہ آدمیوں کو اس کے دین و طاعت سے گمراہ کر دے اور خود جاہل و بے علم ہو کر دوسرے کو بہکائے۔ خدا تعالیٰ ایسے ظالموں' مشرکوں' ہٹ دھرموں کو ہدایت نہیں کرتا اور اپنے دین اور دلیل کی راہ نہیں دکھاتا۔ مالک وغیرہ کفار کبھی بکریوں کو حرام کر لیتے تھے کبھی بچوں کو۔ کوئی قبیلہ کچھ کہتا کوئی کچھ' تب یہ آیت نازل ہوئی' پس مالک جو حجتیں نکالتا تھا خاموش ساکت ہوا۔

۱۴۵- جب مالک بن عوف قائل ہوا تو یہ پوچھنے لگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر ہمارے باپ دادوں نے یہ چیزیں کیوں حرام ٹھہرائیں تھیں اور یہ حرام نہیں تو اور کیا چیزیں حرام ہیں؟ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ مجھ پر جو وحی اتاری گئی ہے یعنی قرآن اس میں تو کوئی چیز حرام نہیں پاتا ہوں سوائے ان چند چیزوں کے' ایک وہ جانور ہے جو خود مردہ ہوا ہو' دوسرے خون بہتا ہوا' تیسرے سوّر کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے' چوتھے وہ فسق والے جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے گئے ہیں یعنی قصداً اللہ تعالیٰ کا نام ترک کیا ہو اور دوسرے کا نام لیا ہو کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں۔ پس جو شخص مردار کھانے پر مجبور اور بے قرار ہو' کچھ اور نہ ملے اور وہ مردار کھالے تو وہ معاف ہے' اوّل تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کر نہ کھائے بقدر ضرورت کھائے اور اگر اس قدر سے زائد پیٹ بھر کر کھالیا تو بھی اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے' اس کی رحمت وسیع ہے جو اس نے پیٹ بھر کر کھالینے کی رخصت دی بشرطیکہ وہ شخص باغی نہ ہو یعنی بادشاہ اسلام اور مسلمانوں پر بغاوت کے لیے نہ نکلا ہو اور نہ اس کو بلا ضرورت

خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

کرنے میں غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو (تو وہ بھی حرام ہے) پھر اگر کوئی شخص (حلال چیز نہ ملنے کی وجہ سے) مجبور ہو جائے اور (اپنی خواہش سے بلا ضرورت کھا کر)

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

نافرمانی مقصود نہ ہو اور (ضرورت کی) حد سے نہ بڑھے (یعنی بقدر جان بچانے کے ان حرام چیزوں سے کھا لے) تو بلاشبہ آپ کا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے O

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ

اور یہودیوں پر ہم نے ہر ناخن والا جانور (جس کے انگلیاں ہوں خواہ چوپایہ ہو یا پرند) حرام کیا اور گائے اور بکری کی چربی

وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ

بھی ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو

اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ ۖ

یہ ہم نے انہیں ان کی سرکشی کا بدلہ دیا تھا اور بے شک ہم

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ

یقیناً سچے ہیں O پھر اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو ان سے آپ فرمائیے کہ تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے (کہ جو تمہیں

حلال جان کر کھاتا ہو اور عادی نہ ہو اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو یعنی ٹھگ ڈاکو نہ ہو اور نہ قصداً بے ضرورت کھاتا ہو۔

ف: صاحب تفسیر نے یہاں پر مقدم و موخر کہہ کر یہ اشارہ کیا ہے کہ "فسقًا اهل لغير الله" سے بھی "فانه رجس" متعلق ہے اگرچہ لفظاً مقدم ہے مگر معناً مؤخر ہے۔

ف: باغی کی تفسیر حنفیہ کے نزدیک بلا ضرورت مردار کو حلال سمجھنے والا اور عادی کے معنی حنفیوں کے نزدیک بلا ضرورت قصداً مردار کھانے والا ہے پس باغی سلطان اور ڈاکو کو بھی حالت اضطراری میں جان بچانے کے لیے مردار کھانے کی رخصت ہے۔

۱۴۶ تا ۱۴۷۔ ہم نے یہودیوں پر کل پنجہ والے جانور پرند حرام کر دیے اور ہر دانت والے درندے اور جس کی کھر ہو ظفر ہو یعنی جن کے کھلے ہوئے کھر ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ، بطخ، مرغابی، ابن الماء یعنی بگلہ، خرگوش یہ سب ان پر حرام کر دیے گئے اور گائے اور بکری کی چربیاں ان پر حرام ہوئیں یعنی گردوں کی اور کرش یعنی اوجھڑی کی چربی مگر وہ تھوڑی سی چربی جو ان کے پیٹوں میں اور آنتوں میں لگی ہوتی ہے یا وہ چربی جو ہڈی سے جڑی ہوتی ہے جیسے سرین کی چربی۔ یہ سب پہلے ان پر حرام نہ تھیں مگر ان کے گناہوں اور بغاوت اور سرکشی کے عوض ہم نے ان پر یہ سب چیزیں حرام کر دیں اور ان کی بغاوت کا بدلہ دیا۔ ہم اپنے اس قول میں بے شک سچے ہیں، پھر بھی اگر آپ کو جھٹلائیں اور ان چیزوں کی تحریم میں شک کریں تو تم کہہ دو کہ تمہارا پروردگار جو تم پر عذاب نہیں کرتا یہ اس سبب سے ہے کہ وہ وسیع رحمت والا ہے، ہر نیک بد پر اس کی رحمت ہے

وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ

باوجود نافرمانی کے مہلت دے دیتا ہے)اور اس کا عذاب مجرموں پر سے کبھی ٹلنے والانہیں ہے (اپنے وقت پر ضرور آئے گا)O عنقریب

الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا

مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے

حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

(دیکھو تو) اسی طرح ان لوگوں نے بھی (سچائی کو) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ انہوں

حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ

نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا (اے نبی!) آپ فرمایئے: کیا تمہارے پاس (اس بارے میں) کوئی علم یقینی ہے جسے ہمارے

لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾

سامنے پیش کر سکتے ہو' تم تو محض وہم اور گمان ہی کی پیروی کرتے ہو اور تم تو یوں ہی تخمینے اور بناوٹی باتیں کرتے ہو O

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾

(اے نبی!) آپ فرمایئے: اللہ تعالیٰ ہی کی دلیل کامل اور پکی ہے تو اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا (کیونکہ اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں) O

عذاب جلدی نازل نہیں فرماتا ہے۔ مہلت دیتا ہے اور جب اس کا عذاب آ جاتا ہے تو پھر وہ مشرک اور مجرم لوگوں سے پھرتا نہیں ہے۔

۱۴۸ تا ۱۴۹۔ مشرکین عنقریب یہ کہیں گے کہ اگر خدا تعالیٰ ہم کو علم نہ دیتا اور یہ چیزیں حرام نہ کرتا اور ہمارا شرک کرنا نہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا اور نہ کوئی چیز حرام کرتے۔ شرک بھی خدا تعالیٰ نے بتلایا' ان چیزوں کی تحریم بھی اس نے بتائی۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے ان لوگوں نے یہ بہتان باندھے ہیں اسی طرح انہوں نے جو ان سے پہلے تھے بہتان باندھے تھے اور رسولوں کی تکذیب کی تھی۔ یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزا چکھا اور برباد وہلاک ہو گئے' تم ان سے پوچھو کہ تم جو یہ باتیں کرتے ہو تو اس کی کوئی دلیل بھی ہے' اگر کوئی دلیل ہو تو اس کو ظاہر کرو۔ تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ فقط خیالات اور گمان سے کھیتی اور چوپائے حرام کر دیتے ہو اور انکل سے جھوٹ جوڑ لیتے ہو۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ جب تمہاری کوئی دلیل نہیں اور فقط سب باتیں خیالی ہیں تو ان کا کوئی اعتبار نہیں' اللہ تعالیٰ کے لیے حجت بالغہ ہے یعنی یقینی دلیل ہے۔ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو زبردستی ہدایت کر دیتا مگر اس کی حکمت ہے' وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کیونکہ اس کے علم ازلی میں تم ہدایت پانے والے نہ تھے' اس نے تمہیں گمراہی میں چھوڑ دیا' اگر وہ چاہتا تو زبردستی تم کو ہدایت دے دیتا۔ اس پر تمہارا کوئی الزام نہیں چل سکتا۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ

(اے نبی!) آپ فرمائیے: تم اپنے وہ گواہ لاؤ کہ جو یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو حرام کیا

هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

پھر اگر بالفرض ان کے جھوٹے گواہ یہ گواہی دے بیٹھیں تو (اے سننے والے!) تو ان کے ساتھ ہو کر جھوٹی گواہی نہ دینا اور ان

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر بھی یقین نہیں رکھتے ہیں اور وہ

وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ع ﴿۱۵۰﴾ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ ع ۱۸ ٦ ۵

(دوسری ہستیوں کو) اپنے پروردگار کے برابر کا (معبود) ٹھہراتے ہیں O (اے نبی!) آپ فرمائیے: میں تمہیں وہ پڑھ کر سناتا

عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا

ہوں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا وہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو

اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا

(ان کی خدمت کرو) اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم ہی تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیتے ہیں اور

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ، وہ کھلے طور پر ہوں یا پوشیدہ اور جس جان کو قتل کرنا خدائے تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے

۱۵۰- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کافروں سے کہو کہ تم اپنے دعوے تحریم کھیتی اور چوپایوں پر کوئی گواہ لاؤ جو یہ گواہی دیں کہ یہ چیزیں خدا تعالیٰ ہی نے حرام کی ہیں، اگر یہ لوگ جھوٹی گواہی ان کی تحریم پر دیں تو اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان کے ساتھ ایسی گواہی میں شریک نہ ہو اور نہ ان لوگوں کی خواہشوں کا اور وسوسوں کا اتباع کرو جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں، یعنی قرآن پاک کو نہیں مانتے اور وہ آخرت پر بھی ایمان نہیں لاتے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو بھی نہیں مانتے، وہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں۔

۱۵۱ تا ۱۵۳- اے حبیب! آپ فرمائیے کہ آؤ میں تم کو وہ پڑھ کر سناؤں جو تم پر حرام کیا گیا ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو، ان کے ساتھ احسان کرو۔ (۳) اپنی اولاد کو ذلت اور فاقہ کے خیال سے قتل نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اور ان سب کو روزی دینے والا ہے۔ (۴) اور فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ یعنی زنا و حرام کاری کا نام بھی نہ لو۔ نہ علی الاعلان نہ چوری چھپے۔ اس کے خیال سے بھی بچو۔ (۵) اور اس جان کو جس کو خدا تعالیٰ نے حرام کیا

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾

اسے ناحق قتل نہ کرو' یہ ہیں وہ باتیں جن کا خدائے تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو O

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

اور یتیموں کے مال کے نزدیک بھی نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے (یعنی جس میں ان کا فائدہ ہو) یہاں تک کہ

اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ

وہ اپنی جوانی کو پہنچیں اور انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پوری کرو' ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ہیں

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ

(تو جہاں تک ممکن ہو انصاف اور دیانت داری کی کوشش کرو) اور جب بھی بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ معاملہ اپنے قرابت دار

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ ل

ہی کا کیوں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا عہد پورا کرو' یہ باتیں ہیں کہ جن کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکید فرمائی تاکہ تم نصیحت مانو O

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

اور (اس نے یہ بھی بتلایا کہ) بے شک یہی میرا مقرر کیا ہوا سیدھا راستہ ہے تو اسی پر چلو اور (دوسری) راہوں پر نہ چلو

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾

کہ تمہیں خدا کی راہ سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گی' یہ بات ہے جس کا خدائے تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ O

بغیر حق کے نہ مارو۔ اگر حق ہو یعنی قصاص میں یا مرتد ہو جانے میں یا حد زنا میں بطور رجم کے مارو تو بہتر ہے۔ یہ اس لیے خدا تعالیٰ نے تم کو وصیت کی اور اپنی کتاب میں بیان کیا کہ تم اس کے امر و نہی اور توحید کو سمجھو اور مانو۔ (٦) اور یتیم کے مال کو ہاتھ نہ لگاؤ مگر اس طریقہ سے جو اس کے حق میں بہتر ہو یعنی اس کے مال کی حفاظت کرو' نفع کر کے اس کو بڑھاؤ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور سمجھ دار و ہوشیار ہو جائے (٧) اور ناپ تول کو پورا کرو' کمی بیشی نہ کرو' انصاف برتو اگر رتی دو رتی کی بیشی ایسی ہو جائے جس کا عرف میں اعتبار نہیں تو مضائقہ نہیں۔ ہم کسی جان کو اس کی طاقت اور اندازہ سے زائد تکلیف نہیں دیتے جب کوئی بات کہو تو سچی اور انصاف کی کہو اگرچہ قرابت ہی کا معاملہ ہو۔ یعنی اگر سچ بولنے میں تمہارے کسی قریب کا نقصان ہوتا ہو تو ہونے دو تم سچ ہی کہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کرو اس کو وفا کرو۔ ہرگز نہ توڑو۔ اللہ تعالیٰ نے اس لیے قرآن پاک میں وصیت کی کہ تم نصیحت مانو اور یہ خوب جانو کہ میرا سیدھا راستہ دین اسلام صاف طریقہ ہے جس کو میں پسند کرتا ہوں' اس کا اتباع کرو۔ اس کو چھوڑ کر اور راستوں پر نہ چلو یعنی یہودیت' نصرانیت' مجوسیت وغیرہ اختیار نہ کرو۔ اگر اس کو ترک کرو گے تو اور دوسرے

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا

پھر دیکھو کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی تاکہ جو کوئی نیک عمل ہو اس پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور

لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع ۱۹ ۶

ہر بات کی تفصیل بیان کر دیں اور لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہو تاکہ وہ (قیامت میں) اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں O

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

اور (اس طرح) یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تو تم اسی کی پیروی کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ

(اور سعادت کی راہ تم پر کھل جائے) O (اے عرب والو! ہم نے یہ کتاب اس لیے اتاری) کہ تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو صرف دو

مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا

جماعتوں (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) پر ہی اتاری گئی تھی جو ہم سے پہلے تھے اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہیں تھی O یا یہ کہو کہ

راستے خدا تعالیٰ کے طریق محبت و وصال سے تم کو جدا کر دیں گے اور خدا تعالیٰ تک نہ پہنچنے دیں گے۔ خدا تعالیٰ نے یہ وصیت قرآن پاک میں اتاری اور اس کا حکم کیا کہ تم بچو اور خدا تعالیٰ سے ڈرو اور دوسرے راستے چھوڑ دو۔

۱۵۴ تا ۱۵۷- پھر ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی یعنی توریت عطا کی جو پوری ہے یعنی امر و نہی' وعد دعید' ثواب عقاب سب کا بیان ہے اور وہ بہت احسن اور عمدہ حال پر ہے۔ یا یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اچھائی اور تبلیغ رسالت اور حسن عمل کے سبب سے ان کو دی اور اس میں ہر شے کی حلال و حرام سے تفصیل موجود ہے اور خوب بیان ہے اور گمراہی سے چھڑانے والی' ہدایت دینے والی ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے رحمت ہے' وہ کتاب اس لیے اتاری کہ وہ اپنے رب کے ملنے پر ایمان لائیں اور قیامت کو مانیں اور یہ کتاب یعنی قرآن پاک جس کو ہم نے جبرائیل علیہ السلام کی معرفت اپنے خاص بندے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے مبارک ہے۔ اس میں ایمان والوں کے لیے رحمت اور مغفرت ہے پس اس کا اتباع کرو' حلال حرام' امر و نہی مانو اور خدا تعالیٰ سے ڈرو اور ماسوائے قرآن پاک کے سب خیالات چھوڑ دو کہ تم پر رحمت ہو اور عذاب سے چھوٹو۔ اے اہل مکہ! یہ قرآن پاک اس لیے اتارا کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو قوموں پر رسول آئے اور ان پر کتابیں اتریں' یہودیوں پر توریت' نصاریٰ پر انجیل اور ہم کو ان کی توریت کی' انجیل کی اور اس کے احکام کی خبر نہ تھی' ہم اُمی تھے' ان کی قرأت سے غافل و جاہل تھے' یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب یہود نصاریٰ کی طرح اترتی تو ہم بھی رسول کا اتباع کرتے اور ان سے زائد اپنے رسول کا حکم مانتے' تو یہ قرآن پاک اس لیے اترا کہ یہ باتیں کہنے کا بروز قیامت تم کو موقع نہ رہے اور حجت الٰہی قائم ہو جائے۔ پس لو تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی کتاب و رسول اور ہدایت اور مسلمانوں پر رحمت آئی اب ایمان لاؤ' اور اگر اب بھی نہ مانو تو پھر اس سے زائد جو خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلائے' رسول و قرآن

لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ

اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان جماعتوں سے (جن پر کتاب نازل ہوئی) زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو بے شک تمہارے پاس

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت آ گئی (یعنی قرآن مجید) پھر (بتلاؤ) اس سے بڑھ کر ظالم (انسان)

كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے؟ عنقریب ہم بڑے عذاب کی سزا دیں گے

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ○ پھر یہ لوگ

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِىَ رَبُّكَ اَوْ

(جو سچائی کی نشانیاں دیکھنے پر بھی سرکشی سے باز نہیں آتے) کیا اسی بات کے انتظار میں ہیں کہ (آسمان سے) فرشتے ان کے پاس آ جائیں یا خود آپ کا

يَاْتِىَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِىْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا

پروردگار (یا آپ کے رب کا عذاب) ان کے سامنے آ کھڑا ہو یا آپ کے پروردگار کی کچھ نشانیاں (یعنی قیامت کے آثار) نمودار ہو جائیں (تو یاد رکھیں) جس

يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ

دن آپ کے پروردگار کی کچھ نشانیاں نمودار ہوں گی (یعنی قیامت کی) اس دن کسی انسان کو جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو یا اپنے ایمان کی حالت میں اس نے نیکی نہ

کو نہ مانے اور ان سے منہ پھیرے کون ظالم و سرکش اور بے باک ہوگا، ہم عنقریب ان کو جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں سخت عذاب اور بڑی تکلیف ان کے منہ پھیرنے کے بدلہ میں دیں گے۔

۱۵۸۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اہل مکہ وغیرہ کافر جو ایمان نہیں لاتے تو یہ کیا اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ملائکہ ان کی ارواح قبض کرنے کے لیے آ جائیں تو ایمان لائیں یا قیامت قائم ہو اور تمہارا پروردگار بے کیف تخت جلال وعظمت پر جلوس فرمائے یا اس کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ظاہر ہو جائے جیسے کہ آفتاب مغرب سے نکلنا، جس دن اس کی کوئی نشانی ظاہر ہو گئی اور آفتاب مغرب سے نکلا اس دن اس نفس کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا اور قبل طلوع شمس از مغرب کافر تھا یا بظاہر مسلمان تھا اور اپنے ایمان میں خیر یعنی اخلاص نہ برتتا تھا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور اگر توبہ بھی کرے گا تو بہ قبول نہ ہوگی، کوئی نیک بات کام نہ آئے گی ہاں جو اس وقت بچہ ہو گیا یا جو بعد کو پیدا ہوگا اس کا ایمان بعد کفر کے بھی قبول ہوگا اور جو مسلمان ہوں گے گناہ گاران کی توبہ بھی بعد رجوع شمس مقبول ہوگی اور ان لوگوں کو توبہ و ایمان سے نفع ہوگا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے

فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کمائی ہو ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا (اے نبی!) آپ فرما دیجیے (اگر تمہیں انتظار ہی کرنا ہے تو) انتظار کرتے رہو ہم بھی (حق و باطل کے فیصلہ کا) انتظار

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ

کرتے ہیں O بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور الگ الگ راہیں نکالیں (اے نبی!) آپ کو ان سے کچھ سروکار نہیں

اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ مَنْ

(تمہاری ہی راہ سیدھی ہے) ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر وہی انہیں بتلا دے گا جو وہ کرتے رہے ہیں (کہ اس کی حقیقت کیا تھی) O

جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ

جو کوئی (اللہ تعالیٰ کے حضور) ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس ایک نیکی سے دس گنا ثواب زیادہ ہو گا اور جو کوئی برائی

فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ

لائے گا تو اسے اس (برائی) کے برابر ہی بدلہ ملے گا اور لوگوں کے ساتھ نا انصافی نہ کی جائے گی O (اے نبی!) آپ فرمائیے

رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۥ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ

کہ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھی راہ دکھائی جو صحیح مذہب ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے جو ہر باطل سے جدا تھے

کہہ دو کہ اے اہل مکہ! تم روز قیامت کا انتظار کرتے ہو۔ اچھا کرو کہ ہم بھی منتظر ہیں کہ بروز قیامت تم کو خوب عذاب ہو یا یہ کہ موت کے بعد قبل روز قیامت قبر میں عذاب پاؤ یا یہ کہ تم میری ہلاکت کے منتظر ہو میں تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتا ہوں۔

١٥٩ تا ١٦٠- جنہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے سچے دین کو چھوڑا یا یہ کہ اپنے روز میثاق کے عہدوں کو ترک کیا اور ان سے مفارقت کی یا یہ کہ دین میں تفریق کی اور مختلف ہوئے تو تم کو ان کے قتل و قتال کا ابھی حکم نہیں یعنی یہود و نصاریٰ و مجوس وغیرہ اس تقدیر پر یہ آیت منسوخ ہے کہ بعد کو سب کے قتل کا حکم ہوا۔ یا یہ کہ ان کا ثواب عذاب تمہارے ہاتھ میں نہیں تم تو فقط رسول ہو ان سب کا اختیار اور امر ثواب و عذاب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے سب اس کے پاس جائیں گے وہ ان کے خیر و شر کی ان کو جزاء اور بدلہ دے گا جو توحید اختیار کرے گا اور اچھائی اختیار کرے گا تو اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جو برائی لائے گا شرک کرے گا تو اس کو فقط اکہرا بدلہ دیا جائے گا یعنی شرک کا بدلہ دوزخ ہے اس میں ڈالا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا کہ نیکیاں کم کر لی جائیں یا بدیاں بڑھا دی جائیں "فرقوا" تفریق سے اور "فارقوا" مفاعلت سے دو قراءتیں ہیں۔

١٦١ تا ١٦٥- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اہل مکہ اور یہود و نصاریٰ وغیرہ سب فرقوں سے کہہ دو کہ میرے پروردگار نے مجھ کو ہدایت کی اپنے سچے دین سے اکرام کیا اور حکم کیا کہ میں ساری دنیا کو دعوت توحید کروں یا یہ کہ مجھ کو یہ بتلایا کہ میں کس طرح لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کروں۔ صراط مستقیم سچا اور اچھا دین حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ

اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے O (اے نبی!) آپ فرمایئے کہ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ

اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے O اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے

بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (یعنی میں سب سے پہلے پیدا ہوا اور توحید و رسالت کا اقرار کیا) O (اے نبی!) آپ (ان سے) فرمایئے: کیا

اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

(تم یہ چاہتے ہو کہ) میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا پروردگار ڈھونڈوں حالانکہ وہی ہر چیز کا پرورش کرنے والا ہے اور ہر جان اپنے عمل سے جو کچھ کماتی

اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

ہے (اس کا بوجھ) اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی (یعنی ہر شخص اپنے عمل کی سزا خود بھگتے گا کسی دوسرے کو

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اس کے بدلے سزا نہ دی جائے گی) پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے پھر (جب اس کے سامنے حاضر ہو گے تو) وہ تمہیں بتلائے گا کہ

جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے (ان کی اصل حقیقت کیا تھی) O اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں ایک دوسرے کا

کا مذہب اور طریقہ ہے جو پاک مسلمان تھے مشرک نہ تھے نہ ان کا سا طریقہ رکھتے تھے۔ کہہ دو کہ میری نماز پنج وقتہ اور قربانی یا دین اور حج و ذبیحہ وکل عبادات کے طریقے اور میری زندگی اور موت سب خدا تعالیٰ کے لیے ہے، میں دنیا میں اسی کی طاعت و رضا جوئی کے لیے پیدا ہوا ہوں اور اسی پر مروں گا۔ وہ خدا تعالیٰ جو سب کا پالنے والا ہے اور جن و انسان کا حاکم و سردار ہے جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم ہے اور میں سب سے اول اسلام لانے والا ہوں اور عبادت و توحید میں اخلاص برتنے والا ہوں۔ کہہ دو کہ کیا میں سوائے خدا تعالیٰ کے اپنا کوئی اور رب بناؤں اور غیروں کی عبادت کروں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا اور تمام ماسوا کا رب ہے، جو کوئی برائی کرے گا تو اس کا بدلہ اسی کو ملے گا، ایک کا بار (بوجھ) گناہ دوسرا نہ اٹھائے گا یا یہ کہ ایک کے بدلے دوسرا نہ پکڑا جائے گا۔ یا یہ کہ کوئی بے قصور سزا یافتہ نہ ہوگا یا یہ کہ کوئی کسی کا گناہ اپنے اوپر اپنی خوشی سے نہ رکھے گا ہاں زبردستی ہو تو مجبوری ہے۔ پھر تم سب کا لوٹنا بعد موت اللہ تعالیٰ کے پاس ہوگا، وہ تم کو ان باتوں کی خبر دے گا اور فیصلہ کرے گا جن میں تم اختلاف رکھتے ہو یعنی دین میں، اسی نے تم کو زمین میں اگلی امتوں کا خلیفہ کیا اور تم میں ایک کا درجہ باعتبار مال اسباب

دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ

جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر (رزق و مال و علم و عقل وغیرہ میں) درجے بلند کیے تاکہ جو کچھ (اختیار و تصرف وغیرہ) تمہیں دیا ہے

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

اس میں تمہیں آزمائے (اے نبی!) بے شک آپ کا پروردگار (بدعملیوں کی) سزا جلد دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا رحمت والا بھی ہے ۝

الانفال ۲۰ ع

سورۃ الاعراف مکیۃ ۷ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۲۰۶ رکوعاتہا ۲۴

سورۂ اعراف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے — اس میں دو سو چھ آیات، چوبیس رکوع ہیں

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ

المص ۝ (اے محبوب! یہ) کتاب آپ پر نازل کی گئی ہے تاکہ آپ اس (کتاب) سے (لوگوں کو) ڈرائیں اور ایمان داروں کو نصیحت

مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ

ہو تو آپ کا دل اس سے تنگ نہ ہو (کوئی مانے یا نہ مانے آپ ڈر سنائے جایئے) ۝ (اے لوگو!) اسی پر چلو جو تم پر تمہارے پروردگار

اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس کے سوا اور معبودوں کی پیروی نہ کرو لیکن تم

نوکر چاکر کے دوسرے سے بڑھایا، کوئی امیر کوئی فقیر اس لیے کہ ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں تمہارا امتحان لے کہ کیسے راستہ پر چلتے ہو بے شک آپ کا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے یعنی وہ کافروں اور ناشکروں کو جلد سزا دیتا ہے اور ایمان والوں پر بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

سورۃ الاعراف

ا تا ۲۔ مفسر اپنی سند روایت سے اس سورت کی تفسیر ابن عباس سے نقل کرتا ہے کہ ''المص'' کے معنی ''انا اللہ اعلم وافضل'' ہیں یعنی میں خدا ہوں سب سے زیادہ عالم وافضل یا یہ کہ لفظ قسم کے لیے ہیں یعنی ان حرفوں کی قسم! یہ کتاب یعنی قرآن پاک جو آپ پر نازل کی گئی ہے اور جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو پہنچائی برحق ہے، پس آپ کے دل میں اس کی طرف سے کچھ شک و شبہ نہ آنا چاہیے کہ یہ شاید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو۔ اس معنی میں بظاہر حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے مگر اس سے مراد امت ہے جیسا کہ قرآن پاک کا طریقہ خطاب ہے یا یہ کہ اس کے سنانے اور پہنچانے سے آپ تنگ دل نہ ہوں، ہم نے یہ قرآن پاک اس لیے اتارا کہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈر سناؤ تاکہ وہ ایمان لائیں اور یہ سب ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

۳۔ اے مکہ والو! اس چیز کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کے پاس سے اتاری گئی ہے یعنی قرآن

تَذَكَّرُوْنَ ③ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا

بہت ہی کم سمجھتے ہو ○ ہم کتنی ہی بستیاں (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) غارت کر چکے ہیں جن پر راتوں رات یا

اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ④ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ

دوپہر کو سوتے ہوئے (اچانک) ہمارا عذاب آ پڑا ○ پھر جب کہ ان پر ہمارا عذاب آ پڑا تو وہ یہی پکارنے لگے کہ بے شک

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑤ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ

ہم ہی زیادتی پر تھے ○ تو بے شک ہم کو ان سے بھی ضرور پوچھنا ہے جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے (کہ تم کو ہمارا

وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ⑥ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا

پیغام پہنچا کہ نہیں) اور رسولوں سے بھی پوچھیں گے (کہ آپ نے اپنی امتوں کو ہمارے پیغام پہنچا دیئے) ○ پھر ہم ان کو اپنے علم سے ضرور

غَآئِبِيْنَ ⑦ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

خوب اچھی طرح سے بتا دیں گے اور ہم اُن سے غائب نہ تھے (کہ ہمیں ان کا علم نہ ہو) ○ اور اس روز اعمال کا تولنا برحق ہے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑧ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

پھر جن کی تولوں (وزن) کے پلے بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے ○ اور جن کی تولیں (وزن) ہلکی ہوں گی تو یہ وہی لوگ ہوں گے

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ⑨ وَلَقَدْ

کہ جنہوں نے ہماری آیتوں کے انکار اور ان پر زیادتیاں کرنے کی وجہ سے خود اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا ○ اور ہم نے

پاک۔ اس کے حلال وحرام کو مانو۔ خدا تعالیٰ کے سوا اور معبود نہ بناؤ' اپنا والی اس کے سوا بتوں کو نہ سمجھو' تم کچھ نہیں سمجھتے' نہ تو تھوڑی سی نصیحت تم کو کارگر ہوتی ہے نہ بہت یا یہ کہ تم بہت کم سمجھ والے ہو۔

۴ تا ۷۔ ہم نے کتنی ہی بستیاں جنہوں نے ہمارا حکم نہ مانا ہلاک کر دیں اور ان کو عذاب میں مبتلا کیا' ان کو ہمارا عذاب رات میں آیا یا دوپہر کو جب وہ قیلولہ میں تھے' اس وقت ان کے منہ سے کوئی دعویٰ کی بات نہ نکلی سوائے اس کے کہ اپنے مشرک ہونے کا اقرار کیا اور کہنے لگے کہ ہائے افسوس ہم سخت ظالم تھے۔ ہم ان سے بھی سوال کریں گے جن کی طرف رسول بھیجے یعنی کفار سے کہ تم نے رسولوں کی دعوت قبول کی یا نہیں اور رسولوں سے بھی دریافت کریں گے کہ تم نے تبلیغ کی یا نہیں' پھر ہم سب کو ان کے کاموں کے علم و بیان کے بارے میں سچی خبر دیں گے کہ ہم رسولوں کی تبلیغ کے وقت اور کفار کی تکذیب کے موقع پر غائب نہ تھے بلکہ سب خبر رکھتے تھے۔

۸ تا ۹۔ قیامت کے دن اعمال کا تولنا حق ہے' جس کا نیکی کا پلہ ترازو میں بھاری ہوگا وہ فلاح پانے والوں میں ہوگا

مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا

ہی تم کو زمین میں بسایا اور اس میں تمہارے لیے روزی کے (ہر قسم کے) اسباب پیدا کیے مگر تم بہت ہی کم

تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰ ع وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ ع ۱ ۸

شکر کرتے ہو ○ اور بے شک ہم نے تم کو پیدا کیا' پھر تمہاری صورتیں اور نقشے بنائے' پھر ہم نے فرشتوں کو حکم دیا

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱

کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو' وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا ○

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ (اے ابلیس!) تجھے کس بات نے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے سجدہ کرنے کا حکم دیا' اس نے کہا:

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝۱۲ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ

میں اس سے بہتر ہوں (اس لیے سجدہ نہ کیا) تو نے مجھ کو آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے بنایا ○ اللہ تعالیٰ نے (غضب سے) ارشاد فرمایا کہ تو

اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۱۳ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ

یہاں سے اتر جا' تیری کیا مجال ہے جو تو یہاں پر تکبر کرے (اور شیخی مارے) تو یہاں سے نکل جا' بے شک تو ہی ذلیلوں میں کا ایک ذلیل ہے ○ اس نے کہا

یعنی ان لوگوں میں سے جو غضب اور عذاب الٰہی سے نجات پائیں گے اور جن کا نیکی کا پلہ ہلکا ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے خود اپنی جانوں کو خرابی میں ڈالا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے کے سبب یعنی رسول وقرآن کو نہ ماننے اور ظلم و کفر کرنے کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہوئے ہوں گے۔

۱۰ تا ۱۳- اے لوگو! ہم نے تم کو زمین میں ٹھہرالیا' میں نے تمہاری بود و باش مقرر کی' تمہارے لیے زمین میں عیش کی چیزیں بنائیں کھانا' پینا' پہننا۔ مگر تم شکر بہت کم کرتے ہو' یا یہ کہ نہ کم کرتے ہو نہ بہت یعنی بالکل شکر نہیں کرتے۔ ہم نے تم کو آدم سے اور آدم کو خاک سے پیدا کیا' پھر تمہاری یعنی تمہارے نطفوں کی ماؤں کے رحموں میں صورت بنائی اور آدم کی مکہ اور طائف کے درمیان میں مٹی سے صورت بنائی' پھر ہم نے ان فرشتوں سے جو زمین میں رہتے تھے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کرو۔ سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا تب اللہ تعالیٰ نے کہا: اے ابلیس! تجھ کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا اور میرے حکم کے بعد پھر سجدہ کیوں نہ کیا۔ وہ بولا کہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں' تو نے مجھے آگ سے اور حضرت آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا اور آگ افضل ہے' آگ خاک کو کھا جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جا یہاں سے نکل جا یعنی آسمان پر سے زمین پر اتر جا یا یہ کہ زمین سے نکل جا۔ یا یہ کہ فرشتوں کی صورت سے نکل جا تجھ کو اس کے بعد کہ تو فرشتوں کی صورت میں تھا بنی آدم پر تکبر کرنا زیبا اور سزاوار نہ تھا' فرشتوں کی صورت سے نکل جا۔ یا فرشتوں کی جماعت

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا

کہ مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے (یعنی قیامت کے دن تک) O (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (جا) تجھے مہلت ہے O

أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن

(ابلیس نے) کہا کہ مجھے اس کی قسم کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا (اور ان کو بہکاؤں گا) O

بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا

پھر میں ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کی سیدھی طرف سے اور ان کی بائیں طرف سے (بہکانے کے لیے) آؤں گا اور ان میں

تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ

سے اکثر کو تو شکر گزار نہ پائے گا O (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: جا یہاں سے ذلیل و خوار ہو کے نکل جا' جو کوئی ان میں سے

لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ

تیری پیروی کرے گا تو میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا O اور (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:)

سے نکل جا' اب تو ہمیشہ عذاب کے سبب ذلیل وخوار رہے گا۔

ف: جمہور مفسرین کے نزدیک سجدہ کا حکم تمام زمین وآسمان کے فرشتوں کو دیا گیا۔ (خازن)

۱۴ تا ۱۷۔ شیطان نے کہا کہ اے اللہ! تو مجھ کو اس دن تک کی مہلت دے کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں یعنی یہ مطلب کہ کبھی نہ مروں۔ اس لیے کہ قیامت کے بعد موت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نفخ صور تک (صور پھونکنے تک) تجھ کو مہلت دی گئی ہے جب صور پھونکا جائے گا تب تو مرے گا۔ تب اس نے کہا: اچھا جب تو نے مجھے گمراہ کر ہی دیا اور حضرت آدم علیہ السلام کے سبب مردود کیا تو میں اب بنی آدم کو گمراہ کروں گا اور صراط مستقیم' دین اسلام و توحید سے ان کی رہزنی کروں گا اور ان کو بہکاؤں گا۔ ان کے آگے پیچھے دائیں بائیں سے آ کر ان کو دھوکے دوں گا۔ آگے سے آؤں گا یعنی یہ خیال ڈالوں گا کہ جنت دوزخ حساب کتاب سب غلط ہیں۔ مرنے کے بعد پھر کیسا اٹھنا ہوسکتا ہے اور پیچھے سے آنا یہ کہ بتلاؤں گا کہ جب دنیا فنا نہ ہوگی تو پھر تم کو مال جمع کرنا اور لوگوں کو منع کرنا اور بخل و فساد کرنا چاہیے اور سیدھی طرف سے آنا یہ کہ جو ہدایت یافتہ ہوں گے اور راہ پائے ہوئے ہوں گے ان کو شبہ اور وسوسہ ڈالوں گا کہ وہ حیران ہو کر بہک جائیں گے اور جو گمراہ ہوں گے ان کو خیالات سنوار کر دکھلاؤں گا کہ ہدایت نہ پائیں اور الٹی طرف سے آنا یہ کہ لذات و شہوات دنیا کی ترغیب دلاؤں گا اور تو اکثر بنی آدم کو شکر کرنے والا مسلمان نہ پائے گا یعنی اکثر کافر ہو جائیں گے۔ یہ شیطان نے اپنے گمان سے کہا' اس نے اپنے دل میں یہ تہیہ کیا کہ اکثر انسانوں کو بہکالوں گا۔

۱۸ تا ۲۵۔ جب شیطان نے وہ گفتگو کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا کہ تو ملامت کیا ہوا صورت ملکی سے نکل جا' اب تو صورت ملکی کے لائق نہ رہا' تو ملامت والا اور ہر اچھائی بھلائی سے دور و محروم ہو گیا' جو تیرا اتباع و اطاعت یعنی تیری فرمانبرداری

اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو تو (اس میں سے) جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو) اور اس درخت (گندم یا انجیر)

تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا

کے قریب نہ جانا (ورنہ) تم حد سے بڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ گے O پھر شیطان نے ان کے دل میں

الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ

وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھول دے (ان کو برہنہ کر دے) اور ان (دونوں) سے کہا کہ تم کو تمہارے رب

مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ

نے اس درخت سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ تم دونوں فرشتے نہ ہو جاؤ یا ہمیشہ زندہ رہنے

تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

والوں میں سے نہ ہو جاؤ O اور ان سے قسمیں کھا کر کہا کہ بے شک میں تو تم دونوں کا خیر خواہ ہوں O

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ

تو ان کو فریب دے کر (کھانے کی طرف) مائل کر ہی لیا تو جونہی انہوں نے اس درخت کا پھل

طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ

چکھا ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں (ستر کھل گیا) اور (جب برہنگی سے شرم محسوس ہوئی تو) اپنے بدن پر جنت کے درختوں

کرے گا خواہ جن ہو خواہ انس‘ میں ان سب کو جہنم میں ڈالوں گا اور جہنم کو ان سے بھر دوں گا یعنی کافروں سے اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی حوا جنت میں جا کر رہو۔ وہاں سے جو چاہو جب چاہو کھاؤ مگر ایک درخت کے متعلق کہا کہ اس کے پاس نہ جانا۔ اس کا پھل نہ کھانا‘ وہ شجرۂ علم تھا‘ اگر تم اس کو کھاؤ گے تو اپنے نقصان رساں ہو جاؤ گے۔ شیطان نے حسد سے اس کے کھانے کا وسوسہ ڈالا کہ ان کو وہ سوات یعنی عورت چھپانا چاہیے اور وہ وہاں بہ لباس نور پوشیدہ تھا‘ اور کہنے لگا کہ تم کو اس کے کھانے سے فقط اس لیے منع کیا ہے کہ تم اس کو کھا کر فرشتے ہو جاؤ گے‘ جنت سے نکالے نہ جاؤ گے یا اس لیے کہ پھر تم جنت میں ہمیشہ رہو گے اور ان کے روبرو قسمیں کھائیں کہ میں تم کو سچی نصیحت کرنے والا ہوں‘ یہ شجرۂ خلد ہے‘ دھوکہ دے کر کذب و باطل بات کہہ کر ان کو اس کے کھانے کی طرف مائل کر ہی دیا اور انہوں نے کھا لیا۔ جب وہ چکھا اور کھایا تب حلۂ نوری جو بدن چھپائے ہوئے تھا وہ اتر گیا اور بدن ظاہر ہو گیا اور شرم گاہیں نظر آنے لگیں‘ برہنہ ہو گئے۔ شرم کے مارے اپنے بدن پر جنت کے پتے انجیر کے درخت سے چمٹانے لگے اور گھبرانے لگے‘ تب ان کے رب نے ان کو پکارا کہ کیوں کیا میں نے تم کو منع نہ کیا تھا کہ یہ نہ کھانا اور

أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا

کے پتے چپکانے لگے اور ان کو ان کے رب نے پکارا کہ کیا میں نے اس درخت سے تمہیں منع نہ کیا تھا اور یہ نہ کہہ دیا تھا کہ

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا ۫ وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے O ان دونوں نے عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہم نے آپ اپنا برا کیا (اپنی جانوں پر زیادتی کی)

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو بے شک ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے O اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

تم سب نیچے اترو۔ تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے اور تم کو زمین میں ایک وقت مقررہ تک ٹھہرنا اور برتنا ہے O

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۲ ع ۱۵ ۹

اور فرمایا: تمہیں یہیں زندگی بسر کرنی ہے اور تمہیں اسی میں مرنا ہے اور اسی میں سے (دوبارہ قیامت میں) نکالے جاؤ گے O

نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے؟ تب کہنے لگے کہ اے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اور تکلیف میں ڈالا' اپنا نقصان کیا' قصور ہوا' اب اگر تو نہ بخشے گا اور رحمت نہ کرے گا عذاب دے گا تو ہم خائب و خاسر ہو جائیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش بھول چوک کو ظلم سے تعبیر کیا اور بڑا گناہ تصور کیا حالانکہ بھول چوک کوئی گناہ نہیں' انبیاء علیہم السلام قصداً کوئی چھوٹا گناہ بھی نہیں کر سکتے' وہ معصوم ہوتے ہیں' خطاء اجتہادی ممکن ہے' اجتہادی خطاء پر کوئی گرفت نہیں ہوتی بلکہ اس پر بھی ثواب دیا جاتا ہے حدیث شریف میں ہے: ''المجتهد یخطی و یصیب فان اصاب فله اجران وان اخطا فله اجر'' ترجمہ: مجتہد سے کبھی غلطی بھی ہوتی ہے اور کبھی اس کی رائے اللہ کے نزدیک ٹھیک ہوتی ہے' اگر ٹھیک ہوتی ہے تو اس کو دگنا ثواب ملتا ہے اور اگر غلطی ہوتی ہے تب بھی اس کو ایک ثواب ملتا ہے۔ آدم علیہ السلام نے اپنے عالی منصب کے لحاظ سے اس بھول کو گناہ تصور کیا اور روتے رہے اور توبہ کی اور توبہ منظور ہوئی' ان کی اولاد کے لیے اس میں نصیحت ہے کہ اگر ان سے کوئی قصور ہو جائے تو فوراً توبہ کرنی چاہیے' اپنے باپ کی مثال اپنے سامنے رکھنی چاہیے' توبہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ آدم علیہ السلام کے متعلق قرآن پاک میں ہے: ''ولقد عهدنا الی ادم من قبل فنسی ولم نجد له عزما'' یعنی ہم نے آدم سے عہد لیا تھا' وہ بھول گئے اور ہم نے ان کا کوئی قصد نہیں پایا۔ لہٰذا وہ اپنی بھول کو کچھ بھی تصور کریں اور کوئی لفظ بھی کہیں ان کی شان رفیع کے لائق ہے' اگر کوئی دوسرا ان کو ظالم کہے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ حکم الٰہی ہوا کہ تم سب جنت سے زمین میں چلے جاؤ' تمہاری آپس میں عداوت ہے' ایک کا ایک دشمن ہے یعنی آدم و حوا' مور و سانپ سب زمین میں چلے جاؤ تمہارے لیے زمین میں ایک وقت معین تک ٹھکانہ ہے یعنی موت تک وہیں عیش کرو اور زندگی گزارو اور کہا کہ وہیں زندہ رہو گے اور وہیں مرو گے اور بروز قیامت اسی سے نکالے جاؤ گے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ

اے آدم (علیہ السلام) کی اولاد! بے شک ہم نے تم پر ایک ایسا لباس اتارا ہے جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور ایک وہ جو زیبائش بھی ہے اور

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

پرہیزگاری کا لباس وہ ہی سب سے بہتر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں O

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

اے آدم (علیہ السلام) کی اولاد! خبردار! شیطان تم کو فتنہ میں نہ ڈالے (تم اس کے بہکانے میں نہ آنا) جیسا کہ

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ

تمہارے ماں باپ (آدم و حوا علیہما السلام) کو جنت سے ان کے کپڑے اتروا کر نکلوا دیا تاکہ ان دونوں کو ان کے ستر

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا

دکھا دے' بے شک وہ اور اس کی ذریت تمہیں وہاں سے دیکھتی ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے' بے شک ہم نے شیاطین

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا

کو ان لوگوں کا یار بنا دیا جو ایمان نہیں لاتے ہیں O اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے باپ

۲۶ تا ۲۹- اے آدم کے بیٹو! ہم نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے لیے غیب سے لباس اتارا' روئی کے اور صوف اور بالوں کے اور ریشم وغیرہ کے کپڑے بنائے جو تمہاری شرم گاہوں کو برہنہ ہونے سے چھپاتا ہے اور تمہیں ریش دیا یعنی مال متاع گھر کا اسباب اور سب سے اچھا تقویٰ اور توحید وعفت پرہیزگاری کا لباس پہنایا' یہ عفت کا لباس ان سب لباسوں سے بہتر ہے۔ یہ لباس روئی وغیرہ کا خدا کی عجائب نشانیوں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور سمجھیں۔ اے بنی آدم! جیسے شیطان نے تمہارے باپ ماں یعنی آدم وحوا کو جنت سے نکلوا دیا تھا اور مرتبہ سے اتار دیا اور ان کا نوری لباس ان کے بدن سے کھینچ لیا اور ان کی شرم گاہیں ان پر ظاہر کر دیں یونہی کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دے اور میری اطاعت سے نہ بہکا دے' وہ تم کو اسی طرح دیکھتا ہے اور اس کا لشکر بھی کہ تم ان کو نہیں دیکھ سکتے کہ وہ تمہارے سینوں میں رہتے ہیں۔ ہم شیطان کو ان لوگوں پر مسلط کرتے ہیں اور ان کا ولی ومعین ومددگار بناتے ہیں جو رسول اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی حرام بات فاحشہ کرتے ہیں' بحیرہ' سائبہ' وصیلہ' حام کو حرام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس پر تو ہم نے اپنے باپ دادوں کو ہمیشہ سے پایا ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ ان کو حرام سمجھو۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ خدا تعالیٰ فحش باتوں کا اور معاصی کا اور کھیتی اور چوپایوں کا بتوں کے نام پر چھوڑنے کا ہرگز حکم نہیں کرتا ہے کیا تم خدا تعالیٰ پر ایسی تہمتیں لگاتے ہو جن کی تم کو خبر نہیں۔ اے حبیب! کہہ دو کہ میرے رب نے قسط انصاف یعنی توحید وکلمہ لا الہ الا اللہ کا حکم کیا اور یہ حکم کیا کہ اپنے منہ ہر

وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

دادا کو اسی پر پایا اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسی کا حکم دیا ہے (اے نبی!) آپ فرمایئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تو ہرگز بے حیائی کا حکم نہیں

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَقِيْمُوْا

دیتا ہے کیا تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں لگاتے ہو جن کو تم جانتے بھی نہیں O (اے نبی!) آپ فرمایئے کہ میرے رب نے تو مجھے انصاف

وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ

کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ اپنی توجہ ہر نماز کے وقت اسی کی طرف رکھو اور اس کی عبادت کرو خالص اس کے بندے

كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ

ہو کر جیسا کہ اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اسی طرح (دوبارہ زندہ ہو کر) لوٹو گے O اس نے ایک فرقہ کو سیدھی راہ دکھائی اور

الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ایک فرقہ پر اس کی گمراہی ثابت رہی کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا دوست بنایا اور وہ (اپنے گمان میں)

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ

یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں O اے آدم (علیہ السلام) کی اولاد! ہر نماز کے وقت

نماز کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھے کرو اور اسی کو پکارو۔ اسی کی عبادت کرو اور اپنے دین میں اسی کی توحید بیان کرو اور اسی کی عبادت اخلاص سے کرنے والے رہو یعنی تمہارے سب کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے لیے ہوں۔

۲۹ تا ۳۰۔ خدا تعالیٰ نے تم کو جیسا پیدا کیا اسی طرح تم اس کے پاس لوٹ کر جاؤ گے یعنی جس کو شقی، کمبخت، منکر، مکذب ہونا اپنے علم ازلی کے مطابق تقدیر میں لکھا ہے وہ ویسا ہی بروز قیامت اٹھے گا اور جس کے حق میں سعید، عارف، مصدق ہونا مقدر کیا ہے وہ ویسا ہی ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے ایک گروہ کو راہ راست دکھلائی، ان کو معرفت وسعادت دے کر اکرام کیا یعنی وہ سیدھی طرف جنت میں داخل ہونے والے ہیں اور دوسرے گروہ پر گمراہی ان کی نافرمانی اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ثابت ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے شقاوت وانکار دے کر ذلیل کیا یعنی بائیں طرف والے کہ انہوں نے سوائے خدا تعالیٰ کے شیطان کو بھی معبود بنایا اور اس پر یہ سمجھے اور خیال کیا کہ ہم خاص دین الٰہی پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شقاوت پہلے ہی سے جانتا تھا لہٰذا ان کو شقی قرار دے دیا۔

۳۱ تا ۳۲۔ حج کے موسم میں کفار عرب اپنے اوپر گوشت اور چربی حرام سمجھتے تھے اور مردوں کو حرم میں کپڑے پہن کر جانا بھی حرام جانتے تھے اور عورتیں تو بالکل برہنہ ہو کر طواف کرتی تھیں۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اے بنی آدم! ہر نماز اور طواف کے وقت اپنی زینت سے آراستہ ہو جایا کرو یعنی کپڑے پہن لیا کرو اور گوشت چربی خوب مزے سے کھاؤ اور دودھ

كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۳ / ۱۰

اپنے آپ کو (لباس سے) آراستہ کرلیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک فضول خرچی کرنے والے اسے پسند نہیں ہیں O

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ

(اے نبی!) آپ فرمایئے: اللہ تعالیٰ کی وہ زینت اور زیبائش جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی اور پاکیزہ رزق کس نے

الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ

حرام کیا (جب وہ کچھ جواب نہ دے سکیں تو) ان سے یہ فرمایئے کہ یہ چیزیں ایمان داروں کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی ہیں

الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا

اور قیامت میں تو خاص (ان ہی کے لیے ہیں) ہم اسی طرح کھول کر آیات بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے O (اے نبی!) آپ

حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ

فرمایئے کہ میرے رب نے تو صرف بے حیائی کے کام حرام کیے ہیں خواہ ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے اور گناہ اور ناحق زیادتی

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ

اور یہ بات بھی کہ تم اللہ تعالیٰ کا ان چیزوں کو شریک نہ بناؤ جن پر اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور (یہ بھی) کہ اللہ تعالیٰ

تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ

پر وہ بات کہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں O اور ہر قوم کے لیے ایک وعدہ کا وقت مقرر ہے،

پیو اور اسراف نہ کرو یعنی پاک چیزیں گوشت چربی بے حکم خدا حرام نہ کرو۔ خدا تعالیٰ مسرفین کو یعنی ان کو جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتے ہیں دوست نہیں رکھتا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ اے اہل مکہ! اللہ تعالیٰ کی زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے بنائی ہے یعنی کپڑے پہننا اور پاک کھانے گوشت چربی وغیرہ کس نے تم پر حرام کردیے جو ننگے طواف کرتے ہو اور ان چیزوں کو حرام جانتے ہو۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ یہ چیزیں پاک اور عمدہ دنیا میں تو مسلمان اور تم سب مل کر کھاتے ہو لیکن بروز قیامت خاص مسلمانوں کے لیے ہوں گے تم کو کچھ حصہ نہ ملے گا۔ ہم اپنی آیتوں کو یونہی خوب تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور حلال و حرام ان کو بتلاتے ہیں جو جانتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے "خالصة" کا تعلق "یوم القیمة" سے ہے اسی لیے مفسر رضی اللہ عنہ نے یہاں پر مقدم و موخر کہہ دیا ہے۔

۳۳ تا ۳۴۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ میرے رب نے فواحش حرام کیے، گناہ اور بری باتیں منع کیں، زنا حرام کیا خواہ ظاہر ظہور ہو خواہ چوری چھپے خانگی طور پر ہو اور شراب اور بغی بغیر حق یعنی زبان درازی بے حق کی

اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا

پھر جب اس کا وقت آتا ہے تو وہ ایک ساعت (گھڑی) اس سے پیچھے ہو نہ آگے ○ اے آدم (علیہ السلام) کی اولاد!

يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ

اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں تم کو میری آیتیں سناتے ہوئے (تو ان پر ایمان لے آنا کیونکہ) پھر

اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

جو کوئی پرہیزگاری کرے گا (برائیوں سے بچے گا) اور سنور جائے گا تو ان پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور جنہوں نے

بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان (کے ماننے) سے تکبر کیا وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

ہمیشہ رہنے والے ہیں ○ پھر اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا

حرام کی اور یہ کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ وہ چیز معبود سمجھو جن کی دلیل خدا تعالیٰ نے نہ عقلاً بتلائی نہ نقلاً اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں بہتان اٹھاؤ جن کا علم تم کو نہیں جیسے پاکیزہ چیزوں لباس اور کھیتی اور چوپایوں کا حرام سمجھنا اور ہر گروہ اور ہر امت کی ہلاکت کا ایک وقت معین ہے جب ہلاکت کا وقت آجاتا ہے تو اس سے نہ ایک گھڑی بعد مرتے ہیں نہ پہلے یعنی جو وقت معین ہے نہ وہ آنے کے بعد ٹلتا ہے نہ مقدر وقت سے پہلے آتا ہے۔

۳۵ تا ۳۶- اللہ تعالیٰ نے یہ خطاب روز اوّل تمام روحوں سے فرمایا کہ اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس تم ہی انسانوں میں سے میرے رسول آئیں اور ہم تم میں سے رسول بنا کر بھیجیں گے اور وہ تم کو میری آیتیں سنائیں امر و نہی سکھائیں تو اس وقت جو تقویٰ اختیار کرے گا' کتاب و رسول پر ایمان لائے گا اور فیما بینه و بین الله اخلاص اختیار کرے گا تو نہ ان کو عذاب کا خوف ہوگا نہ جنت سے نکلنے کا غم اور جنہوں نے تکذیب کی ہماری آیتوں کی یعنی رسول و کتاب و قرآن پاک کو نہ مانا اور غرور کیا تو وہ لوگ دوزخی ہیں' وہیں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ اس آیت سے قادیانیوں کا یہ استدلال کرنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی رسول آئے گا غلط ہے' یہ خطاب ساری روحوں سے کیا گیا ہے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خاص نہیں ہے لفظ ''یا بنی آدم'' ساری اولاد آدم کو شامل ہے۔

۳۷ تا ۳۹- اس سے بڑھ کر ظالم اور نافرمان و بے باک کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر افتراء اٹھائے اور جھوٹ جوڑے اور اس کی آیتوں یعنی حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی تکذیب کرے' جو ان کے مقدر میں حصہ لکھا ہے وہ ان کو ملے گا اور پہنچے گا' یعنی منہ کالا اور آنکھیں ازرق ہونا۔ اے رسول پاک! ان کو یہاں تک مہلت دو کہ ان کے سامنے ہمارے رسول یعنی فرشتے ملک الموت اور ان کا لشکر آجائیں اور ان کی روح قبض کریں اور وقت قبض روح ان سے پوچھیں کہ

بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا

یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا' یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان (کی ازلی قسمت) کا لکھا ہوا حصہ پہنچ رہا ہے

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ

یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کی روح قبض کرنے کو آتے ہیں تو وہ (ان سے) کہتے ہیں کہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

اب وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے تھے؟ وہ کہتے ہیں: وہ تو ہم سے غائب ہو گئے اور وہ اپنے

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ

اوپر خود اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ بے شک وہ کافر تھے O (قیامت میں اللہ تعالیٰ ان سے) فرمائے گا کہ تم بھی جن اور انسانوں

قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِى النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ

کے ان گروہوں میں مل کر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں جہنم میں جاؤ' جب ایک جماعت (جہنم میں) داخل ہو گی تو

لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ

دوسری جماعت پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب کے سب جہنم میں گر چکیں گے تو پچھلے پہلوں کے متعلق

اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا

کہیں گے کہ اے ہمارے رب! انہی لوگوں نے تو ہمیں گمراہ کیا تھا تو ان کو دوزخ کا دگنا عذاب دے' اللہ تعالیٰ

جن کو تم معبود سمجھتے تھے اور سوائے خدا تعالیٰ کے ان کو پوجتے تھے وہ آج کہاں ہیں' وہ تمہاری مدد کیوں نہیں کرتے' تم کو کیوں نہیں بچاتے۔ وہ بولیں گے کہ وہ تو اپنے حال میں مشغول ہوں گے' کہیں بھٹکتے پھرتے ہوں گے' ہم کو تو بالکل بھول گئے' ہماری کیا مدد کریں اور کافروں نے اپنے اوپر خود گواہی دی کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اور رسول پاک کو دنیا میں نہ مانتے تھے' کافر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ اب تم ان کے ساتھ دوزخ میں جاؤ جو تم سے پہلے آدمی اور جن کفر کرتے کرتے گزر گئے۔ جب وہاں کوئی گروہ داخل ہوا اور اس نے اپنے آپ سے پہلے داخل ہونے والے گروہ کو دیکھا اس پر لعنت کی کہ اسی نے کفر کیا' ابتداء اسی کی جانب سے ہوئی تو ہم بھی کافر ہو گئے' یہاں تک کہ جب سب دوزخ میں جمع ہو گئے اور یکے بعد دیگرے سب وہاں ٹھہرے تو پچھلے گروہ نے کہا کہ بار خدایا! اس اگلے گروہ نے یعنی رؤسا و امراء حکام نے ہم کو تیری اطاعت اور دین سے گمراہ کر دیا تھا اب تو ان کو دگنا عذاب نار دے اور ہم کو اکہرا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم سب کو دگنا ہی عذاب ہے مگر تم کو بوجہ تمہاری سختی عذاب کے خبر نہیں۔ پہلے والے گروہ نے پچھلے گروہ سے کہا کہ ہم کو تم سے کیا زیادتی ہے جو ہم

مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ

فرمائے گا: تم سب کے لیے دگنا ہی عذاب ہے لیکن تمہیں خبر نہیں O اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے

اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا

کہ تم کو ہم پر کیا فوقیت ہے (کچھ ہم سے اچھے تو نہ رہے، تم بھی برائیوں میں مبتلا رہے)

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

ع۴ ۱۱

تو اپنے کیے کا عذاب چکھو O بے شک جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ

اور ان کے ماننے سے تکبر کیا تو ان کے لیے نہ آسمانوں کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں

الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں گھس جائے (اونٹ سوئی کے ناکہ میں گھس نہیں سکتا اسی طرح یہ بھی جنت میں نہیں جا سکتے)

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ

اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں O ان کے لیے جہنم میں (آگ کا) بچھونا ہوگا اور (اسی آگ کا) اوپر سے اوڑھنا

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہوگا اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں O اور جو ایمان لائے اور انہوں نے (اپنی قدرت کے مطابق)

کو عذاب کا حصہ دونا (دوگنا) ملے اور تم کو اکہرا، ہم نے بھی کفر کیا، تم نے بھی کفر کیا مگر اس بحث سے ان کو کوئی فائدہ نہ ہوگا، ندامت پر ندامت ہوگی۔

۴۰ تا ۴۳۔ جو لوگ ہماری آیتوں کی اور قرآن پاک کی تکذیب کرتے ہیں اور ان پر ایمان نہیں لاتے غرور کرتے ہیں تو ان لوگوں کے اعمال اور ان کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھلیں گے اور وہ جنت میں ہرگز نہ داخل ہونے پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا ممکن نہیں لہٰذا ان کا جنت میں جانا بھی ممکن نہیں۔ (سم کے معنی سوراخ کے ہیں یا شگاف دراز کے۔ اور "جمل" میں دو قراتیں ہیں۔ ایک بفتحتین (دو زبروں کے ساتھ) بمعنی اونٹ کے دوسری بوزن "حبل" رسی کے معنی پر یعنی وہ جنت میں جب تک داخل نہ ہوں گے کہ وہ رسی جس سے کشتیاں باندھتے تھے سوئی کے سوراخ میں داخل نہ ہو جائے) ہم مشرکین مجرمین کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ ان کے لیے جہنم میں آگ کے فرش ہوں گے اور اوپر سے آگ کے لحاف جو ان کو ڈھانپ لیں گے یعنی اوپر نیچے عذاب ہی ہوگا۔ ہم

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا

اچھے کام کیے اور ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ہیں یہی لوگ جنتی ہیں' وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے O اور ہم (دنیا کی) رنجشوں اور کینوں کو ان کے سینوں سے نکال دیں گے' ان کے نیچے

تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا

نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے: سب تعریفیں اور شکر اس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے کہ جس نے ہم کو اس کی (ایمان اور جنت کی) راہ دکھائی

لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا

اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ نہ دکھاتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور بے شک ہمارے رب کے بھیجے ہوئے رسول سچا پیغام لے کر آئے اور (وہاں)

بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

ان کو پکار کر سنایا جائے گا کہ تم اس جنت کے وارث کیے گئے بدلہ تمہارے ان عملوں کا جو تم کرتے تھے O

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

اور جنت والے دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے کہ جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا

ظالم مشرکوں کو یونہی بدلہ دیتے ہیں اور جو رسول وقرآن پاک پر ایمان لائے فیما بینھم وبین اللہ اخلاص سے اعمال صالحہ کیے اور اپنی طاقت بھر اچھائی کی کیونکہ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زائد تکلیف نہیں دیتے ہیں تو وہ اصحاب جنت ہیں' وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ ہم نے ان کے دلوں سے وہ حسد' کینہ وبغض وعداوت جو دنیا میں تھی سب نکال دی اور سینہ صاف کر دیا۔ ان کے مکانوں اور تختوں کے نیچے نہریں شراب وخالص پانی وشہد ودودھ کی رواں ہوں گی اور جب وہ اپنے گھروں میں جائیں گے یا یہ کہ زندگی کے چشمے میں جائیں گے تو کہیں گے: شکر واحسان اس کا جس نے ہم کو اس گھر کی یا عین الحیٰوۃ زندگی کے چشمے کی راہ دکھلائی' اگر اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم کبھی راہ نہ پا سکتے تھے۔ یا یہ کہ شکر وثناء اس خدائے پاک کی جس نے ہم کو دین اسلام کی راہ دکھلائی' اگر وہ ہم کو اپنے دین کی راہ نہ دکھلاتا تو ہم کو اسلام کیسے ملتا' یہ جب کہیں گے کہ جب ایمان کا رتبہ دیکھیں گے اور کہیں گے کہ ہمارے پروردگار کے رسول جو لائے تھے وہ سب سچ اور حق اور یقینی تھا' سب بشارت اور کرامت اور ثواب سچ نکلا۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے بسبب انہی اچھے کاموں کے جو تم دنیا میں کرتے تھے یعنی ایمان اور سب خیرات ونیکیاں۔

۴۴ تا ۴۵۔ جنت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے کہ ہم نے ثواب وکرامت جنت جو ہم سے وعدے ہوئے تھے سب برحق پائے' سچے نکلے' تم اپنی سناؤ تم نے بھی وہ وعدے حق پائے یا نہیں جو تم سے عذاب وذلت کے کیے جاتے تھے؟ وہ مردہ دلی سے

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ
وہ ہمیں مل گیا تو کیا تمہیں بھی جو سچا وعدہ تم سے تمہارے رب نے کیا تھا مل گیا؟ تو وہ کہیں گے: ہاں اور

مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۴۴ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ
بیچ میں ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا کہ ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت (اور پھٹکار) ہے ○ جو (لوگوں کو)

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۴۵
اللہ کے راستہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی نکالتے تھے اور وہ آخرت کا بھی انکار کرتے تھے ○

وقف لازم
بانجارات

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَي الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ
اور دوزخ اور جنت کے درمیان ایک پردہ ہے (ایک ٹیلہ) اور اعراف (ٹیلہ) پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر فریق کو اس کی پیشانی سے پہچانیں گے اور

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۴۶
جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلام ہو یہ جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور (اس کی) آرزو میں ہوں گے ○

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا
اور جب ان کی نظریں دوزخیوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے: اے ہمارے رب!

بولے کہ ہاں درست پائے۔ اس وقت ایک پکارنے والے نے دوزخ اور جنت کے درمیان کھڑے ہو کر چلا کر کہا کہ خدا پاک کی لعنت اور اس کا عذاب وقہر ظالم کافروں پر جو اور لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور اس کے دین وطاعت سے منع کرتے تھے اور خود بھی راہ راست کو چھوڑ کر کجروی چاہتے تھے اور آخرت اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھنے کے منکر تھے اور کافر تھے۔

۴۶ تا ۴۸- دوزخ جنت کے درمیان اعراف ہوگی پردہ کی دیوار بطور شہر پناہ کے اس پر کچھ مرد ہوں گے جو اس وقت تک نہ دوزخ کے نامزد ہوئے ہوں گے نہ جنت کے اس سبب سے کہ ان کی نیکیاں اور برائیاں برابر وزن کی ہوں گی اور بعض کے نزدیک وہ علماء وفقہاء اصحاب اعراف ہیں جو باوجود علم کے رزق کے ملنے میں شک رکھتے تھے۔ وہ لوگ اعراف والے دونوں گروہوں کو یعنی دوزخیوں اور جنتیوں کو نشان وعلامت سے پہچانتے ہوں گے دوزخیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے پہچان لیں گے اور جنت والوں کو ہاتھ پاؤں اور منہ کے روشن اور تاباں ہونے سے پہچان لیں گے وہ جنت والوں کو پکاریں گے: السلام علیکم اے جنت والو! ہمارا سلام لو۔ جنت میں داخل ہونے کی ہوس وخواہش کرتے ہوں گے مگر اب تک داخل نہ ہوئے ہوں گے اور ان کی نسبت کچھ حکم نہ لگایا گیا ہوگا۔ جب ان کی نگاہیں دوزخیوں کی طرف اٹھیں گی اور ان کو دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ سے کہیں گے کہ اے پروردگار! تو ہم کو اس قوم ظالم کے ساتھ نہ کرنا اور دوزخ کا حکم نہ سنانا اور وہ ان دوزخیوں سے جن کا وہ دوزخی ہونا قبل دخول نار جانتے تھے اور نشانیوں سے پہچانتے تھے کہیں گے: ابوجہل بن ہشام اور ولید بن مغیرہ اور امیہ

ع ۵ ۸ ۱۲

نَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا

ہم کو ان ظالموں کے ساتھ نہ کر ○ اور اعراف والے (دوزخ کے) کچھ لوگوں کو

يَّعۡرِفُوۡنَهُمۡ بِسِيۡمٰٮهُمۡ قَالُوۡا مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡكُمۡ جَمۡعُكُمۡ وَمَا كُنۡتُمۡ

پکاریں گے جن کو وہ ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہوں گے (ان سے یہ) کہیں گے کہ نہ تو تمہارے جتھے تمہارے کچھ کام آئے

تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَاۤءِ الَّذِيۡنَ اَقۡسَمۡتُمۡ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحۡمَةٍ

اور نہ تمہارا تکبر کرنا ہی تمہارے کام آیا ○ (اور یہ بھی کہیں گے کہ اے دوزخیو!) کیا یہ (غریب مسلمان) وہی لوگ ہیں جن کی نسبت تم نے قسم کھا کر

اُدۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى

کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی کچھ رحمت نہ کرے گا (حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ان سے یہ ارشاد ہے کہ اے مسلمانو!) جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کچھ خوف

اَصۡحٰبُ النَّارِ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ اَنۡ اَفِيۡضُوۡا عَلَيۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا

ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے ○ اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہم پر کچھ پانی ڈال دو یا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو رزق دیا ہے (اس میں سے کچھ دے دو)

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ‌ؕ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۙ ﴿۵۰﴾ الَّذِيۡنَ

جنتی جواب دیں گے کہ ان دونوں چیزوں کو (جنت کے کھانے پینے کو) اللہ تعالیٰ نے کافروں پر حرام کر دیا ہے ○ جنہوں نے

اتَّخَذُوۡا دِيۡنَهُمۡ لَهۡوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا‌ ۚ فَالۡيَوۡمَ

اپنا دین کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا اور ان کو دنیا کی زندگی نے فریب میں ڈال دیا تھا تو آج ہم ان کو اسی طرح چھوڑ دیں گے

بن خلف اور امیہ بن خلف جمحی اور اسود بن عبدالمطلب اور رؤسائے کفار! تمہاری جماعت اور مال نے' تمہارے نوکر چاکروں نے اور تمہارے غرور و گھمنڈ نے جس کے سبب رسول و قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے آج تم کو کچھ فائدہ نہ دیا' سب خاک میں مل گیا اور سوائے حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا' یہ سن کر ان کو اور زیادہ غم پر غم ہوگا۔

۴۹۔ جب ان کی نظر جنت کی طرف جائے گی تو سلمان اور صہیب اور عمار غریب فقیر مسلمان نظر آئیں گے تب وہ کافروں سے کہیں گے کہ تم انہی لوگوں کے حق میں دنیا میں قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نہ دے گا اور جنت میں داخل نہ کرے گا تو آج یہی جنت کے مالک ہیں اور تم دوزخ کے ایندھن' اس وقت اللہ تعالیٰ اہل اعراف سے کہے گا کہ اب تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ کہ تم کو عذاب سے خوف نہیں اور نہ تم غم کرو۔

۵۰ تا ۵۱۔ اہل دوزخ جنتیوں سے کہیں گے کہ تھوڑا سا پانی ہم کو پلا دو اور ہم پر ڈال دو۔ یا ہم کو وہ جنت کے پھل کھلاؤ جو خدا تعالیٰ نے تم کو بطور رزق کھانے کو دیے ہیں' وہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر حرام کر دی ہیں جنہوں

نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

جیسا کہ انہوں نے اس دن کے ملنے کا خیال (چھوڑ دیا تھا اور) بھلا دیا تھا اور جیسا کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کر کے چھوڑ دیتے تھے O

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً

اور بے شک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے جس کو ہم نے ایک بڑے علم سے کھول کر بیان کیا

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ

جو ایمان داروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے O پھر کیا وہ اسی کا انتظار کر رہے ہیں کہ اس (کتاب) کا (بتایا ہوا) انجام ان کے

تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ

سامنے آ جائے، جس دن اس کتاب کا (بتایا ہوا) انجام واقع ہوگا تو جو اس کو پہلے سے بھلائے بیٹھے ہیں یہ بول اٹھیں گے کہ تحقیق ہمارے رب کے

رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

رسول ہمارے پاس سچے پیغام لائے تھے، پھر کیا (ہمارے) معبودوں میں سے کوئی سفارشی ہے کہ جو ہماری سفارش کرے یا ہم (دنیا میں) واپس بھیجے

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

جائیں تاکہ ہم جو کچھ (برے کام) کرتے تھے اس کے برخلاف (نیک کام) کریں، بے شک انہوں نے اپنے آپ کو خود نقصان میں ڈالا

نے اپنے دین کو دنیا میں لہو ولعب یعنی بیکار کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور دین اسلام کے ساتھ مسخرا پن اور ہنسی کرتے تھے۔ دنیا کی زندگی اور تروتازگی نے ان کو فریب میں ڈال رکھا تھا، اس دن یعنی بروز قیامت ہم بھی ان کو بھول جائیں گے اور دوزخ میں ہمیشہ پڑا رہنے دیں گے یعنی بھولنے والوں کا سا معاملہ کریں گے، اپنی رحمت سے محروم کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ بھولنے سے پاک ہے سب کچھ جانتا ہے، اس کا علم ازلی ہے، نافرمانوں کے ساتھ بھولنے والوں کا سا معاملہ فرمائے گا اس کو بھولنا فرمایا جیسے وہ آج کے دن کا ملنا بھول گئے تھے اور ہماری آیتوں کی یعنی رسول و کتاب کی تکذیب کرتے تھے، ان کا انکار کرتے تھے اور کافر تھے۔

۵۲ تا ۵۳۔ ہم ان کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک دے کر بھیجا ہے جسکو ہم نے خوب علم اور تحقیق سے تفصیل سے بیان کیا ہے، یا یہ کہ ہم نے ان کو خوب تفصیل سے سکھایا ہے وہ کتاب ہدایت ہے، گمراہی سے بچانے والی اور رحمت والی ہے عذاب سے چھڑانے والی ہے ان کے لیے جو رسول پاک اور قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اہل مکہ اس پر ایمان لانے میں کس بات کا انتظار کرتے ہیں کیا ان کو یہ انتظار ہے کہ اس کی تاویل کھل جائے یعنی قرآن پاک میں جو وعدہ وعید لکھے ہیں سب ظاہر ہو جائیں تو ایمان لائیں، انجام کار سامنے آ جائے تو تصدیق کریں، جس دن اس کی تاویل آئے گی اور انجام اور حقیقت وعدہ وعید کی ظاہر ہو جائے گی یعنی بروز قیامت اس دن وہ لوگ جنہوں نے اس کو چھوڑ رکھا ہوگا اور پہلے یعنی دنیا میں اس کو نہ مانتے ہوں گے کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول سب

ع ۶/۱۴

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ عِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور جو کچھ وہ اپنے دل سے خود بخود بنا لیا کرتے تھے سب گیا گزرا ہو گیا O بے شک آپ کا رب وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ

اور زمین کو چھ روز (چھ دوروں) میں بنایا پھر عرش پر استوئی (اپنی حکومت کا غلبہ) اور اجلال فرمایا وہی رات دن کو (ایک دوسرے سے) ڈھانکتا ہے (رات

النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ

کی تاریکی دن کو چھپا لیتی ہے اور دن کی روشنی رات کو چھپا لیتی ہے) (گویا) ہر ایک دوسرے کے پیچھے لپکا چلا آتا ہے اسی نے سورج اور چاند اور

بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾

ستارے بنائے جو اس کے حکم کے پابند ہیں دیکھو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم دینا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے O

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ ج وَ

اپنے رب کو عاجزی سے گڑگڑا کر اور آہستہ پکارو بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو (جو اس کے سامنے عاجزی نہیں کرتے) پسند نہیں فرماتا ہے O اور

سچے تھے وہ صحیح بات کہتے تھے اور حق بات لائے تھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا جنت و نار سب کچھ ٹھیک تھا مگر ہم سب کو جھٹلاتے تھے۔ ہائے آج ہمارا کوئی سفارشی ہے جو سفارش کر کے عذاب الٰہی سے بچائے یا ہم دنیا میں دوبارہ لوٹا دیے جائیں کہ وہ کام کریں جو پہلے نہ کیے تھے یعنی ایمان لائیں شرک چھوڑ دیں۔ وہ لوگ خائب و خاسر سخت ذلیل و خوار و نقصان میں ہیں اور خود اپنے آپ کو انہوں نے خرابی میں ڈالا اور نقصان اٹھایا۔ جنت گئی ہمیشہ رہنے کے لیے دوزخ ملی اور جو افترا ء کر کے اپنے معبود بنائے تھے وہ سب گم ہو گئے اور ان کو اپنی اپنی فکر پڑ گئی اور کوئی ان کے کام نہ آیا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

۵۴- بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار ہے جس نے آسمانوں زمینوں کو چھ دن میں بنایا دنیا کے سب سے پہلے دنوں میں ہر دن ہزار برس کی درازی کا تھا پھر عرش کے بنانے کی طرف توجہ کی یا یہ کہ اس پر استقرار بشان عظمت و جلال فرمایا وہی رات کو دن سے اور دن کو رات سے چھپاتا ہے رات دن کو اور دن رات کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں اور ایک آتا ہے دوسرا جاتا ہے "حثیثا" کے معنی جلد باز ہیں یا آنے جانے والا اور آفتاب و ماہتاب و ستارہ کو پیدا کیا یہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ پیدائش آسمان و زمین و آفتاب و ماہتاب وغیرہ اور امر یعنی فیصلہ یوم القیامت سے اسی کے لیے ہے اور اسی کے ہاتھ ہے۔ وہ بڑی برکت والا ہے یا یہ کہ متعالی ہے اور برتر ہے یا یہ کہ شرک وغیرہ سے بیزار اور پاک ہے سب جہانوں کا پروردگار ہے اور مدبر اور سردار اور مالک و مختار ہے۔

۵۵ تا ۵۶- اپنے پروردگار کو علانیہ اور پوشیدہ ہر طریقہ سے پکارو یا یہ کہ گڑگڑا کر عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے پکارو اور دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو دعا میں حد سے گزرتے ہیں یعنی جو صالحین کے طریقہ کے خلاف لوگوں کو بد دعا کرتے ہیں۔ یا معتدین سے عام ظالم مراد ہوں جو صلحاء کو ستاتے ہیں اور زمین میں بعد اس کی اصلاح کے یعنی جبکہ

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ

اے لوگو! زمین میں اس کی اصلاح کے بعد (کفر وشرک کا) فساد نہ پھیلاؤ اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈر کر اور اسی سے امید لگا کر

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ

دعا کرو' بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے ○ اور وہی ہے جو اپنی رحمت

الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا

(بارش) سے پہلے (لوگوں کو) خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بھاری

سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ

بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم ان (بادلوں) کو (اپنے حکم سے) کسی مردہ (خشک) شہر کے لیے روانہ کردیتے ہیں' پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں'

كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

پھر ہم اس سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں' اسی طرح ہم مردوں کو (زندہ کرکے) نکالیں گے تاکہ تم (ان دلائل کو غور کرکے) سمجھو اور نصیحت مانو ○

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ

اور اچھی زمین سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا سبزہ نکلتا ہے اور جو زمین خراب ہے اس میں سوائے تھوڑی حقیر نکمی گھاس کے

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۱۴/۵ ع۷

اور کچھ نہیں نکلتا' اسی طرح ہم طرح طرح سے بار بار آیات (اور دلائل) بیان فرماتے ہیں شکر کرنے والوں (احسان ماننے والوں) کے لیے ○

اس میں اللہ تعالیٰ کی طاعت ہونے لگی اور دعوت الی اللہ شائع ہوگئی فساد نہ کرو۔ یعنی گناہ اور دعوت الی غیر اللہ نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو اور اسی کی عبادت کرو۔ اس سے اور اس کے عذاب سے ڈرو اور اس کے دیدار اور اس کے جنت کے شوق میں رہو کہ جنت میں اس کی رحمت سے جاؤ گے' بے شک رحمت الٰہی یعنی جنت مسلمانوں سے جو قول و فعل میں احسان و اخلاص کی عادت رکھتے ہیں قریب ہے۔

۵۷ تا ۵۸- اللہ تعالیٰ وہی ہے جو ہوا کو اپنی رحمت کا مژدہ رساں بنا کر پہلے سے بھیجتا ہے یعنی مینہ سے پہلے ہوا ہوتی ہے جو بادلوں کو لا لا کر جمع کردیتی ہے جو پانی سے لبریز بھاری بھرے ہوتے ہیں' ہم ان کو ایسے شہر کی طرف ہانکتے ہیں جو مردہ خشک ہوتا ہے یعنی خشک نہ گھاس نہ پتہ' ہم وہاں پانی برساتے ہیں' مینہ کے ذریعے سے وہاں ہر طرح کے پھل پھول نکالتے ہیں۔ جیسے مردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح زندہ کرکے مردوں کو قبروں سے نکالیں گے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور کہا مانو۔ اچھا پاک مکان نرم زمین اپنی گھاس اپنے پروردگار کی اجازت اور اس کے حکم سے جھٹ نکال دیتی ہے اور جو

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا کہ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥٩﴾

کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں، بے شک (تمہاری نافرمانی کی وجہ سے) مجھے تمہارے اوپر ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا خوف ہے O

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ

(اس پر) ان کی قوم (کے سرداروں) نے کہا کہ ہم تو آپ کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھتے ہیں O نوح (علیہ السلام)

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾

نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں کچھ بھی گمراہی نہیں لیکن میں سارے جہانوں کے پروردگار کا پیغامبر ہوں O

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾

میں اپنے رب کے پیغام تم کو پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں (اور اپنا فرض منصبی ادا کرتا ہوں) اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف وہ باتیں جانتا ہوں

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

جو تمہیں معلوم نہیں O کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم میں سے ایک مرد کی معرفت نصیحت آئی کہ

لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ

وہ تم کو متنبہ کرے اور ڈرائے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ (اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو) اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے O تو انہوں نے نوح (علیہ السلام) کو

زمین خبیث ہے یعنی شور، خراب سنگلاخ اس سے پھل گھاس اگر نکلتا بھی ہے تو وہ کانٹوں والے اور بیکار درخت اُگتے ہیں۔ ہم قرآن پاک میں اپنی آیتیں یونہی بار بار نازل کرتے ہیں اور سناتے ہیں اور شکر والی قوم یعنی مسلمانوں کو سمجھاتے ہیں۔ باران رحمت سے مراد قرآن پاک ہے کہ وہ دنیا میں آیا، اچھی زمین میں یعنی مسلمانوں کے دلوں میں اس نے جھٹ پٹ اپنا یہ اثر کیا کہ معرفت کا پھل اور قرب کا پھول ملا۔ رحمت کی بیل چلی اور خوب بڑھی۔ شور زمین یعنی بنجر منافقوں کے دل میں اس کا کم اثر ہوا۔ اگر کوئی کار خیر کیا بھی تو وہ ریا اور وہ بھی بمشکل، تمام سچے مسلمان خیرات کی طرف اور اچھے کاموں کی طرف یوں دوڑے جیسے شمع کی طرف پروانہ۔ الحمد للہ۔

۵۹ تا ۶۴۔ ہم نے حضرت نوح علیہ السلام پیغمبر کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی توحید اختیار کرو اسی کو پوجو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ میں تم کو اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اگر تم ایمان نہ لاؤ گے اور میرا کہا نہ مانو گے تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر کوئی سخت عذاب بڑے ہولناک دن کا آ جائے۔ ان کی قوم کے امیروں

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ

جھٹلایا تو ہم نے ان کو (نوح علیہ السلام کو) اور جو لوگ (ایمان والے) ان کے ساتھ کشتی میں تھے سب کو بچالیا اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ ۸ ع ۱۵

ان کو غرق کردیا' بے شک وہ (دل کی) اندھی ایک قوم تھی O اور (ہم نے) قوم عاد کی طرف ان کی برادری سے ھود (علیہ السلام) کو بھیجا' انہوں نے

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

(بھی اپنی قوم سے یہی) کہا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو' اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' پھر تم کیوں نہیں ڈرتے O

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ

ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ بے شک ہم تو آپ کو بے وقوفوں میں سے سمجھتے ہیں اور یقیناً آپ کو

وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ

جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں O ھود (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! میرا بے وقوفی سے کیا تعلق

وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

(نبی کہیں بیوقوف ہوسکتا ہے؟) لیکن میں تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا ایک رسول ہوں O میں تم کو اپنے

رئیسوں نے کہا کہ اے نوح (علیہ السلام)! ہم تو تم کو کھلی ہوئی گمراہی میں گرفتار دیکھتے ہیں' وہ بولے کہ اے قوم! مجھ کو گمراہی نہیں' میں بے وقوف نہیں' میں تو پروردگار عالمین کا قاصد ہوں' اپنے رب کے اوامر ونواہی اور پیغام پہنچاتا ہوں اور تم کو نصیحت کرتا ہوں' اس کے عذاب سے ڈراتا ہوں' ایمان وتوبہ کی طرف بلاتا ہوں اور باعلام الٰہی وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے مثلاً عذاب کا آنا۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو گرفتار عذاب ہو جاؤ گے بلکہ تم کو اس بات کا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر یعنی وحی ونبوت ورسالت تمہارے رب کی طرف سے تمہیں میں سے ایک مرد کو کیوں مل گئی اور کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا تو یہ تعجب نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اس لیے بھیجے کہ تم کو ڈرائیں اور تم تقویٰ اختیار کرو' غیر کی عبادت سے بچو۔ اپنے رب کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے اور تم عذاب نہ دیے جاؤ' رہا یہ سوال کہ آدمی رسول بنا کر کیوں بھیجے یہ اس کو اختیار ہے جس پر چاہے اپنا فضل وکرم و وحی نازل کرے۔ قوم نے حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا' ہم نے نوح کو اور جو لوگ ان کی کشتی میں تھے ان کو غرق وعذاب سے نجات دی اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے یعنی نوح علیہ السلام کی اور ان کی کتاب کی ان کو ڈبو دیا۔ بے شک وہ کافر گمراہ اندھے بن گئے تھے۔

۶۵ تا ۷۲۔ اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود پیغمبر کو رسول بنا کر بھیجا' انہوں نے کہا کہ اے قوم! اکیلے خدا تعالیٰ ہی کی عبادت کرو' اس کو ایک سمجھو' اس معبود کے سوا جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں تمہارا اور کوئی معبود وخالق نہیں' کیا تم اس

وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

رب کا پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا (مانا ہوا) معتمد امانت دار خیر خواہ ہوں O کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوا کہ تمہارے پاس

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ

تمہارے رب کی طرف سے (تمہارے ڈرانے کے لیے) تمہیں میں سے ایک مرد کی معرفت نصیحت پہنچی تاکہ وہ تم کو

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ

ڈرائے اور (اللہ کا احسان) یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوم نوح (علیہ السلام) کے بعد اس کا جانشین کیا اور تمہارے

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

جسموں کا پھیلاؤ اور قوت و طاقت بڑھائی تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو (اس کے احکام مانو) تاکہ تم فلاح پاؤ O قوم ھود نے کہا

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

کہ آپ ہمارے پاس اسی لیے آئے ہیں کہ ہم اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کیا کریں اور جس کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اسے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

چھوڑ دیں تو اگر تم سچے ہو تو وہ (عذاب) لے آؤ (جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو) O ھود (علیہ السلام) نے کہا کہ تم پر تو تمہارے

رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ

رب کی طرف سے بلا اور غضب پڑ گیا' کیا تم مجھ سے ان (فرضی) ناموں میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ

کے غیر کی عبادت سے نہ بچو گے۔ رئیسوں اور امیر کافروں نے ان کی قوم میں سے کہا کہ اے ہود! ہم کو تو تم بے وقوف اور جاہل معلوم ہوتے ہو اور ہم تم کو جھوٹا اور غلط کہنے والے گمان کرتے ہیں' ہود (علیہ السلام) نے کہا: اے قوم میں سفیہ جاہل نہیں' میں تو رب العالمین کا تمہاری طرف قاصد ہوں' اپنے رب کا امر و نہی کا پیغام دیتا' تمہارے لیے ناصح خیر خواہ امین ہوں۔ اس کے عذاب سے ڈراتا ہوں' توبہ اور ایمان کی طرف بلاتا ہوں' میں پیغامبری میں امانت دار ہوں' یا یہ کہ تم پہلے مجھ کو ہمیشہ امانت دار جانتے تھے اب تم مجھ پر کیوں تہمت خیانت لگانے لگے ہو۔ بلکہ تم کو یہ تعجب ہوا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر یعنی خلعت نبوت و رسالت تم جیسے ایک مرد کو تمہارے ڈرانے اور سمجھانے کے لیے کیسے مل گیا سو یہ تعجب نہ کرو' نوح علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو یاد کرو' اللہ تعالیٰ نے ان کو بہ سبب کفر کے ہلاک کیا اور تم کو ان کی ہلاکت کے بعد ان کا خلیفہ بنا کر پیدا کیا اور تم کو پیدائش و شجاعت و قد و قامت میں فضیلت دی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور ایمان لاؤ تاکہ سخط و عذاب سے نجات ملے اور فلاح پاؤ۔ وہ بولے کہ واہ! آپ اس لیے ہمارے پاس آئے ہیں کہ ہم اکیلے خدا کو پوجیں اور اس کے سوا اپنے اور ان خداؤں کو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے

وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ

دادا نے رکھ لیے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی سند نہیں اتاری تو (عذاب کا) تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝٧١ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

انتظار کرتا ہوں (وہ ضرور آ کر رہے گا) O پھر ہم نے ھود (علیہ السلام) کو اور ان کے ایمان دار ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا

مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

اور ہم نے ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا (یعنی ان کو بالکل ملیامیٹ کر دیا) اور وہ

مُؤْمِنِيْنَ ۝٧٢ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ

(ہمارے علم میں) ایمان لانے والے نہ تھے O اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کی برادری سے (حضرت) صالح (علیہ السلام)

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ

کو بھیجا' انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو کیونکہ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں'

مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ

بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل آ چکی (وہ) یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی بنا کر

اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٣

بھیجی گئی ہے تو تم اس کو اللہ تعالیٰ کی زمین پر چھوڑ دو' وہ اس میں کھاتی پیتی رہے اور اس کو کوئی برائی نہ پہنچاؤ

ع ٩/١٢ وقف لازم

ہیں چھوڑ دیں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اگر تم سچے ہو تو جو وعدہ کرتے ہو وہ لاؤ یعنی عذاب اتارو۔ ہود (علیہ السلام) نے کہا: تم ان فرضی' مصنوعی' وہمی ناموں کے پیچھے مجھ سے کیا جھگڑا کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نام تجویز کر کے خدا بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی عبادت کی نہ کوئی دلیل نقلی یا عقلی بتلائی نہ کچھ حکم دیا۔ اب جبکہ تم عذاب مانگتے ہو تو منتظر رہو' تم میرے ہلاک ہونے کی فکر کرو' میں بھی منتظر ہوں کہ تم کب ہلاک ہوتے ہو۔ پس ہم نے (حضرت) ہود (علیہ السلام) اور جو ان کے ساتھ مسلمان تھے ان کو اپنی رحمت سے عذاب سے نجات دی اور جنہوں نے ہماری آیتوں کی یعنی ہود اور ان کی کتاب کی تکذیب کی ہم نے ان کو بہت ذلیل کر دیا۔ ان کو ہلاک کر کے ان کی بنیاد کو جڑ سے اکھیڑ پھینکا' جن کو ہم نے مارا اور ہلاک کیا وہ مسلمان ہونے والے نہ تھے' کفر پر ہی اڑے ہوئے مرنے والے تھے۔

٧٣ تا ٧٩۔ قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا ''اخ'' سے مراد پیغمبر ہے یعنی ثمود کی طرف ان کے پیغمبر صالح علیہ السلام کو بھیجا اور اگر ''اخ'' سے مراد بھائی ہو تو نسباً نہ کہ دیناً اس لیے کہ انبیاء شرک سے ہر وقت محفوظ و معصوم

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ

(ورنہ) پھر تم کو درد ناک عذاب پہنچے گاO اور (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو) یاد کرو جب کہ اس نے تم کو قوم عاد کے بعد اس کا

فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ

جانشین کیا اور تم کو زمین پر بسایا' تم نرم زمین میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں میں بھی کھود کھود کر گھر بناتے ہو

الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ

تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں (اور اس کے احسانات کو) یاد رکھو (اور اس کی نافرمانی نہ کرو) اور زمین میں (کفر و شرک وغیرہ گناہوں کا)

مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

فساد نہ پھیلاؤ O ان کی قوم کے تکبر کرنے والے سرداروں نے کمزور مسلمانوں سے یہ کہا کہ کیا تم صالح (علیہ السلام) کو

لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا

ان کے رب کا بھیجا ہوا رسول جانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ (ہاں) بے شک ہم تو جو کچھ ان

مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

کی معرفت بھیجا گیا ہے اس پر ایمان (اور یقین) رکھتے ہیں O

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾

تکبر کرنے والے بولے کہ تم جس پر ایمان لائے ہو ہم تو اس کے منکر ہیں O

ہوتے ہیں۔ بالجملہ انہوں نے کہا کہ اے قوم! اللہ تعالیٰ کو پوجو' شرک نہ کرو۔ جس کی عبادت کا میں حکم کرتا ہوں اس کے سوا تمہارا اور کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کے پاس سے صاف دلیل اور ظاہر نشانی آئی ہے' یہ دیکھو کہ یہ اونٹنی میری رسالت کی خدا تعالیٰ نے دلیل بھیجی ہے' اس کو چھوڑ دو' اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی پھرے' زمین حجر میں اس کو گھاس وغیرہ چرنے دو اور اس کو ایذاء نہ پہنچاؤ اور نہ ستاؤ' کونچیں نہ کاٹو' اگر ایسا کرو گے تو سخت عذاب تم کو آ کر پکڑ لے گا اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی ہلاکت کے بعد تم کو زمین میں ان کا خلیفہ بنایا اور تم کو زمین میں اتارا' جگہ دی' گرمیوں میں نرم زمین کی خاک سے محل بالا خانے بناتے ہو' جاڑوں میں پہاڑوں کو کھود کر تہ خانہ تیار کرتے ہو' اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو خیال کرو اور ایمان لاؤ اور زمین میں فساد نہ کرو' گناہ کفر و شرک لوگوں کو نہ سکھاؤ۔ قوم ثمود کے رئیس امیر جنہوں نے ایمان لانے سے غرور کیا تھا اور تکبر میں بھرے تھے ان ضیعف' ذلیل' فقیر' غریب مسلمانوں سے بولے بو ان میں سے صالح پر ایمان لائے تھے: کیا تم کو صالح کا خدا کا رسول ہونا معلوم ہو گیا اور کیا تم اس پر یقین رکھتے ہو کہ وہ رسول ہے؟ مسلمانوں نے کہا کہ بے شک ہم صالح پر خدا کا رسول سمجھ کر

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ

پھر ان منکروں نے اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح (علیہ السلام)!

ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

اگر تم (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے رسولوں میں سے ہو تو جس عذاب سے ہم کو ڈراتے ہو اس کو ہم پر لے آؤ O پھر تو ان کو

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

زلزلے نے آ لیا تو صبح کو اپنے گھروں میں (مرے ہوئے) اوندھے پڑے رہ گئے O تو صالح (علیہ السلام) نے

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ

جاتے وقت ان سے منہ پھیر کر کہا کہ اے میری قوم! میں تو تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا تھا اور تمہیں نصیحت

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

کر چکا تھا لیکن (افسوس!) تم تو نصیحت (اور خیر خواہی) کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے تھے O اور لوط (علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو)

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ

جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم وہ بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان بھر میں

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

کسی نے نہیں کیا O بے شک تم تو شہوت میں آ کر عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو بلکہ تم تو

ایمان لائے ہیں۔ تب متکبر، مغرور کافر کہنے لگے کہ ہم تو کافر ہیں، جس پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔ پھر انہوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹ ڈالیں مار ڈالا اور اپنے رب کی حکم کی نافرمانی کی اور صالح کی بات ماننے سے غرور و انکار کیا اور کہا کہ اے صالح! اگر تم رسول ہو تو جس عذاب کا وعدہ کرتے ہو وہ لے آؤ۔ ہم بھی تو دیکھیں اور مسخراپن کرنے لگے۔ تب ان کو زلزلے اور عذاب کی چیخ نے پکڑ لیا، اپنے شہر میں سب کے سب مردے ہو گر پڑے نہ حس نہ حرکت، نہ وہ جوش نہ غرور۔ جب وہ ہلاک ہونے لگے تو صالح پیغمبر نے ان سے کہا کہ اے میرے گروہ! میں نے تو تم کو پیغام اپنے پروردگار کے امر و نہی سب پہنچا دیے اور نصیحت بھی خوب کر دی۔ عذاب سے بھی ڈرایا، توبہ و ایمان کی طرف بھی بلایا مگر تم ان کو جو نصیحت کرتے تھے دوست ہی نہیں رکھتے، اطاعت ہی نہیں کرتے، لہٰذا اسی کا مزہ چکھ رہے ہو، اب اپنے معبودوں کو پکارو کہ تمہیں عذاب سے بچائیں۔

۸۰ تا ۸۴۔ اور ہم نے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ تم کیا فحش

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں (دیکھو) بے شک تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل تمہارے سامنے آ چکی تو تم

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ

(کو چاہیے) ناپ اور تول پوری پوری طرح کرو' لوگوں کو خرید و فروخت میں ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین کی درستگی کے

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾ وَلَا

بعد (جو تبلیغ دین حق سے ظہور میں آ رہی ہے) اس میں فساد اور خرابی نہ ڈالو اگر تم ایمان رکھتے ہو تو (یقین کرو) اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے O

تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور (دعوت حق کی اشاعت روکنے کے لیے) کسی راستہ پر لوگوں کو دھمکانے کو اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ

مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠

کے راستہ سے روکنے کو اور اس میں کجی (ٹیڑھا پن) پیدا کرنے کو نہ بیٹھا کرو اور (اللہ تعالیٰ کا احسان) یاد کرو جب کہ تم تھوڑے تھے (اس نے امن

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ

عافیت دے کر) تمہاری تعداد زیادہ کر دی (اور پھر) غور کرو فساد پھیلانے والوں کا کیسا انجام ہوا O اور اگر ایسا ہوا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ اس

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا

تعلیم پر ایمان لے آیا جس کی تبلیغ کے لیے میں بھیجا گیا ہوں اور دوسرا گروہ اس پر ایمان نہ لایا تو (صرف اتنی ہی بات دیکھ خود فیصلہ نہ کرلو بلکہ)

دلیل ہے' پس ناپ تول کو پورا کیا کرو' آدمیوں کے حقوق ادا کرو' ان کے حق میں نقصان نہ کرو۔ زمین میں بعد اس کے کہ اصلاح ہو چکی ہے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے لگے ہیں اور دعوت توحید شروع ہو گئی ہے اور ناپ اور تول پوری پوری ہونے لگی ہے' پھر زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اور گناہ اور دعوت الی غیر اللہ اور ناپ اور تول میں کم دینے اور بے ایمانی کرنے کا رواج نہ دو۔ یہ جو میں کہتا ہوں تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم کو میری رسالت کا اقرار ہو اور کچھ دل میں ایمان ہو۔ ہر راستہ اور گزرگاہ پر آدمیوں کے ڈرانے اور دھمکانے اور مسافروں کے مال و اسباب کپڑے لتے (ساز و سامان) لوٹنے کے لیے اور آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے پھیرنے کے لیے یعنی دین اسلام و اطاعت رسول سے روکنے کے لیے۔ جو بیٹھا کرتے ہو اور مجھ پر جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو دھمکاتے ہو اور بہکاتے ہو یہ نہ کیا کرو۔ یقیناً تم کجروی اختیار کرتے ہو۔ سیدھا راستہ چھوڑ کر ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہو۔ یاد کرو کہ تم تھوڑے تھے اللہ تعالیٰ نے تم کو پھیلایا' تمہاری نسل کو بڑھایا' اب تم بہت زیادہ ہو گئے' تم اس کا احسان یاد کرو اور خیال کرو کہ مفسدوں اور مشرکوں کا کیا انجام ہوا' وہ سب ہلاک ہو گئے' ان میں کوئی بھی باقی نہ رہا۔

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○

اگر تم میں سے ایک گروہ ان باتوں پر ایمان لایا جن کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ کافر ہوا تو کیا مضائقہ' تھوڑا صبر کرو اور یہاں تک ٹھہرو کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور تم میں فیصلہ کر دے اور حکم دے اور عذاب بھیجے' وہ سب حاکموں اور فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ

(اس پر) قوم کے سرداروں نے جنہیں (اپنی دنیاوی طاقتوں کا) گھمنڈ تھا کہا: اے شعیب! (دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی) یا تو آپ کو اور

یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ

ان سب کو جو آپ کے ساتھ ایمان لائے ہیں ہم اپنے شہر سے ضرور باہر نکال دیں گے یا (تمہیں مجبور کریں گے کہ) تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ

قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾ قٖف قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا (ہم جبراً مان لیں) اگرچہ ہم تمہارے دین سے بیزار ہیں؟ اگر (بالفرض) ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں

فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ

حالانکہ اللہ نے (علم و یقین کی روشنی نمایاں کر کے) ہمیں اس سے نجات دے دی ہے تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) ہم نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان

اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ

باندھا، ہم مسلمانوں کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اب (قدم پیچھے ہٹائیں اور) تمہارے دین میں لوٹ جائیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہی چاہے (جو

تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ

وہ چاہے گا وہ ہو کر رہے گا) ہمارے رب کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، ہم نے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کیا ہے، اے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے

۸۸ تا ۹۳- شعیب کی قوم کے رئیسوں نے جو غرور میں پھولے تھے شعیب سے کہا کہ اے شعیب! ہم تم کو اور ان لوگوں کو جو تم پر ایمان لائے ہیں اپنے شہر سے نکال دیں گے یا اگر شہر میں رہنا چاہتے ہو تو ہمارے مذہب و ملت میں ہو جاؤ۔ شعیب نے کہا: کیا تم ہم کو اپنی ملت میں پھرا سکتے ہو اور مجبور کر کے ہمیں کافر کر سکتے ہو اگرچہ ہمارے دل نہ چاہتے ہوں، نہیں ایسا خیال نہ کرو جب اللہ نے ہم کو نجات دی اور کفر سے نکالا اس کے بعد ہم پھر اگر تمہاری ملت کفر میں داخل ہو جائیں تو ہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھنے والے ہو جائیں گے، جو کچھ ہم نے بیان کیا اور نبوت کا ذکر کیا ہم کو ہرگز جائز نہیں کہ ہم پھر تمہارے دین شرک میں داخل ہوں مگر یہ کہ ہمارا رب ہمارے دلوں سے نور معرفت نکال ڈالے تو مجبوری ہے۔ ہمارا پروردگار ہر شے کا عالم ہے اس کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے بڑی وسعت والا ہے، ہم نے اپنے پروردگار پر بھروسہ کیا ہے۔ اے پروردگار! ہم میں اور ہماری قوم میں یہ فیصلہ کر اور حق و انصاف ظاہر فرما تو سب حاکموں اور فیصلہ کرنے والوں سے بہتر حاکم ہے۔ رؤسائے کفار نے کم درجہ کے لوگوں غریبوں سے کہا کہ اگر تم نے شعیب کا اتباع کر لیا تو تم بڑے نقصان میں ہو جاؤ گے۔ جب کافروں نے کسی طرح نہ مانا تو امیروں کو رجفہ یعنی زلزلہ اور عذاب کی چیخ نے پکڑ لیا، پس وہ اپنے گھروں میں یا شہر میں یا لشکر میں سب کے سب مر کر زمین پر خاک ہو گئے۔ جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو نہ مانا تھا وہ ایسے ہو گئے کہ گویا کبھی وہ دنیا میں تھے ہی نہیں اور جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا وہی خاسر ہوئے، نقصان میں پڑے اور عذاب میں مبتلا ہوئے۔ جب عذاب اترا تو شعیب

الْفٰتِحِيْنَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ

درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کردے (تاکہ ہمارا سچائی پر ہونا اور ان کا باطل پر ہونا ظاہر ہوجائے) اور تو ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے O اور شعیب (علیہ

شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩٠﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اگر تم شعیب (علیہ السلام) کے تابع ہوگئے تو بے شک تم ضرور نقصان میں رہو گے O

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩١﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

(جب لوگوں نے شعیب علیہ السلام کی بات نہ مانی) تو ان کو زلزلے نے آلیا تو وہ (مر کر) صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے O جن لوگوں

فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى

نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تھا (وہ اسی طرح ملیامیٹ ہوگئے کہ) گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا (وہ

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ

ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے بلکہ) وہ خود ہی (تباہی اور) نقصان میں پڑ گئے O (تو ان کی ہلاکت کے بعد) شعیب (علیہ السلام) نے ان سے منہ پھیرا اور یہ کہا:

فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ

اے میری قوم! بے شک میں نے تو تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے تھے اور (تمہاری بھلائی کے لیے) تم کو نصیحت بھی کر چکا تھا (مگر تم نے نہ مانا)

مع عند المتقدمین ١٢

ع ١١ / ٩ / ١

(علیہ السلام) ان میں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اے قوم! میں نے تم کو اللہ کے پیغام امر و نہی سب پہنچا دیے اور خوب نصیحت کی' عذاب سے ڈرایا' توبہ وایمان کی طرف بلایا مگر تم ایمان نہ لائے' آخر عذاب آ گیا' میں اس قوم کے ہلاک ہونے کا جو کافر تھی' اللہ اور اس کے رسول کو نہ مانتی تھی کیا غم کروں' اس کا ہلاک ہی ہونا ٹھیک ہے۔

٩٤ تا ٩٦- ہم نے جس شہر میں یا گاؤں میں جس کو ہلاک کیا اس کو بسبب تکذیب رسول عذاب دیا' اس سے پہلے ہم نے ان کو اس طرح سے سمجھایا کہ ہلاک کرنے سے پہلے ان کو مصیبتوں میں اور خوف و بلیات و شدائد میں اور ضراء یعنی امراض اور بھوک و قحط میں گرفتار کیا کہ شاید ان کو کچھ تنبیہ ہو اور عاجزی کریں اور ایمان لائیں اور پھر ہم نے وہ آفتیں ٹال دیں اور وہ تعداد میں بہت ہو گئے اور ان کا مال اور زائد ہو گیا اور وہ کہنے لگے کہ پہلے زمانہ میں ہمارے باپ دادوں کو بھی ضراء و سراء نے آ کر گھیرا تھا یعنی کبھی خوشی ہوتی تھی کبھی رنج' وہ اس کو اتفاق دنیا سمجھتے رہے' وہ بھی کفر سے منہ نہ پھیرتے تھے اسی طرح ہم بھی کفر نہ چھوڑیں گے اور ان کی اقتداء کریں گے۔ جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا تو ہم نے یکایک ان کو پکڑ لیا اور عذاب ایک دم آ گیا حالانکہ ان کو خبر بھی نہ تھی اور وہ نزول عذاب کو جانتے بھی نہ تھے۔ اگر یہ شہر والے لوگ جن کو عذاب سے ہم نے ہلاک کیا ایمان لاتے' کتاب و رسول کو مانتے' کفر و شرک فواحش سے بچتے' توبہ کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے' خوب مینہ برستا' پھول پھل کی پیداوار ہوتی مگر جب کہ انہوں نے کتاب و رسول کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو سختی سے پکڑا'

نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

تو پھر اب میں کافروں (کی تباہی) پر کیوں افسوس کروں O اور ہم نے جس کسی بستی میں کوئی نبی بھیجا تو (یہی کیا کہ) ان لوگوں کو (نافرمانی کی وجہ سے) سختی اور

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ

تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ کسی طرح عاجزی کریں (اور ہمارا حکم مان لیں) O (جب انہوں نے اس سے بھی عبرت حاصل نہ کی) تو پھر ہم نے برائی (سختی) کی

مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

جگہ اچھائی اور راحت سے بدل دی یہاں تک کہ وہ (تعداد میں) زیادہ ہو گئے اور کہنے لگے (کہ یہ سختی اور نرمی کوئی نئی بات نہیں بلکہ) ہمارے باپ دادا کو

يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

بھی اسی طرح سختی اور راحت پہنچا کرتی تھی (یعنی دنیا میں اچھی بری حالتیں پیش آتی ہی رہتی ہیں عمل کا بدلہ کوئی چیز نہیں) تو اچانک ہم نے ان کو غفلت

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

میں (عذاب سے) پکڑ لیا اور وہ اس سے بالکل بے خبر تھے O اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے (جن کے حالات بیان کیے گئے) ایمان لاتے اور

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ

(برائیوں سے) بچتے تو ہم آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے ان پر ضرور کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے کیے ہوئے

ان پر رزق کی تنگی اور سخت عذاب ان کے برے کاموں یعنی کتابوں اور نبیوں کے جھٹلانے کے بدلے میں ان کے اوپر ڈالا اور ان کو ہلاک کر دیا۔

۹۷ تا ۱۰۲- کیا مکہ والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر رات کو سوتے میں ہمارا عذاب آ جائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ یا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ وہ دن میں کھیل کود میں مشغول ہوں اور ان پر ہمارا عذاب آ جائے۔ کیا وہ اللہ کے عذاب سے بے خوف ہو گئے یعنی ان کو عذاب سے بچے رہنے کی اور بے خوفی کی کوئی دستاویز مل گئی ہے ہرگز نہیں، خوب یاد رکھو کہ اللہ کی پوشیدہ تدبیر اور عذاب سے سوائے خاسروں کافروں کے کوئی بے خوف نہیں ہوگا، سب مسلمان اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کیا ان کو جو زمین کے رہنے والوں کے ہلاک ہو جانے کے بعد اس کے وارث ہوتے ہیں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو بھی ان کے گناہوں کے عوض عذاب دیں جیسا ان سے پہلے لوگوں کو دیا تھا جن کے یہ وارث ہوئے ہیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر گمراہی لگا دیں کہ پھر یہ ہدایت الٰہی نہ سن سکیں، یعنی اہل مکہ بے خوف ہو گئے ہیں اور اگلے لوگوں کا حال نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے اور اس سے نہیں ڈرتے کہ ہم ان پر بھی عذاب اتاریں اور حق ان کے دلوں میں نہ جانے دیں یعنی وہ حق قبول ہی نہ کریں، اپنی ہٹ دھرمی اور ضد پر اڑے رہیں اور ان کو ہلاک کر دیا جائے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ قومیں جن کو ہم نے عذاب دیا اور ہلاک کیا جبرائیل کی زبانی ان کی سچی خبریں اور مؤثر واقعے ہم تم کو سناتے ہیں،

بَأْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ

(بداعمال) کی وجہ سے گرفتار کرلیا (اور وہ عذاب میں مبتلا ہو گئے) O کیا بستیوں کے بسنے والے اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں

يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ

رات آ جائے اور وہ پڑے سوتے ہی ہوں O یا بستیوں والے اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب دن دہاڑے نازل ہو جائے اور وہ (بے

فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع اَوَلَمْ يَهْدِ ۱۲ ع ۲

خبر) کھیل کود میں مشغول ہوں O کیا وہ اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تدبیروں سے نڈر ہو گئے (اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے خلاف کچھ ہونے والا ہی نہیں) تو (یاد

لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ

رکھو) اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تدبیروں سے وہی لوگ بے خوف ہو جاتے ہیں جو تباہ ہونے والے ہیں O کیا ان لوگوں کو کہ جو زمین کے مالکوں کے

اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

(مرنے کے) بعد اس کے وارث بنتے ہیں اتنی بھی ہدایت نہ ملی (یہ بھی نہ سمجھے کہ) اگر ہم چاہیں تو ان کو بھی ان کے گناہوں کی سزا دے دیں اور ہم ان

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ

کے دلوں پر مہر لگا دیں تو وہ نصیحت سن ہی نہ سکیں O یہ ہیں وہ بستیاں جن کی خبریں (اے نبی!) ہم آپ کو سناتے ہیں اور بے شک ان کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ

ان کے رسول روشن دلیلیں (معجزات بھی) لے کر آئے تو وہ اس قابل نہ ہوئے کہ جس کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان لے آتے

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا

(بلکہ مرتے دم تک اپنے کفر پر جمے ہی رہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ (ہٹ دھرم) کافروں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے O اور ہم نے تو

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

ان میں سے اکثر کو اپنے قول و اقرار کا پابند نہ بنایا اور ان میں سے اکثر کو تو نافرمان ہی پایا O

ان کے رسول ان کے پاس امر و نہی احکام و معجزات سب کچھ لے کر آئے تھے مگر یہ کیونکر ایمان لاتے کہ یہ تو پہلے سے جھٹلا چکے تھے یعنی بروز میثاق انہوں نے دل سے اقرار نہ کیا تھا نفاق برتا تھا یا یہ کہ ان کے باپ دادا تو پہلے ہی سے ان کو کفر سکھا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کے دلوں پر گمراہی کی مہر اپنے علم ازلی کے مطابق لگا دیتا ہے اور جس کی تقدیر میں جو ہوتا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ

پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں (درباریوں)

فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ

کی طرف بھیجا لیکن انہوں نے ان (نشانیوں) کی بڑی بے حرمتی کی اور ان کے ساتھ زیادتی کی؛ پھر دیکھو فسادیوں کا انجام کیسا ہوا O اور

قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: اے فرعون! میں تمام جہانوں کے پروردگار کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں O

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ

میرا فرض منصبی اور مجھے سزاوار یہی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ پر سوائے سچ کے اور کچھ نہ کہوں، بے شک میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ؕ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ

بڑی نشانی لے کر آیا ہوں (اے فرعون!) تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے (ان کو قید سے چھوڑ دے) O فرعون نے کہا کہ اگر تم کوئی نشانی

بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ

(اپنی رسالت کی) لائے ہو تو اسے (سامنے) لے آؤ اگر تم سچے ہو O تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی

ہے اس کے سامان دنیا میں مہیا کر دیتا ہے۔ ہم نے اکثر کافروں کو عہد کا پورا کرنے والا نہ پایا بلکہ اکثر نافرمان اور عہد توڑنے والے ہی نظر آئے۔

۱۰۳ تا ۱۰۶۔ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ان کے بعد اپنی نو نشانیاں دے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان کا انکار کیا۔ پس اے رسول! خیال کرو کہ ان مفسدوں کا انجام کار کیا ہوا، یہی ہوا کہ ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا اور ہلاک کیا۔ موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ میں رب العالمین کی طرف سے تیری طرف قاصد و پیغامبر ہوں، وہ بولا: بالکل غلط۔ موسیٰ نے کہا: مجھ کو ہرگز لائق نہیں کہ میں خدا کی طرف جو بات نسبت کروں وہ سچ نہ ہو، میں اللہ پر ہرگز تہمت نہ باندھوں گا، میں اللہ کے پاس سے معجزہ اور نشانی لایا ہوں جو میری صدق رسالت کی دلیل کافی ہے، اب تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے، سب چھوٹے بڑے اپنا اپنا مال اسباب لے کر چلے جائیں، ان کو نہ ستا، وہ بولا کہ اگر کوئی نشانی لائے ہو تو یہ بات البتہ قابل غور ہے، اگر سچے ہو تو لاؤ دکھاؤ کیسی نشانی ہے؟ تو موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی، وہ بڑا اژدھا بن گئی۔

۱۰۷ تا ۱۱۲۔ جب فرعون اور اس کی قوم نے یہ معجزہ دیکھا تو آپس میں کہنے لگے: یہ شخص بڑا جادوگر ہے، فن سحر میں کامل ہے، اس کا یہ ارادہ ہے کہ ہم تم سب کو ملک مصر سے نکال دے اور آپ خود بادشاہ بن جائے۔ فرعون نے کہا کہ اچھا اب اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے غور کے بعد کہا کہ اس کو اور اس کے بھائی ہارون کو ابھی ٹھہرا رہنے

فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ

لاٹھی زمین پر ڈال دی تو وہ فوراً ایک ظاہر اژدھا بن گئی O اور آپ نے اپنا ہاتھ (گریبان سے) نکالا تو وہ فوراً دیکھنے والوں

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ ع ۹ ۳

کے لیے (چمکتا) جگمگاتا ہوا نظر آیا O فرعون کی قوم کے سردار (آپس میں) کہنے لگے کہ بے شک یہ تو بڑا ماہر جادوگر

عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

ہے O یہ تم کو تمہاری زمین سے (ملک سے) باہر نکال دینا چاہتا ہے (اور خود اس ملک کا مالک بننا چاہتا ہے) اب بتلاؤ (اس بارے میں) تمہاری کیا صلاح ہے O

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ

انہوں نے (مشورے کے بعد فرعون سے) کہا کہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی کو ٹھہرالو اور باہر شہروں میں نقیب (لوگوں کو اکٹھا کرنے والے) بھیج

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا

دو O کہ (تمام شہروں سے) ماہر علم والے جادوگر (اکٹھے کر کے) تمہارے پاس لے آئیں O (چنانچہ) جادوگر فرعون کے پاس آئے اور انہوں نے کہا

اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

کہ اگر ہم (موسیٰ علیہ السلام پر) غالب آئیں تو ہمیں اس کے بدلے میں کچھ انعام ملے گا O فرعون نے کہا ہاں! (ضرور ملے گا) اور اس وقت تم سب میرے

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

(دربار کے) مقربوں میں سے ہو جاؤ گے O (پھر جب مقابلہ ہوا تو) جادوگروں نے کہا اے موسیٰ (علیہ السلام)! یا تو آپ پہلے اپنی (لاٹھی) پھینکیں یا

قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ

پھر ہم ہی پھینکنے والے ہوں O موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: پہلے تم ہی پھینکو پھر جب جادوگروں نے (جادو کی بنائی ہوئی لاٹھیاں اور رسیاں) پھینکیں،

دو، قتل نہ کرو اور سب شہروں کے آدمی جو اس شہر میں بڑے بڑے جادوگر، علم سحر میں حاذق کامل ہوں ان کے مقابلہ کے لیے جمع کر کے لائیں۔

۱۱۳ تا ۱۱۴۔ جب سب شہروں کے جادوگر اکٹھے ہو کر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب ہو جائیں تو ہم کو جو ہم مانگیں تحفہ ملے گا اور جو چاہیں لیں گے؟ وہ بولا: بے شک میں تم کو جو مانگو گے دوں گا بلکہ تم میرے مقربین درگاہ میں سے ہو جاؤ گے۔

۱۱۵ تا ۱۲۶۔ جادوگروں نے موسیٰ سے کہا کہ کیوں صاحب ہم پہلے ڈالیں یا تم پہلے ڈالو گے؟ موسیٰ نے کہا: تم ہی کو جو کچھ ڈالنا ہو ڈالو اور اپنا جادو دکھاؤ۔ جب انہوں نے ستر لکڑیاں اور ستر رسیاں ڈالیں تو آدمیوں کی آنکھوں پر نظر بندی کر دی، وہ

وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ

لوگوں کی آنکھوں پر جادو کیا (یعنی لوگوں کی نظر بندی کر دی) اور انہیں (اپنے کرتبوں سے) ڈرایا اور بہت بُرا جادو بنا لائے ○ اور ہم نے

فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا

موسیٰ (علیہ السلام) پر وحی کی کہ آپ بھی اپنی لاٹھی (میدان میں) ڈال دیجئے' جونہی انہوں نے اپنی لاٹھی پھینکی جو کچھ جھوٹی نمائش جادوگروں کی تھی

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ وَ

اچانک آنا فانا نگلنے لگی (اور چٹ کر گئی) ○ غرضیکہ سچائی ثابت ہوئی اور جو کچھ جادوگروں نے کرتب کیے تھے سب ملیامیٹ ہو گئے ○ تو (نتیجہ یہ نکلا کہ

اُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ لا

فرعون اور اس کے درباریوں کو اس مقابلہ میں) مغلوب ہونا پڑا اور (فتح مند ہونے کی بجائے) الٹے ذلیل ہو کر واپس ہوئے ○ اور (موسیٰ علیہ السلام

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

کی سچائی دیکھ کر) جادوگر سجدے میں گر پڑے ○ (اور) انہوں نے کہا: ہم سارے جہاں کے پروردگار پر ایمان لائے ○ جو موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام)

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ

کا پروردگار ہے ○ فرعون نے (غضب ناک ہو کر) کہا: مجھ سے اجازت لیے بغیر موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لے آئے' یہ تو تمہاری ایک پوشیدہ بڑی

ان کو سانپوں کی طرح دوڑتی ہوئی نظر آئیں۔ جادو کے زور سے سب کو بہت ڈرایا اور بہت بڑا جادو دکھلایا۔ ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ اب تم بھی اپنا عصا زمین پر ڈالو۔ ان کا عصا ڈالنا تھا کہ وہ اژدھا بن کر ان کی سب رسیوں اور لکڑیوں کو جن کو انہوں نے جادو کے سانپ بنا کر لوگوں کو ڈرایا تھا نگلنے لگا۔ پس حق ظاہر ہوگیا اور وہ جادو جس کو انہوں نے بنایا تھا باطل اور ضعیف ہوگیا۔ اس وقت سب جادوگر مغلوب ہوئے اور موسیٰ غالب ہو گئے اور آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ذلیل اور شرمندہ ہو گئے اور سجدے میں ڈال دیے گئے یعنی سجدے میں گر پڑے یا یہ کہ سجدہ اس قدر جلدی کیا کہ گویا کسی نے ان کو دھکا دے کر گرا دیا اور کہنے لگے کہ ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔ فرعون نے کہا کہ کیا رب العالمین سے مراد مجھے لیتے ہو؟ تب وہ بولے کہ نہیں ہم تو رب موسیٰ و ہارون پر ایمان لائے۔ فرعون بولا کہ کیا تم قبل اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں اور حکم کروں تم ایمان لائے' خیر میں سمجھ گیا' یہ چالاکی اور مکر ہے جو تم نے اور موسیٰ نے مشورہ کر کے اختیار کیا ہے کہ تم میں ایک غالب بن جاؤ اور دوسرا مغلوب بنے اور شہر میں قبل اس کے کہ ہم تک یہ بات آئے مکر گانٹھ چکے ہو کہ اس ذریعے سے شہر والوں کو شہر سے نکال دو اور آپ بادشاہ بن بیٹھو۔ خیر اب اس کا حال عنقریب تم کو معلوم ہوتا ہے' میں تم کو سخت سزا دوں گا' تمہارے ہاتھ پاؤں خلاف طرفوں سے کاٹوں گا' سیدھا ہاتھ اور الٹا پاؤں' پھر تم کو نہر کے کنارے پر سولی دے دوں گا۔ جادوگر جو مسلمان ہو گئے تھے بولے: اگر مار ڈالو گے تو کیا ہوگا' ہمیں تو اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہی ہے' ہم نے تیرا کیا نقصان کیا ہے اور تجھ کو ہم سے دشمنی اور

اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

چال ہے جو تم نے (مل جل کر) شہر میں پھیلائی ہے تاکہ اس کے باشندوں کو اس سے نکال باہر کرو (اور اپنا قبضہ جماؤ اچھا) تھوڑی دیر میں تمہیں (اس کا

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

نتیجہ) معلوم ہو جائے گا ○ قسم ہے کہ میں پہلے تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹواؤں گا' پھر ضرور تم سب کو سولی پر چڑھا

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ ۚ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا

دوں گا ○ مؤمن جادوگروں نے کہا کہ ہم تو اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں (پھر ہم جسمانی تکالیف اور موت سے کیوں ہراساں

جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَقَالَ ۱۴ ع ۱۸

ہوں) ○ اور تو ہم سے (صرف اس قصور پر) بدلہ لیتا ہے کہ جب ہمارے پروردگار کی نشانیاں ہمارے سامنے آ گئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے (تو خدا

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا

تعالیٰ سے ہماری یہی دعا ہے کہ) اے پروردگار! ہمیں کامل صبر سے لبریز کر دے (تاکہ زندگی کی کوئی تکلیف ہمیں اس راہ میں ڈگمگا نہ سکے) اور ہمیں

فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ

(دنیا سے) مسلمان اٹھا ○ اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے (فرعون سے) کہا: کیا تو موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ ملک

غصہ کی کیا وجہ ہے' یہی نا کہ جب ہمارے پاس اللہ کی نشانیاں آئیں تو ہم ایمان لے آئے' اگر ہم نے ایسا کیا تو تیرا کیا بگاڑا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو صبر دے' جب یہ ہم کو سولی دیں اور اعضاء کاٹیں ہم کو صبر کا اکرام عطا فرما' ہمارا ایمان قائم رکھ' ہم کافر نہ ہو جائیں اور ہم کو موسیٰ کے دین پر مسلمان رہتے ہوئے دنیا سے اٹھا۔

۱۲۷ تا ۱۲۹۔ اور قوم فرعون کے امراء اور رؤسا نے فرعون سے کہا کہ کیا موسیٰ کا اور ان کی قوم کا انتظام نہ کرو گے' ان کو قتل نہ کرو گے' ان کو یونہی زمین میں فساد کرنے دو گے یعنی دین شرک اور تمہاری عبادت کو تبدیل کرتے ہیں سو کرنے دو گے' نہ وہ تم سے بولیں اور نہ تم کو اور نہ تمہارے معبودوں کو مانیں' کیا تم کو اور تمہاری عبادت و خدائی کو سب کو چھوڑے رہیں تب بھی تم ان کو چھوڑے ہی رہو گے یعنی سزا نہ دو گے۔ تو فرعون بولا کہ نہیں بلکہ ہم عنقریب ان کو سزا دیتے ہیں' جیسے پہلے کیا تھا ویسے ہی اب بھی ان کے چھوٹے لڑکوں کو قتل کر ڈالا کریں گے' لڑکیوں کو رہنے دیں گے اور جب بڑی ہو جایا کریں گی تو ان کو اپنی خدمت میں لے لیا کریں گے' وہ کیا کر سکتے ہیں ہم ان پر غالب ہیں۔ موسیٰ نے جب یہ سنا تو قوم سے کہا: اللہ سے مدد مانگو اور بلا (آزمائش) پر صبر کرو' زمین یعنی مصر خدا کا ہے' جس کو چاہتا ہے وارث کرتا ہے اور اس میں جس کو چاہتا ہے حاکم بنا کر اتارتا ہے' آخر الامر جنت متقین کو ملے گی جو کفر اور شرک اور فواحش سے بچتے ہیں۔ وہ بولے کہ اے موسیٰ! جب تم رسول بن کر نہ آئے تھے جب بھی ہم کو ایذاء دی گئی' ہمارے بیٹے قتل کیے گئے' عورتوں سے سخت خدمتیں لی گئیں' ذلت سہی۔ اب جو تم آئے تو بھی پیچھا نہ

وَنَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوۡسٰی

میں بدامنی پھیلائیں اور تجھے اور تیرے (ٹھہرائے ہوئے) معبودوں کو چھوڑ دیں، فرعون نے کہا: ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ

لِقَوۡمِهِ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِاللّٰهِ وَاصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ ۙ قف

رہنے دیں گے (تاکہ ہماری باندیاں بن کر رہیں) اور (ہمیں ڈر کس بات کا ہے) بے شک ہم ان پر غالب ہیں (وہ ہماری طاقت سے دبے ہوئے بے

یُوۡرِثُهَا مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۲۸﴾

بس ہیں) ○ تب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو (نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا (اے قوم!) اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو اور (اس کی راہ) میں صبر سے جمے رہو

قَالُوۡۤا اُوۡذِیۡنَا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَاۡتِیَنَا وَمِنۡۢ بَعۡدِ مَا جِئۡتَنَا ؕ

بالشبہ زمین (کی بادشاہت صرف) خدا تعالیٰ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنادیتا ہے اور اچھا انجام پرہیز

قَالَ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّهۡلِكَ عَدُوَّکُمۡ وَیَسۡتَخۡلِفَکُمۡ فِی

گاروں ہی کے لیے ہے (انہی کی فتح اور کامیابی ہے) ○ (جب فرعون نے موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم کو زیادہ ستایا تو) اس قوم نے کہا: (اے موسیٰ علیہ

۱۵ ع ۴ ۵ الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرَ کَیۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَلَقَدۡ اَخَذۡنَاۤ اٰلَ

السلام!) ہم آپ کے آنے سے پہلے بھی ستائے گئے اور آپ کے آنے کے بعد (بھی ستائے جا رہے ہیں) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ (نہ

چھوٹا۔ موسیٰ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے وعدہ کرلیا ہے اور خدا کا وعدہ یقینی ہے کہ تمہارے دشمن یعنی فرعون اور اس کی قوم کو ہلاک کر ڈالے گا، قحط، تنگی، بھوک ان پر بھیجے گا اور تم کو زمین میں ان کا خلیفہ بنائے گا یعنی ارض مصر تمہارے قبضہ میں دے گا اور پھر دیکھے گا کہ تم اس کی کیسی اطاعت کرتے ہو (''الھتک'' بصیغہ جمع ہے اور ایک قراءت میں الوہیت مصدر بمعنی معبودیت ہے)۔

۱۳۰ تا ۱۳۷- جب فرعون نے تکذیب کی تو ہم نے اس کو اور اس کی قوم کو سختی سے پکڑا، قحط اور شدت کی بھوک، پھل پھول کا نقصان ان پر مسلط کیا اور کئی برس تک یہ حال رکھا کہ یہ نصیحت حاصل کریں اور کچھ سمجھیں، مگر جب ان کو اچھائی ملتی، ضرورت کی چیزیں سستی ہو جاتیں بارش ہوتی تو خوب خوش ہو جاتے اور کہتے کہ ہم اس کے مستحق تھے اور اگر قحط، خشک سالی، شدت ہوتی تو یہ موسیٰ اور ان کی قوم کے ساتھ یہ بدفالی کرتے کہ ان کے قدم کی خرابی سے ہم پر یہ شامت نحوست و مصیبت آئی ورنہ ہم تو اچھے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی نحوست اور بدفالی یعنی قحط اور بارش سب اللہ کے پاس سے ہے، وہ مالک ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے اور تصدیق نہیں کرتے۔ پھر فرعون وغیرہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ جب تم کوئی نشانی لاؤ گے اور ہم پر اپنا جادو چلاؤ گے اور ہماری آنکھوں پر نظر بندی کرو گے تو تم خوب سمجھ لو گے کہ ہم ان باتوں سے تم پر ایمان نہیں لائیں گے اور تمہاری رسالت کی تصدیق نہ کریں گے۔ حضرت موسیٰ نے بددعا کی ہم نے ان پر طوفان بھیجا، مینہ کو مسلط کیا، سنیچر سے لے کر دوسرے سنیچر تک رات دن برابر مینہ برسا، سب کھیتیاں برباد ہوگئیں، پھر ٹڈی بھیجی جو کچھ گھاس اُگا تھا وہ سب صاف کر دیا، پھر کھٹمل یا دیمک کو

فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

گھبراؤ) قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور ملک میں تمہیں اس کا جانشین بنائے (اس کا مالک بنائے) پھر دیکھے گا کہ (اس

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

جانشینی کے بعد) تم کیسے کام کرتے ہو (اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری یا نافرمانی) O اور ہم نے فرعون کی قوم کو (نافرمانی کی وجہ سے) خشک سالی کی برسوں اور

يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

پھلوں کی پیداوار کے نقصان میں مبتلا کیا تاکہ وہ متنبہ ہوں اور نصیحت مانیں O تو جب کبھی ان پر خوشحالی آتی تو کہتے: یہ تو ہمارے حصے ہی کی ہے (یعنی

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

ہم اس کے مستحق ہیں) اور اگر ان کو سختی پیش آتی تھی تو کہتے تھے کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ہے (غور سے) سنو کہ ان کی

مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا

نحوست اور کسی کے پاس سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی کے یہاں سے ہے لیکن ان میں اکثروں کو اس بات کا یقین نہیں (کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی

عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ

طرف سے ہوتا ہے) O اور فرعون کی قوم نے کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! تم ہم پر اپنا جادو چلانے کے لیے کتنی ہی نشانیاں لاؤ مگر ہم تم کو ماننے

مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا

والے نہیں O تو ہم نے (ان کو متنبہ کرنے کے لیے) ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیوں کے دل اور جوئیں (یا گھن یا کلنی) اور مینڈک اور خون کہ یہ سب الگ

وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

الگ نشانیاں تھیں اس پر انہوں نے سرکشی کی اور ان کا گروہ مجرموں ہی کا گروہ تھا O اور جب ان پر عذاب پڑتا تو کہتے تھے کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)!

مسلط کیا جس نے ٹڈی کا رہا سہا جو کچھ دانہ تھا سب صاف کر دیا یعنی جو ٹڈی سے بچا تھا وہ کھٹمل نے سب کھالیا' پھر مینڈک بھیجے جس نے ان کو سخت ایذاء دی' پھر خون مسلط کیا' ان کے کنویں اور نہریں سب خون خون ہو گئے' اتنی بہت سی نشانیاں کھلی کھلی یکے بعد دیگرے بھیجیں' ہر نشانی میں دوسری سے دو دو ماہ کا فاصلہ تھا مگر انہوں نے غرور کیا' پھر بھی ایمان نہ لائے اور مجرم عجب شرک کے اور گناہوں کے عادی تھے کہ جب ان پر عذاب اترتا' طوفان' جراد (ٹڈیاں)' قمل' ضفدع (مینڈک) وغیرہ مسلط ہوتا تو موسیٰ سے کہتے کہ تم اپنے رب سے دعا کرو' جو اس نے عہد کر لیا ہے اس کے ذریعہ سے دعا کرو' اگر یہ عذاب اٹھا لے گا' مشکل کھول دے گا تو ہم تمہاری تصدیق کریں گے' ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ مع ان کے مال قلیل و کثیر کے بھیج دیں گے۔

عِنْدَكَ ج لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

تمہارے پروردگار نے جو تم سے (نبوت کا) عہد لیا ہے اس کی بنا پر ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اگر تم ہم سے یہ عذاب ٹال دو گے تو ہم تم پر ضرور

مَعَكَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ج ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ

ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے (تم جہاں چاہو ان کو لے جاؤ) ○ پھر جب ہم ایک خاص مقررہ وقت تک کے لیے

أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

جس تک انہیں پہنچنا تھا عذاب ٹال دیتے تھے تو وہ فوراً ہی (اپنی بات سے) پھر جاتے تھے ○ بالآخر ہم نے (ان کی بدعملیوں پر)

فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا

انہیں سزا دی تو اس جرم کے بدلے کہ انہوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور ان کی طرف سے غافل رہے یہ سزا دی کہ

غَافِلِينَ ﴿۱۳۶﴾ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ

انہیں سمندر میں غرق کر دیا ○ اور وہ جس قوم کو (بنی اسرائیل کو) کمزور اور حقیر خیال کرتے تھے اسی کو ملک کے پورب

مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ط وَتَمَّتْ كَلِمَتُ

اور پچھم کا مالک کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور بنی اسرائیل کے صبر کے بدلے آپ کے رب کا اچھا

رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ لا ۵ بِمَا صَبَرُوا ط وَدَمَّرْنَا

وعدہ (فتح اور کامیابی کا) ان کے حق میں پورا ہوا اور فرعون اور اس کا گروہ اپنی طاقت اور شوکت کے لیے جو کچھ

جب ہم عذاب کھولتے تھے اور ایک وقت خاص تک کے لیے، جس کو وہ پہنچنے والے تھے اس وقت ان کا خاتمہ ہونے والا تھا، ہم وہ عذاب اٹھا لیتے تھے تو وہ پھر اپنا عہد توڑ دیتے تھے اور کفر کی طرف لوٹ جاتے تھے۔ پھر ہم نے ان سے ایک دم انتقام لے لیا اور ان سب کو دریائے نیل یا سمندر میں ڈبو دیا اور اس کا بدلہ دیا کہ ہماری آیات کا انکار کرتے تھے اور ان سے غافل اور منکر تھے اور ہم نے اس گروہ کو جو ذلیل سمجھے جاتے تھے یعنی بنی اسرائیل کو مشرق و مغرب کا وارث و حاکم کر دیا۔ بیت المقدس، فلسطین، اردن، مصر وغیرہ وہ شہر جن کے اکثر حصوں میں ہم نے برکت دی تھی اور ان کو سرسبز کیا تھا ان کو دے دیے اور بنی اسرائیل پر اس سبب سے کہ انہوں نے مصیبتوں پر صبر کیا تھا یا یہ کہ وہ اپنے دین پر ان سب آفتوں میں قائم رہے تھے۔ آپ کے پروردگار نے کلمۂ حسنیٰ پورا کر دیا یعنی ان کو جنت دینا یا فتح و ظفر میسر کرنا ضروری کر دیا اور فرعون اور اس کی قوم جو محل و شہر اور عشرت خانے وغیرہ بناتی تھی اور باغوں میں بوتی تھی، ہر طرح کے درخت خاص کر انگور کے درخت، ان سب کو ہم نے ہلاک و تباہ کر دیا اور ان کے کفر کا ان کو بدلہ دیا۔ "یعرشون" کے معنی باغ کے تختے وغیرہ درست کرنا ہوں یا مطلق تعمیر کرنا ہو۔

مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾

بلند عمارتیں اور چھتیں بناتا رہا وہ سب ہم نے برباد کر دیں O

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ جو اپنے بتوں کے سامنے آسن جمائے

عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ

(مجاور بنے) بیٹھے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دیجئے جیسے ان کے لیے

آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿١٣٨﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ

اتنے معبود ہیں آپ نے فرمایا (افسوس!) تم بڑے جاہل لوگ ہو O یہ لوگ جس طریقے پر چل رہے ہیں اور جس حال میں ہیں وہ تباہ ہونے

فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ

والے ہیں اور انہوں نے جو عمل اختیار کیا وہ بالکل (غلط اور) باطل ہے O (اور یہ بھی) فرمایا: کیا (تم چاہتے ہو کہ) اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارے لیے کوئی اور

إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ

معبود تلاش کروں حالانکہ اسی نے تمہیں دنیا کی قوموں پر فضیلت دی (کہ تمہاری قوم میں بہت سے نبی پیدا کیے اور فرعون سے نجات دی) O

فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَ

اور (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے اس احسان کو یاد رکھو) جب ہم نے تم کو فرعون کی قوم سے نجات دی جو تمہیں سخت عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل

۱۳۸ تا ۱۴۱۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا، بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا، اس پار وہ چلتے چلتے ایک قوم پر پہنچے جو بتوں کو پوجتی تھی اور ان کے لیے اعتکاف کیے ہوئے تھی اور ان کی عبادت میں مشغول تھی، بعض کے نزدیک وہ قوم اہل رقم تھی یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے باقی لوگ، جب بنی اسرائیل نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو موسیٰ سے کہا کہ ہم کو بھی کوئی خدا ایسا بنا دو اور تیار کر دو جس کو ہم پوجا کریں جیسے یہ اپنے خداؤں کو پوجتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا: بے شک تم سخت جاہل اور بے وقوف ہو، اللہ کے حکم اور اس کی عظمت سے ناواقف ہو، یہ جو عبادت کرتے ہیں اور بہتان اٹھاتے ہیں اور جس دھندے میں لگے ہیں یعنی شرک بالکل غلط ہے، جو کچھ کر رہے ہیں محض گمراہی ہے۔ اور موسیٰ نے یہ بھی کہا کہ کیا میں تمہارے لیے سوا اللہ کے اور کوئی معبود بنا دوں حالانکہ اسی اللہ تعالیٰ نے تم کو سب جہان سے اس وقت میں افضل کیا، شرف اسلام بخشا اور یاد کرو کہ ہم نے تم کو قوم فرعون سے نجات دی، وہ تم کو سخت عذاب دیتی تھی، چھوٹے لڑکوں کو مارتی عورتوں کو خدمت میں رکھتی تھی اور اس نجات میں تمہارے لیے بڑی نعمت ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے۔ یا ''بلا'' کے معنی مصیبت ہوں تو یہ

ع ۱۶/۱۲/۶

يَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤١﴾

کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی لونڈیاں بنانے کے لیے) زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں (یعنی تمہاری نجات میں) تمہارے رب کی طرف سے

وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ

بہت بڑا فضل ہوا O اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں (کے اعتکاف) کا وعدہ کیا تھا' پھر دس راتیں بڑھا کر اسے پورا (چلہ) کر دیا

مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ

تو اس طرح پروردگار کے حضور (کوہ طور پر رہنے کی) میعاد چالیس راتوں کی پوری ہوگئی اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے کہا

هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ

(میں اعتکاف کے لیے پہاڑ پر جاتا ہوں) تم میرے پیچھے میری قوم میں میرے جانشین بن کر رہو اور ان کی اصلاح کرتے رہو اور خرابی ڈالنے

الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ

والوں کی راہ پر نہ چلو O اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے وعدہ پر حاضر ہوئے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا تو (جوش طلب میں

رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى

بے اختیار ہوکر) موسیٰ (علیہ السلام) پکار اٹھے کہ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا جمال دکھا کہ میں تیرا جلوہ دیکھوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ مجھے ہرگز نہ دیکھ سکیں گے

الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ

ہاں! اس پہاڑ کی طرف دیکھئے اگر یہ (تجلی حق کی تاب لے آیا اور) اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو (آپ سمجھ لیں کہ آپ کو بھی میرے نظارہ کی تاب ہے) اور آپ

مطلب ہے کہ اس عذاب فرعونی میں تم پر بڑی مصیبت اور آفت تھی اور تمہارا بڑا امتحان تھا۔

۱۴۲- ہم نے موسیٰ سے وعدہ کیا کہ پہاڑ پر آؤ اور ذیقعدہ کے مہینے کے تیس دن رات وہاں عبادت میں بسر کرو اور ہم نے ان راتوں کو دس راتیں ذی الحجہ کے مہینہ کی ملا کر پوری چالیس کر دیا' آپ کے پروردگار کا وعدہ پورے چلہ بھر کا ہوگیا۔ موسیٰ نے چلتے وقت اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری قوم بنی اسرائیل میں میرے خلیفہ رہنا' ان کے کاموں کی درستی کرتے رہنا' مفسدوں اور گناہ گاروں کا راستہ نہ چلنے دینا۔

۱۴۳- جب موسیٰ ہمارے میقات اور وعدے کی جگہ پر آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام فرمایا تو موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار! مجھ کو اپنا جمال بچشم سر دکھا اور دیکھنے کی تمنا کی' ارشاد ہوا: تم مجھ کو دنیا میں نہیں دیکھ سکتے' تم میں ابھی طاقت تحمل جلوہ دیدار بچشم سر نہیں' مگر تم بڑے سے بڑے پہاڑ کو دیکھو اگر میرے جلوہ کی اس کو برداشت ہو اور وہ ٹھہرا رہے تو شاید تم دیکھ سکو' جب موسیٰ کا پروردگار جبل زبیر پر جلوہ گر ہوا تو ہیبت وجلال نے اس پہاڑ کو پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بے ہوش و بے خبر ہو

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ

مجھے دیکھ سکیں گے' پھر جب آپ کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا (اور وہ رب کی تجلی کی تاب نہ لا سکا) اور موسیٰ (علیہ السلام)

قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

غش کھا کر گر پڑے' پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) کو ہوش آیا تو آپ نے عرض کی کہ (اے رب!) تیرے لیے ہر طرح کی پاکی ہے میں (اپنی جسارت

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ

سے) تیری طرف متوجہ ہوا اور توبہ کی اور میں ان میں سب سے پہلا شخص ہوں جو (اس حقیقت پر) یقین اور ایمان رکھتے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: اے

بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا

موسیٰ! (علیہ السلام) میں نے آپ کو پیغمبری اور ہم کلامی سے لوگوں پر بزرگی بخشی تو جو کچھ کہ (قانونِ شریعت) میں نے آپ کو دیا ہے اسے لیجیے اور شکر

لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ

کرنے والوں میں سے رہیے ○ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے لیے تختیوں پر ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی اور (اور ہم نے کہا کہ

شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ

اے موسیٰ علیہ السلام!) اس کو مضبوط پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم کرو کہ وہ اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتی رہے' وہ وقت دور نہیں کہ میں آپ کو نافرمانوں کے

کر گر پڑے' جب غش سے ہوش میں آئے تو کہتے تھے: یا اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تجھ کو ہر عیب سے پاک جانتا ہوں اور تیرے دیدار کے سوال سے میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے اوّل مومنین میں سے ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ تو بچشم سر دنیا میں کسی کو نظر نہ آئے گا۔

۱۴۴ تا ۱۴۵- حق تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا: میں نے تم کو ان سب آدمیوں میں سے یعنی بنی اسرائیل میں سے برگزیدہ کیا' اپنا رسول بنایا' تم سے کلام کیا' اب تم جو کچھ میں نے تم کو دیا اس کو لو یعنی اس پر عمل کرو اور لوگوں کو ہدایت کرو' اس عطیہ کا شکریہ ادا کرو اور ہم نے ان کو توریت کی تختیوں میں ہر قسم کی نصیحت کی' ہر بات اور تفصیل ہر چیز کی بیان کر دی' حلال حرام وغیرہ انہیں سب سکھایا اور ہم نے فرمایا: اے موسیٰ! [illegible] کو لو اور مضبوط پکڑو اور اس پر جدوجہد سے عمل کرو اور ان لوگوں کو اس کی طرف بلاؤ کہ وہ اس کی اچھی باتوں پر ایمان لائیں یعنی محکمات کو مانیں' عمل کریں اور متشابہات پر فقط ایمان لائیں۔ قریب ہے اے بنی اسرائیل! کہ میں تم کو نافرمانی کی بدولت نافرمان لوگوں کا گھر جہنم دکھاؤں' مطلب یہ ہے کہ جہنم کو پیش نظر رکھو تاکہ گناہ سے بچو۔ یا یہ خطاب اہل مکہ سے ہو کہ اے اہل مکہ! عنقریب تم کو بدر میں کفر کا مزا معلوم ہو گا یا یہ خطاب مسلمانوں سے ہو کہ تم مکہ دیکھو گے۔ مکہ کو دار الفاسقین اس لیے کہا کہ اس وقت تک نافرمان کافر زیادہ تھے انہیں کی حکومت تھی (قادری غفرلہ)۔

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ

(اجڑے ہوئے) گھر دکھاؤں گا (یعنی شام اور اس کے اطراف میں تمہیں داخل کروں گا تا کہ تم نافرمانوں کے کھنڈرات دیکھ کر عبرت حاصل کرو) O

يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ

میں اپنی آیتوں سے ان لوگوں (کے دل) کو پھیروں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں اور اگر وہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ

لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ

لائیں گے اور اگر سیدھا راستہ دیکھیں تو اس پر نہ چلیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اس پر چلنے لگیں ان کی یہ

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

(حالت) اس لیے ہوئی کہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

اور ان سے غفلت کرتے رہے (اور ان سے بے خبر ہے) O اور جنہوں نے ہماری آیتیں

بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ

اور قیامت کے پیش آنے کو جھٹلایا تو ان کے سب عمل ضائع ہو گئے ان کو صرف اسی کی

ع ۱۷ ۷ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ

سزا دی جائے گی جو وہ کرتے تھے O اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے ان کے (کوہِ طور پر) جانے کے بعد اپنے ذریعے

۱۴۶ تا ۱۴۷- میں اپنی آیتوں سے ان کے دلوں کو عنقریب پھیروں گا جو زمین میں فضول بے جا ناحق بات پر تکبر کرتے ہیں اور اترائے جاتے ہیں' اگر یہ تمام دنیا کے معجزے دیکھ لیں تب بھی ایمان نہ لائیں گے اور اگر طریق رشد و ہدایت یعنی اسلام وخیر وتوحید دیکھیں تو کبھی اس رستہ پر نہ چلیں گے' اگر کفر وشرک وگمراہی کا راستہ نظر آئے تو خوب خوش ہو کر اس کے پابند ہو جائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے علم ازلی سے جانتا تھا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے لہٰذا ان کی خبر دے دی' یہ اس سبب سے کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اور رسولوں کو نہیں مانتے اور غافل اور منکر ہیں۔ جو لوگ ہماری آیتوں اور رسولوں کی تکذیب کریں گے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے قائل نہ ہوں گے ان کی کل نیکیاں شرک کے سبب سے باطل ہو جائیں گی اور ان کو سوائے اس کے جو دنیا میں کرتے تھے یعنی شرک اور کچھ بدلہ نہ دیا جائے گا یعنی ان پر ظلم نہ ہوگا' ان کے کفر وشرک و بداعمالی ہی کا واجبی بدلہ اور سزا دی جائے گی جس کے وہ مستحق ہیں۔

۱۴۸ تا ۱۴۹- جب موسیٰ پہاڑ پر بحکم الٰہی چلے گئے اور ان کی قوم کے کاریگر سامری نے ان کے زیور اور سونے سے

مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ

سے ایک بچھڑے کا بے جان ڈھانچہ ڈھال لیا جس کی گائے کی سی آواز تھی (اور اس کی پوجا کرنے لگے) کیا انہوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ

وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا

وقف لازم

وہ ان سے نہ بات کر سکتا ہے اور نہ ان کو کوئی راستہ بتا سکتا ہے اس کو انہوں نے (معبود) بنا لیا اور وہ بڑے ظالم تھے O اور جب

سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ

وہ اپنے (اس فعل پر) پچھتائے اور نادم ہو گئے اور سمجھے کہ بے شک وہ گمراہی میں پڑ گئے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب

لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾

ہم پر رحم نہ فرمائے گا اور ہم کو نہ بخشے گا تو بے شک ہم تباہ اور برباد ہو جائیں گے O

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے (کوہ طور سے لوٹے) تو آپ نے (اپنی قوم سے) کہا تم

خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ

نے میرے بعد کیا ہی بری میری جانشینی کی کیا تم نے اپنے رب کے حکم (کے آنے) سے جلدی کی (اور اس کا انتظار نہ کیا) اور آپ نے غصہ میں (اپنے

ڈھال کر ایک گائے کا بچہ بنا دیا اور سامری نے اس کے لیے کسی ترکیب سے گائے کے بچہ کی طرح آواز بنا دی اور لوگوں کو اس نے کہا کہ یہ تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے' موسیٰ بھول گئے' کوہ طور پر تلاش کرنے گئے۔ انہوں نے اس کی پوجا شروع کر دی' یہ نہ سمجھے کہ گائے کا بچہ ہے جو کوئی بات بھی تو نہیں کر سکتا اور ان کو کوئی راستہ بھی نہیں دکھا سکتا اور انہوں نے اس کی عبادت شروع کر دی اور ظالم ہو گئے' یعنی اپنے اوپر ہی زیادتی کی' جہنم کے مستحق بن گئے اور خود کو ہی نقصان پہنچایا خدا کا کیا بگاڑا' جب آخر کو وہ نادم ہوئے اور عبادت گوسالہ سے پشیمان ہوئے تب سمجھے کہ ہم تو بڑے گمراہ ہو گئے اور حق اور ہدایت سے بہت دور پڑ گئے تو کہنے لگے: اگر ہم پر ہمارا پروردگار رحمت نہ کرے گا اور ہمارے گناہوں کی مغفرت نہ فرمائے گا تو ہم خائب و خاسر ہو جائیں گے اور دنیا و آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

۱۵۰ تا ۱۵۱- جب موسیٰ پہاڑ سے قوم کی طرف واپس گئے اور گوسالہ پرستی کی خبر سنی تو غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے قوم کے پاس گئے اور کہنے لگے: تم نے میرے جانے کے بعد اپنا بہت برا حال کر لیا اور میرے غصہ ہونے کا کچھ لحاظ نہ کیا اور اپنے پروردگار کے حکم اور بھلائی کے وعدہ کا انتظار نہیں کیا اور جھٹ پٹ گوسالہ پرست بن گئے اور غصہ میں آ کر موسیٰ نے الواح توریت زمین پر ڈال دیں اور ان میں سے دو ٹوٹ بھی گئیں اور اپنے بھائی ہارون کی ڈاڑھی اور سر کے بال پکڑ کر بے تحاشا اپنی طرف زور سے کھینچنے لگے۔ ہارون نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے! مجھے چھوڑ دے میری ڈاڑھی اور سر پکڑ کر نہ کھینچ' تیرے

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ

ہاتھ سے) وہ تختیاں (جن پر احکام لکھے ہوئے تھے) ڈال دیں اور (جھنجھلا کر) اپنے بھائی کے سر (کے بال) پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے (اس پر) بھائی نے

اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَ

کہا: اے میرے ماں جائے بھائی! ان لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا (میری کوئی نصیحت نہ سنی) اور مجھے مار ڈالنے کے لیے آمادہ ہوگئے تو آپ (میرے بال

لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَ

پکڑ کر) مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسائیں اور مجھے ظالم لوگوں میں شمار نہ کریں O (تو موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور) انہوں نے اپنے پروردگار سے عرض کی کہ

ع ۱۸ / ۸ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا

اے میرے پروردگار! میرا قصور (کہ میں جوش میں آ گیا) اور میرے بھائی کا بھی قصور (کہ وہ گمراہوں کو سختی سے نہ روک سکا) بخش دے اور ہمیں اپنی

الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

رحمت (کے سایہ) میں لے لے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے O بے شک جن لوگوں نے بچھڑا (اپنا معبود) بنایا ان پر ابھی

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا

ان کے رب کا غضب اور دنیا کی زندگی میں رسوائی اور ذلت آنے والی ہے اور ہم جھوٹ بنانے والوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں O (ہاں) اور جن لوگوں

جانے کے بعد قوم نے مجھ کو ضعیف اور ذلیل' کمزور سمجھا' جب میں نے منع کیا تو قریب تھا کہ مجھ کو جان سے مار ڈالیں' اب مجھے ان گوسالہ پرستوں میں الٹا ذلیل نہ کر' میری ہنسی نہ کرا اور مجھ کو بھی ان ظالموں میں سے نہ سمجھ اور ان میں شامل کر کے سزا نہ دے۔ موسیٰ نے کہا: اے پروردگار! میں نے جو ہارون پر دست درازی کی یہ میرا قصور بخش دے اور میرے بھائی ہارون نے جو اس بارے میں اگر تاخیر و تساہل کیا ہو تو ان کا بھی قصور بخش دے اور ہم کو اپنی رحمت میں اور جنت میں داخل فرما تو سب رحمت والوں سے زائد رحمت کرنے والا ہے۔ ہارون نے موسیٰ کو ماں کا بیٹا کہا حالانکہ وہ حقیقی بھائی تھے اس لیے کہ ان کو ماں کا نام سن کر رحم آ جائے۔

۱۵۲ تا ۱۵۳۔ جنہوں نے گوسالہ بنایا اور اس کی عبادت کی اور اب جو ان کے مقتدی ہیں یعنی مدینہ کے یہودی ان کو برا اور کافر نہیں جانتے۔ قریب ہے کہ ان سب کو ان کے پروردگار کا غصہ پہنچے اور عذاب میں مبتلا ہوں۔ ہم مفتریوں' جھوٹے بہتان باندھنے والوں کو یوں ہی بدلہ اور سزا دیتے ہیں چنانچہ وہ مغلوب ہوئے اور ان پر جزیہ لگا دیا گیا اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ شرک کیا پھر بعد کو توبہ کر لی' شرک اور گناہ چھوڑ دیا اور ایمان و توحید اختیار کی تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار بڑا غفور و رحیم ہے ان کو بخش دے گا اور بعض کے نزدیک ''ربک'' کا خطاب موسیٰ سے ہے یعنی یہ باتیں اس وقت موسیٰ سے کی گئی تھیں۔

مِنۢ بَعۡدِهَا وَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۵۳﴾

نے برے کام کیے پھر اس کے بعد (متنبہ ہو کر) توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بے شک (توبہ کے بعد) آپ کا رب بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہے O

وَلَمَّا سَكَتَ عَنۡ مُّوۡسَى الۡغَضَبُ اَخَذَ الۡاَلۡوَاحَ ۖۚ وَفِىۡ نُسۡخَتِهَا

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو انہوں نے وہ تختیاں اٹھا لیں اور ان تختیوں کی تحریر میں اپنے رب سے ڈرنے

هُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ هُمۡ لِرَبِّهِمۡ يَرۡهَبُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخۡتَارَ مُوۡسٰى

والوں کے لیے ہدایت اور رحمت لکھی ہوئی تھی O اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے

قَوۡمَهٗ سَبۡعِيۡنَ رَجُلًا لِّمِيۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ قَالَ

(اپنی قوم کی طرف سے عذر خواہی کے لیے) اپنی قوم کے ستر آدمی ہمارے ٹھہرائے ہوئے وقت میں حاضر ہونے کے لیے منتخب کیے (چنے) پھر جب

رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَاِيَّاىَ ؕ اَتُهۡلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ

(ان کے بے جا سوال کی وجہ سے) ان کو زلزلہ نے آلیا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی سے انہیں اور مجھے

مِنَّا ۚ اِنۡ هِىَ اِلَّا فِتۡنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنۡ تَشَآءُ وَتَهۡدِىۡ مَنۡ

ہلاک کر دیتا کیا تو ہم کو اس فعل کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بیوقوفوں نے کیا ہے یہ تو صرف تیری آزمائش ہے تو جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ

۱۵۴- جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور تسکین حاصل ہوئی تو توریت کی تختیوں کو جو زمین پر ڈال دی تھیں اٹھا لیا اور اس کے نسخہ میں ہدایت اور رحمت ان کے لیے تھی جو اپنے رب سے ڈرتے تھے یعنی اس پر عمل کرتے ہیں' گمراہی سے بچتے ہیں' عذاب سے نجات مانگتے ہیں۔ مروی ہے کہ موسیٰ نے غصہ میں توریت ڈال دی تو وہ کچھ اٹھالی گئی یعنی اس کے کچھ احکام اٹھا لیے گئے اور کچھ باقی رہنے دی۔ نسخہ سے کتاب کا کچھ حصہ مراد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نسخہ نسخ سے ہے جس کے معنی دور کرنے کے ہیں' بعض کے نزدیک توریت کے اس حصہ میں جو موسیٰ سے لے لیا گیا تھا پھر بعد کو واپس کیا گیا ہدایت و رحمت ہے۔

۱۵۵ تا ۱۵۷- موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی ہمارے پاس لانے کے لیے منتخب کیے اور ہماری میقات و موعد پر ان کو اللہ کے کلام سے مشرف کرنا چاہا تو انہوں نے اس کو بچشم سر دیکھنے کی خواہش کی' ان کو زلزلہ نے پکڑ لیا یعنی وہ سب مر گئے۔ تب موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار! اگر تو چاہتا تو مجھ کو پہلے سے ہلاک کر چکا ہوتا اور ان کو گوسالہ کی عبادت کا بدلہ ہلاک کر دیا ہوتا اور مجھ کو قبطی کے قتل کے بدلے۔ کیا تو ہم کو ان لوگوں کے سبب سے ہلاک فرماتا ہے جو ہم میں سے بے وقوف جاہل ہیں اور انہوں نے اپنی جہالت سے بچھڑے کی عبادت کی ہے۔ حضرت موسیٰ یہ سمجھے کہ یہ گوسالہ کی عبادت کی سزا ہے تب یہ کہا: اور کہا کہ یہ لوگ جو گوسالہ کی عبادت میں مبتلا ہو گئے تو یہ بھی تیرا امتحان اور آزمائش ہے' تو جسے چاہے گمراہی میں چھوڑ دے اور جسے چاہے ہدایت دے' تو ہم سب کا والی و مالک ہے' ہم کو بخش دے اور رحمت کر عذاب نہ دے' تو سب بخشنے

تَشَآءُ ۭ اَنۡتَ وَلِیُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡغٰفِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾

دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو ہدایت دیتا ہے تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہم سب کو معاف فرما دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے O

وَاکۡتُبۡ لَنَا فِیۡ ہٰذِہِ الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ اِنَّا ہُدۡنَاۤ

اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی' بے شک ہم تیری ہی طرف متوجہ ہوئے

اِلَیۡکَ ؕ قَالَ عَذَابِیۡۤ اُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَرَحۡمَتِیۡ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جس پر چاہتا ہوں اپنا عذاب ڈالتا ہوں اور میری رحمت (کا یہ حال ہے کہ) ہر چیز کو گھیرے

وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ ؕ فَسَاَکۡتُبُہَا لِلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ وَیُؤۡتُوۡنَ

ہوئے ہے تو عنقریب میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا (مقرر فرما دوں گا) جو ڈرتے ہیں (اور برائیوں سے بچتے

الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ بِاٰیٰتِنَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ۚ اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ

ہیں) اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں O جو لوگ اس (عظیم الشان)

الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَہٗ مَکۡتُوۡبًا عِنۡدَہُمۡ

رسول نبی امی (صلی اللہ علیہ وسلم) (غیب کی خبر دینے والے) کی پیروی کریں گے جس (کے ظہور) کی خبر وہ اپنے پاس توریت اور

فِی التَّوۡرٰىۃِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ ۫ یَاۡمُرُہُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہٰہُمۡ

انجیل میں لکھے ہوئے پاتے ہیں کہ وہ نبی (امی صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو اچھی باتوں کا حکم دے گا اور بری باتوں سے روکے گا اور ان سے

والوں سے بہتر بخشنے والا ہے۔ تو ہمارے ساتھ اس دنیا میں بھی بھلائی اپنے ذمہ کرم پر لازم کر لے اپنے فضل سے ہمیں علم دین و عبادت کی توفیق و گناہ سے بچنے کی توفیق دے اور آخرت میں بھی دائمی نعمتیں یعنی جنت عطا فرما۔ ہم تیری طرف رجوع لاتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عذاب تو میں جسے چاہتا ہوں اور وہ مستحق ہوتا ہے دیتا ہوں اور میری رحمت ہر شئے کو شامل ہے نیک ہو یا بد' جب شیطان نے یہ سنا تو خیال کیا کہ شئے تو میں بھی ہوں تو اس بارے میں اترا کہ یوں تو دنیا میں اس پر رحمت ہے مگر میں اپنی خاص رحمت ان کے لیے اپنے ذمۂ کرم پر مقرر کرتا ہوں جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں' مالوں کی زکوٰۃ دیتے ہیں' جو ہماری کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں' یہ سن کر یہود و نصاریٰ نے کہا: اس میں تو ہم بھی شامل ہیں' ہم بھی اہل تقویٰ و کتاب ہیں' تب آگے کی صفت زائد کی اور ان کو اس نعمت سے نکال دیا اور کہا کہ وہ تقویٰ والے جو رسول اور نبی امی' غیب کی خبر دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہیں' وہ رسول جن کی اپنی توریت و انجیل میں نبوت و صفت صاف صاف لکھی ہوئی پاتے ہیں' وہ رسول جو ان کو توحید و احسان کا حکم کرتے ہیں اور خراب و بری باتوں سے' شرک و فواحش وغیرہ سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ

لیے پاک چیزیں حلال کرے گا اور ناپاک (گندی) چیزیں ان پر حرام

الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ

کرے گا اور ان پر سے (سخت احکام کے) وہ بوجھ اور وہ پھندے جو ان کے گلے میں پڑے تھے

منع کرتے ہیں اور پاک اشیاء جو ان پر حرام تھیں حلال کرتے ہیں مثلاً اونٹ کا گوشت' دودھ' گائے بکری کی چربی وغیرہ' جو ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ان پر پاکیزہ چیزیں حرام کر دی گئی تھیں وہ حلال قرار دیتے ہیں اور اغلال یعنی سخت مشقت والے احکام جیسے ناپاک کپڑے کو کاٹ کر دوسرے پاک کپڑے کا پیوند لگانا' یہ سب سخت احکام ان سے منسوخ کرتے ہیں۔ پس جو اہل کتاب ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی اور ان کی عظمت وعزت ونصرت کا حق ادا کیا اور جو ان پر نور اترا ہے یعنی قرآن اس کا اتباع کیا' حلال وحرام کو مانا تو وہ پورے فلاح پانے والے اور عذاب سے بچنے والے ہیں۔ یہاں رسول سے بہ اجماع مفسرین سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں' آپ کا ذکر وصف رسالت سے فرمایا گیا' کیونکہ آپ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں' فرائض رسالت ادا فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی وشرائع واحکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کی توصیف میں ''نبی'' فرمایا گیا' اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے ''غیب کی خبریں دینے والے'' کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ ''نبا'' اس خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور شائبہ کذب سے خالی ہو۔ قرآن کریم میں یہ لفظ اس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے' ایک جگہ ارشاد ہوا: ''قل هو نبوا عظيم'' ایک جگہ ارشاد فرمایا: ''تلك من انباء الغيب نوحيها اليك'' ایک جگہ فرمایا: ''فلما انباهم باسماء هم'' اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے' پھر یہ لفظ فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں' پہلی صورت میں اس کے معنی غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہوں گے غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن مجید سے تائید پہنچتی ہے' پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: ''نبئ عبادی'' دوسری آیت میں فرمایا: ''قل اؤنبئكم'' اور اسی قبیل سے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے جو قرآن کریم میں وارد ہوا: ''انبئكم بما تاكلون وما تدخرون'' اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: ''نبانی العليم الخبير'' اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں۔ تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں ''نبی'' فرمایا کیونکہ نبی اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک بہت بلند درجہ رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں۔

''امی'' کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے ''بے پڑھے'' فرمایا' یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً امی ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے' دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اوّلین وآخرین اور غیبوں کے علوم ہیں (خازن)

خاکی و براوج عرش منزل
امی و کتاب خانہ در دل

عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا

اتار ڈالے گا جو لوگ اس نبی امی (ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی عزت اور مدد کریں گے اور اس روشنی (قرآن کریم)

اور دیگر ''امـــی'' کے معنی دقیقہ دان عالم بھی ہیں' صلوات اللہ تعالیٰ۔ یعنی توریت وانجیل میں آپ کی نعت وصفت ونبوت لکھی پائیں گے۔ حدیث: حضرت عطاء ابن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کیے جو توریت میں مذکور ہیں' انہوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہی میں سے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں' اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا: اے نبی! ہم نے تمہیں بھیجا شاہد ومبشر ونذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر' تم میرے بندے اور میرے رسول ہو' میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ بدخلق ہو نہ سخت مزاج' نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے' نہ برائی کو برائی سے دفع کرنے والے' لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمہاری غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرما دے کہ لوگ صدق ویقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا' ہر خلق کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینان قلب ووقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات واحسان کو ان کا شعار کروں گا اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق ووفا کو ان کی طبیعت اور عفو وکرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہار حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔ احمد ان کا نام ہے' خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم ومعرفت اور گمنامی کے بعد رفعت ومنزلت عطا کروں گا اور انہیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد محبت عنایت کروں گا۔ انہیں کی بدولت مختلف قبائل' غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والوں میں الفت پیدا کروں گا۔ ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں: میرے بندے احمد مختار' ان کا جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے' ان کی امت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنے والی ہے۔ یہ چند نقول حدیث سے پیش کیے گئے۔

کتب الٰہیہ حضور سید صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت سے بھری ہوئی تھیں۔ اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں توریت وانجیل وغیرہ ان کے ہاتھ میں تھیں اس لیے انہیں اس میں دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا۔ چنانچہ برٹش فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت ہے ''اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے'' لفظ مددگار پر حاشیہ ہے' اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے۔ پھر انتیسویں اور تیسویں آیت میں ہے ''اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تا کہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو' اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے' مجھ میں اس

النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع

پر چلیں گے جو اس کے ساتھ اتاری جائے گی وہی لوگ کامیاب ہوں گے ○

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِۨ الَّذِیْ

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمایئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں جس

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ

کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے' اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں' وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

یُمِیْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ

تو تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول غیب بتانے والے نبی امی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب کلمات

کا کچھ نہیں''۔ کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمایا کہ مجھ میں اس کا کچھ شک نہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار اور ان کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے۔ پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے' ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا''۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں' آپ کا ظہور جب ہی ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں۔ اس کی تیرھویں آیت ہے' ''لیکن جب بھی وہ سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا' وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا''۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کر دیں گے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا' جو کچھ سنے گا وہی کہے گا یہ خاص ''ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی '' کا ترجمہ ہے اور من جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اس میں صاف صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا: ''یعلمکم مالم تکونوا تعلمون '' اور ''ما هو علی الغیب بضنین ''یعنی وہ غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں اور جو کچھ تم نہیں جانتے وہ تم کو بتائیں گے۔

۱۵۸ تا ۱۵۹- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ اے آدمیو! اللہ کے بندو! میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا قاصد اور پیغامبر ہوں وہ خدا جس کے تمام ملک کے خزانے اور آسمان و زمین سب اس کا ملک ہے' آسمان و زمین پر اسی کی حکومت ہے' وہ خدا جس کے سوا اور کوئی قابل پرستش اور روزی رساں نہیں' وہی دنیا میں مارتا ہے اور قیامت میں زندہ کرے گا۔ پس اے آدمیو! تم اللہ پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پیغامبر امی ہیں ایمان لاؤ' وہ پیغمبر جو اللہ اور اس کے کلموں یعنی کتاب یعنی قرآن کی تصدیق کرتے ہیں' یا لفظ ''کلمہ'' مفرد ہو اور اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہوں کہ جو خدا کے کلمہ

يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ

(ساری کتابوں) پر ایمان لاتا ہے اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم (کامیابی کی) راہ پاؤ ○ اور موسیٰ (علیہ السلام)

مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰٓى اُمَّةٌ يَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَـقِّ وَبِهٖ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾

کی قوم میں سے ایک ایسا گروہ بھی ہے جو (لوگوں کو) سچائی کی راہ چلاتا ہے حق اور سچائی سے ہی (ان کے معاملات میں) انصاف کرتا ہے ○

وَقَطَّعۡنٰهُمُ اثۡنَتَىۡ عَشۡرَةَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا‌ ؕ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى

اور ہم نے بنی اسرائیل کے بارہ خاندانوں کے (بارہ) گروہ بنائے اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے

مُوۡسٰٓى اِذِ اسۡتَسۡقٰٮهُ قَوۡمُهٗۤ اَنِ اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ‌ ۚ

(وادی سینا میں) موسیٰ (علیہ السلام) سے پانی مانگا (وہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا) تو ہم نے ان پر وحی کی کہ آپ

فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا‌ ؕ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

(حوریب پہاڑ کی اس سامنے والی) چٹان پر اپنی لاٹھی ماریئے (جب آپ نے لاٹھی ماری) تو فوراً بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور)

مَّشۡرَبَهُمۡ‌ ؕ وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهِمُ

ہر گروہ نے اپنے پانی کی جگہ معلوم کر لی اور (وہاں سایہ نہ تھا تو) ہم نے ان پر بادل کا سایہ کر دیا اور ان کی (غذا) کے لیے

الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى‌ ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ‌ ؕ وَ

من اور سلویٰ اتارا (تاکہ وہ دھوپ اور بھوک سے ہلاک نہ ہو جائیں اور ہم نے کہا:) یہ پاکیزہ غذا جو ہم نے تم کو عطا کی ہے

کُن سے بن باپ کے پیدا ہوئے یعنی یہ پیغمبر عیسیٰ (علیہ السلام) کو بھی نبی مانتے ہیں تو ایسے پیغمبر کا اتباع کرو جو سارے نبیوں کو مانتے ہیں اور ان کا دین قبول کرو کہ تم کو ہدایت نصیب ہو اور گمراہی سے بچو اور موسیٰ کی قوم سے بعض گروہ اچھے ہیں، لوگوں کو ہدایت کرتے ہیں اور خود بھی عدل اور انصاف پر چلتے ہیں یعنی وہ جو نہر رمل یعنی دریائے اردن کے ادھر ہیں۔

۱۶۰- ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ فرقوں پر تقسیم و تفریق کیا، ساڑھے نو فرقے مشرق میں قریب مطلع آفتاب چین کے ملک کے پیچھے نہر رمل نہر اردن کے اوپر ٹھہرے جس کا نام اردن و فلسطین ہے اور نصف اور دو باقی دنیا میں اور موسیٰ نے جب ہم سے تیہ کے میدان میں اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے وحی بھیجی کہ اس پتھر پر جو تمہارے ساتھ ہے اپنی لاٹھی مارو، انہوں نے لاٹھی ماری، اس سے بارہ نہریں بہہ نکلیں، ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ اور سیرابی کا مقام جان لیا، ہم نے تیہ میں ان پر بادل کا سایہ بھیجا، دن کو آفتاب کی تیزی سے بچاتا تھا رات کو مثل چراغ کی روشنی پھیلاتا تھا۔ ہم نے وہاں ان کے لیے من و سلویٰ اتارا اور کہا کہ ہم نے جو تم کو پاک اور مبارک غیبی کھانا دیا ہے اس کو کھاؤ مگر اٹھا نہ رکھو، انہوں نے خلاف حکم

مَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَاِذْ قِيْلَ

اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اس بستی میں چل کر آباد ہو جاؤ (جس کی فتح کی تم کو بشارت دی گئی ہے) اور اس میں

لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

کھاؤ (اور ہماری فرمانبرداری کرو مگر) انہوں نے نافرمانی کر کے ہمارا کچھ بھی نہ بگاڑا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○

شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ

سے جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو) اور (اللہ سے اپنے گناہوں کی) معافی مانگو اور اس دروازے میں (عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور)

لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ

سر جھکائے ہوئے داخل ہو تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ (انعام) عطا فرمائیں گے ○

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

تو ان میں سے ظالم نالائقوں نے جو ان سے کہا گیا تھا اس کو دوسری بات سے بدل دیا (بجائے معافی مانگنے کے اترانے لگے)

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

تو ہم نے ان پر آسمان سے ایک بڑا عذاب بھیجا (ان کے دشمنوں نے انہیں قتل کیا) اس وجہ سے کہ

يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ ع وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ ع ۲۰ ۵ ۱۰

وہ ظلم کرتے تھے ○ اور (اے نبی ﷺ)! آپ ان (یہود) سے اس شہر (ایلہ) والوں کا حال پوچھئے

کیا' ہمارا کچھ نقصان نہ کیا' اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے تھے جو خلاف کرتے تھے' خود ہی تکلیف اٹھاتے تھے۔

۱۶۱ تا ۱۶۲- جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ اس گاؤں میں یعنی اریحا میں جاؤ اور وہاں جو چاہو کھاؤ اور وقت دخول ''حــطة'' کہو' حطہ سے مراد یا کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے یا یہ دعا ہے کہ الٰہی! ہمارے گناہ دور کر دے بخش دے اور دروازہ اریحا میں عاجزی کرتے ہوئے جھکے ہوئے داخل ہوا گر ایسا کرو گے تو ہم تمہارے گناہ بخشیں گے اور نیکوں کی نیکیاں زائد کریں گے' تو ان لوگوں نے جو ظالم تھے اللہ کی بات کو بدل ڈالا اور اس کے بدلے کچھ اور کہا یعنی ''حــنـطة'' کہا' ہم نے ان پر آسمان سے رجفہ بھیجا یعنی طاعون اور ان کے ظلم کے بدلہ ان کو ہلاک کر دیا۔

۱۶۳ تا ۱۶۶- اے رسول! یہودیوں سے اس گاؤں والوں کا حال دریافت کرو جو دریا کے کنارے واقع تھا یعنی ایلہ' وہ لوگ باوجود ممانعت الٰہی سنیچر کے دن مچھلیوں کا شکار کرتے تھے اور اس دن مچھلیاں بحکم الٰہی اکٹھی ہو کر گروہ در گروہ دریا کے بیچ میں سے کنارہ پر آ پڑتی تھیں اور جب سنیچر گزر جاتا تھا تو مچھلیوں کا پتہ بھی نہ لگتا تھا' ہم ان کا امتحان لیتے تھے اور ان کو ان کی

حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ

کہ جو سمندر کے کنارے تھا جب کہ وہ ہفتہ کے دن کے بارے میں (جس میں انہیں شکار سے روکا گیا تھا) حد سے بڑھنے

حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا

لگے (مچھلیوں کا شکار کرنے لگے) (کیونکہ) ان کے پاس (ان کی مطلوبہ) مچھلیاں ہفتہ کے دن پانی پر (خوب) تیرآتی تھیں اور جس دن ہفتہ نہ

تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

ہوتا تو نہ آتیں (ان کو پکڑنے میں دشواری ہوتی تھی) ان کی نافرمانی کی (عادتوں کی) وجہ سے ان کو اس طرح آزماتے تھے O

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے (ان کی یہ نافرمانی دیکھ کر اپنے علماء سے) کہا کہ آپ ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ

کرنے والا ہے یا ان کو (ان کی نافرمانی پر) سخت عذاب دینے والا ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے دربار میں معذرت کرنے (بری الذمہ

يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ

ہونے) کے لیے اور شاید کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں (نافرمانی سے بچ جائیں) (مگر ان کو کوئی نصیحت کارگر نہ ہوئی) O پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو

السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا

بھلا دیا جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو جو انہیں برائی سے منع کرتے تھے بچا لیا اور ظالم گناہگاروں کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے

يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا

ہم نے برے عذاب میں مبتلا کیا O پھر جب انہوں نے مخالفت کے حکم (پرعمل کرنے) سے سرکشی کی تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ دھتکارے ہوئے ذلیل

نافرمانی کے سبب سے بلا میں ڈالتے تھے ایک گروہ نافرمانوں کو نصیحت کرتا تھا' ایک گروہ خود تو نافرمانی نہ کرتا تھا مگر نصیحت کرنے والوں سے کہتا تھا کہ تم ان لوگوں کو جن کو عنقریب اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے اور مسخ فرمانے والا ہے اور جہنم کا عذاب شدید دینے والا ہے کیوں نصیحت کرتے ہو؟ وہ کہتے تھے کہ ہم اس لیے نصیحت کرتے ہیں کہ ہم پر اعتراض اور الزام نہ رہے اور ہم اپنے فرض سے فارغ الذمہ ہو جائیں اور شاید یہ نافرمانی سے بچ جائیں اور جب انہوں نے نہ مانا اور وہ بات جس کی نصیحت کی گئی تھی اور حکم دیا گیا تھا بھول گئے تو ہم نے ان کو جو برائی سے منع کرتے تھے نجات دی اور ظالموں' یعنی مچھلیوں کے شکاریوں کو پکڑ لیا اور ان کی نافرمانی کے سبب عذاب شدید دیا' جب انہوں نے سرکشی اور انکار کیا تو ہم نے ان

قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى

[illegible]

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ

[illegible]

الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ

[illegible] ۝ [illegible]

مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ

[illegible]

وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا

[illegible] ۝ [illegible]

الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ

[illegible]

[illegible] صورتیں مسخ ہو گئیں۔ تین گروہوں میں سے ایک یعنی شکاری [illegible] اور عذاب سے بچ گئے۔

۱۶۷ [illegible] قیامت تک کے لیے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت [illegible] آپ کا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے یعنی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] غفور رحیم ہے اور ہم نے ان کو زمین میں گروہ [illegible] اوپر تھے وہ اچھے تھے اور کچھ [illegible] یہ مطلب ہو کہ بعض آدمی ایسے نیک نہ تھے [illegible] آسمانی بارش اور ارزانی نعمت بھی دی [illegible] آ جائیں اور توبہ کریں۔

۱۶۹ [illegible] بدبخت ناخلف پیدا ہوئے جو توریت کے وارث ہوئے اور [illegible] دنیا کی فنا ہونے والی دولت رشوت وغیرہ

وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ

معافی ہی ملے گی اور اگر ایسا ہی (ناجائز) اور اسباب مال ومتاع ان کے ہاتھ آجائے تو اس کو بھی نہ چھوڑیں (اور دین برباد ہو جائے تو کچھ پروا نہیں) کیا

الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ

ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہنا اور جو کچھ کتاب میں حکم دیا گیا ہے کیا انہوں نے

الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ

پڑھا نہیں ہے (یادرکھو) بے شک آخرت کا گھر (اور اس کا اجر) ان لوگوں کے لیے (دنیا کی خواہشوں سے) بہت بہتر ہے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾

(اے ناجائز طریقہ سے سمیٹنے والے یادر یو!) کیا اتنی سی بات بھی تمہاری عقل میں نہیں آتی ○ اور جو لوگ اس کتاب (قرآن مجید) کو مضبوط پکڑتے ہیں

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ ج

اور نماز قائم کرتے ہیں تو بے شک ہم نیکوں کا ثواب ضائع نہیں فرماتے ○ اور (یادرکھو) جب ہم نے بنی اسرائیل کے اوپر (اپنے احکام منوانے کے

ع ۲۱ ۹ ۱۱ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾ ع وَ

لیے) سائبان کی طرح پہاڑ اٹھایا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ان پر گرہی پڑے گا (جب وہ احکام ماننے کے لیے تیار ہوئے اور ان سے کہا گیا:) جو

لے کر ثناء وصفت رسول کریم کو چھپانا اپنا پیشہ مقرر کیا اور پھر کہتے ہیں کہ عنقریب ہمارے گناہ بخش دیے جائیں گے، ہم نے جو گناہ کیے ہیں ان کو معاف کر دیا جائے گا۔ یہ ایسے ہیں کہ اگر حرام مال رشوت جو لے چکے ہیں آج پھر ان کے پاس آئے تو اس کو حلال سمجھ کر کھا جائیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو نصیحت نہیں ہوتی اور خدا کا عہد توڑنے سے ان کو خوف نہیں آتا۔ کیا ان سے یہ عہد نہیں کیا گیا تھا اور توریت میں یہ میثاق نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ پر سوائے سچی بات کے اور کچھ نہ کہیں۔ انہوں نے سب پڑھا اور اس میں سب دیکھا اور نعت وصفتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حلال وحرام خوب سمجھا مگر دنیا کے لالچ میں آکر نیک عمل خاک بھی نہ کیا، خیر ان کو دنیائے دنی وجہنم مبارک ہو، جنت تو انہی کے لیے ہے جو کفر وشرک وفواحش ورشوت وحرام خوری سے بچتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء وصفت کے چھپانے اور کلام الٰہی کی تبدیلی و تحریف کرنے سے بچتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے یہودیو! کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے، جو کتاب کو مضبوط پکڑتے ہیں، اس پر کاربند ہیں، حرام وحلال مانتے ہیں، صفت رسول کریم نہیں چھپاتے، نماز قائم کرتے ہیں تو ہم ان کا جو اصلاح واحسان والے ہیں اور قول وفعل سے ہر طرح سے نیک ہیں، ذرہ بھر بھی ثواب ضائع نہ کریں گے، جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ یہودی جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔

۱۷۱۔ ہم نے بنی اسرائیل کے سروں پر طور پہاڑ اٹھا کر معلق کر دیا تھا جیسے شامیانہ ہوتا ہے اور ان کو غالب گمان بلکہ یقین

إِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ

کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جو کچھ حکم اس میں ہے اسے یاد کرو (اس کے مطابق عمل کرو) تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ O (اے نبی آپ یاد کیجیے)

أَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ ج أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى ج شَهِدْنَا ج أَنْ

جب کہ آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو (جو نسلاً بعد نسل پیدا ہونے والی تھی) باہر نکالا اور انہیں خود اپنے اوپر گواہ کیا (اس بات پر

تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ لا أَوْ تَقُوْلُوْٓا إِنَّمَآ

کہ) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں، ہم سب گواہ ہیں (کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور یہ اس لیے کیا تھا کہ ایسا نہ ہو) کہ

أَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ج أَفَتُهْلِكُنَا

قیامت کے دن تم یہ کہو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے O یا یہ کہو کہ شرک تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے کیا تھا اور ہم ان کے بعد ان کی اولاد سے تھے

بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ

(تو ہم نے وہی طریقہ اختیار کیا جس پر پہلے لوگوں کو چلتے پایا) تو کیا تو ہم کو باطل پرست بے ہودہ لوگوں کے کام کی وجہ سے ہلاک کرے گا O اور ہم

ہو گیا کہ اگر توریت کو قبول نہ کریں گے تو پہاڑ ان کے سروں پر گر پڑے گا اور اس وقت کہا گیا تھا کہ اس کو خوب قوت سے مضبوط پکڑو اور ہمیشہ ہمیشہ اس پر عمل کرو اور جو اس میں لکھا ہے ثواب عقاب اس کو خیال میں رکھو، یا یہ کہ اس میں جو حکم ہے امر و نہی یا حلال و حرام اس کو خوب یاد رکھو، اس پر عمل کرو کہ خدا کے عذاب و غصے سے بچو اور پرہیزگاروں میں داخل ہو۔

۱۷۲ تا ۱۷۴۔ اے رسول! آپ کے پروردگار نے بروز میثاق آدم کی اور آدم کی اولاد کی پیٹھوں سے ان کی کل اولاد جو قیامت تک ہونے والی ہے نکالی اور اپنی قدرت اور ربوبیت پر ان کو گواہ بنایا اور ان سب کو خود اپنے اوپر بھی گواہ بنایا اور پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے شہادت دی کہ بے شک تو ہمارا معبود اور ہمارا رب ہے، ہم گواہی دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ تم بھی ان کے اقرار کے گواہ رہو اور آپس میں یہ بھی ایک دوسرے کے گواہ ہو جائیں کہ بروز قیامت یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم تو توحید سے غافل تھے ہمیں کیا خبر تھی، یا یہ کہ ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا اور عہد توڑا تھا، ہم تو ننھے بچے تھے ان کے بعد دنیا میں پیدا ہوئے تھے، ہم بھی ان کے مقتدی ہو گئے، پس کیا تو ہم کو ان کے سبب سے جو ہم سے پہلے کفر کر چکے اور گمراہی اور نافرمانی میں پڑ چکے عذاب دیتا ہے، یعنی کافر اس قسم کی لغو تقریریں بروز قیامت نہ کر سکیں۔ ہم نے ان سے بروز میثاق عہد لیا، یہ عہد انبیاء علیہم السلام ان کو یاد دلاتے رہے اور قیامت کو ان کو یہ عہد یاد دلایا جائے گا۔ ہم اسی طرح اپنی آیتیں مفصل اتارتے ہیں اور قرآن میں خبر میثاق وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ یہ کفر سے باز آئیں اور عہد قدیم کے پابند رہیں۔

يَرْجِعُوْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ

اسی طرح کھول کر آیتیں بیان کرتے ہیں (تاکہ وہ سمجھیں) اور تاکہ وہ حق کی طرف لوٹیں O اور (اے نبی ﷺ!) آپ ان لوگوں کو اس آدمی کی خبر

مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ شِئْنَا

پڑھ کر سنایئے جسے ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں (یعنی حق کی دلیلیں اور ان کی سمجھ) تو وہ ان سے نکل گیا (ان پر غور اور ان کا اتباع نہ کیا) تو شیطان اس

لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ

کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں سے ہو گیا O اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں کے ذریعہ اس کا مرتبہ بلند کر دیتے مگر وہ خود پستی کی طرف جھکا (اور دنیا پر

كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ

فریفتہ ہو گیا) اور اپنی خواہش کی پیروی کی تو اس کی مثال کتے کی سی ہوئی اگر تو اس پر حملہ کرے جب بھی ہانپے اور زبان نکالے اور اگر اس کو

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

چھوڑ دے جب بھی وہ اپنی زبان نکالے' یہی مثال ان لوگوں کی ہے کہ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو (اے نبی ﷺ!)

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٧٦﴾ سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ

آپ یہ قصے (ان لوگوں کو) سنایئے تاکہ وہ ان میں غور و فکر کریں O کیا ہی بُری مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں

۱۷۵ تا ۱۷۶- اے رسول! ان لوگوں کو اس شخص کا قصہ سناؤ جس کو ہم نے اپنی آیتیں اور اسم اعظم سکھایا تھا مگر وہ ان سے نکل گیا کیونکہ جب ان سے وہ فائدہ مند ہوا تب اس کے پیچھے شیطان لگ گیا اور اس کو اپنے فریب میں لے آیا اور وہ فاسق و گمراہ ہو گیا' کافروں میں داخل ہوا' اگر ہم چاہتے تو اسم اعظم کی برکت سے اس کو آسمان پر بلا لیتے' پھر اس کو زمین کا بادشاہ بنا لیتے لیکن اس نے زمین میں پستی کی طرف جھکنا اختیار کیا اور اپنی یا بادشاہ وقت کی ناجائز خواہشوں اور ہوا و ہوس کا متبع ہو گیا۔ تو اس کی مثال کتے کی سی ہے جو ہر وقت زبان نکالے ہوئے ہلاتا رہتا ہے اور حرص میں ڈوبا ہوا رہتا ہے' اگر کتے کو مارو گے' حملہ کرو گے' جھڑک دو گے تو بھی زبان ہلاتا رہے گا اور اگر اس کو نہ مارو گے بیٹھا رہنے دو گے تو بھی زبان ہلائے گا' اسی طرح خواہ اس کو سمجھاؤ یا نہ سمجھاؤ یہ نہ مانے گا اور دنیا کی محبت میں ڈوبا رہے گا۔ یونہی مثل ان یہود و نصاریٰ و مشرکین کی ہے جو آج کل ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہتے ہیں اور رسول و قرآن کو نہیں مانتے۔ پس اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان یہودیوں وغیرہ کو قصے اور مثلیں قرآن کی سناؤ کہ اس کی امثال پر غور کریں۔ بعض کے نزدیک وہ شخص بلعم باعور ہے' اس کو اسم اعظم معلوم تھا' کافروں کے کہنے سے اس نے موسیٰ علیہ السلام پر بددعا کی۔ موسیٰ اور بنی اسرائیل سب میدان تیہ میں گرفتار ہوئے' جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو معلوم ہوا تو آپ نے اس کے حق میں بددعا کی تو اسم اعظم وایمان و معرفت اس سے سب چھن گیا اور وہ کافر ہو کر مر گیا۔ بعض کے نزدیک وہ امیہ بن الصلت بڑا زاہد عابد تھا' کتب آسمانی سے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

کو جھٹلایا (وہ ہمارا تو کچھ بھی نہ بگاڑ سکے بلکہ) وہ خود اپنی جانوں پر ہی ظلم ڈھاتے رہے O (حقیقت یہ ہے کہ) جس کو اللہ

فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

ہدایت دے وہ ہی سیدھے راستہ پر آ جاتا ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے وہی بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں O

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا

اور کتنے ہی جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے (یعنی ان کے کفر و بدعملی کی وجہ سے ان کا انجام جہنم ہے) ان کے دل (اور ان

يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا

میں عقلیں) ہیں جن سے وہ سمجھ کا کام نہیں لیتے اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے (عبرت سے) نظر نہیں کرتے اور ان کے کان ہیں جن سے (حق بات)

يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

نہیں سنتے (یعنی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے) وہ (اپنی عقل و حواس کا استعمال کھو کر) چوپاؤں کی طرح ہوگئے بلکہ ان سے بھی زیادہ کھوگئے یہی لوگ

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

غفلت میں ڈوب گئے (اور تباہ ہوگئے) O اور اللہ تعالیٰ کے اچھے نام ہیں تو اس کو انہی ناموں سے پکارو اور انہیں چھوڑ دو جو اس کے نام میں کج روی

واقف تھا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا منتظر تھا اور جب حضور مبعوث ہوئے اور آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس نے انکار کیا اور کافر ہو کر مر گیا۔

۱۷۷ تا ۱۷۹۔ قوم یہود کی جس نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور رسول اور قرآن کو نہ مانا کتے کی سی مثل ہے' کیا ہی بری مثل ہے۔ یہ لوگ جو کفر کرتے ہیں تو اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں' اس کی سزا پائیں گے۔ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جس کو خدا ہدایت کرتا ہے اور اپنے سچے دین کی راہ دکھاتا ہے تو وہ ہدایت پاتا ہے۔ جس کو وہ گمراہی میں چھوڑتا ہے وہ خود نقصان میں ہے' کامیابی سے دور ہے' قیامت میں نقصان ہی میں پڑے گا اور ہم نے دوزخ کے لیے بہت سی مخلوق جن و انس پیدا کی اور ان کے دل ایسے سخت ہیں کہ حق و باطل کو نہیں سمجھ سکتے اور آنکھیں ایسی ہیں کہ ان سے حق نہیں دیکھ سکتے' کان ایسے ہیں جن سے حق نہیں سن سکتے یعنی انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی سے اپنے سارے حواس معطل کر دیے ہیں' ان سے انصاف سے کام نہیں لیتے ہیں۔ بظاہر دیکھتے بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں مگر حق بات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ لوگ حق سمجھنے میں مثل چار پایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھی کہیں زائد گمراہ کہ یہ تو قیامت و آخرت اور حکم خدا کے اپنی ہٹ دھرمی سے منکر ہیں' مانتے ہی نہیں۔

۱۸۰ تا ۱۸۳۔ اے مسلمانو! اللہ کے نام پاک بہت سے ہیں جو اس کی صفات کاملہ پر دلالت کرتے ہیں' علیم علم پر' قدیر قدرت پر' بصیر بصر پر' اللہ کو ان ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو جو اس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں' ان کا انکار کرتے ہیں اور

فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ

کرتے ہیں اور حق سے نکلتے ہیں (یعنی اپنی طرف سے ایسے نام گڑھ لیتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں) وہ عنقریب اپنے کیے کا بدلہ پائیں گے ○

يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

۲۲ ع۱۰ ۱۲

اور ہماری مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ جو حق کی رہنمائی کرتا ہے اور حق سے ہی انصاف کرتا ہے ○ اور جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ج صلے وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ قف اِنَّ كَيْدِيْ

ہم انہیں آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں ان کو خبر بھی نہ ہوگی ○ اور میں ان کو ڈھیل دیتا ہوں (اور مہلت پر مہلت دیتا

مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۫ سکتۃ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ

ہوں کہ وہ عبرت حاصل کریں) بے شک میری پوشیدہ تدبیر بہت مضبوط ہے (جس سے وہ چھوٹ نہیں سکتے) ○ کیا وہ غور نہیں کرتے کہ ان کے

مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ

صاحب (علیہ السلام) دیوانے نہیں وہ تو صرف کھلم کھلا ڈرسنانے والے ہیں ○ کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی سلطنت (اور انتظام) اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کی

اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ لا وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ ج فَبِاَيِّ

ہوئی کسی چیز کی طرف (غور سے) نظر نہ کی اور اس کی طرف بھی کہ شاید ان کی اجل قریب آگئی ہو (یعنی یہ ساری باتیں اگر انہیں ہوشیار نہیں کرسکتیں)

اس کے اسماء وصفات کو نہیں مانتے چھوڑ دو ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ یا یہ کہ جو اس کے اسماء وصفات کے اقرار سے روگردانی کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو۔ "یلحدون" میں دو قرأتیں ہیں الحاد سے ہو تو اس کے معنی انکار کرنا جدال کرنا ہیں یا لحد سے ہو جس کے معنی روگردانی کرنے کے ہیں پہلی تقدیر پر "یـــا" کو پیش ہوگا دوسری پر زبر' یا یہ کہ اس کے ناموں سے بتوں کے نام مشتق کرتے ہیں اور ان کے نام اس کے ناموں سے مشابہ کرتے ہیں جیسے لات بت کا نام اللہ سے نکالا اور عزیٰ کا عزیز سے' مناۃ کا منان سے۔ عنقریب ان کے کرتوتوں اور بداعمالیوں کا ان کو بدلہ دیا جائے گا یعنی قیامت میں اور ہماری مخلوق میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو دوسروں کو حق بات کا حکم کرتی ہے اور ہدایت کرتی ہے اور خود آپ بھی اس پر کاربند ہوتی ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں' ہماری کتاب قرآن اور ہمارے رسول کو نہیں مانتے یعنی ابوجہل وغیرہ جو مسخراپن کرتے ہیں ہم عنقریب ان کو سخت عذاب میں پکڑ لیں گے اور اس طرح یکا یک عذاب پہنچائیں گے کہ ان کو پتہ بھی نہ چلے' چنانچہ اللہ نے ان کو ایک ہی دن میں ہلاک کیا اور ہر شخص کو وہ عذاب دیا جو دوسرے کو دیا اور ان میں کچھ لوگوں کو کچھ دنوں کے لیے مہلت دیتا ہوں اور میرا عذاب اور میری پکڑ بہت شدید ہے اس سے بچ کر کوئی نہیں نکل سکتا۔

۱۸۴ تا ۱۸۶۔ کیا ان کافروں نے آپس میں اتنا غور بھی نہیں کیا کہ ان کے صاحب یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جادوگر ہیں نہ کاہن نہ مجنون' پھر خود ہی کہا: بلکہ ان کے ہادی ہیں' ہرگز ان پر جنون کا کوئی اثر نہیں۔ جنون نے ان کو نصیب اعداء

حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَ

تو پھر اس کے بعد اور کون سی بات ہوسکتی ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے O (حقیقت یہ ہے کہ) جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کو کوئی

يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ

بھی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ ان کو ان کی (گمراہی اور) سرکشی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ

پوچھتے ہیں کہ اس کا وقت کب مقرر ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا (ذاتی) علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے؛ اس کے وقت کو تو صرف وہی ظاہر فرمائے گا

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ

کیونکہ وہ آسمان اور زمین میں بڑا بھاری حادثہ ہے؛ وہ تو تم پر اچانک آ جائے گی؛ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا آپ نے اس کی پوری تحقیق کر

عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

رکھی ہے؛ آپ فرما دیجئے کہ اس کا (ذاتی) علم تو خاص اللہ تعالیٰ ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں (کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کسی کو قیامت

چھوا بھی نہیں۔ وہ تو ایک رسول ہیں ڈرانے والے اور اللہ تعالیٰ کے احکام ان کی عربی زبان میں جس کو وہ جانتے ہیں صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ کیا مکہ والوں نے اور سب کافروں نے آسمان کے ملکوت آفتاب' ماہتاب' ستارے' ابر و باد نہیں دیکھے اور زمین کے ملکوت یعنی درخت' پہاڑ' دریا' چار پائے اور جو کچھ چیزیں خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اس میں غور نہیں کیا۔ کیا یہ نہیں سمجھے کہ ان کی موت اور ہلاکت قریب ہوگئی ہے اگر یہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے تو پھر کون سی کتاب ہے جو اس سے اچھی ہوگی ایمان لائیں گے۔ جس کو خدا تعالیٰ اپنے دین سے گمراہی میں چھوڑتا ہے تو اس کا کوئی ہادی و مرشد نہیں ہوتا' خدا تعالیٰ ان کو ان کے کفر و گمراہی میں چھوڑے رہتا ہے تاکہ کچھ دنوں تک اندھوں کی طرح بھٹکتے پھریں۔

۱۸۷- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اہل مکہ آپ سے قیامت کا حال دریافت کرتے ہیں اور اس کا وقت پوچھتے ہیں کہ وہ کب آئے گی اور اس کی مدت کتنی ہے اور اس کے قائم ہونے میں کتنی دیر ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کے قیام اور وقت کا ذاتی علم تو میرے پروردگار کو ہی ہے' وہی اس کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا اور اس کا علم اور وقت اگر کوئی کسی کو بتلا سکتا ہے تو وہی بتلا سکتا ہے۔ اس کا علم' قیام اور وقت سب اہل آسمان اور زمین کے لیے بھاری بات ہے اور کسی کو خود بخود اس کا علم نہیں ہوسکتا اور اس کے آنے کا انتظار اور اس کے قائم ہونے کی خبر بوجہ ان کی سختی اور مصائب کے سب پر گراں ہے' قیامت جب کبھی آئے گی تو یکایک آئے گی۔ آپ سے یہ قیامت کا حال یوں دریافت کرتے ہیں کہ گویا آپ کو اس کا حال خود بخود معلوم ہے اگر "حفی" کے معنی عالم کے ہوں یا یہ کہ آپ کے قائل کرنے کو پوچھتے ہیں تو گویا آپ ان کے خیال میں جاہل ہیں' اگر "حفی" بمعنی غافل کے ہو۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ اس کا ذاتی علم' اس کے قیام کا وقت اللہ تعالیٰ ہی کے پاس اور اسی کے علم میں ہے مگر اکثر لوگ اہل مکہ وغیرہ اس بات کو نہیں جانتے اور تصدیق نہیں کرتے

قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوۡ

وغیرہ کا علم نہیں ہوسکتا)○ اے نبی! (ﷺ) آپ فرمائیے کہ میں اپنے نفع اور نقصان کا (ذاتی طور پر) خود مالک اور مختار نہیں مگر اسی قدر جتنا اللہ تعالیٰ

كُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ لَاسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَيۡرِ ۖۚ وَمَا مَسَّنِیَ

نے چاہا اور اگر میں (ذاتی طور پر) خود بخود غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی

السُّوۡٓءُ ۚ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾ ع هُوَ الَّذِیۡ

اور نقصان نہ پہنچا' میں تو صرف ایمان لانے والوں کے لیے ڈر سنانے والا اور خوشخبری پہنچانے والا ہوں ○ وہی ہے جس نے تم کو

ع ۲۳/۸ ۱۳
معانقہ ۸ عند المتاخرین ۱۲

کہ قیامت یقیناً آئے گی اور اس کا علم بغیر اللہ کے بتائے کسی کو نہیں ہوسکتا۔

۱۸۸- اہل مکہ کہتے تھے کہ آپ کو قحط وغیرہ کی تکلیف کیوں ہوتی ہے' آپ پہلے سے حال دریافت کر کے احتیاط کر لیا کریں' اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ میں اپنے آپ کو نفع پہنچانے کا یا اپنے سے نقصان دور کرنے کا بالذات مستقل مالک نہیں ہوں مگر یہ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے اس کا مجھے اختیار حاصل ہے۔ مجھ کو کوئی مستقل منصب حاصل نہیں۔ نہ مجھے علم غیب بالذات ہے اگر میں بالذات غیب جانتا ہوتا تو مجھ کو بہت بھلائی اور نفع ملتا اور تکلیف میرے پاس تک نہ پھٹکتی کیونکہ میں خدا ہوتا اور خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میں خدا نہیں ہوں اس کا رسول ہوں' جو کچھ نفع نقصان خدا پہنچانا چاہے پہنچا سکتا ہے یا اگر میں خود بخود غیب جانتا ہوتا کہ تم پر کب عذاب آئے گا تو اس کا شکریہ خوب ادا کر لیتا اور مجھ کو تمہارے لیے غم نہ ہوتا' یا یہ کہ اگر مجھے میری موت کا ذاتی علم ہوتا کہ کب آئے گی تو بہت سے عمل صالح کر لیتا اور مجھے تکلیف نہ پہنچتی' یا یہ کہ اگر قحط وخشک سالی اور گرانی کی خبر ہوتی تو میں پہلے سے سامان نعمت جمع کر لیتا تو مجھ کو تکلیف نہ ہوتی مگر میں تو صرف نذیر ہوں یعنی دوزخ سے ڈرانے والا ہوں اور بشیر یعنی جنت کی خوشخبری دینے والا ان لوگوں کے لیے جو دوزخ اور جنت پر ایمان لاتے ہیں اور میں تو رسول ہوں' جو کچھ اللہ تعالیٰ مجھ کو بذریعہ وحی بتلاتا ہے وہ جانتا ہوں یعنی میں خود بخود کسی غیب کے جاننے کا دعویٰ نہیں کرتا ہوں۔ علم غیب اللہ تعالیٰ کی وحی سے حاصل ہوسکتا ہے اس آیت میں ذاتی علم غیب کی نفی کی گئی ہے بذریعہ وحی انبیاء علیہم السلام کو علم غیب ہونا سورۂ جن کی اس آیت سے ثابت ہے "**عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الامن ارتضی من رسول**" ترجمہ: اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے' وہ اپنے غیب خاص پر سوائے برگزیدہ وپسندیدہ رسول کے کسی کو اطلاع نہیں دیتا اور سورۂ آل عمران کی اس آیت سے "**ما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء**" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ اے لوگو! تم سب کو اپنے خاص غیب پر اطلاع دے دے لیکن غیب پر اطلاع دینے کے لیے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔ اور سورۃ النساء کی اس آیت سے "**وعلمک مالم تکن تعلم**" ترجمہ: اے حبیب! آپ کے رب نے آپ کو وہ تمام علوم غیبیہ وعلوم اسرار وعلوم احکام سکھا دیے جو آپ خود نہ جان سکتے تھے اور آپ پر بڑا اللہ کا فضل ہے۔ (تفسیر مدارک وخازن وغیرہ۔ قادری)

۱۸۹ تا ۱۹۰- اللہ پاک وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا اور ان سے یعنی اس مٹی سے ان کی بیوی پیدا کی یعنی حضرت حوا کو آدم کی مٹی سے نکالا کہ ان کے ساتھ رہیں۔ جب حضرت آدم نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا (بیوی کو) پیدا کیا تا کہ وہ اس سے آرام پائے' پھر جب کہ مرد اس پر چھایا

اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ

تو اس کو ہلکا سا حمل رہ گیا تو وہ اسے لیے پھرتی رہی' پھر جب کہ وہ زیادہ بوجھل ہوگئی تو ان دونوں نے اپنے رب

دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾

اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر تو ہم کو جیسا چاہیے (اچھا بچہ) دے گا تو ضرور ہم تیری شکر گزاری کرتے رہیں گے O

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ

پھر جب کہ اس نے ان دونوں کو جیسا چاہیے (پورا بچہ) دیا تو ان دونوں نے اس کے دیئے ہوئے میں اس کے شریک بنا لیے تو اللہ تعالیٰ ان کے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

شرک سے برتر اور بلند ہے O کیا وہ ایسوں کو اس کا شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہوں O

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ

اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں (بلکہ وہ بے حس ہیں) O اور اگر تم ان کو

ان سے صحبت کی تو ان کو پہلے تو حمل خفیف ہوا' نطفہ ٹھہرا۔ وہ ذرا دقت سے چلتی پھرتی تھیں' جب وہ بھاری ہوگیا تب شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا کہ یہ کوئی چار پایہ ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر تو نے ہم کو صالح یعنی جیتا جاگتا اچھا آدمی کا لڑکا بخشا تو ہم شکر کریں گے' اللہ تعالیٰ نے ان کو جب صالح آدمی بخشا تو انہوں نے دو نام رکھے' ایک عبداللہ دوسرا عبدالحارث یعنی نام رکھنے میں شیطان کو بھی شریک کرلیا۔ اس چیز میں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی تھی یعنی فرزند صالح۔ یہ کفار مکہ وغیرہ جن چیزوں کو خدا تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں یعنی بتوں وغیرہ کو۔ اللہ تعالیٰ ان سے مبرا اور برتر ہے۔

ف: اس روایت کو آدم علیہ السلام سے منسوب کرنا منصب نبوت کے خلاف ہے۔ یہ کوئی معتبر روایت نہیں' قابل اعتبار نہیں' بنی اسرائیل کی گھڑنت ہے (قادری غفرلہ)۔

ف: بعض کے نزدیک یہ آیت قصی اور ان کی زوجہ کے بارے میں اتری یہ ممکن ہے اور بعض کہتے ہیں کہ کفار مکہ آدم علیہ السلام کی طرف شرک کی نسبت کرتے ہیں۔ ''جعلا له شرکاء'' بطور استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہوسکتا۔ آدم اور حوا ہرگز مشرک نہ تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ف: یہ آخری دو توجیہیں قابل قبول ہیں۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام شرک وغیرہ کبیرہ گناہ بلکہ صغیرہ گناہ سے بھی معصوم ہوتے ہیں' ان کی طرف شرک کی نسبت غلط ہے۔ (قادری)۔

۱۹۱ تا ۱۹۲- کیا یہ کافر اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں ان چیزوں کو شریک کرتے ہیں جو کسی کو پیدا نہیں کر سکتیں اور

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ

سیدھی راہ کی طرف بلاؤ تو وہ تمہارے پیچھے نہ آئیں گے، تو تم کو یکساں ہے کہ ان کو

اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

پکارو یا چپ رہو (نہ پکارو) ○ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پوجتے ہو (وہ بھی تو)

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

تم ہی جیسے بندے ہیں تو ان کو پکار دیکھو اگر تم سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تمہیں

صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ

جواب دیں (تمہاری فریاد رسی کریں) ○ کیا ان کے ایسے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں

بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ

جن سے وہ پکڑ سکیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھ سکیں یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے

بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾

وہ سن سکیں تو آپ (ان سے) فرمائیے کہ تم اپنے سب معبودوں کو بلا لو پھر سب مل کر مجھ پر داؤ چلاؤ اور مجھے مہلت بھی نہ دو ○

نہ کسی کو زندگی بخش سکتی ہیں، بلکہ خود پتھروں سے تراشے جاتے ہیں، وہ ان لوگوں کی نہ مدد کر سکتے ہیں نہ نفع نقصان دے سکتے ہیں، نہ اپنے آپ کو اس چیز سے بچا سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ارادہ کرے۔

۱۹۳- اس کا خطاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہوسکتا ہے اور کفار سے بھی، یعنی اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ ان کافروں کو ہدایت اور توحید کی طرف بلائیں تو یہ ہرگز آپ کی پکار پر نہ چلیں گے اور دعوت کو قبول نہ کریں گے، خواہ تم چپ رہو خواہ تم ان کو بلاؤ دونوں برابر ہیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اس کا خطاب کفار سے بھی ہوسکتا ہے کہ اے کفار! خواہ تم اپنے بتوں کو پکارو خواہ نہ پکارو وہ نہ بولیں گے، ان کو حق کی طرف بلاؤ یا نہ بلاؤ وہ نہ آئیں گے کہ وہ تو پتھر ہیں وہ بلانا کیا سمجھیں۔

۱۹۴ تا ۱۹۸- اے کافرو! تم جن پتھروں کی عبادت کرتے ہو اور ان کو خدا تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو وہ تم جیسی ہی تمہاری مخلوق ہیں، اگر وہ عبادت کے لائق ہوں تو ذرا ان کو پکارو اور وہ تم کو جواب دیں اور تمہاری بات سنیں، اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں تو تم سے باتیں کیوں نہیں کرتے، یہ کیونکر مدد کر سکتے ہیں، کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ بہتری کی طرف چل سکتے ہیں اور کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کچھ لے دے سکتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ تمہاری عبادت دیکھ سکتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے یہ تمہاری دعائیں سن سکتے ہیں؟ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیں کہ تم سب اپنے معبودوں کو پکارو اور ان کو جمع کرو اور ان سے مدد چاہو پھر مجھ کو ہلاک کرنے کا کوئی حیلہ نکالو اور میں مہلت بھی نہیں

اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ ۖۚ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹۶﴾

بے شک میرا مددگار تو اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ جس نے (یہ) کتاب اتاری اور وہی نیکوں کو دوست رکھتا ہے (ان کی مدد کرتا ہے) O

وَالَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَصۡرَکُمۡ وَلَاۤ

اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو اور پوجتے ہو نہ وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ وہ خود اپنی

اَنۡفُسَهُمۡ یَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَی الۡهُدٰی لَا یَسۡمَعُوۡا ؕ

ہی مدد کر سکتے ہیں O اور (اے نبی علیہ السلام!) اگر تم مشرکین کو راہ راست کی طرف بلاؤ تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ انہیں اپنی طرف تکتے ہوئے دیکھتے ہیں

وَتَرٰهُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَیۡکَ وَهُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ

حالانکہ ان کو کچھ بھی نہیں سوجھتا (یعنی بصیرت کی نظر سے انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ورنہ وہ ضرور ایمان لے آتے) O (اے نبی علیہ السلام!) ان سے

بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ

درگزر فرمایئے اور اچھی باتوں کا حکم دیتے رہیے اور جاہلوں (کی باتوں) سے منہ پھیر لیجئے O اور (اے سننے والے!) اگر

الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ

شیطان کی طرف سے تجھے کوئی وسوسہ پہنچے تو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ بے شک وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے O بے شک جو لوگ

مانگتا' تم مجھ کو ابھی ابھی ہلاک کر دو۔ تاخیر نہ کرو میں موجود ہوں۔ آپ کہہ دیں کہ میرا ولی و حافظ و ناصر اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب یعنی قرآن پاک حضرت جبرائیل علیہ السلام کی معرفت اتارا اور وہ اپنے صالح بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو یعنی بتوں کی ان میں تمہاری مدد کی اور نفع پہنچانے کی بالکل طاقت نہیں اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں نہ دوسروں کو بچا سکتے ہیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو پتھر ہیں' اگر ان کو حق کی طرف بلاؤ گے یہ نہ سنیں گے اور نہ جواب دیں گے کیونکہ یہ تو بے حس و حرکت پتھر ہیں' ان کو ایسا تراشا گیا ہے اور ایسی آنکھیں بنائی ہیں کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تم کو دیکھتے ہیں حالانکہ ان میں دیکھنے کی طاقت نہیں۔ (قادری)

۱۹۹۔ ''عفو'' کے معنی زائد ہیں یعنی جو کچھ اپنے اور اہل و عیال کے کھانے پینے سے مصارف باقی رہے اس کو لے لو۔ اس معنی پر یہ حکم بابت زکوٰۃ منسوخ ہوگا یا یہ کہ جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو اور جو تم سے قطع تعلق کر لے اس سے ملو اور اچھائی اور احسان کا حکم کرو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو یعنی ابوجہل وغیرہ جو مسخراپن کرتے ہیں کرنے دو۔ یہ حکم آیت جہاد سے منسوخ ہے۔

۲۰۰ تا ۲۰۲۔ اگر شیطان کا وسوسہ اور دھوکہ فریب تم کو آ گھیرتا ہے اور بہکانا چاہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ اور حفاظت مانگو وہ دعا کا سننے والا اور وسوسوں کا جاننے والا ہے' جو لوگ کفر و شرک اور شیطان کے وسوسوں سے بچتے ہیں جب ان کو شیطان کا خیال اور وسوسہ آ گھیرتا ہے اور چھیڑتا ہے تو ہوشیار ہو جاتے ہیں اور ذکر الٰہی کرتے ہیں فوراً اس سے بچ جاتے

اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ

متقی (ڈرنے والے) ہیں جب شیطان کی طرف سے ان کو کوئی وسوسہ چھو بھی جاتا ہے تو وہ فوراً چونک جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی

مُّبۡصِرُوۡنَ ۚ﴿۲۰۱﴾ وَاِخۡوَانُهُمۡ يَمُدُّوۡنَهُمۡ فِى الۡغَىِّ ثُمَّ لَا يُقۡصِرُوۡنَ ﴿۲۰۲﴾

ہیں (غفلت کا پردہ ہٹ جاتا ہے) ○ (مگر) جو شیطان کے بھائی بند ہیں تو انہیں وہ گمراہی میں کھینچے لیے جاتے ہیں پھر وہ اس میں ذرا بھی کمی

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ

نہیں کرتے (اور ان کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں) ○ اور (اے حبیب ﷺ!) جب آپ (ان کی فرمائش کے مطابق) ان کے پاس کوئی

مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّ

آیت نہیں لاتے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ نے کوئی آیت دل سے کیوں نہ بنالی آپ فرمایئے کہ میں تو اسی پر چلتا ہوں کہ جو میری طرف میرے رب کی طرف

رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا

سے وحی کی جاتی ہے (اس میں میری بناوٹ کو کیا دخل اور دلیل تو یہ قرآن ہی کافی ہے) یہ (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے آنکھیں کھولنے

لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ فِىۡ نَفۡسِكَ

والے دلائل کا سرمایہ ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں سراپا ہدایت اور رحمت ہے ○ اور جب قرآن شریف پڑھا جائے تو اسے (بی لگا کر)

ہیں۔ گناہ میں نہیں پڑتے ہیں اور کافروں کے بھائی یعنی شیاطین ان کو خوب گمراہی اور کفر اور گناہ میں کھینچے کھینچے پھرتے ہیں کبھی کوئی وسوسہ ڈالا، کبھی کوئی وسوسہ ڈالا، کبھی کوئی رنگ نکالا، پھر یہ بھی ان کے پیچھے سے نہیں چھوٹتے اس گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ کیونکہ کافر شیطان کی اطاعت کرتے ہیں اس لیے ان کو شیطانوں کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ (قادری غفرلہ)

۲۰۳۔ مکہ کے کافر نئی نئی نشانیاں اور معجزے مانگتے ہیں اور جب آپ وہ پیش نہیں کرتے تو کہتے ہیں کہ انہوں نے کیوں یہ معجزے اپنے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر نہ دکھائے یا یہ کہ یہ نشانیاں خود گھڑ کر نہ دکھائیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ میں تو اس بات کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی آتی ہے۔ یہ قرآن پاک صاف صاف بیان توحید ہے، اس کے امر و نہی ظاہر ہیں جس میں حکمتیں بھری ہیں۔ ایمان لانے والوں، مسلمانوں کے لیے ہدایت ہے، گمراہی سے بچانے والا اور رحمت سے عذاب سے چھڑانے والا ہے۔

۲۰۴ تا ۲۰۵۔ اے مسلمانو! جب قرآن پاک پڑھا جائے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں آواز سے قرآن پاک پڑھیں تو تم اس کو سنتے رہا کرو اور چپ کھڑے رہا کرو تم نہ پڑھا کرو تا کہ تم پر رحمت ہو اور عذاب سے بچو۔

ف: اس آیت سے معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں خواہ قرات بلند آواز سے پڑھی جاتی ہو خواہ آہستہ جیسے ظہر و عصر، مقتدی کو الحمد یا کچھ قرآن وغیرہ پڑھنا جائز نہیں، بلکہ جہری نماز میں سننا اور خاموش رہنا فرض ہے اور سری نماز میں خاموش

تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ

سنو اور (جب تک پڑھا جائے) چپ رہو تاکہ تم پر (رحم اور) مہربانی کی جائے (اور تم ہدایت پر قائم ہو جاؤ) ○ اور میں صبح اور شام اپنے دل میں عجز و نیاز کے ساتھ

الْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ

ڈرتے ہوئے اور زبان سے بھی آہستہ آہستہ بغیر پکارے ہوئے یاد کیا کرو اور غافلوں میں سے نہ بنو ○ اور بے شک جو آپ کے رب کے دربار میں (مقرب) ہیں

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة ع ۲۴/۱۸ ۱۴

وہ کبھی بڑائی اور تکبر میں آکر اس کی عبادت سے باز نہیں رہتے ہیں اور وہ اس کی پاکی بیان کرنے اور ثنا میں مشغول رہتے ہیں اور اسی کے آگے سربسجود رہتے ہیں ○

(۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ (۸۸)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۷۵ رُكُوْعَاتُهَا ۱۰
سورۂ انفال مدنی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے	اس میں پچھتر آیات، دس رکوع ہیں

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

(اے رسول ﷺ!) لوگ آپ سے مال غنیمت کا حکم دریافت کرتے ہیں، آپ فرمائیے کہ مال غنیمت

رہنا۔ کیونکہ امام قرأت کرتا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ''من كان له امام فقراء ة الا مام له قراء ة'' ترجمہ: جس کسی کا کوئی امام ہے تو امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے، امام اعظم رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ اگر مقتدی امام کے پیچھے قرأت کرے گا تو گناہ گار ہوگا کیونکہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کا سننا اور خاموش رہنا فرض ہے، جب امام آہستہ پڑھتا ہو تو خاموش رہنا ضروری ہے کیونکہ امام کا قرأت کرنا اوپر کی حدیث سے معلوم ہو چکا ہے اور آیت ''اذا قرئ القران'' عام ہے یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہنا اور سننا فرض ہے خواہ نماز میں خواہ نماز کے علاوہ۔ چند آدمی جو مل کر قرآن بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ جب ایک پڑھے تو باقیوں کو سننا اور خاموش رہنا ضروری ہے۔ (قادری غفرلہ)

اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے پروردگار کی یاد اپنے دل ہی دل میں کیا کریں جب ظہر یا عصر میں امام ہوا کریں بڑی عاجزی سے اور خشوع و خضوع سے پڑھا کریں اور کوئی مقتدی آپ کا جب بھی کچھ نہ پڑھا کرے یعنی ظہر و عصر میں بھی مقتدیوں کو قرآن شریف پڑھنا جائز نہیں اور صبح کے وقت اور شام یعنی مغرب و عشاء میں ذرا آواز سے پڑھا کریں مگر بہت چلا کر چیخ کر نہیں اور قرآن پاک کی قرأت سے کسی وقت غافل نہ ہوں یعنی قرآن پڑھنا نہ چھوڑیں خواہ امام ہوں خواہ اکیلے یعنی نماز میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے، امام کو بھی اور اکیلے پڑھنے والے کو بھی۔

۲۰۶۔ جو لوگ آپ کے پروردگار کی بارگاہ کے مقرب ہیں یعنی فرشتے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے تکبر و غرور نہیں کرتے ہیں، اس کے معبود ہونے کا اقرار کرتے ہیں، اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں، اس کے لیے سجدہ کرتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں (سجدہ)۔ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الانفال

۱۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! صحابہ کرام بروز بدر مال غنیمت کے متعلق آپ سے مسئلہ پوچھتے ہیں اور

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ص وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ

کے مالک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) ہیں (وہ جس طرح تم کو عطا فرمائیں اس پر راضی رہو) تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور آپس میں میل

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

رکھو (اور باہمی معاملات درست رکھو) اور اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرو ۝ ایمان والے تو وہی ہیں جب (ان

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى

کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب انہیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اس سے ان کا ایمان

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ ج صلے الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

اور زیادہ تروتازہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ۝ وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ (ہماری

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ

راہ میں) خرچ کرتے ہیں ۝ وہ ہی سچے مسلمان ہیں' ان ہی کے لیے ان کے رب کے دربار میں

دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ ج كَمَآ

(بلند) درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی ۝ (یہ حکم تقسیم غنیمت کا بھی بظاہر ایسا ہی ناگوار ہے) جیسا کہ آپ

کارگزار لوگ اپنے حصہ سے زائد مانگتے ہیں' تم کہہ دو کہ غنیمتوں کا اختیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہے۔ وہ جس طرح چاہیں گے تقسیم کریں گے۔ یا یہ کہ کل اختیار اللہ کو ہے اور رسول اس کے نائب ہیں' ان کا تصرف بھی اس میں نافذ ہے پس تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور مال غنیمت بے اجازت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) لینے سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔ مخالفت وفساد نہ ڈالو۔ مال دار غنی فقیر کو اور قوی ضعیف کو اور جوان بوڑھے کو اپنا حصہ دے دے تو بہت بہتر ہے اور امر صلح میں خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو کہ تم خدا تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہو۔ بروز بدر غنیمت کے بارے میں کچھ اختلاف پڑا تھا۔ بوڑھے اور ضعیف لوٹ میں شریک نہ تھے' جوان چاہتے تھے کہ جو کچھ جس نے لوٹا ہے اسی کا ہو جائے' حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کو سب میں برابر تقسیم کی' اس بارے میں یہ آیات اتریں یعنی رسول کریم کو اختیار ہے جس کو جتنا چاہیں دے سکتے ہیں ان کا حکم مانو۔

۲ تا ۴۔ اصل مسلمان وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل اس کی عظمت وجلال سے تھرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ جو حکم صلح وغیرہ کا دیتا ہے اس کو دل سے مانتے ہیں۔ جب ان پر خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں یعنی قرآن پاک تو ان کا ایمان اور ترقی پاتا ہے مستحکم ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کے قول پر اپنے ایمان اور یقین کو اور زائد کر دیتے ہیں۔ یا ایمان کے معنی تقدیر یا تکریر کے ہوں یعنی ایمان بالا ایمان حاصل ہوتا ہے یعنی ایمان پر اور ایمان بڑھ جاتا ہے۔ یہ

أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ

[illegible]

الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ۝ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا

[illegible]

تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝ وَ

[illegible]

إِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ

[illegible]

أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَن يُحِقَّ

[illegible]

الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ

[illegible]

[illegible] اوقات وغیرہ واچھی طرح ادا [illegible] زکوٰۃ ادا کرتے [illegible] اپنے پروردگار کے پاس [illegible] ثواب [illegible] ملے گا۔

[illegible] مدینہ طیبہ سے جس طرح نکالا [illegible] جنگ سے یعنی تم اس وقت کا [illegible] میں جدال [illegible] اور زخمی مرتے [illegible]

[illegible] اور تم سے مقابلہ ہوگا تو [illegible] سامان جنگ نہیں تھے یعنی [illegible] کا ارادہ یہی تھا کہ

يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ۚ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ

اور جھوٹ کو جھوٹ اگرچہ مجرموں کو ناگوار ہو O (اور یاد کرو) جب کہ تم

فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾

اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سنی (اور وعدہ فرمایا) کہ بے شک میں ایک ہزار فرشتوں کی قطار سے تمہاری مدد فرماؤں گا O

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْۚ وَمَا النَّصْرُ

اور یہ وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے صرف تمہاری خوشی کے لیے اور تاکہ تمہارے دلوں کو اطمینان ہو جائے کیا تھا اور مدد (اور فتح)

ع ۱/۱۰ ۱۵ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ؑ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ

تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ زبردست، حکمت والا ہے O (اور یاد کرو) جب کہ اللہ تعالیٰ

اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ

اپنی طرف سے تسکین دینے کے لیے تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا تاکہ

يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

تم کو اس کے ذریعہ سے پاک اور ستھرا کر دے اور تم سے شیطانی وسوسوں کی ناپاکی کو دور کر دے اور تاکہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے

اپنے وعدوں کو حق کر دکھائے اور دین کی مدد کرے اور حق مذہب غالب ہو اور کافروں کی خوب بیخ کنی ہو جائے کہ مذہب حق دین اسلام مکہ میں ہمیشہ کے لیے غالب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کو آشکارا اور غالب کر دے اور کفر و شرک کو باطل اور مشرکین کو ہلاک و برباد کر دے اگرچہ مشرک مجرم اس کو برا ہی سمجھیں۔

۹ تا ۱۰- اے مسلمانو! اس وقت کو یاد کرو کہ جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے یعنی بروز بدر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے تھے۔ پس اس نے تمہارا استغاثہ قبول کیا اور کہا تھا کہ میں تمہاری مدد ہزار فرشتوں سے کروں گا جو یکے بعد دیگرے تمہاری مدد کو آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی غیبی مدد کو فقط تم کو خوش کرنے کے لیے بھیجا ہے کہ تمہارے دل کو خوش رکھیں اور تم کو اطمینان دیتے رہیں ورنہ مدد تو فقط اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھی۔ فرشتوں کو بھی اس نے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اعداء پر غالب ہے ان کو سزا دے گا۔ حکیم ہے کہ اس نے ان کے حق میں قتل و شکست کا اور تمہارے حق میں فتح و غنیمت کا حکم دیا ہے۔

۱۱- اس وقت اللہ تعالیٰ نے تم پر اونگھ مسلط کی اپنی امان و اطمینان کی نشانی بھیجی وہ خوب راحت سے تم کو آرام دیتا تھا اور اس لیے کہ تم کو حدث اور جنابت سے پاک کرے آسمان سے مینہ برساتا تھا۔ اور نیز اس لیے کہ تمہارے دلوں سے شیطان کا وسوسہ دور کر دے اور تمہارے دلوں کو خوب مضبوط اور محفوظ کر دے اور اس کے سبب سے تمہارے قدم ریت پر قائم کر دے جما دے پانی اتارتا تھا۔

بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿١١﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

اور اس سے تمہارے قدم جمائے O (اے نبی ﷺ!) جب کہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ میں (مدد کے لیے)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

تمہارے ساتھ ہوں تو تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو میں ابھی کافروں کے دل میں ہیبت ڈالوں گا تو تم (ان کی) گردنوں پر

فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ؕ ذٰلِكَ

مارو اور ان کے ہر ایک جوڑ اور پورے پر مارو (یعنی تمہارا نشانہ صحیح طور پر پڑے) O (یہ سزا انہیں) اس لیے

بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ

دی گئی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

مخالفت کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس کو سخت سزا دیتا ہے O (کافروں سے کہو:) لو یہ دنیا میں چکھو اور بے شک کافروں کے لیے

عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ

آخرت میں بھی دوزخ کا عذاب (سخت) ہے O اے ایمان والو! جب کفار کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ

كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ ۚ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

نہ دکھاؤ (بلکہ سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرو) O اور جو کوئی ایسے موقع پر (مقابلہ کے دن)

۱۲ تا ۱۴- اس وقت آپ کا پروردگار فرشتوں کو جن کو مدد کو بھیجا تھا الہام یا حکم کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تمہاری مدد پر ہوں۔ تم ایمان والوں کو میدان جنگ میں ثابت قدم رکھو یا یہ کہ ان کے دلوں میں نصرت و فتح کی بشارت ڈالو میں عنقریب کافروں کے دلوں میں سخت ہیبت و رعب اپنے رسول اور ان کے یاروں کا ڈالوں گا۔ تم ان کافروں کی گردنوں پر مارو یعنی قتل کرو اور ان کے ہر جوڑ جوڑ پر زخم رسید کرو۔ اس سبب سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دین میں بہت مخالفت کی ہے اور جو خدا تعالیٰ اور رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جب اس کو عذاب کرتا ہے تو اس کا عذاب بہت سخت ہوتا ہے۔ اے کافرو! لو اب اس عذاب کو دنیا میں چکھو اور آخرت میں تم سب کافروں کو عذاب دوزخ ہوگا۔

۱۵ تا ۱۶- اے مسلمانو! جب تم کافروں سے لڑائی میں دست و گریبان ہو اور ان کا مقابلہ ہو تو ان کو پیٹھ نہ دکھاؤ۔ الٹے پاؤں نہ بھاگ نکلو بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کرو جو ان سے منہ پھیرے گا اور ان کو اپنی پیٹھ دکھائے گا تو وہ غضب الٰہی لے کر لوٹے گا اور اللہ تعالیٰ کے سخت غصہ و غضب کا مستحق ہوگا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا جب بہت ہی بری جگہ ہے۔ مگر وہ آدمی جو متحرفا لقتال ہو

دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ

انہیں پیٹھ دے گا بجز اس کے جو لڑائی کی چال چلنے کے لیے یا لشکر میں پناہ لینے کے لیے ایسا کرے تو وہ خدا کے غضب میں

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾

پھرے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا اور وہ پلٹنے کی بہت ہی بُری جگہ ہے ○

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ

تو (اے مسلمانو!) تم نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے (اپنی قدرت سے) ان کو قتل کیا اور (اے نبی علیہ السلام!) وہ (مٹھی بھر خاک) جو آپ نے پھینکی تھی

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَ لِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

آپ نے نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی اور یہ (اس لیے ہوا تھا) کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ایک بہتر آزمائش میں ڈال کر آزمائے

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ

(اور اچھا انعام عطا فرمائے) بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا (اور) جاننے والا ہے ○ یہ فتح اور نصرت ہو چکی اور (اس کے ساتھ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کافروں کی

تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ

چھپی ہوئی تدبیروں کو (جو وہ حق کے مٹانے کے لیے کر رہے ہیں) کمزور کر دینے والا ہے ○ (اے کافرو!) اگر تم مسلمانوں کی فتح مندی کے ظہور سے

یعنی جو لڑائی کے زور میں پیچھے ہٹ آئے یا یہ کہ دھوکہ دے کر بظاہر پیچھے ہٹے اور پھر غفلت دے کر لوٹ کر مارے یا متحیز ہو یعنی بڑے لشکر کی طرف مدد لینے کو بھاگے کہ وہ اس کو دیکھ کر مدد کو آئیں اور ان دو صورتوں میں بھاگنا گناہ نہیں۔

۱۷ تا ۱۸- اے مسلمانو! بروز بدر فی الحقیقت تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا بواسطہ جبرائیل و میکائیل کے اور اے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم نے خاک اور کنکریاں کافروں کی طرف نہیں پھینکیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکیں اور ان تک پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ اس لیے کیا کہ مسلمانوں کو اپنی قدرت اور اس حبیب پاک کے خاک کے معجزے سے احسن طریقے سے نعمت وغنیمت و فتح دے اور اللہ تعالیٰ دعا کا سننے والا ہے فتح و شکست کا جاننے والا ہے۔ اے مسلمانو! یہ فتح و نصرت تمہارے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کافروں کے مکروں کو ضعیف و ذلیل کرنے والا ہے۔

۱۹- ابوجہل کمبخت جنگ و شکست سے پہلے خوب رو رو کر دعا کرتا تھا کہ الٰہی! ہم میں اور مسلمانوں میں سے جو ازروئے دین کے افضل و اکرم ہو اور جس کا دین تجھ کو محبوب و پسند ہو اس کو فتح دے یہ مسلمان نئے مذہب والے برے ہیں جو برا ہو تو اس کو ہلاک کر۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور اپنے رسول و اصحاب کی مدد کی اور ان کو فتح دی اور یہ آیت نازل فرمائی کہ: اے کفار مکہ! اگر تم اچھے مذہب والے کے لیے فتح و نصرت مانگتے تھے سو لو آ گئی اور دعا قبول ہوئی اور اگر تم اب بھی کفر و جنگ سے باز رہو تو تمہارے لیے یہ بہتر ہو گا اور اگر تم پھر جنگ کی طرف لوٹو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو قتل و شکست دیں گے تمہیں تمہارے گروہ

إِنْ تَعُودُوا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ ۙ

طلب گار تھے تو (دیکھ لو) فتح مندی تمہارے سامنے آ گئی (یعنی بدر کی جنگ نے ہار جیت کا فیصلہ کر دیا) اور اگر (آئندہ برائی سے) باز آ جاؤ تو

وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٩ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا

ع ٩/١٦

تمہارے لیے بہتری ہوگی اور اگر تم پھر بھی چال چلو گے تو ہم بھی تم کو دوبارہ سزا دیں گے اور تمہارا جتھ تمہارے کچھ کام نہ آئے گا اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو

اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝٢٠ وَ

اور (یقین کرو کہ) بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے ○ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو اور حق سن کر

لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝٢١ إِنَّ

اس سے روگردانی نہ کرو ○ اور (دیکھو) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے (زبان سے) کہا تھا کہ ہم نے سنا اور (واقعہ یہ تھا کہ) وہ سنتے نہ تھے

شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا

(یعنی اس کے مطابق عمل نہیں کرتے تھے) ○ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدتر حیوان وہ (انسان) ہیں جو بہرے گونگے ہو گئے جو عقل سے

يَعْقِلُونَ ۝٢٢ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ

کچھ کام ہی نہیں لیتے ○ اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں کچھ بھی بھلائی جانتا (یعنی ان میں حق کے قبول کی کچھ بھی صلاحیت ہوتی) تو ضرور انہیں سنوا دیتا اور

أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝٢٣ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اگر وہ (انہیں اس حال میں جب کہ حق قبول کرنے کی ان میں صلاحیت باقی نہیں رہی ہے) سنوائے تو (نتیجہ یہ ہوگا کہ) وہ منہ پھیر کر پلٹ جائیں

اگرچہ بہت ہوں عذاب الٰہی سے نہ بچا سکیں گے اور اللہ تعالیٰ مدد کے لیے مسلمانوں کے ساتھ ہے وہ ان کی نصرت و مدد کرے گا۔ تم ہلاک ہو جاؤ گے' تمہاری مدد کون کرے گا' کوئی بھی تمہارا مددگار نہ ہوگا' یہ بڑا معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہوا۔

۲۰ تا ۲۳۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو' ہر بات میں خاص کر صلح و غنائم میں ان کا کہا مانو۔ ان کے حکم سے منہ نہ پھیرو۔ حالانکہ تم قرآن کی نصیحتیں و امر و نہی سنتے ہو اور ان کی مثل نہ ہو جاؤ جنہوں نے بظاہر ''سمعنا و اطعنا'' ہم نے سنا اور مانا کہا لیکن دل سے وہ بالکل نہیں سنتے فقط زبان سے دعویٰ سننے کا کرتے ہیں یعنی بنی عبدالدار کے آدمی نضر بن حارث وغیرہ کہ ان میں سے سوائے دو آدمیوں کے اور کوئی ایمان نہ لایا۔ سب زمین پر چلنے والوں سے بدتر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ آدمی ہیں جو حق کے کہنے سے گونگے اور اس کے سننے سے بہرے ہیں۔ وہ جو امر الٰہی و توحید کو کچھ نہیں سمجھتے' اگر اللہ تعالیٰ ان میں خیر و سعادت دیکھتا تو ان کو حق زبردستی سنا دیتا اور ان کو ایمان سے زبردستی مشرف و مکرم کرتا مگر چونکہ ان کی قسمت بری ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ایمان لانے والے نہیں تھے لہٰذا اگر ان کو زبردستی ایمان دے بھی

اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۚ

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب کہ وہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں کہ جو تمہیں (روحانی موت کی حالت سے نکال کر) حقیقی زندگی بخشے گی

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ

اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا حکم (علم ازلی) آدمی اور اس کے دلی ارادوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے

تُحْشَرُونَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا

(اور اسے بھلائی کی توفیق نصیب نہیں ہوتی) اور بے شک تم سب اسی کے حضور جمع کیے جاؤ گے O اور اس فتنہ سے بچتے رہو کہ جس کی لپیٹ میں تم

مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

میں سے صرف ظالم نہ آئیں گے (بلکہ وہ نیک و بد سب کو پہنچے گا) اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ (بدعملوں کو) سخت سزا دینے والا ہے O

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ (مکہ میں) تمہاری تعداد بہت تھوڑی تھی اور تم ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے، تم اس وقت ڈرتے

دیتا تو بھی اس سے پلٹ جاتے اور اعراض کرتے اور جھٹلاتے، اللہ تعالیٰ کو ازل سے ان کے دلوں کا حال معلوم تھا۔

۲۴ تا ۲۵- اے ایمان والو! (اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس بات کے لیے بلایا کریں جو تمہاری زندگی و عزت و اصلاح کا سبب ہے یعنی جہاد وغیرہ تو فوراً اللہ و رسول کی بات قبول کیا کرو اور جواب دیا کرو اور یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل اور ارادے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، مسلمان کو کافر نہیں ہونے دیتا اور کافروں کو مسلمان۔ وہ اپنی تقدیر ازلی کے سلسلے چلا رہا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور اپنے اعمال کی سزا پاؤ گے۔ اس فتنہ سے ڈرو جو اگر آیا تو فقط انہیں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا ہے بلکہ ظالم و مظلوم سب کو عام ہوگا اور خوب جان لو کہ جب اللہ تعالیٰ عذاب بھیجتا ہے تو وہ سخت ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی سعید بن معلی نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا، انہوں نے جواب نہ دیا، نماز ختم کر کے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عذر پیش کیا کہ میں نماز میں تھا اس لیے جواب نہ دے سکا، آپ نے فرمایا: تم نے یہ آیت نہ پڑھی: ''یایھا الذین امنوا استجیبوا اللہ و للرسول اذا دعاکم ''یعنی تم کو جواب دینا ضروری ہے جب بھی میں پکاروں خواہ تم نماز میں ہو، اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بھی جواب دینا ضروری ہے، آپ کو جواب دینے سے نماز نہیں ٹوٹتی، یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی پکار کا جواب دیا جائے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

۲۶- اے گروہ مہاجرین! یاد کرو کہ تم مکہ میں کیسے کمزور تھے، تھوڑے سے آدمی کمزور و ذلیل وضعیف، زمین مکہ میں پڑے ہوئے تھے، کافروں سے مغلوب تھے، بہت تھوڑے تھے، تم کو خوف تھا کہ کہیں کافر تم کو اچک نہ لیں یعنی تم سب کو پکڑ کر قید نہ کر لیں یا یہ کہ جلاوطن نہ کر دیں، پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو مدینہ طیبہ میں جگہ دی۔ اپنی مدد سے تمہاری تائید کی یعنی بروز بدر تم

اَنْ یَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَیَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ

تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اُچک نہ لیں (یعنی بے خبری میں تم کو قتل نہ کر دیں) پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں (مدینہ میں) جگہ دی

مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا

اور اپنی مدد سے قوت بخشی اور پاکیزہ چیزوں میں سے تمہیں رزق دیا تاکہ تم شکر کرتے رہو O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ

تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ خیانت (اور دغا) نہ کرو اور اپنے لوگوں کی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت (اور دغا) نہ کرو O

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

اور جانو کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے ایک فتنہ (اور آزمائش) ہے (آخرت کے راستہ میں سدراہ ہو جاتے ہیں) اور بے شک

عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک (فرمانبرداروں کے لیے) بڑا بدلہ ہے O اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو تمہارے

یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ

لیے (حق اور باطل میں) فرق کرنے والی ایک قوت پیدا کر دے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور فرما دے گا اور (تمہارے گناہ)

کو پاک روزی دی یعنی مال غنیمت تاکہ تم اس کا شکریہ ادا کرو کہ اس کی نعمت ونصرت کا بدلہ اس کی حمد وشکر کر کے ادا کرو اور اس کے احکام کی تعمیل کر کے اس کو خوش رکھو۔

۲۷ تا ۲۹۔ حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کا محاصرہ کئی دن تک کیا۔ وہ قلعوں سے نہ نکلے، تب ان سے کہا کہ سعد بن معاذ کے حکم پر اتر آؤ۔ انہوں نے ابولبابہ بن مروان بن عبدالمنذر سے مشورہ کیا، انہوں نے ان کافروں کی رعایت سے گردن کے اوپر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ اگر سعد کے حکم پر اترو گے تو مارے جاؤ گے، یہ بات خلاف اخلاص ایمانی تھی۔ انہوں نے بہ سبب اپنے مال واولاد کے وہاں ہونے کے یہ بات کہہ دی۔ بعد کو ندامت ہوئی، سات روز تک مسجد کے ستون سے بندھے رہے۔ آخر کو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ تب توبہ قبول ہوئی، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ایمان والو! یعنی ابولبابہ وغیرہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خیانت کا برتاؤ نہ کرو اور اللہ کے فرائض وامانات ادا کرنے میں حرص وہوس کا خیال نہ کرو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ یہ خیانت ہے اور جان لو کہ تمہاری اولاد تمہارا مال یعنی جو بنی قریظہ میں ابولبابہ کا تھا وہ فتنہ ہیں یعنی امتحان کی جگہ ہے اور اللہ ورسول کے حکم کا لحاظ تم کو سب سے زائد رکھنا لازم ہے یا مال واولاد کا۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس جہاد وغیرہ کا جنت میں ثواب عظیم بے شمار ہے۔ اے مسلمانو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے اس کے امرونہی بجالاؤ گے تو تم کو فرقان دے گا یعنی نصرت ونجات اور تمہاری سیئات کا یعنی چھوٹے گناہوں کا کفارہ کر دے گا اور کل گناہ بخش

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا فضل کرنے والا ہے O اور (اے نبی ﷺ! وہ وقت یاد کیجئے) جب (مکہ میں) کافر آپ کے خلاف

لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ

اپنی پوشیدہ تدبیروں (اور مکر) میں لگے ہوئے تھے تاکہ آپ کو قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن کر دیں اور وہ اپنی پوشیدہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا

اپنی پوشیدہ تدبیر (آپ کو نجات دینے کی) فرما رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر پوشیدہ تدبیر کرنے والا ہے O اور جب کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر

قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہاں ہم نے سن لیا' اگر ہم چاہتے تو ہم بھی ایسا (کلام بنا کر) کہہ سکتے تھے' یہ تو صرف اگلے لوگوں کے قصے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا

کہانیاں ہیں O اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب کہ کافروں نے یہ کہا کہ اے اللہ! اگر یہی

هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

دین تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر

دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں پر بڑا فضل و رحمت کرنے والا ہے۔ ان کو جنت و مغفرت عطا فرمائے گا۔

۳۰۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ وقت یاد کیجئے جب کفار قریش دارالندوہ میں جمع ہو کر تمہارے بارے میں مشورہ کرتے تھے کہ تم کو قید کر رکھیں یعنی عمرو بن ہشام نے کہا کہ ان کو قید خانہ میں ڈال دو' کوئی ان کا مذہب نہ سنے' یا تم کو سب مل کر قتل کر ڈالیں یہ ابو جہل کا مشورہ تھا' یا تم کو شہر بدر جلاوطن کر دیں' یہ ابوالبختری بن ہشام کی رائے تھی اور وہ طرح طرح سے مکر کرتے تھے' آپ کے قتل و ہلاک کا ارادہ کرتے تھے' اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنی پوشیدہ تدبیر کرتا تھا کہ ان کو بدر کے دن قتل کرانے کو تھا اور اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے اور ہلاک کرنے والوں سے بہتر و اعلیٰ تدبیر کرنے والا ہے کہ بدر کے دن بہت سوں کو ہلاک کر دیا اور بہت سوں کو قید کرایا۔

۳۱۔ جب کافر قرآن پاک سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے ان کا پڑھنا سنا' اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ان جیسا ابھی تصنیف کر لیں' یہ اگلوں کے قصوں اور کہانیوں کے سوا اور کیا ہے۔ نضر بن حارث ہمیشہ یہی کہتا تھا یا اس کی مثل کہتا تھا تو خود ہی خائب و خاسر ہوتا رہا اور اپنے منصوبے میں ناکامیاب و نامراد رہا۔

۳۲ تا ۳۴۔ بعض کافر یعنی نضر بن حارث وغیرہ کہتے تھے بار خدایا! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے رسول ہوں اور یہ جو باتیں کہتے ہیں یعنی تیری توحید' تیرا شریک اور اولاد سے پاک ہونا حق ہوں تو تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم کو سخت

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ

درد ناک عذاب بھیج دے O اور (عذاب مانگنے پر بھی ان پر عذاب نازل نہ ہوا کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسا نہیں

فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

کہ آپ ان میں موجود ہوں پھر بھی ان پر عذاب بھیج دے اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ بھی نہیں کہ وہ معافی مانگ رہے ہوں اور وہ ان پر عذاب بھیج دے O

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ

(مگر وہ عذاب سے بے خوف نڈر نہ ہوں کیونکہ) اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کیوں نہ کرے گا حالانکہ وہ لوگوں کو مسجد حرام

الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۚ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

(میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اس کے متولی بھی نہیں ہیں' اس کے متولی تو صرف پرہیز گار ہی ہیں

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ

لیکن بہت سے ان میں سے جانتے بھی نہیں (نرے جاہل ہیں) O اور بیت اللہ کے پاس سیٹیاں

عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

اور تالیاں بجانے کے سوا ان کافروں کی نماز ہی کیا تھی (قیامت میں ان سے کہا جائے گا کہ)

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ

اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو O بے شک کافر تو اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں

عذاب دے اور تکلیف پہنچا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب تک تم وہاں یعنی مکہ میں تھے تو اللہ تعالیٰ کو کبھی یہ گوارہ نہ تھا کہ تم وہاں موجود ہو اور ان پر عذاب بھیجے کہ تمہارا وجود تو رحمت ہے اور نیز جب وہ استغفار کرتے تھے یعنی بعض ان میں ایمان کا ارادہ رکھتے تھے اور طلب حق میں مشغول تھے اور فکر کرتے تھے' مگر اب اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کیوں نہ دے جبکہ تم وہاں سے چلے آئے اور وہ تم کو اور تمہارے اصحاب کو مسجد حرام میں نماز اور طواف سے روکنے لگے۔ چنانچہ بروز حدیبیہ روکا حالانکہ وہ مسجد حرام کے ولی اور مہتمم ہونے کا حق نہ رکھتے تھے' اس کے اولیاء اور مہتمم تو وہی ہیں جو کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں' خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم۔ مگر یہ اکثر اس بات کو نہیں جانتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں' نضر بن حارث جو دعا کرتا تھا کہ مجھ کو عذاب دے بروز جنگ بدر مارا گیا' خاک وخون میں ملا اور پھر مکہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ سب کافر ذلیل ہوئے۔

۳۵۔ کافر جو عبادت خانہ کعبہ کے پاس جا کر کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ جانور کی طرح سیٹی بجاتے ہیں' تالیاں بجاتے

اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ
کہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکیں تو ابھی اور بھی خرچ کریں گے پھر وہ خرچ کرنا ان کے لیے

تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۭ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
حسرت و افسوس کا باعث ہو گا' پھر وہ مغلوب ہو کر رہیں گے اور کافر

اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۶ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ
جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے O تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے اور ناپاک

يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
خبیثوں کو ایک دوسرے پر چن کر ڈھیر بنا کر سب کو جہنم میں ڈال دے' خود وہی (کافر)

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۳۷ قُلْ لِّلَّذِيْنَ
نقصان اٹھانے والے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ کافروں سے فرما دیجئے کہ اگر وہ (فتنہ و فساد سے) باز آ جائیں (اور ایمان دار ہو جائیں)

كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا
تو ان کے پچھلے قصور معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر پھر وہی (کفر و فساد) کریں گے تو (اس بارے میں) پچھلوں کا طریقہ اور نتیجہ گزر چکا ہے

فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۸ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا
(اور وہی انہیں بھی پیش آ کر رہے گا یعنی ان کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا) O اور (اے مسلمانو! اب تمہارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ) ان

ہیں اور کچھ بھی نہیں۔ پس اے کفار! بروز بدر اپنے کفر کا عذاب چکھو اور قرآن اور رسول کے جھٹلانے کا مزا لوٹو۔

۳۶ تا ۳۷۔ بے شک جو لوگ کافر ہیں وہ اپنا مال اس لیے صرف کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے اور پاک دین اسلام سے بہکا دیں اور پھیر دیں' یہ لوگ دنیا میں اپنا مال خرچ کریں گے مگر قیامت کو ان کو حسرت و ندامت ہوگی' پھر یہی لوگ شکست کھائیں گے' مغلوب ہو کر بھاگیں گے۔ بدر کے دن سارے لشکر کے صرف تیرہ آدمی ذمہ دار تھے ابوجہل وغیرہ' ان کا ذکر ہے یعنی یہ شکست کھائیں گے اور جو کافر ہیں ابوجہل وغیرہ بروز حشر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے' اللہ تعالیٰ ان کو یہ شکست اس لیے دیتا ہے کہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے۔ مومن کافر سے' مخلص منافق سے' صالح طالح سے جدا ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ خبیث کو خبیث کے پاس لے جا کر اکٹھا کر کے سب کو ایک ساتھ جہنم میں ڈالے گا۔ یہ سب ناکامیاب و خائب و خاسر ہو کر عذاب دائمی میں ڈال دیے جائیں گے۔

۳۸ تا ۴۰۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان ابوسفیان وغیرہ کفار مکہ سے کہہ دو کہ اگر یہ کفر و شرک و فواحش

تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا

سے (برابر) لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور دین کا سارا معاملہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو جائے (انسانوں کے ظلم کو اس میں مداخلت کا موقع

فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا

نہ مل سکے) پھر اگر وہ (جنگ وفساد سے) باز آ جائیں تو جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب دیکھ رہا ہے O اور اگر وہ (صلح کی دعوت سے بھی) منہ پھیر لیں تو یاد

اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿۴۰﴾

رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ (اور کارساز ہے) تو وہ کیا ہی اچھا کارساز اور کیا ہی اچھا مددگار ہے (اس کی مدد کے بھروسہ پر اُن سے جہاد جاری رکھنا چاہیے) O

و بتوں کی عبادت اور رسول اللہ سے جنگ کرنے سے باز آئیں اور اسلام قبول کر لیں تو ان کے وہ گناہ بخش دیے جائیں گے جو انہوں نے قبل اسلام یعنی حالت کفر میں کیے ہوں گے یعنی کفر و شرک وقتل مسلمین وقتال رسول صلی اللہ علیہ وسلم و بت پرستی وغیرہ اور اگر یہ ایمان نہ لائیں گے اور پھر قتال رسول کی طرف لوٹیں گے تو خیر یونہی اگلے لوگوں کا طریقہ بھی ہوتا چلا آیا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر روز بدر کی طرح اپنے اولیاء دوستوں کو دشمنوں پر منصور و فتح یاب و مظفر کرے گا۔ اے اہل اسلام! کفار مکہ کو خوب مارو کہ زمین میں فتنہ کفر و شرک و بت پرستی وقتال رسول نہ پھیلنے پائے اور حرمین میں صرف دین و عبادت اللہ تعالیٰ ہی کی باقی رہ جائے۔ اگر یہ کافر کفر و شرک وقتال وغیرہ سے باز آئیں گے تو اللہ تعالیٰ جو ان کے کام ہوں گے ان سے خبردار ہوگا' نیک یا بد سب کا بدلہ دے گا اور اگر ایمان سے روگردانی کریں گے تو اے اہل اسلام! تم خوب یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مولا یعنی حافظ و ناصر و کارساز ہے' وہ سب سے اچھا مولیٰ اور حافظ و ناصر ہے اور اچھا مدد کرنے والا ہے۔ تمہاری مدد فرمائے گا اور تم کو غالب فرمائے گا۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ

اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور (رسول ﷺ کے) قرابت داروں اور (عام) یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے

السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا

ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو اور اس (غیبی مدد) پر (بھی) جو ہم نے فیصلہ کے دن (جنگ بدر کے دن) جب کہ دو لشکر

يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

باہم مقابلہ میں آئے تھے اپنے بندے پر نازل کی تھی (تو چاہیے کہ اس تقسیم پر کاربند رہو) اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ سب

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

کچھ کر سکتا ہے ○ (یہ وہ دن تھا) جب کہ تم نالے کے اس قریب کے کنارے پر تھے اور دشمن

٤١- اے گروہ مومنین! یہ بات سمجھ لو کہ جب تم غنیمت میں کوئی شئے اموال کفار سے پاؤ تو اس کا پانچواں حصہ اللہ و رسول کے لیے اور رسول کے قرابت داروں کے لیے اور یتیموں کے لیے یعنی بنی عبدالمطلب کے یتیم بچوں کے سوا اور دوسرے یتیموں کے لیے بھی اور سوائے ان کے اور مسکینوں اور دوسرے فقیروں کے لیے بھی اور مسافروں اور مہمانوں کے لیے بھی خواہ کہیں کے ہوں نکال لیا کرو۔ باقی چار حصے آپس میں مجاہدین میں تقسیم کر لیا کرو۔ چنانچہ زمانہ رسالت میں خمس کی تقسیم یوں ہوتی تھی کہ ایک حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا تھا۔ یعنی سہم اللہ کہ وہ اس کے نائب تھے اور ایک حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کو کہ وہ بھی ان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا جاتا تھا اور ایک حصہ یتیموں کو ایک مسکینوں کو ایک مسافر مہمانوں کو۔ جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو قرابت کا حق ساقط ہو گیا بسبب اس حدیث کے جس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا حصہ اس کی حیات تک ہے بعد موت ساقط ہو جاتا ہے۔ پس آپ کے بعد ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ علیہم کے زمانہ خلافت میں خمس کے تین حصے ہوتے تھے۔ ایک بنی عبدالمطلب کے علاوہ دیگر یتیموں کو اور ایک اولاد عبدالمطلب کے علاوہ دوسرے مساکین کو اور ایک مسافروں و مہمانوں وغیرہ کو۔ بالجملہ معنی یہ ہوئے کہ اے مسلمانو! غنیمت کا حکم یوں بجا لاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر جن کو اس نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بروز فرقان اتارا ہے ایمان لائے ہو۔ روز فرقان سے مراد روز جنگ بدر ہے جب حق و باطل میں فرق ہوا تھا۔ جس دن دو جماعتیں ملی تھیں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر اور دوسرا ابوسفیان کا گروہ اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے کہ رسول اللہ اور ان کے اصحاب کو فتح و کامیابی و غنیمت عطا فرمائی اور کفار ابوجہل وغیرہ کو شکست و قتل و ذلت نصیب فرمائی۔

٤٢- اے مسلمانو! اس وقت تم اس کنارہ وادی پر تھے جو مدینہ کی طرف کو قریب ہے اور وہ لوگ یعنی ابوجہل وغیرہ

بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ

پرلے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے نچلے حصہ ترائی میں تھا (یعنی سمندر کے کنارہ کنارہ جا رہا تھا) اور تم نے

تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ

آپس میں لڑائی کی کوئی بات ٹھہرائی ہوتی تو ضرور وقت مقررہ پر برابر نہ پہنچتے (بلکہ جانے سے گریز کرتے کیونکہ تمہیں دشمن

اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ

کی کثرت سے اندیشہ تھا) لیکن (اللہ تعالیٰ نے دونوں لشکروں کو بھڑا دیا) تاکہ اللہ تعالیٰ جو بات ہونے والی تھی اسے کر دکھائے اور تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے

وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ (۴۲)

وہ اتمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ اتمام حجت کے بعد زندہ رہے اور بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا (اور) سب کچھ جانتا ہے ○

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا

اور (اے نبی ﷺ! یہ وہ دن تھا کہ) اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں کافروں کی تعداد تھوڑی کر کے دکھائی (یعنی باوجود کثرت کے مقابلہ کے وقت ثابت

لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ

قدم رہنے میں تھوڑے ثابت ہوں گے) اور اگر (اللہ تعالیٰ) انہیں زیادہ کر کے دکھاتا تو (اے مسلمانو!) تم ضرور ہمت ہار دیتے اور اس معاملہ میں جھگڑنے

دوسرے کنارہ پر مدینہ سے دور وادی کے پیچھے اور رکب یعنی قافلہ ابوسفیان وغیرہ کا دریا کے کنارے تین کوس دور۔ یہ موقع اتفاق سے ہو گیا تھا اور اگر تم پہلے وعدہ کرتے اور کافروں سے قتال کے لیے موقع جنگ مقرر کرتے تو تم کو ایسا موقع نہ ملتا اور تم اس وعدہ کی جگہ میں مختلف ہو جاتے۔ مگر یہ بات خدا تعالیٰ نے اس لیے واقع کی کہ جو امر اس نے مقدر کر لیا تھا یعنی نصرت و غنیمت اہل اسلام کے لیے اور قتل و شکست ابوجہل وغیرہ کفار کے لیے اس کو پورا کر دے اور تقدیر غیبی کو ظاہر فرما دے کہ اسلام و کفر میں فرق ظاہر ہو جائے۔ حجت الٰہی قائم ہو چکی اور اس کے بعد جو کفر پر مرے تو غفلت میں نہ مرے بلکہ خوب سوچ سمجھ کر اور کفر کو ظاہر ظہور غلط دیکھ کر عناداً ہٹ دھرمی اختیار کر کے اس پر مرے اور جو کوئی اسلام قبول کرے اور اس پر اپنی زندگی میں ثابت رہے تو وہ بھی خوب سوچ کر دریافت کر کے قائم رہے۔ یا ہلاکت سے مراد کفر ہو اور حیات سے مراد ایمان ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس کو ایمان دے تو وہ خوب نشانیاں اور دلائل اور معجزے اور غلبہ دیکھ کر ایمان لائے اور جو کفر کا ارادہ کرے تو وہ بھی ہٹ دھرمی سے کفر اختیار کرے۔ یعنی معجزہ و نصرت و فتح رسول کو دیکھ کر ہٹ دھرمی سے کفر اختیار کرے۔ اس لیے ہم نے یہ فتح واضح طور پر دی کہ ایمان و کفر میں صاف صاف فرق ظاہر ہو جائے۔ ایمان غالب اور کفر مغلوب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو سننے والا ہے اور قبولیت و نصرت کا جاننے والا ہے۔

۴۳ تا ۴۴۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کو خدا تعالیٰ کافروں کا کم ہونا خواب میں قبل از واقعہ بدر دکھاتا تھا کہ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ

لگتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے بچالیا' بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کی بات خوب جانتا ہے O اور (پھر دیکھو) جب تم دونوں فریق ایک دوسرے کے

فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ

مقابل ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو تمہاری نظر میں تھوڑا کر کے دکھایا (یعنی ان کی پست ہمتی ظاہر فرمادی اور تمہارے دلوں میں ایمان اور

اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا ع ۵ ۲ ۱

استقامت کی روح پیدا کردی) اور ان کی نظروں میں تمہیں (تعداد میں) تھوڑا کر کے دکھایا (کیونکہ درحقیقت تم تعداد میں کم ہی تھے) یہ اس لیے کیا تھا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ

کہ جو بات ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دکھائے اور سارے کاموں کا دارومدار اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر ہے O اے ایمان والو! جب (حملہ

كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ج وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

آوروں کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو (لڑائی میں) ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو O اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ

(صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (اگر ایسا کرو گے) تو تمہاری طاقت سست پڑ جائے گی اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا اکھڑ جائے گی اور (تمام

اصحاب کے دل قوی رہیں اور اگر وہ جتنے تھے اتنے بہت دکھاتا تو اے مسلمانو! تم نامرد بن جاتے اور ڈر جاتے اور جنگ کے بارے میں جھگڑا و اختلاف کرنے لگتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تم کو اس سے بچالیا اور تم کو سلامت رکھا۔ فتح دی وہ ان باتوں کو جانتا ہے جو آدمیوں کے سینے میں ہیں۔ جب تم بوقت جنگ مقابل ہوئے اور میدان میں لشکروں کی ملاقات ہوئی تو اس وقت خدا تعالیٰ ان کو تمہاری آنکھوں میں کم کر کے دکھاتا تھا تاکہ تم کو جرأت زیادہ ہو اور تمہیں ان کی آنکھوں میں کم کر کے دکھاتا تھا تاکہ تم دہشت زدہ نہ ہو جاؤ کیونکہ اگر وہ تم کو جس حالت قوت و شوکت غیبی میں تم تھے ان کی نظروں میں دکھاتا تو وہ تم سے ہرگز نہ لڑتے اور بھاگ جاتے' تم کو فتح نہ ملتی۔ یہ اس لیے کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جو کچھ کرنا منظور تھا وہ سب ظاہر ہو جائے اور ہونے والی بات ہو چکے۔ یعنی اسلام والوں کو فتح و غنیمت ملے اور ابوجہل وغیرہ کو قتل و شکست ملے اور سب امور دنیا و آخرت اور سب کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی کے قبضہ و قدرت میں سب باتیں ہیں جو وہ چاہے کرے' جس کو چاہے فتح دے جس کو چاہے شکست دے۔

۴۵ تا ۴۷۔ اے مسلمانو! اے اصحاب رسول! جب بروز بدر جماعت کفار سے ملاقات ہو اور لڑائی ہونا شروع ہو تو پیغمبر کے ساتھ ثابت قدم رہنا' اللہ تعالیٰ کا ذکر زبان و دل سے خوب کرنا' تہلیل' تکبیر خوب کرنا تاکہ تم کو فلاح ملے اور اللہ کے غصہ و عذاب سے نجات ملے اور دشمنوں پر فتح پاؤ۔ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا' ان کے امر و حکم

اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا

مصیبتوں پر) صبر کرو' بے شک اللہ تعالیٰ (کی مدد) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے O اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے

مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ

گھروں سے لڑنے کے لیے اتراتے ہوئے اور لوگوں کے دکھاوے کے لیے نکلے اور ان کا حال یہ ہے کہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ

روکتے ہیں اور ان کے سب کاموں کو اللہ تعالیٰ اپنے علم وقدرت سے گھیرے ہوئے ہے (اس سے نکل کر کہاں جا سکتے ہیں) O اور جب کہ شیطان نے

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ

ان کے کام ان کی نگاہوں میں اچھے کر کے دکھائے اور (شیطان نے) کہا: آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں (یعنی تم ہی غالب رہو گے) اور میں تمہارا

النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى

پشت پناہ ہوں' پھر جب کہ دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو وہ الٹے پاؤں بھاگا اور کہنے لگا: مجھے تم سے کوئی سروکار

عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ

نہیں (میں تم سے علیحدہ ہوں) میں وہ (غیبی لشکر) دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا' بے شک میں تو اللہ تعالیٰ سے

میں اختلاف و جھگڑا نہ کرنا ورنہ تم بزدل وضعیف ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی' مدد الٰہی نہ آئے گی' جہاد وقتال میں پیغمبر کے ساتھ صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ مدد کے لیے صابرین کے ساتھ ہے' جو جنگ میں صبر کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا معین و مددگار ہے۔ تم ان کافروں جیسے نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے یعنی مکہ سے غرور و گھمنڈ میں ڈوبے ہوئے نکل کر آئے ہیں' لوگوں کے دکھانے کے لیے بن ٹھن کے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ اور سچے دین سے لوگوں کو روکتے ہیں اور جو وہ کرتے ہیں اس کی خدا تعالیٰ کو سب خبر ہے اور وہ سب جانتا ہے۔ سب کو سزا دے گا۔

۴۸۔ اس وقت شیطان نے ان کے اعمال بد کو زینت دے کر اچھا کر کے ان کو دکھایا اور مسلمانوں سے لڑنے کا خیال دلوں میں مصمم کر دیا اور ان کے دلوں کے کان میں یہ آواز دی کہ آج تم پر مسلمانوں میں سے کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔ میں تمہارا ہم رکاب و مددگار ہوں اور جب دونوں گروہ مقابل ہوئے' مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا اور شیطان نے لشکر اسلام میں جبریل کو دیکھا تو ڈر کے مارے الٹے پاؤں بھاگا اور کہنے لگا کہ میں تم سے اور تمہارے ہمراہ ہو کر قتال کرنے سے بیزار ہوں۔ میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے یعنی فرشتے جو مسلمانوں کی مدد کے لیے اترے تھے۔ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جب عذاب دیتا ہے تو اس کا عذاب شدید ہوتا ہے۔ ملعون شیطان کو یہ خوف ہوا کہ کہیں جبریل اس کو پکڑ کر سب کو دکھلا نہ دیں کہ یہ شیطان ہے تو کوئی اس کا کہنا نہ مانے' اس ڈر سے بھاگ کھڑا ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ

إِنِّيٓ أَخَافُ ٱللَّهَ ۚ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ

ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ (بدعملیوں کی) سخت سزا دینے والا ہے O (یاد کرو) جب منافق اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں

ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ ۗ

(شک کا) مرض تھا یہ کہتے تھے کہ ان (مسلمانوں) کو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے (یعنی یہ صرف دین کا نشہ ہے جو انہیں کفار کے مقابلہ پر لے جارہا

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ

ہے اور کیا وہ نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے) اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے (تو اس کو ضرور کامیابی ہوگی کیونکہ) اللہ تعالیٰ زبردست

يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۙ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ

حکمت والا ہے O اور (اے سننے والے!) اگر تو (اپنی آنکھوں سے) وہ حالت دیکھے جب فرشتے ان کافروں کی روحیں قبض کرتے اور ان کے چہروں اور

وَذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ

پیٹھوں پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں:) اب بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب چکھو (تو تیرا کیا حال ہو) O (اے خدا کے دشمنو!) یہ اس بداعمالی کا نتیجہ ہے

ٱللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾ كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن

جو تمہارے ہاتھ پہلے کر چکے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں O جیسا کہ فرعون کے گروہ کا اور ان (سرکشوں) کا جو اس سے پہلے

شیطان سراقہ بن مالک کی شکل میں ان کے ہمراہ تھا' جب جبریل کو دیکھا تو بھاگ کھڑا ہوا۔

۴۹- جب اصحاب کرام مدینہ سے لڑنے کو نکلے تو بعض منافقوں نے اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں شک و اختلاف کی بیماری تھی یعنی سب کافروں نے یہ کہا کہ ان کو یعنی اصحاب رسول کو ان کے مذہب دین توحید نے فریب میں ڈالا ہے کہ لڑنے کو مستعد ہیں حالانکہ ان کی جماعت تھوڑی سی ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا کہ جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے' وہ دشمنوں پر غالب رہتا ہے' ان سے انتقام لیتا ہے۔ اللہ حکمت والا ہے کہ متوکلین کو مدد دیتا ہے جیسے اپنے پیارے نبی کو بروز بدر مدد دی اور آپ کے اصحاب کو لڑنے کی توفیق دی اور کفار کو شکست دلوائی۔

۵۰ تا ۵۴- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر تم اس وقت کا حال دیکھو تو عجیب امر ہولناک نظر آئے۔ جب فرشتے کافروں کو بروز بدر مارتے تھے اور ان کی روحیں بدن سے کھینچتے تھے اور اس وقت ان کے منہ اور پیٹھوں پر عذاب کے کوڑے مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ لو اب عذاب حریق و شدید کا مزا چکھو جس کو تم مانگتے تھے۔ یہ عذاب اس سبب سے ان کو ہوا کہ انہوں نے پہلے شرک و کفر اختیار کیا تھا' ورنہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرنے والا ہے کہ بے گناہ کیے ان کو سزا دے۔ ان کا حال ایسا ہے جیسے آل فرعون کا اور ان کافروں کا جو ان سے پہلے تھے کہ آیات الٰہی کو نہ مانتے تھے۔ کتابوں اور رسولوں کی تکذیب کرتے تھے۔ یونہی کفار مکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کو نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان

قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

گزر چکے ہیں دستور رہ چکا ہے (وہی تمہارا ہوا) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا' بے شک اللہ

قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً

تعالیٰ (سزا دینے میں) قوت والا (اور) سخت سزا دینے والا ہے ○ (اور) یہ بات اس لیے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کا (مقررہ قانون ہے کہ وہ) جو نعمت کسی گروہ کو

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ

عطا فرماتا ہے اسے پھر کبھی نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ خود نہ بدل جائیں (اور نافرمانی نہ کرنے لگیں) اور بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا

عَلِیْمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا

(اور) جانتا ہے ○ جیسا کچھ دستور فرعون کے گروہ کا اور ان (سرکشوں) کا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں رہ چکا ہے (وہی تمہارا ہوا) انہوں نے اپنے

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ

پروردگار کی آیتیں جھٹلائیں تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعون کے گروہ کو غرق کر دیا

كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ

اور وہ سب ظالم تھے ○ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور وہ (انسان) ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا تو وہ ایمان

کے جھٹلانے اور گناہوں کے سبب سے عذاب میں پکڑا۔ اللہ تعالیٰ شدید العقاب ہے۔ اس نے یہ سزا کفار مکہ کو اور کفار امم سابق کو اس لیے دی کہ کسی قوم کی نعمت جو اس کو دیتا ہے تو جب تک وہ اس نعمت کو خود نہیں چھوڑتے اور اس کی ناشکری نہیں کرتے ہیں ان سے نہیں چھینتا ہے اور اس نعمت کو نہیں بدلتا ہے۔ وہ رسول و کتاب و امر و نہی کو نعمت بنا کر بھیجتا ہے تاکہ وہ مانیں اور نعمت دنیا و آخرت پائیں مگر جب وہ کفر کرتے ہیں اور شکر و اتباع چھوڑ دیتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پر عذاب اتارتا ہے' وہ نعمت ان سے چھین لیتا ہے۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کا سننے والا اور ان کی قبولیت کا جاننے والا ہے جیسے آل فرعون اور ان کفار نے جو ان سے پہلے تھے اپنے پروردگار کی آیات اور رسولوں اور کتابوں کی تکذیب کی یونہی اہل مکہ کرتے ہیں۔ ہم نے آل فرعون کو بسبب تکذیب و ذنوب کے ہلاک کیا اور فرعون کو مع سب لشکر کے غرق کر دیا کیونکہ یہ سب لوگ کافر و ظالم تھے۔ اس سبب سے ان کی یہ حالت ہوئی اور ہلاک کیے گئے۔ اہل مکہ کو بھی عذاب الٰہی سے ڈرنا چاہیے۔

٥٥تا٥٩- سب جانوروں سے اور کل مخلوق سے بدتر اور شریر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہو گئے۔ کفر پر اڑے ہوئے ہیں' کبھی ایمان نہ لائیں گے اور رسول و قرآن کو نہ مانیں گے یعنی بنی قریظہ وغیرہ۔ وہ جو تم سے عہد کرتے ہیں' پھر وہ تمہارے عہد کو ہر بار توڑ ڈالتے ہیں اور نقض عہد (عہد توڑنے) سے نہ بچتے ہیں اور نہ کچھ خوف کرتے ہیں۔ تو

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ

نہیں لائیں گے ○ (اے نبی ﷺ!) جن لوگوں سے آپ نے (صلح کا) معاہدہ کیا تھا (تو انہوں نے اسے توڑ ڈالا) پھر وہ ہر بار

فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ

اپنا معاہدہ توڑتے رہتے ہیں اور (بدعہدی کے وبال سے) ڈرتے نہیں ○ تو اب اگر تم لڑائی میں انہیں کہیں موجود پاؤ تو ان کو ایسا قتل کرو کہ جو لوگ

فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ

ان کے پیچھے ہیں (یعنی باقی مشرکین مکہ) انہیں بھاگتا دیکھ کر خود بھی بھاگ جائیں اس امید پر کہ ممکن ہے کہ انہیں اس سے عبرت حاصل ہو ○ اور اگر

قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

آپ کو کسی قوم سے خیانت (اور دغا) کا اندیشہ ہو تو (ان کا عہد) انہیں پر (الٹا) برابری پر پھینک دو (یعنی تم بھی عہد توڑنے کی ان کو اطلاع دے دو اس طرح

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

کہ دونوں جانب یکساں حالت میں ہو جائیں تا کہ دونوں فریقوں کو تیاری کی مہلت مل جائے) بے شک دغا (اور دھوکہ) کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ

نہیں ○ اور کافر ہرگز اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ (مسلمانوں کے ہاتھ سے) نکل گئے بے شک وہ بھی (مسلمانوں کو) عاجز نہیں کر سکتے ○ اور (اے

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

مسلمانو!) جہاں تک تم سے ہو سکے قوت پیدا کر کے اور گھوڑے تیار رکھ کر ان (کے مقابلہ) کی تیاری کرو اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور

اب آپ یا تو ان کو قید کر لیجیے اور پھر ان کو سخت سزا دیجیے۔ یعنی آپ جب ان کو پالیں اور قید کر لیں تو اب ان کو نہ چھوڑیے تا کہ اور باقی لوگوں کو عبرت و نصیحت ہو اور وہ پھر عہد توڑنے سے بچیں اور اگر آپ کو ان قوم بنی قریظہ وغیرہ سے خوف خیانت و نقض عہد ہو اور اس کی نشانیاں ظاہر ہو جائیں تو آپ موقع جنگ کا انتظار نہ کریں۔ ابھی صاف صاف برابر ان کا عہد ان کو واپس کر دیں۔ اللہ تعالیٰ خائنوں کو عہد توڑنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں کو یعنی بنی قریظہ وغیرہ کو یہ خیال نہ کرو کہ یہ عذاب سے بچ گئے یا ہمارے ہاتھ سے چھوٹ گئے اور اپنی چالاکی کی باتوں اور کاموں سے کچھ فائدہ مند ہوئے۔ نہیں یہ ہم کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہی عذاب سے بچ سکتے ہیں۔ ایک دن اپنی شرارتوں کا مزا ضرور چکھیں گے۔

۶۰- اے مسلمانو! بنی قریظہ وغیرہ کافروں کے قتل کرنے کے لیے جو کچھ تم قوت اور ہتھیار اور عمدہ عمدہ گھوڑے تیار کر سکتے ہو کر لو اور اپنی طاقت بھر بندوبست کر لو کہ اس سامان سے اور گھوڑوں سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جو اس کے دین کو شائع نہیں ہونے دیتے اور اپنے دشمنوں کو جو تم کو قتل کرنا چاہتے ہیں ڈراؤ اور سوائے ان بنی قریظہ کے اور سب کفار کو بھی

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ

اپنے دشمنوں (کے دلوں) پر دھاک بٹھاؤ اور ان کے سوا (اور دشمنوں کے دلوں میں بھی رعب جماؤ) جن کی تمہیں خبر نہیں اللہ تعالیٰ ان

سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰ وَاِنْ جَنَحُوْا

سب کو جانتا ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) خرچ کرو گے تو تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو

لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱

گے ۝ اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ اور (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا جانتا

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ

ہے ۝ اور (اے نبی ﷺ!) اگر وہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں گے (تو کوئی اندیشہ کی بات نہیں) بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کافی ہے؛ وہی ہے جس نے

اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۲ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ

اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جماعت) سے آپ کو قوت بخشی (اور آپ کی تائید کی) ۝ اور اسی نے مؤمنوں کے دلوں میں باہم الفت پیدا کر دی اگر

اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ

تمام روئے زمین میں جو کچھ ہے آپ خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں کو باہمی الفت سے نہ ملا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ ہی نے

دہشت ہو۔ یا یہ کہ سوائے کفار عرب کے اور ملکوں کے کافروں کو بھی دہشت ہو۔ یا یہ کہ سوائے ان انسان کافروں کے جنوں کے کفار بھی تم سے ڈریں۔ تم ان کو نہیں جانتے کہ وہ کتنے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی ان کا شمار جانتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے ہتھیار یا گھوڑے مول لو گے اس کا ثواب تم کو پورا دیا جائے گا' تم پر ظلم نہ کیا جائے گا کہ تمہارا ثواب کم کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں وہ جس کو جتنا چاہے دے سکتا ہے۔

٦١ تا ٦٤۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر بنی قریظہ صلح کی طرف مائل ہوں اور اس کا ارادہ کریں تو تم بھی صلح کا ارادہ کرو اور اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور بنی قریظہ کے نقض عہد یا وفائے عہد کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ یعنی ان کے نقض و وفا کی کوئی پروانہ کرو اور اپنا جو کام کرو وہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے کرو۔ وہ ان کی باتیں سننے والا اور ان کے نقض و وفا کا حال جاننے والا ہے اور اگر یہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں اور بظاہر صلح کے پردہ میں فریب کا ارادہ کریں تو تمہارا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی نے تو تم کو قوت دی اور مدد کی اور تائید کی۔ اپنی غیبی مدد سے اور مسلمانوں کی ہمت سے جس نے ان کے دلوں کو ملا دیا اور اکٹھا کر دیا اور ان کے آپس میں محبت الفت ڈال دی اور اسلام کے سلسلہ میں سب کو ایک کر دیا۔ ورنہ اگر تم ساری روئے زمین کے خزانے سونا' چاندی صرف کرتے تو بھی ان میں الفت نہ کر سکتے اور ان کے دلوں کو نہ ملا سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بذریعۂ ایمان ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔ وہ اپنے ملک میں عزیز و غالب ہے' اپنے امر و قضاء

اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ

ان کے دلوں کو آپس میں ملا دیا' بے شک وہ (اپنے کاموں میں) زبردست (اور) حکمت والا ہے ۝ اے غیب کی خبر بتانے والے نبی! (ﷺ)

اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ ع ۶ ۴

اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اور ان مومنوں کے لیے بھی جو آپ کی پیروی کرتے ہیں سب کے لیے کافی ہے ۝ اے غیب کی خبر دینے والے

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ

نبی! (ﷺ) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو (اور شوق دلاؤ) (مسلمانو!) اگر تم میں کے بیس آدمی بھی صبر والے ہوں گے

يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ

تو (یقیناً) وہ دو سو دشمنوں پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں ایسے سو آدمی ہوں تو (یقیناً) ہزار دشمنوں پر غالب ہو کر رہیں گے یہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ

اس لیے کہ کافروں کے گروہ میں سمجھ بوجھ نہیں (وہ جانوروں کی طرح لڑتے ہیں) ۝ (اے مسلمانو!) اب اللہ تعالیٰ نے تم پر

عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ

بوجھ ہلکا کر دیا اور اسے معلوم تھا کہ بے شک تم میں کمزوری ہے تو اب اگر تم میں سے سو صبر والے ہوں تو وہ دو سو پر

میں حکیم ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارا خدا تمھارے لیے کافی ناصر و مددگار ہے اور وہ مسلمان بھی جنہوں نے آپ کا اتباع کیا ہے آپ کے مددگار ہیں یعنی قبیلہ اوس و خزرج والے انصار کرام۔ عرب کی نااتفاقیاں اور آپس کی لڑائیاں مشہور ہیں' اسلام نے سب کو دم بھر میں فرو کر دیا اور ان سب کو آپس میں متفق ایک دوسرے کے بھائی بھائی کر دیا۔

۶۵ تا ۶۶- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مسلمانوں کو قتال فی سبیل اللہ کی ترغیب دلایئے اور جنگ بدر کے دن ان کو شوق دلایئے کہ اگر تم میں سے بیس آدمی صابر اور مضبوط ہوں تو دو سو کے مقابلہ سے نہ ہٹیں' وہ خدا کے فضل سے ان پر غالب ہو جائیں گے اور اگر سو ہوں تو ہزار سے لڑیں اور ان کو مار کر ان پر غالب ہوں۔ یعنی دس گنا کافروں کا مقابلہ کرنا فرض ہے' ان کے سامنے سے نہ بھاگیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ کافر بے وقوف ہیں' توحید و اسلام اور امر و نہی کچھ نہیں سمجھتے۔ مگر جنگ بدر کے بعد اس حکم میں اللہ تعالیٰ نے آسانی فرما دی اور تم پر تخفیف کی اور اس کو معلوم ہے کہ قتال کے بارے میں تم میں ضعف و کمزوری ہے۔ اب یہ حکم کیا کہ اگر تم میں سے سو صابر و مخلص ہوں تو دو سو کافروں سے لڑیں اور اگر ہزار ہوں تو دو ہزار سے لڑیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی قدرت و فضل سے غالب آ جائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو جنگ میں صبر کرتے ہیں یعنی ان کی مدد فرماتا ہے۔ ابتداء میں دس گنا کافروں سے مقابلہ فرض کیا گیا تھا اب دو گنے کافروں سے مقابلہ فرض ہے۔ پہلے حکم میں تخفیف فرما دی گئی۔

يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ

غالب رہیں گے (یعنی اپنے سے دگنوں پر) اور اگر تم میں کے ایک ہزار ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ہزار (دشمنوں) پر

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ

غالب ہو کر رہیں گے اور اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے) صبر والوں کے ساتھ ہے○ کسی نبی کو یہ لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ

لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ

قید کرے جب تک کہ زمین میں (ان کا) خون خوب نہ بہائے (اور ملک وزمین میں غلبہ حاصل نہ کرلے) (اے مسلمانو!) تم دنیا کا مال چاہتے

الدُّنْيَا ۖ ق وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا

ہو اور اللہ تعالیٰ (تمہیں) آخرت کا اجر دینا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب، حکمت والا ہے○ (اے مسلمانو!) اگر (اس بارے میں) پہلے سے اللہ تعالیٰ

كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾

کا حکم نہ ہو گیا ہوتا تو جو کچھ تم نے (جنگ بدر میں کافروں سے) بدلہ کا مال لیا اس میں تم پر بہت بڑا عذاب آتا (مگر چونکہ باہمی مشورہ سے

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ ز وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ع ٩ ع ٥

فیصلہ کی اجازت دی گئی تھی اس لیے عذاب سے بچ گئے)○ تو جو کچھ تمہیں مال غنیمت حلال پاکیزہ ملا ہے اسے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ

رہو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے○ اے غیب کی خبر دینے والے نبی! (ﷺ) (لڑائی کے) قیدیوں میں سے جو آپ کے قبضہ

٦٧ تا ٧٠- جب جنگ بدر کے دن فتح ہوگئی اور کفار قید ہوئے تو صحابہ میں اختلاف ہوا کہ ان کو چھوڑ دیں فدیہ لے لیں یا ان کو قتل کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ کی رائے فدیہ لینے کی تھی۔ ان سے خطاب ہوا کہ اے مسلمانو! نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان یہ نہ تھی کہ وہ کفار کو قیدی بنائیں اور وہ فدیہ لے کر چھوڑ دیئے جائیں جب تک کہ کفار کی زمین پر خوب خون ریزی نہ کر لیتے۔ یعنی پہلی لڑائی میں فدیہ نہ لینا چاہیے تھا بلکہ کفر کا نشان مٹانا چاہیے تھا۔ تم بدر کے قیدیوں سے فدیہ لے کر دنیا کا مال ومتاع حاصل کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ آخرت کے لیے اجر کا ارادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر غالب ہے اور اپنے دوستوں کی مدد میں حکمت والا ہے۔ اگر کتاب الٰہی میں یہ امر پہلے سے طے نہ ہو گیا ہوتا کہ غنیمت کا مال امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حلال ہے یا یہ کہ اہل بدر سعید اور مغفور ہیں تو تم کو اس غلط رائے کے اور اس فدیہ لینے کے بدلہ میں بے شک شدید عذاب پہنچتا۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال ہے اب جو غنیمتیں تم کو بدر کے دن ملی ہیں وہ حلال اور پاک ہیں ان کو کھاؤ' اللہ تعالیٰ سے ڈرو' خیانت نہ کرو' اللہ پاک غفور ورحیم ہے کہ تمہاری فدیہ لینے کی

اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ

میں ہیں ان سے فرمائیے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں کچھ نیکی جانی تو جو کچھ تم سے فدیہ لیا گیا ہے اس سے کہیں بہتر تم کو عطا

لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ

فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اگر وہ لوگ آپ سے خیانت (اور دغا) کرنا چاہیں

خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

(آپ کی بیعت سے پھر کر) تو یہ اس سے پہلے بھی خود اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں جس کی پاداش میں اس نے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

آپ کو ان پر قابو دے دیا (اور وہ قتل ہوئے اور گرفتار ہوئے) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے (اور اپنے کاموں میں) حکمت والا ہے O

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کیا اور جن

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ

لوگوں نے (مکہ کے مہاجروں کو اپنے مدینہ میں) جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے وارث (اور مددگار) ہیں (یعنی انصار اور

خطا معاف فرمائی۔

۷۰ تا ۷۱۔ حضرت عباس سے فدیہ کئی شخصوں کا لیا گیا تھا تب انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! تم نے مجھے محتاج کر دیا۔ تب یہ نازل ہوا کہ اے رسول اللہ! جو قیدی آپ کے پاس ہیں ان سے فرما دیجیے یعنی حضرت عباس وغیرہ سے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بہتری یعنی تصدیق و اخلاص و توحید دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا ہے اس سے بدرجہا زائد تم کو دنیا میں مال و اسباب دے گا اور ایام جاہلیت کے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے غفور و رحیم ہے اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ ایمان نہ لائیں گے اور کفر کریں گے اور آپ سے خیانت برتیں گے تو کیا غم ہے انہوں نے پہلے بھی ایمان چھوڑ کر معصیت اختیار کر کے اللہ تعالیٰ سے خیانت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر بدر کے دن غالب کیا اب بھی غالب کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کی خیانت وغیرہ سب کچھ جانتا ہے اور جو حکم فرماتا ہے اس میں حکمت ہوتی ہے۔

۷۲۔ جو لوگ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے اور اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کی اطاعت کی اور جنہوں نے رسول پاک اور اصحاب رسول کو اپنے ہاں جگہ دی یعنی مدینہ منورہ میں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بروز بدر مدد کی تو وہ مہاجرین و انصار دونوں آپس میں ایک دوسرے کے اولیاء وارث ہیں۔ یعنی ایک کا وارث دوسرا ہوگا اور جو رسول و قرآن پر ایمان تو لائے مگر انہوں نے

وَلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ

مہاجر) اور جو لوگ ایمان لائے اور ابھی ہجرت نہ کی تو تمہیں ان کا کچھ ترکہ نہیں پہنچتا جب تک کہ وہ (اپنے وطن سے) ہجرت نہ کریں اور اگر وہ

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

دین میں تم سے مدد چاہیں تو یقیناً تمہارے اوپر (ان کی) مدد کرنا واجب ہے مگر یہ کہ کسی ایسی قوم کے مقابلہ میں مدد چاہی جائے جس سے تمہارا

مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ

(صلح اور امن کا) معاہدہ ہے (تو اس صورت میں تم معاہدہ کے خلاف قدم نہیں اٹھا سکتے) اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے (اسی

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ

کے احکام کی پابندی کرو) O اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں اور اگر ایسا نہ کرو گے (یعنی آپس میں ایک دوسرے کی امداد

كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور عہد و پیمان کا قائم رکھنا) تو ملک میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پیدا ہو گا O اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ

میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجروں کو) پناہ دی اور مدد کی وہ سب یقیناً سچے مسلمان ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور (دونوں جہانوں میں)

مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت نہیں کی ہے تو اے مسلمانو! نہ ان کی ولایت اور وراثت تم کو حاصل ہے نہ تمہاری ان کو کہ اختلاف دارین بھی وراثت کا مانع ہے یہاں تک کہ ہجرت کر کے مدینہ کو آئیں۔ ہاں یہ اگر تم سے دین کے بارے میں مدد مانگیں اور دشمنوں سے لڑنا چاہیں تو ان کو مدد دو۔ مگر ایسی قوم سے ان کے کہنے سے نہ لڑو جس میں اور تم میں پہلے سے عہد و پیمان ہوں۔ لیکن ان میں صلح کرا دو تو بہتر ہے۔ تم جو بھی عمل کرو گے صلح یا فساد، خدا تعالیٰ اس کا دیکھنے والا ہے۔

۷۳ تا ۷۴۔ جو لوگ کافر ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے والی وارث ہیں۔ اگر تم تقسیم میراث قرابت والوں وغیرہ کے لیے نہ کرو گے اور دین کی مدد و قتل کفار نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔ شرک و ارتداد میں آدمی گرفتار ہوں گے۔ جو لوگ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا یعنی مہاجرین اور جنہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بروز بدر مدد کی یعنی انصار، وہ دونوں قومیں سچی اور اچھے مسلمان ہیں۔ ان کو گناہوں سے دنیا میں معافی اور مغفرت دی جائے گی اور جنت میں عزت کا رزق اور اچھا ثواب ملے گا۔

ف: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مہاجرین و انصار تمام صحابہ کرام قطعی جنتی ہیں۔ اس آیت میں ان کو جنتی و مغفور اور سچا ایماندار کامل مومن بتایا گیا ہے، جو لوگ صحابہ کرام کو مومن اور قطعی جنتی نہیں سمجھتے وہ اس کے منکر اور کافر ہیں۔

(قادری غفرلہ)

مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَهَاجَرُوۡا

عزت کی روزی ○ اور جو لوگ سابقین اولین کے بعد ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کی راہ میں) اپنے گھر بار چھوڑے اور تمہارے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ

وَجٰهَدُوۡا مَعَكُمۡ فَاُولٰٓئِكَ مِنۡكُمۡ‌ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ

کی راہ میں جہاد کیا تو وہ بھی تمہیں میں سے ہیں (انہیں اپنے سے الگ نہ سمجھو) اور (باقی) رشتہ دار اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک دوسرے کی میراث

اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۷۵﴾ ع

ع ۶ | ۱۰

کے زیادہ حق دار ہیں (پس باہمی اسلامی بھائی چارہ کی وجہ سے ان کے حقوق فراموش نہ کر دیئے جائیں) بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ○

آیاتہا ۱۲۹	﴿۹﴾ سُوۡرَةُ التَّوۡبَةِ مَدَنِيَّةٌ ﴿۱۱۳﴾	رکوعاتہا ۱۶
اس میں ایک سو انتیس آیات ہیں	سورۂ توبہ مدنی ہے	اس میں سولہ رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖۤ اِلَى الَّذِيۡنَ عٰهَدۡتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَؕ ﴿۱﴾

(اے مسلمانو!) جن مشرکوں کے ساتھ تم نے (صلح اور امن کا) معاہدہ کیا تھا اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف سے اس سے

فَسِيۡحُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى

بری الذمہ ہونے کا ان کے لیے اعلان ہے ○ تو (ان سے کہہ دو کہ) چار مہینہ تک ملک میں چلو پھرو (جو معاہدہ کی مدت ہے اس کے بعد جنگ

۷۵- اور جو لوگ رسول پاک و قرآن مجید پر ایمان لائے اور مہاجرین سابقین اولین کے بعد ہجرت کر کے مدینہ آئے اور تمہارے ساتھ دشمنوں سے لڑے تو وہ بھی تمہارے ہمراہ ہیں ظاہر و باطن میں، جنت و دنیا و آخرت میں تمہارے ساتھی ہیں۔ اور قرابت نسبی والے درجہ بدرجہ بعض آدمی بعض سے میراث میں اولیٰ ہیں جیسا کہ کتاب الٰہی یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شئے کا عالم ہے اس کو میراث کی تقسیم و اصلاح حال مسلمین وغیرہ سب باتوں کا علم ہے۔ اس آیت سے آیت سابقہ یعنی توارث مہاجرین و انصار منسوخ ہو گیا اور نسبی وراثت کا حکم جاری ہوا۔

سورۂ توبہ

۱ تا ۲- سورۂ توبہ اس سورت کی تفسیر ہے جس میں کہ توبہ کا ذکر ہے، کل مدینہ میں اتری ہے مگر دو آیتیں آخر کی کہ یہ بعض کے نزدیک مکی ہیں۔ اس سورت کی تفسیر بھی حضرت ابن عباس سے بسند سابق منقول ہے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ و رسول کی طرف سے ان لوگوں کو برأت ہے جن سے تم نے عہد باندھا ہے۔ تو ان سے کہہ دو کہ زمین میں چار ماہ تک چلو پھرو، تم کو امن ہے، اس کے بعد تم سے جنگ کی جائے گی اور تمہارے کفر اور شرارتوں کو ملیا میٹ کیا جائے گا اور یہ خوب جانتے رہو کہ تم اللہ تعالیٰ کو بعد چار ماہ کے عاجز و مجبور نہ کر سکو گے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے کہیں بچ کر نہ جا سکو گے۔ اللہ تعالیٰ بعد چار ماہ کے کافروں کو خائب و خاسر کرنے والا اور ذلیل و خوار اور عذاب قتل دینے والا ہے۔ برأت کے معنی نقض

اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۞ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ

کی حالت قائم ہو جائے گی) اور یاد رکھو کہ تم کبھی اللہ تعالیٰ کو عاجز نہ کر سکو گے اور بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو (مسلمانوں کے ہاتھوں) ذلیل کرنے

رَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ

والا ہے ○ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (علیہ السلام) کی طرف سے بڑے حج کے دن عام منادی کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (علیہ السلام)

الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

مشرکوں سے بیزار اور بری الذمہ ہیں (یعنی اب کوئی معاہدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کے نزدیک باقی نہ رہا) پس اگر تم (اب بھی کفر و ظلم

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

و شرارت سے) توبہ کر لو تو تمہارے لیے اس میں بہتری ہے اور اگر تم نہ مانو گے تو جان رکھو کہ بے شک تم اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ

کر سکتے اور (اے نبی علیہ السلام!) کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ○ مگر وہ مشرک جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا' پھر

يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ

انہوں نے اس کے برقرار رکھنے میں کسی طرح کی کمی نہیں کی اور تمہارے مقابلہ میں تمہارے خلاف کسی کو مدد نہ دی (تو وہ اس حکم سے علیحدہ

عہد کے ہیں یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں اور دوسرے کافروں میں جو معاہدے تھے وہ اب توڑے گئے۔ بعض سے معاہدہ چار ماہ کا تھا اور بعض سے چار ماہ سے زائد کا' بعض سے چار ماہ سے کم کا' بعض سے نو ماہ کا تھا' بعض ایسے تھے کہ ان سے کوئی عہد و پیمان نہ تھا' ان کے سوا جتنی قومیں تھیں سب کی مدت از سر نو چار ماہ کی گئی کہ اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ لیں' جن کی کم تھی بڑھا دی گئی' جن کی زائد تھی کم کر دی گئی تھی مگر بنی کنانہ کہ ان کی مدت نو ماہ برقرار رہی اور جن کے درمیان کچھ عہد نہ تھا ان کے لیے یوم عرفہ نو ذی الحجہ سے پچاس دن یعنی محرم کے آخر تک مدت مقرر ہوئی اور کہہ دیا گیا کہ اس عرصہ کے بعد ہمیں تم سے جنگ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اتنی مدت میں تم اپنے متعلق خوب غور کر لو اور سوچ لو۔

۳ تا ۴۔ اللہ تعالیٰ و رسول کی طرف سے سب آدمیوں کو کھلم کھلا اعلان و اشتہار دیا جاتا ہے اور حج اکبر کے دن یعنی نو ذی الحجہ یوم عرفہ کو اس کا اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین اور ان کے عہد و میثاق و دین سے بیزار ہیں۔ اگر تم شرک و کفر سے توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ و رسول و قرآن پاک پر ایمان لاؤ تو تمہارے حق میں دنیا و آخرت میں بہتر ہے اور اگر تم ایمان و توبہ سے روگردانی کرو گے تو اے مشرکین! تم جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز ہرگز عاجز نہ کر سکو گے اور اے محبوب! کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے کہ چار ماہ محترم گزرنے کے بعد تم کو قتل و غارت کیا جائے گا' یہ دنیا کی سزا ہے اور آخرت میں جہنم کی سزا بھگتو گے۔ مگر وہ مشرکین جن سے تم نے پچھلے سال حدیبیہ میں عہد کیا اور پھر

عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۴﴾ فَاِذَا انْسَلَخَ

ہیں) پس ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بے شک اللہ تعالیٰ پرہیز کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے O پھر جب

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ

حرمت والے مہینے گزر جائیں تو (جنگ کی حالت قائم ہوگئی) مشرکوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کرو اور (جہاں کہیں ملیں)

خُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا

گرفتار کرو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ باز آ جائیں (ایمان لے آئیں) اور نماز

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى

مہربان ہے O اور (اے نبی ﷺ!) اگر مشرکوں میں سے کوئی آپ سے پناہ مانگے تو آپ اس کو پناہ دیں یہاں

يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام (غور سے) سنے پھر اس کو اس کے امن کی جگہ پہنچا دیں یہ (موقع) اس لیے (دینا چاہیے) کہ وہ لوگ (حق کی دعوت کی

انہوں نے تمہارے عہد کو نہ توڑا اور تمہارے دشمنوں کی مدد نہ کی، تم پر کسی کو قابو نہ دیا۔

۵- پھر جب بعد یوم النحر حرمت والے مہینے نکل جائیں تو ان کو جن کی مدت پچاس دن مقرر کی گئی ہے جہاں پاؤ خواہ حل ہو خواہ حرم، خواہ اشہر حرام (محترم مہینے) ہوں ہر جگہ قتل کرو اور جہاں پاؤ مارو، ان کو قید کرو، ان کو کعبہ میں آنے سے روکو اور ان کے پکڑنے اور روکنے کے لیے ان کے قافلے تجارت کے جہاں سے آتے جاتے ہیں گھات میں بیٹھو، اگر وہ شرک سے توبہ کریں، ایمان لائیں، پانچوں وقت کی نماز کا اقرار کریں، پانچوں نمازیں قائم کریں، سالانہ زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے بھائی مسلمان ہیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، کعبہ میں آنے دو، اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے، جو توبہ کرتا ہے اس سے درگزر فرماتا ہے اور اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ جو توبہ کر کے مرتا ہے اس پر رحم کرتا ہے، اس کی بخشش فرماتا ہے۔

۶- اور اگر کوئی مشرک تم سے امن مانگے اور پناہ چاہے اور آپ کے پاس آنا چاہے تو اسے اجازت و امن دو کہ آپ کے پاس آ کر کلام الٰہی آپ کی زبانی سنے۔ اگر ایمان لائے تو بہتر ورنہ اس کو با امن و امان اس کے وطن تک پہنچا دو، کیونکہ یہ کافر امر الٰہی و توحید کو نہیں جانتے۔ شاید آپ کے سبب سے ہدایت پائیں۔ لہٰذا ان کو امن دے کر قرآن پاک سنایئے جس کی قسمت میں ایمان ہوگا وہ ایمان لے آئے گا۔

ع ۱/۶

يَعْلَمُوْنَ ۞ ع كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ

حقیت سے) بے علم ہیں ۞ مشرکوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نزدیک کوئی عہد کیونکر ہوگا (کیونکہ ہمیشہ سے ان کی

رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا

عادت عہد شکنی کی ہے) مگر جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا تھا (اور انہوں نے اسے نہیں توڑا) تو

اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۞

جب تم وہ تمہارے ساتھ (اپنے عہد پر) قائم رہیں تم بھی ان کے ساتھ (اپنے عہد پر) قائم رہو بے شک اللہ تعالیٰ پرہیز کرنے والوں کو دوست

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ

رکھتا ہے ۞ بھلا ان مشرکوں کا عہد کیونکر عہد ہوسکتا ہے (جب کہ ان کا حال یہ ہے کہ) اگر آج تم پر غلبہ پائیں تو نہ تو تمہارے لیے قرابت کا

يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۞ ۚ

لحاظ (پاس) کریں اور نہ کسی عہد و پیمان کا وہ اپنی باتوں سے تمہیں راضی کرنا چاہتے ہیں اور ان کے دلوں کا فیصلہ اس کے خلاف ہے اور ان میں اکثر فاسق

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ

ہیں (یعنی سچائی کے تمام طریقوں سے باہر ہو چکے ہیں) ۞ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑے سے حقیر داموں کے بدلے بیچ ڈالا (یعنی

۷ تا ۹- ان مشرکین کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس عہد و میثاق کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ لوگ جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس پچھلے سال حدیبیہ میں عہد کیا یعنی بنی کنانہ کہ وہ جب تک عہد وفا کریں اور عہد پر قائم رہیں تم بھی قائم رہو عہد نہ توڑو۔ میثاق پورا رکھو اللہ تعالیٰ ان کو پسند کرتا ہے جو عہد توڑنے سے بچتے ہیں۔ سوائے ان کے تم میں اور دوسرے کافروں میں کیونکر عہد قائم رہ سکتا ہے ایسی حالت میں کہ ان کے دلوں میں تمہاری طرف سے سخت عداوت ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ تم پر غالب ہو جائیں تو کبھی تمہاری پروا نہ کریں اور کسی امر کا لحاظ نہ رکھیں نہ قرابت کا پاس نہ اللہ تعالیٰ کا ڈر اور نہ کسی عہد و میثاق کی حفاظت کے خیال سے تم سے درگزر کریں۔ یہ حالت مغلوبیت میں تم کو فقط زبانی لفاظیوں سے راضی رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر فاسق و ناقض عہد و بدعہد ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتیں بیچ کر یعنی رسول و قرآن سے منہ موڑ کر دنیا کا متاع فانی و قلیل مول لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ اور دین اسلام اور اطاعت سے لوگوں کو باز رکھتے ہیں۔ یہ جو کرتے ہیں اپنے حق میں بہت برا کرتے ہیں اس کا بدلہ پائیں گے۔ یہ آیات بعض کے نزدیک مشرکین کی شان میں اور بعض کے نزدیک یہود کے بارے میں اتری ہیں۔

ف: اور دونوں کے بارے میں ہو سکتی ہیں کیونکہ دونوں قومیں بدعہدی کرتی تھیں اور ان آیات کا حکم عام ہے خواہ یہودی ہوں یا عیسائی یا مشرک ہوں سب کو شامل ہے (قادری)۔

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِىْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ

نفس وشیطان کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر یقین نہیں کیا) تو اللہ تعالیٰ کی راہ (اسلام) سے لوگوں کو روکنے لگے بے شک وہ بہت ہی برے

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

کام کرتے ہیں O کسی مومن کے بارے میں نہ تو رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا' یہی لوگ ظلم میں حد سے گزر گئے ہیں O

الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾

پھر اگر وہ توبہ کرلیں (ایمان لے آئیں) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتیں کھول کر بیان

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ

کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو اپنے علم سے کام لیں O اور اگر وہ عہد کر کے اپنے عہد و پیمان توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کو برا بھلا کہیں تو (پھر اس کے سوا

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾

کوئی چارہ نہیں کہ ان) کفر کے سرداروں سے جنگ کرو' بے شک ان کی قسموں اور معاہدوں کا کوئی اعتبار نہیں (تمہیں ان سے جنگ اس لیے

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ

کرنی چاہیے) شاید کہ وہ (ظلم اور بدعہدی سے) باز آ جائیں O (اے مسلمانو!) کیا تم ایسے لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جنہوں نے (اپنے عہد و پیمان

۱۰ تا ۱۵- یہ مشرکین کسی مسلمان کے حق میں نہ قرابت کا لحاظ رکھیں' نہ اللہ تعالیٰ کو مانیں' نہ کسی ذمہ و عہد کی پروا کریں۔ یہ سخت حد سے بڑھنے والے یعنی حکم کا خلاف کرنے والے' حلال کو حرام کرنے والے' عہد و میثاق توڑنے والے ہیں۔ اگر یہ توبہ کریں' شرک و کفر سے باز آئیں' ایمان لائیں' نماز پنجگانہ کا اقرار کریں' زکوٰۃ کو فرض مانیں اور دونوں کو ادا کریں تو یہ بھی تمہارے دین اسلام کے اعتبار سے برابر کے بھائی ہیں۔ ہم قرآن پاک میں ان لوگوں کے لیے جو علم والے' جاننے والے اور تصدیق کرنے والے ہیں اپنی آیتیں یعنی امر و نہی خوب تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ اگر یہ اہل مکہ اپنے عہد و پیمان توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ کریں اور قسمیں توڑیں' دین توحید کو عیب لگائیں تو ان کے سرداروں شرک کے اماموں یعنی ابوسفیان وغیرہ کو خوب اچھی طرح قتل کرو کیونکہ ان کی قسموں اور عہدوں کا کوئی اعتبار نہیں' تم ان کو خوب قتل کرو کہ شاید کفر سے باز آ جائیں۔ تم ان عہد توڑنے والوں کو قتل کیوں نہیں کرتے یعنی اہل مکہ کو کیوں نہیں مارتے؟ جنہوں نے اپنے سب عہد جو تم میں اور ان میں تھے توڑ ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے اور مارنے کی سب کے سب نے جمع ہو کر مشورے اور ارادے اور تدبیریں کیں اور یہ عہد بھی انہوں نے اوّل اوّل توڑے' انہوں نے عہد توڑنے میں ابتداء کی کہ اپنے حلفاء بنی بذیل کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حلفاء بنی خزاعہ کے خلاف مدد کی اور ان کا ساتھ دیا۔ اے مسلمانو! کیا تم کافروں سے ڈرتے ہو اور ان کے قتل سے گریز کرتے ہو ایسا نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا بہتر ہے اور وہ سب سے زائد مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اور اس کے

وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

کی) قسمیں توڑ ڈالیں اور انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (ان کے وطن سے) باہر نکال دینے کا ارادہ کیا اور پھر تمہارے برخلاف لڑائی

تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

میں پہل بھی انہی کی طرف سے ہوئی' کیا تم ان سے ڈرتے ہو (اگر تم ان سے ڈرتے ہو تو تم مومن نہیں کیونکہ) اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ ہی اس کا

بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو ○ (مسلمانو!) ان سے لڑو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور ان پر تمہیں فتح مند

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى

کرے گا اور مسلمانوں کے دلوں کی جلن دور فرمائے گا (ان کے دل ٹھنڈے کرے گا) ○ اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ

جس کی چاہے گا توبہ قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے (اور اپنی ہر بات میں) حکمت رکھنے والا ہے ○ (مسلمانو!) کیا تم نے ایسا

لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ

ہی سمجھ رکھا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی ان لوگوں کی (آزمائش میں ڈال کر) پہچان نہ کرائی

خلاف حکم نہ کرو۔ اگر تم سچے مسلمان ہو تو ان کو خوب مارو اور قتل کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور تمہاری تلواروں سے ان کو سزا دے گا اور ان کو ذلت شکست دے گا۔ تمہاری مدد کرے گا' تم کو ان پر غالب کرے گا اور مسلمانوں کے دلوں کو خوش کرے گا (چنانچہ بروز فتح مکہ جب کفار کا حرم میں قتل کرنا حلال ہوا' ایک گھڑی کے لیے اجازت ملی اور وہ مارے گئے تو مسلمانوں کو بہت خوشی حاصل ہوئی) اور اللہ تعالیٰ اہل اسلام کے دلوں کا غصہ کافروں کو قتل کرا کر ٹھنڈا کرے گا۔ ان کے دل ٹھنڈے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے توبہ کی توفیق دیتا ہے' جسے چاہتا ہے کافر رکھتا ہے' کفر پر چھوڑ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے اور جو حکم کرتا ہے قتل و شکست کا یا فتح و نصرت کا سب حکمت سے کرتا ہے یا یہ کہ جس پر جو حکم کرتا ہے کفر یا ایمان کا سب میں حکمت ہے۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل سے جانتا ہے کہ کون ایمان لائے گا اور کون کفر پر اڑا رہے گا۔ قادری)

۱۶- اے مسلمانو! کیا تم نے یہ خیال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہاد کا حکم نہ دے گا اور تم یوں ہی ملے جلے چھوڑ دیے جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اس کی راہ میں جانیں قربان کرتے ہیں اور کافروں کو مارتے ہیں اور سچے مسلمان ہیں کہ سوائے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل اسلام صادقین کے اپنا ولیجہ یعنی ہم راز و غمگسار کسی کو نہیں بناتے ہیں' کافروں سے منافقوں سے جدا نہیں کیا ہے اور تم جو کچھ کرو گے خیر و شر اچھا برا جہاد وغیرہ اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے' وہ سب جانتا ہے۔

اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا

جو تم میں سے جہاد کریں گے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مومنوں کو چھوڑ کر کسی غیر کو اپنا راز دار نہیں بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ

ع ۸ ۱۰

سب کاموں سے خبردار ہے O مشرکوں کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدیں آباد کریں حالانکہ وہ خود اپنے

شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ

کفر کی گواہی دے رہے ہیں (یعنی کفر کا اقرار کر رہے ہیں) ان لوگوں کے سارے عمل اکارت گئے (کیونکہ بغیر ایمان کے

وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

کوئی عمل مقبول نہیں) اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے O حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ

(روزِ قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں مانتے،

اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

تو قریب ہے (یعنی امید کی جاتی ہے) کہ وہی (کامیابی کی) راہ پانے والے ثابت ہوں گے O

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کے لیے سبیل لگا دینی اور مسجد حرام کی خدمت کرنی اس درجہ کا کام سمجھ لیا ہے جیسا اس شخص کا کام جو

۱۷ تا ۱۸- مشرکوں کو باوجودیکہ وہ اپنے آپ کو مشرک مانتے ہیں اور اپنے اوپر آپ کفر و شرک کی گواہی دیتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے مسجدیں بنانا کیونکر لائق ہے، وہ تو شرک کرتے ہیں، ان کے شرک کی وجہ سے سب اچھے کام اکارت و ضائع ہو گئے اور وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، نہ تو وہاں سے نکلیں گے اور نہ ہی مریں گے کہ عذاب سے چھوٹ جائیں۔ ہاں مسجدیں بنانا اور خاص کر مسجد حرام کی درستگی اور حاضری ان کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم و یوم قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لائیں اور نماز پنجگانہ کو قائم کیا اور زکوٰۃ کا فریضہ ادا کیا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی پرستش نہ کی، نہ اس کے سوا کسی سے ڈرے، تو یہ عنقریب اللہ تعالیٰ کے دین کی اور حجت و دلیل کی اور بارگاہ قرب کی راہ پائیں گے یعنی ضرور پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کا ''عسیٰ'' کہنا واجب کرنا ہے۔

ف: یعنی ''عسیٰ'' یہاں یقینی و ضرور کے معنی میں ہے۔

۱۹ تا ۲۲- بعض مشرکین نے جو بدر میں قید ہوئے تھے، بعض صحابہ پر فخر کیا کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں حاجیوں کو پانی

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑲ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وقف لازم

(بلکہ مومن مجاہد یقیناً افضل ہیں) اور اللہ تعالیٰ (کا قانون ہے کہ وہ) ظلم کرنے والوں پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا O جو لوگ ایمان لائے

وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ

اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا تو (یقیناً) اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان

اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ⑳

کا درجہ بہت بڑا ہے اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں O

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا

اُن کا رب انہیں اپنی رحمت اور کامل خوشنودی کی خوشخبری سناتا ہے اور ایسے باغوں کی بھی جہاں ان کے لیے ہیشگی کی

نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ㉑ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

نعمت ہوگی O اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے' بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک (نیکی کرنے والوں کے لیے) بہت بڑا

پلاتے ہیں' آب زم زم سے سیراب کرتے ہیں' مسجد حرام کی تعمیر اور خدمت میں مشغول ہیں' ہم تم سے کم نہیں ہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مشرکین! کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کی تعمیر وخدمت کو ایمان کے برابر سمجھا اور ان باتوں سے اہل اسلام پر فخر کیا اور اپنے آپ کو بہ سبب ان باتوں کے اس آدمی کی مثل سمجھا جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخر یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لایا اور اس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور بروز بدر کافروں سے لڑا۔ ایسا سمجھنا غلط ہے' یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہرگز طاعت وثواب میں برابر نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں' ہٹ دھرموں کو جو اس کے علم ازلی میں ہدایت کے لائق نہیں ہوتے اپنے دین کی راہ نہیں دکھاتا۔ ہاں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لائے اور مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اپنا مال اور اپنی جان خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کی تو یہ فضیلت ومرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک غیروں سے بہت زائد ہیں۔ یہ آخرت میں فوز وفلاح پانے والے ہیں۔ جنت پائیں گے' دوزخ سے بچیں گے۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت ونجات اور اپنی رضامندی وخوشی کی اور جنتوں کی جن میں ہر قسم کی دائمی نعمتیں ہیں بشارت وخوشخبری دیتا ہے۔ وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس مسلمانوں کے لیے اجر عظیم' بڑا ثواب ہے۔

عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ

ثواب ہے ○ اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنا

أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ

دوست نہ سمجھو (اور انہیں اپنا رفیق اور کارساز نہ بناؤ) اور تم میں جو ان کو اپنا دوست بنائیں گے وہی (اپنے اوپر) ظلم کرنے

مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَ

والے ہیں ○ (اے نبی ﷺ!) آپ (لوگوں سے) فرمائیے کہ اگر تمہارے باپ دادا

أَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ

اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ (اور رشتہ دار) اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں

اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ

اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ مکان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اللہ تعالیٰ کی

تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي

راہ میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ پیارے ہیں تو (دین اسلام تمہارا محتاج نہیں) تم انتظار کرو یہاں تک کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کو

۲۳ تا ۲۴۔ اے مسلمانو! اگر تمہارے ماں، باپ یا بھائی کفر کو اپنائیں اور ایمان کو چھوڑ دیں اور شرک کو دوست رکھیں تو تم ان کو ہرگز اپنا دوست نہ بناؤ۔ ان سے محبت و ولایت قطع کرو۔ یعنی تمہارے باپ، بھائی جو مکہ میں کافر ہیں ان کی دوستی کا خیال کر کے اطاعت الٰہی سے منہ نہ موڑو جو ان سے دین میں موالات و محبت کرے گا تو وہ بھی انہی جیسا ظالم و کافر ہوگا۔ یا یہ مراد ہو کہ تمہارے باپ، بھائی جو مکہ میں مسلمان ہیں اور کافروں کی مدد کرتے ہیں اور تم کو ان کے ساتھ ہو کر حرم سے روکتے ہیں تو تم بھی ان کی مدد نہ کرو۔ اگر وہ کفر یعنی دارالکفر مکہ کو جو اس وقت دارالکفر ہے دارالسلام مدینہ پر اختیار کرتے ہیں، ترجیح دیتے، پسند کرتے ہیں اور باوجود قدرت رکھنے کے مکہ سے مدینہ کو ہجرت نہیں کرتے بلکہ کافروں کا ساتھ دیتے ہیں تو ان کو وہیں رہنے دو۔ جو تم میں سے ان سے دوستی برتے گا وہ بھی ظالم اور اپنے آپ کو نقصان رساں ہوگا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان مسلمانوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم کو اپنے ماں، باپ، اولاد، بھائی بند، جوروئیں (بیویاں) اور وہ کنبہ جو مکہ میں ہے اور مال جس کو تم نے اپنی عمر میں کمایا ہے اور تجارت جس کے خراب ہونے کا تم کو ہر وقت اندیشہ لگا رہتا ہے اگر یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے پاس ہجرت کرنے سے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے زائد اچھی لگتی ہیں اور دنیا کو دین پر مقدم سمجھتے ہو تو خیر ذرا انتظار کرو ذرا تنا اور ٹھہرو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور فرمان عذاب کے متعلق آ جائے اور بروز فتح مکہ کافر قتل کیے جائیں اس کے بعد اگر ہو سکے تو ہجرت کرنا۔ بے شک

سَبِيلِهٖ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

کرنا ہے وہ حکم تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ تعالیٰ (کا مقرر کردہ قانون ہے کہ وہ) فاسقوں

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ

ع ۴ ۹

پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا ہے O (اے مسلمانو!) بے شک اللہ تعالیٰ بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد کر چکا ہے (جب کہ تم کو اپنی کمزوری

وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا

کی بناء پر کامیابی کی امید بھی نہ تھی) اور جنگِ حنین کے دن جب کہ تم اپنی زیادہ تعداد پر اترا گئے تھے (اور سمجھے تھے کہ ہم اپنی کثرت سے فتح یاب

وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ج

ہو جائیں گے) تو وہ زیادہ تعداد تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہونے پر بھی تمہارے اوپر تنگ ہوگئی پھر تم (میدان سے) پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے O

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) پر اور مومنوں پر (اپنی جانب سے) دل کا سکون اور قرار نازل فرمایا اور ایسے لشکر اتارے

اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ

جو تمہیں نظر نہ آتے تھے اور کافروں کو (قتل و قید کی) سزا دی اور کافروں کی

اللہ تعالیٰ ایسے فاسقوں ہٹ دھرم نافرمانوں کو جو اہل نہیں ہوتے اپنے پاک دین کی ہدایت نہیں کرتا۔ ان کو ان کے کفر ہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

۲۵ تا ۲۷۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد بہت معرکوں اور لڑائیوں میں فرمائی۔ اکثر تم کو غالب کیا۔ خاص کر بہ روز جنگ حنین یعنی اس لڑائی میں جو وادی حنین میں واقع ہوئی تھی جو مکہ اور طائف کے درمیان میں ہے۔ جب وہاں تم کو تمہاری تعداد بہت زیادہ ہونے نے اور باقوت وشوکت ہونے نے غرور میں ڈالا تھا۔ یعنی تم دس ہزار آدمی مسلح تھے اور تمہارے مقابل قوم مالک بن عوف اور قوم کنانہ عبد یالیل ثقفی کل چار ہزار تھی اور تم کو اپنی زیادہ تعداد پر گھمنڈ ہوا تو تم کو تمہاری کثرت نے کچھ بھی فائدہ نہ دیا اور تمہارا سارا غرور جاتا رہا اور خوف و دہشت کے مارے باوجود وسعت وکشادگی کے زمین تم پر تنگ ہوگئی۔ تم آخر کار پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ پھر بعد کو اللہ تعالیٰ نے اپنا سکینہ و اطمینان اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں پر نازل کیا اور غیب سے ایسے لشکر آسمان سے اتارے جن کو تم نہ دیکھتے تھے یعنی ملائکہ سے تم کو مدد بھیجی اور کافروں کو عذاب دیا، قتل وشکست ان پر اتاری اور کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر بعد کو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اسے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی گناہوں سے درگزر کرنے والا ہے۔

جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ

یہی سزا ہے O پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا (توبہ کی توفیق دے کر) اس کی

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا

توبہ قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' مہربان ہےO اے ایمان والو! (حقیقت یہ ہے کہ) مشرک نرے نجس ہیں

الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

(یعنی شرک سے ان کے دل ناپاک ہیں) تو اس سال کے بعد (یعنی ۹ ھ کے بعد سے) مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں اور اگر تم کو

عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ

(ان کی آمدورفت بند ہو جانے کی وجہ سے) فقر و فاقہ کا اندیشہ ہو تو (گھبراؤ نہیں) اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عنقریب

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اپنے فضل سے تم کو مالدار کر دے گا' بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے (اور) حکمت والا ہے O

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

(اے مسلمانو!) ان اہلِ کتاب سے لڑو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر (قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ پر) ایمان

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ

نہیں لاتے اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے (قرآن و حدیث میں) حرام ٹھہرا

۲۸- اے مسلمانو! مشرکین ناپاک ہیں' اب اس برس کے بعد یعنی سال براءت کے بعد یہ کبھی مسجد حرام سے نزدیک بھی نہ ہونے پائیں یعنی حج و نماز ادا نہ کرنے پائیں اور اگر تم کو یہ خوف ہو کہ کافروں کے نہ آنے سے تم فقیر و محتاج ہو جاؤ گے' تجارت کم ہوگی' آمدنی کم ہو جائے گی تو اب عنقریب تم کو خدا تعالیٰ غنی و امیر اپنے فضل سے کیے دیتا ہے اور دوسری طرح سے تم کو اگر چاہے تو روزی دے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ارزاق کا عالم اور اپنے حکم میں حکمت والا ہے۔ چنانچہ بکر بن وائل کی تجارت سے مسلمانوں کو غنی کیا اور کافروں کو ذلیل فرمایا اور مسلمان خوب مالدار ہو گئے۔

۲۹- اے مسلمانو! ان کم بختوں کو جو نہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں' نہ یوم آخرت یعنی روز قیامت و نعیم جنت کے قائل ہیں' نہ جو بات خدا تعالیٰ اور رسول پاک نے حرام کی اس کو حرام سمجھتے ہیں' نہ دین برحق توحید کے آگے گردن جھکاتے ہیں۔ ان کو خوب قتل کرو اور مارو۔ پھر بیان کیا کہ وہ کون ہیں؟ پس کہا کہ وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی یعنی یہود و نصاریٰ جن کو توریت انجیل وغیرہ دی گئی ان کو یہاں تک مارو کہ ذلیل ہو کر تم کو جزیہ ٹیکس اپنے ہاتھ سے دینا قبول کریں اور تمہارے

دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

دیا ہے اور نہ سچے دین (اسلام) پر ہی عمل کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ ذلیل

عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ

ہو کر اپنی خوشی سے جزیہ دینا قبول نہ کریں ○ اور یہودیوں نے کہا کہ عزیر (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ

کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں' یہ وہ باتیں ہیں جو وہ ہی اپنے منہ سے بکتے

بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ

ہیں (کوئی سمجھ دار آدمی ایسا نہیں کہہ سکتا) اگلے کافروں کی سی باتیں بناتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ

یہ کدھر اوندھے بھٹکے جاتے ہیں ○ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے

رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ

پادریوں اور اپنے جوگیوں اور مسیح ابن مریم کو خدا بنا لیا حالانکہ انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود

آگے کھڑے ہو کر نہایت عاجزی بصد ذلت جزیہ ادا کریں اور ذلیل وحقیر ہو جائیں یا اسلام قبول کر لیں۔

۳۰ تا ۳۱- مدینہ کے یہود کہتے ہیں کہ حضرت عزیر خدا تعالیٰ کے فرزند ہیں اور نصاریٰ یعنی نجران وغیرہ والے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح خدا تعالیٰ کے لڑکے ہیں۔ یہ سب باتیں کم بخت اپنی زبانوں سے صاف صاف کہتے ہیں' یہ ویسی باتیں کرنا چاہتے ہیں جیسی ان سے پہلے والے کافر کیا کرتے تھے یعنی مکہ والے کہ لات ومنات وغیرہ کو بنات اللہ سمجھتے تھے۔ اسی طرح یہود عزیر کو فرزند خدا کہتے ہیں اور نصاریٰ میں سے کوئی مسیح کو ابن اللہ' کوئی اس کا شریک' کوئی خود اللہ' کوئی اللہ کا تیسرا ٹکڑا بتاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا کھوج کھوئے اور ان پر لعنت کرے یہ کیا کیا افتراء اٹھاتے ہیں اور کیسے کیسے جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے اپنے عالموں یعنی یہود نے اپنے علماء احبار اور نصاریٰ نے رہبان گرجا میں رہنے والے پادریوں کو اپنا خدا بنا لیا ہے۔

ف: یعنی جس طرح خدا تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے اسی طرح یہ اپنے پادریوں وغیرہ کی خدا کی نافرمانیوں میں اطاعت کرتے ہیں۔ تو گویا انہوں نے اپنے پادریوں کو خدا کا درجہ دیا ہوا ہے (قادری) اور مسیح ابن مریم کو خدا کہتے ہیں حالانکہ ان سب کو پچھلی ساری کتابوں میں یہی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے سوا جو یکتا معبود ہے کسی کی عبادت نہ کریں۔ وہ پاک ہے وہ بیٹا' بیٹی' بیوی اور ان تمام چیزوں سے جن کو یہ اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھتے ہیں پاک ہے۔

مَرۡيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ

(اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

اِلَّا هُوَ ؕ سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۱﴾ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّطۡفِـُٔوۡا

وہ ان کے شرک سے پاک ہے ○ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَيَاۡبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنۡ يُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ كَرِهَ

کی روشنی (دین اسلام کو) اپنے منہ (کی پھونکوں سے) بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ نہ مانے گا مگر اپنی روشنی کا پورا کرنا

الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ

اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو○ وہی ہے جس نے اپنے رسول (علیہ السلام) کو حقیقی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس (دین اسلام)

الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۳﴾

کو تمام (ٹھہرائے ہوئے) دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہو ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ

اے ایمان والو! بے شک بہت سے پادری اور جوگی، لوگوں کے مال ناحق (رشوت وغیرہ لے کر) کھاتے ہیں اور لوگوں کو

لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ

اللہ تعالیٰ کی راہ (دین اسلام) سے روکتے ہیں اور جو لوگ

۳۲ تا ۳۳۔ یہود و نصاریٰ و مشرکین یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور یعنی دین اسلام کی روشنی کو اپنے منہ یعنی زبانوں سے پھنکار کر کے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اس کو بجھنے نہیں دے گا اور اپنے نور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے گا۔ اگرچہ کافروں کو یہ بات ناگوار ہی معلوم ہو۔ وہی ہے کہ جس نے اپنے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت یعنی قرآن اور ایمان اور دین حق اسلام دے کر بھیجا تاکہ اس دین اسلام کو ان تمام دینوں پر جو اس سے پہلے تھے غالب کر دے قیامت تک غالب رکھے اگرچہ یہ مشرکین کو ناگوار ہو۔

۳۴ تا ۳۵۔ اے مسلمانو! جو محمد مصطفیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لائے ہو ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہودیوں کے بہت سے پادری اور گرجاؤں میں رہنے والے عبادت گزار لوگوں کے مال ناجائز طریقے سے رشوت وغیرہ اور حرام طریقے سے کھاتے ہیں اور اپنے مالدار لوگوں سے رشوتیں لے کر دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی دین اسلام اور رسول کریم علیہ السلام کی اطاعت سے غلط بیانی کر کے روکتے ہیں اور مال جمع کرتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کرتے ہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ

چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں اور (ایمان لا کر) اسے اللہ تعالیٰ کی راہ

لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ﴿٣٤﴾

میں خرچ نہیں کرتے تو (اے نبی!) آپ انہیں درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے ○

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ

جس دن کہ ان کا جمع کیا ہوا (سونا چاندی) جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا' پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کی کروٹیں

وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا:) یہ ہے جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا تو

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ

جو کچھ جوڑ کر رکھا تھا آج اس کا مزہ چکھ لو ○ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں

عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ

کی گنتی بارہ مہینہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (لکھی ہوئی) جس دن سے اس نے آسمان اور زمین بنائے (اس کا ٹھہرایا ہوا

اور ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کی فرمانبرداری میں خرچ نہیں کرتے ہیں' یا ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔ جس دن اس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا' پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور کروٹوں اور پیٹھوں کو داغ دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ سزا ان مالوں کی ہے جو تم نے اپنے لیے دنیا میں اکٹھے کیے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کیا تو اب تم اپنے جمع کیے ہوئے خزانوں کا مزا چکھو۔

٣٦ تا ٣٧۔ بے شک برس کے مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ ہے۔ یعنی برس کے مہینے زکوٰۃ و حج وغیرہ جملہ احکام کے اعتبار سے بارہ ہیں' اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی لوح محفوظ میں جس دن سے اس نے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں اور دنیا کی بنیاد ڈالی ہے مہینوں کی تعداد بارہ لکھی ہے۔ ان میں سے چار حرام ہیں' رجب' ذیقعد' ذی الحجہ' محرم۔ یہ حساب مہینوں کا ثابت و قائم و مستقیم ہے نہ تو بارہ سے زائد ہوتے ہیں نہ بارہ سے کم۔ ان مہینوں میں یعنی سب میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔ یا یہ مطلب ہو کہ ان چار مہینوں میں قتل و قتال گناہ نہ کرو اور سب مشرکین کو مارو خواہ وہ حرم کے باہر حل میں ہوں' خواہ وہ حرم میں ہوں' جیسا کہ وہ سب کو مارتے ہیں۔ یا یہ کہ ان کو اکٹھے ہو کر مارو اور اے مسلمانو! خوب یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ مدد کے لیے متقین کے ساتھ ہے جو کفر و شرک و فواحش و نقض عہد و قتال اشہر (مہینے) حرم سے بچتے ہیں۔ یہ کافر جو نسی کرتے ہیں یعنی کبھی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ

حساب یہی ہے) ان (بارہ مہینوں) میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں (یعنی رجب ' ذیقعدہ ' ذی الحجہ اور محرم) اور یہی سیدھا

الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ

راستہ دین کا ہے' پس ان (حرمت کے مہینوں) میں (جنگ اور خون ریزی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور (اگر کافر مشرک ان

كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

میں بھی جنگ کریں تو تم بھی) مشرکوں سے ہر وقت لڑو جس طرح وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں (کیونکہ جان کی حرمت سب سے زیادہ ہے)

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ

اور جانو کہ بے شک اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں (ڈرنے والوں) کے ساتھ ہے O کافروں کا مہینہ کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا (جیسا کہ جاہلیت میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا

دستور ہو گیا تھا) اس کے سوا کچھ نہیں کہ کفر میں اور زیادہ بڑھنا ہے' اس کے ذریعہ سے کافر بہکائے جاتے ہیں اور ایک ہی مہینہ کو ایک برس

عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ

حلال سمجھ لیتے ہیں (یعنی اس میں لڑائی جائز کر دیتے ہیں) اور پھر اسی کو دوسرے برس حرام کر دیتے ہیں (یعنی اس میں لڑائی ناجائز کر

ع ٥ ١ ١١ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ ع

دیتے ہیں) تاکہ اللہ تعالیٰ نے حرمت کے مہینوں کی جو گنتی رکھی ہے اسے اپنی گنتی کے مطابق کر کے اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کو حلال کر لیں

محرم کو صفر بنا لیتے ہیں اور کبھی کسی حرام مہینہ کو حلال فرض کر کے اس کے قائم مقام ایک اور حلال مہینہ کو حرام کر لیتے ہیں تو یہ کفر و معصیت کی اور ترقی ہے۔ ان باتوں کے سبب سے وہ اور بھی گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں اور محرم کا صفر بنانے سے اور بھی غلطی میں پڑتے ہیں۔ کبھی محرم کو حلال کر لیتے ہیں اور اس میں لڑتے ہیں اور کبھی اس کو حرام سمجھتے ہیں اور جب اس کو حلال کرتے ہیں تو صفر کو حرام کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی گنتی کے مطابق چار مہینوں کو پورا کریں اور اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے محرمات کو حلال کریں۔ ان کے اعمال قبیحہ و خبیثہ ان کے لیے زینت دے دیے گئے ہیں' وہ ان کو اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ان باتوں کو بہت اچھا جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہٹ دھرم کافروں کو جو ہدایت کے اہل نہیں اپنے دین کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔ ان باتوں کا موجد اور بانی نعیم بن ثعلبہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہٹ دھرم لوگوں کو ان کی گمراہی میں پڑا چھوڑ دیتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ

ان کے برے اعمال ان کی نگاہوں میں اچھے کر کے دکھائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ (کا قانون ہے کہ وہ) منکروں کے لیے (کامیابی کی)

سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ

راہ نہیں کھولتا ہے O اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قدم اٹھاؤ (جہاد کے لیے چلو) تو تم

الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي

بوجھل ہو کر زمین پر بیٹھ جاتے ہو (یعنی جہاد کے لیے قدم اٹھانا نہیں چاہتے) کیا تم نے دنیا کی زندگی ہی آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں

الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬

پسند کر لی (اگر ایسا ہی ہے) تو (یاد رکھو) جیتی دنیا کا اسباب و سامان آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے مگر بہت تھوڑا O اگر تم (جہاد کے

وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ

لیے) قدم نہ اٹھاؤ گے تو (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ تم کو دردناک عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور تمہاری جگہ کسی دوسرے گروہ کو لا کھڑا کرے گا اور تم

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ

(جہاد سے غافل ہو کر) اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے (بلکہ اپنا ہی نقصان کرو گے) اور اللہ تو ہر بات پر قادر ہے O اگر تم اللہ تعالیٰ کے رسول

۳۸ تا ۳۹- اے مسلمانو! تمہارا یہ کیا حال ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اپنے پیغمبر کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کو نکلو اور غزوہ تبوک کو چلو تو تم دیر لگاتے ہو اور زمین پر بیٹھے رہنے کو پسند کرتے ہو۔ کیا تم بھی کافروں کی طرح حیاتِ دنیا و لذت فانیہ پر راضی ہو گئے اور آخرت کی پرواہ نہ رہی۔ اگر تم اپنے پیغمبر کے ساتھ غزوۂ تبوک کو نہ جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم کو سخت عذاب دے گا جو دنیا و آخرت میں تم کو دکھ دے گا اور تم کو ہلاک کر کے اور قوم پیدا کرے گا جو تم سے بہتر ہو گی۔ اگر تم مدینہ میں بیٹھ رہو گے تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کر سکو گے' اللہ تعالیٰ سب باتوں پر قادر ہے' اگر چاہے تو تم کو عذاب دے اور دوسری قوم پیدا کر دے وہ اس کے دین کی مدد کرے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ تمہارا امتحان لیتا ہے کہ کون قربان ہونے کو تیار ہے۔

۴۰- اے مسلمانو! اگر تم رسول کے ساتھ تبوک کو نہ جاؤ گے اور ان کی مدد نہ کرو گے تو ان کو کچھ پروا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد اس وقت بھی کی تھی جب کافروں نے مکہ سے ان کو نکالا تھا اور وہ دو میں سے دوسرے تھے۔ یعنی ان کے ساتھ سوائے ان کے دوست ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور کوئی نہ تھا۔ جب وہ دونوں غار میں کافروں سے پوشیدہ ہوئے تھے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحب اور دوست کو تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تم کچھ غم و فکر نہ کرو' اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے' مدد کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا سکینہ اور اطمینان اتارا تھا اور اپنے رسول کی تائید کی۔ یعنی بروز

إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

(صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو گے تو (ان کو کچھ پروا نہیں) بے شک اللہ نے تو ان کی اس وقت بھی مدد کی جب کہ کافروں کی شرارت کی وجہ سے انہیں

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ج فَأَنْزَلَ

اپنے گھر سے باہر جانا پڑا (اس وقت صرف دو آدمی تھے اور) دو میں سے دوسرے اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے

اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ

جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے یار سے فرماتے تھے: کچھ غم نہ کھاؤ بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ

كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ط وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ط

ہے (وہ دشمنوں سے ہم کو محفوظ رکھے گا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنا سکون اور قرار ان پر اتار (اور ان کا دل مطمئن کیا) اور ایسی فوجوں سے ان کی مدد کی جو تم نے

وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا

نہیں دیکھیں (بدر وحنین وغیرہ میں اور آخر کار) کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ تعالیٰ ہی کا بول بالا ہو کر رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب، حکمت والا ہے O

بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ

اے مسلمانو! (سازوسامان کے بوجھ سے) ہلکے ہو یا بوجھل ہر حال میں (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہو اور اپنے مال وجان سے اللہ تعالیٰ کی راہ

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا

میں جہاد کرو اگر تم (اپنا نفع ونقصان) جانتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے O (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اگر (آپ کا بلاوا کسی ایسی بات کے لیے ہوتا

بدر واحزاب وحنین ایسے لشکروں کو بھیج کر ان کی مدد کی جن کو تم نے نہ دیکھا' یعنی فرشتوں کو اور کافروں کا بول نیچا اور مغلوب و مذموم کیا اور اللہ تعالیٰ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا و غالب وممدوح ہوا اور اللہ تعالیٰ زبردست قدرت والا' اپنے اعداء پر غالب ہے۔ ان کو عذاب دے گا اور اپنے اولیاء کی مدد میں حکمت والا ہے' ان کی مدد فرماتا ہے۔

۴۱۔ اے مسلمانو! اپنے پیغمبر کے ساتھ غزوہ تبوک کو چلو خفافا و ثقالا یعنی جلدی جلدی اور آہستہ آہستہ۔ جوان جلد جلد چلیں اور بوڑھے آہستہ آہستہ۔ یا یہ کہ خوشی بخوشی یا جبراً یا یہ کہ بے مال اسباب اہل وعیال کے یا مع ان کے اور اپنے مال اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوب جہاد کرو۔ یہ جہاد اگر تم سمجھتے ہو اور تصدیق کرتے ہو تو ہر طرح سے تمہارے حق میں گھر بیٹھے رہنے سے اعلیٰ و بہتر ہے۔

ف: دنیا میں عزت وامن واطمینان وسکون میسر ہوتا ہے اور آخرت میں جنت نعیم ملتی ہے۔ (قادری)

قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ

جس میں) قریبی فائدہ نظر آتا اور (ایسے) سفر (کے لیے جو) آسان ہوتا تو (یہ منافق) فوراً آپ کے پیچھے ہو لیتے لیکن انہیں مشقت

وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ

کا راستہ دور دکھائی دیا (اس لیے جی چرانے لگے) اور پھر اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ

يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۶ ۱۲

چلتے' یہ (جھوٹی قسمیں کھا کر) اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں O

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ

(اے نبی ﷺ!) اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے (آپ کی عزت افزائی فرمائی) آپ نے ایسا کیوں کیا کہ (ان کی منافقانہ غداریوں

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ

کے باوجود) انہیں (پیچھے رہ جانے کی) رخصت دے دی' اس وقت تک آپ کو اجازت دینی نہ چاہیے تھے جب تک آپ پر

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا

(اپنے رویہ سے اور برتاؤ سے ان کے) سچے نہ کھل جاتے اور آپ کو ان کے رویہ سے یہ ظاہر نہ ہو جاتا کہ کون جھوٹے ہیں O جو لوگ اللہ تعالیٰ

۴۲۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر غنیمت و مال اسباب قریب ہوتا اور سفر سہل ہوتا تو ابھی یہ سب تبوک چلنے کو مستعد ہو جاتے اور تمہارا اتباع کرتے۔ مگر چونکہ سفر دور ہے اور مشقت ہے اس سبب سے حیلے بہانے نکالتے ہیں اور جب تم تبوک سے واپس آئے تو جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ہم میں طاقت واستطاعت ہوتی اور زادراہ ساتھ ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ تبوک چلتے۔ یہ حلف دروغی کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ یہ بالکل دروغ گو ہیں اور باوجود طاقت کے قصداً نہ گئے۔ عبداللہ بن ابی اور جد بن قیس اور مصعب بن قیس وغیرہ جو تبوک نہ گئے تھے جھوٹی قسمیں کھاتے تھے اور باتیں بناتے تھے۔

۴۳ تا ۴۵۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا تعالیٰ نے آپ کو بخشا اور اپنا محبوب بنایا' آپ کو عزت بخشی' آپ نے ان کو جب یہ آپ سے اجازت مانگنے آئے تھے اجازت کیوں دی' ان کو اجازت نہ دینا تھی تا کہ ان کا حال خود کھل جاتا اور سچے آدمی ظاہر ہو جاتے کہ آپ کے ساتھ چلنے کو فوراً مستعد ہو جاتے اور جھوٹوں کو بھی آپ جان لیتے یعنی بغیر اجازت کے رک رہتے تو ان کا جھوٹا ہونا ظاہر ہو جاتا' اب تو ان کو بہانہ اجازت کا ہاتھ آ گیا۔ مگر حقیقت میں اس بات کی اجازت کہ جہاد اپنے مال و جان سے نہ کریں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کو چھوڑ کر گھر بیٹھ رہیں' وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ظاہراً و باطناً ایمان لائے ہیں ہرگز نہ مانگیں گے۔ ایسی باتوں کی اجازت وہی لوگ طلب کرتے ہیں جو اللہ

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾

پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ آپ سے اپنے مال اور جانوں سے جہاد کرنے کے لیے رخصت نہیں مانگیں گے (بلکہ وہ جہاد کے

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

لیے منتظر رہیں گے) اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے O آپ سے رخصت وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر

الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک میں متردد (اور ڈانواں ڈول) ہو رہے ہیں O

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ

اور اگر واقعی ان لوگوں نے نکلنے کا ارادہ کیا ہوتا تو ضرور اس کے لیے کچھ سروسامان کرتے مگر (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا

اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

پسند ہی نہ فرمایا تو ان میں کاہلی بھر کر بوجھل کر دیا اور (ان سے) فرمایا گیا کہ دوسرے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھ رہو O

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا

اور اگر (یہ تمہارے ساتھ مل کر) نکلتے تو تمہارے لیے سوائے نقصان کے اور کچھ نہ بڑھتا اور ضرور (ادھر کی بات ادھر اور ادھر کی بات ادھر لگا کر)

تعالیٰ اور یومِ آخرت پر دل سے ایمان نہیں لائے' فقط ظاہری اقرار زبان سے کر لیا ہے' دلوں میں شک و نفاق ہے اور وہ اپنے شک میں حیران و پریشان سرگشتہ ہیں یعنی منافق۔ ''عفا اللہ عنک'' سے ابتدائے کلام وافتتاح خطاب مخاطب کی تعظیم و توقیر اور پیار و محبت میں مبالغہ کے لیے ہے اور زبان عرب میں یہ عرف شائع و جاری ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقع پر ایسے کلمے استعمال کیے جاتے ہیں۔ قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے شفا میں فرمایا: جس کسی نے اس سوال کو عتاب قرار دیا اس نے غلطی کی کیونکہ غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت دینا نہ دینا دونوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں تھے اور آپ اس میں مختار تھے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: ''فاذن لمن شئت منھم'' آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دیں تو ''لم اذنت لھم'' فرمانا عتاب کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ اظہار ہے اس بات کا کہ اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی وہ جہاد میں جانے والے نہ تھے۔ اور ''عفا اللہ عنک'' کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہیں معاف کرے یعنی تمہاری عزت بڑھائے کیونکہ گناہ سے تو تمہیں واسطہ ہی نہیں اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تعظیم و تکریم و توقیر اور تسکین و تسلی ہے کہ قلب مبارک پر ''لم اذنت لھم'' فرمانے سے کوئی بار نہ ہو۔

۴۶ تا ۴۸۔ یہ عذر نامعقول اس بات کا کرتے ہیں کہ سفر خرچ ہمارے پاس نہیں' اگر ان کا ارادہ پہلے سے حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنے کا اور غزوۂ تبوک کے چلنے کا ہوتا تو یہ پہلے سے سفر کے لیے سامان و ہتھیار و سفر خرچ وغیرہ

خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَ

تمہارے درمیان فتنہ انگیزی کے گھوڑے دوڑاتے اور تمہارے درمیان ان کے جاسوس موجود ہیں (تو بجز فتنہ و فساد کے ان

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ

سے کچھ حاصل نہ ہوتا) اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے O بے شک انہوں نے پہلے بھی فتنہ انگیزی کی کوششیں کی تھیں اور (اے نبی!)

وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ

آپ کے لیے ہر طرح کی تدبیریں الٹ پلٹ کر آزمالیں (چنانچہ جنگ احد میں انہوں نے شرارت میں کوئی کمی نہ کی تھی) یہاں تک کہ سچائی

وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا

ظاہر ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ظاہر (اور دین غالب) ہوا اور یہ انہیں ناگوار تھا O اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں رخصت

تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِى الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ

دیجیے (کہ ہم گھر میں بیٹھے رہیں) اور فتنہ میں نہ ڈالیے تو سن لو یہ لوگ فتنہ میں خود ہی گر پڑے ہیں (کہ جھوٹے بہانے بنا کر اللہ تعالیٰ کی راہ

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ

سے منہ موڑا) اور بے شک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے O اگر تمہیں بھلائی پہنچتی ہے تو وہ انہیں (یعنی منافقوں کو) بری لگتی ہے اور اگر

تیار کرتے مگر اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وہاں جانے کو اور سفر کے لیے اٹھنے کو پسند نہ فرمایا اور مکروہ سمجھا تو ان کو روک دیا اور بٹھا لیا اور ان کے دلوں میں یہ کہہ دیا گیا کہ تم بھی اور پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو جانے کا نام نہ لو۔ اگر یہ تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو اے مسلمانو! تمہیں سوائے اس کے کہ پریشانی اور زائد کریں اور شر و فساد و غدر پھیلائیں اور فائدہ ہی کیا ہوتا۔ یہ خوب دنگا فساد مچاتے اور اونٹوں کو تمہارے درمیان میں دوڑاتے یعنی اِدھر کی باتیں اُدھر اور اُدھر کی باتیں اِدھر لگاتے' فتنہ و شر و فساد کا قصد کرتے' تم کو ذلت و عیب لگاتے۔ تمہارے ساتھ میں وہ بھی ہیں جو کافروں کے جاسوس اور مخبر ہیں' خبریں سن کر ان کو پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب ظالموں' منافقوں عبداللہ بن ابی وغیرہ سے خوب واقف ہے' انہوں نے تبوک سے پہلے بھی فتنہ اٹھایا تھا اور شر کا قصد کیا تھا اور بڑی چالاکیوں سے تمہارے کام میں تغیر و تبدل اور غلط بیانی کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ دین اسلام ظاہر و غالب نہ ہونے پائے یہاں تک کہ حق واضح ہو گیا' مسلمانوں کی کثرت ہوئی' امر اللہ دین اسلام ظاہر و مضبوط غالب ہوا اور یہ برا ہی جانتے رہے اور جلتے ہی رہے اور جلتے رہیں گے۔

۴۹ تا ۵۲- اور منافق جب تمہارے ساتھ نہیں جاتے ہیں تو اگر وہاں تم کو اچھائی ملتی ہے' فتح و غنیمت ہاتھ آتی ہے جیسے بروز بدر تو ان کو بہت برا لگتا ہے' غم و اندوہ میں پڑ جاتے ہیں اور حسد سے جلتے ہیں اور تم کو کبھی مصیبت پہنچتی ہے جیسے قتل و شکست جیسے احد کے دن پہنچی تو خوش ہو کر بغلیں بجا کر کہتے ہیں یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ کہ ہم نے تو پہلے سے ہی بندوبست کر لیا

مُصِيبَةٌ يَّقُولُوا قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ

تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا (کہ ان کے ساتھ شریک نہیں ہوئے)

يَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝٥٠ قُلْ لَّنْ يُّصِيبَنَآ اِلَّا مَا

اور پھر خوشیاں مناتے ہوئے پھر جاتے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ ہمیں وہی پہنچے گا

كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے وہی ہمارا کارساز ہے اور مسلمانوں کو تو

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝٥١ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى

اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: تم ہم پر کیا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک خوبی

الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيبَكُمُ اللّٰهُ

کا (یعنی فتح یا شہادت کا) اور ہم تمہارے لیے اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے یہاں سے تم پر کوئی عذاب بھیج دے

بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ

یا ہمارے ہی ہاتھوں (تمہیں عذاب دلائے) تو اب تم بھی (نتیجہ کا) انتظار کرو ہم بھی تمہارے

مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝٥٢ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ

ساتھ انتظار کرنے والے ہیں O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ تم (بظاہر) خوشی سے خرچ کرو یا ناخوش ہو کر تمہارا خرچ کرنا

تھا اور اسی خیال سے ہم لڑائی کو نکلے بھی نہ تھے اور جہاد سے منہ پھیرتے تھے اس وقت وہ بہت خوش خوش اور جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں اور اپنے بچنے اور اصحاب رسول کی مصیبت کی دوہری خوشی ہوتی ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ ہرگز ہم کو کوئی نقصان یا کوئی تکلیف سوائے اس کے جو ہماری تقدیر میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے نہ پہنچے گی اور جو تقدیر میں ہے وہ ضرور ہو کر رہے گی اور اللہ تعالیٰ ہمارا مولیٰ کارساز و مالک ہے اللہ تعالیٰ ہی پر سب مسلمان تکیہ اور بھروسہ کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ ہم جب سفر کو نکلتے ہیں تو تم کو کیا انتظار لگا رہتا ہے کیا خبریں سنتے رہتے ہو تم جس بات کا انتظار کرتے ہو وہ ہمارے لیے بہتری اور فلاح سے خالی نہیں ہمیں دو اچھی باتوں میں سے ایک نہ ایک ضرور ملے گی اگر فتح وغنیمت ملی تو بہتری دنیا اور اگر شکست وقتل ہے تو شہادت وفلاح آخرت ملی۔ ہمارا فائدہ کہیں نہیں گیا۔ ہم یہ انتظار کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ تم کو اپنا عذاب بھیج کر یا تو خود ہلاک کر ڈالے یا ہمارے ہاتھوں اور تلواروں سے تم کو سزا دلوائے اب تم بھی انتظار کرو اور ہماری برائی چاہو ہم بھی تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتے ہیں۔

مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ

ہرگز قبول نہ کیا جائے گا کیونکہ تم لوگ نافرمان ہو (نافرمانی کے عادی ہو گئے ہو) ○ اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں

تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ

ان کی خیرات کا قبول نہ ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا (اگرچہ وہ بظاہر

وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا

ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں) اور وہ نماز کے لیے نہیں آتے ہیں مگر کاہلی اور سستی کے ساتھ اور مال خرچ نہیں کرتے ہیں مگر

وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ

بے دلی سے ○ تو آپ ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کریں اللہ تعالیٰ تو یہی

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

چاہتا ہے کہ ان کو اس دنیا کی زندگی میں اس کے ذریعے سے عذاب دے (مال کے خرچ ہونے اور اولاد کے چھٹ جانے کے غم سے)

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے ○ اور وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کر تمہیں یقین دلاتے ہیں

۵۳ تا ۵۵- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان منافقوں سے کہہ دیجیے کہ خواہ تم اپنا مال اپنی خوشی و رغبت سے دو خواہ قتل ہونے کے ڈر سے بچنے کے لیے دو۔ تم سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اس سبب سے کہ تم فاسق نافرمان یعنی کافر و منافق ہو۔ ان کے صدقات و خیرات اور سب نیکیاں باطل و ضائع ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان کی قبولیت نہیں ہوئی' اس قبول نہ ہونے کی سوائے اس کے کوئی اور وجہ نہیں کہ انہوں نے دل سے اللہ تعالیٰ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور بظاہر ایمان لائے۔ جب وہ نماز کے لے آتے ہیں تو کسلمند سستی سے جیسے ان کے سروں پر پہاڑ دھرا ہے چل نہیں سکتے' جی نہیں چاہتا اور جب وہ کوئی چیز فی سبیل اللہ دیتے ہیں تو جبراً' قہراً' دل سے مکروہ جانتے ہیں۔ مگر مجبور ہیں تو ان کی نیکیاں کیا خاک مقبول ہوں۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے مالوں کی اور اولاد کی کثرت سے متعجب نہ ہوں اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ ان کی نیکیاں یہیں دنیا میں ہی دے دے اور آخرت میں ان کو خوب عذاب دے اور دنیا میں ان کو مال اولاد میں مغرور و مشغول رکھے اور حیات دنیا میں خوب مزے اڑاتے رہیں یہاں تک کہ ان کی ارواح نکال لے اور موت دے دے اور یہ اس وقت کافر ہی ہوں اور کفر پر ہی مرجائیں یعنی مال و اولاد وغیرہ دنیا کی نعمتیں بہت ہونا کوئی تعجب اور فائدہ کی بات نہیں اصل نعمت تو نعمت اخروی ہے سو اس سے یہ محروم ہیں' آخرت میں ان کے لیے جہنم ہی جہنم ہے۔

۵۶ تا ۵۷- بعض منافق اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر یہ کہتے ہیں کہ ہم سچے دل سے تمہارے ساتھ ہیں' ہم ظاہر و باطن

إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۚ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾

کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں بلکہ وہ (ڈرے سہمے ہوئے لوگ ہیں اور ظاہر اور باطن میں) فرق رکھتے ہیں یعنی تقیہ رکھتے ہیں O

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ

اگر ان کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے یا کوئی غار یا سر گھسانے کی کوئی جگہ مل جائے تو وہ رسیاں تڑاتے ہوئے (بے تحاشہ)

وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

اسی کی طرف دوڑ پڑیں O اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ پر زکوٰۃ کی تقسیم میں الزام لگاتے

فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ

ہیں (کہ آپ بعض لوگوں کی رعایت کرتے ہیں) پھر اگر ان کو بھی اس میں سے (ان کی خواہش کے مطابق) مل جائے

يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ ملے تو وہ فوراً ہی بگڑ بیٹھتے ہیں O اور اگر وہ اسی پر راضی ہو جاتے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ

رسول (ﷺ) نے دیا تھا اور یوں کہتے: ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) ہمیں اپنے فضل سے اور دیں گے ہم تو

ع ٧/١٣ رَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ

اللہ تعالیٰ ہی سے رغبت رکھتے ہیں (تو ان کے لیے بہت بہتر ہوتا) O زکوٰۃ تو صرف فقیروں اور

میں مسلمان ہیں حالانکہ یہ تمہارے ساتھ نہیں، یہ جھوٹے ہیں، ان کے دل اور زبان مطابق نہیں۔ دل میں کافر ہیں ظاہر میں مسلمان بنتے ہیں۔ مگر یہ ایسی قوم ہے کہ تمہاری تلوار خونخوار سے ڈرتی ہے اور اپنے کفر کو پوشیدہ کرتی ہے۔ اگر یہ لوگ کوئی جائے پناہ پائیں یا پہاڑ میں کوئی غار دیکھیں یا زمین میں کوئی سرنگ ان کو ملے جس میں یہ گھس رہیں تو ابھی یہ ان مقاموں میں چلے جائیں اور منہ پھیر کر بے تحاشا بھاگیں۔ جموح ایک قسم کی رفتار ہے دوڑنے اور آہستہ چلنے کے درمیان میں جس کو تیز رفتار کہتے ہیں۔

۵۸ تا ۵۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور بعض منافق ایسے ہیں کہ تقسیم صدقات کے بارے میں تم کو عیب لگاتے ہیں اور تم پر طعن کرتے ہیں کہ تم ہمارے درمیان میں پورا پورا ٹھیک تقسیم نہیں کرتے، اگر ان کو صدقہ میں حظ وافر پورا پورا عمدہ حصہ دیا جاتا ہے تو تقسیم سے خوش ہوتے ہیں اور اگر جتنا چاہتے ہیں اتنا نہیں پاتے تو وہ غصہ ہو جاتے ہیں اور تقسیم پر اعتراض کرنے لگتے ہیں، اگر یہ ہر وقت اس مقدار پر راضی رہتے جو ان کو اللہ تعالیٰ و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے فضل و رحمت سے دیتے ہیں اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے، وہ ہمارا مالک ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ہم کو اپنے فضل و رحمت سے

لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ

مسکینوں (ناداروں) اور اس کے وصول کرنے والے ملازموں کے لیے ہے اور ان (نو مسلموں) کے لیے جن

قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور غلاموں کے آزاد کرانے کے لیے اور قرض داروں کے لیے اور خدا کی راہ میں (یعنی مجاہدین وغیرہ

وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

کے لیے) اور مسافروں کے لیے' یہ (قانون) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ علم (و) حکمت والا ہے O

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ

اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو غیب کی خبر دینے والے نبی کو (اپنی بدگوئی سے) ایذاء دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ (نبی ﷺ)

قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

کانوں کے کچے ہیں (ہر شخص کی بات پر کان لگائے رکھتے ہیں) آپ فرمائیے: وہ تو تمہاری بہتری ہی کے لیے کان لگائے رکھتے ہیں'

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ

اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور مومنوں کی بات پر یقین رکھتے ہیں اور جو تم میں سے ایمان لائے ہیں ان کے لیے سراپا رحمت ہیں اور جو

اور زیادہ حصہ عطا فرمائیں گے اور ہم کو غنی مالدار بنائیں گے۔ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے والے ہیں' ہمیں مال وغیرہ کی کچھ ایسی بہت پروا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو بہت خیر و برکت عطا فرماتا اور ان کے حق میں دین و دنیا میں بہتر ہوتا۔

۶۰- پھر صدقہ کا مصرف بتلاتا ہے کہ صدقے فقیروں کے لیے ہیں یعنی اصحاب صفہ کے لیے جو مسجد کے باہر چبوترہ پر بسر کرتے ہیں' ان کا کوئی گھر بار نہیں اور مسکینوں کے لیے جو در بدر مانگتے پھرتے ہیں اور ان کے لیے جو صدقہ کے دفتر میں کام کرتے ہیں یعنی لوگوں سے تحصیل کر کے صدقے لاتے ہیں اور ان کے لیے جو ابھی نو مسلم ہیں اور ان کے قلوب کی تالیف منظور ہے۔ ابوسفیان وغیرہ تقریباً پندرہ آدمی تھے اور مکاتبین کے چھڑانے کے لیے' ان کی گردنیں آزاد کرانے کے لیے اور مقروضوں کے لیے جن کے اوپر فی سبیل اللہ قرض ہو گیا ہے اور فی سبیل اللہ یعنی غازیوں اور مجاہدوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں اور ابن السبیل کے لیے یعنی مہمان مسافر کے لیے' یہ تقسیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے ہی مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ کیا ہی حکمت والا ہے کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں۔

۶۱ تا ۶۳- اور بعض ایسے منافق ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں اور ان کو برا کہتے ہیں۔ ان پر طعن وشتم کرتے ہیں ان کے رتبہ رسالت کے خلاف کلمات گستاخی بکتے ہیں' کہتے ہیں کہ یہ ''اُذُن'' ہیں یعنی کانوں کے کچے ہیں' ہم جو کہتے ہیں وہ سن لیتے ہیں' جو عذر کرتے ہیں سچا یا جھوٹا وہ سن لیتے ہیں سب قبول کر لیتے ہیں' ایک کی سفارش دوسرے

رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے O (اے مسلمانو!) وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ

لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ

کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ وہ تم کو راضی رکھیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) ہی کا زیادہ حق ہے کہ ان کو راضی

كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ

رکھیں اگر وہ سچے مومن ہوں O کیا وہ نہیں جانتے کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) (کی مخالفت

وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ

کر کے ان) کو ناخوش رکھے گا تو بے شک اس کے لیے جہنم کی آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گا یہی بڑی

الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ

رسوائی (اور ذلت) ہے O منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کے بارے میں

کے حق میں اگرچہ بیان عذر غلط ہی ہو مان لیتے ہیں' یہ کیسے رسول ہیں۔ اے رسول پاک! آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ نبی تمہارے لیے خیر سننے والے ہیں یعنی تم جو بات کہتے ہو اور وہ سچ ہوتی ہے خیر ہوتی ہے' اس کو سنتے ہیں مانتے ہیں' جھوٹ کو قبول نہیں کرتے فقط سنتے ہیں' زبان سے بھی قبول نہیں کرتے' یا یہ معنی ہوں کہ اگر وہ سچ جھوٹ سب سن کر مان لیتے ہیں اور بقول تمہارے وہ کانوں کے کچے ہیں کہ تمہاری ہر بات سنتے ہیں تو تمہارے لیے تو بہت ہی بہتر ہے کہ تم جھوٹے عذر کر کے نجات پا لیتے ہو' پھر تم برا کیوں کہتے ہو۔ بالجملہ یہ ''اُذُن'' خیر ہیں اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں' اس کی تصدیق کرتے ہیں' مسلمان مخلصین کے قول کو زبان و دل سے تصدیق کرتے ہیں اور سچے مسلمانوں کے لیے جو ظاہراً و باطناً ایمان لائے رحمت ہیں' عذاب سے نجات دلانے والے ہیں اور جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذاء دیتے ہیں اور تبوک جانے سے پیچھے رہتے ہیں مثلاً جلاس بن سوید' سماک ابن عمر' مغشی بن حمیر وغیرہ ان کو دنیا و آخرت میں عذاب الیم دردناک پہنچے گا۔ اے اہل اسلام! یہ لوگ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ تم کو بہلا پھسلا کر باتیں بنا کر خوش کر دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس بات کے زائد مستحق ہیں کہ یہ ان کو خوش کریں اور ان کا کہا مانیں اور نفاق چھوڑ دیں' اگر ان کو ایمان ظاہر و باطن کا دعویٰ ہے۔ کیا یہ اتنا نہیں جانتے کہ جو اللہ تعالیٰ و رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت دل سے کرے گا تو اس کے لیے دوزخ کی دہکتی آگ ہے' وہ وہاں ہمیشہ رہے گا اور وہ نہایت برا ٹھکانہ ہے۔

۶۴ تا ۶۶۔ ودیعہ ابن خدام اور جد بن قیس اور جہیر بن حمیر تینوں نے رسول پاک اور قرآن کے ساتھ استہزاء اور مسخرا پن کیا۔ ودیعہ بن خدام اور جد بن قیس تو آپس میں جو چاہتے بکتے رہے اور جہیر ان کی باتوں پر کھڑے کھڑے ہنستا رہا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ منافق یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ اس بات کا خوف کرتے ہیں کہ کہیں رسول پر کوئی ایسی آیت

عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِءُوا ۚ

کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے کہ جو ان کے دل کا چھپا ہوا نفاق ظاہر کر دے' آپ فرمائیے کہ (اچھا) ہنسی مذاق اڑاتے رہو بے شک

إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

اللہ تعالیٰ تو وہ بات ظاہر فرمانے والا ہے جس سے تم ڈرتے ہو O (اے نبی علیہ السلام!) اگر آپ ان سے پوچھیں گے (کہ تم ایسی

لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ

باتیں کیوں کرتے ہو) تو وہ ضرور یہ کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل اور مذاق کرتے تھے' آپ (ان سے) فرمائیے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں

وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ

اور اس کے رسول (علیہ السلام) ہی کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے تھے (یہ مذاق کا کیا موقع تھا) O (جھوٹے) بہانے نہ بناؤ' تم یقیناً ایمان کا اقرار

بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ

کرنے کے بعد کافر ہو گئے (اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول علیہ السلام کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا کفر ہے) اگر ہم تم میں سے کسی ایک

طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنَافِقُونَ وَ

گروہ کو (توبہ کر لینے کی وجہ سے) معاف بھی فرما دیں تو دوسرے گروہ کو ضرور عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ (علم ازلی میں) مجرم تھے O منافق مرد اور

نازل نہ ہو جائے جو ان کے دلوں کی خیانت اور منافقت سب ظاہر کر دے۔ اے حبیب! آپ فرما دیجیے کہ اے منافقو! خوب مذاق بنالو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو جس کو کہ تم چھپاتے ہو اور رسول پاک اور ان کے اصحاب کے سامنے ظاہر کرنا نہیں چاہتے ہو سب ظاہر کرنے والا ہے اور تم کو سزا دینے والا ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر تم ان سے پوچھو گے کہ تم کیا استہزاء اور مسخرا پن کرتے تھے تو یہ کہیں گے کہ ہم تو یونہی باتیں کرتے ہیں اور آپس میں راستہ کاٹنے کے لیے کھیل کود ہنسی مذاق اڑاتے ہیں۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمائیے کہ تم اللہ تعالیٰ و رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے یعنی قرآن پاک کے ساتھ استہزاء ٹھٹھا کرتے تھے' کیا یہی چیزیں تمہارے استہزاء و مذاق کے لیے رہ گئی تھیں۔ ایسے بیہودہ لغو عذر مت پیش کرو اور جھوٹی باتیں مت بتاؤ۔ تم اپنے دعویٰ ایمان کے بعد یقیناً کافر ہو گئے۔ اگر ہم تم میں سے ایک گروہ یعنی ایک شخص کو معاف بھی کر دیں تو دوسرے گروہ کو ضرور عذاب دیں گے کیونکہ بے شک وہ سب مجرم ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مخالف و نافرمان ہیں' بے شک وہ عذاب کے مستحق ہیں۔

۶۷ تا ۷۰۔ منافق مرد اور منافق عورتیں سب آپس میں ملے ہوئے ہیں اور دلوں ہی دلوں میں سب ایک ہیں۔ سب منکر ہیں اور کافر و منافق حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے کا دوسرے لوگوں کو بھی حکم دیتے ہیں اور بھلائی اور نیکیوں کے کاموں سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے' دل سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑ دی' لہٰذا اللہ تعالیٰ

اَلْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم جنس (اور ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے) ہیں' برائی کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں سے

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

روکتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے) اپنی مٹھیاں بند رکھتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ کو بھلا بیٹھے

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ

تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو چھوڑ دیا' بے شک منافق بڑے پکے نافرمان ہیں ○ منافق مردوں اور منافق عورتوں

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

اور کافروں سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے'

هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ ۙ

وہی انہیں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے ہمیشہ برقرار رہنے والا عذاب ہے ○

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا

(منافقو! تمہارا وہی حال ہوا) جیسا ان لوگوں کا حال تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں' وہ تم سے قوت

وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ

میں بھی بڑھ کر تھے اور تم سے مال اور اولاد میں بھی زیادہ تھے' وہ اپنے دنیا کے حصے برت گئے اور تم نے بھی اپنا حصہ

نے بھی ان لوگوں کو چھوڑ دیا یعنی اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ دنیا میں ان کو ذلیل و نامراد کیا۔ آخرت میں عذاب نار دے گا۔ یہ منافق فاسق دل سے کافر ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے منافق مردوں عورتوں کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈالے گا۔ وہی ان کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ ان پر عذاب اور لعنت بھیجے گا اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ان لوگوں کی طرح جو تم سے قوت میں زیادہ سخت تھے اور ان کے مال و اولاد تم سے زیادہ تھی تو انہوں نے اپنے آخرت کے حصے کے بدلے میں دنیا ہی میں فائدہ حاصل کر لیا' اے منافقو! تم نے بھی اپنے آخرت کے حصے کے بدلے میں دنیا کا تھوڑا سا فائدہ حاصل کر لیا جیسا کہ ان منافقوں نے جو تم سے پہلے تھے اپنے آخرت کے حصے کے بدلے میں دنیا کا تھوڑا فائدہ حاصل کر لیا اور تم غلط اور جھوٹی باتوں میں اسی طرح غور وفکر کرتے رہے جس طرح ان اگلے منافقوں نے جھوٹی باتوں میں غور وفکر کی اور تم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں جھٹلایا ان لوگوں کی طرح جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اگلے نبیوں کو جھٹلایا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ نقصان اٹھانے والوں میں رہے اور سزا کے مستحق ہوئے۔ کیا ان منافقوں کے

كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ

اسی طرح برتا جس طرح اگلے اپنا حصہ برت گئے (یعنی انہی کی طرح نافرمانیاں کیں) اور تم بھی اسی طرح بے ہودگی میں پڑے

خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ

تھے جس طرح وہ پڑے تھے ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ

اور یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ کیا ان لوگوں کو اپنے سے پہلے لوگوں کی خبر نہ ملی؛

قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ

نوح (علیہ السلام) کی قوم اور عاد اور ثمود (کی قوم) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور مدین کے لوگ اور وہ جن کی بستیاں الٹ

اَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ

دی گئی تھی ان سب کے رسول ان کے پاس روشن دلیلوں کے ساتھ آئے (مگر وہ اپنے اندھے پن سے باز نہ آئے) اور اللہ تعالیٰ

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾

کی شان ہرگز نہیں کہ وہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ (نافرمانی کر کے) خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے (اور اس کا نتیجہ بھگتتے تھے)○

پاس ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں جو ان سے پہلے نبیوں کے منکر ہوئے؟ ہم نے کس طرح ان کو ہلاک کیا جیسے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو پانی میں ڈبو کر ہلاک کیا اور قوم عاد جس کو ہم نے تیز ہوا سے ہلاک کیا اور قوم ثمود صالح (علیہ السلام) کی قوم جس کو ہم نے زلزلے سے ہلاک کیا' ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم جس کو ہم نے ان کے مکانات ان کے اوپر گرا کر ہلاک کیا اور قوم مدین شعیب (علیہ السلام) کی قوم جس کو ہم نے زلزلے سے ہلاک کیا اور جنگلوں میں رہنے والی قوم جس نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تھا' ہم نے ان کو زمین میں دھنسا کر ہلاک کیا اور قوم لوط جس کو ہم نے زمین میں دھنسا کر اور پتھر برسا کر ہلاک کیا۔ ان سب کے پاس ان کے زمانے میں رسول ہمارے واضح احکام اور معجزات لے کر آئے تو وہ ان پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہیں ہے کہ ان کو ہلاک کرنے میں ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر انبیاء (علیہم السلام) کو جھٹلا کر ظلم کرتے تھے۔

۷۱ تا ۷۲۔ اور مسلمان مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ و رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق کرتے ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے حامی و ناصر و مددگار ہیں اور دین و مذہب میں متفق۔ سب مسلمان محبت و انس کے اعتبار سے ایک ہیں' یہ سب بھلائی کا حکم کرتے ہیں یعنی توحید و اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ اور برائی سے یعنی کفر و شرک و مخالفت رسول کریم سے منع کرتے ہیں۔ پنج وقتہ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں' اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ و رسول پاک صلی

وقف لازم

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے (رفیق اور) مددگار ہیں' نیکی کا حکم کرتے ہیں' برائی

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ

سے روکتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں۔ اور زکوۃ ادا کرتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

اور (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے ہیں'

اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ عنقریب رحمت فرمائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ زبردست' حکمت والا ہےO (اور) اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

نے مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں سے ایسے باغوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (تاکہ وہ خشک نہ ہوں)

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ

وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور عمدہ پاکیزہ مکانوں کا (بھی وعدہ کیا ہے) جو جنت کے ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ہوں

ع ۹ / ۱۵ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع

گے اور سب سے بڑھ کر (نعمت) اللہ تعالیٰ کی رضا مندی (اور اس کی خوشنودی) ہے' یہی ہے سب سے بڑی کامیابیO

اللہ علیہ وسلم کی ظاہراً و باطناً اطاعت کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان پر عنقریب ایسی رحمت نازل کرے گا کہ پھر کبھی عذاب نہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے ملک میں غالب ہے' اپنے حکم میں حکمت والا ہے۔ وہ مسلمان مرد عورتوں کے لیے جو رسول پاک کی تصدیق کرتے ہیں ایسی جنتوں کا وعدہ کرتا ہے جن کے درختوں اور مکانوں اور محلوں کے تلے شراب اور دودھ اور پانی اور شہد کی نہریں بہتی ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور جنت عدن میں بلند درجات اور اچھے مکانات و منازل حسنہ دینے کا وعدہ کیا جن کو اللہ تعالیٰ نے مشک و ریحان سے بسایا ہے یا ''طیبۃ'' کے معنی جمیلہ ہوں یعنی اچھی خوبصورت خوشنما یا پاکیزہ مراد ہوں اور آپ کے پروردگار کی رضا ان سب سے کہیں اعظم و اعلیٰ ہے' یہ باتیں جو مذکور ہوئیں فوز عظیم و نجات کا باعث ہیں اور بڑی کامیابی ہے۔ فللّٰہ الحمد۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط

اے غیب کی خبر دینے والے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان کے ساتھ نہایت سختی سے پیش آیئے (کیونکہ ان کی عہد شکنی اور

وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا

فریب انتہائی درجہ کو پہنچ چکے ہیں) بالآخر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ پلٹنے کی کیا ہی بُری جگہ ہے O منافق اللہ تعالیٰ کی قسم کھا

قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

کر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا نہیں کہا حالانکہ انہوں نے یقیناً کفر کی بات کہی اور وہ اسلام قبول کر کے پھر کافر ہو گئے اور

وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ط وَمَا نَقَمُوْآ اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ

جس بات کا انہوں نے منصوبہ باندھا تھا وہ نہ پا سکے (اور انہیں برا نہ لگا) اور انہوں نے انتقام نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ

وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ج فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ج وَاِنْ

اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے فضل سے ان کو (مال غنیمت دے دے کر) مالدار کر دیا' پھر اگر وہ اب بھی توبہ کر لیں

يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا لا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج

(اور باز آ جائیں) تو ان کے لیے بہتر ہے اور اگر وہ منہ پھیریں گے (توبہ نہ کریں گے) تو اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور

۷۳ تا ۷۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں پر تلوار چلاؤ' جہاد کرو اور منافقوں سے بھی جہاد کرو اور زبان سے بھی ان کی برائیاں بیان کرو اور ان پر خوب شدت وسختی کرو اور دونوں گروہوں کو زبان سے خوب جھڑکو قولاً وفعلاً تو بیخ و متنبہ کرو۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ منافقین قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے وہ بات نہیں کہی جو ہم پر تہمت لگائی گئی ہے۔ عامر بن قیس نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ جلاس بن سوید نے منافقین کے جلسہ میں یہ کہا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جو ہم لوگوں کے عیب بیان کرتے ہیں اور ہمارا ٹھکانہ دوزخ بتلاتے ہیں اگر یہ ان باتوں میں سچے ہیں اور ہم واقع میں ایسے ہی ہیں تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ٹھہرے' ہماری ان مسلمانوں کے نزدیک یہ عزت رہی' جب جلاس نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ دیا گیا ہے تب آ کر سخت سخت قسمیں اللہ تعالیٰ کی کھائیں کہ میں نے یہ بات نہیں کہی؟ یہ بالکل افتراء ہے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا حالانکہ یقیناً انہوں نے کلمۂ کفر کہا اور اسلام کے بعد پھر کافر ہو گئے اور انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا اور فکر کی جس کو قدرت الٰہی سے نہ یہ اب تک پا سکے نہ آئندہ پا سکیں گے یعنی قتل واخراج رسول کا کہ کبھی اس پر نہ قادر ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب پر ان کو طعن تشنیع کرنے کے سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ورسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فضل وکرم سے غنیمت وغیرہ کا حصہ دے کر ان کو امیر کر دیا سو اس کا حق ادا کرتے ہیں' اگر یہ کفر ونفاق سے توبہ کر لیں گے تو ان کے حق

وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۷۴ وَمِنْهُمْ مَّنْ

آخرت میں درد ناک عذاب دے گا اور روئے زمین پر ان کا نہ کوئی حمایتی ہو گا اور نہ مددگار ۝ اور ان میں سے

عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ

کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے (مال و دولت) عطا فرمائے گا تو ہم ضرور خیرات

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۷۵ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ

کریں گے اور ہم ضرور (بھلے آدمی) نیکی کرنے والے ہو جائیں گے ۝ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے (مال) عطا فرمایا تو وہ اس میں

وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۶ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

بخل (اور کنجوسی) کرنے لگے اور (اپنے عہد سے) منہ پھیر کر پلٹ گئے ۝ تو (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق کا

اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا

روگ دائمی طور پر چھوڑ دیا اس وقت تک کہ جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ خلافی کی اور اس

يَكْذِبُوْنَ ۝۷۷ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ

وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ۝ کیا انہیں خبر نہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ان (کے دل) کی چھپی ہوئی باتوں اور ان کے پوشیدہ مشوروں کو

میں بہتر ہوگا اور اس سے منہ پھیریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب الیم دنیا و آخرت میں دے گا۔ زمین میں کوئی ان کا ولی جو عذاب الٰہی سے حفاظت کرے یا مددگار جو ان کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے روک دے' نہیں ہے وہ ان کو ضرور جو چاہے گا عذاب دے گا۔

۷۵ تا ۷۸۔ ثعلبہ بن حاطب بن بلتعہ کے پاس مال تھوڑا تھا۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا چاہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے مال کی کثرت سے نواز دے تو تو اس کا حق ادا نہ کر سکے گا۔ تب اس نے عہد کیا اور قسم کھائی کہ اگر خدا تعالیٰ مجھ کو مال دے گا تو جو اس کا حق ہوگا ادا کروں گا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی' اس نے بکریاں پال لیں' بکریوں کی تعداد اتنی زائد ہوگئی کہ ہزاروں تک نوبت پہنچ گئی۔ جب زکوٰۃ کا اس سے مطالبہ کیا گیا تو اس نے انکار کر دیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ بعض ایسے آدمی ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد و میثاق کیا اور قسم کھائی کہ اگر خدا تعالیٰ ہم کو اپنے فضل و عطا سے مال و منال دے گا تو بے شک ہم فی سبیل اللہ خیرات کریں گے' حقوق اللہ' حقوق العباد' صلہ رحم' فرض زکوٰۃ و صدقہ نفل سب ادا کریں گے اور ہم ایسے نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ مال جو ملک شام میں ہے اپنے فضل سے عطا کیا تو انہوں نے عہد توڑا اور جو وعدہ کیا تھا اس کے دینے سے بخل کیا اور نیکی سے منہ پھیرا کیونکہ وہ انکار و تکذیب کرتے تھے' اس سبب سے اللہ تعالیٰ

وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۚ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ

خوب جانتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے ○ جو لوگ ان مسلمانوں کو عیب لگاتے ہیں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ

جو اپنے دل سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے خیرات کرتے ہیں اور جن مومنوں کو اپنی محنت اور مشقت (کی کمائی) کے سوا

فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

اور کچھ میسر نہیں ان کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مذاق اڑانے کی ان کو سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ

(اے نبی ﷺ!) آپ ان کے لیے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں (اب ان کی بخشش ہونے والی نہیں) اگر آپ ستر مرتبہ بھی

نے ان کے دلوں میں ایسا نفاق پیدا کر دیا کہ قیامت تک جب یہ خدا تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کے دلوں سے وہ نفاق نہ جائے گا' یہ اس سبب سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ خلافی کی اور اس لیے کہ یہ دروغ گو جھوٹے تھے۔ کیا انہوں نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ان کا باطن وظاہر دل کا حال اور جو کچھ خلوتوں میں یہ سرگوشیاں کرتے ہیں سب جانتا ہے' اللہ تعالیٰ سب غیبوں کا جاننے والا ہے' جو بندوں سے غائب ہے اس کے پاس حاضر ہے' اس سے عالم کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

۷۹۔ وہ منافق جو خود تو صدقہ نہیں دیتے اور دوسرے مخلصین تابع داروں کو جو صدقہ خوشی سے دیتے ہیں اس میں عیب لگاتے ہیں' مسخرا پن کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن وغیرہ جو امراء و روٴسا تھے انہوں نے صدقہ زائد زائد دیا تو منافق بولے کہ ان کو نام و نمود منظور ہے اللہ تعالیٰ کے لیے کہاں دیتے ہیں' ریاکاری پیش نظر ہے اور ان کو بھی عیب لگاتے ہیں جو فقط اپنی طاقت بھر اپنی محنت و مشقت سے مال پاتے ہیں' وہ خدا کی راہ میں دیتے ہیں' ان کو زائد نہیں ملتا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن بن تیجان نے ایک صاع چھواروں کا مزدوری کر کے صدقہ دیا تو کہنے لگے کہ اس لیے ایک صاع لے کر آئے کہ ان کی فقیری مشہور ہو تو صدقہ کے مال میں سے ان کو دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو ایک صاع ثمر کی حاجت نہ تھی اور ہر طرح سے صدقہ دینے والوں سے مسخرا پن کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بروز قیامت ان کے مذاق کا بدلہ دے گا۔ جنت کی طرف دروازہ کھولے گا' جب جانا چاہیں گے اندھیرا ہو جائے گا' پیچھے روشنی لینے کو لوٹیں گے تو دوزخ پکڑ لے گی اور ان کو آخرت میں ایسا عذاب الیم دردناک ہوگا جس کے وہ مستحق ہیں۔

۸۰۔ بعض منافقین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ ہمارے حق میں دعائے مغفرت کیجئے' تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے رسول پاک! تم خواہ عبداللہ بن ابی اور جد بن قیس اور معتب بن قیس ستر منافقوں کے لیے استغفار کر دیا نہ کرو' اگر تم ستر مرتبہ بھی استغفار کرو گے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا اور ضرور ان کو عذاب دے گا کیونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ و رسول پاک کے ساتھ کفر کیا اور دل میں نفاق رکھا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کو جو فاسق و کافر ہیں نہ ہدایت کرے گا' نہ ہی ان کے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور ان کو سخت عذاب دے گا۔

مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ

ان کے لیے دعا کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کیا اور

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۸۰ ع فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ ع ۸/۱۶

اللہ تعالیٰ ہدایت کے دائرہ سے نکل جانے والے نافرمانوں کو راہ راست نہیں دکھاتا ہے O جو منافق پیچھے چھوڑ دیئے گئے ہیں

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

وہ اس بات پر خوش ہوئے کہ وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے (اپنے گھروں میں) بیٹھ رہے اور انہیں یہ بات ناگوار ہوئی کہ اپنے مال اور جانوں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں اور (دوسرے لوگوں سے) کہنے لگے کہ گرمی میں (گھر کا آرام چھوڑ کر جہاد کے لیے) نہ نکلو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!)

اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝۸۱ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا

آپ فرمایئے کہ دوزخ کی آگ (اس سے بھی) کہیں زیادہ گرم ہوگی کاش کہ انہیں سمجھ ہوتی (تو کبھی اس حالت پر خوش نہ ہوتے) O انہیں

كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸۲ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى

چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور اپنی بدعملیوں کی سزا میں جو وہ کرتے رہے ہیں بہت زیادہ روتے رہنا چاہیے O (اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اگر اللہ تعالیٰ

۸۱تا۸۲- جو غزوۂ تبوک سے رہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے وہ اپنے نہ جانے سے اور مدینہ طیبہ میں بیٹھے رہ جانے سے رسول اللہ کے حکم کے خلاف بہت ہی خوش ہیں، جامے میں پھولے نہیں سماتے ہیں تو انہوں نے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کریں بہت ہی برا سمجھا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ایسی سخت بلا کی گرمی میں اور دھوپ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کو کون جائے، ہرگز مت جاؤ، یہیں رہو۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ دوزخ کی آگ اور اس کے انگارے اس سے کہیں زیادہ گرم ہوں گے اگر یہ سمجھیں اور سوچیں اور تصدیق کریں۔ ان کو چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں یعنی دنیا میں چند دن عیش منائیں۔ آخرت میں ہمیشہ تک رویا چلایا کریں گے اور اپنے کیے اور کیے کی سزا پائیں گے اور اس کے بدلے ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب کا مزا چکھیں گے۔

۸۳- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو پھر مدینہ میں بخیر و عافیت لوٹا کر لائے اور منافقین کے گروہ سے ملاقات ہو اور دوسرے جہاد کا موقع آئے اور یہ منافق آپ کے ہمراہ جہاد میں چلنے کی اجازت بھی مانگیں تو بھی ان کو ساتھ نہ لیجیے اور کہہ دیجیے کہ جب تم اول مرتبہ اور پہلی دفعہ جب مشکل کا وقت تھا یعنی تبوک میں ہمارے ساتھ نہ گئے تو اب تم ہرگز کبھی ہمارے ہمراہ نہ جاؤ گے اور کسی دشمن کو ہمارے ہمراہ ہو کر نہ مارو گے، تم تو گھر میں بیٹھے رہنے کو پسند کرتے تھے

طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا

آپ کو ان کے کسی گروہ کی طرف (صحیح وسلامت) لوٹا دے اور (پھر کسی موقع پر) آپ سے (جہاد میں) نکلنے کی اجازت مانگیں

مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ

تو آپ (ان سے) فرمائیے کہ تم میرے ساتھ ہرگز نہ چلو اور میرے ساتھ ہو کر ہرگز دشمن سے نہ لڑو کیونکہ تم نے پہلی مرتبہ

اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ

بیٹھ رہنا پسند کیا تھا تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ (گھروں میں) بیٹھے رہو O اور (اے نبی ﷺ!) آپ ان میں سے کسی کی

مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

میت پر کبھی نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر (دعا کرنے کے لیے) کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا

وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا

انکار کیا اور اسی نافرمانی کی حالت میں مر گئے O اور ان کے مال اور ان کی اولاد پر آپ کو تعجب نہ ہو اللہ تعالیٰ

یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

یہی چاہتا ہے کہ اسے (یعنی مال اور اولاد کو) دنیا میں ان پر وبال بنائے اور کفر ہی میں ان

لہٰذا اب بھی بیٹھے رہو اور خائفین کے ساتھ پڑے رہو، ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔

۸۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر کوئی منافق مر جائے تو آپ کبھی بھی کسی منافق کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں اور نہ ہی ان کی قبر پر فاتحہ کے لیے کھڑے ہوں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ و رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ دلوں میں کفر و نفاق رکھا اور یہ لوگ کفر و فسق کی حالت میں ہی دنیا سے گزر گئے۔ حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عبداللہ بن ابی منافق کے جنازہ کی نماز پڑھائی تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اب سے کسی منافق کے جنازہ پر نماز نہ پڑھانا۔ یہ اس تقدیر پر ہوگا کہ حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا تھا پڑھائی نہیں تھی دونوں روائتیں ہیں۔

۸۵- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان منافقین کے مال اور اولاد کی کثرت سے متعجب نہ ہوں یعنی اس بات سے تعجب نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ ان چیزوں کے سبب ان کو سخت عذاب دے یعنی بروز قیامت اور دنیا میں ان کی روحیں ان کے بدنوں سے اس حال میں نکالے کہ وہ کافر ہی رہیں، کفر پر ہی مریں یعنی دنیا میں ان کو کافر مارے اور آخرت میں سخت عذاب دے۔ ''فی الدنیا'' کا تعلق ''تزھق انفسھم'' سے ہے، اسی لیے مفسر نے اس مقام پر مقدم و مؤخر لکھا ہے۔

كَفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَإِذَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ أَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ

کا دم نکل جائے O اور جب کوئی سورت اس بارے میں اترتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ ہو کر جہاد کرو

رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ

تو جوان میں مقدور والے ہیں وہی آپ سے رخصت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں (گھر میں) بیٹھ جانے والوں کے ساتھ چھوڑ

الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِأَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى

دیجئے (کہ ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھے رہیں) O انہوں نے پسند کیا کہ وہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہیں (اور مرد ہو کر جنگ سے

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بزدلی دکھائی) اور ان کے دلوں پر (کفر کی) مہر لگ گئی تو یہ کچھ سمجھتے ہی نہیں O لیکن (اللہ تعالیٰ کے) رسول (ﷺ) نے اور ان لوگوں نے جو

مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫

اس کے ساتھ ایمان لائے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کیا (اور منافقوں کی چالیں کچھ بھی نہ چل سکیں) انہی لوگوں

وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

کے لیے بھلائیاں ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں O اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں

۸۶تا۸۹- اور جب قرآن پاک میں کوئی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں یہ حکم ہوتا ہے کہ اے آدمیو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ' اس کی تصدیق کرو' اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو منافقین میں سے روپے پیسے اور طاقت وغنا والے جیسے عبداللہ بن ابی' جد بن قیس' معتب بن قیس کوئی نہ کوئی عذر' بہانہ اپنے مدینہ طیبہ میں رہ جانے کے لیے بناتے ہیں اور آپ سے کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کو ان لوگوں کے ساتھ مدینہ طیبہ میں چھوڑ دو جو بے عذر بیٹھے رہ جانے والے ہیں' یہ لوگ اس بات پر رضامند ہیں کہ عورتوں اور بچوں کے ساتھ گھر پر پڑے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی' پس اب یہ کبھی نہ سمجھیں گے اور امر الٰہی کی کبھی تصدیق نہ کریں گے لیکن خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جو ان پر ایمان ظاہراً و باطناً لائے یعنی مخلصین مؤمنین وہ آپ کے ہمراہ ہو کر اپنے جان و مال سے فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہیں' ان کو دین و دنیا کی فلاح اور خیرات ملے گی یعنی ان کی نیکیاں مقبول ہوں گی' یا خیرات سے مراد جنت کی حوریں ہوں اور وہی لوگ فوز و فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غصہ و عذاب سے نجات پانے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنتیں تیار کی ہیں جن کے درخت اور محلوں کے نیچے شراب خالص اور شہد و دودھ کی نہریں بہتی ہیں' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے' یہ بات جو ان کو ملے گی فوز عظیم اور بڑی فلاح ہے کہ جنت و مافیہا پائی دوزخ و مافیہا سے محفوظ رہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ ع ۱۱/۹/۱۷

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے (جو ان کے حصہ میں آئی) O

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ

اور بہانے بنانے والے دیہاتی گنوار آئے کہ انہیں بھی رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ لوگ جنہوں نے (اپنا اسلام ظاہر

كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

کر کے) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے جھوٹ بولا تھا (وہ بیٹھ رہے) ان میں کے کافروں کو جلد درد ناک

اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى

عذاب پہنچے گا O ہاں کمزوروں اور بیماروں اور ایسے لوگوں پر جنہیں خرچ کے لیے کچھ میسر نہیں کچھ حرج

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ

(اور گناہ) نہیں (اگر وہ جہاد میں شریک نہ ہو سکیں) جب کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی خیر خواہی میں (کوشاں) رہیں

رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ لا

اور نیکی خیر خواہی کرنے والوں پر کوئی (الزام کی) راہ نہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے O

۹۰۔ جنگل و دیہات کے رہنے والے اعراب (دیہاتیوں) میں سے وہ لوگ آئے جو عذر والے تھے یعنی بنی غفار جو فی الواقع معذور تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ غزوۂ تبوک سے بیٹھ رہنے کی ہمیں اجازت دی جائے کیونکہ ہم معذور ہیں اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور دل میں نفاق رکھا وہ بے اجازت بیٹھ رہے یا یہ کہ کذب سے مراد خلاف ہو یعنی جنہوں نے امر جہاد میں خدا تعالیٰ و رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانا وہ بے اجازت بیٹھ رہے، قریب ہے کہ ان میں سے ان کو جنہوں نے کفر کیا یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ کو عذاب الیم دردرساں پہنچے۔ اور ایک قرأت میں 'معذرون' بتشدید ذال ہے یعنی عذر بنانے والے، جھوٹ کہنے والے تو ''جاء'' اور ''قعد'' دونوں منافقوں کا بیان ہوں گی۔

۹۱ تا ۹۳۔ ہاں ان ضعیف آدمیوں پر اور مریضوں پر جن میں طاقت نہیں، جو اتنا مال نہیں رکھتے کہ جہاد میں خرچ کر سکیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل سکیں کوئی گناہ نہیں، وہ واقعی مجبور و معذور ہیں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے عمل خالص رکھیں اور اس کے فرائض اور اس کے رسول کی سنت ادا کریں اور امر بجالائیں۔ محسنین پر جو قول و فعل میں اخلاص برتتے ہیں کوئی سبیل اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کو عذاب ہو۔ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے، جو توبہ کرتا ہے اس سے درگزر فرما دیتا ہے۔ جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحمت کرتا ہے، جنت دیتا ہے۔ نہ ان پر کوئی اعتراض و گناہ ہے جو آپ کے پاس اس لیے آتے ہیں کہ آپ ان کو

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ

اور نہ ان لوگوں پر (کچھ گناہ ہے) جن کو سواری کا مقدور نہ تھا وہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ ان کے لیے سواری کا انتظام فرمائیں

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا

اور آپ کی طرف سے انہیں یہ جواب ملا کہ میرے پاس سواری کی کوئی چیز نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں تو وہ (بے بس ہو کر) لوٹ گئے

اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

اس حالت میں کہ ان کی آنکھوں سے اس غم میں آنسو بہہ رہے تھے کہ ان کو کچھ خرچ کرنے کا مقدور نہیں O گرفت تو ان پر ہے جو (بیٹھ

يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ

رہنے کی) آپ سے اجازت مانگتے ہیں حالانکہ وہ مال دار (مقدرت والے) ہیں' انہیں یہی پسند آیا کہ وہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ

وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

بیٹھ رہیں (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی تو وہ (جانتے بوجھتے) انجان بنتے ہیں O

اپنے ساتھ جہاد میں لے چلیں اور چونکہ ان کے پاس سفر خرچ وسواری نہیں اس سبب سے آپ ان کو خرچ دیں تو وہ آپ کے ساتھ چلیں تب آپ ان سے کہیں کہ میں اب اس وقت ایسی چیز نہیں پاتا جو تم کو دوں اور میرے پاس اتنا مال نہیں کہ تمہارے راستے کا خرچ اپنے ذمہ لے لوں تو وہ مجبور ہو کر آپ کے پاس سے واپس ہوتے ہیں اور دل ان کے جہاد کے لیے تڑپتے ہوتے ہیں اور آنکھیں ان کی اس اشتیاق میں گریاں ہوتی ہیں اور رنج کی وجہ سے کہ ان کے پاس اتنا مال نہیں ہوتا کہ جہاد فی سبیل اللہ میں صرف کریں روتے ہوئے گھروں کو واپس ہوتے ہیں تو ان لوگوں پر یعنی عبداللہ ابن معقل بن یسار مزنی اور سالم بن عمیر انصاری وغیرہ پر ہرگز کوئی گناہ نہیں۔ ہاں گناہ اور عذاب تو ان پر ہے جو باوجودیکہ امیر ہیں' مال اسباب بخوبی ان کے پاس ہے' کسی طرح کے محتاج نہیں جیسے عبداللہ بن ابی' جد بن قیس اور معتب بن قیس وغیرہ ستر آدمی آپ سے عورتوں اور بچوں کے ساتھ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور آپ سے اس لیے اجازت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے کہ وہ جھوٹ اور منافقت نہیں چھوڑیں گے' اللہ تعالیٰ ازل سے ان کا حال جانتا تھا کہ وہ مکاری کریں گے اور اسی حالت پر مریں گے۔ پس وہ بالکل امر الٰہی کی عظمت نہیں جانتے اور اس کی تصدیق نہیں کرتے نہ آئندہ کریں گے' اپنی ہٹ دھرمی' بددیانتی سے باز نہ آئیں گے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

جب تم (جہاد سے) لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے تو وہ تم سے طرح طرح کے بہانے بنائیں گے آپ (ان سے) فرمائیے کہ بہانے نہ بناؤ اب ہم ہرگز

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ

تمہارا اعتبار نہ کریں گے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پوری طرح تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب آئندہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (علیہ السلام) تمہارے عمل دیکھیں

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

گے (کہ کیسے رہتے ہیں) پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے وہ تمہیں جتائے (بتائے) گا

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

جو کچھ بھی تم (دنیا میں) کرتے تھے ○ (اے مسلمانو!) جب تم لوٹ کر ان سے ملو گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

تاکہ تم ان سے درگزر کرو (ان پر ملامت نہ کرو) تو اچھا تم ان سے درگزر ہی کرلو (یعنی ان سے میل جول چھوڑ دو انہیں منہ نہ لگاؤ کیونکہ) وہ بے شک

رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

نرے ناپاک ہی ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اس کمائی (نافرمانی) کا بدلہ جو وہ کماتے تھے ○

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پھر اگر (بالفرض) تم ان سے راضی بھی ہو گئے تو بے شک اللہ تعالیٰ فاسق

۹۴ تا ۹۶- جب آپ غزوہ تبوک سے واپس آئے تو اب منافقین آپ کے پاس آ کر جھوٹے عذر بناتے ہیں کہ ہم کو تبوک چلنے کی طاقت نہ تھی مجبور تھے وغیرہ وغیرہ۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ اب تم لوگوں کو کچھ عذر معذرت کرنے کی حاجت نہیں۔ مدینہ طیبہ میں رہ جانے کی بابت کوئی عذر نہ کرو، ہم تمہاری ہرگز تصدیق نہ کریں گے اور تمہاری کوئی بات نہ مانیں گے، ہم کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا نفاق اور تمہارے اسرار و اخبار سب بتلا دیئے۔ اچھا اب عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہارے اعمال پھر دیکھیں گے اور اس کے بعد آخرت میں تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ وہ غیب جاننے والا ہے یعنی ان چیزوں کا جو بندوں سے غائب ہیں یا وہ جن کو بندے نہیں جانتے یا وہ جو آئندہ ہو جانے والے ہیں اور شہادت کا عالم ہے یعنی وہ جن کو بندے جانتے ہیں یا وہ جو ہو چکے ہیں۔ جب تم وہاں جاؤ گے تو وہ تم کو ان سب باتوں کی جو اچھی یا بری دنیا میں کرتے یا کہتے تھے خبر دے گا اور سزا دے گا۔ یہ منافق عبداللہ بن ابی وغیرہ تمہارے سامنے جب تم تبوک سے لوٹ کر ان کے پاس مدینہ طیبہ میں آئے ہو اس لیے کہ تم ان سے روگردانی کرو اور ان کو سزا نہ دو اور معاف کر دو اللہ تعالیٰ کی قسمیں جھوٹی

لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ

نافرمانوں سے کبھی راضی نہ ہو گا O دیہاتی گنوار کفر و نفاق میں سب سے زیادہ

نِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا یَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ ؕ

ہیں اور اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو دین کے احکام اپنے رسول (ﷺ) پر نازل کیے ہیں ان سے جاہل و بے خبر رہیں (کیونکہ انہیں

وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ

تعلیم وتربیت کا موقع حاصل نہیں) اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے O اور کچھ دیہاتی گنوار ایسے بھی ہیں کہ وہ جو کچھ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں)

مَغْرَمًا وَّیَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآىِٕرَ ؕ عَلَیْهِمْ دَآىِٕرَةُ السَّوْءِ ؕ وَ

خرچ کرتے ہیں اسے (اپنے اوپر) تاوان (اور جرمانہ) سمجھتے ہیں اور منتظر ہیں کہ تم پر کوئی گردش آ جائے انہیں پر بری گردشیں آنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے O کچھ دیہات والے ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں

الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ

اور جو کچھ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی اور رسول (ﷺ) کی دعاؤں کا وسیلہ (ذریعہ)

جھوٹی کھاتے ہیں تو اب ان سے اعراض کریں اور ان کو ابھی سزا نہ دیں اور ان سے منہ پھیر لیں کہ وہ ناپاک اور غلیظ ہیں ان کے دل کفر کی نجاست سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے دنیا میں وہ جو برے کام کرتے یا کہتے تھے اس کا بدلہ ملے گا۔ وہ اس لیے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ پس اگر آپ ان سے بظاہر راضی ہو بھی جائیں گے تو خدا تعالیٰ تو ان قوم منافقین فاسقین سے ہرگز راضی نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تو ان کا کاذب ہونا خوب جانتا ہے۔

۹۷ تا ۹۹۔ بدو یعنی گنوار جنگلی قبیلہ یعنی اسد وغطفان کے لوگ شہر والوں سے زائد کفر ونفاق میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان میں بوجہ سخت مزاجی و بدطینتی کے خوب ہی کفر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور اس بات کے خوب زیادہ مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وہ حدود واحکام حلال وحرام وفرائض جو اس نے اپنی کتاب میں اپنے رسول پاک پر نازل کیے ہیں نہ سمجھیں اور نہ جانیں۔ اللہ تعالیٰ ان منافقوں کو جانتا ہے۔ ان پر جو عقوبت کا حکم کیا اس میں حکمت والا ہے۔ یا یہ کہ جو گنوار جاہل ہے علم وغیرہ نہیں سیکھتا اس کو وہ جانتا ہے اور اس پر جہالت وعقوبت کا حکم کرتا ہے۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ جہاد وغیرہ میں فی سبیل اللہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو اپنی جان پر بوجھ وتاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے لیے گردش زمانہ کے منتظر ہیں کہ مسلمان کب مریں اور کب ہلاک ہوں۔ خود ان پر برائی اور بلا کی گردش پڑے اور ان کی عاقبت خراب ہو کہ یہ مسلمانوں کی خرابی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتیں سنتا ہے۔ ان کی سزا جانتا ہے۔ ہاں بعض بدو ایسے بھی ہیں یعنی قبیلہ مزینہ اور جہنیہ اور قبیلہ اسلم کے بدو کہ اللہ تعالیٰ

الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ

سمجھتے ہیں' ہاں ہاں بے شک وہ خرچ کرنا ان کے لیے قرب ونزدیکی کا ذریعہ ہے' اللہ تعالیٰ جلد ان کو اپنی رحمت کے دائرہ میں داخل فرمائے گا'

ع ۱۲

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ

بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' مہربان ہے ○ اور سب میں اگلے پہلے (ایمان لانے والے) مہاجر اور انصار اور وہ لوگ

الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ

جنہوں نے بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾

ہمیشہ رہیں گے اور یہی (بہت) بڑی کامیابی ہے ○

اور یوم قیامت پر ظاہراً و باطناً ایمان لاتے ہیں اور جو جہاد وغیرہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے دربار میں قرب و بلندی و درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور رسول کریم کی دعا و رحمت کا وسیلہ جانتے ہیں۔ سو بے شک ان کا خرچ کرنا ان کے لیے درجات کی بلندی اور قرب الٰہی کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو عنقریب اپنی رحمت یعنی جنت میں داخل کرے گا' اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے' بخشنے والا ہے' جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحمت و بخشش کرنے والا ہے۔

۱۰۰- اور وہ لوگ جو ایمان کے اعتبار سے سابق اور اوّل ہیں یعنی مہاجرین جیسے ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی و علی رضی اللہ عنھم وغیرہ' تمام مہاجرین اور انصار میں سے اول اول ایمان لائے ہیں۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے' غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے ہیں اور جو ان کے بعد ایمان لائے ہیں اور اخلاص واحسان برتا ہے' فرض ادا کرتے ہیں' گناہوں اور نافرمانی سے بچتے ہیں یعنی ساری امت مرحومہ' تا روز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا ہے اور یہ اس کا ثواب و کرامت دیکھ کر اس سے راضی ہوں گے۔ اس نے ان کے لیے جنتیں تیار کی ہیں جن کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شراب وشہد و آب و دودھ کی نہریں رواں ہیں' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے' یہ جنت و رضائے الٰہی ان کے لیے بڑی کامیابی ونجات وافر ہے۔

ف: اس سے ثابت ہوا کہ تمام مہاجرین خصوصاً خلفائے راشدین و انصار وغیرہم صحابہ کرام سچے مومن اور قطعی جنتی ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی اور ان کے جنتی ہونے کی خبر دی ہے' اس کی خبر میں کوئی شک وشبہ ممکن نہیں۔ جو صحابہ کرام کے ایمان اور جنتی ہونے میں شک کرے گا وہ قرآن کی اس آیت اور دوسری آیتوں کا منکر کافر ہوگا۔ (قادری)

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ اَهْلِ

اور تمہارے آس پاس کے کچھ دیہاتی منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے بھی نفاق پر اڑے

الْمَدِيْنَةِ ؔ قف مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ قف لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ

ہوئے ہیں (جن کی عادت ہی نفاق ہو گئی ہے) آپ ان کو (خود بخود) نہیں جانتے' ہم ان کو جانتے ہیں

نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ج (۱۰۱)

(اور آپ کو بتاتے ہیں) ہم ان کو جلد دو بار سزا دیں گے (دنیا میں) پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے (آخرت میں یعنی دوزخ کی طرف) O

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ

کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے' انہوں نے ملے جلے کام کر لیے ہیں' کچھ نیک کچھ بد قریب ہے کہ

سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۰۲)

اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرما لے بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ وصول کیجئے' اس کے ذریعہ سے انہیں پاک اور ستھرا کیجئے اور ان کے لیے دعائے خیر بھی فرمائیے

۱۰۱ تا ۱۰۲- اور جو گنوار لوگ تمہارے یعنی مدینہ کے آس پاس قریب میں رہتے ہیں یعنی اسد و غطفان والے وہ منافق ہیں اور خاص مدینہ والے بھی بہت سے آدمی عبداللہ بن ابی وغیرہ نفاق کے اوپر ثابت قدم و مستقیم و سرکش ہیں۔ اے مسلمانو! تم ان کا نفاق یقینی طور سے نہیں جانتے ہو' ہم ان کا حال خوب جانتے ہیں۔ ہم ان کو عنقریب دو مرتبہ عذاب دیں گے' ایک قبض ارواح دم نزع دم نکلتے وقت' دوسرے قبر میں' پھر وہ بروز قیامت جہنم میں عذاب عظیم کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے اور مدینہ طیبہ میں دوسرے گروہ وہ لوگ ہیں ودیعہ بن خرام' ابولبابہ ابن عبدالمنذر' ابن ثعلبہ وغیرہ جنہوں نے اپنے قصور کا اقرار کیا اور گناہ کے قائل ہوئے اور غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے پر نادم ہوئے اور اچھے کاموں کو بری باتوں سے ملایا' کبھی نیکی کی' کبھی اتفاق سے غلطی سے بدی بھی سرزد ہوگئی' اکثر لڑائیوں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے' ایک آدھ بار نہ جاسکے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے اور ان کا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے اور وہ وعدہ حق ہے' وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے' اس کا وعدہ پورا کرنا اس کے ذمہ کرم پر ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تائب کو بخش دیتا ہے' جو کوئی بھی توبہ پر مرتا ہے اس پر رحمت نازل کرتا ہے۔

۱۰۳ تا ۱۰۵- وہ لوگ جو تبوک نہ جاسکے تھے یعنی ابولبابہ اور پھر ان کی خطا معاف ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بولے کہ ہم کس آفت میں مبتلا ہوگئے اور جہاد سے پیچھے رہ گئے تو فقط خواہش نفسانی سے' مال و اسباب کی محبت سے۔ اب

عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ

بے شک آپ کی دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا (اور) جاننے والا ہے ○

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ

کیا انہیں خبر نہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقے بھی وہی لیتا ہے (یعنی وہی قبول کرتا ہے)

الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا

بے شک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے

فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ

کہ (اے لوگو!) عمل کیے جاؤ' جلد ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور مسلمان دیکھیں گے تمہارے عمل (کہ کیسے ہوتے

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ ج وَ

ہیں) پھر تم کو اس کی طرف لوٹایا جائے گا جو چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے' پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال جتلائے (بتائے) گا (کہ ان کی حقیقت کیا تھی) ○

اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ

اور (پچھلے توبہ کرنے والے گروہ کے علاوہ) کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اس انتظار میں کہ اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہوتا ہے ملتوی رکھا گیا ہے یا وہ

اگرچہ ہمارا گناہ معاف ہوا مگر ہم اس مال کو اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے جس نے ہم پر یہ آفت نازل کی' حضور! ہمارے اس مال کو جہاں چاہیں خرچ کریں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار کیا اور وہ مال نہ لیا' تب یہ آیت نازل ہوئی' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان پیچھے رہ جانے والے تائبین کا مال صدقہ میں لے لیں' سارا مال نہ لیں بلکہ تہائی مال لے لیں تاکہ ان کو گناہوں سے پاک کردیں اور ان کی اصلاح و تزکیہ نفوس کریں اور ان پر صلوٰۃ و رحمت بھیجیں یعنی ان کے لیے دعائے استغفار کریں۔ آپ کی دعا و استغفار ان کے لیے تسکین کا باعث ہے۔ ان کے دل آرام پائیں گے اور ان کو توبہ کا یقین ہوگا اور ان کے مراتب ترقی پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتیں سننے والا ہے' ان کی توبہ اور ان کے صدق اور ان کی سچائی کو جاننے والا ہے۔ یہ اتنے پریشان کیوں ہوئے' کیا اتنا نہیں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان سے صدقے بھی قبول کرتا ہے' وہی بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے' گناہوں سے درگزر فرمانے والا ہے' جو کوئی بھی توبہ پر مرتا ہے اس پر رحم فرماتا ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اس مرتبہ توبہ کرنے کے بعد نیک کام کریں' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور سب مسلمان تمہارے کام دیکھیں گے کہ اب کس طرح کا برتاؤ کرتے ہو اور پھر عنقریب بعد موت عالم غیب و شہادت کی طرف لوٹائے جاؤ گے' وہ تم کو ان سب باتوں کی جو اچھی یا بری تم کہتے یا کرتے تھے خبر دے گا اور سب کا بدلہ دے گا۔

١٠٦- مدینہ میں ایک قوم اور ہے یعنی کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ کہ نہ تو ان کے حق میں ابھی

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا

انہیں عذاب کرے گا یا ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا' حکمت والا ہے O اور (منافقوں میں سے) جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان

وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ

پہنچانے اور کفر (کی اشاعت) کرنے اور مسلمانوں میں تفرقہ اور پھوٹ ڈالنے اور ان لوگوں کے لیے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑ

رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ

چکے ہیں پناہ گاہ (اور مشورہ خانہ) بنانے کے لیے مسجد بنائی اور وہ ضرور قسمیں کھا کر (ابو عامر وغیرہ) یہ بھی کہیں گے کہ ہم نے تو نیکی کا ہی ارادہ کیا ہے (یعنی مسلمانوں

يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ

کو نماز میں آرام اور سہولت ہو) اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہ (اپنی قسموں میں) یقیناً جھوٹے ہیں O (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ اس مسجد میں ہرگز (نماز

عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ

کے لیے بھی) کھڑے نہ ہوں' بے شک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ اور پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے (یعنی مسجد قبا یا مسجد نبوی) وہی اس قابل ہے

رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ

کہ آپ اس میں کھڑے ہوں (نماز پڑھیں) اس میں وہ لوگ آتے ہیں جو خوب پاک اور ستھرا ہونا پسند کرتے ہیں اور ستھرے (ہی) اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں O

عذاب کا حکم ہوا ہے اور نہ ہی ابھی ان کی توبہ قبول ہوئی ہے۔ یہ لوگ ابھی روکے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیا حکم دے خواہ وہ ان کو تبوک سے پیچھے رہ جانے پر عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرلے' اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ وہ توبہ کرتے ہیں' جس بات کا حکم دیا گیا ہے اس میں حکمت والا ہے' ان لوگوں کو معافی دی گئی' جب تک ان کا معاملہ موقوف تھا اس وقت تک ان کے کلام وسلام سے سب مسلمانوں کو منع کر دیا گیا تھا' جب یہ سخت پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا خاص کرم کیا' ان کی توبہ قبول فرمائی' یہ اس کا کرم ہے۔

١٠٧ تا ١١٠۔ جب بنی عمرو بن عوف نے مسجد قبا کی درستی کی تو بنی غنم نے بھی حسداً وعناداً ایک اور مسجد بنوائی۔ بارہ آدمی اس میں شریک تھے' ان میں منافق بھی تھے' منافقوں کا خیال یہ تھا کہ صحابہ کی آپس میں تفریق ہو۔ مسجد نبوی میں آدمی کم جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ برکت کے لیے چل کر مسجد میں نماز پڑھ دیجیے' جب غزوہ تبوک سے واپس آئے تو آپ کا ارادہ ہوا کہ نماز پڑھیں تب یہ آیات نازل ہوئیں۔ ابو عامر راہب جو اسلام کا سخت دشمن تھا اور اس کا لقب دربار رسالت سے فاسق مقرر ہوا تھا وہ بروز حنین منافقوں سے کہہ گیا تھا کہ میں قیصر کا لشکر لے کر مسلمانوں سے لڑنے کو آتا ہوں۔ اس کا اس مسجد میں بیٹھ کر انتظار کرتے تھے' خبریں سنتے تھے' مسلمانوں کے خلاف وہاں مشورے ہوتے تھے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مسجد کا نام مسجد ضرار مسجد شقاق مقرر ہوا۔ یعنی جو لوگ مسجد اس لیے بناتے ہیں کہ مسلمانوں کو ضرر ہو کہ کوئی مسجد

اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ

کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی خوشنودی پر رکھی (جو کبھی ہلنے والی نہیں) یا وہ جس نے ایک گراؤ گڑھے

اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ

کے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھی تو وہ (عمارت) اسے بھی اپنے ساتھ لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑی

جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۹ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ

اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو (کامیابی کی) راہ نہیں دکھاتا ہے ○ وہ عمارت جو انہوں نے بنائی (یعنی مسجد ضرار) ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی

الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

(ان کو شک و شبہ میں پریشان رکھے گی) مگر یہ کہ ان کے دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں (یعنی وہ مایوس ہو جائیں) اور اللہ تعالیٰ

نبوی میں نماز پڑھے کوئی یہاں اور کفر کے سبب اور نفاق قلبی کے باعث یہ مسجد تیار کرتے ہیں کہ اسلام کے خلاف مشورہ کرنے کا موقع ملے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے اس شخص کا انتظار اور مدد کرنے کے لیے جس نے پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور ان سے لڑا ہے یعنی عامر جس کا نام حضور صلی اللہ وسلم نے فاسق رکھا تھا اس کی مدد کے لیے یہ مسجد بنائی ہے اور وہ بالکل جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے بجز نیکی اور بہتری کے برائی کا ارادہ نہ کیا تھا' اس لیے مسجد بنائی تھی کہ جس کی نماز مسجد نبوی یا قبا میں قضا ہو جائے وہ یہاں آ کر پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ کمبخت بالکل جھوٹے مکار ہیں۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس مسجد میں نہ تو کبھی نماز پڑھیں نہ ہی اس میں کھڑے ہوں نہ ہی کبھی اس میں پاؤں رکھیں۔ ہاں وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ اور پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے یعنی مسجد قبا آپ کو مناسب ہے کہ اس میں ٹھہریں اور نماز پڑھیں' اس میں ایسے عمدہ آدمی نماز پڑھتے ہیں جو کہ اچھی طرح طہارت کو دوست رکھتے ہیں یعنی پاخانہ کا استنجا ڈھیلے کے بعد پانی سے بھی کرتے ہیں اور بہت پاک صاف ستھرے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو طیب طاہر ہیں اور پاک صاف رہتے ہیں محبوب رکھتا ہے۔ کیا جو اپنی بنیاد کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور ذکر طاعت کے لیے بلند کرتا ہے اور اس کی رضامندی وخوشی کے لیے سچی نیت سے مسجد بناتا ہے یعنی قبا والی وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو اپنی بنیاد کو اپنی خواہش نفس و وسوسہ کے اوپر قائم کرتا ہے جس کی کوئی اصل نہیں اور گناہ کے کنارے پر اس کی بنیاد چلاتا ہے جو دھنس جائے گا' پس اس بنانے والے کو بھی اپنے ساتھ جہنم میں دھنسا لے جائے گا اور نار جہنم میں ڈال دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالم ہٹ دھرم قوموں کو ہدایت نہ کرے گا اور منافقین کو نجات ومغفرت نہ دے گا۔ ان کی یہ بنیاد و تعمیر جس کو انہوں نے بڑی خوشی سے بنایا تھا اس کے بعد گرا دی جائے گی اور ہمیشہ ان کے دلوں میں حسرت وندامت رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور مر جائیں گے' اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں اور نفاق سے واقف ہے۔ اس مسجد کے گرانے کا جو حکم دیا اس میں حکمت بھی ہے' جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپسی پر عامر بن قیس و وحشی مولیٰ مطعم بن عدی کو بھیجا۔ انہوں نے اس مسجد کو ڈھا دیا اور جلا کر خاک کر دیا۔

حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

(سب کچھ) جاننے والا' حکمت والا ہے O بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس قیمت

بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ

پر خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے' وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں تو وہ (دشمنوں کو) قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل

يُقْتَلُوْنَ ۫ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ

(ہو کر شہید) ہو جاتے ہیں' یہ سچا وعدہ اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر توریت انجیل اور قرآن میں ہو چکا اور اللہ تعالیٰ

وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ

سے بڑھ کر اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہو گا تو (اے مسلمانو!) اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے

بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ

خوشیاں مناؤ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے O (ان لوگوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے) جو (اپنی خطاؤں سے) توبہ کرنے والے ہیں عبادت میں سرگرم رہنے والے

الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

(اللہ تعالیٰ کی) حمد و ثنا کرنے والے (جہاد کے لیے) سفر کرنے والے (اور روزہ رکھنے والے) (اور) رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیکی کا حکم کرنے والے

ف : اس سے یہ ثابت ہوا کہ لا مذہب و بے دین سچے مسلمانوں کے مقابلہ میں جو نام کی مسجدیں بناتے ہیں اور ان کا مقصد مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا ہوتا ہے ان کا حکم مسجد ضرار کا سا ہے' وہ مسجدیں نہیں ہیں بلکہ مشورہ کرنے کی جگہیں ہیں جیسے قادیانی وغیرہ رافضی' چکڑالوی وغیرہ کی مساجد۔ (قادری)

١١١ تا ١١٢- بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے مسلمان بندوں سے جو اخلاص والے ہیں ان کی جانوں اور مالوں کو مول لے لیا ہے اس چیز کے بدلے میں کہ ان کو جنت ملے گی یعنی جنت کے بدلے میں مومنوں کے جان و مال خرید لیے ہیں' وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں' اس کی اطاعت میں اپنی جانیں قربان کرتے ہیں' کافروں سے لڑتے ہیں ان کو بھی مارتے ہیں اور خود بھی شہید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جنت کا وعدہ توریت و انجیل و قرآن پاک میں کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے اس کیے گئے وعدے سے خوش ہو جاؤ کہ یہ سراسر نفع بخش سودا ہے اور یہ فوز عظیم نجات کامل ابدی ہے۔ پھر ان کی صفت بیان کی کہ وہ لوگ گناہ سے توبہ کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ کی عبادت و توحید بیان کرنے والے ہیں' حمد و شکر الٰہی بجالاتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' رکوع و سجود کرتے ہیں یعنی نماز پنج وقتہ عمدہ احسن طریقہ سے کرتے ہیں' معروف کا بیان یعنی توحید و احسان کرنے کا حکم کرتے ہیں۔ کفر و شرک سے اور ان بری باتوں سے جن کی اصل دین اور سنت میں نہیں بلکہ اصول سنت کے طریقہ سے ان کا انکار ثابت ہوتا ہے یعنی بری بدعتوں سے منع کرتے

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ

برائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی (ٹھہرائی ہوئی) حد بندیوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (اے نبی ﷺ! یہی سچے مومن ہیں ان)

اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

مومنوں کو (کامیابی کی) خوشخبری سنا دیجئے O پیغمبر علیہ السلام کی اور مومنوں کی شان کے لائق نہیں کہ وہ مشرکین کی بخشش چاہیں

اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ

اگرچہ وہ ان کے رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر یہ

مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

بات واضح ہو چکی کہ یہ لوگ دوزخی ہیں O اور ابراہیم علیہ السلام نے جو اپنے (عرفی) باپ (چچا) کی بخشش کی دعا کی تھی تو صرف

اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ

اپنے اس وعدے کو پورا کرنے کے لیے جو وہ اس سے کر چکے تھے، پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے (اور کبھی

ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حدود و فرائض کو خوب حفاظت سے ادا کرتے ہیں تو ایسے ہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے سچا وعدہ کیا ہے اور اے رسول پاک! آپ سب مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری سنا دیجئے۔

۱۱۳ تا ۱۱۶- نہ رسول کو یہ بات جائز اور سزاوار ہے اور نہ ان کو جو رسول و قرآن پر ایمان لائے ہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا اور استغفار کریں، اللہ سے ان کی مغفرت مانگیں اگرچہ وہ ان کے قرابت والے ہی ہوں، اس کے بعد کہ ان پر ان کا دوزخی ہونا اور کفر پر مرنا واضح ہو گیا ہو یعنی جب یہ معلوم ہو چکا کہ وہ کافر مرے تو اب ان کے لیے استغفار و بخشش کی دعا نہ چاہیے کہ کافر کی کبھی بخشش نہ ہو گی۔ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے جو اپنے عرفی باپ (چچا آزر) کے لیے بخشش کی دعا کی تھی تو وہ فقط اسی سبب سے تھی کہ اس نے ان سے اسلام لانے کا وعدہ کر لیا تھا، وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان ہے مگر جب ان کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ شخص اللہ کا دشمن ہے یعنی کفر پر مرا ہے تو اس سے اور اس کے مذہب سے اور اس کے لیے استغفار کرنے سے بیزار ہوئے۔ حضرت ابراہیم "اواہ" تھے یعنی نرم دل بہت دعا کرنے والے یا "اواہ" بمعنی رحم ہو یا بمعنی سردار یا بمعنی شدید، یا یہ کہ اپنے او پر افسوس اور آہ آہ کرتے تھے اور دوزخ سے ڈر کر "آہ من النار" کہتے تھے اور حلیم تھے اور بردبار تھے، برائی کا جواب برائی سے نہ دیتے تھے۔ بعض مسلمانوں نے مشرکوں کے لیے دعا کی، جب یہ آیت اتری تو وہ ڈرے کہ کہیں ہم پر اللہ تعالیٰ کا عتاب اور غصہ نازل نہ ہو جائے تو یہ اترا کہ اللہ کو یہ بات لائق نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت و ایمان و اتباع کے دیے بغیر وہ باتیں بتائے اور ان کا حکم دے جن سے ان کو بچنا چاہیے اور بغیر ناسخ و منسوخ کی اطلاع کے کسی بات پر ان کو گمراہ ٹھہرا دے اور ان کو سزا دے یا ان کے عمل باطل کر دے، خدا یہ باتیں ہرگز نہ کرے گا۔ اللہ کو ہر بات کا یعنی ناسخ اور منسوخ سب کا علم ہے، اللہ ہی کے لیے آسمان کے خزانے ہیں، آفتاب، ماہتاب، ستارے وغیرہ زمین کے درخت جانور پہاڑ

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ

سیدھی راہ پر نہ آئے گا) تو وہ اس سے بیزار ہو گئے بے شک ابراہیم (علیہ السلام) بہت آہیں کرنے والے (بڑے درد مند اور) بہت بردبار انسان تھے O

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی گروہ کو ہدایت دے کر پھر گمراہ قرار دے جب تک کہ انہیں صاف صاف نہ بتائے کہ انہیں کن کن چیزوں سے

يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ

بچنا چاہیے بے شک اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی بات باہر نہیں O بے شک آسمان اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کی (ساری) بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے وہی جلاتا (زندہ کرتا) ہے وہی مارتا ہے (سب کچھ اسی کے قبضے میں ہے) اور اس کے سوا

دریا وغیرہ وہی زندہ کرتا ہے اور بروز قیامت سب کو زندہ کرے گا' وہی دنیا میں جب وقت آتا ہے مارتا ہے اور اس کے سوا تم کو اس کے عذاب سے نہ کوئی حمایتی ولی بچا سکتا ہے نہ کوئی عزیز قریب و دوست اس کے عذاب کو روک سکتا ہے۔

اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں' پہلا یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لیے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرما دی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی زیارت قبر کی اجازت چاہی' اس نے مجھے دے دی۔ پھر میں نے ان کے لیے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی "ما کان للنبی"۔ اقول (میں کہتا ہوں کہ) یہ وجہ شان نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کر کے میزان میں اس کی تصحیح کی لیکن مختصر المستدرک میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے۔ علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لیے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابوطالب کے لیے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی۔ اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی نے اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ ابن سعد نے طبقات میں اس حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتلایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ "التعظیم والمنة" میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتلایا لہٰذا یہ سب روائتیں شان نزول میں صحیح نہیں اور قابل اعتبار نہیں اور یہ ثابت ہے' اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ موحدہ اور دین ابراہیمی پر تھیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ بعض اصحاب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آباء کے لیے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی' وہ شرک پر مرے تھے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی' اسی طرح آپ کے والد ماجد اور آباء و اجداد آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ تک موحد اور دین ابراہیمی پر تھے جیسا کہ آیت "وتقلبک فی الساجدین" سے ثابت ہے' اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم آپ کا لوٹنا پھرنا ساجدین یعنی

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ

نہ تمہارا کوئی رفیق و کارساز ہے اور نہ مددگار ○ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نبی (ﷺ) پر اور مہاجرین

وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا

اور انصار پر متوجہ ہوا جنہوں نے بڑی تنگی اور بے سروسامانی کی گھڑی میں نبی (ﷺ) کا ساتھ دیا جب کہ حالت ایسی ہو چکی تھی کہ قریب

كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ

تھا کہ کچھ لوگوں کے دل ڈگمگا جائیں' پھر اپنی رحمت سے ان سب پر متوجہ ہوا' بے شک وہ ان پر

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا

نہایت مہربان' رحمت (فرمانے) والا ہے ○ اور (اسی طرح) ان تینوں شخصوں پر بھی (اس کی رحمت متوجہ ہوئی) جو (معلق حالت میں) چھوڑ دیئے

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ

گئے یہاں تک کہ زمین اپنی اتنی وسعت اور پھیلاؤ پر بھی ان کے لیے تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے تھے اور

موحدین میں دیکھ رہے ہیں۔ یعنی آپ پاک پیٹھوں اور پاک پیٹوں میں گزرتے ہوئے دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ما كنا معذبين حتى نبعث رسولا" یعنی ہم کسی کو عذاب نہیں دیتے جب تک کہ رسول نہ بھیجیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی رسول نہیں آیا' یہ زمانہ فترت کہلاتا ہے لہٰذا آپ کے والدین بھی زمانہ فترت میں تھے' ان کو عذاب نہیں ہوگا۔ لہٰذا آپ کے والدین کے عذاب کے متعلق جو بعض روائتیں بعض کتب احادیث میں مروی ہیں وہ قابل اعتبار نہیں' محققین نے ان کو رد کر دیا ہے' اہل سنت والجماعت کا یہی مذہب ہے (قادری غفرلہ)۔

١١٧ تا ١١٩- بے شک اللہ تعالیٰ نبی کی طرف رحمت سے متوجہ ہوا' ان کی عزت بڑھائی اور مہاجرین وانصار کی طرف بھی رحمت سے متوجہ ہوا جنہوں نے تنگی وسختی وشدت میں رسول کریم کا ساتھ دیا اور بعد اس کے کہ ان میں کچھ اختلاف ہونا چاہتا تھا اور ان میں سے ایک چھوٹے سے فرقہ کے دل کج ہوئے جاتے تھے اور یہ خیال آنے لگا کہ اس سفر میں رسول کریم کے ساتھ نہ چلیں مگر پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو مضبوط کیا تھا اور ان کو توفیق توبہ دی تھی اور ان کے قلوب کو خوب ثابت کیا تھا اور وہ سب کے سب حضور کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے اور سفر کو چل دیئے' تو اللہ نے ان سب کی مغفرت کی اور وہ ان کے اوپر رافت ورحمت والا ہے یعنی وہ سابقین اولین جو قبلتین کی طرف نماز پڑھنے والے' بدر کے شریک جو سختی وتنگی کے وقت حضور کے ساتھ رہے یعنی اس وقت بہ سبب قلت زاد واسباب یا سواری کی کمی یا سخت گرمی کی شدت یا قوت وشوکت کی دشمن کے مقابل کمی یا دوری و درازی منزل کے سبب مسلمانوں پر تکلیف تھی اور خاص کر اللہ تعالیٰ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جو غزوہ تبوک سے سستی کے سبب پیچھے ڈال دیے گئے تھے اور بقدرت الٰہی مدینہ میں رہ گئے تھے یعنی کعب وغیرہ اور ان کو نہ جانے کا اس قدر صدمہ تھا کہ ان کے اوپر زمین باوجود وسعت وکشادگی کے تنگ ہوگئی تھی اور قبول توبہ کی تاخیر سے ان کی جانیں بھی ان پر بھاری ہوگئی

وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ

انہیں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ سے بھاگ کر انہیں کہیں پناہ نہیں مل سکتی مگر اسی کے دامن رحمت میں پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی طرف متوجہ ہوا (ان

۱۴ع۴ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کی توبہ قبول فرمائی) تاکہ وہ توبہ کریں (توبہ پر قائم رہیں) بے شک اللہ تعالیٰ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے O اے ایمان والو!

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو O مدینہ میں رہنے والوں کو

الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ

اور دیہاتیوں کو یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) سے (جہاد میں) پیچھے رہ جائیں (ان میں بستے ہیں پھر ان کا ساتھ نہ دیں) اور نہ

رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں، یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں جو پیاس اور کوئی مصیبت (تکلیف) اور بھوک پہنچتی

لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ہیں اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھ کر چلتے ہیں جس سے کافروں کو غصہ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کو

وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ

(چھین جھپٹ کر اور قید یا قتل کر کے نقصان) پہنچاتے ہیں تو (ان سب کے

تھیں اور سخت تنگ آ گئے تھے کہ اب ان کو دربار الٰہی سے نجات نہ ملے گی اور ان کا بدون (بغیر) توبہ قبول ہوئے کہیں ٹھکانا نہ ملے گا تو اللہ نے ان کا قصور معاف کیا اور ان سے درگزر کی کہ اب یہ آئندہ کے لیے ایسے قصور سے اور پیچھے رہ جانے سے توبہ کریں اور توبہ پر قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا، توبہ کرنے والے پر رحمت اتارنے والا ہے۔ اے مسلمانو! یعنی عبداللہ بن سلام وغیرہ تم اللہ سے ڈرو، اس کے اوامر ونواہی کی اطاعت کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ یعنی ابوبکر وعمر وغیرہ کے ساتھ اٹھو بیٹھو اور ان کے ساتھ جہاد کو جایا کرو اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہو اور ان کے طریقے پر قائم رہو۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کا ساتھ نہ دو۔

۱۲۰ تا ۱۲۱۔ قبائل مزینہ اور جہینہ اور اسلم وغیرہ جو تبوک کی جنگ میں جانے سے رہ گئے اور ان کے سوا جو مدینہ کے گردا گرد رہنے والے اعراب پیچھے رہ گئے ان کو یہ امر ہرگز لائق نہ تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جائیں اور رسول کے اوپر اپنی جانوں سے زائد مہربان نہ ہوں۔ یا یہ کہ رسول کی صحبت سے اعراض کریں بلکہ ان کو چاہیے تھا کہ رسول پر اپنی جانوں

نَيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

بدلے) ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نیکوں کا عمل

الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲۰ۙ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّ

ضائع نہیں فرماتا ○ اور جو کچھ بھی وہ خرچ کرتے ہیں تھوڑا یا بہت اور

لَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا

جو میدان وہ طے کرتے ہیں سب (کا اجر) ان کے لیے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کام کا بہتر سے بہتر

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۱ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْ

بدلہ عطا فرمائے ○ اور مسلمانوں کو یہ مناسب نہیں کہ سب کے سب (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہوں تو یوں کیوں نہیں کیا

لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ

کہ ان کی ہر جماعت میں سے کچھ لوگ دین میں سمجھ (فقاہت) حاصل کرنے کے لیے نکلتے اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سناتے اس امید پر کہ وہ بھی

وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝۱۲۲ ع

(برائیوں سے) بچیں (یعنی کچھ لوگ جہاد کے لیے جائیں اور کچھ علم دین حاصل کریں اور دوسروں کو تبلیغ کریں یہ دونوں کام فرض ہیں) ○

کو قربان کرتے اور ان کے ساتھ جاتے' یہ اس سبب سے کہ اس سفر میں جو کوئی ان کو مصیبت پہنچتی' جاتے آتے میں پیاس کی شدت اور تکان سفر اور بھوک کی تکلیف اللہ کی راہ میں ہوتی اور جتنی جگہ ملک کفار سے اپنے قبضہ میں کرتے تاکہ کافر غصہ و غضب میں پڑیں اور مقہور و مغلوب ہوں یا دشمن کے ہاتھ سے کوئی تکلیف پاتے شہید ہوتے' شکست پاتے تو ان کے لیے ان سب باتوں کے بدلے میں نیک عمل لکھے جاتے اور اللہ تعالیٰ محسنین کا' جہاد کرنے والوں کا ثواب بیکار نہیں کرتا ہے اور یہ لوگ جہاد میں آنے جانے میں تھوڑا یا بہت جتنا مال صرف کرتے ہیں اور جو کچھ راستہ چلنے میں اور دشمن کی تلاش میں جتنی مشقت برداشت کرتے ہیں ہر ہر بات کا پورا پورا ثواب دیا جاتا ہے اور ان کے نیک اعمال میں ترقی ہوتی ہے اور کراماً کاتبین لکھنے والے فرشتے ہر ہر بات دفتروں میں لکھ رکھتے ہیں کہ اللہ بروز قیامت ان اچھی باتوں کی پوری جزاء دے جو یہ کرتے ہیں یعنی جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ اور اپنی جان و مال کی قربانیاں وغیرہ۔

۱۲۲۔ جب یہ آیتیں اتریں تو اس کے بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی سرلشکر بھیجتے تو سب صحابہ کرام لڑائی کرنے کو نکل جاتے۔ تو یہ اترا کہ مسلمانوں کو یہ بات جائز نہیں کہ سب کے سب جہاد کو چلے جائیں اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مدینہ میں اکیلا چھوڑ دیں' ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک گروہ جہاد کو کیوں نہیں جاتا اور ایک مدینہ میں کیوں نہیں رہتا کہ ان دنوں میں جو احکام الٰہی اتریں ان کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سیکھتا رہے اور دین میں فقہ واقفیت حاصل کرتا رہے اور جب وہ لوگ جو

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ

اے ایمان والو! تم آس پاس کے کفار سے لڑو اور چاہیے کہ وہ تم میں (مقابلہ کے وقت) سختی

وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

(اور کرارہ پن) پائیں اور جانو کہ اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے) پرہیزگاروں کے ساتھ ہے O

وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کہ اس (آیت) نے تم میں سے کس کا

هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ

ایمان زائد کر دیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں ان کا اس سورت نے ایمان زیادہ کر دیا اور وہی خوشیاں

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ

بھی منا رہے ہیں O اور جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تو ان کی پلیدی پر اور پلیدی

جہاد کو گئے تھے لوٹ کر آئیں تو یہ گروہ ان کو بھی احکام الٰہی بتلائے اور جو آیتیں اتری ہوں وہ سمجھائے اور ڈرائے کہ وہ بھی ان کی طرح سمجھیں اور خدا سے ڈریں۔ بعض کہتے ہیں کہ بنی اسد کے قبیلہ میں قحط پڑا' وہ قبیلہ سارا مدینہ میں حضور کے پاس چلا آیا اور کہا کہ ہم احکام سیکھنے آئے ہیں' ان کے سبب سے مدینہ میں کھانے پینے اور ضروریات زندگی کی چیزوں کے نرخ بھی گراں ہو گئے اور راستے بھی ناپاکیوں سے خراب اور بدبودار ہو گئے' تب ممانعت اتری کہ اگر احکام سیکھنے آئے تھے تو سب کیوں آئے' کچھ لوگ آتے' وہ سیکھ جاتے' پھر جا کر باقیوں کو بھی وہ احکام سکھا دیتے اور سمجھا دیتے۔

ف: اس سے ثابت ہوا کہ جہاد بھی فرض ہے اور علم سیکھنا بھی فرض ہے۔ کچھ لوگ علم دین سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں اور کچھ لوگ جہاد میں شریک ہوں تاکہ دونوں فرض ادا ہوں۔ ہاں کل علوم دینیہ سیکھنا فرض کفایہ ہے لیکن بقدر ضرورت ہر مسلمان مرد و عورت پر دین کے مسائل سیکھنا فرض عین ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے "طلب العلم فریضة علی کل مسلم" یعنی علم دین کی تلاش اور اس کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (قادری غفرلہ)

۱۲۳- اے مسلمانو! رسول و قرآن پر ایمان لانے والو! پہلے ان کافروں کو قتل کرو اور ان سے لڑو جو تمہارے پاس قریب ہیں جیسے بنی قریظہ' بنی نضیر' فدک و خیبر والے اور خوب مضبوط ہو جاؤ کہ وہ کافر تم میں سختی اور خوب شدت دیکھیں اور خوب یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے' رسول اور مسلمانوں کی مدد کرے گا' دشمنوں پر فتح یاب فرمائے گا۔

۱۲۴ تا ۱۲۷- جب کوئی سورت اترتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو سناتے ہیں تو بعض منافق آپس میں کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان اور خوف اور امید کو زیادہ کیا' ہم سب کا تو وہی حال رہا' کسی کا ایمان بھی نہ بڑھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ جو سچے مسلمان ہیں یعنی رسول کریم اور ان کے اصحاب مخلصین ان کے ایمان کو ان آیتوں سے خوب

رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ

بڑھا دی اور (نتیجہ یہ نکلا کہ) وہ کفر پر ہی مر گئے O کیا وہ (منافق)

اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ

یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہر سال میں ایک یا دو بار آزمائے جاتے ہیں پھر بھی نہ تو وہ توبہ ہی کرتے ہیں

وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ

اور نہ ہی نصیحت قبول کرتے ہیں O اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو (منافق) ایک دوسرے کو تکتے (دیکھتے) ہیں کہ کوئی ہمیں دیکھتا

اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ

تو نہیں پھر وہ (رسول ﷺ کی مجلس سے اٹھ کر) چل دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی نے ان کے دلوں کو

قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

پلٹ دیا (ہے) اس لیے کہ وہ خود ناسمجھ بن گئے ہیں O (اے لوگو!) بے شک تمہارے پاس

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

تم ہی میں سے ایک ایسے رسول تشریف لائے جن کو تمہارا تکلیف میں پڑنا سخت ناگوار ہے وہ تمہاری بھلائی بہت زیادہ چاہنے والے

زیادہ ترقی حاصل ہوئی، خوف اور امید کے مراتب طے ہوئے اور وہ قرآن کے اترنے سے بہت خوش ہوئے ان کے دلوں میں نور بڑھا اور جن کے دلوں میں شک ونفاق کی بیماری ہے ان کی ناپاکی کو ان آیتوں نے اور بھی زائد کر دیا یعنی ان کے دلوں میں شک اور نفاق دونا (دوگنا) ہوگیا اور وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ رسول اور قرآن کو جھٹلاتے رہے، اسی حالت میں دنیا سے گزر گئے، کیا یہ منافق اتنا نہیں سمجھتے کہ ہر سال میں ایک یا دو بار ہمیشہ فتنہ میں پڑتے ہیں اور ان کا مکر و خیانت کھلتا رہتا ہے۔ یا یہ کہ ان کی عہد شکنی کبھی نہ کبھی ظاہر ہو ہی جاتی ہے مگر یہ بالکل باز نہیں آتے اور ذرا بھی نصیحت نہیں پکڑتے۔ جب کوئی ایسی سورت اتاری جاتی ہے جس میں منافقوں کا عیب مذکور ہوتا ہے اور رسول کریم صحابہ کو سناتے ہیں تو منافق آپس میں ایک دوسرے کو اشاروں سے حکم کرتے ہیں کہ دیکھو ہم تم کو کوئی مخلص مسلمان دیکھتا ہے یا نہیں، اگر موقع پاتے ہیں تو چپکے چپکے نماز و خطبہ وحق وہدایت چھوڑ کر آنکھ بچا کر گھروں کو پھر جاتے ہیں، یا یہ کہ دلوں کے کفر ونفاق کی طرف پھر جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے بھی ان کے دل حق بات دیکھنے سننے سے اسی طرح سے پھیر دیے کہ یہ بالکل بے وقوف ہٹ دھرم لوگ ہیں، اللہ کے حکم کی قدر نہیں جانتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں نہ اس پر ایمان لاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کفر ونفاق پر چھوڑ دیا، وہ اسی حالت پر مر جائیں گے۔

۱۲۸ تا ۱۲۹۔ اے اہل مکہ! تمہارے پاس ہمارے عظیم الشان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں لوگوں میں سے آئے عربی ہاشمی،

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ

ہیں‘ وہ مسلمانوں پر تو نہایت ہی شفیق (اور) مہربان ہیںO پھر اگر وہ اس پر بھی نہ مانیں (اور منہ پھیر لیں) تو (اے نبی ﷺ!)

اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ع

ع ١٦/٧ ٥

آپ فرما دیجئے: مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہےO

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ١٠٩ رُكُوْعَاتُهَا ١١

سورۂ یونس مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ایک سونو آیات‘ گیارہ رکوع ہیں

الۤرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا

المنزل ٣

الۤرٰ‘ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں (یعنی اس کتاب کی تمام باتیں حکمت سے بھری ہوئی ہیں)O کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب

اَنْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

(اور اچنبھا) ہوا کہ ہم نے انہیں میں کے ایک مرد پر (یہ) وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سنائے اور ایمان لانے والوں کو اس بات کی خوشخبری

ان کے اوپر تمہارا گناہ اور مشقت میں پڑنا بہت سخت اور گراں ہے‘ وہ تمہارے مسلمان ہونے اور ہدایت پانے کی بہت زیادہ حرص رکھتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح تم کو دنیا و دین کی بھلائی ملے اور تم مشرف باسلام ہو جاؤ۔ خصوصاً سب مسلمانوں پر نہایت مہربانی‘ رافت اور رحمت کرنے والا ہے۔ اے رسول! اگر یہ اہل مکہ ایمان لانے‘ توبہ کرنے اور آپ کے کہنے سے انکار و اعراض کریں تو آپ کہہ دیں کہ اللہ میرے لیے کافی ہے‘ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود‘ کوئی حافظ‘ کوئی ناصر نہیں‘ میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے وہ کہ عرش عظیم کا مالک ہے‘ بڑی قدرت والا ہے‘ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وہ میرا مددگار ہے۔

سورۂ یونس

وہ سورت جس میں حضرت یونس کے نبی ہونے کا ذکر ہے ساری سورت مکہ میں اتری ہے مگر آیت چالیسویں ”ومنهم من يؤمن به ومنهم من لا يؤمن به“ کہ مدنی ہے‘ یہود کے بارے میں اتری ہے۔

۱۔ الۤر‘ اس سورت کی تفسیر حضرت ابن عباس سے بسند معلوم یوں مذکور ہے کہ الۤر کے معنی ”انا الله اری“ ہیں یعنی میں اللہ ہوں‘ ہر چیز کو دیکھتا ہوں‘ بعض کے نزدیک یہ قسم ہے کہ ان حرفوں کے ساتھ کھائی گئی ہے ”تلک ایت الکتاب الحکیم“ یہ سورت قرآن کریم کی آیات ہیں جو محکم و مضبوط ہے کہ اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے۔

۲۔ کیا آدمیوں کو یعنی اہل مکہ اور سب کافروں کو اس بات کا اچنبھا اور تعجب ہو گیا کہ ہم نے انہیں میں سے انہیں جیسی شکل و صورت والے ایک آدمی پر وحی بھیجی کہ تم سب آدمیوں کو قرآن سنا کر اللہ سے ڈراؤ اور مسلمانوں کو بشارت دے دو کہ ان کو ان کے خدا کے پاس ”قدم صدق“ ملے گا یعنی بہت بہتر ثواب یا ”قدم صدق“ سے مراد ایمان ہے کہ ان کے دنیا میں باایمان

اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؔ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

دے کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کے دربار میں سچ کا اعلیٰ مقام اور مرتبہ ہے' کافروں نے کہا کہ یہ شخص

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کھلا ہوا جادوگر ہے O (اے لوگو!) بے شک تمہارا پروردگار تو وہی اللہ تعالیٰ ہے کہ جس نے چھ دن میں (چھ معین دنوں

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ

میں) زمین اور آسمان کو پیدا کیا' پھر عرش پر استواء (غلبہ وتمکن) فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) ہر کام کی تدبیر (اور

الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

انتظام) فرماتا ہے (یعنی عرش سے احکام جاری فرماتا ہے) اس کی اجازت سے پہلے (یعنی بغیر اس کی اجازت کے) کوئی سفارشی ہو ہی نہیں سکتا' یہی

فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ

اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار ہے تو تم اسی کی عبادت کرو' کیا تم غوروفکر سے کام نہیں لیتے O اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے'

اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے' بے شک وہی پہلے پیدا فرماتا ہے' وہی (فنا کے بعد) پھر دوبارہ بنائے گا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے

ہونے سے آخرت میں اللہ کا قرب نصیب ہوا' ایمان نے ان کو اللہ کے پاس بڑے مرتبے پر پہنچایا۔ یا مراد نبی صدق یا شفیع صدق ہے یعنی مراد ذات پاک حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضامندی نصیب ہوئی۔ کفار مکہ کہتے ہیں کہ قرآن اور معجزے صاف کھلا ہوا جادو ہے اور بالکل جھوٹ ہے۔

۳ تا ۴۔ تم سب کا پروردگار اور مالک وہ ہے جس نے سب آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا یعنی دنیا کے سب سے پہلے دنوں میں' سب سے پہلا دن اتوار اور سب سے آخر جمعہ۔ ہر دن کا طول ہزار برس کا۔ پھر سب بنا کر عرش پر اپنی حکومت وقدرت کا غلبہ ظاہر کیا اور اپنی تجلی ظاہر فرمائی۔ ''استوی'' کے لغت میں معنی ٹھہرا یا برابر ہوا ہیں۔ یعنی عرش اس کی ذات کے نور سے بھر گیا' ان سب باتوں میں خالق کی تشبیہ ممکنات سے نکلتی ہے' ان کا حقیقی علم اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کو نہیں۔ معانی ظاہر یہ کہ وہ پاک ہے مگر بطور مجاز وکنایہ فصاحتًا اطلاق ہوتا ہے۔

ف: یہ الفاظ متشابہات میں سے ہیں' ان کے ظاہری معنی مراد نہیں' اس کے حقیقی معنی اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانتے ہیں' ہم کو ان پر ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی جو کچھ مراد ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اس کو حق جانتے ہیں۔ (قادری)

وہی اللہ ہر امر کی تدبیر کرتا ہے یعنی بندوں کے کاموں کی تدبیر کرتا ہے یا یہ کہ بندوں سے تدبیر کراتا ہے' یا یہ کہ فرشتوں کو وحی

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

اور انہوں نے نیک کام کیے انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور کافروں کو ان کے کفر کی وجہ

شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ④

سے پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی ملے گا اور ان کو درد ناک عذاب ہو گا O

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ

وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن پھر اس کے لیے منزلیں مقرر کیں

مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ

تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جان لیا کرو اور اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ نہ بنایا مگر حق (اور حکمت و مصلحت) کے ساتھ

اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑤

علم والوں کے لیے وہ (اپنی قدرت و حکمت) دلیلیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے O

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ

بے شک رات اور دن کے بدلنے میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں پیدا فرمایا ان میں ڈر والوں

اور کتاب اور مصیبت اور راحت دے کر بھیجتا ہے۔ قیامت میں کوئی ملک مقرب و نبی مرسل کسی کی شفاعت نہ کرے گا مگر اس کی اجازت واذن کے بعد یعنی وہاں کوئی شفیع نہ ہوگا سوائے اس کے جس کو خدا نے اجازت دی ہو۔ یہی ذات پاک جس کی یہ صفتیں ہیں تمہارا پروردگار ہے پس تم بھی اسی کی عبادت کرو۔ شرک نہ کرو توحید بیان کرو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور نصیحت نہیں مانتے اسی کی طرف تم سب کو واپس جانا ہے موت کے بعد اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ قیامت کا آنا اللہ کا وعدہ ضروری ہے جو برحق ہے۔ وہی اللہ خلق کو نطفوں سے پیدا کرتا ہے پھر مار کر بروز قیامت اس کو زندہ کر کے لوٹائے گا پھر ان کو جو قرآن و رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے لیے اخلاص سچی نیت سے اعمال صالحہ کیے ہیں انصاف و عدل سے بدلہ دے گا یعنی جنت دے گا۔ اور جو رسول و قرآن سے کفر کرتے ہیں ان کو وہاں ایسا گرم کھولتا پانی ملے گا جس کی گرمی انتہا کو پہنچی ہوگی اور ان کو عذاب الیم سخت دردناک عذاب ہوگا جس کا درد ان کے دلوں تک پہنچے گا اس سبب سے کہ کفر کرتے تھے قرآن و رسول کو نہیں مانتے تھے۔

۵ تا ۶- اللہ تعالیٰ وہ ذات اقدس ہے جس نے آفتاب کو سارے جہانوں کے لیے یعنی دن میں روشنی پھیلانے والا بنایا اور مہتاب کو رات میں نور دینے والا بنایا اور چاند کے لیے منزلیں و برج مقرر کیے کہ تم اس کی رفتار کے ذریعہ سے برسوں کی گنتی اور مہینوں اور دنوں کا حساب سمجھو اللہ تعالیٰ نے ان سب چیزوں کو بیکار نہیں بنایا اس کی سب مخلوق حق ہے جو

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۞۶ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
کے لیے (حکمت کی) بہت سی دلیلیں ہیں O بے شک جو لوگ (مرنے کے بعد)
لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ
ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا ہی کی زندگی کو پسند کر بیٹھے اور اسی (حالت) پر مطمئن ہو گئے اور جو
هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۞۷ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا
لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں O ان لوگوں کی بُری کمائی (اور برے کرتوتوں) کی وجہ سے ان کا
يَكْسِبُوْنَ ۞۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ
ٹھکانہ جہنم ہی ہے O بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو
رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ
ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے ان پر (کامیابی کی) راہ کھول دے گا' نعمت کے باغوں میں ان کے نیچے
النَّعِيْمِ ۞۹ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا
نہریں بہتی ہوں گی O ان باغوں میں ان کی یہ دعا ہو گی کہ اے اللہ تعالیٰ! تو پاک ہے اور اس میں (ان کی ملاقات کے وقت)
سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞۱۰ ع ۱ ۶
ان کی پہلی بات سلام ہوگی اور ان کی دعا کا خاتمہ (اس پر ہوگا کہ) بے شک تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب کا پروردگار ہے O

اس نے کیا بہتر کیا۔ اسی لیے ان کو پیدا کیا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے' اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اپنی توحید کی نشانیوں کو خوب تفصیل سے ان کے لیے بیان کرتا ہے جو لوگ جانتے ہیں اور اپنے علم پر عمل کرتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں۔ رات اور دن کی گردش میں اور ان کے آنے جانے میں اور ان کے گھٹنے بڑھنے میں اور ان چیزوں میں جن کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں پیدا کیا یعنی شمس' قمر' ستارے اور ان میں جو زمین میں ہیں درخت' جانور' دریا' پہاڑ وغیرہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ان کے لیے ہیں جو اس سے ڈرتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

۷ تا ۱۰- بے شک جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے یعنی مرنے کے بعد اٹھنے سے خوف نہیں کھاتے یا یہ کہ حشر و نشر کا اقرار نہیں کرتے ہیں' دنیا کی زندگی سے ایسے خوش و خرم و راضی ہیں کہ آخرت کا کچھ خیال نہیں اور دنیا میں خوب اطمینان' امن چین سے گزر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں سے یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک سے بالکل غافل ہیں' منکر ہیں' بھولے اور چھوڑے ہوئے ہیں تو ان کا ٹھکانہ دوزخ کی دہکتی آگ ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اس سبب سے کہ وہ

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو برائی (کی سزا دینے) میں اس طرح جلدی کرتا ہے جیسے کہ لوگ اپنی بھلائی کے لیے جلدی کرتے ہیں تو ان (کی ہلاکت)

إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي

کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا لیکن (اللہ تعالیٰ کا قانون ڈھیل دینے کا ہے) ہم ان لوگوں کو جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ان کی گمراہی (اور سرکشی)

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۱﴾ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا

میں سرگرداں ہی چھوڑ دیتے ہیں O اور جب انسان کو کوئی (دکھ اور) تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے اور بیٹھے

لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ

اور کھڑے (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف اور دکھ دور کر دیتے ہیں تو وہ ایسا (منہ موڑ کر) چلتا ہے کہ گویا

كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ

اس نے کبھی ہمیں اس دکھ (کے دفع کرنے) کے لیے جو اس کو پہنچا تھا پکارا ہی نہ تھا' جو حد سے گزر گئے ہیں ان کی نگاہوں میں ان کے

دنیا میں برائی کرتے تھے اور کہتے تھے یعنی کفر وغیرہ۔ اور جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور انہوں نے خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے اچھے کام کیے ان کو ان کے ایمان کے سبب سے بروز قیامت جنت کا راستہ دکھائے گا۔ ان کو وہاں داخل کرے گا' اس کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شہد اور شراب اور دودھ و پانی کی نہریں رواں ہوں گی۔ جب وہ وہاں کسی میوہ کو منگوانا چاہیں گے تو اللہ کے نام کی تسبیح کہیں گے یعنی سبحنک اللھم' خادم' نوکر' غلام جو کچھ چاہیں گے حاضر کریں گے' یہ کلمہ تسبیح ان کا دعویٰ یعنی قول اور ورد ہوگا اور جب ایک دوسرے سے ملیں گے تو آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تعظیم سلام سے کریں گے اور فرشتے بھی جنتیوں کو سلام عرض کریں گے' جب کھا پی چکیں گے تو آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں گے اور کہیں گے: الحمد للہ رب العالمین۔

ف: بالجملہ تسبیح و ذکر کسی وقت بھی ان سے نہ چھوٹے گی' فرشتوں کی طرح بلکہ ان سے اچھی گزر کریں گے۔ روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی لذتیں اور نعمتیں پائیں گے۔

۱۱- یہ کفار مکہ وغیرہ عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اگر ان آدمیوں کی برائی کی دعا بھی اسی طرح جلد قبول کرلے جیسے ان کی بھلائی کی دعا جلد قبول کرتا ہے اور جیسی جلدی یہ اچھی دعائیں کرتے ہیں تو ابھی ان کی موت بھیج دی جائے اور عذاب ان پر مسلط کیا جائے' پھر ہم ان کو جو ہماری ملاقات سے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے سے نہیں ڈرتے اور قیامت کے آنے کی امید و یقین نہیں کرتے ہیں ان کو کفر وطغیان وضلالت و گمراہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں کہ وہ اس حالت عذاب میں اندھوں کی طرح سے ادھر ادھر بہکتے ہوئے مارے مارے پھریں اور کوئی نجات کی صورت ان کو میسر نہ ہو۔

۱۲- جب آدمی کو یعنی کافر کو کوئی مصیبت آ کر چھوتی ہے اور شدت پہنچتی ہے یعنی بیماری یا کوئی اور تکلیف تو ہم کو

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

(بُرے) کام اسی طرح اچھے کر کے دکھائے گئے ہیں O بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنی ہی امتیں ہلاک کر دیں جب کہ وہ ظلم میں حد

لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا

سے بڑھ گئے اور ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں بھی لے کر آئے اور وہ اس پر بھی آمادہ نہ ہوئے کہ ایمان لائیں'

لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ

ہم مجرموں کو (ان کے جرموں کا) اسی طرح بدلہ دیتے ہیں O پھر ان (امتوں) کے

خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

بعد ہم نے تمہیں (ان کا) جانشین کیا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو O

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ

اور جب ان کے سامنے ہماری واضح کھلی ہوئی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ (مرنے کے بعد) ہم سے

لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ

ملنے کی امید نہیں رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن لے آئیے یا اسی کے مطالب (ہماری مرضی کے مطابق)

ہر طرح سے پکارتا ہے اور خوب یاد کرتا ہے' کبھی چت لیٹے ہوئے' کبھی بیٹھے ہوئے' کبھی کھڑے کھڑے۔ پس جب ہم اس مصیبت کو اس سے اپنے فضل و کرم سے دور کر دیتے ہیں اور ضرر و شدت و بلا کو اس سے ٹال دیتے ہیں تو ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو کبھی وہ تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی اور کبھی اس نے ہم کو اس تکلیف کے وقت جو اس کو پہنچی تھی کبھی یاد ہی نہیں کیا اور مصیبت میں ہمیں پکارا ہی نہیں' یعنی پھر ناشکری و نافرمانی میں مشغول ہو جاتا ہے' ہمارے احسانوں کو بھول جاتا ہے۔

۱۳ تا ۱۴۔ اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے قرون اور بہت سے گروہ جبکہ انہوں نے ظلم و کفر کیا' ہمارا کہا نہ مانا اور ان کو ان کے زمانے کے رسول نشانیاں اور معجزے امر و نہی و علامات وغیرہ سب دکھا چکے اور پہنچا چکے ہلاک کر ڈالے' جبکہ ان کے حصہ میں روز اول سے ہدایت نہ تھی تو وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے تھے کہ ہم قوم مجرمین' مشرکین کو یونہی سزا دیتے ہیں کہ ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ پھر ان کے بعد اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے تم کو خلیفہ کیا اور ان کی زمین تمہارے قبضہ میں دی تاکہ تمہارا حال دیکھیں کہ تم کیا کیا کام کرتے ہو اچھے یا برے' لہٰذا تم ان کے واقعات سے عبرت حاصل کرو۔

۱۵۔ اور جب ان مسخرا پن کرنے والے کافروں کے سامنے یعنی ولید بن مغیرہ وغیرہ کے سامنے ہماری کھلی ہوئی صاف آیتیں جن میں امر و نہی ہے پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور مرنے کے بعد سے نہیں

لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ

بدل دیجئے آپ فرمایئے کہ میرا یہ مقدور نہیں کہ میں اپنے جی سے اس کو بدل دوں' میں تو صرف اسی حکم کا تابع ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے

اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے (یعنی قیامت)O (اے نبی ﷺ!)

لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ

آپ فرمادیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں یہ قرآن تمہیں سناتا ہی نہ اور نہ تمہیں اس سے خبردار کرتا (مگر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنا کلام تمہیں سنوانے

فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

اسی لیے میں تمہیں سناتا ہوں) میں اس سے پہلے تم میں اپنی پوری عمر بسر کر چکا ہوں (اور کبھی جھوٹ نہیں بولا) پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

(کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کیوں جھوٹ بولوں گا)O تو (یاد رکھو) اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں

ڈرتے وہ تم سے کہتے ہیں کہ اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس قرآن پاک کے سوا کسی اور نئی طرح کا قرآن پاک لے آؤ یا اسی کو ردوبدل کر دو۔ آیت رحمت کی جگہ آیت عذاب اور آیت عذاب کی جگہ آیت رحمت رکھ دو۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ مجھ کو یہ منصب حاصل نہیں اور کسی طرح یہ جائز نہیں کہ میں اس میں اپنی طرف سے تغیر وتبدل کر دوں' میں تو فقط اس بات کا تابع ہوں جو مجھ پر وحی بھیجی جاتی ہے' میں جو کچھ کہتا ہوں یا کرتا ہوں سب اللہ تعالیٰ کی وحی سے کرتا ہوں' جو کچھ کرتا ہوں سب اس کی وحی ہے۔ میں یہ خوف کرتا ہوں کہ اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں' اس کا کہنا نہ مانوں' کچھ کا کچھ بدل دوں تو مجھ پر عذاب آ جائے گا جو کہ بہت ہی سخت ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی اپنی طرف سے کچھ ردوبدل نہیں کرتے ہیں بلکہ جو بعض احکام منسوخ ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتے ہیں۔

۱۶ تا ۱۷- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ اگر خدا تعالیٰ میرا رسول ہونا نہ چاہتا اور مجھ پر قرآن پاک نہ بھیجتا تو میں تم پر کبھی قرآن پاک نہ پڑھتا اور نہ ہی تم کو اس قرآن پاک کی خبر ہوتی' نہ وہ تم کو یہ دین توحید بتلاتا۔ میں بھی تو اس سے پہلے ایک عمر یعنی چالیس برس تم میں رہا سہا ہوں اور کبھی اس کا خیال بھی میرے دل میں نہ آیا' کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور کبھی اس کا تذکرہ بھی تم سے نہ کیا کہ اگر اس میں میرا اختیار ہوتا تو پہلے ہی سے یوں نہ تصنیف کر کے تم کو سناتا۔ پس اس شخص سے زائد سرکش وجرأت والا اور نافرمان کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر اپنے جی سے جوڑ کر ایک بات کا اتہام (تہمت) لگا دے یا اللہ تعالیٰ کی سچی آیتوں کی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی تکذیب کرے' ان کو جھٹلائے۔ تحقیق مجرمین ومشرکین عذاب الٰہی سے ہرگز نجات وامن نہ پائیں گے اور کبھی ان کو فوز وفلاح نہ ملے گی' وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ

جھٹلائے، بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے (اور میری کامیابی تمہارے سامنے ہے) ○ اور اللہ تعالیٰ کے سوا (یہ مشرک) ایسی چیزوں کو پوجتے

وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ

ہیں جو انہیں نہ نقصان پہنچا سکیں اور نہ نفع اور کہتے ہیں کہ (ہم اس لیے ان کی پرستش کرتے ہیں کہ) یہ اللہ کے حضور ہمارے سفارشی ہیں،

قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے کہ تم اللہ تعالیٰ کو ایسی بات کی خبر دینا چاہتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمان میں ہے اور نہ زمینوں میں،

الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ

وہ ان کے شریک ٹھہرانے سے پاک اور بلند ہے ○ اور (ابتداء میں) انسانوں کا صرف ایک ہی گروہ

النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

تھا (یعنی ایک ہی دین پر تھے) پھر الگ الگ ہو گئے، اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ٹھہرا دی گئی ہوتی (یعنی لوگ دین میں اختلاف کریں گے

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور قیامت کے دن فیصلہ ہوگا) تو جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ کبھی کا (دنیا میں ہی) ہو چکا ہوتا ○ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (نبی

۱۸- یہ کافر خدا کے سوا ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اگر یہ عبادت نہ کریں تو وہ دنیا و آخرت میں ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور اگر عبادت کریں تو دنیا و آخرت میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور جب کوئی اعتراض کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو خدا کے پاس بروز قیامت ہمارے شفیع ہوں گے اور ہم کو بچائیں گے۔ اے رسول! تم ان سے کہو کہ خدا کو کیا تم ایسی باتیں بتلاتے ہو جن کو وہ نہیں جانتا یعنی وہ تو اپنا شریک آسمانوں میں یا زمینوں میں اور جو بے (بغیر) اس کے حکم کے کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے کوئی نہیں پاتا اور وہ جانتا ہے کہ کوئی اس کا شریک نہیں، تم جو یہ باتیں کرتے ہو تو کیا خدا کو تعلیم دینا چاہتے ہو، وہ تو وحدہ لاشریک ہے، تعالیٰ و برتر ہے اور پاک ہے ان چیزوں سے جن کو وہ اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں یعنی اس کا کوئی شریک نہیں، وہ شریک سے بلند و بالاتر ہے۔

۱۹- پہلے سب آدمی ایک گروہ تھے، سب کا ایک مذہب تھا، یعنی حضرت ابراہیم یا حضرت نوح کے زمانہ میں سب کافر ہی کافر تھے، پس اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے رسول بھیجے ڈرانے والے اور خوشخبری دینے والے، ان کے سبب سے کچھ ایمان لائے، پس آدمیوں کے مذہب میں تفرقہ پڑ گیا اور وہ مختلف ہو گئے۔ اگر آپ کے پروردگار کا عہد اور کلمہ پہلے سے مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں وہ طے کر دی جاتیں یعنی عذاب اتر آتا اور سب کافر ہلاک ہو جاتے مگر یہ تقدیر ازلی کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک وقت مقرر کر دیا ہے، جب وہ

وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا

(ﷺ) پراس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی (کفار کی ہلاکت یا مانگی ہوئی کوئی نشانی) کیوں نہیں اتری تو (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے کہ (مستقل

الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوٓا۟ ۖ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿۲۰﴾ وَ ع ۷/۱۰

ہیں جو انہیں غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے (کہ وہ نشانی کب ظاہر ہوگی) پس تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے

إِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم

ہوں ○ اور جب کہ لوگوں کو مصیبت کے بعد جو ان پر پڑتی ہے ہم اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ فوراً ہی ہماری آیتوں میں حیلہ سازی (اور داؤ) چلانے

مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ

لگتے ہیں (اے نبی ﷺ!) آپ (ان سے) فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ ترکیب سب سے جلد چل جاتی ہے بے شک ہمارے بھیجے ہوئے

مَا تَمْكُرُونَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِى يُسَيِّرُكُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا

فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ○ وہی تو ہے جو تمہیں خشکی اور دریا میں سیر کراتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور موافق ہوا سے وہ

كُنتُمْ فِى الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا۟ بِهَا

کشتیاں ان کو لے کر چلتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں پھر دفعتاً ان پر ایک آندھی کا جھونکا آتا ہے ہر طرف سے انہیں پانی کی موجیں گھیر لیتی ہیں اور

وقت آئے گا ان کا فیصلہ ہو جائے گا۔

۲۰- کفار مکہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر کوئی ان کے رب کے پاس سے نشانی کیوں نہیں اتری یعنی جو معجزے تراش تراش کر مانگتے تھے وہ کیوں ظاہر نہیں ہوتے۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ غیب کی جتنی باتیں ہیں وہ سب ہی اللہ کے لیے خاص ہیں۔ اس کے بغیر بتائے کسی کو خود بخود غیب کا علم نہیں ہوسکتا' معجزے اتارنا بھی اس کے اختیار میں ہے' تم انتظار کرو اور میرے ہلاک ہونے کی اور دین کے مٹنے کی فکریں کرو مگر تم نہ مجھے ہلاک کر سکتے ہو نہ میرا دین مٹا سکتے ہو' میں تمہارے ہلاک ہونے کا انتظار کرتا ہوں کیونکہ میرے رب کا وعدہ ہے کہ ہٹ دھرم کافروں کو ہلاک کیا جائے گا۔

۲۱- جب کافروں پر کوئی سختی قحط وغیرہ کی آتی ہے اور ہم اس کو دفع کر کے آدمیوں کو اس کے بعد اپنی رحمت چکھاتے ہیں یعنی ارزانی ہوتی ہے تو وہ ہماری آیتوں میں' رسول اور قرآن میں مکر چلاتے ہیں یعنی ان کی تکذیب کرتے ہیں' فراغت سے بیٹھ کر دین کے مٹانے کی فکریں کرتے ہیں۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ اللہ تم سے بھی زائد جلد پوشیدہ تدبیر کرنے والا ہے' تم جو مکر کرتے ہو اور جھوٹ کہتے ہو اور گناہ اور کفر اختیار کرتے ہو ہمارے قاصد کراماً کاتبین سب لکھتے جاتے ہیں' سب کا بدلہ ملے گا چنانچہ بروز بدر ملا اور کافر ہلاک ہوئے۔

۲۲ تا ۲۳- اللہ ہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری کے سفر کراتا ہے' سیر دکھاتا ہے' خشکی میں جانوروں پر اور تری میں کشتیوں پر

جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ

ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب تو ہم گھر گئے تو وہ اس وقت اللہ تعالیٰ ہی کو اس کے خالص بندے ہو کر پکارتے ہیں

وَّظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ

کہ اگر تو نے ہمیں اس (بلا) سے نجات دی تو ہم ضرور

لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ

(تیرے) شکر کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے O پھر جب

اَنۡجٰهُمۡ اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا

اللہ تعالیٰ ان کو نجات دے دیتا ہے تو زمین میں اترتے ہی ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں' اے لوگو!

النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ‌ ۙ مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ثُمَّ

تمہاری سرکشی تمہاری ہی جانوں کا وبال ہے' (اچھا) اس (فانی) دنیا کی زندگی کے مزے لے لو' پھر تم سب کو لوٹ کر

اِلَـيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ

ہمارے ہی پاس آنا ہے' تب ہم تمہیں جتائیں (بتائیں) گے کہ تم کیا کیا کرتے تھے O اس دنیا کی زندگی کی مثال

چلتے ہو' تمہاری حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور وہ سواروں کو لے کر چلتی ہیں اور نرم نرم ہوا اچھی اچھی منزل کی رخ کے موافق ان کو چلاتی ہے اور وہ سب خاص کر ملاح خوشی اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں کہ اب پہنچے اب پہنچے۔ جھٹ ان پر ایک دم ایسی ہوا سخت تیز جو طوفان انگیز ہوتی ہے آ جاتی ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں ہجوم کر کر کے ٹوٹ پڑتی ہیں اور ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب ہم موجوں میں گھیر دیے گئے اور ہلاک ہوئے' اس وقت اللہ ہی یاد آتا ہے اور سب معبودانِ باطل کو بھول جاتے ہیں' اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ اپنا دین اور عبادت اسی کے لیے خالص کیے ہوئے کہ یا اللہ! اگر تو اس بلا سے ہم کو نجات دے دے گا' اس طوفان ہوا سے چھڑا دے گا تو ہم بے شک تیرا شکر کریں گے۔ پھر جب خدا ان کو نجات دیتا ہے' طوفان سے بچا کر خشکی میں لاتا ہے پھر وہی بغاوت اور وہی غرور گھمنڈ زمین میں اختیار کرتے ہیں جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں۔ اے آدمیو اور خاص کر اہل مکہ! تمہارے ظلم اور بغاوت اور آپس کے غرور اور تکبر کا گناہ تم ہی پر لوٹے گا' اس کی سزا پاؤ گے' یہ چند روزہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے جو عنقریب فنا ہو جائے گی' اس پر کیوں غرور کرتے ہو' تم پھر ہماری ہی طرف موت کے بعد لوٹو گے' وہاں ہم تم کو ان باتوں کی جو تم کرتے اور کہتے تھے خبر دیں گے اور جزاء وسزا دیں گے۔

۲۴ تا ۲۵۔ زندگی دنیا کی مثال باعتبار فنا و بقا کے مثل اس پانی کے ہے جس کو ہم نے آسمان سے اتارا یعنی مینہ۔ پس

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

تو پانی کی سی ہے جس کو ہم نے آسمان سے برسایا جس سے زمین کی گھنی بوٹیاں گھنا سبزہ وغیرہ جن کو آدمی

الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ

اور چوپائے وغیرہ کھاتے ہیں نکلا یہاں تک کہ جب زمین اپنی تازگی پر آئی اور (ہری بھری ہو کر) آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ

یہ سمجھ لیا کہ اب یہ ہمارے قابو میں آئی کہ (یکایک) رات یا دن میں ہمارا حکم اس پر آ پہنچا ہم نے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح

عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ

اس کا صفایا کیا کہ گویا یہاں کل کچھ بھی نہ تھا ہم اس طرح سے کھول

لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

کھول کر (سوچنے اور) غور کرنے والوں کے لیے (اپنی قدرت کے) دلائل بیان کرتے ہیں ○

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

اور اللہ تعالیٰ تو (لوگوں کو) سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے پر

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ

قائم رکھتا ہے ○ (ہاں) نیکی کرنے والوں کے لیے نیک بدلہ ہے اور اس سے کچھ زیادہ بھی اور

اس کے سبب سے زمین کی گھاسیں اگیں اور بڑھیں اور آپس میں مل جل گئیں وہ جن کو آدمی کھاتے ہیں یعنی دانے، غلہ، پھل، میوے وغیرہ اور جانور کھاتے ہیں یعنی بیلیں اور دوسری قسم کی گھاسیں۔ یہاں تک کہ جب زمین ان درختوں اور گھاسوں سے خوب زیب و زینت والی ہوگئی اور طرح طرح کے رنگوں سے رنگین و نقشین ہوگئی، کوئی سرخ کوئی زرد، کوئی سبز اور کھیتی والوں نے خیال کیا کہ اب وہ اس کے غلہ پر قادر ہوں گے تو ان کو غرور آیا تو ایک دم ہمارا حکم اور عذاب اس کھیت پر رات میں یا دن میں آ پہنچا اور کھیتی کو خراب و تباہ کر دیا اور ہم نے اس کو بھس بنا کر خاک میں ملا دیا گویا کہ کل اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اور وہ کھیت کبھی بویا بھی نہ گیا تھا۔ ہم قرآن میں دنیا کی فنا کی یونہی مثالیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں ان کے لیے جو دنیا و آخرت کے معاملہ میں غور کرتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں کو توحید کی طرف اور دار السلام کی طرف بلاتا ہے یعنی جنت کی طرف اور دین کی طرف جو اس کو پسند اور محبوب ہے یعنی اسلام کی طرف بلاتا ہے۔

۲۶ تا ۳۰۔ ان کو جنہوں نے دنیا میں احسان کیا یعنی توحید کو اختیار کیا آخر میں حسنٰی ملے گی یعنی جنت اور زیادتی ملے گی

وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا

وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ

اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ

لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ

وَقَالَ شُرَكَاۗؤُھُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝ فَكَفٰى بِاللّٰهِ

... یا اللہ انہوں نے ہم کو شرک کا ...

... تھے اور نہ ہم نے تم سے اپنی عبادت کو کہا تھا۔ وہ نہیں

شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾

درمیان اللہ تعالیٰ ہی کی شہادت کافی ہے کہ ہمیں تمہارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی O

هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ

وہاں ہر شخص جو کچھ اس نے آگے بھیجا تھا جانچ لے گا اور سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے

مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَن

ع ١٠ / ٨

جو ان کا حقیقی مالک ہے اور ان کی ساری بناوٹیں (اور منصوبے) جو وہ باندھتے تھے ان سے گم ہو جائیں گے O (اے نبی ﷺ!)

يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَ

آپ ان لوگوں سے پوچھئے کہ وہ کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے یا وہ کون ہے جو (تمہارے) کان اور آنکھوں

الْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

کا مالک ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو (تمام عالم کے) امور

مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ

کا انتظام کرتا ہے تو وہ فوراً بول اٹھیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے پس آپ (ان سے) فرمائیے کہ (اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم حق کے انکار کے نتیجے سے)

گے: ہم نے تو تمہارے کہنے سے ہی تمہاری عبادت کی تھی تب وہ شریک کہیں گے کہ ہمارے تمہارے درمیان میں خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم تمہاری عبادت سے بالکل غافل و بے خبر تھے، ہمیں تو خبر بھی نہ تھی کہ اس وقت قیامت میں یہ جانیں امتحان میں پڑ جائیں گی اور جو کچھ دنیا میں کیا تھا اس کی جزاء و سزا پائیں گی، ہم نے ہرگز تمہیں اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا، تم ہم پر خواہ مخواہ جھوٹا الزام لگاتے ہو۔ یا ''تتلو'' تلاوت سے ہو یعنی ہر آدمی اپنا نامۂ اعمال پڑھے گا اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف جو ان کا سچا مالک اور والی ہے پھیرے جائیں گے اور جن کی جھوٹی عبادت کرتے تھے اور تہمت و افتراء باندھ کر ان کو خدا بناتے تھے وہ سب ان کو چھوڑ دیں گے اور بھول جائیں گے، کوئی ان کی مدد نہ کر سکے گا۔

٣١ تا ٣٣۔ اے رسول! ان کافروں سے خاص کر اہل مکہ سے یہ تو پوچھیے کہ تم کو آسمان و زمین سے روزی کون کھلاتا ہے یعنی آسمان سے مینہ کون برساتا ہے، زمین سے گھاس و پھل کون اگاتا ہے، اسی طرح سمع و بصر کا کون مالک ہے یعنی آنکھ میں بینائی اور کان میں سننے کی طاقت پیدا کرنا کس کا کام ہے اور مردہ سے زندہ کون نکالتا ہے یہ کس میں قدرت ہے یعنی نطفہ سے آدمی، حیوان یا انڈے سے جانور یا دانہ سے خوشہ اور مردہ سے زندہ کو کون نکالتا ہے یعنی آدمیوں حیوانوں سے نطفہ، پرندوں سے انڈا، خوشہ سے دانہ اور بندوں کے امور کی کون تدبیر کرتا ہے، وحی و کتاب دے کر فرشتے کون بھیجتا ہے، پھر منکروں پر مصیبت کون نازل کرتا ہے؟ پس قریب ہے کہ اس کے جواب میں یہ سب کہیں کہ یہ کام تو اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، جب یہ کہیں تو

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ

کیوں نہیں ڈرتے O پس یہی اللہ تعالیٰ تمہارا سچا پروردگار ہے پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے

اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ

تو تم (حقیقت سے منہ پھیرے ہوئے) کدھر جا رہے ہو O (اے نبی ﷺ!) آپ کے رب کا فرمان نافرمانوں

رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ

کے حق میں یوں ہی صادق آ گیا ہے کہ وہ ایمان لانے والے نہیں O (اے نبی ﷺ!)

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ

آپ ان سے پوچھئے کہ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ جو مخلوق کی پیدائش شروع کرے پھر (فنا کے بعد) اسے دوبارہ بنائے

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ

آپ فرمایئے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اول پیدا کرتا ہے اور پھر (فنا کے بعد) اسے دوبارہ بنائے گا تو تم کہاں اوندھے جا رہے ہو O آپ ان سے پوچھئے: کیا

شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ

تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ہے جو حق کی راہ دکھاتا ہے (اور وہ کچھ جواب نہ دیں سکیں گے تو) آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق کی راہ

آپ فرمائیں: پس تم کو کیا ہو گیا جو اس سے نہیں ڈرتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے، شرک کرتے ہو۔ پس یہی تو خدا تعالیٰ ہے تمہارا پروردگار حق، یعنی وہ حق ہے اس کی عبادت حق ہے، پس حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا شے ہے، یعنی جب تم خدا تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر اوروں کی عبادت کرو گے تو وہ شیطان کا وسوسہ اور ضلال اور گمراہی ہی ہوگا، پس تم کہاں بھکے پھرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر کیوں جھوٹ باندھتے ہو، جیسی ہم نے یہ سب باتیں مقدر کی ہیں اسی طرح آپ کے پروردگار کا کلمہ اور وعدۂ عذاب ان فاسقین کافرین کے لیے واجب و تمام ہو گیا کہ اب یہ ایمان نہ لائیں گے اور کفر پر مر کر عذاب پائیں گے۔

۳۴ تا ۳۶۔ اے رسول! تم ان سے پوچھو کہ تم جو اپنے خداؤں کی عبادت کرتے ہو تو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو کسی چیز کو پیدا کرلے اور نطفہ میں روح ڈالے اور پھر اس کو بعد موت کے دوبارہ زندہ کرلے جس طرح کہ خدا بروز قیامت زندہ کرے گا؟ اگر یہ حق بات کا اقرار کریں تو خیر ورنہ تم کہہ دو کہ اللہ ہی ہے جو خلق کو پیدا کرتا ہے اور نطفہ سے آدمی وغیرہ بناتا ہے، پھر بروز قیامت سب کو مار کر دوبارہ زندہ کرے گا پس تم کہاں بھکے پھرتے ہو اور جھوٹ بولتے ہو۔ اور اگر ''یؤفکون'' غیب کا صیغہ ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ اے رسول! دیکھئے تو کیا باتیں افتراء کی نکالتے ہیں، ان سے ہی پوچھیے کہ تمہارے معبودوں میں سے کون ہے جو حق اور ہدایت کا راستہ دکھائے؟ اگر یہ جواب نہ دیں تو تم کہو کہ اللہ ہی حق کی ہدایت کرتا ہے۔ کیا وہ شخص جو حق و یقین کی ہدایت کرتا ہے وہ اس بات کا سزاوار

أَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ

دکھاتا ہے پھر کیا جو حق کی راہ دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اس کے حکم پر جس کو جب تک راہ نہ دکھائی جائے وہ خود راہ پا ہی نہیں سکتا

اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ

(افسوس!) تمہیں کیا ہو گیا' تم کیسے (غلط) فیصلے کر رہے ہو ○ اور ان لوگوں میں اکثر

اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

تو ایسے ہیں جو صرف وہم و گمان کی باتوں پر چلتے ہیں' بے شک سچائی کی معرفت میں وہم و گمان

بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ

کچھ کام نہیں دے سکتا' بے شک اللہ تعالیٰ ان کے سب کاموں کو خوب جانتا ہے ○ اور اس قرآن کا معاملہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا

اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا

کوئی اس کو اپنے دل سے گھڑ لائے ہاں وہ تو اگلی کتابوں اور وحیوں کی تصدیق ہے اور لوح محفوظ (یا اگلی کتابوں) میں جو کچھ لکھا ہے

رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ۣ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا

اس کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ سارے جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے ○ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی ﷺ) نے اسے

اور لائق ہے کہ اس کا اتباع اور اس کی عبادت کی جائے یا وہ جو ہدایت کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا بلکہ خود کہیں چل کر بھی نہیں جا سکتا سوائے اس کے کہ اس کو اٹھایا جائے اور جہاں مرضی ہوا ٹھا کر بھیجا جائے اور رکھ دیا جائے یعنی بت۔ پس تم کو کیا ہو گیا کہ کچھ نہیں سمجھتے' کیسے حکم کرتے ہو اور اپنے اوپر کیسی آفت مصیبت لاتے ہو۔ یہ کافر اکثر خیالات و اوہام کا اتباع کرتے ہیں اور گمان و وہم سے بعض چیزوں کو خدا فرض کر کے عبادت کرنے لگے ہیں' ان کا خیال و گمان حق سے یعنی عذاب الٰہی سے نہیں بچائے گا۔ ان کو کچھ فائدہ نہ دے گا' اللہ ان کے شرک اور بت پرستی سے خوب واقف ہے سب کچھ جانتا ہے۔

۳۷ تا ۳۹۔ یہ قرآن بے شک سچ ہے' یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ قرآن جو رسول لائے ہیں بے حکم خدا کے اس کی طرف منسوب کر لیا گیا ہو اور کسی نے اس کو اپنے دل سے بنا لیا ہو' یہ تو اگلی کتابوں کی جو اس سے پہلے ثابت و نازل ہو چکی ہیں تصدیق کرتا ہے کہ ان میں اس کے اترنے کی پیش گوئی موجود ہے۔ یہ ان کے موافق ہے یعنی توریت' انجیل' زبور اور سب کتب و صحف آسمانی کے توحید میں اور صفت و نعت رسول میں موافق و مطابق ہے۔ اور سب کتابوں کی تفصیل ہے یعنی قرآن میں حلال و حرام امر و نہی خوب مفصل لکھا ہوا ہے' اس میں کوئی شک ہو ہی نہیں سکتا' یہ رب العالمین کے پاس سے آیا ہے' ہاں کافر یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دل سے گھڑ کر بنایا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)!

بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ

خود گھڑ لیا ہے' آپ فرمائیے کہ (اگر تمہارا یہ خیال ہے تو) اس جیسی ایک چھوٹی سی سورت ہی بنا کر لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن ہستیوں

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا

کو تم لا سکتے ہو بلا لاؤ اگر تم سچے ہو O بلکہ انہوں نے اسے جھٹلایا جس کے علم پر انہوں نے قابو نہیں پایا اور جس کا انجام انہوں نے ابھی

يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ

نہیں دیکھا' ایسے ہی ان سے اگلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ظالموں کا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَ

انجام کیا ہوا (یعنی تباہ اور ہلاک کر دیئے گئے) O اور ان میں سے کچھ لوگ تو اس پر ایمان لائیں گے

مِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع وَاِنْ ع ۴ ۱۰ ۹

اور ان میں سے کچھ لوگ اس پر ایمان نہیں لائیں گے اور آپ کا پروردگار مفسدوں کو خوب جانتا ہے O اور اگر وہ

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ

(اس قدر سمجھانے پر بھی) آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرما دیجیے: میرے لیے میرا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل' تمہیں میرے کام سے کوئی سروکار نہیں

تم کہہ دو کہ اگر یہ کلام خدا کا نہیں' میں نے بنایا ہے تو تم بھی اس جیسی کوئی فصیح و بلیغ ایک سورت تو بنا کر لاؤ تم بھی تو فصحاء اور عربی زبان کے ماہر ہو' عربی تمہاری مادری زبان ہے اور اپنی مدد کے لیے جس کو تم چاہو اور سوائے خدا کے جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کو اور جن کو بلا سکتے ہو سب کو بلا لاؤ اور سب سے مدد مانگو اگر تم اس دعویٰ میں صادق ہو کہ یہ کلام بشر ہے' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے جی سے جوڑا ہے۔ بلکہ ان کم بختوں نے اس چیز کی تکذیب کی جس کے علم کا ان کو احاطہ نہیں بغیر اس کے کہ اس میں غور کریں اور پوری پوری طرح سے اس کی حقیقت دریافت کریں یہ فقط دشمنی سے اور عناد کی وجہ سے تکذیب کرتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں' اب تک اس کی تاویل ان کے پاس نہیں آئی یعنی قرآن میں جو وعدۂ عذاب ہے وہ پورا نہیں ہوا جب ہی یہ غرور میں پھنسے ہیں۔ اے رسول! جیسے آپ کی تکذیب یہ قوم کرتی ہے اسی طرح انہوں نے جو ان سے پہلے گزر گئے کتابوں اور رسولوں کی تکذیب کی تھی' پس دیکھیے کہ ان کی عاقبت کیا ہوئی اور ظالمین مشرکین اور کتاب اور رسولوں کے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا یعنی وہ ہلاک کر دیے گئے۔

۴۰ تا ۴۱- بعض یہود یا بعض مشرکین مکہ ایسے ہیں جو رسول و قرآن پر ایمان لے آئیں گے اور بعض ایسے ہیں جو کبھی ایمان نہ لائیں گے' کافر ہی مریں گے' آپ کا پروردگار سب کو جانتا ہے کہ کون ایمان لائے گا اور کون ایمان نہیں لائے گا۔ اے رسول! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلاتی ہے اور تصدیق نہیں کرتی تو تم ان سے کہہ دو کہ میرا عمل و دین میرے لیے ہے اور تمہارا

اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ

اور مجھے تمہارے کام سے کوئی سروکار نہیں (ہر شخص اپنے عمل کے مطابق نتیجہ پائے گا) O اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو آپ کی (باتوں کی) طرف کان لگاتے ہیں

اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ

(مگر غور سے نہیں سنتے) پھر کیا آپ خود بہرے بنے ہوؤں کو اپنی بات سنا (کر قبول کرا) لیں گے اگر وہ اپنے (حواس اور) عقل سے کام ہی نہ لیں O اور ان میں

مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

سے کچھ ایسے ہیں جو آپ کی طرف تکتے (دیکھتے) ہیں (مگر سمجھ کر نہیں تکتے) تو کیا آپ ایسے اندھے بنے ہوؤں کو راہ دکھائیں گے اگرچہ وہ کچھ دیکھنا ہی نہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ

چاہیں O بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے ہاں لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (کہ ہٹ دھرمی سے سچائی کا

يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ

انکار کرتے ہیں) O اور جس دن اللہ تعالیٰ سب کو اکٹھا کرے گا تو (اس دن انہیں ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ

النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ

نہ ٹھہرے تھے' آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے' بے شک جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلا دیا وہ بڑے نقصان میں رہے اور وہ

عمل و دین تمہارے لیے' تم میرے عمل و دین سے بیزار ہو اور میں تمہارے دین سے اور کاموں سے بیزار ہوں۔

۴۲ تا ۴۴۔ بعض یہود یا بعض مشرکین ایسے ہیں کہ تمہارے پاس آ آ کر قرآن پاک سنتے ہیں اور تمہاری باتیں اور نصیحتیں سنتے ہیں اور تم ان کو سناتے ہو' کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ان گونگوں کو باتیں اور نصیحتیں سنا دو اگرچہ یہ نہ سمجھیں اور سمجھنے کا ارادہ نہ کریں۔ بعض ان کے ایسے ہیں کہ تمہاری طرف دیکھتے ہیں تو تم کو رغبت ان کے ایمان کی ہوتی ہے' کیا تم ان اندھوں کو جو حق کے دیکھنے کی لیاقت نہیں رکھتے اور مثل اندھوں کے بن گئے ہیں زبردستی راہ دکھاؤ گے اگرچہ یہ نہ دیکھیں اور ارادہ نہ کریں یعنی جب ان کا قصد ہی نہیں تو تم کیا کرو گے۔ اللہ تعالیٰ آدمیوں پر ظلم نہیں کرتا کہ خواہ مخواہ ان کی نیکیاں برباد کر دے یا برائیاں بڑھا دے لیکن آدمی اپنے آپ کفر و شرک و معاصی کر کے اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی جزاء سزا دیتا ہے۔

۴۵۔ جس دن اللہ ان یہود و نصاریٰ مشرکین کو اٹھائے گا تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ یہ قبروں میں ایک گھڑی بھر دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے' آپس میں ایک دوسرے کو خوب پہچانیں گے۔ یعنی بعض مواطن اور مقامات ایسے ہوں گے کہ ایک دوسرے کو پہچانے گا اور بعض جگہ دہشت کے مارے کوئی کسی کو نہ جان سکے گا' جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو نہ مانا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے منکر ہوئے تو ان کو نہ دنیا ملی نہ عقبیٰ۔ یہ ہرگز کفر و ضلالت چھوڑ کر سیدھے راستے پر نہ آئیں گے۔

اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

کامیابی کی راہ پانے والے بھی نہ تھے O اور (اے نبی ﷺ!) ہم جن باتوں کا ان سے وعدہ کر رہے ہیں اگر وہ آپ کو آپ کی

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى

زندگی میں ہی دکھادیں یا (ان کے ظاہر ہونے سے پہلے) آپ کا وقت پورا کردیں بہرحال انہیں ہماری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ وہ کر رہے ہیں

مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ

اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے (یعنی وہ پوری پوری جزاء دے گا) O اور ہر امت کے لیے ایک رسول ہوا ہے جب ان کا رسول ان کے پاس آتا (اور وہ اس کو

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

نہ مانتے) تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جاتا تھا اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جاتا تھے O اور وہ کہتے ہیں

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ

کہ یہ وعدہ (یعنی منکروں پر عذاب آنے کا) کب ظاہر ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) O آپ فرمایئے کہ میں تو اپنی کے

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

برے اور بھلے کا بھی (ذاتی) اختیار نہیں رکھتا ہوں مگر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا (اس کا مجھے اختیار دیا) ہر گروہ کے لیے (اس کے عمل کی جزاء کا)

۴۶ تا ۴۷- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ہم تمہیں وہ عذاب جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں دکھا دیں گے یا آپ کو قبل اس عذاب کے اپنے پاس بلالیں اور آپ کی وفات شریف کے بعد ان پر عذاب بھیجیں گے' غرض کچھ ہو خواہ عذاب آپ کے روبرو آئے یا آپ کے بعد آئے' ان سب کا لوٹنا موت کے بعد ہماری ہی طرف ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی سب باتوں پر جن کو یہ کرتے تھے اچھی یا بری گواہ ہوگا' سب کو بتلائے گا اور سب کا بدلہ دے گا۔ جتنی امتیں اور گروہ اور مذہب والے ہیں سب کے لیے کوئی نہ کوئی رسول آیا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور دین توحید کی طرف بلاتا تھا' جب ان کے پاس رسول آیا اور انہوں نے رسول کی تکذیب کی تو ان کے رسول اور ان کے درمیان میں فیصلہ کر دیا گیا اور انصاف کے مطابق حکم دے دیا گیا' عذاب نازل کیا گیا۔ کافر ہلاک ہوئے' رسول اور اہل اسلام نے نجات پائی اور ان پر ظلم نہ ہوگا کہ نیکیاں کم ہو جائیں یا برائیاں زائد ہو جائیں۔

۴۸ تا ۵۲- جیسے سب مذہب والوں نے اپنے اپنے رسولوں سے کہا اسی طرح یہ آج کل کے کافر اپنے رسول سے کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب آئے گا' اگر تم سچ کہتے ہو کہ ہم کو نافرمانی پر عذاب ہوگا تو پھر آخر کب ہوگا' ہم تو تکذیب کرتے ہیں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی جان کے نقصان یا نفع پر مستقل قادر نہیں ہوں بغیر حکم خدا نہ نقصان دفع کر سکتا ہوں نہ نفع لے سکتا ہوں' مگر جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے اتنا ہی نفع و نقصان کا مجھے اختیار ہے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کرتا ہے' نفع دیتا

فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

ایک وعدہ مقرر ہے جب ان کا مقررہ وعدہ آئے گا تو پھر نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ ایک گھڑی آگے بڑھ سکتے ہیں O (اے نبی ﷺ!)

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

آپ فرمائیے: بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب تم پر رات میں یا دن میں آ جائے (تو تم کیا کر سکتے ہو) پھر اس میں وہ کون سی چیز ہے جس

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۭ اٰۗلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ

کی مجرموں کو جلدی ہے O کیا جب وہ وعدہ واقع ہو جائے گا تب تم اس پر یقین کرو گے (اس وقت تم سے کہا جائے گا:) کیا

بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

اب تمہیں یقین آ گیا بے شک پہلے تو تم اس کی جلدی مچا رہے تھے O پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ (اب) ہمیشہ کا عذاب چکھو تمہیں

الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ

صرف تمہارے ان کرتوتوں کا بدلہ مل رہا ہے جو تم (دنیا میں) کماتے تھے O (اے نبی ﷺ!) اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا

اَحَقٌّ هُوَ ڼ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ڼ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾

وہ (عذاب کا وعدہ) حق ہے؟ آپ فرمائیے کہ مجھے اپنے رب کی قسم! بے شک وہ حق ہے اور تم اسے (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے O

ع ۵ ۱۰ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یا نقصان' پھر بے حکمِ خدا میں کیونکر تم پر عذاب لا سکتا ہوں۔ ہر گروہ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک وقت ہلاکت کا مقرر ہے' اس وقت تک کی ان کو مہلت ہے' جب ان کی اجل آ جائے گی اور وعدۂ ہلاک آ کر برابر ہوگا تو نہ ایک گھڑی آنے کے بعد تاخیر ہوگی اور نہ اس سے ایک گھڑی پہلے مر سکتے ہیں۔ اے اہل مکہ! یہ تو سوچو اور سمجھو کہ اگر تم پر عذاب الٰہی رات کو یا دن کو یکایک آ پڑے تو تم کیا کرو گے' پس یہ مجرم مشرک نابکار کس بات کی جلدی کرتے ہیں' کیا یہ عذاب الٰہی کا تقاضا کرتے ہیں۔ جب کافروں نے یہ سنا تو کہا کہ جب عذاب آئے گا تو ہم اس وقت مسلمان ہو جائیں گے' اس وقت دیکھا جائے گا' اس کا جواب نازل ہوا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ کیا پھر جب وہ عذاب واقع ہو جائے گا تو اس وقت تم مسلمان ہو گے' اس سے پہلے ایمان نہ لاؤ گے' سب ہی نے کہا کہ ہاں ہم اس سے پہلے ایمان نہ لائیں گے' اس کا جواب نازل ہوا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ اگر اس وقت تم ایمان بھی لاؤ گے تو قبول نہ ہوگا۔ تم سے فرشتے عذاب کے کہیں گے کہ اب تم مسلمان ہوتے ہو اور عذاب کا یقین آتا ہے اور پہلے سے کفر کرتے تھے اب ڈرتے۔ سو پہلے تو خوب جلدی تھی تقاضا تھا' اب رنج کیا ہے' منہ مانگی مراد ملی' پہلے مسخرا پن کرتے تھے' ہنستے تھے اب بھی ہنسو' پھر ان سے جو ظلم یعنی شرک کرتے تھے کہا جائے گا کہ لو اب ہمیشگی کا عذاب چکھو' تم پر ظلم نہیں ہے' تم کو فقط اسی بات کا بدلہ دیا جاتا ہے جو کہ تم دنیا میں کرتے اور کہتے اور کماتے تھے۔

۵۳تا۵۶- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافر آپ سے خبر پوچھتے ہیں اور مذاق کے طریقہ سے دریافت کرتے ہیں

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ

اور بے شک اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے اس کی مالک ہوتی تو (اپنی جان چھڑانے کے لیے) سب کچھ فدیہ دے دیتی اور

اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

جب وہ عذاب دیکھیں گے تو دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا O خبردار ہو جاؤ کہ بے شک جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہی ہے

اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ

سن لو بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (وہ کبھی ٹل نہیں سکتا) مگر اکثر لوگ جانتے نہیں O وہی جلاتا (زندہ کرتا) ہے وہی مارتا ہے

وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ

اور اسی کی طرف (آخر کار) تم سب کو لوٹنا ہے O اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت

کہ کیا واقعی یہ قرآن پاک سچا ہے اور حقیقت میں ہم سب عذاب پائیں گے؟ آپ فرما دیجئے کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم! یہ سب سچ ہے اور قرآن پاک حق ہے۔ اگر نہ مانو گے تو عذاب پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ کو عاجز نہ کر سکو گے کہ کہیں بھاگ جاؤ اور وہ تم کو نہ پکڑ سکے۔ اس وقت ہر اس شخص کے پاس جس نے ظلم کیا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا تھا کل زمین کا خزانہ روپیہ پیسہ سونا چاندی اور زمین میں جو کچھ بھی ہو تو وہ سب دے دے اور اپنی جانوں کو اس عذاب سے بچائے یعنی ایسا سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا کہ ساری دنیا کی حقیقت اس کے آگے کچھ نہ ہوگی۔ کافروں کے سردار رؤسا جو کفر کے بانی تھے اور کم درجہ والوں سے کفر کراتے تھے اس دن اپنے دلوں میں اپنے شاگردوں سے شرمائیں گے یعنی جب عذاب دیکھیں گے تو ان کے شاگرد کہیں گے کہ تمہی نے ہمیں عذاب میں ڈالا تم بڑے جھوٹے نکلے وغیرہ وغیرہ اور ان میں اور شاگردوں میں عدل و انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا' ان پر ظلم نہ ہوگا کہ نیکیاں کم کی جائیں یا برائیاں زائد' سب دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور علی حسب المراتب عذاب پائیں گے۔ خبردار ہو جاؤ کہ جو کچھ آسمان میں ہے عجائب غرائب اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے' یقین جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے' ضرور بعد موت زندہ ہو کر اٹھائے جاؤ گے۔ مگر بات یہ ہے کہ اکثر آدمی یقین نہیں لاتے اور تصدیق نہیں کرتے۔ وہی زندہ کرتا ہے یعنی بروز قیامت' وہی مارتا ہے یعنی دنیا میں' اسی کے پاس سب لوٹ کر جاؤ گے یعنی مرنے کے بعد۔

۵۷ تا ۵۸- اے آدمیو! اور اہل مکہ! تم کو اللہ تعالیٰ کے پاس سے' تمہارے پروردگار کے پاس سے نصیحت آئی ہے' تم جس حالت میں ہو اس سے ممانعت تنبیہ آئی ہے یعنی گناہوں سے بچنے کی جھڑکی ہے اور تمہارے دلوں کی اور سینوں کی بیماریوں سے تمہارے لیے شفاء اتری ہے اور روشنی پھیلی ہے کہ تم حق کو بغور دیکھو اور ہدایت آئی ہے کہ گمراہی چھوڑ دو اور

مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ

اور ایمان لانے والوں کے لیے دلوں کے مرض کی شفا (اور صحت) اور ہدایت اور سراپا رحمت

لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ

آ چکی ہے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت (یعنی نبی ﷺ اور قرآن مجید) پر ہی ان کو خوشی کرنی چاہیے

هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۵۸﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ مِّنۡ

وہ ان کی جمع کی ہوئی سب دھن دولت سے بہتر ہے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ ان سے فرمایئے: بھلا بتاؤ تو جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہارے

رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمۡ اَمۡ

لیے اُتارا ہے اس میں سے تم نے (محض اپنے وہم سے) کچھ حرام ٹھہرا لیا اور کچھ حلال سمجھ لیا آپ ان سے پوچھیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کی اجازت دی

عَلَى اللّٰهِ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ

ہے یا اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہو ○ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ان کا قیامت

الۡكَذِبَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ

کے دن کے متعلق کیا خیال ہے (کیا ان سے پُرسش نہ ہوگی) بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے (کہ ان کی ہدایت کے لیے کتاب

وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ع وَمَا تَكُوۡنُ فِىۡ شَاۡنٍ وَّمَا

ع ۶ / ۱۱

اتاری اور قیامت کا دن جزاء کے لیے مقرر فرمایا) لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (اس کتاب کی قدر نہیں کرتے) ○ اور (اے نبی ﷺ!) آپ کی

رحمت حق ایمان والوں کے لیے نازل ہے یعنی رسول وقرآن۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمادیں کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا فضل آیا، رحمت نازل ہوئی، قرآن واسلام آیا جو مال دنیائے فانی سے کہیں بہتر ہے۔

۵۹ تا ۶۰ - یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان اہل مکہ سے پوچھیے کہ تم جو ان چیزوں کو جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رزق بنا کر اتارا ہے یعنی کھیتی اور چوپائے، ان میں سے بعض کو بعض پر حلال اور بعض کو بعض پر حرام کر لیتے ہو یعنی بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کی منفعت عورتوں پر حرام اور مردوں پر حلال جانتے ہو کیا اس کی اجازت تم کو تمہارے پروردگار اللہ تعالیٰ نے دے دی ہے؟ نہیں اس نے ہرگز ایسی اجازت نہیں دی۔ بلکہ تم اللہ تعالیٰ پر اپنے جی سے باتیں بنا بنا کر افتراء و اتہام کرتے ہو۔ ان لوگوں کا جو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہیں اور تہمت لگاتے ہیں اور جھوٹ باندھتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا گمان اور خیال ہے کہ اس دن ان کے ساتھ کیسا معاملہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آدمیوں پر بڑا فضل واحسان کرنے والا ہے کہ عذاب میں تاخیر کیے ہوئے ہے مگر اکثر آدمی اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے، وہ یقیناً عذاب کے مستحق ہیں۔

تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا

حال میں بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ قرآن پڑھ کر سنا رہے ہوں اور (اے لوگو!) تم کوئی بھی کام کرتے ہو جب تم اسے شروع

عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ

کرتے ہو تو ہم تمہارے اوپر گواہ ہوتے ہیں (سب کچھ دیکھتے ہیں) اور آپ کے رب سے زمین اور آسمان سے ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں

مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ

اور نہ ذرے سے کوئی چیز چھوٹی اور نہ اس سے بڑی ہے جو ایک روشن کتاب میں

مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ

لکھی ہوئی نہ ہو (یعنی لوح محفوظ میں) O سن لو اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر کچھ خوف

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے O یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ہمیشہ پرہیز گاری

يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا

کرتے رہے O ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی (کامیابی کی) خوشخبری ہے اور آخرت (کی زندگی) میں

۶۱ - یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کسی حال میں نہیں ہوتے اور قرآن پاک کی کوئی سورت یا آیت نہیں پڑھتے' اور اے آدمیو! تم اچھی یا بری کوئی بات نہیں کرتے ہو مگر ہم تم سب پر گواہ ہوتے ہیں۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کا پڑھنا اور تم سب کے کام ہم جانتے ہیں' جب تم قرآن پاک میں غور وخوض کرتے ہو اور اس کی تکذیب کے مشورے کرتے ہو تو اس بات کے ہم گواہ ہیں۔ آپ کے پروردگار سے تو کوئی ایک شے بھی ذرہ برابر مخفی اور غائب نہیں یعنی بندے جو کچھ کرتے ہیں ان کے اعمال سے ایک سرخ چیونٹی کے برابر بھی جو بہت چھوٹی ہوتی ہے کوئی چیز مخفی نہیں اور آسمان زمین کی چیزوں سے بھی کوئی چیز ذرہ برابر پوشیدہ نہیں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ ہی اس سے بڑی' نہ اس سے بھاری نہ اس سے ہلکی کوئی چیز ہے مگر وہ کتاب مبین میں یعنی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔

۶۲ تا ۶۴ - خبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں اور اولیاء کو یعنی کامل مسلمانوں کو کوئی ڈر نہیں یعنی آئندہ عذاب کا کوئی خوف نہیں اور نہ ہی ان کو گزری ہوئی کسی بات کا رنج ہے یعنی ان کے ذمہ کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی ہوگا۔ وہ اولیاء جو کہ اللہ تعالیٰ و رسول پاک وقرآن پاک پر ایمان لائے اور کفر و شرک و کل فواحش و معاصی سے محفوظ رہے ان کو دنیا میں بھی بشارت و خوشخبری ہے یعنی بذریعہ الہام اور خواب صالح کے ان کو بشارت ملتی ہے اور آخرت میں بھی بشارت ہے یعنی جنت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں' وعدوں میں تغیر و تبدل نہیں' ان کو ضرور جنت ملے گی اور یہ بات بڑے فوز و فلاح کی ہے کہ

تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحۡزُنۡكَ

بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں بدل نہیں سکتیں (اس کا فرمان اٹل ہے) یہی سب سے بڑی کامیابی ہے○ اور (اے نبی ﷺ!) آپ منکروں کی (دل آزار)

قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ؕ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿٦٥﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ

باتوں کا غم نہ کریں بے شک ساری عزتیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں (اور وہ جسے چاہے عطا فرمائے) وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے○ یاد رکھو بے شک

مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ

جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی مِلک (اور اس کے محکوم) ہیں اور وہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شریکوں (اور معبودوں) کو

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿٦٦﴾

پوجتے اور پکارتے ہیں (وہ کس کے پیچھے جارہے ہیں) وہ تو صرف اپنے گمان وخیال کی پیروی کرتے اور وہ تو صرف اپنے (اٹکلیں اور) قیاس دوڑاتے ہیں○

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ

وہی ہے کہ جس نے تمہارے لیے رات اس لیے بنائی کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن آنکھیں کھولنے والا

فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

(کہ اس کی روشنی میں دیکھو بھالو) بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو (حق بات) سنیں (اور سمجھنے کی کوشش کریں)○ کافروں نے کہا

جنت و مافیہا ملی اور دوزخ و مافیہا سے بچے۔

٦٥ تا ٦٦- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے لغو بکنے اور تکذیب کرنے سے رنج نہ کریں عزت اور قدرت اور غلبہ سب اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے وہ ان سب کو ہلاک کرے گا وہ ان کی باتیں سننے والا ہے اور ان کے اعمال اور ان کی سزا کا جاننے والا ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ مخلوق ہے اور جو چیز ہے سب اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے لوٹ پھر کرتا ہے یہ مبخت کافر جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کو معبود سمجھ کر یا خدا سمجھ کر پکارتے ہیں اور ان کو اللہ کا شریک سمجھتے ہیں تو یہ فقط اپنے خیال اور گمان کا اتباع کرتے ہیں یعنی گمان پکائے ہوئے ہیں کہ یہ بت بھی خدا ہے وہ بھی یہ کرتا ہے وہ کرتا ہے مستقل تصرف کرنے والا ہے اور اس پر پورا پورا کسی دلیل سے یقین بھی نہیں رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنے شاگردوں اور نیچے درجہ والوں کو خوب سکھاتے ہیں اور خیالات خود بھی باندھتے ہیں اور ان کو بھی بندھاتے ہیں۔

٦٧ تا ٧٠- اے آدمیو! اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات کو بنایا کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن بنایا روشن آنے جانے چلنے پھرنے کام دھندے کے لیے ان باتوں میں ان کے لیے جو قرآن کی نصیحتیں سنتے اور سمجھتے ہیں بہت سی نشانیاں اور عبرتیں ہیں۔ مکہ کے کافروں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جو عورتیں ہیں اپنی لڑکیاں بنایا ہے اس

سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ

[illegible] وہ بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملک و مخلوق ہے

عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

[illegible] کیا تم اللہ کی نسبت ایسی بات کہتے ہو جس کے متعلق تمہارے پاس کوئی علم نہیں ○

قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ

(اے نبی ﷺ) [illegible] اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہ پائیں گے ○

مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ

[illegible] پھر ہم ان کو ان کے کفر کے بدلے سخت عذاب (کا مزہ)

بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ

چکھائیں گے ○ (اے نبی ﷺ) [illegible] جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اگر تم پر میرا

یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ وَتَذْكِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

[illegible] (بھاری) شاق گزرتا ہے تو میں نے تو (صرف) اللہ تعالیٰ (ہی) پر بھروسہ

[illegible] اور متعالی ہے اولاد و شریک سے برتر ہے وہ سب سے بے پرواہ ہے۔ آسمان زمین میں جو چیز ہے [illegible] سب اسی کا ہے۔ تمہارے پاس ان جھوٹ باتوں کی کوئی بھی دلیل نہیں نہ کوئی کتاب نہ حجت بلکہ تم ایسی باتیں [illegible] جھوٹی [illegible] باتیں یقین کرتے ہو جن کی حقیقت کا تم کو علم نہیں کہ کتنی بڑی لغو اور خراب باتیں ہیں۔

[illegible] رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر افترا و بہتان کرتے ہیں اور جھوٹ جوڑتے ہیں وہ کبھی عذاب سے نجات اور امن نہ پائیں گے اور ان کو کبھی فلاح وظفر نہ ملے گی۔ دنیا کا تھوڑا سا اسباب جو عنقریب فانی ہونے والا ہے یہ لے لیں پھر آخر وان کا رجوع ہماری ہی طرف ہوگا اور مرنے کے بعد ہمارے ہی پاس آئیں گے پھر وہاں ہم ان کو عذاب شدید اور سخت دیں گے اور ان کے کفر کے بدلے جو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے ساتھ کرتے ہیں اور اپنے [illegible] کا مزا پائیں گے۔

[illegible] رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان لوگوں کو نوح (علیہ السلام) پیغمبر کی خبر سنائیں اور قرآن مجید میں ان کا قصہ پڑھیں انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میرے گروہ! اگر تم کو میرا تم میں رہنا اور ٹھہرنا اور تم کو نصیحت کرنا اور اللہ کے عذاب سے ڈرانا اور اس کی آیتیں سنانا برا معلوم ہوتا ہے اور تم پر شاق گزرتا ہے تو تم سب اکٹھے ہو جاؤ اور تم سب خود آپ اور اپنے شریکوں اور معبودوں کو بلا کر جمع ہو کر مستعد ہو جاؤ اور ان سے بھی مدد مانگ کر اتفاق کر لو میں تم کو پہلے

فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ

کیا ہے تم میرے خلاف جو کچھ کرنا چاہتے ہو اسے خوب پکا کر کے ٹھان لو اور اپنے شریکوں کو بھی ساتھ لے لو پھر جو تمہارا منصوبہ ہو اسے اچھی طرح سمجھ لو کہ کوئی

اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

پہلو نظر سے الجھا ہوا نہ رہ جائے پھر جو کچھ تم سے میرے خلاف ہو سکے کر گزرو اور مجھے (ذرا بھی) مہلت نہ دو (پھر میں دیکھتا ہوں کہ تم میرا کیا بگاڑ سکتے ہو) ○ پھر

فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ

اگر (اس پر بھی) مجھ سے منہ پھیر لو گے (اور میری بات نہ مانو گے) تو (تم اپنا ہی نقصان کرو گے) میں تم سے کچھ اجرت تو نہیں مانگتا ہوں میرا اجر

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي

تو اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ کرم پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبردار بندوں (مسلمانوں) میں شامل رہوں ○ تو ان کی قوم نے انہیں (اس

الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ

پر بھی) جھٹلایا تو ہم نے انہیں (نوح علیہ السلام) اور ان کے ساتھ جو کشتی میں سوار تھے (طوفان سے) بچا لیا اور انہیں (زمین میں) جانشین بنایا اور جن

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى

لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان سب کو ہم نے غرق کر دیا پھر دیکھو کہ (عذاب سے) ڈرائے ہوؤں کا انجام کیا ہوا ○ پھر ہم نے نوح (علیہ السلام)

سے خبردار کیے دیتا ہوں' پھر بعد میں تم پر یہ امر پوشیدہ نہ رہے' پھر سب مل کر مجھ کو ہلاک کر دو اور مجھ کو گھڑی بھر کی بھی مہلت نہ دو۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیا ہے اور اپنا معاملہ اس کو تفویض کر دیا ہے' میرا بھروسہ اسی پر ہے۔ پس اگر تم روگردانی کرو گے اور میں جو کتاب و احکام لایا ہوں اس پر ایمان نہ لاؤ گے تو میرا کیا کرو گے؟ میں تم سے کچھ مزدوری یا حق محنت تو مانگتا ہی نہیں کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو نہ ملے گی۔ میری دعوت توحید و ایمان کا اجر و ثواب سوائے خدا کے کسی پر نہیں۔ میں اس بات کا حکم کیا گیا ہوں کہ مسلمان رہوں اور مسلمانوں کے ساتھ قائم رہوں۔ نوح (علیہ السلام) نے بہت سمجھایا مگر انہوں نے ان کی ان باتوں کی جن کا وہ حکم کرتے تھے تکذیب کی۔ پس ہم نے ان کو اور جو مسلمان کشتی میں ان کے ساتھ تھے ان کو غرق سے نجات دلائی اور ان کو زمین کا مالک اور خلیفہ بنایا اور جو ہماری آیتوں کی اور نوح (علیہ السلام) کی تکذیب کرتے تھے ان کو طوفان میں غرق کر دیا۔ پس یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خیال تو کیجیے کہ ان کی عاقبت کیا ہوئی جو ڈرائے جاتے تھے مگر پھر بھی خدا سے نہ ڈرتے تھے یعنی کافر۔ ان کا انجام یہی ہوا کہ ہلاک ہوئے اور اپنے کیے کی سزا پائی' ہمارا کیا بگاڑا۔

۷۴۔ پھر قوم نوح (علیہ السلام) کے ہلاک ہونے کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا' وہ امر و نہی اور معجزات لے کر آئے مگر انہوں نے روز اوّل سے تکذیب کی تھی اور ان کی قسمت میں ہمیشہ سے کفر لکھا تھا' اس سبب سے وہ اس لائق نہ تھے کہ ایمان لاتے اور تصدیق کرتے۔ ہم یونہی ان لوگوں کے دلوں پر جو حد سے تجاوز کرتے تھے' حلال و

قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ

کے بعد کتنے ہی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے تو اس پر بھی وہ جن چیزوں کو اس سے پہلے جھٹلا چکے تھے

قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ

اس پر ایمان لانے کے لیے تیار نہ ہوئے (دیکھو) جو لوگ (سرکشی میں) حد سے گزر جاتے ہیں ہم اسی طرح ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ○ پھر ہم

مُّوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا

نے ان (رسولوں) کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو فرعون اور ان کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے (ان

قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡۤا اِنَّ هٰذَا

کے ماننے سے) تکبر کیا (اور گھمنڈ کیا) اور وہ تھے ہی مجرم لوگ (یعنی جرائم کرنے کے عادی ہو چکے تھے) ○ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے (حق اور

لَسِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوۡسٰٓى اَتَقُوۡلُوۡنَ لِلۡحَـقِّ لَمَّا جَآءَكُمۡ ؕ اَسِحۡرٌ هٰذَا ؕ

سچائی آئی تو وہ کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم سچائی کے حق میں جب وہ تمہارے پاس آئی یہ بات کہتے ہو کہ یہ

وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِتَلۡفِتَنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا

جادو ہے حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ○ انہوں نے کہا کیا تم ہمارے پاس اسی لیے آئے ہو کہ جس راہ پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے پایا اور دیکھا

حرام' کفر و شرک کی قدر نہیں سمجھتے مہر لگا دیتے ہیں پھر ان کو حق نظر نہیں آتا۔ یعنی ان کے دلوں پر اپنے علم ازلی کے مطابق لکھ دیتے ہیں کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے' اپنی ہٹ دھرمی سے کفر پر اڑے رہیں گے۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے ہیں' ان کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ ایمان لائیں یا کفر پر رہ کر مریں۔

۷۵- پھر ان بہت سے رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے گروہ' کفر کے سرداروں کی طرف اپنی کتاب توریت یا اپنی نشانیاں نو معجزے دے کر بھیجا (١) ید بیضاء (٢) عصا (٣) طوفان (۴) جراد (۵) قمل (٦) ضفادع (٧) دم (٨) قحط (٩) کمی ثمرات۔ یا آیات سے مراد یہ ہو کہ ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ پس انہوں نے غرور کیا' کتاب و رسول و آیات کو نہ مانا اور وہ سخت مجرم و مشرک تھے' ہم نے ان کو غرق کر دیا' ان کے کفر کا بدلہ دیا۔

٧٦ تا ٧٧- جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا یعنی کتاب و رسول و آیات تو انہوں نے کہا کہ موسیٰ جو یہ لائے ہیں یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اگر ساحر بصیغہ فاعل ہو تو یہ معنی کہ موسیٰ تو کھلے ہوئے جادوگر ہیں۔ تب موسیٰ نے ان سے کہا: کیا تم سچی باتوں کو کتاب و رسول و آیات کو جب وہ تمہارے پاس آتی ہیں سحر بتلاتے ہو' کیا یہ یقینی باتیں سحر ہو سکتی ہیں حالانکہ ساحروں کو فلاح نہیں ہوتی' وہ عذاب الٰہی سے امن اور نجات نہیں پاتے لہٰذا تم کو ایمان لانا چاہیے مگر انہوں نے نہ مانا۔

٧٨- اور فرعون وغیرہ نے موسیٰ سے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو اس مذہب سے پھیر دو

وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

ہے اس سے ہمیں ہٹا دو اور ملک میں تم ہی دونوں کی بڑائی اور سرداری ہو جائے اور ہم تو (کسی حالت میں بھی) تم پر ایمان لانے والے نہیں O

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ

اور فرعون نے کہا کہ جتنے ماہر جادوگر (میرے ملک سے باہر) ہیں سب کو میرے پاس حاضر کرو O پھر جب جادوگر (مقابلے سے میدان میں) آئے تو

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى

موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کہ جو کچھ تمہیں (جادو سے) ڈالنا ہے ڈالو O پھر جب انہوں نے (اپنی جادو کی رسیاں اور لاٹھیاں)

مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ

ڈال دیں تو موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: جو کچھ تم بنا کر لائے ہو وہ جادو ہے بے شک اللہ تعالیٰ اسے ملیامیٹ کردے گا بے شک اللہ تعالیٰ شریروں کا

ع ۱۳ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

کام نہیں بننے دیتا (بلکہ اسے ملیامیٹ کر دیتا ہے) O اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے احکام کے مطابق حق کر دکھاتا ہے اگرچہ مجرموں کو برا معلوم ہوتا ہو O

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ

اس پر بھی موسیٰ (علیہ السلام) پر کوئی ایمان نہ لایا مگر ان کی قوم کے کچھ نوجوان لوگ فرعون اور اس کے سرداروں کے ڈر کی وجہ سے کہ کہیں وہ ان کو

وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ

مصیبت میں ڈال کر (دین سے) پھرنے پر مجبور نہ کریں اور بے شک فرعون زمین میں بڑا سرکش تھا اور بے شک وہ (ظلم کرنے میں)

جس پر ہم نے اپنے باپ دادؤں کو ہمیشہ سے پایا ہے۔ یعنی عبادت اصنام اور تم کو زمین میں یعنی مصر میں کبریائی یعنی دولت و ملک و بادشاہت حاصل ہو سارا شہر تمہارا محکوم ہو اور تم حاکم بنو ہم تم پر کبھی بھی ایمان نہ لائیں گے اور کبھی تصدیق نہ کریں گے۔

۷۹ تا ۸۳- اور فرعون نے جب معجزہ کا نام سنا اور اس کو سحر پر قیاس کیا تو مقابلہ کے لیے جادوگر بلوائے اور وزراء اور رؤسا سے کہا کہ یہاں میرے پاس ہر شہر سے ہر جادوگر جو خوب ماہر اور جادو سے واقف ہو بلواؤ اور لے کر آؤ۔ جب اس کے حسب حکم جادوگر آ گئے اور مقابلہ ہوا تو موسیٰ نے کہا: اچھا تم اپنا جادو دکھاؤ اور جو ڈالنا ہو ڈالو۔ جب انہوں نے اپنی لکڑیاں رسیاں جادو کی ڈالیں تو موسیٰ نے کہا: یہ جو تم سامنے لاؤ یہ جادو ہے اللہ تعالیٰ اس کو عنقریب باطل و ہلاک کرتا ہے اور مفسدوں جادوگروں کا عمل پسند نہیں کرتا اس کی اصلاح نہیں ہونے دیتا، اپنے کلموں اور باتوں اور دلیلوں سے دین حق کو ظاہر و غالب و موید کرتا ہے اگرچہ مجرمین مشرکین کو برا لگے۔ غرض موسیٰ نے عصا ڈالا ان کا سحر

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ

حد سے گزر گیا تھاO اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو

تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

اگر تم مسلمان اور فرمانبردار ہوO تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کیا ہے (اور دعا کرتے ہیں:) اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں

فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ

کے لیے آزمائش نہ بنا (یعنی انہیں ہم پر غالب نہ ہونے دے)O اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات دےO اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا

ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی کی طرف یہ وحی فرمائی کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں مکانات بناؤ اور اپنے گھروں ہی کو نماز کی جگہ بنالو (یعنی قبلہ

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى

رخ تعمیر کرو) اور (ان میں ہی) نماز قائم رکھو اور مومنوں کو (کامیابی کی) خوشخبری سنا دوO اور موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی:

باطل ہوا مگر پھر بھی موسیٰ پر اور ان کے دین پر سوائے ان چند لوگوں کے جو فرعون کی قوم قبط کے پوتوں سے اور بنی اسرائیل کے نواسوں سے تھے ان کی مائیں بنی اسرائیل سے تھیں اور کوئی ایمان نہ لایا۔ وہ بھی فرعون اور اس کے رؤسا قوم سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں ان کو فتنہ میں نہ ڈالیں، جبراً ان کو گمراہ نہ کریں اور واقع میں دنیا میں فرعون بہت بڑا شخص تھا اور زمین میں دین موسیٰ والوں کے لیے بڑی خوف کی جگہ تھا اور حد سے بڑھنے والوں اور مشرکین میں سے تھا۔

۸۴تا۸۶- جب کچھ لوگ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تو فرعون نے ستانا شروع کیا تب موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میرے گروہ! اگر تم ایمان لائے ہو اور اللہ کی تصدیق کرتے ہو تو اس پر توکل کرو اور بھروسہ رکھو اگر تم مسلمان ہو گئے۔ وہ بولے کہ ہم نے اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے بھروسہ کیا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم قوم کے ہاتھ سے فتنہ میں نہ ڈال اور ہم کو ان کے لیے فتنہ نہ بنا کہ وہ ہم پر مسلط ہوں اور یہ سمجھ کر کہ ہم باطل پر ہیں اور وہ خود حق پر ہیں اور ہم کو ستائیں اور ہم کو اپنی رحمت سے کافروں کی قوم سے یعنی کافروں وغیرہ سے نجات دے۔

۸۷- ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی بھیجی اور ان کے بھائی (ہارون) کو کہ تم دونوں مصر میں اپنی قوم کے لیے گھر بنا دو یعنی گھروں میں مسجدیں بنا دو اور تم سب اپنے گھروں کی مسجدوں کو قبلہ رو بناؤ، وہیں نماز ادا کرو اور پانچ وقتہ اچھی طرح نماز ادا کرو اور اے موسیٰ! مسلمانوں کو فتح اور نجات اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔

۸۸تا۸۹- اور موسیٰ نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے رؤسائے قوم کو دنیا کی زینت اور بے انتہا طرح طرح کے مال اسباب زندگانی دنیا میں اس لیے دے رکھے ہیں کہ وہ تیرے بندوں کو ان کے ذریعہ سے تیرے سچے دین اور اطاعت سے بہکائیں اور گمراہ کریں۔ اے پروردگار! تو ان کے مالوں پر ہلاکت اور تباہی ڈال دے

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ

اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دنیا کی زندگی میں آرائش کا سامان اور (بہت کچھ) مال عطا فرمائے ہیں

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ

اے ہمارے پروردگار! کیا (یہ اس لیے ہیں کہ) وہ (تیرے بندوں کو) تیری راہ سے بہکائیں؟ اے ہمارے پروردگار! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ

دلوں کو ایسا سخت کر دے کہ جب تک وہ درد ناک عذاب نہ دیکھیں اس وقت تک ایمان نہ لائیں ○ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں

اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

کی دعا قبول ہوئی اور تم (ہماری راہ میں) ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ پر نہ چلو ○

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا تو فرعون اور اس کے لشکریوں نے سرکشی اور ظلم سے ان کا پیچھا کیا'

وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ

یہاں تک کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں اس بات پر ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس ذات کے جس پر بنی اسرائیل

اور ان کے دلوں کو خوب سخت کر دے اور ان کو نگاہ رکھ کہ یہ ہرگز جب تک عذاب نہ دیکھ لیں یعنی غرق ہونا' ایمان نہ لائیں گے۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے کہا کہ تم دونوں کی دعا مقبول ہوئی' ان پر عذاب آئے گا' اب تم ایمان و اطاعت و تبلیغ حکم پر خوب مستقیم رہو اور ان لوگوں کے راستہ کا اتباع نہ کرو جو توحید و دین کچھ نہیں جانتے' ان کے کہے میں نہ آ جاؤ اور ان کا دین نہ قبول کرو۔

٩٠ تا ٩٢۔ یعنی فرعون وغیرہ' اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر یا دریائے نیل کے پار اتار کر لے گئے۔ تب فرعون اور اس کے لشکر نے ان کا پیچھا کیا' وہ بھی غرور کا کلمہ کہہ کر اور عداوت سے ان کے قتل کا ارادہ کر کے دریا میں گھس گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ سب غرق ہونے لگے اور ڈوبنے لگے اس وقت فرعون نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ سوائے اس ذات کے کوئی لائق عبادت نہیں جس پر موسیٰ اور اس کی امت یعنی بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی سب مسلمانوں کے ساتھ ہوں' ایمان لے آیا ہوں اور ان کے دین پر ہو گیا ہوں۔ جبریل بولے کہ بعد نزول عذاب غرق اب تو مسلمان ہوتا ہے۔ اور پہلے سے برابر نافرمانی کرتا رہا اور کفر میں مبتلا رہا' تو زمین مصر میں بڑے مفسدین سے تھا' لوگوں کو قتل کرتا تھا' شرک کرتا تھا اور دوسرے لوگوں سے شرک کراتا تھا' ہم آج تجھ کو تیرے بدن یعنی زرہ سمیت زمین مرتفع و بلند پر ڈال دیں گے۔ یعنی تیری نعش دریا کے باہر ڈال دیں گے تاکہ سب تیری ذلت دیکھیں اور تو ان کے لیے جو تیرے بعد کافر آئیں گے تو عبرت و نصیحت ہو کہ وہ

آمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ

ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمان ہو گیا ہوں O (ہم نے فرمایا:) بے شک

عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ

تو پہلے سے نافرمان رہا ہے اور فساد کرتا رہا ہے اور اب تو ایمان لایا (اب عذاب الٰہی میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لانا مقبول نہیں) O پس آج ہم تیری

بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

نعش کو دریا کے باہر ڈال دیں گے تاکہ تو ان لوگوں کے لیے جو تیرے پیچھے آنے والے ہیں (عبرت کی) ایک نشانی ہو

عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ ع ٩/١٠ ١٤

بے شک بہت سے لوگ تو ہماری نشانیوں سے غافل ہی رہتے ہیں O اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو (اپنے وعدے کے مطابق ملک مصر یا فلسطین

وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ

میں) عزت کی جگہ عطا فرمائی اور پاکیزہ روزی عطا فرمائی تو انہوں نے (دین کے معاملہ میں) اختلاف نہ کیا مگر علم آنے کے بعد

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾

بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اس معاملہ میں جس میں وہ اختلاف کرتے رہے خود فیصلہ فرما دے گا O

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ

پھر اگر (اے سننے والے!) تو اس سے شک میں ہو جو ہم نے تیری طرف اتارا ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

کتاب پڑھتے رہے ہیں (توریت انجیل وغیرہ) یقیناً تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق اور سچائی آئی تو تو

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو O اور ان لوگوں میں سے بھی ہرگز نہ ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلائیں، پھر تو بھی

تیری طرح کفر اور خدائی کا دعویٰ نہ کریں اور جانیں کہ تو خدا نہ تھا اور تحقیق بہت سے آدمی کافر ہیں، ہماری آیتوں سے، کتاب اور رسول سے غافل ہیں اور منکر ہیں تصدیق نہیں کرتے، وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، خود عذاب میں گرفتار ہونا چاہتے ہیں۔

۹۳ تا ۹۵۔ تحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو اچھی جگہ اور عمدہ منزل میں اتارا یعنی ارض مقدس و کریمیا اردن و فلسطین میں

فَتَكُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۹۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا O بے شک وہ لوگ جن پر آپ کے رب کا (ازلی) فرمان صادق آ گیا ہے

رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

(یعنی ان کا کفر پر مرنا) وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے O اگرچہ ان کے پاس ساری نشانیاں بھی آ جائیں یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب اپنی آنکھوں سے نہ

الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ

دیکھ لیں (لیکن اس وقت کا ایمان مقبول نہیں) O پھر کوئی بستی بھی تو ایسی نہیں کہ وہ ایمان لاتی تو اس کو اس کا ایمان نفع دیتا سوائے

يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

یونس (علیہ السلام) کی قوم کے‘ جب کہ وہ ایمان لائی تو دنیا کی زندگی میں ہی ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب ہٹا لیا اور ایک مقررہ

اور وہاں ان کو رزق کریم دیا۔ من وسلویٰ غنیمتیں‘ پس انہوں نے کوئی اختلاف نہ کیا یہاں تک کہ اس کا وعدہ کا علم اور بیان آیا اور وہ پیش گوئی واقع ہوئی جو ان کو کتاب میں بتلائی گئی تھی یعنی جو ذکر ونعت وصفت نبی آخر الزمان ان کو بتلایا تھا اور ان سے ان پر ایمان لانے اور ان کی تابع داری اور مدد کا وعدہ لیا تھا‘ جب اس کا وقت آیا اور وہ رسول تشریف لائے تو یہ اختلاف میں پڑ گئے اور بجائے ایمان لانے کے آپ کی مخالفت کرنے لگے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار بروزِ قیامت یہود ونصاریٰ کی ان باتوں میں جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں فیصلہ فرمائے گا‘ اگر اس دین میں اور قرآن میں جو ہم نے بدست جبرائیل (علیہ السلام) اور بذریعہ محمد مصطفیٰ تم کو بھیجا ہے‘ اے لوگو! تم کو کچھ شک وشبہ ہو تو ان یہود ونصاریٰ سے پوچھو جو تم سے پہلے سے کتب توریت وانجیل پڑھتے رہے ہیں یعنی عبداللہ بن سلام وغیرہ یہودی وعیسائی‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شک ہونا محال تھا اس لیے حضور کسی سے کیوں سوال کرتے‘ بعض علماء کہتے ہیں کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ بظاہر یہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور مراد وہ امت ہے جو کچھ مذبذب تھی یعنی شک میں تھی‘ اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے پروردگار کے پاس سے بذریعہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حق مذہب آیا‘ جبرائیل اللہ کے پاس سے قرآن لے کر آئے جس میں سارے اگلے مذہبوں اور سب رسولوں کے دینوں کی بھلائیاں ل جمع ہیں‘ پس اے مسلمانو! تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو اور نہ ان لوگوں میں سے جو اللہ کی کتاب ورسول اور آیات کو جھٹلاتے ہیں کہ تم اس صورت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے‘ جو اپنے آپ کو خرابی ونقصان میں ڈالتے ہیں۔ ان میں سے ہو جاؤ گے جو اپنے آپ کو خرابی ونقصان میں ڈالتے ہیں۔

۹۶ تا ۹۸- بے شک جن لوگوں پر اللہ کا کلمہ یعنی وعدہ عذاب ثابت ہو گیا اور علم الٰہی میں ان کا کفر پر رہنا ثابت ہو گیا ہے وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے اگرچہ وہ جتنی نشانیاں اور نئے معجزے جو تم سے طلب کرتے ہیں سب دیکھ لیں۔ یہاں تک کہ عذاب الیم دیکھیں۔ چنانچہ بروز بدر واحد واحزاب جب کفار نے اپنی خرابی دیکھ لی تو باقی لوگ ایمان لانے لگے۔ کوئی امت‘ کسی بستی والے لوگ ایسے نہیں ہوئے کہ وقت نزول عذاب وہ ایمان لائے ہوں اور ان کے ایمان نے ان کو نفع

الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ

مدت تک انہیں (دنیا) برتنے کا (موقع) دیا O اور اگر آپ کا رب چاہتا تو سب کے سب زمین والے ضرور

فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا

ایمان لے آتے (مگر جو شقی ازلی ہیں وہ کیسے ایمان لائیں گے) تو پھر کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں تاکہ وہ

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

ایمان لے آئیں O اور بغیر اللہ کی مشیت کے کسی جان کے بس میں نہیں کہ وہ ایمان لے آئے اور جو

وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا

عقل سے کام نہیں لیتے اللہ تعالیٰ انہیں پر خباثت و عذاب ڈالتا ہے O (اے نبی ﷺ!) ان سے فرمایئے:

مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ

کیا کچھ آسمانوں اور زمین میں (قدرت کی نشانیاں موجود) ہیں ان پر غور سے نظر کرو (وہ زبان حال سے حق کی شہادت دے رہی ہیں) اور حال یہ ہے

عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ

کہ جو لوگ ایمان لانا نہیں چاہتے ان کو نہ نشانیاں کچھ فائدہ دے سکتی ہیں اور نہ ڈر سنانے والے رسول O پھر کیا وہ انہی لوگوں کے دنوں کا سا

دیا ہو یعنی جب عذاب آ جاتا ہے اور آنکھوں سے کافر دیکھ لیتے ہیں ایمان اس وقت کا قبول نہیں ہوتا۔ مگر یونس علیہ السلام پیغمبر کی قوم نزول عذاب کے وقت ایمان لائی' پھر بھی ان کے ایمان سے ان کو فائدہ ہوا کہ جب ایمان لائے تو ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا اور دنیا میں ان سے خرابی اور ہلاکت دور کی اور ان کو چند دنوں کے لیے دنیا میں بے عذاب رہنے دیا' پھر وہ اپنی موت مر گئے۔

۹۹ تا ۱۰۰- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا ابو طالب کے ایمان کی بہت رغبت اور حرص تھی مگر ان کی قسمت میں ایمان نہ تھا۔ اس بارے میں اترا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ کا خدا چاہے تو زمین میں جس قدر کافر ہیں سب کے سب ایمان لے آئیں کیا آپ ان لوگوں کو جن کی تقدیر میں ایمان نہیں زبردستی کر کے مسلمان کر لیں گے۔ یعنی جو ضدی ہٹ دھرم کافر ہیں وہ بے اذن و ارادہ و توفیق الٰہی مسلمان ہو ہی نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں میں جو توحید الٰہی اور حکم کو کچھ نہیں سمجھتے ناپاکی اور بے ایمانی یونہی باقی رہنے دیتا ہے اور گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو زبردستی مسلمان بنا سکتا ہے' آپ کے ذمہ زبردستی کرنا نہیں صرف تبلیغ ہے۔

۱۰۱ تا ۱۰۳- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان لوگوں سے فرما دیجیے کہ تم آسمان و زمین میں جو کچھ عجائب و غرائب قدرت ہیں ان میں غور و تامل کرو۔ آفتاب' ماہتاب' ستارے' درخت' جانور' پہاڑ' دریا یہ سب آیات توحید ہیں۔ پھر خود فرمایا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لانے والے نہیں نشانیاں اور معجزے اور رسول جو عذاب سے ڈرانے والے ہیں کچھ فائدہ

الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ

انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے تھے (اور کفر کی وجہ سے ہلاک ہو چکے تھے) (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اچھا تم (بھی) انتظار کرو میں (بھی)

الْمُنتَظِرِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا

تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں O پھر (جب عذاب کی گھڑی آ جاتی ہے تو) ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو (عذاب سے) بچا دیتے ہیں

عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ ع ۱۱ ۱۰ ۱۵

(اور نافرمانوں کو ہلاک کر دیتے ہیں) اسی طرح ہمارے ذمہ کرم پر حق ہے کہ ہم مسلمانوں کو نجات دیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اے لوگو!

مِّن دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ

اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں شک و شبہ ہے تو سن لو میرا طریقہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی تم پوجا کرتے ہو ان کو ہرگز

أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٤﴾

نہ پوجوں گا لیکن میں تو اسی اللہ تعالیٰ کی پوجا کروں گا جو تمہاری جان قبض کرتا ہے اور مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہو کر رہوں O

وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٥﴾

(اور یہ بھی حکم ہوا ہے) کہ سب سے الگ ہو کر اس دین کی طرف اپنا منہ سیدھا رکھ اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا O

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ

اور اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کی پوجا نہ کرنا جو تجھے نہ نفع دے سکتی ہیں اور نہ نقصان، اگر تو نے (بفرضِ محال) ایسا کیا تو بے شک

نہیں دے سکتے۔ پس اب یہ لوگ کون سی بات کا انتظار کرتے ہیں؟ کون سا مرتبہ فہمائش و نصیحت کا باقی رہا ہے؟ فقط اسی کا انتظار ہے کہ جیسے ان لوگوں پر جو ان سے پہلے گزر چکے عذاب اترا اور ان کا زمانہ پلٹا۔ یونہی ان کا حال ہو۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ اچھا انتظار کرو میری ہلاکت اور خرابی کے منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ تمہاری ہلاکت اور عذاب کا منتظر ہوں۔ ہم ان پر عذاب اتاریں گے جیسا کہ اگلوں پر اتارتے تھے۔ پھر اپنے رسولوں کو اور ان کے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دیتے تھے اور منکرین کو ہلاک کرتے تھے۔ ایسا کرنا ہمیشہ سے حق ہے اور ہمارا ضروری دستور ہے کہ ہم مسلمانوں کو مع رسولوں کے نجات دیں اور کفار کو ہلاک کریں۔

۱۰۴ تا ۱۰۶- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کفار مکہ سے آپ فرما دیجیے کہ اگر تم کو میرے دین اسلام میں شک ہے تو ہوا کرے، میں تو ان کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم خدا تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو یعنی بتوں کی۔ لیکن میں اس اللہ تعالیٰ کو پوجتا ہوں جو تم کو مارتا یعنی موت کے وقت مارتا ہے اور ہر وقت مارنے پر قادر ہے۔ اور میں یہ حکم کیا گیا ہوں کہ

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ

تو اس وقت ظالموں میں سے ہو جائے گا O اور (اے سننے والے!) اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی دکھ پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں

اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

اور اگر وہ تیرے لیے بہتری چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ

اور وہی بخشنے والا مہربان ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

طرف سے سچائی اور حق آ گیا (یعنی قرآن مجید یا نبی ﷺ) تو جو (قرآن کے) سیدھے راستہ پر آیا تو وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے سیدھے راستے پر آیا اور جو

ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا

کوئی بہکا وہ اپنی ہی برائی کے لیے بہکا اور میں تمہارے اوپر کوئی نگہبان (ذمہ دار) نہیں ہوں (تم اپنے فعلوں کے خود ذمہ دار ہو) O اور جو کچھ آپ کی طرف وحی کی

مسلمانوں کے ساتھ ان کے دین پر ثابت رہوں اور یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنا منہ خاص کر اسی دین کی طرف رکھیں یعنی اپنے عمل اور مذہب پر ہر وقت دین توحید خالص کے طریقہ سے خاص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے قائم و ثابت رہیں، اسلام نہ چھوڑیں۔ مشرکوں کے ساتھ ان کے مذہب پر نہ چلیں اور ان چیزوں کی عبادت نہ کریں جو دنیا و آخرت میں اگر آپ بفرض محال ان کی عبادت کریں تو نفع نہ دے سکیں اور اگر عبادت نہ کریں تو کچھ بھی نقصان نہ دے سکیں یعنی بتوں کی سوائے خدا تعالیٰ عبادت نہ کریں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ ایسا کریں گے یعنی بفرض محال آپ غیر خدا کی عبادت کریں گے تو اس وقت آپ بے شک ظالموں میں سے اور اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والوں میں سے ہو جائیں گے اور نبیوں سے ایسا ہونا ناممکن ہے لہٰذا آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس قسم کے خطاب بظاہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتے ہیں اور مراد امت ہوتی ہے۔ یعنی اے امت مصطفیٰ! اگر تم میں سے کوئی غیر خدا کی عبادت کرے گا تو وہ ظالم ہوگا۔

١٠٧- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی مصیبت اور ضرر اور وہ امر جو آپ کے دل کو بہت برا معلوم ہوتا ہے پہنچائے تو سوائے اس کے اس کا کھولنے والا کوئی نہیں۔ وہی اگر چاہے تو مصیبت کو دفع کرے اور اگر وہ آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے اور ایسا امر بھیجنا چاہے جس سے آپ کو سرور و خوشی ہو تو اس کے فضل کا کوئی رد کرنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اور جس کو اہل جانتا ہے فضل دیتا ہے اور اس کو مخصوص کرتا ہے اور توبہ کرنے والے سے درگزر فرماتا ہے اور جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحم کرنے والا ہے۔

١٠٨ تا ١٠٩- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ اے اہل مکہ! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کے پاس سے سچا دین آیا ہے، سچی کتاب آئی ہے اس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھیجا ہے۔ پس اب جو تم میں سے ان کے سبب

يُوحٰى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِينَ ﴿١٠٩﴾ ع ١١/٢ ١٢

جاتی ہے آپ اسی پر چلیے اور (کافروں کی ایذاء پر) صبر فرمایئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (حق وباطل کا) فیصلہ فرمائے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے O

(١١) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ (٥٢) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ١٢٣ رُكُوْعَاتُهَا ١٠

سورۂ ھود مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ایک سو تئیس آیات دس رکوع ہیں

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾ لا

الرٰ' یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں ایک بڑی حکمت والے لیے خبر رکھنے والے کی طرف سے حکمت سے بھر دی گئی ہیں (دلائل میں مضبوط کر دی گئی ہیں) پھر کھول کر

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٢﴾ لا وَّاَنِ

بیان کر دی گئی ہیں O (اس مضمون میں کہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ) بے شک میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى

طرف سے ڈرسنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں O اور یہ (بھی فرمایئے) کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اسی کی طرف رجوع کرو وہ تمہیں ایک

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا

وقت مقررہ تک (زندگی سے) اچھی طرح فائدہ حاصل کرنے کا موقع دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو (اس کی زیادہ کوشش کا) زیادہ بدلہ عطا

سے سیدھا راستہ اختیار کرے گا اور ہدایت پائے گا تو اپنے لیے یعنی اس کو فائدہ ہوگا اور ثواب ملے گا اور جو گمراہ ہوگا' ان کے ساتھ کفر کرے گا تو اپنے لیے یعنی اس پر اس کا عذاب و گناہ ہوگا۔ میں تم پر وکیل نہیں' تمہارے ایمان کا ضامن نہیں کہ خواہ مخواہ تم کو زبردستی مسلمان ہی کرلوں (اس کے بعد جب آیت جہاد نازل ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہوگیا)۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس امر کا اتباع کریں جو آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے یعنی جو قرآن پاک میں اترتا ہے وہ پہنچائیں اور یہاں تک صبر کریں اور ٹھہریں کہ اللہ تعالیٰ ان سے جہاد کا حکم اتارے اور وہ سب سے بہتر حکم کرنے والوں سے بہتر حکم کرنے والا ہے اور بہت زیادہ قوت والا ہے۔ چنانچہ بدر کے دن اس نے مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کو قتل و ہلاک کرایا۔

سورۂ ھود

تمہید: یہ وہ سورت ہے جس میں حضرت ھود علیہ السلام پیغمبر کا ذکر ہے' یہ کل سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ہے' اس کی تفسیر بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند معہود یوں منقول ہے کہ کہتے تھے:۔

اتا۴۔ ''الٓر'' کے معنی ''انا اللہ اری'' ہیں میں یعنی میں ہی خدا تعالیٰ ہوں' سب باتیں دیکھتا ہوں۔ بعض کے نزدیک یہ قسم ہے کہ ان حرفوں کے ساتھ کھائی گئی ہے' یہ کتاب ایسی ہے کہ آیتیں اس کی محکم اور مضبوط کی گئی ہیں' دلائل عقلیہ و نقلیہ سے مستحکم ہے' اس کے حلال و حرام کبھی منسوخ ہونے والے نہیں یعنی کوئی اور اس کو منسوخ نہیں کرے گا۔ پھر اس کی آیتیں

فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ③ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ج

فرمائے گا اور اگر تم نہ مانو گے تو میں تم پر ایک بڑے دن (قیامت) کے عذاب کا خوف کرتا ہوں O تم سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف پھر کر جانا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ④ اَلَآ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے O سنو! کہ بے شک وہ (مشرک) اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں

لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ط اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ لا یَعْلَمُ مَا

(لپیٹ لیتے ہیں) کہ اللہ تعالیٰ سے چھپالیں، جب وہ خود کو کپڑوں سے ڈھانپ لیتے ہیں (اس وقت بھی) یہ جو کچھ چھپا کر کرتے ہیں یا ظاہر میں

یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ج اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤

کرتے ہیں سب کچھ اللہ تعالیٰ جانتا ہے، بے شک وہ ان کے دلوں کے بھید (بھی) جانتا ہے O

امر و نہی کی خوب تفصیل اور تشریح سے بیان ہوئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو حکمت و حکم والا ہے، حرام، حلال، امر نہی کا مالک ہے۔ یہ حکم کرتا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی دوسرے کی عبادت نہ کی جائے، ہر شخص سے وہ خبردار ہے کہ کون اس کی عبادت کرتا ہے کون نہیں کرتا، اس کا یہ حکم محکم ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں اسی کی طرف سے تمہارے لیے دوزخ سے ڈرانے والا اور جنت کی خوشخبری پہنچانے والا ہوں اور اس کا یہ حکم ہے کہ استغفار کرو یعنی اپنے گناہوں کی اپنے پروردگار سے بخشش چاہو۔ توحید اختیار کرو، پھر اس کی طرف توبہ و اخلاص سے رجوع کرو وہ تم کو اچھی زندگی دے گا یعنی تمہاری زندگی میں تم کو ہر طرح کے عیش و آرام سے رکھے گا، تکلیف نہ دے گا، ایک وقت معین یعنی مرنے تک بہتری میں رکھے گا اور ہر فضل والے یعنی مسلمانوں کو اس کے مرتبہ کے موافق فضل یعنی ثواب دے گا۔ بروز قیامت اگر تم ایمان و توبہ سے اعراض کرو گے تو مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں تم کو روز عظیم قیامت میں عذاب نہ پہنچے۔ یعنی اگر کرو گے تو عذاب پاؤ گے۔ تم سب کو بعد موت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ وہ ہر بات پر ثواب و عذاب پر قادر ہے۔

۵- یہ لوگ یعنی اخنس بن شریق وغیرہ اپنے دوستوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پھیرتے ہیں یعنی ان سے انکار کراتے ہیں اور اپنے دلوں میں ان کی بغض و عداوت چھپاتے ہیں کہ ان کا نفاق ظاہر نہ ہو جائے۔ اپنی عداوت ان سے چھپانے کے لیے محبت ظاہر کرتے ہیں۔ آپ کے پاس آ کر بیٹھتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ جب یہ اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں اور سروں کو ڈھانپتے ہیں ان کا حال جانتا ہے جو اپنے دلوں میں پوشیدہ کرتے ہیں اور جو آپس میں چھپ چھپ کر بھید کہتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں قتل و نافرمانی کے متعلق۔ یا یہ کہ محبت سے مجالست مراد ہو، اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ وہ دلوں کی باتوں کو بری ہوں یا اچھی سب جانتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور زمین پر چلنے والا کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر نہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ نے سب کو روزی دینے کا خود ذمہ لیا ہے)

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ

وہ جانتا ہے کہ یہ کہاں رہے سہے گا اور کہاں (زمین کے) سپرد ہوگا یہ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہے O اور وہی ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى

جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا اور اس کا عرش پانی پر تھا اس لیے (پیدا کیا) کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کس کا عمل و کام بہتر ہے

الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ

اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ (ان سے) فرمائیں کہ یقیناً تم مرنے کے بعد پھر (زندہ ہو کر) اٹھائے جاؤ گے تو منکر و کافر

مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ

ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلی ہوئی جادو (کی سی)

مُّبِيْنٌ ۝۷ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ

باتیں ہیں O اور ہم کچھ مدت تک ان سے عذاب ہٹا بھی دیں تو وہ ضرور

۶ تا ۷- زمین میں کوئی جانور نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ پر اس کی روزی مقرر ہے' اس کے قبضہ میں اس کا کھانا پینا ہے' وہ مالک ہے' وہ سب کی قیام گاہ جانتا ہے یعنی وہ جگہ جہاں وہ رات کو رہے گا اور سب کی امانت کی جگہ یعنی جہاں وہ مرنے کے بعد دفن ہوگا۔ یہ کل امور ہر جاندار کا رزق' موت' عمر وغیرہ کتاب مبین میں لکھے ہوئے ہیں اور یہ سب باتیں پہلے سے مقدور معلوم ہو چکی ہیں۔ رزق جتنا لکھا ہے نہ اس سے زائد ملے نہ کم۔ تمہارا خالق و مالک و قابل پرستش وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے زمین و آسمان چھ دن میں بنائے۔ دنیا کے سب سے پہلے دنوں میں اتوار پہلا اور جمعہ آخری دن مقرر کیا اور قبل پیدائش آسمان و زمین اس کا عرش پانی پر تھا اور اللہ تعالیٰ عرش اور پانی سے بھی پہلے تھا یعنی ہمیشہ سے ہے۔ یہ دنیا کا سلسلہ اس لیے چلایا کہ تمہارا پیدائش و موت کے درمیان میں امتحان لے کہ کون نیک کردار ہے' اللہ تعالیٰ سے اخلاص کرتا ہے اور کون بد۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ اہل مکہ سے یہ کہتے ہیں کہ بعد موت پھر زندہ ہوگے تو کافر کہتے ہیں کہ یہ بات جو تم کہتے ہو بالکل سحر واضح ہے یعنی یقیناً جھوٹ ہے بھلا مر کر بھی کوئی اٹھا ہے۔

۸- اگر ہم ان کافروں سے اپنی حکمتوں کے مطابق ایک وقت معین و معلوم تک عذاب کی تاخیر کرتے ہیں تو یہ لوگ یعنی اہل مکہ کہتے ہیں کہ اس عذاب عتاب کو کس نے روک رکھا ہے' ہم کفر کرتے ہیں پھر وہ عذاب کیوں نہیں آتا' کل اتر آئے' اتنا عرصہ کیوں لگایا ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ جس دن ان پر عذاب آیا پھر ہرگز نہ پھیرا جائے گا اور تب وہ چیز جس

لَيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا

یہ کہیں گے کہ اس کو کیا چیز روکے ہوئے ہے' خبردار ہو جاؤ' جس دن ان پر عذاب آئے گا تو پھر کسی کے ٹالنے سے

عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۸ وَلَىِٕنْ اَذَقْنَا ع ۸ ۱

ٹلنے والا نہیں (وہی عذاب) انہیں گھیر لے گا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے O اور اگر ہم انسان کو اپنی

الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۹

رحمت کا کچھ مزا چکھا دیں پھر اسے اس سے چھین لیں تو (وہ ذرا بھی صبر نہیں کر سکتا) بے شک وہ بڑا مایوس ہو جاتا ہے اور بڑی ناشکری کرتا ہے O

وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَاۗءَ بَعْدَ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ

اور اگر ہم اسے اپنی نعمتوں کا مزا چکھا دیں اس مصیبت کے بعد جو اس کو پہنچی تھی تو وہ ضرور کہنے لگے گا کہ اب تو سختیاں اور برائیاں

السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۱۰ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ

مجھ سے دور ہو گئیں' بے شک انسان (ذرا سی بات میں) اترانے والا' شیخی خورہ ہو جاتا ہے O مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۱۱ فَلَعَلَّكَ

ان کے لیے بخشش اور بڑا بدلہ ہے O پھر (اے نبی ﷺ!) کیا آپ ان کے اس

سے کہ یہ مسخراپن اور ہنسی کرتے تھے ان کو گھیر لے گی اور اتر آئے گی یعنی مصیبت عذاب اور اس استہزاء مذاق کا بدلہ ملے گا جو کہ یہ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک سے کیا کرتے تھے۔

۹ تا ۱۱۔ اگر ہم آدمیوں کو یعنی کافروں کو اپنی رحمت اور نعمت دیتے ہیں اور پھر ہم اس کو ان سے چھین لیتے ہیں تو وہ ناامید ہو جاتے ہیں اور رحمت الٰہی کا آسرا بھی نہیں رکھتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب ہمیں نعمت کبھی نہ ملے گی اور یاس اور ناامیدی میں انسان گھٹتا ہے اور نعمت جو اتنی مدت تک اس کے پاس رہی تھی اس کا شکر تو کیسا اس کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اگر ان کو بعد اس مصیبت کے جس نے ان کو پکڑا تھا اور اتفاق سے ان پر واقع ہوئی تھی ہم اپنی نعمت و رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو یہ غرور میں پھول جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب خرابیاں اور آفتیں ہم سے دور ہو گئیں اور خوشی اور غرور اور فخر میں پڑ جاتے ہیں۔ نعمت الٰہی کا شکر ادا نہیں کرتے' ان کو عذاب سے خوف نہیں رہتا' مگر رسول اور مسلمان جنہوں نے ایمان اور اطاعت پر صبر کیا اور اچھے کام کیے' اللہ کے لیے اخلاص برتا تو وہ نعمت میں شکر' مصیبت میں صبر کرتے ہیں' ان کے لیے مغفرت ہے۔ دنیا میں ان کی خطائیں معاف ہوں گی اور جنت میں بڑا اجر و ثواب ملے گا۔

۱۲۔ اے رسول! تم کو اس قدر ان کے ایمان لانے کا خیال ہے اور اشتیاق ہے کہ شاید تم بعض وہ باتیں جو تمہاری طرف وحی کی جاتی ہیں چھوڑ دو گے یعنی ان کے معبودان باطل کے عیب بیان کرنا اور کمزوری بیان کرنا جس کی تم پر تبلیغ ضروری ہے ان

تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ

کہنے پر کہ اس (نبی) پر (آسمان سے) کوئی خزانہ کیوں نہ اترا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا اس وحی میں سے جو آپ کی طرف ہوتی ہے کچھ چھوڑ بیٹھیں گے

يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ

اور اس سے آپ کا دل تنگ ہو جائے گا (ہرگز نہیں، نہ آپ کا دل تنگ ہونا چاہیے نہ آپ وحی چھوڑ سکتے ہیں) آپ صرف ڈر سنانے والے

نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ

(خبردار کرنے والے) ہیں (آپ لوگوں کے منوانے کے ذمہ دار نہیں) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے (وہ جو کچھ چاہے کرسکتا ہے) O کیا یہ لوگ ایسا

قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ فرمائیے کہ اگر تم اس بات میں سچے ہو تو اس کی مثل دس

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا

سورتیں گھڑی ہوئی بنا کر لے آؤ اور اللہ کے سوا جس کسی سے تم مدد لے سکتے ہو اس کو بھی بلا لو (اور سب مل کر کوشش کر دیکھو) O پھر اگر تمہارے مددگار

لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ

تمہارا کہنا نہ کرسکیں (اور نہ کرسکتے ہیں) تو تم یقین کرو کہ بے شک وہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ بھی (جان لو) کہ

کی تالیف قلوب کے لیے ان کو نہ پہنچاؤ گے اور تمہارا دل اس کی تبلیغ کرتے ہوئے رکے گا اور تنگ ہوگا اس سبب سے کہ وہ کہیں گے کہ اگر یہ باتیں سچی ہیں تو ان کے لیے آسمان سے خزانہ کیوں نہیں اترا' آسمان سے مال و اسباب کیوں نہیں آیا کہ یہ عیش کرتے یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ جو اس کے ساتھ گواہی دیتا پھرتا کیوں نہیں آیا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسا خیال نہ کرو تم تو فقط رسول ہو ڈرانے والے۔ ان کا ایمان لانا تمہارے اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بات پر گواہ اور ضامن ہے' ان کو عذاب دے گا' ان کی باتوں پر گواہ ہے' سب سنتا ہے۔

۱۳ تا ۱۴۔ کیا کافر پھر کہتے ہیں کہ رسول نے قرآن کو اپنے دل سے گھڑ لیا ہے اور ہمارے دھوکہ دینے کو لائے ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ اگر ایسا ہے تو تم بھی اس طرح کی دس سورتیں اپنے دل سے بنا کر اور جوڑ کر لاؤ یعنی جیسی سورت بقرہ' آل عمران' نساء' مائدہ' انعام' اعراف' انفال' توبہ' یونس' ہود سورتیں ہیں تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور سوائے خدا کے جس کی تم عبادت کرتے ہو اور جس کے تم بلانے کی طاقت رکھتے ہو اس کو بلاؤ اور ان سے مدد مانگو اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ رسول نے اپنے جی سے بنا لیا ہے۔ وہ کافر اس کے جواب میں چپ رہے' کچھ نہ بن آیا تب یہ اترا کہ اے حبیب اور مسلمانو! اگر یہ کافر ظالم تم کو کچھ جواب نہیں دیتے تو اب ان کو یقین کرنا چاہیے کہ یہ قرآن بحکم الٰہی جبریل کی معرفت اتارا گیا ہے اور اے کافرو! تم اس کا یقین کرو اور یہ بھی مانو کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ پس کیا اب بھی تم

اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا اب (اس دلیل کے بعد بھی) مسلمان ہوتے ہو (یا نہیں) ○ جو کوئی (صرف) دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش

نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ﴿۱۵﴾

چاہتا ہو تو ہم اس میں ان کے اعمال کا پورا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں ان کے لیے کچھ کمی نہ کی جائے گی ○

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَـيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ‌ۖ وَحَبِطَ مَا

(لیکن یاد رکھو) یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں (دوزخ کی) آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا

صَنَعُوۡا فِيۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى

اکارت گیا اور وہ جو کچھ عمل کرتے تھے وہ بھی برباد ہوئے ○ تو کیا وہ لوگ جو اپنے رب کی طرف سے

بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ

ایک روشن دلیل (عقلی) پر ہوں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک گواہ (قرآن) بھی آ چکا ہو اور اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام)

مُوۡسٰٓى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ‌ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ

کی کتاب بھی جو امام اور رحمت تھی (اس کی سچائی کی گواہی دے چکی ہو یہ منکروں کی طرح ہو سکتے ہیں نہیں) بلکہ یہ لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں (اتنے

مسلمان ہوتے ہو اور رسول و قرآن کا اقرار کرتے ہو یا نہیں یعنی جب تم قائل ہو گئے تو اب ایمان لانے میں کیا فکر و تامل ہے، فوراً ایمان لاؤ۔

۱۵ تا ۱۶۔ جو زندگانی دنیا کا بندہ ہے اور اس کا اس کو ارادہ اور خیال رہتا ہے اور جو علم خدا نے اس کو دیا ہے اور اس پر فرض کیا ہے اس سے بھی دنیا اور اس کی زیب و زینت کا قصد کرتا ہے تو ہم اس کے سب اعمال اس کو دنیا ہی میں سونپ دیتے ہیں، دنیا ہی میں ان کا بدلہ دے دیتے ہیں اور ان کو دنیا میں نقصان نہیں دیا جاتا ہے کہ ان کے ان اعمال کا ثواب ان کو نہ ملے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے لیے عمل کرتے تھے ان کو آخرت میں سوائے آتش دوزخ کے کچھ نہ ملے گا اور دنیا میں جو کچھ کیا ہو گا سب ضائع اور باطل ہو جائے گا کیونکہ ان کو سب ثواب خیرات دنیا میں مل چکا ہو گا اور وہ جو کچھ دنیا میں کرتے تھے آخرت میں بیکار ٹھہرے گا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ نہ کیا تھا بلکہ دنیا کی غرض یا اپنے جھوٹے معبودوں کے لیے کیا تھا۔

۱۷۔ کیا وہ لوگ جن کا اوپر ذکر ہوا یعنی صرف دنیا کے طلبگار ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو دلیل یقینی پر قائم ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان کو ملی ہے اور اس بیان پر یعنی قرآن پر عمل کرتے ہیں جو خدا کے پاس سے آیا ہے اور اللہ کا گواہ جبریل اس کو ان پر پڑھتا ہے یعنی جبریل علیہ السلام ان کو قرآن سکھاتے ہیں اور ان سے پہلے اسی شاہد نے

بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ

دلائل کے بعد انکار کیسے کر سکتے ہیں) اور (ملک کے مختلف) گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے گا تو اس کا ٹھکانہ آگ ہی ہے تو (اے سننے والے!) تو اس

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

(قرآن) کے متعلق ذرا بھی شک وشبہ میں نہ رہنا بے شک وہ تیرے رب کی طرف سے امر حق ہے لیکن اکثر لوگ (اپنی ہٹ دھرمی سے حق) پر ایمان نہیں

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ

لاتے O اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے

عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى

پیش کیے جائیں گے اور گواہ گواہی دیں گے کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا

رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

دیکھو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے O جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکتے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

ہیں اور اس میں کجی (ٹیڑھا پن) پیدا کرنا چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے بھی منکر ہیں O

بحکم خدا موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب توریت دی تھی اور موسیٰ (علیہ السلام) کو پڑھائی تھی جو ان کی امام تھی یعنی توریت کی اقتداء بنی اسرائیل پر واجب ولازم تھی اور ان کے حق میں رحمت تھی جو اس پر سچے دل سے ایمان لائے۔ وہ لوگ جو توریت اور موسیٰ پر ایمان لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ علمائے اہل کتاب اور رسول اور قرآن کے ساتھ سب گروہوں میں سے جو کوئی کفر کرے گا تو اس کے لیے وعدہ کی جگہ اور لوٹنے کی جگہ جہنم ہے' پس اے سننے والو! تم کو اس بات میں شک وشبہ نہ ہو کہ یہ تمہارے پروردگار کے پاس سے حق اور یقینی ہے یعنی یہ بات یقینی ہے کہ جو کوئی ہمارے رسول اور قرآن کے ساتھ کفر کرے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یا یہ بات یقینی ہے کہ یہ قرآن سارے جہان کے پروردگار کے پاس سے جبریل علیہ السلام لائے لیکن اکثر آدمی اہل مکہ وغیرہ ایمان نہیں لاتے۔

۱۸ تا ۲۲- اور اس شخص سے بڑھ کر زیادہ ظالم اور سرکش اور نافرمان کون ہوسکتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء اٹھاتا ہے' وہ لوگ بروز قیامت اپنے پروردگار کے پاس پیش کیے جائیں گے اور اس وقت گواہ یعنی فرشتے اور رسول گواہی دیں گے' کہیں گے کہ یہی وہ کافر ہیں جو کہ اپنے رب پر افتراء کرتے اور جھوٹ بناتے تھے۔ خبردار ہو کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ظالم مشرکوں پر ہوگی اور یقیناً اس کا عذاب ان پر ضرور ہوگا' وہ لوگ جو کہ آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے اور اس کے دین وطاعت سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن نکالتے ہیں' یا یہ کہ اس کو چھوڑ کر ٹیڑھا راستہ ڈھونڈتے ہیں وہ آخرت کو نہیں مانتے اور مرنے کے بعد دوبارہ

وقف لازم

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم

یہ لوگ زمین میں (اللہ تعالیٰ کے) قابو سے باہر نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ان کا کوئی

مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا

حمایتی ہو سکتا ہے (اور آخرت میں) ان کو عذاب پر عذاب دیا جائے گا'

يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

نہ وہ سننا چاہتے تھے نہ دیکھ سکتے تھے O انہوں نے خود اپنے آپ کو

خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ

خسارے میں ڈال دیا اور جو کچھ وہ جھوٹ باندھتے تھے وہ سب کچھ کھویا گیا O بے شک یہی

أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

لوگ آخرت میں خود نقصان اٹھانے والے ہیں O بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ

نیک کام کیے اور اپنے رب کی طرف (عاجزی سے) لوٹے وہی جنتی ہیں' وہ اس میں ہمیشہ

زندہ ہونے کے منکر و کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو زمین یعنی دنیا میں عذاب دینے سے عاجز نہیں کر سکتے اور اگر وہ عذاب دے تو کہیں بچ کر نہیں بھاگ سکتے۔ ان کے لیے عذاب سے بچانے والے کوئی ان کے مددگار نہیں جو ان کی مدد کریں اور ان کو ان کے رؤسا' اولیاء اور مددگاروں کو دوگنا عذاب ہوگا' وہ شدت عداوت وفرط تکبر سے کلام رسول کو سن بھی نہیں سکتے اور رسول کو دیکھ بھی نہیں سکتے۔ یا یہ کہ رسول کے ساتھ ان کے یاروں کو نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے اپنے آپ کو خود نقصان میں ڈالا' اپنے آپ کو اہل و عیال اور گھروں کو اور خادموں اور جنت میں سب ثوابوں کو جو ان کے لیے وہاں تیار کیے گئے تھے خاک میں ملا دیا' ان سب سے محروم رہے۔ ان سب کو مسلمانوں نے لیا' وہ ان کے وارث و مالک ہوئے۔ وہ کافر دنیا میں جو کچھ افتراء کرتے تھے اور سوائے خدا تعالیٰ کے اور چیزوں کی عبادت کرتے تھے وہاں ان سب کو کھو بیٹھے' ان سے کچھ کام نہ بنا اور ان سب کو بھول گئے۔ سب کو اپنی اپنی پڑ گئی' بے شک وہ آخرت میں بڑے ہی نقصان وٹوٹے میں ہیں کہ جنت و مافیہا نہ ملی' دوزخ میں پڑے جہاں ہمیشہ عذاب میں ہی مبتلا رہیں گے' کہیں چھٹکارہ نہ ہوگا۔

۲۳ تا ۲۴۔ بے شک جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں اخلاص برتا اور اپنے پروردگار کی طرف عاجزی اور خشوع وخضوع سے رجوع کیا وہ جنت والے ہیں' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ ان دونوں گروہوں یعنی کافروں اور مسلمانوں کی مثال بہرے اور اندھے

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَ

ہمیشہ رہیں گے ○ دونوں گروہوں کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک اندھا اور بہرہ ہو (جیسے کافر) اور (دوسرا) دیکھنے اور سننے والا

الْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ ع ٢ ١٢ ٢

(جیسے مومن) کیا ان دونوں کا حال برابر ہے (ہرگز نہیں) تو کیا تم غور و دھیان نہیں کرتے ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾

اور بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا (کہ وہ اس سے کہیں کہ) میں تمہیں صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٦﴾

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم کسی کی پوجا نہ کرو، بے شک مجھے تمہارے اوپر ایک دکھ دینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا

ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ ہم تو آپ کو اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں (خیال کرتے ہیں) اور ہم کو آپ کی

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى

پیروی کرنے والے تو وہی لوگ نظر آتے ہیں جو ہم میں سب سے زیادہ رذیل ہیں سرسری رائے والے (وہ بیوقوفی سے پیروی کرنے لگے ہیں) اور ہم

اور بینا اور سننے والی کی سی ہے، کافر اندھے ہیں حق و ہدایت کو نہیں دیکھتے، بہرے ہیں حق اور ہدایت کو نہیں سنتے ہیں۔ مسلمان حق و ہدایت کو دیکھتے بھی ہیں سنتے بھی ہیں، کیا یہ دونوں گروہ برابر ہو سکتے ہیں اور مسلمانوں کا سا ثواب و انعام کافروں کو مل سکتا ہے ہرگز نہیں۔ اے گروہ کفار! کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور امثال قرآن مجید سے نصیحت پکڑ کر ایمان نہیں لاتے۔

٢٥تا٢٦- اور ہم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس بھیجا کہ ان کو سمجھائیں، جب وہ ان کے پاس آئے تو ان سے کہا کہ تمہارے لیے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوں، اس کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں، حکم الٰہی ظاہر کرنے والا ہوں، تمہاری ہی بولی میں تم کو سمجھاتا ہوں یہ کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی ہرگز عبادت نہ کرو، اگر اوروں کی عبادت کرو گے تو مجھ کو تمہارے لیے بڑے دردناک عذاب کا ڈر ہے کہ تمہیں آ کر نہ ستائے یعنی غرق نہ کر دے یعنی اگر شرک کرو گے تو عذاب و سزا ضرور پاؤ گے۔

٢٧- حضرت نوح (علیہ السلام) کے جواب میں انہوں نے کہا اور اس قوم کے سردار بولے کہ ہم تو اے نوح! آپ کو اپنے جیسا آدمی جانتے ہیں، آپ میں اللہ تعالیٰ کی رسالت کی کیا بات ہے، ابھی تک آپ کے تابعین اور امت میں سوائے کمینوں اور رذیلوں اور ادنیٰ درجے کے ضعیف آدمیوں کے ہم کوئی رئیس بڑا آدمی نہیں پاتے، انہوں نے بادی الرائے سے تمہارے دھوکے میں آ کر اتباع کر لیا ہے اور بے وقوف اور بے شعور ہیں۔ ہم آپ کے لیے لوگوں میں اپنے

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ

آپ کے لیے اپنے اوپر کوئی فضیلت اور بڑائی بھی نہیں پاتے بلکہ ہم تو آپ کو جھوٹا تصور کرتے ہیں ۞ نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: اے میری قوم!

اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی ہوئی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت (نبوت) بھی عطا فرمائی

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ

ہے تو تم اس سے اندھے رہے تو کیا ہم اس (دلیل) کو تمہارے گلے زبردستی لپیٹ دیں حالانکہ تم اس سے بیزار ہو ۞ اور اے میری قوم!

لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ

میں تم سے اس تبلیغ پر کچھ مال نہیں مانگتا ہوں، میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اور میں تو ایمان والوں کو دھتکارنے والا نہیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

کیونکہ بے شک وہ رب سے ملنا چاہتے ہیں لیکن میں تم کو ایک جاہل قوم پاتا ہوں ۞

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور اے میری قوم! اگر میں ان مسلمانوں کو (اپنے پاس سے) دھتکار دوں تو مجھے اللہ تعالیٰ سے کون چھڑا سکتا ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں ۞

آپ سے کوئی فضیلت اور زیادتی نہیں پاتے، جیسے ہم کھاتے پیتے اور سوتے ہیں آپ بھی یہی کام کرتے ہیں بلکہ ہم جہاں تک غور کرتے ہیں آپ کو اپنے دعووں میں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

۲۸- حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم! یہ تو خیال کرو کہ اگر واقعی میں سچا ہوں اور میرے رب کے پاس سے جو مجھے دلیل اور بیان وحی ملی ہے میں اس میں بالکل سچا ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے پاس سے خاص رحمت، حکمت اور نبوت و ایمان کا انعام کیا ہو اور وہ نعمت تم سے چھپ گئی ہو یا یہ کہ چھپا دی گئی ہو اور میری نبوت تمہاری ناقص عقل میں نہ آتی ہو، تو کیا میں تم کو مجبور کر دوں گا اور زبردستی تم کو وحی و الہام کو ماننے کی توفیق دے دوں گا اور باوجودیکہ تم انکار کرتے ہو اور اس سے بیزار ہو زبردستی تمہارے سر پر تھوپ دوں گا، لازم کر دوں گا۔ یہ میرا کام نہیں، تم ایمان نہیں لاتے نہ لاؤ، اللہ تعالیٰ تم کو سزا دے گا، پھر تم کو کوئی اس کے عذاب سے نہ بچا سکے گا۔

۲۹ تا ۳۰- اے میری قوم! میں تم سے توحید و ایمان کی تبلیغ پر مزدوری نہیں مانگتا، میرا ثواب اور اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے، وہ مجھے دے گا اور میں ان کو جو ایمان لائے ہیں تمہارے کہنے سے اپنے پاس سے ہرگز باہر کرنے والا نہیں، یہ بروز قیامت اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں۔ اگر وہاں مجھ سے دارو گیر کی اور میری شکایت کی کہ آپ نے ہم کو اپنے پاس سے کیوں نکالا تھا تو میں کیا جواب دوں گا لیکن میں تم کو بالکل بے وقوف سمجھتا ہوں کہ امر الٰہی کو بالکل نہیں سمجھتے۔ اے

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ

اور میں تم سے (دعوے سے) نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں خود غیب جان لیتا ہوں اور نہ میں یہ

اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ

کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ ان لوگوں کے متعلق جنہیں تمہاری آنکھیں حقیر جانتی ہیں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہرگز

یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ

اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی عطا نہ فرمائے گا' اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے' اگر میں ایسا کروں تو اس وقت یقیناً

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا

میں بے انصاف لوگوں میں ہوں O تو وہ کہنے لگے کہ اے نوح! (علیہ السلام) آپ ہم سے جھگڑے اور بہت جھگڑے اگر آپ سچے ہیں تو جس

بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ

عذاب کا وعدہ ہم سے کرتے ہیں اسے ہمارے پاس (فوراً) لے آیئے O نوح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اس کو

اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ

تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہی لائے گا اور (جب وہ لائے گا تو) تم (اسے روک نہ سکو گے اور) اللہ تعالیٰ کو عاجز نہ کر سکو گے O اور میری نصیحت تم کو کچھ

قوم! اگر تمہاری فرمائش کے مطابق میں ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس سے ہٹا دوں تو خدا تعالیٰ کے غصے سے مجھے کون بچائے گا اور میری مدد کون کرے گا' کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور میرا کہا مان کر ایمان نہیں لاتے تو تم جانو جو چاہو کرو۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔

۳۱-اے قوم! میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ کے خزائن رزق میرے پاس وقبضہ میں ہیں' ان کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور میں یہ بھی دعویٰ نہیں کرتا کہ مجھ کو ذاتی طور پر علم غیب حاصل ہے۔ نزول عذاب کا وقت یا کوئی اور غیب بے خدا کے بتلائے میں خود بخود جانتا ہوں۔ میں اس کا بھی مدعی نہیں کہ میں کوئی آسمانی فرشتہ ہوں آدمی نہیں۔ میں ان کی نسبت جن کو تمہاری آنکھیں ذلت وحقارت کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں یعنی غریب مسلمانوں کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیر وعزت نہ دے گا۔ میری تصدیق اور مجھ پر ایمان لانے کا ان پر انعام واکرام نہ کرے گا' وہ مالک ہے' اپنا فضل جسے چاہے عطا کر دے' اس کو ان کے دلوں کا حال معلوم ہے کہ وہ سچے ایمان والے ہیں یا نہیں۔ اگر میں اپنی طرف سے ان کو مسلمان نہ کہوں تو میں ظالموں اور اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والوں میں شمار ہو جاؤں گا' لہٰذا میں تو ان کو سچا مسلمان سمجھتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے سچے مسلمان ہونے کا علم دیا ہے۔

۳۲ تا ۳۴- کافر بولے کہ اے نوح! آپ نے ہم سے خوب جھگڑا اور مناظرہ کیا اور ہمارے آباؤ اجداد کے خلاف

اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ

بھی فائدہ نہ دے گی اگرچہ میں کتنی ہی نصیحت تم سے کرنا چاہوں جب کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارا گمراہی میں رکھنا منظور ہو وہی تمہارا رب ہے

هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

اور اسی کی طرف تم سب کو پھر جانا ہے O کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی ﷺ) نے قرآن خود گھڑ لیا ہے؟ آپ فرما دیجئے

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

ع ۳ ۱۱

کہ اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہو گا تو اس کا گناہ مجھ پر ہے اور میں تمہارے گناہوں سے الگ ہوں O

وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ

اور نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی کی گئی کہ اب آپ کی قوم میں کوئی ایمان نہ لائے گا' جو ایمان لانے والا تھا لا چکا' پھر آپ ان

اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ

باتوں پر جو وہ کر رہے ہیں غم نہ کھایئے O اور آپ ہمارے سامنے اور ہماری

بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

وحی سے کشتی بنایئے اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ عرض نہ کرنا کیونکہ وہ غرق کیے جائیں گے O

دین کی دعوت کی اور خوب کی اور اپنی تبلیغ انتہا کو پہنچا دی' اب تقریر ختم کرو اور جس عذاب کا وعدہ کرتے ہو اگر تم سچے ہو کہ وہ ضرور آئے گا تو لے آؤ۔ حضرت نوح بولے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو تمہارے اوپر عذاب نازل کر دے گا' تم کو سزا دے گا تم اس کو عاجز نہیں کر سکتے کہ اس سے بچ کر کہیں بھاگ جاؤ۔ میری نصیحت اور دعوت اور عذاب سے ڈرانا خواہ میں کیسی ہی نصیحت کا قصد کروں اور تم کو ڈراؤں اور توحید کی طرف بلاؤں اور جان و دل سے کوشش کروں اگر اللہ تعالیٰ ہی کا یہ ارادہ ازلی ہے کہ تم کو گمراہی میں چھوڑ دے اور زبردستی ہدایت نہ دے تو میری پند و نصیحت تم کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ وہ تمہارا پروردگار ہے' والی و مالک ہے' تم بعد موت کے اسی کے پاس جاؤ گے' وہ تمہارے اعمال کی جزاء سزا دے گا' میں تبلیغ کا فرض ادا کر چکا۔

۳۵۔ ہم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) سے کہا کہ اے نوح! کیا یہ کافر کہتے ہیں کہ نوح نے اپنے دل سے گھڑ کے خود ایک نیا مذہب ایجاد و قائم کیا' آپ کہہ دیں کہ اگر میں نے اس کو خود بخود بنایا اور اللہ تعالیٰ پر تہمت لگائی تو اس کا گناہ مجھ ہی پر ہے تم پر تو نہیں۔ میں ان گناہوں سے جو تم کرتے ہو یعنی شرک و کفر بری و بیزار ہوں (بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے رسول پاک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ہے' یہ ان سے خطاب ہے) ف: یہ دونوں ہو سکتے ہیں۔

۳۶ تا ۳۷۔ حضرت نوح علیہ السلام کو یہ وحی بھیجی گئی کہ اب آپ کی قوم سے سوائے ان کے جو ایمان لا چکے ہیں اور کوئی ایمان نہ لائے گا پس آپ غم نہ کریں اور ان کے ہلاک ہو جانے پر رنجیدہ نہ ہوں بسبب اس کے جو یہ اپنے کفر میں

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا

جب نوح (علیہ السلام) کشتی بناتے تھے اور ان کی قوم کے سرداران کے پاس سے ہوکر گزرتے تھے تو ان پر ہنستے تھے (آپ کا مذاق اڑاتے تھے)

مِنْهُ ۚ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾

آپ فرماتے تھے: اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی ایک دن اسی طرح تم پر ہنسیں گے جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو O

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ

تو ابھی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جس کو وہ رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ قائم

عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ قُلْنَا

رہنے والا عذاب اترتا ہے O یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور تنور (میں سے پانی) ابلا تو ہم نے فرمایا کہ (اے نوح علیہ السلام!)

احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ

اپنی کشتی میں ہر جنس کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا (نر و مادہ) اور ان لوگوں کے سوا جن پر (ہلاک ہونے کا) فرمان جاری ہو چکا ہے

سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا

اپنے گھر والوں کو اور باقی مسلمانوں کو سوار کر لیجئے ان کے ساتھ بہت ہی تھوڑے لوگ

کرتے تھے اور اب کشتی بنانے میں مشغول ہو جائیں' ہمارے روبرو اس کی درستی کریں' ہمارے حکم سے تیاری شروع کریں اور اب مجھ سے ان کے بارے میں بات چیت اور سفارش اور طلبِ نجات بار بار نہ کریں۔ جو ظالم ہیں یعنی مشرک یہ بے شک ضرور ضرور غرق ہوں گے اور ان کو ہلاک کیا جائے گا ان کی نجات کی کوئی صورت نہیں۔

۳۸ تا ۳۹۔ حضرت نوح علیہ السلام کشتی بنانے لگے اور اس کی تیاری میں مشغول ہو گئے' اس عرصے میں جب بھی کوئی گروہ ان کے پاس آتا اور ادھر سے ہو کر وہ لوگ نکلتے رؤساء امراء تو ٹھٹھا مذاق کرتے' ان پر ہنستے کہ بارش کے پانی کا نام و نشان تک نہیں کشتی کیوں تیار ہوتی ہے' تو حضرت نوح علیہ السلام کہتے کہ اگر تم ہم سے آج مسخرا پن کرتے ہو تو ہم بھی بعد موت تم سے یونہی مذاق کریں گے جیسے دنیا میں تم ہم سے کرتے ہو۔ اب عنقریب تم عذاب دیکھتے ہو اور یہ جان لو گے کہ عذاب دنیا میں کس پر آتا ہے کہ اس کو ذلیل و خوار و ہلاک کر دے اور آخرت میں کس پر عذاب اترے گا جو دائمی ہوگا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگا۔

۴۰ تا ۴۱۔ یہاں تک کہ جب عذاب کا حکم ہمارا آ گیا اور تنور نے جوش مارا یعنی تنور سے پانی کا فوارہ نکلا' بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ صبح کو تنور سے نور کا پانی ابلا یعنی سویرا تڑکا ہوا تو ہم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) سے کہا کہ اس کشتی میں ہر ذی روح سے دو دو جانور رکھ لو ایک نر ایک مادہ کہ بعد کو سلسلہ چلے اور اپنے سب گھر بار بال بچوں کو کشتی میں بٹھا لو سوائے

قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ط

ایمان لائے تھے O اور نوح (علیہ السلام) نے (ساتھیوں سے) فرمایا کہ کشتی میں سوار ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے' بے شک

اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف

میرا پروردگار یقیناً بڑا بخشنے والا' مہربان ہے O اور وہ (کشتی) انہیں پہاڑ کی طرح (اٹھتی ہوئی) موجوں میں لیے جا رہی تھی

وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ کنارے پر کھڑا تھا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ

تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ

نہ رہ (اور مسلمان ہو جا) O اس نے کہا کہ اب میں کسی پہاڑ پر پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا' نوح (علیہ السلام)

الْمَآءِ ط قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ج وَ

نے فرمایا کہ آج (کافروں کو) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں مگر (وہی بچ سکتا ہے) جس پر اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے اور ان دونوں کے

ان بعض کے کہ جن پر ان کے کفر کی وجہ سے پہلے سے عذاب کا وعدہ قائم ہو چکا ہے اور سب مسلمانوں کو اپنے ساتھ کشتی میں لے لو اور ان کے ساتھ مسلمان تھوڑے ہی سے تھے' کل اسی آدمی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ان سب سے کہا کہ کشتی میں سوار ہو جاؤ اس کا ''مجرا'' اور ''مرسا'' یعنی چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع ہے' جہاں چلے گی اور جہاں ٹھہرے گی اسی کے نام پر اور دوسری قرأت میں ''مجری'' اور ''مرسی'' فاعل کے صیغہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے ہم شروع کرتے ہیں جو چلانے والا اور ٹھہرانے والا ہے' میرا پروردگار غفور ہے' درگزر کرتا ہے' توبہ کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے۔

۴۲ تا ۴۳۔ جب حضرت نوح علیہ السلام اور سب مسلمان کشتی پر سوار ہو گئے تو وہ کشتی ان سب کو لیے ہوئے موجوں میں اور ورطوں اور پانی کے لجوں میں ایسی جاتی تھی جیسے پہاڑ ہوتے ہیں عظمت و رفعت میں' اور نوح علیہ السلام نے اپنے پسر کنعان کو جو کشتی میں سوار نہ ہوا تھا پکارا اور وہ الگ کھڑا ہوا تھا یعنی کشتی کے کنارے پر کھڑا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ جلد اندر آ جا' بعض کہتے ہیں کہ الگ تھا یعنی پہاڑ کے اوپر تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس سے کہا کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کر جھٹ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ ان کے دین میں نہ رہو ورنہ طوفان میں غرق ہو جائے گا۔ لڑکا بولا کہ مجھے کشتی میں آنے کی حاجت نہیں' میں عنقریب کسی پہاڑ پر چلا جاؤں گا وہ پانی سے مجھ کو بچا لے گا' میں پانی میں غرق نہ ہوں گا۔ حضرت نوح علیہ السلام بولے کہ آج امر الٰہی اور عذاب طوفان سے سوائے ان کے کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا یعنی مسلمانوں کے سوا کوئی چیز کسی کو بچا نہیں سکتی اور موج ان دونوں کے درمیان آ کر حائل ہو گئی یعنی کنعان اور حضرت نوح علیہ السلام کے یا کنعان اور کشتی کے اور اس نے آ کر کنعان کو غوطہ دے کر تہ کو پہنچا دیا اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔

قرأ حفص بفتح الميم و امالة الراء ١٢

حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ

درمیان ایک بڑی موج حائل ہو گئی تو وہ ڈوبنے والوں میں رہ گیا ۞ اور (اس کے بعد) زمین کو حکم دیا گیا

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ

کہ اے زمین! تو اپنا پانی پی لے اور اے آسمان! تو تھم جا اور پانی خشک ہو گیا اور (کافروں کا) کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى

ٹھہری اور فرمایا گیا کہ ظالموں کے لیے (نامرادی اور اللہ تعالی کی رحمت سے) دوری ہے ۞ اور نوح (علیہ السلام)

نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ

نے (کافروں کے ڈوبنے سے اپنے) اپنے پروردگار کو پکارا عرض کی کہ اے میرے پروردگار! میرا بیٹا بھی تو میرے گھر کے لوگوں میں سے ہے اور یقیناً تیرا

وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ

وعدہ سچا ہے (کہ عذاب آ کر رہے گا) اور تو سب سے بڑھ کر حاکم ہے ۞ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے نوح! (علیہ السلام) وہ آپ کے گھر والوں میں سے

عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۗ اِنِّيْٓ

نہیں رہا کیونکہ اس کے کام بہت برے ہیں، پس آپ اس بات کا مجھ سے سوال نہ کریں جو آپ کے علم

الربع

۴۴- سب کافر ہلاک ہوئے اور زمین سے کہا گیا کہ اب تو اپنا پانی جو کہ تو نے نکالا تھا چوس لے اور سب پی جا اور اے آسمان! اب پانی کو روک لے اور نہ برسا اور پانی کم ہوتا گیا اور حکمِ الٰہی فیصل کر دیا گیا۔ ہلاک ہونے والے ہلاک ہو چکے، نجات پانے والے نجات پا چکے اور فراغت حاصل ہو گئی اور کشتی جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری جو ارضِ موصل شہر نصیبین میں ہے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان صادر ہوا کہ ظالم، کافر قومِ نوح علیہ السلام رحمتِ الٰہی سے دور ہو جائے اور ناامیدی میں گرفتار ہو یعنی ہمیشہ جہنم کے عذاب میں گرفتار رہے۔

۴۵تا۴۹- اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکار کر کہا کہ اے میرے پروردگار! میرا بیٹا کنعان بھی تو میرے اہل میں سے ہے جن کی نجات کا تو نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے۔ تیرا وعدہ بے شک سچا اور حق ہے، تو سب حاکموں سے زائد انصاف والا حاکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: اے نوح (علیہ السلام)! جن کا میں نے آپ کے اہل و عیال میں سے وعدہ نجات کیا تھا اس سے مراد آپ کی نیک اولاد مسلمان تھی، یہ آپ کے ان اہل میں سے نہیں، اس نے تو وہ باتیں کیں جو کہ خدا تعالیٰ کو پسند نہ تھیں اور اس نے برے عمل کیے یعنی کفر و شرک کیا تھا۔ یہ معنی اس تقدیر پر ہے کہ "عمل" صیغہ ماضی ہو اور جس قرأت پر صیغہ مصدر ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ یہ آپ کا دعا کرنا عمل غیر صالح ہے۔ آپ کی شان کے لائق نہیں۔ آپ کے منصب نبوت کے لائق نہیں۔ پس اے نوح (علیہ السلام)! مجھ سے آپ ایسی باتوں کی درخواست نہ کریں جن کا آپ کو علم نہیں یعنی جو نجات کا

اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ

میں نہیں، میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نادان نہ بنیں O نوح (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں

اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ

اس بات پر کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے معاف نہ کرے گا اور مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو میں نقصان اٹھانے

مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ

والوں میں سے ہو جاؤں گا O فرمایا گیا کہ اے نوح! (علیہ السلام) ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ جو آپ پر

وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا

اور کچھ ان لوگوں پر ہیں جو آپ کے ساتھ ہیں (کشتی سے) اتریں اور کچھ گروہ (بعد کو پیدا ہونے والے) ہیں جنہیں ہم دنیا برتنے دیں گے پھر

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ

انہیں ہماری طرف سے (ان کی نافرمانیوں کے بدلے) دردناک عذاب پہنچے گا O اے نبی علیہ السلام! یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی

تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ

کرتے ہیں، اس سے پہلے نہ آپ انہیں خود بخود جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم، تو (آپ اپنی قوم کی ایذاء پر) صبر فرمائیے، بے شک پرہیز گاروں

مستحق نہ ہو اس کی نجات کی دعا نہ کرو۔ دیکھو میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں اور سمجھاتا ہوں کہ آپ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جو اپنی خواہش سے مجھ سے ایسی باتیں مانگتے ہیں جن کا ان کو علم نہیں ہوتا اور وہ اسرار الٰہی سے جاہل و ناواقف ہوتے ہیں۔ آپ تو اسرار الٰہی سے باخبر ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ کافروں کو نجات نہیں دی جائے گی، پھر آپ جانتے ہوئے اس کی نجات کا سوال کیوں کرتے ہو۔ حضرت نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسی باتوں کو تجھ سے چاہوں جن کا مجھ کو علم نہ ہو کہ وہ نجات کے مستحق ہیں یا نہیں اور اگر تو مجھ کو نہ بخشے گا اور درگزر نہ کرے گا اور مجھ پر رحمت نہ کرے گا اور مواخذہ کرے گا تو میں خائب و خاسر لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔ تیرے عذاب دینے سے خسارہ میں پڑ جاؤں گا۔ تب حضرت نوح علیہ السلام سے کہا گیا کہ اے نوح (علیہ السلام)! اب کشتی سے اتریئے ہمارا سلام اور برکتیں آپ پر اور ان پر جو آپ کے ساتھ کشتی میں مسلمان ہیں یعنی اہل سعادت یعنی ہمارے سلامت رکھنے اور سعادت دینے کے سبب سے خوش و خرم کشتی سے اتریں اور بہت سی جماعتیں ان کی پشتوں سے ایسی نکلنے والی ہیں جن کو ہم عنقریب عیش و عشرت و مال و متاع دنیا دیں گے یعنی بعد ان کے پیدا ہونے کے اور دنیا میں اپنے باپوں کے نطفوں سے ظاہر ہونے کے بعد، پھر وہ کفر کریں گے تو ان کو ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا، وہ بد بخت ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کہ حضرت نوح علیہ السلام چار سو اسی (۴۸۰) برس کے تھے ان کو وحی بھیجی اور نبوت دی۔ ایک سو بیس (۱۲۰) برس دعوت اسلام کرتے

معانقۃ ۹ عند المتاخرین ۱۲ (او وقف علی فاصبر احسن والیق ۱۲)

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

کے لیے اچھا انجام ہے O اور (ہم نے) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی بندوں میں سے هود (علیہ السلام) کو (بھیجا) انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ

ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' تم (اسے چھوڑ کر) صرف بہتان ہی باندھنے والے ہو O اے میری قوم! میں تم سے اس بات

عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىْ فَطَرَنِىْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٥١﴾

پر کوئی اجرت نہیں مانگتا' میرا بدلہ تو اسی ذات کے ذمہ کرم پر ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا' پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے O

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ

اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے رب سے (اپنے قصور کی) معافی مانگو پھر (آئندہ کے لیے) اس کے دربار میں توبہ کرو تو وہ تم پر زور

مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا

کی بارش بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ قوت عطا فرمائے گا اور جرم کرتے ہوئے (اس سے) منہ نہ موڑو O انہوں نے کہا: اے

رہے۔ کشتی سے اترنے کے بعد تین سو پچاس (۳۵۰) برس جیے' کشتی میں پانچ (۵) ماہ رہے۔ کشتی تین سو ہاتھ حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھوں سے لمبی تھی اور پچاس گز چوڑی اور بلندی وارتفاع تیس گز۔ تین طبقے تھے ہر طبقہ میں دروازہ۔ نیچے کے طبقے میں درندے' زمین کے حشرات وغیرہ۔ درمیانی درجہ میں باقی جانوروں' چوپایوں کو رکھا تھا' اوپر مسلمان بنی آدم تھے' کل اسی آدمی تھے' چالیس مرد چالیس عورتیں۔ مرد' عورتوں کے درمیان میں حضرت آدم علیہ السلام کی نعش رکھی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ان کے تین بیٹے تھے سام' حام' یافث۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ غیبی خبریں' گزشتہ امتوں کے سچے واقعات' عبرت انگیز قصے جبریل (علیہ السلام) کو بھیج کر آپ کو وحی قرآنی میں سناتے ہیں۔ ان کو قبل نزول قرآن پاک یا پیدائش سے پہلے آپ خود جانتے تھے نہ آپ کی قوم۔ لہٰذا آپ ان کفار کی ایذاء اور تکذیب پر صبر کریں۔ عاقبت اور اچھا انجام کار اور آخرت میں کامیابی متقیوں کے لیے ہے جو کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں کہ ان کو دنیا میں غلبہ ونصرت اور قیامت میں جنت ملے گی۔

۵۰ تا ۵۲- اور ہم نے قوم عاد کے پاس ان کے بھائی ان کے پیغمبر ہود (علیہ السلام) کو بھیجا۔ (حضرت) ہود (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اس کی توحید کو حق مانو' اس کے سوا تمہارے لیے کوئی معبود نہیں' جس کی عبادت کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہی معبود برحق ہے' تم جو بتوں کو پوجتے ہو اس بات میں تم بالکل مفتری وکذاب ہو' اس نے تم کو کسی غیر کی عبادت کا حکم نہیں دیا۔ اے میری قوم! میں تم سے اس تعلیم و توحید بیان کرنے کی اجرت اور مزدوری نہیں مانگتا' میرا ثواب واجر سوائے اس خدا تعالیٰ کے جس نے مجھ کو پیدا کیا کسی اور پر نہیں۔ پس کیا تم کچھ نہیں سمجھتے اور تم کو عقل انسانی نہیں۔ اے میری قوم! اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کفر وشرک سے بخشش مانگو' توحید اختیار کرو' پھر اخلاص قلب سے' سچے دل سے اس کی طرف توبہ ورجوع کرو' وہ تمہارے لیے بارش بھیجے گا' خوب زور سے مینہ برسے گا' جب

يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ

ھود! (علیہ السلام) آپ ہمارے پاس (ہماری سمجھ کے مطابق) تو کوئی دلیل لے کر نہیں آئے اور ہم صرف آپ کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے

وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ

نہیں اور ہم آپ (کی بات) پر یقین وایمان لانے والے بھی نہیں O ہم تو یہی کہتے ہیں کہ آپ پر ہمارے کسی معبود کی مار پڑ گئی ہے (اسی لیے آپ ایسی باتیں

اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

کرتے ہیں) ھود (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے شریک ٹھہراتے ہو بے شک

تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾

میں ان سب سے بیزار ہوں O تو اللہ تعالیٰ کے سوا تم سب مل کر میرا بُرا چاہو (اور میرے ساتھ مکر کرو) پھر مجھ کو (ذرا بھی) مہلت نہ دو (پھر دیکھو کہ میرا کیا بگاڑ

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ

سکتے ہو) O بے شک میں نے تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا (دونوں کا) رب ہے کوئی چلنے والا ایسا نہیں کہ جس کی پیشانی اور چوٹی اس کے

حاجت ہوگی ہمیشہ آیا کرے گی اور اللہ تعالیٰ تمہاری قوت کو اور زیادہ قوت دے گا۔ مال' اسباب' اولاد' عزت' غلبہ سب کچھ ملے گا' ایمان وتوبہ سے مشرک ومجرم بن کر منہ نہ پھیرو بلکہ سچے دل سے توبہ کرو' ایمان لاؤ۔

۵۳ تا ۵۶- کافروں نے کہا کہ اے ہود (علیہ السلام)! آپ کوئی واضح دلیل تو اپنے دعوے پر لائے نہیں' کوئی نشانی دکھاتے نہیں' ہم یوں تو فقط آپ کے کہنے سے اپنے معبودوں کو اور ان کی عبادت کو کبھی ترک نہ کریں گے اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں کہ آپ کی رسالت کی تصدیق کریں گے۔ ہم آپ کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کو جنون اور وہم کیوں ہوگیا سوائے اس کے کہ ہمارے معبودوں نے آپ پر خفا ہو کر مصیبت ڈال دی اور چونکہ آپ ان کو برا بھلا کہتے تھے' ان کی عبادت نہ کرتے تھے اس لیے انہوں نے آپ کی عقل چھین لی' آپ کو دیوانہ کر دیا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ ہو جاؤ کہ میں ان سے جن کو تم سوائے خدا تعالیٰ کے پوجتے ہو یعنی بتوں سے' بیزار و بری ہوں اور مجھے ان سے سخت نفرت ہے' پس تم سب مل جل کر میرے لیے مکر کرو اور میری ہلاکت کی فکریں کرو' پھر میں مہلت بھی نہیں مانگتا' تم مجھ پر رحم نہ کرو' بے دھڑک میرے حق میں جو چاہو کرو۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا ہے' اپنا عمل اس کو سونپ دیا ہے جو میرا اور تمہارا بھی پروردگار ہے' رازق و خالق وہی ہے' کوئی جاندار نہیں مگر وہ اس کی پیشانی اپنے قبضے میں لیے ہوئے ہے یعنی ہر جاندار اس کے قبضہ میں ہے' زندہ رکھے خواہ مارے۔ میرا پروردگار صراطِ مستقیم پر نگہبان ہے یعنی وہ راستہ وطریقہ جس پر ساری خلقت کا گزر ہے اس کا وہ حاکم ہے' کوئی اس سے بھاگ نہیں سکتا یا یہ کہ وہ دینِ حق و مذہب پسندیدہ وملت اسلامیہ وتوحید کی طرف سب کو بلاتا ہے۔

بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۞۵۶ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ

قبضۂ قدرت میں نہ ہو' بے شک میرا رب (حق اور انصاف کی) سیدھی راہ پر چلتا ہے O پھر اگر (اس پر بھی)

اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ج

تم منہ پھیرو گے تو جو کچھ مجھے دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ میں سب تمہیں پہنچا چکا اور (اگر تم نہ مانو گے تو) میرا پروردگار (تمہیں فنا کرکے)

وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۞۵۷ وَلَمَّا

تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے (اور) بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے O اور جب ہمارا

جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ج وَنَجَّیْنٰهُمْ

حکم آیا تو ہم نے اپنی رحمت سے ھود (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو بچا لیا اور انہیں سخت عذاب سے نجات دی

مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۞۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ ۛ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا

(اور قوم عاد کو ہلاک کیا)O اور یہ (سرگزشت) عاد (کی ہے) انہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیاں (ہٹ دھرمی سے) جھٹلائیں

رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۞۵۹ وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا

اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے تکبر کرنے والے سرکش کے حکم کی پیروی کی O اور اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگی

لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ

اور قیامت کے دن بھی' دیکھو عاد اپنے پروردگار سے منکر ہوئے (اور ہلاک ہوئے) اے ھود (علیہ السلام) کی قوم!

۵۷۔ اگر تم لوگ انکار کرو گے' ایمان و توبہ سے منہ پھیرو گے تو تم کو اختیار ہے کہ میں تم کو وہ باتیں پہنچا چکا جن کے لیے میں بھیجا گیا تھا' اب تم قبول نہ کرو گے تو میرا کیا کرو گے' وہ تم کو ہلاک کرے گا اور تمہارے قائم مقام (نائب) میرا رب کسی اور قوم کو پیدا کر دے گا جو تم سے بہتر اور تابع فرمان ہو گی۔ تم خدا تعالیٰ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے' تمہارے ہلاک ہونے سے اس کا کچھ نہ بگڑے گا' میرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے' تمہارے اعمال کا گواہ اور عالم ہے۔

۵۸ تا ۶۰۔ جب ہمارا فرمان عذاب ان پر آیا تو ہم نے ہود (علیہ السلام) اور جو ان کے ساتھ اسلام لائے تھے ان کو اپنی رحمت اور نعمت اور فضل سے اس عذاب سے بچایا اور سخت عذاب سے ان کو نجات دی۔ یہ گروہ عاد جو ہلاک ہوا اس نے اپنے رب کی آیتوں سے جن کو ہود لائے تھے انکار کیا تھا اور رسولوں کی امر توحید میں نافرمانی کی تھی اور ہر ''جبار عنید'' یعنی بادشاہ ظالم غضبناک کا جو اللہ تعالیٰ سے منہ موڑنے والا تھا اتباع کیا تھا۔ اس دنیا میں ان پر لعنت اتاری گئی اور ان کا انجام لعنت پر ہوا اور دوبارہ بروز قیامت لعنت اتاری جائے گی' دنیا میں ہوا کا عذاب آیا' آخرت میں عذاب دوزخ پائیں گے۔

ع ۵ ۱۱ وقف لازم

قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

عاد (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہو ○ اور (ہم نے) قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی بندوں میں سے صالح (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے فرمایا: اے

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ

میری قوم (کے لوگو!) اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو' اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے' اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا

اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

اور اسی نے تمہیں زمین میں بسایا تو اسی سے (اپنے قصور کی) معافی مانگو اور پھر (آئندہ) اسی کے دربار میں توبہ کرو' بے شک میرا پروردگار (ہر شے سے) قریب (ہر

قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

ایک کی) دعا سننے والا ہے ○ انہوں نے کہا: اے صالح! (علیہ السلام) پہلے تو آپ ہم میں ایک ہونہار آدمی ہوتے تھے (اب آپ کو کیا ہو گیا) کیا آپ ہمیں

هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ

ہمارے باپ دادوں کے معبودوں کو پوجنے سے منع کرتے ہیں (یہ کیسی بات ہے) اور بے شک تم جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو تو اس سے ایک بڑا دھوکا

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

ڈالنے والے شک میں ہیں (آپ کی بات ہمارے دلوں میں نہیں اترتی) ○ صالح علیہ السلام نے فرمایا: اے میری قوم (کے لوگو)! کیا تم نے اس بات پر غور

بے شک قوم عاد نے اپنے رب کے ساتھ کفر و انکار کا برتاؤ کیا' بے شک ان کے لیے رحمت الٰہی سے دوری و محرومی ہے۔

۶۱۔ اور قوم ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی اور پیغمبر صالح کو بھیجا' انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی مالک نہیں' کوئی اس قابل نہیں کہ تم اس کی عبادت کرو سوائے اس کے جس کی عبادت کا میں تم کو حکم کرتا ہوں' اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا یعنی آدم سے تم کو اور مٹی سے ان کو اور تم کو زمین میں آباد کیا اور اس کا بسانے والا بنایا۔ پس تم اس کی توحید اختیار کرو اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو پھر اس کی طرف توحید و توبہ و اخلاص سے رجوع کرو' میرا پروردگار قدیر ہے' دعا قبول کرنے والا ہے' جو توحید کا دامن پکڑتا ہے اس کی دعا قبول کرتا ہے اور گناہ بخش دیتا ہے۔

۶۲۔ کافروں نے کہا: اے صالح! قبل اس کے کہ آپ ہمیں اس دین کی دعوت کریں جو ہمارے باپ دادوں کے خلاف ہے آپ اچھے آدمی تھے' ہم آپ سے امید خیر و فلاح کی رکھتے تھے اور کیا تم اس چیز کی عبادت سے روکتے ہو جس کی عبادت ہمارے باپ دادے پشتوں سے کرتے چلے آئے ہیں اور ہم بے شک اس بات میں جس کی طرف آپ ہم کو بلاتے ہیں یعنی دین توحید و اسلام میں بڑے شک میں گرفتار ہیں' جو خوب ظاہر ہے جو ہمارے دلوں سے نہیں نکل سکتا۔

۶۳۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم! یہ تو بتلاؤ کہ اگر میں ایک دلیل پر قائم ہوں جو میرے رب کے پاس سے مجھے ملی ہو اور صاف بیان اس کا اترا ہو اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت و نعمت و نبوت و اسلام دیا ہو اور

مِّن رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ قف

کیا کہ اگر چہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت (نبوت) بھی عطا فرمائی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِىْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

کروں تو مجھے اس سے کون بچا سکتا ہے تو تم مجھے سوائے نقصان کے اور کچھ نہ بڑھاؤ گے O اے میری قوم کے لوگو! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے تمہارے لیے ایک

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِىْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

(فیصلہ کن) نشانی ہے کہ اس کو تم اللہ تعالیٰ کی زمین میں چھوڑ دو (جہاں چاہے) کھاتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ تمہیں فورا

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِىْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

عذاب آ پکڑے گا O (لیکن انہوں نے نہ مانا) اس کی کونچیں کاٹ دیں تو صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اب تم تین دن اپنے گھروں میں

ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ

اور کھا پی لو (برت لو) یہ وعدہ جھوٹا نہ نکلے گا O پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے صالح (علیہ السلام) کو اور جو ان کے ساتھ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْىِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ

ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے بھی (نجات دی) بے شک آپ کا

اکرام کیا ہو اور پھر ان کے ہوتے ہوئے بھی اگر میں اس کی نافرمانی کروں اور اس کا حکم نہ مانوں تو میرا بچانے والا اس کے عذاب سے کون ہے، کوئی نہیں۔ پھر میں کیوں کر تمہاری خاطر سے دعوت توحید کو چھوڑ دوں، تم روز بروز کفر میں ترقی پا کر مجھ کو اپنے خسارے و نقصان کا علم زائد کرتے جاتے ہو اور مجھ کو یقین ہوتا جاتا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ گے۔

۶۴ تا ۶۸- جب آپ کی قوم نے نشانی طلب کی تو حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی اور معجزہ ہے، اس کو اللہ تعالیٰ کی زمین میں یعنی حجر میں کھاتا پیتا رہنے دو، تم سے کچھ کھانے کو مانگتی نہیں، اس کو برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ یعنی اس کے مارنے اور کونچیں کاٹنے کا قصد نہ کرو، اگر ایسا کرو گے تو تم کو بہت جلد عذاب الٰہی آ کر پکڑ لے گا یعنی تین دن بعد عذاب آ جائے گا، انہوں نے نہ مانا، کونچیں کاٹیں، اونٹنی کو قتل کیا (قدار بن سالف اور مصدع بن ہودنے) اس کو مارا، اس کا گوشت پندرہ سو گھروں میں تقسیم کیا۔ تب صالح علیہ السلام نے کہا: اب تم اپنے گھر میں، اپنے شہر میں، بس تین دن تک زندہ رہو، عیش کر لو، چوتھے دن تم پر عذاب آ جائے گا۔ انہوں نے پوچھا کہ عذاب کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: پہلے دن صبح کو تم سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے، دوسرے دن سرخ، تیسرے دن سیاہ، چوتھے دن عذاب آئے گا۔ یہ وعدہ عذاب کا غلط اور پھرنے والا نہیں۔ جب ہمارا عذاب آیا تو ہم نے صالح (علیہ السلام) اور ان کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنے فضل و رحمت سے اس عذاب سے اور اس دن کی ندامت سے نجات بخشی۔ آپ کا پروردگار قوت والا ہے

هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

رب ہی قوی' زبردست ہے O اور ظالموں کو چیخ (د سخت آواز) نے آ لیا تو وہ صبح اپنے گھروں میں (مر کر)

فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟

اوندھے پڑے رہ گئے O گویا کہ وہ ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے' دیکھو ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا'

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ ع وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ ع ۶

ارے لعنت ہو قوم ثمود پر O اور بے شک ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لے کر آئے' انہوں نے (ابراہیم علیہ السلام

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۗءَ بِعِجْلٍ

کو) سلام کہا ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی ان کے (جواب میں) سلام کہا' پھر دیر نہ لگی کہ ابراہیم (علیہ السلام مہمانوں کے لیے) ایک بھنا

حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ

ہوا بچھڑا لے آئے O پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے تک نہیں پہنچتے (یعنی انہوں نے کھانا نہ کھایا) تو آپ ان کو اجنبی سمجھے

خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ

اور دل میں ڈر گئے انہوں نے کہا: آپ کچھ خوف نہ کریں ہم تو لوط (علیہ السلام) کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں O اور ان کی بیوی کھڑی تھیں

اپنے دوستوں کو نجات دیتا ہے۔ عزیز ہے' دشمنوں پر غالب ہے اور جنہوں نے ظلم و شرک کیا تھا ان کو چیخ کے عذاب نے آ کر پکڑ لیا' پس وہ صبح دم اپنے گھروں میں سب کے سب مر کر خاک ہو کر رہ گئے۔ سارے لشکر اور سب لوگ بے حس و حرکت مردہ ہو گئے۔ ایسے ہو گئے کہ گویا کبھی زمین میں زندہ ہی نہ تھے۔ بے شک ثمود قوم صالح نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا۔ بے شک ان کو رحمت الٰہی سے دوری اور محرومی ہے' ہمیشہ کے لیے ان پر لعنت ہے۔

۶۹ تا ۷۳- جب ہمارے قاصد (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر پہنچ گئے' جبریل اور ان کے ساتھ بارہ فرشتے لڑکے کی خوشخبری سنانے آئے' آ کر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو سلام کیا اور آ کر کہا "سلاماً" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: سلام یعنی میرا سلام آپ پر ہے جواب دیا اور جس قرأت میں "سلم" بکسر سین ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ حال میرا اصلح و رضا ہے۔ جب ابراہیم (علیہ السلام) نے ان کو دیکھا تو مہمان سمجھ کر جلدی سے اٹھ کر چلے گئے اور کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ان کے لیے گائے کا بچہ بھنا ہوا لائے اور سامنے رکھا' انہوں نے نہ کھایا' جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دیکھا کہ یہ نہیں کھاتے اور ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں اٹھتے کہ وہ محتاج طعام نہ تھے تو ان پر اس بات کا انکار کیا اور نہ کھانے سے یہ خوف پیدا ہوا کہ شاید یہ چور ہوں کہ نمک نہیں کھاتے مجھے ستانا چاہتے ہیں۔ جب فرشتوں نے دیکھا کہ یہ ڈرنے لگے ہیں بولے کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ہم سے نہ ڈریں' ہم فرشتے ہیں' قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں کہ ان کو ہلاک کر ڈالیں۔ اس وقت ان کی بی بی

قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

تو وہ ہنس پڑیں تو ہم نے ان کی بیوی کو اسحاق (علیہ السلام) کی اور اسحاق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی O

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا

وہ کہنے لگیں: ہائے کم بختی! کیا میرے بچہ پیدا ہو گا حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرے خاوند بھی بوڑھے ہیں' بے شک یہ

لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ

تو ایک عجیب بات ہے O فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے کام سے تعجب کرتی ہو اور اے (ابراہیم علیہ السلام کے) گھر والو! تم پر

بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں' بے شک وہی سب خوبیوں والا' بزرگ ہے O پھر جب کہ ابراہیم (علیہ السلام) کے دل سے

اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿۷۴﴾

خوف دور ہوا اور ان کو (بیٹا پیدا ہونے کی) خوشخبری ملی تو ہم سے لوط (علیہ السلام) کی قوم کے بارے میں جھگڑنے لگے (پرزور سفارش کرنے لگے) O بے شک

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ

ابراہیم (علیہ السلام) بڑے بردبار نرم دل (آہیں کرنے والے) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے والے تھے O (فرشتوں نے کہا) اے ابراہیم! (علیہ السلام) آپ اس

سارہ بھی خدمت میں کھڑی تھیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ڈرنے سے کہا: مہمانوں سے بے بات کے ڈرنے لگے ہو' تعجب کیا' ہنسیں اس وقت ہم نے ان کو (حضرت) اسحٰق کے پیدا ہونے کی بشارت دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی یعنی لڑکے اور پوتے کی خوشخبری سنائی۔ بعض نے "ضحکت" کے معنیٰ "حاضت" لیے ہیں اور عبارت میں تقدیم و تاخیر اعتبار کی ہے کہ ہم نے اس کو لڑکے کی بشارت دی پس ان کو حیض آ گیا کہنے لگیں کہ واہ وا کیا خوب' کیا میں اب بچہ جنوں گی حالانکہ میں اب بوڑھی ہو گئی یعنی اٹھانوے برس کی اور یہ (حضرت) ابراہیم میرے خاوند بھی بوڑھے ہیں ایک سو بیس برس کے۔ بے شک یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے۔ فرشتے بولے: کیا تم خدا کی حکمت و قدرت اور حکم سے تعجب کرتی ہو۔ خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں اور سعادتیں (حضرت) ابراہیم کی اہل بیت اور گھر والوں پر نازل ہوں۔ وہ تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے' تمہارے اعمال سے خوش ہے' تم کو صالح اولاد دے کر انعام و اکرام کرے گا۔

۷۴تا۷۶۔ جب (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا ڈر جاتا رہا اور ان کو خوشخبری اولاد کی ملی تو ہم سے قوم لوط (علیہ السلام) کے بارے میں جھگڑا کرنے لگے کہ ابھی ان کو ہلاک نہ کرو شاید مسلمان ہو جائیں' بے شک (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) بڑے حلم والے بردبار تھے' جہالت سے دور "اواہ" تھے یعنی رحم والے اللہ کی طرف ہر بات میں رجوع کرنے والے۔ تب ان سے کہا گیا کہ اے ابراہیم! اس جھگڑے سے اعراض کرو اب اس کا وقت نہیں' تحقیق ان پر آپ کے رب کا حکم

اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾

خیال میں نہ پڑیں کیونکہ بے شک آپ کے رب کا حکم آ چکا (یعنی علم ازلی میں ان پر عذاب مقرر ہو چکا) بے شک ان پر تو عذاب آ کر ہی رہے گا وہ ٹلنے والا

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ

نہیں O اور جب کہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے تو وہ ان کے آنے سے رنجیدہ اور تنگ دل ہوئے اور بولے کہ آج کا دن تو

هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ

بڑی سختی اور مصیبت کا دن ہے O لوط (علیہ السلام) کے پاس ان کی قوم کے لوگ دوڑے ہوئے آئے اور وہ پہلے ہی بُرے کاموں کے عادی ہو رہے تھے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ

لوط (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ اے میری قوم! یہ (بستی کی عورتیں) میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے ستھری اور جائز ہیں تو (ان کی طرف توجہ کرو اور)

لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں ایک آدمی بھی

رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ

نیک چلن نہیں ہے O ان لوگوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی (قوم کی) بیٹیوں سے ہمیں کوئی رغبت (اور سروکار) نہیں ہے

عذاب آ گیا ہے کہ وہ پھرنے والا نہیں لہٰذا اب ان کی سفارش نہ کرو، یہ عذاب کا حکم اٹل ہے۔

۷۷ تا ۸۱- جب ہمارے قاصد یعنی حضرت جبریل علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے فرشتے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کے پاس گئے تو لوط نے ان کو مہمان سمجھا اور ان کے آنے سے غمگین ہوئے، بہت تنگ دل اور سخت رنج میں گرفتار ہوئے کہ کہیں میری قوم میرے ان مہمانوں کو نہ ستائے اور اپنی قوم کی عادت اغلام سے ڈرے اور اپنے دل میں کہا کہ آج کا دن بھی سخت مصیبت کا ہے اور میرے دل پر گراں۔ ان کی قوم ان کے مہمانوں کے آنے کی خبر سن کر بے تحاشا ان کے گھر دوڑتی آئی اور یہ قوم لوط کم بخت ان فرشتوں کے آنے سے پہلے بری باتیں کیا کرتی تھی عمل خبیث لواطت۔ لوط (علیہ السلام) نے کہا: یہ میری لڑکیاں موجود ہیں، یہ تمہارے لیے پاک اور طاہر موجود ہیں، میں ان کو تمہارے نکاح میں دے دوں گا، یا یہ کہ میری قوم کی لڑکیاں موجود ہیں، ان کا تم سے نکاح کرا دوں گا، پس تم اللہ سے ڈرو، حرام نہ کرو، میرے مہمانوں میں مجھ کو رسوا نہ کرو۔ ان کے ساتھ برائی کا قصد نہ کرو، کیا تم میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو عقل والا ہو، حق و ہدایت کا راستہ بتلائے، اچھی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرے۔ وہ بولے کہ اے لوط! ہم کو آپ جانتے ہیں کہ آپ کی لڑکیوں سے کچھ مطلب اور غرض نہیں، نہ ان کی کچھ حاجت، تم جانتے ہو جو ہمارا ارادہ اور قصد ہے۔ (حضرت) لوط نے اپنے دل میں کہا کہ اگر مجھے قوت ہوتی اور مجھ میں طاقت ہوتی یا میری اولاد قوی ہوتی یا میں کسی بڑے مضبوط سخت گروہ کے پاس پناہ لے سکتا اور قرابت و کنبہ قوی

لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ

اور بے شک جو کچھ ہماری خواہش ہے اسے آپ اچھی طرح جانتے ہیں O لوط (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کاش! تمہارے مقابلے کی مجھے طاقت ہوتی یا کسی

شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ

مضبوط پائے کا سہارا اور پناہ لیتا O فرشتوں نے کہا کہ اے لوط (علیہ السلام) بے شک ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ لوگ ہرگز آپ تک نہیں

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ

پہنچ سکتے تو آپ اپنی بیوی کے سوا اپنے سب گھر والوں کو راتوں رات (بستی سے باہر) لے جایئے اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر ادھر ادھر نہ دیکھے

اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ

بے شک اس (بیوی) کو وہی مصیبت پہنچے گی جو ان لوگوں کو پہنچے گی بے شک ان (کے عذاب) کا وعدہ صبح کا وقت (مقرر) ہے

بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

کیا صبح قریب نہیں O پھر جب ہمارا حکم (وعدہ) آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو اس کا نیچا کر دیا

عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ

(یعنی پلٹ دیا) اس (بستی) پر آگ میں پکے ہوئے پتھر لگاتار برسائے O جو آپ کے پروردگار کے پاس سے نشان کیے

رکھتا تو میں اپنے آپ کو اور اپنے مہمانوں کو تم سے بچاتا۔ حضرت جبریل (علیہ السلام) نے دیکھا کہ حضرت لوط علیہ السلام قوم کی دھمکیوں سے ڈوبے جاتے ہیں کہا کہ اے لوط (علیہ السلام)! ہم آپ کے پروردگار کے قاصد ہیں یہ کافر آپ کو نہیں ستا سکتے اور آپ تک نہیں پہنچ سکتے، ہم ان کو ہلاک کر دیں گے، پس آپ اپنے اہل وعیال کو لے کر راتوں رات یعنی قریب سحر رات کے اخیر حصہ میں کہیں چلے جائیں اور رات کا سفر اختیار کریں، تم میں سے کوئی پیچھے نہ رہ جائے سوائے تمہاری زوجہ کے کہ وہ بھی کافر ومنافق تھی، اس کا راعلہ نام تھا، اس کو بھی وہی عذاب پہنچے گا جو ان سب کافروں کو ہوگا، ان سب کے ہلاک ہونے کا وعدہ صبح کا وقت ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ابھی صبح کو نہ دیکھا تھا اور صبح نکل چکی تھی، جبریل علیہ السلام نے دیکھ لی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ کیا صبح قریب نہیں یعنی اب صبح ہونا شروع ہو ہی گئی ہے اور عذاب کا وقت آ گیا۔

۸۲تا۸۳- پھر جب ہمارے عذاب کا حکم آ گیا اور ان کی ہلاکت کا وقت آ پہنچا تو ہم نے اس تختۂ زمین کو الٹ دیا، اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر کر دیا اور ان پر جو وہاں کے رہنے والے تھے اور دوسری جگہ تھے، ادھر ادھر جنگل میں گئے تھے، سب پر سنگ باری کی جو پتھر اور مٹی سے مثل اینٹ کے بنے ہوئے تھے۔ ''سجیل'' معرب سنگ وگل کا ہے یا سجیل نام آسمان دنیا کا ہے یعنی آسمان دنیا سے پتھر برسائے جو پے در پے یکے بعد دیگرے آتے رہے، وہ نشان لگائے گئے تھے یعنی خطوط سرخ، سیاہ اور سفید ان پر لگے تھے یا یہ کہ ہر پتھر پر ایک کافر کا نام لکھا ہوا تھا۔ اے حبیب! وہ آپ کے پروردگار کی طرف سے

النصف ع ۱۵

وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ط

ہوئے تھے اور وہ (بستی اور پتھر) ان ظالموں سے (یعنی مکہ والوں سے) کچھ دور نہیں (یہ سفر میں اس بستی پر گزرتے رہتے ہیں) O اور (ہم نے) قوم مدین

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط وَلَا تَنْقُصُوا

کی طرف ان کی قوم میں سے (حضرت) شعیب (علیہ السلام) کو (بھیجا) انہوں نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ

سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو بے شک میں تمہیں خوش حال دیکھ رہا ہوں اور مجھے (تمہاری نافرمانی کی وجہ سے)

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ

تم پر ایک گھیرنے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے O اے میری قوم کے لوگو! ناپ اور

الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا

تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں (ان کے حق سے) گھٹا کر نہ دو اور زمین میں (کفر و بددیانتی کا)

تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فساد نہ پھیلاتے پھرو O (جائز طریقہ سے) اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا جو کچھ بچ رہے

آئے تھے اور وہ ظالموں سے بعید نہ تھے یعنی کوئی پتھر ادھر ادھر نہ گیا تھا' سب اپنے نشانہ پر جا کر لگے اور نشانے پر پہنچے' یا یہ معنی ہوں کہ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ویسا عذاب ان ظالموں سے جو ان کی طرح کفر کرتے ہیں اور کافروں کی پیروی کرتے ہیں دور نہیں یعنی مکہ اور گرد و نواح کے کافروں سے ویسا عذاب دور نہیں' اگر ہم چاہیں تو ان پر بھی ویسا عذاب نازل کر سکتے ہیں' ان کو اس عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

۸۴ تا ۸۶۔ اور ہم نے مدین میں اس قوم کے بھائی اور پیغمبر شعیب کو بھیجا' انہوں نے کہا کہ اے قوم! اللہ کو پوجو' اس کی توحید کا اقرار کرو' جس کا میں حکم کرتا ہوں اس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں اور تم ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو' لوگوں کا حق نہ مارا کرو اور اونچا نہ تولا کرو' میں تم کو دولت مند اور مال وسعت والا دیکھتا ہوں' یہ خدا کا فضل ہے کہ ہر چیز سستی ہے اور فراغت سے ملتی ہے' مجھ کو ڈر ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے اور ناپ تول پورا نہ کرو گے تو تم کو اس دن کا عذاب پکڑ لے گا جو محیط ہے تم گھر جاؤ گے کوئی نہ بچ سکے گا' قحط خشک سالی وغیرہ آ جائے گی۔ اے میری قوم! دیکھو ناپ اور تول میں کمی نہ کرو' پورا پورا دیا لیا کرو' انصاف و عدل برتو اور لوگوں کے حقوق کم نہ کرو' نہ مارو اور زمین میں فساد و خرابی نہ کرتے پھرو کہ خود بت پرستی کرتے ہو اور دوسرے لوگوں سے بھی کراتے ہو' ناپ تول میں کمی کرتے ہو۔ پورا ناپنے اور تولنے پر جو تم کو ثواب ملے گا وہ اس سے بہتر ہو گا جو ان ذریعوں سے تم کو کچھ مال حرام مل جاتا ہے۔ پس ''بقیہ'' کے معنی ثواب ہوئے یا یہ معنی کہ ناپ تول کا

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ

وہی تمہارے لیے بہتر ہے اور تم میری بات مانو (اور یقین کرو) اور میں تم پر کچھ نگہبان نہیں (کہ تم سے زبردستی اپنی بات منواؤں) O قوم نے کہا: اے

اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ

شعیب! (علیہ السلام) کیا آپ کی نماز آپ کو یہ حکم دیتی ہے کہ (آپ ہم سے یوں کہیں کہ) ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں یا یہ کہ جو کچھ

نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

ہم اپنے مالوں میں کرنا چاہیں نہ کریں (یعنی کیا ہمیں اپنے مالوں کا اختیار نہیں) ہاں جی! آپ ہی ایک نرم دل، عقل مند (اور سچے) آدمی ہیں

الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ

(باقی کوئی نہیں) O شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں

مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ

اور اس نے مجھے اپنے فضل سے اچھی حلال روزی بھی عطا فرمائی ہو اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ جن باتوں سے میں تمہیں روکتا ہوں

اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ

آپ اس کے خلاف کروں، میں تو جہاں تک مجھ سے ممکن ہے سنوارنا ہی چاہتا ہوں

نقصان چھوڑ کر اصل حق جو تمہارا باقی رہتا ہے وہ چونکہ حلال ہے اس لیے بہتر ہے اس حرام سے جو اس کی کمی بیشی کے ذریعہ لیتے ہو، اگر تم مسلمان ہو اور میرے قول کی تصدیق کرتے ہو تو سمجھو ورنہ میں تو رسول ہوں، تم پر نگہبان مقرر نہیں کیا گیا ہوں کہ خواہ مخواہ تم پر جبر کروں، اس لیے حضرت شعیب علیہ السلام کو اس وقت تک کافروں سے جہاد و قتال کا حکم نہ ہوا تھا۔

۸۷- کفار قوم نے کہا کہ اے شعیب (علیہ السلام)! آپ بہت سی نمازیں پڑھتے ہیں تو کیا آپ کی نماز آپ کو یہ حکم کرتی ہے کہ آپ ہم سے ہمارے دین کو چھڑا دیں۔ ہم ان کی عبادت چھوڑ دیں جن کو کہ ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے یا اپنے مالوں میں تصرف سے مجبور ہو جائیں، جو ہمارا جی چاہے نہ کیا کریں، تم تو بڑے حلیم و رشید و نیک ہو۔ یہ باتیں مسخرا پن سے کہتے اور حلیم و رشید کے لفظ سے سفیہ (بیوقوف) و گمراہ مراد لیتے تھے، مطلب یہ کہ تم ہمارے کاموں میں کچھ دخل نہ دو، اگر تم نماز پڑھتے ہو تو پڑھو، ہمیں اپنے خدا کی عبادت کا حکم نہ دو، نہ ہم تمہاری بات سننا چاہتے ہیں۔

۸۸تا۹۰- حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے قوم! یہ تو بتلاؤ کہ اگر میں اس دلیل و وحی پر قائم ہوں جو میرے رب سے مجھے ملی ہے اور مجھ پر اتری ہے اور اس نے مجھ کو اپنے پاس سے رزق حلال دیا ہو اور نبوت و اسلام کا اقرار کیا ہو اور مال حلال دیا ہو تو باوجود ان نعمتوں کے کیا مجھے لائق ہے کہ میں وحی نہ پہنچاؤں اور اگر تم میرے خلاف کرو تو میں یہ ارادہ نہیں کر سکتا کہ خود اس بات کا خلاف کروں جس سے تم کو منع کرتا ہوں یعنی ناپ تول میں نقصان کروں۔ میں تو اصلاح اور عدل و

مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ

اور میری توفیق تو اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور اسی

اِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ

کی طرف میں متوجہ ہوتا ہوں O اور اے میری قوم کے لوگو! میری ضد میں آ کر کہیں ایسی بات نہ کر بیٹھنا

مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ

کہ تمہیں بھی ویسے ہی مصیبت پہنچ جائے جیسے نوح (علیہ السلام) کی قوم اور ھود (علیہ السلام) کی قوم اور صالح (علیہ السلام) کی قوم کو پہنچی اور لوط

وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا

(علیہ السلام) کی قوم کا معاملہ تو (تمہارے زمانے سے) دور نہیں O اور اپنے رب سے معافی مانگو (اور) پھر اسی کی طرف توبہ کرو،

اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا

بے شک میرا رب بڑا ہی مہربان (اور) بڑی ہی محبت والا ہے O ان لوگوں نے کہا کہ اے شعیب! (علیہ السلام) جو کچھ آپ کہتے ہیں اس میں سے

مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

اکثر باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور بے شک ہم اپنے لوگوں میں آپ کو ایک کمزور آدمی دیکھتے ہیں اور اگر آپ ہمارے برادری کے آدمی نہ

انصاف کا ارادہ کرتا ہوں کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے اصلاح کرتا ہوں اور مجھ کو جو ناپ تول پورا کرنے اور دوسری نیکیوں کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ میں نے اسی پر توکل کیا اور اپنے سب کام اسی کو سونپے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، متوجہ ہوتا ہوں۔ اے میری قوم! میرا بغض وعداوت و دشمنی تم کو اس بات پر مجبور نہ کرے کہ اس کے سبب سے اچھی باتیں چھوڑ دو، ایمان نہ لاؤ، ناپ تول پوری نہ کرو کہ اس سبب سے تم کو ویسا عذاب ملے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو ملا تھا یعنی غرق یا قوم ہود (علیہ السلام) کو یعنی تیز ہوا کا عذاب یا قوم صالح (علیہ السلام) کو یعنی چیخ کا عذاب اور قوم لوط (علیہ السلام) تو تم سے کچھ دور نہیں، جو ان پر عذاب الٰہی ہوا تھا وہ تم کو خوب معلوم ہے، لہٰذا اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو، توحید کو مانو، پھر توبہ کر کے اس کی طرف توبہ واخلاص سے متوجہ ہو، میرا رب مسلمانوں پر رحم کرنے والا ہے ''ودود'' ہے یعنی ان کو مغفرت وثواب دے کر اپنا دوست بناتا ہے یا یہ کہ ان کو مخلوق کا اور مخلوق کو ان کا دوست بناتا ہے یا یہ کہ اپنی طاعت کی محبت ان کو دیتا ہے۔

۹۱- کافروں نے کہا کہ اے شعیب! تم جو باتیں کہتے ہو اور ان کا حکم دیتے ہو ہم ان میں سے اکثر سمجھتے ہی نہیں کہ ان کا مطلب و فائدہ کیا ہے، ہم تم کو اپنے آپ میں ضعیف بیمار دیکھتے ہیں، آنکھوں میں فتور ہے، اگر تمہاری اور ہماری قومی برادری نہ ہوتی تو ہم تم کو مار ڈالتے اور سنگسار کرتے، تم ہم پر کچھ غالب اور زبردست نہیں ہو، تمہارا ہم کو کچھ خیال نہیں،

لرجمنک وما انت علینا بعزیز ﴿۹۱﴾ قال یقوم ارھطی

ہوتے تو ضرور ہم آپ پر پتھراؤ کرتے (مار ڈالتے) اور ہماری نگاہ میں آپ کی کوئی عزت (اور ہستی) نہیں O شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم!

اعز علیکم من اللہ واتخذتموہ وراءکم ظھریا ان

کیا تم پر میری برادری کا دباؤ اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ (کے حکم) کو تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا (اور اس کو کچھ نہ سمجھا) بے شک

ربی بما تعملون محیط ﴿۹۲﴾ ویقوم اعملوا علی مکانتکم

جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب (اپنے علم سے) میرا رب گھیرے ہوئے ہے O اور اے میری قوم کے لوگو! (اگر تم نہیں مانتے تو) تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ

انی عامل سوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ

اور میں اپنی جگہ کام کیے جاؤں گا' بہت جلد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر آتا ہے وہ عذاب جو اس کو رسوا کرے گا اور (دراصل) جھوٹا کون ہے'

ومن ھو کاذب وارتقبوا انی معکم رقیب ﴿۹۳﴾ ولما

تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں O اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیب (علیہ السلام)

جاء امرنا نجینا شعیبا والذین امنوا معہ برحمۃ منا

اور ان کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور ظالموں کو ایک سخت آواز نے آ پکڑا تو جب صبح ہوئی

تمہاری کچھ پروا نہیں' تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

۹۲ تا ۹۳- حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے قوم! کیا میرے گروہ سے تم ڈرتے ہو اور میری برادری کا تم کو ڈر ہے' اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو' کیا وہ تم پر اللہ تعالیٰ سے زائد غالب ہیں' کیا ان کا عذاب اللہ تعالیٰ سے بھی زائد ہے' یا یہ کہ وہ تم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اور دین توحید سے بھی زائد عزیز ہیں۔ تم نے تو اللہ تعالیٰ کو یعنی اس کی کتاب و دین کو جو میں لایا ہوں اپنی پس پشت ڈال دیا ہے۔ میرا پروردگار تم جو کچھ کرتے ہو اس سب کا عالم ہے اور سب کو گھیرے ہوئے ہے' سب کو عذاب دے گا۔ اے قوم! تم اپنے غلط دین پر قائم رہ کر' اپنے مکانوں میں بیٹھ کر میری ہلاکت کی فکر کرو میں تمہارے لیے فکر کرتا ہوں۔ عنقریب تم جانتے ہو کہ کس کو ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو ذلیل و ہلاک کر دے اور کون جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف اور تم میری ہلاکت کا انتظار کرو میں تمہاری ہلاکت کا منتظر ہوں۔

۹۴ تا ۹۵- اور جب ہمارا عذاب آیا تو ہم نے (حضرت) شعیب (علیہ السلام) کو اور ان کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دی اور ان کو جنہوں نے ظلم و شرک کیا یعنی کافروں کو عذاب صیحہ نے پکڑا' صبح کو اپنے اپنے گھروں میں سب لشکروں سمیت مر کر خاک کے ڈھیر ہو کر رہ گئے گویا کہ کبھی زمین میں بسے ہی نہ تھے اور کبھی زندہ ہی نہ تھے۔ بے شک مدین قوم شعیب (علیہ السلام) رحمت الٰہی سے دور ہوئے اور لعنت میں گرفتار ہوئے جیسے ثمود قوم صالح دور ہوئے تھے۔ ان دونوں قوموں کا

وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ

تو وہ اپنے گھروں میں (مر کر گھٹنوں کے بل) اوندھے پڑے

جٰثِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا

رہ گئے تھے O (اس طرح ہلاک ہوئے) گویا کہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے‘ ارے مدین کے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوں جیسے کہ

بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ ۸

قوم ثمود (رحمت سے) دور ہوئی O اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی آیات اور واضح سند کے ساتھ فرعون اور اس کے

مُّبِیْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ

سرداروں کی طرف بھیجا O تو انہوں نے فرعون کے حکم کی تابع داری کی اور فرعون کی بات

مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ﴿۹۷﴾ یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

درست نہ تھی O قیامت کے دن فرعون اپنی قوم (اور اپنے تابع داروں)

فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِیْ

کے آگے آگے ہوگا تو ان کو اپنے ساتھ جہنم میں پہنچائے گا (دیکھو) اترنے کی کیا ہی بُری جگہ ہے O اور اس جہان میں بھی

هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ

ان کے پیچھے لعنت پڑی اور قیامت کے دن بھی‘ دیکھو ان کو کیا ہی بُرا انعام ملا O (اے نبی ﷺ!)

ایک قسم کا عذاب تھا‘ دونوں کو پہلے سخت گرمی نے پکڑا تھا‘ پھر قوم صالح کو عذاب نیچے سے آیا اور قوم شعیب کو اوپر سے آیا۔

۹۶ تا ۹۹- اور ہم نے اپنی آیات اور معجزے اور ظاہر دلیل حجت قاہرہ دے کر (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون اور اس گروہ کے رؤساو امراء کے پاس بھیجا‘ انہوں نے فرعون کا کہا مانا‘ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے خلاف کیا اور فرعون اور اس کی قوم کا حال بہتر نہ تھا اور ان کے کردار ٹھیک نہ تھے اور ان کی بات ٹھیک نہ تھی۔ وہ بروز قیامت قوم کے آگے آگے جائے گا اور دوزخ کی طرف راہ دکھائے گا‘ پس ان کو نار میں داخل کرنے والا اور ''مورود'' یعنی اس کی قوم نار میں داخل کی گئی ہوگی۔ یا ''ورد'' کے معنی داخل ہونے والے کے ہیں یعنی فرعون اور مورود اس کی قوم ہو یا ورد سے فرعون اور قوم مراد ہوں اور مورود سے دوزخ۔ اور وہ سب لعنت کیے گئے یعنی غرق سے ہلاک ہوئے اور قیامت میں دوسری لعنت ہوگی یعنی دوزخ اور وہ بُرا تحفہ ہے یعنی غرق یا تحفہ آتش دوزخ‘ یا ''رفد'' بمعنی مدد ہو یعنی دوزخ ان کی بری مدد کرنے والی ہے اور یہ بُرے مدد کیے گئے ہیں‘ یہ سخت غضب کے احکام ہیں جن سے دوسروں کو ڈرایا گیا ہے۔

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

یہ (پچھلی) بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو (اس وقت تک) کھڑی ہیں اور کچھ بالکل کٹ گئیں (اجڑ گئیں) O

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر جب کہ آپ کے پروردگار کا حکم آیا

اٰلِهَتُهُمُ الَّتِىْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ لَّمَّا

تو جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے اور ان کو اپنے معبودوں سے

جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ

سوائے ہلاکت کے اور کچھ زیادہ نہ ملا O اور آپ کے پروردگار کی پکڑ ایسی ہی ہے

رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾

جب وہ ظالم بستی والوں (کے ظلم پر ان) کو پکڑتا ہے بے شک اس کی پکڑ سخت درد ناک ہے O

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ

بے شک اس بات میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانی (اور عبرت) ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتے ہیں یہی وہ دن ہے جس میں سب

۱۰۰ تا ۱۰۳۔ یہ باتیں جو مذکور ہوئیں گاؤں اور شہروں کی خبریں تھیں یعنی دنیا میں جو نافرمان اور فرمانبردار گزر گئے ہیں ان کے تذکرے تھے جن کو ہم آپ کو سناتے ہیں اور جبریل کی معرفت آپ پر اتارتے ہیں ان میں سے بعض گاؤں باقی رہ گئے ہیں جن کو آپ دیکھتے ہیں ویران ان کے رہنے والے ہلاک ہو گئے اور بعض خراب ہو گئے کہ رہنے والے بھی ہلاک ہوئے اور مکانات بھی تباہ و مسمار ہوئے۔ ہم نے ان کو ظلماً ہلاک نہ کیا بلکہ انہوں نے اپنے اوپر خود ظلم کیا کہ کفر و شرک و بتوں کی عبادت میں مشغول ہوئے پس ان کے ان خداؤں نے جن کو وہ خدا سمجھ کر پکارتے تھے انہوں نے عذاب الٰہی سے بچانے میں ان کی کچھ مدد نہ کی اور کچھ فائدہ نہ دیا۔ جب آپ کے پروردگار کا حکم عذاب آ گیا تو ان کو سوائے خسران و ہلاکت کے کچھ زیادہ نہ کیا یعنی وہ بسبب ان کی پرستش کے ہلاک ہوئے۔ آپ کے پروردگار کی پکڑ اور غصہ ایسا ہی ہے کہ جب وہ کسی نافرمان گاؤں والوں کو جو ظالم و مشرک ہوتے ہیں پکڑتا ہے تو بے شک اس کا عذاب سخت تکلیف رساں ہوتا ہے۔ ان باتوں میں جن کا ذکر ہوا ان کے لیے نشانی اور عبرت ہے جو عذاب آخرت سے ڈرتے ہیں کہ اب وہ ان کافروں کی پیروی (واقتداء) نہ کریں گے۔ وہ یعنی روزِ قیامت ایسا دن ہے کہ اس میں سب اولین و آخرین جن و انسان جمع ہوں گے اور وہ روز مشاہدہ کیا جانے والا ہے یعنی سب آسمان و زمین کی مخلوق وہاں موجود ہوگی اور سب کا مشاہدہ ہوگا۔

مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا

لوگ اکٹھے کیے جائیں گے اور یہی دن (سب کی) حاضری کا ہے O اور ہم اسے پیچھے نہیں ہٹاتے ہیں

لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ

مگر ایک گنتی کی مدت کے لیے O جب وہ دن آئے گا (ظاہر ہوگا) تو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی کچھ بات نہ کر سکے گا

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ

تو (انسانوں کی دو قسمیں ہوں گی) کچھ ان میں سے بدبخت ہوں گے اور کچھ خوش نصیب O اور جو بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے

فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۙ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

وہ اس میں گدھے کی طرح چیخیں گے اور چلائیں گے O جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے مگر

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾

جتنا آپ کا رب (اور زیادہ) چاہے بے شک آپ کا رب جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے (وہ اپنے کاموں میں مختار ہے) O

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ

لیکن وہ لوگ جو خوش نصیب ہیں وہ جنت میں جائیں گے (اور) جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے مگر جتنا

۱۰۴تا۱۰۹- اور ہم روز قیامت کو موخر نہیں کرتے یعنی تاخیر نہ کریں گے مگر ایک خاص وقت تک جس کی گنتی اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ جس دن وہ آئے گی کوئی نیک جان کوئی بات نہ کہہ سکے گی مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت سے یعنی کسی کی شفاعت بغیر اجازت و حکم خدا تعالیٰ کوئی نہ کر سکے گا' بعض آدمی وہاں بدبخت ہوں گے جن کی قسمت میں ہی بدنصیبی لکھی تھی اور بعض نیک بخت (سعید) جن کی قسمت میں نیک بختی تھی۔ لیکن وہ جن کے لیے بدبختی لکھی گئی وہ دوزخ میں جائیں گے' وہاں ان سے گدھے کی سی آواز نکلے گی' "زفیر" وہ آواز جس کو گدھا اپنے سینہ سے پہلی دفعہ نکالتا ہے اور "شہیق" وہ آواز جس کو آخر میں جب فارغ ہوتا ہے اپنے حلق سے نکالتا ہے۔ وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم رہے گا سوائے اس کے جو خدا تعالیٰ چاہے یعنی کافر دوزخ میں اتنی مدت کو ضرور رہیں گے جتنی مدت تک آسمان و زمین دنیا کی بقا ہے یعنی جب سے آسمان و زمین پیدا کیے اور جب تک فنا ہوں گے اور یہ مدت سوائے اس کے ہے جس کو خدا تعالیٰ چاہے گا اور اس نے ہمیشہ رہنے کو چاہا یعنی پسند کیا پس وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ یا یہ مطلب ہے کہ کافر اتنی مدت دوزخ میں رہیں گے جتنی مدت آسمان و زمین میں آدمی دنیا میں رہے مگر وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ چاہے گا اور ان کی بدبختی کو خوش بختی میں بدل دے گا اور باعتبار "یمحو الله ما یشاء و یثبت" کے ان کو سعید و خوش نصیب کر دے گا۔ یا یہ کہ وہ جب تک وہاں رہیں گے جب تک زہاں کے آسمان و زمین قائم رہے یعنی ہمیشہ مگر جس کو خدا چاہے گا نکال لے گا یعنی ان کو جو بسبب گناہ دوزخ میں گئے تھے کہ

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

(اور زیادہ) آپ کا رب رکھنا چاہے یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی ○

فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

تو (اے سننے والے!) یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی پوجا کرتے ہیں تو ان کے بارے میں دھوکہ اور شبہ میں نہ پڑو (کہ ان کو عذاب نہ ہوگا) یہ اسی طرح

۹ ع ۱۴ ۹ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع

پوجتے ہیں جس طرح پہلے ان کے باپ دادا پوجتے رہے ہیں اور بے شک ہم ان کو (ان کے اعمال کے نتیجہ میں) پورا حصہ دیں گے جس میں کوئی کمی نہ ہوگی ○ اور

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (توریت) عطا فرمائی تھی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات

چندروز میعادی سزا بھگت کر دوزخ میں رہ کر پھر بسبب خلوص ایمان کے جنت میں جائیں گے۔ آپ کا رب جو ارادہ کرتا ہے وہی جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور لیکن وہ لوگ جو نیک بختی والے ہیں اور ان کی قسمت میں سعادت و نیک بختی ہے وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اس قدر مدت کہ آسمان و زمین باقی رہے جب سے پیدا ہوئے فنا تک، مگر وہ مدت کہ آپ کا پروردگار چاہے یعنی اس قدر بعد جب تک خدا تعالیٰ چاہے اور وہ ہمیشہ رہنے کو چاہے گا پس ہمیشہ رہیں گے۔ یا یہ کہ سوائے ان لوگوں کے جن کو خدا تعالیٰ باعتبار "یمحو الله ما یشاء و یثبت" کے خوش بخت سے بدبخت کرنا چاہے گا۔ یعنی دنیا میں خوش بخت تھے بوقت موت بدبخت ہوئے، مرتے وقت کافر ہو کر مرے، وہ جنت میں نہ جائیں گے۔ پس استثناء دخول فی الجنت سے ہوگا یعنی جنت میں نہ جائیں گے، یا جنتی اس وقت تک وہاں رہیں گے جن تک وہاں کے آسمان و زمین قائم رہیں گے یعنی ہمیشہ، جنت کے آسمان و زمین ہمیشہ رہیں گے، جنت کو فنا نہیں لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ جنتی ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے، نہ ان کو موت ہے نہ جنت فنا ہوگی۔ مگر جس کو خدا تعالیٰ چاہے گا کہ عذاب دے تو اس کو جنت میں داخل کرنے سے قبل عذاب دے گا۔ پھر نکال کر جنت میں داخل کرے گا، پھر وہ جنت میں رہے گا۔ جنت والوں کو وہ ثواب عطا ہوگا جو کبھی ختم ہونے والا نہیں، برابر زیادہ ہی ہوتا رہے گا۔ پس اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے بارے میں شک میں نہ رہیں ان چیزوں سے جن کو یہ اہل مکہ پوجتے ہیں کہ ان کو یہ کبھی نہ چھوڑیں گے، یہ ان کو ویسا ہی پوجتے رہیں گے جیسے ان کے باپ دادا ان کو پوجتے تھے کہ ان کے سبب سے عذاب پایا، ہلاک ہوئے مگر ان کا پوجنا ہرگز نہ چھوڑا۔ ہم ان کا سزا کا حصہ ان کو پورا پورا دینے والے ہیں، کچھ کمی نہ کریں گے اور پوری سزا دیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ "وانا لموفوهم نصيبهم غير منقوص" فرقہ قدریہ کی شان میں اتری ہے۔

ف: یہ بات کہ مراد "الا ماشاء ربک" سے حکم محو و اثبات کا ہو یا وقت موت میں ہو سکتا ہے یا بنظر امکان و عموم قدرت کے ہو، ورنہ کفار کا جنتی ہونا اور اہل جنت کا جنت سے علیحدہ ہونا غیر ممکن ہے۔ جنتی ہمیشہ جنت میں رہیں گے، کافر دوزخی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

۱۱۰ تا ۱۱۱۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب توریت دی پس اس میں اختلافات واقع ہوئے یعنی کچھ لوگ ایمان لائے اور

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

(پہلے سے) مقرر نہ ہو چکی ہوتی (یعنی دنیا میں ہر انسان کو عمل کرنے کے لیے مہلت دی جائے گی) تو ان میں کبھی کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک وہ

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا

اس (کتاب) سے بڑے دھوکہ ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں O اور بے شک جتنے لوگ بھی ہیں آپ کا رب ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا فرمائے گا

يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَ

بے شک وہ جو کچھ کرتے ہیں وہ ان کے کاموں سے خبردار ہے O تو جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اس پر قائم رہیں اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ (اپنے

لَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ

رب کی طرف) رجوع لائے ہیں (اس پر قائم رہیں) اور اے لوگو! سرکشی نہ کرو بے شک وہ تمہارے سب اعمال دیکھ رہا ہے O اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ (ان

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

کے ساتھ) تمہیں بھی آگ لپیٹے گی اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارا کوئی بھی حمایتی نہیں ہوگا پھر (اس سے علیحدہ ہو کر) تم کسی

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ

کی مدد نہ پاؤ گے O اور نماز قائم کرو دن کے دو حصوں میں اور رات کے چند (تین) حصوں میں بے شک نیکیاں (نمازیں)

کچھ کافر ہوئے' اسی طرح اس وقت کے لوگ بھی اختلاف کر رہے ہیں' اگر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ازلیہ تاخیر عذاب (یعنی روز ازل سے عذاب میں تاخیر کا وعدہ) آپ کی امت کے بارے میں نہ ہو چکا ہوتا تو ان کا بھی فیصلہ کر دیا جاتا اور کافروں پر عذاب اور مسلمانوں کی نجات سے فراغت حاصل ہو جاتی۔ مگر ازلی وعدہ کی بناء پر ان کو مہلت دی جا رہی ہے۔ کافر البتہ ایمان و توحید کے بارے میں بڑے شک میں گرفتار ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ دونوں فرقوں کے اعمال کا دونوں کو پورا پورا بدلہ دے گا کچھ کمی نہ کرے گا۔ اچھوں کو اچھا بدلہ بروں کو برا بدلہ اور وہ ان سب باتوں کی جن کو وہ کرتے ہیں اچھی یا بری سزا و جزاء سے باخبر ہے' اپنے علم کے مطابق جزاء سزا دے گا۔

۱۱۲ تا ۱۱۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اور جو آپ کے ساتھ مسلمان ہیں جنہوں نے کفر و شرک سے توبہ کی ہے سب اطاعت و عبادت الٰہی پر مستقیم اور مضبوط رہیں جیسا کہ آپ کو قرآن مجید میں حکم کیا گیا ہے اور کفر و نافرمانی نہ کریں' جو حلال و حرام قرآن مجید میں ہیں اس سے تجاوز نہ کریں۔ تم جو کچھ کرتے ہو اچھائی یا برائی وہ سب دیکھتا اور جانتا ہے۔ اے مسلمانو! تم ان کی طرف رغبت اور میل نہ کرو جو اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں' کفر و شرک و نافرمانی میں مبتلا ہیں' اگر تم ایسا کرو گے تو تم کو آگ پکڑ لے گی جیسا کہ ان کو پکڑے گی اور تمہارے لیے عذاب الٰہی سے بچانے والے سوائے اس کے کوئی دوست اقرباء نہ ہوں گے (یعنی کوئی دوست یا رشتہ دار کام نہ آئے گا) پھر وہاں تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے گی' عذاب الٰہی سے تم کو

الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ ج

برائیوں کو دور کرتی ہیں' یہ (قرآن) یاد رکھنے والوں کے لیے پند و نصیحت ہے O

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ

اور (اے نبی ﷺ! مخالفین کی ایذاء پر) آپ صبر کیجئے' بے شک اللہ تعالیٰ نیکوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا ہے O تو ایسا کیوں نہ ہوا

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

کہ جو زمانے تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان میں (کچھ لوگ ایسے ہیں جن میں بھلائی کا) کچھ حصہ لگا رہتا' وہ (خود بھی نیک کام کرتے

کوئی نہ بچا سکے گا۔اس آیت سے پانچ وقت کی نماز ثابت ہوتی ہے کیونکہ لفظ''طرفی''تثنیہ کا صیغہ ہے اس کے معنی ہیں دو حصے یا دو ٹکڑے اور لفظ''زلفا''زلفی یا زلفۃ کی جمع ہے جمع کا لفظ عربی میں کم سے کم تین پر بولا جاتا ہے جبکہ کوئی قرینہ اس کے خلاف نہ ہو لہٰذا''زلفا''سے رات میں تین نمازیں ثابت ہوئیں اس کی تفسیر سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے''اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل و قران الفجر''ترجمہ: اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نماز قائم کیجیے آفتاب ڈھلنے کے وقت اور آفتاب زرد ہونے کے وقت اور آفتاب غروب ہونے کے وقت مع رات کے خوب اندھیرا ہونے کے فجر کی نماز پڑھیے۔لفظ''دلوک''کے عربی لغت بدر منیر میں تین معنی لکھے ہیں آفتاب کا ڈھلنا' آفتاب کا زرد پڑنا اور آفتاب کا غروب ہونا لہٰذا لفظ''دلـــوک''سے تین نمازیں ثابت ہوئیں زوال کے بعد ظہر سورج زرد پڑ جانے کے بعد عصر اور غروب ہونے کے وقت مغرب۔لہٰذا اس آیت میں پانچ نمازوں کے وقت کی تفصیل کردی گئی ہے' دو دن میں ظہر' عصر اور تین رات میں یعنی مغرب وعشاء اور فجر کی نماز کے لیے لفظ''قــرآن''استعمال کیا گیا ہے' اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں قرآن پڑھا جاتا ہے لہٰذا کل کے لیے جز کا نام استعمال کیا گیا۔(قادری غفرلہ)

اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! دن کے دو حصوں میں نماز پڑھو یعنی ظہر اور عصر اور رات کے چند حصوں یعنی تین حصوں میں یعنی مغرب' عشاء اور فجر اور نیکیاں یعنی نماز پنج وقتہ بری باتوں کا سوائے کبیرہ گناہ کے صغیرہ گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہیں' وہ معاف ہو جاتے ہیں۔بعض علماء حسنات سے کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مراد لیتے ہیں' یہ باتیں اللہ کا ذکر کرنے والوں' اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والوں اور توبہ کرنے والوں کے لیے نصیحت ہیں اور توبہ کا ذریعہ ہیں۔یا یہ کہ نماز توبہ کرنے والوں کے لیے گناہ کا کفارہ ہے۔اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں کی ایذاء تکالیف شرعیہ پر صبر کریں' اللہ تعالیٰ محسنین کا جو اپنے قول وعمل میں اخلاص برتتے ہیں ثواب ضائع اور بے کار نہیں کرتا ہے۔حضرت ابوالیسر چھوارے بیچتے تھے انہوں نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا اور لپٹ گئے' پھر شرمندہ نادم ہو کر اور توبہ کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے' آپ کے ساتھ نماز پڑھی تو یہ آیت اتری کہ نماز خلوص اس گناہ کا کفارہ ہوا' کوئی سزا دنیا میں مقرر نہ ہوئی۔اس آیت سے پانچ نمازیں ثابت ہوئیں۔

۱۱۶ تا ۱۱۷۔ ان لوگوں اور گروہوں میں جو آپ سے پہلے گزر گئے ایسے بااثر اور بااختیار لوگ نہیں ہوئے جو اپنے سے لوگوں کو برائی سے روکتے ہوں یعنی ایسے مسلمان جو اپنی قوم کی بقا و بہتری چاہنے والے ہوتے جو لوگوں کو زمین میں فساد کفر و شرک کرنے سے منع کرتے یعنی کفر و شرک بت پرستی اور سب گناہوں سے روکتے مگر چند آدمی جن کو ہم عذاب سے

فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ

اور لوگوں کو) زمین میں شر وفساد کرنے سے روکتے مگر ان میں تھوڑے ہی تھے (جو تبلیغ کرتے رہے)

ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

جنہیں ہم نے نجات دی اور ظالم تو اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا تھا اور وہ تھے ہی مجرم (گناہ کے عادی) O اور آپ کا رب

لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

ایسا ہرگز نہیں کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کرے حالانکہ اس کے باشندے (دوسروں کی) اصلاح کرنے والے (مبلغ یا خود نیک) ہوں O اور اگر آپ کا رب چاہتا

لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا

تو سب لوگوں کو ایک ہی گروہ بنا دیتا (لیکن ایسا نہ ہوا) اور لوگ برابر اختلاف کرتے رہیں گے O مگر جس پر آپ

مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ

کے رب نے رحم فرمایا (تو وہ اختلاف سے بچ جائے گا) اور اللہ تعالیٰ نے لوگ اسی لیے پیدا کیے ہیں (کچھ حق کی مخالفت کریں گے کچھ اس کی موافقت)

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ

اور آپ کے رب کی بات کہ بے شک میں جہنم جن اور انسانوں سے بھر دوں گا پوری ہو چکی O اور (اے نبی ﷺ!) ہم آپ کو سب رسولوں کی

نجات دیتے تھے اور جو ظالم ومشرک تھے وہ ان چیزوں کے پیچھے پڑے تھے جو دنیا کا مال ومتاع ان کو دیا گیا تھا اور اسی میں مشغول تھے اور وہ مجرم تھے ان کو ہلاک کیا گیا اور آپ کا پروردگار ایسا نہ تھا کہ گاؤں اور وہاں کے آدمیوں کو ان کے کفر وشرک سے ہلاک کرتا جبکہ وہ اپنی اصلاح کرنے والے ہوتے۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ جانتا کہ وہ اپنی اصلاح کرلیں گے اور ایمان لے آئیں گے تو ان کو ہلاک نہ کرتا۔ (یعنی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہوئے یعنی اگر ان شہروں کے باشندے مسلمان وکافر دونوں ہوتے اور امر بالمعروف یعنی نیکی کا حکم جاری ہوتا تو ان کے ظلم وشرک سے ہم ہلاک نہ کرتے مگر وہاں تو شرک اور فساد کا بالکل غلبہ ہو گیا تھا) یا یہ کہ آپ کا پروردگار ایسا نہ تھا کہ ان کو ظلماً ہلاک کر دیتا باوجود ان کی صلاح اور اسلام وتقویٰ اختیار کرنے کے یہ اس کی شان کے لائق نہ تھا۔

۱۱۸ تا ۱۱۹- اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک گروہ کر دیتا یعنی زبردستی سب کو ملت اسلام پر جمع کر دیتا مگر اس کی یہ مرضی نہیں کیونکہ اس کے علم ازلی میں یہ تھا کہ وہ ہمیشہ آپس میں مختلف رہیں گے' مذہبوں میں ہر وقت اختلاف رہے گا' ایک مذہب دوسرے کو باطل سمجھے گا اور اپنے آپ کو حق پر' مگر جن پر آپ کا پروردگار رحمت فرمائے گا اور مختلف دینوں سے بچا کر دین حق دکھائے گا یعنی اسلام اور مسلمان توحید کے ماننے میں سب متفق ہوں گے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو اسی لیے پیدا کیا ہے' مسلمانوں کو رحمت کے لیے' کافروں کو اختلاف وخرابی کے لیے۔ آپ کے پروردگار کا یہ وعدہ یقینی ہے اور اس کا قول ثابت ہو چکا ہے کہ میں کافر جنوں اور آدمیوں کو دوزخ میں ڈالوں گا کیونکہ وہ ازل سے ان کا حال

مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِیْ هٰذِهِ

کچھ خبریں سناتے ہیں کہ ان سے آپ کے دل کو (زیادہ) مضبوط کر دیں اور اس کے ضمن میں آپ کے پاس حق بات

الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ

بھی آ گئی اور ایمان داروں کے لیے نصیحت اور یاد دہانی بھی O اور کافروں سے فرما دیجئے

لَا یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ

(اگر تم نہیں جانتے تو) تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ہم اپنا کام کر رہے ہیں (کوئی ایک دوسرے کے عمل کا ذمہ دار نہیں) O اور تم بھی (نتیجہ کا) انتظار کرو ہم بھی

اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ

انتظار کر رہے ہیں O اور آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کا (ذاتی) علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور اسی کی طرف

یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

سب کام لوٹائے جاتے ہیں، اسی کی بندگی کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

ع ۱۰/۱۴/۱۰

تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے O

جانتا تھا، اس کی خبر دے دی وہ خبر یقینی ہے۔

۱۲۰ تا ۱۲۳۔ اور جس طرح ہم نے آپ کو سب رسولوں کے قصے اور خبریں و حالات سنائے یونہی ہم آپ کو اور رسولوں کے قصے بھی سنائیں گے جن سے ہم آپ کے دل کو تسکین و قرار بخشیں گے، مسلمانوں کے لیے یہ قصے وعظ و نصیحت ہوں گے اور آپ کو خوش کریں گے کہ اوروں کے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا گیا ہے جو آپ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آپ کو اس سورت میں خبر آئی اور گنہگاروں کو نصیحت اتری اور مسلمانوں کے لیے یہ قصے وعظ و نصیحت ہوں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے فرما دیں جو اللہ تعالیٰ پر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کتاب یعنی قرآن مجید و ملائکہ و روز قیامت پر ایمان نہیں لاتے ہیں کہ تم اپنے مکانوں میں بیٹھ کر اپنے دین پر قائم رہ کر میری ہلاکت کی خوب فکریں کرو ہم بھی اپنے کام یعنی حق کی تبلیغ میں مشغول ہیں اور تم میرے ہلاک ہونے کے منتظر رہو اور میں بھی تمہارے ہلاک ہونے کا منتظر ہوں اور آسمانوں اور زمینوں کا غیب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو بندوں سے غائب ہے، وہ اس کا عالم ہے، بندوں کا اور ہر چیز کا رجوع اسی کی طرف ہے، ہر بات اسی کی طرف لوٹتی ہے یعنی قیامت کو لوٹے گی۔ پس تم اسی کی عبادت و اطاعت کرو، اسی پر بھروسہ و توکل کرو، آپ کا پروردگار ان کاموں سے غافل نہیں جو یہ کرتے ہیں، ان کے سب گناہوں اور کرداروں سے واقف ہے۔ یا ''غافل'' بمعنی تارک ہو یعنی ان کے گناہوں پر سزا کا چھوڑنے والا نہیں، ان کو سزا ضرور دے گا۔

سورۃ یوسف مکیۃ ۱۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | رکوعاتہا ۱۲ آیاتہا ۱۱۱

سورۂ یوسف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ایک سو گیارہ آیات' بارہ رکوع ہیں

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ قف اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

الٓرٰ' یہ روشن (اور) واضح کتاب کی آیتیں ہیں O بے شک ہم نے اسے عربی (زبان کا) قرآن اتارا تاکہ

تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ

تم سمجھو O (اے نبی ﷺ!) ہم آپ کو سب سے اچھا قصہ (اور بیان) سناتے ہیں اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٣﴾

آپ کی طرف وحی کیا اگرچہ اس سے پہلے آپ بے خبر تھے (آپ کو توجہ نہ تھی ہم آپ کو توجہ دلاتے ہیں) O

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

(اس وقت کو یاد کیجئے) جب یوسف (علیہ اسلام) نے اپنے باپ سے (یہ) کہا کہ اے ابا جان! میں نے گیارہ

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

ستاروں اور سورج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں O (ان کے باپ نے) کہا کہ اے

سورۂ یوسف

تمہید: یہ وہ سورت ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر کا ذکر ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت اسحٰق کے پوتے تھے' یہ ساری سورت مکہ معظمہ میں اتری ہے۔

۱ تا ۲- بسند مذکورہ حضرت ابن عباس سے اس کی تفسیر یوں مروی ہے ''الٓر'' کے معنی ہیں ''انا اللہ اری'' یعنی میں وہ خدا ہوں جو تم کرتے ہو یا کہتے ہو وہ سب دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ رسول تم پر جو پڑھتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ قسم ہے۔ یہ سورت اس کتاب کی آیتیں ہیں جو ظاہر کرنے والی ہے حق کو اور حلال و حرام کو اور امر و نہی کو۔ ہم نے اس قرآن مجید کو عربی زبان و محاورہ میں اتارا اور (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کی معرفت آپ کے پاس بھیجا کہ آپ سمجھیں کہ کیا امر اور کیا نہی ہے اور لوگوں کو ان کی تفصیل وضاحت کر کے سمجھائیں۔

۳- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم آپ کو بہت اچھا قصہ سناتے ہیں جو یوسف (علیہ السلام) کے قصے اور حالوں میں سے عمدہ اور نصیحت آمیز ہے۔ اس سبب سے ہم نے یہ قرآن پاک جبریل (علیہ السلام) کی معرفت آپ پر اتارا اگرچہ قبل نزول آپ اس قصہ سے غافل تھے آپ کی توجہ اس کی طرف نہ تھی' بذریعہ وحی آپ کو اس کی طرف توجہ دلائی لہٰذا آپ اس وقت کو یاد کیجیے۔

۴ تا ۶- جب (حضرت) یوسف (علیہ السلام) نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ! میں نے دن کو خواب دیکھا ہے کہ

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے ہرگز بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے لیے (حسد سے) کوئی چال چلیں گے بے شک شیطان انسان

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

کا کھلا ہوا دشمن ہے O اور اسی طرح سے (یعنی خواب کے موافق) تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا اور تجھے

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا

باتوں کا انجام نکالنا (یعنی خواب کی تعبیر دینا) سکھائے گا اور تجھ پر اور یعقوب (علیہ السلام) کے گھر والوں پر اپنی نعمتیں پوری کرے گا جس طرح کہ

عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶ ع

اس سے پہلے تیرے باپ دادا ابراہیم و اسحٰق (علیہما السلام) پر پوری کیں بے شک تیرا رب علم والا حکمت والا ہے O

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝۷ اِذْ قَالُوْا

بے شک یوسف (علیہ السلام) اور ان کے بھائیوں (کے قصہ) میں پوچھنے والوں کے لیے (عبرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں O جب (یوسف علیہ السلام)

گیارہ ستارے ہیں اور سورج و چاند یہ سب مل کر مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں اپنے اپنے مرکز چھوڑ کر اترے ہیں اور مجھ کو سب نے تعظیمی سجدہ کیا ہے۔ گیارہ تاروں سے مراد گیارہ بھائی تھے اور چاند و سورج سے مراد ماں باپ۔ راحیل و یعقوب علیہ السلام۔ یعقوب (علیہ السلام) نے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) سے کہا کہ اے پیارے بیٹے! اب کبھی اگر ایسا خواب دیکھو تو اپنے بھائیوں کو نہ سنانا' یہ مکر کریں گے اور کوئی حیلہ آپ کی خرابی کا نکالیں گے' بے شک شیطان بنی آدم کا کھلا ہوا دشمن ہے' وہ ان کو حد سے زیادہ ورغلائے گا اور بہکائے گا یعنی اشتعال دلائے گا۔ اسی طرح آپ کو آپ کا خدا تعالیٰ برگزیدہ کرے گا یعنی نبوت دے گا اور آپ کو علم تاویل الاحادیث یعنی خواب کی تعبیر کا علم دے گا اور آپ پر اپنی نعمت تمام کرے گا۔ نبوت و اسلام کا انعام واکرام کرے گا اور آپ کے سبب اولاد یعقوب پر بھی نعمت اتارے گا جیسے اپنی نعمت و نبوت و اسلام پہلے آپ کے دادا کے اوپر اتاری یعنی حضرت اسحٰق کو اور حضرت ابراہیم کو دی تھی اور تمام کی تھی۔ آپ کا پروردگار اپنی نعمت کا عالم ہے' اس کے پورا کرنے میں حکمت والا ہے یا یہ کہ آپ کے خواب سے واقف ہے' جو آپ پر گزرے گا اس میں حکمت والا ہے۔

۷۔ بے شک (حضرت) یوسف (علیہ السلام) اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں ان لوگوں کے لیے نشانی اور معجزہ اور عبرت ہے جو اس سے سوال کرنے والے ہیں یعنی یہود کے علماء نے بطور امتحان حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ اگر پیغمبر ہوں گے تو خدا تعالیٰ بتلا دے گا ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۸ تا ۱۰۔ جب (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) اور اس کا بھائی بنیامین ہمارے ابا جی کو ہم سب سے زائد محبوب ہیں اور ان کے نزدیک برگزیدہ ہیں حالانکہ ہم ایک بڑی جماعت کی جماعت دس بھائی ہیں سب مل کر بھی اس کے برابر نہیں۔ ہمارے ابا جی خطا و غلطی میں مبتلا ہیں کہ ہم کو

لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

کے بھائی آپس میں) کہنے لگے کہ بے شک یوسف (علیہ السلام) اور ان کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک (پوری)

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۚۖ ﴿۸﴾ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ

جماعت ہیں اور بے شک ہمارے باپ صراحتاً (ان دونوں کی محبت میں) بالکل ڈوبے ہوئے ہیں O بہتر یہ ہے کہ یوسف (علیہ السلام) کو مار ڈالو یا کسی

لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ﴿۹﴾ قَالَ

اور زمین میں پھینک آؤ تا کہ تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہاری ہی طرف رہے اور اس کے بعد (توبہ کر کے) نیک لوگ بن جانا O ان میں سے

قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ

ایک کہنے والے نے کہا کہ اگر تم کو کچھ کرنا ہے تو یوسف (علیہ السلام) کو قتل نہ کرو اور انہیں ایک اندھے کنویں میں ڈال دو

یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

تا کہ کوئی راہ چلنے والا انہیں اٹھا کر لے جائے O (اس کے بعد باپ سے جا کر) کہنے لگے

مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ

کہ اے ہمارے باپ! آپ کو کیا ہوا ہے کہ یوسف (علیہ السلام) کے معاملے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ (یقیناً) ہم تو ان کے خیر خواہ ہیں O کل اس

چھوڑ رکھا ہے۔ پھر آپس میں کہا کہ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو یا تو قتل کر ڈالو یا کسی زمین میں دور ڈال آؤ' کسی کنویں میں پھینک دو تا کہ تمہارے والد بزرگوار محض تمہارے ہی لیے ہو جائیں اور ان کا رخ صرف تمہاری ہی جانب ہو جائے اور (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کے قتل کے بعد تم قوم صالحین میں سے ہو جاؤ گے یعنی توبہ کر لینا گناہ معاف ہو جائے گا' یا یہ کہ باپ سے خوب صلح ہو جائے گی۔ ان میں سے ایک بھائی اور بھائیوں ہی میں سے بول اٹھا یعنی یہودا کہ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو مار ہی نہ ڈالو بلکہ کسی کنویں کی تہہ میں ڈال دو یا "غیابت" کے معنی ظلمات ہوں کہ اندھے تاریک کنویں میں ڈال دو کوئی قافلہ جو کہ راستہ سے گزرتا ہوگا کنویں پر پہنچے گا اس کو اٹھا لے گا' اگر تم کو کچھ کرنا ہو تو یہ بہتر ہے یہ کرو۔

۱۱ تا ۱۴۔ لہٰذا سب بھائیوں نے مل کر اپنے والد بزرگوار سے کہا کہ آپ ہم کو یوسف (علیہ السلام) پر امانت دار کیوں نہیں سمجھتے' ہم تو (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کے خیر خواہ و محافظ ہیں۔ آپ ان کو کل ہمارے ساتھ جنگل میں بھیج دیں وہاں جا کر ذرا جلدی جلدی چلے پھرے' کھیلے کودے' تندرستی ٹھیک ہو' ہم سب ان کے محافظ نگران ہوں گے۔ والد بزرگوار کہنے لگے کہ مجھ کو اس بات کا اندیشہ و رنج ہے کہ مبادا تم ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور کوئی بھیڑیا ان کو کھا جائے اور تم کھیل کود میں غافل اور مشغول رہو۔ وہ بولے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم سب گروہ کے گروہ اس کو نہ بچا سکیں تو ہم نہایت ہی خائب و خاسر ہوں گے اور بڑے نامراد۔ یا یہ کہ بھائی اور باپ کی حرمت کا حق نہ ادا کرنے والوں

مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّیْ لَيَحْزُنُنِیْۤ

کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ وہ ہمارے ساتھ کھائے کھیلے کودے اور بے شک ہم اس کی نگہبانی کریں گے O یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا

اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ

کہ بے شک مجھے اس کے لے جانے سے غم ہوتا ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ تمہاری غفلت میں اس کو کوئی بھیڑیا نہ کھا جائے O انہوں نے جواب دیا

غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

کہ اگر انہیں بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت (ان کے ساتھ موجود) ہوں تو بے شک ہم تو (اس وقت) کسی مصرف کے ہی نہیں (بالکل ہی گئے گزرے ہوئے) O

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ

پھر جب کہ یوسف (علیہ السلام) کو لے گئے اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ ان کو اندھے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف (علیہ السلام) کی طرف (ان کو

اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

تسکین دینے کے لیے) وحی کی کہ ہم (آپ کو ایسے مرتبے پر پہنچائیں گے کہ) ضرور آپ ان کو ایک دن اس بدسلوکی سے آگاہ کردیں گے اور وہ ابھی بے خبر

وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

ہیں O اور یوسف (علیہ السلام) کے بھائی کچھ رات گئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے O اور کہنے لگے کہ اے ہمارے باپ! ہم تو آپس میں دوڑ

میں شمار ہوں گے۔

۱۵- لہٰذا جب (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو اپنے باپ سے اذن لے کر اپنے ساتھ جنگل کو لے گئے اور وہاں جا کر سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو کنویں میں ڈال دیں تو اس وقت ہم نے وحی بھیجی کہ یا تو حضرت جبریل علیہ السلام کی معرفت یا بذریعہ الہام قلبی کہ اے یوسف! ایک وقت پر تم اس حرکت کی جو یہ تمہارے ساتھ کر رہے ہیں ان کو خبر دو گے اور یکایک اطلاع کرو گے کہ وہ اس وقت یہ نہ جانتے ہوں گے کہ آپ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) ہیں۔ یا "وھم لا یشعرون" "اوحینا" سے حال ہو یعنی ہم نے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو وحی بھیجی حالانکہ ان کے بھائی نہیں جانتے تھے۔

ف: اس وحی میں یوسف علیہ السلام کو تسکین دی گئی کہ آپ کو قتل نہیں کرسکیں گے اور آپ بہت عرصہ تک زندہ رہیں گے اور آپ کا خواب سچا ہو کر رہے گا یعنی آپ کو یہ سب سجدہ کریں گے۔ آپ کو حکومت دی جائے گی۔ (قادری غفرلہ)

۱۶ تا ۱۸- اور سب بھائی آ کر اپنے والد بزرگوار سے کہنے لگے کہ اے باپ! ہم سب جنگل گئے وہاں ہم گھوڑ دوڑ، تیر اندازی، سیر و شکار میں مشغول ہو گئے۔ یوسف (علیہ السلام) کو مال کی حفاظت کے لیے اسباب کے پاس چھوڑ گئے ہمارے پیچھے بھیڑیا ان کو کھا گیا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ آپ ہماری بات کی تصدیق نہ کریں گے اگرچہ ہم اپنے قول میں سچے ہی

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ

لگاتے ہوئے آگے نکل گئے اور یوسف (علیہ السلام) کو اپنے اسباب کے ساتھ پیچھے چھوڑ گئے تو اس کو بھیڑیئے نے کھالیا اور آپ ہمارے

لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿۱۷﴾ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ

کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے اگر چہ ہم بالکل سچے ہی ہوں O اور یوسف (علیہ السلام) کے کرتہ (قمیص) پر جھوٹا خون لگالائے یعقوب (علیہ السلام)

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ

نے فرمایا (کہ نہیں) بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنائی ہے تو (اب) صبر ہی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ

الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿۱۸﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا

ہی سے تمہاری باتوں پر مدد چاہتا ہوں O اور ایک قافلہ (اس کنویں کی طرف ...) آ نکلا تو قافلے والوں

کیوں نہ ہوں اور وہ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کا پیراہن لائے اس پر جھوٹا خون لگا تھا کہ بکری ذبح کر کے خون لگایا تھا۔ (اور ایک قرأت میں ''کدب'' بدال مہملہ ہے یعنی تازہ خون) باپ نے کہا کہ کچھ بھی نہیں بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات خود بنالی ہے اور اس کو زینت دے دی ہے کہ تم (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو مار ڈالو۔ تم نے یوسف (علیہ السلام) کو اپنے خیال میں مار ڈالا ہے پس مجھ پر صبر جمیل لازم ہے کہ چپ رہوں، جزع فزع نہ کروں۔ اللہ تعالیٰ کو حقیقت حال معلوم ہے اس سے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کی مصیبت پر صبر و مدد چاہتا ہوں جس کا تم دعویٰ کرتے ہو اور اس کی حالت بیان کرتے ہو کہ بھیڑیا کھا گیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کا کہا اس لیے یقین نہیں کیا کہ پہلی بار ان سے یہ کہہ چکے تھے کہ چور مار گئے۔

ف: یا آپ کو بذریعہ وحی یہ معلوم تھا کہ یہ جھوٹ بنا کر لائیں گے اور درحقیقت یہ جھوٹ بنا کر لائے اس لیے ان کا یقین نہیں کیا۔ (قادری غفرلہ)

۱۹ تا ۲۰- ایک اور قافلہ اس کنویں پر آیا (مسافروں کا قافلہ مدین سے آیا مصر کو جاتا تھا، قدرت الٰہی سے راستہ بھول گیا) جنگل میں بھٹکتے پھرے کہیں راستہ نہ ملا۔ خوب سراسیمہ و حیران پھرا یہاں تک کہ اس روئے زمین پر وہ قافلہ آ پہنچا جہاں حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں پڑے ہوئے تھے یعنی دوش میں، جو مدین و مصر کے درمیان میں ایک جگہ تھی وہاں اترے اور انہوں نے پانی نکالنے والے کو بھیجا کہ پانی تلاش کر کے لائے۔ عرب کا باشندہ مالک بن ذعر نامی اہل مدین سے شعیب پیغمبر کا بھتیجا تلاش کرتے کرتے اس کنویں پر آ گیا۔ آتے ہی ڈول پانی نکالنے کے لیے ڈالا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ ڈول پانی پر آ گیا ہے تو اس کو پکڑ لیا۔ مالک بوجھ کی وجہ سے ڈول نہ کھینچ سکا، کنویں میں جھانک کر دیکھا کہ ایک لڑکا ڈول کو پکڑے ہوئے ہے۔ اپنے ساتھیوں کو پکارا کہ آؤ خوشخبری ہے۔ وہ دوڑتے ہوئے آئے پوچھا: کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ لڑکا خوبصورت اعلیٰ درجہ کا ہے سب نے اکٹھے ہو کر نکالا اور اس کو بضاعت سمجھ کر قوم سے مخفی رکھا۔ یعنی اوروں سے یہ کہہ دیا کہ پانی پر کچھ لوگ تھے انہوں نے دے دیا ہے کہ مصر میں ہم اس کو بیچ ڈالیں اور ان کو دام لا کر دے دیں اور اللہ تعالیٰ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو کہ قافلہ والے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کے ساتھ کرتے تھے اور ان کے

وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ

نے اپنا ایک پانی لانے والا سقہ بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا (اور کھینچا) تو وہ بولا: آہا! کیا خوشی کی بات ہے کہ یہ تو (ڈول میں) ایک لڑکا ہے اور اس کو ایک سرمایہ

بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ

(تجارت) بنا کر چھپا لیا (تاکہ کوئی دعوے دار نہ نکل آئے) اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اللہ تعالیٰ کے علم سے کچھ پوشیدہ نہ تھا ○ اور انہوں نے یوسف (علیہ السلام) کو

دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَقَالَ ع ۱۴/۲ ۱۲

کھوٹے داموں گنتی کے چند روپوں میں فروخت کردیا اور انہیں اس (سودے) میں (زیادہ قیمت لینے کی) خواہش و رغبت بھی نہ تھی ○ اور مصر والوں

الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى

میں سے جس نے یوسف (علیہ السلام) کو (قافلے سے) خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ انہیں عزت کے ساتھ رکھو عجب نہیں کہ

اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى

ہمیں ان سے کچھ نفع پہنچے یا ہم انہیں اپنا بیٹا بنا لیں اور اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کا (مصر کی) سرزمین میں قدم جما دیا اور اس لیے کہ ہم ان کو

الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ

(یوسف علیہ السلام کو) باتوں کا نتیجہ اور مطلب نکالنا سکھا دیں (اس میں خوابوں کی تعبیر وغیرہ بھی آ گئی) اور اللہ تعالیٰ اپنے معاملے میں

عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ

زبردست ہے (جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے) مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب یوسف (علیہ السلام) اپنی پوری قوت (جوانی) کو پہنچے

بھائی (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کے ساتھ کرتے تھے۔ جب (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے آ کر مالک کے ہاتھ تھوڑی قیمت کے بدلے فروخت کردیا۔ "بخس" کے معنی کمی کے ہیں یعنی وزن میں کمی کی یا مراد یہ ہے کہ کھوٹے روپے دیے تھے۔ یا مراد حرام مال ہو جو چند درہم تھے۔ بیس اور بقول بعض بائیس اور وہ یعنی برادران یوسف (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کی قیمت سے بے پروا تھے اس کے محتاج نہ تھے ان کی غرض تو یہ تھی کہ یوسف (علیہ السلام) کہیں دور چلے جائیں۔ یا یہ معنی ہوں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے بے پروا تھے ان کی قدر و منزلت جو اللہ تعالیٰ کے پاس تھی وہ نہ جانتے تھے یا یہ کہ قافلہ والے ان سے بے پروا تھے۔

۲۱ تا ۲۲۔ قافلہ مصر پہنچا، مالک بن ذعر سے خازن شاہ و صاحب لشکر نے جس کا نام قطفیر تھا یعنی عزیز مصر نے بیس روپے اور ایک حلہ اور دو جوتیوں کے عوض یوسف کو خرید لیا اور اس نے اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ اس غلام کا اکرام و قدر و منزلت کرنا، امید ہے کہ یہ ہم کو نفع دے اور ہمارے اسباب میں فائدہ ہو یا ہم اس کو تربیت کریں اور اپنا فرزند بنائیں۔ ہم نے اسی

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ

تو ہم نے انہیں حکمت (نبوت) اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور یوسف (علیہ السلام) جس عورت (عزیز مصر کی بیوی زلیخا) کے گھر میں

الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ

تھے وہ ان پر فریفتہ ہوگئی (اور انہیں لبھانے لگی کہ وہ بے قابو ہو کر اس کی بات مان جائیں) اور اس نے (ایک دن) سب دروازے بند کر دیئے اور کہنے لگی کہ لو آؤ میں

هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا

تمہیں سے کہتی ہوں یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی پناہ (مجھ سے ایسی بات کبھی نہیں ہو سکتی) وہ (تیرا شوہر عزیز) میرا آقا ہے (پرورش کرنے والا

يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ

ہے) اس نے مجھے عزت کے ساتھ (گھر میں) رکھا (میں ہرگز اس کی امانت میں خیانت نہ کروں گا) کیونکہ حد سے گزرنے والے کبھی فلاح نہیں پا سکتے ○ اور

طرح (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو بلند مرتبہ پر پہنچایا اور زمین مصر میں ان کو اقتدار دیا اور رفتہ رفتہ وہاں کا ان کو حاکم کر دیا تاکہ وہ بلند مرتبہ ہو جائیں۔ اور ہم نے ان کو علم تاویل احادیث یعنی تعبیر خواب سکھا دی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی ہر بات پر غالب ہے جو کرتا ہے اس کو کوئی پھیر نہیں سکتا مگر اکثر آدمی نہیں جانتے اور تصدیق نہیں کرتے' چنانچہ اہل مصر اس بات کو پہلے نہیں جانتے تھے کہ یوسف کا یہ مرتبہ ہونے والا ہے اور (حضرت) یوسف (علیہ السلام) جب بالغ ہوئے اور زمانہ شباب کو جو اٹھارہ سے تیس برس تک ہے پہنچے تو ہم نے ان کو حکم اور علم دیا یعنی فہم اور نبوت عطا فرمائیں اور ہم محسنین کو جو قول و فعل میں اخلاص برتتے ہیں یونہی بدلہ دیتے ہیں یعنی علم و حکمت عطا کر دیتے ہیں۔

٢٣۔ جب یوسف (علیہ السلام) کو اس عورت نے جس کے گھر میں وہ پرورش پا رہے تھے یعنی زلیخا نے اپنے ساتھ لے جانا چاہا اور ان سے یہ گفتگو کی کہ تم مجھ کو اپنے اوپر قادر ہو لینے دو اور سب دروازے بند کر لیے' یوسف اور زلیخا رہ گئے اور (حضرت) یوسف (علیہ السلام) سے کہا: ''ھیت لک'' (اس لفظ میں کئی قراءتیں ہیں اگر بہ نصب ''ھاء'' اور ''تاء'' ہے تو اس کے معنی ''ھلم لک'' یعنی لے مجھ کو اپنے لیے۔ ''لک'' ''ھلم'' سے متعلق ہوگا یا یہ معنی ہوں کہ لو مجھ کو میں تمہارے لیے ہوں ''انا لک'' اصل میں ہو اور اگر بضم تا و بکسر ہا ہو تو ''ھیت'' ''حرفت'' کے وزن پر تفعیل سے متکلم کا صیغہ ہوگا یعنی اے یوسف! میں تمہارے لیے تیار و مستعد ہوگئی اور اگر بنصب تاء ہو تو اس کے معنی ''تعال'' ہیں یعنی اے یوسف! میری طرف آؤ میں تمہاری ہوں۔ ''ھیت'' اگر ''لیت'' کے وزن پر ہوگا تو فعل متکلم ورنہ سب قراءتوں میں اسم فعل یا بمعنی ماضی یا بمعنی امر ہوگا۔ یوسف (علیہ السلام) نے جواب میں کہا: معاذ اللہ! میں اس بات سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں' وہ مجھے اس ناجائز فعل سے اپنی پناہ میں رکھے وہ میرا رب ہے۔ یعنی عزیز مصر میرا مربی اور پرورش کرنے والا سردار ہے' اس نے مجھ کو اچھی طرح پالا ہے اور میری قدر و منزلت بڑھائی ہے' تو اس کی بیوی ہے' میں اس کی امانت میں ہرگز ہرگز خیانت نہیں کروں گا یعنی جو فعل تو چاہتی ہے میں ہرگز نہیں کروں گا۔ بے شک ظالم زانی فلاح نہ پائیں گے اور ان کو عذاب الٰہی سے ہرگز نجات نہ ملے گی۔

٢٤۔ اور اس عورت نے یوسف کے ساتھ مشغولی کا قصد کیا اور یوسف بھی اگر اپنے پروردگار کا برہان نہ دیکھ لیتے

بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ

بے شک اس عورت (زلیخا) نے یوسف (علیہ السلام) کا ارادہ کیا اور اگر یوسف (علیہ السلام) اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے تو وہ بھی (بے قابو ہو کر) ارادہ کرتے ہم

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ

نے (حق کی دلیل کے ذریعہ) انہیں یوں ہی ہوشیار رکھا تاکہ برائی اور بے حیائی کی باتیں ان سے دور رہیں (اور) بے شک وہ ہمارے (چنے ہوئے) برگزیدہ

مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ

بندوں میں سے ہیں O اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے (یوسف علیہ السلام آگے آگے اور زلیخا پیچھے پیچھے) اور زلیخا نے یوسف (علیہ السلام) کا کرتہ پیچھے سے

بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ

(کھینچ کر) چیر دیا پھر اچانک دونوں کو عورت (زلیخا) کا خاوند دروازہ کے پاس (کھڑا ہوا) مل گیا تب عورت نے (اپنا جرم چھپانے کے لیے بات بنائی اور) کہا جس

رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ

آدمی نے تیری عورت سے بدی کرنی چاہی اس کی سزا سوائے اس کے کیا ہونی چاہیے کہ اسے قید میں ڈالا جائے یا کوئی اور دردناک سزا دی جائے O اس پر یوسف

قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَ

(علیہ السلام) نے کہا کہ خود اسی نے مجھ پر ڈورے ڈالے (اور مجھے لبھانا چاہا کہ میں پھسل پڑوں اور اپنی پاک دامنی کی حفاظت نہ کروں مگر میں نے ہرگز ایسا نہیں

یعنی اس کے عذاب کو اپنے پیش نظر اور لازم نہ جانتے تو اس کے ساتھ مشغولی کا قصد کر لیتے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے باپ یعقوب علیہ السلام کی صورت نظر آئی۔ یا یہ کہ اپنے پروردگار کی دلیل واضح حرمت معاصی نہ دیکھ لیتے تو برائی کا قصد کرتے۔ کلام میں تقدیم تاخیر ہے "ھم" کا تعلق "لولا" سے ہے یعنی "لولا ان رای برھان ربہ لھم" بے شک ہم بری اور فحش بات زنا اور بری باتیں اور ہر قسم کی نافرمانی کی باتیں اپنے نیک مخلص معصوم بندوں سے یونہی دور کرتے ہیں' اسی لیے ہم نے اپنا برھان یوسف (علیہ السلام) پر ظاہر کر دیا اور ان کو برائی سے بچا لیا۔

۲۵ تا ۲۹۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) اس سے پیچھا چھڑا کر بھاگے' وہ ان کے پیچھے لگی اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے' (حضرت) یوسف (علیہ السلام) چاہتے تھے کہ کسی طرح نکل بھاگوں اور عورت چاہتی تھی کہ دروازہ بند رہے نہ کھولنے دوں۔ عورت نے آگے بڑھ کر یوسف کا کرتا پھاڑ ڈالا پیچھے کی جانب سے کمر سے لے کر پاؤں تک بالکل دو ٹکڑے کر دیا۔ اس عرصہ میں وہاں انہوں نے عورت کے سردار یعنی خاوند یا برادر چچا زاد کو دیکھا' دروازے کے پاس وہ ملا۔ عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اس شخص کی کیا سزا ہے جو تیرے گھر کے لوگوں سے برائی کا ارادہ کرے یہی ہے کہ قید کیا جائے' سخت عذاب و تکلیف دیا جائے۔ یوسف (علیہ السلام) بولے کہ اسی نے مجھ سے مراودت کی تھی اور اپنی طرف بلایا اور لبھانا چاہا تھا۔ مجھ سے یہ خواہش کرتی تھی کہ میں اس کو اپنے اوپر قادر ہونے دوں۔ اس وقت ایک گواہ نے

إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۲۷﴾

کیا) اور اس عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ (بچہ) نے گواہی دی کہ (دیکھا جائے) اگر یوسف (علیہ السلام) کا کرتہ آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے وہ

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ إِنَّ

جھوٹے ہیں O اور اگر کرتہ پیچھے سے چرا ہے تو وہ عورت جھوٹی ہے (اور وہ خود ملزمہ ہے) اور یوسف (علیہ السلام) سچے ہیں O تو جب عزیز نے یوسف (علیہ

كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿۲۸﴾ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۜ وَاسْتَغْفِرِي

السلام) کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو (اصلیت معلوم کر لی) اور عورت سے کہا بے شک یہ تم عورتوں کی مکاری میں سے ایک مکاری ہے بے شک تمہارا مکر

۳
ع۹
۱۲

لِذَنْۢبِكِ ۚ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕينَ ﴿۲۹﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي

بہت ہی بڑا ہے O (پھر عزیز نے کہا کہ) اے یوسف! (علیہ السلام) تم درگزر کرو اور (عورت سے کہا بیوی) تو معافی مانگ لے بے شک تو ہی خطاوار

الْمَدِينَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

ہے O اور (جب اس واقعہ کا چرچا پھیلا تو) شہر کی کچھ عورتیں کہنے لگیں کہ دیکھو عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام کا دل لبھانا چاہتی ہے بے شک اس

حُبًّا ۭ إِنَّا لَنَرٰىهَا فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ

کے دل میں اس کی محبت گھر کر گئی ہے اور ہم تو اسے ظاہر ظہور دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا دل ہار گئی (اور خود رفتہ ہو گئی ہے اسے اپنی عزت وعفت کا بھی خیال نہیں

گواہی دی اور یوں فیصلہ کیا جو اسی عورت کے رشتہ میں سے سگا بھائی اور بقول بعض چچازاد بھائی تھا کہ یوسف کا کرتا دیکھنا چاہیے اگر آگے کی طرف سے پھاڑا گیا ہو تو عورت سچی اور یوسف جھوٹے ہیں اور اگر پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی یوسف سچے ہیں۔ بے شک عورت ہی کی طلب ہوئی۔ جب کرتا دیکھا گیا کہ پیچھے سے پھاڑا گیا ہے تو کہا کہ بے شک اے عورت! یہ تمہارا ہی مکر ہے اور چالاکی۔ بے شک تمہارا مکر وفریب بہت بڑا ہے کہ کردہ و نا کردہ سب کو پھانس لیتا ہے۔ پھر (حضرت) یوسف (علیہ السلام) سے کہا کہ اے یوسف! تم ان باتوں سے درگزر کرو ان کا خیال نہ کرو کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا' جانے دو۔ پھر زلیخا سے خطاب کر کے کہا کہ تم اپنے قصور کا استغفار کرو اور اپنے خاوند عزیز سے معافی مانگو اور شرماؤ' بے شک تم ہی خاطی و گناہ گار ہو۔

۳۰ تا ۳۲۔ اس واقعہ کو زلیخا کے لوگوں نے لاکھ چھپانا چاہا مگر پردہ فاش ہو گیا' آپس میں چار عورتوں نے چرچا کیا اور شہرہ کر دیا کہ عزیز مصر کی بیوی زلیخا اپنے غلام سے ناجائز تعلقات رکھتی ہے اور اس کو اپنی طرف بلاتی ہے۔ یوسف کی محبت میں اندھی ہو گئی ہے' ان کی محبت اس کے دل میں سرایت کر گئی ہے (اور ایک قرأت میں ''سعف'' بسین وعین مہملتین ہے) یعنی محبت نے اس کے دل کو جلا دیا ہے اور اس کے بدن کے اندر اس کا اثر ہو گیا ہے۔ ہم اس کو بڑی خطائے ظاہر میں گرفتار دیکھتے ہیں کہ اپنے نوکر وغلام سے لگاؤ رکھتی ہے۔ بادشاہ کے ساقی اور حاکم قید خانہ اور حاکم مطبخ اور حاکم اصطبل کی عورتوں نے یہ مشہور کیا۔ جب زلیخا نے ان کا مکر سنا اور یہ معلوم ہوا کہ ان عورتوں نے چرچا کیا ہے تو اس نے ان کی دعوت کی اور آدمی بھیج کر ان کو

أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَّآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ

رہا)O تو جب عزیز کی بیوی نے ان کا چرچا سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لیے مسندیں آراستہ کیں اور (دستور کے مطابق) ان میں سے ہر ایک کو چھری دی (کہ

مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ

پھل وغیرہ کاٹنے کے کام آئے) (اس کے بعد) زلیخا نے یوسف (علیہ السلام) سے کہا کہ ان سب کے سامنے نکل آؤ جب عورتوں نے یوسف (علیہ السلام) کو

وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ إِنْ

دیکھا تو ان کی بزرگی (اور بڑائی) کی قائل ہو گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور (بے اختیار) کہنے لگیں: سبحان اللہ یہ تو بشر کی جنس سے نہیں یہ تو ضرور ایک بڑے مرتبہ

هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۭ

والا فرشتہ ہے (جو خوبصورت عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا) O (تب) زلیخا نے کہا: یہ وہی آدمی ہیں جن کے بارے میں تم نے مجھے طعنے دیئے تھے

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهُ عَنْ نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ

ہاں بے شک میں نے ان کا دل لبھانا چاہا تھا مگر انہوں نے اپنے آپ کو بچایا (اور میرے پھندے میں نہ آئے اب میں کہے دیتی ہوں کہ) اگر انہوں نے

مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ

وہ کام نہ کیا جو ان سے میں کہتی ہوں تو ضرور ان کو قید کیا جائے گا اور وہ ضرور ذلت میں پڑیں گے O (یہ سن کر) یوسف (علیہ السلام) نے (اپنے رب سے) دعا کی

اکٹھا کیا اور ان کے لیے پہلے سے مکان آراستہ کیا' تکیہ مسند لگا دیے کہ آ کر بیٹھیں اور بعض قرأت میں ''متکا'' بہ تخفیف میم ہے یعنی لیموں۔ جب وہ آ گئیں' کھانا لا کر رکھا' روٹی' گوشت' پھل وغیرہ اور ہر ایک کو ایک چھری دی کہ وہاں کا دستور تھا کہ گوشت وغیرہ کو چھری سے کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے۔ جب وہ سب ہاتھوں میں چھریاں لے کر مستعد ہوئیں تو زلیخا نے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) سے کہا کہ ان کے سامنے آؤ' جب انہوں نے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو دیکھا' ان کی عظمت کی اور بڑا بلند مرتبہ سمجھا اور حسن اور شرم وحیا دیکھ کر ایسی متحیر و بے خود و مدہوش ہوئیں کہ چھریوں سے اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا زخمی ہو گئیں اور یک زبان ہو کر سب نے کہا: حاش للہ معاذ اللہ یہ ہرگز آدمی نہیں' یہ تو کوئی فرشتہ ہے' بڑی بزرگی و کرامت والا' اپنے پروردگار کے پاس عزت والا ہے کہ خوبصورت عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا ہے۔ زلیخا نے کہا: بس یہی ہے وہ شخص جس کی محبت میں تم مجھ کو ملامت کرتی تھیں اور برا کہتی تھیں اور عیب لگاتی تھیں۔ بے شک میں نے ہی اس کو اپنی طرف بلایا تھا اور اس سے خواہش کی تھی کہ مجھ کو مل جائے مگر اس نے عفت وعظمت کا لحاظ کیا' مجھ سے بچا رہا اور میں اب بھی اس سے خواہش رکھتی ہوں اگر یہ میرا حکم نہ بجا لائے گا تو یہ قید میں ڈالا جائے گا اور یہ سخت ذلیل ہو گا اور تکلیف پائے گا۔

۳۳ تا ۳۴۔ تب تو ان عورتوں نے جو زلیخا کو برا کہتی تھیں رحم کھا کر یوسف کو سمجھانا اور داؤں میں لانا شروع کیا تب حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ اے پروردگار! قید خانہ مجھے اس بات سے زیادہ اچھا لگتا ہے جس کی طرف یہ مجھ کو

السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ

کہ اے میرے رب! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اور اگر تو (میری مدد نہ فرمائے گا تو) ان کی برائی (مکاریاں)

كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ

مجھ سے نہ پھیرے گا تو عجب نہیں کہ میں ان کی طرف جھک پڑوں اور نادانوں میں سے ہو جاؤں O تو ان کے رب

لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾

نے ان کی دعا قبول فرمائی تو ان (عورتوں) کا مکر وفریب ان سے پھیر دیا (دور کر دیا) بے شک وہی (ہر ایک کی دعا) سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے O پھر

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع ۴ ۱۴

(یوسف علیہ السلام کی سچائی اور پاک دامنی کی) نشانیاں دیکھنے کے بعد ان لوگوں کی (یعنی عزیز اور ان کے خاندان والوں کی) رائے یہی ہوئی کہ ضرور ایک مدت کے

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ

لیے قید خانہ میں ڈال دیں (تاکہ یہ بدنامی دب جائے) O اور یوسف (علیہ السلام) کے ساتھ دو جوان اور بھی قید خانہ میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا:

خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا

میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ میں شراب (بنانے کے لیے انگور کا عرق) نچوڑتا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں

تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾

اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرند کھا رہے ہیں ان دونوں کی تعبیر بتائیے (کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا) بے شک ہم آپ کو بڑا نیک آدمی سمجھتے ہیں O

بلاتی ہیں اگر تم مجھ سے ان کا مکر دور نہ کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا جو تیری نعمت تقویٰ کی قدر نہیں جانتے یا یہ کہ زنا کاروں سے ہو جاؤں گا۔ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور ان کا مکر وفریب (حضرت) یوسف (علیہ السلام) سے دور کیا وہ دعا کا سننے والا اجابت کا جاننے والا ہے اور عورتوں کی باتوں کا سننے والا اور ان کے مکر کو جاننے والا ہے۔

ف: انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ کا بھی ارادہ نہیں کر سکتے ہیں چہ جائیکہ زنا وغیرہ کبیرہ گناہ کا ارادہ کریں۔ یوسف علیہ السلام نے اپنی عصمت کی حفاظت کی دعا کی اپنے رب کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کیا مزید استقامت کی دعا کی تاکہ لوگوں کو نصیحت ہو۔ انبیاء علیہم السلام مزید اطمینان کے لیے ایسی دعائیں کرتے ہیں۔

۳۵۔ پھر عزیز وغیرہ کی یہ رائے ٹھہری اور بعد اس امر کے کہ انہوں نے یوسف کی پاکی کی نشانیاں دیکھ لیں پھر بھی یہ خیال ہوا کہ یوسف کو کچھ مدت کے لیے قید رکھیں یا "حتی حین" کے یہ معنی ہوں کہ اس وقت تک قید رکھیں جب تک آدمی اس بات کا تذکرہ نہ بھول جائیں۔

۳۶۔ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کے داخل ہونے کے بعد قید خانہ میں پانچ برس تک رہنے کی مدت میں ان

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ

یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: (گھبراؤ نہیں) اس سے پہلے کہ تمہارا مقررہ کھانا تم تک پہنچے میں تمہارے خوابوں کی تعبیر تمہیں

أَنْ يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

بتلا دوں گا' یہ ان علموں میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائے ہیں' بے شک میں نے ان لوگوں کا دین نہیں مانا

لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں ○ اور میں نے اپنے باپ

آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ

دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) کے دین کی پیروی کی' ہمیں مناسب نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک

کے ساتھ دو آدمی اور داخل ہوئے ایک ساقی شاہی دوسرا باورچی خانہ کا داروغہ۔ بادشاہ کسی سبب سے ان پر غصہ ہوا اور ان کو قید خانہ میں بھیجا' ان میں سے ایک نے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) سے کہا کہ اے یوسف! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں بادشاہ کے لیے انگور نچوڑ کر شراب بناتا ہوں اور اس کو پلاتا ہوں' دوسرے نے یعنی باورچی نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں بادشاہ کے لیے اپنے سر پر روٹی کا خوان رکھے لیے جاتا ہوں' پرندے اس سے آ کر کھا لیتے ہیں۔ یوسف! ہم کو ہمارے خوابوں کی تعبیر بتلاؤ اور خبر دو کہ کیا ہونے والا ہے' ہم تم کو اچھا آدمی جانتے ہیں کہ سب قیدیوں پر احسان کرتے ہو۔ یا "محسنین" کے معنی صادقین ہے یعنی تم جو کہتے ہو سچ کہتے ہو۔ ساقی کا خواب یہ تھا کہ وہ ایک باغ میں گیا ہے' انگوروں کے درختوں میں ایک درخت پر تین شاخیں ہیں' ان میں اچھے اچھے انگور لگے ہیں' ان سے انگور لے آیا' ان کو نچوڑ کر بادشاہ کو پلایا' حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ تعبیر کہی کہ تیرا خواب بہت اچھا ہے' انگور کا باغ تیرا منصب اور عہدہ ہے جس پر تو مقرر تھا اور وہ درخت خاص تیرا حکم غلبہ اور اس کا حسن و جمال تیری عزت و کرامت اور تین شاخیں تین دن ہیں کہ ان میں تو قید رہے گا' پھر نکل کر اپنے منصب پر جائے گا۔ انگور نچوڑ کر بادشاہ کو دینا یہ تیرا اپنے کام پر واپس جانا ہے اور بادشاہ کا اکرام کرنا ہے۔ کھانا پکانے والے داروغہ کا یہ خواب تھا کہ باورچی خانہ سے نکلتا ہے' اس کے سر پر تین خوان روٹیوں کے ہیں اور اوپر سے پرند گرا اور روٹی کھا گیا۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: بہت برا خواب دیکھا مطبخ (باورچی خانہ) سے نکلنا تیرا عہدہ سے معزول ہونا ہے' تین خوان وہ تین دن ہیں جو قید رہے گا' پرندہ کا اس کو کھا لینا یہ ہے کہ بادشاہ تین دن بعد تجھ کو قید سے نکال لے گا اور تجھ کو سولی دے گا۔ پرندے آ کر تیرا گوشت کھائیں گے۔

۳۷ تا ۴۰۔ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) نے اس لیے کہ وہ ان کا مرتبہ علم دریافت کریں تعبیر بتانے سے قبل یہ کہا کہ تم کو اب کچھ دیر کھانا جو آئے گا اور تم اس کو کھاؤ گے میں اس کی تاویل جنس اور کیفیت اور لذت و مزا قبل اس کے آنے سے ابھی بتلائے دیتا ہوں پھر بھلا تعبیر خواب کیا نہ جانوں گا' یہ علم تعبیر وغیرہ منجملہ ان چیزوں کے ہے جن کو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم کیا ہے اور سکھایا ہے۔ میں ان کفار کے مذہب کا تابع نہیں' میں تو اپنے باپ دادا ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مذہب کا تابع ہوں' ہم کو ہرگز لائق و جائز نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں کسی غیر کو شریک

مِنْ شَیْءٍ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ

ٹھہرائیں' یہ (دین) اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے ہم پر اور تمام لوگوں پر مگر اکثر لوگ (اس دین کو قبول کر کے)

اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے O اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! (تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ)

خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً

جدا جدا چند معبود بہتر ہیں یا اللہ تعالیٰ واحد و یکتا جو سب پر غالب ہےO تم اس کے سوا جن کی پوجا کرتے ہو (ان کی حقیقت کچھ نہیں)

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ

وہ محض چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لیے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی سند نہیں اتاری' حکومت

الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ

تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے' اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو' یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر

وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُکُمَا

لوگ نہیں جانتے (وہ ہٹ دھرمی سے غلط راستوں پر چلتے ہیں)O اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! (اب خوابوں کی تعبیر سنو)

کریں' بت پرستی میں مشغول ہوں' یہ دین قیم اور صراط مستقیم یعنی نبوت و اسلام جو ہم کو خدا نے دیا ہے اس کا ہم پر فضل ہے کہ اس نے ہم کو یہ نعمت دی اور سب آدمیوں پر بھی اس کا فضل ہے کہ ہماری باتوں سے' ہماری تعلیم سے ان کو ہدایت نصیب ہوئی۔ یا یہ کہ مسلمان جو ایمان لائے یہ ان پر اس کا بڑا فضل ہے مگر اکثر آدمی شکر نہیں کرتے' ایمان نہیں لاتے یعنی اہل مصر۔ اے قید خانہ والے آدمیو! یعنی داروغہ قید خانہ اور کل قیدی یہ تو کہو کہ کیا بہت سے معبود فرضی جو تم نے بنائے ہیں جو کچھ بھی نہیں کر سکتے' مکھی بھی نہیں اڑا سکتے اچھے ہیں یا ایک اللہ غالب و قاہر جو سب پر غالب ہے' یعنی بہت سے عاجز جن کو کچھ بھی قدرت نہیں ان کو خدا ماننا اچھا مذہب ہے یا ایک اللہ غالب زبردست قدرت والے کو جو ماں باپ اولاد و شریک سے پاک ہے اور ہر شے پر غالب ہے' ذرا عقل سے سوچو کہ توحید بہتر ہے یا شرک۔ تم ماسوائے خدا کے کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے ہو مگر چند فرضی و وہمی ناموں کی کہ مردہ بے جان چیزوں کے نام رکھ لیے ہیں یعنی پتھروں کے نام تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خدا رکھ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی عبادت کی کوئی دلیل نہیں اتاری' نہ عقلی حجت نہ نقلی دلیل۔ خدا کے سوا کسی کے لیے حکم و غلبہ نہیں' اس کا امر و نہی جاری ہے اور اسی کا حکم دنیا و آخرت میں جاری ہے' اس نے سب کتابوں میں یہی حکم کیا کہ تم سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہ مذہب توحید دین قیم ہے جس کو خدا پسند کرتا ہے یعنی اسلام۔ مگر اکثر آدمی نہیں جانتے اور تصدیق نہیں کرتے اور اپنی جہالت و ہٹ دھرمی و ضد نہیں چھوڑنا چاہتے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو گمراہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔

۴۱ تا ۴۲۔ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) جب دعوت اسلام سے فارغ ہوئے تو دونوں آدمیوں کی تعبیر خواب بتلائی

فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ

تم میں سے ایک تو (قید سے چھوٹ جائے گا اور) اپنے آقا کو شراب پلائے گا لیکن دوسرے کو سولی دی جائے گی اور پرندے اس کا سر (نوچ نوچ کر)

رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِیْ

کھائیں گے، جس بات کا تم سوال کرتے تھے اس کا یہی فیصلہ ہو چکا ہے O اور یوسف (علیہ السلام) نے جس آدمی کی نسبت یہ سمجھا

ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ

کہ وہ نجات پائے گا اس سے کہا جب تو اپنے آقا کے پاس جائے تو میرا ذکر کرنا لیکن (جب تعبیر کے مطابق اس نے نجات پائی تو) شیطان نے اسے یہ بات

ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿٤٢﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ

ع ۵ ۱۵

بھلا دی کہ وہ اپنے آقا کے سامنے اس (بات) کا ذکر کرے تو یوسف (علیہ السلام) کئی سال تک اور قید خانہ میں رہے O اور (ایک دن) بادشاہ

اور کہا: اے دو قید خانہ کے رہنے والو! لیکن تم میں سے ایک آدمی یعنی ساقی اپنے عہدہ حکومت پر جائے گا، پھر اپنے بادشاہ کو شراب حسب معمول پلائے گا اور دوسرا یعنی باورچی وہ قید خانہ سے نکالا جائے گا، پھر سولی دیا جائے گا پس پرندے اس کے سر کا گوشت کھائیں گے۔ جب انہوں نے تعبیر سنی تو ڈر گئے اور دونوں نے کہا کہ ہم نے تو کوئی بھی خواب نہیں دیکھا تھا یونہی کہہ دیا تھا۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اب جو تم پوچھتے تھے اور اس کے بارے میں میں نے تمہیں جو کچھ جواب دیا ہے وہ تو ہو کر رہے گا، وہ مقدر ہو چکا ہے، خواہ خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اور اس شخص سے کہا جس کو وہ جانتے تھے کہ یہ نجات والا ہوگا یعنی ساقی سے کہا: جب تو بادشاہ کے پاس جائے تو اپنے مالک سے میرا ذکر بھی کرنا کہ میں مظلوم ہوں، حر یعنی آزاد ہوں، میرے بھائیوں نے غلام بنا کر مجھ کو فروخت کیا، میں بری بے قصور ہوں اور قید خانہ میں ڈالا گیا ہوں۔ پس شیطان نے ساقی کو یوسف (علیہ السلام) کا بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا، اس کو کچھ یاد نہ رہا۔ بعض کہتے ہیں کہ شیطان نے یہ وسوسہ دیا کہ اگر تو یوسف (علیہ السلام) کا ذکر بادشاہ سے کرے گا تو وہ پھر تجھ کو قید خانہ میں ڈال دے گا، بعض یوں معنی کرتے ہیں کہ شیطان نے یوسف (علیہ السلام) کو خدا کا ذکر بھلا دیا اور آپ نے مخلوق کے ذریعے سے مخلوق کے پاس یعنی بادشاہ کے پاس سفارش بھیجی لہٰذا آپ کو قید خانہ میں کچھ مدت تک اور ٹھہرنا پڑا یعنی سات برس اور قید میں رہے کہ اللہ کا ذکر نہ کیا، مخلوق سے مدد چاہی اور پانچ برس پہلے قید رہ چکے تھے۔

ف: اگرچہ مخلوق سے مدد لینا جائز ہے مگر یوسف (علیہ السلام) بڑے درجے کے نبی صدیق، عام مخلوق سے بہت بالاتر تھے، اس لیے آپ کی شان کے خلاف تھا کہ آپ کسی مخلوق سے مدد لیں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے مدد نہیں لی تھی۔ (قادری غفرلہ)

۴۳ تا ۴۴۔ اور بادشاہ نے ایک دن کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات گائیں بہت فربہ موٹی تازہ نہر سے نکلی ہیں، ان کے بعد سات گائیں دبلی لاغر نکلیں اور موٹیوں کو نگل گئیں مگر وہ دبلی ہی رہیں اور سات خوشے ہیں سرسبز اور سات خشک وخراب، وہ اچھوں پر لپٹ گئے اور غالب ہو گئے اور خشک ہی رہے۔ اے جادوگرو، نجومیو، تعبیر بتانے والو! میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم کو تعبیر خواب آتی ہے اور تعبیر کرنا جانتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ خوابیں احلام ہیں یعنی اوہام وخیالات

اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ

نے (اپنے درباریوں سے) کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ سات موٹی گائیں تازہ ہیں انہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں

سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ

اور سات بالیں ہری اور سات دوسری سوکھی دیکھیں' اے درباریو! اگر تم میرے خواب کا مطلب حل کرنا جانتے ہو تو

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۚ وَ مَا

میرے خواب کی تعبیر بتاؤ O درباریوں نے کہا: یہ پریشان خواب

نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا

وخیالات ہیں اور ہم خوابوں کی تعبیر کرنا ہی نہیں جانتے O جس آدمی نے ان دونوں قیدیوں میں سے نجات پائی تھی اور ایک عرصہ بعد اسے

وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ یُوْسُفُ

(یوسف علیہ السلام کی) بات یاد آئی اس نے (خواب کا حال سن کر) کہا کہ میں تمہیں اس خواب کا نتیجہ بتادوں گا تو تم مجھے (قید خانہ میں) بھیجو O (چنانچہ وہ قید خانہ

اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

میں گیا اور کہا:) اے یوسف! (علیہ السلام) اے سچائی کے مجسمے! ہمیں تعبیر بتایئے سات فربہ گائیوں کی جنہیں سات دبلی پتلی گائیں

مختلفہ جھوٹے جن کی واقع میں کوئی اصل نہیں' ہم اس قسم کے وہمی خوابوں کی تاویل کچھ نہیں جانتے۔

۴۵ تا ۴۶۔ جب بادشاہ کے خواب کی تعبیر کسی سے نہ نکلی تو اس ایک نے جس نے ان دو قیدیوں میں سے نجات پائی تھی یعنی ساقی نے بادشاہ سے کہا اور بہت مدت کے بعد یوسف (علیہ السلام) کو یاد کیا یعنی سات برس کے بعد یوسف (علیہ السلام) کو بھول جانے کے بعد پھر یاد کیا اور کہا کہ اے بادشاہ! اس خواب کی تعبیر میں بتلاؤں گا مجھ کو قید خانہ میں بھیجو وہاں ایک آدمی یوسف نامی ہے اور وہ ایسا ہے' حضرت یوسف علیہ السلام کے علم وحلم اور احسان وکرم اور صدق تعبیر ومہارت تاویل خواب کی تعبیر کی تعریف کی۔ بادشاہ فوراً قید خانہ میں پہنچا اور آ کر کہا: اے یوسف (علیہ السلام)! اے سچی تعبیر بتانے والے! مجھ کو اس خواب کی تعبیر بتاؤ کہ سات گائیں موٹی ہیں' نہر سے نکلی ہیں' ان کو سات دبلی گائیں بہت لاغر نگل گئیں اور سات خوشے سرسبز وتازہ اور اتنے ہی خشک سرسبز خوشوں پر غالب ہو گئے ہیں' اس کی تعبیر بتاؤ کہ میں (بادشاہ) سب آدمیوں کے پاس جاؤں اور خواب کی تعبیر بتاؤں کہ وہ آپ کے اس علم کی قدرومنزلت جانیں اور لوگ بادشاہ کے خواب کو خیال خام نہ سمجھیں۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: ہاں میں تعبیر بتاتا ہوں سات گائیں فربہ سات برس ہیں جن میں پیداوار خوب ہوگی اور سات خوشے ان برسوں کی خوب پیداوار اور نعمت ہے مطلب یہ ہے کہ سات گائیں دبلی سوکھی سات برس قحط والے ہیں' سوکھے سات خوشے اشارہ ہے قحط وکم پیداواری کی طرف یعنی سات برس تک پیداوار کم ہوگی' قحط پڑے گا۔

عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَی

کھاتی ہیں اور سات ہری بالوں کی اور دوسری سات خشک بالوں کی تاکہ میں (ان) لوگوں کے پاس واپس جاؤں (جنہوں نے مجھے بھیجا ہے اور) تاکہ

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ

وہ (خواب کی تعبیر اور آپ کی قدر ومنزلت سے) آگاہ ہو جائیں O تو (یوسف علیہ السلام نے) فرمایا کہ (اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ) سات برس تک تم لگاتار کھیتی

فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ

کرتے رہو گے (اور پیداوار خوب ہوگی) تو جو کچھ کھیتی کاٹو اس کو اس کی بالوں ہی میں رہنے دو (تاکہ غلہ خراب نہ ہو) مگر کھانے کی مقدار (تھوڑا سا) الگ کرلیا کرو O

یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

پھر اس کے بعد سات سال بڑے سخت مصیبت کے آئیں گے کہ وہ سب ذخیرہ کھا جائیں گے جو تم نے پہلے سے جمع کر رکھا ہوگا مگر تھوڑا سا جو تم بچا

اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ

کر رکھو گے (وہی بچ رہے گا) O پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا کہ لوگوں پر خوب بارش بھیجی جائے گی لوگ اس میں (پھلوں اور دانوں سے عرق وتیل)

فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ ع ۷ ۲۶ ۱۶

نچوڑیں گے O (جب اس آدمی نے آکر خواب کی تعبیر بادشاہ کو سنائی تو) بادشاہ نے کہا کہ یوسف (علیہ السلام) کو فوراً میرے پاس لاؤ تو جب آپ کے پاس

بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسْــَٔلْهُ مَا

(بادشاہ کا) ایلچی آیا تو آپ نے فرمایا کہ (میں یوں نہیں جاؤں گا) تو اپنے آقا کے پاس واپس جا اور اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا معاملہ کیا تھا جنہوں نے اپنے

۴۷ تا ۴۹۔ پھر (حضرت) یوسف (علیہ السلام) نے ترکیب بتلائی کہ اس کا انتظام یوں کرو کہ سات برس جو ارزانی کے ہیں ان میں اچھی طرح خوب ہر برس برابر کھیتی کرتے رہو اور جو کاٹتے جاؤ اس کو خوشوں ہی میں چھوڑتے جاؤ' دائیں نہ چلاؤ یعنی خوشوں میں سے دانے نہ نکالو' صرف اتنے ہی دانے نکالو جس کے کھانے کی ضرورت ہو۔ پھر سات برس قحط کے آئیں گے سخت مصیبت کے جو کچھ تم نے سات پیداوار کے سالوں میں جمع کیا ہوگا اور پیشگی انتظام سے اٹھا رکھا ہوگا سب کھا جائیں گے اور سب صرف ہو جائے گا سوائے اس تھوڑی سی مقدار کے جس کو تم بروقت بچا کر رکھو گے' سات برس بعد ایک برس ایسا آئے گا' اس میں خوب بارش ہوگی اور لوگوں کے غلہ وغیرہ خوب پیدا ہوگا اور قدرتی مدد ہوگی اور خوب پیداوار ہوگی' انگوروں سے شراب' تلوں اور زیتون سے تیل نچوڑیں گے۔

۵۰۔ بادشاہ نے جب یہ تعبیر سنی تو کہا کہ اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ جب قاصد بلانے کو آیا یعنی وہی ساقی اور اس نے کہا کہ چلیے آپ کو بادشاہ سلامت یاد کرتے ہیں تو یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اپنے مالک یعنی بادشاہ کے پاس لوٹ جاؤ'

بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ

ہاتھ کاٹ لیے تھے (میں چاہتا ہوں کہ پہلے اس کا فیصلہ ہو جائے) بے شک میرا رب ان کی ساری مکاریاں خوب جانتا ہے O (اس پر) بادشاہ نے (ان عورتوں کو

مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا

بلا کر) کہا کہ صاف صاف بتلاؤ کہ تمہیں کیا معاملہ پیش آیا تھا جب تم نے یوسف (علیہ السلام) کا دل لبھانا چاہا تھا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو پاکی ہے (اللہ تعالیٰ

عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا

کی قسم!) ہم نے ان میں کوئی برائی کی بات نہیں پائی (یہ سن کر) عزیز کی بیوی (بے اختیار) بول اٹھی کہ اب اصل بات کھل گئی ہے (یہ میرا ہی قصور تھا) میں نے ہی

رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ

ان کا دل لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک (اپنے بیان میں) بالکل سچے ہیں O (یوسف علیہ السلام نے فرمایا) یہ میں نے اس لیے کیا کہ اس کے خاوند کو معلوم ہو جائے

اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۲﴾

کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کے معاملہ میں خیانت نہیں کی اور بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں (دغابازوں) کا مکر کبھی نہیں چلنے دیتا ہے O

اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا قصہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے اور زخمی کیے تھے۔ میرا پروردگار ان کے کید و مکر و فریب سے خوب واقف ہے، جب تک بادشاہ عورتوں کے قصہ کی تحقیق نہ کر لے گا میں نہ آؤں گا۔ قاصد گیا' بادشاہ نے سب عورتوں کو جمع کیا' ساقی اور باورچی اور اصطبل کے داروغہ اور قید خانہ کے افسر اور عزیز مصر کی عورتوں کو جمع کیا' مصر میں ان سے زیادہ بلند مرتبہ سوائے بادشاہ کے کوئی اور نہ تھا' سب کو اس کا حکم ماننا پڑا۔

۵۱ تا ۵۲۔ بادشاہ نے سب عورتوں کو جمع کر کے کہا کہ تمہارا کیا حال تھا جب تم نے یوسف (علیہ السلام) کو اپنی طرف کھینچا تھا اور اس سے مخالطت (صحبت کرنا) چاہی تھی۔ سب ہی نے یک زبان ہو کر کہا کہ حاشا وکلا (تعجب اور حیرانگی کے کلمات ہیں) ہم نے یوسف (علیہ السلام) میں کوئی برائی نہیں دیکھی' ان سے کوئی حرکت شرافت کے خلاف صادر نہیں ہوئی۔ زلیخا عزیز مصر کی زوجہ بولی کہ اب حق ظاہر ہو گیا اور سچی بات کھل گئی' میں ہی خود یوسف (علیہ السلام) کو اپنی طرف لبھایا کرتی تھی اور یوسف (علیہ السلام) اس بات میں سچے ہیں کہ وہ بالکل بری ہیں۔ یوسف (علیہ السلام) بولے کہ میں نے یہ طویل قصہ اس لیے کیا کہ عزیز مصر کو شبہ نہ رہے اور یقین کرے کہ میں نے اس کی غیبت (حاضر نہ ہونے) میں اس کے حق میں خیانت نہیں کی اور اللہ تعالیٰ زانیوں اور خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے اور ان کے مکر کو چلنے نہیں دیتا اور پسند نہیں کرتا ہے۔

الجزء ۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا

(اور یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ) میں اپنے نفس کی پاکی کا دعویٰ نہیں کرتا (اس کو بے قصور نہیں بتاتا ہوں) بے شک (آدمی کا) نفس تو بُرائی کے لیے بڑا ہی

رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ

ابھارنے والا ہے (اس کے غلبہ سے بچنا آسان نہیں) مگر ہاں جس پر میرا پروردگار ہی رحم فرمائے بے شک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا (اور) بڑا ہی رحم کرنے والا ہے ۝

بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا

اور بادشاہ نے کہا کہ یوسف (علیہ السلام) کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں انہیں اپنے (خاص کاموں) کے لیے مقرر کروں، پھر جب بادشاہ نے ان سے بات کی تو کہا

مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ

بے شک آج (سے) آپ ہمارے نزدیک بڑی عزت والے (اور) امانت دار انسان ہیں ۝ یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ مجھے اپنے ملک کے خزانوں پر مختار

حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ

کردیجئے بے شک میں (ان کی) حفاظت کرسکتا ہوں (اور اس کام کا) جاننے والا ہوں (چنانچہ انہیں خزانوں کا مختار کردیا گیا) ۝ اور اس طرح ہم نے سرزمین مصر پر

مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ

یوسف (علیہ السلام) کو قدرت بخشی کہ اس میں حسب مرضی جہاں چاہیں رہیں، ہم جسے چاہتے ہیں اسی طرح اپنی رحمت سے فیض یاب کردیتے ہیں اور ہم نیکوں کا

۵۳- جب حضرت یوسف علیہ السلام نے "لم اخنه بالغیب" کہا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اگرچہ تم نے کوئی معصیت نہیں کی اور تم سے کوئی مواخذہ نہیں، تم پاک ہو مگر جی میں وسوسہ اور خیال تو آیا ہوگا تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے آپ کو خطرات و وسوسوں و خیالات سے بری نہیں کرتا۔ بے شک نفس امارہ بری بات کا حکم کرتا ہے مگر یہ کہ میرے پروردگار نے مجھ پر رحم کیا، میرا النفس مطمئنہ بنایا، مجھ کو خطروں سے معصوم کیا۔ میرا رب غفور ہے، بندوں سے درگزر کرتا ہے، مجھ سے خطرہ کا مواخذہ نہیں کیا۔

ف: وہ رحمت والا ہے، اپنے رحم و کرم سے نبیوں کو معصوم رکھا ہے۔ یعنی دل میں خطرہ آنے ہی نہ دیا، خطرہ سے محفوظ رکھا۔

۵۴ تا ۵۷- بادشاہ نے کہا کہ یوسف (علیہ السلام) کو میرے پاس لاؤ، میں ان کو اپنا مقرب خاص بناؤں گا، ان کا عزیز مصر سے کچھ واسطہ نہ رہے گا۔ جب یوسف (علیہ السلام) بادشاہ کے پاس آئے اور اس کے خواب کی تعبیر صاف طور سے اس کو سمجھائی تو بادشاہ نے یوسف (علیہ السلام) سے کہا کہ تم آج سے ہمارے دربار کے مقرب ہو اور ہمارے نزدیک تمہاری بڑی قدر و منزلت ہے، ہم تم کو امین جانتے ہیں یا یہ مطلب ہو کہ ہم تم کو بعض چیزوں کا والی کریں گے۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا کہ مجھ کو زمین کے خزانوں کا والی اور کارکن مقرر کردیجیے یعنی زمین مصر کی آمدنی کا بندوبست میں کروں گا، میں ان کی حفاظت کرنے والا اور جاننے والا ہوں یعنی مجھ کو اس محصول اور آمدنی کا اندازہ محفوظ ہے اور میں قحط کا وقت جانتا ہوں، جب موقع ہوگا صرف کروں گا یا یہ مطلب ہو کہ میں اس محصول کو حفاظت سے رکھوں گا اور سب مسافروں کی زبانوں کا مجھ کو علم ہے جو دور دور سے تیرے

أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

بدلہ کبھی ضائع نہیں کرتے ہیں O اور بے شک جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور برائیوں سے بچتے رہے' ان کے لیے آخرت کا اجر تو

يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ ع ۸ ۱

اس سے کہیں بہتر ہے O اور پھر (قحط سالی میں) یوسف (علیہ السلام) کے بھائی (مصر میں) ان کے پاس (غلہ خریدنے) آئے تو یوسف (علیہ السلام) نے ان کو

وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ

(دیکھتے ہی) پہچان لیا اور انہوں نے ان کو نہ پہچانا O جب یوسف (علیہ السلام) نے ان کا سامان (غلہ وغیرہ) مہیا کر دیا تو (جاتے وقت) ان سے کہا

بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ

کہ (اب دوبارہ آؤ تو) اپنے سوتیلے بھائی کو (میرے پاس) لیتے آنا' کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں تمہیں (غلہ) پورا ناپ کر دیتا ہوں

الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا

اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں O پھر اگر تم اپنے بھائی کو میرے پاس نہ لاؤ گے تو تمہارے لیے میرے پاس نہ کچھ خرید و فروخت

پاس آئیں گے۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو زمین مصر پر قبضہ دیا اور ان کی عزت بڑھائی کہ وہ وہاں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے۔ ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں' جس کو اہل اور مستحق دیکھتے ہیں اس کو عطا کرتے ہیں' رحمت سے مراد نبوت و اسلام ہے اور ہم محسنین کا جو قول و فعل میں اخلاص کرتے ہیں اور ہم سے ڈرتے ہیں ان کا بال بیکا نہیں کرتے ہیں' دنیا میں بھی ان کو فائدہ دیتے ہیں اور عزت کے منصب پر پہنچاتے ہیں اور آخرت کا اجر ان کے لیے ہے جو اللہ اور رسول اور کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور کفر و شرک و ناجائز خواہش نفسانی سے بچتے ہیں' وہ دنیا کے فائدہ سے ہزار ہا درجے بہتر ہے۔

۵۸ تا ۶۰۔ جب قحط پڑا تو یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر میں غلّہ لینے کے لیے آئے' جب یوسف علیہ السلام کے پاس آئے جو مصر کے غلّہ کے مہتمم تھے تو ان کو یوسف (علیہ السلام) پہچان گئے کہ یہ میرے بھائی ہیں اور انہوں نے یوسف علیہ السلام کو بالکل نہ پہچانا۔ گفتگو کے دوران میں انہوں نے یہ کہا کہ ہم اپنے ایک بھائی کو گھر چھوڑ آئے ہیں' جب یوسف علیہ السلام نے ان کو غلّہ دے دیا اور رخصت کرنے کا وقت آیا تو کہا: اپنے ساتھ اپنے سوتیلے بھائی کو ضرور لیتے آنا جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا غلّہ ہر شخص کو دیتا ہوں اور میں مہمانوں کی خاطر داری خوب کرتا ہوں اس بارے میں سب سے اعلیٰ ہوں۔ یا ''اوف الکیل'' کا یہ مطلب ہو کہ میرے ہاتھ غلّہ اور ناپ کا اہتمام ہے' سوائے میرے اور کوئی مہتمم نہیں۔ پس اگر تم اپنے بھائی کو جو باپ شریک ہے اس مرتبہ ساتھ نہ لاؤ گے تو میرے پاس سے غلّہ نہ پاؤ گے اور آئندہ میرے پاس تک نہ آنا۔

تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ

ہوگا اور نہ تم میرے پاس جگہ پاسکو گے ○ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ کو اس بات کی ترغیب دیں گے اور ہم ضرور ایسا کریں گے ○ اور

قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ

یوسف (علیہ السلام) نے اپنے خدمت گاروں کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی پونجی (جس کے بدلے انہوں نے غلہ مول لیا ہے) انہی کی بوریوں میں رکھ دو تاکہ جب یہ

اِذَا انْقَلَبُوْآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْآ اِلٰٓى

اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے تو بہت ممکن ہے کہ اپنی پونجی دیکھ کر پہچان لیں (کہ وہ واپس کردی گئی ہے) پھر ممکن ہے کہ دوبارہ واپس آئیں ○ پھر جب

اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا

وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے تو کہا کہ اے ہمارے باپ! (آئندہ کے لیے) ہم سے غلہ کی فروخت بند کردی گئی ہے پس ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج

نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ

دیجیے کہ ہم اور غلہ خرید لائیں اور ہم یقیناً اس کی ضرور حفاظت کریں گے ○ باپ نے کہا: کیا میں اس کے بارے میں اسی طرح اعتبار تمہارا کرلوں

اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ

جس طرح پہلے اس کے بھائی (یوسف علیہ السلام) کے بارے میں کرچکا ہوں تو اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور سب رحم کرنے والوں

۶۱- یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا کہ ہم عنقریب گھر جا کر ان کے باپ سے ان کو اپنے ساتھ لانے کے لیے کہیں گے اور اتنے دنوں کے لیے ان کو مانگ لیں گے اور کوشش کریں گے اور ہم یہ بات کر کے رہیں گے' اس کے لانے کے ہم ذمہ دار ہیں۔

۶۲- یوسف علیہ السلام نے اپنے خادموں سے کہا کہ ان کی پونجی یعنی مال جو یہ گھر سے غلہ مول لینے کے لیے لائے تھے ان کے غلہ کی بوریوں میں اس طرح رکھ دو کہ ان کو یہاں خبر نہ ہو تاکہ یہ اپنے گھر باپ کے پاس پہنچ کر اس بات کو یعنی میرے احسانوں کو جانیں یا اس بات کو جانیں کہ یہ وہی ہمارا مال ہم کو واپس ہوا ہے اور اپنے روپوں کو پہچانیں اور پھر ان کے واپس کرنے کو آئیں یعنی ان کو دوبارہ آنا پڑے اور بھائی کو ساتھ لائیں' اس کو ساتھ لانے کا یہ حیلہ ہو جائے۔

۶۳ تا ۶۴- اور جب لوٹ کر کنعان اپنے باپ یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو ان سے کہا کہ اے باپ! اگر تم ہمارے بھائی بنیامین کو ہمارے ساتھ نہ بھیجو گے تو اب آگے ہم کو کھانا نہ ملے گا۔ ہم کو غلہ دینا منع کر دیا گیا ہے مگر اس شرط پر کہ بنیامین کو ہم ساتھ لے جائیں' پس اب تم بنیامین کو ہمارے ساتھ ضرور بھیج دو کہ ہم سب مل کر ایک بار غلہ اپنے لیے لائیں اور مکتل یعنی پیمانہ صیغۂ غائب (یکتل) ہو تو یہ مطلب ہے کہ بنیامین اپنے لیے غلہ لائیں اور ہم ان کے بخوبی محافظ و نگہبان ہیں' ان کو واپس لانے کے ضامن ہیں۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں تم کو بنیامین کے بارے میں امانت دار سمجھوں جیسا

أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ

سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے O اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی انہی کو واپس کر دی گئی ہے تو انہوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ! اب

رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓأَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ

اس سے زیادہ ہمیں اور کیا چاہیے (دیکھیے) یہ ہماری پونجی ہے جو ہمیں واپس لوٹا دی گئی ہے (ہمیں غلہ بھی دیا اور قیمت بھی واپس کر دی لہٰذا ہمیں اجازت دیجیے کہ

إِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ

ہم بھائی کو ساتھ لے کر پھر جائیں) اور اپنے گھر آنے کے لیے اور غلہ لائیں اور ہم اپنے بھائی کی بھی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ لے لیں گے یہ

كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا

غلہ (جو اس مرتبہ لائے ہیں) بہت تھوڑا ہے O (باپ نے) کہا میں ہرگز اس کو تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھ سے (اس بات کا)

مِّنَ اللّٰهِ لَتَأْتُنَّنِيْ بِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ

عہد نہ کرو کہ تم ضرور اسے میرے پاس واپس لاؤ گے سوائے اس صورت کے کہ تم گھر جاؤ (اور بے بس ہو جاؤ) پھر جب انہوں نے اپنے باپ سے (ان کے کہنے

کہ پہلے یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں امانت دار ایسا ہی سمجھا تھا' کیا میں اس سے زائد تم سے عہد و پیان لے سکتا ہوں جتنے اس مرتبہ لیے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ سب نگہبانوں اور مدد کرنے والوں سے بہتر نگہبان و مددگار ہے' وہ سب رحمت کرنے والوں سے زائد رحم والا ہے' بنیامین کے ماں باپ بھائیوں سے زائد اس پر رحم والا ہے' وہ جو چاہے کرے۔

۶۵- جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے غلے کی بوری کھولی اور اسباب جو بندھا ہوا تھا اس کو نکالا تو اپنے روپوں کو جن سے غلّہ مول لیا تھا بوری میں رکھا ہوا پایا' ان کے غلّہ کے ساتھ وہ لوٹا دیے گئے۔ تب انہوں نے کہا کہ دیکھو اے باپ! ہم جھوٹ نہیں کہتے تھے جو اس کے احسان اور لطف کا ذکر کرتے تھے۔ ''ما نبغی'' کے معنی ''ما نطلب'' ہیں یعنی اے باپ! ہم نے اپنے دام واپس کرنے کی خواہش بھی نہیں کی تھی' اس نے آپ ہی یہ احسان کیا کہ یہ روپے جو ہم نے قیمت غلّہ کے دیے تھے سب معہ غلّہ ہم کو واپس دے دیے۔ یہ اس کا ہم پر احسان ہے۔ ان کے باپ نے کہا کہ یہ تمہارا امتحان ہے' وہ شخص تجربہ کرنا چاہتا ہے کہ تم میں کتنی دیانت داری ہے' لہٰذا ان دراہم کو تم اسی کو واپس کر دو۔ تب انہوں نے کہا کہ بنیامین کو ہمارے ہمراہ بھیج دیجیے' ہم وہاں جائیں اور اپنے بال بچوں کے لیے اور غلّہ لائیں' ہم آتے جاتے میں بنیامین کی بہت حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ بھر غلّہ یعنی دو بورے ہم کو بنیامین کے حق کا اور زائد ملے گا' یہ بہت آسان بات ہے یعنی اس کے بعد غلّہ دینا بادشاہ کو کوئی مشکل نہیں۔ یا یہ کہ جو ہم خواہش کرتے ہیں کہ بنیامین کو ہمراہ جانے دو کوئی مشکل کام نہیں' چھوٹی سی بات ہے' اس کو پورا کر دینا آپ کے نزدیک آسان ہے۔

۶۶ تا ۶۷- حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز بنیامین کو تمہارے ساتھ روانہ کرنے کو تیار نہیں جب تک کہ تم مجھ کو مضبوط پختہ اللہ تعالیٰ کا عہد و میثاق نہ دو گے کہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ گے اور پھر مجھ تک لوٹا کر لے آؤ گے

قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا

کے مطابق) اپنا عہد (اور قول وقرار) پکا کر لیا تو باپ نے کہا کہ جو کچھ ہم قول وقرار کر رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ہی کا ذمہ ہے (وہی نگہبان ہے) O اور باپ نے (ان

مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ

سے چلتے وقت) کہا کہ اے میرے بیٹو! تم سب (شہر کے) ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا اور میں تمہیں کسی ایسی بات سے نہیں

عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

بچا سکتا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہونے والی ہو حکم تو سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے (ہاں حتی المقدور احتیاط کرنی چاہیے) میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ

سب بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے O پھر جب وہ (شہر میں) اسی جگہ سے داخل ہوئے جہاں سے (جس طرح)

اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ

ان کے باپ نے ان کو حکم دیا تھا تو ان کو وہ (تدبیر) کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہ بچا سکی تھی مگر ہاں یعقوب (علیہ السلام) کے دل کی خواہش تھی

مگر یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ اور کوئی امر آسمان سے یا آسمان و زمین سے تم کو آ کر گھیر لے اس وقت تم پر کوئی اعتراض نہیں۔
جب انہوں نے بنیامین کو لوٹا لانے کا عہد پختہ اللہ تعالیٰ کو درمیان کر کے دے دیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمہارے عہد پر اور جو ہم کرتے ہیں اس بات پر گواہ اور کفیل ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ تم وہاں جا کر روپیہ واپس کرنا اور سب کے سب ایک دروازہ اور ایک راہ سے نہ جانا بلکہ متفرق راہوں سے جانا' میں خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر کو تم سے نہیں پھیر سکتا اور اس کی تقدیر کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ کسی کو سوائے خدا تعالیٰ کے کچھ اختیار نہیں کہ تم سے بلا ٹال سکے جو تم پر گزرنے والی ہے' میں نے اسی پر توکل اور بھروسہ کیا اور اپنے اور تمہارے کام اس کو تفویض کیے اور توکل کرنے والوں کو لازم ہے کہ اسی پر بھروسہ کریں' یا یہ کہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ مصیبت میں اسی پر توکل کیا کریں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوف ہوا کہ جب سب لڑکے خوبصورت اور جوان ہیں' اکٹھے ہو کر ایک راہ سے جائیں گے تو نظر لگ جائے گی اس لیے یہ بات کہی کہ الگ الگ راہوں سے جانا۔

۶۸- جب (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) کے کہنے کے مطابق وہ سب الگ الگ راہوں سے شہر میں داخل ہوئے تو یوں داخل ہونا قضاء وقدر الٰہی کے مصائب سے کوئی بچانے والا نہ تھا' جو ہونے والی بات تھی اس کو یہ بات روک نہ سکتی تھی مگر یہ بھی حضرت یعقوب علیہ السلام کے دل میں شدت محبت کے سبب سے ایک خلش تھی کہ کہیں نظر نہ لگ جائے سو انہوں نے اس بات کو چلتے وقت ظاہر کر دیا تھا۔ بے شک (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) ان باتوں کو جو ہم نے سکھائی تھیں خوب جاننے والے تھے یعنی احکام شریعت و حدود و حلال و حرام اور قضاء وقدر کے مرتبے' بے حکم خدا کے اور اس کے قضاء کے کچھ نہیں ہو سکتا مگر اکثر آدمی مصر والے اس امر تقدیر کی تصدیق نہیں کرتے ہیں اور اس کو نہیں جانتے ہیں کہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔

إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا

جسے اس نے پورا کیا اور بے شک وہ ہمارے سکھائے ہوئے علم سے علم والے تھے (کہ مشیت ایزدی کے خلاف کچھ نہیں

عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ

ہو سکتا) مگر اکثر لوگ اس بات کی حقیقت نہیں جانتے O اور جب وہ لوگ یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے

يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ

تو انہوں نے اپنے بھائی (بنیامین یا یامین) کو اپنے پاس جگہ دی (اس سے پوشیدگی میں) کہا کہ میں تیرا بھائی ہوں جو کچھ یہ (تیرے ساتھ) کرتے آئے

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ

ہیں اس پر غمگین نہ ہو O پھر جب یوسف (علیہ السلام) نے (روانگی کے لیے) ان کا سامان مہیا کر دیا تو اپنے بھائی (بنیامین) کی بوری میں اپنا پیالہ رکھ دیا پھر ایک

فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾

پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلہ والو! ٹھہرو بے شک تم چور معلوم ہوتے ہو O (انہیں چور اس لیے کہا گیا کہ انہوں نے یوسف علیہ السلام کو اپنے باپ سے چرا

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ

کر کنویں میں ڈالا تھا لہٰذا جھوٹ نہیں ہے بلکہ اپنے بھائی کو روک لینے کی تدبیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلائی تھی) یوسف (علیہ السلام) کے بھائی پکارنے

۶۹- اور جب سب مل کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو بنیامین کو جو ان کا سگا بھائی تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے پاس بلا لیا اور باقی بھائیوں کو دروازہ پر کھڑا رکھا اور بنیامین سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارا ایک سگا بھائی تھا وہ ہلاک ہو گیا ہے، تم کو لازم ہے کہ تم مجھ کو اس کے قائم مقام سمجھو، پس رنج و غم نہ کرو اور اس کا جو یہ لوگ تیرے ساتھ جفا و خطا کرتے ہیں اور تجھ کو یہ برا بھلا کہتے ہیں اور لعن طعن کرتے ہیں اس کا خیال نہ کرو میں تجھ کو اپنے پاس رکھوں گا۔

۷۰ تا ۷۶- پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو سامان سفر اور غلہ جو لینے آئے تھے دے دیا۔ تو پیالہ جس سے پانی پیتے تھے اور اس سے غلہ تولتے تھے خفیہ طور سے بنیامین کے بورے میں چھپا دیا، پھر ان کو رخصت کر دیا، جب وہ کچھ دور چلے تھے تو ایک آدمی پیچھے سے روانہ کیا، اس منادی نے جا کر پکارا کہ اواہل قافلہ! تم چور معلوم ہوتے ہو۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو چور کہا گیا تو اس لیے کہ انہوں نے یوسف علیہ السلام کو اپنے باپ سے چرا کر قافلہ والوں کے ہاتھ فروخت کیا تھا لہٰذا یہ جھوٹ نہیں، ان کی چوری ثابت تھی۔ وہ سب قافلہ والے لوٹ پڑے اور کہنے لگے: کیوں کیا بات ہے، کس چیز کی تلاش ہے؟ انہوں نے کہا کہ بادشاہ کے پانی پینے اور غلہ ناپنے کا پیالہ کہاں گیا اور بادشاہ مجھ پر تہمت لگاتا ہے، اس کا شبہ مجھ پر ہے لہٰذا جو مجھے وہ پیالہ دے دے گا میں اسے ایک بوجھ غلہ انعام دوں گا، میں اس کا ضامن ہوں، اگر تم نے لیا ہو تو بتا دو۔ قافلہ والے بولے کہ اللہ کی قسم! تم جانتے ہو کہ ہم اپنے گھروں سے اس لیے نہیں آئے کہ زمین مصر میں فساد پھیلائیں، چوری وغیرہ

الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا

والوں کی طرف پھرے اور کہنے لگے تمہاری کیا چیز گم ہوئی ہے O سپاہیوں نے کہا کہ ہمیں شاہی پیالہ نہیں مل رہا ہے اور اسے جو شخص لائے گا اسے ایک اونٹ کا

تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا

بوجھ (غلہ وغیرہ انعام) ملے گا (اور سپاہیوں کے سردار نے کہا کہ) میں اس کا ضامن ہوں O قافلہ والوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم اس

سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا

سرزمین میں اس لیے نہیں آئے کہ ہم فساد (اور شرارت) کریں اور ہم چور نہیں ہیں (پہلی مرتبہ تم ہمیں دیکھ چکے ہو) O سپاہیوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو

جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

بتاؤ اس (چور) کی سزا کیا ہے O انہوں نے کہا کہ چور کی سزا یہ ہے کہ جس کی بوری میں سے چوری کا مال نکلے وہی اس کے بدلہ میں پکڑا جائے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

(اور غلام بنے) ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں O پھر یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائی کی بوری سے پہلے باقی بھائیوں کی بوریوں کی تلاشی شروع

مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ

کی پھر اس (پیالہ) کو اپنے بھائی کی بوری سے نکال لیا ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو یہی پوشیدہ تدبیر بتائی تھی کیونکہ وہ اپنے بھائی کو بادشاہی قانون میں نہیں

اور ناجائز کام کریں لوگوں کو نقصان پہنچائیں۔ وہ پیالہ جو تم ڈھونڈتے ہو ہم نے نہیں چرایا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے آدمیوں نے کہا: اچھا اگر تم چور نکلے جھوٹے پڑے تو چور کی سزا کیا مقرر ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں چور کی سزا یہ مقرر ہے کہ جو کوئی کسی کی کچھ چیز چرالے تو وہ چور اس کا مملوک وغلام ہو جائے ہم اپنے ملک میں چور کو یہی سزا دیتے ہیں اور ظلم والوں کو یہی بدلہ دیتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے آدمی نے سب کی تلاشی لینا شروع کی پہلے اور لوگوں کے بورے کھول کھول کر دیکھنے شروع کیے جب کسی میں نہ پایا تو بنیامین کا بورا دیکھا جو یوسف علیہ السلام کا سگا بھائی تھا اور اس میں سے وہ پیالہ نکال کر کہا کہ بھائی! خدا تمہارا بھلا کرے اور جیسے تم نے مجھ کو مصیبت سے بچایا ہے یونہی خدا تم کو بچائے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو یہی حیلہ بتلایا تھا اور ان کو علم وحکمت وفہم ونبوت وملک وبادشاہت دے کر انعام اکرام کیا۔ یوسف علیہ السلام کی خواہش یہ ہرگز نہ تھی کہ اپنے بھائی کے ساتھ بادشاہ کے یہاں جو سزا مقرر تھی اور اس کے مذہب وملت میں جو مقرر تھا اس کا برتاؤ کریں مگر یہ کہ خدا چاہتا اور خدا نے یہ چاہا نہ تھا کیونکہ بادشاہ کے یہاں چور کی سزا یہ تھی کہ اس کو خوب مارتے تھے اذیت دیتے تھے اور تاوان لیتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہاتھ کاٹتے تھے اور تاوان لیتے تھے۔ یا ''ان شاء اللہ'' کا یہ مطلب ہو کہ اگر حضرت یوسف علیہ السلام یہ جانتے کہ خدا کی مرضی اس سزا کے دینے میں ہے تو وہ سزا یہی دیتے مگر اس کی یہ مرضی نہ تھی۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم جس کے چاہتے ہیں دنیا میں درجات وفضائل وکمالات زائد کرتے ہیں اور ہماری مخلوقات میں سے ایک

اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

لے سکتے تھے مگر (اسی تدبیر سے) جو اللہ تعالیٰ چاہے (تو اس نے اس کے لینے کی راہ نکال دی) ہم جسے چاہتے ہیں مرتبوں میں بلند کر دیتے ہیں اور

مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝۷۶ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ

ہر علم والے کے اوپر ایک (بڑا) علم والا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ) O بھائیوں نے کہا کہ اگر یہ چوری کرے

فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ

تو (ہوسکتا ہے کیونکہ) اس سے پہلے اس کے (حقیقی) بھائی نے بھی چوری کی ہے تو یہ بات یوسف (علیہ السلام) نے اپنے دل میں چھپا رکھی اور ان پر

وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

ظاہر نہ کی (دل میں) کہا کہ تم سب سے بُری جگہ ہو (کہ اپنے بھائی پر جھوٹا الزام لگا رہے ہو) اور جو کچھ تم باتیں بناتے ہو اللہ تعالیٰ

تَصِفُوْنَ ۝۷۷ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ

خوب جانتا ہے O (جب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو پکڑ لیا تو) بھائیوں نے کہا: اے عزیز! اس کا باپ بہت بوڑھا ہے (اور اسے اس سے

اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۷۸ قَالَ مَعَاذَ

بہت محبت ہے) تو اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیجئے ہم آپ کے احسان (برابر) دیکھ رہے ہیں O یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: اس

فضیلت میں بڑھ کر ہے اور ہر عالم سے زائد کوئی اور عالم ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ یہاں تک کہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے حکم و قدرت پر مبنی ہوتی ہیں کہ اس سے اوپر نہ کوئی عالم ہے اور نہ کوئی قوت والا ہے۔

۷۷- بھائیوں نے کہا کہ اگر بنیامین نے بادشاہ کا پیالہ چرا لیا تو اس میں تعجب نہیں اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی جس کا نام یوسف (علیہ السلام) تھا ایک بت چرا لیا تھا۔ یوسف (علیہ السلام) نے اس بات کا ان کو کچھ جواب نہ دیا اور اپنے دل میں رہنے دیا، اپنے دل میں یہ کہا کہ اگر بالفرض (حضرت) یوسف (علیہ السلام) نے بت چرا لیا تھا تو تم نے جو یوسف کو چوری سے باپ سے چھپا کر فروخت کیا اور کنویں میں ڈالا وہ اس سے بدتر معاملہ ہے اور تم بہت شریر آدمی ہو اور تم جو (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کو چوری کی تہمت لگاتے ہو اور یہ باتیں کہتے ہو اس کا خدا کو سب علم ہے۔

۷۸تا۷۹- جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے دیکھا کہ بنیامین غلام ہوئے تو یوسف (علیہ السلام) سے کہا کہ اے عزیز مصر! اس کا باپ بہت بوڑھا ہے اگر ہم اس کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں گے تو غم کھائے گا اور اگر لے جائیں گے تو بہت خوش ہوگا، تم ہم میں سے جس کو چاہو اس کے بدلے میں لے لو ہم دیکھتے ہیں کہ تم احسان والے ہو ہم پر طرح طرح کے احسان کرتے ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایک کا الزام دوسرے پر رکھوں اور جس کے پاس اپنا اسباب پایا ہے اس کے سوا دوسرے سے چوری کا بدلہ لوں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم ظالموں میں شمار ہو جائیں گے۔

اللّٰہِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَہٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا

بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ اس آدمی کو چھوڑ کر جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا کسی دوسرے کو پکڑیں اگر ہم ایسا کریں تو ضرور (ہم)

لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَیْئَسُوْا مِنْہُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ کَبِیْرُہُمْ

ظالم ٹھہریں ○ پھر جب وہ اس سے مایوس ہوگئے تو تنہائی میں مشورہ کرنے لگے ان کے بڑے بھائی نے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے باپ نے

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاکُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْکُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰہِ

تم سے اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے عہد لیا تھا اور اس سے پہلے یوسف (علیہ السلام) کے معاملہ میں تم سے بڑی تقصیر ہو چکی ہے پس میں تو اب یہاں سے

وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

ہرگز نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ مجھے اجازت دیں یا اللہ تعالیٰ میرے لیے کوئی فیصلہ

حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْکُمَ اللّٰہُ لِیْ ۚ وَ ہُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ﴿۸۰﴾

فرمائے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَہِدْنَاۤ

تم سب اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ اے ہمارے باپ! (ہم کیا کریں) آپ کے بیٹے نے (پرائے ملک میں) چوری کی

۸۰- پھر جب وہ ناامید ہو گئے اور مجبور ہو گئے تو اکیلے جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے ان میں سے یہودا نے جو سب سے بڑا اور عقل والا تھا کہا کہ کیا تم کو اس عہد کی خبر نہیں جو چلتے وقت تم سے تمہارے باپ نے بنیامین کے بارے میں لے لیا تھا کہ تم اس کو ضرور اپنے ساتھ لانا اور تم نے یہی قسم کھائی تھی اور اس سے پہلے جو (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں جو عہد توڑ چکے ہو اور جو نہ کرنا تھا وہ ان کے ساتھ کر چکے ہو وہ بھی جانتے ہو۔ پس میں تو اب زمین مصر سے ہرگز نہ ٹلوں گا اور یہاں سے جا کر باپ کو منہ نہ دکھاؤں گا جب تک کہ میرا باپ مجھ کو وہاں آنے کی اجازت نہ دے۔ یا یہ معنی ہوں کہ باپ مجھ کو مصریوں سے لڑنے کی اجازت نہ دے یا خدا اس بارے میں فیصلہ کر دے کہ میرا بھائی مجھ کو مل جائے اور اللہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

۸۱تا۸۲- یہودا نے ان سب سے کہا کہ اب میں تو یہیں رہوں گا مگر تم باپ کے پاس جا کر خبر کرو اور کہو کہ تمہارے بیٹے نے بادشاہ کا پیالہ چرا لیا (یہ اس تقدیر پر کہ ''سرق'' ماضی معروف ہو) یا یہ کہ تمہارا بیٹا چوری کی علت میں پکڑا گیا (یہ اس قراۃ پر کہ ''سُـرِّق'' تفعیل سے مجہول ہو) اور اے باپ! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں جس کو اپنی آنکھوں سے ہم نے دیکھا اور ہم وہاں موجود تھے اور ہم کو پہلے سے علم غیب نہ تھا جو ہم جانتے ہوتے کہ اب کیا ہونے والا ہے اگر ہم کو پہلے سے خبر ہوتی کہ ایسا ایسا ہوگا تو ہم اس کو ساتھ نہ لے جاتے۔ یا یہ کہ رات کو جب اس نے وہ پیالہ چرایا تھا تو ہم اس کے نگہبان نہ

إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِينَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي

اور ہم نے اسی بات کی شہادت دی ہے جو ہمارے علم میں تھی اور ہم غیب کی باتوں سے خبر رکھنے والے نہ تھے O اور (یہ بھی کہنا کہ) آپ اس بستی (والوں) سے

كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ

دریافت کر لیں جہاں ہم ٹھہرے تھے اور اس قافلہ کے آدمیوں سے پوچھ لیں جس میں ہم آئے ہیں اور (بے شک) ہم (اپنے بیان میں) بالکل سچے ہیں O

سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللّٰهُ أَنْ

(بھائیوں نے جا کر باپ سے یہ سب باتیں کہہ دیں تو) باپ نے کہا (نہیں) بلکہ یہ تو ایک بات ہے جو تمہارے دلوں نے تمہیں (حیلہ بنا کر) سمجھا دی (یعنی

يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلّٰى

یوسف علیہ السلام کے بھائی کا چوری کرنا) خیر (میرے لیے) اچھا صبر ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو مجھ سے ملا دے گا بے شک وہی علم والا حکمت والا

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰأَسَفٰى عَلٰى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ

ہے O اور باپ نے (لوگوں کی طرف سے) منہ پھیر لیا اور کہنے لگے ہائے افسوس یوسف (علیہ السلام) کی جدائی پر اور ان کی آنکھیں غم سے (روتے روتے)

الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى

سفید ہو گئیں اور وہ غصہ پیتے رہے O (باپ کا یہ حال دیکھ کر) بیٹے کہنے لگے کہ خدا کی قسم! آپ یوسف (علیہ السلام) کو ہمیشہ اسی طرح یاد کرتے رہیں گے

تھے کہ نہ چرانے دیتے اور ہم جس گاؤں میں تھے یعنی مصر کے قریب اس گاؤں والوں سے دریافت کر لو اور اس قافلہ سے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں خوب تحقیق کر لو اور بے شک ہم اس بارے میں سچے ہیں' جب ہم نے اور لوگوں سے دریافت کیا تو سب نے یہی بتلایا کہ بنیامین کے اسباب میں سے پیالہ نکلا ہے۔

۸۳تا۸۶- یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے دلوں نے کوئی بات تم کو سجھائی ہے اور کوئی حیلہ بتلایا ہے۔ خیر پس مجھ کو صبر کرنا چاہیے جس میں جزع وفزع (آہ و بکا کرنا) کا نام نہ ہو' مجھ کو خدا سے امید قوی ہے کہ عنقریب ان سب کو میرے پاس لائے گا۔ یوسف اور بنیامین اور یہودا سب ملیں گے۔ اللہ جانتا ہے کہ وہ سب کہاں ہیں اور وہ حکمت والا ہے' جس طرح حکمت سے ملائے گا اس میں حکمت ہے' یہ کہہ کر لڑکوں کے پاس سے اٹھ گئے اور کہا کہ ہائے یوسف پر مجھ کو کتنا غم وافسوس ہے' ان کی آنکھیں روتے روتے سفید ہو گئیں اور وہ سخت مغموم ہوئے کہ ان کا غم ان کو بہت تکلیف دیتا تھا۔ تب لڑکوں اور پوتوں نے کہا کہ اے یعقوب (علیہ السلام)! تم قسم خدا کی یوسف کا ذکر ہمیشہ کرتے رہو گے یہاں تک کہ بے عقل ہو جاؤ گے' حواس جاتے رہیں گے یا موت آ جائے گی مر جاؤ گے یعنی نصیحت کی کہ اتنا رنج نہ کرو۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنا رنج وغم اپنے اللہ کی طرف پیش کرتا ہوں اور اسی سے شکایت کرتا ہوں' اس کے سامنے روتا ہوں' میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی یہ خوب جانتا ہوں کہ یوسف کے خواب بہت سچے تھے' ہم سب اس کو سجدہ کریں گے' یا یہ کہ میں جانتا ہوں

تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ

یہاں تک کہ آپ اسی غم میں گھل کر گور (قبر) کے کنارے جالگیں گے یا جان سے ہی گزر جائیں گے ○ باپ نے کہا: میں تو اپنی پریشانی اور اپنے غم کی فریاد

اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا

اللہ تعالیٰ ہی کی جناب میں عرض کرتا ہوں (تم سے کوئی شکوہ نہیں کرتا) اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں ○ اے بیٹو!

فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ

(پھر مصر) جاؤ اور یوسف (علیہ السلام) اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ او اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تو صرف کافر ہی مایوس ہوتے ہیں ○

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ

پھر جب (یہ لوگ مصر گئے اور) یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو (اپنے دوبارہ آنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) کہا: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر کے

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ

لوگوں کو سخت مصیبت پہنچی اور ہم (مجبور ہو کر پھر) تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں (اسے قبول کر لیجیے اور) ہمیں غلہ کا پورا ناپ عنایت کیجیے اور (اسے خرید

کہ یوسف مرا نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس ملک الموت ملاقات کو آئے ان سے پوچھا: تم نے یوسف کی جان قبض کی یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں وہ زندہ ہے۔

۸۷- جب یعقوب علیہ السلام کو یہ معلوم ہو گیا کہ یوسف زندہ ہیں تو لڑکوں سے کہا: اے بیٹو! اب تم یوسف اور اس کے بھائی بنیامین کی تلاش کے لیے نکلو اور اس کو تلاش کر کے لاؤ اور ان کی خبر دریافت کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو' خدا کی رحمت سے سوائے کافروں کے کوئی مسلمان ناامید نہیں ہو سکتا۔ مسلمان کو ہر وقت خدا کا آسرا رہتا ہے۔

۸۸تا۹۳- جب یوسف علیہ السلام کے بھائی تیسری مرتبہ یوسف کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ اے عزیز مصر! ہم کو اور ہمارے بال بچوں کو قحط نے ستایا ہے' ہم کو مول لینے کو درہم نہ ملے ہم کھوٹے روپے لے کر آئے ہیں جو آج کل چلتے تو ہیں مگر ان کے بدلے کھانا غلہ وغیرہ کوئی نہیں دیتا۔ یا "بضاعة مزجاة" کا مطلب ہے کہ ہم خراب چیزیں تجارت کو لائے ہیں جو پہاڑی لوگ لایا کرتے تھے صنوبر' حبة الخضر وغیرہ یا جو عرب کے بدوی لایا کرتے تھے جیسے سونف' پنیر' گھی وغیرہ۔ پس تم ہم کو پورا غلہ دو جو کھرے روپوں کے حساب سے ملتا ہے اور کمی نہ کرو' ہم پر کی زیادتی کو تصدق کر دو یعنی کم قیمت میں اچھا مال جو پوری قیمت کو ملتا ہے صدقہ سمجھ کر دے دو۔ اللہ ان کو جو صدقہ دیتے ہیں دنیا و آخرت میں جزائے خیر دیتا ہے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ تم کو یوسف کا اور اس کے بھائی کا حال بھی معلوم ہے کہ تم نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا کہ جب تم غافل

إِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

وفروخت نہ سمجھیے بلکہ) ہمیں خیرات دے دیجئے' بے شک اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو اس کا اجر دیتا ہے O (یہ سن کر یوسف علیہ السلام کا دل بھر آیا اور انہوں

بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ

نے) فرمایا: تمہیں یاد ہے کہ تم نے یوسف (علیہ السلام) اور ان کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جب کہ تم نادان تھے O (یہ سن کر بھائیوں نے) کہا کہ کیا بے شک سچ مچ

يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ

آپ ہی یوسف (علیہ السلام) ہیں' یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: ہاں میں یوسف (علیہ السلام) ہوں اور یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر

اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

بڑا احسان فرمایا' بے شک جو پرہیزگاری کرتا ہے اور (مصیبتوں میں) صبر کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں فرماتا ہے O (یہ سن کر

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾

بھائی شرمندہ ہوئے اور) کہنے لگے: خدا کی قسم! اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت (اور برتری) بخشی اور بلاشبہ ہم سراسر قصوروار تھے O

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ

یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا: آج کے دن (میری طرف سے) تم پر ملامت نہیں (جو ہونا تھا وہ ہو چکا) اللہ تعالیٰ تمہارا قصور معاف فرمائے اور وہ سب

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ

رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے O اب تم میرا یہ کرتہ اپنے ساتھ (بطور نشانی کے) لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دو' ان کی

اور نشۂ جوانی میں سرشار تھے؟ تب انہوں نے کہا: کیا آپ یوسف (علیہ السلام) ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا سگا بھائی ہے۔ خدا نے ہم پر احسان کیا' صبر کا بدلہ دیا' جو خدا سے عیش و آرام میں ڈرے گا اور مصیبت میں صبر کرے گا تو وہ ایسے لوگوں کا جو مخلص و احسان کرنے والے ہیں' خدا سے ڈرتے اور صبر کرتے ہیں ثواب بے کار نہ کرے گا۔

وہ بولے کہ اے یوسف! قسم خدا کی! خدا نے تم کو ہم سب پر فضیلت و بزرگی عطا کی اور ہم بے شک اس زمانہ میں جب تم کو ستاتے تھے خطا و غلطی پر تھے اور گناہ گار تھے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس دن کی بات پر میں آج تم کو ملامت وطعن نہیں کرتا' خدا تم کو بخشے' جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا وہ معاف کرے' وہی سب سے زیادہ رحم والا ہے۔ میری یہ قمیص لے جاؤ (وہ قمیص جنت کے کپڑوں کی تھی) اور اس کو میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی بینائی واپس ہو جائے گی اور تم سب بال بچوں کو لے کر مصر واپس آؤ۔ ان کے خاندان کے تقریباً ستر (۷۰) مرد و عورت تھے۔

اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا

آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے گھرانے کو میرے پاس لے آؤ ○ اور جب قافلہ (مصر سے)

فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَاۤ

روانہ ہوا تو (کنعان میں) ان کے باپ نے کہا: مجھے یوسف (علیہ السلام) کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ (بڑھاپے کی وجہ سے) میری عقل میں

اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۵﴾

فتور آ گیا ہے ○ (سننے والوں نے) کہا: بے شک آپ تو اپنی پرانی خودرفتگی میں ہی ہیں (یوسف علیہ السلام کہاں اور ان کی خوشبو کہاں) ○

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ

پھر جب (قافلہ کنعان پہنچ گیا اور) خوشخبری سنانے والا (دوڑتا ہوا) آیا تو اس نے وہ کرتہ یعقوب (علیہ السلام) کے چہرے پر ڈال دیا تو اسی وقت ان کی آنکھیں

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

پھر سے روشن ہو گئیں تب یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں ○

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ

(بیٹے نادم ہو کر) بولے: اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کیجئے' بے شک ہم سراسر قصوروار ہیں ○ یعقوب (علیہ السلام)

سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا

نے فرمایا: عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا' بے شک وہی بڑا بخشنے والا' مہربان ہے ○ پھر جب یہ

۹۴ تا ۹۸- جب مصر سے قافلہ چلا اور عریش گاؤں پر پہنچا جو کنعان و مصر کے وسط میں ہے تو ان کے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ اے لوگو! میں اس وقت یوسف (علیہ السلام) کی خوشبو پاتا ہوں' اگر تم مجھ کو یوسف کی محبت میں خودرفتہ و عقل کھویا ہوا نہ کہو تو اس بات کا یقین مانو۔ ان کے لڑکے اور پوتے جوان کے پاس تھے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! تم یوسف (علیہ السلام) کی یاد میں اپنے ہوش و حواس و عقل کھو بیٹھے ہو اور تمہاری یہ حالت پہلے سے ہے۔ پھر جب خوشخبری لانے والا یعنی یہودا آیا اور قمیص لایا اور اس کو ان کے منہ پر ڈالا اور وہ بینا ہو گئے' ان کی آنکھیں کھل گئیں تو ان لڑکوں سے انہوں نے کہا کہ تم مجھ کو ہوش و حواس کھویا ہوا بتلاتے تھے اور میری باتوں کا یقین نہ کرتے تھے' کیا میں تم سے نہ کہتا تھا کہ مجھ کو خدا نے وہ باتیں بتلائی ہیں جو تم نہیں جانتے ہو یعنی یوسف علیہ السلام کا زندہ رہنا خدا نے مجھ کو بتایا تھا اور اس کی قمیص کی خوشبو مجھ کو پہنچی تھی۔ ان سب نے مل کر کہا: اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی مغفرت خدا سے مانگو' ہم جو تم کو ہوش و حواس کھویا ہوا کہتے تھے بے شک ہم خطا کار اور گناہ گار تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ اچھا میں عنقریب تمہارے لیے مغفرت

دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا

لوگ (کنعان سے روانہ ہو کر) یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے ماں باپ کو عزت سے اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اب شہر میں

مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

چلو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو (تمہارے لیے) ہر طرح کی سلامتی (اور امن) ہے ○ (جب شہر میں پہنچے تو) یوسف (علیہ السلام) نے اپنے ماں باپ کو (عزت

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ

سے) تخت پر بٹھایا اور وہ سب یوسف (علیہ السلام کی تعظیم) کے لیے سجدے میں گر پڑے اور یوسف (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے باپ! یہ

مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ

میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے' بے شک اسے میرے رب نے سچا ثابت کر دیا اور بے شک اس نے یہ بھی احسان کیا کہ مجھے قید سے

اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ

رہائی دی اور تم سب کو گاؤں سے نکال کر میرے پاس لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے

اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ

درمیان ناچاقی کرا دی تھی' بے شک میرا رب جس بات کو

چاہوں گا' بے شک خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے' ان کو معاف فرماتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔

۹۹ تا ۱۰۱۔ پھر جب یہ لوگ مع گھربار کے یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ اب ماں سے مراد خالہ ہے اس لیے کہ یوسف علیہ السلام کی ماں فوت ہو چکی تھیں اور باقی سب لوگوں سے کہا کہ تم شہر مصر میں داخل ہو۔ دشمنوں سے اور ہر تکلیف و برائی اور قحط وغیرہ سے انشاء اللہ امن میں رہو گے۔ "انشاء اللہ" کا تعلق فقط "ادخلوا" سے ہے یا "معہ آمنین" کے ہو' اس تقدیر پر کلام میں تقدیم و تاخیر ہے اور یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور سب بھائی یوسف علیہ السلام کو سجدہ کرنے لگے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ماں باپ نے بھی سجدہ کیا۔ اس زمانہ میں سجدۂ تعظیم کا دستور تھا' ان کی شریعت میں تعظیم کا سجدہ مخلوق کے لیے جائز تھا۔ چھوٹے بڑوں کو' جوان بوڑھوں کو' کم درجہ کے آدمی بزرگوں کو سجدہ تعظیمی کیا کرتے تھے اور تعظیم کے لیے جھکا کرتے تھے جیسے آج کل عجمی قاعدہ ہے کہ لوگ بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں' وہ سجدہ مثل رکوع کے ہوا کرتا تھا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ سے کہا کہ اے باپ! دیکھیے میرے خواب کی تعبیر کیسی صاف واقع ہے' جو میں نے پہلے دیکھا تھا اس کو خدا نے سچا کیا اور خدا نے مجھ پر احسان کیا جب قید خانہ سے مجھ کو نکالا' غلامی سے مجھ کو نجات دی اور تم لوگوں کو جنگل سے یہاں لایا اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور بھائیوں کے درمیان میں فساد ڈلوایا تھا پھر صلح ہو گئی۔ میرا رب جو چاہتا ہے اس کا سامان اپنے لطف و کرم کے ساتھ مہیا کرتا

لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ

چاہتا ہے آسان کر دیتا ہے بے شک وہی علم والا' حکمت والا ہے O (پھر یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ) اے میرے

الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

پروردگار! مجھے تو نے حکومت عطا فرمائی اور باتوں کا (مطلب اور) نتیجہ نکالنا سکھایا' اے آسمان اور زمین کو بنانے والے! تو ہی دنیا

وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا

اور آخرت میں میرا کام بنانے والا ہے' مجھے (دنیا میں) اپنی فرمانبرداری میں اٹھا اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملا دے جو تیرے

وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ

قرب خاص کے مستحق ہیں O (اے نبی ﷺ!) یہ کچھ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف

اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

وحی کرتے ہیں اور آپ یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں کے پاس نہ تھے جب انہوں نے اپنا کام (سازش میں) پکا کیا تھا اور وہ پوشیدہ تدبیریں کر رہے تھے O

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا

اور اس پر بھی اکثر آدمی ایمان نہیں لائیں گے اگرچہ آپ کتنا ہی چاہیں (اور کتنی ہی دلیلیں پیش کریں) O حالانکہ آپ ان سے

ہے کہ ہم میں کس طرح مدت کے بعد اتفاق ڈالا' وہ سب جانتا ہے' وہ حکمت والا ہے اور اس کے جمع اور تفرقہ میں ہر بات میں حکمت ہے۔ پھر دعا کی کہ اے پروردگار! تو نے مجھ کو ملک مصر دیا جو چالیس کوس لمبا ہے اور بیس کوس چوڑا ہے' تو نے مجھ کو تعبیر خواب سکھائی' اے آسمان و زمین بنانے والے! تو ہی میرا والی و خالق و حاکم و رازق و حافظ و ناصر ہے' دنیا و آخرت کو تو ہی مدد کرے گا اور تو مجھ کو اسلام پر اپنی عبادت و توحید کے ساتھ دنیا سے اٹھانا اور مجھ کو میرے باپ داداؤں کے ساتھ جو صالحین و مرسلین تھے جنت میں لے جانا۔

۱۰۲۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ (حضرت) یوسف (علیہ السلام) کا سچا قصہ اور ان کے بھائیوں کی حال غیب کی خبریں ہیں جن کو ہم نے بذریعہ (حضرت) جبریل امین (علیہ السلام) تم کو بتایا ہے ورنہ تم اس وقت جب یوسف (علیہ السلام) کے بھائی جمع ہوئے اور ان کو کنویں میں ڈالنے کا ارادہ کرتے تھے اور ان کی ہلاکت کی فکر و مکر و حیلہ کرتے تھے وہاں موجود نہ تھے۔

ف: اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام یعقوب علیہ السلام خصوصاً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے۔ (قادری غفرلہ)

۱۰۳ تا ۱۰۴۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اکثر آدمی خدا کے رسول اور کتابوں پر یقین نہیں لائیں گے اگرچہ تم کتنی ہی رغبت و خواہش کرو۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اہل مکہ سے تعلیم توحید و طریقہ ہدایت سکھانے پر کوئی مزدوری

ع ۱۱ / ۵

تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع

اس بات پر کوئی اجرت نہیں مانگتے ہیں اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کے لیے سوائے پند و نصیحت کے اور کچھ بھی نہیں ہے O

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ

اور دیکھو آسمان و زمین میں (اس کی قدرت کی) کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ گزرتے ہیں (اور نظر اٹھا کر بھی دیکھتے نہیں)

عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ

اور ان سے بے خبر رہتے ہیں O اور ان میں سے اکثر وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے مگر اس کے ساتھ

مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ

شرک کرتے ہوئے O تو کیا یہ لوگ اس بات سے نڈر ہو بیٹھے کہ اللہ تعالیٰ کا

اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ

عذاب ان کو آ کر گھیر لے یا اچانک ان پر قیامت آ جائے اور وہ بے خبر ہوں O (اے نبی ﷺ!)

هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ فرما دیجیے کہ میری راہ تو یہ ہے کہ میں اس روشنی کی بنا پر جو میرے سامنے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور جو میرے قدم پر چلتے ہیں (دل کی

اجرت تو مانگتے نہیں ہیں اور بے شک یہ قرآن تو سارے جہانوں جن اور آدمیوں کے لیے سراپا نصیحت و رحمت ہے، جو چاہے نصیحت قبول کرے، آپ کو کسی سے کچھ دنیا کا نفع لینا تو مقصود ہی نہیں ہے لہٰذا اگر یہ نہ مانیں گے تو آپ کا کیا کریں گے خود نقصان میں پڑیں گے۔

۱۰۵ تا ۱۰۸- یہ کفار مکہ وغیرہ بہت سی قدرت کی نشانیوں پر گزرتے ہیں اور ان کو آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ بعض آسمانوں کی جیسے آفتاب، مہتاب، ستارے وغیرہ اور بعض زمین کی جیسے پہاڑ، دریا، درخت، چارپائے مگر وہ غافل ہی رہتے ہیں اور انکار کرتے ہیں، کبھی ان میں غور و تامل نہیں کرتے اور یہ اکثر اہل مکہ کبھی دل میں ایمان نہیں لاتے ہیں مگر ساتھ اس کے ظاہر میں انکار کرتے ہیں، اگر بالفرض ان کے دل میں تصدیق آتی بھی ہے تو وہ زبان سے انکار ہی کیے جاتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ اگر وہ خدا کے معبود ہونے پر ایمان بھی لاتے ہیں تو اس کے ساتھ بتوں کو اس کی عبادت میں شریک کر لیتے ہیں۔ یعنی بت پرستی کرتے ہیں تو ایسے ایمان سے کیا فائدہ۔ کیا ان کو اس بات سے امان حاصل ہو گئی ہے کہ خدا کا عذاب جو ان سب کو شامل ہونے والا ہے ایک دم آ جائے جیسا کہ بدر کے دن آیا تھا یا یہ کہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ قیامت یکا یک ناگاہ آ جائے اور یہ غفلت میں رہیں، نزول عذاب کی ان کو خبر بھی نہ ہو۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ یہ یعنی دین توحید ملت ابراہیمی میرا رستہ ہے اور میرا طریقہ ہے اسی رستہ سے لوگوں کو اللہ کی طرف بڑے مضبوط یقین اور زبردست دلیلوں کے ذریعہ سے بلاتا ہوں اور جو میرے پیرو ہیں اور مجھ پر

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

آنکھیں رکھتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں O اور (اے نبی ﷺ!)

مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ

ہم نے آپ سے پہلے جتنے نبی بھیجے وہ سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اور سب شہروں ہی کے رہنے والے تھے تو کیا یہ لوگ (جو آپ

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کی رسالت پر تعجب کرتے ہیں) زمین پر چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں ان کا کیا انجام ہوا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ

اور بے شک آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے جو (برائیوں سے) بچتے ہیں بہت بہتر ہے تو

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے O یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ کے رسول (ظاہری اسباب کے لحاظ سے ان کے ایمان

ایمان لانے والے ہیں ان کا کام بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف خود پہنچ کر لوگوں کو بلائیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد اور شرک سے پاک ہے اور میں شریک اور مشرکوں سے سخت بیزار ہوں، ان کے دین پر ہرگز نہیں ہوں اور نہ آئندہ ہو سکتا ہوں اور میرے تابع دار سب دین اسلام پر مضبوطی سے قائم ہیں۔

۱۰۹ تا ۱۱۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر وہ مرد تھا مثل آپ کے ہم ان پر بھی وحی یونہی اتارتے تھے جیسے آپ پر اتارتے ہیں، ان کے پاس جبریل امین کو بھیجتے تھے جیسے آپ کے پاس بھیجتے ہیں، وہ بھی شہروں اور قصبوں اور قریوں کی طرف بھیجے جاتے تھے جیسے آپ بھیجے گئے ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اہل مکہ نے زمین میں چل پھر کر سیر و سیاحت نہیں کی جو یہ دیکھتے کہ ان سے پہلے جن کافروں نے نبیوں کو جھٹلایا تھا ان کا انجام کار کیا ہوا۔ یعنی عذاب میں مبتلا ہوئے اور یہ اپنے دل میں سوچتے اور عبرت حاصل کرتے۔ یقینی جانو کہ دار آخرت یعنی جنت ان کے لیے جو کفر و شرک و غلط خواہش نفسانی سے بچتے ہیں اور اللہ اور رسول اور قرآن پر ایمان لاتے ہیں بہت بہتر ہے۔ پس اے اہل مکہ! کیا تم یہ باتیں نہیں سمجھتے کہ آخرت دنیا سے کہیں بہتر ہے؟ یا یہ کہ دنیا فانی ہے آخرت ہمیشہ باقی ہے، یا یہ کہ تم یہ نہیں سمجھتے کہ نبیوں کے جھٹلانے کی وجہ سے ان کا کیا حال ہوا، وہی تمہارا ہوگا۔ اگلے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا، رسولوں نے ان کو بہت کچھ سمجھایا مگر وہ نہ مانے یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہو گئے کہ اب یہ کافر ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور انہوں نے خوب یقین کر لیا کہ ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا اور حجت الٰہی ان پر قائم ہو گئی تو بس اس وقت ہماری مدد ان رسولوں کے لیے آ گئی اور عذاب و ہلاکت ان کی قوم کے لیے آ گئی۔ (اس تقدیر پر "کذبوا" تفعیل سے معروف ہوگا) یا یہ مطلب ہو کہ ان کی قوم نے خیال کیا کہ وہ رسول جن سے فتح و نصرت کا وعدہ کیا گیا تھا وہ غلط تھا، ان سے جھوٹ کہا گیا تھا۔ جب وہ لوگ ہماری فتح و نصرت سے ناامید ہونے لگے عذاب کی تاخیر کی وجہ سے تو وعدہ کو خلاف

قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ

لانے سے) مایوس ہو گئے (اور ان پر عذاب آنے میں تاخیر ہوئی) اور لوگوں نے خیال کیا کہ (عذاب آنے کا) ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا تھا تو اچانک

بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ

ہماری مدد ان کے پاس پہنچی تو جس کو ہم نے چاہا بچالیا اور عذاب ہمارا مجرم لوگوں سے پھیرا نہیں جاتا O بے شک ان لوگوں کے قصوں میں عقل مندوں

عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ

کی آنکھیں کھلتی ہیں' ان کو بڑی عبرت ہوتی ہے' یہ (قرآن) کوئی جی سے گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ ان (کتابوں)

تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى

کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے آچکی ہیں اور (ہدایت کی) ساری باتوں کا مفصل بیان ہے

وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲

اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے O

سمجھنے لگے' لہٰذا ہماری مدد آ گئی' پس اس وقت جس کو ہم نے چاہا اسے عذاب سے بچالیا باقی لوگ ہلاک ہوئے یعنی رسول اور مسلمانوں نے نجات پائی اور کافر ہلاک ہوئے اور ہمارا عذاب جب آتا ہے تو مجرمین ومشرکین لوگوں سے لوٹتا نہیں ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! (حضرت) یوسف (علیہ السلام) اور ان کے بھائیوں کی خبروں اور ان کے حالات میں عقل والوں کے لیے بڑی عبرت ونصیحت ہے۔ یہ قرآن جھوٹی بناوٹی باتیں کسی کے گھڑے ہوئے قصے نہیں بلکہ ان کتابوں کے مطابق ہے جو اس سے پہلے گزر چکیں یعنی توریت وانجیل وغیرہ اور سب رسولوں کی کتابیں اور انبیاء کے صحیفے کہ توحید وایمان کے بیان میں ان کے مطابق ہے اور بعض شرائع فرعی احکام میں بھی اور وہ کتابیں بطور اخبار غیبی اس کی مصدق ہیں اور اس قرآن میں ہر چیز کی تفصیل ہے۔ حلال وحرام وعدہ وعید' قصے' واقعات' مثالیں وغیرہ اور (حضرت) یوسف (علیہ السلام) وغیرہ ودیگر انبیاء کے حالات بھی اس میں مذکور ہیں اور گمراہوں کے لیے ہدایت ہے اور مسلمانوں کے لیے خدا کی رحمت ہے اور عذاب سے نجات دلانے والا ہے (یعنی قرآن) اور سارے عالم کے لیے ہدایت ہے۔

سورۂ رعد مدنی ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آیاتہا ۴۳ رکوعاتہا ۶

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے

اس میں تینتالیس آیات' چھ رکوع ہیں

الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ

المرٰ' یہ کتاب قرآن کی آیتیں ہیں اور جو کچھ آپ کے پروردگار کی جانب سے آپ پر نازل ہوا ہے

الۡحَـقُّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ رَفَعَ

وہ حق ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے O وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے

السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَ

آسمانوں کو بغیر ستونوں کے جن کو تم دیکھو بلند کیا پھر (اپنی حکومت کے) تخت پر استویٰ (غلبہ) فرمایا اور سورج اور چاند

سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ

کو کام پر لگا دیا' ہر ایک اپنی ایک ٹھہرائی ہوئی میعاد تک (اپنی راہ پر) چلا جا رہا ہے' وہی تمام کارخانۂ قدرت کا انتظام فرماتا ہے اور (اپنی

الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲﴾

قدرت کی) نشانیاں الگ الگ کر کے بیان فرماتا ہے تاکہ تم اپنے رب کے ملنے پر یقین کرو O

سورۃ الرعد

اس سورت میں رعد (بجلی' کڑک) کا ذکر ہے' یہ ساری مکی ہے مگر دو آیتیں ایک ''لا یزال الذین کفروا یصیبھم بما صنعوا'' دوسری ''ومن عندہ علم الکتاب'' یہ دونوں مدینہ میں اتری ہیں۔

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند سابق اس سورت کی تفسیر مروی ہے ''الٓمّٓرٰ'' سے مراد یہ ہے کہ ''انا اللہ اعلم واری'' یعنی میں خدا ہوں' جو تم کرتے یا کہتے ہو سب دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں۔ یا یہ قسم ہے یعنی قسم ان حرفوں کی' یہ سورت قرآن کی آیتیں ہیں اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو آپ کے پروردگار کے پاس سے آپ کی طرف اترا ہے وہ سب برحق ہے' اس میں کوئی کلام (اعتراض) اور شک و شبہ نہیں مگر اکثر آدمی یعنی اہل مکہ وغیرہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وقرآن پر ایمان نہیں لاتے اور حق کو نہیں مانتے۔

۲ تا ۴۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند پیدا کیا جن کو تم دیکھتے ہو' اس میں بالکل ستون نہ بنائے جو تم کو نظر آتے اور ان کو دیکھ نہیں سکتے' پھر وہ عرش پر اپنی شان ظہور دکھانے لگا یعنی حق تعالیٰ کی تجلی عرش پر تھی کہ آسمانوں کو پیدا فرمانے سے پہلے یا ''استوی'' کے معنی ''استقر'' ہوں یا ''استوی'' سے جس کے معنی برابر ہونے کے ہیں یہ مشتق ہو جس کی تفسیر بطور متشابہات ''امتلا بہ'' آئی ہے یا ''استوی'' کا یہ مطلب ہو کہ اس کی قدرت اور اس کا علم ہر شے قریب و بعید کو شامل ہو گیا

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ

وہی ہے جس نے زمین کی سطح پھیلا دی اور اس میں پہاڑ بنا دیے اور نہریں (جاری فرما دیں) اور زمین میں ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی

(کھٹے میٹھے) دو اچھے بُرے دو قسم کے بنائے رات سے دن کو چھپا دیتا ہے

الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ③ وَ

بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کریں O اور

فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ

زمین میں طرح طرح کے ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور ان میں انگور کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجور

وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف

کے درخت ہیں کچھ ایک تھالے میں اُگے ہوئے (جھنڈ کے جھنڈ) اور کچھ علیحدہ علیحدہ (سب کو) ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے

وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

مگر ہم بعض پھلوں کو بعض پر مزے میں برتری دیتے ہیں، بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ان لوگوں

اور اس نے آفتاب و ماہتاب کی روشنی کو مسخر کر لیا، بنی آدم کے نفع کے واسطے وہ سب انتظام و اہتمام سے ایک وقت معین تک چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بات کی تدبیر کرتا ہے، اپنے بندوں کے حالات کو دیکھتا ہے اور حسب موقع فرشتے بھیجتا ہے، اپنے رسولوں پر وحی اتارتا ہے اور دنیا میں راحت و رنج بھیجتا ہے، قرآن میں اپنی آیتیں، احکام امر و نہی تفصیل سے بیان کرتا ہے تاکہ تم لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کی اور روز قیامت اس کے پاس حاضر ہونے کی تصدیق کرو اور اس کو مانو۔ اسی نے زمین کو پھیلایا اور اس کو روکنے کے لیے پہاڑ مثل میخوں کے اس میں گاڑے اور زمین میں صدہا نہریں جاری کیں اور سب قسم کے پھل پیدا کیے اور ہر قسم کے جوڑے ظاہر کیے کھٹا، میٹھا، سفید، سرخ وغیرہ وغیرہ۔ وہی تو رات کو دن سے اور دن کو رات سے چھپاتا ہے یعنی کبھی رات بڑی کر دیتا ہے کبھی دن۔ یا یہ کہ کبھی دن نکالتا ہے، کبھی رات لاتا ہے، بے شک ان قدرت کے انتظاموں میں اور دن رات کے اختلافوں میں ان کو جو سمجھتے ہیں اور غور و فکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیاں ظاہر ظہور میں نظر آتی ہیں۔ زمین میں طرح طرح کے ٹکڑے قریب قریب ہیں کوئی کھاری خراب زمین شور والی جس میں کچھ پیدا ہی نہ ہو اور اس کے پاس ملی ہوئی ایسی زمین ہوتی ہے جو نہایت عمدہ بہت ہی میٹھی ہوتی ہے، کہیں انگوروں کے باغات ہیں، کہیں کھیتیاں ہیں، کہیں کھجوروں کے جھنڈ ہیں، کچھ ایسے ہیں کہ ایک جڑ میں دس دس یا کم زیادہ ہیں، بعض ایک ہی ایک میں بے ملے ہوئے ہیں۔ یہ سب ایک ہی پانی سے سیراب کی جاتی ہیں، بارش سے یا نہر سے مگر بایں ہمہ ہم بعض پھلوں کو بعض پر فضیلت دیتے ہیں، کوئی چھوٹا کوئی بڑا، کوئی کس مزے کا کوئی اور مزے کا اور

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ

کے لیے ہیں جو عقل سے کام لیں ○ اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ ان کے جھٹلانے پر تعجب کرتے ہیں تو

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

سب سے زیادہ تعجب کی بات منکروں کا یہ قول ہے کہ کیا جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو پھر کیا ہم نئے بنیں گے انہی لوگوں نے

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ج وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ج وَاُولٰٓئِكَ

اپنے پروردگار کا انکار کیا اور انہی لوگوں کی گردنوں میں طوق پڑے ہوں گے اور یہی جہنمی ہیں

اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ

اور یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور (اے نبی ﷺ!) کافر آپ سے رحمت سے پہلے عذاب کی

قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ط وَاِنَّ

جلدی کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلوں کو سزائیں مل چکیں (اور دنیا میں ان کی کہاوتیں مشہور ہو گئیں مگر یہ اس سے عبرت نہیں پکڑتے)

رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ج وَاِنَّ رَبَّكَ

اور بے شک آپ کا پروردگار لوگوں کے ظلم پر بھی ان سے درگزر فرماتا ہے

ان رنگوں اور مزوں اور پودوں وغیرہ کے اختلافوں میں ان کے لیے کھلی قدرت کی نشانیاں ہیں جو ذرا بھی عقل رکھتے ہیں اور وہ تصدیق کرتے ہیں کہ یہ سب خدا کی قدرت کے کرشمے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہو جاتے ہیں کہ ان چیزوں کا خالق زبردست قدرت والا ہے۔

۵۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ کافر تمہاری تصدیق باوجود معجزے دیکھنے کے کیوں نہیں کرتے تو اس سے زائد تعجب انگیز ان کا یہ قول ہے کہ وہ قیامت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: کیا ہم جب مٹی ہو جائیں گے اور خاک میں مل جائیں گے تو پھر ہم نئی پیدائش پائیں گے اور پھر ہم میں روح پھونکی جائے گی یہ بات تو ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور یہی دوزخی ہیں اور قیامت میں ان کے گلے میں طوق و زنجیر پڑے ہوں گے یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔

۶۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر برائی کی یعنی عذاب کی بطور مذاق اور استہزاء کے جلدی کرتے ہیں اور عافیت کی قدر نہیں جانتے حالانکہ ان سے پہلے صدہا عذاب لوگوں پر آ چکے ہیں اور وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار لوگوں کو بخشنے والا ہے اور ان کی نافرمانیوں اور کفر و شرک سے اگر یہ توبہ کریں اور اسلام لائیں تو درگزر فرمائے گا اور بے شک آپ کا رب ان کے حق میں جو کفر پر مرتے وقت اڑے رہے ان کو سخت عذاب دینے والا ہے اور ان کو سخت سزا دے گا۔

لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ

اور بے شک آپ کا پروردگار بڑا سخت سزا دینے والا ہے O اور کافر کہتے ہیں کہ ان کے اوپر (ہماری منشا کے مطابق اپنے رب کی طرف سے) کوئی نشانی

آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ اللَّهُ ع

کیوں نہیں اتری (اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں) آپ تو صرف ڈر سنانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے راہ نمائی کرنے والے آئے ہیں O

يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جو کچھ جس مادہ کے پیٹ میں ہے اور جو کچھ پیٹ گھٹتے یا بڑھتے ہیں (اس میں جو کچھ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں وہ سب جانتا ہے)

وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ

اور اس کے یہاں ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے O وہ ہر چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے' سب سے بڑا بلند مرتبہ

الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ

والا ہے O تم میں سے جو کوئی آہستہ سے بات کہے یا پکار کر کہے اور جو رات کی تاریکی میں چھپا ہے اور جو دن کی

بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهُ

روشنی میں راہ چلتا ہے (اس کے سامنے ساری حالتیں) یکساں ہیں (سب کچھ جانتا ہے) O ہر ایک

۷- جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کو نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر کوئی ایسی علامت کیوں نہیں اترتی اور ایسا معجزہ کیوں نہیں آتا جیسے اگلے رسولوں پر معجزے آئے تھے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کی باتوں کا رنج و غم نہ کریں' آپ فقط اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے نبی اور ہدایت کرنے والے گزرے ہیں' ان میں سے کوئی زبردستی کرنے والا نہ تھا لہٰذا آپ بھی کسی کو زبردستی ہدایت کرنے والے نہیں' صرف احکام پہنچانا آپ کا کام ہے۔

۸ تا ۱۱- اللہ جو عورتوں کے شکم میں حمل ہوتا ہے وہ جانتا ہے لڑکا ہے یا لڑکی اور جو حمل کی مدت نو ماہ سے کم ہوتی ہے اور جو نو ماہ سے زائد ہو جاتے ہیں وہ سب جانتا ہے اور ہر چیز کے لیے اس کے نزدیک ایک اندازہ اور ایک مقدار مقرر ہے کہ کون زائد مدت کا ہوگا کون کم کا۔ کون کتنا ٹھہرے گا' کب نکلے گا اور ان باتوں کا جو بندوں سے غائب ہیں اور ان کا جن کو بندے جانتے ہیں سب کا عالم ہے۔ یا غیب سے مراد آیندہ ہونے والا ہو اور شہادت سے مراد گزشتہ واقعات ہوں' یا غیب سے مراد وہ بچے ہیں جو ماں کے رحموں میں ہیں اور شہادت سے وہ جو رحموں سے باہر آ گئے اور وہ سب سے بڑا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں' متعالی ہے اس سے اعلیٰ کوئی نہیں۔ اس کے نزدیک تم میں سے وہ آدمی جو خفیہ کچھ بات کہے یا کام کرے اور جو ظاہر ظہور (کھلم کھلا) کچھ کہے یا کرے اور جو رات کو اندھیرے میں پوشیدہ ہو اور جو دن کو علی الاعلان ظاہر ہو سب برابر ہے۔ یعنی اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو سکتی اور ہر شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے مقرر ہیں جن کی بدلی ہوتی رہتی ہے' دن

مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ

بندہ کے لیے اس کے ساتھ بدلی والے فرشتے ہیں اس کے سامنے اور اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں' بے شک

اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ

اللہ تعالیٰ کسی قوم سے اپنی رحمت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت نہ بدلیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ برائی چاہے

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

تو اس کو کوئی پھیر نہیں سکتا اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی

دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿١١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا

اور کارساز نہیں O وہی ہے جو تمہیں ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلی (کی چمک) دکھاتا

وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾ ۚ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

ہے اور بھاری بادل اٹھاتا ہے O اور (بادلوں کی) گرج اس کی تعریف کرتی ہوئی

مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ

اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے ڈر سے (اس کی تعریف کرتے ہیں) اور وہی کڑک بھیجتا ہے (گرنے والی بجلیاں) اور جس پر چاہتا ہے

وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿١٣﴾ ؕ لَهٗ دَعْوَةُ

انہیں گراتا ہے (اور یہ قدرتیں دیکھ کر بھی) وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اور وہ اپنی پکڑ میں سخت ہے O اسی کو پکارنا

کے نگہبان شام کو جاتے ہیں ان کے بدلے رات کو دوسرے آتے ہیں اور رات کے جاتے ہیں ان کے بدلے دن کو اور آتے ہیں' وہ فرشتے لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں اور آدمی کی حفاظت اس کے آگے اور پیچھے سے کرتے رہتے ہیں' خدا کے حکم سے اس کو تقدیر کی طرف کشاں کشاں لے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی قوم کی نعمت اور اچھی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ خود بخود اپنی حالت کو نہ بدلیں یعنی جب کوئی قوم خدا کی نعمت کا شکر ادا نہیں کرتی اور نافرمانی کرتی ہے تو خدا اس قوم سے وہ نعمت چھین لیتا ہے اور اس کی اچھی حالت کو بری حالت سے بدل دیتا ہے اور خدا جب کسی قوم کے بارے میں مصیبت اور عذاب کا ارادہ کرتا ہے اور ان کی برائی چاہتا ہے تو اس کے حکم اور تقدیر کو کوئی روکنے اور پھیرنے والا نہیں ہوتا' اور نہ ان لوگوں کو اس کے سوا کوئی والی وارث ملتا ہے۔ یا یہ کہ ان کو اس وقت کوئی پناہ کی جگہ نہیں ملتی ہے۔

۱۲ تا ۱۴۔ وہی اللہ تعالیٰ تو تم کو بارش اور بجلی کی چمک دکھاتا ہے جس میں خوف بھی ہوتا ہے اور امید و لالچ بھی مثلاً خوف مسافر وغیرہ کو کہ کپڑے اور سامان نہ بھیگ جائے اور لالچ و امید کاشتکاروں کو جن کے کھیت سیراب ہوں گے

الْحَقِّ ؕ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ

سچا (پکارنا) ہے اور جو لوگ اس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر (ان کی مثال ایسی ہے کہ) جیسے

بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ

کوئی شخص اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف پھیلائے بیٹھا ہو کہ پانی (خود) اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ وہ اس کے منہ میں

بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ

ہرگز نہ پہنچ سکے گا (جب تک کہ ہاتھ سے منہ میں نہ ڈالے) اور کافروں کی ہر دعا گمراہی میں بھٹکتی پھرتی ہے ○ اور جو آسمان اور زمین میں

مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ

ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں (اور اسی کی فرمانبرداری کرتے ہیں) خواہ خوشی سے خواہ مجبوری سے اور ان کے سائے بھی صبح و شام

وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدۃ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ

(اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتے ہیں) ○ (اے نبی علیہ السلام!) آپ (ان لوگوں سے) پوچھئے کہ آسمان اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ آپ خود ہی فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ

السجدۃ ۲

اور وہی تو پانی سے بھرے ہوئے بادل بار بار پیدا کرتا ہے اور پھر انہیں ہوا میں بلند کرتا ہے اور اسی کی تعریف حمد وثناء رعد فرشتہ چلا چلا کر کہتا ہے اور اسی کی تسبیح اور پاکی بیان کرتا ہے اور سب فرشتے بھی تسبیح کرتے ہیں اور وہ سب اس کے جلال سے خوفزدہ ہیں، وہی تو گرنے والی بجلی بھیجتا ہے پس اس بجلی سے جس کو چاہتا ہے ہلاک کر ڈالتا ہے۔ چنانچہ زید بن قیس کافر کو بجلی سے ہلاک کیا اور اس کے دوست عامر بن طفیل کو اس کے کوکھ میں زخم سے ہلاک کر دیا۔ یہ کافر اللہ تعالیٰ کے بارے میں اور اس کے مقدس دین کے متعلق جھگڑا اور شک پیدا کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب اور غضب نازل کرنے پر قادر ہے۔ اس کا دین برحق ہے وہ سچی بات کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے یعنی توحید واخلاص اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرف بلانا ہے اور جو لوگ اس کے سوا اور چیزوں کو پوجتے ہیں اور ان کو معبود سمجھ کر پکارتے ہیں وہ چیزیں نہ ان کو جواب دیتی ہیں اور نہ کچھ نفع ہی پہنچاتی ہیں۔ مگر ان کا حال ایسا ہے جیسے کوئی پیاس کے وقت پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے تاکہ پانی دور سے اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ وہ پانی ہرگز پیاسے کے پاس نہیں جا سکتا اسی طرح بت پرستوں کو بت قطعاً نفع نہیں دے سکتے اور کافروں کا ان کو پکارنا اور پوجنا بالکل باطل و بے کار اور گمراہی ہے۔

۱۵- اور آسمان و زمین میں جو کچھ بھی چیزیں ہیں سب اللہ تعالیٰ کو چار و ناچار سجدہ کرتی ہیں۔ بعض طوعاً یعنی خوشی سے بعض کرہاً یعنی جبر سے۔ فرشتے خوشی سے عادت کے طور پر اور مسلمان انسان تکلیف و مشقت سے۔ فرشتوں کی عبادت بالکل بے مشقت ہے ان کی عادت ہی عبادت ہے لیکن انسان مکلف ہے۔ یا طوعاً سے مراد مخلص بندوں کی عبادت ہو اور کرہاً سے مراد منافقوں کی۔ یا طوعاً سے ان کی جو مسلمان پیدا ہوئے اور کرہاً سے ان کی جو کفر کے بعد ایمان لائے۔ بالجملہ ہر چیز خدا تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے اور اسی طرح ان کے سائے بھی صبح و شام خدا تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔ صبح کو سایہ ان کے ایک

أَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا

بے آپ فرمائیے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے حمایتی (اور کارساز) بنائے ہیں جو اپنے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں

وَّلَا ضَرًّا ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۵ لا أَمْ هَلْ

آپ فرمائیے: کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں یا کیا اندھیریاں اور اجالا دونوں برابر ہو سکتے ہیں' کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ایسے شریک

تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۵ ج أَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا

ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرح کچھ بنایا ہو تو انہیں اللہ تعالیٰ کا بنانا اور ان شریکوں

كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ط قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ

کا بنانا ایک سا برابر معلوم ہوا' آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا (بنانے والا اور) پیدا کرنے والا ہے

وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ

اور وہی اکیلا (یکتا) سب پر غالب ہے O اسی نے آسمان سے پانی برسایا تو نالے اپنی سمائی کے مطابق

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ط وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ

پانی لے کر بہہ نکلے تو پانی کی رو ابھری ہوئی جھاگ اٹھالائی اور جن چیزوں کو گہنا زیور یا دوسرا سامان برتن وغیرہ بنانے کے لیے

فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ط كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

آگ میں دہکاتے ہیں ان سے بھی ایسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے تو

اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۵ ط فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ج وَأَمَّا

میل کچیل کا جھاگ تو مٹ جاتا ہے اور جو چیز انسان کے کام کی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی

مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْأَرْضِ ط كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ (لوگوں کے سمجھانے کے لیے حق اور باطل کی) مثالیں

طرف کو جھک جاتا ہے اور شام کو ان کے مخالف طرف کو۔ یعنی سایہ خدا تعالیٰ کے حکم کا تابع ہے۔

۱۶ تا ۱۹- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مکہ والوں سے پوچھیے کہ آسمان و زمین کا خالق و پروردگار کون ہے؟ اگر اقرار کریں تو خیر ورنہ آپ فرما دیں کہ ان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر یہ پوچھیے کہ جب اللہ تعالیٰ ہی آسمان و زمین کا خالق ہے تو کیا

الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۭ وَالَّذِيْنَ لَمْ

بیان فرماتا ہے O جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہی کے لیے بھلائی ہے (ان کے اعمال ضائع نہیں جائیں گے)

يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانا (ان کے اعمال رائیگاں جائیں گے) اگر جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے برابر اور بھی

لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ڏ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ

ان کی ملک ہوتا تو وہ اپنی جان چھڑانے کے لیے اسے بطور فدیہ دے دیتے' یہی ہیں کہ جن کا حساب برا ہے اور انہی کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

برا ٹھکانہ ہے (بچھونا ہے) O (اے نبی ﷺ!) تو کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ کی طرف آپ کے

الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ

رب کی طرف سے اترا حق ہے وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اس سے اندھا ہے اور نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل مند ہیں O جو اللہ تعالیٰ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — النصف — ع ۱۱/۸

تم اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو اور ان کو اپنا والی والٰہ ومعبود جانتے ہو' وہ تو اپنی جانوں کے نفع نقصان کے بھی مالک نہیں' تم کو کیا خاک فائدہ پہنچائیں گے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمائیے کہ کیا اندھا آدمی اور بینا برابر ہو سکتے ہیں' ہر گز نہیں ہو سکتے' گویا مسلمان بینا ہیں اور کافر اندھے۔ کیا تاریکی ونور یعنی کفر واسلام یکساں ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ جو اوروں کو پوجتے ہیں تو کیا انہوں نے اور شریک اس مرتبہ کے پائے ہیں کہ انہوں نے بھی کچھ خدا تعالیٰ کی طرح پیدا کیا ہو پس اس وجہ سے ان کو حال نہ معلوم رہا ہو کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کیا کیا ہے اور دوسروں کی مخلوق کیا ہے جو یہ ان سے نفع حاصل کرنے کی خاطر عبادت کرتے ہیں؟ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا مالک وخالق ہے' سب سے برتر ہے' تمہارے یہ معبود اسی کی مخلوق ہیں' اس کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں' وہ اکیلا ہے' قہار اور سب پر غالب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حق وباطل کے برابر نہ ہونے کی مثال بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے مینہ برسایا جس کے سبب سے بقدر بارش نالے' ندیاں بہہ نکلے' پس سیلاب نے جھاگ اور کوڑا کرکٹ وغیرہ خراب چیزیں اپنے اوپر اٹھالیں اور اسی طرح وہ چیزیں جن کو لوگ آگ میں گرم کرتے ہیں اور جن سے زیور برتن اسباب وغیرہ بنانے کے لیے ان کو گلاتے ہیں یا جوش دیتے ہیں جیسے سونا' چاندی' تانبہ' پیتل' لوہا وغیرہ۔ ان میں بھی مثل کفر کچھ جھاگ ہوتے ہیں یعنی میل کچیل اور کچھ خالص شے ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ یونہی حق وباطل کی مثال بیان کرتا ہے اور سمجھاتا ہے' پس ان دونوں چیزوں کا زبد یعنی پانی کا خس وخاشاک ان دھاتوں کا میل وجھاگ تو سوکھ کر بیکار ہو جاتا ہے' خراب ہو کر اڑ جاتا ہے اس سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا اور اصل پانی اور اصل دھاتیں جو لوگوں کے نفع کی ہوتی ہیں سونا' چاندی' لوہا' تانبہ خالص پانی میں باقی رہ جاتا ہے' لوگ اس سے نفع حاصل کرتے ہیں' سینکڑوں فائدے اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح باران رحمت وکرم یعنی قرآن پاک

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝۲۰ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

کا عہد پورا کرتے ہیں اور اپنا قول و قرار باندھ کر توڑتے نہیں O اور وہ لوگ جو اس رشتہ

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ

کو جوڑ کر رہتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب

الْحِسَابِ ۝۲۱ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

سے خوف کرتے ہیں O اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے صبر کیا اور نماز قائم رکھی اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

سے ہماری راہ میں پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے برائی کو ٹالتے ہیں

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۲۲ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ

انہی کے لیے پچھلے گھر (جنت) کا نفع ہے O (وہ) بسنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے

(حضرت) جبریل (علیہ السلام) کی معرفت زمین پر آیا تو مومنوں کے دل جو مثل نالوں کے ہیں اس کے سیلاب کی برکت ورحمت سے بھر گئے اور کافروں کے سیاہ دلوں نے فاسد خیالات کا خس و خاشاک اپنے لیے لے لیا جو بعد کو جاتا رہا فنا ہوگیا اور ان کو کچھ نفع نہ ہوا۔ پس حق کی مثال صاف پانی کی طرح ہے اور باطل کوڑا کرکٹ کی مانند۔ اسی طرح جب دھاتوں کو گرمی پہنچاتے ہیں تو ان کا میل الگ جھاگ کی طرح ہو جاتا ہے اور اصل شے خالص باقی رہ جاتی ہے' حق اصل شے ہے اور باطل میل کچیل جو نفع نہیں دیتا۔ یعنی حق و باطل کی تین مثالیں دیں' صاف پانی' سونا چاندی اور دھاتیں نیز ان کا میل۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ یونہی مثالیں ان لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے اور ان کو سمجھاتا ہے جو لوگ اپنے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو قبول کرتے ہیں یعنی توحید اختیار کرتے ہیں' ان کو آخرت میں جنت ملے گی اور جو لوگ اپنے رب کی بات قبول نہیں کرتے تو ان کا یہ حال ہوگا کہ اگر وہاں ان کے پاس جو کچھ بھی زمین میں سونا' چاندی کے خزانے ہیں سب کے سب ہوں اور اتنا ہی اور بھی ہو تب بھی وہ اپنے آپ کو بچانے کے لیے اپنے فدیہ میں دینا چاہیں تو نہ تو فدیہ ہی لیا جائے گا اور نہ ہی ان کو چھوڑا جائے گا اور وہاں ان کو سخت حساب دینا ہوگا اور سخت عذاب سہنا ہوگا' ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ بہت برا مقام ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ آپ پر جو کلام آپ کے رب کی طرف سے اترا ہے وہ حق ہے اور اس کی تصدیق کرتا ہے اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو اندھا ہو کر آپ کی تصدیق نہیں کرتا۔ یعنی مسلمان و کافر ایک سے نہیں ہوسکتے۔ بے شک اس قرآن پاک سے نصیحت اور سمجھ سوائے عقل والوں کے اور کوئی حاصل نہیں کرسکتا' جو پاگل ہیں وہ ہمیشہ گمراہ رہیں گے یعنی کافروں نے اپنے آپ کو پاگل و بے شعور بنایا ہوا ہے ان کو کسی طرح بھی اس کلام سے فائدہ نہیں ہوسکتا۔

۲۰ تا ۲۴۔ عقل والے جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اس کے فرائض پوری طرح ادا کرتے ہیں' میثاق الٰہی

صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو (نیک اور) لائق ہوں گے (وہ بھی ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے)

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى

اور فرشتے جنت کے ہر دروازے سے یہ کہتے آئیں گے O تمہارے صبر کے بدلے تم پر سلامتی ہو اور پچھلا گھر (جنت) کیا ہی

الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ

اچھا ملا O اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کا عہد اس کے پکا ہونے کے بعد توڑتے ہیں اور جن رشتوں کے

يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے انہیں کاٹتے ہیں اور زمین میں شر و فساد پھیلاتے ہیں انہی

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

لوگوں کا حصہ لعنت ہے انہی کے نصیب میں برا گھر ہے (یعنی جہنم ہے) O اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا

توڑتے نہیں، فرائض نہیں چھوڑتے اور جس کے ملنے اور اس کے قبول کرنے کا ان کو خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس سے ملتے ہیں یعنی صلۂ رحم اور قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ یا یہ کہ رسول و قرآن پاک کو مانتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور سختی عذاب سے خوف کھاتے ہیں اور اپنے رب کی خوشی کے لیے اس کے احکام ادا کرنے پر اور دوسری مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔ نماز پنج وقتہ نہایت اچھی طرح ادا کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہوا ہے اس میں سے صدقہ کرتے ہیں اس کی راہ میں دیتے ہیں، کبھی پوشیدہ جس کو وہ اور ان کا رب جانتا ہے اور کبھی سب کے سامنے ظاہر ظہور اور لوگوں کی برائی کو اچھائی سے دفع کرتے ہیں۔ بری بات کا جواب نہیں دیتے بلکہ اچھی بات کہتے ہیں، جو ایسی عقل والے ہیں ان کو دار آخرت میں انجام نیک ملے گا۔ پھر اس کا بیان کیا کہ ''عقبی الدار'' جنات عدن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مقصورہ، خلوت خانہ، انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کے رہنے کی جگہ وہ لوگ وہاں داخل ہوں گے اور جو ان کے آباء واجداد میں سے صالح یعنی مسلم موحد ہوگا اور جو ان کی عورتوں میں سے موحدہ مسلمان ہوگی اور جو ان کی ذریات سے مؤحد مسلم ہوگا وہ سب جنات عدن میں جائیں گے، فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے داخل ہوں گے۔ روایت میں ہے کہ وہاں ہر شخص کو ایک ایک موتی کا خیمہ ملے گا جو اندر سے خالی کر کے بنایا گیا ہوگا، اس کے چار ہزار دروازے ہوں گے کواڑ لگے ہوئے، ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے اہل جنت! تم پر سلام ہو اس کے بدلے جو تم نے اوامر و مصائب پر صبر کیا، یہ جنت ملی خوش رہو، یہ جنت کیا اچھا انجام کار ہے، سبحان اللہ کیا اچھا نتیجہ ملا۔

۲۵- اور وہ جو خدا تعالیٰ کے عہد توڑتے ہیں، فرائض ترک کرتے ہیں باوجود ان وعدوں کے تشدید و تاکید کے ان کو خیال میں نہیں لاتے اور جس کے ملانے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو کاٹتے ہیں یعنی صلہ رحم نہیں بجالاتے، رسول و قرآن پر ایمان نہیں لاتے،

٣ع ٨ ٩

يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

ہے فراخ فرما دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اترانے لگے حالانکہ دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلہ

فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

میں کچھ بھی نہیں مگر صرف تھوڑے دن برت لینا ○ اور کافر کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی (عجیب وغریب) نشانی کیوں نہیں اتری

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ

(اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمائیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (سعادت کی راہ سے) بھٹکا ہوا رہنے دیتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے اسے

مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا

اپنی طرف راہ دکھاتا ہے ○ (جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں) یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے چین

بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور قرار ملتا ہے اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی دلوں کا چین (اور قرار) ہے ○ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے

طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ

لیے خوش حالی ہے اور ان کا انجام اچھا ہے ○ اسی طرح آپ کو ہم نے اس امت کی طرف بھیجا جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ

زمین میں فساد مچاتے ہیں، خود بھی کفر و شرک کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاتے ہیں، تو ان پر دنیا میں بھی لعنت اور خدا تعالیٰ کا غصہ ہے اور بروز قیامت برا گھر یعنی دوزخ ان کو ملے گا جس سے کبھی بھی نکل نہ سکیں گے نہ موت آئے گی کہ نجات مل جائے۔

۲۶- اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رزق کا بہت ہونا خدا تعالیٰ کا امتحان ہوتا ہے کہ آدمی غرور میں آ کر دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں خود جا گرے رزق کی تنگی خدا تعالیٰ کی رحمت کا باعث ہوتی ہے کہ آدمی اس کی طرف رجوع کرے اور گڑگڑائے، پس رزق کا بہت ہونا کوئی نیک بختی کی علامت نہیں، بلکہ کافر تو دنیا کی زندگی ہی سے خوش و خرم ہیں، اسی پر راضی ہیں، یہیں کے عیش و مسرت کو اصلی سمجھتے ہیں حالانکہ دنیاوی زندگی کی ساری نعمتیں و مسرتیں آخرت کی نعمتوں کے سامنے بالکل ہیچ ہیں جیسے بے قدر اسباب کم درجہ کا پیالہ، دیگچہ، مٹی کا برتن کہ ایک ٹوٹا دوسرا آیا، اس کو قیام و ہمیشگی نہیں اور آخرت کی نعمتیں ابدی یعنی ہمیشہ رہنے والی ہیں۔

۲۷ تا ۲۹- اور جو لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کو نہیں مانتے، کافر ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر کوئی ایسا معجزہ ان کے رب کے پاس سے کیوں نہیں اترتا جیسے ان سے اگلے پیغمبروں پر اترتا تھا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ معجزہ سے تم کب ایمان لاتے، معجزہ کب مجبور کر دیتا ہے، لیکن خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اور

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

جو آپ کی طرف ہم نے وحی کی ہے اسے ان کو پڑھ کر سنا دیں اور وہ رحمٰن کا تو انکار ہی کرتے ہیں' آپ

وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ط قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عَلَيْهِ

فرمایئے: وہی رحمٰن میرا رب ہے' اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں' میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے

تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ

اور مجھے اسی کی طرف لوٹنا ہے O اور اگر کوئی ایسا قرآن اتارا جاتا جس سے پہاڑ اپنی جگہ سے

اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ط بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط

ٹل جاتے یا جس سے زمین پھٹ جاتی یا جس کے ذریعے مردے بولنے لگتے (جب بھی یہ کافر ایمان

جس کو اپنے سچے دین کے لائق بناتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے اس کو راہِ راست دکھاتا ہے' وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں۔ ان کے دل خدا تعالیٰ کے ذکر سے یعنی قرآن حکیم اور اس کی تعلیم سے اطمینان وسکون پاتے ہیں اور راضی ہوتے ہیں' بے شک خدا تعالیٰ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے' قرآن حکیم سے یا خدا تعالیٰ کے ذکر سے اور جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اعمال اخلاص سے کیے تو ان کو خوشخبری ہے یعنی ان کو وہ ملے گا جس کو دیکھ کر سب رشک کریں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کی سونے کی شاخیں ہیں' پتے اس کے حلّے ہیں لباس میں جو جنتی پہنیں گے اور ہر قسم کے اس میں پھل ہیں' اس کی شاخیں ساری جنت میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کے نیچے بڑے بڑے ٹیلے مشک وزعفران وعنبر کے ہیں' ان کو وہاں اچھا ٹھکانہ ملے گا۔

۳۰۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے ہم نے پہلے رسول بھیجے یونہی ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا کہ جس سے پہلے بہت امتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ اس امت کو قرآن پاک پڑھ کر سنائیں' سمجھائیں جو کہ ہم نے (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کی معرفت آپ پر وحی اتاری ہے اور یہ لوگ رحمٰن کے ساتھ کفر کرتے ہیں' خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے' کہتے ہیں کہ رحمٰن تو ہم سوائے مسیلمہ کذاب کے اور کسی کو نہیں جانتے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ رحمٰن وہی اللہ تعالیٰ ہے جو میرا پروردگار ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' میں نے اسی پر بھروسہ اور توکل کیا۔ اسی کی طرف بروز قیامت مجھے اور سب کو لوٹنا ہے' وہ ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ عطا فرمائے گا۔

۳۱۔ عبداللہ بن اسد مخزومی وغیرہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو اپنا قرآن حکیم پڑھ کر مکہ کے پہاڑ سے کہو کہ وہ صاف زمین ہو جائے اور اس میں چشمے نہریں جاری ہو جائیں جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کو بقول آپ کے ''عین القطر'' ملی تھی' ہم کو ہوا کے تخت پر سوار کرا دو کہ روزانہ اپنے ملک اور شام کی سیر کیا کریں جیسے بقول آپ کے (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) پیغمبر کو حکومت ملی تھی' ہوا ان کے حکم سے چلتی تھی' جہاں چاہتے تھے اس پر سیر کرتے تھے۔ ہمارے مردوں کو زندہ کر دو جیسے بقول آپ کے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) زندہ کیا کرتے تھے۔ تب ارشاد ربانی ہوا کہ

اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ

نہیں لائے) بلکہ سب کام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے (وہ جو کچھ چاہے کرسکتا ہے) کیا پھر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اس بات سے مایوس

جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ

نہیں ہوئے کہ (نہ ماننے والے کبھی نہ مانیں گے) اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت دے دیتا اور کافروں کو ان کے کیے پر ہمیشہ سخت دھمک (اور

اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

سزا) ملتی رہے گی یا ان کے گھروں کے قریب ہی مصیبت اترے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ جائے بے شک اللہ تعالیٰ

ع ٥ يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے ○ اور بے شک آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ ہنسی کی گئی پھر میں نے کافروں

فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ قف فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

کو (کچھ دنوں کی) ڈھیل دی پھر انہیں عذاب میں پکڑا تو (دیکھو) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا ○

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ج وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

تو کیا وہ ذات پاک جو ہر جان پر اس کے اعمال کی حفاظت کرتی ہے (اس پر نگاہ رکھتی ہے کہ اس نے کیسے عمل کیے وہ ان کے فرضی جھوٹے معبودوں کی طرح ہوسکتی

اگر کوئی قرآن خدا کا کلام اس سے پہلے ایسا نازل ہوا ہوتا کہ اس سے پہاڑ ہٹا دیے جاتے یا زمین کی مسافت اس کے سبب جلدی طے کی جاتی یا مردے زندہ کیے جاتے تو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا ہوا قرآن پاک بھی یہ باتیں کرنے کو کہتا مگر دنیا کے کل کارخانے اور سب باتیں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے قبضہ قدرت میں ہیں' جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو یہ سب کرسکتا ہے' کیا مسلمان یہ نہیں سمجھتے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو سب کو مشرف بایمان کر دیتا مگر اس کی مرضی یہ نہیں' بے شک ان کفار مکہ کو جو کتاب و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتے کہیں نہ کہیں مصیبت و آفت ضرور پہنچتی رہے گی یعنی مسلمانوں کا مختصر سا لشکر ان کو شکست دیتا رہے گا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ فتح مکہ کا اور نصرت دین کا پورا ہو جائے' بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور مکہ فتح ہو جائے گا۔

۳۲ تا ۳۴۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے یہ کفار قریش آپ سے استہزاء و مذاق کرتے ہیں یونہی پہلے جو رسول گزرے ہیں ان کی امتیں بھی ان کے ساتھ ایسا ہی مذاق کرتی تھیں لیکن میں نے کافروں کو استہزاء کے بعد کچھ مہلت دی' پھر ان کو سخت عذاب نے پکڑ لیا۔ پس یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ دیکھیں کہ ان پر میرا عذاب کیسے نازل ہوا۔ اس کو کوئی روک نہ سکا اور ان کی کیا بری حالت ذلت و خواری کی ہوئی اور ان کو فنا کر دیا گیا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیں کہ اے لوگو! تم سوچو تو ایسا کون ہے جو ہر شخص کی جان کا مالک' اس کا حاکم و عالم و محافظ ہو' اس کے خیر و شر و رزق وغیرہ کا اور اس کے

شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ

ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرائے ہیں (اے نبی ﷺ!) آپ ان سے پوچھیے (وہ کون ہیں) ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی بات بتانا چاہتے

اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ

ہو جو اس کے علم میں ساری زمین میں بھی نہیں یا یوں ہی صرف اوپری بات کہتے ہو (جس کی کوئی اصلیت نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) منکروں کی نگاہ

صُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

میں ان کا فریب خوش نما بنا کر دکھایا گیا ہے اور وہ سیدھے راستے سے روکے گئے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی راہ دکھانے والا نہیں ۝

لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا

انہیں دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور بے شک آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ سے

سب کاموں کی تدبیر کرنے والا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ کافر اللہ تعالیٰ کے لیے کیسے شریک بناتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے فرمائیں کہ اے بت پرستو! ان کا کوئی نفع تو بتلاؤ اور اگر اس کے کارخانہ قدرت میں شریک ہیں تو اس کا کوئی ثبوت تو دؤ کیا تم خدا تعالیٰ کو اس کے شریک کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہیں جانتا یعنی اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے کہ میرا کوئی شریک نہیں تم اس کو اس کی خبر دینا چاہتے ہو۔ وہ جانتا ہے کہ زمین و آسمان میں کوئی بھی کسی کو سوائے خدا تعالیٰ کے نفع و ضرر اس قسم کا جو قابل عبادت ہو یعنی بالاستقلال نہیں دے سکتا' کوئی قادر مطلق نہیں۔ جو مخلوق کسی کو نفع یا نقصان دیتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے اس کی دی ہوئی قدرت ہی سے دیتی ہے' تم یہ فقط ظاہری خیالات باطلہ ذاتی قدرت سے دھوکہ بازی و جھوٹ قصداً تراشتے ہو۔ بلکہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں کے لیے ان کا کفر و مکر و شرک زینت دے دیا گیا ہے۔ ان کے دل کو یہ بھی بھلا لگا یہ لوگ سیدھی راہ سے روک دیے گئے یعنی شیطان نے ان کو کفر و شرک اور برائیاں اچھی کر کے دکھائیں' یہ اس لیے دھوکہ میں آ کر خود سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں اور جس کو خدا تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور توفیق دینے والا نہیں اور عذاب آخرت دنیا کے عذاب سے بہت زیادہ سخت و مشقت والا ہے' ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں اور کوئی ان کا مددگار نہیں اور جو لوگ کفر و شرک و فواحش نفسانی سے بچتے ہیں وہ جنت میں داخل ہوں گے' وہ ایسی ہوگی کہ اس کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شراب و دودھ و شہد و میٹھے پانی کی نہریں رواں ہوں گی' اس کا کھانا پھل وغیرہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہوگا' ابدی ہوگا' وہ جنت ان کا ٹھکانہ ہوگی جو کفر و شرک و خواہش نفسانی سے بچتے ہیں اور کافروں کا انجام اور رہنے کی جگہ دوزخ ہے۔ اور کچھ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی یعنی علم توریت جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ' وہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کو سن کر کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے خوش ہوتے ہیں' ان کے دلوں میں سرور و نور بڑھتا ہے' وہ جنتی ہیں اور بعض یہودی ایسے بھی ہیں کہ کچھ حصہ قرآن پاک کا مانتے ہیں اور کچھ حصے کے منکر ہیں۔ سورۂ یوسف اور سورۂ رحمٰن کو مانتے ہیں باقی سورتوں کا انکار کرتے ہیں اور اگر بعض سے مراد کفار مکہ ہوں کہ خدا تعالیٰ یعنی اللہ پاک کو مانتے ہیں رحمٰن کو نہیں مانتے یعنی دونوں ناموں میں فرق کرتے ہیں تو

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ

بچانے والا بھی کوئی نہیں ○ اس جنت کا حال جس کا پرہیز گاروں سے (ڈرنے والوں سے) وعدہ کیا گیا ہے (یہ ہے کہ) اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ

اس کے میوے اور اس کا سایہ ہمیشہ رہنے والا ہے، یہ ہے انجام پرہیز گاروں (ڈرنے والوں)

اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

کا اور کافروں کا انجام آگ ہے ○ اور جن کو ہم نے کتاب دی ہے

یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ

وہ اس پر خوش ہوتے ہیں جو آپ کی طرف اتارا گیا ہے اور ان گروہوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اس کے کچھ حصے کا

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا

انکار کرتے ہیں (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں،

وَاِلَیْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

میں (تم سب کو) اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف ہم سب کو واپس ہونا ہے ○ اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن پاک) کو عربی میں فیصلہ

اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ

(کرنے والا) اتارا اور (اے سننے والے!) اگر تو اپنے پاس علم آجانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ کوئی تیرا

اللہ اور رحمٰن ایک ہی ذات کے دو نام ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیں کہ مجھ کو تو یہ حکم کیا گیا ہے کہ صرف خدا تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو، میں خدا تعالیٰ کے بندوں کو اس کی طرف بلاتا ہوں اور آخرت میں میرا لوٹنا اسی کی طرف ہوگا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے اس قرآن حکیم کو جو ہمارا حکم محکم ہے (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کی معرفت آپ پر عربی لغت (عربی زبان) میں نازل کیا ہے اگر بفرض محال بعد اس کے کہ آپ کو علم و بیان و تفصیل دین (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی دے دی گئی اور قبلہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) معلوم ہوگیا آپ ان کی خواہش نفسانی کا اتباع کریں گے تو آپ کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے کوئی ولی قرابت دار اور حمایتی نہ بچا سکے گا اور نہ کوئی عذاب سے روک سکے گا۔ یہ بظاہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے اور اس سے مراد امت ہے یعنی امت کو متوجہ کیا گیا ہے اس قسم کے خطابات بظاہر نبیوں سے ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً وہ خطابات امت سے ہوتے ہیں کیونکہ نبی معصوم ہوتے ہیں اور ان سے احکام خداوندی کی خلاف ورزی ناممکن ہے جس طرح فوج کے افسر سے کہا جاتا ہے کہ ایسا نہ ہونے پائے

ع ۶ / ۱۱

وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا

حمایتی ہوگا اور نہ کوئی (اس کے عذاب سے) بچانے والا○ اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور

لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ

بچے بھی تھے (تو آپ کی بیوی بچوں پر منکروں کا اعتراض غلط ہے) اور کسی رسول کا یہ کام نہیں کہ وہ بغیر اللہ کے حکم کے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ

کوئی نشانی (معجزہ) لے آئے ہر وعدہ کے لیے ایک تحریر (لکھت) ہے○ (اس میں سے) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور (جو کچھ چاہتا ہے) قائم

يُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

رکھتا ہے اور (محو و اثبات کی) اصل کتاب (لوح محفوظ) اسی کے پاس ہے○ اور اگر ہم آپ کو کچھ وہ باتیں دکھا دیں جن کا ہم ان سے وعدہ

یعنی تمہاری ماتحت فوج ایسا نہ کرے اگر ایسا ہوگا تو تم کو جواب دہی کرنا پڑے گی' لہٰذا اسی طرح یہاں خطاب بظاہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور مراد امت ہے یعنی آپ کی امت ایسا نہ کرے' اگر وہ قرآن کا علم آنے کے بعد ایسا کرے گی تو اس کو ہمارے عذاب سے بچانے والا کوئی حمایتی و مددگار نہ ملے گا۔ قادری غفرلہ

۳۸ تا ۳۹۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ان کو آپ سے زائد عورتیں بیویاں دیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو (۱۰۰) بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی بہت سی بیویاں تھیں' ان کو ہم نے ذریت اولاد آپ سے زائد دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت اسحٰق علیہ السلام' حضرت یعقوب علیہ السلام وغیرہ کی بہت سی اولاد اور عورتیں تھیں۔ اگر اولاد و ازواج ہونا خلاف نبوت ہوتا تو ان کو بھی اولاد ازواج نہ ملتی اور کسی رسول کو یہ اختیار کبھی نہ ملا اور نہ یہ ملنے کے لائق ہے کہ بے خدا کے حکم کے کوئی معجزہ دکھائے۔ ہر لکھی ہوئی بات کی ایک اجل اور میعاد ہے' لکل اجل کتاب '' اصل میں '' لکل کتاب اجل '' تھا۔ صنعت قلب کے سبب مقدم مؤخر ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ لکھی ہوئی باتوں میں سے جو چاہتا ہے محو فرماتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے' جو باتیں متعلق ثواب و عذاب ہیں وہ باقی رکھتا ہے یعنی اعمال ناموں سے اور باقی باتیں مٹا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ام الکتاب ہے یعنی لوح محفوظ جس میں کمی زیادتی متصور نہیں۔ یہود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے تھے کہ اگر یہ نبی ہوتے تو اتنی عورتوں سے نکاح نہ کرتے' خدا تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ رہتے۔ اس کا جواب نازل ہوا کہ اگر کثرتِ ازواج یا اولاد خلاف شان نبوت ہوتا تو اگلے پیغمبروں کی نبوت پر بھی اعتراض قائم ہے۔ حالانکہ نبی تو خدا تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں' جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی کرتے ہیں چونکہ اہل کتاب حضرت داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام کی سو بیویاں مانتے تھے اس لیے ان سے اس طرح مباحثہ کر کے ان کو لاجواب کیا گیا۔

۴۰ تا ۴۳۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! عذاب و معجزات کا اختیار ہم کو ہے خواہ ہم آپ کی زندگی میں عذاب کافروں پر بھیجیں اور آپ کو دکھائیں اور جو ہم وعدہ کرتے ہیں اس میں سے کچھ حصہ آپ کے روبرو لائیں یا آپ کو وفات دیں پھر بعد کو عذاب دیں' ہمیں سب اختیار ہے' کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو روز بروز اس کے اطراف و نواحی سے ان

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾

کرتے ہیں یا (اس سے پہلے) ہم آپ کا وقت پورا کر کے اپنے پاس بلالیں تو (آپ کا اس میں کیا قصور ہے آپ اس کے ذمہ دار نہیں) آپ کے ذمہ تو

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ

(حق کا) پہنچادینا ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے O کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے جارہے ہیں (اور اسلام کو ترقی دے رہے ہیں)

يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ

اور جو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے اس کا فیصلہ ٹالنے والا کوئی نہیں اور اسے حساب لیتے بھی دیر نہیں لگتی O اور بے شک ان سے پہلے لوگ بھی مکر

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ

(پوشیدہ تدبیریں) کر چکے ہیں تو (یادرکھو کہ) ساری پوشیدہ تدبیروں کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے (اس کے مقابلہ میں کیا تدبیر چل سکتی ہے) ہر جان

نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

جو کچھ کمائی کرتی ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور عنقریب کافروں کو معلوم ہو جائے گا کہ پچھلا گھر (اچھا انجام) کس کے لیے ہے O اور کافر کہتے ہیں کہ آپ

كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ

(اللہ تعالیٰ کے) رسول نہیں، آپ فرمائیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے اور ان کی جن کے پاس

ع ۶ ۱۲ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

کتاب کا علم ہے (یعنی علماء یہود و نصاریٰ جو حق پر قائم ہیں) O

کے قبضہ سے نکال کر کم کرتے جاتے ہیں اور مسلمانوں کو فتح دیتے جاتے ہیں یا نقصان ارض سے مراد لوگوں کی موت ہے اور اللہ تعالیٰ جو حکم کرتا ہے شہروں کے فتح ہونے کا یا لوگوں کے مرنے کا اس کے حکم کے بغیر کوئی لوٹنے والا نہیں، وہ شدید العقاب ہے۔ یا یہ کہ جب حساب لے گا تو بہت جلد لے گا۔ اہل مکہ سے پہلے کافروں نے بھی بڑے بڑے مکر و حیلے کیے، نمرود بن کنعان، ابن سنجار، ابن کوش وغیرہ نے، پس اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تدبیر و قہر سب سے بڑا رہا، سب مکروں کی سزا اس کے پاس ہے۔ جو کوئی نفس جو کام کرتا ہے نیک نیکی اور بد بدی خدا تعالیٰ سب جانتا ہے۔ کافر یعنی یہود اور سب کافر جان لیں گے کہ مآل کار اور عاقبت کی بھلائی یعنی جنت کس کو ملے گی۔ یہود وغیرہ سب کافر کہتے ہیں کہ آپ خدا تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں، اگر آپ ہیں تو کوئی گواہ لائیں جو رسالت کی گواہی دے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ میرا خدا تعالیٰ میری گواہی دینے کو کافی ہے، میرے اور تمہارے درمیان میں خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں اور قرآن پاک اس کا کلام ہے اور میرا گواہ وہ شخص بھی ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے یعنی اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے مسلمان سب آپ کی تصدیق

(ایاتھا ۵۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (رکوعاتھا ۷)
سورۃ ابراھیم مکیۃ

سورۂ ابراہیم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں باون آیتیں، سات رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

الٓر (یہ) ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف اتاری تا کہ آپ لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ

(ایمان کی) روشنی میں لے آئیں (یعنی) عزت والے (اور) سب خوبیوں والے (اللہ تعالیٰ) کے راستے کی طرف (لے آئیں) ○ وہ اللہ تعالیٰ کہ جو کچھ

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور کافروں کے لیے خرابی ہے

عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

سخت عذاب سے ○ جو آخرت کو چھوڑ کر دنیا ہی کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور (دوسرے لوگوں کو بھی) اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکتے ہیں

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ

اور اس میں ٹیڑھا پن چاہتے ہیں، وہ بڑی دور کی

ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

گمراہی میں ہیں ○ اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا تا کہ وہ ان کے لیے (پروردگار کے احکام)

کرتے ہیں اور غیبی پیش گوئیوں سے رسالت کا اقرار کرتے ہیں (اس تقدیر پر "مَن" موصولہ ہوگا بفتح) یا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاس سے علم کتاب و بیان قرآن مجھ کو ملا ہے، اس تقدیر پر "مِن" حرف جار بکسر ہوگا۔

سورۂ ابراہیم

۱تا۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند سابق تفسیر مروی ہے کہ "الٓر" کے معنی "انا اللہ اری" ہیں یعنی میں خدا تعالیٰ ہوں، سب چیزوں کو دیکھتا ہوں، تمہاری سب باتیں سنتا ہوں، سب کام دیکھتا ہوں، یا ان حرفوں کی قسم ہو یعنی اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان حرفوں کی قسم! یہ کتاب ہم نے آپ پر معرفت جبریل (علیہ السلام) کے اتاری ہے تا کہ آپ سب آدمیوں کو خاص کر اہل مکہ کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لائیں یعنی کفر سے ایمان کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے ان کو مشرف بہ ایمان کریں۔ ان کو خدا تعالیٰ کی سیدھی راہ دکھائیں یعنی دین اسلام۔ اللہ تعالیٰ جو کہ عزیز ہے، کافروں پر غالب ہے، عزت والا ہے، مسلمانوں کی تعریف کرنے والا ہے یا "حمید" کے معنی یہ ہیں کہ اپنے سب کاموں میں محمود ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے لیے سب وہ چیزیں ہیں جو آسمان وزمین میں عجائب وغرائب قدرت ہیں اور کافروں کے لیے شدید عذاب ہے اور "ویل" ہے۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ

صاف صاف بیان کر دے پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ

وہ غالب حکمت والا ہے O اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا (اور ان سے یہ فرمایا) کہ اپنی قوم کو کفر

قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۖ

کی اندھیریوں سے نکال کر (اسلام کی) روشنی میں لائیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے (زمانے کی گردش کے) دن یاد دلا کر پند و نصیحت کریں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر ایک بڑے صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لیے O اور (اے نبی ﷺ یاد کیجئے) جب موسیٰ (علیہ السلام)

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا وہ احسان یاد کرو جو تم پر ہے جب اس نے تمہیں فرعون کے لوگوں سے نجات دی جو تم

ویل کے معنی وادی جہنم ہے یعنی کافر جہنم کی وادی میں مقید ہوں گے۔ وہ کافر جو آخرت پر دنیا کی زندگی کو پسند کرتے اور ترجیح دیتے ہیں اس کی محبت رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سیدھے راستہ واطاعت سے اور لوگوں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی ٹیڑھی راہ چلنا چاہتے ہیں وہ سخت گمراہی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ حق و ہدایت سے غافل ہیں۔

۴۔ ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس کی وہی زبان تھی جو اس کی قوم کی تھی تا کہ وہ ان کو ان کی زبان میں خدا تعالیٰ کے اوامر و نواہی بیان کرے یا یہ مطلب ہو کہ ہم نے جو رسول بھیجا تو ایسا فصیح و بلیغ بھیجا کہ وہ اپنا مطلب پورا پورا صاف صاف سمجھا سکے اور اس کی قوم اس سے اچھی طرح احکام و علوم شریعت سیکھ سکے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیغام الٰہی پہنچا دیں پھر خدا تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے اسے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دے اور جس کو چاہے اس کو سیدھی راہ دکھائے، جو جس کام کا اہل اس کے علم میں ہو اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے، خدا تعالیٰ عزیز غالب ہے اپنے ملک و حکومت و سلطنت میں اور کافروں پر بھی غالب ہے ان کو عذاب دے گا، اپنے امر قضاء میں حکمت والا ہے۔ یا یہ کہ گمراہی میں چھوڑنے میں اور ہدایت دینے میں حکیم ہے، جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے۔

۵۔ اور ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو نو نشانیاں دے کر بھیجا یعنی نو معجزے دیے ید بیضا، عصا، طوفان، ٹڈی، قمل، کھٹمل، مینڈک، خون، قحط، پھل وغیرہ میں نقصان اور ان سے کہا کہ اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی کفر ترک کرا کر مسلمان کرو اور ان کو خدا تعالیٰ کے ایام یعنی عذاب کا زمانہ اور رحمت کا زمانہ یاد کراؤ، ان باتوں میں بے شک اس شخص کے لیے جو صبار ہے، بہت صبر کرنے والا ہے یعنی عبادت و اطاعت پر بہت صبر کرتا ہے اور شکور ہے یعنی نعمت پر بہت شکر کرتا ہے میری قدرت و حکمت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

کو بُری طرح دکھ دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ

نِسَآءَكُمْ ۗ وَفِي ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٦﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ

دیتے تھے اور اس (نجات دینے) میں تمہارے رب کا تم پر بڑا فضل ہوا O (اور وہ وقت بھی یاد کرو) جب کہ تمہارے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿٧﴾

رب نے یہ اعلان سنا دیا کہ اگر تم میری شکر گزاری کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر تم میری ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی بہت سخت ہے O

وَقَالَ مُوسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا ۙ

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (اپنی قوم سے) فرمایا کہ اگر تم اور زمین میں جتنے ہیں سب کے سب کافر ہو جائیں (اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرو) تو

فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٨﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

(اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں کیونکہ) بے شک اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز ہے (اور) سب خوبیوں والا ہے O کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہیں

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۗ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ

پہنچیں جو تم سے پہلے تھے نوح (علیہ السلام) کی قوم اور عاد اور ثمود کی قوم اور جو ان کے بعد ہوئے کہ جن کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ان کے پاس ان کے رسول

ع ۲ ۱۴

منزل ۳ عندالمتقدمین ۱۲ مع

۶ تا ۷- اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے یعنی بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا تعالیٰ کی نعمت و احسان یاد کرو کہ تم کو فرعون اور اس کی قوم سے نجات دی یعنی قوم قبطی کہ وہ لوگ تم کو عذاب دیتے تھے اور بری طرح تم سے پیش آتے تھے، چھوٹے لڑکوں اور مردوں کو ذبح کرتے تھے، بڑی عورتوں کو باندیاں بناتے تھے، اس بات میں تمہارے لیے بڑی آزمائش تھی یعنی فرعون کی طرف سے امتحان تھا۔ یا یہ کہ اس میں بڑی نعمت تھی کہ خدا تعالیٰ نے تم کو دی تھی اور اے بنی اسرائیل! تم کو اللہ تعالیٰ نے خوب کان کھول کر سنا دیا تھا اور کتاب میں بتلا دیا تھا کہ اگر تم میری توفیق و نجات و کرامت کا شکر کرو گے تو تم کو اور زائد توفیق و عصمت و کرامت و نعمت عطا کروں گا اور اگر تم میرے ساتھ یا میری نعمتوں کے ساتھ کفر کرو گے تو بے شک کافروں کے لیے میرا عذاب بہت سخت ہے۔

۸- اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے یہ بھی کہا کہ اے لوگو! اگر تم اور جتنے آدمی زمین میں ہیں سب کافر ہو جاؤ تو خدا تعالیٰ کا کیا کرو گے، وہ تو غنی ہے، سب سے بے پروا ہے اور تعریفوں والا ہے، اس کو کسی کی تعریف اور عبادت کی ضرورت نہیں اور جو کوئی اسلام اختیار کرتا ہے تو اس کے لیے بڑا اجر ہے یعنی جنت جس میں وہ ہمیشہ رہے گا یعنی جو اسلام لائے گا وہ اپنے ہی فائدے کے لیے لائے گا، جو کفر کرے گا وہ خود سزا پائے گا۔

۹- اے اہل مکہ! کیا تم کو ان لوگوں کی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یعنی قوم نوح کی اور عاد کی یعنی قوم ہود کی اور ثمود کی

اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ

(معجزات اور) روشن دلیلیں لے کر آئے تو انہوں نے (غصہ سے) اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور کہا: جو کچھ تمہاری معرفت بھیجا گیا ہے ہم

وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ

اس کو نہیں مانتے، جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں اس میں ہمیں بڑا شک پڑا ہوا ہے جو بات

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ⑨ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ

کھلنے نہیں دیتا O (تو) ان کے رسولوں نے کہا کہ کیا تم کو (اس) اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور

الْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ

زمین کا بنانے والا ہے (اور) تمہیں (اپنے دین کی طرف) اس لیے بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ معاف فرمائے اور تاکہ

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ

تم کو (موت کے) مقررہ وقت تک مہلت دے (اور عذاب روکے رکھے) انہوں نے کہا کہ تم تو ہمارے ہی جیسے انسان ہو تم چاہتے ہو کہ

اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ⑩

ہمیں ان چیزوں سے باز رکھو جن کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے تو کوئی کھلی ہوئی سند (معجزہ) ہمارے پاس لے آؤ (تو ہم مانیں گے) O

یعنی قوم صالح کی اور ان کی جو صالح کے بعد گزرے ہیں یعنی قوم شعیب وغیرہ کی خبر نہیں پہنچی اور ان کا حال معلوم نہیں ہوا کہ جیسے ہی انہوں نے تکذیب کی اور نبیوں کو جھٹلایا تو ان کو کس طرح ہلاک کیا گیا۔ ان کی تعداد اور ان کے عذاب کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا' ان کے پاس ان کے رسول علیہم السلام دلائلِ توحید و نبوت اور احکام امر و نہی لے کر آئے۔ انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور ان کی بات نہ مانی۔ یا یہ کہ ان کے منہ پر ہاتھ رکھ لیے اور ان کو حق بات نہ کہنے دی۔ مطلب یہ کہ ان کی بات نہ مانی اور ان سے کہا کہ چپ ہو جاؤ' ہم کو نہ سمجھاؤ' ہم تمہاری بات سننا نہیں چاہتے اور کہا کہ ہم ان باتوں کا جن کو تم پیغام الٰہی بتلاتے ہو' ان کو دے کر بھیجے گئے ہو انکار کرتے ہیں یعنی کتاب و توحید کو نہیں مانتے اور جن کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو یعنی کتاب و توحید کے بارے میں ہم نہایت شک و شبہ میں گرفتار ہیں اور جو تم کہتے ہو ان باتوں میں ہمیں کھلا ہوا اعتراض و شک و شبہ ہے' ہم کسی طرح نہیں مان سکتے۔

۱۰۔ تب رسولوں نے کہا کہ تم کو کون سی بات میں شک ہے' کیا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں شک و شبہ ہے' وہ خدا تعالیٰ جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے' وہ تم کو توبہ اور توحید کی طرف بلاتا ہے تاکہ تمہارے وہ گناہ جو تم نے حالت کفر میں کیے ہیں بخش دے اور ایک وقت معین زندگی تک تم کو اور زمین پر رہنے دے یعنی موت تک عذاب نہ بھیجے' وہ بولے کہ تم تو ہم ہی جیسے آدمی ہو' تم کو خدا تعالیٰ کی باتیں کیسے معلوم ہوئیں' تم یہ چاہتے ہو کہ ہم کو ان رسموں سے روک دو جو ہمارے

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بے شک ہم صورت میں تمہارے ہی جیسے انسان ہیں (لیکن حقیقت میں فرق ہے ہمیں نبوت کے قابل بنایا ہے تمہیں نہیں)

يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَمَا كَانَ لَنَآ أَنْ نَّأْتِيَكُمْ

اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (نبوت دے کر) کرم فرماتا ہے اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس بغیر

بِسُلْطٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾

اللہ تعالیٰ کے حکم کے کوئی دلیل (و سند) لے آئیں اور مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے O

وَمَا لَنَآ أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ط وَلَنَصْبِرَنَّ

اور ہم کیوں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اس نے ہم کو ہماری ہدایت کے راستے دکھائے اور ہم ضرور

عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿١٢﴾ ع وَ

تمہاری ایذاؤں پر جو تم نے ہمیں دی ہیں صبر ہی کریں گے اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے O اور

باپ دادا کیا کرتے تھے اور ان کی پرستش چھڑا دو جن کو وہ پوجتے تھے اگر یہ منظور ہے تو کوئی قوی دلیل کتاب یا معجزہ لاؤ۔

١١- رسولوں نے جواب دیا کہ ہم بھی ظاہری شکل وصورت میں تم ہی جیسے آدمی ہیں مگر آدمی ہونے سے ہمارا رسول نہ ہونا کیسے لازم ہوا۔ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے فضل واحسان کرتا ہے نبوت وہدایت واسلام دیتا ہے ہم کو ہرگز یہ بات لائق نہیں کہ کوئی دلیل یا کتاب اپنی طرف سے بے خدا تعالیٰ کی اجازت وحکم کے لائیں اور اس کو خدا تعالیٰ کا حکم ٹھہرائیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھیں مسلمان حق پر ہیں اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد فرمائے گا۔ کفار کو ظاہری صورت بشری اپنی ہی طرح نظر آئی لیکن ان کے کمالات اور معجزات دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ یہ خدا کے مقرر کیے ہوئے نہ ہوتے تو وہ باتیں جو مخلوق نہیں کر سکتی ان کے سامنے کس طرح ظاہر کرتے ہیں جیسے لاٹھی کا سانپ بن جانا اور جادوگروں کے شعبدوں کو نگل جانا اونٹنی کا پتھر سے پیدا ہو جانا وغیرہ۔ اندھوں کوڑھیوں کو اچھا کر دینا مردہ زندہ کر دینا پتھروں کا درختوں کا جانوروں کا کلمہ پڑھنا اور بہت سے معجزات انبیاء کرام خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے معجزات کفار نے دیکھے اور ہٹ دھرمی سے ایمان نہ لائے۔ (قادری)

١٢- کافروں نے کہا کہ اچھا تم اپنے خدا تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھو دیکھو تم ہمارا کیا حال کرتے ہو۔ تب انہوں نے کہا کہ ہم خدا تعالیٰ پر کیوں بھروسہ نہ کریں حالانکہ اس نے ہم کو نبوت واسلام عطا فرمایا ہے ہم کو ہمارا راستہ سیدھا دکھلایا ہے اگر تم ایذاء دو گے تو ہم خدا تعالیٰ کی اطاعت سے منہ نہ موڑیں گے صبر کریں گے اور مصیبت میں خدا تعالیٰ ہی کا بھروسہ توکل کرنے والوں کو لازم ہے وہ ہی ان کی مدد فرمائے گا۔

١٣ تا ١٧- کافروں نے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنے شہر سے نکال دیں گے اگر تم ہمارے دین کی مخالفت کرو گے اور ہمارے دین کے درپے ہو گے اگر شہر میں رہنا منظور ہے تو پھر ہمارے دین میں لوٹ آؤ اور دین جدید اور توحید کی دعوت

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ

کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنی زمین سے باہر نکال دیں گے یا تم

لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

ہمارے دین میں آ جاؤ تو ان کے رب نے ان کی طرف وحی کی کہ (تم نہ گھبراؤ) ہم ظالموں کو ضرور

الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ

ہلاک کر ڈالیں گے O اور ان کے بعد تم کو ہی (ان کی زمین اور ملک میں) بسائیں گے یہ وعدہ اس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑے

خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ

ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا ڈر سنایا ہے اس سے خوف کھائے O اور (جب انہوں نے رسولوں کا کہنا نہ مانا تو) انہوں نے (اپنے

جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۙ﴿۱۶﴾

رب سے) فیصلہ چاہا اور ہر سرکش (ہٹ دھرم) نامراد اور غارت ہوا O اس کے پیچھے جہنم لگ گئی اور وہاں اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا O

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

جس کو وہ مشکل سے تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور اس کو گلے سے نہ اتار سکے گا اور اسے ہر طرف سے موت ہی موت نظر آئے گی (یعنی موت

وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ

کے اسباب) اور وہ مر نہ سکے گا اور اس کے پیچھے ایک اور سخت عذاب ہو گا O جن لوگوں نے اپنے

چھوڑو۔ تب ان کے پروردگار نے ان کو وحی بھیجی کہ تم صبر کرو، ہم ان ظالم کافروں کو عنقریب ہلاک کر دیں گے اور ان کے بعد تم کو ان کی جگہ ان کی زمین گھر بار میں ٹھہرائیں گے، یہ تسکین اس کے لیے ہے جو میرے روبرو بروز قیامت کھڑے ہونے سے ڈر کر اطاعت کرتا ہے اور میرے عذاب کے حکم سے ڈرتا ہے اور ان کافروں نے اپنے رسولوں پر غالب و منصور ہونے کے لیے دعا مانگی اور فتح چاہی اور ہر جبار عنید 'سرکش، متکبر' حق و ہدایت سے منکر نا کامیاب رہا' نقصان اٹھانے والا ہو گیا۔ اس کو نصرت کی بجائے عذاب ملا' دنیا میں تو یہ ہوا اب اس کے آگے موت کے بعد اس کے لیے جہنم ہے' وہاں سخت عذاب ہے اور دوزخیوں کے بدن سے جو پیپ و خون نکلے گا وہ پلایا جائے گا اور اس کو مجبوراً گھونٹ گھونٹ کر کے پئے گا اور گلے سے اتار بھی نہ سکے گا' اچھو لگے گا' گلے میں پھنس جائے گا اور موت کی مصیبت اس کو ہر جگہ اور ہر طرف سے آ گھیرے گی' ہر ہر بال ور ونگٹے سے موت کا مزہ چکھے گا' یا یہ مطلب ہو کہ ہر طرف سے آتش دوزخ اس کو گھیر لے گی اور آگ ہی آگ نظر آئے گی مگر اس عذاب سے وہ مرے گا نہیں کہ عذاب سے چھوٹ جائے اور پھر اس خون و پیپ کے پینے کے بعد اس کو اس سے بھی زائد سخت گرم اور

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ

رب کے ساتھ کفر کیا ان کے کاموں کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ کہ جس کو سخت آندھی کے دن تیز ہوا اڑا کر لے گئی اور جو کچھ انہوں نے

فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَیْءٍؕ ذٰلِكَ

(دنیا میں) کمایا تھا اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ میں نہ رہا‘ یہی ہے

هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۝۱۸ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

دور کی گمراہی (پرلے درجہ کی ناکامی) O کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق

بِالْحَقِّؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍۙ ۝۱۹ وَّ مَا ذٰلِكَ

کے ساتھ (کسی مصلحت سے) بنایا ہے‘ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے O اور اللہ تعالیٰ

عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۝۲۰ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا

پر ایسا کرنا کچھ دشوار نہیں O اور (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سامنے سب لوگ حاضر ہو جائیں گے تو کمزور لوگ بڑائی

کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا جس سے اس کا منہ اور آنتیں جل سڑ کر پاخانہ کے مقام سے نکل پڑیں گی۔ معاذ اللہ منہ۔

۱۸- ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا یوں ہے یعنی ان کے اعمال کی مثال جیسا کہ راکھ ہوتی ہے‘ اس کو سخت ہوا والے دن میں تیز جھونکے اِدھر سے اُدھر اڑاتے پھرتے ہیں‘ یونہی ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے‘ خاک میں مل جائیں گے‘ جو کچھ انہوں نے نیک کام کیے ہوں گے حالت کفر میں ان سے کچھ ثواب و فائدہ نہ ملے گا۔ جیسے راکھ کا پتا ہوا میں نہیں چلتا اور یہ بات یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے لیے کوئی نیکی کرنا یعنی بتوں کی عبادت کی نیت سے نیکی کرنا سخت گمراہی و خطا ہے اور ہدایت وحق سے بہت دوری ہے۔

۱۹ تا ۲۰- اب اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ خطاب کرتا ہے مگر مراد امت ہے یعنی اے اہل مکہ وغیرہ! کیا تم کو یہ نہیں بتلایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا حق کے ساتھ تاکہ حق و باطل جدا ہو جائے یا حق سے مراد زوال و فنا ہو یعنی ایک وقت خاص تک کے لیے پیدا کیا‘ اگر وہ چاہے تو سب کو ہلاک کر دے اور تمہارے بدلے دوسری نئی خلقت پیدا کر دے جو تم سے بہتر اور زیادہ فرمانبردار ہو اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی دشوار و مشکل نہیں۔

۲۱ تا ۲۲- قیامت کا ہنگامہ ہے اور سب لوگ قبروں سے بحکم الٰہی نکلے ہیں اور کافروں میں آپس میں جب انہوں نے عذاب دیکھا جھگڑا ہو رہا ہے‘ ضعیف لوگ جو کہ رئیسوں اور امیروں کے سبب سے کفر کرتے تھے اور ان متکبروں سے اور اپنے سرداروں سے جو خود بھی ایمان نہ لائے تھے اور ان کو بھی مسلمان نہ ہونے دیا تھا کہتے ہیں کہ ہم تو دنیا میں تمہارے تابع تھے‘ تم حاکم تھے‘ اب تم کچھ مدد کر سکتے ہو‘ ہمارا عذاب اپنے سر لے سکتے ہو؟ وہ بولے دنیا میں ہم تم دونوں کافر تھے‘ اگر خدا تعالیٰ ہم کو ہدایت کرتا تو ہم بھی تم کو ہدایت کرتے خواہ اب ہم فرمانبرداری کریں‘ چیخیں‘ چلائیں یا چپ رہیں‘ صبر کریں‘ دوزخ سے ہم کو

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

والوں (سرکشوں) سے کہیں گے کہ (دنیا میں) ہم تمہارے تابع تھے تو پھر تم ایسا کر سکتے ہو کہ

مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ

اللہ تعالیٰ کے عذاب میں سے کچھ ہم سے ٹال دو؟ وہ کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی (بچاؤ کی) راہ کھولتا تو ہم بھی تمہیں کوئی راہ دکھا دیتے (ہم تو

ع ۳ ۹ ۱۵ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَ

خود ہی عذاب میں مبتلا ہیں) خواہ ہم بے قراری کریں (روئیں پیٹیں) یا صبر کریں ہمارے لیے دونوں حالتیں برابر ہیں (آج) ہمیں کہیں پناہ (اور چھٹکارا) نہیں ○

قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ

اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا (وہ پورا ہو کر رہا) اور میں نے جو تم سے وعدہ

الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

کیا تھا اسے پورا نہ کیا اور میری تم پر کوئی زبردستی تو نہ تھی لیکن صرف یہی کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میری بات

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ

قبول کر لی تو اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ خود اپنے اوپر ملامت کرو (آج) نہ میں تمہاری

وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ

فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو اور تم نے جو مجھے اس سے پہلے

كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

(دنیا میں) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا تھا میں اس سے بے زار ہوں' بے شک ظالموں کے لیے

چھٹکارا نہیں اور کوئی فریادرس نہیں۔ پھر جب سب فیصلہ ہو جائے گا جنت والے جنت میں' دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تب شیطان دوزخیوں سے کہے گا کہ خدا تعالیٰ نے تم سے جنت دوزخ' حساب کتاب' میزان وصراط کا وعدہ کیا تھا اور وہ حق تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا کہ جنت' دوزخ' حساب' کتاب میزان' صراط کوئی چیز نہیں۔ دنیا ہی کی زندگی ہے اور کچھ نہیں تو میرا وعدہ یقیناً جھوٹا تھا' دنیا میں میرا تم پر کچھ زور اور زبردستی تو نہ تھی' میرے پاس کوئی دلیل قوی زبردست نہ تھی جو تم نے میرا کہا مانا فقط یہی تھا کہ میں نے وسوسہ ڈالا' تم کو بلایا' تم مان گئے' میری بات قبول کر لی۔ اب تم مجھ کو برا بھلا نہ کہو بلکہ خود اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ اب نہ میں تم کو نجات دلا سکتا ہوں اور نہ تم مجھے بچا سکتے ہو نہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں نہ تم میری مدد کر

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(بڑا ہی) درد ناک عذاب ہے O اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ ایسے باغوں میں داخل

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ

کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ہی ان میں رہیں گے' ان میں اس کی ملاقات کے وقت

تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً

کا تحفہ سلام ہے O کیا تم نے (غور سے) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اچھی بات کی مثال یہاں

طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ لا

بیان فرمائی جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو' اس کی جڑ جمی ہوئی اور ٹہنیاں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں O

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

اور اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ

وہ سوچیں سمجھیں O اور بری بات (کفر وغیرہ) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گندا درخت'

سکتے ہو' میں تو تمہارے شرک و کفر سے پہلے ہی بیزار ہوں اور اس کو برا سمجھتا ہوں' جب تم نے شرک نہ کیا تھا اور مجھ کو تم نے خدا تعالیٰ کا شریک بنایا تھا میں جب بھی شرک سے منکر تھا' میں اب بھی اس بات کو جو تم دنیا میں اس وقت سے پہلے مجھ کو خدا تعالیٰ کا شریک بناتے تھے کفر سمجھتا ہوں اور اس کے ساتھ کفر کرتا ہوں اور اس سے بیزار ہوں' بے شک کافروں کو جو اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں دردناک عذاب ملے گا جو ان کے دلوں تک کو دکھ دے گا' دلوں تک کی خبر لے گا۔

۲۳۔ اور جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور اپنے رب کے لیے اخلاص سے نیک اعمال کیے تو وہ جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے مکانوں اور درختوں کے نیچے شراب و پانی و شہد و دودھ کی نہریں رواں ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی پائیں گے' جنت میں جب ملاقات ہوا کرے گی تو اس وقت ملاقات کا تحفہ سلام ہوگا۔ ایک دوسرے کو سلام کرے گا۔

۲۴ تا ۲۶۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو یہ خبر نہیں دی گئی کہ خدا تعالیٰ نے پاک کلمہ اور خبیث کلمہ کی مثال بیان کی ہے' پاک کلمہ لا الہ الا اللہ کی مثل یوں بیان کی کہ اس کا کہنے والا یعنی مسلمان مثل ایک مبارک پھل دار درخت کے ہے' اس کی جڑ زمین میں بہت مضبوط قائم ہے' ہلتی نہیں۔ مسلمان کا دل اس کلمہ طیبہ کی برکت سے بہت قوی ہوتا ہے اور اس درخت کی شاخیں آسمان تک بلند ہیں۔ یونہی مسلمان کے اعمال صالحہ آسمان پر جاتے اور مقبول ہوتے ہیں' وہ درخت بحکم پروردگار

خَبِيْثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ

زمین کی سطح پر سے کاٹ دیا گیا ہو اب اسے کوئی قیام و جماؤ نہیں O اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں بھی حق بات پر ثابت اور مضبوط

ع ۲ / ۱۶ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ قف وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے O (اے سننے والو!) کیا تم نے

الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ ۙ

ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی (اور ہلاکت) کے گھر میں لا اتاراO

ہر وقت اپنے میوے لوگوں کو دیتا ہے' یونہی مسلمان کا نفع ہر وقت مخلوق کو ملتا ہے اور وہ ہر دم اپنے مولیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ یا اس درخت سے مراد درخت خرما ہے' یہ مسلمان کے حال کے مطابق ہے' اس کی جڑیں زمین میں بہت مضبوط ہوتی ہیں' یونہی مسلمان دلائل کے ذریعے سے ملت اسلام پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے' اس کی ڈالیاں اوپر ہی کو جاتی ہیں' یونہی مسلمانوں کے مقبول اعمال آسمان پر چڑھتے ہیں۔ ششماہی میں اس پر پھل آتا ہے' یونہی مسلمان ہر دم اپنے اللہ تعالیٰ کے احکام کا اتباع کرتا ہے۔ یونہی خدا تعالیٰ آدمیوں کے لیے اپنی صفت توحید و قدرت کی مثالیں بیان کرتا ہے کہ وہ ان سے نصیحت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانیں اور کلمہ خبیثہ یعنی شرک کی مثل خبیث درخت کی سی ہے یعنی شرک و مشرک دونوں برے ہیں جیسے توحید و موحد دونوں اچھے محمود ہیں۔ یا شجرۂ خبیثہ سے مراد شجرہ حنظل ہے کہ نہ اس سے کوئی نفع ہے نہ اس میں مٹھاس ہی ہے یونہی شرک کہ نہ اس میں مٹھاس نہ نفع' بلکہ وہ کڑوا ہے اور بدبودار ہے' زمین پر ہے ذرا دیر میں اکھڑ جاتا ہے' اس کو قرار و قیام نہیں' اس کی جڑیں مضبوط نہیں۔ یونہی مشرک کے پاس شرک پر کوئی دلیل نہیں فقط وسوسۂ شیطان ہے اور شرک کے ساتھ کوئی نیک عمل بھی مقبول نہیں جیسے تھوہر کے درخت سے کوئی فائدہ نہیں اسی طرح اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں' نقصان ہی نقصان ہے۔

۲۷۔ خدا تعالیٰ نے ان کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن حکیم پر ایمان لائے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا ان کو جو بروز اوّل یوم میثاق مسلمان ہوئے اور نیک بخت و نیک نصیب نیک نفس ہیں قول ثابت پر یعنی شہادت لا الہ الا اللہ پر دنیا و آخرت میں قائم رکھتا ہے۔ دنیا میں مرتد نہیں ہوتے اسلام پر قائم رہتے ہیں' آخرت میں یعنی قبر میں جب منکر نکیر سوال کریں گے اس وقت وہ مسلمان صاف صاف جواب دیں گے اور خدا تعالیٰ گمراہوں' مشرکوں' ہٹ دھرموں کو لا الہ الا اللہ سے بہکا ہوا چھوڑ دیتا ہے' دنیا میں بطیب خاطر اپنی خوشی سے مسلمان نہیں ہوتے اور وہ قبر میں جواب بھی نہ دے سکیں گے اور نہ جب قبروں سے نکلیں گے یعنی کافر شقی بدنصیب ہیں' وہ جواب نہ دے سکیں گے' خدا تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے' گمراہی پر چھوڑنا' ہدایت و دین و ایمان پر ثابت رکھنا سب اس کے قبضہ میں ہے۔

۲۸ تا ۳۰۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو ان لوگوں کا حال معلوم نہیں ہوا جنہوں نے خدا تعالیٰ کی

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا

وہ جہنم ہے جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے O اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے برابر کے ٹھہرائے

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ

تا کہ (لوگوں کو) اس کے راستہ سے بھٹکا دیں (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: کچھ (زندگی کے فائدے) برت لو پھر تمہیں آگ ہی میں جانا ہے O (اے

لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

نبی ﷺ!) میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے ہیں فرما دیجیے کہ اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ سوداگری ہوگی اور نہ کوئی دوستانہ (کام

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا

آئے گا) نماز قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر

خِلٰلٌ ﴿٣١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ

خرچ کرتے رہیں O (وہ) اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے اور آسمان سے پانی اتارا

السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

تو اس کے ذریعے سے تمہارے کھانے کے لیے کچھ پھل پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتی مسخر کر دی (تمہارے قابو میں کر دی) تا کہ اس کے حکم سے

نعمت اسلام کے بدلے کفر خریدا اور کفر اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا کہ رسول (علیہ السلام) و کتاب کو بھیجا۔ انہوں نے اس کا یہ بدلہ دیا کہ کفر اختیار کیا اور اپنی قوم کو ''دار البوار'' یعنی ہلاکت کی جگہ میں یعنی مقام بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ میں لا کر کھڑا کر دیا یا ''دار البوار'' سے مراد جہنم ہے۔ یعنی ان کافروں نے اپنی قوم کو بھی ''دار البوار'' یعنی جہنم میں داخل کیا' اس میں وہ بروز قیامت جائیں گے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے اور بہت خراب منزل ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک تجویز کیے' بتوں کو اس کا ہمسر سمجھا' ان کی عبادت کی تا کہ لوگوں کو دین حق سے اور اطاعت رب تعالیٰ سے ہٹا کر گمراہ کریں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیں کہ تم عیش و نشاط دنیا میں کچھ مدت اور گزار لو اور کفر کرتے رہو' بے شک تمہاری واپسی کا مقام دوزخ ہے' آخر کو تم وہیں جاؤ گے اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا جو تم کو دوزخ سے نجات دلوائے۔

۳۱- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ان بندوں سے جو مجھ پر اور میرے رسولوں اور کتابوں پر ایمان لائے فرما دو کہ نماز پنج وقتہ اچھی طرح وضو' رکوع' سجود و وقت کی رعایت سے ادا کریں اور اللہ نے جو ان کو مال دیے ہیں ان سے ہماری راہ میں صدقہ دیں پوشیدہ بھی اور ظاہر طور پر بھی' خوب خیرات کریں اس سے قبل کہ وہ دن آ جائے جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی یعنی کوئی کافر فدیہ بھی نہ دے سکے گا اور کسی کافر کو کسی کافر کی دوستی بھی کام نہ آئے گی مگر نیکوں کو اچھوں کی محبت ضرور نفع دے گی۔

۳۲ تا ۳۴- پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا

لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

سمندر میں چلے اور تمہارے لیے نہریں بھی مسخر کیں O اور تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو دستور کے مطابق برابر

دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ

چل رہے ہیں اور تمہارے لیے دن اور رات بھی مسخر کیے O اور جو کچھ تم نے مانگا اس نے سب کچھ دیا ہے اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَ ع ۵ ۱۷

کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے' بے شک بعض انسان بڑے ہی ظالم (نا انصاف) بڑے ناشکرے ہیں O (اے نبی ﷺ!

إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ

اس وقت کو یاد کیجئے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب! اس شہر (مکہ مکرمہ) کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے

نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ ۖ فَمَنْ

اور میرے بیٹوں کو بتوں کی پوجا سے بچا O اے میرے پروردگار! بے شک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو جس نے (دین میں) میرا ساتھ دیا وہ میرا ہے

تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَا إِنِّي

اور جس نے میری نافرمانی کی تو (اس سے میرا کوئی تعلق نہیں) بے شک تو ہی (توبہ کی توفیق دے کر) بخشنے والا رحمت فرمانے والا ہے O اے ہمارے پروردگار!

اور آسمان سے مینہ برسایا' اس سے تمہارے کھانے پینے کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے اور سمندر میں کشتیوں کو تمہارے لیے مسخر کیا یعنی تمہارے قابو میں کر دیا تا کہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور تمہارے لیے نہریں' سورج' چاند سب کو مسخر کر دیا جو دستور کے مطابق برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے دن اور رات بھی مسخر کیے اور جو کچھ تم نے مانگا اس سے سب کچھ تم کو دے دیا اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے' اس نے بے شمار نعمتوں سے تم کو نوازا' پھر بھی بعض انسان بڑے ہی ظالم ناانصاف اور ناشکرے ہیں کہ اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ اسی نے آفتاب و ماہتاب کو مسخر کر دیا کہ ہمیشہ تا قیامت ایک مقررہ روش پر حساب سے قائم رہیں اور شب و روز کو مسخر کیا کہ تمہارے فائدے کے لیے آتے جاتے ہیں اور اس نے اپنے فضل و کرم سے جو تم نے مانگا اور جو تم نہ مانگ سکے وہ بھی دیا' اس کی نعمتیں اس قدر ہیں کہ اگر تم ان نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے اور اس کا شکرانہ اس کا عوض نہیں دے سکتے۔ پھر بھی بعض آدمی بڑے ظالم بڑے ناشکرے ہیں یعنی کافر کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کا اور اس کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتا ہے بلکہ ان کے ساتھ کفر و ناشکری کرتا ہے۔

۳۵ تا ۴۱۔ اور اے حبیب! اس وقت کو یاد کیجیے جب ابراہیم (علیہ السلام) کعبہ شریف کو بنا چکے تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے پروردگار! اس شہر یعنی مکہ مکرمہ کو اپنی امان میں لے لے کہ یہ مغلوب نہ ہو جائے' اس کو امن والا شہر بنا دے اور خوف والے یہاں آ کر راحت پائیں اور مجھ کو اور میری اولاد کو اس بات سے محفوظ رکھ کہ بتوں کی عبادت کریں یا آگ وغیرہ کو پوجیں

أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ لا

بے شک میں نے تیرے محترم گھر کے پاس ایک ایسے نالے (میدان) میں جس میں کھیتی (وغیرہ) نہیں ہوتی اپنی کچھ اولاد بسائی'

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَ

اے ہمارے پروردگار! (یہ اس لیے) کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے (کہ وہ آ کر یہاں آباد ہو جائیں)

ارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا

اور انہیں کچھ پھل کھانے کے لیے عطا فرما تا کہ وہ (تیرے) شکر گزار رہیں O اے ہمارے پروردگار! جو کچھ ہم چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں

نُعْلِنُ ط وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿۳۸﴾

تو سب کچھ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر زمین اور آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں O

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ط إِنَّ رَبِّي

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں (دو لڑکے) اسمٰعیل اور اسحٰق (علیہما السلام) بخشے' بے شک میرا پروردگار (اپنے

لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي صلے رَبَّنَا وَ

بندوں کی) دعا سننے والا ہے O اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا رکھ' اے ہمارے پروردگار! میری دعا

یعنی شرک سے محفوظ رکھ۔ اے پروردگار! ان بتوں کے سبب سے بہت سے آدمی گمراہی میں پڑ گئے پس جو میرے دین و طریقہ کا تابع ہوگا وہ مجھ سے ہوگا یعنی میرے گروہ سے ہوگا اور جو میری مخالفت کرے گا تو اے پروردگار! تم غفور ہے' توبہ کرنے والے سے تجاوز کرتا ہے' رحیم ہے' جو توبہ پر مرتا ہے اس پر رحمت کرتا ہے۔ اے پروردگار! میں نے اپنی ذرّیت (یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ہاجرہ علیہا السلام) کو ایسے جنگل میں جہاں نہ گھاس ہے نہ کھیتی وغیرہ تیرے بھروسہ پر تیرے بیت الحرام کے پاس یعنی کعبہ کے پاس چھوڑ دیا ہے اس لیے کہ یہ کعبہ کی طرف تیری نماز ادا کریں۔ پس اے اللہ! تو آدمیوں کے دل ان کی طرف پھیر دے کہ یہاں آیا کریں اور ہر سال زیارت کیا کریں اور اپنی قدرت سے ان کو پھل اور میوے کھلا کہ یہ تیرا شکر ادا کریں۔ اے پروردگار! تو ہماری وہ باتیں جن کو ہم دلوں میں چھپاتے ہیں اور وہ جو ظاہر کرتے ہیں سب جانتا ہے یعنی میں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بظاہر جدائی سے پیش آتا ہوں اور دل میں ان کی محبت رکھتا ہوں تو سب جانتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز کوئی کام اچھا برا' زمین آسمان کا کوئی حال پوشیدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بڑھاپے میں (حضرت) اسماعیل (علیہ السلام) اور پھر (حضرت) اسحٰق (علیہ السلام) لڑکے عطا کیے۔ (جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاں یہ لڑکے ہوئے تو ان کی عمر سو برس کی تھی اور آپ کی بیوی سارہ علیہا السلام کی ننانوے برس کی تھی) بے شک میرا پروردگار میری دعا کو قبول کرنے والا سننے والا ہے۔ اے پروردگار! مجھ کو نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد میں سے بھی آدمیوں کو

تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع ۶ ۱۸

قبول فرما O اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور تمام مسلمانوں کو جس دن حساب ہوگا (یعنی قیامت کے دن) بخش دے O

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ۬ۗ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ

اور (اے نبی ﷺ!) آپ ظالموں کے ان کاموں سے جو وہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو بے خبر ہرگز نہ سمجھئے وہ ان کو صرف اس دن کے لیے

تَشْخَصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ

ڈھیل دے رہا ہے کہ جس دن آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی O وہ سر اٹھائے ہوئے (ٹکٹکی باندھے ہوئے اس طرح) کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہ ہوگی

طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيهِمُ الْعَذَابُ

اور ان کے دل دھک دھک کر رہے ہوں گے حساب کے لیے بے تحاشہ دوڑے چلے جا رہے ہوں گے O اور لوگوں کو اس دن سے ڈرایئے جب ان پر

فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ

عذاب آ جائے گا تو ظالم کہیں گے کہ ہمارے پروردگار! ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دیجئے کہ ہم آپ کا بلانا قبول کریں اور آپ کے پیغمبروں

وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُونُوا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾

کے کہنے پر چلیں (ان کو جواب دیا جائے گا:) کیا تم وہ نہیں ہو جو پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہمیں دنیا سے ہٹ کر کہیں جانا نہیں O

نمازی بنا دے اور ہم پر انعام و اکرام فرما۔ یا اللہ! ہماری دعا اپنے فضل سے قبول فرما۔ اے پروردگار! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب آبائے مؤمنین کو اور سب مؤمنوں کو جس دن کہ حساب قائم ہوگا بخش دینا یعنی بروز قیامت۔ اس دن ترازو اعمال قائم کی جائے گی اور جس کی نیکیاں غالب ہوں گی اس کو جنت ملے گی اور جس کی برائیاں غالب ہوں گی تو اس کو دوزخ اور جس کی نیکیاں بدیاں برابر ہوں گی تو وہ اہل اعراف میں سے ہوگا۔

۴۲ تا ۴۵ - اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اللہ تعالیٰ کو ان کاموں سے جو کافر ظالم اور مشرک کر رہے ہیں بے خبر نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تاخیر فرما رہا ہے اس دن تک کے لیے کہ جس دن نظریں خوف کی وجہ سے اوپر کو اٹھی رہ جائیں گی یعنی قیامت کے دن۔ وہ اپنے سر اوپر کو اٹھائے ہوئے دوڑتے ہوں گے، خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے ان کی نظریں اوپر کو اٹھی رہ جائیں گی نیچے کو نہیں ہوں گی اور ان کے دل خوف سے اڑ گئے ہوں گے یعنی وہ بدحواس ہوں گے نہ ان کو آرام نصیب ہوگا نہ وہ سینے سے نکل سکیں گے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سب کفار کو خاص کر اہل مکہ کو اس دن سے خوف دلائیں جب ان کو عذاب آئے گا، بعض کہتے ہیں کہ اس دن سے مراد روز بدر ہے اور بعض قیامت مراد لیتے ہیں اور دونوں ہو سکتے ہیں۔ جب عذاب آئے گا تو ظلم و شرک والے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم کو تھوڑی سی مہلت دے جتنی دنیا میں دی تھی تو ہم تیری بات مانیں گے، تیری توحید اختیار کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تیرے رسولوں کا اتباع کریں گے

وَسَكَنتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ

اور تم ان لوگوں کے گھروں میں بھی رہ چکے ہو کہ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا

فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ

کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا اور تمہارے سمجھانے کو ہم نے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں O اور بے شک کافروں نے اپنے داؤ چلائے اور ان کے داؤ

مَكْرُهُمْ ۖ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ

کی جزاء اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے (اور وہ اس کے قابو میں ہیں) اور ان کا داؤ ایسا نہ تھا جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں O تو تم ہرگز خیال نہ کرنا

اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ

کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا' بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے' بدلہ لینے والا ہے (کافروں کو پوری پوری سزا دے گا) O (یہ سب

جواب ملے گا کہ کیا تم نے اس سے پہلے دنیا میں قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ ہم کو دنیا میں زوال و فنا نہیں اور مر کر دوبارہ زندہ ہونا اور قیامت وغیرہ حساب کتاب کوئی چیز نہیں ہے اور دنیا میں تم ان مشرکوں کے شہروں میں رہتے تھے جنہوں نے تم سے پہلے تکذیب کی تھی یعنی احکام الٰہی کو جھٹلایا تھا اور اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور وہ ہلاک ہو گئے تھے اور پھر بھی تم نے باوجود ان کا حال دیکھنے کے عبرت نہ پکڑی تھی اور تم کو دنیا میں معلوم ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ شرک کے عوض کیا معاملہ کیا اور تمہارے لیے ہر طرح سے قرآن پاک میں امثال وعدہ وعید' رحمت عذاب سب بیان کر دیا تھا مگر تم نے کسی چیز سے نصیحت حاصل نہ کی اور کسی چیز سے تم کو عبرت نہ ہوئی۔

۴۶۔ اور ان کافروں نے اللہ تعالیٰ و رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جھٹلایا اور طرح طرح کے فریب' مکر' حیلے کیے اور ان کے مکروں کی سزا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اگرچہ ان کے مکر ایسے ہوں کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں اکھڑ جائیں تحقیق ان کا مکر ایسا تھا کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں' بعض اس سے مراد نمرود کا مکر لیتے ہیں جو اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا تھا۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لیے کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے آگ ٹھنڈی سرد کر دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بال بھی بیکا نہ ہوا' اس پر اللہ تعالیٰ نے نمرود کو ہلاک کر دیا اپنے نبی کو بچالیا۔ اس میں حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلی ہے کہ کفار و منافق آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے' ان کو اپنے مکر کی سزا ملے گی۔ آپ کی حفاظت ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔

۴۷ تا ۵۲ - اے سننے والے! خدا تعالیٰ نے جو رسولوں سے ان کی نصرت و نجات کا وعدہ کیا ہے اور اپنے اعداء کے عذاب و ہلاک کا تو اس وعدہ میں تو خدا کو خلاف کرنے والا نہ سمجھنا۔ وہ ضرور یہ وعدہ پورا کرے گا' وہ اپنے ملک و سلطنت میں غالب ہے' اپنے اعداء سے دنیا و آخرت میں بدلہ لینے والا ہے۔ ان سے اس دن بدلہ لے گا جب یہ زمین سوائے اس زمین کے کسی دوسری سے بدل دی جائے گی۔ بعض کہتے ہیں کہ اس زمین کی حالت و صفت بدل دی جائے گی کچھ زائد کچھ کم ہو جائے گی۔ پہاڑ' ندی' نالے برابر کر دیے جائیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ قطع نظر ان حالات کے حقیقتاً زمین بدل دی جائے گی اور آسمان اس دن سب اکٹھے کر دیے جائیں گے' خدا تعالیٰ کے دست قدرت میں رکھے ہوں گے اور سب مخلوق خدا تعالیٰ

تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

اس دن ہوگا کہ) جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور لوگ اللہ تعالیٰ واحد وقہار کے سامنے (اپنی قبروں سے)

الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۴۹﴾

نکل کھڑے ہوں گے ○ اور تم مجرموں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھو گے ○

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ

ان کے کرتے رال گندھک کے ہوں گے (تاکہ آگ جلد لگ سکے) اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی○ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا

کیے کا بدلہ دے، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے○ یہ (قرآن سنانا) لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کا) حکم پہنچانا ہے اور تاکہ اس کے

ع ۱۱ ۱۹ بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا أَنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

ذریعے سے لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کے قہر سے) ڈرایا جائے اور تاکہ لوگ جان لیں کہ وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقل مند نصیحت مانیں ○

کے سامنے حاضر ہوگی جو واحد قہار ہے اپنی مخلوق کو موت سے مغلوب کرتا ہے۔ اس دن یعنی بروز قیامت مجرم مشرک زنجیروں میں اور طرح طرح کی قیدوں میں شیطانوں کے ساتھ بند کیے ہوئے ہوں گے اور ان کے کرتے قطران کے ہوں گے یعنی کالی آگ کے مانند۔ یا قطران سے مراد پیتل ہے جو پگھل کر سخت انتہائی درجہ کا گرم ہوگا اور ان کے منہ پر آگ کی لپٹیں لگتی ہوں گی۔ وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور لے جائے جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر جان کو خواہ نیک ہو خواہ بد اس بات کا بدلہ دے جو اس نے اچھائی برائی دنیا میں کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے یعنی سخت عذاب دینے والا ہے یا یہ کہ جب حساب کتاب لے گا تو جلد لے گا۔ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے جو بندوں کو پہنچتا ہے یا بلاغ سے امر و نہی، وعدہ وعید، حلال حرام کا بیان مراد ہے۔ آدمیوں کو لازم ہے کہ اس سے نصیحت حاصل کریں اور ڈریں اور خوب یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، نہ اس کے اولاد ہے نہ اس کے شریک ہیں اور عقل والوں کو چاہیے کہ اس قرآن پاک سے نصیحت حاصل کریں۔

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ حجر مکی ہے　　　اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے　　　اس میں ننانوے آیات چھ رکوع ہیں

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ①

الٓر۔ یہ کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں

سورۃ الحجر

اس سورت میں حجر کا ذکر ہے۔ یہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔

بسند سابق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تفسیر بھی منقول ہے ''الر'' سے مراد ''انا اللہ اری'' ہے یعنی میں ہی خدا تعالیٰ ہوں' دنیا کی سب باتیں دیکھتا ہوں۔ بعض کہتے ہیں کہ ان حرفوں کی قسم کھائی ہے۔

۱۔ یعنی یہ سورتیں کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں' قسم ہے ان حرفوں کی اور قسم ہے قرآن پاک کی جو حلال وحرام وامر ونہی کا ظاہر کرنے والا ہے کہ بہت ایسے وقت آنے والے ہیں کہ کافر مسلمان ہونے کی تمنا کریں گے۔ ''الر و قران مبین'' میں واؤ قسمیہ ہے۔

ہ بمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝٢ ذَرْهُمْ

قیامت میں) کافر بہت حسرت اور آرزو کریں گے کہ کاش! ہم مسلمان ہو جاتے O (اے نبی ﷺ!) آپ انہیں چھوڑ دیجئے کہ

یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝٣ وَمَآ

کھا لیں پی لیں اور (دنیا کا عیش) برت لیں اور آرزوئیں انہیں کھیل میں بھلائے رکھیں تو عنقریب ان کو حقیقت معلوم ہو جائے گی O

اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا وَلَهَا کِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ

اور ہم نے کوئی (بھی ایسی) بستی ہلاک نہیں کی کہ جس کے لیے (پہلے سے) مقررہ وقت نہ لکھا گیا ہو O کوئی گروہ نہ اپنے (مقررہ)

اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥ وَقَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ

وقت سے آگے بڑھ سکتا اور نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے O اور کافروں نے کہا کہ اے وہ شخص کہ جس پر نصیحت

عَلَیْهِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ لَوْ مَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَةِ اِنْ کُنْتَ

اتری ہی بے شک (ہمارے خیال میں) تم تو مجنوں ہو O اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتے O (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

٢ تا ٣- ایسے بہت دن آئیں گے کہ وہ لوگ جو کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم وقرآن حکیم کو نہیں مانتے کافر ہیں اس وقت کی تمنا کریں گے کہ اے کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے یعنی جبکہ خدا تعالیٰ دوزخ میں سے ہر مومن مخلص کو بسبب اس کے ایمان کے نکال کر جنت میں داخل کرے گا تو اس وقت کفار کو حسرت ہوگی کہ ہم دنیا میں کیوں ایمان نہ لائے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ دنیا میں نہیں سمجھتے تھے ان کو یونہی چھوڑ دو۔ خوب جانوروں کی طرح مزے سے کھاتے رہیں دلائل و تنبیہ میں تامل نہ کریں کل کا غم دل میں نہ لائیں کفر وحرام میں زندگی بسر کریں اور آرزوؤں کے جال میں گرفتار رہیں ان کی ناجائز بڑی لمبی لمبی خواہشات نفسانی ان کو یادِ الٰہی سے باز رکھیں۔ اطاعت الٰہی میں مشغول نہ ہونے دیں۔ یہ عنقریب جان لیں گے کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جاتا ہے یعنی موت کے وقت اور قیامت کے دن اور قبر میں ان کو پتہ چل جائے گا۔

٤ تا ٥- اور ہم نے جس شہر کے آدمیوں کو ہلاک کیا تو ان کو اسی وقت پر ہلاک کیا جو ازل سے لکھا ہوا تھا اور علم الٰہی میں معین تھا۔ کوئی گروہ اپنی ہلاکت کے وقت سے پہلے نہیں مرتا اور اپنی موت کے وقت کے آ جانے کے بعد باقی نہیں رہ سکتا۔ یعنی موت میں تاخیر نہیں ہوتی جو وقت مقرر ہے اسی وقت پر آتی ہے۔

ف: کافر اپنی ہلاکت اور موت کا وقت دریافت کرتے تھے تو ان کو جواب دیا گیا کہ وہ ضرور آئے گی اس کا انتظار کرو ٹل نہیں سکتی۔

٦ تا ١٥- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض کافر آپ سے یوں خطاب کرتے ہیں کہ اے وہ شخص جو اپنے اوپر ذکر اترنے کا دعویٰ کرتے ہو اور (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کو قرآن حکیم لے کر آنے والا بتاتے ہو تم مجنوں ہو تم پر مرگی کا اثر معلوم ہوتا ہے اگر فی الواقع تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو فرشتے ہماری آنکھوں کے سامنے کیوں نہیں اترواتے کہ وہ آ کر تمہاری

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا

ہم فرشتوں کو بے کار نہیں اتارتے ہیں (بلکہ فیصلہ ہی کے لیے اتارتے ہیں) اور جب وہ (فرشتے) اتریں گے تو ان (کافروں) کو

اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَ

مہلت بھی نہ دی جائے گی ○ بے شک ہم نے ہی یہ قرآن (جو سراپا نصیحت ہے) اتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں (اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی) ○

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ

اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بھی اگلی امتوں میں رسول بھیجے ○ اور جب ان کے پاس

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ

کوئی رسول آتا تھا تو وہ اس سے مذاق ہی کرتے تھے ○ اسی طرح ہم ہنسی مذاق

قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

کو مجرموں کے دلوں میں راہ دیتے ہیں ○ کہ وہ اس (حق) پر ایمان نہیں لاتے ہیں اور یہ انکار تو اگلوں کا قدیم دستور چلا آیا ہے ○

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور اگر ہم ان پر آسمان کا دروازہ بھی کھول دیں پھر وہ اس میں چڑھنے لگیں ○

گواہی دیں اور ہم خواہ مخواہ ایمان لے آئیں' ایسی باتیں عبداللہ بن امیہ مخزومی وغیرہ کیا کرتے تھے۔ اس کا جواب دیا کہ ہم جب آسمان سے فرشتوں کو کسی قوم پر اتارتے ہیں تو ان کے ساتھ عذاب بھی ہوتا ہے کہ اگر کافر اب بھی نہ مانیں تو فوراً ان کو عذاب دیں اور جب کافروں پر فرشتے اترتے ہیں تو پھر وہ تاخیر و مہلت نہیں پاتے ہیں۔ ہم نے ذکر یعنی قرآن حکیم (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کی معرفت اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا ہے اور ہم ہی اس کے یعنی قرآن پاک کے خود نگہبان ہیں۔ شیطان کا اس میں دخل ہی نہیں کہ گھٹا بڑھا سکے یا کوئی حکم نکال دے اور بھی کسی شخص کا تمام دنیا میں سے اس میں دخل نہیں کہ اس میں کچھ کمی بیشی کر دے اور یہ قیامت تک جیسا اترا ہے ویسا ہی رہے گا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو تعجب نہیں کہ ہم نے تم سے پہلے بھی اگلے گروہوں میں بہت سے رسول بھیجے اور ان کے پاس کوئی ایسا رسول نہ آیا جس کو انہوں نے جھٹلایا نہ ہو اور کافر اس سے مذاق' مسخرا پن نہ کرتے ہوں۔ جھٹلانا تو ہم مجرمین مشرکین کے دلوں میں یونہی چھوڑ دیتے ہیں کہ ان میں خوب سرایت کرتا رہے' پھیلتا رہے' دلوں سے نہ نکلے کہ وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن حکیم پر ایمان نہ لائیں اور پھر ان پر ہمارا عذاب نازل ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت' تبلیغ' طریقہ' عادت یونہی جاری ہے کہ رسول (علیہ السلام) کو بھیجتا ہے' کچھ لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں کچھ کافر رہتے ہیں۔ کافر انکار کرتے ہیں عذاب پاتے ہیں ہلاک ہو جاتے ہیں' یہ سب خدا تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے۔ یہ قوم کفار

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ع ۱۵

تب بھی وہ یہ کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو کیا گیا ہے O

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا

اور بے شک ہم نے آسمان میں برج بنائے اور ان کو دیکھنے والوں کے لیے (ستاروں سے) مزین کیا ہےO اور ہم نے اس کو

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ

ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا O مگر جو چھپ کر سننے جائے اس کے پیچھے دہکتا ہوا

شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

انگارہ پڑتا ہے O اور ہم نے ہی زمین پھیلائی اور اس میں پہاڑوں کے لنگر ڈالے

وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

اور اس میں ہر چیز اندازے سے اُگائی O اور ہم نے اس میں تمہارے لیے روزی کے

مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا

سامان کر دیئے اور ان کے لیے بھی جن کے رزق دینے والے تم نہیں ہو O اور ایسی کوئی چیز نہیں کہ جس کے

مکہ تمہیں جھٹلاتے ہیں' یہ بھی حسب دستور سنت قدیمی عذاب الٰہی پائیں گے۔ یہ کہتے ہیں کہ اگر فرشتے آئیں تو ایمان لائیں' یہ غلط کہتے ہیں۔ اگر ہم اہل مکہ پر آسمان کا دروازہ بھی کھول دیں اور یہ اس میں مثل فرشتوں کے آیا جایا کریں تو بھی یہ کہیں گے کہ ہماری آنکھوں پر جادو کیا گیا ہے' ہماری نظر بندی کی گئی ہے' عقلیں جادو سے خراب کر دی گئی ہیں۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جادو کر دیا ہے ہماری عقلیں جادو سے خراب کر دی گئی ہیں' یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔

۱۶ تا ۲۰۔ اور ہم نے آسمان میں برج بنائے' بعض لوگ برج سے مراد مکانات لیتے ہیں اور بعض مفسر ستارے مراد لیتے ہیں' جن سے سمندر اور خشکی کی اندھیریوں میں راہ ملتی ہے اور ہم نے آسمانوں کو ستاروں سے دیکھنے والوں کے لیے زیب و زینت بخشی اور ہم نے آسمان کو ہر شیطان مردود سے حفاظت میں رکھا۔ جب وہ آسمان پر جانے کا قصد کرتا ہے اور فرشتوں کی باتیں سننا چاہتا ہے تو فرشتے اس کو آگ کی چنگاریوں سے مارتے ہیں اور سنگسار کرتے ہیں جس کو لوگ ستارہ ٹوٹنا سمجھتے ہیں مگر جو کوئی شیطان کوئی بات فرشتوں کی جلدسن پاتا تھا تو اس کو جلتا ہوا انگارہ آ کر ہلاک کر دیتا۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش سے پیشتر شیاطین آسمانوں کے قریب جا کر فرشتوں کی گفتگو سنا کرتے تھے اور کوئی بات سن کر اس کو کاہنوں سے بیان کرتے تھے' کاہن ایک بات کے ساتھ کئی جھوٹی باتیں ملا کر لوگوں سے بیان کرتے تھے' لوگ سمجھتے کہ کاہن غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کے بعد شیطانوں کا آسمان پر چڑھنا بند کر دیا گیا' جو کوئی جانے کی کوشش کرتا ہے

عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرۡسَلۡنَا

(بے شمار) خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم اسے صرف ایک معین اندازے سے ہی اتارتے ہیں O اور ہم نے بادلوں

الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَیۡنٰکُمُوۡهُ ۚ وَمَاۤ

سے بوجھل ہونے والی ہوائیں بھیجیں، پھر آسمان سے ہم نے پانی اتارا، پھر ہم نے وہ تم کو پلایا

اَنۡتُمۡ لَهٗ بِخٰزِنِیۡنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ وَنَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾

حالانکہ تم اس کے خزانچی نہیں ہو O اور بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں آخر کار (مالک و) وارث بھی ہم ہی ہیں O

وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنۡكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾

اور بے شک ہمیں معلوم ہے جو تم میں (عملوں میں) آگے بڑھے اور بے شک ہمیں وہ بھی معلوم ہے جو تم میں پیچھے رہے O

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحۡشُرُهُمۡ ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ ع وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا ع ۲ / ۱۰ / ۲

اور بے شک آپ کا رب ہی ان کو قیامت میں اکٹھا کرے گا، بے شک وہی حکمت والا، جاننے والا ہے O اور بے شک ہم نے

اس پر انگارہ پھینکا جاتا ہے، وہ جل جاتا ہے اور ہم نے زمین کو پانی پر مثل فرش کے بچھایا۔ اس میں بطور میخوں کے بھاری بھاری پہاڑ پیدا کیے تاکہ وہ ہل نہ سکے اور ہم نے اس میں یعنی پہاڑوں میں یا زمین میں ہر چیز ایک اندازے کے مطابق پیدا کی گھاس، پھل، پھول سب اندازہ و حکمت سے ظاہر کیے۔ یا موزوں طریقے سے وہ چیزیں مراد ہوں جن کو لوگ وزن کرتے ہیں جیسے رتی، ماشہ، تولہ سے چاندی سونا تولتے ہیں اور سیروں سے لوہا، پیتل، رانگ وغیرہ۔ ہم نے زمین میں تمہارے لیے عیش و زندگی کی چیزیں مہیا کیں پھل، پھول، میوے کھانے پینے کی چیزیں اور وہ ان کو بھی رزق دیتا ہے جن کو تم رزق نہیں دیتے یعنی پرندے وغیرہ و دیگر حیوانات سب کو روزی دیتا ہے، یا رحموں میں جو بچے ہوتے ہیں وہ مراد ہوں کہ وہ ان کو بھی رزق مہیا کرتا ہے۔

۲۱ تا ۲۵- دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہیں ان سب کے خزانے اور کنجیاں ہمارے پاس ہیں۔ مینہ، ہوا، پھل، پھول، درخت، گھاس ان سب چیزوں میں کسی کو دخل نہیں۔ ہم مینہ کو نہیں اتارتے ہیں مگر ایک خاص مقدار، معلوم معین کے ساتھ جس کو ہمارے خزانچی جانتے ہیں۔ اور ہم نے پانی برسانے والے بادلوں کو گھیر کر لانے والی ہواؤں کو بھیجا، پھر ان کے ذریعے سے آسمان سے مینہ نازل کیا، اس سے ہم نے تم کو زمین میں سیراب کر دیا اور تم بارش کے مالک اور خزانچی نہیں کہ جب چاہو کھول کر پانی برسا لو۔ ہم ہی دنیا میں سب کو زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔ یعنی آسمان و زمین کی سب چیزوں کے مالک ہیں، جب سب فنا ہوں گے اور جب تک زندہ ہیں ہر وقت ہم ہی مالک ہیں اور ہم تم لوگوں میں سے اگلے پچھلوں سب کو جانتے ہیں، اگلوں سے مراد ماں، باپ ہیں اور پچھلوں سے مراد اولاد ہے، یا نماز کی صف کے مقتدی مراد ہیں یعنی جو نماز میں صف اوّل میں شریک ہیں اور جو آخر میں ملتے ہیں ہم سب کو جانتے ہیں۔ اے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ

انسان کو کھنکھناتی ہوئی خشک مٹی سے جو سیاہ خمیر کی ہوئی تھی بنایا ○ اور جنوں کو اس

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

سے پہلے آگ کے شعلے سے بنایا ○ اور (اے نبی ﷺ! اس وقت کو یاد کیجئے)

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

جب کہ آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں بجتی ہوئی خشک سیاہ خمیر کی ہوئی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں ○

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾

جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی طرف سے ایک خاص معزز روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے (تعظیمی) سجدہ میں گر پڑنا ○

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ

تو سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا ○ سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں

حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار سب اولین وآخرین کو بروز قیامت جمع کرے گا' وہ حکیم ہے کہ اس نے حکمت سے حشر نشر مقرر کیا ہے' علیم ہے کہ سب کا عذاب وثواب جانتا ہے۔

۲۶ تا ۲۷- ہم نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو صلصال سے بنایا یعنی اس مٹی سے جو سوکھ کر آواز دیتی ہے اس مٹی سے' جو پہلے بدبودار تھی یعنی اس کا خمیر اٹھایا گیا تھا اور جنوں کی یعنی اس نوع کے اوّل شخص کو (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے پہلے اس آگ سے پیدا کیا تھا جو دھواں نہ رکھتی تھی یعنی بھڑکتا ہوا شعلہ تھی۔

۲۸ تا ۲۹- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس وقت کو یاد کیجیے جب آپ کے پروردگار نے زمین والے فرشتوں سے جو دس ہزار تھے اور زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ کل فرشتوں سے خواہ آسمان کے ہوں یا زمین کے فرمایا تھا کہ میں (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے جو کھنکھناتی آواز دیتی ہے پیدا کرنے والا ہوں' جب ان کو پیدا کرچکوں اور اس کو دونوں ہاتھ پاؤں آنکھوں وغیرہ سے خوب درست کرلوں اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دوں اور وہ زندہ ہو جائے تو تم سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا اور تحیت ادا کرنا اور آداب بجا لانا۔ فرشتوں نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو تعظیمی سجدہ کیا۔ سجدہ کی دو قسمیں ہیں' ایک تو تعظیمی اور دوسرا عبادت کا سجدہ۔ جو کوئی مخلوق کو معبود سمجھ کر عبادت کا سجدہ کرے گا تو وہ کافر ومشرک ہو جائے گا اور جو کوئی کسی کو تعظیمی سجدہ کرے گا تو وہ گناہ گار ہوگا کافر نہ ہوگا۔ اگلی شریعتوں میں تعظیمی سجدہ جائز تھا جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے تعظیمی سجدہ کیا لیکن شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تعظیمی سجدہ بھی جائز نہیں۔ کسی مخلوق کو خواہ نبی ہوں یا ولی کسی قسم کا سجدہ جائز نہیں' دونوں قسم کے سجدے منع ہیں۔

۳۰ تا ۴۴- جب اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا تو حسبِ حکمِ الٰہی سب کے سب فرشتے سجدے

مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ

کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کیا O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے

السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ

والوں کے ساتھ نہ ہوا O اس نے کہا کہ مجھے زیبا نہیں تھا کہ میں ایک ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو

صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

نے خشک بجتی ہوئی سیاہ خمیر کی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو جنت سے نکل جا' بے شک

رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ

تو مردود ہے O اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے O ابلیس نے کہا: اے میرے رب!

فَاَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

مجھے اس دن تک کی مہلت دے کہ (مردے زندہ ہو کر) اٹھائے جائیں O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک تو ان میں سے ہے O

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

جن کو معلوم وقت (قیامت کے دن) تک مہلت دی گئی ہے O ابلیس نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے اس کی قسم کہ تو نے

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ

مجھے (انسان کی وجہ سے) گمراہ اور خراب کیا' میں زمین میں ضرور انہیں (برائیاں اچھی دکھا کر) بھلاوے دوں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا O مگر وہ جو

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾

ان میں تیرے خالص چنے ہوئے بندے ہیں (وہ بچے رہیں گے) O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ (اطاعت کا) راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے O

میں گر گئے مگر ابلیس جس کو ریاضت کا خیال تھا اس نے تکبر کیا اور فرشتوں کے ساتھ سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے ابلیس! تجھ کو کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اور سب فرشتوں کا ساتھ نہ دیا۔ اس نے کہا: میں تو ایسا ویسا نہیں ہوں جو اس آدمی کو سجدہ کر لیتا جس کو تو نے خمیر کی ہوئی بدبودار مٹی جو سوکھ کر آواز دیتی تھی سے پیدا کیا۔ ارشاد ہوا کہ اب تو یہاں سے نکل جا' تو رجیم وملعون مردود ہے۔ میری رحمت سے دور ہو اور تجھ پر میری اور میرے فرشتوں کی اور ساری مخلوق کی روز قیامت تک لعنت ہے۔ ابلیس نے کہا: یا اللہ! مجھے اس دن تک زندہ رکھنا جب مردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے' اس نے اپنے خیال میں یہ دعا مانگی کہ میں موت سے محفوظ رہوں' اس کو جواب ملا کہ تو ایک وقتِ معین تک یعنی نفخہ اولیٰ (پہلی مرتبہ سور پھونکنے) تک زندہ

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ

بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی بس نہیں چلے گا سوائے ان (گمراہوں) کے جو

مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا

تیری پیروی کریں گے O اور بے شک جہنم ان سب (کے عذاب) کا وعدہ ہے O اس کے

۳ ع(۱۹) ۲ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿۴۴﴾ إِنَّ

سات دروازے ہیں (اور) ہر دروازے کے لیے ان (لوگوں) میں سے ایک ایک حصہ بٹا ہوا مقرر ہے O بے شک

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۴۵﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿۴۶﴾ وَ

پرہیز گار باغوں اور چشموں میں رہیں گے O (ان سے کہا جائے گا:) ان (باغوں) میں سلامتی اور امن سے جا کر رہو O اور

نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿۴۷﴾

ان کے سینوں میں جو کچھ کینے ہوں گے ہم سب کھینچ لیں گے، وہ تختوں پر روبرو آپس میں بھائی بھائی بنے بیٹھے ہوں گے O

لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ

اور نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے O (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) میرے

عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۴۹﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ

بندوں کو خبر کر دیجئے کہ بے شک میں ہی بڑا بخشنے والا مہربان ہوں O اور بے شک میرا عذاب بڑا ہی درد ناک

رہے گا پھر مرے گا۔ اس نے کہا کہ اب جیسے تو نے مجھے گمراہ کر دیا ہے اور مجھ کو گمراہی میں چھوڑ دیا اور مجھ کو ہدایت سے دور رکھا یونہی اب میں اولاد آدم (علیہ السلام) کو گمراہ کروں گا اور زمین میں جا کر لذتیں اور ناجائز شہوتیں ان کے سامنے اچھی طرح پیش کروں گا اور برائیوں کو اچھا کر کے دکھاؤں گا اور سب کو گمراہ کروں گا۔ مگر تیرے خاص نیک مخلص بندے کہ وہ گمراہ نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ اخلاص میری طرف سیدھی اور مضبوط راہ مستقیم ہے یا یہ اسلام میرا برگزیدہ اور پسندیدہ راستہ ہے، جو اس پر چلے گا وہ نجات پائے گا اور جو تیری اطاعت کرے گا وہ گمراہ جہنمی ہوگا۔ بے شک میرے نیک مومن بندوں پر تجھ کو دسترس اور قدرت نہ ہوگی اور جو کافروں میں سے تیرا اتباع کرے گا تو تیرا اور تیرے سب تابع داروں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے تلے اوپر سات دروازے ہیں اور سب سے اوپر کا جہنم ہے اور نیچے کا ہاویہ اور ہر دروازے کا حصہ روزِ ازل سے تقسیم ہو چکا ہے کہ کون کافر کس دروازے سے جائے گا اور کون کس سے جائے گا۔

۴۵تا۵۰۔ بے شک متقین جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے تھے باغوں میں اور پاکیزہ چشموں میں سیر کریں گے۔ بروز

الْأَلِيمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرٰهِيمَ ﴿۵۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ

عذاب ہے O اور انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کا حال سنا دیجئے O جب وہ ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئے

فَقَالُوا سَلٰمًا ۖ قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿۵۲﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا

تو انہوں نے سلام کہا' ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے O انہوں نے کہا: آپ کچھ نہ ڈریں'

نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلٰى أَنْ مَّسَّنِيَ

بے شک ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے (اسحق علیہ السلام) کی خوشخبری دیتے ہیں O ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم مجھے اس بڑھاپے

الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿۵۴﴾ قَالُوا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ

میں خوشخبری دیتے ہوئے اب کاہے کی خوشخبری دیتے ہو O (مہمان فرشتوں نے) کہا: ہم نے آپ کو سچی خوشخبری دی ہے

مِّنَ الْقٰنِطِينَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ إِلَّا

تو آپ نا امید نہ ہوں O ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اپنے رب کی رحمت سے نا امید تو صرف گمراہ لوگ

قیامت ان سے خدا تعالیٰ کہے گا کہ لو جنت میں صحت و سلامتی سے جاؤ اور سلام و تحیت پاؤ یا اسلام کے معنی نجات ہوں یعنی ہر غم سے تم کو امن و نجات ہے۔ جو کچھ بھی ان کے دلوں میں عداوت' دنیاوی کدورت ہوگی سب نکال دیں گے۔ وہ سب وہاں آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں گے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے آمنے سامنے' ایک دوسرے سے ملا کریں گے۔ آپس میں ملنے جلنے ایک دوسرے کے پاس آیا جایا کریں گے' وہاں نہ تو کوئی ان کو تکلیف و مشقت ہوگی نہ وہاں سے کبھی نکلیں گے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے بندوں کو خبر کر دو کہ میں غفور ہوں یعنی توبہ کرنے والوں سے درگزر کرنے والا ہوں اور جو توبہ پر مرتا ہے اس کے حق میں رحیم ہوں اور میرا عذاب اس کے لئے جو کفر پر مرا سخت دردناک و شدید ہے۔ متقین سے مراد حضرت ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ کرام وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور وہ سب مسلمان ہیں جو ان کی پیروی کریں۔

۵۱ تا ۵۶- اے میرے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کو ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کی خبر سنا دیجیے۔ جب وہ مہمان فرشتے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس گئے اور کہا: سلام تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کھانا پیش کیا۔ جب انہوں نے نہ کھایا تو (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ ہم تم سے ڈرتے ہیں' تم کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ انہوں نے کہا: اے ابراہیم (علیہ السلام)! تم خوف نہ کھاؤ' ہم فرشتے ہیں' تم کو لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جو بچپن ہی سے علم والا ہوگا اور جب بڑا ہوگا تو بردبار حلیم ہوگا۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ تم مجھ کو اب خوشخبری سناتے ہو جبکہ مجھ کو بڑھاپے نے ضعیف کر دیا۔ پس تم مجھ کو کس دلیل سے خوشخبری دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو سچی بشارت دیتے ہیں' تم کو یقیناً لڑکا ملے گا تم ناامید نہ ہو۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ میں اپنے رب کی رحمت سے ناامید نہیں' اس کی رحمت سے تو صرف گمراہ' بے دین' کافر ہی ناامید ہوتے ہیں۔

الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا

ہی ہوتے ہیں○ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: تو پھر تمہارا اور کیا کام ہے اے خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتو)!○ انہوں نے کہا:

اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ

ہم ایک نافرمان قوم کی طرف (عذاب دے کر) بھیجے گئے ہیں○ مگر لوط (علیہ السلام) کے گھر والے کہ ہم ان سب کو بچا لیں

اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع

گے○ سوائے ان کی بیوی کے کہ ہم (حکم ازلی میں) ٹھہرا چکے ہیں کہ بے شک وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے (یعنی ہلاک ہونے والوں میں سے)○

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾

پھر جب لوط (علیہ السلام) کے گھر فرشتے آئے ○ تو انہوں نے کہا: تم تو اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو ○

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ

(فرشتوں نے) کہا: بلکہ ہم آپ کے پاس وہ (عذاب) لائے ہیں جس میں یہ (تمہاری قوم کے) لوگ شک کرتے ہیں○ اور ہم آپ کے پاس

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ

سچا حکم لائے ہیں اور بے شک ہم یقیناً سچے ہیں ○ تو آپ اپنے لوگوں کو کچھ رات رہے لے کر (یہاں سے)

اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

نکل جایئے اور آپ ان کے پیچھے چلیے اور تم میں سے کوئی مڑ کر پیچھے نہ دیکھے اور جہاں کا حکم تم کو کیا گیا ہے وہاں سیدھے چلے جایئے○

۵۷ تا ۶۰- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے فرشتو! تم یہاں کس کام کے لیے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم قوم مجرمین کی ہلاکت کے لیے آئے ہیں جنہوں نے اعمال خبیثہ کر کے اپنے آپ پر ہلاکت کو لازم کر لیا۔ یعنی قوم لوط کہ وہ ہلاک ہوگی نیز ان کی بیوی کہ وہ منافق ہے' اس کی تقدیر میں یہ بات لکھی جا چکی ہے کہ اس کا حشر بھی کافروں' منافقوں کے ساتھ ہوگا اور وہ بھی انہی کے ساتھ ہلاک ہوگی۔

۶۱ تا ۶۶- جب وہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے رخصت ہو کر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ تم کون لوگ ہو؟ ہم تم کو اور تمہارے کلام' سلام کو نہیں پہنچانتے' تم بے جان پہچان کے آدمی معلوم ہوتے ہو' انہوں نے کہا کہ ہم فرشتے ہیں۔ جس بات میں کافر شک کرتے تھے یعنی عذاب وہ ہم لے کر آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہمارے ساتھ آیا ہے جواب نہ پھرے گا اور ہم سچے ہیں سمجھو کہ عذاب آ گیا۔ بس اب تم رات کے آخری حصے میں مع اپنے بال بچوں کے یہاں سے نکل جاؤ اور ان لوگوں کے پیچھے پیچھے شہر سدوم سے روانہ ہو جاؤ اور یہ

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾

اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو (اس حکم کا) قطعی فیصلہ سنا دیا کہ بے شک صبح ہوتے ہوئے اس قوم کی جڑ کٹ جائے گی O

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ

اور (مہمانوں کا حال سن کر) شہر والے (بدمعاش) خوشیاں مناتے آئے O لوط (علیہ السلام) نے کہا: بے شک یہ میرے مہمان ہیں تو

فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ

تم (ان کے ساتھ بدخلقی برت کر) مجھے رسوا نہ کرو O اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے بے آبرو نہ کرو O (بدمعاشوں نے) کہا: کیا ہم نے آپ کو

نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ

منع نہ کیا تھا کہ دنیا بھر کے لوگوں کے معاملہ میں دخل نہ دیا کرو O لوط (علیہ السلام) نے کہا کہ یہ (میری قوم کی لڑکیاں) میری بیٹیوں کی بجائے ہیں

فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾

اگر تم کرنا چاہتے ہو (تو ان سے نکاح کر لو) O (اے محبوب ﷺ!) آپ کی جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے تھے (تو ان پر اس کا

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

کچھ اثر نہ ہوا) O پھر تو دن نکلتے ہی انہیں ایک ہولناک آواز نے آ لیا O پھر ہم نے ان (بستیوں) کے اوپر کے حصہ کو نیچے کا حصہ

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کر دیا (یعنی ان کو پلٹ دیا) اور ہم نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے O بے شک اس (واقعہ) میں بہت

خیال رہے کہ تم میں سے کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے اور جہاں کا تم کو حکم ہے وہیں فوراً چلے جاؤ اور ہم نے حضرت لوط علیہ السلام کو یہ وحی بھیجی کہ اب ان لوگوں کا صبح ہوتے خاتمہ ہے' ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑا جائے گا۔

۶۷ تا ۷۷۔ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل بن کر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس گئے تو ان کی قوم کو جو عمل خبیث کے عادی تھے ان کے آنے کی خبر پہنچی۔ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر خوب خوش ہوتے ہوئے آئے' حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں مجھ کو ان کے سامنے رسوا و ذلیل نہ کرو اور حرام بات میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھ کو ذلت خرابی میں نہ ڈالو' مہمانوں کو نہ ستاؤ' ان کی قوم نے جواب دیا کہ اے لوط! کیا ہم نے تم کو منع نہیں کر دیا تھا کہ مسافروں کو اپنے گھر میں نہ ٹھہرایا کرو اور تمام جہان کے لوگوں کو مہمان نہ بنایا کرو۔ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میری بیٹیاں موجود ہیں اگر تم چاہو تو تمہارے نکاح میں دے دوں' فعل حرام سے باز رہو۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی جان کی قسم! آپ کی عمر عزیز کی قسم! وہ قوم لوط (علیہ السلام) ایسے نشے میں تھی کہ ان کو کچھ نہ سوجھتا تھا یعنی اپنی خواہشات نفسانی کے نشہ میں ڈوبے ہوئے تھے' ان کو کسی کی

لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ

سی نشانیاں ہیں سمجھنے والوں کے لیے O بے شک وہ (بستیاں) اس راستہ پر ہیں جو اب تک چلتا ہے O بے شک ان تمام

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ

چیزوں میں ایمان داروں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں O اور بے شک جھاڑی میں رہنے والے لوگ بھی

لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَ

بدکار ظالم تھے O تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور یہ دونوں (شہر) کھلے راستہ پر واقع ہیں O اور

۵ع۱۹ ۵ وقف لازم

لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا

بے شک حجر کے لوگوں نے بھی (ہمارے) رسولوں کو جھٹلایا O اور ہم نے ان کو بھی اپنی نشانیاں

فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ

دی تھیں تو وہ ان (نشانیوں) سے منہ پھیرے رہے O اور وہ پہاڑوں میں بے خوف ہو کر گھر تراشتے

بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ اَغْنٰى

تھے O انہیں صبح ہوتے ہی ایک چیخ نے آ لیا O تو جو کچھ وہ (اپنی حفاظت کے لیے)

نصیحت سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا کہ یکا یک ان کو عذاب الٰہی نے آ گھیرا اور آفتاب طلوع ہونے کے وقت سب کو عذاب نے پکڑ لیا اور ہم نے وہ تختۂ زمین زیروزبر کر دیا (اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر) پھر ان پر ہم نے پتھروں کا مینہ آسمان سے برسایا۔ ان پر جو عذاب نازل کیا گیا اس میں بڑی عبرت ہے تاکہ آئندہ نسلیں ڈریں اور کوئی ایسا گندہ فعل نہ کرے۔

۷۸تا۷۹۔ قوم شعیب جو ایکہ والی تھی وہ بھی ظالم ومشرک تھی' ایکہ سے مراد درختوں والے ہیں' ان کے بہت سے باغات تھے۔ پس ہم نے ان سے شرک کا دنیا میں انتقام لیا اور ان کو ہلاک کیا۔ یہ دونوں شہر یعنی حضرت لوط علیہ السلام و شعیب علیہ السلام کی قوم کے شہر ملک شام کی راہ پر سے نظر آتے ہیں۔ جب یہ کفار مکہ وہاں سے گزرتے ہیں تو راہ پر سے صاف نظر آتے ہیں' ان کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

۸۰تا۸۴ - اصحاب حجر یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے سب رسولوں کو جھٹلایا۔ ہم نے ان کے پاس معجزے اور اپنی قدرت کی روشن نشانیاں بھیجیں۔ انہوں نے ان سے اعراض وانکار کیا' سب کو جھٹلایا۔ وہ لوگ پہاڑوں کو کھود کھود کر گھر بناتے تھے اور ان میں امن اور چین سے رہتے تھے یعنی مکان بڑے مضبوط ہوتے تھے' یہ خوف نہ تھا کہ وہ گر پڑیں گے' یا یہ کہ عذاب سے امن سمجھتے تھے۔ ہم نے ان کو ہلاک کیا ان کو چیخ نے پکڑ لیا۔ (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کی چیخ سے ہلاک ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے سوا وہ جن کی عبادت کرتے تھے اور جو اپنی حفاظت کے سامان کرتے تھے کسی نے بھی ان کو عذاب الٰہی

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بناتے کماتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آیا O اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو

وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ

ان کے درمیان میں ہے بیکار نہیں بنایا اور قیامت ضرور آنے والی ہے تو آپ (ان سے خوش خلقی سے)

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ

اچھی طرح درگزر کیجئے O بے شک آپ کا رب ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا بڑا جاننے والا ہے O اور بے شک

اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ

ہم نے آپ کو سات آیتیں عطا فرمائیں جو دہرائی جاتی ہیں (یعنی سورۂ فاتحہ) اور عظمت والا قرآن O (اے نبی ﷺ!) آپ ان کی ان

عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

چیزوں کی طرف جو ہم نے انہیں برتنے کے لیے کچھ جوڑے دیئے اپنی نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیے اور (ان کے ایمان نہ لانے سے) ان کا کچھ غم نہ کھائیے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ

اور ایمان داروں پر اپنی رحمت کے (بازو) پر جھکا دیجئے O اور (کافروں سے) فرمائیے کہ میں تو کھلم کھلا

سے نہ نجات دلائی' نہ ہی ان کو فائدہ ہوا' سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

۸۵تا۸۶- اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو جو کچھ بھی ان کے درمیان میں عجائب وغرائب ہیں بے کار نہیں بنایا' حق و باطل ظاہر کرنے کے لیے اور بندوں پر حجت الٰہی قائم کرنے کے لیے بنایا ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے' پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کافروں سے منہ پھیر لیں اور ان کو برا بھلا نہ کہیں نہ ابھی ان کو ماریں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کریں یعنی جہاد کے حکم کا انتظار کریں۔ پیدا کرنے والا وہی ہے' اسی نے سب کو پیدا کیا ہے یا ''خلاق'' سے مراد اٹھانے والا ہو کہ وہ سب کو بروز حشر اٹھائے گا' سب کو جزاء سزا دے گا' وہ سب کے ثواب وعذاب کا عالم ہے۔ یہ آیت جہاد سے منسوخ ہے۔

۸۷تا۹۱- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو سات آیتیں عطا فرمائیں جو ہر نماز میں پڑھی جاتی ہیں یعنی سورۂ فاتحہ یا یہ کہ ہر رکعت میں اس کے ساتھ سورت ملائی جاتی ہے' یا سبع مثانی سے کل قرآن حکیم مراد ہے اور اس میں سات باتوں کا ذکر ہے اور ہر بات دو (۲) دو (۲) باتوں پر مشتمل ہے' امر و نہی' وعدہ وعید' حلال حرام' ناسخ منسوخ' حقیقت و مجاز وغیرہ اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو قرآن حکیم جو عظیم وکریم وشریف بزرگ ہے جیسے تورات وانجیل پہلے ''مقتسمین'' یعنی یہود ونصاریٰ کو دی تھی یونہی قرآن حکیم آپ کی امت کو دیا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان چیزوں میں جو ہم نے کفار یعنی بنی قریظہ ونضیر و کفار قریش وغیرہ کو دی ہیں اموال وازواج واولاد دو دنیا کا سامان وغیرہ پر نظر رغبت نہ کریں۔ اس لیے کہ ہم نے آپ کو

الْمُبِيْنُ ۸۹ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۹۰ الَّذِيْنَ جَعَلُوا

ڈرسنانے والا ہوں O (اسی طرح ہم نے آپ پر اتارا) جیسا کہ ہم نے ٹکڑے ٹکڑے تقسیم کرنے والوں پر اتارا تھا O جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے

الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۹۱ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۹۲ عَمَّا كَانُوْا

کر دیا تھا (یعنی یہود و نصاریٰ) O آپ کے رب کی قسم! ہم ان سے ضرور ضرور پوچھیں گے O ان کاموں کے متعلق جو وہ کرتے تھے O تو

يَعْمَلُوْنَ ۹۳ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۹۴ ع ۶

(اے نبی ﷺ!) جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا ہے وہ کھلم کھلا (لوگوں سے) کہہ دیجئے اور مشرکوں (کی شرارت کی باتوں) سے منہ پھیر لیجئے (ان کی

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۹۵ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

پروا نہ کریں) O بے شک ہم آپ کی طرف سے ان ٹھٹھا کرنے والوں کے لیے کافی ہیں O جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو عنقریب

اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۹۶ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ

(اس کا نتیجہ) ان کو معلوم ہو جائے گا O اور بے شک ہمیں معلوم ہے کہ آپ ان کی لغو باتوں سے

بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۹۷ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۹۸

دل تنگ ہوتے ہیں O تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیے جائیے اور سجدہ کرنے والوں میں سے رہیے O

جو نبوت و اسلام و قرآن حکیم جیسی نعمتیں عطا فرمائیں وہ سب سے افضل و اشرف ہیں' ان نعمتوں کے سامنے دنیا کی کسی شئے کی کوئی حقیقت نہیں اور ان کے ہلاک ہونے کا اور ایمان نہ لانے کا غم نہ کریں' ان کی قسمت یونہی تھی اور مسلمانوں کے لیے اپنے بازو جھکائے رہیں' ان سے نرمی اور محبت سے پیش آتے رہیں اور رحیم و کریم رہیں اور ان سے کہہ دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں' زبانی میں تم کو سمجھاتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈراتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مقتسمین کو بروز بدر دیا یعنی اصحاب عقبہ کو ابوجہل بن ہشام' ولید بن مغیرہ مخزومی' حنظلہ بن ابوسفیان' عتبہ' شیبہ' دونوں ربیعہ کے فرزند اور باقی کفار کو دیا جو بروز بدر مقتول ہوئے اور ان کافروں کو جنہوں نے قرآن حکیم میں مختلف باتیں نکالیں اور اپنی ہٹ دھرمی سے متفرق راہیں نکالیں۔ کوئی جادو کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانی وغیرہ۔

۹۲ تا ۹۶- اللہ تعالیٰ نے اپنی قسم کھائی کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے پروردگار کی قسم! ہم ان سب سے بروز قیامت وہ سب باتیں پوچھیں گے جو کہ یہ دنیا میں کرتے تھے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو نہ مانتے تھے۔ پس جو آپ کو حکم ہوتا ہے خوب کان کھول کر ان کو سناؤ اور مکہ میں بے خوف ظاہر کر دو۔ مشرکین سے بے پروا اور بے غم رہو۔ ہم ان کی سزا کے لیے جو آپ سے مذاق کرتے ہیں کافی ہیں' ان کی شرارتیں آپ سے دور رکھیں گے' ان کو سزا دیں گے۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ اور چیزوں کو پوجتے ہیں عنقریب جان لیں گے کہ ان کا کیا حال ہوگا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی رات میں سب کو ہلاک

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

اور مرتے دم تک آپ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے ○

سورۃ النحل مکیۃ ۱۶ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — آیاتھا ۱۲۸ رکوعاتھا ۱۶

سورۂ نحل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ایک سو اٹھائیس آیات سولہ رکوع ہیں

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

(اے منکرو!) اللہ تعالیٰ کا حکم ابھی آتا ہے تم اس کی جلدی نہ کرو وہ ان کے ان شریکوں سے جو اللہ تعالیٰ کے لیے ٹھہراتے ہیں پاک (اور بری) ہے ○

يُنَزِّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ

وہ فرشتوں کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے یہ کہ (لوگوں کو) ڈر

کر دیا۔ ہر شخص کو جدا جدا عذاب دیا' پانچ آدمی تھے عاص بن وائل سہمی' اس کو کسی جانور نے کاٹا مر گیا' حارث بن قیس' اس نے مچھلی کھائی نمکین عمدہ تروتازہ کھائی' ایسی پیاس لگی کہ ہرگز نہ بجھی' اتنا پانی پیا کہ پیٹ چاک ہو گیا مر گیا۔ اسد بن عبدالمطلب جس کو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک درخت سے دھکا دے دیا' اس کا سر پھٹ گیا' منہ میں کانٹے چبھ گئے مر گیا۔ اسود بن عبدیغوث سخت دھوپ میں نکلا' گرم ہوا نے مار دیا' سارا بدن کالا پڑ گیا' حبشی معلوم ہونے لگا' گھر آیا دروازہ کسی نے نہ کھولا دروازہ سے سر ٹکراتے ٹکراتے مر گیا۔ ولید بن مغیرہ مخزومی' اس کی شہ رگ میں تیر لگا وہ بھی مر گیا۔ سب مر گئے اور مرتے ہوئے یہی بات کہتے تھے کہ ہائے ہم کو محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خدا تعالیٰ نے مار ڈالا' مگر ایمان نہ لائے کفر پر ہی مر گئے' جہنم میں پہنچ گئے۔

۹۷ تا ۹۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم جانتے ہیں کہ جو کافر آپ کو جھٹلاتے ہیں آپ کا دل اس وجہ سے تنگ ہوتا ہے اور ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے آپ کو رنج پہنچتا ہے اور آپ کو جو آپ کی شان کے خلاف کلمے کہے جاتے ہیں جیسے شاعر' کاہن' کذاب' ساحر وغیرہ اس کا غم ہوتا ہے۔ پس آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کریں۔ ساجدین کے ساتھ باجماعت نماز پڑھیں' ساجدین سے مراد اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ اس عمل پر اس وقت تک ثابت قدم رہیں کہ آپ کو یقین یعنی موت آ جائے۔

سورۃ النحل

یہ وہ سورت ہے جس میں نحل کا ذکر ہے' یہ مکمل مکی ہے مگر چار آیتیں کہ وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں۔

۱- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند سابق یوں تفسیر منقول ہے کہ جب ''اقتربت الساعۃ'' اور ''اقترب للناس حسابھم'' آیتیں نازل ہوئیں تو کافر سمجھے کہ قیامت نہایت قریب ہے' تھوڑی مدت اس کے انتظار میں ٹھہرے پھر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دریافت کیا کہ آپ قیامت کا قریب ہونا بتلاتے ہیں وہ کب آئے گی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اتی امر اللہ'' یعنی عذاب الٰہی آ گیا اس وقت حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹھے تھے سمجھے کہ حقیقی معنی مراد ہیں' آپ کو

عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝۲ خَلَقَ

سنا دو (متنبہ کر دو) کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ ہی سے ڈرو O اسی نے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳ خَلَقَ

اور زمین (حکمت سے) برحق بنائے وہ ان کے شرک سے (پاک اور) برتر ہے O اسی نے انسان

الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝۴ وَالْاَنْعَامَ

کو نتھرے ہوئے پانی کی بوند سے بنایا (تو وہ اپنی حقیقت کو بھول گیا) جبھی تو کھلم کھلا جھگڑنے لگا O اور چوپایوں کو بھی

خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۵ وَلَكُمْ

اسی نے پیدا کیا' ان میں تمہارے لیے (ان کے اون سے) گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے کچھ کھاتے ہو O اور تمہارے لیے

فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝۶ وَتَحْمِلُ

ان میں زیبائش ہے جب ان کو شام کو چرا کر واپس لاتے ہو اور جب کہ صبح کو چرنے کے لیے چھوڑتے ہو O اور تمہارے بوجھ

اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ

ان شہروں تک لے جاتے ہیں کہ جہاں تک تم بغیر سخت مشقت اٹھائے اور ادھ مرے ہوئے نہیں پہنچ سکتے تھے' بے شک

خیال ہو گیا کہ عذاب آ گیا' اس سبب سے آپ اٹھ کھڑے ہوئے تب ہی حضرت جبریل علیہ السلام نے دوسرا فقرہ سنایا "فلاتستعجلوہ" یعنی عذاب یقینی آیا ہی سمجھو لیکن تم اس کی جلدی نہ کرو۔ تب حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں سے جن کو کافر خدا کا شریک سمجھتے ہیں یعنی بتوں کو ان سے پاک و منزہ ہے اور بہت بلند و بالاتر ہے۔

۲ تا ۹ - خدا تعالیٰ فرشتوں کو حضرت جبریل علیہ السلام کو اور دوسرے فرشتوں کو اپنی مقدس روح یعنی نبوت و رسالت و کتاب دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے۔ نبوت و رسالت اور قرآن پاک کو روح اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان صحیح معنوں میں زندہ ہو جاتا ہے' اپنے رب پر ایمان لاتا ہے' کافروں کو اس لیے مردہ کہا گیا کہ ان میں حقیقی روح نہیں ہوتی' ان کے دل مردہ ہوتے ہیں' ایمان سے خالی ہوتے ہیں۔ اسی لیے قرآن پاک میں فرمایا: "انک لا تسمع الموتی" یعنی اے حبیب! آپ مردوں سے اپنی بات زبردستی نہیں منوا سکتے یعنی ہٹ دھرم کافر مثل مردہ کے ہیں' یہ آپ کی بات قبول نہیں کرتے گویا یہ سنتے ہی نہیں' بہرے اندھے گونگے ہیں۔ اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسرے پیغمبروں پر فرشتوں کے ذریعے آسمانی کتابیں نازل فرمائیں پیغمبروں کو حکم دیا کہ کتاب اور قرآن پاک لوگوں کو پڑھ کر سناؤ' ان کو ڈراؤ کہ وہ میری توحید کو مانیں اور کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہرگز ہرگز کوئی دوسرا معبود نہیں' پس اے لوگو! میری اطاعت کرو اور صرف مجھ سے ہی ڈرو۔ اس نے آسمانوں کو بنایا اور زمین کو۔ یہ سب ایک خاص وقت میعاد گزر جانے کے بعد

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۷ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا

تمہارا رب (تم پر) بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے O اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی (اسی نے پیدا کیے ہیں) تاکہ تم

وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ

ان پر سوار ہو اور (تمہاری) زیبائش ہو اور وہ ایسی چیزیں پیدا فرمائے گا جو (ابھی) تمہارے علم میں نہیں ہیں O اور درمیانی راستہ (جو افراط اور تفریط سے

وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ ع ۹/۷

پاک ہے) ٹھیک اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اور کچھ راستے ٹیڑھے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یقیناً تم سب کو سیدھا راستہ دکھا دیتا O وہی ہے جس نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰

تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا' اس سے تم پیتے ہو' اس سے درخت اُگتے ہیں جس میں تم (اپنے جانور) چراتے ہو O

فنا ہو جائیں گے' وہ ان چیزوں سے جن کو وہ اس کا شریک بناتے ہیں برتر اور پاک ہے۔ اس نے آدمی کو نطفہ پانی کے قطرہ سے پیدا کیا پس وہ اس کا مقابل اور اس سے جھگڑا کرنے والا بن گیا اور علی الاعلان اس کی نافرمانی کرنے لگا' کہنے لگا کہ کون بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا اور اپنا نطفہ سے پیدا ہونا بھول گیا۔ اسی نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے یعنی بھیڑ' بکری' اونٹ وغیرہ وغیرہ جن سے تم سردیوں میں پہننے کے لیے لباس حاصل کرتے ہو یعنی ان کے بالوں کے کمبل وغیرہ بناتے ہو اور پہنتے ہو۔ اس کے علاوہ تمہیں اور بھی ان سے کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں' ان کا دودھ پیتے ہو' ان پر سواری کرتے ہو' ان کا گوشت کھاتے ہو' جب تم ان کو چرانے لے جاتے ہو تو تم کو انہیں دیکھ کر رونق وخوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہ جانور تمہارا مال اسباب سامان تجارت ایک شہر سے دوسرے شہر اٹھا کر لے جاتے ہیں' اگر تم خود ایسا کرنے کا قصد کرتے تو سخت دشواری' محنت' مشقت کے بغیر ایسا ہرگز نہ کر سکتے' تمہارا رب غفور الرحیم ہے۔ یہ خطاب یا مسلمانوں سے ہے یا کافروں سے کہ عذاب میں تاخیر کرتا ہے' یہ اس کی کافروں پر رحمت ہے۔ اس نے گھوڑے بنائے' خچر' گدھے کہ تم ان پر سواری کرتے ہو اور ان سے تم کو رونق عزت و آبرو بھی حاصل ہوتی ہے اور اس نے بہت سی چیزیں پیدا کی ہیں جن کو تم نہیں جانتے اور ان کا نام تک تم کو نہیں بتلایا اور اللہ تعالیٰ کے ذمے راستہ دکھانا ہے یعنی وہی خشکی تری میں راستہ دکھاتا ہے اور سیدھا راستہ دکھا کر منزل مقصود تک پہنچاتا ہے اور بعض راستے ٹیڑھے ہیں کہ منزل تک نہیں پہنچتے' جس کو چاہتا ہے ٹیڑھے راستہ پر چلنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ مستقیم کی طرف ہدایت فرما دیتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو ہدایت کا راستہ دکھا دیتا' وہ قادر مطلق ہے' مگر اس کی حکمت و علم ازلی میں جو کچھ ہونا تھا وہ واقع ہو رہا ہے' اس کو ہدایت یافتہ و گمراہوں کا ازل سے علم تھا۔ اس کے مطابق ظاہر ہو رہا ہے' اس پر کسی کا الزام نہیں' لوگوں کو عقل و حواس عنایت کیے لوگ جان بوجھ کر گمراہ ہو جائیں تو اس پر کیا الزام ہے' اس نے کسی کو مجبور نہیں کیا' جو کچھ مخلوق کرتی ہے اچھائی یا برائی اپنے اختیار سے کرتی ہے۔

۱۰ تا ۱۳- اسی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا' اس میں سے کچھ تو تمہارے پینے کے لیے ندی' نالوں'

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَ

اس (پانی) کے ذریعے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے اور پھل اُگاتا ہے

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ⑪

بے شک ان سب چیزوں میں غور کرنے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے O

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ

اور اسی نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند مسخر کر دیئے اور ستارے

مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۙ ⑫

اسی کے حکم کے تابع ہیں' بے شک ان سب چیزوں میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اور وہ جو زمین میں رنگ برنگ کی چیزیں اس نے تمہارے لیے پیدا کیں یقیناً اس میں بھی (نصیحت ماننے والوں) یاد رکھنے

لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ⑬ وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا

والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں O اور وہی ہے جس نے دریا تمہارے بس میں کر دیا تاکہ تم اس میں

کنوؤں میں جمع ہوتا ہے اور کچھ سے درخت پیدا ہوتے ہیں' گھاس اُگتی ہے جنہیں تمہارے جانور چرتے ہیں' وہی تو بارش سے تمہارے لیے کھیتیاں اور زیتون' کھجور' انگور اور صدہا اقسام و انواع کے پھل زمین سے نکالتا ہے۔ ان اقسام کے پھلوں میں ان کے لیے نشانیاں اور عبرت ہے جو کارخانہ قدرت میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اسی نے تمہارے نفع کے لیے شب و روز و آفتاب و ماہتاب و ستاروں کو مسخر و تابع دار بنا دیا اور اپنے حکم کا تابع کیا۔ ان چیزوں کی تسخیر میں عقل والوں کے لیے جو خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں قدرت کی عجیب و غریب نشانیاں ہیں اور ان چیزوں میں جن کو خدا تعالیٰ نے مختلف رنگوں میں پیدا کیا' قسم قسم کے پھل پھول گھاس وغیرہ زمین سے اگائے بے شک ان عجائب غرائب قدرت میں ان کے لیے جو نصیحت سمجھتے ہیں اور قرآن حکیم کی آیتوں سے وعظ و نصیحت سیکھتے ہیں قدرت کی زبردست دلیلیں موجود ہیں۔

۱۴- اسی نے تمہارے لیے دریا کو تابع و مسخر کیا تاکہ تم اس سے تر و تازہ گوشت یعنی مچھلی کھاؤ اور اس سے زیور نکالو موتی' مونگا وغیرہ جو تمہاری زیب و زینت کا سامان ہے۔ دریا میں کشتی چلتی ہے جو کہ پانی کو چیرتی چلی جاتی ہے' آتی اور جاتی ہے اور ایک ہی ہوا ان کو ہر طرف لے جاتی ہے تاکہ تم خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تلاش کرو یعنی تجارتیں کرو اور رزق حاصل کرو اس کا شکر ادا کرو۔

مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى

سے تازہ گوشت (مچھلی) کھاؤ اور اس میں سے زیور نکالو (مونگا، موتی) جسے تم پہنتے ہو اور (اے دیکھنے والے!) تو اس میں کشتیاں (جہاز) دیکھتا ہے

الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾

کہ پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور (اسی نے دریا تمہارے بس میں کیا) تاکہ تم (تجارت کے ذریعے) اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو ○

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا

اور اس نے زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈالے تاکہ وہ تمہیں لے کر نہ ڈگمگائے اور (تمہارے لیے) ندیاں اور راستے

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

بنائے تاکہ تم راہ پاؤ ○ اور بہت سی نشانیاں بنائیں اور ستاروں کے ذریعے وہ اپنے راستے معلوم کر لیتے ہیں ○

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ

تو کیا جو (سب کچھ) پیدا کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہو جائے گا جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا تو تم (سوچ سمجھ کر) نصیحت کیوں نہیں مانتے ○ اور اگر تم

تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ

اور تم جو کچھ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے ○ اور وہ۔ اللہ تعالیٰ

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ

کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ (ایسے بیکار ہیں جو) کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود

۱۵ تا ۲۱- اور اللہ تعالیٰ نے مضبوط پہاڑ میخوں کی طرح زمین میں گاڑ دیے تاکہ تم کو لے کر وہ زمین ایسی اضطرابی حرکت نہ کرے کہ تم زندہ نہ رہ سکو۔ اس نے نہریں تمہارے نفع کے لیے بنائیں اور زمین میں راستے مقرر کیے کہ تم راہ پاؤ اور راستوں کو پہچانو اور پہاڑ وغیرہ مسافروں کے لیے راستوں کی نشانیاں بنائیں اور تاروں سے بھی آدمی راہ پاتے ہیں۔ دریا اور جنگل میں بھی راستہ نہیں بھولتے اور نہیں بھٹکتے۔ پس کیا وہ جو مخلوق کو پیدا کرتا ہے اس لعین بت جیسا ہو سکتا ہے جو پیدا کرنے پر قادر ہی نہیں کیا تم کو خاک سمجھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو دیکھ کر نصیحت حاصل نہیں کرتے جو بتوں کو خدا تعالیٰ کے برابر جان کر عبادت میں شریک کرتے ہو اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز گن نہیں سکتے اور نہ ان

يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ
پیدا کیے ہوئے ہیں ○ وہ بے جان ہیں زندہ نہیں اور انہیں کچھ بھی خبر نہیں کہ لوگ

اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا
کب اٹھائے جائیں گے ○ تمہارا معبود تو ایک ہی معبود (اللہ تعالیٰ) ہے جو لوگ آخرت پر

ع ۲ (۱۲) ۸

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾
ایمان نہیں لاتے ان کے دل نہیں مانتے ۔ اور وہ سرکش (مغرور) ہیں ○

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا
حقیقت میں وہ جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ سب

يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ
کچھ جانتا ہے بے شک وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے ○ اور جب ان سے (قرآن کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا

قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ
اتارا تو وہ کہتے ہیں کہ (کچھ نہیں) اگلوں کے قصے اور کہانیاں ہیں ○ (یہ اس لیے کہتے ہیں) تاکہ قیامت کے دن اپنا بوجھ (بھی) پورا پورا

نعمتوں کا شکر انہ ادا کر سکتے ہو وہ بے انتہا ان گنت نعمتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے بخشنے والا ہے توبہ کرنے والے پر رحم کرتا ہے اور تم جو کرتے ہو خواہ چھپا کر خواہ ظاہر ظہور وہ سب جانتا ہے۔ برائی بھلائی سب باتوں سے واقف ہے جو خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں یعنی بتوں کی عبادت کرتے ہیں سو وہ بت کسی چیز کے پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ خدا تعالیٰ ہی سب کو پیدا کرتا ہے وہ کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ بنائے اور تراشے جاتے ہیں مردے بے جان ہیں زندہ نہیں۔ وہ کافر جانتے ہی نہیں کہ ہم کب قیامت میں قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور کب حساب ہوگا۔

۲۲ تا ۲۳۔ اے آدمیو! تمہارا معبود اور پیدا کرنے والا ایک ہی ہے۔ وہ قیامت کے دن کو جانتا ہے اور تمہارے فرضی خدا یعنی بت یہ بات نہیں جانتے پس ایسے لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل توحید ماننے سے انکار کرتے ہیں اور وہ ایمان لانے سے غرور و تکبر کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو ان سب باتوں یعنی مسلمانوں کے ساتھ بغض و حسد و مکر و خیانت کرنے کا علم ہے جو یہ چھپاتے ہیں اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں یعنی برا بھلا کہتے ہیں وہ ان ایمان لانے سے غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا یعنی یہ سب خدا تعالیٰ کے دشمن ہیں۔

۲۴ تا ۲۵۔ جب ان مقتسمین یعنی کفار سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے خدا نے کیا نازل کیا ہے اور اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کیا پڑھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ اگلے لوگوں کے جھوٹے قصے کہانیاں ہیں۔ ان کا انجام یہ ہونے والا ہے

الْقِيٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا

اٹھائیں اور کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی جن کو وہ اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں' یہ سن لو کہ وہ کیا ہی بُرا بوجھ

سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ

(اپنے اوپر) اٹھا رہے ہیں O بے شک ان سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عمارت کو

بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ

جڑوں سے لے لیا (یعنی اکھاڑ دیا) تو ان کے اوپر سے چھت گر پڑی اور ایسی جگہ سے ان پر عذاب

وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

آیا کہ جہاں کی انہیں خبر بھی نہ تھی O پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ

انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ میرے شریک جن میں تم جھگڑتے تھے (ان کو تو کوئی جواب نہیں بن پڑے گا لیکن)

فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ

علم والے کہیں گے کہ بے شک آج ساری رسوائی اور برائی

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

ان کافروں پر ہے O جن کی روحیں فرشتے ایسی حالت میں نکالتے کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

کہ یہ لوگ بروز قیامت اپنے گناہوں کے انبار اور ان کے گناہ جن کو یہ بغیر علم و حجت کے گمراہ کرتے ہیں دین اسلام سے پھیرتے ہیں اپنے اوپر اٹھائیں گے' خبردار ہو جاؤ یہ بہت بری چیز ہے جو یہ اپنے اوپر لاد یں گے۔

۲۶ تا ۲۹۔ جیسے یہ مقتسمین کفار حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ طرح طرح کے مکر کرتے ہیں یونہی ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے اپنے پیغمبروں سے مکر کیا۔ نمرود نے جس نے محل بنایا تھا (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) سے مکر کیا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم محل کی بنیاد کو ہوا اور وہ ان پر گر پڑی اور خدا تعالیٰ کے عذاب نے اوپر سے آ کر ان کو اچانک پکڑ لیا۔ اس طرح وہ بالکل بے خبر و غافل تھے' پھر اللہ تعالیٰ ان کو بروز قیامت عذاب دے گا' ذلیل و خوار کرے گا۔ ان سے پوچھے گا کہ تم جو اور خداؤں کو پوجتے تھے اور ان کو میرا شریک جانتے تھے اور میرے رسولوں سے بغض و عداوت رکھتے تھے' میرے کہنے کے خلاف کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ اس وقت علم والے یعنی ملائکہ کہیں گے کہ آج کافروں کے لیے ذلت و عذاب و رسوائی ہے وہ جن کی جان مرتے وقت فرشتے بڑی سختی سے حالت کفر میں نکالتے تھے یعنی وہ کافر جو بروز بدر قتل ہوئے یا تمام کافر مراد ہوں۔

فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوٓءٍ ۭ بَلٰٓى إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ

تو وہ (شرمندہ ہو کر) صلح (کا پیغام) ڈالیں گے (اور کہیں گے:) ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے (فرشتے کہیں گے:) ہاں کیوں نہیں بے شک اللہ تعالیٰ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوٓا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۭ

تمہارے کرتوتوں کو خوب جانتا ہے O اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ' وہاں ہمیشہ رہو

فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۲۹﴾ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَآ

بے شک مغروروں کا کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے O اور پرہیز گاروں سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے رب نے

أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا خَيْرًا ۭ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا

کیا اتارا؟ وہ کہیں گے: خیر (اچھی چیز) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی ہے

حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ

ان کے لیے نیکی ہے اور بے شک آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور بے شک پرہیز گاروں کا کیا ہی اچھا گھر ہے O (وہ) رہنے کے

عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ لَهُمْ فِيهَا

باغ ہیں کہ جن میں وہ داخل ہوں گے' ان کے نیچے نہریں جاری ہیں' جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں وہاں

غرضیکہ اس سوال کے جواب میں کافر عاجزی کریں گے' یا یہ جواب دیں گے کہ اے اللہ تعالیٰ! ہم تو کوئی برا کام دنیا میں نہیں کرتے تھے ہم مشرک نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم بے شک مشرک تھے' بے شک خدا تعالیٰ ان باتوں کو جو تم کہتے اور کرتے تھے خوب جانتا ہے۔ پس اب تم دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور وہیں رہو' نہ مرو گے نہ وہاں سے نکل ہی سکو گے یقیناً دوزخ غرور کرنے والوں' متکبر لوگوں کے لیے بہت برا ٹھکانہ ہے۔

۳۰ تا ۳۲۔ اور متقیوں سے جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں پوچھا گیا کہ تمہارے رب تعالیٰ نے کیا نازل کیا اور رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو کیا بتاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ وہ خیر اور رحمت اور نیکی کرنے' توحید باری تعالیٰ ماننے اور صلہ رحم کا حکم کرتے ہیں۔ جو اس دنیا میں احسان کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانتے ہیں ان کو حسنہ یعنی جنت ملے گی اور ان کے لیے وہ جنت تمام دنیا و مافیہا سے افضل و اعلیٰ ہے اور وہ متقیوں کا جو کفر و فواحش سے پرہیز کرتے ہیں کیا ہی اچھا گھر ہے۔ یعنی جنت کہ وہاں وہ داخل ہوں گے' اس کے مکانوں اور درختوں کے نیچے شراب' پانی' دودھ' شہد کی نہریں رواں ہوں گی' ان کو وہاں جو کچھ تمنا کریں گے اور جی چاہے گا ملے گا۔ خدا تعالیٰ ان کو جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں یونہی جزائے خیر دیتا ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں تو وہ شرک کی نجاست سے پاک و طاہر ہوتے ہیں یعنی ایمان دار ہوتے ہیں' ان سے بروز حشر فرشتے کہیں گے کہ تم پر خدا تعالیٰ کا سلام اور اس کی رحمت ہو اور تم جنت میں جاؤ اس

مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ لا الَّذِيْنَ

ملے گا' اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے O وہ جن کی جان فرشتے

تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا

اچھی (ستھری) حالت میں نکالتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ تم پر سلامتی ہو' تم اپنے کیے

الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ

ہوئے عملوں کے بدلے جنت میں جاؤ O منکر صرف اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس (روح نکالنے کے لیے)

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

فرشتے آئیں یا آپ کے رب کا عذاب آئے' ان سے پہلوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور اللہ نے ان پر (سزا دے کر) کچھ بھی ظلم نہیں کیا

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ

لیکن وہ (نافرمانی کر کے) خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے O تو ان کے برے اعمال

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۴ ۹ ۱۰

کے نتیجے ان پر پڑے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا (اور وہ ہلاک ہو گئے) O

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

اور مشرکوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے سوا کسی کی پوجا نہ کرتے اور نہ اس کے (حکم کے) بغیر کسی چیز

کے بدلے جو تم دنیا میں عمل صالح کرتے رہے یعنی توحید اور اسلام قبول کرتے تھے۔

۳۳ تا ۳۴۔ یہ اہل مکہ جو ایمان نہیں لاتے تو یہ کس بات کا انتظار کرتے ہیں' کیا یہ انتظار ہے کہ فرشتے آ جائیں اور ان کی روحیں نکالنے لگیں تو ایمان لائیں یا یہ انتظار ہے کہ ان کے پروردگار کا عذاب آ جائے اور ان کو ہلاک کر دے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسا یہ آپ کے ساتھ سلوک کرتے ہیں کہ آپ کو جھٹلاتے ہیں اور طعن کرتے ہیں یونہی انہوں نے کیا تھا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور عیب لگائے' خدا تعالیٰ نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے یعنی شرک کرتے تھے اور رسولوں کو جھٹلاتے تھے' پس جب وہ بالکل ایمان نہ لائے تو ان کو ان کی ان برائیوں کی سزا جو وہ کیا کرتے تھے پہنچ گئی اور جس بات پر وہ ہنسا کرتے تھے اور اس کا مذاق اڑاتے تھے یعنی عذاب وہ ان کو پہنچا اور لازمی ہو گیا کہ پھر نہ لوٹا۔ یا ''یستھزء ون'' سے ان کا انبیاء علیہم السلام سے مذاق مراد ہو غرضیکہ ان کو اپنے کیے کی پوری سزا مل گئی۔ اسی طرح ان کفار مکہ کو بھی اپنے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔

مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

تو تھا کیا بھی نے لوگوں پہلے سے ان ہی ایسے ٹھہراتے' حرام کو

شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ

صاف صاف ہی یہ صرف تھا لازم کیا اور سوا کے اس پر رسولوں

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ

بھیجا لیے اسی رسول ایک ایک میں امت ہر نے ہم شک بے اور O دینا پہنچا حکم

اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور شیطان (کے قرب) سے بچو تو ان میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ نے

وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

سیدھے راستہ پر قائم رکھا اور ان میں سے کچھ وہ ہوئے جن پر گمراہی صادق آئی تو (اے لوگو!) زمین میں چل پھر

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا O (اے نبی ﷺ!) اگر آپ ان کی ہدایت کی

۳۵- اور جن لوگوں نے شرک کیا اور بت پوجے یعنی اہل مکہ وغیرہ' انہوں نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ نہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کوئی شے نہ پوجتے' نہ ہم نہ ہمارے باپ دادا' نہ تو پہلے ہم شرک کرتے اور نہ ہم بے حکم خدا کچھ حرام کرتے جیسے بحیرہ' وصیلہ' سائبہ' حام وغیرہ' یہ تو خدا تعالیٰ کی مرضی ہے' اسی نے ہم کو بتایا اور حکم دیا ہے۔ جس قسم کی یہ باتیں کرتے ہیں ویسی ہی باتیں ان سے پہلے لوگ بھی کر گزرے ہیں۔ پس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سوائے اس کے کہ ظاہر ظہور (کھلم کھلا) یا ان کی زبان میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پہنچا دیں اور کوئی بات ان پر لازم نہیں' کوئی ایمان نہ لائے تو وہ کیا کریں' ان کے اوپر کوئی ذمہ داری نہیں۔

۳۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے اگلی سب قوموں پر رسول بھیجے جیسے آپ کو اس قوم پر بھیجا ہے' سب کو یہ حکم کیا کہ آدمیوں سے کہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو' اس کی توحید کو مانو' طاغوت یعنی بتوں یا شیطان یا کاہن کی عبادت سے بچو' پس ان قوموں میں سے بعضوں کو تو خدا تعالیٰ نے ہدایت دی اور انہوں نے رسولوں کی بات مانی اور بعضوں نے نہ مانی' ان کی گمراہی ظاہر ہو گئی' انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ پس اے آدمیو! تم زمین میں سیر کرو' سفر کرو اور ان لوگوں کا حال غور سے دیکھو جو رسولوں کی تکذیب کیا کرتے تھے کہ ان کا انجام کار کیا ہوا۔ یعنی وہ ہلاک ہو گئے۔ لہٰذا ان کے حال سے نصیحت و عبرت حاصل کرو اور ان کاموں سے بچو جو وہ کیا کرتے تھے ورنہ تم بھی اسی طرح ہلاک کیے جاؤ گے کہ جس طرح وہ ہلاک ہوئے۔

هَدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
حرص بھی کریں تو (کیا ہو گا) بے شک اللہ تعالیٰ جسے گمراہی پر چھوڑنا چاہتا ہے اس کو ہدایت نہیں دیتا اور ان کا
نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ
کوئی مددگار نہیں O اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی سخت سخت قسمیں کھا کر کہا کہ اللہ تعالیٰ
مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
مردے (زندہ کر کے) نہیں اٹھائے گا' ہاں کیوں نہیں (اٹھائے گا) اللہ تعالیٰ نے اس کا سچا وعدہ اپنے ذمہ لیا ہے
يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ
لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے O وہ اسی لیے (زندہ کرے گا) تا کہ ان پر وہ بات ظاہر فرما دے جس میں وہ جھگڑتے تھے اور تا کہ کافروں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ
کو معلوم ہو جائے کہ بے شک وہ جھوٹے تھے O جو چیز ہم کرنا چاہتے ہیں
اِذَا اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ع۶ ۱۱
تو اس سے ہمارا فرمانا یہ ہی ہوتا ہے کہ ہم اس سے کہیں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے O اور جنہوں نے مظلوم ہونے

۳۷ تا ۴۰- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ کو اس بات کی حرص ہے کہ یہ کفار مکہ وغیرہ سب راہ راست پر آ جائیں تو یہ بات ممکن نہیں' کیونکہ خدا تعالیٰ جس کو اپنے دین سے پھرا ہوا اور اپنی ہٹ دھرمی سے گمراہی پر اڑا ہوا دیکھتا ہے اور اس کو اہل قرب و معرفت نہیں سمجھتا اس کو اپنے مقدس دین کی راہ نہیں دکھاتا۔ ان کفار مکہ کو کوئی چیز عذاب الٰہی سے روکنے والی نہیں اور مددگار و نگہبان نہیں ہے۔ یہ کافر بہت سخت اپنی طاقت بھر یعنی بڑی تاکید کے ساتھ قسمیں کھاتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مردوں کو مرنے کے بعد ہرگز زندہ نہ کرے گا۔ یہ جھوٹے ہیں' ہاں بے شک وہ ضرور زندہ کرے گا' اس کا وعدہ قطعی و یقینی ہے اور برحق ہے' اس میں کوئی شک و شبہ نہیں وہ ضروری و واجب و لازم ہے لیکن اکثر اہل مکہ کا فر ایمان نہیں لاتے اور اس کو نہیں مانتے۔ وہ اس لیے ان سب کو زندہ کرے گا کہ جن باتوں میں یہ سب دنیا میں اختلاف کرتے تھے اور جھگڑتے تھے ان میں فیصلہ چکا دے اور اس کا حکم بیان کرے' دین و مذہب کے جھگڑے طے ہوں اور وہ کافر جو حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) و قرآن حکیم و قیامت کو نہیں مانتے تھے جان لیں وہ دنیا میں خیال کرتے تھے کہ جنت دوزخ کوئی شے نہیں' وہ ہماری قدرت پر یقین نہیں کرتے تھے کہ ہماری قدرت کیسی زبردست ہے' ہم جس چیز کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا حکم اس کے لیے صرف لفظ ''کن'' ہوتا ہے یعنی ہو جا پس وہ شے فوراً موجود ہو جاتی ہے۔ یونہی جب ہم قیامت لانا چاہیں گے' مردوں کو زندہ کرنا چاہیں گے تو ''کن'' فرما دیں گے' سب کی سب مخلوق ایک آن میں زندہ و موجود ہو جائے گی' سب کا

فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ

کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے تو ضرور ضرور ہم ان کو دنیا میں (بھی) اچھی جگہ عطا فرمائیں گے اور بے شک

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ

وقف لازم

آخرت کا بدلہ تو بہت ہی بڑا ہے کاش کہ انہیں معلوم ہوتا O جنہوں نے (اپنے مال و اسباب وغیرہ چھوڑنے پر)

عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

صبر کیا اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں O اور ہم نے آپ سے پہلے بھی تو صرف مرد ہی (رسول بنا کر) بھیجے

نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۳﴾

تھے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے تو (اے لوگو)! اگر تمہیں علم نہیں تو علم والوں سے پوچھو O

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا

(کہ ہم نے ان کو) روشن دلیلیں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا) (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ کی طرف یہ یادگار (قرآن) اتارا تاکہ

نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ

منزل

آپ لوگوں سے جو حکم ان کی طرف اترا ہے کھول کر بیان فرما دیں اور تاکہ وہ (خود بھی) سوچیں (اور دھیان کریں) O تو کیا جو لوگ برے مکر (تدبیریں)

حساب کتاب ہوگا' سب کو اپنے اپنے نیک و بد اعمال کے مطابق جزاء سزا ملے گی۔

۴۱ تا ۴۲۔ اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (اس کے حکم سے) مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی' اس کے بعد کہ ان بیچاروں پر ظلم کیا گیا تھا۔ ان کو بہت ستایا گیا تھا۔ اہل مکہ نے ان کو سخت تکلیفیں دیں جیسے عمار بن یاسر' بلال' صہیب رضی اللہ عنہم وغیرہ تو ہم ان کو دنیا میں نیک مقام وزمین طیبہ امن والی برکت والی دیں گے یعنی مدینہ طیبہ' جس میں ان کو مال غنیمت ملتا ہے اور آخرت کا ثواب بھی یعنی جنت جو اس سے بھی ہزار ہا درجہ اعلیٰ و اعظم ہے اگر لوگ جانیں اور تحقیق یہ لوگ جانتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے ایذاء کفار پر صبر کیا ہے اور اپنے رب پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں۔

۴۳ تا ۴۴۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر بھیجے وہ سب مرد تھے اور آدمی تھے' ہم ان کی طرف وحی بھیجتے تھے امر و نہی وغیرہ اور ان کو معجزات دیتے تھے جیسا کہ آپ کو دیے ہیں۔ پس اے عرب والو! اگر تم رسولوں کے آنے سے واقف نہیں ہو اور اگلی کتابوں صحیفوں کو نہیں جانتے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ رسول بھی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ آدمی ہی ہوتا ہے تو اہل ذکر یعنی اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے پادریوں سے پوچھو اور دیکھو کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کو قرآن لے کر آپ پر اتارا جو سرتاپا نصیحت ہے تاکہ آپ آدمیوں کو جو ان کے لیے امر و نہی قرآن پاک میں اترے ہوں کھول کر صاف صاف بتائیں اور خود بھی قرآن پاک میں غور و فکر کریں اور اس کو سمجھیں۔

مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ
کرتے ہیں وہ اس بات سے نہیں ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر وہاں سے
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ
عذاب آئے جہاں کی انہیں خبر بھی نہ ہو O یا اللہ تعالیٰ انہیں چلتے پھرتے
تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ
(عذاب میں) پکڑ لے تو وہ (ہرگز) اس کو تھکا نہیں سکتے O یا ان کو نقصان دیتے دیتے (خوف ناک حالت میں)
فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ
گرفتار کرلے بے شک آپ کا رب بڑا مہربان (اور) نہایت رحم والا ہے (اسی لیے انہیں مہلت دے دی) O کیا انہوں نے نہیں دیکھا
مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا
جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں ان کے سائے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف جھکتے ہیں
لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
اور وہ (اس کے حضور) عاجزی ظاہر کر رہے ہیں O اور جو آسمانوں میں اور جو زمین میں چلنے والے ہیں

۴۵ تا ۴۷- کیا وہ آدمی جو بڑی تدبیریں اور فکریں کرتے ہیں اور مشرک ہیں ان کو اس بات سے امان مل گئی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو زمین میں نہ دھنسا دے گا یا ان پر اس طرح سے عذاب نہ لائے گا کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی یا ان کو عیش و عشرت میں اور آمد و رفت، تجارت کرتے ہوئے نہ پکڑے گا۔ ضرور پکڑے گا پس وہ خدا تعالیٰ کو کسی طرح بھی عاجز نہیں کر سکتے اور اس سے بھاگ کر کہیں بھی نہیں جا سکتے۔ یا ان کو یہ امن و امان ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو ڈرا دھمکا کر نہ پکڑے گا یا یہ مطلب ہو کہ ان کے سرداروں مالداروں کو کم کر کے ان کو قتل نہ کرائے گا۔ خدا تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کر سکتا ہے مگر اے کافرو! وہ رؤف و رحیم ہے، جو توبہ کرتا ہے اس پر رحمت کرتا ہے یا یہ کہ کافروں پر رحمت کرتا ہے کہ عذاب جلد نہیں بھیجتا ہے، یہ بھی اس کی رحمت ہے۔

۴۸ تا ۵۰- ان اہل مکہ وغیرہ نے کیا ان چیزوں کو نہیں دیکھا جن کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا درخت جانور پہاڑ وغیرہ کہ ان کے سائے صبح کو سیدھی طرف پھرتے ہیں اور شام کو الٹی طرف، ان کے سائے صبح شام اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور اس کے سامنے عاجزی کرتے ہیں اور اس کے سامنے فرمانبردار رہتے ہیں۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے آفتاب، ماہتاب، ستارے اور جو کچھ زمین میں ہے یعنی جانور سب اقسام کے یعنی چرند، پرند وغیرہ یہ سب اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور اس کے سامنے عاجزی کرتے ہیں اور فرشتے آسمانوں میں اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ ریزی سے متکبر نہیں

فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور فرشتے سب اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ غرور نہیں کرتے ہیں O

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدۃ ع

ع ۶ السجدۃ ۳ ۱۲

وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور جو ان کو حکم دیا گیا ہے اس کو بجا لاتے ہیں O

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

اور اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ دو خدا نہ بناؤ' خدا تو ایک ہی ہے (وہ فرماتا ہے:)

فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ

مجھ ہی سے ڈرو O اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اسی کا ہے اور اسی کی

الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

فرمانبرداری (بندگی) سب کو لازم ہے' تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو O اور جو کچھ نعمتیں تمہارے پاس

فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ ثُمَّ اِذَا

ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں' پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو تم اس کی طرف پناہ لیتے ہو O پھر جب وہ تم سے مصیبت

ہوتے اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر حاکم قادر مطلق ہے اور اس کی تجلی اور غلبہ عرش پر ہے جو ان کے اوپر ہے۔ وہ فرشتے معصوم ہیں' ان کو خدا کا جو حکم ہوتا ہے وہ کرتے اور کہتے ہیں' اس کی نافرمانی نہیں کرتے' جب یہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے تو تم کو بھی اس کے سامنے جھکنا چاہیے' اس کی عبادت کرنی چاہیے۔

۵۱ تا ۵۲- اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم کیا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کا اور شریک کر کے دو خداؤں کو نہ پوجو' اکیلے اسی کی عبادت کرو' بے شک وہ ایک ہی ہے' نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی شریک۔ پس اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ صرف میری ہی عبادت کرو اور میرا شریک کسی کو نہ بناؤ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے' جہاں میں سب عجائب وغرائب اسی کی قدرت کا کرشمہ ہیں' دین دائم وثابت اور خالص اسی کے لیے ہے' پس اے کافرو! کیا تم اس کے سوا اور چیزوں سے ڈرتے ہو خواہ مخواہ ان کی پرستش کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرنا چاہیے' اسی کی عبادت کرنی چاہیے' شرک اور بت پرستی سے باز رہنا چاہیے۔

۵۳ تا ۵۶- اے آدمیو! تمہارے پاس جو کچھ بھی مال' نعمت' اولاد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے' بتوں نے کچھ بھی تم کو نہیں دیا' پھر جب تم کو کوئی مصیبت وسختی آتی ہے تو تم خدا تعالیٰ ہی کی طرف عاجزی انکساری کرتے ہوئے اسی کو پکارتے ہو' وہی تمہاری مشکل کو حل کرتا ہے۔ پھر جب تم سے تکلیف مصیبت دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ

كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾

دور کر دیتا ہے تو اسی وقت تم میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے O

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَ

تاکہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کرے تو (دنیا چندروزہ ہے) کچھ برت لو (مزہ کرلو) تم کو عنقریب (قیامت میں) معلوم ہو جائے گا O اور

يَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ

وہ مشرک انجانی چیزوں میں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں (اپنے فرضی خداؤں کے لیے) ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم! جو کچھ تم جھوٹ

عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ

باندھتے ہو اس کے متعلق تم سے ضرور ضرور پوچھا جائے گا O اور مشرک اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں وہ اس سے پاک ہے

وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ

اور اپنے لیے جو کچھ ان کا جی چاہتا ہے بناتے ہیں (یعنی بیٹے) O اور (ان کا حال یہ ہے) جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی

مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ

ہے تو (عار کی وجہ سے) دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ میں بھرا رہتا ہے O اس بُری خوشخبری کی وجہ سے وہ لوگوں سے شرم کے مارے چھپتا پھرتا

یعنی کافر اپنے رب کے ساتھ بتوں کو شریک کرتے ہو یہاں تک کہ بتوں کو ان چیزوں میں بھی شریک کرتے ہو جو نعمتیں ہم نے ان کو عطا کی ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے ہو' کہتے ہو کہ یہ چیزیں بتوں نے دلائی ہیں۔ پس اے کافرو! تم کچھ دن عیش آرام کرلو عنقریب تم کو ان کا حال معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔ یہ کافر ان چیزوں میں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں یعنی کھیتی اور چوپائے وغیرہ میں سے بتوں کے لیے ایک حصہ الگ کر دیتے ہیں جو کچھ بھی نہیں جانتے اور کچھ بھی نہیں بولتے' یا یہ کہ عورتوں کا حصہ الگ اور مردوں کا حصہ الگ اور کہتے ہیں کہ ہم کو خدا تعالیٰ کا یہی حکم ہے۔ اے کافرو! خدا کی قسم! تم سے ان باتوں کے متعلق جو تم افتراء کرتے ہو اور خدا تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہو قیامت کے دن ضرور سوال کیا جائے گا اور جزاء سزا پاؤ گے۔

۵۷ تا ۶۰- یہ کافر خدا تعالیٰ کے لیے لڑکیاں فرض کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ ہی کی لڑکیاں ہیں حالانکہ وہ اولاد اور شریک سے پاک ہے اور ایسے رشتوں سے بالاتر ہے اور وہ اپنے لیے جو چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں وہ مانتے ہیں یعنی لڑکا۔ اور جب ان میں سے کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے اور لوگ اس کو خوشخبری دیتے ہیں کہ تمہارے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو اس کا منہ مارے رنج و غم کے کالا ہو جاتا ہے اور وہ اپنی طبیعت میں بڑا سخت ملال پاتا ہے' اس کا دل غم کے مارے بھر جاتا ہے اور وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس سبب سے کہ اس کو لڑکی کی خبر دی گئی اور قصد کرتا ہے کہ کوئی سن نہ پائے اور فکر کرتا ہے کہ آیا

اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

ہے (اور سوچتا ہے) کیا اس کو ذلت کے ساتھ (زندہ) رکھے گا یا اسے مٹی میں (زندہ) دفن کر دے گا' دیکھو کیا ہی

يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ

بُرا فیصلہ کر رہے ہیں O جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں ان کا بُرا حال ہے اور اللہ تعالیٰ کی

وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ع وَلَوْ يُؤَاخِذُ ع ۱۰ ۱۳

شان سب سے بلند ہے اور وہ زبردست' حکمت والا ہے O اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے

اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ

ظلم (اور گناہوں) پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا' لیکن ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے'

يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

پھر جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ

سکتے ہیںO اور کافر اللہ تعالیٰ کے لیے وہ چیزیں (بیٹیاں) تجویز کرتے ہیں جو انہیں (اپنے لیے) خود پسند نہیں اور ان کی زبانیں (اس بات میں) جھوٹ بولتی ہیں

اس لڑکی کو ذلت و مشقت گوارا کر کے جی پر جبر کر کے رہنے دے یا اس کو زندہ دفن کر دے یعنی مٹی میں چھپا دے۔ خبردار ہو جاؤ کہ یہ بہت ہی برا حکم کرتے ہیں کہ اپنے لیے تو لڑکوں کی خوشخبری پسند کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے لیے لڑکیاں فرض کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے بری مثال یعنی آتشِ دوزخ ہے اور خدا تعالیٰ کی مثال اس کی صفت اعلیٰ و اقدس ہے جو کہ اولاد و شریک سے پاک و بلند و بالاتر ہے۔ اس نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

۶۱۔ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے ظلم یعنی شرک وغیرہ کی سزا فوراً دینے لگتا تو روئے زمین پر کسی بھی جاندار کو زندہ نہ چھوڑتا۔ مگر وہ اپنی حکمت کے موافق سب کو ان کے وقت ہلاکت تک مہلت دیتا ہے۔ ہر شخص کی موت کا وقت مقرر ہے' جب جب جن جن لوگوں کی مدت آ جائے گی تو ایک گھڑی بھر بھی مقررہ وقت سے دیر نہ ہوگی اور وہ مقررہ وقت سے پہلے بھی نہ مریں گے۔

۶۲ تا ۶۴۔ یہ کافر خدا تعالیٰ کے لیے وہ چیزیں فرض کرتے ہیں جو خود اپنے لیے بری سمجھتے ہیں اور اپنے حق میں پسند نہیں کرتے یعنی لڑکیاں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ اپنے لیے اچھی چیز یعنی لڑکا بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کے لیے لڑکیاں ہیں اور ہمارے لیے لڑکے ہیں۔ یا "حُسنیٰ" سے مراد جنت ہو یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہم جنت میں جائیں گے سو یہ جھوٹے ہیں' ان کو جنت کہاں مل سکتی ہے' ان کو بے شک بروز قیامت آگ ملے گی' اسی میں پڑے رہیں گے اور وہ وہاں جا کر چھوڑ دیئے

أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾

کہ انہی کے لیے آخرت میں بھلائی ہے (نہیں بلکہ) یقیناً ان کے لیے تو آگ ہی ہے اور بے شک وہ سب سے پہلے (آگ میں) داخل کیے جائیں گے O

تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ

اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک ہم نے آپ سے پہلے کتنی ہی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کے بُرے اعمال ان کو اچھے کر کے دکھائے

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ

تو آج وہی ان کا رفیق ہے اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے O اور ہم نے آپ پر صرف اسی لیے کتاب اتاری

إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٤﴾

کہ جس چیز میں اختلاف کر رہے ہیں آپ اس کو ان کے لیے کھول کر بیان کر دیں اور ایمان داروں کے لیے یہ کتاب سراپا ہدایت اور رحمت ہے O

وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ

اور اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اس سے زمین کے مرجانے (خشک ہو جانے) کے بعد (اس کو) زندہ (اور سرسبز) کر دیا،

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٥﴾ ع وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ ع ۸ ۱۴

بے شک اس میں کان لگا کر سننے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے O اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں میں

جائیں گے اور بھلا دیئے جائیں گے، رحمت کے لیے ان کو یاد بھی نہ کیا جائے گا۔ یا یہ مطلب ہو کہ وہ اپنے قول وفعل سے حد سے بڑھنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکم میں قصور کرنے والے ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ہی نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یوں ہی آپ سے پہلے بھی اور رسول اگلی امتوں کے لیے ہم نے بھیجے، شیطان نے ان کو ان کے اعمال کفر وشرک وغیرہ اچھے کر کے دکھائے، وہ ایمان نہ لائے، کفر وشرک کو نہ چھوڑا۔ پس وہی شیطان ان کا دوست اور حاکم اور ساتھی ہے اس عالم دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ان کو سخت عذاب دردناک دکھ دینے والا ہوگا۔ یا رسول اللہ! ہم نے قرآن پاک آپ پر اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کو وہ باتیں بتائیں جن میں کہ وہ اختلاف کرتے ہیں، صحیح صحیح بتا دیں اور یہ قرآن پاک لوگوں کو گمراہی سے بچانے والا اور راہ ہدایت دکھانے والا ہے، عذاب سے نجات دلانے والا اور رحمت والا ہے ان لوگوں پر جو اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیے۔

۶۵ تا ۶۷۔ اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا۔ اس کے ذریعے سے زمین کو موت یعنی قحط اور خشکی کے بعد دوبارہ زندہ کیا، اس کے یعنی زمین کے دوبارہ زندگی پانے میں اس قوم کے لیے جو کان لگا کر سنتی ہے اور سمجھتی اور مانتی ہے ہماری قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ بے شک جانوروں میں بھی خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے، بڑی نصیحت وعبرت کی جگہ ہے۔ ہم تم کو ان کے پیٹوں میں سے یعنی خون اور گوبر کے درمیان میں سے ایسا خالص عمدہ دودھ پلاتے ہیں جس کو کہ پینے والے خوشی خوشی غٹ غٹ پی جاتے ہیں اور

لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا

بھی ایک غور کا مقام ہے ہم اس چیز میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے (جدا کر کے) تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں

خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ

جو پینے والوں کے گلے سے غٹ غٹ آسانی سے اترتا ہے ○ اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نبیذ

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

(میٹھا پانی) اور اچھا رزق (حلوہ) بناتے ہو بے شک ان میں عقل مندوں کے لیے (ہماری قدرت کی)

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ

بڑی نشانی ہے ○ اور (اے نبی ﷺ!) آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ

بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

پہاڑوں میں اور درختوں میں اور چھتوں میں گھر (چھتے) بنائے ○ پھر ہر قسم کے پھل کھا اور اپنے رب کے

فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ

آسان راستوں میں چل' اس کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا شربت (شہد) نکلتا ہے' اس میں لوگوں کے لیے

ہم نے ہی سب چھواروں اور انگوروں کے باغات بنائے ہیں' ان سے تم نشے کی چیزیں بناتے ہو (اس تقدیر پر آیت کا حکم منسوخ ہوگا) یا "سکر" سے مراد صرف طعام ہو یعنی تم ان کو کھاتے ہو اور ان سے طرح طرح کی اچھی اچھی چیزیں بناتے ہو۔ جیسے سرکہ' انگور' کشمش وغیرہ اور اچھا رزق مزیدار کھانا حلال' حلوہ وغیرہ بناتے ہو' ان باتوں اور ان چیزوں میں عقل وفہم والے لوگوں کے لیے ہماری قدرت کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

۶۸ تا ۷۰۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ تو اپنے لیے گھر (چھتے) پہاڑوں' درختوں پر بنا اور جہاں لوگ گھر بناتے ہیں وہاں رہ۔ پھر سب پھلوں سے شیرہ کھا اور چوس اور اللہ تعالیٰ کی زمین کے راستوں میں آزادی سے چل پھر۔ تجھے کوئی روک ٹوک نہیں۔ اس مکھی کے پیٹ سے شربت نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں سرخ' زرد' سفید۔ اس شربت یعنی شہد میں آدمیوں کے لیے درد' بیماری وغیرہ سے شفاء ہے اور "فیه" کی ضمیر قرآن کی طرف بھی راجع ہوسکتی ہے یعنی قرآن پاک میں ظاہری و باطنی بیماریوں سے شفاء ہے۔ ان سب باتوں میں نشانی اور عبرت ان کے لیے ہے جو خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں فکر و غور کرتے ہیں اور اے آدمیو! تم کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا' وہی تم کو تمہاری موت کے وقت مارے گا۔ تم میں سے بعض آدمی تو جلد مر جاتے ہیں اور بعض بڑی عمر تک پہنچتے ہیں۔ یہاں تک کہ علم کے بعد وہ بدحواس ہو جاتے ہیں یعنی بوڑھے ہو کر سٹھیا جاتے ہیں' ان کی عقل ماری جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کے حالات بدل دینے کا عالم ہے اور

اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

شفا اور تندرستی ہے بے شک اس میں بھی غور کرنے والوں کے لیے (ہماری قدرت کی ایک

يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ

بڑی نشانی ہے O اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں پیدا کیا' پھر وہی تمہاری جان قبض کرے گا اور تم میں سے کوئی ناقص نکمی عمر تک پھیرا جاتا ہے

الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَ ع ۹ ۱۵

(یعنی بہت بوڑھا ہو جاتا ہے) تا کہ جاننے کے بعد (حواس باختہ ہو کر) کچھ نہ جانے' بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے سب کچھ کر سکتا ہے O اور

اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا

اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں فضیلت دی تو جن کو (رزق میں) فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق

بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ

اپنے لونڈی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے تا کہ وہ بھی اس میں ان کے برابر ہو جائیں (یعنی اپنے غلاموں کو اپنے برابر کا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا کیوں گوارا کرتے ہیں) کیا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں O اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے عورتیں

ان کے ایک حال سے دوسرے حال کے بدلنے پر قادر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے۔

۷۱ تا ۷۴۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض آدمیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ کسی کو رزق و مال و متاع' نوکر چاکر' غلام زائد دیئے کسی کو کم۔ پس کیا وہ آدمی جو زیادتی والے ہیں اپنا مال و متاع' رزق وغیرہ سب اپنے غلام باندیوں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں اور ملکیت میں ہیں ان کو دے دیں گے اور ان کو اپنے برابر کر لیں گے؟ ہرگز نہ دیں گے۔ پس تم کو کیا ہو گیا کہ جو اپنے لیے چیز پسند نہیں کرتے وہ خدا تعالیٰ کے لیے پسند کرتے ہو اور خدا تعالیٰ کی خصوصیات کو دوسروں یعنی بتوں کے لیے ثابت کرتے ہو اور تم خدا تعالیٰ کی توحید کو نہیں مانتے' اس کے ساتھ شرک کرتے ہو' کیا یہ خدا تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری اور اس کے ساتھ کفر نہیں۔ جب یہود و نصاریٰ بحث کو آئے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے تمہارے لیے عورتیں بنائیں اور ان سے لڑکے اور اولاد پیدا کی اور ان سے ان کی اولاد یعنی پوتے' نواسے پیدا کیے' یا خادم مراد ہوں یا غلام یا بھائی بہن مراد ہوں اور اس نے تم کو پاک چیزیں عطا کیں' تمہارے کھانے کو جانوروں کے کھانے کی نسبت نرم و نازک اور لذیذ بنایا۔ پس یہ جو شرک کرتے ہیں تو باطل پر ایمان لاتے ہیں' شیطان اور بتوں پر ایمان لاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نعمت کا کفر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور دین مقدس اسلام کو نہیں مانتے اور خدا تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو ان کے نفع کے لیے نہ آسمان سے رزق لا سکتے ہیں نہ ہی بارش برسا

أَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ

(بیبیاں) بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے' نواسے پیدا کیے اور تم کو پاکیزہ

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ

روزی کھانے کو دی' پھر کیا وہ جھوٹی باتوں سے جھوٹے معبودوں پر یقین لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ

کا انکار کرتے ہیں O اور اللہ تعالیٰ کے سوا وہ ایسوں کی پوجا کرتے ہیں جن کو آسمان اور زمین سے ان کو روزی

رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا

دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں O تو اللہ تعالیٰ

تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ ۭ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

کے لیے (اپنی اٹکل سے) اس کے مانند (ہمسر) نہ ٹھہراؤ' بے شک اللہ تعالیٰ ہی (خوب) جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے ہو O

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ

اللہ تعالیٰ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ایک غلام کی جو دوسرے کا مملوک ہے' اسے اپنا کچھ مقدور

رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ

نہیں اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق عطا فرمایا تو وہ اس میں سے چھپے اور ظاہر (ہر طرح) خرچ کرتا ہے' کیا وہ

سکتے ہیں' نہ زمین سے کچھ اگا سکتے ہیں نہ ہی کسی اور بات کی اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا طاقت رکھتے ہیں۔ پس اے کافرو! تم خدا تعالیٰ کے لیے ناقص مثالیں نہ بیان کرو۔ اس کا شریک نہ بناؤ' وہ خوب جانتا ہے کہ وہ آل اولاد و شریک سے بے شک بے شک پاک ہے اور تم کچھ نہیں جانتے' تم اپنی جہالت سے اس کے شریک بناتے ہو اور اس کے لیے اولاد ثابت کرتے ہو' اس کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہو اور اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتے۔

۷۵۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کافر اور مسلمان کی مثال بیان کی اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے یوں مثال بیان کی ہے کہ ایک غلام مملوک کسی بات پر قادر نہیں' خرچہ وغیرہ احسان کچھ نہیں کر سکتا' اس سے کوئی بھلائی نہیں ہو سکتی اور ایک آدمی وہ ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے بہت سا مال عطا کیا' وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں چھپ کر اور ظاہر ظہور خوب غرباء و فقراء اور مساکین لوگوں پر اپنا مال اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں آدمی برابر ہو سکتے ہیں؟ یہ آدمی اس مملوک سے بہتر ہے' وہ مملوک مثل کافر کے ہے' اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا اور دوسرا مسلمان کی مثال ہے کہ وہ دین و دنیا کے فائدے حاصل کرتا ہے۔

يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ

دونوں برابر ہو سکتے ہیں (نہیں) سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں بلکہ ان میں اکثر نادان ہیں O اور اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں

اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ

کی کہاوت بیان فرمائی کہ ان میں سے ایک گونگا ہے جو کچھ کام نہیں کر سکتا اور وہ اپنے آقا پر

كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ

(بھاری) بوجھ ہے آقا اسے جس طرف بھیجتا ہے وہ کوئی بھلائی لے کر نہیں آتا کیا یہ جو انصاف کے ساتھ حکم

هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَ ع ۶/۱۶

دیتا ہے اور وہ اس سیدھے راستے پر بھی قائم ہے دونوں برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) O اور

لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ

آسمان اور زمین کی چھپی باتیں تو اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہیں اور قیامت کا معاملہ تو صرف ایک پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ

الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَ

اس سے بھی زیادہ قریب بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے O اور

۷۶- پھر دوسری مثال اپنی اور بتوں کی یوں بیان کی ہے کہ خدا تعالیٰ دو آدمیوں کی مثال بیان کرتا ہے' ایک گونگا ہے کسی بات پر قادر نہیں' بول بھی نہیں سکتا اور اپنے کنبے والوں اور دوستوں پر بھاری اور گراں ہے' اس کا والی جہاں بھیجتا ہے پورب یا پچھم وہاں سے وہ بھلائی لے کر نہیں لوٹتا اور جب کوئی کہیں سے اس کو پکارتا ہے تو وہ جواب نہیں دیتا اور کسی مانگنے والے کو کچھ بھلائی نہیں دے سکتا۔ کیا ایسا شخص اور جو انصاف کرتا ہے اور صراط مستقیم کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے؟ نہیں۔ نفع نقصان میں وہ ہرگز برابر نہیں ہو سکتا۔ پس یہ کافر بتوں کو کیونکر خدا تعالیٰ کے برابر سمجھ کر شرک کرتے ہیں۔

۷۷- اور جو چیزیں کہ آسمانوں زمینوں کے درمیان ہیں ان کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو ہے اور وہ ہر بات کو جانتا ہے اور قیامت کا حال یکا یک' جلد آ جانے میں مانند پلک جھپکنے کے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

۷۸ تا ۷۹- اے آدمیو! اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا تم اس وقت کچھ نہ جانتے تھے اور سب باتیں جو آپ کرتے ہو نہ کر سکتے تھے' اس نے تم کو سننے کی طاقت دی کہ باتیں سنو آنکھیں دیں کہ ان سے دیکھو' ان میں نور بخشا کہ ان سے بھلائی کا راستہ دیکھو' دل دیا عقل دی کہ سوچو سمجھو اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ کیا ان لوگوں نے یعنی اہل مکہ وغیرہ نے خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں اور وحدانیت کی علامتیں نہیں دیکھیں پرندے نہیں دیکھے کہ

اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ

اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے باہر نکالا اس حال میں کہ تم کچھ بھی نہیں

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا

جانتے تھے اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے تاکہ تم اس کا احسان مانو ○ کیا انہوں نے

اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ

آسمان کی فضا میں حکم باندھے ہوئے (ٹھہرے ہوئے) پرندے نہیں دیکھے' اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو کون روکے ہوئے ہے'

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ

بے شک اس میں بھی ایمان داروں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ○ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے گھروں

مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا

کو تمہارے لیے آرام کی جگہ بنایا اور تمہارے لیے چوپاؤں کی کھالوں سے کچھ گھر (خیمے) بنائے جنہیں تم

تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا

اپنے سفر کے دن اور (منزلوں پر) ٹھہرنے کے دن ہلکا پاتے ہو اور ان کی اون اور ان کی بھری اور ان کے بالوں سے

آسمان و زمین کے درمیان میں کس آہستگی و آرام و نرمی سے اڑتے ہیں' ان کے ہوا میں معلق رہنے میں ان کے لیے جو تصدیق و یقین والے ہیں بے شک خدا تعالیٰ کی قدرت کی اور اس کی یکتائی کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

۸۰ تا ۸۳۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کیا تاکہ لوگ شکر ادا کریں اور ایمان لائیں اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہی نے تمہارے لیے تمہارے گھروں میں آرام بنایا' ان میں تم رہتے سہتے ہو' پختہ مکانات بناتے ہو۔ اسی نے خیمے بنائے چارپایوں کی کھالوں کے اور بالوں کے یعنی اون وغیرہ کے ہلکے ہلکے تم کو ڈیرے بنانا سکھائے جن کو تم جہاں چاہتے ہو آسانی سے لے جاتے ہو جب سفر کرتے ہو اور جب کہیں ٹھہرتے ہو تو ان کو آسانی کھڑا کرتے ہو اور کھولتے ہو اور بھیڑوں کی اون سے اور اونٹ کے بالوں سے تمہارے لیے گھر کا سامان وغیرہ عیش و عشرت کے لیے اور دنیا کی چند روزہ زندگی کے لیے بنایا۔ تم تھوڑے دن ان چیزوں سے نفع حاصل کر لو گے اور پھر تم سب فنا ہو جاؤ گے اور خدا تعالیٰ نے درختوں دیواروں پہاڑوں کا سایا بنایا کہ گرمی نہ ستائے' پہاڑوں میں تمہارے لیے غار اور سرنگ پناہ حاصل کرنے کے لیے بنائے۔ اسی نے تمہارا لباس بنایا تاکہ گرمی سردی سے محفوظ رہو اور زرہ بکتر بنائیں جو دشمنوں کے ہتھیاروں کو روکتی ہیں' خدا تعالیٰ تم پر اپنی کیسی کیسی نعمتیں پوری کرتا اور نازل کرتا ہے تاکہ تم مسلمان ہو جاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر اب بھی یہ کافر ایمان سے روگردانی کریں تو آپ پر کوئی الزام نہیں آپ پر تو صرف پیغام رسانی فرض تھی۔ سو آپ ادا کر چکے اور کھلم کھلا ان کو ان کی زبان میں سمجھا چکے جب

وَّاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

خانہ داری کا سامان اور دوسری برتنے کی چیزیں ایک وقت تک (استعمال کرنے) کے لیے بنائیں O اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے

لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ

لیے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے سائے بنائے (کہ جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں) اور تمہارے لیے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی

لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ

اور تمہارے لیے کچھ لباس ایسے بنائے کہ جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور کچھ لباس ایسے بنائے جو تمہیں جنگ میں محفوظ رکھتے ہیں (جیسے زرہ وغیرہ)

يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

وہ تم پر اپنی نعمتیں اس طرح پوری کرتا ہے تاکہ تم (اس کے) فرمانبردار بن جاؤ (مسلمان ہو جاؤ) O پھر بھی اگر وہ نہ مانیں (اور منہ پھیر لیں)

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ

تو (اے نبی ﷺ!) آپ کے ذمہ تو صرف کھلم کھلا (حکم ہمارا) پہنچا دینا ہے O وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پہچانتے بھی ہیں پھر بھی مکر جاتے ہیں اور ان میں

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ ع ۱۱/۱۷

سے اکثر کافر ہیں (ناشکرے) ہیں O اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر نہ کافروں کو (عذر کرنے کی) اجازت ملے گی

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

اور نہ ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا (اور نہ ان سے عتاب دور کیا جائے گا) O اور جب ظالم عذاب دیکھیں گے تو پھر نہ ان سے

یہ آیتیں کافروں نے سنیں تو کہا کہ بے شک ہم بھی مانتے ہیں کہ یہ سب باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں مگر بتوں کی سفارش ضروری ہے۔ ہم بتوں کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہے ہمیں ان کی عبادت سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا' تب یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ سب کافر خدا تعالیٰ کی سب نعمتوں کا اقرار کرتے ہیں اور جانتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں محض ہٹ دھرمی وضد و جہالت سے۔

۸۴- اور جب روز قیامت ہم ہر گروہ کے گواہ حاضر کریں گے یعنی وہ پیغمبر جو ان کو اسلام کی طرف بلانے کی گواہی دیتے رہے تو اس دن کافروں کو بات کہنے کی اجازت بھی نہ ملے گی اور نہ ان کو پھر توبہ کرنے و ایمان لانے کی مہلت دی جائے گی کہ وہ پھر دنیا میں لوٹ جائیں اور ایمان لے آئیں۔

۸۵- اور جب وہ لوگ جو کہ ظالم کافر ہیں قیامت کے دن عذاب کو دیکھیں گے تو ان کی بری حالت ہوگی' بدحواس ہو جائیں گے لیکن دوزخ کے عذاب کو ان سے کم نہ کیا جائے گا اور نہ ہی دور کیا جائے گا اور وہاں کوئی بھی عذاب دوزخ سے

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَإِذَا رَاَ

عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو (توبہ کرنے کی) مہلت دی جائے گی ○ اور جب مشرک اپنے

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا

معبودوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے: اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ ہمارے معبود جن کو ہم تیرے سوا پوجتے تھے

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ

تو وہ ان کی بات ان کے منہ پر پھینک ماریں گے(اور کہیں گے کہ یقینا

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ ۚ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ

تم جھوٹے ہو ○ اور اس دن وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو عاجزی سے گرائیں گے اور جو باتیں وہ بنایا کرتے تھے

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گی ○ اور جن لوگوں نے خود کفر کیا اور (دوسروں کو بھی) اللہ تعالیٰ کے راستہ

اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾

سے روکا ہم ان کے فساد کی سزا میں ان پر عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے ○

چھڑانے والا نہ ہوگا۔

۸۶ تا ۸۷۔ اور جب بروز قیامت کافر ومشرک اپنے جھوٹے معبودوں کو دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ سے کہیں گے کہ اے پروردگار! یہ ہمارے معبود ہیں جن کو ہم تیرا شریک سمجھتے تھے اور ان کی عبادت بجالاتے تھے' انہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا اور شریک کرنے کا حکم کیا تھا' تب وہ جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو' ہم نے کچھ حکم نہ دیا تھا' ہم کو تو تمہارے شرک کی خبر بھی نہ تھی۔ اس دن سب عابد و معبود اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انکساری کریں گے اور جو کچھ دنیا میں اختیار کیا کرتے تھے وہ سب جاتا رہے گا۔ یا یہ کہ ہر کوئی اپنے اپنے حال میں مشغول و پریشان ہوگا اور کوئی جھوٹا معبود کسی کے کام نہ آئے گا۔

۸۸۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ اور رسول پاک کے ساتھ کفر کیا۔ قرآن پاک کو نہ مانا اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی اطاعت سے اور اس کی راہ سے روکا تو ہم ان کو آتش دوزخ کے علاوہ اور بھی طرح طرح سے عذاب دیں گے۔ مثلاً سانپوں بچھوؤں کا کاٹنا' ایسا اس لیے ہوگا کہ جو کچھ اعمال بدان کفار نے دنیا میں کیے' اپنے کیے کی سزا کا مزا چکھ لیں۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنفُسِهِمْ

اور جس دن ہم پر ہر ایک امت میں ایک گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے جو ان پر گواہی دے اور (اے نبی ﷺ!) ہم آپ کو ان

وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ

سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن) اتاری (جس میں) ہر

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ ع ۱۲ ۱۸

چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے سراپا ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے O

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی

وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

اور بری بات اور ظلم و سرکشی سے منع فرماتا ہے، وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے

تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا

تاکہ تم دھیان کرو O اور جب تم اللہ تعالیٰ کے نام سے عہد کرو تو اس کو پورا کرو اور قسموں کو پکا

۸۹- اور قیامت کے دن ہم ہر جماعت اور گروہ سے اس کا گواہ ان ہی میں کا آدمی ظاہر اور پیش کریں گے جو تبلیغ کی گواہی دے گا' ہر امت کے پیغمبران پر گواہ ہوں گے اور اے حبیب! آپ کو ان لوگوں پر یعنی آپ کو اپنی امت پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ان کی پاکی اور بہتری اور قابل شہادت ہونا بیان کریں گے اور ہم نے آپ پر قرآن پاک (حضرت) جبریل کی معرفت نازل کیا جو کہ ہر چیز کا بیان ہے' امر و نہی' حلال و حرام سب صاف صاف ظاہر کرتا ہے۔ گمراہی کے بدلے ہدایت دینے والا اور مسلمانوں کے لیے جنت کی خوشخبری دینے والا ہے۔

۹۰ تا ۹۱- اے آدمیو! خدا تعالیٰ تم کو عدل و انصاف کرنے کا اور اپنی توحید بیان کرنے کا اور احسان کرنے کا یعنی فرائض و واجبات ادا کرنے کا یا سب مخلوق اور قرابت داروں پر احسان کرنے کا یعنی صلہ رحم کا حکم کرتا ہے اور فحشاء یعنی سب گناہوں سے اور سب بری باتوں سے یعنی جو بات یا کام خلاف شریعت و خلاف سنت ہو اس سے منع کرتا ہے اور کسی بھی مخلوق پر دست درازی اور ظلم کرنے سے منع کرتا ہے۔ اور تم کو نصیحت کرتا ہے اور سمجھاتا ہے کہ تم قرآن کے معنوں اور مثالوں کو سمجھو اور نصیحت حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ سے جب عہد کرو یا کسی سے عہد کرو تو اس کو ضرور پورا کرو اور قسموں کا لحاظ رکھو' کسی قسم نہ توڑو اور آپس کی تاکیدی اور مضبوط قسموں اور عہدوں کو بھی نگاہ میں رکھو' ان کو نہ توڑو نہ ان سے پھرو حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو قسم کھا کر درمیان میں لا چکے ہوتے ہو اور اس کو کفیل و گواہ و محافظ و وکیل ٹھہرا چکے ہوتے ہو۔ جب دو آدمی آپس میں عہد

الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ

کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ

بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام جانتا ہے O اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت

غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا

مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کہ تم اپنی اپنی قسموں کو آپس میں

بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ

اس لیے بے اثر حیلہ بناتے ہو (یہ سمجھ کر) کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ (زبردست) ہے اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں آزماتا ہے (کہ تم کسی گروہ کی

اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ

زیادتی کا خیال کرو گے یا اپنے قول و قرار کا) اور جس بات میں تم جھگڑتے تھے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

میں ضرور تمہارے لیے ظاہر فرما دے گاO اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے گمراہی

کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کو درمیان میں کر لیتے ہیں یعنی یہ کہہ کر کہ خدا تعالیٰ گواہ ہے اس کو گواہ کر لیتے ہیں اور قسم کو مضبوط کر لیتے ہیں۔ اتنی تاکیدوں کے بعد ہرگز عہد نہ توڑنا چاہیے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے' خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے' عہد توڑ کے دغابازی کرو گے تو وہ سزا دے گا' اس کو ہر چیز کی خبر ہے۔

۹۲ تا ۹۳۔ اب عہد شکنی کی ایک مثال بیان فرمائی کہ اے مسلمانو! تم عہد توڑنے میں اس عورت کے مشابہ نہ ہو جاؤ جو اپنے سوت کو بعد اس کے کہ وہ بہت عمدہ اور مضبوط ہو جاتا تھا پھر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی تھی' اس کا نام رابطہ حمقا تھا' پس یونہی تم عہد کو بعد اس کے مضبوط کرنے کے نہ توڑو۔ تم لوگ اپنے عہد و پیمان کو اور قسموں کو توڑتے ہو اور مکر و فریب و چالا کی بناتے ہو اس خیال سے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے اکثر و اعلیٰ ہو جائے۔ یہ ہرگز نہ کرنا چاہیے' خدا تعالیٰ تمہارا اس بات سے امتحان لیتا ہے یعنی زائد مال و دولت دے کر امتحان لیتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ کون عہد توڑتا ہے اور کون وعدہ وفائی میں سچا ہے اور بے شک خدا تعالیٰ بروز قیامت وہ سب باتیں ظاہر کرے گا جن میں تم جھگڑا کرتے ہو اور دین حق اسلام کی مخالفت کرتے ہو اور سب جھگڑوں کا فیصلہ کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ قوموں اور مذہبوں کی تفریق اٹھا دیتا۔ سب لوگ مسلمان ہی ہوتے' مگر وہ تو مالک ہے جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے' جو جس کا اہل ہوتا ہے اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرتا ہے اور تم سب سے بروز قیامت ان

وَلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

میں پڑا رہنے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا

وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ

ان کاموں کے متعلق جو تم کرتے تھے ○ اور تم اپنی قسموں کو (آپس کے فساد) کا

دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ

کمزور حیلہ نہ بناؤ کہ کہیں کوئی قدم جمنے کے بعد پھسل نہ جائے اور تم کو اللہ تعالیٰ کا

بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

راستہ روکنے کا مزا چکھنا پڑے اور تمہارے لیے بڑی سزا ہے (چکھنا) ○

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو تھوڑے داموں سے نہ بیچو بے شک جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا

وہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ تو ختم

عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ

ہو جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے اور ہم صبر کرنے والوں کو

سب باتوں کا حساب ہوگا جو کچھ کہ تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

۹۴ تا ۹۶- اے مسلمانو! اپنے عہد و پیمان اور قسموں کو مکر و دغا کا ذریعہ نہ کرو۔ جب کسی قوم سے کوئی عہد ہو تو اس کو وفا کرو ورنہ طاعت الٰہی سے تمہارا پاؤں پھسل جائے گا' فرمانبرداری کے بعد پھر نافرمانی کرنے لگو گے اور آخرت میں برائی کے بدلے برائی یعنی عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تمہارے عہد توڑنے کی وجہ سے لوگ بدظن ہو جائیں گے اور دین اسلام قبول نہ کریں گے' تو تم اور لوگوں کو خدا کی راہ سے پھیرنے کا باعث بنو گے اور تم کو بروز قیامت سخت عذاب عظیم ہوگا اور خدا کی قسم! عہد کے بدلے ثمن قلیل تھوڑا سا دنیا کا سامان و مال مول نہ لو یعنی مال کے لالچ میں آ کر قسم نہ توڑو جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال نہ لو' خدا تعالیٰ کے پاس جو تمہارے لیے ثواب و کرامت و عزت ابدی ہے وہ اس دنیا فانی کے مال سے کہیں افضل و اعلیٰ ہے چنانچہ تم اس کو جانتے ہو۔ یا یہ کہ اگر سمجھو اور یقین لاؤ تو جو کچھ مال دنیا تمہارے پاس ہے سب فانی و زائل ہے اور جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے وہ ثواب و رحمت ابدی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ جو صبر کرتے ہیں اور اقرار حق کرتے

بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ

ان کے اچھے کاموں کا ضرور ایسا بدلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے لائق ہو ○ جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت

ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ

اور وہ مومن بھی ہو تو ہم (دنیا میں بھی) اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں بھی) ہم ان کو

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا

وہ بدلہ عطا فرمائیں گے جو ان کے سب سے بہتر کاموں کے لائق ہو ○ تو جب تم

قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ

قرآن شریف پڑھنے لگو تو شیطان مردود (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو ○ بے شک

لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾

اس کا قابو ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ○

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ

اس کا قابو تو صرف انہی پر چلتا ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور اسے خدا کے ساتھ

ہیں اور اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں ہم ان کو ان کی اچھی باتوں کا جو وہ دنیا میں کرتے تھے ضرور بدلہ دیں گے۔

۹۷۔ جس کسی نے دنیا میں نیک اعمال کیے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے نیکیاں کیں اور حق کا اقرار کیا بشرطیکہ وہ مومن ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت تو ہم اس کی دنیاوی زندگی بھی اچھی طرح گزاریں گے۔ طاعت وقناعت و رحمت و برکت میں اور قیامت میں بھی اس کو بہشت میں حیات طیبہ پاکیزہ زندگی دیں گے جو دنیا کی زندگی سے بہت بہتر اور اعلیٰ ہوگی اور برزخ میں بھی جیسا کہ قبر کی زندگی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مومن کی قبر میں جنت کا فرش بچھایا جاتا ہے اس کو جنت کا لباس پہنایا جاتا ہے۔ جنت کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے اس کی قبر میں ٹھنڈی ٹھنڈی خوشبودار ہوائیں آتی ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے کہ راحت آرام کی نیند سو جاؤ جس طرح دولہا سوتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ قادری)۔

۹۸ تا ۱۰۰۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ قرآن پاک پڑھنا شروع کریں خواہ نماز میں خواہ غیر نماز میں تو "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" کہہ لیا کریں یعنی میں خدا تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان کی شرارت سے جو مردود ہے رحمت سے دور ہے گرز ہائے آتشین کا مارا ہوا ہے اور شیطان کا غلبہ ان لوگوں پر جو حضور پاک اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر توکل کیا ہے اور اپنے سب کام اسی کو سونپتے ہیں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کا تسلط اور غلبہ ان ہی لوگوں پر ہوگا جو اس کا (یعنی شیطان کا) کہنا مانتے ہیں اور اس سے دوستی کرتے ہیں اور اس کے بہکانے سے خدا تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔

۱۳ ع ۱۱ ۱۹

مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَةً مَّكَانَ اٰیَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ

شریک ٹھہراتے ہیں ○ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو کچھ نازل فرماتا ہے اس (کی

بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

مصلحتوں) کو خوب جانتا ہے تو (کافر) کہتے ہیں کہ یہ تم خود (اپنے دل سے) بنا لائے (نہیں نہیں) بلکہ اکثر ان میں بے علم ہیں ○

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اس کو تو روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) نے میرے رب کے پاس سے سچائی کے ساتھ لے کر

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَقَدْ

ٹھیک ٹھیک اتارا تاکہ وہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور فرمانبرداروں کے حق میں ہدایت اور خوشخبری ہو ○ اور بے شک

نَعْلَمُ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیْ

ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر یہ کہتے ہیں کہ اس کو تو کوئی آدمی سکھاتا ہے' جس کی طرف سکھانے کی یہ نسبت کرتے ہیں

یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۳﴾

وہ عجمی ہے اور یہ (قرآن) فصیح روشن عربی ہے (اس پر غور نہیں کرتے) ○

۱۰۱ تا ۱۰۲- اور یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب ہم ایک آیت کو منسوخ کر کے اس کے قائم مقام دوسری آیت اپنی حکمت سے نازل کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو سب باتوں کا علم ہے کہ اس نے (حضرت) جبرائیل کی معرفت کیا نازل کیا اور کیا اٹھالیا اور بندوں کی اصلاح کے لیے کیا مناسب تھا' تو کافر کہنے لگتے ہیں کہ یارسول اللہ! آپ مفتری ہیں' خدا تعالیٰ پر افتراء کرتے ہیں' اپنی طرف سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں' کبھی کچھ بنا لیتے ہیں کبھی کچھ۔ یارسول اللہ! یہ اکثر لوگ خدا تعالیٰ کی حکمتوں کو نہیں جانتے' جو ہر وقت کے مناسب ہوتا ہے وہ ویسا ہی کر دیتا ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ اس قرآن پاک کو تو روح القدس تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت وحکمت اتار کر لائے ہیں' اس میں کوئی شک نہیں' ناسخ ومنسوخ سب حق ہیں' یہ قرآن پاک اس لیے حسب حکمت تھوڑا تھوڑا نازل کیا ہے کہ ان کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے ہیں ان کو ایمان پر ثبات واستقامت ومضبوطی حاصل ہو اور ان کے دل کو یقین تام وہدایت کاملہ ونجات ابدی اور رحمت وجنت کی بشارت حاصل ہوتی رہے اور وہ اس کو حفظ کرتے رہیں' اگر کافر چون چرا کرتے ہیں تو کیے جائیں۔ تنزیل کے معنی تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کے ہیں' اس کی حکمتیں اوپر بیان ہوئیں۔

۱۰۳ تا ۱۰۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم جانتے ہیں کہ کفار مکہ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو عجمی غلام جبر ویسار نامی قرآن سکھاتے ہیں' یہ تو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے' یہ اتنا نہیں جانتے کہ جن کی طرف سکھانے کی یہ نسبت کرتے ہیں اور شبہ ڈالنا

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں لانا چاہتے ان کو اللہ تعالیٰ بھی ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لیے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا

(آخرت میں) درد ناک عذاب ہے O جھوٹ اور بہتان تو وہی بنایا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور (دراصل) وہی جھوٹے ہیں O

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ

جو ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا منکر ہو جائے سوائے اس شخص کے جو مجبور کیا جائے (قتل وغیرہ کی دھمکی دی جائے)

مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو (تو اس کو جان بچانے کے لیے کلمۂ کفر کی اجازت ہے) ہاں جو دل کھول کر کافر ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ

کا غضب ہو گا اور اس کے لیے بڑا عذاب ہے O یہ اس لیے کہ

چاہتے ہیں ان کی زبان تو عجمی ہے' جبر و یسار تو عبرانی بولتے ہیں اور یہ قرآن مقدس عربی زبان میں ہے' لغت عربیہ کے طریقہ پر ہے اور عربی بھی نہایت صاف واضح۔ جس کی فصاحت و بلاغت کو سب خوب جانتے ہیں۔ بے شک جو لوگ رسول پاک و قرآن شریف کو نہیں مانتے تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کو اپنے مقدس مذہب کی راہ نہیں دکھاتا یعنی اگرچہ بوقت بحث مناظرہ وہ ہار جاتے ہیں ان کو کوئی جواب نہیں بن پڑتا مگر وہ ہٹ دھرمی کیے جاتے ہیں ایمان نہیں لاتے۔ یا یہ کہ جنت کا راستہ نہ دکھایا جائے گا اور دوزخ کی آگ سے نجات نہ ملے گی۔ ان کو وہاں سخت قسم کا دردناک عذاب جھیلنا ہو گا۔

۱۰۵۔ بے شک وہ لوگ خدا تعالیٰ پر تہمت اٹھاتے ہیں اور افتراء باندھتے ہیں جو اس کے حبیب اور قرآن حکیم پر ایمان نہیں لاتے' اس کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں' وہ بالکل کاذب جھوٹے ہٹ دھرم کافر ہیں۔

۱۰۶ تا ۱۰۹۔ جو ایمان سے مشرف ہونے کے بعد پھر مرتد ہو جائے گا اور کفر کرے گا تو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت اور غضب اترے گا' مگر وہ جو مجبور کیا جائے گا اور ظاہر میں کوئی کلمہ خلاف شان ایمان کافروں کے جبر سے کہہ دے اور دل اس کا ایمان سے بھرا ہو مضبوط ہو اور خدا تعالیٰ و حبیب پاک کا دل سے معتقد ہو اس کے دل کو اطمینان و یقین کامل حاصل ہو تو وہ اس حکم سے علیحدہ ہے یعنی اس کو کلمۂ کفر کہنا جائز ہے۔ لیکن جو دل کی خوشی اور رغبت سے راضی ہو کر کفر اختیار کرے تو اس پر خدا تعالیٰ کا غصہ' اس کی لعنت اور پھٹکار ہے اور اس کو بہت ہی سخت عذاب ہو گا' دنیا میں قتل اور آخرت میں آگ۔

بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا

انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے پیارا سمجھا اور (اس لیے بھی کہ) بے شک اللہ تعالیٰ

يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

ایسے کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر

قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں

الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

پڑے ہوئے ہیں ○ ضرور وہی لوگ آخرت میں بھی نقصان میں پڑنے والے ہیں ○

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ

پھر آپ کا رب ان کے لیے کہ جنہوں نے مصیبت میں پڑنے کے بعد گھر بار چھوڑا پھر (اللہ تعالیٰ کی راہ میں)

جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۴ ۲۰

جہاد کیا اور (مصیبتوں پر) صبر کیا' بے شک آپ کا پروردگار ان کی مساعی جمیلہ کے بعد بڑا بخشنے والا' مہربان ہے ○

شدید عذاب اس سبب سے ہوگا کہ انہوں نے دنیا کو آخرت کے مقابلہ میں زیادہ پسند کیا اور ایمان چھوڑا اور کفر اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ ایسے ہٹ دھرم کافروں کو جو اس کے علم میں ہدایت قبول کرنے والے نہیں راہ راست نہیں دکھاتا۔ ان کو ان کی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور اپنے عذاب سے نجات نہیں دیتا۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر' آنکھوں پر اور کانوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے کفر کی مہر لگا دی یعنی یہ خبر دے دی کہ وہ کافر ہی رہیں گے اور غافل و مدہوش ہی رہیں گے۔ آخرت کے مقابلہ میں قصداً بالکل بے خبر ہوں گے۔ قصداً توحید کا انکار کریں گے۔ اے حبیب! یہ ضرور آخرت میں یقیناً نقصان اٹھانے والے ہوں گے اور ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا نہ ان کو کوئی عذاب سے بچا سکے گا۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو خدا تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا مذاق اڑاتے ہیں۔

۱۱۰۔ اے حبیب! آپ کا رب تعالیٰ اس کو جو کوئی کلمۂ کفر زبان سے مجبوری سے نکالے پھر ہجرت کر کے کافروں کے شہر سے دار السلام یعنی اسلام کی حکومت میں جائے جیسے مدینہ منورہ جب تک مکہ فتح نہ ہوا تھا وہ ہی دار السلام تھا۔ پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے اور حبیب مکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ مصیبتوں پر صبر کرے تو ہجرت کے بعد خدا تعالیٰ ان کے گناہ بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔ یہ آیت بھی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ وغیرہ کے بارے نازل ہوئی جو کفار کی مصیبتوں سے تنگ آ کر مدینہ طیبہ کو ہجرت کر گئے' اپنے دین میں مضبوط اور پکے رہے۔

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفَّى كُلُّ

جس دن ہر شخص اپنے ہی لیے جھگڑتا ہوا آئے گا

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کچھ ظلم نہ ہو گا O اور اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی مثال

قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ

بیان فرمائی جو امن چین سے تھی اور اس کی روزی بھی بافراغت ہر جگہ سے چلی آتی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ

كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ

کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے برے کاموں کے بدلے اسے یہ سزا چکھائی کہ

الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ

بھوک اور خوف کا لباس پہنایا (یعنی بھوک اور دشمن کے خوف میں مبتلا کر دیا) O اور بے شک ان (بستی والوں) کے پاس ایک

۱۱۱۔ قیامت کا دن وہ دن ہے کہ اس دن ہر آدمی نیک و بد اپنے اپنے لیے جھگڑا کرے گا، یعنی ہر نفس کو اپنی اپنی جان کے بچاؤ کی فکر لاحق ہو گی۔ یا یہ کہ آدمی اپنے شیطان کے ساتھ جھگڑا کرے گا کہ تو نے مجھے بہکایا۔ یا یہ کہ انسان اپنی روح سے سوال کرے گا کہ تو نے دنیا میں کیوں برائی وخرابی اختیار کی یعنی خود اپنے اوپر آپ ملامت کرے گا اور ہر نیک و بد کو اپنے نیک و بد کام کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان میں سے کسی پر کچھ ظلم نہ ہو گا کہ نیکیاں کم کی جائیں اور برائیاں زیادہ بلکہ پورے پورے حساب سے بدلہ دیا جائے گا۔

۱۱۲۔ خدا تعالیٰ مکہ کی اور اہل مکہ کی یعنی ابوجہل و ولید وغیرہ کی مثال یوں بیان کرتا ہے کہ ایک گاؤں ہے جس کے بسنے والے خوب آرام امن چین سے رہتے سہتے ہیں نہ دشمن کا ڈر نہ کسی کا دباؤ، نہ بھوک پیاس کی پروا نہایت اطمینان و آرام سے بسر کرتے ہیں اس کا رزق خوب فراخی اور عمدگی سے چاروں طرف سے اس تک آ جاتا ہے یعنی مکہ پاک میں مختلف شہروں سے ہر قسم کی چیزیں افراط سے آتی ہیں۔ پس گاؤں والوں نے خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکرانہ ادا نہ کیا اور اللہ تعالیٰ اور حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے قرآن حکیم سے کفر کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں اس گاؤں والوں کو بھوک پیاس کی مصیبت چکھائی اور خوف وخطر ان پر مسلط کیا، سات برس تک سخت قحط میں مبتلا رہے۔ اہل اسلام کے لشکر، ظفر پیکر کے خوف سے راتوں کو سونا دشوار ہو گیا، ڈر کے مارے رات بھر جاگتے تھے، جو بڑی بہادری کی بڑھ بڑھ کر باتیں بناتے تھے اور حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نہایت بے ادبی سے پیش آتے تھے ان کا یہ حشر ہوا کہ بھوک سے مردار کی ہڈیاں تک کھا گئے۔

۱۱۳۔ اور ان لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے جو انہی میں سے تھے یعنی عربی قریشی۔ انہوں نے ان کو اور قرآن کو اور ان کے فرمانوں کو جھٹلایا لہٰذا ان کو دنیا میں قتل وقحط وقید کے عذاب نے آ گھیرا اور کوئی ان کا مددگار نہ ہوا

رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
عظیم الشان رسول (علیہ السلام) انہی میں سے تشریف لائے اور انہوں نے ان (رسول علیہ السلام) کو جھٹلایا تو انہیں عذاب نے آ پکڑا اور وہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ
ظلم کرنے والے تھے ○ اگر تم اللہ تعالیٰ ہی کو پوجتے ہو تو جو کچھ حلال پاکیزہ روزی اللہ تعالیٰ

اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا
نے تم کو دی ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرو ○ تم پر تو

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ
صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور وہ جانور جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو پھر جو کوئی بھوک کے مارے لاچار اور

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
مجبور ہی ہو جائے نہ محض اپنی خواہش سے کھاتا ہو اور نہ حد سے بڑھتا ہو (تو اس کو بقدر ضرورت ان چیزوں کا کھانا جائز کر دیا) بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ
والا مہربان ہے (کہ اس نے جان جانے کے خطرے کی صورت میں حرام کھانا جائز کر دیا) ○ اور جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں اسے نہ

کہ ان کو ہمارے عذاب سے بچالیتا' یہ ظالم کافر تھے اپنی سزا کو پہنچے اور آخرت کا عذاب بدستور باقی ہے۔

۱۱۴- اے مکہ والو! خدا تعالیٰ نے تم کو کھیتی باڑی غلہ چوپائے اور حلال طیب چیزیں دیں ان کو خوب کھاؤ اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کا سچا دعویٰ کرتے ہو یعنی تم جو یہ کہتے ہو کہ ہم بعض جانور اور کھیتی خدا تعالیٰ کی خوشی کے لیے حرام کرتے ہیں سو یہ غلط ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی عبادت کا سچے دل سے دعویٰ کرتے ہو تو اس کی مرضی یہ ہے کہ اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام نہ کرو۔ اس کی عبادت وفرمانبرداری تو ان کے حلال جاننے میں ہے لیکن تم اپنی مرضی سے جو کچھ چاہتے ہو حلال وحرام کرتے ہو پھر کہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کا حکم یونہی ہے' یہ تمہارا اتہام وسخت نافرمانی ہے اس سے بچو' پھر حرام جانوروں کا ذکر کیا۔

۱۱۵ تا ۱۱۷- اور پھر فرمایا کہ اے آدمیو! اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار جانور حرام کیا یعنی وہ جانور جس کے ذبح کرنے کا حکم ہے اور وہ بغیر ذبح کیے خود بخود مر جائے تو وہ حرام ہے اور بہتا ہوا خون حرام کیا اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لے کر ذبح کیا جائے یعنی بتوں کے ناموں پر ذبح کیا جائے حرام کیا اور جس جانور پر قصداً خدا تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو وہ بھی حرام ہے مگر جو آدمی مجبور ولاچار ہو کہ بے قرار ہو جائے یہاں تک کہ حرام کھائے بغیر اس کی جان نہ بچ سکے کوئی حلال اور پاک غذا دستیاب نہ ہو تو اس کو بحالت مجبوری اپنی جان کو بچانے کے لیے

هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ

کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھو بے شک جو اللہ تعالیٰ

الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ

پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ چھٹکارا نہ پائیں گے ○ (دنیا میں تو ان کو) تھوڑا فائدہ

قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا

برتنا ہے اور (آخرت میں) ان کے لیے درد ناک عذاب ہے ○ اور خاص یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کی تھیں جو ہم آپ

مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

کو پہلے (سورۂ انعام میں) سُنا چکے ہیں اور ہم نے تو ان پر کوئی ظلم نہ کیا تھا لیکن وہ خود

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ

ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر بے شک آپ کا رب ان لوگوں کو جنہوں نے بے خبری (اور جہالت)

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ

میں بُرے کام کیے پھر اس کے بعد انہوں نے توبہ کی اور سدھر گئے آپ کا رب اس کے بعد بھی

تھوڑا سا حرام اشیاء میں سے کھالینا جائز ہے بشرطیکہ باغی نہ ہو یعنی مسلمانوں پر بغاوت نہ کر رہا ہو اور نہ ڈاکو ہو۔ اگر ان لوگوں کو حرام کھانے کی ضرورت پڑے گی تو ان کو کھانا جائز نہ ہوگا۔ یہ تفسیر مطابق مذہب شافعیہ کے ہے۔ یا "باغی" کے معنی مردار جانور کو حلال جاننے والا اور "عادی" کے معنی ضرورت سے زائد کھانے والا ہو اس صورت میں ڈاکو وغیرہ کو بھی رخصت شامل ہوگی چنانچہ حنفیہ کا مذہب یہی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو سخت ضرورت کے وقت بقدر ضرورت جان بچانے کے لیے کھالے گا تو خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے کہ اس نے اس حالت میں رخصت و اجازت دے دی۔ اے لوگو! تم کو یہ مناسب نہیں کہ جس کو چاہو اپنی زبان سے حلال کہہ دو اور جس کو چاہو اپنی زبان سے حرام کہہ دو اور حلال حرام کے مسئلے اپنے جی سے ہی گھڑ لو۔ کھیتی اور چوپاؤں کو مردوں کے لیے حلال کہتے ہو اور عورتوں کے لیے حرام ایسا نہ کرو پھر کہتے ہو کہ یہ خدا تعالیٰ نے حرام کیے ہیں۔ خدا تعالیٰ پر جھوٹا افتراء اور بہتان باندھتے ہو جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں بہتان اٹھاتے ہیں وہ ہرگز ہرگز فلاح نہ پائیں گے یعنی ان کو عذاب سے امن و نجات نہ ملے گی وہ دنیا میں تھوڑا سا نفع اٹھالیں اور عیش کر لیں جب قیامت کا دن برپا ہوگا تو ان کو سخت رنج دینے والا عذاب دیا جائے گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۱۱۸ تا ۱۱۹۔ اور یہودیوں پر جو اسلام سے منحرف ہیں ہم نے وہ چیزیں حرام کی تھیں جن کا ذکر اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم پہلے آپ کو سنا چکے ہیں یعنی سورۂ انعام میں ان کا ذکر کیا گیا، ہم نے ان پر جو چربی اور گوشت حرام کیے تھے تو

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ

بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ بے شک ابراہیم (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے بڑے فرماں بردار اور سب (باطل پرستوں)

حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰهُ

سے جدا پیشوا تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ○ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ تعالیٰ نے

وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ

انہیں برگزیدہ کیا تھا اور ان کو سیدھا راستہ دکھایا تھا ○ اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبی دی تھی

وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ؕ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

اور بے شک وہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کے لائق ہیں ○ (اے نبی ﷺ!) پھر ہم نے آپ کی طرف

اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

وحی بھیجی کہ آپ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کیجئے جو ہر باطل سے جدا (ہوکر صرف اللہ تعالیٰ کے ہو رہے) تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ○

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ

اور بے شک ہفتہ کی تعظیم تو صرف انہی لوگوں پر مقرر ہوئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا (یعنی اہل کتاب یہودی وغیرہ) اور جس چیز میں

ان پر کچھ ظلم نہ کیا تھا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتے تھے ان پر اچھی چیزیں حرام ہو جاتی تھیں۔ پھر اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب تعالیٰ ان لوگوں کے گناہ جنہوں نے ایک زمانہ میں برے کام کیے اور جہالت سے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پھر جب معلوم ہوا تو توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹے اور خلوص دل سے نیک اعمال اختیار کیے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا مہربان ہے اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

۱۲۰ تا ۱۲۸- بے شک (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے بڑے فرمانبردار اور سب باطل پرستوں سے اور سارے عالم سے جدا ایک پیشوا تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بڑے شکر گزار تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت اور اسلام دے کر برگزیدہ کیا تھا اور ان کو سیدھے راستہ پر جو کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ راستہ ہے یعنی اسلام پر قائم رکھا تھا اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوب نیک اولاد اور اچھی تعریف عطا فرمائی اور بے شک وہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کے لائق ہیں اور اس کے مقرب بندوں میں سے ہیں۔ پھر اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ حضرت ابراہیم کے دین کی پیروی کیجیے جو ہر باطل سے جدا ہو کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہو کر رہ گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے اور بے شک ہفتہ کی تعظیم تو صرف انہی لوگوں پر مقرر ہوئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا (یعنی اہل کتاب یہودی وغیرہ) اور جس چیز میں وہ اختلاف کرتے تھے بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ فرما دے

لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ

وہ اختلاف کرتے تھے بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا O (اے نبی ﷺ!

اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ

لوگوں کو) اچھی تدبیر اور عمدہ نصیحت کے ذریعہ اپنے رب کے راستہ کی طرف بلائیے اور سب سے بہتر طریقہ سے ان سے بحث فرمائیے

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

بے شک آپ کا رب ہی خوب جانتا ہے جو اس کے راستہ سے بہک گیا ہے

سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا

اور وہی راہ پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے O اور (اے مسلمانو!) اگر تم (کسی کو جرم کی) سزا

بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

دو تو ویسی ہی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر کرنے والوں کے لیے صبر سب سے بہتر ہے O

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا

اور (اے نبی ﷺ!) آپ صبر کیجئے تو آپ کا صبر کرنا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہے اور آپ ان پر کچھ

تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ

غم نہ کریں اور آپ ان کے فریبوں سے تنگ دل نہ ہوں O بے شک اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے) ان لوگوں کے ساتھ

ع ۱۶ ۹ ۲۲ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

ہے جو (اس سے) ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں O

گا۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لوگوں کو اچھی تدبیر اور عمدہ نصیحت کے ذریعے اپنے رب کے راستہ کی طرف بلائیے اور سب سے بہتر طریقہ سے ان سے بحث فرمائیے' بے شک آپ کا رب ہی خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بہک گیا' گمراہ ہو گیا اور وہی سیدھی راہ پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ اے مسلمانو! اگر تم کسی کے جرم کی سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی اور اگر تم صبر کرو اور انتقام نہ لو تو بے شک صبر کرنے والوں کے لیے سب سے بہتر اجر عظیم یعنی آخرت کا ثواب اور گناہوں کی معافی ہے۔ اور اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کفار کی ایذاء پر صبر کیجیے اور آپ کا صبر کرنا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہے اور اسی کی رضامندی کے لیے ہے اور آپ کافروں کی

مخالفت پر اوران کے ایمان نہ لانے پر کچھ غم نہ کریں اوران کے فریبوں اور اسلام کے خلاف سازشوں سے تنگ دل نہ ہوں وہ آپ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد ان لوگوں کے شامل حال ہے جو متقی پرہیزگار ہیں جو کہ اسی سے ڈرتے ہیں اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اچھے کام کرتے ہیں۔

الجزء ۱۵ — المنزل ۴

(۱۷) سورۃ بنی اسرائیل مکیۃ (۵۰) — ركوعاتها ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے — اس میں ایک سو گیارہ آیات' بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

پاک ہے وہ جو اپنے بندے (محمد رسول اللہ ﷺ) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ

جس کے آس پاس ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اس کو اپنی (قدرت کی عظیم الشان) نشانیاں دکھائیں' بے شک وہ

مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

(اللہ تعالیٰ یا بندہ) سننے والا دیکھنے والا ہے O اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو (بھی)

وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ

کتاب عطا فرمائی تھی اور ان کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا تھا (اس میں حکم تھا) کہ میرے سوا کسی کو کارساز

سورۂ بنی اسرائیل

۱۔ اس سورت میں بنی اسرائیل کا ذکر ہے۔ یہ ساری سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی سوائے ان آیتوں کے جن میں وفد ثقیف کا حال بیان ہے اور وہ آیتیں جو یہود کے رد میں اتری تھیں جب انہوں نے کہا کہ مدینہ ارض انبیاء نہیں' ارض شام انبیاء سابقین کا مقام ہے اگر تم سچے ہو تو شام جاؤ' اس کے جواب میں نازل ہوا'' وان کادوا لیستفزونک 'ادخلنی مدخل صدق'' تک' یہ آیتیں تو مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں باقی ساری سورت مکی ہے۔ اس سورت کی تفسیر بسند سابق ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں مروی ہے کہ وہ کہتے تھے اور معنی بیان کرتے تھے کہ اللہ پاک اور متعالی اور سب نقائص سے خصوصاً ولد و شریک سے بے پروا بری ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کو رات کے اندھیرے میں یا اول شب میں مسجد حرام سے ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر سے لے جا کر بیت المقدس کی سیر کرائی' اس مسجد کو لے گیا جو حرم مکہ سے اور زمین کعبہ سے بہت دور ہے اور آسمان سے قریب ہے یعنی بیت المقدس۔ وہ مسجد جس کے اردگرد ہم نے درختوں اور میوؤں میں برکت دی۔ ہم وہاں اپنے پیارے بندے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس لیے لے گئے کہ ان کو اپنی عجائب قدرت اور غرائب آیات دکھائیں۔ وہ خدا تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ قریش جو باتیں کہتے ہیں وہ سب سنتا ہے اور اپنے رسول کی سیر کا حال خوب جانتا ہے۔ ''انہ ھو السمیع البصیر'' کے دوسرے معنی یہ بھی کیے گئے ہیں کہ بے شک وہ بندے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کا کلام اور سب باتیں سنتے بھی ہیں اور اس کی قدرت کے عجائبات دیکھتے بھی ہیں ''انہ'' کی ضمیر ''عبد'' کی طرف پھرتی ہے۔ (کذافی ''نفحات الانس'' وتفسیر حسینی۔ قادری غفرلہ)

۲ تا ۳۔ اور ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) پر توریت لکھی لکھائی ایک دم نازل کی اور اس کو بنی اسرائیل کے لیے راہبر گمراہی سے بچانے والا بنایا اور ان سے عہد لیا اور حکم کیا کہ سوائے میرے کسی کو اپنا وکیل و معبود نہ سمجھنا' ہمیشہ میری

وَكِيْلًا ۝۲ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا

نہ ٹھہراؤ۝ اے ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا بے شک وہ (نوح علیہ السلام)

شَكُوْرًا ۝۳ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ

(ہمارے) بڑے شکر گزار بندے تھے ۝ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (یعنی تورات) میں (وحی بھیج کر) اطلاع دی تھی

لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا

کہ تم ضرور زمین میں دوبار فساد کرو گے اور ضرور بڑی ہی

كَبِيْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ

سرکشی کرو گے ۝ پھر جب ان میں سے پہلا وعدہ آیا تو ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے بھیجے جو بڑے

اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ

لڑنے والے تھے تو وہ تمہاری تلاش میں تمہارے شہروں میں گھس پڑے اور (اللہ تعالیٰ کا) وعدہ

وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ

تو پورا ہونا ہی تھا ۝ پھر ہم نے تمہارا حملہ الٹ کر تم کو دشمنوں پر غلبہ دیا اور

توحید پر ثابت قدم رہنا۔ اے ان لوگوں کی ذریت جن کو ہم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں حفاظت میں بٹھایا تھا۔ یعنی یہ لوگ اس وقت اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور وہاں سے پیٹھوں اور پیٹوں میں ہوتے ہوئے خطاب کے وقت دنیا میں موجود تھے۔ نوح (علیہ السلام) اچھے بندے تھے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ جب کوئی چیز کھاتے' پیتے یا پہنتے تھے تو الحمدللہ کہتے تھے۔

۴ تا ۵- اور ہم نے بنی اسرائیل کو توریت میں صاف خبر دے دی تھی اور اپنا حکم بتا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد مچاؤ گے اور سرکشی کرو گے اور خدا تعالیٰ کے بندوں پر بہت کچھ غرور و تکبر اختیار کرو گے اور دو مرتبہ سزا پاؤ گے۔ پس جب پہلا مرتبہ آئے گا یعنی تم سرکشی کرو گے یا یہ کہ پہلی سرکشی کی سزا پاؤ گے تو اس کا ظہور یوں ہوگا کہ ہم تم پر اپنے ایسے بندوں کو مسلط کر دیں گے جو سخت قوت و شدت والے ہوں گے۔ جنگ آزمودہ بہادر قوت والے وہ تمہارے گھروں میں گھس کر تم کو تہ تیغ کریں گے اور سڑکوں پر تمہارا خون بہتا ہوگا اور یہ وعدہ ہو کر رہے گا' پھرے گا نہیں۔ یعنی اگر تم فساد کرو گے تو یہ سزا ضرور پاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے فساد کیا تو بابل کا بادشاہ بخت نصران پر مسلط ہوا' اس نے ان کا خوب خون بہایا۔ نوے برس اس کی قید میں ہزاروں عذابوں میں رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے کورش ہمدانی کے ذریعہ سے ان کو نجات بخشی۔

۶ تا ۷- اس کا ذکر کیا' پھر اے بنی اسرائیل! ہم نے کورش ہمدانی کو ظاہر کر کے اور اس کو بخت نصر پر غالب کر کے تم

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ۝٦ اِنْ اَحْسَنْتُمْ

تم کو مال اور اولاد میں ترقی دی اور تمہاری جماعت بڑھا دی O اگر تم نیکی کرو گے تو

اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ قف وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ط فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

اپنے ہی بھلے کے لیے کرو گے اور اگر برائی کرو گے تو اپنے ہی لیئے پھر جب کہ دوسرا وعدہ آیا

الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

(تو ہم نے دشمنوں کو ابھار دیا) تاکہ وہ (حملہ کر کے) تمہارے منہ بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد قدس میں گھس پڑیں جیسے کہ اس میں پہلی بار

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا ۝٧ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ

گھس پڑے تھے اور جس چیز پر قابو پائیں اس کو تباہ و برباد کر دیں O (اگر تم نبی آخر الزمان (ﷺ) پر ایمان لے آؤ تو) قریب

یَّرْحَمَكُمْ ج وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا م وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ

ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم (اپنے اگلوں کی طرح سے) پھر شرارت کرو گے (تو ہم بھی پھر سزا دیں گے) اور ہم نے جہنم کافروں کے

وقف لازم

کو غلبہ دیا اور دولت و حکومت کو پھر تمہاری طرف لوٹایا اور دشمنوں پر تم کو غالب کیا اور تم کو حکومت، مال و اولاد بہت کچھ عطا کیا اور تم کو پہلے سے بھی قوت اور غلبہ اور گنتی و شمار میں زائد کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ اگر تم اچھی طرح چلو گے، ہمارے احکام کی تعمیل کرو گے تو اپنے فائدہ کے لیے اور اگر برائی کرو گے تو اپنے لیے، ہمارا کچھ نقصان نہ کرو گے۔ یعنی اگر دین توحید مانے جاؤ گے اور اس پر قائم رہو گے تو دنیا میں غالب رہو گے اور آخرت میں جنت پاؤ گے اور اگر شرک کرو گے تو سزا بھگتو گے۔ چنانچہ وہ ایسی ہی ناز و نعمت، قوت و شوکت میں دو سو بیس برس تک رہے۔ کورش ہمدانی مسلمان تھا۔ اس کی حکومت میں بنی اسرائیل بڑے چین و آرام سے رہے اور احکام خداوندی کی تعمیل کرتے رہے، اسلامی حکومت ان کے لیے باعث رحمت ہوئی۔

٧۔ پھر جب دوسرا وعدہ آیا یعنی انہوں نے دوبارہ فساد مچایا اور ہماری نافرمانی کی اور دوبارہ سزا ملنے کا وقت آیا تو ہم نے تم پر طیطوسی رومی کو مسلط کیا کہ تم کو غم میں ڈالے۔ وہ تمہارے قتل و قید پر غالب ہو گیا تھا۔ یونہی یہ بھی غالب ہو جائیں گے یعنی امت مصطفیٰ تم پر قابو پائیں گے اور تم کو خوب ہی خراب و خستہ و ذلیل کر دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، مسلمانوں نے بنی اسرائیل سے بیت المقدس بھی چھین لیا اور خوب کشت و خون کیا۔

٨۔ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ تم پر عنقریب رحمت کرے گا اگر تم اچھی طرح رہو گے اس کے احکام پر عمل کرو گے اور اسلامی حکومت کے وفادار ذمی بن کر رہو گے اور شرارت نہ کرو گے اور اگر تم پھر فساد کی طرف رجوع کرو گے تو پھر تم پر عذاب آئے گا اور ہم نے جہنم کافروں کے لیے قید خانہ بنایا ہے۔ سب وہیں رہیں گے یعنی اگر دنیا کے عذاب سے بچ بھی گئے تو جہنم کا عذاب یقینی ہونے والا ہے۔

حَصِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ

لیے قید خانہ بنایا ہے O بے شک یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے کہ جو سب سے سیدھا ہے اور (ان) ایمان والوں کو جو اچھے کام کرتے ہیں

الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾

یہ خوشخبری سناتا ہے کہ بے شک ان کے لیے بڑا ثواب ہے O

وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾ ع

اور یہ بھی کہ جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے O

وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ

اور انسان گھبرا کر برائی کو اسی طرح مانگنے لگتا ہے جیسا کہ بھلائی مانگتا ہے اور انسان بڑا ہی

عَجُولًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ

جلد باز ہے O اور ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں بنایا

وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا

تو رات کی نشانی کو دھندلا مٹا ہوا سا کر دیا اور دن کی نشانی روشن کر کے دکھانے والی بنائی تا کہ تم

۹ تا ۱۰- بے شک یہ قرآن پاک ایسے راستے اور طریقہ کی رہبری کرتا ہے جو بہت سیدھا اور سچا ہے یعنی کلمہ طیبہ کی گواہی، توحید و رسالت کا اقرار۔ یا ''اقوم'' بمعنی ''اظہر'' ہو یعنی کھلا راستہ، صاف یقینی بات اور خالص بات۔ اور ایمان والوں کو جو سچے دل سے اچھے کام کرتے ہیں یہ بشارت دیتا ہے اور خوشخبری پہنچاتا ہے کہ ان کو جنت میں ان کے کاموں کا بہت بڑا اور بے شمار ثواب ملے گا اور جو ایمان نہیں لاتے، مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو نہیں مانتے ان کو یہ خبر دیتا ہے کہ ہم نے ان کے لیے سخت دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۱- بعض آدمی ایسے ہیں کہ اپنے لیے خرابی برائی کی دعا ایسی مانگتے ہیں اور لعنت و عذاب اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے ایسی چاہتے ہیں جیسی وہ عافیت و خیر و رحمت کی دعا کرتے ہیں اور آدمی جلد باز ہے، وقت سے پہلے ہر چیز چاہتا ہے۔ نضر بن حارث دعا کرتا تھا کہ الٰہی! اگر دین محمدی حق ہے تو ہم پر عذاب بھیج۔ چنانچہ مسلمانوں کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور عذاب میں مبتلا ہوا۔

۱۲- ہم نے رات دن کے لیے دو نشانیاں بنائیں، چاند رات کی نشانی اور سورج دن کی نشانی یعنی چاند کو سورج سے چھپا دیا اور رات کو کھو کر چمکتا ہوا روشن منور دن نکالا اور سورج کو ظاہر کیا اور دنیا کا یونہی دور چلایا تا کہ تم خدا تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور دنیا و آخرت کے نفع کے کام کرو اور برسوں، مہینوں، دنوں اور ہفتوں کے حساب کو سمجھو۔ اس لیے چاند کو کم و بیش

عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝۱۲

اپنے رب کا فضل (روزی) تلاش کرو اور تاکہ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو اور ہم نے ہر چیز اچھی طرح جدا جدا بیان فرما دی O

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور ہم نے ہر انسان کی قسمت (اور اس کا عمل) اس کی گردن میں (ہار کی طرح) لٹکا دی ہے اور قیامت کے دن اس کے لیے ایک لکھا ہوا (اعمال نامہ)

كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

نکالیں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا O (اور اس سے کہا جائے گا) تو اپنا اعمال نامہ پڑھ لے تو خود اپنا حساب لینے

حَسِيْبًا ۝۱۴ۭ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

کے لیے کافی ہے O جو سیدھے راستے پر آیا وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے سیدھے راستے پر آیا اور جو بہکا وہ اپنی

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا

ہی برائی کے لیے بہکا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور (کسی قوم کو) ہم عذاب کرنے والے نہیں

کیا کہ مہینوں کا حساب چلے اور ہم نے ہر چیز کو حلال و حرام، امر و نہی کو خوب تفصیل سے واضح طور پر قرآن پاک میں بیان کیا تاکہ تم سمجھو اور اس کے مطابق عمل کرو اور ہمارا شکر ادا کرو۔

۱۴ تا ۱۵- اور ہم نے ہر آدمی کا طائر یعنی وہ کتاب جس میں اس کے منکر نکیر کے جواب دینے کا ذکر ہے اس کی گردن میں لٹکا دی ہے اور لازم کر دی ہے۔ یا کل خیر و شر کے حالات مراد بھی ہو سکتے ہیں یا سعادت شقاوت کا ذکر ہے۔ مطلب یہ کہ ہر آدمی کا حال اچھا اور برا سب مقدر اور لازم ہے گویا اس کی گردن میں لٹکا ہوا ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص کا اعمال نامہ، اچھائیوں اور برائیوں کا دفتر اس کے سامنے پیش کریں گے۔ وہ اس کو کھلا ہوا سب باتوں سے بھرا ہوا پائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اب اپنے نامۂ اعمال کو دیکھ اور پڑھ، تو خود ہی اپنے اوپر گواہ ہے، جو کچھ دنیا میں کرتا تھا وہ تو خود جانتا ہے، جو ہدایت والا ہے مسلمان ہے تو وہ اپنے لیے ہدایت پاتا ہے اس کو ثواب ملے گا اور جو گمراہ ہوا، کافر ہوا تو اس نے خود اپنا نقصان آپ کیا۔ اس کی سزا اپنے لیے واجب و لازم کی۔ خدا تعالیٰ کو کسی کے اسلام سے کچھ نفع نہیں نہ کسی کے کفر سے کچھ نقصان۔ کوئی گناہ گار قیامت کے دن کسی دوسرے کا گناہ اپنے ذمہ نہ لے گا یعنی سب کو نفسی نفسی پڑی ہوگی۔ سب محبت دنیا کے رشتے جاتے رہیں گے، کوئی رشتہ دار خوشی سے کسی کا گناہ اپنے اوپر نہ رکھے گا کہ اس کے بدلے میں خود سزا بھگتے۔ بلکہ بطور قصاص ایک کے گناہ دوسرے پر رکھے جائیں گے۔ یا یہ مطلب ہو کہ پرائے گناہ میں کوئی دوسرا نہیں پکڑا جائے گا اور کسی بے گناہ کو عذاب نہ ہوگا اور ہم کسی کو عذاب نہیں دیتے ہیں دنیا میں نہ آخرت میں جب تک کہ رسول بھیج کر اپنی حجت و دلیل قائم نہیں کر لیتے ہیں اور لوگوں کو عقل و حواس اور سمجھ نہیں دیتے ہیں۔

مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ

جب تک کہ (ان میں پہلے) رسول نہ بھیجیں O اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم وہاں کے دولت مند

قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا

(خوشحال) لوگوں کے لیے احکام بھیجتے ہیں، پھر وہ ان (احکام) میں (بے حکمی اور) نافرمانی کرتے ہیں تو ان پر ہماری حجت پوری ہو جاتی ہے تو ہم

تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى

اس کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں O اور نوح (علیہ السلام) کے بعد ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں اور آپ کا رب

بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

اپنے بندوں کے گناہوں کی خبرداری اور دیکھنے کو کافی ہے O جو کوئی دنیا چاہتا ہے

الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ

تو ہم اس کو دنیا میں سے بھی فوراً جس کو جس قدر چاہتے ہیں دے دیتے ہیں' پھر (آخر) ہم نے اس کے لیے

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ

جہنم تیار کر رکھی ہے' وہ اس میں ذلیل و خوار دھکے کھاتا ہوا داخل ہو گا O اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کے لیے

۱۶ تا ۱۷- اور جب ہم کسی گاؤں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اور کسی قوم پر عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہاں کے مترفین یعنی مالدار رئیس اور سرکش اور غرور والے لوگوں کو اپنے رسولوں کی اطاعت کا حکم کرتے ہیں۔ جب وہ حکم نہیں مانتے ہیں تو ان پر عذاب کا کلمہ و حکم ثابت و قائم ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک ہونے کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ پس ہم اس گاؤں کو بالکل تباہ و ہلاک کر دیتے ہیں اور وہاں امیر سرکش متکبر بہت سے پیدا کر دیتے ہیں اور وہ نافرمانی کرتے ہیں تو ان پر عذاب آ جاتا ہے۔ یا "امرنا" بتشدید میم باب تفعیل سے ہو تو یہ مطلب ہو گا کہ اس شہر کا حاکم و سلطان سرکش مالداروں کو بناتے ہیں' وہ خود بھی نافرمانی کرتے ہیں اور اپنے ماتحتوں سے بھی نافرمانی کراتے ہیں۔ لہٰذا ان سب کو ہلاک کر دیا جاتا ہے اور ہم نے قوم نوح کے بعد بہت گروہ جنہوں نے نافرمانی کی یکے بعد دیگرے ہلاک کر ڈالے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگرچہ آپ کو ذاتی طور پر بغیر ہماری وحی کے ان کے حالات و خیالات و معاصی کا تفصیلی علم نہیں مگر بذریعہ وحی آپ کو بتایا گیا ہے اور آپ کا رب ذاتی طور پر اپنے بندوں کے گناہوں اور ان کے اعمال کو خوب جانتا ہے' اس کا علم کافی و وافی ہے وہ سب کو ان کے اعمال کی جزاء سزا دے گا۔

۱۸- جو کوئی صرف دنیا کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو مانگتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فرض کو اس لیے ادا کرتا ہے کہ صرف دنیا ملے تو ایسے لوگوں میں سے ہم جس کو چاہیں گے دنیا میں سے جس قدر حکمت ہو گی دے دیں گے اور وہ دنیا حقیقت

سَعٰی لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ

اس کے موافق کوشش بھی کرتا ہے اور وہ ایمان دار بھی ہے تو انہی لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگی

مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا

(اور مقبول ہوئی)O اور ہم آپ کے رب کی بخشش سے ان کو بھی مدد دیتے ہیں اور ان کو بھی اور آپ کے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں

كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

(ہر ایک کو اس کی کوشش کے مطابق نتیجہ ملتا ہے)O دیکھو ہم نے ایک کو دوسرے پر (مال و اسباب وغیرہ میں)

عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا

کیسی بڑائی دی اور بے شک آخرت درجوں میں سے بڑی اور فضل و بزرگی میں سب سے اعلیٰ ہےO (تو اے سننے والے!)

ع ۲/۱۲/۲ تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع وَقَضٰى

تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہرا ورنہ تو پشیمان (بے کس اور) ذلیل و خوار ہو کر بیٹھے گاO اور آپ کے رب نے

میں آخرت کی ہلاکت کا باعث ہوگی' پھر اس کو جہنم دیں گے وہ وہاں ضرور جائے گا اور اس میں بحالت ذلت و محرومی و لعنت داخل ہوگا۔ یہ آیت مرتدین یمامہ کی شان میں نازل ہوئی اور قیامت تک کے مرتدین کو اس کا حکم شامل ہے' جو ایسا کرے گا وہ جہنم میں ضرور جائے گا۔

۱۹ تا ۲۱- جو اعمال صالحہ سے آخرت کا ارادہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خوشی چاہتا ہے اور جنت کے واسطے کوشش کرتا ہے اور وہ مومن مخلص ہے تو ایسے لوگوں کی کوشش مشکور و مقبول ہے۔ (یہ آیت بلال موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ہر شخص کو وہ دیتے ہیں جس کا کہ وہ مستحق ہوتا ہے۔ ان اطاعت والوں کو اور ان نافرمانوں کو آپ کے پروردگار کی عطا دنیا میں برابر پہنچتی ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے خدا تعالیٰ کی عطا اور اس کا رزق کسی سے رکا نہیں۔ خواہ نیک ہو خواہ بد ہو۔ جس کو جتنے رزق کے لائق سمجھتا ہے اور جس کے لیے جو اس کی مصلحت ہوتی ہے اتنا دیتا ہے۔ دیکھو تو ہم دنیا میں کیسے بعض لوگوں کو بعض پر مال و منال' دولت' عزت میں فضیلت دیتے ہیں۔ بڑے بڑے درجے و فضائل مسلمانوں کو ملیں گے اور وہاں بھی باعتبار زیادتی فضائل اور کمی کے بہت درجے ہوں گے' کسی کو جنت الفردوس کسی کو دوسری جنتیں اعمال کے مطابق دی جائیں گی۔

۲۲- اپنے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو۔ اگر شرک کرو گے تو ہمیشہ کو بیٹھ کر اپنے اوپر نفرت و ملامت کیا کرو گے اور مخذول مردود ہو جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ تم کو خائب و خاسر کر دے گا' اپنی رحمت سے محروم کر دے گا اور تمہارا ٹھکانہ جہنم ہو جائے گا۔

۲۳ تا ۲۵- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار مسلمانوں کو یہ حکم کرتا ہے کہ آپ توحید اختیار کریں۔

رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ

قطعی حکم دے دیا کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو' اگر تیرے

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا

سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچیں تو ان سے ہوں بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا

تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ

اور ان سے تعظیم اور ادب سے بات کرنا ○ اور ان کے سامنے نرمی سے عاجزی کا بازو جھکانا (یعنی غرور وتکبر

الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ ط

سے پیش نہ آنا) اور (اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے) دعا کرنا کہ اے میرے پروردگار! جس طرح ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا تو ان دونوں پر رحم فرما ○

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب خوب جانتا ہے' اگر تم (لائق اور) سعادت مند ہوئے تو بے شک وہ توبہ کرنے

لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ

والوں کو بخشنے والا ہے ○ اور (اے انسان!) اپنے رشتہ داروں اور مسکین اور مسافر کو ان کا

اس کے سوا کسی کو نہ پوجیں اور ماں باپ کے ساتھ نیکی احسان کیا کریں۔ اگر ان میں سے دونوں بڑھاپے یا دونوں میں سے کوئی ایک بڑھاپے کی حد کو جا پہنچیں تو ان کو برا بھلا نہ کہیں' ان سے نفرت کراہت نہ کریں' ان کو کسی بھی بات پر نہ جھڑکیں یہاں تک کہ ان کو اُف تک بھی نہ کہیں اور ان سے ادب و نرمی سے اچھی پیاری بول چال سے پیش آئیں اور ان کے سامنے کندھا جھکائیں۔ یعنی خضوع و خشوع عاجزی ادب سے رہیں' ان پر رحمت کرنے والے بنیں اور ان کے لیے دعائے خیر کریں بشرطیکہ مسلمان ہوں کہ اے میرے پروردگار! تو بھی اپنے فضل و کرم سے ان پر ایسی ہی شفقت مہربانی فرما جیسا کہ بچپن میں انہوں نے مجھے پیار و محبت و شفقت سے پالا و پرورش کیا۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کا حال خوب جانتا ہے کہ کس کو ماں باپ کا ادب لحاظ ہے کون نافرمان ان سے نفرت کرتا ہے۔ اے لوگو! اگر تم نیک کام کرو گے اور ماں باپ کی فرمانبردار اولاد ہوگے تو خدا تعالیٰ ان کو جو اس کی طرف رجوع لاتے ہیں توبہ کرتے ہیں بخشنے والا ہے۔ ان کے گناہوں سے درگزر کرنے والا ہے۔ یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ اپنے والدین کا بہت ادب و بڑی خدمت کرتے تھے۔

۲۶ تا ۳۰۔ قرابت والوں کو ان کا حق دو' صلہ رحم بجا لاؤ' مسکینوں و غریبوں کو دو' احسان کرو' ابن السبیل کو دو' یعنی مہمانوں کا حق ادا کرو' تین دن تک مہمانوں کی مہمانی کا حق لازم ہے وہ ادا کرنا چاہیے اور اپنے مالوں میں اسراف نہ کرو۔ یعنی حد سے زائد بے جا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نہ اڑاؤ' جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بے جا صرف

وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿۲۶﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ

حق دے اور فضول خرچی نہ کر O بے شک فضول خرچی کرنے والے (بیہودہ)

الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿۲۷﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ

شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے O اور اگر تو (ان لوگوں سے کسی مجبوری کی وجہ سے)

عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا

منہ پھیر لے اپنے رب کے فضل و کرم کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے تو ان سے (ایسی) نرم بات کہو

مَّيْسُورًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا

(کہ وہ خوش ہو جائیں) O اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ (کہ بالکل دینا ہی بند کر دے) اور نہ اس کو بالکل کھول دے

كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿۲۹﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

(کہ اپنی سخت ضرورت کی چیز بھی دے دے) کہ تو پشیمان ہو کر خالی ہاتھ بیٹھ رہے O اور بے شک آپ کا رب جس کو چاہتا ہے

لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا

اس کا رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا (اور) دیکھتا ہے O اور (اے لوگو!)

ع ۳

کرتے ہیں اگرچہ ایک پیسہ ہی ہو تو وہ شیطان کے بھائی ہیں' اس کے پیرو ہیں اور شیطان اپنے رب کے ساتھ بڑا کفر کرتا ہے' سخت نافرمان ہے' بڑا ناشکرا ہے۔ اگر تمہارے پاس کچھ فقراء وغیرہ کے دینے کو موجود نہ ہو اور تم ان سے بسبب رشتہ داری یا بسبب حیا روگردانی کرنا چاہتے ہو اور تم کو کسی آئندہ رحمت و آمدنی کا انتظار ہو اور اپنے پروردگار کے فضل و کرم سے جلد کہیں سے مال ملنے کی امید ہو تو ان لوگوں سے نرمی و شائستگی سے گفتگو کرو۔ یعنی وعدہ کرو' کہہ دو کہ ابھی کچھ حاضر نہیں ہے عنقریب خدمت کریں گے اور مال کے ہوتے ہوئے اپنا ہاتھ اپنی گردن کی طرف نہ کھینچو یعنی تنگی و بخل نہ کرو کہ ہاتھ پھیلا کر کسی کو کچھ نہ دو۔ جیسے ہاتھ گردن میں طوق سے باندھ دیا گیا ہے اور اپنا ہاتھ بالکل پھیلا ہی نہ دو کہ اسراف کی حد کو پہنچے۔ یعنی ایک آدمی فقیر یا غریب کو سب دے دو اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھو کہ باقی لوگوں کو کچھ نہ ملے۔ موقع موقع سے دو یہ نہ کرو کہ سب ایک کو دے دو پھر تم دوسروں کو دینے سے عاجز ہو کر گھر بیٹھ رہو۔ وہ تم کو ملامت کریں کہ ہم کو کچھ نہ دیا اور تم کو حسرت ہو اور قرابت والے اور فقیر تم سے محروم پھریں اور تم خالی رہ جاؤ۔ یا یہ مطلب ہو کہ اتنا نہ دو کہ تم محتاج ہو جاؤ۔ چنانچہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ ایک ہی کرتہ تھا' ایک عورت نے آپ سے مانگا تو آپ نے وہی کرتہ دے دیا اور کچھ پہننے کو نہ رہا' آپ باہر نہ نکل سکے۔ تب یہ حکم اترا کہ اتنا نہ دو کہ تم خود عاجز ہو کر بیٹھے رہو باہر نہ نکل سکو۔ باہر کے آدمی آپ سے نہ مل سکیں اور نہ ملنے کی شکایت کریں۔ وہ اپنے بندوں کے حالات سے خبردار ہے' سب کا دیکھنے والا ہے' جس کو جو حکمت سے چاہتا ہے دیتا ہے۔

تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ

تم اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی، بے شک ان (بے قصوروں) کا قتل کرنا بڑا

كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ

گناہ ہے ○ اور زنا کے پاس بھی نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور بہت

سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ

ہی بُرا طریقہ ○ اور جس جان کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو اور جو کوئی مظلوم

مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارثوں کو (قصاص لینے اور معاف کرنے پر) قابو اور اختیار دیا ہے تو وہ (وارث) قصاص لینے میں زیادتی

مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

نہ کرے بے شک اس کی مدد ضرور ہوگی ○ اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اس طریقہ سے کہ جو سب سے بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے

اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَاَوْفُوا

اور عہد و وعدہ پورا کرو، بے شک عہد سے (یعنی وعدہ خلافی کرنے سے) پرسش ہو گی ○ اور جب ناپو

٣١ تا ٣٣- اے لوگو! اپنی اولاد کو ذلت اور فقیری کے خوف سے قتل نہ کیا کرو یعنی لڑکیوں کو نہ مار ڈالا کرو ان کو اور تم کو سب کو رزق تو ہم دیتے ہیں۔ ان کا قتل کرنا زندہ درگور کرنا بڑا گناہ اور سخت غلطی ہے اس کی سزا بہت بڑی ہے۔ بنی خزاعہ کے قبیلے کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے ان کو اس بات سے منع کیا گیا اور جس جان کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا یعنی مسلمانوں کو بغیر کسی حق کے نہ مارو ہاں شادی شدہ ہو کر زنا کریں یا مرتد ہو جائیں یا کسی کو مار ڈالیں تب تو ان کو مارو ورنہ ویسے ہی بلاقصور کسی مسلمان کو یا کسی کافر ذمی کو قتل کرنا حرام اور سخت گناہ ہے اور جو شخص مظلوم مارا جائے اور کوئی اس کو قصداً مارے تو ہم نے اس کے وارثوں کو حق قصاص اور قاتل پر غلبہ دیا ہے خواہ قاتل کو قتل کر دیں خواہ معاف کر دیں۔ خواہ دیت یعنی معاوضہ لے کر اس کو چھوڑ دیں۔ پس اے وارثو! حد سے نہ بڑھو یعنی اگر مارنا ہے تو معاوضہ نہ لو مطابق شریعت مارو یا یہ کہ ایک کے بدلے کئی آدمیوں کو غصہ میں آ کر نہ مارو۔ یہ معنی اس تقدیر پر ہیں کہ "تسرف" صیغہ خطاب ہو اور اگر صیغہ غائب ہو تو مطلب ہوگا کہ ولی کو اسراف نہ کرنا چاہیے جیسا کہ جاہلیت میں ہوتا تھا کہ ایک شریف کے بدلے دس آدمیوں کو مارتے تھے۔ یا یہ کہ اگر قاتل نہ ملتا تو اس کے رشتہ داروں کو بے قصور مارتے تھے۔ تحقیق وہ شخص جس کو ولی بغیر حق مارے اس کی حکومت کی طرف سے مدد کی جائے گی یعنی اس کے بدلہ میں وہ ولی قتل کیا جائے گا اس کا گناہ معاف نہ ہوگا اس سے قصاص لیا جائے گا۔

٣٤- اور اے لوگو! یتیم کے مال کے پاس نہ پھٹکو بدنیتی نہ کرو۔ ہاں اگر وہ طریقہ برتو جس میں اس کا مال بڑھے

الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ

تو پورا ناپو اور برابر ترازو سے تولو (کمی نہ کرو) یہی بہتر ہے اور اس کا

وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ

انجام اچھا ہے ○ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تجھے علم نہ ہو کیونکہ کان

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ

اور آنکھ اور دل ہر ایک سے پرسش ہوگی ○ اور (اے سننے والے!) زمین میں (تکبر سے) اترا کر نہ چل، بے شک تو زمین کو

فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ

پھاڑ نہیں سکتا اور بلندی میں تو ہرگز پہاڑ کے برابر

الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

نہیں پہنچ سکتا ○ یہ جو کچھ گزرا اس میں کی جو بُری بات ہے وہ تیرے رب کو ناپسند ہے ○

زائد ہو اور اس کی حفاظت ہو تو بہتر ہے۔ یہاں تک کہ یتیم جوان ہو جائے پندرہ یا اٹھارہ برس کا ہو جائے اور جب کوئی خدا تعالیٰ کے نام کا عہد کسی سے باندھو تو اس کو ضرور پورا کرو۔ عہد کے بارے میں بروز قیامت پرسش ہوگی۔ عہد توڑنے والے وعدہ خلافی کرنے والے سے سوال ہوگا کہ تو نے اپنا عہد کیوں توڑا اور اس کو سزا دی جائے گی۔ وعدہ خلافی اور عہد شکنی بڑا گناہ ہے۔

۳۵- جب کوئی چیز کسی کے لیے تولو ناپو تو پوری دو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ سیدھی ترازو سے ہر چیز تولو۔ یہ بات یعنی پورا تولنا پورا ناپنا' اپنا وعدہ پورا کرنا کم تولنے' کم ناپنے سے' وعدہ خلافی سے انجام کار کے اعتبار سے بہت بہتر ہے۔ اگرچہ کم تولنا اور ناپنا بظاہر چالاکی ہے اور ناجائز طریقہ سے کسی کا مال مارنا اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن خدا کے دربار میں اس کی سخت سزا ہے اور دنیا میں بھی ایسے ناجائز مال کی وجہ سے تباہی و ہلاکت ہو جاتی ہے اور اپنا سرمایہ بھی تباہ ہو جاتا ہے۔

۳۶- اے انسان! جس بات کا تجھ کو یقینی علم نہ ہو اس پر بھروسہ کر کے ہرگز گواہی نہ دے کہ یہاں سے فلانی بات دیکھی یا سنی یا جانی ہے حالانکہ ایسا نہ ہوا ہو۔ بے شک بروز قیامت کان' آنکھ سب چیزوں سے سوال ہوگا کہ کیا سنا' کیا دیکھا' کیا سمجھا' کیا کیا۔ جو خیالات وارمان دنیا میں پکائے تھے ان سب کا حساب ہوگا اور جزاء سزا دی جائے گی۔

۳۷ تا ۳۹- اے لوگو! زمین میں غرور و ناز و فخر سے اکڑ کر نہ چلو۔ تم تکبر و غرور کر کے زمین سے الگ ہوا پر نہ اڑ جاؤ گے اور زمین کو پھاڑ نہ ڈالو گے اور نہ پہاڑوں کے برابر لمبے ہو جاؤ گے۔ یہ جتنی باتیں بری بری بتلا کر تم کو ان سے منع کیا گیا ہے یہ سب خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت خراب و ناپسندیدہ ہیں۔ لہٰذا ان سے بچنا لازم ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہی حکمت والی باتیں ہیں جن کی آپ کی طرف آپ کے پروردگار نے وحی بھیجی اور ان کی حکمت بتلائی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

یہ حکمت کی باتیں ان وحیوں میں سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجیں اور (اے سننے والے!) اللہ تعالیٰ

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہرا ورنہ تو جہنم میں ملامت سنتا دھکے کھاتا پھینک دیا جائے گا O کیا تمہارے رب نے تمہارے لیے

بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

بیٹے چن لیے اور اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا ہے' بے شک تم بہت ہی بڑی (گناہ کی)

عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ

بات کہتے ہو O اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا تاکہ وہ سمجھیں اور اس سے انہیں نفرت ہی

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا

بڑھتی جارہی ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ (کافر) کہتے ہیں تب تو انہوں نے

اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا

عرش (کے مالک) تک کوئی راستہ (جھگڑنے کا) نکال ہی لیا ہوتا O وہ بہت پاک ہے اور بہت ہی برتر ہے ان باتوں سے

اور معبود کو نہ پوجو' شرک نہ کرو' اگر شرک کرو گے تو دوزخ میں ذلیل وخوار ہو کر ڈالے جاؤ گے' اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر مایوس ہو کر۔

۴۰ تا ۴۱۔ اے کافرو! تم جو یہ کہتے ہو کہ فرشتے خدا تعالیٰ کی لڑکیاں ہیں تو کیا اس نے تم کو تو لڑکوں سے ممتاز و مشرف کیا اور اپنے لیے لڑکیاں بنائیں۔ اگر ایسے ہی اولاد بناتا تو لڑکے بناتا۔ تم بے شک خدا تعالیٰ پر سخت بہتان باندھتے ہو۔ بڑی تہمت لگاتے ہو اور ایسی بات کہتے ہو جس کی تم کو بہت سخت سزا ملے گی۔ بے شک اس قرآن پاک میں ہم نے ہر طرح کی مثالیں اور باتیں بیان کیں وعدہ وعید امر و نہی تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر قرآن کی وعیدیں ان کو سوائے نفرت اور حق سے دوری کے اور خدا سے دور بھاگنے کے کچھ فائدے نہیں دیتی ہیں کیونکہ وہ بڑے ضدی ہیں انصاف سے غور نہیں کرتے ہیں۔

۴۲ تا ۴۴۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ اور بھی خدا ہوتے جیسا کہ مشرک کہتے ہیں اور سوائے خدا تعالیٰ کے اوروں کو مستقل تصرف کرنے والا اور قابل عبادت سمجھتے ہیں تو وہ ضرور عرش کے مالک سے جھگڑا کرنے کی راہ پیدا کرتے اور وہ اس تک پہنچ کر ملک میں شریک ہونے کا دعویٰ کرتے اور اس تک پہنچ جاتے۔ مگر اس کے سوا کوئی ایسا ہے ہی نہیں۔ وہ اولاد و شریک سے پاک و منزہ ہے اور ان باتوں سے جو یہ شرک سے نکالتے ہیں اعلیٰ و برتر

كَبِيْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ

جو وہ کہتے ہیں O ساتوں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہیں سب اسی کی پاکی

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

بیان کرتے ہیں' ایسی کوئی بھی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی نہ بیان کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح اور پاکی بیان کرنے کو سمجھتے نہیں

تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

بے شک وہ بڑا تحمل کرنے والا' بڑا بخشنے والا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم

جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا

آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا گاڑھا پردہ ڈال دیتے ہیں (تاکہ وہ آپ کو دیکھ کر آپ کو

مَّسْتُوْرًا ﴿٤٥﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ

تکلیف نہ پہنچا سکیں) O اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں تاکہ وہ قرآن نہ سمجھ سکیں اور ان کے

ہے اور ساتوں آسمان اور زمین اور ان سب کے باشندے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ دنیا میں ایسی کوئی شئے نہیں جو اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو' گھاس' درخت' شاخیں' پتے اس کی اپنی اپنی زبانوں سے تسبیح کرتے ہیں مگر تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے اور خدا تعالیٰ حلیم و بردبار ہے کہ مشرکین کو جلد سزا نہیں دیتا۔ غفور ہے کہ توبہ کرنے والوں کو بخش دیتا ہے۔

۴۵ تا ۴۸۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ قرآن پاک پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان کے درمیان میں جو آخرت کو نہیں مانتے یعنی ابوجہل وغیرہ کے درمیان میں ہٹ دھرمی کا پردہ پوشیدہ پڑا رہنے دیتے ہیں اور ان کے دلوں پر ان کی ضد و ہٹ دھرمی و غفلت کے پردے پڑے رہنے دیتے ہیں اور ان کے دلوں کو قرآن پاک سے اوٹ میں چھوڑ دیتے ہیں پس وہ اپنی ضد کی وجہ سے اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور ان کے کانوں میں بوجھ پڑا رہنے دیتے ہیں کہ وہ غور سے نہیں سنتے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ اپنے رب کا قرآن میں اکیلے ذکر کرتے ہیں اور توحید کا اقرار کرتے ہیں یعنی لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں اور پیٹھ پھیر کر نفرت کرتے ہوئے چل دیتے ہیں اور قصداً شرک نہیں چھوڑنا چاہتے اور قرآن پاک سے متنفر ہوتے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ مشرک قرآن پاک کو کس طرح اور کس نیت سے سنتے ہیں۔ وہ جب آپ کے پاس قرآن پاک سننے کو آتے ہیں اور وہ آپس میں آپ کے بارے میں مشورہ کرتے ہیں تو کوئی کہتا ہے کہ یہ ساحر ہیں' کوئی کاہن کہتا ہے' کوئی مجنوں بتاتا ہے' کوئی شاعر تجویز کرتا ہے اور ظالم مشرک آپس میں کہتے ہیں کہ تم اس رسولؐ کا اتباع کرو گے جس پر جادو کیا گیا ہے اور اس کی عقل گھٹ گئی ہے' وہ بدحواس ہو گیا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خیال تو فرمائیں کہ یہ آپ کے بارے کیا کیا خیال کرتے ہیں اور کیسی کیسی تشبیہیں دیتے ہیں' یہ خود گمراہ ہیں اور جھوٹ بکتے ہیں اور کسی بات پر دلیل نہیں لا سکتے۔ انہیں کوئی سیدھا راستہ نہیں ملتا' یہ اسی طرح گمراہی میں بھٹکتے رہیں گے۔

وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ

کانوں میں ڈٹے لگادیے ہیں (تاکہ اس کو سن نہ سکیں) اور جب آپ قرآن میں اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ پیٹھ پھیر کر نفرت کرتے ہوئے

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ

بھاگ جاتے ہیں O ہم خوب جانتے ہیں جس کے لیے وہ اس کو (قرآن کو) سنتے ہیں جب کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور جب کہ آپس

وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

میں مشورے کرتے ہیں اور جب کہ ظالم (آپس میں ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ تم تو صرف ایک ایسے شخص کے پیچھے چلے جارہے ہو جس کو

مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

جادو کیا ہوا ہے O (اے نبی ﷺ!) دیکھیے انہوں نے آپ کو کیسی کیسی تشبیہیں دیں تو وہ گمراہ ہو گئے لہٰذا

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا

وہ (سیدھی) راہ نہیں پا سکتے O اور وہ یہ بھی کہنے لگے کہ کیا ہم مر کر ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے

لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾

تو کیا ہم نئے سرے سے زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے O تو آپ فرمائیے کہ تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا O

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ

یا کوئی اور چیز جو تمہارے دلوں میں بڑی ہو بن جاؤ (تب بھی زندہ کیے جاؤ گے) اس پر وہ

یہ خود اپنے آپ کو جہنم میں ڈال رہے ہیں۔

۴۹ تا ۵۲- اور کافروں نضر وغیرہ نے تعجب سے کہا کہ کیا یہ سچ ہے کہ جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے اور خاک میں مل کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اس کے بعد ہم پھر اٹھائے جائیں گے اور از سرنو زندہ کیے جائیں گے اور موت کے بعد پھر ہم میں روح لوٹے گی' یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ تم خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جاؤ ضرور زندہ ہو کر اٹھائے جاؤ گے خواہ تم پتھر ہو جاؤ یا اس سے بھی زائد سخت ہو جاؤ یا لوہا ہو جاؤ یا اس سے بھی زیادہ سخت یا کوئی اور چیز جس کو تم اپنے دلوں میں بہت بڑا سخت مضبوط جانتے ہو' تم کو زندہ ضرور کیا جائے گا یعنی مرنے کے بعد تمہاری مٹی ضرور زندہ ہوگی۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ کے کہنے پر یہ کہیں گے کہ ہم کو کون زندہ کرے گا؟ آپ فرمائیے کہ جس نے تم کو پہلے پہل پیدا کیا اور ماؤں کے شکموں میں تمہاری صورت بنائی۔ یہ سن کر یہ لوگ بطور استہزاء و مذاق سر ہلا دیں گے اور تعجب سے کہیں گے: یہ تمہارا وعدہ کب ہونے والا ہے؟ آپ فرما دیں کہ یہ بات عنقریب ہونے والی ہے۔ پھر اس کا بیان کیا کہ جس دن

قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ

یہی کہیں گے کہ ہم کو دوبارہ کون جلائے (زندہ کرے) گا آپ فرمایئے: وہی جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا پھر وہ آپ کے آگے مسخرا پن سے سر ہلائیں

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾ یَوْمَ

گے اور یہ کہیں گے کہ وہ کب ہے آپ فرمایئے کہ وہ شاید وقت بہت ہی نزدیک آ گیا ہو ○ جس دن کہ وہ

یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾ ع

تمہیں بلائے گا تو تم (خوف کے مارے) اس کی حمد کرتے ہوئے چلے آؤ گے اور خیال کرو گے کہ تم تو (دنیا میں) بہت ہی کم ٹھہرے تھے ○

ع ۵ (۱۲)

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ

اور (اے رسول ﷺ!) میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو کیونکہ شیطان ان کے آپس

بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ

میں فساد ڈلوا دیتا ہے بے شک شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے ○ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے

حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے خدا تعالیٰ تم کو بلائے گا' تم خدا تعالیٰ کے بلانے والی بات فوراً زندہ ہو کر قبول کرو گے اور اس وقت تم خیال کرو گے کہ تم دنیا میں اور قبروں میں بہت ہی کم ٹھہرے۔ قرآن پاک میں جہاں لفظ ''عسی'' آیا ہے وہ وعدہ ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدے واقع ہونے ضروری اور یقینی ہیں' اس کے خلاف ہونا ممکن نہیں۔ (قادری)۔

۵۳- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ اچھی بات نرمی اور آہستگی سے کہیں یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے کہہ دیجیے کہ کافروں سے ابھی نہ لڑیں اور نہ ان پر سختی کریں اور لطف و نرمی سے اسلام کی ہدایت کریں' شیطان سختی کے سبب سے آپس میں فساد ڈالتا ہے' شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ یہ آیت قبل ہجرت نازل ہوئی تھی۔

۵۴ تا ۵۵- اے مسلمانو! تمہارا خدا تمہارے حال سے بخوبی واقف ہے کہ تم کیسے ہو۔ اگر وہ چاہے گا تو تم کو اہل مکہ سے نجات دے دے گا اور اگر چاہے گا تو تم کو ان کے ہاتھوں تکلیف پہنچائے گا' ان کو تم پر غالب کرے گا اور اے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو کافروں پر وکیل و ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا کہ ان کی نافرمانی کا سوال آپ سے ہو' آپ تو فقط پیغامبر ہیں۔ آپ کی تبلیغ میں کوئی قصور نہیں' آپ نے رب کا پیغام سب کو پہنچا دیا' آپ کا فرض ادا ہو گیا۔ آپ کا رب سب زمین و آسمان کے حال سے خوب واقف ہے اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت دی ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام دیا' حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل کی اور جناب پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل کیا اور بہت سے کمالات آپ کو عطا فرمائے جو دوسروں کو نہ ملے لہٰذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے (تمہارے گناہ معاف فرمادے) یا اگر وہ چاہے تو تم کو (تمہارے جرموں کی) سزا دے اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے

عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا O اور آپ کا رب (ان کو) خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں رہتے ہیں

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

اور بے شک ہم نے نبیوں کو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی O

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ

اور (اے نبی ﷺ!) آپ (کافروں سے) فرمادیجیے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے سوا جن کا گھمنڈ ہے ان کو بلاؤ تو سہی تو نہ ان کو تمہاری تکلیف دور کرنے

الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ

کا اختیار ہے اور نہ اس کو پھیر دینے کا O وہ (مقبول بندے) جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف ان لوگوں

اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ

کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سب سے زیادہ (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) مقرب ہیں اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب

عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

سے ڈرتے ہیں (پھر وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں) بے شک آپ کے رب کے عذاب سے ڈرنا چاہیے O اور ایسی کوئی بستی نہیں ہے جسے

سب نبیوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

۵۶ تا ۵۷- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں بنی خزاعہ کے لوگوں سے جو جنوں کی پرستش کرتے ہیں اور ان کو فرشتہ سمجھتے ہیں کہہ دو کہ تم ان کو جن کو تم خدا تعالیٰ کا شریک جانتے ہو اور ان کو تم بوقت شدت معبود جان کر پکارتے ہو مصیبت دفع کرنے کے لیے پکارو اور ان کی عبادت کیے جاؤ' وہ اتنی ذاتی طاقت نہیں رکھتے کہ تم سے ضرر و نقصان دور کریں۔ وہ مصیبت دور کرنے کے مستقل مالک نہیں اور نہ یہ کر سکتے ہیں کہ تمہاری مصیبت ٹال کر دوسرے پر ڈال دیں۔ وہ فرشتے تو خود اپنے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے سامنے عاجزی کر کے اس کے دربار کے قریب ہونا چاہتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ آپس میں کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہے تا کہ اس کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کریں اور خدا تعالیٰ کی رحمت یعنی جنت کے امیدوار ہیں' اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بے شک اس کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے' اس سے سب ڈرتے ہیں' کسی کو امان نہیں کہ ڈر جاتا رہے۔

۵۸- دنیا میں جتنے شہر و گاؤں ہیں ان سب کو ہم قیامت سے پہلے پہلے مارنے والے ہیں یا عذاب دینے والے

اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ

ہم قیامت سے پہلے (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک نہ کریں یا اس کو کسی سخت عذاب میں مبتلا نہ کریں'

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ

یہ کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا جا چکا ہے O اور ہم (ان کے کہنے کے مطابق) نشانیاں اور معجزات بھیجنے سے اسی وجہ سے باز رہے کہ پہلے لوگوں نے ان

اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا

کو (خود مانگا اور) جھٹلایا تھا اور ہم نے قوم ثمود کو ان کی آنکھیں کھولنے کے لیے (بطور معجزہ) ایک ناقہ (اونٹنی) دیا اور انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم ایسی نشانیاں تو

بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿٥٩﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ

صرف ڈرانے کے لیے ہی بھیجا کرتے ہیں O اور (اے نبی ﷺ!) یاد کیجئے جب ہم نے آپ سے فرمایا کہ بے شک آپ کے رب نے سب لوگوں کو

اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

اپنے قابو میں کر رکھا ہے (وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے) اور جو دکھاوا ہم نے آپ کو (معراج کی شب جاگتے میں) دکھلایا تھا اس کو ہم نے صرف لوگوں کی آزمائش

ہیں یعنی بیماریوں اور لڑائیوں سے مارنے والے ہیں اور سخت تکلیف دینے والے۔ مطلب یہ کہ سب مریں گے یونہی کوئی تکلیف پا کر' یہ بات کتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے ہو کر رہے گی۔

٥٩- یہ کافر جو عجیب و غریب معجزے طلب کرتے ہیں تو ہمیں ان کے دکھانے سے کوئی بات منع نہیں کرتی سوائے اس کے کہ ہم نے اگلی امتوں کو ان کی مرضی کے موافق معجزے دکھلائے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کیا' یعنی اگر ہم ان کافروں کو بھی جو یہ کہتے ہیں معجزے دکھا دیں اور یہ نہ مانیں تو ان پر بھی عذاب عام اگلا سا اترے اور سب ہلاک ہو جائیں اور ابھی اس کا وقت نہیں آیا اور ہم نے ثمود قوم صالح پیغمبر کو اونٹنی دس مہینے کی حاملہ پتھر سے نکال کر معجزہ ظاہر کیا' انہوں نے ظلم کیا اور انکار کیا' اس کو ستایا اس کی کونچیں کاٹیں' وہ مر گئی' ان پر عذاب نازل ہوا اور سب ہلاک ہو گئے۔ ہم جو حسب مرضی لوگوں کے معجزہ ظاہر کرتے ہیں تو ڈرا دیتے ہیں کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو یقیناً ہلاک ہو جاؤ گے۔ ہمارا قانون یونہی جاری ہے۔

٦٠- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے کہہ دیا کہ آپ کا پروردگار سب آدمیوں کو محیط ہے یعنی سب اہل مکہ کے حال سے خوب واقف ہے کہ کون ایمان لائے گا کون کافر رہے گا اور ہم نے آپ کو جو شب معراج میں عجیب و غریب واقعات دکھائے اور قرآن میں بڑے خراب درخت زقوم کا جو ذکر کیا تو اس سے ہمارا مقصد آزمائش اور امتحان تھا۔ ہم نے اس لیے آپ کو وہ واقعے دکھائے اور قرآن میں ملعون درخت زقوم کا ذکر کیا کہ اہل مکہ کا امتحان ہو۔ ہم ان کو دوزخ اور زقوم کے ذکر سے ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا ان کو بجائے ماننے کے اور بھی سرکشی اور حکم عدولی و نافرمانی میں بڑھا دیتا ہے' وہ کسی طرح نہیں مانتے۔ کافر معراج پر اعتراض کرتے تھے کہ اتنی دور تھوڑی دیر میں کیسے ہو آئے اور درخت زقوم پر تعجب کرتے

وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا

ہی بنایا تھا (کہ کون تصدیق کرتا ہے اور کون انکار کرتا ہے) اور اس پیڑ کو بھی جس پر قرآن پاک میں لعنت ہے (یعنی زقوم کو آزمائش بنایا) اور ہم تو ان کو (اپنے عذاب

كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ ع

سے) ڈراتے ہیں اس سے تو ان کی بڑی سرکشی اور شرارت ہی زیادہ بڑھتی ہے O اور (اے نبی ﷺ! اس وقت کو یاد کیجئے) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ

سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا ابلیس نے کہا کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا ہے O کہنے لگا اے پروردگار! دیکھ تو یہ وہی ہے

كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ

جس کو تو نے مجھ پر فوقیت دی اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں سوائے تھوڑے لوگوں کے اس کی سب اولاد کو اپنے قابو میں کر کے رہوں گا

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ

(ان کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا) O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دور ہو جو کوئی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو ان کی اور تیری سب کی بھرپور

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ

سزا جہنم ہے O اور ان میں سے جس پر تجھے قابو ہو تو اس کو اپنی آواز سے (یعنی برے وسوسے اور گانے بجانے کے ذریعہ)

تھے کہ آگ میں کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ اس کا جواب دیا گیا کہ ہم اپنی قدرت سے سب کچھ کر سکتے ہیں، دور کا راستہ تھوڑی دیر میں طے کرا سکتے ہیں اور آگ میں درخت اگا سکتے ہیں۔

۶۱ تا ۶۵- ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو تعظیمی سجدہ کرو، ان سب نے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا، اس نے کہا کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جو مٹی سے پیدا ہوا، یہ میری شان کے خلاف ہے اور یہ بھی کہا کہ اے خداوند کریم! بھلا دیکھو تو یہ ناچیز آدمی جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دے دی، مجھ سے زائد مکرم کر دیا، مجھ کو سجدہ کا حکم کر دیا، اگر تو مجھ کو قیامت تک مہلت دے گا اور زندہ رکھے گا تو دیکھ لینا کہ میں اس کی اولاد کو اپنے قبضہ و قابو میں لا کر ان کو اس مرتبہ سے گرا دوں گا، ان کی جڑ کاٹوں گا، سب کو گمراہ کروں گا مگر کچھ تھوڑے لوگ مجھ سے بچے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جا میں خوب جانتا ہوں، اس کی اولاد میں سے جو تیری اطاعت کرے گا، وہ اور تو سب کے سب جہنم میں جائیں گے، جہنم میں تم سب کا پورا بدلہ ہو گا۔ اے ابلیس! تو اولاد آدم کو جہاں تک ہو سکے اور جتنی تیری طاقت ہو خوب بہکا اور اپنی آواز سے یعنی ناچ اور گانے باجے بجا کر ان کو گمراہ کر اور ان پر اپنا سارا لشکر جمع کر، خوب فوج کشی کر پیادہ اور سوار لے کر جا اور ان کے مالوں میں شریک ہو یعنی ناجائز و حرام طریقے سے ان کو مال حاصل کرنے کی ترغیب دے اور ان کی اولاد میں حصہ لگا یعنی زنا سے اولاد پیدا کروا اور ان سے جھوٹے خیالی وعدے کر کہ دوزخ، جنت سب خیالات ہیں، دنیا میں خوب عیش کر، حلال و حرام کچھ نہیں، یہ ہی دنیا کی

اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ

ڈگمگادے اور ان پر چڑھائی کر دے اپنے سواروں اور اپنے پیادوں سے اور ان کے مال و اولاد میں ان کا

الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ

شریک ہو جا اور انہیں (اپنی فرمانبرداری کے) وعدے دے اور شیطان کے وعدے تو صرف مکر و فریب ہی ہیں O بے شک میرے

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ

خالص بندوں پر تیرا کچھ قابو نہ چلے گا اور (اے نبی ﷺ!) آپ کا رب کار سازی کے لیے کافی ہے O تمہارا رب وہ ہے

يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ

جو دریا میں تمہارے لیے کشتی (جہاز) چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (روزی) تلاش کرو بے شک وہ

رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ

تم پر بڑا مہربان ہے O اور جب کہ تم پر دریا میں کوئی مصیبت آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ سب

فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

تم سے غائب ہو جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں نجات دے کر خشکی کی طرف لاتا ہے تو تم (اس سے) منہ پھیر لیتے ہو اور انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے O

زندگی ہے قیامت وغیرہ کچھ نہیں اور شیطان آدمی سے جو وعدے کرتا ہے وہ سب مکر و فریب اور باطل ہیں۔ اے شیطان ملعون! ان ہی میں سے میرے مخلص و مقبول بندوں پر تجھ کو کچھ غلبہ نہ ہوگا۔ تیرا پروردگار ان کے لیے کفیل اور ان کا حافظ و نگہبان کافی ہے۔ ناجائز راگ و باجا اور سب بری آوازیں' خلاف شرع باتیں سب شیطان کی آوازیں ہیں اور کافروں کا لشکر بھی پیادہ اور سوار درحقیقت شیطان کا لشکر ہے۔ حرام کا مال حاصل کرنا یا حرام ہم بستری زنا کرنا اس میں شیطان کی شرکت ہے۔

۶۶ تا ۷۰۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لیے کشتیاں دریا میں چلاتا ہے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو یعنی تجارت کرو' حلال رزق ڈھونڈو یا یہ کہ تحصیل علم دین کی خاطر سفر کرو' وہ تم پر رحمت والا ہے کہ جلد عذاب نہیں اتارتا' یا یہ کہ بہت لوگوں کو ہدایت دے کر ایمان بخشتا ہے۔ جب دریا میں تم کو سختی اور مصیبت اور دہشت پکڑتی ہے تو سوائے خدا کے وہ سب گم ہو جاتے ہیں یعنی بت جن کو تم پکارا کرتے ہو اور ان کو پوجتے ہو' اس وقت خدا ہی یاد آتا ہے اور کسی سے نجات نہیں مانگتے۔ پھر جب اللہ اپنے فضل سے تم کو نجات دے کر خشکی پر لاتا ہے تو تم اس کے شکر اور توحید کے اقرار سے منہ پھیرتے ہو اور پھر وہی شرک کی باتیں کرتے ہو' بے شک آدمی یعنی کافر بہت ہی ناشکرا اور نافرمان ہے' وہ نعمت کی قدر نہیں جانتا۔ کیا اے اہل مکہ! خشکی میں آ کر تم کو اس بات سے امان مل گئی ہے کہ خدا تم کو خشکی میں زمین میں نہ دھنسا دے گا جیسے کہ قارون کو دھنسایا تھا یا تم پر پتھر نہ برسائے گا جیسے قوم لوط پر برسائے تھے' اگر وہ ایسا کرے تو اپنے لیے کوئی وکیل و مددگار نہ پاؤ گے یا تم کو اس بات سے

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا

کیا تم (خشکی پر آنے کے بعد) اس سے بے خوف ہو گئے کہ وہ تم کو خشکی کی طرف لا کر زمین میں دھنسا دے اور تم پر آندھی کا پتھراؤ بھیج دے پھر اس وقت

ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى

تم کسی کو اپنا (حمایتی اور) مددگار نہ پاؤ ○ کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے کہ وہ تم کو دوبارہ دریا میں لے جائے

فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا

پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہارے کفر کی وجہ سے تمہیں غرق کر دے پھر تم کو کوئی اپنے لیے ہمارا

لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ

پیچھا کرنے والا بھی نہ ملے ○ اور بے شک ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو عزت دی اور ان کو خشکی

وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا

اور تری میں (جانوروں اور کشتی وغیرہ پر) سوار کیا اور ان کو پاکیزہ رزق عطا فرمایا اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوق پر بزرگی

تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ ع

اور فضیلت عطا فرمائی ○ (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر ایک جماعت کو ان کے (امام اور) پیشوا کے ساتھ بلائیں گے تو جن کے نامۂ اعمال

امان مل گئی ہے کہ خدا تم کو پھر دوبارہ دریا میں لے جائے اور پھر وہاں تم پر سخت طوفانی ہوا بھیجے کہ تم کو ڈبو دے اور کفر و کفران نعمت کا بدلہ دے۔ پھر تم ہم سے کوئی مواخذہ کرنے والا نہ پاؤ گے کہ تمہاری بات سنے اور مدد کرے اور ہمارے عذاب سے بچائے اور بے شک ہم نے بنی آدم کو معظم و مکرم کیا' ہاتھ' پاؤں' عقل و شعور وغیرہ دیے اور ان کو خشکی میں جانوروں پر اور پانی میں جہازوں' کشتیوں پر سوار کیا اور ان کو پاکیزہ غذائیں دیں' ان کی غذائیں جانوروں کی غذاؤں سے زیادہ لطیف و لذت والی بنائیں اور ان کو ہم نے اپنی اکثر مخلوق سے افضل و اعلیٰ کیا۔ یعنی جانوروں سے ان کی صورت اچھی کی' ان کو عقل دی اور شعور اور بہترین شکل و صورت عطا کی۔

۷۱ تا ۷۲۔ جس دن ہم تمام آدمیوں کو بلائیں گے یعنی بروز قیامت مع ان کے پیشواؤں کے یعنی پیغمبروں کے یا کتابوں کے یا ان سرداروں لیڈروں کے جو ان کو اچھی یا بری راہ دکھاتے تھے غرضیکہ سب اچھوں بروں کو مع ان کے رئیسوں اور مقتدیوں کے بلا کر جمع کریں گے اس دن جس کو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ اپنی نیکیاں خوشی سے بلا خوف پڑھے گا اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا' نہ ان کی نیکیاں کم ہوں گی نہ برائیاں زائد۔ فتیل وہ چھلکا ہے جو گٹھلی کے شگاف میں برائے نام ہوتا ہے یا وہ میل جو انگلیوں کے آپس میں ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا اور جو شخص دنیا میں باوجود نعمتوں کے اندھا ہوگا' شکر نہ کرے گا تو وہ قیامت میں بھی اندھا ہوگا اور راہ جنت اس کو نہ ملے گی۔ یا یہ کہ جو دنیا

بِيَمِينِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ

ان کے سیدھے ہاتھ میں دیئے جائیں گے تو وہ اپنے نامۂ اعمال کو (خوشی سے) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ○ اور جو کوئی

كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾ وَ

اس (جہان) میں اندھا رہا تو آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور بہت ہی زیادہ گمراہ (ثابت) ہوگا ○ اور

اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا

جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کی وہ مشرکین تو آپ کو اس سے پھسلانے ہی لگے تھے تاکہ آپ اس (قرآن) کے سوا ہم پر کچھ اور بہتان باندھنے لگیں اور جب

غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ

ایسا ہوتا تو وہ آپ کو یقیناً گہرا دوست بنا لیتے (اور آپ کا پھسلنا ناممکن ہے کیونکہ ہم نے آپ کو ثابت قدم رکھا) ○ اور اگر ہم آپ کو ثابت قدم

تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ

نہ رکھتے تو قریب تھا کہ آپ ان کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے ○ اگر ایسا ہوتا تو ہم آپ کو دونی زندگی اور دونی موت کا مزہ چکھاتے'

الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ

پھر تم ہمارے مقابلہ میں اپنا کوئی مددگار نہ پاتے ○ اور (اے محبوب ﷺ!) قریب تھا کہ وہ آپ کو

میں بے اصل بے دلیل بات کرے گا یعنی کافر تو آخرت میں حساب کے وقت اس کے ہوش وحواس ڈر کی وجہ سے بالکل گم ہو جائیں گے وہ سخت بدحواس ہوگا۔

۷۳ تا ۷۵۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض کافروں نے چاہا تھا کہ آپ کو دھوکہ دیں اور ایسے حیلے نکالے تھے کہ قریب تھا کہ آپ کو فتنہ میں ڈال دیں اور جن باتوں سے کہ ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے آپ کو بہکا لیں کہ آپ ان کی خاطر ہم پر کچھ اور بات افتراء کر دیں اور پھر وہ آپ کی اطاعت کریں اور آپ کو دوست بنائیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ہم آپ کو معصوم و محفوظ نہ رکھتے اور ثابت قدم نہ کرتے تو قریب تھا کہ آپ ان کی طرف ظاہر میں کچھ مائل ہو جاتے اور ان کی آرزو پوری کر دیتے۔ اگر بفرض محال ایسا ہوتا تو ہم آپ کو عذاب دنیا و آخرت دیتے' پھر آپ اپنا کوئی مددگار نہ پاتے کہ ہم سے آپ کو بچاتا۔ قبیلہ ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ برس بھر تک اگر آپ ہم کو بت پرستی کی اجازت دیں اور بت نہ توڑیں تو ہم آپ کا اتباع کریں گے اور اس بات پر بہت اصرار کیا اور آپ کو مجبور کرنا چاہا تب یہ آیت نازل ہوئی۔

ف: کیونکہ نبی معصوم ہوتے ہیں اور حکم الٰہی کے خلاف ان سے کوئی فعل ہونا ممکن نہیں اس لیے حضرت مترجم نے بفرض محال کی قید لگائی ہے۔ (قادری)

۷۶ تا ۷۷۔ قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کو زمین سے بھگا دیتے' وہاں سے نکال دیتے یعنی یہود نے یہ کہا کہ سب

مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا

اس سرزمین سے دھکیل دیتے تاکہ وہ آپ کو وہاں سے باہر کر دیں اور اگر ایسا ہوتا تو وہ بھی آپ کے بعد بہت ہی کم ٹھہرنے پاتے (یعنی

قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

ہلاک کر دیئے جاتے)O کیونکہ ہم نے آپ سے پہلے جس قدر نبی بھیجے ان میں ہمارا یہی دستور رہا ہے اور آپ ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی نہ پائیں

تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ ع ۸

گےO نماز قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت (یعنی ظہر کی) اور سورج زرد پڑنے کے وقت (یعنی عصر کی) اور غروب ہونے کے وقت مع اس وقت کے جب کہ (شفق

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ

غائب ہو کر) خوب اندھیرا ہو جائے (یعنی عشاء کی) اور نماز قائم کرو فجر کے وقت بے شک فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں O (اے نبی ﷺ!) رات کے

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾

کچھ حصہ میں جاگا کیجئے (تہجد کی نماز پڑھا کیجئے) یہ (نماز) خاص آپ کے لیے زیادہ ہے قریب ہے کہ آپ کو آپ کا رب ایسے مقام میں کھڑا کرے کہ جہاں

پیغمبر شام میں گزرے ہیں اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو وہاں چلے جائیں انہوں نے یہ چاہا کہ مدینہ سے آپ کو نکال دیں اور دھوکہ دیں اور اگر ایسا کرتے تو آپ کے جانے کے بعد تھوڑے ہی دنوں میں وہ ہلاک ہو جاتے آپ کے ان کے درمیان میں سے چلے جانے کے بعد یہ تھوڑی ہی مدت زندہ رہتے۔ ہمارا یہی طریقہ ان لوگوں میں جاری رہا جن کو ہم نے آپ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ یعنی جب رسول علیہم السلام اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے جاتے تھے تو خدا تعالیٰ ان کو ہلاک کر دیتا تھا اور تم ہمارے طریقہ کو بدل نہیں سکتے یعنی ہمارے عذاب کو ٹال نہیں سکتے ہمارا دستور یونہی چلا آیا ہے۔

۷۷ تا ۸۲- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سورج ڈھلنے کے بعد زوال ہونے پر نماز قائم کرو اچھی طرح ادا کرو یعنی ظہر عصر رات تک پڑھے جاؤ یعنی بعد غروب آفتاب مغرب عشاء پڑھو اور صبح کو قرآن پاک یعنی نماز فجر پڑھو صبح کا قرآن مشہود ہے یعنی اس وقت رات دن کے فرشتے جمع ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔

ف: ''اقم الصلوۃ'' کے ایک معنی یوں بھی کیے جاتے ہیں کہ اے حبیب! آپ نماز قائم کریں سورج ڈھلنے کے وقت اور سورج زرد پڑنے کے وقت اور سورج غروب ہونے کے وقت معہ رات کے خوب تاریک ہونے کے وقت اور فجر کی نماز پڑھیں۔ اس آیت میں پانچ نمازوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے لفظ ''دلوک'' کے لغت کی کتاب بدر منیر میں تین معنی بیان کیے گئے ہیں سورج ڈھلنا سورج زرد پڑنا اور غروب ہونا۔ سورج ڈھلنے پر ظہر زرد پڑنے پر عصر اور سورج غروب ہونے پر مغرب اور خوب اندھیرا ہونے پر عشاء اور فجر کی نماز فجر کے وقت آیت مذکورہ میں پانچ نمازوں کے اوقات مفصل بیان کیے گئے ہیں جیسے کہ تمام دنیا کے کروڑوں مسلمان پڑھتے ہیں۔ (فقیر قادری غفرلہ)

اور یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! رات کو سونے کے بعد تہجد میں قرآن پاک پڑھا کرو یہ آپ کی فضیلت ہے یا یہ

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

سب آپ کی تعریف کریں (یہی مقام محمود ہے) ○ اور آپ (یوں) دعا کیجئے کہ اے میرے رب! مجھے سچی طرح (خیر سے مدینہ میں) داخل کر اور

وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ

سچی طرح (خیر سے مکہ سے) نکال اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ (اور شوکت) عطا کر ○ اور آپ فرمایئے کہ حق (اسلام) آیا

وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ

اور باطل (کفر) مٹ گیا اور بے شک باطل (کفر) کو مٹنا ہی تھا ○ اور ہم قرآن میں وہ

الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ

چیزیں اتارتے ہیں جو ایمان داروں کے لیے شفا اور رحمت ہیں اور ناانصاف لوگوں کو تو ان سے نقصان

اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ

ہی بڑھتا ہے ○ اور جب ہم انسان پر (نعمتیں دے کر) احسان کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یَئُوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ

(اکڑ کر) اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اس پر مصیبت آتی ہے تو وہ ناامید ہو جاتا ہے ○ آپ فرما دیجئے کہ ہر ایک اپنے اپنے طریقہ پر عمل

آپ کے لیے خاص ہے۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر قائم فرمائے "عسٰی" وعدہ ہے اور خدا تعالیٰ کا وعدہ واجب یقینی ہوتا ہے۔ اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں یعنی قریب ہے اور یقینی ہے کہ آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر پہنچا دے کہ وہاں اولین وآخرین ہر آدمی وجن وفرشتے سب آپ کی تعریف کریں اور آپ ہی کا دم بھریں یعنی مقام شفاعت کبریٰ۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ اے میرے رب! تو مجھے اچھی جگہ اچھی طرح سے داخل کر یعنی مدینہ طیبہ میں اور اچھی جگہ نکال یعنی مدینہ طیبہ سے نکال کر مکہ معظمہ پہنچا۔ یا یہ کہ قبر میں اچھے عمدہ طریقے سے داخل کر اور روز حشر وہاں سے اچھی طرح سے نکال اور مجھ کو اپنے پاس اپنے دربار میں اپنی طرف سے غلبہ وشوکت اور ایسا قول وحجت عطا فرما جس کو کوئی رد نہ کر سکے اور یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ بھی آپ کہہ دیں کہ حق بات آ گئی (حق ظاہر ہو گیا) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک لے کر آ گئے (خدا تعالیٰ کا نور پھیلا) اسلام ظاہر ہوا' باطل ہلاک ہو گیا' شیطان وشرک مغلوب ذلیل ہو گئے' بے شک باطل یعنی شرک ومشرکین وشیطان ذلیل وخوار ہی ہونے کے قابل ہیں۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم قرآن پاک میں ایسی پاک آیتیں اتارتے ہیں جو مسلمانوں کے لیے شفاء ورحمت ہوتی ہیں۔ ہر مرض' کفر وشرک ونفاق سے شفاء بخشتی ہیں۔ نابینائی اور گمراہی سے بچاتی ہیں۔ یہ قرآن صاف' پاکیزہ' کھلا ہوا بیان گمراہی سے بچانے والا' عذاب سے چھڑانے والا ہے اور یہ قرآن پاک مشرکوں' کافروں کا اور بھی خواری' خرابی کا نقصان زائد کرتا ہے چونکہ وہ انکار کرتے ہیں تو ان کا کفر اور زیادہ

اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰی سَبِيۡلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسۡــَٔلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ

کرتا ہے اور تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ راست پر ہے○ اور (اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے روح (کی حقیقت) سے سوال کرتے ہیں تو آپ فرما

الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّىۡ وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۸۵﴾ وَلَـئِنۡ

دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے پیدا کی ہوئی چیز ہے اور (اے لوگو!) تمہیں بہت تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے (تم تو روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے)○ اور اگر ہم

شِئۡنَا لَنَذۡهَبَنَّ بِالَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيۡنَا

چاہتے تو جو کچھ آپ کی طرف وحی کی ہے اس کو اٹھا لے جاتے، پھر آپ اس کی بابت اپنی طرف سے ہم سے مطالبہ کرنے والا

وَكِيۡلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضۡلَهٗ كَانَ عَلَيۡكَ كَبِيۡرًا ﴿۸۷﴾

کوئی وکیل نہ پاتے○ مگر یہ صرف آپ کے رب کی رحمت ہی ہے (جو ایسا نہیں کرتا) بے شک آپ پر اس کا بڑا فضل ہے○

ہو جاتا ہے۔

۸۳ تا ۸۴- اور جب ہم آدمی پر یعنی کافروں پر کوئی نعمت نازل کرتے ہیں اور احسان کرتے ہیں، مال و منال بہت دیتے ہیں تو وہ دعا اور شکر سے منہ پھیرتا ہے اور ہمارے رسول اور کتاب پر ایمان لانے سے الگ ہٹ جاتا ہے اور دور بھاگتا ہے اور جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے، سختی و غربت آتی ہے تو خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے غرضیکہ ہر وقت کفر کرتا ہے اور یہ آیت عتبہ بن ربیعہ کی شان میں نازل ہوئی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ تم میں سے ہر آدمی اپنی اپنی نیت اور طریقہ پر اور اس حالت پر جس کے وہ لائق ہے کام کرتا ہے، یا یہ کہ ہر شخص اسلام کے گھٹانے میں نئی تدبیر نیا حیلہ نکالتا ہے اور تم سب کا خدا تمہارا حال خوب جانتا ہے کہ کون صواب و صحیح سچے راستہ پر ہے اور کون گمراہ ہے، وہ ہر ایک کو جزاء سزا دے گا۔

۸۵- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ آپ سے روح کا حال دریافت کرتے ہیں۔ ابوجہل وغیرہ نے سوال کیا تھا کہ روح کی کیا حقیقت ہے۔ یا رسول اللہ! آپ فرما دیں کہ روح میرے پروردگار کی پیدا کی ہوئی ہے، اس کی عجائب قدرت کا کرشمہ ہے۔ یا یہ کہ خدا تعالیٰ کا بھید ہے جو ہر شخص کو نہیں بتایا گیا، اس کی حقیقت وہی جانتا ہے اور اے آدمیو! تم کو خدا تعالیٰ کی باتوں کا بہت ہی کم علم ہے۔

۸۶ تا ۸۷- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ہم چاہیں تو جو ہم نے آپ کو (حضرت) جبرئیل (علیہ السلام) کی معرفت قرآن پاک دیا ہے اور وحی بھیجی ہے وہ لے جائیں، آپ کو بھلا دیں، پھر ہم پر کوئی دعویٰ کرنے والا ذمہ دار نہ پائیں یا یہ کہ کوئی روکنے والا نہ پائیں مگر آپ کے رب کی مہربانی ہے کہ اس نے آپ کے دل میں سب محفوظ کر دیا ہے تو آپ بھول نہیں سکتے اور بے شک اس کا آپ پر بڑا فضل و کرم ہے کہ آپ کو اپنا رسول بنایا اور ایمان و معرفت عطا فرمائی اور سارے عالم کا ہادی بنایا۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے اگر سب آدمی اور جن (و ملک) اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند

هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾

بنا کر لے آئیں تو وہ اس کی مثل بنا کر نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں ○

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى

اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثلیں (مثالیں) کھول کھول کر بیان فرمائیں تو اس پر

اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ

بھی اکثر لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری ہی کرنا ○ اور کہنے لگے کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ آپ ہمارے لیے

لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ

زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کر دیں ○ یا جب تک تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ نہ ہو

فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا

پھر تم ان کے اندر بہتی نہریں جاری کرو ○ یا پھر (جب تک آپ ہم پر) آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے نہ گرا دیں جیسا کہ

۸۸تا۸۹- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اہل مکہ وغیرہ سے کہہ دیں کہ اگر تمام آدمی اور جن اس بات پر اتفاق کر لیں اور جمع ہو جائیں کہ اس قرآن پاک کی مثل کوئی کتاب بنا لائیں جس میں اس حکمت عجیبہ الٰہیہ کی مثل اوامر و نواہی' وعدہ وعید' ناسخ منسوخ و محکم و متشابہ اخبار ماضی و مستقبل موجود ہوں تو بھی وہ ہرگز نہیں بنا سکتے اور ایسا بلیغ کلام نہیں کہہ سکتے اگرچہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور ہم نے اس قرآن پاک میں آدمیوں کے لیے ہر قسم کی باتیں بیان کیں اور ہر طرح سے سمجھایا' وعدہ بھی کیا' ڈرایا بھی لیکن اکثر آدمی اس کے ساتھ کفر ہی کرتے رہے۔ اسلام قبول نہ کیا۔

۹۰تا۹۳- اور کافر عبداللہ بن امیہ مخزومی وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم تم پر ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ زمین چیر کر چشمہ نہ نکال دو گے اور مکہ کی زمین کو چشموں' نہروں سے نہ بھر دو گے یا اپنے لیے غیب سے چھوہارے اور انگور وغیرہ کے عمدہ عمدہ باغ نہ بناؤ گے' پھر اس میں نہریں عمدہ زمین چیر کر نہ پیدا کرو گے' یا ہمارے اوپر آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نہ گرا دو گے جیسا کہ تم عذاب کا خیال اور وعدہ کرتے ہو' یا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنا کر ہمارے سامنے نہ لاؤ گے' یا تمہارا سونے' چاندی کا گھر نہ بنایا جائے گا یا آسمان میں ہمارے سامنے چڑھ جاؤ اور وہاں سے خدا تعالیٰ اور فرشتوں کو بلا کر نہ لاؤ گے تاکہ وہ تمہاری تصدیق کریں اور خدا تعالیٰ خود کہے کہ یہ میرے رسول ہیں۔ جب تک تم ان باتوں سے کچھ کر کے نہ دکھاؤ گے ہم تصدیق نہ کریں گے اور اگر بالفرض تم آسمان پر بھی اڑ جاؤ گے تو بھی ہم تمہارے جادو کی جب تک

كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ

آپ نے فرمایا ہے یا (جب تک) آپ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو ضامن بنا کر ہمارے سامنے نہ لے آئیں O یا جب تک آپ کے لیے کوئی سنہرا مکان نہ ہو

زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا

یا جب تک آپ آسمان پر نہ چڑھ جائیں اور ہم آپ کے (آسمان پر) چڑھنے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی ایسی

كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَ ع ۹ ۱۰

کتاب نہ اتاریں جس کو ہم خود بخود پڑھ لیں آپ فرمائیے کہ میرا رب پاک ہے (وہ جو کچھ چاہے کر سکتا ہے) میں تو صرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا بشر ہوں O اور

مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا

لوگوں کے پاس جب ہدایت آئی تو ان کو ایمان لانے سے صرف اسی بات نے روکا کہ انہوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آدمی

اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ

کو رسول بنا کر بھیجا ہے O آپ فرمائیے کہ اگر زمین میں فرشتے آباد ہوتے (اس میں)

يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

اطمینان سے چلتے پھرتے تو یقیناً ہم ان پر آسمان سے رسول بھی فرشتہ اُتارتے O

تصدیق نہ کریں گے کہ تم آسمان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب لکھی ہوئی نہ لاؤ گے جس کو ہم خود بخود پڑھ لیں اور اس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) برحق ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ میں اپنے رب کو ہر ناقص بات سے منزہ و مبرا و پاک جانتا ہوں‘ وہ شریک و اولاد سے پاک ہے‘ تم مجھ سے کیسی کیسی باتیں چاہتے ہو‘ میں تو آدمی ہوں مگر اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں‘ میں مالک و قادر مستقل نہیں کہ جو چاہوں پیدا کر دوں‘ سب کام تو خدا کے ہیں اگر وہ چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے‘ میں تو پہلے رسولوں کی طرح رسول ہوں اور رسولوں کے فرائض میں یہ باتیں جو تم مجھ سے طلب کرتے ہو ہرگز نہیں‘ رسول تو صرف پیغام پہنچانے کے لیے آتے ہیں ہاں اللہ تعالیٰ ان کی تصدیق کے لیے معجزات دکھا دیتا ہے۔

۹۴ تا ۹۶۔ اور آدمیوں کو یعنی اہل مکہ وغیرہ کو جبکہ رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے اور انہوں نے معجزے دکھا کر ہدایت دینا چاہی سوائے اس لغو خیال کے اور کسی بات نے ان کو ایمان لانے سے نہ روکا کہ انہوں نے کہا کہ کیا خدا تعالیٰ نے آدمی اپنا قاصد بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ اگر زمین میں فرشتے رہتے سہتے ہوتے اور تمہاری طرح مقیم اور چلتے پھرتے ہوتے تو ان پر ہم آسمان سے فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے۔ تم تو آدمی ہو لہٰذا تمہاری طرف آدمی رسول بنا کر بھیجا کہ آدمی کی طرف فرشتہ اور فرشتہ کی طرف آدمی نہیں بھیجا جاتا ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ ہمارے تمہارے درمیان میں خدا تعالیٰ گواہ ہے اور میں بے شک اس کا سچا رسول ہوں‘ وہ اپنے

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

آپ فرمایئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ ہی کی گواہی کافی ہے بے شک وہ اپنے سب بندوں کو خوب جانتا ہے

بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

سب کو دیکھتا ہے O اور جس کو اللہ تعالیٰ (توفیق دے کر) ہدایت دے وہی ہدایت پر ہے اور جن کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے

تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى

ان کے لیے اس کے سوا تم کوئی اور حمایتی نہ ملے گا اور ہم ان کو قیامت کے دن اندھے گونگے بہرے منہ کے بل اوندھے

وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

اٹھائیں گے' ان کا ٹھکانہ جہنم ہے' جب کبھی وہ بجھنے پر آئے گی تو ہم اسے اور زیادہ بھڑکا دیں گے O

ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ

یہ ان کی سزا ہے' اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہنے لگے کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں

رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

گے تو کیا پھر نئے سرے سے پیدا کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے O کیا انہوں نے (غور سے) نہیں دیکھا

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ

کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائے وہ ان لوگوں کی مثل بھی بنا سکتا ہے اور اس نے ان کے لیے ایک میعاد

بندوں کا حال دیکھنے والا ہے اور ان سے خوب خبردار ہے' رسول اور مسلمان اور کافر سب کا حال خوب جانتا ہے کہ کون ایمان لائے گا کون کافر رہے گا۔ پھر سب کو جزاء سزا دے گا۔

۹۷ تا ۹۹- اور جس کو خدا تعالیٰ اپنے دین کی راہ دکھاتا ہے وہی راہ پاتا ہے۔ اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس کے لیے کوئی مددگار ہدایت دینے والا اور ایمان دینے والا نہ پائیں گے اور ہم ان کافروں کو روز قیامت اوندھے منہ اٹھائیں گے اور اندھے ہوں گے کچھ نہ دیکھیں گے' گونگے ہوں گے کچھ بول نہ سکیں گے' بہرے ہوں گے کچھ سن نہ سکیں گے' جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔ جب اس کی آگ دھیمی پڑے گی تو ہم اور ایندھن ڈال کر بھڑکا دیں گے اور شعلے زائد تیز ہو جائیں گے۔ یہ اس کا بدلہ ملے گا کہ وہ ہماری آیتوں کو اور رسول وقرآن کو نہیں مانتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے اور خاک کا چورا چورا بن جائیں گے پھر زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے اور پھر ہم میں روح لوٹے گی کبھی نہ ہوگا۔ کیا یہ کافر اتنا نہیں سمجھتے کہ وہ خدا تعالیٰ جس نے آسمان وزمین پیدا کیے بے شک ان کی مثل دوبارہ

جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ

ٹھہرا رکھی ہے جس میں کوئی شک نہیں (یعنی موت یا قیامت) تو ظالم اس پر ناشکری کیے بغیر نہ مانیں O آپ فرمائیے کہ

اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ

اگر تم میرے۔ رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو تم ان کو خرچ ہو جانے کے ڈر سے بند کر کے روکے ہی رکھتے اور

وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ع ۱۱ ۱۱

آدمی تو بڑا ہی تنگ دل (اور کنجوس) ہے O اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو نو کھلی ہوئی نشانیاں (معجزے) دیں تو آپ بنی اسرائیل سے

فَسْـَٔــلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ

دریافت کیجئے جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس آئے تو ان سے فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ! (علیہ السلام) میرے خیال میں تو

يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ

تم پر جادو کیا ہوا ہے O موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ بے شک تجھے (دلائل سے) معلوم ہو چکا ہے کہ ان (معجزوں) کو آنکھیں کھولنے والا

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

صرف آسمانوں اور زمین کے رب نے ہی اتارا ہے اور میرے خیال میں تو اے فرعون! تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے O

پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ہاں اس نے ان کے اٹھانے کو ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی شک نہیں' مسلمان اس کا یقین کرتے ہیں اور مشرک ظالم سوائے انکار کے کوئی بات مانتے ہی نہیں' کفر و ناشکری ہی کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ اے اہل مکہ وغیرہ! اگر تم خدا تعالیٰ کی رحمت کے خزانے کے مالک ہوتے اور اس کے رزق کی کنجیاں تمہارے قبضے میں ہوتیں تو تم فقیری کے ڈر کے مارے کسی کو کچھ نہ دیتے' سب اپنے ہی لیے روک رکھتے اور کافر آدمی بہت ہی بخیل اور ممسک ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال اس کے مستحق بندوں کو نہیں دیتا ہے۔

۱۰۱ تا ۱۰۴۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو نو معجزے ظاہر دیئے ید بیضا' عصا' طوفان' ٹڈی' کھٹمل' مینڈک' خون' قحط سالی' مالوں کی تباہی۔ پس بنی اسرائیل سے پوچھو کہ جب موسیٰ ان کے پاس آئے تھے تو فرعون نے ان سے کہا تھا کہ اے موسیٰ! میں تم کو جادو سے عقل کھویا ہوا جانتا ہوں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اے فرعون! تو خوب جانتا ہے کہ ان معجزوں کو سوائے خدا تعالیٰ آسمان و زمین کے خالق کے کسی اور نے نہیں اتارا ہے' اس نے یہ میری نبوت کی نشانیاں اور دلائل اتارے ہیں' اے فرعون! میں تجھ کو ملعون و کافر' خراب و ہلاک و تباہ ہونے والا جانتا ہوں۔ پس فرعون نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو زمین اردن و فلسطین سے نکال دے تو ہم نے اس کو اور اس کے سب لشکر کو جو اس کے ہمراہ تھا بحر نیل و سمندر میں ڈبو دیا۔ پھر اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اب تم اپنے اردن اور فلسطین وغیرہ میں امن سے رہو جب آخرت آئے گی تو ہم تم سب کو دوبارہ زندہ کر کے اکٹھا کریں گے۔ یا یہ کہ

فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾

تو اس نے چاہا کہ ان کو (موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو) زمین سے نکال دے تو ہم نے فرعون اور اس کے ساتھیوں سب کو ڈبو دیا ○

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اب تم زمین پر (آرام سے) بسو اور پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر

الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ

(اکٹھا کر کے) لے آئیں گے ○ اور ہم نے اس (قرآن) کو سچائی سے ہی نازل کیا اور وہ سچائی کے لیے ہی نازل ہوا اور ہم نے آپ کو

اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ

صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے ○ اور ہم نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے بتدریج اتارا تاکہ آپ اس کو

عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ

لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے بتدریج اتارا ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ (اے لوگو!) تم مجھ پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بے شک جن

اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾

لوگوں کو اس (کے نازل ہونے) سے پہلے علم دیا گیا ہے جب یہ ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ (اس کی تصدیق کرتے) ٹھوڑی کے بل سجدے میں گر پڑتے

وقف لازم

جب (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے تو تم سب کو اکٹھا کریں گے اور تم ان پر ایمان لاؤ گے۔

۱۰۵ تا ۱۰۹۔ اور ہم نے جبرائیل (علیہ السلام) کو حق اور مقدس کتاب دے کر اتارا اور وہ حق کو یعنی قرآن پاک کو لے کر اترے اور یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو دنیا میں فقط اس لیے بھیجا ہے کہ آپ جنت کی خوشخبری دیں اور دوزخ سے ڈرائیں۔ آپ حاکم نہیں ہیں۔ ہم نے جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعے قرآن پاک نازل کیا۔ اس میں حرام حلال سب کھول کر صاف صاف بیان کر دیا' یا یہ کہ اس قرآن کو متفرق سورت' آیت کر کے اتارا اس لیے کہ آپ اس کو آہستہ آہستہ آدمیوں کو پڑھ کر سنائیں اور وہ آسانی سے اس کو یاد کر لیں' اسی لیے ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا اور خوب کھول کر بیان کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے کافرو! خواہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔ بے شک جو لوگ علم و حکمت والے ہیں یعنی جن کو علم توریت ملا ہے وہ صفت رسول نبی آخر الزمان (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہیں اور پہلے سے واقف ہیں' جب یہ قرآن پاک ان کو سنایا جاتا ہے تو وہ اس پر یقین کر کے اپنے منہ کے بل زمین پر گر پڑتے ہیں۔ سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں کہ اللہ اولاد و شریک سے پاک و برتر ہے اور کہتے ہیں کہ ہمارے رب کا وعدہ بے شک یقیناً سچا ہوا یعنی اس نے جو توریت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے کا وعدہ کیا تھا وہ سچا نکلا اور یہ بے شک وہی رسول ہیں جن کے بھیجنے کا توریت میں وعدہ کیا گیا تھا اور وہ عاجزی و انکساری کے ساتھ ٹھوڑیوں کے بل زمین پر گرتے اور سجدہ کرتے ہیں اور عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے روتے ہیں اور ان کی عاجزی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّوْنَ

ہیںO اور کہتے ہیں: پاکی ہے ہمارے رب کے لیئے بے شک ہمارے رب کا وعدہ یقیناً پورا ہونے والا ہےO اور وہ ٹھوڑی

لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

کے بل روتے ہوئے (سجدہ میں) گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا اور عاجزی کرنا اور زیادہ بڑھاتا ہےO (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے

الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو سب اسی کے عمدہ (اچھے) نام ہیں اور اپنی نماز نہ زیادہ چلا کر پڑھو

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے درمیان میں راستہ اختیار کر لوO اور (یوں) فرمائیے کہ سب خوبیاں

الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے (اپنے لیے) کوئی اولاد نہ بنائی اور اس کی حکومت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور (وہ توانا ہے)

يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾ ع ۱۲/۱۱/۱۲

کمزوری سے اس کا کوئی مددگار نہیں اور اس کی بڑائی بیان کرنے کے لیے اللہ اکبر کہوO

۱۱۰ تا ۱۱۱- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو خواہ رحمٰن پکارو۔ سب اسی کے مقدس نام ہیں' صفات علیا ہیں۔ قدرت سمع بصر وغیرہ بہت سی اس کی صفتیں ہیں' اس کو ان ناموں سے پکارو۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی نماز میں نہ تو زیادہ چلا کر قرآن پاک کو پڑھو اور نہ ہی بالکل آہستہ یعنی نہ تو اتنا چلاؤ کہ مشرکین سن کر ایذاء کو تیار ہوں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں۔ دونوں کے درمیان میں اوسط درجہ کی راہ اختیار کریں۔

ف: اس آیت کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سب نمازیں بلند آواز سے نہ پڑھیں بلکہ کچھ نمازیں بلند آواز سے پڑھا کریں (یعنی مغرب' عشاء' فجر کی) اور کچھ آہستہ پڑھا کریں (یعنی ظہر' عصر کی) تاکہ کافر ایذاء نہ دے سکیں اور یہ کہیں کہ سب شکر و عبادت و معبودیت خدا تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے کہ جس نے اپنا کوئی لڑکا آدمیوں اور فرشتوں میں سے نہ بنایا کہ وہ اس کے ملک کا وارث ہوتا۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں جو اس کا مزاحم ہوتا اور اس کو کوئی مددگار و مشیر نہیں اور ذلیلوں عاجزوں میں سے یعنی نصاریٰ یہودیوں وغیرہ میں سے اس کا کوئی ولی و مددگار نہیں' اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ یعنی اس نے بہ سبب احتیاج و ذلت کے اپنا کوئی معین و مددگار نہیں بنایا کیونکہ وہ خود بے نیاز و سب سے بے پرواہ بالاتر ہے اور یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس کی بڑائی و بزرگی بیان کریں اور یہود و نصاریٰ و مشرکین کی ناقص خیالی باتوں سے اس کی پاکی بیان کریں' وہ ان کے ناپاک خیالات سے پاک و منزہ ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ برادری' وہ ان ناقص رشتوں سے پاک ہے۔

(۱۸) سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آياتها ۱۱۰ رکوعاتها ۱۲

سورۂ کہف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ایک سو دس آیات بارہ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے اپنے خاص بندے (محمد ﷺ) پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کچھ بھی

عِوَجًا ۞ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ٹیڑھا پن نہ رکھا ○ وہ ٹھیک عدل والی کتاب ہے تاکہ وہ بندہ (کفار کو) اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب سے

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۞ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ

ڈرائے اور ان ایمان داروں کو جو اچھے کام کریں اس بات کی خوشخبری دیں کہ بے شک ان کے لیے اچھا بدلہ ہے (یعنی جنت) ○ جس میں وہ ہمیشہ

اَبَدًا ۞ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۞ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ

رہیں گے ○ اور تاکہ وہ (بندہ) ان کو بھی ڈرائے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کوئی اولاد بنائی ○ اس بارے میں نہ ان کو کچھ علم ہے

عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ

اور نہ ان کے باپ دادا کو (محض جہالت سے ایسا کہتے ہیں) یہ کتنی بُری (ہٹ دھرمی کی) بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ سراسر

اِلَّا كَذِبًا ۞ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

جھوٹ ہی بولتے ہیں ○ تو پھر کیا آپ اس غم میں کہ وہ اس حق بات پر ایمان نہیں لائے اپنی جان پر کھیل جائیں گے

سورۂ کہف

اس سورت میں اصحاب کہف کا ذکر ہے یہ سب مکی ہے سوائے دو آیتوں کے جن میں عیینہ بن حصین فزاری کا ذکر ہے کہ وہ مدنی ہیں۔

۱تا۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ کہف کی تفسیر بسند معلوم منقول ہے کہ تعریف وشکر وحمد وثناء اور الوہیت سب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہے جس نے اپنے خاص بندے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب یعنی قرآن پاک حضرت جبرائیل علیہ السلام کی معرفت اتارا اور اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہ رکھا۔ اس کو سیدھی راہ پر رکھا اور اصول عقائد میں یعنی توحید و رسالت کے بیان میں توریت وانجیل وغیرہ و دیگر مرسلین کی کتابوں کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وشمائل میں۔ یہ آیت یہود کا رد ہے وہ کہتے تھے کہ قرآن پاک اگلی کتابوں کے مخالف ہے۔ یہ قرآن پاک اس لیے اتارا کہ رسول اس کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائیں جو ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے والا ہے اگر وہ انکار کریں گے تو وہ ان کو ضرور

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا

(آپ کو اتنا غم نہ کرنا چاہیے) O بے شک جو کچھ (سامان وغیرہ) زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کی زینت

لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا

بنادیا ہے تاکہ ہم انہیں (زمین پر رہنے والوں کو) آزمائیں کہ ان میں سے کون اچھے کام کرتا ہے O اور بے شک جو کچھ اس زمین پر ہے ایک دن ہم اُسے

جُرُزًا ﴿۸﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا

چٹیل میدان کر کے چھوڑ دیں گے O کیا آپ کو معلوم ہوا کہ پہاڑ کے غار والے اور جنگل کے کنارے والے (یا کتے والے) ہماری قدرت کی ایک

عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ

عجیب نشانی تھے O جب ان جوانوں نے (کفار سے بچنے کے لیے) غار میں پناہ لی پھر وہ بولے کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے

رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى

رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں (راہ یابی اور) کامیابی کا سامان مہیا فرما دے O پھر ہم نے ان کے کانوں پر چند گنتی کے سال

پہنچے گا اور مسلمانوں کو جو مخلص ہیں اور اعمال صالحہ خالصتاً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کرتے ہیں یہ بشارت دیں کہ ان کو جنت میں اجر کریم ثواب احسن ملے گا' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور رسول ان کو یعنی یہود و نصاریٰ اور بعض مشرکین کو ڈرائیں جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بیٹا بنایا ہے نہ ان کو اس بات کا علم ہے نہ ان کے آباؤ اجداد کو تھا۔ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں صرف خیالات ہیں۔ ان کم بختوں کے چھوٹے منہ سے بہت بڑی بات حد سے گزری ہوئی نکلتی ہے یعنی شرک کرتے ہیں۔ یہ جو کہتے ہیں محض جھوٹ ہے' خدا تعالیٰ پر بہتان ہے۔ پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ اس افسوس میں کہ یہ لوگ اس کتاب پر ایمان نہیں لائے اپنا گلا غم کے مارے گھونٹ ڈالیں گے۔ ایسا نہ کریں۔ آپ کو کیا پروا۔ انہوں نے خود اپنا نقصان کیا۔

۷ تا ۸- ہم نے ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں مرد و عورتیں وغیرہ ان کو زمین کی زینت بنایا' وہاں بسایا کہ ان کا امتحان لیں کہ ان میں کس کا عمل اچھا اور مخلص ہے' یا یہ کہ زمین پر گھاس و درخت' باغات' جانور ناز و نعمت زینت کے لیے بنائے کہ امتحان ہو کہ کون دنیا لیتا ہے اور کون آخرت قبول کرتا ہے اور ہم ان چیزوں کو فنا کر کے زمین کو ہموار میدان کر دینے والے ہیں جس میں نہ آدمی ہوگا نہ درخت۔

۹- اے رسول! کیا تم نے اصحاب کہف و رقیم کو منجملہ آیات الٰہی کے کوئی زائد تعجب خیز امر سمجھا ہے' آفتاب' ماہتاب' زمین' آسمان' پہاڑ' دریا اور ہزاروں عجائب بھی تو ہیں' کہف وہ پہاڑ جس میں غار ہو اور رقیم ایک رنگ کی تختی تھی جس میں اصحاب کہف کے نام لکھے تھے اور سب قصہ مرقوم تھا۔ بعض رقیم اس وادی کا نام بتاتے ہیں جہاں اصحاب کہف ہیں' بعض شہر کا نام کہتے ہیں۔

ف۱۰ تا ۱۲- چند نوجوان آدمی پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ کی غرض سے داخل ہوئے' اس وقت انہوں نے کہا کہ

الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى

تھپکی دی (یعنی ان کو سلائے رکھا)O پھر ہم نے ان کو جگایا تاکہ ہم دیکھیں (اختلاف کرنے والے) دو گروہوں میں سے ان کے

لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ع ۱ ۱۲ ۱۳

ٹھہرنے کی مدت کو کون گروہ زیادہ ٹھیک بتاتا ہےO (اے نبی علیہ السلام!) ہم آپ کو ان کی صحیح صحیح خبر سناتے ہیں، وہ چند جوان تھے

اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا

جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت زیادہ بڑھا دیO اور ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے (ان کی ڈھارس بندھائی) جب کہ وہ (کافر

فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا

بادشاہ کے دربار میں) کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب تو وہی ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے، ہم اس رب کے سوا ہرگز کسی معبود کو نہ پوجیں گے اگر ایسا

لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ

کیا تو بے شک ہم نے جھک مارا اور حد سے گزری ہوئی بات کہیO یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (جھوٹے) معبود بنا لیے، یہ

لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

ان کے معبود ہونے پر کوئی کھلی ہوئی دلیل کیوں پیش نہیں کرتے، تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے

اے پروردگار! ہم کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، اپنے پاس سے ہم پر رحمت اتار اور ہمارا کام درست فرما اور مشکل سے نکلنے کا راستہ بتا۔ ہم نے ان کے کانوں پر تھپکی دی یعنی خواب مسلط کیا وہ سو گئے۔ وہیں بہت برس سوتے رہے یعنی تین سو نو برس۔ پھر ہم نے ان کو جگایا کہ امتحان لیں کہ مسلمانوں میں اور کافروں میں کون سچی بات بتاتا ہے اور کس کو ان کے غائب ہونے کی مدت یاد ہے۔

۱۳ تا ۱۵۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ان کا قصہ آپ کو سناتے ہیں اور ان کی سچی خبر سچی کتاب میں بیان کرتے ہیں، وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو خوب ہدایت دی تھی اور دین پر ثابت کیا تھا اور فہم کامل عطا کیا تھا۔ ان کے دلوں کو محفوظ کیا تھا، ان کو صبر کا الہام کیا تھا۔ جب وہ کھڑے ہوئے یعنی جب ان کو بادشاہ دقیانوس کافر نے بت پرستی پر مجبور کیا تو وہ بادشاہ کے پاس سے یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو کر نکل آئے کہ ہمارا رب آسمان زمین کا مالک ہے، ہم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں گے، اگر ایسا کریں تو خدا تعالیٰ پر تہمت و افتراء باندھیں، اس پر جھوٹ جوڑیں، ہم سے یہ نہ ہوگا۔ یہ ہماری قوم جو خدا تعالیٰ کے سوا اور خداؤں کو پوجتی ہے اور بت پرستی کرتی ہے ان کے خدا ہونے کی کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتی کہ وہ عبادت کے لائق ہیں، یا خدا نے اس کا حکم کیا ہے۔ اس کے برابر کوئی کافر ظالم نہیں جو خدا تعالیٰ پر جھوٹا افتراء باندھے یعنی شرک کا اعتقاد رکھے۔

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ⑮ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ فَأْوٗٓا

جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے O (باہر آ کر آپس میں کہنے لگے:) اور جب کہ تم نے ان (بت پرستوں) کو اور وہ جن کو اللہ تعالیٰ

إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ

کے سوا پوجتے ہیں سب کو چھوڑ ہی دیا تو اس غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا

أَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ⑯ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ

اور تمہارے کام میں تمہارے لیے آسانی بنادے گا O اور (وہ غار میں ایسے موقعہ پر سوئے کہ اے نبی ﷺ!) آپ دیکھیں گے جب آفتاب طلوع ہوتا

ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي

ہے تو ان کے غار کے داہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب وہ ڈوبتا ہے تو ان کے بائیں طرف سے کتراتا ہوا گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے ہوئے

فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۗ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۗ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ

میدان میں (سو رہے) ہیں یہ (واقعہ) اللہ تعالیٰ کی عجیب نشانیوں میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو وہ گمراہی

مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ⑰ ع وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَّ ع ۵ ۱۴

میں چھوڑ دے تو تم ہرگز اس کے لیے کوئی حمایتی راہ بتانے والا نہ پاؤ گے O اور (اگر) تم انہیں (دیکھو گے تو) جاگتا

۱۶- انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اے دوستو! جب کہ تم نے ان لوگوں کو اور ان کے بتوں کو جن کو یہ پوجتے ہیں چھوڑ دیا ہے اور ان کا دین ترک کیا ہے تو اب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی پرستش نہ کرو۔ غار میں داخل ہو جاؤ۔ وہاں امن سے رہو۔ تمہارا پروردگار اپنی نعمت رحمت تم کو دے گا اور تمہارے لیے آسانی اور بھلائی کے اسباب مہیا کر دے گا اور بروز قیامت بھی تم پر سختی نہ کرے گا۔

۱۷- اور آفتاب جب وہاں نکلتا ہے تو اگر کوئی دیکھنے والا دیکھے تو معلوم ہو کہ ان کے سیدھی طرف غار سے بچ جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان کو بائیں طرف چھوڑتا ہوا چلا جاتا ہے وہ ہر وقت اس سے الگ بچے رہتے ہیں۔ گوشہ میں ہیں یا یہ کہ روشنی تو پہنچتی ہے مگر دھوپ کی تیزی نہیں جاتی۔ یہ اصحاب کہف کا قصہ بھی جو ذکر ہوا ہماری عجائب قدرت سے ہے اور جس کو خدا تعالیٰ اپنے دین کی راہ دکھاتا ہے اور وہ اس لائق ہوتا ہے تو وہ اسلام سے مشرف ہوتا ہے اور جس کو خدا تعالیٰ گمراہی میں چھوڑتا ہے تو اے مخاطب! تو اس کے لیے کوئی ولی و مرشد ہدایت دینے والا نہ پائے گا یعنی بغیر اس کی ہدایت کے ہدایت نہیں ملتی۔

۱۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ ان کو دیکھو تو جاگتا جانو حالانکہ وہ سو رہے ہیں ہم ان کو سیدھی اور الٹی کروٹیں بدلوا دیتے ہیں یعنی ہر سال میں ایک کروٹ بدل جاتی ہے کہ زمین ان کے گوشت نہ گال دے اور ان کا کتا قطمیر نامی

هُمْ رُقُودٌ ۖ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ

ہوا سمجھو گے حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم انہیں دائیں بائیں کروٹیں بدلوا دیتے ہیں اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے غار کے دروازے پر (بیٹھا ہوا)

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ

ہے (اور اے سننے والے!) اگر تو انہیں (غار میں) جھانکے تو ان سے پیٹھ پھیر کر

فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا

بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے (خوفزدہ ہو جائے) O اور یوں ہی ہم نے (اپنی قدرت سے) ایک بار ان کو جگایا تاکہ وہ

بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ

آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں (جاگنے کے بعد) ان میں ایک کہنے والے نے کہا کہ تم یہاں کتنی دیر ٹھہرے؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم ایک

بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ

دن ٹھہرے ہوں گے یا ایک دن سے بھی کم، دوسروں نے کہا: تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تم کتنے دنوں ٹھہرے، تو اپنے میں سے کسی ایک کو

بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم

یہ چاندی (کا سکہ) لے کر شہر میں بھیجو، پھر وہ غور کرے کہ شہر کا کون سا کھانا پاکیزہ (حلال اور ستھرا) ہے تو تمہارے لیے اس میں سے کھانے

بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِن

کے لیے لائے اور چاہیے کہ نرمی (سے گفتگو) کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری خبر نہ دے O کیونکہ اگر وہ تمہیں

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بان التاء بعد الیاء من النصف الاول واللام الثانیۃ من النصف الآخر ۱۲

اپنے بازو پھیلائے ہوئے دروازے کے سامنے ویسا ہی اپنے پاؤں پھیلائے بیٹھا ہے۔ اگر اس حال میں تم وہاں جاؤ اور ان کو دیکھو تو رعب کھا کر الٹے پاؤں بھاگو اور دہشت سے دل بھر جائے۔

۱۹ تا ۲۰۔ اور یوں ہم نے ان کو ایک بار جگایا اور اٹھایا تھا، تین سو نو برس کے بعد زندہ کیا تھا کہ وہ آپس میں باتیں کریں اور پوچھیں، ایک نے ان میں سے دوسروں سے پوچھا یعنی ان سب کے سردار اور افسر نے سوال کیا جس کا نام مکسلمینا تھا کہ تم سب یہاں کتنی دیر ٹھہرے اور کتنا سوئے؟ انہوں نے تخمیناً کہا کہ ایک دن، مگر جب غار سے باہر نکلے اور آفتاب کو دیکھا کہ ابھی غروب نہیں ہوا تو کہنے لگے: دن سے بھی کم سوئے۔ انہوں نے یعنی مکسلمینا نے کہا کہ تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ سونے کے بعد تم کتنا ٹھہرے۔ اب آدمی کو شہر کے بازار بھیجو کہ یہ چاندی جو ہمارے پاس ہے لے جائے اور شہر میں یعنی مدینہ افسوس نامی میں جا کر تلاش کرے کہ سب سے عمدہ کھانا یعنی اچھی حلال ذبیحہ کہاں ہے پس وہ خوب دیکھ بھال کر کھانا لائے اور لین دین میں نرمی کرے اور ایسا نہ ہو کہ کسی کو یعنی بت پرست مجوس کو ہمارے حال کی خبر ہو جائے، وہ اگر تمہارے اوپر غالب ہو جائیں گے

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا

جان لیں گے تو تمہیں سنگسار کر ڈالیں یا تم کو اپنے مذہب میں الٹا پھیر لائیں گے اور ایسا ہوا تو تم

اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

کبھی فلاح نہ پاؤ گے ○ اور اسی طرح ہم نے (لوگوں کو) ان کی اطلاع کر دی تاکہ ان کو معلوم ہو جائے

حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ

کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا (قیامت کا) وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔ جب لوگ ان کے معاملہ میں آپس میں

اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۗ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۗ قَالَ

جھگڑنے لگے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ان (کی غار) پر (نشانی کے طور پر) کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے اور جو لوگ ان کے معاملہ میں غالب

الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾

رہے (یعنی حکومت کرنے والے) انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے اوپر ایک مسجد بنائیں گے (تاکہ لوگ ان کی برکت حاصل کر سکیں) ○

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

عنقریب لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا ہے' کچھ لوگ کہیں گے: وہ پانچ ہیں اور چھٹا ان کا کتا ہے' بے دیکھے

اور تم کو دیکھ لیں گے تو مار ڈالیں گے۔ یا زبردستی اپنے کفر کے دین میں لوٹا لیں گے اور اگر ایسا ہوگا تو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ہرگز نجات نہ پاؤ گے۔ بالجملہ یملیخا نامی ان میں سے کھانا لینے شہر چلا گیا۔

٢١- یونہی ہم نے یہ بھی کیا کہ ان کے حال سے شہر والوں کو مطلع کر دیا' اس وقت کا بادشاہ مسلمان تھا۔ یستفاد نامی اور جس سے یہ ڈر کر بھاگے تھے وہ دقیانوس مجوسی تھا۔ ہم نے ان کا حال اس لیے ظاہر کر دیا کہ سب آدمی مسلمان اور کافر یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یعنی قیامت حق ہے اور اس میں کچھ بھی شک نہیں' اس وقت ان کے آپس میں آخرت کے بارے میں جھگڑا تھا۔ اصحاب کہف کو دیکھ کر بہت لوگ ایمان لائے' وہ آپس میں اس بات پر جھگڑا کرتے تھے کہ اصحاب کہف مسلمان تھے یا مشرک' بعض نے کہا کہ ان کے غار کے دروازہ پر بت خانہ گرجا بناؤ یہ ہمارے ہم مذہب تھے اور جو غالب و قادر تھے' اپنے دلوں میں ایمان پر پختہ تھے یعنی مسلمان انہوں نے کہا کہ ہم یہاں مسجد بنائیں گے کیونکہ اصحاب کہف مسلمان تھے۔ خدا تعالیٰ ان کا حال خوب جانتا ہے کہ وہ مسلمان تھے' وہ ہرگز بت پرست نہ تھے۔ ''ربهم اعلم بهم'' کا تعلق ''يتنازعون بينهم'' سے ہے پس کلام میں تقدیم و تاخیر ہے۔

٢٢ تا ٢٤- بعض لوگ یہ کہیں گے کہ اصحاب کہف تین آدمی تھے اور چوتھا کتا تھا قطمیر نامی' یہ مقولہ نصاریٰ نجران وغیرہ فرقہ نسطوریہ کا تھا اور بعض کہتے تھے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا کتا' یہ مقولہ عاقب وغیرہ فرقہ یعقوبیہ کا تھا۔ یہ سب لوگ

كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ

ہوئے بے تکی بات اور کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے (اے نبی ﷺ!)

رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڤ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا

آپ ان سے فرمائیے کہ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے ان کا اصلی حال تو بہت کم ہی لوگ جانتے ہیں تو آپ ان کے بارے میں کچھ بحث نہ کریں

مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ

مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی اور ان کے بارے میں کسی بھی اہل کتاب سے کچھ دریافت نہ کریں (کیونکہ ان کو اس کا کوئی صحیح علم نہیں) ○ (اے نبی ﷺ!) ع۵ ۱۵

لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ

آپ کسی کام کے لیے ہرگز یہ نہ فرمایا کریں کہ میں کل کردوں گا (بغیر انشاء اللہ کہے ہوئے) ○ (ہاں یوں فرمایا کریں:) اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا (تو کر

رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ

دوں گا) اور جب آپ (ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا) بھول جائیں تو اپنے رب کا نام یاد کرلیا کریں اور یوں فرمایا کریں کہ قریب ہے کہ میرا رب مجھے

هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا

اس سے بہتر اور کوئی بات بتلائے (یا زیادہ قریب کوئی راہ دکھائے) ○ اور وہ اپنے غار میں نو اوپر تین

بے دیکھے غیب کے معاملہ میں خیالات بناتے ہیں اور بے علم جو چاہیں کہتے ہیں۔ بعض لوگ ملک وغیرہ فرقہ ملکیہ کہتے ہیں کہ وہ سات تھے آٹھواں کتا تھا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ خدا تعالیٰ کو ان کی گنتی کا صحیح علم ہے' وہ جانتا ہے کہ کتنے تھے' ان کا حال سوائے چند لوگوں کے کوئی نہیں جانتا یعنی مسلمان جانتے ہیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے: مجھ کو ان کی گنتی کا علم ہے وہ آٹھ تھے سوائے کتے کے' یہ قول روایت جمہور کے خلاف ہے وہ سات کہتے ہیں آٹھواں کتا کہتے ہیں)۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے شمار وغیرہ کے بارے میں لوگوں سے کچھ جھگڑا نہ کریں مگر سرسری جھگڑا' قرآن ان کے سامنے ظاہر ظہور جھگڑے کے وقت نہ پڑھیں' وہ نہ مانیں گے اور کسی سے ان کا حال اور ان کی گنتی نہ پوچھیں' خدا تعالیٰ کا بیان آپ کے لیے کافی ووافی ہے اور کبھی کسی سے کسی بات کا وعدہ نہ کیا کریں یعنی کسی شے کی بابت یہ نہ کہا کریں کہ میں یہ کل کروں گا جب تک کہ انشاء اللہ نہ ملایا کریں یعنی خدا تعالیٰ کا نام ضرور لے لیا کریں' اس کو وقت وعدہ یاد کرلیا کریں اگرچہ کچھ دیر کے بعد ہی یاد آ جائے۔ اگر فوراً کہنا بھول جائیں تو جب یاد آ جائے تو ان شاء اللہ کہہ لیا کریں اور یہ بھی کہا کریں کہ قریب ہے کہ میرا رب اس سے بھی زیادہ آسان ونرم ونزدیک راہ راست کی مجھے ہدایت کرے گا جو کافر کہتے ہیں۔ کفار مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روح وغیرہ کی حقیقت سے سوال کیا تھا آپ نے کہا کہ کل بتادوں گا جبرائیل علیہ السلام سے پوچھ کر۔ جبرائیل علیہ السلام اس روز نہ آئے اور آپ نے وہ بات نہ بتائی تب یہ اترا کہ انشاء اللہ کہہ لیا کریں۔

۲۵ تا ۲۷ - اصحاب کہف غار میں تین سو نو برس تک رہے یعنی خواب سے بیدار ہونے سے پہلے تین سو نو برس

تِسۡعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَهٗ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

سو برس ٹھہرے O آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ کس قدر ٹھہرے (کیونکہ) اسی کے پاس آسمانوں اور زمین

اَبۡصِرۡ بِهٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا يُشۡرِكُ فِىۡ

کی پوشیدہ چیزوں کا علم ہے وہ کیا ہی خوب دیکھتا ہے اور کیا ہی خوب سنتا ہے اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں اور وہ اپنے حکم میں

حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتۡلُ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ

کسی کو شریک نہیں کرتا ہے O اور (اے نبی علیہ السلام!) آپ اپنے رب کی کتاب جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے تلاوت کیجئے اس کی باتوں کو کوئی

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ ۖ وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ

بدل نہیں سکتا اور تم ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤ گے O اور (اے نبی علیہ السلام!) آپ اپنے آپ کو ان

الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَلَا

لوگوں سے مانوس رکھیں جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں (اس کی عبادت کرتے ہیں اور) اس کی رضا چاہتے ہیں اور آپ کی (رحمت کی) نظریں

تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ تُرِيۡدُ زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ

انہیں چھوڑ کر کسی اور پر نہ پڑیں کیا آپ دنیا کی زندگی کی آرائش چاہیں گے (نہیں) اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانیے (خیال میں نہ لائیے) جس کا دل

غار میں رہے تھے اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ وہاں کتنے دن رہے اس کو آسمانوں اور زمینوں کے غیب کا حال سب معلوم ہے جو آدمی وغیرہ خود بخود کوئی نہیں جانتا وہ سب جانتا ہے۔ وہ غیب کی باتوں کو سب سے زیادہ دیکھنے اور سننے والا ہے۔ سب کا حال خوب جانتا ہے اور اس کے سوا بندوں کا کوئی نگہبان و مددگار نہیں۔ یا یہ کہ اس کے عذاب سے اہل مکہ کا کوئی عزیز و قریب حمایتی اور بچانے والا نہیں۔ وہ اپنے حکم اور ذاتی علم غیب میں کسی کو شریک نہیں کرتا' جب تک وہ بندوں کو نہ بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا' اس کا علم ذاتی ہے اور بندوں یعنی انبیاء کرام کا علم اس کا عطا کیا ہوا ہے لہٰذا کوئی شریک نہیں اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کتاب جو آپ پر آپ کے رب کے پاس سے اتری ہے اس کو پڑھیے اور لوگوں کو سنائیے' اس میں کمی بیشی نہ کیجئے' خدا تعالیٰ کی باتوں کا یعنی قرآن کا کوئی بدلنے والا نہیں اور اس کے سوائے کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔

۲۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا کریں اور ان کے ہمراہ صبر کیا کریں جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں' اسی کی عبادت کیا کرتے ہیں یعنی مسلمان وغیرہ فقراء صحابہ۔ وہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کرتے ہیں اور خالصاً للہ کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں سے آپ کی نگاہ نہ ہٹے' ان پر ہر وقت نظر رحمت رکھا کریں' ایسا نہ ہو کہ کہیں آپ زینت زندگانی دنیا کا ارادہ کر کے ان سے چشم پوشی کرنے لگیں۔ یا یہ معنی ہوں کہ اے لوگو! تم جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ

ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے تابع ہو گیا اور اس کا کام حد سے گزر گیا O اور (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ (یہ)

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

حق آپ کے رب کی طرف سے (آیا) ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کرے بے شک ہم نے ظالم منکروں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے

نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ

جس کی دیواریں انہیں (چاروں طرف سے) گھیر لیں گی اور اگر وہ شدت (پیاس) سے پانی کی فریاد کریں گے تو ان کی فریادرسی ایسے پانی سے کی جائے گی

يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو پگھلے ہوئے دھات کی طرح (گرم) ہوگا جو ان کے منہ جھلسا دے گا وہ کیا ہی برا پینا ہے اور کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے O بے شک جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور انہوں نے نیک کام کیے ہم ان کے نیک عملوں کا بدلہ ضائع نہیں فرماتے ہیں O ان کے لیے ہمیشہ رہنے والے

سے یہ کہتے ہو کہ فقیروں کو ہٹا دو تو تم دنیا کی زینت و آرائش چاہتے ہو۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس کا کہنا نہ مانیں جس کا دل ہم نے اپنے ذکر توحید سے غافل کر دیا اور اس نے اپنی خواہش نفس کا اتباع کیا۔ یعنی بت پرستی اختیار کی اور اس کا سارا کیا ہوا عمل ضائع و بیکار رہا اور اس کو جہنم میں جانا پڑا۔ یہ آیت عیینہ بن حصن فزاری کے بارے میں اتری اور ہر کافر کے اعمال یونہی ضائع ہو جاتے ہیں اور اس کو جہنم میں جانا پڑتا ہے۔

۲۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کافروں سے کہہ دیں کہ حق یعنی قرآن و توحید کا حکم تمہارے رب کے پاس سے اترا ہے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے یعنی خدا کو کسی کی پروا نہیں' جو ایمان لائے گا تو اپنے لیے نہ لائے گا مگر اپنے لیے۔ یا یہ مطلب ہو کہ جس کو خدا تعالیٰ چاہے گا اور اس کی مدد فرمائے گا وہ ایمان لائے گا اور جس کو نہ چاہے گا یونہی گمراہی میں چھوڑ دے گا وہ ایمان نہ لائے گا اور ظالم کافر عیینہ وغیرہ تمام کافروں کے لیے آتش دوزخ تیار کی گئی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر لیں گی' اگر وہ پیاس سے چیخیں گے' پانی چاہیں گے تو ان کو مثل مہل پانی ملے گا یعنی تیل کی گاد کا سا یا چاندی پگھلی ہوئی گلی ہوئی کھولتی ہوئی کی طرح سخت گرم جو چہروں کو پاس جاتے ہی جلا ڈالے گا۔ بہت ہی برا پانی ہوگا اور وہ بہت ہی بری ان کے رہنے کی جگہ ہوگی۔ یا یہ کہ وہاں ان کے رفیق بہت برے ہوں گے سب شیاطین و کفار ہوں گے۔

۳۰ تا ۳۱- بے شک جو ہمارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے تو ہم ان اچھوں کا کام ضائع نہ کریں گے' ان کا ثواب ضائع نہ کریں گے بلکہ پورا پورا دیں گے۔ ان کو جنت عدن یعنی جس جنت کا نام مقصورة الرحمٰن ہے عطا فرمائیں گے' اس کے درختوں و محلوں کے نیچے شراب' پانی' شہد' دودھ کی نہریں رواں ہوں گی جنت میں وہ سونے کے کنگن اور زیور پہنیں گے اور تختوں اور چھپر کھٹوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۔ یہ کیا اچھا ثواب و بدلہ ہے اور جنت

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ

بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز لباس باریک (کریب وغیرہ) اور بہتر

مِنْ ذَهَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ

ریشم کے (یعنی مخمل وغیرہ پہنیں گے) وہ وہاں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے (بڑی شان سے) بیٹھیں گے (یہ) کیا ہی اچھا بدلہ ہے

فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع وَاضْرِبْ ع ۹ ۱۶

اور جنت کیا خوب آرام کی جگہ ہے O اور (اے نبی ﷺ!)

لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا

ان لوگوں کے سامنے ان دو شخصوں کا حال بیان کیجئے کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دیئے اور ان کے گرداگرد کھجوریں لگائیں کہ ان

بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ

دونوں کو کھجوروں سے گھیر لیا اور ان کے درمیان میں کھیتی لگائی O دونوں باغ اپنے پھل لائے اور پھل لانے میں کچھ کمی نہ کی

مِّنْهُ شَیْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ ۙ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ

اور ان دونوں کے درمیان میں ہم نے ایک نہر بہائی O اور اس شخص کے پاس (بہت) پھل تھے تو اس نے اپنے

وَهُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ

ایک ساتھی سے جب کہ وہ اس سے ردوبدل کرتا تھا (اترا کر) کہا کہ میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور آدمیوں کا بھی زیادہ زور رکھتا ہوں O اور وہ

وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ ۙ وَّمَاۤ

اپنے باغ میں گیا (تکبر سے) اپنی جان پر ظلم کرتا ہوا بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو O اور مجھے

کیا ہی اچھی منزل ہے یا یہ کہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں انبیاء کرام و ملائکہ و صلحاء۔

۳۲ تا ۳۶- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اہل مکہ کو دو آدمیوں کی مثال اور ان کا قصہ سناؤ، بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے، ایک مسلمان یہودا نامی دوسرا کافر ابونطروس نامی۔ مسلمان نے اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ پر دیا آخرت خریدی۔ کافر نے دنیا خریدی، ہم نے ایک کو یعنی کافر کو دو باغ دیئے تھے انگوروں کے اور ان کے آس پاس کھجوروں کے درختوں کا احاطہ کیا تھا۔ دونوں باغوں کے درمیان کھیتی باڑی ہوتی تھی۔ دونوں باغوں میں خوب پھل پھول آیا کرتے تھے اور ہر سال انہوں نے بہت سا نفع دینا شروع کیا اور ذرا بھی نقصان نہ ہوا، ان کے درمیان میں ہم نے نہر جاری کی اور اس شخص کو بہت ثمر ملا یعنی اس کے باغ میں

أَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا

یہ بھی گمان نہیں کہ قیامت قائم ہو اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو میں ضرور اس (باغ) سے بہتر

مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي

پلٹنے کی جگہ پاؤں گے O اس کے ساتھی نے اس سے ردوبدل کرتے ہوئے جواب دیا: کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے

خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لَّٰكِنَّا۠ هُوَ

جس نے تجھے مٹی سے بنایا' پھر نتھرے ہوئے پانی کی ایک بوند سے' پھر تجھے ٹھیک کر کے پورا آدمی بنا دیا O لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں کہ)

اللّٰهُ رَبِّي وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ أَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ

میرا رب تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں O اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو تو

قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۚ إِنْ تَرَنِ أَنَا۠ أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا

نے کہا ہوتا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا (وہی ہوا) بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ہم میں کچھ قوت اور زور نہیں' اگر تو مجھے اپنے سے مال اور اولاد

وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ أَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ

میں کم دیکھتا ہے O تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر (باغ) عطا فرمائے اور تیرے باغ پر آسمان سے

بہت پھل آئے۔ اگر ''ثمر'' بفتح ثا ہو۔ اگر بضم ثا ہو تو یہ معنی کہ اس کو ہر قسم کے میوے یا مال ملے یعنی روپیہ پیسہ بہت بڑھ گیا۔ تب اس نے اپنے مسلمان بھائی سے کہا اور خوب غرور تکبر و ناز سے اس کو حقیر سمجھ کر طعنہ دیا کہ دیکھ میں تجھ سے سینکڑوں درجے زائد ہوں مال میں بھی اور عزت میں بھی' میرے نوکر چاکر خادم تجھ سے زائد ہیں اور اتراتا ہوا اور تکبر کرتا ہوا اپنے باغوں میں گیا حالانکہ وہ کافر تھا یعنی اس مسلمان بھائی کو مال کی کمی کا طعنہ دے کر اور اس کو ذلیل سمجھ کر اس کو دکھا کر اپنے باغوں میں گیا اور وہاں جا کر یہ کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اب یہ باغات کبھی ہلاک و فنا نہ ہوں گے اور قیامت کبھی قائم نہ ہوگی اور اے مسلمان بھائی! اگر تیرے کہنے کے موافق قیامت ہوئی بھی اور اگر مجھ کو خدا تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانا پڑا بھی تو وہاں اس سے بھی اچھا باغ ملے گا اور وہاں بھی عیش ہی ہوگا۔

۳۷ تا ۴۱۔ کافر کی باتوں کے جواب میں اس کے مسلمان بھائی نے اس قصد سے کہ شاید وہ متنبہ ہو یوں کہا کہ تو اس خدا کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے پہلے مٹی سے پھر نطفہ سے بنایا' پھر بہت تغیروں کے بعد تجھ کو بہترین صورت دے کر اچھا خاصا انسان مرد بنایا' اگر تیرا خیال ایسا ہے تو تجھ کو اختیار ہے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ وہی میرا خالق اور پروردگار ہے اور وہی معبود ہے' میں اپنے رب کے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہ کروں گا۔ جب تو باغوں میں جاتا ہے تو تو ماشاء اللہ کیوں نہیں کہا کرتا یعنی سب باغات وغیرہ خدا تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ میری کوئی ذاتی ملکیت نہیں' یہ سب خدا تعالیٰ کی قدرت وقوت کا عطیہ ہے'

عَلَيۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِيۡدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ اَوۡ يُصۡبِحَ مَآؤُهَا

بجلیاں گرائے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے O یا اس کا پانی (زمین میں

غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ يُقَلِّبُ

جذب ہوکر) خشک ہو جائے تو تُو اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے O اور اس کے پھل (آفت سے) گھیر لیے گئے (اور وہ تباہ ہوگیا)

كَفَّيۡهِ عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَ

تو جو کچھ اس نے باغ پر صرف کیا تھا اس پر اپنے ہاتھ ہی ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنی ٹٹیوں (چھپروں) کے بل گر کر تباہ ہو گیا

يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ

اور وہ (افسوس سے) یہ کہہ رہا تھا کہ کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا O اور اس کے پاس کوئی ایسی جماعت نہ تھی

يَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ

جو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا O یہاں (یہ بات واضح ہو گئی کہ)

اس کے سوا کسی میں کوئی طاقت نہیں۔ تو مجھ کو بظاہر نظر حقارت سے دیکھ کر یہ سمجھتا ہے کہ میں تجھ سے مال و منال اولاد نوکر چاکر وغیرہ میں کم ہوں مگر قریب ہے کہ میرا خدا تعالیٰ مجھ کو تیرے باغوں سے ہزاروں حصہ بہتر باغات عطا فرما دے یعنی قیامت میں بہشت ملے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس کا وعدہ حق ہے ضرور پورا ہوگا اور تجھ کو جن باغات و اسباب وغیرہ کا گھمنڈ ہے اس پر خدا تعالیٰ آسمان سے آگ بھیجے کہ سب باغات کھیتی جل کر خاک ہو کر خالی صاف چٹیل میدان ہو جائے یا خدا تعالیٰ اس کے پانی کو زمین میں غائب کر دے کہ وہاں ڈول جا ہی نہ سکے' پھر تو کچھ حیلہ و تدبیر نہ کر سکے یعنی اس کو بہت سمجھایا' خدا تعالیٰ سے ڈرایا' ایمان کی رغبت دی مگر وہ نہ سمجھا۔

٤٢ تا ٤٤۔ جب اس کافر نے نصیحت نہ مانی تو اس کے باغ کے پھل پھول اور کل مال منال سمیٹ لیا گیا' ان کو تباہ و ہلاک کر دیا گیا۔ صبح کو یہ حال دیکھ کر کف افسوس ملتا رہ گیا' باغوں میں جو روپیہ پیسہ صرف کیا تھا اس کے اور ان باغوں کے سب خاک ہو جانے پر ہاتھ ملنے لگا۔ افسوس کرنے لگا۔ اس باغ کے درخت اپنی چھتریوں کے بل زمین پر اوندھے پڑے تھے' اس وقت کہنے لگا یا یہ کہ بروز قیامت کہے گا: اے کاش! میں اپنے رب کے ساتھ شرک نہ کرتا' اس کے سوا کسی کو معبود نہ بناتا۔ اس کے عذاب سے کوئی بچانے والا عزیز و قریب و برادری و جتھا کوئی نہیں جو خدا تعالیٰ کے مقابلے میں اس کی مدد کر سکے اور نہ وہ خود کچھ قدرت پا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے اپنے آپ کو بچا لے' اس وقت یعنی بروز قیامت ملک و غلبہ و اختیار سب خدا تعالیٰ کا ہوگا جو بہت سچا اور عادل ہے' اس کا ثواب اور اس کا بدلہ بہت ہی اچھا ہوگا' وہ مسلمانوں کو بہت عمدہ جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

٤٥ تا ٤٦۔ اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان اہل مکہ کو زندگانی دنیا کی ایک اور مثال سناؤ کہ اس کی بقاء و فنا کا کیا

ع ۵ ۱۳ ۱۷

الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع وَ اضْرِبْ

سب اختیار سچے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے' اسی کا (انعام اور) ثواب سب سے بہتر ہے اور اسے ماننے کا انجام سب سے بہتر ہے O اور (اے نبی علیہ السلام!)

لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ

ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی کہاوت (مثال) بیان کیجئے (وہ ایسی ہے کہ) جیسے ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو اس کے سبب سے

بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا' پھر وہ سوکھی گھاس ہو کر چورا چورا ہو گیا جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ

پر قادر ہے O مال اور اولاد تو جیتی دنیا کی زیب و زینت ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے

الدُّنْیَا ۚ وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

رب کے نزدیک ثواب میں بہتر ہیں اور وہ امید میں بھی سب سے بہتر ہیں O

وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ

اور جس دن ہم پہاڑوں کو (ہوامیں) چلائیں گے (اڑائیں گے) تو تم زمین کو صاف (کھلا ہوا) میدان دیکھو گے اور ہم ان میں سب کو اڑائیں گے

حال ہے' اس کی مثال مینہ کی سی ہے کہ ہم نے مینہ آسمان سے برسایا' وہ زمین کی گھاس میں مل گیا۔ گھاس اس کے سبب سے خوب نکلی' پھر کچھ دنوں بعد وہ سب سرسبزی سوکھ کر کوڑا کرکٹ ہوگئی۔ ہوائیں کوڑا بنا کر اس کو اڑانے لگیں یہاں تک کہ کچھ نشان بھی باقی نہ رہا۔ یہی دنیا کا عیش ہے کہ چند روزہ ہے موت کے بعد کچھ بھی خبر نہیں۔ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے' دنیا کو اس نے فانی بنایا۔ آخرت کو ہمیشہ باقی رہنے والا بنایا۔ پھر دنیا کے عیش کا تذکرہ کیا کہ مال و منال' دولت' اولاد یہ سب زندگی دنیا کی زینت ہیں جیسے سبزے زمین کے فنا ہو جائیں گے۔ باقیات صالحات کا خدا تعالیٰ کے پاس سے بہت اچھا اجر ملے گا اور خدا تعالیٰ کے پاس سے بے شک فلاح و خیر کی بہت قوی امید ہے اور ''باقیات صالحات'' سے مراد پانچوں نمازیں یا وہ تمام نیک اعمال ہیں جن کا نفع موت کے بعد بھی باقی رہے۔ صالحات سے بعض ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' مراد لیتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔

۴۷ تا ۴۹۔ جس دن ہم روئے زمین سے پہاڑ ہٹائیں گے اور زمین ان کے نیچے سے صاف ظاہر ہوگی اور سب جن و انسانوں کو قبروں سے اٹھائیں گے اس دن ہم ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے' سب کو اپنے پاس بلائیں گے' وہ سب پروردگار کے سامنے صف بستہ پیش ہوں گے۔ تب وہ کہے گا کہ جیسا ہم نے تم کو اول مرتبہ دنیا میں پیدا کیا تھا بے مال اولاد یونہی تم ہمارے پاس تنہا لوٹ کر آئے بلکہ تم تو گمان کرتے تھے اور دنیا میں کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے قیامت کی کوئی

مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ

تو ان میں کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے O اور سب آپ کے رب کے سامنے صفیں بنائے ہوئے پیش کیے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا کہ)

أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتَابُ

بے شک اب تو تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسے کہ تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا بلکہ تم نے گمان کیا تھا کہ ہم تمہارے لیے ہرگز کوئی وعدہ کا وقت مقرر نہ کریں

فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ

گے O اور (ہر ایک کا) نامۂ اعمال (اس کے ہاتھ میں) رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ (اس کے لکھے ہوئے) نامۂ اعمال سے ڈرتے ہوں گے اور وہ

هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا

کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی' اس لکھے ہوئے کو کیا ہوا ہے کہ نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا ہے اور نہ بڑا کہ اسے لکھ کر گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا

عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا ع ٦ ٥ ١٨

ہوا اپنے سامنے پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں فرماتا ہے O اور (اے نبی علیہ السلام ﷺ! اس وقت کو یاد کیجیے کہ) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو (تعظیمی)

لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ

سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا کہ وہ (ابلیس) قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا (نافرمان ہو گیا) (اے لوگو!) کیا اس کو اور اس کی

میعاد نہیں رکھی۔ دوبارہ زندہ ہونے کے منکر تھے۔ نامۂ اعمال سیدھے اور الٹے ہاتھوں میں دے دیے جائیں گے' اس دن مجرم منافقوں اور مشرکوں کو دیکھو گے کہ نامۂ اعمال کو دیکھ کر اپنے فعلوں سے لرزتے تھرتھراتے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے افسوس! اس کتاب کو کیا ہو گیا کہ ایک کام بھی تو یہ نہیں چھوڑتی' چھوٹے بڑے سب کے سب لکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ صغیرہ سے مراد مسکرانا اور کبیرہ سے قہقہہ ہے۔ یعنی کوئی ذرا سی بات بھی بے لکھے نہیں چھوڑی' انہوں نے جو کچھ نیکی و برائی کی ہو گی سب اس دفتر میں موجود لکھی ہوئی پائیں گے' اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کرے گا۔ نہ نیکیاں کم ہوں گی نہ برائیاں خواہ مخواہ زائد یا یہ کہ سب کو پورا بدلہ ملے گا۔ کافر کی خطا کوئی نہ چھوٹے گی مسلمانوں کی نیکی کوئی نہ چھوٹے گی۔

۵۰ تا ۵۱- اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا' ارضی فرشتوں کو یا کل فرشتوں کو' کہ آدم کو تعظیمی سجدہ کرو' سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا' وہ فرشتوں کے ساتھ مل کر عبادت کرتا تھا' وہ قبیلہ جن سے تھا' اس نے اپنے رب کا حکم نہ مانا سرکشی کی اور اطاعت سے انحراف کیا اور غرور اختیار کیا' سجدہ سے صاف انکار کر دیا۔ پس اے اولاد آدم! ایسے شخص کو اور اس کی اولاد کو تم اپنا معبود اور حاکم بناتے ہو اور مجھ کو چھوڑ کر ان کی فرمانبرداری و عبادت کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے ظاہر ظہور جانی دشمن ہیں۔ ان مشرکوں ظالموں کو بہت برا بدلہ ملا یعنی خدا تعالیٰ کے بدلے بتوں کی اطاعت کی۔ یا یہ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ

اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی بُرا بدلہ ملا (کہ وہ بجائے اطاعت الٰہی کے شیطان کی پیروی کرنے

لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۵۰ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا

لگے) O (جن کو وہ پوجتے ہیں) نہ میں نے ان کو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرتے وقت اور نہ خود ان کے پیدا کرتے وقت

خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۵۱ وَيَوْمَ يَقُوْلُ

(مدد کے لیے) اپنے سامنے بٹھایا تھا اور نہ میری یہ شان ہے کہ گمراہ کرنے والوں کو مددگار و مشیر کار بناؤں O اور جس دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا

نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

کہ (اے لوگو!) میرے ان شریکوں کو جن کو تم اپنے گمان میں میرا شریک سمجھتے تھے پکارو تو وہ ان کو پکاریں گے' وہ انہیں کچھ بھی جواب نہ دیں گے

لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۵۲ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ

اور ہم ان کے درمیان میں ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے O اور مجرم دوزخ کو (اپنے سامنے) دیکھیں گے

ع ۱۹
فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۵۳

تو یقین کریں گے کہ انہیں یقیناً اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے (اور بچنے) کی کوئی جگہ نہ پائیں گے O

کرنے میں شیطان کا کہا مانا' یا یہ کہ خدا تعالیٰ کو اپنا مددگار روالی بنانے کے بدلے شیطانوں کو اپنا والی بنایا۔ میں نے جب آسمان اور زمین کو پیدا کیا اس وقت شیاطین کو سامنے نہ بلایا تھا اور نہ جب آدمی کو بنایا اس وقت ان کو حاضر کر لیا تھا۔ یعنی میں نے مخلوق کے بنانے میں کسی سے کچھ مدد نہ لی تھی پھر مشرک کیونکر شرک کرتے ہیں' سب میری مخلوق ہیں' مجھ کو یہ ہرگز لائق نہیں کہ گمراہوں کافروں کو یہود نصاریٰ و بت پرستوں شیطانوں کو اپنا قوت بازو بناؤں۔

ف: بقول مفسرین کے سجدہ کا حکم سب ملائکہ ارضی و سماوی کو تھا۔ (خازن' قادری غفرلہ)۔

۵۲ تا ۵۳۔ جس دن ہم بت پرستوں سے کہیں گے کہ اپنے ان معبودوں کو پکارو جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے اور ان کی عبادت کرتے تھے کہ آج میرے عذاب سے تم کو بچائیں' وہ اس وقت ان کو پکاریں گے' ان کے معبودان باطلہ کچھ جواب نہ دیں گے' ہم وہاں بت پرستوں اور ان کے معبودان باطلہ کے درمیان میں ایک خندق کر دیں گے یعنی دوزخ کا جنگل درمیان میں حائل ہو جائے گا اور ان کے درمیان میں دنیا میں جو دوستی اور محبت تھی وہ سب ختم ہو جائے گی۔ مشرکین آتش دوزخ سامنے دیکھ کر یقین کریں گے کہ وہ اس میں ضرور جائیں گے اور اس سے بچ کر کہیں جانے کا ٹھکانہ نہیں ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ

اور بے شک ہم نے لوگوں کو سمجھانے کو اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں

مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

بیان فرمائیں اور لیکن انسان ہر چیز سے بڑھ کر ہی جھگڑا کرنے والا ہے ○

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى

اور جب کہ لوگوں کے پاس ہدایت آ چکی تو ان کو ایمان لانے سے اور اپنے رب سے معافی مانگنے سے کس چیز نے روکا

وَیَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ

مگر اسی (بات) نے کہ ان کے پاس اگلوں کا دستور آئے (یعنی جو ان کے ساتھ کیا گیا

الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ

ان کے ساتھ بھی کیا جائے گا) یا عذاب ان کے سامنے آ موجود ہو ○ اور ہم تو رسولوں

الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ وَیُجَادِلُ

کو صرف خوشخبری دینے اور ڈر سنانے کے لیے ہی بھیجا کرتے ہیں اور کافر بیہودہ

۵۴- ہم نے اس قرآن میں سب آدمیوں کے لیے خصوصاً اہل مکہ کے لیے ہر طرح کی مثالیں اور نصیحتیں بیان کی ہیں وعدے بھی کیے اور ڈرایا بھی تا کہ یہ سمجھیں اور مانیں۔ مگر کافر آدمی سب سے زائد جھگڑالو ہے غلط اور باطل بات پر اڑ جاتا ہے۔ یہ آیت ابی بن خلف جمحی کے بارے میں اتری کہ وہ بڑا جھگڑالو تھا۔

ف: اور تمام کافروں پر صادق آتی ہے کیونکہ وہ سب جھگڑالو ہیں۔ (قادری)۔

۵۵- معجزے ظاہر ہو چکے دلائل قاہرہ قائم ہو چکے اب جو کافر انکار کرتے ہیں تو ان کو اس بات سے یعنی ان کو ایمان لانے سے کوئی چیز روکنے والی نہ رہی یعنی جبکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن سنا کر ان کو ہدایت کریں ان کی توبہ قبول کریں اپنے رب سے ان کے لیے بخشش چاہیں تو ایمان کیوں نہیں لاتے؟ اب ان کو فقط یہی انتظار ہے کہ اگلی امتوں کا سا عذاب عادت الٰہی کے مطابق آئے اور یہ ہلاک ہوں یعنی مسلمانوں کے مقابلے میں مارے جائیں اور عذاب قتل پائیں ان کی تلواروں سے مارے جائیں۔ یہ آیت ان کفار کے حق میں اتری جو بروز بدر کفار کے لشکر کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کے ذمہ دار تھے۔

۵۶- اور ہم رسولوں کو فقط اسی لیے بھیجتے ہیں کہ وہ مومنین کو جنت کی بشارت دیں اور کافروں کو دوزخ سے ڈرائیں کافر لوگ رسول اور کتابوں میں جھوٹا جھگڑا نکالتے ہیں اور شرک کے وسوسے پیدا کرتے ہیں کہ حق کو باطل سے ہٹا دیں۔ مشرکوں نے میری آیتوں اور رسولوں کو اور عذاب کی باتوں کو جن سے ان کو رسول ڈراتے تھے کھیل مذاق بنا رکھا ہے ان

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْۤا

اعتراضات اور شبہات نکال کر جھگڑتے ہیں تاکہ اس جھگڑے کے ذریعے حق کو ہٹا دیں اور انہوں نے میری

اٰیٰتِیْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

آیتوں کی اور جس سے ان کو ڈرایا گیا تھا اس کی ہنسی بنائی O اور اس سے بڑھ کر ظلم کون ہو سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ

کی آیتیں یاد دلائی جائیں پھر وہ ان سے منہ پھیرے اور اپنے پچھلے کیے ہوئے کو بھول جائے' ہم نے ان کے دلوں پر

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ

حق بات قرآن کے سمجھنے سے پردے ڈال دیے ہیں) اوران کے کانوں میں (اس کے سننے سے) بھاری پن (یعنی وہ بہرے ہوگئے ہیں) کردیا ہے

وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا

اور اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں گے تو بھی وہ ہرگز

اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا

کبھی راہ نہ پائیں گے O اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا' مہربان ہے' اگر وہ ان کے کیے پر پکڑتا

کوسخت سزا ملے گی۔

۵۷- اس شخص سے زیادہ ظالم کمبخت کون ہوگا جس کو خدا تعالیٰ کی آیتیں سنا کر نصیحت کی گئی اور اس نے پھر بھی ان سے روگردانی کی اور وہ باتیں بھول گیا جو پہلے ہزاروں گناہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا تھا۔ ہم نے ان کے انکار کی وجہ سے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ حق و ہدایت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور کانوں پر بہرہ پن پیدا کر دیا ہے کہ وہ حق و ہدایت کی باتیں سننا نہیں چاہتے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ ان کو توحید کی طرف بلائیں گے تو وہ ہرگز نہ آئیں گے اور نہ مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم ازلی سے جانتا ہے کہ یہ قصداً حق سننے سے منہ پھیریں گے اور حق دیکھنے سے آنکھیں بند رکھیں گے لہٰذا ان کو اندھا اور بہرہ قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مجبور نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود گمراہی اختیار کی' اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی گمراہی میں اندھا' بہرہ' گونگا بنا ہوا چھوڑ دیا۔ (قادری غفرلہ)

۵۸تا۵۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غفور ہے کہ گناہ سے تجاوز کرتا ہے' رحمت والا ہے کہ عذاب میں جلدی نہیں کرتا۔ وہ اگر ان کو شرک کے بدلے پکڑے تو ان پر فوراً عذاب بھیج دے مگر اس کی حکمت ہے کہ ان کی ہلاکت کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے جس سے بچ کر کہیں پناہ نہیں پا سکتے۔ ہم نے ان سے اگلے زمانہ والے لوگوں کو جب انہوں نے ظلم و شرک کیا طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کیا۔ ہم نے سب کی ہلاکت کا ایک زمانہ مقرر کیا ہے' اپنے اپنے وقت پر سب ہلاک

كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن

تو فوراً ہی ان پر عذاب بھیج دیتا بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کا وقت مقرر کیا ہے

يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ

جس کے سامنے وہ ہرگز کوئی پناہ نہ پائیں گے O اور ان بستیوں والوں نے جب ظلم

لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ ع ۲۰

کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ان (مکہ والوں) کی ہلاکت کا بھی ایک وعدہ (وقت) مقرر کر رکھا ہے O اور (یاد کیجئے) جب موسیٰ (علیہ السلام)

مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ

نے اپنے خادم سے فرمایا کہ میں ہرگز باز نہ رہوں گا جب تک میں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا میں سالہا

حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ

سال چلتا رہوں O پھر جب وہ دونوں دو دریاؤں (یعنی بحر فارس اور بحر روم) کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی (تلی ہوئی) مچھلی بھول گئے اس (مچھلی) نے

سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا

دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنا لیا (اور وہ چلی گئی) O اور جب وہ دونوں وہاں سے آگے گزر گئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے

ہوں گے۔

۶۰- پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر کا حال بیان فرمایا۔ مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں ایک مرتبہ خیال آیا کہ مجھ سے زائد روئے زمین پر کوئی عالم نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! میرا ایک بندہ ہے خضر نامی وہ تجھ سے زائد عالم بھی ہے، عابد بھی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو شوق ملاقات ہوا اور عرض کیا: الٰہی اس کا پتا بتا، ارشاد ہوا نمکین مچھلی لے لو اور دریا کے کنارے کنارے چلے جاؤ، جب وہ پتھر دیکھو جہاں چشمہ حیوان ہے تو اس کا تھوڑا پانی مچھلی پر ٹپکا دو وہ زندہ ہو جائے گی وہیں خضر سے ملو گے۔ اس کا بیان فرماتا ہے کہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے شاگرد نوجوان یوشع بن نون سے جو بنی اسرائیل میں سے سب سے اشرف تھے اور موسیٰ (علیہ السلام) کے خاص خادم اور رفیق تھے کہا کہ اب تو میں سفر کرتا ہوں کبھی نہ رکوں گا۔ دم نہ لوں گا جب تک کہ مجمع البحرین نہ پہنچوں ورنہ یونہی برسوں چلا جاؤں گا۔ مجمع البحرین یعنی جہاں پر کھاری اور میٹھا پانی جمع ہو گیا ہے۔ بحر فارس اور بحر روم جہاں ملتا ہے۔ یوشع غلام نہ تھے مگر چونکہ خادم خاص تھے اسی لیے لفظ ''فتیٰ'' کا اطلاق ان پر ہوا۔

۶۱ تا ۶۵- جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہی دونوں دریاؤں کے مجمع پر پہنچے یعنی جو خضر کا مقام تھا تو ان کو مچھلی کا خیال نہ رہا، اس نے قدرت الٰہی سے زندہ ہو کر دریا کا راستہ پکڑا اور راستہ بھی ایسا خشک جیسے سرنگ ہوتی ہے۔ جب وہ دونوں صخرہ (چٹان) سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگرد سے کہا کہ لاؤ دوپہر کا کھانا کھائیں، ہم کو اس وقت

غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ

خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتا (صبح کا کھانا) لاؤ، ہمیں اس سفر میں بڑی مشقت اور تکان کا سامان ہوا○ آپ کے خادم نے کہا کہ دیکھئے

اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ

جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو بے شک میں مچھلی وہیں بھول گیا اور مجھے اس کا ذکر کرنا

اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾

شیطان ہی نے بھلا دیا اور تعجب ہے کہ اس نے سمندر میں اپنی راہ لی ○

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ یہی تو وہ جگہ تھی جس کی ہم کو تلاش تھی؛ پھر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پلٹے ○

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

تو (اس موقع پر پہنچ کر) ان کو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ملا جس کو ہم نے اپنے پاس سے (خاص) رحمت دی تھی اور اس (خضر علیہ السلام مراد ہیں) کو

عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ

ہم نے علم اسرار سکھایا تھا○ اس بندے سے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا (آپ فرمائیں تو) میں آپ کے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ جو کچھ

عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ

علم آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں کچھ مجھے بھی سکھائیں ○ اس بندے نے کہا: آپ میرے ساتھ

کے سفر سے تکان لاحق ہوگئی۔ یوشع نے کہا کہ اے موسیٰ! دیکھو جب ہم صخرہ پر پہنچے تھے تو اس وقت مجھ کو مچھلی کا خیال نہ رہا تھا۔ بالکل بھول گیا تھا اور مجھ کو سوائے شیطان کے اور کسی نے نہ بھلایا یعنی کوئی باعث اس کا نہ تھا کہ اس وقت کے واقعہ کا ذکر میں آپ سے نہ کرتا مگر بھولنے کی مجبوری تھی۔ جب ہم مجمع البحرین پر پہنچے تھے تو وہ مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی تھی اور دریا میں اس نے عجیب طرح سے رستہ بنا لیا تھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) بولے کہ یہی تو خضر کی ملاقات کی نشانی تھی۔ یہی تو ہم تلاش کرتے تھے وہاں سے وہ دونوں پچھلے پاؤں خضر علیہ السلام کی تلاش میں پلٹ پڑے قدموں کے نشان دیکھتے دیکھتے چلے۔ پھر جب بڑے پتھر صخرہ پر آئے تو ہمارے بندوں میں سے اس بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنی رحمت یعنی نبوت دی تھی اور ان کو اچھا علم سکھایا تھا یعنی آئندہ باتوں کا علم دیا تھا یعنی خضر علیہ السلام۔ گو ان کی نبوت میں اختلاف ہے مگر مفسر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی نبوت کا قول اختیار کیا ہے۔

۶۶ تا ۷۰۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے خضر سے کہا کہ آیا میں تمہارے ساتھ اس لیے رہ سکتا ہوں کہ تم مجھ کو وہ علوم حق و صواب جو تم کو سکھائے گئے ہیں اور میں نہیں جانتا ہوں سکھاؤ اور بتلاؤ یعنی اگر تمہاری اجازت ہو اور سکھانا چاہتے ہو تو میں

تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ

ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے O اس بات پر آپ کس طرح صبر کریں گے جس کو آپ کا علم گھیرے ہوئے

خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ

نہیں ہے O موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والا ہی پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کے خلاف نہ کروں

لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ

گا O اس بندے (خضر علیہ السلام) نے کہا کہ اچھا تو اگر آپ میرے ساتھ رہنا ہی چاہتے ہیں تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھیں گے جب تک کہ میں اس کا ذکر خود

حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ع فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا ع ٩ / ١١ / ٢١

آپ سے نہ کروں O پھر وہ دونوں (اس معاہدے کے بعد) روانہ ہوگئے یہاں تک کہ جب (دریا میں) کشتی پر سوار ہوئے تو اس بندہ نے اس کشتی میں شگاف کر

فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ

دیا (توڑ دیا) تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا آپ نے کشتی کو اس لیے پھاڑ ڈالا کہ جو لوگ اس میں سوار ہیں ان کو ڈبو دیں بے شک یہ تو آپ نے ایک

جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ

عجیب بات کی (جو بظاہر بُری معلوم ہوتی ہے) O اس بندہ نے کہا: کیا میں آپ سے نہ کہہ چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ

صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ

ٹھہر سکیں گے O موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ جناب بھول چوک پر مجھ سے مؤاخذہ نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں مشکل

مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا

اور دشواری نہ ڈالیے O اس کے بعد وہ دونوں پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ان دونوں کو ایک لڑکا ملا

تمہارے ساتھ رہوں۔ خضر نے کہا: اے موسیٰ! اگر تم مجھ سے کوئی ایسا کام دیکھو گے جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے گا تو تم اس بات پر صبر نہ کر سکو گے۔ تم میں صبر کی طاقت نہیں ہے اور کیونکر تم سے اس امر پر صبر ہو سکے گا جس کی حقیقت اور مآل پر تم کو اطلاع نہ ہوگی اور اس کا تم کو علم نہ ہوگا۔ موسیٰ نے کہا: اے خضر! اگر خدا تعالیٰ چاہے تو مجھ کو صبر والا پاؤ گے میں تم پر اعتراض نہ کروں گا۔ تمہارے حکم کو نہ چھوڑوں گا۔ خضر نے کہا: اگر تم میرے ساتھ ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے میرے کسی کام کی وجہ دریافت نہ کرنا جب تک میں خود بیان نہ کروں۔

٧١ تا ٧٣۔ پھر موسیٰ اور خضر دونوں چلے، دریا آیا، کشتی پر سوار ہوئے۔ سوار ہونے کے بعد خضر نے اس میں سوراخ

فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ

اس بندہ نے اس کو قتل کر دیا موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ آپ نے ایک بے گناہ جان کو

لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

ناحق قتل کر دیا' بے شک آپ نے تو بہت بُری بات کی O

کر دیا۔ موسیٰ سے صبر نہ ہوا کہنے لگے: اے خضر! تم نے کشتی سب کے مار ڈالنے کے لیے توڑ ڈالی۔ سب کے ڈبو دینے کا ارادہ کیا' تم نے بہت بری بات کی۔ خضر نے کہا: کیوں میں نے تم سے پہلے ہی نہ کہہ دیا تھا کہ تم میں میری باتوں پر اور میرے ساتھ رہنے پر صبر کی طاقت نہیں۔ موسیٰ نے عذر پیش کیا کہ اے خضر! میرے بھول جانے پر گرفت نہ کرو اور مجھ کو مشکل باتوں کی تکلیف نہ دو' بھول سے درگزر کر دو۔

۷۴۔ پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) اور خضر اور آگے بڑھے تو دو گاؤں کے درمیان میں ان کو ایک لڑکا ملا۔ خضر نے اس کو مار ڈالا۔ موسیٰ نے کہا: اے خضر! تم نے ایک پاک بے قصور جان کو قصاص کے واجب ہوئے بغیر قتل کر دیا تو تم نے سخت ہی گناہ کیا۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾

اس بندہ (خضر علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے O

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر اس کے بعد میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، بے شک

بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ

میری طرف سے آپ کا عذر پورا ہو چکا O پھر وہ دونوں (آگے) چلے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے

قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا

پاس آئے تو وہاں کے رہنے والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا، پھر ان دونوں کو

جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ

اس گاؤں میں ایک ایسی دیوار ملی کہ گرا ہی چاہتی تھی تو اس بندے نے اسے سیدھا کر دیا موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر کچھ

عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ

اجرت لے لیتے O اس بندہ نے کہا کہ یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے، اب میں آپ کو ان باتوں کا راز

۷۵ تا ۸۲۔ خضر نے کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے کیونکہ اگر تم مجھ سے کوئی عجیب بات دیکھو گے تو تم صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر میں اس کے بعد آپ سے کچھ سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں اور مجھے اپنی خدمت سے علیحدہ کرنے کا عذر درست ہوگا۔ پھر موسیٰ اور خضر علیہما السلام دونوں روانہ ہوگئے یہاں تک کہ جب ایک بستی کے پاس پہنچے جس کا نام انطاکیہ تھا تو وہاں کے رہنے والوں سے کھانا طلب کیا، انہوں نے ان دونوں کو مہمان بنانے اور کھانا کھلانے سے انکار کیا، تو پھر ان دونوں نے اس بستی میں ایک دیوار دیکھی جو جھکی ہوئی تھی گرنے کے قریب تھی تو خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو درست کر دیا۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو اس دیوار کے بنانے میں کچھ مزدوری لے لیتے کہ ہم اس سے کھانا خرید لیتے۔ خضر علیہ السلام نے کہا: یہ یعنی تیسری بار سوال کرنا میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے اپنے وعدے کے مطابق مجھ میں اور آپ میں جدائی ہوگئی، اب میں ان چیزوں کی حقیقت سے جس پر آپ صبر نہ کر سکے آپ کو مطلع کروں گا۔ وہ کشتی جس میں میں نے سوراخ کر دیا تھا اور اس کو عیب دار کر دیا تھا تو وہ چند مسکین غریبوں کی تھی جو سمندر میں کام کر کے لوگوں کو سوار کر کے اپنی روزی کماتے تھے تو میں نے چاہا کہ اس کو عیب دار کر دوں، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جس کا نام جلندی تھا، وہ اچھی کشتیوں کو لوگوں سے زبردستی چھین لیتا تھا لہٰذا میں نے کشتی کو داغدار کر دیا تاکہ وہ ظالم کے ہاتھوں سے محفوظ رہے۔ لیکن وہ لڑکا جس کو میں

بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ

بھی بتاؤں گا کہ جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا O لیکن وہ کشتی کچھ محتاج لوگوں کی تھی جو دریا

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ

میں مزدوری کرتے تھے' پھر میں نے چاہا کہ اسے توڑ کر عیب دار کر دوں (کیونکہ) ان کے پیچھے ایک بادشاہ

وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ

تھا جو ہر ثابت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا O اور لیکن وہ لڑکا

فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ

(جسے قتل کر دیا تھا) تو اس کے ماں باپ ایمان دار تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ لڑکا بڑا ہو کر ان دونوں کو سرکشی اور کفر

كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ

میں مبتلا نہ کر دے O تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے میں ان کو ایسی اولاد عطا فرمائے جو اس سے بہتر ستھری اور مہربانی اور

نے قتل کر دیا تو اس کے ماں باپ سچے مسلمان تھے' اس گاؤں کے بڑے نیک لوگوں میں سے تھے تو ہم کو اس بات کا خوف ہوا کہ یہ لڑکا اپنے ماں باپ کو ان کی حد سے زائد محبت کی وجہ سے ان کو سرکشی اور کفر کرنے پر مجبور کرے گا تو میں نے اس کو قتل کر دیا اور ہمارا ارادہ یہ ہوا کہ ان کا رب ان دونوں کو اس لڑکے کے بدلے اس سے بہتر نیک اولاد اور بہت زیادہ اپنے ماں باپ پر رحم کرنے والی عطا فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ایک لڑکی عطا فرمائی جس سے ایک نبی نے نکاح کیا اور لڑکی سے ایک نبی پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے انسانوں کے ایک بڑے گروہ کو ہدایت عطا فرمائی اور وہ لڑکا جو قتل کر دیا گیا وہ کافر تھا' چور تھا' لوگوں کو خواہ مخواہ قتل کرنے والا تھا' اس واسطے خضر نے اس کو قتل کر دیا' اس مقتول کا نام جیسور تھا۔ لیکن وہ دیوار جس کو میں نے درست کر کے بنا دیا دو یتیم لڑکوں کی تھی' ان میں سے ایک کا نام اصرم دوسرے کا نام صریم تھا' وہ شہر انطاکیہ میں رہتے تھے اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا اور سونے کی ایک تختی تھی جس میں علم اور حکمت کی باتیں لکھی ہوئی تھیں' تختی کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تھی' دوسرے یہ بات لکھی تھی کہ مجھے تعجب ہے اس شخص سے جس کو موت کا یقین ہے پھر وہ دنیا میں خوش کیسے ہوسکتا ہے اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے وہ غمگین کیسے ہوتا ہے اور مجھے تعجب ہے اس پر جو دنیا کے فانی ہونے کا اور دنیا والوں کے ایک دوسرے کے مرنے کے بعد ایک کے بعد دوسرے کے پیدا ہونے کا یقین ہے وہ کیونکر دنیا پر اطمینان رکھتا ہے' آخر میں یہ لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان دونوں یتیموں کا باپ بڑا نیک و امانت دار تھا' اس کا نام کاشح تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں لڑکے اپنی پوری عمر کو پہنچیں یعنی بالغ ہو جائیں اور اپنا خزانہ اس دیوار کے نیچے سے نکال لیں یعنی تختی وغیرہ۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے ان دونوں کے لیے بڑی رحمت اور نعمت ہے اور بعض نے کہا کہ آپ کے رب کی وحی سے میں

رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ

محبت میں زیادہ قریب ہو○ اور لیکن رہی وہ دیوار تو وہ اس شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ جوان ہو کر آپ کے رب کی عنایت

يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا

سے اپنا خزانہ (صحیح سالم) نکال لیں' یہ کچھ میں نے خود اپنے حکم سے نہیں کیا (بلکہ

فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ

اللہ تعالیٰ ہی کا حکم تھا) یہ ہے راز ان باتوں کا جس پر آپ سے

صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ

صبر نہ ہو سکا○ اور (اے رسول ﷺ!) آپ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں' آپ فرمایئے کہ اب میں تمہیں اس کا کچھ

مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

ذکر پڑھ کر سناتا ہوں○ بے شک ہم نے اس کو زمین میں بڑی قوت دی تھی اور ہم نے اس کو ہر ایک قسم کا ساز و سامان عطا

نے ایسا کیا اور میں نے یہ اپنی طرف سے اور اپنی خواہش سے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے کیا۔ اس کے حکم سے کیا۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔

۸۳تا۱۰۱۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے اہل مکہ وغیرہ ذوالقرنین کے حالات دریافت کرتے ہیں تو آپ فرمایئے: میں تمہیں ان کا ذکر سناؤں گا' بے شک ہم نے ذوالقرنین کو زمین میں قوت اور طاقت بخشی اور ہم نے ان کو ہر چیز کا سبب اور راستوں اور منزلوں کی پہچان عطا فرمائی۔ تو انہوں نے ان اسباب کی پیروی کی' ایک راستہ جانے کا اختیار کیا یہاں تک کہ وہ آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ کے قریب پہنچے تو ان کو ایسا معلوم ہوا کہ آفتاب ایک سیاہ رنگ کے چشمے میں غروب ہو رہا ہے اور اس کے قریب کچھ لوگ کافر ملے ہم نے ذوالقرنین سے کہا یعنی اس کے دل میں الہام کیا کہ اے ذوالقرنین! اگر تم چاہو تو عذاب دو یعنی کافروں کو قتل کر دو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں اور یا آپ ان میں بہتر طریقہ سمجھانے کا اختیار کریں اور ان سے درگزر کریں اور انہیں اپنے حالات پر چھوڑ دیں۔ ذوالقرنین نے کہا: لیکن جو ظلم اور کفر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرے گا تو ہم اس کو دنیا میں قتل کی سزا دیں گے پھر اس کو آخرت میں اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اس کو سخت عذاب دے گا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اس نے نیک کام کیے اس کے لیے اچھا بدلہ یعنی جنت ہے اور ہم اپنے حکم میں سے اس کے لیے آسانی فرمائیں گے۔ پھر وہ ایک طرف چل دیے یعنی مشرق کی طرف یہاں تک کہ آفتاب کے طلوع کی جگہ

سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ

فرمایا تھا ○ تو وہ ایک سازوسامان تیار کر کے اس کے پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب وہ سورج غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو

عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ

اس کو ایک گرم (یا سیاہ) چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا (یعنی اس کو ایسا ہی نظر آیا) اور وہاں اس کو ایک قوم ملی' ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین (تجھے اختیار

اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ

ہے) یا تو ان کو سزا دے یا ان کے ساتھ نیک سلوک کر ○ ذوالقرنین نے عرض کی کہ وہ شخص جس نے ظلم کیا اس کو تو ہم سزا ہی دیں گے

ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ

پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اس کو اور بھی سخت بڑی سزا دے گا ○ اور جو ایمان لایا اور اس نے

عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ اِۨلْحُسْنٰی ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

نیک کام کیے تو اسی کے لیے اچھا بدلہ ہے اور عنقریب ہم اس کو آسان کا ہی

یُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

حکم دیں گے ○ پھر وہ ایک سامان (سبب) کے پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب وہ سورج نکلنے کی جگہ پہنچا تو اس نے سورج کو ایک ایسی

پہنچے تو اس کو پایا کہ وہ لوگوں پر طلوع ہوتا ہے' ہم نے ان کے اور آفتاب کے درمیان میں کوئی پردہ پہاڑ وغیرہ کا نہیں رکھا ہے اور وہ لوگ ننگے اندھوں کی طرح تھے یعنی ان کو حق بات کی تبلیغ نہیں ہوئی تھی۔ ان قوموں کے نام تارج اور تاویل اور منسک تھے اور جو کچھ ذوالقرنین کے پاس مشرق اور مغرب کے حالات کی خبریں تھیں وہ سب ہمارے علم میں ہیں۔ پھر انہوں نے ایک راستہ اختیار کیا مشرق سے روم کی طرف یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچے تو ان پہاڑوں کے قریب ایسے لوگ ملے جو ذوالقرنین کی بات نہیں سمجھ سکتے تھے ان لوگوں نے بذریعہ ترجمان یا اشارے سے ذوالقرنین سے کہا کہ اے ذوالقرنین! یاجوج و ماجوج زمین میں فساد پھیلاتے ہیں' ہمارے باغوں کے پھل وغیرہ کچے پکے سب کھا جاتے ہیں اور ہماری اولاد کو قتل کرتے ہیں' بعضوں نے کہا کہ وہ آدمیوں کو ذبح کر کے کھا جاتے ہیں۔ یاجوج بھی ایک آدمی کا نام تھا اور ماجوج بھی ایک آدمی کا نام تھا اور وہ یافث بن نوح کی اولاد میں سے تھے اور ان کی اولاد بڑی کثرت سے ہوئی۔ تو کیا ہم آپ کے لیے مال اکٹھا کر دیں اس لیے کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں؟ ذوالقرنین نے کہا کہ میرے رب نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے وہ تمہارے پیسوں سے بہتر ہے تو تم پیسوں کی بجائے اپنی قوت سے میری مدد کرو' انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی مدد کس طرح کریں؟ ذوالقرنین نے کہا کہ لوہاروں کے ہتھیار ہتھوڑے لاؤ تو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار قائم کر دوں گا' تم میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ یہاں تک کہ ان لوہے کے ٹکڑوں کو ان دونوں پہاڑوں کے درمیان

تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ

قوم پر طلوع ہوتے ہوئے پایا کہ جن کے لیے ہم نے سورج سے بچنے کے لیے کوئی آڑ یا اوٹ نہیں رکھی O بات یہی ہے کہ

وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ

جو کچھ اس کے پاس تھا ان سب چیزوں کو ہمارا علم گھیرے ہوئے ہے O پھر ایک سامان اور سبب کے پیچھے چلا O یہاں تک کہ جب وہ (پہاڑوں کے)

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ

دو درّوں کے درمیان پہنچا تو ان سے پرے اس کو ایسے لوگ ملے کہ جو کوئی بات سمجھتے معلوم

قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ

نہ ہوتے تھے O ان لوگوں نے (اشارے سے یا ترجمان کے ذریعے) کہا: اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج اور ماجوج ملک میں فساد مچاتے ہیں

فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا

(قتل و غارت کرتے ہیں) تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ مال اکٹھا کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان

وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ

ایک (مضبوط) دیوار بنا دیں O ذوالقرنین نے کہا کہ جو کچھ میرے رب نے مجھے مقدور دیا ہے وہ بہتر ہے (اور کافی ہے' تمہارے مال

اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى اِذَا

کی حاجت نہیں ہاں) تم اپنی طاقت سے میری مدد کرؤ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط آڑ بنا دوں O میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ

میں چنا اور ان سے کہا کہ اس میں آگ بڑھکاؤ۔ یہاں تک کہ لوہے کے ٹکڑے گرم ہو کر آگ کی طرح ہو گئے اور ایک دوسرے میں چپٹ گئے' ذوالقرنین نے ان لوگوں سے کہا: میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ یا پیتل لاؤ کہ میں گرم کیے ہوئے لوہے کے ٹکڑوں پر ڈالوں' انہوں نے ایسا ہی کیا اور لوہے کی دیوار مضبوط ہو کر بن گئی اور وہ اتنی بلند تھی کہ وہ یاجوج ماجوج اس کے اوپر نہیں چڑھ سکتے تھے اور نیچے سے اس میں سوراخ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جب وہ دیوار مکمل ہوگئی تو ذوالقرنین نے کہا کہ یہ دیوار میرے رب کی رحمت اور نعمت ہے تم سب کے اوپر اور جب کہ میرے رب کا وعدہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کا آئے گا (یعنی قیامت کے قریب) تو وہ اس دیوار کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے متعلق یقیناً سچا ہے اور ہم ان کو نکلنے کے دن یا روم سے لوٹنے کے دن آپس میں ایک دوسرے پر دھکے بازی اور حملہ آوری کرتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور قیامت کا صور پھونک دیا جائے گا تو ہم سب کو اکٹھا کر لیں گے اور جہنم اس دن ہم کافروں کے سامنے کر دیں گے (یعنی قیامت کے دن) جن کی آنکھیں دنیا میں ہمارے ذکر اور ہماری کتاب اور توحید سے اندھی

سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ

(وہ لائے اور کام شروع ہوا) یہاں تک کہ جب پہاڑوں کے دونوں کناروں کو (لوہے کی دیوار چن کر) برابر کر دیا تو کہا: اس کو دھونکو یہاں تک کہ جب

قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ

اس کو دھونکا کر انگارہ کر دیا تو ذوالقرنین نے کہا کہ لاؤ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دو (لہٰذا ایک مضبوط اور بلند دیوار تیار ہوگئی) O تو یاجوج و ماجوج

وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے O ذوالقرنین نے کہا کہ یہ (دیوار) میرے رب کی رحمت (اور عنایت)

وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ؕ ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا

ہے، جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے O اور اس دن ہم

بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

ان کو اس طرح چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے گروہ پر ریلا دیتا ہوا (دھکا پیل کرتا ہوا) آئے گا اور صور پھونکا جائے گا اور ہم ان سب کو اکٹھا

جَمْعًا ۙ ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضًا ۙ ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیْنَ

کر لیں گے O اور اس روز ہم جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے O جن کی آنکھوں

كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

پر میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور (اپنی ہٹ دھرمی سے) حق بات

سَمْعًا ع ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ ع ۱۱/۱۹/۲

نہ سن سکتے تھے O کیا کافر سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں ہی کو اپنا کارساز و حمایتی

رہیں اور ہماری کتاب سننا ہی نہیں چاہتے تھے۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کی وجہ سے ان کی زبان سے قرآن پاک سننا ہی نہیں چاہتے تھے۔

۱۰۲ تا ۱۱۰۔ کیا وہ لوگ جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ساتھ کفر کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ میرے بندوں کی عبادت کریں گے اور میرے سوا ان کو اپنا رب اور کارساز بنائیں گے۔ بے شک ہم نے بھی کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے فرمائیے: کیا تم کو ایسے لوگوں کی خبر دوں کہ جن کے اعمال آخرت میں بہت زیادہ نقصان والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں دنیا کی زندگی میں گم ہیں وہ آخرت کو نہیں مانتے۔ جیسے یہودی عیسائی، مشرک وغیرہ

دُونِيٓ أَوۡلِيَآءَۚ إِنَّآ أَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكَٰفِرِينَ نُزُلٗا ﴿١٠٢﴾ قُلۡ هَلۡ

بنا لیں گے' بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

نُنَبِّئُكُم بِٱلۡأَخۡسَرِينَ أَعۡمَٰلًا ﴿١٠٣﴾ ٱلَّذِينَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ

ہم تم کو بتائیں کہ سب سے بڑھ کر خسارے میں پڑے ہوئے عمل کس کے ہیں O انہی لوگوں کے ہیں جن کی ساری کوششیں دنیا

ٱلدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُونَ أَنَّهُمۡ يُحۡسِنُونَ صُنۡعًا ﴿١٠٤﴾ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ

ہی کی زندگی میں گم ہو گئیں اور وہ اسی خیال میں ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں O یہی لوگ ہیں جنہوں نے

كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهِۦ فَحَبِطَتۡ أَعۡمَٰلُهُمۡ فَلَا نُقِيمُ لَهُمۡ

اپنے رب کی آیتوں کا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کی کمائی اکارت ہو گئی تو ہم قیامت کے دن ان کے اعمال کی کوئی تول

يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَزۡنٗا ﴿١٠٥﴾ ذَٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُواْ وَٱتَّخَذُوٓاْ

اور وزن قائم نہ کریں گے (یعنی ان کی نیکیوں کا کوئی بدلہ نہ ملے گا) O ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے

ءَايَٰتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ كَانَتۡ

یہی جہنم ان کی سزا ہے اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور رسولوں کی ہنسی اڑائی O بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک

لَهُمۡ جَنَّٰتُ ٱلۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا لَا يَبۡغُونَ عَنۡهَا

کام کیے ان کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہیں O وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' وہ وہاں سے ٹلنا

حِوَلٗا ﴿١٠٨﴾ قُل لَّوۡ كَانَ ٱلۡبَحۡرُ مِدَادٗا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّي لَنَفِدَ ٱلۡبَحۡرُ

نہ چاہیں گے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: اگر میرے رب کی باتیں (کلمات) لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو یقیناً میرے رب کی

اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات یعنی محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ساتھ اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے ساتھ کفر کیا تو ان کے اعمال بظاہر جو دنیا میں نیک معلوم ہوتے ہیں سب ضائع ہو گئے تو ہم ان کے اعمال کے لیے قیامت کے دن کوئی ترازو قائم نہ کریں گے کیونکہ ان کو آخرت پر یقین ہی نہیں۔ ان کی جزاء جہنم ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے میری آیات اور کتاب اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مذاق اور ٹھٹھا کیا۔ بے شک جو لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے' اپنے رب کے احکام کی اطاعت کی' ان کی مہمانی کے

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ

باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا' اگرچہ ہم ویسا ہی اور ایک سمندر اس کی مدد کو لے آئیں ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ

(ظاہری صورت بشری میں تو) میں تم ہی جیسا آدمی ہوں (خدا نہیں ہوں کیونکہ خدا شکل وصورت سے پاک ہے جس کی شکل وصورت

كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ

ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا اس کا رسول ہوں) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے تو جس کو اپنے رب سے ملنے کا یقین وامید

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

ہے تو اس کو نیک عمل کرنا چاہیے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا چاہیے ○

(١٩) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (٤٤)   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   اٰيَاتُهَا ٩٨ رُكُوْعَاتُهَا ٦

سورۂ مریم مکی ہے   اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے   اس میں اٹھانوے آیات' چھ رکوع ہیں

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى

کھیعص (اس کے معنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں) ○ یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندہ زکریا (علیہ السلام) پر

لیے فردوس کے اعلیٰ درجے کے باغ ہیں' وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اس سے نکلنا نہیں چاہیں گے۔

اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمائیے: اگر میرے رب کے کلمات کے لیے سمندر سیاہی بنا دی جائے تو یہ سمندر ختم ہو جائیں گے مگر میرے رب کے کلمات ختم نہ ہوں گے اگرچہ اس سمندر کی مثل اور ایک سمندر کو سیاہی بنا لیا جائے۔

اے حبیب پاک! آپ فرمائیے: بے شک میں ظاہر صورت میں تمہاری طرح بشر ہوں' خدا نہیں ہوں۔ اس کا رسول ہوں' میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ بے شک تمہار معبود ایک ہی معبود ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ' نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ پھر جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اس کو یقین ہے تو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے خالص اپنے رب کے لیے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے' یعنی کسی دوسرے کو معبود نہ سمجھے اور کسی دوسرے کی اطاعت اس کو معبود سمجھ کر نہ کرے۔ یہ آیت جندب ابن زبیر عامری وغیرہ کے حق میں اتری۔

سورۂ مریم

١ تا ٦- ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند مذکور سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کھیعص کہ یہ حروف اللہ تعالیٰ کی تعریف میں ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی تعریف فرمائی' ک سے مراد لفظ کافی ہے' ھا سے مراد ہادی' ی سے ید اللہ ہے' عین سے مراد عالم ہے اور ص سے مراد صادق ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کے لیے کافی ہے اور

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝۳ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ

کی O جب کہ اس نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا O عرض کی: اے میرے رب! میرے بدن کی ہڈیاں سست ہوگئیں اور میرے سر میں بڑھاپا

الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝۴ وَاِنِّیْ خِفْتُ

چمکنے لگا (یعنی سفید ہوگیا) اور اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی محروم (بدنصیب) نہ رہا O اور مجھے اپنے بعد اپنے رشتہ داروں کا ڈر ہے

الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ

(کہ وہ دین میں کچھ خرابی پیدا نہ کریں) اور میری بیوی بانجھ ہے تو تُو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا وارث عطا کر کہ میرا (تبلیغی) کام اٹھا لے (علم دین کا

لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝۵ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ

حامل ہو) اور میرا جانشین ہو O اور اولاد یعقوب (علیہ السلام) کا وارث ہو اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ (اخلاق والا) بنا

رَضِیًّا ۝۶ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

(اور اس کو نبوت عطا فرما) O (اس کے رب نے فرمایا:) اے زکریا! (علیہ السلام) ہم آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا نام یحیٰی (علیہ السلام)

مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝۷ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ

ہے ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام پیدا نہیں کیا O زکریا (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں

ساری مخلوق کے لیے ہادی ہے اور اللہ تعالیٰ ساری مخلوق پر قادر ہے اور سارے عالم میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا جاننے والا ہے اور اپنے قول اور وعدے میں سچا ہے۔ اور بعض مفسروں نے یہ کہا کہ ''ک'' سے مراد کریم ہے ''ھا'' سے مراد ہادی ہے اور ''ی'' سے مراد حلیم ہے (یعنی گناہوں کی اک دم سزا نہیں دیتا) ''ع'' سے مراد علیم ہے اور ''ص'' سے مراد صادق ہے یعنی اپنے کلام میں بہت سچا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حروف کے ذریعے سے قسم ذکر فرمائی ہے یعنی قسم ہے ان حروف کی کہ ہمارا کلام بہت سچا ہے۔ یہ آپ کے رب کی رحمت کا اپنے بندے زکریا کو یاد کرنا ہے جبکہ زکریا نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا یعنی زکریا نے مسجد میں اپنے رب سے دعا کی اور عرض کیا کہ اے میرے رب! میری ہڈیاں سست ہوگئیں یعنی بدن کمزور ہوگیا اور میرا سر بڑھاپے سے چمک اٹھا سفید ہوگیا اور میں تجھ سے دعا کرنے میں کبھی محروم نہ رہا یعنی تو نے ہمیشہ دعا منظور فرمائی اور مجھے اپنے پیچھے آنے والے وارثوں سے خوف ہے کہ وہ میرے بعد دین میں رخنہ اندازی نہ کریں اور میری بیوی یعنی حنہ مریم بنت عمران کی خالہ بانجھ ہے تو مجھے تو اپنے دربار سے ایک ولی وارث نیک اولاد عطا فرما۔ جو میرے بعد علوم نبوت کا وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد کا وارث ہو کیونکہ اولاد یعقوب (علیہ السلام) کو حکومت اور نبوت تو نے عطا فرمائی تھی (اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد یحیٰی کے خالو تھے) اے میرے رب! اس لڑکے کو جو مجھے عطا فرمائے گا اس کو نیک اور پسندیدہ بنا۔

۷ تا ۸۔ جب زکریا نے دعا مانگی تو جبرائیل (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ اے زکریا (علیہ السلام)! ہم تم کو ایک لڑکے

اِمْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ

سے ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے اینٹھ گیا ہوں (سوکھ کر بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں) ○ (رب نے) فرمایا: ایسا ہی ہوگا'

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ

آپ کے رب نے فرمایا: یہ میرے نزدیک آسان بات ہے اور بے شک میں نے تو تمہیں بھی اس سے پہلے اس وقت پیدا کیا جب کہ تم

تَكُ شَيْئًا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ

کچھ بھی نہ تھے ○ زکریا (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرمادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم

النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ

لوگوں سے تین رات دن اچھے بھلے ہوکر کلام نہ کرسکو گے ○ پھر زکریا (علیہ السلام) مسجد سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آئے تو ان سے اشارہ سے کہا

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ

کہ (اے لوگو!) تم صبح وشام خدا کی تسبیح کرتے رہو (اور زبان سے نہ بول سکے) ○ (جب یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ہم نے ان سے کہا) اے یحییٰ! (علیہ السلام)

بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ

کتاب (توریت) کو مضبوط پکڑو اور ہم نے ان کو بچپن میں ہی حکمت ونبوت عطا فرمائی ○ اور اپنی طرف سے مہربانی (اور رحم دلی) اور پاکیزگی (اور ستھراپن) عطا

کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے یعنی چونکہ ان کے سبب سے ان کی والدہ کا رحم دوبارہ زندہ ہوا اس سبب سے ان کا نام یحییٰ رکھا اور ہم نے یحییٰ سے پہلے زکریا کو اور کوئی لڑکا نہ دیا تھا جس کا وہ کچھ نام رکھتے یا یہ کہ یحییٰ سے پہلے اس نام کا کوئی نہیں ہوا تھا۔ زکریا (علیہ السلام) نے جبرائیل سے کہا: اے میرے سردار! میرے لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے خشک ہوگیا ہوں' بڑھاپے کی انتہاء کو پہنچ گیا ہوں یعنی ۷۲ سال کی عمر ہوگئی ہے' جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا: ایسا ہی ہوگا' آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ یعنی بڑھاپے میں اولاد دینا اور بانجھ کو صحیح کر دینا میرے نزدیک آسان بات ہے' بے شک میں نے تم کو بھی اس سے پہلے اس وقت پیدا کیا تھا جب کہ تم کچھ بھی نہ تھے۔ زکریا (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرمادے جس سے میں سمجھ جاؤں کہ میرے اولاد ہوگی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین رات دن تک اچھے بھلے ہوکر کلام نہ کرسکو گے۔ پھر زکریا (علیہ السلام) مسجد سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آئے تو ان سے اشارے سے کہا کہ اے لوگو! تم صبح وشام خدا کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے رہو اور وہ زبان سے تین دن رات بول نہ سکے۔ جب یحییٰ (علیہ السلام) پیدا ہوئے تو ہم نے ان سے کہا: اے یحییٰ (علیہ السلام)! کتاب (توریت) کو مضبوط پکڑو (خود بھی عمل کرو اور لوگوں کو بھی تبلیغ کرو) ہم نے ان کو بچپن ہی میں حکمت علم اور نبوت عطا فرمائی اور اپنی طرف سے مہربانی کی عادت اور رحم دلی اور پاکیزگی اور ستھراپن عطا فرمایا اور وہ اپنے رب سے بہت

تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ

فرما) اور وہ (اپنے رب سے) بہت زیادہ ڈرنے والے تھے O اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والے تھے اور وہ سرکش اور نافرمان نہ تھے O اور سلامتی ہے

يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

ان پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ مریں گے اور جس دن وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے O اور اے حبیب! کتاب میں مریم

مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ

کا ذکر (پڑھ کر) سنائیے جب وہ اپنے گھر والوں سے کنارہ کر کے پورب (مشرق) کی طرف ایک مکان میں جا بیٹھی O پھر لوگوں کی طرف

مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۫ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

سے بیچ میں ایک پردہ ڈال لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنی برگزیدہ روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا' وہ مریم کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت

سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾

میں ظاہر ہوئے O مریم نے (انہیں دیکھ کر) کہا کہ اگر تجھے (خدا کا) ڈر ہے تو میں تجھ سے رحمان کی پناہ چاہتی ہوں O (جبرائیل علیہ السلام نے) کہا کہ

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ۖ لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ

گھبراؤ نہیں میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تمہیں (رب کے حکم سے) ایک ستھرا بیٹا عطا کروں O مریم نے کہا کہ میرے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے

أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَّلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ

کسی اجنبی آدمی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں O جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا یوں ہی ہوگا تمہارے رب نے فرمایا ہے یہ مجھے آسان ہے اور

وقف لازم — ع ١٥/٤ — الربع

زیادہ ڈرنے والے تھے۔ اور اپنے ماں باپ سے بہت اچھا سلوک کرنے والے اور ان کی خدمت کرنے والے تھے اور وہ سرکش اور نافرمان نہ تھے اور ہماری طرف سے ان پر سلامتی اور مغفرت اور سعادت مندی دی گئی جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس وقت وہ مریں گے اور جس دن وہ دوبارہ قبر سے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کتاب یعنی قرآن مجید میں مریم کا ذکر پڑھ کر سنائیے جب وہ اپنے گھر والوں سے کنارہ کر کے پورب کی طرف اپنے مکان میں جا بیٹھیں اور پھر گھر کے لوگوں کی طرف بیچ میں ایک پردہ ڈال لیا تاکہ غسل کریں تو ہم نے ان کی طرف اپنی برگزیدہ روح یعنی جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا' وہ مریم کے سامنے ایک تندرست نوجوان آدمی کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ (ف: فرشتے اپنی مختلف شکلیں بنا سکتے ہیں) مریم نے انہیں دیکھ کر کہا کہ اگر تجھے خدا کا ڈر ہے تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے اللہ تعالیٰ رحمٰن کی پناہ چاہتی ہوں۔ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ گھبراؤ نہیں' میں تمہارے پاس تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تمہیں تمہارے رب کے حکم سے ایک پاکیزہ ستھرا بیٹا عطا کروں۔ مریم نے کہا کہ میرے

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُۥٓ ءَايَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

تاکہ ہم اس کو (بے باپ کے پیدا فرما کر) لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک (خاص) رحمت (بنائیں) اور یہ کام (ہمارے علم ازلی

وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَٱنتَبَذَتْ بِهِۦ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾

میں) ٹھہر چکا ہے (یقیناً ہو کر رہے گا) O تو (مریم قدرتِ الٰہی سے) خود بخود (اس لڑکے کی) حاملہ ہو گئیں پھر وہ حمل لیے ہوئے ایک دور جگہ (گوشہ میں) چلی گئیں O

فَأَجَآءَهَا ٱلْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يَٰلَيْتَنِى مِتُّ

پھر مریم کو (پورے دن ہونے کے بعد) بچہ پیدا ہونے کا درد ایک کھجور کی جڑ کی طرف لے آیا اور وہ (افسوس سے) کہنے لگیں: کاش کہ میں کسی طرح

قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادَىٰهَا مِن تَحْتِهَآ أَلَّا تَحْزَنِى

اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی (یعنی ملیا میٹ ہوتی) O تو اس کے نیچے سے فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) نے مریم کو آواز

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّىٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ

دی کہ (اے مریم!) غم نہ کرو بے شک تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ بہا دیا ہے O اور (اپنے سامنے کی) کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف

تُسَٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِى وَٱشْرَبِى وَقَرِّى عَيْنًا ۖ فَإِمَّا

ہلاؤ تو تمہارے اوپر تازہ پکی کھجوریں گریں گی O تو تم انہیں کھاؤ اور (چشمہ کا) پانی پیو اور (اپنے بچہ سے)

تَرَيِنَّ مِنَ ٱلْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِىٓ إِنِّى نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا

اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھو پھر جب تم کسی آدمی کو (اس بچہ کے متعلق سوال کرتا) دیکھو تو اشارہ سے کہہ دو کہ میں نے رحمٰن کے لیے روزے کی منت مانی ہے

لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی اجنبی آدمی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا اور میں بدکار بھی نہیں ہوں۔ جبرائیل نے کہا: یوں ہی ہوگا' تمہارے رب نے یہ فرمایا ہے یعنی بے باپ کے تم کو بیٹا دینا مجھے آسان ہے اور تاکہ ہم اس کو بے باپ کے پیدا فرما کر لوگوں کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک خاص رحمت بنائیں اور یہ کام ہمارے علم ازلی میں سے ہے اور وہ یقیناً ہو کر رہے گا۔ لہٰذا مریم قدرت الٰہی سے خود بخود بغیر خاوند کے حکم الٰہی سے حاملہ ہو گئیں' پھر نو ماہ پورے ہو گئے' بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ایک ہی دن میں بچہ پورا ہو گیا' پھر وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر بہت دور دراز مقام پر چلی گئیں۔ پھر ان کو بچہ پیدا ہونے کا درد ہوا تو وہ کھجور کی جڑ کی آڑ میں آ کر بیٹھ گئیں' اپنے دل میں کہنے لگیں: اے کاش! اس سے پہلے میں مر گئی ہوتی اور میں ملیا میٹ ہو گئی ہوتی کہ دنیا میں میرا چرچا ہی نہ ہوتا۔ تو اس کھجور کے نیچے سے جبرائیل نے ان کو پکارا کہ اے مریم! تم کچھ غم نہ کرو اپنے رب پر بھروسہ رکھو' بے شک تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے' اس کا پانی پیتی رہو اور اس کھجور کی جڑ پکڑ کر ہلاؤ تو تمہارے لیے تر و تازہ پکی کھجوریں گریں گی تو تم انہیں کھاتی رہو اور چشمے کا پانی پیتی رہو اور اپنے بچے

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ

تو آج میں کسی انسان سے بات نہ کروں گی O پھر بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں، قوم کے لوگوں نے کہا:

لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ

اے مریم! بے شک تو نے بہت ہی بُری بات کی O اے (مریم! تو پرہیزگاری میں) ہارون کی بہن! (تھی) تیرے باپ بُرے آدمی نہ تھے

سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ

اور نہ تیری ماں بدکار تھی O تو مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کیا (کہ اس سے پوچھو) قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہم اس گود کے بچہ سے جو ابھی

نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِىَ

پالنے (پنگوڑے) میں ہے کس طرح بات کریں (اور وہ کیا جواب دے سکتا ہے) O (اتنے میں وہ بچہ بول اٹھا) اس نے کہا: میں

الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ

اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی بنایا ہے O اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے مبارک (برکت والا) بنایا ہے

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ

اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے اس نے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے O اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے)

جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ

اور مجھے زبردست (سرکش) اور بدبخت نہیں بنایا O اور سلامتی (اور رحمت) ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن کہ میں مروں گا اور جس دن کہ میں

سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھو پھر جب تم کسی آدمی کو اس بچے کے متعلق سوال کرتے ہوئے دیکھو تو اشارے سے کہہ دو کہ میں نے تو رحمٰن کے لیے روزہ کی منت مانی ہے تو آج کسی انسان سے بات نہ کروں گی۔ پھر مریم بچے کو گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں، قوم کے لوگوں نے کہا: اے مریم! بے شک تو نے یہ بہت بری بات کی ہے اس میں قوم کی بڑی ذلت ہے۔ اے مریم! تو تو پرہیزگاری میں ہارون کی طرح مشہور تھی یہ تو نے کیا حرکت کی اور تیرے باپ بھی کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تیری ماں بدکار تھی، یہ تو نے کیا کیا۔ تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہم اس گود کے بچے سے جو ابھی جھولے میں ہے کس طرح بات کریں اور وہ کیا جواب دے سکتا ہے؟ اتنے میں وہ بچہ بول اٹھا اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب (توریت اور انجیل) عطا فرمائی ہے اور مجھے ماں کے پیٹ میں غیب کی خبریں بتانے والا نبی بنایا ہے اور میں جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے برکت والا اور مبارک بنایا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے اس نے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا اور خدمت کرنے والا بنایا ہے اور مجھے سرکش یعنی بلاوجہ کسی پر سختی کرنے والا اور بدبخت نافرمانی کرنے والا

أُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي

دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا O یہ ہیں عیسیٰ (علیہ السلام) مریم کے بیٹے (جنہوں نے ماں کی گود میں مذکورہ تقریر کی) یہ ہے سچی بات

فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهُ ۚ

کہ جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں O اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بچہ بنائے وہ ان باتوں سے پاک ہے

إِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ ﴿۳۵﴾ وَإِنَّ اللّٰهَ

جب وہ کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے O اور عیسیٰ (علیہ السلام) نے یہ بھی کہا کہ

رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ

بے شک اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اس کی پوجا کرو یہی ہے سیدھا راستہ O پھر لوگوں کی

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ

جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں (اور جھگڑنے لگیں) تو کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی حاضری سے بڑی

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۳۷﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُونَ

خرابی ہے O جس دن وہ ہمارے پاس حاضر ہوں گے تو وہ کتنا ہی سنتے اور کتنا ہی دیکھتے ہوں گے

الْيَوْمَ فِي ضَلٰلٍ مُبِينٍ ﴿۳۸﴾ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ

(اس وقت ان کا سننا اور دیکھنا کچھ فائدہ نہ دے گا) لیکن ظالم آج (دنیا میں) تو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں O اور (اے محبوب!) ان کو پچھتاوے کے

نہیں بنایا ہے۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمت ہے جس دن میں پیدا ہوا جس دن کہ میں مروں گا اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ ہو کر اٹھایا جاؤں گا۔ یہ ہیں عیسیٰ (علیہ السلام) مریم کے بیٹے جنہوں نے ماں کی گود میں مذکورہ تقریر کی یہ ہی سچی بات ہے جس میں منکر جھگڑ رہے ہیں یعنی عیسائی یہودی وغیرہ یعنی یہودی ان کو نبی نہیں مانتے اور عیسائی ان کو خدا یا خدا کا بیٹا یا تین خداؤں میں کا ایک خدا کہہ رہے ہیں یہ بالکل غلط ہے عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں اس کا بندہ ہوں اور اس کا نبی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے یا اپنی خدائی میں شریک کرلے کہ وہ اس سے کچھ مدد لے وہ ان باتوں سے پاک ہے وہ مخلوق سے بے نیاز ہے اس کو باپ بیٹے بھائی برادری کی کوئی ضرورت نہیں اور وہ قادر مطلق ہے جب وہ کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ ہی فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے اور عیسیٰ (علیہ السلام) نے یہ بھی کہا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو تم سب اسی کی پوجا کرو یہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ کی جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں اور آپس میں جھگڑنے لگے کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا تو کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی حاضری سے یعنی

الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

دن کا ڈر سناؤ جب کہ (آخری) فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ (اس وقت) غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے O بے شک زمین اور جو کچھ

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اس پر ہے سب کے وارث (اور مالک) تنہا ہم ہی ہوں گے اور وہ سب ہماری طرف ہی واپس لائے جائیں گے O اور (اے محبوب ﷺ!)

اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ

کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے' بے شک وہ ایک بہت سچے غیب کی خبر دینے والے نبی تھے O جب انہوں نے اپنے عرفی باپ (چچا)

تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ

سے کہا اے میرے باپ! آپ ایسی چیز کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ سن سکتی ہے اور نہ دیکھ سکتی ہے اور نہ کچھ آپ کے کام آ سکتی ہے O اے میرے باپ!

قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا

میرے پاس وہ علم آیا جو آپ کے پاس نہیں آیا تو آپ میرے پیچھے چلے آیئے (میرے کہنے پر چلیے) میں آپ کو سیدھا راستہ

سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

دکھاؤں گا O اے میرے باپ! شیطان کی پوجا نہ کیجئے' بے شک شیطان تو رحمٰن کا

قیامت کے دن سے خرابی اور ہلاکت ہے جس دن کہ وہ ہمارے پاس حاضر ہوں گے تو وہ بہت کچھ سنتے اور بہت کچھ دیکھتے ہوں گے مگر اس وقت ان کا دیکھنا اور سننا کچھ فائدہ نہیں دے گا لیکن ظالم آج دنیا میں تو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کو افسوس اور حسرت اور پچھتانے کے دن کا سناؤ جبکہ سب کا آخری فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ اس وقت یعنی دنیا میں بڑی غفلت اور گمراہی میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ بے شک زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کے وارث اور مالک تنہا ہم ہی ہیں اور وہ سب ہمارے سامنے ہی واپس لائے جائیں گے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا' ہم ان کو ان کے اعمال کی جزاء سزا دیں گے' اچھوں کو اچھائی کا بدلہ بروں کو برائی کا بدلہ۔

۴۱ تا ۵۰۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر فرمائیں یعنی ان کے حالات بیان فرمائیں' بے شک وہ اپنے ایمان میں بڑے سچے تھے اور اللہ کے نبی مرسل تھے۔ جب کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے عرفی باپ (چچا) آزر سے کہا کہ اے میرے بزرگ! تم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ تمہاری بات سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں اور نہ ہمیں کچھ فائدہ دے سکیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکیں۔ اے میرے بزرگ! بے شک میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم نبوت اور حکمت آئی ہے جو تم تک نہیں پہنچی وہ یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسرے کی پوجا کرے گا یا پوجا کا مستحق سمجھے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ کا عذاب دے گا' تو تم اللہ تعالیٰ کے دین میں میری پیروی کرو میں تم کو

عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

نافرمان ہے O اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ پر رحمٰن کا عذاب نہ آ پڑے

فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ

تو آپ شیطان ہی کے ساتھی ہو جائیں O باپ نے کہا کہ اے ابراہیم! (علیہ السلام) کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے؟ اگر تو باز نہ آئے

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ

گا تو میں تجھ پر پتھراؤ کر دوں گا اور تو مجھ سے بہت عرصہ تک دور ہو جا O ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ بس میرا بھی آپ کو سلام ہے

عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ

(جدائی بہتر ہے) میں آپ کے لیے اپنے رب سے (ایمان نصیب فرمانے کے بعد) آپ کی مغفرت کی دعا کروں گا بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے O

وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ

اور میں تمہیں اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو سب کو چھوڑتا ہوں اور میں اپنے پروردگار ہی کو پوجوں گا اور قریب ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت سے

بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

بدنصیب اور محروم نہ رہوں گا O (اور) پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) نے ان سے اور ان کے معبودوں سے جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا

سوا پوجتے تھے کنارہ کر لیا تو ہم نے ان کو اسحٰق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) بخشے اور ہر ایک کو غیب کی خبر دینے والا بنایا O اور ہم نے ان کو

سیدھا راستہ بتاؤں گا جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ راستہ ہے اور وہ اسلام ہے۔ اے میرے بزرگ! تم شیطان کی پوجا نہ کرو یعنی شیطان کا کہنا مان کر اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں وغیرہ کی پوجا نہ کرو بے شک شیطان اللہ تعالیٰ رحمٰن کا بڑا نافرمان ہے۔ اے میرے بزرگ! مجھے خوف ہے کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو تم کو اللہ تعالیٰ کا عذاب اور مصیبت پہنچ جائے اور تم شیطان کے ساتھی اور دوست بنے ہوئے آگ میں داخل ہو جاؤ۔ آزر نے کہا: اے ابراہیم! اگر تم نے میرے معبودوں کی عبادت سے منہ پھیرا اور اپنے اسلام سے باز نہ آئے تو میں تم کو پتھر مار مار کر قتل کر دوں گا اور مجھے بالکل چھوڑ دو۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اچھا یہ رخصتی سلام ہے، میں اب تم سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گا ہاں اپنے رب سے میں تمہارے لیے بخشش کی دعا مانگوں گا' بے شک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے اور میں تم سے اور تمہارے معبودوں سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو بیزار ہوں اور میں تم سب کو چھوڑتا ہوں اور میں اپنے رب اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کروں گا۔ قریب ہے اور یقین ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت میں بدنصیب اور نقصان اٹھانے والا نہ ہوں گا۔ پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) آزر وغیرہ کافروں اور ان کے معبودوں کو چھوڑ

لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ فِي

اپنی رحمت عطا فرمائی اور ان کے لیے سچی بلند ناموری رکھی (تاکہ ہمیشہ لوگ ان کو عزت سے یاد رکھیں) O (اے نبی!) کتاب میں

الْكِتٰبِ مُوْسٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ

موسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے' بے شک وہ (ہمارے) خالص بندے تھے اور ہمارے بھیجے ہوئے غیب کی خبریں بتانے والے نبی تھے O اور ہم نے

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ

انہیں کوہ طور کی دائیں طرف سے پکارا اور اسے اپنے راز کہنے کے لیے انہیں قریب بلایا O اور ہم نے ان کو اپنی رحمت

رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ

سے ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو نبی بنا کر انہیں عطا کیا O اور (اے نبی ﷺ!) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے' بے شک

كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ

وہ وعدے کے بڑے سچے تھے (غیب کی خبریں بتانے والے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے O اور وہ اپنے گھر والوں کو

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي

نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کو بہت پسند تھے O اور (اے نبی ﷺ!) کتاب میں

الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا

ادریس (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے' بے شک وہ بڑے سچے غیب کی خبریں دینے والے نبی تھے O اور ہم نے انہیں بلند

کر چلے گئے تو ہم نے ان کو ایک لڑکا اسحاق تبسم کرنے والا عطا فرمایا اور اس بیٹے کو بیٹا یعقوب عطا فرمایا اور ان سب کو یعنی ابراہیم' اسحٰق اور یعقوب کو نبی بنایا۔ ہم نے ان کو نبوت اور اسلام سے نوازا اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے نیک اولاد اور حلال مال اور حلال رزق عطا فرمایا اور ہم نے ان کے لیے اچھی تعریف کی زبانیں مقرر کیں۔

۵۱ تا ۵۷۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! قرآن میں موسیٰ (علیہ السلام) کا واقعہ بیان فرمائیے' بے شک وہ ہمارے مخلص' کفر وشرک اور تمام بری باتوں سے معصوم تھے اور ہماری ہی عبادت کرتے تھے اور وہ بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور ہم نے ان کو طور پہاڑ کی دائیں جانب سے پکارا اور ہم نے ان کو اپنے ساتھ تنہائی میں کلام کرنے والا بنا کر اپنا مقرب بنایا اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی اور ان کا وزیر اور احکام کی تبلیغ میں مدد کرنے والا بنایا۔ اے حبیب! کتاب یعنی قرآن میں اسماعیل کا واقعہ بیان کیجئے' بے شک وہ وعدے کے بڑے سچے تھے' جو وعدہ کرتے تھے اس کو پورا کرتے تھے اور ہم نے ان کو ان کی قوم کی طرف رسول اور نبی بنا کر بھیجا تھا اور وہ اپنے گھر والوں اور قوم کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا

عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن

مکان پر (زندہ) اٹھا لیا O یہ ہیں وہ نبی جن پر اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے خاص انعام کیا تھا

ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَ

اور ان لوگوں میں سے کہ جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیم (علیہ السلام) اور اسرائیل

إِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ

(یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے سیدھا راستہ دکھایا اور ان کو برگزیدہ کیا تھا جب ان کے سامنے رحمن کی

الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے تھے O پھر ان کے بعد ان کی جگہ ایسے ناخلف آئے

أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾

کہ جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے تو عنقریب وہ (دوزخ میں) غیّ کے جنگل میں سزا پائیں گے O

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ

مگر جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو وہ جنت میں جائیں گے اور انہیں

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ

کچھ نقصان نہ دیا جائے گا O وہ بسنے کے (ہمیشہ رہنے والے) باغ ہیں جن کا غائبانہ وعدہ رحمان نے

کرنے کا حکم کرتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اور مقرب بندے تھے اور اے حبیب! کتاب قرآن میں ادریس (علیہ السلام) کا واقعہ بیان کیجئے بے شک وہ اپنے ایمان میں بہت بڑے سچے نبی تھے اور ہم نے ان کو بلند مقام جنت میں اٹھا لیا تھا۔ یہ ہی لوگ ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی ابراہیم اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور موسیٰ اور ہارون اور عیسیٰ اور ادریس اور ان کے علاوہ اور انبیاء (علیہم السلام) ان سب نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص انعام فرمایا نبوت اور رسالت اور اسلام دے کر آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کی اولاد میں سے جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کی کشتی میں سوار کیا تھا ان کی اولاد پر اپنا خاص انعام فرمایا جو نبی تھے اور ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے اسماعیل اور اسحاق اور اسرائیل کی اولاد میں سے (یعنی یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے) یوسف اور ان کے بھائی وغیرہ اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور ایمان نصیب فرمایا اور ہم نے ان کو اسلام دے کر برگزیدہ کیا اور جناب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تابع داری کرنے والوں پر جب ان کے سامنے رحمن کی آیات یعنی قرآن کریم پڑھا جاتا ہے اور امر و نہی سمجھائی جاتی ہے تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے

عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا

اپنے بندوں سے کیا ہے اور بے شک اس کا وعدہ آ کر رہے گا O. وہ ان باغوں میں سوائے

لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ

سلام کے کوئی بیکار (خراب) بات نہ سنیں گے اور ان میں ان کو صبح و شام رزق ملے گا O یہ وہ باغ ہے

الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا

جس کا وارث اور مالک ہم اپنے بندوں میں سے اس کو کریں گے جو پرہیز گار ہےO اور (نبی کریم ﷺ سے جبرائیل نے عرض کی:)

نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا

ہم فرشتے آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے ہیں اور اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے

بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور جو کچھ ان (دونوں) کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں O وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ

وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع ٧ ﴿٥﴾ ٤

ان کے درمیان میں ہے ان سب کا رب ہے تو اسی کی پوجا کرو اور اسی کی بندگی پر قائم و ثابت رہو کیا اس کے نام کا کوئی اور دوسرا جانتے ہو O

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا

اور (منکر) انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو ضرور (دوبارہ) زندہ کر کے عنقریب نکالا جاؤں گا (یعنی اس کو دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں آتا) O کیا

خوف سے اور آیات الٰہی کو تسلیم کرتے ہیں۔ پھر ان کے بعد یعنی انبیاء اور صالحین کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ جنہوں نے نماز چھوڑ دی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے انکار کیا اور اپنی ناجائز خواہشوں کی پیروی کی دنیا کی ناجائز لذتوں میں مشغول ہوئے اور اپنی بہنوں کے ساتھ نکاح کرنے لگے اور وہ یہودی ہیں تو عنقریب ان کو جہنم کے ایک بہت بڑے جنگل غی میں پھینک دیا جائے گا۔ مگر جس نے سچے دل سے توبہ کی اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیک کام کیے تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا یعنی ان کی نیکیاں کم نہ کی جائیں گی اور برائیاں بڑھائی نہ جائیں گی۔ وہ جنتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔ وہ جنت میں کوئی لغو اور بے ہودہ بات نہ سنیں گے سوائے سلام سلام کے یعنی جنتی ایک دوسرے کو تعظیماً سلام کریں گے اور ان کے لیے جنت میں ان کا کھانا صبح و شام دیا جائے گا جو وہ پسند کریں گے۔ یہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو بنائیں گے جو متقی اور پرہیز گار ہیں (یعنی

يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ

انسان اس بات کو یاد نہیں کرتا کہ ہم نے پہلے بھی اس کو پیدا کیا تھا اور وہ کچھ بھی نہ تھا O تو آپ کے رب کی قسم!

لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

ہم انہیں اور شیطانوں کو سب کو گھیر کر لائیں گے اور انہیں گھٹنوں کے بل دہشت سے گرے ہوئے جہنم کے آس پاس حاضر کریں گے O

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

پھر ہم ہر گروہ میں سے ایسے لوگوں کو گھسیٹ کر نکال لائیں گے جو ان میں سے رحمان پر نافرمانی کرنے میں سب سے زیادہ بے باک ہوں گے O

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ أَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِنْ مِّنْكُمْ

یقیناً ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو (ان میں سے) جہنم میں جلنے بھوننے میں زیادہ مستحق ہو گا O اور تم میں سے ایسا کوئی

إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي

بھی نہیں جس کا گزر جہنم پر نہ ہو (یعنی پل صراط پر) آپ کے رب کے ذمہ پر یہ بات ضرور ٹھہری ہوئی ہے O پھر ہم پرہیز گاروں کو

کفر و شرک اور گناہوں سے بچنے والے اور اپنے رب کے احکام کی اطاعت کرنے والے ہیں) اور جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ ہم آسمان سے آپ کے رب کے حکم کے بغیر وحی لے کر نہیں اترتے۔ اسی کا حکم ہے ہمارے سامنے یعنی آخرت میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پیدا فرمایا ہے اور ان دونوں کے درمیان یعنی صور کا پھونکا جانا' سب اسی کے حکم سے ہے آپ کا رب بھولتا نہیں ہے آپ کا رب آپ کو بھولنے نہیں دے گا۔ یہ آیت قریش کے روح اور ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے واقعہ کے متعلق سوال کے جواب میں نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے کچھ دنوں وحی روکے رکھی اور اس میں اس کی حکمتیں ہیں۔ وہی اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب کا خالق ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت میں کافروں کے طعن و تشنیع پر صبر کرو کیا' اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی ہم نام تمہارے علم میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی کا نام رحمٰن ہے اس کے سوا کسی کا نہیں۔

بعض انسان جیسے ابی ابن خلف وغیرہ قیامت کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے: کیا جب میں مر جاؤں گا تو دوبارہ زندہ ہو کر قبر سے نکالا جاؤں گا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیا انسان یاد نہیں کرتا یعنی (ابی ابن خلف وغیرہ) بے شک ہم نے اس کو اس سے پہلے پانی کے قطرے سے پیدا کیا ہے اور وہ اس سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا جب میں نے اس کو پہلے بغیر کسی کی مدد سے پیدا کیا ہے تو میں اب دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے رب کی قسم! ہم ان سب کافروں کو اور شیاطین کو ضرور زندہ کر کے اٹھائیں گے اور اپنے سامنے اکٹھا کریں گے جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل' پھر ہم ہر ایک گروہ سے ایسے لوگوں کو نکالیں گے جو رحمٰن کے سب سے زیادہ نافرمان تھے جو قرآن پاک کا انکار کرتے تھے۔ پھر ہم جانتے ہیں کہ ان میں سے جہنم میں داخل ہونے کا کون کون زیادہ مستحق ہے اور تم میں سے ہر شخص کو جہنم پر سے گزرنا ہو گا (سوائے نبیوں کے)

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝۷۲ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

بچا لیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل اوندھے گرے ہوئے چھوڑ دیں گے O اور جب ان کے سامنے

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر ایمان داروں سے کہتے ہیں کہ ہم میں اور تم میں

خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝۷۳ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

کس گروہ کا مکان و مرتبہ اور مجلس بہتر ہے O اور ہم نے ان سے پہلے کتنے ہی زمانے والے ہلاک

هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝۷۴ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ

کردیئے جو (دنیا کے) اسباب اور نام ونمود میں ان سے کہیں بہتر تھے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: جو کوئی گمراہی میں پڑا ہوتا ہے تو رحمان بھی

لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ

اس کو (دنیا میں) خوب ڈھیل دے دیتا ہے یہاں تک کہ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے جب اپنی آنکھوں سے دیکھیں

وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ

گے (اور وہ) یا (دنیا کا) عذاب ہے اور یا قیامت (کا) تب ان کو معلوم ہو گا کہ کس کا درجہ بڑا ہے اور کس کی

یہ آپ کے رب کا یقینی اٹل حکم ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کو جنہوں نے کفر اور شرک اور سب بری باتوں سے توبہ کی اور پرہیز گاری اختیار کی ان کو نجات دیں گے اور ظالم مشرکوں کو جہنم میں گھٹنوں کے بل اکٹھا کر کے ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں گے۔

۷۳ تا ۷۶- جب کافروں یعنی نضر وغیرہ پر خدا تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور اوامر ونواہی قرآن پاک کے سنائے جاتے ہیں تو وہ مسلمانوں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ سے کہتے ہیں کہ دنیا ہی میں دیکھ لو کہ ہم تم میں کون فریق مرتبہ وعزت میں بالا اعلیٰ ہے، کس کی جماعت بڑی اور مجلس میں رونق اور زیب وزینت زیادہ ہے، اگر ہمارا مذہب حق نہ ہوتا تو اللہ ہم کو ایسی دولت وشوکت ریاست کیوں دیتا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے ان سے پہلے سینکڑوں امتیں جو اگلے وقتوں میں گزری ہیں عذاب بھیج کر ہلاک کر ڈالیں۔ حالانکہ وہ ان سے ہزار ہا درجہ مال ومنال، اولاد عزت و آسائش نمود میں زائد تھے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ جو گمراہی میں پھنستا ہے تو پہلے تو خدا تعالیٰ اس کو خوب مہلت دیتا ہے اور مال اور اولاد زائد کرتا ہے اور امتحان لیتا ہے اور وہ ایمان نہیں لاتا یہاں تک کہ اس چیز کو دیکھ لیتا ہے جس کا اس سے وعدہ تھا۔ یا عذاب دنیا جیسا کہ کفار مکہ نے بروز بدر دیکھا یا عذاب قیامت، پس یہ سب جان لیں گے کہ ان کے مال واولاد اور جماعت کچھ کام نہ آئے گی اور کوئی ان کو عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ایمان احکام بھیج کر اور بڑھاتا ہے یعنی جتنے احکام شریعت اترتے ہیں وہ سب مانتے جاتے ہیں ایمان بڑھتا جاتا ہے یا یہ کہ ناسخ منسوخ پر

جُنۡدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ وَالۡبٰقِيٰتُ

فوج کمزور O جو ہدایت (اور سیدھے راستے) پر آئے تو اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت اور بڑھا دیتا ہے اور باقی رہنے والی

الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيۡتَ

نیک باتوں کا آپ کے رب کے نزدیک بہتر بدلا اور اچھا انجام ہے O (اے نبی!) کیا آپ نے

الَّذِىۡ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوۡتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ ؕ اَطَّلَعَ

اسے دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ (اگر میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو) مجھے مال اور اولاد ضرور دیئے جائیں گے O کیا وہ غیب

الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ﴿۷۸﴾ ۙ كَلَّا ؕ سَنَكۡتُبُ مَا يَقُوۡلُ

پر مطلع ہو گیا یا اس نے رحمان کے نزدیک کوئی عہد (اور قول و قرار) لے رکھا ہے O ہرگز نہیں، جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اسے

وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ ۙ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا

لکھ رکھیں گے اور اسے بہت لمبا عذاب دیں گے O اور جو چیزیں وہ کہہ رہا ہے اس کے وارث ہم ہی ہوں گے اور وہ

فَرۡدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوۡنُوۡا لَهُمۡ عِزًّا ﴿۸۱﴾ ۙ

ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا O اور کافروں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کریں O

ایمان لاتے ہیں اور باقیات صالحات یعنی اعمال صالحہ خصوصاً نماز پانچ وقتہ ان کا ثواب خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بہتر ہے اور ان کا مآل کار اور انجام سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

٧٧ تا ٨٠- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اس کا حال بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کو اور رسول و قرآن کو نہیں مانتا کافر ہے یعنی عاص بن وائل سہمی اور پھر کہتا ہے کہ اگر قیامت حق ہوئی اور مردے اٹھے تو مجھ کو وہاں میرا مال، میرے لڑکے بالے سب ملیں گے۔ کیا یہ شخص غیب پڑھا ہے، اس نے لوح محفوظ دیکھی ہے یا اس نے خدا تعالیٰ سے عہد لیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو سزا نہ دے گا یعنی کلمہ طیب پڑھ کر پاک ہو گیا ہے۔ نہیں نہیں یہ بالکل جھوٹا ہے جو یہ کہتا ہے، ہم سب لکھتے ہیں اور قیامت کو اس کے عذاب میں اس جھوٹ کا عذاب بھی زیادہ کر دیں گے اور یہ جس مال اولاد کا ذکر کرتا ہے اس سب سے یہ محروم ہو گا۔ یعنی اس کو کچھ بھی نہ ملے گا، یہ سب چیزیں اچھے آدمی پائیں گے اور یہ ہمارے پاس قیامت کو اکیلا آئے گا، اس کے ساتھ نہ مال ہو گا نہ اولاد۔ خباب بن ارت کا قرض عاص بن وائل پر آتا تھا، انہوں نے مانگا تو اس نے کہا: تم کافر ہو جاؤ تو قرض ادا کروں، وہ بولے: اگر تو مر کر بھی زندہ ہو جائے تو بھی کفر نہ کروں گا۔ اس نے کہا: تو میں قرض بھی وہیں ادا کروں گا، وہاں مجھ کو سب کچھ ملے گا اس میں سے تم کو دے دوں گا۔ تب مذکورہ بالا آیت اتری۔

٨١ تا ٨٢- اہل مکہ خدا تعالیٰ کے علاوہ بتوں کو اس لیے پوجتے ہیں کہ وہ ان کو عزت دیں، خدا تعالیٰ کے عذاب سے

كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ

ایسا ہرگز نہیں، عنقریب وہ ان کی بندگی کا انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے O (اے نبی ﷺ!)

تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان چھوڑ دیئے کہ وہ ان کو (گناہوں کے کاموں پر) خوب ابھارتے ہیں (ترغیب دیتے ہیں)O

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ

تو آپ ان پر (عذاب کی) جلدی نہ کیجئے، ہم ان کی مدت کی گنتی پوری کرتے ہیںO جس دن ہم پرہیزگاروں کو مہمان بنا کر

اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ

رحمٰن کی طرف لے جائیں گے O اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں

وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ

گے O لوگ (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی کہ جنہوں نے رحمٰن کے دربار سے وعدہ و

عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا

اجازت حاصل کر لی ہےO اور کافروں نے کہا کہ رحمٰن نے (اپنے لیے) اولاد بنائیO (آپ فرما دیجئے:) بے شک (تم ایک ایسی حد سے

وقت پر کام آئیں۔ نہیں نہیں ہرگز وہ خاک بھی مدد نہیں کر سکتے۔ قریب ہے کہ کافروں کی عبادت سے انکار کریں اور ان سے بیزار ہوں، شیاطین ان کی ضد پر ان کو اور الٹا عذاب دلائیں، ان کے خلاف گواہی دیں اور ان کو سزا دلوائیں۔

۸۳ تا ۸۴۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو یہ نہیں معلوم کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر مسلط کیا ہے، وہ گناہ کی طرف ان کو بہکا کر جبراً لاتے ہیں اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے عذاب کے بارے میں جلدی نہ کریں، ہم وقت وقت شمار کر رہے ہیں۔ ہر سانس کا حساب رکھتے ہیں، ہمارے فرشتے ان کے سب کام ذرہ ذرہ برابر بھی لکھنا نہیں چھوڑتے۔

۸۵ تا ۸۷۔ جب متقیوں کو جو کفر و شرک و فحش باتوں سے بچتے ہیں رحمٰن کی جنت کی طرف معزز مہمانوں کی طرح ناقوں (اونٹنیوں) پر سوار کر کے لے جائیں گے اور کافروں کو دوزخ کی طرف پیاسے بھوکے اوندھے منہ کر کے گھسیٹتے ہوئے لے جائیں گے، اس دن کوئی شخص فرشتے وغیرہ کافروں کی شفاعت کے مالک و مجاز نہ ہوں گے، وہ صرف اس کی سفارش کریں گے جس نے رحمٰن کے پاس عہد کر لیا ہوگا یعنی با ایمان مرا ہوگا، مرتے دم تک ایمان پر قائم ہوگا۔

۸۸ تا ۹۵۔ بعض لوگ یعنی یہودی وغیرہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بیٹا بنایا یعنی فرشتوں اور عزیرؑ، عیسیٰؑ کو۔ اے یہودیو اور کافرو اور عیسائیو! تم نے عجیب لغو باطل اور سخت قبیح و ہولناک بات کہی اور زبان پر بڑا بے ہودہ کلمہ لائے، اس سے قریب ہے کہ آسمان ٹوٹ پڑیں اور زمین پھٹ جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بہہ جائیں یعنی رحمٰن کے لیے لڑکا و لڑکی مقرر

اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ

زیادہ) بُری بات گھڑ لائے ○ کہ قریب ہے کہ جس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے

تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا

اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں ○ اس بات پر کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد بنائی ○ اور رحمٰن

يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

کی یہ شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے ○ اور جتنے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ

میں، ہیں، وہ سب رحمٰن کے دربار میں، بندہ بن کر حاضر ہوں گے ○ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو شمار کر رکھا ہے

عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ان کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے ○ اور ان میں کا ایک ایک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں اکیلا ہی حاضر ہوگا ○ (اور) بے شک جو لوگ

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن (لوگوں کے دلوں میں) محبت پیدا فرما دے گا ○ (اور) ہم نے یہ قرآن آپ کی

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

زبان پر اس لیے آسان فرما دیا کہ آپ ڈرنے والوں کو اس کے ذریعے خوشخبری سنائیں اور جھگڑالو لوگوں کو اس کے ذریعہ ڈرسنائیں (خوف دلائیں) ○

مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ ع ۶ ۱۶ ۹

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے ہی زمانے والے ہلاک کر دیئے کیا آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں یا کسی کی بھنک (آواز) سنتے ہیں ○

کرتے ہیں۔ ہرگز رحمٰن کی شان کے لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بیٹا یا بیٹی بنائے۔ جتنی آسمان و زمین میں مخلوق ہے سب خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے اور اس کے بندہ ہونے کا اقرار کرتی ہے اور سب اس کے حکم کے تابع ہیں اور وہ سب کو خوب جانتا ہے۔ سب کے سب بروز قیامت اس کے دربار میں اکیلے جائیں گے نہ مال ہوگا نہ اولاد نہ کوئی یار نہ مددگار۔

۹۶- بے شک جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے اعمال صالحہ کرے تو خدا تعالیٰ ان کے آپس میں محبت و الفت ڈالے گا۔ خود بھی ان کو دوست رکھے گا اور ان کو آپس میں بھی ایک دوسرے کا دوست بنائے گا۔

۹۷ تا ۹۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے قرآن پاک آپ کی زبان مبارک پر آسان کر دیا کہ آپ اس کو بے تکلف

سُوۡرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ٢٠ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | اٰيَاتُهَا ١٣٥ رُكُوۡعَاتُهَا ٨

سورۂ طٰہٰ مکی ہے   اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے   اس میں ایک سو پینتیس آیات آٹھ رکوع ہیں

طٰهٰ ① مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ② اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ

طٰہٰ O (اے نبی!) ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لیے نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں O ہاں جو ڈرتا ہے اس کے

يَّخۡشٰى ③ تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ④ اَلرَّحۡمٰنُ

لیے نصیحت ہے O یہ اس ذات کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمان بنائے O جو بڑا مہربان ہے اس نے عرش

عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ⑤ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ

پر استوئی (غلبہ) فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) O جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے

وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ⑥ وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ

اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے سب اسی کا ہے O اور (اے سننے والے!) اگر تو پکار کر بات کہے (تو کیا ہے) بے شک

پڑھیں اور جو کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں ان کو جنت کی بشارت دیں اور کافروں کو جو جھگڑالو ہیں اور باطل پر اڑے ہوئے ہیں جہنم سے ڈرائیں۔ ہم نے اس قوم سے پہلے ہزارہا گروہ ہلاک کر دیئے کیا ان میں سے کسی کو آپ دیکھتے ہیں یا کسی کی آواز سنتے ہیں یعنی وہ سب خاک ہو گئے ان کا پتہ بھی نہ رہا۔

سورۂ طٰہٰ

ا تا ٦- اس سورت میں ''طٰہٰ'' کا ذکر ہے' یہ سب مکہ میں اتری ہے اور اس میں ایک سو پینتیس آیتیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسناد مذکورہ کی بناء پر روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نازل ہونے سے پہلے رات کی عبادت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آ جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرما کر آپ کو عبادت میں کوشش کم کرنے کی فرمائش کی' آپ کے اوپر شفقت اور مہربانی سے اللہ تعالیٰ کو آپ کی عبادت میں اتنی تکلیف اٹھانا گوارا نہ ہوئی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی' ارشاد ہوا کہ اے محبوب! ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ مشقت اور تکلیف میں پڑ جائیں' مگر یہ قرآن صرف اس لیے اتارا ہے کہ ان لوگوں کو جو ہم سے ڈرتے ہیں نصیحت ہو۔ یہ قرآن اس ذات پاک کی طرف سے اتارا گیا ہے جس نے زمین اور بلند آسمان پیدا فرمائے۔ پھر رحمٰن نے عرش پر اپنی قدرت اور حکومت سے غلبہ فرمایا جو اس کی شان کے مناسب تھا۔ بعض مفسر کہتے ہیں: لفظ ''استوی'' اللہ تعالیٰ کے بھیدوں میں سے ہے جس کی تفسیر نہیں کی جاتی' اس پر ایمان لانا چاہیے' جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اسی کی ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں عجیب وغریب مخلوقات ہیں اور جو کچھ ''ثریٰ'' کے نیچے ہے۔ ''ثریٰ'' ساتوں زمینوں کے نیچے ہے پانی پر اور پانی کے نیچے مچھلی ہے اور مچھلی ایک بڑے پتھر پر ہے اور بڑا پتھر بیل کے سینگوں پر ہے اور بیل ''ثریٰ'' پر ہے اور ''ثریٰ'' وہ مٹی ہے جس کے نیچے کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

السِّرَّ وَاَخْفٰی ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۝٨ وَهَلْ

بلکہ اس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی بات جانتا ہے ○ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے سب اچھے نام ہیں ○ اور (اے نبی!)

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰی ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ

کیا آپ کے پاس موسیٰ کی خبر آئی ○ جب انہوں نے (راستے میں گزرتے ہوئے پہاڑ پر) ایک آگ دیکھی تو

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًی ۝١٠

اپنے گھر والوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں تمہارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں ○

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰی ۝١١ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) آگ کے قریب ہوئے تو ان کو ندا فرمائی گئی (آواز آئی) کہ اے موسیٰ! ○ میں آپ کا رب ہوں تو آپ اپنے جوتے اتار لیں

اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۝١٢ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا

بے شک آپ طویٰ کے پاس جنگل میں ہیں ○ اور میں نے آپ کو وحی کے لیے چن لیا تو جو کچھ وحی کی

يُوْحٰی ۝١٣ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

جاتی ہے آپ اسے (غور سے) سنیے ○ بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو آپ میری ہی عبادت کریں اور میری یاد

٧ تا ٢۴۔ اور اگر تم پکار کر کوئی بات کرو یا آہستہ تو بے شک اللہ تعالیٰ آہستہ بات اور اسی سے بھی زیادہ چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے جو کام یا باتیں ابھی کی نہیں گئیں ان کو بھی جانتا ہے۔ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بہت سے اچھے صفاتی نام ہیں تو اس کو انہی ناموں سے پکارو۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کے واقعہ کی خبر پہنچی جب کہ انہوں نے راستے کے بائیں طرف آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے ممکن ہے کہ میں تمہارے پاس آگ کی چنگاری لے آؤں کیونکہ سخت سردی کا موسم تھا یا مجھے آگ کی طرف کوئی راستہ مل جائے۔ پس جب اس آگ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک سبز درخت ہے جس میں آگ بھڑک رہی ہے جب اس آگ کے قریب پہنچے تو ان کو ندا دی گئی: اے موسیٰ! بے شک میں تمہارا رب ہوں تو اپنے جوتے اتار دو آپ کے جوتے گدھے کی کھال کے تھے بے شک آپ طویٰ کے مقدس جنگل میں ہیں۔ کہتے ہیں کہ طویٰ کا نام اس لیے طویٰ ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام سے پہلے اور انبیاء علیہم السلام نے بھی اس جنگل میں سفر کیا تھا۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ طویٰ ایک کنوئیں کا نام ہے جس کے اردگرد بڑے بڑے پتھر رکھے ہوئے تھے اس میں یہ درخت تھا جس میں آگ لگ رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے تم کو فرعون کی طرف رسول بنا کر منتخب کیا جو کچھ تمہاری طرف وحی کی جائے اس کو غور سے سنو اور اس پر عمل کرو بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت اور اطاعت کرو اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے یا میری یاد کے وقت جبکہ تم نماز پڑھنا بھول جاؤ تو جب یاد آ

وقف لازم

لِذِكْرِىْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ

کے لیے نماز قائم رکھیں O بے شک قیامت آنے والی ہے میں اسے (عام لوگوں سے) چھپانا چاہتا ہوں تاکہ ہر جان اپنی

بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ

کوشش کا بدلہ پائے O تو (اے سننے والے!) تجھے قیامت ماننے سے وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں لاتا ہے اور اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے ہرگز باز

هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ

نہ رکھے ورنہ پھر تو ہلاک ہو جائے گا O اے موسیٰ! (علیہ السلام) یہ آپ کے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے؟ O (آپ نے) عرض کی: یہ میری لاٹھی ہے

اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾

میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی بہت سے کام اور فائدے ہیں O

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے (اپنے ہاتھ سے) ڈال دیجئے اے موسیٰ! O تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اسے زمین پر ڈال دیا تو فوراً ہی سانپ بن کر دوڑنے لگا O اللہ تعالیٰ

خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقفة سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ

نے فرمایا اے موسیٰ! (علیہ السلام) اسے پکڑ لیجئے اور کچھ خوف نہ کھائیے ابھی ہم اسے پہلے کی طرح (لاٹھی) کردیں گے O اور آپ اپنا ہاتھ

يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لا

اپنے بازو سے ملا لیجئے (بغل میں رکھ لیجئے) تو ایک اور نشانی بن کر خوب سفید چمکتا ہوا بغیر کسی بیماری کے نکلے گا O

جائے پڑھ لو۔ بے شک قیامت آنے والی ہے میں اس کو چھپائے ہوئے ہوں تاکہ ہر شخص کو اپنے کاموں کا بدلہ دیا جائے اچھے ہوں یا برے۔ بس تم کو ان باتوں سے وہ لوگ نہ روک سکیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں قیامت کا انکار کرتے ہیں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں اگر بفرض محال تم ان کی باتیں مانو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) گھبرانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ موسیٰ نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے جب میں تھک جاتا ہوں تو اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور میں اپنی بکریوں کے لیے اس سے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں بہت سے (اور بھی) فائدے ہیں۔ یہ میرے بہت کام آتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو زمین پر ڈال دو انہوں نے جب اس کو زمین پر ڈالا تو وہ فوراً سانپ بن کر دوڑنے لگا، پھن اٹھانے لگا۔ موسیٰ ڈر کر بھاگنے لگے ارشاد ہوا: اس کو پکڑ لو۔ ذرہ مت ہم پھر اس کو ویسا ہی بنا دیں گے یہ لکڑی ہو جائے گی اور تم اپنا ہاتھ اپنی بغل میں لے جاؤ۔ جب نکالو گے تو یہ چمکتا دمکتا نکلے گا بغیر کسی مرض کے یعنی بغیر برص وغیرہ کے۔ یہ دوسری رسالت کی نشانی ہے تاکہ ہم تم کو اور بہت سی اپنی قدرت کی نشانیاں

ع ١٢/١٠

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ ع

تا کہ ہم آپ کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں O آپ فرعون کے پاس جائیے بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے O

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ

آپ نے عرض کی کہ اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے (تا کہ میں دل تنگ نہ ہوں) O اور میرے لیے میرا (تبلیغی) کام آسان فرما دے O

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا

اور میری زبان کی گرہ کھول دے O تا کہ وہ بات سمجھیں O اور میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو

مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ

میرا وزیر (مددگار) بنا دے O اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما دے O اور اسے میرے (تبلیغی)

فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ

کام میں شریک کر دے O تا کہ ہم بہت زیادہ تیری پاکی بیان کریں O اور بہت زیادہ تیری یاد کریں O بے شک تو

كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ

ہم کو خوب دیکھ رہا ہے O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! آپ کی درخواست منظور کی گئی O اور بے شک

دکھائیں۔ اب تم فرعون کے پاس جاؤ' وہ بڑا مغرور اور متکبر کافر ہو گیا ہے۔

٢٥ تا ٣٦۔ موسیٰ نے کہا: اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے یعنی میرا دل قوی کر دے کہ اس سے نہ ڈروں۔ میرا کام آسان کر دے یعنی تبلیغ رسالت فرعون کی طرف سہل کر دے۔ میری زبان کی لکنت بھی دور کر دے تا کہ وہ میرا کلام خوب صاف سمجھ سکیں اور ہارون کو جو میرے بھائی ہیں میرے کنبے اور میرے خاندان سے میرا وزیر اور مددگار بنا دے' ان کو میرا قوت بازو بنا دے اور امر رسالت میں میرے ساتھ ان کو بھی شریک کر کہ ہم دونوں کو پیغمبری بھی عطا کر۔ کہ پھر مل کر تیرے لیے خوب سجدہ و تسبیح کریں' نماز پڑھیں اور دل و زبان سے تیری خوب یاد کریں۔ تو ہمارے حال کا عالم و دانا و بینا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! تو نے جو مانگا سب دیا گیا' شرح صدر ہو گیا' امر رسالت آسان ہوا' زبان کی لکنت جاتی رہی۔ ہارون (علیہ السلام) ان کے وزیر اور مشیر اور مددگار ہو گئے۔

٣٧ تا ٤٠۔ اے موسیٰ! ہم تم پر اس سے پہلے ایک مرتبہ اور بھی احسان کر چکے ہیں جب کہ تمہاری ماں کے دل میں ہم نے یہ الہام ڈالا جیسے کہ خیال دلوں میں واقع ہوا کرتا ہے کہ تو موسیٰ (علیہ السلام) کو تابوت میں بند کر کر پھر تابوت کو دریا میں پھینک آ۔ دریا سے وہ کنارے پر جائے گا' وہاں اس کو میرا اور اس کا دشمن (یعنی) فرعون نکال لے گا۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)! میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی جو کوئی تم کو دیکھتا تھا خواہ مخواہ تجھے پیار کرتا تھا اور جو کچھ تیرے حالات گزرے اور باتیں واقع

مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰى ۝٣٧ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلٰى أُمِّكَ مَا يُوْحٰى ۝٣٨ أَنِ

ہم آپ پر ایک مرتبہ اور (اس سے پہلے) احسان کر چکے ہیں O جبکہ ہم نے آپ کی والدہ کو جو الہام کرنا تھا الہام کیا O (وہ یہ ہے)

اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دے، پھر دریا خود اس کو کنارے پر ڈال دے گا تاکہ اس کو میرا اور اس (موسیٰ) کا دشمن اٹھا لے اور میں نے

يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ

آپ پر اپنی طرف کی محبت ڈال دی (کہ جو کوئی آپ کو دیکھے وہ آپ سے محبت کرے) اور تاکہ آپ میرے سامنے (میری حفاظت میں) پرورش کیے

عَلٰى عَيْنِيْ ۝٣٩ إِذْ تَمْشِيْ أُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ

وقف لازم

جائیں O جب کہ آپ کی بہن (فرعون کے گھر) چلی تو وہ (ان سے) کہنے لگی: کیا میں تمہیں وہ (دائی) بتادوں جو اس کی اچھی طرح پرورش کریں تو ہم نے آپ کو

فَرَجَعْنٰكَ إِلٰى أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۭ وَقَتَلْتَ نَفْسًا

(اس طرح) آپ کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھ (آپ کے دیدار سے) ٹھنڈی ہو اور وہ (کچھ) غم نہ کرے اور آپ نے ایک جان کو قتل کر دیا تھا تو ہم نے

فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ قف فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْ أَهْلِ

آپ کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے آپ کو خوب آزمائشوں میں ڈالا تو آپ کئی سال مدین والوں میں (اپنے سسرال میں) رہے، پھر اے موسیٰ! آپ ایک ٹھہرائی

مَدْيَنَ ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝٤٠ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۝٤١

ہوئی مدت اور وعدے پر حاضر ہوئے (یعنی چالیس سال کی عمر کو پہنچے تاکہ رسالت کا کام آپ کے سپرد کیا جائے) O اور میں نے آپ کو خاص اپنی وحی اور

ہوئیں یہ سب میرے روبرو میری قدرت سے ہوئیں جبکہ تیری بہن جاتے جاتے فرعون کے محل میں گئی، وہاں جا کر کہا کہ تم کو ایسی عورت بتلاؤں جو موسیٰ کی کفیل ہو اور اس کو دودھ پلائے۔ اس ذریعہ سے ہم نے پھر تم کو تمہاری ماں کے پاس لوٹا دیا تاکہ اس کا جی خوش ہو اور اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔ وہ بیٹے کا غم نہ کرے اور اے موسیٰ (علیہ السلام)! تم نے ایک آدمی قبطی کو مار ڈالا پھر ہم نے تم کو قصاص سے نجات دی اور تم کو بہت سے فتنوں میں یکے بعد دیگرے خوب مبتلا کیا، پھر تم چند برس یعنی دس برس مدین والوں میں رہے۔ پھر اب اس وقت تم کشاں کشاں جب کہ قضاء وقدر نے چاہا رسول وکلیم بننے کے لیے کوہ طور پر پہنچے اور کوہ طور پر ہماری تجلی دیکھی اور ہمارا کلام سنا۔

٤١ تا ٤٨۔ اور اے موسیٰ (علیہ السلام)! میں نے تم کو اپنا کر لیا، اپنی رسالت کے لیے تجھ کو برگزیدہ و پسندیدہ کیا۔ تم اور تمہارے بھائی ہارون دونوں میرے معجزات ید بیضا اور عصا لے کر جاؤ اور امر تبلیغ رسالت میں سستی کاہلی نہ برتو، فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت سرکش و غرور والا ہو گیا ہے، وہاں جا کر اس کو نرمی اور آسانی سے سمجھاؤ اور پاکیزہ بات اس کو بتاؤ یعنی

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى

رسالت ہی کے لیے بنایا O اب آپ اور آپ کے بھائی ہارون میری نشانیاں لے کر جائیے اور میری یاد میں سستی نہ کیجئے O آپ دونوں فرعون کی طرف

فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ

(تبلیغ کے لیے) جائیے بے شک وہ سرکش ہو گیا O تو آپ دونوں اس سے نرمی سے بات کریں اس امید پر کہ وہ کچھ دھیان کرے (اور سمجھے)

يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾

اور (خدا سے) ڈرے O ان دونوں نے عرض کی کہ اے ہمارے رب! بے شک ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے O

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کچھ خوف نہ کریں میں (مدد کے لیے) آپ کے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں O تو تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور

رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ

کہو کہ بے شک ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں پس تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے اور ان کو کسی طرح کی تکلیف نہ دے

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ

بے شک ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اس کے لیے ہے جو راہ راست پر چلے O بے شک ہماری طرف

اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا

وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس پر ہے جو (اللہ کے احکام) جھٹلائے اور (ان سے) منہ پھیرے O فرعون نے کہا: اے موسیٰ! (علیہ السلام)

لا الہ الا اللہ' شاید وہ کچھ سمجھے یا نصیحت مان کر ایمان لائے۔ موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) نے کہا کہ اے پروردگار! ہم کو یہ خوف ہے کہ وہ جلدی کرلے یا سرکشی میں جوش میں آ کر حکم قتل دے دے ہماری بات بھی نہ سنے۔ ارشاد ہوا کہ ہرگز نہ ڈرو میں تمہارا ساتھی ہوں' میں تمہاری گفتگو سنتا ہوں گا حال دیکھتا ہوں گا۔ تو تم اس کے پاس جاؤ اور جا کر کہو: ہم تیرے پروردگار کے قاصد ہیں' تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔ ان کے شہروں میں ان کو جانے دے' ان کو بلاوجہ عذاب نہ دے کہ سخت کام لیتا ہے' ان کے لڑکوں کو ذبح کرتا ہے' یہ سب لوگ آزاد ہیں غلام نہیں۔ اے فرعون! ہم پروردگار کا معجزہ یعنی ید بیضاء لائے ہیں اور سلامتی کا وہ مستحق ہے جو راہ ہدایت کا تابع ہے گمراہ نہیں۔ ہم کو یہ وحی آئی ہے کہ عذاب ابدی اس کو ہو گا جو کاذب ہو گا' خدا کی توحید سے منکر اور ایمان لانے سے روگردان ہے۔ کفر پر اڑا ہوا ہے۔

٤٩ تا ٥٥- جب فرعون کو جا کر دونوں نے سمجھایا تو اس نے کہا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! تمہارا خدا تعالیٰ کون ہے؟ وہ

يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ

تم دونوں کا رب کون ہے؟ ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ہمارا رب وہی ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت عطا فرمائی' پھر

هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا

رہنمائی فرمائی ○ فرعون نے کہا کہ پہلے قرن والوں کا کیا حال ہے ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان کا علم میرے رب کے نزدیک

عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ

ایک کتاب (لوح محفوظ) میں ہے' میرا رب نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے ○ وہ جس نے تمہارے لیے

لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

زمین کو بچھونا اور تمہارے لیے اس میں چلتے ہوئے راستے رکھے اور آسمان سے پانی اتارا' پھر ہم نے

مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا

اس سے قسم قسم کے سبزے کے جوڑے نکالے ○ (اور اجازت دی کہ) خود کھاؤ

ع ٢ ٣٠ ١١ اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ

اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ' بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے ○ ہم نے زمین ہی سے تمہیں پیدا کیا

وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ

اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ (زندہ کر کے) نکال لیں گے ○ اور بے شک ہم نے فرعون

بولے: ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی پیدائش عطا فرمائی۔ آدمی کے لیے آدمی ہی کی شکل کی عورت بنائی' اونٹ کے لیے اونٹنی' گدھے کے لیے اس کی مادہ' بکریوں کے لیے ان کی جنس کا نر' پھر اس نے سب کو رہنے سہنے کے طریقے سکھائے' کھانا پینا' جماع کرنا سکھایا۔ فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ! تم کو اگلے لوگوں کا حال معلوم ہے کہ کون کون تھے اور کیسے مرگئے؟ وہ بولے: سب کا علم میرے خدا تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا ہے۔ لوح محفوظ میں لکھا ہے۔ میرا رب خطا و بھول چوک سے پاک ہے' ان کی سب باتیں جانتا ہے۔ سب کو بدلہ دے گا' اسی نے تو زمین کو تمہارا فرش و آرام گاہ بنایا اور تمہارے لیے اس میں کوچے راہیں بنائیں کہ خوب آرام سے چلو پھرو آؤ جاؤ۔ اسی نے آسمان سے مینہ برسایا اور قسم قسم (طرح طرح) کی مختلف رنگوں کی سبزیاں' پھول' درخت وغیرہ پیدا کیے' کسی کو تم کھاتے ہو اور بعض کو اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ لہٰذا خوب کھاؤ کھلاؤ۔ ان کے ذائقے رنگ برنگ کے ہوتے ہیں۔ عقل والوں کو قدرت کی غیبی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ ہم نے تم سب کو مٹی سے پیدا کیا یعنی آدم سے اور آدم کو مٹی سے اور اسی مٹی میں مرنے کے بعد تم کو لوٹائیں گے یعنی قبروں میں'

اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا

کو اپنی سب نشانیاں (جو موسیٰ علیہ السلام کو دی تھیں) دکھائیں تو اس نے (سب کو) جھٹلایا اور نہ مانا O کہنے لگا: اے موسیٰ! کیا تم اس لیے آئے ہو کہ

بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا

تم اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو O تو یقیناً ہم بھی تمہارے سامنے ویسا ہی جادو لائیں گے (جیسا تم لاؤ گے) تو ہمارے اور

وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

اپنے درمیان ایک وعدہ (اور ایک وقت) مقرر کر دو کہ ہموار جگہ میں اس وعدہ سے نہ ہم بدلیں نہ تم O

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ تمہارا وعدہ (اور مقررہ وقت) میلے اور جشن کا دن ہے اور یہ سب لوگ دن چڑھے اکٹھے کیے جائیں O فرعون (وہاں سے)

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا

واپس ہوا تو اپنے داؤ اکٹھے کیے، پھر (وقت مقررہ پر جادوگروں اور دوسرے لوگوں کو لے کر) آیا O موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ تمہیں خرابی اور تباہی ہو (دیکھو)

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان نہ باندھو اگر ایسا کرو گے تو وہ تمہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دے گا بے شک جس نے جھوٹ باندھا وہی نامراد رہا (اور غارت ہوا) O

داخل کریں گے اور اسی سے دوبارہ زندہ کر کے بروز قیامت تم کو نکالیں گے۔

۵۶ تا ۵۹- اور ہم نے فرعون کو بذریعہ موسیٰ (علیہ السلام) سب معجزات دکھلائے یعنی نو معجزے (۱) ید بیضا (۲) عصا (۳) طوفان (۴) ٹڈی (۵) جوئیں، کھٹمل (۶) مینڈک (۷) خون (۸) قحط سالی (۹) پھلوں وغلہ کی کمی۔ مگر اس نے سب جھٹلائے اور اسلام سے انکار کیا اور کسی معجزے کو نہ مانا، موسیٰ سے کہا کہ تم جادو کے زور سے ہم کو ہمارے ملک سے نکالنا چاہتے ہو۔ ایسا خیال نہ کرو، ہم بھی تمہارے جادو کا جواب جادوگر لا کر تم کو دکھائیں گے۔ پس تم ہمارے اور اپنے مباحثہ اور مقابلے کا ایک وقت مقرر کر لو۔ نہ ہم اس کے خلاف کریں نہ تم سوائے اس مکان کے کوئی اور مکان عمدہ تجویز کرو۔ یا یہ کہ ایسا مکان ہو جو برابر ہو، آدھی دور تم سے اور آدھی دور ہم سے (لفظ "سوی" اگر بکسر سین ہوگا تو معنی اول مراد ہے اور اگر بہ ضم سین ہے تو معنی ثانی مراد ہیں) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وقت وعدہ بازار کا دن ہو یا روز عید یا روز نوروز مراد ہے اور ایسا ہو کہ سب آدمی چاشت کے وقت جمع کر لیے جائیں، شہروں سے عقل مند جادوگر جمع ہوں۔

۶۰ تا ۶۷- پھر فرعون اپنے لوگوں کی طرف واپس گیا اور اس نے اپنی تدبیریں اور حیلے اور جادوگروں کو اٹھایا، وہ تقریباً بہتر تھے، پھر وعدے کی جگہ آیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان جادوگروں سے کہا: افسوس ہے تم پر، دنیا کی مصیبت تم پر آئی، دیکھو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان نہ باندھو وہ تم سب کو عذاب سے ہلاک کر دے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹی بات بنائے گا وہ

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ

تو ان لوگوں نے اپنے باہمی معاملہ میں اختلاف کیا اور چھپ کر مشورہ کرنے لگے ○ کہنے لگے کہ بے شک یہ دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام)

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

یقیناً جادوگر ہیں یہ دونوں چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے اچھے

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ

دین کو بھی لے جائیں (ملیامیٹ کر دیں) ○ تو تم اپنی تدبیریں (اکٹھی کر کے) پکی کرلو پھر صف باندھ کر (مقابلہ کے لیے) آؤ اور بے شک

اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ

کامیاب وہی ہوا جو غالب رہا (اور بازی لے گیا) ○ (جادوگروں نے) کہا کہ اے موسیٰ! (علیہ السلام) یا تو تم اپنا جادو ڈالو

اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ

یا ہم پہلے ڈالیں ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ نہیں بلکہ پہلے تم ہی ڈالو جب انہوں نے رسیاں اور لاٹھیاں

عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ

ڈالیں تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں اچانک ان کے جادو کے زور سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں دوڑتی ہوئی معلوم ہوئیں ○ تو موسیٰ (علیہ السلام)

یقیناً نقصان اٹھائے گا۔ پھر سب لوگوں نے اس معاملے میں آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہمارے اوپر موسیٰ (علیہ السلام) غالب آ جائیں گے تو ہم موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لے آئیں گے اور یہ مشورہ انہوں نے فرعون وغیرہ سے بالکل پوشیدہ رکھا' پھر ان لوگوں نے علی الاعلان موسیٰ اور ہارون کو جادوگر قرار دیا اور فرعون نے بھی یہ کہا کہ یہ چاہتے ہیں کہ تم کو تمہارے ملک سے اپنے جادو کے ذریعے سے نکال باہر کریں اور تمہارے دین و مذہب اور تمہاری جماعت کو ختم کر دیں۔ تو اے میری فوج کے لوگو! تم سب اپنی تدبیریں اور جادو وغیرہ اور اپنے جادوگروں کو اکٹھا کر کے سامنے مقابلہ کراؤ اور پھر تم صف بنا کر مقابلے میں کھڑے ہو جاؤ اور جو کوئی غالب رہے گا وہی آج کامیاب ہوگا۔ پھر جادوگروں نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ آپ اپنی لاٹھی پہلے ڈالتے ہیں یا ہم اپنی لاٹھیاں پہلے ڈالیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: بلکہ تم ہی پہلے ڈالو تو انہوں نے بہتر لاٹھیاں' بہتر رسیاں زمین پر ڈالیں' ان پر جادو کیا تو وہ رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں ایسے معلوم ہوتی تھیں کہ وہ سانپ دوڑ رہے ہیں۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) کے دل میں کچھ خوف پیدا ہوا۔ تو ہم نے موسیٰ سے کہا کہ آپ کچھ خوف نہ کریں' بے شک آپ ہی ان سب پر غالب رہیں گے۔ جو آپ کے سیدھے ہاتھ میں لاٹھی ہے وہ زمین پر ڈال دیجیے وہ ان جادوگروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کو نگل جائے گی' بے شک ان جادوگروں نے جادو کی چال چلی ہے' درحقیقت یہ باطل ہے اور جادوگر جہاں کہیں بھی ہوگا اور جو کچھ بھی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات نہیں پا سکتا' اس کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔

فِىْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

نے اپنے دل میں (ان لوگوں کے گمراہ ہونے کا) کچھ خوف پایا O ہم نے فرمایا اے موسیٰ! کچھ خوف نہ کھایئے بے شک (لوگوں پر ظاہر کرو) آپ ہی غالب رہیں گے O

وَاَلْقِ مَا فِىْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ

اور جو لاٹھی آپ کے سیدھے ہاتھ میں ہے اسے (زمین پر) ڈال دیجیے تو وہ ان کی بنائے ہوئے سانگ کو نگل جائے گی اور وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ جادو کا فریب ہے اور

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا

جادوگر کہیں سے بھی آیا ہو تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا (تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی ڈال دی اور وہ ان کے سب کرتبوں کو نگل گئی پھر جادوگروں کے دل میں حق کا اثر

اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ

ہوا) تو وہ سب سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے O فرعون نے کہا کہ کیا تم میری اجازت

لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

سے پہلے ہی اس پر ایمان لے آئے بے شک یہ تو (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) تمہارا بڑا (استاد) ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے (اور یہ سب تمہاری ملی بھگت ہے)

مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِىْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ

تو مجھے قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور ضرور کٹوا دوں گا اور میں تم سب کو کھجور کے تنوں (ڈھنڈوں) پر سولی چڑھاؤں گا اور

اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ

تم کو یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیر تک باقی رہنے والا ہے O (جادوگروں نے) کہا کہ ہمیں اس ذات کی قسم جس نے ہمیں پیدا

جب جادوگروں کا جادو باطل ہو گیا تو ان کو یقین ہو گیا کہ موسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے نبی ہیں تو جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے یعنی انہوں نے بہت جلد اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ کیا اور کہا: ہم ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے۔ تب فرعون نے جل کر ان سے کہا کہ تم موسیٰ (علیہ السلام) پر میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے یعنی تم کو ایسا مناسب نہ تھا۔ بے شک موسیٰ تمہارا بڑا جادوگر استاد ہے جس نے تم کو بھی جادو سکھایا ہے تو تم سب مل کر ہمارے ملک سے ہمیں نکالنا چاہتے ہو تو اب میں تمہارے ہاتھ پاؤں اِدھر اُدھر سے کاٹوں گا اور تم سب کو کھجور کے تنے پر سولی پر لٹکاؤں گا' تم سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سب سے زیادہ سخت عذاب دینے والا اور ہمیشہ عذاب میں رکھنے والا کون ہے (یعنی میں یا موسیٰ کا رب)۔ جادوگروں نے فرعون سے جواب میں کہا: ہم ان روشن دلیلوں کے مقابلے میں جو ہمارے پاس ہمارے رب کی طرف سے آئیں یعنی کتاب اور رسول موسیٰ علیہ السلام اور معجزات ہرگز تیری عبادت اور تیری اطاعت اختیار نہیں کر سکتے اور اس رب کی عبادت نہیں چھوڑ سکتے جس نے ہم کو پیدا فرمایا' تو جو کر سکتا ہے کر' بے شک تو دنیا ہی کی زندگی میں ہم پر

الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِىْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ

فرمایا ہے، ہم تجھے ان کھلی نشانیوں کے مقابلہ میں جو ہمارے پاس آ چکی ہیں ہرگز ترجیح نہ دیں گے (اور تیری بات ہرگز نہ مانیں گے) تو جو کچھ تجھے کرنا ہے کر لے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا

تو اس دنیا کی زندگی میں ہی تو حکم چلا سکتا ہے (تو ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں) ○ بے شک ہم اپنے رب پر (سچے دل سے) ایمان لا چکے ہیں تا کہ وہ ہماری خطائیں

عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا

معاف فرما دے اور اس (قصور) کو بھی جو تو نے ہمیں موسیٰ (علیہ السلام) کے مقابلہ میں جادو کرنے پر مجبور کیا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر (ثواب دینے والا ہے) اور

فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا

سب سے زیادہ دیر تک (نافرمانوں کو عذاب) دینے والا ہے ○ بے شک جو اپنے رب کے دربار میں مجرم ہو کر حاضر ہوگا تو یقیناً اس کے لیے جہنم ہے، جس میں نہ

قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ

وہ مرے گا اور نہ (آرام سے) زندگی گزارے گا (بلکہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا) ○ اور جو اپنے رب کے دربار میں ایمان دار ہو کر حاضر ہوں، جنہوں نے نیک عمل بھی

عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

کیے ہوں تو انہیں کے لیے بلند مرتبے ہوں گے ○ وہ بسنے کے ہمیشہ رہنے والے باغوں میں جن کے نیچے نہریں (بہہ رہی) ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں

مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ ع وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْ

گے اور یہ بدلہ اس کا جو (کفر اور گناہ کرنے سے) پاک ہوا ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ آپ میرے بندوں کو راتوں رات

حکومت اور ظلم کر سکتا ہے آخرت میں تیرا کوئی ہم پر اختیار نہیں۔ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تا کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور ہم کو بخش دے اور جو تو نے ہم کو جادو کرنے کے لیے زبردستی کی تھی وہ بھی اللہ تعالیٰ بخش دے اور اللہ تعالیٰ کا کرم اور بزرگی تمام دنیا کی چیزوں سے افضل اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ بے شک جو اپنے رب کے سامنے قیامت کے دن مجرم مشرک بنا ہوا آئے گا بے شک اس کے لیے سزا جہنم ہے نہ وہ اس میں مرے گا کہ آرام مل جائے اور نہ آرام کی زندگی ہوگی بلکہ وہ عذاب ہی عذاب بھگتے گا اور جو کوئی قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے ایمان دار ہو کر آئے گا اور اس نے نیک عمل بھی کیے ہوں گے تو انہی لوگوں کے لیے بلند درجے ہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں (یعنی جنات عدن میں) اور وہ جنت وہ ہے کہ جس کو رحمٰن نے اپنی قدرت سے خاص طریقے پر پیدا فرمایا ہے وہ سب جنتوں کے درمیان میں ہے اس کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شراب اور پانی اور شہد اور دودھ کی نہریں جاری ہیں وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جنہوں نے اپنے آپ کو کفر و شرک سے اور سب گناہوں سے پاک رکھا۔

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾

(مصر سے باہر) لے چلیے اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال دیجیے' آپ کو فرعون کا پیچھا کرنے کا کوئی ڈر اور ڈوبنے کا کوئی خطرہ نہ ہوگا O

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَ

فرعون نے اپنے لشکروں کو ساتھ لے کر ان کا پیچھا کیا تو انہیں (فرعون اور اس کے لشکروں کو) دریا (کی موجوں) نے جیسا ڈھانپنا چاہیے تھا ڈھانپ لیا O اور

اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ

فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ (راست) پر نہ لایا O (پھر ہم نے فرمایا:) اے بنی اسرائیل! بے شک ہم نے تم کو

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ

تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم کو کوہِ طور کی داہنی جانب (توریت دینے کا) وعدہ فرمایا اور تم پر

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ

من اور سلویٰ بھی اتارا O (اور ہم نے فرمایا:) ہماری دی ہوئی پاک چیزیں کھاؤ اور اس میں (زیادتی) حکم عدولی نہ کرو

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

(اگر حکم عدولی کرو گے) تو تم پر میرا غصہ اترے گا اور جس پر میرا غصہ اترا بے شک وہ (جہنم میں) گرا O

۷۷تا۱۰۴ - اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات مصر سے لے جاؤ' پھر ان کے لیے سمندر میں سوکھا راستہ مقرر کرو اور فرعون کے پکڑنے کا کچھ خوف نہ کرو اور نہ سمندر میں ڈوبنے کا خوف کرو۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے باہر نکلے تو فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا تو سمندر نے ان سب کو اپنے پیٹ میں ڈھانپ لیا جیسا ڈھانکنا چاہیے تھا یعنی چاروں طرف سے پانی نے گھیر لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہلاک کیا اور ان کو ڈوبنے سے نہ بچا سکا یا یہ معنی ہیں کہ فرعون نے اپنی قوم کو اللہ کے دین سے بھٹکایا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا۔ اور ہم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! ہم نے تم کو تمہارے دشمن فرعون سے نجات دی' ہم نے تم سے طور کی سیدھی طرف آنے کا وعدہ کیا تا کہ ہم کتاب عطا فرمائیں اور ہم نے تم پر میدان تیہ میں من و سلویٰ اتارا اور ہم نے فرمایا کہ جو حلال اور پاکیزہ رزق ہم نے دیا اس میں سے کھاؤ اور سرکشی اختیار نہ کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی ناشکری نہ کرو' اس کے ساتھ کفر نہ کرو' بعضوں نے کہا کہ کل کے لیے اٹھا کے نہ رکھو۔ اگر اس کے خلاف کرو گے تو تم پر میرا غضب اور عذاب اترے گا اور جس پر میرا غضب اور عذاب اترتا ہے بے شک وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور بے شک ان لوگوں کو جنہوں نے شرک سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک کام کیے پھر سیدھے راستے پر قائم رہے' بعضوں نے کہا کہ پھر سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جماعت صحابہ کے عقائد پر قائم رہے اور اسی پر مرگئے' تو بے شک میں ان کو بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔ پھر جب موسیٰ

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَآ

اور جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے پھر ہدایت پر قائم رہا تو بے شک میں اس کو بہت بخشنے والا ہوں O اور اے

اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِیْ وَ

موسیٰ! (علیہ السلام) آپ نے اپنی قوم کو چھوڑ کر (میرے پاس آنے میں) کیوں جلدی کی O (آپ نے) عرض کی کہ یہ میرے پیچھے آ رہے ہیں اور

عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ

اے میرے رب! میں آپ کے حضور جلدی کر کے اس لیے آیا کہ آپ راضی ہو جائیں O اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ہم نے آپ کے آنے

بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ

کے بعد آپ کی قوم کو آزمائش میں ڈالا اور (وہ یہ ہے کہ) سامری نے ان کو گمراہ کر دیا O تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرے

اَسِفًا ۚ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۗ اَفَطَالَ

ہوئے افسوس کرتے ہوئے واپس ہوئے (اور) اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے (ہدایت دینے کا) اچھا وعدہ نہ

عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ

فرمایا تھا' کیا تم پر کوئی بہت لمبی مدت گزر گئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے غصہ اترے تو تم نے میرے وعدہ کے خلاف

(علیہ السلام) ستر آدمیوں کے ساتھ ہماری ملاقات کی جگہ چلے تو آپ ان آدمیوں کو چھوڑ کر ذرا آگے بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے فرمایا کہ اے موسیٰ! تم اپنی قوم سے پہلے آ گئے' موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میں تیرے دربار میں جلد حاضر ہو گیا تاکہ تیری رضامندی زیادہ حاصل کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہم نے آپ کی قوم کا امتحان لیا ہے' انہوں نے آپ کے بعد بچھڑے کی عبادت شروع کر دی ہے' ان کو سامری نے گمراہ کر دیا ہے۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصے میں افسوس کرتے ہوئے اور کہا: اے میری قوم! کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا اور سچا وعدہ نہیں کیا تھا' کیا تمہارے اوپر کچھ مدت زیادہ گزر گئی یا تم نے ارادہ کیا کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کا غصہ اور عذاب نازل ہو جائے کہ تم نے میرے وعدے کے خلاف کیا۔ قوم کے لوگوں نے کہا: اے موسیٰ! ہم نے آپ کے وعدے کے خلاف جان بوجھ کر قصد نہیں کیا لیکن ہمارے اوپر فرعون کی قوم کے (زیورات کے) بوجھ ڈالے گئے۔ سامری نے ان کا بچھڑا بنا کر لوگوں سے کہا کہ یہ تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے وہ بھول گئے جو خدا کو تلاش کرنے گئے ہیں۔ وہ بچھڑا ایک جسم تھا اور گائے کے بچے کی سی آواز نکالتا تھا۔ کیا سامری اور اس کے ساتھی یہ نہیں دیکھتے تھے کہ وہ بچھڑا نہ ان کی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ ان کو کچھ نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے؟ اور بے شک ہارون نے موسیٰ (علیہ السلام) کے آنے سے پیشتر ان لوگوں سے یہ کہا کہ اے لوگو! بے شک تم فتنے میں پڑ گئے اور تم بچھڑے کی عبادت کر کے گمراہ ہو

مَوْعِدِیْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا

کیا○ (قوم نے) کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ سے وعدہ خلافی نہیں کی لیکن فرعون کی قوم کے گہنے پر ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے تو ہم نے اسے (آگ

مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ

میں) ڈال دیا اور پھر اسی طرح سامری نے بھی زیور (آگ میں) ڈال دیا○ تو (اس زیور سے) سامری نے ان کے لیے ایک بچھڑے کا پتلا ڈھال کر بے جان دھڑ

لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۵ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

نکالا اس کی آواز گائے کی طرح تھی تو (سامری اور اس کے ماننے والے) کہنے لگے کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) کا بھی معبود ہے تو وہ (اسے)

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۵ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا

بھول گئے ○ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ نہ وہ (بچھڑا) ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ اس کو ان کے نقصان

وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا ع ٤ ١٤ ١٣

اور نفع کا اختیار ہے ○ اور بے شک ہارون (علیہ السلام) نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تم اس

فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾

(بچھڑے) کی وجہ سے فتنہ میں پڑ گئے ہو اور بے شک تمہارا رب تو رحمٰن ہے تو تم میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو ○

ہو گئے اور بے شک تمہارا رب رحمٰن ہے تو تم میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو، بچھڑے کی عبادت چھوڑ دو۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بچھڑے کی عبادت برابر کرتے رہیں گے اور اس کے سامنے آسن جمائے بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہمارے پاس لوٹ کر آئیں۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) واپس آئے تو انہوں نے ہارون سے کہا: اے ہارون! تم نے ان کو گمراہ ہونے سے کیوں نہیں روکا؟ تم نے میری وصیت کی پیروی کیوں نہیں کی اور ان کو سزا کیوں نہیں دی، کیا تم نے میرا حکم نہ مانا۔ ہارون نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ پکڑو اور قوم کے سامنے ذلیل نہ کرو، بے شک مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ اگر میں ان کو سزا دوں تو تم کہو گے کہ بنی اسرائیل کے درمیان تم نے فرق کیوں ڈالا اور میرے آنے اور میری بات کا انتظار کیوں نہ کیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے سامری! یہ تو نے کیا کیا کہ بچھڑا بنا کر لوگوں کو پوجا کرنے کے لیے گمراہ کیا؟ تو سامری نے جواب دیا کہ میں نے وہ چیز دیکھی جو اور لوگوں نے نہ دیکھی تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ تو نے کیا دیکھا؟ سامری نے کہا: میں نے جبرائیل کو ایک سفید گھوڑے پر سوار دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ جہاں گھوڑے کے سم زمین پر لگتے ہیں وہاں سے روشنی نکلتی ہے اور ایک منٹ میں روئیدگی اگ آتی ہے، میں نے یہ سوچ کر کہ یہ مٹی برکت والی ہے اس کے پاؤں کے نیچے سے تھوڑی سی مٹی اٹھالی، وہ میں نے بچھڑے کے منہ میں ڈال دی وہ آواز نکالنے لگا اور میرے جی کو یہ بات اچھی معلوم ہوئی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے سامری سے کہا کہ تو میرے سامنے سے چلا جا تو دنیا میں جب تک زندہ رہے گا تیرے اوپر

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ

وہ کہنے لگے: ہم تو اس بچھڑے کی عبادت پر اس وقت تک جمے بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) لوٹ کر آ جائیں O

يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ

موسیٰ (علیہ السلام) نے (آ کر) کہا: اے ہارون (علیہ السلام) جب تم نے ان کو گمراہ ہوتے ہوئے دیکھا O تو تمہیں میرے پیچھے آنے میں کس بات

اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ

نے روکا تھا O کیا تم نے میرا حکم نہ مانا O ہارون (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے ماں جائے بھائی! میری ڈاڑھی اور میرے سر کے بال نہ پکڑو، مجھے

اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ

اس بات کا ڈر ہوا کہ آپ کہیں گے کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا O پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے (سامری سے) کہا:

فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ

اے سامری! تجھے کیا ہوا تھا (جو تو نے ایسا کیا) O سامری نے کہا کہ میں نے وہ دیکھا جو اور لوگوں نے نہ دیکھا تھا تو میں نے بھیجے ہوئے فرشتہ کے قدم کے نشان

قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾

سے ایک مٹھی مٹی بھر لی تو اس (مٹی) کو (بچھڑے میں) ڈال دیا اور میرے دل کو ایسا ہی اچھا معلوم ہوا (یا میرے دل میں ایسا ہی آیا) O موسیٰ (علیہ السلام)

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ

نے (غصہ سے) کہا: جا میرے پاس سے دور ہو تو بے شک دنیا کی زندگی میں تیری یہ سزا ہے کہ تو لوگوں سے کہے گا کہ مجھے کوئی چھو نہ جائے (تو سب سے دور

لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ

راندہ ہوا رہے گا) اور بے شک تیرے لیے (عذاب کے) وعدہ کا ایک وقت مقررہ ہے تو تجھ سے خلاف نہ ہوگا (یعنی جس کو تو ٹال نہ سکے گا) اور اپنے اس معبود کو

یہ عذاب ہے کہ تو لوگوں سے کہے گا: مجھ سے کوئی چھو نہ جائے اور میرے پاس کوئی نہ آئے اور قیامت میں تیرے لیے جو وعدہ ہے یعنی جہنم وہ ہرگز خلاف نہ ہوگا اور اپنے اسی معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو آسن جمائے بیٹھا رہا ہم اس کو ضرور ضرور آگ میں جلائیں گے پھر اس کو ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہا دیں گے۔ بے شک تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اولاد اور شریک سے پاک ہے ہر چیز کو اس کا علم گھیرے ہوئے ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اسی طرح آپ کے سامنے بذریعہ جبرائیل پچھلے لوگوں کی خبریں بیان فرماتے ہیں بے شک ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ذکر یعنی قرآن عطا فرمایا جس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں۔ جو اس سے منہ پھیرے گا اور اس کا انکار کرے گا تو بے شک وہ قیامت کے دن اپنے کفر و شرک کا

عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ

دیکھ کہ جس کی پوجا کے لیے تو (دن بھر) جما بیٹھا رہا (دیکھ) ہمیں قسم ہے کہ ہم اسے ضرور ضرور جلائیں گے پھر اس کی راکھ کو پیس کر (ریزہ ریزہ کر کے) سمندر میں

الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ

بکھیر دیں گے ○ (اے لوگو!) بے شک تمہارا معبود تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں اس کا علم تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے ○ (اے نبی

مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَّنْ

ﷺ!) اسی طرح ہم آپ کے سامنے اگلوں کی خبریں سناتے ہیں (تاکہ لوگوں کو عبرت ہو) اور بے شک ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک (سمجھانے والا) ذکر

أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ

(قرآن) عطا فرمایا ہے ○ جو لوگ اس سے منہ پھیر لیں گے تو وہ قیامت کے دن (اس گناہ کا) بوجھ خود اٹھائیں گے (یعنی سزا بھگتیں گے) ○ جس

وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ

میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کے حق میں وہ کیا ہی بُرا بوجھ ہوگا ○ جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حالت میں اٹھائیں

الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا

گے کہ ان کی آنکھیں (دہشت سے) نیلی ہوگئی ہوں گی ○ وہ آپس میں ایک دوسرے سے چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس دن ہی ٹھہرے

عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن

(یعنی بہت کم) ○ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے جب کہ ان میں سب سے زیادہ سمجھدار (اور بہتر رائے والا) کہے گا کہ تم (دس دن کیا کہتے ہو بلکہ)

لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي ع ۵ ۱۵ ۱۴

صرف ایک ہی دن ٹھہرے ہو (قیامت کا ہولناک منظر دیکھ کر وہ دنیا کی زندگی کو بھول جائیں گے) ○ (اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے پہاڑوں کا حال پوچھتے

بوجھ اٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا اور اس کی سزا ہمیشہ ہمیشہ بھگتے گا اور قیامت کے دن اس کے گناہوں کا کیا ہی برا بوجھ ہوگا جس دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور ساری مخلوق زندہ کر کے اٹھائی جائے گی اور ہم مجرموں کو اس دن اندھا اٹھائیں گے۔ وہ خوف زدہ ہو کر آپس میں ایک دوسرے سے آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم اپنی قبروں اور دنیا میں دس دن سے زیادہ نہ ٹھہرے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے جب کہ ان کا سب سے زیادہ عقل والا کہے گا: تم تو دنیا میں ایک ہی دن ٹھہرے۔

۱۰۵ تا ۱۱۴۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے لوگ پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کا کیا حال ہوگا تو آپ فرمائیے کہ میرا رب ان کو ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔ زمین کو برابر اور چٹیل میدان کر کے چھوڑے گا تم

نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾

ہیں تو آپ فرمایئے کہ (قیامت کے دن) پہاڑوں کو میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا ○ تو زمین چٹیل میدان کرکے چھوڑ دے گا ○ تو (اے دیکھنے والے!)

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ

تو اس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے گا (یعنی سب زمین برابر کردی جائے گی) ○ اس دن (میدان محشر کی طرف) بلانے والے کے پیچھے سب لوگ دوڑیں گے اس

فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

میں کوئی کجی نہ ہوگی (اس کے خلاف کچھ نہ ہوگا) اور (دہشت کی وجہ سے) رحمٰن کے سامنے سب آوازیں (پست اور) دھیمی پڑجائیں گی تو سوائے سانس کی بہت

الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

آہستہ آواز کے آپ اور کچھ نہ سنیں گے ○ اس دن کسی کی سفارش کام نہ دے گی مگر اسی کی جس کو رحمان نے اجازت دی ہوگی اور اس کی بات پسند فرمائی ہوگی (جیسے

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ

انبیاء علیہم السلام واولیاء عظام وغیرہم) ○ اور وہ سب جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ○ اور زندہ اور قائم رکھنے

خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ

والے (اللہ تعالیٰ) کے سامنے سب منہ جھک جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا ہوگا بے شک وہی نامراد (اور تباہ) ہوگا ○ اور جو مسلمان ہوکر

اس میں اونچا نیچا کچھ نہ دیکھو گے۔ اس دن سب لوگ پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی یعنی دائیں بائیں نہ جھکیں گے اور سب آوازیں رحمٰن کے سامنے ہیبت سے پست ہوکر رہ جائیں گی تو تم نہ سنو گے مگر بہت آہستہ آہستہ آواز جیسے اونٹ کی رفتار کی آواز۔ اس دن کسی کی سفارش کسی کو کام نہ دے گی مگر جس کو رحمٰن نے سفارش کی اجازت دی ہو اور جس کی بات پسند فرمائی ہو وہ پسندیدہ بات اسلام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کی سفارش ہوگی اور کافروں کے لیے کسی کی سفارش نہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے یعنی آخرت اور جو ان کے پیچھے ہے یعنی دنیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جس کو اللہ تعالیٰ اس کا علم عطا فرمائے جیسے انبیاء علیہم السلام اور فرشتے۔ اور سب چہرے عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن جھک جائیں گے اس ذات پاک کے سامنے جو حقیقی زندہ ہے اس کو کبھی موت نہ آئے گی اور سارے عالم کا قائم رکھنے والا ہے اس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا اور بے شک نقصان میں رہیں گے وہ جنہوں نے ظلم اور شرک کا بوجھ اٹھایا اور ایمان دار ہوکر جو نیک کام کرے گا تو اس کو نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا اور اسی طرح ہم نے یہ عربی قرآن اتارا جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعے سے عربی زبان میں اور ہم نے اس میں ہر قسم کے عذاب کے وعدے بیان کیے تاکہ لوگ کفر اور شرک اور دوسرے گناہوں سے بچیں یا ان کے دل میں کچھ سوچ و بچار اور عبرت پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ سب سے بلند و بالا ہے اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ وحی پوری ہونے سے پہلے

مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا

نیک کام کرے گا تو نہ اس کو زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا O اور (جس طرح ہم نے اس قرآن کے معنی میں خوبی رکھی ہے) اسی طرح ہم نے اس قرآن کو

عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ

(لفظوں میں بھی) عربی (زبان میں) اتارا اور اس میں طرح طرح کے عذاب سے ڈرانے والی باتیں بیان فرمائیں تاکہ وہ ڈریں یا یہ ان کے دل میں کچھ غور وفکر اور

ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ

سمجھ پیدا کرے (یہ کلام لوگوں کے نفع کے لیے اتارا گیا ہے) O اور اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ اور سب سے بلند (اور بالاتر) ہے (اس کو کسی کی ضرورت نہیں) اور (اے

اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ

نبی ﷺ!) قرآن کی وحی پوری ہونے سے پہلے آپ اس کے پڑھنے میں جلدی نہ کریں اور (یوں) دعا کریں: اے میرے رب! میرا علم اور زیادہ فرما O اور

اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا ع ۱۱ ۶ ۱۵

بے شک ہم نے اس سے پہلے آدم (علیہ السلام) کو ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ اسے بھول گئے اور ہم نے ان کا قصد نہ پایا O اور جب ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا

فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اس نے انکار کیا O تو ہم نے کہا

قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کریں اور یہ دعا کریں کہ اے میرے رب! میرا علم اور حافظہ اور فہم اور حکمت قرآن میں اور زیادہ کر۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل کی قرأت ختم کرنے سے پہلے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیتے تھے اس خیال سے کہ میں بھول نہ جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع فرمایا اور فرمایا: ''سنقرء ک فلا تنسی'' ہم آپ کو پڑھائیں گے تو آپ بھولیں گے نہیں۔

۱۱۵ تا ۱۳۵۔ اور بیشک ہم نے اس سے پہلے آدم (علیہ السلام) سے عہد لیا اور ان کو حکم دیا کہ اس درخت کے قریب نہ جائیں' اس کا پھل نہ کھائیں تو وہ ہمارا حکم بھول گئے اور ہم نے ان کا قصد نہ پایا یعنی اس درخت کے پھل کھانے میں ہمارا حکم بھول گئے۔ اے حبیب! آپ اس وقت کو یاد کیجیے جب کہ ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو تعظیمی سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا' اس نے انکار کیا۔ پھر ہم نے آدم سے فرمایا کہ یہ ابلیس تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے' کہیں تم دونوں کو جنت سے نکال نہ دے یعنی اس کا کہنا نہ ماننا' اگر اس کا کہنا مانو گے تو مشقت اور تکلیف میں پڑ جاؤ گے۔ بے شک جنت میں تم بھوکے اور ننگے نہ رہو گے' جنت کے میوے اور لباس تمہارے لیے ہیں اور بے شک تم جنت میں پیاسے نہ رہو گے اور نہ تم کو دھوپ کی گرمی پہنچے گی۔ پھر شیطان نے آدم کو وسوسہ دیا' شیطان نے کہا کہ اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ جیتے رہنے کا درخت نہ بتا دوں اور وہ بادشاہی جو پرانی نہ ہو۔ لہٰذا آدم اور ان کی بیوی نے اس کے جھانسے میں آ کر اس درخت سے

يٰاٰدَمُ إِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ

کہ اے آدم! (علیہ السلام) یہ ابلیس آپ کا اور آپ کی بیوی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے، پھر

فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَأَنَّكَ لَا

آپ مشقت میں پڑ جائیں O بے شک آپ کے لیے جنت میں یہ نعمت ہے کہ نہ آپ بھوکے رہیں گے اور نہ ننگے O اور یہ کہ

تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ

نہ اس میں آپ کو پیاس لگے اور نہ دھوپ (کی تکلیف ہوگی) O پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا کہ اے آدم (علیہ السلام)!

هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَأَكَلَا مِنْهَا

کیا میں آپ کو ہمیشہ زندہ رہنے کا درخت اور ایسی بادشاہی جو پرانی نہ پڑے نہ بتا دوں O تو ان دونوں نے (اس کے وسوسہ کی وجہ سے)

فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ

اس درخت سے کھالیا تو (اس کے کھاتے ہی) ان کی شرم کی چیزیں ان پر ظاہر ہوئیں (یعنی بہشتی لباس اتر گیا) اور وہ دونوں جنت (کے درخت) کے پتے اپنے

وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ

اوپر چپکانے لگے اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش و بھول چوک واقع ہوئی تو جو کچھ مطلب چاہا تھا (یعنی ہمیشہ کی زندگی) اس کی راہ نہ پائی O پھر آدم (علیہ

هَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا

السلام) کو ان کے رب نے (اپنی رسالت کے لیے) چن لیا تو ان پر اپنی رحمت سے رجوع اور توجہ فرمائی اور (اپنے قرب خاص کی) راہ دکھائی O اللہ تعالیٰ نے

کچھ کھالیا۔ اس کے کھاتے ہی ان دونوں پر ان کی شرم کی چیزیں (شرم گاہیں) ظاہر ہو گئیں یعنی بہشت کے لباس ان کے جسم سے اتر گئے اور جنت کے پتے ننگے جسم پر چپکا کر ستر چھپانے لگے اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش اور بھول چوک واقع ہوئی تو جو مطلب انہوں نے چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی یعنی دائمی زندگی نہ ملی۔ پھر ان کے رب نے اپنی رسالت اور نبوت کے لیے ان کو چن لیا تو اپنی رحمت سے ان کی طرف توجہ فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی' اس لغزش کے بعد آدم علیہ السلام نے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی اور اپنی بھول کی معافی چاہی' اللہ تعالیٰ نے معافی عطا فرمائی۔
پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں اور باقی ساتھی یعنی سانپ اور مور سب جنت سے زمین پر اترو' تم میں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن ہے یعنی سانپ انسان کا اور انسان سانپ کا' شیطان انسان کا۔ پس اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے یعنی کتاب اور رسول تو جو کوئی میری کتاب اور رسول کی تابع داری کرے گا تو وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور آخرت میں شقی بدنصیب نہ ہوگا اور جو کوئی میرے ذکر یعنی میری کتاب اور رسول سے منہ پھیرے گا تو اس کے لیے تنگ زندگی اور

يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾

فرمایا کہ تم دونوں مل کر جنت سے (زمین پر) اتر و تم میں (یعنی تمہاری اولاد میں) ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ

جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ بہکے گا اور نہ وہ (بدبخت اور) تباہ ہوگا O اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا (میرا فرمان نہ مانا) تو اس کے لیے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ

(قبر اور آخرت وغیرہ میں) تنگ و تلخ زندگانی ہے اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے O وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ

بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾

میں تو آنکھوں والا تھا O اللہ تعالیٰ فرمائے گا یوں ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو تو نے (اندھا بن کر) انہیں بھلا دیا اور (جس طرح تو نے انہیں بھلا

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ

دیا) اسی طرح آج تیری بھی کوئی خبر نہ لے گا O اور ہم ان لوگوں کو جو حد سے بڑھتے ہیں اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہیں لاتے ہیں ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور

سخت عذاب قبر اور دوزخ میں ہوگا اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ تو کہے گا: اے میرے رب! میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا تو تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اس لیے ہوا کہ تیرے پاس ہماری آیتیں ہماری کتاب اور رسول آئے تو تو نے ان کا انکار کیا اور ان کو بھلا دیا' ان کی حقانیت کا اقرار نہ کیا تو ایسے ہی آج تجھ کو جہنم میں چھوڑ دیا گیا اور ہم نے اپنی رحمت سے تجھے محروم کر دیا اور اسی طرح ہم ان لوگوں کو جو حد سے بڑھے اور ہمارے ساتھ شرک کیا اور اپنے رب کی آیات یعنی کتاب اور رسول پر ایمان نہ لائے انکار کیا ہم سزا دیں گے' بے شک آخرت کا عذاب سب سے زیادہ سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ کیا مکے والوں کی آنکھیں گذشتہ واقعات سے نہ کھلیں کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سے زمانے والے ہلاک کر دیئے جن کی زمینوں اور شہروں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں۔ بے شک ان واقعات میں جو ہم نے ان کے ساتھ کیے عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ اے حبیب! اگر آپ کے رب کی ایک بات ان کے حق میں پہلے نہ گزر چکی ہوتی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی' ایک میعاد مقرر کی جائے گی' تو ان کو دنیا میں عذاب ضرور آ کر چپٹ جاتا۔ تو اے حبیب! آپ ان کی باتوں پر جو آپ کے خلاف کرتے ہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے یعنی نماز پڑھیے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے یعنی فجر کی نماز' آفتاب غروب ہونے سے پہلے یعنی ظہر اور عصر کی نماز اور رات کی ساعتوں میں بھی نماز پڑھیے یعنی مغرب اور عشاء کی نماز اور دن کے حصوں میں یعنی ظہر اور عصر کی نماز تا کہ آپ کو شفاعت کا منصب عطا کیا جائے اور آپ کی شفاعت قبول کی جائے تا کہ آپ ہم سے راضی ہو جائیں۔ جیسا کہ "والضحیٰ" کی اس آیت میں فرمایا ہے: "ولسوف یعطیک ربک فترضی" "اے سننے والے! تو اپنی آنکھیں ان نعمتوں کی طرف جو ہم نے کافروں کی جماعتوں یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ کو برتنے کے لیے اور

الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

البتہ آخرت کا عذاب سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ دیر تک رہنے والا ہے O تو کیا ان کو (یعنی کافروں کو اس واقعہ سے) راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے

يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ ع وَ

کتنے ہی زمانہ والوں کو (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا یہ ان کے رہنے کے مکانوں میں چلتے پھرتے ہیں' بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے

لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ؕ ﴿١٢٩﴾

بہت سی نشانیاں ہیں O اور (اے نبی علیہ السلام!) اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات قرار نہ پا چکی ہوتی اور وعدہ مقرر نہ ہوا ہوتا تو ضرور انہیں اب

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

تک عذاب لپٹ جاتا O تو اے نبی علیہ السلام! آپ ان کی باتوں پر صبر کیجئے (اور عذاب کے وقت کا انتظار کیجئے) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

کیجئے (یعنی نماز پڑھیے) سورج نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور سورج غروب ہونے سے پہلے (یعنی عصر کی) اور رات کی کچھ ساعتوں میں اس کی پاکی بیان

تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ

کیجئے (یعنی مغرب وعشاء کی نماز پڑھیے) O اور خصوصاً دن کے کناروں (اور حصوں) میں بھی یعنی ظہر وعصر کی نماز پڑھیے اس امید پر کہ آپ (اللہ تعالیٰ کی عطاو

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ

بخشش سے) راضی ہو جائیں O اور (اے سننے والے!) ہم نے جو کافروں کو دنیا کی زندگی کی تازگی اور زیب وزینت برتنے کے لیے دی ہے تاکہ ہم اس کے

ع ١٣ ١٦

دنیا کی زندگی کی زیب وزینت دی ہے اور عیش وآرام ان کو دیا ہے اس کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھ' یہ نعمتیں ہم نے ان کو ان کے امتحان اور آزمائش کے لیے دی ہیں کہ یہ نعمتیں حاصل کرنے کے بعد بھی ہمارے معبود ہونے کا اقرار کرتے ہیں کہ نہیں اور تمہارے رب کا رزق یعنی جنت اور اس کی نعمتیں سب سے اچھا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اے سننے والے! اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور خود بھی اس پر قائم اور ثابت رہو۔ ہم تجھ سے تیری روزی اور تیرے بال بچوں کو روزی دینے کا سوال نہیں کریں گے' تجھے اور سب کو حقیقی روزی دینے والے تو ہم ہیں' تو دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور آخرت کا اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے اور کافروں نے کہا: یہ نبی اپنے رب کے پاس سے کوئی ایسی نشانی کیوں نہیں لاتا جو ہم مانگتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا ان کے پاس اس کا بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں یعنی توریت' انجیل' زبور وغیرہ ہے' میں قرآن اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بشارت اور آپ کی نبوت اور تشریف کا ذکر نہیں ہے؟ ایمان کے لیے یہ نشانیاں کافی ہیں' ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کے طلب کرنے کا کیا موقع ہے اور اگر ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آنے سے پیشتر ان کو عذاب سے

اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ

سب ان کو فتنے میں ڈالیں اور ان کی آزمائش کریں ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ (وہ فنا ہو جائے گا) اور تیرے رب کا رزق سب سے بہتر اور سب سے زیادہ دیر

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ اَوَلَمْ

تک رہنے والا ہے (وہ کبھی فنا نہ ہوگا) O اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور اس پر خود بھی قائم رہو ہم تجھ سے (ان کی) روزی کا سوال نہیں کریں گے ہم تجھے بھی روزی

تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

دیتے ہیں (اور ان کو بھی) اور آخرت کا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے O اور کافروں نے کہا کہ یہ نبی اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس (ہماری منہ مانگی) کوئی

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

نشانی کیوں نہیں لاتے (ان سے کہہ دیجیے:) کیا ان کے پاس اگلے صحیفوں کا بیان اور شہادت نہیں پہنچی O اور اگر ہم انہیں رسول کے آنے سے پہلے کسی عذاب

مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

میں ہلاک کر دیتے تو وہ ضرور کہتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تو ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہی تیری آیات کی پیروی

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ٨ / ١٧

کرتے (تیری آیتوں پر چلتے) O (اے نبی ﷺ! ان سے) فرمائیے: ہم سب انتظار کر رہے ہیں تو تم بھی انتظار کرو تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ
سیدھے راستے والے کون ہیں اور کس نے ہدایت پائی O

ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور کہتے اور یہ کہنے کا ان کو موقع ملتا کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے اور اس کی پیروی کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل وخوار اور رسوا ہوتے' یعنی بدر کے دن قتل ہونے اور ذلت سے قید ہونے سے پیشتر۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمائیے کہ ہم اور تم (ہر ایک) راہ دیکھ رہے ہیں' انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کرو یعنی کون ہلاک ہوتا ہے اور کون باقی رہتا ہے' تو عنقریب یعنی قیامت میں تم کو معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستے والے کون ہیں اور کس نے ہدایت پائی ہے۔ کافروں نے کہا تھا کہ ہم زمانے کے حوادث اور انقلاب اور مصیبتوں کا انتظار کرتے ہیں کہ مسلمانوں پر یہ مصیبتیں کب آتی ہیں اور ان کا قصہ کب تمام ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اے کافرو! تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہارے اوپر عذاب آنے کا انتظار کر رہے ہیں لہٰذا قیامت میں سب معلوم ہو جائے گا اور بدر کے دن کچھ معلوم ہو بھی چکا ہے۔

(۲۱) سورۃ الانبیاء مکیۃ (۷۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیاتہا ۱۱۲ رکوعاتہا ۷

سورۂ انبیاء مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ایک سو بارہ آیات، سات رکوع ہیں

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ

لوگوں کا حساب نزدیک آ گیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے

مُّعْرِضُونَ ① مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ إِلَّا

پڑے ہیں O جب ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے

اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ② لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى

تو وہ اسے نہیں سنتے مگر کھیل (اور ہنستی) میں ڈال دیتے ہیں O ان کے دل کھیل میں لگے ہوئے ہیں اور ظالموں نے

الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ

آپس میں پوشیدہ مشورہ کیا کہ یہ (محمد ﷺ) کون ہیں تمہیں جیسے تو ایک آدمی ہیں، کیا تم دیدہ دانستہ جادو

وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ③ قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

(کی باتیں سننے جاتے) ہو O نبی (ﷺ) نے فرمایا کہ میرا رب آسمان اور زمین کی سب باتیں جانتا ہے اور وہی سب کچھ سننے

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ④ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ

والا جاننے والا ہے O بلکہ ظالموں نے کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خواب اور خیالات ہیں بلکہ نبی (ﷺ) نے اس کو

سورۃ الانبیاء

۱ تا ۵- آدمیوں کے حساب کتاب کا زمانہ قریب آ گیا اور کتاب میں جوان سے عذاب کا وعدہ تھا وہ نزدیک ہوا مگر وہ اب تک غافل ہیں، خدا تعالیٰ کے منکر اور اس کو جھٹلانے والے اور اعتراض کرنے والے ہیں۔ جب ان کے پیغمبر کے پاس ان کے خدا تعالیٰ کے پاس سے کوئی نئی آیت یا نیا حکم آتا ہے، ایک سورت کے بعد دوسری سورت اترتی ہے تو اہل مکہ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پڑھنے کو سنتے ہیں، کھیل کود کرتے جاتے ہیں، رسول و قرآن کے ساتھ مسخرا پن کرتے جاتے ہیں غور سے نہیں سنتے۔ ان کے دل امر آخرت سے غافل و بے خبر ہوتے ہیں اور آپس میں ظالم لوگ یعنی ابو جہل وغیرہ چھپ چھپ کر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں مشورہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) تم ہی جیسے تو آدمی ہیں ان میں زیادتی کیا ہے، کیا تم ان کے جادو کی تصدیق کر لو گے اور اس کو مانو گے حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ وہ جادوگر ہے اور آنکھوں سے دیکھتے ہوئے تم اس کو مان لو گے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ میرا پروردگار آسمان و زمین کے سب

بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝٥ مَا آمَنَتْ

گھڑ لیا ہے بلکہ وہ شاعر ہیں تو وہ ہمارے پاس ایسی کوئی نشانی لائیں جیسے کہ پہلے رسول (معجزوں کے ساتھ) بھیجے گئے O ان سے پہلے

قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۖ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ۝٦ وَمَا أَرْسَلْنَا

جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا وہ بھی ایمان نہ لائی تھی تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے O اور ہم نے آپ سے پہلے

قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ ۖ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا

صرف مرد ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی فرماتے تھے تو (اے لوگو!) اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے

تَعْلَمُونَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا

پوچھ دیکھو O اور ہم نے انہیں ایسا جسم نہیں بنایا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ ہمیشہ دنیا میں

خَالِدِينَ ۝٨ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا

رہنے والے تھے O پھر ہم نے انہیں اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تو ہم نے ان (رسولوں) کو اور جن کو ہم نے چاہا نجات دی اور ہم نے حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک

باشندوں کی خفیہ باتیں یعنی قول و فعل جانتا ہے یعنی اگر جادو ہو تو وہ چلنے کیوں دیتا' وہ تمہاری باتیں سنتا ہے' تمہارے حال و عذاب سے خبردار ہے' بلکہ بعض کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو قرآن پڑھتے ہیں وہ (نعوذ باللہ) فضول خیالات باطلہ ہیں جن کی کوئی اصلیت نہیں' بے فائدہ و پریشان خواب ہیں' بلکہ بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے قرآن خود جی سے جوڑ کر خدا تعالیٰ پر بہتان باندھا ہے' بعض کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہیں' اگلے پچھلے مضامین اکٹھے کر کے باندھ لیتے ہیں' اگر یہ سچے رسول ہیں تو جیسے اگلے رسول نئے معجزے لے کر آیا کرتے تھے یہ کوئی نیا معجزہ جسے ہم طلب کریں کیوں نہیں دکھاتے۔

۶- اے رسول! ان سے پہلے بہت رسول آئے' ان لوگوں نے جن کو ہم نے آخر کار عذاب دے کر ہلاک کیا انکار کیا' ان پر ایمان نہ لائے' یونہی جھوٹے خیالات پیدا کیے' کیا یہ بھلا ایمان لے آئیں گے؟ ہرگز نہیں یہ بھی انہی کی طرح ہلاک ہوں گے۔

۷ تا ۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ آدمی اور مرد ہی تھے جیسے آپ ہیں' ہم ان پر بذریعہ ملائکہ وحی بھیجتے تھے جیسے آپ پر' پس اے کافرو! اگلے علم والوں سے یعنی توریت و انجیل پڑھے ہوئے لوگوں سے یہ سب باتیں تحقیق کر لو اگر تم نہیں جانتے کہ کتاب کیا ہے اور رسول کسے کہتے ہیں اور ہم نے ان کو فقط گوشت کا پتلا بنا کر نہ بھیجا تھا کہ وہ نہ کچھ کھاتے ہوں نہ پیتے ہوں اور نہ وہ دنیا میں رہتے ہوں بلکہ وہ کھاتے بھی تھے' پیتے بھی تھے ان کے ساتھ موت و زندگی سب لگی تھی۔ پھر آخر کار ہم نے اپنا وعدہ سچا کیا' ان کو کافروں سے نجات دی اور جس کو ہم نے چاہا یعنی مسلمانوں کو غالب کیا اور مالداروں مشرکوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ آیت کافروں کے جواب میں اتری جب کافروں نے اعتراض کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو کھاتے' پیتے' چلتے' پھرتے' لیتے' دیتے ہیں' یہ رسول کیسے ہو سکتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ پہلے رسول بھی کھاتے پیتے تھے' کھانا پینا رسالت کے خلاف تو نہیں ہے۔

ع ۱۰ / ۱

الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ع

کردیا O (اے لوگو!) بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب اتاری جس میں تمہاری ناموری اور تمہارے لیے نصیحت ہے کیا تمہیں (اتنی بھی) عقل

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا

نہیں O اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک اور تباہ کر دیں جو ظلم کرنے والی تھیں اور ہم نے ان کے بعد اور قومیں پیدا کر

اٰخَرِيْنَ ۝١١ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢ۭ لَا تَرْكُضُوْا

دیں O تو جب ان ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو وہ فوراً وہاں سے بھاگنے لگے O (تو ان سے طنزاً کہا گیا کہ عذاب سے) نہ بھاگو

وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔـلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا

اور ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف (جن میں تم مزے اڑایا کرتے تھے) لوٹ کر جاؤ تاکہ تم سے پوچھا جائے (کہ تم پر کیا

يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ

گزری اور تمہارے سازو سامان کیا ہوئے) O کہنے لگے: ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ہی ظالم تھے O تو وہ برابر یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی

حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

ہوئی کھیتی کی طرح اور بجھے ہوئے انگاروں کی طرح راکھ کر دیا O اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان (دونوں) کے درمیان میں ہے (بیکار اور عبث) کھیلنے

۱۰ تا ۱۵- اے آدمیو! ہم نے تمہاری طرف یعنی تمہارے پیغمبر پر بذریعہ جبریل (علیہ السلام) وہ کتاب اتاری جس میں تم کو نصیحت ہے، تمہارے لیے باعث عزت و شرف ہے اگر تم سمجھو اور ایمان لاؤ، پس تم کو کیا ہو گیا ہے جو اپنی شرف و عزت کو نہیں مانتے ہو۔ ہم نے بہت گاؤں والوں کو ہلاک کر ڈالا جو ظالم مشرک تھے اور ان کے بعد دوسروں کو پیدا کیا جو ان کے مکانات اور شہروں کے رہنے والے بسنے والے ہوئے۔ جب انہوں نے ہمارے عذاب کو آتے دیکھا اور سمجھے کہ ہلاک ہوئے تو وہم سمجھ کر اس کا مذاق اڑانے لگے یا یہ جان بچا کر بھاگنے لگے۔ فرشتوں نے کہا: مسخرا پن نہ کرو یا یہ کہ نہ بھاگو، اپنے ناز و نعمت مال و منال، دنیا کی زینت اور مکانات کی طرف لوٹ جاؤ، تم سے سوال ہو گا یعنی ایمان کے بارے میں اور پیغمبر کو جھٹلانے اور قتل کرنے کے بارے میں۔ جب ان پر عذاب آ ہی گیا تو بولے: ہائے افسوس ہم بے شک ظالم تھے کہ ہم نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور قتل کیا۔ پس وہ یہی بکتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ریزہ ریزہ بھس کی طرح کر دیا جیسے بھس گرمی میں اڑتا پھرتا ہے یہی حالت ان کی ہوئی، یہ اشارہ ہے اہل حرورا کے قصہ کی طرف، وہ ایک قریہ ہے یمن کی طرف، وہاں ایک پیغمبر آئے تو انہوں نے ان پیغمبر کو قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو ان پر مسلط کیا، اس نے ایسا قتل عام کر دیا کہ ایک متنفس باقی نہ رہا۔

۱۶ تا ۱۸- اور ہم نے آسمان و زمین کو اور جو ان کے درمیان میں ہے بے فائدہ اور بطور لہو و لعب (فضول) نہیں بنایا بلکہ اپنی قدرت کے نمونے دکھائے اور عقل والوں کے لیے باعث عبرت و نصیحت بنایا اور ہمارے قانون میں ہر چیز کا بدلہ

لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ

کے لیے نہیں بنایا O اور اگر ہم کوئی کھیل کود بنانا چاہتے تو بے شک ہم اس کو اپنے پاس کی چیزوں سے بناتے اگر ہمیں

كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ

کچھ کرنا ہوتا O بلکہ ہم حق کو باطل پر (پتھر کی طرح) پھینک مارتے ہیں تو حق باطل کا بھیجا

فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي

نکال دیتا ہے تو فوراً وہ (باطل) مٹ جاتا ہے اور تمہارے لیے خرابی (اور پھٹکار) ہے ان باتوں سے جو تم بناتے ہو O اور جو آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ

اور زمین میں ہیں سب اسی کی ملک ہیں اور جو اس کے حضور میں ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ تکبر کرتے ہیں

وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ

اور نہ تھکتے ہیں (یعنی فرشتے) O وہ رات دن (اس کی) پاکی بیان کرتے ہیں اور سستی نہیں کرتے O کیا انہوں

اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

نے زمین سے ایسے خدا بنا لیے ہیں جو کچھ پیدا کر سکتے ہوں O اگر آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

سوا اور خدا ہوتے تو یقیناً تباہ ونیست ونابود ہو جاتے تو عرش کے مالک (اللہ تعالیٰ) کے لیے ان باتوں سے پاکی ہے جو یہ (کافر) بناتے ہیں O

جزاء سزا ضرور ہے' جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں اس کا رد اترا کہ اگر بفرض محال ہم کو ایسا کھیل بنانا ہوتا اور لڑکیاں اولاد' زوجہ اپنے لیے پیدا کرنا منظور ہوتا تو ہم جو چاہتے ہیں جیسے چاہتے ہیں بنا لیتے ہیں مثلاً حوروں سے جہان بھر دیتے۔ بلکہ ہم تو اپنی مخلوق کے ذریعہ حق و باطل کی دلیلیں بیان کرتے ہیں اور دونوں کا مقابلہ کرتے ہیں یقیناً حق باطل کو توڑ دیتا ہے مٹا دیتا ہے پس وہ باطل ہلاک اور ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔ اے کفار! تم جو بے ہودہ باتیں کرتے ہو ان کی وجہ سے تم پر سخت عذاب ہوگا اور تم کو سخت افسوس ہوگا۔

۱۹ تا ۲۰ - آسمان و زمین میں جو مخلوق ہے وہ سب خدا تعالیٰ کی ہے' اس کے بندے ہیں اور جو اس کے پاس ہیں یعنی ملائکہ مقرب وہ اس کی عبادت و اطاعت اور اقرار عبودیت سے غرور نہیں کرتے اور اس کی عبادت سے نہیں تھکتے۔ رات دن اس کی تسبیح و نماز پڑھتے ہیں' اس میں سست و کاہل نہیں ہوتے' ہر وقت ذکر الٰہی ان کا کام ہے۔

۲۱ تا ۲۴- کیا ان کافروں نے یعنی اہل مکہ وغیرہ نے زمین میں ایسے معبودوں کی عبادت کی جو کسی کو زندہ کر سکتے

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اس سے کچھ نہیں پوچھا جاتا ہے (کیونکہ وہ مالک اور مختار ہے) اور باقی سب سے سوال ہوگا O کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا

اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ

اور معبود بنا رکھے ہیں (اے نبی علیہ السلام!) آپ (ان سے) فرمایئے کہ اپنی کوئی دلیل تو لاؤ یہ (قرآن) ذکر (اور نصیحت) ہے ان لوگوں کے لیے جو میرے ساتھ ہیں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

اور مجھ سے پہلے لوگوں کا تذکرہ (تو اس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور معبود کا ذکر نہیں) بلکہ اکثر ان کے حق جانتے ہی نہیں تو اس لیے وہ منہ پھیرے ہوئے ہیں O

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا کہ جس کی طرف ہم نے یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ

عبادت کرو O اور کافروں نے کہا کہ رحمٰن نے (اپنے لیے) اولاد بنائی وہ اس سے پاک ہے بلکہ (جن کو یہ اولاد کہتے ہیں) وہ اللہ تعالیٰ کے عزت والے

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

بندے ہیں O کلام کرنے میں اس سے پیش قدمی نہیں کرتے (یعنی اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہیں کہتے ہیں) اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں O

ہوں یا پیدا کر سکتے ہوں۔ اگر بالفرض آسمان و زمین میں سوائے ذات اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو سب کارخانے آسمان و زمین کے گڑبڑ اور درہم برہم ہو جاتے، پس اللہ تعالیٰ جو عزت والے عرش کا رب ہے ان چیزوں سے جن کے ساتھ یہ کفار اس کو موصوف کرتے ہیں یعنی اولاد و شریک وغیرہ سے منزہ ہے پاک ہے۔ خدا تعالیٰ جو کرتا ہے یا کہتا ہے جو حکم دیتا ہے اس کا کوئی پوچھنے والا نہیں، وہ کسی کا محکوم نہیں، اس کے سوا سب سے سوال کیا جاتا ہے کہ تم نے کیا کیا اور کیا کہا اور کیوں کہا۔ یعنی وہ سب کا حاکم ہے باقی سب اس کے محکوم ہیں۔ کیا کافروں نے اس کے سوا اور معبود بنائے بت پوجے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ ان کے معبود ہونے پر کوئی دلیل قائم کرو اور کہہ دیں کہ یہ قرآن تو نصیحت ہے سارے عالم کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو میرے ساتھ ہیں یعنی مؤمنین و کافرین اس زمانہ میں اور ان کا جو اس سے پہلے ہو چکے ہیں ذکر و بیان ہے، اس قرآن میں بے ہودہ خیالات شرک وغیرہ نہیں، اس میں صرف حق ہی حق ہے لیکن اکثر آدمی یعنی کافر حق کو نہیں جانتے، رسول و قرآن کو نہیں مانتے پس وہ انکار ہی کرتے ہیں۔

۲۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کو یہ ہی وحی بھیجی کہ تم خود بھی سمجھو اور قوم کو بھی سمجھاؤ کہ میرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، تم سب میری ہی عبادت کرو اور توحید بیان کرو۔

۲۶ تا ۲۹- اور کافر کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے لیے اولاد بنائی، مکہ کے کافر کہتے ہیں کہ فرشتے خدا تعالیٰ کی

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ

اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ سفارش نہیں کرتے ہیں مگر اس کی جس سے

ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ

اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا اور وہ اس کے خوف اور جلال سے ڈرتے رہتے ہیں O اور جو کوئی ان میں سے (بفرض محال)

اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میں بھی معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ٢ ع ١٩ ٢

سزا دیتے ہیں O کیا کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے ان دونوں کو کھول دیا (آسمان سے بارش اور زمین سے پیداوار

كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ

کا سلسلہ شروع کر دیا) اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ (اس پر بھی)

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ

ایمان نہیں لاتے O اور زمین میں ہم نے بوجھل پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے کہ زمین اپنے اوپر بسنے والوں کو لے کر ادھر

لڑکیاں ہیں وہ تو اولاد اور شریک سے پاک ہے بلکہ یہ فرشتے بھی اس کے بندے ہیں جن کو اس نے اپنی عبادت کے
مکرم وممتاز کیا ہے۔ وہ اپنے قول وفعل میں اس کے حکم کے خلاف نہیں کرتے ہیں اس کے حکم کے بغیر وہ کچھ کام نہیں کر
مثلاً جبریل میکائیل علیہما السلام وغیرہ خدا تعالیٰ کے حکم سے پہلے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتے' خدا تعالیٰ ان کے آ
پیچھے کا حال خوب جانتا ہے دنیا وآخرت کے حالات سے خوب واقف ہے وہ بروز قیامت کسی کی شفاعت نہ کریں گے
جس کے لیے خدا تعالیٰ کی مرضی پائیں گے اسی کی شفاعت کریں گے یعنی مسلمانوں کی اور فرشتے خدا تعالیٰ کی ہیبت وعظمت
سے ہر وقت لرزتے اور ڈرتے رہتے ہیں۔ اگر بالفرض کوئی فرشتوں یا آدمیوں میں سے یہ کہے کہ میں عبادت کے لائق ہو
خدا ہوں اور الوہیت کا دعویٰ کرے تو ہم اس کو شرک کے سبب جہنم کی سزا دیں گے اور ہم کافروں کو یونہی سزا دیتے ہیں۔

٣٠ تا ٣٣۔ کیا کافروں نے جو رسول وقرآن کو نہیں مانتے یہ نہیں دیکھا اس پر غور نہیں کیا کہ آسمان وزمین پہلے بند
یعنی نہ زمین کا حال ٹھیک تھا نہ آسمان کا' نہ پانی برستا تھا نہ گھاس اگتی تھی' آپس میں ملے ہوئے تھے ہم نے ان کو کھولا' الگ الگ
کیا' مینہ برسایا' گھاس اگائی اور جتنی چیزیں زندہ ہیں ان سب کو پانی سے بنایا' سب کو نطفہ سے پیدا کیا' سب کو پانی کا محتاج ب
خواہ نر ہو خواہ مادہ ہو۔ ان کو کیا ہو گیا جو ایسی نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وقرآن کو نہیں ما
اور زمین میں ہم نے مضبوط پہاڑ بطور میخوں کے گاڑ دیے تاکہ زمین ان کو لے کر ہل کر گر نہ پڑے اور ہم نے زمین می

بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَجَعَلْنَا

ادھر نہ جھکنے پائے اور نہ تھرتھرائے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیے تاکہ لوگ (اپنے مقاصد کی طرف) راہ پائیں O اور ہم نے

السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ آسمان کی نشانیوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں O وہی ہے جس نے

خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾

رات اور دن اور سورج اور چاند پیدا فرمائے (اور) ہر ایک (چاند و سورج) ایک گھیرے میں تیر رہا ہے O

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ سے پیشتر کسی انسان کے لیے ہمیشگی نہ بنائی تو کیا اگر آپ انتقال فرمائیں گے تو وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے (ہرگز نہیں) O

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور (اے لوگو!) ہم تمہیں جانچنے کو برائی اور بھلائی سے تمہاری آزمائش کرتے ہیں اور تم سب کو ہماری ہی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

لوٹ کر آنا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو وہ آپ کا (ٹھٹھا اور) مذاق اڑاتے ہیں (آپس میں کہتے ہیں:)

نالیاں، سڑکیں کوچے بنائے کہ یہ آنے جانے میں چلنے پھرنے میں راہ پائیں اور ہم نے آسمان کو مضبوط چھت بنایا کہ گرنے سے محفوظ ہے یا یہ کہ ستاروں اور رجوم (شہاب ثاقب مارنے) کے سبب شیاطین سے محفوظ ہے اور کافر آسمانی آیتوں سے غافل ہیں، ان کے منکر ہیں ذرا بھی غور نہیں کرتے۔ اسی نے تو رات، دن، آفتاب، ماہتاب بنائے اور سب کو کام میں لگایا، یہ سب کے سب گردش کرتے رہتے ہیں جیسے کوئی دریا میں تیرتا ہے۔

۳۴ تا ۳۵۔ کافر کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عنقریب مرجائیں گے، ان کا دین جاتا رہے گا، ہم کو ان کی موت کا انتظار ہے، تب یہ آیت اتری کہ اے رسول! ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لیے ہمیشگی نہیں بنائی، کوئی پیغمبر ہمیشہ نہ رہا، اگر تم اپنے مقررہ وقت پر وفات پاگئے تو کیا یہ کافر دنیا میں ہمیشہ رہیں گے؟ ہمیشہ کوئی نہیں رہتا، ہر جان کبھی نہ کبھی موت کا مزا ضرور چکھے گی۔ اے آدمیو! ہم تمہارا خیر و شر میں امتحان لیتے ہیں، کبھی مصیبت دیتے ہیں کبھی راحت دیتے ہیں، یہ دونوں خدا کے فتنے اور آزمائش ہیں کہ تم کس طرح پیش آتے ہو اور تم سب بعد موت ہمارے پاس لوٹ آؤ گے اور پورا پورا بدلہ پاؤ گے۔

۳۶۔ اے رسول! جب تم کو کفار دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق بنانا چاہتے ہیں اور لغو، بے ہودہ باتیں کہتے ہیں یہ آپس میں تم کو دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کو برا کہتا ہے اور وہ خود رحمٰن کو نہیں مانتے بلکہ اس کے ذکر سے بھی منہ پھیر لیتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو مسیلمہ کذاب کو رحمٰن و خدا کہتے ہیں حالانکہ اللہ کے سوا رحمٰن کوئی نہیں۔

أَهٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

کیا یہ وہی ہیں جو تمہارے معبودوں کو برا کہتے ہیں اور وہ تو رحمٰن کی یاد سے ہی منکر ہیں O

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾

آدمی جلد باز بنایا گیا ہے (یعنی اس کی فطرت میں جلد بازی ہے) اور عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا تو تم جلدی نہ کرو (ہر کام کا وقت مقرر ہے) O

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ

اور کافر کہتے ہیں کہ اگر تم (عذاب یا قیامت کے آنے کے وعدے میں) سچے ہو تو یہ وعدہ کب ہوگا (اس کا وقت بتایئے) O کاش کہ کافروں کو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا

وہ وقت معلوم ہو جاتا جب کہ وہ نہ اپنے مونہوں کے آگے سے آگ روک سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھ

عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً

کے پیچھے سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی O بلکہ وہ (قیامت یا عذاب کی گھڑی) ان کے روبرو

فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾

یک بیک آ پڑے گی تو ان کو بدحواس کر دے گی' پھر نہ وہ اس کو ٹال سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی O

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا

اور بے شک آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ہنسی اور مذاق کیا گیا تو جس (عذاب) کی بابت وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے

۳۷۔ نضر بن حارث وغیرہ کافر عذاب اترنے کی جلدی کرتے تھے تب یہ آیت اتری کہ آدمی بہت جلد باز ہے گویا جلدی سے پیدا ہوا ہے اور ہر کام میں جلدی کرتا ہے۔ اے لوگو! میں عنقریب تم کو اپنی آیات یعنی عذاب یا آیات انفس و آفاق' قحط و قتل روز بدر وغیرہ میں دکھاتا ہوں' جلدی نہ کرو وقت آنے دو' ہمارے یہاں ہر کام کا وقت مقرر ہے' جب وقت آئے گا تو کوئی ہمارے عذاب کو روک نہ سکے گا۔

۳۸ تا ۴۰۔ اور کافر یعنی اہل مکہ وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو عذاب کے وعدہ کا وقت بتاؤ کہ کب آئے گا' کتنی دیر ہے؟ اگر یہی لوگ جو رسول و قرآن کو نہیں مانتے اس وقت کا حال جان لیں کہ جب عذاب آئے گا اور یہ آگ کو اپنے سامنے سے اور پیچھے سے کہیں سے بھی روک نہ سکیں گے' آگ ان کو چاروں طرف سے گھیر لے گی اور یہ عذاب ان سے روکا نہ جائے گا تو یہ ہرگز جلدی نہ کریں۔ پھر قیامت ان کو یکا یک آ کر گھیر لے گی' ان کو مبہوت و متحیر کر دے گی' پھر یہ اس کو لوٹا نہ سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی کہ دنیا میں آ کر ایمان لائیں۔

۴۱۔ اے رسول! جیسے تم سے یہ کافر مذاق کرتے ہیں یونہی اگلے رسولوں سے بھی مذاق ٹھٹھا کیا گیا تھا لہٰذا

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ

وہی ان پر آ پڑا اور ان کو لے بیٹھا O (اے نبی ﷺ!) آپ ان سے پوچھئے کہ رات اور دن رحمٰن (کے عذاب) سے تمہاری (اللہ تعالیٰ کے سوا)

وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ

کون نگہبانی کرتا ہے بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں O کیا ان کے کچھ

لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ

خدا ہیں جو ہمارے عذاب سے ان کو بچا سکتے ہیں' وہ تو خود اپنی جانوں کو نہیں بچا سکتے

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى

اور نہ ہماری طرف سے ان کی مدد کی جائے گی O بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ داداؤں کو دنیا برتنے کے لیے

طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

دی یہاں تک کہ ان کی زندگی دراز ہوئی (ان کو لمبی لمبی عمریں دی گئیں) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے

مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ

آ رہے ہیں (ان کے ملک مسلمانوں کو دلوا رہے ہیں) تو کیا (ان کو اب بھی یہ گھمنڈ ہے کہ) وہی غالب ہوں گے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے

ان مسخراپن کرنے والوں پر ان کے مذاق وٹھٹھا کرنے کے سبب عذاب الٰہی واجب و نازل ہو گیا اور ان کا مذاق ان کو لے ڈوبا' اپنا کیا ان کے آگے آیا یعنی جس سے وہ ہنستے تھے اس نے ان کو پکڑ لیا' یا یہ کہ ان کو ہنسی مذاق اڑانے کے سبب عذاب نے پکڑ لیا جیسا کہ جنگ بدر میں ہوا اور ان کو ہلاک کر دیا۔

٤٢ تا ٤٤۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے دریافت کیجیے کہ رات دن میں سوائے خدا تعالیٰ کے تم کو کون بلاؤں و مصیبتوں سے بچاتا ہے اور نگہداشت کرتا ہے' یا یہ کہ اس کے عذاب سے سوائے اس پاک ذات کے کون بچانے والا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلکہ یہ کافر اپنے رب کے ذکر و توحید و قرآن سے بالکل منکر و منہ پھیرنے والے اور اس کو جھٹلانے والے ہیں۔ کیا ان کے اور معبود ایسے ہیں کہ ان کو ہمارے عذاب سے بچا لیں گے (ہرگز نہیں) ان کے معبود نہ تو خود اپنی مدد کر سکیں گے نہ وہ ہمارے عذاب سے بچ سکیں گے پھر اوروں کی کیا مدد کریں گے اور کیا بچائیں گے۔

بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے اگلے باپ دادوں کو کچھ مہلت دی ہے' ان کی عمر دراز ہوگئی ہے' ان کو عیش ملا ہے' اس سبب سے یہ غافل ہو گئے ہیں۔ یہ اہل مکہ وغیرہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم روز بروز ان کی زمین کو لیتے اور کم کرتے چلے جاتے ہیں یعنی کفار سے نکال کر مسلمانوں کے قبضہ میں دیتے جاتے ہیں اور زمین کے کناروں پر دور دور قبائل میں برابر اسلام پھیل رہا ہے اور کافر مغلوب ہو رہے ہیں' کیا اب بھی ان کو اپنے غالب ہونے کا حوصلہ اور گمان ہے' اب بھی آنکھیں نہیں کھولتے۔

وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ إِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ

کہ میں تمہیں صرف وحی کے ذریعے ڈرسناتا ہوں لیکن بہرے پکارنا سنتے ہی نہیں جب ان کو ڈرایا جاتا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) اگر ان کو

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَ

آپ کے رب کے عذاب کا ایک جھونکا بھی لگ جائے تو ضرور وہ یہی کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی' بے شک ہم ہی ظالم تھے O اور

نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ط

قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے' پھر کسی جان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر (کوئی عمل) رائی کے

وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ط وَكَفٰى بِنَا

دانہ کے برابر بھی ہو گا تو ہم اس کو (ان کے سامنے) حاضر کریں گے اور ہم حساب لینے کے لیے

حٰسِبِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً

کافی ہیں O اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو حق اور باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب

وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ لا الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ

اور روشنی دینے والی اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت کرنے والی عطا فرمائی O جو بے (بغیر) دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور ان کو قیامت

٤٥- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمایئے کہ میں تو بذریعہ وحی تم کو ڈراتا ہوں' قرآن پاک سناتا ہوں اور بہرا بنا ہوا آدمی پکارنے کی آواز کو نہیں سن سکتا' یا یہ کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم گونگے بہرے کو اپنی آواز نہیں سنا سکتے یعنی اپنی بات نہیں منوا سکتے یعنی جن کی تقدیر میں ایمان نہیں ان کو ہدایت نہ ہوگی۔ جب وہ ڈرائے جائیں گے تو بسبب گونگے' بہرے بن جانے کے آواز نہ سن سکیں گے یعنی اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے وہ حق بات قبول نہ کریں گے کفر پر اڑے رہیں گے' اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کے مطابق ان کی خبر دے دی' ان کو مجبور نہیں کیا گیا بلکہ یہ جو کچھ کرنے والے تھے اس کی خبر دے دی۔

٤٦ تا ٤٧- اگر ان کافروں کو عذاب خدا کا کچھ بھی حصہ پہنچتا ہے تو یہ ہائے ہائے کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ افسوس! ہم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے جو کافر تھے اور ہم بروز قیامت بہت بچی ترازو انصاف وعدل کی قائم کریں گے' دو پلڑے ہوں گے' میزان ہو گی' سب کی نیکیاں اور برائیاں تولی جائیں گی' کسی کو رائی کے دانہ کے برابر بھی نقصان نہ دیا جائے گا کہ نیکیاں کم ہو جائیں اور برائیاں زائد ہو جائیں۔ اگر رائی برابر بھی نیکی' بدی ہوگی اس کو بھی ہم سامنے لائیں گے' وزن کر کے بدلہ دیں گے اور ہم حساب وجزاء کے لیے کافی ہیں یعنی ہم کو سب معلوم ہے سب کا بدلہ دیں گے۔

٤٨ تا ٥٠- ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) وہارون (علیہ السلام) کو فرقان دیا تھا جو حق وباطل میں فرق کرتا تھا۔ شبہات سے نکالتا تھا یعنی توریت۔ یا یہ کہ فرعون پر غلبہ عطا کیا تھا اور روشنی یعنی گمراہی سے نکالنے والا بیان اور متقیوں کے لیے جو اپنے

السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ط اَفَاَنْتُمْ لَهٗ

کا بھی خوف لگا ہوا ہے O اور یہ (قرآن) ایک مبارک نصیحت ہے جس کو ہم نے اتارا ہے تو (اے لوگو!) کیا تم

مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ

اس کے بھی منکر ہو O اور بے شک ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اول ہی سے ان کی نیک راہ (عقل سلیم) عطا کی اور ہم ان (کی صلاحیت)

عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ ج اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ

سے خبردار تھے O جب انہوں نے اپنے (عرفی) باپ (چچا آزر) اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں جن کے سامنے تم آسن مارے

اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ

بیٹھے ہو کیا (چیز) ہیں (کہ جن کی پوجا کرتے ہو) O انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ہے O ابراہیم (علیہ السلام)

لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

نے کہا کہ بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں O انہوں نے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس

بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

حق بات لے کر آئے ہو یا یوں ہی کھیلتے دل لگی کرتے ہو O ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: تمہارا رب تو آسمانوں اور

رب سے باوجود اس کے غائب ہونے کے ڈرتے رہتے ہیں اور صرف اس کی خوشی کے لیے نیک اعمال کرتے ہیں اور عذاب قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں پند و نصیحت ہے اور اسی طرح یہ قرآن مبارک مقدس بھی نصیحت ہے' اس میں ایمان والوں کے لیے مغفرت ہے۔ بذریعہ جبریل (علیہ السلام) ہم نے اس کو آپ پر اتارا ہے' کیا اے اہل مکہ! تم اس کا انکار کرتے ہو حالانکہ یہ حق و صداقت کے بیان کرنے میں بے مثل ہے اور کھلا ہوا معجزہ ہے۔

۵۱ تا ۵۳- ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو پہلے ہی سے یعنی قبل نبوت کے رشد یعنی علم فہم و نور دیا تھا' یا یہ کہ موسیٰ' ہارون (علیہما السلام) سے پہلے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے ان کو رسول بنایا تھا اور ہم جانتے تھے کہ وہ اس کے اہل ہیں' اس اکرام کے مستحق ہیں۔ انہوں نے اپنے عرفی باپ یعنی چچا آزر سے کہا اور اس کی قوم سے یعنی نمرود بن کنعان وغیرہ سے کہ یہ تصویریں کیا شے ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو اور ان کے اوپر جھکے ہوئے ہو۔ وہ بولے کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ان کی عبادت کرتے ہوئے پایا' ہمیشہ سے سب ان کی عبادت کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں۔

۵۴ تا ۵۷- ابراہیم نے کہا کہ تم اور تمہارے باپ دادا سب کفر میں مبتلا ہو۔ وہ بولے: اے ابراہیم! کیا تم یہ باتیں واقع میں سچ سمجھ کر کہتے ہو یا یونہی مذاق کھیل کود اور ہنسی میں ایسی باتیں ہمارے بزرگوں کے خلاف کہہ رہے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ تم سب کا وہ رب ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے' جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں اس بات پر گواہی

وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿٥٦﴾

زمین کا رب ہے کہ جس نے ان کو بنایا ہے اور میں بھی اس پر گواہوں میں سے ہوں O اور (مجھے) اللہ تعالیٰ کی قسم!

وَتَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ

میں تمہارے پیٹھ پھیر کر چلے جانے کے بعد ضرور تمہارے بتوں کی پوشیدہ تدبیر کروں گا (ایک چال چلوں گا) O تو (ان کے جانے کے بعد) ابراہیم (علیہ السلام)

جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ

نے سوائے ان کے بڑے بت کے سب بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے (چورا چورا) کر دیا کہ شاید وہ اس بڑے بت سے کچھ پوچھیں O (چنانچہ وہ آئے

هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْكُرُهُمْ

اور اپنے بتوں کا یہ حال دیکھ کر) کہا: جس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے بے شک وہ بڑا ظالم ہے O پھر (آپس میں) کہنے لگے کہ ہم نے

یُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِیْمُ ؕ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤی اَعْیُنِ النَّاسِ

ایک جوان کو جس کو ابراہیم (علیہ السلام) کہا جاتا ہے ان بتوں کو برا کہتے سنا ہے O (پھر آپس میں) کہنے لگے کہ اس جوان کو لوگوں کے سامنے لاؤ

لَعَلَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ؕ﴿٦٢﴾

شاید وہ لوگ گواہی دیں O (چنانچہ آپ کو لایا گیا اور انہوں نے آپ سے) کہا کہ اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے بتوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ O

دیتا ہوں، خوب یقین سے کہتا ہوں اور اپنے دل میں آہستہ سے کہا کہ خدا تعالیٰ کی قسم! میں چالاکی کی چال چلوں گا، تمہارے بتوں کو تمہارے عید کے میلے میں جانے کے بعد توڑ کر پھینک دوں گا۔

۵۸- چنانچہ جب بت پرست عید کے میلے کو گئے تو ابراہیم (علیہ السلام) کو شہر میں چھوڑ گئے، انہوں نے بت خانے میں جا کر سب بتوں کو توڑ کر چورا کر دیا سوائے بڑے بت کے، اس کو اس خیال سے چھوڑ دیا کہ وہ لوٹ کر جب آئیں گے تو اس کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

۵۹ تا ۶۱- جب نمرود وغیرہ سب لوٹ کر آئے تو بت خانہ میں جا کر بتوں کی حالت دیکھی تو آپس میں کہا کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ ایسی حرکت کس نے کی، وہ بڑا ظالم ہے۔ بعض نے کہا کہ ایک آدمی کو ہم نے سنا ہے کہ وہ بتوں کی مذمت کرتا تھا، توڑنے کا ذکر بھی کرتا تھا، اس کا نام ابراہیم کہتے ہیں۔ نمرود وغیرہ نے کہا کہ اس کو سب کے سامنے مجمع عام میں روبرو لاؤ کہ لوگ اس کی بات پر یا اس کے اس فعل پر گواہی دیں یا یہ کہ اس کی سزا کا آکر تماشا دیکھیں۔

۶۲ تا ۶۷- جب ابراہیم (علیہ السلام) نمرود کے سامنے آئے تو اس نے کہا کہ اے ابراہیم! کیا یہ حرکت تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کی، تو نے ان کو توڑا؟ ابراہیم (علیہ السلام) بولے: بلکہ ان کے بڑے نے سب چھوٹوں کو سزا دی ہے (اور بڑے سے مراد اپنی ذات لی تاکہ جھوٹ نہ ہو) چنانچہ اس کی گردن پر کدال بھی رکھا ہے، ان سے دریافت کر کے دیکھو اگر

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

آپ نے فرمایا: بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہو گا تو اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ دیکھو O

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا

پھر وہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹے اور باہم (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ بے شک تم ہی ظالم اور نا انصاف ہو O پھر شرمندگی سے ان کے

عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

سر جھکائے گئے (اور کہنے لگے: اے ابراہیم!) بے شک تم جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے ہیں O ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ ؕ اُفٍّ لَّكُمْ

اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہو کہ جو نہ تمہیں کچھ نفع دے سکتی ہے اور نہ کچھ نقصان O اُف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر جن کو تم اللہ تعالیٰ

وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ

کے سوا پوجتے ہو کیا تم میں کچھ بھی عقل نہیں O (یہ سن کر کافر جل کر) کہنے لگے کہ اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو ابراہیم (علیہ السلام)

وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ

کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو O (جب وہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو) ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم (علیہ السلام) پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی

سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾

کے ساتھ رہو (کہ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے) O اور انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا برا چاہا تو ہم نے ان کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والا کر دیا (کہ وہ اپنی

بولتے ہوں گے بتا دیں گے۔ تب انہوں نے آپس میں اپنی عقل پر ملامت کرنا شروع کی اور کہا کہ تم خود ظالم ہو۔ ابراہیم پر ظلم کیا جو اس کو یہاں لائے، پھر انہوں نے اپنی پہلی بات کی تقریر شروع کی اور سرے سے شروع کیا کہ اے ابراہیم! یہ تو تم جانتے ہو کہ یہ بولتے نہیں ہیں بس اسی وجہ سے معلوم ہوا کہ تم نے ان کو توڑا ہے۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: یہ تو معبود ہیں، کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ تم کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، عبادت کرنا نہ کرنا برابر ہے ان کی عبادت سے کیا فائدہ۔ تم پر افسوس! تمہاری عقل پر پتھر پڑیں، تم اور تمہارے معبود جن کی سوائے خدا تعالیٰ کے تم عبادت کرتے ہو سب ہلاک و فنا ہونے والے ہیں، کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ہو کہ بے فائدہ بات کرنے سے کیا نتیجہ، تم کیسے آدمی ہو عاقل ہو تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا جو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔

۶۸ تا ۷۰۔ نمرود وغیرہ نے کہا کہ ابراہیم کو آگ میں جلاؤ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو ان کی توہین کا بدلہ لو اگر تم میں کچھ طاقت ہے اور کچھ کر سکتے ہو۔ چنانچہ انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو بہت بڑی آگ روشن کر کے اس میں ڈال دیا۔ ہم نے آگ سے کہا کہ ابراہیم کے حق میں سلامتی ہو جا یعنی نہ اتنی ٹھنڈی کہ سردی سے ان کو تکلیف ہو۔ کفار نے ان کے ساتھ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

تدبیر میں ناکامیاب رہے اور عذاب میں مبتلا ہو گئے) O اور ہم ابراہیم اور لوط (علیہما السلام) کو نجات دے کر اس زمین کی طرف لے آئے کہ جس میں ہم نے

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

جہان والوں کے لیے برکت رکھی ہے O اور ہم نے ان کو بیٹا اسحٰق اور پوتا یعقوب (علیہ السلام) انعام عطا فرمائے اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اپنے قرب

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ

خاص کا مستحق بنایا O اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا کہ وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے سیدھا راستہ دکھاتے تھے اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ۚۙ وَلُوْطًا

اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی اور وہ سب ہماری ہی پوجا کرتے تھے O اور لوط (علیہ السلام)

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ

کو ہم نے حکومت اور (نبوت کا) علم عطا فرمایا اور ہم نے انہیں اس بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے کام کرتے تھے

الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ

بے شک وہ بہت بُرے اور حد سے گزرے ہوئے لوگ تھے O اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اپنی رحمت (کی پناہ) میں لے لیا

مکر کا یعنی ان کے جلانے کا ارادہ کیا تو ہم نے ان کو ذلیل مغلوب کیا۔ ابراہیم کو آگ سے اور لوط کو زمین میں دھنسنے سے نجات دی اور ان دونوں کو ایسی زمین میں پہنچایا کہ جس میں ہم نے سب لوگوں کے لیے برکت دی تھی یعنی بیت المقدس، فلسطین، اردن وغیرہ۔

٧٢ تا ٧٥۔ اور ابراہیم کو اسحٰق فرزند اور یعقوب پوتا انعام میں دیا اور ان پر اکرام کیا اور ان سب کو ہم نے صالح یعنی رسول و دین دار بنایا۔ ان کو لوگوں کا امام و پیشوا بنایا، آدمیوں کو حق دکھانے والا بنایا، وہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہماری طرف بلاتے تھے، ان پر ہم نے نیک اعمال، نیک کام کرنے کی وحی بھیجی، اللہ کی طرف اور دین اسلام کی طرف دعوت دینے کی تلقین کی اور نماز قائم کرنے کی، زکوٰۃ دینے کی۔ وہ سب ہماری عبادت کرتے تھے، ہمارے فرمانبردار تھے اور لوط کو ہم نے حکم و علم دیا یعنی عقل سلیم و علم نبوت دیا اور ان کو ان کے اس گاؤں سے جو اعمال خبیثہ کرتا تھا یعنی مردوں سے بدفعلی کرتا تھا نجات بخشی اور وہ قریہ سدوم تھا، سدوم پر جب عذاب آیا تو لوط کو اور جگہ بھیج دیا، وہ قوم بہت ہی بری تھی، کافر بھی تھی اور اس پر اغلام (مردوں سے بدفعلی) میں بھی مبتلا تھی۔ ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کیا یعنی جنت میں یا یہ کہ دنیا میں نبوت دی، لوط (علیہ السلام) اپنے دین میں اچھے تھے، صلاح و صدق والے اور ہمارے مقرب تھے۔

ع ۵ ۲۵ ۵

إِنَّهُ مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا

بے شک وہ ہمارے قرب خاص کے مستحق انسانوں میں سے تھے ○ اورنوح (علیہ السلام) کو بھی جب انہوں نے اس سے پہلے ہمیں پکارا تو ہم نے

لَهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ

ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو ایک بڑی سختی سے نجات دی ○ اور ہم نے ان لوگوں

الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ۭ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنٰهُمْ

کے مقابلہ میں جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں نوح (علیہ السلام) کی مدد فرمائی' بے شک وہ بہت ہی بُرے لوگ تھے تو ہم نے ان

أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ إِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ إِذْ

سب کو غرق کر دیا ○ اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام کا معاملہ بھی یاد کرو) جب وہ اس کھیتی کا فیصلہ کر رہے تھے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں

نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِينَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا

رات کو چھوٹ گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کے وقت موجود تھے (اور ان کا فیصلہ دیکھ رہے تھے)○ اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام)

۷۶ تا ۷۷۔ نوح (علیہ السلام) پیغمبر جو لوط وغیرہ سے پہلے تھے جب ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا تو انہوں نے ہم کو پکارا اور عذاب مانگا' ہم نے دعا قبول کی' ان کو اور ان کے ساتھیوں (مسلمانوں) کو بڑی مصیبت یعنی غرق ہونے کے عذاب سے بچایا اور ان کو ان کی نابکار قوم سے اپنی مدد دے کر بچایا کہ وہ ان کو ہلاک نہ کر سکی۔ یا یہ کہ ان کی قوم کو مغلوب کیا نوح (علیہ السلام) کی مدد کی' "نصرناہ" میں دو قرأتیں ہیں' تخفیف صاد و تشدید صاد' بتقدیر اوّل بمعنی "علی" ہوگا اور بتقدیر ثانی اپنے معنیٰ پر اور "نصرناہ" میں معنیٰ "نجینا" شامل ہوں گے)۔ وہ قوم جو ہماری آیتوں یعنی نوح علیہ السلام اور ان کے صحیفوں کو جھٹلاتی تھی ان سے نوح کو بچایا' وہ بہت ہی برے لوگ تھے' ہم نے ان سب کو طوفان میں ڈبو دیا۔

۷۸ تا ۸۲۔ اور ہم نے داؤد و سلیمان کو بھی حکمت و نبوت دی جب وہ اپنی قوم کی کاشت میں یعنی انگوروں کے بارے میں حکم کرتے تھے کہ ایک قوم کی بکریاں دوسری قوم کے انگوروں میں جا پڑی تھیں اور خوب روندا تھا اور ہم سب کی رایوں اور حکمتوں کو جانتے تھے اس وقت ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو حکم خوب سمجھا دیا جو حق کے موافق اور زیادہ قریب تھا اور یوں ہم نے دونوں کو حکم' علم' فہم و نبوت دی تھی اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑ اور پرند جانور مسخر کر دیے تھے تو وہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے تھے اور ہم نے جو کچھ چاہا اور جس سے جو کچھ چاہا کام لیا۔ اور ہم داؤد کو زرہ بنانا سکھاتے تھے تاکہ تم کو دشمنوں کی سختی سے اور ہتھیاروں کی دھار سے بچائے' ہم نے ان کے لیے لوہے کو نرم کر دیا تھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ سے موڑ لیتے تھے' اب تمہاری آزمائش ہے کہ تم شکر کرتے ہو' ہمارا احسان مانتے ہو یا ناشکری ہی کرتے رہو گے اور سلیمان کے لیے ہم نے سخت ہوا یعنی آندھی مسخر و تابع کر دی تھی وہ خدا کے حکم سے یا سلیمان کے حکم سے مقام اصطخر سے ان کو زمین مقدس یعنی اردن و فلسطین وغیرہ میں لے جاتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی' یہاں کے باغات و زراعت میں

سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

کو وہ معاملہ پوری طرح سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو حکومت اور علم عطا فرمایا تھا اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر فرما دیا

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

اور وہ سب (ہماری) پاکی بیان کرتے تھے اور اسی طرح پرندوں کو بھی مسخر کر دیا اور (یہ سب کچھ) ہم ہی کرنے والے تھے ○ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو

لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ

تمہاری لڑائی کا ایک لباس (زرہ) بنانا سکھایا تا کہ وہ تم کو ایک دوسرے کی زد سے بچائے تو کیا تم (ان نعمتوں کا) شکر کرو گے ○ اور سلیمان (علیہ السلام)

الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ

کے لیے تیز ہوا (مسخر تابع کر دی) جو ان کے حکم سے اس سر زمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت

وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ

رکھی تھی (یعنی ملک شام) اور ہم ہر چیز (کی حکمت) خوب جانتے ہیں ○ اور (ہم نے ان کے لیے شیطانوں میں سے) وہ شیطان (مسخر کر دیئے) جو ان کے

لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ

لیے غوطہ لگاتے تھے (اور موتی وغیرہ نکالتے تھے) اور اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کے کام کرتے تھے اور ہم انہیں اپنی حفاظت میں روکے ہوئے تھے ○ اور

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾

ایوب (علیہ السلام کا معاملہ یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ (اے میرے رب!) بے شک مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہربانوں سے زیادہ

اللہ تعالیٰ نے برکت دی تھی اور ہم کو ہر چیز کا علم ہے، ہم خوب جانتے ہیں کہ کیا کیا اشیاء ہم نے ان کے لیے مسخر کی تھیں اور ہم نے سرکش جنوں کو بھی سلیمان کا تابع کر دیا تھا' ان کے لیے وہ دریاؤں میں غوطے لگاتے تھے' بڑے بڑے موتی اور عجیب وغریب چیزیں نکالتے تھے' ان کے کام میں لگے رہتے تھے اور عمارتیں بناتے تھے اور بہت سے کام کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے کہ سب کو سلیمان کا تابع کر دیا تھا' ان کے آپس میں اس بات پر کوئی لڑائی بھی نہ ہوتی تھی اور کچھ جنوں کو ان کی قید میں بند کر دیا تھا کہ سرکشی نہ کرنے پائیں' یہ تھیں ہماری بخششیں داؤد وسلیمان (علیہما السلام) پر۔

۸۳تا۸۴- اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایوب (علیہ السلام) کا ذکر کرو جب وہ بیمار ہو گئے تو انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو تکلیف نے گھیرا ہے' بدن میں زخموں کے سبب پریشانی وتکلیف ہے' تو اس سے نجات دے' رحم فرما' تو سب سے بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی مشکل کھولی اور شدت تکلیف دور کی اور ہم نے ان کو ان کے اہل وعیال کے بدلے جتنے ہلاک ہو گئے تھے' اتنے ہی اور دے دیے یعنی جنت میں ان کے لڑکے بالوں کو ان سے ملایا یا دنیا میں

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ

مہربان ہے (تو اس تکلیف کو دور فرما دے) ○ تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور جس تکلیف میں وہ مبتلا تھے اس کو ہم نے دور کر دیا اور ہم نے انہیں

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ

ان کے گھر والے (زندہ کر کے اپنی رحمت سے) عطا فرمائے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور (یہ واقعہ) عبادت کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے ○ اور اسماعیل

وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ

(علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام کا بھی معاملہ یاد کرو) وہ سب صبر کرنے والوں میں تھے ○ اور ہم نے انہیں

فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ

اپنی رحمت کے سایہ میں داخل فرما لیا تھا' بے شک وہ ہمارے قرب خاص کے مستحق لوگوں میں سے تھے ○ اور اسی طرح (یونس علیہ السلام) ذالنون

مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ

(کا واقعہ یاد کرو) جب وہ (راہ حق میں) غصہ میں بھر بھر کر چلائے تو انہوں نے گمان کیا کہ ہم ان پر تنگی نہ کریں گے (اور ان کو مچھلی نے نگل لیا) تو انہوں نے

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اندھیریوں میں پکارا کہ (اے رب!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو ہر برائی سے پاک ہے' بے شک مجھ سے بے جا کام ہوا ○

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي

اور ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے انہیں غم سے نجات دی' اسی طرح ہم ایمان والوں کو

ان کی مانند اور بھی دے دیئے یہ ہماری ان پر رحمت تھی اور مسلمانوں کے لیے نصیحت اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جو مر گئے تھے ان سب کو دنیا ہی میں زندہ کر کے ملا دیا تھا۔

۸۵تا۸۶۔ اور اسمٰعیل (علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام) پیغمبروں کا ذکر کر' یہ سب صابر تھے' حکم الٰہی کے پابند' مصیبت پر برداشت کرنے والے تھے۔ ان کو قیامت میں اپنی رحمت میں یعنی جنت میں داخل کریں گے' یہ لوگ صالح تھے یعنی اسمٰعیل و ادریس تو نبی تھے مگر بعض مفسرین کے نزدیک ذوالکفل اولیاء میں سے تھے نبی نہ تھے لیکن اکثر مفسرین ان کی نبوت کے قائل ہیں۔

۸۷تا۸۸۔ اور ذوالنون یعنی یونس بن متی کا ذکر کرو جبکہ وہ بادشاہ سے غصہ ہو کر چلے گئے تب انہوں نے یہ خیال کیا کہ خدا تعالیٰ میرے اس چلے آنے پر مجھ پر کچھ تنگی نہ کرے گا اس لیے کہ مجھ کو ٹھہرنے کا حکم نہ تھا بلکہ اختیار تھا۔ بلکہ حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا اس لیے تنگی میں ڈالا گیا' مچھلی نے نگل لیا' تب انہوں نے بہت سی تاریکیوں کے اندر سے یعنی دریا کی مچھلی کے شکم

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ

نجات دیں گے O اور زکریا (علیہ السلام کا واقعہ یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب! مجھے (دنیا میں)

فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ

اکیلا نہ چھوڑ (مجھے اولاد عطا فرما) اور تو ہی (ہمارا) سب سے بہتر وارث ہے O تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں (ایک لڑکا)

يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ

یحییٰ (علیہ السلام) عطا کیا اور ان کے لیے ان کی بیوی کو (اولاد کے) قابل کر دیا' بے شک وہ نیک کاموں میں سرگرمی اور جلدی کرتے تھے اور

وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَالَّتِيْٓ

ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور عجز و نیاز سے جھکے ہوئے تھے O اور (اس) عورت (مریم کا ذکر کرو) جس نے اپنی عصمت کی حفاظت

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ

کی تو ہم نے اس میں اپنی (ایک مخصوص) روح پھونک دی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کو اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کو تمام عالم کے لیے (سچائی کی)

کی اور اس کی آنتوں کی تاریکیوں میں سے خدا تعالیٰ کو پکارا کہ: الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو عیب سے پاک ہے' میں توبہ کرتا ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا زیادتی کی یعنی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا کہ تیرے حکم کا انتظار نہ کیا۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور غم ظلمات سے نجات دی اور اسی طرح ہم کو جو مسلمان پکارتے ہیں تو ان کو بھی نجات دیتے ہیں۔

۸۹ تا ۹۰- اور زکریا (علیہ السلام) کا ذکر کرو کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی: یا رب! مجھے اکیلا نہ رکھ' بے والی و وارث و مددگار نہ چھوڑ' تو سب وارثوں اور مددگاروں سے بہتر ہے۔ ہم نے دعا قبول کی' ان کو یحییٰ (علیہ السلام) نیک لڑکا دیا' ان کی بیوی کو صالح نیک بخت بنایا' کیونکہ یہ انبیاء (علیہم السلام) جن کا اوپر ذکر ہوا خصوصاً زکریا (علیہ السلام) اور یحییٰ (علیہ السلام) اعمال صالحہ اور عبادات میں جلدی کرتے تھے' یہ ہم کو ہر وقت یاد کرتے تھے' ان کو شوق بھی تھا اور ڈر بھی تھا یا یہ کہ جنت چاہتے تھے اور دوزخ سے ڈرتے تھے اور یہ سب ہمارے سامنے گڑگڑانے والے انکساری کرنے والے تھے۔

۹۱- اے حبیب! اس عورت یعنی مریم کا ذکر کرو جس نے اپنے آپ کو بری باتوں سے محفوظ رکھا یہاں تک کہ (حضرت) جبریل (علیہ السلام) جب آدمی بن کر آئے تو ان سے بھی اعراض کیا اور منہ پھیر لیا' ہم نے ان میں اپنی قدرتی روح پھونک دی' جبریل (علیہ السلام) نے ان کے گریبان میں پھونک ڈالی' ہم نے مریم اور اس کے لڑکے عیسیٰ کو سب جہان والوں کے لیے عبرت و قدرت کا نمونہ بنایا کہ بن باپ کے فرزند پیدا کیا بالخصوص یہ بنی اسرائیل کے لیے باعث عبرت و شرف و بزرگی ہے۔

اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ٘ وَّاَنَا رَبُّكُمْ

ایک نشانی بنا دیاO بے شک یہ تمہارا دین (جو تمام رسولوں کے ذریعہ تم کو پہنچا) ایک دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں تو میری ہی

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۶/۱۸

عبادت کروO اور لوگوں نے اپنا کام (یعنی دین آپس میں اختلاف کر کے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا آخر کار سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے O

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ

تو (اصل بات یہ ہے کہ) جو کوئی ایمان دار ہو کر نیک اعمال کرے تو اس کی کوشش اکارت جانے والی نہیں اور بے شک

وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

ہم اس کے سب اعمال لکھ رہے ہیں (یعنی ہمارے فرشتے ہمارے حکم سے)O اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر حرام تھا کہ وہ (اپنے کفر سے) لوٹےO

حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

یہاں تک کہ جب (وہ وقت آ جائے گا کہ) یاجوج اور ماجوج کھولے جائیں گے اور وہ (زمین کی) تمام بلندیوں سے ڈھلکتے ہوئے دوڑتے ہوئے اتر آئیں

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ

گےO اور سچے وعدہ کی گھڑی قریب آ جائے گی تو اس وقت اچانک کافروں کی آنکھیں (دہشت سے) پھٹ کر رہ جائے گی (اور وہ پکاریں گے:) ہائے ہماری

۹۲- اے آدمیو! یہی دین جو ان پیغمبروں کا تھا تمہارا سب کا سچا اچھا یہی ایک دین ہے یعنی اسلام۔ اسی کو قبول کرو، تم سب میرے بندے ہو میں تمہارا سب کا خدا ہوں میری ہی عبادت کرو اور مجھے یکتا مانو میرے ہی فرمانبردار بنو۔

۹۳ تا ۹۴- آدمی متفرق ہو گئے اس دین کو چھوڑ کر کوئی یہودی کوئی عیسائی کوئی مجوسی بن گیا یہ سب ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے۔ پھر جو ان میں سے خالصاً للہ اعمال صالحہ کرے گا بشرطیکہ وہ مومن مخلص سچا ایماندار ہو تو اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی ہر بات کا ثواب ملے گا ہم اس کو جزائے خیر دیں گے اس کے اعمال کی حفاظت کریں گے۔

۹۵ تا ۹۷- جن لوگوں کو ہم نے کفر دے کر ہلاک کیا ہے مثلاً اہل مکہ کو ان پر ایمان و توفیق طاعت حرام ہے یعنی وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے تھے ان کی قسمت ہی میں لکھا تھا کہ وہ شرک سے رجوع نہ کریں گے ایمان نہ لائیں گے یا یہ کہ جو ہلاک ہوئے ان کا اب پھر دنیا میں آنا حرام ہے وہ ہرگز نہ آئیں گے یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلند زمین پر سے ظاہر ہوں اور نکل کر دوڑیں اور وعدہ حق یعنی قیام قیامت قریب ہو جائے پھر وہ یکا یک آ جائے تب سب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے اس دن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے نہ ماننے والوں کی آنکھیں حیرت سے اوپر اٹھی ہوں گی کہتے ہوں گے کہ ہائے افسوس وحسرت! ہم آج کے دن سے غافل تھے بلکہ ہم جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرتے تھے تو اپنا ہی نقصان کرتے تھے اور کافر تھے۔ بعض کے نزدیک یہ آیت بدر کے مقتولوں کے بارے میں اتری۔

كَفَرُوا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾

خرابی اور افسوس کہ ہم اس (ہولناک گھڑی) سے غفلت میں رہے بلکہ ہم ہی ظالم (اور ناانصاف) تھے O

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا

(کافروں سے کہا جائے گا کہ) بے شک تم اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہو تم سب کو

وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾

جہنم میں جانا ہےO اور اگر یہ پوجا کے لائق ہوتے تو جہنم میں نہ جاتے حالانکہ ان سب کو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہےO

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ

جہنم میں وہ گدھے کی طرح چیخیں گے اور وہ (اپنے رونے کے غل میں) کچھ نہ سنیں گےO بے شک وہ لوگ جن کے لیے ہمارا بھلائی

مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰۤئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا

کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گےO (اتنی دور کہ) وہ جہنم کی آہٹ (بھنک) بھی نہ سنیں گے

وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ

اور وہ اپنی من مانتے عیشوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گےO اور (قیامت کی) سب سے بڑی

۹۸ تا ۱۰۰- اے اہل مکہ! تم اور تمہارے معبود (بت) سب جہنم کا ایندھن ہو تم مع اپنے معبودوں کے اس میں ضرور جاؤ گے۔ اگر یہ بت سچے معبود ہوتے تو دوزخ میں کیوں جاتے حالانکہ ایسے عابد و معبود سب کے سب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ جہنم میں سب ایسے چیخیں گے جیسے گدھا ہینگتا ہے اور اندھے بہرے گدھے کی طرح دوڑیں گے وہ وہاں اپنے بارے میں کوئی بات وہاں سے نکلنے کی یعنی رحمت کی شفاعت کی اپنی بھلائی کی نہ سنیں گے۔

۱۰۱ تا ۱۰۳- بے شک جن کو ہماری طرف سے ازل سے ''حسنیٰ'' یعنی جنت مل چکی ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عزیر وہ آگ سے بہت دور ہوں گے۔ وہ اس کی آواز تک نہ سنیں گے وہ جنت میں ہوں گے جس قسم کے عیش و عشرت میں چاہیں گے رہیں گے کبھی نہ نکلیں گے۔ فزع اکبر کا ان کو غم نہ ہوگا یعنی جبکہ دوزخ کے طبقے بند ہوں گے موت درمیان جنت و دوزخ کے ذبح ہو جائے گی ان کو مطلق غم نہ ہوگا فرشتے ان کے استقبال کے لیے جنت کے دروازے پر آ کھڑے ہوں گے ان کو تعظیم سے ہاتھوں ہاتھ لے جائیں گے اور کہیں گے کہ یہی وہ مبارک دن ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔ جب یہ آیت اتری تھی کہ ''انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم'' تو عبداللہ بن زبعری سہمی شاعر نے اعتراض کیا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) اور عزیر (علیہ السلام) کی بھی لوگ عبادت کرتے تھے ان کو بھی دوزخ میں جانا چاہیے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ اس سے مستثنیٰ ہیں جہنم میں بت اور بت پرست جائیں گے۔

الۡاَكۡبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوۡمُكُمُ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ

گھبراہٹ انہیں غم اور پریشانی میں نہ ڈالے گی اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے (اور کہیں گے:) یہی تمہارا وہ دن ہے

تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوۡمَ نَطۡوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ ؕ كَمَا

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا○ جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح سجل (فرشتہ) نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے جس طرح

بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ ؕ وَعۡدًا عَلَيۡنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدۡ

ہم نے اسے پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ زندہ کر دیں گے، یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ بے شک اس کا کرنا ضروری ہے○ اور بے شک

كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ

ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ بے شک (جنت کی) زمین کے وارث ہمارے

الصّٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِىۡ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ

نیک بندے ہوں گے○ بے شک اس میں عبادت کرنے والوں کے لیے ایک بڑی بشارت ہے○ اور ہم نے آپ کو

اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ

سارے جہان کے لیے ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: بے شک میری طرف تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا

۱۰۴- قیامت وہ دن ہے کہ اس دن ہم آسمان کو اپنے دست قدرت سے یوں لپیٹ دیں گے جیسے سجل یعنی کاتب دفتروں کو لپیٹ دیتا ہے، جیسے ہم نے سب کو پہلے پیدا کیا یونہی سب کو دوبارہ بنائیں گے، زندہ کریں گے، آدمیوں کو نطفوں سے پیدا کیا بروز قیامت مٹی سے نکالیں گے، یہ ہمارا وعدہ قطعی ہے یقینی ہے، ہم یہ ضرور کریں گے، سب کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور سب کا حساب کتاب ہوگا۔

۱۰۵- ہم نے زبور میں یہ بات لکھ دی تھی بعد ذکر کے یعنی بعد لوح محفوظ کے لکھ دینے کے کہ زمین جنت کے مالک آخر کار میرے نیک بندے موحد ہوں گے یعنی جنت کے وارث صرف مسلمان ہوں گے۔ یا ارض سے مراد بیت المقدس ہو یعنی بنی اسرائیل اس پر قابو پائیں گے یا یہ کہ مسلمان آخر وقت میں اس کو فتح کر لیں گے۔

۱۰۶ تا ۱۰۷- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس قرآن پاک میں موحدوں کے لیے نصیحت اور عبرت ہے، امر و نہی اور واقعات ہیں اور ہم نے آپ کو سب جہانوں کے لیے، جن و انس کے لیے نعمت و رحمت و امن و امان بنا کر بھیجا۔ بالخصوص مسلمانوں کے لیے۔

۱۰۸ تا ۱۰۹- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے: اس قرآن پاک میں مجھ کو وحی ہوئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے، شریک اور اولاد سے پاک ہے۔ اے اہل مکہ! کیا تم اس نصیحت کو مانتے ہو اور اللہ کی توحید و عبادت کو اخلاص سے

وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى

معبود صرف ایک ہی اللہ ہے تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو○ پھر اگر وہ نہ مانیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں نے تو تم کو برابر اطلاع کر دی اور

سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

میں اپنی اٹکل سے کیا جانوں کہ جو وعدہ تم سے کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور (میں تو وحی کے ذریعہ خبر دیتا ہوں)○ بے شک اللہ تعالیٰ چلا کر پکارنے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ

کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اس کو بھی جانتا ہے○ اور میں اپنی اٹکل سے کیا جانوں کہ شاید اس (مہلت) میں تمہاری جانچ ہو اور ایک

فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا

وقت مقررہ تک (تمہارا دنیا سے) فائدہ حاصل کرنا منظور ہو○ (نبی ﷺ نے اپنے رب سے) عرض کی کہ اے میرے رب! (میرے اور کافروں کے درمیان)

الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

النصف ع ١٩

سچا فیصلہ فرما دے اور (اے کافرو!) جو باتیں تم بناتے ہو اس پر ہمارے رب رحمٰن سے ہی مدد مانگی جاتی ہے (وہی تم کو پوری پوری سزا دے گا)○

بجالاتے ہو؟ پس اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ قبول کریں تو بہتر ہے اگر نہ مانیں اور توحید سے منہ پھیریں تو آپ فرما دیجیے کہ میں تو پیغام پہنچا چکا خبردار کر چکا' اب آگے تم جانو' مانو یا نہ مانو۔ میں نہیں جانتا کہ جس بات کا تم سے وعدہ ہے یعنی عذاب کا وہ قریب ہے یا بعید' اس کا معین وقت تم کو نہیں بتا سکتا' جب خدا چاہے گا عذاب لے آئے گا۔

١١٠ تا ١١٢- تم جو چلا کر باتیں کرتے ہو یا کھلم کھلا کام کرتے ہو یا پوشیدہ کام کرتے ہو یا بات کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے' سب کا بدلہ جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ تاخیر کیوں ہے شاید کہ وہ تمہارا امتحان ہے اور تمہارے لیے فتنہ ہے اور تھوڑے عیش کے لیے ایک خاص وقت تک مہلت ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خدا سے یوں دعا کریں کہ اے پروردگار! کافروں اور مسلمانوں میں سچا فیصلہ کر یعنی کافروں کو مغلوب کر ہلاک کر اور کہہ دیں کہ ہمارا پروردگار جو رحمٰن ہے اسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اور ان باتوں پر جو جھوٹ بناتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہیں۔ ''قل رب احکم'' میں دو قرائتیں ہیں' بصیغہ امر اور بصیغہ ماضی' یہ تفسیر صیغہ امر کی تقدیر پر ہے۔

سورۃ الحج مدنیۃ وہی ثمان و سبعون آیۃ و عشر رکوعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ حج مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اٹھہتر آیات دس رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ﴿١﴾

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی سخت (ہولناک) چیز ہے O

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ

جس دن تم اسے دیکھو گے (تم بدحواس ہو جاؤ گے یہاں تک کہ) دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچہ کو بھول جائیں گی اور ہر حمل والی

ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ

(خوف کی وجہ سے) اپنا حمل گرادے گی اور تم لوگوں کو اس حال میں دیکھو گے کہ (گویا) وہ نشہ میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کا

وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ

عذاب سخت ہولناک ہوگا (جس کی وجہ سے وہ بدحواس ہو جائیں گے) O اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جہالت کی وجہ

فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ

سے جھگڑتے ہیں اور وہ ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں (اس کے کہے پر چلتے ہیں) O حالانکہ شیطان کی بابت لکھا جا چکا ہے

مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٤﴾ يَا أَيُّهَا

کہ جو اس کے ساتھ دوستی کرے گا تو بے شک وہ (شیطان) اس کو گمراہ کر دے گا اور اسے دوزخ کے عذاب کا راستہ دکھائے گا O اے لوگو!

سورۃ الحج

اس سورت میں حج کا ذکر ہے، یہ سب مکہ میں اتری سوائے پانچ آیتوں کے ''ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف. اذن للذین یقتلون بانھم ظلموا'' دو آیتوں تک آخر والا سجدہ یہ پانچ آیتیں مدینہ میں اتری ہیں۔ قرآن میں جہاں ''یایھا الذین امنوا'' ہو وہ آیت مدنی ہے اور جہاں ''یایھا الناس'' ہو وہ مکی ہے۔

۱ تا ۲۔ اے آدمیو! اپنے رب سے ڈرو، اس کی اطاعت کرو، قیامت کا زلزلہ اس کا آنا سخت خوفناک ہے۔ بڑی کڑی چیز ہے۔ جب تم اس کو دیکھو گے یعنی بوقت نفخۂ اولیٰ تو ایسی دہشت ہوگی کہ دودھ پلانے والی مائیں گھبرا کر اپنے شیر خوار بچوں سے بے خبر ہو جائیں گی اور حاملہ عورتیں مارے ڈر کے حمل گرا دیں گی۔ اس دن آدمی نشہ میں سرشار نظر آئیں گے بسبب خوف کے۔ مگر فی الحقیقت وہ نشہ والے نہ ہوں گے لیکن عذاب الٰہی کی سختی سے متحیر و متفکر بے ہوش سودائی سے ہوں گے۔ ''یایھا الناس'' کا خطاب یہاں سب آدمیوں سے ہے۔

۳ تا ۴۔ بعض کافر ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید و کتاب و رسول میں بغیر علم و دلیل کے جھوٹی حجتیں نکالتے ہیں

النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ

اگر تم کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے میں شک ہے تو (غور کرو کہ) ہم نے تمہیں (یعنی آدم علیہ السلام کو) پہلے مٹی سے پیدا

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

کیا (جو بے جان تھی) پھر (آدم علیہ السلام کی نسل کو) پانی کی بوند سے، پھر خون کی پھٹکی سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے

وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى

نقشہ بنا ہوا اور بے نقشہ بنا ہوا تاکہ ہم تمہارے لیے (اپنی قدرت کی نشانیاں) ظاہر فرمائیں اور ہم جس کو چاہتے ہیں

اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ

ایک مقررہ معاد تک ماؤں کے پیٹ میں ٹھہراتے ہیں، پھر تمہیں پورا بچہ بنا کر نکالتے ہیں (پھر تمہاری پرورش کرتے رہتے ہیں)

مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ

تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو، پھر تم میں کوئی (بڑھاپے سے پہلے ہی) مرجاتا ہے اور کوئی تم میں سے سب سے زیادہ نکمی عمر (بڑھاپے) تک پہنچایا جاتا ہے

مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے (سب کچھ بھول جائے) اور تو زمین کو مرجھائی ہوئی خشک دیکھتا ہے اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ⑤ ذٰلِكَ

وہ تروتازہ ہو جاتی ہے اور ابھر آتی ہے اور ہر قسم کا خوبصورت (خوشنما) جوڑا اگا لاتی ہے ○ یہ (جو کچھ دلائل مذکور ہوئے)

جھگڑتے ہیں اور ہر شیطان کے وسوسے کا اتباع کرتے ہیں جو ملعون و مردود ہے۔ شیطان کے بارے میں یہ حکم ازلی ہے کہ جو اس کا دوست اور تابع ہوگا تو وہ اس کو گمراہ کر دے گا اور عذاب آتش دوزخ کی طرف بلائے گا۔ جہنم کا راستہ دکھائے گا۔

۵ تا ۷۔ اے آدمیو! مکہ والو! اگر تم کو قیامت میں موت کے بعد اٹھنے میں کوئی شک ہے تو اپنی پیدائش کے حالوں میں غور کرو، دوبارہ بنانا تو پہلی مرتبہ کی ایجاد سے سہل ہوتا ہے، ہم نے تو تم کو مٹی سے بنایا۔ یعنی تم کو آدم (علیہ السلام) سے اور ان کو خاک سے، پھر تم کو نطفہ سے پھر پھٹکی سے یعنی گاڑھے جمے ہوئے خون سے، پھر بوٹی سے تروتازہ گوشت سے، بعض کی پیدائش کامل ہوتی ہے بعض کی غیر کامل یعنی بعض نطفہ کچھ روز ٹھہر کر اسقاط ہو جاتا ہے بعض کا کوئی عضو ناقص ہوتا ہے بعض صحیح و سالم رہتا ہے۔ یہ باتیں اس لیے بیان کرتے ہیں کہ تم اپنی پیدائش کا حال سمجھو اور ہم اس کو واضح طور سے بیان کرتے ہیں۔ ہم رحموں میں جس کو چاہتے ہیں ایک خاص وقت تک مقرر ٹھہراتے ہیں، ساقط ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ جتنے مہینوں چاہتے ہیں پیٹ میں رکھتے ہیں، پھر تم کو چھوٹا سا بچہ پیٹ میں سے نکالتے ہیں، پھر تربیت کرتے ہیں کہ تم پوری قوت کو پہنچو۔ یعنی اٹھارہ برس کی

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی (معبود) برحق ہے اور بے شک وہی مردے زندہ فرمائے گا اور بے شک وہ ہر چیز

قَدِيْرٌ ⑥ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ

پر قادر ہے O اور یہ کہ بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور یہ کہ بے شک اللہ تعالیٰ ان کو

فِي الْقُبُوْرِ ⑦ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

(زندہ کر کے) اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں O اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر کسی علم، بغیر کسی

لَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ ⑧ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

دلیل اور بغیر کسی روشن کتاب کے حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے اس لیے جھگڑتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں،

لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ⑨

ان ہی کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم ان کو آگ کا عذاب چکھائیں گے O

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ⑩ ع

(اوران سے کہا جائے گا کہ) یہ تمہارے ان عملوں کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے بھیجے تھے اور بے شک اللہ تعالیٰ بندوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا ہے O

ع ١٠ ٨

عمر سے تیس برس تک۔ اس عرصہ میں بعض بچہ تو بچپن یا جوانی میں حکمت کے مطابق مر جاتا ہے اور بعض نکمی عمر تک پہنچتا ہے جیسے بچپن میں ضعیف اور بے ہوش تھا یونہی بہت بوڑھا ہو کر سٹھیا جاتا ہے کہ بعد سب کچھ سمجھنے کے کچھ نہیں سمجھتا۔ ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں اور زمین کو خشک سوکھی مردہ دیکھتے ہو جب ہم اس پر پانی نازل کرتے ہیں تو تر و تازہ ہو جاتی ہے۔ گھاس سے لہلہانے لگتی ہے پانی پا کر خوش ہو جاتی ہے، پھول جاتی ہے اور پانی کے سبب سے ہر قسم کی رنگ برنگ کی تر و تازہ چمکتی کھلتی گھاس اگاتی ہے۔ یہ انقلابات و تغیرات و عجائبات قدرت اس لیے دکھاتی ہے کہ تم خوب یقین کرو اور جانو کہ اللہ تعالیٰ برحق ہے اس کی عبادت فرض ہے وہ اکیلا ہے وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر بات یعنی موت و حیات پر قادر ہے اور یہ مانو کہ قیامت آنے والی ہے اس میں شک نہیں اور اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور قبروں سے مردوں کو عذاب ثواب دینے کے لیے اٹھائے گا۔

۸ تا ۱۰۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کی توحید و رسول و کتاب میں جھگڑتے ہیں۔ حالانکہ نہ ان کو کچھ علم ہے نہ ہدایت یعنی دلیل نہ ان کے دعوے پر کوئی کتاب روشن کی سند ہے۔ وہ منہ پھیرتے ہیں، گردن ہلاتے ہیں، ان کے ماننے سے اعراض کرتے ہیں، قرآن پاک و نبی کو جھٹلاتے ہیں تاکہ اور لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ کے سیدھے راستے اور سچے دین سے گمراہ کریں۔ ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی خواری ہے اور آخرت میں بھی۔ چنانچہ نضر بن حارث جس

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ

کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک کنارے پر (الگ تھلگ رہ کر) کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی فائدہ اور بھلائی پہنچ جاتی ہے تب تو وہ چین سے ہو جاتے

ﰳ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ﰳانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ ۚ خَسِرَ

ہیں (اور اس پر جمے رہتے ہیں) اور اگر ان پر کوئی جانچ آ پڑتی ہے (اور کسی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں) تو وہ اپنے منہ کے بل پلٹ جاتے ہیں (اللہ تعالیٰ

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ

کی عبادت چھوڑ کر کفر اختیار کر لیتے ہیں) یہی دنیا اور آخرت کے نقصان میں رہیں گے (دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی) یہی کھلا ہوا نقصان ہے ○

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ ایسی چیز کی پوجا کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکے اور نہ نفع یہی ہے پرلے درجہ کی گمراہی ○

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ

وہ ایسی چیز کو پوجتے ہیں جس کے (خیالی) نفع سے اس کے نقصان کی زیادہ امید ہے (بے شک اُن کا بنایا ہوا آقا) کیا ہی بُرا آقا ہے اور کیا

الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہی بُرا ساتھی ہے ○ بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

کی شان میں یہ آیت اتری ہے بدر کے روز قتل ہوا اور قیامت میں بھی اس کو عذاب آتش چکھائیں گے۔ یا ''حریق'' بمعنی ''شدید'' ہو۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب اس کا بدلہ ہے جو تو نے اپنے ہاتھوں سے دنیا میں کیا تھا یعنی شرک وغیرہ اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں کہ بغیر خطا کے ان کو سزا دے۔

۱۱ تا ۱۳۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں۔ یعنی ایک حال پر امتحان لیتے ہیں۔ تجربہ کرتے ہیں، شک ہے۔ نعمت مال دنیا کا انتظار رہتا ہے، اگر کوئی نعمت مال غنیمت ان کو ملے تب تو اطمینان ملتا ہے، اسلام کی زبانی تعریف خوب کرتا ہے اور اگر ان کو محنت مصیبت آتی ہے تو پھر منہ کے بل پھر جاتا ہے یعنی شرک کرنے لگتا ہے۔ یہ دنیا و آخرت میں خائب و خاسر ہوا نہ مال ملا نہ جنت۔ یہ بڑی خواری اور خسارہ اور کھلا ہوا نقصان ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتا ہے اگر یہ ان کی عبادت چھوڑ دے تو اس کو کچھ نقصان نہیں دے سکتے اور اگر عبادت کیے جائے تو کچھ نفع نہیں دے سکتے۔ یہ سخت پرلے درجہ کی گمراہی ہے اور حق و ہدایت سے دوری۔ یہ ان کو مانتے ہیں معبود جانتے ہیں جن کا نفع موہوم بعید اور نقصان نزدیک ہے، یہ بت پرست برا کنبہ اور برے رفیق اور سرپرست ہیں۔ یعنی جس کی عبادت عابد کو نقصان دے وہ عابد و معبود دونوں برے ہیں۔

۱۴۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لائیں اور خالصاً للہ اعمال صالحہ کریں

جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفۡعَلُ مَا یُرِیۡدُ ﴿۱۴﴾ مَنۡ

ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے O جو کوئی یہ

کَانَ یَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ یَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ فَلۡیَمۡدُدۡ

خیال کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اپنے نبی (ﷺ) کی مدد نہ فرمائے گا اس کو چاہیے کہ اوپر کی طرف ایک رسی تانے (لٹکائے)

بِسَبَبٍ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ لۡیَقۡطَعۡ فَلۡیَنۡظُرۡ هَلۡ یُذۡهِبَنَّ کَیۡدُهٗ مَا

پھر (اس کی اپنے گلے میں پھانسی ڈال کر) کاٹ دے (اور مر جائے) پھر دیکھے کہ کیا اس کا یہ داؤ اس جلن کو جو اس کے دل میں ہے

یَغِیۡظُ ﴿۱۵﴾ وَ کَذٰلِکَ اَنۡزَلۡنٰهُ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ یَهۡدِیۡ مَنۡ

دور کر دے گا O اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن روشن کھلی کھلی آیتیں اتارا اور بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے

بہشتوں کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے مکانوں و درختوں کے نیچے شراب' پانی' شہد' دودھ کی نہریں رواں ہوں گی۔ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے' جس کو چاہتا ہے بدبختی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سعادت و نیک بختی نصیب فرماتا ہے' وہ مالک ہے یعنی جو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے ایمان لانا نہیں چاہتا ہے اسے اسی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

۱۵ تا ۱۶- جو آدمی یہ خیال رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرے گا جیسا کہ منافقین بنی اسد وغیرہ و بنی حلاف و بنی غطفان کہتے تھے کہ ہم اس لیے ان کا اچھی طرح اتباع نہیں کرتے ہیں کہ ہم کو یہ خوف ہے کہ مبادا خدا تعالیٰ ان کی مدد نہ کرے تو ہم میں اور یہودیوں میں جو راہ و رسم میل ملاپ ہے وہ بھی جاتا رہے۔ تو جو یہ خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت میں غلبہ و فتح و قوت دلیل کے اعتبار سے رسول کی مدد نہ کرے گا تو اس کو چاہیے کہ ایک رسی گھر کی بلند چھت میں لٹکائے اور اس کو گلے میں پھانسی بنا کر ڈالے پھر سوچے کہ آیا ایسی باتوں سے اس کے دل کو ٹھنڈک ہوتی ہے یا نہیں۔ اس کی کسی تدبیر سے اس کے دل کا حسد و غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے یا نہیں۔ یعنی جو یہ خیال کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ ان کی مدد نہ کرے گا اور اس کے خیال کے خلاف امداد الٰہی آئی اور وہ دل میں جلا تو اس کو چاہیے کہ اپنے گلے میں پھانسی ڈال کر مر جائے ورنہ ویسے تو اس کا کلیجہ ٹھنڈا ہوگا ہی نہیں۔ یا ضمیر ''ینصرہ'' کی ''من'' کی طرف راجع ہو یعنی جو یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس شخص کی مدد نہ کرے گا' رزق نہ دے گا' رحمت الٰہی سے مایوس ہو گیا ہے تو اب وہ مر جائے اور کوشش کرتے کرتے خاک میں جائے' دیکھیں اس کی کوشش اور موت کا کیا اثر ہوتا ہے۔ کیا ان باتوں سے اس کے دل کا بخار نکل جائے گا اور اس کو رزق مل جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہم نے یونہی (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کے ذریعے سے اپنی کھلی کھلی آیات بیان فرمائیں اور حلال و حرام کے احکام اور حکمتیں اتاری ہیں اور خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ دین اسلام کا راستہ دکھاتا ہے' جو اہل ہوتا ہے اس کو ایمان بخشتا ہے اور نا اہل ہٹ دھرموں ضدیوں کو ان کی گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے۔

يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَ

ہدایت فرماتا ہے ○ بے شک ایمان والے اور یہودی اور ستارہ پوجنے والے اور عیسائی اور آگ پوجنے والے اور سارے مشرک

النَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ

(جو کوئی بھی ہو) یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ

فیصلہ فرمائے گا اور بے شک ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے (اس سے بھاگ کر کوئی کہاں جا سکتا ہے)○ کیا تم نے نہیں

اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَ

دیکھا کہ بے شک جو آسمان اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے لوگ

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ

اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں (اور اس کے فرمانبردار ہیں) اور بہت سے وہ ہیں جن (کے انکار

مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا

کی وجہ سے ان) پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے اسے کوئی

لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ﴿۱۸﴾ السجدة ۱ ۱ ھٰذٰنِ خَصْمٰنِ

السجدۃ

عزت دینے والا نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ یہ دو فریق ہیں (مومن اور باقی کافر)

۱۷- بے شک جو لوگ حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے اور بالخصوص مدینہ والے یہود اور صابی سیاح لوگ جو نصاریٰ کے ایک فرقہ ہیں اور کل نصاریٰ بالخصوص نجران والے سید و عاقب وغیرہ اور مجوس یعنی آتش پرست' آفتاب پرست اور مشرک بالخصوص عرب والے ان سب کے درمیان اللہ تعالیٰ بروز قیامت ان باتوں میں جن میں یہ اختلاف کرتے جھگڑتے تھے فیصلہ کر دے گا۔ خدا تعالیٰ سب کے اعمال واقوال واختلاف سب باتوں پر گواہ ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

۱۸- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا اور قرآن پاک میں یہ نہیں سنا کہ خدا تعالیٰ کو جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں اور آفتاب' ماہتاب اور ستارے' پہاڑ درخت' جانور سب سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے آدمی یعنی مسلمان جنت والے سجدہ کرتے ہیں اور بہتوں پر عذاب واجب ہے یعنی کافر دوزخی' جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے بدبختی میں چھوڑ دے' شقی قرار دے دے' رحمت سے دور ڈالے اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں اور سعید (نیک بخت) کرنے والا اور معرفت الٰہی اور اسلام کے قریب کرنے والا نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ شقاوت' سعادت' معرفت'

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ

جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو پھر جو منکر ہوئے ان کے لیے آگ کے کپڑے کترے

يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي

جائیں گے (ان کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور) ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا O جس سے جو کچھ ان کے پیٹوں میں

بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا

ہے اور ان کی کھالیں سب گل جائیں گی O اور ان کے پیٹنے کے لیے لوہے کے گرز ہیں (جو ان پر پڑیں گے) O جب گھبرا کر وہاں

أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ

سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) بھڑکتی ہوئی آگ کا

ع ٢ ١٢ ٩ الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

عذاب چکھو O بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ

ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جائیں گے

جہالت' ہدایت' ضلالت جس کو جو چاہتا ہے اپنے علم ازلی کے مطابق دیتا ہے۔

١٩ تا ٢٤۔ یہ دو مقابل یعنی مسلمان اور کافر اور یہود و نصاریٰ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ہر شخص اپنا اپنا مذہب ٹھیک بتاتا ہے اور خدا کو اپنا بتاتا ہے۔ خدا تعالیٰ دونوں کو بروز قیامت یوں حکم کرے گا کہ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں۔ یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ' تو ان کے لیے آتش دوزخ کے کپڑے و لباس تیار کیے گئے ہیں وہ پہنیں گے اور ان کے سروں پر گرم پانی کھولتا ہوا ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چربی و آنتیں وغیرہ اور کھال گلا دی جائے گی اور ان کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں جن کو گرم کر کے ان کے سر توڑے جائیں گے۔ وہ جب دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور غم و غصہ و شدت عذاب سے بھاگیں گے تو ان کو مار مار کر وہیں لوٹایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ لو سخت عذاب کا مزا چکھو اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے جنتوں میں لے جائے گا۔ جن کے مکانوں اور درختوں کے نیچے شراب و دودھ و شہد خالص کی نہریں رواں ہوں گی ان کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کے کپڑے و پوشاک اعلیٰ درجہ کے ریشم کی ہوگی۔ ان کو دنیا میں پاک اور مبارک کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ اور دین محمود و مقبول پسندیدہ اسلام کی راہ دکھائی گئی اور توفیق دی گئی۔ یا "حمید" سے مراد خدا ہے یعنی خدا کے دین کی جو اپنے موحد بندوں کی تعریف کرتا ہے توفیق ملی ہے۔ یہ خدا کا فیصلہ بروز قیامت سب کے درمیان میں

مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ

اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا O اور ان کو پاکیزہ بات کلمہ طیب

مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

بتائی گئی (یعنی کلمۂ توحید) اور سب خوبیوں والے (عزت والے اللہ تعالیٰ) کی راہ چلایا گیا O بے شک جن لوگوں نے کفر کیا

وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ

اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستہ سے اور اس حرمت والی مسجد سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں

لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ

کی عبادت کے لیے مقرر کیا ہے اس میں سب کا ایک سا برابر حق ہے' اس میں رہنے والے کا اور باہر سے آنے والا کا اور جو اس

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ ع ٣ ١٠

میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے O اور (یاد کیجئے) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام)

الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَ

کو اس گھر (یعنی مکہ مکرمہ) کی جگہ ٹھیک (معین کر کے) بتادی اور (ان کو) یہ (حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور

ہوگا' نیکوں کو جنت بروں کو دوزخ ملے گی۔

۲۵- جنہوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وقرآن کے ساتھ کفر کیا یعنی ابوسفیان وغیرہ جو اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے' سچے دین سے اور مسجد حرام سے روکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سال حدیبیہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مومنین کو عمرہ سے روکا تھا' وہ مسجد حرام جس کو ہم نے سب کے لیے برابر کیا ہے' جتنا اس میں وہاں کے باشندوں کا حق ہے اتنا ہی مسافروں' دور سے آنے والوں کا بھی۔ جو شخص وہاں ظلم کا ارادہ کرتا ہے لوگوں کو ستاتا ہے ہم اس کو عذاب الیم شدید دیں گے کہ پھر ایسی حرکات نہ کریں۔ بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انس نے ایک صحابی کو قصداً قتل کیا اور مرتد ہو کر مکہ میں پناہ لی۔ اس کے بارے میں یہ آیت اتری کہ جو کوئی جرم کر کے حرم میں پناہ گزین ہوگا اس کو سزا ملے گی' کھانا پینا بند کر دیں گے کہ مجبوراً حرم سے باہر نکلے۔ جب باہر نکلے گا اس کو سزا دیں گے۔

۲۶ تا ۳۲- ہم نے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کو بیت اللہ کی جگہ بتائی یعنی کعبہ کی جگہ معلوم نہ تھی اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا' وہ کعبہ کی زمین کے مقابل آ کر ٹھہر گیا وہاں سے نہ ہٹا۔ وہیں پر ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا۔ ہم نے ان کو حکم دیا کہ میرے ساتھ شرک ہرگز نہ کرنا اور میرے گھر کو یعنی مسجد حرام کو بتوں کی ناپاکیوں سے صاف پاک رکھو ان کے لیے جو اس کے آس پاس طواف کرتے ہیں اور وہاں اعتکاف کرتے ہیں' رکوع وسجود کرتے ہیں اور دیگر شہروں سے زیارت کو آتے ہیں

الْقَآئِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ

قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک اور ستھرا رکھو O اور لوگوں میں حج کی عام منادی کر دو

رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لا

لوگ پیدل چل کر اور ہر پتلی دبلی اونٹنی پر سوار ہو کر جو دور دراز راستوں سے آئیں گے تمہارے پاس (حج کے لیے) حاضر ہوں گے O

لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيٓ أَيَّامٍ مَّعْلُومٰتٍ

تاکہ وہ اپنے (دینی اور دنیوی) فائدے حاصل کریں اور تاکہ وہ ان پالتو بے زبان چوپایوں پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائے

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ج فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَآئِسَ

ہیں (جاتے ہوئے) مقررہ قربانی کے دنوں میں (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کریں پھر اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور محتاج

الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ز ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا

فقیر کو بھی کھلاؤ O پھر (وہ احرام کھول کر) اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس آزاد گھر

بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ق وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ

(یعنی کعبہ مکرمہ) کا طواف کریں O اور بات یہ ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمتوں (یعنی محترم چیزوں) کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے لیے

اور سب آدمیوں کو اور اپنی اولاد وغیرہ کو حج کے لیے پکارو' وہ کعبہ کو آیا کریں گے' کچھ پیدل اور کچھ سوار اونٹوں پر جو کچھ دبلے ہوں گے اور کچھ موٹے' بڑے دور دراز اطراف عالم سے آیا کریں گے۔ تاکہ وہاں دنیا و آخرت کے منافع عبادت و دعا وغیرہ سے حاصل کریں اور چند معین دنوں میں یعنی ایام تشریق میں ان جانوروں پر جو خدا نے ان کو اپنی رحمت سے دیے ہیں اللہ کا نام لیں یعنی خدا کے نام سے ذبح کریں۔ اے لوگو! قربانیوں کا گوشت تم خود بھی خوب کھاؤ' محتاجوں' بھوکوں' اپاہجوں' اندھوں وغیرہ کو بھی کھلاؤ۔ پھر حاجی ذبح کے بعد احرام کھولیں' اپنا میل دور کریں' سر منڈانا' رمی جمار کرنا' ناخن کٹانا یہ سب بعد ذبح کے ہے اور جو کچھ انہوں نے نذریں مانی تھیں اور اپنے اوپر لازم کیا تھا اس کو ادا کریں اور پرانے گھر کا طواف واجب ادا کریں۔ بیت عتیق اس سبب سے کہا کہ اس کی بناء سب سے اول ہے اور اس سبب سے کہ زبردستوں کے تسلط سے آزاد ہے یا اس لیے کہ زمانہ نوح علیہ السلام میں غرق ہونے سے محفوظ رہا۔ یہ مناسک و عبادات ہیں جن کا کرنا ضروری ہے' جو کوئی بھی خدا تعالیٰ کے احکام و مناسک کی توقیر کرے گا تو اس کو اس کے رب کے پاس سے بہتر ثواب ملے گا۔ تمہارے لیے سب جانور حلال ہیں جو چاہو سو کھاؤ۔ سوائے ان کے جو تم کو بتلائے گئے یعنی سورۂ مائدہ میں مردار' خون' خنزیر کا گوشت' پس تم بتوں کی ناپاکی سے بچو۔ شراب خوری' بت پرستی قطعاً ترک کرو اور قول زور' لغو' باطل بات چھوڑ دو۔ (کافر ایام جہالت میں جب حج میں لبیک کہتے تو اس میں شرک ملا لیتے تھے' لبیک اللھم لبیک' لبیک لا شریک لک الا شریک ھو لک

لَهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اس کے رب کے نزدیک بہت بہتر ہے اور تمہارے لیے تمام چوپائے حلال کیے گئے سوائے ان کے جن کی حرمت

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ﴿۳۰﴾

تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے تو (اے لوگو!) بتوں کی گندگی (یعنی بت پرستی) سے دور رہو اور جھوٹی بات کہنے سے پرہیز کرو O

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا

خالص ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر کسی کو اس کا شریک نہ سمجھو اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو وہ ایسا ہے کہ گویا

خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

وہ آسمان پر سے گرا تو پرندے اس کو (بوٹی بوٹی کر کے) نوچ لے جاتے ہیں یا تیز ہوا اسے اڑا کر کسی دور دراز مکان میں پھینک دیتی ہے

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا

(یعنی وہ ہلاک اور تباہ ہو جاتا ہے) O بات یہ ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے

مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ

تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے O تمہارے لیے ان (قربانی کے جانوروں) میں ایک مقررہ میعاد تک فائدے ہیں

مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ ع ۱۱/۴

پھر ان کا اس آزاد گھر (یعنی کعبہ مکرمہ) تک پہنچنا ہے O اور ہر امت کے لیے

تملکه و ماملک ''تیرا کوئی شریک نہیں مگر چند تیرے مخلوقات کے شریک ہیں کہ تو ان کا اور ان کے مملوکوں کا مالک ہے اور وہ تیرے مالک نہیں مگر شریک ہیں) اس بات سے ممانعت آئی۔ اے آدمیو! موحد مخلص' پاک' مقدس بن جاؤ' تلبیہ میں شرک نہ کرو' جو شرک کرے گا تو اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ وہ گویا آسمان سے گرا اور اس کو پرندوں نے راہ میں اچک کر غائب کر دیا' جہاں چاہا لے گئے۔ یا ہوا نے اڑا کر کہیں بہت دور جنگل میں ڈال دیا۔ یعنی ایسا ہلاک ہوا کہ اس سے زائد کوئی درجہ ہلاکت کا نہیں۔ یہ یاد رکھو اور سمجھو کہ یہ خرابی مشرکوں کے لیے ہے' جو اللہ تعالیٰ کے احکام مناسک حج وغیرہ کی تعظیم کرے گا' اچھی موٹی عمدہ قربانی کرے گا تو اس کی یہ باتیں دلوں کی پرہیزگاری اور اخلاص وصفاء وصدق سے پیدا ہیں۔

۳۳ تا ۳۵۔ اے آدمیو! جانوروں کا تمہیں فائدہ ہے' ان پر سواری کرو' گوشت کھاؤ' کھیتی کا کام لو' صدقہ زکوٰۃ ادا کرو' پھر ان کی قربانی کی نیت کرلو اور ان کی گردنوں میں قلادہ ہار ڈال دو' نیت کے بعد پھر ان سے نفع نہ لو' ان کے ذبح کا مقام بیت عتیق یعنی کعبہ ہے' یعنی اگر عمرہ کا ارادہ ہے اور اگر حج کا ہے تو منیٰ میں۔ ہم نے کا مسلمانوں میں سے ہر گروہ جدا جدا مذبح

جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ

ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ ان بے زبان جانوروں پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائے (ذبح کرتے وقت)

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۭ فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۭ

اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کریں، تو تم سب کا خدا ایک ہے تو اسی کا حکم مانو اور اس کے سامنے

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

گردن جھکا دو اور (اے نبی ﷺ!) ان عاجزی کرنے والوں کو جن کے سامنے جب اللہ تعالیٰ

قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي

کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اور نماز قائم رکھنے والوں کو اور جو ہمارے دیئے

الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا

ہوئے سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ان سب کو خوشخبری سنا دیجئے O اور قربانی کے بڑے قد والے

لَكُمْ مِّنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ڰ فَاذْكُرُوا اسْمَ

جانور (اونٹ اور گائے وغیرہ) کو ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی (عبادت کی) نشانیوں میں سے مقرر کیا، تمہارے

حج وعمرہ کا بنایا۔ یعنی اگلی امتوں کا اور مذبح تھا تمہارا اور۔ تاکہ سب آدمی ان جانوروں کو جو خدا تعالیٰ نے ان کو دیے ہیں اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کریں۔ تم سب کا معبود ایک ہی ہے، نہ اس کے اولاد ہے نہ شریک، تم سب ایمان لاؤ۔ عبادت توحید و اخلاص سے بجالاؤ۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان مخلص متواضع بندوں کو جنت کی بشارت دے دو کہ جن کے آگے جب خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے، خدا تعالیٰ کا حکم سنایا جاتا ہے تو ان کے دل خوف و دہشت سے ہل جاتے ہیں اور صابروں کو جو مصیبت پر صبر کرتے ہیں اور پنج وقتہ نماز اعتدال واحتیاط سے باوضو اپنے وقتوں پر پڑھنے والوں کو اور ان کو جو صدقہ دیتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، خدا تعالیٰ نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے اوروں کو صدقہ اور زکوٰۃ دیتے ہیں جنت کی بشارت دے دو۔

۳۶ تا ۳۷۔ اے آدمیو! ہم نے گائے، اونٹ کا ذبح کرنا تمہارے لیے حج کے مناسک واحکام سے مقرر کر دیا۔ ان کو تمہارے لیے مسخر کیا، ذبح کرنے میں تمہارے لیے بہتری اور ثواب ہے، تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کو ذبح کرو بحالیکہ وہ عیبوں سے خالی ہوں صاف ہوں۔ (اس تقدیر پر "صواف" بیان ہوگا) یا یہ کہ صف صف ہوں (اس تقدیر پر بہ تشدید فا ہوگا) یا یہ کہ تین پاؤں پر ان کو کھڑا کرو (اس تقدیر پر آخر میں نون ہوگا) غرضیکہ جب وہ ذبح ہو جائیں اور کروٹوں کے بل زمین پر گر پڑیں تو ان کو خود کھاؤ اور محتاج کو جو قناعت کرتا ہے اور جو مارے شرم کے مانگتا نہیں مگر اس کی صورت سوالی جیسی ہے کھانے کو دو۔ دیکھو ہم نے ان جانوروں کو یوں تمہارا مسخر کر دیا یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔ نعمت کا بدلہ اطاعت سے کرو۔ خدا تعالیٰ کو

اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا

لیے ان میں بھلائی ہے تو ان (اونٹوں) پر قطار در قطار (کھڑا کر کے ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام ذکر کرو پھر جب وہ ذبح ہو کر کسی

وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ

پہلو پر گر پڑیں گے تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والوں کو اور بھیک مانگنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے ان کو

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۳۶ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا

تمہارے بس میں کر دیا تاکہ تم ہمارا شکر کرو O اللہ تعالیٰ کو نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون (اور نہ اس کو ان چیزوں کی ضرورت ہے)

وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

لیکن تمہاری پرہیزگاری اس کے دربار تک پہنچتی ہے (یعنی وہ تقویٰ کو قبول فرماتا ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے بس میں کر دیا تاکہ

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۷

تم اس (نعمت) پر کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت فرمائی اس کی بڑائی بیان کرو اور (اے نبی ﷺ!) ان نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنایئے O

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی بلائیں ٹالتا ہے (ان کی حمایت کرتا ہے) بے شک اللہ تعالیٰ کسی بڑے

قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے اس کو صرف تمہارا تقویٰ پہنچے گا یعنی تم جو اعمال صالحہ پاکیزہ طاہرہ کرو گے اس کے دربار میں جائیں گے، قبول ہوں گے۔ ہم نے ان کو اس لیے مسخر کر دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کو مانو اس کی تکبیر کہو اس نے جو دین حنیف و سنت کی ہدایت کی اس کا شکر ادا کرو۔ اور یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ قول و فعل میں اخلاص و احسان برتنے والوں اور قربانی کرنے والوں کو جنت کی بشارت دے دو۔ (زمانہ جاہلیت میں گوشت و خون کعبہ کی دیواروں پر لگاتے تھے اس سے منع کیا کہ خدا تعالیٰ تو عمل قبول کرتا ہے گوشت خون کا وہ کیا کرے گا)

۳۸ تا ۴۱۔ جیسے کافر لوگ مسلمانوں سے لڑتے اور ستاتے ہیں اور ان کو قتل کرتے ہیں ان کو بھی یعنی مسلمانوں کو بھی جہاد کی، کافروں سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی اس لیے کہ وہ بہت مظلوم تھے۔ کافر طرح طرح سے ستاتے تھے اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کی مدد پر قادر ہے یعنی اگرچہ وہ مغلوب ہیں تھوڑے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو غالب کرے گا۔ وہ مسلمان جن کو کفار مکہ نے ان کے شہر و گھر سے نکال دیا۔ وہ گھر سے بے گھر بغیر کسی جرم کے کیے گئے۔ اگر کچھ جرم تھا تو یہی کہ وہ موحد مسلمان تھے کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے تھے۔ اگر خدا تعالیٰ بعض کے ذریعے سے بعض کو مغلوب نہ کرتا اور بعض سے بعض کی مدد نہ کرتا تو بہت سے نصاریٰ و یہود و مجوس کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے اور اس کے نام کی تہلیل و تکبیر تحمید ہوتی ہے گر جاتیں خراب ہو جاتیں۔ مگر اس کی رحمت ہے

٥(٥)/١٢

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ ع أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ

دغا باز ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا ہے ○ جن مسلمانوں سے کفار لڑتے ہیں انہیں (جہاد

ظُلِمُوْا ؕ وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿٣٩﴾ ۙ الَّذِيْنَ

کرنے کی) اجازت دی گئی اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے ○ (یہ وہ مظلوم ہیں) جو اپنے

أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَنْ يَّقُوْلُوْا

گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے (اس کے سوا ان کا کوئی جرم نہ تھا) اور اگر اللہ تعالیٰ

رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

(جہاد کی اجازت دے کر) آدمیوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کراتا تو ضرور خانقاہیں (تکیے، گرجے، مدرسے) اور عبادت خانے اور مسجدیں

لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ

جن میں اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر ہوتا ہے سب ڈھا (یعنی گرا) دیئے جاتے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ

(کے دین) کی مدد کرے گا تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا'

إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ الَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي

بے شک اللہ تعالیٰ یقیناً قوت والا' غالب ہے ○ یہ وہ (مظلوم مسلمان) ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں

الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوْا

(حکومت عطا فرمائیں) تو وہ نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور نیک کاموں کا حکم کریں اور

کہ ایک کے ذریعے سے دوسروں کی مدد کرتا ہے۔ پیغمبروں کی برکت سے مسلمانوں کی اور ان کے سبب سے کافروں کی مدد کی مثلاً عذاب عام موقوف رکھا اور مجاہدوں کے سبب سے ان کو محفوظ رکھا اور جو اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرے گا خدا تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرے گا اور دشمنوں پر غالب کرے گا' خدا تعالیٰ اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جاں نثاروں کی مدد کو کافی ہے' عزیز غالب ہے' ان کے دشمنوں کو سزا دے گا۔ وہ جاں نثارانِ رسول جن کو اگر ہم زمین کا حاکم کر دیں یعنی مکہ پر قابض کر دیں تو وہ پانچوں نمازیں قائم کریں' زکوٰۃ دیں' امر بالمعروف یعنی توحید و اتباع رسول کا حکم و نہی عن المنکر یعنی شرک و مخالفت سے منع کریں اور سب کاموں کے انجام خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہیں۔ سب باتوں میں وہ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾

بری باتوں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے O

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

اور (اے نبی ﷺ!) اگر یہ (کافر) آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم

نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾

اور عاد اور ثمود O اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم O

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ

اور مدین والے بھی (اپنے اپنے نبیوں کو) جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے گئے تو میں نے (چند دنوں کے لیے) کافروں

لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾

کو مہلت دی پھر ان کو (عذاب میں) پکڑ لیا تو دیکھو میرا عذاب کیسا ہوا O

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ

پھر کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک (غارت) کر دیں اور وہ ظلم کرنے والی تھیں تو وہ اب اپنی چھتوں سمیت گری پڑی ہیں

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ

اور کتنے کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور کتنے ہی مضبوط محل

۴۲ تا ۴۶ - یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ کو کفار مکہ جھٹلاتے ہیں تو آپ اس کا غم نہ کریں، ان سے پہلے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی قوم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو اور قوم عاد نے (حضرت) ہود (علیہ السلام) کو، قوم ثمود نے (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو، قوم ابراہیم نے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کو، قوم لوط نے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کو، مدین والوں نے (حضرت) شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا، (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے گئے۔ قبطیوں نے ان کی تکذیب کی۔ ہم نے ان سب کو تھوڑی مدت کے لیے مہلت دی۔ عیش و آرام میں رکھا پھر عذاب بھیج کر ان کو پکڑ لیا اور ہلاک کر دیا۔ پس یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خیال کریں کہ ان کو کیسی سزا ملی۔ دیکھو تو کس قدر گروہ کتنے گاؤں والے آدمی ہم نے عذاب بھیج کر ہلاک کر ڈالے اور وہ مشرک تھے، اپنے اوپر خود ظلم کرتے تھے، وہ گاؤں الٹے ویران پڑے ہیں چھتیں زمین پر پڑی ہیں اور کتنے ہی ایسے کنویں ہیں کہ وہاں کوئی پانی پینے والا بھی نہیں، بیکار پڑے ہیں اور کتنے محل ہیں مضبوط بڑے بڑے کہ وہ خراب ہو گئے جہاں کوئی رہنے والا نہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا انہوں

مَّشِيدٍ ﴿٤٥﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ

(اجڑے پڑے ہیں) ○ تو کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں (اگر چل کر دیکھتے) تو ان کے ایسے دل ہوتے

قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ج

جن سے یہ سمجھتے یا ایسے کان ہوتے جن سے یہ سنتے' تو بے شک آنکھیں تو

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ

اندھی نہیں ہوتی ہیں لیکن سینوں میں جو دل ہوتے ہیں

الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَ

وہی اندھے ہو جاتے ہیں ○ اور (اے نبی ﷺ!) یہ کافر آپ سے عذاب مانگنے

لَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ط وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

میں جلدی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا اور بے شک آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تم لوگوں کی گنتی کے برابر

كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ

ہزار برس کے برابر ہے ○ اور کتنی (نافرمان) بستیاں تھیں کہ میں نے ان کو

أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا ج وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ ع ۱۰/۱۳

مہلت دی اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والی تھیں پھر میں نے ان کو عذاب میں پکڑا اور میری ہی طرف سب کو پلٹ کر آنا ہے ○

نے زمین میں سیر نہیں کی یعنی اہل مکہ تجارت کو نہیں گئے کہ ان کے دلوں میں دنیا کے انقلاب دیکھ کر سمجھ بوجھ آتی اور لوگوں کی حالت دیکھ کر عبرت و نصیحت لیتے اور غور کرتے اور کان ہوتے کہ ان سے حق و تخویف سنتے کہ صرف نظر بغیر فکر و فہم کچھ کام نہیں دیتی۔ ہٹ دھرموں کی ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے دل جو سینوں میں ہوتے ہیں وہ اندھے ہو جاتے ہیں (حق و ہدایت نہیں دیکھتے)۔

۴۷ تا ۴۸۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کافر نضر بن حارث وغیرہ عذاب میں جلدی کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ اپنا وعدہ ہرگز خلاف نہ کرے گا' ضرور عذاب دے گا۔ خدا تعالیٰ کا ایک دن دنیا کے ہزار سال کی مانند ہوتا ہے اس حساب سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی یہ جو وعدہ کیا جاتا ہے کہ اتنے ہزار برس عذاب ہوگا تو دنیا کے برس نہ سمجھو بلکہ ہر دن ہزار برس کی مثل ہوگا۔ ہم نے کتنے ہی گاؤں والوں کو مہلت دی باوجودیکہ وہ شرک و کفر و ظلم کرتے تھے پھر جب وہ نہ مانے تو ان کو عذاب نے آلیا اور بالآخر سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے۔

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِيْنَ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اے لوگو! میں تو صرف تم کو صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے (جنت میں) O

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور جو لوگ ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادہ سے کوشش کرتے ہیں (یعنی ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں)

الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

وہی جہنمی ہیں O اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ سے پہلے جتنے نبی اور رسول بھیجے سب پر یہ واقعہ

وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ

گزرا ہے کہ جب انہوں نے (لوگوں کو) پڑھ کر سنایا (اور ان کی اصلاح کی آرزو کی) تو شیطان نے ان کی آرزو میں کوئی نہ کوئی (فتنہ کی) بات

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ

ضرور ڈال دی (اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکایا) تو اللہ شیطان کی وسوسہ اندازیوں کے اثر کو مٹاتا رہا پھر اللہ اپنی آیتوں اور نشانیوں کو اور زیادہ مضبوط کرتا

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ

رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا (اور اپنے سب کاموں میں) حکمت والا ہے O (اس میں ایک بڑی مصلحت یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ

۴۹ تا ۵۱- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے آدمیو! بالخصوص اہل مکہ! میں خدا تعالیٰ کا رسول ہوں اس کی طرف سے تم کو علی الاعلان ڈرانے والا ہوں۔ تمہاری زبان میں تم کو سمجھاتا ہوں پس جو لوگ قرآن پاک پر ایمان لائیں گے اعمال صالحہ خالصاً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کریں گے تو ان کو بخشش ملے گی یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دے گا اور جنت میں رزق کریم بہتر ثواب دے گا اور جو کوئی ہماری آیتوں کے جھٹلانے میں اور ہم کو عاجز کرنے میں کوشش کریں گے وہ ہم سے بھاگ کر ہم کو عاجز کر کے نہ جا سکیں گے یہی لوگ دوزخی ہوں گے۔

۵۲ تا ۵۴- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جس قدر رسول بھیجے یعنی پیغام پہنچانے والے اور نبی یعنی الہام والے وحی والے جو پیغام پہنچاتے تھے ان سب کو ایسا اتفاق ہوا کہ بعض وقتوں میں جب انہوں نے کچھ پڑھا یا بات کہی تو شیطان نے اپنی قراءت ان کی قراءت یا بات میں ڈال دی۔ یعنی لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکایا اور ان سے انکار کرایا اور نبیوں رسولوں کے قتل پر آمادہ کیا۔ شیطان اسی طرح وسوسے ڈالتا ہے پھر اللہ تعالیٰ شیطان کی شرارتوں کو باطل

فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

شیطان کی وسوسہ اندازیوں کو ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنادے جن کے دلوں میں (شک کا) مرض ہے اور جن کے دل (سچائی قبول کرنے سے)

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ

سخت پڑ گئے ہیں اور بے شک ظالم بڑی گہری مخالفت میں پڑے ہیں ○ اور

لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ علم والے جان لیں کہ بلاشبہ یہ معاملہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے تو وہ (اس طرح)

فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ

اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے لیے نرم ہو جائیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان

اور ملیامیٹ کر دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو اپنے نبی کے لیے محکم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ شیطان نبی کے خلاف کیا کیا سازشیں کرتا ہے اور حکیم ہے کہ اس کی سازشوں کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ یہ اس لیے کرتا ہے کہ جو شیطان نبی کے خلاف شرارتیں کرتا ہے ان کے لیے جن کے دلوں میں شک وخلاف کی بیماری ہے فتنہ بنائے وہ گمراہ ہو جائیں اور ان کے لیے بھی جن کے دل ذکر الٰہی سے غافل ہیں' وہ سخت دل ہیں۔ یعنی اس بات کے سبب سے ان لوگوں کو گمراہ رہنے دے ان کا امتحان لے' بے شک ظالم مشرک یعنی ولید وغیرہ سخت خلاف دشمنی میں منہمک ہیں' حق وہدایت سے بہت دور ہیں اور نیز خدا تعالیٰ یہ اس لیے کرتا ہے کہ علم والے جن کو توریت وقرآن پاک کا علم ہے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ وہ خوب یقین کر لیں کہ یہ دین اسلام وقرآن خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے حق ہے یقینی ہے۔ پس وہ یہ باتیں دیکھ کر ایمان لائیں' تصدیق کریں' ان کے دل اخلاص وخشوع والے ہو جائیں' قرآن پاک کو سچے دل سے مانیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جو رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں صراط مستقیم یعنی پسندیدہ ومقبول دین قویم کی ہدایت کرتا ہے اور اس پر ثابت رکھتا ہے۔

ف: جمہور مفسرین کے نزدیک اس کی مراد یہ ہے کہ ہر نبی گو وہ کیسے ہی درجہ کا ہو متقضائے لوازم بشریت سے خالی نہیں' سب ہی کے دلوں میں اپنی امت کی طرف سے انکار کرنے کے متعلق اور شرارتیں اور تکالیف پہنچانے کے متعلق بعض اوقات کچھ خطرات آ جاتے ہیں جن کو القاء شیطانی سے تعبیر کیا گیا۔ مگر انبیاء کے واسطے یہ بات ضروری ولابدّی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو آگاہ کر دے اور ان خیالات کو دفع کر دے اور فتح اور کامیابی کا یقین دلا دے' کیونکہ نبیوں کی عصمت ذاتی لوازمات میں سے ہے ممکن نہیں کہ وہ خطا پر قائم رہیں۔ جس کی تعبیر "فینسخ اللہ" سے ہوئی' پس آیت میں تمنا کے معنی خیال اور "اُمْنِیہ" کے خطرہ ہیں۔ بعض مفسرین بمعنی "قراءۃ" لیتے ہیں چنانچہ ظاہر عبارت مفسرین سے معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ جو بعض روایات شاذہ غیر صحیحہ کے الفاظ سے نکلتا ہے کہ شیطان نے سورۃ النجم کی قراءۃ میں بتوں کی تعریف ملائی سو محققین کے نزدیک تو سرے سے یہ روایت مردود و باطل اور جھوٹی غلط ہے۔ بعض کے نزدیک حد درجہ کی ضعیف واجب التاویل ہے۔ بہر حال ان پر یقین واعتماد ہرگز درست نہیں اور وہ جو بعض مکاتیب میں لکھا گیا ہے کہ انبیاء بھی تصرف شیطانی سے محفوظ نہیں اور دلیل میں اسی قصہ کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٤ وَلَا يَزَالُ

والوں کو (کامیابی کی) سیدھی راہ چلانے والا ہے ○ اور کافر اس

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٤ وَلَا يَزَالُ

(قرآن یا دین اسلام) سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس اچانک قیامت آ جائے یا ان کے پاس

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝٥٥ اَلْمُلْكُ

ایسے منحوس دن کا عذاب آ جائے جس کا انجام ان کے لیے اچھا نہ ہو ○ اس دن بادشاہی

يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہو گی وہ ان سب کے درمیان میں فیصلہ فرمائے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے

الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٥٦ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

وہ آرام اور چین کے باغوں میں ہوں گے ○ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٥٧ ع وَ — ع ٩ / ١٤

نشانیاں جھٹلائیں تو ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور وہ لوگ جنہوں

پیش کر کے اضافہ کیا ہے کہ صحابہ بھی متغیر ہو گئے شک میں پڑ گئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا پڑھا اور حضرت سے پوچھا' یہ بالکل غلط اور ضلالت و جہالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس قسم کے جاہل مدعی بے سر و پا لکھنے والے لوگوں سے محفوظ رکھے اور سب کو ہدایت دے۔ بالجملہ سب انبیاء کا تصرف شیطانی سے ہر وقت میں سوتے' جاگتے' خوشی میں' غصے میں' وحی کے لینے میں' یاد رکھنے میں معصوم قطعی اور محفوظ جاننا ضروریات دین و ارکان اسلام سے ہے جس کا انکار کفر ہے۔ یعنی نبی کی وحی میں القاء شیطانی' شیطان کا کچھ ملا دینا ناممکن ہے' جو القاء شیطانی ممکن مانے وہ کافر ہے۔ شیطان کو ہرگز یہ قدرت نہیں کہ وہ نبیوں کی وحی میں کچھ ملا دے۔

۵۵ تا ۵۹۔ جو لوگ یعنی ولید بن مغیرہ وغیرہ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک کے ساتھ کفر کرتے ہیں ہمیشہ شک و وسوسے ہی میں گرفتار رہیں گے' ان کو ایمان نصیب نہ ہوگا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کو یہاں تک مہلت دیجیے کہ یکا یک قیامت آ جائے اور یا ایسے دن کا عذاب ان کو آ گھیرے کہ جس سے پھر کوئی خلاصی کی امید نہ ہو۔ چنانچہ روز بدر سب نے اپنے کردار کا بدلہ پایا اور اس دن یعنی بروز قیامت ملک و حکم خاص اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا۔ وہ سب کے درمیان میں مسلمانوں کافروں میں فیصلہ کرے گا۔ پس جو لوگ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہیں اور خالصاً للہ اعمال صالحہ کرتے ہیں وہ جنات نعیم میں داخل ہوں گے' تحفے پائیں گے اور جو لوگ ہماری قرآنی آیات

الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا

نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر وہ (جہاد میں) شہید کیے گئے یا اپنی موت سے مر گئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ

(دونوں صورتوں میں) یقیناً اللہ تعالیٰ ان کو اچھا رزق عطا فرمائے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر

الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ط وَاِنَّ

رزق دینے والا ہے O وہ ضرور ضرور انہیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور خوش ہوں گے' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے

اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾ ذٰلِكَ ج وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا

والا (اور اپنے کاموں میں حلم والا) بردبار ہے O (بہرحال) بات یہ ہے کہ جو کوئی اتنا ہی بدلہ لے جتنی اسے تکلیف پہنچائی گئی

عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ

تھی' پھر اس پر (دشمن کی طرف سے) زیادتی کی جائے تو بے شک اللہ تعالیٰ اس (مظلوم) کی مدد فرمائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

معاف کرنے والا' بخشنے والا ہے (یہ اللہ تعالیٰ کی امداد اس لیے ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) O یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾

دن کے حصہ میں ڈالتا ہے اور دن کو رات کے حصہ میں ڈالتا ہے (یہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں) اور بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا' دیکھنے والا ہے O

ورسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرتے ہیں وہ عذاب پائیں گے' بڑی ذلت وخواری والا سخت شدید عذاب اور جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں' اس کی فرمانبرداری میں مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی' پھر جہاد میں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوگئے یا یونہی سفر حضر میں مرگئے ان کو خدا تعالیٰ رزق حسن دے گا۔ جنت میں ثواب عظیم ملے گا۔ مردوں کو ثواب زندوں کو غنیمت' حلال طیب مال۔ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر عمدہ روزی دینے والا ہے' دنیا وآخرت میں سب کو سب کے لائق رزق دیتا ہے۔ وہ ان مہاجروں کو ایسی جگہ ٹھہرائے گا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے اور اس کو قبول کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ثواب وکرامات سے واقف ہے۔ حلیم ہے' ان کے دشمنوں کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے' ان کے وقت مقررہ پر سزا دے گا۔

٦٠ تا ٦٢۔ وہ تو فیصلہ خدا تعالیٰ کا ہے جو قیامت میں مسلمین وکافرین میں ہوگا اور دنیا میں اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم اتنا ہی بدلہ لے جتنا اس پر ظلم ہوا تھا اور پھر اس پر یعنی اس ظالم پر بغاوت کی جائے' دوبارہ ظلم کیا جائے بعد اس کے کہ اس سے بدلہ لے لیا گیا تھا تو خدا تعالیٰ اس مظلوم کی مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے' اس سے درگزر کرتا ہے جو توبہ کرتا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ

یہ (مدد) اس لیے ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی (کی ہستی) حق ہے اور اس کے سوا جسے کافر پوجتے ہیں

مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾

وہ باطل (جھوٹ) ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی بلند مرتبہ (اور) بڑائی والا ہے ○

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ

کیا تم نے (یہ منظر غور سے) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے پانی برساتا ہے تو (سوکھی)

الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ط اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ ج

زمین سرسبز ہو جاتی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ بڑا لطف فرمانے والا (ہر چیز سے) خبردار ہے ○

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنَّ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ ع ۷ / ۱۵

ہی سب سے بے نیاز ہے (اور) سب خوبیوں کا سزاوار ہے ○ کیا تم نے (غور سے) نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ

ہے اور توبہ پر مرتا ہے۔ یعنی اگر کسی آدمی کا کوئی رشتہ دار مارا گیا اور اس نے دیت لے لی یعنی خون کے بدلے پیسے لے لیے اب اگر وہ اس کو قتل بھی کر دے تو گناہ گار ہے اس سبب سے کہ جب دیت لے لی تو قتل کرنے کا حق ساقط ہو گیا' اب اس قتل کے بدلہ میں یہ قاتل قتل ہو گا۔ دیت (خون بہا) پیسہ قبول نہ ہو گا (یہ مذہب مفسر کا ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے) یہ سزا خدا تعالیٰ نے اس لیے مقرر کی ہے کہ وہ حکیم ہے' کبھی وہ اپنی قدرت و حکمت سے رات کو دن میں ملا دیتا ہے دن زائد ہو جاتا ہے اور کبھی دن کو رات میں تو رات بڑھ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ سب باتیں سنتا ہے' سب کے حالات دیکھتا ہے۔ اس نے اپنی یہ عجائب قدرتیں اس لیے ظاہر کی ہیں کہ تم اقرار کرو اور سمجھو کہ وہی حق ہے' اسی کی عبادت سچی ہے وہ قادر قوی ہے اور اس کے سوا جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں سب باطل ہے اور جھوٹ ہے' جن کو وہ پوجتے ہیں سب عاجز ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شئے سے بڑا ہے' متعالی ہے کبیر ہے' ہر چیز پر قادر ہے۔

۶۳ تا ۶۴۔ کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ خدا تعالیٰ ہی نے آسمان سے مینہ برسایا کہ زمین گھاس کے سبب سبزہ زار ہو گئی' کیسی کیسی گھاس' سبزیاں اگاتا ہے' ہر بات سے خبردار ہے۔ آسمان زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور وہ سب سے بے پرواہ ہے' حمید ہے یعنی اپنے افعال میں محمود یعنی اس کے سب کام اچھے ہیں یا یہ کہ وہ موحد بندوں کی تعریف کرتا ہے۔

۶۵ تا ۶۶۔ کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو سب چیزیں درخت' جانور وغیرہ اور کشتیاں جو خدا تعالیٰ

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي

نے تمہارے بس میں کر دیا ہے جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی کو (دیکھو) کہ کس طرح اس کے حکم سے سمندر

الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ

میں چلتی ہے اور وہی آسمانوں (اور تمام اجرام سماوی)

عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

کو بغیر اپنی اجازت کے زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے (یعنی بغیر اس کے حکم کے وہ زمین پر نہیں گر سکتے) بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ز

پر بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے O اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہی تمہیں موت دے گا

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ

(اور) پھر وہی تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا' بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے (کہ قدرت کے بے شمار دلائل دیکھ کر بھی

لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ

ایمان نہیں لاتا) O (اے نبی!) ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کے طریقے

کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں مسخر کر دی ہیں' وہ آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے روکے تھامے ہوئے ہے مگر جب اس کا حکم ہوگا آسمان گر جائے گا اور بروز قیامت خدا تعالیٰ آدمیوں پر بالخصوص مسلمانوں پر رافت و رحمت و کرم والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے تم کو زندہ کیا یعنی ماؤں کے پیٹ میں' تم کو پھر وقت پر چھوٹا یا بڑا کر کے مارے گا۔ پھر قیامت کو زندہ کرے گا۔ بعض آدمی یعنی بدیل بن ورقاء خزاعی وغیرہ بہت سخت کافر ہیں۔ خدا تعالیٰ پر' قیامت پر' ذبیحہ کے احکامات پر ایمان نہیں لاتے۔

۶۷ تا ۷۰۔ ہم نے ہر گروہ کا جدا دین' جدا عبادت گاہ' جدا طریقہ' جدا مذبح بنایا۔ وہ سب اپنے اپنے طریقہ پر چلتے ہیں یا یہ کہ اپنے طریقہ پر ذبح کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ آپ سے فضول جھگڑے نہ کرنے پائیں یعنی تم ان کے وسوسوں میں نہ آ جانا' ایسا نہ ہو کہ یہ دھوکہ دے دیں اور امر ذبیحہ میں اور توحید میں شک و شبہ نکالیں۔ آپ سب کو خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں' آپ ہدایت کی راہ پر یعنی دین اسلام پر ہیں جس کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ امر ذبیحہ و توحید میں جھگڑے نکالیں مثلاً یہ کہ کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا مارا حرام ہے اپنا ذبح کیا ہوا حلال' تو آپ فرمائیے کہ خدا تعالیٰ تمہارا حال' تمہاری لغو باتیں خوب جانتا ہے اور ذبیحہ و توحید میں جو اس کے خلاف کرتے ہو اس سے واقف ہے۔ وہ تم سب کے درمیان بروز قیامت ان باتوں میں جن میں اختلاف کرتے ہو فیصلہ کر دے گا۔ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے نیکی یا بدی خدا تعالیٰ سب سے خبردار ہے' یہ سب احوال کتاب میں ہیں (یعنی لوح محفوظ میں ہیں)

نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ

مقرر فرما دیئے کہ وہ ان پر چلتے تو ہرگز وہ آپ سے اس معاملہ میں (اسلام کے طریقے میں) جھگڑا نہ کریں (کیونکہ ان کے جھگڑنے کی کوئی

إِلَىٰ رَبِّكَ ط إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَ

وجہ نہیں) اور آپ اپنے رب کی طرف (لوگوں کو) بلائیں' بے شک آپ ہی سیدھے راستے پر (چل رہے) ہیں O اور

إِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ

اگر (اس پر بھی) وہ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام خوب جانتا ہے O تم جس بات

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾

میں اختلاف کر رہے ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے درمیان اس کا فیصلہ (فرما کر حقیقت حال ظاہر) فرمائے گا O

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ط

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے'

إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ط إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾

بے شک یہ سب باتیں ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہیں بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے O

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ

اور کفار اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہ اتاری اور جن کا

اوران کی حفاظت خدا تعالیٰ پر آسان ہے۔

ف: وہ ان کی حفاظت ذاتی طور پر کرتا ہے لوح محفوظ کا محتاج نہیں' اپنی مخلوق کے لیے لوح محفوظ میں سب کچھ لکھوا دیا ہے تاکہ فرشتے اس سے نقل کر کے اس کے مطابق انتظام عالم چلاتے رہیں۔ تدبیر عالم اسی لکھے ہوئے کے مطابق کرتے ہیں۔ تدبیر کرنے والے فرشتوں کا ذکر آیت ''فالمدبرات امرا'' میں ہے یعنی عالم کے امور کی تدبیر کرنے والے فرشتوں کی قسم (قادری غفرلہ)۔

۷۱ تا ۷۲۔ کافر سوائے خدا تعالیٰ کے ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی عبادت کے بارے میں خدا تعالیٰ نے کوئی کتاب یا اجازت نہیں اتاری اور نہ ان کو یعنی کافروں کو اپنے معبودوں کا علم ہے نہ ان کی عبادت پر کوئی دلیل ہے۔ ظالموں مشرکوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں' کوئی مددگار نہیں۔ جب ان کو قرآن پاک کی صاف صاف آیتیں جن میں نصیحت اور امر و نہی ہوتا ہے سنائی جاتی ہیں تو ان کے چہروں پر کراہت و انکار و غصہ کی نشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

انہیں خود بھی علم نہیں اور ظالم بے انصافوں کا

مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

کوئی مددگار نہیں O اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو، آپ ان لوگوں کے چہروں پر جنہوں نے کفر کیا (بگڑنے اور) ناپسند

يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ

کرنے کے آثار دیکھیں گے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر

اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ

سناتے ہیں قریب ہے کہ یہ ان کو (غصے میں آ کر) لپٹ پڑیں' آپ فرما دیجئے کہ میں تمہیں اس سے بھی بدتر حال کی خبر سناؤں'

اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ

وہ آگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ کیا ہی بری

ع ۹ ۸ ۱۶ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا

پلٹنے کی جگہ ہے O اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے' اس کو کان لگا کر سنو (وہ یہ کہ) جن کو تم اللہ تعالیٰ

وہ اس وقت یہ چاہتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے والوں پر ٹوٹ پڑیں ان کو ماریں' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ کیا میں تم کو اس سے بھی زائد جبکہ تم مسلمانوں کو برا سمجھتے ہو اور کہتے ہو کوئی شئے بتاؤں۔ ہاں وہ آگ ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے تم کافروں سے وعدہ کیا ہے' وہ برا ٹھکانہ ہے' بری جگہ ہے۔

۷۳ تا ۷۴۔ اے آدمیو خاص کر کافرو! تمہارے معبودوں کی ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو سنو اور سوچو جواب دو کہ وہ اتنی قدرت بھی نہیں رکھتے کہ ایک چھوٹی سی مکھی ہی پیدا کر دیں اگرچہ سب کے سب عابد معبود اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے واپس بھی نہیں کر سکتے یعنی کافر بتوں پر شہد زعفران وغیرہ لگاتے تھے تب یہ کہا کہ اگر مکھی ان کے پاس سے شہد زعفران لے جائے تو یہ اتنی طاقت بھی نہیں رکھتے کہ پھیر لیں پھر یہ کیسے معبود ہیں' طالب مطلوب دونوں ضعیف ہیں۔ یعنی مکھی ضعیف ہے اور یہ اس کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے تو یہ اس سے زائد ضعیف ہوئے۔ یا یہ کہ عابد و معبود دونوں ضعیف عاجز ہیں' طالب کفار ہوں اور مطلوب معبودان باطلہ ہوں۔ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی عظمت

لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ

کے سوا پوجتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ

يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ

سب اس کے لیے اکٹھے بھی ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین کر لے جائے

الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ

تو وہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے' کس قدر کمزور ہے چاہنے والا اور جس کو چاہا گیا

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ

(یعنی پوجنے والے اور جن کی پوجا کی جاتی ہے دونوں نکمے ہیں) O انہوں نے اللہ کی قدر جیسی

قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ

جانی چاہیے تھی نہ جانی' بے شک اللہ تعالیٰ ہی یقیناً بڑی قوت والا' سب سے زبردست (اور غالب) ہے O اللہ تعالیٰ فرشتوں اور

مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ

انسانوں میں سے (جس کو چاہتا ہے اپنے پیغام پہنچانے کے لیے) رسول چن لیتا ہے' بے شک

اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

اللہ تعالیٰ سنتا ہے (اور) دیکھتا ہے O وہی ان سب کا اگلا پچھلا حال جانتا ہے

جواس کے لائق تھی نہ کی اور کچھ اس کی قدر نہ جانی۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر قوی ہے' غالب ہے بدلہ لینے پر۔ بعض کہتے ہیں کہ یہود کے حق میں یہ آیت اتری کہ وہ عزیر کو ابن اللہ کہتے' اللہ تعالیٰ کو فقیر اور خود کو غنی بتاتے تھے' کہتے تھے کہ ''ید اللہ مغلولۃ'' یعنی اللہ کے ہاتھ بند ہو گئے' وہ محتاج ہو گیا اور کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ آسمان و زمین کو پیدا کر کے تھک کر لیٹ گیا۔ ان کا رد کیا کہ تم اس کی عظمت کی قدر و منزلت نہیں جانتے' وہ ہر وقت آسمان و زمین کی حفاظت کرتا ہے' وہ تھک نہیں سکتا' وہ تمہاری طرح نہیں ہے کہ کھانے' پینے' سونے' لیٹنے کا محتاج ہو۔ ''لیس کمثلہ شئی'' یعنی اس کی مثل عالم کی کوئی چیز نہیں۔

٧٥ تا ٧٦ - خدا تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے جس کو چاہتا ہے رسالت کے لیے برگزیدہ کرتا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام' حضرت میکائیل علیہ السلام' حضرت اسرافیل علیہ السلام' حضرت عزرائیل علیہ السلام کو فرشتوں میں سے' سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبروں کو آدمیوں میں سے رسول بنایا۔ خدا تعالیٰ ان کی باتیں سنتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے' بازاروں میں پھرتا ہے اور ان کی عقوبت و عذاب سب جانتا ہے' ان کے آئندہ و گزشتہ سب

وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٦﴾

اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جائیں گے (وہی سب کا فیصلہ فرمائے گا) ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَ

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے

اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رب کی عبادت کرو اور سب اچھے کام کرو تاکہ فلاح (اور

تُفْلِحُونَ ﴿٧٧﴾ ۩ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ

چھٹکارا) پاؤ ۝ اور (اے مسلمانو!) اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ کرنا چاہیے

اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ

اس نے تم کو (اپنی عبادت کے لیے) پسند کر لیا ہے اور تم پر

حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ

دین میں کچھ تنگی نہ رکھی تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا ہی تو یہ دین ہے اسی اللہ تعالیٰ

الْمُسْلِمِينَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ

نے اس سے پہلی کتابوں میں اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ

تاکہ یہ رسول (ﷺ) تمہارے نگہبان اور گواہ ہوں اور تم باقی لوگوں پر

السجدة عند الشافعی

کا حال جانتا ہے یعنی دنیا و آخرت سب جانتا ہے بالخصوص فرشتوں کا اور سب کام بروز قیامت اسی کی طرف رجوع کریں گے وہ ہر ایک کو اس کے کردار کا بدلہ دے گا۔

۷۷تا۷۸۔ اے ایمان والو! نماز ادا کرو رکوع سجدہ خوب اچھی طرح ادا کرو اپنے رب کی اطاعت و عبادت کرو اعمال صالحہ نیکی اختیار کرو تاکہ خدا تعالیٰ کے عذاب اور غصہ سے نجات پاؤ۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خوب کوشش کرو جہاد کرو اس نے تم کو اپنے دین مقدس کے لیے اختیار اور پسند کیا اور اس نے دین میں سختی تنگی نہیں رکھی کھڑے ہو کر نماز ادا نہ کر سکو تو بیٹھ کر پڑھ لو ورنہ اشارے سے سیدھی کروٹ لیٹ کر آنکھوں اور سر کے اشارے سے پڑھو اور اپنے والد بزرگوار

عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

گواہ ہو لہٰذا تم (ہمیشہ) نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کی رسی

وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى

(قرآن) کو مضبوط پکڑ لو وہی تمہارا مولا ہے تو وہ کیا ہی اچھا مولا ہے

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ ع ۱۰/۶/۱۷

اور کیا ہی اچھا مددگار O

(حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کا اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام اگلی کتابوں میں اور اس قرآن پاک میں مسلمین رکھا ہے۔ پس تم تابع داری کرو کہ حضور پاک نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) روز قیامت تمہاری پاکی و بہتری کی گواہی دینے والے ہوں اور تم اور پیغمبروں کے گواہ بنو۔ پس پنج وقتہ نماز و رکوع و سجود نہایت خشوع و خضوع، طہارت و وقت کی رعایت سے ادا کرو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو۔ اللہ تعالیٰ کے دین و کتاب کو مضبوط پکڑو وہ تمہارا کارساز و نگہبان و آقا ہے اور اچھا ناصر و مددگار ہے۔

سورۃ المؤمنون مکیۃ ۲۳ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | آیاتہا ۱۱۸ رکوعاتہا ۶

سورۂ مؤمنون مکی ہے اس میں ایک سو اٹھارہ آیات' چھ رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ

بے شک کامیاب ہوئے وہ مؤمن ○ جو اپنی نماز میں عاجزی

خٰشِعُوْنَ ۝۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ

کرتے ہیں ○ اور وہ جو بیہودہ باتوں سے الگ رہتے ہیں ○ اور وہ جو

هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا

زکوٰۃ دینے (یا نفس کے تزکیہ) کا کام کرتے ہیں ○ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی (بدکاری سے) حفاظت کرتے ہیں ○ مگر اپنی

عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ

بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جن کے مالک ان کے ہاتھ ہیں کہ بے شک ان پر (اپنی بیبیوں اور باندیوں سے تعلقات میں) کوئی ملامت نہیں ○ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ

کوئی ان دو کے سوا کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے (ظالم) ہیں ○ اور وہ جو اپنی امانتوں

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹

وقف لازم

اور اپنے عہد کی رعایت رکھتے ہیں (یعنی ان کو پورا کرتے ہیں) ○ اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ○

سورۃ المؤمنون

یہ تمام سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس سورت میں مسلمانوں کا ذکر ہے۔

۱ تا ۱۱۔ مؤمنین نے فلاح پائی یعنی توحید والے فائز و ناجی و نیک بخت ہوئے اور کامیاب ہوئے' ان کو جنت ملی کافر محروم رہے یا مؤمنین سے مخلصین مراد ہے یعنی ان کو اعلیٰ درجہ سعادت کا ملا۔ فلاح دو قسم کی ہے' ایک حاجت و مقصد پالینا' دوسری آخر میں باقی رہنا' ہمیشہ رحمت میں مستغرق رہنا۔ بالجملہ مطلب یہ ہوا کہ وہ مسلمان جنت کے وارث اور دنیا و آخرت میں فائز المرام ہوئے' مقصد میں کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع' عجز و نیاز کرتے ہیں ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے' ہاتھ نہیں اٹھاتے اور لغو اور بے ہودہ بات سے یعنی جھوٹی قسم وغیرہ سے بچتے ہیں' مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے چار نکاحی عورتوں کے اور باندیوں کے جن کے وہ مالک ہیں خواہ وہ کتنی ہی ہوں۔ ان کو (شرم گاہوں کو) اور جگہ کام میں نہیں لاتے۔ نکاحی عورتوں اور باندیوں سے حلال صحبت کرتے ہیں اس میں ان پر کوئی اعتراض نہیں کوئی

أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا

یہی لوگ وارث ہیں O جو جنت الفردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ

خَالِدُونَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ﴿١٢﴾

رہیں گے O اور بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا O

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ﴿١٣﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً

پھر ہم نے اس کو نطفہ (پانی کی بوند) بنا کر ایک مضبوط قرار گاہ (رحم) میں رکھا O پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹکی بنایا'

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ

پھر اس خون کی پھٹکی کو گوشت بنایا' پھر گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں بنایا' پھر ان ہڈیوں کو گوشت

لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿١٤﴾

پہنایا' پھر اسے ایک اور ہی صورت میں بنایا (یعنی انسان) تو اللہ تعالیٰ سب سے بہتر بنانے والا' بڑی برکت والا ہے O

ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾

پھر بے شک تم اس کے بعد ضرور مرنے والے ہو O پھر تم سب قیامت کے دن (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے O

ملامت نہیں۔ مگر جو اس حلال کے سوا حرام کی طرف جائے گا' بدکاری چاہے گا تو وہ سرکش ہے' حد سے گزرنے والا ہے' سزا کا مستحق ہے اور وہ مسلمان اپنی امانت میں سب احکام شریعت میں مثلاً روزہ' وضو' غسل جنابت' بیع' امانت اور معاہدے وغیرہ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد میں حکم خدا کی رعایت کرتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی پابندی اور محافظت کرتے ہیں' وقت سے ٹلنے نہیں دیتے۔ تو یہ لوگ جنات فردوس میں جو رحمٰن کا خلوت خانہ ہے اترنے والے ہیں۔ وہاں کے وارث ہیں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ فردوس رومی زبان میں باغ کو کہتے ہیں۔

۱۲ تا ۱۶۔ ہم نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو مٹی کے خلاصہ یعنی چھانٹی ہوئی مٹی سے بنایا یعنی جوہر خاک سے بنایا۔ چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا لہٰذا ان کی اولاد میں مٹی کی آمیزش ہے۔ پھر ہم نے اس جوہر خاکی کو پانی بنا کر ایک محفوظ مکان یعنی ماں کے شکم میں ٹھہرایا' چنانچہ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے' پھر ہم نے اس کو خون کا لوتھڑا بنایا' پھر ہم نے اس کو گوشت بنا دیا' یہ سب انقلاب چالیس چالیس روز بعد ہوتے ہیں' پھر اور حال بدلا کہ گوشت سے ہڈیاں بنائیں' پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا' رگیں اور پٹھے جوڑ دیئے پھر اس میں روح ڈالی' پھر تو وہ نئی مخلوق انسانی شکل بن گیا۔ پس اللہ تعالیٰ سب سے بہتر خالق اور سب کا حاکم اور بدلنے والا کیا ہی برکت و عظمت والا ہے' بڑی شان والا ہے۔ پھر تم بعد پیدائش کے یکے بعد دیگرے مرنے والے ہو۔ پھر بروز قیامت زندہ کیے جاؤ گے' تمہارا حساب ہوگا جزا و سزا ملے گی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے (سات آسمانوں یا سات سیاروں کے) اور ہم بنانے میں (اور مخلوق سے) بے خبر نہیں ○

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى

اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے پر پانی اتارا' پھر اس کو زمین میں ٹھہرائے رکھا اور بے شک ہم اس کے لے جانے

ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

پر بھی قادر ہیں ○ پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں

اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً

کے باغ پیدا کیے' ان میں تمہارے لیے بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو ○ اور ہم نے ہی وہ

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ

درخت بھی پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے (یعنی زیتون) جو تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے ○ اور بے شک تمہارے

اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا

لیے چوپایوں (کی پیدائش) میں عبرت (اور سمجھنے) کا مقام ہے' جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اس میں سے ہم تمہیں پلاتے ہیں (یعنی دودھ) اور تمہارے لیے

مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے تم کچھ کھاتے بھی ہو ○ اور ان (چوپایوں) پر (خشکی میں) اور کشتی پر (دریاؤں میں) تم سوار کیے جاتے ہو ○

۱۷ تا ۲۲۔ ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان تہ بہ تہ قبہ کی طرح پیدا کیے' ہم مخلوق کے حال سے غافل نہیں۔ ان کو بے امر و نہی و ہدایت و بے رسولوں کے بھیجنے کے چھوڑنے والے نہیں۔ ہم نے آسمان سے مینہ بمقدار حاجت و کفایت و ضرورت زندگانی اتارا' اس کو زمین میں ٹھہرایا' نہریں' چشمے' ندیاں' نالے' تالاب' کنویں' جھیلیں بنائیں اور ہم اس کو لے جانے اور زمین میں غائب کر دینے پر قادر ہیں۔ ہم نے تمہارے لیے پانی سے بہت سے چھوارے' انگور وغیرہ کے باغات پیدا کیے اور اگائے اور بہت سے میوے طرح طرح کے ان باغوں میں اگائے جن کو تم کھاتے ہو اور لذت پاتے ہو۔ اور مینہ سے ہم نے ایک درخت اگایا یعنی زیتون کا جو طور سینا سے نکلتا ہے (طور لسانِ نبط میں مطلق پہاڑ اور سینا درختوں والا پہاڑ لسانِ حبشہ میں) وہ ایسا درخت اگتا ہے کہ اس میں سے روغن نکلتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن پیدا ہوتا ہے' اس میں روٹی تر کر کے کھاتے ہیں۔ چارپایوں میں بالخصوص اونٹ میں تمہارے لیے عبرت کا مقام ہے۔ قدرت کی نشانی کا ظہور ہے' ان کے پیٹوں میں سے گوبر وغیرہ میں سے خالص مزیدار دودھ تم کو نکال کر پلاتے ہیں۔ جانوروں سے تمہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (ہدایت کے لیے) بھیجا تو انہوں نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ تعالیٰ ہی کی

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تم (بدعملی کی سزا سے) ڈرتے نہیں ہو ○ تو (انہیں) آپ کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ یہ تو

قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ

تم ہی جیسے ایک آدمی ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تم پر اپنی بڑائی جتائیں اور اگر اللہ تعالیٰ (کوئی رسول بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا،

اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ ۚ اِنْ

ہم نے تو اپنے اگلے باپ دادا سے یہ (انسان کا رسول ہونا) سنا ہی نہیں ○ وہ تو صرف ایک پاگل

هُوَ اِلَّا رَجُلٌ ۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

آدمی معلوم ہوتے ہیں تو (ان کی باتوں پر کان نہ لگاؤ بلکہ) کچھ دنوں تک ان کا انتظار کر کے دیکھو (کہ ان کا کیا انجام ہوتا ہے) ○ نوح (علیہ السلام)

بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ

نے دعا کی کہ اے میرے رب! اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو ہی میری مدد کر ○ تو ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ تم ہمارے

بہت سے فائدے ہیں، ان پر سوار ہو کر تم شہر شہر پھرتے ہو، ان کے اور ان کے بچوں کے گوشت، دودھ کھاتے، پیتے ہو ان پر، جنگلوں میں اور کشتیوں پر دریا میں سوار ہوتے ہو، سفر کرتے ہو۔

۲۳ تا ۲۵۔ ہم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے آ کر کہا کہ اے قوم! تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، توحید کو مانو، جس خدا کی عبادت کا میں حکم کرتا ہوں اس کے سوا تمہارے لیے کوئی معبود نہیں، کیا تم غیر خدا کی عبادت نہ چھوڑو گے اور ایمان نہ لاؤ گے۔ ان کی قوم کے رؤسا کفار نے کہا کہ نوح (علیہ السلام) میں کیا فضیلت ہے، وہ بھی تم ہی جیسا آدمی ہے۔ رسالت نبوت کے پردہ میں یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے افضل و اعلیٰ بن جائے۔ خدا تعالیٰ کو آدمی کو رسول بنا کر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی، وہ اگر چاہتا تو فرشتوں کو رسول بنا کر بھیج دیتا۔ ہم نے نوح کی سی باتیں اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں تو سنی بھی نہیں۔ نوح میں کوئی بات نہیں، ایک ایسا مرد ہے کہ اس کو جنون ہو گیا ہے، تھوڑا انتظار کرو کہ یہ مر جائے، جھگڑا ختم ہو جائے۔

۲۶ تا ۳۰۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے پروردگار! میری مدد کر اس لیے کہ یہ میری رسالت نہیں مانتے جھٹلاتے ہیں، اس کے بدلے عذاب بھیج۔ ہم نے (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کے ذریعہ سے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو وحی بھیجی کہ تم کشتی بناؤ اور ہمارے سامنے ہمارے حکم سے تیاری کرو۔ جب وقت عذاب آ جائے اور تنور میں سے

وَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ

سامنے (یعنی ہماری حفاظت میں) اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ' پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آئے اور تنور (سے پانی) ابلنے تو اس

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

کشتی میں ہر ایک جانور کے (نر و مادہ کے) دو دو جوڑے اور اپنے گھر والوں کو بٹھالو (سوار کرلو) مگر ان میں سے جن کے لیے (ڈوبنے کا) حکم

مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

ازل میں ہو چکا ہے (ان کو نہیں) اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا کیونکہ وہ سب ضرور ڈبوئے جائیں گے O

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

پھر جب تم اور تمہارے ساتھی اچھی طرح سوار ہو جائیں کشتی پر تو یوں کہو کہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں

لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا

جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی O اور دعا کرو کہ اے میرے رب! تو مجھے (کشتی سے) برکت والی جگہ اتارا

مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا

اور تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے O (اور) بے شک اس قصہ میں (ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور بے شک ہم کو تو (اس میں) آزمائش منظور

لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا

تھی (کہ کون ایمان لاتا ہے اور کون انکار کرتا ہے) O پھر ان کے بعد ہم نے اور دوسرے قرن والے پیدا کیے O تو ان میں ایک رسول (انہیں میں

جوش کھا کر پانی نکلے یا ''فار التنور'' کا مطلب یہ ہو کہ صبح صادق پھیلے تو اس وقت کشتی میں ہر چیز کے جوڑے نر و مادہ رکھ لینا۔ سب حیوانات کا جوڑا سوار کر لینا اور اپنے سب کنبے والوں کو بٹھانا' بال بچوں کو اور جتنے آدمی مشرف باسلام ہوئے ہیں سب کو' مگر جو آدمی کہ اس کی قسمت میں ازل سے کلی عذاب مقرر ہو چکا وہ ضرور عذاب پائے گا اور اے نوح (علیہ السلام)! ظالموں' کافروں کی سفارش و نجات کے بارے میں اب مجھ سے کچھ گفتگو لوٹ پوٹ نہ کرنا' ان کو ضرور طوفان میں غرق کیا جائے گا۔ پس جب تم کشتی پر مع سب مسلمانوں کے سوار ہو تو کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہم کو مشرک لوگوں سے نجات بخشی اور جب اترو تو یہ دعا کرنا کہ اے رب! مجھ کو اچھی منزل میں مبارک جگہ میں جہاں کھانا' پینا خوب ہو اتار' تو دنیا و آخرت میں بہت جگہ دینے والا ہے۔ اس بات میں جو ہم نے قوم نوح کے ساتھ کی ان لوگوں کو بالخصوص اہل مکہ کو نشانی اور عبرت ہے کہ اگر انکار کریں گے تو عذاب پائیں گے اور ہم سب کا امتحان ضرور لینے والے ہیں یا یہ کہ کافروں کو سزا دینے والے ہیں۔

۳۱ تا ۳۲- پھر قوم نوح کی ہلاکت کے بعد ہم نے ایک اور قوم پیدا کی' ان کی طرف انہی کی قوم میں سے ایک

ع ۲ ۲

فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۳۲﴾

سے) بھیجا (اس رسول نے ان سے کہا کہ اے لوگو!) اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (اس کے عذاب سے) ڈرتے نہیں ○

وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَ

اور اس (رسول) کی قوم میں سے وہ سردار جنہوں نے کفر کیا تھا اور جنہوں نے آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تھا اور جن کو ہم نے دنیا کی زندگی میں آسائش اور

أَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا

چین دیا تھا کہنے لگے کہ یہ تو تم ہی جیسے ایک آدمی ہیں' جو تم کھاتے ہو ان میں سے یہ بھی کھاتے ہیں اور جو کچھ

تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا

تم پیتے ہو اس میں سے یہ بھی پیتے ہیں (یہ رسول کیسے ہو سکتے ہیں) ○ اور اگر تم اپنی ہی جیسے انسان کی اطاعت کرو گے تو بس سمجھ لو کہ بے شک

مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿۳۴﴾ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا

تم اس وقت ضرور نقصان میں پڑو گے ○ کیا (رسول) تمہیں یہ امید دلاتے ہیں کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم (گل سڑ کر) مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس

وَعِظَامًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿۳۶﴾ إِنْ

کے بعد پھر تم (زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے ○ یہ بات جس کی تمہیں یہ امید دلاتے ہیں عقل سے کتنی دور ہے (بھلا دوبارہ کیسے زندہ ہو سکتے ہو) ○ زندگی

هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿۳۷﴾ إِنْ

تو بس یہی ہماری دنیا ہی کی زندگی ہے' یہیں ہم مرتے ہیں اور یہیں جیتے ہیں اور ہم دوبارہ (زندہ ہو کر) نہیں اٹھائے جائیں گے ○ یہ (رسالت کا دعویٰ

رسول (حضرت) ہود (علیہ السلام) بھیجا یہ حکم دے کر کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پوجو' اس کی توحید کو مانو' جس کی عبادت کا میں حکم کرتا ہوں اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' کوئی خالق نہیں' کیا تم اس سے نہ ڈرو گے' شرک نہ چھوڑو گے۔

۳۳ تا ۳۸۔ اس رسول کے ان رؤساء قوم نے جو سخت کافر تھے' قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے ان کو نعمت وافر' مال کثیر اور اہل و عیال دیے تھے' دنیا کی زندگی میں خوب مزے اڑاتے تھے کہا کہ یہ رسول تو تم ہی جیسا ایک آدمی ہے' جیسے تم کھاتے ہو یہ بھی کھاتا ہے' جیسے تم پیتے ہو یہ بھی پیتا ہے' اس میں فضیلت کیا ہے؟ اگر تم اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو گے تو جاہل و خائب و خاسر ہو جاؤ گے۔ کیا یہ رسول تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں پڑے رہ جاؤ گے پھر زندہ کیے جاؤ گے؟ نہیں نہیں یہ کہاں ہو سکتا ہے' وہ وعدہ تو بالکل بعید از عقل و قیاس ہے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا' مر کر بھی کوئی زندہ ہوا ہے۔ زندگی تو بس یہی دنیا ہی کی ہے' اس کے سوا کوئی اور زندگی نہیں' یونہی مرتے جیتے چلے جائیں گے' باپ دادا مریں گے بیٹے پوتے زندہ ہوں گے' دنیا یونہی ہمیشہ گزرتی رہے گی' ہم میں سے مرنے کے بعد کوئی نہ اٹھے گا' یہ رسول تو خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے' جھوٹ

هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ

کرنے والے) تو صرف ایک ایسے مرد ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور ہم ہرگز ان کی بات ماننے والے نہیں ○ رسول نے عرض کی کہ

رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

اے میرے رب اس بات پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد فرما ○ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کچھ دیر جاتی ہے کہ اپنے کیے پر نادم ہو کر صبح کریں گے ○

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ

تو انہیں ایک ہولناک سچی چیخ نے آ پکڑا تو ہم نے انہیں گھاس کی طرح تباہ (اور پامال) کر دیا تو ظالموں کو (اللہ تعالیٰ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا

کی رحمت سے) دوری ہے ○ ان کے بعد ہم نے دوسرے زمانہ والے پیدا کیے ○ کوئی

تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

گروہ نہ اپنی میعاد سے پہلے جا سکتا ہے اور نہ پیچھے رہ سکتا ہے ○ پھر لگاتار یکے بعد دیگرے

رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ

ہم نے اپنے بہت سے رسول بھیجے جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو اس امت نے اس کو جھٹلایا تو ہم نے بھی ایک کے بعد دوسرے کو ہلاک

بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ

کرکے اگلے پچھلوں کو ملا دیا اور ہم نے ان کو ایک افسانہ بنا دیا (ان کا نام ونشان مٹا دیا) تو جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ (ہماری رحمت سے) دور ہوں ○

بنانے والا مرد ہے، ہم تو اس کی ہرگز تصدیق نہ کریں گے۔

۳۹ تا ۴۱۔ اس رسول نے کہا کہ اے رب! ان کے جھٹلانے کا بدلہ لے میری مدد کر۔ ارشاد ہوا کہ عنقریب یہ تکذیب کے بدلے نادم پشیمان ہوں گے عذاب آئے گا۔ پس ان کو چیخ کا عذاب آیا اور وہ ہلاک ہوئے ان کو ہم نے کوڑا کرکٹ کر دیا۔ پس لعنت اور رحمت سے دوری ہو قوم ظالمین پر وہ خائب و خاسر ہوں اور نامراد ناکامیاب رہیں۔

۴۲ تا ۴۴۔ پھر اس قوم کے بعد ہم نے اور قومیں یکے بعد دیگرے تھوڑے زمانے کے بعد پیدا کیں (قرن اسی (۸۰) برس کا اور ایک قرن سے دوسرے تک اٹھارہ (۱۸) برس کا فاصلہ تھا)۔ کوئی امت نہ اپنے قبل وقت سے ہلاک ہوئی نہ وقت معین کے بعد تاخیر ہوئی۔ پھر ہم نے بہت سے رسول متواتر پے در پے بھیجے جب کسی امت کے پاس کوئی رسول آتا تو وہ اس کو جھٹلاتے ہم نے یکے بعد دیگرے سب کو ہلاک کیا اور ان کو ایسا فنا کیا کہ وہ قصہ اور کہانیاں ہو کر رہ گئے ان کا پتہ بھی نہ رہا۔ پس خدا تعالیٰ کی لعنت اور رحمت سے دوری ہو اس قوم پر جو حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتی۔

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ۬ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۴۵﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون (علیہما السلام) کو اپنی آیات اور کھلی ہوئی دلیل دے کر ○

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو انہوں نے (ان کے ماننے سے) غرور اور گھمنڈ کیا اور وہ تھے ہی سرکش لوگ ○ تو کہنے لگے:

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا

کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان کی قوم ہمارے سامنے محکوم ہو کر جھکی ہوئی ہے اور ہماری عبادت کر رہی ہے ○ تو انہوں نے

فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ

موسیٰ اور ہارون (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہو گئے ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو توریت

يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى

عطا فرمائی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں ○ اور (اسی طرح) ہم نے ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کی والدہ (مریم علیہا السلام) کو (اپنی سچائی کی) ایک بڑی

رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ ع ۳

نشانی بنایا اور انہیں ایک بلند زمین میں جو بسنے کے قابل تھی اور وہاں بہتا پانی بھی تھا پناہ دی ○ (اور ہم نے فرمایا:) اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے

۴۵ تا ۴۹- پھر ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو اپنے معجزے و نشانیاں اور دلیل واضح دے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ مروی ہے کہ نو معجزے ملے تھے، انہوں نے ایمان لانے سے غرور و سرکشی کی اور وہ تکبر و غرور والے ہی تھے اور موسیٰ (علیہ السلام) کے مخالف تھے۔ انہوں نے آپس میں کہا کہ ہم دو آدمیوں پر جو ہم جیسے ہیں یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر ایمان لائیں حالانکہ خود ان کی قوم ہماری مطیع فرمانبردار ہے۔ بالجملہ انہوں نے دونوں کو جھٹلایا، پس ہلاک ہو گئے، دریا میں ڈوب گئے۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر توریت نازل فرمائی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔

۵۰- اور ہم نے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی والدہ مریم کو قدرت کی نشانی اور عبرت بنایا (بے باپ کا لڑکا بے صحبت کی ولادت) اور ان کو بلند مکان میں جہاں رہنے کے لائق جگہ اور خوش گوار آب و ہوا تھی ٹھہر لیا اور وہاں وہ اچھی طرح عیش میں رہے (یعنی دمشق میں)۔

۵۱- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پاک حلال اشیاء کھاؤ اور اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کرو، میں تمہارے سب کاموں کا عالم ہوں ثواب دوں گا۔ مفسر کے نزدیک رسل سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جمع کا صیغہ تعظیم کے لیے ہے۔

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۵۱ۭ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً

کماؤ اور اچھے کام کرتے رہو بے شک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں O بے شک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے (یعنی سب نبی اصول دین میں متفق

وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۲ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ

ہیں) اور میں ہی تم سب کا رب ہوں تو مجھ سے ہی ڈرو O پھر ان کی امتوں نے اپنا (دین کا) کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا جو کچھ (دینی تخیل) جس

كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۳ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى

گروہ کے پاس ہے وہ اس میں خوش ہے (اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور حقانیت کی طرف توجہ نہیں کرتا) O تو (اے نبی ﷺ!) آپ ان کو ان (کی گمراہی) کے

حِيْنٍ ۝۵۴ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝۵۵ۙ نُسَارِعُ

نشہ میں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دیجئے (نتیجہ خود ان کے سامنے آ جائے گا) O کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال اولاد میں امداد اور ترقی دے رہے

لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ

ہیں O یہ ہم ان کو جلد جلد بھلائیاں اور فائدے پہنچا رہے ہیں (ہرگز نہیں) بلکہ ان کو یہ شعور نہیں (کہ ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں) O بے شک وہ لوگ جو

رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۵۷ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۸ۙ

اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں O اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں O

۵۲ تا ۵۳- اور تمہاری یہ امت ایک ہی ہے' تم سب کا مذہب و دین ایک ہی ہے۔ یعنی اسلام خدا کا پسندیدہ مذہب ہے اور میں تم سب کا مالک ہوں۔ سو مجھ سے ڈرو' تقویٰ اختیار کرو' مطیع رہو۔ ہم نے یہ حکم دیا مگر آدمی متفرق ہو گئے اور اپنا اپنا مذہب جدا کر لیا' فرقہ فرقہ ہو گئے کوئی نصاریٰ کوئی مجوس' کوئی بت پرست' ہر گروہ والا آدمی' ہر مذہب کا پیرو اپنے مذہب پر خوش ہے۔

۵۴ تا ۵۶- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو ان کی جہالت و غفلت میں پڑا رہنے دو ایک وقت معین تک' یعنی روز بدر تک' اس دن ان کو حال معلوم ہو جائے گا۔ کیا یہ لوگ یعنی سب فرقہ والے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کو دنیا میں نعمت و اموال و اولاد دیتے ہیں تو یہ ان کے لیے بہتری و نیکی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں کہ ان کو جلد یعنی دنیا میں دے رہے ہیں اور پھر آخرت میں بھی یونہی دیں گے' اگر یہ خیال کرتے ہیں تو بالکل غلط خیال ہے' بلکہ یہ بالکل نہیں سمجھتے کہ کافروں کو ان کے کفر کے بدلے سخت سزا دی جائے گی۔

۵۷ تا ۶۱- پھر ان کا بیان کیا کہ جن کو دنیا اور آخرت میں خیر ہے یعنی مسلمانوں کا' کہ جو لوگ اپنے رب کے جلال و عذاب سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں اور اس کی آیات رسول و قرآن پر ایمان لاتے ہیں' ان کی تصدیق کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتے' بت پرست نہیں اور جو کچھ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ خیرات دیتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اور سب اعمال صالحہ کرتے ہیں تو وہ یہ سب باتیں اس حال میں کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے

وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّ

اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ○ اور وہ لوگ کہ جو کچھ دیتے ہیں تو اس

قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿۶۰﴾ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ

حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے لرز رہے ہوتے ہیں کہ بے شک ان کو اپنے پروردگار کے حضور لوٹنا ہے ○ یہی وہ لوگ ہیں

فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی نیک کاموں میں آگے رہتے ہیں ○ اور ہم کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ہیں

وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي

اور ہمارے پاس ایک کتاب (نامۂ اعمال) ہے سچ سچ جو ان کے کاموں کے متعلق بیان کردے گی اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا ○ بلکہ کافروں کے

غَمْرَةٍ مِنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ﴿۶۳﴾

دل حق بات کے سننے سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کافروں کے عمل ان عملوں سے جدا ہیں جو ایمان دار کر رہے ہیں ○

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْأَرُوا

یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے مال داروں کو عذاب میں پکڑا تو وہ فوراً فریاد کرنے لگے ○ (ان سے کہا گیا:)

بھی جاتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے کہ کہیں خدا تعالیٰ ہمارے اعمال کو مردود نہ کردے دہشت کھاتے ہیں کیونکہ ان کو یہ یقین ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ تو یہ لوگ نیکیوں اور اعمال صالحہ میں جلدی کرتے ہیں اور سب امتوں سے درجوں میں سابق و فائق ہیں۔ ان کے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے۔

۶۲ تا ۶۳- ہم کسی جان کو اس کی طاقت سے اور قدرت سے زائد تکلیف نہیں دیتے۔ ہمارے پاس بندوں کے اعمال کی کتاب ہے کہ اس میں ان کے سب اعمال مکتوب ہیں' وہ کتاب بھی گواہی ان کے بارے میں ادا کرے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا کہ نیکیاں کم ہوں یا سیئات زائد۔ بلکہ ان کافروں کے یعنی ابوجہل وغیرہ کے دل اس کتاب سے یعنی نامہء اعمال سے یا یہ کہ قرآن پاک سے غفلت و جہالت میں ہیں اور ان کے کام ان اعمال صالحہ کے خلاف ہیں جن کو قرآن پاک بتلاتا ہے یعنی وہ اب بھی برے کاموں میں مشغول ہیں اور سوائے ان کے اور بھی برائیاں ان کی تقدیر میں لکھی ہیں جو یہ کرکے سزا پائیں گے۔

۶۴ تا ۶۷- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو اتنی مہلت دو کہ ہم یکایک ان کے غرور والے رئیسوں کو ابوجہل ابن ہشام' ولید بن مغیرہ مخزومی' عاص بن وائل سہمی' عتبہ' شیبہ وغیرہ کو عذاب میں پکڑ لیں۔ چنانچہ سات برس کا قحط ان پر مسلط ہوگا' اس وقت تو یہ عاجزی کریں گے اور پناہ مانگیں گے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ آج عذاب کا دن

اَلْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

تم آج کچھ فریاد نہ کرو، ہماری طرف سے تمہاری کچھ مدد نہ ہو گی ○ بے شک میری آیتیں تم کو پڑھ کر

فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ سٰمِرًا

سنائی جاتی تھیں تو تم تکبر و غرور میں آ کر رات کو ان آیتوں کے خلاف بیہودہ مشورے کر کے (حق کو چھوڑ کر) اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پاؤں

تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ

لوٹ جاتے تھے ○ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (قرآن) میں غور نہیں کیا کہ ان کے پاس نیا پیغام آیا جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا (نہیں

اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾

بلکہ ان کو اگلے رسولوں کا علم تھا) ○ یا انہوں نے اپنے رسول (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو (جن کو وہ بچپن سے دیکھ رہے ہیں) نہیں پہچانا اس لیے ان کا انکار کر رہے ہیں ○

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

یا وہ یہی کہتے ہیں کہ اس (رسول) کو جنون ہے (ایسا ہرگز نہیں) بلکہ وہ (رسول) تو ان کے پاس حق لے کر آیا اور (بات یہ ہے کہ) ان میں اکثر

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ

کو حق برا لگتا ہے ○ اور اگر حق ان کی خواہشوں کے تابع ہوا کرتا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے

ہے آج عاجزی اور فریاد نہ کرو، تم ہمارے عذاب سے نہ بچو گے، کوئی تمہاری مدد نہ کرے گا۔ میری آیتیں تم کو سنائی جاتی تھیں تم کو بلایا جاتا تھا تو تم الٹے بھاگتے تھے، بت پرستی کی طرف جھکتے اور رجوع کرتے تھے، تم کو بیت اللہ پر غرور تھا کہ ہم کعبہ کے خادم ہیں، اس کے آس پاس بیٹھ کر راتوں کو جھوٹی کہانیاں کہتے تھے اور بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے اصحاب اور قرآن پاک کی ہجو کرتے تھے۔

ف: مفسر نے "مستکبرین بہ" کی ضمیر مجرور بیت اللہ کی طرف راجع کی اور یہاں پر اور اقوال بھی ہیں۔

۶۸ تا ۷۱- کیا یہ کافر قرآن پاک کے معنی نہیں سمجھتے، اس میں جو آیات وعید ہیں اس پر غور و فکر نہیں کرتے یا ان کو وہ بات مل گئی جو ان سے اگلوں کو یعنی باپ دادوں کو نہ ملی تھی یعنی عذاب الٰہی سے امان۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا، ان کے حسب و نسب و شرافت و دلائل نبوت میں شک ہے کہ ان کا انکار کرتے ہیں یا یہ کہ ان کو مجنون کہتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ ان کے پاس بھی حق بات لائے ہیں قرآن و توحید و پیغام خدا اور اکثر آدمی اس حق و یقین کو ناپسند و مکروہ جانتے ہیں، اس کے منکر ہیں۔ اگر حق ان کے خیالوں کا پابند ہوتا اور بقول ان کے آسمان و زمین کا خدا الگ الگ ہوتا تو سب آسمان و زمین ان کے آپس کے اختلاف کی وجہ سے ابتر و خراب و تباہ ہو جاتے اور سب مخلوق بھی تباہ ہو جاتی، بلکہ ہم نے اپنی نصیحت اور اپنا ذکر (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کے ذریعہ سے ان کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا جس کی وجہ سے دنیا و آخرت

الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

سب تباہ ہو جاتا بلکہ ہم تو ان کے پاس نصیحت اور وہ چیز لائے جس میں ان کی ناموری تھی تو وہ اپنی نصیحت اور نام آوری سے ہی منہ پھیر

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ

رہے ہیں O (اے نبی علیہ السلام!) کیا آپ ان سے (حق کی تبلیغ پر) کچھ اجرت طلب کرتے ہیں تو آپ کے رب کی اجرت سب سے بہتر ہے اور وہی سب

الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ

سے بہتر روزی دینے والا ہے (آپ تو کسی مخلوق سے کچھ بھی طلب نہیں کرتے ہیں) O اور بے شک آپ تو ان کو سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں O

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾

اور بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ (سیدھے راستے سے) کترائے ہوئے (ہٹے ہوئے) ہیں O

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور جو کچھ تکلیف اور مصیبت ان پر پڑی ہے اسے دور فرما دیں تو (پھر بھی) وہ ضرور اپنی سرکشی میں ڈھیٹ بنے ہوئے

يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ

(گمراہی میں) گھومتے رہیں گے O اور بے شک ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا' پھر بھی وہ اپنے رب کے سامنے نہیں جھکتے ہیں

میں ان کی عزت وحرمت وشرافت و بزرگی ہے۔ مگر وہ پھر بھی اپنی نصیحت سے روگرداں ہیں اور منکر ہیں۔ خود ذلیل وخوار ہونا چاہتے ہیں۔ جہنم میں ذلت کا عذاب اختیار کرتے ہیں۔

٧٢ تا ٧٤۔ کیا اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اہل مکہ سے رسالت کے بدلہ میں اجرت اور مال و دولت مانگتے ہیں؟ کہ وہ دینا پسند نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے (نہیں)۔ آپ تو کسی سے کچھ نہیں مانگتے ہیں' آپ کے لیے تو آپ کے رب کا ثواب جنت سب دنیا و مافیہا سے افضل واعلیٰ ہے۔ وہ سب دینے والوں سے افضل واعلیٰ ہے' دنیا و آخرت میں سب کچھ دیتا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ تو ان کو صراط مستقیم' مبارک و مقدس مذہب اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور جو لوگ اپنی ہٹ دھرمی وضد کی وجہ سے آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ راہ راست سے خود ہی منحرف و بیگانہ ہیں اور وہ خود ہی نقصان میں ہیں آپ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

٧٥ تا ٧٧۔ اگر ہم ان پر یعنی اہل مکہ پر رحم کریں اور ان پر جو مصیبت و تکلیف ہے اس کو ہٹا دیں تو پھر یہ اپنی گمراہی و کفر وضلالت میں اندھوں کی طرح بھٹکتے پھریں گے اور غرور میں اکڑتے رہیں گے۔ ہم نے ان کو سختی میں پکڑا اور قحط سالی کا عذاب بھیجا پس انہوں نے پھر بھی عاجزی اور خضوع وخشوع نہ کیا اور توحید قبول نہ کی اور نہ انہوں نے عاجزی سے توبہ کی یعنی ایمان نہ لائے۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب شدید قحط سالی کا دروازہ کھولا تو وہ ناامید ہو گئے اور ہر

وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ

اور نہ گڑگڑاتے ہیں O یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر کسی سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو فوراً وہ اس میں نا امید

ع ۴/۴ ۲۶

اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

ہو کر پڑے ہوئے ہیں O اور وہی ہے (اللہ تعالیٰ) جس نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے پھر بھی تم

وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

بہت ہی کم شکر کرتے ہو O اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ

اور (قیامت میں) تم کو اسی کی طرف اٹھنا ہے O اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾

دن کی تبدیلیاں اس کے حکم سے ہیں کیا تم سمجھتے نہیں O بلکہ (یہ سننے کے بعد) انہوں نے وہی کہا جو (ان سے) پہلوں نے کہا تھا O

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ

انہوں نے (یہ) کہا کیا جب ہم مرجائیں گے اور (گل سڑ کر) مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر (زندہ کر کے) نکالے جائیں گے (نہیں ہرگز نہیں) O

بھلائی سے ناامید ہوئے اور ہماری رحمت سے محروم ہوئے۔

۷۸ تا ۸۰۔ اے آدمیو! (مکہ والو!) اسی نے تو تمہارے لیے کان پیدا کیے جن سے سنتے ہو اس نے آنکھیں دیں جن سے دیکھتے ہو اس نے دل دیے جن سے فکر کرتے ہو مگر اس پر بھی تم بہت ہی کم شکر گزار ہو۔ اس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور بسایا اور اسی کے پاس مرنے کے بعد دوبارہ لوٹ کر جاؤ گے وہ وہاں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ وہی زندہ کرنے والا ہے یعنی قیامت کے وقت اور مارنے والا ہے یعنی دنیا میں اور رات دن کی گردش، آنا جانا، کم و بیش ہونا۔ تاریکی روشنی سب اسی کے حکم سے ہے اور دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی دلیل ہے، کیا پھر بھی اے اہل مکہ! تم نہیں سمجھتے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ کی اتنی قدرتیں دیکھ کر بھی تم کو دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں آتا۔

۸۱ تا ۸۵۔ بلکہ یہ لوگ بھی اگلوں کی طرح مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور گلی ہوئی ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر زندہ ہوں گے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسی باتوں کا وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے ان باتوں کی اصلیت سوائے اگلے لوگوں کے فرضی بنائے ہوئے قصوں، کہانیوں کے اور کچھ نہیں۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے پوچھیں کہ زمین اور اس کی عجائب مخلوقات کس کی پیدا کی ہوئی ہیں اگر عقل ہو تو بتلاؤ۔ قریب ہے کہ اس کے جواب میں یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ تب تم کہو

وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

بلکہ بے شک یہ وعدہ تو ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی کیا گیا تھا (مگر اب تک کچھ بھی نہ ہوا) یہ تو صرف

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

اگلے قصے کہانیاں ہیں O (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمایئے کہ اگر تمہیں کچھ علم ہے تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ کس کی ملکیت ہے O

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ

تو وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی (ملکیت ہے) (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمایئے کہ پھر تم سوچتے سمجھتے کیوں نہیں O (اے نبی علیہ السلام!) آپ ان سے

السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا

پوچھئے کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرش عظیم کا مالک کون ہے O تو وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ (ہی مالک ہے)

تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا

تو آپ فرمایئے کہ تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے کیوں نہیں O (اے نبی علیہ السلام!) آپ ان سے پوچھئے کہ اگر تمہیں کچھ علم ہے تو بتاؤ کہ ہر چیز کی حکومت کس کے

يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى

قبضہ میں ہے اور وہی پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا O تو وہ فوراً یہی کہیں گے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی شانیں ہیں آپ فرمایئے: تو پھر تم

تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ

کس جادو کے فریب میں پڑے ہو O اور بلکہ ہم تو ان کے پاس حق لے کر آئے اور بے شک وہ (اس کا شریک ٹھہرانے میں) یقیناً جھوٹے ہیں O اللہ تعالیٰ

کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں مانتے اور اللہ کی اطاعت کیوں نہیں کرتے اور اس کی قدرتوں پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔

۸۶ تا ۸۹- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے پوچھیں کہ ساتوں آسمانوں کا اور بڑے تخت کا یعنی عرش کریم کا مالک وخالق کون ہے؟ وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے ان کو پیدا کیا۔ تب آپ کہیں کہ باوجودیکہ تم جانتے ہو پھر دوسرے فرضی معبودوں کی عبادت سے کیوں نہیں بچتے اور اللہ تعالیٰ سے کیوں نہیں ڈرتے۔ ان سے یہ بھی پوچھو کہ ہر چیز کے خزانے اور حکومت کس کے ہاتھ ہے اور کون ہے جو سب پر حکم کرتا ہے اور اس پر کوئی حکم نہیں کرسکتا، وہی سب کو عذاب سے مصیبت سے بچاتا ہے اور اس کے عذاب سے کوئی کسی کو نہیں بچا سکتا۔ اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ؟ وہ یہی کہیں گے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی شان ہے اور اسی کے کام ہیں۔ بس تم کہنا کہ پھر کیوں اس پر جھوٹ جوڑتے ہو اور اس کو چھوڑ دیتے ہو۔ یہ اس تقدیر پر کہ "تسحرون" صیغہ معروف کا ہو یا یہ کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھیے کہ یہ کفار کس طرح دھوکہ دیے جاتے ہیں یعنی شیطان ان کو کیسے کیسے بہکاتا ہے اس تقدیر پر کہ مجہول ہو۔

۹۰ تا ۹۲- بلکہ ہم نے جبریل (علیہ السلام) کی معرفت ان کے نبی پر سچا قرآن اتارا، اس میں یہ ہے کہ خدا شریک

اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ

نے (اپنے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے اگر یوں ہوتا تو ہر معبود اپنی بنائی ہوئی

بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿۹۱﴾

مخلوق (الگ الگ) لے جاتا اور ضرور ایک دوسرے پر اپنا غلبہ چاہتا' اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ اس کے متعلق بناتے ہیں ○

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا ع ۵ ۱۵ ۵

ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا ہے تو وہ ان کے شرک سے بلند اور بالاتر ہے ○ (اے نبی علیہ السلام!) آپ دعا میں یوں عرض کیجئے

تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ

کہ اے میرے رب! اگر تو مجھے (دنیا میں) وہ عذاب دکھائے جس کا ان (منکروں) سے وعدہ کیا جارہا ہے ○ تو اے میرے رب! تو مجھے ان ظالموں میں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

(شامل) نہ کرنا ○ اور بے شک ہم اس بات پر قادر ہیں کہ ہم آپ کو وہ عذاب دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں (یعنی وہ عذاب آپ کے روبرو ان پر آ

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

جائے) ○ (اے نبی علیہ السلام!) آپ اچھی بھلائی کے ذریعہ برائی کو دفع کریں (یعنی برائی کا نیکی سے جواب دیں) ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ باتیں آپ کے حق

اور اولاد سے پاک ہے اور یہ کفار جھوٹے ہیں یعنی بت پرستی کرتے ہیں اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ خدا نے کوئی اولاد اپنے لیے نہیں بنائی' نہ لڑکا بنی آدم سے نہ لڑکی فرشتوں سے۔ نہ اس کا کوئی شریک و ہمسر ہے' اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی اپنی مخلوقات کو الگ کر لیتا اور آپس میں لڑتے جھگڑتے' کوئی غالب ہوتا کوئی مغلوب اور نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ وہ پاک ہے ان باتوں سے جن کو کافر اس کی طرف نسبت کرتے ہیں' وہ غیب اور شہادت کا جاننے والا ہے یعنی ان باتوں کا جو بندوں سے غائب ہیں یا آئندہ کی باتوں کا اور جن کو بندے جانتے ہیں یا جو ہو چکا ہے سب کا عالم ہے۔ پس وہ ان باتوں سے جو یہ شرک کی کرتے ہیں برتر و بلند ہے۔

۹۳ تا ۹۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خدا سے دعا کریں کہ اگر تو میرے سامنے کافروں کو عذاب دے اور جس کا ان سے وعدہ ہے وہ میرے سامنے ظاہر کرے تو مجھ کو ان ظالم کافروں کے ساتھ نہ کرنا اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اس بات پر کہ تمہارے سامنے ان کافروں کو وہ عذاب دیں جس کا وعدہ ہے قادر ہیں' چنانچہ بروز جنگ بدر یہ وعدہ پورا ہوا۔

۹۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں کی بت پرستی کو کلمہ لا الہ الا اللہ کے زور سے دور کر دو یا یہ کہ لوگوں کے اور دشمنوں کے ضرر کو اچھی نرم بات سلام وغیرہ سے دفع کرو' ہم ان سب باتوں کو جانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں اور افتراء کرتے ہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوْذُبِكَ

میں بناتے ہیں O اور آپ (دعا میں) یوں عرض کیجئے کہ اے میرے رب! میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں O اور اے میرے رب! میں اس سے بھی تیری پناہ

رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ

چاہتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں O یہاں تک کہ جب ان (منکروں) میں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) پھر

ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ

لوٹا دے O شاید میں اس دنیا میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں کچھ نیک کام کرلوں ہرگز نہیں (ایسا نہیں ہو سکتا) یہ تو ایک بات ہے جو وہ ضرور ان سے کہتا ہے اور ان کے

هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا

آگے ایک آڑ اور پردہ ہی عالم برزخ اس دن تک جس دن وہ اٹھائے جائیں گے (یعنی قیامت تک اس لیے وہ دنیا میں نہیں آسکتے) O پھر جب

نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾

صور پھونکا جائے گا تو اس دن ان کے درمیان نہ رشتے رہیں گے اور نہ کوئی ایک دوسرے کی بات پوچھے گا O

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ

تو جن کی تولیں بھاری ہوں گی وہی فلاح پائیں گے O اور جن کی تولیں ہلکی

۹۷ تا ۹۸- اور یہ بھی دعا کرو: اے رب! میں شیطان کے وسوسوں سے اور عقل کے جاتے رہنے سے اور اس بات سے کہ شیاطین مجھ کو نماز میں قرآن کے پڑھنے میں، موت کے وقت چھیڑیں ستائیں شرارت کریں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں تو مجھے اپنی حفاظت میں رکھ اور شیاطین کی شرارتوں سے بچا۔

۹۹ تا ۱۰۱- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو یہاں تک مہلت دو کہ ان میں سے ایک ایک کو موت آتی جائے، یہ ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ موت آئے، اس وقت کہیں گے جبکہ ملک الموت اور ان کے مددگار فرشتوں کو دیکھیں گے کہ اے پروردگار! مجھ کو دنیا کی طرف واپس کر، میں اعمال صالحہ کروں، ایمان لاؤں اور پھر دنیا میں اچھی طرح رہوں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ وہ دنیا میں نہ لوٹے گا، یہ لوٹنے کی بات فقط بات ہے کچھ نفع نہیں دیتی ہے، وہ یونہی شدت سے غم کھائے گا اور کچھ نتیجہ نہ ہوگا اور ان کے سامنے موت کے بعد برزخ ہے یعنی قبر میں ٹھہرنا ہے جب تک کہ سب مردے قبروں سے اٹھیں۔ پس جب صور پھونکا جائے گا اور سب اٹھیں گے تو آپس میں کوئی رشتہ و نسبت نہ رہے گی۔ کافروں کے نسب کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ کوئی کافر کسی کافر کو پوچھے گا، نہ باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا پرسان حال ہوگا۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

۱۰۲ تا ۱۱۱- پھر اس دن جس کسی کا نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا تو وہ لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔ عذاب سے بچنے والے جنت سے فائز ہیں اور جس کا پلہ نیکیوں کا ہلکا ہے تو وہ لوگ نامراد بدنصیب نقصان میں ہیں اور جہنم میں ہمیشہ مقیم

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ

ہوں گی تو یہ وہی لوگ ہوں گے جنھوں نے خود اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا وہ ہمیشہ ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

جہنم میں رہیں گے ○ ان کے مونہوں پر آگ لپٹیں مار کر جھلس دے گی اور اس میں ان کے منہ جل کر بگڑے ہوئے ہوں گے ○

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا

(اور ان سے کہا جائے گا:) کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر نہ سنائی جاتی تھیں تو تم ان کو جھٹلاتے تھے ○ وہ کہیں گے کہ

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ

اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی (نحوست سوار ہوئی) اور ہم تھے ہی گمراہ لوگ ○ اے ہمارے رب!

اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا

ہم کو جہنم سے نکال دے، پھر اگر ہم ویسے ہی دوبارہ نافرمانی کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے ○ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں

وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ

دھتکارے ہوئے (ذلیل ہو کر) پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ○ بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہتا تھا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ج صلے

کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو تُو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے ○

رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ کی لپٹیں جلا ڈالیں گی، گوشت ہڈیوں کو جلا ڈالیں گی اور وہ وہاں بدہیئت بدشکل ہوں گے، منہ کالے نیلی آنکھیں۔ خدا تعالیٰ ان سے کہے گا کہ کیوں کیا میری آیتیں دنیا میں تم کو نہیں سنائی جاتی تھیں اور قرآن پاک نہیں پڑھا جاتا تھا پھر تم ان کو جھٹلاتے تھے۔ وہ دوزخ میں سے کہیں گے کہ پروردگار! ہماری شقاوت و بدبختی ازلی قسمت غالب ہوئی تو نے جو لوح محفوظ میں لکھ دی تھی، ہم ایمان نہ لائے کافر اور گمراہ ہوئے۔ خدایا! ہم کو دوزخ کے عذاب سے نکال لے اب اگر ہم کفر کریں تو ظالم ہوں گے۔ ارشاد ہوگا کہ چپ رہو ذلیل ہو جاؤ آگ ہی میں رہو مجھ سے کلام تک بھی نہ کرو۔ میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایمان لایا تھا وہ جب دعا کرتا تھا کہ پروردگار! ہم تجھ پر تیری کتاب، تیرے رسول پر ایمان لائے تو گناہ بخش دے ہم پر رحم کر۔ عذاب نہ دے تو سب رحم والوں سے ماں باپ سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو تم ان سے مسخراپن کیا کرتے تھے ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے یہاں تک کہ تم مجھ کو بالکل بھول گئے توحید و طاعت سب ترک کر دی اور ان سے خوب ہنسا کرتے تھے۔ آج میں نے ان کو ان کی برداشت کے بدلہ میں جو میری اطاعت اور تمہاری

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ

تو (اے منکرو!) تم نے ان کا ٹھٹھا بنالیا یہاں تک (کہ ان سے ٹھٹھا کرنے اوران کے بنانے کے مشغلہ میں پڑ کر) میری یاد ہی بھول گئے

تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ

اورتم ان سے ہنسا کرتے تھے (اور وہ تمہاری باتوں پر صبر کرتے تھے)O بے شک میں نے آج ان کو ان کے صبر کا یہ بدلہ دیا

الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

کہ وہی کامیاب ہیں O اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم زمین میں کتنے سال ٹھہرے O

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔـلِ الْعَاۗدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وہ کہیں گے: ایک دن ٹھہرے یا ایک دن سے بھی کم تو تُو گننے والے فرشتوں سے دریافت فرما O

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم (دنیا میں) بہت ہی کم ٹھہرے کاش کہ تم نے (دنیا میں) یہ بات جانی ہوتی O

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

کیا تم نے سمجھا تھا کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم کو ہماری طرف لوٹنا نہیں ہے O

اذیت پر کی تھی یہ بدلہ دیتا ہوں کہ وہ جنت میں فائز المرام ہوتے ہیں۔ یہ آیت ابوجہل وغیرہ کے بارے میں ہے جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ وغیرہ مسلمانوں سے استہزاء کیا کرتے تھے ان کا مذاق بناتے تھے۔

۱۱۲ تا ۱۱۸- اللہ تعالیٰ کفار سے پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنا عرصہ رہے یا قبروں میں کتنے سال کتنے مہینے کتنے دن رہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک دن۔ پھر ان کو کچھ شک ہوگا' وہ کہیں گے کہ شاید ایک دن سے بھی کم ہی ٹھہرے۔ پھر کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے تو شمار کرنے والوں سے دریافت کر۔ یعنی کراماً کاتبین سے یا ملک الموت اوران کے مددگار فرشتوں سے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم قبروں اور دنیا میں بہ نسبت اس کے جو دوزخ میں رہو گے بہت کم ٹھہرے۔ یعنی اب دوزخ میں ہمیشہ رہو گے اگر تم میرا قول سچا سمجھو اور اس کو یقین جانو (یا یہ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے کافرو! اگر تم دنیا میں میرے رسولوں کی تصدیق کرتے تو یہ خوب سمجھتے کہ قبروں میں تھوڑا رہنا ہوگا مگر تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ مر کر پھر زندہ نہ ہوں گے اور ہمیشہ مٹی میں رہیں گے)۔ اس تقدیر پر کلام میں تقدیم تاخیر ہوگی۔ مطلب یوں ہوگا کہ کیا اہل مکہ! تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ بیکار مہمل پیدا کیا۔ نہ امر نہ نہی' نہ ثواب نہ عقاب اور تم ہمارے پاس بعد موت کے نہ لوٹو گے؟ اگر تمہارا ایسا خیال ہے تو بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ برتر ہے' اولاد و شریک سے منزہ و پاک ہے' بادشاہ حقیقی ہے حق ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ عرش بزرگ کا مالک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور شے کو پوجے گا وہ بالکل باطل پر ہے اس کے پاس کوئی

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ

تو اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ (اس بات سے) بہت بلند (اور بالاتر) ہے (کہ کوئی چیز بیکار پیدا کرے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی عزت

الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ

والے عرش کا مالک ہے O اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا

بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

حساب اس کے رب کے یہاں ہے' بے شک کافر چھٹکارا نہ پائیں گے O

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

اور (اے نبی ﷺ!) آپ یوں عرض کیجئے کہ اے میرے رب! (میری امت کو) بخش دے اور (ہم پر) رحم فرما تو ہی سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے O

سورۃ النور مدنیۃ ۲۴	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰیاتھا ۶۴ رکوعاتھا ۹
سورۂ نور مدنی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چونسٹھ آیات' نو رکوع ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے ہی نازل کیا اور ہم نے ہی اس کے احکام فرض کیے اور ہم نے اس میں کھلی کھلی آیتیں نازل فرمائی ہیں تاکہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

تم سمجھو اور دھیان کرو O زانیہ بدکار عورت اور زانی بدکار مرد کو ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ

دلیل اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کی نہیں' وہ خیالی اور جہالت کی باتوں کا عامل ہے' اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے' وہ آخرت میں اس کو عذاب دے گا۔ بے شک کافر ہرگز ہرگز آخرت میں نجات وفلاح نہ پائیں گے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے اور دعا کیجیے کہ پروردگار! میری امت کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم کر اور ان کو عذاب نہ دے' تو سب سے زائد رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ النور

۱ تا ۲- اس سورت میں نور کا ذکر ہے۔ یہ سب مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت کو ہم نے بواسطہ جبریل نازل کیا' اس کے احکام فرض کیے' حلال حرام بتلائے۔ اس میں آیات بینات' اوامر ونواہی اور فرائض وحدود سکھائے کہ تم نصیحت مانو۔ حدود کو بیکار نہ چھوڑو "انزلنھا" کی ضمیر منصوب "سورۃ" کی طرف راجع ہے۔ عورت زنا کار اور مرد زنا کار کو سو سو کوڑے مارو یعنی اگر وہ دونوں بکر یعنی غیر شادی شدہ ہوں' اور خدا تعالیٰ کی حد جاری کرنے سے اور اس کے حکم کرنے سے تم کو محبت مہربانی

مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے دین (کے جاری کرنے) میں ان دونوں پر کچھ ترس نہ آئے اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور آخری

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ

دن پر ایمان لاتے ہو اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر رہے

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ

(تاکہ ان کو عبرت ہو) O بدکار مرد سوائے بدکار یا مشرکہ عورت کے کسی سے نکاح نہ کرے اور بدکار عورت

الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى

سوائے بدکار مرد یا مشرک کے اور کسی سے نکاح نہ کرے اور یہ کام (یعنی بدکار سے نکاح کرنا) مسلمانوں پر

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا

حرام کر دیا گیا ہے O اور جو لوگ پاک دامنہ پارسا عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں پھر چار گواہ معائنہ

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ

کے نہ لائیں تو ان کو اسی اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی

روک لے یعنی ایسا نہ ہو کہ قوم کے یا محبت کے لحاظ سے حکم الٰہی جاری نہ کرو‘ اگر تم خدا تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لائے ہو اور چاہیے کہ زانیوں کو عذاب دیتے وقت‘ حد قائم کرتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ وہاں موجود ہو کہ واقعہ کی یادداشت رہے اور لوگوں کو عبرت و نصیحت ہو تا کہ دیکھنے والے لوگ ایسے جرائم سے بچیں۔

۳۔ مرد زانی نہ نکاح کرے مگر زانیہ سے یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نہ نکاح کرے مگر زانی مرد یا مشرک سے‘ یعنی زانیہ سے نکاح مسلمانوں پر حرام ہے۔ یا یہ کہ زنا کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر حرام قرار دے دیا۔ بعض مہاجرین فقراء نے چاہا کہ اہل کتاب و مشرکین کی زنا کار مالدار تونگر باندیوں سے نکاح کریں جو بطور کسبیوں کے بازار میں علی الاعلان اسی لیے بیٹھتی تھیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ زانی بے باک اہل کتاب جو ان سے زنا کرتے ہیں وہی ان زانیات و مشرکات سے نکاح کریں اور یہ زانی عورتیں انہیں زانی مشرکوں یا کتابیوں سے ملیں‘ مسلمانوں پر ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ یا نکاح سے مراد وطی ہو یعنی زانی خواہ مسلمان ہو خواہ کتابی ہو خواہ مشرک‘ زانیہ مسلمہ یا کتابیہ یا مشرکہ سے ہی زنا کرتا ہے اور زانیات کتابیات یا مشرکات زانی سے ہی زنا کرتی ہیں اور زنا مسلمانوں پر حرام ہے۔

۴ تا ۵۔ جو لوگ کہ آزاد مسلمان پاک دامنہ عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ آزاد عادل مسلمان پیش نہیں کرتے تو ان کو بہتان کے بدلے اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو‘ وہ فاسق فاجر ہیں۔ مگر جو اس کے

شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

قبول نہ کرو اور یہی لوگ فاسق (بدکار) ہیں ○ مگر جو اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ

توبہ کر لیں اور اپنے آپ کو سنوار لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جو لوگ

يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ

اپنی بیویوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا کوئی اور گواہ نہ ہوں تو ایسے لوگوں کی گواہی

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾

یہ ہے کہ ہر ایک چار بار اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ بے شک وہ سچا ہے ○

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾

اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ○

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

اور عورت سے اس طرح سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر چار بار (اس بات کی) گواہی دے کہ بے شک اس کا خاوند (اس پر عیب

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ

لگانے میں) یقیناً جھوٹا ہے ○ اور پانچویں بار یوں کہے کہ اگر اس کا خاوند سچا ہے تو اس (عورت) پر

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ

اللہ کا غضب ہو ○ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور) حکمت والا

بعد توبہ کر لیں اور اخلاص برتیں تو اللہ غفور ہے' توبہ والوں کو بخشتا ہے' رحیم ہے جو توبہ پر مرے اس پر رحم کرے گا۔ یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ کی شان میں اتری۔

۶ تا ۱۰۔ جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت زنا لگائیں اور اس پر سوائے اپنے گواہ نہ پائیں' تو ان سے ایک یعنی خاوند چار بار اس طرح گواہی دے اور قسم کھائے کہ قسم اس کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں میں اس بات یعنی تہمت میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت اگر میں جھوٹا بہتان باندھتا ہوں اور عورت پر سے عذاب حد رجم یوں دفع ہوگا کہ وہ چار بار خدا کو گواہ کر کے کہے یعنی چار قسمیں کھائے کہ خدائے وحدہ لاشریک کی قسم! خاوند جھوٹا ہے میں پاک ہوں

ع ۱۰

تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ

نہ ہوتا (تو تمہارا پردہ کھول دیتا) ○ بے شک جو لوگ بہتان بنا کر لاتے ہیں وہ تمہیں میں کا ایک گروہ ہے' اس کو اپنے لیے

شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ

بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے' ان میں سے ہر شخص کے لیے بقدر اپنے عمل کے گناہ ہے

الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ

اور ان میں سے وہ جس نے اس میں بڑا حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے ○ (اے مسلمانو!)

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا

جب تم نے اس کو سنا تھا تو کس لیے ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں نے اپنے اوپر نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہا

هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا

کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے ○ وہ کس لیے اس بہتان پر چار گواہ نہ لائے' پھر جب وہ گواہ نہ

اور پانچویں بار یوں کہے کہ اگر خاوند تہمت میں سچا ہو تو مجھ پر خدا تعالیٰ کا غضب اترے اور اگر تم پر خدا کا فضل و رحم نہ ہوتا تو پردہ فاش کر دیتا جھوٹ سچ ظاہر کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ تو آپ ہی تائب کا گناہ بخشتا ہے' حکیم ہے کہ مرد عورت کے لعان میں بہت حکمتیں رکھی ہیں۔ یہ آیت عاصم بن عدی انصاری کے بارے میں اتری کہ اس واقعہ میں مبتلا ہو گئے تھے۔

۱۱ تا ۱۲۔ منافقین عبداللہ بن ابی بن سلول وغیرہ نے جو حضرت بی بی عائشہ کو صفوان بن معطل سے متہم کیا تھا جبکہ وہ ان کو قافلہ کی روانگی کے بعد اپنے اونٹ پر بٹھا کر لائے تھے اس میں بعض مسلمان بھی اشتباہ و غلطی سے شریک ہو گئے تھے' ان کے بارے میں اترا کہ یہ لوگ جنہوں نے ''افک'' اٹھایا یعنی جھوٹی تہمت جوڑی وہ تم ہی میں سے ہیں۔ عبداللہ ابن سلول تو منافق اور باقی حسان بن ثابت انصاری' مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خالہ زاد بھائی' عباد بن عبدالمطلب' حمنہ بنت جحش وغیرہ۔ سو یہ اپنے لیے شر نہ جانو یعنی جو حضرت صدیقہ کو تہمت لگائی گئی' اے مسلمانو! تم اس کو اپنے لیے بہتر سمجھو کہ ثواب آخرت تم کو ملے گا' جتنے آدمی اس بارے میں شریک ہوئے ان میں سے ہر شخص کو اپنے کیے کی سزا ملے گی اور جو اس بات کا شائع کرنے والا اور اپنے ذمہ اس کا اہتمام لینے والا ہے یعنی عبداللہ بن ابی منافق اس کو دنیا میں بھی سخت عذاب ہو گا یعنی اسّی (۸۰) درے تہمت کی سزا میں لگائے جائیں گے اور آخرت میں دوزخ ملے گی۔ اے مسلمانو! جب تم نے یہ خبر سنی تو شروع ہی سے اس کو جھٹلایا کیوں نہیں اور مسلمان مرد و عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمان کیوں نہیں کیا یعنی یہ خیال کیوں نہیں کیا کہ یہ بالکل کھلا ہوا جھوٹ ہے اور غلط بات ہے۔ یعنی عائشہ صدیقہ پر ایسا گمان کیوں نہیں کیا جیسا وہ اپنی ماؤں پر کرتے ہیں' وہ بھی تو ام المومنین ہیں پھر ماں پر بدگمانی کیسی۔

۱۳ تا ۱۶۔ تہمت لگانے والے چار گواہ اپنے دعوے پر کیوں نہیں لائے جو عادل ہوتے اور گواہی ادا کرتے' جبکہ یہ

بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

لائے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں O اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس کا تم نے چرچا کیا تھا اس میں تم

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا

پر کوئی بڑا عذاب پہنچتاO اور جب تم ایسی بات ایک دوسرے سے سن کر (بے دھڑک) اپنی زبانوں پر لاتے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ

لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ

بات نکالتے تھے جس کا تمہیں علم بھی نہ تھا اور تم اس کو ہلکی (معمولی) بات سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے O اور

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ

جب تم نے اس کو سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہمیں تو اس کا منہ سے نکالنا بھی مناسب نہیں' اے اللہ! تو پاک ہے

هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ

یہ تو بڑا بہتان ہے O اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت فرماتا ہے کہ اگر تم ایمان دار ہو تو پھر کبھی

چار گواہ نہ لا سکے تو یہ لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ اے لوگو! اگر تم پر خدا کا فضل و رحم نہ ہوتا دنیا و آخرت میں تو تم کو اس بارے میں چرچا کرنے میں' آپس میں جلسوں میں بیٹھ کر خیالات بنانے پر سخت عذاب پہنچتا۔ دنیا و آخرت میں سزا ملتی کہ تم اس جھوٹ بات کو اپنی زبانوں سے نکالتے اور آپس میں اپنے مونہوں سے ایسے ایسے خیالات ظاہر کرتے ہو جس کا تم کو مطلق علم نہ تھا نہ کوئی دلیل اور گواہ اور تم ان باتوں کو ہلکا جانتے تھے اور معمولی سمجھتے تھے حالانکہ اس کی سزا خدا کے نزدیک نہایت سخت ہے اور خدا اس افتراء اور بہتان کو بہت سخت بات اور بڑا افتراء جانتا ہے۔ مسلمانو! جب تم نے یہ سنا تو یہ کیوں نہیں کہا کہ ہم کو ہرگز یہ بات اپنی زبان سے نکالنا جائز و لائق نہیں اور ہم یہ خیال نہیں کر سکتے۔ یا اللہ تو پاک ہے' تیری پناہ یہ سخت بہتان ہے۔ ''لو لا فضل الله علیکم '' سے یہاں تک ان سے خطاب ہے جو تہمت لگانے میں شریک نہ تھے مگر خیالات بناتے تھے' غور کرتے تھے' شک رکھتے تھے' ان کو تنبیہ کی گئی کہ انہوں نے اپنی ماں پر شک کیوں کیا۔

۱۷ تا ۱۸۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو سمجھاتا اور نصیحت کرتا اور ڈراتا ہے کہ اب آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مسلمان ہو اور تصدیق رکھتے ہو اور خدا اپنی نشانیاں و احکام بیان کرتا ہے' امر و نہی سکھاتا ہے' وہ تمہارے سب خیالوں اور باتوں کا عالم ہے' جو حکم دیتا ہے اس میں حکمت والا ہے مثلاً حکم قذف دیا کہ اس میں صدہا حکمتیں ہیں۔

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

ایسا نہ کرنا ○ اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں صاف صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم (و) حکمت والا ہے ○

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے تو ان کے لیے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

درد ناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

النصف ۲ ع ۱۰ ۸

اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑی رحمت والا (اور) مہربان ہے (تو تم اپنے کیے کا مزہ چکھتے) ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ

اے ایمان والو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو او جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے وہ تو (اس کو)

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ

بے حیائی کی بات اور بُری ہی بات بتائے گا اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک اور ستھرا نہ ہو سکتا لیکن اللہ تعالیٰ

۱۹ تا ۲۰۔ بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اس بات کا یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جو صفوان سے تہمت لگائی گئی اس کا ذکر شائع ہو تو ان کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب ہے۔ دنیا میں اسی (۸۰) کوڑے حد مقرر ہے اور آخرت میں دوزخ کا عذاب ہوگا یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ کو اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے یعنی بی بی صاحبہ کی طہارت و پاکدامنی و برأت کو اور تم نہیں جانتے ہو۔ اگر خدا کا فضل و رحم ان مسلمانوں پر نہ ہوتا جو اس الزام کے لگانے میں شریک نہیں تھے اور یہ نہ ہوتا کہ خدا رؤف رحیم ہے تو خدا جانے کیا ہو جاتا یعنی دنیا میں ہی عذاب نازل ہو جاتا۔

۲۱۔ مسلمانوں کو اتباع وسوسۂ شیطانی سے منع کیا گیا کہ اے مسلمانو! قرآن و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان والو! شیطان کے وساوس و خیالات کو نہ مانو۔ جو شخص اس کے ظاہری اچھے معلوم ہوتے ہوئے وسوسوں کو مانے گا وہ گمراہ ہوگا وہ تو بری بات اور برے کاموں کا ہی حکم کرتا ہے اور وہ باتیں بتاتا ہے جو نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ اصول شریعت میں، اگر خدا تعالیٰ کا حفظ و فضل و رحم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی مسلمان موحد صالح کفر و شرک سے پاک نہ ہوتا۔ مگر خدا جس کو چاہتا ہے

يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ

جس کو چاہتا ہے پاک (اور ستھرا) کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سننے والا جاننے والا ہے O اور تم میں سے فضیلت والے

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ

اور مقدور والے قرابت داروں اور مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

دینے کی قسم نہ کھائیں اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں' کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش

لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

دے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O بے شک جو لوگ انجان (بے خبر) پارسا مومن عورتوں کو

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ

(بدکاری کا) عیب لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت اور پھٹکار ہے اور ان کے

عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

لیے بڑا عذاب ہے O جس دن کہ ان پر ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ وہ عمل کرتے تھے اس پر گواہی دیں گے

پاک موحد صالح بناتا ہے جو اس کے علم میں اس کے لائق ہوتا ہے۔ خدا تمہاری سب باتوں کو سنتا ہے اور تمہارے اعمال جانتا ہے۔

۲۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم کھائی کہ میں اپنی برادری میں ان کو جو تہمت لگانے میں شریک ہیں جو کچھ دیا کرتا تھا اب نہ دوں گا۔ تب یہ اترا کہ بزرگی اور وسعت والوں یعنی مالداروں کو یہ قسم نہ کھانا چاہیے کہ وہ اپنے اہل قرابت کو اور مسکینوں اور مہاجروں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے' ان کو چاہیے کہ معاف کریں خطا سے درگزر کریں یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہ چاہیے کہ مسطح کو نہ دینے کی قسمیں کھائیں جو ان کا خالہ زاد بھائی ہے اور فقیر ہے اور مہاجر فی سبیل اللہ ہے۔ کیا اے مال والو! تم یہ پسند نہیں کرتے کہ خدا تمہیں بخشے۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بخشتا ہے' ان پر رحم کرتا ہے۔ چنانچہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی تو کہا: میں مغفرت کو چاہتا ہوں اور جو کچھ دیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا۔

۲۳ تا ۲۵۔ عبداللہ بن ابی وغیرہ کے بارے میں اترا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و صفوان کے بارے میں لغو خیال بناتے تھے کہ جو پاک آزاد غافل' بھولی بھالی' عفیف' پاکدامن مسلمان موحد مصدق عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں۔ دنیا میں حد اسی (۸۰) کوڑے' آخرت میں نار اور ان کو دنیا کے سب عذابوں سے زائد سخت عذاب ہوگا۔ جس دن ان کی باتوں پر ان کی زبانیں اور ان کے افعال پر ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے اور وہ جو عمل کرتے

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ

(یعنی قیامت کے دن) ○ اس روز اللہ تعالیٰ ان کی واجبی پوری پوری سزا دے گا

يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ

اور وہ جان لیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ برحق ہی (ہر بات) ظاہر کرنے والا ہے ○ ناپاک عورتیں ناپاک

وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ

مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہوتے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور

لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہوتے ہیں' وہ پاک اور بری ہیں ان باتوں سے جو یہ لوگ بکتے پھرتے ہیں' ان کے لیے

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ ع ۳

بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں جب تک اجازت نہ مانگو

تھے ان کے اعضاء سب بتادیں گے اس دن خدا تعالیٰ ان کو یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین کو ان کے اعمال سیئہ کی پورے پورے انصاف وعدل سے جزاء دے گا اور جان لیں گے کہ خدا تعالیٰ نے جو دنیا میں کیا تھا سب حق واضح اور یقین قطعی تھا۔

۲۶- خبیث افعال واقوال خبیث آدمیوں سے سرزد ہوتے ہیں اور خبیث ہی ان کو صادر کرتے ہیں اور وہی ان کا اتباع کرتے ہیں اور مانتے ہیں اور پاک اعمال واقوال پاک آدمیوں سے سرزد ہوتے ہیں اور وہی ان کو کرتے ہیں۔ یا یہ خبیث افعال واقوال خبیثوں کے لائق اور خبیث ان کے لائق اور پاک پاکوں کے لائق اور پاک ان کے لائق۔ یا یہ کہ خبیث مرد عورتیں آپس میں یوں مناسبت اور اتحاد رکھتے ہیں جیسے پاک مرد عورتیں اپنے آپس میں' یعنی قاذفین وقاذفاتِ عائشہ آپس میں مشابہت رکھتے ہیں وہ دونوں خبیث ہیں اور منکرین قذف ومنکرات طیب ہیں۔ یا یہ کہ خبیث باتیں خبیثوں کے اور پاک پاکوں کے لائق ہیں یعنی بروں کی طرف بری بات منسوب ہونی چاہیے' ان کو برا کہنا چاہیے اور جب بروں کی طرف کوئی برائی منسوب ہوتی ہے تو سب سچ سمجھ لیتے ہیں اور برا ہی برا کہتے ہیں اور اچھوں کی طرف اچھائی ہی منسوب ہوتی ہے' ان کو سب اچھا ہی اچھا کہتے ہیں یعنی اچھوں کی اچھائی' بروں کی برائی سب جانتے ہیں۔ پس جبکہ پاک پاکوں ہی سے الفت واتحاد رکھتے ہیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا افعال واقوال میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ وموافق ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے موافق۔ وہ اچھے لوگ یعنی عائشہ وصفوان ان باتوں سے جن کو لوگ ان کی طرف منسوب کرتے ہیں مبرا ومنزہ ہیں' ان کے لیے مغفرت ہے گناہوں سے دنیا میں اور رزق کریم' عزت کی روزی جنت میں۔

۲۷ تا ۲۹- بغیر اجازت کے گھر میں جانے سے جو ایک دوسرے کے ہاں چلے جاتے ہیں منع کیا گیا۔ اے مسلمانو! سوائے اپنے گھروں کے غیروں کے گھروں میں جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر کے لوگوں کو سلام نہ کرلو داخل نہ ہو۔ یعنی

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

اور گھر والوں پر سلام نہ کرو نہ جایا کرو' یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم دھیان کرو

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى

(اور نصیحت حاصل ہو) O پھر اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تب بھی (ان کے مالکوں کی) بغیر اجازت

یُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہی تمہارے حق میں (بہتر اور) بہت ستھرا کام ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو خوب

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۲۸﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا

جانتا ہے O اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ایسے گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں (بلکہ ان میں عام لوگوں کی آمدورفت کی اجازت ہے)

غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے (یا ان میں تمہارا اسباب ہے) اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو O

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

(اے نبی ﷺ!) ایمان دار مردوں کو حکم دیجیے کہ اپنی نظریں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' یہ ان کے لیے بہت پاکیزگی

جب تک سلام کلام نہ کرلو انس و محبت نہ کرلو داخل نہ ہو کہ پہلے سلام ہے بعد کو استیناس (انس بڑھانا) اور اگر استیذان (اجازت طلب کرنا) مراد ہے تو بھی بعض تقدیم تاخیر کہتے ہیں (یعنی پہلے سلام کرے پھر استیذان اور اگر معلوم کرنا اس امر کا بھی ہو کہ کوئی اندر ہے یا نہیں مراد ہو تو تقدیم تاخیر کی حاجت نہیں۔ یہ تسلیم و استیذان اجازت مانگنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور زیادہ نفع مند کہ تم سمجھو اور نصیحت مانو۔ اور بغیر اجازت ایک دوسرے کے گھر میں نہ چلے جاؤ' اگر تم کسی کے گھر جاؤ اور وہاں کوئی نہ ہو جو اجازت دے تو اندر داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ ملے اور اگر تم سے یہ کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو فوراً لوٹ جاؤ۔ لوگوں کے دروازوں پر کھڑے نہ رہو یہ تمہارے لیے مصلحت اور پاکی اور نفع والی بات ہے' دروازوں پر کھڑا رہنا برا ہے اور خدا تعالیٰ جو تم کام کرتے ہو استیذان وغیرہ سب جانتا ہے۔ ہاں ایسے گھر جن میں کوئی رہتا نہیں جیسے سرائیں' چوپالیں اور ان میں تمہارے لیے منفعت ہے کہ سفر میں گرمی' جاڑے' برسات میں آرام پاتے ہو وہاں بغیر اجازت چلے جانا کوئی برا نہیں یعنی اس لیے کہ وہاں تو اجازت عام ہوتی ہے اور تم جو ظاہر کرتے ہو یعنی استیذان و تسلیم اور جو کچھ چھپاتے ہو یعنی اذن و جواب خدا تعالیٰ سب جانتا ہے۔

۳۰ تا ۳۱۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مسلمانوں سے فرما دیجیے کہ اپنی آنکھیں حرام سے روکیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں' یہ ان کے لیے بہت پاکی کی بات ہے اور اصلح ہے (بہت بہتر) اور وہ جو خیر و شر کرتے ہیں خدا کو سب خبر ہے اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مسلمان عورتوں کو حکم دے دیں کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو غیر مردوں کی طرف نظر

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ

(اور ستھرے پن) کی بات ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کی خبر ہے O اور مسلمان عورتوں کو حکم

يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

کیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪

دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا بناؤ سنگار اپنے شوہروں

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ

یا اپنے باپ یا اپنے شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ

یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتوں یا اپنی کنیزوں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکروں

اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ

بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا ان بچوں جنہیں عورتوں کی

حرام سے بچائیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار، زیور، بازو بند وغیرہ لوگوں کو نہ دکھائیں مگر جو چیزیں ظاہر ہوتی ہیں یعنی اچھے کپڑے اور کپڑوں کے اوپر سے زیور کا نشان اور ان کو چاہیے کہ اپنے سینوں پر گریبان پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں کہ بدن نہ کھل جائے اور اس کو نیچے تک لٹکائیں اور اپنا زیور بازو بند وغیرہ سوائے اپنے خاوندوں کے اور اپنے باپوں کے خواہ نسبی ہوں خواہ رضاعی اور سوائے خاوندوں کے باپوں کے یعنی خسروں (سسر) کے اور سوائے فرزندوں کے نسبی یا رضاعی اور سوائے خاوندوں کے لڑکوں کے اور سوائے اپنے برادران نسبی یا رضاعی کے اور فرزندوں برادران نسبی یا رضاعی کے اور ہمشیر زادگان نسبی یا رضاعی کے اور سوائے مسلمان عورتوں کے اور سوائے ان لڑکیوں کے یعنی باندیوں کے اور ان کے جو خاوند کے ساتھ نوکر وغیرہ رہتی ہیں جن کو شہوت نہیں ہوتی جیسے خوجے یا بہت بوڑھے اور سوائے ان لڑکوں کے جو ابھی عورتوں کے اندرونی حالات نہیں جانتے ہیں اور مجامعت کی طاقت نہیں آئی ہے شہوت والے نہیں ہیں نہ ان کو عورتوں کی طرف رغبت ہوتی ہے نہ عورتوں کو ان کی طرف۔ ان کے سوا کسی کو نہ دکھائیں ان مذکورین سے پردہ نہیں اگر یہ لوگ زینت و زیور دیکھ لیں تو برائی نہیں اور وہ عورتیں اپنا پاؤں زمین پر یا دوسرے پاؤں سے مار کر نہ جائیں کہ جو چھپی زینت زیور ہے وہ غیر لوگوں اجنبی مردوں پر ظاہر ہو جائے یعنی کڑے چھڑے چھاجھن (پازیب) وغیرہ اور اے مسلمانو! تم سب صغائر کبائر سے توبہ کرو کہ فوز و فلاح پاؤ خدا کے غصہ سے نجات ملے۔

ف ا: مفسر نے کہا کہ "امن یغضضن من ابصارھم" میں زائد ہے اور مفسرین "یغضضن" کا بتاتے ہیں۔

اَیۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ

شرم کی چیزوں کی خبر نہیں کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں اور زمین پر زور سے

الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡهَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضۡرِبۡنَ

پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کے پوشیدہ سنگار (زیور وغیرہ) کی آواز

بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی

معلوم ہو اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی

اللّٰهِ جَمِیۡعًا اَیُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنۡکِحُوا

طرف رجوع کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ اور تم میں جو بے نکاح ہوں ان کا

الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَالصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَاِمَآئِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا

نکاح کر دو اور اپنے لائق غلاموں اور کنیزوں کا بھی اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے

فُقَرَآءَ یُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۳۲﴾ وَ

فضل سے ان کو مال دار کر دے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت دینے والا (اور) جاننے والا ہے ○ اور

ف ۲۔ ''او ما ملکت ایمانھن'' سے مراد حنفیہ کے نزدیک فقط باندیاں ہیں۔ چنانچہ مفسر نے بھی ''دون العبید'' کہہ کر تصریح کر دی ہے۔ مرد غلاموں سے پردہ ہے۔ ف ۳: ''التابعین غیر اولی الاربة'' وہ بے شہوت والے' کام والے لوگ مراد ہیں جن کو سوائے کام کے اور طرف توجہ نہیں اور محتاجین فقراء جو کھانے کو گھر میں جاتے ہیں' خصی مجبوب (جس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو) بھی بعض مراد لیتے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک ان سے پردہ ہے۔ ف ۴: ''و نسائھن'' سے مراد مسلمان عورتیں ہیں۔ یہود و نصاریٰ مشرکات سے پردہ ہے' کافر عورت مسلمان کو بے پردہ نہیں دیکھ سکتی۔

۳۲۔ مسلمانوں کو بیوہ عورتوں کے نکاح کر دینے کی رغبت دلائی کہ بہنیں یا لڑکیاں وغیرہ جب بیوہ ہو جائیں تو ان کا نکاح کر دو اور ''ایامیٰ'' سے مراد مرد بھی ہو سکتے ہیں یعنی مرد اور عورتوں بے نکاحی کا نکاح کر دو۔ پس فرمایا: اے مسلمانو! بے نکاحوں کا نکاح کر دو اور تمہارے غلام باندیاں جو صالح اور نیک ہوں ان کا بھی نکاح کر دو' اگر وہ لوگ یعنی آزاد فقیر ہوں گے تو خدا ان کو اپنے فضل سے رزق دے گا' اس کا رزق سب آزادوں' غلاموں' باندیوں کو عام و شامل ہے اور وہ سب کے حالات و ارزاق کا علیم و کفیل ہے' وہ سب کا رازق ہے۔

۳۳ تا ۳۴۔ جو اتنا مال نہیں پاتے کہ نکاح کر سکیں ان کو چاہیے کہ زنا سے بچیں یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل سے مال دے دے اور ان کو امیر کر دے اور جو غلام کہ تم سے مکاتبت چاہیں یعنی کچھ دے کر آزاد ہونا چاہیں تو اگر تم ان میں فلاح و

لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ

جن لوگوں کو نکاح کا مقدور نہیں ان کو (برائی سے) بچنا چاہیے (اور پارسائی سے رہنا چاہیے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے

فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

فضل سے مال دار کر دے اور جو تمہارے ہاتھ کی ملک لونڈی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے

فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ

کی شرط پر ان کو آزادی لکھ دو تو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانو تو لکھ دو اور (اس پر) اللہ تعالیٰ کے مال سے جو اس نے تم کو دیا

الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ

ہے ان کی مدد کرو اور اگر تمہاری کنیزیں بدکاری سے بچنا چاہیں تو ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو

تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ

تاکہ تم دنیا کی زندگی کا مال اسباب حاصل کرو اور جو کوئی ان کو مجبور کرے گا تو بے شک

اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ

اللہ تعالیٰ ان کی مجبوری کی حالت میں رہنے کے بعد ان کو بخشنے والا مہربان ہے ○ اور بے شک ہم نے تمہاری طرف روشن

اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً

آیتیں اتاریں اور ان لوگوں کا کچھ بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں اور ڈرنے والوں کے لیے

وعدہ ادائے حق پاؤ تو ان کو مکاتب کر دو اور آزاد لوگ مسلمان غلاموں کو خدا کے اس مال میں سے جو خدا نے ان کو دیا ہے دیں کہ وہ بدل کتابت دے کر آزاد ہو جائیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ مالک تہائی حصہ بدل کا بطور استحباب معاف کر دے (یہ آیت مکاتبت حویطب بن عبدالعزیٰ کے بارے میں اتری کہ ان کے غلام نے مکاتبت چاہی اور انہوں نے مکاتب نہ کیا تھا) اور اے لوگو! اپنی کنیزوں' باندیوں کو زنا کاری پر مجبور نہ کرو اگر وہ عفت و پاکی چاہیں' کہ ان سے زنا کرا کے دنیا فانی کا تھوڑا سا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرتے ہو یعنی ان کا خرچ اور زنا کی اولاد تم کو ملتی ہے اور جو ان کو مجبور کر کے ان سے زنا کرائے گا تو خدا ان کے گناہ بسبب ان کے مجبور ہونے کے بعد توبہ کے بخش دے گا' وہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے (یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ کے بارے میں آئی کہ وہ اپنی کنیزوں کو مال و منال بڑھنے کے لیے اور زنا سے جو اولاد پیدا ہو اس کے مالک ہونے کے لیے ان کو بدکاری پر مجبور کرتے تھے تب اس کی حرمت اتری) اے مسلمانو! ہم نے تمہاری طرف یعنی تمہاری ہدایت کے لیے بواسطہ جبریل (علیہ السلام) تمہارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف کھلی ہوئی صاف

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ

نصیحت ہے ○ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے (ان کا روشن کرنے والا ہے) اس کے نور کی مثال ایسی

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

ہے کہ جیسے کسی طاق میں چراغ ہو وہ چراغ ایک شیشہ کے فانوس میں ہو وہ فانوس گویا

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ

موتی سا چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے' زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے' جو نہ پورب کا ہے اور نہ پچھم

وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى

کا' قریب ہے کہ اس کا تیل خودبخود بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے' نور پر نور ہے'

نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف راہ بتاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان

آیتیں اتاریں یعنی حلال وحرام امر ونہی وتقوی بتانے والے احکام اور ان لوگوں کا جو تم سے پہلے مسلمان وکافر گزر چکے ہیں حال سنانے کے لیے اور بری باتوں سے بچنے والوں کو باز رکھنے کے لیے ہدایت ونصیحت ہیں۔

۳۵- اب اللہ تعالیٰ اپنی کرامت ونعمت ومثل ومعرفت بتاتا ہے کہ خدا آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے یعنی سب کا ہادی و رہنما ہے' خدا کی ہدایت دو قسم کی ہے' ایک بیان کر دینا دوسری اپنی معرفت پیدا کرنا۔ یا نور سے مراد زینت دینے والا ہے کہ آسمان کو تاروں سے' زمین کو انواع پھول' پھل مینہ سے زینت دی۔ یا یہ مطلب ہے کہ اہل آسمان وزمین میں مسلمانوں کے دلوں کو نور معرفت سے روشن کرنے والا ہے' مسلمانوں کے نور کی مثل مانند چراغوں کے ہے یعنی مانند چراغ کے پس تقدیر کلام یوں ہے:

''کمصباح مشکوة'' کہ اس طاق میں جو چراغوں سے ایک چراغ جل رہا ہے وہ چراغ موتی کی نورانی قندیل میں ہے۔ (مشکوہ بہ لغت حبشہ سوراخ دیوار کو کہتے ہیں جو آر پار نہ ہو یعنی طاق میں قندیل ہے قندیل میں چراغ) وہ قندیل ایسا نورانی ہے کہ گویا کہ کوکب دری ہے۔ موتی سا چمکتا ہوا (کوکب دری پانچ ستارے ہیں یعنی عطارد' زحل' مشتری' زہرہ' بہرام یہ دری کہلاتے ہیں) اس قندیل منور کا تیل مبارک زیتون کے درخت سے لیا گیا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی جنگل میں اونچے ٹیلے پر ہے' نہ صبح کو اس پر سایہ شرقی پڑتا ہے نہ شام کو غربی' یا یہ کہ ایسے مکان میں ہے کہ نہ صبح کو اس کو دھوپ پہنچتی ہے نہ شام کو۔ وہ ایسا تیل چمکتا صاف براق ہے کہ خود بخود بھڑک اٹھتا ہے اور روشن ہو جاتا ہے اگرچہ اس کو آگ نے چھوا بھی نہ ہو۔ یعنی پوست ہی میں جھلکتا ہے' نور بالائے نور ہے یعنی مصباح نورانی قندیل نورانی زینت نورانی۔ خدا اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے یعنی اپنی معرفت کا نور جس کے دل میں چاہتا ہے ڈالتا ہے۔ یا یہ کہ خدا اپنے مقدس دین کے ساتھ جس کو مستحق جانتا ہے مکرم کرتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی بیان فرمائی ہے یعنی رسول کا نور مثل

لِلنَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣٥﴾ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ

فرماتا ہے (تاکہ وہ سمجھیں) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے O (وہ روشن چراغ) ان گھروں میں ہیں جن کے بلند کرنے کا

تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿٣٦﴾

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (یعنی مسجدیں) اور ان میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے' ان گھروں میں صبح و شام ایسے لوگ تسبیح کرتے ہیں O

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ

جنہیں کوئی سودا اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم رکھنے سے اور

وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾

زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں رکھتا اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں (خوف کی وجہ سے) الٹ جائیں گے O

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بہتر کام کا انہیں بدلا دے اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے

نور چراغ کے ہے جو قندیل نورانی تیل سے روشن ہے اور وہ تیل مبارک درخت سے نکلا جو نہ شرقی نہ غربی یعنی نہ یہودی نہ نصرانی۔ وہ درخت ہے کہ اس کا تیل خود بخود بے آگ دکھائے روشن ہوا جاتا ہے یعنی ابراہیم علیہ السلام کے اعمال صالحہ کے آثار حضرت کے اجداد کے اصلاب (پیٹھوں) سے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت سے قبل ظاہر تھے اور ابراہیم علیہ السلام کو اگر نبوت وخلت نہ بھی ملتی تب ان کا اس نور برکت ظہور کے طفیل سے شرف کیا کم تھا وہ خود نورانی تھے۔ یا اس کا عکس ہو یعنی اگر ابراہیم علیہ السلام کو یہ نور نہ بھی ملتا تو بھی ان کے اعمال صالحہ نور ریز تھے چہ جائیکہ اس نور کی برکت سے وہ بھڑک اٹھے۔ یا یہ مطلب ہو کہ مسلمان کا ایمان مثل ایسے تیل کے ہے کہ اگر آتش نہ بھی پہنچے تب بھی منور ہے یعنی اگر درجات معرفت نہ بھی ملیں تو بھی شرافت وکرامت ذاتی ایمان کہیں نہیں گئی ہے۔ خدا اپنے بندوں کو ایسی مثال سناتا ہے اور وہ سب باتوں کا عالم ہے کہ کس کو کتنی معرفت بخشی ہے یہ مثال معرفت الٰہی کی ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں ہے اسی لیے بیان کی گئی کہ لوگ شکر ادا کریں یعنی جیسے نور چراغ سے ہدایت ہوتی ہے یوں ہی معرفت کا نور ہے۔ جیسے قندیل وکوکب دری سے ظلمات بحر و بر میں لوگ راہ پاتے ہیں یوں ہی معرفت سے ظلمت کفر وشرک سے بچتے ہیں۔ جیسے قندیل کا تیل زیتون مبارک سے آتا ہے یوں ہی وہ عرفان قلب مومن میں اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ جیسے زیتون نہ شرقی نہ غربی یوں ہی دین موحد عارف' یہودیت ونصرانیت وغیرہ سے منزہ و پاک ہے۔ جیسے یہ تیل خود روشن ہے یوں ہی احکام ایمان خود محمود پسندیدہ قابل تعریف ہیں اگرچہ ان کے ساتھ اور فضائل وکمالات نہ ہوں۔ جیسے سراج قندیل مشکوٰۃ نور علیٰ نور ہیں یوں ہی نور معرفت نور دل نور سینہ نور مدخل نور مخرج نور علیٰ نور ہیں۔ خدا جس کو اہل جانتا ہے یہ معرفت عطا فرماتا ہے۔

۳۶ تا ۳۸۔ ایسی روشن قنادیل جو اوپر مذکور ہوئیں ان گھروں میں معلق ہیں جن کے بلند بنانے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی مسجدوں میں' وہاں خدا تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے' اسی کا ذکر ہوتا ہے وہاں صبح کو یعنی نماز فجر میں اور آصال میں یعنی باقی

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ

بے حساب روزی دیتا ہے ○ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے ان کے اعمال ایسے ہیں کہ جیسے جنگل میں

بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا

دھوپ میں چمکتا ہوا ریتا جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا اسے کچھ نہ پایا اور اللہ تعالیٰ

وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾

کو (یعنی اس کے عذاب کو) اپنے قریب پایا (اور تڑپ تڑپ کر مر گیا) تو اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب پورا پورا کر دیا اور اللہ تعالیٰ جلد حساب کر لیتا ہے ○

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

یا (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے ایک موج مارتے ہوئے دریا کے کنڈے (کنارے) میں تاریکیاں ہوں اس کے اوپر موج اور اس موج کے اوپر

سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ

ایک اور موج ہو اس کے اوپر بادل ہوں (یہ سب) اندھیریاں ہیں ایک پر ایک جب وہ (ایسی تاریکیوں میں گھرا ہوا) اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اس

سب نمازوں میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء میں لوگ خدا کی تسبیح کرتے ہیں نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت میں آمد و رفت اور بیع کالین دین ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر و اطاعت سے نہیں روکتا۔ یا یہ کہ ان کو اسباب دنیا صلوٰۃ خمسہ کے وقت پر ادا کرنے سے نہیں روکتے اور نماز پنج وقتہ بہ وضو اور خشوع و خضوع و سجود و رکوع و رعایت وقت اور زکوٰۃ اموال سے منع نہیں کرتے، وہ روز قیامت کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن دم بدم دل اور آنکھیں بدلتے ہوں گے یعنی لوگ سخت پریشان و حیران ہوں گے کبھی آپ میں ہوں گے کبھی حواس باختہ۔ وہ اس لیے اطاعت الٰہی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے اچھے کاموں کا ان کو بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادتی عطا کرے یعنی ایک کے عوض میں ایک اور نور اپنی طرف سے زائد عطا فرماتا ہے اور خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو بے حساب رزق اپنے فضل سے عطا کر دیتا ہے یعنی بے حد و بے نہایت بے احسان و منت (بغیر احسان جتلائے)۔

۳۹ تا ۴۰۔ جو لوگ کافر ہیں وہ لوگ رسول و قرآن پاک کو نہیں مانتے تو ان کے اعمال بروز قیامت مثل چمکتی ریت کے ہیں جو جنگل میں ہوتا ہے، پیاسا مسافر دھوپ میں دور سے اس کو پانی سمجھ کر اس کی طرف چلتا ہے، یہاں تک کہ جب وہاں آتا ہے تو اس کو کچھ نہیں ملتا یونہی کافر اپنے اعمال کا ثواب بروز قیامت کچھ نہ پائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کو اپنے پاس پائے گا یعنی اس کے عذاب کو، یا یہ کہ خدا تعالیٰ کو عذاب کے لیے مستعد پائے گا پس اللہ تعالیٰ اس کو اس کی بدعملی کا پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔ جب حساب لے گا تو بہت جلدی لے گا۔ یا ان کے دلوں کی خرابی و نفاق مثل گہرے ورطہ دریائے تاریک کے ہے کہ اس دریا کو موج چھپا لیتی ہے اور اس موج پر اور موج، اس موج پر بادل کالا۔ یونہی کافر کے دل کا نفاق سمندر کی تاریکی کی مانند ہے اور اس کا دل دریائے عمیق تاریک اور سینہ موج بالائے موج اور اس کے اعمال بادل

يُرِيهَا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ

کو کچھ بھی سجھائی نہ دے اور جس کو اللہ تعالیٰ نور نہ دے اس کے لیے کہیں بھی نور نہیں O کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۗ كُلٌّ قَدْ

کہ جو آسمان اور زمین میں رہنے والے ہیں اور پرندے جو پَر پھیلائے اڑتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ

عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

ہی کی تسبیح کرتے ہیں، ہر ایک کو اپنی اپنی نماز اور تسبیح معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو خوب جانتا ہے O اور آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ

اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) پھر کر جانا ہے O کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ

سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ

بادلوں کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے، پھر اس کے ٹکڑوں کو آپس میں ملا دیتا ہے، پھر ان کو تہہ بہ تہہ کر کے گھنگور گھٹا بنا دیتا ہے، پھر تو دیکھتا ہے کہ ان کے درمیان

خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ

سے مینہ برستا ہے اور آسمانی برف کے پہاڑوں میں سے اولے اتارتا ہے، پھر جس پر چاہتا ہے ان اولوں کو گراتا ہے اور جس سے چاہے انہیں

سیاہ جس سے کچھ نفع نہیں یعنی ان کو وعظ و نصیحت فائدہ نہیں دیتا۔ چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے ''ختم اللہ علی قلوبھم'' اور ''طبع اللہ علی قلوبھم'' بالجملہ یہ چیزیں پر تاریکیاں ہیں۔ اگر وہ ہاتھ نکالتے تو کثرت ظلمت سے اس کو اندھیرے میں نظر نہ آتے۔ یونہی کافر حق و ہدایت کو بسبب شدت ظلمت قلب قبول نہیں کرتا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نور معرفت نہیں دیتا یعنی دنیا میں تو اس کو قیامت میں بھی نور نہ ملے گا یا یہ کہ جس کو خدا تعالیٰ ایمان نہیں دیتا اس کو بروز قیامت امان نہ ملے گی۔

۴۱ تا ۴۲۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو قرآن پاک نے یہ خبر نہیں دی کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح فرشتے اور آدمی سب آسمانوں اور زمین کے بسنے والے کرتے ہیں یعنی سب مسلمان اس کی نماز ادا کرتے ہیں اور پرندے صفیں باندھے ہوئے پر کھولے ہوئے اس کی یاد کرتے ہیں۔ ہر گروہ نے اپنی تسبیح و صلوٰۃ جان لی۔ یا یہ کہ خدا تعالیٰ نے ہر گروہ کی تسبیح و عبادت جانی اور اللہ تعالیٰ سب کے اعمال خیر و شر کا عالم ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی مینہ اور گھاس درخت وغیرہ سب خدا تعالیٰ کا ہے۔ سب کا اسی کی طرف رجوع ہے یعنی بعد موت و فنا سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

۴۳ تا ۴۴۔ کیا تم کو بذریعہ قرآن یہ معلوم نہیں ہوا ہے کہ خدا بادل کو ہانکتا ہے، پھر بادلوں کو آپس میں جوڑتا ہے، پھر ایک کو ایک پر تہ بہ تہ رکھتا ہے یعنی پہلے تہ پر تہ کرتا ہے پھر جوڑتا ہے۔ پس اس تقدیر کلام میں تقدیم تاخیر ہے۔ جب یہ ہو جاتا ہے تو مینہ کو بادلوں سے نکلتا ہوا دیکھتے ہو اور آسمان سے پہاڑ اتارتا ہے کہ ان میں اولے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے جس

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ

روک لیتا ہے، قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں (کی روشنی) کو

بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي

لے جائے ○ اور اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے، بے شک اس (مذکور) میں دل کی آنکھوں والوں کے لیے (ایک سمجھنے کا اور) عبرت

الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي

کا مقام ہے ○ اور اللہ تعالیٰ نے ہی (زمین پر) ہر ایک چلنے والا پانی سے پیدا کیا تو ان میں سے کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے

بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ؕ

اور ان میں سے کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور ان میں سے کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ

چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور بے شک ہم نے صاف صاف

اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ

بیان کرنے والی آیتیں اتاریں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے ○ اور (کچھ)

کو چاہتا ہے مصیبت و عذاب دیتا ہے یعنی جو مستحق ہوتا ہے اس کو عذاب دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے یعنی جو عذاب کا مستحق نہیں ہوتا اس سے عذاب روک دیتا ہے۔ بادلوں کی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ اس کے نور سے آنکھوں کی روشنی جانے کے قریب ہو جاتی ہے۔ خدا رات دن کو گردش دیتا ہے، یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہیں۔ ان باتوں میں عقل و دین، بصیرت والوں کو یا آنکھ والوں کو قدرت کی نشانیاں نظر آتی ہیں اور ان کو عبرت و نصیحت حاصل ہوتی ہے۔

۴۵ تا ۴۶۔ اور خدا نے جتنے جانور پیدا کیے ہیں سب کو پانی سے پیدا کیا یعنی ماں باپ کے پانی سے۔ بعض پیٹ کے بل چلتے ہیں جیسے سانپ، بعض دو پاؤں سے جیسے آدمی اور پرند، بعض چار پاؤں سے یعنی چوپائے۔ خدا جس کو جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ خدا سب باتوں پر قدرت والا ہے اور ہم نے بواسطہ جبریل (علیہ السلام) واضح نشانیاں اور اوامر و نواہی اتارے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اور اہل سمجھتا ہے اس کو صراط مستقیم و دین برگزیدہ و توحید کی راہ دکھاتا ہے۔

۴۷ تا ۵۰۔ حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما میں ایک زمین کی بابت میں کچھ نزاع ہوا۔ حضرت عثمان کے بعض قرابت والوں نے ان سے کہا کہ اگر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ گے تو وہ اپنی قرابت کے سبب سے علی رضی اللہ عنہ کی طرفداری کریں گے۔ تم علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فیصلہ کرانے مت جاؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا کہنا مانا اور حضرت علی سے کہا کہ میں ہرگز انکار نہیں کرتا، چلو جو خدا کا حکم ہوگا مانوں گا اور مولیٰ علی کے ساتھ جا کر فیصلہ کر

يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول (ﷺ) پر ایمان لائے اور ہم نے (ان کا) حکم مانا' پھر ایک گروہ

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ

ان میں کا اس کے بعد پھر جاتا ہے اور (درحقیقت) وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں تھے O اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور

رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ

اس کے رسول (ﷺ) کی طرف اس لیے بلایا جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو فوراً ایک گروہ ان میں منہ پھیر لیتا ہے O اور اگر ان کو

لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۭ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا

اپنے حق میں فیصلہ ہوتا ہوا نظر آئے تو وہ اس کی طرف مانتے ہوئے آ جائیں (خواہ حق ہو یا ناحق) O کیا ان کے دلوں میں (نفاق کی)

اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

بیماری ہے یا (آپ کی نبوت میں) انہیں شک ہے یا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) ان کی حق تلفی کریں گے (وہ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ ع ۶ ۱۲

تو ایسا نہیں کر سکتے) بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں O مسلمانوں کی بات تو یہی ہے کہ جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ)

آئے۔ تو ان مشورہ والوں کی برائی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف اتری۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا اور رسول پر ایمان لائے ہیں' مصدق مومن ہیں اور ان کے تابع ہیں اور پھر ان میں بعض لوگ اقرار کے بعد ایمان وطاعت کے اقرار کے بعد حکم خدا سے منہ پھیرتے ہیں حقیقت میں یہ مومن مصدق نہیں۔ جب یہ خدا اور رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ قرآن کے موافق ان میں حکم کریں تو وہ لوگ یعنی قوم عثمان حکم الٰہی سے روگردان ہوتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کا حق ہوتا اور یہ سمجھتے ہوتے کہ ان کا دعویٰ ڈگری ہوگا تو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس دوڑتے بہت جلد چلے آتے۔ کیا ان کے دلوں میں شک و نفاق ہے یا اللہ و رسول سے ان کو شک ہے یا یہ کہ خوف ہے کہ خدا اور رسول ان پر معاذ اللہ ظلم کریں گے' ان کا حق نہ دیں گے' وہ ہرگز ایسے نہیں بلکہ یہ خیال کر کے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں یعنی عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ وہ لوگ فی الحقیقت منافق تھے یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قوم کے کچھ لوگ جو بظاہر مسلمان بنے ہوئے تھے۔ اس سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سچا مسلمان ہونا ثابت ہوا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ لے کر آئے اور قوم کا کہا نہیں مانا۔

۵۱ تا ۵۲- بے شک مومنین ومخلصین کا یہ قول ہے کہ جب وہ خدا اور اس کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف فیصلہ کے لیے بلائے جاتے ہیں کہ ان میں کیا حکم کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بسروچشم قبول کیا اور مانا اور اطاعت کی تو وہ لوگ اللہ کے غصہ وعذاب سے ناجی (نجات پانے والا) ہیں اور فائز المرام اور جو خدا و رسول کی اطاعت کرے گا اور خدا سے ڈرے گا

رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کی طرف اس لیے بلایا جائے کہ رسول (ﷺ) ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں (اس وقت) وہ یہ عرض کریں کہ ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ

فلاح پانے والے ہیں O اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگاری کرتے ہیں (اس کی

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ

نافرمانی سے بچتے ہیں) تو وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں O اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھا کر کہا کہ اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم (اپنے گھربار چھوڑ کر

اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

ضرور (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہوں گے آپ فرمائیے کہ (جھوٹی) قسمیں نہ کھاؤ شریعت کے دستور کے موافق (برادری کے حکم کی) اطاعت چاہیے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا

بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو خوب جانتا ہے O آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم دل سے مانو پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو اللہ تعالیٰ کے

فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ

رسول (ﷺ) پر وہی (تبلیغ) ہے جو اس پر لازم کی گئی ہے اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا (یعنی ان کی اطاعت اور فرمانبرداری) اور اگر رسول (ﷺ) کی

یعنی اپنی گزری باتیں یاد کر کے خدا سے خوف کرے گا اور آئندہ کو تقویٰ اختیار کرے گا تو وہ جنت سے فائز ہوگا اور دوزخ سے ناجی یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اس سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا اور یقینی مؤمن ہونا ثابت ہوا۔

۵۳- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی کہ میں اپنا سارا مال چھوڑ دوں۔ تب اترا کہ وہ سخت قسمیں کھاتے ہیں اگر تم حکم کرو گے تو وہ اپنے سارے مال سے نکل کھڑے ہوں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ تم قسم نہ کھاؤ اگر یہ بات کرو گے تو اچھی اطاعت ہے مگر تم پر یہ حکم نہیں کہ تم سارا مال چھوڑ دو‘ وہی اطاعت کیے جاؤ جو معروف ہے‘ تم جانتے ہو کہ خدا کو تمہارے سب اعمال خیر وشر کی خبر ہے یعنی جتنا تمہارے ذمے کسی کا دینا لازم ہے وہ تو دینا ضروری ہے اس کے علاوہ تم کو اختیار ہے۔

۵۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! (حضرت) عثمان (رضی اللہ عنہ) کی قوم سے کہہ دیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرائض وسنت میں اطاعت کرنے والے لوگو! اگر تم خدا اور رسول کی اطاعت سے انکار کرو گے تو ان کا کیا نقصان‘ وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں جو ان پر ضروری ہے اور تم اس بات کے ذمہ دار ہو جو تم پر ضروری ہے۔ یعنی ان پر تبلیغ واجب ہے سو وہ کر چکے تم پر قبول کرنا ماننا واجب ہے اگر قبول نہ کرو گے تو سزا پاؤ گے اور اگر اطاعت کرو گے تو گمراہی سے بچو گے صراط مستقیم ملے گی اور رسول پر سوائے اس کے کہ خدا کا حکم واضح صاف طور سے پہنچائیں اور کچھ واجب نہیں۔

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول (علیہ السلام) پر تو بجز اس کے اور کچھ لازم نہیں کہ وہ کھول کر صاف صاف حکم پہنچا دیں O اور جو لوگ تم میں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ

سے ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ضرور ضرور ان کو زمین میں خلافت (اور حکومت) عطا فرمائے گا

مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ

جیسے کہ ان سے پہلوں کو عطا فرمائی تھی اور جس دین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے (یعنی اسلام) اس کو ان کے لیے ضرور (جمادے گا اور) مستحکم کر دے

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ

گا اور ضرور وہ ان کے (اگلے) خوف کو امن سے بدل دے گا' وہ (اطمینان سے) میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

شریک نہ کریں گے اور جو اس کے بعد کفر (اور ناشکری) کریں تو وہی فاسق بے حکم ہیں O اور (اے لوگو!) نماز قائم رکھو اور

اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور رسول (علیہ السلام) کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے O (اے سننے والے!)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ

کافروں کے متعلق ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ وہ (اپنی تدابیر سے) زمین میں ہمارے قابو سے باہر نکل جائیں گے' ان کا ٹھکانہ تو آگ ہے اور وہ بہت ہی

۵۵ تا ۵۶- اے مسلمانو! رسول خدا کے صحابیو! خدا نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو یکے بعد دیگرے زمین میں خلیفہ و بادشاہ کرے جیسے ان سے قبل والوں کو کیا تھا یعنی یوشع بن نون اور کالوت بن یوحنا وغیرہ کو کیا تھا۔ یا یہ مطلب ہو کہ جیسے بنی اسرائیل کے دشمن ہلاک کر کے ان کو ان کی زمین و ملک کا مالک کر دیا تھا اسی طرح ان کو کر دوں گا اور ان کے دین کو غالب و فائق کروں گا جو خدا نے ان کے لیے پسندیدہ و برگزیدہ کیا ہے۔ اور ان کو مکہ میں بعد خوف کے امن دے گا۔ دشمنوں کو ہلاک کرے گا' مکہ میں وہ بے دھڑک بے خوف میری عبادت کریں گے' شرک نہ کریں گے' پھر اس کے بعد جو کفر کرے گا وہ فاسق عاصی ہے اور اے مسلمانو! نماز پنج وقتہ ادا کرو' زکوٰۃ اموال دو' حکم رسول کی اطاعت کرو کہ تم پر رحمت ہو عذاب نہ ہو' چنانچہ اس وعدے کے مطابق مکہ معظمہ فتح ہوا اور مسلمان غالب و منصور ہوئے اور خلافت حقہ قائم ہوئی۔ والحمد للہ علی ذالک۔

۵۷- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کفار مکہ کو یہ خیال نہ کرو کہ ہمارے عذاب سے بچ کر کہیں بھاگ جائیں گے۔ ان

الْمَصِيْرُ ۝٥٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ع ٧/١٢

بُرا ٹھکانہ ہے O اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے ہاتھ کے مال (یعنی غلام) اور تمہارے وہ لڑکے جو حد بلوغ تک نہیں پہنچے ہیں

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ

تم سے ان تین وقتوں میں (تمہارے خلوت خانوں میں) اجازت لے کر آیا کریں صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار

الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ

کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد' یہ تین وقت تمہاری برہنگی اور شرم کے ہیں (ان تین وقتوں

الْعِشَاۗءِ ۭ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ

کے علاوہ) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر کہ آپس میں ایک دوسرے کے پاس

بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

آیا جایا کریں' اللہ تعالیٰ اسی طرح کھول کر تم سے (اپنی) آیتیں بیان فرماتا ہے

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٥٨ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ

اور اللہ تعالیٰ علم والا' حکمت والا ہے O اور جب تمہارے لڑکے حد بلوغ (جوانی) کو پہنچ جائیں تو وہ بھی

کا ٹھکانہ آخرت میں دوزخ ہوگا اور وہ بہت بری جگہ ہے' وہ مع اپنے شیطانوں کے وہاں جائیں گے۔ یہ آیت ابوجہل وغیرہ کی شان میں اتری ہے۔

۵۸ تا ۵۹- اے خدا اور رسول وقرآن پر ایمان لانے والو! تم پر ضروری ہے کہ تمہارے غلام ممالیک یعنی نابالغ اور وہ لڑکے جو تم میں سے بالغ نہیں ہوئے ہیں یعنی آزاد رشتہ دار تین اوقات میں تمہارے گھروں میں اذن واجازت لے کر جایا کریں۔ ایک صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد سے نماز فجر کے بعد تک' دوسرے جب دوپہر کو تم اپنے کپڑے اتار کر سوتے ہو قیلولہ کرتے ہو نماز ظہر تک' تیسرے نماز عشاء سے طلوع فجر تک۔ یہ تین خلوتیں ہیں کہ ان وقتوں میں بے اجازت واطلاع گھروں میں نہ جائیں۔ پھر اور وقتوں کا بیان کیا کہ بعد ان تین وقتوں کے اور اوقات میں تم پر اور ان پر یہ گناہ نہیں کہ نابالغ لڑکے غلام بے اجازت بھی گھروں میں کام خدمت کو آتے جاتے رہیں یعنی بالغ غلام اور رشتہ دار بھی بے اجازت دوسرے کے گھر میں نہیں جا سکتے' ہر وقت اجازت کی حاجت ہے۔ خدا یونہی اپنی آیات بیان کرتا ہے' امر و نہی سکھاتا ہے' وہ تمہاری صلاح حال کا عالم ہے' حکمت والا ہے اور جب لڑکے جوان ہو جائیں تو وہ بھی اپنے سے بڑوں کی طرح ہر بار اجازت کے محتاج ہوں گے۔ خدا اپنی آیات اوامر ونواہی یونہی بیان کرتا ہے' وہ تمہاری صلاح حال کا عالم ہے' ہر بات میں حکمت والا ہے۔ چھوٹوں نابالغوں کو سوائے تین اوقات کے اجازت دی اور بڑوں کو بغیر اطلاع کسی کے گھر میں

الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ

اجازت لے کر آیا کریں جیسے کہ ان سے پہلے (بڑی عمر) کے لوگ اجازت لے کر آتے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ

اپنی آیتیں تم سے بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا' حکمت والا ہے ○ اور گھر میں بیٹھنے والی (بوڑھی) عورتیں

النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ

جنہیں نکاح کی آرزو اور رغبت نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ (اپنے گھروں میں) اپنے اوپر کے کپڑے اتار دیا

يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ

کریں بشرطیکہ زیب و زینت اور سنگار نہ چمکائیں اور اس سے بھی بچیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ

خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا

سب کچھ سنتا (اور) سب کچھ جانتا ہے ○ نہ اندھے پر کچھ تنگی (اور گناہ) ہے نہ لنگڑے پر کچھ مضائقہ اور نہ بیمار پر

عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ

کوئی روک ٹوک اور نہ خود تم پر اس بات میں کہ تم اپنی اولاد یا اپنی بیویوں کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ کے گھروں سے

جانے کی ہرگز اجازت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ کاش! خدا ہمارے بیٹے اور خادموں کو حکم کرتا تو وہ بے اجازت نہ آتے لہٰذا ان کی رائے کے موافق یہ حکم اترا' کئی حکم آپ کی رائے کے موافق اترے ہیں' مولیٰ تعالیٰ کو آپ کی رائے پسند تھی۔

٦٠- بوڑھی عورتیں جو نکاح کی پروا نہیں رکھتی ہیں' حیض منقطع ہو چکا ہے تو وہ اگر اپنی چادر اتار ڈالیں اور بوقت ضرورت مسافروں وغیرہ کے سامنے آ جائیں تو کوئی قباحت نہیں اگر وہ اپنی زینت کے اظہار کا قصد نہ کریں' اپنا سنگھار نہ دکھائیں اور اگر چادر اوڑھے رہیں عفت کریں تو اور بھی بہتر ہے' خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

٦١- جب یہ حکم اترا تھا کہ ''لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل ''یعنی ایک کا مال دوسرا ظلم سے نہ کھائے تو صحابہ ڈرے اور احتیاط کے لیے آپس میں ساتھ کھانا چھوڑ دیا کہ مبادا کھانے میں کمی بیشی ہو تب ان باتوں کی اجازت اتری کہ یہ مطلب نہ تھا کہ مل بیٹھ کر کھانا چھوڑ دو بلکہ مراد یہ ہے کہ نیت ظلم کی نہ ہو اور فرمایا کہ اندھوں اور لنگڑوں اور بیماروں پر کوئی اعتراض نہیں یعنی ان لوگوں کے ساتھ کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور نیز تم پر بھی اعتراض نہیں جبکہ اپنے گھروں میں سے اور باپوں اور ماؤں اور بھائیوں کے اور بہنوں کے' چچا تاؤں اور پھوپھیوں اور ماموؤں اور خالاؤں کے گھروں میں سے اور ان گھروں میں سے جن کی کنجیاں تمہارے قبضے میں ہیں یعنی اپنے غلاموں' باندیوں کے گھروں سے اور اپنے سچے دوستوں کے گھروں

أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ

یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی

أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ

پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں

أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا

کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے پاس ہیں (یعنی جن کے تم وکیل اور مختار ہو) یا اپنے دوست کے گھر

مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ط لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا

سے تم پر کچھ (الزام اور) گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ

جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ط فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

یا الگ الگ پھر جب کسی گھر میں جانا چاہو تو اپنے لوگوں کو (یعنی مسلمانوں کو)

تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ط كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ

سلام کرو ملنے کے وقت کی اچھی دعا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں

ع ۸/۱۴ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ○ ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور

سے کہ آپس میں آمد ورفت ہوتی ہے بے اجازت صاحب خانہ کچھ کھالو۔ (یہ آیت زید بن حارث اور عمار کے بارہ میں اتری، وہ آپس میں دوست تھے ان کو ان باتوں کی اجازت ملی) تم پر اس کا بھی مواخذہ نہیں کہ اکٹھے کھاؤ عدل وانصاف سے یا الگ الگ یعنی تم کو اختیار ہے جس طرح سے چاہو کھاؤ، اس آیت میں اندھے مریض صحیح سب شامل ہیں۔ پس جب تم گھروں میں جاؤ یا مسجدوں میں اور وہاں کوئی نہ ہو تو اپنے آپ کو سلام کر لو۔ یہ سلام اللہ کی کرامت ہے، برکت والا پاک مغفرت والا خدا یونہی تم کو اپنی آیات اوامر ونواہی سکھاتا ہے کہ تم سمجھو اور نصیحت مانو۔

۶۲۔ مخلص اور صادق ایمان والے وہ لوگ ہیں جو خدا اور رسول پر زبان ودل سے ایمان لاتے ہیں اور وہ جب رسول کے ساتھ ہوتے ہیں کسی جگہ میں نماز جمعہ، مشورہ یا سفر وغیرہ میں تو وہ مسجد سے اور جلسہ سے اور سفر سے بے اجازت نہیں چلے جاتے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو آپ کے حکم واجازت کے منتظر رہتے ہیں وہ سچے مومن ہیں، خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سچے فرمانبردار۔ جب یہ لوگ کسی کام کی اجازت مانگا کریں تو موقع مصلحت دیکھ کر جس کو چاہو

وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ

اس کے رسول (ﷺ) پر یقین لائے ہیں اور جب وہ رسول (ﷺ) کے ساتھ کسی ایسے کام میں حاضر ہوتے ہیں کہ جس میں جمع ہونے کی ضرورت

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

ہے تو جب تک رسول (ﷺ) سے اجازت نہیں لے لیتے ہیں وہاں سے اٹھ کر نہیں جاتے ہیں (اے نبی ﷺ!) جو لوگ آپ سے اجازت لیتے ہیں وہی

رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

حقیقتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھتے ہیں' پھر جب وہ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت مانگیں تو ان میں سے جس کو آپ چاہیں

مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ

اجازت دے دیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی کی دعا بھی مانگیں' بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے O (اے مسلمانو!) رسول (ﷺ)

الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ سمجھو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارنا سمجھتے ہو' بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ

ان لوگوں کو جانتا ہے جو موقع پا کر کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں' پس جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کے

اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا

حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی فتنہ اور آفت آ جائے یا ان پر کوئی دردناک عذاب آ پڑے O خبردار ہو جاؤ'

فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ

بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جس حال پر تم (اب) ہو اور اس دن کو بھی

اجازت دیا کرو اور ان کے لیے استغفار کیا کرو' خدا توبہ کرنے والوں کے لیے غفور ہے' توبہ پر مرنے والوں کے حق میں رحیم ہے۔ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں اتری ہے جو آپ سے بعض ضرورتوں کے سبب سے غزوۂ تبوک سے مدینہ لوٹ آنے کی اجازت مانگتے تھے۔

۶۳ تا ۶۴- اے مسلمانو! رسول کے پکارنے کو ایسا نہ سمجھو جیسا آپس میں تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو یعنی آپ کا نام لے کر نہ پکارو یا نبی اللہ' یا رسول اللہ کہہ کر پکارو' آپ کی تعظیم و توقیر سب سے زائد بجالاؤ۔ خدا ان کو جانتا ہے جو تم میں سے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے چپکے سے آنکھ بچا کر آڑ لے کر کھسک جاتے ہیں یعنی منافقین کہ مسجد میں خدمت

ع ۹ ۱۵

إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾

جس میں تم کو اس کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ انہیں جتلا (بتا) دے گا جو کچھ انہوں نے پہلے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ فرقان مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ستتر آیات' چھ رکوع ہیں

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ﴿١﴾

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر حق و باطل میں فرق کرنے والا (قرآن) اتارا تاکہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو ○

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

وہ ذات جس کے لیے آسمان اور زمین کی حکومت ہے اور اس نے اپنا کوئی بچہ نہیں بنایا اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس

شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿٢﴾ وَ

نے ہر چیز کو پیدا کر کے ٹھیک صحیح اندازہ پر رکھا ○ اور

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا

لوگوں نے اس کے سوا اور معبود مقرر کر لیے کہ وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ خود

رسول میں بیٹھنا ان پر گراں تھا۔ آنکھ بچی اور وہ نو دو گیارہ ہو گئے۔ یہ لوگ جو رسول و خدا کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کو کوئی فتنہ' مصیبت یا عذاب الیم دردناک نہ پہنچے۔ خبردار ہو جاؤ کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب خدا کا ہے' وہ تم سب کا حال جانتا ہے کہ کون مصدق کون مکذب کون مخلص کون منافق کون مستقیم کون کجرو ہے اور جس دن یعنی قیامت کو یہ سب لوگ اس کی طرف لوٹیں گے اس دن ان کو وہ ان کے اعمال دنیا کی خبر دے گا' ان کو بتائے گا اور خدا ہر شئے کا عالم ہے' اس سے کیا پوشیدہ ہے' کچھ نہیں وہ سب کو ان کے اعمال کی جزاء سزا دے گا۔

سورۃ الفرقان

اس سورت میں فرقان کا ذکر ہے۔ یہ مکمل مکہ میں اتری۔

۱ تا ۳۔ بڑی برکت والا ہے اور بلند مرتبہ والا ہے اور منزہ ہے' شریک اور اولاد سے پاک ہے وہ خدا جس نے جبریل (علیہ السلام) کی معرفت فرقان یعنی قرآن حق و باطل میں فرق کرنے والا اپنے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا کہ وہ سب جہانوں کو تمام جن و انسان کو ڈرائیں اور پیغام پہنچائیں۔ وہ خدا جو خزائن و کائنات آسمان و زمین یعنی مینہ درخت نباتات وغیرہ کا مالک ہے اور اس نے اپنے لیے کوئی اولاد نہیں بنائی جیسا کہ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں اور نہ اس کا کوئی اس کے ملک میں شریک ہے یعنی جیسا کہ مشرکین مکہ وغیرہ کا قول ہے۔ اس نے ہر شئے کو پیدا کیا یعنی ان عابدین و معبودین سب کا خالق

يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

اپنی جانوں کے (بھی) بُرے بھلے کے مالک نہیں اور نہ ہی انہیں مرنے کا اختیار نہ جینے اور نہ مر

وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَ

کر زندہ ہونے کا ○ اور کافروں نے کہا کہ یہ (قرآن) تو کچھ نہیں مگر ایک جھوٹا بہتان کہ جس کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود گھڑ لیا ہے اور اس گھڑنت

اَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝۴ۚ وَقَالُوْٓا

پر دوسرے لوگوں (اہل کتاب وغیرہ) نے اس (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی' بے شک وہ (کافر) خود بڑے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ○ اور کہنے لگے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵

کہ (یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں جو انہوں نے لکھوا لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں ○

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ فرما دیجئے کہ اس (قرآن) کو تو اس نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ بات جانتا ہے'

معانقة ۱ عند المتاخرين ۱۲

ہے۔ اس نے ہر شئے کو مقدور و مقرر کیا۔ سب کی عمریں و ارزاق معین کیے۔ اعمال نیک بختی وغیرہ مقرر کیے' یا یہ کہ سب کے لیے جو اولاد اس نے چاہی مقرر کی۔ کافروں نے خدا تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو معبود بنایا جو کسی شئے کے پیدا کرنے پر قادر نہیں یعنی بت اور وہ خود بنائے جاتے ہیں یعنی پتھر چھیل کر کافر ان کو تراشتے ہیں اور وہ اپنی جان کے نفع یا نقصان کے مالک نہیں' نہ نفع دے سکیں نہ نقصان دور کر سکیں' نہ موت و حیات کے مالک کہ زندگی بڑھا دیں موت کو ہٹا دیں یا زندگی کم کر دیں یا کسی کو قبل اجل مار ڈالیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ موت یعنی نطفہ کے اور حیات یعنی روح کے مالک نہیں اور نہ قیامت کے مالک ہیں۔ یہ آیت ابو جہل وغیرہ کفار مکہ کے بارے میں اتری۔

۴ تا ۶- قرآن پاک کے متعلق کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن بے اصل ہے' ایسا جھوٹ ہے کہ اس کو حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے جی سے جوڑ لیا اور چند لوگوں یعنی جبر و یسار ابن فلکیہ رومی وغیرہ نے ان کی مدد کی ہے جن کی طرف یہ نسبت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ قرآن پاک بنوا دیا ہے یہ کم بخت ستم نا انصافی دروغگوئی کرتے ہیں اور کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن پاک سوائے ان قصہ کہانیوں کے جو اگلے لوگوں نے خیالات جوڑ لیے تھے اور کچھ نہیں' اب اس کو یہ بیان کرتے ہیں اور جبر و یسار وغیرہ سے سیکھ کر عربی میں لکھ دیتے ہیں پس وہ خیالات صبح و شام پڑھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا کلام بتاتے ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اس قرآن پاک کو بواسطہ جبریل اس نے نازل کیا ہے جو سب آسمانوں و زمینوں کے بھیدوں کو جانتا ہے' وہ توبہ کرنے والوں کے لیے غفور و رحیم ہے یعنی جبکہ خدا تعالیٰ ہر بھید جانتا ہے اور وہ رحیم بھی ہے تو یہ ہرگز ممکن نہ تھا کہ کوئی اس پر افتراء کرے' بہتان باندھے اور وہ چپ رہے۔ پس یہ قرآن پاک ہرگز افتراء نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ

بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور کافروں نے (یہ بھی) کہا: اس رسول (ﷺ) کو کیا ہو گیا ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں

وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ط لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ

بھی پھرتا ہے کوئی فرشتہ اس کے ساتھ کیوں نہ اتارا گیا جو اس کے ساتھ

نَذِيْرًا ﴿۷﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ط وَقَالَ

ڈر سناتا ○ یا (غیب سے) انہیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھاتے پیتے اور

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا

ظالموں نے (یہ بھی) کہا کہ (اے لوگو!) تم تو صرف ایک ایسے مرد کی پیروی کرتے ہو کہ جس پر جادو کیا گیا ہے ○ (اے نبی ﷺ!) دیکھیے وہ آپ کے

لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ع ﴿۹﴾ تَبٰرَكَ ع ۱/۹/۱۶

لیے کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں تو وہ ایسے گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راستہ نہیں پاتے ○ بڑی برکت والا ہے

الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

وہ (اللہ تعالیٰ) کہ اگر وہ چاہے تو (دنیا میں) آپ کے لیے اس سے بہتر ایسے باغ پیدا کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں

۷ تا ۸- ابوجہل ونضر وامیہ وغیرہ سب یہ کہتے ہیں کہ یہ محمد کیسے رسول ہیں' ہماری طرح کھاتے ہیں' بازاروں میں ہماری مثل آتے جاتے ہیں' ان کے ساتھ فرشتے اتر کر لوگوں کو کیوں نہیں ڈراتے کہ وہ ان کا کہا مانیں' یا یہ کہ فرشتے ان کو غیب کی باتیں کیوں نہیں بتاتے کہ فلاں بات نقصان کی ہے اس سے بچو اور ہر نقصان ان کو پہلے ہی سے کیوں نہیں معلوم ہو جاتا۔ ان کو غیب سے خزانہ کیوں نہیں دیا جاتا کہ یہ خرچ کریں' ان کو غیبی جنت کیوں نہیں ملتی کہ بھوکے نہ رہیں خوب کھائیں اڑائیں' اور وہی کافر اپنے تابع داروں سے یہ کہتے ہیں کہ یہ تو جادو کے ستائے ہوئے بے عقل ہیں تم ان کا اتباع کرتے ہو یعنی لوگوں کو توحید واسلام سے یہ باتیں کہہ کر روکتے ہیں۔

۹ تا ۱۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! خیال تو کریں کہ یہ کافر آپ کے بارے میں کیا کیا کہاوتیں کہتے ہیں' کیا کیا نام رکھتے ہیں یعنی (نعوذ باللہ) کوئی ساحر کوئی کاہن کوئی کذاب کوئی شاعر کوئی مجنون کہتا ہے کوئی مسحور سے تشبیہ دیتا ہے اور یہ باتیں بک کر گمراہ ہوتے ہیں اور بھٹکتے ہیں۔ ایک بات پر قرار نہیں' کوئی بات ان کے جی پر یقیناً جمتی نہیں' یہ اس حیرت سے نہیں نکلتے' کسی بات پر کوئی دلیل قائم نہیں کر سکتے۔ بڑی برکت والا اور برتر وہ خدا ہے جو اگر چاہے تو دم بھر میں تمہارے لیے ان کے خیالات سے کہیں بہتر جنتیں بنا دے جن کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شراب' دودھ' پانی اور شہد کی نہریں رواں ہوں گی اور تمہارے لیے عمدہ عمدہ محل بنا دے اور دنیا میں یہ سب کرشمے دکھا دے'

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ بَلْ كَذَّبُوْا

اور آپ کے لیے (اونچے اونچے) محل بھی تیار کر دے O بلکہ یہ کافر تو قیامت کو

بِالسَّاعَةِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ ج

جھٹلاتے ہیں اور جو کوئی قیامت کو جھٹلائے اس کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے O

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿۱۲﴾

جب وہ ان کافروں کو دور سے دیکھے گی تو (جوش میں آئے گی) یہ اس کے جوش وخروش اور چنگھاڑنے کی آواز دور سے سنیں گے O

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ

اور جب یہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے تو

ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ ط لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا

وہاں موت مانگیں گے O (ان سے جواب میں کہا جائے گا کہ) آج ایک موت نہ مانگو (بلکہ) اور بہت سی

كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ

موتیں مانگو O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے والے باغ جن کا (ڈرنے والوں)

الْمُتَّقُوْنَ ط كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ

پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ان کا بدلہ اور لوٹنے کا ٹھکانہ ہے O وہاں ان کو من مانی مرادیں

یا آخرت کا حال مراد ہے یعنی وہاں یہ سب چیزیں دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں اس سبب سے کہ دائم ہیں۔ بلکہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قیام قیامت کے منکر ہیں اور جو منکر قیامت ہے ہم نے اس کے لیے عذاب آتش دوزخ مقرر کیا ہے۔

۱۲ تا ۱۶- ان کو آتش دوزخ جب دور سے دیکھے گی یعنی پانچ سو برس کی راہ سے تو وہ اس آگ کا جوش وخروش غصہ اور گدھے کی سی آوازسنیں گے اور وہ دوزخ میں تنگ مکان میں شیطانوں کے ساتھ ایک زنجیر میں بندھے ہوئے ڈالے جائیں گے یعنی وہ مقام اتنا تنگ ہوگا جتنی نیزہ کی بھال، وہاں وہ بہت واویلا مصیبتا پکاریں گے ہائے وائے کریں گے۔ خدا کہے گا کہ آج ایک واویلا نہ کرو بہت سے واویلا پکارو، موت مانگو۔ اے رسول! آپ کہیں یعنی کفار مکہ ابوجہل وغیرہ سے کہ یہ باتیں حسرت وطلب مرگ و آتش دوزخ بہتر ہے یا جنت خلد جس کا متقیوں سے وعدہ ہے جو کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں، وہ جنت متقیوں کے لیے ہے، وہاں وہ جو تمنا کریں گے اور مانگیں گے پائیں گے، ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ

خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

ملیں گی اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اے نبی ﷺ!) یہ آپ کے رب کے ذمہ کرم پر مانگنے کے لائق وعدہ ہے O اور جس دن اللہ تعالیٰ

وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ

ان کو اور جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہیں جمع کرے گا' پھر ان (فرضی معبودوں) سے فرمائے گا کہ کیا تم نے میرے

عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ۭ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود راستہ بھول گئے تھے O تو (ان کے معبود) عرض کریں گے: تو پاک ہے

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَ

ہمیں یہ لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو اپنا مولیٰ اور کارساز بناتے لیکن تو نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا یہاں تک برتنے کو دی

لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰي نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا

کہ وہ (تیری) یاد بھول گئے اور یہ لوگ ہلاک ہونے والے

بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا

ہی تھے O (اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ) بے شک اب تمہارے معبودوں نے تمہاری باتوں کو جھٹلا دیا (بس اب تم پر سزا ثابت ہو چکی) تو نہ تم

وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ

(اب اس سزا کو) ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور تم میں جو ظالم ہیں ہم انہیں بڑا عذاب چکھائیں گے O اور (اے نبی

نکلیں گے' یہ بات آپ کے رب پر ضروری وعدہ ہے' جو مانگیں گے وہ دے گا۔

۱۷ تا ۱۹- خدا جس دن (یعنی بروز قیامت) کافروں کو اور ان کے معبود بتوں کو جمع کرے گا تو اس دن ان سے یعنی بتوں سے کہے گا کہ تم نے میرے بندوں کو میری اطاعت سے گمراہ کیا' اپنی عبادت کا حکم کیا یا وہ خود گمراہ ہو گئے اپنے دلوں کی خواہش سے یا تمہارے حکم سے تمہاری عبادت کی۔ یا یہ کہ یہ بات ملائکہ سے استفسار ہو گی جن کی بعض کافر عبادت کرتے تھے تب وہ بت اور ملائکہ کہیں گے: سبحانک ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تو سب سے برتر ہے ہم کو یہ بات ہرگز لائق نہ تھی کہ تیرے سوا کسی اور کو ایسا معبود بنائیں' یہ کیوں کر ہو سکتا تھا کہ اوروں کو شرک کا حکم کریں۔ تو نے کفر میں ان کو مہلت دی اور ان سے پہلے ان کے آباؤ اجداد کو یہاں تک کہ وہ تیرا ذکر اسلام و توحید و طاعت سب بھول گئے اور نافرمان ہو کر سخت دل ہو کر ہلاک ہو گئے۔ تب خدا پوجنے والوں سے کہے گا کہ لو تمہارے معبودوں نے تو تم کو جھٹلا دیا اب تم میں نہ اتنی طاقت ہے کہ ان کو گواہی سے پھیر دو نہ اپنی مدد کر سکتے ہو' جو تم میں سے کفر کرے گا یعنی اے مسلمانو! جو کافر ہو جائے گا یا یہ کہ اے

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ سب ایسے ہی تھے کہ کھانا بھی کھاتے تھے

وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ

اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ایک کو دوسرے کے لیے آزمائش اور جانچ کا ذریعہ بنا دیا تو کیا (اے لوگو! اس عذاب پر)

اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۱۱ ۱۷

تم صبر کرو گے؟ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کا رب تو سب کچھ دیکھ رہا ہے O

کافرو! جو تم میں سے کافر رہے گا توبہ نہ کرے گا تو ہم اس کو سخت عذاب آتش دوزخ چکھائیں گے۔

۲۰۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے تو وہ سب ایسے ہی بھیجے کہ کھاتے پیتے بھی تھے اور بازاروں میں بھی سڑکوں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے بعض کو بعض کے لیے آزمائش بنایا یعنی بعض آدمی بعض کی خرابی کا سبب ہو جاتے ہیں چنانچہ آزاد شدہ غلام اور کم درجہ والے لوگ اور فقیر جو پہلے ایمان لے آئے تو اہل عرب سرکش مدعیان شرافت و رؤساء کے کفر کا سبب ہو گئے' وہ کہتے تھے کہ ہم ان ذلیل لوگوں میں نہ ملیں گے۔ اس سبب سے اللہ تعالیٰ ان کفار سے خطاب کرتا ہے کہ اے اہل مکہ! تم ایمان لا کر ان لوگوں سے ملنے پر صبر کر سکتے ہو' غریب مسلمانوں کے ساتھ بیٹھ سکتے ہو' ان کے ساتھ برابری امور دین و شریعت میں گوارا کر سکتے ہو یا یہ کہ خطاب غریب مسلمانوں سے ہو کہ تم کافروں کی ایذاء و تکلیف کو برداشت کر سکتے ہو یا نہیں یعنی کرنا چاہیے کہ پورا پورا ثواب صابرین کا پاؤ۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب بصیر ہے' ہر بات دیکھتا ہے کہ کون ایمان لائے گا کون نہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا

نہیں بھیجے گئے یا ہم اپنے رب کو خود دیکھ لیتے (تو ہمیں یقین آ جاتا) بے شک انہوں نے اپنے جی میں اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور بہت بڑی سرکشی

كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ

کی (جو اس قسم کا سوال کیا) O جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن مجرموں کی کوئی خوشی کا دن نہ ہوگا (بلکہ سخت مصیبت کا دن ہوگا) اور کہیں گے (: الٰہی!) ہم

وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ

میں اور فرشتوں میں) کوئی زبردست آڑ کر دے (تا کہ ہم عذاب سے بچ سکیں) O اور جو کچھ عمل انہوں نے کیے تھے تو ہم نے اس کی طرف توجہ (اور قصد) فرما کر

فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا

اس کو باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا جو ہوا میں اڑ جاتا ہے (یعنی برباد یا ضائع کر دیا) O جنت والوں کے لیے اس دن بہتر ٹھکانہ ہوگا

وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور (حساب کے دوپہر کے بعد) اچھی آرام کی جگہ ہوگی O اور جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ پڑیں گے اور فرشتے جوق در جوق

۲۱ تا ۲۴- اور جو لوگ ہماری ملاقات کے یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے امیدوار نہیں نہ ان کو دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہے جیسے ابوجہل وغیرہ وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف تمہاری نبوت کی تصدیق کرنے کو فرشتے کیوں نہیں آئے یا ہم اپنے رب کو خود دیکھ لیں، وہ روبرو ہم سے کہہ دے کہ تم سچے نبی ہو۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ بڑے متکبر حد سے زائد سرکش ہیں، اپنے آپ کو بہت دور کھینچتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے، یا یہ کہ خدا کی رویت کا سوال کرتے ہیں اور سخت سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں کہ ایمان سے انکار کرتے ہیں، یا یہ کہ فرشتوں کے اترنے کی تمنا کرتے ہیں، یہ سخت جرأت کرتے ہیں۔ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے یعنی بوقت موت اس دن ان مجرموں مشرکوں کو کچھ خوشی نہ ہوگی۔ وہ ان کے لیے بہت برا دن ہوگا، اس دن فرشتے کہیں گے کہ جنت کافروں پر قطعی حرام ہے۔ یا یہ کہ کافر ان کو دیکھ کر ڈر کے مارے کہیں گے کہ کاش! ہم میں اور تم میں بہت دور کا فاصلہ ہوتا۔ ہم بروز قیامت کافروں کے اعمال خیر کو جو دنیا میں کرتے تھے لے کر مثل "ھباء منثورا" کریں گے، ملیامیٹ کر دیں گے مثل اس غبار کے جو جانوروں کے کھروں سے اڑتی ہے یا وہ ذرے جو آفتاب کی دھوپ میں اڑتے نظر آتے ہیں جب وہ (دھوپ) کسی تنگ سوراخ سے نکلتی ہے کہ کوئی ان کو بسبب تاریکی کے چھو نہیں سکتا یعنی کافروں کے اعمال اکارت کر دیے جائیں گے۔ اس دن جنت والے اہل اسلام اور اصحاب رسول اچھے مکان اور آرام گاہوں و خلوت خانوں میں ہوں گے جو کافروں کے مقام سے ہزاروں درجہ بہتر ہوں گے۔

تَنۡزِيۡلًا ﴿۲۵﴾ اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذِ ۣالۡحَـقُّ لِلرَّحۡمٰنِ‌ ؕ وَكَانَ يَوۡمًا عَلَى

خوب اتاریں جائیں گے ○ اس دن حقیقی اور سچی بادشاہی. رحمٰن ہی کی ہو گی اور کافروں پر وہ دن

الۡـكٰفِرِيۡنَ عَسِيۡرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوۡمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيۡهِ يَقُوۡلُ

بڑا ہی سخت ہو گا ○ اور اس دن کافر اپنے ہاتھ افسوس سے چبائے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں نے کسی

يٰلَيۡتَنِى اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِيۡلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيۡلَتٰى لَيۡتَنِىۡ لَمۡ

طرح رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی (یعنی رسول ﷺ کی پیروی کی ہوتی) ○ ہائے میری خرابی، کاش کہ میں نے

اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِيۡلًا ﴿۲۸﴾ لَـقَدۡ اَضَلَّنِىۡ عَنِ الذِّكۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِىۡ‌ ؕ

فلانے کو (یعنی خدا اور رسول ﷺ کے دشمن کو) دوست نہ بنایا ہوتا ○ بے شک اس نے تو میرے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکایا

وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوۡلُ يٰرَبِّ

اور شیطان انسان کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے (اور رسوا کر دیتا ہے) ○ اور رسول (ﷺ) عرض کریں گے کہ اے میرے رب! بے شک

اِنَّ قَوۡمِى اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنَا لِكُلِّ

میری قوم نے تو اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرایا (اور بے کار سمجھا) ○ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے

نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ‌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيۡرًا ﴿۳۱﴾

مجرم لوگ دشمن بنائے اور آپ کا رب ہدایت کرنے کو اور مدد دینے کو کافی ہے ○

۲۵ تا ۲۹- اور جس دن بادل سے آسمان پھٹے گا اور تجلی نزول بلا کیف ذات متعالی ظاہر ہو گی اور فرشتے درجہ بدرجہ اتریں گے اس دن ملک وحکومت یعنی حقیقی حکم وعدل وانصاف رحمٰن کا ہی ہو گا۔ وہ دن کافروں پر سخت کٹھن ہو گا۔ اس دن ظالم کافر یعنی عقبہ ابن معیط وغیرہ دست حسرت دانتوں سے کاٹے گا اور انگلیاں چبائے گا اور کہے گا کہ اے کاش! رسول اللہ کے ساتھ دین مستقیم اسلام اختیار کیا ہوتا۔ ہائے افسوس کاش! میں نے فلاں شخص کو اپنا دینی دوست نہ بنایا ہوتا یعنی ابی بن خلف جمحی کا کہنا نہ مانا ہوتا۔ اس نے مجھے بعد ازیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) توحید لے کر آئے ذکر خدا و توحید واطاعت سے روکا' گمراہ کیا اور شیطان تو آدمی کو کفر کروا کر خائب وخاسر نا امید کر ہی دیتا ہے۔ جو شیطانوں کا کہنا مانے گا اس کا یہی انجام ہو گا۔

۳۰ تا ۳۱- اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی قوم کی شکایت کے طور پر فرمایا: اے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو نہیں مانا' اس کو برا کہا' اس کا اقرار واس پر عمل نہ کیا اور یونہی ہماری عادت ہے کہ ہر نبی کا دشمن اس کی قوم کے سرکشوں نافرمانوں سے بناتے ہیں یعنی اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسا کہ آپ کے دشمن ابوجہل وغیرہ ہیں یونہی سب

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً

اور کافروں نے (یہ بھی) کہا کہ اس (نبی ﷺ) پر قرآن ایک دم کیوں نہ اتارا گیا ہم نے اسے یوں ہی تھوڑا تھوڑا اتارا ہے تاکہ اس سے

وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾

آپ کا دل مضبوط کریں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ۝

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ

اور (اے نبی ﷺ) وہ کوئی بات (اور سوال) آپ کے پاس نہ لائیں گے مگر ہم (اس کا جواب) بہت ٹھیک اور عمدہ توضیح (اور عمدہ بیان) لے آئیں گے ۝

يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ

جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف کھینچے جائیں گے ان کا مقام سب سے برا ہے اور وہی سب سے

سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ

زیادہ گمراہ ہیں ۝ اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (توریت) عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام)

وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ ۚ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ

کو وزیر بنایا ۝ اور ہم نے فرمایا تم دونوں بھائی ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائی ہیں (وہ گئے اور ان لوگوں نے نہ مانا تو)

رسولوں کا کوئی نہ کوئی دشمن تھا اور آپ کا رب آپ کی حفاظت و نصرت و مدد کے لیے کافی ہے۔

۳۲۔ اور کافر یعنی ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ قرآن (پاک) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دفعتاً واحدتاً یعنی ایک دم سے لکھایا یعنی مثل توریت و انجیل و زبور کے کیوں نہیں اترا کہ وہ موسیٰ و عیسیٰ و داؤد پر اکٹھی اتری تھیں۔ ہاں اے رسول پاک! قرآن پاک آپ پر یونہی اتر تا رہا تھا یعنی تھوڑا تھوڑا تاکہ ہم آپ کے دل کو وقتاً فوقتاً خوش اور مضبوط و قوی کرتے رہیں اور ہم نے قرآن کو ترتیل سے اتارا یعنی امر و نہی صاف صاف بیان کیا یا یہ کہ متفرق بار بار جبریل کو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا دے کر بھیجا۔

۳۳۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ کے مقابلہ میں جو وسوسہ و خیال و دلیل پیش کریں گے ہم حق و انصاف سے اس کا جواب دیں گے اور حق سے ان کی باطل دلیل کو توڑیں گے اور بہت اچھی تفسیر و توضیح بیان کریں گے تاکہ انصاف سے غور کرنے والوں کو اس کے برحق ہونے کا یقین ہو جائے۔

۳۴۔ جو لوگ بروز قیامت منہ کے بل جہنم کی طرف کھینچے جائیں گے یعنی ابوجہل وغیرہ وہ بہت برے درجہ میں ہیں یعنی آخرت میں باعتبار مکان کے اور دنیا میں باعتبار عمل کے اور حق و ہدایت سے بہت ہی بے راہ اور گمراہ ہیں۔

۳۵ تا ۳۶۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب یعنی توریت عطا کی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو

تَدْمِيرًا ۝٣٦ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ

پھر ہم نے ان لوگوں کو تباہ کر کے ہلاک کر دیا O اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو

اٰيَةً ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝٣٧ وَّعَادًا وَّثَمُودَا۠ وَ

غرق کر دیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لیے (عبرت کی) نشانی کر دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے O اور قوم عاد وثمود اور

أَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيرًا ۝٣٨ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ

کنوئیں والوں کو بھی اور بہت سے زمانے والوں کو جو ان کے درمیان تھے (ہلاک کر دیا) O اور ہم نے ان میں سے ہر ایک

الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝٣٩ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيٓ

کے لیے مثالیں بیان فرما کر سمجھایا اور (جب وہ نہ مانے تو) ہم نے سب کو ہلاک کر کے تباہ کر دیا O اور بے شک یہ کفار مکہ اس بستی

أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا

پر بھی ہو آئے ہیں جس پر بہت بڑی بارشیں (پتھروں کی) برسی تھیں تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے بلکہ مر کر زندہ ہونے کی انہیں

يَرْجُونَ نُشُورًا ۝٤٠ وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۚ أَهٰذَا

امید ہی نہ تھی O اور (اے نبی ﷺ!) جب وہ آپ کو دیکھتے ہیں تو وہ آپ کا ٹھٹھا اور مذاق

ان کا معین و وزیر بنایا۔ ہم نے ان سے کہا کہ تم قوم فرعون یعنی قبطیوں کی طرف جاؤ جنہوں نے آخرکار ہماری آیتوں کی اور موسیٰ (علیہ السلام) کے معجزوں کی تکذیب کی' ایمان نہ لائے' ہم نے ان کو غرق سے بالکل ہلاک کر دیا اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی قوم کو جبکہ انہوں نے نوح (علیہ السلام) کی اور سب رسولوں کی تکذیب کی طوفان میں غرق کر دیا' ان کو لوگوں کے لیے عبرت ونشانی بنایا کہ پھر کوئی ایسا کام نہ کرے۔ ہم نے ظالموں مشرکوں یعنی بالخصوص اہل مکہ کے لیے عذاب الیم دردناک تیار کر لیا ہے۔ عاد' قوم ہود' ثمود' قوم صالح' اصحاب الرس' قوم شعیب اور ان کے سوا اور گروہ ہیں جن کا ہم نے ذکر نہیں کیا انہیں ہم نے ہلاک کر دیں اور سب کو سمجھایا' اگلوں کو واقعے سنا کر ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے ہم نے یکے بعد دیگرے سب کو ہلاک کر ڈالا۔

۴۰۔ کیا کافر یعنی اہل مکہ ان گاؤں میں جن کے اوپر برا مینہ یعنی پتھر برسے تھے یعنی قوم لوط کے شہر نہیں گئے' کیا انہوں نے وہاں کے حالات نہیں دیکھے کہ وہ عبرت پائیں اپنے رسول کو نہ جھٹلائیں' بلکہ یہ لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے قائل ہی نہیں ان کو امید وخوف نہیں۔

۴۱ تا ۴۴۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار مکہ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو سوائے مسخرہ پن اور مذاق کے کچھ نہیں چاہتے' آپ پر بطور تحقیر کے اشارہ کر کے یہ کہتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ انہوں نے تو ہم کو ہمارے معبودوں کی عبادت سے گمراہ ہی کرنا چاہا تھا' اگر ہم صبر نہ کرتے اور اپنے دین پر قائم نہ رہتے تو

الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ

ہی اڑاتے ہیں (اور کہتے ہیں:) کیا یہ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رسول (ﷺ) بنا کر بھیجا ہے ○ انہوں نے تو ہم کو ہمارے معبودوں سے بہکا

اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَا ؕ وَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَرَوْنَ الْعَذَابَ

کر ہمیں منحرف ہی کر دیا ہوتا اگر ہم ان پر صبر سے جمے نہ رہتے اور جب عذاب دیکھیں گے تو جان لیں گے کہ کون

مَنْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ

گمراہ تھا ○ (اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے اس کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے تو پھر کیا آپ

تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ

اس کی نگہبانی کا ذمہ لیں گے (نہیں) ○ یا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں)

ع ۴/۱۰/۲ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۴۴﴾ ع

وہ تو صرف چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں ○

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ

(اے نبی ﷺ!) آپ نے اپنے رب کی (حکمت کی) طرف نہ دیکھا کہ اس نے سایہ کیسے پھیلایا (اور بڑھایا) اور اگر وہ چاہتا تو اس کو ٹھہرا ہوا

قریب تھا کہ ہم گمراہ ہو جائیں یعنی بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہو جائیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عنقریب سب حال جان لیں گے' اس وقت سمجھیں گے جبکہ یہ عذاب کو دیکھ لیں گے کہ کون گمراہ اور ٹیڑھے راستے پر اور کجرو بے دلیل تھا۔

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یہ تو بتلائیں کہ جو شخص خواہش نفس سے بتوں کو پوجے یعنی نضر بن حارث وغیرہ تو کیا آپ اس کے وکیل و کفیل ہو سکتے ہیں کہ خواہ مخواہ اس کو مسلمان ہی کر لیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ ان میں سے اکثر آدمی سنتے یا سمجھتے ہیں یعنی اس وقت جبکہ آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ ان کو سمجھاتے ہیں' نہیں نہیں وہ کچھ نہیں سمجھتے' وہ چار پائے جیسے ہیں کہ کھانے پینے کے سوا کچھ نہیں جانتے' بلکہ وہ ان سے بھی زائد گمراہ ہیں۔ اس لیے کہ جانور تو مکلّف نہیں اور یہ تو مکلّف ہو کر پھر بھی ویسی باتیں کرتے ہیں جو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

۴۵ تا ۴۶۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ آپ کے پروردگار نے سایہ کو کس طرح سے دراز کیا اور اگر وہ چاہتا تو سایہ کو ہمیشہ ایک راہ پر رکھتا یعنی آفتاب نہ نکالتا۔ پھر اس نے سایہ کے اوپر آفتاب کو دلیل بنایا یعنی جہاں آفتاب کی روشنی جائے گی آگے آگے سایہ بھی چلے گا۔ یا یہ کہ ساتھ ساتھ ہوگا۔ پھر ہم نے سایہ کو اپنی طرف آہستہ آہستہ یا یہ کہ اس طرح کہ معلوم نہ ہو کھینچ لیا۔ چنانچہ قاعدہ ہے کہ آفتاب نکلنے سے پہلے ہر چیز کا سایہ مشرق سے مغرب کی طرف دراز ہوتا ہے' پھر شام کو لوٹتے لوٹتے غائب ہو جاتا ہے۔

جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾

رکھتا' پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا O پھر ہم نے آہستہ آہستہ اس کو اپنی طرف سمیٹا O

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو لباس اور پردہ بنایا اور نیند کو راحت و آرام بنایا اور اٹھنے (اور چلنے پھرنے)

النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ

کے لیے دن بنایا O اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت (بارش) سے پیشتر خوشخبری لانے والی ہوائیں

رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً

بھیجیں (چلائیں) اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا O تاکہ ہم اس سے کسی مرے ہوئے (خشک

مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ

شہر کو زندہ و سرسبز کریں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو اس سے پانی پلائیں O اور بے شک

صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾

ہم نے ان میں اس (پانی) کو ان کے درمیان بانٹ دیا (کبھی کہیں برسایا کبھی کہیں) تاکہ وہ سمجھیں (اور دھیان کریں) پھر بھی بہت سے لوگ ناشکری کے بغیر نہ

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

رہے O اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرسنانے والا بھیج دیتے (مگر ہم نے اپنی حکمت سے یہ صرف آپ ہی کو سارے عالم کے ڈرانے کے لیے مقرر کیا) O

۴۷ تا ۵۲- خدا تعالیٰ ہی نے تمہارے لیے رات بنائی کہ ہر چیز کو شامل ہو جاتی ہے ڈھانپ لیتی ہے' خواب کو تمہارے بدنوں کے لیے آرام بنایا۔ دن کو تمہارے چلنے پھرنے کا وقت بنایا۔ اسی نے تو ہوائیں اپنی رحمت یعنی مینہ سے خوشخبری دینے والی دل خوش کرنے والی بھیجیں اور اسی نے ہی تو آسمان سے پاک پانی نازل کیا جو اور چیزوں کو پاک کردے کہ اس کو مزید پاک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے ذریعہ ہم ویران وخشک زمینوں شہروں کو از سرنو زندہ کریں اور بہت سے جانوروں اور آدمیوں کو سیراب کریں۔ ہم نے پانی کو متفرق کیا۔ تھوڑا ایک سال' تھوڑا ایک سال' کچھ کہیں کچھ کہیں کہ لوگ نصیحت پکڑیں مگر اکثر آدمی سوائے کفرو ناشکری کے کچھ نہیں مانتے' کفر پر قائم رہتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو ہر ہر گاؤں میں ایک ایک رسول الگ بھیجتے مگر ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے اکیلا رسول بنایا کہ آپ کو سب کا ثواب ملے۔ آپ کافروں کو کہا نہ مانیں نہ ان کی باتوں کا کچھ خیال کریں اور قرآن پاک کے حکم سے آپ کافروں کو تلواروں سے خوب ماریں جہاد کریں۔

ف: ''ارءیت من اتخذ الهه هوه افانت تکون علیه وکیلا O'' سے صبر اور کسی سے نہ لڑنا نکلا! تھا۔ دوسری

جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا

تو آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں (ان کے اعتراض کی طرف توجہ نہ فرمائیں) اور اس قرآن (کی تبلیغ) کے ذریعہ سے ان سے زبردست جہاد کرتے رہیں O

عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا

اور (اس کی قدرتوں پر غور کرو) وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو باہم ملا ہوا رواں کیا یہ ایک تو میٹھا نہایت شیریں اور خوشگوار اور یہ ایک کھاری ہے نہایت کڑوا اور ان دونوں

مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ

میں ایک پردہ رکھا اور مستحکم آڑ بنا دی O اور وہی ہے جس نے پانی (نطفہ) سے آدمی بنایا اور اس کے لیے نسبی رشتے اور سسرال

صِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مقرر کیے اور آپ کا رب قدرت والا ہے O یہ کافر اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو نہ ان کو نفع

مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾

دے سکتے ہیں نہ نقصان اور کافر اپنے رب کے مقابلہ میں (کمر باندھے ہوئے شیطان کو) مدد دیتے ہیں O

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ

(اے نبی ﷺ!) ہم نے تو آپ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے:

آیت ''جاھدھم'' سے اس کا منسوخ ہونا مفسر نے بتلایا ہے۔

۵۳- اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دو طرح کے دریا بنائے ایک شیریں پاک صاف مزیدار۔ دوسرا نمکین خراب کھاری کڑوا۔ ان دونوں میں روک اور فاصلہ رکھا کہ ایک دوسرے کا مزا اور وصف خراب نہ کر سکے یہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

۵۴ تا ۵۵- اور اسی نے کروڑوں آدمی پانی سے یعنی ماں باپ کے نطفوں سے پیدا کر دیئے ان میں نسب و دامادی یعنی ننھیال ددھیال کے لوگ، جن سے نکاح حرام ہے نسب میں داخل ہیں اور جن سے نکاح جائز ہے سسرال والے وہ صھر ہیں اور آپ کا پروردگار ہر بات پر قادر ہے، حرام بھی پیدا کرتا ہے حلال بھی۔ یہ کفار مکہ سوائے خدا تعالیٰ کے ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو نہ ان کو دنیا و آخرت میں نفع دے سکیں اور نہ ان کی عبادت سے ان کو کچھ فائدہ ہو نہ ان کی عبادت چھوڑ دینا ان کو نقصان پہنچا سکے۔ کافر یعنی ابو جہل وغیرہ اپنے رب کا نافرمان ہے اس سے مقابلہ کرنے والا کفر کا پھیلانے والا ہے۔

۵۶ تا ۵۹- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دینے والا دوزخ کے عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ان سے فرما دیجیے کہ میں توحید و قرآن سکھانے پر تم سے اپنی محنت مزدوری نہیں مانگتا بلکہ تم میں سے جو چاہے اس کو اختیار کر کے اپنے اللہ تک وصل کا راستہ حاصل کرے یا یہ کہ جو چاہے ایمان سے خدا تعالیٰ کے پاس جائے اور ثواب بروز قیامت پائے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس خدا پر بھروسہ کرو جو ایسا زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا۔ آدمیوں

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾

میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر یہ کہ جو اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرنا چاہے (تو کر لے) ○

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ

اور آپ اس زندہ (خدا) پر بھروسہ رکھیے جس کو کبھی موت نہیں اور آپ اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجیے اور اس کا اپنے بندوں کے

بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ ښ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا

گناہوں سے خبردار ہونا کافی ہے ○ جس نے آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے

بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ښ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ

چھ دن میں پیدا فرمائے، پھر اس نے عرش پر استواء فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) وہ رحمٰن ہے تو کسی جاننے والے

بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ ج قَالُوْا وَمَا

سے اس کی تعریف پوچھو ○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں: (ہم کیا جانیں) رحمٰن کیا ہے،

الرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ السجدۃ ع تَبٰرَكَ الَّذِيْ

کیا تم جس کے لیے حکم دو ہم اسی کو سجدہ کر لیں اور اس حکم نے (یا اس نام نے) انہیں اور زیادہ بدکا دیا (اور متنفر کر دیا) ○ بڑی برکت والا ہے

جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾

وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ (آفتاب) اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا ○

مثلاً ابوطالب یا بی بی خدیجہ یا آباؤ اجداد وغیرہ اموات پر جو عنقریب مر جائیں گے بھروسہ نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرو، نماز ادا کرو، وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب باخبر ہے، اس کا علم کافی ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان میں عجائبات ہیں چھ دنوں میں بنایا یعنی وہ دن سب سے پہلے دن تھے، ہر دن ہزار سالہ تھا، اول دن اتوار کا تھا آخر جمعہ کا۔ پھر رحمٰن یعنی اللہ تعالیٰ بصفت رحمت عرش پر جلوہ افروز ہوا، اس کی رحمت سے عرش بھر گیا، پس اس کا حال خبیر سے یعنی اسی رحمٰن سے دریافت کرو جو ہر چیز سے خبردار ہے۔ یا یہ کہ اہل علم سے پوچھو وہ اس کی تصدیق کریں گے۔

۶۰ تا ۶۴۔ جب کفار سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو، اس کی توحید کو مانو تو کہتے ہیں رحمٰن کون ہے یعنی ہم تو رحمٰن کو نہیں جانتے۔ رحمٰن تو مسیلمہ کذاب ہے کیا ہم مسیلمہ کو سجدہ کریں، ہم آپ کا حکم یونہی بے سمجھے مان لیا کریں اور رحمٰن کا ذکر اور قرآن پاک کا بیان اور رسول کی دعوت ان کی نفرت اور زیادہ بڑھاتی ہے، ایمان سے دور ہو جاتے ہیں۔ برکت والا اور برتر ہے وہ خدا تعالیٰ جس نے آسمانوں میں برج یعنی محل یا تارے بنائے اور ان میں روشن چراغ دن کے لیے یعنی آفتاب

مع عند المتقدمین ۳

السجدۃ ۵ ۶ ع

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ

وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی (یعنی ایک دوسرے کے پیچھے آتا ہے) اس شخص کے لیے جو آیات پر غور کر کر سمجھنا چاہے

اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ

یا شکر کرنے کا ارادہ کرے ○ اور رحمٰن کے خاص بندے تو وہی ہیں جو زمین پر آہستہ (انکساری) سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے

هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ

(جہالت کی) گفتگو کرتے ہیں تو وہ (انہی سے بچنے کے لیے) کہہ دیتے ہیں بس سلام ○ وہ لوگ جو اپنے رب کے لیے سجدے

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ

اور قیام میں رات گزارتے ہیں ○ اور وہ لوگ جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے رب ہمارے!

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ

ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے (دور رکھ) بے شک اس کا عذاب گلے کا طوق ہے (سخت آفت ہے) ○ بے شک

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ

وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے ○ اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ (فضول خرچی کر کے) حد سے بڑھتے ہیں

اور رات کے لیے ماہتاب آدمیوں کے لیے بنایا۔ اسی نے رات دن مختلف گردشوں والے بنائے اس کے لیے جو سمجھے اور عقل سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کے شکر کا ارادہ کرے یعنی عبرت حاصل کرے اور اس کے لیے جو دن کا بقیہ کام نیک عمل رات کو کرے اور رات کا دن کو کرے۔

۶۵ تا ۷۱۔ رحمٰن کے خاص نیک بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے سر جھکا کر آہستہ آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل یعنی کافر و فاسق ان سے سخت باتیں کرتے ہیں تو وہ نیک سچی عمدہ بات سلام کہتے ہیں یعنی ان سے جھگڑتے نہیں اور وہ راتوں کو نماز میں سجدہ و قیام میں یعنی تہجد میں گزار دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب دور رکھنا' اس کا عذاب سخت و لازم و قائم ہے' وہ بہت بری جگہ اور برا مقام ہے اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بہت اسراف کرتے ہیں یعنی گناہ کے کاموں میں نہیں اڑاتے ہیں اور نہ ہی تنگی کرتے ہیں یعنی حق سے منع نہیں کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں رستوں کے درمیان رہتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا شریک کر کے بتوں کو نہیں پوجتے۔ سوائے ان کے جن کو خدا نے حکم دیا ہے کسی کا ناحق خون نہیں کرتے۔ حق پر مارتے ہیں یعنی رجم و قصاص وارتداد پر اور وہ زنا نہیں کرتے' جو زنا کرے گا یعنی حلال جان کر تو آثام پائے گا یعنی دوزخ کا جنگل یا کنواں اور اس کو قیامت میں دگنا عذاب ہوگا۔ وہ عذاب میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا۔ مگر جو کفر سے توبہ کرے گا' اللہ تعالیٰ و رسول پر ایمان لائے گا۔ اعمال صالحہ خالصاً

يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ

اور نہ (ضروری خرچ کی جگہ) تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے O اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ

دوسرے معبود کی پوجا نہیں کرتے ہیں اور نہ اس جان کو جس کی اللہ تعالیٰ نے حرمت رکھی ناحق قتل کرتے ہیں

اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾

اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو ایسا کام کرے گا وہ سزا پائے گا O

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ

اس کے لیے قیامت میں دو چند عذاب ہو گا اور وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا O مگر جو توبہ

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

کر لے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو اللہ تعالیٰ ایسوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدلتا ہے

حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اور جس نے توبہ کی اور نیک کام بھی کیے تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ

کی طرف اس طرح رجوع کرے گا جیسا کہ رجوع کرنا چاہیے (یعنی عزت کے ساتھ) O اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کی برائیوں کو اچھائیوں سے بدل دے گا یعنی کفر کے عوض ایمان، معصیت کے بدلے طاعت، بت پرستی کے عوض توحید، شر کے بدلے خیر دے گا اور خدا توبہ کرنے والے کے لیے غفور ہے، توبہ پر مرنے والے پر رحیم ہے۔ جو گناہوں سے توبہ کرے، اعمال صالحہ خالصاً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کرے تو وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کی طرف لوٹے گا اور وہاں ثواب پائے گا۔

۷۲ تا ۷۷۔ اور وہ لوگ جو بے ہودہ خراب محفلوں میں حاضر نہیں ہوتے، جھوٹی باتوں میں نہیں بیٹھتے جب لغو نامعقول محفلوں میں سے گزرتے ہیں تو بے پروا بے توجہ ہو کر نہ ان میں شامل نہ ان سے جھگڑنے والے اور جب خدا تعالیٰ کا ذکر بطور وعظ ان کو سنایا جاتا ہے تو اندھے، بہرے ہو کر منہ کے بل نہیں گر پڑتے یعنی بگوش قبول سنتے ہیں سمجھتے ہیں۔ وہ دعا کرتے ہیں کہ پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما یعنی ان کو نیک صالح بنا کہ ان سے ہمارے دل خوش ہوں اور ہم کو متقیوں کا امام بنا یعنی ہم کو اچھا کر اور ہماری اولاد کو ہمارے نیک کاموں میں ہمارا تابع و

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ

اور جب کبھی بیہودہ بات پر گزرتے ہیں تو (منہ پھیر کر) اپنی عزت سنبھالے ہوئے گزر جاتے ہیں O اور وہ لوگ کہ جب ان کو ان کے رب کی

رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں (سمجھائی جاتی ہیں) تو وہ ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گر پڑے (بلکہ ان پر غور کرتے ہیں) O اور وہ لوگ جو دعا میں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا

عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیبیوں اور اولاد (کی طرف) سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ

پیشوا بنا O انہی لوگوں کو ان کے صبر کا بدلہ (جنت کا سب سے اونچا) بالا خانہ انعام میں ملے گا اور وہاں ان کا دعا اور سلام کے ساتھ استقبال کیا جائے گا O وہ اس میں

فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا

ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھہرنے اور بسنے کی کیا ہی اچھی جگہ ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے: اگر تم میرے رب کو نہ پوجو گے تو تمہاری میرے رب

يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع ۱۷ ۴ ۶

کے نزدیک کوئی قدر نہیں اور اس کو تمہاری کچھ پروا نہیں تو بے شک تم تو جھٹلا چکے ہو تو (اب تم کو) وہ عذاب ہو گا جو ہمیشہ لپٹا رہے گا اور (کبھی جدا نہ ہو گا) O

مقتدی بنا۔ ایسے لوگ ان کے صبر و برداشت کے بدلہ میں جو انہوں نے مصیبتوں میں، فقر میں عبادت کی ہے جنت میں بلند درجے دیے جائیں گے اور جب جنت میں داخل ہوں گے تو تحیت و سلام فرشتوں سے سنیں گے یعنی فرشتے ان کو سلام کر کے ہاتھوں ہاتھ استقبال کر کے لیں گے۔ وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے، وہ اچھی منزل و مقام ہے۔

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اہل مکہ سے فرما دیجیے کہ خدا تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے کچھ نہیں۔ فقط اتنا ہی تھا کہ تم کو توحید کا حکم کر دے۔ سو اس نے کر دیا یعنی اس کے رسول نے تم کو سمجھا دیا مگر تم نے تکذیب کی، قرآن پاک و رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ مانا۔ پس عنقریب عذاب الٰہی تم پر لازم ہوتا ہے، پہلے سے ڈرا دیا تھا اور اس کا ظہور بروز بدر ہوا۔ کافر قتل بھی ہوئے اور قید بھی کیے گئے۔

(۲۶) سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ مَکِّیَّۃٌ (۴۷) | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُہَا ۲۲۷ رُکُوْعَاتُہَا ۱۱

سورۂ شعراء مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے اس میں دوسو ستائیس آیات، گیارہ رکوع ہیں

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ

طٰسٓمّٓ O یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں O (اے نبی ﷺ!) کہیں آپ اپنی جان پر

اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً

نہ کھیل جائیں (ان کے اس غم میں) کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے O اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی اتار دیں

فَظَلَّتْ اَعْنَاقُہُمْ لَہَا خٰضِعِیْنَ ﴿۴﴾ وَمَا یَاْتِیْہِمْ مِّنْ ذِکْرٍ مِّنَ

کہ ان کے اونچے اونچے بڑے لوگ اس کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں O اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی

الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا کَانُوْا عَنْہُ مُعْرِضِیْنَ ﴿۵﴾ فَقَدْ کَذَّبُوْا

نصیحت (کی بات) نہیں آتی ہے مگر وہ اس سے منہ پھیرتے ہیں O تو بے شک انہوں نے (نشانیوں کو)

فَسَیَاْتِیْہِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَہْزِءُوْنَ ﴿۶﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی

جھٹلایا تو عنقریب ان کے پاس ان کے ٹھٹھے اور مذاق کی خبریں آ جائیں گے (یعنی عذاب اتر آئے گا) O کیا انہوں نے زمین کو

المنزل ۵

سورۃ الشعرآء

اس سورت میں شاعروں کا ذکر ہے' یہ سب مکہ معظمہ میں نازل ہوئی مگر یہ آیت ''والشعرآء'' الخ مدینہ میں اتری۔

۱ تا ۲۔ ''ط'' سے مراد خدا تعالیٰ کا طول یعنی فضل واحسان وقدرت ہے۔ ''س'' سے مراد اس کی سنا یعنی نور' میم سے اس کا ملک۔ یا یہ کہ ان حروف کی قسم کھائی ہے کہ یہ قرآن مبین کی آیات ہیں یعنی یہ قرآن پاک سچا ہے' اس میں حلال حرام امرونہی خوب واضح بیان ہوئے ہیں۔

۳ تا ۹۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو ان کے ایمان نہ لانے کا اس قدر غم ہے کہ شاید آپ اپنا غم کے مارے گلا گھونٹ ڈالیں' یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے ایمان لانے کی بڑی تمنا تھی اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اس قدر غم نہ کریں اور تسلی دیتا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی نشانی نازل کریں کہ سب کے سب عاجز ہو جائیں' گردنیں جھک جائیں۔ ان کو رحمٰن کے پاس سے جو نیا ذکر آتا ہے یعنی ایک آیت کے بعد دوسری کہ (حضرت) جبریل (علیہ السلام) لاتے ہیں تو وہ سب کی تکذیب کرتے ہیں اور منہ پھیرتے ہیں۔ ہاں جب انہوں نے تکذیب کر لی' رسول وقرآن کو نہ مانا یعنی حجت تمام ہو چکی تو اب عنقریب اس بات یعنی عذاب کی خبریں آئیں گی جس کے ساتھ یہ مذاق کیا کرتے تھے۔ یا یہ مطلب ہو کہ اس مذاق کا جو رسول وقرآن پاک سے کرتے تھے بدلہ ملے گا۔ چنانچہ بروز بدر ان کو خوب بدلہ ملا۔ کیا انہوں نے

الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

(غور سے) نہیں دیکھا ہم نے اس میں کتنے عمدہ عمدہ جوڑے (قسم قسم کی چیزیں) اگائیں ○ بے شک اس میں (ہماری قدرت کی)

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

ایک بڑی نشانی ہے اور ان سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ○ بے شک آپ کا رب یقیناً زبردست عزت والا مہربان ہے (جو ان کے کفر پر جلد سزا نہیں دیتا

ع ۹/۵ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ ع وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ لا

ہے)○ اور (اے نبی ﷺ! اس وقت کو یاد فرمایئے) جب کہ آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا (اور فرمایا کہ) تم (تبلیغ کے لیے) ظالم لوگوں کے پاس

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ ط

جاؤ○ جو فرعون کی قوم ہے کیا وہ نہ ڈریں گے ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے ○

وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَ

اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان بھی (اچھی طرح) نہیں چلتی تو تُو ہارون (علیہ السلام) کو بھی رسول بنا ○ اور

لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ ج قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ

ان کا مجھ پر ایک (قتل کا) الزام ہے تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل نہ کر ڈالیں ○ اللہ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہ ہوگا' تم دونوں میری آیتیں لے کر جاؤ'

یہ نہیں دیکھا کہ زمین میں ہم جس قدر گھاس' سبزے' ہر جنس کے قسم قسم کے خوب صورت خوش منظر اگاتے ہیں' ان میں اور ان کے رنگوں کے اختلاف میں نشانی و عبرت ہے' مگر کفار مکہ میں سے اکثر ایمان نہ لائیں گے۔ چنانچہ بروز بدر ستر (٧٠) کافر سرداران کفر مارے گئے کسی کو اسلام نصیب نہ ہوا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غالب ہے' ان کے عذاب پر قادر ہے' مسلمانوں پر رحمت کرنے والا ہے۔

١٠ تا ١٧- آپ کے پروردگار نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا یا یہ حکم دیا' ان کو کہا کہ تم قوم فرعون پر رسول ہو کر جاؤ جو بڑے ظالم ہیں' کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں یعنی تعجب کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اتنے بڑے ظالم ہیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ ان سے جا کر کہو کہ تم خدا تعالیٰ سے کیوں نہیں ڈرتے۔ (''یتقون'' میں دو قرأتیں ہیں بصیغہ غائب و بصیغہ خطاب) (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ پروردگار! میں خوف کرتا ہوں کہ وہ جھٹلائیں گے۔ ان کی تکذیب سے میرا دل تنگ ہو جائے گا۔ زبان سے فرعون کے خوف سے کچھ نہ نکلے گا پس (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کو ہارون کی طرف بھیج کہ وہ میرے لیے مددگار ہوں۔ یا ''الی'' بمعنی ''مع'' ہو یعنی مجھ کو مع ہارون رسول بنا اور ان کا مجھ پر خون کا دعویٰ ہے یعنی قبطی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مارا تھا وہ مر گیا تھا اس کا دعویٰ تھا کہ اس سے میں اندیشہ کرتا ہوں کہ مجھ کو قتل نہ کر دیں۔ ارشاد ہوا کہ نہیں میں اس کو آپ پر مسلط نہ ہونے دوں گا۔ پس آپ دونوں ہمارے معجزے یعنی نو معجزے ید بیضاء' طوفان

إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ﴿۱۵﴾ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ

ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم سب کچھ سنتے ہیں O تو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ تو (اس سے) کہو کہ ہم سارے جہان کے رب کی طرف سے بھیجے

الْعٰلَمِينَ ﴿۱۶﴾ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَآءِيلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ

ہوئے رسول ہیں O کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے O فرعون نے کہا: کیا ہم نے تمہیں

فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی سال نہ گزارے O اور تم نے اپنا وہ کام کیا جو تو نے کیا (یعنی

الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا

قبطی کو قتل کیا) اور تم ناشکرے ہو O موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: میں نے وہ کام اس وقت

مِنَ الضَّآلِّينَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي

کیا جب کہ مجھے خبر نہ تھی (کہ وہ مر جائے گا) O پھر جب کہ میں تم سے ڈرا (کہ کوئی شرارت نہ کرو) تو میں تمہارے ہاں

حُكْمًا وَّجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۱﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ

سے نکل گیا تو میرے رب نے مجھے حکمت (نبوت) عطا فرمائی اور مجھے رسول بنایا O اور یہ تیرا کوئی احسان ہے؟ جو تو مجھ پر احسان جتاتا ہے؟

عَبَّدْتَّ بَنِي إِسْرَآءِيلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿۲۳﴾

کہ تو نے بنی اسرائیل کو محکوم بنا کر رکھا O فرعون نے کہا کہ سارے جہان کا رب کیا ہے؟ O

وعصا، ٹڈی، کھٹمل، دم، خون، قحط، پیداوار کی کمی لے کر جائیں ہم تمہارے ساتھ ہیں تمہاری فرعونیوں کی گفتگو سنتے ہیں کہ کس طرح پیش آتے ہیں۔ پہلے فرعون کے پاس جاؤ، اس سے کہو کہ ہم تیری اور تیری قوم کی طرف اس خدا تعالیٰ کے رسول ہیں جو سب جہانوں کا مالک ہے کہ تم ایمان لاؤ اور بنی اسرائیل کو مت ستاؤ۔ ہمارے ہمراہ ان کو بھیج دو۔

۱۸ تا ۲۲۔ جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) فرعون کے پاس گئے تو اس نے ان کو دیکھ کر پہچانا اور کہا کہ کیا ہم نے اے موسیٰ! تجھ کو بچپن میں نہیں پالا؟ اور تو ہم میں بہت برس یعنی بیس برس رہا سہا اور جو آپ نے کام کیا یعنی قبطی کو مار ڈالا اور آپ نے میری نعمتوں کا خیال نہ کیا، کفران کیا اور اب ناشکری کرتا ہے۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ میں نے وہ قتل کیا تھا اس وقت کہ میں انجان تھا یعنی میرا اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ پس جب تم نے مجھے قتل کرنا چاہا تو میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا، مجھ کو میرے رب نے حکم یعنی فہم و علم و نبوت عطا کی اور مجھ کو رسولوں میں سے کیا اور تیری اور تیری قوم کی طرف بھیجا اور اے فرعون! تو اپنی اس نعمت پرورش کا ذکر کرتا ہے اور اس کا بیان نہیں کرتا کہ تو نے اتنی مدت بنی اسرائیل بیچاروں کو غلام باندیاں بنا کر رکھا۔

۲۳ تا ۲۸۔ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تم پروردگار عالم کسے کہتے ہو؟ وہ کون ہے کیا مجھ کو کہتے ہو؟ (حضرت) موسیٰ

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۲۴﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: وہ تمام آسمانوں اور زمین اور ان کے اندر سب چیزوں کا رب ہے اگر تمہیں یقین ہو ○

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ

فرعون نے اپنے آس پاس کے درباریوں سے کہا کہ کیا (موسیٰ کی باتیں) تم غور سے نہیں سنتے ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہ تمہارا

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا بھی ○ فرعون نے کہا: بے شک تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یقیناً دیوانہ ہے ○

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کا رب ہے اگر تم میں کچھ عقل ہو (تو سوچو) ○

قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ﴿۲۹﴾

فرعون نے کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود ٹھہرایا تو میں ضرور ضرور تمہیں قید کر دوں گا ○

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز (دلیل) لاؤں (تب بھی قید میں ڈالے گا) ○ فرعون نے کہا کہ اگر تم سچے ہو

(علیہ السلام) نے جواب دیا کہ پروردگار وہ ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا مالک ہے ان کا خالق ہے اور جو ان کے درمیان میں عجائبات مخلوق ہیں ان کا رب ہے اگر تم کو یقین ہو اور تصدیق کرتے ہو۔ فرعون نے بطور تعجب ان لوگوں سے جو اس کے اردگرد بیٹھے تھے کہا کہ آیا تم نہیں سنتے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کیسی باتیں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے وزراء اور مصاحبین اڑھائی سو آدمی تھے اس کے پاس حلقہ باندھے ہوئے اعلیٰ درجہ کی ریشمی کپڑے کی قبائیں پہنے ہوئے۔ انہوں نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ کون آسمان وزمین کا مالک ہے کس کی طرف تم بلاتے ہو؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ جو تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا رب ہے۔ فرعون نے مصاحبین سے خطاب کر کے کہا کہ تم غور سے نہیں سنتے؟ پھر تمہارے رسول یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: صاف کہو ہمارا رب کون ہے؟ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ جو مشرق ومغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا مالک ہے اگر تم کچھ سمجھتے ہو اور عقل وتصدیق رکھتے ہو تو ایمان لے آؤ۔

۲۹ تا ۳۳۔ فرعون نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ اے موسیٰ! اگر آپ نے میرے سوا کسی دوسرے کو پوجا اور رب مانا تو میں تم کو قید کر دوں گا۔ کہتے ہیں کہ اس کا قید خانہ قتل سے بھی بدتر تھا' کیلئے تیرہ وتار مکان میں جہاں نہ کچھ نظر آئے نہ کوئی بات کہنے والا ہو ڈال دیتا تھا۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر میں کوئی نشانی اپنے قول کی سچائی کی لایا ہوں تو کیا کرے گا۔ وہ بولا اگر ایسا ہے تو لاؤ دلیل دکھاؤ اگر تم اس بات میں کہ تم ہماری طرف اللہ کے رسول ہو سچے ہو۔

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾

تو کوئی روشن دلیل لاؤ O تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا عصا (سونٹا) ڈال دیا تو وہ فوراً اژدھا (بن کر) ظاہر ہو گیا O

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ ع قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ

اور اپنا ہاتھ (گریبان سے) نکالا تو وہ فوراً دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا O فرعون نے اپنے اردگرد کے درباریوں سے کہا:

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

بے شک یہ بڑا ماہر جاننے والا جادوگر ہے O یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے

بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ

نکال باہر کرے تو تمہارا کیا مشورہ ہے O انہوں نے کہا: ان کو اور ان کے بھائی کو ٹھہرا رکھ اور شہروں میں جمع کرنے والے

حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ

ایجنٹوں کو بھیج O کہ وہ تیرے پاس بڑے بڑے ماہر جادوگروں کو حاضر کریں O تو ایک مقرر دن کے وعدہ پر جادوگر

مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ

جمع کیے گئے O اور لوگوں سے کہا گیا کہ تم بھی جمع ہو جاؤ O شاید ہم ان جادوگروں

السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا

ہی کی پیروی کریں اگر یہی غالب آئیں O تو پھر جب جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون

موسیٰ (علیہ السلام) نے لکڑی ہاتھ سے ڈال دی' وہ بہت بڑا اژدھا زرد بن گیا۔ فرعون نے کہا کہ یہ تو اچھی نشانی ہے' کوئی اور نشانی بھی ہے؟ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے بغل میں ہاتھ رکھ کر نکالا' وہ ایسا چمکتا تھا کہ دیکھنے والے تعجب کرتے تھے اور ان کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں' اس کی روشنی کو برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

٣٤ تا ٤٠۔ فرعون نے ان مصاحبوں سے جو اس کے آس پاس تھے کہا کہ یہ رسول تو بڑا استاد جادوگر ہے۔ اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم کو اپنے جادو کے زور سے مصر سے (تمہارے شہر سے) نکال دے' پس اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا مشورہ ہے؟ انہوں نے کہا: ان کو روکے رکھو کہیں جانے نہ پائیں اور ان کے بھائی کو بھی ٹھہرالو اور تمام جادوگروں کے شہروں میں قاصد بھیج کر ان کو جمع کرو جو بڑے بڑے جادوگر تیرے پاس لے کر حاضر ہوں وہ بھی ایسا تماشا دکھا دیں گے۔ پس جادوگر جمع کیے گئے' وہ بہتر (٧٢) تھے اور ایک خاص وقت بازار کا دن یا عید کا دن یا نوروز کا دن مقرر ہوا اور شہر میں منادی کر دی کہ تم سب جمع ہو جاؤ شاید کہ جادوگر موسیٰ (علیہ السلام) پر غالب ہو جائیں تو ہم انہیں کا دین قبول کر لیں۔

لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ

سے کہا کہ اگر ہم غالب آ جائیں تو کیا ہم کو کچھ انعام ملے گا ○ فرعون نے کہا: ہاں

وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ

اور اس وقت تم میرے (دربار کے) مقرب ہو جاؤ گے ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا: جو کچھ تمہیں

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ

ڈالنا ہے ڈالو ○ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں (جادو کر کے) ڈالیں اور کہا کہ فرعون کی عزت کی قسم کہ بے شک

فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ

ہم غالب ہی رہیں گے ○ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو وہ فوراً (اژدھا بن کر) ان کے بناوٹی شعبدوں کو جادو کے کھیلوں

مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ ج صلے فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾

کو نگلنے لگی ○ (یہ دیکھ کر) فوراً ہی جادوگر سجدے میں گر پڑے ○ کہنے لگے: ہم سارے جہان کے رب پر

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج اِنَّهٗ

جو موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا رب ہے ایمان لے آئے ○ (یہ دیکھ کر) فرعون نے کہا: تم میری اجازت سے پہلے ہی اس پر ایمان لے آئے

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ط لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ

(معلوم ہوتا ہے) بے شک یہ تمہارا بڑا (استاد) ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے تو تم کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے، مجھے قسم ہے کہ میں تمہارے ایک

وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ ج قَالُوْا لَا ضَيْرَ

طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور کاٹوں گا اور میں ضرور تم سب کو سولی دوں گا ○ (جادوگروں نے کہا:) کچھ نقصان

۴۱ تا ۵۱- جب جادوگر آئے تو کہا کہ اے فرعون! ہم کو انعام ضرور ملے گا اگر ہم جیت گئے اور غالب ہوئے؟ فرعون نے کہا: بے شک ضرور تمہارا انعام میرے ذمہ ہے بلکہ تم تو میرے مقربین دربار اور اعلیٰ مرتبہ والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے کہا کہ تم کو شعبدہ دکھانا ہو تو دکھاؤ اور جو ڈالنا ہو ڈالو انہوں نے اپنی رسیاں، لکڑیاں ڈالیں یعنی بہتر (۷۲) رسیاں اور بہتر (۷۲) لکڑیاں اور کہا: فرعون کی عزت اور غلبہ کی قسم! ہم غالب ہوں گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا عصا ڈالا اس نے فوراً ان کے شعبدہ سانگ کو نگلنا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر جادوگر فوراً ایسے سجدہ میں گرے کہ گویا کسی نے ان کو دھکا دیا ہے اور ان کا سحر بالکل باطل ہو گیا۔ اس معجزہ کی ان پر حقیقت کھل گئی، کہنے لگے کہ ہم اس رب العٰلمین پر ایمان

إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَٰيَٰنَآ أَن

(مضائقہ) نہیں بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں O بے شک ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہماری

كُنَّآ أَوَّلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِىٓ ع ١٤/٣

خطائیں معاف فرمادے گا اس سبب سے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے O اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی بھیجی کہ تم میرے بندوں کو راتوں رات لے کر

إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى ٱلْمَدَآئِنِ حَٰشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

نکل جاؤ بے شک اب تمہارا پیچھا کیا جائے گا (لہٰذا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر نکل گئے) O پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے سپاہی بھیجے O

هَٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ

(اور کہا) بے شک یہ لوگ (بنی اسرائیل) ایک تھوڑی سی جماعت ہے O اور بے شک وہ ہم سب کا دل جلاتے ہیں O اور بے شک ہم سب

حَٰذِرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنَٰهُم مِّن جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ

ان سے چوکنے ہیں (یعنی ان کو مارنے کے لیے تیار ہیں) O تو ہم نے ان کو (فرعون اور اس کے ساتھیوں کو) باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں

كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَٰهَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿٥٩﴾ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾

سے باہر نکال دیا O ہم نے ایسا ہی کیا اور بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا O تو فرعونیوں نے دن نکلتے ہی بنی اسرائیل کا پیچھا کیا O

لائے۔ فرعون نے کہا: کیا مجھ کو کہتے ہو تو وہ بولے نہیں جو موسیٰ (علیہ السلام) و ہارون (علیہ السلام) کا خدا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے۔ فرعون بولا کہ قبل اس کے کہ میں تم کو حکم دوں تم کیوں ایمان لے آئے' بے شک موسیٰ تمہارا استاد ہے تم اس کے شاگرد ہو۔ اس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ دیکھو ابھی معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جاتا ہے' میں تمہارے ہاتھ پاؤں خلاف سے کاٹوں گا یعنی سیدھا ہاتھ الٹا پاؤں اور پھر نہر مصر کے کنارے سولی دوں گا۔ وہ بولے کہ کوئی مضائقہ نہیں' ہم کو دنیا کی تکلیف ہوگی آخرت میں تو اچھے رہیں گے۔ آخرت کو خدا ہی کے پاس لوٹ کر جائیں گے' ہم کو قوی امید ہے کہ وہ ہماری خطا جو شرک کے زمانہ میں کی تھی اس سبب سے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے بخش دے گا۔

۵۲ تا ۶۸- ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو یعنی بنی اسرائیل میں سے مسلمانوں کو رات کی تاریکی میں نکال لے جاؤ کہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ فرعون تم کو آ کر پکڑ لے گا۔ جب فرعون نے سب کا چلا جانا سنا تو شہروں میں منادی کر دی کہ بنی اسرائیل کے گروہ تھوڑے سے ہیں اور ہمارے دشمن ہیں مخالف ہیں اور ہماری جماعت قوی پہلوان سلاح پوش ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرعون کی قوم کو باغات اور چشموں اور مال و منال کے خزانوں اور عمدہ عمدہ گھروں سے نکال دیا۔ ہم کافروں کے ساتھ یہی کرتے ہیں اور وہ ملک مصر فرعون کو ہلاک کرنے کے بعد بنی اسرائیل کو دے دیا اور ان کی یعنی فرعون کے قوم کے دعویٰ کی سزا دی' بالجملہ قوم فرعون نے بعد طلوع آفتاب بنی اسرائیل کا تعاقب

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ

پھر جب دونوں جماعتوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے کہا: بے شک ہم پکڑ لیے گئے O موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا:

كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ

ایسا ہرگز نہ ہوگا' بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے' وہ مجھے ابھی راہ دے گا O تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی فرمائی کہ آپ دریا پر

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَ

اپنی لاٹھی ماریئے (آپ نے لاٹھی ماری) تو فوراً دریا پھٹ گیا تو (پانی کا) ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو کر ٹھہر گیا O اور

اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾

وہاں (دریا میں) دوسروں کو (یعنی فرعونیوں کو) قریب لائے O اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے سب ساتھیوں کو بچا دیا O

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر آخری کو (یعنی فرعونیوں کو) ڈبو دیا O بے شک اس میں ایک بڑی نشانی ہے اور بے شک اس میں (مصر والوں میں) اکثر ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ ع

لانے والے نہ تھے O اور بے شک آپ کا رب تو زبردست ہے رحم کرنے والا O اور (اے نبی ﷺ!) ان کو

کیا۔ جب دونوں گروہ یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون مقابلہ میں کھڑے ہوئے تو بنی اسرائیل ڈرے اور کہا کہ اے موسیٰ! فرعون کا لشکر ہم کو آ پکڑے گا۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ہرگز نہیں' وہ نہیں پکڑ سکتے' میرا رب میرے ساتھ ہے' وہ نجات دے گا راستہ بتائے گا۔ ہم نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اپنے عصا کو دریا پر مارو۔ انہوں نے مارا تو دریا فوراً پھٹ گیا' اس میں بارہ راستے بن گئے۔ ہر راستہ مثل بڑے پہاڑ کے ہوگیا۔ یعنی پانی ٹھہرا ہوا مثل پہاڑوں کے معلوم ہوتا تھا۔ وہاں ہم نے دوسرے لوگوں کو یعنی فرعونیوں کو روک دیا' بادل کی تاریکی میں یا دریا میں وہ وہاں رہ گئے اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھ والوں کو نجات دی۔ پھر فرعون کو اور اس کے ساتھ لشکر کو دریا میں غرق کر دیا۔ اس بات میں عبرت ونشانی ونصیحت ہے اور ان میں سے اکثر یعنی کل کافر تھے مسلمان نہ تھے اور یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غالب ہے' کافروں کے عذاب پر قادر ہے اور مسلمانوں پر رحیم ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو غرق سے بچایا اور کافروں کو غرق کر دیا۔

٦٩ تا ٧٤۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی قوم یعنی قریش کو (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ قرآن پاک میں سنا دو۔ جبکہ انہوں نے اپنے عرفی باپ آزر اور اپنی بت پرست قوم سے کہا کہ تم کیا چیز پوجتے ہو؟ وہ بولے کہ ہم اپنے خداؤں کو بتوں کو پوجتے ہیں انہی کی ہمیشہ عبادت کرتے ہیں۔ ان کے سامنے مجاور بنے بیٹھے رہتے ہیں۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ جب تم ان کو پکارتے ہو تو وہ تمہاری بات سنتے بھی ہیں تم کو جواب بھی ملتا ہے یا وہ تم کو تمہارے کاموں میں

نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا

ابراہیم (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سنایئے O جب کہ انہوں نے اپنے عرفی باپ (چچا آزر) اور اپنی قوم سے کہا: تم کس کو پوجتے ہو O انہوں نے کہا:

نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

ہم بتوں کو پوجتے ہیں پس ان کے گرد آسن مارے بیٹھے رہتے ہیں O ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا جب تم انہیں پکارتے ہو

تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

تو کیا وہ تمہاری (پکار) سنتے ہیں O یا تمہیں کچھ فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں O انہوں نے کہا: بلکہ ہم نے اپنے

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ

باپ دادا کو ایسے ہی کرتے پایا ہے O ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں تم اور تمہارے اگلے باپ دادا

وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾

پوج رہے تھے O تو بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں سوائے پروردگارِ عالم کے O

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾

جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے راہ دیتا ہے O اور وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے O

تمہاری اطاعت کے بدلے کچھ فائدہ بھی دیتے ہیں یا اگر ان کا کہنا نہ مانا تو کچھ نقصان بھی دیتے ہیں؟ وہ بولے کہ یہ تو کسی کام کے بھی اہل نہیں مگر ہم نے اپنے باپ دادوں کو یہی کرتے دیکھا سو ہم بھی دیکھا دیکھی کرتے ہیں۔

۷۵تا۸۲۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اے بت پرستو! دیکھو اور نہ سمجھا ہو تو سمجھو کہ تم جن بتوں کو پوجتے ہو اور جن کو تم اور تمہارے اگلے دادا' پردادا پوجتے تھے وہ سب میرے دشمن ہیں اور میں ان سب سے یعنی بتوں اور بت پرستوں سے بیزار ہوں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس کے نیک بندوں کے جو اس کو (اللہ تعالیٰ کو) پوجتے تھے کہ میں ان میں شامل ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ جو سب جہانوں کا مالک ہے' جس نے مجھ کو نطفہ سے بنایا' وہ مجھ کو ہدایت دیتا ہے۔ حق و ہدایت پر ثابت رکھتا ہے' اچھی باتیں بتاتا ہے۔ جب بھوک لگتی ہے تو کھانا دیتا ہے' پیٹ بھرتا ہے۔ پیاس میں پانی سے سیراب کرتا ہے۔ بیمار ہوتا ہوں تو اچھا کر دیتا ہے۔ وہی مجھ کو دنیا میں مارے گا پھر بروز قیامت زندہ کرے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے گناہ و خطا بروز قیامت بخش دے گا۔ ''ذنب'' کا اطلاق مجازاً اور انکساری کے طور پر ہے اور مراد وہ تین قول ہیں جو ظاہر میں کذب تھے مگر درحقیقت بمعنی مرادی سچے تھے یعنی آپ نے ایسے تین لفظ بولے تھے کہ بظاہر وہ جھوٹ معلوم ہوتے تھے اور حقیقت میں وہ سچے تھے۔ اس کو توریہ کہتے ہیں یعنی ایسا لفظ بولنا جس کے دو معنی ہوں ایک قریب اور ایک بعید۔ قریب کے لحاظ سے اس کو جھوٹ کہہ سکتے ہیں بعید کے لحاظ سے وہ سچے ہیں' بولنے والا اپنے دل میں بعید کے معنی کا خیال کرتا ہے لہٰذا وہ جھوٹ نہیں ہوتا سچ ہوتا ہے۔

وقف لازم

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِیْٓ

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے O وہ جو مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ فرمائے گا O اور وہ جس سے مجھے

اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا

امید ہے کہ وہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا O (پھر آپ نے دعا کی کہ) اے میرے رب! مجھے

وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿٨٤﴾

حکمت (اور نبوت) عطا فرما اور مجھے اپنے قرب خاص کے مستحق لوگوں سے ملا دے O اور پچھلوں میں میری سچی ناموری (ذکر خیر باقی) رکھ O

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

اور مجھے آرام اور چین کے باغ کے وارثوں میں سے کر دے O اور میرے باپ (چچا) کو بخش دے بے شک

الضَّآلِّیْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ

وہ گمراہوں میں سے تھا O اور جس دن سب اٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا O جس دن نہ مال کام آئے

وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

گا اور نہ بیٹے O مگر جو اللہ تعالیٰ کے پاس (کفر سے) پاک اور سلامت دل لے کر آئے O اور جنت پرہیز گاروں کے قریب

ابراہیم علیہ السلام نے اس توریہ سے معافی مانگی کیونکہ آپ کا منصب و مرتبہ بہت بلند ہے اس لیے اس کو ذنب قرار دیا ورنہ وہ کوئی ذنب نہیں ہے۔ انبیاء کرام جھوٹ وغیرہ سے اور تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

٨٣تا٨٩- (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کی کہ پاک پروردگار! مجھ کو فہم و علم و حکمت دے اور جنت میں مجھ کو میرے رسول اجداد کے ساتھ ملا اور میرا ذکر جمیل و ثناء حسن یعنی تعریف پیچھے آنے والوں میں باقی رکھ۔ مجھ کو جنت کا وارث بنا اور اپنی رحمت نازل کر۔ میرے عرفی باپ کو بخش دے یعنی ہدایت دے کہ وہ گمراہ کافر ہے۔ جس دن سب قبروں سے اٹھیں اس دن مجھ کو خوار نہ کر عذاب نہ دے۔ جبکہ مال و دولت اولاد کچھ بھی کام نہ آئے گا مگر اس شخص کو جو خدا تعالیٰ کے پاس وہ دل جو ہر عیب و گناہ و حب دنیا سے پاک و سالم ہے لے کر آئے۔ بعض کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ جو دل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بغض سے خالی ہو وہ نجات پائے گا۔

٩٠تا٩٥- بروز قیامت جنت متقیوں کے قریب کی جائے گی جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں، وہ وہاں رہیں گے اور دوزخ کافروں کے سامنے پیش ہوگی وہ وہاں رہیں گے اور بت پرستوں سے کہا جائے گا کہ جن چیزوں کی تم سوائے خدا تعالیٰ کے دنیا میں عبادت کرتے تھے وہ چیزیں آج کہاں ہیں؟ کیا آج وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ پس سب کافر اوندھے منہ دوزخ میں پھینک دیے جائیں گے وہ شرک کرنے والے اور ان کے جھوٹے معبود

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا
لائی جائے گی O اور گمراہوں کے لیے دوزخ ظاہر کی جائے گی O اور ان سے کہا جائے گا کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ
كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ
کے سوا پوجتے تھے وہ کہاں ہیں O کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے
يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ ۭ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ
سکتے ہیں O تو وہ اور سب گمراہ اور ابلیس کے سارے لشکر جہنم میں اوندھے منہ پھینک دیئے
اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ ۭ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ
جائیں گے O اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوئے کہیں گے: اللہ تعالیٰ کی قسم! (اے جھوٹے معبودو!) جب کہ ہم تم کو رب العالمین کے
مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾
برابر ٹھہراتے تھے بے شک ہم یقیناً کھلی گمراہی میں تھے O اور ہمیں تو مجرموں نے ہی بہکایا O
فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً
اور اب ہمارا نہ کوئی سفارشی ہے O اور نہ کوئی غم خوار دوست O تو اگر کسی طرح ہمیں
فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
(دنیا میں) پھر جانا ہوتا تو ہم ضرور مسلمان ہو جاتے O بے شک اس میں یقیناً ایک بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان

شیاطین وغیرہ جنہوں نے گمراہ کیا تھا اور شیطان کی ذریت' اس کا لشکر سب دوزخ میں پڑے ہوں گے۔

۹۶ تا ۱۰۴۔ جب سب کافر دوزخ میں اکٹھے ہوں گے تو جھوٹے معبود اور مشرک اور گرو اور چیلے اور مقتدی اور امام مقتدا آپس میں لڑیں گے' مشرک کہیں گے کہ قسم خدا کی! ہم جو تم کو پوجتے تھے اور تم کو عبادت میں خدا تعالیٰ کے برابر جانتے تھے عبادت تو ہم سخت گمراہی و کھلی ضلالت میں تھے۔ ہم کو ایمان و طاعت سے مجرموں نے اگلے مشرکوں (باپ' دادوں) کی رسموں نے روکا۔ پس آج ہمارا کوئی سفارشی و حمایتی نہیں۔ کوئی پیغمبر فرشتہ' ولی ہماری شفاعت نہیں کرتا' کوئی ہمارا دوست عزیز قریب ہماری خبر تک نہیں لیتا۔ پس اے کاش! ہم پھر بھی ایک بار دنیا میں لوٹ کر جائیں تو سب کے ساتھ ایمان لے آئیں۔ ان لوگوں کے حال میں عقلمندوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے مگر یہ کافر اکثر ایمان نہیں لاتے یعنی کوئی ایمان نہیں لاتا۔ یا یہ کہ اگر دنیا میں واپس بھی جائیں تو بھی ایمان نہ لائیں کہ پھر اسی غفلت میں بے خبر ہو جائیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غالب ہے کفار کو سزا دے گا۔ مسلمانوں پر رحمت کرنے والا ہے۔

مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ

لانے والے نہ تھے O اور بے شک آپ کا رب زبردست عزت والا (اور) مہربان ہے O نوح (علیہ السلام) کی قوم

نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾

نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا O جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں O

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا) رسول امانت دار ہوں O تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O اور میں تم سے اس

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا

(تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا' میرا اجر تو سارے جہاں کے پروردگار کے ذمہ کرم پر ہی ہے O تو اللہ تعالیٰ

اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾

سے ڈرو اور میرا حکم مانو O (ان کی قوم نے) کہا کہ کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمہارے ساتھ (ہمارے) کمینے لوگ ہو گئے ہیں O

قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ

نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: مجھے کیا خبر وہ کیا کام کرتے ہیں O ان کا حساب تو میرے رب ہی کے ذمہ

۱۰۵ تا ۱۲۲۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی قوم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی اور ان سب رسولوں کی جن کا ذکر کہ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کیا تکذیب کی' سب کو جھٹلایا۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے جو ان کے بھائی تھے' یعنی باعتبار قرابت دنیا وہ بھائی تھے نہ اعتبار مذہب وملت کے' ان سب سے کہا کہ کیا تم غیر اللہ کی عبادت سے نہ بچو گے' خدا تعالیٰ سے نہ ڈرو گے۔ میں خدا کا امانت دار رسول ہوں' تم سب اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جس کا میں تم کو حکم کروں یعنی توبہ وایمان لانے کا وہ بجا لاؤ' میری اطاعت کرو میرا دین اختیار کرو۔ یا "امین" کا یہ مطلب ہو کہ تم ہمیشہ سے مجھ کو امانت دار جانتے ہو نبوت کے بارے میں بھی ضرور امین سمجھو۔ میں توحید بتانے پر تم سے کچھ اجرت ومزدوری نہیں مانگتا' میرا ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے جو سب جہانوں کا مالک ہے' پس تم خدا تعالیٰ سے ڈرو توبہ کرو ایمان لاؤ۔ میری نصیحت کی تعمیل کرو۔ وہ بولے کہ اے نوح! ہم تیرے ساتھ کیونکر ہو سکتے ہیں' تیری اتباع کیونکر کر سکتے ہیں' تیرے پیرو تو اکثر کمینے فقیر اور غریب ہیں۔ ہم شریف مالدار عزت والے ان کے ساتھ کیونکر بیٹھیں اور رہیں۔ ان کو نکال دو تو ہم ایمان لائیں۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ مجھ کو کیا خبر تھی کہ ان کو توفیق ملے گی تم مردود رہو گے اور وہ کیا کام کرتے ہیں کیا نہیں کرتے ان کا حساب وکتاب ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اگر تم سمجھو اور سوچو۔ یعنی مجھ کو ان کے پیشہ اور کاروبار سے تعلق نہیں کہ میں ان کو نکال دوں اور ذلیل سمجھوں' وہ ایمان لائے یہ عزت ان کے لیے کافی ہے اور میں ہرگز مسلمانوں کو خدا پرستوں کو اپنے پاس سے نہیں ہٹا سکتا۔ میں تو فقط رسول ہوں' تمہاری زبان میں تم کو

رَبِّیۡ لَوۡ تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنۡ اَنَا اِلَّا

ہے اے کاش! تمہیں اس کا کچھ شعور ہوتا O اور میں تو مسلمانوں کو (اپنے پاس سے) دور کرنے والا نہیں O میں تو صرف کھلم کھلا

نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ یٰنُوۡحُ لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِیۡنَ ﴿۱۱۶﴾

ڈر سنانے والا ہوں O انہوں نے کہا: اے نوح! (علیہ السلام) اگر تم باز نہ آئے تو تم کو ضرور سنگسار کر دیا جائے گا O

النصف

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوۡمِیۡ کَذَّبُوۡنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافۡتَحۡ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَهُمۡ فَتۡحًا

نوح (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے رب! بے شک میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا O تو تُو ہی میرے اور ان کے درمیان

وَّ نَجِّنِیۡ وَ مَنۡ مَّعِیَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنۡجَیۡنٰهُ وَ مَنۡ مَّعَهٗ

فیصلہ فرما دے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے O تو ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اور ان کے

فِی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا بَعۡدُ الۡبٰقِیۡنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ

ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا O پھر اس کے بعد ہم نے باقیوں کو غرق کر دیا O بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے

لَاٰیَةً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۲﴾ ع ۶ ۱۸ ۱۰

(عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے) اور ان میں اکثر مسلمان ہونے والے ہی نہ تھے O بے شک آپ کا رب ہی عزت والا مہربان ہے O

کَذَّبَتۡ عَادُ ۣالۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ هُوۡدٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

(اسی طرح) قوم عاد نے رسولوں کو جھٹلایا O جب کہ ان سے ان کے ہم قوم هود (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے O

ڈراتا ہوں، کھلے کھلے واضح صاف بیانات بتلاتا ہوں۔ وہ بولے کہ اے نوح! اگر تو اپنی باتوں سے باز نہ آئے گا تو مرجوم ہوگا یعنی پتھر مار کر ہلاک کیا جائے گا۔ جیسے ہم نے اور غریب مسلمانوں کو تیرے ساتھیوں کو قتل کیا یونہی ہم تجھ کو ان میں شامل کر دیں گے۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے پروردگار! میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا، مسلمانوں کو قتل کیا، اب تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے اور مجھ کو اور میرے ساتھ کے مسلمانوں کو ان سے نجات دے۔ ہم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھیوں کو کشتی میں جو سب طرح سے تیار تھی، ضروریات کی چیزوں سے بھری ہوئی تھی بٹھا کر نجات دی، اس کے پانی پر چلنے ہی کی دیر تھی، جب سب مسلمان سوار ہو گئے پانی آیا۔ سب کافر جو کشتی سے باقی رہے تھے ڈوب گئے۔ اس بات میں عبرت و نصیحت و نشانی تھی مگر وہ اکثر ایمان نہ لائے یعنی کوئی ایمان نہ لایا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غالب ہے کہ کافروں کو ڈبو دیا، مسلمانوں پر رحیم ہے کہ ان کو اپنے فضل و کرم سے بچا لیا۔

۱۲۳ تا ۱۴۰۔ قوم عاد نے سب رسولوں کی خاص طور پر (حضرت) هود (علیہ السلام) کی تکذیب کی۔ ان کے پیغمبر

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا) امانت دار رسول ہوں O تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O اور میں تو تم سے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۱۲۷﴾ أَتَبْنُونَ

اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا' میرا اجر تو سارے جہان کے پروردگار کے ذمہ کرم پر ہی ہے O کیا تم ہر بلندی (اور ٹیلے)

بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾

پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے کھیلنے (اور مذاق کرنے) کے لیے O اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے O

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾ وَ

جس کسی پر گرفت (اور حملہ) کرتے ہو تو بڑی بے دردی سے گرفت کرتے ہو O تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O اور

اتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۳﴾

اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد فرمائی جن کو تم جانتے ہو O چوپایوں اور بیٹوں'

وَجَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾

اور باغوں اور چشموں سے تمہاری مدد فرمائی O بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے O

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوٰعِظِينَ ﴿۱۳۶﴾ إِنْ

انہوں نے کہا: چاہے آپ ہمیں نصیحت کریں یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہوں ہمارے نزدیک سب برابر ہے O یہ (خوف دلانا)

هٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنٰهُمْ

تو اگلوں ہی کا طریقہ ہے (یوں ہی ڈرایا کرتے ہیں) O اور ہمیں تو عذاب ہونا ہی نہیں O تو انہوں نے ھود (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں

(حضرت) ہود (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تم غیر اللہ کی عبادت ترک نہ کرو گے' خدا تعالیٰ سے نہ ڈرو گے' میں تو اللہ تعالیٰ کا رسول امانت دار ہوں۔ پس خدا تعالیٰ ہی سے ڈرو میں جس بات کا حکم کرتا ہوں اس میں میری پیروی کرو یعنی ایمان و توحید میں۔ میں تم سے اجرت و مزدوری نہیں مانگتا' میرا ثواب سوائے رب العلمین کے کسی پر نہیں۔ کیا تم ہر راستہ پر کوئی نشانی بنا رکھتے ہو اور بیکار کھیل کھیلتے ہو یعنی ظلم سے محصول لیتے ہو اور مسافروں کا مال لوٹ لیتے ہو۔ وہ نشانیاں مقرر کر لیتے تھے' جب مسافر وہاں پہنچتا تو اپنا کام کرتے۔ یا یہ کہ ہر بازار میں مسخرا پن یا ہنسی کی جگہیں تھیں اور ان کے خاص نشان تھے' جب وہاں کوئی جاتا تو اس سے مسخرا پن کرتے تھے اور تم بڑی صنعتیں عجیب مکانات منارے محل قصور پختہ حوض بناتے ہو گویا کہ تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةًؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

ہلاک کر دیا' بے شک اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے (عبرت والوں کے لیے) اور ان میں سے اکثر تو ایمان لانے والے ہی نہ تھے O اور بے شک آپ

الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ

ع ۱۸ / ۱۱

کا رب ہی یقیناً عزت والا' مہربان ہے O قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا O جب کہ ان سے ان کے ہم قوم

صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

صالح (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے O بے شک میں تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا) امانت دار رسول ہوں O تو تم

اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی

اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O میں تو تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا' میرا اجر تو سارے جہان کے پروردگار کے

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ

ذمہ کرم پر ہی ہے O کیا تم یہاں (دنیا کی) نعمتوں میں امن اور چین سے (ہمیشہ کے لیے) چھوڑ دیئے جاؤ گے O یعنی باغوں اور

عُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ

چشموں میں O کھیتوں اور کھجوروں میں جن کے خوشے نرم و نازک (بوجھ کے مارے) ٹوٹے پڑے ہیں O اور تم پہاڑوں میں استادی سے گھر

نہیں ہرگز نہیں' یقیناً مرو گے اور جب سزا دیتے ہو تو غرور و تکبر و ظلم والوں کی طرح یعنی ذرا سی بات پر سزا بڑی سخت جس طرح کہ قتل وغیرہ' تم کو یہ باتیں نہ چاہئیں۔ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو' توبہ کرو ایمان بجا لاؤ' میرا کہا مانو اور اس سے ڈرو جس نے تم کو وہ چیزیں دیں جو تم جانتے ہو۔ پھر خود بیان کیا کہ اس نے تم کو جانور' اولاد اور عمدہ باغات اور نہریں' چشمے اور آب صاف بخشے۔ مجھ کو خوف ہے کہ تم کو روز عظیم یعنی قیامت کے دن کو دوزخ کا عذاب نہ پہنچے یعنی اگر کفر و بت پرستی سے توبہ نہ کرو گے تو عذاب پاؤ گے۔ وہ بولے کہ ہم تمہاری نصیحت نہیں سنتے خواہ نصیحت کرو خواہ نہ کرو ہم نہیں مانتے۔ یہ تو اگلے لوگوں سے خیالی باتیں ہوتی آئی ہیں' ہمیشہ کی عادت ہے۔ دین کے معاملہ میں بت پرستی پر ہم کو کچھ بھی عذاب نہ ہوگا۔ اس قوم نے ہود کو جھٹلایا اور رسالت کا انکار کیا۔ ہم نے ان کو ہلاک کیا یعنی ہوا کا عذاب بھیجا۔ اس بات میں بعد والوں کو نصیحت عبرت نشان قدرت ہے اور وہ اکثر ایمان نہ لائے یعنی کوئی ایمان نہ لایا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب کافروں پر غالب و منتقم ہے' ان کو سزا دینے والا ہے' مسلمانوں پر رحمت کرنے والا ہے کہ ان کو عذاب سے' رنج سے نجات عطا فرمائے گا۔

۱۴۱ تا ۱۵۹۔ قوم ثمود نے (حضرت) صالح (علیہ السلام) کی اور جن رسولوں کا (حضرت) صالح (علیہ السلام) نے ذکر کیا تکذیب کی۔ (حضرت) صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا جو اس کے قبیلہ سے تھے: کیا تم شرک سے نہ بچو گے' میں امانت دار رسول ہوں۔ خدا تعالیٰ سے ڈرو' شرک سے بچو' میرا اتباع کرو۔ ایمان و توحید بجا لاؤ' میں توحید پر تم سے اجرت مزدوری نہیں مانگتا'

بُيُوتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾

تراشتے ہو (تاکہ تم عذاب سے بچ جاؤ) ○ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ○ اور حد سے بڑھنے والے اور بے ہودہ لوگوں کے کہنے پر نہ چلو ○

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ

جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ○ انہوں نے کہا کہ تم

اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ

پر تو جادو کیا ہوا ہے ○ تم تو ہم ہی جیسے آدمی ہو اگر تم سچے ہو تو کوئی

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ

نشانی لاؤ ○ صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ (نشانی) اونٹنی ہے ایک دن اس کے پینے کی باری اور

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ

اور ایک معین دن تمہارے پینے کی باری ○ اور اس کو برائی کے ساتھ نہ چھوؤ (یعنی قتل نہ کرو) ورنہ تم پر بڑے (مصیبت کے)

عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ

دن کا عذاب آئے گا ○ تو انہوں نے (اس کی کچھ پروانہ کی اور) اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو صبح کو پچھتاتے ہوئے رہ گئے ○ پھر انہیں عذاب نے

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

آ پکڑا' بے شک اس میں بڑی نشانی ہے (عبرت والوں کے لیے) اور ان میں اکثر مسلمان ہونے والے ہی نہ تھے ○ اور بے شک آپ کا

میرا ثواب رب العلمین کے پاس ہے وہی دے گا۔ کیا تم ان نعمتوں میں زوال وموت وعذاب سے ہمیشہ بے خوف رہو گے؟ ان عمدہ باغوں' پاکیزہ چشموں اور قسم قسم کی کھیتی باڑیوں اور چھوارے کے باغات میں جن کا ہر خوشہ عجب لطیف ونازک ہے چھوڑ دیے جاؤ گے؟ ایسا نہ ہوگا۔ تم پہاڑوں میں کھود کھود کر بڑی دستکاری صناعی سے یا یہ کہ غرور وتکبر سے گھر بناتے ہو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور میری نصیحت کا اتباع کرو۔ مشرکین کا کہنا نہ مانو جو زمین میں فساد مچاتے ہیں' شرک کراتے ہیں' صلح کا اور بہتری کا حکم نہیں کرتے۔ وہ بولے: تم دیوانے ہو کسی نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ ہم ہی جیسے معمولی آدمی ہو' نہ فرشتہ ہو نہ پیغمبر۔ ہماری طرح کھاتے پیتے ہو' اگر دعویٰ نبوت اور عذاب میں تم سچے ہو تو لاؤ کوئی علامت' کوئی معجزہ لاؤ۔ صالح (علیہ السلام) کی دعا سے ناقہ (اونٹنی) نکلا تب صالح نے کہا کہ یہ میری نبوت کی نشانی ہے۔ ایک دن کا پانی تمہارا ہے ایک دن کا اس کا۔ اس کو ہرگز ہرگز نہ ستانا اس کے پاؤں نہ کاٹنا ورنہ تم کو سخت عذاب پہنچے گا۔ انہوں نے اس کو مار ڈالا پاؤں کاٹ لیے پھر بعد کو جب عذاب کے آثار دیکھے تو نادم ہوئے۔ پھر ان کو عذاب نے پکڑ لیا یعنی تین رات وتین روز کے بعد۔ اس بات میں بعد والوں کے لیے

ع ۱۹ / ۱۲

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ

رب ہی عزت والا مہربان ہے O (اسی طرح) قوم لوط نے رسولوں کو جھٹلایا O جب کہ ان کے ہم قوم (نبی)

اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

لوط (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے O میں تمہارے لیے بھیجا ہوا امانت دار رسول ہوں O تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

اور میرا حکم مانو O اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا' میرا اجر تو رب العالمین کے ہی ذمہ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ

کرم پر ہے O کیا تم مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو O اور جو تمہارے لیے تمہارے

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا

رب نے بیویاں بنائیں تم انہیں چھوڑتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے بڑے ظالم ہو O انہوں نے کہا کہ اے لوط! (علیہ السلام) اگر تم (ہمیں نصیحت

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ

کرنے سے) باز نہ آئے تو ضرور ضرور تمہیں بستی سے باہر نکال دیں گے O لوط (علیہ السلام) نے فرمایا کہ بے شک میں تو تمہارے (برے) کاموں سے سخت

عبرت و نصیحت ہے ان میں اکثر کافر تھے کوئی مسلمان نہ تھا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب زبردست عزیز و مہربان ہے۔

۱۶۰ تا ۱۷۵۔ (حضرت) لوط (علیہ السلام) کی قوم نے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کا اور جن رسولوں کا (حضرت) لوط (علیہ السلام) نے ذکر کیا ان کا انکار کیا۔ (حضرت) لوط (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم شرک سے نہ بچو گے' میں تو خدا تعالیٰ کا تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو' توبہ کرو اور ایمان کا جو حکم کرتا ہوں بجا لاؤ' دین توحید میں میرا اتباع کرو۔ میں تعلیم توحید پر مزدوری نہیں مانگتا' میرا اجر سوائے رب العلمین کے اور کسی پر نہیں۔ تم یہ کیا حرکت کرتے ہو کہ مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور رغبت رکھتے ہو اور جو خدا تعالیٰ نے تم کو حلال کیا ہے یعنی نکاح اور منکوحہ عورت سے صحبت' اس کو چھوڑتے ہو' تم حد سے زیادہ تجاوز کرتے ہو' حلال چھوڑ کے حرام اختیار کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اے لوط! اگر ان باتوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم اپنی زمین یعنی شہر سدوم سے تم کو نکال دیں گے۔ (حضرت) لوط (علیہ السلام) بولے: میں بے شک اس بات کا سخت دشمن ہوں اور خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے پروردگار! مجھ کو اور میرے سب اہل کو ان کے کاموں سے اور ان کی شرارتوں سے نجات دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے گھر والوں اور مسلمانوں کو نجات دی۔ مگر اس کی بیوی کہ وہ ان کے ساتھ نہ گئی' کافروں کے ساتھ گئی' کافروں میں رہ گئی' وہ منافق تھی۔ پھر ہم نے اس کو اور سب کو جو شہر سدوم میں تھے ہلاک کر ڈالا اور جو مسافرت میں باہر تھے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا' ان لوگوں کے لیے جن کو (حضرت) لوط (علیہ السلام) نے بہت ڈرایا سمجھایا مگر پھر بھی وہ نہ سمجھے یہ مینہ

مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ

بیزار ہوں O (اور دعا کی:) اے میرے رب! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان (برے) کاموں اور شرارتوں سے جو یہ کرتے ہیں بچالے O تو ہم نے لوط (علیہ السلام)

اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَ

اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات بخشی O مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ گئی (وہ بھی ان کے ساتھ ہلاک ہوئی) O پھر ہم نے (باقی) دوسروں کو ہلاک کردیا O

اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا تو ان ڈرائے ہوؤں کا کیا ہی بُرا برساؤ تھا O بے شک اس (واقعہ) میں بڑی نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ ع ٩ ١٦ ١٣

(عبرت والوں کے لیے) اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے O اور بے شک آپ کا رب زبردست عزت والا' مہربان ہے O

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا

(اسی طرح) بن (گھنے جنگل) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا O جب ان سے شعیب (نبی علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے)

تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَمَآ

نہیں ڈرتے O بے شک میں تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کا) بھیجا ہوا امانت دار رسول ہوں O تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O اور میں تم سے

اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ

اس (تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا' میرا اجر تو رب العالمین ہی کے ذمہ کرم پر ہے O ناپ پورا کرو اور گھٹانے والو

کیا ہی برا تھا۔ اس عذاب میں بعد والوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے' وہ کافر تھے' کوئی مسلمان نہ تھا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب زبردست کافروں پر غالب ہے اور مسلمانوں پر رحمت والا ہے۔

١٧٦ تا ١٩١- ایکہ والوں نے اپنے پیغمبر شعیب (علیہ السلام) اور سب رسولوں کی تکذیب کی۔ شعیب نے ان سے کہا کہ کیا تم غیر خدا کی عبادت نہ چھوڑو گے؟ میں خدا کا امانت دار رسول ہوں' اس سے ڈرو' توبہ و ایمان میں میرا کہا مانو' میری نصیحت قبول کرو۔ میں تم سے تعلیم توحید پر مزدوری نہیں مانگتا' میرا اجر رب العلمین کے ذمہ اس کے کرم پر ہے۔ ناپ تول پوری کرو ان میں نقصان (کمی) نہ کرو اور سیدھی سچی ترازو سے انصاف سے تولو اور لوگوں کی چیزیں چالاکی سے ناپ تول میں کمی کر کے نہ مارو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ یعنی کفر و شرک و گناہ نہ کرو اور ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ جس نے تم کو اور اگلے گروہوں کو پیدا کیا اس سے ڈرو۔ وہ بولے: تم پر جادو ہوا ہے' نہ فرشتہ ہو نہ رسول' ہم جیسے عام آدمی ہو' ہماری طرح کھاتے پیتے ہو' ہم جہاں تک سوچتے ہیں تمہارا جھوٹا ہی ہونا ہمارے خیال و گمان میں آتا ہے۔ اگر وعدۂ عذاب و عقیدۂ توحید میں سچے ہو تو ہم جھوٹوں پر

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿۱۸۲﴾

کم ناپنے والوں میں سے نہ ہو ○ اور سیدھی ترازو سے پورا تولا کرو ○

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۱۸۳﴾

اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○

وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿۱۸۵﴾

اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں اور اگلی مخلوق کو پیدا کیا ○ انہوں نے کہا کہ تم پر تو جادو کیا گیا ہے (اس لیے بہکی باتیں کرتے ہو) ○

وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۱۸۶﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا

اور تم تو ہم ہی جیسے ایک آدمی ہو اور ہم تو تمہیں یقیناً جھوٹا سمجھتے ہیں ○ اگر تم سچے ہو تو

كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸۸﴾

ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو ○ شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میرا رب تمہارے کردار خوب جانتا ہے ○

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۸۹﴾

تو ان لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ان پر شامیانہ والے دن کا ہولناک عذاب آ گیا' بے شک وہ بڑے ہی سخت دن کا عذاب تھا ○

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۹۰﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

بے شک اس (قصہ) میں بڑی نشانی ہے (عبرت والوں کے لیے) اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے ○ اور بے شک آپ کا رب

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۹۱﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ ع ۱۰/۱۶/۱۴

ہی عزت والا' مہربان ہے ○ بے شک یہ قرآن رب العالمین کا ہی اتارا ہوا ہے ○ اس کو روح الامین'

عذاب لاؤ۔ آسمان کا ٹکڑا گرا دو۔ شعیب (علیہ السلام) بولے کہ میرا خدا تمہارے کفر' تمہارے اعمال' تمہارے عذاب کا اور سب باتوں کا عالم ہے جب وہ چاہے گا عذاب لائے گا۔ انہوں نے شعیب کو جھٹلایا' سایہ والے دن کے عذاب نے ان کو گھیر لیا' وہ سخت عذاب کا دن تھا یعنی آگ بادل کی شکل میں ظاہر ہوئی اور سب کو جلا کر خاک کر دیا۔ اس بات میں بعد والوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے' ان لوگوں میں اکثر مسلمان نہ تھے یعنی کوئی مسلمان نہ تھا اور آپ کا رب کافروں پر قاہر قوی ہے مسلمانوں پر رحیم ہے۔

۱۹۲ تا ۲۰۳۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن رب العلمین کا کلام ہے۔ اس نے جبریل کی معرفت جو امانت دار

الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾

صاف عربی زبان میں آپ کے دل پر لے کر اترے O تاکہ آپ ڈر سنائیں O اور بے شک

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾

اس کا ذکر اگلی کتابوں میں بھی ہے O کیا ان کے لیے یہ نشانی کافی نہ تھی کہ اس (قرآن یا نبی ﷺ کی حقانیت) کو تو علمائے بنی اسرائیل بھی جانتے ہیں O

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

اور اگر ہم اس (قرآن) کو کسی عجمی (غیر عربی) پر اتارتے O اور وہ اسے ان کو پڑھ کر سناتا تو ہرگز وہ اس پر ایمان نہ لاتے O

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى

ہم نے مجرموں کے دلوں میں اسی طرح جھٹلانا پیوست کر دیا O وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے

يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا

یہاں تک کہ درد ناک عذاب نہ دیکھیں O وہ عذاب ان پر اچانک آ جائے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہو گی O تو اس وقت وہ کہیں

روح ہیں، سب پیغمبروں کے وحی کے امانت والے ہیں قرآن کو آپ کے دل پر اتارا یعنی تھوڑا تھوڑا بقدر حفظ جبرائیل تم پر پڑھتے ہیں (''علی قلبک علی قدر حفظک'' ہے یا ''علیک'' اور قلب چونکہ اصل ہے اس لیے اس کا ذکر کر دیا) تاکہ تم بذریعہ قرآن عربی زبان میں صاف لغت عرب کے محاوروں میں سب کو ڈراؤ۔ (''لسان عربی'' قرآن کا حال اور ''منذرین'' کا متعلق دونوں ہو سکتا ہے) اس قرآن کی خبر و نعت و تعریف اور رسول کا صاف حال اگلے رسولوں کی کتابوں اور صحیفوں میں لکھا ہے اور ہزاروں برس پہلے اس کی پیش گوئی کی گئی۔ کیا اہل مکہ کے لیے رسالت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وحقانیت قرآن پر یہ کافی معجزہ وقاہر دلیل نہیں ہے کہ علماء بنی اسرائیل بذریعہ کتب سابقہ برابر اس کی تصدیق کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں (مشرکین مکہ نے اہل کتاب سے قرآن کا حال دریافت کیا تھا سب نے تصدیق کی)۔ اگر ہم قرآن کو بذریعہ جبرائیل ایسے بعض آدمیوں پر اتارتے جو عجمی ہوتا عربی نہ جانتا ہوتا اور وہ قرآن ان کو سناتا تب بھی وہ ایمان نہ لاتے یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے باوجودیکہ انہی میں سے ہیں تو اس پر کیسے ایمان لاتے' جب انہوں نے یہ خیال کیا کہ یہ ایسا معجز کلام خود بنا لیتے ہیں تو عجمی زبان کے متعلق یہ کہتے کہ وہ کسی سے سیکھ لیتا ہے۔ ہم نے قصداً یونہی ان مشرکین مکہ وغیرہ کے دلوں میں کفر وانکار رچا یا۔ ان کو یعنی ابوجہل وغیرہ کفر میں چھوڑ دیا کہ وہ رسول و قرآن پر کبھی ایمان نہ لائیں گے تاوقتیکہ عذاب الیم نہ پائیں گے۔ جب ان کو یکایک اس طرح عذاب آئے گا اور دبالے گا کہ پہلے سے ان کو خبر ہی نہ ہو گی تو اس وقت ذلیل ہو کر کہیں گے کہ آیا اب ہم سے عذاب کچھ دیر کے لیے ہٹ سکتا ہے' آیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے لیکن عذاب آنے کے بعد مہلت نہیں دی جاتی ہے۔

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ

گے: کیا ہم کو کچھ مہلت بھی مل سکتی ہے O تو کیا (اب) وہ ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں O بھلا دیکھو تو اگر ہم ان

مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

کو چند سال اور دنیا برتنے دیں O پھر ان پر وہ عذاب آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (خوف دلایا جاتا ہے) O تو جو کچھ (دنیا کا سامان) ان کو برتنے کے

مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾

لیے دیا جاتا تھا ان کے کچھ کام نہ آئے گا O اور ہم نے بستیوں سے کوئی بستی ہلاک نہ کی جسے نصیحت کے لیے ہم ڈر سنانے والے آگاہی دینے والے نہ ہوں O

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا

اور ہم (کسی پر) ظلم نہیں کرتے ہیں O اور اس (قرآن) کو لے کر شیاطین نہیں اترے (اور نہ یہ ان کا کام ہے) O اور نہ

يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا

وہ اس قابل ہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں O بے شک وہ تو (وحی) سننے کی جگہ سے بہت دور کر دیئے گئے ہیں O تو (اے سننے والے!)

تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ

تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے فرضی خدا کی پوجا نہ کر (اگر کرے گا) تو تجھ پر سخت عذاب ہوگا O اور (اے نبی ﷺ!) آپ

عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

اپنے نزدیک ترین قرابت داروں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرایئے O اور اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے اپنی رحمت کا بازو

۲۰۴ تا ۲۲۰۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ کافر عذاب کی جلدی کرتے ہیں یہ تو خیال کرو کہ اگر ہم ان کو برسوں تلک کفر کی حالت میں ناز و نعمت میں رکھیں اور پھر جس عذاب کا ان سے وعدہ ہے وہ ان کو آئے تو ان سالوں میں جو انہوں نے مال و منال، قوت و عزت جمع کی ہوگی ان کو اس عذاب سے فائدہ نہ دے گی اور نہ ہی اتنی مہلت سے کچھ فائدہ حاصل ہوگا یعنی عذاب کے مقابلہ میں کچھ بس نہیں چلتا اور کسی عمر و جمع مال سے کچھ نہیں ملتا۔ ہم نے جو گاؤں و شہر ہلاک کیا تو یوں کہ اس میں ڈرانے سمجھانے والے یعنی رسول علیہم السلام بھیجے انہوں نے نصیحت کی جب نہ مانے تو ہم نے ہلاک کیا۔ ہم ظالم نہیں کہ بے کیے کسی کو ستائیں۔ اس قرآن کو ہرگز شیطانوں نے نہیں اتارا، نہ وہ اس لائق نہ ان میں استعداد و طاقت، ہرگز یہ قدرت ان میں نہیں کہ خدا پر افتراء کریں، وہ تو وحی کے سننے سے معزول و ممنوع ہیں یعنی وہ وحی نہیں سن سکتے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجو اگر ایسا کرو گے تو عذاب دے گا (یہ خطاب حضرت (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے بظاہر ہے اور مراد اوروں کو ڈرانا ہے) اور اپنے قریب کنبے والے کافروں کو ڈراؤ اور سمجھاؤ اور اپنے تابع دار مسلمانوں کے لیے اپنے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾

جھکائے رکھیے O پھر اگر لوگ آپ کا حکم نہ مانیں تو آپ فرمایئے کہ میں تمہارے کاموں سے بیزار (بے علاقہ) ہوں O

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِیْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَ

اور (اے نبی علیہ السلام!) عزت والے مہربان (خدا) پر بھروسہ رکھیے O جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ (تبلیغ کے لیے کہیں) کھڑے ہوتے ہیں O اور

تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

نمازیوں میں آپ کے دورے اور تبدیلی کو بھی دیکھتا ہے O بے شک وہی سننے والا' جاننے والا ہے O (اے لوگو!) کیا میں تمہیں بتاؤں

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ

شیطان کس پر اترتے ہیں O وہ ہر جھوٹے بہتان باندھنے والے برکردار پر اترتے ہیں O شیطان اپنی سنی ہوئی بے اصل باتیں ان پر

السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ

ڈالتے ہیں اور اکثر ان میں جھوٹے ہوتے ہیں O آپ فرمایئے: (میں کوئی شاعر نہیں کیونکہ) شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں O کیا تم

اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا

نے نہ دیکھا کہ وہ (شاعر) (کلام کے) ہر نالے (میدان) میں سرگرداں بھٹکتے پھرتے ہیں O وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں O مگر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ

وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور (اپنے کلام میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا اور اپنے اوپر ظلم زیادتی ہونے

بازو جھکاؤ یعنی ان سے بہ نرمی پیش آؤ۔ اگر کافر تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں تمہاری نافرمانی اور گناہ اور کفر سے بیزار ہوں اور تم اپنے خدائے غالب رحیم پر توکل کرو جو تم کو جبکہ تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو دیکھتا ہے اور جبکہ سجدہ کرنے والوں میں' نمازی لوگوں میں تم آتے جاتے ہو دیکھتا ہے۔ یا یہ مراد ہو کہ وہ پشت در پشت تمہارے باپ دادوں میں تمہارے انتقال نور کو دیکھتا تھا۔ وہ کافروں کی باتیں سنتا ہے اور ان کا حال جانتا ہے۔

٢٢١ تا ٢٢٧۔ کیا تم کو بتادوں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں اور کہانت کی خیالی باتیں کس کو بتاتے ہیں؟ ہاں وہ مفتریوں' گناہگاروں' فاجروں' ناپاکوں پر اترتے ہیں جیسے مسیلمہ کذاب طلیحہ وغیرہ۔ وہ شیطان سنتے ہیں اور اکثر جھوٹے ہیں یعنی شیطان فرشتوں کی باتیں جا کر سن آتے تھے اور اب شہاب سے سزا پاتے ہیں' پہلے جو بچ جاتے تھے وہ سو جھوٹ ملا کر کاہنوں کو بتا دیتے تھے۔ اب شیاطین کا آسمانوں پر چڑھنا بند کر دیا گیا ہے اور وہ فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے' اگر کوئی شیطان آسمان کی طرف جاتا ہے تو اس پر شہاب (آگ کا انگارہ) پھینکا جاتا ہے وہ جل جاتا ہے اور شاعروں کا اتباع عادی گمراہ شعر

ع ۱۵

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

کے بعد انہوں نے بدلا لیا یا مدد چاہی (تو وہ ان سے علیحدہ ہیں) اور ظالموں کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے O

سورۃ النمل مکیۃ ۴۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ایاتہا ۹۳ رکوعاتہا ۷

سورۂ نمل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ترانوے آیات، سات رکوع ہیں

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

طٰسٓ، یہ آیتیں قرآن اور روشن کتاب کی ہیں O ان ایمان داروں کے لیے

کی روایت کرنے والے کرتے ہیں۔ (یعنی شاعروں سے کوئی ہدایت نہیں پا تا وہ لغو باتیں بکتے ہیں اور یہ قرآن تو سراسر حکمت ہے بلا مبالغہ محض حق ہے) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ شاعر خیالی جنگل میں بھٹکتے پھرتے ہیں، کبھی ہجو کبھی تعریف کبھی کہیں کبھی کہیں اور وہ ایسی ایسی باتیں بکتے ہیں جو خود کر نہیں سکتے ان میں ہوتا خاک بھی نہیں کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں، سوا ایسے شاعر اور ان کے شاگرد اور شعر خوان سب عادی گمراہ ہیں مگر جو شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن مجید پر ایمان لائے جیسے حضرت ابوبکر و مولیٰ علی، حضرت حسان و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (اور صحابہ کرام کے بعد ہزاروں بزرگوں نے عربی و فارسی وغیرہ زبانوں میں اسلام اور خدا اور رسول کی تعریف میں بہت سے اشعار لکھے ہیں۔ جیسے حضرت سیدنا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، شیخ سعدی، حافظ شیرازی، مولانا جامی، مولانا نظامی گنجوی، مولانا جلال الدین رومی اور حضرت امیر خسرو رحمہم اللہ علیہم وغیرہم اور موجودہ دور کے امام اعلیٰ حضرت تاج الفحول محب الرسول حضرت مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی و مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمہما اللہ تعالیٰ اور ان کے معتقدین و متوسلین میں بہت سے شعراء گزرے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور عربی میں قصیدہ بردہ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مقبول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف میں ہے، ان سب حضرات نے شعروں میں خدا اور رسول کی شان میں اور بزرگوں کی منقبت میں خوب دل کھول شاعری کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب رضی اللہ عنہم کی مدد کی بعد اس کے کہ وہ ظلم کیے گئے تھے یعنی کافروں کی ہجو اور اسلام کے خلاف باتوں کا شعروں میں جواب دیا اور جواب ترکی بہ ترکی دے کر ان سے انتقام لیا تو یہ لوگ اچھے ہیں اور ظالم اسلام کی ہجو کرنے والے عنقریب جانیں گے کہ ان کا انجام کار کیا ہوتا ہے اور ان کا حال کس طرف پلٹتا ہے یعنی وہ سب دوزخ میں جائیں گے اور اسلامی شعراء حضرت حسان و حضرت ابوبکر و مولیٰ علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنت میں جائیں گے جیسا کہ ''الا الذین امنوا'' سے ثابت ہے۔ قادری غفرلہ)۔

سورۃ النمل

اس سورہ میں نمل (چیونٹی) کا ذکر ہے، یہ ساری مکہ میں اتری ہے۔

۱ تا ۶۔ ''ط'' سے مراد خدا کا طول یعنی فضل اور قدرت، س سے سنا یعنی نور۔ بعض کہتے ہیں کہ ان حروف کی قسم مراد ہے یعنی ان کی قسم کہ یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور ظاہر واضح کھلا ہوا حق ہے، حلال و حرام خوب بیان کیا ہے ہدایت ہے، گمراہی سے بچانے والا ہے، مسلمانوں کو جنت کی بشارت دینے والا ہے۔ جو مخلص ہیں، پنجوقتہ نماز خشوع و خضوع سجود رکوع سے وقت کی

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

جو نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ہدایت اور

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

خوشخبری ہے O بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے (برے) اعمال ان کے

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ

سامنے اچھے کر کے دکھائے ہیں تو وہ سرگرداں بھٹکتے پھرتے ہیں O انہیں کے لیے بڑا عذاب ہے

وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ

اور وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں O اور (اے نبی ﷺ!) حکمت والے علم والے (اللہ تعالیٰ)

لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٦﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا

کی طرف سے آپ کو قرآن سکھایا جاتا ہے O (اے نبی ﷺ! یاد کیجئے) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ بے شک

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٧﴾

مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے (تم یہیں ٹھہرو) میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا کوئی دہکتا ہوا انگارا لاتا ہوں تا کہ تم تاپو O

رعایت سے پڑھتے ہیں' مالوں کی زکوٰۃ دیتے ہیں' آخرت' جنت' دوزخ' حساب کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ابوجہل وغیرہ تو ہم نے ان کے اعمال کفر کو زینت دی ہے' وہ اندھے ہو گئے ہیں' برائی کو بھلائی جانتے ہیں۔ ان کو برا عذاب ہوگا' وہ آخرت میں سخت خسارے میں ہوں گے' جنت گئی دوزخ ملی۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کو قرآن اس خدا سے ملتا ہے جو حکمت والا ہے اور حکم والا یعنی قادر ہے اور سب کا حال جاننے والا ہے۔ جبرائیل اس سے قرآن لا کر تم کو سناتے ہیں۔

۷ تا ۱۴۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے اہل خانہ سے جب کہ رات میں متحیر ہو گئے تھے کہا کہ مجھ کو ایک آگ نظر آئی ہے یعنی راستہ کے الٹی جانب آگ بلند روشن دیکھی' تب کہا کہ تم ٹھہرو میں ابھی تمہارے پاس وہاں سے یا تو کوئی خبر لے کر آتا ہوں یعنی راہ کی تحقیق یا آگ کا شعلہ تا کہ یہیں رکھ کر تاپیں اور گرمی پائیں' وہ موسم سخت سرد تھا۔ جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) آگ کے پاس آئے تو یہ آواز آئی کہ آگ اور جو اس کے آس پاس ہے وہ برکت والا ہے ''من حول'' سے مراد فرشتے ہیں کہ آگ کے گرد تھے اور وہ آگ دراصل ان کا ہی نور تھا اور ''من فی النار'' سے مراد خود آگ ہے۔ چنانچہ ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں ''بورکت النار'' ہے یا ''بورک من فی النار'' کے معنی یہ ہیں کہ برکت والا اور متعالی ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اس آگ کو روشن منور کیا۔ یا ''من فی النار'' کا مطلب یہ ہے کہ ''من فی طلب النار'' یعنی برکت پائے وہ جو آگ کی طلب میں پھرتا ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور وہ جو اس کے گرد ہے یعنی ملائکہ اور اللہ جو سب جن وانس

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ

جب موسیٰ (علیہ السلام) اس آگ کے پاس آئے تو ندا دی گئی کہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے (یعنی موسیٰ علیہ السلام) اور جو اس کے ارد گرد ہیں (یعنی فرشتے)

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

ان کو برکت دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے O (اور کہا گیا:) اے موسیٰ! (علیہ السلام) بے شک میں ہی اللہ عزت

الْحَكِيْمُ ۝۹ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

والا حکمت والا ہوں O اور اپنی لاٹھی ڈال دو، جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اس لاٹھی کو (ڈالنے کے بعد) لہراتے ہوئے دیکھا گویا کہ وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر

وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰ ق صلے

کر چلے اور اس کی طرف مڑ کر نہ دیکھا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اے موسیٰ! (علیہ السلام) کچھ خوف نہ کھاؤ بے شک میرے حضور رسولوں کو کچھ خوف نہیں ہوتا ہے O

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱

ہاں جو ظلم کرے پھر برائی کے بعد اس کو بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں O

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ

اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالیے تو وہ بغیر کسی عیب اور بیماری کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا (یہ ایک نشانی ہے) تو نشانیوں میں

تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۱۲

(سے جو) فرعون اور اس کی قوم کی طرف (بھیجی جاتی ہیں) بے شک وہ لوگ بڑے ہی نافرمان ہیں O

کا مالک ہے وہ جسم و جسمانیات سے بالاتر و پاک ہے۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)! جس نے تم کو بلایا اور آواز دی وہ میں ہوں اللہ غالب، کافروں کے عذاب پر قادر ہے۔ اپنے حکم و قضا میں حکمت والا۔ اس نے یہ حکم دیا کہ کوئی میرے سوا کچھ نہ پوچھے۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)! اپنی لکڑی زمین پر ڈال دو انہوں نے ڈال دی مگر جب دیکھا کہ وہ تو سانپ کی طرح ہلتی ہے ("جان" وہ سانپ جو نہ چھوٹا ہو نہ بڑا) تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور منہ پھیر کر بھی نہ دیکھا۔ تب خدا تعالیٰ نے کہا کہ اے موسیٰ! نہ ڈرو رسول میرے پاس نہیں ڈرتے ہیں اور نہ وہ شخص جس سے کوئی خطا سرزد ہو پھر وہ اس کے عوض اچھائی کرے توبہ کرے تو وہ بھی نہ ڈرے کہ میں توبہ والے کے لیے غفور ہوں، جو توبہ پر مرے اس پر رحیم ہوں (مفسرین نے "الا" کو بمعنی "ولا" لکھا تا کہ معنی ظاہری استثناء متصل نہ سمجھے جائیں اور بعض ظلم میں تاویل کرتے ہیں یعنی سہو بھول چوک مراد لیتے ہیں اور "الا" کو اپنے معنی پر رکھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو قبطی کو مارا تھا اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں، قبطی کا قتل کرنا قصداً نہ تھا، موسیٰ علیہ السلام نے صرف ایک طمانچہ مارا تھا وہ مر گیا تھا یہ کوئی جرم نہ تھا) اے موسیٰ! اپنا ہاتھ گریبان میں لے جاؤ وہ سفید چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا

تو جب آنکھیں کھولنے والی ہماری نشانیاں ان کے پاس آئیں تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہےO اور انہوں نے

بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

ظلم اور تکبر سے ان (نشانیوں) کا انکار کیا حالانکہ ان کے دلوں میں ان (کی سچائی) کا یقین تھا' پھر دیکھو کہ مفسدوں کا کیسا

الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ

ع ۱۴/۱۶

(برا) انجام ہواO اور بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو بڑا علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے (خوش ہو کر) کہا: سب تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر (علم اور نبوت عطا فرما کر) فضیلت بخشیO اور سلیمان (علیہ السلام)

سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَ

داؤد (علیہ السلام) کے (علم اور نبوت میں) وارث ہوئے اور سلیمان (علیہ السلام) نے کہا کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بھی بولی سکھائی گئی ہے اور

اُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾

ہم کو ہر قسم کی (دین و دنیا کی) نعمتیں عطا فرمائی گئی ہیں' بے شک یہی ظاہر صریح فضل (اور بزرگی) ہےO

بیماری وعیب کے۔ غرض کہ نو آیتیں معجزے دے کر ان کو فرعون وقوم کی طرف بھیجا کہ وہ قبطی بہت سخت فاسق وکافر تھے۔ جب ان کو ہماری پے در پے کھلی نشانیاں یعنی معجزے پہنچے تو وہ بولے کہ یہ سب جادو کھلا ہوا ہے۔ اور آیتوں کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل یقین رکھتے تھے کہ یہ سچے ہیں مگر فقط غرور اور سرکشی سے حق کے خلاف باتیں کرتے تھے۔ اے رسول (علیہ السلام)! دیکھیے کہ پھر آخر کو مفسد کافر فرعون اور قوم فرعون کا انجام کیا ہوا یعنی سب غرق ہو گئے ہلاک ہو گئے۔

۱۵- اور ہم نے داؤد بن یشا اور سلیمان بن داؤد کو علم وفہم ونبوت اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنا عطا فرمایا' ان دونوں نے کہا کہ خدا کا شکر واحسان ہے جس نے ہم کو علم ونبوت دے کر اپنے بہت سے مسلمان بندوں پر فضیلت دی۔

۱۶- داؤد کے علم وملک ونبوت کے وارث سلیمان ہوئے (داؤد علیہ السلام کے انیس لڑکے تھے مگر وارث علم ولائق خلافت سلیمان علیہ السلام ٹھہرے) سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور جتنی چیزیں میری مملکت میں ہیں ان سب کا علم ہم کو دیا گیا ہے اور ہر طرح کی چیزیں ہم کو عطا ہوئی ہیں اور یہ اللہ کا بڑا فضل واحسان ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ

اور سلیمان (علیہ السلام) کے ملاحظہ کے لیے ان کے لشکر جن اور انسان اور پرندوں میں سے

يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ

اکٹھے کیے گئے تو وہ (آگے بڑھنے سے) روکے جاتے تھے (تاکہ سب اکٹھے ہو جائیں)○ یہاں تک کہ جب وہ معہ لشکر چیونٹیوں کے جنگل اور میدان

يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ

میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کا لشکر بے خبری

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ

میں تمہیں کچل دیں○ تو سلیمان (علیہ السلام) چیونٹی کی بات سے مسکرا کر ہنسے اور عرض کی کہ اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے

اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

کہ تو نے جو انعام اور احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے اس کا شکریہ ادا کروں اور یہ کہ

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

میں وہ اچھے کام کروں جو تجھے پسند ہوں اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں داخل فرما جو تیرے

۱۷ تا ۱۹- اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے جن و انس، پرندوں کے لشکر تابع و مسخر کیے گئے تھے، وہ سب اکٹھے کیے گئے تھے۔ اور وہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب وہ وادی نمل کے قریب سے گزرے جس میں چیونٹیاں کثرت سے تھیں، یہ جنگل ملک شام کے قریب تھا اور چیونٹیوں نے آپ کا لشکر دیکھا تو ایک چیونٹی نے جو لنگڑی تھی اس کا نام منذرہ تھا اس نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ کہیں تم کو سلیمان اور ان کے لشکر والے بے خبری میں کچل نہ ڈالیں۔ جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس چیونٹی کی بات سنی تو مسکرائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔ سلیمان (علیہ السلام) کے لشکروں میں سے یہ کسی نے نہ سمجھا۔ کہتے ہیں کہ وہ لنگڑی چیونٹی تھی، اس کا نام منذرہ تھا، چونکہ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سمجھ لی اور کوئی نہ سمجھا تو اس کی بات سے تعجب کر کے وہ ہنسے اور خدا سے دعا کی کہ اے پروردگار! تو نے جو نعمت مجھ کو دی یعنی دنیا کی صدہا نعمتیں اور دین کی نعمتیں اور سب سے اعلیٰ علم توحید و نبوت اور میرے والدین کو بھی نعمت دی، تو تو اس نعمت کے شکر ادا کرنے کی مجھے توفیق دے اور میرے دل میں الہام کر کہ میں اعمال صالحہ خالصاً للہ کروں جس کو تو قبول فرمائے اور راضی ہو اور مجھ کو اپنے فضل و رحمت سے اپنے دربار کے مقربین اور صالحین کے گروہ میں یعنی انبیاء و مرسلین میں شامل کر۔

الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ ۡ صلے

قرب خاص کے لائق ہیں ○ اور سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کا جائزہ اور حاضری لی (اور ہُد ہُد کو نہ پایا) تو آپ نے فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ ہد ہد کو نہیں دیکھتا

اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ

یا وہ واقعی حاضر نہیں ہے ○ (اگر ایسا ہے تو) میں ضرور اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح

لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ

کر ڈالوں گا یا کوئی روشن دلیل (غیر حاضری کی) میرے سامنے بیان کرے ○ تو تھوڑی دیر کے بعد ہد ہد حاضر ہوا

فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾

تو اس نے کہا کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو آپ نے نہیں دیکھی ہے اور میں آپ کے پاس شہر سبا سے ایک یقینی خبر لایا ہوں ○

اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا

میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ ان پر حکمرانی کر رہی ہے اور اس کو ہر قسم کا سازوسامان ملا ہے اور اس کا ایک

عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ

بہت بڑا تخت ہے ○ میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا

دُوْنِ اللّٰهِ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

اور شیطان نے ان کے (برے) اعمال ان کے سامنے اچھے کر کے دکھائے ہیں تو ان کو (سیدھے)

۲۰ تا ۲۷۔ اور سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کا معائنہ کیا اور ہدہد کو اپنے مقام پر نہ پایا تو کہا: میں ہدہد کو نہیں دیکھتا ہوں کہ وہ کہاں ہے' کیا وہ پرندوں میں غائب ہے؟ اگر غائب ہے تو میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے کوئی معقول عذر پیش کرے یعنی کوئی سچا عذر عمدہ دلیل پیش کرے تو چھوڑ دوں گا۔ سلیمان (علیہ السلام) کچھ ہی دیر ٹھہرے ہوں گے کہ وہ آ گیا اور آ کر کہا کہ ایسی چیز دیکھ کر اور خبر پا کر آیا ہوں کہ تم کو نہیں معلوم' میں شہر سبا سے عجیب خبر یقینی لایا ہوں۔ میں وہاں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ اس ملک کی بادشاہ عورت ہے یعنی بلقیس نامی' اس کو بادشاہت کے لائق جو چیزیں ہوتی ہیں سب ملی ہیں اور وہ سب امور سلطنت کی عالم ہے' اس شہر میں سب عمدہ چیزیں ہیں' اس کا تخت عظیم الشان ہے' بڑے خوبصورت موتیوں' جواہرات' سونے' چاندی سے لدا ہوا ہے وغیرہ وغیرہ۔ وہ عورت اور اس کی قوم سب آفتاب پرست ہیں' خدا کو چھوڑ کر غیروں کا پوجنے والا پایا۔ ان کو شیطان نے ان کے کام یعنی شرک وغیرہ زینت دے کر دکھائے ہیں' ان کو طریق حق عبادت خدا سے روکا ہے' وہ راہ توحید نہیں پاتے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی

السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿۲۴﴾ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ

راستہ سے روک دیا ہے تو وہ سیدھی راہ نہیں پاتے ہیں O (ان پر افسوس ہے کہ) وہ کیوں اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے جو

الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۲۵﴾

آسمان اور زمین کی چھپی چیزیں نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے O

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۲۶﴾ السجدۃ قَالَ سَنَنْظُرُ

اللہ تعالیٰ ہی ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی عرش عظیم کا مالک ہے O سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اب

أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾ اذْهَبْ بِكِتَابِي هَٰذَا

ہم غور کریں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے O میرا یہ خط لے جا کر ان پر ڈال دے اور ان سے

فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ

الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں O (جب وہ خط اس عورت کو ملا تو) اس نے کہا: اے سردارو!

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ﴿۲۹﴾ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ

بے شک میری طرف ایک بزرگ عزت والا خط ڈالا گیا ہے O (اس میں یہ لکھا ہے) بے شک یہ خط سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے ہے بے شک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۳۰﴾ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿۳۱﴾ ع ۲ ۱۷ ۱۷

وہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا گیا ہے جو بڑا مہربان (اور) بڑا رحم والا ہے O یہ کہ تم میرے سامنے (تکبر نہ کرو) اور مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے پاس

عبادت کرو اس کو سجدہ کرو (اس تقدیر پر قول ہدہد کا ہے۔ ''الا'' حرف تنبیہ یا حرف ندا کا منادی محذوف ''اسجدوا'' صیغہ حاضر بحث امر' اصل یوں تھی ''الا یا قوم اسجدوا'' یا یہ کہ مقولہ سلیمان کا ہو کہ انہوں نے یہ سن کر کہا کہ وہ لوگ کیوں خدا تعالیٰ کے لیے سجدہ نہیں کرتے (اس تقدیر پر حاصل ''لم یسجدون'' ہوگا) وہ خدا جو آسمان و زمین کی خفیہ چیزیں یعنی مینہ اور گھاس نکالتا ہے اور جو تم خیر و شر چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو وہ سب جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایسے تخت کا مالک ہے جو بہت بڑا ہے۔

۲۷ تا ۲۸- ہدہد سے سلیمان (علیہ السلام) نے کہا کہ ہم تیری اس خبر میں غور کرتے ہیں کہ آیا تو سچا ہے یا جھوٹی بات بناتا ہے۔ اچھا لے یہ میرا خط لے جا اور ان کو جا کر دے' پھر ان سے الگ ہٹ کر ایسی جگہ تو ان کو دیکھے اور وہ تجھ کو نہ دیکھیں' کھڑا ہو کر دیکھ کہ وہ اس بارے میں کیا کہتی ہے اور آپس میں کیا مشورے کی بات چیت ہوتی ہے۔

۲۹ تا ۳۵- ہدہد نے بلقیس کو خط پہنچایا' وہ اپنی قوم کے پاس نکل کر آئی اور کہا: اے میری قوم کے رئیس درباریو!

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا

فرمانبردار ہو کر چلی آؤ O اس عورت (ملکہ بلقیس) نے کہا اے سردارو! تم مجھے اس معاملہ میں رائے دو میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی ہوں جب تک

حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ

کہ تم میرے پاس حاضر نہ ہو O سرداروں نے کہا کہ ہم بڑے زور والے اور سخت لڑنے والے جنگجو ہیں (ہم کسی سے ڈرتے نہیں)

وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ

اور تجھے اختیار ہے کہ تو غور کر لے کہ تو ہمیں کیا حکم دیتی ہے O (ملکہ بلقیس نے) کہا کہ جب بادشاہ کسی بستی

اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَ

میں (بہ زور) داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ اور ویران کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ ۢ بِمَ

وہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں O اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب

يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫

لے کر پلٹتے ہیں O جب ایلچی سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا (اور تحفہ پیش کیا) تو سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم مجھے

میرے پاس ایک اچھی کتاب سربستہ آئی ہے' اس کا عنوان یہ ہے کہ یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے' پہلی سطر یہ ہے کہ خط خدائے رحمٰن رحیم کے نام سے شروع ہوا' مضمون یہ ہے کہ تم لوگ غرور نہ کرو اور صلح و اطاعت سے میرے پاس چلی آؤ۔ یہ خلاصہ تھا اور اس کے سوا اور بہت سے امور تھے' خط سنا کر بولی کہ اے معززین دربار! اس بارے میں مشورہ اور انجام کار سمجھ کر بتلاؤ' میں بغیر تمہاری رائے و مشورے کے اور بے تمہارے موجود ہوئے کوئی رائے انتہاء کو نہ پہنچاؤں گی۔ وہ بولے: ہم بڑے قوت اور طاقت و سامان جنگ والے ہیں شہسوار آزمودہ کار اور سارا حکم تیرا ہے ہم تابع ہیں' تو سوچ کر ہم کو حکم دے کہ تعمیل کریں یعنی اگر حکم ہو تو سامان جنگ کی درستی ہو۔ وہ بولی: عام بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب کسی شہر میں لڑ کر فتح کر کے داخل ہوتے ہیں تو اس کو خراب کر دیتے ہیں' لوٹ مار کرتے اور عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں وہ واقع میں یونہی کرتے ہیں۔ میں سلیمان کے پاس ہدیہ بھیجتی ہوں' اس کے جواب کا انتظار ہے' دیکھوں قاصد کیا جواب لے کر پھرتے ہیں۔

۳۶ تا ۳۷۔ جب بلقیس کے قاصد نے سلیمان (علیہ السلام) کے پاس ہدیہ پیش کیے تو سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم مجھ کو مال دے کر خوش کرنا چاہتے ہو؟ مجھے جو خدا نے دیا ہے یعنی ملک سلطنت و توحید و نبوت کا علم وہ اس سے کہیں بہتر و برتر ہے جو تم کو دیا ہے یعنی مال' بلکہ تم اپنے مال و منال پر بہت خوش ہو اور وہ تم کو عزیز ہے' اگر وہ تم کو پھر واپس کیا جائے تو تم

فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾

مال کی مدد دیتے ہو تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تم کو عطا فرمایا ہے بلکہ تم تو اپنے تحفہ پر خوش ہو (اور اتراتے ہو) O

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ

(ہمیں تمہارے تحفہ کی ضرورت نہیں) تم ان کی طرف واپس جاؤ اور ہم ضرور ان پر ایک ایسا لشکر لے کر چڑھائی کریں گے کہ جس کے مقابلہ کی انہیں تاب وطاقت

اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا

نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس بستی سے اس طرح ذلیل وخوار کر کے نکالیں گے کہ وہ پست ہو جائیں گے O سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا: اے درباریو! تم میں سے

قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ

کوئی ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ میرے دربار میں فرمانبردار ہو کر حاضر ہوں اس کا تخت میرے پاس لے آئے O ایک زور آور خبیث جن بولا کہ میں اس تخت کو اس

بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾

سے پہلے لا سکتا ہوں کہ آپ دربار سے اٹھیں (اور دربار برخاست کریں) اور بے شک میں اس پر قوت والا امانت دار ہوں O

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

(مگر سلیمان علیہ السلام کو اس سے بھی پہلے منگانا منظور تھا) تو جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے سلیمان (علیہ السلام) سے عرض کی کہ میں

يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ

آپ کے پلک جھپکانے سے پہلے اس تخت کو آپ کی خدمت میں لا سکتا ہوں (چنانچہ اس نے تخت فوراً حاضر کر دیا) پھر جب سلیمان (علیہ السلام)

پھر خوش ہو جاؤ۔ اے قاصد! یہ تحفہ واپس لے جا، ہم ایسے لشکر لے کر چڑھائی کریں گے جن کے مقابلہ کی ان میں ہرگز طاقت نہ ہوگی۔ ہم شہر سبا سے ان کو ذلیل وقید کر کے نکال دیں گے اور وہ ذلیل ہو جائیں گے۔

۳۸ تا ۴۰۔ پھر سلیمان نے سب سے خطاب کر کے کہا کہ اے میرے لشکر والو! تم میں ایسا کون ہے جو بلقیس کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ صلح کے لیے یہاں تک آئیں میرے پاس اٹھا لائے۔ ایک پہلوان جن یعنی عمر نامی بولا کہ میں قبل اس کے کہ تم یہاں سے اٹھو وہ تخت تمہارے پاس لا کر حاضر کر سکتا ہوں (یعنی آدھے دن کے عرصہ میں کہ سلیمان علیہ السلام دوپہر تک کچہری کیا کرتے تھے) اور میں اس کے لے آنے پر قادر ہوں، قوت والا ہوں، امانت دار ہوں، اس کے جواہرات میں کمی نہ ہوگی۔ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: اس سے بھی زیادہ جلدی مقصود ہے تو جس شخص کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بولا (یعنی آصف بن برخیا کہ اس کو اسم اعظم یاحی یا قیوم معلوم تھا) کہ میں وہ لا سکتا ہوں اس قدر جلد کہ تم تک وہ چیز جو تم دور سے دیکھو نہ پہنچنے پائے یا یہ مطلب ہو کہ پلک جھپکنے میں وہ آ جائے گا۔ بالجملہ جب سلیمان (علیہ السلام) نے عرش بلقیس اپنے

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۗ وَمَنْ

نے اس تخت کو (اپنے پاس) رکھا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر

شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ

کرتا ہے وہ اپنی ہی اچھائی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے تو بے شک میرا

كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ

رب سب سے بے پرواہ ہے اور عزت اور خوبیوں والا ہے ○ سلیمان (علیہ السلام) نے حکم دیا کہ اس (عورت) کا تخت اس کے سامنے بدل کر بیگانہ کر دو

مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا

(اس کے امتحان کے لیے) ہم دیکھیں گے کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ سے ناواقف رہے ○ پھر جب وہ (ملکہ) آئی تو اس سے کہا گیا

عَرْشُكِ ۗ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ

کہ تمہارا تخت ایسا ہی ہے ملکہ نے کہا کہ گویا یہ ہو بہو وہی ہے اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی (کہ آپ برگزیدہ نبی ہیں) اور ہم فرمانبردار

كُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ

(مسلمان) ہو گئے ○ اور اسے ایمان لانے سے اس چیز نے روکے رکھا تھا جس کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا

سامنے اپنے تخت کے برابر رکھا دیکھا تو آصف نے سلیمان (علیہ السلام) سے کہا کہ یہ میرے خدا کا فضل ہے اور احسان ہے وہ میرا امتحان لیتا ہے کہ میں اس کی نعمت کا شکر بجالاتا ہوں یا کفران و ناشکری کرتا ہوں' جو شکر کرے گا تو اپنے لیے ثواب پائے گا جو کفران کرے گا تو وہ خدا کا کیا کرے گا اپنا ہی نقصان کرے گا' میرا رب اس کے شکر سے بے پرواہ ہے کریم ہے کہ توبہ والوں سے درگزر کرتا ہے جلدی سزا نہیں دیتا۔

۴۱ تا ۴۴۔ جب سلیمان (علیہ السلام) نے تخت بلقیس پا لیا تو کہا: اس کو بدل دو' کم و بیش کر دو' نقشہ کچھ کا کچھ کر دو' دیکھیں بلقیس پہچانتی ہے یا ان لوگوں سے ہے جو بھولے ہوئے ہیں' کچھ عقل و سمجھ نہیں رکھتے۔ جب وہ آئی تو سلیمان (علیہ السلام) نے یہی پوچھا کہ تمہارا تخت جو مشہور ہے دیکھو تو وہ کیا ایسا ہی ہے یا اور وضع کا؟ وہ بولی کہ اس سے بہت مشابہ ہے گویا کہ وہی ہے یا یہ کہ وہی ہے مگر تم نے مجھ کو دھوکہ دینے کو الٹ پلٹ کر دیا ہے' سلیمان (علیہ السلام) نے کہا کہ ہم کو خدا نے تیرے عرش کا اور اس کے یہاں آ جانے کا اور تیرے یہاں آنے کا قبل وقائع (واقع ہونا) کے علم دے دیا اور ہم اس کے لیے اخلاص و توحید برتنے والے ہیں (یا یہ کہ یہ کلام بلقیس کا ہو یعنی اس نے کہا کہ میں پہلے ہی مسلمان ہو چکی ہوں) اور خدا نے اس کا دل ان چیزوں کی عبادت سے پھیر دیا جن کی وہ پہلے عبادت کیا کرتی تھی' وہ پہلے کافروں میں سے تھی یعنی آفتاب پرست' یا یہ کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کا دل پھیر دیا اور اس کو شرک سے روکا۔ پھر اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو' جب اس نے

اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ج

پوجا کرتی تھی اور بے شک وہ کافر لوگوں میں سے تھی O پھر ملکہ سے کہا گیا کہ (محل کے) صحن میں

فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ط قَالَ اِنَّهٗ

چلی آؤ تو جب اس نے (بلوری) صحن کو دیکھا تو اس کو گہرا پانی سمجھی اور (کپڑا اوپر چڑھا کر) اپنی پنڈلیاں کھولیں سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ط قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ

یہ تو شیشوں کا جڑاؤ ایک چکنا صحن ہے ملکہ نے عرض کی کہ اے میرے رب! میں نے (بت پرستی کر کے) اپنی جان پر ظلم کیا تھا اور اب میں

اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ع ۳ ۱۴ ۱۸

سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ اللہ تعالیٰ رب العالمین کی فرمانبردار (اور مسلمان) ہوئی O اور بے شک ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی

ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ

صالح (علیہ السلام) کو بھیجا کہ (ان کو یہ حکم دیں کہ) اللہ تعالیٰ ہی کو پوجو تو (یہ سن کر) فوراً ہی وہ لوگ دو گروہ ہو

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

کر جھگڑا کرنے لگے O صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم بھلائی سے پہلے برائی کے لیے کیوں جلدی

الْحَسَنَةِ ج لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

کرتے ہو، تم اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگتے ہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے O

زمین کو دیکھا تو سمجھی کہ یہ گہرا پانی ہے اور پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھایا کہ پانی میں جا کر سلیمان (علیہ السلام) تک پہنچے۔ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: یہ چکنا شفاف صاف شیشہ سے پٹا ہوا محل ہے اس کے نیچے پانی بہتا ہے پائنچے نہ اٹھاؤ یونہی ادھر چلی آؤ۔ اس نے کہا کہ پروردگار! ہم نے جو غیر کی عبادت کی تو اپنے اوپر ظلم کیا اب میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ مسلمان ہوگئی اور اللہ پر جو سب جہانوں کا رب ہے ایمان لائی۔

۴۵ تا ۴۷۔ اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے پیغمبر صالح (علیہ السلام) کو بھیجا کہ ان سے کہو کہ خدا کی عبادت کرو توحید مانو شرک و کفر سے توبہ کرو جب انہوں نے یہ کہا تو وہ دو فرقہ ہو گئے کچھ مومن کچھ کافر کہ آپس میں دین کے بارے میں جھگڑتے تھے۔ کافر فرقہ سے صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے لوگو! عذاب کیوں مانگتے ہو اس کی کیا جلدی ہے ابھی رحمت و عافیت سے رہو ایمان لاؤ عیش کرو خدا سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے؟ شرک کفر سے توبہ کیوں نہیں کرتے کہ تم پر رحمت اترے۔ وہ بولے: رحمت کہاں بدفالی تو تم اور تمہارے ساتھیوں کے سبب سے ہے کہ تم لوگ منحوس ہو۔ صالح (علیہ السلام) نے کہا: تمہاری

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ

انہوں نے کہا کہ ہم نے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے بدشگونی لی (ہم پر تمہاری نحوست پڑی) صالح (علیہ السلام) نے فرمایا: تمہاری بدشگونی (اور

اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ

نحوست تمہارے کفر کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی بلکہ تم لوگ فتنہ اور آزمائش میں ڈالے گئے ہو ○ اور (ثمود کے) شہر میں نو شخص

فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ

(بڑے شریر) تھے، زمین میں فساد پھیلاتے تھے اور اصلاح نہ چاہتے تھے ○ ان نو آدمیوں نے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کر آپس میں عہد کیا کہ

اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

ہم ضرور حضرت صالح (علیہ السلام) اور ان کے گھر والوں پر رات کو چھاپہ ماریں گے (اور ان سب کو قتل کر دیں گے) پھر ان کے وارث سے کہیں گے

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ

کہ ہم تو ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت (شہر میں) موجود ہی نہ تھے اور بے شک ہم یقیناً سچے ہیں ○ اور انہوں نے اپنا پوشیدہ داؤ چلایا اور

كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ

ہم نے اپنی پوشیدہ تدبیر کی اور وہ (ہماری تدبیر سے) بے خبر رہے ○ پھر دیکھو ان کے داؤ کا کیسا انجام ہوا ہم نے ان کو اور ان کی تمام قوم کو ہلاک کر دیا ○

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾

تو یہ ان کے گھر خالی پڑے ہوئے ہیں (یہ) ان کے ظلم کا بدلہ (ہے)، بے شک اس (واقعہ) میں جاننے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے ○

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ

اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے بچا لیا ○ اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو

بدفالی خدا کے پاس ہے یعنی وہ سعادت ونحوست کا مالک ہے، سختی آسانی سب اس کے قبضے میں ہے بلکہ تمہارا امتحان سختی اور آسانی سے مدنظر ہے یا "تفتنون" سے یہ مطلب ہے کہ تم فتنہ یعنی کفر میں پڑے ہو۔

۴۸ تا ۵۳- اس شہر میں نو آدمی مفسد، زمین میں گناہ پھیلانے والے اور صالح علیہ السلام کا نام نہ لینے والے نابکار گنہگار روساکے لڑکے قدار بن سالف، مسطع، ریاب وغیرہ تھے۔ انہوں نے آپس میں عہد و پیمان کیا اور خدا کی مضبوط قسمیں کھائیں کہ ہم رات کو چپکے سے صالح (علیہ السلام) اور ان کے اہل وعیال پر جا پڑیں گے اور سب کو مار ڈالیں گے، پھر وارثوں قرابت داروں سے کہہ دیں گے کہ ہم ان کے قتل کے وقت یہاں تھے ہی نہیں، ہم کو خبر ہی نہیں اور ہم ضرور سچے ہیں'

لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ

ان کی قوم کی طرف بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم دیکھتے بھالتے بے حیائی پر اتر آئے ہو O کیا تم عورتوں

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

کو چھوڑ کر مردوں کے پاس مستی نکالنے جاتے ہو تم تو بڑے جاہل لوگ ہو

تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ

(جو خلاف فطرت کام کرتے ہو) O (اس نصیحت کے بعد) ان کی قوم کی طرف سے بس یہی جواب ملا کہ لوط (علیہ السلام) کے گھرانے

لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ یہ لوگ اپنے آپ کو بڑا ستھرا سمجھتے ہیں O تو ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی سوائے

اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

ان کی بیوی کے کہ جس کو ہم (علم ازلی میں) پیچھے رہ جانے والوں میں سے ٹھہرا چکے تھے O اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا تو ان ڈرائے گئے ہوؤں کا کیا

مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى ع ۱۴/۴ ۱۹

ہی بُرا مینہ تھا O (اے نبی ﷺ!) آپ (کافروں سے) فرمایئے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام

کوئی ہم کو جھوٹا نہ کہے گا یعنی ریاست کے گھمنڈ میں یہ عہد باندھا تھا۔ انہوں نے مکر کیا' مسلمانوں کی ایذاء کا ارادہ کیا اور ہم نے ان کے مکر کا جواب دیا یعنی ان کے عذاب کا قصد کیا اور ہمارے قصد سے وہ آگاہ نہ تھے' چنانچہ جب وہ صالح (علیہ السلام) کے گھر میں گھسے تو فرشتوں نے پتھروں سے مار مار کر سب کو کچلہ کر دیا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھیے کافروں کے مکر کا کیا انجام ہوا' ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو پتھروں سے ہلاک کر ڈالا اور بسبب ان کے ظلم وشرک کے ان کے گھر ویران آوارہ کھنڈر پڑے ہیں۔ اس بات میں علم والوں عقلمندوں کو جو تصدیق کرتے ہیں عبرت نصیحت ہے۔ ہم نے صالح (علیہ السلام) اور جو ان کے ساتھ مسلمان تھے کفر وشرک وفواحش وقتل ناقہ (اونٹنی) سے بچنے والے سب کو نجات دی۔
۵۴ تا ۵۹- اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' انہوں نے قوم کو نصیحت کی کہ کیا تم فحش کام کرتے ہو اور باوجودیکہ اس کا خراب ہونا جانتے ہو پھر لواطت کرتے ہو؟ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں میں شہوت صرف کرتے ہو؟ مردوں سے بدفعلی کرتے ہو' تم تو سخت جاہل اور نافرمان لوگ ہو۔ ان کی قوم کو کوئی جواب نہ بن آیا بس یہی کہا کہ لوط (علیہ السلام) کو اور ان کی اولاد زاعورا اور ریثا لڑکیوں کو اپنے گاؤں سدوم سے نکال دو' یہ بڑی پاکباز ہیں' اس فعل سے بچتی ہیں۔ ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اور ان کی لڑکیوں کو بچا لیا مگر ان کی بی بی جو منافق تھی اور اس پر ہمیشہ سے یہ حکم لگ گیا تھا کہ وہ کافروں میں باقی رہے گی۔ ہم نے ان کو ہلاک کیا اور جو ادھر ادھر مسافرت میں یا شہر سے باہر تھے ان کو پتھر برسا کر ہلاک کیا'

عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۵۹ ۭ

ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا ان کے بناوٹی شریک (یعنی برگزیدہ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اور کافروں کو ہلاک کردیا اور ان کے بناوٹی شریک کچھ کام نہ آئے) ○

ان لوگوں کو جو ڈرائے گئے سمجھائے گئے پھر نہ مانے نافرمانی ہی کرتے رہے کیا ہی برا پتھروں کا مینہ برسا تھا۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم عرض کرو کہ الحمد للہ یعنی خدا کا شکر کہ وہ ہلاک ہوئے اور خدا کی طرف سے سلامتی وسعادت ان کے حصہ میں ہے جن کو خدا نے برگزیدہ ومقرب کیا یعنی انبیاء کرام واولیاء عظام یا مراد امت مرحومہ محمدیہ علی مولاھا التحیہ۔ اے رسول! اہل مکہ سے پوچھو کہ آیا خدا کی فرمانبرداری ومحبت وعبادت افضل واعلیٰ ہے یا ان چیزوں کی عبادت جن کو یہ خدا کا شریک بتلاتے ہیں۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ

کیا وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس میں اس پانی سے

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ

تروتازہ باغ اگائے' تمہارا مقدور نہ تھا کہ تم اس کے درخت اُگالو کیا' اس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟

اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ۭ

(نہیں) بلکہ وہ لوگ (اللہ کا شریک بنا کر) سیدھی راہ سے کتراتے ہیں ○

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا

کیا وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے بسنے کے لیے زمین بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں ندیاں نکالیں اور اس کے لیے (پہاڑ)

رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ

لنگر بنائے اور دو سمندروں (میٹھے اور کھاری) کے درمیان میں آڑ بنائی' کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ ۭ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ

(ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ○ کیا وہ اللہ تعالیٰ کہ جب اسے کوئی لاچار اور عاجز پکارتا ہے تو وہ

يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ

اس کی فریاد سنتا ہے اور اس سے برائی (اور تکلیف) دور فرما دیتا ہے اور تم کو زمین کا وارث بناتا ہے (بہتر ہے یا ان کے فرضی معبود)

۶۰- ہاں یہ بتاؤ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے بنایا اور آسمان سے تمہارے لیے مینہ کس نے اتارا؟ ہم نے ہی مینہ برسایا' اس سے عمدہ عمدہ باغات جن کے گرد احاطے بنے ہیں اور نہایت تازگی والے شگفتہ ہیں اگائے' تم میں سے کسی میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کے درخت اگاتے۔ کیا خدا کے ساتھ اس کا کوئی اور شریک بھی ہے جس نے یہ باتیں کی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ کافر گمراہ کج رو ہیں کہ بتوں کو خدا کے برابر کہتے ہیں۔

۶۱- ہاں کس نے زمین کو مسکن اور رہنے کی جگہ بنایا اور اس میں نہریں بنائیں اور زمین کے تھمنے کے لیے پہاڑ مثل میخوں کے بنائے اور دو دریا ایک کھاری ایک شیریں بنائے اور ان میں غیبی روک رکھی کہ آپس میں مل نہیں سکتے۔ کیا خدا کے سوا اور کوئی معبود ہے جس نے یہ کام کیے؟ کوئی نہیں' بلکہ اکثر کافر نہیں مانتے اور تصدیق نہیں کرتے۔

۶۲- وہ کون ہے جو مضطر (مجبور) و بے کس کی دعا بلا و مصیبت میں سنتا ہے اور جب وہ اس کو پکارتا ہے تو بلا دور کرتا ہے' مشکل کھولتا ہے اور تم کو یکے بعد دیگرے زمین کا خلیفہ بناتا ہے۔ یعنی بہتوں کو مار کر نئے آدمی ان کے قائم مقام کرتا ہے۔ کیا

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کیا اس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (ہرگز نہیں) تم بہت ہی کم دھیان کرتے ہو ○ یا وہ (اللہ تعالیٰ) جو تمہیں خشکی اور تری کی

وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

اندھیریوں میں راہ دکھاتا اور وہ (اللہ تعالیٰ) جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے (بہتر ہے یا ان کے فرضی معبود) کیا

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ

اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہے (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے بالاتر ہے ○ کیا وہ (اللہ تعالیٰ) جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر اسے

مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

(فنا کرکے) دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے (بہتر ہے یا ان کے فرضی معبود) کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى

(ہرگز نہیں) (اے نبی!) آپ فرمایئے: اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو ○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: اللہ تعالیٰ کے سوا جو آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ

اور زمین میں ہیں وہ (خود ذاتی طور پر) غیب نہیں جانتے اور انہیں خود خبر نہیں کہ کب اٹھائے

خدا کے سوا اور بھی کوئی اس کا شریک ہے جس نے یہ کام کیے۔ تم بہت کم سمجھتے ہو یعنی بالکل نہیں سمجھتے نہ تھوڑا نہ بہت۔

۶۳- وہ کون ہے جو تم کو جنگل اور دریا کے تاریک ہولناک موقعوں میں سفر میں نجات دیتا ہے اور راستہ دکھاتا ہے اور وہ کون ہے جو اچھی اچھی ہوائیں اپنی رحمت باران سے پہلے خوشخبری دینے والی بھیجتا ہے؟ وہ خدا ہے' کیا اس کا کوئی ساجھی اور بھی ہے؟ ہرگز نہیں' وہ ان کافروں کے جھوٹے معبودوں سے اور ان کے شرک سے برتر' متعالی اور بلند ہے۔

۶۴ تا ۶۶- وہ کون ہے جو پیدائش ابتداء یعنی نطفہ سے چلاتا ہے' یہاں تک کہ پھر فنا کر دیتا ہے اور پھر اس کو از سر نو لوٹائے گا یعنی بروز قیامت اور کون ہے جو تم کو آسمان سے رزق کھلاتا ہے یعنی آسمان سے مینہ برساتا ہے' زمین سے درخت اگاتا ہے؟ کیا سوائے اس کے اور بھی کوئی خدا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ اے کافرو! اگر تم شرک میں سچے ہو تو لاؤ کوئی دلیل پیش کرو۔ وہ کہتے ہیں: قیامت کب ہوگی؟ تم کہہ دو کہ آسمان والے یعنی فرشتے اور زمین کی مخلوق کوئی بھی خود بخود غیب کی باتیں یعنی عذاب کا اترنا' قیامت کا آنا نہیں جانتا' خدا کی باتیں کون جانے کہ کب ہوں اور ان میں سے کوئی خود بخود نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی اور وہ قبروں سے کب اٹھیں گے۔ بلکہ کافروں کا علم فکر کرتے کرتے تھک گیا اور انہوں نے یہ طے کیا کہ قیامت نہ ہوگی بلکہ ان کو اس بارے میں شک ہے بلکہ وہ اندھے ہیں' عقل کچھ کام نہیں کرتی۔ یعنی منکر محض شک میں گرفتار ہیں۔ غیب کا علم بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کسی کو نہیں۔ روز قیامت وعذاب

يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ قف بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

جائیں گے O کیا ان کے علم کا سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہنچ گیا' کوئی نہیں (ان کی سمجھ اس معاملہ میں گئی گزری ہے) بلکہ وہ اس کی

مِّنْهَا قف بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا

طرف سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں O اور کافروں نے کہا: کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا

كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا

(مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم (دوبارہ زندہ ہو کر نکالے جائیں گے O بے شک اس کا وعدہ ہم سے اور ہم سے پہلے

نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ لا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

ہمارے باپ دادا سے بھی کیا گیا یہ تو صرف پہلوں کے قصے کہانیاں ہیں O

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

آپ فرمائیے: تم زمین میں چل پھر کر دیکھو پھر غور کرو ان مجرموں کا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ

کیا انجام ہوا O اور (اے نبی!) آپ ان پر غم نہ کھائیں اور ان کے مکر سے

مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

تنگ دل نہ ہوں۔ اور کافر کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ وعدہ کب

کا وقت عام مخلوق سے چھپا رکھنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو بذریعہ وحی جو کچھ چاہتا ہے اس کا علم عطا فرماتا ہے۔

۶۷ تا ۷۰۔ کفار مکہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا بھی خاک میں مل جائیں گے تو پھر از سر نو قبروں سے نکالے جائیں گے۔ یہ نہ ہوگا' اس کا تو وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے اگلے زمانوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اس کا کیا اعتبار' یہ تو اگلے لوگوں کی خیالی کہانیاں ہیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں سے کہہ دو کہ ذرا خدا کی زمین میں چلو پھرو' دنیا کا حال نظر عبرت وغور سے دیکھو کہ اگلے مشرکوں کا انجام کار کیا ہوا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ ایمان نہ لائیں یا یہ کہ ہلاک ہوں تو تم غم نہ کرو اور ان کے مکر و فریب کی باتوں اور کاموں سے تنگ دل نہ ہو۔

۷۱ تا ۷۵۔ کافر کہتے ہیں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم جو ہم سے عذاب کا ہمارے مغلوب ہونے کا وعدہ کرتے ہو تو اس کی کوئی میعاد بھی ہے کہ یہ کب تک ہوگا' اگر سچے ہو تو وقت بتلاؤ۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ تم جو باتیں

صٰدِقِیْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ

آئے گا ○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: قریب ہے کہ تمہارے پیچھے ہی وہ عذاب آئے گا جس کی تم جلدی

الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

مچا رہے ہو ○ اور بے شک آپ کا رب لوگوں پر بڑے فضل والا ہے لیکن اکثر

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا

لوگ ناشکری ہی کرتے ہیں (اس کا حق نہیں مانتے) ○ اور بے شک آپ کا رب یقیناً جانتا ہے

تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ مَا مِنْ غَآىِٕبَةٍ فِی السَّمَآءِ

جو ان کے سینوں میں چھپا ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ○ اور آسمان و زمین کی جتنی چھپی

وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

باتیں ہیں وہ سب ایک بیان کرنے والی کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہیں ○ بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل

یَقُصُّ عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ

کی اکثر وہ باتیں بیان فرماتا ہے جس میں وہ اختلاف

جلد دیکھنا چاہتے ہو اور ان کی تم کو جلدی ہے یعنی عذاب و قتل کی تو ان میں سے بعض چیزیں بہت ہی قریب تمہارے پیچھے لگی ہیں بہت انتظار نہ کرو (چنانچہ بروز بدر ان کہنے والوں نے تھوڑے عرصہ میں اپنی تمنا پالی اور جہنم رسید ہوئے۔)

ف: اس سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے عذاب کا وقت بتا دیا گیا تھا اور اشارتاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مطلع کیا کہ عنقریب عذاب چکھو گے اور بدر کے موقعہ پر رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر کافروں کے قتل ہونے کی مسلمانوں کو نام لے کر خبر دی اور ان کے قتل ہونے کی جگہ متعین کی چنانچہ صبح کو وہ قتل ہوئے اور جو جگہ آپ نے مقرر کی تھی وہیں ان کی نعشیں پڑی ہوئی ملیں، سب مسلمانوں نے دیکھیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے (قادری غفرلہ)۔

اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارا پروردگار تو آدمیوں پر فضل و کرم والا ہے' چاہتا ہے کہ عذاب جب تک نہ ہو' نہ ہو مگر آدمی ناشکرے ہیں' مانگ مانگ کر لیتے ہیں۔ اے رسول! آپ کا رب وہ سب باتیں جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں یعنی بغض و عداوت اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں یعنی کفر و شرک و قتال اور آسمان و زمین میں کوئی مخفی بات پوشیدہ اور کوئی راز ایسا نہیں جو کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں نہ ہو یعنی آسمان و زمین والوں کے کل احوال اس میں مندرج ہیں۔

۷۶ تا ۸۱۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن جو تم پڑھتے ہو یہ بنی اسرائیل کی ان اکثر باتوں کا جن کو وہ مذہب سمجھتے ہوئے جھگڑتے ہیں فیصلہ کرتا ہے (یعنی یہود و نصاریٰ نے جو خلاف حق عقیدے اختیار کر لیے تھے کوئی شرک کا قائل

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

کرتے ہیں O بے شک یہ کتاب ایمان داروں کے لیے رحمت اور ہدایت ہے O

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

بے شک آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ فرماتا ہے اور فرمائے گا (قیامت کے دن) وہ عزت والا

الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ

علم والا ہے O تو آپ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھیے' بے شک آپ ہی (واضح) کھلے ہوئے حق

الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ

پر ہیں O بے شک (دل کے) مردے آپ کے سنائے نہیں سن سکتے

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ

اور نہ بہرے آپ کے سنائے آپ کی پکار سن سکیں جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں O اور آپ (دل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

سے ہدایت پر لانے والے نہیں' آپ کے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو وہ مسلمان

تھا' کوئی قیامت کا منکر تھا' عیسائی تثلیث کے قائل ہیں' تین خدا بتلاتے ہیں' یہودی عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے' یہ سب شرک میں گرفتار تھے۔ قرآن سب کا رد کرتا ہے اور توحید کا حکم ناطق سناتا ہے) یہ قرآن گمراہی سے بچاتا ہے' راہ حق دکھاتا ہے جو رسول و قرآن پر ایمان لاتے ہیں ان کو رحمت بخشتا ہے' عذاب سے نجات دیتا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارا رب یہود و نصاریٰ و مشرکین کے ساتھ اپنے انصاف کے حکم سے بروز قیامت فیصلہ کرے گا' وہ عزیز ہے' سب پر غالب ہے' ہر بات کا دانا و بینا ہے۔ پس تم اسی پر بھروسہ رکھو' تم ایسے حق یعنی دین اسلام پر ہو جو کھلا ہوا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان کو جو ''موتی'' یعنی مردہ دل ہیں یا یہ کہ مثل مردوں کے بن جاتے ہیں اور ان کو جو حق سے بہرے ہیں' یا یہ کہ قرآن سنتے وقت مثل بہروں کے بن جاتے ہیں جبکہ وہ حق و توحید سے روگردانی کرتے ہیں' کلام حق نہیں منوا سکتے' ان سے قبول نہیں کروا سکتے اور جو اندھے ہیں یا مثل اندھوں کے بن جاتے ہیں ان کو زبردستی گمراہی دور کر کے راہ راست پر نہیں لا سکتے یعنی تم پیغامبر ہو۔ پیغام پہنچانے والے ہو' دلوں کے حاکم نہیں ہو' تم تو اسی کو سناؤ گے جو سننا چاہے گا اور ہماری کتاب و رسول کو مانے گا تو وہ نیک بندہ اخلاص والا مسلمان ہوگا اور اسلام قبول کرے گا۔

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ

فرمانبردار ہو جاتے ہیں O اور جب (وقت پورا ہو جائے گا اور اللہ کا) فرمان ان پر آپڑے گا (واضح ہو جائے گا قیامت کے قریب)

دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین

لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

نہیں لاتے ہوں گے O اور اس دن کو یاد کیجئے کہ جس دن ہر جماعت میں سے ایک گروہ ہم اٹھائیں گے

يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ

کہ جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتا تھا تو ان کے اگلوں کو روک لیا جائے گا (تاکہ پچھلے ان سے آکرمل جائیں) O یہاں تک کہ جب وہ سب حاضر

اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ

ہو جائیں گے تو (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا حالانکہ تمہارا علم ان آیتوں تک نہ پہنچتا تھا (یعنی بے سوچے سمجھے تم نے جھٹلایا)

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا

بھلا تم کیا کیا کام کرتے تھے O اور ان کے ظلم کے سبب ان پر بات پڑ جائے گی (ان پر الزام قائم ہو جائے گا) تو وہ (اس کے جواب میں) بات

۸۲- جب لوگوں پر غصہ وعذاب کا وعدہ آن برابر ہوگا تو ہم زمین سے یعنی صفا مروہ کے درمیان سے یا صفا سے ایک دابہ یعنی جانور نکالیں گے (بعض کہتے ہیں کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے پاس عصائے موسیٰ ہوگا) وہ لوگوں سے صاف صاف باتیں کرے گا یعنی کافر اور مسلمانوں کو الگ کرے گا، مسلمانوں کے ماتھے پر مسلمان لکھ دے گا اور کافروں کے ماتھے پر کافر لکھ دے گا۔ مسلمان اور کافر الگ الگ ہو جائیں گے۔ لیکن بہت سے آدمی ہماری نشانیوں پر یقین نہیں لاتے یعنی رسول وقرآن کو نہیں مانتے یا دابہ کا نکلنا قبول نہیں کرتے۔

۸۳ تا ۸۶- جس دن ہم ہر گروہ ہر ملک کے آدمیوں سے گروہ در گروہ گھیر کر اکٹھے کریں گے جو ہماری آیات ورسول وکتاب کے جھٹلانے والے تھے اس دن وہ فرقہ فرقہ درجہ بدرجہ صف بصف ایک جگہ روکے جائیں گے تا آنکہ سب جمع ہوں گے تو خدا ان سے پوچھے گا: کیا تم میری آیات یعنی کتاب ورسول کی تکذیب کرتے تھے، ان کے منکر تھے اور اس بات پر کہ وہ میرے بھیجے ہوئے ہیں پورا یقین نہ تھا اور ان کی حقانیت پر غور نہیں کرتے تھے؟ یا یہ کہو کہ دنیا میں کیسے کام کرتے تھے، کیا کیا کفر وشرک پھیلایا تھا اور اس وقت بسبب ان کے کفر وظلم اور شرک کے ان کے اوپر عذاب کا وعدہ، غصہ کا کلمہ اور حکم واقع ہو جائے گا۔ پس وہ کوئی بات منہ سے نہ نکال سکیں گے۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو سکون وآرام کے لیے بنایا کہ چین کریں اور دن کو روشن کہ چلیں پھریں کہ دنیا کا کام دھندا کریں؟ اس گردش ایام میں ایمان ویقین والوں

يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ

بھی نہ کر سکیں گے (اور عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے) O کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات اس لیے بنائی کہ وہ اس میں آرام

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾

کریں اور دن دیکھنے کے لیے' بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں O

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ

فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾

چاہے گا (اسے اس گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا) اور سب اس کے دربار میں (سرنگوں) عاجزی کرتے حاضر ہو جائیں گے O

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ

اور (اے دیکھنے والے!) تو پہاڑوں کو دیکھے گا تو ان کو جما ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے' یہ کام

السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ

اس اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے ہر چیز حکمت سے بنائی' بے شک جو کچھ تم کرتے ہو

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ

اللہ تعالیٰ کو اس سب کی خبر ہے O تو جو کوئی نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس سے بہتر (بدلہ)

کے لیے عبرت ہیں اور قدرت کی نشانیاں ہیں۔

۸۷ تا ۹۰- اور جس دن صور پھونکا جائے گا یعنی پہلا نفخہ موت کا تو سب آسمان و زمین کے رہنے والے فرشتے' جن' آدمی مر جائیں گے سوائے بعض کے کہ جن کو خدا نہ چاہے گا یعنی چار مقرب فرشتے کہ یہ بعد میں مریں گے اور سب آسمان زمین والے خدا کے دربار میں عاجز و ذلیل و خاشع و خاضع ہو کر حاضر ہوں گے۔ اس دن اے رسول! دیکھنے والا پہاڑوں کو سمجھے گا کہ ایک جا پر قائم ہیں حالانکہ وہ ہوا میں یوں اڑتے ہوں گے جیسے بادل کہ دل کو بظاہر ٹھہرے معلوم ہوتے ہیں اور درحقیقت ہزاروں میل اڑتے ہیں۔ یہ خدا کی قدرت کی صناعی ہے جس نے ہر چیز کو درست و استوار کیا' وہ اب سب باتوں کا جو خیر و شر تم کرتے ہو واقف و خبردار ہے۔ جو نیکی یعنی کلمہ طیبہ اخلاص کے ساتھ لائے گا تو اس کو اس کے سبب سے بھلائی و خیر ملے گی۔ وہ کلمہ اس کو خیر بھلائی دے گا۔ (یا یہ معنی ہوں کہ جو اعمال صالح کرے گا تو ان کا ثواب اور اس سے زائد خدا کا فضل بھی پائے گا۔) اور وہ لوگ یعنی مسلمان اس دن کی جزع فزع اور گھبراہٹ سے جبکہ دوزخ بند ہو جائے گی

مِّنْهَاۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ

ہو گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بھی امن میں ہوں گے ○ اور جو کوئی بدی

بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا

لے کر آئے گا تو ان کو منہ کے بل آگ میں ڈال دیا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا:) تم کو صرف اسی کا بدلہ مل رہا ہے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ

جو تم کیا کرتے تھے ○ اے لوگو! مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف اس شہر (مکہ)

الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ

کے رب کی پوجا کروں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَۚ فَمَنِ

فرمانبرداروں میں ہو کر رہوں ○ اور یہ بھی کہ میں (تم کو) قرآن پاک پڑھ کر سنایا کروں تو جو کوئی

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ

سیدھی راہ پر آ گیا تو وہ اپنی ہی جان کے لیے سیدھی راہ پر آ گیا اور جو کوئی سیدھے راستے سے بھٹک گیا تو آپ

اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

فرما دیجئے کہ میں تو صرف ڈر سنانے والوں میں سے ہوں (تمہارا ذمہ دار نہیں) ○ اور (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے کہ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ

امن میں ہوں گے اور جو شرک و کفر لائے گا تو وہ اوندھے منہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ کیا تم سب کو سوائے تمہارے کاموں کے اور بدلہ ملے گا' ہرگز نہیں جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

۹۱ تا ۹۳۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم کہہ دو کہ میں تو اکیلے اسی کو پوجتا ہوں جو اس شہر مکہ کا رب ہے جس نے اس کو معظم و مکرم و محترم کیا' حرم بنایا' سب چیزیں اسی کی ہیں' مجھ کو بھی یہی حکم ہے اور یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں کے ساتھ رہوں' ان کے دین پر رہوں اور تم سب کو قرآن سناؤں۔ جو قرآن پر ایمان لائے گا تو وہ راہ راست پائے گا' ثواب پائے گا' اپنا فائدہ کرے گا اور جو گمراہ ہو گا نہ مانے گا وہ کافر ہو گا۔ تو اے رسول (علیہ السلام)! تم کہہ دو کہ میں تو فقط قرآن کے ذریعہ سے تم کو آتش غضب خدا سے ڈراتا ہوں کوئی زبردستی ایمان دل میں ڈالنے والا نہیں اور یہ بھی کہہ دو کہ شکر و ثناء و توحید خدا کو ہے' وہ عنقریب تم کو اپنی نشانیاں' علامات توحید و قدرت و عذاب و قتل تم کو دکھائے گا' اس دن تم حق اور ناحق سمجھو گے اور حقیقت پہچانو گے یعنی بروز بدر۔ اور اے رسول (علیہ السلام)! تمہارا رب ان کے کاموں سے اور شرک و کفر سے غافل نہیں یا یہ کہ ان

فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

ہی کے لیے ہیں تو عنقریب وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا (جیسے شق القمر وغیرہ) تو تم ان کو پہچان لوگے اور آپ کا رب ان کاموں سے بے خبر نہیں ہے O

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ ۲۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۸۸ رُكُوْعَاتُهَا ۹

سورۂ قصص مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اٹھاسی آیات' نو رکوع ہیں

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ

طسم O یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں O ہم آپ کو ایمان داروں (کے فائدے)

مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ

کے لیے موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کی سچی خبر پڑھ کر سناتے ہیں O بے شک فرعون سرکش

عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَاۗىِٕفَةً

ہو گیا اور زمین میں اس نے غلبہ پایا تھا اور اس (زمین) کے لوگوں کو اپنا تابع بنا لیا تھا' ان میں کے

مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

ایک گروہ کو کمزور کر دیا تھا' ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا' بے شک وہ فسادیوں

کے شرک کے بدلہ کا ان کے مکر وفریب وخیانت وفساد کی جزاء کا چھوڑنے والا نہیں' ان کو واجبی سزا دے گا۔ اس آیت میں کفار سے جہاد وقتال کا حکم ہوا اور خاموشی منسوخ ہوئی۔

سورۃ القصص

اس سورت میں بہت سے قصے مذکور ہیں' یہ سب مکہ میں اتری ہے۔ سوائے آیت ''ان الذی فرض علیک القران'' کے کہ مابین مکہ و مدینہ مقام جحفہ میں نازل ہوئی۔

۱ تا ۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند سابق مروی ہے کہ ''ط'' سے مراد طول یعنی خدا کی قدرت اور احسان ہے اور ''س'' سے سنا بلندی و رفعت اور ''م'' سے ملک اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ قسم کھائی ہے ''تلک ایت الکتب المبین نتلوا علیک''۔

۳ تا ۶۔ یہ سورت قرآن کی آیات ہیں جو حلال وحرام امر و نہی کا بیان کرنے والا ہے۔ ہم موسیٰ (علیہ السلام) و فرعون کا سچا یقینی قصہ آپ کے واسطہ سے ان کو سناتے ہیں جو قرآن پر ایمان لاتے ہیں' اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ بے شک فرعون زمین مصر میں بڑا سرکش مغرور کافر ہو گیا تھا' اس نے لوگوں کو فرقہ فرقہ کر دیا تھا' بعض بنی اسرائیل کو کمزور کر کے ان کے چھوٹے لڑکوں کو ذبح کر ڈالتا تھا اور عورتوں اور جوانوں سے زندہ رکھ کر خدمت لیتا' وہ مفسد کافر قاتل شرک کی طرف

الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

میں کا ایک بڑا فسادی تھا ○ اور ہم ان کمزوروں پر احسان فرمانا چاہتے تھے اور ان کو سردار اور لوگوں

فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَنُمَكِّنَ

کا پیشوا بنانا چاہتے تھے اور (ان کے یعنی فرعون اور اس کے لوگوں کے ملک و مال کا) انہی کمزوروں کو وارث بنانا چاہتے تھے ○ اور ان کو

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا

ملک اور زمین میں قبضہ دینا چاہتے تھے اور پھر فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی دکھانا چاہتے تھے جس کا

كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا

انہیں ان کی طرف سے خطرہ تھا ○ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کی طرف الہام کیا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کو دودھ پلاتی رہو

خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ

اور پھر جب تجھے ان پر خوف ہو تو ان کو دریا میں ڈال دینا اور کچھ خوف و غم نہ کرنا، بے شک ہم ان کو تیرے

اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑦ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ

پاس واپس لائیں گے اور ان کو اپنا رسول بنائیں گے (موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں نے ان کو دریا میں ڈال دیا) ○ تو ان کو فرعون

لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا

کے گھر والوں نے اٹھا لیا تاکہ وہ ان سب کے لیے دشمن اور ان کو غم میں ڈالنے والے ہوں، بے شک فرعون و ہامان اور ان کے لشکر

بلانے والوں میں سے تھا۔ وہ تو یہ کرتا تھا اور ہمارا یہ ارادہ تھا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کو رسول بنا کر فرعون کو سزا دیں اور جو مصر میں مغلوب و ذلیل وضعیف کیے گئے تھے یعنی بنی اسرائیل ان پر احسان کریں۔ فرعون سے نجات دیں اور ان کو سرگروہ امام و پیشوا خیر و نیکی کی طرف بلانے والا بنائیں اور زمین میں فرعون کا والی و وارث ان کو کریں اور مصر میں ان کو قدرت و غلبہ بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں کو بنی اسرائیل کے سامنے وہی باتیں دکھلائیں جن سے وہ ڈرتے تھے۔

۷ تا ۸۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو وحی بھیجی یعنی الہام کیا (ان کا نام یوخائذ بنت لاوی ابن یعقوب تھا) کہ لڑکے کو دودھ پلائے جاؤ، جب بسبب اس کے چلانے کے یا کسی اور سبب سے کسی کے دیکھ لینے کا خوف ہو تو اس کو دریا میں ڈال دینا یعنی تابوت میں بند کر کے نیل میں پھینک دینا، ڈوبنے کا خوف نہ کرنا، اس سے رنجیدہ نہ ہونا کہ وہ ضائع ہو جائے گا، پھر نہ ملے گا ہم اس کو دوبارہ تجھ سے لا کر ملا دیں گے اور اس کو فرعون اور اس کی قوم کی طرف رسول بنائیں گے۔ چنانچہ اس نے یونہی کیا یعنی جب بہتے دریا میں موسیٰ علیہ السلام کو ڈال دیا اور ان کو لوگوں نے دیکھا تو آل فرعون نے ان کو اٹھا لیا یعنی فرعون کے محل کی لڑکیاں ان کو پانی اور

خٰطِـِٕیْنَ ⑧ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ ؕ لَا

سب خطا کار (مجرم) تھے O اور فرعون کی بی بی نے اس سے کہا کہ (یہ لڑکا) میری اور تیری آنکھ کے لیے ٹھنڈک ہے

تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ⑨

اس کو قتل نہ کرو شاید یہ ہم کو نفع دے یا ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیں اور ان کو (انجام کی) کچھ خبر نہ تھی (کہ بڑا ہو کر کیا کرے گا) O

وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ

اور صبح کو موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا' اگر ہم اس کے دل کو (صبر سے) مضبوط نہ کرتے اور اس کی ڈھارس

لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ⑩

نہ بندھاتے تو قریب تھا کہ وہ (رو پیٹ کر) ضرور اس کا راز ظاہر کر دیتی یہ اس لیے کیا کہ ان کی والدہ کو ہمارے وعدہ کا یقین رہے O

وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ ٘ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا

اور موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں نے ان کی بہن سے کہا کہ اس بچہ کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ بہن اس بچہ کو دور سے دیکھتی رہی اور وہ (فرعون کے لوگ)

یَشْعُرُوْنَ ۟ۙ ⑪ وَ حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ

بے خبر تھے O اور ہم نے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) پر سب دائیاں حرام کر دی تھیں (انہوں نے کسی کا دودھ نہ پیا)

درختوں سے نکال کر فرعون کی زوجہ کے پاس لے گئیں تا کہ وہاں رہ کر آخر کو ان کی طرف رسول بنے اور ان کا دشمن ہو اور ان کے غم ورنج و زوال ملک کا سبب ہو۔ بے شک فرعون' ہامان اور ان کے ساتھی لشکر خاطی نافرمان یعنی مشرک تھے۔

۹- اور فرعون کی یعنی آسیہ بنت مزاحم جو موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھیں' بی بی نے فرعون سے کہا کہ یہ لڑکا میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے' اس کو قتل نہ کرو' شاید یہ ہمارے کام آئے' ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اس کو متبنیٰ بنالیں' بیٹا بنا کر پال لیں اور ان کو یعنی بنی اسرائیل کو ان قصوں کی کچھ خبر نہ تھی یا یہ کہ فرعون کی قوم کو خبر نہ تھی کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں' ہم کو ماریں گے' جن کو ہم پالتے ہیں۔

۱۰ تا ۱۲- (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں یوخائذ بنت لاوی بن یعقوب کا دل سوائے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال کے ہر خیال سے خالی ہو گیا۔ صبر کی تاب نہ رہی' قریب تھا کہ جب موسیٰ (علیہ السلام) کو لوگوں نے ابن فرعون کہنا شروع کیا مارے بے قراری کے سب بھید کھول دے اور کہہ دے کہ موسیٰ (علیہ السلام) میرا لڑکا ہے' فرعون کے ڈر سے دریا میں ڈال دیا تھا' اگر ہم اس کے دل پر صبر کی گرہ نہ لگا دیتے تو وہ سب بھید کھول دیتی' ہم نے اس کو اس لیے دیا کہ وہ کرشمہ دیکھے اور خدا کے وعدہ کی تصدیق کرے اور یہ یقین جانے کہ موسیٰ (علیہ السلام) خدا کے رسول ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں نے ان کی مریم نامی بہن سے کہا کہ تو پیچھے پیچھے چلی جا' دیکھ کیا انجام ہوتا ہے' وہ چلی گئی' وہاں لڑکے کو دور سے دیکھا اور ان کو خبر نہ تھی کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن ہے۔ ہم

هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰٓ أَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُونَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ

تو ان کی بہن نے (فرعونیوں سے) کہا: کیا تمہیں میں ایسے گھر والے بتادوں جو تمہارے لیے اس بچہ کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ اور

نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ إِلٰىٓ أُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

ہمدرد بھی ہوں O تو (اس ذریعہ سے) ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ان کی ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ ان کی ماں کی آنکھیں ان سے ٹھنڈی رہیں اور وہ

وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

کچھ غم نہ کرے اور اس کو معلوم ہو جائے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہی ہوتا ہے) O اور جب موسیٰ

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰىٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ

(علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے اور زور آور اور مضبوط ہوئے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں O جب موسیٰ (علیہ السلام

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ

فرعون کے خاص) شہر میں لوگوں کے (دوپہر کے وقت نیند میں) غافل ہونے کے وقت داخل ہوئے تو آپ نے وہاں دو شخصوں کو آپس میں لڑتے ہوئے پایا

أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا

ایک موسیٰ (علیہ السلام) کی جماعت (بنی اسرائیل) سے تھا اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تو وہ شخص جو موسیٰ (علیہ السلام) کے گروہ سے تھا اس نے آپ سے مدد

نے موسیٰ (علیہ السلام) پر دودھ پینا حرام کر دیا تھا' کسی کا دودھ نہ پیتے تھے قبل اس کے کہ ان کی ماں ان کو ملے۔ تب موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن نے کہا کہ کیا میں تم کو ایسے لوگ بتادوں جو اس کی پرورش کریں' دودھ پلائیں' حفاظت کریں اور وہ اس کا بھلا چاہنے والے ہوں۔ انہوں نے قبول کیا۔ تب موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن مریم نے ان کی ماں یوخائذ کو پیش کیا۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پھر ان کے پاس لوٹا دیا کہ اس کا جی خوش ہو' آنکھ ٹھنڈی ہو اور بہت سارنج نہ کرے اور یقین کرے کہ خدا نے جو وعدہ کیا تھا وہ حق تھا' یہ سب قصے ہوتے تھے اور مصر کے اکثر آدمی ان وقائع (واقعات) کو نہ جانتے تھے۔

۱۴۔ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) جوان ہوئے یعنی اٹھارہ برس کے ہوئے اور پوری عمر کو یعنی چالیس برس کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم' حکمت' فہم و علم و نبوت عطا فرمائی اور ہم محسنوں کو یونہی جزاء و خیر دیتے ہیں یعنی فہم و علم دیتے ہیں۔ خاص انبیاء کرام کو یا یہ کہ علماء صالحین کو علم و حکمت دیتے ہیں۔

۱۵ تا ۱۹۔ اور ایک مرتبہ موسیٰ (علیہ السلام) شہر میں ایسے وقت داخل ہوئے کہ سب لوگ غافل تھے یعنی دوپہر کو یا بعد نماز مغرب' وہاں دو آدمی دیکھے ایک اسرائیلی دوسرا قبطی' وہ دونوں آپس میں جھگڑا و جدال قتال کرتے تھے' یعنی اسرائیلی موسیٰ (علیہ السلام) کے گروہ سے تھا اور وہ یعنی قبطی موسیٰ (علیہ السلام) کا دشمن تھا' جب موسیٰ (علیہ السلام) وہاں گئے تو اس نے جو موسیٰ (علیہ السلام) کی قرابت والوں سے تھا موسیٰ (علیہ السلام) سے فریاد کی اور اس کے مقابلہ میں مدد مانگی جو دشمن تھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے گھونسا بنا کر ایسا ہاتھ

مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ

مانگی اس کے مقابلہ میں جو آپ کے دشمنوں میں سے تھا (کیونکہ وہ موسیٰ (علیہ السلام) کی جماعت والے پر زیادتی کر رہا تھا) تو موسیٰ (علیہ السلام) نے (اس مظلوم

عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ

کی مدد کرنے کے لیے) اس (زیادتی کرنے والے) کو مکہ مارا تو اس کا کام تمام کر دیا موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل میں فرمایا کہ یہ کام (اس کا مکہ سے مرجانا)

اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

شیطان (کی خوشی) کے کاموں سے ہے بے شک شیطان کھلا ہوا گمراہ کرنے والا دشمن ہے ○ (پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی) عرض کی کہ اے

فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا (کہ ایک آدمی میرے گھونسہ سے مر گیا) تو تو مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا (کیونکہ انہوں نے ہلاک

فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَاۗىِٕفًا

کرنے کی غرض سے گھونسہ نہیں مارا تھا) بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب! جیسا کہ تو نے مجھ پر احسان

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ

فرمایا کہ اب میں کبھی مجرم شریروں کا مددگار نہ بنوں گا ○ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اسی شہر میں ڈرتے ہوئے صبح کی (اس) انتظار میں (کہ دیکھو اب کیا ہوتا ہے) تو

لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی وہ آپ سے پھر فریاد کر رہا تھا موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے فرمایا کہ بے شک تو کھلا ہوا گمراہ ہے ○ تو

مارا کہ وہ گر پڑا اور مر گیا اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: یہ شیطان کا کام ہے کہ میرا ارادہ اس کے قتل کا نہ تھا جو یہ میرے ہاتھ سے مارا گیا' وہ آدمی کا کھلم کھلا دشمن ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) اس کے قتل سے بہت نادم ہوئے اور کہا: پروردگار! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ ایک آدمی مار ڈالا' تو میری خطا سے درگزر فرما' گناہ بخش' خدا نے موسیٰ (علیہ السلام) کی خطا بخشی' وہ توبہ والوں کے لیے غفور رحیم ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے رب! اب کہ تو نے مجھ پر انعام کیا' معرفت توحید و مغفرت کا اکرام کیا تو اب میں مجرموں کا مددگار و ظہیر و پشت پناہ نہ ہوں گا یعنی فرعون اور اس کی قوم کا معاون و مددگار و شریک نہ ہوں گا۔ موسیٰ (علیہ السلام) قتل کے بدلہ سے شہر میں رہنے سے بہت ڈرنے لگے یہی انتظار تھا کہ دیکھیے کب پکڑے جائیں۔ ناگاہ دوسرے دن وہی آدمی جس کو کل انہوں نے بچایا تھا اور اس نے ان کی پناہ لی تھی ایک اور قبطی سے الجھا تھا' اس سے جھگڑا کر رہا تھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھ کر اس نے اس کے مقابلہ میں پھر مدد مانگی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اسرائیلی سے کہا جو مدد مانگتا تھا کہ تو بڑا بے ہودہ لڑنے والا' کھلا ہوا مفسد ہے۔ یہ کہہ کر موسیٰ (علیہ السلام) آگے بڑھے کہ اس کی مدد کریں اور قبطی کو جو دونوں کا دشمن تھا سزا دیں' وہ اسرائیلی یہ سمجھا کہ

بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا

جب موسیٰ (علیہ السلام) نے چاہا کہ اس پر گرفت کریں جو ان دونوں کا دشمن ہے تو (موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے کل والے شخص نے خیال کیا کہ موسیٰ (علیہ

قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

السلام) مجھے مارنا چاہتے ہیں لہٰذا) اس نے پکار کر کہا کہ اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کہ تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تم صرف

فِی الْاَرْضِ وَ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ

یہی چاہتے ہو کہ تم زمین میں زبردستی کرنے والے (سخت گیر) ہو کر رہو اور تم اصلاح کرنے والوں میں سے ہونا نہیں چاہتے ○ اور ایک شخص

رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی ۫ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ

شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا (جو پوشیدہ مسلمان تھا) اس نے کہا: اے موسیٰ! (علیہ السلام) بے شک فرعون کے دربار والے

یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۰﴾

آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو آپ یہاں سے نکل جائیے بے شک میں آپ کا خیر خواہ ہوں ○ تو موسیٰ (علیہ السلام) شہر سے ڈرتے

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۸ ۵

ہوئے انتظار کرتے ہوئے نکلے (کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے) آپ نے اپنے رب سے عرض کی کہ اے میرے رب! مجھے ظالم لوگوں سے بچا لے ○

وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ

اور جب موسیٰ (علیہ السلام فرعون کے شہر سے نکل کر) شہر مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے کہا کہ قریب ہے کہ میرا رب مجھے

موسیٰ (علیہ السلام) میرے مارنے کو آتے ہیں تو بولا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! کیا جیسے کل تم نے ایک آدمی مار ڈالا تھا آج مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو۔ تم کیا یہی چاہتے ہو کہ جبار ہو جاؤ، لوگوں کو قتل کرتے پھرو اور زمین مصر میں شورش مچاؤ، تمہارا ارادہ یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ صلح کراؤ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرو۔

۲۰ تا ۲۱- اور ایک آدمی یعنی حزقیل شہر کے کنارے سے یا یہ کہ شہر کے درمیان سے موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس دوڑتا کوشش کرتا آیا اور آ کر کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) مقتول کے وارث آدمی مشورہ کرتے ہیں اور تیرے قتل کی تدبیریں جمع ہو کر کرتے ہیں، تو اس شہر سے جلد نکل جا، میں تیرے لیے ناصح خیر خواہ مشفق ہوں۔ موسیٰ (علیہ السلام) یہ سن کر ڈرتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اور انتظار تھا کہ دیکھیے کب پکڑے جائیں، تب کہا: اے پروردگار! تو مجھ کو ظالم قوم یعنی اہل مصر سے نجات دے۔

۲۲- اور جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) شہر مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو اس کی راہ نہ جانتے تھے تو ڈرے کہ بہک نہ جائیں تو کہا: مجھے میرے رب سے امید ہے کہ مجھے سیدھے راستہ کی جو مدین جاتا ہے ہدایت کرے۔

السَّبِيۡلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡيَنَ وَجَدَ عَلَيۡهِ اُمَّةً مِّنَ

سیدھا راستہ دکھائے گا O اور (آپ مدین میں بغیر کسی راہ نما کے پہنچ گئے) جب آپ مدین کے پانی پر پہنچے وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا جو (اپنے جانوروں کو)

النَّاسِ يَسۡقُوۡنَ ۖ وَوَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَيۡنِ تَذُوۡدٰنِ ۚ

پانی پلا رہے تھے اور ان سے اس طرف (علیحدہ) دو عورتیں دیکھیں جو اپنے جانوروں کو روکے ہوئے تھیں' موسیٰ (علیہ السلام) نے (ان عورتوں سے) فرمایا: تمہارا کیا

قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسۡقِيۡ حَتّٰى يُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوۡنَا شَيۡخٌ

حال ہے (تم جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں) ان دونوں نے کہا کہ جب تک سب چرواہے پانی پلا کر اپنے جانوروں کو پھیر نہ لے جائیں ہم (اپنے جانوروں

كَبِيۡرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لِمَاۤ

کو) پانی نہیں پلاتے ہیں اور ہمارے باپ بوڑھے ہیں O تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا' پھر (ایک درخت کے) سائے کی طرف

اَنۡزَلۡتَ اِلَىَّ مِنۡ خَيۡرٍ فَقِيۡرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰٮهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى

سایہ میں بیٹھ گئے پھر اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب! بے شک میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اتارے محتاج ہوں O پھر ان دونوں میں سے ایک

اسۡتِحۡيَآءٍ ۡ قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ لِيَجۡزِيَكَ اَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا ؕ

عورت شرم و حیا سے چلتی ہوئی موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ بے شک میرے باپ آپ کو بلاتے ہیں تاکہ جو آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی

۲۳ تا ۲۴- اور جب شہر مدین کے پانی یعنی کنوئیں پر پہنچے تو وہاں آدمیوں کا گروہ دیکھا یعنی چالیس آدمی تھے کہ چوپایوں کو (بکریوں کو) پانی پلاتے تھے' سب سے پیچھے دو عورتیں دیکھیں کہ بکریاں لیے ہوئے روکے ہوئے کھڑی ہیں آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے دریافت کیا کہ تم دونوں آگے جا کر پانی کیوں نہیں پلاتیں' اس کا کیا سبب ہے؟ وہ بولیں: ہم نہیں پلا سکتیں جب تک اور پلانے والے چرواہے فارغ ہو کر نہ چلے جائیں اور ہمارا باپ بوڑھا ہے' اس کا کوئی مددگار نہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا' وہ دونوں باپ کے پاس گئیں اور سب قصہ کہا: موسیٰ (علیہ السلام) ایک درخت یا دیوار یا چھپر کے سایہ میں چلے گئے اور کہا: اے رب! تو نے میرے لیے جو چیز اپنے یہاں سے اتاری ہے اس کا میں محتاج ہوں یعنی بھوکا ہوں' جو رزق میرے حصے کا ہو وہ ملے۔

۲۵- پھر ان دونوں بہنوں میں سے ایک یعنی چھوٹی صفورا نامی بہت شرم و حیا سے آہستہ آہستہ موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئی یعنی اپنی آستین اپنے منہ پر رکھ لی تھی اور ہاتھ سے چہرہ چھپایا ہوا تھا جیسے کنواری لڑکیاں حیا سے چلتی ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا: تم کو ہمارا باپ بلاتا ہے کہ تم نے جو ہماری بکریوں کو پانی پلایا اس کا بدلہ دے۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے باپ کے پاس یعنی یثیرون شعیب (علیہ السلام) پیغمبر کے بھتیجے کے پاس پہنچے اور شعیب (علیہ السلام) پہلے انتقال کر چکے تھے اور ان سے موسیٰ (علیہ السلام) نے سب قصے شہر مصر سے بھاگ آنا وغیرہ بیان کیے تو یثیرون نے کہا: اب

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ

پلایا ہے اس کی آپ کو مزدوری دیں' پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس آئے اور ان کو اپنی تمام سرگزشت سنائی تو ان کے باپ نے کہا: آپ خوف

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ

نہ کیجئے آپ ظالم لوگوں سے بچ گئے ۝ ان دونوں میں سے ایک عورت نے (اپنے باپ سے) کہا: اے میرے باپ! ان کو آپ نوکر رکھ لیجئے' بے شک

مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

بہتر نوکر وہ ہے جو طاقت ور امانت دار ہو ۝ ان کے باپ نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا آپ کے ساتھ

اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

نکاح کر دوں اس مہر پر کہ آپ آٹھ سال تک میری ملازمت کریں' پھر اگر آپ دس برس پورے کر لیں تو یہ آپ کی طرف سے (احسان) ہے

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ

اور میں آپ کو زیادہ مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا ہوں' قریب ہے کہ آپ انشاء اللہ

شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ

مجھے اچھے ہی لوگوں میں پائیں گے (مجھے بدمعاملہ نہ پائیں گے) ۝ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ یہ میرے اور آپ کے درمیان میں اقرار ہو چکا'

قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع فَلَمَّا ع۷

ان دونوں میں سے جو میعاد بھی میں پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس قول و قرار پر اللہ گواہ ہے ۝ پھر جب

کچھ خوف نہیں' تم قوم ظالمین اہل مصر سے نجات پا گئے۔

۲۶- ایک لڑکی نے یعنی چھوٹی نے کہا: اے باپ! اس کو نوکر رکھ لے' بہتر سب نوکروں میں وہ ہے جو قوی ہو کہ بوجھ اٹھا سکے اور امانت دار ہو' سو یہ شخص ایسے ہی ہیں۔

۲۷ تا ۲۸- یثیرون نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا: میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کی شادی تیرے ساتھ کر دوں اس شرط پر کہ تو میری بکریوں کی مزدوری آٹھ برس کامل انجام دے' اگر دس برس تمام کر دے تو یہ تیری طرف سے زیادہ ہے افضل ہے' اس زیادتی کے بارے میں تجھ پر مشقت ڈالنا اور تجھ کو مجبور کرنا نہیں چاہتا۔ جب معاملہ پڑے گا تو انشاء اللہ عنقریب تم مجھ کو نیک بخت و صالح پاؤ گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اب یہ شرط ہمارے تمہارے درمیان میں ہو گئی' میں ان دونوں میعادوں میں سے جو چاہوں گا پوری کروں گا' تم کو مجھ پر جبر کرنے کا حق نہیں اور خدا ہمارے عہد و شرط کا وکیل و کفیل و گواہ ہے۔

۲۹- پس جب موسیٰ (علیہ السلام) نے مدت یعنی دس برس پوری کر دی اور اپنے اہل خانہ کو لے کر مصر کو چلے

قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ

موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی میعاد پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر (مصر کی طرف) چلے تو (راستہ میں) کوہ طور کی طرف

نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا

سے ایک روشنی دیکھی، آپ نے بیوی بچوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو مجھے (طور کی طرف سے) ایک آگ نظر

بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا

پڑی ہے شاید میں وہاں سے (آگ کی) کچھ خبر لاؤں یا تمہارے لیے آگ کا انگارا لاؤں تاکہ تم تاپو ○ پھر جب موسیٰ (علیہ السلام)

نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ

آگ کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں جانب سے برکت والے مقام میں ایک درخت سے آپ کو ندا دی گئی یہ کہ اے موسیٰ!

مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ لا

(علیہ السلام) بے شک میں سارے جہان کا پالنے والا اللہ تعالیٰ ہوں (یہ آگ نہیں ہے بلکہ میرے نور کی تجلی ہے) ○

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى

اور یہ (بھی ندا دی) کہ (اے موسیٰ علیہ السلام) آپ اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دیجئے، پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے

مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ

اس لاٹھی کو دیکھا گویا وہ ایک سانپ لہرا رہا ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہوئے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (ہم نے فرمایا کہ) اے موسیٰ!

تو راستہ میں طور کی طرف الٹی جانب آگ روشن دیکھی۔ بی بی سے کہا: ذرا یہیں ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے، وہاں جاؤں شاید وہاں سے کوئی خبر لاؤں یعنی راہ کا نشان معلوم ہو کہ اندھیری رات میں راہ بھول گئے تھے یا کوئی آگ کا ٹکڑا لے کر آؤں کہ اس سے آگ تاپو اور گرمی حاصل کرو، وہ سخت سردی کا موسم تھا۔

۳۰ تا ۳۲۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) آگ کے پاس پہنچے تو کنارہ وادیٔ ایمن سے موسیٰ (علیہ السلام) کے سیدھی طرف سے اس مبارک جنگل میں یعنی سرسبز و شاداب جنگل میں ایک درخت کی جانب سے آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں، سب جہانوں کا رب، جن وانس کا مالک۔ اے موسیٰ! اپنی لکڑی عصا زمین پر ڈال دو، جب موسیٰ (علیہ السلام) نے وہ لکڑی ڈالی تو دیکھا کہ وہ سر اٹھائے ہوئے حرکت کر رہی ہے گویا کہ وہ درمیان قسم کا سانپ ہے نہ بڑا نہ چھوٹا، تب تو ڈر کر الٹے پاؤں بھاگے اور ادھر کو رخ بھی نہ کیا۔ خدا نے پکارا: اے موسیٰ! آؤ اس سے نہ ڈرو، تم امن والے ہو یعنی اس کے شر سے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کو پکڑ لیا، وہ جیسی تھی ویسی ہی ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: اپنا ہاتھ گریبان میں بغل میں ڈالو وہ چمکتا نکلے گا بغیر بیماری

الْاٰمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ

(علیہ السلام) سامنے آیئے اور کچھ خوف نہ کھایئے بے شک آپ کو امان ہے (کچھ خطرہ نہیں) O اور اپنے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈال دیجئے بغیر کسی عیب

غَيْرِ سُوْٓءٍ ز وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ

کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور خوف دور کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ لیجئے لہٰذا یہ دو دلیلیں ہیں آپ کے رب کی جانب سے

بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس جانے کے لیۓ بے شک وہ بڑے نافرمان

فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ

لوگ ہیں O موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک آدمی (غلطی سے) مار ڈالا ہے تو مجھے خوف ہے کہ (اس

يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ

بدلہ میں) مجھے قتل نہ کر دیں O اور میرا بھائی ہارون ہے اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اس کو بھی میری مدد کے لیے رسول بنا

مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ز اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾ قَالَ

کہ وہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے O اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کے یعنی برص وغیرہ کی بیماری نہ ہوگی اور مثل آفتاب کے چمکے گا کہ آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اور جب لوگوں کہ ڈرانے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا ہاتھ بغل میں ڈالنا ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اصل ہاتھ ہے' یہ دو نشان تمہارے پروردگار سے تم کو ملے ہیں کہ فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ' نافرمان مفسد کافر مشرک ہیں' ان کو ہدایت کرو۔

٣٣ تا ٣٥۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے رب! میں نے ان میں کا ایک آدمی غلطی سے مار ڈالا ہے' اس کے قتل کا ارادہ نہ تھا' مجھ کو خوف ہے کہ وہ اس کے عوض مجھے قتل کریں اور میرے بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح وخوش بیان ہیں یعنی موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی' اے رب! تو ان کو بھی پیغمبری دے اور میرا معین و مددگار بنا کہ وہ میری تصدیق کریں اور میری بات صاف صاف ان کو سمجھائیں' میں خوف کرتا ہوں کہ کافر میری تکذیب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم تیری مدد کے لیے تیرے بھائی کو تیرا قوت بازو بنائیں گے اور تم دونوں کو غلبہ اور دلیل اپنی نشانیوں کے ذریعہ دیں گے اور وہ لوگ تم تک نہ پہنچیں گے یعنی تم کو ضرر ونقصان نہ دے سکیں گے اور تم اور تمہارے تابع ایمان والے فرعون اور اس کی قوم پر غالب ہوگے۔ فرعون اور اس کا لشکر مغلوب ہوگا۔

سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا

کہ عنقریب ہم آپ کے بھائی کے ذریعہ سے آپ کا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ تم دونوں

يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

کا کچھ نقصان نہ کر سکیں گے، ہماری ان نشانیوں کے ذریعے تم اور جو تمہاری پیروی کریں گے سب کے سب غالب رہو گے O

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تو (فرعون اور اس کے درباریوں نے) کہا کہ یہ تو صرف

مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ

بنا ہوا جادو ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں ایسا کبھی نہ سنا تھا O اور موسیٰ (علیہ السلام)

مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ

نے فرمایا کہ میرا رب اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا اور جس کے لیے

لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

آخرت کا گھر ہو گا' بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوتے ہیں O اور فرعون نے کہا کہ اے درباریو!

۳۶ تا ۳۷- پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) فرعون وغیرہ کے پاس ہماری آیات ید بیضاء اور عصا وغیرہ لے کر گئے تو انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! یہ کرشمے جو تم لائے ہو یہ محض جادو ہے افتراء کیا گیا کہ اپنے جی سے جوڑ لیتے ہو ہم نے ایسی باتیں تو کبھی اپنے اگلے باپ دادوں سے نہ سنی تھیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ خدا کو معلوم ہے کہ کون سیدھی راہ بتاتا ہے اور طریقہ حق و ہدایت لایا ہے اور انجام کار آخرت میں فلاح و جنت کس کے حصہ میں ہوگی۔ بے شک ظالم کافر عذاب الٰہی سے نجات نہ پائیں گے۔

۳۸ تا ۴۲- اور فرعون بولا: اے مصر والو! میں تو اپنے سوائے تمہارا کوئی خدا مستحق عبادت نہیں جانتا۔ موسیٰ (علیہ السلام) کا کہنا نہ مانو پس اے ہامان! بھٹی تیار کرا کر مضبوط اینٹیں پکوا اور میرے لیے بہت بلند محل بنوا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کے خدا کو آسمان پر جا کر دیکھوں جس کی نسبت موسیٰ (علیہ السلام) کا خیال ہے کہ وہ آسمان کا مالک ہے اور اس نے مجھ کو بھیجا ہے' میں تو اپنے گمان میں موسیٰ (علیہ السلام) کو بالکل کاذب جانتا ہوں آسمان میں کوئی بھی خدا نہیں۔ فرعون نے ایمان لانے سے غرور و تکبر کیا' سرکشی برتی اور سب قبطیوں نے (اس کے گروہ نے (زمین مصر میں غرور کیا جو ان کے لائق نہ تھا اور باطل پر اڑے رہے اور یہ خیال کیا کہ وہ ہمارے پاس لوٹ کر نہ آئیں گے۔ ہم نے فرعون کو پکڑ لیا اور "انا ربکم الا علی" اور "ما علمت لکم من الہ غیری" کہنے کا بدلہ دیا اور اس کے لشکروں کو بھی' پھر سب کو دریا میں پھینک دیا اور ڈبو دیا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھو کہ ظالموں کا یعنی فرعون اور اس کی قوم کا انجام کار کیسے ہوا۔ ہم نے ان کو ذلیل و مخذول کیا' وہ دنیا میں کافروں کے امام تھے'

يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ج فَاَوْقِدْ لِيْ

میں نہیں جانتا کہ میرے سوا تمہارا اور کوئی معبود ہے' تو اے ہامان! گارا مٹی (سے اینٹیں) بنا' پھر میرے واسطے ایک (عالیشان) بلند

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ

محل بنا شاید میں (اس پر چڑھ کر) موسیٰ (علیہ السلام) کے خدا کو جھانک آؤں

مُوْسٰى لا وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ

اور بے شک میرے گمان میں تو موسیٰ (علیہ السلام) جھوٹے ہیں O اور فرعون اور اس کے لشکروں

وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا

نے زمین میں ناحق سر اٹھایا اور وہ سمجھے کہ انہیں ہماری طرف

يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ج

لوٹنا نہیں ہے O تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا O اور ہم نے ان کو (گمراہی میں

يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ط وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

دوزخیوں کا) پیشوا بنایا تھا کہ وہ (لوگوں کو) آگ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ ہو گی O

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ

اور اس دنیا میں بھی. ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن تو

ع ۱۴ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

ان کی بہت بری گت ہو گی O اور بے شک ہم نے پہلے قرنوں کو ہلاک

دوزخ کی طرف' شرک' بت پرستی کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے' بروز قیامت وہ عذاب سے نہ بچیں گے اور ان کی مدد نہ ہوگی۔ اس دنیا میں ہم نے ان پر لعنت کی' غرق کیا اور بروز قیامت وہ ملعون ومخذول ہوں گے' کالا منہ نیلی آنکھیں ہوں گی' جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔

مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ

کرنے کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (توریت) عطا فرمائی جس میں لوگوں

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں O

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ

اور (اے نبی ﷺ!) جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو رسالت کا حکم بھیجا تو آپ طور کی مغربی سمت میں نہ تھے (ہم نے آپ کو بذریعہ

مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ

وحی اطلاع دی) اور آپ وہاں موجود نہ تھے O لیکن ہوا یہ کہ ہم نے بہت زمانہ والے پیدا کیے کہ ان پر مدتیں

الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ

دراز گزر گئیں اور نہ آپ مدین والوں میں ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے مقیم تھے

وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

لیکن ہم (آپ سے پیشتر) رسول بھیجتے رہے O اور (اسی طرح) آپ طور کے کنارے پر بھی نہ تھے جب کہ

۴۳- اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب یعنی توریت دی بعد اس کے کہ موسیٰ (علیہ السلام) سے پہلے بہت سے قرون اور گروہ ہلاک ہم نے کر دیے تھے وہ کتاب آدمیوں کے لیے یعنی بنی اسرائیل کے لیے کھلی ہوئی دلیل تھی اور گمراہی سے بچانے والی اور مسلمانوں کے لیے رحمت' تاکہ وہ نصیحت مانیں اور اس پر عمل کریں۔

۴۴ تا ۴۶- اور اے رسول (علیہ السلام)! تم پہاڑ کی مغرب کی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون کے پاس جانے کا حکم کیا تھا اور نہ تم وہاں حاضر تھے۔ مگر ہم نے امتیں اور گروہ یکے بعد دیگرے اور مختلف قومیں وقتاً فوقتاً پیدا کیں اور اگلے لوگوں کا قصہ پچھلوں کو سنایا' اسی طرح آپ کو سنایا۔ جب کوئی دنیا میں مدت تک ٹھہرا اور ایمان نہ لایا تو ہم نے وقتاً فوقتاً سب کو ہلاک کیا۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم اہل مدین میں بھی مقیم نہ تھے کہ ان کے قصے دیکھے ہوئے اپنی قوم کو سناتے ہو بلکہ تم ان کو ہماری آیتیں' غیبی خبریں ان کو سناتے ہو اور ہم نے رسول بھیجے اور اگلوں کے قصوں سے پچھلوں کو تنبیہ دی جیسا کہ تم کو اگلے قصے سنائے اور تم طور کی طرف یعنی کوہ زبیر پر بھی نہ تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا تھا یا یہ کہ جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی خاطر تمہاری امت کو پکارا تھا لیکن ان سب باتوں کا علم ہم نے تم کو دیا' تم کو رسول بنایا' یہ تمہارے رب کریم کا احسان و کرم و رحمت و نعمت آپ پر ہے کہ قرآن جس میں اخبار اولین ہیں جبریل کے واسطہ سے تم کو دیا کہ اپنی قوم یعنی قریش کو ڈراؤ جس کو تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا' تاکہ وہ نصیحت

وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) ندا کی تھی ہاں یہ آپ کے رب کی رحمت ہے (کہ اس نے آپ کو غیب کے علم عطا فرمائے)

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ

تاکہ آپ ایسی قوم کو ڈر سنائیں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا اس امید پر کہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تاکہ یہ بات نہ ہو

مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ

کہ ان کے اپنے ہی اعمالِ بد کے سبب سے جو ان کے ہاتھوں نے پہلے کیے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو جاتی تو اس وقت وہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے رب! تو نے

اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا

ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تو ہم تیری آیات کی پیروی کرتے (تیرے حکموں کو مانتے) اور ایمان والوں میں سے ہوتے (اس لیے ہم نے رسول بھیجے تاکہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ

اب ان کو کوئی عذر باقی نہ رہے) ○ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے (دین) حق آ گیا تو کہنے لگے کہ اس (نبی ﷺ) کو ایسے معجزے کیوں نہ دیئے گئے

اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ

جیسے موسیٰ (علیہ السلام) کو دیئے گئے تھے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) کیا لوگوں نے اس سے پہلے ان (معجزات) کا انکار نہ کیا تھا جو موسیٰ (علیہ السلام) کو دیئے گئے تھے

پکڑیں اور ایمان لائیں۔ اسماعیل علیہ السلام کے بعد قریش کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تشریف لائے۔

۴۷ تا ۵۱۔ اور اگر ان کفارِ قریش کو ہم ان کے کفر و شرک کے اور ان کے برے کاموں کے بدلہ مصیبت دیتے اور عذاب دیتے اور قیامت لاتے اس سے پہلے کہ کوئی رسول ان میں بھیجیں اور ان کو آگاہ کریں تو یہ کہتے یعنی عذاب نازل ہونے کے وقت کہتے کہ اے رب! تو نے کوئی رسول ہم میں کیوں نہیں بھیجا' اگر تو کوئی رسول قبل عذاب بھیجتا تو ہم تیری آیات' کتاب و رسول کو ضرور مانتے اور ایمان لاتے۔ پس اگر ان کے اس عذر کا ہم کو علم نہ ہوتا تو ہم ان کو تمہارے بھیجنے سے قبل' قرآن اتارنے سے پہلے کبھی کا ہلاک کر چکے ہوتے' لیکن ہم نے تم کو رسول بنا کر بھیجا کہ حجت تمام ہو اور ان کو کوئی عذر کرنے کا موقع نہ رہے۔ جب حق یعنی قرآن اور رسول ہماری طرف سے آیا تو وہ بولے کہ یہ رسول وہ معجزے کیوں نہیں لایا جو موسیٰ (علیہ السلام) لائے تھے یعنی ید بیضاء و عصا و من و سلویٰ وغیرہ اور قرآن لکھا لکھایا ایک ہی دفعہ کیوں نہ اتارا گیا' وہ باتیں کیوں نہیں دی گئیں جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ملی تھیں۔ کیا کفار مکہ نے موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ کفر نہیں کیا اور ان باتوں کی تکذیب نہیں کی جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ان رسول (علیہ السلام) سے پہلے دی تھیں' یہ تو کہتے ہیں کہ دو جادو ایک قسم کے ظاہر ہوئے' ایک توریت ایک قرآن اور ہم کسی کو نہیں مانتے سب کے ساتھ کفر کرتے ہیں' نہ توریت کو مانیں نہ قرآن کو۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہو

قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا ۖ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ

انہوں نے کہا تھا کہ یہ دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) جادوگر ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور یہ بھی کہا تھا کہ ہم ان دونوں میں سے کسی کو بھی نبی نہیں مانتے ○

فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ (اے لوگو!) تم اللہ تعالیٰ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں (قرآن اور توریت) سے زیادہ ہدایت

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

والی ہو میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو ○ پھر اگر وہ آپ کا یہ فرمان قبول نہ کریں تو آپ جان لیجئے کہ بے شک وہ صرف اپنی خواہشات

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ

کی پیروی کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہشوں پر چلتا ہو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا

بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۵/۸

بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں (ہٹ دھرموں) کو ہدایت نہیں فرماتا ○

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ

اور بے شک ہم ان کے پاس مسلسل (ہدایت کا) فرمان بھیجتے رہے تا کہ وہ سمجھیں (اور نصیحت حاصل کریں) ○ جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توریت وانجیل)

کہ جب تم کچھ نہیں مانتے تو تم کوئی ایسی خدا کی کتاب دکھاؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو کہ ہم اس کا اتباع کریں اگر تم اس امر میں راست گو ہو کہ وہ دونوں جادو ہیں۔ جب وہ جواب نہ دے سکے تب یہ اترا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب یہ کچھ جواب نہیں دیتے اور ان کے پاس جواب ہے ہی نہیں تو یقین کرلو کہ یہ اپنے نفس وشیطان کے خیالات کا اتباع کرتے ہیں۔ بت پرستی وغیرہ فقط خیالات پکے کر رہے ہیں۔ اس سے زائد گمراہ کون ہوگا اور حق وہدایت سے دور جو ہوا وہوس سے شرک کرتا ہے بغیر اس کے کہ اس کے پاس کوئی دلیل وبیان ہو۔ خدا اپنے سچے دین کا راستہ مشرک ظالموں کو جو لائق بخشش نہیں، نہیں دکھاتا اور ہدایت نہیں دیتا۔ ہم نے آپ کے ذریعے ان کو وقتاً فوقتاً سمجھایا اور قرآن لگاتار اترا کہ یہ کچھ سمجھیں اور نصیحت مانیں اور ایمان لائیں مگر یہ ہٹ دھرم ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ہم نے ان کو ان کی گمراہی میں یوں ہی چھوڑ دیا ہے' ان کو ڈھیل دے دی ہے۔

۵۲ تا ۵۵۔ جن لوگوں کو ہم نے قبل نزول قرآن کتاب یعنی توریت دی یعنی عبداللہ ابن سلام وغیرہ چالیس آدمی کہ مشرف باسلام ہوئے، بعض شام کے بعض یمن کے، وہ لوگ رسول وقرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول وقرآن پر ایمان لائے' یہ بے شک خدا کا کلام ہے اور حق ویقین ہے' ہم قبل اس کے کہ رسول (علیہ السلام) یہ قرآن ہم کو سنائیں مسلمان تھے یعنی اگلی کتابوں میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت وصفت وعلامات

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

وغیرہ) اس سے پہلے عطا فرمائی (ان میں جو منصف ہیں) وہ اس پر (قرآن پر) ایمان لے آتے ہیں ○ اور جب ان کے سامنے یہ کلام پڑھا جاتا ہے تو وہ

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾

کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے بے شک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے بے شک ہم اس کے نازل ہونے سے پہلے ہی (اس پر) ایمان لا چکے تھے ○

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ

ان لوگوں کو ان کے صبر کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا

(ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ان کا دگنا بدلہ دیا جائے گا ○ اور جب کوئی بیہودہ بات

اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز

سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال'

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ

بس تمہیں (دور سے ہی) سلام ہے' ہمیں جاہلوں سے کوئی سروکار نہیں ○ بے شک یہ نہیں کہ آپ جسے چاہیں

اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ اَعْلَمُ

(اپنی طرف سے زبردستی) سیدھے راستہ پر لے آئیں ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت فرماتا ہے اور وہ سیدھے راستہ پر آنے والوں

نبوت دیکھ کر یقین تھا کہ یہ یہی کتاب موعود اور رسول ہیں۔ ان لوگوں کو دوگنا ثواب ملے گا اور ان کے صبر کے بدلے دوگنا درجے ملیں گے کہ انہوں نے باوجود اپنے ہم قوموں کی طعن و تشنیع و لعن کے حق ظاہر کیا اور دین اسلام میں داخل ہوئے' وہ اچھائی سے برائی کو دور کرتے ہیں۔ کلمہ طیبہ توحید سے کلام خبیث شرک کو دفع کرتے ہیں اور ہم نے جو مال ان کو دیا ہے اس سے خدا کی راہ میں دیتے ہیں۔ جب لغو کلام یعنی کفار کی لعن طعن سنتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے کام عبادت اور دین حق ہمارے لیے۔ تمہارے اعمال' دین باطل شرک تمہارے ساتھ ہے۔ تم پر سلام ہے' خدا تم کو ہدایت دے ہم جاہلوں سے جھگڑا نہیں کرتے اور مشرکوں سے مطلب نہیں رکھتے۔ یہ سلام پیچھا چھڑانے کے لیے ہوتا ہے کہ جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔

۵۶- اے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہدایت تمہارے اختیار میں نہیں کہ جس کو چاہو اور محبت ہو اس کو عارف و مسلمان زبردستی کر لو یہ تو خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور توفیق رشد و مغفرت بخشتا ہے۔ وہ راہ پانے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ

کو خوب جانتا ہے (دل کا زبردستی پھیرنا اسی کے قبضہ میں ہے) O اور (کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں

مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ

تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں نکال باہر کریں گے (اچک لے جائیں گے) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) کیا ہم نے ان کو امن والے گھر میں جگہ نہ

كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾

دی جس کی طرف ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں (یہ) ہماری طرف سے رزق ہے لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں (قصداً انجان بنتے ہیں) O

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ

اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں جو اپنے عیش پر حد سے بڑھ گئی تھیں اور یہ ان کے مکان ہیں (اجڑے ہوئے)

لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥٨﴾

جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے اور (آخر کار) ہم ہی ان کے وارث ہوئے O

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا

اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ بستیوں کو ہلاک کر دے جب تک کہ ان کی اصل بڑی بستی میں رسول نہ بھیجے جو ان کو ہماری

والوں کو جانتا ہے کہ کون راہ پائے گا کون نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کا بھلا چاہتے تھے تب اترا کہ اس کی قسمت میں اسلام نہیں' ابوبکر وغیرہ یہ مشرف باسلام ہوئے کہ ان کی تقدیر میں تھا۔

۵۷۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر ہم مسلمان ہوں' توحید قبول کریں تو اپنے شہر اپنے گھروں سے بھگا دیے جائیں گے اور مکہ سے نکالے جائیں گے۔ کیا ہم نے ان کے لیے حرم امن والا نہیں بنایا کہ وہاں سب فتنوں سے امن ہے' وہاں ہر قسم کے پھل دور دور سے لاتے ہیں' ہم ان کو غیب سے رزق دیتے ہیں حالانکہ وہ کافر ہیں' جب ہم ان پر بہ سبب اس حرم کے ایسے احسان کرتے ہیں لہٰذا جب وہ اسلام لائیں گے تو کیوں ان کو پریشان کریں گے۔ لیکن اکثر لوگ یہ باتیں سمجھتے نہیں اور یقین نہیں کرتے۔ حارث بن عمرو نوفلی وغیرہ نے یہ بات کہی تھی ان کو جواب دیا گیا۔

۵۸ تا ۶۰۔ ہم نے بہت بستیاں جو اپنی زندگی میں کفر میں مغرور ہوگئی تھیں اور آپے سے گزر گئی تھیں' حد سے بڑھ گئی تھیں ہلاک کر ڈالیں یہ ان کے گھر ویران پڑے ہیں کہ ان کے بعد کم آباد ہوئے یعنی کوئی مسافر تھوڑی دیر کو آ کر ٹھہر گیا تو خیر ورنہ وہ سب ہمیشہ ویران ہی رہتی ہیں اور ہم ہی ان کے وارث و مالک رہے' سب برباد ہلاک ہو کر خاک ہو گئے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب یوں ہی لوگوں کا ہلاک کرنے والا نہیں کہ بغیر ان کے خبردار کیے ہوئے اور خصوصاً سب شہروں کے اعلیٰ و اعظم شہر میں یعنی مکہ میں رسول کے بغیر بھیجے ہوئے ان کو ہلاک کر دے' وہ رسول جو ان کو ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

آیتیں پڑھ کر سنائیں اور ہم بستیوں کو بھی ہلاک (اور غارت) کرتے ہیں جب کہ وہاں کے رہنے والے ظالم نافرمانی کرنے والے ہوتے ہیں ○

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا

اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا برتاؤ اور اسباب و سامان اور اس کی آرائش ہے اور جو کچھ نعمتیں اللہ تعالیٰ

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا

ع ۱۰ ۶

کے پاس ہیں وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں' کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں ○ تو کیا وہ شخص جس سے ہم نے

حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ

(جنت کا) اچھا وعدہ کیا ہو تو وہ اس کو پائے گا اس شخص کی طرح ہے جس کو ہم نے دنیا کی چند روزہ زندگی کا برتاؤ اور اسباب برتنے کو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ

دیا' پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کر کے (ہمارے دربار میں) حاضر کیا جائے گا ○ اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو پکارے گا' تو فرمائے گا کہ کہاں ہیں

شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ

میرے وہ شریک جنہیں تم گمان کرتے تھے (اور جن کا تم کو گھمنڈ تھا) ○ وہ لوگ جن پر بات ثابت ہو چکی (اور الزام قائم ہو چکا)

آیات امر و نہی سنائے۔ (ام القریٰ سے مراد مکہ ہے یا مطلق شہر کے روساء و عظماء یعنی جب تک خدا شہر کے عمائد کو خوب سمجھا نہیں لیتا تب تک عذاب نہیں بھیجتا) ہم لوگوں کے ہلاک کرنے والے نہیں جب تک وہ کفر و ظلم نہ کریں۔ اے گروہ کفار! تم کو جو چیز قدرت سے ملی ہے مال و منال' نوکر' چاکر وہ سب دنیا کی زینت چند روزہ زندگی ہے جیسے مٹی کے برتن بے بنیاد اور تازگی ظاہری ہے جس کو بقا نہیں اور مسلمانوں کے لیے جو خدا کے پاس ثواب جنت ہے' وہ بہت افضل و اعلیٰ ہے ہمیشہ ہمیشہ رہے گا یعنی وہ فنا نہ ہوگا۔ کیا تم اتنا نہیں جانتے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے لہٰذا ایمان لا کر آخرت کی نعمتیں جو ہمیشہ باقی رہیں گی' حاصل کرو۔

۶۱- کیا وہ شخص جس سے ہم نے بھلائی اور جنت کا وعدہ کر لیا اور وہ اس کو ضرور پانے والا ہے یعنی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور سب مسلمان' کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے متاع و زینت دنیا مال فانی دیا پھر وہ بروز قیامت دوزخ میں جا کر معذب ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ "من وعدنہ وعدا حسنا" سے مراد عثمان غنی ہیں اور کافر سے ابوجہل وغیرہ۔

۶۲ تا ۶۳- اور جس دن خدا کافروں کو پکارے گا اور ان سے دریافت کرے گا کہ کہو تم نے جو میرے شریک بنائے تھے اور ان کو پوجتے تھے اور خیالات بناتے تھے وہ آج کہاں ہیں یعنی قیامت کو یہ سوال ہوگا۔ تب وہ لوگ جن پر عذاب و غصہ کا فرمان ثابت ہو گیا یعنی روساء کفار کہیں گے کہ اے رب! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے دنیا میں گمراہ کیا تھا' ہم نے ان کو بھی گمراہ کیا

الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ

کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی ہیں وہ لوگ جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے اسی طرح ہم نے ان کو بھی گمراہ کیا

اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

ہم ان سے بیزار ہو کر تیری طرف رجوع کرتے ہیں وہ ہمیں نہ پوجتے تھے (بلکہ اپنی خواہشوں کو پوجتے تھے) O اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ

شریکوں (بناوٹی معبودوں) کو پکارو (کہ وہ تمہاری مدد کریں) تو وہ ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو جواب بھی نہ دیں گے اور وہ عذاب (اپنے سامنے)

كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ

دیکھیں گے کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ سیدھے راستے پر ہوتے O اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں ندا فرمائے گا تو (ان سے) پوچھے گا کہ تم نے رسولوں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا

کو کیا جواب دیا O اس دن ان پر خبریں اندھی ہو جائیں گی (ان کو جواب میں کوئی بات نہ سوجھے گی) پھر وہ آپس میں بھی پوچھ گچھ

يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ

نہ کر سکیں گے (اور انہیں کوئی جواب نہ بن پڑے گا) O پھر وہ جس نے (دنیا میں) توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے

جیسے کہ ہم خود گمراہ ہوئے خود حق وہدایت چھوڑی ان سے بھی چھڑائی اب ہم ان سے بیزار ہیں' یہ لوگ ہم کو نہ پوجتے تھے یعنی اس دن سب جھوٹے تعلق کفر و شرک کے بیکار ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے جھوٹے معبودوں کو جن کو میرا شریک سمجھتے تھے پکارو' وہ بہت پکاریں گے لیکن کچھ جواب نہ ملے گا' کوئی عذاب دفع نہ کر سکے گا اور سب کے سب یعنی گرو اور چیلے عذاب دیکھیں گے اور آرزو کریں گے کہ کاش! دنیا میں راہ راست دین اسلام و توحید اختیار کی ہوتی تو عذاب نہ پاتے۔

۶۵ تا ۶۷- اور روز قیامت خدا ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میں نے جو رسول بھیجے تھے اور انہوں نے تم کو میرا پیغام پہنچایا تھا ان کو تم نے کیا جواب دیا تھا؟ تب منہ سے بات نہ نکلے گی اور سب باتیں خبریں نابود ہو جائیں گی' اس دن وہ کچھ نہ بول نہ سکیں گے نہ مشورہ لے سکیں گے۔ لیکن جس نے کفر سے توبہ کی' ایمان لایا' اعمال صالحہ خلصاً للہ کیے تو قریب ہے کہ وہ فلاح پانے والا اور عذاب سے نجات پانے والا ہوگا۔ اے رسول! آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کرتا ہے یعنی وہ مختار ہے جس کو چاہا رسول بنایا چنانچہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنایا' خدا کے کاموں میں کسی کو اختیار نہیں۔ وہ پاک ہے اور ان کے شرک و بت پرستی سے بیزار اور سب سے بالا اور بلند تر ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب وہ باتیں بھی جانتا ہے جو یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں یعنی بغض و عداوت اور جو ظاہر کرتے ہیں یعنی کفر و معاصی۔

يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ

قریب ہے کہ وہ ضرور کامیاب ہوگا O اور اے نبی ﷺ! آپ کا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے (رسالت کے لیے) چن

لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ

لیتا ہے اور لوگوں کو اس میں کچھ اختیار نہیں، اللہ تعالیٰ ان کے شریک بنانے سے پاک اور برتر ہے O اور آپ کا رب جانتا ہے

مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ

جو ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں O وہی اللہ تعالیٰ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، دنیا

الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

اور آخرت میں اس کی تعریف ہے اور اسی کی فرمانروائی ہے اور اس کی طرف تم سب کو پھر کر جانا ہے O

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ قیامت تک برابر تمہارے اوپر رات رکھے تو اللہ تعالیٰ کے سوا

الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾

کوئی معبود ہے جو تمہارے لیے روشنی لائے، تو کیا تم سنتے نہیں ہو O

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قیامت تک برابر دن رکھے تو اللہ تعالیٰ

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ لڑکا، تمام تعریفیں وشکر دنیا و آخرت میں اسی کے لیے ہے، یعنی جو کچھ نعمت ورحمت ہے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں سب اس کی دی ہوئی ہے۔ یا یہ کہ آسمان وزمین و جنت میں جتنے فضل ورحمت واحسانات ہیں اسی کے ہیں، وہی سب پر فضل وکرم کرنے والا ہے اور سب اس کا ہی حکم ہے، وہ مالک ہے، اسی کی طرف تم سب بعد موت کے لوٹو گے۔

۷۱ تا ۷۳۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں سے دریافت کرو کہ اگر خدا رات کو تمہارے اوپر مسلط دائمی کر دے دن نہ نکالے قیامت تک تاریکی ہی میں رکھے تو اس کے سوا کوئی اور بھی ہے جو تم کو دن کی روشنی دے، کیا تم اس کا کہا نہیں سنتے جس نے تمہارے لیے دن بنایا۔ یہ بھی کہو کہ اس بارہ میں کیا رائے ہے کہ اگر خدا تمہارے اوپر دن قیامت تک کے لیے مسلط کر دے اور رات کبھی نہ لائے تو خدا کے سوا اور کون ہے جو تم کو رات دے جس میں تم آرام کرو اور قرار پاؤ، کیا تم غور سے نہیں دیکھتے اور دن رات بنانے والے کی تصدیق نہیں کرتے۔ اسی نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات دن بنائے کہ آرام

الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا

کے سوا کوئی معبود ہے جو تمہارے لیے رات لائے جس میں تم آرام کرو، کیا تم

تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا

کو یہ نعمت سوجھتی نہیں ○ اور اس نے محض اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے

فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ يَوْمَ

تاکہ رات میں تم آرام کرو اور دن میں اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر بجا لاؤ ○ اور جس دن وہ

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾

انہیں پکارے گا تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم گمان کرتے تھے (اور جن پر تمہیں گھمنڈ تھا) ○

وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

اور ہم ہر ایک گروہ میں سے ایک گواہ (الگ) نکال کر فرمائیں گے: (اے لوگو!) تم اپنی دلیل لاؤ (وہ دلیل نہ لا سکیں گے)

فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع ۱۵/۱۰

تو جان لیں گے کہ بے شک (معبود ہونا) خاص اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے اور جن کو وہ معبود بناتے ہیں وہ ان سے سب غائب ہو جائیں گے ○

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَ اٰتَيْنٰهُ

بے شک قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں سے تھا تو اس نے ان پر زیادتی کی (اور ان سے اکڑنے لگا) اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے

بھی پاؤ یعنی رات میں اور خدا کا فضل بھی تلاش کرو یعنی دن میں، علم وعبادت اور رزق تلاش کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ کہ اس نے رات و دن دونوں تمہارے فائدے کے لیے بنائے۔

۷۴ تا ۷۵۔ خدا بروز قیامت کافروں سے پکار کر کہے گا کہ میرے شریک جو تم نے اپنے خیال میں بنائے تھے وہ کہاں ہیں؟ اس دن ہم ہر گروہ سے ایک گواہ نکالیں گے یعنی رسول کہ دنیا میں آئے تھے، ہر ہر گروہ کے رسول کو طلب کریں گے، وہ پیغام رسانی کی گواہی دے گا، تب ہم کہیں گے کہ لاؤ اب تم اپنی دلیل پیش کرو کہ رسولوں کی بات تم نے کیوں رد کی اور ان کا کہا کیوں نہ مانا، تب سب یقین کریں گے کہ عبادت وحکومت وقضاء خدا کا ہی حق ہے، اس کے سوائے کوئی مالک و معبود حاکم نہیں اور وہ جو دنیا میں افتراء کیا کرتے تھے اور شیطانوں کو اور بتوں کو پوجتے تھے سب گم ہو جائیں گے اور سب کو اپنی اپنی پڑ جائے گی، کوئی ان کی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔

۷۶ تا ۷۸۔ بے شک قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں سے تھا، وہ باغی ہو گیا، اس نے سرکشی کی شرارت کرنے لگا۔

مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ق

تھے کہ جن کی چابیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾

(اے قارون!) تو نہ اترا بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے ○

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ

اور جو کچھ مال اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عطا فرمایا ہے اس سے آخرت کا گھر تلاش کر اور اپنی دنیا (کی اچھائی کرنے) کا حصہ نہ بھول اور جس

مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ

طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان فرمایا اسی طرح تو بھی (لوگوں پر) احسان کر اور زمین میں فساد

الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾

نہ تلاش کر بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں فرماتا ہے ○

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ط اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ

کہنے لگا کہ یہ مال تو مجھے ایک علم کے ذریعہ سے ملا ہے جو میرے پاس ہے' کیا اس نے یہ نہ جانا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے

موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کا مقابلہ کرنا چاہا' وہ موسیٰ (علیہ السلام) کا چچازاد بھائی تھا' اس نے کہا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کو پیغمبری ملی' ہارون (علیہ السلام) کو جبورۃ یعنی ریاست واہتمام ملا لیکن میں کچھ نہ ہوا اور موسیٰ (علیہ السلام) کی نبوت میں جھگڑا شروع کیا۔ ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے تھے کہ ان کی کنجیوں کے اٹھانے کی ایک جماعت میں طاقت نہ تھی جو قوی و پہلوان بھی ہوتے تھے یعنی چالیس پہلوان بدقت اٹھا پاتے تھے۔ موسیٰ (علیہ السلام) کے لوگوں نے اس سے کہا کہ اے قارون! دنیا کے مال و منال شرک پر غرور و گھمنڈ نہ کر' خدا اترانے والوں کو آپے سے گزر جانے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ اے قارون! خدا نے جو تجھے مال و منال دولت عطا کی ہے اس کے ذریعہ سے آخرت یعنی جنت اور اپنا حصہ آخرت کا تلاش کر' دنیا کا حصہ لے کر نہ بھول جا۔ یا یہ مطلب ہو کہ تو آخرت لے تو تیری دنیا بھی بنی رہے۔ خدا کی راہ میں دینے سے دولت بڑھے گی کم نہیں ہوگی اور تو جیسا کہ تیرے اوپر خدا نے احسان کیا ہے فقیر و غریب لوگوں پر احسان کر اور زمین میں موسیٰ (علیہ السلام) کے خلاف فساد نہ پھیلا' معاصی میں مبتلا نہ ہو' خدا مفسدوں اور نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا۔ قارون بولا کہ مال جو مجھ کو ملا ہے تو دانش و علم کے سبب سے ملا ہے جو میرے پاس ہے یعنی خدا نے مجھ کو اس کا لائق اور سب سے فائق دیکھ کر دیا ہے' یا یہ کہ میں نے یہ عقل سے پیدا کیا ہے یعنی بذریعہ علم کیمیا۔ کیا قارون نے یہ نہ سمجھا کہ خدا نے اس سے پہلے صدہا قومیں ہلاک کر دیں جو مال و دولت اور قوت پہلوانی میں اور لشکر و جماعت میں اس سے بدرجہا قوی اور تعداد میں اس کی جماعت سے زیادہ تھیں۔ قیامت میں مجرموں' کافروں کے دریافت حال کی کوئی ضرورت نہ

اَهۡلَكَ مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّاَكۡثَرُ

پہلے بہت سے زمانہ والوں کو جن کی قوتیں اس سے بھی سخت تھیں اور ان (کا مال اور ان) کی جماعتیں اس سے بھی زیادہ تھیں ہلاک کر دیا

جَمۡعًا ؕ وَلَا يُسۡـَٔلُ عَنۡ ذُنُوۡبِهِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝۷۸ فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ

اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں (اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے) ○ وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی

فِىۡ زِيۡنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ يُرِيۡدُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا يٰلَيۡتَ لَنَا

آرائش (اور کروفر) کے ساتھ نکلا اور جو دنیا ہی کی زندگی چاہتے ہیں انہوں نے کہا: کاش کہ

مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ قَارُوۡنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ ۝۷۹ وَقَالَ الَّذِيۡنَ

ہم کو بھی ایسا ہی (مال) ملتا جیسا قارون کو ملا، بے شک اس کا بڑا نصیب ہے ○ اور علم والوں نے کہا:

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَيۡلَكُمۡ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لِّمَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ

(اے کم بختو!) تمہاری خرابی ہو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا ثواب بہت بہتر ہے اور یہ باتیں صبر

وَلَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوۡنَ ۝۸۰ فَخَسَفۡنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الۡاَرۡضَ قف فَمَا

والوں ہی کو نصیب ہوتی ہیں ○ تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو (جس میں خزانے وغیرہ تھے) زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی ایسی

ہوگی ان کی بری صورت ان کے برے نشان سے خود ظاہر ہو جائے گا کہ یہ مجرم ہیں ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

۷۹ تا ۸۳- قارون اپنے کنبے قبیلے کے سامنے اپنے ساز و سامان میں بن ٹھن کر نکلا' گھوڑے' خچر' غلام' باندیاں' سونے چاندی کا اسباب' عجب عجب طرح کے ہتھیار عمدہ لے کر نکلا' تب دنیا کی زندگی کے طالبوں نے کہا کہ کاش! ہمیں بھی قارون جیسا مال و منال ملتا' وہ بڑے مرتبہ اور نصیبہ والا ہے۔ لیکن علم و زہد و توکل والوں نے کہا جو دنیا سے بیزار عقبیٰ کے طالب تھے کہ افسوس ہے تم پر' خدا تم پر دنیا کو تنگ کرے' خدا کا ثواب جنت میں مسلمانوں کے لیے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو مانتے ہیں اور اعمال صالحہ اخلاص سے کرتے ہیں دنیا سے کہیں بہتر و افضل ہے۔ جنت نہ ملے گی مگر ان کو جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔ یا یہ کہ کلمہ کی توفیق نہ ملے گی اور اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے لوگوں کو روکنے کا رتبہ نہ دستیاب ہوگا مگر صابروں کو اور ہم نے قارون اور اس کے گھر بار' مکانات' خزانے وغیرہ کو زمین میں دھنسا دیا' زمین میں غائب کر دیا' اس کے لیے اس کے گروہ' مال و منال اور جماعت کام نہ آئی جو خدا کے عذاب سے جب نازل ہوا تھا اس کو بچاتے اور نہ وہ خود اپنی حفاظت کر سکا۔ جو کل اس کا مرتبہ مال و دولت' قدر و منزلت اپنے لیے مانگتے تھے وہ کہنے لگے: افسوس! قارون جو کہتا تھا کہ میں نے بذریعہ علم پیدا کیا ہے سو وہ کاذب تھا' بلکہ خدا مالک ہے جس کو اپنے بندوں میں سے جس قدر چاہتا ہے مال کشادہ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ روزی کرتا ہے' بہت سا مال دنیا اکثر خدا کا امتحان ہوتا ہے اور تنگ دستی مہلت ہوتی ہے' اگر ہم کو بھی ایسا

كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ

جماعت نہ تھی کہ جو اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ (موسیٰ علیہ السلام سے) بدلہ لے سکا

الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ

(اور نہ عذاب سے بچ سکا) O اور کل جن لوگوں نے اس کے مرتبہ کی تمنا اور آرزو کی تھی وہ صبح کو کہنے لگے: عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ

اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے

لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اور اگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اس کا احسان ہم پر نہ ہوتا تو ہم کو بھی (قارون کی طرح) زمین میں دھنسا دیتا کہ افسوس کافروں

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ ع ۸ ۱۱

کو فلاح نہیں مل سکتی O (دنیا تو سب کے لیے عام ہے مگر) یہ آخرت کا گھر ہم خاص ان ہی کے لیے کرتے ہیں (ان کو ہی دیتے ہیں)

عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ

جو زمین میں تکبر اور گردن کشی اور فساد کرنا نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کا ہے O جو نیکی لے کر

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

آئے گا تو اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو کوئی برائی لائے گا تو برائی کرنے

مال ملتا اور خدا کا ہم پر احسان نہ ہوتا کہ اس نے ہم سے اتنا مال روک رکھا تو ہم بھی قارون کی طرح زمین میں دھنس جاتے۔ تحقیق کافر فلاح وظفر ونجات نہیں پاتے۔ (''ویکان'' میں ''ی ک'' زائد ہے' اصل ''وانہ'' تھا۔ بعض ''وی'' کو کلمہ تاسف وتنبیہ کہتے ہیں اور بھی کئی اقوال ہیں) اور آخرت کا گھر یعنی آخرت میں جنت ہم انہیں کو دیں گے جو دنیا میں تکبر وغرور نہیں کرتے' فساد نہیں کرتے پھیلاتے' بدکار فاسق و فاجر نہیں ہوتے اور انجام میں جنت انہیں کو ملے گی جو کفر و شرک وفواحش' غلو اور فساد سے بچتے ہیں۔

۸۴- جو دنیا میں نیکی کرے گا' کلمہ طیبہ اخلاص سے کہے گا تو اس کے سبب سے اس کو بہتری ملے گی اور جو شرک کرے گا' برائی لائے گا' جو سیئات کرتے ہیں ان کو وہی بدلہ ملے گا جو وہ کرتے ہیں یعنی دوزخ۔

۸۵ تا ۸۸- اے رسول (علیہ السلام)! جس نے آپ پر قرآن فرض کیا اور بذریعہ جبرائیل اتارا وہ آپ کو وعدہ کی جگہ پھیر کر لے جائے گا یعنی مکہ فتح کرے گا' وہاں تم پھر جاؤ گے' یا یہ کہ جنت میں داخل کرے گا۔ تم کہہ دو کہ جب تم نہیں مانتے تو خیر میرا

يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

والوں کو اسی قدر سزا دی جائے گی جو وہ کرتے تھے ○

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ

(اے نبی علیہ السلام!) جس اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن پاک فرض کیا وہ ضرور آپ کو اس جگہ پھیر لائے گا جہاں آپ پھرنا چاہتے ہیں (یعنی مکہ مکرمہ

رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

کی طرف) (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمائیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت (اور دین حق) لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں پڑا ہے ○

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

اور تم کو تو توقع اور امید بھی نہ تھی کہ تم پر کتاب اتاری جائے گی مگر تمہارے رب کی (تم پر) رحمت اور مہربانی ہوئی

فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

(جو کتاب اتاری) تو تم کافروں کی (پشت پناہی اور) طرف داری ہرگز نہ کرنا ○ اور ہرگز ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں

بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

آپ پر نازل ہونے کے بعد آپ کو کوئی ان سے باز رکھے اور آپ اپنے رب کی طرف (لوگوں کو) بلایئے اور ہرگز شرک والوں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ قف

وقف لازم

میں سے نہ ہوں ○ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے فرضی خدا کو نہ پوجو' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اس کی ذات کے سوا

رب خوب جانتا ہے کہ ہدایت و توحید کون لایا ہے اور کھلے کفر گمراہی میں کون گرفتار ہے۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم کو پہلے سے کیا یہ امید تھی کہ تم کو کتاب دی جائے گی' جبرائیل قرآن لے کر آئیں گے' تم نبی بنو گے' کچھ امید نہ تھی' یہ تو صرف آپ کے رب کی آپ پر رحمت و کرامت و فضل و احسان وعنایت ہے۔ تم کافروں کے مددگار نہ بنو یعنی کفار قریش کو اپنا نہ سمجھو۔ ایسا نہ ہو کہ کافر آپ کو خدا کی آیتوں سے اور پیغام رسانی سے روک لیں بعد ازاں کہ وہ آپ کی طرف بذریعہ جبرائیل اتاری گئی ہیں' تم لوگوں کو توحید و قرآن کی طرف بلاؤ اور مشرکوں کا ساتھ نہ دو یعنی اپنی قوم کی خاطر اپنا دین نہ چھوڑو اور خدا کے ساتھ اور شریک نہ کرو' سوائے اس کے کسی کو نہ پوجو اور نہ کسی کو شرک کا حکم کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ وحدہ لاشریک لہ ہے۔ ہر چیز سوائے اس کی ذات کے فانی ہے' ہر عمل جو اس کے لیے خالصاً نہ کیا گیا ہو بے کار ہے' ہر ملک سوائے اس کے ملک کے زائل اور فانی ہے۔ اسی کا حکم ہے' اسی کا فیصلہ ہے' تم سب مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹو گے' وہ تم کو بحسب رتبۂ اعمال جزاء و سزا دے گا۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾ ع

ہر چیز فانی ہے' اسی کی حکومت اور بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے ○

(۲۹) سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ (۸۵) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آياتها ۶۹ ركوعاتها ۷

سورۂ عنکبوت مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انہتر آیات' سات رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ

الم ○ کیا لوگ اس گھمنڈ (اور خیال) میں ہیں کہ وہ صرف اتنی بات کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی

لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ

(ہاں آزمائش ضرور ہوگی) ○ اور بے شک ہم نے ان سے پہلے والوں کی بھی آزمائش کی تو بے شک اللہ تعالیٰ (تمہاری آزمائش کرکے) سچوں کو

اللّٰهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿٣﴾ أَمْ حَسِبَ

بھی ضرور دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی ضرور دیکھے گا (اور سچ اور جھوٹ ظاہر فرمائے گا) ○ کیا جو بُرے کام کرتے ہیں

سورۃ العنکبوت

اس سورت میں عنکبوت (مکڑی) کا ذکر ہے' یہ سب مکی ہے۔ ''الم'' سے مراد ''انا اللہ اعلم'' ہے یعنی میں خدا ہر بات کا عالم ہوں یا ان حروف کی قسم کھائی گئی ہے اور جواب قسم ''ولقد فتنا الذین من قبلھم'' ہے۔

۲ تا ۳- کیا آدمی یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ فقط یہی کہہ کر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم رسول وقرآن پر ایمان لائے اور وہ فتنہ میں نہ ڈالے جائیں گے یعنی ان کا امتحان نہ ہوگا؟ یعنی اصحاب رسول (علیہ السلام) کیا یہ سمجھتے ہیں کہ بعد انتقال رسول (علیہ السلام) بھی سب لوگ ایسے ہی ہوں گے اور فقط ایمان لائے کہہ دینا کافی ہوگا' کوئی فتنہ نہ ہوگا۔ نہیں ایسا نہیں بلکہ بہت بلائیں ہتک حرمت' بدعتیں' نافرمانیاں ظاہر ہوں گی اور ہم نے اگلے لوگوں کو جو ان سے پہلے گزر گئے پیغمبروں کے انتقال کے بعد فتنہ میں ڈالا' ان کا امتحان لیا اور بدعت ونفسانیت' نافرمانی انہوں نے جاری کی' یہ اختلاف اس نے اس لیے ڈالا کہ امتحان ہو اور خدا ان کو جو ایمان میں صادق ہیں' ہوا وہوس ومنکرات شرعیہ سے بچتے ہیں دیکھ لے اور ان کو اوروں سے جدا کر دے اور ان کو بھی دیکھ لے جو جھوٹے ہیں' ہوا وہوس وبدعت یعنی طریقہ مخالف سنت وگمراہی اختیار کرتے ہیں۔ یا فتنہ سے مراد جہاد کے مصائب ہوں کہ فقط ''امنا'' کہہ دینے سے مطلب نہیں نکلتا بلکہ خدا خوب آزمائش لے گا' معرکوں میں صبر وثبات کا امتحان لے گا۔

تنبیہہ: اللہ تعالیٰ ازل سے جانتا ہے کہ کون ایمان لائے گا اور اس پر قائم رہے گا اور کون ایمان نہ لائے گا' اس کو آزمائش کی ضرورت نہیں۔ یہ آزمائش لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے ہوتی ہے تاکہ لوگ جھوٹے اور سچے ہو جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ سے کوئی پوشیدہ نہیں' جو کچھ ہو چکا وہ بھی جانتا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے وہ بھی جانتا ہے۔

۴ تا ۷- ابوجہل بن ہشام اور ولید بن مغیرہ اور عتبہ وشیبہ ہر دو پسران ربیعہ نے بروز بدر لشکر اسلام سے اپنا اپنا

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ④

انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم سے (بھاگ کر) کہیں نکل جائیں گے (ایسا ہرگز نہیں) وہ کیا ہی بُری تجویز کرتے ہیں O

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید ہو تو (ان کو ضرور تیاری کرنی چاہیے کیونکہ) بے شک اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ

میعاد ضرور آنے والی ہے اور وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے O اور جو کوئی (اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اور) کوشش کرتا ہے تو وہ اپنی ہی بھلائی

اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کے لیے کوشش کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے (بے پروا) اور بے نیاز ہے (اسے کسی کی کوشش کی ضرورت نہیں) O اور جو لوگ ایمان لائے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

اور انہوں نے نیک کام کیے تو ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں اتار دیں گے (مٹا دیں گے) اور ہم ضرور ان کو ان کے

اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑦ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

سب اچھے کاموں کا جو وہ کرتے تھے بدلہ دیں گے O اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ

حریف مقابل طلب کیا' حضرت شیر خدا مولیٰ علی اور حضرت حمزہ اور عتبہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نکلے اور آپس میں طرفین نے مفاخرت کی رجز پڑھی' تب اترا کہ کیا وہ لوگ جو برے کام یعنی شرک و کفر کرتے ہیں' یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ پیش دستی کر جائیں گے اور ہمارے ہاتھ سے چھوٹ کر عذاب سے بچ کر کہیں بھاگ جائیں گے' یہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں اور برا خیال بناتے ہیں۔ جو خدا کے ملنے کی تمنا رکھتا ہے اور قیامت پر یقین رکھتا ہے' اس سے ڈرتا ہے تو خدا کا وعدہ ضرور آنے والا ہے' ضرور سب مر کر اٹھیں گے' خدا دونوں کی باتیں سننے والا ہے اور ہر شخص کا طرفین سے حال جانتا ہے اور کس کو کیا ملے گا یہ بھی جانتا ہے' جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے یعنی بروز بدر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ تو وہ اپنے ہی لیے جہاد کرتا ہے یعنی خدا کو احتیاج نہیں' جہاد میں اسی کا نفع ہے۔ خدا تو سب جہانوں سے بے پروا ہے' کسی کے جہاد کی اس کو احتیاج نہیں اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے تو ان کی ہم خطائیں مٹا دیں گے اور گناہوں سے ان کو پاک کر دیں گے اور ان کو ان کے ان کاموں کا جو جہاد وغیرہ دنیا میں کرتے تھے بہت عمدہ جزاء اور بدلہ دیں گے (مفسر کے نزدیک کفارہ سیئات سے مراد مادون الکبائر ہے لیکن جمہور اہل سنت صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے اماموں و مجتہدوں کے نزدیک گناہ صغیرہ و کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں۔ فقیر قادری غفرلہ۔)

۸ تا ۹۔ اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کا اور ان کا حکم ماننے کا حکم دیا۔ لیکن اگر وہ تجھے شرک کا

بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ

احسان کرنے کی تاکید فرمائی اور یہ کہ اگر وہ تجھ سے اس بات کی کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ ایسی

لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا

چیزوں کو شریک کرے جن کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان، پھر تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے تو جو کچھ تم کرتے تھے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ سب تم کو جتا (بتا) دوں گا O اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ہم ضرور انہیں

لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ

نیکوں میں داخل فرمائیں گے O اور جو کچھ لوگ (زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

پر ایمان لے آئے تو جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کو کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ

كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا

کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے کوئی مدد آ جائے (اور آپ کو فتح حاصل ہو) تو وہ ضرور کہیں گے:

حکم دیں، اس بات پر زور دیں کہ تو بت کو پوج جس کا تجھے کوئی علم نہیں اور جس پر کوئی دلیل قائم نہیں اور جس کے بطلان و خسران پر قطعی دلائل قائم ہیں تو ان کی ایسی لغو بات میں ہرگز تابع داری نہ کر۔ تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے، ماں باپ اولاد سب میرے پاس آئیں گے۔ میں تم کو تمہارے اعمال کی سزا جزاء دوں گا کہ کیا کیا اعمال خیر و شر، کفر و ایمان میں کیے اور جو رسول اور قرآن پر ایمان لائے گا، اعمال صالحہ خالصاً للہ کرے گا تو ہم ان کو صالحین کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے یعنی وہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین، مولیٰ علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہوگا اور ان کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ سعد بن ابی وقاص کے والدین مالک اور حمنہ بنت ابوسفیان کافر تھے، ان کو بھی کفر کا حکم کرتے تھے تب یہ اترا یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ماں باپ، عزیز و اقارب، بادشاہ و رعایا کسی کا بھی حکم نہ ماننا چاہیے۔

۱۰ تا ۱۱۔ بعض آدمی کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان و توحید خدا کی تصدیق کی لیکن جب خدا کی راہ میں ان کو کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو آدمیوں کے عذاب، تکلیف کو دنیا میں مثل عذاب الٰہی کے سمجھ لیتے ہیں، کوڑے وغیرہ لگنے کو مثل عذاب جہنم ابدی کے جانتے ہیں اور کافر ہو جاتے ہیں اور اگر خدا کی مدد مسلمانوں پر آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اے اہل اسلام! ہم تو تمہارے ساتھ تھے، تمہارے ہم مذہب تھے۔ کیا خدا کو سب جہانوں کے دلوں کی خبر نہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں؟ اس کو سب کے خیر و شر کا حال معلوم ہے۔ خدا ان کو بھی جانتا ہے اور دیکھتا ہے جو ظاہر و باطن میں اسلام لائے اور جو منافق ہیں، ان سب کو جدا جدا کر

كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ⑩

ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے' کیا جو کچھ جہان بھر کے لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اسے اچھی طرح نہیں جانتا ہے (یقیناً وہ سب کچھ جانتا ہے) O

وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ⑪ وَ

اور اللہ تعالیٰ ضرور ظاہر فرما دے گا ایمان والوں کو اور ضرور ظاہر فرما دے گا منافقوں کو O اور

قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ

کافروں نے ایمان والوں سے کہا کہ تم ہمارے راستہ پر چلو تو تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے حالانکہ

خَطٰیٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیں گے (ہر شخص خود اپنے اپنے اعمال کی جزاء سزا پائے گا) یقیناً وہ بالکل

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫ وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ

جھوٹے ہیں O ہاں اور وہ اپنے (گناہ کے) بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور مزید (دوسروں کو بہکانے کے) بوجھ بھی اپنے بوجھوں (وزنوں)

اَثْقَالِهِمْ ز وَلَیُسْـَٔلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ⑬ ع ۱۴

کے ساتھ اٹھائیں گے اور قیامت کے دن ان سے بہتانوں اور (فتنہ انگیزیوں کے) متعلق ضرور پوچھا جائے گا O

دے گا چنانچہ روز بدر سے منافقین اور مخلصین کی تمیز شروع ہوئی حتی کہ وہ بالکل جدا جدا ہو گئے۔ عیاش ابن ابو ربیعہ مخزومی مسلمان تھے' ان کو کافروں نے ستایا تو وہ مرتد ہو گئے بعد کو پھر توفیق الٰہی نے دستگیری کی' خدا نے ہدایت دی پھر مسلمان ہو گئے اور اچھے مخلص مسلمان ہو گئے' عیاش اور ان کے چند ہمراہیوں کے بارے میں یہ آیت اتری۔

۱۲ تا ۱۳۔ کافر یعنی ابوجہل وغیرہ نے مسلمانوں علی وسلمان رضی اللہ عنہما وغیرہ سے کہا کہ تم ہمارے دین کا اتباع کرو بت پرست ہو جاؤ' اگر قیامت کا ڈر ہے تو تمہارے کل گناہ ہم اپنے ذمہ لیے لیتے ہیں حالانکہ وہ ان کے گناہوں سے کچھ بھی اپنے سر نہیں لے سکتے' وہ اس بات میں بالکل جھوٹے ہیں' کوئی کسی کا بوجھ اپنے سر نہیں لے سکتا۔ وہ قیامت کو اپنے گناہوں کے بار (بوجھ) اور ان کے ساتھ اور بھی بہت سے بار (بوجھ) اپنے سروں پر اٹھائیں گے یعنی کافروں پر خود ان کے گناہ و کفر کے بار (بوجھ) ہوں گے اور ان کے تابعین بھی جو گناہ کرتے تھے وہ بھی' جتنے بار گناہوں کے ان کے تابعین کے اوپر ہوں گے وہ بھی ان پر ہوں گے کیونکہ وہ باعث گمراہی تھے' یہ نہ ہوگا کہ ان کے تابعین پر کچھ گناہ نہ ہوگا بلکہ دونوں کو پورا پورا عذاب ہوگا اور وہ سب بروز حشر ان باتوں سے جو خدا پر افتراء کرتے تھے' جھوٹ جوڑتے تھے' گناہوں کا بوجھ اٹھائیں گے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ

اور بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں ساڑھے نو سو برس تک (تبلیغ کرتے) رہے (اور جب وہ راہ راست

اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ⑭

پر نہ آئے) تو انہیں طوفان نے آ لیا اور وہ ظلم کر رہے تھے ○

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ⑮

پھر ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اور کشتی والوں کو بچا لیا اور اس کشتی کو سارے جہان کے لیے (اپنی رحمت کی) ایک نشانی بنا دیا ○

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ

اور (اسی طرح) ابراہیم (علیہ السلام) کو (ان کی قوم کی طرف بھیجا) جب اپنی قوم سے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اسی سے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑯ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

ڈرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تمہیں کچھ علم و سمجھ ہو ○ تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور جھوٹی باتیں گھڑتے ہو، بے شک وہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے مالک نہیں تو

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا

تم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس رزق ڈھونڈو (اور اسی سے مانگو) اور اسی کی پوجا کرو اور اس

۱۴ تا ۱۵- اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، وہ ان کو پچاس کم ایک ہزار برس توحید کی طرف بلاتے رہے اور ان میں اتنی مدت یعنی ساڑھے نو سو برس ٹھہرے لیکن انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا۔ آخر طوفان نے ان کو پکڑا اور ہلاک کیا کیونکہ وہ کافر و ظالم تھے اور نوح (علیہ السلام) کو اور کشتی والوں کو جو ان کے ساتھ مسلمان تھے بچا لیا اور اس کشتی کو بعد والوں کے لیے نشانی اور عبرت گاہ بنایا۔

۱۶ تا ۱۷- اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، انہوں نے قوم سے کہا کہ اللہ کو پوجو، توحید اختیار کرو، اس سے ڈرو، تقویٰ و طاعت اختیار کرو اور کفر و شرک بت پرستی سے توبہ کرو۔ یہ باتیں تمہارے لیے اس حال سے جس پر تم ہو بہتر ہیں اگر تم جانو اور تصدیق کرو لیکن تم نہ جانتے ہو نہ مانتے ہو۔ تم خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پتھروں کو پوجتے ہو، جھوٹی باتیں دل سے اور فرضی تصویریں ہاتھوں سے تراشتے ہو ان کو پوجتے ہو، دیکھو تم سوائے خدا کے جن کو پوجتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں، ان کو رزق دینے کی قدرت نہیں، تم خدا سے رزق مانگو، اس کی عبادت کرو، توحید اختیار کرو، اس کا

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ

کا شکر بجا لاؤ تم سب اسی کی طرف لوٹائے

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ

جاؤ گے O اور اگر تم (مجھے) جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بہت سی اُمتیں (رسولوں کو)

قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾

جھٹلا چکی ہیں (اور وہ تباہ ہو چکی ہیں) اور رسول کے ذمہ تو صرف کھلم کھلا (پیغام) پہنچا دینا ہے O

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ

کیا انہوں نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے اور اسے (مار کر) دوبارہ بنائے گا' بے شک یہ سب

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

اللہ تعالیٰ پر آسان ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ (اے لوگو!) تم زمین

فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ

میں چل پھر کر (غور سے) دیکھو کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو ابتداءً کیسے پیدا فرماتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ج

اس کو (مار کر) دوسری بار اٹھاتا ہے (یعنی دوبارہ زندہ فرمائے گا) بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے O

شکر بجالاؤ۔ مرنے کے بعد تم سب اسی کی طرف جاؤ گے' وہ بحسب اعمال جزاء دے گا' ہر ایک کے عمل کے مطابق اس کو جزاء سزا ملے گی' کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

۱۸ تا ۲۳۔ اے قریش کے لوگو! اگر تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرتے ہو تو سمجھ لو کہ تم سے پہلے بہت سے گروہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو ہلاک کیا۔ اگر تم رسول کو نہیں مانتے تو ان کا کیا نقصان ہے' ان پر تو فقط یہی واجب تھا کہ کان کھول کر تم کو سمجھا دیں اور صاف صاف تمہاری زبان میں تم کو ہمارا پیغام دے دیں۔ کیا یہ کافر نہیں جانتے اور قرآن میں خبر نہیں دی گئی کہ خدا کس طرح پیدائش کی ابتداء کرتا ہے' نطفہ سے کیسے آدمی بناتا ہے' پھر وہی بروز قیامت آدمی کو زندہ کرے گا یہ سب باتیں یعنی زندہ کرنا' مارنا' پھر دوبارہ زندہ کرنا خدا کے اوپر بہت آسان بات ہے' وہ جو چاہے دم بھر میں کر دے۔ اے رسول (علیہ السلام)! ان سے کہو کہ خدا کی زمین میں سفر کرو' چلو پھرو' دیکھو خدا نے سلسلہ پیدائش کس طرح کیا' ابتدائی نطفہ سے کیسے کیسے آدمی بنائے' پھر ہلاک کیے' پھر خدا دوسرا دور چلائے گا' سب کو بروز قیامت از سر نو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ خدا

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

جس کو چاہے عذاب دے جس پر چاہے رحم فرمائے تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے ۝

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۫ وَمَا

اور نہ تم زمین میں (چھپ کر اللہ تعالیٰ کے) قابو سے باہر نکل سکتے ہو اور نہ آسمان میں (اڑ کر) اور نہ اللہ تعالیٰ

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ع وَالَّذِيْنَ

کے سوا تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار ہے ۝ جو لوگ اللہ تعالیٰ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

کی آیات اور اس کی ملاقات کے منکر ہوئے وہی میری رحمت سے ناامید

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ

ہو گئے اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے ۝ تو ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم کو سوائے اس کے اور کوئی جواب بن

اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ

نہ پڑا کہ انہوں نے کہا: ان کو قتل کر دو یا جلا دو (جب انہوں نے آگ میں ڈالا) تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ سے بچا لیا‘

ع ۹ ۱۴ ۲

پیدا کرنے‘ موت دینے‘ پھر زندہ کر کے اٹھانے وغیرہ سب باتوں پر قدرت والا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحمت اتارتا ہے یعنی کفر پر مرنے والوں کو عذاب اور ایمان والوں کو ثواب دیتا ہے اور کفر و اسلام میں سے جس کو جو چاہتا ہے دیتا ہے‘ تم سب اس کی طرف لوٹو گے‘ وہ سب کو اعمال کے موافق بدلہ دے گا۔ اے لوگو! مکہ والو! تم خدا کو عاجز کرنے والے نہیں کہ وہ کچھ نہ کر سکے‘ تم اس سے بچ کر زمین میں یا آسمان میں کہیں نہیں جا سکتے‘ زمین آسمان والے اس کے عذاب سے تم کو نہیں بچا سکتے‘ سوائے خدا کے تمہارا کوئی عزیز‘ قریب‘ معاون و مددگار نہیں کہ عذاب سے بچائے۔ جو خدا کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور رسول و قرآن کو نہیں مانتے یعنی یہود و نصاریٰ مشرکین وغیرہ اور قیامت کے دن خدا کے سامنے حاضر ہونے کے منکر ہیں یعنی قیامت کو نہیں مانتے وہ میری رحمت سے ناامید ہیں‘ ان کو جنت نہ ملے گی‘ وہ جنت کی لذیذ چیزوں سے‘ وہاں کے کھانے وغیرہ سے محروم رہیں گے اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔ ”یئسوا من رحمتی“ میں اشارہ ہے ان کے رد کا جو بعض یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ جنت میں کھانا‘ پینا‘ بیویوں کا جماع وغیرہ نہ ہوگا۔

۲۴ تا ۲۷- اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو سمجھایا تو ان کو سوائے اس کے کوئی جواب نہ بن آیا کہ کہنے لگے کہ ابراہیم کو مار ڈالو یا آگ میں جلا دو‘ خدا نے ان کو بچا لیا‘ آگ ٹھنڈی کر دی۔ ہم نے جو ابراہیم اور ان کی قوم کے ساتھ معاملہ کیا اس میں مسلمانوں اور عقل والوں یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبرت و نصیحت ہے۔ ابراہیم (علیہ السلام)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم

بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں O اور ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) فرمایا کہ تم نے تو

مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ

اللہ تعالیٰ کے سوا یہ بت بنائے ہیں جن سے تمہاری دوستی صرف دنیا ہی کی زندگی تک ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک

الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ

دوسرے کا انکار کرے گا اور ایک دوسرے

وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم

پر لعنت بھیجے گا اور تمہارا سب کا ٹھکانہ آگ ہے اور وہاں تمہارا کوئی مددگار

مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ ۘ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ وقف لازم

نہیں O تو ابراہیم (علیہ السلام) پر لوط (علیہ السلام) ایمان لے آئے اور ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت

إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ

کرتا ہوں (یعنی جس طرف اس کا حکم ہوگا وطن چھوڑ جاؤں گا) بے شک وہی عزت والا' حکمت والا ہے O اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (بیٹا)

وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ

اسحٰق اور (پوتا) یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے ابراہیم کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی اس

نے کہا کہ تم نے جو خدا کے سوا بت بنائے ہیں ان سب کی دوستی و عبادت دنیا تک کی ہی ہے وہ سب فنا ہو جائے گی۔ بروز قیامت آپس میں ایک دوسرے سے بیزار ہوگا اور نفرت کرے گا اور لعنت بھیجے گا اور دوستی کا انکار کرے گا اور تم سب عابد و معبود کا ملجا اور ٹھکانہ دوزخ ہوگا' تم کو کوئی عذاب سے بچانے والا اور مددگار نہ ہوگا۔ لوط ابراہیم (علیہ السلام) پر ایمان لائے اور تصدیق کی۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ میں اپنے رب کے پاس لوٹنے والا ہوں اور رجوع کرنے والا ہوں' اسی کی اطاعت کا قبول کرنے والا ہوں۔ پھر لوگوں کے ستانے سے حران سے ہجرت کر کے فلسطین چلے گئے۔ خدا غالب ہے' حکمت والا ہے کہ ان کو ہجرت کا حکم دین کی حفاظت کے لیے دیا اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اسحٰق (علیہ السلام) لڑکے دیے اور یعقوب (علیہ السلام) پوتے اور ان کی نسل میں نبوت رکھی اور کتاب یعنی ان کی اولاد میں بہت سے پیغمبر صاحب کتاب بھیجے' بڑی اچھی اولاد ان کو دی' ان کو دنیا میں بھی اجر دیا نبوت اور ذکر جمیل اور اولاد صالح وغیرہ اور آخرت میں بھی وہ اپنے آباء صالحین مرسلین و مقربین کے ساتھ جنت میں ہوں گے۔

وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی ان کا ثواب عطا فرمایا اور بے شک وہ آخرت میں بھی ہمارے خاص مقربوں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

میں سے ہیں O اور (اسی طرح) لوط (علیہ السلام) کو (ہم نے ان کی قوم کی طرف بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے

الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

کہا کہ تم تو وہ بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا میں کسی نے بھی نہیں کیا O

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ

کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور راستہ میں ڈاکہ زنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں

فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

بری باتیں کرتے ہو، تو ان کی قوم کو اس کے سوا کوئی جواب بن نہ پڑا کہ انہوں نے کہا

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ

کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آؤ O لوط (علیہ السلام) نے عرض کی

انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ ع ۸/۱۵

کہ اے میرے رب! ان فسادی (بدمعاش) لوگوں پر (مجھے غالب فرما اور) میری مدد فرما O اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے

۲۸ تا ۳۰- اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، انہوں نے قوم سے کہا کہ تم لوگ نہایت فحش کام یعنی لواطت کرتے ہو، کسی نے تم سے پہلے ایسا خبیث (برا) کام نہیں کیا۔ کیا تم مردوں سے بدفعلی، مردوں سے بدکاری کرتے اور سلسلہ توالد و تناسل قطع کرتے ہو، راہ توالد و تناسل سے کام نہیں لیتے ہو اور یہ کہ مسافروں کو ستاتے ہوئے لوٹ مار کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر نامعقول بری باتیں کرتے ہو؟ (ان میں برائی کی دس خصلتیں تھیں، لوٹ مار کرتے تھے، فحش کام کرتے، فحش بکتے تھے وغیرہ) ان کی قوم کو کوئی جواب بن نہ آیا مگر یہی کہا کہ اے لوط (علیہ السلام)! اگر تم دعوائے نبوت میں سچے ہو تو عذاب لا سکتے ہو تو لاؤ۔ لوط (علیہ السلام) نے کہا: اے پروردگار! میری مدد کر اور عذاب بھیج اور مشرکوں اور بدمعاشوں پر مجھ کو غالب کر۔

۳۱ تا ۳۵- جب ہمارے رسول یعنی جبرائیل اور چند فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس فرزند کی بشارت لے کر آئے تو انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم لوط (علیہ السلام) کے گاؤں کو ہلاک کریں گے، وہ مشرک ہیں، اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں، وہ اپنی

اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ

ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (اولاد کی) خوشخبری لے کر آئے تو (ان کو یہ خبر بھی سنائی اور) کہا کہ ہم اس شہر والوں کو (یعنی قوم لوط کے شہر والوں کو)

الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚ قَالَ اِنَّ فِيْهَا

ہلاک کریں گے' بے شک اس کے بسنے والے بڑے ظالم ہیں O ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اس بستی

لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ

میں تو لوط (علیہ السلام) بھی ہیں (فرشتوں نے) کہا کہ جو اس (بستی) میں ہیں ہم ان سب کو خوب جانتے ہیں' ہم لوط (علیہ السلام)

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ

اور ان کے گھر والوں کو سوائے ان کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ضرور نجات دیں گے O اور جب ہمارے بھیجے ہوئے

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا

فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے تو لوط (علیہ السلام) کو ان کا آنا ناگوار ہوا اور ان کی وجہ سے آپ تنگ دل ہوئے

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا

اور فرشتوں نے کہا کہ اے لوط! (علیہ السلام) آپ کچھ خوف نہ کیجئے اور نہ غم کھائیے ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچا

امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓي اَهْلِ

لیں گے سوائے آپ کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہےO بے شک ہم اس شہر والوں پر ان کی نافرمانیوں

خباثت یعنی لواطت کے سبب ہلاک کیے جائیں گے یعنی ہم عذاب لے کر آئے ہیں۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: ان کو کیونکر ہلاک کرو گے وہاں تو لوط (علیہ السلام) رہتے ہیں' وہ بولے کہ ہمیں سب معلوم ہے۔ ہم لوط (علیہ السلام) اور ان کے گھر والوں کو یعنی واغورا اور ریثا لڑکیوں کو بچا دیں گے مگر ان کی زوجہ واعلہ منافقہ کہ وہ بھی ان میں ہوگی جو لوط (علیہ السلام) کے بعد وہاں رہ کر ہلاک ہوں گے۔ جب یہ فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے تو ان کو بہت برا لگا اور تنگ دل غمگین ہوئے یعنی اس لیے کہ فرشتے مرد لڑکوں کی شکل میں آئے تھے۔ لوط (علیہ السلام) کو خوف ہوا کہ کہیں ان کی قوم ان کو نہ چھیڑے اور بدی کا قصد نہ کرے' تب فرشتے بولے کہ اے لوط (علیہ السلام)! نہ ڈرو اور غمگین نہ ہو' ہم فرشتے ہیں' آپ اور آپ کی لڑکیوں کو کافروں سے اور عذاب سے نجات دیں گے مگر آپ کی زوجہ منافقہ کہ وہ بھی یہیں رہ کر ہلاک ہوگی۔ ہم ان گاؤں والوں پر آسمان سے پتھر برسائیں گے اور ان کے فسق و فجور کا بدلہ دیں گے' ان کے کفر کے بدلے عذاب اتاریں گے۔ لہٰذا ہم نے پتھر برسا کر ان کو فنا کیا اور ان کے مکانوں کو بعد والوں کے لیے جو سمجھدار' عاقل' تصدیق کرنے والے ہوں گے اس واقعہ کو کھلی ہوئی عبرت کی نشانی بنا کر

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٣٤﴾

کی وجہ سے آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں (لہٰذا وہ بستی ہلاک کر دی گئی) ○

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِلٰى

بے شک ہم نے اس بستی سے کچھ کھلے ہوئے نشان (یعنی ان کے کھنڈرات) عقل مندوں کے لیے باقی رکھے ہیں ○ اور (اسی طرح)

مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

قوم مدین کی طرف ہم نے ان کے ہم قوم شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو

وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٣٦﴾

اور قیامت کے دن (جزاء سزا) کی امید رکھو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ

تو انہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ان کو زلزلے نے آ لیا تو صبح کو اپنے گھروں میں (مرے ہوئے)

جٰثِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۣ قف

اوندھے پڑے رہ گئے ○ اور (اسی طرح ہم نے) قوم عاد اور قوم ثمود کو (ہلاک فرمایا) اور تمہیں ان کے کچھ (اجڑے ہوئے)

چھوڑ دیا تاکہ پھر کوئی ایسے کام نہ کرے اور عذاب کا مستحق نہ بنے۔

۳۶ تا ۴۰۔ اور مدین والوں کی طرف ہم نے شعیب (علیہ السلام) کو ان کا پیغمبر بنا کر بھیجا ("اخ" سے مراد پیغمبر ہے) انہوں نے کہا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت اور توحید کا اقرار کرو اور روز قیامت سے ڈرو، اس کا انتظار کرو، قیامت ضرور آئے گی، زمین میں فساد، شور و شر، گناہ کرتے نہ پھرو۔ انہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تب عذاب زلزلہ نے ان کو آ گھیرا، اپنے گھروں میں مردے بے حس و حرکت پڑے رہ گئے اور ہم نے ہی عاد قوم ہود اور ثمود قوم صالح کو بھی ہلاک کیا۔ اے اہل مکہ! تم کو اگلوں کے احوال اور مکانات ویران خراب حال سب معلوم ہیں، ان کو شیطان نے برے اعمال شرک و کفر وغیرہ اچھے کر کے دکھائے اور ان کا برتاؤ سختی اور راحت و آرام میں ہر وقت برا ہی رکھا اور وہ اس کو بہتر سمجھے، ان کو شیطان نے راہ ہدایت و حق سے روکا، وہ ہوشیار تھے بے وقوف نہ تھے مگر بری باتوں کو شیطان کی متابعت سے اچھا سمجھنے لگے تھے اور ہم نے قارون کو اور فرعون اور ہامان، وزیر فرعون کو بھی ہلاک کیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس آیات اوامر و نواہی لے کر آئے تھے انہوں نے زمین میں غرور کیا، ایمان سے سرکشی کی، کافر رہے لیکن ہم سے بچ کر کہیں نہ بھاگ سکے۔ ہم نے ہر شخص کو اس کے گناہ کے عوض پکڑا، یعنی شرک وغیرہ کے سبب ان کو ہلاک کیا، بعض پر پتھر برسائے یعنی قوم لوط پر اور بعض کو سخت آواز سے مارا یعنی قوم شعیب و صالح کو اور بعض کو زمین میں دھنسا دیا یعنی قارون وغیرہ کو۔ بعض کو دریا میں ڈبو دیا یعنی فرعون اور اس کے لشکر

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

مکانات بھی دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے ان کے (برے) اعمال ان کو اچھے کر کے دکھائے اور ان کو سیدھے راستہ سے روک دیا

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ

اور وہ عقل و سمجھ والے بھی تھے (مگر انہوں نے عقل سے کام نہ لیا) O اور (اسی طرح) قارون اور فرعون اور ہامان کو (بھی ہم نے ہلاک کر دیا)

جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا

اور بے شک ان کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے زمین میں (تکبر اور) سرکشی کی اور وہ ہم سے

سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ

(بھاگ کر) نکل نہ سکتے تھے O تو ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں سے کسی پر ہم نے پتھر بھیجے (برسائے) اور ان میں

حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا

سے کسی کو چنگھاڑ (کڑک) نے آ لیا اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے

بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

کسی کو ہم نے (پانی میں) غرق کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ کسی پر ظلم کرے

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

لیکن وہ (نافرمانیاں کر کے) خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے O ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا

کو خدا سے یہ امر ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی پر ظلم کرتا نہ یہ کہ وہ ہلاک کرتا بلکہ وہ تو خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے' شرک کرتے تھے' نبی کا کہنا نہ مانتے تھے' سزا پاتے تھے۔

۴۱ تا ۴۴۔ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر اوروں کی عبادت کی' غیروں کو پوجا' ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ اس نے گھر بنایا اور اس کا گھر سب گھروں سے زائد ضعیف ہے یعنی مکڑی کا جالا نہ جاڑے سے بچائے اور نہ گرمی سے' ذرا سے جھٹکے میں ختم ہو جاتا ہے یونہی جھوٹے معبود نہ دنیا میں نفع دیں گے اور نہ آخرت میں' کاش! یہ لوگ یہ مثال سمجھتے' مگر یہ نہ سمجھیں گے اور نہ مانیں گے۔ خدا ان چیزوں کے حال خوب جانتا ہے جن کو یہ پوجتے ہیں یعنی وہ جانتا ہے کہ بت پرستی بالکل فضول و بے کار ہے' نہ دنیا میں نافع نہ آخرت میں' وہ غالب ہے' حکیم ہے کہ اس نے حکم دیا ہے کہ بت پرستی حرام و کفر ہے۔ ہم یہ مثالیں آدمیوں کے سمجھانے کے لیے بیان کرتے ہیں مگر سوائے عالموں کے جو خدا کے حکم و امر کی قدر جانتے ہیں اور موحد ہیں کوئی ان مثلوں کو اچھی طرح نہیں سمجھتا۔ خدا نے آسمان اور زمین پیدا کیے حق و انصاف کے لیے نہ کہ شرک کے لیے' ان مثالوں میں اور بیانوں میں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَ

اور دوسرے مالک اور حمایتی بنا لیے ہیں مکڑی کی سی ہے کہ جس نے جالے کا گھر بنایا

اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱

وقف لازم

اور بے شک مکڑی کا گھر سب گھروں سے زیادہ کمزور ہے کیا اچھا ہوتا اگر وہ اپنے علم سے کام لیتے ○

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ

بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس کسی کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہیں اور وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴۲ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا

زبردست ہے، حکمت والا ہے ○ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں مگر علم والوں کے سوا

يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝۴۳ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

انہیں کوئی نہیں سمجھتا ہے ○ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے

بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۴ ع

ع ۱۴ / ۱۶

بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے ○

مسلمانوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مانتے ہیں اور قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ

(اے نبی!) جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم فرمائیے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ

بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے

اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے O (اے مسلمانو!) تم اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے

هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ

سے مگر جن لوگوں نے ان میں سے ظلم کیا (ان کو واجبی سزا دو) اور کہو: ہم تو اس پر ایمان لائے

اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ

جو ہماری طرف اتارا گیا اور (اس پر بھی) جو تمہاری طرف اتارا گیا (توریت، انجیل، زبور وغیرہ) اور ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم تو

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ

اس کے فرمانبردار ہیں (اور اس کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں) O اور (اے نبی ﷺ!) اسی طرح ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل فرمائی

۴۵۔ اے رسول (علیہ السلام) تم کو جو وحی دی گئی یعنی قرآن بذریعہ جبریل علیہ السلام تم پر اتارا گیا وہ پڑھ کر لوگوں کو سناؤ اور نماز پنج وقتی پورے طور پر قائم کرو، نماز فحشاء یعنی بری باتوں اور منکر یعنی خلاف شرع بدعت سے روکتی ہے۔ آدمی جب اخلاص سے نماز ادا کرتا ہے تو بری باتوں سے محفوظ رہتا ہے یا یہ کہ جب تک آدمی نماز میں مشغول رہتا ہے اس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے، شر سے بچا رہتا ہے۔ تم خدا کو یاد کرو گے تو وہ تم کو بڑی مشکل کے وقت رحمت سے یاد کرے گا اور مغفرت فرمائے گا اور ثواب عطا فرمائے گا، اس سے بڑھ کر ہے کہ تم اس کو نماز میں یاد کر لیتے ہو، تم جو خیر و شر کرو گے وہ سب کا عالم ہے۔ بری بدعت وہ ہے جو شریعت سے ماخوذ نہ ہو، نہ قرآن میں اس کا پتہ ہو نہ سنت میں اس کی اصل ہو اور جس کی اصل قرآن و حدیث میں ہو وہ بدعت حسنہ ہے۔

۴۶۔ اے مسلمانو! اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ سے فضول جھگڑا نہ کرو، وہ بات کہو جو بہت اچھی ہو، نرمی سے قرآن کے مطابق گفتگو کرو مگر جو ان میں سے ظالم ہیں ان کو جواب ترکی بہ ترکی دو۔ چنانچہ وفد بنی نجران سے ملاعنہ و مباہلہ کی ٹھہری تھی۔ اور ان سے کہو کہ ہم اس خدا پر ایمان لائے جس نے ہم پر قرآن اور تم پر توریت و انجیل اتاری۔ ہمارا خدا ایک ہے، اولاد و شریک سے مقدس و منزہ ہے اور پاک ہے، ہم اس کے مخلص موحد فرمانبردار بندے ہیں۔

۴۷ تا ۵۲۔ جیسے ہم نے اگلی کتابیں اتاری یونہی اے رسول (علیہ السلام)! جبریل علیہ السلام کی معرفت ہم نے تم پر قرآن

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ

تو جن کو ہم نے (اس سے پہلے) کتاب دی (اور انہوں نے اس کو غور سے پڑھا) وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور کچھ ان لوگوں (مکے والوں)

وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ

میں سے بھی اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف (ہٹ دھرم) کافر ہی کرتے ہیں ○ اور (اے محبوب!) آپ اس (قرآن)

مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ آپ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے اگر یوں ہوتا تو باطل والے اس میں ضرور شک کرتے ○

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ

بلکہ وہ (قرآن) کھلی ہوئی آیتیں (معجزے) ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جن کو علم دیا گیا ہے (علماء وحفاظ وملائکہ) اور ہماری آیتوں کا انکار تو صرف ظالم (ہٹ دھرم)

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

ہی کرتے ہیں ○ اور کافروں نے کہا کہ اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کچھ (وہ) نشانیاں اور معجزات کیوں نہیں اتارے گئے (جو ہم مانگتے ہیں) آپ فرمایئے

قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ

نشانیاں اور معجزات تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں (جب وہ چاہے نازل فرما سکتا ہے) اور میں تو صرف کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ کیا ان کے لیے (یہ) کافی نہیں

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ

کہ بے شک ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن سراپا معجزہ) نازل فرمائی جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے

اتارا اس میں اوامر، نواہی، امثال اور مواعظ بیان کیے اور جن کو ہم نے علم کتاب دیا یعنی عبداللہ بن سلام وغیرہ وہ اس پر ایمان لاتے ہیں یعنی اس سبب سے کہ ان کو اصل حقیقت پہلے سے معلوم ہے اور ان سے یعنی مکہ والوں سے بعض ایمان لاتے ہیں اور جو ہماری آیتوں کا اور رسول علیہ السلام وقرآن کا انکار کرے گا وہ کافر ہے، کافروں کے سوا ان کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اے رسول (علیہ السلام)! قرآن سے پہلے نہ تم کچھ پڑھتے تھے نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے اگر تم پہلے سے لکھے پڑھے ہوتے تو اس وقت البتہ ان بدبخت ناحق کوشوں کو شک کا موقع تھا یعنی مکہ کے کافر شک کرتے کہ کتابیں دیکھ کر پیغمبروں کے قصے پڑھ کر رسالت کا دعویٰ کیا ہے اور قرآن تصنیف کر لیا۔ یہود ونصاریٰ یہ شک کرتے کہ پیغمبر آخر الزمان کی تعریف اگلی کتابوں میں امی ہونا لکھا تھا یہ تو پڑھے لکھے ہیں پس جب کہ بغیر اس کے کہ کسی سے ایک حرف بھی نہ سیکھا ہو کسی عالم کی کچھ بھی صحبت نہ ملی ہو ایسے علوم بیان فرمائے جن سے علماء وحکماء وغیرہ سب عاجز ہو گئے تو اب کسی طرح صدق رسالت میں وسوسہ کو راہ نہ رہی بلکہ رسول کی ثناء وصفت کا متواتر توریت وانجیل اگلی کتابوں میں لکھا ہونا، ان کے سینوں میں جو بڑے بڑے علماء کتب

ع ۵/۱

ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ

رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لائیں O (اے حبیب!) آپ فرمایئے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور وہ جو باطل (اور جھوٹ) پر یقین لائے

بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْ

اور اللہ تعالیٰ سے منکر ہوئے وہ خود ہی نقصان میں ہیں O اور (اے نبی ﷺ!) وہ آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

لَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

اور اگر ایک (ٹھہرائی ہوئی) مدت مقرر نہ ہوتی تو بے شک ان پر (اب تک) عذاب آجاتا اور وہ (عذاب) ضرور ان پر اچانک آئے گا اور

يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ

ان کو خبر بھی نہ ہو گی O (اے حبیب!) وہ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں اور بے شک کافروں کو

سابقہ میں محفوظ چلا آنا اور مطلق پیش گوئی واقع ہونا بڑا معجزہ قاہرہ اور آیت بینہ باہرہ ہے۔ اس صورت میں ''اوتوا العلم'' سے اہل کتاب مراد ہوں گے' یا یہ کہ وہ قرآن کھلے نشان اعجاز کے اور اوامر ونواہی وحلال وحرام کے صاف بیانات ہیں علم والوں کے یعنی حافظوں کے سینہ میں ہمیشہ رہیں گے یعنی اگلی کتابیں حفظ نہ ہوتی تھیں' اس کی حفاظت فقط دفتر پر نہ ہوگی بلکہ اچھے لوگ دلوں کا تعویذ بنائیں گے اور کوئی تحریف وتبدیل نہ کر سکے گا' اس وقت میں ''اوتوا العلم'' سے مراد حافظان قرآن ہوں گے اور ہماری آیتوں کا اور رسول وقرآن کا سوائے ظالم کافروں کے کوئی منکر نہیں۔ یہود ونصاریٰ مشرکین کہتے ہیں کہ ان رسول پر وہ معجزے بالخصوص جو موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کو ملے تھے کیوں نہیں اتارے گئے؟ اے رسول! تم کہہ دو کہ آیات یعنی معجزات خدا کے ہاتھ ہیں وہ مالک ہے۔ میں تو فقط رسول ہوں صاف ڈرانے والا' تمہاری ہی بولی میں تم کو سمجھانے والا۔ کیا وہ صدق دعویٰ کے لیے یہ معجزہ کافی نہیں سمجھتے کہ ہم نے تم پر بذریعہ جبریل قرآن اتارا جو پڑھا جاتا ہے' اوامر ونواہی' انبیاء سابقہ اور غیبی پیش گوئیاں بتلاتا ہے۔ اس قرآن میں مسلمانوں کے لیے رحمت ہے اور عمدہ نصیحت ہے۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم کہہ دو کہ خدا ہمارے تمہارے درمیان کافی گواہ ہے وہ آسمان وزمین کا حال خوب جانتا ہے جو باطل کفر وشیطان پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ سے کفر کرتے ہیں وہی خائب وخاسر ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ' خدا کا گواہ ہونا یوں ظاہر ہوتا ہے کہ دعویٰ رسالت جب کذب ہوتا ہے تو وہ اس کو باطل کر دیتا ہے اور کذب اور کاذب کو ہلاک کر دیتا ہے اور سچے رسول علیہ السلام کی تائید کرتا ہے کیوں کہ اس کو تو ہر بات کی خبر اور ہر چیز پر قدرت ہے۔

۵۳ تا ۵۵- اے رسول (علیہ السلام)! یہ عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو فوراً ان پر عذاب آجاتا' وہ ضرور اپنے وقت مقررہ پر یکایک ان کو آلے گا اور وہ بے خبر ہوں گے۔ یہ لوگ عذاب اترنے کی دنیا میں جلدی مچاتے ہیں اور جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے عنقریب سب کو لے لے گی۔ جس دن ان کو عذاب

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

جہنم گھیرے ہوئے ہے ○ جس دن کہ عذاب ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ان پر چھا جائے گا

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

اور (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ اپنے کئے کا مزہ چکھو ○ (جب کفار نے مسلمانوں کو ایذاء دینی شروع کی تو فرمایا:) اے میرے ایمان دار بندو!

اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ

بے شک میری زمین فراخ ہے (اس میں ہجرت کر جاؤ) تم میری ہی عبادت کرو ○ ہر جان کو

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ قف ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے

الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ہم ضرور ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کیا ہی اچھا بدلہ ہے (نیک) کام کرنے والوں کا ○ جنہوں نے

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ اور کتنے ہی زمین میں چلنے والے ہیں کہ جو اپنی روزی (اپنے ساتھ)

گھیرے گا اور سر اور پاؤں سے اوپر نیچے سے ان کو ڈھانپ لے گا یعنی جب دوزخ میں ڈالیں جائیں گے اور خدا ان سے کہے گا کہ لو جو دنیا میں کرتے تھے اس کا مزہ چکھو اس دن ان کو حال معلوم ہوگا۔

۵۶ تا ۶۰- اے میرے بندو! رسول وقرآن پر ایمان لانے والو! میری زمین کشادہ ہے یعنی مدینہ امن وعافیت وایمان کا مقام ہے تم وہاں چلے جاؤ میری ہی عبادت کرو۔ ہر آدمی موت کا مزہ چکھنے والا ہے تم سب بعد موت ہمارے پاس لوٹ کر آؤ گے اور حسب اعمال جزاء پاؤ گے۔ جو مسلمان ہیں رسول وقرآن کو مانتے ہیں اعمال صالحہ خالصاً للہ کرتے ہیں ہم ان کو جنت کے بالاخانوں بلند وبالا مکانوں میں اتاریں گے ان کے نیچے شراب وپانی وشہد ودودھ کی نہریں رواں ہوں گی وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے خدا کی مرضی کے کام کرنے والوں کا اچھا ثواب ہے وہ خدا کے احکام اور مصائب پر صبر کرتے ہیں اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہزاروں جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق اپنے ساتھ نہیں رکھتے آج کا کل کو جمع نہیں کرتے خدا روز کا روز ان کو کھلاتا ہے وہ تم کو بھی دیتا ہے وہ تمہاری باتیں سنتا ہے تمہارا حال تمہارا رزق

اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم

نہیں رکھتے ہیں، اللہ ہی ان کو بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے O اور (اے نبی ﷺ!)

مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ

اگر آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کیے اور سورج اور چاند کس نے کام میں لگائے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی

اللّٰهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾ اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ

نے (لگائے)، پھر وہ کہاں اوندھے بہکے جاتے ہیں O اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے

عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِن

اور جس کے لیے چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ

سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن

ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے اتارا پھر اس کے ذریعہ زمین کے مردہ ہونے (اور خشک ہونے) کے بعد اس کو زندہ (اور سرسبز) کیا تو وہ ضرور

بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے، آپ فرمایئے کہ ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں بلکہ ان میں اکثر عقل

يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾ ع وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ ع ۱۲

سے کام نہیں لیتے (بے عقل بن گئے ہیں) O اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور کود ہی ہے اور بے شک آخرت کے گھر

وغیرہ سب جانتا ہے۔ صحابہ کو حکم ہجرت ہوا، خلفاء اربعہ وغیرہ ہجرت کر گئے تھے، بعض لوگوں نے کہا کہ کھانے کا وہاں کیا بندوبست ہوگا تب یہ آیت "وکاین من دابة" اتری۔ کہتے ہیں کہ چیونٹی تو برس بھر کا سامان جمع کر لیتی ہے اور جانور اکٹھا نہیں کرتے۔ واللہ اعلم بالصواب

۶۱ تا ۶۳۔ اگر ان کافروں سے پوچھو کہ آسمان و زمین کس نے پیدا کیا، سورج و چاند کس نے مسخر کیا تو کہیں گے کہ خدا نے۔ پھر یہ لوگ شرک کہاں سے نکالتے ہیں اور جھوٹ کہاں سے جوڑتے ہیں اور خدا پر بھروسہ کیوں نہیں کرتے۔ خدا جس پر چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے وسعت دیتا ہے، رزق اس کا امتحان ہے اور تنگی مہلت۔ خدا کشادگی تنگی سب کا عالم ہے، وہ اندازہ سے دیتا ہے۔ اگر ان سے پوچھو کہ آسمان سے مینہ کون برساتا ہے پھر اس سے زمین کو بعد اس کے مردہ وافسردہ و پژمردہ ہو جانے اور قحط کے بعد زندہ کرتا ہے؟ تو مجبوراً کہیں گے کہ خدا۔ اے رسول! تم کہو کہ پھر خدا کا شکر کرو مگر اکثر نہیں جانتے اور یقین و تصدیق نہیں کرتے۔

۶۴ تا ۶۶۔ یہ زندگی دنیا، اس کے ناز و نعمت، دولت، عزت، تازگی سب باطل فانی کھیل کود ہے۔ اصل زندگی جس

وقف لازم

الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ

(کی زندگی) یقیناً وہی زندگی ہے' کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ جانتے (اور سمجھتے) O پھر جب وہ لوگ کشتی میں سوار

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ

ہوتے ہیں تو صرف اکیلے اللہ تعالیٰ ہی پر عقیدہ لا کر اس کو پکارتے ہیں' پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تب ہی وہ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۠ فَسَوْفَ

(پھر) شرک کرنے لگتے ہیں O تاکہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں اور (عیش وعشرت کی دنیا) برتیں تو (اس کا نتیجہ) عنقریب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ

ان کو معلوم ہو جائے گا O کیا انہوں نے (یہ) نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو امن والی جگہ بنایا اور اس کے اردگرد

مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

کے لوگ پکڑ لیے جاتے ہیں (مار ڈالے جاتے ہیں) تو کیا باطل (اور جھوٹ) پر یقین لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں O

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے یا جب اس کے پاس حق آئے

لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ

تو اس کو جھٹلائے' کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں O اور جن لوگوں نے

جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع

ع ۷ / ۲ / ۳

ہماری راہ میں کوشش کی تو ضرور ہم انہیں اپنے (معرفت کے) راستے دکھادیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے) نیکوں کے ساتھ ہے O

کے بعد موت نہیں وہ دار آخرت ہے یعنی جنت اگر یہ جانتے' مگر سمجھتے اور مانتے نہیں۔ جب یہ کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں تو خدا سے عاجزی سے نجات کی دعائیں کرتے ہیں اور خاص اسی کو یاد کرتے ہیں اور باقی سب کی عبادت بھول جاتے ہیں' پھر جب وہ ان کو خشکی میں لاتا ہے' دریا سے نجات دیتا ہے تو وہ شرک کرتے ہیں بتوں کو پوجتے ہیں۔ تاکہ ہم نے جو مال و متال نعمت دی ہے اس کی ناشکری کریں اور کفر میں عیش وعشرت کریں' ان کو عنقریب حال معلوم ہوگا یعنی وقت نزول عذاب سب معلوم ہو جائے گا۔

۶۷ تا ۶۹- کیا کفار مکہ نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لیے حرم امن بنا دیا۔ وہاں امن چین ہے نہ لڑائی نہ دنگا

(۳۰) سورۃ الروم مکیۃ ۸۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۶۰ رکوعاتہا ۶

سورہ روم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں ساٹھ آیات' چھ رکوع ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

الٓمّٓ ○ روم والے قریب کے ملک میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد چند سال میں

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ

غالب ہوں گے (فتح اور شکست کا) اختیار پہلے بھی اللہ تعالیٰ ہی کو تھا اور اس کے بعد بھی

قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ

اسی کو ہے اور اس دن (جب کہ رومی غالب ہوں گے) مسلمان (بھی) اللہ تعالیٰ کی (فتح اور) مدد سے خوش ہوں گے' اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا

يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ

ہے مدد فرماتا ہے (فتح عطا فرماتا ہے) اور وہی عزت والا (زبردست اور) مہربان ہے ○ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو چکا'

اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ

اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ وہ لوگ آنکھوں

فساد اور اس کے ادھر ادھر بڑے فساد ہوتے ہیں' آدمی مارے جاتے ہیں' دشمن قید کر کے لے جاتے ہیں۔ حرم میں کوئی خدشہ نہیں ہو سکتا' کیا یہ کافر باطل بے ہودہ شیطان اور بتوں کو مانتے ہیں' خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں' توحید اختیار نہیں کرتے' نعمت کی قدر نہیں جانتے۔ اس سے زائد ظالم سرکش کون ہوگا جو خدا پر تہمت لگاتا ہے' اس کے لیے اولاد و شریک ثابت کرتا ہے اور حق کی یعنی رسول و قرآن کی تکذیب کرتا ہے جبکہ حق اس کے پاس آتا ہے انکار کرتا ہے' کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہ ہوگی ضرور ہوگی اور جو ہماری عبادت و رضا میں کوشش کرتے ہیں تو ہم ان کو توفیق دے کر اپنے راستہ کی راہ دکھائیں گے۔ توفیق عبادت زائد کریں گے اور خدا محسنین کے ساتھ ہے' ان کا معین و مددگار ہے' ان کو توفیق دیتا ہے' ان کی حفاظت کرتا ہے۔

سورۂ روم

۱- اس سورت میں روم کا ذکر ہے وہ ساری مکی ہے۔ "الم" سے مراد "انا اللہ اعلم" ہے یا قسم ہے۔

۲ تا ۷- روم کے لوگ نصاریٰ اہل کتاب تھے اور فارس والے مشرک تھے۔ ان میں آپس میں عرب کی سرحد پر لڑائی واقع ہوئی۔ فارسیوں کی فتح ہوئی۔ کفار مکہ نے خوشی منائی اور مسلمانوں کو سنا کر کہا کہ کتاب والے مغلوب اور مشرک غالب ہوئے اب اسی طرح ہم بھی اہل اسلام پر غالب ہوں گے کیونکہ اہل اسلام بھی کتاب والے ہیں۔ مسلمانوں کو رنج

ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

کے سامنے کی زندگی جانتے ہیں اور وہ آخرت سے (بالکل) بے خبر ہیں ○

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کیا انہوں نے اپنے دل میں یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے نہیں پیدا کیا

وَمَا بَیْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ

مگر حق کے ساتھ اور ایک مقرر میعاد تک کے لیے اور بے شک بہت سے لوگ (قیامت کے دن) اپنے رب

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا

سے ملنے کے منکر ہیں ○ کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر نہ دیکھا کہ ان سے

ہوا' تب خدا نے پیش گوئی اتاری کہ تھوڑے عرصہ میں پھر روم غالب ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور ابی بن خلف جمحی میں دس اونٹوں پر شرط ٹھہری کہ اگر یہ خبر سچی ہو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ دس اونٹ پائیں گے۔ دوسرے خبر غیبی آئی کہ اس دن مسلمانوں کو بھی فتح حاصل ہوگی۔ چنانچہ یہ دونوں باتیں سات برس بعد واقع ہوئیں' رومی غالب ہوئے اور فارسیوں کو شکست ہوئی۔ اس دن بقولے (ایک قول کے مطابق) فتح بدر اور بقولے (ایک قول کے مطابق) فتح حدیبیہ اہل اسلام کو ملی۔ اس بیان میں یہ آیت اتری کہ روم مغلوب ہو گیا' اس پر آتش پرست مجوسی غالب ہو گئے قریب زمین میں یعنی سرحد فارس میں' یہ رومی لوگ بعد مغلوب ہونے کے عنقریب چند سال کے عرصہ میں غالب ہو جائیں گے۔ نصرت وفتح ودولت خدا کے ہاتھ ہے پہلے اور پچھلے یعنی ہر وقت وہ اپنے رسول کی مدد کرے گا خواہ اہل فارس غالب ہوں خواہ مغلوب اور خواہ اہل روم غالب ہوں خواہ مغلوب۔ دونوں گروہوں کے غالب مغلوب ہونے سے پہلے اور پیچھے ہر وقت وہ اپنے رسول کی مدد کرے گا۔ امر سے مراد نصرت' فتح وعزت ہے یعنی یہ باتیں خدا کے ہاتھ ہیں یا اس کے علم وقدرت ومشیت میں ہیں کہ پہلے یعنی ایجاد خلق سے پہلے ازل سے لے کر ابد تک سب اس کے لیے ہیں' سب کا مالک وہی ہے۔ یا اس قول سے مراد بیان ازلیہ وابدیہ صفاتِ ذات وصفاتِ افعال ہے یعنی وہ ہمیشہ سے صاحب امر ہے قبل وجودِ مامورین وبعد فنا۔ یوں ہی ہمیشہ خالق ورازق ہے قبل وجود مخلوقین ومرزوقین وبعد فنا۔ یوں ہی مالک ہے قبل وبعد مملوکین مثلاً ہمیشہ سے مالک یوم الدین ہے۔ اور جس دن روم غالب ہوگا اس دن مسلمان بھی خوش ہوں گے' کفار مکہ پر غالب ہوں گے' دوہری خوشی ملے گی' خدا کی مدد سے فرحت حاصل ہوگی۔ خدا جس کو چاہتا ہے مظفر ومنصور کرتا ہے' وہ کافروں پر غالب ومنتقم ہے مسلمانوں پر رحیم ہے۔ رسول کی مدد خدا کا یقینی وعدہ ہے' خدا اپنے وعدہ کا خلاف نہ کرے گا ضرور مدد کرے گا مگر اکثر اہل مکہ جانتے اور مانتے نہیں اور فقط بات کرنا جانتے ہیں۔ وہ تو دنیا کے ظاہری اسباب ومعاملات وتجارت وبیع وشرا حساب ایک سے ہزار تک کا اور گرمی اور جاڑے کے اسباب کی تیاری جانتے ہیں اور آخرت سے بالکل غافل جاہل ہیں۔

۸ تا ۱۰- کیا یہ کفار مکہ اپنے دلوں میں یہ غور وفکر نہیں کرتے اور اتنا نہیں سمجھتے کہ خدا نے آسمان وزمین اور ان کے عجائب اور ان کے درمیان کی مخلوقات فضول بے کار پیدا نہیں کیے بلکہ سب کا غیبی انتظام ہے اور اوامر ونواہی' حلال وحرام

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

اگلوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے بڑھ کر قوت والے تھے اور (ان سے زیادہ) انہوں نے زمین کو

وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ

جوتا تھا اور ان (کفار مکہ) کی آبادی سے زیادہ انہوں نے زمین کو آباد کیا تھا اور ان کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے (انہوں نے ان کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا) تو اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا

يَظْلِمُوْنَ ؕ ﴿۹﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ

لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے (لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا دے دی) ○ پھر جن لوگوں نے حد درجہ کی برائی کی ان کا

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع اَللّٰهُ يَبْدَؤُا ع۴/۱۰

انجام یہ ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑاتے تھے ○ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی بار

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

پیدا فرماتا ہے پھر اس کو (مار کر) دوبارہ پیدا فرمائے گا' پھر تم (سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور جس دن قیامت قائم

بتایا گیا ہے' سب تدبیر عمدہ و بہتر سے پیدا ہوئے اور سب کے لیے وقت فنا مقرر ہے' بہت آدمی اللہ کے ملنے اور دوبارہ زندہ ہونے سے منکر ہیں اور اس عقیدہ سے ناخوش۔ کیا انہوں نے کہیں زمین میں سفر نہیں کیا کہ اگلے لوگوں کا انجام کار دیکھتے' ان کے حالات پر غور کرتے کہ وہ رسولوں کی تکذیب سے کیسے کیسے ہلاک ہوئے' وہ تو ان سے بھی قوت و عزت و دولت میں زائد تھے' ان سے زائد تجربہ کار تھے' زمین کو سفر و سیاحت و تجارت کی آمد و رفت سے پچھان ڈالا تھا۔ یا یہ کہ کھیتی سے ساری زمین زیر و زبر کر دی تھی۔ مکہ والوں سے بدرجہا زائد زمین کو بسایا تھا اور دنیا میں ان سے زائد عیش میں تھے' بڑی عمارتیں بنائی تھیں' ان کے رسول معجزہ لے کر امر و نہی و علامات تنبیہ کے ساتھ ان کے پاس آئے' وہ ایمان نہ لائے' خدا نے ان کو ہلاک کیا۔ خدا نے ہرگز ان پر ظلم نہ کیا اور نہ ظلم اس کے شایان تھا مگر وہ تو اپنے اوپر خود ظلم کرتے تھے یعنی کفر و شرک اور تکذیب رسل کرتے تھے' پھر آخر کو انجام کار برے کام والوں کا برا ہی ہوا کہ جہنم ملی۔ یہ اس سبب سے کہ وہ رسول و کتاب و قرآن کو نہ مانتے' خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے اور ان کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے۔

۱۱ تا ۱۹- خدا پیدائش کو شروع کرتا ہے یعنی نطفہ سے پھر اس کے بعد فنا کر کے دوبارہ یعنی قیامت کو زندہ کر کے لوٹائے گا پھر تم سب اس کی طرف لوٹ کر جاؤ گے' سب کو بدلہ دے گا جب قیامت قائم ہوگی۔ مجرم مشرک ہر خیر سے محروم ناامید ہوں گے۔ بت پرستوں کو ان کے خیالی معبودوں میں سے کوئی خدا کے عذاب سے نہ بچائے گا' نہ سفارش کرے گا' وہ

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا

ہوگی مجرم گناہ گاروں کی آس ٹوٹ جائے گی O اوران کے (فرضی) شریک (معبود) ان کے سفارشی نہ بنیں گے اوروہ اپنے شریکوں (معبودوں)

وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

سے منکر ہو جائیں گے O اور جس دن قیامت قائم ہو گی سب لوگ (اپنے اعمال کے مطابق)

يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ

الگ الگ ہو جائیں گے O پھر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو (جنت کی) سرسبز کیاری میں ان کی

رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

خاطر داری (اور عزت و حرمت) ہو گی O لیکن جو کافر ہوئے اور انہوں نے ہماری آیتیں اور

لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ

آخرت کا ملنا جھٹلایا تو وہ (پکڑ کر) عذاب میں حاضر کر دیئے جائیں گے O تو اللہ تعالیٰ کی پاکی

اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ

بیان کرو (نماز پڑھو) جب تم شام کرو (مغرب اور عشاء) اور صبح کرو (نماز فجر) O اور آسمان اور زمین میں اس کی تعریف ہے

وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

اور (نماز پڑھو) جب تھوڑا دن باقی رہے (یعنی نماز عصر) اور جب دوپہر کرو (سورج ڈھلنے کے وقت یعنی نماز ظہر) O وہ ہی زندہ کو مردے

الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط

سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے اور زمین کو اس کے مرنے (خشک ہونے) کے بعد زندہ

اپنے معبودوں کے ساتھ کفر کریں گے' ان کی عبادت سے دست بردار ہوں گے' منکر قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے۔ بروز قیامت وہ متفرق ہوں گے' اچھے جنت میں برے دوزخ میں۔ جو رسول و قرآن پر ایمان لائے' اچھے کام اللہ کے لیے کیے وہ باغ جنت میں خوش و خرم' منعم و مکرم ہوں گے۔ جو رسول و قرآن کو نہیں مانتے کافر ہیں' ہماری آیتوں اور قیامت کے منکر ہیں وہ عذاب میں پکڑے ہوئے ہوں گے۔ پس تسبیح کرو' خدا کے لیے نماز ادا کرو شام کے وقت یعنی مغرب و عشاء کی اور نیز صبح کے وقت یعنی فجر کی اور اسی کی اطاعت و حمد و ثناء آسمان و زمین میں ہے' سب مخلوق پر فرض ہے اور آخر دن میں نماز پڑھو اور دوپہر ڈھلے یعنی ظہر عصر۔ اس آیت سے پانچ وقت کی نماز ثابت ہوئی۔ خدا مردے سے زندہ نکالتا ہے نطفہ

۲۶ ع ۹ ۵

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

(سرسبز) کرتا ہے اور ایسے ہی تم (بھی زندہ کرکے) نکالے جاؤ گے O اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک نشانی یہ بھی) ہے کہ تم

تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ

کو پہلے مٹی سے پیدا کیا' پھر تو تم اسی وقت انسان بن کر زمین میں پھیل رہے ہو O اور اس کی (قدرت کی) ایک نشانی یہ بھی

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ

ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے (تمہاری) بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اور اس نے تم میں باہم محبت اور مہربانی

مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

پیدا فرما دی' بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف

وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ

ہونا بھی ہے' بے شک اس میں جاننے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں

مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ

میں سے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اس کے فضل (روزی) کا تلاش کرنا بھی ہے' بے شک اس میں (غور سے)

سے آدمی وغیرہ انڈے سے بچہ' گٹھلی سے درخت۔ مردے کو زندہ سے نکالتا ہے آدمی سے نطفہ' جانور سے انڈا' درخت سے تخم' زمین کو بعد مردہ پژمردہ ہونے کے زندہ کرتا ہے' قحط کے بعد سرسبز و شاداب کرتا ہے جیسے زمین بعد مردگی کے زندہ ہوتی ہے یوں ہی تم بھی قبروں سے زندہ نکلو گے۔

۲۰ تا ۲۵۔ اس کی قدرت' وحدانیت' الوہیت' اس کے رسول کی صدقِ رسالت کی نشانیوں اور گواہیوں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے بنایا یعنی آدم کو پھر تم آدمی ہو کر زندہ ہو کر زمین پر جا بجا چلنے پھرنے لگے اور یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہیں میں سے عورتیں بنائیں کہ تم ان سے تسکین پاؤ تمہارے یعنی مرد و عورتوں کے آپس میں محبت میل ملاپ رکھا اور رحمت دی۔ محبت عورت کی طرف سے رحمت خاوند کی طرف سے۔ یا یہ کہ محبت صغیر پر اور رحمت کبیر پر۔ ان باتوں میں عقل والوں اور فکر و غور والوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے اور اس کی نشانیوں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان و زمین بنائے اور تمہاری زبانوں کا مختلف ہونا کوئی عربی' کوئی فارسی وغیرہ اور رنگوں اور صورتوں کا الگ الگ ہونا کوئی کالا' کوئی لال'

ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ

سننے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ

(ایک نشانی یہ بھی) ہے کہ تم کو خوف اور امید دلانے کو بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اس کے ذریعے سے

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مِنْ

زمین کو اس کے مرنے (خشک ہونے) کے بعد زندہ (تروتازہ) فرمادیتا ہے بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O اور اس کی

اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان اور زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں' پھر جب وہ تم کو زمین سے

دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِی

بلائے گا تو تم فوراً (زندہ ہو کر) نکل آؤ گے O اور جو آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا

میں ہیں سب اسی کی ملک ہیں اور سب اسی کے زیر حکم ہیں O اور وہی مخلوق کو پہلی بار

کوئی پیلا یہ سب خدا کی قدرت کے نشان ہیں' ان باتوں میں عالموں کے لیے' جن وانس کے لیے نصیحت وعبرت ہے۔ منجملہ ان کے تمہارا رات کو سونا اور دن کو چلنا پھرنا' رزق سے خدا کے فضل کی تلاش کرنا ہے اس بات میں ان کو نصیحت ونشانی ہے جو کہا مانتے' بات سنتے ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کہ تم کو بجلی کی چمک دکھاتا ہے' مینہ برساتا ہے' جس میں ڈر بھی ہے اور رغبت بھی۔ مسافر بہک جانے سے ڈرتے ہیں' مزارعین کھیت بوتے ہیں اور بہت طرح کے خوف اور رغبتیں ہیں' وہ مینہ آسمان سے اتار کر زمین کو بعد مردگی وافسردگی وقحط وخشکی کے زندہ وسرسبز کرتا ہے' اس میں ان کے لیے عبرت ہے جو عقل رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ سب خدا کی قدرت کے کارخانے ہیں۔ منجملہ علامات وحدت وقدرت یہ ہے کہ آسمان وزمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب روز قیامت تم سب کو زمین سے بلائے گا یعنی اسرافیل صور پھونکیں گے تو تم سب قبروں سے نکلو گے۔

۲۶ تا ۲۷۔ اور آسمان وزمین میں جو کوئی شخص ہے سب اس کے فرماں بردار اس کے تابع' اس کے مسخر ہیں سوائے کفار کے کہ وہ سرکش ہیں۔ وہ پیدائش کی ابتداء کرتا ہے نطفہ سے' پھر درجہ بدرجہ اس کو انسان بناتا ہے' پھر مار کر اس کو زندہ کرے گا یعنی بروز قیامت۔ اس کی قدرت کے نزدیک دوبارہ لوٹانا مثل پہلی مرتبہ ایجاد کے بہت آسان ہے دونوں ایک حکم میں ہیں یعنی جب پہلی مرتبہ ایجاد کرلیا تو پھر اعادہ کرنا کیا مشکل رہا۔ ممکنات میں اعادہ بہ نسبت ایجاد کے سہل ہوتا ہے مگر اس کی قدرت کے نزدیک سب یکساں ہیں' آسمان وزمین میں جتنے صفات علیا اور اچھی مثلیں ہیں سب خدا کے لیے ہیں اور اس کو سب پر قدرت

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ

پیدا فرماتا ہے اور اس کو (فنا کر کے) دوبارہ پیدا فرمائے گا اور اس پر دوبارہ پیدا کرنا (تمہاری نظر میں پہلی بار پیدا کرنے سے) زیادہ آسان

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ ضَرَبَ لَكُمْ

ہونا چاہیے اور آسمان اور زمین میں اسی کی شان سب سے بلند (اور برتر) ہے اور وہی زبردست، حکمت والا ہے O (اے لوگو!) تمہارے اپنے

مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ ۖ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

حال سے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ ایک کہاوت بیان فرماتا ہے' کیا ہم نے جو تمہیں روزی دی ہے اس میں تمہارے ہاتھ

مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ

کے مال (غلام) تمہارے شریک ہیں کہ تم سب اس میں برابر ہو جاؤ' تم ان سے ویسا ہی خطرہ رکھو جیسا کہ اپنے برابر کے لوگوں

كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾

سے رکھتے ہو (پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اس کا شریک کیسے بناتے ہو) ہم عقل مند لوگوں کے لیے اسی طرح کھول کر نشانیاں بیان فرماتے ہیں O

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَنْ يَهْدِي

بلکہ ظالم لوگ اپنی جہالت سے اپنی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اسے کون ہدایت

مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ

کر سکتا ہے اور ان کو کوئی مددگار نہیں O لہٰذا تم (اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے) دین کے لیے اپنا منہ

ہے یعنی وہ متصف جمیع صفات کمالیہ ہے' وہ اپنے ملک و سلطنت میں قادر و غالب ہے' اپنے امر و قضاء میں حکمت والا ہے۔

۲۸ تا ۲۹- اے آدمیو! خدا نے اپنا حال اسی مثل میں بیان کیا اور تمہارے حال کے ساتھ تشبیہ دے کر تم کو سمجھایا' یہ بتلایا کہ تم جن کے مالک ہو اور وہ تمہارے قبضہ میں ہیں یعنی غلام باندیاں کیا وہ اس مال میں جو ہم نے تم کو دیا ہے روپیہ پیسہ' اولاد وغیرہ تمہارے شریک ہیں؟ کیا وہ اور تم ان مالوں پر برابر ہو' تم ان سے ایسا ہی ڈرتے ہو جیسا آپ سے یعنی اگر قرابت داروں کو باپ' بھائیوں' اولاد کو ترکہ نہ دو۔ تو وہ تمہاری طرح تم سے مواخذہ اور جھگڑا تمہارے غلام بھی کر سکتے ہیں' سب نے بالاتفاق کہا کہ ہرگز وہ ہمارے شریک نہیں۔ ہم پر ان کا کوئی دباؤ نہیں۔ تب خدا نے کہا کہ تم اپنے غلاموں سے یہ دباؤ پسند نہیں کر سکتے پھر میرے لیے کیوں پسند کرتے ہو کہ میرے غلاموں کو میری مخلوق کو میرا شریک' عبادت میں مجھ پر جبر کرنے والا سمجھتے ہو۔ ہم یوں ہی علامات توحید و آیات قدرت ظاہر کرتے ہیں ان کے لیے جو سمجھتے اور مانتے ہیں بلکہ ظالم کافر یہود و نصاریٰ مشرک اپنے ہوا و خیالات و ہوس کا بغیر علم و دلیل کے اتباع کرتے ہیں۔ جس کو خدا گمراہ قرار دے اور گمراہی میں

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا

سیدھا کرو (اکیلے اسی کے ہو کر رہو) ادھر ادھر نہ ڈگمگاؤ اللہ تعالیٰ کی فطرت پر (اس کی ڈالی ہوئی بنا پر جو دین اسلام ہے) جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو

تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙۗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

پیدا کیا ہے قائم رہو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت میں ردوبدل نہیں (یا فطرت الٰہی کو نہ بدلو بلکہ اس پر قائم رہو) یہی سیدھا طریقہ ہے مگر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙۗ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا

بہت سے لوگ (اس کی حقیقت کو) نہیں جانتے ۝ (فطرت الٰہی پر یعنی اسلام پر قائم رہو) اسی کی طرف رجوع ہو کر اور اس سے ڈرتے رہو

الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا

اور نماز قائم رکھو اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو ۝ (ان میں سے نہ بنو) کہ جنہوں نے

دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا (اس میں پھوٹ ڈال دی) اور مختلف فرقے ہو گئے ہر فرقہ کے پاس جو کچھ خیالات ہیں وہ اسی سے خوش ہے ۝

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ

اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ (اس

چھوڑ دے اس کو کون راہ دکھا سکتا ہے کوئی نہیں۔ نہ ان لوگوں کو کوئی عذاب الٰہی سے بچا سکتا ہے نہ مددگار و ناصر ہے۔

۳۰ تا ۳۲۔ اے رسول! تم اپنے آپ کو خدا کی عبادت میں مستقیم رکھو سچے اچھے خالص مسلمان رہو۔ اعمال میں اخلاق میں خدا کی سچی شریعت کھلے دین کی اطاعت کرتے رہو جیسے کل آدمیوں کو اس حق اور واضح دین پر ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا۔ یا بروز میثاق یعنی بروز پیدائش ''الست بربکم'' فرما کر سب کے دلوں میں وہ شریعت حقہ ڈالی گئی اور ہر شخص کی عقل اس کو حق جانتی ہے وہ ظاہر ہے خدا کے دین میں تبدیلی نہیں یہ کھلا راستہ سیدھی راہ ہے بے شبہ دین حق ہے جس کو سب مانتے ہیں، مگر اکثر آدمی یعنی کفار مکہ دین اسلام کو دین حق نہیں سمجھتے یعنی ہر شخص کا دل خدا کا خدا کی توحید کے حق ہونے کا معجزہ کی دلالت کا کھلم کھلا بداھتاً یقین رکھتا ہے مگر دیدہ و دانستہ جاہل بنتا ہے۔ اے آدمیو! خدا کے لیے عاجزی کرنے والے اس کی طرف متوجہ ہونے والے ہو جاؤ اس سے ڈرو کہا مانو پنج وقتہ نماز اچھی طرح ادا کرو مشرکوں کے ساتھ ان کے راستہ پر نہ ہو جنہوں نے دین توحید کو چھوڑ کر نئے نئے راستے نکال کر متفرق گروہ تراش لیے کوئی یہودی کوئی نصاریٰ کوئی مجوسی وغیرہ بن کر وہ اپنے فرضی دین سے خوش ہے اور اپنے اپنے خیال کو پسند کرتا ہے۔

۳۳ تا ۳۷۔ اور جب آدمیوں کو سختی پہنچتی ہے مصیبت آتی ہے تو خدا سے اپنے رب سے دعا مانگتے ہیں خوب عاجزی اور زاری سے۔ اور جب وہ ان کو اپنی رحمت چکھاتا ہے نعمت دیتا ہے تو کچھ فریق شرک کرتے ہیں بت پرستی میں

أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا

تکلیف کو دور فرما کر) انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے تبھی ان میں سے کوئی گروہ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتا ہے O تا کہ ہماری

بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا

دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کرے تو (کچھ دنوں دنیا) برت لو پھر بہت جلد تم کو (اپنے کردار کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا O یا ہم نے ان کے اوپر

فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا

کوئی مضبوط سند (یا دلیل) اتاری ہے جو ان کو ہمارا شریک بنانا بتا رہی ہے O اور جب ہم لوگوں کو (اپنی) رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو

بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾

جاتے ہیں اور اگر ان کے شامت اعمال کے بدلے جو انہوں نے پہلے کیے ہیں ان کو کوئی برائی (یا مصیبت) پہنچتی ہے تو وہ فوراً ناامید ہو جاتے ہیں O

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے (اس کی) روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے (اس کی)

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَ

روزی تنگ کر دیتا ہے' بے شک اس میں ایمان داروں کے لیے (بہت سی کھلی ہوئی) نشانیاں ہیں O اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر

الْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ

کا حق ادا کرو' یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتے ہیں اور وہی

مشغول ہو جاتے ہیں' تا کہ ہم نے جو نعمتیں ان کو دی ہیں ان کے ساتھ کفر کریں ناشکرے بنیں۔ اے لوگو! کچھ دنوں عیش کر لو دنیا میں کچھ اور رہو عنقریب تم کو حال معلوم ہوگا۔ کیا ہم نے ان پر جو مشرک یعنی اہل مکہ وغیرہ ہیں کوئی کتاب آسمانی اتاری ہے یا دلیل بھیجی ہے جس میں شرک کی اجازت ہے اور وہ صاف بتاتی ہے اور گواہی دیتی ہے کہ شرک حق ہے اور مشرک شرک میں معذور ہیں۔ ہم جب آدمی یعنی کفار مکہ وغیرہ پر رحمت کرتے ہیں تو ہمارا شکر نہیں کرتے' بھول جاتے ہیں' غرور و تکبر کرتے ہیں اور اگر مصیبت تنگی' قحط سالی' مرض' وباء وغیرہ چکھاتے ہیں اور ان کے شرک اور اعمال خبیثہ کا کچھ بدلہ دیتے ہیں تو وہ صبر نہیں کرتے ناامید ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ اتنا نہیں جانتے کہ خدا جس کو چاہتا ہے مال و منال میں وسعت دیتا ہے اور وہ اس کی پوشیدہ تدبیر اور امتحان ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگی کرتا ہے اور وہ ڈھیل مہلت و تاخیر ہے' اس بات میں امیری و غریبی میں خدا کے نشان قدرت ہیں ان کے لیے جو ایمان والے ہیں یعنی عام مسلمان بالخصوص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

۳۸- اے رسول! قرابت والے کو اس کا حق دو' صلہ رحم ادا کرو' فقیر غریب کو کھانا کپڑا دو' مسافر کی مہمانی بجا لاؤ یعنی

اللّٰهِ ۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَمَاۤ اٰتَيۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّيَرۡبُوَا۟

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو چیز تم کسی کو ہدیہ (یا تحفہ)

فِىۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَمَاۤ اٰتَيۡتُمۡ مِّنۡ زَكٰوةٍ

کے طور پر (زیادہ لینے کی نیت سے) دیتے ہو تا کہ دینے والے کے مال میں زیادتی ہو تو وہ چیز اللہ تعالیٰ کے یہاں نہیں بڑھے گی (یعنی اس کا کچھ ثواب نہ

تُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ

ملے گا) اور جو کچھ تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے صدقہ وغیرہ دیتے ہو (خواہ فرض ہو یا نفل) تو ان لوگوں کے (ثواب) دگنے ہیں ○ اللہ تعالیٰ

خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ

ہی ہے جس نے تم کو پیدا فرمایا' پھر تم کو روزی دی' پھر تم کو مارے گا' پھر تم کو دوبارہ زندہ فرمائے گا' کیا تمہارے

مَّنۡ يَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِكُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

شریکوں (معبودوں) میں کوئی ایسا ہے جو (چار) کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے' وہ اللہ ان کے شریک بنانے سے

يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِى ع ۴ ۱۴ ۷

پاک اور بلند ہے ○ خشکی اور تری میں انسانوں کے کرتوتوں کی وجہ سے فساد اور برائیاں

تین دن تک مسافر کا حق ہے زائد احسان وصدقہ ہے۔ یہ باتیں یعنی صلۂ عطیہ' اکرام ان کے لیے ہے جو خدا کی خوشی چاہتے ہیں اور خاص خدا کے لیے کام کرتے ہیں' بہتر ہیں اور وہی عذاب سے نجات پانے والے ہیں۔

۳۹ تا ۴۰۔ اے لوگو! جو تم مال روپیہ پیسہ لوگوں کو اس لیے دیتے ہو کہ وہ سود سے بڑھے اور لوگوں کا اس میں مال مل مل کر زائد ہوتا رہے اور جب تم کو ملے تو دگنا چوگنا ہو کر ملے تو وہ مال خدا کے نزدیک نہیں بڑھتا ہے' خدا اس کو نہیں قبول کرتا ہے' وہ تم اپنے ناجائز نفع کے لیے دیتے ہو خدا کی راہ پر نہیں دیتے اور جو تم زکوٰۃ وصدقہ وخیرات خالصاً للہ اللہ کی خوشی کے لیے فقیروں کو دیتے ہو اور خدا کے لیے خاص اس کی راہ میں دیتے ہو تو ایسے لوگوں کو ان کا مال دوگنا چوگنا ہو کر ملے گا اور دنیا میں بھی ان کے اموال میں برکت ہوگی' وہ بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ خدا کی وہ ذات ہے کہ اس نے تم کو ماؤں کے پیٹوں میں گوشت بنایا' پھر روح ڈالی' پھر زندہ کر کے نکالا' پھر تم کو مزے مزے کی پاک چیزیں مرتے دم تک کھلائیں' پھر وقت پر تم کو مارے گا' پھر قیامت کو تم کو زندہ کرے گا' کیا تمہارے معبودوں میں سے کوئی ہے جو ایسے کام کرے اور ان باتوں پر قادر ہو؟ کوئی نہیں' وہ متعالی ہے' اولاد وشریک سے برتر ہے اور پاک ہے اور منزہ ہے ان کے شرک وغیرہ سے۔

۴۱۔ خشکی اور دریاؤں میں فساد پھیل گیا آدمیوں کے برے کاموں کے سبب سے تاکہ خدا آدمیوں کو ان کے بعض کاموں کا بدلہ دنیا میں دے کہ وہ گناہ سے توبہ کریں تاکہ وہ بلا دور ہو۔ کہتے ہیں کہ خشکی میں سب سے پہلا گناہ جو واقع ہوا

النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾

ظاہر ہو گئیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کے کچھ (برے) کرتوتوں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ (اپنی حرکتوں سے) باز آ جائیں O

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ اے لوگو! زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا

مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿٤٢﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

جو (تم سے) پہلے تھے' ان میں بہت سے مشرک تھے O تو (اے سننے والے!) عبادت کے لیے اپنا

الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ

منہ سیدھا کر اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنا نہیں' اس دن (مومن اور کافر) لوگ

يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

جدا جدا ہو جائیں گے O جس نے کفر کیا اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو نیک کام کریں وہ اپنے ہی

فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

لیے تیاری (اور سامان) کر رہے ہیں O تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں

وہ قابیل کا ہابیل کو قتل کرنا ہے اور دریا میں جلندراز ہری کا غصب کرنا کشتیوں کو اور پکڑنا جہازوں کا۔ یا یہ مطلب ہو کہ خشکی کا فساد قحط' خشک سالی' پھل پھول کی پیداوار کی کمی' آدمیوں' جانوروں کا مرنا وباء مرض' شہروں' جنگلوں میں۔ دریاؤں میں یہ سب نقصان آدمیوں کے گناہوں کی شامت اور برائی سے ہیں' ان باتوں سے خدا آدمیوں کو متنبہ کرتا ہے کہ غافل نہ ہوں' توبہ کریں اور ان کے گناہوں کے بدلہ میں کچھ سزا دیتا ہے' پوری سزا آخرت میں ملے گی۔

۴۲ تا ۴۳۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ ذرا زمین میں سفر کرو' چلو پھرو' غور سے دیکھو' ان لوگوں کا جو تم سے پہلے تھے کیا انجام کار ہوا' جب انہوں نے رسولوں کو نہ مانا خدا نے کیسے ہلاک کیا۔ وہ اکثر شرک کرتے تھے اس کی سزا پائی۔ اے رسول! تم خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ پاکیزہ دین' راہ راست' عین حق و یقین کے لیے اپنے آپ کو قائم رکھو اور اپنا دین و عمل اللہ کے لیے خالص رکھو قبل اس کے کہ وہ دن آئے کہ جس دن کے عذاب سے کوئی مانع نہ ہو پھر عذاب واپس نہ ہو سکے۔ اس دن سب کو علحدہ علحدہ کر دیا جائے گا۔ اچھے جنت میں' برے دوزخ میں۔

۴۴ تا ۴۵۔ جو کفر کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرتا ہے' مخلد فی النار ہو گا خدا کا کیا بگاڑتا ہے اور جو ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لاتا ہے تو اپنے لیے آرام گاہ بناتا ہے' ثواب و کرامت جنت میں پائے گا۔ خدا کا کوئی نفع نہیں۔ خدا یہ باتیں اس لیے کرتا ہے کہ رسول و قرآن پر ایمان لانے والوں کو اور اعمال صالحہ خالصاً للہ ادا کرنے والوں کو اپنے فضل و رحمت و

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ

نے نیک کام کیے اپنے فضل سے بدلا عطا فرمائے' بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ○ اور اس کی نشانیوں

اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ لِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِیَ

میں سے (یہ بھی) ہے کہ وہ (بارش کی) خوشخبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے تاکہ تم کو اپنی رحمت (کا مزہ) چکھائے

الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

اور تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم (اللہ تعالیٰ کا) شکر کرو ○ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ

بے شک ہم نے آپ سے پہلے کتنے ہی رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے کہ وہ ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں

بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا

لے کر آئے (جب لوگوں نے انہیں نہ مانا) تو ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا (ان کو سزا دی) اور ہمارے ذمۂ کرم پر

عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ

مسلمانوں کی مدد فرمانا ضروری ہے ○ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے (چلاتا ہے) وہ بادل ابھارتی ہیں'

فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُهٗ

پھر وہ جس طرح چاہتا ہے اسے آسمان (کی فضا) میں پھیلا دیتا ہے اور (کبھی) اسے ٹکڑے ٹکڑے

کرامت سے جنت میں اچھی جزاء دے۔ وہ کافروں اور ان کے کفر کو بالکل پسند نہیں کرتا ہے۔

۴۶- اور خدا کی وحدانیت کی نشانیوں اور آثار قدرت سے یہ ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے کہ جو لوگوں کو مینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور تاکہ تم کو اپنی رحمت' اپنی نعمت کا مزہ چکھائے اور اس لیے کہ کشتیاں جہاز اس کی مشیت وارادہ سے ہوا کے ذریعہ سے دریاؤں میں چلیں اور تم کاروبار تجارت پھیلاؤ خدا کا فضل تلاش کرو اور مال پاکیزہ طیّب بذریعہ تجارت شہروں جزیروں میں پھر کر حاصل کرو تاکہ اس کا شکر بجالاؤ۔

۴۷- اور اے رسول! ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول ان کی اقوام کی طرف بھیجے' وہ اوامر ونواہی معجزات علامات لے کر آئے۔ قومیں ایمان نہ لائیں' ہم نے مجرم مشرکوں سے بدلہ لیا عذاب دیا۔ ہم پر ضروری تھا کہ مسلمانوں کی اپنے فضل سے مدد کرتے' ان کو نجات دیتے' ان کے دشمنوں کو ہلاک کرتے لہٰذا ہم نے کافروں کو ہلاک کیا مسلمانوں کو نجات دی۔

۴۸ تا ۵۳- اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے' وہ بھاری بھاری بادل ابھار ابھار کر جمع کر کے گھیر لاتی ہیں' پھر خدا ان

كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ

کر دیتا ہے تو (اے دیکھنے والے!) تو اس کے درمیان سے مینہ برستا ہوا دیکھتا ہے پھر جب اپنے بندوں

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۚ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ

میں سے جس کی طرف چاہتا ہے اس (بارش) کو پہنچاتا ہے تبھی وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں O

كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

اگرچہ وہ اس کے اترنے (برسنے) سے پہلے ناامید ہو گئے تھے O

فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اثرات دیکھو کہ زمین کے مردہ (خشک) ہونے کے بعد کس طرح اس کو زندہ (سرسبز)

اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَئِنْ

کرتا ہے، بے شک وہی مردوں کو زندہ فرمانے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے O اور اگر

اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ

ہم کوئی ہوا ایسی بھیج دیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں O تو (اے نبی!)

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾

بے شک آپ (دل کے) مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں O

بادلوں کو اپنی مشیت وارادہ کے مطابق آسمان میں جس طرح چاہتا ہے پھیلاتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو ان کو متفرق ٹکڑے کرتا ہے، پھر ان کے درمیان سے مینہ کے قطرے نکلتے نظر آتے ہیں۔ جب خدا اپنی قدرت ومشیت سے اس مینہ کو جس قوم پر چاہتا ہے برساتا ہے تو وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں اگرچہ قبل مینہ کے برسنے کے ناامید بے صبر تھے۔ اے رسول! خدا کی رحمت کے اثر یعنی مینہ کے کرشمے دیکھو کہ قبل برسنے کے اور بعد برسنے کے کیسے کیسے دل خوش کرتا ہے، پھر وہ افسردہ خشک خراب زمین کو تروتازہ زندہ شاداب کر دیتا ہے، یہی خدا جو زمین کو بعد مردگی کے دوبارہ زندگی دیتا ہے وہ مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے، وہ ہر بات پر موت وحیات پر قادر ہے۔ اگر کھیتوں پر ہم نقصان والی ہوا بھیجتے ہیں گرم لو یا نہایت سرد اور وہ کھیتی زرد ہونے لگتی ہے، سبزی وشادابی کے بعد خشکی آنے لگتی ہے تو وہ یہ حال دیکھ کر کفر کرنے لگتے ہیں۔ ناشکری، بے صبری، بے ایمانی کی باتیں کرتے ہیں۔ اے رسول! تم ان کو جو مردہ دل ہیں یعنی مثل بے جان چیزوں کے نافہم ہیں، عقل سے کام نہیں لیتے، اپنی بات نہیں سمجھا سکتے اور بہروں کو خود بہرہ بننے والوں کو آواز ہدایت نہیں سنا سکتے جبکہ وہ منہ پھیر کر

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ

اور نہ آپ (دل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر لا سکتے ہیں' آپ تو انہیں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری

بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ

آیتوں پر ایمان لائیں تو وہی فرمانبردار ہیں O وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہیں (شروع میں) کمزوری کی حالت میں

ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ

پیدا کیا' پھر کمزوری کے بعد قوت و توانائی عطا کی' پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا

ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾

دیا' وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور وہی علم (و) قدرت والا ہے O

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ

جس دن قیامت قائم ہو گی تو مجرم قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہ ٹھہرے' وہ (دنیا میں) ایسے

كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ

ہی بھکے ہوئے اوندھے جاتے ہیں O اور علم و ایمان والے کہیں گے کہ بے شک تم اللہ تعالیٰ

بھاگتے ہیں اور حق سے روگردانی کرتے ہیں اور اندھوں کو اور گمراہوں کو راہ نہیں دکھا سکتے یعنی زبردستی اپنی بات منوا نہیں سکتے' تم تو اچھی باتیں اسی کو سمجھاؤ گے اور سکھاؤ گے اور سناؤ گے جو ہماری آیتوں پر ایمان لانا چاہتا ہے اور توحید و عبادات میں اخلاص و فرمانبرداری کرنا چاہتا ہے تو وہ آپ کی بات سن کر مسلمان ہو جاتا ہے۔

۵۴- خدا ہی ہے جس نے تم کو ضعیف کمزور چیز سے یعنی نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر ضعف کے بعد قوت دی' جوان پہلوان بنایا' پھر قوت کے بعد ضعف دیا' بوڑھا کیا' ناطاقتی آئی' بال سفید ہو گئے' کمزور ہو گئے۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور مخلوق کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرتا رہتا ہے۔ وہ ہر بات کا عالم ہے' ہر بات پر قادر ہے۔

۵۵ تا ۵۷- جس دن قیامت قائم ہوگی مشرک قسم کھائیں گے کہ قبروں میں سوائے ایک ساعت کے زائد نہیں ٹھہرے۔ جیسے دنیا میں لغو بکتے' جھوٹ بولتے' حق کو ناحق سمجھتے تھے یونہی وہاں بھی کہیں گے لیکن جن کو علم و ایمان ملا وہ کہیں گے کہ تم خدا کے وعدہ کتاب کے مطابق یوم بعث تک قبروں میں ٹھہرے۔ آج قیامت قائم ہے تم قبروں سے نکلے ہو مگر تم دنیا میں اس کو نہیں مانتے تھے اور تصدیق نہیں کرتے تھے۔ اس دن ان کا عذر' ان کی ذلت' ان کی عاجزی' گناہوں سے توبہ کچھ نفع نہ دے گی اور نہ ان سے توبہ طلب ہوگی نہ وہ دنیا کو لوٹیں گے۔ اور "اوتوا العلم" سے مراد ملائکہ یا انبیاء یا مومنین مخلصین ہیں' بعض "فی کتاب اللہ" کو "اوتوا العلم" سے متعلق کرتے ہیں پس کلام میں تقدیم تاخیر ہے یعنی جو قرآن

الْإِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا

کے دفتر میں اٹھنے کے دن (قیامت) تک ٹھہرے رہے ہو تو یہی ہے اٹھنے کا دن

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ

(قیامت کا دن) لیکن تم نہ جانتے تھے O تو اس دن ظالموں کو کوئی معذرت فائدہ نہ دے گی

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ

اور نہ ان سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا (نہ ان کو ناراضگی دور کرنے کا موقعہ دیا جائے گا) O اور بے شک

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل بیان فرمائی اور اگر آپ ان کے پاس

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

کوئی نشانی لائیں تو کافر ضرور (یہی) کہیں گے کہ (اے مسلمانو!) تم تو محض جھوٹے (اور فریبی) ہو O

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ

جاہلوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ یوں ہی مہر کر دیتا ہے O تو (اے نبی ﷺ!) آپ صبر فرمائیے بے شک اللہ کا وعدہ

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ٦ ٧ ٩

(مجرموں کو سزا دینے کا) حق ہے اور جو لوگ یقین نہیں لاتے وہ آپ کو خفیف نہ کرنے پائیں (یعنی ان کی بے تکی باتوں سے آپ طیش میں نہ آئیں) O

کے عالم ہوں گے وہ یہ بات کہیں گے۔

۵۸ تا ۶۰۔ اور ہم نے اس قرآن میں سب طرح کی مثلیں بیان کی ہیں، ہر طرح سے سمجھایا۔ اے رسول! اگر تم کفار مکہ کے سامنے آسمان سے وہی معجزے جو یہ مانگتے ہیں لا کر پیش کرو گے تو بھی یہی کہیں گے کہ یہ جادو ہے اور اے مسلمانو! تم بالکل جھوٹے ہو۔ خدا یونہی ان کے دلوں پر جو مانتے جانتے سمجھتے نہیں ہیں مہر لگا دیتا ہے، اے رسول! تم نہ گھبراؤ، خدا کا وعدہ نصرت واعانت وفتح وہلاک کفار حق ہے۔ عنقریب ظاہر ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ تم کو وہ لوگ جو یقین وتصدیق نہیں رکھتے تبلیغ سے باز رکھیں اور کار منصبی سے روک لیں بلکہ تم خوب کوشش سے تبلیغ احکام میں سرگرم رہو۔

سورۃ لقمٰن مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتها ۳۴ رکوعاتها ۴

سورۂ لقمان مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں چونتیس آیات، چار رکوع ہے

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

الٓمّٓ ○ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ (جو) نیک بختوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں ○

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

وہ جو نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر (بھی) یقین

يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

رکھتے ہیں ○ وہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں (جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہیں) خریدتے ہیں تاکہ بے (بغیر) سمجھے بوجھے (لوگوں کو)

اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ کو اور اس کی آیتوں کو ہنسی مذاق بنا لیں، انہی لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○

سورۂ لقمان

اس سورت میں لقمان کا ذکر ہے، یہ مکہ میں نازل ہوئی۔

۱- ''الم'' سے مراد ''انا اللہ اعلم'' ہے۔ یعنی میں اللہ ہوں ہر بات کا عالم، یا قسم ہے۔

۲ تا ۵- یہ سورت حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو حرام و حلال، امر و نہی، ہدایت و ضلالت کا خوب بیان کرتی ہے۔ گمراہی سے بچا کر راہ راست دکھاتی ہے۔ عذاب سے نجات دے کر رحمت اتارتی ہے ان اچھوں و مخلص بندوں کے لیے یہ موحد ہیں۔ نماز پنجگانہ وضو رکوع سجدہ مستحب سنت واجب ادا کر کے وقتوں کی رعایت کر کے اچھی طرح پڑھتے ہیں۔ مالوں کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ آخرت پر ایمان لاتے ہیں، اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ اپنے اللہ کی طرف سے راہ پائے ہوئے ہیں۔ مستحق کرامت ہیں، فوز و فلاح والے ہیں۔ خدا کے عذاب و غصہ سے نجات پائیں گے اور مقاصد میں کامیاب ہوں گے۔

۶ تا ۷- بعض آدمی ایسے ہیں کہ کھیل کود کی بے فائدہ جھوٹی لغو خرافات باتیں یعنی مصنوعی قصے رستم وغیرہ کی کہانیاں، آفتاب و ستاروں کا حال، علم نجوم، ناچ، گانا بجانا اور سب سے بڑھ کر شرک قبول کرتے ہیں اور ایسی چیزوں کے دل سے خریدار ہیں کہ لوگوں کو خدا کے دین و اطاعت سے بے علم و دلیل بہکا دیں اور خدا کے مبارک دین کو مسخرا پن میں ڈال کر اس کو ہنسی سمجھیں، ان کو ایسا عذاب ہوگا جو ذلیل و خوار کر دے گا۔ جب اس کو ہماری آیتیں امر و نہی و نصائح سنائے جاتے ہیں تو غرور و تکبر میں آ کر منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے کچھ سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے کانوں میں گرانی ہے۔ یہ بہرا ہے، اس کو اے

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ

اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے (اکڑ کر ان سے) منہ پھیر لیتے ہیں گویا کہ انہوں نے انہیں سنا ہی نہیں

اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۷ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

گویا کہ ان کے کانوں میں (میل کے) ٹینٹ ہیں (جن سے کان بند ہیں) تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ۞ بے شک جو ایمان لائے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝۸ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ

انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے (آرام و چین کی) نعمتوں کے باغ ہیں ۞ ان میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ

وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰی

کا سچا وعدہ ہو چکا ہے اور وہی عزت والا' حکمت والا ہے ۞ اسی نے بے ستونوں کے آسمان بنائے جنہیں تم دیکھتے ہو

فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ

اور زمین میں (پہاڑوں کے) لنگر ڈالے تاکہ زمین تمہیں لے کر نہ کانپے (ادھر ادھر نہ جھکے) اور اس میں ہر قسم کے جاندار پیدا کیے

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝۱۰

اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا' پھر زمین میں ہر قسم کی نفیس چیزوں کے جوڑے اُگائے ۞

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ

یہ (سب کچھ) تو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے تو (اے منکرو!) مجھے وہ دکھاؤ جو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں نے بنایا ہو

رسول! عذاب الیم کی پہلے سے خوشخبری دنیا و آخرت میں دے دو۔ نضر بن حارث جو نیا مسلمان ہوتا اس کو اپنے گھر لے جا کر شراب پلاتا' ناچ گانا بجانا سناتا۔ فحش کی طرف رغبت دیتا' لغو قصے سنا کر ایمان سے روک لیتا۔ اس کو بطریق پیش گوئی بشارت عذاب دے دی وہ بروز بدر خوب ذلیل ہو کر قتل ہوا۔

۸ تا ۹۔ بے شک جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے ان کے لیے جنات نعیم ہیں جو کبھی فنا نہ ہوں گی وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ یہ خدا کا ان سے سچا پکا وعدہ ہے' وہ اپنے ملک و قدرت میں غالب ہے۔ اپنے امر و قضاء میں حکمت والا ہے۔

۱۰ تا ۱۱۔ اللہ نے آسمانوں کو بے ستون بنایا جس کو تم نہیں دیکھتے یعنی اس میں ستون نہیں یہ بے ستون ہیں۔ ستون نظر نہیں آتے اور زمین میں بڑے بڑے پہاڑ بوجھ والے مثل میخوں کے پیدا کیے کہ تم کو لے کر جھک نہ پڑے اور زمین میں ہر طرح کے قسم قسم کے جانور پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے مینہ برسایا' زمین میں ہر قسم کی عمدہ عمدہ خوبصورت گھاس

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ اَنِ اشْکُرْ

بلکہ ظالم کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں O اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت (معرفت) عطا فرمائی (اور ہم نے انہیں حکم دیا)

لِلّٰهِ ط وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ

کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ (سب سے)

حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ ط

بے پروا ہے، تعریفوں والا ہے O اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے (یہ) کہا کہ اے میرے بیٹے!

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ج حَمَلَتْهُ

اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ بنانا بے شک شرک بڑا ہی ظلم ہے O اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں (نیکی کرنے کا) تاکیدی حکم دیا اس کی

اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ط

ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری (تکلیف پر تکلیف) برداشت کرتے ہوئے (اپنے پیٹ میں) رکھا اور اس کا دودھ چھوٹنا دو سال میں ہوا (یہ حکم دیا

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جٰهَدٰکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ

کہ) میرا اور اپنے ماں باپ کا (حکم مان اور) شکریہ ادا کرتے رہو (آخر) میری ہی طرف واپس آنا ہے O اور اگر وہ تجھ سے اس بات کی کوشش کریں کہ تو

ع ۱۱ / ۱۰ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — النصف

اگائی۔ یہ خدا کی قدرت کا جلوہ اس کی آفرینش ہے۔ اس کے سوا جن کو پوجتے ہو دکھاؤ اور بتاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا یعنی بتوں نے۔ بلکہ ظالم مشرک کھلے ہوئے گمراہی میں خطائے بیّن میں پڑے ہیں۔

۱۲۔ ہم نے لقمان کو حکمت یعنی علم وفہم دی، قول وفعل میں راہ راست پالینا۔ ان سے کہا کہ خدا کا شکر بجالاؤ، توحید و اطاعت قبول کرو۔ جو اس کا شکر ادا کرتا ہے یعنی توحید و اطاعت کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لیے ثواب پائے گا۔ خدا کا نفع نہیں ہے، جو کفر کرتا ہے، ناشکری اور شرک کرتا ہے تو وہ اپنے نقصان کے لیے۔ خدا اس کے شکر سے مستغنی بے پروا ہے، اپنے افعال میں ستودہ ہے۔

۱۳۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کے طور پر کہا اور برائی سے بچانے کو سمجھایا کہ اے پیارے بیٹے! خدا کے ساتھ کبھی شرک نہ کرنا، شرک سخت ظلم ہے، بڑی نافرمانی ہے، جس کی عقوبت خدا کے پاس بہت سخت ہے۔

۱۴ تا ۱۵۔ ہم نے آدمی کو وصیت کی کہ اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرے، نیکی کرے۔ اس کی ماں نے اس کو اپنے پیٹ میں رکھا، ضعف پر ضعف، شدت پر شدت اور سختی پر سختی اٹھائی، جتنا لڑکا بڑھتا گیا بوجھ زائد ہوا، جب پیدا ہوا دودھ پلایا، دو برس میں دودھ چھڑایا۔ ہم نے یہ حکم دیا کہ آدمی میری توحید و اطاعت و میرا شکر بجالائے اور اپنے ماں باپ کی پرورش کا شکریہ ادا کرے اور سب کا لوٹنا میری طرف ہے۔ اے آدمی! اگر تیرے ماں باپ اس بات پر تجھ کو سختی زبردستی سے

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ؗ وَّاتَّبِعْ

ایسی چیز کو میرا شریک بنا جس کا تجھے علم ہی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے پیش آ (اور اچھی طرح ان کا ساتھ دے حق کی تبلیغ

سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اور حسن سلوک کرتا رہ) اور دین یعنی ان کے راستہ پر چل جو میری طرف متوجہ ہوئے' پھر تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے تو میں تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

کو جتا (بتا) دوں گا جو تم کرتے تھے ○ اے بیٹے! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو

فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا

پھر وہ کسی پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں بھی ہو

اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

اللہ تعالیٰ اسے حاضر فرما دے گا' بے شک اللہ تعالیٰ ہر باریکی کا جاننے والا' خبردار ہے ○ اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور

بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ

(لوگوں کو) اچھی بات کا حکم دے (نصیحت کر) اور بُری باتوں سے منع کر اور (اس تبلیغ میں) جو مصیبت تجھ پر پڑے اس پر صبر کر'

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ

بے شک یہ بڑے ہی ہمت کے کام ہیں ○ اور لوگوں سے بات کرنے میں بے رخی نہ کر

مجبور کریں کہ تو میرا شریک ان چیزوں کو بنا جن کا تجھ کو علم نہیں اور اس پر دلیل قائم نہیں یعنی تو یقیناً جانتا ہے کہ شرک باطل ہے اور والدین سے کوئی اس پر مجبور کرے تو ان کا کہنا نہ مان۔ غلط دین میں اور خدا کی نافرمانی میں ان کی اطاعت نہ کر۔ دنیا میں ان کا بھلائی سے ساتھ دے' ان پر احسان کر اور تو ان کی راہ کا پیرو ہو جو میری طرف خلوص سے متوجہ ہیں یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیرو مسلمان۔ پھر آخر کار تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے' میں تم کو ان سب باتوں کی خبر دوں گا اور جزاء وسزا دوں گا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

ف: یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں اتری اور لقمان کے دو قولوں کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔

۱۶ تا ۱۹۔ لقمان نے بیٹے سے کہا کہ اے فرزند! اگر نیکی رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگی اور وہ سب زمینوں کے نیچے پتھروں میں چھپی ہوگی یا آسمانوں کے اوپر ہوگی یا زمین کے اندر ہوگی خدا اس کو نکال کر اس کا ثواب ضرور دے گا (علی ھذا القیاس برائی) اور بعض رزق مراد لیتے ہیں کہ جو دانہ جس کے حق کا ہوگا وہ ضرور کھائے گا وہ کہیں کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ ج

اور زمین پر اتراتا ہوا نہ چل' بے شک اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے' فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا ہے ○

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ

اور درمیان چال چل اور اپنی آواز کچھ دھیمی کر' بے شک سب آوازوں میں بری

ع ۸ ۱۱ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ ع أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

آواز گدھے کی آواز ہے ○ کیا تم نے نہیں دیکھا بے شک اللہ تعالیٰ نے جو

فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ

کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب تمہارے کام میں لگائے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تمہیں بھرپور دیں اور

مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَ

بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں (یوں ہی) جھگڑتے ہیں نہ ان کو علم ہے نہ عقل و ہدایت اور نہ کوئی روشن کتاب ○ اور

إِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں کہ (نہیں) بلکہ

باریک بین ہے یعنی باریک سے باریک باتوں سے خبردار ہے۔ اے فرزند! نماز قائم کر' ہمیشہ پڑھتا رہ' امر بالمعروف توحید و خیرات کا حکم دے۔ منکر یعنی شرک و بے ہودہ اور بری باتوں سے منع کر اور جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کر' امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں جو مصیبت پیش آئے اس کو برداشت کر۔ یہ باتیں ہمت کے امور سے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی ہیں اور اپنا منہ غرور سے لوگوں سے نہ پھیر' تنگ دست مسلمانوں پر غرور نہ کر' ان کو حقیر نہ گن' زمین میں اکڑ کر' اترا کر' امیری وغیرہ کے گھمنڈ میں متکبروں کی طرح نہ چل۔ خدا اکڑنے والوں کو' فخر و غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ چلنے میں فروتنی کر۔ سر جھکا کر میانہ روی اختیار کر' نرم آواز سے آہستہ بات کر' چیخنا ڈانٹنا ٹھیک نہیں۔ سب سے بدتر اور ناگوار آواز گدھے کی ہے کہ وہ بہت چیختا ہے۔

۲۰ تا ۲۱۔ اے لوگو! کیا تم نے یہ نہیں دیکھا اور قرآن کے ذریعہ سے معلوم نہیں کیا کہ خدا نے تمہارے نفع کے لیے آسمانوں کی چیزوں آفتاب' ماہتاب' تارے' ہوا' مینہ' بادل وغیرہ کو اور زمین کی دوسری چیزوں درخت اور جانوروں کو مسخر و تابع کیا اور تم پر اپنی نعمتیں ظاہری و باطنی اتار دیں اور تمام کر دیں یعنی نعمت اسلام تم پر پوری کر دی اور باقی بے شمار نعمتیں تم کو دیں' لیکن بعض آدمی ایسے ہیں جو خدا کے بارے میں' اس کی توحید میں' اس کے پاکیزہ مبارک دین میں' بے دلیل و حجت و ہدایت' بے علم و بے روشن کتاب لغو جھگڑے نکالتے ہیں۔ نہ کوئی دلیل عقلی نہ روایت نقلی۔ جب ان سے کہا جاتا ہے

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾

ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا (اسی کی پیروی کریں گے) اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو O

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا دے (اس کا فرمانبردار ہو جائے) اور وہ نیکو کار بھی ہو تو

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا

بے شک اس نے مضبوط رسی پکڑ لی اور سب کاموں کی انتہا (اور انجام) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے O اور جو کوئی کفر کرے تو (اے نبی ﷺ!) آپ

يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اس کے کفر کرنے سے غم نہ کھائیں' ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے تو جو کچھ عمل انہوں نے کیے ہم ان کو (سب) بتا دیں گے' بے شک اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى

دلوں کے بھید خوب جانتا ہے O ہم تھوڑے دنوں کے لیے (دنیا) برتنے دیں گے پھر سخت عذاب کی طرف انہیں

عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

گھسیٹ کر لے جائیں گے O اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو وہ ضرور

کہ اس کو مانو جو خدا نے اپنے رسول پر اتارا' اس کو پڑھو' اس پر عمل کرو تو کہتے ہیں: ہم اس کا اتباع کرتے ہیں جس دین پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا' یہ اتنا نہیں سمجھتے کہ کیا اگر شیطان ان کو اور ان کے باپ دادوں کو دوزخ کی طرف بلاتا ہو تو یہ اس کی اقتداء کر لیں گے اور اس کے کہے سے دوزخ میں چلے جائیں گے۔ نعمت ظاہری سے مراد توحید ہے باطنی سے معرفت الٰہی۔ یا نعمت ظاہری آدمیوں کا بھلائیوں کو جاننا' باطنی لوگوں کا تیری برائیوں کو نہ جاننا۔ یا ظاہری مال و منال' روپیہ پیسہ' کھانا' پینا' باطنی پھل' پھول' پانی مینہ جو بظاہر آدمی کے ہاتھ میں نہیں' یا ظاہری کرامتیں بخششیں باطنی جو بلائیں کہ ٹالیں کہ آدمی نہیں جانتا کہ کیا بلائیں ٹالی ہیں۔

۲۲ تا ۲۴۔ اور جو اپنا منہ خدا کی طرف پھیرے اور اپنا دین و عمل اس کے لیے خالص کرے بشرطیکہ وہ موحد ہو' مخلص بھی ہو تو ایسا شخص دستاویز محکم کا پکڑنے والا ہے۔ عروۂ وثقیٰ سے مراد کلمہ طیبہ ہے جو مضبوط و مستحکم دستاویز ہے یعنی مضبوط دستہ جو جنت میں لے جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سب کاموں کا انجام لوٹتا ہے' سب اسی کی طرف لوٹیں گے۔ آخرت سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو کفر کرے گا تو وہ ہلاک ہوگا۔ تم کو کافروں کی ہلاکت کا غم کیا ہے یہ سب لوٹ کر بعد موت ہمارے پاس آئیں گے' ہم ان کو ان کے کاموں کی خبر دیں گے' جزاء اور سزا دیں گے اور اللہ تعالیٰ دلوں کے خیر و شر سے واقف ہے۔ ہم ان کو دنیا میں عیش دیتے ہیں اور تھوڑے دن یونہی رہنے دیتے ہیں پھر ان کو زبردستی عذاب غلیظ و شدید قسم قسم کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے۔

۲۵ تا ۲۶۔ اے رسول! اگر ان کافروں سے پوچھو کہ آسمان و زمین کو کس نے بنایا تو کہیں گے کہ اللہ نے اور اقرار

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا

کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (ان سے) فرمایئے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں بلکہ ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے ○ جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّمَا

آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب سے بے نیاز ہے (اور) سب خوبیوں والا ہے ○ اور اگر تمام روئے زمین

فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

کے درخت قلم بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی اس کے بعد (اسی طرح) سات سمندر (اور سیاہی بن جائیں)

سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

تو اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں گی بے شک اللہ تعالیٰ عزت والا حکمت والا ہے ○

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

تم سب کا پیدا کرنا اور (قیامت میں دوبارہ زندہ کر کے) اٹھانا ایسا ہی ہے جیسے ایک جان کا بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے ○

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ

(اے سننے والے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دن کے حصہ میں رات لاتا ہے اور رات کے حصہ میں دن لاتا ہے

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ

اور اسی نے سورج اور چاند کام میں لگائے ہر ایک ایک مقررہ میعاد تک چل رہا ہے اور (یہ کہ) بے شک اللہ تعالیٰ

کریں گے۔ تم کہو کہ خدا کا شکر کہ اتنا تو سمجھے جب یہ سمجھے تو اس کو مانو اس کی تعریف کرو بلکہ اکثر توحید کو نہیں مانتے' شکر الٰہی ادا نہیں کرتے۔ آسمانوں و زمینوں میں جو کچھ عجیب و غریب اشیاء ہیں سب خدا کے لیے ہیں۔ خدا ہر چیز سے بے پروا ہے۔ اپنے افعال میں محمود ہے۔

۲۷ تا ۲۸۔ زمین میں جس قدر درخت ہیں اگر ان کے قلم ہو جاویں اور سارا سمندر سیاہی ہو جائے اور اس سمندر جیسے سات سمندر اور سیاہی بن کر مدد دیں تو بھی خدا کے کلام اور علم اور قدرت کا بیان تمام نہ ہو اور یہ سب ختم ہو جائیں۔ کلمات سے مراد علم ارادہ تدبیر و قدرت و کلام ہے۔ خدا اپنی سلطنت و ملک میں غالب ہے' اپنے امر و قضاء میں حکمت والا ہے۔ اے لوگو! تم سب کی پیدائش اور پھر دوبارہ لوٹنا خدا کی قدرت کے نزدیک ایسا ہے جیسے ایک کا پیدا کرنا' خدا تمہاری باتیں سنتا ہے اور تمہارے حالات جانتا ہے' یعنی اپنی قدرت کے سبب سے ممکنات پر قادر ہے بسبب امکانیت تو ہر ممکن پر قدرت لازم ہو گی وہاں سہولت و دشواری کو دخل نہیں۔

۲۹ تا ۳۰۔ کیا تم کو قرآن میں یہ خبر نہیں ملی کہ خدا رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے' وہ پندرہ گھنٹہ کی اور دن نو گھنٹہ کا

اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ

تمہارے کاموں سے خبردار ہے O یہ (سب انتظام) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو وہ پوجتے ہیں

مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ ع ۱۱ ۳ ۱۲

وہ سب باطل (اور بے اصل) ہیں اور (اس لیے کہ) بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب سے بالادست (اور) بڑائی والا ہے O کیا تم نے نہ دیکھا کہ

الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ

بے شک کشتی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دریا میں چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائے' بے شک اس میں ہر

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ

ایک بڑے صبر کرنے والے' شکر گزار کے لیے (ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں O اور جب ان پر دریا کی کوئی پہاڑ جیسی

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ

موج آ پڑتی ہے (گھیر لیتی ہے) تو وہ خالص اللہ تعالیٰ پر عقیدہ رکھ کر اسی کو پکارتے ہیں O جب وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو خشکی کی طرف بچا لاتا ہے

فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

تو ان میں سے کوئی کوئی سیدھے راستہ پر رہتا ہے (باقی اکثر منکر ہو جاتے ہیں) اور ہماری آیتوں کا انکار تو صرف ہر ایک بے وفا (دغا باز) ناشکرا ہی کرتا ہے O

ہو جاتا ہے اور کبھی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے دن پندرہ گھنٹہ اور رات نو گھنٹہ تک آ جاتی ہے' اس نے آفتاب و ماہتاب مسخر و تابع کیے' ہر ایک خاص وقت تک چلتا ہے اور اپنے اپنے منازل میں ایک وقت معین تک کے لیے منتقل ہوتا رہتا ہے۔ تم جو نیکی و بدی کرتے ہو خدا سب سے خبردار ہے۔ یہ کارخانۂ قدرت اس لیے پھیلایا کہ تم جانو اور اقرار کرو کہ خدا ہی حق ہے اور اسی کی عبادت ٹھیک ہے اس کے ماسوا کی عبادت بالکل باطل بے فائدہ اور کفر ہے۔ خدا ہر شئے سے متعالی و برتر ہے۔

۳۱ تا ۳۲۔ کیا تم کو قرآن میں یہ خبر نہیں ملی کہ کشتیاں خدا کے کرشمۂ قدرت سے دریاؤں میں چلتی ہیں۔ اس کی نعمت و احسان ہے کہ تم کو عجیب و غریب نشان دکھاتا ہے۔ ان باتوں میں خدا کی نشانیاں ان کو معلوم ہوتی ہیں جو تکلیف پر صابر و نعمت پر شاکر ہیں۔ جب لوگوں کو سمندر میں موجیں گھیرتی ہیں جیسے بڑے بڑے بادل اور خیمے اور ان کے سروں پر سوار ہوتی ہیں تو خدا کو خوب خلوص و عاجزی سے یاد کرنے لگتے ہیں۔ عبادت اس کی اخلاص سے کرتے ہیں' جب وہ خشکی میں پہنچا دیتا ہے تو بعض تو ویسے ہی کفر میں سخت و مضبوط رہتے ہیں اور بعض پہلی حالت سے کفر میں کچھ ذرا نرم ہو جاتے ہیں اور ہماری آیتوں کا' ہمارے رسول و قرآن کا سوائے ہر غدار' مکار' کافر' ناشکرے کے کوئی منکر نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن کوئی باپ اپنے بچے کے کچھ کام نہ آئے گا

عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ

اور نہ کوئی کار آمد بچہ اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا' بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ

اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

سچا ہے تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ دینے والا (شیطان) تم کو اللہ تعالیٰ سے

الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ

ہٹا کر دھوکہ میں ڈالے ○ بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے قیامت (کے وقت) کا ذاتی علم اور (کب) مینہ برسائے گا اور وہی جانتا ہے

يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ

جو کچھ (ماؤں کے) پیٹ میں ہے اور کوئی جان (خود بخود) نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی (اور کیا کرے گی) اور کوئی جان (خود بخود)

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع ۴ ۱۳

نہیں جانتی کہ وہ کس زمین پر مرے گی' بے شک اللہ تعالیٰ ہی (ذاتی طور پر) جاننے والا (اور جس کو چاہے) بتانے والا (خبر دینے والا) ہے ○

۳۳ تا ۳۴۔ اے آدمیو! مکہ والو! خدا سے اپنے رب سے ڈرو اس کی اطاعت کرو اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کچھ کام نہ آئے گا یعنی صرف مجرد نسب بے ایمان کو نفع نہ دے گا اور علائق دنیوی سب منقطع ہو جائیں گے۔ خدا کا وعدہ بعث بعد الموت حق ہے وہ ہو کر رہے گا۔ دنیا تم کو اپنے دھوکہ میں نہ پھانس لے اور اس کا تروتازہ ہونا اور شگفتگی تم کو دھوکہ نہ دے اور بڑا دھوکے والا یعنی شیطان کہیں تم کو فریب نہ دے۔ ''غــرور'' اگر بضم ہے تو اس سے مراد وسواس و خیالات و زینت دینا ہے اور اگر بفتح ہو تو صیغہ مبالغہ ہے (مراد شیطان ہے) خدا کے پاس قیامت کا ذاتی علم ہے' بندوں سے چھپا ہوا۔ وہی مینہ وقت پر اتارتا ہے اور وہ جانتا ہے جو ماؤں کے شکموں (پیٹوں) میں ہے یعنی مرد ہے یا عورت' پورا ہے یا ناقص ہے یا بد بخت شقی ہے یا نیک سعید اور کوئی بغیر اس کے بتائے نہیں جانتا ہے کہ کل کیا کرے گا خیر یا شر اور کوئی بغیر اس کے بتائے نہیں جانتا کہ کہاں مرے گا' کون سے قدم پر سانس نکل جائے گی۔ ان باتوں کا علم بندوں سے اس نے چھپا رکھا ہے' وہ ہر بات کا عالم ہے۔ سب کے اعمال و حالات سے خبردار ہے۔

ف: علم غیب بالاستقلال خاصۂ خدا ہے بغیر اس کے بتائے نہ ولی جان سکے نہ رسول مگر وہ جس کو جس قدر چاہے بتا دے تھوڑا یا بہت۔ بعض خاص بندوں' نبیوں کو بطور معجزہ اور ولیوں کو کرامت کے طور پر بہت باتیں غیب کی تعلیم کر دیتا ہے وہ اس آیت کے منافی نہیں۔ اس آیت کا آخری لفظ ''خبیر'' ہے جس کے معنی مفسرین و محققین نے ''خبر دینے والا'' لکھے

(۳۲) سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۷۵) بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ آیاتھا ۳۰ رکوعاتھا ۳

سورۂ السجدہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں تیس آیات، تین رکوع ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲﴾ اَمۡ

الٓمّٓ O اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ کتاب سارے جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اُتاری گئی ہے O کیا وہ یہ

يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ ۚ بَلۡ هُوَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ

کہتے ہیں کہ اس کو نبی نے خود گھڑ لیا ہے (نہیں ہرگز نہیں) بلکہ وہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے (اس لیے نازل کی گئی) کہ آپ ایسے

اَتٰٮهُمۡ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ لَعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ

لوگوں کو ڈرائیں کہ جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا اس امید پر کہ وہ راہِ راست پائیں O اللہ تعالیٰ وہ ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جس نے آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے چھ دن میں بنایا' پھر عرش پر استواء فرمایا

اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ؕ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا شَفِيۡعٍ ؕ

(غلبہ حکومت فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اس کے سوا نہ کوئی تمہارا حمایتی ہے اور نہ کوئی سفارشی' کیا تم کچھ

ہیں' اس سے ثابت ہوا کہ ان پانچوں غیبوں کا علم جس کو اللہ تعالیٰ چاہے عطا فرماتا ہے چنانچہ تفسیر احمدی میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پانچوں غیبوں کا علم دیا جانا ثابت کیا گیا۔

سورۂ سجدہ

اس سورت میں سجدہ کا ذکر ہے' یہ مکہ میں نازل ہوئی ہے۔

۱۔ ''الم'' اس کے معنی ''انا اللہ اعلم'' یا قسم ہے۔

۲ تا ۹۔ یہ قرآن خدا کا کلام ہے' اس کا اتارا ہوا ہے' یہ ضرور تمام عالمین کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ بلکہ کفار مکہ وغیرہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کر لیا ہے کہ یہ اپنے دل سے جوڑ کر خدا کا نام لے دیا ہے۔ ان کا یہ کہہ دینا بالکل غلط ہے' بلکہ وہ تو حق و یقین ہے جو اے رسول کریم! آپ کے رب کے پاس سے آپ کے اوپر اس لیے نازل ہوا ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے اس قوم کو یعنی قریش کو ڈرائیں جن کو آپ سے پہلے کوئی اور رسول ڈرانے والا اس قوم میں نہیں آیا تا کہ وہ راہ پائیں اور گمراہی سے بچیں۔ اللہ کی وہ شان ہے کہ اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جو ان میں اور ان کے درمیان میں ہے عجائب و غرائب سب چھ دن میں بنایا (وہ دن سب سے پہلے دنیا کے دن تھے' ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہے۔ پہلا دن اتوار کا آخری دن جمعہ کا) پھر وہ تجلی نوری عرش پر جلوہ گر ہوئی۔ یوں وہ ہر چیز کے قرب و بعد' استواء و استقرار سے بمعانی متبادرہ جو محاورہ میں سمجھے جاتے ہیں قطعاً مبرا و پاک ہے کیونکہ یہ سب باتیں

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ

(دھیان اور) غور وفکر نہیں کرتے ○ وہی آسمان سے زمین تک تمام کاموں کی تدبیر (اور انتظام اب بھی) فرماتا ہے

يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵

اس دن میں بھی کہ جس کی مقدار تمہاری گنتی میں ہزار برس ہے (یہ انتظام) اسی کی طرف لوٹے گا (اس کے سوا کوئی انتظام نہیں کر سکتا) ○

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶ الَّذِيْۤ اَحْسَنَ

وہی ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے، عزت (اور) رحمت والا ہے ○ وہ وہ ہے جس نے جو چیز

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷ ثُمَّ جَعَلَ

بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی ○ پھر اس کی نسل ایک بے قدر

نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ

پانی کے خلاصہ سے بنائی ○ پھر اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی

رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا

طرف کی روح پھونکی اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے (مگر) تم تو بہت ہی کم

جسموں کی صفات ہیں اور وہ جسموں سے پاک ہے مگر باعتبار تجلیات اس قسم کی اصطلاحات منسوب بذات ہوتی ہیں۔ سو ان معنی کے لحاظ سے وہ عرش پر متجلی تھا۔ پس نزول وعروج واستواء وغیرہ سب باتوں سے اگر بمعانی ظاہر ہوں وہ قطعاً منزہ ہے۔
اے لوگو! خاص کر مکہ والو! سوائے اس کے تمہارا کوئی ولی نہیں کہ بسبب قرابت تمہاری حمایت بے حکم خدا کرے اور نہ کوئی سفارشی۔ جب اس کا عذاب واقع ہو جائے تو پھر تم کو کوئی نہیں بچا سکتا پھر تم کیوں نہیں سمجھتے اور قرآنی نصیحت کیوں نہیں مانتے۔
وہی تو تدبیر وحکمت سے آسمان سے مقدرات اتارتا ہے مثلاً رنج وراحت مینہ وحی وغیرہ، پھر آسمان کے فرشتے جو وحی لے کر زمین میں آتے ہیں دن بھر میں اوپر چڑھ جاتے ہیں، وہ دن اتنا بڑا ہے کہ اس کی مقدار تمہاری دنیا کے دنوں کے حساب سے جن سے تم حساب کتاب کرتے ہو پورے ہزار برس ہے یعنی مقدار چڑھنے اترنے وغیرہ فرشتوں کے لیے ہزار برس کی ہے۔ وہ زمین و آسمان کا مدبر وحاکم ہے، ہر غیب کا یعنی جو بندوں سے غائب ہے اور جو ابھی نہیں ہوا ہے عالم ہے اور نیز ہر شہادت کا جو بندے جانتے ہیں اور جو ہو چکا ہے سب جانتا ہے، وہ کافروں پر غالب ومنتقم ہے، مسلمانوں پر رحمت والا ہے۔ اسی نے تو ہر چیز کی پیدائش کو محکم ومضبوط عمدہ طرح سے بنایا اور آدمی کی پیدائش کو مٹی سے بنایا یعنی کل روئے زمین سے کچھ حصہ خاک لے کر آدم علیہ السلام کو بنایا۔ پھر آدم کی نسل واولاد نچوڑے ہوئے پانی سے چلائی یعنی نطفہ سے جو ضعیف مقدار پانی ہے یعنی مرد وعورت کی منی پھر نطفہ کو درست کر کے بنایا شکم مادر میں اور اس میں اپنی قدرت کی روح پھونک دی اور تمہارے لیے کان بنائے جن سے تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ

شکر ادا کرتے ہو ○ اور کافروں نے کہا کہ کیا جب ہم (گل سڑ کر) مٹی میں مل جائیں گے کیا ہم

خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

پھر نئے سرے سے بنیں گے' بلکہ وہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے سے منکر ہیں ○

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ جو موت کا فرشتہ تمہارے اوپر مقرر ہے وہ تمہاری روح قبض کرے گا' پھر تم سب اپنے رب کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ع ۱۱ ۱۴

لوٹائے جاؤ گے ○ اور کاش! آپ مجرموں کو دیکھیں جب وہ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے (کہہ رہے) ہوں گے کہ اے ہمارے رب!

رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

اب ہم نے سب کچھ دیکھ لیا اور ہم نے (آپ کا فرمان) سنا تو ہم کو (دنیا کی طرف) واپس بھیج تاکہ ہم نیک کام کریں' بے شک اب ہم کو یقین آ گیا ○

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ

اور اگر ہم چاہتے تو ضرور ہر جان کو (زبردستی) اس کی ہدایت پر لے آتے لیکن میرے علم ازلی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں ضرور

حق و ہدایت کو سنتے ہو آنکھیں بنائیں جن سے تم حق و یقین کو دیکھو اور غور کرو۔ بایں ہمہ تم شکر الٰہی بہت کم بجالاتے ہو۔

۱۰ تا ۱۱- کافر یعنی ابوجہل وغیرہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم زمین میں ہلاک ہو جائیں گے' مر کر خاک ہو جائیں گے تو پھر از سر نو دوسری پیدائش میں آئیں گے یہ تو ہرگز نہ ہوگا' بلکہ اے رسول! یہ کافر ان باتوں سے اپنے رب کی ملاقات سے اور اس کے پاس جانے سے انکار ہی کرنا چاہتے ہیں' اس کو مانتے ہی نہیں۔ تم ان سے کہہ دو کہ تم کو ملک الموت عزرائیل مارتا ہے جو تمہاری روح قبض کرنے پر خدا کی طرف سے مقرر ہے' وہ تم کو مارے گا پھر اپنے رب کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

۱۲ تا ۱۴- اے رسول! اس وقت اگر تم حال دیکھو تو تعجب آئے کہ کافر مشرک' مجرم بروز محشر رب کے سامنے سر جھکائے شرمسار و ذلیل کھڑے ہوں' کہتے ہوں کہ اے پروردگار! اب ہم نے وہ باتیں دیکھ لیں جو نہ دیکھی تھیں اور سن لیں جو نہ سنی تھیں اور تیری قدرت پر اور ایمان کے حکموں پر پورا یقین ہو گیا' جنت اور دوزخ آنکھوں سے دیکھ لی اب تو ہم کو دنیا میں لوٹ کر بھیج کہ ایمان لائیں' اعمال صالحہ کریں' اب ہم یقین و تصدیق والے ہیں۔ تیرا' تیرے رسول و کتاب و بعث و نشر کا اقرار کرتے ہیں اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی ہدایت و معرفت دیتے' سارا جہان مسلمان ہوتا' مگر میرا قول و قرار تو ازل سے واجب و لازم ہو چکا ہے کہ کافر بھی پیدا کروں گا اور جتنے کافر ہیں خواہ جن ہوں خواہ انس سب کو دوزخ میں بھر دوں گا۔ اگر یہ بات ازل سے نہ مقدر ہو چکی ہوتی تو میں سب کو ہدایت دیتا' سب معرفت و توحید سے مکرم ہوتے اور

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٣﴾ فَذُوقُوا بِمَا

تمام (نافرمان) جنوں اور انسانوں سے (ان کے بد اعمال کی سزا میں) جہنم بھر دوں گا O (اور ان سے کہا جائے گا کہ) اب اس کا بدلہ چکھو

نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا

کہ جو تم اس دن کی حاضری کو بھول بیٹھے تھے، ہم نے بھی تمہیں چھوڑ دیا اور اب اپنے کردار کے بدلے تم دائمی

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا

عذاب چکھو O بے شک ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ آیتیں انہیں یاد دلائی جاتی ہیں (اور ان کو سمجھایا

سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ السجدة ﴿١٥﴾ تَتَجَافَىٰ

السجدة

جاتا ہے) تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) پاکی بیان کرتے ہیں اور (اس کا حکم ماننے سے) تکبر نہیں کرتے ہیں O

جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا

(رات کو) خواب گاہوں اور بستروں سے ان کی کروٹیں جدا ہو جاتی ہیں اور خوف و امید سے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور

رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ

ہمارے دیئے ہوئے میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں O تو کسی جان کو نہیں معلوم جو ان کے کاموں کے بدلے ان کے لیے

دوزخ میں ڈال کر کافروں سے کہا جائے گا کہ اس کا مزا چکھو جو تم نے عہد الٰہی کو فراموش کیا تھا' ایمان کا اقرار اور اعمال صالحہ نہ بجالائے تھے اور آج کے دن کا آنا بھول گئے تھے۔ اب ہم تم کو دوزخ میں بھولے ہوئے کی طرح چھوڑ دیتے ہیں' اپنی رحمت سے محروم کرتے ہیں' ہمیشہ رہو اور عذاب ابدی چکھو اور اپنے کیے کا مزا پاؤ۔

۱۵ تا ۲۲۔ بے شک ہماری آیتوں کی تصدیق تو وہ لوگ کرتے ہیں اور رسول و قرآن کو وہ لوگ مانتے ہیں جو زندہ دل ہیں' جب قرآن کی آیت کے ساتھ ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں' اطاعت بجالاتے ہیں' اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور آیات قرآن کے ماننے سے سرکشی و تکبر و غرور نہیں کرتے۔ فروتنی و عاجزی ظاہر کرتے ہیں یعنی جب نماز کو بذریعہ اذان و اقامت بلائے جاتے ہیں تو فوراً خوش ہو کر خدا کی عاجزی سے تسبیح کرتے ہوئے آتے ہیں اور نماز باجماعت پڑھتے ہیں (اس آیت میں ''انما'' کہہ کر منافقوں پر طعن کیا گیا ہے کہ اگر وہ کسی نماز کو آتے بھی ہیں تو نہایت سستی و کسل مندی بہ مجبوری قہراً بے رغبتی سے جبراً قہراً لوگوں کے دکھانے کو آتے ہیں) اپنے پہلو' فرشوں' بستروں سے خواب گاہوں سے الگ رکھتے ہیں یعنی ان کو نماز کا مزا ہے' رات کو سونے سے اٹھ کر تہجد اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں۔ ''تتجا فی جنوبھم عن المضاجع'' سے مراد تو ادائے نماز تہجد ہے یا ادائے نماز عشاء) اپنے رب کو پکارتے ہیں یعنی اسی کی عبادت کرتے ہیں' نماز پنج وقت خضوع و رغبت سے ادا کرتے ہیں' اسی سے ڈرتے ہیں' اسی سے

أَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے O تو کیا جو ایمان والا ہے وہ بدکار فرمان کی طرح ہو جائے گا؟

فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

وہ (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے O لیکن جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے تو ان کے لیے مہمان داری

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا

میں بسنے کے لائق باغ ہیں' یہ ان کے (نیک) کاموں کا بدلہ ہے O لیکن وہ لوگ جنہوں نے نافرمانی کی ان کا ٹھکانہ

فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ

آگ ہے' جب وہ اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا

قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

کہ آگ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے O

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ

اور ہم (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے انہیں دنیا کا کچھ عذاب ضرور چکھائیں گے جسے دیکھنے والے امید کریں کہ

الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

یہ (اپنی بدکرداری سے) ابھی باز آ جائیں گے O اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا

وقف غفران
وقف غفران

آرزو و امید رکھتے ہیں' ظاہری لالچ یا ڈر سے یا دکھانے کو نماز نہیں پڑھتے ہیں اور اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے صدقہ دیتے ہیں' راہ مولیٰ میں خرچ کرتے ہیں' تو ایسے لوگوں کے لیے جو ثواب و کرامت و بدلہ چھپا رکھا گیا ہے اور تیار کیا گیا ہے اور جو جو دل کی خوشیاں اور آنکھوں کی ٹھنڈکیاں اور رحمتیں جنت میں ان کے لیے ان کے اعمال صالحہ کے بدلے میں مہیا ہوئے ہیں اس کو وہ نہیں جانتے۔ یا یہ کہ کوئی نہیں جانتا۔ کیا جو شخص مسلمان مخلص ہو یعنی مولا علی وغیرہ اس جیسا ہو نہیں سکتا جو فاسق ہے' منافق ہے یعنی ولید بن عتبہ وغیرہ ہرگز وہ دونوں یکساں نہیں ہو سکتے۔ ثواب و کرامت و منزلت میں (ان دونوں میں کچھ گفتگو تھی' وہ طول کو پہنچی' مولا علی نے اس کو فاسق کہا' ان کی تصدیق قرآن میں اتری) بلکہ جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے تو ان کی منزل عیش جنت الماویٰ ہے' ان کے نیک کاموں کے بدلہ میں تحفہ ملے گا اور جو فاسق و منافق ہیں ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے' وہ جتنا اس میں باہر نکلنا چاہیں گے اور بھاگیں گے اسی میں بار بار لوٹ کر ڈالیں جائیں گے لوہے کے ہتھوڑوں سے مار کر' اور ان سے کہا جائے گا یعنی دوزخ کے فرشتے زبانیہ کہیں گے: اب اپنے حشر و

ع ۲ ۱۱ ۱۵

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

کہ جس کو اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا' بے شک ہم مجرموں سے ضرور بدلہ لیں گے O

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ

اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں (یا موسیٰ کی ملاقات میں)

مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ ج وَ

شک نہ کرو اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے رہنما بنایا O اور

جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ قف وَكَانُوْا

ہم نے ان میں سے کچھ پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے (ان کی) رہنمائی کرتے تھے (یعنی انبیاء بنی اسرائیل اور علماء) جب انہوں نے صبر کیا تھا

بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اور ہماری آیتوں پر (بھی) یقین رکھتے تھے O بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ فرما دے گا جس

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

بات میں کہ وہ اختلاف کرتے تھے O کیا انہیں اس سے ہدایت نہ ہوئی (اور ان کی آنکھیں

رسول کے جھٹلانے کے بدلے آتش دوزخ کا مزا چکھا کرو۔ یہ عذاب وہاں جہنم میں جا کر ہوگا اور ہم ان کو یعنی کفار مکہ وغیرہ کو تھوڑا سا ظاہری عذاب دنیا میں بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھائیں گے تاکہ شاید یہ سمجھیں اور کفر سے توبہ کریں' چنانچہ انہوں نے دنیا میں قحط' خشک سالی' وباء امراض' قتل و شکستیں وغیرہ پائیں اور بعض قبر کا عذاب مراد لیتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم' سرکش' نافرمان کون ہوگا جس کو اللہ کی آیات سے نصیحت دی جائے اور پھر وہ اس سے روگردانی کرے۔ بے شک ہم مجرمین مشرکین سے انتقام لینے والے ہیں اور سب کو سزا دینے والے ہیں۔ یہ آیت منافقین کی شان میں نازل ہوئی۔

۲۳ تا ۲۵۔ اے رسول! ہم نے موسیٰ کو توریت اکٹھی لکھی ہوئی دی پس تم ان کی ملاقات میں شک نہ کرو (یعنی موسیٰ علیہ السلام) سے تم شب معراج میں ملے تھے یا ضمیر "لقائه" قرآن کی طرف راجع ہو۔ یعنی جس طرح موسیٰ (علیہ السلام) کو توریت دی تھی اسی طرح آپ کو قرآن دیا۔ آپ کے کسی امتی کو موسیٰ (علیہ السلام) کی اور آپ کی ملاقات یا قرآن کے ملنے میں شک نہ کرنا چاہیے۔ یہ خطاب بظاہر نبی کریم علیہ السلام سے ہے مگر مراد خطاب سے امت ہے۔ نبی سے شک وغیرہ ممکن نہیں وہ معصوم ہوتے ہیں۔ قادری غفرلہ۔) اور ہم نے توریت کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا تھا اور ہم نے بہت سے بنی اسرائیل کو امام بنایا تھا' وہ ہمارے اوامر کی ہدایت کرتے تھے۔ لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے تھے' یہ ان کو مصیبت پر صبر کا بدلہ دیا' وہ ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثنا بیان کرتے تھے۔ اے رسول

كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسٰكِنِهِمْ ۚ

نہ کھلیں) کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے ہی زمانہ والے (ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے) ہلاک کر دیئے کہ یہ آج ان کے گھروں

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۚ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿۲۶﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ

میں چل پھر رہے ہیں' بے شک اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں (عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے) کیا وہ سنتے نہیں O کیا انہوں نے نہیں دیکھا

الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ

کہ بے شک ہم خشک زمین کی طرف پانی بھیجتے ہیں' پھر اس کے ذریعہ سے کھیتی نکالتے ہیں' اس میں سے

أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۚ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰى

ان کے چوپائے اور وہ خود بھی کھاتے ہیں' کیا انہیں کچھ سوجھتا نہیں O اور کافر کہتے ہیں کہ

هٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ

یہ فیصلے کا دن کب ہو گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ فیصلے کے دن

الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿۲۹﴾ فَأَعْرِضْ

کافروں کو ان کا ایمان کچھ نفع نہ دے گا اور نہ انہیں (ایمان لانے کی) مہلت ملے گی O تو آپ ان سے (جھگڑا

(صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب ان سب باتوں میں بروز حشر فیصلہ کرے گا جن باتوں میں وہ مختلف تھے فیصلہ کر دے گا اور شکوک رفع کر دے گا۔ ''بینھم'' کی ضمیر بنی اسرائیل کی طرف راجع ہے۔

۲۶ تا ۳۰۔ کیا کفار مکہ کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ ہم نے ان سے پہلے صدہا امتیں عذاب سے ہلاک کر ڈالیں' بہت وہ لوگ جو اپنے شہروں میں گھروں میں یونہی چلتے پھرتے تھے' ہلاک کر دیے گئے یعنی قوم شعیب وصالح وہود وغیرہ فنا کر دیئے' ان کی حالت میں اور عذاب سے ہلاک ہونے میں پچھلوں کے لیے عبرت اور قدرت کی بڑی نشانی ہے' کیا یہ مکہ والے کسی کا کہا نہیں سنتے' نصیحت کرنے والے کی اطاعت نہیں کرتے۔ کیا انہوں نے یہ نہیں جانا کہ ہم پانی کو خشک چٹیل زمین پر بھیجتے ہیں اور وہاں مینہ کے ذریعہ سے کھیتی نکالتے ہیں' گھاس اگاتے ہیں' جس کے بعض حصے پتے جانور کھاتے ہیں اور بعض وہ خود کھاتے ہیں یعنی دانہ' پھل' ترکاری' کیا یہ اتنا نہیں جانتے کہ یہ سب باتیں خدا ہی کرتا ہے اور بعض کافر کہتے ہیں یعنی بنی خزیمہ و بنی کنانہ کہ مکہ کی فتح کب تک ہو گی' اگر مسلمانوں کا یہ دعویٰ سچا ہے اور خدا کے رسول کی پیش گوئی حق ہے تو کوئی اس کی مدت بتاؤ یعنی یہ باتیں بطور مسخرا پن کہتے تھے' اس پیش گوئی کو صرف خیال سمجھتے تھے۔ اے رسول کریم! ان ہنسنے والوں سے کہہ دو کہ جب فتح کا دن ہو گا تو کافروں سے نہ ایمان مقبول ہو گا نہ ان کو قتل سے مہلت ملے گی۔ پس اے رسول! تم ان سے یعنی بنی خزیمہ وغیرہ سے منہ پھیر لو۔ ان کو بکنے دو کچھ خیال نہ کرو۔ بروز فتح مکہ ان کے ہلاک ہونے کا انتظار کرو وہ تمہاری ہلاکت کے منتظر ہیں۔

ع ۳ ۸ ۱۶

عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝۳۰ ع

کرنے سے) منہ پھیر لیجئے (اور کنارہ کر لیجئے) اور (ان پر عذاب نازل ہونے کا) انتظار کیجئے' بے شک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں O

(۳۳) سورۃ الاحزاب مدنیۃ (۹۰) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیاتہا ۷۳ رکوعاتہا ۹

سورۃ الاحزاب مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے | اس میں تہتر آیات' نو رکوع ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ

اے غیب کی خبر دینے والے (نبی)! (یوں ہی) اللہ تعالیٰ کا خوف رکھئے اور کافروں اور منافقوں کی ایک نہ سنیے (وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے)

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط اِنَّ

بے شک اللہ تعالیٰ علم والا' حکمت والا ہے O اور جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی ہوتی ہے اسی کی پیروی کرتے رہیۓ' بے شک

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۲ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے O اور (اے نبی ﷺ!) اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھئے اور اللہ تعالیٰ ہی کارسازی

وَكِيْلًا ۝۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ج وَمَا جَعَلَ

کے لیے کافی ہے O اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی (کے سینہ) میں دو دل نہیں رکھے اور تمہاری

ف: بعض "یوم الفتح" سے مراد قیامت لیتے ہیں بسبب "لا ینفع ایمانهم" کے اور جو فتح مکہ مراد لیتے ہیں جیسے صاحب تفسیر عباسی وہ "لا ینفع ایمانهم" کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ بروز فتح مکہ جب وہ قتل کیے جائیں گے اور بوقت موت فرشتے دیکھیں گے اس وقت ایمان مقبول نہ ہوگا۔ چنانچہ بہت سے بنی خزیمہ بروز فتح مکہ مارے گئے اور معجزۂ اخبار غیبی سچا اور ظاہر ہوگیا۔

سورۃ الاحزاب

سورت احزاب میں لشکروں کا ذکر ہے' یہ سب مدینہ میں اتری۔

ا تا ۳- اے نبی! خدا ہی سے ڈرو اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانو۔ خدا ان کی باتوں کا عالم ہے کہ یہ تمہارے قتل و ایذاء کا ارادہ رکھتے ہیں' وہ حکمت والا ہے کہ وفاء عہد کا حکم دیا اور اس حکم کا اتباع کرو جو تمہارے رب کے پاس سے تم کو بذریعہ وحی بتایا جائے اور قرآن میں جو حکم اترے۔ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وفاء عہد اور نقض عہد خدا کو سب کی خبر ہے۔ اے رسول! تم خدا پر توکل کرو خدا تمہارے لیے کافی وکفیل و وکیل ہے' اس نے جو وعدہ نصرت کیا ہے وہ ضرور پورا کرے گا اور تمہاری ہر طرح حفاظت کرے گا۔ ابوسفیان بن حرب' عکرمہ ابن ابوجہل' ابواعور سلمی وغیرہ ایام صلح میں مدینہ گئے اور مدینہ کے منافقوں نے ان کو ٹھہرلیا عبداللہ بن ابی بن سلول' معتب بن قشیر' جندب بن قیس وغیرہ نے۔ تب کفار مکہ نے حضرت سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں کے قائل ہو جائیں اور نہ آپ ہم سے لڑیں نہ آپ سے ہم۔ اس پر بعض صحابہ کو غصہ آ گیا' قریب تھا کہ ان کو مار ڈالیں مگر حضرت نے روکا تب اترا کہ خدا سے ڈرو' نقض عہد نہ کرو ایام صلح میں جھگڑا نہ پھیلاؤ اور کافروں اور منافقوں کا کہا بھی نہ مانو۔

أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ

ان عورتوں (بیبیوں) کو جن کو تم نے اپنی ماؤں کی طرح کہہ دیا تمہاری مائیں نہیں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں

أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ

منہ بولے بیٹوں کو تمہارا بیٹا بنایا' یہ تمہارے اپنے منہ کا ہی کہنا ہے اور اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے

يَهْدِي السَّبِيلَ ﴿٤﴾ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ

اور وہی سیدھی راہ دکھاتا ہےO تم ان کو اُن کے اصلی باپوں ہی کے نام سے پکارا کرو' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بہتر ہے'

فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ

پھر اگر تم کو ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں (بشریت میں چچا زاد بھائی) اور تم پر اس میں کوئی

۴ تا ۵- خدا نے کسی آدمی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے (ابو معمر جمیل بن اسد کو بسبب قوت حافظہ اہل عرب ذو قلبین کہتے تھے یعنی اس کے دو دل ہیں کہ سب سے زائد حافظہ ہے' اس کا رد کیا' اس کہنے کا اعتبار نہیں) اور نہ اس نے تمہاری زوجات کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں کر دیا (اوس بن صامت برادر عبادہ بن صامت نے اپنی بی بی خولہ سے ظہار کیا اور قسم کھائی کہ تو میری ماں کے برابر ہے اور یونہی بہت لوگ ظہار کرتے تھے اور ان کو ماں جانتے تھے' اس کی نسبت کہا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی لغو بات ہے) اور نہ تمہارے منہ بولے لڑکوں کو جن کو تم نے متبنیٰ بنایا ہے سچ مچ حقیقی لڑکے کا حکم دیا۔ (عرب کا دستور تھا کہ لڑکوں کو پرورش کرتے تھے' بیٹے بنا لیتے تھے اور فرزند نسبی کا حکم دیتے تھے' اس کی مدد کرتے تھے اس کے بدلے لڑتے تھے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) یہ سب باتیں تمہاری فضول باتیں ہیں جن کو تم زبان سے کہتے ہو مگر واقع میں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ حق بات جو واقعی سچی ہوتی ہے کہتا اور بیان کرتا ہے اور راہ راست دکھاتا ہے۔ اے مسلمانو! متبنیٰ لڑکوں کو ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ بات خدا کے نزدیک افضل واولیٰ ہے' انصاف کی ہے' بنائے ہوئے باپوں کی طرف ان کی نسبت نہ کرو' اگر تم کو حقیقی باپ معلوم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور غلام ہیں' ان کا نام لے کر ان کو پکارو مثلاً عبداللہ' عبدالرحیم' عبدالرزاق اس قسم کے نام رکھ لو ان سے پکارو اور اگر کبھی خطا سے بنائے باپوں کی طرف بھی نسبت کر لو اور زبان سے کبھی نکل جائے تو گناہ نہیں۔ لیکن گناہ تو اس کا ہے جو تمہارے دل قصد کر کے کہیں یعنی جان بوجھ کر مطابق رسم جاہلیت کہو گے تو ماخوذ ہو گے' تم کو پکڑا جائے گا۔ خدا اگلے گناہوں کا بخشنے والا ہے' آگے کو رحمت کرنے والا ہے۔

ف: عرب کے لوگ متبنیٰ کو مثل فرزند صلبی (حقیقی) سمجھتے تھے اور جس عورت کو ماں کہہ لیتے تھے اس کو مثل حقیقی والدہ کے جانتے تھے' اس کا رد اترا کہ سب خیالی باتیں ہیں یعنی متبنیٰ کا اصلی بیٹا ہونا اور کسی کے دو دل ہونا۔ حضرت زید حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے' انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا' حضرت نے ان کو آزاد کر دیا' لوگ ان کو زید بن محمد کہتے تھے' اس بات سے ممانعت اتری۔

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ

گناہ نہیں جو نادانی اور بھول چوک میں تم سے صادر ہوا' ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد (اور ارادہ) سے کرو اور اللہ تعالیٰ

اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝٥ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَ

بخشنے والا' مہربان ہے ○ (یہ) نبی (ﷺ) مسلمانوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک اور قریب ہیں اور

أَزْوَاجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمْ ۗ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى

ان کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں اور رشتہ والے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بہ نسبت مسلمانوں اور مہاجروں کے زیادہ

كِتَٰبِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفْعَلُوٓا إِلَىٰٓ

قریب اور حق دار ہیں مگر تم اپنے (رفیقوں اور) دوستوں پر کوئی احسان کرو (تو کر سکتے

أَوْلِيَآئِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى الْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ۝٦ وَإِذْ

ہو) یہ کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا جا چکا ہے ○ (اے نبی ﷺ!

أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّۦنَ مِيثَٰقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَٰهِيمَ

اس وقت کو یاد کیجئے) جب ہم نے سب نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے بھی اور نوح اور ابراہیم

۶- نبی مسلمانوں کے لیے ان کی جان سے زائد اولیٰ ہیں (یعنی ان کو مسلمانوں کے جان و مال میں تصرف کا وہ منصب حاصل ہے جو خود ان کو نہیں اور مسلمانوں کو ان کے ساتھ وہ محبت و علاقہ ہونا چاہیے جو اپنی جانوں کے ساتھ نہیں اور وہ ان کے والی ہیں' ان کے مرنے کے بعد ان کی اولاد کی حفاظت کے کفیل ہیں' چنانچہ حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مر جائے اور اولاد مفلس چھوڑے تو اس کا کل بار (بوجھ) میرے اوپر ہے اور اگر قرض رہے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور اگر مال اسباب باقی رہے تو اس کے وارثوں کو ملے گا) اور رسول کی ازواج مطہرات مسلمانوں کے لیے تعظیم و وقار و حرمت میں مثل حقیقی ماؤں کے ہیں اور ذوی الارحام نسبی قرابت والے آپس میں ایک دوسرے کے مال کے قانون وراثت کے مطابق مستحق ہیں اور اخوت و حلف و تبنیت کے حقوق سب منسوخ ہیں اور مسلمانوں اور مہاجروں سے خدا کی کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں مرقوم ہے یا مراد توریت ہے یا قرآن ہے' مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کو خدا کی راہ میں کچھ دو۔ ان کے ساتھ احسان کرو تو کوئی مضائقہ نہیں یعنی مرض الموت میں تہائی مال تک کی وصیت جائز ہے' جس کو چاہے کر سکتا ہے' اس سے زائد نہیں کر سکتا۔ وہ مرنے کے بعد جاری کی جائے گی اور اگر نسبی وارث کوئی نہ ہو تو کل مال کی وصیت جائز ہے۔ یہ حکم یعنی وراثت و قرابت و وصیت احباب کتاب یعنی لوح محفوظ میں ہے یا توریت و قرآن میں مسطور ہے بنی اسرائیل پر بھی یہی حکم تھا۔

۷ تا ۸- اے رسول! ہم نے پیغمبروں سے عہد و پیمان لیے تھے کہ اپنی اپنی امتوں کو تبلیغ احکام کریں اور خاص تم سے

وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٧﴾

اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) سے بھی اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا ○

لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٨﴾ ع ۱۷

تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کی بابت سوال فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا وہ احسان یاد کرو جو تم پر ہوا جب کہ تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تو ہم نے ان پر آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جو تم کو نظر نہ آئے (یعنی فرشتوں کے) اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام

بَصِيْرًا ﴿٩﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ

دیکھ رہا ہے ○ جب کہ وہ (لشکر) تم پر (مدینہ کی) اوپر کی جانب سے بھی اور نیچے کی جانب سے بھی چڑھ آئے اور

زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ

جب کہ (لوگوں کی) آنکھیں ٹھٹک کر رہ گئیں (پتھرا گئیں) اور دل گلوں کے پاس آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ پر (امید و یاس کے

بھی عہد لیا کہ اپنی قوم کو اگلی کتابوں و رسولوں کے احکام کی خبر پہنچاؤ اور ایمان کا حکم کرو، اور نوح اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام سے بھی عہد لیا اور ان سب رسولوں سے سخت مضبوط عہد باندھا کہ تبلیغ رسالت کریں اور اگلے پچھلوں کی آمد کی خبر بتاتے رہیں اور پچھلے اگلوں کی تصدیق کرتے رہیں اور اپنی اپنی قوم کو ایمان کا حکم دیتے رہیں۔ ہم نے یہ عہد و پیمان اس لیے لیے تھے کہ سچوں کے سچ کا بروز قیامت سوال کریں یعنی سچے رسولوں سے تبلیغ کا سوال ہوگا اور عہد وفا کرنے والوں سے عہد کا اور مسلمانوں سے ایمان کا یعنی ان لوگوں سے ان باتوں کا سوال ہوگا۔ یہ سچا جواب دیں گے اور جو کافر تھے رسول و قرآن کے منکر تھے ان کے لیے اللہ نے سخت درد والا عذاب مقرر کیا ہے جو ان کے دلوں کی خبر لے گا۔ یہ پانچ رسول اولوالعزم ہیں، ان میں سے سب سے مقدم واعلیٰ سب سے افضل ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۹ تا ۱۱۔ اے مسلمانو! اللہ کی نعمت یاد کرو، اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے جب بہت سے لشکروں نے ہجوم کر کے اکٹھے ہو کر تم کو گھیر لیا تم سے دشمن کو دفع کیا۔ اس وقت ہم نے سخت پروائی ہوا بھیجی اور فرشتوں کے لشکر کی صفیں جن کو تم نہ دیکھ سکتے تھے اور جو تم اس وقت کام کرتے تھے اللہ ان کا دیکھنے والا ہے، وہ تمہارے سب کام دیکھتا تھا کہ خندق کھودتے تھے۔ جب کافر ہر طرف سے اکٹھے ہو کر مدینہ کے شرقی نالہ سے جو اونچا تھا طلحہ بن خویلد اسدی وغیرہ اور وادیٔ اسفل سے ابوالاعور سلمی اور ابوسفیان وغیرہ کی جماعتیں آئیں اور اس وقت لوگوں کی آنکھیں پھرنے لگیں، نگاہیں بدلنے لگیں یعنی منافقوں

الظُّنُوْنَا ⑩ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ⑪

ساتھ) طرح طرح کے گمان کرنے لگے O اس موقع پر مسلمانوں کی بڑی جانچ ہوئی اور بڑی سختی سے جھنجھوڑے گئے O

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا

اور جب کہ منافق اور جن کے دلوں میں (شک کی) بیماری تھی کہنے لگے کہ ہم سے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے جو وعدہ کیا

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ⑫ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ

تھا وہ صرف دھوکہ ہی تھا O اور جب کہ ان (منافقوں) کے ایک گروہ نے کہا کہ اے مدینہ والو! (یہاں)

يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ

تم ٹھہر نہ سکو گے (یا دشمن کا مقابلہ نہ کر سکو گے) تو (اپنے گھروں کو) لوٹ جاؤ (اور اپنی جانیں بچاؤ) اور ان (منافقوں) میں سے

يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا

ایک گروہ نبی کریم (ﷺ) سے رخصت مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر اکیلے بے حفاظت ہیں حالانکہ وہ اکیلے نہ تھے' وہ (اس بہانہ سے)

فِرَارًا ⑬ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ

صرف بھاگنا ہی چاہتے تھے O اور اگر ان پر مدینہ کی اطراف سے فوجیں آ پڑتیں' پھر ان سے فتنہ و فساد اور

کے چہروں کے رنگ اڑنے لگے اور دل اندر سے اچھل کر منہ کو آنے لگے یعنی شدت خوف سے دھڑکنے لگے اور تم کو اے منافقو! طرح طرح کے بے ہودہ خیالات آنے لگے۔ کوئی کہتا تھا کہ اللہ رسول کی مدد نہ کرے گا' کوئی کہتا تھا کہ وعدہ فتح غلط ہوا۔ اس ہولناک وقت میں مسلمان کا امتحان تھا اور جانچ تھی اور وہ بہت سخت طرح ہلائے گئے تھے اور آفتوں میں پھنسائے گئے تھے اور مشکلوں میں ڈالے گئے تھے یعنی کفار کا ہجوم تھا' منافقوں کے طعنے تھے' سامانوں کی کمی تھی' قحط سردی وغیرہ سب تھا۔

۱۲ تا ۱۷۔ اس وقت نفاق والے یعنی عبداللہ ابن ابی بن سلول وغیرہ اور جو لوگ کہ ان کے دلوں میں شک و نفاق کی بیماری تھی یعنی معتب بن قشیر وغیرہ کہتے تھے کہ ہم سے جو خدا و رسول نے فتح مدائن و حصول خزائن وغیرہ کے وعدے کیے تھے وہ سب نرا دھوکہ ہی تھا' مدینہ کے دو قدم باہر تو نکل ہی نہیں سکتے مشرق و مغرب تک کی فتح تو بڑی چیز ہے۔ اس وقت منافقوں کا ایک گروہ یعنی بنی حارث وغیرہ اپنے دوستوں سے کہتا تھا کہ اے اہل مدینہ! اب یہاں یعنی خندق کے پاس رکنے کا موقع نہیں کہ سارے عرب کا ہجوم ہے' مدینہ میں لوٹ چلو اور بعض منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ کو لوٹ جانے کی اجازت لینے لگے۔ کہتے ہیں کہ اے رسول! ہمارے گھر خالی ہیں' اکیلے ہیں' ڈاکہ' لوٹ مار کا اندیشہ ہے' ان کا کوئی محافظ نہیں ہے حالانکہ درحقیقت وہ جھوٹے ہیں' گھر اچھے خاصے مضبوط و محفوظ ہیں' ان کا ان باتوں سے سوا اس کے اور کوئی مطلب نہیں تھا کہ حیلہ کر کے میدان جنگ سے بھاگ جائیں۔ اگر کوئی مدینہ میں گھس آئے اور چاروں طرف سے

منزل عند المتقدمین ۱۲

لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ

کفر کا سوال کیا جاتا تو وہ فوراً ان کا کہا ہوا کر بیٹھتے (اور فساد پر آمادہ ہو جاتے) اور اس میں کچھ بھی دیر نہ لگاتے ○ اور بے شک وہ اس سے پہلے

مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

اللہ تعالیٰ سے (یہ) عہد کر چکے تھے کہ وہ ہرگز (دشمن کے مقابلہ میں) پیٹھ نہ پھیریں گے (مگر انہوں نے اس کے خلاف کیا) اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا

کے متعلق (سخت) پرسش ہوگی ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو گے تو تم کو بھاگنا ہرگز نفع نہ دے گا اور

لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ

(اگر بھاگ بھی جاؤ گے) تب بھی تم کو دنیا چند دنوں کو ہی برتنے کے لیے ملے گی ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ برائی

اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

کرنا چاہے یا تم پر مہربانی فرمانا چاہے تو وہ کون ہے جو تم پر سے اللہ تعالیٰ کا حکم ٹال دے اور وہ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حامی

اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ

اور مددگار نہ پائیں گے ○ بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو (جہاد کرنے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائی

غلبہ کر کے اس پر قابو پا لے پھر ان منافقوں سے فتنہ یعنی شرک طلب کرے تو یہ ذرا بھی توقف نہ کریں اور اس کے قبول کرنے میں کچھ دیر نہ لگائیں مگر برائے نام اور فوراً دین سے منہ موڑ لیں یا یہ کہ فوراً کافر ہو جائیں اور پھر جب کافر مغلوب ہوں تو مسلمان ان کو بھی نکال دیں اور یہ مدینہ میں نہ رہ پائیں۔ حالانکہ یہ سب پہلے خدا سے عہد واثق کر چکے ہیں کہ دین پر ثابت رہیں گے اور جہاد سے پیٹھ نہ پھیریں گے یعنی بروز احد' اور اللہ کا عہد بروز قیامت پوچھا جائے گا کہ کیوں توڑا گیا اور ناقضِ عہد کو پوری سزا ملے گی۔ اے رسول! ان منافقین بنی حارثہ وغیرہ سے کہیے کہ اگر تم بھاگ کر اور جہاد سے منہ پھیر کر یہ چاہو کہ موت سے یا قتل سے بچ جاؤ گے تو خوب سمجھ لو کہ بھاگنا چھپنا موت سے نجات نہ دے گا یعنی موت سے بھاگنا فضول ہے' اگر وقت آ گیا ہے تو بچ نہیں سکتے نہیں آیا تو مر نہیں سکتے اور اگر تم بھاگ بھی گئے تو بھی بعد کو کچھ دن ہی دنیا میں جیو گے پھر آخر کو موت ہے اور خدا کا سامنا۔ اے رسول! تم بنی حارثہ وغیرہ سے کہہ دو کہ وہ کون ہے جو خدا کے عذاب سے اگر وہ دینا چاہے تم کو بچا لے؟ ایسا کوئی نہیں' یا خدا تم کو بچانا چاہے اور رحمت و عافیت دے تو کوئی مار نہیں سکتا۔ تم خدا کے عذاب سے کوئی حافظ' روکنے والا' ناصر مددگار نہ پاؤ گے یعنی بے حکم خدا نہ کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

۱۸ تا ۱۹۔ عبداللہ ابن ابی اور جد بن قیس اور معتب بن قشیر وغیرہ منافق لوگوں کو غزوہ خندق سے روکتے تھے' ڈر دلاتے تھے' ان کے بارے میں اترا کہ خدا ان کو جو خندق پر جانے سے لوگوں کو روکتے ہیں خوب جانتا ہے' وہ اپنے جیسے

لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً

بندوں سے کہتے ہیں کہ تم ہماری طرف چلے آؤ (جہاد میں نہ جاؤ) اور تمہاری مدد میں بخل کرنے کی وجہ سے لڑائی میں بہت ہی کم حاضر ہوتے ہیں' پھر

عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ

جب خوف (کا وقت) آئے گا تو آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف آنکھیں گھما گھما کر اس شخص کی طرح

اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ

دیکھیں گے جس پر موت کی سختیاں طاری ہوں' پھر جب خوف (کا وقت) نکل جاتا ہے تو

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا

مال غنیمت کے لالچ میں تمہیں تیز زبانوں سے طعنے دینے لگتے ہیں' یہ لوگ (درحقیقت) ایمان ہی نہیں لائے

فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے (دکھاوے کے) سب اعمال ضائع کر دیئے اور یہ اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے ○ (اللہ تعالیٰ نے کفار کے لشکروں کو بھگا دیا مگر)

الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ

منافق (اب تک) یہ سمجھ رہے ہیں کہ لشکر نہیں بھاگے اور اگر لشکر (دوبارہ) آ جائیں تو ان کی خواہش یہ ہو گی

منافق بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس یعنی مدینہ کے اندر چلے آؤ باہر کا قصد نہ کرو اور یہ لوگ لڑائی کو نہیں جاتے مگر تھوڑا یعنی کبھی کبھی برائے نام شرما حضوری ہو کر لوٹ آتے ہیں۔ اپنے جان و مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے میں نہایت بخیل ہیں' تم کو پریشان دیکھتے ہیں مگر مدد نہیں کرتے اور دعویٰ شفقت بھی رکھتے ہیں' پس جب لڑائی کا سامنا ہوتا ہے اور دشمن کا ڈر تو اے رسول! ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ڈر کے مارے آنکھیں پھاڑ کر تم کو دیکھتے ہیں کہ کہیں تم حکم جنگ نہ دو۔ پتلیاں ادھر ادھر پھرنے لگتی ہیں جیسے کسی کی روح نکلتے وقت سکرات نزع میں کیفیت ہوتی ہے کہ آنکھیں ڈبڈبا آتی ہیں۔ ان کی یہ کیفیت بسبب بزدلی و نامردی کے ہو جاتی ہے' جب خوف جاتا رہتا ہے تو لمبے لمبے دعوے شجاعت و بہادری کے ہوتے ہیں اور تم کو طرح طرح کی تیز زبانی سے طعنہ بھی دیتے جاتے ہیں اور خوب شستہ چالاکی کی تقریریں ہوتی ہیں اس لیے کہ غنیمت کا حصہ ملے' ان کو مال کی بڑی حرص ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ درحقیقت سچے دل سے مسلمان نہیں' خدا نے ان کی نیکیاں باطل کر دیں بسبب غلبہ سیئات کے یعنی جب ایمان ہی نہیں تو کوئی نیکی معتبر نہیں۔ نیکیوں کا برباد کر دینا خدا پر آسان ہے۔

۲۰۔ یہ منافق اس قدر نامرد اور بزدل ہیں کہ باوجودیکہ سب دشمن چلے بھی گئے' میدان صاف ہو گیا مگر یہ ابھی یہی یقین کیے ہیں کہ وہ ابھی نہیں گئے اور ان کے دلوں میں وہی دہشت ہے' یا یہ مطلب ہو کہ منافقوں کا خیال ہے کہ یہ لشکر بغیر رسول و اہل اسلام کے قتل کیے واپس نہ ہو گا یعنی ان کو یقین ہو گیا ہے کہ خواہ مخواہ نصیب دشمناں مسلمان شکست پائیں گے۔ یہ

بَادُوْنَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُوْنَ عَنْ أَنْبَآئِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا

کہ کاش وہ باہر گاؤں میں نکل کر آباد ہو جائیں اور (دور سے) تمہاری خبریں پوچھا کریں اور اگر وہ تم میں ہی رہتے

قٰتَلُوْا إِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢٠﴾ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ع ١٢ ١٨

تب بھی وہ بہت ہی کم لڑتے ○ (اے مسلمانو!) بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ ۗ وَلَمَّا

(کی ملاقات) اور قیامت کے دن کی امید رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت زیادہ کرتے ہیں ○ اور جب مسلمانوں نے (کافروں کے) لشکروں

رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْأَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ

کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے سچ

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾ ۗ مِنَ

فرمایا اور اس سے ان کا ایمان (اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی) اور فرمانبرداری اور زیادہ ہو گئی ○ ایمان والوں میں سے کچھ وہ

الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ

لوگ ہیں جنہوں نے اپنے وعدہ جو اللہ تعالیٰ سے کیا تھا وہ سچ کر دکھایا (یعنی جہاد میں جان و مال قربان کرنے کا) ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی

اتنے نامرد ہیں کہ اگر گروہ کفار آئیں تو ان کی یہ تمنا ہو کہ جنگلوں میں چل کر مدینہ سے باہر بھاگ جائیں اور بالا بالا تمہاری خبریں سنتے رہیں' ڈر اور نامردی کے مارے مقابلہ کا وہم بھی جی میں نہ لائیں' یہ لوگ اے مسلمانو! اگر تمہارے ساتھ بھی ہوتے تو فقط دکھانے کو تھوڑا بہت مجبوری سے لڑائی کر لیتے ورنہ یوں تو ان کو مردانگی سے نفرت ہے یعنی ان کا نہ ہونا ہی اچھا ہوا۔

٢١- اے مسلمانو! تم کو رسول کی سنت اور طریقہ حسنہ کی اقتداء کافی ہے' دیکھو وہ کیسے اللہ کی راہ میں مستقل جانثار بے خوف ہیں' پس ان کی اقتداء ہر اس شخص کو لازم ہے جو خدا کی کرامت و ثواب و جنت کی آرزو رکھتا ہے اور خدا کے عذاب اور پرسش روز قیامت سے ڈرتا ہے اور خدا کا ذکر زبان و دل سے بہت زیادہ کرتا ہے یعنی مسلمانوں کو رسول کا ساتھ دینا لازم ہے۔

٢٢ تا ٢٤- پھر مسلمانوں کا حال بیان کیا کہ جب سچے مخلص مسلمانوں نے احزاب کفار یعنی ابوسفیان وغیرہ کو دیکھا تو کہا کہ واہ! یہ تو ہمارے رسول کا معجزہ ہے' یہ تو وہی بات ہے جس کی پیش گوئی ہم سے خدا نے اور رسول نے کی تھی' خدا سچا اور خدا کا رسول سچا ہے اور کافروں کے جمع ہو کر آنے سے ان کو اور قوت ایمانی اور یقین عرفانی اور تسلیم و رضا اور محبت رسول و خدا اور اطاعت احکام اور نور اسلام حاصل ہو گیا۔ حضرت نے آنے سے پہلے سب حال بطور معجزہ غیبی بتا دیا تھا۔ کہ نو (٩) دس (١٠) دن میں اتنے کافر آکر گھیر لیں گے' اس معجزہ کے ظہور سے دل قوی ہو گئے اور ایمان مضبوط ہو گئے۔ بعض مسلمان تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنا عہد جو خدا سے باندھا تھا پورا کیا اور اپنی نذر اپنے ذمہ سے اتار دی اور خدا کی راہ میں جان دے دی شہید ہو گئے جیسے حضرت حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا وغیرہ اور بعض ایسے ہیں کہ وہ موت کے منتظر ہیں اور

قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ

منت اور کام پورا کر چکے (یعنی شہید ہو گئے) اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو (شہادت کا) انتظار کر رہے ہیں اور وہ (اپنے وعدے میں) ذرا بھی نہ بدلے ○

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ

تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کے سچ کا بدلہ عطا فرمائے اور منافقوں کو اگر چاہے عذاب فرمائے یا ان کو توبہ

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

نصیب فرمائے، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ (اور دل کی جلن)

كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَ

میں (بھرا ہوا) واپس لوٹا دیا کہ انہیں کچھ بھلائی نصیب نہ ہوئی اور اللہ مسلمانوں کی طرف سے جنگ کے لیے خود آپ کافی ہو گیا (اور تیز ہوا چلا کر

كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ

کفار کو بھلا دیا) اور اللہ تعالیٰ زبردست، غالب ہے ○ اور اہل کتاب کے جن لوگوں نے ان (کافروں) کی مدد کی تھی ان کو (ذلیل کر کے)

الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں بڑا رعب ڈال دیا، تم (ان کے) ایک گروہ کو قتل کرتے تھے

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ

اور ایک گروہ کو قید ○ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کی زمین، ان کے گھر اور ان کے مالوں کا وارث بنا دیا (بنو قریظہ کے

عہد پر قائم، ان سب لوگوں نے عہد کو نہ بدلا نہ اس میں خلل ڈالا۔ تاکہ خدا بروز قیامت عہد کے سچوں، پیمان کے وفا کرنے والوں کو اچھی جزاء و عمدہ بدلہ دے اور منافقوں کو دنیا میں یا تو مسلمان کر دے، توبہ کی توفیق دے یا اگر کفر پر مارے تو عذاب دے۔ بے شک خدا توبہ کرنے والے کے لیے غفور ہے جو توبہ پر مرے اس پر رحیم ہے۔

۲۵ تا ۲۷۔ خدا نے کافروں کو یعنی ابوسفیان وغیرہ مکہ کی فوجوں کو جیسے آئے تھے ویسا ہی غصہ میں بھرا ہوا خالی لوٹا دیا، کچھ نہ ملا نہ مال نہ فتح نہ خوشی اور خدا نے مسلمانوں کی طرف سے لڑائی اپنے ذمہ لے لی، لڑنے کی حاجت نہ ہوئی۔ فرشتوں کا لشکر، ہوا کا طوفان مسلط ہوا، سب کافر دم دبا کر بھاگ گئے۔ خدا قوی ہے، مسلمانوں کو مدد دیتا ہے۔ کافروں پر غالب ہے۔ جنہوں نے کفار کی مدد کی تھی یعنی بنو قریظہ، کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب وغیرہ نے، ان کو اللہ نے ان کے پختہ قلعوں، کوٹھیوں اور عالیشان مکانوں سے نکال کر باہر کر دیا۔ ان کے دلوں میں رسول و اصحاب کا رعب و دبدبہ ڈالا، قبل ازیں نڈر تھے اب ذلیل ہو گئے۔ بعض کو یعنی سپاہیوں کو تم نے قتل کیا اور بعض کو یعنی بچوں و عورتوں کو قید۔ اللہ نے ان کی

ع ۳ ۱۹

أَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢٧﴾

مالوں کا) اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا (یعنی خیبر وغیرہ) اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے ○

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

اے غیب کی خبر دینے والے (ﷺ)! آپ اپنی بیبیوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش

وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٢٨﴾

چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور میں تم کو اچھی طرح رخصت کر دوں (چھوڑ دوں) ○

وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ

اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی کرنے

اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ

والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی کی بیبیو! (بفرض محال)

مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ

اگر تم میں سے کوئی صریح حیاء کے خلاف کوئی جرأت کرے گی تو اس پر (اوروں

ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾

سے) دونا (دوگنا) ناک عذاب ہو گا اور یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے ○

زمین، باغات، مکانات، کوٹھیوں اور دیگر اموال کا وارث تم کو کیا اور تم کو ایسی زمین دی جس کے تم نہ مالک ہوئے تھے نہ ابھی مالک ہو بلکہ عنقریب وہ تم کو ملے گی یعنی زمین خیبر۔ خدا ہر بات پر فتح و نصرت پر قادر ہے۔

۲۸ تا ۳۰۔ جب ان فتوحات کے بعد مسلمانوں میں امیری آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج کے دل میں بھی امیری خیال میں آنے لگی جس سے حضرت ناراض ہوئے تب یہ اترا کہ اے رسول! تم اپنی ازواج مطہرات سے کہہ دو کہ اگر تم کو دنیا کے مزوں کا، اس کی زینت و لذتوں کا خیال ہے تو آؤ میں تم کو طلاق دے کر مہر و متعہ دے کر سیدھی طرح بطریق حسن چھوڑ دوں اور اگر تم کو خدا اور رسول کی خواہش ہے، اطاعت منظور ہے اور جنت کی طلب ہے تو سمجھ لو کہ خدا نے اچھی عورتوں کے لیے تم میں بہت بڑا ثواب عظیم مہیا کیا ہے یعنی تم دنیا کی مصیبتیں برداشت کرو، فقر و فاقہ برداشت کرو، دوسری عورتوں کی طرح دنیا کی آرائش و عیش و عشرت کی طرف تمہاری توجہ نہ ہونی چاہیے، تمہارا منصب و مرتبہ بہت بلند ہے۔ (قادری غفرلہ) اے نبی کی بیویو! جو تم میں ظاہر گناہ کرے گی تو اس کو دونی سزا ملے گی اور یہ بات خدا کے نزدیک آسان ہے مشکل نہیں یعنی چونکہ تمہارا بڑا مرتبہ ہے لہٰذا تمہارے گناہ کی سزا بھی اوروں سے دونی ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبردار رہے اور اچھے کام کرے تو ہم اسے

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ

اوروں کے مقابلہ میں دوگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے (جنت میں عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ○ اے نبی کی بیبیو! تم

النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ

اور عورتوں کی طرح نہیں ہو (بلکہ تمہارا منصب بہت بلند ہے) اگر تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتی رہو تو دبی زبان سے نرم لہجہ میں بات چیت نہ کیا کرو (یعنی

بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ ج

اجنبی لوگوں سے بات میں ایسی نرمی نہ کرو) کہ جس کے دل میں مرض ہے وہ کچھ لالچ کرنے لگے ہاں بے لوث (کھرے کھرے) لہجہ میں اچھی بات کہو ○

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اگلی جاہلیت کی سی بے پردگی (اور بناؤ سنگار) کر کے بے پردہ نہ پھرو اور نماز قائم رکھو اور

۳۱- اے رسول کی بیویو! جو تم میں سے خدا اور رسول کی اطاعت کرے گی ان کا کہا مانے گی اعمال صالحہ خالصاً للہ ادا کرے گی تو ہم بہ نسبت اور عورتوں کے اس کو دوگنا ثواب دیں گے اور ان کے لیے بہت ہی عمدہ ثواب اور بہتر رزق تیار کیا ہے۔ ف: جس کا شرف و مرتبہ وقدر زائد ہے اس کے اوپر اس کے رتبہ کے مطابق رحمت و عتاب دونوں زائد ہیں۔ اسی لیے آزاد عورتوں کی سزا بہ نسبت باندیوں کے دوگنی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بہ نسبت تمام نساء عالم کے مثل سیدات اور سردار آقا کے آزاد ہیں اور باقی سب ان کی نسبت مثل خدام و کنیز ہیں اس لیے ان کو دوگنا ثواب و عتاب کا حکم ملا۔

۳۲ تا ۳۴- اے ازواج رسول! تمہارا حال تمہارا مرتبہ عام عورتوں جیسا نہیں اوروں پر تمہارا قیاس نہیں کیا جا سکتا اگر تم خدا سے ڈرو گی اور تقویٰ کرو گی۔ پس غیر لوگوں سے تم باتیں بہ نرمی و لطافت بنا بنا کر نہ کرو کہ جس آدمی کے دل میں فسق و فجور کی بیماری اور محبت اور فحش باتوں کی خرابی ہو گی وہ ایسی باتوں سے دل میں کچھ اور خیال کرے گا اور دل میں ناجائز خیال خام پکائے گا۔ اگر کچھ کہنا ہو تو صاف بات معمولی طور سے کہو بغیر بناوٹ کے اور اپنے گھروں میں قرار سے وقار سے بیٹھی رہو ("قرن" قرار سے بھی ہو سکتا ہے اور وقار سے بھی) اور جاہلیت کے اگلے زمانے کی سی زینت بناؤ سنگار کر کے باہر نہ نکلو۔ جاہل کافر عورتیں رنگین نہایت خوشنما لباس باریک کپڑے پہنتیں اور لوگوں کو دکھاتی تھیں۔ صلوٰۃ خمسہ قائم کرو مالوں کی زکوٰۃ دو خدا اور رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت نبوت اے نبی کی بیبیو! خدا کا ان باتوں سے یہ ارادہ ہے کہ تم سے گناہ دور رکھے اور تم کو بالکل پاک اور نہایت طاہر کر کے رکھے اور جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات اور اوامر و نواہی اور قرآن اور حکمت رسول پر اترے اور پڑھا جائے اس کو تم یاد کیا کرو پڑھا کرو خدا تم پر بڑا مہربان ہے تمہارے سب حالوں سے اور دلوں کے ارادوں سے باخبر ہے۔ یا یہ کہ خدا کو جب کہ اس نے اپنے رسول کو تمہارے چھوڑنے کا اشارہ کیا

اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

زکوٰۃ ادا کرتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہوٗ اے (نبی ﷺ کے) گھر والو! بے شک

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ

اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (گناہوں کی نجاست) دور رکھے اور تم کو

یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۚ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ

اچھی طرح پاک اور ستھرا رکھے O اور جو تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت (احادیث)

اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ ع

پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد کروٗ بے شک اللہ تعالیٰ ہر باریک بات جانتا ہے (اور ہر چیز سے) خبردار ہے O

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتوں اور فرمانبردار مرد اور

وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ

فرمانبردار عورتوں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتوں اور صبر کرنے والے مرد

وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ

اور صبر کرنے والی عورتوں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مرد اور

تھا' تمہاری صلاح وتقویٰ اور پاکدامنی کی خبرتھی کہ اس نے یہ حکم موقوف رکھا یعنی تمہارے چھوڑنے کا۔

ف: اس آیت تطہیر میں لفظ ''اہل بیت'' سے مراد ازواج مطہرات ہیں بنص سیاق آیت مگر بنظر احادیث اس میں اہل کساء یعنی کمبل والے بھی داخل ہیں یعنی حضرات حسنین و حضرت فاطمہ و حضرت علی۔ بعض لوگ جو ازواج یعنی حضور کی بیبیوں کو اس آیت سے خارج کہتے ہیں وہ در پردہ قرآن کے مفہوم سے ناواقف ہیں یا ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

۳۵۔ ام المومنین ام سلمہ اور انیسہ بنت کعب انصاریہ نے حضرت سے عرض کیا کہ خدا مردوں کو قرآن میں خطاب کرتا ہے' ہر جگہ انہیں کا ذکر کرتا ہے' کہیں عورتوں کا ذکر نہیں کرتا' تب یہ اترا کہ جو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور تصدیق و یقین والے مرد اور عورتیں اور عبادت و طاعت والے مرد اور عورتیں اور ایمان میں سچے راست کردار راست گو مرد اور عورتیں ہیں اور دین و دنیا کے مصائب پر برداشت اور صبر کرنے والے مرد اور عورتیں اور خضوع و خشوع و رقت قلب والے مرد اور عورتیں اور صدقہ دینے والے مال خیرات کرنے والے اور روزہ رکھنے والے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے

الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ
خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتوں اور پاک دامنی اختیار کرنے والے مرد
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ
اور پاک دامنی اختیار کرنے والی عورتوں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتوں
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے O اور کسی مسلمان مرد اور عورت کو یہ
وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ
حق نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی بات کا حکم فرمائیں تو انہیں اپنے کام
الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
میں کوئی اختیار باقی رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم نہ مانے تو وہ بے شک کھلی ہوئی
ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ﴿۳۶﴾ ؕ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ
گمراہی میں بھٹک گیا O اور (اے نبی ﷺ! یاد کیجئے کہ) جب آپ اس شخص سے، جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور آپ نے بھی انعام فرمایا یہ

فجور سے نگاہ رکھنے والے ہیں مرد اور عورتیں' ان کے لیے خدا نے بہت سامان رحمت تیار کیا ہے۔ ثواب عظیم و مغفرت تیار کیا ہے۔

۳۶۔ اور کسی مسلمان مرد کو اور عورت کو یہ سزاوار و لائق نہیں کہ جب خدا اور رسول کوئی کام طے کر دیں اور اس کا حکم دے دیں تو پھر ان کو کچھ اختیار و مجال گفتگو باقی رہے اور اس امر میں وہ خلاف حکم کر سکیں۔ جو خدا اور رسول کے امر کی مخالفت کرے گا تو کھلی گمراہی اور ظاہر ظہور خطا میں پڑ جائے گا۔ زید جو حضرت کے متبنٰی تھے وہ حضرت زینب بن جحش سے نکاح کرنا چاہتے تھے زینب حضرت کو چاہتی تھیں مگر حضرت نے جب ان کو زید کے ساتھ حکم نکاح دیا تب وہ راضی ہوئیں اور نکاح ہوا۔

۳۷۔ یاد کرو جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے انعام کیا' مشرف باسلام کیا اور آپ نے بھی ان پر احسان کیا یعنی اس کو آزاد کیا یعنی زید سے کہتے تھے کہ اپنی زوجہ کو نہ چھوڑ' طلاق نہ دو' خدا سے ڈرو' نا اتفاقی سے بچو۔ حالانکہ اے رسول! آپ کے دل میں زینب کی بے چارگی کا خیال تھا' اسی وجہ سے آپ ان سے نکاح کرنا چاہتے تھے مگر اس بات کو دل میں چھپاتے تھے جس کو خدا عنقریب ظاہر کرنے والا تھا اور قرآن میں اتارنے والا تھا اور آپ آدمیوں کے خیالات سے دل میں خطرہ کرتے تھے حالانکہ خدا اس بات کا مستحق تھا کہ تم اس سے ڈرو اور جو بات کہ اس نے جائز کی اس بارے میں کسی کا دنیوی خیال نہ کرو اور ظاہری شرم نہ برتو۔ پس جب زید نے زینب سے اپنا تعلق اٹھا لیا اور وہ عدت سے فارغ ہو گئیں تو خود

عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ

فرماتے تھے کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے (طلاق نہ دے) اور اللہ تعالیٰ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپی ہوئی رکھتے تھے جسے

مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا

اللہ تعالیٰ کو ظاہر فرمانا منظور تھا اور آپ کو لوگوں (کے طعنہ) کا اندیشہ تھا اور اللہ تعالیٰ زیادہ سزاوار ہے کہ آپ اس کا خوف رکھیں (اور لوگوں کے طعن و تشنیع کا

قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

خیال نہ کریں) پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ آپ کے نکاح میں دے دی تاکہ ایمان داروں پر اپنے منہ بولے بیٹوں

حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ

(لے پالکوں) کی بیبیوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج (اور تنگی) نہ رہے جب کہ ان سے ان کا کام ختم ہو جائے (یعنی بے تعلقی ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ کا

اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

حکم ہو کر رہتا ہے ○ نبی (ﷺ) پر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر فرمادی (یعنی متبنیٰ لے پالک کی بیوی سے نکاح

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝۳۸

کرنا) اللہ تعالیٰ کا دستور (انبیاء علیہم السلام کو نکاح کے بارے میں وسعت دینے میں) ان لوگوں میں جو (ان سے) پہلے گزر چکے ہیں یوں ہی چلا آ

ہم نے ان کا نکاح آپ کے ساتھ باندھا تاکہ اب سے مسلمانوں پر اپنے متبنیٰ لڑکوں کی بیبیوں کے نکاح میں جب وہ فارغ ہو چکیں اور عدت طلاق گزر جائے یا مر جائیں کوئی حرج باقی نہ رہے اور خدا کا حکم قضاء جو ہونے والا تھا ہو گیا قسمت بدلنے والی نہ تھی۔

ف: چونکہ زینب حضرت کی پھوپھی کی لڑکی تھیں۔ نسب میں زید سے اعلیٰ و اشرف' اس سے وہ اپنی ذلت سمجھیں مگر جب حضرت کے حکم سے نکاح ہو گیا تو روز جھگڑا رہتا' زید ان کی آنکھوں میں حقیر تھے۔ زید آ کر شکایت کرتے تھے حضرت سمجھا دیتے تھے۔ حضرت کے دل میں خیال آیا کہ انہوں نے میرے حکم سے زید کے ساتھ جو بظاہر غلام ہیں نکاح کر لیا۔ خدا اور رسول کی اطاعت کی' اپنے نفس پر جبر کیا۔ اب اگر زید طلاق دے گا تو میں ان کی دل جوئی کروں گا' ان کے ساتھ نکاح کر لوں گا کہ ان کا دل خوش ہو جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خیال آیا کہ عرب کے جاہل متبنیٰ کو حقیقی لڑکا سمجھتے تھے اس کی جورو کے ساتھ نکاح حرام جانتے تھے تو اگر میں ایسا کروں گا تو منافق طعن کریں گے۔ اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ تم کو حلال بات میں ڈر کسی کا نہ چاہیے' تم فقط خدا سے ڈرو اور سے تم کو کیا تعلق۔ خدا نے زید اور زینب میں جھگڑا دیکھا اور طلاق ہوئی' بعد عدت وہ ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔

۳۸ تا ۴۰۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات میں جس کی ان کو خدا نے اجازت دی بلکہ اس کا حکم کیا اور ان کے لیے مقرر کی کسی کو مجال کلام نہیں۔ ان پر اللہ کے مقرر کیے ہوئے اس فعل میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا

رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم پہلے (ازل میں) مقرر اور مقدر ہو چکا تھا (اللہ تعالیٰ کا دستور ان لوگوں میں جاری رہا ہے) O جو اللہ تعالیٰ کے پیغام (اس کی مخلوق کو)

اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

(بے دھڑک) پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کو کافی ہے O (اے لوگو!)

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

(حضرت) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں (زید کے بھی نہیں) ہاں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے

عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ لا وَّسَبِّحُوْهُ ۵ ع ۲

(سب سے آخری) نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو O اور صبح و شام

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

اس کی پاکی بیان کرو (نماز پڑھا کرو) O وہی ہے جو خود اور اس کے فرشتے تم پر درود اور رحمتیں بھیجتے ہیں

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

کہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لائے اور وہ تو مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے O

ان میں بھی خدا کا یہی طریقہ جاری رہا کہ ان کو بعض ایسی باتوں کا حکم دیا جو ظاہر میں عام لوگوں کو جو حکمتوں سے غافل جاہل تھے ناپسند تھیں۔ ان انبیاء علیہم السلام نے عام لوگوں کے خلاف طبع ہونے کا خیال نہ کیا' حکم الٰہی کی تعمیل کی۔ مثلاً حضرت داؤد نے اوریا کی پیغام دی ہوئی عورت سے نکاح کیا یا حضرت سلیمان نے بلقیس سے اور جو خدا کا حکم ازلی ہے وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے یہ تقدیر ہے یا اندازہ۔ چنانچہ وہ ان لوگوں کے بارے میں واقع ہوا۔ اگرچہ مخالفین منافقین کچھ بھی کہتے رہے۔ یہ لوگ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام خدا کے پیغام کو پہنچاتے ہیں' خدا سے ڈرتے ہیں' اس کے خلاف نہیں کرتے اور سوائے اس کے کسی سے خوف نہیں کرتے ہیں۔ خدا ان کی مدد کے لیے کافی' ان کی پاکی کا گواہ وافی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے والد نہیں' ان کے کوئی بالغ صاحبزادہ نہیں یعنی وہ تو اللہ کے رسول اور سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں کہ ان کی نبوت کے بعد سب کی نبوت منسوخ ہے۔ قیامت تک جیسے ان کو منصب ختم نبوت ملا نہ کسی کو ملے اور خدا کو اے لوگو! تمہارے سب کے اقوال' افعال' احوال کا علم ہے۔

ف: پس نبی ہونا کسی کا بعد حضرت خاتم النبیین کے غیر ممکن ہے۔ عقائد اہل سنت میں قابل امکان کو کافر لکھا ہے۔ یعنی جو کوئی حضور کے بعد قیامت تک کسی نئے نبی کا پیدا ہونا ممکن مانے وہ کافر ہے۔ اس پر تمام مسلمانوں کا صحابہ کرام سے لے کر اب تک اجماع ہے' اجماع کا منکر کافر ہے۔ (قادری)

۴۱ تا ۴۴۔ اے مسلمانو! خدا کا ذکر کرو اور بہت کرو' زبان سے' دل سے' ہر وقت ہر ساعت' بھلائی' برائی' معصیت

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

ان کے لیے (مسلمانوں کے لیے) ملاقات کے وقت کی دعا سلام ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے ○ اے غیب کی خبر

النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى

دینے والے (نبی ﷺ)! بے شک ہم نے آپ کو (تمام اولین وآخرین پر) حاضر وناظر گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ○ اور

اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

(لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن کر دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ○ اور (اے نبی ﷺ!) ایمان والوں کو خوشخبری دیجیے

اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ

کہ بے شک ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ○ اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کیجیے اور ان کی ایذاء رسانی پر درگزر فرمایئے اور

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھیے اور اللہ کارسازی کے لیے کافی ہے ○ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو

طاعت، مصیبت، راحت میں اور صبح وشام تسبیح کرو یعنی نماز فجر وظہر ادا کرو۔ وہ اللہ تم پر اپنی رحمت اتارتا ہے، تم کو بخشتا ہے، اس کے فرشتے تمہارے لیے طلب مغفرت کرتے ہیں تاکہ خدا تم کو کفر وسیئات کی تاریکیوں سے نکال کر نور ایمان ومعرفت اعمال صالحہ بخشے۔ خدا مسلمانوں پر رحمت والا ہے۔ جس دن وہ اس کے دربار میں حاضر ہوں گے تو خدا ان کو اس دن سلام کہہ کر بلائے گا۔ یا یہ کہ فرشتے وقت دخول جنت ان کو سلام کریں گے اور خدا نے ان کے لیے نہایت ہی بزرگ عالی مرتبہ پاکیزہ ثواب تیار کیا ہے۔

۴۵ تا ۴۸۔ اے غیب کی خبر دینے والے نبی! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا۔ آپ اپنی امت پر گواہی تبلیغ رسالت کی دیں گے اور مسلمانوں کے لیے خوشخبری دینے والا جنت ورحمت کی اور کافروں کو ڈرانے والا دوزخ سے، اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے لوگوں کو بلانے والا اسیدھا رستہ وصول کا بتانے والا بنایا اور آپ کو ظلمت کدۂ عالم میں روشن چراغ بنایا کہ لوگ تمہارے قدم بقدم چلیں اور تم سے نور اور روشنی حاصل کریں۔ (جب ''انا فتحنا'' نازل ہوئی اور حضرت کو بشارت مغفرت دی گئی تب بعض صحابہ نے کہا کہ یا حضرت! آپ کو تو خدا نے قطعی بشارت دی ہم کو کیا ملا اور آپ کے صدقہ میں ہمارے بارے میں کیا حکم ہوا، تب یہ اترا کہ) اے رسول! مسلمانوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑا فضل ہے اور اعلیٰ درجہ کا ثواب عظیم ہے۔ (اس بشارت رسانی کے بعد پھر اپنے حبیب سے خطاب ہے کہ) اے حبیب! کفار مکہ ابوسفیان وغیرہ کا اور مدینہ کے منافق عبداللہ بن ابی وغیرہ کا کہنا نہ مانو، ان کی ایذاء کی پروانہ کرو اور ابھی ان کو کچھ مہلت دو، قتل نہ کرو، خدا پر بھروسہ رکھو، وہ تمہارا کافی حافظ، ناصر، ذمہ دار مددگار ہے۔ وعدۂ نصرت ضرور پورا کرے گا۔

۴۹۔ اے مسلمانو! اگر تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو اور مہر کا ذکر نہ کرو کہ کتنا ہے اور پھر ان کو طلاق دے دو قبل مجامعت کے تو ان کی کوئی عدت نہیں نہ حیض کی، نہ مہینوں کی۔ ان کو متعہ دے دو یعنی ایک کرتہ، ایک دوپٹہ، ایک چادر، اوسط

نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

پھر انہیں اپنے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارے لیے کوئی عدت نہیں

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ

جسے تم گنو تو انہیں کوئی فائدہ کی چیز دے دو اور اچھی طرح سے (خوش اخلاقی سے)

سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ

چھوڑ دو ○ اے غیب بتانے والے (نبی ﷺ)! بے شک ہم نے حلال کیں آپ کے لیے آپ کی وہ بیبیاں

اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

جن کا آپ نے مہر ادا کیا اور جو آپ کے ہاتھ کی ملکیت (کنیزیں لونڈیاں) ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت میں

مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ

عطا فرمائیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی

خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً

بیٹیاں جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور کوئی ایمان دار عورت اگر اپنا نفس نبی کی نذر کردے اگر نبی اس سے نکاح کرنا چاہیں (یہ نفس کی نذر)

درجہ کی حیثیت کا دے دو اور ان کو سیدھی طرح عمدہ طور سے چھوڑ دو' تکلیف نہ دو' طلاق دے کر رخصت کر دو' طلاق قبل دخول میں اگر مہر معین ہوگا تو نصف آئے گا ورنہ متعہ یعنی ایک جوڑا۔

۵۰ تا ۵۱- اے نبی! ہم نے تمہارے لیے وہ عورتیں حلال کیں جن کے اجور یعنی مہر آپ ادا کر چکے اور وہ جو تمہاری مملوک ہیں ان میں سے کہ جن کو خدا نے آپ کو غنیمت میں دیا اور فتوحات میں تمہارے قبضہ میں آئیں مثل حضرت ماریہ قبطیہ۔ اور حلال کیا نکاح چچا زاد اور پھوپھی زاد اور ماموں زاد اور خالہ زاد بہنوں کا' حضرت کی چچا زاد اور پھوپھی زاد عبدالمطلب کی اولاد کی لڑکیاں اور خالہ اور ماموں زاد عبدالمناف کی اولاد کی لڑکیاں یعنی بنی زہرہ والی ننھیال کی طرف کی' مگر وہی جنھوں نے تمہارے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ اور اے پیغمبر! جو مسلمان عورت تم کو اپنی جان سونپ دے' بخش دے پس اگر تمہاری مرضی ہو اور اس کے ساتھ تمہارا نکاح کو جی چاہے تو وہ تم کو حلال ہے مگر ایسا عقد کہ ہبہ سے بغیر مہر کے جماع حلال ہو جائے' تمہارے ساتھ مخصوص ہے اور امت کے مسلمانوں کو جائز نہیں۔ یہ عورت ام شریک بن جابر عامریہ تھیں یعنی ام شریک نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا تھا اور مہر کچھ نہیں لیا تھا' بغیر مہر کے نکاح حضور کے لیے ہی مخصوص تھا۔ ہم نے اور مسلمانوں پر عورتوں کے بارے میں جو فرض مقدر کیا ہے وہ ہم جانتے ہیں (یعنی یہ چار سے زائد نہ کریں اور بے مہر نکاح نہ کریں اور مہر دس درہم سے کم نہ ہو۔ نزدیک حنفیہ کے) اور مسلمانوں کو باندیاں بھی حلال کیں ہیں

مُؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ

آپ کے لیے مخصوص ہے، امت کے لیے نہیں، بے شک ہمیں معلوم ہے جو ہم نے

يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا

مسلمانوں پر ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کی ملکیت (لونڈیوں باندیوں) کے بارے میں مقرر کیا ہے (یہ خصوصیت عورتیں

مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

آپ کے لیے محض ہبہ اور نذر کے بغیر مہر کے نکاح کے لیے حلال کی گئیں)

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

اس لیے ہے کہ آپ پر کوئی تنگی (اور دقت) نہ رہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

(اے نبی ﷺ!) آپ اپنی بیبیوں میں سے جسے چاہیں پیچھے ہٹائیں (الگ کر دیں) اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں (الگ نہ کریں)

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَ

اور جسے آپ نے علحدہ کر دیا تھا اسے اپنے پاس بلانے کو آپ کا جی چاہے تو (آپ بلالیں) آپ پر کوئی گناہ نہیں، یہ معاملہ اس سے زیادہ

لَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ

نزدیک ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ کچھ غم نہ کریں اور آپ انہیں جو کچھ بھی عطا فرمائیں وہ سب اس پر راضی رہیں

بغیر عدد کے۔ اے رسول! ہم نے یہ باتیں اس لیے مقرر کی ہیں کہ تم پر نکاحوں کے بارے میں تنگی نہ ہو' آسانی رہے اور خدا غفور و رحیم ہے۔ مسلمانوں کو بخشتا ہے' ان کو رخصت دیتا ہے' آسانی کرتا ہے۔ اے رسول! تم کو ان حلال عورتوں میں سے اختیار ہے کہ جس کے ساتھ چاہو نکاح کرو' جس کو چاہو چھوڑ دو' جس کو چاہو اپنے آپ سے ملالو' جس کو چاہو الگ رکھو' جس کو چاہو اس منصب سے مشرف کرو اور اس کے نکاح کو اختیار کرو اور جس کو چاہو معزول کرو' نکاح نہ کرو۔ ان باتوں میں تم پر کوئی نقصان وضرر نہیں (اس تقدیر پر' ترجی' تووی' ابتغیت' اعتزلت ''سب بیان نکاح وعدم نکاح ہے) یا یہ کہ جس سے اپنی ازواج میں سے چاہو ملو' جس سے چاہو الگ رہو' جس سے چاہو جب تک چاہو جدائی رکھو اور جب تک چاہو ملو یعنی مساوات فرض نہیں آپ پر۔ کمی بیشی میں گناہ نہیں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم واجب نہ تھی۔ مگر حضرت اپنی خوشی سے مساوات کرتے تھے' اوروں پر واجب ہے) یہ اختیار و وسعت اس لیے ہم نے مقرر کی کہ ان کو ہر وقت تم سے راضی ہی رہنا چاہیے اور جی خوش ہی رکھیں اور سمجھ لیں کہ ان کا کوئی حق ایسا نہیں جس کے سبب رسول پر ان کو منصب اعتراض حاصل

قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝۵۱ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ

اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے (اور) حلم والا ہے O ان کے بعد آپ کے

بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ

لیے اور عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان کے عوض آپ اور بیبیاں بدلیں (یعنی دوسری عورتوں سے نکاح کریں) اگرچہ

حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

آپ کو ان کا حسن پسند ہو مگر کنیز لونڈی آپ کے ہاتھ کی ملکیت (اس پر کوئی پابندی نہیں) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز

ع ۶ رَّقِيْبًا ۝۵۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ

پر نگہبان ہے O اے ایمان والو! نبی (کریم ﷺ) کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو اس وقت تک جب تک کہ تمہیں کھانے وغیرہ کی

اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا

اجازت نہ دی جائے نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کا انتظار کرو ہاں جب تمہیں بلایا جائے تو حاضر ہو جاؤ اور جب

ہو اور کسی بات پر غم نہ کھائیں اور اے رسول! جو آپ نے ان کو دیا اس پر سب راضی رہیں، خدا آپ سب کے دلوں کا حال رضا و غضب و صلاح و فساد جانتا ہے۔ وہ آپ کے دلوں کا علیم ہے اور حلم والا تجاوز کرنے والا ہے۔

۵۲- اے نبی! اب آپ کو سوائے ان عورتوں کے اور عورتیں نکاح میں لانا حلال نہیں، یہ بھی جائز نہیں کہ ان عورتوں سے اور عورتیں بدلو اگرچہ آپ کو اوروں کا حسن بھلا معلوم ہو۔ سوائے ان عورتوں کے جن کے آپ جہاد میں مالک ہوں کہ وہ حلال ہیں جیسے ماریہ قبطیہ۔ خدا آپ سب کے اعمال پر رقیب، نگہبان و حافظ ہے۔ ''من بعد'' کا یہ مطلب ہو کہ اس قسم کی عورتوں کے سوا اوروں سے نکاح نہیں کر سکتے یعنی رشتہ دار خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، چچا زاد سے جتنی چاہو کرو ان کے ماسوا اوروں سے یعنی یہودی، عیسائی سے نہیں کر سکتے۔ ''لا ان تبدل بھن'' کا بھی یہی مطلب ہو۔ یا یہ کہ اس وقت جو عورتیں موجود ہیں ان کے سوا کسی سے نہ کرو خواہ رشتہ دار ہوں خواہ غیر اور یہ بھی نہ کرو کہ ان میں سے کسی کو چھوڑ کر اس کے بدلے اور کرو۔ اس وقت حضرت کے پاس نو ازواج تھیں عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا، حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، زینب بنت جحش اسدیہ، ام سلمہ بنت ابوامیہ مخزومی، ام حبیبہ بنت ابوسفیان بن حرب، صفیہ بنت حیی بن اخطب، میمونہ بنت حارث ہلالیہ، سودہ بنت زمعہ بن الاسود، جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ عنہن۔

ف: علماء میں اختلاف ہے کہ حضرت پر ازواج جتنا چاہتے آخر تک حلال رہا یا نہیں، اوپر کی تفسیر کے اختلاف پر اس اختلاف کا مبنیٰ ہے۔

۵۳ تا ۵۵- بعض صحابہ رضی اللہ عنہم حضور کے دولت خانوں میں آپ کے ہمراہ جاتے صبح یا شام کو اور جب وقت طعام میں کچھ دیر ہوتی تو کھانے کے انتظار میں بیٹھے رہتے، بعض کھانے کا وقت تاک کر جاتے اور اس کے لیے دیر لگاتے۔ جب اس سے فارغ ہوتے تو آپس میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہتے، بعض اوقات حضرت کی ازواج سے کلام

دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ

کھا چکو تو پھر چلے جاؤ نہ یہ کہ باتوں میں بیٹھ کر دل بہلاؤ' بے شک اس میں نبی (کریم ﷺ) کو تکلیف

لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ

ہوتی تھی پس وہ شرم سے تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ حق بات فرمانے سے نہیں شرماتا ہے

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

اور (اے مسلمانو!) جب تم ان سے (نبی کی بیبیوں سے) کوئی برتنے کی چیز مانگو

فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ

تو پردہ کے باہر سے مانگو اسی میں تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ

لیے بہت پاکیزگی ہے اور تم کو زیبا نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذاء دو اور نہ یہ لائق ہے کہ

مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳ اِنْ

کبھی ان کی بیبیوں سے ان کے بعد نکاح کرو' بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے O اگر

تُبْدُوْا شَيْـــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۵۴

تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O

کرتے چنانچہ حضرت زینب کے ولیمہ میں ایسا واقع ہوا۔ حضرت کو تکلیف و رنج ہوتا مگر شرم کے باعث گھر میں آنے سے منع نہ فرماتے کہ یہ لوگ خیال کریں گے کہ ہم کو نکال دیا۔ یہ دیکھ کر خود حق تعالیٰ نے ان کو ہدایت کی۔ ادب سکھایا' آیت حجاب نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! اپنے پیغمبر کے گھروں میں اول تو بغیر اجازت نہ جاؤ' جب وہ بلائیں اور اجازت دی جائے تب جا کر یہ نہ کرو کہ ان کے گھروں میں کھانے پکنے کے انتظار میں بیٹھے رہو اور جب کھانے کے لیے بلائے جاؤ تب بہت آگے سے نہ جاؤ کہ انتظار کرنا پڑے اور بہت دیر کھانے کے بعد نہ بیٹھو بلکہ کھانے سے فارغ ہو کر چل دو' اپنے اپنے گھر رخصت ہو جاؤ' نہ آپس میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے بیٹھے رہو نہ پیغمبر کی ازواج سے باتیں کرو' تمہاری یہ باتیں پیغمبر کے دل کو تکلیف دیتی ہیں' وہ شرم کرتے ہیں کہ تم کو گھر میں آنے سے کیا روک دیں اور جب آ جاؤ تو کیا صاف کہہ دیں کہ بس اب رخصت (اس لیے کہ گھر میں جانا اور بات کرنا اور بیٹھنا جب تک ناجائز نہ تھا' خدا کے حکم کے خلاف نہ تھا جو خواہ مخواہ اس کو حضرت صاف صاف منع کر دیتے) اللہ سچی بات کے بیان سے اور حکم سے اور بری بات کے منع سے حیا نہیں

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِىٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ

ان عورتوں پر اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے بھتیجوں

وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا

اور اپنے بھانجوں اور اپنی (دین کی) عورتوں اور لونڈیوں (کے سامنے آنے) میں

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ

کچھ گناہ نہیں اور (اے عورتو!) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ تعالیٰ

فرماتا۔ جب تم اے مسلمانو! پیغمبر کی ازواج سے کوئی بات کرنا چاہو اور ضرورت کے وقت کوئی چیز مانگنا چاہو تو پردہ کی آڑ میں سے کلام کر سکتے ہو، یہ بات تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لیے طہارت و نظافت ہے اور وسوسے سے پرہیز گاری ہے۔ اے مسلمانو! تم کو یہ بات ہرگز جائز نہیں کہ تم اپنے رسول خدا کو ایذاء دو، ان کے دل کو رنج پہنچاؤ کہ ان کے گھر میں بے پردہ پکارے بے اجازت بے حکم جاؤ اور نہ یہ سزاوار ہے کہ ان کی ازواج کی نسبت یہ خیال کرو کہ جب حضرت کا عالم جاودانی کو سفر ہو جائے گا تو ہم ان کے ساتھ نکاح کر لیں گے۔ حضرت کے بعد ان کی ازواج کے ساتھ نکاح حرام ہے، حرام کے خیال پکانے کا تم کو منصب حاصل نہیں (کہتے ہیں کہ طلحہ بن عبید اللہ نے ارادہ کیا تھا کہ حضرت کے بعد عائشہ سے نکاح کرے اور بعضوں نے ایسا دل میں خیال پکایا تھا) تمہاری یہ باتیں اور ایسے ایسے خیالات اور بے ہودہ آرزوئیں خدا کے نزدیک نہایت سخت گراں باتیں ہیں اور ان باتوں کی سزا نہایت سخت مقرر ہے۔ اگر نہ بچو گے تو نہایت جرائم کبیرہ و عذاب عظیم کے مستحق ہو گے۔ اے لوگو! خواہ کسی بات کو ظاہر کرو خواہ دل میں چھپاؤ خدا کے احاطہ علم سے نکل نہیں سکتے، وہ ہر بات کا عالم و دانا ہے۔ ازواج رسول اور نیز اور مومنات پر اس بارے میں کوئی حرج نہیں کہ ان کے والدین، اجداد اور ان کی اولاد، ان کے بھائی، ان کے بھانجے، ان کے بھتیجے آپس میں ایک دوسرے کے گھر جائیں اور نیز مسلمان عورتوں سے آپس میں ایک دوسری کو حجاب نہیں (یعنی ان لوگوں سے پردہ نہیں، کافر عورتیں یہودی، نصرانی، مجوسی، ہندو وغیرہ سب سے پردہ ہے۔ ان کا حکم مسلمان عورتوں کے لیے اجنبی مرد کا سا ہے) اور نیز جن کی وہ عورتیں مالک ہیں یعنی غلام باندیاں وہ ان کے پاس کام دھندے کو جا آ سکتی ہیں۔ اے عورتو! خدا سے ڈرو اور حد سے تجاوز کرنے میں اور بے تکلف باتیں کرنے میں خدا کا خوف کرو، وہ ہر بات پر گواہ ہے، سب جانتا ہے۔

ف: حضرت کی ازواج مسلمانوں کی مائیں ہیں، اس سبب سے نکاح ان کے ساتھ حرام ہوا اور چونکہ انبیاء علیہم السلام کی حیات و موت یکساں ہے اور ان کا ادب ہر حال میں یکساں فرض ہے اس سبب سے بھی یہ حکم صادر ہوا اور وہ تو حضرت ہی کی ازواج ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی پس اگر بعدِ حضرت اوروں سے نکاح جائز ہوتا تو وہ آخرت میں اوروں کو ملتیں۔ ایسا حجاب کہ باپردہ ہو کر بھی غیر مرد کے سامنے نہ ہوں، حضرت کی ازواج مطہرات سے مخصوص تھا اور عورتوں کو بھی بہتر ہے، واجب نہیں۔ ''ما ملکت ایمانھن'' سے بعض غلام مراد لیتے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک مراد باندیاں ہیں کہ وہ اگرچہ کافرہ ہوں ان کی مالکاؤں کو ان سے پردہ نہیں بسبب ضرورت آمد و رفت کے۔

شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا

کے سامنے موجود ہے O بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے غیب بتانے والے (نبی) پر درود بھیجتے رہتے ہیں،

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ

اے ایمان والو! تم بھی ان پر خوب درود اور خوب سلام بھیجا کرو O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ

يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ

اور اس کے رسول (ﷺ) کو ایذاء دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت فرمائی اور ان کے لیے

لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے O اور جو لوگ ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کو بغیر کچھ گناہ

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا ع ۷ ۴

کیے ستاتے ہیں تو بے شک انہوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لیا O اے غیب بتانے والے!

۵۶- اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں یعنی خدا رحمت نازل کرتا ہے فرشتے دعا و سلام بجالاتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود پڑھو اور سلام بھیجو یعنی حضرت کے لیے دعا کرو ان پر دل و جان نثار کرو ان کے دربار میں سلام عرض کرو۔ الٰہی ہم تیرے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، تیرے حکم کی تعمیل کرتے ہیں تو ان کے دربار میں قبول فرمادے اور ہم کو دارین میں اس کے برکات عطا کر **اللھم صلی علی سیدنا محمد واله صلوة تودی بھا حقه العظیم و بارک وسلم الصلوة والسلام علیک یا رسول الله۔**

۵۷ تا ۵۸- جو لوگ خدا اور رسول کو ایذاء دیتے ہیں، ان پر افتراء کرتے ہیں، تہمت اٹھاتے ہیں تو ایسوں پر دنیا و آخرت میں خدا کی لعنت ہے، دنیا میں قتل و جلاوطنی آخرت میں عذاب دوزخ، خدا نے ان کے لیے نہایت ذلت والا عذاب مقرر کر رکھا ہے (یہ آیت یہود و نصاریٰ کے بارے میں اتری بقول بعض) اور جو مرد مسلمانوں کو ایذاء دیتے ہیں، ان پر تہمت باندھتے ہیں اور مسلمان عورتوں کو عیب لگا کر ستاتے ہیں جیسے منافق کہ صفوان اور حضرت عائشہ کو عیب لگاتے ہیں **کما مر فی سورۃ النور** اور بے کیے افتراء کرتے ہیں تو وہ بہتان اٹھاتے ہیں اور بڑا گناہ اپنے اوپر لیتے ہیں اور کھلا جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ آیت بقول بعض ان لوگوں کے بارے میں اتری جو مدینہ کے بدمعاش، فاسق، بدچلن، زناکار تھے وہ خود تو حرام باتیں کرتے ہیں اور دوسروں کو لگاتے ہیں، خدا نے ان کو ان باتوں پر غصہ کیا تب وہ باز رہے اور بقول بعض افک کے بارے میں اتری ہے۔

۵۹- بدکار عورتیں اور باندیاں جب شہر کے باہر جاتیں تو بدمعاش مدینہ ساتھ ہو لیتے اور آزاد عورتوں اور باندیوں میں کوئی تمیز نہ تھی اس سبب سے وہ سب کو چھیڑنے کا قصد کرتے تھے۔ تب یہ اترا کہ شریف آزاد عورتوں اور باندیوں میں امتیاز ہونا چاہیے۔ اے پیغمبر! آپ اپنی ازواج مطہرات کو اور اپنی اولاد کو اور سب مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی چادریں

النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ

(نبی ﷺ) اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں اور سب مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی چادروں کا

عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ

ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیا کریں' یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچان لی جائیں (کہ وہ شریف عورتیں ہیں)

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ

کہ ان کو ستانا نہ جائے گا (یعنی بدقماش آوارہ لوگ ان کو نہ ستا سکیں گے) اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اور اگر منافق اور وہ لوگ

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ

کہ جن کے دلوں میں (کفر و نفاق کا) مرض ہے اور مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑانے والے (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئیں گے

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا

تو ضرور ہم آپ کو ان پر شہ دیں گے (آپ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے) پھر وہ مدینہ میں آپ کے پاس نہ ٹھہر سکیں گے مگر بہت کم O وہ (بھی) پھٹکارے ہوئے

ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ

(ہر طرف سے ان پر لعنت ہی لعنت ہوگی) جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور چن چن کر قتل کیے جائیں گے O اللہ تعالیٰ کا یہ دستور

معانقۃ ۱۲ عند المتاخرین ۱۲

اپنے چہرے پر لٹکائے رہیں یعنی گھونگھٹ گاڑے رہیں اور چادروں کو اس طرح اوڑھیں کہ سینہ' شکم' پشت' گلا ڈھکا رہے۔ یہ بات اس لیے لائق و اولیٰ ہے کہ وہ پہچانی جائیں کہ بدکار نہیں ہیں' باندیاں نہیں ہیں تا کہ ان کے ساتھ بدگمانی نہ کی جائے اور کوئی ان کو نہ ستائے' نہ چھیڑے۔ خدا غفور رحیم ہے اگلے گناہ بخش دے گا۔ آگے کو رحمت کرے گا۔

۶۰ تا ۶۲۔ اے رسول! اگر منافق باز نہ رہیں اور مکر و خیانت ایذاء مومنین نہ چھوڑیں گے اور جن کے دلوں میں فسق و فجور نا جائز شہوت و حرام کی بیماری ہے اور جو بدفعلی کرتے ہیں اور جھوٹی بری خبریں جو مسلمانوں کو نقصان دینے والی ہیں وہ اڑاتے ہیں اور عیب فاش کرتے ہیں مثلاً جب کوئی گروہ جہاد کو جاتا تب وہ ان کی شکست کی خبریں دل سے تراش کر اڑاتے تھے کہ مسلمان غم میں مبتلا ہوں اور طرح طرح کی عیاریاں کرتے تھے تو ایسے لوگ اگر ان باتوں کو نہ ترک نہ کریں گے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے اور آپ کو ان سے بڑھا دیں گے' پھر یہ تمہارے ساتھ مدینہ میں نہ رہ سکیں گے' ان کا تھمنا دشوار ہو جائے گا۔ مقتول ہوں گے کہیں پناہ نہ ملے گی' جہاں ملیں گے فوراً پکڑ پکڑ کر مارے جائیں گے۔ خدا کا ہمیشہ سے ایسا ہی طریقہ چلا آ رہا ہے اور جو انبیاء پہلے گزر چکے ہیں ان کے وقتوں میں بھی یہی عادت و دستور رہا ہے کہ جب منافقین نے سر اٹھایا' انبیاء' مومنین کو ستایا ان کو سزا دے دی گئی۔ اے رسول! تم خدا کی عادت اور اس کا دستور پلٹ نہیں سکتے' وہ اپنے حکم کو جاری کر کے رہے گا۔ جب یہ آیت اتری تو کچھ لوگوں نے توبہ کی اور باز رہے۔

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْئَلُكَ

(کفار اور منافقوں کے بارے میں) ان لوگوں میں چلا آ رہا ہے جو اس سے پہلے گزر چکے اور آپ اللہ تعالیٰ کا دستور بدلنا نہ چاہیں گے O (اے نبی

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ

ﷺ!) لوگ آپ سے قیامت (کا وقت) پوچھتے ہیں' آپ فرمایئے کہ اس کا (ذاتی) علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' تمہیں کیا

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ

خبر شاید قیامت قریب ہی آ لگی ہو O بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے

لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا

بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے O جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' (اس میں) نہ (اپنا) کوئی حمایتی پائیں گے

نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا

اور نہ مددگار O جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے (بھونے جائیں گے) اور وہ کہتے ہوں گے:

اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا

اے کاش! ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا O اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم اپنے (گمراہ) سرداروں اور اپنے بڑوں کے

فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ

کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں (سیدھے) راستہ سے بہکا دیا O اے ہمارے رب! انہیں (آگ کا) دونا عذاب دے اور ان پر بڑی

۶۳ تا ۶۸- اے رسول! اے حبیب! اہل مکہ تم سے قیامت کا حال دریافت کرتے ہیں کہ کب آئے گی' آپ فرما دیں کہ اس کا ذاتی علم خدا کے پاس ہے' اصل حال وہ جانتا ہے۔ اے رسول! آپ کو خود بخود کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو اور جلد ہی آ جائے۔ خدا نے کفار کے لیے خصوصاً مکہ والوں کے لیے لعنت تیار کی ہے چنانچہ بروز بدر واقع ہوئی اور ان کے لیے عذاب آتش دوزخ مقرر کیا ہے۔ وہ وہاں سدا رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے' نہ وہاں اپنا کوئی دوست رشتہ دار پائیں گے جو عذاب سے بچائے' نہ کوئی مددگار جو عذاب دور کرے۔ اس دن منہ کے بل دوزخ میں پڑیں گے اور گھسیٹے جائیں گے تب سب کے سب یعنی گرو اور چیلے کہیں گے کہ کاش! ہم نے دنیا میں خدا کی اطاعت کی ہوتی' ایمان لائے ہوتے' رسول کو مانا ہوتا۔ چیلے اور تابع دار کہیں گے: اے پروردگار! ہم نے کفر میں اپنی قوم کے رؤساء و اکابر' اشراف و سرداروں کا ساتھ دیا انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا۔ اے پروردگار! اب تو ان کو دونا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت اتار۔

لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا ع ۸ ۱۰ ۵

لعنت کر ○ اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا کہ جنہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایذاء دی تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ان

مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾

باتوں سے بری فرما دیا جو لوگوں نے ان کے متعلق کہی تھیں اور موسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے عزت و آبرو والے ہیں ○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سیدھی اور سچی بات کہا کرو ○ وہ تمہارے لیے تمہارے اعمال

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

درست فرما دے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے بڑی

فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَ

کامیابی حاصل کی ○ بے شک ہم نے (اپنے احکام کی) امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو انہوں نے (اپنی کمزوری کی وجہ

الْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ

سے) اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے (اپنی اولو العزمی سے) اس کو اٹھا لیا' بے شک وہ اپنی جان کو بڑی

۶۹ تا ۷۱- اے مسلمانو! رسول کو ایذاء نہ دو اور ان جیسے نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذاء دی تھی اور ان کو عیب اور فتق کی بیماری کا عیب لگایا تھا۔ خدا نے موسیٰ کو بری کیا ان کے عیب سے اور موسیٰ خدا کے نزدیک بڑی وجاہت' بڑی قدر و منزلت مرتبہ والے تھے۔ کہتے ہیں کہ موسیٰ کو خصیہ پھولے ہوئے ہونے کا عیب لگایا۔ یہ شرم سے الگ نہایا کرتے تھے' ایک بار پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا' سب نے ان کو اچھا خاصہ دیکھ لیا۔ اے مسلمانو! خدا کا حکم مانو' اس سے ڈرو' قول عدل یعنی لا الہ الا اللہ کہو' موحد خالص بن جاؤ' راست باز رہو' خدا تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا' تمہارے اعمال قبول کرے گا۔ گناہ بسبب توحید بخش دے گا' جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی فلاح و فوز و کامیابی و سعادت پائے گا' دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

۷۲ تا ۷۳- ہم نے امانت آسمان و زمین پر پیش کی یعنی تکلیف و عقل و استحقاق ثواب و عقاب تمام ساکنان زمین و آسمان پر پیش کیا اور پہاڑوں کو بھی دکھایا کہ اس کو کون اٹھاتا ہے یعنی سب کو اختیار دیا' جس کا جی چاہے اس کو لے مگر سب نے انکار کیا' اس سے ڈرے' خوف کھایا' آدمی نے یعنی حضرت آدم نے اس کو اٹھا لیا' وہ بڑے بے خوف و ہمت والے تھے اور انجام سے ناواقف اور ماسوی اللہ سے بے خبر اور اپنے اوپر جبر کرنے والے امانت کے قبول کرنے یا درخت کے پھل کھانے میں۔ آدم نے امانت اس لیے قبول کی کہ خدا منافق مرد و عورتوں اور مشرک مرد و عورتوں کو عذاب دے کہ ان کے

حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ

مشقت میں ڈالنے والا (اور انجام سے) بے خبر تھا (یا عشقِ الٰہی کے غلبہ میں ماسوا سے بے خبر تھا) O (یہ امانت اس لیے پیش کی گئی) تا کہ اللہ تعالیٰ

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (امانت کے ادا نہ کرنے کی وجہ سے) عذاب دے اور مسلمان

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع ۹ ۵ ۶

مردوں اور عورتوں کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O

سورۃ سبا مکیۃ ۳۴ آیاتها ۵۴	بسم اللہ الرحمن الرحیم	رکوعاتها ۶

سورۂ سبا مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں چوّن آیات' چھ رکوع ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں کہ آسمان اور زمین کی تمام چیزیں اسی کی ملک ہیں

الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي

اور آخرت میں بھی اس کی تعریفیں ہیں اور وہی حکمت والا خبردار ہے O جو کچھ زمین میں جاتا ہے

باپ جس امانت کو قبول کر چکے اور یہ سب اس وقت ان کی پشت میں تھے اس کو یہ دنیا میں آ کر ضائع کرتے ہیں اور خدا مسلمان مرد عورتوں کی توبہ قبول کرے اور امانت میں جو قصور ہو گیا ہو وہ معاف کرے۔ خدا توبہ کرنے والوں کے لیے غفور ہے' مسلمانوں پ رحمت والا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں کو بشارت اتری تب منافق بولے کہ حضرت ہم کو کیا ملے گا تب یہ آیت اتری۔

سورۂ سبا

اس سورت میں سبا شہر کا ذکر ہے۔ وہ کل مکہ میں نازل ہوئی۔

۱ تا ۲۔ سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں۔ خدا نے اپنی خلق پر احسانات کیے' ان کا شکر انہوں نے ادا کیا' پس جتنے شکر ہیں وہ سب اسی کے لیے ہیں۔ وہ ایسا ہے کہ آسمان و زمین میں جس قدر مخلوق ہے سب اسی کی ہے' وہ سب کا مالک ہے۔ اسی کی بروز آخرت بھی تعریف ہے یعنی وہاں سب نعمتیں بے پردہ اسی کی طرف منسوب ہیں کہ کوئی ظاہری واسطہ بھی نہیں۔ دنیا میں وسائط بھی ہیں۔ یا حمد بمعنی احسان ہے یعنی وہ جنت والوں پر جنت کا احسان کرنے والا ہے' وہ اپنے حکم وقضاء میں حکمت والا ہے کہ توحید کا حکم کیا' شرک حرام کیا' ہر چیز سے خبر والا ہے۔ سب مخلوق اور ان کے اعمال کو جانتا ہے۔ جو چیز زمین میں جاتی ہے جیسے مینہ' مردے' خزانے اور جو اس سے نکلتا ہے گھاس' درخت' پانی' خزانے' مردے اور جو آسمان سے اترتا ہے مینہ' رزق' وحی اور جو وہاں چڑھتا ہے فرشتے' بندوں کے اعمال نامے' ارواح' ان سب کو خدا جانتا ہے' وہ مسلمانوں

الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ

اور جو کچھ اس سے باہر آتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے وہ سب

فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا

کو جانتا ہے اور وہی بڑا مہربان' بخشنے والا ہے O اور کافروں نے کہا کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی

السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: مجھے اپنے رب کی قسم! ہاں قیامت تم پر ضرور آئے گی' جو غیب کا جاننے والا ہے

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ

آسمانوں اور زمین میں کوئی ذرّہ برابر چیز بھی اس سے غیب نہیں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی مگر ایک صاف بتانے والی

وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ﴿۳﴾ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کتاب میں ہے (یعنی لوح محفوظ میں) O (قیامت اس لیے آئے گی) تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اللہ تعالیٰ

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ

(اچھا) بدلہ عطا فرمائے گا' یہی ہیں وہ لوگ جن کے لیے بخشش اور عزت کی روزی تیار ہے O اور جن لوگوں نے

کے لیے رحیم اور توبہ والوں کے لیے غفور ہے۔

۳ تا ۵۔ کافر کہتے ہیں یعنی ابو جہل وغیرہ کہ قیامت نہ آئے گی' اے رسول! آپ کہہ دیں کہ ہاں میں اپنے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ وہ ضرور آئے گی' وہ پروردگار ہر غیب کا' پوشیدہ باتوں کا عالم جس کے علم سے ایک ذرّہ برابر چیز بھی غائب نہیں ہوسکتی۔ (ذرہ ایک چھوٹی سرخ چیونٹی ہے جس کو بعض رُج بھی کہتے ہیں۔) نہ آسمانوں میں نہ زمین میں نہ کوئی عمل کسی کا اور نہ ہی کوئی چیز جہان میں نہ ذرہ سے چھوٹی و بڑی نہ ہلکی نہ بھاری مگر یہ کہ وہ کتاب مبین میں مکتوب ہے یعنی لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔ قیامت اس لیے آئے گی کہ خدا اس دن ان کو جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ اخلاص سے کیے جزائے خیر دے۔ ان کو خدا کے پاس سے مغفرت گناہ ملے گی اور رزق حسن یعنی بہتر ثواب عالی مقدار ملے گا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب میں کوشش کی' رسول و قرآن کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ کا قصد کیا تو وہ ہمارے عذاب سے چھوٹ کر کہیں نہیں جاسکتے' ان کو سخت و دردناک مصیبت والا عذاب ملے گا اور تا کہ وہ لوگ جن کو علم توریت ملا ہے یعنی اہل کتاب عبداللہ بن سلام وغیرہ جو تم پر حق و یقین یعنی قرآن اترا ہے اس کو مانیں اور اس کو سچ جانیں' قیامت سے ڈر کر حق نہ چھپائیں۔ قرآن خدا کی راہ دکھلاتا ہے جو عزت والا ہے کہ ایمان والوں کو عزت دیتا ہے' کافروں کو مغلوب کرتا ہے اور حمید ہے' موحدوں کی تعریف وستائش کرتا ہے۔

فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ

ہماری آیتوں کے رد کرنے میں اور ہرانے میں کوشش کی ان کے لیے درد ناک عذاب میں سے ایک سخت ذلت کا

اَلِيْمٌ ⑤ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

عذاب ہے O اور جن کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑥

سے اتارا گیا وہی حق ہے اور عزت والے خوبیوں والے (اللہ تعالیٰ) کا راستہ دکھاتا ہے O

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ

اور کافروں نے (آپس میں) کہا کہ کیا ہم تمہیں ایسا شخص بتائیں جو تم کو یہ خبر دے کہ جب تم

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑦ ج

ٹکڑے ہو کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں (دوبارہ) نیا بننا ہے O

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کیا اس شخص نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا یا اسے (سودا اور) جنون ہے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ⑧ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا

لاتے ہیں (وہ خود) عذاب اور دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں O تو کیا انہوں نے اپنے آگے

۶ تا ۹- کافر یعنی اہل مکہ کے رؤساء ابوسفیان وغیرہ نے کم درجہ کے لوگوں سے کہا کہ آیا ہم تم کو ایسا آدمی دکھائیں جو مرنے کے پیچھے جی اٹھنے کی خبریں بتاتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ جب تم پارہ پارہ ہو جاؤ گے' زمین میں خاک میں مل جاؤ گے ہڈی پسلی' گوشت پوست سب ندارد ہو جائے گا تو بعد کو پھر نئی پیدائش تم کو ملے گی اور پھر روح بدن میں پڑے گی۔ یہ شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جو ایسی باتیں سناتے ہیں اور خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ تو دو حال سے خالی نہیں یا تو خدا پر دیدہ و دانستہ افتراء کرتے ہیں یا کچھ عقل میں فتور خلل ہے جو بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ (اللہ فرماتا ہے کہ) یہ باتیں تو کچھ نہیں ہیں مگر اتنا ضرور ہے کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں' مرنے کے بعد زندگی کے قائل نہیں ہیں وہ عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں اور پرلے درجہ کی گمراہی و بے دینی میں پھنسے ہیں۔ حق و ہدایت سے بہت دور پڑے ہیں۔ کیا یہ جو بری باتیں کرتے ہیں تو اپنے سامنے اور پیچھے آسمان و زمین نہیں دیکھتے اور اوپر نیچے خیال نہیں کرتے کہ یہ سب ہمارے قبضہ میں اور ہمارے احاطے میں ہیں۔ کیا اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں' یا آسمان کے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ

اور پیچھے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسے نہ دیکھا' اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کا

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

کوئی ٹکڑا ان پر گرا دیں' بے شک اس میں (خدائے تعالیٰ کی طرف) رجوع لانے والے ہر بندہ کے لیے بڑی نشانی

لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۹ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ ع ۱/۷

اور دلیل ہے O اور بے شک ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنا (بڑا) فضل اور بزرگی عطا فرمائی (اور ہم نے کہا:) اے پہاڑو! داؤد (علیہ السلام)

اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝۱۰ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ

کے ساتھ (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع ہو جاؤ اور پرندوں کو (بھی حکم دیا) اور ہم نے ان کے لیے لوہا نرم کر دیا O (اور ہم نے کہا:) وسیع اور فراخ زرہیں

وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱

(لوہے کی) بناؤ اور بنانے میں اندازے کا خیال رکھو اور تم سب (خاندان والے) نیک کام کرتے رہو' بے شک میں تمہارے سب کام دیکھ رہا ہوں O

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ

اور ہم نے ہوا سلیمان (علیہ السلام) کے بس میں کر دی' ان کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینہ کی راہ تھی اور ہم

ٹکڑے ان کے سروں پر گرا دیں' ان کا پتہ بھی نہ لگے۔ ان نصیحتوں میں ہر بندہ مخلص کے لیے جو خدا کی طرف مائل ہے نصیحت وعبرت کی نشانی ہے۔

۱۰ تا ۱۴۔ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنے پاس سے فضل دیا یعنی بادشاہت ونبوت کو جمع کیا اور پہاڑوں کو حکم دیا کہ تم داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ مل کر خدا کی تسبیح کرو اور پرندوں کو بھی یہ حکم دیا (چنانچہ یہ دونوں چیزیں ان کا ساتھ دیتی تھیں اور تسبیح کرتی تھیں) اور ہم نے ان کے ہاتھ پر لوہا موم جیسا نرم کر دیا' جیسے گیلی مٹی کا برتن بناتے ہیں یونہی وہ لوہے کی چیزیں بناتے تھے اور ان کو زرہ بنانا سکھایا کہ واسع اور کشادہ زرہیں بناؤ اور حلقہ کو حلقہ میں اندازہ سے ڈالو کہ ڈھیلی رہے نہ تو بہت باریک جوڑ لگاؤ اور نہ بہت موٹا کہ پھنس جائے اور تم سب اچھے کام کرو۔ میں تمہاری اچھائی برائی کا عالم ہوں' سب دیکھتا ہوں۔ اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا مسخر کی۔ صبح سے قریب دوپہر کے ایک مہینے کی راہ چلا کرتے یعنی بیت المقدس سے اصطخر تک اور بعد زوال سے آخر دن تک لوٹ آتے۔ ایک مہینے کی راہ جاتے اور لوٹ بھی آتے یعنی ان کا تخت جس پر ان کا لشکر ہوتا وہ ہوا پر اڑتا اور اتنی راہ طے کرتا۔ اور ہم نے ان کے لیے چشمہ قطر بہا دیا یعنی گلا ہوا پیتل یا تانبا' اس سے جو چاہتے جتنی بڑی چیزیں چاہتے' ایسی بنوا لیتے جیسے مٹی کا برتن ہاتھ سے بناتے ہیں اور ہم نے جنوں کو ان کا مسخر کیا' بہت سے جن ان کے سامنے مکانات عمدہ عمدہ مزدوروں کی طرح خدا کے حکم سے بناتے تھے' ان میں سے جو ہمارے حکم اور سلیمان کی

عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ

نے ان کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بنایا اور جنوں میں سے بھی کچھ وہ تھے جو اس کے سامنے اس کے رب کے حکم سے (اس کے تابع دار ہو

رَبِّهٖ ۖ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾

کر) کام کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب چکھائیں گے O

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

وہ ان (سلیمان) کے لیے جو کچھ وہ چاہتے تھے اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے حوضوں کے برابر لگن اور (بڑی بھاری) لنگر دار دیگیں

وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۗ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۗ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ

(اپنی کاریگری سے) بناتے تھے (ہم نے فرمایا:) اے داؤد (علیہ السلام) کے لوگو! (ان نعمتوں کا) شکر کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے

الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا

شکر گزار بہت کم ہیں O پھر جب ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی موت کا حکم بھیجا تو جنوں کو ان کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک

دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ

نے جو ان کا عصا کھا رہی تھی؛ پھر جب سلیمان (علیہ السلام عصا ٹوٹنے کی وجہ سے) زمین پر گرے تو جنوں کی حقیقت کھل گئی

اطاعت سے منہ پھیرتا تھا ہم اس کو عذاب آتش دیتے تھے یعنی سلیمان اس کو آگ سے جلا دیتے تھے' یا یہ کہ ایک فرشتہ آگ کے گرز سے اس کو سزا دیتا تھا۔ جو کچھ سلیمان چاہتے تھے جن ان کے لیے بناتے تھے' بڑی بڑی محرابیں' مسجدیں' تصویریں (فرشتوں کی' پیغمبروں کی اولیاء مقربین کی تصویریں اس غرض سے بنواتے تھے کہ لوگ ان کو دیکھ کر عبادت میں ذوق وشوق پیدا کریں اور محنت برداشت کریں۔ مگر چونکہ بعد کو جاہلوں نے اس کو ذریعہ بت پرستی بنا لیا اس سبب سے جانداروں کی تصویر بنانا ہماری شریعت میں حرام ہوا۔ اس زمانہ میں حلال تھا) اور بڑے پیالے' دیگیں جو مثل حوضوں اور تالابوں کے برابر بڑی ہوتیں جو اپنی جگہ سے نہ ہلتی تھیں' اٹھ نہ سکتی تھیں' ہزار آدمی اس کے آس پاس بیٹھ کر کھا لیتے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اے سلیمان! اے آل داؤد! خدا کا شکر ادا کرو' اس کی عبادت واعمال صالحہ بجالاؤ کہ شکر نعمت ادا ہو اور میرے شکر گزار بندے دنیا میں کم ہیں۔ جب سلیمان پر ہم نے موت کا حکم لگایا (تو وہ کھڑے تھے محراب میں لاٹھی کے بل' اسی حالت میں وہ مر گئے۔ ایک برس تک مردہ کھڑے رہے' جب بیت المقدس جن بنا چکے تب سلیمان گرے) تو ان کے مرنے پر سب کو اطلاع ہوئی' جو کیڑا لکڑی کھاتا ہے گھن یا دیمک اس نے جب ان کی لکڑی کھائی یا نیزہ تو وہ گرے' تب ان کی موت معلوم ہوئی تب سب آدمیوں نے جان لیا کہ جن غیب نہیں جانتے اس لیے کہ اگر جانتے ہوتے تو سلیمان کی موت کے بعد اتنی مدت کیوں ذلت کے عذاب اور تکلیف میں مبتلا رہتے۔ اس سے پہلے بعض کا خیال تھا کہ جن غیب دان ہوتے

اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿١٤﴾

(کہ وہ غیب نہیں جانتے ہیں) اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت و خواری کے عذاب و مشقت میں مبتلا نہ ہوتے O

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬

بے شک (قوم) سبا کے لیے ان کی آبادی میں دو باغ دائیں بائیں (ہماری قدرت کی) بڑی نشانی تھے (ان سے کہا گیا تھا:)

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ

تم (ان باغوں سے) اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرتے رہو پاکیزہ شہر (تمہارے رہنے کو) ہے اور (تمہارا) رب بڑا

غَفُوْرٌ ﴿١٥﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ

بڑا بخشنے والا ہے O تو انہوں نے (ہماری اطاعت سے) منہ پھیرا تو ہم نے ان پر (بند توڑ کر) زور کا سیلاب بھیجا

بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ

اور ہم نے ان کے (عمدہ) باغوں کے بدلے دو باغ (سزا کے طور پر) دیئے جن میں بدمزہ پھل اور جھاؤ کے درخت اور کچھ تھوڑی سی

ہیں، جب حضرت سلیمان کا زمانہ وفات قریب ہوا ایک مکان میں عبادت کے لیے عصا تھام کر کھڑے ہوگئے' اسی حالت میں وفات پائی' بیت المقدس کی عمارت جن بناتے رہے' جب وہ برس بھر میں پوری ہوگئی تب حضرت سلیمان کی لکڑی گھن کے کھانے سے گری اور جنوں کے غیب دان نہ ہونے کا ثبوت ہوا۔

ف: (اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا جسم مرنے کے بعد گلتا سڑتا نہیں بلکہ صحیح سالم رہتا ہے جیسا کہ حدیث سے بھی ثابت ہے۔ قادری غفرلہ

۱۵- سبا جو ملک یمن میں ایک شہر ہے اس کے بسنے والوں کے لیے ان کے گھروں میں خدا کی قدرت کے عمدہ نشان موجود تھے۔ راستوں کے دوطرفہ باغات۔ خدا نے ان کی طرف تیرہ (۱۳) پیغمبر بھیجے' پیغمبروں نے ان کو سمجھایا کہ اے آدمیو! اپنے پروردگار کے فضل سے اس کے طرح طرح کے مزیدار میوے کھاؤ اور نعمت میں رہو اور اس کا شکر نعمت بجا لاؤ' توحید کو مانو' دیکھو یہ کیسا پاکیزہ خوبصورت لطیف تروتازہ شہر ہے اور تمہارا رب مسلمان توبہ کرنے والے کے لیے غفور ہے' جو کفر سے توبہ کرے اس کو بخش دیتا ہے۔

۱۶- جب انہوں نے پیغمبروں کا کہانہ مانا اور شکر نہ کیا تو ہم نے سیل عرم ان پر مسلط کیا (عرم بمعنی شدید یا نام وادی الشجر یا بند کا پشتہ) اہل سبا نے آب پاشی کے لیے ایک بڑا بند بنا لیا تھا جس میں تین کھڑکیاں تھیں تین درجوں پر اوپر نیچے۔ جب وقت عذاب آیا تو خدا نے اس کو بذریعہ ایک چوہے کے گرا دیا' پانی کا طوفان آیا اور وہ سب ہلاک ہوئے' کفر کا بدلہ پایا۔

قَلِيلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۖ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

بیریاں تھیں O ہم نے ان کو ان کی ناشکری کی یہ سزا دی اور ہم صرف ناشکروں ہی کو سزا دیتے ہیں O

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً

اور ہم نے ان کے درمیان بستیوں کے درمیان سے جن میں ہم نے برکت رکھی تھی (یعنی شام کی بستیاں) کچھ سرراہ کتنی ہی بستیاں بنائی تھیں (جوان

وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۖ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

کونظر آتی تھیں) اوران بستیوں کو منزل کے انداز ے پر رکھا تھا (اوران کو حکم دیا تھا:) ان میں راتوں اور دنوں میں امن وامان سے چلے پھرا کرو O

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ

توانہوں نے (نافرمانی کر کے اپنی زبان حالت سے) کہا اے ہمارے رب! ہمارے سفروں (کی منزلوں) میں دوری ڈال دے اورانہوں نے (نافرمانی کر کے)

اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ

خود اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں (تباہ کر کے ان کے حالات کو) کہانی (اور افسانہ) کر دیا اور ہم نے ان کو اچھی طرح (پوری پریشانی سے) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

بے شک اس واقعہ میں بڑا صبر کرنے والے اور بڑا شکر کرنے والے کے لیے (بہت سی) نشانیاں ہیں O اور بے شک ابلیس نے (ان کے گمراہ کرنے کے متعلق)

۱۷ تا ۱۸۔ ہم نے اہل سبا کے اور ان شہروں کے درمیان میں جن میں ہم نے برکت دی تھی یعنی اردن اور فلسطین کے ملے جلے مقامات منازل گاؤں شہر بنائے تھے اور اس میں سیر وسیاحت کا اندازہ کر دیا تھا یعنی اس اندازہ سے منزلیں شاداب خوشگوار بنائی تھیں کہ دوپہر کا مسافر شام کو اور صبح کا چلنے والا دوپہر کو ایک عمدہ مقام میں ٹھہرتا تھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ دن رات جب چاہو اس میں عیش سے سفر کرو نہ بھوک نہ پیاس نہ چور نہ رہزن اور اس کا شکر ادا کرو۔

۱۹ تا ۲۱۔ جب پیغمبروں نے ان سے کہا کہ خدا کا شکر ادا کرو تو وہ بولے کہ ہم کو سیر و سیاحت کا مزا نہیں ملتا سفر کا لطف نہیں آتا اور دعا کی کہ اے پروردگار! ہمارے سفروں میں اور منزلوں میں دوری کر انہوں نے کفر شرک کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہم نے ان کو تباہ کر دیا وہ قصے اور کہانیاں ہو گئے۔ پتہ بھی نہ رہا اور ان کو بری طرح متفرق و پریشان کر دیا الگ الگ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خوب ہی پراگندہ و ہلاک کیا۔ اس امر میں قدرت و عبرت کی نشانیاں ہر صبر و شکر والے کے لیے ہیں جو محنت و اطاعت پر صبر کرتا ہے نعمت پر شکر کرتا ہے۔ ابلیس نے گمان کیا تھا کہ میں اس گروہ کو بہکا لوں گا سو اس کا گمان ٹھیک ہوا اور اس نے اپنا کام پورا کر دکھایا۔ انہوں نے اس کا کہنا مانا اس کا اتباع کیا کافر ہو گئے مگر چند لوگ کہ ایمان لائے (یا ''فاتبعوہ'' الخ سے مراد یہ ہو کہ اکثر آدمی گناہ میں پھنسیں گے مگر تھوڑے مسلمان جو بلا حساب کتاب بہشت

اِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

اپنا گمان سچ کر دیا تو وہ اس کے پیچھے لگ گئے سوائے ایک گروہ کے جو مسلمان تھا O اور شیطان کا (سوائے بہکانے کے) ان پر کوئی زور اور

اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَ

قابو نہ تھا مگر یہ (سب اس لیے ہوا) کہ ہم دکھا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے شک میں پڑا ہوا ہے اور

رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ ع قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے O (اے محبوب ﷺ!) آپ (کفار سے) فرمائیے کہ جن لوگوں کو تم

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا

اپنے گمان میں معبود سمجھے بیٹھے ہو انہیں پکارو، وہ آسمانوں اور زمین میں ذرّہ بھر چیز کے بھی مالک نہیں

فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾

اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے O

میں جائیں گے جو بروایتے ستر ہزار ہیں۔) ابلیس کو بنی آدم پر اتنی قدرت خود نہ تھی کہ ان کو زبردستی گمراہ کر لیتا' وہ ان کا حاکم و مختار نہ تھا مگر ہم نے اس کو ان کا بہکانے والا اس لیے مقرر کیا اور ان کے دلوں میں اس کا اتباع اس لیے ڈالا کہ ہماری مشیت و ارادہ و علم ازلی کا ظہور دنیا میں ہو اور جس کو ازل میں ہم مشرف با اسلام کر چکے ہیں وہ اس سے الگ ہو جائے جس کے دل میں کفر و شرک کی بیماری ہے اور جو آخرت کے ایمان لانے والے' خدا کے ماننے والے ہیں وہ ان سے علیحدہ ممیز ہو جائیں اور اے رسول! تمہارا رب ہر شئے کا نگہبان ہے' ہر شخص کے اعمال سے واقف ہے۔

۲۲۔ اے رسول! کفار مکہ سے کہہ دو کہ تم سب اپنے ان خداؤں کو بلاؤ اور پکارو جن کو تم سوائے اللہ کے معبود جانتے ہو اور ان کی عبادت کرتے ہو۔ دیکھو تو وہ تمہارا جواب بھی دیتے ہیں یا نہیں' وہ تمہاری مدد کرتے ہیں یا نہیں' وہ آسمان زمین کے حکموں میں غیب کے کارخانوں میں ذرہ بھر بھی کسی بات کی طاقت نہیں رکھتے' وہ کسی چیز کے مالک حاکم نہیں (بنی طلیحہ کافر جنوں کی پرستش کرتے اور کہتے کہ وہ فرشتے ہیں۔ قدرت کے کارخانوں میں ان کو مداخلت ہے' یہ ہم کو سفارش کر کے بچائیں گے' ہماری مدد کریں گے۔ اس لیے ہم ان کی عبادت کرتے ہیں تب یہ اترا کہ فرشتے بھی کسی بات کی بے حکم الٰہی طاقت نہیں رکھتے) نہ ان کو آسمان زمین کے بنانے میں' مخلوق کے پیدا کرنے میں خدا کے ساتھ شرکت ہے نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہاتھ بٹانے والا ہے یاری دینے والا ہے یعنی جب اس کا پیدا کرنے میں کوئی شریک نہیں پھر تم عبادت کرنے میں کیوں شریک کرتے ہو۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ

اور اس کے نزدیک کسی کی سفارش فائدہ نہیں دیتی ہے مگر جس کے لیے وہ اجازت عطا فرمائے یہاں تک کہ جب (اجازت دے کر) ان کے

عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ

دلوں کی گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا تو وہ کہتے ہیں: (جو کچھ فرمایا) حق فرمایا اور وہی بلند مرتبہ

الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ

اور بڑائی والا ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ آسمانوں اور زمین سے تمہیں کون روزی دیتا ہے؟ آپ (خود ہی) فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور

اِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ

بے شک ہم یا تم (دونوں میں سے ایک) ضرور ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں O آپ فرمائیے: ہم نے (تمہارے خیال میں) جو کچھ جرم کیا اس کا تم سے

عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ

سوال نہ ہوگا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کا ہم سے سوال نہ ہوگا (ہر ایک سے اپنے اپنے اعمال کا سوال ہوگا) O آپ فرمائیے: ہمارا رب ہم سب کو (قیامت کے دن)

۲۳- اور سفارش خدا کی درگاہ میں بے اس کے اذن و اجازت کوئی نہ کر سکے گا اور نہ کسی کی سفارش بے اس کے اذن کے چلے گی پس شفاعت کے خیال سے عبادت کرنا بے سود بات ہے۔ پھر فرشتوں کا ضعف و عجز و ناطاقت ہونا بیان کیا کہ وہ تو ایسے ہیں کہ خدا کی وحی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے کو ہوتی ہے جب خدا کی طرف سے جبرائیل کو ملتی ہے تو اس کے خوف اور ہیبت اور کڑک سے فرشتے بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں' دیر تک یونہی بے خود و بے تاب رہتے ہیں' جب ہوش آتا ہے اور دل سے خوف کم ہوتا ہے تو جبرائیل وغیرہ سے پوچھتے ہیں کہ خدا کا کیا حکم ہے' کیا ارشاد ہے' تب وہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے حق فرمایا یعنی قرآن میں جو حکم اتارا وہ عین مصلحت و محض حکمت ہے اور اللہ سب سے برتر ہے' سب سے اعلیٰ ہے' سب سے بالا و بلند ہے۔

۲۴- اے رسول! ان سے پوچھو کہ تم کو آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے' مینہ کون برساتا ہے' دانہ گھاس کون اگاتا ہے؟ اگر یہ جواب دیں کہ خدا تو خیر ورنہ تم کہہ دو کہ اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے اور یہ بھی کہہ دو کہ ہم اور تم دونوں میں سے کوئی نہ کوئی تو ضرور غلطی پر ہے۔ یا ہم ہدایت پر ہیں اور تم گمراہ یا ہم گمراہ ہیں اور تم ہدایت پر۔ پس غور کرو اور حق طلب کرو یعنی خدا کی روزی کھانے میں ہم تم دونوں برابر ہیں' پھر اس کے بارے میں جو ہم تم اعتقاد رکھتے ہیں ان میں سوچو کون سا اس کی عظمت کے لائق ہے اور کون حق پر ہے اور کون گمراہ۔ یا ''لعلی ھدی '' کا تعلق ''وانا'' سے ہو اور ''فی ضلل مبین'' کا ''ایاکم'' سے یعنی تم بے شک گمراہ ہو اور ہم ضرور حق پر ہیں۔

۲۵- اے رسول! آپ کہہ دیں کہ اے کفار! ہمارے کاموں کا سوال تم سے نہ ہوگا اور تمہارے عمل کا سوال ہم سے نہ ہوگا پس حق کی طلب کرو اور خدا کی راہ تلاش کرو۔ یہ آیت بآیات جہاد منسوخ ہے۔

۲۶- اے رسول! آپ کہہ دیں کہ ہمارا پروردگار ہم سب کو جمع کرے گا یعنی بروز قیامت' پھر ہم سب کے جھگڑے

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۗ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ

اکٹھا فرمائے گا اور ہمارے درمیان سچا فیصلہ فرمائے گا اور وہی ہے بڑا (انصاف سے) فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا O آپ فرمائیے: ذرا مجھے وہ شریک

بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

تو دکھاؤ جو تم نے (اللہ کے ساتھ) ملا رکھے ہیں ہرگز (اس کا شریک) نہیں بلکہ وہی اللہ تعالیٰ زبردست، حکمت والا ہے O اور (اے محبوب ﷺ!)

كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾

ہم نے آپ کو تمام مخلوق کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں O

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُل لَّكُم مِّيعَادُ

اور وہ کہتے ہیں کہ (قیامت کا) وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے:

يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ ع وَقَالَ الَّذِينَ

تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے نہ ایک ساعت پیچھے ہو سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو O اور کافروں نے کہا

فیصل کرے گا اور سب قصوں میں سچا حکم کرے گا اور وہ فتاح ہے یعنی قاضی وحاکم اور علیم وحکیم ہے۔ (فتاح بلغت اہل عمان قاضی)۔

۲۷- اے رسول! اہل مکہ سے کہہ دو کہ تم مجھ کو وہ لوگ دکھاؤ جن کو تم خدا کا ساجھی بناتے ہو اور شریک سمجھتے ہو دکھاؤ تو انہوں نے کیا شے پیدا کی، ہرگز نہیں کچھ بھی نہیں انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا، نہ ان میں کچھ طاقت پیدا کرنے کی ہے، بلکہ سب کا مالک وخالق تو وہ اللہ ہی ہے جو عزیز غالب ہے سب کافروں اور ساری مخلوق پر، اپنے حکموں میں حکمت والا ہے پس اس کا حکم کہ شرک نہ کرو ماننا چاہیے۔

۲۸- اے رسول! ہم نے جو تم کو رسول بنا کر بھیجا ہے تو تمام جہان کے جن اور آدمیوں کی طرف بھیجا ہے کہ تم ان کو اگر وہ ایمان لائیں تو جنت کی بشارت دو اور اگر کفر کریں تو دوزخ سے ڈراؤ مگر اکثر کافر خصوصاً اہل مکہ اس کو جانتے نہیں اور مانتے نہیں۔

۲۹ تا ۳۰- کفار مکہ کہتے ہیں کہ قیامت کا وعدہ جو ہم سے کیا جاتا ہے آخر اس کی کوئی حد بھی ہے، اگر سچے ہو تو بتاؤ کہ اس کی کیا میعاد ہے؟ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ تمہاری میعاد ایک ایسا دن ہے جس سے نہ تم ایک گھڑی بھر پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ آگے بڑھ سکتے ہو یعنی وہ ضرور ایک وقت خاص پر آئے گی۔

۳۱ تا ۳۳- کفار مکہ یعنی ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ ہم اس قرآن پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور نہ ان کتابوں کو مانیں گے جو اس سے پہلے گزر چکیں یعنی توریت، انجیل، زبور وغیرہ، اے رسول! آج تو یہ ایسی باتیں کرتے ہیں، اگر کوئی ان کا حال اس وقت دیکھے تو تعجب اور عبرت پائے جب کہ ظالم کم بخت خدا کے سامنے بروز

كَفَرُوا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ

کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور نہ ان (کتابوں) پر جو اس سے پہلے تھیں اور (اے سننے والے!)

تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى

کسی طرح تو دیکھے جب کہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے ان میں ایک

بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ

دوسرے پر بات ڈالتا ہو گا' کمزور لوگ متکبر (سرکش) سرداروں سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم

لَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا

ضرور ایمان لے آتے (تم نے ہمیں روکا) ۝ متکبر (سرکش) سردار کمزوروں کو جواب دیں گے: جب کہ تمہارے پاس ہدایت

اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝

آئی کیا اس کے بعد ہم نے تم کو روکا تھا بلکہ تم خود ہی مجرم تھے ۝

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ

اور کمزور متکبر (سرکش) سرداروں سے کہیں گے: بلکہ (افسوس) رات اور دن کا داؤ تھا جب کہ تم ہم کو حکم دیتے

قیامت قیدی بن کر کھڑے ہوں گے' اس وقت کافر آپس میں ایک دوسرے کو سخت سست کہیں گے اور مناظرہ کریں گے اور اپنے اوپر سے اعتراض ایک دوسرے پر ٹالیں گے۔ کم درجہ کے لوگ جو دنیا میں ضعیف جانے گئے تھے بڑے رؤسا کفار سے' اپنے پیشواؤں سے کہیں گے کہ اگر تم لوگ نہ ہوتے تو ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آتے' تمہارے باعث سے ہم کفر میں مبتلا رہے۔ رؤسا متکبرین ان ضعیفوں چیلوں سے کہیں گے کہ کیا ہم نے تم کو ایمان سے روکا جب کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے تھے' تم تو پہلے ہی سے مشرک بت پرست تھے' ہم تم پر کوئی جابر نہ تھے۔ وہ چیلے ضعیف ان رؤسا سرکش کفار سے کہیں گے کہ بلکہ ہمارے ساتھ گردش شب و روز نے یہ کیا اور بدبختی سے کافر ہوئے یا یہ کہ تم جو رات دن مکر فریب کرتے تھے اس سے ہم کافر ہو گئے۔ تم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کریں اور اللہ کے لیے بہت سے ہمسر شریک سمجھیں۔ جب وہ سب عذاب کو دیکھیں گے کہ آ پہنچا تو ندامت و پشیمانی بھول جائیں گے یا یہ کہ گرو اپنے چیلوں سے شرمائیں گے اور شرم کو چھپانا چاہیں گے۔ یا یہ کہ سب ندامت ظاہر کریں گے۔ (اسرار بمعنی اظہار و اخفاء دونوں ہے) ہم طوق کافروں کی گردنوں میں ڈال دیں گے' سیدھے ہاتھ گردنوں سے باندھ دیں گے' دوزخ میں جائیں گے۔ ہم ان کو سوائے اس کے جو انہوں نے کیا اور کہا تھا اور کوئی بدلہ نہ دیں گے' اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ ان پر ظلم نہ ہو گا۔

النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَ اَسَرُّوا

تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا انکار کریں اور اس کے لیے شریک بنائیں اور جب عذاب دیکھیں گے تو سب دل ہی دل میں

النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَ جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ

پچھتائیں گے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے، جو کچھ وہ کیا کرتے تھے صرف اسی کا تو

كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۳۳ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ

بدلہ پائیں گے O اور جب کسی شہر میں ہم نے کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے مال دار (آسودہ) لوگوں نے یہی کہا کہ

مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا ۙ قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۳۴ وَ

جو کچھ لے کر تم بھیجے گئے ہو ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں (اسے نہیں مانتے)۔O اور انہوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد

قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝۳۵ قُلْ اِنَّ

میں (تم سے) بڑھ کر (دنیا میں) ہیں اور (آخرت میں بھی) ہم پر عذاب نہیں ہو گا O (اے نبی ﷺ!)

رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

آپ فرمائیے کہ بے شک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگی فرما دیتا ہے

لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۳۶ ع وَ مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ ع ۴ ۱۰

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے O اور تمہارے مال اور تمہاری ساری اولاد اس لائق نہیں کہ تم کو ہمارے

۳۴- ہم نے کسی شہر، بستی، گاؤں میں کوئی ڈرانے والا رسول نہ بھیجا مگر وہاں کے غرور وحشمت والے امیروں نے کفر کیا اور رسولوں سے کہا کہ ہم اس چیز کے ساتھ کفر کرتے ہیں جو تم دے کر بھیجے گئے ہو۔

۳۵- اور یہ کہا کہ ہم تو مال ومنال، دولت، قرابت، اولاد کے اعتبار سے تم سے زائد ہیں پھر کیوں تمہارا کہا مانیں اور ہم کو ہرگز ہمارے دین پر عذاب نہ ہوگا یعنی خدا نے دنیا میں جو ایسا عیش وعشرت دیا ہے تو یہ مذہب کی سچائی کی دلیل ہے۔ خدا کی رحمت کا ثبوت ہے پس ہمارا مذہب اچھا ہے پھر عذاب کیوں ہونے لگا۔

۳۶- کفار مکہ نے بھی حضرت سے یہ کہا تھا۔ اس کا جواب ارشاد ہوا کہ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ زیادتی اموال دنیا تو خدا کے کارخانے میں ہیں، وہ پروردگار جس کو چاہتا ہے مال میں وسعت دیتا ہے (اور وہ) درحقیقت امتحان وفتنہ ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی میں ڈالتا ہے (اور وہ درحقیقت مہلت وتنبیہ ہوتی ہے) مگر اکثر آدمی یہ بات جانتے نہیں اور اس کی تصدیق نہیں کرتے۔

۳۷- اے اہل مکہ! تمہارے مال واولاد کثیر کوئی ایسی چیز نہیں کہ تمہارے درجے ہماری درگاہ میں بڑھائے۔ کثرت

عِندَنَا زُلۡفٰىٓ اِلَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ

قریب تک پہنچائیں مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ان کے اعمال کا

جَزَآءُ الضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُوۡا وَهُمۡ فِى الۡغُرُفٰتِ اٰمِنُوۡنَ ۝٣٧ وَ

دگنا بدلہ ہے اور وہ (بہشت کے) بالا خانوں میں امن و امان سے ہوں گے O اور وہ

الَّذِيۡنَ يَسۡعَوۡنَ فِىۡٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓئِكَ فِى الۡعَذَابِ

لوگ جو ہماری آیتوں کے ہرانے میں اور رد کرنے میں کوشش کرتے ہیں وہی عذاب میں (پکڑ کر)

مُحۡضَرُوۡنَ ۝٣٨ قُلۡ اِنَّ رَبِّىۡ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ

حاضر کیے جائیں گے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: بے شک میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے

عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَهُوَ يُخۡلِفُهٗ ۚ وَ

لیے چاہتا ہے (اس کے لیے) اس کا رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو چیز تم (اللہ تعالیٰ کی راہ میں)

هُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝٣٩ وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ يَقُوۡلُ

خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلے میں اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے O جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا

مال واولاد سے خدا کے نزدیک کچھ عزت زائد نہیں ہوتی' اس کے نزدیک تو عزت اس کی ہے اور مرتبہ اور اچھا مذہب اس کا ہے جو خدا پر ایمان لاتا ہے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کرتا ہے کہ وہ مقرب ہو جاتا ہے۔ ان کو ان اعمال کے بدلے جو انہوں نے حالت ایمان میں اخلاص سے کیے دونے چوگنے ثواب ملیں گے' وہ بہشت کے درجوں میں موت اور فنا و زوال سے بے خوف ہو کر چین کریں گے' دنیا کا سامان نہ ہوا تو کیا۔

۳۸۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب میں کوشش کرتے ہیں' رسول اور قرآن کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ ہم کو عاجز کر دیں (حالانکہ وہ ہم سے بھاگ نہیں سکتے' ہم کو عاجز نہیں کر سکتے) تو وہ عذاب دوزخ میں مبتلا ہوں گے۔

۳۹۔ اے رسول! کہہ دو کہ میرا خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے زیادہ مال دیتا ہے (اور وہ امتحان ہوتا ہے) اور جس کو چاہتا ہے تنگی دیتا ہے (اور وہ مہلت ہوتی ہے) جو تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو اس کو خدا محفوظ رکھے گا' اس کا بدلہ دے گا' دنیا میں زائد کرے گا آخرت میں ثواب دے گا۔ خدا سب دینے والوں سے بہتر اور اعلیٰ ہے۔

۴۰ تا ۴۱۔ خدا جب بروز قیامت کفار کو اور جنوں اور فرشتوں کو سب کو جمع کرے گا اور فرشتوں سے کہے گا کہ کیا تم نے کافروں سے اپنی پرستش کرائی تھی' کیا وہ تم کو پوجتے تھے؟ تب وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے اور برتر ہے' تو ہمارا مالک ہے والی ہے' ہم کو ان سے کوئی سروکار نہیں نہ ہم نے ان کو حکم کیا بلکہ وہ تو جنوں کو پوجتے تھے۔ اکثر آدمی جنوں پر ہی ایمان لائے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ لوگ تمہیں پوجا کرتے تھے ○ وہ کہیں گے: تو پاک ذات ہے، تو ہی

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ

ہمارا (دوست اور) کارساز ہے نہ وہ لوگ، بلکہ وہ جنوں کو پوجا کرتے تھے، ان میں اکثر انہی (جنوں)

اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

پر (یقین اور) ایمان لاتے تھے ○ تو آج تم میں سے کوئی کسی کے بھلے بُرے کا مالک

نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ

نہیں (نہ اسے کچھ اختیار ہے) اور ہم ظالموں سے فرمائیں گے کہ اب اس آگ کا

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

عذاب چکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے ○ اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی

قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو صرف ایک ایسے شخص ہیں جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں (کی عبادت)

اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ

سے روکنا چاہتے ہیں اور کافروں نے (یہ بھی) کہا کہ یہ (قرآن) تو صرف ایک جھوٹا بہتان جوڑا

تھے اور جنوں کو فرشتے فرض کر لیا تھا۔

۴۲- اس دن تم میں سے کوئی کسی کے نفع ونقصان کا مالک نہ ہوگا۔ فرشتے جن نہ عذاب دور کر سکیں گے نہ کوئی سفارش کر سکے گا۔ ہم مشرکوں ظالموں سے کہیں گے کہ لو عذاب چکھو، جس کو تم دنیا میں خیال سمجھ کر جھٹلاتے تھے اب اس کا مزا چکھو۔

۴۳- جب ان پر یعنی کفار مکہ پر ہماری آیتیں یعنی قرآن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو صاف صاف حلال، حرام نیکی، بدی کی واضح طور پر بیان والی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی تو کچھ بھی نہیں ہے، یہ تو ایک ایسا شخص ہے کہ اپنی باتوں سے تم کو ان معبودوں سے پھیرنا چاہتا ہے جن کی ہمیشہ سے ہمارے تمہارے باپ دادے عبادت کیا کرتے تھے اور قرآن کو کہا کہ وہ تو فقط کذب افتراء اور دروغ ہے جو اپنے جی سے خدا پر افتراء کر کے جوڑ لیتے ہیں اور حق ویقین اور سچی بات کی کافروں نے جب کہ وہ ان کے پاس آئی یہ قدر کی کہ کہا: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ

ہوا ہے اور جب کافروں کے پاس حق آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو محض کھلا ہوا جادو ہے O اور ہم نے

اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

(عرب کے) لوگوں کو کچھ کتابیں نہ دیں جن کو وہ پڑھتے ہوں اور نہ آپ سے پہلے ہم نے ان کی طرف کوئی ڈر سنانے والا

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ

بھیجاO اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا اور جو نعمتیں ہم نے ان کو دی تھیں یہ (مکے والے) ان کے دسویں حصہ

مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ قف فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ ع ۵ ۹ ۱۱

کو بھی نہ پہنچے پھر انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے انکار کا نتیجہ کیا ہوا O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ میں

اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ

تم کو ایک بات کی نصیحت فرماتا ہوں (وہ) یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے دو دو اور ایک ایک کھڑے ہو جاؤ

تَتَفَكَّرُوْا قف مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ

پھر (سوچو اور) غور کرو کہ تمہارے (ان مالک اور) صاحب (یعنی نبی کریم ﷺ) میں کوئی جنون کی بات نہیں، وہ تو صرف

۴۴- یہ کفار حق کو جھٹلاتے ہیں اور یقینی باتوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ نہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے نہ کتابیں ہیں جن کو یہ پڑھتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے انکار کرتے ہیں، نہ ان کے پاس ہماری طرف سے آپ سے پہلے کوئی اور رسول آیا ہے جو اس کی سند ان کے پاس ہو۔ یا یہ کہ جب تم سے پہلے ان کے پاس کوئی نذیر آیا تو انہوں نے انکار ہی کیا اور اس سے بھی یہی باتیں کیں جو آپ سے کرتے ہیں۔

۴۵- اے رسول! ان سے پہلے بھی اور قوموں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی تھی اور ان کو ہم نے ہلاک کر ڈالا۔ پھر یہ قوم قریش تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچی، جو ہم نے ان کو دیا تھا یعنی مال و عزت و حشمت و قوت و لشکر و اولاد وغیرہ ان کا دسواں حصہ بھی ان کے پاس نہیں ہے۔ پھر یہ کیا کر سکتے ہیں، جب انہوں نے تکذیب کی تو ان کا کیا انجام ہوا اور میرے عذاب نے ان کو کس طرح آ کر پکڑ لیا پھر یہ کیوں تکذیب کرتے ہیں، ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔

۴۶- اے حبیب! آپ ان سے کہہ دیں کہ میں تم سے فقط ایک نصیحت کرتا ہوں یعنی توحید کا حکم دیتا ہوں، لا الہ الا اللہ کہلوانا چاہتا ہوں۔ (یہ مطلب نہیں کہ رسالت کا حکم نہیں دیتا ہوں بلکہ مطلب یہ ہے کہ توحید سب کی اصل ہے۔ پہلے اس کو منواتا ہوں جیسا کہ اکثر ہوتا ہے کہ آدمی کہتا ہے کہ میں ایک بات کہتا ہوں وہ مان لو پھر اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں) یہ کہتا ہوں کہ تم ایک ایک یا دو دو اللہ کی اتباع کے لیے کھڑے ہو یعنی ہر وقت اس کا دھیان رکھو خواہ اکیلے ہو خواہ مجمع میں، پھر

بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ

تمہیں ایک سخت عذاب سے پہلے ڈرسنانے والے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: (اگر) میں نے اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت

فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

مانگی ہو تو وہ تمہیں کو مبارک رہے (مجھے کچھ ضرورت نہیں) میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ذمۂ کرم پر ہے اور وہ ہر

شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾

چیز پر گواہ ہےO آپ فرمایئے: بے شک میرا رب جو سارے غیبوں کا جاننے والا ہے حق ہی کا (القاء اور) اظہار فرماتا ہےO

قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: حق آیا (اور ظاہر ہوا) اور باطل کی ابتداء رہی نہ انتہاO آپ فرمایئے: اگر میں بہک جاؤں تو اپنے نقصان کے لیے بھکوں گا

ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ

اور اگر میں نے ہدایت پائی تو اس (وحی) کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے بے شک وہی سننے والا (اور سب سے)

اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ

نزدیک ہےO اور (اے دیکھنے والے!) کاش کہ تو اس وقت ان کو دیکھے جب کہ وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر وہ بچ کر نہ نکل سکیں گے اور

آپس میں غور کرو اور سمجھو کہ تمہارے صاحب کو یعنی رسول کو ہرگز جنون نہیں، تم سب سوچو کیا وہ ساحر یا کاہن یا کاذب یا مجنون ہیں؟ ہرگز نہیں، وہ تو سچے رسول اور عذاب سے ڈرانے والے ہیں جو عنقریب نہایت سخت تمہارے سامنے آنے والا ہے اگر تم ایمان نہ لائے تو وہ عذاب تم پر ضرور آئے گا۔

۴۷- اے رسول! کہہ دو کہ میں تم سے انعام و اجرت نہیں مانگتا، اگر میں کچھ مانگوں تو مجھے نہ دو، وہ تمہارے ہی لیے ہے تم ہی لے لو میرا ثواب و بدلہ تو خدا پر ہے، وہ تم سب کے اعمال پر گواہ ہے۔

۴۸- اے رسول! کہہ دو کہ میرا پروردگار سچی بات اچھوں کے دل میں ڈالتا ہے اور غیبوں کا جاننے والا ہے، وہ جانتا ہے جو بندے نہیں جانتے۔ یا یہ کہ حق کو ظاہر کرتا ہے باطل کو محو کرتا ہے۔

۴۹- اے رسول! آپ کہیے کہ حق آ گیا، دنیا میں نور اسلام ظاہر ہو گیا، باطل بری بات کا نہ تو ظہور و فروغ ہی ہوتا ہے نہ وہ مر کر فنا ہو کر پھر ظاہر ہوتی ہے اور حق ہمیشہ ظاہر رہتا ہے، یا یہ کہ خدا حق لایا اور باطل یعنی شیطان یا بت کچھ نہیں کر سکتے نہ کچھ پیدا کر سکیں نہ مار کر پھر جلا سکیں۔

۵۰- اے رسول! آپ کہیے کہ اگر بالفرض میں گمراہ بھی ہوں تو اپنے ہی لیے ہوں اور اگر راہ راست پر ہوں اور سچا راستہ بتاتا ہوں تو یہ اس کا اثر ہے کہ خدا نے مجھ پر وحی بھیجی۔ وہ دعا کا سننے والا ہے، ایمان والے کے لیے اجابت کے

اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ

وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے ایک قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے (کیونکہ اللہ تعالٰی کی پکڑ سے کوئی چیز دور نہیں) O اور (اس وقت) کہیں گے کہ ہم اس

التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ

(نبی) پر ایمان لے آئے اور اب وہ (دنیا سے) اتنی دور دراز (عالم میں ایمان کو) کہاں حاصل کریں گے O حالانکہ وہ اس سے پہلے (دنیا میں) اس کا

بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ

انکار کرتے رہے اور بے دیکھے (سچائی سے) دور ہٹ کر جو کچھ چاہتے تھے کہتے رہتے تھے O اور ان (کے ایمان لانے) کی خواہشوں کے درمیان اور ان کے

كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع ۹ ۱۲

درمیان روک اور آڑ کر دی گئی جیسے ان سے پہلے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا' بے شک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے O

واسطے قریب ہے۔

۵۱ تا ۵۴- اے مخاطب! اگر تو اس وقت کا حال دیکھے تو تجھ کو تعجب ہو جب کہ یہ کفار دہشت میں پڑیں (یعنی موت کے نزدیک یا بوقت خسف زمین دھنسنے کے وقت جب کہ یہ آیت سفیانی کی شان میں ہو جو آخر زمانہ میں مکہ معظمہ پر لشکر کشی کرے گا اور مقام بیداء پر اس کا سارا لشکر زمین میں دھنس جائے گا) اور ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا اور نزدیک جگہ سے یہ جھٹ پٹ پکڑ لیے جائیں گے۔ (یعنی زمین میں دھنسیں یا مریں) اور اس وقت کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے۔ حالانکہ اس وقت کیا ایمان اور اس دور دراز جگہ سے کہاں پر پھرنا اور کہاں توبہ و رجوع (یعنی خدا فرماتا ہے کہ بعد موت وہ ایمان کا ارمان کریں گے مگر وہاں وہ کہاں) حالانکہ پہلے تو دنیا میں انہوں نے اس کو نہ مانا تھا اور کفر کیا تھا اور طرح طرح کے خیالات پکاتے تھے' کہتے تھے کہ نہ جنت ہے نہ دوزخ' نہ عذاب نہ ثواب اور اپنے خیالوں کو دور دور پھینکتے تھے۔ (یعنی دنیا میں بیٹھ کر غیب کی باتوں پر یا بعد موت کے امور پر رائے لگاتے تھے یا یہ کہ وہ خیال پکاتے پکاتے دور نکل گئے تھے اور وہموں کے ہولناک جنگلوں میں پھرتے تھے) اس وقت ان کے اور ان کے ارمانوں میں پردہ ڈالا جائے گا اور ان کے ساتھ وہ کیا جائے گا جو انہی جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا جو ان سے پہلے تھے۔ وہ لوگ ایمان و توحید میں ظاہر شک رکھنے والے تھے اور وہم میں پھنسے تھے' آخر کار ہلاک کر دیے گئے یہ بھی' ہلاک ہوں گے۔

سورة فاطر مكية — آياتها ٤٥ — ركوعاتها ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فاطر مکی ہے   اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے   اس میں پینتالیس آیات، پانچ رکوع ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ

جن کے دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں، (اپنی مخلوق کی) بناوٹ میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے، بے شک

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے O اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے تو اس کو کوئی روکنے والا (بند کرنے والا) نہیں

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ

اور جو کچھ وہ روک لے اس کے روکنے کے بعد اس کا کوئی چھوڑانے والا نہیں ہے اور وہی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ

زبردست، حکمت والا ہے O اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو

سورۂ فاطر

اس سورت میں فرشتوں کا ذکر ہے، یہ سب مکہ میں اتری ہے۔

۱۔ سب تعریف وشکر واحسان اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کا رسول مقرر کرنے والا ہے، ان کا پیدا کرنے والا ہے۔ (یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت، رعد اور بنی آدم کے اوپر مسلط فرشتے جو ان کی حفاظت رکھتے ہیں اور ان کے اعمال لکھتے ہیں) وہ فرشتے پروں والے ہیں، کسی کے دو کسی کے تین کسی کے چار۔ اور خدا پیدائش میں جتنی چاہتا ہے زیادتی کر دیتا ہے یعنی جتنے فرشتے چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے، یا پروں میں زیادتی کرتا ہے کہ جتنے پر چاہتا ہے عطا کرتا ہے، یا یہ کہ جس کو چاہتا ہے حسن بے اندازہ دیتا ہے یعنی ظاہری خوبصورتی یا حسن باطنی ملکات حمیدہ، یا مراد خوش آوازی ہے کہ جس کو چاہتا ہے لحن خوش عطا کرتا ہے، وہ سب زیادتی ونقصان پر قادر ہے۔

۲۔ اللہ جو چیز آدمیوں کے لیے غیب کا دروازہ کھول کر بھیجتا ہے تو اس کا روکنے والا کوئی نہیں مثلاً بارش، رزق، صحت و عافیت وعلم وغیرہ کہ جب اس کی رحمت آتی ہے تو رکتی نہیں اور جب وہ کچھ روک لیتا ہے تو اس کے سوا کوئی اس کا دینے والا نہیں کہ اس کے روکنے کے بعد وہ بے (بغیر) اس کے حکم کے دے دے۔ وہ غالب وقادر ہے روکنے میں، حکیم ہے کھولنے میں۔

۳۔ اے آدمیو! خدا کی نعمت جو تم پر ہے یعنی رزق وعافیت اس کو یاد کرو، اس کا شکر بجالاؤ، سوائے اس کے اور بھی کوئی

ابو عباس

مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے بہکے

هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ

جاتے ہو O اور (اے نبی علیہ السلام!) اگر یہ کافر آپ کو جھٹلاتے ہیں تو (کوئی نئی بات نہیں) بے شک آپ سے پہلے

قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللهِ

بہت سے رسول جھٹلائے گئے اور سب کام اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتے ہیں O اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو تم کو

حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُوْرُ ۝۵

دنیا کی زندگی ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے اور وہ بڑا (فریبی شیطان) اللہ تعالیٰ کے حکم میں تم کو ہرگز فریب نہ دے O

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا

(اے لوگو!) بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔تو تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے

مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۥ ۭ وَ

کہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں O جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے بڑا سخت عذاب ہے اور جو

خالق ہے جو تم کو آسمان سے روزی دیتا ہے یعنی مینہ برساتا ہے اور زمین سے یعنی گھاس پات اگاتا ہے؟ اس کے سوا کوئی معبود خالق رازق نہیں، وہی ایک معبود ہے۔ پس تم لوگ کہاں فضول بھٹکتے ہو اور طوفان اٹھاتے ہو کہ اور بھی کوئی روزی دیتا ہے۔

۴- اے رسول! اگر قریش تم کو جھٹلائیں تو غم نہ کرو تم سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے گئے اور خدا کی طرف سب باتیں لوٹتی ہیں سب کی انتہا اسی کی طرف ہے۔

۵- اے آدمیو! اے مکہ والو! یقین جانو کہ خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے' ضرور مرو گے پھر ضرور زندہ ہو کر اٹھو گے پس کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کی طاعت بھول جاؤ اور دنیا کی تر و تازہ لذت و آسائش تم کو دھوکا دے دے اور کہیں شیطان تم کو دھوکے میں ڈال کر خدا کے دین سے نہ پھیر لے' یا غرور سے مراد دنیا کی بے کار فریب دہ لذتیں ہیں۔ (''غرور'' بضم اباطیل دنیا اور بفتح شیطان) یا غرور سے مراد آرزوئے بہشت بے عمل ہے یا خیال تاخیر توبہ۔

۶- یعنی شیطان توبہ سے روک دیتا ہے کہ مرتے وقت کرلیں گے اور مرنے کا وقت معلوم نہیں، چلتے پھرتے آدمی مر جاتا ہے تو بہ نصیب نہیں ہوتی۔ اے لوگو! شیطان تمہارے دین و طاعت کا دشمن ہے تم اس کو دشمن سمجھو اور اس کے دشمن رہو' اس سے لڑو' اس کا کہنا نہ مانو' اس کی اتباع نہ کرو۔ وہ اپنے گروہ کو برائی کی طرف اس لیے بلاتا ہے کہ سب اس کے ساتھ دوزخ میں چلیں اور جیسا وہ مردود ہے وہ بھی سب مردود ہو جائیں۔

ع ۷/۱۳

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۷

ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے (گناہوں کی) بخشش اور بڑا ثواب ہے O

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

تو کیا وہ شخص جس کے لیے اس کے بُرے کام اس کے سامنے اچھے کر کے دکھائے گئے تو اس نے ان کو اچھا سمجھا (تو وہ ہدایت یافتہ لوگوں کی طرح ہو

يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ

جائے گا ہرگز نہیں) بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو (اے نبی ﷺ!) آپ کی

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۸ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ

جان ان پر حسرت (افسوس) کرتی ہوئی نہ نکل جائے (وہ خود حد سے بڑھ کر ظالم ہیں) جو کچھ وہ کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے O اور وہ اللہ

سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

ہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو وہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اس بادل کو کسی مردہ (خشک) شہر کی طرف روانہ کرتے ہیں اور اس کے ذریعے اس کے مرنے (خشک

۷- جنہوں نے رسول وقرآن کے ساتھ کفر کیا یعنی ابوجہل وغیرہ ان کو بروز قیامت سخت عذاب ملے گا اور جنہوں نے ایمان قبول کیا' اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ ان کو دنیا میں مغفرت ملے گی اور بروز قیامت ثواب عظیم جنت ملے گی۔

۸- کیا وہ شخص جس کے لیے اس کے برے اعمال اس کی نظر میں خوشنما کر دیے گئے اور وہ اپنی بدنظری سے ان کو اچھا جاننے لگا اور ان میں منہمک ہو گیا یعنی ابوجہل وغیرہ' مثل ان کے ہو سکتا ہے جن پر ہمارا اکرام ہے یعنی حضرت ابوبکر وغیرہ۔ ہرگز نہیں خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اور اہل جانتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے' سچے مقدس مذہب کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس اے رسول! تم اپنی جان کو ان کے ایمان لانے کی حسرت اور ایمان نہ لانے کے رنج میں ہلاک نہ کرو' ایسا نہ ہو کہ اسی فکر میں تم گھل جاؤ' تمہاری جان پر بن آئے یعنی جب ان کے حصہ میں ایمان نہ ہوگا تو تم مجبور ہو۔ پھر ان کے ایمان نہ لانے پر اتنا غم نہ کرو۔ خدا ان کی باتوں کا عالم و دانا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل اور ان کو شہر بدر کرنے کے بارے میں دارالندوہ میں بیٹھ کر مشورے کرتے ہیں سب سے واقف ہے۔

۹- خدا ہی ہے جو ہوا کو حکم کرتا ہے' اس کو بھیجتا ہے تو وہ بادل ادھر ادھر سے جمع کر کے اٹھا کے لاتی ہے' پھر ہم اس مینہ بھرے' بادل کو ایسے شہر کی طرف ہانکتے ہیں جو مردہ ہوتا ہے' خشک ہوتا ہے' قحط زدہ ہوتا ہے' اس کو اس کے مرنے کے بعد جلا (زندہ کرنا) دیتے ہیں' تر و تازہ کر دیتے ہیں یونہی بعد موت بروز قیامت آدمیوں کا نشور ہوگا' وہ زندہ ہو کر نکلیں گے۔

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ

ہونے) کے بعد ہم اسے زندہ فرماتے ہیں اسی طرح (سب کو قیامت میں زندہ ہو کر) اٹھنا ہے O جو کوئی عزت چاہتا ہے تو عزت تو سب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس

يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ

ہے (تو اس کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے) اسی کی طرف چڑھتے ہیں پاکیزہ کلمے (یعنی مقبول ہوتے ہیں) اور جو نیک کام ہے وہ اسے

السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ

بلند کرتا ہے اور جو بُرے داؤ کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور انہی کا مکر برباد ہوگا O اور اللہ تعالیٰ نے (پہلے) تمہیں

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى

مٹی سے بنایا پھر (تمہاری نسل کو) نطفہ سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے کر دیا اور کسی مادہ کو کوئی حمل نہیں ٹھہرتا

وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ

اور نہ وہ جنتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے علم سے اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے اور جس کسی کی عمر کم رکھی جائے

۱۰- جو آدمی یہ جاننا چاہتا ہے کہ عزت کا مالک کون ہے اور قدرت و شوکت مرتبہ کس کو ہے تو وہ جان لے کہ خدا اس کا مالک ہے اور جو یہ چیزیں حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اس کا اتباع کرے کہ ساری عزتیں اس کے لیے ہیں' اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اسی کی طرف پاک کلمہ چڑھتے ہیں یعنی لا الہ الا اللہ کہ دربار عزت تک عروج پاتا ہے۔ یا وہ صحیفے جن میں وہ مکتوب ہے اور عمل صالح کو خدا بسبب کلمہ طیبہ اپنے دربار رفعت تک اٹھاتا ہے یعنی بے ایمان لائے کتنا ہی صالح عمل کیوں نہ ہو مقبول نہیں۔ یا یہ کہ خدا اچھی بات کو جب ہی قبول کرتا ہے جب عمل صالح بھی ہو۔ (عمل صالح سے اخلاص والا عمل مراد ہے کہ ریا والا عمل بے کار ہے) اور جو برے مکر کرتے ہیں' کفر و شرک کرتے ہیں' دار الندوہ میں بیٹھ کر رسول کے شہر بدر کرنے اور قید و قتل کے مشورے کرتے ہیں تو ان کو سخت عذاب ہوگا اور ان کے مکر و فریب سب بے کار باطل ہو جائیں گے اور انہیں پر ٹوٹیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ 'یمکرون السیئات'' سود خوار کے بارے میں اترا ہے۔

۱۱- خدا ہی نے تم کو مٹی سے بنایا یعنی تم کو آدم سے' آدم کو مٹی سے۔ پھر تمہارے باپ داداؤں کے نطفہ سے تم کو بنایا' پھر تم کو الگ الگ قسمیں بنایا۔ جوڑے جوڑے لگائے' مرد و عورتیں بنا کر پیدائش کا سلسلہ جاری کیا۔ کوئی عورت حاملہ نہیں ہوتی مگر کہ اس کو علم ہوتا ہے اور نہ کوئی کچھ جنتی ہے پورا حمل یا ناقص مگر اس کو سب کا علم ہے۔ سب اس کے حکم سے ہوتا ہے' کسی کی عمر زائد یا کم نہیں ہوتی مگر اس کے علم و حکمت و قدرت سے اور لوح محفوظ میں سب باتیں مقدر و مکتوب ہیں۔ ان باتوں کا حفظ و ایجاد خدا پر ہر طرح آسان ہے۔ مگر لوح محفوظ میں بھی لکھنا اس کی حکمت ہے' وہ لوح محفوظ کا محتاج نہیں۔

اِلَّا فِیْ كِتٰبٍؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ⑪ وَ مَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖۗ

وہ سب ایک کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے، بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے O اور دونوں سمندر برابر نہیں

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآىٕغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌؕ وَ مِنْ كُلٍّ

یہ (ایک) تو خوب میٹھا ہے اس کا پانی خوشگوار ہے اور دوسرا سخت کھاری ہے کڑوا اور ہر ایک میں سے تازہ گوشت

تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَاۚ وَ تَرَى

(مچھلیاں) کھاتے ہو اور زیور (موتی مونگا) نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو اس میں دیکھتے ہو کہ پانی چیرتی ہوئی چلتی

الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑫

ہیں تاکہ تم اس کا فضل (تجارت کے ذریعہ سے) تلاش کرو اور تاکہ تم (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرو (اس کا حق مانو) O

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

وہی رات کو دن کے حصہ میں لاتا ہے اور دن کو رات کے حصہ میں لاتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کام میں لگائے،

۱۲- آب شیریں و دریائے شور کیونکر برابر ہو سکتے ہیں۔ یہ تو شیریں ہے، مزیدار، لطیف ہے، خوش ذائقہ ہے اور وہ کھاری، کڑوا، بدمزہ جس کو پی بھی نہیں سکتے۔ دونوں دریاؤں سے تر و تازہ مزیدار گوشت نکال کر کھاتے ہو یعنی مچھلیاں اور آب شور سے طرح طرح کے زیور نکالتے ہو موتی مونگا وغیرہ، ان کو طرح طرح سے پہنتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں کا ادھر سے ادھر آنا جانا اور پانی کو چیرنا پھاڑنا نظر آتا ہے، ایک ہی ہوا ہوتی ہے اور کبھی ادھر کبھی ادھر جاتی ہین کہ تم شہروں میں جا کر خدا کی قدرت دیکھو اور اس کا فضل و رزق تلاش کرو اور شکر بجا لاؤ۔

۱۳ تا ۱۴- خدا رات کو دن میں ملا دیتا ہے تو دن چھ گھڑی زائد ہو جاتا ہے اور دن کو رات میں تو رات چھ گھڑی زائد ہو جاتی ہے۔ اس نے آفتاب و ماہتاب کی روشنی کو بنی آدم کے نفع کے لیے مسخر کیا ہے۔ سب ایک وقت محدود تک منازل معلومہ میں بحکم الٰہی چلتے ہیں۔ یہ اللہ ہے تمہارا پروردگار، اس کے ہاتھ یہ انتظام قدرت ہے۔ اسی کا یہ سارا ملک و خزانہ ہے اور کسی کو اس کے کارخانہ میں حکومت نہیں۔ اس کے سوا جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ تو ایک قطمیر کے بھی حاکم و مالک نہیں (قطمیر وہ ہلکا چھلکا جو کھجور کی گٹھلی پر لپٹا ہوتا ہے۔ یا ذرا سی سپیدی جو اس کی پشت پر ہوتی ہے) اتنی سی چیز پر بھی قدرت نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ سن بھی نہیں سکتے (کہ وہ تو پتھر ہیں جن میں حس حرکت نہیں اگر بالفرض وہ سنتے بھی یعنی ان کی ارواح وحقائق) وہ تو تمہارے دشمن ہیں، ہرگز وہ تمہاری دعا قبول نہ کریں گے اور بروز قیامت وہ تم سے بے زار ہوں گے۔ تمہارے شرک و عبادت سے کافر و منکر ہوں گے۔ اے مخاطب! تجھ کو خدا سے زائد کون خبر دینے والا، بتانے سمجھانے والا ملے گا۔ اس کا حکم مان اور اس کو سچ جان۔

الْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ

ہر ایک ایک مقررہ میعاد تک چلتا ہے، یہی ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب، اسی کی بادشاہی ہے

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِنْ

اور اس کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکا تک کے مالک نہیں O اور اگر تم

تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَ

انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں گے اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری کوئی حاجت روا نہ کر سکیں گے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا ع ۲ ۱۴

قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کریں گے اور (اے مخاطب!) تجھے اس بتانے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرح کوئی نہ بتائے گا O اے لوگو!

النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِنْ يَشَأْ

تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے بے پروا، سب خوبیوں والا ہے O وہ چاہے تو

يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾

تم سب کو لے جائے (فنا کر دے) اور کوئی نئی مخلوق لے آئے O اور یہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی مشکل نہیں

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا

اور کوئی (گناہوں کے) بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی جان

۱۵ تا ۱۷- اے آدمیو! تم خدا کی رحمت، مغفرت، عافیت، رزق وغیرہ کے دنیا میں اور جنت وثواب کے آخرت میں محتاج ہو یعنی تم سب باتوں میں اس کے محتاج ہو، وہ ہر شے سے بے پروا مستغنی ہے مطلقاً اور اپنے افعال میں تعریف والا ہے، ستودہ اور محمود ہے۔ اے اہل مکہ! اگر وہ چاہے تو تم کو دم بھر میں فنا کر ڈالے، برباد کر دے اور دوسرے لوگ تم سے بہتر فرمانبردار ایمان والے پیدا کر دے۔ یہ بات اللہ کے نزدیک کوئی مشکل نہیں، اس کی قدرت پر کچھ گراں نہیں۔

۱۸- اور بروز قیامت کوئی کسی کا گناہ اپنے سر نہ اٹھائے گا۔ ہر شخص کو اسی کا بدلہ ملے گا یعنی ایک دوسرے کے بدلے عذاب نہ پائے گا۔ یا یہ کہ بے گناہ کوئی معذب نہ ہوگا یا یہ کہ اپنی خوشی سے کوئی کسی کا گناہ اپنے سر نہ لے گا۔ مگر ہاں زبردستی بعض کے سر پر بعض کے گناہ رکھے جاویں گے مثلاً ظالم غاصب پر اور اگر گناہ گار آدمی جس کے سر پر بار گناہ ہوگا اپنی مدد کے لیے لوگوں کو بلائے گا؟ بہت چلائے گا، اپنا بوجھ دوسروں کے سر پر ڈالنا چاہے گا تو اس کا گناہ کوئی نہ اٹھائے گا، سب انکار کریں گے۔ اگرچہ وہ اس کی برادری ہی ہوں ماں، باپ، بھائی، بیٹا کوئی کام نہ آئے گا۔ اے رسول! تم ان لوگوں کو

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ إِنَّمَا تُنْذِرُ

کسی کو اپنے بوجھ (ہٹانے) کے لیے بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ

(اے نبی ﷺ!) آپ کا ڈر سنانا انہی کو فائدہ دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں

وَمَنْ تَزَكّٰى فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾

اور جو کوئی پاکیزہ (اور ستھرا) ہوا وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاکیزہ (اور ستھرا) ہوتا ہے اور (سب کو) اللہ تعالیٰ کی طرف پھرنا ہے O

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے O اور نہ تاریکیاں اور نہ اجالا O

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ؕ

اور نہ سایہ اور نہ تیز دھوپ (برابر ہو سکتے ہیں) O اور مردے اور زندے بھی برابر نہیں،

إِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي

بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے سنوا دیتا ہے اور آپ (ان مردہ روحوں کو) نہیں سنا سکتے جو (جسم کی) قبروں میں پڑی ہوئی ہیں

الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

(یعنی اپنی بات ان سے قبول نہیں کرا سکتے) O آپ تو صرف ڈر سنانے والے ہیں (منوانا آپ کے ذمہ نہیں) O (اور اے نبی ﷺ!) بے شک

ڈراتے ہو اور تمہارا ڈرانا وہ مانتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ خالصاً للہ عمل کرتے ہیں اور باوجودیکہ وہ ان کی آنکھوں سے بظاہر پوشیدہ ہے مگر اس سے خوف کرتے ہیں۔ (یعنی خدا ان سے غائب ہے خدا سے غائب کچھ نہیں ہو سکتا۔) پنج وقتہ نماز عمدہ طور سے ادا کرتے ہیں اور جو پاکی اختیار کرتا ہے صلاح و تقویٰ و صدقہ و زکوٰۃ اور سب افعال حسنہ اختیار کرتا ہے تو اپنے لیے کرتا ہے ان سب باتوں کا ثواب بشرط ایمان و خلوص اعتقاد ضرور پائے گا خدا کو کوئی فائدہ نہیں۔ اور سب کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے یعنی سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے وہ سب کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

۱۹ تا ۲۳۔ اور اندھا اور انکھیلا برابر نہیں ہو سکتا یعنی کافر اور مسلمان، اور تاریکی اور روشنی برابر نہیں یعنی ایمان اور کفر یکساں نہیں ہو سکتا اور سایہ اور دھوپ یکساں نہیں ہو سکتے یعنی جنت اور دوزخ، اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے یعنی اہل ایمان و کفر کرامت و نعمت میں ایک سے نہیں ہو سکتے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اپنا کلمہ حق سناتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اے رسول! تم تو فقط رسول ہو زبردستی کرنے والے نہیں۔ ان لوگوں کے خواہ مخواہ سنانے والے نہیں جو مثل مردوں کے ہیں اور

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾

ہم نے آپ کو حق (دین) کے ساتھ خوشخبری دینے اور ڈر سنانے کے لیے بھیجا ہے اور کوئی گروہ ایسا نہیں کہ جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ہو O

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ

اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ کو یہ جھٹلاتے ہیں تو (کوئی نئی بات نہیں) بے شک ان سے پہلے لوگ بھی (ان پیغمبروں کو)

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

جھٹلا چکے ہیں، ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں اور صحیفے اور آنکھیں روشن کرنے والی کتاب لے کر آئے O پھر جب میں

اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ ع ۳ ۱۲ ۱۵

نے کافروں کو (عذاب میں) پکڑا تو میرے انکار کا انجام کیسا ہوا O (اے سننے والے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا

بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا اور پھر ہم نے اس سے رنگ برنگ کے پھل پیدا کیے

اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

اور پہاڑوں میں بھی سفید اور سرخ رنگ برنگ کے ہیں اور کچھ

جو ایسے غافل ہیں جیسے عام مردے قبروں میں غافل ہیں۔ تم ان کے سمجھانے پر مجبور نہیں ہو، تم تو فقط ڈرانے والے ہو، جو سمجھے تو اچھا ہے نہ سمجھے تو تم کیا کرو گے۔ ''من فی القبور'' سے مراد کافر ہیں۔ ان کے بدن مثل قبر ہیں، بطور تشبیہ ان کی روحیں مردہ ہیں۔

۲۴ تا ۲۶- اے حبیب! ہم نے تم کو حق مذہب اور مقدس کتاب دے کر بھیجا کہ تم ایمان والوں کو جنت ورحمت کی بشارت دو اور کفار کو عذاب دوزخ سے ڈراؤ، تم سے پہلے جتنی قومیں گزریں سب کے پاس کوئی نہ کوئی ڈرانے والا ضرور آیا۔ اے رسول! اگر یہ لوگ یعنی قریش وغیرہ تم کو جھٹلاتے ہیں تو غم نہ کرو، ان سے پہلی قوموں نے بھی اپنے اپنے زمانے کے رسولوں کو جب وہ ان کے پاس اوامر ونواہی، معجزات لے کر آئے اور زُبُـر یعنی اپنے سے پہلے کی اور قوموں کے قصے عبرت انگیز اور کتاب ظاہر فارق حق وباطل وحلال وحرام ان کے پاس لائے جھٹلایا اور ان کی تکذیب کی۔ پھر ہم نے ان منکرین کو عذاب بھیج کر پکڑ لیا۔ پس خیال کرو کہ ان کا کیا انجام ہوا اور میری سزا کا کیا حال ہوا اور کتنی جلدی وہ تباہ ہو گئے۔

۲۷ تا ۲۸- اے مخاطب! کیا تجھ کو یہ نہیں معلوم کہ خدا نے آسمان سے مینہ برسایا، پھر اس سے ہم نے مختلف قسم کے پھل، پھول، شیریں، ترش، چھوٹے بڑے رنگ برنگ اور پہاڑ بنائے، ان میں راستے پیچ در پیچ ہیں۔ پھلوں کی طرح ان کے بھی مختلف طرح طرح کے رنگ بنائے، کوئی سفید کوئی سرخ اور سفیدی وسرخی میں بھی مختلف اور بعض ایسے کالے ہیں کہ

اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ

کالے سیاہ اور (اسی طرح) آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ

وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ

بھی طرح طرح کے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف

مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا' عزت والا ہے O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی

يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا

کتاب پڑھتے ہیں اور ہمیشہ نماز ادا کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے پوشیدہ اور ظاہر (ہماری راہ میں)

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾

کچھ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز کبھی نقصان نہیں O

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ

تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے ثواب پورے پورے عطا فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ عطا فرمائے' بے شک وہ بڑا بخشنے والا'

شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

قدردان ہے O اور وہ کتاب جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی وہی حق ہے' وہ اپنے سے پہلی

نہایت ہی کالے اور آدمیوں اور جانوروں میں اور چوپایوں میں بھی یونہی رنگ برنگ مختلف ہیں۔ یہ سب باتیں کارخانۂ قدرت کے جلوے ہیں۔ خدا کی قدرت پر دلیل ہیں' خدا سے وہی نیک بندے ڈرتے ہیں جن کو علم اور سمجھ ہوتی ہے' وہ دلائل قدرت میں تامل کرتے ہیں اور خدا اپنی قدرت و ملک میں غالب ہے' مسلمانوں کے لیے مغفرت کرنے والا ہے' کافروں کو سزا دینے والا ہے۔

۲۹ تا ۳۰۔ جو اللہ کی کتاب یعنی قرآن پڑھتے ہیں اور پنج وقتہ نماز عمدہ طور سے ادا کرتے ہیں' خدا نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خیرات کرتے ہیں' زکوٰۃ نکالتے ہیں' چھپ کر بھی دیتے ہیں اور ظاہر ظہور بھی فقیروں کو دیتے ہیں تو ایسے لوگ یعنی صحابہ کرام حضرت ابوبکر وغیرہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں' جس میں ہرگز نقصان و خسارہ کا اندیشہ نہیں۔ وہ یہ تجارت اس لیے کرتے ہیں کہ خدا ان کو پورا پورا ثواب جنت میں دے' اپنا فضل زائد کرے' ایک کا ثواب دوگنا دے۔ بلکہ جتنا زائد چاہے دے اور وہ بڑے گناہوں کا بخشنے والا اور چھوٹے چھوٹے کم درجہ کے اعمال حسنہ کو قبول کر کے ثواب عظیم دینے والا ہے۔

۳۱۔ اے رسول! ہم نے جو بواسطہ جبرائیل تم پر وحی بھیجی' مقدس کتاب اتاری یعنی قرآن وہی حق ہے۔ اس کے سوا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝۳۱ ثُمَّ اَوْرَثْنَا

(کتابوں) کی تصدیق فرماتی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خبردار ہے' ان کو (ہر حال میں) دیکھ رہا ہے O پھر ہم نے اپنے

الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

چنے ہوئے بندوں کو اس کتاب (قرآن) کا وارث کیا تو ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں سے

وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ

کوئی درمیان چال چلتا ہے اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ گیا'

هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝۳۲ۭ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ

یہی (اللہ تعالیٰ کا) بڑا فضل ہے O وہ بسنے کے ہمیشہ رہنے والے باغوں میں داخل ہوں گے' ان میں انہیں سونے کے

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝۳۳

کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے' وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہو گی O

ہر مذہب باطل ہے' وہ ایسی کتاب ہے کہ اپنے سے پہلی کتاب سماویہ کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کے مطابق ہے یعنی توحید میں اور بعض شرائع فرعی احکام میں۔ خدا اپنے بندوں کے احوال سے خبردار ہے کہ کون مشرف بہ ایمان ہوگا اور کون کافر رہے گا' ان کے افعال کو دیکھنے والا ہے۔

۳۲- اے رسول! ہم نے تم کو کتاب بخشی' پھر اس کا وارث یعنی اس کا عامل حافظ کاتب قاری اپنے ان بندوں کو کیا جن کو ہم نے اپنی ساری مخلوق سے برگزیدہ کیا اور سب امتوں میں سے پسندیدہ کیا اور مشرف بہ اسلام کیا یعنی آپ کی امت مرحومہ۔ ان میں بعض تو ایسے ہیں کہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں یعنی کبائر میں مبتلا ہوگئے ہیں' ان کی بخشش یا تو خدا اپنے فضل وکرم سے کردے گا یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرا کے بچالیں گے یا کچھ مدت سزا پا کر آخر کار نجات پائیں گے اور بعض درمیانے ہیں یعنی اچھائیوں اور برائیوں میں برابر ہیں' ان کا آسان حساب ہوکر ان کو جنت ملے گی۔ بعض ایسے ہیں کہ نیکی اور بہتری میں درجہ اعلیٰ پر پہنچے ہیں۔ دنیا میں اعلیٰ درجہ کے نیکوکار قیامت میں جنت عدن وفردوس میں مقربین دربار انہوں نے خدا کے حکم سے اور اس کی توفیق وکرامت سے یہ مرتبہ اعلیٰ پایا ہے۔ یہ بات البتہ بڑی افضل ہے اور ان پر خدا کی بڑی رحمت ہے۔ ان تین مراتب کی تاویل تفصیل میں بہت اقوال ہیں' لطائف ہیں' مطول تفاسیر میں مروی ہیں۔

۳۳ تا ۳۵- پھر ان کا مرتبہ ومقام بیان کیا کہ ان سابقین کو جنت عدن ملے گی (اللہ کی تجلی کا خلوت خانہ' سب جنتوں کا دل' زینت کا محل' سب کے درمیان میں ہے' سب اس کے اردگرد ہیں) وہ وہاں جائیں گے' سونے کے کنگن اور موتیوں کے طرح طرح کے زیور پہنائے جائیں گے (موتی عورتوں کو اور سونا مردوں کو ملے گا) اور ان کی پوشاک عمدہ ریشمی ہوگی' وہ وہاں کہیں گے جب جنت میں جائیں گے کہ سب تعریف اور شکر اس خدا کو ہے جس نے ہم سے حزن یعنی غم

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا

اور وہ (جنت میں پہنچ کر) کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم سے ہر طرح کا غم دور فرمادیا' بے شک ہمارا رب

لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ﴿۳۴﴾ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا

بڑا معاف فرمانے والا' قدردان ہے O وہ جس نے اپنے فضل سے ہمیں آرام کی جگہ اتارا نہ ہمیں اس میں کوئی

یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا

تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو گی O اور جنہوں نے کفر کیا

لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَلَا یُخَفَّفُ

ان کے لیے جہنم کی آگ ہے اور نہ ان قضاء آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے اس کا کچھ

عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۶﴾ وَهُمْ

عذاب ہلکا کیا جائے گا' ہم ہر ایک بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں O اور وہ اس (آگ)

دور کیا (یعنی حزن موت وحزن زوال اموال وشدائد قیامت وحزن تکالیف دنیویہ) اس حزن میں بہت اقوال ہیں' بہتر یہ ہے کہ الف لام جنس یا استغراق کا ہو یعنی ہر طرح کا حزن دور کیا۔ ہمارا رب غفور ہے۔ بڑے گناہ بخشتا ہے۔ شکور ہے یعنی اعمال قلیلہ قبول کر کے بہت بڑا اجر دیتا ہے۔ اس نے ہم کو ہزاروں بکھیڑوں سے چھڑا کر اس اصلی گھر میں جہاں ہم کو ہمیشہ رہنا ہے اور سدا مقام کرنا ہے اپنے فضل ورحمت سے پہنچایا۔ ہم کو نہ کہیں جانا' نہ آنا نہ تکلیف اٹھانا۔ یہاں نہ ہم کو تھکن ہوگی' نہ مشقت' نہ کوئی فکر چھوئے گی نہ آفت۔ چین سے ابدالآباد تک رہیں گے والحمد للہ رب العالمین۔

۳۶ تا ۳۷۔ اور جو رسول وقرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں جیسے ابوجہل وغیرہ قیامت تک کے کافران کو دوزخ کی آگ ملے گی۔ نہ ان کو موت آئے گی کہ چھٹکارا ملے۔ نہ عذاب شدید میں برائے نام تخفیف ہوگی نہ ایک آن کو پلک مارنے تک عذاب ہٹے گا۔ ہم کافروں کو یونہی بدلہ دیتے ہیں (جیسے کفر کو انہوں نے پکڑا تھا' یونہی عذاب ان کو پکڑے گا) جو ناشکری کرتے ہیں توحید کو نہیں مانتے وہ وہاں چیختے ہوں گے۔ ہائے وائے مچاتے ہوں گے۔ عاجزی زاری فریاد کریں گے۔ کہیں گے: پروردگار! ہم کو دوزخ سے نکال کر پھر دنیا میں بھیج' اب ہم ضرور ایمان لائیں گے' اچھے کام کریں گے' جو بری باتیں کیں یعنی شرک وغیرہ وہ اب بھول کر بھی نہ کریں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ کیا ہم نے تم کو دنیا میں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ دار آدمی اپنا برا بھلا سوچ سمجھ لے اور نصیحت ماننے کا ارادہ کرنے والا مان لے اور ہماری طرف سے تمہارے پاس ڈرانے والے آئے تھے۔ یعنی تمام پیغمبر اور آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم' وہ تم کو اس دن سے ڈراتے تھے۔ قرآن سناتے تھے' تم ایمان نہ لائے' کفر کیا پس آج دوزخ کا عذاب خوب چکھو۔ کافروں کا کوئی عذاب الٰہی سے بچانے والا ان کا مدد کرنے والا نہیں۔

يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ

میں چیختے ہوں گے (اور کہتے ہوں گے:) اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال دے (تاکہ) ہم اچھے کام کریں

الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلُ ۗ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ

اس کے خلاف جو ہم پہلے کرتے تھے (فرمایا جائے گا:) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جو سمجھنا چاہتا وہ سمجھ لیتا اور تمہارے

وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۗ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ ع ۴

پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے (مگر تم نے نہ مانا) تو اب (اپنے کیے کا مزہ) چکھو تو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

بے شک اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی چھپی باتوں کا جاننے والا ہے، بے شک وہ دلوں کی باتیں

الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ ۗ فَمَنْ كَفَرَ

خوب جانتا ہے ○ وہی ہے کہ جس نے تم کو زمین میں اگلوں کا جانشین کیا تو جو کوئی کفر

فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۗ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ

کرے گا تو اس کے کفر کا وبال اس پر پڑے گا اور کافروں کا کفر ان کے رب کے نزدیک سوائے بیزاری (اور غصے)

وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ

کے کچھ نہ بڑھائے گا اور کافروں کو ان کا کفر سوائے نقصان کے کچھ نہ بڑھائے گا ○ (اور نبی!) آپ فرمایئے: (اے لوگو!) بھلا بتاؤ

۳۸۔ آسمان و زمین کی جتنی مخفی باتیں ہیں خدا ان سب کا عالم ہے، وہ سب کے دلوں کے خیر و شر، برائی بھلائی کا جاننے والا ہے، وہ جانتا ہے کہ اگر کافر دنیا میں پھر لوٹائے جائیں تو بھی کفر ہی کریں۔

۳۹۔ اے لوگو! یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے تم کو پہلے لوگوں کا خلیفہ کیا یعنی سب کو ہلاک کر کے تم کو پیدا کیا، تم سب کے بعد آئے پس تم کو چاہیے کہ ایمان لاؤ۔ یعنی اور کوئی پیغمبر آنے والا نہیں تم سب کے بعد کی امت ہو۔ جو کفر کرے گا تو اس کی نحوست اس کی سزا وہی پائے گا اور جو رسول و قرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں تو ان کا کفران کے خالق کے پاس ان کو اور بھی زائد ذلیل کرے گا۔ خدا ان سے بہت بیزار ہوگا، ان پر اپنا غصہ و غضب اتارے گا اور کفران کو سوائے نقصان اور خسارہ اور خرابی کے اور کچھ فائدہ نہ دے گا۔

۴۰۔ اے رسول! اہل مکہ سے کہہ دو کہ وہ تم جو بتوں کو معبود اور مالک جانتے ہو اور ان کو خدا کا شریک جان کر پوجتے ہو تو یہ بتاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے، جس کے وہ مالک ہوئے، مجھ کو دکھاؤ کہ انہوں نے کون سی زمین بنائی جس سے وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ

تو اپنے وہ شریک جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے

الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ

کون سا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کا کچھ ساجھا (حصہ) ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے تو وہ اس کی

عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا

روشن دلیلوں پر ہیں (یہ کچھ بھی نہیں) بلکہ ظالم (آپس میں) ایک دوسرے کو صرف (فریب اور

غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۥ ۚ

دھوکا کا وعدہ دیتے ہیں O بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو جنبش کرنے سے روکے ہوئے ہے

وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

اگر وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو کون روک سکتا ہے' بے شک وہ

حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ

تحمل والا' بخشنے والا ہے O اور انہوں نے اپنی قسموں میں بے حد کوشش سے (اللہ تعالیٰ کی بڑی قسم کھائی) کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا

کارخانۂ قدرت کے شریک و سہیم ٹھہرے یا خدا کے ساتھ ان کی آسمانوں میں شرکت ثابت ہوئی یا ان کفار مکہ کو ہم نے کوئی کتاب دے دی ہے جس میں صاف صاف کھلم کھلا حکم شرک ہے کہ وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور وہ ان کی دستاویز ہے کہ شرک پر ان کو عذاب نہ ہوگا۔ کچھ بھی نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ بعض آدمی بعض کو دھوکے کی جھوٹی باتیں بتاتے ہیں یعنی کفار کم درجہ کے لوگوں کو جھوٹی رسمیں سکھاتے ہیں اور جھوٹے وعدے دیتے ہیں۔ یا یہ کہ شیطانی وسوسے ڈالتے ہیں' یہ ان کو مانتے ہیں۔

۴۱۔ جب یہود نے عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ نے مسیح کو ابن اللہ کہا تو اس کلمۂ کفر کی نحوست اور ہیبت اور دہشت سے قریب تھا کہ آسمان و زمین پھٹ کر خاک ہو جائیں' خدا نے اپنی قدرت سے روکا۔ اس کا بیان ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روکے ہوئے ہے' ان کو ملنے ہٹنے پھٹنے نہیں دیتا' اگر وہ اپنے مقاموں سے ہل جائیں تو ان کا روکنے والا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں' وہی مالک ہے' وہ حلیم بردبار ہے' جلد عذاب نہیں دیتا' جو توبہ کرے اس کا بخشنے والا ہے۔

۴۲ تا ۴۳۔ قریش جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل یہود و نصاریٰ کا حال سنتے تھے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی تو کہتے تھے کہ اف! یہ لوگ کیسے برے ہیں خدا کے رسولوں کو نہیں مانتے اور سینکڑوں قسمیں کھاتے تھے کہ اگر خدا ہمارے پاس اپنا رسول بھیجے تو دیکھے کہ ہم کیسی اطاعت کرتے ہیں' اس کے بیان میں یہ آیت اتری کہ کفار مکہ

نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

تو وہ ضرور ہر ایک گروہ سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے' پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے

نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اِۨسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ

(یعنی نبی کریم علیہ ﷺ) تو (ان کے آنے سے) ان کی نفرت اور زمین میں سرکشی اور بُرے بُرے داؤ چال بازی اور بڑھ گئی' اور چال بازی

السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ

اور داؤ تو بُرے داؤ کرنے والے پر ہی پڑتا ہے تو (اب) وہ صرف اسی کے انتظار میں ہیں جو اگلوں سے دستور برتا گیا

اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ

(یعنی تباہی اور ہلاکت) تو تم اللہ تعالیٰ کے دستور اور برتاؤ کو ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے O کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ان سے پہلوں (نافرمانوں) کا کیا انجام ہوا حالانکہ

قبل رونق افروزی رسول صلی اللہ علیہ وسلم قسمیں کھاتے تھے اور بہت مضبوط یقینی حلف کرتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی رسول ڈرانے والا آئے گا تو وہ ضرور ان لوگوں سے یعنی یہود ونصاریٰ سے کہیں زائد ہدایت پانے والے ہوں گے' فوراً اطاعت کریں گے۔ پس جب ان کے پاس نذیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن لے کر آئے تو سوائے نفرت اور انکار کے اوران کو کچھ بن نہ آیا۔ انہوں نے ایمان لانے سے' اطاعت کرنے سے غرور کیا' حکم الٰہی نہ مانا' رسول کی ایذاء کے لیے مکرو حیلے فکریں کرنے لگے۔ حالانکہ بڑی فکر و دغا بازی کا حیلہ خود حیلہ والے ہی کو لے کر ڈوبتا ہے' جو کنواں کھودتا ہے وہی گرتا ہے۔ اب اے رسول! جب کہ انہوں نے تکذیب کی تو یہ کس بات کا انتظار کرتے ہیں' کچھ انتظار نہیں ہے یہی کہ عذاب آئے اور جو اگلے رسولوں کی امتوں کا حال ہوا وہی ان کا ہو۔ اے رسول! آپ خدا کی سنت معمول کو بدل نہیں سکتے' اس کے قدیمی دستور اور عذاب الٰہی کے طریقہ کو پلٹ نہیں سکتے۔ عذاب ان پر ضرور آئے گا اور یہ ہلاک ہوں گے۔ چنانچہ بروز بدر وعدۂ الٰہی کی تصدیق ہوئی۔

۴۴۔ کیا ان کفار مکہ نے زمین کا سفر نہیں کیا' ملکوں میں نہیں پھرے تو یہ دنیا کی حالت پر غور کرتے اور سمجھتے کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا جو ان سے پہلے تھے جو رسولوں کو نہ مانتے تھے۔ وہ اُن سے کہیں زائد شجاعت وطاقت و مال ومنال' اہل وعیال رکھتے تھے۔ یہی ہوا کہ سب ہلاک ہوگئے۔ یہ کسی شے کی طاقت نہیں کہ خدا کے ارادہ کو روک لے' زمین آسمان میں

وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ

وہ قوت میں ان سے زیادہ تھے اور اللہ تعالیٰ وہ نہیں کہ جس کے قابو سے

مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز نکل سکے (کیونکہ) بے شک وہ علم والا

عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا

قدرت والا ہے O اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے (ہر) کیے ہوئے پر پکڑتا تو روئے

مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک مقررہ میعاد تک مہلت دیتا ہے، پھر

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

جب ان کے وعدہ کا وقت آئے گا تو بے شک اللہ تعالیٰ کے سب بندے اس کی نگاہ میں

بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

ہیں (وہ ہر ایک کو اس کے عمل کے موافق جزاء دے گا) O

۵ ع ۸ ۱۷

کوئی ایسا نہیں جو اس کو عاجز کر دے یا اس کے احاطہ سے چھٹ کر کہیں بچ جائے۔ وہ تو سب کا عالم ہے سب پر قادر ہے۔

۴۵- وہ اگر لوگوں کو فوراً سزا دیتا اور ان کے بداعمال کا بدلہ جلد دیتا اور جن وانس سے مواخذہ کرتا تو ایسا عذاب اتارتا کہ زمین پر ایک جانور بھی باقی نہ رہتا یعنی سب کو ہلاک کرتا مگر نہیں، وہ جلدی نہیں کرتا ہے ان سب کا سلسلہ ایک وقت خاص تک کے لیے چلاتا ہے اور ڈھیل دیتا ہے۔ جب وقت معین آئے گا اور عذاب بھیجے گا تو اس وقت بھی خدا کو اپنے بندوں کا حال معلوم ہے کہ کون لائق ثواب ہے اور کون مستحق عذاب ہے یعنی اس کا علم ہر وقت تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہے اور جو کچھ ہوگا سب جانتا ہے۔

سورۃ یٰسٓ مکیۃ ۳۶ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | اٰیاتہا ۸۳ رکوعاتہا ۵

سورۂ یٰس مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے | اس میں تراسی آیات، پانچ رکوع ہے

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۳﴾ عَلٰی

یٰس O حکمت والے قرآن کی قسم! O (اے نبی ﷺ!) بے شک آپ (ہمارے) رسولوں میں سے ہیں O سیدھے

صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۴﴾ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ﴿۵﴾ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا

راستے پر (بھیجے گئے) ہیں O (یہ قرآن) عزت والے بڑے مہربان (اللہ تعالیٰ) کا نازل کیا ہوا ہے O تاکہ آپ اس

مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾ لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی

قوم کو ڈرسنائیں جس کے باپ دادا (عذاب الٰہی سے) نہ ڈرائے گئے کیونکہ وہ خبر ہیں O بے شک ان میں اکثر پر (اللہ تعالیٰ کی ازلی)

اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا

بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ ایمان نہ لائیں گے O ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے تو وہ (طوق ان کی) ٹھوڑیوں تک

سورۂ یٰس

ساری سورت مکہ میں اتری ہے۔

۱- ''یٰسین'' کے معنی لغت سریانی میں ''یا نبی'' طے میں ''یا انسان'' ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دو حرف یا اور سین کے ساتھ قسم کھائی گئی ہے۔

۲ تا ۴- یعنی اے رسول! قسم یٰسین کی اور قسم قرآن کی جو محکم ہے، حلال وحرام، امر و نہی کا بیان کرنے والا ہے اور مضبوط و پائندہ ہے کہ آپ بے شک اللہ کے رسولوں میں سے ہیں۔ سچے اچھے برگزیدہ پاک سیدھے راستہ اور مذہب پر ثابت ہیں وہ رستہ جو خدا کا پسندیدہ و برگزیدہ ہے۔

۵ تا ۶- قرآن اللہ کا پاک کلام ہے، اس کا اتارا ہوا ہے، وہ خدا جو کفار پر غالب قاہر ہے، عزت والا ہے، مسلمانوں پر رحمت والا ہے، اس لیے اترا ہے کہ تم ایسی قوم کو ڈراؤ جن کے باپ دادے اس سے پہلے نہ ڈرائے گئے یعنی ان کے پاس مدت سے کوئی رسول نہیں آیا۔ اس سبب سے وہ امر رسالت و امر آخرت سے غافل و بے خبر ہیں اور منکر ہیں یعنی قریش، یا یہ کہ ان کو بھی یونہی ڈراؤ جیسے ان کے باپ دادا ڈرائے گئے تھے ''ما'' موصولہ بھی ہوسکتا ہے نافیہ بھی۔

۷- اکثر قریش پر یعنی ابوجہل وغیرہ پر حکم محکم و ثابت ہو چکا اور قول عذاب و غضب ختم ہو چکا، علم الٰہی میں ازل سے نوشتہ بدبختی ان کے نام مرقوم ہو چکا کہ نہ یہ ایمان لائیں گے نہ ایمان کا ارادہ کریں گے۔ چنانچہ یہ لوگ ایمان نہ لائے، بروز بدر سب مقتول ہوئے۔

۸- ہم نے ان کی گردنوں میں لوہے کے طوق ڈال دیے ہیں۔ ٹھوڑی سے آ کر چپٹ گئے ہیں۔ اس کے سبب یہ

فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ⑧ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ

(اڑ گئے) ہیں تو وہ اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے رہ گئے O اور ہم نے ان کے سامنے ایک دیوار (دنیا کی آرائش عیش وعشرت کی دھوکہ دینے والی) بنا دی

أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا

اور (ایسے ہی) ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار (دلفریب) بنا دی ہے اور انہیں اوپر سے بھی ڈھانک دیا ہے (چاروں طرف سے انہیں نفسانی خواہشوں

يُبْصِرُونَ ⑨ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

اور گمراہیوں نے گھیر لیا ہے) تو انہیں (اپنی فلاح کا) راستہ نہیں سوجھتا O اور انہیں ایک سا ہے خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں

لَا يُؤْمِنُونَ ⑩ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ

وہ ایمان نہیں لائیں گے O آپ کا ڈر سنانا تو اسی کو نفع مند ہوتا ہے جو سمجھانے پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے

بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّأَجْرٍ كَرِيمٍ ⑪ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ

ڈرے تو اس کو بخشش اور عزت والے ثواب کی بشارت دے دیجئے O بے شک ہم مردوں کو جلائیں (زندہ کریں) گے

لوگ اوندھے ہو گئے ہیں، کوئی خیر وصلاح نہیں پا سکتے۔ بقول بعض یہ تمثیل ہے ان کے اسیر ضلالت ہونے کی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ احوال قیامت میں ہے۔ بعض روایت کرتے ہیں کہ ابوجہل وغیرہ نے قسم کھائی کہ خاص وقت نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب دشمناں پتھر سے ایذاء دیں چنانچہ کچھ لوگ اس ارادے سے گئے، قدرت غیبی سے ان کے ہاتھ گردن سے پتھر ہاتھوں سے چپک رہے پھر کچھ دیر کے بعد چھٹے۔

۹- ہم نے ان کو خسر الدنیا والآخرہ کیا۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے روبرو سامنے روک بنا دی کہ امور آخرت میں فلاح صلاح نہ پا سکیں آئندہ کے لیے کوئی بھلائی نہ کر سکیں اور ان کے پیچھے بھی روک رکھ دی اور دیوار بنا دی کہ دنیا میں بہتری نہ ملے۔ ان کو ہر طرف اندھیر انظر آتا ہے، کہیں راہ نہیں ملتی، ہم نے ان کے دل کی آنکھوں کو اندھا کر دیا پس وہ حق وہدایت نہیں دیکھ سکتے۔ مروی ہے کہ جب کفار نے ان لوگوں کا حال سنا تو ان کا غیظ وغصہ بڑھا، بہت لوگ بنی مخزوم وغیرہ کے پتھر لے کر ستانے کو آئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول نماز تھے، اپنے خالق سے راز ونیاز میں تھے، اللہ نے حضرت کے اور ان کے درمیان حجاب غیب حائل کر دیا۔ آواز سنتے تھے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ سکتے تھے، نہ پیچھے حضرت کے اصحاب نظر آتے تھے۔

۱۰ تا ۱۲- اے رسول! تمہارا ڈرانا تو اس شخص کو فائدہ مند ہوگا جو نصیحت سن کر اس کو مانتا ہے، اتباع کرتا ہے یعنی ابوبکر وغیرہ اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے غائب ہے یعنی ہر وقت خدا کا دل میں خیال رکھتا ہے، اس کے لیے خالصًا للہ کام کرتا ہے تو ایسے شخص کو اے رسول! تم مغفرت ذنوب کی بشارت دنیا میں دے دو اور اجر کریم ثواب عظیم جنت ونعیم مقیم کا مژدہ سناؤ۔ ہم مردوں کو ضرور زندہ کریں گے، سب کو اکٹھا کریں گے اور جو انہوں نے کام اچھے برے اپنی زندگی میں کیے ہوں گے اور جو اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہوں گے ان سب کو محفوظ ومکتوب پیش کریں گے، ہم سب لکھتے جاتے ہیں۔ ہم نے

الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ط وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

اور ہم لکھ رہے ہیں جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا اور (اپنے پیچھے) جو نشانیاں چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے

فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ م

ایک بتانے والی کتاب میں گن رکھی ہے O اور (اے نبی ﷺ!) ان لوگوں سے اس شہر (انطاکیہ) والوں کی نشانیاں (اور حالات)

اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ ج اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

بیان کیجئے جب ان کے پاس بھیجے ہوئے قاصد آئے O جب کہ ہم نے ان کی طرف دو کو بھیجا تو

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ

انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے (ان کی) تیسرے سے مدد کی پھر تینوں نے مل کر کہا کہ بے شک ہم سب تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں O انہوں نے

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ لا اِنْ

کہا: تم تو ہم جیسے بشر ہو اور رحمٰن نے کچھ بھی نہیں اتارا،

اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ

تم تو صرف جھوٹ بولتے ہو O رسولوں نے کہا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہاری طرف

وقف غفران — ع ١٢ / ١٨ — وقف لازم

اعمال کو امام مبین میں مکتوب محفوظ کیا ہے یعنی لوح محفوظ میں۔ "اثارھم" سے مراد وہ کام ہیں جو آدمی اپنے بعد اپنی نشانی چھوڑ جاتا ہے مثلاً باقیات صالحات اچھی سنتیں اچھی عادتیں جو آدمی نکال جاتا ہے، جب تک وہ معمول رہتے ہیں اس کو ثواب ملتا رہتا ہے اور یونہی بری رسمیں خراب عادتیں جو قائم کر جاتا ہے تو اس پر عذاب لکھا جاتا ہے۔

١٣ تا ١٤۔ اے رسول! ان اہل مکہ کو انطاکیہ شہر والوں کا حال سناؤ کہ ان کا کیا حال ہوا۔ ان کے پاس ہمارے رسول آئے یعنی عیسیٰ کے قاصد شمعون الصفا وغیرہ، انہوں نے ان کی تکذیب کی، پہلے ہم نے ان کے پاس دو رسول بھیجے یعنی ثومان و شمعان (ان کے ناموں میں اور بھی اقوال ہیں) ان کو انطاکیہ والوں نے جھٹلایا، تب ہم نے تیسرا آدمی بھیجا اور اس کے ذریعہ پہلے دونوں کی مدد کی تو ان تینوں نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ ہم تمہاری طرف اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔

١٥۔ انطاکیہ والے بولے کہ تم میں رسول ہونے کی کیا فضیلت ہے، تم بھی ہم جیسے آدمی ہو، رحمٰن نے نہ کوئی کتاب بھیجی نہ رسول تم مفت خدا پر جھوٹ جوڑتے ہو۔

١٦ تا ١٧۔ رسولوں نے کہا: ہم جھوٹے نہیں، ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہم اس کے بھیجے ہوئے ہیں، وہ ہمارا گواہ ہے۔ اگر تم

لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا

بھیجے گئے ہیں ○ اور ہمارے ذمہ تو صرف کھلم کھلا پہنچا دینا ہی ہے ○ متکبروں نے کہا

اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ

کہ ہم تو تمہیں منحوس سمجھتے ہیں (کیونکہ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی) قسم ہے اگر تم (اپنے دین کی تبلیغ سے) باز

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ

نہ آؤ گے تو ہم تم کو ضرور سنگسار کر ڈالیں گے اور بے شک ہماری طرف سے تم پر بہت ہی بڑی مار پڑے گی ○ رسولوں نے کہا کہ

ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا

تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے، کیا تم اس سے بدلتے ہو کہ تم کو سمجھایا گیا (کیا اس کا نام نحوست ہے) بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ○

الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ لا

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے میری قوم! رسولوں کے کہنے پر چلو ○

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

ایسوں کا کہنا مانو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے ہیں اور وہ خود سیدھے راستے پر ہیں ○

نہ مانو گے تو ہم پر کوئی اعتراض نہیں کہ ہم تو فقط پیغام رساں ہیں، ہمارا یہی کام ہے کہ پیغام الٰہی تم کو تمہاری زبان میں صاف صاف سمجھا دیں۔

۱۸- کافروں نے کہا کہ ہم کو تم نامبارک معلوم ہوتے ہو، تمہارے ساتھ ہم بدفالی پکڑتے ہیں۔ تمہارے سبب ہم میں نحوست آئی، اگر تم اشاعت توحید سے نہ رکو گے تو ہم تم کو سنگسار کریں گے اور ہم بہت بری طرح پیش آئیں گے اور سخت دردرساں عذاب دیں گے، مار ڈالیں گے۔

۱۹- رسولوں نے کہا کہ تمہاری بدفالی تو تمہیں سے پیدا ہوئی کہ ایمان نہ لائے، اس سے نحوست ہے، کیا تم اس کو جو خدا کا ذکر سنائے اور نصیحت بتلائے بدفالی کا باعث سمجھتے ہو، ہرگز ایسا نہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ تم حد سے گزرے ہوئے ہو، مشرک ہو، تم کو اچھی بات بری لگتی ہے۔

۲۰ تا ۲۱- شہر انطاکیہ کے بیچ میں یا کنارہ پر ایک مرد خدا رہتا تھا یعنی حبیب نجار، جب اس نے رسولوں کا آنا اور سارا قصہ سنا تو وہ دوڑتا آیا اور کہا کہ اے میری قوم! ایمان لاؤ اور رسولوں کا اتباع کرو۔ ایسوں کا اتباع کرو جو تم سے ہدایت پر محنت و مزدوری نہیں مانگتے اور وہ سیدھی راہ پائے ہوئے ہیں۔

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور مجھے کیا ہوا جو اس (اللہ تعالیٰ) کی بندگی نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا فرمایا اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے O

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ

کیا میں اس کے سوا اور دوسرے معبود بناؤں، اگر مجھے رحمان کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے

شَفَاعَتُهُمْ شَیْئًا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْٓ

کچھ کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں O بے شک جب تو میں کھلی ہوئی گمراہی میں جا پڑوں O بے شک میں تمہارے رب پر ایمان لا چکا تو

اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ

تم بھی میری بات سنو (اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ) O (آخر کار کافروں نے اس کو شہید کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس کو حکم ہوا کہ جنت میں داخل ہو جا

قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾

اس نے (جنت میں جا کر) کہا کاش! کہ میری قوم بھی جان لیتی O کہ کن کاموں کے سبب مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں سے کر دیا O

۲۲ تا ۲۵- جب حبیب نجار نے ایمان ظاہر کیا تو کافروں نے ان کو سرزنش کی اور کہا کہ تم ہمارے پرانے دین سے پھر کر ہمارے دشمنوں کے نئے مذہب میں داخل ہو گئے، تب وہ بولے کہ مجھ کو کیا ہو گیا ہے جو میں اپنے مالک کو نہ پوجوں، جس نے مجھ کو پیدا کیا اس کی عبادت نہ کروں، اس کی طرف تم سب بعد موت کے لوٹ کر جاؤ گے۔ کیا یہ چاہتے ہو کہ میں اس کے سوا اوروں کی پرستش کروں اور معبود بناؤں میں یہ ہرگز نہ کروں گا، اس سے کیا فائدہ ہوگا، اگر خدا مجھ کو ضرر و مصیبت دینا چاہے گا تو وہ کچھ مدد نہ دے سکیں گے، ان کی سفارش کچھ نہ چلے گی۔ خدا کے عذاب سے نہ بچا سکیں گے اور نہ مجھ کو یہ کسی طرح سے چھڑا سکیں گے۔ میں خدانخواستہ اگر شرک کروں، سوائے خدا کے اور کو پوجوں تو میں ضرور بے شک سخت گمراہ ہوں اور کھلی ہوئی بے دینی پر ہوں۔ میں صاف صاف کہے دیتا ہوں کہ میں تمہارے سب کے خدا پر ایمان لایا ہوں پس تم بھی اسی پر ایمان لاؤ۔ ''انی امنت بربکم'' کا خطاب یا کفار سے ہو یا رسولوں سے ہو یعنی اے رسولو! میں ایمان لایا تم گواہ رہو۔ مروی ہے کہ حبیب نجار کو کفار نے قتل کر کے سولی دی۔ بعض کہتے ہیں کہ پاؤں سے یہاں تک کھندلا کہ آنتیں پاخانہ کی راہ سے نکل گئیں اور شہید ہوئے۔

۲۶ تا ۲۷- وہ جنت میں داخل ہوئے یا یہ کہ ان کی روح سے بعد موت کہا گیا کہ لو جنت میں جاؤ، یا یہ کہ زندگی میں رسولوں نے ان سے کہا۔ تب انہوں نے کہا کہ کاش! میری قوم کو معلوم ہو جاتا کہ میرے خدا نے میرے گناہ بخش دیے اور مجھ کو جنت میں کیا کیا اکرام کیا اور شہادت لا الہ الا اللہ کا اور شہادت فی سبیل اللہ کا کیا بدلہ دیا تو وہ بھی تصدیق کر لیتے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا

اور اس کے بعد ہم نے اس کی (کافر) قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ وہاں ہمیں کوئی لشکر

مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

اتارنا تھا O وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی (اس قوم کی ہلاکت کے لیے) جبھی وہ (اس سے) آگ کی طرح بجھ کر رہ گئے O

وقف غفران ۴

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

(اور کہا گیا:) ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے (ہنسی اور)

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

ٹھٹھا ہی کرتے ہیں O کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں

اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ط وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

ع ۲۰ / ۲ / ۱

کو ہلاک کر دیا کہ وہ ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ہیں O اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے دربار میں حاضر کیے جائیں گے O

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ صلے اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

ان کے لیے (ہماری قدرت کی) ایک بڑی نشانی مردہ زمین ہے، ہم نے اسے (پانی برسا کر) زندہ (اور سرسبز) کیا، پھر اس سے غلہ نکالا

۲۸ تا ۲۹- جب کافروں نے حبیب کو مار ڈالا تو ہم نے اس کی قوم پر اس کی موت کے بعد کوئی بڑا سا لشکر آسمان سے ان کے ہلاک کرنے کے لیے نہ بھیجا نہ ہم کو اس کی ضرورت و حاجت تھی، بلکہ فقط اتنا ہوا کہ ایک چیخ ان کو پہنچی یعنی جبریل نے دروازہ شہر کے دونوں پھاٹک پکڑ کر ایک للکار بتائی، وہ سب دفعتاً مر کر بجھ کر رہ گئے، ٹھنڈے ہو گئے۔ ذرا حرکت نہ رہی بعض جند سے رسول مراد لیتے ہیں یعنی پھر اور رسول نہ بھیجے۔

۳۰ تا ۳۲- آدمیوں پر سخت حسرت و افسوس ہے، بڑی ندامت ہے کہ ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کو وہ جھٹلاتے نہ ہوں یعنی ہر رسول کی تکذیب کی، اس کے ساتھ مسخرا پن، ہنسی، گستاخی کی (چنانچہ بقول بعض اہل انطاکیہ نے رسولوں کو قتل کر کے کنویں میں چھپا دیا) کیا کافروں کو عموماً اور اہل مکہ کو خصوصاً یہ نہیں معلوم کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ مار ڈالے اور کیسے کیسے قوی لوگ سرکش ہلاک کیے جو وہ اب قیامت تک پھر دنیا میں آنے والے نہیں اور ان سے کوئی ایسا نہیں کہ جو ہمارے پاس آ کر حاضر نہ ہو، سب آئیں گے، اپنے اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

۳۳ تا ۳۶- ان سب کو خصوصاً اہل مکہ کو زمین میں خدا کی قدرت و توحید کی کافی نشانیاں ہیں اور عبرت ہے کہ وہ مردہ ہوتی ہے، ہم اس کو بارش سے زندہ کرتے ہیں، اس میں سے صدہا اقسام کے اناج پیدا کرتے ہیں جس کو وہ کھاتے ہیں۔ اس میں ہم نے طرح طرح کے باغات بنائے چھوہارے انگور وغیرہ اور اس میں ہم نے چشمے زمین چیر کر بہائے

يَأْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا

جس کو وہ کھاتے ہیں O اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ہم نے

فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ

اس میں کچھ چشمے جاری کیے O تاکہ وہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ چیزیں ان (بندوں) کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی تو نہیں

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

پھر (ہمارا) شکر کیوں نہیں بجا لاتے O پاک ہے وہ ذات جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں کو قسم قسم کے جوڑے بنایا اور خود

الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ

ان سے بھی (قسم قسم کی نر و مادہ اولاد پیدا فرمائی) اور ان چیزوں میں بھی کہ جن کو وہ جانتے بھی نہیں ہیں O اور ان کے لیے (ہماری قدرت کی) ایک

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ ۙ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

نشانی رات بھی ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو فوراً ہی وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں O اور سورج اپنے (ایک ٹھہراؤ اور) ٹھکانے

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ ؕ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ

پر چلتا ہے' یہ اندازہ (اور حکم) ہے زبردست' علم والے کا O اور چاند کے لیے ہم نے

کہ وہ درختوں کے پھل میوے کھائیں اور جوان کے ہاتھوں نے کوشش کی بونا جوتنا وغیرہ اس کا ثمرہ پائیں۔ (اس تقدیر پر ''مـــا'' (موصولہ ہوگا) یا یہ کہ وہ چیزیں کھائیں حالانکہ ان کے ہاتھوں نے یہ چیزیں نہیں بنائیں بلکہ قدرت کی دستکاری ہے۔ (اس تقدیر پر 'ما' 'نافیہ ہوگا) کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے اور اسی خدا کا جس کا دیا کھاتے ہیں احسان نہیں مانتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اقسام اقسام کے جوڑے بنائے اور چیزیں پیدا کیں' جن کو زمین نکالتی ہے وہ متفرق جوڑے جوڑے بنائے' کوئی میٹھی کوئی کھٹی اور ان کو بھی جوڑے جوڑے بنائے کوئی مرد کوئی عورت کوئی شقی کوئی سعید اور وہ چیزیں پیدا کیں جن کو وہ نہیں جانتے' بر و بحر میں ہزاروں عجائب غرائب پیدا کیے جہاں تک علم بشری نہیں پہنچا۔

۳۷- لوگوں کو شب تاریک میں عبرت نصیحت و نشان قدرت ہے۔ ہم رات میں سے دن کے نور کو بالکل کھینچ لیتے ہیں تب وہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

۳۸- آفتاب اپنی جائے قرار پر چلتا ہے یعنی اپنے منازل و برج میں سیر کرتا ہے۔ یا یہ کہ آفتاب رات دن چلتا ہے' اس کو کوئی مستقر نہیں' کبھی ٹھہرتا نہیں' یہ باتیں اللہ کی قدرت و اندازہ ہے جو غالب و علیم ہے۔

۳۹- اور ماہتاب کی ہم نے منزلیں مقرر کیں کہ ان میں چلتا ہے اور شمس کے قرب و بعد سے زائد و ناقص ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے' پھر خشک شاخ خمیدہ کہنہ کی طرح رہ جاتا ہے یعنی ہر مہینہ کے بعد

مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ

منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی جھکی ہوئی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے O نہ سورج کی مجال ہے

لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آ سکتی ہے اور ہر ایک آسمان (کے ایک معین دائرہ) میں تیرتا پھرتا

يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾

ہے O اور ان کے لیے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کو ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں بھی کشتی میں سوار کیا (یعنی نوح علیہ السلام کی کشتی میں) O

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا

اور ہم نے ان کے لیے اس (کشتی) کی مثل اور (کشتیاں) بنا دی ہیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں O اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ڈبو دیں پھر

صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى

نہ ان کا کوئی فریاد رس ہو گا اور نہ وہ بچائے جائیں گے O مگر ہم نے اپنی رحمت سے اور ایک وقت

حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

معین تک فائدہ حاصل کرنے کے لیے (ان کو بچا دیا) O اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے سامنے اور پیچھے

بدر ہلال ہو جاتا ہے۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں۔

۴۰۔ آفتاب کو یہ لائق نہیں کہ ماہتاب کو پکڑے یعنی یہ نہ ہوگا کہ آفتاب قمر کے طلوع کے وقت طلوع ہو یعنی رات گویا یہ کہ آفتاب اپنی رفتار ایسی کر لے کہ جس سے ماہتاب کا نور جاتا رہے اور یہ بھی نہیں ہونے کا کہ رات دن سے پہلے آ جائے کہ دن کی روشنی نہ ہو یا یہ کہ دو دن یا راتیں متواتر ہوں۔ سب ستارے اپنے اپنے طریقہ رفتار پر تیرتے ہیں اور گردش کرتے ہیں۔

۴۱ تا ۴۴۔ اور ہماری قدرت کی ایک دلیل کافی اور عبرت کے لیے وافی یہ ہے کہ ہم نے ذریت بنی آدم کو بھری ہوئی کشتی میں اٹھایا یعنی کشتی نوح میں کہ سب آدمی اس میں تھے۔ جو بعد کو پیدا ہوئے وہ ان کی پیٹھوں میں تھے۔ (''مشحون'' بمعنی بھری ہوئی یا وہ جو تیار ہو فقط چلنے کی دیر ہو یا بھاری) ہم نے بنی آدم کے لیے اسی طرح کی اور کشتیاں بنائیں اور سواریاں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو دریا میں غرق کر دیں، پھر وہاں ان کا کوئی فریاد رس بچانے والا نہ ہو اور یہ ڈوب جائیں ہرگز نہ بچیں، مگر یہ کہ ہماری رحمت دستگیر ہوتی ہے، ان کو غرق سے بچاتی ہے اور ایک وقت معین تک کے لیے ان کو اور مہلت دیتی ہے۔

۴۵ تا ۴۶۔ اور جب اہل مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اپنے اگلے پچھلے زمانہ کا خیال کرو جو آئندہ ہوگا یعنی آخرت

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا

آنے والے عذاب سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (تو منہ پھیر لیتے ہیں اور مذاق بناتے ہیں)○ اور جب ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

کوئی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں ○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے

اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ

میں سے کچھ خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کو کھلائیں جن کو اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا سکتا (مگر اس نے ان کو

اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

محتاج بنایا تو ہم کیوں کھلائیں) (تو ان کو جواب دیا گیا کہ) تم تو کھلی ہوئی گمراہی میں ہو (فقراء کی امداد کرنا تو انسانیت کا مسلمہ اصول ہے)○ اور کافر

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً

کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ)○ وہ تو صرف ایک چیخ ہی کا انتظار کر رہے ہیں

وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً

ان کو یک بیک آ لے گی اور وہ (دنیا ہی کے) جھگڑے میں پھنسے ہوں گے ○ پھر نہ وہ کچھ وصیت ہی کر سکیں گے

اور جو پیچھے رہ جائے گا یعنی دنیا' دونوں کے لیے اچھے کام کرو' ایمان لاؤ کہ آخرت میں دنیا کی بھلائی پاؤ گے' تم پر رحمت کی جائے گی' عذاب نہ ہوگا تو وہ لوگ اور سرکشی کرتے ہیں۔ ان کافروں پر کوئی نشانی قدرت یا کوئی معجزہ نبوت کا اللہ کی طرف سے نہیں آتا مگر یہ لوگ اس سے منہ پھیرتے ہیں' تکذیب کرتے ہیں۔ آیات جیسے چاند کے دو ٹکڑے ہونا' سورج کا گہنا قرآن کا اترنا وغیرہ وغیرہ۔

۴۷- جب رؤساء مکہ سے کہا جاتا ہے کہ تم کو خدا نے جو مال و منال دیا ہے اس میں سے اللہ کے راستے میں دو یعنی فقراء مسلمین جو ان سے کہتے تھے' تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس شخص کو کیوں دیں جس کو اگر خدا چاہتا تو دیتا (یعنی تم لوگ تو اے مسلمانو! تقدیر کا اعتقاد رکھتے ہو' یہ جانتے ہو کہ خدا سب کو دیتا ہے تو پھر وہی تم کو کیوں نہیں دیتا ہم سے کیوں مانگتے ہو' وہ زندیق تھے' خدا کے دینے کے معتقد نہ تھے' خدا پر طعن کرتے تھے' ہنستے تھے۔ یا یہ کہ خدا کو مانتے ہوں اور یہ کہتے ہوں کہ جب وہ تم کو اگر چاہتا تو دے دیتا اور پھر اس نے نہیں دیا تو ہم اس کی مرضی کے خلاف کیوں دیں) اے مسلمانو! تم نری صاف کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ یا ''ان انتم ''مسلمانوں کا خطاب ہو کافروں سے یعنی کافروں کے جواب میں مسلمانوں نے کہا کہ اے کافرو! تم گمراہ ہو۔

۴۸ تا ۵۰- اے رسول! کفار مکہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ جو تم کرتے ہو کب آئے گا یعنی روز حشر' اگر تم سچے ہو کہ

وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٥٠ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ

اور نہ اپنے گھر والوں ہی میں لوٹ سکیں گے ○ اور صور پھونکا جائے گا تو وہ فوراً اپنی قبروں سے

مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥١ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا

نکل کر اپنے رب کی طرف (یعنی میدان محشر کی طرف) دوڑے چلے آئیں گے ○ کہیں گے: ہائے ہماری خرابی

مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٢

کس نے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے اٹھا دیا (فرشتے کہیں گے:) یہ وہی وقت ہے کہ جس کا رحمٰن نے وعدہ فرمایا تھا اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا ○

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٥٣

وہ (قیامت) تو صرف ایک ہی زور کی آواز (چنگھاڑ) ہو گی پھر تو وہ فوراً ہی سب ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے ○

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٤ اِنَّ

تو اس دن کسی جان پر کچھ بھی ظلم نہ ہو گا اور تم اسی کا بدلہ پاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے ○ بے شک

ہم مرنے کے بعد اٹھیں گے تو یہ کب آئے گا۔ اے رسول! یہ تکذیب کر کے قیامت کا انتظار کرتے ہیں ایک ایسے زور کی چیخ کا انتظار کرتے ہیں جو ان کو یکا یک بے مہلت آ کر پکڑ لے گی اور وہ بازاروں میں جھگڑتے ہوں گے، کچھ مہلت بھی نہ دے گی۔ (یعنی نفخہ اولیٰ) اس وقت آپس میں وصیت نہ کر سکیں گے، بات منہ سے نہ نکال سکیں گے اور نہ اپنے گھر کو پھر لوٹ کر آ سکیں گے۔

۵۱- صور پھونکا جائے گا۔ یعنی (نفخہ ثانیہ بعث) تب وہ لوگ یکا یک قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل دیں گے۔

۵۲- جب قبور سے نکل کر میدان حشر دیکھیں گے تو کہیں گے: ہائے افسوس! ہم کو قبروں میں سے کس نے جگایا؟ تب آپس میں کہیں گے کہ یہ وہی قیامت ہے جس کی رحمٰن نے خبر دی تھی اور وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے بیان کیا تھا اور سچ کہا تھا۔ یا یہ قول فرشتوں کا ہو، کراماً کاتبین کا ہو کہ یہ وہی ہے جس کا وعدہ رسولوں نے رحمٰن کی طرف سے کیا تھا۔

۵۳ تا ۵۴- قیامت فقط ایک چیخ ہو گی۔ (یعنی نفخہ بعث) اس کے سنتے ہی سب ہمارے دربار میں حساب کتاب کو حاضر ہو جائیں گے۔ تو اس دن کسی پر کچھ ظلم نہ ہو گا کہ حسنات کا بدلہ نہ ملے یا سیئات زائد ہو جائیں اور اے لوگو! تم کو سوائے تمہارے کاموں کے اور کچھ جزاء نہ ملے گی، جیسا کرتے رہو گے وہی بھرو گے۔

۵۵ تا ۵۸- اس دن یعنی بروز قیامت جنت والے یعنی مسلمان عیش میں مشغول ہوں گے، ان کو کچھ خوف نہ ہو گا، وہ خوشحال، شاد ماں رہیں گے، حور عین ابکار کی صحبت عشرت لب جو ہو گی اور وہ اور نعمت ولذت ہو گی۔ اور وہ (فاکہ بمعنی ناعم اور فکہ بمعنی معجب دونوں ہیں) اور ان کی بیبیاں جنت کے درختوں کے سایہ میں ہوں گے، مسہریوں پر چھپر کھٹوں پر تکیہ لگائے ہوئے حجلہ کرامت میں مسند نشین ہوں گے۔ ان کو وہاں گوناگوں میوے ملیں گے اور جو ان کے جی میں آئے گا

اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ﴿۵۵﴾ هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ

جنت والے اس دن مزے سے دل بہلا رہے ہوں گے O وہ اور ان کی بیبیاں (درختوں کے)

ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا

سائے میں تختوں (پر) تکیہ لگائے ہوئے (شان سے) بیٹھے ہوں گے O وہاں ان کے لیے (ہر قسم کے) میوے ہوں گے اور جو کچھ وہ مانگیں گے

يَدَّعُوۡنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ﴿۵۸﴾ وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ

ان کو ملے گا O مہربان رب کی طرف سے فرمایا ہوا ان پر سلام ہوگا O اور (دوزخیوں سے کہا جائے گا کہ) اے مجرمو! آج (جنتیوں

اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا

سے) الگ ہو جاؤ (اور جہنم میں چلے جاؤ) O (اور فرمایا جائے گا کہ) اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم سے یہ عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کی پوجا نہ کرنا

الشَّيۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ

کیونکہ وہ بے شک تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے O اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی

مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۲﴾

سیدھا راستہ ہے O اور بے شک اس (شیطان) نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا پھر کیا تم کو کچھ بھی عقل نہ تھی O

وقف غفران

اور ان کا دل چاہے گا اور وہ مانگیں گے وہ ان کو ملے گا۔ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔ فرشتے سلام کریں گے' رب رحیم کی طرف سے ان کو ہدیہ سلامت و کرامت ملے گا۔

۵۹- اس دن کافروں سے کہیں گے کہ اے نافرمانو سرکشو مجرمو! تم اچھوں کے ساتھ نہ رہو' الگ ہو جاؤ' تم اپنے اعمال کی پاداش پاؤ۔

۶۰ تا ۶۱- اس دن پھر بنی آدم سے ارشاد ہوگا کہ اے اولاد آدم کی! کیا میں نے تم سے یہ عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا' کیا کتاب و رسول نہ بھیجے تھے کہ تم کو سمجھاتے تھے کہ تم شیطان کا کہا نہ مانو وہ تمہارا کھلا ہوا ظاہر ظہور دشمن ہے۔ اس کا حکم نہ کیا تھا کہ تم مجھ کو پوجو' شرک نہ کرو' یہ توحید بہت سیدھی راہ اور سچا طریقہ ہے۔

۶۲- اے بنی آدم! شیطان نے تم میں سے بہت بڑا حصہ گمراہ کر ڈالا' تم نے اس کا کہا مانا' کیا تم بے وقوف تھے' عقل نہ رکھتے تھے' یا یہ کہ بعد والوں سے خطاب ہو کہ اے لوگو! باوجودیکہ شیطان نے تم سے اگلوں کو گمراہ کیا تھا اور تم کو ان کا حال معلوم ہو چکا تھا اور پھر بھی تم نے اس کا کہا مانا۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا O آج اپنے کفر کے بدلے

تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَ

اسی میں جاؤ O اس دن ہم ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور جو کچھ

تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى

وہ (چل کر) کرتے تھے ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے O اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں پٹ کر دیتے

اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

پھر لپک کر وہ رستے کی طرف (ٹٹولتے ہوئے) جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا O اور اگر ہم چاہتے تو

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع

ان کے گھروں پر ہی ان کی صورتیں مسخ کر دیتے (بدل دیتے) پھر نہ وہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے O

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ

اور جس کی عمر ہم بڑی کرتے ہیں اس کو (پیدائشی باتوں میں) الٹا پھیر دیتے ہیں (یعنی بچپن کی طرح اس کی قوتیں کمزور کر دیتے ہیں) پھر وہ

۶۳ تا ۶۴- اے کافرو! یہ جہنم وہی ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا تھا اور جس کا تم کو انکار تھا' اب اس میں جاؤ جلو اور کفر و انکار کا جو رسول و کتاب و آخرت کے ساتھ کرتے تھے بدلہ پاؤ۔

۶۵- آج یعنی بروز قیامت ہم ان کے مونہوں پر مہر سکوت لگاتے ہیں اور ان کے انکار کفر کے بعد ان کی زبان کو بولنے سے بند کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ پاؤں اور سب اعضاء ان کی بری بری حرکات کی صاف صاف اظہار و گواہی دیتے ہیں اور ہم سے سب ان کا حال کہے دیتے ہیں کہ وہ دنیا میں یہ یہ کرتے تھے' ہاتھ سے جو جو کیا تھا اس کی گواہی ہاتھ دیں گے' پاؤں سے جس بری جگہ گئے ہوں گے اس کا بیان پاؤں کریں گے غرض یہ کہ ہر عضو حال بتائے گا۔

۶۶- اور اگر ہم چاہتے تو کافروں کی وہ آنکھیں جن کو وہ گمراہی میں استعمال کرتے ہیں پھوڑ دیتے اور ہدایت کی آنکھیں ان کو ملتیں پس وہ راہ دیکھنے لگتے اور سیدھے راستہ پر دوڑنے لگتے مگر وہ کہاں اور یہ بات کہاں۔ بعض یوں معنی لیتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے تو ان کو اس کے عوض کہ وہ سیدھا راستہ نہیں دیکھتے اندھا کر دیتے۔

۶۷- اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کے مکانوں اور گھروں میں مسخ کر دیتے بندر' کتے' سؤر وغیرہ بنا دیتے' تب یہ کہیں آ جا نہ سکتے اور نہ اپنے پہلے حال کی طرف لوٹ سکتے۔

۶۸- اور جس کو ہم بہت عمر دیتے ہیں' بوڑھا کرتے ہیں تو اس کو دنیا میں ذلیل ومحتاج اوندھا کر دیتے ہیں' کیا

شِعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ

یوں نہیں سمجھتے O اور ہم نے نبی کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ یہ ان کی شان کے لائق ہے (یہ جو کچھ فرماتے ہیں) وہ تو صرف نصیحت اور روشن قرآن ہے O تا کہ

مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا

یہ نبی اس کو ڈر سنائے جو زندہ (دل) ہے اور (مردہ دل) کافروں پر الزام اور حجت ثابت ہو جائے O کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے

خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾

اپنے دستِ قدرت کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے بنائے تو وہ ان کے مالک بن رہے ہیں O اور ہم نے ان کو (جانوروں کو)

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

ان کے لیے نرم کر دیا (یعنی ان کے بس میں کر دیا) تو وہ ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں O اور ان کے لیے ان (چوپاؤں) میں اور

وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں (یعنی دودھ) تو کیا وہ شکر نہیں کریں گے (یعنی ان کو ضرور شکر کرنا چاہیے) O اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود

یہ لوگ یہ باتیں نہیں سمجھتے یعنی بوڑھا ہو کر آدمی پھر لڑکا ہو جاتا ہے، نہ دانت رہتے ہیں نہ ڈاڑھی، نہ آپ پیشاب پاخانہ پھر سکتا ہے نہ اپنے پاؤں کہیں چل سکتا ہے۔ پس جس نے انقلاب ڈالے اور پھر حال اول کی طرف لوٹایا تو پھر وہ موت کے بعد حال اول کی طرف لوٹائے گا یعنی دوبارہ زندہ کرے گا۔

۶۹ تا ۷۰۔ کافر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہیں اس کا رد اترا کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ شعر سکھایا نہ شعر ان کے منصب و مرتبہ کے لائق ہے، وہ تو رسول ہیں ان کا قول تو نصیحت ہے، وعظ و پند ہے اور قرآن ہے جس میں صاف حلال حرام امر و نہی بیان ہوا ہے۔ اور قرآن اس لیے اترا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سے ان لوگوں کو ڈرائیں جو زندہ دل ہیں، عقل والے ہیں اور جو کافر ہیں ان پر کلمہ عذاب ثابت ہو جائے، وہ اس کا انکار کریں، عذاب کے مستحق ہوں، تقدیر ازلی ظاہر ہو۔

۷۱ تا ۷۳۔ کیا ان کو نہیں معلوم کہ ہم نے ان کے لیے اپنے دست قدرت کی مصنوعات میں سے چارپائے پیدا کیے۔ یعنی بلا شرکت غیرے ہم نے اپنے قول کُن سے ظاہر کیے، وہ ان کے مالک ہیں۔ ہم نے ان کو ان کا مسخر کیا اور وہ بعض پر سواری لیتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں صدہا منفعتیں ہیں اور شربت ہیں یعنی ان کا دودھ وغیرہ پیتے ہیں، کیا یہ لوگ یہ باتیں جان کر خدا کا شکر ادا نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے اور احسان نہیں مانتے۔

۷۴ تا ۷۶۔ اور کافروں نے خدا کے سوا اور چیزوں کو معبود بنایا اور ان کو پوجا اس لیے کہ وہ ان کی برے وقت پر مدد کریں اور خدا کے عذاب سے بچائیں۔ حالانکہ وہ بت تو خاک بھی قدرت طاقت نہیں رکھتے۔ مگر اس پر بھی کافر خواہ مخواہ ان کا لشکر بنے ہوئے ہیں، ان کے آگے فضول دست بستہ حاضر کھڑے رہتے ہیں۔ یا یہ کہ قیامت کو وہ سب حاضر کیے

وقف لازم

يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا

ٹھہرالیے ہیں کہ شاید ان کی مدد کی جائے O وہ تو ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے اور وہ اور ان کے لشکر (پجاری وغیرہ) سب (ہمارے دربار میں) حاضر کیے جائیں گے O

يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ

تو (اے نبی!) آپ ان کی بات کا غم نہ کریں بے شک ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں O کیا انسان نہیں جانتا

أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَ

کہ ہم نے اس کو پانی کے ایک قطرے سے بنایا ہے پھر وہ کھلم کھلا (مخالف بن کر) جھگڑالو ہے O اور ہمارے لیے (بے جا)

نَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي

کہاوتیں بناتا ہے اور اپنا پیدا ہونا بھول گیا' کہنے لگا کہ گلی ہوئی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے:

أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ

انہیں وہی زندہ فرمائے گا جس نے ان کو اول بار پیدا فرمایا تھا اور اسے ہر پیدائش کا بخوبی علم ہے O وہ کہ جس نے تمہارے لیے ہرے

الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي

درخت میں سے آگ پیدا کر دی تو جھٹ پٹ تم اس سے آگ سلگانے لگتے ہو O کیا وہ کہ جس نے آسمان

جائیں گے۔ پس اے رسول! تم کو ان کی خرافات باتیں مکروفریب خیانت وغیرہ جو چھپاتے ہیں اور شرک وعداوت جو ظاہر کرتے ہیں کوئی غم میں نہ ڈالے یعنی ان کی تکذیب وخیانت سے کچھ رنج وغم نہ کرو۔

۷۷ تا ۸۰۔ ابی بن خلف ہڈی کو خوب پیس کر حضرت کے پاس لایا اور مجمع میں لا کر کہا کہ بھلا ان ذرّوں کو کون جمع کرے گا۔ اس کا جواب اترا کہ آدمی ابی بن خلف وغیرہ نے کیا اتنا بھی نہیں سمجھا اور جانا کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا ہے اس بدبودار ضعیف بے حقیقت شئے سے آدمی بنایا۔ پس وہ ہوش پا کر ہمیں سے جھگڑا کرنے لگا اور قدرت میں چون و چرا نکالنے لگا اور بے ہودہ باطل باتیں بکنے لگا۔ ہمارے لیے اس نے مثل بنائی یعنی ہڈیاں پیس کر پیش کی اور اپنی خلقت کا اور پیدائش کا حال بھول گیا۔ (پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے اور آگے کو کیا ہوگا' اگر آپ کو سوچتا اور اپنی حقیقت جانتا تو یہ باتیں نہ کرتا) کہنے لگا کہ خاک ہوئی ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ ہاں ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلے عدم محض سے وجود بخشا اور نطفہ سے بنایا' وہ تو سب کا عالم ہے' ہر بات سے خبردار ہے' اس کو پھر زندہ کرنا کیا بات ہے۔ اس نے سبز درخت سے تمہارے لیے آگ نکالی جس کو تم روشن کرتے ہو' دو درخت ہیں' ایک مرخ دوسرا عقار عرب کے جنگل میں مرخ کی تر شاخ کو شاخ عقار تر پر گھسنے سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔

۸۱ تا ۸۳۔ کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اس بات پر قادر نہیں کہ ان کو مرنے کے بعد پھر زندہ کرے

وقف غفران

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ

اور زمین بنائے اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور بنائے' کیوں نہیں اور وہی (بہت کچھ بنانے والا) بڑا پیدا کرنے والا

الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

سب کچھ جاننے والا ہے ○ اس کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو صرف اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ موجود ہو جاتی ہے ○

فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

ع ۵ / ۱۶

پس پاک ہے وہ ذات کہ جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کا کامل اختیار ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ○

سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ ۳۷ آیاتہا ۱۸۲ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رکوعاتہا ۵

سورۃ الصفّٰت مکی ہے　　اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے　　اس میں ایک سو بیاسی آیات' پانچ رکوع ہیں

المنزل ۶

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے باقاعدہ صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں (نمازیوں' مجاہدوں وملائکہ) کی ○ پھر قسم ہے جھڑک کر (اپنے گھوڑوں یا بادلوں کو) چلانے والوں کی یا لوگوں

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

کو پند ونصیحت کرنے والوں کی ○ پھر قسم ہے قرآن پڑھنے والی جماعتوں کی ○ بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے ○ وہ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی

اور ان کی مانند بنا دے۔ ہاں بے شک وہ ضرور قادر ہے' وہ تو خالق ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر بات کا عالم ہے۔ اس کو کسی چیز کے پیدا کرنے میں بس حکم کی دیر ہے' جس چیز کی پیدائش کا ارادہ ہوتا ہے حکم فرماتا ہے' کُن کہتا ہے وہ چیز اسی آن میں موجود ہو جاتی ہے۔ یونہی قیامت کا جب ارادہ کرے گا دم بھر میں ظاہر فرمائے گا۔ وہ پاک ہے' مقدس ہے' منزہ ہے' برتر ہے ہر مثل سے۔ وہ جس کے ہاتھ میں جس کے دست قدرت میں ہر چیز کی حکومت بادشاہی وتصرف ہے' موت و حیات ہے' سب چیزوں کے خزانے بے نہایت ہیں۔ اے بنی آدم! مرنے کے بعد تم اسی کی طرف لوٹو گے۔ سب کو سب کے اعمال کی جزاء دے گا۔

سورۃ الصّٰفّٰت

۱ تا ۵- اے لوگو! قسم ہے صافات کی یعنی ان فرشتوں کی جو آسمانوں میں ہیں' یوں صفیں باندھے کھڑے ہیں جیسے مسلمان نماز میں' اور زاجرات کی یعنی ان کی جو بادل کو ادھر ادھر جھڑک کر ٹہلاتے ہیں' الگ الگ کرتے ہیں' ملاتے ہیں' اور قرآن پڑھنے والے فرشتوں کی یا مسلمانوں کی کہ تمہارا معبود یکتا نرالا ہے' نہ اس کے اولاد ہے نہ شریک وسہیم۔ آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار مالک وخالق ہے اور ان کا جو عجائب قدرت دونوں کے درمیان میں ہیں ہوائیں بادل وغیرہ۔ اور رب مشارق کا یعنی جہاں سے گرمی جاڑے میں سورج نکلتا ہے' ہر دن کے لیے جدا مشرق ہے۔

الْمَشَارِقِ ۝٥ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا

سب چیزوں کا مالک ہے اور مشرقوں (اور مغربوں) کا بھی رب ہے ○ بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں کی خوبصورتی سے سجایا ہے ○ اور ہر سرکش

مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ

شیطان سے اس (آسمان) کو محفوظ رکھنے کے لیے بھی (ان کو بنایا ہے) ○ وہ (شیطان) عالم بالا کے فرشتوں کی باتوں کی طرف کان نہیں لگا سکتے

يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا

اور (ان کو بھگانے کے لیے) ان پر ہر طرف سے (انگاروں کی) مار اور پھینک ہوتی ہے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے ○ مگر جو

مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ

کوئی کبھی کوئی بات (ان کی) لے بھاگتا ہے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارا پڑتا ہے ○ تو (اے نبی ﷺ!) ان سے پوچھیے کیا ان کا بنانا

اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ

بڑی بات ہے یا ہماری مخلوق (آسمانوں اور زمین اور فرشتوں وغیرہ کا بنانا) بے شک ہم نے ان (انسانوں) کو لیس دار چمکتی مٹی سے پیدا کیا ○

٦ تا ١٠- ہم نے دنیا والے آسمان کو یعنی پہلے کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا اور ستاروں کے ذریعہ سے ہر شیطان متمرد سرکش خبیث کے پہنچنے سے اس کو محفوظ کیا کہ وہاں تک نہ پہنچ سکیں۔ شیاطین ستاروں کے سبب ملاء اعلیٰ یعنی فرشتے محافظین وغیرہ کی باتیں نہیں سن سکتے' جب وہاں جانا چاہتے ہیں تو ہر طرف سے ہر جانب سے انگاروں کی ان پر بوچھاڑ کی جاتی ہے اور وہ بھگا دیے جاتے ہیں اور باتیں سننے سے روک دیے جاتے ہیں اور ان کو سخت عذاب شدید لازمی ہوتا ہے مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک کر لے بھاگتا ہے اور سن کر لے اڑتا ہے اور غیبی خبر پا لیتا ہے تو اس کے پیچھے ایک جلتا دہکتا انگارا عذاب کا آتا ہے اور اس کو جلاتا ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے شیاطین آسمانوں کے قریب پہنچ کر فرشتوں کی کچھ باتیں سن کر کاہنوں سے آ کر بیان کرتے تھے' اس لیے کاہن غیب دان مشہور ہو گئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بعد شیاطین کا آسمانوں کے قریب جانا بند کر دیا گیا' اب ان پر شہاب ثاقب دہکتا ہوا انگارا پھینکا جاتا ہے وہ اس سے جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔ قادری غفرلہ

١١- اے رسول! یہ اپنے دوبارہ زندہ ہونے سے تعجب کرتے ہیں تو تم ان سے پوچھو کہ ان کا پھر زندہ کر دینا زائد مشکل بات ہے یا وہ جو ہم نے عجائب غرائب پیدا کیے ہیں وہ مشکل ہے یعنی آسمان فرشتے وغیرہ' ہم نے ان کو آدم سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا جو لیس والی تھی چپکتی تھی' پہلے جو ایسا کر سکتا ہے اس کو دوبارہ زندہ کر دینا کیا مشکل بات ہے۔

١٢ تا ١٥- بلکہ اے رسول! تم نے تو ان کی تکذیب سے تعجب کیا کہ اس قدر دلائل واضح قطعیہ موجود ہیں اور پھر یہ منکر ہیں' مگر یہ مسخراپن کرتے ہیں اور قرآن کے اور تمہارے ساتھ ہنسی کرتے ہیں اور جب نصیحت سنائی جاتی ہے' سمجھائی جاتی ہے تو مانتے نہیں' حق پہچانتے نہیں اور جب کوئی قدرت کی نشانی دیکھتے ہیں مثلاً شق قمر یا کسوف الشمس تو آپس میں تمسخر

عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً

بلکہ آپ نے (ان کی احمقانہ باتوں پر) تعجب کیا اور وہ (ٹھٹھا اور) مذاق کرتے ہیں O اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ کچھ نہیں سمجھتے O اور جب کوئی (ہماری

يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَ

قدرت کی) نشانی دیکھتے ہیں تو (ٹھٹھا) ہنسی بناتے ہیں O اور کہتے ہیں: یہ تو محض کھلا ہوا جادو ہے O (کہتے ہیں:) کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں

كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ

گے تو کیا پھر ہم دوبارہ (زندہ ہو کر) اٹھائے جائیں گے O اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے) O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: ہاں (تم

نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾

ضرور اٹھائے جاؤ گے) اور تم ذلیل اور بے بس ہو گے O بے شک وہ (قیامت) تو صرف ایک ہی جھڑکی (زور کی آواز) ہو گی پھر (یکا یک) وہ (زندہ ہو کر محشر کے

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ

حالات) دیکھنے لگیں گے O اور کہیں گے: ہائے ہماری کم بختی (تو ان سے کہا جائے گا:) یہی (انصاف اور) جزاء کا دن ہے O یہی وہ فیصلے کا دن ہے جس

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا ع ۲۱ ۵

کو تم جھٹلایا کرتے تھے O (اس دن حکم ہو گا کہ) ظالموں کو اور ان کی بیویوں (یا ان کی مثل دوسرے لوگوں کو)

کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو نرا جادو ہے خدا کی طرف سے دلیل نبوت نہیں۔

۱۶ تا ۱۹- کافر کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مر کر بالکل مٹی اور ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم اٹھائے جائیں گے یا ہمارے اگلے باپ دادا زندہ ہوں گے۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ ہاں بے شک تم سب اٹھو گے اور وہاں ذلیل و خوار بھی ہو گے۔ وہ تو ایک چیخ ہو گی (یعنی نفخہ صور دوبارہ زندہ ہونے کے لیے) اس کے سنتے ہی سب قبروں سے نکل کر زندہ ہو کر جمع ہو جائیں گے۔ دیکھنے لگیں گے اور امر الٰہی کا انتظار کریں گے۔

۲۰ تا ۲۱- کافر کہیں گے کہ ہائے افسوس! یہی قیامت ہے۔ یہی بدلہ کا دن ہے۔ تب فرشتے کہیں گے کہ ہاں یہ وہی دن ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے، یہ وہی دن ہے جس میں تم میں اور مسلمانوں میں فیصلہ ہو گا۔

۲۲ تا ۲۶- فرشتوں سے خدا کا ارشاد ہو گا کہ ظالم مشرک کافروں کو اور ان کے جوڑوں کو اکٹھا کرو۔ (جوڑے یعنی ان کے ہم زاد شیاطین وسوسہ ڈالنے والے اور رؤساء کفار) اور جس کو وہ پوجتے تھے۔ بت اور شیاطین ان کو بھی جمع کرو اور سب کو اکٹھا کر کے بیچ دوزخ کی راہ پر لے چلو اور وہاں کنارہ پر ٹھہراؤ کہ وہاں پر ان سے سوال ہونا ہے۔ (یعنی توحید و کلمہ لا الہ الا اللہ کا سوال ہو گا کہ کیوں نہ مانا اور انکار آخرت کا سوال ہو گا۔ یا سوال کا بیان آگے ہے کہ) اب تم کو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے سے کون منع کرتا ہے یعنی اے کافرو! ان سے کیوں نہیں مدد مانگتے، وہ تمہاری مدد کیوں نہیں کرتے۔

الربع

يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ الربع

اور جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتے تھے ان سب کو (جانوروں کی طرح) ہانک کر لاؤ' پھر ان سب کو دوزخ کے راستے کی طرف ہانک لے جاO

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ

(پھر حکم ہوگا کہ) ان کو ٹھہراؤ بے شک ان سے (ان کے اعمال کے متعلق) سوال کرنا ہےO (اور ان سے کہا جائے گا کہ) تمہیں کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں

الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

کرتے (جس طرح دنیا میں کرتے تھے) (وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے)O بلکہ وہ اس دن ندامت سے سر جھکائے ہوں گےO اور وہ ایک دوسرے کی طرف

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا

متوجہ ہو کر آپس میں سوال کریں گےO (اور اپنے سرداروں سے) کہیں گے: بے شک تم ہمیں بہکانے کے لیے (زور میں) دائیں طرف سے آیا کرتے تھےO

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا

وہ (سردار جواب میں) کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لاتے تھےO اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی (گمراہ اور)

طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ

سرکش لوگ تھےO (پھر کہیں گے کہ) ہم سب پر ہمارے رب کا فرمان (عذاب کے متعلق) ثابت (اور پورا) ہو گیا بے شک ہم سب کو

تمہارے رؤساء وہ بہکانے والے تم کو عذاب سے کیوں نہیں بچاتے' اس دن وہ کچھ نہ کر سکیں گے۔ بلکہ سب عابد اور معبود اس دن خدا کی تابعداری کا اظہار کریں گے اور عاجز ہوں گے۔

۲۷۔ اس دم کافر آپس میں جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کا مقابلہ کر کے سوال کرتا ہوگا۔

۲۸۔ کم درجہ والے کافر رئیسوں اور شیطانوں بہکانے والوں سے کہیں گے کہ تم ہی دنیا میں ہم کو سیدھے راستے سے بہکاتے تھے اور ہم پر دباؤ ڈال کر کافر کرتے تھے۔

۲۹ تا ۳۲۔ تب شیطان اور رؤساء کہیں گے کہ ہم نے کیا کیا تم تو خود مسلمان نہ تھے' کافر تھے' ہمارا تم پر قابو نہ تھا نہ کچھ زور کہ خواہ مخواہ مجبوراً کافر کر لیا ہو بلکہ تم خود قوم گمراہ کافر تھے۔ خیر اب ہم سب پر کلمۂ عذاب پروردگار محقق ہو گیا۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا' رب کا غصہ و عذاب ثابت ہو گیا۔ اب کیا ہوتا ہے' اب تو ہم سب عذاب چکھنے والے ہیں' دوزخ میں جلنے والے ہیں' ہم خود گمراہ تھے تو تھے ہم نے تم کو بھی دنیا میں گمراہ کیا اور ایمان نہ لانے دیا۔

إِنَّا كُنَّا غٰوِينَ ﴿۳۲﴾ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿۳۳﴾ إِنَّا

(عذاب) ضرور چکھنا ہے O تو ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا بے شک ہم خود بھی گمراہ تھے O تو بے شک اس روز عذاب میں وہ سب یکساں شریک ہوں گے O

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿۳۴﴾ إِنَّهُمْ كَانُوٓا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلٰهَ

بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں O کیونکہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

إِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ

نہیں تو وہ (اکڑ جاتے تھے اور) تکبر کرتے تھے O اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں

مَّجْنُونٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۷﴾ إِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا

(حالانکہ وہ نبی نہ شاعر ہیں نہ دیوانے) O بلکہ وہ (نبی) دین حق لے کر آئے ہیں اور (خدا کے) سب رسولوں کی تصدیق کرتے ہیں O (اے منکرو!)

الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَ

بے شک تم کو یقیناً درد ناک عذاب چکھنا ہے O اور تم کو صرف تمہاری بد کرداری کا ہی بدلا دیا جائے گا O مگر جو اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ

خاص چنے ہوئے بندے ہیں O ان کے لیے وہ (بہترین) رزق ہیں جو (ہمارے) علم میں ہیں O وہ (ہر قسم کے) میوے ہیں'

۳۳ تا ۳۴- اس دن وہ سب عذاب دوزخ میں شریک ہوں گے' ضالین مضلین' عابدین اور معبودین رؤساء و توابع سب سزا پائیں گے۔ بے شک ہم مشرک مجرموں کے ساتھ یہی کرتے ہیں یعنی جیسے وہ گمراہی میں شریک رہے عذاب میں بھی شریک رہیں گے۔

۳۵- یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے لا الہ الا اللہ کہا جاتا تھا تو یہ اس کے قبول کرنے سے غرور کرتے تھے اور اس کو نہ مانتے تھے۔

۳۶ تا ۳۷- اور دنیا میں یہ کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر کے کہنے سے اور وہ بھی شاعر کیسے کہ مجنون ہیں چھوڑ دیں گے؟ ہرگز ان کی عبادت ترک نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلکہ وہ تو خدا کے رسول ہیں' سچا دین لے کر آئے ہیں اور اگلے رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ کافر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی شاعر کہتے کبھی مجنون' اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے کہ وہ نہ شاعر ہیں نہ مجنون ہیں' وہ تو ہمارے رسول ہیں۔

۳۸ تا ۴۰- اے کفار اہل مکہ! تم سخت عذاب موذی کے دوزخ میں چکھنے والے ہو' تم کو وہی ملے گا جو تم نے کیا ہے یعنی کفر۔ تم پر ظلم نہ ہوگا' اپنا کیا پاؤ گے۔ مگر جو اللہ کے مسلمان مخلص بندے ہیں ان کے گناہ مغفور ہوں گے۔ ''مخلصین'' اگر بصیغۂ فاعل ہو تو یہ معنیٰ ہیں کہ اخلاص والے اور بصیغۂ مفعول ہو تو اس کو معصوم مقبول ہیں۔ دونوں قرأتیں ہیں۔

۴۱ تا ۴۷- ان مخلص مقبول بندوں کو رزق معلوم معین مقدر ملے گا یعنی اتنی دیر بعد جتنی دیر بعد صبح شام دنیا میں ملتا ہے'

مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ

اور چین اور آرام کے باغوں میں ان کی (عزت اور) خاطر داری ہوگی O وہ تختوں پر (شان وشوکت سے) آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے O ان میں

عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا

سفید صاف ستھری شراب کے گلاسوں کا دور چل رہا ہو گا' وہ پینے والوں کو مزہ دے گی O نہ اس میں

غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ

نشہ ہو گا نہ بہکنا اور نہ اس سے ان کے سر میں چکر پیدا ہو گا O اور ان کے پاس شرم سے نیچی نگاہ رکھنے والی (شوہروں کے سوا کسی

عِينٌ ﴿٤٨﴾ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿٤٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

دوسرے کی طرف نہ دیکھنے والی) بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی گویا کہ وہ چھپے ہوئے موتی یا انڈے ہیں O پھر وہ آپس میں ایک دوسرے

يَتَسَاءَلُونَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾ يَقُولُ

کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے O ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا O وہ کہا کرتا

أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا

تھا: کیا تم اسے سچ سمجھتے ہو O کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

اگرچہ وہاں یعنی جنت میں نہ صبح ہے نہ شام۔ قسم قسم کے میوہ جات ہوں گے اور وہ وہاں عزت واکرام سے رہیں گے' طرح طرح کے تحفے پیش ہوں گے۔ ایسے جنت میں رہیں گے جس کی نعمتوں کو فنا وزوال نہیں۔ تختوں پر ان کو بٹھائیں گے' بیٹھے بیٹھے ایک دوسرے کے روبرو ملاقاتیں' محبت کی باتیں کریں گے۔ ان کے خادم ان کی محفل میں شراب مطہر کا دورہ کرائیں گے' پیالے سارے جلسہ میں پھرائیں گے' وہ شراب سفید رنگ کی ہوگی۔ پینے والوں کو عجیب لذت بخشنے والی ہوگی۔ اس کے پینے سے سرور ہوگا اعضاء شکنی نہ ہوگی' پیٹ میں بدہضمی قراقر نہ ہوگی' عقل نہ جائے گی' گناہ نہ آئے گا' بہکنے نہ لگیں گے' سر نہ پھرے گا' جی چھوڑنے کو نہ چاہے گا فقط مزا ہی مزا ہوگا' اس میں نشہ نہ ہوگا۔

۴۸ تا ۴۹- جنت میں ان کے پاس حوریں ہوں گی حیاء دار اور نیچی نگاہیں شرم آلودہ' غیروں کی طرف آنکھ نہ اٹھانے والیاں' خاوندوں کے سوا اوروں کی طرف خیال نہ لے جانے والیاں' بڑی بڑی آنکھوں والیاں' صفا وتازگی میں ایسی جیسے انڈے شترمرغ کے اور وہ بھی گرمی وسردی سے محفوظ اور چھپے ہوئے۔

۵۰ تا ۵۳- جنت کے رہنے والے آپس میں بعض بعض سے باتیں کریں گے' ان میں سے ایک اوروں سے کہے گا کہ میرا دنیا میں ایک دوست تھا' بھائی تھا' عزیز تھا' وہ مجھ کو بہکاتا تھا' مجھ سے کہتا تھا کہ کیا تو تصدیق آخرت کرتا ہے؟ کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک میں مل کر ہڈی اور مٹی رہ جائیں گے تو پھر زندہ کیے جائیں گے' حساب لیا جائے گا' قید ہوں

ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ

تو کیا ہمیں (دوبارہ زندہ کر کے) جزاء سزا دی جائے گی O وہ (جنتیوں سے) کہے گا: کیا تم (اس کو) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو O پھر جب وہ (اس کو)

فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا

جھانک کر دیکھے گا تو اس کو بھڑکتی ہوئی آگ کے بیچ میں دیکھے گا O وہ (اس سے) کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک ہی کر دیتا O اور اگر

نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾

میرے رب (کی عنایت اور اس) کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی ضرور (گرفتار ہو کر جہنم میں) حاضر کیا جاتا O تو کیا ہمیں سوائے پہلی موت کے پھر مرنا نہیں،

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

اور کیا ہم پر عذاب نہ ہوگا O بے شک یہ ہی (دوزخ سے بچ جانا) بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا

کامیابی ہے O ایسی ہی کامیابی کے لیے کام کرنے والوں کو کام کرنا چاہیے O کیا یہ (جنت کی) مہمانی

گے کیا ایسا ہوگا یعنی وہ قیامت کا منکر تھا اور سخت منکر۔

۵۴ تا ۵۵- پھر وہ کہے گا کہ اے جنت والو! چلو ہم چل کر اس کا حال دیکھیں اور دوزخ میں جھانک کر اس کی کیفیت دریافت کریں، یہ کہہ کر وہ خود آئے گا اور اس کو درمیان دوزخ میں بانواع عذاب مبتلا پائے گا۔

۵۶ تا ۵۷- تب اس سے کہے گا کہ اے شخص! خدا کی قسم! تو مجھ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا، قریب تھا کہ تو مجھ کو دوزخ کا مستحق بنا دے، تو مجھ کو بہکاتا تھا اور اپنا تابعدار بنا کر عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا تھا۔ اگر مجھ پر خدا کی رحمت ہدایت نہ ہوتی، شرک سے میری حفاظت عصمت نہ ہوتی تو آج میں بھی تیری طرح معذب فی النار ہوتا۔ یہ دو شخص وہ ہیں جن کا ذکر سورہ کہف میں ہے، ایک یہودا نام تھا مسلمان، دوسرا ابوقطروس نامی کافر۔

۵۸ تا ۵۹- منادی ندا کرے گا کہ اے جنت والو! اب موت ذبح ہوگئی۔ اب وہ نہ آئے گی۔ تب وہ کہے گا خوشی میں کہ (آہا! کیا اب ہم نہ مریں گے اور سوائے اس موت کے جو ایک بار چکھ چکے اب پھر اس کا منہ نہ دیکھیں گے، فرشتہ کہے گا کہ ہاں تم اب نہ مرو گے۔) "وما نحن بمعذبین" دوسرا منادی کہے گا کہ اے دوزخیو! دروازے دوزخ کے بند ہوگئے، اب نہ کوئی نکلے گا نہ آئے گا، تب وہ خوش ہو کر دوسرے جنتیوں سے کہے گا کہ لو اب ہم عذاب بھی نہ پائیں گے، دوزخ تو بند ہوگیا، فرشتہ کہے گا کہ ہاں اب جنت میں ہمیشہ رہو گے تب وہ کہے گا:

۶۰- بے شک یہ بہت اعلیٰ درجہ کی فوز و فتح یابی ہے کہ جنت و ما فیھا ملے اور وہ بھی ہمیشہ کے لیے۔

۶۱- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی جنت کے لیے عاملوں کو چاہیے کہ عمل کریں۔ اپنی جان خدا کی رضا کے لیے کھپائیں، خرچ کرنے والوں کو چاہیے کہ اس کے لیے خرچ کریں، علم و عبادت والوں کو چاہیے کہ اس کی تلاش کریں۔

أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ

بہتر ہے یا (دوزخ میں) تھوہر کے درخت کی O بے شک ہم نے اس (تھوہر) کو ظالموں کے لیے فتنہ (اور جانچ) بنا دیا ہے O بے شک

تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾

وہ (تھوہر) ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ سے نکلتا ہے O اس کا خوشہ ایسا (بدصورت) ہے جیسے شیطانوں کے سر O

فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ

پھر بے شک وہ اس میں سے (مجبورا) کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے O پھر اس پر ان کو

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ إِنَّهُمْ

کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ) ملا ملا کر دیا جائے گاO پھر ان کو جہنم (کی بھڑکتی آگ) کی طرف ضرور واپس ہونا ہے O (اس لیے)

أَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ

کہ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایاO پھر بھی وہ ان کے نشان قدم کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیںO اور بے شک

ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾

ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہو چکے ہیںO اور بے شک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے (مگر انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا)O

۶۲- یہ جنت کے لذائذ اور نعمتیں بہتر مہمانی ہے یا زقوم کا درخت جو کافروں کو ابوجہل وغیرہ کو ملے گا۔

۶۳ تا ۶۵- درخت زقوم کا نام سنا تو کافروں نے ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ زقوم خرما و مسکہ کو کہتے ہیں سو ہم کو وہاں ملے گا۔ تب یہ اترا کہ ہم نے زقوم کہہ کر کافروں کا امتحان لیا' ان کو فتنہ و بلا میں ڈالا۔ وہ تو دوزخ میں ایک درخت ہے جو خاص دوزخ کے درمیان میں جما ہے اور نہایت گڑھے میں دوزخ کی گہرائی میں اگا ہے۔ اس کے پھل کا خوشہ ایسا بدصورت ہے کہ جیسے بھوتوں کے سر یا سانپوں کے پھن۔ شیاطین سانپ ہیں نہایت شریر خبیث یمن کے نواح میں ہوتے ہیں۔

۶۶ تا ۶۸- دوزخی زقوم کھائیں گے' بہ مشکل تمام پیٹ بھریں گے' پیاس لگے گی تو کھولتا ہوا پانی ملے گا کہ زقوم میں مل جائے' پھر دوزخ میں جائیں گے اور بیچ دوزخ میں لوٹیں گے۔

۶۹ تا ۷۴- کافروں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا ہے' انہیں کے قدم بقدم یہ بھی چلتے ہیں' پرانی لکیر کے فقیر ہیں' اسی روش پر دوڑتے ہیں وہی عمل کرتے ہیں۔ اے رسول! اسی طرح ان سے پہلے لوگ گمراہ ہو چکے اور اگلی امتیں اکثر کافر ہوئیں۔ ہم نے ان میں رسول بھیجے جو ان کو ڈراتے تھے' انہوں نے ڈرایا سمجھایا وہ ہرگز ایمان نہ لائے' نصیحت پر خیال نہ کیا' ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ اے رسول! غور کیجیے کہ ان کا کیا انجام ہوا اور ان کو ہم نے کس طرح ہلاک کیا اور کیسی کیسی سزا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ ع

پھر دیکھو کہ ڈرائے جانے والوں کا کیا انجام ہوا (یعنی ہلاک کر دیئے گئے) O مگر اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے خالص بندے (ہلاکت سے محفوظ رہے) O

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

اور بے شک ہم کو نوح (علیہ السلام) نے (مدد کے لیے) پکارا (تو ہم نے ان کی مدد کی) تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے (فریادرس) ہیں O اور ہم نے ان کو

الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور ان کے گھر والوں کو (ان کی درخواست پر) بڑی تکلیف وعذاب سے بچالیا O اور ہم نے ان کی نسل باقی رکھی O اور ہم نے آئندہ آنے والی نسلوں میں ان کی

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ

تعریف باقی رکھی O سارے جہان والوں میں نوح (علیہ السلام) پر سلام ہو O بے شک ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں O بے شک نوح (علیہ السلام)

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ

ہمارے (اعلیٰ درجے کے کامل) ایمان دار بندوں میں سے ہیں O پھر ہم نے دوسروں (نافرمانوں) کو غرق کر دیا O اور بے شک نوح کے گروہ سے (ان کے

شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وقف لازم

طریقے پر چلنے والوں میں سے) ابراہیم بھی تھے O جب کہ وہ (غیروں سے پاک اور) سلامت دل لے کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوئے O جب انہوں نے

دی۔ مگر جو ہمارے برگزیدہ مقبول بندے تھے یا یہ کہ توحید وعبادت میں اخلاص والے تھے انہوں نے کس اعتقاد سے کہا مانا اور ہم نے ان کو کیسا بچایا۔

۷۵ تا ۸۲۔ جب نوح (علیہ السلام) کی قوم نے حکم نہ مانا تب نوح نے ہم کو عذاب کے لیے پکارا' بددعا کی' اس وقت کیا اچھا جواب ہم نے جواب دیا' ان کی دعا قبول کی' کافروں کو ہلاک کیا' ان کو اور ان کی قوم کو' ان کے اہل وعیال کو جو مسلمان تھے کرب عظیم یعنی عذاب غرق سے نجات دی۔ انہیں کی اولاد کو ہمیشہ تک کے لیے باقی رکھا (کشتی والوں کی نسل نہ چلی سوائے نوح کے' ان کے تین بیٹے تھے' ایک سام وہ عرب اور اس کے جزائر اردگرد کے باپ ہیں' دوسرے حام وہ حبشہ بربر سند وغیرہ کے باپ ہیں' یافث کی اولاد میں اور جگہوں کے جتنے آدمی ہیں وہ سب ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نوح کے بعد جو آدمی قیامت تک ہیں سب ان کی ذریّت ہیں۔) ان کی تعریف ان کے بعد والی قوموں میں باقی رہے گی۔ ہمارا نوح پر سلام و اکرام ہے' ہر وقت ان پر رحمت ہے' اپنے زمانہ میں وہ سب جہانوں سے زائد استعداد و اسلام والے تھے۔ ہم ان کو جو قول و فعل میں اچھائی برتتے ہیں اچھی جزاء دیتے ہیں اور یونہی ان کو مکرم کرتے ہیں۔ نوح ہمارے مخلص مصدق بندوں میں سے ہیں۔ ہم نے ان کو اور مسلمانوں کو نجات دے کر جتنے باقی ماندہ کافر تھے سب کو ڈبویا۔

۸۳ تا ۸۷۔ انہی کے یعنی نوح علیہ السلام کے گروہ سے ابراہیم تھے۔ (یا "شیعتہ" کی ضمیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝۸۵ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝۸۶

اپنے باپ (یعنی چچا) اور اپنی قوم سے فرمایا: تم کس کو پوجتے ہو○ کیا خدا کو چھوڑ کر جھوٹ موٹ کے معبودوں کو چاہتے ہو○

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۷ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝۸۸ فَقَالَ اِنِّيْ

تو سارے جہانوں کے رب پر تمہارا کیا گمان ہے○ (جب ان کی قوم نے بت پرستی کے میلے میں چلنے کو کہا) تو آپ نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا○ پھر فرمایا

سَقِيْمٌ ۝۸۹ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝۹۰ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا

کہ بے شک میں تو بیمار ہوں (میں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا)○ تو وہ لوگ ان کو چھوڑ کر پیٹھ پھیر کر چل دیئے○ پھر ابراہیم ان کے معبودوں کی طرف (بت

تَاْكُلُوْنَ ۝۹۱ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝۹۲ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝۹۳

خانے میں چھپ کر) چلے پھر (وہاں پہنچ کر ان بتوں سے) کہا کہ تم (اس چڑھاوے کو) کھاتے کیوں نہیں○ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے بھی نہیں○ پھر تو ابراہیم

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝۹۴ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝۹۵ وَاللّٰهُ

(علیہ السلام) لوگوں کی نظر بچا کر ان (بتوں) کے اوپر سیدھے ہاتھ سے مارنے پر پل پڑے (اور ان کو توڑ پھوڑ ڈالا)○ پھر کافر ابراہیم کی طرف دوڑتے ہوئے آئے

راجع ہو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ سے ابراہیم علیہ السلام تھے۔ یعنی ابراہیم نوح کے طریقہ و مذہب پر تھے اور اس کے طریقہ و سنت پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے)۔ ابراہیم اپنا صاف سچا ہر عیب و کدورت سے پاک دل لے کر اپنے رب کی عبادت کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے اپنے باپ آزر سے اور دوسرے اپنی قوم کے بت پرستوں سے کہا کہ اے قوم! تم خدا کے سوائے جن بتوں کو پوجتے ہو وہ کیا چیز ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود بت ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ خدا کے سوا سب کی عبادت باطل و بے ہودگی ہے، خدا کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے کیا وہ پرستش غیر سے تم سے راضی ہو گا تم کو سزا نہ دے گا، کیا تم اس کو سب جہاں کا مالک نہیں جانتے۔

۸۸ تا ۹۳۔ کفار بروز عید بت پرستی کو کہیں باہر جاتے تھے۔ آپ علیہ السلام سے چلنے کو کہا، انہوں نے تاروں کو دیکھا اور کہا کہ میں بیمار ہوں، مجھ کو نہ لے چلو۔ یعنی وہ لوگ نجومی تھے انہوں نے بھی تاروں کی طرف دیکھ کر یہ بات بیان کی تاکہ وہ جانیں کہ ابراہیم نے اپنی بیماری بذریعہ علم نجوم جانی ہے، یا "فنظر" سے یہ مطلب ہو کہ اپنے دل میں ان کے اقوال مختلفہ پر غور کیا کہ کس طرح ان سے پیچھا چھڑاؤں۔ سوچ کر کہا کہ میں بیمار ہوں۔ یہ سن کر وہ اپنی عید کو چل دیے۔ جب وہ چل دیے تو ابراہیم بت خانہ پہنچے اور بتوں کی طرف متوجہ ہو کر جن کو وہ خدا سمجھتے تھے ان سے کہا کہ اے خداؤ! یہ جو تم پر شہد لگا ہوا ہے اس کو کیوں نہیں کھاتے چاٹتے؟ اس کے جواب میں صدائے برنخاست، تب ابراہیم بولے: ارے تم تو خدا ہو بولتے کیوں نہیں جواب نہیں دیتے کیا ہو گیا ہے۔ پھر تو سیدھے ہاتھ سے پھاوڑہ لے کر مارنا جو شروع کیا سب کو چکنا چور کر ڈالا۔ یا یہ کہ بسبب اپنی قسم کے کہ پہلے کھائی تھی "تاللہ لا کیدن اصنامکم" یہ کام کیا۔ (یمین بتقدیر اول بمعنی دست راست بتقدیر دوم بمعنی قسم)۔

۹۴ تا ۹۶۔ کافر یہ خبر سن کر کہ ان کے بتوں پر آفت آئی وہ بھاگتے دوڑتے آئے۔ ابراہیم سے گفتگو ہوئی حتیٰ کہ

خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾

(اور کہا یہ تم نے کیا حرکت کی)O(ابراہیم نے) فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھ کے تراشے ہوئے بتوں کو پوجتے ہوO حالانکہ تمہیں (اور تمہارے تراشے ہوئے بتوں) اور

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ

تمہارے سب کاموں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا (تو اسی کی پوجا کرنی چاہیے)O بت پرستوں نے (مشورہ کرکے) کہا کہ ان کے لیے ایک عمارت بناؤ (اس میں

اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ

آگ جلاؤ) پھر ان کو اس بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دوO تو کافروں نے ان کے ساتھ داؤ کرنا چاہا تو ہم نے انہیں نیچا دکھایا (کہ ابراہیم کے لیے آگ ٹھنڈی

بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي

کردی)O اور (جب کہ ان کے عرفی باپ (چچا) نے اپنے گھر سے نکال دیا تو) انہوں نے کہا میں (دار الکفر سے ہجرت کرکے) اپنے رب کی طرف جانے والا

الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا

ہوں تو وہی مجھے راستہ بتادے گاO (ملک شام پہنچ کر آپ نے دعا کی کہ) اے میرے رب! مجھے نیک اور لائق اولاد عطا فرماO تو ہم نے ان کو ایک بردبار عقل مند

ابراہیم نے کہا کہ افسوس ہے تم پر، کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود اپنے ہاتھوں سے پتھر لکڑی سے تراشتے ہو کھود کر بناتے ہو؟ حالانکہ خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور جو تم بناتے ہو یعنی لکڑی پتھر اینٹ وغیرہ سب کو اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا ہے تو تم اس کی عبادت چھوڑ کر غیروں کی عبادت کرتے ہو۔

۹۷ تا ۹۸- جب کفار دلیل سے قائل ہوئے تو لڑائی پر آمادہ ہوئے اور آپس میں کہا کہ ابراہیم کے لیے ایک بھٹی بناؤ اور آگ جلا کر اس میں اس کو ڈال دو۔ کفار نے ان کے ساتھ مکر و فریب کرنا چاہا، ایذاء کا قصد کیا، ہم نے سب کو ذلیل کیا یعنی عذاب دوزخ دیا، سزا دی، ناکام رہے۔

۹۹- جب آگ سے نجات دی تب ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ اب میں اللہ کی اطاعت کی طرف بالکلیہ متوجہ ہونے والا ہوں۔ وہ عنقریب مجھ کو ہدایت کرے گا اور ان کفار سے نجات بخشے گا۔

۱۰۰ تا ۱۰۱- جب کفار سے امان ملی تب ابراہیم نے دعا کی کہ پروردگار! مجھے ایک لڑکا دے جو صالح ہو یعنی منصب رسالت سے مشرف ہو۔ ہم نے ان کو خوشخبری دی اور واضح کیا کہ ایسا لڑکا دیں گے جو نہایت بردبار، عقیل، فہیم، حلیم ہوگا۔

۱۰۲- جس لڑکے کی ہم نے خوشخبری ابراہیم کو دی تھی جب وہ پیدا ہو کر بڑا ہوا اور ان کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا یعنی عبادت الٰہی بجالانے لگا یا یہ کہ جنگل کو پہاڑوں پر جانے لگا تو ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے پیارے بیٹے! مجھے خواب میں خدا کا یہ حکم ہوتا ہے کہ میں تجھے اس کی راہ میں ذبح کر ڈالوں، اب تو اس امر میں غور کرلے کہ تو اس بارے میں کیا خیال کرتا ہے یا یہ کہ کیا مشورہ اور کیا حکم دیتا ہے۔ اپنی رائے اور ارادہ دونوں سے مطلع کر۔ لڑکے نے کہا کہ بابا! جو خدا کا حکم ہوتا

تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا

لڑکے کی خوشخبری سنائی (پھر آپ کے لڑکا پیدا ہوا) ○ پھر جب وہ لڑکا آپ کے سامنے (چلنے پھرنے اور) کام کرنے کے قابل ہوگیا تو آپ نے کہا کہ اے

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ

میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو غور کرکے بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا اے میرے باپ! جو کچھ حکم

الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا

آپ کو ہوا ہے اس کو بجا لائیے ان شاء اللہ تعالیٰ آپ مجھ کو صبر کرنے والا ہی پائیں گے ○ پھر جب دونوں نے (ہمارے حکم کے سامنے) گردن جھکا دی اور باپ

الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾

نے بیٹے کو (ذبح کرنے کے لیے) منہ کے بل لٹایا (تو ہم نے اس کو روک دیا) ○ اور ہم نے ان کو نداء کی کہ اے ابراہیم ○ بے شک آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

بے شک ہم نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ○ البتہ یہ کھلی ہوئی آزمائش تھی ○ اور ہم نے ایک بڑا (فربہ) ذبیحہ اس کے فدیہ (بدلے) میں دے کر اسے بچا لیا ○

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا

اور ہم نے (اس قربانی کے ذریعے) آنے والی نسلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا ○ ابراہیم پر سلام ہو ○ ہم نیکوں کو ایسا ہی (نیک) بدلہ دیتے ہیں ○ بے شک وہ

ہے اس کو بجا لاؤ‘ خدا چاہے تو تم مجھے صابرین میں سے پاؤ گے‘ نافرمانی و جزع فزع نہ کروں گا۔ (ذبح میں دو قول ہیں یہ کہ اسماعیل علیہ السلام تھے دوسرے یہ کہ اسحاق علیہ السلام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ اسماعیل ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں ایک حضرت عبداللہ دوسرے اسماعیل علیہ السلام)۔

۱۰۳ تا ۱۱۱۔ جب دونوں باپ بیٹوں نے خدا کا حکم مان لیا اور ذبح پر اتفاق کر لیا اور خدا کو جان سونپ دی تب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو منہ کے بل اوندھا اور بقول بعض کروٹ سے زمین پر لٹایا۔ تب ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! تیرا صبر مکمل ہوگیا۔ تیرا خواب پورا اور سچا ہوا تو نے حکم مانا‘ جو قول و فعل میں سچا راستہ چلتے ہیں ان کو ہم یونہی عمدہ بدلہ وعوض دیتے ہیں۔ واقع میں یہ بہت سخت امتحان تھا جس میں تو پورا اترا۔ ہم نے لڑکے کے بدلے ایک بڑا موٹا فربہ عمدہ مینڈھا دیا اور اس کو ذبح کیا اور ابراہیم کا ان کے بعد آنے والوں میں اچھا ذکر اور ثناء وصفت جاری رکھا کہ لوگ مدت تک ان کی تعریف کریں گے۔ ابراہیم (علیہ السلام) پر ہم نے سلام رحمت اتارا‘ سعادت دی اور ہم اچھوں کو یونہی بدلہ دیتے ہیں کہ دنیا میں مرنے کے پیچھے لوگ تعریف کریں اور قیامت میں جنت میں اعلیٰ مراتب ملیں۔ بے شک ابراہیم ہمارے سچے مخلص پاکیزہ بندوں میں سے تھا۔

۱۱۲ تا ۱۲۲۔ ہم نے ابراہیم کو اسحٰق کی پیدائش کی مبارک باد دی کہ وہ نبی ہوں گے اور خدا کے سچے رسول نیک بخت

عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

ہمارے (اعلیٰ درجہ کے کامل) ایمان دار بندوں میں سے ہیں O اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (دوسرے فرزند) اسحٰق کی بھی خوشخبری دی کہ وہ غیب کی خبر بتانے

مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ ج وَنَجَّیْنٰهُمَا وَ ۳ ع ۳۹ ۷

والا (نبی) اور ہمارے قرب خاص کے مستحق لوگوں میں سے ہوگا O اور ہم نے ابراہیم (یا ان کے پہلے فرزند اسمٰعیل) اور اسحٰق پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی

قَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ ج وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ ج

اولاد میں کوئی نیک ہے اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے O اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بار بار احسان فرمایا O اور ہم نے ان دونوں اور ان کی قوم کو

وَاٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ ج وَهَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ ج

بڑی مصیبت سے نجات دی O اور ہم نے (فرعونیوں کے مقابلے میں) ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب رہے O اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب (توریت) عطا

وَتَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ لا سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا

فرمائی O اور ہم نے ان کو (ان کی قوم کے لیے) سیدھا راستہ دکھایا O اور پچھلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا O موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو O بے شک ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾

نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں O بے شک وہ دونوں ہمارے (اعلیٰ درجے کے کامل) ایمان دار بندوں میں سے ہیں O

وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور بے شک الیاس بھی رسولوں میں سے ہیں O جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے O

ہوں گے اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت اتاری' ان کی تعریف جاری کی اور اولاد کثیر پھیلائی اور اسحٰق پر بھی۔ اور ان دونوں کی اولاد میں ہر طرح کے لوگ ہیں۔ بعض تو محسن یعنی مومن اور بعض کھلے ہوئے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے یعنی کافر۔ ہم نے موسیٰ و ہارون پر احسان و انعام کیا' نبوت کا اکرام کیا' ان کو اور ان کی قوم میں سے جو ایمان لائے تھے قرب عظیم سے مشرف فرمایا' بڑی مشکل و مصیبت سے نجات بخشی یعنی نیل یا سمندر میں غرق ہونے سے بچایا اور ان کی مدد کی اور وہ فرعون اور اس کی قوم پر دلیل اور قوت میں غالب آئے۔ ہم نے ان دونوں کو کتاب توریت دی جو حلال و حرام کی بیان کرنے والی تھی اور ان دونوں کو صراط مستقیم کی ہدایت کی' سیدھے رستہ پر قائم کیا اور ان کے بعد آنے والوں میں ان کا ذکر خیر باقی چھوڑا۔ ان دونوں پر ہمارا سلام رحمت و سعادت ہوں۔ ہم محسنین کو جو قول و فعل میں اچھائی برتتے ہیں یونہی اچھی تعریف کا بدلہ دیتے ہیں۔

۱۲۳ تا ۱۳۲۔ بے شک الیاس بھی ہمارے رسولوں سے ہیں۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو! تم غیر اللہ کی

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ

کیا تم بعل (بت) کی پوجا کرتے ہو اور سب سے اچھے خالق اللہ تعالیٰ جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے

رَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ

کو چھوڑ دیتے ہو ○ پھر انہوں نے الیاس کو جھٹلایا تو وہ (عذاب میں گرفتار کیے گئے اور) جہنم میں ضرور حاضر کیے جائیں گے ○ مگر اللہ کے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى

خالص چنے ہوئے بندے (محفوظ رہے) ○ اور ہم نے پچھلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا ○ الیاس پر

اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

سلام ہو ○ بے شک ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ بے شک وہ ہمارے (اعلیٰ درجے کے)

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ

کامل ایمان دار بندوں میں سے ہیں ○ اور بے شک لوط بھی (ہمارے) پیغمبروں میں سے تھے ○ جب کہ ہم نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

سوائے ایک بڑھیا (بیوی) کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی (عذاب سے) بچالیا ○ پھر سب دوسرے (نافرمان) ہم نے ہلاک کر دیئے ○

عبادت کرتے ہو یعنی بعل کو پوجتے ہو، بعل کے معنی یا تو مطلق رب ہیں یعنی اور مجازی پالنے والوں کو پوجتے ہو اور جو سب سے بڑا اور اچھا پیدا کرنے والا ہے اس کو چھوڑتے ہو۔ اس کی عبادت نہیں کرتے ہو یا بعل بمعنی ثور یعنی بیل ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ بعل بت تھا بیس گز بلند سونے کا، اس کے چاروں طرف منہ تھے، اس کی عبادت کرتے تھے۔ تم اللہ کو چھوڑتے ہو جو سب کا پروردگار ہے۔ تمہارا اور تمہارے کاموں کا خالق ہے اور تم سے پہلے جو باپ دادا گزرے ان کا پیدا کرنے والا ہے۔

اس قوم نے الیاس کا کہنا نہ مانا، جھٹلایا، سزا پائی، اب وہ دوزخ میں پڑے ہوئے عذاب پا رہے ہیں، مگر اللہ کے مخلص بندے جو توحید و عبادت خالص دل سے بجا لاتے ہیں وہ ایسے نہیں۔ ہم نے الیاس کی تعریف پچھلے لوگوں میں باقی رکھی۔ الیاس پر سلام یعنی الیاس پر رحمت و سعادت ہو۔ ہم قول و فعل میں احسان برتنے والوں کو یونہی اچھی جزاء دیتے ہیں۔ الیاس میں دو قرائتیں ہیں۔ ایک الیاسین مضاف مضاف الیہ، بعض نے الیاسین حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مراد لیا ہے آل یٰسین پڑھا ہے۔ یعنی ان کی اولاد پر سلام ہو اور بعض کہتے ہیں کہ الیاسین اور ادریس ایک تھے جن کو الیاسین اور آسمین بھی کہتے ہیں اور الیاس ہمارے سچے مسلمان اور سچے مصدق بندے تھے۔

۱۳۳ تا ۱۳۸۔ لوط ان میں سے تھے جن کو ہم نے ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا، ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی، دونوں لڑکیوں کو عذاب سے بچایا، مگر بڑھیا بیوی کہ وہ منافقہ تھی، وہ کافرہ تھی، وہ کافروں ہی میں شریک

ع ۴ ۲۵ ۸

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾ وَبِاللَّيْلِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾

اور (مکہ والو) بے شک تم ان (کی بستیوں) پر صبح کو اور رات کو بھی گزرتے ہو پھر کیا تمہیں کچھ بھی عقل نہیں (کہ ان سے عبرت حاصل کرو) O

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾

اور بے شک یونس بھی (ہمارے) پیغمبروں میں سے تھے O جب کہ وہ (اپنی قوم سے چھپ کر) بھری کشتی کی طرف نکل گئے O (وہ کشتی

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾

چلنے سے رک گئی) تو قرعہ ڈالا (تو ان کے نام کا قرعہ نکلا) لہٰذا وہ دریا میں پھینک دیئے گئے O پھر ان کو مچھلی نگل گئی اور وہ (اپنے دل میں بہت ہی) شرمندہ تھے O

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ

پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے O تو اس دن تک کہ جس میں سب لوگ اٹھائے جائیں گے (قیامت تک) یقیناً مچھلی کے پیٹ میں

يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ النصف فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنبَتْنَا عَلَيْهِ

پڑے رہتے O (جب انہوں نے تسبیح پڑھی) تو ہم نے ان کو (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) چٹیل میدان میں لا ڈالا اور وہ بیمار (اور کمزور) تھے O اور

شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾

ہم نے ان پر (سائے کے لیے) ایک درخت کدو کا اُگایا O اور ہم نے ان کو لاکھ آدمیوں بلکہ ان سے بھی زیادہ کی طرف بھیجا تھا O

فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ

تو وہ (عذاب کے آثار دیکھ کر) ایمان لے آئے تو ہم نے ان کو ایک وقت معین تک (دنیا پر) برتنے دیا O تو (اے نبی!) آپ ان (کافروں) سے پوچھیے:

النصف

رہی، ان میں رہ کر ان کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ باقی ماندہ کو ہم نے بالکل تباہ کر دیا۔ اے اہل مکہ! تم ان شہروں پر رات دن اکثر گزرتے رہتے ہو جہاں قوم لوط پر عذاب اترا تھا۔ شام صبح تمہاری راہ گزر ہے پھر بھی تم نہیں سمجھتے اور خدا کی تصدیق کر کے ان کی اقتداء سے باز نہیں آتے۔ قریات قوم لوط کی عمورا و صبورا و داوٗ ما و غیرہ راہ گزر کفار مکہ میں واقع تھیں۔

۱۳۹ تا ۱۴۸۔ اور بے شک یونس اپنی قوم کی طرف قاصد بنائے گئے یا یہ مطلب ہو کہ خدا کے رسول تھے اور اس کے بعد وہ مچھلی کے نگلنے کا واقعہ ہوا تھا۔ یہاں رسالت سے مراد قاصد تھا کہ بادشاہ نے قاصد بنا کر بھیجا تھا اور آپ کو رسالت و پیغمبری مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد ملی تھی۔ (دونوں قول ہیں) وہ اپنی قوم سے نکل کر بھاگ گئے یا یہ کہ ان کے پاس نہ گئے بلکہ کشتی کی طرف گئے جو بھری کھڑی تھی فقط چلنے کی ہی دیر تھی، اس میں سوار ہوئے، وہ نہ چلی تب لوگوں نے آپس میں قرعہ ڈالا کہ کون نافرمان ہے؟ قرعہ ان کے نام نکلا، لوگوں کا شک جاتا رہا تب انہوں نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ حکم الٰہی سے ان کو مچھلی نگل گئی۔ اس وقت وہ نادم تھے، اپنے آپ کو ملامت کرتے تھے کہ میں کیوں قوم کے پاس سے بھاگ آیا۔

لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

کیا (ان کے خیال میں) آپ کے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے O کیا ہم نے فرشتوں کو ان کے سامنے عورتیں بنایا ہے اور وہ حاضر تھے O

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

خبردار ہو جاؤ بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں O کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں O

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا

کیا وہ بیٹوں کو چھوڑ کر بیٹیاں زیادہ پسند کرتا ہے O تمہیں کیا ہوا ہے (اس کی شان کے خلاف) کیسا حکم لگاتے ہو O تو کیا تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کچھ بھی دھیان نہیں کرتے O یا تمہارے پاس کوئی کھلی سند اور دلیل ہے O اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لاؤ O اور کافروں نے اللہ تعالیٰ کے

اگر یونس پہلے سے تسبیح الٰہی کرنے والے نہ ہوتے، نماز پڑھنے والے نہ ہوتے تو مچھلی ہی کے پیٹ میں مرتے، وہی ان کی قیامت تک جب سب لوگ اٹھیں گے جگہ ہوتی۔ ہم نے ان کو عراء یعنی خشک صحرا پر جہاں گھاس کا نام نہ تھا ڈال دیا یعنی مچھلی نے اگل دیا۔ اس وقت وہ شکم ماہی میں رہنے کی وجہ سے بہت ضعیف و مریض ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کے سایہ کے لیے ان کے اوپر ایسے درخت کی بیل پھیلا دی جو زمین پر پھیلتا ہے اور بڑے بڑے پتوں سے سایہ کرتا ہے، موٹا تنے والا نہیں ہوتا جیسے کدو، خربوزہ وغیرہ۔ ہم نے ان کو سو ہزار آدمیوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا بلکہ زائد کی طرف (بروایت ایک لاکھ بیس ہزار) وہ سب مسلمان ہوئے، یونس کے چلے جانے کے بعد انہوں نے توبہ کی، ہم نے ان پر عذاب نہ اتارا، ان کو ان کی موت سے مارا اور دنیا میں وقت موت تک ان کو مہلت دی۔

۱۴۹ تا ۱۵۷۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ابوجہل وغیرہ اہل مکہ سے پوچھو کہ کیا خدا کے لڑکیاں ہیں اور تمہارے لڑکے۔ وہ بولے ہاں بے شک ایسا ہی ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ تم خدا کے لیے ایسی چیز پسند کرتے ہو جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔ (وہ کہتے تھے کہ فرشتے عورتیں ہیں اور خدا کی لڑکیاں ہیں، اس کا جواب اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ) کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے تم کو یہ خوب معلوم ہے۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جو تم گواہی دیتے ہو بلکہ یہ لوگ اپنے شیطانی وسوسوں سے افتراء کر کے کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی اولاد ہے یعنی یہ لڑکیاں ہیں، یہ جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے لڑکے چھوڑ کر لڑکیاں اپنے لیے بنائیں، عورتوں کو اپنے لیے پسند کیا۔ افسوس تمہارے حال و خیال پر تم کیسے نامعقول حکم لگاتے ہو خدا کو تم نے اپنے آپ سے بھی کم کر دیا۔ جو بات منہ سے نکالتے ہو اس کو سمجھتے بھی نہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے اور کیا بات اور کیا کام شان الوہیت و ربوبیت کے لائق ہے اور کیا منافی۔ کیا تمہارے پاس کوئی واضح کتاب آ گئی ہے جس کی دلیل عقلی و نقلی سے یہ بات ثبوت کو پہنچ گئی کہ فرشتے خدا کی لڑکیاں ہیں۔ اگر کوئی دلیل کوئی کتاب ہو تو پیش کرو اور اپنے اس وعدے کی سچائی دکھاؤ اگر سچے ہو۔ (''اصطفی'' میں دو قراءتیں ہیں ایک بفتح ہمزہ یعنی بہمزہ استفہام انکاری دوسری بغیر ہمزہ استفہام اس تقدیر پر ''لکذبون'' بیان ہو گا۔)

صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ

درمیان اور جنوں کے درمیان رشتہ قائم کیا (اور کہا کہ جنیوں سے اللہ تعالیٰ کی شادی ہوئی ہے اور ان سے فرشتے پیدا ہوئے ہیں) حالانکہ جن یقیناً جانتے ہیں کہ وہ

الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا عِبَادَ

(بہتان باندھنے والے ضرور گرفتار ہو کر دوزخ میں) حاضر کیے جائیں گے O ان باتوں سے جو یہ (کافر) بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ پاک ہے O مگر اللہ کے چنے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ

ہوئے مخلص بندے (ان بہتانوں سے اللہ کو پاک سمجھتے ہیں) O تو (اے کافرو!) تم اور تمہارے معبود اللہ تعالیٰ کے خلاف (اس کے راستے سے) کسی ک

بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ

نہیں بہکا سکتے O سوائے ان لوگوں کے کہ جو خود ہی جہنم میں جانے والے ہیں O اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں ہر ایک کا ایک مقام اور درجہ معلوم (اور

مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾ وَ

معین) ہے O اور بے شک ہم پر پھیلائے یا صف بستہ (حکم کے منتظر) کھڑے رہتے ہیں O اور بے شک ہم (ہر وقت) اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں O

۱۵۸- کافران مکہ بنوطلیحہ وغیرہ نے خدا اور جنوں کے درمیان میں برادری ٹھہرائی (جنوں سے مراد فرشتے ہیں جن
بنات اللہ کہتے تھے، بعض کے نزدیک مجوس وغیرہ، زنادقہ کے بارے میں یہ آیت ہے جو یزدان واہرمن دو خداؤں کے قائ
تھے کہ ابلیس خالق شر ہے اور یزدان اللہ خالق خیر ہے) حالانکہ جن یعنی فرشتے یہ خوب جانتے ہیں کہ کافر عذاب د
جائیں گے، وہ دوزخ میں پڑیں گے، اس بناء پر ان کی عبادت اور جھوٹی تعریف سے سخت بیزار ہیں۔

۱۵۹ تا ۱۶۰- پھر اللہ تعالیٰ اپنی تنزیہ و تقدیس بیان کرتا ہے کہ وہ ان سب غلط باتوں سے پاک ہے جو کافر اس
شان میں کہتے ہیں، وہ سب سے مبرا ہے۔ کفار اس پر استہزاء اور بہتان کرتے ہیں۔ مگر جو خدا کے سچے بندے اخلا
والے ہیں، کفر و شرک و فواحش سے محفوظ ہیں وہ ایسی باتوں سے بے زار ہیں۔

۱۶۱ تا ۱۶۳- اے اہل مکہ! تم اور تمہارے جھوٹے معبود جن کو پوجتے ہو اتنی قدرت نہیں رکھتے کہ کسی کو فتنہ میں ڈال کر بتو
کی عبادت کرا لیں اور خدا کی پرستش سے روک لیں گمراہ کر دیں مگر وہی آدمی جس پر روز اول سے شقاوت کا حکم لگ گیا ہے ا
دوزخ میں تم سب کے ساتھ داخل ہونے والا ہے یعنی بغیر تقدیر کوئی کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ جس کی قسمت میں کفر ہے وہ تو ضر
کافر ہو کر دوزخ میں جائے گا اور اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئے گا۔ بعض مفسر ''صال الجحیم'' سے مراد ابلیس لیتے ہیں۔

۱۶۴ تا ۱۶۶- کافر جو فرشتوں کو پوجتے تھے تو اس کا رد فرشتوں ہی کی زبانی اترا اور جبریل وغیرہ کا کہنا نقل فرمایا گ
کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لیے ایک مقام معین مقرر آسمان میں نہ بنا ہو، ہم خدا کی عبادت کرتے ہیں، نماز صف
باندھ کر پڑھتے ہیں، اس کی تسبیح و تقدیس کہنے والے ہیں۔

۱۶۷ تا ۱۷۰- کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے قبل کہا کرتے تھے اور جب اور شہروں میں رسولو

اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾

اور بے شک وہ کافر کہتے تھے O اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت یا تذکرہ ہوتا O

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾

تو بے شک ہم بھی اللہ تعالیٰ کے خالص بندے ہو جاتے O تو وہ اس (قرآن) کے منکر ہو گئے تو وہ عنقریب (اپنے انکار کا انجام) جان لیں گے O

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾

اور بے شک ہمارا حکم ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے پہلے (ازل میں) ہو چکا O کہ بے شک انہی کی مدد کی جائے گی (وہی مظفر و منصور ہوں گے) O

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّ

(اور وہ ہمارا لشکر ہے) اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب رہے گا O تو (اے نبی!) ایک وقت معین تک آپ ان سے منہ پھیر لیں O اور

اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا

آپ ان کو دیکھتے رہیں کہ عنقریب وہ (ہمارا عذاب) دیکھیں گے O تو کیا وہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں O پھر جب

نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

وہ (عذاب) ان کے صحن اور میدان میں اترے گا تو جن کو ڈر سنایا گیا ہے ان کی کیا ہی بری صبح ہو گی O تو (اے نبی!) آپ ان سے ایک

کے آنے کا حال سنا کرتے تھے حسرت کیا کرتے تھے: اگر ہم میں بھی کوئی رسول آتا' جیسے اگلوں پر کتابیں اتریں یونہی ہم پر کوئی کتاب اترتی تو ہم بھی مخلص موحد ہوتے' مگر جب رسول قرآن لے کر آئے تو کفر کرنے لگے۔ اب یہ عنقریب بدلہ پائیں گے اور جوان کے ساتھ موت کے وقت اور قبر میں اور بروز قیامت معاملہ کیا جائے گا وہ جان لیں گے۔

۱۷۱ تا ۱۷۳- بے شک ہمارا وعدہ مستحکم ہو چکا اور ازل سے تقدیر میں لکھا جا چکا کہ انجام کار فتح و نصرت و دولت ہمارے مبارک بندوں کو ہے جو رسول ہیں اور جو ان پر ایمان لانے والے ہیں وہی منصور و مظفر ہیں۔ ان کا ہی بول بالا دلیل ظاہر ہو گی اور ہمارا لشکر دنیا و آخرت میں ضرور غالب رہے گا' بروز قیامت بھی ان کو غلبہ ہو گا اور دنیا میں بھی وہی غالب رہیں گے۔

۱۷۴ تا ۱۷۵- اے حبیب! ان کافروں سے تھوڑے دنوں تک ایک وقت معین تک روگردانی کرو' کچھ نہ بولو مگر ان کو کان کھول کر سمجھا دو اور عذاب الٰہی کی خبر دے دو' ہوشیار کر دو' وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے کہ ان کو سزا ملے گی اور ان کا کیا ان کی آنکھوں کے آگے آئے گا۔ چنانچہ بروز بدر تھوڑے ہی عرصہ میں سب مغرور سرکش کفار تلوار کے عذاب سے مغلوب ہو کر جہنم رسید ہوئے۔

۱۷۶ تا ۱۷۹- کیا یہ کفار ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں' جب وہ ان کے شہر کے قریب آئے گا اور اس کو دیکھیں

حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

وقت معین تک کے لیے منہ پھیر لیں O اور آپ انتظار کیجئے تو وہ عنقریب (ہمارا عذاب) دیکھ لیں گے O آپ کا رب جو عزت والا رب ہے ان کی اس

يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع ۵ ۹

بات سے جو وہ (کافر) کہتے ہیں پاک ہے O اور سب پیغمبروں پر سلام ہے O اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے O

سورۃ صٓ مکیۃ ۳۸ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۸۸ رکوعاتہا ۵

سورۂ صٓ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اٹھاسی آیات، پانچ رکوع ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّ

صٓ (اس نامور اور) نصیحت والے قرآن کی قسم! (یہ ہمارا ہی نازل کیا ہوا ہے) O بلکہ کافر (اس کے ماننے سے) تکبر (اور سرکشی) اور مخالفت

گے تو ان کی صبح جو ڈرائے جاتے تھے اور نہ مانتے تھے بہت ہی بری ہوگی۔ اے حبیب! مدت موعودہ قریبہ تک نہ بولو منہ پھیرے ہوئے رہو اور ان کو قریب عذاب کی اطلاع دے دو۔ وہ عنقریب دیکھ لیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔

۱۸۰ تا ۱۸۲۔ اے حبیب! آپ کا رب جو عزت و قدرت و عظمت والا رب ہے وہ ان باتوں سے جو کافر اس کے خلاف شان اس کی طرف نسبت کرتے ہیں منزہ و مقدس و برتر ہے اور اولاد و شریک سے متعالی اور پاک ہے اور اس کی طرف سے رحمت و سلامتی رسولوں پر ہے جنہوں نے اس کے پیغام بندوں کو پہنچائے اور اس کے لیے ہر حالت میں شکر ہے اور سب تعریفیں ہیں کہ رسولوں کو اور مسلمانوں کو نجات و نصرت ملی اور کفار ہلاک و تباہ ہوئے۔ وہ رب العالمین ہے سب جہانوں کا سردار و مالک و پالنے والا ہے۔

سورۂ صٓ

اس سورت میں صٓ کا ذکر ہے کل مکہ میں اتری۔

۱ تا ۲۔ صاد میں کئی اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ صاد بکسر دال حصادا ۃ سے صیغہ امر کا ہے۔ یعنی اے حبیب! قرآن کو بار بار پڑھو اس کی تکرار کرو خوب سمجھو کہ اس میں جو اوامر و نواہی مذکور ہیں واضح ہو جائیں ایمان کفر سے سنت بدعت سے حق باطل سے صدق کذب سے حلال حرام سے خیر شر سے جدا ہو جائے۔ بعض کہتے ہیں کہ صاد اشارہ ہے ''صدمن الهدی'' کی طرف یعنی کفار مکہ ہدایت سے روکے گئے وہ ایمان نہ لائیں گے مثل ابوجہل وغیرہ کے۔ بعض یہ مطلب کہتے ہیں کہ رسول اس قرآن کے بیان میں صادق القول ہیں بعض کہتے ہیں کہ اللہ کے اسم صادق و صمد وغیرہ کی طرف اشارہ ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس حرف کی قسم کھائی ہے یعنی قسم اس حرف اور قرآن کی جو ذکر والا ہے اولین و آخرین کے احوال صحیح کا ذخیرہ ہے۔ ایمان والوں کے لیے عزت و شرافت ہے کہ رسول سچے ہیں اور کافران مکہ جھوٹے بلکہ یہ کفار ریاست و کفر کے غرور میں اور تکبر میں مبتلا ہیں جو رسول سے خلاف و عداوت پر کمر باندھے ہوئے ہیں۔

شِقَاقٍ ۝۲ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ

پر اڑے ہوئے ہیںO ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا تو وہ (ہمارا عذاب دیکھ کر) چلانے لگے حالانکہ وہ چھوٹنے

مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ

(اور رہائی) کا وقت نہ رہا تھاO اور کافروں کو اس سے تعجب ہوا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک شخص ڈر سنانے والا تشریف لایا اور کافروں نے کہا:

هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ

یہ تو جادوگر ہے بڑا جھوٹا O کیا اس نے سب معبودوں کو ایک معبود کر دیا' بے شک یہ تو بڑے

عُجَابٌ ۝۵ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ

تعجب کی بات ہےO اور ان میں سے ان کے سردار یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ (اے لوگو! ان کے پاس سے) اٹھ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو

اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ

بے شک اس میں اس نبی کا اپنا کوئی مطلب ضرور ہےO یہ بات تو ہم نے سب سے پچھلے دین (عیسائیت) میں بھی نہیں سنی تھی'

۳- یہ کافر غرور کرتے ہیں ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر ڈالا۔ جب عذاب آیا تو وہ فریاد کرنے لگے پناہ ڈھونڈنے لگے' تب فرشتوں نے کہا کہ اب کہاں جاتے ہو اب مناص یعنی ملجا و ماوٰی پناہ کی جگہ ڈھونڈنے کا موقع نہیں' اب پناہ نہ ملے گی۔ لات کی ت زائد ہے۔ لا مشبہ بلیس' مناص یعنی حملہ وفرار۔ یہ دستور تھا کہ جب عرب دشمن سے مقابلہ کرتے تو آپس میں مناص مناص کہہ کر حملہ کرتے تھے یعنی سب ایک جا ہو کر زور سے حملہ کرو اور جب دشمن غالب ہوتا تو مناصہ مناصہ بہ نصب صاد کہتے تھے یعنی چلو دوڑ جاؤ اور یہ کہہ کر بھاگ جاتے تھے۔ مناص کا زبر بھاگنے کی علامت تھی۔ جب خدا کا عذاب آیا تو فرشتوں نے کہا کہ اب نہ حملہ کا وقت ہے نہ فرار اور بھاگنے کا۔ اب تو موت ہی موت ہے۔

۴ تا ۵- کفار قریش نے بڑا تعجب اس بات پر کیا کہ ان کے پاس ان میں سے ایک آدمی رسول خدا بن کر ڈرانے کیونکر آیا۔ اور جب اس نے معجزات باہرات صدق نبوت پر دکھائے تو کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے ہمارے دلوں میں تفریق ڈالتا ہے مذہب بت پرستی بگاڑے دیتا ہے اور دروغ گو ہے' خدا پر افتراء کرتا ہے کہ اس نے بھیجا ہے۔ کیا یہ بہت سے خداؤں کو ایک ہی کیے دیتا ہے' یہ بات تو عقل میں نہیں آسکتی نہایت ہی عجیب وغریب بات ہے' وہ کہتے تھے کہ ایک خدا سے اتنے بڑے عالم کا انتظام کیونکر ممکن ہے اور کروڑوں آدمیوں کی حاجت روائی کے لیے ایک خدا کیونکر کافی ہے' اس لیے بہت سے خدا ہونے چاہئیں جن کے سپرد محدود محدود مکانوں کی حاجت روائی مستقلاً ہو۔

۶ تا ۷- رؤساء قریش جمع ہو کر صلاح ومشورہ کرنا چاہتے تھے' جب انہوں نے کلمہ لا الہ سنا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور سب ہم جنس کافروں سے کہا کہ لو چلو اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو' ان کی عبادت پر قائم رہو' تکلیفوں پر صبر کرو' مر جاؤ مگر بت پرستی نہ چھوڑو۔ اب تو یہ دین اسلام پھیلتا ہی چلا جاتا ہے' بظاہر غیب ہی سے اس کی اشاعت کا ارادہ کیا جاتا ہے خیر مجبوری

هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ

یہ تو (ان کی) ایک نئی من گھڑت ہے O کیا ہم میں سے صرف انہی پر یہ ذکر (قرآن) اتارا گیا (اور کیا ہم میں کوئی اس کا مستحق نہ تھا)

شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ

بلکہ وہ میری کتاب (قرآن) سے شک میں ہیں بلکہ انہوں نے ابھی میرا عذاب نہیں چکھا ہے O کیا ان کے پاس آپ کے غالب

رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور بہت بخشش کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں (کہ جسے وہ چاہیں دے دیں) O کیا آسمان اور زمین اور جو کچھ

وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ

ان کے درمیان ہے ان سب پر ان کی حکومت ہے، اگر ہے تو رسیاں لٹکا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں O اور خدا کے لشکر سے لڑیں

مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ

یہ لشکروں میں سے ایک ذلیل لشکر ہے (جو وہاں کے لشکروں سے شکست کھائے گا) O ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور

ہے مگر ہم سب مل کر کوشش کریں۔ یا یہ مطلب ہو کہ یہ رسول جو بادشاہ بن جانا چاہتے ہیں تو ایسی خواہش تو سب کو ہوا ہی کرتی ہے اور وہ اپنے ارادہ میں کوشش کیا ہی کرتے ہیں تو ہم بھی کریں گے اور یہ امر یعنی اشاعت اسلام اتفاقات زمانہ سے ہم پر مصیبت آئی ہے، اس کا نفع ضرور ہے۔ ہم نے ایسی توحید تو کسی ملت و مذہب میں جو پہلے گزرے ہوں نہ سنی یعنی یہود و نصرانی کوئی بھی یہ باتیں نہیں کہتے۔ یہ بات تو ایسی ہے کہ رسول نے اپنی طبیعت سے گھڑی ہے اور خدا پر افتراء کر دیا ہے۔

۸ تا ۱۱۔ کافر کہتے ہیں کہ کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی پر نصیحت آسمانی مخصوص ہو کر ہم سب سے جدا ہو کر اتری، وہی اس لائق ہوئے اور کوئی نہ ہوا۔ کفار مکہ میری نصیحت، میری کتاب، میرے رسول کی رسالت کے بارے میں شک میں گرفتار ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے تاہنوز میرے عذاب کا مزا نہیں چکھا ہے، اگر چکھ لیتے تو اس طرح نہ کہتے اور جب چکھیں گے تو بھی ایسا نہ کہیں گے۔ اے حبیب! کیا آپ کے رب کے خزائن رحمت ان کافروں کے ہاتھ میں ہیں کہ یہ جس کو چاہیں دیں، جس کو چاہیں نہ دیں۔ کیا نبوت و رسالت و وحی و کتاب ان کے پاس ہے کہ رائے لگائیں فلاں کو ملے فلاں کو نہ ملے۔ خدا عزیز ہے، کافروں پر غالب ہے ان کو سزا دے گا۔ وہاب ہے، نبوت و کتاب رسول کو اور بھلائی سب مسلمانوں کو دی۔ کیا یہ کافر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آسمانوں و زمین پر یہ حکمراں ہیں، ہر شئے پر قادر ہیں اور ان میں اور ان کے مابین جو عجائب ملکوت ہیں سب کے یہ مالک ہیں۔ اگر ایسا ہے تو یہ آسمان کے اوپر دروازوں میں گھس کر چڑھ جائیں اور وحی وغیرہ کی حکمرانی کریں اور دیکھیں کہ وہاں پہ فرشتے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی لاتے ہیں، اگر انہیں لانا پسند نہ ہو تو منع کریں۔ یہ سب کفار اس جگہ پڑے ہوئے ہوں گے اور لشکر کا لشکر وہاں مغلوب مقتول مقید ہوگا۔ ''ھنالک'' سے اشارہ مقام بدر کی طرف ہے۔ چنانچہ یہ پیش گوئی تھوڑے زمانہ میں ظاہر ہوگئی۔

ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ

چومیخا کرنے والے فرعون O اور قوم ثمود اور قوم لوط اور جنگل والوں نے (رسولوں کو) جھٹلایا یہ سب گروہ

الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَمَا یَنْظُرُ ع ۱۴

(شکست پائے ہوئے) تھے O ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب (ان پر) لازم ہوا O یہ کفار

هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا

صرف ایک ہی چیخ (صور کی آواز) کا انتظار کر رہے ہیں جس کو نہ کوئی پھیر سکے گا (اور نہ اس کو دیر لگے گی) O اور کافر (تمسخر سے) بولے کہ

قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا

اے ہمارے پروردگار! ہمارا (عذاب کا) حصہ ہم کو حساب کے دن سے پہلے ہی دے دے O (اے نبی ﷺ!) آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے اور ہمارے

دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ

(نعمتوں والے) بندے داؤد کا ذکر کیجیے بے شک وہ (باوجود قدر و حشمت کے ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے O بے شک ہم نے ان کے

۱۲ تا ۱۵- اے حبیب! کفار مکہ سے پہلے نوح کی قوم نے اور ہود کی قوم عاد نے اور فرعون جو اوتاد والا تھا۔ (اوتاد سے مراد ملک عظیم قوی ہے یا اس کے عذاب کے اسباب جن سے مظلوموں کو ستاتا تھا) اور صالح کی قوم ثمود نے اور لوط کی قوم نے اور ایکہ والوں نے شعیب کی تکذیب کی' وہ سب بہ سبب تکذیب رسول کافر ہوئے اور تکذیب کا بدلہ پایا۔ عذاب الٰہی ان پر ثابت ہو گیا۔ متفرق اقسام کے عذابوں سے ہلاک ہوئے' اب یہ تمہاری قوم جو تکذیب کرتی ہے تو کیا یہ بھی اگلوں کی طرح عذاب کی منتظر ہے۔ ہاں ان کو سوائے قیامت کے دن کے صیحۂ بعث کے اور کوئی انتظار نہیں یعنی حجت معجزے وغیرہ سب ختم ہو چکے' اب فقط یہی رہ گیا ہے کہ میزان قیامت قائم ہو سو وہ بھی کچھ دور نہیں۔ پس ایک ہی چیخ کی آواز ہے جس میں کوئی مہلت یا تاخیر انتظار نہیں۔ کوئی اس کا پھیرنے والا نہیں۔

۱۶ تا ۱۷- جب قرآن شریف میں یہ اترا کہ قیامت میں اچھے بروں کو ان کے نامۂ اعمال ملیں گے۔ اچھوں کے سیدھے ہاتھوں میں اور بروں کے الٹے ہاتھوں میں تو کفار مکہ بطور استہزاء و تمسخر حضرت سے بولے کہ ہمارے نامۂ اعمال تو ہم کو یہیں دکھا دو' ہم دیکھ لیں کہ ہم نے کیا کیا ہے اور ان میں کیا لکھا ہے۔ تب یہ آیت اتری کہ اے حبیب! یہ کفار قرآن کی خبروں کو نہیں مانتے' کہتے ہیں کہ پروردگار حساب کے دن سے پیشتر ہمارے نامۂ اعمال ہم کو دے دے تو اے حبیب! تم ان خرافات کا کچھ جواب نہ دو۔ صبر کرو ان کی باتوں سے ملول نہ ہو۔ ہمارے بندے داؤد کا حال دیکھو لوگوں کو سناؤ جو قوت والے تھے یعنی عبادت الٰہی' روزہ' نماز پر بڑی محنت کھینچتے تھے۔ وہ اوّاب تھے یعنی ہمارے فرمانبردار بندے' ہماری طرف اور ہماری عبادت کی طرف متوجہ ہونے والے تھے۔

بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ

لیے پہاڑوں کو تابع کر دیا جو شام اور صبح ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے O اور اکٹھے کیے ہوئے پرندوں کو بھی جو پرا باندھتے رہتے تھے سب ان کے فرمانبردار تھے O

شَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ أَتَاكَ

اور ہم نے ان کے ملک (اور سلطنت) کو مضبوط کر دیا تھا اور ان کو حکمت (نبوت) اور فیصلہ کرنے والا قول (اور سلیقہ) بھی عطا کیا تھا O اور (اے نبی!) کیا

نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ

آپ کو ان جھگڑا کرنے والوں کی بھی خبر پہنچی جب وہ دیوار پھاند کر (داؤد کی) مسجد میں آئے O جب وہ داؤد کے مکان میں داخل ہوئے

مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ

تو آپ ان سے گھبرا گئے' ان لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ڈریئے نہیں ہم دو جھگڑا کرنے والے ہیں کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ إِنَّ

کی ہے تو آپ ہم میں انصاف سے سچا فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھا راستہ بتایئے O بے شک یہ میرا

وقف لازم

۱۸ تا ۱۹- ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر کر دیے تھے۔ پہاڑ ان کے ساتھ صبح و شام خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے' سب پرندے اور پہاڑ خدا کے حکم کے مطیع و منقاد ہیں۔

۲۰- ہم نے داؤد کی بادشاہت کو نہایت مضبوط کیا۔ محافظ چوکیدار وغیرہ فوج بہت تھی۔ وہ لوگ جو ہر شب ان کی محراب عبادت کی پاسبانی کیا کرتے تھے وہ تینتیس ہزار تھے' ہم نے داؤد کو حکمت یعنی نبوت عطا کی اور فصل الخطاب یعنی وہ کلام وہ عقل جو مدعی مدعا علیہ کے درمیان جلد فیصلہ کرا دے۔ (کسی مقدمہ میں دیر نہ رکھتے سچا حکم' جھٹ فوراً سنا دیتے تھے۔ البینة علی المدعی والیمین علی من انکر پر عمل تھا۔)

۲۱ تا ۲۲- اے رسول! تم کو قرآن میں داؤد کے سامنے جو مخاصمت پیش ہوئی تھی اس کی خبر بھی آئی ہے اگر اب تک نہیں آئی تو اب سنو۔ داؤد کی محراب عبادت میں جہاں کوئی پہنچ نہ سکتا تھا چند آپس میں جھگڑنے والے چھت کے اوپر سے کود کر ان کے پاس اتر کر پہنچے' داؤد ان کو دیکھ کر دہشت کھانے لگے کہ باوجود حفاظت کے یہ لوگ اوپر چڑھ کر کیونکر آئے۔ ان لڑنے والوں نے کہا اور وہ درحقیقت فرشتے تھے کہ اے داؤد! تم خوف نہ کھاؤ' ہم فریاد لانے والے ہیں' ہم میں کچھ جھگڑا ہو گیا ہے' ایک نے ایک پر ظلم کیا ہے' مقدمہ لے کر تمہارے پاس آئے ہیں' اب تم ہمارے مقدمے کا فیصلہ کرو اور انصاف و راستی کا حکم دو' ہم میں سے کسی کی طرف داری نہ کرو' ظلم نہ ہونے پائے اور ہم کو سیدھی سچی راہ دکھاؤ۔

۲۳- ہمارا مقدمہ یہ ہے کہ یہ شخص مدعا علیہ میرا بھائی ہے' اس کے پاس ایک کم سو بکریاں تھیں اور میرے پاس ایک۔ اب اس نے کہا کہ وہ بھی مجھ کو دے دے اور مجھ کو مغلوب کر کے اپنی عزت کے بھروسے پر یہ کلام مجھ سے کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس کا یہ کہنا سزاوار تھا یا نہیں۔

هٰذَآ اَخِيْ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف فَقَالَ

بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہی دنبی ہے تو اب یہ کہتا ہے کہ تو اپنی دنبی بھی میرے حوالے کر دے

اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ

اور بات میں مجھ پر زور ڈالتا ہے O داؤد نے کہا: بے شک۔ اس نے تجھ پر زیادتی کی کہ جو

نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ

تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کیا اور بے شک اکثر شرکت والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں

عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ط

مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے (وہ زیادتی نہیں کرتے) اور وہ بہت ہی کم ہیں

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿٢٤﴾ السجدة

السجدة ١٠

اب داؤد سمجھ گئے کہ بے شک ہم نے ان کو آزمایا ہے تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے (اور توبہ کی) O

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ط وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾

اور ہم نے ان کو معاف فرمایا اور بے شک ان کے لیے ہمارے نزدیک یقیناً قریب کا مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانہ (اور منزلت) ہے O

۲۴- داؤد علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس نے تجھ سے جو یہ درخواست کی اور تیری بکری بھی باوجود اس قدر بکریاں ہونے کے تجھ سے مانگی اور اس کا اپنی بکریوں میں ملا لینا چاہا تو اس نے بے شک تجھ پر ظلم کیا اور جب آپس میں مخالفت اور شرکت وقرابت ہوتی ہے تو اکثر ایسے معاملے پیش آتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی پر ظلم کرنے لگتا ہے مگر جو لوگ مسلمان ہیں' اعمال صالحہ خالصاً اللہ کے لیے ادا کرتے ہیں وہ ایسی باتوں سے بچتے ہیں اور وہ دنیا میں بہت تھوڑے ہیں۔

۲۵- داؤد علیہ السلام کا فیصلہ سن کر وہ دونوں فرشتے جیسے آئے تھے ویسے ہی بے تامل کود کر چل دیئے' تب داؤد علیہ السلام سمجھے کہ درحقیقت یہ مقدمہ والے نہ تھے بلکہ خدا کے فرشتے مجھے متنبہ کرنے آئے تھے اور اس بات کا ان کو یقین ہوا کہ ہم نے ان کو محنت و تکلیف میں مبتلا کیا اور ان کا امتحان لیا گیا اور ان سے باز پرس ہوئی تب وہ اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور سجدہ میں گر کر عاجزی' خضوع وخشوع و توبہ و ندامت ظاہر کرنے لگے۔ ہم نے ان کی مغفرت کی' ان کا ہمارے دربار میں بڑا مرتبہ وقرب ہے' وہ مقرب بارگاہ ہیں اور آخرت میں نہایت اچھے بازگشت والے ہیں۔ بعض مفسرین اس مقام میں کئی طرح سے قصہ اوریا کا نقل کرتے ہیں' خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کرام کی عصمت ہر گناہ سے قطعی یقینی داخل ضروریات دین سے ہے' وہ سب قصے خلاف عفت و عصمت ہیں بعض باطل بے اصل بعض ماؤل۔ ہاں ان سے بعض زلات جو درحقیقت گناہ نہیں ہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہیں سرزد ہو سکتے ہیں اور ہوئے

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ

(ہم نے فرمایا:) اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین میں اپنا نائب بنایا تو آپ لوگوں میں حق (اور انصاف) سے فیصلہ کیجیے

بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور نفس کی خواہش کی پیروی نہ کیجیے کہ وہ (آپ) کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بہکا دے گی'

يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ

بے شک جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بہک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ وہ حساب کے

الْحِسَابِ ع ۲۶ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ ع ۱۲/۲ ۱۱

دن کو بھول گئے O اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے بے کار پیدا نہیں کیے'

ہیں جن کے سبب سے بلحاظ ان کے علو مرتبت (بلند مرتبے) کے حضرت رب العزت سے باز پرس ہوئی ہے۔ اس قسم کا واقعہ حضرت داؤد کی طرف بھی مختلف طور سے منسوب کیا جاتا ہے جس کا خلاصہ صاحب تفسیر کی روایت کے بموجب یہ ہے کہ اوریا ایک شخص ان کے لشکر میں تھا' اس کی منگنی داؤد علیہ السلام کے چچا کی بیٹی سے ٹھہری تھی جس کا نام یتشایع تھا' اس میں سسرال والے جھگڑتے تھے' کوئی معاملہ طے نہ ہو چکا تھا' حضرت داؤد علیہ السلام نے جن کے پاس ننانوے (۹۹) عورتیں تھیں اپنی منگنی ٹھہرا کر یتشایع سے نکاح کر لیا۔ یہ معاملہ صرف خلاف اولیٰ ہوا' اس بات کی تنبیہ کے لیے فرشتے بھیجے گئے' اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو خلاف اولیٰ پر تنبیہ فرما دیتا ہے۔ بعض مفسر اس واقعہ کے بالکل منکر ہیں اور اس آیت کے اور طریقوں سے معنی بیان کرتے ہیں۔

نوٹ: ایک شخص کے پیغام کا فیصلہ ہونے سے پیشتر دوسرے شخص کو اپنا پیغام دینا ترک اولیٰ ہے کوئی گناہ نہیں لہٰذا داؤد علیہ السلام کی عصمت پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا جیسے آدم علیہ السلام کے ممنوعہ درخت کے پھل کھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ایسی لغزشیں انبیاء علیہم السلام سے ہو سکتی ہیں' ان کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے' چونکہ انبیاء کرام کا منصب بہت بلند ہے اس لیے ایسی لغزشوں پر ان کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ (قادری غفرلہ)

۲۶- پھر خدا نے مغفرت کر کے داؤد علیہ السلام سے کہا کہ اے داؤد! ہم نے تجھ کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا' بنی اسرائیل کا نبی بھی اور بادشاہ بھی۔ آدمیوں میں عدل و انصاف سے فیصلے کرو اور اپنی خواہش کا اتباع نہ کرنا جیسا اوریا کی منگنی والی عورت کے بارے میں واقع ہوا' اگر بفرض محال خواہش نفسانی کا اتباع کرو گے تو وہ تم کو درجہ بدرجہ گمراہ کر دے گی اور خدا کی راہ سے بہکا دے گی اور جو خدا کی راہ سے بہکا' اس کی اطاعت سے بھاگا' اس کو اس بات کے بدلے کہ وہ حساب کتاب کے دن کو بھول گیا' آخرت کے لیے اعمال صالح نہ کیے عذاب شدید ملے گا۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام کا بہکنا محال ہے اس لیے بفرض محال کی قید لگائی گئی ہے۔

۲۷- ہم نے آسمان و زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں اور ان کے درمیان میں ہیں بے فائدہ بے کار فضول پیدا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ

یہ گمان تو کافروں کا ہے تو کافروں کے لیے آگ سے خرابی ہے O کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ

کام بھی کیے ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بدکاروں کے برابر کر دیں گے (ہرگز نہیں) O

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ

یہ کتاب (قرآن) ہم نے آپ کی طرف اتاری جو برکت والی ہے تاکہ (عقل مند) لوگ اس کی آیتوں کو سوچیں (اور غور کریں) اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ ۭ

نصیحت مانیں O اور ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا (وہ سلیمان) کیا ہی اچھے بندے تھے بے شک (وہ اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے O

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ ۙ فَقَالَ اِنِّيْٓ

جب ان کے سامنے تیسرے پہر کے وقت تین پاؤں پر کھڑے ہونے والے چوتھے پاؤں کے سم کا کنارہ زمین پر لگانے والے تیز رو گھوڑے حاضر کیے گئے O

نہیں کیا کہ وہ سب ایک مدت تک رہیں پھر معدوم ہو جائیں نہ کسی سے باز پرس ہو نہ داد نہ فریاد نہ انصاف ہو نہ کچھ امر ہو نہ نہی نہ وعدہ نہ وعید۔ یہ تو ان لوگوں کے خیالات ہیں جو کافر ہیں قیامت وغیرہ کے قائل نہیں' وہ سمجھتے ہیں کہ زمانہ جیسے چلا آیا یوں ہی رہے گا۔ رسالت' نبوت' حکم الٰہی' قیامت کچھ بھی نہیں۔ تو ان کافروں کو قیامت میں اعلیٰ درجہ کا سخت عذاب پہنچے گا اور عنقریب مرنے کے بعد ہی سب حال کھل جائے گا۔

۲۸- کیا ہم ان لوگوں کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان لائے ان کافروں زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے؟ ہرگز نہیں' کیا ہم مومنوں متقیوں کو کفار فجار کی طرح کر دیں گے؟ ہرگز نہیں' بلکہ مومنوں کو جنت اور کافروں کو جہنم ملے گی۔ یہ آیت ان صحابہ کی شان میں اتری جو بروز بدر سب سے پہلے کافروں سے لڑنے نکلے تھے یعنی مولا علی اور حضرت حمزہ اور عبیدہ بن الحارث' یہ مومنین متقین ہیں اور کافر عتبہ' شیبہ' ولید ہیں۔ علی نے ولید کو' حمزہ نے عتبہ کو اور عبیدہ نے شیبہ کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دونوں گروہ ایک سے ہرگز نہیں ہو سکتے بلکہ انصاف ہوگا' اچھوں کو جنت بروں کو دوزخ ملے گی۔

۲۹- اے رسول! یہ قرآن ہماری کتاب ہے جو ہم نے بذریعہ جبرائیل تمہارے پاس بھیجی ہے' برکت و مغفرت رحمت والی کتاب میں مسلمانوں پر خدا کی رحمت ہے کہ وہ اس کی آیتوں میں فکر کریں' غور سے مطالب سمجھیں اور عقل والے اس سے نصیحت سیکھیں۔

۳۰۔ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) سا فرزند بخشا' وہ اچھا بندہ تھا' اللہ کی طرف رجوع کرنے والا' عبادت گزار' اپنے رب کا فرمانبردار۔

۳۱ تا ۳۳- سلیمان علیہ السلام کے سامنے بعد نماز ظہر عمدہ عمدہ گھوڑے صافنات پیش کیے گئے۔ صافنات عربی

اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾

تو (سلیمان نے) فرمایا: مجھے اپنے رب کی یاد کے لیے (اس کی راہ میں جہاد کے لیے) گھوڑوں کی محبت پسند آئی (پھر انہیں چلانے کا حکم دیا) یہاں تک کہ وہ نگاہ

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

سے غائب ہو گئے O (پھر آپ نے حکم دیا کہ) ان گھوڑوں کو میرے پاس لوٹا لاؤ پھر ان کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے O اور بے شک ہم نے

سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ

سلیمان کو آزمایا اور ان کے تخت پر ایک بے جان (ناقص الخلقت بچہ) ڈال دیا پھر وہ (خدا کی طرف) رجوع ہوئے O (اور) دعا کی: اے میرے رب!

گھوڑے خالص یا وہ گھوڑے جو جب کھڑے ہوتے ہیں تو تین ہی پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ایک پاؤں کا سم کا کنارہ زمین پر ٹکا رہتا ہے یعنی تیز و عمدہ نہایت ہی عجوبہ روزگار تھے' ان کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ بعد ظہر جو وظیفہ پڑھا کرتے تھے یا خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اس کا خیال نہ رہا' جب خیال آیا نہایت نادم ہوئے اور کہا کہ افسوس! میں نے مال دنیا کی محبت کو خدا کے ذکر و عبادت پر غالب کر دیا تھا یہاں تک کہ میرا ورد بعد ظہر یا نماز عصر فوت ہو گیا اور آفتاب حجاب میں یعنی پردہ میں دشت یا کوہ قاف میں جا چھپا۔ پھر خادموں سے کہا کہ لاؤ وہ مال جس نے یاد الٰہی سے مجھ کو روکا تھا اس کو اپنے پاس نہ رکھوں گا' سب گھوڑوں کو پھیر لاؤ۔ خدام سب گھوڑے واپس لے آئے' سب اللہ کی راہ میں تلوار سے کاٹ کر گوشت صدقہ کر دیا' ان کی پنڈلیاں وغیرہ دیکھنے میں نماز عصر فوت ہوئی تھی اور آفتاب ڈوب گیا تھا۔ بعض متکلمین ان روایات کو صحیح نہیں مانتے' کئی طرح سے مطلب بتاتے ہیں من جملہ ان کے ایک یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑے دیکھ کر کہا کہ ان کی محبت مجھ کو خدا کے لیے ہے کیونکہ ان کے ذریعہ جہاد کیا جاتا ہے' ان کو دوڑا کر دیکھا یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ تب کہا: لوٹا لاؤ پھر نہایت محبت سے گردن اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ یہی زیادہ مناسب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۳۴ تا ۳۵- ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو فتنہ بلا و امتحان میں مبتلا کیا اور ان کی کرسی مملکت پر ایک جسم ڈال دیا تب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور عاجزی سے بخشش چاہی اور دعا کی: اے پروردگار! میری خطا سے درگزر اور مجھ کو ایسا ملک مرحمت فرما جو پھر میرے بعد اس کا مستحق کوئی نہ ہو' تو بڑا بخشنے والا ہے' نبوت و بادشاہت جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

ف: مفسر نے مثل عامہ مفسرین کے اس مقام پر مشہور قصہ کی طرف اشارہ کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک ملک فتح کیا' وہاں کی شہزادیوں کو اپنے تحت و تصرف میں رکھا۔ انہوں نے اس سبب سے کہ ظاہر میں مسلمان تھے اور درحقیقت کافر' چالیس دن تک حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھر میں بلا اطلاع سلیمان کے بت پرستی اختیار کی' اس سبب سے حضرت سلیمان علیہ السلام فتنہ میں ڈال دیے گئے۔ چالیس دن تک ان کے ملک پر ایک شیطان قابض رہا' پھر مغفرت ہوئی' جسد سے مراد شیطان ہے۔ محققین مفسرین ان روایات کو نامقبول و نامعتبر ٹھہراتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایک بار انہوں نے یہ تمنا کی کہ میں بہت سی عورتوں سے صحبت کروں گا اور سب کے فرزند پیدا ہوں گے اور سب خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔ ان کی آرزو پوری نہ ہوئی سوائے ایک لڑکے کے اور کچھ نہ ہوا اور وہ بھی کچا بچہ

اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ

مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد اور کسی کو سزاوار نہ ہو بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے O

اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ

تو ہم نے ان کے لیے ہوا تابع کر دی وہ ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے تھے نرم نرم چلتی تھیں O اور دیو بھی (آپ

اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ

کے بس میں کر دیئے) جو ہر ایک عمارت بنانے والا اور سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے والا تھا O اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے رہا کرتے تھے (تا کہ وہ کسی کو

فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

ستا نہ سکیں) O (اور ہم نے فرمایا) یہ (آپ کے لیے) ہماری (بے حساب) بخشش ہے تو آپ کسی پر احسان کریں اس میں سے کچھ دیں یا نہ دیں آپ پر کوئی حساب نہیں

ع ۱۴ / ۱۲ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ ع وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ

(آپ مختار ہیں) O اور بے شک سلیمان کے لیے ہماری بارگاہ میں یقیناً قرب کا مرتبہ اور عمدہ مقام ہے O اور (اے نبی!) ہمارے بندے ایوب کا ذکر کیجیے جب

(ادھورا ہوا) جسد سے مراد وہ لڑکا ہے اور انشاء اللہ نہ کہنے پر ان کو تنبیہ کی گئی۔

نوٹ: کیونکہ منصب نبوت بہت بڑا منصب ہے اس لیے بھول چوک پر بھی ان کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ بھول چوک کوئی گناہ نہیں ہے۔ انبیاء علیہم السلام چھوٹے بڑے ہر قسم کے گناہ سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں' بھول چوک پر بھی وہ اپنے رب سے معافی مانگتے ہیں اس لیے انہوں نے معافی مانگی۔ آئندہ بھول چوک سے حفاظت کی دعا مانگی۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی کہ اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت وحکومت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو بے شک تو بڑا بخشنے والا ہے۔

۳۶ تا ۴۰۔ تو ہم نے حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی دعا قبول کی اور ان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا خدا تعالیٰ کے حکم سے یا ضمیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف راجع ہو یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے وہ نرم نرم مزے مزے سے جہاں کا ارادہ کرتے تھے وہیں کو ان کے تخت کو لے جاتی تھی۔ اور ہم نے جنوں کو اور شیطانوں کو بھی (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) کا مسخر (تابع) بنا دیا تھا' بڑے بڑے کاریگر' ہر قسم کے غوطہ خور دریا کی تہہ سے جواہر نکالنے والے اور علاوہ ازیں اور بہت سے سرکش شریر زبردست جنوں کو مسخر کر دیا کہ جس کو چاہتے (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) قید کر دیتے' وہ آپس میں بندھے ہوئے لوہے کی طوق و زنجیریں پہنے ہوئے دم بخود کھڑے رہتے۔ جب توبہ کرتے فرمان بجا لاتے تب ان کو چھوڑتے اور ہزاروں عجائب غرائب کام لیتے تھے۔ ہم نے (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) سے کہا کہ اے سلیمان! یہ تو ہماری نعمت' ہماری بخشش' ہمارا ملک ہے' ہم نے تم کو جنوں پر حکومت دی ہے جو حکم چاہو دو۔ ان میں سے جس سرکش نافرمان کو چاہو قید رکھو ان باتوں کا تم کو اختیار ہے' ان پر تم سے حساب کتاب نہ ہوگا' تم ماخوذ نہ ہو گے۔ کسی بات پر گناہ نہ ہوگا۔ (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) کا ہمارے دربار میں بڑا رتبہ ہے' مقرب بارگاہ ہیں اور آخرت میں ان کو اچھا اجر عطا کیا جائے گا۔

إِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ أَنِّىْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ

انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے ایذاء اور تکلیف دینے کے لیے شیطان نے چھو دیا (جب آپ کو بیماری اور تکلیف ہوگئی) O (تو ہم نے فرمایا کہ اے ایوب) اپنا

بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌ ۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ أَهْلَهٗ وَ

پاؤں زمین پر ماریئے (جس سے چشمہ نکل آیا ہم نے فرمایا) یہ آپ کے نہانے اور پینے کے لیے ٹھنڈا چشمہ (بہہ رہا) ہے (جس میں نہانے سے ان کو شفا ہوئی) O

مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ

اور ہم نے ان کو ان کے اہل وعیال اور ان کے برابر اور اپنی رحمت سے عطا فرمائے اور یہ عقل مندوں کے لیے نصیحت ہے O (اور ہم نے ان کو اپنی قسم پوری کرنے کا

ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۗ نِعْمَ الْعَبْدُ

حکم دیا کہ) اے ایوب! اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر اپنی بیوی کو مار دو اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے ایوب کو (مصیبتوں میں) صابر پایا وہ بڑے اچھے

إِنَّهٗٓ أَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ أُولِي

بندے تھے بے شک وہ (خدا کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے O اور (اے نبی!) ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو جو قدرت اور علم

الْأَيْدِيْ وَالْأَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ إِنَّآ أَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾

والے تھے یاد کیجیے O بے شک ہم نے ان کو ایک خاص بات کے لیے جو آخرت کے گھر کا یاد کرنا ہے (اور دوسروں کو یاد دلانا) ہے منتخب کر لیا تھا O

۴۱ تا ۴۴۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (حضرت) ایوب (علیہ السلام) کا ذکر کرو اور کفار مکہ کو ان کی خبر سناؤ کہ جب وہ بہت پریشان ہوئے تب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے پروردگار! تیرے حکم سے شیطان نے مجھ کو چھو لیا' وہ طرح طرح کی مشقت و رنج وعذاب و مرض مجھ کو پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اے ایوب! اپنا قدم زمین پر مارو چنانچہ فی الفور ایک چشمہ شیریں زمین سے نمودار ہوا۔ اب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایوب علیہ السلام سے کہا کہ اے ایوب! اپنے ہاتھ میں ایسی جھاڑو لو جس میں سو شاخیں ہوں' اس سے اپنی بی بی کو مارو اور قسم نہ توڑو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ہم نے (حضرت) ایوب (علیہ السلام) کو بلاء و مصیبت میں' بیماری میں صبر کرنے والا پایا۔ وہ اچھے بندے تھے۔ اوّاب یعنی اللہ تعالیٰ کے تابعدار' اس کی یاد اور اطاعت میں مشغول رہنے والے۔ ایوب کی زوجہ رحیمہ یوسف پیغمبر کی لڑکی تھیں' بڑی ہی نیک بخت' بیماری کی حالت میں انہوں نے ایسی بات کہی جو خدا تعالیٰ کو ناگوار ہوئی' ایوب خفا ہوئے اور غصہ میں آکر قسم کھائی کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھ کو شفاء عطا فرمائی تو اے رحیمہ! میں تجھ کو سو کوڑے لگاؤں گا۔ جب اللہ کے فضل سے اچھے ہوگئے' قسم کا پورا کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے آسانی فرما دی اور حکم دیا کہ ایک جھاڑو لو جس میں سو (۱۰۰) شاخیں ہوں اور وہ مار دو قسم پوری ہو جائے گی اور تکلیف بھی نہ ہوگی۔

۴۵ تا ۴۷۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! قرآن پاک میں ہمارے مقبول بندوں' سچے رسولوں کا ذکر کرو۔ (حضرت)

وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۷﴾ وَ اذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَ

اور بے شک وہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک بندوں میں سے تھے O اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل

الْیَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ وَ كُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ

کو بھی یاد کیجئے اور یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے O یہ (قرآن) سراپا نصیحت ہے

لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾

اور بے شک پرہیزگاروں کے لئے (آخرت میں) اچھا ٹھکانہ ہے O (وہ) بسنے کے باغ ہیں جن کے دروازے ان کے لیے (پہلے ہی) کھلے ہوئے ہیں O

ابراہیم (علیہ السلام) جو خلیل الرحمان تھے اور اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) کہ یہ لوگ اپنے زمانوں میں بڑے قوت والے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اور بڑے عمدہ سمجھ والے امور دین ویقین میں گزرے ہیں۔ ہم نے ان کو خاص ایک ہی بات کے لیے خالص کر لیا تھا' دوسری چیز کی طرف توجہ والتفات ہی نہ کرتے تھے' وہ ذکر آخرت اور ذکر خدا تھا یعنی سوائے ذکر خدا اور ذکر آخرت کے دنیا کی طرف توجہ ہی نہ رکھتے تھے۔ وہ برگزیدہ اور اخیار تھے یعنی دنیا میں ہم نے ان کو نبوت اور مسلمانوں کی سرداری کا شرف بخشا تھا اور برگزیدہ کیا تھا اور روز قیامت وہ ہمارے مقربان دربار میں سے ہوں گے۔

۴۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! (حضرت) اسمٰعیل اور الیسع اور (حضرت) الیاس کے چچازاد بھائی ذوالکفل کا ذکر کیجیے۔ ذوالکفل میں چند اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ کسی پیغمبر کے خلیفہ تھے اس سے ان کا نام ذوالکفل پڑ گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کسی بات کو عمدہ طور سے پورا کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ سو (۱۰۰) پیغمبروں کی ضمانت وحفاظت کی کہ کافران کے قتل کو تیار تھے' وہ ان کو کھانا کھلاتے تھے اور حفاظت کرتے تھے تو ان کو قدرت خدا نے کافروں کے شر سے بچا لیا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ خود بھی پیغمبر تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ رجل صالح ولی اللہ تھے۔ مفسر نے یہی قول اختیار کیا کہ ان کا ذکر کرو یہ سب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے۔

۴۹ تا ۵۴- یہ تو ایک عمدہ نصیحت ہے یعنی ذکر انبیاء کرام کہ مسلمانوں کو نیکی اور خیر کی رغبت بڑھے یا یہ کہ قرآن میں سب اولین وآخرین کے ذکر ہیں آپ ان کا حال سنائیے جو اس نصیحت پر چلتے ہیں' خدا سے ڈرتے ہیں کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں کہ ان کا انجام اور مآل کار کیا ہے' ان کو خدا کے پاس اچھا ٹھکانہ ملے گا۔ پھر اس کا بیان کیا کہ وہ اچھا گھر جو آخرت میں ان کو ملے گا وہ کیا ہے' وہ عدن کی جنتیں ہیں جو خدا کی رحمت کا معدن ہیں اور انبیاء وصلحاء کے ٹھہرنے کا مقام ہے' بروز قیامت ان کے دروازے ان کے واسطے کھلے ہوئے ہوں گے' ہر طرح سے آراستہ ہوں گے' وہ وہاں جا کر تخت عزت پر جلوہ افروز ہوں گے' چھپر کھٹوں پر بیٹھیں گے' تکیہ ومسند لگائے ہوئے عیش وعشرت میں طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کے شربت اور شرابیں منگائیں گے اور جو خواہش ہوگی وہ فوراً حاضر ہوگی۔ ان کے پاس حوریں ہوں گی جو نیچی نگاہ رکھنے والیاں ہوں گی' اپنے خاوند کے سوا کسی اور کی طرف نظر نہ اٹھائیں گی' اپنے خاوندوں کی ہم سر' ہم عمر' عالم شباب میں برابر ہوں گی۔ اے مسلمانو! ایسے ایسے عمدہ ثوابوں' انعاموں کا دنیا میں تم کو وعدہ دیا جاتا ہے اور وہ وعدہ یقینی ہے بشرطیکہ تم سچے متقی ہو جاؤ۔ یہ وعدہ بروز حساب پورا ہوگا۔ جنت کی نعمتیں اور عیش ایسے ہوں گے کہ کبھی ان کو فنا نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ

مُتَّكِـِٔيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ

وہ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھیں گے' وہاں قسم قسم کے بہت سے میوے اور پینے کا شربت مانگیں گے O اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی

عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ

ہم عمر عورتیں ہوں گی (جو اپنے خاوندوں کے سوا دوسرے کی طرف نظر نہیں کرتی ہیں) O (اے مسلمانو!) یہ ہیں وہ نعمتیں جن (کے ملنے کا) تم سے

الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَاِنَّ

قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے O بے شک یہ ہمارا دیا ہوا رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا O (ان متقیوں کے لیے تو) یہ نعمتیں ہیں

لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ

اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانہ ہے O (وہ) جہنم ہے جس میں وہ جائیں گے تو وہ کیا ہی برا بچھونا ہے O یہ (کفار کے لیے) ہے تو جہنمی

فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا

اس کو چکھیں جو کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے O اور اس کی شکل کی اور بھی طرح طرح کی چیزیں (ان کے کھانے کو) ہوں گی O (ان کے سرداروں سے کہا جائے گا:) یہ

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ

ایک اور فوج تمہارے ساتھ (جہنم میں) دھنستی ہے (تو وہ کہیں گے:) ان کو کھلی جگہ نہ ملے بے شک ان کو آگ میں جانا ہی ہے (وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں) O

ہمیشہ رہیں گے اور ان سے چھینے نہیں جائیں گے۔

۵۵ تا ۵۸- یہ عیش وعشرت جو مذکور ہوا یہ متقیوں کو ملے گا۔ اب رہے نافرمان' طاغی وسرکش یعنی کافر ابوجہل وغیرہ ان کا حال سنیے کہ ان کو وہاں بہت ہی برا ٹھکانہ ملے گا۔ بری جگہ لوٹ کر جانا پڑے گا' وہ جہنم میں رہیں گے' اس میں بروز قیامت داخل ہوں گے' ان کے لیے جیسے کسی کے لیے فرش تیار ہوتا ہے اس آگ کی آفتیں تیار ہوں گی' وہ بہت ہی برا مقام ہے' یہ ٹھہرنے کا مذکور تھا۔ اب کھانے کا اور پینے کا بیان سنیے کہ ان سے کہا جائے گا کہ یہ گرم کھولتا ہوا جوش مارتا پانی موجود ہے' کافر اس کو سخت پیاس کی وجہ سے پئیں گے اور غاق بھی ہے دوزخیوں کا خون اور پیپ یا نہایت سخت ٹھنڈا گلا دینے والا وہ بھی اس گرم کی طرح سخت ایذاء دینے والا ہوگا اور بھی چند در چند اسی طرح کے حمیم وغساق جیسے عذاب ہوں گے۔

۵۹ تا ۶۱- اور کافروں کو مرتبہ بہ مرتبہ دوزخ میں لے جائیں گے' پہلوں کو پہلے پچھلوں کو پیچھے' رؤساء کفار کو پہلے تاکہ معلوم ہو کہ یہ سرداران کفر تھے اور ان کے چیلوں تابعداروں کو ان کے پیچھے پیچھے۔ اگلے پچھلوں کو اور پہلے اگلوں کو آپس میں لعنت کریں گے' جب رؤساء کے پاس ان کے گمراہ کیے ہوئے چیلے پہنچیں گے تو خدا تعالیٰ ان سے کہے گا کہ لو جیسے یہ دنیا میں تمہارے ساتھ رہے ہیں اب یہاں دوزخ میں بھی تمہارے ساتھ رہنے کو داخل ہوئے۔ تب وہ اگلے آئے

اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝٦٠ قَالُوْا

(ان کے تابع دار سرداروں سے) کہیں گے: بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملے (اور تم پر خدا کی مار ہو) کہ تم ہی یہ مصیبت ہمارے سامنے لائے تو وہ جہنم کیا ہی بُرا ٹھکانہ

رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝٦١ وَقَالُوْا

ہے○ (تابع دار) کہیں گے کہ اے ہمارے رب! جو اس مصیبت کو ہمارے سامنے لایا اس کو جہنم میں دگنا عذاب بڑھا دے○ اور جہنمی آپس میں کہیں گے:

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝٦٢ اَتَّخَذْنٰهُمْ

ہمیں کیا ہوا کہ جن لوگوں کو ہم (دنیا میں) بُرا سمجھا کرتے تھے وہ یہاں دکھائی نہیں دیتے○ کیا ہم نے (ناحق) ان کی ہنسی بنائی تھی (اور ذلیل سمجھا تھا

سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝٦٣ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ

جو وہ جہنم نہیں آئے) یا ہماری آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں (اور چندھیا گئی ہیں جو وہ ہم کو نظر نہیں آتے)○ بے شک یہ دوزخیوں کا باہم

اَهْلِ النَّارِ ۝٦٤ ع قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ ع ۴ ۲۴ ۱۳

جھگڑا یقیناً حق ہے○ (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ میں تو صرف ایک ڈر سنانے والا ہوں (اور اعلان کرتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ واحد قہار کے سوا کوئی

ہوئے کہیں گے: ”لا مرحبا بھم“ ان کو کہیں گے کہ ان کو آرام کا ٹھکانہ نہ ملے، کبھی خوش نصیب نہ ہوں، یہ کم بخت دوزخ میں داخل ہونے والے ہیں۔ وہ بعد والے کہیں گے کہ تم کو مرحبا نہ ہو، تم کو کشادگی نہ ملے، تم کو چھٹکارا نصیب نہ ہو، جو ہم کو برا کہتے ہو خود تم ہی نے تو ہم کو گمراہ کیا اور بری بری کفر وشرک کی رسمیں اور مذہب بت پرستی نکالے، گمراہ کیا، ہم تمہارے مقتدی بنے، ہم پر تو بلا تمہارے ہی سبب سے آئی اور تم پھر ہم ہی کو برا کہتے ہو۔ اب تو یہ برا ٹھکانہ ہم سب کے لیے ہے۔ تب سب اگلے پچھلے مل کر کہیں گے کہ پروردگار! جس نے گمراہ کیا ہے اور یہ برا راستہ نکال کر پچھلوں کو خرابی میں پھنسایا ہے اس کو دوگنا عذاب دے، سب پچھلے اگلوں کو کوسیں گے یہاں تک کہ سلسلہ ابلیس بانی فساد تک پہنچے گا اور وہ ان سب کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔

۶۲ تا ۶۴۔ کفار جب سب رؤساء وغرباء کو دیکھیں گے اور مسلمانوں میں سے جن غریب فقیروں کے ساتھ دنیا میں مسخراپن کرتے تھے اور ان سے ہر طرح اپنے کو اعلیٰ وبالا جانتے تھے دوزخ میں نہ پائیں گے تو کہیں گے کہ آج مسلمانوں میں کے وہ فقیر لوگ کہاں ہیں جن کے ساتھ ہم ٹھٹھا کرتے تھے، ان کو نگاہ حقارت سے دیکھتے تھے، ہم کو وہ آج نظر کیوں نہیں آتے، کیا جیسا ہم انہیں ذلیل اور برائی کا مستحق جانتے تھے وہ ویسے نہ تھے۔ ہمارا ان سے مسخراپن کرنا نازیبا تھا۔ یا وہ بھی کہیں ادھر ادھر دوزخ میں ہیں، ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہو گئے ہیں، نظر نہیں آتے۔ دوزخیوں کے آپس کا یہ جھگڑا اور تکرار اور ایک دوسرے کا لعنت اور پھٹکار کرنا ضرور ہونے والا ہے جس میں شک نہیں۔

۶۵ تا ۶۶۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ میں تو خدا کا بھیجا ہوا ڈرانے والا ہوں، تم مانو یا نہ مانو میرا کام کہہ دینا ہے، میں تم کو خوب سمجھاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ سوائے اللہ وحدہ لاشریک کے کوئی قابل عبادت نہیں، نہ اس کا کوئی ساجھی، نہ اولاد۔ وہ یکتا ہے، قاہر ہے، سب مخلوق پر غلبہ والا ہے۔ سات آسمانوں کا اور زمین کا مالک پروردگار ہے اور اس کا بھی جو

الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾

معبود نہیں O جو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے عزت والا بڑا بخشنے والا ہے O آپ فرمایئے کہ وہ (قیامت کی خبر)

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ

ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے O تم اس سے منہ پھیرے ہوئے (غفلت میں) ہو O مجھے (بغیر وحی کے) عالم بالا کے لوگوں کی جب وہ (آدم کے بارے میں)

عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ

بحث کر رہے تھے کیا خبر تھی (میں تم سے جو کچھ کہتا ہوں بغیر وحی کے اپنی طرف سے بنا کر نہیں کہتا ہوں) O مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں تم کو صرف

اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا

صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O (اے نبی! اس وقت کو یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے

مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ

انسان پیدا کرنے والا ہوں O پھر جب میں اس کو اچھی طرح بنا لوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں تو تم اس کو سجدہ

سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط

کرنا O (جب آدم کو پیدا کیا) تو سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا (ان میں سے کوئی باقی نہ رہا) O مگر ابلیس نے نہ کیا'

ان کے درمیان میں ہے' وہ عزیز غالب ہے' کافروں کو سزا دے گا' وہ غفار بھی ہے' مسلمان توبہ کرنے والے کا گناہ ضرور بخشے گا۔

٦٧ تا ٦٨- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے اہل مکہ! اے کافرو! تم اس خبر قیامت کو کھیل سمجھ رہے ہو یہ بڑی ڈراؤنی' ہولناک' ہیبت ناک خبر ہے جس سے تم بے پروائی کرتے ہو۔ یا یہ کہ قرآن شریف کوئی ادنیٰ معمولی درجہ کا قصہ کہانی نہیں ہے' اس کے مضامین کو تو دیکھو کیا کہہ رہے ہیں۔ عجیب وغریب مقدس کتاب ہے عظمت و کرامت والی کہ اس میں سب اگلے پچھلے قصے مذکور ہیں اور سب سچے یقینی مگر پھر بھی اس کو تم جھٹلاتے ہو۔

٦٩ تا ٧٠- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ مجھ کو خود بخود کیا علم تھا کہ ملاء اعلیٰ کس بات میں گفتگو کرتے تھے اور جھگڑتے تھے' بات یہی ہے نا کہ میری طرف خدا کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہے' اس کے ذریعہ سے مجھ کو غیب کی خبریں معلوم ہوتی ہیں۔ میری طرف وحی یہ ہے کہ میں تم کو قرآن کے قصے عبرت خیز سنا کر ڈراؤں کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف نذیر ہوں یعنی کھلم کھلا تمہیں ڈرانے کے لیے آیا ہوں۔ میں تم کو تمہاری صاف فصیح بامحاورہ عربی زبان میں ڈراتا ہوں یعنی اگر میں رسول نہ ہوتا تو مجھ کو وہ اخبار جو عرب والوں نے کبھی نہ سنے تھے کیونکر معلوم ہوتے۔ یہ ایک سچی یقینی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر تعلم و تعلیم ظاہری مجھ سے اسرار غیبی ظاہر کرا دیے اور مجھ پر غیب کے دروازے کھول دیے۔

٧١ تا ٧٤- پھر اس گفتگو کا ذکر کیا جو وقت ارادۂ تخلیق آدم اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کی تھی کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ

اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ

اس نے غرور کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا O (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے ابلیس! اس کو سجدہ کرنے

تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ط اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾

سے جس کو میں نے اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا تجھے کس چیز نے روکا' کیا تجھے غرور آ گیا یا تو تھا ہی مغروروں میں سے؟ O

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ط خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾

ابلیس نے کہا: میں اس سے (یعنی انسان سے) بہتر ہوں' مجھے تو نے آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے بنایا ہے O

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى

(اللہ تعالیٰ نے غضب سے) فرمایا کہ تو جنت سے نکل جا بے شک تو مردود (دھتکارا گیا) ہے O اور بے شک قیامت تک تجھ پر

وسلم)! یاد کرو جب کہ آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں آدمی مٹی سے بنانے والا ہوں۔ جب میں اس کے قالب خاکی کو بنا کر تیار کرلوں اور وہ خاکی پتلا پورا جسم بن جائے اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دوں تو اس وقت تم سب کے سب بے چون و چرا اس کے سامنے اس کی تعظیم کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا' اس میں اپنی روح ڈال دی تو سب فرشتے سجدے میں گر پڑے' سب نے حکم مانا مگر ابلیس یعنی شیطان نے غرور کیا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے سرکشی کی اور وہ بسبب انکار وغرور کے کافروں میں سے ہو گیا اور مردود ہو گیا۔

۷۵- پروردگار نے فرمایا کہ اے ابلیس! تو نے ہمارا حکم نہ مانا' جس چیز کو میں نے یہ شرف بخشا کہ اس کو اپنے دونوں قدرتی ہاتھوں سے پیدا کیا' خاص اپنے دست قدرت سے اس کی صورت گری کی اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کس نے منع کر دیا؟ کیا تجھ کو آدم کے سجدہ کر لینے میں غرور آیا اور تو اپنے کو کچھ بہت بڑا سمجھا؟ کیا تو کوئی اس سے بڑے مرتبہ کا تھا کہ تجھ کو میرے حکم کی مخالفت جائز تھی ہرگز نہیں۔ ''بیدی'' سے مراد مجازاً قدرت ہے یعنی بلاواسطہ ملائکہ میں نے خاص اپنے حکم کُن سے آدم کو پیدا کیا اور یہی تاویلیں صحیح ہیں۔ بالجملہ ''بیدی'' کا لفظ متشابہات سے ہے جن میں دو مذہب ہیں یا تاویل یا تفویض یعنی ظاہری متبادر یعنی انسانوں کا سا ہاتھ جو بدن کا ٹکڑا ہوتا ہے وہ تو قطعاً ہرگز مراد نہیں۔

نوٹ: تفویض کے معنی یہ ہیں کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے یا اس کے رسول کو' ہمیں اس کے حق ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے' اس کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ کیا مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ فقیر قادری غفرلہ

۷۶- شیطان نے کہا: میں اس کو کیوں سجدہ کرنے لگا تھا' میں تو اس سے اچھا ہوں اور بہتر ہوں' آخر تو ہی نے مجھ کو آگ سے اور اس کو مٹی سے بنایا' آگ مٹی کو کھا جاتی ہے' اس سے اعلیٰ ہے پھر میں اس کو کیونکر سجدہ کرتا۔

۷۷ تا ۷۸- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ جب تو ہمارے حکم میں چون و چرا نکالتا ہے تو اب تو اس قابل نہیں رہا کہ تو جنت میں یا آسمان میں یا زمین یا صورت ملکی میں باقی رہے۔ جا یہاں سے دور ہو' باہر نکل جا' تجھ پر لعنت و پھٹکار اور میرا عذاب وعتاب وغصہ قیامت تک برابر رہے گا۔ پھر جہنم میں جائے گا۔

يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾

میری لعنت ہے O (ابلیس نے) کہا: اگر ایسا ہے تو اے میرے رب! مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن مردے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے O

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (جا) پس تجھ کو مہلت دی جاتی ہے O اس جانے ہوئے معین وقت کے دن تک O (ابلیس نے) کہا: تیری عزت کی قسم!

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ

میں ان سب کو گمراہ کروں گا O مگر ان میں سے جو تیرے خالص چنے ہوئے بندے ہیں (وہ محفوظ رہیں گے) O (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: تو حق

فَالْحَقُّ ز وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

بات یہ ہے اور میں حق بات ہی کہتا ہوں O کہ میں تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں گے سب سے ضرور ضرور جہنم بھر دوں گا O (اے نبی ﷺ!)

اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾

آپ فرمائیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹی باتیں بنانے والوں میں سے ہوں (میں تو سچی بات کہتا ہوں) O

۷۹ تا ۸۱- شیطان نے کہا کہ پروردگار! جب میں مردود دربار ہوگیا تو اب میری یہ تمنا پوری کر دے کہ مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ اور مہلت دے جس دن سب بنی آدم قبروں سے اٹھائے جائیں اور قیامت قائم ہو۔ (مطلب کم بخت کا یہ تھا کہ موت کبھی نہ چکھے کیونکہ قیامت کے بعد تو مرنا ہے ہی نہیں) ارشاد ہوا کہ یہ تو نہیں ہوسکتا مگر اتنا ضروری ہے کہ روز وعدہ معلومہ تک تجھ کو مہلت دی جاتی ہے یعنی نفخہ اولیٰ تک جب کہ سب فنا ہوں گے اور مریں گے۔

۸۲ تا ۸۵- شیطان نے کہا: پروردگار! جب میں گمراہ ہوا اور اتنی عمر بھی ملی تو میں اب تیری عزت ونعمت وقدرت کی قسم کھاتا ہوں کہ ان سب بنی آدم کو تیرے دین اور راہ سے دور ڈال کر گمراہ کر دوں گا۔ مگر تھوڑے سے لوگ جو تیری راہ میں اخلاص والے ہوں گے کہ وہ مجھ سے معصوم اور محفوظ رہیں گے۔ یعنی انبیاء وبعض اولیاء۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں حق ہوں اور حق کا طرف دار، سچ اور یقین کی بات کہتا ہوں کہ تجھ سے اور تیری تابعدار ذریت سے اور بنی آدم میں سے جو تیرا تابعدار ہوگا، تیرا دین اختیار کرے گا سب سے دوزخ کو بھروں گا۔

۸۶ تا ۸۸- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں سے فرما دیجیے کہ اے لوگو! میں جو مذہب وتوحید سکھاتا ہوں، قرآن بتاتا ہوں ان باتوں پر تم سے کچھ محنت، مزدوری، انعام، روپیہ، پیسہ تو نہیں مانگتا جو تم پر جبر ہوتا ہے اور میں خواہ مخواہ کے لیے بیکار باتیں بنانے والوں سے بھی نہیں ہوں۔ بعض لوگ بے معلوم بات بھی خواہ مخواہ اپنے جی سے گڑھ کر بناوٹ کر کے کہہ دیتے ہیں میں ایسا نہیں ہوں۔ میں تو ایک پیغام رساں ہوں، وہ نہ صرف تمہاری طرف بلکہ وہ قرآن تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے تمام دنیا کے آدمی اور جن سب کے لیے۔ اور اے کافرو! تم اگرچہ اس کا انکار کرتے ہو اور اس کے وعدوں کو اور احکام واخبار کو یقینی نہیں جانتے ہو مگر عنقریب تھوڑا زمانہ گزرنے کے بعد تم سب کو یقین آ جائے گا اور اس کی

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع ۵ ۲۴ ۱۴

یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لیے سراپا نصیحت ہی ہے ○ اور ضرور تم تھوڑے زمانے کے بعد اس کی (بتائی ہوئی) خبر کو جان لو گے ○

(۳۹) سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ (۵۹) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۷۵ رُكُوْعَاتُهَا ۸

سورۂ زمر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پچھتر آیات، آٹھ رکوع ہیں

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ

اس کتاب کا نازل کرنا اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے کی طرف سے ہے ○ (اے نبی ﷺ!) بے شک یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف حق کے

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ

ساتھ نازل فرمائی تو آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں خالص اسی کے بندے ہو کر ○ ہاں عبادت خالص

الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا

اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اور والی) اور حمایتی بنا لیے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی پوجا صرف اس لیے

لِيُقَرِّبُوْنَآ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ

کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں گے، بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان میں ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں

قدر معلوم ہوگی۔ ''بعد حین'' سے مراد موت ہے، جو مر گئے انہوں نے تو یقین کر لیا ہے، جو زندہ رہے ان سب کو آخرکار مسلمان ہونا پڑا اور سب کے دلوں سے شک جاتا رہا اور ابتداء ضعف اسلام میں جو نہایت عالیشان وعدے کیے گئے تھے کہ اس اس طرح شیوع خدمت مقدس ہوگا اور اس کو لوگ غلط سمجھتے تھے سب نے اس کی حقانیت و تصدیق اپنی آنکھوں سے دیکھ لی اور تابعدار جان نثار بن گئے۔ والحمد للہ

سورۃ الزمر

۱- یہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے، خدا کی اتاری ہوئی کتاب ہے جو بڑی عزت والی ہے۔ نافرمانوں پر قاہر و غالب ہے، اپنے حکم و قضا میں حکمت والا ہے۔ اس کا یہ حکم محکم ہے کہ سوائے اس کے سب کی عبادت و پوجا باطل ہے۔

۲ تا ۳- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے بواسطہ جبرائیل (علیہ السلام) آپ کی طرف یہ کتاب اتاری جو بالکل حق و یقین ہے باطل نہیں ہے۔ پس اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگوں کو پہنچاؤ اور اپنے اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو سچے دل سے اعلیٰ درجہ کے مرتبہ توحید خالص کے ساتھ نہایت اخلاص کے ساتھ (یہ خطاب بظاہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مگر مراد سب امت ہے۔) سب آدمیوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے اپنے دین کو خالص کر لیں، شرک کی بو بھی باقی نہ رہے۔ غیر کا ذرا سا شمہ بھی باقی نہ ہو، خدا ہی دین خالص کا مستحق ہے اور وہ اخلاص سے حاصل ہوتا ہے اور حقیقت

يَخْتَلِفُوْنَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ اَرَادَ

خود فیصلہ فرما دے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اس کو جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا ہے ○ اگر اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۗ هُوَ

اپنا بچہ بنانا چاہتا تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا چن لیتا (لیکن) وہ پاک ہے' وہی ہے ایک

اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ

اللہ سب پر غالب ○ اسی نے آسمان اور زمین کو درستی سے بنایا' رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن

الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۗ

کو رات پر لپیٹتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے' ہر ایک ایک ٹھہرائی ہوئی

میں اسی کے لیے خالص عبادت بھی ہے۔ اس لیے کہ جو اس کے سوا اور چیزوں کو معبود بناتے ہیں۔ غیروں کو پوجتے ہیں لات' عزیٰ' ہبل' منات وغیرہ وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں تو آخر کو ان کو بھی یہی کہنا پڑتا ہے کہ ہم تو ان کی پرستش اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو خدا تک پہنچا ئیں گے' اس کے دربار میں ہم کو مقرب و معزز بنائیں گے' ہماری شفاعت کریں گے' ان وجوہ سے ہم ان کو پوجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں اور مسلمانوں کے درمیان میں جن باتوں میں وہ اختلاف رکھتے ہیں قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا اور سب پر ظاہر ہو جائے گا کہ کون سا مذہب حق اور کون سا باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس مذہب و شریعت کی طرف ایسے کو راہ نہیں دکھاتا جو خدا پر جھوٹ جوڑتا ہے اور کفر اختیار کرتا ہے۔ یہود و نصاریٰ عزیر و مسیح کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر مشرک ہیں' بنوطلیحہ فرشتوں کو خدا کی لڑکیاں بتاتے ہیں' مجوس آتش پرستی میں مبتلا ہیں' باقی مشرکین بتوں کو پوجتے ہیں' مسلمان صرف ایک ہی خدا کو مانتے ہیں جو سب سے اعلیٰ سب سے برتر و بلند ہے' نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ لڑکا نہ لڑکی (اولاد) اس پر کوئی زبردستی و جبر نہیں کر سکتا نہ اس کے کارخانہ قدرت میں کوئی دخیل کار ہے۔ ہاں اس کے انبیاء و اولیاء مقرب دربار ضرور ہیں۔ یہ اس کا فضل ہے' ان سے خدا بروز قیامت گناہ گاروں کی شفاعت قبول فرمائے گا' ان کو مرتبہ شفاعت دے گا مگر اس سے وہ مستحق عبادت و پرستش نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کوئی مسلمان ان کو ایسا سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے مقبول بندے سمجھ کر ان سے شفاعت طلب کرتے ہیں جو قرآن شریف کی آیات سے ثابت ہے۔ "من ذا الذی یشفع عندہ" یعنی اس کی اجازت سے شفاعت ہو گی۔

۴۔ اگر خدا تعالیٰ اپنے لیے لڑکا' لڑکی بنانے کا ارادہ کرتا تو اعلیٰ درجہ کا نئی طرز کا تمام مخلوقات سے نرالا برگزیدہ کر کے نہ بناتا' جنت کی مخلوقات میں سے کسی عمدہ مخلوق کو اپنی اولاد قرار دیتا یا فرشتوں میں سے اعلیٰ مرتبہ کے فرشتے کو نہ بناتا۔ آدمی ہی کا اولاد بنانا کیا رہ گیا تھا۔ سبحان اللہ! وہ مقدس و برتر سب سے بلند ہے' وہ تو سب سے نرالا ہے' ہر عیب سے منزہ و پاک ہے' وہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے جس کی نہ تو کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے نہ برابر والا ہے' وہ ان سب رشتوں سے پاک ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق طریقہ سے پیدا کیا بے کار بے فائدہ فضول نہیں بنایا۔ ان میں

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ

میعاد کے لیے (اندازے سے) چلتا ہے' خبردار ہو جاؤ وہی زبردست ہے (اور) بڑا بخشنے والا ہے ○ اس نے تم کو

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ

ایک جان (آدم) سے پیدا کیا پھر اسی (جان) سے اس کو جوڑا بنایا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ

(پیدا کیے) وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک طرح کے بعد دوسری طرح پر تین اندھیریوں میں بناتا ہے

فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے' اسی کی بادشاہی ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' پھر تم کدھر

فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا

پھرے جارہے ہو○ (اے لوگو!) اگر تم ناشکری کرو گے تو بے شک اللہ تعالیٰ تم سے (بے پروا اور) بے نیاز ہے (تم اس کو کچھ نقصان نہیں

لاکھوں حکمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور کبھی دن کو رات میں یعنی کبھی دن بڑے ہو جاتے ہیں اور کبھی راتیں۔ یہ گردش زمانہ اس کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے' جب رات میں دن داخل ہو جاتا ہے تو رات بڑھ جاتی ہے اور جب دن میں رات داخل ہوتی ہے تو دن بڑھ جاتا ہے۔ اسی نے تو روشنی شمس وقمر کو مسخر وفرمانبردار بنایا ہے کہ تمام بنی آدم کو نفع پہنچتا رہے' یہ ساری گردشیں رات دن آفتاب ماہتاب کی ایک وقت معین تک کے لیے مقرر ہیں جو ہر وقت ہر آن اپنی میعاد تک چل رہے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ عزیز ہے' کافروں پر قاہر وغالب ہے' جو شرک وکفر وفواحش سے توبہ کرے' سچا مسلمان ہو اس کو بخشنے والا ہے' غفور ورحیم ہے۔

۶- اے آدمیو! اللہ تعالیٰ کی قدرت میں غور کرو کہ تم سب دنیا بھر کے آدمیوں کو ایک اکیلی جان یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کر ڈالا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کا جوڑا یعنی بی بی حوا کو آدم علیہ السلام ہی سے پیدا کیا اور تمہارے چوپایوں میں سے آٹھ قسم کے نر و مادہ اتارے پیدا کیے بکری' گائے' اونٹ' بھیڑ نر اور مادہ آٹھ ہوئے۔ وہ خدا تعالیٰ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں کس کس طرح کے پلٹے دے کر پیدا کرتا ہے۔ پہلے نطفے کا قطرہ چھوٹا سا ہوتا ہے' پھر وہی قطرہ ایک جما ہوا خون ہو جاتا ہے' پھر لوتھڑا بنتا ہے' پھر ہڈیوں کا سانچہ بنتا ہے' پٹھے تیار ہوتے ہیں' تین اندھیری کوٹھریوں کے اندر تم رہتے ہو' وہاں بھی تمہاری خبر گیری کرتا ہے' ایک شکم مادر' دوسرے بچہ دانی' تیسرے وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ وہ خدا ہے جو یہ کام کرتا ہے۔ تمہارا سب کا پالنے والا مالک ہے' اس کا ملک اور حکومت ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے' اس کو نہ زوال ہے نہ فنا۔ اس کے سوا کوئی دوسری ہستی عبادت کے لائق نہیں۔ اے خام خیال والے آدمیو! تم اپنے مالک و پروردگار کو ایسی بڑی شان والے خدا کو چھوڑ کر کدھر بے فائدہ بھٹکتے پھرتے ہو اور جھوٹے خیالات جوڑتے ہو۔ اس کی عبادت میں اوروں کو شریک جانتے ہو۔

يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

پہنچا سکتے) اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری پسند نہیں فرماتا اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ تم سے خوش ہوگا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ

کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی (یعنی ہر شخص کو اپنے کیے کی جزاء وسزا ملے گی) پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تم کو بتا دے گا

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ

جو کچھ تم کرتے تھے' بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے○ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف جھک کر

مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ

اسی کو پکارتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو (ناشکری کرنے لگتا ہے اور) جس مصیبت

مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ

کے لیے پہلے پکارا تھا اس کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے (برابر والے) شریک ٹھہراتا ہے تاکہ اور لوگوں کو بھی اس کے راستے سے بہکا دے'

۷- اے اہل مکہ! اے کافرو! اگر تم اپنے مالک کا شکر ادا نہیں کرتے' ایمان نہیں لاتے' اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ساتھ کفر کرتے ہو تو خوب سمجھ لو خدا تمہارے ایمان کا محتاج نہیں۔ وہ تو سب سے بے پروا ہے بے نیاز ہے ہاں اتنا ضرور ہے کہ وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کا طریقہ پسند نہیں فرماتا ہے اور سوائے مذہب اسلام کے کسی اور مذہب کو قبول نہ کرے گا کیونکہ اس کا برگزیدہ اور پسندیدہ مذہب وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں لے کر آئے ہیں۔ اے آدمیو! اگر تم شکر بجا لاؤ گے' ایمان قبول کرو گے تو وہ قبول فرمائے گا' تم سے راضی ہوگا۔ اے لوگو! اپنی اپنی عاقبت کی فکر کرو یاد رکھو تمہارے گناہ کوئی دوسرا نہ اٹھائے گا' ایسا نہ ہوگا کہ ایک کا گناہ دوسرا اٹھالے یا ایک کے کیے کے بدلے دوسرا پکڑا جائے یا بے کیے کوئی پکڑا جائے' یا کسی کے زائد گناہ بڑھا دیے جائیں۔ دنیا میں چند روز رہنا ہے رہ لو پھر آخر کار تم سب کا مرجع اسی پروردگار کے پاس ہے' مرکر اپنے اپنے وقت سے وہیں پہنچو گے' وہ غافل نہیں تمہارے ہر کام کی ہر بات کی خبر دے گا کہ یہ یہ کیا تھا' وہ دل کے خطروں اور ارادوں تک سے واقف ہے کہ کس کے دل میں خیر ہے اور کس کے دل میں شر ہے۔

۸تا۹- کافروں یعنی ابوجہل وغیرہ کو جب کوئی سختی اور مصیبت پہنچتی ہے اور بلا میں پڑتے ہیں تو اس وقت خدا یاد آتا ہے' خوب خدا کو پکارتے ہیں کہ یا اللہ! مصیبت ٹل جائے اور اللہ سے عاجزی کرتے ہیں' اس کی طرف بہ خضوع اور خشوع متوجہ ہوتے ہیں' پھر جب وہ اپنی رحمت سے سختی دور کر کے نعمت دیتا ہے تو اب سب خدا کی یاد بھول جاتا ہے اور مصیبت میں جو خدا کو یاد کرتا تھا وہ سب فراموش کر دیتا ہے اور اب سوائے خدا کے اوروں کو پوجنا شروع کر دیتا ہے۔ بتوں کو خدا کا شریک' سہیم' ہمسر' مثل گردانتا ہے کہ خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر کے خدا کے سیدھے راستے سے اور اچھے مذہب

بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ

(اے نبی!) آپ فرمائیے: تو اپنے کفر کے چند دن اور مزے اڑا لے (آخر کار) تو بے شک تو جہنمی ہے O کیا وہ شخص جو (اپنے رب کی)

اٰنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ

فرمانبرداری میں سجدہ اور قیام کی حالت میں رات کی گھڑیاں گزارتا ہے (اور) آخرت (کے حساب) سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا

رَبِّهٖ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ

امیدوار رہتا ہے (کیا وہ نافرمانوں کے برابر ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں) (اے نبی!) آپ فرمائیے: کیا جاننے والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں

ع ۱ ۹ ۱۵ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٩﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا

بے شک سمجھتے تو وہی ہیں جو عقل والے ہیں O (اے نبی!) آپ فرما دیجئے: اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرو جنہوں نے

رَبَّكُمْ ۗ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَاَرْضُ اللّٰهِ

اس دنیا میں بھلائی کی ہے ان کے لیے اچھا ہی بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین

وَاسِعَةٌ ۗ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ

فراخ (کھلی ہوئی) ہے بے شک صبر کرنے والوں ہی کو ان کا بدلہ بے حساب دیا جائے گا O آپ یہ بھی فرمائیے

سے اور اس کی عبادت اور توحید سے لوگوں کو بہکاتا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اس شخص سے کہہ دو کہ اے کافر! چند روز دنیا میں رہنا ہے اور رہ سہہ لے' کفر میں عیش اڑا لے آخر تو دوزخی ہے ہی' مرنے کے بعد تو ہے اور دوزخ۔ وہ شخص جو خدا کا فرمانبردار بندہ ہے عاجز طائع یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کہ رات دن خدا کی یاد میں عبادت میں گزارتا ہے' نماز میں کھڑا خدا کے سامنے عاجزی کرتا ہے' سجدہ کرتا ہے' عذاب آخرت اور خدا کے غصے سے ڈرتا ہے اور اس کی جنت کی آرزو رکھتا ہے' اس کی رحمت کا امیدوار ہے' اے رسول! پوچھو کہ آیا وہ اور یہ دونوں یکساں ہو سکتے ہیں؟ کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ جو توحید کو حق جانتے ہیں اور اوامر ونواہی کو مانتے ہیں وہ کافر ومشرک کی طرح کیونکر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ قرآن کی مثلوں سے وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عقل والے ہیں ورنہ بے وقوف تو غور ہی کب کرتے ہیں۔

۱۰۔ صحابہ کرام کو قبل ہجرت کا فرستاتے تھے۔ ان کی تسکین کو یہ اترا کہ اے رسول! اللہ کے برگزیدہ بندوں سے جو مسلمان ہوئے' ایمان لائے' آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو ہر امر میں خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا اس کی فرمانبرداری کرو' دنیا کی چند روزہ تکلیف کا خیال نہ کرو' جو آدمی اس دنیا میں اچھے کام کر جائیں گے ان کو بھلائی ملے گی یعنی مذہب مقدس توحید و اسلام اختیار کریں گے ان کو قیامت میں جنت ورحمت ملے گی اور اگر ایذاء کفار کا خیال ہے تو خدا تعالیٰ کی زمین بڑی گنجائش والی ہے ان کافروں کے پھندے سے نکل جاؤ (یعنی ہجرت کر جاؤ ایسا ہی ہوا) اور جو مصیبت پر صبر

اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ

کہ مجھ کو تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ ہو کر اسی کی پوجا کروں O اور مجھ کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ

اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ

میں سب سے پہلے (اس کی) فرمانبرداری کروں O آپ یہ بھی فرمایئے کہ اگر (بفرض محال) مجھ سے بھی اپنے رب کی کوئی نافرمانی ہو جائے تو بے شک

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾

مجھے بھی بڑے دن (قیامت) کے عذاب کا ڈر ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: میں تو خالص اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو کر اسی کی پوجا کرتا ہوں O

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا

(تو اگر تم میرا کہنا نہیں مانتے) تو تمہیں اختیار ہے اس کے سوا جس کو چاہو پوجو' آپ فرمایئے کہ بے شک بڑا نقصان اٹھانے

اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾

والے وہی ہیں کہ جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں (اہل وعیال) کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا ہاں (دیکھو) یہی کھلا ہوا نقصان ہے O

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ

ان کے اوپر بھی آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے بھی آگ کے پہاڑ ہیں' اس عذاب سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

کرتے ہیں ان کو اتنا ثواب ملے گا جس کا کچھ شمار حساب نہ ہوگا' اوروں کو حساب تول سے ملے گا صابروں کو بے تول ماپ اور بغیر احسان جتانے کے یعنی صبر کا بڑا رتبہ ہے صبر کرو۔

۱۱ تا ۱۶- کافروں نے کہا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بت پرستی چھڑاتے ہیں' اس کو برا کہتے ہیں' آخر ہم نے تو نہیں نکال لی' پرانے زمانوں سے بڑے بڑے عقلاء بزرگ باپ دادے کرتے چلے آئے۔ کبھی بھی برا نہ کہا' تم کو چاہیے کہ ان کی روش پر چلو اور خلاف راہ آبائی جو باتیں کر رہے ہو ان کو ترک کر دو' تب یہ اترا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ مجھ کو اللہ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ فقط اس کی عبادت کروں' توحید خالص نہایت اخلاص سے سچے دل سے مانوں اور اپنا دین وعبادت اس کے لیے مخصوص کر دوں اور یہ کہ اس زمانہ میں کہ توحید کا نام باقی نہ رہا ہے میں سب سے پہلے خود مسلمان ہونے کا اقرار کروں بعد کو اور لوگوں سے اقرار کراؤں۔ اے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ تم تو مجھ کو اپنے دین کی طرف بلاتے ہو اور خدا تعالیٰ کا حکم یوں ہے۔ تو اگر میں تمہارا کہا مانوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کروں اور شرک اختیار کر لوں تو خدا کے عذاب کا مستحق ہو جاؤں اور مجھ کو ڈر ہے کہ بڑے ہولناک دن میں مجھ کو سزا ملے یعنی روز قیامت کہ اس دن رنگ برنگ کے عذاب کافروں کو دیے جائیں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صاف صاف فرما دیجیے کہ میں تو اس دعوت توحید سے ہرگز منہ نہ موڑوں گا اور اللہ تعالیٰ ہی کو سچے خالص دل سے پوجوں گا اور کسی کو اس کا

اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ

کو ڈراتا ہے (فرماتا ہے) کہ اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو O اور جو لوگ بتوں کی پوجا سے بچ گئے

اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ لا

اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے انہیں کے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے تو (اے نبی!) آپ میرے (ان) بندوں کو خوشخبری دے دیجئے O

الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ

ان لوگوں کو (خوشخبری دے دیجئے) جو کان لگا کر (میری) بات سنتے ہیں پھر اس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں (جس میں ان کی بھلائی ہو) یہی ہیں

شریک نہ سمجھوں گا اور دین توحید کبھی نہ چھوڑوں گا۔ اب تم کو اختیار ہے کہ تم جو چاہو کرو، جو مذہب چاہو رکھو، جس کو چاہو پوجو شرک کرو خود سزا پاؤ گے۔ (یہ اجازت شرک نہیں ہے بلکہ غصہ اور خفگی اور تہدید ہے کہ آئندہ دیکھا جائے گا۔ چنانچہ غصہ بعد کو دنیا میں دیکھا گیا کہ جہاد کا حکم اترا اور قیامت میں عذاب ہوگا۔) کافروں نے یہ بھی کہا تھا کہ باپ دادوں کے طریقہ کو چھوڑتے ہو، سزاوار نہ ہوگا، نقصان اٹھاؤ گے۔ اس کا جواب اترا کہ (اے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ ٹوٹے اور نقصان میں تو وہ ہیں جو اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر رہے ہیں اور اچھی اچھی چیزیں عمدہ عمدہ گھر بار جوان کے لیے ہیں اس کو چھوڑ کر عذاب مول لیتے ہیں۔ بروز قیامت وہ ٹوٹے میں پڑیں گے، نہ دنیا ملی نہ دین، بے شک یہ خرابی و نقصان میں ہیں۔ (مروی ہے کہ ہر شخص کے لیے جنت میں مکانات حور وقصور ہیں، جو کفر کرتا ہے اس کی سب نعمتیں مسلمانوں کو دی جائیں گی تا کہ ان کو زائد ندامت و رنج ہو۔) ان کافروں کو دوزخ میں آگ سے سائبان ہیں، اوپر بھی اور نیچے بھی بچھونے اور وہ نیچے درجہ والوں کے لیے سائبان ہوں گے یعنی آگ ہر طرف سے گھیرے گی۔ یہ وہ عذاب ہیں جس سے خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور قرآن میں سمجھاتا ہے کہ اے مسلمانو! سمجھو اور ڈرو اور ہمارے احکام کی تعمیل کرو۔

۱۷ تا ۱۸۔ اے رسول! وہ اچھے بندے جنہوں نے عبادت شیطان و بت پرستی سے کنارہ کیا اور سچے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوئے، عاجزی کے ساتھ احکام اسلام مانے ان کو خوشخبری ہے (جب مرنے کا وقت ہوگا فرشتے مژدہ رحمت دیں گے، جب قیامت میں جنت کا حکم ہوگا اور دروازہ پر پہنچیں گے تو مبارک سلامت کا غل ہوگا، بشارت رحمت دی جائے گی)۔ اے رسول! ان اچھے بندوں کو دنیا میں بشارت دیجیے جو بات سن کر غور و تحقیق کرتے ہیں اور ہر بات میں عمدہ بات جو دیکھتے ہیں اس کو مانتے ہیں، مضبوطی کی طرف توجہ کرتے ہیں، شبہوں میں نہیں پڑتے، حق واضح پر اعتقاد رکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں۔ وہ ایسے آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے راستہ کی ہدایت کی، صدق و صواب سمجھایا۔ یا ہر امر میں احسن طریقے لینے کی توفیق دی، وہ بڑے عقل والے ہیں اور دانش مند۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے کہنے سے بہت سے صحابہ کرام جو مشرف باسلام ہوئے ان کی شان میں یہ آیت اتری کہ ابو بکر کی اچھی باتیں سنی اور قبول کیں۔ یا یہ کہ عام ہے کہ ہر بات میں اچھائی لے لیتے ہیں اور برائی دور کرتے ہیں۔ سب دینوں سے اچھا دین دین اسلام سب مذہبوں میں حق اور درست ہے اور مذہبوں میں مذہب اہل سنت والجماعت ہے۔

هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ

جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی اور یہی لوگ عقل مند ہیں O کیا وہ شخص جس (کے کفر کے سبب اس) پر عذاب

كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

کافرمان ثابت ہو چکا (نجات والوں کے برابر ہو جائے گا) تو کیا آپ (زبردستی ہدایت دے کر) آگ کے مستحق کو بچالیں گے O لیکن وہ لوگ

رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

جو اپنے رب سے ڈرے ان کے لیے جنت میں بالا خانے ہیں ان کے اوپر اور بھی بالا خانے بنائے گئے ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو چکا، اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے O (اے سننے والے!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ

السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس کو زمین کے چشموں میں بہایا پھر اس کے ذریعے مختلف رنگ کی کھیتی نکالتا ہے پھر

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

وہ پک جاتی ہے تو تو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر وہ اس کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بے شک ان سب باتوں

۱۹ تا ۲۰- اے رسول! وہ شخص جس پر عذاب کا فرمان ثابت ہو چکا اور اس کی قسمت میں معذب ہونا لکھا جا چکا تو کیا تم ایسے شخص کو جو آگ میں دیدہ و دانستہ پھنسا ہے اور یقیناً بد بخت ازلی ہے عذاب دوزخ سے بچا سکتے ہو، نجات دلا سکتے ہو، نہیں ہرگز نہیں، پس ان کے انکار سے غمگین نہ ہو۔ لیکن وہ آدمی جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، موحد ہیں یعنی ابوبکر صدیق وغیرہ وہ اچھے قسمت والے ہیں، ان کے لیے جنت میں بالا خانہ دریچہ محل بلند عالیشان ہیں اور ان بالا خانوں پر اور بالا خانے مضبوط بنے ہوئے ہوا سے باتیں کرتے ہوئے آراستہ و پیراستہ، ان کے نیچے شراب ناب و آب صاف و شیر شفاف و شہد خالص کی نہریں رواں ہوں گی۔ اللہ کا سچا وعدہ مسلمانوں سے ہے جس کو وہ ہرگز خلاف نہ کرے گا اور خدا کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔

۲۱- اے رسول! تم نے کیا یہ خدا کی قدرت کا کرشمہ نہیں دیکھا اور قرآن میں اس کا ذکر نہیں سنا کہ اللہ آسمان سے مینہ اتارتا ہے، اس کو چشمہ چشمہ کر کے زمین میں چلاتا ہے نہریں، چشمے، ندیاں، نالے، تالاب وغیرہ پھر ان کے ذریعے سے مختلف قسم کی کھیتیاں پھل، پھول، اناج، میوے، گھاس وغیرہ نکالتا ہے، پھر وہ قریب خشکی آ جاتا ہے، اس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔ پہلے تو وہ ہرا بھرا لہلہاتا تھا اب وہ زرد زرد نظر آتا ہے۔ پھر اللہ اپنی قدرت سے اس کو سوکھی لکڑی بنا دیتا ہے، بھس ہو جاتا ہے۔ یونہی دنیا اور اس کے ساز و سامان، اس کی عیش و عشرت اس کے رہنے والوں کی مثل ہے کہ آخر فنا، ان باتوں میں

لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ ع ۲/۱۶

میں عقل مندوں کے لیے بڑی عبرت (اور دھیان) کی بات ہے ○ تو پھر کیا وہ شخص کہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے

عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

تو وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی پر ہے (گمراہوں سنگ دلوں کے برابر ہو سکتا؟ ہرگز نہیں) تو ان لوگوں پر خرابی ہے کہ جن کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے (غفلت

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ ق

کی وجہ سے) سخت ہیں، وہی کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ○ اللہ تعالیٰ ہی نے اتاری یہ بہترین کتاب جو (اول سے آخر تک اپنے مضامین کی خوبی میں) ایک سی ہے

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ

اور دوہرے بیان والی ہے اس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں (اور رونگٹے) اور ان کے

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ

دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے سے سیدھا راستہ دکھاتا ہے اور جسے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا ہدایت کرنے والا کوئی نہیں ○ تو کیا وہ شخص جو اپنے چہرے کو قیامت کے برے عذاب سے ڈھال بنائے

عقل والوں کے لیے بڑی عبرت و نصیحت ہے۔

۲۲- کیا وہ شخص کہ اللہ نے اس کے سینہ میں دروازہ علم و یقین کا کھول دیا' اس کے دل میں نور ہی نور اتارا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پس اس کا یہ حال ہے کہ اس کو اس کے پروردگار سے نور بالائے نور ملا ہے' اسلام اور اسلام کے دلائل قاطعہ بزرگی' خدا کی طرف دل کی توجہ' خدا اور رسول کا اتباع یعنی عمار بن یاسر اس جیسا ہو سکتا ہے۔ جس کے دل میں قساوت بدبختی بھری ہے یعنی ابوجہل وغیرہ۔ ہرگز دونوں ایک سے نہیں ہو سکتے' ان کے لیے جن کے دل خدا سے بے خبر و غافل ہیں سخت اور خشک اور تنگ ہیں ویل ہے۔ (یعنی افسوس ویل شدت عذاب اور بقول بعض جنگل کا کنواں یا نالہ پیپ اور خون کا جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی) وہ کھلی گمراہی میں پھنسے ہیں' کافر ہیں۔

۲۳- اللہ نے سب کتابوں سے اچھی افضل اور اعلیٰ کتاب اتاری یعنی قرآن پاک جو متشابہ ہے یعنی ایک سی ہے' اس کی بعض آیتیں بعض سے مشابہ' وعدہ اور رحمت اور آخرت اور مغفرت اور عفو کی آیتیں آپس میں ایک سی ہیں' وعید عذاب زجر تخویف کی آیتیں آپس میں متشابہ ہیں اور وہ مثانی ہیں یعنی اس میں مضامین تاکید کے لیے اور خوب سمجھانے کے لیے بار بار سمجھائے گئے ہیں' پاس پاس دو طرح کا ذکر ہے' عذاب کے پاس رحمت کا' وعدہ کے پاس وعید کا' امر کے نزدیک نہی کا' زجر تخویف ترغیب و ترہیب' ناسخ و منسوخ' ایمان و کفر کا ذکر ملا ہوا ہے۔ اس مقدس کتاب میں ہیبت اور رحمت دونوں

وَقِيلَ لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

گا (یعنی آگ میں بھونے گا وہ نجات پانے والے کی طرح ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں) اور ظالموں سے کہا جائے گا: تم اپنے کیے کا مزہ چکھو O ان سے

فَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي

اگلوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا تو ان پر اس جگہ سے عذاب آیا کہ ان کو خبر نہ ہوئی O پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی زندگی ہی میں

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

رسوائی کا مزہ چکھایا اور بے شک آخرت کا عذاب تو سب سے بڑا ہے کاش کہ وہ جانتے O اور بے شک ہم نے اس

لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ ۚ قُرْاٰنًا

قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان فرمائیں کہ کسی طرح وہ دھیان کریں O وہ عربی زبان

ہیں، پہلے تو اس کتاب کو سن کر ان لوگوں کے دل جو خدا سے ڈرتے ہیں ہیبت کھا جاتے، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کانپ اٹھتے ہیں، پھر جب رضوان و رحمت کا ذکر آتا ہے تو لطف الٰہی دستگیری کرتا ہے، ان کے بدنوں میں نرمی اور دلوں میں محبت کا مزا آجاتا ہے۔ اللہ کے ذکر کی طرف اور رغبت بڑھ جاتی ہے۔ یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہے کہ زمین میں اتری ہے، خدا اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے مقدس و سچے طریقہ کی راہ دکھاتا ہے اور جس کو خود گمراہی میں چھوڑ دے، گمراہ قرار دے، اس کا پھر کوئی ہدایت کرنے والا نہیں، کوئی مرشد رہنما نہیں۔

۲۴- کیا وہ شخص جو قیامت کو عذاب کی سختی اپنے منہ سے ہٹائے گا اور وہ نہ ہٹے گی ان مقبول بندوں جیسا ہو سکتا ہے ہرگز نہیں، اس دن ظالموں کافروں سے کہا جائے گا کہ لو جو دنیا میں کماتے تھے، کفر کی باتیں کرتے تھے اس کا مزا آج چکھو اور سزا بھگتو۔ (ابوجہل وغیرہ کے ہاتھ گردن پر مثل مشکوں کے باندھ دیں گے، لوہے کا طوق پڑا ہوگا۔ زنجیر سے جکڑا ہوگا، جب دوزخ کی لپٹ آکر پکڑے گی، منہ سے عذاب دفع کرنا چاہے گا مگر کیا فائدہ) اس وقت داروغہ دوزخ کہیں گے کہ آج بھاگتا ہے۔ دنیا میں جو ذوق وشوق سے کفر کرتا تھا اسی کا تو یہ جلوہ ہے۔ اب اچھی طرح اس کو چکھ کفر کا یہی نتیجہ ہے۔

۲۵ تا ۲۶- ان کافروں سے پہلے اگلے کافروں نے بھی اپنے رسولوں کی تکذیب کی تھی قوم ہود قوم صالح وشعیب وغیرہم اس کی سزا ان کو یہ ملی کہ آخر عذاب آگیا اور اس طرح آیا کہ جس کا ان کو کچھ خیال بھی نہ تھا اور جانتے بھی نہ تھے۔ خدا نے ان کو ان کی زندگی دنیا میں بھی کفر کی ذلت دکھا دی اور عذاب چکھا دیا اور ذلیل و رسوا کر دیا اور قیامت کے عذاب کا تو کہنا ہی کیا، وہ سب سے بڑا ہے۔ مگر وہ سمجھتے اور مانتے نہیں، جب شامت آتی ہے تو آدمی مانتا نہیں ہے۔ اے رسول! یونہی یہ تمہارے زمانہ کے کافر ہیں، یہ آپ کی بات پر یقین نہیں کرتے ہیں، ان کا بھی وہی حشر ہونا ہے جو ان سے پہلوں کا ہوا۔

۲۷ تا ۲۸- ہم نے اس قرآن میں آدمیوں کے لیے ہر طرح سے سب مثلیں بیان کر دیں، کوئی دقیقہ فہمائش میں اٹھا نہ رکھا تا کہ وہ سمجھیں اور نصیحت پکڑیں۔ یہ قرآن ہے نہایت فصیح بامحاورہ زبان عربی میں جس میں کسی قسم کی کجی اور اختلاف وفتور ونقصان نہیں۔ توریت، انجیل، زبور وغیرہ اگلی کتب کے بھی مخالف نہیں، اس لیے اتارا ہے کہ لوگ نصیحت مانیں اور ڈریں

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ

کا (بے عیب) قرآن ہے جس میں کوئی کجی نہیں تاکہ وہ ڈریں (اور کفر سے پرہیز کریں) O اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک غلام تو

شُرَكَآءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

ایسا ہے کہ جس میں کئی بدخو آقا حصے دار ہیں اور ایک غلام صرف ایک ہی مولا کا ہے' کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟ (یعنی چند معبودوں کی پوجا

اور اس کے احکام کی تعمیل کریں۔ (اس کے وقائع مذکورہ میں اور ان کے وقائع مذکورہ میں ذرّہ بھر کا فرق نہیں اور کیونکر ہو کہ ایک ہی متکلم کا کلام ہے۔ یا یہ کہ اصل توحید میں موافق ہے اور اگلی کتابوں کے نام لیواؤں نے جو کفر اختیار کرلیا ہے وہ خود ان کی کتابوں کے خلاف ہے۔ یہ قرآن بالکل ان کے مطابق ہے اور یونہی بعض احکام حدود میں بھی موافق ہیں۔ ان کے بہت سے احکام کو بدلتا بھی ہے' منسوخ کرتا ہے۔ سدی مفسر کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ یہ مخلوق نہیں)۔

ف: کلام الٰہی حقیقتاً وہ کلام ہے جو حق کی ازلیہ قدیمہ صفت ہے' اس کی ذات متعالی کے ساتھ قائم ہے' اس کو کلام نفسی کہتے ہیں' اس کی تعبیر ان حروف و اصوات سے ہوئی جو ہمارے دلوں میں محفوظ اور قرآنوں میں منقوش ہیں' وہ صفحۂ ہستی میں اصوات و حروف کے پیرایہ میں جلوہ گر ہوئے کلام لفظی ٹھہرے۔ یعنی اس کلام نفسی کی تعبیر اس کلام لفظی سے ہوئی اور یہ کلام لفظی بھی مخلوق ماسوا اللہ نہیں ہے بلکہ مخلوق الٰہی ہے یہ خلاصہ ہے قول متکلمین اہل سنت کا' ان میں سے بعض ان حروف مرتبہ کے بھی قائل ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تقدم و تاخر ہمارے آلات تکلم یعنی زبان ولب کا متصور ہے ورنہ فی نفسہا یہ تقدم و تاخر سے برتر ہیں۔ واللہ اعلم۔ اگلے زمانہ میں اس مسئلے میں بہت جھگڑا تھا۔ معتزلہ کلام الٰہی کو حادث مخلوقات بتاتے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل اسی بناء پر شہید کیے گئے۔ بعض جہلاء حنابلہ نے یہاں تک تشدد کیا کہ قرآن کے ان الفاظ مرتبہ کو جو زبان قاری سے نکلیں قدیم کہنا شروع کیا' نقوش مصاحف کے ازلیہ ہونے کے قائل ہوئے۔ متکلمین اہل سنت نے کلام کی دو قسمیں ٹھہرائیں' ایک نفسی اور ایک لفظی جس کا بیان اوپر ہوا اور قرآن میں جو بعض الفاظ قدیم ہونے پر دلالت کرتے تھے ان کو باعتبار نفسی کے اور جو بعض حدوث پر دلالت کرتے تھے ان کو باعتبار لفظی کے ٹھہرایا اور یوں موافقت و مطابقت کی اور یہی مذہب مطابق ارباب احادیث و دلائل عقلیہ مختار جماہیر اہل سنت و جماعت ٹھہرا۔ واللہ اعلم بالصواب

۲۹۔ اللہ نے ایک مثل بیان فرمائی ایک بندہ غلام تو ایسا ہے کہ اس میں بہت سے مالک شریک ہیں اور وہ سب آپس میں مختلف طبیعت کے ہیں' ایک ایک بات سے خوش دوسرا ناراض' کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے' کوئی کہیں پہنچتا ہے کوئی کہیں جاتا ہے' ایسا غلام سب کو خوش کرسکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ سب اس سے ناراض رہیں گے اور ایک غلام ایسا ہے کہ اس کا مالک ایک ہی ہے' وہ ہر وقت اس ایک ہی کی طرف متوجہ رہتا ہے' خالص دل سے اسی کو مالک جانتا ہے۔ آیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں' ان دونوں کا حال ایک سا ہوسکتا ہے ہرگز نہیں الحمد للہ حق واضح ہوگیا۔ سب تعریف و شکر خدا کے لیے ہے۔ یہ سب امثال قرآن بہت صاف طرح سمجھاتے ہیں' ان کے سمجھانے میں کوئی کمی نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ اکثر آدمی امثال قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور جانتے ہی نہیں' مسلمان موحد تو فقط ایک ہی خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور مشرک ڈانواڈول کی طرف توجہ کرتے ہیں' کبھی اس بت کو پوجا کبھی اس کی پوجا کی اس کے آگے ناک رگڑی' پھر اگر بفرض محال وہ کچھ کرسکتے بھی ہوں تو بھی کچھ نہ کریں اور اس سے ان سب کی خدمت کبھی نہیں ہوسکتی حالانکہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتے' مالک حقیقی فقط خدا ہے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾

کرنے والے صرف ایک اللہ تعالیٰ کی پوجا کرنے والے کے برابر ہو سکتے ہیں، ہرگز نہیں) سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے O

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾ ع ٣ / ١٠ / ١٧

بے شک آپ کو بھی انتقال فرمانا ہے اور بے شک ان کو بھی مرنا ہے O پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے آپس میں جھگڑو گے O

٣٠ تا ٣١- اے رسول! دنیا میں تم جب تک ہو پیغام پہنچائے جاؤ، کوشش کیے جاؤ، باقی فیصلہ یہاں نہ ہوگا۔ عنقریب تم بھی وفات پاؤ گے، یہ ظالم بخت کافر بھی مریں گے۔ پھر تم سب خدا کے سامنے بروز قیامت گفتگو کرو گے کہ تم نے ان کو پیغام پہنچایا اور انہوں نے نہ مانا، وہاں پورا فیصلہ ہوگا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالٰی پر جھوٹ باندھے اور جب اس کے پاس

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ

سچی بات آئے تو اس کو جھٹلا دے' کیا کافروں کا جہنم میں ٹھکانہ نہیں (کیوں نہیں) O اور وہ (نبی علیہ السلام)

جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ

جو حق بات لے کر آئے اور وہ مومن جنہوں نے اس کی تصدیق کی وہی (اللہ تعالٰی سے ڈرنے والے) پرہیز گار ہیں O ان کے

مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ج صلے

لیے ان کے رب کے پاس جو کچھ وہ چاہیں گے موجود ہے نیکوں کا یہی بدلہ ہے O

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ

تا کہ اللہ تعالٰی ان کے برے سے برے کاموں کو ان سے (اتار دے) مٹا دے اور ان کے اچھے سے اچھے

بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ

کاموں پر جو وہ کرتے تھے ان کو ثواب (اور بدلہ) عطا فرمائے O کیا اللہ تعالٰی اپنے خاص

عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ

بندے (نبی علیہ السلام) کے لیے کافی نہیں اور اے حبیب! وہ آپ کو اپنے ان معبودوں سے جو اللہ تعالٰی کے سوا ہیں ڈراتے ہیں

۳۲ تا ۳۵- اس سے زائد ظالم سرکش کفر میں کون ہوگا جو خدا پر تہمت باندھے اور جھٹلائے اور اس کے لیے اولاد و شریک ثابت کرے یعنی ابوجہل وغیرہ اور جب کوئی سچی یقینی بات اس کے پاس آئے تو اس کو جھٹلائے' کیا ان کافروں کا ٹھکانہ دوزخ میں نہ ہوگا؟ ضرور ہوگا اور جو سچی حق بات لایا یعنی رسول علیہ السلام کہ قرآن وتوحید واحکام الٰہی لائے اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی یعنی ابوبکر وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم تو وہ لوگ کفر وشرک وفواحش سے بچنے والے ہیں۔ ان کو خدا کے پاس جو وہ چاہیں گے اور خواہش کریں گے ملے گا۔ یہ جنت وکرامت محسنوں کے احسان کا بدلہ ہوگا۔ تا کہ خدا ان کے برے اعمال محو فرما دے اور ان کے اچھے کاموں کا جو وہ دنیا میں با اخلاص کرتے رہے پورا پورا ثواب عمدہ سے عمدہ بدلہ دے۔

۳۶ تا ۳۷- کیا اللہ اپنے بندے اپنے رسول (علیہ السلام) کی مدد کے لیے کافی نہیں یعنی وہ کافی ہے۔ اے رسول! یہ کفار آپ کو ان چیزوں سے ڈراتے ہیں جو خدا کی قدرت کے سامنے بہت ہی حقیر ہیں اور کم درجہ ہیں۔ (وہ کفار کہتے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! بتوں کو برا نہ کہو وہ تم کو مجنون بنائیں گے' ستائیں گے) یہ لوگ گمراہ ہیں اور اللہ جس کو گمراہ

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

(وہ آپ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں) اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں O اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے

مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ

اس کو کوئی بہکانے والا نہیں' کیا اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے O اور (اے نبی ﷺ!)

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کیے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ

بھلا دیکھو تو سہی تم جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی

اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ

تکلیف کو دور کر سکتے ہیں (ٹال سکتے ہیں) یا وہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس

هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

کی مہربانی کو روک سکتے ہیں (ہرگز نہیں) آپ فرمایئے کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر

قرار دے اور گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کون ہادی و رہبر ہو سکتا ہے' کوئی نہیں اور جس کو خدا ہدایت کرے اس کا کوئی بہکانے والا نہیں یعنی اصحاب رسول کا۔ کیا اللہ اپنے ملک و قدرت میں غالب نہیں' کیا وہ کافروں سے بدلہ لینے والا نہیں' ضرور ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عبد سے مراد حضرت خالد بن ولید ہیں کہ ان کو اسلام لانے کے بعد کافر ڈراتے تھے۔

۳۸- اے رسول! اگر کفارِ مکہ سے پوچھو گے کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو مجبوراً جواب دیں گے کہ اللہ نے' پس تم کہنا کہ تم جو مجھ کو بتوں سے ڈراتے ہو تو یہ بتلاؤ کہ آیا ان میں بے حکم خدا کے کچھ قدرت ہے یا نہیں' آیا وہ بت لات و عزیٰ' مناۃ و ہبل وغیرہ جن کو تم پوجتے ہو اگر مصیبت کو تجھ سے ٹالنا چاہیں جس کا خدا نے ارادہ کیا ہو تو کیا وہ اس کو ٹال سکتے ہیں؟ اور خدا کے بگاڑے ہوئے کو بنا سکتے ہیں' ہرگز نہیں۔ اور اگر خدا میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے' رحمت و عافیت و نعمت دے تو اس کی بھیجی ہوئی نعمت کو وہ روک سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جب وہ خدا کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتے تو پھر مجھ کو کیا ڈراتے ہو اور بت پرستی کی طرف بلاتے ہو۔ اے رسول! کہہ دو حسبی اللہ' بس مجھ کو خدا کافی ہے۔ میرا بھروسہ اسی پر ہے اور سچے مسلمان اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور لازم بھی یہی ہے کہ اسی پر بھروسہ رہے۔

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ

بھروسہ کرتے ہیں○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اے میری قوم! (اگر تم میرا کہنا نہیں مانتے ہو تو) تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

میں اپنا کام (تبلیغ حق) کر رہا ہوں تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا○ کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

کر دے گا اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے○ (اے نبی!) بے شک ہم نے آپ پر لوگوں (کی ہدایت) کے لیے

لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

یہ برحق کتاب نازل فرمائی پھر جو کوئی سیدھے راستے پر آئے گا تو وہ اپنی بھلائی

ع ۴ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع اَللّٰهُ

کے لیے اور جو کوئی گمراہ ہو گا وہ اپنی ہی برائی کے لیے گمراہ ہو گا اور (اے نبی!) آپ کچھ ان کے ذمہ دار نہیں○ اللہ تعالیٰ ہی روحوں

يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا ۚ

کو قبضے میں لیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو مرتے نہیں ان کی روحوں کو خواب میں اپنے قبضے

فَيُمْسِكُ الَّتِىْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى

میں کر لیتا ہے پھر جن پر موت کا حکم فرما دیا انہیں روک لیتا ہے

۳۹ تا ۴۰- اے رسول! کفارِ مکہ سے کہہ دو کہ اے قوم! اگر تم ایمان نہیں لاتے اور مجھ کو نقصان دینا چاہتے ہو تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر خوب میرے ہلاک ہونے کی فکریں کرو اور کوئی دقیقہ باقی نہ رہنے دو میں بھی اپنی فکر میں ہوں، عنقریب معلوم ہوا جاتا ہے کہ کون جھوٹا ہے اور کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو ذلیل کر دے اور کس پر خدا کا غضب ابدی اترتا ہے جو کبھی نہ ٹلے۔

۴۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے یہ معرفت جبرائیل سچا قرآن آپ پر اتارا جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے کہ اس سے آدمی ہدایت پائیں۔ پس تمہارا کام فقط یہی ہے کہ سنا دو سمجھا دو۔ اب جو ہدایت پائے گا تو وہ اپنی بھلائی کے لیے اور جو کفر کرے گا، قرآن کو نہ مانے گا تو اپنا نقصان کرے گا، گمراہ ہوگا، سزا پائے گا۔ کچھ تم ان کے ایمان کے ذمہ دار اور وکیل نہیں ہو کہ ایمان نہ لائیں تو تم سے مواخذہ ہو۔

۴۲- جب بندہ سوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی روح ممیزہ کو قبض کرتا ہے اور وہی جب موت کا وقت آتا ہے تو اس

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ

اور دوسری روحوں کو ایک میعاد مقررہ تک چھوڑ دیتا ہے بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے ہی (دلیلیں اور) نشانیاں ہیں O کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ

کافروں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اس کے مقابل) کچھ حمایتی اور سفارشی بنا رکھے ہیں' آپ فرمایئے: کیا (وہ حمایت کر سکتے ہیں)

شَیْـًٔا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ

اگرچہ وہ کسی چیز کے بھی مالک نہ ہوں اور ان میں کچھ عقل بھی نہ ہو O (اے نبی!) آپ فرمایئے کہ (حمایت اور) سفارش تو سب اللہ تعالیٰ کے ہی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

اختیار میں ہے' آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اس کے لیے ہے پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے O اور جب صرف اکیلے اللہ تعالیٰ

وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا

کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں یہ سن کر ان کے دل سمٹ جاتے ہیں (اور تنگ ہو جاتے ہیں) اور جب

ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

اللہ تعالیٰ کے سوا اور (فرضی معبودوں) کا ذکر ہوتا ہے تو وہ فوراً خوش ہو جاتے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ

روح کو بھی قبض کرتا ہے جو سونے میں نہیں مرتی یعنی روح حیات کو' مگر جس جان پر موت واقع ہو جاتی ہے اس کو روک رکھتا ہے' بدن کی طرف واپس نہیں بھیجتا اور دوسری روح کو جو سوتے میں نہیں مرتی بلکہ علیحدہ کر لی جاتی ہے جب بندہ سوتے سے جاگتا ہے تو پھر واپس چھوڑ دیتا ہے اور جس وقت معین تک چاہتا ہے بدن سے متعلق رکھتا ہے۔ اس روح کے بار بار روکنے چھوڑنے میں فکر و غور کرنے والوں کے لیے عجیب و غریب حکمتیں ہیں جن کو وہی جانتا ہے یا جن کو وہ بتائے وہ جانتے ہیں یعنی انبیاء کرام و اولیاء عظام۔

۴۳ تا ۴۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا کفار مکہ بتوں کو اپنا خدا کے دربار میں سفارشی سمجھتے ہیں' یہ اس لیے ان کی عبادت کرتے ہیں کہ یہ ان کی شفاعت کریں تو آپ فرما دیجیے کہ ان خرافات خیالات سے باز آؤ' اگر یہ بت خدا کے یہاں کسی بات کے مالک نہ ہوئے تو تم کیا کرو گے یعنی وہ کفار کیا کر سکیں گے' ان کو وہاں کچھ بھی اختیار نہ ہوگا۔ وہ شفاعت کو جانتے بھی نہیں کہ کیا شئے ہے پھر کیا خاک شفاعت کریں گے۔ تم فرما دو کہ شفاعت بھی خدا کے اختیار میں ہے۔ جس کو چاہے گا منصب شفاعت دے گا۔ تمام کاموں کی بادشاہت اور پوشیدہ خزانے وغیرہ اور زمین اور اس کے خزانے گھاس وغیرہ سب خدا کے ہیں' وہ مالک ہے۔ تم سب قیامت میں اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے' اپنی اپنی جزاء سزا پاؤ گے۔

۴۵ تا ۴۶- اور جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے اور کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ کہا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ

عرض کیجئے کہ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور ظاہر کے جاننے والے اللہ تعالیٰ! تو ہی

بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ

اپنے بندوں کے درمیان جس معاملے میں وہ جھگڑتے ہیں فیصلہ فرمائے گا O اور اگر ظالموں کے پاس

ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ

جو کچھ زمین میں ہے سب ہوتا اور اسی قدر اس کے ساتھ اور بھی ہوتا تو ضرور وہ قیامت کے بُرے عذاب کے بدلے میں اسے دے کر چھوٹنا چاہتے

سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا

اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہو گی جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا (یعنی طرح طرح

يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا

کے سخت عذاب) O اور ان پر اپنے کرتوتوں کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور وہ (عذاب) جس کی وہ ہنسی بناتے تھے

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ

ان پر آ پڑے گا O تو انسان کا عجب حال ہے جب اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو ہم کو پکارتا

جو آخرت و قیامت کے قائل نہیں نفرت کرتے ہیں اور توحید سے گھبراتے ہیں اور جب خدا کے سوا اور شریکوں لات و منات و عزیٰ وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جب خدا سے دعا مانگو اس کی طرف متوجہ ہو تو کہو: اے اللہ! ہم کو بھلائی دے اور بہتری کا ارادہ ہمارے ساتھ کر' تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے' جو باتیں بندوں سے پوشیدہ ہیں ان کا بھی واقف اور عالم ہے اور جو بندے جانتے ہیں ان کا بھی یعنی تیرا علم ہر شئے کو محیط ہے۔ تو ہی بندوں کی آپس میں ان باتوں میں جن میں وہ جھگڑتے تھے بروز قیامت فیصلہ فرمائے گا یعنی ان کے دین و مذہب کے بارے میں' کہ اچھوں کو جنت بروں کو دوزخ دے گا۔

۴۷ تا ۴۸۔ قیامت میں ان کا جو ظالم کافر ہیں یہ حال ہوگا کہ اگر ان کے پاس اتنا مال منال' عزت آبرو' جواہر' تجارت' شوکت ہو جتنی ساری زمین میں ہے بلکہ کل دنیا و مافیہا سے دوگنا تو بھی اس عذاب سے چھوٹنے کے لیے جان کو وہاں پہنچ کا سب دے ڈالیں اور دے کر عذاب سے پیچھا چھڑا لیں۔ مگر وہاں ان کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔ اس قدر عذاب الٰہی ظاہر ہوگا جس کا ان کے دل میں خطرہ ہی نہ گزرا۔ انہوں نے جس قدر برائیاں کی ہوں گی وہ سب پیش نظر ظاہر ظہور ہوں گی اور جن باتوں پر دنیا میں مذاق اڑاتے تھے یعنی عذاب الٰہی اور انکارِ رسول و قرآن وہی ان کو ہلاک کر دے گا اور لے ڈوبے گا۔

۴۹ تا ۵۱۔ جب کافر کو مصیبت شدت بلا پہنچتی ہے تو ہم کو یاد کرتا ہے' عاجزی سے پکارتا ہے' پھر جب اس کو

ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ

ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو کہنے لگتا ہے: یہ تو مجھے علم (اور عقل) کے ذریعے سے ملا ہے

هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ

بلکہ وہ (نعمت) تو (فتنہ اور) آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں O بے شک ان کے اگلوں

مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ

نے بھی ایسا ہی کہا تھا تو ان کی کمائی ان کے کام نہ آئی O پھر ان کے کرتوتوں

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ

کی برائیاں ان پر آ پڑیں اور ان لوگوں میں جو لوگ ظالم ہیں ان پر بھی ان کی بد اعمالی کی برائیاں عنقریب آ پڑیں گی

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ

اور وہ (اللہ تعالیٰ کے) قابو سے باہر نہ ہو سکیں گے O کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ بے شک

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اللہ تعالیٰ جس کا چاہتا ہے اس کا رزق کشادہ اور فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک اس میں ایمان داروں کے لیے

رحمت سے دنیا کی نعمت دیتے ہیں تو بھول جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ضرور مجھ میں بھلائی نیکی دین کی اچھائی تھی جب ہی تو میری اچھائیاں خدا تعالیٰ نے جان کر مجھ کو یہ نعمت دی ہے۔ بلکہ درحقیقت وہ نعمت فتنہ اور آزمائش ہوتی ہے اور ان کو ہلاک کرنے کی پوشیدہ تدبیر ہوتی ہے لیکن اکثر آدمی اس بات کو نہیں جانتے۔ وہ دولت دنیا ملنا خدا کا راضی ہونا سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ باتیں ان کافروں سے پہلے جو رؤساء کفار تھے اور ان سے پیشتر نافرمان گزرے ہیں انہوں نے بھی کہی تھیں، مگر ان کے مال و منال، دولت و حشمت اور اقوال و افعال و بت پرستی وغیرہ نے جب ان پر عذاب الٰہی آیا کچھ فائدہ نہ دیا اور ان کی کسی بات نے ان کو نہ بچایا، وہ بری باتیں جو کرتے تھے اور مال و منال پر جو اکڑتے تھے اس کی سزا نے ان کو پکڑ لیا۔ یونہی ان کفار مکہ میں سے جو مشرک رہیں گے عنقریب ان کی بدکاریوں کی سزا جیسے ان کے اگلوں کو پہنچی تھی ان کو بھی پہنچے گی، یہ کچھ خدا کو عاجز کر دینے والے عذاب سے چھوٹ کر بھاگ جانے والے نہیں۔

۵۲- کیا ان کفار مکہ نے یہ نہیں جانا کہ رزق کی کمی و بیشی سب خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اس پر کچھ مذہب کی اچھائی برائی کا مدار نہیں، وہ جس کو چاہتا ہے رزق بہت سا دیتا ہے اور مال زیادہ کرتا ہے اور وہ امتحان ہوتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگی فرماتا ہے اور وہ اس کی طرف سے مہلت ہوتی ہے۔ اس کمی و بیشی میں ایمان والوں کو جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کو مانتے ہیں خدا کی قدرت کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

ع ۱۱/۲

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

بڑی نشانیاں ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر (گناہ کر کے) زیادتی

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ

کی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو' بے شک اللہ تعالیٰ (جس کے لیے چاہتا ہے) سب گناہ معاف فرما دیتا ہے'

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ

بے شک وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا

ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے O اور اس اچھی سے

اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

اچھی کتاب کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی اس سے پہلے کہ تم پر اچانک

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى

عذاب آ جائے اور تمہیں (اس کی) خبر بھی نہ ہو O (یہ کتاب اس لیے بھیجی گئی ہے) کہ کہیں کل کوئی جان یوں نہ کہے کہ

۵۳ تا ۵۹- وحشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جنگ احد میں شہید کیا تھا' پھر وہ مسلمان ہوئے اور بھی بعض اصحاب تھے کہ انہوں نے بڑے بڑے گناہ حالت کفر میں کیے تھے پھر مسلمان ہوئے تو وہ اگلے گناہوں سے ڈرتے تھے۔ اس بارے میں یہ حکم اترا کہ اسلام سب پچھلی خطائیں اور گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اور اپنے ان بندوں سے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا' وہ کافر و مشرک تھے' زنا' قتل وغیرہ میں مشغول تھے فرما دیجیے کہ تم خدا کی رحمت و مغفرت سے ناامید نہ ہو' خدا تعالیٰ اس کے جو کفر سے توبہ کر کے ایمان لاتا ہے پچھلے سب گناہ ضرور بخش دیتا ہے' وہ مغفرت اور رحمت والا ہے' جو توبہ پر مرے گا اس پر ضرور رحم فرمائے گا اور یہ بھی فرما دیجیے کہ اے بندو! اپنے رب کی طرف متوجہ ہو' عاجزی کرو' کفر چھوڑو' اسلام لاؤ' اطاعت کرو اس سے پیشتر کہ تم پر عذاب الٰہی آئے کہ پھر تم مدد کے لیے چلاؤ گے اور کوئی مددگار نہ ہوگا اور جو باتیں صاف صاف بہت اچھی قرآن میں تمہارے رب کے پاس سے اتریں ان کا اتباع کرو یعنی محکمات قرآن پر عمل کرو' حلال و حرام کو بجا لاؤ' متشابہات پر صرف ایمان لاؤ' قبل اس کے تم کو عذاب یک بیک آ گھیرے اور تم کو اس کے اترنے کی خبر بھی نہ ہو اور جب عذاب آ جائے تو اس وقت مرنے والی جان حسرت سے کہے گی کہ ہائے افسوس و ندامت ہے اس بات پر کہ میں نے عمر گذشتہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی کی اور اس کے ادائے حق کے بارے میں کوتاہی کی اور اپنی عمر رسول و قرآن کے ساتھ مسخرا پن کرنے میں گزاری۔ یا کہے کہ اگر مجھ کو خدا ایمان دیتا

عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

ہائے افسوس ان تقصیروں اور کوتاہیوں پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارے میں کیں اور بے شک میں تو (ان احکام کی) ہنسی بنایا کرتا تھا O

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ

یا یوں نہ کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرتا تو میں پرہیز گاروں میں ہو جاتا O یا جب عذاب دیکھے

حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

تو یوں نہ کہے: کاش کہ کسی طرح مجھے (دنیا میں) دوبارہ لوٹا دیا جائے تو پھر میں نیک ہو جاؤں O

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ

(اور اس کو جواب دیا جائے:) ہاں کیوں نہیں بے شک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے ان کو جھٹلایا اور (ان کے ماننے سے) تکبر کیا

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ

اور تو کافر ہی رہا O اور (اے سننے والے!) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھا ہے

وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾

قیامت کے دن تم ان کے منہ سیاہ دیکھو گے کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے (ضرور ہے) O

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ

او اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ بچائے گا نہ انہیں کوئی (تکلیف اور) عذاب پہنچے گا

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ

اور نہ وہ غمگین ہوں گے O اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ہے اور وہی ہر چیز کا

اور ہدایت کرتا تو میں بھی موحدین متقین میں سے ہوتا۔ یا جب عذاب کا جوش دیکھے تو کہے کہ کاش! میں پھر دنیا میں لوٹوں تو توحید اور نیک اعمال اختیار کروں اور اس کا جواب خدا تعالیٰ یوں دے کہ اب دنیا کی تلاش ہے جب دنیا میں تو تھا اور میرے رسول میرا فرمان لے کر آئے تھے تب تو جھٹلاتا تھا اور ایمان لانے سے غرور و تکبر کرتا تھا اور کافروں کے ساتھ رہنا پسند کرتا تھا اب بھی انہیں کے ساتھ رہ اور جہنم میں جا کفر کا یہی نتیجہ ہے۔

۶۰ تا ۶۳- اے مخاطب! بروز قیامت جنہوں نے خدا پر تہمت اٹھائی تو دیکھے گا (یعنی یہود کو کہ عزیر کو ابن اللہ کہا اور نصاریٰ کو کہ مسیح کو ابن اللہ اور کفار عرب کو کہ ملائکہ کو بنات اللہ کہا) کہ ان کے منہ کالے ہوں گے اور آنکھیں کنجی بدشکل۔

شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ

مختار و نگہبان ہے O آسمان اور زمین کی کنجیاں (اور اختیارات) اسی کے قبضے میں ہیں اور جن لوگوں نے

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

ع ۲ (۱۱)

اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا وہ خود ہی نقصان میں ہیں O (اے نبی علیہ ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اے جاہلو!

تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى

کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو O بے شک آپ کی طرف اور آپ سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ

انبیاء (علیہم السلام) کی طرف بھی یہی وحی کی گئی کہ (اے مخاطب!) اگر تو (اللہ کے ساتھ) شرک کرے گا تو تیرے اعمال ضرور اکارت و برباد

لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ

ہو جائیں گے اور ضرور تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا O بلکہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کر اور

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

شکر کرنے والوں میں رہو O اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ایسی نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا (یعنی اس کے مرتبے کو نہیں پہچانا)

کیا جہنم میں غرور و تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہ ہوگا' ضرور ہوگا۔ خدا مسلمانوں متقیوں کو اپنے مطیعوں کو ان کے احسان و ایمان کے سبب نجات دے گا۔ غم ان کے پاس نہ پھٹکے گا۔ اللہ ہر ایک شئے کا پیدا کرنے والا ہے' سب سے برتر ہے' ہر شے پر وکیل یعنی سب کا رزق رساں' سب کے اعمال کا گواہ ہے۔ تمام آسمان و زمین کے خزانوں کی کنجیاں اس کے پاس ہیں' جس کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے' جو رسول و قرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں وہ محروم خائب و خاسر ہوں گے۔ ان کو آخرت کی نعمتوں میں سے کچھ نہ دیا جائے گا' وہ خدا کی رحمت و نعمتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محروم کر دیے جائیں گے۔

۶۴ تا ۶۶- کفار مکہ نے جب بت پرستی کی درخواست حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تب یہ اترا کہ اے رسول! تم ان سے کہو کہ کیا تم اے نامعقول جاہلو! کافرو! مجھ کو یہ حکم اور رائے دیتے ہو کہ میں سوائے خدا کے غیروں کو پوجوں تم عجیب نامعقول ہو۔ اے رسول! آپ کی طرف اور آپ سے جو پہلے اور رسول گزرے ہیں سب کی طرف ہم نے یہ وحی بھیجی کہ جو کوئی شرک کرے گا خواہ امت ہو یا رسول اس کے اعمال سب بے کار ہوں گے اور نہایت خائب و خاسر سب بھلائیوں سے محروم ہوگا۔ بلکہ اے رسول! تم خدا کی توحید اختیار کرو اور پھیلاؤ اور خدا نے جو نعمت نبوت و کتاب و اسلام و معرفت تم کو دی اس کا شکر ادا کرو۔

۶۷- کافروں نے خدا کی عظمت کا خیال نہ کیا' جو اس کی عظمت و شان تھی اس کا پورا پورا حق ادا نہ کیا (یہودیوں نے جب یہ آیت اتری کہ خدا کو قرض دو یعنی اس کی راہ میں خیرات دو' وہ قیامت میں بدلہ دے گا'۔۔۔۔ کہا

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ

اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ کر اپنے قبضے میں کر لے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے وہ ان کے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ

شرک سے پاک اور بلند ہے O اور (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ

اور زمینوں میں ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے (مر جائیں گے) مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا (محفوظ رکھے گا) پھر اس (صور) میں دوبارہ

فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

پھونکا جائے گا تو وہ سب کے سب فوراً (زندہ ہو کر) دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے O اور زمین اپنے رب کے نور سے

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ

روشن ہو جائے گی اور نامۂ اعمال (لا کر) رکھے جائیں گے اور سب نبی لائے جائیں گے اور گواہ بھی (خاتم الانبیاء اور آپ کی امت کے لوگ ان

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

پر گواہ ہوں گے) اور لوگوں میں انصاف سے سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا O اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے

کہ خدا فقیر و محتاج ہے، ہم سے قرض مانگتا ہے اور بعض کہتے تھے کہ خدا کا ہاتھ تنگ ہے اور بند ہے۔ اچھی طرح رزق نہیں دیتا ہے۔ مالک بن ضیق وغیرہ یہودی یہ باتیں کہتے تھے۔ تب یہ آیت اتری) اس کی تو یہ شان ہے کہ بروز قیامت ساری زمین اس کے قبضہ وقدرت واقتدار میں ہوگی اور سب آسمان لپٹے ہوئے اس کی قدرت کے سیدھے ہاتھ میں دھرے ہوں گے (قبضہ اور ہاتھ سے مراد قدرت اور حکومت کا اظہار ہے۔ خدا کے لیے ہاتھ ثابت کرنا اور پھر اس کو سیدھا ہاتھ کہنا متشابہات میں سے ہے۔ یا تو بطور استعارہ کہا گیا ہے یا اس کا مطلب کچھ اور ہی ہے جو ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ معانی ظاہرہ متبادرہ لغویہ پر اعتقاد رکھنا گمراہی ہے۔ حدیث میں ہے کہ خدا کے دونوں ہاتھ سیدھے ہیں اور مبارک) وہ ان باتوں سے اور سب کی عقول سے برتر ہے اور اس سے بھی جو شرک کرتے ہیں منزہ ورفیع وبلند تر ہے۔

۶۸ تا ۷۰۔ جب صور پھونکا جائے گا جتنے آسمان اور زمین کے رہنے والے ہیں سب ہلاک کر دیے جائیں گے اور سب کے ہوش وحواس غائب ہو جائیں گے مگر جو خدا چاہے گا (یعنی جنت اور دوزخ کے رہنے والے بقول بعض فنا نہ ہوں گے۔ بعض کہتے ہیں چاروں بڑے فرشتے پہلے نفخہ میں نہ مریں گے بعد میں وہ بھی مریں گے) پھر دوسرا نفخہ دوبارہ صور پھونکا جائے گا (دونوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا) آسمان سے بارش ہوگی جس سے بدن بنیں گے، یکا یک سب مردے قبروں سے نکل کر کھڑے ہو جائیں گے جیتے جاگتے دیکھتے بھالتے سنتے سمجھتے اور ساری زمین اپنے رب

ع۷/۷

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

عمل کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو کچھ وہ کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے O اور کافروں کے گروہ

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا

کے گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہاری قوم میں سے رسول نہ آئے تھے جو تم کو تمہارے

رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ

رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں آج کے دن کے ملنے سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہاں (بے شک آئے تھے)

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ٹھیک اترا O (ان سے) کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

میں چلے جاؤ اس میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہو گا تو غرور کرنے والوں کا کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے O اور جو

کے نور سے چمک اٹھے گی۔ (یہاں نور سے مراد عدل ہے) اور نامۂ اعمال سب کے سامنے رکھے جائیں گے' سیدھے الٹے ہاتھوں میں دیے جائیں گے اور پیغمبروں کو اور شہداء کو بلایا جائے گا۔ (شہداء سے مراد رسول ہیں' بعض شہداء سے وہ لوگ مراد لیتے ہیں جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے) اور محکمہ عدل قائم ہوگا اور سچے سچے عین انصاف و تحقیق سے فیصلے کیے جائیں گے' کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ ایسا نہ ہوگا کہ کسی کی نیکی کا بدلہ کم دیا جائے بلکہ بہت زائد دیا جائے گا اور برائی کا بدلہ اتنا ہی دیا جائے گا جتنی برائی ہوگی۔ ہر جان کو اپنی اچھائی اور برائی کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور خدا ہر بات کا سب کے خیر و شر کا عالم ہے۔

۷۱ تا ۷۲۔ اور کفار فوج در فوج گروہ گروہ مرتبہ بہ مرتبہ اول سے لے کر آخر تک جہنم میں داخل کیے جائیں گے' یہاں تک کہ جب کفار دوزخ پر پہنچیں گے اس کے وہ دروازے جو ہمیشہ سے بند تھے کبھی نہ کھلے تھے ٹھونک کر کھولے جائیں گے' زبانیہ محافظین دوزخ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس دنیا میں رسول نہ آئے تھے جو شکل میں تمہارے جیسے آدمی تھے جو تمہارے رب کے اوامر و نواہی تم کو سناتے تھے اور اس دن کے عذابوں اور مصیبتوں سے تم کو طرح طرح سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ بے شک آئے تھے مگر ہم نے کفر کیا۔ لہٰذا عذاب کا فرمان جو ان کے حق میں روز ازل سے لکھا جا چکا تھا حق ہو گیا۔ تب کہا جائے گا یعنی زبانیہ کہیں گے کہ دوزخ کے دروازے میں گھسو اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہیں رہو۔ افسوس! غرور والے متکبر' منکر' کافروں کا قیامت میں کیا ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا

اپنے رب سے ڈرا کرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہ

وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ

وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے: آپ پر سلام ہو آپ بڑے اچھے رہے

فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا

تو جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے چلے جایئے O (جنتی) کہیں گے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں (اور اس کا شکر

وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ

ہے) کہ اس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اس (جنت کی) زمین کا ہمیں مالک بنا دیا کہ

فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ

ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں تو عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے O اور تم فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے

الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوئے دیکھو گے اور لوگوں میں انصاف سے سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور (جنتی

وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع ركوع ۸ ع ۵

اور فرشتوں کی زبان سے) یہ کلمہ جاری ہوگا کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے O

۷۳ تا ۷۵- جو اپنے رب کے مطیع فرمانبردار متقی تھے وہ فوج در فوج جنت میں بھیجے جائیں گے۔ حتیٰ کہ جب جنت کے دروازہ پر پہنچیں گے جو ان کے استقبال میں پہلے سے کھلے ہوں گے اور پھر پورے پورے کھولے جائیں گے۔ جنت کے خزانچی ان کو تعظیم وتکریم وتسلیم عرض کر کے اندر لیں گے اور مبارک باد اور تہنیت اور خوشخبری دیں گے۔ کہیں گے کہ لیجیے اب آپ پاک ومطہر وفوز وفلاح والے عیش وخوشی والے ہوئے' اب جایئے اور ہمیشہ چین سے رہیے' نہ موت ہے نہ یہاں سے نکلنا۔ وہ یہ نعمت وعظمت کرامت دیکھ کر کہیں گے: شکر واحسان اس پاک خدا کا جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور ہم کو جنت کی زمین کا مالک بنایا' جہاں چاہیں ہم رہیں' اب تو وہ ہماری ملک ہے' واہ وا! اللہ کے لیے خالص دل سے نیک کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا مرتبہ ہے کتنا ثواب ہے۔ اس وقت فرشتے علی الاعلان نظر آئیں گے کہ عرش کے آس پاس حلقے باندھے ہوئے صفیں آراستہ کیے ہوئے کھڑے ہوں گے' اپنے رب کی تسبیح اور تعریف اس کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوں گے اور سب کے درمیان میں امتوں اور رسولوں میں عدل وانصاف سے حکم دیا جائے گا اور جب حساب وکتاب سے فراغت پائیں گے تو

سورة المؤمن مكية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آياتها ٨٥ ركوعاتها ٩

سورۂ مومن مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پچاسی آیات‘ نو رکوع ہیں

حٰمٓ ⓵ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⓶ غَافِرِ الذَّنْبِ

حٰمٓ O اس کتاب کا نازل کرنا اللہ تعالیٰ زبردست علم والے کی طرف سے ہے O جو گناہ معاف

وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

فرمانے والا اور توبہ قبول کرنے والا (منکروں کو) سخت عذاب دینے والا (اور ماننے والوں کو) بڑا انعام دینے والا ہے‘ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ⓷ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

طرف (سب کو) پھرنا ہے O اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں تو وہی جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں

فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ⓸ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

تو (اے سننے والے!) کافروں کا شہروں میں (تکبر سے اترا کر) چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈالے O ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم

وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ

اور ان کے بعد بہت سے گروہوں نے (اپنے زمانے کے رسولوں کو) جھٹلایا اور ہر امت نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں

اچھے لوگ کہیں گے کہ شکر و احسان ہے اس اللہ تعالیٰ کا جو تمام جہانوں کا سب جن و انسانوں کا سردار و مالک و آقا ہے۔

سورۃ المؤمن

۱ تا ۳- ”حم“ سے مراد ”حم الامر“ ہے یعنی جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا‘ سب کی تقدیر میں جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یا ان حرفوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ یہ قرآن اس اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے جو زبردست اور سب پر غالب ہے‘ جو کافروں سے بدلہ لینے والا مسلمان و کافر سب کا عالم ہے۔ مسلمانوں کے گناہ بخشنے والا ہے‘ جو شرک سے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے‘ جو شرک پر مرا اس کو سخت شدید عذاب دینے والا ہے۔ صاحب طول یعنی احسان و فضل و رحمت مسلمانوں پر کرنے والا ہے‘ کافروں سے بے پرواہ ہے‘ ان کی سزا پر طاقت والا ہے‘ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں‘ سب مسلمانوں اور کافروں کا ٹھکانہ اسی کی طرف ہے۔

۴ تا ۶- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا کی آیتوں کی تکذیب تو وہی لوگ کرتے ہیں اور آپ کو اور قرآن کو تو وہی نہیں مانتے ہیں جو ہٹ دھرم ضدی کافر ہیں۔ اے رسول! آپ ان کے ملکوں ملکوں پھرنے سے اور تجارت و حکومت و شان و شوکت کے بڑھنے سے دھوکے میں نہ پڑیں۔ ان کی ظاہری شان و شوکت و تجارت وغیرہ کچھ چیز نہیں۔ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے نوح کو جھٹلایا اور نوح (علیہ السلام) کے بعد اور گروہوں نے اپنے اپنے رسولوں کو جھٹلایا اور ہر گروہ نے یہ ہی ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں اور ایذاء دیں‘ ہلاک کر دیں‘ ان کا دین نہ پھیلنے دیں اور جھوٹی جھوٹی باطل باتیں اور لغو جھگڑے اٹھائے تاکہ

لِيَأْخُذُوْهُ وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ

اور باطل (اور غلط) طریقے سے جھگڑا کیا تاکہ اس کے ذریعے (دین) حق کو مٹا دیں (اور کمزور کر دیں) تو میں نے ان کو پکڑا

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

پھر (ان پر) میرا عذاب کیسا ہوا O اور اسی طرح کافروں پر آپ کے رب کا فرمان

كَفَرُوْا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ

ثابت ہو چکا ہے کہ بے شک وہ دوزخی ہیں O وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو

حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

اس کے آس پاس ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ

اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں (اور یوں کہتے ہیں) کہ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم

لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧

ہر چیز پر حاوی ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تو ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے O

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ / وقف لازم

حق اور سچے مذہب کو شبہ میں ڈالیں مگر کچھ نہ ہوا۔ آخر کار میں نے ان کو پکڑ لیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ خیال کرو کہ ان کو کس کس طرح کے عذاب دیے اور ان کا کیا انجام ہوا۔ یونہی اے رسول (علیہ السلام)! آپ کے رب کا کلمہ عذاب وسزا رسول کے منکروں پر ثابت و متحقق ہو چکا ہے کہ وہ ضرور ہو کر رہے گا اور وہ ضرور بروز قیامت دوزخ میں داخل ہوں گے۔

۷ تا ۹- جو فرشتے اللہ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں یعنی تخت رب العزت کو اور وہ جو اس کے آس پاس صف بہ صف گھومتے عرش کا طواف کرتے ہیں وہ سب اپنے رب کے فرمانبردار بندے ہیں' اس کی تسبیح و تعریف کرتے ہیں' ایمان والے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو رسول و قرآن پر ایمان لاتے ہیں مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار! تیری رحمت عظمیٰ ہر چیز کو احاطہ کیے ہوئے ہے' سب پر عام و شامل ہے اور تیرا علم بھی ہر شے کو محیط و گھیرے ہوئے ہے' تو ہر بات کا عالم ہے' تو ان لوگوں کو جو شرک سے توبہ کریں اور تیری سیدھی راہ پر چلیں یعنی اسلام اختیار کریں بخش دے اور عذاب و دوزخ سے ان کو محفوظ رکھ' وہ ان سے دور رکھ۔ اے رب! ان کو اپنی جنت عدن میں جو مقربین' انبیاء' اولیاء و ملائکہ کا مسکن ہیں جس کا تو نے اس کا ان سے قرآن میں وعدہ کیا ہے داخل فرما' ان کو اور ان کے باپ دادوں کو اور ان کی عورتوں اور بال بچوں کو جو مومن موحد تھے۔ تو اپنے ملک میں عزت والا' اپنی قدرت میں غلبہ والا' اپنے حکموں فرمانوں میں حکمت والا ہے۔ ان کو دنیا میں بری باتوں سے گناہوں سے محفوظ رکھ تاکہ ان کو آخرت میں عذاب نہ ہو' جس کو تو دنیا میں گناہوں سے اور آخرت میں عذاب سے بچاتا

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

اے ہمارے رب! اور ان کو بسنے کے باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے باپ داداؤں اور بیویوں اور اولاد میں جو

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

کوئی نیک ہوں ان کو بھی (جنت میں داخل فرما) بے شک تو ہی زبردست‘

الْحَكِيْمُ ۙ﴿۸﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ

حکمت والا ہے O اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جس کو تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچالے تو بے شک تو نے اس پر بڑی

ع ۱ ۹ ۶ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ

مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے O بے شک جن لوگوں نے کفر کیا (قیامت کے دن) ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جب تم

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ

کو ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اس وقت یقیناً اللہ تعالیٰ کی بیزاری تم سے اس سے زیادہ ہوتی تھی کہ جتنی بیزاری آج دوزخ

فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ

کا عذاب دیکھ کر تم کو اپنی جانوں سے ہے O کافر کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دوبارہ موت دی

ہے تو تو اس کو درحقیقت اپنی پوری بڑی رحمت کا مستحق بناتا ہے‘ اس کو دارین میں معزز و مکرم معصوم رکھتا ہے اور یہ تیری رحمت بڑی فوز و فلاح و کامیابی ہے کہ جنت ملی دوزخ کے عذاب سے بچے۔

۱۰ تا ۱۲- اور جنہوں نے اللہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کو نہ مانا‘ اس کے ساتھ کفر کیا‘ جب دوزخ میں جائیں گے تو اپنی جان کو کوسیں گے اور لعنت کریں گے‘ اپنے اوپر آپ ہی غصہ ہوں گے۔ تو ان سے فرشتے کہیں گے کہ تم تو آپ ہی اپنے اوپر غصہ ہوتے ہو مگر دنیا میں خدا کے غصہ کا کچھ خیال نہ کرتے تھے جب تم کفر کرتے تھے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو اس سے ڈراتے تھے حالانکہ خدا تعالیٰ کا غصہ تمہارے غصہ سے کہیں بڑھ کر ہے تم اس کے غصہ سے نہ ڈرتے تھے جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور تم کفر و انکار کرتے تھے۔ کافر کہیں گے: اے پروردگار! تو نے ہمیں دو بار مارا دو بار جلایا (دو موتیں ایک وقت قبض ارواح دوسری بعد سوال منکر نکیر اور دو زندگیاں ایک وقت سوال منکر نکیر دوسری بروز قیامت) اب ہم نے بہت مصیبتیں اٹھائیں اور اب ہم خوب سمجھے اور گناہوں کا اقرار کیا کہ ہم بہت برے تھے‘ ہم مشرک تھے اب آیا کوئی طریقہ ایسا اور بھی ہے کہ یہاں سے نکل کر پھر دنیا میں جائیں اور ایمان لائیں اور اس ابدی غم سے چھوٹیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ تم کو یہ عذاب کیوں ہوتا یوں ہی ہوا کہ جب دنیا میں اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا تھا یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا جاتا تھا‘ تمہیں توحید خدا ماننے کو کہا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور جب شرک کیا جاتا تھا‘ بتوں کا ذکر ہوتا تو تم خوش ہو کر

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ

اور دوبارہ زندہ فرمایا تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا پھر اب (آگ سے) نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے O (جواب دیا جائے گا:

بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ

کوئی راہ نہیں) یہ دائمی عذاب اس لیے ہوا کہ جب تم کو اکیلے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ

ساتھ شریک ٹھہرائے جاتے تھے تو تم مان لیتے تھے تو اب حکم اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سب سے بلند (اور) بہت بڑی شان والا ہے O وہی

لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

اللہ تعالیٰ ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اتارتا ہے اور نصیحت وہی مانتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے O

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

تو تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو خالص اسی ہی کے بندے ہو کر اگرچہ کافر برا مانیں O (وہ اپنے مقبول بندوں کو)

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى

بلند درجے دینے والا عرش کا مالک ہے' وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ایمان کی جان (وحی)

اقرار کرتے تھے' اس کی جزاء تو آگ ہی ہے۔ سب حکم اللہ ہی کا ہے' وہ اپنے بندوں میں فیصلہ فرماتا ہے' اسی نے کافروں کو دوزخ کا حکم دیا۔ وہ ہر شے سے بلند و برتر ہے' ہر شے سے بڑا ہے' سب حاکموں کا حاکم ہے' جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔

۱۳- اے اہل مکہ! اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ وہی تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے' اپنی توحید' اپنی ربوبیت' اپنی قدرت کی نشانیاں عجائب و غرائب دکھاتا ہے کہ بہت سے کافروں کو تباہ کیا اور مسلمانوں کو غالب کیا اور آسمان سے مینہ یعنی رزق اتارتا ہے۔ مگر سوائے ان مسلمانوں کے جو اللہ کی طرف سچے دل سے متوجہ ہیں نصیحت کوئی قبول نہیں کرتا۔

۱۴ تا ۱۷- اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو پوجو' اپنا دین اسی کے لیے خالص کرو' اس کی توحید و عبادت سچے دل سے بجا لاؤ اگرچہ کافروں کا جی جلے اور وہ نہ پسند کریں۔ وہ خدا بڑے مرتبے والا' درجوں کا بلند کرنے والا ہے یعنی آسمان کا پیدا کرنے والا ہے جو نہایت بلند ہے' عرش اعظم کا مالک ہے' اپنی روح جس بندہ پر چاہتا ہے اپنے حکم سے ڈالتا ہے یعنی روح القدس جبرائیل اس کو جس پر چاہتا ہے اپنا حکم یعنی وحی دے کر بھیجتا ہے۔ چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن دے کر بھیجا تاکہ وہ بندہ اس وحی کے ذریعہ سے اس دن کے عذاب سے ڈرائے جو ملنے کا دن ہے' آپس میں سب ملیں گے۔ یا یہ کہ سب بندے خدا تعالیٰ سے ملیں گے۔ اس دن قبروں سے نکل کر زمین پر ظاہر ہوں گے' خدا سے کوئی شے مخفی نہیں رہ سکتی' نہ وہ خود نہ ان کے اعمال۔ جب پہلا نفخہ موت کا ہولے گا اور سب مرجائیں گے تب اکیلا خدا ہی خدا رہ جائے گا' اس وقت وہ فرمائے گا کہ آج

مَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ

نازل فرماتا ہے تا کہ وہ (نبی) ملاقات کے دن (یعنی قیامت کے دن) سے (لوگوں کو) ڈرائے O جس دن لوگ (قبروں سے باہر نکل کر)

بَارِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ

ظاہر ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ پر ان کی کوئی بات چھپی نہ رہے گی (وہ فرمائے گا:) آج کس کی حکومت ہے (پھر فرمائے گا:)

الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا

اکیلے اللہ تعالیٰ سب پر غالب کی (حکومت) ہی ہے O آج ہر جان اپنے کیے کا بدلہ پائے گی

كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ

آج کسی پر زیادتی نہ ہو گی، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے O اور (اے نبی ﷺ!)

يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

ان کو قریب آنے والے (خوف و مصیبت کے) دن سے ڈرائیے جب کہ دل غم سے گھٹ گھٹ کر گلوں تک آ جائیں گے اس دن

مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

ظالموں کا نہ کوئی دوست (بچانے والا) ہو گا اور نہ کوئی سفارشی کہ جس کی بات مانی جائے O اللہ تعالیٰ چوری چھپے کی نگاہ اور

تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

دل کا بھید سب کچھ جانتا ہے O اور اللہ تعالیٰ سچا فیصلہ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو

بادشاہت وحکومت ومملکت کس کی ہے اور کون ملکیت کا دعوے دار ہے؟ جب کچھ جواب نہ ملے گا تو خود ہی ارشاد فرمائے گا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جو واحد قہار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ تم سب پر غالب ہے۔ اس دن ہر جان اچھی بری اپنے اعمال کا بدلہ پائے گی، کسی پر ظلم نہ ہوگا کہ نیکیاں کم کر دی جائیں یا برائیاں زائد کر دی جائیں۔ خدا جلد حساب لینے والا سزا جزاء دینے والا ہے جب حساب لے گا بہت جلد لے گا۔

۱۸ تا ۲۰۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کفار کو اس دن سے ڈراؤ جو جلدی کا دن ہے یعنی جلد آنے والا ہے۔ یا یہ کہ اس دن ایک آدمی دوسرے کی طرف جلد دوڑے گا۔ اس دن دل غم اور رنج کے مارے گلوں میں آ کر اٹک رہے ہوں گے اور کلیجے منہ کو آتے ہوں گے، غم کے مارے جانیں گھٹی جاتی ہوں گی۔ ظالم کافروں کا نہ کوئی رشتہ دار ہوگا کہ نفع دے اور نہ کوئی سفارشی جس کی سفارش چلے۔ اللہ تعالیٰ ہر بات جانتا ہے، آنکھوں کی چوری یعنی کن انکھیوں سے نیچے نیچے دیکھنا اور ایک بار کے بعد پھر چھپ کر تکنا سب جانتا ہے اور دل کی باتیں جو تنہائی کے وقت ہوتی ہیں اور آدمی چھپاتا ہے وہ بھی جانتا

ع ۲ ۱۱ ۷

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ ع

یہ کفار پوجتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے' بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سنتا (اور) دیکھتا ہے O

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے

الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا

زیادہ قوت والے اور ملک میں ان کی نشانیوں سے زیادہ نشانیاں باقی چھوڑنے والے تھے تو

فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ

اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں پر پکڑا اور ان کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے

اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

کوئی نہ بچا سکا O یہ (عذاب ان پر) اس لیے ہوا کہ بے شک ان کے پاس ان کے (زمانے کے) رسول کھلی نشانیاں

فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

لے کر آتے تھے تو انہوں نے (ان کا) انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا' بے شک اللہ تعالیٰ زبردست سخت سزا دینے والا ہے O

ہے۔ بروز قیامت حق و انصاف کا حکم کرے گا اور جس مسلمان کے حق میں جس کی شفاعت چاہے گا قبول فرمائے گا اور وہ ہر وقت عدل و صدق کا حکم فرماتا ہے اور جن کو یہ کفار پوجتے ہیں یعنی بت وہ خاک شفاعت نہ کر سکیں گے۔ یا یہ کہ کچھ حکم نہیں دے سکتے اور خدا ہر زبان میں ہر بات سنتا ہے اور جانتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے حکم فرماتا ہے اس کا حکم کوئی ٹال نہیں سکتا۔

۲۱ تا ۲۲۔ کیا ان کفار مکہ نے خدا کے ملک اور خدا کی زمین میں گشت نہیں کیا کہ کارخانہ ہائے قدرت دیکھ کر عبرت پکڑتے اور دیکھتے کہ اگلے کافروں کا کیا حال ہوا جو ان سے کہیں زائد قوی تھے اور مضبوط پہلوان' ان سے ہزاروں درجے زائد تھے' ان کی نشانیاں زمین میں اب تک موجود ہیں۔ قلعہ مکانات شہر ویران پڑے ہیں' وہ بہت پھرنے والے اور بڑی تجارت و مال و سامان والے تھے' انہوں نے کفر کیا خدا نے ان کو پکڑ لیا' سزا دی اور خدا کے عذاب سے ان کو کوئی بچانے والا نہ ملا۔ یہ عذاب ان پر یونہی آیا کہ جب ان کے پاس ان کے رسول آتے تھے اور اللہ کے اوامر و نواہی سناتے تھے اور معجزات دکھاتے تھے تو وہ کفر کرتے تھے' جھٹلاتے تھے' خدا نے یہ سزا دی کہ ان کو پکڑ لیا' ہلاک کر ڈالا' وہ بڑی قوت والا' سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾ إِلَىٰ

پھر ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند (ظاہر حجت) دے کر، فرعون اور

فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾

ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا: یہ بڑا جھوٹا جادوگر ہے O

فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہمارے پاس سے حق (پیام) لے کر آئے تو انہوں نے کہا: جو

الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ

اس پر ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو اور کافروں کا داؤ

الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ

محض غلط بھٹکنا پھرنا ہوتا ہے O اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو کہ

مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ

میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے رب کو (مدد کے لیے) بلائیں کیونکہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ تمہارا دین بدل

أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ

دیں یا زمین میں فساد ظاہر کریں O اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: میں تو اپنے اور تمہارے رب کی

۲۳ تا ۲۵- اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون اور اس کے وزیر ہامان اور موسیٰ (علیہ السلام) کے چچازاد بھائی قارون کے پاس نو (۹) معجزے اور قوی ظاہر دلیل دے کر بھیجا تو انہوں نے کہا: موسیٰ (علیہ السلام) جادوگر ہیں، لوگوں میں تفرقہ ڈالتے ہیں اور بڑے دروغ گو ہیں کہ خدا پر افتراء اٹھاتے ہیں۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) توریت لے کر آئے اور ہمارا حکم ان کو پہنچایا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ جو قوم مومنین ہیں ان کے لڑکوں کو مار ڈالو اور ان کی عورتوں کو باندیاں بنا لو یعنی پھر قتل کرنا شروع کرو اور انہوں نے یہ حکم دیا، حالانکہ کافروں کا داؤ کچھ چیز نہیں، نرا دھوکہ اور گمراہی اور بے ایمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر اور دھوکہ کو ملیامیٹ کر دیا، ان سب کو ہلاک کر دیا۔

۲۶ تا ۲۷- اور فرعون نے کہا کہ مجھے کوئی نہ روکے، مجھے چھوڑ دو، مجھے موسیٰ (علیہ السلام) کو مار لینے دو، وہ کہتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اور وہ میرے سوا کوئی اور خدا جانتا ہے لو اب میں اس کو مارتا ہوں وہ اپنے اس خدا کو پکارے جس کا رسول اپنے آپ کو بتاتا ہے دیکھو کیسے بچاتا ہے۔ میں اگر موسیٰ (علیہ السلام) کو چھوڑ دوں تو خوف ہے کہ کہیں یہ تمہارا سچا دین بت

بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع ۳ ۸

ہر ایک متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہیں لاتا ہے پناہ لے چکا ہوں (تو تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے) O

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ

اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن مرد نے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا (فرعونیوں سے) کہا: کیا تم ایک ایسے شخص کو

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ

اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ

کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آیا ہے پھر اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال خود اس پر

يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی ان باتوں میں سے جن کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر کوئی نہ کوئی آفت پڑے گی

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو ہدایت نہیں فرماتا ہے O اے میری قوم کے لوگو! آج تمہاری حکومت

فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ

ہے اس زمین میں تم کو غلبہ ہے (تو تم بتاؤ) اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر آیا تو ہماری مدد کون کرے گا؟

پرستی نہ بدل ڈالے یا زمین میں فساد نہ پھیلائے جسے ہم نے بسایا ہے' کہیں ہماری قوم کے ساتھ ویسا برتاؤ نہ کرے کہ بچوں کو مار ڈالے' عورتوں کو باندیاں بنائے (ایک قرأت میں ''وان یظھر'' ہے اور ایک میں ''وان یظھرا'' اور ایک میں ''یظھر'' افعال سے ہے ایک میں ظہور سے یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں مقابلہ کرے اور دین توحید پھیلائے۔) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں اور اس کے حفظ وامن میں داخل ہوتا ہوں ہر غرور کرنے والے سرکش کافر کے شر سے جو آخرت سے نہیں ڈرتا اور اس پر ایمان نہیں لاتا یعنی فرعون اور اس کے مددگاروں کے شر سے میں اپنے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں' وہ مجھے ان کے شر سے بچائے اور محفوظ رکھے۔

۲۸ تا ۲۹۔ جب فرعون نے موسیٰ (علیہ السلام) کے قتل کا ارادہ کیا تب ایک مرد خدا نے جو فرعون ہی کی قوم میں سے تھا یعنی اس کا چچا زاد بھائی حزبیل نامی اور اپنا ایمان ان سے چھپاتا تھا بولا (مروی ہے کہ حزبیل نے سو برس تک اپنا ایمان چھپایا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ قوم فرعون میں سے نہ تھا۔ اس تقدیر پر ''من ال فرعون'' ''یکتم'' کا متعلق ہوگا اور کلام میں تقدیم وتاخیر

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ

فرعون نے کہا: میں تم کو وہی سمجھاتا ہوں جو مجھے بہتر معلوم ہوتا ہے اور میں تو تم کو سیدھا بھلائی کا ہی

الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

راستہ بتاتا ہوں O اور (اس کے جواب میں) اس ایمان والے نے کہا: اے میری قوم! مجھے تمہاری نسبت اگلی امتوں جیسی

مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ

مصیبت کے دن کا خوف ہے (جنہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا) O جیسے (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) دستور قوم نوح

ثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے ان کے ساتھ گزرا اور اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں پر کچھ ظلم

لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾

نہیں کرنا چاہتا O اور اے میری قوم! میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی (یعنی قیامت کے دن) O

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ

جس دن کہ تم (اپنے لوگوں سے) پیٹھ پھیر کر بھاگو گے (اور) تم کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا

ہوگی) کہ افسوس اے لوگو! یہ کیا کرتے ہو؟ کیا موسیٰ علیہ السلام کو مارتے ہو‘ ان کا کیا قصور ہے‘ کیا ان کو اس بات پر مارتے ہو کہ وہ توحید کو مانتے ہیں اور خود رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اللہ کو اپنا رب بتاتے ہیں اور تمہارے پاس کھلی کھلی نشانیاں نبوت کی اور اوامر ونواہی لے کر آئے ہیں‘ کیوں مارتے ہو‘ اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس کا عذاب اس کو خود ملے گا اور جھوٹ اس کو لے ڈوبے گا اور اگر وہ سچا ہے اور تم نے جھٹلایا ہے تو کچھ نہ کچھ عذاب تو دنیا ہی میں تم کو پہنچ جائے گا۔ خدا اپنے دین کا راستہ کسی سرکش‘ ہٹ دھرم‘ مشرک دروغ گو کو نہیں دکھاتا ہے۔ اے قوم فرعون! آج تو خوب عیش میں ہو اور بنظر ظاہر تمہارا غلبہ ہے‘ ملک مصر کے مالک ہو مگر یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے اوپر بسبب تکذیب موسیٰ علیہ السلام کے عذاب الٰہی آ گیا تو تم میں سے کون روکنے والا ہے اور ہمارا بچانے والا ہے۔ فرعون نے کہا کہ میں تو تم کو وہی بتاؤں گا جو میں جانتا ہوں یعنی اپنے سوا کسی کو معبود نہیں جانتا‘ اس کا تم کو حکم کرتا ہوں اور میں تم کو سوائے سچی اور اچھی راہ کے حق وہدایت کی راہ کے کوئی بری راہ نہیں دکھاتا ہوں۔

۳۰ تا ۳۳۔ حزبیل نے کہا کہ اے قوم! مجھ کو یہ خوف ہے کہ کہیں تم پر ایسا عذاب نہ آ جائے جیسا اگلوں پر آیا۔ پہلے گروہ ہلاک ہوئے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم پر آیا جیسے عاد قوم ہود پر آیا جیسے قوم صالح پر آیا‘ ان کے بعد بہت کافروں پر آیا‘ خدا تعالیٰ بے گناہ بندوں کو نہیں ستاتا‘ ان کے حق میں ظالم نہیں۔ اے قوم! مجھ کو خوف ہے کہ عذاب روز تنادم کو پہنچے (یعنی پکارنے کے دن کا کہ آپس میں ایک دوسرے کو پکارے گا یا یہ کہ اصحاب اعراف جنت دوزخ والوں کو پکاریں گے۔

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا ہدایت کرنے والا کوئی نہیں O اور بے شک اس سے پہلے یوسف تمہارے پاس

يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا

کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تو تم برابر ان کے لائے ہوئے (پیغام) میں شک ہی کرتے رہے یہاں

جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ

تک کہ جب انہوں نے انتقال فرمایا تو تم نے کہا کہ اب ان کے بعد اللہ تعالیٰ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا

بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

اللہ تعالیٰ اسی طرح گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے ان لوگوں کو جو حد سے بڑھنے والے شک کرنے والے

مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾ ۚ ۖ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

ہوتے ہیں O جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کو ملی ہو جھگڑا کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے

اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ

نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ تعالیٰ

اس صورت میں 'تناد'' مہموز لام ہوگا اصل میں 'تنادی'' تھا یا بہ معنی فرار ہو 'تناد'' تشدید دال مضاعفہ یعنی ایک ایک سے بھاگے گا)۔ آج تو مقابلہ کو تیار ہو اس دن عذاب الٰہی سے تمہارا بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور خدا جس کو اپنے دین سے گمراہی میں چھوڑتا ہے تو اس کا کوئی مرشد و رہنما و مددگار نہیں۔

۳۴۔ اے میری قوم! موسیٰ سے پہلے یوسف بہت سے اوامر و نواہی و علم تعبیر رؤیا اور بچے کی گواہی سے براءت بذریعہ چاک دامنی کرنے زلیخا کے تمہارے پاس آئے تھے' جب تک وہ زندہ رہے تم ان پر ایمان نہ لائے' ہمیشہ شک ہی میں رہے حتی کہ جب وہ انتقال کر گئے تب بھی تم نے کفر کیا اور کہا کہ نہ یوسف رسول تھے نہ اب بعد میں کوئی رسول آئے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ جو شرک کرتا ہے' حد سے بڑھتا ہے اور شک میں مبتلا ہوتا ہے اس کو یونہی اس کی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے' ڈھیل دے دیتا ہے۔ وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتا رہتا ہے' اس کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی ہے۔

۳۵۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی آیتوں میں جھوٹے خیالات پکا کر جھگڑتے ہیں ان کے پاس نہ کوئی عقلی دلیل ہے نہ کوئی حکم ظاہر خدا کے پاس سے ان کو ملا ہے یعنی ابوجہل وغیرہ کافر جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن کو جھٹلاتے ہیں' بروز قیامت ان پر خدا کا بہت ہی بڑا غصہ ہوگا اور مسلمان لوگ بھی ان پر دنیا میں سخت غصہ کرنے والے ہیں۔ یعنی آخرت میں خدا سزا دے گا اور دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھوں نہایت ذلیل و خوار ہوں گے اور خدا ہر غرور و تکبر کرنے والے' حق قبول کرنے سے

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ہر متکبر سرکش کے سارے دل پر اسی طرح مہر کر دیتا ہے O اور فرعون نے (اپنے وزیر

يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ

ہامان سے) کہا کہ اے ہامان! میرے لیے ایک بہت اونچا محل تیار کر تاکہ میں ان راستوں تک جو آسمان

السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَ

کے راستے ہیں پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بے شک میں تو موسیٰ (علیہ السلام) کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ

اور یوں ہی فرعون کے بُرے کام اس کی نظروں میں اچھے کر کے دکھائے گئے تھے اور وہ (سیدھے) راستے سے روک دیا گیا تھا

ع ۴/۱۰ ۹ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ

اور فرعون کی تدبیریں اور اس کا داؤ ہلاک و تباہ ہونے والا ہی تھا O اور اس ایمان والے نے کہا: اے میری قوم!

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ

تم میری پیروی کرو میں تم کو بھلائی کے سیدھے راستے پر لے چلوں گا O اے میری قوم! یہ دنیا کی

انکار والے کے دل پر کفر کی چھاپ اور مہر لگا دیتا ہے' وہ جانتا ہے کہ اس پر ایمان کا اثر نہ ہوگا لہٰذا اپنے علم ازلی کے مطابق اس کے دل پر لکھ دیتا ہے کہ یہ ایمان نہ لائے گا۔

۳۶ تا ۳۷- فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ اے ہامان! موسیٰ (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ آسمان والے خدا نے مجھ کو بھیجا ہے تو میں اس کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اے ہامان! میرے لیے ایک بہت بلند مکان بنوا دے کہ میں آسمان کے دروازوں تک پہنچ جاؤں اور وہاں جا کر آسمان پر چڑھ کر موسیٰ (علیہ السلام) کے خدا کو دیکھوں' موسیٰ (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ خدا آسمان والا ہے تو میں اس بات میں ان کو جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ (ہامان نے نہ بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کی تدبیر میں مشغول ہوا) فرعون کے لیے اس کے اعمال خبیثہ یونہی زینت دیے گئے اور اس کی نگاہوں میں اچھے کر کے دکھائے گئے تھے اور وہ حق و ہدایت سے روک دیا گیا یعنی شیطان نے اس کی برائیاں اس کو اچھی کر کے دکھائیں اور اس نے بہت ہی مکر کیے مگر اس کے سب مکر ہلاک و تباہ اور بے کار گئے۔

ف: اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا فرعون نے واقع میں مکان عالیشان بنانے کو وزیر ہامان سے کہا تھا یا بطور تمسخر موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے انکار کے لیے ایسا کہا تھا' جب آسمان تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا تو پھر موسیٰ کے خدا کا حال کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ صاحب تفسیر عباسی کا مذہب ثانی ہے یعنی وہ محل بنانے کا انکار کرتے ہیں۔

۳۸ تا ۴۴- اس شخص نے جو ایمان لایا تھا یعنی حزبیل نے کہا کہ اے قوم! میرا کہا مانو' دین میں میری اتباع کرو' میں تم

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ

زندگی تو (کچھ تھوڑے دنوں کا) برتنا ہی ہے اور بے شک آخرت (کا گھر) وہ ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ○ اور جو کوئی

سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

برائی کرے گا تو اسے صرف اتنی ہی سزا دی جائے گی اور جو نیک کام کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت

اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا

(بشرطیکہ) وہ مسلمان بھی ہو وہ جنت میں داخل ہوں گے ان کو وہاں

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ

بے حساب رزق ملے گا○ اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں (صرف تمہاری ہمدردی کے لیے)

اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ

النصف

اور تم مجھ کو آگ کی طرف بلاتے ہو ○ کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ اس کو شریک کروں

بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا

جس کا مجھے علم بھی نہیں اور میں تمہیں عزت والے بہت بخشنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف بلاتا ہوں○ اب ظاہر (اور ثابت) ہو گیا

تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ

کہ تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو اسے بلانا کہیں بھی کام نہیں آ سکتا نہ دنیا میں نہ آخرت میں

وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

اور بے شک ہم سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور بے شک حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں ○

کو حق و ہدایت کا سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے قوم! زندگانی دنیا پر بھروسہ مت کرو' یہ فانی ہے' تھوڑے دنوں کا سامان ہے جیسے رکابی' پیالہ وغیرہ کہ آج ہے کل نہیں اور آخرت کا عیش جو جنت میں مسلمانوں کو ملے گا حقیقت میں وہی ہمیشہ رہے گا کیونکہ اصل میں تو وہی دار القرار ہے کہ ہمیشہ رہے گا کبھی نہ بدلے گا نہ فنا ہو گا لہٰذا تم ایمان لاؤ کفر چھوڑو۔ اس لیے کہ جو دنیا میں برے کام کرے گا' شرک و کفر اختیار کرے گا اس کو برا ہی بدلہ ملے گا یعنی دوزخ اور جو مرد و عورت اچھے کام کرے گا خالصاً للہ بشرطیکہ وہ مسلمان ہو' اخلاص والا ہو تو وہ اچھا بدلہ پائیں گے' جنت میں داخل ہوں گے' وہاں طرح طرح کے رزق دیے جائیں گے' بے اندازہ بے حساب و بے خوف و بے زوال ہوں گے۔ اے قوم! خیال تو کرو کہ میں تو تمہارا نفع چاہتا ہوں اور

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ

تو عنقریب (وہ وقت آئے گا کہ) جو میں تم سے کہتا ہوں اسے یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں بے شک

اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے ٥ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کی برائیوں سے اس مومن کو بچا لیا

بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا

اور فرعون کے لوگوں کو بُرے عذاب نے آ گھیرا (اور وہ ہلاک کر دیئے گئے) ٥ (برزخ میں ان پر یہ عذاب ہو رہا ہے کہ) وہ صبح و شام

غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ

آگ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں (یعنی ان کو آگ سے جھلسایا جاتا ہے) اور جس دن قیامت برپا ہوگی (تو حکم ہوگا کہ) فرعونیوں کو (دوزخ

اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا

کے) سخت عذاب میں داخل کر دو ٥ جب دوزخی آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور اپنے بڑے (متکبر) سرکشوں سے

تم میرا نقصان' میں تو تم کو نجات اور توحید حق کی طرف بلاتا ہوں یعنی ایمان کی طرف اور تم مجھ سے شرک کرنے کو کہتے ہو' دوزخ کی طرف بلاتے ہو کہ میں کفر کروں اور خدا کے ساتھ ان چیزوں کو شریک کروں جن کو میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ناچیز اور عاجز ہیں' وہ اس کی ذرہ بھر چیز میں بھی شریک نہیں۔ تم بتوں کی طرف بلاتے ہو میں خدا کی طرف جو غالب ہے' کافروں سے بدلہ لینے والا ہے' مسلمانوں کو بخشنے والا ہے۔ تم جس کی طرف بلاتے ہو اس کو نہ دنیا میں کچھ قدرت حاصل ہے نہ آخرت میں کچھ اختیار نہ اس میں بولنے کی طاقت اور ہم سب کو موت کے بعد خدا کی طرف لوٹنا ہے اور مشرک ظالم ضرور دوزخ میں جانے والے ہیں۔ وہ دنیا میں نہیں مانتے نہ مانیں عنقریب اس بات کا حال کھل جائے گا جو میں کہتا ہوں کہ نافرمانوں کے لیے دوزخ کا عذاب ایسا ہوتا ہے اور میں اپنا معاملہ خدا کو سونپتا ہوں' اس پر میرا بھروسہ ہے' وہ سب مسلمانوں کافروں کے حالات سے خوب واقف ہے' وہ سب کو ان کے اعمال کی جزا سزا دے گا۔

۴۵ تا ۴۶۔ جب اس مؤمن نے خدا سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بچا لیا یعنی فرعون وغیرہ نے جب ان کے قتل کا ارادہ کیا تب ان کی مدد خدا نے کی اور ظالموں سے محفوظ رکھا اور آخر کار نہایت سخت عذاب نے فرعون اور اس کی قوم کو ہی آ گھیرا یعنی ڈوب گئیں۔ ان کی روحیں صبح و شام قیامت تک دوزخ پر پیش کی جاتی ہیں اور دوزخ ان کو دکھائی جاتی ہے اور دوزخ کی آگ کی لپٹیں ان کو جھلساتی ہیں' جلاتی ہیں۔ یہ عذاب ان پر قیامت تک ہوتا رہے گا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو خدا فرشتوں کو حکم کرے گا کہ لو آج فرعون کی قوم کو نہایت سخت عذاب میں نیچے کے طبقے میں داخل کر دو۔

نوٹ: اس آیت سے قبر کا عذاب ثابت ہوا اور احادیث صحیحہ میں اس کی تفصیل ہے کہ کافروں اور مسلمان گناہ گاروں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے' پھر مسلمانوں کو ان کے پسماندگان کی دعا و ایصال ثواب کی برکت سے عذاب سے نجات ملتی ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

کہیں گے کہ ہم تو تمہارے ہی تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کچھ حصہ بھی

نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ

دور کر سکتے ہو O متکبر (سرکش) کہیں گے کہ اب تو ہم اور تم سب ہی اس میں پڑے ہوئے ہیں

اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

(کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا) بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرما چکا O اور دوزخی جہنم کے داروغوں

جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا

سے کہیں گے کہ تم اپنے رب سے عرض کرو کہ وہ ہم سے کسی دن تو عذاب ہلکا کر دے O وہ کہیں گے:

اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ

کیا تمہارے پاس زمانے کے رسول روشن نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ کافر کہیں گے: کیوں نہیں' داروغہ کہیں گے کہ تم خود

وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ ع ۵ ۱۳ ۱۰

ہی (اپنے رب سے) عرض کرو اور کافروں کا عرض کرنا بالکل بے کار ہو گا O بے شک ہم اپنے رسولوں اور

۴۷ تا ۴۸- جب سب کفار دوزخ میں جمع ہوں گے تو آپس میں جھگڑا کریں گے' رؤساء اور غرباء آپس میں نزاع کریں گے' ضعیف غریب کافر جو رؤساء سرکش متکبرین مضلین کے تابع تھے اپنے ان سرداروں گروؤں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے کفر میں تابع تھے' تم نے ہم کو کافر کیا' اب اس وقت تم ہماری کچھ مدد کر سکتے ہو؟ اور آگ کے عذاب میں رؤساء کافر کہیں گے کہ اب ہم تم سب یکساں ہیں' عاجز ہیں' ہم خود تم سب کے ساتھ اور معبودوں کے ہمراہ دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں' خدا نے اپنے سب کافر بندوں پر عذاب نار کا حکم لگا دیا یعنی اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کافروں کے لیے نار ہے مسلمانوں کے لیے جنت ہے۔

۴۹ تا ۵۲- جب دوزخیوں پر عذاب کی سختی ہوگی اور صبر باقی نہ رہے گا اور خدا کو پکارتے پکارتے تھک جائیں گے تو دوزخ کے دربان خزانچی فرشتوں سے کہیں گے کہ تم اپنے پروردگار کو پکارو کہ ہم سے کچھ تو عذاب کم کر دے' جتنا دنیا کا دن ہوتا تھا اتنی ہی دیر مہلت مل جائے۔ زبانیہ دربان فرشتے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس خدا کے رسول وقتاً فوقتاً نہ آیا کرتے تھے' کیا معجزات نہ دکھاتے تھے' کیا اوامر ونواہی الٰہی تم کو نہ پہنچاتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں آتے تھے اور ہم کو ڈراتے تھے مگر ہم نہ مانتے تھے' تب زبانیہ دربان فرشتے کہیں گے کہ ہم تو دعا نہیں کر سکتے' اگر تمہارے جی میں آئے تو تم خود ہی پکارو یعنی بطور استہزاء کہیں گے کہ خدا سے دعا کرو۔ حالانکہ کافروں کی دعا بالکل بیکار و بے فائدہ ہوگی مقبول نہ ہوگی۔ یا دعا سے مراد عبادت ہو یعنی کافروں کی عبادت خواہ بتوں کی ہو خواہ خدا کی جو دنیا میں کرتے تھے سب بے کار تھی۔ ہم ضرور اپنے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اس روز بھی جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کے روز) O

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

جس دن کہ ظالموں کو ان کے حیلے بہانے کچھ کام نہ دیں گے اور ان کے لیے لعنت ہی ہو گی

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا

اور ان کے لیے بُرا گھر (جہنم) ہو گا O اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت نامہ (توریت) عطا فرمائی

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا O عقل مندوں کی ہدایت اور نصیحت کے لیے O

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ

تو (اے نبی ﷺ!) آپ صبر کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (لوگوں کے) گناہوں کی معافی چاہیے اور

بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ

صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے (یعنی نماز پڑھئے) O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ

رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی دنیا میں بھی مدد کرتے تھے ان کو غالب کرتے ہیں ان کی مدد کرتے ہیں اور بروز قیامت بھی جب گواہیوں کے دفتر کھلیں گے تب بھی وہ ہی غالب ہوں گے۔ (''اشھاد'' سے مراد یا رسول ہیں یا کراماً کاتبین نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے۔) اس دن ظالم کافروں کو ان کی خوشامد اور ان کے عذر سے کچھ نفع نہ ہوگا۔ ان پر لعنت ہے اور ان کے لیے بہت برا گھر ہے۔

۵۳ تا ۵۴۔ اور ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی یعنی توریت جو ہدایت تھی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا (حضرت) داؤد (علیہ السلام) پر زبور (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) پر انجیل نازل کی جن میں ہدایت ہے گمراہی سے نجات ہے اور عقل والوں کے لیے اچھی نصیحت ہے۔

۵۵۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صبر کریں کہ یہود و نصاریٰ مشرکین جو بھی ایذاء دیں اس کو برداشت کریں اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق و یقینی ہے کہ تمہاری مدد ہوگی اور تمہارا دشمن ہلاک ہوگا۔ خدا کی نعمتوں کے شکر کے ادا ہونے میں جو تمہارے اصحاب سے تقصیر ہوئی ہے اس کے واسطے استغفار کرو اپنے خاص اور عام امتی سب کے لیے بخشش مانگو اور صبح و شام اپنے رب کے نام کی تسبیح و تعریف کرو۔

۵۶ تا ۵۸۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں یعنی رسول و قرآن پاک کو

فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا

کی آیتوں میں بغیر کسی سند کے جو انہیں ملے جھگڑا کرتے ہیں ان کے سینوں میں صرف ایک غرور (اور بڑائی)

كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

کی ہوس ہے جس کو وہ حاصل نہ کر سکیں گے تو آپ (ہر شر سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے بے شک وہی سننے والا

الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ

دیکھنے والا ہے O بے شک (عقل مندوں کے نزدیک) آسمانوں اور زمین کا بنانا آدمیوں کے

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي

بنانے سے بہت بڑھ کر ہے لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں O اور اندھا

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

اور آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے بدکاروں کے

نہیں مانتے، جھوٹے خیالات پکاتے ہیں، نہ کوئی حجت ودلیل ہے نہ کوئی قیاس کہ ان کے پاس خدا کے ہاں سے آئی ہو۔ وہ بڑے متکبر ومغرور ہیں۔ ان کے دلوں میں حق قبول کرنے سے غرور اور ان کو اپنے لیے عظمت وعزت ملنے کا خیال ہے جس تک وہ پہنچ نہ سکیں گے اور وہ خیال اور آرزو ان کی پوری نہ ہوگی یعنی یہود کہتے ہیں کہ نبی آخرالزمان حضور پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں، وہ تو دجال ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ خدا کی آیت ونشانی ہے اور اس کی ایسی عظمت وشان ہے کہ جب وہ بادشاہ ہوگا تو سارا ملک ہم یہود کا ہو جائے گا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، ان کے سینوں میں جو سلطنت کی خواہش وغرور باقی ہے اس وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں جو ان کو نہ ملے گی۔ پس یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں، بالخصوص دجال کے شر سے۔ اور اللہ تعالیٰ سب باتوں کا سننے والا ہے اور یہودیوں کا اور ان کے مآل سیاہ یعنی برے انجام کا اور فتنہ دجال کا دیکھنے والا ہے اور آسمان وزمین کی پیدائش سب آدمیوں کی پیدائش سے کہیں بڑھ کر ہے مگر اکثر آدمی سمجھتے نہیں اور یقین نہیں کرتے یعنی دجال کی حقیقت اور اس کی عظمت خدا تعالیٰ کے سامنے جس نے آسمان وزمین پیدا کیے خاک برابر بھی نہیں، وہ ایک شعبدہ باز آدمی ہوگا جو جادو یا شعبدہ سے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالے گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا، یہودی اس کو خدا مانیں گے، مسلمان اس کو کافر سمجھیں گے، اس کی پیشانی پر کاف۔ف۔ر، یا کافر لکھا ہوگا، مسلمان اس کو پڑھ کر اس کے فتنہ سے بچیں گے اور اندھا اور دیکھنے والا ہرگز برابر نہیں ہو سکتے یعنی مسلمان اور کافر ثواب وکرامت میں یکساں نہیں ہو سکتے اور نہ وہ جو حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور انہوں نے خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے اچھے کام کیے کافر ومشرک، بدکار کے برابر ہو سکتے ہیں۔ اے لوگو! تم قرآن کی مثلوں کو بالکل نہیں سمجھتے اور غور نہیں کرتے۔

لَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ

برابر ہو سکتے ہیں تو تم بہت ہی کم دھیان کرتے ہو ○ بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے

لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ قَالَ

اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور تمہارے

رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ

رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول فرماؤں گا' بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی

عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ

کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے ○ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے

جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کہ جس نے تمہارے آرام کے لیے رات بنائی اور دن (تمہاری) آنکھیں

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾

کھولنے والا بنایا' بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے ○

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى

وہ ہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو پھر تم

ع ۶ | ۱۱ | وقف لازم

۵۹- بے شک قیامت آنے والی ہے اور ضرور آنے والی ہے' اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں مگر اکثر آدمیوں کو اس کا یقین نہیں۔

۶۰- اور اے بندو! تمہارے رب کا ارشاد ہے' اس نے یہ کہا ہے کہ مجھ کو ہی پکارو اور مجھ کو ہی پوجو' میری توحید کو مانو' میں تم کو جواب دوں گا' ثواب دوں گا' جنت میں داخل کروں گا' تمہاری طرف رحمت سے متوجہ ہوں گا' جو میری توحید و عبادت سے اور مجھ پر ایمان لانے سے غرور کرتے ہیں عنقریب وہ دوزخ میں ذلیل وخوار ہو کر داخل ہوں گے۔ دعا سے مراد یا توحید ہے یا عبادت یا توبہ یا اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ۔

۶۱ تا ۶۳- وہ خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات پیدا کی کہ تم اس میں تسکین و آرام پاؤ اور قرار پکڑو اور دن کو پیدا کیا کہ چلو پھرو کام دھندا دیکھو روشنی میں جو کام چاہو انجام دو' خدا تعالیٰ آدمیوں پر فضل کرنے والا' احسان کرنے والا ہے مگر اکثر آدمی شکر نہیں کرتے' ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے' سب سے بالا و برتر ہے سوائے اس کے

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
کہاں بہکے ہوئے اوندھے جاتے ہو O جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ یوں ہی بہک کر
يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ
اوندھے ہو جاتے ہیں O اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہارے ٹھہرنے کو زمین بنائی اور آسمان
السَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ
کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی صورتیں بنائیں اور تم کو پاکیزہ چیزوں
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
سے رزق عطا فرمایا' وہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے تو سارے جہاں کا رب اللہ تعالیٰ بڑی
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
برکت والا ہے O وہی (حقیقی) زندہ ہے' اس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں تو خالص اس کے بندے ہو کر اسی کی
لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ
پوجا کرو' سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

کوئی معبود و خالق نہیں۔ پس اے اہل مکہ! تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں جوڑتے ہو۔ اللہ کا قانون و قاعدہ یوں ہی ہے کہ جو اپنے اختیار سے ایمان لانا نہیں چاہتے اور ہٹ دھرمی سے رسول وقرآن پاک کا انکار کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پھیر دیے جاتے ہیں' ان کے دل سیاہ ہو جاتے ہیں' وہ ایمان قبول نہیں کرتے ہیں۔

۶۴ تا ۶۵- اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے زمین کو لوگوں کے ٹھہرنے کی جگہ بنایا کہ زندوں اور مردوں کا مسکن ماویٰ ہے اور آسمان کو بلند چھت بنایا جو نہایت بلند ہے اور اے آدمیو! تمہاری ماؤں کے شکموں میں تمہاری صورتیں بنائیں' ان کو نہایت عمدہ طرح سے بنایا سنوارا یعنی اور حیوانات کی نسبت انسان کی شکل عمدہ پیدا فرمائی اور مضبوط بنائی اور تم کو مزیدار چیزیں کھلائیں یعنی جانوروں کی خوراک کے اعتبار سے انسان کی خوراک عمدہ پیدا فرمائی یا یہ کہ حلال کھانا دیا۔ یہ تمہارا خدا ہے جس نے تم پر ایسے ایسے احسانات کیے پس اس کا شکر ادا کرو۔ وہ بڑی عظمت و برکت والا خدا ہے' سب جہانوں کا پالنے والا ہے' سب حیوانوں' انسانوں وغیرہ کا پالنے والا ہے۔ وہ ایسا زندہ ہے جس کو موت نہیں' اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اے بندو! اس کو خلوص سے پوجو اور خالص توحید اختیار کرو اور کہو کہ الحمد لله رب العلمين یعنی سب فضل و رحمت و احسان و تعریف و خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے' سب کا پالنے والا ہے۔

۶۶- جب کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارا دین اختیار کرلیں تب یہ آیت نازل ہوئی

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ

مجھے تو ان چیزوں کی پوجا سے منع کر دیا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا تم پوجتے ہو جب کہ میرے رب کی طرف سے

الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ٘ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾

میرے پاس (کھلی کھلی) روشن دلیلیں آ چکیں اور مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب جہانوں کے پروردگار کے سامنے ہی اپنا سر جھکاؤں O

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ

وہی ہے جس نے تم کو (پہلی مرتبہ) مٹی سے بنایا پھر (تمہاری نسل کو) نطفے سے پھر خون کی پھٹکی سے بنایا پھر تمہیں

عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا

بچہ بنا کر (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر تم کو باقی رکھتا ہے کہ تم اپنی جوانی کو

شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا

پہنچو پھر اس لیے باقی رکھتا ہے کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی اس سے پہلے ہی اٹھا لیا جاتا ہے اور تمہیں اس لیے باقی رکھتا ہے

مُّسَمًّی وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ

تا کہ تم ایک میعاد مقرر تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم (اس تدریجی پرورش سے اس کی قدرتوں کو) سمجھو O وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ مجھ کو میرے رب نے منع کر دیا ہے اور قرآن پاک میں ممانعت نازل ہوئی ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم پوجتے ہو یعنی بت اور مجھ کو میرے رب کے پاس سے روشن نشانیاں ملی ہیں اور مجھ کو قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العٰلمین کا ہی تابعدار رہوں اور اسلام پر مستقیم رہوں۔

۶۷ تا ۶۸- اللہ تعالیٰ وہ ذات اقدس ہے کہ جس نے تم کو (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے اور ان کو خاک سے پیدا فرمایا، پھر تم کو باپوں کی پیٹھوں میں نطفہ بنایا ماؤں کے شکموں میں نطفہ ڈالا، پھر علقہ یعنی جما ہوا خون، پھر ماں کے پیٹ سے تم کو ننھا سا بچہ بنا کر نکالا، پھر تم کو تھوڑا تھوڑا بڑھاتا رہتا ہے کہ تم اپنی پوری طاقت اور مضبوطی کو پہنچو یعنی ۱۸ سے ۲۰ سال تک پہنچو پھر تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ، بعض آدمی جلد مار ڈالے جاتے ہیں قبل بلوغ یا قبل شباب، یا قبل شیوخت (بڑھاپا) اور تم کو زندہ رکھا کہ اپنے اپنے معین وقت تک پہنچ جاؤ اور ان احوال کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور سمجھو کہ ہم کو خدا کے پاس جانا ہے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو اٹھنا ہے۔ وہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور موت کے بعد پھر زندہ کرے گا۔ جب وہ کسی بات کا ارادہ کرتا ہے تو ''کُن'' کہہ دیتا ہے وہ چیز ہو جاتی ہے یعنی حکم کی دیر ہے جب بن باپ کے بچہ پیدا کرتا ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نطفۂ پدر کی ضرورت نہیں ہوتی، اس نے حکم دیا اور وہ ہو گیا۔ یا یہ کہ جب قیامت لانا چاہے گا تو ''کُن'' فرما دے گا قیامت برپا ہو جائے گی اور زندے مر جائیں گے اور مردے زندہ ہو جائیں گے۔

فَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ

پھر جب وہ کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اس سے صرف یہی فرما دیتا ہے کہ ہو جاؤ تو وہ ہو جاتا ہے O کیا آپ

تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾

نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں (فضول) جھگڑا کرتے ہیں وہ کہاں اوندھے بہکے چلے جا رہے ہیںO

ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِٱلْكِتَٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهِۦ رُسُلَنَا فَسَوْفَ

وہ جنہوں نے (ہماری) کتاب کو جھٹلایا اور جو ہم نے رسولوں کو دے کر بھیجا تھا سب کچھ جھٹلایا تو ان کو (اس کا نتیجہ) عنقریب

يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ ٱلْأَغْلَٰلُ فِىٓ أَعْنَٰقِهِمْ وَٱلسَّلَٰسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾

معلوم ہو جائے گا O جب کہ ان کے گلوں میں طوق اور زنجیریں ڈال کر ان کو کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائے گا،

فِى ٱلْحَمِيمِ ثُمَّ فِى ٱلنَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ

پھر آگ میں بھونے جائیں گے (بھڑکائے جائیں گے) O پھر ان سے کہا جائے گا: جن کو

مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن دُونِ ٱللَّهِ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا

تم اللہ تعالیٰ کے مقابل شریک بناتے تھے وہ کہاں گئے تو وہ کہیں گے: وہ تو سب ہم سے

بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُوا۟ مِن قَبْلُ شَيْـًٔا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ

غائب ہو گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کچھ بھی نہ پوجتے تھے (یعنی ہمارے فرضی معبود کسی قابل ہی نہ تھے) اللہ تعالیٰ کافروں کو یوں ہی گمراہی میں

ٱللَّهُ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِى ٱلْأَرْضِ

(بدحواس) چھوڑ دیتا ہے O (ان سے کہا جائے گا:) یہ سزا اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں ناحق

۶۹ تا ۷۶- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں کا حال نہیں دیکھتے جو خدا تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑا نکالتے ہیں، قرآن پاک کو نہیں مانتے، کیسے کیسے بہکتے ہیں، کہاں کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پر تہمت اٹھاتے ہیں۔ جو اس کتاب کو اور ان کتابوں کو جو ہم نے اگلے رسولوں پر اتاریں نہیں مانتے، جھٹلاتے ہیں وہ عنقریب جان لیں گے کہ ان کا کیا انجام ہوا۔ ابھی نہیں مانتے ہیں اس وقت یقین آئے گا جب کہ لوہے کے طوق ان کے گلوں میں اور ہاتھوں میں بندھے ہوں گے اور شیطان ان کے ساتھ ہوگا۔ لمبی لمبی زنجیروں میں جکڑے ہوئے دوزخ میں کھینچے جاتے ہوں گے۔ پھر دوزخ ان سے بھڑکا بھڑکا کر جلائی جائے گی، پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ بولو وہ کہاں ہیں جن کو تم خدا تعالیٰ کا ساجھی جانتے اور پوجتے تھے؟

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

(غلط) بات سے خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے کہ تم ناحق اتراتے تھے ○ اب جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾

میں اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے چلے جاؤ تو (جہنم) تکبر کرنے والوں کے لیے کیا ہی بری جگہ ہے ○

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ

تو (اے حبیب ﷺ!) آپ (کفار کی ایذاء رسانی پر) صبر کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ کا (عذاب کا) وعدہ سچا ہے پھر اگر ہم انہیں اس عذاب میں سے

الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾

کچھ دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا ہم آپ کو اس سے پہلے اپنے قبضے میں کر لیں تو پھر بھی ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ان میں سے کسی کا (مفصل) حال ہم نے آپ کو سنا دیا

تب کہیں گے کہ اب ہمارا کوئی ساتھی نہیں، سب ہم کو بھول گئے، پھر کہیں گے: نہیں نہیں بلکہ ہم تو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی چیز کو کبھی پوجتے ہی نہ تھے یعنی بہکی بہکی باتیں کریں گے کبھی انکار، کبھی اقرار، کبھی ندامت، کبھی حسرت۔ خدا تعالیٰ کافروں کو یونہی گمراہی میں چھوڑتا ہے، کوئی بات ٹھکانے کی کہتے ہی نہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ جو تم پر عذاب ہے اس کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں ایمان نہ لاتے تھے۔ بغیر کسی دلیل و برہان کے فقط غرور سے ایمان سے منہ موڑتے تھے اور مارے خوشی و گھمنڈ کے ناز و انداز و غرور سے آپے سے باہر نکلے جاتے تھے۔ اب دوزخ کے دروازوں میں جاؤ، وہاں ہمیشہ رہو نہ مرو گے نہ نکلو گے پس غرور والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

۷۷- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں کی ایذاء پر صبر کرو خدا تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے کہ تم کو فتح دے گا اور کافروں کو ہلاک کرے گا سو اس کا یہ وعدہ ضرور یقینی و قطعی ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ اب یا تو یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ آپ کو وہ بعض باتیں جن کا وعدہ ہے دنیا ہی میں دکھا دے گا چنانچہ بروز بدر واقع ہوا۔ یا یہ ہوگا کہ ہم تم کو دنیا سے اپنے پاس واپس بلا لیں گے اور وعدہ بعد کو ہوگا پھر وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے، مطلب یہ کہ عذاب تو ہو کر رہے گا خواہ تمہاری زندگی میں ہو خواہ بعد وفات شریف۔

۷۸- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول اور قوموں کی طرف بھیجے، ان میں سے بعض کا حال تو ہم نے آپ کو سنایا، نام بتایا جس کو آپ جانتے ہیں اور بعض کا حال مفصل نہیں سنایا، ان کو آپ ابھی نہیں جانتے ہیں۔ کسی رسول کا یہ مذہب نہ ہوا کہ کوئی معجزہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر لے آتا۔ کافر نئے نئے معجزے عناداً مانگتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ہاں یہ ہوا کہ پیغمبر نے معجزہ دکھایا، انہوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ وقت آن پہنچا، عذاب نازل ہوا اور حق و انصاف کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا اور کافر ہلاک ہوئے، اس وقت کافر باطل کی پچ کرنے والے

عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ وَمَا كَانَ

اور کسی کا (مفصل) حال بیان نہ فرمایا اور کسی رسول کو یہ لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی

لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

لے آئے پھر جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا تو سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا

اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۧ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ ع ۸ ۱۰ ۱۳

اور باطل والوں کو وہاں نقصان ہی ہو گا ○ اللہ تعالیٰ

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ ز

ہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے کسی پر سواری کرو اور کسی کو کھاؤ ○

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ

اور تمہارے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ تم ان کی پیٹھ پر سوار ہو کر اپنے دلی مقاصد

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۭ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ڰ صلے ق

تک پہنچو اور ان (چوپایوں) پر اور کشتیوں پر بھی تم سوار کیے جاتے ہو ○ وہ تم کو اپنی بہت سی نشانیاں

فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

دکھاتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی کس کس نشانی کا انکار کرو گے ○ کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

(باطل پر اڑے رہنے والے) خائب و خاسر محروم ہو گئے۔ یا یہ بیان قیامت کا ہو۔

۷۹ تا ۸۱۔ اللہ تعالیٰ وہ پاک ذات اقدس ہے کہ اس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے کہ تم ان پر سواری لو اور ان کے گوشت کھاؤ، ان میں تمہارے لیے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں دودھ دہی، ہڈیاں، چمڑا، بال، صوف وغیرہ وغیرہ اور تاکہ تم اپنے دلوں کی حاجتیں ان پر چڑھ کر پوری کرو۔ دوسرے شہروں ملکوں میں پھرو، جانوروں پر کشتیوں پر مسافرت، تجارتیں کرتے پھرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے آفتاب، ماہتاب، تارے، شب و روز، دریا، ہوا، پہاڑ، بادل تمام مخلوق سب اسی کی قدرت کی دلیلیں ہیں پھر تم اللہ تعالیٰ کی کون سی قدرت کون سی نشانی کا انکار کرتے ہو۔

۸۲ تا ۸۵۔ کیا ان کفار مکہ نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ عجائب قدرت دیکھ کر عبرت پکڑتے اور غور کرتے کہ ان کا کیا حال ہوا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، ہم نے ان کو کس کس طرح سے ہلاک کیا جب وہ کافر ہوئے اور احکام خداوندی اور پیغمبروں کا انکار کیا۔ وہ ان سے لاکھوں حصے گنتی میں اور قوت و شوکت میں اور حوصلہ ملک گیری میں اور زمین کے

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا

تو وہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا' وہ ان سے تعداد اور قوت میں بھی زیادہ تھے اور

اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى

زمین میں ان کی نشانیاں بھی ان سے زیادہ تھیں تو ان کی کمائی

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ان کے کچھ بھی کام نہ آئی O پھر جب ان کے پاس ان کے (زمانے کے) رسول روشن نشانیاں

بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ

لے کر آئے تو وہ اپنے (دنیا کے) علم و دانش پر اترانے لگے اور جس عذاب کی وہ ہنسی

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا

اڑاتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا O پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب آتے دیکھا

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ

تو کہنے لگے کہ ہم اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جس کو ہم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کیا O

يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ

تو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اس وقت ان کے ایمان لانے کا ان کو کوئی فائدہ نہ ہوا' اللہ تعالیٰ کا دستور جو اس کے

چلنے پھرنے میں اور تجارتوں میں زائد تھے۔ ان کے افعال ان کے اموال نے ان کو کچھ بھی فائدہ نہ دیا' سب بے کار ہو گئے۔ جب ان کے پاس ان کے زمانے کے رسول خدا تعالیٰ کی کھلی نشانیاں' معجزے' اوامر و نواہی لے کر پہنچے تو وہ رسولوں کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور اپنی حالت' اپنی عزت و شوکت' اپنا علم دنیوی و دینی جو محض خیالات شیطانی تھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اترانے لگے اور گھمنڈ میں آ گئے اور رسولوں سے ٹھٹھا کرنے لگے' آخر کار ان کو وہی مسخرا پن جو وہ عذاب کی خبروں پر کرتے تھے ان کو لے ڈوبا۔ جب انہوں نے عذاب الٰہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو سارا غرور و تکبر خاک میں مل گیا' حیلے بہانے سب بھول گئے اور کہنے لگے کہ ہم اکیلے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور جو شرک پہلے کیا کرتے تھے اس سے نفرت بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ (سو وہ بھی فقط زبانی تھا جس میں یہ مقصد تھا کہ جب یہ عذاب ٹل جائے گا پھر ویسے کے ویسے ہی ہو جائیں گے) حالانکہ ایسا ایمان ان کو فائدہ دینے والا نہ تھا جب کہ انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تھا۔ (ایمان بعد رویت عذاب مقبول نہیں کہ وہ تو اختیار سے نہیں ہوتا مجبوراً ہوتا ہے' غیب پر نہیں ہوتا شہادت پر ہوتا ہے' ایسا ایمان قبل رویت عذاب صحیح

خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع ۹/۷ ۱۴

بندوں میں گزر چکا ہے (وہ ہو کر رہا) اور کافر اس جگہ نقصان میں ہی رہے O

(۴۱) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۱) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۵۴ رُكُوْعَاتُهَا ۶

سورۂ حٰم السجدہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چون آیات' چھ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ ۚ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ ۚ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ

حٰم O یہ (کتاب) بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف سے اتاری گئی ہے O یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ۙ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ

عربی زبان میں علم و عقل والوں کے لیے واضح طور پر بیان کی گئی ہیں O یہ خوشخبری دینے والی اور ڈر سنانے والی ہے تو ان لوگوں

اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا

میں سے اکثر نے (اس سے) منہ پھیر لیا تو وہ سنتے ہی نہیں O اور کہنے لگے: (اے نبی ﷺ!) جس بات کی طرف آپ ہم

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ

کو بلاتے ہیں اس سے ہمارے دل پردے (اور غلاف) میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈٹے لگے ہیں (یعنی ہم بہرے ہو گئے ہیں) اور ہمارے اور تمہارے

ہے) یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے جاری کر رکھا ہے کہ جو تکذیب کرے گا وہ عذاب پائے گا اور وقت نزول عذاب توبہ قبول نہ ہو گی اور اس وقت کافر ضرور خائب و خاسر و ذلیل ہوں گے' کوئی بھی تدبیر ان کو نفع نہ دے گی' وہ عذاب سے نہ بچ سکیں گے۔

سورۂ سجدہ

یہ تمام کی تمام سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔

۱ تا ۴۔ ''حم'' بمعنی ''حم الامر'' ہے یعنی جو حکم الٰہی ہے اس کا ہونا مقدر ہو چکا ہے' وہ ضرور ہو کر رہے گا' یا ان دو حرفوں کی قسم کھائی گئی ہے کہ ان حرفوں کی قسم! یہ قرآن کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو رحمٰن و رحیم ہے' اس نے حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرائیل علیہ السلام کی معرفت یہ پاک کلام الٰہی نازل فرمایا ہے۔ اس کی آیات' اوامر و نواہی بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں خالص عربی زبان کے نہایت فصیح محاورہ میں صاف صاف ان لوگوں کے لیے جو علم والے ہیں اور مسلمانوں کو یہ قرآن پاک جنت کی خوشخبری سناتا ہے اور جو اس کو نہیں مانتا اس کو دوزخ سے ڈراتا ہے۔ اکثر کفار مکہ اس قرآن پاک سے روگرداں ہیں' رسول و قرآن کو نہیں مانتے حتیٰ کہ غور سے سنتے بھی نہیں اور قرآن کی کسی بات میں ایمان کے لحاظ سے غور بھی نہیں کرتے تو پھر ان کو ہدایت کس طرح نصیب ہو سکتی ہے۔

۵ تا ۷۔ کفار مکہ یعنی ابوجہل وغیرہ نے قرآن سن کر کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے دل تو ان باتوں سے جن کی

الثلث

حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ إِنَّمَآ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

درمیان ایک پردہ پڑا ہوا ہے تو آپ اپنا کام کیجئے ہم اپنا کام کرتے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ (ظاہری صورت

يُوْحٰٓى إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا إِلَيْهِ وَ

میں تو) میں تمہیں جیسا آدمی ہوں (لیکن حقیقت میں میں نبی ﷺ ہوں) میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی اللہ ہے

اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ

تو سیدھے اسی کی طرف چلو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکین کے لیے (خرابی اور) ہلاکت ہے O وہ جو زکوۃ بھی نہیں دیتے ہیں

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں O بے شک جو لوگ ایمان لائے

ع ۸ / ۱
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ قُلْ أَئِنَّكُمْ ۱۵

اور انہوں نے نیک کام بھی کیے ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

طرف تم ہم کو بلاتے ہو یعنی توحید و قرآن سے بہت ہی پردوں میں ہیں' آپ کی باتیں تو ہمارے دلوں میں جاتی ہی نہیں' ہمارے کانوں کا بہرا پن آپ کی باتیں نہیں سن سکتا' منہ ڈھانپ کر کہنے لگے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ حائل ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسخرا پن کیا اور کہا کہ ہم ہرگز سننے والے نہیں' اب نہ تو ہم کو کچھ سناؤ اور نہ ہی کچھ سمجھاؤ' اپنا دین اپنے لیے رہنے دو اور اپنے خدا سے ہمارے ہلاک ہونے کی دعا مانگو اور ہماری فکر کرو' ہم اپنے دین پر قائم ہیں اور آپ کی ہلاکت اور دین نہ پھیلنے کی فکر اور تدبیر کرتے ہیں اور اپنے خداؤں سے مدد مانگتے ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ بظاہر میں تو تمہیں جیسا آدمی ہوں' خدا نہیں ہوں کہ اپنی قدرت سے تم کو مار ڈالوں' ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس کا رسول ہوں۔ خدا تعالیٰ نے بذریعہ جبرائیل علیہ السلام وحی بھیجی ہے' وہ تم کو پہنچاتا ہوں کہ جو تمہارا معبود حقیقی ہے وہ یکتا ہے' نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے' اس کی جانب متوجہ ہو کر شرک سے توبہ کرو' حق پر قائم ہو جاؤ' توحید الٰہی مانو اور اپنے شرک سے توبہ کرو اور استغفار کرو۔ ورنہ مشرکین کے لیے ویل یعنی افسوس ہے یا ویل ایک نالہ کا نام ہے کہ جس میں دوزخیوں کا لہو و پیپ بھرا ہے' وہ مشرکوں کی غذا ہے جو رسول و قرآن پر ایمان نہیں لاتے' ایمان لا کر زکوۃ نہیں دیتے اور آخرت سے یعنی دوزخ و جنت سے بھی منکر ہیں۔

۸- بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور خالصاً للہ نیک اعمال کیے ان کے لیے جنت کا ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا یا یہ ناقص نہ ہوگا۔ یا یہ کہ ان پر احسان جتا کر ان کو شرمندہ نہ کیا جائے گا۔ یا یہ کہ اس چیز کا ثواب ان کو بعد مرنے کے بھی ملتا رہے گا۔

۹ تا ۱۲- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کفار مکہ سے کہیں کہ کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے ہو؟ سخت تعجب

لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ

کیا تم اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم اوروں کو اس کے برابر والا ٹھہراتے

لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ

ہو (حالانکہ) وہی سارے جہانوں کا پروردگار ہے O اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر سے

مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ

پہاڑوں کے لنگر ڈالے اور اس میں برکت رکھی اور اس میں بسنے والوں کی روزی کا اندازہ کیا' یہ سب کچھ پورے چار دن میں برابر ہوا

اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآىِٕلِیْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَ

ٹھیک جواب پوچھنے والوں کے لیے O پھر آسمان کا قصد فرمایا وہ دھواں (بخار) تھا پھر اس سے اور

هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ

زمین سے فرمایا کہ خوشی یا جبر سے ہمارے حضور آ جاؤ (پیدا ہو جاؤ) ان دونوں نے (طبعی طور پر) جواب دیا کہ ہم

قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآىِٕعِیْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ

(آپ کے ارشاد کے مطابق) خوشی سے آ گئے (یعنی بن گئے) O تو اللہ تعالیٰ نے ان کو (اپنی قدرت سے) دو دن

وَاَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا

میں پورے سات آسمان بنا دیا اور ہر آسمان میں اس کے کام کے احکام بھیجے اور ہم نے نیچے والے آسمان کو

ہے کہ تم اس پاک ذات کے ساتھ کفر کرتے ہو کہ جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا' زمین کو دو دنوں میں بنایا (ہر دن ہزار برس کا تھا اتوار اور پیر) اور تم اس کے لیے بتوں کو ساجھی بناتے ہو۔ اللہ تعالیٰ وہ ذات اقدس ہے کہ جس نے زمین کو پیدا فرمایا نہ کہ بتوں نے' وہ ہی سب جہانوں کا مالک ہے' ہر ذی روح کا پروردگار ہے۔ اس نے زمین پر بڑے بڑے مضبوط پہاڑ بطور میخوں کے زمین پر گاڑ دیے اور زمین پر برکتیں نازل فرمائیں۔ پانی' پھل' پھول' گھاس' ہریاول' سبزہ اور بھی متفرق قسموں کی معیشتیں مقدور مقرر فرمائیں' ہر زمین میں جداگانہ چیز پیدا فرمائی' جو ایک جگہ ہے وہ دوسری جگہ نہیں۔ یہ باتیں چار دن میں فرمائیں (ہر دن ہزار برس کا تھا یعنی چار ہزار برس میں سب مخلوق پیدا فرمائی اور روحوں کو بدنوں سے چار ہزار برس پیشتر پیدا فرمایا۔ پھر جب عالم ایجاد ہوا یعنی زمین ظاہر ہوئی تو اس میں ارواح کی قوتیں بدنوں سے متعلق چار ہزار برس قبل پیدا کیں)۔ یہ باتیں سوال کرنے والوں کے لیے صاف صاف جواب ہیں۔ یا یہ معنی ہوں کہ یہ باتیں سب کے لیے ہدایت ہیں خواہ کوئی پوچھے خواہ نہ پوچھے۔ پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی حالانکہ وہ دھواں تھا جیسے پانی کے بخارات ہوتے ہیں۔ جب

بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ

چراغوں سے (ستاروں سے) آراستہ کیا اور نگہبانی کے لیے مقرر کیا' یہ زبردست ہر چیز کے جاننے والا کا اندازہ کیا ہوا ہے ○ پھر اگر

اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ

وہ لوگ منہ پھیریں (نہ مانیں) تو (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: میں تم کو ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک (قوم)

ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ

عاد اور (قوم) ثمود پر آئی تھی ○ جب کہ ان کے رسول (ان کو سمجھانے کے لیے) ان کے آگے پیچھے (ہر طرف)

خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ

سے آتے تھے (اور کہتے تھے) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو' ان لوگوں نے کہا: اگر ہمارا رب چاہتا تو

مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ

فرشتے اتار دیتا تو تم جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے ○ وہ جو قوم عاد تھی

دونوں کو یعنی آسمان زمین کو بنا لیا تب ان سے کہا کہ اب تم آؤ اور اپنے اپنے خزانے نکالو خواہ خوشی سے خواہ مجبور ہو کر یعنی تم کو اپنے خزانے ضرور بالضرور نکالنے ہوں گے۔ وہ دونوں کہنے لگے کہ ہم فرمانبردار بندے ہیں یعنی تیرے فرمانبردار ہیں مگر تیری مخلوق جو معصیت و گناہ کرے گی ان کے ظلم سے ہم کو کراہت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اوپر تلے بنائے دو دن میں' ہر آسمان کا جداگانہ کارخانہ بنایا اور ہر آسمان میں نئی طرح کی وحی بھیجی' نئے لوگ نئے احکام۔ پہلے آسمان کو جس کو سماءِ دنیا کہتے ہیں کہ وہ بہ نسبت باقی آسمانوں کے زمین کے قریب ہے تاروں سے زینت دی کہ تارے زینت بھی ہیں اور حفاظت بھی۔ بعض نجوم تو فقط زینت ہیں جگہ سے نہیں ہٹتے۔ بعض چلتے پھرتے ہیں اور ظلمات بحر و بر میں ان سے ہدایت ہوتی ہے' بعض شیطانوں کے رجم کے لیے' یہ تقدیر و تدبیر و تسخیر خدائے غالب کی ہے جو کافروں سے انتقام لینے والا ہے اور ممالک کی تدابیر کا اور ہر بات کا جاننے والا ہے۔

۱۳ تا ۱۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار ابوجہل وعتبہ وغیرہ اگر ایمان سے منہ پھیریں تو آپ فرما دیجیے کہ میں زبردستی کرنے والا نہیں ہوں' میں عذاب سے ڈراتا ہوں کہ کہیں وہ عذاب جو عاد و ثمود پر آیا تھا جو کہ ایک چیخ تھی کہیں تم پر نہ آ جائے۔ ان کے پاس وہ رسول جو ان سے پہلے آ چکے تھے آئے یعنی ان کے واقعات اور حالات انہوں نے سنے اور بعد والے رسول یعنی حضرت ہود و صالح علیہما السلام بھی آئے اور ان کے بعد والوں کے پاس بھی رسول آئے' ہر زمانہ میں رسول آتے رہے اور اگلے پچھلے رسول سب اپنی اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسری ہستی کی عبادت نہ کرو' توحید کو مانو۔ ہر قوم نے اپنے رسول سے کہا کہ تم کو خدا تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا' تم میں ہم سے کیا فضیلت ہے؟ اگر اس کو ایسا ہی رسول بھیجنا تھا تو اگر وہ چاہتا تو فرشتے نہ نازل کر دیتا جو اس کے پاس رہتے ہیں' ہم تو ان باتوں کے

فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ

تو انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ زور آور

مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ

کون ہے؟ کیا ان کو یہ بھی نہ سوجھا کہ وہ اللہ تعالیٰ جس نے ان کو پیدا فرمایا ہے وہ ان سے بھی زیادہ

مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

قوی اور زور آور ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے ○ تو پھر ہم نے (ان کے) شامت

رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي

کے دنوں میں ان پر ایک سخت گرج کی آندھی بھیجی تاکہ ہم ان کو دنیا کی زندگی

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾

میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور بے شک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی کچھ مدد نہ کی جائے گی ○

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ

اور وہ جو قوم ثمود تھی تو ہم نے ان کو سیدھا راستہ بتایا تو انہوں نے ہدایت

جو تم بیان کرتے ہو قائل نہیں، ماننے والے نہیں بلکہ ان سے منکر ہیں۔

۱۵ تا ۱۶- لیکن قوم عاد کا تو یہ قصہ ہوا کہ جب ہود آئے تو عاد نے زمین میں بڑا غرور کیا اور (حضرت) ہود (علیہ السلام) کا ہرگز کہا نہ مانا اور ناحق گھمنڈ میں پڑ گئے اور کہا کہ بھلا ہم سے بڑھ کر کون ہوگا جو ہم کو ہلاک کر سکے گا۔ طاقت میں، فوج میں عزت میں ہم سب سے زائد ہیں، عذاب ہمارا کیا کرے گا۔ کیا ان لوگوں کو اتنی بات بھی سمجھ میں نہ آئی کہ وہ خدا تعالیٰ کہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے ان سے قدرت وشان وشوکت اور قوت میں کہیں بڑا اور زائد ہے، وہ ان کو ہلاک کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہ لوگ ہماری کتاب اور نبی کی تکذیب کرتے تھے۔ ہم نے ان پر ٹھنڈی ہوا سخت بھیجی منحوس یعنی سخت مصیبت والی منحوس دنوں میں (یعنی وہ دن ان پر منحوس تھے) کہ عذاب تھا اور بڑی ہی مصیبت تھی کہ ہم ان کو دنیا ہی میں سخت ذلت و رسوائی والے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور قیامت کا عذاب تو دنیا کے عذاب سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہ اس سے منع نہ کیے جائیں گے یعنی ان کو کوئی بھی بچا نہ سکے گا۔

۱۷ تا ۱۸- اور ثمود کا یہ حال ہوا کہ ہم نے (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو بھیج کر ایمان وکفر، حق وباطل کو ظاہر کر کے ان کو طرح طرح سے ہدایت کا راستہ بتایا مگر انہوں نے کفر کو پسند کیا، ایمان کو چھوڑ دیا، راہ ہدایت نہ دیکھی اندھا رہنا پسند کیا، انجام یہ ہوا کہ عذاب کی چیخ نے پکڑ لیا جو نہایت سخت، ذلت رساں تھا اور وہ جو کفر بکا کرتے تھے اس کا ان کو بدلہ ملا۔ اونٹنی کے

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ

کے بدلے گمراہی کو پسند کیا تو ان کو ذلت کے عذاب کی کڑک نے آ لیا ان کے کرتوتوں کے سبب سے O اور جو ایمان لائے

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ ع وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ

اور (اپنے رب سے) ڈرتے تھے ہم نے ان کو بچالیاO اور جس دن کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جہنم کی طرف ہانک کرلایا جائے گا تو ان کے اگلوں پچھلوں

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

کو (قطار بنانے کے لیے) روکا جائے گا O یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو ان پر ان کے کان

وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ

اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے O اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ

کہ تم نے ہم پر کیوں گواہی دی؟ کھالیں کہیں گی کہ ہمیں اس اللہ تعالیٰ ہی نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی ہے

شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنْتُمْ

اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا فرمایا اور اسی کی طرف تم (دوبارہ زندہ ہو کر) لوٹائے جاؤ گے O اور تم اپنے

پاؤں کاٹنے کی سزا پائی اور جو لوگ (حضرت) صالح (علیہ السلام) پر ایمان لائے تھے اور کفر و شرک و فواحش سے بچتے تھے ان کو ہم نے نجات بخشی۔

۱۹ تا ۲۰۔ اور جب قیامت برپا ہوگی اور خدا تعالیٰ کے دشمن جمع کر کے آگ کی طرف بھیجے جائیں گے اور اول لوگ آخر لوگوں کے انتظار میں ٹھہرائے جائیں گے یہاں تک کہ سب جمع ہو کر آگ کے پاس پہنچیں گے وہاں ان کی بدکاریوں پر ان کے بدن کے اعضاء گواہی دیں گے، کان کہیں گے کہ ان لوگوں نے ہماری قوتوں کو بری باتیں سننے میں صرف کیا تھا، آنکھیں کہیں گی کہ انہوں نے بدنظر سے فلاں فلاں جگہ دیکھا تھا، یونہی تمام اعضاء انسان کے خلاف اس دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اٹھیں گے اور ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

۲۱۔ کافر اپنی شرم گاہوں وغیرہ اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہماری برائی کی گواہیاں کیوں دیں اور کیسے دیں، ہم تو دنیا میں تمہارے ہی فائدے کی کرتے تھے، وہ کہیں گے کہ ہم کو طاقت گویائی اسی نے دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کیا ہے، اسی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تمہارے خلاف گواہی دیں اور آج اس نے جانوروں کو بھی زبان صاف فصیح عطا فرمائی ہے کہ وہ بھی گواہی دیں۔ وہ خدا جس نے تم کو پہلے پہل دنیا میں پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم پھر بعد موت کے لوٹو گے۔

۲۲ تا ۲۴۔ اے کفار! دنیا میں جو تم چھپ چھپا کر کام کرتے تھے تو تم کو اتنی قدرت کہاں تھی اور یہ لیاقت کب رکھتے

تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ

تم اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں اور اپنی کھالوں کی گواہی سے چھپ کر کہاں جا سکتے تھے لیکن

وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ

تم نے تو یہ گمان کیا تھا کہ جو کچھ تم کرتے ہو ان میں سے بہت سی چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہی نہیں ہے O اور تمہاری

ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

اس بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب کے حق میں کی تم کو ہلاک کر دیا تو تم نقصان اٹھانے والوں میں پڑ گئے O

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ

پھر اگر وہ صبر کریں تو آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہے اگر وہ عذر کریں گے تو

الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

ان کا کوئی عذر قبول نہ ہوگا O اور ہم نے ان (کفار) کے لیے (برے) ساتھی مقرر کر دیئے ہیں تو انہوں نے ان کی

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ

اگلی اور پچھلی بُری باتوں کو ان کی نظر میں اچھا کر کے دکھایا اور ان پر بھی من جملہ جن اور انسانوں کے ان گروہوں کے جو ان سے پہلے

تھے کہ اپنے اعضاء کو گواہی دینے سے روک لیتے زبان، ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھیں، شرم گاہ وغیرہ اعضاء گواہی نہ دیں۔ یا اعضاء کا فعل اعضاء سے چھپا لیتے۔ لیکن تم یہ سمجھتے تھے کہ خدا کو بہت باتوں کی خبر ہی نہیں ہوتی ہے کچھ باتوں کی خبر ہوتی ہے اور اسی گمان نے جو تم نے اپنے رب کے ساتھ پکا لیا تھا اور اعتقاد کر لیا تھا تم کو ہلاک کر ڈالا کہ آج تم خائب و خاسر، محروم و مردود ہو گئے۔ پس اب تو ان کے لیے دوزخ ہی دوزخ ہے خواہ صبر کریں خواہ نہ کریں، اگر صبر کریں تو بھی دوزخ ہی ٹھکانہ ہے اور اگر بے صبری کریں اور دنیا کی طرف دوبارہ لوٹنا مانگیں کہ پھر زندہ ہو کر خدا کی خوشی کے کام کریں تو اب وہ زندہ ہونے والے نہیں۔ یا ''ما کنتم تستترون'' کا یہ مطلب ہو کہ اے کفار! تم اب قیامت میں اتنی قدرت نہیں رکھتے کہ اعضاء سے گواہی نہ لینے دو، یا یہ ہو کہ تم کو دنیا میں یہ خیال نہ تھا کہ قیامت میں اعضاء گواہی دیں گے۔ بعض کا خیال تھا کہ ہم جو کام ظاہر کریں وہ تو خدا دیکھتا ہے اور جو کچھ پوشیدہ کریں وہ نہیں جانتا ہے چنانچہ صفوان بن امیہ اور اس کے دو داماد ربیعہ بن عمر اور حبیب بن عمر یا عبد یا لیل اور اس کے دو داماد ربیعہ و صفوان کعبہ میں گئے اور یہ بات کہی کہ خدا خفیہ بات نہیں جانتا ہے۔ ان کے حق میں یہ آیت اتری۔

۲۵- اور ہم نے ان کافروں کے اوپر انہی کے ہم جنس ہم نشین ہم مشرب شیطانوں کو ساتھی مقرر کیا جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ انہوں نے اگلی پچھلی باتوں کو جو محض باطل تھیں نہایت خوشنما آراستہ کر کے ان کو دکھلایا اور دھوکہ دیا، آئندہ باتیں یہ کہ جنت دوزخ حساب کتاب کچھ نہیں، یہ سب بناوٹی باتیں ہیں، یوں

۳ع ۷ ۱۷

مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

گزر چکے ہیں (عذاب کا) فرمان پورا ہوا' بے شک وہ سب نقصان میں پڑے ہوئے تھے O اور کافروں نے (آپس میں) کہا

كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

کہ اس قرآن کو نہ سنو اور (اس کے پڑھتے وقت) اس میں بے ہودہ شور وغل مچاؤ (تاکہ کوئی سمجھنے نہ پائے) شاید یوں ہی تم غالب آؤ O

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ

تو بے شک ہم کافروں کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور ان کو ان کے بُرے سے بُرے کاموں کا

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا

بدلہ ہم ضرور دیں گے O یہ آگ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا ہے اس میں انہیں

دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ہمیشہ رہنا ہو گا اس کے بدلے میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے O اور کافر کہیں گے

كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

کہ اے ہمارے رب! ہمیں دونوں گروہ جن اور انسانوں کے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا دکھا دے کہ ہم

ہی جینا اور مر جانا ہے پچھلی یعنی دنیاوی باتیں یہ کہ مال خدا کی راہ میں ہرگز نہ دو' یہ دنیا ہمیشہ سے چلی آئی ہے' قیامت وغیرہ کچھ نہیں یعنی دنیا میں ڈالا اور آخرت سے روکا اور ان پر ہمارا عذاب کا قول پورا ہو گیا اور دوزخ واجب ہو گئی' وہ بھی ان کے ساتھ ہو گئے جو ان سے پہلے بہت سی جماعتیں کافر آدمیوں اور جنوں کی گزر چکی ہیں۔ یہ سب کے سب خائب و خاسر ہوئے اور مردود بارگاہ ہوئے۔

۲۶ تا ۲۸- کفار مکہ ابو جہل وغیرہ نے کہا کہ جب کوئی تدبیر و دلیل نہیں چلتی تو اب یہ کرو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قرآن نہ سنا کرو' جب وہ شروع کریں تو تم بھی ساتھ ساتھ خوب شور وغل مچاؤ کہ کوئی نہ سن سکے گا شاید اس طرح تم غالب ہو جاؤ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چپ ہو جائیں۔ یہ کافر بے کار حیلے کیے جائیں ہم عنقریب ضرور ان کو عذاب سخت چکھائیں گے اور سب حیلے باطل ہو جائیں گے۔ چنانچہ بروز بدر واقع ہوا۔ اور ان کو ان کے برے کاموں کی آخرت میں سخت سزا دیں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ یہ بدلہ تو دنیا میں ملے گا اور آخرت میں ان کی سزا دوزخ ہے' وہاں ان کے لیے ہمیشگی کا گھر ہے اس کے عوض کہ یہ ہماری آیتوں کی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) و قرآن کی تکذیب کرتے تھے۔

۲۹- جب کافر دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو کہیں گے کہ اے پروردگار! ہم کو جن وانس میں سے جنہوں نے گمراہ کیا ہے ان کو ہم کو دکھا یعنی جنوں میں سے ابلیس اور آدمیوں میں سے قابیل جس نے سب سے پہلے گناہ کیا کہ اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا۔ یا عام

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا

ان کو اپنے پاؤں کے تلے کچل ڈالیں تاکہ وہ ہر نیچے سے نیچے ذلیل ہو کر رہیں O بے شک وہ لوگ

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا

جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر وہ (اس قول پر) قائم رہے تو ان پر (موت کے وقت اور قبر اور حشر میں)

تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ

فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم کچھ خوف اور غم نہ کرو اور اس جنت سے خوش ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا O ہم تمہارے دنیا

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ج وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ

کی زندگی میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی (دوست رہیں گے) اور بہشت میں تمہارے لیے ہر وہ

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ط نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَمَنْ اَحْسَنُ ع ۱۸

چیز موجود ہے جو تم چاہو اور جو کچھ مانگو گے تم کو وہاں ملے گا O بڑے بخشنے والے مہربان (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے یہ مہمانی ہے O اور اس سے بہتر

قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ

کس کی بات ہو گی جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور (خود بھی) اچھے کام کرے اور کہے کہ

شیاطین ورؤسائے کفار مراد ہوں۔ ہم ان سے بدلہ لیں اور ہم اپنے پاؤں سے ان کو روندیں کہ وہ نہایت ذلیل وخوار ہو جائیں۔

۳۰ تا ۳۲۔ بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب جانتے ہیں اور مانتے ہیں' توحید والے ہیں' ایمان پر مستقیم ہیں' کفر کی طرف مائل نہیں یا ادائے فرائض پر قائم ہیں' حیلہ بازی روباہ بازی نہیں کرتے' تو ان پر فرشتے رحمت لے کر اترتے ہیں بالخصوص وقت قبض روح ان کو اطمینان دلاتے ہیں کہ خوش رہو آئندہ کے عذاب سے نہ ڈرو' پچھلی باتوں پر غم نہ کھاؤ' جس جنت کا وعدہ دنیا میں تھا وہ لو اور خوش وخرم رہو۔ ہم تمہارے دوست دنیا میں بھی رہے اور آخرت میں بھی ساتھ نہ چھوڑیں گے' وہ الہام ڈالنے والے فرشتے اور کراماً کاتبین ہیں۔ جنت میں تم کو جو تمہارا جی چاہے گا ملے گا' جو دعا ہو گی قبول ہو گی' منہ مانگی مراد پاؤ گے' یہ اس کی مہمانی اور دعوت ہے جو توبہ کرنے والے کے لیے بخشنے والا ہے۔ مسلمانوں پر خاص رحمت کرنے والا ہے۔

۳۳۔ اور اس یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کون اچھا مقبول بندہ ہو سکتا ہے جو لوگوں کو توحید کی طرف بلاتا ہے' اللہ کا راستہ دکھاتا ہے اور اچھے کام خدا کی مرضی کے مطابق کرتا ہے' فرائض قائم فرماتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اسلام کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ مؤذن' اور عمل صالح مؤذنین کا ہر اذان کے بعد دو رکعت پڑھنا مراد ہے سوائے اذان نماز مغرب کے۔

الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي

بے شک میں مسلمان ہوں ○ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی تو (اے سننے والے!)

هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ

برائی کو نیکی سے دفعہ کر (یعنی جو تیرے ساتھ برائی کرے تو اس کے ساتھ بھلائی کر) تو اس وقت وہ شخص کہ جس کے اور تیرے درمیان عداوت

حَمِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ

ہے ایسا ہو جائے گا جیسا کہ بڑا گہرا دوست ○ اور یہ دولت صرف صبر کرنے والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے اور اس دولت

عَظِيمٍ ﴿۳۵﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ

کو بڑے نصیب والا ہی پاتا ہے ○ اور اگر تجھے شیطان کا کوئی وسوسہ پہنچے تو (اس سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ

بے شک وہی بڑا سننے والا جاننے والا ہے ○ اور اللہ تعالیٰ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج

وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي

اور چاند ہیں تو (اے لوگو!) تم سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو اور اس اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو

۳۴ تا ۳۶- اور اچھائی اور برائی یکساں نہیں ہوسکتی۔ ایمان و کفر، توحید و شرک، ہدایت و گمراہی وغیرہ وغیرہ ایک سی نہیں ہوسکتی۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اچھائی سے اور اچھے طریقے سے برائی کو دور کرو، فتنۂ شرک کو بزور لا الٰہ الا اللہ مٹا دو۔ یا یہ کہ ابوجہل وغیرہ کی ایذاء کو نرمی و خوش خلقی و لطافت کلام سے روکے رہو، ان کی نامعقول باتوں کا خیال نہ کرو، درگزر کرو، جب تم ایسا طریقہ اختیار کرو گے تو جو تمہارا سخت دشمن ہوگا، تم میں اور اس میں دلی عداوت ہوگی، کافر ہوگا، تمہارا ایسا دوست بن جائے گا کہ گویا پیارا قرابت دار ہے۔ ہدایت پائے گا، سختی کے بدلے نرمی برتے گا۔ آخرت میں جنت ان لوگوں کو ملے گی جو مصیبتوں پر اور اعدا کی ایذاؤں پر صبر کرتے ہیں، اور ایسی خوش خلقی کی کہ برائی کے بدلے بھلائی کرے تو فیق بڑے خوش قسمت والوں کو بڑے نصیب والوں کو ملتی ہے، جس کو یہ ملتی ہے اس کا بڑا مرتبہ بڑا اجر ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر کبھی آپ کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو اور شیطان بہکانا چاہے، کافروں کے اوپر غصہ آئے اور بدلہ لینا چاہو تو خدا سے پناہ مانگو وہ سب کی باتیں سننے والا ہے اور جاننے والا ہے، اس کی ایذاء اور مسلمانوں کا صبر دیکھتا ہے، وہ خود ان کو بدلہ دے گا۔

۳۷ تا ۳۸- اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں اور علامات توحید میں سے رات دن، آفتاب، ماہتاب وغیرہ بھی ہیں۔ یہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، سب اس کی مخلوق ہیں، نہ آفتاب کو سجدہ کرو نہ ماہتاب کو، سجدہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کرو، اسی کو پوجو جس نے یہ سب کارخانے پیدا کیے ہیں، اگر تم عبادت خدا کا ارادہ رکھتے ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ کو پوجنا چاہتے

خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ

جس نے ان سب کو پیدا فرمایا اگر تم اسی کے مخلص بندے بننا چاہتے ہو○ پھر اگر یہ کافر (اس کے ماننے سے) تکبر کریں

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة

تو (اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں) جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس حاضر ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور تھکتے اکتاتے نہیں○

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو پژمردہ (بے قدر خشک پڑا ہوا) دیکھتا ہے پھر جب ہم

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ

اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو جاتی ہے اور بڑھتی ہے (یعنی اس پر سبزیاں وغیرہ نکل کر بڑھتی ہیں) بے شک جس نے اس مردہ زمین کو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا

زندہ کیا وہی سب مردوں کو ضرور زندہ فرمائے گا بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے○ بے شک جو لوگ ہماری آیتوں میں ٹیڑھے

يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا

چلتے ہیں وہ ہم پر پوشیدہ نہیں تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا جو قیامت کے دن امن و امان

ہوتو ان کی پرستش ترک کردو کہ بغیران کی عبادت چھوڑے اللہ تعالیٰ کی عبادت درست نہیں ہوسکتی۔ یا یہ کہ اگر ان کی عبادت سے خدا تعالیٰ کی عبادت کا ارادہ ہے تو ان کی عبادت ترک کرو کہ ان کی عبادت سے خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں ہوتی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ کافر خدا تعالیٰ کی توحید اور خالص عبادت سے غرور کریں اور نہ مانیں تو کوئی پروا نہیں۔ وہ فرشتے جو آپ کے رب کے مقربین دربار ہیں رات دن اس کی تسبیح و تعریف میں لگے رہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نہیں تھکتے اور تنگ نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ کو تو کسی کی عبادت کی ضرورت نہیں۔ ہاں اس کو بندوں کی عاجزی و عبادت پسند ہے جو کوئی صرف اسی کی عبادت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے گا۔

۳۹۔ اللہ تعالیٰ کی توحید و قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ زمین خشک مردہ خراب ہو جاتی ہے اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ سرسبز ہو کر لہلہا اٹھتی ہے اور لہرانے لگتی ہے خوشنما ہو جاتی ہے اور گھاس اور ہر قسم کی سبزی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یا یہ کہ زمین پھول جاتی ہے جو زمین کو بعد موت زندہ کرتا ہے وہی مردوں کو بھی قیامت میں زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت کاملہ رکھتا ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔

۴۰۔ جو ملحد ہیں ہماری آیتوں کو اور رسول قرآن پاک کو نہیں مانتے ان کی تکذیب کرتے ہیں تو نہ وہ ہم سے پوشیدہ ہیں اور نہ ان کے اعمال پوشیدہ ہیں کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا یعنی ابوجہل وغیرہ اچھا ہے یا جو بروز قیامت امن چین

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

سے (اپنے رب کے دربار میں) حاضر ہوگا اب جو تمہارا جی چاہے کرو بے شک وہ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ بے شک جن لوگوں نے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ۙ

نصیحت اور ذکر کا انکار کیا جب کہ وہ ان کے پاس آیا (ان کی خرابی اور تباہی کا کچھ حال نہ پوچھ) اور بے شک وہ یقیناً ایسی عزت والی کتاب ہے ○

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ

کہ باطل اور جھوٹ کو اس میں کسی طرح دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے وہ اتاری ہوئی ہے سب خوبیوں والے حکمت والے

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ

(اللہ) کی طرف سے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ سے (کفار کی طرف سے) وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾

رسولوں سے کہا گیا' بے شک آپ کا رب (فرمانبرداروں کے لیے) مغفرت والا ہے اور (نافرمانوں کے لیے) دردناک عذاب دینے والا ہے ○

میں ہوگا' خوش خوش قبر سے اٹھے گا یعنی رسول کریم و اصحاب رسول۔ اے اہل مکہ! تم نہیں مانتے تو تم جانو جو چاہو کیے جاؤ' خدا تعالیٰ تمہارے سب اعمال دیکھتا ہے' سب کی سزا دے گا۔

۴۱ تا ۴۲۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے قرآن پاک کا جب کہ وہ نصیحت بھرا ہوا ان کے پاس آیا انکار کیا جہنم میں جائیں گے یعنی ابوجہل وغیرہ۔ وہ قرآن پاک ایک کتاب عزیز ہے' عزت و کرامت و شرافت والی ہے۔ کہیں سے اس میں باطل و لغویات کو دخل نہیں' وہ ہر طرح ہر طرف سے محفوظ ہے' یا یہ کہ کوئی باطل بات اس میں نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے یعنی کوئی کتاب یعنی توریت' انجیل' زبور اس کی مخالفت میں نہیں اور نہ ہی اس کے بعد کوئی اور کتاب الٰہی آنا ممکن ہے کہ اس سے مخالفت کرے۔ یا یہ کہ اس کی غیبی خبروں کی اور اولین و آخرین کے حالات کی نہ کوئی اگلی آسمانی کتاب تکذیب کرتی ہے نہ بعد میں کوئی ایسی آسمانی کتاب نازل ہوگی جو کہ اس قرآن پاک کو جھٹلائے۔ بلاشبہ کتاب قرآن حکیم سچی آسمانی کتاب ہے' اس کتاب میں نہ پہلے کوئی غلطی ہوئی نہ بعد کو ہوگی۔ اس کتاب میں رتی بھر کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں یعنی نہ اس کتاب کا کوئی حرف بڑھ سکتا ہے اور نہ ہی کم ہوسکتا ہے' جتنا خدا تعالیٰ کو منظور ہے اتنا ہی رہے گا۔ یا یہ کہ اگلا پچھلا سب یکساں ہے' آپس میں ایک آیت دوسری آیت سے مخالف نہیں۔ اگر غلط ہوتا یا کوئی کلام بشری ہوتا تو کہیں تو کلام میں لغزش' بھول چوک' آپس میں اختلاف ہوتا۔ وہ تو اس خدائے رحمٰن و رحیم کا نازل کردہ ہے جو اپنے قضائے حکم میں بڑی حکمت والا ہے اور اپنے افعال میں محمود اور تعریفوں والا ہے۔

۴۳ تا ۴۴۔ کافر کہتے ہیں کہ قرآن پاک عبرانی' فارسی زبان میں کیوں نازل نہیں کیا گیا لہٰذا فرمایا کہ اگر ہم اس قرآن پاک کو بذریعہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) عبرانی وغیرہ میں نازل کرتے عربی میں نہ ہوتا تو کافر کہتے کہ کیوں عربی زبان

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ءَاَعْجَمِیٌّ

اور اگر ہم اس کتاب کو عجمی زبان کا قرآن کر دیتے تو کافر ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں (عربی میں) کھول کر کیوں نہیں بیان کی گئیں' کیا (کتاب) عجمی اور (نبی علیہ السلام)

وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

عربی (یعنی کتاب نبی علیہ السلام کی زبان کے خلاف کیوں اتری) آپ فرمایئے: وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفاء ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓئِكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾

میں (اس سے) بہرہ پن ہے اور وہ ان پر اندھا پن ہے (انہیں سوجھتی ہی نہیں وہ اتنے غافل ہیں) گویا ان کو دور سے پکارا جا رہا ہے O اور بے شک ہم نے موسیٰ کو

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

کتاب عطا فرمائی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا (جس طرح قرآن میں اختلاف کیا جاتا ہے) اور اگر (جزاء اور سزا کے قیامت میں ہونے کے متعلق) آپ

رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ

کے رب کا فرمان پہلے نہ صادر ہو چکا ہوتا تو ان کے درمیان ابھی فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک وہ اس (قرآن) کی طرف سے ضرور ایک دھوکہ ڈالنے والے شک میں

صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

ہیں O (بہر حال) جو نیکی کرے گا تو اپنی بھلائی کے لیے اور جو برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور آپ کا رب تو بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں فرماتا ہے O

میں نازل نہیں کیا گیا۔ یہ ایسا کیوں نازل نہیں ہوا کہ ہم سمجھ جاتے۔ اس کی آیتیں مفصل، فصیح عربی میں کیوں نازل نہ ہوئیں اور اعتراض کرتے کہ وہ رسول تو عربی زبان والے ہیں اور قرآن ہے عجمی زبان میں۔ یا یہ کہ ہم تو مخاطبین عرب ہیں اور کتاب عجم کی زبان میں اتری ہے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ یہ قرآن پاک تو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت ہے' گمراہی سے نجات دینے والا ہے' ان کے دلوں کی تاریکیاں دور کرنے کے لیے روشن شمع ہے اور ہر قسم کی بیماریوں کے لیے شفاء۔ اور جو لوگ کافر ہیں ایمان نہیں لاتے جیسے ابو جہل وغیرہ ان کے کانوں میں بہرا پن ہے' وہ قرآن پاک غور سے سن نہیں سکتے اور قرآن پاک کو ایسا سنتے ہیں جیسے کوئی بہت دور مکان سے سنتا ہے مثلاً آسمان سے پکارا جاتا ہے اور کان میں آواز بھی نہیں جاتی۔

۴۵ تا ۴۶۔ ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) پر توریت نازل کی' اس میں اختلاف کیا گیا' کوئی تصدیق کرتا ہے کوئی تکذیب کرتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت ازلیہ سے جو ہونے والی باتیں ہیں نہ ہو چکتیں اور یہ مقدر نہ ہو گیا ہوتا کہ اس امت سے عذاب مؤخر رہے گا تو ابھی فیصلہ کر دیا جاتا اور تکذیب کرنے کی صورت میں عذاب نازل ہو جاتا اور یہود و نصاریٰ و مشرکین سب ہلاک ہو جاتے۔ یہ لوگ قرآن پاک کو نہیں مانتے کھلے شک میں گرفتار ہیں۔ یا یہ کہ توریت کو نہیں مانتے یعنی یہود توریت کو بھی نہیں مانتے کہ اس میں صاف حضرت نبی کریم کے آنے کی پیش گوئی موجود ہے اور یہودی جان بوجھ کر اپنی ہٹ دھرمی سے اس کو نہیں مانتے ہیں۔

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ

قیامت کے (ذاتی) علم کا حوالہ تو اللہ تعالیٰ ہی پر دیا جاتا ہے (اسی طرح دوسرے غیبی علوم کا بھی) اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا ہے

أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ

اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اللہ تعالیٰ ہی کے (ذاتی) علم میں ہے اور جس دن وہ ان (بندوں) کو پکار کر

يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾

فرمائے گا کہ کہاں ہیں میرے (وہ) شریک (جو تم نے بنائے تھے) وہ کہیں گے کہ ہم تو تجھ سے پہلے عرض کر چکے کہ (ہم میں کسی کو بھی خبر نہیں

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن

اور) ہم میں اس کا کوئی گواہ نہیں ہے O اور ان سے وہ غائب ہو جائیں گے جن کو وہ اس سے پہلے پوجتے تھے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کو

مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ

بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں O انسان بھلائی کی دعا سے نہیں اکتاتا ہے اور اگر اس کو کوئی برائی اور تکلیف پہنچتی ہے تو وہ

فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ

فوراً آس توڑ کر ناامید ہو جاتا ہے O اور اگر ہم اس کو اپنی رحمت کا کچھ مزہ چکھا دیتے ہیں اس تکلیف کے بعد

۴۷ تا ۴۸- قیامت کے قائم ہونے کا یقینی علم و وقت خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے' کوئی اللہ تعالیٰ کے بغیر بتائے اس کا یقینی زمانہ نہیں جانتا۔ خوشوں میں سے جو دانے نکلتے ہیں اور پھولوں سے پھل پیدا ہوتے ہیں یہ سب خدا تعالیٰ کے علم و قدرت و حکمت سے ہیں' عورتیں جو حاملہ ہوتی ہیں اور پھر بچے جنتی ہیں یہ سب اسی کے علم سے اور حکم سے ہے۔ کسی کو ان باتوں کا ذاتی و حقیقی علم و اختیار نہیں' وہی سب باتوں کا حاکم و مالک ہے۔ جس دن وہ دوزخیوں کو پکارے گا اور ان سے پوچھے گا کہ کہو وہ لوگ کہاں ہیں جن کو تم میرا شریک بناتے تھے اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے؟ تب وہ جواب دیں گے کہ ہم تو پہلے ہی کہہ چکے اور تجھ کو بتا چکے کہ ہم میں سے کوئی تیرے ساتھ اور کسی کے شریک ہونے کی گواہی نہیں دیتا ہے اور شرک کا اقرار نہیں کرتا ہے' اس وقت وہ ان کے معبودان سے دور ہو جائیں گے' گم ہو جائیں گے۔ دنیا میں وہ جن کو پوجتے تھے وہ اپنے حال میں مبتلا ہو کر متفرق ہو جائیں گے اور یقین کر لیں گے کہ عذاب سے چھٹکارا نہیں اور کہیں بھی بھاگ جانے کی کوئی جگہ نہیں۔

۴۹- آدمی دنیا کے عیش بھلائی' مال' اولاد' اسباب وغیرہ کے مانگنے سے کبھی نہیں تھکتا' جتنا ملتا ہے اور زائد مانگتا ہے اور اگر کبھی خدا کی طرف سے ذرا سی بھی سختی اور مصیبت پہنچتی ہے تو بالکل ناامید ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا خیال بھی نہیں رہتا جیسے اسے اللہ تعالیٰ نے کبھی کچھ دیا ہی نہیں تھا۔

۵۰- اور جب کافر کو ہم سختی اور مصیبت کے بعد اپنے پاس سے رحمت' نعمت' مال و اولاد دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ میں

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن

جو اس کو پہنچی تھی تو وہ ضرور کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق ہے (یعنی یہ میری کوشش کا نتیجہ ہے) اور میرے گمان میں تو قیامت قائم

رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ

نہ ہوگی اور اگر (بالفرض) مجھے (دوبارہ زندہ کر کے) میرے رب کی طرف لوٹایا گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی خوب اور بہتری ہوگی تو

كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا

ضرور ہم کافروں کو ان کے کرتوت جتا (بتا) دیں گے اور ضرور ہم ان کو سخت عذاب چکھائیں گے ○ اور جب انسان پر ہم انعام فرماتے ہیں تو وہ (اکڑ کر

عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾

ہم سے) منہ پھیر لیتا ہے اور (ہمارا حکم ماننے سے) اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اس کو کوئی دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی چوڑی دعا کرنے لگتا ہے ○

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ

آپ فرمائیے کہ (اے لوگو!) تم بتاؤ اگر یہ (قرآن مجید) واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تم نے اس کا انکار کیا تو اس سے زیادہ

أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ

گمراہ کون ہو گا جو پرلے درجے کی ضد اور ہٹ دھرمی میں ہے ○ ہم انہیں دنیا بھر میں اور خود ان کی

تو اس کا مستحق ہی ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اچھا جان کر اس نعمت سے نوازا ہے۔ دنیا ہی میں اچھائی برائی مل جاتی ہے یعنی جس کو مال وغیرہ ملا وہ اچھا ہے جو تنگی میں رہا وہ برا ہے۔ قیامت کو جہاں تک میں سوچتا ہوں قائم ہونی خیال میں نہیں آتی۔ یہ رسول یونہی کہتے ہیں اور اگر بالفرض قیامت ہوئی بھی اور خدا تعالیٰ کے پاس لوٹ کر گیا بھی تو جیسے مجھ کو دنیا میں اچھائی ملی ہے تو وہاں بھی ضرور ملے گی۔ جنت میں جائیں گے (یہ عتبہ بن ربیعہ کا قول تھا) ان کو جنت تو کیا ملے گی قیامت کے دن ان کی خرابیاں کفر وغیرہ سب ان کے سامنے پیش ہوں گی اور ان کے سب کام ان کو دکھائیں گے اور طرح طرح کے سخت عذاب یکے بعد دیگرے چکھائیں گے اور کہیں گے: یہ تیرے فلاں فلاں کاموں کا بدلہ ہے۔

۵۱ تا ۵۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کافروں سے کہہ دیں کہ تم جو بے دھڑک قرآن پاک کا انکار کرتے ہو اتنا خیال نہیں کرتے اور یہ نہیں بتلاتے کہ اگر یہ قرآن پاک خدا تعالیٰ کے پاس سے ہوا اور پھر بھی تم نے کفر کیا تو تمہارے ساتھ کس طرح پیش آئے گا اور کیا کیا کرے گا؟ اس سے بڑھ کر حق وہدایت سے دور بہکا ہوا کون ہوگا جو بے فائدہ رسول سے جھگڑتا ہے یعنی ابوجہل وغیرہ اور عداوت کرتا ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم عنقریب ان کو اپنی قدرت کی عجیب نشانیاں اور اپنی توحید اور ربوبیت کی نادر دلیلیں آفاق عالم اور خود ان میں دکھائیں گے یعنی زمین کے اطراف وجوانب میں پچھلے لوگوں کے ویران کھنڈر یعنی قوم عاد اور ثمود وغیرہ کے، اور خود ان کے بدنوں اور جانوں میں تکلیفیں اور دو مصیبتیں تاکہ ان کو عبرت ہو (یا گزشتہ

وَفِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ اَوَلَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ

جانوں میں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ بے شک یہ (قرآن اور اسلام) یقیناً

اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّہِمۡ ؕ

برحق ہے کیا آپ کے رب کا ہر چیز پر گواہ (اور خبردار) ہونا کافی نہیں ہے ○ خبردار ہو جاؤ بے شک ان (کافروں) کو اپنے رب کی ملاقات

اَلَاۤ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾ ع

میں شک ہے خبردار ہو جاؤ کہ بے شک وہ ہر چیز کو (اپنے علم اور قدرت سے) گھیرے ہوئے ہے ○

(۴۲) سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی مَکِّیَّۃٌ (۶۲) — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — اٰیَاتُہَا ۵۳ رُکُوۡعَاتُہَا ۵

سورۂ شوریٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ترپن آیات' پانچ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ کَذٰلِکَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۙ

حٰم ○ عسق ○ اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا اسی طرح آپ کی طرف وحی فرماتا ہے اور ان (نبیوں) کی طرف بھی

لوگوں کی اور آئندہ لوگوں کی خبریں مراد ہوں) اور خوب جان لیں کہ جو بات رسول کہتے ہیں وہ بے شک درست ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ان کے لیے یہ دلیل و معجزہ نبوت کافی نہیں کہ ہزاروں پچھلے لوگوں کی خبریں ان کو غیب سے بتا دیں اور ان کو سینکڑوں واقعے جن کو انہوں نے دیکھا سنا بھی نہ تھا سنا دیئے' کیا یہ اس کی کافی دلیل نہیں کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے اور ان کے اعمال سے خبردار ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک یہ اہل مکہ قیامت آنے کے بارے میں اور بعد موت اپنے رب کے پاس جانے میں اور حساب کتاب کے ہونے میں شک رکھتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ کے وعدے کا یقین نہیں تو نہ ہو۔ وہ بے شک ہر شئے کا عالم اور ہر شئے پر قادر ہے' وہ ان کو سزا دینے والا ہے۔

سورۃ الشوریٰ

۱ تا ۲۔ یہ سورت مکہ میں اتری مگر سات آیات "قل لا اسئلکم علیہ" سے "والذین یحاجون فی اللہ" تک اور پانچ آیتیں صحابہ کرام کی شان میں "والذین یجتنبون کبائر الاثم .... عزم الامور" تک یہ مدینہ میں اتریں۔

حم عسق. ان حروف سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء و صفات اور اپنی حمد کی طرف اشارہ کیا۔ ح حلم' م ملک' ع علم' س سنا و نور' ق قدرت بر ہر شئے۔ بعض کہتے ہیں کہ بذریعہ ان حروف کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اجمالی کوائین آتیہ یعنی جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے اس کا علم دیا گیا۔ ح سے کل لڑائیاں۔ م سے ممالک کے انقلابات کے حالات۔ ع سے کل اعداء دین کے احوال۔ س سے سنین قحط سالی۔ ق سے قذف یعنی سنگساری وغیرہ۔ بعض کہتے ہیں کہ ان حروف کی قسم کھائی ہے کہ جو ایمان پر خالص دل سے کلمہ کہتا مرجائے گا وہ عذاب ابدی دوزخ سے یقیناً محفوظ ہوگا۔

۳ تا ۴۔ اے حبیب! جیسا تمہاری طرف یہ قرآن اتارا اور جبرائیل کی معرفت وحی پہنچی یونہی ان کی طرف بھی وحی پہنچی

اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٣ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَهُوَ

جو آپ سے پہلے تھے (وحی فرماتا تھا) ○ جو آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور وہی بلندی

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝٤ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ

و عظمت والا ہے ○ قریب ہے کہ (آسمان اس کی ہیبت سے) اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے

الْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ

اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں

أَلَا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝٥ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ

خبردار ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ ہی بڑا بخشنے والا' مہربان ہے ○ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور والی (اور معبود)

أَوْلِيَاءَ اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝٦ وَكَذٰلِكَ

بنا رکھے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہیں اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ○ اور اسی طرح

جو تم سے پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ یونہی سب کی طرف وحی بھیجتا ہے (یا یہ کہ حم عسق اور نبیوں پر بھی اتارا تھا) اللہ عزیز اور غالب ہے' بدلہ لینے والا ہے' حکمت والا ہے۔ اپنے احکام میں سے اس نے یہ حکم محکم دیا کہ اس کے سوا سب کی عبادت بے کار ہے اور باطل ہے۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب خدا کا ہے' سب اس کے غلام باندیاں ہیں' وہ ہر شئے سے اعلیٰ اور اعظم ہے۔ وہ ہر شئے کا مالک ہے۔

۵- آسمان باوجود اپنی عظمت ورفعت کے خدا کی ہیبت وعظمت' قدرت کے آگے ایسے حقیر ہیں کہ قریب ہوتا ہے کہ اوپر سے نیچے تک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (یا یہ کہ یہود ونصاریٰ کی باتوں سے قریب ہوتا ہے کہ آسمان ٹوٹ پڑیں) اور فرشتے آسمانوں میں اپنے رب کے لیے عاجزی کرتے ہیں' تسبیح کرتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں' تعریف کرتے ہیں' زمین میں جو مخلصین مومنین ہیں ان کے لیے اللہ سے مغفرت مانگتے ہیں' بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور جو کوئی بھی توبہ پر مرے اس پر ضرور رحم کرنے والا ہے۔

۶- اور جو سوائے خدا کے غیروں کو پوجتے ہیں اور اپنا پروردگار و مالک سمجھتے ہیں تو خدا ان کے اعمال کا عالم اور گواہ ہے' ان کے اعمال کی حفاظت کرنے والا ہے' تم کچھ ان کے نگہبان ان کے ذمہ دار ہو کر نہیں آئے ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت جہاد سے منسوخ ہے۔

۷- اے حبیب! جیسے ہم نے اور پیغمبروں کو ان کی قوموں کی طرف انہی کی زبانوں میں بھیجا یونہی ہم نے تم پر قرآن بذریعہ جبرائیل خاص فصیح عربی زبان میں مطابق محاورہ فصحاء عرب اتارا کہ تم اس کے ذریعہ سے اے حبیب! ام القریٰ یعنی مکہ والوں کو ڈراؤ سمجھاؤ اور جو اس کے اردگرد شہر ہیں یعنی تمام روئے زمین ان کو بھی ڈراؤ اور روز اجتماع کا حال سنا کر خوف دلاؤ یعنی روز قیامت کا

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا

ہم نے آپ پر عربی قرآن کی وحی فرمائی تاکہ آپ تمام شہروں کی اصل مکے والوں کو اور اس کے اردگرد تمام دنیا کی بستیوں والوں کو ڈر سنائیں

وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي

اور اکٹھے ہونے کے دن (یعنی قیامت) سے بھی (لوگوں کو) ڈرائیں جس میں کوئی شک نہیں اس دن ایک گروہ جنت میں (جائے گا) اور ایک گروہ

السَّعِيرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ

جہنم میں (جائے گا) ○ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے

مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٨﴾

اپنی رحمت میں داخل فرما لیتا ہے اور ظالم کافروں کا نہ کوئی حمایتی ہو گا اور نہ کوئی مددگار ○

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي

کیا کافر اللہ تعالیٰ کے سوا اور والی (اور معبود) بنا لیتے ہیں (یہ ہرگز مناسب نہیں) حقیقتاً تو اللہ تعالیٰ ہی والی (اور معبود) ہے

ع ۱ ۹ ۲ الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ

وہی مردے زندہ فرمائے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور (اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو!) جن باتوں میں تم نے اختلاف

کہ اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ یا یہ کہ آسمان زمین والوں میں اس دن اجتماع ہوگا اس میں کوئی شک نہیں۔ بے شک ایک گروہ ان میں سے جنت میں جائے گا یعنی اہل اسلام اور ایک دوزخ میں یعنی کفار جو دوزخ کے ایندھن ہوں گے۔

۸- اگر خدا چاہتا تو سارے جہان کو ہدایت دیتا' یہود و نصاریٰ مشرکین وغیرہ سب کو ایک دین پر یعنی ملت اسلام پر جمع فرما دیتا۔ مگر نہیں اس کی حکمت ایسی نہیں' وہ جس کو چاہتا ہے اپنے دین کا اکرام کرتا ہے اپنی رحمت میں اپنے مقبول مذہب میں داخل فرماتا ہے اور ظالم یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکوں کا نہ کوئی ولی ہے کہ قیامت میں ان کو کوئی نفع دے نہ کوئی مددگار کہ عذاب سے بچائے۔

۹- کافر اسلام نہ قبول کریں گے بلکہ انہوں نے تو سوائے خدا کے اور بتوں کو اپنا مالک' اپنا رب' اپنا والی و معبود ٹھہرا لیا ہے اور درحقیقت سب کا مالک اور والی اللہ ہی ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرے گا بروز قیامت اور وہ ہر بات پر یعنی زندگی و موت وغیرہ پر قدرت والا ہے۔

۱۰ تا ۱۲- اے لوگو! تم جس بات میں مختلف ہو' آپس میں اختلاف کرتے ہو تو اس کا حکم خدا اور رسول خدا اور کتاب خدا سے ڈھونڈو۔ اصل حکم اسی کا حکم ہے' وہ ہر بات کا حاکم ہے۔ اے حبیب! کہہ دو کہ وہی اللہ میرا خدا ہے' میں اسی کے حکم کے تابع ہوں اور اسی کی طرف جان و دل سے متوجہ ہوں۔ وہی تو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے' اسی نے تو اے لوگو! تمہارے

شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَاِلَيْهِ

کیا ہے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد ہے، یہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور اسی

اُنِيْبُ ⑩ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

کی طرف رجوع کرتا ہوں O آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لیے

اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ

جوڑے بنائے اور چوپایوں میں بھی نر و مادہ بنائے، اس تدبیر سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے،

شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

اس جیسا (علم میں) کوئی نہیں اور وہی سب کچھ سنتا دیکھتا ہے O اسی کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫

جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے، بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے O

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ

تمہارے لیے اس نے وہی دین مقرر کیا جس کا نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور اسی دین کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی

لیے تم ہی میں سے عورتیں بنائیں، جوڑے پیدا کیے مرد اور عورت اور چار پایوں کے بھی جوڑے پیدا کیے نر اور مادہ۔ وہی تو ماؤں کے رحموں میں تم کو مرد و عورت جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ یا یہ کہ پیدائش کا سلسلہ بڑھا کر نسل انسان کو زائد کرتا ہے، اس جیسا صفاتِ کمال علم، قدرت، تدبیر میں کوئی بھی نہیں۔ وہ ہر بات سننے والا دیکھنے والا ہے۔ آسمان زمین کے خزانے سب اسی کے ہیں، مینہ گھاس وغیرہ سب کا وہ مالک ہے۔ جس کو چاہتا ہے رزق بے شمار دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عیش تنگ کرتا ہے۔ وہ اپنے کارخانوں کا ذرہ ذرہ بھر کا علیم ہے جانتا ہے کہ کون وسعت رزق کے لائق ہے اور کون تنگی کے لائق۔

۱۳ تا ۱۴۔ اے مسلمانو! اے امت محمدیہ! خدا نے تمہارے واسطے وہ پاکیزہ مذہب و دین اسلام مشروع و مقرر فرمایا جس کی اس نے نوح کو وصیت کی تھی اور وحی بھیجی تھی کہ تم خود اس پر قائم رہ کر لوگوں کو اس کی طرف بلاؤ اور اے حبیب! اسی بات کی تم کو وصیت اور بذریعہ وحی حکم ہے کہ خود قائم رہ کر دوسروں کو سمجھاؤ راہ راست دکھاؤ اور یہ دین وہی ہے جس کی خدا نے ابراہیم کو وصیت کی تھی اور ان کے لیے یہ پسند کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ خود قائم رہو اور دوسروں کو بلاؤ اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی یہی تاکید کی تھی بلکہ کل انبیاء و رسل کو کہ دین پر مضبوطی سے قائم رہو اور سب متفق ہو کر ثابت قدم رہو اس میں اختلاف نہ ہو۔ تم فرقہ فرقہ نہ بن جاؤ (سب انبیاء اصول دعوت میں متفق ہیں، طرق نصیحت و حکمت الٰہی علیحدہ علیحدہ ہیں) اے حبیب! یہ توحید جس کی طرف تم بلاتے ہو مشرکین کی جانوں پر سخت ہے گراں ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ

إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ أَنْ أَقِيمُوا۟

اور اسی کا حکم ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا کہ اسی دین کو

ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا۟ فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى ٱلْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ

قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو (اے نبی علیہ السلام!) جس دین کی طرف آپ مشرکوں کو بلاتے ہیں وہ ان پر بہت شاق

إِلَيْهِ ۚ ٱللَّهُ يَجْتَبِىٓ إِلَيْهِ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾

اور بھاری ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی نزدیکی کے لیے برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو اپنی طرف راہ دیتا ہے O

وَمَا تَفَرَّقُوٓا۟ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْ

اور لوگوں نے جو اختلاف کیا تو اپنے پاس علم آنے کے بعد ہی کیا محض آپس کی ضد سے اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک

لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ

مقررہ میعاد تک کا فرمان نہ گزر چکا ہوتا تو ان میں کبھی کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا تو

وَإِنَّ ٱلَّذِينَ أُورِثُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِنۢ بَعْدِهِمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ

بے شک جن لوگوں کو اگلے لوگوں کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا (یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ) وہ دین حق سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں

مُرِيبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذَٰلِكَ فَٱدْعُ ۖ وَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ

پڑے ہوئے ہیں O تو اسی (اختلاف) کی وجہ سے آپ (لوگوں کو دین حق کی طرف) بلایئے اور خود بھی آپ (اس پر) ثابت قدم رہیے جیسا کہ آپ کو حکم دیا

مقبول بارگاہ بناتا ہے' اپنے دین کے لیے اس کو پیدا کرتا ہے۔ (یعنی وہ لوگ جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے' پلے بڑھے' ایمان پر مرے) اور وہ ہر اس شخص کو جو اس کی طرف صدق دل سے متوجہ ہوتا ہے راہ راست دکھاتا ہے۔ (یعنی وہ جو پہلے کافر تھے بعد میں مشرف با اسلام ہوئے) اللہ تعالیٰ کا ان پر فضل ہوا۔

۱۵- اے حبیب! یہ لوگ جو متفرق ہو رہے ہیں یہود و نصاریٰ آپ کو نہیں مانتے تو یہ کچھ جاہل نہیں' غلطی میں پھنسے ہوئے نہیں' بلکہ یہ بعد ازاں کہ ان کو پورا پورا علم حقیقت نبی آخر الزمان کا اور اس کی شان و صورت کا آ چکا ہے صرف دشمنی و تکبر و حسد کی وجہ سے تفرقہ ڈالتے ہیں اور نہیں مانتے۔ اے حبیب! اگر خدا کا حکم محکم ازل سے یونہی ثابت نہ ہو چکا ہوتا کہ آپ کی اس امت پر عذاب عام نہ آئے گا اور ایک وقت معین تک ان کو مہلت ملے گی تو ابھی فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ سب عذاب الٰہی سے ہلاک کر دیئے جاتے اور وہ لوگ جن کو ان رسولوں کے بعد کتاب کا وارث کیا گیا یعنی یہود و نصاریٰ کہ موسیٰ اور عیسیٰ کے بعد توریت و انجیل کے وارث ہوئے وہ اس قرآن میں شک و شبہ میں مبتلا ہیں' یا یہ کہ اپنی کتابوں میں شک و شبہ نکالتے ہیں کہ

اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ

گیا ہے اور ان (گمراہوں) کی خواہشوں پر نہ چلیے اور فرما دیجئے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی ہر کتاب پر ایمان لایا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے

لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ

درمیان انصاف کروں' اللہ تعالیٰ ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی' ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال' ہم میں تم میں کوئی ذاتی

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؕ ﴿۱۵﴾

جھگڑا نہیں (تم ہم سے دین حق میں جھگڑتے ہو) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکٹھا کرے گا (اور حق فیصلہ فرمائے گا) اور اسی کی طرف (سب کو) پھرنا ہے ○

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) بارے میں اس کے بعد جھگڑتے ہیں کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ہیں ان کے رب

حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ

کے نزدیک ان کی دلیل بالکل بے کار اور باطل ہے اور ان پر (اللہ تعالیٰ کا) غضب ہو گا اور ان کے لیے

ان کی کیا مراد ہے اور غلط معنی گھڑ لیتے ہیں' یا یہ مطلب ہو کہ ان کے اگلوں نے دشمنی وحسد عناد وخرابی کی تو پچھلوں کو شک کا موقعہ ملا۔ اے حبیب! تم اسی قرآن وتوحید کی طرف بلاتے رہو اور ہمیشہ صراط مستقیم پر رہو جیسا کہ تم کو قرآن میں حکم ہے اور ان میں سے کسی کی خواہشوں کی اتباع نہ کرو۔ یہودیوں کے قبلہ اور ان کے دین کی اتباع نہ کرو اور کہہ دو کہ میں تو ان سب کتابوں پر ایمان لایا جو خدا کے پاس سے اتری ہیں اور مجھ کو قرآن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں انصاف پھیلاؤں یعنی توحید خدا۔ اللہ ہمارا تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اعمال خدا کی پرستش اور اسلام ہے اور تمہارے اعمال بت پرستی کفر ہے۔ اب ہمارے تمہارے درمیان کوئی لڑائی کوئی بحث نہیں' تم کو سمجھا دیا گیا انتہا ہو گئی تم نہ سمجھے نہ سمجھو' خدا ہم تم سب کو قیامت میں جمع کرے گا' ہم سب اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے' وہ ہی فیصلہ کرے گا۔ بعض کے نزدیک یہ آیت جہاد سے منسوخ ہے۔

۱۶۔ جو لوگ خدا کے دین میں خرافات جھگڑے نکالتے ہیں بعد ازاں کہ وہ خود اس کو قبول کر چکے ہیں (یعنی یہود ونصاریٰ کہ توریت اور انجیل پر ایمان لائے ہیں اور رسول آخر الزمان کو مانا اور پھر دیدہ دانستہ جھوٹی باتیں بناتے ہیں' یا یہ مطلب ہو کہ کفار کہ باوجود اس کے کہ روز ''الست'' اقرار کر چکے ہیں اب انکار کرتے ہیں' یا یہ کہ جب رسول کا ذکر بداہتاً ظاہر ہو چکا ہے اور خدا نے ان کی دعا نصرتِ دین کی قبول فرمائی اور کوئی شک وشبہ نہ رہا اور وہ پھر بھی شک نکالتے ہیں)۔ تو وہ احمق ہیں' اللہ کے نزدیک ان کی دلیل لغو اور ان کا دعویٰ باطل ہے' ان پر خدا کا سخت غصہ اور سب سے زائد عذاب ہے۔

شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا

سخت عذاب ہے O اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے سچی کتاب اور انصاف کی ترازو اتاری (یعنی قرآن کریم اور نبی کریم کی ذات)

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا

اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو O قیامت کی جلدی وہی مچاتے ہیں جن کا اس پر

يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا

ایمان نہیں ہے اور جن کا (اس پر) ایمان و یقین ہے وہ تو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ یقین کرتے ہیں کہ بے شک وہ حق ہے'

الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ

خبردار ہو جاؤ بے شک جو قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ یقیناً پرلے درجے کی گمراہی

بَعِيْدٍ ﴿١٨﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ

میں پڑے ہیں O اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جتنی چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہی (سب سے) قوی

الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾ ع مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ ع ۲/۱۰/۳

زبردست ہے O جو کوئی آخرت کی کھیتی (اور اس کے فائدے) چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی (کے نتائج) میں بہت زیادہ اضافہ کر دیتے

۱۷ تا ۱۸- اللہ کی وہ ذات ہے کہ جس نے کتاب کو یعنی قرآن کو بذریعہ جبرائیل اتارا حق کے ساتھ یعنی اس سے حق و باطل صاف کھل جاتا ہے اور میزان کے ساتھ یعنی وہ عدل و انصاف کی ترازو ہے کہ بغیر اس کے عدل نہیں مل سکتا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو حکم کرو کہ عدل و انصاف کو اختیار کرو ورنہ تم کو خود بخود کیا خبر کہ قیامت کب آئے گی شاید وہ قریب ہو ہاں وہ قریب ہے۔ اس کے آنے کی جلدی ان کو ہے جو اس پر ایمان نہیں لاتے ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ کہ جلدی کرتے ہیں کہ قیامت کیوں نہیں آ چکتی۔ وہ یوں جلدی کرتے ہیں کہ اس کو سچ نہیں جانتے ڈرتے نہیں اور جو رسول و قرآن پر ایمان لائے یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ وہ تو اس سے ڈرتے ہیں اور اس کے مصائب و اہوال سے ترساں ہیں کہ دیکھیے حساب کتاب سے کیسی فراغت ہو اور وہ اس کو ضرور حق و یقینی جانتے ہیں' ان کو اس میں ذرا شک نہیں' ہاں جو قیامت کے آنے میں شک رکھتے ہیں وہ سخت گمراہی میں ہیں' حق سے بہت دور ہیں۔

۱۹- اللہ اپنے سب بندوں پر لطف والا ہے خواہ نیک ہوں خواہ بد کہ جلدی نہیں پکڑتا۔ یا یہ مطلب ہے کہ باریک بین ہے' ہر بات کا عالم ہے۔ ہر نیک و بد کا خبردار۔ وہ مالک ہے' جس کو جتنا چاہتا ہے مال و منال' رزق دیتا ہے' وہ ہر بات پر قوت والا ہے' وہ عزت والا ہے غالب ہے۔

۲۰- جو بندہ خالصاً للہ عمل کرتا ہے اور اپنے کاموں سے آخرت کا منافع لینا چاہتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ جو یہاں

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

ہیں اور جو کوئی صرف دنیا کی کھیتی (اور اس کے فوائد) ہی چاہتا ہے (اور آخرت کا یقین نہیں کرتا) تو ہم اس کو اس (دنیا) سے کچھ دے دیتے ہیں اور

مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ

آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں (کیونکہ اس پر وہ ایمان ہی نہیں لایا) O کیا ان کے لیے ان کے وہ شریک (معبود) ہیں کہ جنہوں نے ان کے لیے

يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ

وہ دین نکالا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک آخری فیصلے کا وعدہ نہ ہوتا تو ان کا (دنیا ہی میں) فیصلہ کر دیا جاتا'

الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے (قیامت میں) O تم ظالموں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے کرتوتوں (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں

كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ

گے اور وہ ان پر پڑ کر رہے گا اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ

رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ

جنت کی پھلواریوں میں ہوں گے' جو کچھ وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس ان کو ملے گا

بوؤں گا وہاں کاٹوں گا تو ہم اس کے کھیت کی پیداوار زائد کر دیتے ہیں یعنی اس کا ثواب ہزار ہا گنا دیں گے' یا یہ کہ اسے خوشی اور قوت اچھے کاموں کی زائد کریں گے اور اس کے دل میں اخلاص اور بھی بڑھا دیں گے' یا یہ کہ دنیا میں بھی دیں گے اور وہاں بھی زائد دیں گے اور جو فقط دنیا کی پیداوار چاہتا ہے آخرت سے غرض نہیں فقط ریا سے یا امید نفع دنیوی سے اچھا کام کرتا ہے اور اللہ کے احکام کو بنظر نفع دنیا ادا کرتا ہے تو ہم اس کو دنیا کا نفع دیتے ہیں اور ظاہری مصیبت دنیا ٹالتے ہیں' وہاں جا کر قیامت میں خالی رہے گا' کچھ نہ ملے گا کہ کام کرتے وقت اس کو اپنے وہاں کے نفع کا خیال ہی نہ تھا' اس نے فقط دنیا کے لیے کیا تھا' سو مل گیا۔

• ۲۱ - یہ کفار جو بت پرستی وغیرہ بری بری باتیں کرتے ہیں تو کیا ان کے لیے خدا کے سوا کوئی اور معبود مالک ہیں جن کو یہ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اپنا حامی؟ کیا ان کو انہوں نے کوئی دین بتایا ہے اور کوئی مذہب ان کے لیے مقرر کر دیا ہے جس کا خدا نے ان کو حکم نہیں دیا' اگر خدا کا حکم ازلی جو حق و باطل میں فاصل ہے اور یقینی ہے ان کے تاخیر عذاب کے بارے میں ثابت نہ ہو چکا ہوتا اور یہ بات تقدیر میں نہ مقرر ہو چکی ہوتی کہ اس امت پر اگلوں کا سا عذاب نہیں آئے گا تو کبھی کا عذاب آ چکتا اور یہ سب مر کر خاک میں مل چکے ہوتے۔ بے شک ظالم کافروں کو ابوجہل وغیرہ کو سخت دردناک عذاب پہنچے گا۔

۲۲ تا ۲۳ - اے حبیب! بروز قیامت ان ہی ظالموں کو جو کفر کرتے ہیں اور بڑے غرور میں ہیں دیکھو گے کہ اپنے

الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ

یہی بہت بڑا فضل ہے O یہی وہ فضل ہے جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان

اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ

لائے اور انہوں نے نیک کام کیے (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت

فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيهَا حُسْنًا ۗ إِنَّ

نہیں مانگتا مگر صرف قرابت (انسانی) کی محبت چاہتا ہوں (اس کو قائم رکھو) جو کوئی نیک کام کرے گا تو ہم اس کے لیے اس میں

اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَإِنْ

اور خوبیاں زیادہ کر دیں گے بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا قدر فرمانے والا ہے O یا وہ کہتے ہیں کہ اس (نبی ﷺ) نے اللہ تعالیٰ

اعمالوں کو اپنے کفر کے افعال و اقوال جو دنیا میں کیے اور کہے تھے دیکھ کر ڈرتے اور کانپتے ہوں گے کہ کہیں ان کے بدلے عذاب آ کر نہ پکڑ لے حالانکہ وہ جس سے ڈرتے ہوں گے وہ تو واقع ہی ہوگا۔ اس دن جو لوگ رسول و قرآن پر ایمان لائے خالصاً للہ نیک کام کیے (صحابۂ کرام) وہ جنت کے عمدہ عمدہ باغوں میں سیر کرتے ہوں گے' خدا کے پاس ان کی یہ عزت ہوگی کہ جنت میں منہ مانگی مراد ملے گی' جو خواہش کریں گے فوراً حاضر ہوگی' یہ بہت ہی بڑا فضل عظیم ہے۔ یہ جنت و رحمت وہ ہے جس کی خدا اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے اور اس کا وعدہ کرتا ہے وہ بندے جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور خالصاً للہ اعمال صالحہ بجا لائے۔ اے حبیب! تم اپنے اصحاب سے یا یہ مطلب ہو کہ کفار مکہ سے کہہ دو کہ میں تم کو جو ایمان و توحید قرآن کی تعلیم کرتا ہوں تو اس کی تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا' فقط اتنا چاہتا ہوں کہ تم قرابت کی دوستی کا خیال رکھو' جو آدمی کوئی اچھائی کرے گا' بھلائی کمائے گا تو ہم اس کی نیکی کو بہت ہی زائد کریں گے اور کم کا ثواب بہت دیں گے۔ خدا توبہ والوں کے لیے غفور ہے اور بھلائی کا قبول کرنے والا ہے۔ اغنیاء نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو ہم حضور کے واسطے مال جمع کر دیں جس کے سبب سے عسرت اور تکلیف دنیا جاتی رہے تب ارشاد ہوا کہ اے حبیب! کہہ دو کہ ہم تعلیم ایمان اس لیے نہیں کرتے کہ ہم کو اس کے بدلے کچھ مزدوری ملے ہاں اتنا چاہتے ہیں کہ ہمارے قرابت دار لوگوں' ہمارے اہل بیت کرام سے دوستی رکھو' ان کا حق اپنے اوپر سمجھو۔ یا یہ کہ جب کافروں نے آپ کو روپیہ دینا چاہا کہ آپ دعوت اسلام چھوڑ دیں تب آپ نے فرمایا کہ روپیہ تعلیم ایمان کے بدلے میں میں نہیں چاہتا' میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم' نبی قرابت کا جو میرے ساتھ ہے لحاظ کرو اور جو میں کہتا ہوں اس میں غور کرو اور صلہ رحم بجا لاؤ' مسلمانوں کو نہ ستاؤ۔ یا ''قربی'' سے مراد عبادت و توحید ہو یعنی یہ چاہتا ہوں کہ تم عبادت کر کے خدا کے مقبول اور دوست بن جاؤ۔

۲۴- اے حبیب! کیا یہ کفار مکہ یہ کہتے ہیں کہ محمد نے قرآن جی سے جوڑ لیا ہے اور افتراء کر لیا ہے' یہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر ایسا ہوتا تو کیا خدا میں اتنی قدرت نہ تھی کہ وہ اپنے اوپر سے اس افتراء کو دور کر دیتا اور اگر چاہتا تو تیرے دل پر مہر لگا دیتا اور قرآن بالکل بھلا دیتا۔ بے شک اگر افتراء ہوتا تو وہ ضرور ایسا چاہتا اور کرتا۔ اللہ تو جھوٹی باطل بات کو بالکل محو فرما

يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ

پر جھوٹ باندھا ہے پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر (اپنی رحمت اور حفاظت کی) مہر فرما دے (تو آپ ان کی بدگوئیوں کی تکلیف کو محسوس ہی

بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

کریں) اور اللہ تعالیٰ جھوٹ کو مٹا دیا ہے اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کر دیتا ہے بے شک وہ دلوں کے بھید جانتا ہے O اور وہی ہے جو اپنے

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ

بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہ معاف فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے O اور جو

يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ

لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور

فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

زیادہ (انعام) دیتا ہے اور کافروں کے لیے ہی سخت عذاب ہے O اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کا رزق

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِى الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ

فراخ کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد (اور سرکشی) کرتے لیکن وہ جتنا چاہتا ہے اندازے سے اتارتا ہے کیونکہ وہ

دیتا ہے مٹا دیتا ہے اور حق اور سچی بات کو اپنے معجزات، اپنی دلیلیں، اپنے مقدس کلمات و احکام ظاہر کر کے خوب ثابت کر دیتا ہے جس میں پھر شک کی گنجائش نہیں رہتی چنانچہ کفر کو بالکل باطل اور اسلام کو بداہتاً ثابت فرما دیا۔ وہ تو سب کے دلوں کا حاکم ہے ان کے اچھے برے ارادوں کا عالم ہے۔ بعض یہ مطلب کہتے ہیں کہ حضور کو کفار نے مفتری بتلایا اور حضرت کو رنج ہوا تب یہ اترا کہ اگر خدا چاہتا تو تمہارے دل پر مہر لگا دیتا کہ غم کا گزر بھی نہ ہوتا۔

۲۵ تا ۲۶- خدا اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف فرماتا ہے، برائیوں سے درگزر کرتا ہے اور بندے جو خیر و شر کرتے ہیں وہ سب کا عالم ہے۔ وہ ان کی جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی مغفرت سے بخشتا ہے اور اپنے فضل و رحمت سے جنت میں ہزاروں درجے زائد دے گا (بعض کہتے ہیں کہ "یزید ھم" سے مراد دیدار الٰہی ہے) اور کافروں کو سخت عذاب ہوگا۔

۲۷ تا ۲۹- اگر خدا اپنا رزق اپنے بندوں پر کشادہ کر دیتا اور مال و منال بہت دیتا تو نہایت ہی سرکشی اور طغیان و فساد زمین میں پھیلاتے اور بہت دست درازی کرتے مگر نہیں وہ تو حکمت والا ہے، اندازۂ حکمت سے جتنا جتنا جس جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور غیب سے اتارتا ہے۔ وہ تو اپنے بندوں کے حال کا صلاح کار اور علیم ہے، ان کی ہر بات پر اس کی نظر ہے۔ وہی تو ہے جو اس وقت میں اور اس حالت کے بعد پھر مینہ برساتا ہے کہ بندے بالکل ناامید و مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور

بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا

اپنے بندوں - سے خبردار ہے' ان کو دیکھتا ہے O وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے

قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ

کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کارساز (اور) سب خوبیوں والا ہے O اور آسمان اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى

پیدائش اور جو چلنے والے ان دونوں میں پھیلائے اس کی (قدرت کی) بڑی نشانیوں میں سے ہیں اور

جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ع وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا

وہ جب چاہے انہیں اکٹھا کرنے پر قادر ہے O اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کے

كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ ؕ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

کیے ہوئے کرتوتوں کی ہی وجہ سے پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو (اپنے فضل ہی سے) معاف فرما دیتا ہے O اور تم زمین میں (بھاگ کر

فِى الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾

اللہ تعالیٰ کے) قابو سے باہر نہیں نکل سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کوئی حمایتی ہو سکتا ہے نہ مددگار O

ع ۴ الربع

اپنی رحمت زمین میں پھیلا دیتا ہے اور سیراب فرماتا ہے۔ وہ ہر کام کا والی ہے' وقتاً فوقتاً رحمت کی بھرن بھیجتا ہے' وہ سب کاموں میں تعریف والا ہے' ستودہ صفات ہے۔ اس کی علامات قدرت وتوحید سے آسمانوں کا اور زمین کا اور جس قدر اس میں بے انتہا جانور ہیں سب کا وجود ہے' وہ ان کا پیدا کرنے والا اور سارے جہان میں پھیلا دینے والا ہے' جب وہی پیدا کرتا ہے اور وہی مارتا ہے تو ضرور وہ ان کے زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

۳۰ تا ۳۱- اے آدمیو! تم کو دنیا میں جتنی مصیبتیں پہنچتی ہیں' تمہاری جان کو تکلیف ہوتی ہے وہ سب ان ہی کاموں کے سبب سے ہیں اور ان کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیے یعنی گناہوں کے سبب سے۔ اور خدا بہت سے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے' معاف فرما دیتا ہے' ان کا بدلہ نہیں دیتا (اچھوں کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ ان کی مدارج کی ترقی کے باعث ہوتی ہے) اے لوگو! تم خدا کو عاجز کر دینے والے نہیں کہ اس کے عذاب سے بچ کر کہیں بھاگ جاؤ اور نہ خدا کے عذاب سے کوئی تمہارا رشتہ دار عزیز قریب نفع دینے والا ہے اور نہ کوئی مددگار جو مدد کرے اور بچائے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دریا میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں ہیں O اگر وہ چاہے تو

الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

ہوا کو ٹھہرا دے تو وہ کشتیاں پانی کی سطح پر ٹھہری ہوئی رہ جائیں‘ بے شک اس میں ہر ایک بڑے صبر کرنے والے شکر کرنے

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾

والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O یا ان (کشتیوں) کو لوگوں کی بدعملی کی وجہ سے تباہ و غرق کر دے اور وہ بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے O

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ

اور جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ انہیں (ہماری پکڑ سے) کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں مل سکتی O پھر جو کچھ

اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

بھی تم کو دیا گیا ہے تو وہ دنیا کی زندگی کے برتنے کا اسباب ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ

اور سدا رہنے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں O اور جو بڑے بڑے گناہ

۳۲ تا ۳۵- خدا کی قدرت و وحدانیت کی عجیب نشانیوں میں سے کشتیاں ہیں جو دریاؤں میں پہاڑ جیسی اونچی چلتی ہیں۔ اگر خدا چاہے تو ہوا کو روک دے جس سے وہ چلتی ہیں تو وہ ایک ہی جگہ ٹھہری رہ جائیں۔ پانی کے اوپر قائم رہیں۔ ان کشتیوں میں خدا کی قدرت کے عجیب نشان ہیں اور نہایت عبرت و نصیحت ہر صبر والے کے لیے جو طاعت و مصیبت پر صبر کرتا ہے اور ہر شکر والے کے لیے جو نعمت پر شکر ادا کرتا ہے اور اگر خدا چاہے تو ان کشتی والوں کی نافرمانی کے سبب اور ان کے برے کاموں کے بدلے دریاؤں میں ان کو ہلاک اور پاش پاش کر دے مگر وہ رحمت کرتا ہے اور بہت سے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے کہ بدلہ نہیں لیتا۔ یا یہ کہ اگر خدا چاہے تو ان کشتی والوں میں سے جتنوں کو مناسب سمجھے مارے اور جتنوں کو بہتر جانے معاف کر دے‘ تو اس وقت میں لفظ ”یعف“ بجزم ہوگا۔ خدا یہ باتیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ جو رسول و قرآن کے حق ہونے میں جھوٹ خرافات اور بے جا جھگڑا نکالتے ہیں وہ خوب جان لیں کہ خدا کے عذاب سے ان کا کوئی بچانے والا نہیں اور نہ ہی کوئی جائے پناہ۔

۳۶ تا ۴۳- اے آدمیو! تم کو دنیا میں جتنی چیزیں دی گئی ہیں مال و منال‘ اولاد‘ عزت‘ روپیہ پیسہ‘ یہ سب چیزیں دنیا کی چہیتی زندگی کی زینت و آراستگی ہیں‘ کچھ بھی باقی نہ رہے گا‘ جو نعمت لازوال اور رحمت و ثواب بے غایت خدا کے پاس ہے وہ ان سب دنیا کی نعمتوں سے لاکھوں درجے بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے جس کو کبھی فنا نہیں۔ وہ جانتے ہو کس

كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۚ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ

اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب انہیں (کسی پر) غصہ آتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں O اور وہ جنہوں نے

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا

اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں O اور (وہ غیرت مند) جب کہ ان پر (سرکشی اور) بغاوت سے حملہ کیا جائے تو وہ اس کا بدلہ بھی لے لیتے ہیں O

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی سے لیا جا سکتا ہے پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا (اچھا) بدلہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

ہے بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں فرماتا O اور بے شک جو لوگ اپنے اوپر ظلم کیے جانے کے بعد اس کا بدلہ لیں

مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ

تو ان پر کچھ (الزام اور گرفت کی) راہ نہیں O گرفت تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

کے لیے ہے؟ جو رسول و قرآن پر ایمان لایا۔ "صحابہ کرام" وہ ایسے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ہر بات میں بھروسہ رکھتے ہیں' دنیا کی دولت پر تکیہ نہیں کرتے' وہ بڑے گناہوں یعنی شرک وغیرہ سے بچتے ہیں اور فحش سے دور بھاگتے ہیں یعنی زنا اور کل معاصی سے اور جب کسی پر غصہ ہوتے ہیں تو بردباری کرتے ہیں' بدلہ نہیں لیتے معاف کر دیتے ہیں۔ خدا نے ان کو اپنے دربار میں بلایا وہ فوراً اجابت کر کے آئے' توحید و طاعت میں مشغول ہوئے' پنج وقتہ نماز بخضوع وخشوع عمدہ طور سے ادا کرتے ہیں اور جب کوئی دینی یا دنیوی کام کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اس کا آپس میں بیٹھ کر مشورہ کر لیتے ہیں پھر کام کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو روپیہ پیسہ مال و منال دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خوب صدقہ خیرات کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی ستاتا ہے' ظلم کرتا ہے' ان سے سرکشی بغاوت کرتا ہے تو وہ انصاف و حقانیت سے بدلہ لیتے ہیں' غصے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ جو کسی کو برائی پہنچائے تو اس کا بدلہ بھی برائی ہے یعنی مظلوم بھی اتنا بدلہ لے لے جیسا زخم ہو ویسا ہی زخم بھالے سے لے لے اور ظلم اٹھانے کے بعد جو معاف کرے اور بخش دے صلح کر لے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس پر بہت ثواب عطا فرمائے گا اور اللہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ہاں جو مظلوم ہو اور اپنا بدلہ لینا چاہے برابر برابر تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کوئی گناہ نہیں کیونکہ وہ تو اپنا حق لیتا ہے۔ اعتراض اور گناہ تو اس پر ہے جو ظلم کرتا ہے اور دست درازی کرتا ہے اور بے انصاف زمین میں ناحق بغاوت کرتا ہے تو ایسوں کو سخت عذاب دردناک پہنچے گا اور جو ظلم پر

النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں ان کے لیے درد ناک

أَلِيمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ ع ۵ / ۴

عذاب ہے O اور بے شک جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے O اور جس کو

يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظّٰلِمِينَ

اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کا کوئی ساتھی اور حمایتی نہیں (جو اس کو ہدایت دے) اور جب ظالم عذاب دیکھیں

لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيلٍ ﴿۴۴﴾ وَ

گے تو تم ان کو دیکھو گے کہ کہتے ہوں گے: کیا (دنیا میں) واپس جانے کا کوئی راستہ ہے (کہ وہاں پہنچ کر ہم کفر سے توبہ کر لیں) O اور تم

تَرٰهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خٰشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ

ان کو دیکھو گے کہ وہ ذلت سے ڈرتے ہوئے آگ کے سامنے لائے جائیں گے چھپی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے

طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ اٰمَنُوا إِنَّ الْخٰسِرِينَ الَّذِينَ

اور ایمان والے کہیں گے کہ بے شک نقصان میں وہی لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو

خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظّٰلِمِينَ فِي

قیامت کے دن نقصان میں ڈالا دیکھو بے شک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں

صبر کرے گا اور بخشش کرے گا' بدلہ نہ لے گا تو یہ بہت بڑا مرتبہ ہے اور نہایت نہایت بہتر اور عالی درجے کا امر ہے۔
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عدیمہ انصاری میں جھگڑا ہوا' انصاری نے صدیق کو برا بھلا کہا' حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے معاف کر دیا۔ تب یہ اترا اور اس میں اور بھی اقوال ہیں۔

۴۴ تا ۴۶۔ خدا جس کو اپنے مقدس مذہب سے بہکا ہوا چھوڑتا ہے اور گمراہ قرار دیتا ہے تو اس کا کوئی ولی نہیں ہوتا کہ پھر خدا کے گمراہی میں چھوڑنے کے بعد اس کو راہ دکھائے اور جب ظالم مشرک ابوجہل وغیرہ بروز قیامت عذاب کی سختی اور تکلیف دیکھیں گے تو اے مخاطب! تو ان کا حال پریشان دیکھے گا کہ وہ کہتے ہوں گے: ہائے افسوس! ایسا بھی کوئی راستہ ہے کہ ہم پھر دنیا میں لوٹ سکیں۔ ایسا بھی کوئی حیلہ ہے کہ جہاں سے آئے ہیں وہیں لوٹ کر جائیں۔ ان کو دیکھو گے کہ غمگین' آنکھیں نیچے کیے' سر جھکائے' ذلیل وخوار آگ پر پیش کیے جائیں گے' ادھر ادھر کنکھیوں سے حسرت اور افسوس ذلت وشرم سے دیکھتے ہوں گے اور جو رسول وقرآن پر ایمان لائے وہ کہیں گے کہ آج ٹوٹا نقصان وخسارہ اور حسرت وافسوس ان لوگوں

عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن

رہیں گے O اور ان کا کوئی حمایتی نہ ہو گا کہ جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کی مدد کر سکے اور جس کو

دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿۴۶﴾ اسْتَجِيبُوا

اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے لیے (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں O (اے لوگو!) اس دن کے

لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم

آنے سے پہلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے رب کا حکم مانو (کیونکہ) اس دن تمہیں کوئی پناہ

مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿۴۷﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا

کی جگہ نہیں ملے گی اور نہ تم انکار کر سکو گے O تو (اے نبی ﷺ!) اگر وہ (آپ سے) منہ پھیر لیں

أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا

تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا' آپ کے ذمہ پر تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہی ہے اور بے شک جب

الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ

ہم انسان کو اپنی رحمت کا کچھ مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتا ہے (اور اترانے لگتا ہے) اور اگر ان کے اگلے کرتوتوں کی

أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ﴿۴۸﴾ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

وجہ سے ان پر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہو جاتا ہے O اور آسمان و زمین کی سلطنت صرف اللہ تعالیٰ

کے لیے ہے جو ایمان نہ لائے' نہایت خائب و خاسر ہیں وہ جو جنت جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں' ان لیے جنت میں جو مکانات و خدم وحشم تیار ہوئے تھے ان سب سے وہ محروم ہیں اور اپنے اہل و عیال سے بھی محروم کہ وہ سب مسلمانوں کو ملیں گے۔ بے شک ظالم مشرک ایسے عذاب میں گرفتار ہوں گے جو ابدی اور دائم ہوگا' کبھی ختم نہ ہوگا۔ وہاں ان کے اقرباء عزیز دوست کام نہ آئیں گے کہ ان کی مدد کریں اور عذاب الٰہی سے بچالیں اور جس کو خدا گمراہ قرار دیتا ہے اس کو کہیں راستہ نہیں ملتا' اس کے مذہب' اس کی دلیل کا کوئی اعتبار نہیں۔

۴۷- اے لوگو! خدا کی طرف آ ؤ' اس کا حکم مانو' توحید قبول کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے یعنی قیامت جس کا کوئی پھیر دینے والا نہیں ہے اور عذاب الٰہی کا اس دن کوئی منع کرنے والا روکنے والا نہیں ہے' اس دن تم کو کہیں پناہ کی جگہ نہیں ملے گی اور نہ کوئی مددگار ہوگا نہ موقع انکار کا ہوگا۔

۴۸- اے حبیب! اگر وہ منہ پھیریں' آپ کی بات نہ سنیں' آپ کا کہنا نہ مانیں تو غمگین نہ ہو ہم نے آپ کو ان

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ

ہی کی ہے جو کچھ چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے جسے چاہے لڑکیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے

الذُّكُوْرَ ۝۴۹ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ

لڑکے عطا فرمائے ○ یا لڑکے اور لڑکیاں دونوں ملا کر دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے

عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۵۰ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا

بے شک وہی علم و قدرت والا ہے ○ اور کسی بشر کے لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر

وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ

(جاگتے میں یا خواب میں) یا اس طرح کہ بشر عظمت کے پردے کے پیچھے ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو کچھ اللہ تعالیٰ

مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۵۱ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ

چاہے وحی کرے بے شک وہ عالی شان حکمت والا ہے ○ اور اسی طریقے سے ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک جاں فزاء (قرآن)

کے اوپر محافظ بنا کر نہیں بھیجا کہ خوامخواہ یہ مسلمان ہی ہو جائیں۔ تم پر تو صرف یہی واجب ہے کہ پیغام الٰہی پہنچا دو۔ (بعد کو جہاد کا حکم ہوا) اور ہم جب آدمی کو یعنی کافر کو اپنی نعمت دیتے ہیں اور رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوشی میں پھول جاتا ہے' ہمارا شکر کرنا بھول جاتا ہے' غرور میں آتا ہے۔ اگر کبھی مصیبت آتی ہے' سختی' فقیری' بیماری اور وہ بھی اس کے اپنے اعمال کی شامت سے' اس کے کاموں کی نحوست سے کہ شرک کرتا ہے تو وہ سب نعمتوں کو فراموش کر کے کفر بکنے لگتا ہے' ناشکری کے کلمات بکنے لگتا ہے۔

۴۹ تا ۵۰۔ آسمان و زمین کا مالک خدا ہی ہے اور دونوں کے خزانے اور عجائبات قدرت سب خدا کے ہیں' جو چاہتا ہے کرتا ہے' جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے' جس کو چاہتا ہے فقط لڑکیاں دیتا ہے (جیسے کہ لوط پیغمبر کو) جس کو چاہتا ہے فقط لڑکے دیتا ہے (جیسے ابراہیم پیغمبر کو)۔ جس کو چاہتا ہے دونوں ملا کر دیتا ہے (جیسے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور جس کو چاہتا ہے لاولد کرتا ہے نہ فرزند اور نہ دختر (جیسے کہ یحییٰ پیغمبر کو) وہ مالک ہے' ہر بات کا عالم ہر بات پر قادر ہے۔

۵۱۔ کسی آدمی میں یہ طاقت نہیں اور اس کو یہ لیاقت نہیں کہ خدا اس سے روبرو بے پردہ بے حجاب کلام فرمائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ سوتے میں یا بذریعہ الہام باتیں فرمائے یا پس پردہ اپنے کلام سے مشرف فرمائے (جیسے موسیٰ علیہ السلام نے سنا تھا دیدار نہیں ہوا تھا) یا جبرائیل کو قاصد بنا کر بھیجے کہ ان کے ذریعے سے وحی بھیجے اور جو حکم چاہے دے اور اوامر و نواہی اتارے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے' مشابہت خلق سے برتر ہے' اپنے امور قضاء و قدر میں حکمت والا ہے۔

۵۲ تا ۵۳۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے ہم نے اگلوں کو پیغمبر بنایا یونہی ہم نے آپ کی طرف اپنی روح بھیجی یعنی دلوں میں جان و زندگی پیدا کرنے والی وحی بھیجی یعنی جبرائیل کو حکم و قرآن دے کر بھیجا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)!

أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ

کی وحی کی (اس سے پہلے) آپ نہ (اپنی اٹکل سے) کتاب جانتے تھے اور نہ احکام شرع کی تفصیل

نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ

ہاں ہم نے اس (قرآن) کو نور بنایا ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس کے ذریعے سے ہدایت کرتے ہیں

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

اور بے شک آپ (لوگوں کو) یقیناً سیدھا راستہ بتاتے ہیں O اس اللہ تعالیٰ کا راستہ کہ جس کے قبضے میں آسمان و زمین کی

ع ۵ / ۶ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾

سب چیزیں ہیں، خبردار ہو جاؤ سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف پھرتے ہیں O

سورة الزخرف مكية ٤٣ — بسم الله الرحمن الرحيم — آياتها ٨٩ ركوعاتها ٧

سورہ زخرف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں نواسی آیات، سات رکوع ہیں

حمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حم O اس روشن کتاب کی قسم! O ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ

معاً عند المتقدمین ۱۲

آپ اس سے پہلے یعنی مرتبہ نبوت ملنے سے پہلے خود بخود یہ بھی تو نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے یعنی قرآن کیا ہے اور آپ پڑھنا لکھنا بھی تو نہ جانتے تھے۔ اُمّی تھے اور احکام شرع اور ایمان کی تفصیل بھی خود بخود نہ جانتے تھے کہ بغیر حکم خدا لوگوں کو دعوت توحید دیتے اور احکام پہنچاتے کچھ بھی نہ تھا، ہم نے قرآن کو نور روشنی پھیلانے والا بنایا اور قرآن کو اپنا چراغ بنا دیا کہ امر و نہی، حق و باطل، حلال و حرام صاف صاف بیان کرتا ہے، ہم بذریعہ قرآن جس کو چاہتے ہیں اور اپنے بندوں میں سے جس کو لائق سمجھتے ہیں اس کو اپنا راستہ اور اس قرآن کی روشنی دکھاتے ہیں اور آپ تو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! فقط لوگوں کو خدا کی راہ کی طرف بلانے والے ہیں جو نہایت سیدھی ہے اور سب خرابیوں سے پاک ہے وہ صراط مستقیم وہ مقدس مذہب یعنی اسلام جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ اور اسی کے ملک ہیں جو کچھ آسمان و زمین میں بے شمار خزائن ہیں، خوب سمجھ لو کہ کل امور خدا کی طرف انجام کار لوٹیں گے (ایمان سے مراد دعوت الی التوحید ہے)۔

سورۃ الزخرف

۱ تا ۲۔ اگر ''حم'' سے مراد ''حم الامر'' ہے تو یہی مقسم بہ ہے یعنی قسم ہے اس کتاب کی جو ظاہر ہے اور صاف صاف بیان کرنے والی ہے حلال حرام امر نہی سمجھانے والی کہ جتنی باتیں ہونے کو ہیں سب معین و مقرر ہو چکی ہیں۔ چنانچہ حکیم کے شعر میں ''حم'' بمعنی ''قضی الامر'' واقع ہے۔ وہ شعر یہ ہے

الا یا لقومی کلماحر واقع — وذا الطیر یسری و النجوم طوالع

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ اِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضۡرِبُ

تم سمجھو O اور بے شک وہ (قرآن) ہمارے نزدیک لوح محفوظ میں یقیناً بلند مرتبہ حکمت والا ہے O تو کیا ہم

عَنۡکُمُ الذِّکۡرَ صَفۡحًا اَنۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ ﴿۵﴾ وَ کَمۡ اَرۡسَلۡنَا

تم سے صرف اس وجہ سے کہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ذکر اور نصیحت کا پہلو پھیر لیں (یعنی تم کو کچھ حکم نہ دیں یہ ہماری عادت کے خلاف ہے)O

مِنۡ نَّبِیٍّ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۶﴾ وَ مَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوۡا بِهٖ

اور ہم نے کتنے ہی غیب کی خبر دینے والے نبی (تم سے) اگلوں میں بھیجے ہے O اور ان کے پاس جو کوئی نبی بھی آیا تو وہ اس کا

یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۷﴾ فَاَهۡلَکۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّ مَضٰی مَثَلُ

(ٹھٹھا اور) مذاق ہی بناتے رہے O اور ہم نے ان (مکہ والوں) سے زیادہ زور اور طاقت والوں کو ہلاک کر دیا اور اگلوں کا حال

الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ

گزر چکا ہے (اور ان کی کہاوتیں چلی آتی ہیں)O اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کیے تو وہ ضرور

یعنی اے قوم! جو مقرر ہو چکا ہے وہ ضرور واقع ہوگا اور ہو گیا۔

اگر ''حم'' سے مراد حا و میم ہیں تو یہ بھی قسم میں داخل ہیں یعنی قسم ہے ان دو حرفوں کی اور کتاب مبین کی اور جواب ''انا جعلنه قرانا عربیا'' ہوگا۔

۳ تا ۸۔ ہم نے اس قرآن کو بھیجا' یہ ہمارا کلام ہے' ہم نے اس کو عربی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ مطابق محاورہ عرب خالص اس لیے اتارا کہ تم سمجھو اور اس کے حلال حرام اور اوامر ونواہی کو مانو' اس پر چلو۔ یہ قرآن ہمارے پاس ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں مکتوب ہے' بہت بلند مرتبہ اور بالا مقام ہے۔ بڑی کرامت و بزرگی وشرف والا ہے' حلال حرام کا ظاہر کرنے والا ہے۔ اے اہل مکہ! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم انکار کر کے چھوٹ جاؤ گے اور قرآن کو رد کر دو گے' کیا ہم اس وجہ سے کہ تم مشرک ہو اور مشرک ہی رہو گے کیونکہ تمہاری تقدیر میں شرک ہی ہے تم پر قرآن اتارنا چھوڑ دیں گے اور تم کو شتر بے نکیل کی طرح رہنے دیں گے اور تم سے منہ پھیر لیں گے اور دین بت پرستی کو یوں ہی بڑھنے دیں گے' کوئی امر ونہی نہ اتاریں گے؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہم خوب اپنی حجت تم پر قائم کریں گے اور نوشتۂ ازلی یعنی تمہارا اپنی ہٹ دھرمی سے دوزخی ہونا ظاہر کریں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول اگلی امتوں یعنی اگلے زمانوں میں بھیجے' باوجودیکہ ہم جانتے تھے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے ہم نے ان کے ایمان نہ لانے سے اور انکار کر دینے سے ان کو بے کتاب و بے رسول نہ چھوڑا بلکہ رسول بھیجتے رہے۔ جب کسی قوم کا کوئی رسول آیا تو انہوں نے اس سے مسخراپن استہزاء کیا۔ ہم نے سخت سے سخت گروہوں کو ہلاک کیا' ان اہل مکہ سے کہیں زائد قوی لوگوں کو خاک میں ملا دیا اور ہمارا یہ طریقہ اوّل ہی سے ثابت ومقرر ہوتا چلا آیا ہے اور سنت الٰہی یونہی جاری ہو چکی کہ جس قوم نے رسولوں کو جھٹلایا وہ ہلاک وتباہ کر دی گئی' اس کا

لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝٩ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

کہیں گے کہ ان کو (اللہ تعالیٰ) زبردست علم والے ہی نے پیدا کیا O وہ (اللہ تعالیٰ) کہ جس نے تمہارے لیے

الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝١٠

زمین کو بچھونا بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ O

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا

وہ (اللہ تعالیٰ) کہ جس نے اندازے سے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس پانی کے ذریعے ایک مردہ شہر (خشک زمین) زندہ (تروتازہ) فرمادیا

كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝١١ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ

اسی طرح تم بھی (قبروں سے زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے O وہ اللہ تعالیٰ جس نے ہر قسم کے سب جوڑے بنائے اور تمہارے لیے

مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝١٢ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ

کشتیاں اور چوپائے سواریاں بنائیں جن پر تم سوار ہوتے ہو O تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر بیٹھ جاؤ پھر

تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي

جب تم اس پر درست ہو کر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کا احسان یاد کرو اور یوں کہو: پاک ہے وہ ذات جس نے

نام ونشان مٹا دیا گیا۔

۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ان کافروں سے آپ یہ پوچھیں گے کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تب یہ سب بالاتفاق کہیں گے کہ ان چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے جو غالب وعزت والا ہے' اپنے ملک میں تصرف کرنے والا ہے اپنی حکمت کا تدبیر کا جاننے والا ہے' جب یہ سچ ہے تو پھر یہ اوروں کو کیوں پوجتے ہیں۔ اسی اللہ تعالیٰ کو کیوں نہیں پوجتے۔

۱۰- اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم بچھونا بنایا اور اس میں راہیں گلیاں کوچے بنائے کہ تم چلو پھرو' جہاں چاہو وہاں جانے کی راہ پاؤ۔

۱۱- اسی نے تو آسمان سے مینہ برسایا مگر ایک مقررہ اندازہ کے مطابق یعنی اپنے خزائن غیب سے بذریعہ خزانچیوں کے ایک حد مقرر کر کے اتروایا' پھر اس سے مردہ خشک ویران شہر زمین کو سرسبز ہرا بھرا اور تروتازہ بنا دیا۔ اے لوگو! یونہی تم بھی زندہ ہو جاؤ گے' دیکھو زمین مرنے کے بعد کیسے زندہ ہو جاتی ہے یونہی وہ تم کو بھی جلا دے گا۔

۱۲ تا ۱۴- اور اس نے سب جوڑے بنائے' قسم قسم کی مصنوعات پیدا کیں' اس نے دریاؤں میں کشتیاں پیدا کر کے چلائیں اور چارپائے پیدا کیے جن پر تم سوار ہوتے ہو' اس لیے کہ تم ان کی پیٹھوں کے اوپر مزے سے عمدہ طرح سے سواری

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَإِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اس کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم خود اس کو قابو میں نہ کر سکتے تھے O اور بے شک ہم اپنے رب کے پاس یقیناً واپس جانے والے ہیں O

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ع ۱۵

اور کافروں نے اس کے بندوں میں سے (اس کا ٹکڑا اور) اس کی اولاد ٹھہرائی' بے شک (کافر) انسان یقیناً کھلا ہوا ناشکرا ہے O

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّأَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَإِذَا بُشِّرَ

کیا اس (اللہ) نے اپنی مخلوقات میں سے اپنے لیے بیٹیاں لے لیں اور تم کو بیٹے چن کر دیئے (تم نے کیا خوب فیصلہ کیا) O اور جب ان میں سے کسی

أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

کو اس چیز (یعنی لڑکی) کی خوشخبری دی جائے جس کی مثل وہ رحمٰن کے لیے بیان کر چکا ہے تو دن بھر اس کا منہ غصے سے سیاہ ہو جائے اور وہ غم وغصہ کے گھونٹ

كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ أَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾

پیتا رہے O کیا (ایسی کمزور مخلوق کو) جس کی زیور میں پرورش ہو اور وہ بحث وگفتگو میں صاف بات بھی نہ کر سکے (اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے) O

لو یعنی اونٹ وغیرہ اور جب ان کے اوپر سوار ہو جاؤ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ تو اس وقت خیال کرو کہ یہ کیسی پروردگار کی نعمت ہے اور اس کی رحمت ونعمت کو یاد کر کے اس کا شکر بجا لاؤ اور کہو کہ پاک ہے ہمارا وہ مالک جس نے ہمارے لیے ایسے ایسے جانور سخت مسخر وفرمانبردار بنا دیے' ہم میں اتنی طاقت کہاں تھی کہ ان کو رسیوں سے باندھ لیتے اور مسخر کر لیتے اور مالک بن جاتے۔ ہم سب بعد موت اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۱۵ تا ۱۶- تعجب فرماتا ہے کہ باوجودیکہ کافروں نے خدا تعالیٰ کو خالق مانا مگر شرک پھر بھی نہ چھوڑا اور اس کے لیے اس کے بندوں میں سے جز یعنی اولاد ٹھہرائی (بنو طلیحہ کے بعض مشرک کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی لڑکیاں ہیں) آدمی سخت کافر ہے اور کھلے ہوئے کفرونِک وگمراہی میں مبتلا ہے یعنی بنو طلیحہ وغیرہ' کیا خدا نے اپنے مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں بنائیں اور تم کو لڑکے دیے یعنی اول تو اولاد ثابت کرنا ہی جرم ہے اور پھر وہ بھی کم درجہ کی اولاد یعنی لڑکیاں جن کو وہ خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ خدا کے لیے ثابت کرتے ہیں' کس قدر تعجب اور حماقت کی بات ہے' ان کی عقلیں شیطان نے گم کر دی ہیں۔

۱۷ تا ۱۸- یہ لوگ خدا کے لیے لڑکیاں بتاتے ہیں اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لیے بتاتا ہے اور خدا کو اس کے ساتھ متہم کرتا ہے تو اس کا منہ رنج کے مارے سکڑ جاتا ہے اور رنگ پر تاریکی برسنے لگتی ہے' منہ کالا ہو جاتا ہے اور وہ رنج وغصہ میں لال پیلا ہو جاتا ہے' دل پریشان ہو جاتا ہے کہ افسوس لڑکا کیوں نہ ہوا' تو یہ کیا انصاف ٹھہرا کہ اپنے لیے تو فرزند ہوں اور خدا کے لیے لڑکیاں بتاتے ہیں جو ناز ونعمت میں پرورش کی جاتی ہیں اور سونے چاندی کے زیوروں سے آراستہ وپیراستہ کی جاتی ہیں اور جب گفتگو کا جھگڑنے لڑنے کا موقع ہوتا ہے تو ان سے صاف صاف عمدہ طور سے گفتگو بھی نہیں کی جا سکتی تو ایسی چیز خدا کے لیے ثابت کرنا کیا زیبا ہے' وہ کچھ عقل سے کام نہیں

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ

اور کافروں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا (اور ان کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا) کیا وہ ان کے پیدا کرتے وقت موجود تھے

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا

تو ان کی گواہی لکھی جائے گی اور (اس بہتان کے متعلق) ان سے ضرور جواب طلب ہوگا O اور کافروں نے (یہ بھی) کہا کہ اگر رحمٰن چاہتا تو

عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ

ہم ان کی پوجا نہ کرتے' انہیں اس کی حقیقت کچھ بھی معلوم نہیں وہ صرف اٹکل ہی دوڑاتے ہیں O یا ہم نے ان کو

كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے تو وہ اس کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں (یہ کوئی بات نہیں) O بلکہ وہ (اندھی تقلید کرتے ہیں اور) کہتے ہیں

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم انہی کی لکیر پر چل رہے ہیں O اور ایسے ہی ہم نے آپ سے پہلے جب کسی شہر

لیتے' نرے جاہل بے وقوف ہیں۔

۱۹- (حضرت نے ان سے پوچھا کہ تم جو فرشتوں کو بنات اللہ بتاتے ہو تو یہ کس خیال سے' اس پر کوئی دلیل بھی ہے؟ کیا تم فرشتوں کی پیدائش کے وقت بیٹھے تھے جو گواہی دیتے ہو تو وہ بولے کہ ہم اپنے باپ دادوں سے سنتے چلے آتے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ جھوٹے نہ تھے تب یہ اترا کہ) انہوں نے ملائکہ کو جو خدا تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں عورتیں بنا دیا' کیا یہ ان کی پیدائش کے حاضر اور شاہد موقعہ پر تھے جو وہ جانتے ہیں۔ یہ جو دروغ شہادت دیتے ہیں یہ لکھی جائے گی اور نامۂ اعمال میں چڑھائی جائے گی اور ان سے بروز قیامت اس شہادت کا حال پوچھا جائے گا۔ تب حقیقت کھلے گی اور جب جہنم میں ڈالے جائیں گے تب پتہ چلے گا۔

۲۰ تا ۲۲- کافروں نے کہا: اگر خدا نہ چاہتا تو ہم ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے' اس کا تو حکم ہے' اس کی مرضی ہے' اگر بری بات ہوتی تو ہمیں کرنے کیوں دیتا' ہم کو روک نہ دیتا (یہ باتیں بعض لوگ بطور استہزاء کہتے تھے) اور وہ بالکل جاہل ہیں' ان کو اس بات کا جو یہ کہتے ہیں کچھ بھی علم نہیں اور ان کے پاس کوئی بھی حجت و دلیل نہیں اور یہ فقط جھوٹی خرافات بے ہودہ خیال پکاتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان کو منع کیا ہے اور کبھی شرک کا حکم نہیں دیا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ خدا کا حکم ہے تو کیا ہم نے ان کے پاس قرآن سے پہلے اور کوئی کتاب بھیجی تھی جس میں حکم کیا تھا کہ خوب شرک کرو جو وہ اس کو پکڑے ہوئے عمل کرتے چلے آتے ہیں (اس کا جواب دیا کہ کوئی کتاب تو نہیں ہے مگر ہمارے باپ دادا یہی کرتے اور کہتے تھے اور وہ سچے تھے تب اترا) بلکہ کافر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طریقہ اسی مذہب پر پایا اور ہم انہی کے پیرو ہیں' انہی کے تابع انہی کے قدم بقدم چلنے والے ہیں۔

قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے دولت مندوں نے یہی کہا کہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

اور بے شک ہم بھی ان کی لکیر کی پیروی کرتے ہیں O رسول (ﷺ) نے فرمایا: کیا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے زیادہ سیدھا اور بہتر

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

راستہ اور دین لے کر آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے (تب بھی تم میری بات نہ مانو گے) انہوں نے کہا (ہمارا فیصلہ تو یہی ہے کہ) جو کچھ تم

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع النصف

لے کر آئے ہو ہم اُسے (کسی حالت میں بھی) نہیں مانیں گے O تو ہم نے ان سے (ان کے جرائم کا) بدلہ لیا پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا O

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور (اے نبی! یاد کیجئے) جب ابراہیم نے اپنے (عرفی) باپ (چچا آزر) اور اپنی قوم سے کہا کہ بے شک میں تو تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں O

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ

سوائے اس (معبود) کے جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے (میرا اسی سے تعلق ہے) تو بے شک وہی مجھے سیدھے راستے پر (قائم) رکھے گا O اور اس کلمے (توحید)

۲۳ تا ۲۵۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے آپ کی قوم یہ حجتیں نکالتی ہے اور خرافات بکتی ہے یونہی اگلے لوگ تھے، ہم نے پہلے بھی جس شہر گاؤں میں کوئی ڈرانے والا رسول بھیجا تو وہاں کے غرور والے رئیسوں امیروں نے یہی کہا کہ ہم تو یہ اپنے باپ دادوں سے سنتے چلے آئے ہیں، ان کو جس راہ پایا اسی کی پیروی کرنے والے ہیں۔ ان کے قدم بقدم چلنے والے ان کی سنت کے پیرو ہیں تو اس نبی نے کہا (''قال'' میں دو قرأتیں ہیں ایک صیغہ ماضی، دوسرا صیغہ امر ''قل'' یعنی اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہیں کہ) اگر ایسا ہو کہ میں تمہارے پاس اس مذہب سے اچھا اور ہدایت والا مذہب لایا ہوں جس پر تم نے اپنے بوڑھوں بڑوں کو پایا تھا تو تب بھی انہی کو مانو گے، یہ تو نہ چاہیے بلکہ میں ایسا ہی اچھا مذہب لایا ہوں پھر تم اس سچے نئے مذہب کو کیوں نہیں قبول کرتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو تمہارے رسول ہونے سے اور تمہاری کتاب سے انکار کرتے ہیں۔ ہم ایمان نہیں لاتے، ہم کافر ہیں اور رہیں گے۔ تب ہم نے ان پر عذاب بھیجا اور بدلہ لیا پس دیکھو کہ ان کا کیا انجام ہوا جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے، سوائے ہلاکت وتباہی کے اور ان کو کیا نصیب ہوا۔

۲۶ تا ۲۹۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفی باپ چچا آزر اور قوم سے کہا جب ان کے پاس پہنچے کہ تم یہ پتھر پوجتے ہو تو میں ان سے بالکل بری اور بے بیزار ہوں، میں کسی کی عبادت نہیں کرتا سوائے اس خداوند کریم کے جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور وہ عنقریب مجھے اپنے دربار قرب کی راہ دکھائے گا اور مجھ کو اپنے دین اور اطاعت پر ثابت قدم رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے

عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

کو ابراہیم نے اپنی نسل میں اپنے بعد باقی چھوڑا تا کہ وہ (دین حق کی طرف) لوٹیں (مگر بعض مکے والے دین حق سے پھرے ہوئے ہیں) O بلکہ میں نے ان

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا

لوگوں کو اوران کے باپ دادا کو دنیا برتنے کو دی (اوران کو پھلنے پھولنے دیا) یہاں تک کہ ان کے پاس حق (قرآن) اور صاف صاف بتانے والا رسول (نبی امی)

سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ

تشریف نہ لایا O اور جب ان کے پاس سچا (دین) پہنچا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور بے شک ہم اس کو نہیں مانتے O اور کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں (مکہ

مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ

اور مدینہ) کے کسی بڑے (مال دار) آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا O (اے نبی!) کیا وہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں (ان کو اس کا کیا حق ہے

قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ

مالک تقسیم تو ہم ہیں) وہ دیکھتے نہیں ہم نے ہی دنیا کی زندگی میں ان میں ان کی روزی تقسیم فرمائی اور ہم نے ہی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ کلمہ توحید کو ان کی اولاد میں پشت در پشت باقی اور قائم رکھا یعنی کوئی نہ کوئی مسلمان ہوتے رہے تا کہ وہ لوگ یعنی کافر کفر سے پھر کر ایمان لائیں۔ بلکہ میں نے ان کو یعنی اہل مکہ کو اور ان سے پہلے جو آباء و اجداد گزر چکے ہیں ان کو بہت مہلت و مدت دی، نعمت و عمر دراز دی۔ حتی کہ زمانہ ہدایت آ پہنچا اور حق یعنی قرآن اور رسول یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو انہی کی زبان میں صاف صاف دلائل توحید و رسالت بیان کرتے ہیں تشریف لائے۔

۳۰ تا ۳۲۔ اور جب ان کے پاس برحق کتاب و رسول آئے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچی کتاب قرآن لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بالکل جادو ہے، ہم اس کو ہرگز نہ مانیں گے، ہم تو رسول اور قرآن کے منکر ہیں اور بے شک کافروں نے یہ بھی کہا ہے کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی میں کیا خصوصیت تھی کہ رسول بن کر آئے وہ تو کچھ بڑے مالدار نہ تھے یہ قرآن اگر خدا کا تھا تو ان گاؤں میں سے (یعنی مکہ اور طائف میں) کسی مرد عالی مقدار مالدار پر کیوں نہ اترا (ولید نے کہا تھا کہ یہ قرآن تو مجھ پر اترنا تھا یا طائف کے ابو مسعود ثقفی پر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان کے ہاتھوں میں اللہ کی نعمت رحمت ہے۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے رب کی رحمت یہ تقسیم کرتے ہیں کہ جس کو چاہیں کتاب دے دیں جس کو چاہیں محروم کر دیں، ان کو کیا حق ہے؟ یہ کوئی شئے نہیں ہم نے ان کو دنیا کے مال کا بھی اختیار نہیں دیا ہے اس منصب یعنی نبوت و رسالت کو یہ کیا جانیں، ہم نے خود ان کے درمیان میں دنیا کی معیشت مال منال اولاد عزت تقسیم کی ہے اور ان کے مختلف مرتبے درجے بنائے ہیں، بعض کو بعض پر زیادتی عطا فرمائی ہے اس لیے کہ دنیا کا انتظام چلے، بعض کو بعض کا تابعدار کیا ہے کہ کوئی کسی کا خادم غلام ہے کوئی مالک آقا ہے۔ اے رسول! آپ کے رب کی رحمت یعنی نبوت و کتاب اس چیز سے جو یہ جمع کرتے ہیں یعنی مال دنیوی کہیں افضل و اعلیٰ ہے یا مراد جنت ہے، جو مسلمانوں کو جنت میں مرتبے ملیں گے وہ دنیوی عزت و رفعت سے کہیں اعلیٰ ہیں۔

بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ؕ وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ

ان میں ایک کو دوسرے پر درجوں میں بلندی دی تا کہ ایک (مال دار) دوسرے (تنگ دست) کا مذاق بنائے اور آپ کے

خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

رب کی رحمت ان کے مالوں کے ذخیرے (اور ان کے جتھوں اور گروہوں) سے بہت بہتر ہے O اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی دین

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ

(کفر) پر ہو جائیں گے تو ضرور ہم ان لوگوں کے لیے جو رحمٰن کے منکر ہیں چاندی کی چھتیں اور

مَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْهَا

سیڑھیاں بنا دیتے جن پر وہ چڑھتے O اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت (چاندی کے بنا دیتے) جن پر

یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ زُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ

وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے O اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کی زیب و زینت دیتے اور یہ جو کچھ بھی ہے سب جیتی دنیا کا سازو سامان ہے

وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

اور آخرت (کی نعمتیں) آپ کے رب کے نزدیک صرف پرہیزگاروں کے لیے ہیں O اور جو کوئی رحمٰن کی یاد سے غافل (اور اندھا)

۳۳ تا ۳۵- اگر مسلمانوں کے دل پریشان ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا اور یہ نہ ہوتا کہ کافروں کو دیکھ کر مسلمان بھی کفر اختیار کرنے لگیں گے اور سب آدمی کافر و گمراہ ہو جائیں گے تو ہم ان کے لیے جو رحمٰن کو نہیں مانتے یعنی کافروں کو دنیا بے اندازہ دے دیتے یعنی دنیا کا مال زیادہ ہو جانا خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا مندی کی کوئی دلیل نہیں' ہم ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں جن کے ذریعے سے ان پر چڑھتے وہ بھی خالص چاندی کی اور ان کے دروازوں کے کواڑ' چوکھٹیں' دروازے چاندی کے ہوتے اور تخت چھپر کھٹ چاندی کے جن پر وہ سوتے اور تکیہ لگاتے اور نیز سونے کے برتن اور سونے چاندی کی طرح طرح کی زینت ناز و نعمت دیتے مگر پھر کیا فائدہ تھا۔ وہ سب کتنے دن رہتے' جیتے دم تک کے سامان ہیں پھر کچھ بھی نہیں' سب فنا ہو جائیں گے' یہ زندگی' دنیا تک کے اسباب ہیں مرنے کے پیچھے کچھ بھی نہیں اور آخرت کی نعمتیں جو خدا تعالیٰ کے پاس سے ان کو ملیں گی جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں' مسلمان اور پرہیزگار ہیں' وہ تمام دنیا کی زینتوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔

۳۶ تا ۳۹- جو خدا تعالیٰ کے ذکر و توحید و کتاب سے اعراض کرتا ہے' منہ پھیرتا ہے یا تنگدل ہوتا ہے' قصداً اندھا بنتا ہے (''یعش'' میں تینوں قرأتیں ہیں زیر' زبر' پیش بالضم معنی اندھا بنتا ہے بالنصب اندھا ہوتا ہے) تو ہم اس کے ساتھ ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت اس کا ساتھی اور دوست بنا رہتا ہے' وہ نہ دنیا میں الگ ہو گا نہ دوزخ میں۔ بہکاتے

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کر دیتے ہیں تو وہ اس کا (ہر کام میں) ساتھی رہتا ہے O اور بے شک وہ (شیاطین) لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کے)

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ

راستے سے روکتے ہیں اور وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سیدھے راستے پر ہیں O یہاں تک کہ جب کافر ہمارے پاس آئے گا تو (شیطان سے)

بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ

کہے گا: کاش کہ مجھ میں تجھ میں مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تو وہ شیطان کیا ہی بُرا ساتھی ہے O اور (ان سے کہا جائے گا:) تم کو یہ

الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ

بات ہرگز کچھ نفع نہ دے گی جب کہ تم (زمین میں) ظلم کر چکے بے شک تم سب عذاب میں شریک رہو گے O تو (اے نبی ﷺ!) کیا آپ

الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا

بہروں کو سنا سکتے ہیں یا خود اندھے بنے ہوؤں کو اور ان کو جو کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں راہ دکھا سکتے ہیں O پھر اگر

بہکاتے دوزخ میں اپنے ہمراہ لے جائے گا۔ وہ شیاطین کافروں کو سیدھے اچھے راستے سے روکتے ہیں' حق کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتے' وہ دل میں وسوسہ ڈالتے ہیں' کافر یہ خیال کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے سیدھی راہ پالی ہے' ہم بڑے سچے مذہب پر ہیں۔ شیطان ان کا پیچھا نہ چھوڑیں گے اور یہ شیطانوں کا کہا مانتے جائیں گے یہاں تک کہ جب کفار شیطانوں کے ساتھ ساتھ زنجیروں میں بندھے ہوئے ہمارے دربار میں آئیں گے تو اس وقت کافر افسوس و حسرت کریں گے کہ کاش! ہم اس کے ساتھ نہ ہوتے' ہم میں اور اس میں اتنا فرق ہوتا جتنا کہ دو مشرقوں یعنی مغرب و مشرق میں ہے۔ پس خیال کرنا چاہیے کہ وہ شیطان کس قدر' بدتر ساتھی اور ہمراز ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اب جو ندامت کرتے ہو تو تم کو یہ بات اور ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی کہ دنیا میں تو تم اس کے ساتھ رہے اور اس کو اچھا سمجھا اور کافر ہوئے آج اس کو برا جانتے ہو' الگ ہونا چاہتے ہو۔ یہ نہ ہوگا' آج تم اور یہ شیاطین سب دوزخ کے عذاب کا مزا چکھو۔ لہٰذا سب کو دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔

۴۰- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جو ان کے ایمان لانے میں اتنی کوشش کرتے ہیں تو کیا آپ ان لوگوں کو خوامخواہ مسلمان کرلیں گے' کیا آپ ہٹ دھرم بہروں کو اپنی بات سنا سکیں گے' جو خود بہرا بن جائے بات سننا بھی نہ چاہے آپ اسے حق بات سنا کر کیسے منوا دیں گے' کیسے حق بات سنا دیں گے' کیا جو اندھے بن گئے ہیں آپ ان کو راستہ دکھا دیں گے اور جو کھلی ہوئی صاف گمراہی میں پڑا ہوا ہو اور اس سے نکلنا نہ چاہتا ہو تو ایسوں کو آپ زبردستی کیسے راہ راست پر لے آئیں گے' آپ کے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے' مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے کفر کا رنج نہ کریں' ان پر افسوس نہ کریں کیونکہ وہ تو دیدہ دانستہ خود گڑھے میں گر رہے ہیں' آپ کا کیا قصور ہے آپ نے تو اپنا فرض منصبی اچھی طرح ادا کر دیا' آپ پر کوئی الزام نہیں۔

نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ

ہم آپ کو (ان پر عذاب آنے سے پہلے دنیا سے) لے جائیں تو بھی بے شک ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے O یا ہم آپ کو دنیا سے جانے سے

فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ

پہلے وہ عذاب دکھادیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو بے شک ہم ان پر قادر ہیں O تو آپ اس وحی کو مضبوط پکڑے رہیں جو آپ کی طرف کی گئی ہے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ

بے شک آپ ہی سیدھے راستے پر ہیں O اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت (اور شرف اور بزرگی) کا ذریعہ ہے اور عنقریب

تُسْئَلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا

تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا (کہ تم نے اس امانت کے ساتھ کیا سلوک کیا) O اور (اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام!) آپ سے پہلے جو ہم نے اپنے رسول بھیجے ہیں ان سے

۴۱ تا ۴۴۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو کفر کا عذاب ضرور پہنچے گا مگر وقت پڑا تو یہ ہوگا کہ ہم آپ کو دنیا سے اپنے پاس بلا لیں گے اور آپ کو وفات دیں گے پھر اس کے بعد ان سے بدلہ لیں گے اور عذاب دیں گے' یا یہ ہوگا کہ آپ کو عذاب دکھائیں گے' آپ کی زندگی میں آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ سزا پائیں گے (چنانچہ بروز جنگ بدر حضرت کے ہاتھوں سے انہوں نے سزا پائی) غرض یہ کہ ہم ہر طرح قدرت والے ہیں جو چاہیں گے کریں گے مگر عذاب ضرور ہوگا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو قرآن پاک آپ پر بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑیں اور اس پر خوب عمل کریں کوئی مانے یا نہ مانے' بے شک آپ سیدھے مستقیم راستے پر ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن پاک تو نصیحت ہے اور آپ اور آپ کی قوم قریش کے لیے باعث عزت وفخر ہے کہ کلام الٰہی ان کے گھروں میں پڑھا جائے' ان کی زبانوں میں نازل ہو ان کے لیے بڑا شرف اور بزرگی ہے' عنقریب سب سے سوال ہوگا کہ اس عزت وشرف ملنے کا کیا شکریہ ادا کیا گیا۔ یہ قرآن پاک سب مسلمانوں کے لیے باعث شرف و بزرگی ہے بالخصوص عرب کے لیے کہ انہی کی مادری زبان میں اترا ہے اور ان کا شکر اس کو سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

۴۵۔ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار توحید میں شک رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ توحید تمہاری نکالی ہوئی ہے' تو تم ان کافروں سے ان کا حال پوچھو جو تم سے پہلے ہمارے رسول (علیہم السلام) دنیا میں آئے تھے موسیٰ' عیسیٰ' ابراہیم علیہم السلام وغیرہ ان کی امتوں سے پوچھو کہ وہ کیا لے کر آئے تھے' کیا ہم نے اپنے سوا اور بھی کوئی معبود بنائے ہیں جو کہ مستحق پرستش ہوں؟ کیا ہم نے اپنے اگلے پیغمبروں کو یہ حکم دیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ توحید تو تمام انبیاء ورسل کی اجماعی یقینی چیز ہے' کل انبیاء اسی کے لیے آئے پھر اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا اختراع اپنی طرف سے گھڑ لینا کیسے ہو سکتا ہے؟ یا یہ مطلب ہو کہ جب آپ معراج کو گئے تھے اور آپ سب انبیاء ورسل اولوالعزم کے امام ہوئے تھے اس وقت آپ سے کہا گیا تھا کہ لو اب سب انبیاء موجود ہیں ان سے پوچھ دیکھو کہ کیا خدا کے سوا اور بھی کوئی معبود ہے یا نہیں اور غیر کی عبادت کا حکم ہے کہ نہیں۔ حضرت کو پوچھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ آپ جانتے تھے کہ توحید

ع۴ ۱۰

مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

دریافت فرمایئے (یعنی ان کی امت کے علماء سے) کیا ہم نے ان کے لیے رحمٰن کے سوا کچھ اور معبود ٹھہرائے ہیں جن کی پوجا کی جاتی ہو (ہرگز نہیں) O اور بے شک

بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾

ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ میں سارے جہاں کے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں O

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے جبھی وہ ان کا مذاق اڑانے لگے O اور ہم ان کو جو کوئی

اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ

نشانی دکھاتے تھے وہ پہلی نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم نے ان کو مصیبت میں بھی گرفتار کیا تاکہ وہ (اپنے کفر سے) باز

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ

آئیں O اور انہوں نے (موسیٰ سے) کہا: اے جادوگر! اپنے اس عہد کے ذریعے سے جو تیرے رب نے تجھ سے کیا ہے ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾

(تاکہ یہ مصیبت ٹل جائے) بے شک ہم سیدھے راستے پر آجائیں گے O پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت دور کردی تو فوراً وہ اپنے عہد توڑنے لگے O

اجماعی ہے' تمام انبیاء کرام کا یہی مذہب ہے۔

۴۶ تا ۴۸۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون کے پاس اور اس کی قوم قبط کے پاس اپنی قدرت کی نشانیاں معجزے دے کر بھیجا۔ عصا' ید بیضاء۔ انہوں نے جا کر کہا کہ مجھ کو اس خدا نے تمہارے پاس بھیجا ہے جو سب جہانوں کا مالک ہے۔ انہوں نے انکار کیا' دلیل مانگی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے معجزے پیش کیے تو اس وقت وہ تعجب سے ہنسنے لگے اور انکار اور مسخرہ پن کرنے لگے۔ تب ہم نے طرح طرح کے عذاب ایک سے ایک بڑھ کر بھیجے طوفان' ٹڈی' جوں' کھٹمل' مینڈک' خون' قحط' بیماری' کہ کسی طرح تو یہ مانیں اور کفر چھوڑ دیں۔

۴۹ تا ۵۰۔ جب بھی عذاب اترتا تو فرعون وغیرہ موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارتے تھے کہ او ساحر صاحب! (ساحران کی زبان میں بڑے عالم کو کہتے ہیں' یہ کلمہ توقیر و تعظیم کا بھی تھا ورنہ وقت عذاب یہ کلمہ نہ کہتے' یا یہ کہ عادت کے سبب ان کی زبان سے نکلتا تھا) خدا سے اپنے پروردگار سے اس عہد کا واسطہ دلا کر جو اس نے تجھ سے کیا ہے کہ تمہاری دعا قبول کروں گا اور اگر یہ لوگ مسلمان ہوئے تو عذاب دور کروں گا دعا کر کے اب کی مرتبہ ہم پر سے عذاب ہٹا دے' ہم بے شک ایمان لائیں گے اور تمہارے راستہ پر چلیں گے' وہ جب عذاب دیکھتے یہی کہتے اور جب ہم عذاب کھول دیتے جھٹ اپنے قول و قسم سے پھر جاتے' کفر کرنے لگتے۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ

اور فرعون نے اپنی قوم میں نداء کی کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت میری نہیں ہے اور یہ نہریں میرے (محل مکانوں کے)

وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ

نیچے نہیں بہہ رہی ہیں کیا تم دیکھتے نہیں (میرے پاس ہر قسم کا سامان موجودہ ہے) O کیا میں اس سے بہتر

مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ

نہیں ہوں جو ذلیل (بے سروسامان) اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا O (اگر وہ پیغمبر ہے) تو اس کے اوپر سونے

اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے یا اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے جو اس کی اردلی میں رہتے (لہٰذا یہ پیغمبر نہیں) O تو فرعون نے (ایسی

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا

باتوں سے) اپنی قوم کو احمق بنا دیا تو وہ اس کے کہنے پر چلنے لگے بے شک وہ لوگ (بدکار اور) نافرمان ہی تھے (نافرمانی کے عادی ہو گئے تھے) O جب انہوں

انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا

نے اپنی نافرمانی سے ہمارے غضب کو جوش دلایا تو ہم نے ان سے (ان کی بدکرداری کا) بدلہ لیا تو ان سب کو ڈبو دیا O تو ہم نے ان کو اگلی داستان

۵۱ تا ۵۴- فرعون نے اپنی قوم کو اکٹھا کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے رد کا خطبہ سنایا اور کہا: اے قوم! غور کرو کہ بادشاہ کون ہے؟ میں ہوں۔ کیا میرے قبضہ میں مصر جیسا عالیشان ملک نہیں ہے کہ چالیس دروازے چالیس کوس ہے اور پھر کیا سبز شاداب تروتازہ میرے اردگرد نہریں بہتی ہیں (بعض کہتے ہیں کہ انہار سے مراد گھوڑے ہیں) کیا یہ بات کچھ پوشیدہ ہے، کیا تم یہ چیزیں نہیں دیکھتے۔ اب یہ بتاؤ کہ میں جو اتنا بڑا جلیل القدر بادشاہ ہوں میں بہتر ہوں یا موسیٰ (علیہ السلام) جو ذلیل آدمی ہیں اور طاقت میں بہت کم۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو سیدھی طرح بات کرنا بھی تو نہیں آتی، اپنا مطلب بھی تو صاف نہیں کہہ سکتا۔ تقریر بھی تو شستہ نہیں ہے تو اب میں سرداری کے لائق ہوں یا موسیٰ (علیہ السلام)۔ اگر موسیٰ (علیہ السلام) سرداری کے لائق ہوتے اور خدا نے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں سردار بنایا ہوتا تو سرداری کی نشانی تو یہ ہے کہ خدا نے سونے کی قبا کنگن وغیرہ پہنائے ہوتے، وہ اس کے اوپر کہاں ہیں، یہ سونے کے کنگن اور قبا وغیرہ پہنا کر کیوں نہ بھیجا گیا یا اس کے فرشتے تائید کرنے کو اس کے ساتھ آتے، وہ اس کی مدد و تائید و تصدیق رسالت کے لیے کیوں نہ آئے۔ ایسی باتیں کر کے اس نے اپنی قوم کو دھوکہ دیا اور کم عقل بے وقوف پا کر ان کو پھسلایا، انہوں نے اس کا کہا مانا، اطاعت کی، وہ سب فاسق و بدکار تھے، گناہوں اور نافرمانیوں کے عادی تھے۔

۵۵ تا ۵۶- تو جب انہوں نے ہمارے غصہ اور عذاب کا خیال نہ کیا اور ہمارے پیغمبر موسیٰ (علیہ السلام) کو رنج و غم میں

لِلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ ع وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ ع ۵ ۱۱ ۱۱

اور پچھلوں کے لیے (مثل اور) کہاوت بنادیا (تا کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں) O اور جب عیسیٰ ابن مریم کی مثل بیان کی جاتی ہے تو فوراً آپ کی قوم اس کو ہنسی

یَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ

و مذاق بناتی ہے O اور (آپ کی قوم کے لوگ) کہتے ہیں: کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور جب عیسیٰ کی پوجا کی جاتی ہے تو ہم اپنے

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَجَعَلْنٰهُ

معبودوں کی پوجا کیوں نہ کریں) انہوں نے آپ سے یہ بات صرف جھگڑے ہی کے لیے کہی ہے بلکہ وہ بڑے جھگڑالو ہی ہیں O عیسیٰ تو صرف (ہمارے)

مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ ۭ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِی

ایک بندے ہیں (بغیر باپ کے پیدا کیے ہوئے) جس پر ہم نے انعام واحسان فرمایا اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کے لیے (اپنی قدرت کا) ایک عجیب نمونہ بنا

الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ

دیا O اور اگر ہم چاہتے تو تمہارے بدلے زمین میں فرشتوں کو بسا دیتے (آباد کر دیتے) O اور بے شک عیسیٰ (کا آسمان سے اترنا) قیامت کی خبر اور نشانی ہے تو

ڈالا تو ہم نے بدلہ لیا' ان کو دریا میں ڈبو دیا' ہم نے ان کو دوسرے اور کافروں کا پیشوا بنا دیا اور بعد والوں کے لیے عبرت اور مثل اور نصیحت بنا دیا۔

۵۷ تا ۶۰ - اور جب عیسیٰ بن مریم کا حال بیان کیا جاتا ہے تو اے رسول! آپ کی قوم اس سے اعراض و انکار کرتی ہے یعنی اس کے سبب سے وہ حق سے انکار کرتے ہیں۔ جب یہ اترا کہ جتنی چیزیں ہیں جن کو کافر سوائے خدا کے پوجتے ہیں وہ سب دوزخ کا ایندھن ہیں تو عبداللہ بن زبعریٰ نے اعتراض کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نصاریٰ پوجتے ہیں' فرشتے بھی تو پوجے جاتے ہیں' جب وہ سب دوزخ میں جائیں گے تو ہم بھی اپنے معبود بتوں کے ساتھ دوزخ میں چلے جائیں گے تو کیا برائی ہے یہ اور ان کے کفر کا سبب ہوا۔ یا یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی مثل بتوں کے ساتھ لگا کر جب عبداللہ بن زبعریٰ پکارتا ہے تو یہ کافر خوش ہو کر چیخنے چلانے لگتے ہیں کہ ہم جیت گئے واہ وا۔ (''یصدون'' میں دو قرأتیں ایک بضم صاد بمعنی انکار ایک بکسر صاد بمعنی آواز' وہ خوشی و خندہ کرتے) اور ہنستے ہیں اور کہتے ہیں: آہا! ہمارے خدا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارے نزدیک بہتر مرتبے والے ہیں یا وہ یعنی عیسیٰ۔ جب عیسیٰ کو تم نصاریٰ کے ساتھ دوزخ میں بتاتے ہو تو پھر ہم اور ہمارے معبود کیا ہیں۔ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! انہوں نے یہ کوئی عمدہ دلیل بیان نہیں کی بلکہ خواہ مخواہ ایک جھگڑے اور باطل جنگ کی بات بنا کر بطور مثل بیان کی بلکہ یہ قوم واقع میں بڑی جھگڑالو اور مفسد ہے کہ بتوں کے ذکر میں عیسیٰ کا ذکر لے آئے۔ حالانکہ وہ تو ہمارے ایک مقبول بندے ہیں' ان پر ہم نے رسالت کا احسان کیا ہے' وہ بت جیسے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ ہم نے عیسیٰ کو بنی اسرائیل کے لیے اپنی قدرت کی عجیب نشانی بنایا کہ بن باپ کے پیدا کیا' ہم ہر بات پر قادر ہیں۔ اگر اے آدمیو! ہم چاہیں تو تم کو بالکل ہلاک کر کے تمہارے قائم مقام فرشتوں کو بنائیں یعنی آسمان کی طرح زمین میں فرشتے

اتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ

(اے لوگو!) تم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو اور میرا کہا مانو یہی سیدھا راستہ ہے O اور شیطان تمہیں ہرگز (سیدھے راستے سے) نہ روکنے پائے (اس کے

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ

بہکانے میں نہ آؤ) بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے O اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) روشن دلیلیں لے کر (بنی اسرائیل کے پاس) آئے تو آپ

بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا

نے (ان سے) کہا: بے شک میں تمہارے پاس حکمت وثبوت لے کر آیا ہوں اور تاکہ میں تم سے (توریت کی) بعض وہ چیزیں جن میں تم اختلاف

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا

کرتے ہو بیان کردوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو O بے شک اللہ تعالیٰ ہی میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب ہے تو اُسی کی پوجا

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ

کرو یہی سیدھا راستہ ہے O پھر (عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بعد) وہ گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگے (کسی نے ان کو خدا کا بیٹا

لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

کسی نے تیسرا خدا وغیرہ کہنا شروع کر دیا) تو دردناک دن کے عذاب سے ایسے ظالموں کے لیے (خرابی اور) ہلاکت ہے O (اب ایمان لانے میں

بسائیں۔ یا آدمیوں سے فرشتوں کو پیدا کریں۔ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔

۶۱ تا ۶۲- عیسیٰ (علیہ السلام) کا اترنا قیامت کا علم ہے یعنی جب وہ اتریں گے تو قیامت کا بہت ہی قریب ہونا معلوم ہو جائے گا (''علم'' بکسر عین مصدر بھی ہے اور بفتحتین بمعنی نشانی بھی دونوں قراتیں ہیں) پس اے لوگو! قیامت میں شک نہ کرو اور توحید میں میرا کہا مانو' اتباع کرو' یہ توحید و اسلام صراط مستقیم ہے اس پر چلو گے نجات پاؤ گے۔ دیکھو ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو اس مقدس دین سے روک دے اور قیامت کا منکر بنا دے' وہ تمہارا کھلا ہوا سخت دشمن ہے۔

۶۳ تا ۶۶- جب عیسیٰ (علیہ السلام) رسول ہو کر معجزے امر و نہی لے کر دنیا میں آئے تھے تو کہا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کا قاصد ہوں' حکمت لایا ہوں' امر و نہی اسرار نبوت سکھاتا ہوں اور اس لیے جو توریت کے بعض حکموں میں مختلف ہو رہے ہو اور جھگڑتے ہو اس کا فیصلہ کردوں' اے یہودیو! تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کا کہا مانو' میری نصیحت و وصیت کی اطاعت کرو۔ میں اس کا بندہ ہوں' اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا دونوں کا پروردگار ہے' خالق ہے' پس اے لوگو! اللہ کی توحید مانو یہی صراط مستقیم ہے اور سوا اس کے سب مذہب باطل ہیں' یہی مذہب مقبول و پسندیدہ ہے باقی سب مذہب مردود ہیں۔ عیسیٰ کے بعد ان کی امت کے لوگ مختلف ہو گئے' آپس میں جھگڑنے لگے (فرقہ نسطوریہ کا قول ہے کہ عیسیٰ خدا تعالیٰ کے لڑکے ہیں اور یعقوبیہ کہتے ہیں کہ وہ خود خدا ہیں' ملکانیہ کا خیال ہے کہ خدائی میں عیسیٰ خدا کے شریک ہیں' عرفوسیہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ تین

السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْاَخِلَّاۤءُ يَوْمَىِٕذٍۭ

کس بات کا انتظار ہے) کیا وہ صرف قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر یک بیک آ جائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو ۝ (خبردار ہو جاؤ) اس روز

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ ع يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ ع ٦ / ١١ / ١٢

سوائے پرہیز گار لوگوں کے تمام گہرے دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے ۝ (متقیوں سے فرمایا جائے گا:) اے میرے

الْيَوْمَ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ ج اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا

بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم ۝ (ہمارے) وہ بندے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ ج اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾

فرمانبرداری کرتے رہے ۝ (ان سے فرمایا جائے گا:) تم اور تمہاری بیویاں خوشیاں مناتے ہوئے (عزت واحترام کے ساتھ) جنت میں داخل ہو جاؤ ۝

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ج وَّفِيْهَا مَا

ان پر سونے کے پیالوں اور جاموں کا دور چلے گا (جن میں شراب طہور بھری ہو گی) اور اس میں وہ چیزیں ملیں گی جو ان کے دل

تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ج وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ ج

چاہیں گے اور جن سے آنکھوں کو لذت پہنچے اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے ۝

خداؤں کا ایک ٹکڑا ہیں) پس افسوس ہے اور سخت عذاب ہے اور دوزخ کا سخت عذاب والا جنگل ہے ان کے لیے جو کم بخت ظالم عیسیٰ کے بارے میں ایسے خیالات پکاتے ہیں' ان کو عذاب الیم پہنچے گا۔ یہ جو اپنے نامعقول خیالات سے باز نہیں آتے اور توبہ نہیں کرتے تو نہیں معلوم انہیں کس بات کا انتظار ہے' دلیل عقلیہ ونقلیہ سے تو قائل ہیں اب کیا انہیں اسی کا انتظار ہے کہ ہمارا عذاب ان کو یکا یک آ گھیرے اور ان کو اس کے آنے سے پہلے کچھ خبر بھی نہ ہو کہ کیا یہ اس دن توبہ کریں گے' اس دن کیا ہوگا کچھ بھی نہ ہوگا عذاب آنے کے بعد پھر توبہ کیسی۔ اگر عذاب سے پیشتر توبہ کرتے تو عذاب سے بچ سکتے تھے۔

٦٧ تا ٧٣۔ قیامت کے دن جو نفسانی شیطان دوست تھے مثلاً کافر بد مذہب وہ آپس میں سب دشمن ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے مگر پرہیزگار مسلمان سچے دوست جو آپس میں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دوستی رکھتے تھے جیسے حضرات خلفاء اربعہ اور تمام صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور ان کی پیروی کرنے والے۔ تو یہ آپس میں شیر وشکر یک جان دو قالب ہی رہیں گے۔ ایسوں سے خداوند قدوس اس دن کہے گا کہ اے میرے مقبول بندو! آج جب اور لوگ ڈریں گے تو تم کو کچھ ڈر نہ ہوگا اور جب اوروں کو غم ہوگا تو تم کو کچھ غم نہ ہوگا۔ یہ وہ ہوں گے جو ہماری آیتوں اور رسول وقرآن پر ایمان لائے ہوں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ لو اب تم اور تمہاری بیبیاں سب جنت میں جاؤ مکرم ومعظم' نعمت وراحت ناز عیش کے تحفے پاؤ۔ ان کے پاس ان کے خادم حور وغلامان سونے کی رکابیاں قسم قسم کے کھانوں اور میووں سے بھرے ہوئے اور طرح طرح

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا

اور یہ وہی جنت ہے جس کا تمہیں اپنے (نیک) کاموں کے بدلے میں وارث و مالک بنایا گیا O اس میں تمہارے

فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ

لیے بہت قسم کے میوے ہیں ان میں سے کھاتے رہو O بے شک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے

جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

ہیں O وہ عذاب کبھی ان سے دور نہ ہوگا اور وہ اس میں (نا امید اور) بے بس ہو کر رہیں گے O اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے

وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ

(لہٰذا اس کا نتیجہ بھگتیں گے) O اور دوزخی پکاریں گے کہ اے مالک (داروغہ دوزخ)! تمہارا رب ہمیں تو موت ہی دے دے (مالک) جواب دیں گے کہ

قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ

بے شک تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے O (اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ) بے شک ہم تمہارے پاس (اپنے رسولوں کی معرفت) حق لے کر آئے لیکن تم میں سے اکثر

کے کوزے گول گلاس آبخورے شرابوں اور شربتوں سے بھرے ہوئے لیے پھریں گے اور آپس میں بیٹھ کر خوش ہو رہے ہوں گے۔ وہاں ان کو وہ ملے گا جو خیال میں بھی نہ گزرا ہوگا' جو جی چاہے گا جو دل میں اور ارادہ میں آئے گا وہ چیز حاضر ہو گی اور وہ چیز ملے گی جس سے آنکھوں کو لذت وٹھنڈک ملے گی یعنی دیدار الٰہی کہ اس کے سامنے سب جنت کی نعمتیں حقیر ہیں' سب نعمتوں کو دیکھ کر جب آنکھیں اس کو دیکھیں گی تو تعجب سے بے خود ہو جائیں گی۔ اے مسلمانو! تم اس میں ہمیشہ رہو گے' نہ مرنا ہوگا نہ نکلنا ہوگا' اے لوگو! تم کو جو یہ جنت ملی اور تم اس کے مالک و وارث ہوئے تو کیوں؟ اسی سبب سے جو تم دنیا میں اچھے کام کہتے اور کرتے تھے' تم کو یہاں لاکھوں طرح کے میوے ہیں ان میں سے جو چاہو خوب کھاؤ۔

۷۴ تا ۷۶- بے شک مشرک گناہ گار ابوجہل وغیرہ اور تمام کفار عذاب جہنم میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ وہ عذاب ایک دم کو نہ تھمے گا' نہ کم ہوگا نہ اس سے اٹھایا جائے گا' وہ ہمیشہ اس میں نا امید ہو کر پڑے رہیں گے' ہر بھلائی سے دور ہوں گے۔ ان کو جو ہم نے ہلاک کیا اور عذاب دیا تو کچھ ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ تو خود کفر و شرک کر کے اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

۷۷- دوزخیوں سے جب صبر نہ ہو سکے گا تو فریاد کریں گے اور دوزخ کے دربانوں کو یا مالک کہہ کر داروغۂ دوزخ کو بلائیں گے کہ کاش! تمہارا خدا ہم کو موت ہی دے دے' ہم ہلاک ہی ہو کر دوزخ سے چھٹیں' مالک موت کے بعد بعض کے نزدیک چالیس برس کے بعد کہے گا کہ اب تم یہیں رہو گے۔ نکل نہیں سکتے' نہ تم کو موت آسکتی ہے۔

۷۸- خدا فرمائے گا کہ ہم نے تو حق بھیجا تھا' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قرآن بذریعہ جبرائیل بھیجا انہوں نے تم کو سنایا مگر تم تو اکثر بلکہ سب کافر ناپسند ہی کرتے رہے اور منکر رہے۔

لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ

لوگوں کو حق ناگوار رہا O کیا انہوں نے اپنے خیال میں (ہمارے نبی کی مخالفت میں) کوئی بات (تدبیر) پکی کر لی ہے تو بے شک ہم بھی (ان کے خلاف) اپنی

اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾

تدبیر پکی کرنے والے ہیں O کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور ان کے پوشیدہ مشورے نہیں سنتے ہیں ہاں (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے بھیجے ہوئے

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ

فرشتے بھی ان کے پاس سب کچھ لکھتے رہتے ہیں O (اے نبی!) آپ فرمایئے: (بفرض محال) اگر رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی پوجا کرتا O

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

آسمان اور زمین کا رب اور جو عرش کا بھی رب ہے ان تمام باتوں سے پاک ہے جو یہ کافر (اس کے متعلق) بیان کرتے ہیں O تو (اے نبی!) آپ ان کو چھوڑ دیجئے

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ

کہ بے ہودہ باتیں اور کھیل کود کرتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پالیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی قیامت کا دن) O اور وہی اللہ

۷۹تا۸۰- یہ کافر جو ڈرتے نہیں تو کیا انہوں نے کوئی نہایت مضبوط بات مقرر کر لی ہے کہ اب ان کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا یہ تو کچھ بھی نہیں مگر ہم نے ان کے عذاب و ہلاکت کی مضبوط تدبیر کر لی ہے کہ وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی باتیں جو چھپ کر اور خلوتوں میں کرتے ہیں اور سرگوشیاں اور خفیہ سازشیں ہوتی ہیں نہیں سنتے ہیں؟ اگر یہ خیال ہے تو محض غلط ہے ہاں بے شک ہم سب سنتے ہیں۔ بلکہ ہمارے فرشتے ان کی ہر بات بیٹھے ہوئے ان کے پاس لکھ رہے ہیں گو یہ نہ دیکھیں۔ یہ اس قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ بعض کافروں نے کہا تھا کہ خدا سنتا ہے' بعض نے کہا کہ ظاہر کی بات سنتا ہے' پوشیدہ نہیں سنتا ہے' ان کو جواب دیا گیا کہ خدا ظاہر و پوشیدہ ہر بات سنتا ہے اور ہر بات کو جانتا ہے۔

۸۱تا۸۳- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار نضر بن حارث وغیرہ جو خدا کی اولاد ثابت کرتے ہیں تو تم کہہ دو: اگر تمہارے نزدیک ایسا ہے تو ہونے دو ہمارے نزدیک ہرگز ایسا نہیں۔ رحمٰن کے اولاد نہیں پس میں سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں کہ وہ ولد و شریک سے پاک ہے (اس تقدیر پر ''ان'' نافیہ ہے اور ''ان'' شرطیہ بھی ہو سکتا ہے) آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہر عیب و مثل سے پاک ہے' وہ بلند و برتر ہے' عرش کا مالک ہے۔ کافر جو یہ صفتیں کہتے ہیں' اس کے حال بیان کرتے ہیں ان سب سے وہ برتر اور پاک ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو چھوڑ دیں' ان کو بکنے دیں کہ حماقت کی باطل باتوں میں خوب گھسیں اور کھیلیں' دین و دنیا میں عیش کریں' دین کے ساتھ مسخرا پن کریں یہاں تک کہ وہ دن آئے جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی ان کی موت و عذاب کا دن آنے تک ان کو چھوڑ دیں' آپ کا فرض یعنی ہمارے پیغام پہنچانا پورا ہو چکا۔

۸۴تا۸۶- وہ ہر شئے کا مالک ہے' آسمان اور جو آسمان میں ہے زمین اور جو زمین میں ہے وہ سب کا مالک ہے۔ وہ ہر جگہ معبود ہے یعنی ہر جگہ اس کی عبادت ہوتی ہے' وہ اپنے حکم میں حکمت والا ہے' اپنی مخلوق اور اس کی تدبیر کا عالم ہے۔ ہر

اِلٰهٌ وَّفِی الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِىۡ لَهٗ

آسمان والوں کا بھی خدا ہے اور زمین والوں کا بھی خدا ہے اور وہی حکمت والا علم والا ہے O اور بڑی برکت والا ہے وہ خدا کہ جس کی حکومت

مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ

آسمان و زمین اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے سب پر ہے اور اسی کے نزدیک قیامت کا (ذاتی) علم ہے اور تم سب

وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ

اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے O اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو یہ کافر پوجتے ہیں انہیں شفاعت کا کچھ بھی اختیار نہیں ہاں (شفاعت

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ

کا اختیار) ان علم والوں کو ہے جو حق کی گواہی دیتے ہیں O اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ

مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۸۷﴾ لا وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ

اللہ تعالیٰ نے پھر وہ کہاں اوندھے بہکے جاتے ہیں O ہمیں رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے اس قول کی قسم کہ اے میرے رب! بے شک یہ لوگ ایمان نہیں لائیں

هٰٓؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ ط فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾ ع وقف لازم ۲۲/۱۳

گے O تو (اے نبی!) آپ ان سے درگزر فرمایئے اور فرما دیجئے: بس سلام ہے (مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں) (اپنا انجام) ان کو عنقریب معلوم ہو جائے گا O

عیب سے پاک و برتر ہے۔ وہ ولد و شریک سے پاک ہے' وہ ذات ہے کہ مملکت و حکومت آسمان و زمین و مافیہا کی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اس کے پاس قیامت کا ذاتی علم ہے کہ کب قائم ہوگی' سب اسی کی طرف آخر کار لوٹ کر جائیں گے۔ جو اس کے سوا پوجے جاتے ہیں اور کافر ان کو اپنا معبود بناتے ہیں یعنی فرشتے وہ کسی کے واسطے بے (بغیر) اس کی اجازت کے شفاعت کے مالک نہیں' وہ کسی کی سفارش ہرگز نہیں کر سکتے' مگر اس کی جو حق کی گواہی دیتا ہے یعنی صدق دل سے کلمہ پڑھتا ہے اور مسلمان مرا ہے اور وہ فرشتے جانتے ہیں کہ ہم بے (بغیر) اجازت خدا تعالیٰ کے کچھ نہیں کر سکتے۔

۸۷- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ان سے پوچھا جائے کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ پھر نہیں معلوم کہ یہ باوجود اس اقرار کے کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں اور غیروں کو پوجتے ہیں' ان پر افسوس ہے۔

۸۹- رسول نے کہا اور خدا سے شکایت کی کہ اے پروردگار! یہ لوگ ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے' تیرے رسول قرآن کو نہیں مانتے' اب تو ان کے ساتھ جو چاہے کر تب خدا نے کہا: اے رسول! ابھی ان سے درگزر کر کے منہ پھیر لو اور اچھی سچی اسلام کی بات کہے جاؤ' یہ عنقریب جان لیں گے کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ پیش گوئی بہت جلد ظاہر ہوئی' روز جنگ بدر' روز احد' روز احزاب سزا پائی۔ ''وقیلہ'' میں کئی تاویلیں ہیں' ایک یہ کہ ''قیل'' تھا 'ہ' زائد ہے۔ ایک یہ کہ ''قیل'' مصدر مضاف ہے یعنی خدا یہ قول اپنے رسول کا جانتا اور سنتا ہے کہ وہ شکایت کافروں کے شرک کی کرتے ہیں۔

سورة الدخان مكية — آياتها ٥٩ — ركوعاتها ٣

بسم الله الرحمن الرحيم

سورۂ دخان مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انہتر آیات' تین رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

حٰم O اس روشن کتاب کی قسم! O بے شک ہم نے اس کو برکت والی رات میں اتارا' بے شک ہم اس کے ذریعے سے

مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا

ڈرسنانے والے ہیں O اسی رات میں ہر حکمت والا کام ہمارے حکم سے (کارکنان قضاء وقدر میں) تقسیم کر دیا جاتا ہے' بے شک ہم ہی رسولوں

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ

کو بھیجنے والے ہیں O (یہ) آپ کے رب کی رحمت سے ہے' بے شک وہی (اللہ تعالیٰ) سب کچھ سننے والا' جاننے والا ہے O جو آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اگر تمہیں یقین ہو O اس کے سوا کوئی

معٓ ۱۲ عند المتقدمین ۱۲ — وقف لازم

سورۃ الدخان

ا تا ۳- ''حم'' سے مراد ''حم الامر'' ہے یعنی قسم اس کتاب کی جو حلال حرام حق و باطل کی ظاہر کرنے والی ہے کہ جو کچھ ہونے کو ہے وہ مقدر ہو چکا ہے' یا مراد حروف ہیں یعنی قسم ہے ان حرفوں کی اور اس کتاب کی جو ظاہر ہے اور ہر بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ہم نے اس کتاب یعنی قرآن کو مبارک رات میں اتارا ہے (مروی ہے کہ حق تعالیٰ نے قبل اس کے کہ قرآن حضور پر اترے معرفت جبرائیل علیہ السلام آسمان دنیا پر اتار کر ان فرشتوں کو لکھوایا جو کتاب و حفاظ ہیں پھر وہاں سے وقتاً فوقتاً موقع موقع سے ایک ایک آیت یا ایک ایک سورت تئیس برس کے عرصہ میں حضرت پر جبرائیل لاتے رہے) وہ رات رحمت اور بخشش و برکت و عزت والی شب قدر ہے' ہم اس قرآن سے کافروں کو ڈراتے ہیں کہ وہ ایمان لائیں۔

۴ تا ۶- مبارک رات میں ہر امر جو تقدیر میں ہو چکا ہوتا ہے الگ الگ کر لیا جاتا ہے (یعنی ایک سال کا حساب کتاب دفتر الگ بن جاتا ہے' جبریل علیہ السلام' میکائیل' اسرافیل' عزرائیل وغیرہ فرشتوں کو ان کے سب کام جن پر وہ مقرر ہیں ایک سال کے سپرد ہو جاتے ہیں مثلاً موت' رزق' بارش' پیدائش وغیرہ) یہ ہمارا حکم ہے کہ ہر سال جاری رہتا ہے۔ منجملہ ہمارے حکم و حکمت کے یہ بھی ہے کہ ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے ہیں۔ اے رسول کریم! یہ آپ کے پروردگار کی رحمت ہے کہ اس نے سب رسولوں کو کتابیں دے کر ہدایت کو بھیجا بالخصوص تم کو۔ وہ قریش کی اور دیگر سب کافروں کی باتوں کا سننے والا ہے کہ جب عذاب آیا تھا تو انہوں نے ''ربنا اکشف عنا العذاب'' کہا تھا اور ان کے اعمال کا اور ان کی سزا کا جاننے والا ہے۔

۷ تا ۸- آسمان زمین کا مالک پروردگار ہے اور جو ان کے درمیان عجائب و غرائب ہیں ان کا مالک ہے' اے اہل مکہ! اگر تم سمجھو اور مانو تو آیات قدرت بہت واضح ہیں۔ اس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں' وہی تو جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے' دنیا میں مارے گا قیامت میں جلائے (زندہ کرنا) گا۔ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا سب کا وہی پروردگار و خالق ہے۔

إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۞ ٨ بَلْ هُمْ

معبود نہیں' وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی رب ہے O بلکہ وہ (کافر)

فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۞ ٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۞ ١٠

شک میں پڑ کر کھیل رہے ہیں O تو (اے نبی ﷺ!) آپ اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان ظاہر دُھواں (اس قدر) لائے O

يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۞ ١١ رَّبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

جو سارے لوگوں کو ڈھانک لے گا (اور ان کافروں سے کہا جائے گا:) یہ ہے دردناک عذاب O (اس وقت وہ کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور

إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۞ ١٢ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۞ ١٣

فرمادے بے شک ہم ایمان لاتے ہیں O انہیں نصیحت ماننا کہاں نصیب ہوگا حالانکہ ان کے پاس کھول کر (احکام الٰہی) سنانے والا رسول تشریف لا چکا O

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۞ ١٤ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا

وقف لازم

پھر انہوں نے اس (رسول) سے منہ پھیر لیا اور کہا: یہ تو سکھایا ہوا دیوانہ ہے O (ہم نے فرمایا:) بے شک ہم کچھ دنوں کے لیے عذاب دور کیے دیتے ہیں

إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۞ ١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ۞ ١٦

وقف لازم

مگر تم پھر وہی کرو گے (جواب تک کرتے رہے) O جس دن ہم سب سے بڑی اور سخت گرفت فرمائیں گے بے شک ہم ضرور بدلہ لے کر رہیں گے O

۹ تا ۱۶- اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار مکہ نہیں مانتے بلکہ یہ روز قیامت کے بارے میں شک وشبہ میں پڑے ہیں اور جب اس کا ذکر آتا ہے تو ہنستے اور مسخرہ پن کرتے ہیں اور ڈرتے نہیں کھیلتے کودتے ہیں۔ تو تم ان کے اوپر عذاب آنے کے منتظر رہو وہ اس دن آئے گا جب آسمان سارے جہان میں دھواں گھونٹ دے گا اور پھیلا دے گا' جہان تیرہ و تار نظر آئے گا اور دھواں اپنی تاریکی میں چھپا لے گا' وہ سخت دردرساں عذاب ہوگا۔ اس وقت وہ رو رو کر دعائیں کریں گے کہ پروردگار! اب تو عذاب رفع فرما' مشکل آسان کر' ہم تجھ پر اور تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں گے۔ مگر یہ ان کا فقط قول ہی ہوگا' ان کی قسمت میں ایمان کہاں۔ ان کو توبہ کہاں نصیب۔ وہ نصیحت بعد رفع عذاب بھی نہ مانیں گے' یا یہ کہ جب عذاب آئے گا تو پھر روز بدر یا روز قیامت توبہ سے کیا فائدہ ہوگا اور نصیحت ماننے سے کیا حاصل ہوگا یا یہ کہ وہ نصیحت کیا مانیں گے حالانکہ ان کے پاس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے رسول آئے جو ان ہی کی زبان میں ان کو سمجھاتے اور ان کو معجزے دکھاتے ہیں اور پھر بھی انہوں نے ان کو نہ مانا اور منہ پھیرا اور کہا کہ (حضرت) محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سکھائے ہوئے ہیں' کسی سے سیکھ لیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جبر و یسار دو آدمی ان کو سکھا جاتے ہیں اور مجنوں ہیں اور دماغ میں خلل ہے۔ اب ہم تھوڑا عذاب کھولتے ہیں' کچھ دن کے لیے ہٹائے لیتے ہیں' اے اہل مکہ! تم پھر اسی کفر کی طرف کی لوٹ آؤ گے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ہم جس دن اپنی بڑی پکڑ تم پر بھیجیں گے اور تم کو سخت پکڑیں گے اس دن تم سے بدلہ لیں گے' حضرت نے بددعا کی' کئی سال ایسا قحط رہا کہ ضعف کے

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ

اور بے شک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس ایک عزت والے رسول (حضرت موسیٰ علیہ السلام) تشریف لائے ۞ (اور

اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى

انہوں نے ان سے کہا) کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو بے شک میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں ۞ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ

کے مقابل سرکشی نہ کرو بے شک میں تمہارے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل لاتا ہوں ۞ اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں

اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا

اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو ۞ اور اگر تمہیں میرا یقین نہیں ہے تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ (مگر وہ نہ مانے اور آپ کے قتل پر آمادہ ہو گئے) ۞ تو

الثلثة

رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا

آپ نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ لوگ عادی مجرم ہیں ۞ تو (ہم نے حکم فرمایا کہ اے موسیٰ!) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر یہاں سے نکل

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾

جایئے بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا ۞ اور دریا کو یوں ہی جگہ جگہ سے کھلا ہوا چھوڑ دیں بے شک وہ لشکر (یعنی فرعون کا) غرق کر دیا جائے گا ۞

مارے غبار ہی غبار نظر آتا تھا یا یہ کہ زمانہ قحط میں تیرگی چھا جاتی ہے تب کافروں نے آ کر عاجزی کی اور کہا کہ ہم ایمان لائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ایمان نہ لاؤ گے۔ خیر ہم عذاب ہٹاتے ہیں' اگر ایمان نہ لاؤ گے تو بطش کبریٰ کے دن یعنی بروز بدر انتقام لیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ عذاب بھوک کا تھا اور دخان سے مراد وہی تیرگی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قریب قیامت ایک دھواں عالم کو گھیر لے گا' کافر اقرار ایمان کریں گے' جب وہ جاتا رہے گا تو پھر وہ کافر کے کافر ہو جائیں گے' پھر بطش کبریٰ یعنی قیامت ہوگی واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷ تا ۱۹- اور جیسے کہ قریش وغیرہ کافر ہیں یوں ہی ہم نے ان سے پہلے فرعون اور اس کی قوم کو فتنہ میں ڈالا تھا یعنی ان کو عذاب دیا اور امتحان میں ڈالا اور ان کے پاس خدا کے برگزیدہ کرامت والے رسول یعنی موسیٰ آئے اور آ کر ان سے کہا: اے قوم فرعون! بنی اسرائیل کو مت ستاؤ اور ان کو مجھے دے دو' خدا کے ان بندوں کو میرے ساتھ روانہ کر دو' میرا کہا مانو' میں خدا کا سچا رسول ہوں' امانت دار ہوں' خدا کے مقابلے میں سرکشی اور تکبر و غرور اختیار نہ کرو' میں جھوٹا نہیں' میں رسالت کی روشن واضح دلیل یعنی معجزہ لایا ہوں۔

۲۰ تا ۲۴- اگر تم مجھے ستانا چاہتے ہو اور ایذاء کا قصد ہے تو میں نے اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لی ہے اس بات سے کہ تم مجھے ستاؤ یا قتل کرو اور میں اس کی حفاظت میں ہوں۔ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو تم کو اختیار ہے مگر مجھ کو ستاتے

كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَ

دیکھو فرعون کے لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور عمدہ مقام چھوڑ گئے O اور بہت

نَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾

سی ایسی نعمتوں کو (چھوڑ گئے) جن میں وہ مزے کرتے تھے O ہم نے یوں ہی کیا اور ان سب چیزوں کا وارث دوسری قوم کو کر دیا O

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ ع ۱ ۲۹ ۱۴

تو ان (کی ہلاکت) پر آسمان و زمین نہ روئے اور ان لوگوں کو مہلت بھی نہ دی گئی O اور بے شک

نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِن فِرْعَوْنَ ۚ

ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلت کے عذاب سے جو فرعون کی طرف سے کیا جاتا تھا نجات دی، بے شک وہ بڑا

إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ

سرکش اور حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے تھا O اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ان

عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾

کے زمانے کے تمام لوگوں سے دیدہ ودانستہ برگزیدہ کیا O اور ہم نے ان کو وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں کھلے ہوئے انعام (یا امتحان) تھے O

کیوں ہو، مجھے چھوڑ دو، مجھ سے الگ ہو جاؤ، اگر تم ایمان نہیں لاتے تو تم کو اختیار ہے مگر مجھے نہ ستاؤ۔ جب انہوں نے نہ مانا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ یا اللہ! یہ قوم نہایت مجرم سرکش قابل ہلاکت ہے اب تو اس پر عذاب نازل فرما۔ خطاب آیا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! تم میرے بندوں بنی اسرائیل کو رات ہی رات میں خفیہ طور سے شہر سے باہر نکال لے جاؤ اور ذرومت تمہارا پیچھا کیا جائے گا یعنی فرعون تمہارا پیچھا کرے گا۔ اے موسیٰ! جب تم اور بنی اسرائیل دریا پار اتر جاؤ تو دریا کو بند نہ کر دینا بلکہ اس کو ویسا ہی کھلا ہوا اور تھما ہوا چھوڑ دینا کہ ان کو ڈبو دینے کا ارادہ ہے، وہ سب غرق ہونے والے ہیں۔

۲۵ تا ۲۹۔ لہٰذا ہم نے ان سب کو غرق کر دیا، انہوں نے لاکھوں باغات اور نہریں اور چشمے، کھیت، عمدہ عمدہ مکانات عالی شان قلعے، محل، نعمت، مال منال دولت جس میں وہ عیش کیا کرتے تھے اور جس کے اوپر گھمنڈ کرتے تھے دنیا سے چھوڑ کر فنا کی راہ لی۔ ہم نے ان کے ساتھ یہی کیا جو زیبا تھا اور سب چیزیں اوروں کو دے دیں یعنی بنی اسرائیل کو۔ نہ تو ان کے اوپر آسمان رویا اور نہ زمین روئی (مروی ہے کہ ہر مسلمان کے اچھے کاموں کے آسمان پر جانے کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور اس کے رزق اترنے کا، جب بندہ مرتا ہے تو وہ دروازے اس پر روتے ہیں اور وہ زمین جہاں وہ بندہ خدا کی یاد کرتا تھا اس پر روتی ہے، فرعون والے کافر تھے، ان پر کوئی کیوں روتا) اور جب عذاب آ گیا تو ان کو کچھ مہلت بھی نہ ملی۔

۳۰ تا ۳۳۔ اور ہم نے فرعون کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو سخت درد رساں ذلت و عذاب سے چھڑایا جو ان

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ

بے شک یہ کافر تو یہ کہتے ہیں O کہ ہمارے لیے تو صرف یہی پہلی موت ہے اور ہم (مر کر دوبارہ زندہ ہو کر)

بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ

نہ اٹھائے جائیں گے O (اور رسول سے کہتے ہیں کہ) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ O کیا یہ بہتر ہیں

أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾

یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے جن کو ہم نے (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا' بے شک وہ سب مجرم (نافرمان لوگ) تھے O

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنَاهُمَا

اور ہم نے آسمان و زمین اور جو ان دونوں کے درمیان ہے کھیل اور تماشے کے لیے نہیں بنایا (بلکہ ان میں ہماری قدرت کی بے شمار نشانیاں ہیں) O

کو فرعون دیتا تھا' ان کے فرزندوں کو ذبح کرتا تھا اور عورتوں کو باندیاں بناتا تھا وغیرہ۔ وہ بڑا سرکش' متکبر' مشرک' کافر تھا۔ ہم نے بنی اسرائیل کو مستحق جان کر اور اہل سمجھ کر اس زمانہ کی سب قوموں سے افضل کیا اور اپنا پسندیدہ اور برگزیدہ بنایا' من و سلویٰ اتارا' فرعون اور غرق سے نجات بخشی' اتنی نشانیاں دیں کہ ان میں پورا امتحان کھلا ہوا تھا (بلا سے مراد نعمت ہو یا نجات وغیرہ یا مصیبت فرعون کا عذاب دونوں ہو سکتے ہیں۔)

۳۴ تا ۳۷۔ یہ لوگ قریش کہتے ہیں کہ بس ایک ہی موت ہے یعنی موت ہی ہے پھر زندگی نہیں اور ہم مرنے کے بعد پھر نہ اٹھائے جائیں گے۔ کہتے ہیں کہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو اور قیامت میں ہم پھر زندہ ہوں گے تو تم ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر کے ہمارے سامنے لاؤ' ہم ان سے وہاں کا حال پوچھیں کہ آیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچ کہتے ہیں یا نہیں ورنہ یوں تو ہم تمہارا کہا نہیں مانتے (اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے) اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو ایسی باتیں کر کے آپ کا دین گھٹانا چاہتے ہیں تو یہ کچھ نہیں کر سکتے' کیا یہ بہتر ہیں یا قوم تبع اور وہ جو اس سے پہلے تھے؟ کیا ان کے پاس ان سے زائد مال و منال' عزت و دولت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو اس سبب سے کہ وہ مجرم مشرک تھے ہلاک و خاک کر دیا پھر یہ کیا کر سکتے ہیں۔ (تبع حمیری اس کا نام اسعد بن معدی کرب ہے اور کنیت ابو کرب' تبع بسبب کثرت اتباع لقب ہوا۔ تبع حمیری مومن بادشاہ تھا' اس کی قوم کافر تھی' اس نے ان کو ایمان کی طرف بلایا لیکن وہ ایمان نہ لائی' وہ قوم بڑی طاقتور تھی' اس کے پاس مال و اسباب دنیا کا ساز و سامان بہت کچھ تھا مگر ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس کو ہلاک کیا گیا تو مکہ والوں کو اس کا واقعہ سنا کر عبرت دلائی گئی کہ تم سے قوت میں زائد جماعتوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ تمہاری کیا حقیقت ہے' عذاب الٰہی سے ڈرو' اسلام کی مخالفت نہ کرو۔ فقیر قادری غفرلہ۔)

۳۸ تا ۴۲۔ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ان میں اور ان کے درمیان عجائب و غرائب قدرت ہیں ان کو بے فائدہ بے حکمت نہیں بنایا' یہ بنانا ہزاروں حکمتوں پر شامل ہے' یہ کھیل کود نہیں ہے' ہم نے ان کو باطل کے لیے نہیں بنایا بلکہ نہایت حق و انصاف سے بنایا ہے مگر اکثر کفار اہل مکہ وغیرہ تصدیق نہیں کرتے اور جانتے اور مانتے نہیں' ان کا ضرور

اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

ہم نے تو ان کو صرف حق (اور مصلحت) کے ساتھ ہی بنایا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ (ان کی حکمتیں) نہیں جانتے O بے شک فیصلے کا دن ان سب

مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا

(کے اکٹھے ہونے) کی میعاد ہے O جس دن کوئی دوست کسی (کافر) دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ

ان کی مدد کی جائے گی O مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے (یعنی مومن کی دوستی کام آئے گی) بے شک وہی زبردست عزت والا مہربان ہے O بے شک

شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾

تھوہر کا درخت O گناہ گاروں کی خوراک ہے O وہ پگھلے ہوئے تانبوں کی طرح پیٹوں میں اس طرح جوش مارے گا O

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ

جیسے کھولتا ہوا پانی (جوش مارتا ہے) O (حکم ہو گا کہ) اس کو پکڑو پھر زبردستی اس کو گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچ میں لے جاؤ O پھر

صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

اس کے سر کے اوپر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو O (اور کہا جائے گا: اس کا مزہ) چکھ

ع ۲ ۱۳ ۱۵

معانقہ ۱۲ عند المتاخرین ۱۲

انصاف ہو گا' اچھوں کو جنت بروں کو دوزخ ملے گا اور یوم الفصل جبکہ فیصلے ہوں گے اور اچھے برے جدا جدا ہو جائیں گے ان سب کے جمع ہونے کی جگہ ہے' وہاں سب اکٹھے ہوں گے' وہ خالص انصاف کا وقت ہو گا' اس دن کوئی عزیز قریب رشتہ دار اپنے قرابت دار کے کام نہ آئے گا' کوئی کافر کسی کافر کی مدد نہ کر سکے گا' نہ کسی کی سفارش کافروں کو فائدہ دے گی' نہ وہ عذاب سے روکے جائیں گے کہ کوئی زبردستی خدا سے بچا لے۔ مگر جس پر خدا رحمت کرے یعنی مسلمان گناہ گاروں پر کہ ان کے لیے شفاعت رحمت ہو گی اور خدا عزیز' غالب' منتقم ہے۔ مسلمانوں پر رحم والا کافروں کو سزا دینے والا ہے۔

۴۳ تا ۵۰- وہاں اثیم یعنی کافر ابو جہل وغیرہ کا کھانا زقوم ہو گا یعنی دوزخ میں زقوم کھانے کو ملے گا' وہ مہل جیسا ہو گا یعنی کالا غلیظ اور متعفن جیسے تیل کی تلچھٹ یا گرم جیسے چاندی وغیرہ پگھلی ہوئی' وہ ان کے پیٹوں میں ایسے جوش کھائے گا جیسے گرم پانی دیگ میں۔ ان کی آنتوں کو گلا دے گا' جب ابو جہل وغیرہ بھاگنا چاہے گا تب دوزخ کے فرشتوں سے جن کا نام زبانیہ ہے خدا کہے گا کہ لو اس کو پکڑ کر زنجیروں میں جکڑ کر ذلت سے کھینچتے ہوئے دوزخ کے درمیان میں لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر حمیم کا عذاب ڈال دو یعنی پہلے اس کے سر کو لوہے کے ہتھوڑوں سے توڑو پھر کھولتا پانی ڈال دو اور اس سے کہا جائے گا کہ لے اب عذاب چکھ تو بڑا عزت والا ہے بڑی کرامت و مرتبہ والا ہے (وہ کہتا تھا میں سب سے زائد عزت والا ہوں مجھے کون ذلیل کر سکتا ہے) اور سب کافروں سے کہا جائے گا کہ یہ عذاب وہی شئے تو ہے جس میں تم کو دنیا میں شک تھا' تم اپنے اکثر خیال

الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

بے شک تو (دنیا میں) بڑا عزت والا کرم والا بنتا تھا O بے شک یہی وہ عذاب ہے جس میں تم شک کرتے تھے O بے شک پرہیزگار

فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ

امن کی جگہ میں O باغوں اور چشموں میں ہوں گے O باریک ریشمی کریب اور قناویز (ریشمی دبیز کپڑے)

وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾

کالباس پہن کر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے O ایسا ہی ہوگا اور ہم ان کو خوبصورت بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی عورتوں سے بیاہ دیں گے O

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

اور وہ اس میں ہر قسم کا میوہ امن و امان سے مانگیں گے O وہ اس میں پہلی موت کے

الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا

سوا اور موت کا مزہ نہ چکھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لے گا O آپ کے رب کے فضل

مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

سے یہی بہت بڑی کامیابی ہے O تو ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی

یہی بکاتے تھے کچھ بھی نہ ہوگا قیامت وغیرہ کچھ بھی نہیں لہٰذا اب اپنے کفر و انکار کا مزہ چکھو۔

۵۱ تا ۵۹۔ بے شک مسلمان متقی جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں یعنی ابوبکر صدیق و دیگر صحابہ کرام وغیرہ اس دن بڑے امن والے مقام میں ہوں گے ہر بات سے رنج و فکر، عذاب، زوال، موت سے امان ہوگی۔ باغوں میں شراب و شہد ناب و آب شیریں کی نہروں چشموں میں مزے کرتے ہوں گے۔ سندس اور استبرق کے عجیب شاندار کپڑے پہنے ہوں گے (سندس ریشم باریک اور استبرق موٹا) جب مہمانی ہوگی دعوت تو آپس میں شان و شوکت سے روبرو بیٹھ کر مزے کریں گے۔ جیسے ہم نے کھانے پینے کی عیش و عشرت دی ہوگی یونہی ان کو حوریں ہم جنت میں دیں گے جن کے چہرے نورانی سفید اور خوبصورت آنکھیں بڑی بڑی۔ وہاں قسم قسم کے میوے لذت دار جو چاہیں گے مانگیں گے اور بے تامل ان کو ملیں گے۔ خلاصہ یہ کہ ہر غم سے ان کو امن ہوگا، بجز پہلے والی موت کے یعنی دنیا والی موت کے پھر کبھی ان کو موت چھوئے گی بھی نہیں اور وہ موت کو دیکھیں گے بھی نہیں، خدا نے ان کو عذاب جحیم سے محفوظ رکھا ہوگا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے پروردگار کا مسلمانوں پر یہ کچھ فضل و احسان ہوگا اور عطائے بے پایاں ہوگی اور واقعہ میں یہ بہت ہی فوز و فلاح عظیم ہے کہ جنت ملی دوزخ سے بچے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے یہ قرآن آپ پر اتارا اور اس کا پڑھنا سنانا آپ پر آسان کیا تاکہ یہ لوگ بھی سمجھیں اور مانیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان کے ہلاک ہونے کا انتظار کرو یہ تمہاری ہلاکت کے

ع ۳ ۱۷ ۱۶

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

زبان میں آسان کر دیا تا کہ وہ سمجھیں O تو (اے نبی ﷺ!) آپ بھی انتظار کیجئے بے شک وہ بھی کسی انتظار میں ہیں O

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ	آیاتها ۳۷ رکوعاتها ۴
سورۂ جاثیہ مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں سینتیس آیات، چار رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

حمٓ O اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے کی طرف سے ہے O بے شک آسمان

وَالْأَرْضِ لَآيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ

اور زمین میں ایمان والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O اور تمہاری پیدائش میں بھی

دَابَّةٍ آيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ

اور جو کچھ جانور وہ پھیلاتا ہے (ان میں بھی) یقین لانے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O اور رات اور دن کے اختلاف میں

مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

اور جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے رزق کا سبب (بارش) اتاری تو اس سے زمین کو اس کے مرنے (یعنی خشک ہونے) کے بعد زندہ کیا

منتظر ہیں، خدا نے ان کو بروز بدر ہلاک کیا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے مقدس مذہب کو قیامت تک جاری اور دن دونا رکھے گا۔ والحمد للہ علی ذلک

سورۃ الجاثیہ

۱ تا ۲۔ ''حم'' یا بمعنی ''حم الامر'' یا ان حرفوں کی قسم ہے کہ قرآن اللہ کا اتارا ہوا ہے جو عزیز، غالب، منتقم ہے حکمت والا ہے، اپنے احکام میں یہ حکم دیا ہے کہ شرک نہ کرو۔ یا یہ کہ عزت والا ہے، غالب ہے، اپنے ملک وسلطنت میں اور اپنے ہر امر میں قضا وقدر میں حکمت والا ہے۔

۳ تا ۶۔ بے شک آسمانوں میں خدا کی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں آفتاب ومہتاب ستارے بادل وغیرہ، زمین میں اس کے کارخانے کے عجیب آثار وعلامات ہیں، درخت پہاڑ اور جانور وغیرہ اور یہ سب چیزیں ایمان وتصدیق والوں کے لیے خدا کی قدرت کی اور اس کی وحدانیت کی سچی دلیلیں ہیں۔ اے بندو! اپنے آپ کو دیکھو تمہاری پیدائش میں کیا کیا خدا کی علامات باہرہ قدرت کی نشانیاں موجود ہیں، کیسے کیسے زندگی بسر کرتے ہو، تم پر کیا کیا خیال گزرتے ہیں، انقلاب ہوتے رہتے ہیں اور خدا جو جانور پیدا کرتا ہے چھوٹے اور بڑے اور ان کو پھیلا دیتا ہے اس میں یقین والوں کے لیے روشن دلائل ہیں۔ رات دن کے لوٹ پوٹ میں کمی بیشی میں بڑی عبرت ہے، گردش روزگار ایک عجیب نشانی قدرت ہے۔ خدا جو آسمانوں سے روزی اتارتا ہے یعنی بارش اور زمین جو سوکھی مری مرجھائی قحط زدہ پڑی ہوتی ہے اس کو تر وتازہ شاداب سیراب زندہ لہلہاتی فرما

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵ تِلْكَ

اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O یہ اللہ تعالیٰ

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ

کی آیتیں ہیں جو ہم آپ پر حق کے ساتھ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے چھوڑنے کے بعد

وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ

کس بات پر ایمان لائیں گے O ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر (خرابی اور) ہلاکت ہے O جو اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں کو جو اس پر

تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

پڑھی جاتی ہیں سنتا ہے پھر تکبر میں آ کر اپنی ہٹ پر جم جاتا ہے گویا کہ اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں تو اسے دردناک عذاب کی خوشخبری

اَلِيْمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

سنا دیجئے O اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت پر اطلاع پاتا ہے تو وہ اس کی ہنسی اڑاتا ہے ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا

بڑی ذلت کا عذاب ہے O اور ان کے مرنے کے بعد ان کے لیے جہنم ہے اور ان کا کمایا ہوا

دیتا ہے اور ہواؤں کو بدلتا رہتا ہے کبھی پروائی، کبھی پچھواؤ، خشک، تر، سرد، گرم، رحمت، عذاب ان باتوں میں عقل و تصدیق والوں کے لیے عجیب عجیب نشانیاں ہیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ خدا کی ظاہر کھلی نشانیاں ہیں جو ہم تم پر بذریعہ جبرائیل (علیہ السلام) اتارتے ہیں محض حق و انصاف والی جس میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں تاکہ حق و باطل الگ الگ ہو جائے، جب یہ اس پر بھی ایمان نہیں لاتے تو اب یہ اس کے بعد اور کون سی کتاب پر ایمان لائیں گے یعنی نہ اس کتاب سے بڑھ کر کوئی ہدایت نہ اس کے بعد کوئی ہدایت کی کتاب اترنے والی ہے، یہ آخری کتاب آخری نبی پر اتری ہے، قیامت تک کے لیے ہدایت ہے۔

۷ تا ۱۱۔ یعنی نہایت افسوس و حسرت ہے یا ویل دوزخ کے تالاب یا ریم و خون کا چاہ (کنواں) نام ہے اس کے لیے ہے جو جھوٹا ہے، نبی کریم اور مسلمانوں پر جھوٹی تہمت رکھتا ہے، فاسق فاجر کافر ہے یعنی نضر بن حارث کہ وہ خدا کی صاف روشن آیتیں سنتا ہے اور وہ اس پر پڑھی جاتی ہیں، خدا کے اوامر و نواہی اس کو پہنچتے ہیں اور پھر وہ ایمان نہیں لاتا، پھر بھی غرور و تکبر سرکشی کے مارے خواہ مخواہ انکار ہی کیے جاتا ہے اور سب کچھ سن سنا کے ان سنا کر دیتا ہے گویا کچھ بھی نہیں سنا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کو دردناک عذاب کی یقینی خوشخبری پہنچا دو اور پیش گوئی کر دو چنانچہ بروز بدر نہایت ذلت سے مارا گیا۔ جب یہ ہماری مقدس آیتوں میں سے کچھ سنتا ہے تو اس سے مذاق اور مسخرہ پن کرتا ہے، ایسوں کو سخت ذلت رساں عذاب ہوگا، یہ یہاں خوب

شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ ط

ان کو کچھ کام نہ دے گا اور نہ وہ حمایتی کچھ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا تھا اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے O

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ

یہ تو (ان کو) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے درد ناک

اَلِيْمٌ ۝١١ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ ع ١١ / ١٧

عذاب کی سخت سزا ہے O اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ اس کے

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي

حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو O اور اس نے آسمان و زمین

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کی سب چیزوں کو اپنے حکم سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے بے شک اس میں فکر کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O

يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ

(اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام!) آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ جو اللہ تعالیٰ کے واقعات کی امید اور پروا نہیں کرتے (یعنی عذاب الٰہی سے نہیں ڈرتے) ان سے ابھی

مذاق اڑائیں گے ان کے آگے جہنم ہے، مرتے ہی داخل دوزخ کر دیا جائے گا، انہوں نے دنیا میں جو مال و منال، عزت و حشمت جمع کیا ہے اور جو کام کیے ہیں ان کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے اور نہ وہ وہاں ان کی مدد کریں گے جن کو انہوں نے سوائے خدا کے اپنا معبود بنایا تھا اور اپنا رب و مالک ٹھہرایا تھا اور ان کو وہاں سخت عذاب ہو گا، نضر بن حارث کی شان میں یہ آیت اتری۔ یہ قرآن بڑی اچھی ہدایت ہے گمراہی سے بچانے والا، جو اپنے رب کی آیتوں کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا انکار کرتے ہیں اور کافر ہیں ان کو سخت ذلت رساں عذاب پہنچے گا۔

۱۲ تا ۱۳- اے لوگو! خدا تعالیٰ وہ پاک ذات اقدس ہے کہ اس نے تمہارے واسطے دریا کو مسخر کر دیا کہ اس میں کشتیاں خدا تعالیٰ کے حکم و قدرت سے چلیں تاکہ تم شہر بہ شہر جا کر خدا تعالیٰ کا رزق تلاش کرو اور اس کا فضل ڈھونڈو اور اس کا شکر ادا کرو۔ اس نے تمہارے لیے وہ چیزیں مسخر کر رکھی ہیں جو آسمانوں میں ہیں آفتاب و ماہتاب ابر و باد اور جو کچھ زمین میں ہیں درخت، پتھر، جانور، دریا، پہاڑ، اس بات میں خدا تعالیٰ کی قدرت کی عجیب عجیب نشانیاں اور عبرتیں ان کے لیے ہیں جو خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں غور کی نظر دوڑاتے ہیں اور تفکر کرتے ہیں اور ٹھنڈے دل سے سوچتے ہیں۔

۱۴ تا ۱۵- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں سے جو ایمان لائے کہہ دیجیے کہ جو کافر ہیں، خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور اس کی عادتوں سے کہ دم میں کیا سے کیا کر دیتا ہے خوف نہیں کھاتے ان سے درگزر کریں اور ابھی بدلہ نہ لیں،

اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ

درگزر کریں (اور ان سے کوئی انتقام نہ لیں) تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کی بدکرداری کا خود بدلہ دے O جو نیک کام کرتا ہے تو وہ

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

اپنی ہی بھلائی کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی برا کام کرتا ہے تو وہ اپنے ہی سر پر وبال لیتا ہے پھر تم کو اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا O اور بے شک ہم نے

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے روزی بھی دی اور ہم نے ان کو

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ ۚ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا

اپنے زمانے والوں پر بزرگی بھی دی O اور ہم نے ان کو اس دین کی روشن دلیلیں بھی عطا فرمائیں پھر

اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

انہوں نے ان کے پاس علم آنے کے بعد ہی صرف آپس کی ضد سے (دین میں) اختلاف کیا' بے شک آپ کا رب

يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ

ان کے درمیان قیامت کے دن جس چیز میں وہ اختلاف کرتے ہیں خود فیصلہ فرما دے گا O پھر ہم نے آپ کو

وہ ظلم بھی کریں تو بھی جواب نہ دیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کام کا بدلہ دے' تم جو صبر کرو تو اس کا ثواب تم کو دے اور وہ جو ظلم کریں تو اس کا عذاب ان کو دے (یہ حکم قبل ہجرت و جوب جہاد تھا) جو اچھے کام کرے گا ایمان خالص لا کر اعمال صالحہ کرے گا تو اپنے لیے خود ثواب پائے گا اور جو بدکاری کرے گا' شرک کرے گا تو وہ خود اپنا نقصان کرے گا' سزا پائے گا۔ تم سب کے سب مرنے کے بعد اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جاؤ گے اور اپنا اپنا کیا بھگتو گے۔

۱۶ تا ۲۰۔ ہم نے بنی اسرائیل کو ان کے زمانہ میں کتاب دی' حکم' علم' فہم' نبوت بخشی' اپنا قاصد بنا کر بھیجا' ان کے لیے اچھی پاک نعمتیں غیب سے کھانے کیلیے اتاریں جیسے من و سلویٰ یا مراد غنیمتیں ہیں اور ان کو اس زمانہ میں سب جہانوں سے افضل کر دیا۔ سب کا سردار بنایا۔ ان کو حلال حرام اوامر نواہی سکھائے۔ کھلے کھلے صاف دلائل اتارے اور ان کی کتابوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا صاف صاف بیان کر دیا' جب وہ آئے تو ان کو کچھ شک و شبہ نہ رہا' سب کو یقین تھا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور یہ سچے آخری نبی ہیں' مگر وہ غرور و حسد میں مبتلا ہو کر اختلاف کرنے لگے اور دیدہ و دانستہ جان بوجھ کر ہر طرح کے علم و یقین و اتمام حجت کے بعد عناداً کافر رہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب ان سب مذہبوں میں بروز قیامت فیصلہ کر دے گا اور جو اختلاف تھے ان کو اٹھا دے گا۔ جب بنی اسرائیل کا زمانہ گزر چکا تو یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا اور مضبوط شریعت' سچا راستہ' سیدھا طریقہ اپنی اطاعت کا آپ کو بتایا۔ اب آپ اس کی اتباع کریں'

عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا

اس دین کے عمدہ راستے پر قائم کیا تو آپ اسی پر چلیے اور جاہلوں (نادانوں) کی خواہشات

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

پر نہ چلیے O بے شک وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ کام نہ دیں گے اور بے شک

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ

ظالم آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور پرہیز گاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے O یہ (قرآن) لوگوں کے دلوں

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا

کی آنکھیں کھولنے والا ہے اور یقین کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے O کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیاں کمائی ہیں

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً

یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور ان کی اور ان کی زندگی اور

مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ ۲ ع ۱۰ ۱۸

موت برابر ہو جائے یہ تو بہت ہی بُرا فیصلہ کر رہے ہیں O اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں

اس پر خود بھی قائم رہیں اور ان کو بھی ہدایت کریں۔ ان کی اطاعت نہ کریں، کہا نہ مانیں، ان سے بیزار رہیں جو خدا تعالیٰ کو نہیں جانتے اس کی توحید کو نہیں مانتے یعنی یہود و نصاریٰ و مشرک۔ اگر بفرض محال تم اگر ان کا کہا مانو گے تو تمہیں کیا فائدہ ملے گا، یہ تمہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچا نہ سکیں گے، کچھ بھی تو فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ ظالم کافر آپ سے کیونکر ملیں ﷺ کیونکر آپ سے محبت ملاپ اختیار کریں گے، وہ تو کافر کافر آپس ہی میں دوست یار مددگار آشنا ہیں۔ اور سچے مسلمانوں، پرہیز گاروں، شرک و فواحش سے بچنے والوں کا تو خدا ہی ناصر، مددگار، کفیل کار ہے، پھر ان کو کس کی پروا۔ یہ قرآن پاک عجب نور ہے، روشنی ہے، پاکیزہ بیان ہے۔ مضبوط دلیلیں ہیں۔ تمام جہان کے آدمیوں کے لیے گمراہی سے بچانے والا، ہدایت دینے والا، رحمت والا ہے۔ عذاب سے نجات دلانے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر اور اس کے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان و یقین لاتے ہیں۔

۲۱ تا ۲۲- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ لوگ جو بے دھڑک برائیاں کرتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں عذاب سے نہیں ڈرتے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو بروز قیامت ثواب رحمت میں مسلمانوں جیسا کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے، اعمال صالحہ خالصتاً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کیے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے نہ ان دونوں گروہوں کی زندگی اور موت یکساں ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ مسلمانوں کی زندگی بھی اچھی، موت بھی اچھی اور

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

اور زمین کو حق کے ساتھ (درستی سے) بنایا اور اس لیے کہ ہر شخص اپنے کیے کا بدلہ پائے اور ان پر کوئی

يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى

ظلم نہ کیا جائے گا O بھلا اس شخص کو تو دیکھئے کہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرایا اور اللہ تعالیٰ نے باوجود اس کے (سمجھ دار) اور علم والا

عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ

ہونے کے اس کو گمراہی میں چھوڑ دیا اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر کر دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا (یعنی اس نے اپنے علم اور حواس

فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا

سے کچھ کام نہ لیا) تو اللہ تعالیٰ کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے کیا تم دھیان نہیں کرتے O اور کافروں نے کہا: یہ تو صرف

کافروں کی زندگی موت دونوں یکساں۔ دونوں بری۔ کیا یہ کافر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی اور مسلمانوں کی زندگی موت یکساں ہو گی یعنی جیسے وہ دنیا میں مال منال میں زائد ہیں یونہی آخرت میں زائد رہیں گے؟ تو ایسا نہ ہوگا بلکہ مسلمانوں کی حالت ہر حال میں ان سے اچھی رہے گی۔ یہ کیا برا حکم کرتے ہیں اور خلاف حق وانصاف رائے لگاتے ہیں۔ شرک وتوحید برابر کیے دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو انصاف وعدالت سے حق طور پر بنایا' اپنی حقانیت کی دلیل بنایا' محض کھیل کود کے طور پر نہ بنایا۔ آسمان وزمین ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں' یہ نہیں کہ جو ہو گیا سو ہو گیا پھر اس سے سروکار نہ رہا۔ ان کو دلائل کو دیکھ کر ہمارے حق ہونے پر یقین کرنا چاہیے اور ہمارے احکام پر ایمان لانا چاہیے' ہماری وحدانیت کو تسلیم کرنا چاہیے' بلکہ ہر شخص نیک وبد کو اس کے اچھے برے کاموں کی پاداش ملے گی اور رتی رتی ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا اور کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا کہ بھلائی کم ہو برائی زائد۔ عتبہ' شیبہ' ولید نے حضرت علی اور حمزہ اور عتبہ بن حارث صحابہ سے بروز بدر کہا کہ اگر آخرت حق ہوگی تو بھی ہم ہی اچھے رہیں گے جیسے دنیا میں ہم تم سے عزت مال ومنال میں زائد ہیں' اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۲۳- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم نے اس شخص کا حال دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا خدا بنا لیا' جس بت کو چاہا پوجا' جب چاہا چھوڑ دیا اور کو پوجنے لگا' خدا کو اپنی خواہش کا تابع بنا لیا (یعنی نضر بن حارث یا ابوجہل یا حارث بن قیس) خدا نے اپنے علم ازلی کے مطابق اس کو گمراہ کیا یعنی جیسا کہ خدا جانتا تھا کہ اس کی قسمت میں گمراہی ہے وہی ہوا۔ خدا نے اس کے کانوں پر مہر لگا دی کہ وہ حق سن کر قبول نہ کرے' دل پر چھاپ لگا دی کہ کچھ نہ سمجھے' اس کی آنکھوں پر گاڑھا پردہ ڈال دیا کہ حق نہ دیکھ سکے۔ جب اس کی قسمت میں ایمان نہیں' گمراہی کا تمغہ ازل سے اس کو ملے گا تو اب خدا کے ارادہ کے بعد کون اس کو ہدایت کر سکتا ہے' کیا اے کفار مکہ! تم اتنا نہیں سمجھتے کہ خدا ایک ہے' وحدہ لاشریک لہ ہے' تم سمجھانے سے بھی نہیں سمجھتے۔

۲۴ تا ۲۶- اور کفار مکہ کہتے ہیں کہ قیامت کوئی شئے نہیں' دنیا ہی دنیا ہے' یہیں کی زندگی ہے بس اس کے بعد اور کچھ نہیں یونہی زندگی وموت ہوتی چلی آئی ہے' باپ دادا مرے بیٹے پوتے زندہ ہوئے یکے بعد دیگرے یونہی مرتے جیتے چلے جاتے

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم

ہماری دنیا ہی کی زندگی ہے، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے پر ہمیں یقین نہیں) اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے

بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٢٤﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

(خالق زمانہ کوئی نہیں ہے) حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ محض اپنی اٹکلیں اور گمان دوڑاتے ہیں ○ اور جب ان کے سامنے ہماری روشن

آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی حجت صرف یہی ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے

كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ

ہمارے سامنے) لے آؤ ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو موت دے گا پھر تم کو قیامت

الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ ۳ ع ۵ ۱۹

کے دن اکٹھا کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور آسمانوں و زمین کی بادشاہی

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿٢٧﴾

صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو جھٹلانے والوں کو اس دن نقصان اور تباہی ہو گی ○

ہیں اور یونہی چلے جائیں گے' زمانہ گردش رات دن کا گزرنا مہینے برس کی گردش ہم کو فنا کر دے گی پھر لوٹ کر کہاں آنا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ فقط خیالات پکاتے ہیں' گمان سے قیاس لگا لگا کر عقیدے بنا لیتے ہیں' یہ خود شک میں متردد ہیں' ان کو یقین نہیں' ان کے پاس کوئی دلیل عقلی یا نقلی اس بات پر نہیں فقط خیالی ڈھکوسلے ہیں۔ جب ان کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں جو روشن دلائل ہیں اوامر و نواہی حلال و حرام کا بیان اور قیامت کا ذکر تو یہ کوئی دلیل اور حجت سوائے اس کے نہیں لا سکتے کہ اگر اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اس بات میں سچے ہو کہ قیامت آنے والی ہے اور ہم مرنے کے بعد پھر اٹھیں گے تو لاؤ ہمارے باپ دادوں کو تو زندہ کر کے ہمارے سامنے لاؤ' ہم ان سے مرنے کے بعد کا حال پوچھیں اور دریافت کریں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ اگر تم میرے سچے ہونے کا انکار کرتے ہو تو دنیا میں کیے جاؤ مرنے کے ساتھ ہی قبر میں پہنچ کر یقین کر لو گے' ضرور ضرور خداوند کریم تم کو زندہ کرے گا یعنی قبر میں' پھر مارے گا یعنی قبر ہی میں پھر تم سب کو بروز قیامت جمع کرے گا' ان باتوں میں کوئی شک نہیں مگر اکثر آدمی یعنی اہل مکہ وغیرہ اس کو نہیں جانتے نہیں مانتے۔ بعض تقدیم تاخیر بتاتے ہیں یعنی خدا تم کو دنیا میں مارے گا' پھر قبر میں زندہ کرے گا' پھر قیامت میں زندہ کر کے اکٹھا کرے گا یا یہ کہ دنیا میں زندہ کرتا ہے پھر مارتا ہے اور قبر میں لے جاتا ہے پھر قیامت میں سب کو جمع کرے گا۔

۲۷ تا ۳۲۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شئے کا مالک ہے' آسمان و زمین کا ملک سب اسی کا ہے' دونوں کے خزانے ہوائیں' بارش'

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

اور تم ہر گروہ کو (خوفِ الٰہی) سے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے دیکھو گے' ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) آج تم کو

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا O یہ ہمارا لکھا ہوا دفتر تم پر سچ سچ بولتا ہے' جو کچھ تم کرتے تھے ہم اس کو لکھواتے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ

رہتے تھے O پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں

رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫

داخل فرمائے گا یہی کھلی ہوئی کامیابی ہے O لیکن جو کافر ہوئے (تو ان سے کہا جائے گا:)

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

کیا تم پر ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں تو تم نے (ان پر ایمان لانے سے) غرور و تکبر کیا اور تم نافرمانی کرنے کے عادی تھے O

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا

اور جب کہا جاتا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت کے متعلق) سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں تو تم کہتے تھے:

گھاس وغیرہ سب اسی کے ہیں' جب قیامت قائم ہو گی اس دن مبطل یعنی جھوٹے مذہب والے شرک والے سب خائب و خاسر ہوں گے' نقصان میں پڑیں گے' نہ دنیا رہی نہ ثواب ملا۔ اے رسول! اس دن یہ حال نظر آئے گا کہ ہر گروہ دہشت کے مارے گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے' سب اکٹھے ہوں گے' ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال دینے کے لیے بلایا جائے گا۔ بعض کے سیدھے بعض کے الٹے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا: آج تم سب کو دنیاوی کاموں کی سزا دی جائے گی' اگر تم اس وقت انکار کرو گے تو فائدہ نہ دے گا اس لیے کہ نامۂ اعمال سب کے سامنے ہاتھوں میں موجود ہے۔ دیکھو یہ کتاب ہماری تم پر برابر سچی گواہی دے رہی ہے' ایک بات بھی تو جھوٹی نہیں۔ تم کہتے تھے کہ ہمیں کون دیکھتا ہے؟ حالانکہ ہم تمہاری بات جو تم کرتے تھے یا کہتے تھے برابر لکھتے جاتے تھے۔ پس جو مسلمان ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے ہیں' اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے ہیں خدا ان کو اپنی رحمت میں' اپنی جنت میں' اپنی نعمت میں داخل فرمائے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی و فلاح عظیم ہے کہ جنت و مافیہا ملی دوزخ و مافیہا سے بچے۔ یہ ان کا حال ہے جن کے سیدھے ہاتھوں میں نامۂ اعمال ملیں گے۔ اور جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتے تھے کافر تھے ان سے کہا جائے گا: کیا تم پر رسول نہیں آئے۔ کیا تم کو رسولوں نے ہماری آیتیں نہیں سنائی تھیں' اوامر و نواہی تم کو نہیں پہنچے تھے۔ ضرور پہنچے تھے مگر تم نے ایمان لانے سے غرور و تکبر کیا' سرکشی کی اور تم دنیا میں نافرمان مشرک رہے۔ جب تم سے کہا جاتا تھا کہ خدا وحدہ لاشریک سچا ہے اور یہ یقینی

نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَیۡقِنِیۡنَ ﴿۳۲﴾

ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ہم تو (اس کو) صرف ایک خیالی بات جانتے ہیں اور ہمیں (اس کا) کچھ یقین نہیں O

وَبَدَا لَهُمۡ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۳﴾

اور ان پر ان کے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور انہیں وہ (عذاب) گھیر لے گا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے O

وَقِیۡلَ الۡیَوۡمَ نَنۡسٰىكُمۡ كَمَا نَسِیۡتُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِكُمۡ هٰذَا وَمَاۡوٰىكُمُ

اور فرمایا جائے گا: آج ہم تم کو اسی طرح چھوڑ دیں گے جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا

النَّارُ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمۡ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذۡتُمۡ اٰیٰتِ اللّٰهِ

اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں O یہ (سزا) اس لیے ہے کہ بے شک تم نے اللہ تعالیٰ

هُزُوًا وَّغَرَّتۡكُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا ۚ فَالۡیَوۡمَ لَا یُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَ

کی آیتوں کو ہنسی میں اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈالا تو آج نہ ان کو دوزخ سے نکالا جائے گا اور نہ

لَا هُمۡ یُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡاَرۡضِ

ان کا کوئی عذر ہی قبول ہو گا O تو ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں کا رب اور

بات ہے کہ تم مرنے کے بعد پھر اٹھو گے' قیامت حق ہے' اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم قیامت نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہے' ہم تو فقط خیال سمجھتے ہیں یونہی گڑھی ہوئی بات ہے۔

۳۳ تا ۳۷- اور وہ جتنی بری باتیں دنیا میں کرتے تھے اور چھپاتے تھے وہ سب بروز قیامت ظاہر ہوگئی ہوں گی اور سب ان کے پیش نظر ہوں گی۔اور جو مسخرہ پن کرتے تھے اور جب رسول کا ذکر کرتے تھے تو وہ ہنستے تھے یہ ان کو لے ڈوبا اور اسی نے آکر ان کو گھیر لیا۔اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ تم دنیا میں قیامت کے دن کو بھولے ہوئے تھے' ہماری ملاقات کی یاد سے بالکل غافل تھے یونہی اب ہم تم کو دوزخ میں ڈال کر ہمیشہ کے لیے چھوڑتے ہیں جیسے کوئی بھول جاتا ہے' کبھی تمہارے نکالنے کا ارادہ بھی نہ ہوگا' دوزخ ہی تمہارا ہمیشہ کا ٹھکانہ ہے' اب تمہاری مدد کو کوئی نہ آئے گا اور نہ ہی تمہیں عذاب سے چھٹکارا ملے گا۔یہ عذاب یونہی تو تم کو نہیں دیا گیا تم لوگ دنیا میں خدا تعالیٰ کی آیتوں کو کھیل سمجھا کرتے تھے رسول و قرآن پاک و ذکر الٰہی سے تمسخر کیا کرتے تھے۔تم دنیا کی زینت و عیش و عشرت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو بیٹھے تھے' دنیاوی زندگی نے تم کو دھوکہ میں ڈال رکھا تھا' تمہارا یقین تھا کہ ہم کو کبھی عذاب نہ ہوگا تو اب تم سے کبھی عذاب جدا نہ ہوگا' اس دن وہ عذاب میں پڑ کر پھر نہ نکلیں گے اور نہ ہی ان کو عذر و معذرت کی اجازت دی جائے گی کہ پھر دنیا میں لوٹ جائیں' یہ وہی لوگ ہوں گے جن کے بائیں ہاتھوں میں اعمال نامے ہوں گے۔ پس تمام تعریفیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ

زمین کا رب اور سارے جہانوں کا رب ہے O اور آسمان و زمین میں اسی کے لیے بڑائی ہے اور وہی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع

زبردست (اور) حکمت والا ہے O

ع ۴ ۱۱ ۲۰

ہی کی پاک ذات کے لیے ہیں کہ جس کے قبضۂ قدرت میں تمام آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی ہے۔ حاکم، پروردگار ہے، سب جہانوں کا مالک ہے۔ ہر وہ شئے جو کہ آسمانوں میں ہے اور جو کہ زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور عظمت و کبریائی و برتری اسی کی شان کے لائق ہے، آسمانوں اور زمین میں اس کی عظمت کا ہر جگہ نشان موجود ہے، وہ سب سے اعظم و اعلیٰ ہے، وہ عزت والا ہے، غلبہ والا ہے، اپنے ملک میں جیسا تصرف چاہے فرمانے والا ہے، حکیم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ احقاف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پینتیس آیات، چار رکوع ہیں

حٰمٓ ⓵ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ⓶

حٰمٓ O یہ کتاب اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے کی طرف سے اتاری گئی ہے O

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ

اور ہم نے آسمان و زمین کو اور ان دونوں کے درمیان کی چیزوں کو حق کے ساتھ (درستی سے) اور ایک مقررہ میعاد تک

مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ⓷ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

کے لیے ہی بنایا ہے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے (یعنی قرآن سے) تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں (اور ایمان نہیں لاتے) O (اے نبی!)

مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ

آپ فرمایئے: بھلا بتاؤ تو سہی جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ زمین میں انہوں نے کون سی چیز پیدا کی

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ

یا آسمانوں (کی پیدائش) میں ان کا کچھ حصہ ہے اگر تم سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی

سورۃ الاحقاف

یہ سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی سوائے ''و شھد شاھد'' کے کہ یہ مدنی ہے عبداللہ بن سلام کی شان میں اتری اور تین آیتیں ''ووصینا الانسان'' سے ''اساطیر الاولین'' تک حضرت ابوبکر اور ان کے لڑکے عبدالرحمٰن کے بارے میں نازل ہوئیں اگرچہ ان دونوں باتوں میں اختلاف ہے جیسا کہ آئندہ آتا ہے۔

۱ تا ۲- ''حم'' میں وہی دو قول ہیں ایک بمعنیٰ ''قضی الامر'' دوسرے ان حروف کی قسم کھائی گئی ہے کہ قسم ان کی یہ قرآن پاک وہ مقدس کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کی معرفت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی وہ اس کا سچا کلام ہے جو عزت والا اور غالب ہے کافروں سے بدلہ لینے والا اپنے حکم و تقدیر میں حکمت والا ہے۔ اسی نے سب اچھے اچھے حکم کیے ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ شرک کو حرام کیا۔

۳- ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں عجائب غرائب قدرت ہیں ان سب کو بے ہودہ بے فائدہ فضول پیدا نہیں کیا بے کار نہیں بنایا بلکہ حق و انصاف کے لیے بہ مقتضائے حکمت و عدالت ایک وقت معین مخصوص تک کے لیے کہ اس کے بعد سب فنا ہو جائیں گے۔ اور جو کافر ہیں یعنی اہل مکہ وغیرہ وہ ان آیتوں اور دلیلوں سے جن سے ان کو رسول سمجھاتے اور ڈراتے ہیں روگرداں ہیں منہ پھیر لیتے ہیں نہ مانتے ہیں نہ سوچتے ہیں رسول و قرآن کے منکر ہیں۔

۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کافروں سے پوچھیں کہ اے کافرو! بتوں کو پوجنے والو! تم مجھ کو یہ بتاؤ

أَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ

کتاب یا (پہلوں کا) کچھ بچا کھچا علم ہی لے آؤ O اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا

يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیز کو پوجتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار نہیں سن سکتی (اور نہ اس کو جواب دے سکتی

وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ

ہے) اور انہیں ان کی پوجا کی خبر بھی نہیں O اور جب (قیامت میں) آدمی اکٹھے کیے جائیں گے تو (جن کی یہ پوجا کرتے تھے) وہ ان کے

أَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے O اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ ط

اپنے پاس آئی ہوئی سچی بات کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے O

اور جو کچھ جانتے ہو اس کی خبر دو کہ آیا ان چیزوں نے جن کو تم پوجتے ہو اور سوائے خدا تعالیٰ کے ان کو معبود کہتے ہو کچھ پیدا بھی کیا یا نہیں؟ اگر پیدا کیا تو بتاؤ کہ وہ کیا ہے آیا زمین کا کچھ حصہ پیدا کیا یا یہ کہ خدا تعالیٰ کے آسمانوں کے بنانے میں شریک و معاون تھے کہ خدا تعالیٰ اور یہ دونوں اس میں ساجھی اور شریک ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو اس کی کوئی دلیل بھی ہے یا فقط خیال ہی خیال۔ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل دکھاؤ' اس قرآن پاک سے پہلے جو اور پیغمبروں پر آسمانی کتابیں نازل ہوئی ہیں انہی میں کچھ دکھاؤ' تم پر کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہو تو وہی دکھلا دو' یا پرانے علماء و فضلاء و حکماء و انبیاء کے کسی قول سے سند پکڑو' یعنی یہ ایسی بات ہے جس کو کبھی کسی پیغمبر یا حکیم عاقل نے اختیار نہیں کیا نہ اس پر کوئی عقلی دلیل ہے نہ نقلی فقط لغو خیال ہی خیال ہے۔

۵ تا ۶- اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور حق و ہدایت سے دور کون ہو گا جو شرک کرتا ہے' خدا تعالیٰ کے سوا اوروں کو معبود بناتا ہے اور ایسوں کو پکارتا ہے جن میں بات کرنے کی بھی طاقت نہیں اور جو قیامت تک ان کو جواب نہ دے سکیں اگرچہ یہ ان کو لاکھ پکار پکار کے تھک جائیں' یہ فضول ان کی پرستش کرتا ہے' ان کو پکارتا ہے اور وہ اس کے پکارنے سے بے خبر اور بالکل غافل ہیں۔ جب قیامت قائم ہوگی اور لوگ عرفات میں جمع ہوں گے تو خود وہ جن کو یہ پکارتا ہے اس کے دشمن ہو جائیں گے اور عبادت سے بے زاری ظاہر کریں گے تو جو ایسوں کو پوجتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے۔

۷ تا ۸- اور جب قرآن پاک کی آیتیں ان کو سنائی جاتی ہیں جو نہایت صاف اور واضح ہیں' کھلے ہوئے معجزات و دلائل نبوت اوامر و نواہی وغیرہ سمجھائے جاتے ہیں تو کافر سچی یقینی باتوں کو کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے اور ظاہر جھوٹ۔ بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر محمد نے افتراء کر لیا ہے' تہمت باندھ لی ہے۔ خود کہہ لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا نام لے

أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ

کیاوہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو نبی (علیہ السلام) نے اپنے آپ بنالیا ہے (اے نبی علیہ السلام!) آپ ان سے فرمائیے کہ اگر میں نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے

اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ

توتم کواللہ تعالیٰ کے مقابلے میں میرا کچھ اختیار نہیں (یعنی تم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مجھے نہیں بچاسکتے) وہ خوب جانتا ہے جن فضول باتوں میں تم مشغول ہواور

بَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ

میرے اور تمہارے درمیان میں اسی کی گواہی کافی ہے اور وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ میں کوئی انوکھا (اور میں کوئی نیا) رسول نہیں

مَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ

ہوں (بلکہ مجھ سے پہلے بہت سے رسول آچکے ہیں) اور میں (اپنی اٹکل سے) نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (بلکہ

دیا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ اگر بفرض محال تمہارے کہنے کے مطابق خدا تعالیٰ پر افتراء کرلیا ہے تو اس کا عذاب بھی مجھے خدا تعالیٰ ضرور دے گا اور جب اس کا عذاب آئے گا تو مجھے کیا نفع دو گے۔ تم خدا کے عذاب کے مالک نہیں ہو کہ مجھے بچالو' پھر مجھے کیا پڑی تھی کہ تمہارے سمجھانے کے لیے میں دیدہ دانستہ نبوت کا دعویٰ کر کے خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے لگتا اور اس کے عذاب کا خوف نہ کرتا۔ خیر تم جو چاہو خیال کرو' وہ تمہاری سب باتیں جانتا ہے اور تم جن باتوں پر غور کرتے ہو اور اوہام باطل خیالات پکاتے ہو وہ سب باتوں کو جانتا ہے یعنی اگر میں افتراء کرتا تو وہ عالم ہے مجھ کو سزا دیتا۔ اور جب میں سچا رسول ہوں اور تم اس کا انکار کرتے ہو اور وہ جانتا ہے تو اب وہ ضرور تم کو سزا دے گا۔ پس مجھ میں اور تم میں اسی کی گواہی کافی ہے' وہ توبہ کرنے والوں پر مہربان اور ان کو بخشنے والا ہے۔

۹- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ میں کوئی نیا انوکھا رسول نہیں ہوں' یہ نہیں کہ سب سے پہلے میں ہی رسول بن کر اس دنیا میں آیا ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول آچکے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچائے وہی میں کرتا ہوں' میں کوئی غیب کی خبریں اپنی اٹکل اور قیافہ سے بنا کر سنانے والا نہیں ہوں بلکہ اس کی وحی سے کہتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے میرے اور تمہارے ساتھ جو کچھ ارادہ کیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا' میں ان سب کے تفصیلی حالات اپنے قیافہ اور اٹکل سے نہیں جانتا ہوں' میں تو فقط وہی جان سکتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے' جو میرا خدا مجھ کو بتاتا ہے یعنی علم غیب کا جاننا ذاتی طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے وہی مجھ کو بذریعہ وحی اس سے آگاہ کرتا ہے' رسول خزانہ غیب کے خود بخود مستقل حاکم نہیں ہوتے۔ بلکہ میں تو فقط اسی کی پیروی کروں گا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر وحی نازل ہوگی اور قرآن پاک میں حکم نازل ہوگا' میں فقط تم لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں جو تمہاری زبان میں تم کو صاف صاف سمجھائے دیتا ہوں۔ مشرک جو غیب کی باتیں پوچھتے تھے کہ ہم سب کب تک زندہ رہیں گے اور ہر شخص کا کیا کیا حال ہوگا' لڑائیوں کے حالات' بیماریوں کے حالات' قحط و فراخی کے حالات وغیرہ وغیرہ اس کا جواب یہ بتایا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ صحابہ جب کافروں کے ایذاء سے تنگ آ گئے تو وقت ہجرت پوچھنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی' اس میں یہ بتایا گیا کہ مستقل غیب دان ذاتی طور

اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ

اللہ تعالیٰ کی وحی سے جانتا ہوں جو یقینی اور قطعی ہے) میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف کھلم کھلا ڈر سنانے والا

بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ

ہوں ○ (اے نبی!) آپ فرمائیے: بھلا بتاؤ تو اگر قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (اور یقیناً ہے) اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل کا ایک گروہ (حضرت

ع ١٠ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

موسیٰ علیہ السلام یا عبداللہ بن سلام وغیرہ) اس پر گواہی دے چکا تو وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے تکبر کیا (اور ایمان نہ لائے) بے شک اللہ تعالیٰ نا انصاف لوگوں کو

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ

ہدایت نہیں دیتا ہے ○ اور کافروں نے مسلمانوں سے کہا: اگر یہ دین بہتر ہوتا تو مسلمان اس کی طرف ہم سے پہلے نہ پہنچ جاتے اور جب ان (کافروں) کو اس

فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا

(دین) کی ہدایت نصیب نہ ہوئی تو یہ کہیں گے: یہ تو پرانا بہتان ہے ○ اور اس کتاب سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب پیشوا اور

پر تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، وہ مجھے بذریعہ وحی غیب کی اطلاع دیتا ہے تو میں جو کچھ غیب کی خبریں بتاتا ہوں وہ اسی کی وحی کے ذریعہ بتاتا ہوں اور وہ یقینی ہوتی ہیں، ان میں اٹکل اور قیافہ کو دخل نہیں لہٰذا جو خبریں آپ نے قیامت تک کی دی ہیں وہ ضرور ہو کر رہیں گی، ان میں شک کرنا کفر ہے۔

۱۰- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان یہودیوں سے فرما دیجئے کہ اگر یہ قرآن پاک خدا تعالیٰ ہی کے پاس سے ہوا اور پھر تم نے اس کو نہ مانا کفر اختیار کیا حالانکہ اس کی گواہی تم ہی میں سے سچا گواہ دے چکا ہے وہ بنی اسرائیل ہی میں سے ہے یعنی عبداللہ بن سلام، اور خوب غور و تامل کے بعد ایمان لایا ہے اور اپنے جیسے ایک گواہ کی تصدیق و تائید کر چکا ہے یعنی بنیامین کی، اور گواہیوں پر گواہیاں گزرتی ہیں اور اس حالت پر بھی تم نے نہ مانا اور ایمان لانے پر غرور اور تکبر کیا تو پھر تم سے بڑھ کر نا انصاف و نافہم کون ہوگا، جب ان دلائل کے قائم ہونے کے بعد بھی تم کفر کرتے ہو تو جب عذاب آئے گا تو تم کیا کرو گے، خدا تعالیٰ اپنے دین کی ہدایت ظالم قوم کو نہیں کرتا اور اس مقدس مذہب کا راستہ نااہلوں کو نہیں دکھاتا ("شاھد" سے مراد بنیامن ہیں اور "مثلہ" سے مراد عبداللہ بن سلام ہیں یعنی بنیامین نے بھی عبداللہ بن سلام کی طرح اسلام قبول کیا اور گواہی دی اور یہ دونوں بنی اسرائیلی ہیں) لہٰذا اے یہودیو! اب تم کو انکار کی گنجائش نہیں بعض مفسر "مثلہ" سے مراد توریت اور شاہد سے موسیٰ علیہ السلام مراد لیتے ہیں، یعنی موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں قرآن کی گواہی دی تو اب اس کے ثبوت سے قرآن پاک کا ثبوت لازمی ہوا کہ اس میں قرآن پاک کی پیش گوئیاں موجود ہیں تو اگر تم توریت مانتے ہو تو قرآن و نبی آخر الزمان پر ایمان لانا ضروری ہوا، قرآن و نبی آخر الزمان کا انکار حقیقت میں توریت کا انکار ہے۔

۱۱ تا ۱۴- کافر مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد کا قول حق ہوتا اور مذہب اسلام اچھا ہوتا اور اس دین میں

وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) اس کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے (اور خبردار

ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

کر دے) اور نیکوں کو خوشخبری دینے والی ہے ○ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر (اس پر)

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٣ اُولٰٓئِكَ

ثابت قدم رہے تو نہ ان کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ یہی لوگ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٤ وَ

جنت والے ہیں' وہ اس میں اپنے اعمال کے انعام میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور

بھلائی ہوتی تو یہ لوگ کم درجہ والے غریب مسافر کم عقل والے ہم سے پیش قدمی کیونکر کر لیتے ہم میں عقل زائد مال زائد ہے' حالانکہ یہ نہیں جانتے کہ ہدایت و ضلالت تو خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ ہے' جب انہوں نے اسلام کی راہ نہ پائی اور کافر ہوئے تو اب جھوٹی جھوٹی باتیں بکیں گے' کبھی کہیں گے کہ یہ تو تہمت و افتراء ہے' اگلے وقتوں سے ایسا ہی ہوتا چلا آتا ہے وغیرہ وغیرہ' حالانکہ یہ قرآن سچا مقدس کلام الٰہی ہے جو حضور پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) پر توریت نازل ہو چکی ہے' وہ امام تھے' اس کا اتباع اس زمانہ میں ضروری تھا' وہ رحمت تھی' مسلمانوں کو عذاب سے بچانے والی تھی' اس کو یہ کب مانتے ہیں جیسے پہلے توریت اپنے زمانہ میں تھی یونہی اب یہ کتاب مقدس یعنی قرآن پاک ہے یعنی قرآن اس کے مخالف نہیں ہے بلکہ اصول میں توحید میں اس کی پیش گوئیوں کی تصدیق کرنے والا ہے یعنی اس میں نبی آخر الزمان کی صفت و شان و شوکت و حالت سب موجود ہے اور اصول دین میں اسی کے مطابق قرآن نازل ہوا ہے۔ یہ قرآن پاک خاص عربی فصیح زبان میں نازل کیا گیا کہ ان کو جنہوں نے ظلم و شرک کیا ہے ڈرائے اور ان کے لیے جو مشرف بایمان ہیں جنت و نعمت الٰہی کی بشارت ہے۔ بنی اسد و غطفان و حنظلہ کہتے تھے کہ کم مرتبہ والے غریب و مسافر لوگ ایمان لائے ہیں' بڑے بڑے مالدار ایمان نہیں لائے یہی دلیل ہے کہ اسلام حق نہیں اس کا جواب یہ نازل ہوا کہ۔

١٣ تا ١٤۔ جو لوگ مومن کامل ہیں' اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں دل و جان سے مستقیم ہیں' سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی طرف رجوع نہیں کرتے' کھیل کود لغویات ادھر ادھر بھٹکتے پھرنے سے پاک ہیں تو وہ مقرب دربار ہیں' ان کو نہ آئندہ عذاب کا کچھ خوف ہے نہ کسی پچھلی بات کا غم و ملال۔ یا یہ کہ جب اور لوگ کافر فاجر بروز قیامت خوف و حزن میں مبتلا ہوں گے وہ امن میں ہوں گے۔ وہ جنت والے ہیں' وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے' یہ ان کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

١٥ تا ١٦۔ ہم نے آدمی کو وصیت کی یعنی حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی احسان کرے' ان کی خدمت بجا لائے۔ اس کی ماں نے اس کو اپنے پیٹ میں بہ مشکل و مصیبت تمام اٹھایا اور یونہی مشکل سے اس کو جنا۔ اس کا ماں کے

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ

ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کا تاکید سے حکم دیا (کیونکہ) اس کی

كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ

ماں نے اس کو تکلیف سے (پیٹ میں) رکھا اور تکلیف سے جنا اور اس کو اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس

وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

مہینے میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب انسان اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے اس بات کی

الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائیں اور اس بات کی توفیق دے کہ میں وہ نیک کام کروں جو تجھے

وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۚ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

پسند ہوں اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح اور درستی رکھ (تاکہ ان کے کردار نیک ہوں) اور بے شک میں تیری طرف لوٹا اور بے شک میں مسلمان ہوں O

پیٹ میں رہنا اور پیدا ہو کر دودھ پینا سب تیس ماہ میں تمام ہوتا ہے یعنی اقل مدت حمل چھ مہینے اور اکثر مدت دو برس تو جولڑ کا مسلمان نیک بخت سعید ہوتا ہے وہ جب جوانی کو پہنچتا ہے یعنی اٹھارہ سال سے لے کر تیس سال کی عمر تک اور پھر پورا چالیس سال کا ہو جاتا ہے والدین کی خدمت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں کہ تو نے مجھے مشرف باسلام کیا اور میرے والدین کو بھی مشرف باسلام کیا اور مجھے ان کی خدمت سے مشرف کیا اور اس کی کہ اب آئندہ کو اعمال صالحہ کیا کروں وہ کام مجھ سے سرزد ہوں جو تیری مرضی کے عین مطابق ہوں جن کو تو پسند اور مقبول کرے اور جیسے تو نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اسلام دیا یونہی میری اولاد کو بھی صالح اور نیک بنانا اور مشرف باسلام کرنا پروردگار! میں تیری طرف متوجہ ہوں توبہ کرتا ہوں میں سچے دل سے اہل اسلام کے ساتھ ان کے دین پر ہوں (بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں نازل ہوئی کہ انہوں نے اٹھارہ برس کی عمر سے ہی رسول اللہ کی خدمت کی اور اڑتیس برس کی عمر میں ایمان لائے اور ان کے ماں باپ ان کی اولاد سب مشرف بہ اسلام ہوئے عبدالرحمٰن اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے ان کے لیے اسلام کی دعا مانگی جو مقبول ہوئی، بعض کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن کی شان میں ہے جبکہ وہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے اپنے لڑکے کے ایمان کی دعا مانگی کہ الٰہی! ہماری اولاد کو صلاح کار عطا فرما۔ چنانچہ چار پشت تک برابر مشرف باسلام وصحابہ ہونا سوائے ابوبکر کے کسی کو نصیب نہ ہوا۔ ابوبکر کے والد ابوقحافہ صحابی اور ان کی ماں صحابیہ خود ابوبکر صحابی ان کے لڑکے عبدالرحمٰن صحابی ان کے لڑکے محمد صحابی۔ بعض کہتے ہیں کہ خاص کسی کا بیان نہیں ہے بلکہ نیک بخت اولاد کی عام مثل ہے) تو جو ایسے لوگ ہیں سچے اسلام والے ہم ان کے اعمال صالحہ اچھی باتیں تو قبول کرتے ہیں اور ان کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں درگزر کرتے ہیں وہ لوگ جنت والے

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے اچھے کام ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے' یہ اس سچے وعدے

سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا

کے مطابق ہو گا جو ان سے کیا جاتا تھا (کہ وہ جنتیوں میں

يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ

ہوں گے) O اور ایک وہ بھی ہے جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: اُف تم سے تو دل پک گیا' کیا تم مجھے یہ

اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ

وعدہ دیتے ہو کہ میں (قبر سے زندہ ہو کر) پھر نکلوں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سے زمانے والے گزر چکے (اور ان میں سے اب تک کوئی زندہ نہ ہوا)

اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ ۗ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ ۖ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ

اور وہ دونوں (یعنی ماں باپ) اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں (اور اس اولاد سے کہتے ہیں:) او کم بخت! تیری خرابی ہو ایمان لے آ'

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ

بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے قصے کہانیاں ہیں (اور کچھ نہیں) O یہ وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ تعالیٰ کا) فرمان صادق

ہیں' یہ ان سے اللہ تعالیٰ کا یقینی سچا وعدہ ہے' یہ سچا وعدہ جو دنیا میں کیا جاتا ہے قیامت میں ملے گا اور ان سے کہا جائیگا کہ لو یہ وہی وعدہ ہے۔

۱۷ تا ۱۸۔ کافر اولاد ایسی ہوتی ہے کہ جب اس سے اس کے مسلمان ماں باپ ایمان لانے کو کہتے ہیں اور قیامت کے دن سے خوف دلاتے ہیں تو وہ کہتا ہے: تم پر افسوس ہے' تم تو بے وقوف ہو' تم جو قیامت کے دن کا ذکر کرتے ہو اور مجھ سے اس کا وعدہ کرتے ہو کہ میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو یہ تو نہ ہو گا' یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے ہزاروں لاکھوں قومیں گزر چکیں اور مر کر کوئی بھی زندہ نہ ہوا تو پھر میں کیسے زندہ ہو جاؤں گا اور وہ دونوں ماں باپ اس کے حال پر افسوس کرتے ہیں' خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں' فریاد کرتے ہیں' اس کو سمجھاتے ہیں کہ اے کم بخت! تجھ پر افسوس ہے۔ تجھ پر مصیبت آئے تو کافر نہ رہ مسلمان ہو جا' رسول و قرآن پاک کو مان۔ خدا تعالیٰ کا یقینی وعدۂ قیامت ضرور بالضرور پورا ہو کر رہے گا' وہ تو بے شک حق ہے' تو اور سارا جہان مرنے کے بعد جی اٹھیں گے۔ تو وہ کہتا ہے کہ یہ بات جو رسول کہتے ہیں یہ تو اگلے زمانے والوں کے بناوٹی قصے ہیں' ہمیشہ سے یونہی لوگ کہتے چلے آئے ہیں' صرف خیالات ہیں ان کا کیا اعتبار۔ تو ایسی کافر اولاد پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور نازل ہو کر رہے گا' وہ بھی ان ہی ہزاروں امتوں اور گروہوں میں شمار ہیں جو ان سے پہلے جن و انس میں سے کافر گزر چکے ہیں' وہ سب دوزخ میں جائیں گے' یہ بھی جائے گا۔ یہ سب لوگ کافر خود ہی خائب و خاسر

اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

آیا ان جن اور انسانوں میں سے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ بے شک وہ خود

خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا

نقصان اٹھانے والے ہیں O اور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ہیں اور تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلہ دے

یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ

اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا O اور جس دن کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے فرمایا جائے گا کہ) تم

طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ

اپنے حصے کی پاکیزہ چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں لے کر ختم کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج تم کو تمہارے اس

عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ

جرم کے بدلے میں کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کرتے تھے اور اس جرم کے بدلے میں کہ تم نافرمانی کرتے تھے

ہوئے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑا۔ دنیا میں چند روز رہ کر ہمیشہ کا عذاب بھگتنا۔

ف: پہلی آیت میں نیک بخت' سعادت مند' پاکباز مسلمان اولاد کا ذکر تھا۔ اس آیت میں نانہجار' ناخلف' بدکار اور کافر اولاد کا ذکر ہے کسی خاص شخص کا ذکر نہیں' عام مثل بیان ہوئی ہے مگر بعض علماء مثل صاحب تفسیر یہ خیال رکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جب ان سے ان کے باپ ابوبکر مسلمان ہونے کو کہتے تھے تو وہ حالت کفر میں ایسی باتیں کہا کرتے تھے۔

۱۹ تا ۲۰۔ ہر شخص کو بروز قیامت خواہ وہ مسلمان ہو خواہ کافر اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے درجات ملیں گے' اہل اسلام کو درجات جنت اہل کفر کو درکات دوزخ۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان کے اعمال کو کم نہ کرے اور پورا پورا ہر شخص کو بدلہ ملے کمی بیشی نہ ہو وہاں کسی شخص پر ظلم نہ ہوگا کہ نیکیاں خوامخواہ کم ہو جائیں یا برائیاں زائد۔ اس دن کافر دوزخ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور اس پر پیش ہوں گے اور افسوس و حسرت کریں گے' دنیا میں جو بھی انہوں نے اچھے کام کیے ہوں گے وہ سب کفر کے سبب ضائع و برباد ہو جائیں گے' ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم کو جو عیش و عشرت' آرام و راحت' مال' اولاد ملی تھی وہ سب تمہاری دنیا میں بھلائیوں کا بدلہ تھا جو تم وہیں پا چکے اور کھا چکے اور دنیا کی زندگی کی مزے لے چکے اور فائدے اٹھا چکے' اس لیے کہ تم کو تو قیامت کے دن کے قائم ہونے کا خیال تک بھی نہ تھا' اس دن کے لیے تو تم نے دنیا میں کچھ کیا ہی نہیں۔ تم تو دنیا ہی کو مایہ ناز بنا کر تکبر و غرور میں پڑے ہوئے رہتے تھے اور اسی کی اپنے دلوں میں تمنا اور آرزو کرتے تھے' تمہاری دلی تمنا تو وہیں دنیا ہی میں پوری ہوگئی' اب آج کے دن کے لیے بھلائی تو کچھ نہیں صرف گناہ اور برائیاں باقی رہ گئی ہیں۔ پس آج کے دن تم کو سخت عذاب دیا جائے گا اور اس کی سزا ملے گی جو تم بے فائدہ ناحق بات دنیا میں غرور و تکبر سے کیا کرتے تھے

وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ

ذلت کا عذاب دیا جائے گاO اور (اے نبی!) قوم عاد کے ہم قوم (ھود علیہ السلام) کو یاد کیجئے جب کہ انہوں نے مقام احقاف میں اپنی

وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا

قوم کو ڈرایا حالانکہ ان سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے تھے اور ان کے بعد بھی (باقی اقوام کو ڈرانے والے آئے) (اور وہ یہی کہتے تھے) کہ

اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو' بے شک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہےO تو وہ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس اس لیے

عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ

آئے ہو کہ ہم کو ہمارے (خاندانی) معبودوں سے پھیر دو تو تم جس عذاب کی ہمیں دھمکی دیتے ہو اسے ہم پر لے آؤ اگر تم سچے ہوO (ھود نے) فرمایا:

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ٘ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا

اس کی خبر (کہ وہ عذاب تم پر کب آئے گا) اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں تو تم کو (اپنے رب کے) وہ پیغام پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے لیکن میرے

ع ۲/۱۰ ۲

اور خدا تعالیٰ کے احکامات سے منکر تھے' فسق و فجور' کفر و معاصی بے دھڑک کرتے تھے۔

۲۱ تا ۲۳- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! قوم عاد کے پیغمبر کا ذکر سناؤ اور کافروں کو سمجھاؤ کہ عاد کا کیا حال ہوا تھا' جب ان کے پیغمبر نے اپنی قوم کو احقاف پر کھڑے ہو کر ڈرایا (احقاف جمع حقف ریت کا ٹیلہ کم اونچا نیچے سے دراز اوپر سے گول۔ بعض کہتے ہیں کہ یمن کی طرف ایک پہاڑ ہے' بعض مفسر شام میں بتاتے ہیں' بعض ریت کا پہاڑ یمن میں بتاتے ہیں کہ اس پر کھڑے ہو کر ڈرایا' بعض کہتے ہیں کہ ایک جنگل ہے عمان کے قریب' یا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کے پہاڑوں سے ڈرایا کہ بے انتہا دوزخ کے پہاڑ ہیں' ان پر یکے بعد دیگرے چڑھنا اترنا پڑے گا اور ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے تھے اور بعد کو بہت آنے والے تھے' سب رسول توحید الٰہی بتانے کو آئے۔ اسی طرح ہود (علیہ السلام) نے بھی عاد سے کہا کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کی پرستش نہ کرو' توحید کا اقرار کرو شرک کو چھوڑ دو' اگر نہ مانو گے تو مجھ کو خوف ہے کہ تم پر نہایت سخت دن کا عذاب آئے گا۔ وہ بولے کہ اے ہود! کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہم کو باتیں بنا کر ہمارے معبودوں سے بدعقیدہ کرو تاکہ ہم ان کی پرستش نہ کریں' جو ہمارا ایمان ہے ہم سے چھڑانا چاہتے ہو' ایسا خیال نہ کرو ہم چھوڑنے والے نہیں' اگر عذاب سے دھمکاتے ہو تو یہاں اس سے کون ڈرتا ہے' اگر سچے ہو تو لاؤ ہم کو سزا دلاؤ' ہم مشرک ہیں لو ہم کو ہلاک کراؤ۔ ہود (علیہ السلام) نے کہا: میں تو اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں' جو اس نے فرمایا سو تم کو سمجھا دیا' میں کوئی عذاب کا مالک نہیں ہوں' عذاب کے وقت کا علم اس کے پاس ہے کہ کب آئے گا؟ میں تو جو پیغام مجھ تک پہنچتا ہے تم لوگوں تک پہنچائے دیتا ہوں' توحید کا حکم کرتا ہوں' میں جہاں تک غور کرتا ہوں تو تم کو نری جاہل بے وقوف قوم پاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو عذاب کی جلدی مچاتے ہو اس سے ڈرتے نہیں۔

تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا

نزدیک تم نرے جاہل لوگ ہو O پھر جب انہوں نے (آسمان کے کنارے میں) بادل کی طرح پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا اس عذاب کو

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ

دیکھا تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے ہم پر برسے گا (ان سے کہا گیا کہ یہ بادل نہیں) بلکہ یہ تو وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے وہ ایک آندھی

اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ ۙ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ

تھی جس میں دردناک عذاب تھا O وہ (آندھی) اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو (تباہ اور) ہلاک کر رہی تھی تو صبح کو وہ اس حال میں رہ گئے

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ

کہ ان کے مکانوں کے (کھنڈرات) کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا' ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں O اور بے شک ہم نے قوم عاد کو وہ قدرت

فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ

اور طاقت دی تھی (اے مکے والو!) جو تم کو نہیں دی اور ہم نے ان کو کان' آنکھیں اور دل بھی دیئے تھے تو ان کے کان

وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ

اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل' ان کے کچھ کام نہ آئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا

۳ع۶ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا

انکار ہی کرتے رہے اور (آخر کار) جس عذاب کا وہ مذاق اڑاتے تھے اس نے آ کر انہیں گھیر لیا O (اے مکے والو!) بے شک ہم نے تمہارے

۲۴ تا ۲۵- جب مدت تک بارش نہ ہوئی اور ان کا کفر ویسا ہی رہا اور وہی عذاب کی خواہش۔ تو عذاب بادل کی شکل میں آیا' جب انہوں نے کالا کالا بادل اپنے شہر گاؤں کی طرف آتا دیکھا تو ناز و غرور سے کہنے لگے کہ عذاب کیا یہ تو بادل آیا' قحط دور ہوا' اب بارش ہوگی' کھیتی باڑی کا کام چلے گا۔ ہود (علیہ السلام) نے کہا کہ افسوس کہ یہ مینہ نہیں یہ تو وہی عذاب ہے جس کی تم کو جلدی تھی اور مانگتے تھے' یہ ہوا کا عذاب ہے' اس میں سخت سزا ہے' نہایت دردناک رنج دینے والا عذاب ہے۔ یہ ایسی ہوا ہے کہ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو زیروزبر ہلاک کر ڈالے گی۔ یہ کہہ کر ہود وہاں سے چلے گئے اور ان پر عذاب آ گیا' ان کا تختہ تباہ ہو گیا' اس سرزمین پر سوائے ان کے خراب خستہ مکانوں کے کوئی چیز نظر ہی نہ آتی تھی' کوئی بھی باقی نہ رہا۔ ہمارا دستور ہے کہ ہم مجرم مشرک قوم کو جب وہ نہیں سمجھتے یونہی بدلہ دیتے ہیں۔

۲۶ تا ۲۸- اے اہل مکہ! تم کو اپنے مال و دولت' قوت کا غرور ہے تو قوم عاد تم سے کہیں زائد قوی تھی' ان کو ہم نے وہ قوت و شوکت' مال و منال' اولاد' عمر بہت زائد دی تھی کہ تم کو اتنا دیا بھی نہیں' وہ بھی آدمی عقل و سمجھ والے تھے' ان کو ہم نے

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا

آس پاس کی بستیاں (ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے) ہلاک کر دیں اور ہم نے طرح طرح کی نشانیاں ظاہر فرمائیں تاکہ وہ باز آ جائیں ○ تو کیوں

نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا

مدد نہ کی اُن کی ان چیزوں نے جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا نزدیکی حاصل کرنے کو معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ (فرضی معبود) سب ان سے گم ہو گئے

عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَاۤ

(اور ان کی کچھ مدد نہ کی) اور یہ ان کا محض بہتان اور گھڑی ہوئی باتیں تھیں ○ اور (اے نبی! یاد کیجئے) جب کہ

اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

ہم نے چند جنوں کو آپ کی طرف پھیر دیا وہ کان لگا کر قرآن سننا چاہتے تھے پھر جب وہ وہاں (آپ کے قریب) آئے تو وہ (آپس میں ایک

قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

دوسرے سے اشارے سے) کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب پڑھنا ختم ہو گیا تو اپنی قوم کی طرف ڈر سنانے کے لیے واپس آئے ○

آنکھیں دی تھیں، کان دیئے تھے، دل دیئے تھے، ہوشیاری وغیرہ سب کچھ دیا تھا، تم سے زائد بھی تھے کم تو نہ تھے مگر جب عذاب آیا تو نہ ان کو ان کی قوت نے نہ آنکھ نے نہ کانوں نے نہ عقل و چالاکی نے نہ دل کی ہوشیاری نے کسی چیز نے بھی تو فائدہ نہیں دیا، کیونکر فائدہ دیتے وہ تو خدا تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے تھے، ہود (علیہ السلام) کو جھٹلاتے تھے، ان پر وہی عذاب آ پڑا جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ عاد کو جانے دو، اپنے شہر کے قرب و جوار میں دیکھو کتنے شہر گاؤں ہم نے ہلاک کر ڈالے اور ان کو کیسے کیسے سمجھایا اور اوامر و نواہی بھیجے، دلائل دکھائے کہ وہ کسی طرح سمجھیں اور کہا مانیں اور کفر سے توبہ کریں مگر جب انہوں نے نہ مانا تو عذاب نازل کر دیا گیا۔ ان پتھروں ان کے بتوں نے جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے اور اپنا ذریعۂ قرب شرک کو سمجھتے تھے کیونکر ان کی مدد نہ کی، وہ کیا مدد کرتے جب عذاب آیا سب شرک کفر بھول گئے، الگ الگ ہو گئے۔ ناامید خائب و خاسر ہو گئے، شرک ان کے بے ہودہ خیالات تھے، جھوٹا افتراء تھا جو وہ خدا پر جوڑ لیتے تھے۔

۲۹ تا ۳۲۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے قوم جن میں سے چند لوگ آپ کی طرف متوجہ کر دیئے، ان کے دلوں میں ڈالا کہ وہ آپ کی جانب آئیں (یعنی جن تلاش میں تھے کہ کیا واقعہ ہے جو آسمانوں کی راہیں بند ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں جو ایک مقام ہے نماز میں قرآن پاک پڑھ رہے تھے کہ وہ جن ڈھونڈتے ڈھونڈتے آ پہنچے تو جنوں کے سردار آ کر بغور و تامل قرآن سننے لگے۔) جب قرآن سنا تو آپس میں کہنے لگے: چپ رہو دیکھو غور سے سمجھو کہ کیا قصہ ہے جب قرآن پڑھنا ختم ہوا (یعنی حضرت نماز سے فارغ ہوئے اور وہ آپ کی خدمت اقدس سے مشرف ہو کر ایمان لائے۔) تو وہ اپنی قوم کی طرف مشرف بہ اسلام ہو کر لوٹ گئے اور اپنے گروہ کو خدا تعالیٰ سے ڈراتے تھے، اپنی قوم سے جا کر انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے ایک ایسی سچی مقدس کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے یعنی قرآن پاک جو کہ

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى

انہوں نے (جا کر اپنی قوم سے) کہا کہ اے ہماری قوم کے لوگو! بے شک ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد اتاری

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ

گئی ہے وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، حق کی طرف راہ نمائی کرتی ہے اور سیدھا راستہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ

دکھاتی ہے O اے ہماری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے (پیغمبر) کی بات مانو اور اس پر ایمان لے آؤ' اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ

فرما دے گا اور تم کو درد ناک عذاب سے بچا لے گا O اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی

دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ

بات نہ مانے تو وہ زمین میں (اللہ تعالیٰ کے) قابو سے باہر نہیں نکل سکتا اور اللہ کے مقابلے میں اس کا کوئی مددگار نہ ہو گا

اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ

اور وہ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں O کیا انہوں نے نہ مانا کہ بے شک وہ

حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے' وہ ان کتابوں کی جو ان سے پہلے اتری تھیں تصدیق کرتا ہے اور توحید میں نیز اخبار غیب میں اس کے مطابق ہے یعنی توریت میں جس کی پیش گوئی تھی اور جس نبی کا حال بیان کیا گیا تھا کہ وہ ایسے ایسے ہوں گے سو وہ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہیں' وہ سارے جہان کو مذہب حق کی ہدایت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا سیدھا عمدہ راستہ بتاتے ہیں' وہ ایسا دین سکھاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ اے قوم! مسلمان ہو جاؤ' خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو' دوڑو' یہ نعمت حاصل کرو' ان پر ایمان لاؤ' خدا تعالیٰ تمہارے سب پچھلے گناہ بخش دے گا اور قیامت کے دن درد ناک عذاب سے رہائی عطا کرے گا۔ یہ سمجھ لو کہ جو خدا تعالیٰ کے داعی یعنی حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانے گا تو ان کا کیا بگاڑے گا' اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچائے گا' ضرور عذاب پائے گا' یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی حیلہ و مکر سے عذاب الٰہی سے بھاگ جائے اور زمین میں کہیں چھپ رہے' سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی عزیز و قریب' مال منال' دولت' نفع دینے والا نہیں۔ جو لوگ کافر ہیں وہ صریحاً کھلی گمراہی میں ہیں' ان کو توبہ کر کے اسلام قبول کرنا چاہیے اور ہٹ دھرمی اور ضد سے باز آنا چاہیے۔

۳۳ تا ۳۵۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر قیامت میں جو شک رکھتے ہیں تو کیا یہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ خدا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اور ان کے بنانے سے کچھ بھی ضعف' عاجزی' تھکان لاحق نہیں ہوئی وہ اس بات پر بھی ضرور ہی قادر ہے کہ پھر مردوں کو زندہ کر دے۔ بے شک وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے' جو چاہے کر ڈالے جسے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ

اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور وہ ان کے بنانے میں نہ تھکا

يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ

وہ مردے زندہ کرنے پر قادر ہے کیوں نہیں بے شک وہ تو ہر چیز پر قادر ہے O اور (اس دن کو یاد کرو) جس روز

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ

کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے پوچھا جائے گا:) کیا یہ برحق نہیں؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم (ضرور برحق ہے)

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو O تو (اے نبی!) آپ بھی اسی طرح

اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ

صبر کیجئے جس طرح ہمت والے رسولوں نے صبر کیا اور ان کے (عذاب کے) لیے جلدی نہ کیجئے، کیونکہ جس دن یہ لوگ

مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ

اس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو گویا ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (دنیا میں) ایک دن میں سے ایک

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

گھڑی بھر رہے، آپ کا کام تو صرف پہنچا دینا ہے اور ہلاک تو صرف وہی کیے جائیں گے جو کہ بے حکم نافرمان ہیں O

جاہے مار ڈالے جسے چاہے جلائے (زندہ کرے)۔ سب کا مالک ہے، پھر قیامت لانا اس کے نزدیک کوئی مشکل امر نہیں ناممکن نہیں۔ یہ کافر آج تو قیامت کے منکر ہیں مگر جس دن یہ رسول و قرآن کے نہ ماننے والے قبروں سے اٹھا کر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو قبل داخل کرنے کے ان سے سوال ہوگا کہ کیا یہ عذاب جس کا تم انکار کرتے تھے حق نہیں ہے؟ کیا قیامت خیالات تھے؟ تب وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم! وہ سب وعدے سچے ہوئے اور یہ بے شک حق ہے۔ تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ اب لو اپنے کفر کے بدلے عذاب ابدی کے مزے چکھو۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں کے ستانے پر ایسا صبر کرو جیسا کہ اولوالعزم رسول کرتے تھے یعنی بڑے عالی مرتبہ رسول یعنی نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام۔ یا یہ کہ تکلیف و مصیبت اٹھانے والے رسول نوح، ایوب، زکریا، یحییٰ علیہم السلام وغیرہ اور ان کے ہلاک ہونے کی جلدی نہ کیجئے۔ جب عذاب آئے گا اور جس امر کا ان سے وعدہ ہے وہ اپنی آنکھوں کے آگے دیکھیں گے تو یہ ایسے سرگشتہ و پریشان اور اندوہ گین ہو جائیں گے کہ یہ سمجھیں گے کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی بھر ٹھہرے تھے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ پیغام ہے جس کا پہنچا

(۴۷) سورۃ محمد مدنیۃ (۹۵) — آیاتہا ۳۸ — رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ محمد مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اڑتیس آیات، چار رکوع ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۱ وَ

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) بھی اللہ کے راستے (دین اسلام) سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے ○ اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کیے اور جو کچھ (حضرت) محمد مصطفےٰ پر اتارا گیا (یعنی قرآن) اس پر بھی ایمان لائے اور وہی

وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝۲

(قرآن) حق ہے ان کے رب کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کے گناہ مٹا دیئے اور ان کے حالات درست فرما دیئے ○

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

یہ اس لیے ہوا کہ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے جھوٹ کی پیروی کی اور جو ایمان لائے انہوں نے

اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳

اپنے رب کے برحق دین کی پیروی کی، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کے حال بیان فرماتا ہے ○

دینا ہی آپ کے ذمے ہے، جو لوگ فاسق و نافرمان ہیں وہ ہلاک ہو جائیں گے، ان کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ا تا ۳۔ جن لوگوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک کے ساتھ کفر کیا اور دوسرے بندوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلنے سے، ایمان لانے سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال بے کار ضائع و باطل کر دیئے، وہ ان کو بروز قیامت کچھ نفع نہ دیں گے (بروز بدر بارہ آدمی تھے جو سب کافروں کا خرچ اپنے ذمے اٹھائے ہوئے تھے اور کافروں کو لڑائی پر برانگیختہ کرتے تھے اور اس خرچ کو بڑے ثواب کا کام سمجھتے تھے۔ عتبہ، شیبہ پسران ربیعہ، منبہ اور بنیہ پسران حجاج اور ابو البختری بن ہشام و ابوجہل بن ہشام وغیرہ، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، خالصاً للہ اعمال صالح کیے یعنی اصحاب رسول اور اس کو مانا جو کہ بواسطہ جبرائیل (علیہ السلام) محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر احکام الٰہی نازل ہوئے ہیں اور وہ سچے اور بے شک سچے ہیں، ان کے پروردگار کی طرف سے اترے ہیں، تو ایسے لوگوں کی برائیں اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے، محو کر دیتا ہے، ان کا کفارہ ہو جاتا ہے، ان کا جہاد ان کو پاک کر دیتا ہے اور ان کا حال درست ہو جاتا ہے، ان کے اعمال، ان کی نیت کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ریاکاری سے پاک رکھتا ہے اور ان کی سچائی اور راست بازی کا اظہار فرما دیتا ہے اور دلوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اور کافروں کے اعمال حسنہ باطل کر دیتا ہے اور مسلمانوں کی برائیاں مٹا دیتا ہے اس وجہ سے کہ کافروں نے باطل کا اتباع کیا، غلط راستہ اختیار کیا یعنی شرک اختیار کیا، اور مسلمانوں نے اس کو مانا جو یقینی سچے شریعت کے احکام ان کے رب کی

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ

تو (اے مسلمانو!) جب تمہارا کافروں سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب قتل کر چکو تو

فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ

باقیوں کی مشکیں مضبوط باندھو' پھر اس کے بعد یا انہیں احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ (اور معاوضہ) لے کر چھوڑ دو یہاں تک

اَوْزَارَهَا ۚ ۛ ذٰلِكَ ؕۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟

کہ جنگ اپنے بوجھ (ہتھیار) ڈال دے (اور جنگ ختم ہو جائے) تم کو حکم یہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سے خود بدلہ

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ

لے لیتا لیکن اللہ تعالیٰ تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ امتحان کرنا چاہتا ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے تو اللہ تعالیٰ ہرگز ان کے اعمال

اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا

ضائع نہیں فرمائے گا○ ان کو اپنے مقصود تک جلد پہنچائے گا اور ان کا کام بنا دے گا○ اور ان کو اس جنت میں لے جائے گا جس کی

طرف سے ان کو ملے (یعنی اسلام وقرآن) خدا یونہی کافروں کے اور مسلمانوں کے قصے اور حالات بطور امثال قرآن پاک میں بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ متنبہ ہوں اور نصیحت حاصل کریں اور اگلی امتوں کے حالات سنا کر تنبیہ کرتا ہے کہ جب انہوں نے رسول کی تکذیب کی تو کس طرح ان سے سلوک کیا گیا اگر تم نہ مانو گے تو تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوگا۔

۴ تا ۶- اے مسلمانو! جب تم کافروں سے جنگ کے لیے ملو اور ان کے مقابلہ میں آؤ اور لڑائی کا ہنگامہ گرم ہو تو کوتاہی اور سستی نہ کرو' بے تامل ان کے سر اتارو اور ان کی گردنیں مارو' خدا تعالیٰ کی راہ میں اس وقت تک لڑتے رہو کہ ان پر غالب آ جاؤ' جب تم ان کو خوب مار کوٹ کر قید کر لو تو ان کو مضبوط باندھو ایسا نہ ہو کہ قید سے نکل کر بھاگ جائیں' پھر اس کے بعد تم کو اختیار ہے خواہ ان پر احسان کرو کہ ان کو ایسے ہی مفت چھوڑ دو خواہ ان سے فدیہ لے لو یعنی وہ روپیہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لیں' ان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں یہاں تک مارو اور مرو کہ جنگ کرنے والے کافر ہتھیار رکھ دیں' عاجز ہو جائیں یا مسلمان ہو جائیں یا جزیہ دینا قبول کر لیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ کافروں سے قیامت تک لڑتے جاؤ جب تک کہ وہ کفر نہ چھوڑیں یعنی زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مہدی تک لڑتے رہو۔ اے مسلمانو! اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو ویسے ہی ان کافروں سے بدلہ لے لیتا اور ان کو سزا دیتا' فرشتوں کے ذریعے سے ان کو ہلاک کر دیتا یا اور جو کچھ چاہتا کرتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا تاکہ وہ تمہارا امتحان لے اور بلا میں ڈالے کہ کون لڑتا ہے اور کون جی چراتا ہے' کون اسلام کا خیال کرتا ہے کون قرابت کا تاکہ اسلام و کفر میں امتیاز ہو جائے' تم کو ثواب ملے وہ ذلیل ہوں۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں روز بدر مارے گئے یعنی شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ ہرگز ان کے اعمال کو بے کار ضائع نہ ہونے دے گا ہاں ان کی پچھلی برائیاں مٹا دے گا اور عنقریب خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اعمال صالحہ کی ہدایت و توفیق دے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا اور ان کے دلوں کو نور معرفت سے آراستہ کر دے گا' ان کے اعمال کو قبول

مع ۱۳ وقف یبدأ القوله ذالك ولكن حسن اتصاله ویوقف علی ذالك ۱۲ عند المتقدمین ۱۲

لَهُمْ ﴿٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ

انہیں پہچان کرا دی ہے O اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا (اور تمہیں کامیابی

اَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾

عطا فرمائے گا) اور تمہارے قدم جمادے گا O اور جن لوگوں نے کفر کیا ان پر (اللہ کی) پھٹکار اور تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے O

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ اَفَلَمْ

یہ خرابی ان پر اس لیے ہوئی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب کو بُرا سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد فرما دیئے O تو کیا

يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے اگلے نافرمانوں کا کیا انجام ہوا' اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک (اور تباہ)

قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

کر دیا اور کافروں کے لیے ایسی بہت سی مثالیں ہیں (مگر وہ عبرت حاصل نہیں کرتے) O یہ اس لیے کہ ایمان

کرے گا' یا یہ مطلب ہے کہ ان کو بروز قیامت جنت کی راہ دکھلائے گا اور نیک اعمال کے بدلے دے گا۔ خدا تعالیٰ نے جنت کے گھر ان کو بطور الہام بتلا دیئے ہوں گے سو ہر نیک شخص اپنے اپنے گھر کا راستہ لے گا اور وہاں جا داخل ہوگا۔ نہ بھٹکے گا نہ دھوکہ کھائے گا۔

ف: امام ابوحنیفہ اس آیت کو منسوخ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیدیوں کو یا تو غلام باندیاں بنالو یا قتل کر ڈالو' اب نہ مفت چھوڑنا جائز ہے نہ فدیہ لے کر آزاد کر دینا' اور فدیہ کا حکم خاص جنگ بدر کے لیے بتاتے ہیں اور بعض ایسے معنی لیتے ہیں کہ جس سے فقط دو ہی صورتیں نکلتی ہیں یعنی تاویل کرتے ہیں اور دوسرے ائمہ کے نزدیک اب بھی سب باتیں جائز ہیں یعنی فدیہ لے کر یا یونہی مفت چھوڑ دینا یا غلام ولونڈی بنالینا۔

۷ تا ۹- اے مسلمانو! تم خوب سمجھ لو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کے رسول محمد مصطفیٰ کی جان و دل سے مدد کرو گے تو خدا تعالیٰ بھی ضرور تمہاری مدد کرے گا' تم کو غالب کرے گا' فتح دے گا اور تمہارے دل بڑھائے گا' قدموں کو میدان کارزار میں جما دے گا اور جو لوگ رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں یعنی رؤساء کفار' محاربین بدر ان پر تو خدا تعالیٰ کی لعنت پھٹکار ہے۔ ان پر ہلاکت و ذلت و رسوائی و تباہی ہے' خدا تعالیٰ نے ان کی سب نیکیاں بے کار کر دی ہیں' دنیا میں جو اچھے کام کرتے ہیں ان کا اجر ثواب اسی دنیا میں ہی ان کو مل جائے گا آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں وہاں ان کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے سچے مذہب دین اسلام کو جسے اللہ تعالیٰ نے (حضور پاک) نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا برا سمجھا انکار کیا' اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی اور ان کے اعمال باطل و ضائع کر دیئے۔

۱۰ تا ۱۱- کیا ان کفار مکہ نے دنیا میں کہیں سیر نہیں کی؟ کہیں چلے پھرے نہیں؟ نظر عبرت سے جہان کو نہیں دیکھا؟ اگلوں

ع ۱۱ ۵

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ

والوں کا حمایتی اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کا کوئی حمایتی نہیں ○ جو لوگ

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے بے شک اللہ تعالیٰ انہیں باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ

جاری ہیں اور کافر لوگ (دنیا) برتتے ہیں اور اس طرح کھاتے ہیں جیسے چوپائے (جانور) کھاتے ہیں

الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ

اور (آخر کار) ان کا ٹھکانہ آگ ہے ○ اور ایسی بہت سی بستیاں ہیں کہ جو اس بستی (مکہ)

قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

سے زیادہ طاقتور تھیں کہ جس نے آپ کو باہر نکالا ہم نے ان کو (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا تو ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوا ○

کے حالات پر غور نہیں کیا کہ انہوں نے رسولوں کو نہ مانا تو ان کا کیا حال ہوا اور انجام کار ان کو کیسی سزا ملی' خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا' خاک میں ملا دیا سو ویسا ہی کافران مکہ کا حال ہونے والا ہے' اسی طرح کے عذاب ان کو پہنچیں گے' یہ سب مقہور و مغلوب و ذلیل و خوار ہو جائیں گے اور اسلام جس کو یہ سب بحیثیت مجموعی مغلوب کرنا چاہتے ہیں وہ تو بڑھتا ہی چلا جائے گا' یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا والی و سرپرست و مددگار ہے اور کافروں کا والی و ناصر نہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عرب میں ایک بھی کافر نہ رہا۔ الحمد للہ

۱۲۔ بے شک مسلمانوں کو جو رسول و قرآن پاک پر ایمان لائے اور ان کے مقر و مصدق ہیں' اعمال صالحہ سچے دل سے خالصاً للہ کرتے ہیں جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے یعنی ان کے درختوں اور مکانوں کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو کافر ہیں' رسول و قرآن پاک کو نہیں مانتے' قیامت کے قائل نہیں تو وہ دنیا میں عیش کرتے ہیں اور خوب مزے لیتے ہیں' خوب پیٹ بھر بھر کے کھاتے پیتے ہیں اور سوائے کھانے کے اور سونے اور کچھ نہیں جانتے' روز فردا کی کچھ فکر و پروا نہیں' وہ ویسا ہی کھاتے پیتے زندگی دنیا گزارتے ہیں جیسے چارپائے کہ کل کی کچھ پروا نہیں' حالانکہ جب کل قیامت قائم ہو گی تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف کھانے ہی کے لیے پیدا ہوئے ہیں اور جیتے ہیں اور بس۔ حالانکہ کھانا تو فقط جینے کے لیے ہے اور جینا اسلام و عبادت کے لیے ہے۔ انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننا' ان پر عمل کرنا لازمی ہے ورنہ وہ جانوروں سے بدتر ہے۔

۱۳ تا ۱۴۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بہت سے گاؤں اور شہر والوں کو جو ان لوگوں سے یعنی اہل مکہ سے جنہوں نے آپ کو آپ کے گھر سے باہر کر دیا قوت و شوکت و ہمت میں کہیں زائد تھے' جب انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی اور کفر کیا تو ہم

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَ

تو کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ان لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے کہ جن کے بُرے عمل ان کے سامنے

اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا

اچھے کر کے پیش کیے گئے اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چلے ○ اس جنت کا حال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے ایسا ہے

أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

کہ اس میں ایسے صاف پانی کی نہریں ہیں جو کبھی خراب نہیں ہوتا ہے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلتا

وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ

اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذت بخش ہے اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا ہوا ہے اور ان کے لیے

وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ

وہاں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت، کیا ایسے چین اور آرام والے لوگ ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں

نے ہلاک کر دیا، عذاب بھیج کر خاک کر دیا، پھر ان کا کوئی عذاب الٰہی سے حامی و مانع اور بچانے والا نہ ہوا، بتوں نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا، پھر ان کی کیا اصل ہے یہ بھی اسی طرح مغلوب ہوں گے۔ کیا کفر و اسلام والے یکساں ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں، کیا جس کے پاس خدا کی ظاہر، قوی، سچی دلیلیں ہوں اور مقدس مذہب ہو یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان اس جیسے ہو سکتے ہیں جو کافر ہوں، بدکاریاں کرتے ہوں، کفر کرتے ہوں اور ان کو اچھا سمجھتے ہوں، ان کو ان کی برائیاں اچھی کر کے دکھلائی گئی ہوں یعنی ان کو شیطان نے بہکا دیا ہو جیسے ابوجہل وغیرہ کافر اور انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کا اتباع کیا ہو، بت پرستی میں مشغول رہے ہوں ہرگز نہیں یعنی مسلمان اور کافر دونوں یکساں نہیں ہو سکتے۔

۱۵- جو لوگ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، متقی اور پرہیزگار ہیں، کفر و شرک اور فواحش سے بچتے ہیں ان کو جو جنت ملے گی اس کی ایک شان و شوکت یہ ہے کہ اس میں ہر طرح کی نہریں رواں ہوں گی، آب شیریں خوش گوار اور خوشبودار خوش مزہ، دودھ مفرح اور خوش ذائقہ جس کے جھاگ مزیدار ہوں گے، وہ دودھ غیبی ہوگا، اونٹنیوں سے نہ نکلا ہوگا، مزا نہ بدلا ہوگا، ترشی بساندھ وغیرہ نہ ہوگی۔ صاف صاف شراب کی نہریں جو بادہ نوشاں خمخانہ محبت کے لیے عجیب لذت افزاء ہوگی، خمار نہ ہوگا، پاؤں سے گوندکر نہ نکالی گئی ہوگی۔ شہد مصفیٰ کی نہریں روشن مزیدار خوشبودار مکھیوں سے نکلا ہوا نہ ہوگا وہاں ان کو ہر طرح کے میوے جو چاہیں گے ملیں گے اور کل گناہ بخش دیے جائیں گے، رحمت الٰہی کا شامیانہ ہوگا تو کیا ایسے مقبولان دربار اس کافر جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں پڑ کر جلے گا، نہ مرے گا نہ نکلے گا جیسے ابوجہل وغیرہ کافر، اور جب پیاس لگے گی تو حمیم پلایا جائے گا یعنی کھولتا ہوا جوش کھاتا ہوا پانی جو ان کی آنتوں کو معدوں کو کاٹ کر پرزے پرزے کر دے گا۔

خٰلِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ

جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور انہیں کھولتا ہوا (گرم) پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا O اور ان میں

مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ

سے کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جو (اے نبی!) آپ کی طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو

اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۠ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

علم والوں سے پوچھتے ہیں کہ ابھی انہوں نے (نبی نے) کیا فرمایا تھا' یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ

قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

نے مہر کر دی ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی O اور جو سیدھے راستے پر آگئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت اور

وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ

زیادہ فرمائی اور ان کو پرہیزگاری عطا فرمائی O تو کیا وہ (کافر) قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے' بے شک اس کی نشانیاں

۱۶ تا ۱۷- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض منافقین ایسے ہیں کہ آپ کی مجلس وعظ میں یا خطبۂ جمعہ میں آتے ہیں اور کفر کی مذمت سنتے ہیں مگر دل سے متوجہ نہیں ہوتے۔ جب بعد ختم باہر نکل کر جاتے ہیں تو علم والے لوگوں سے بطور مسخرا پن واستہزاء پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے تھے' ہم سمجھے نہیں کہ ابھی منبر پر بیٹھ کر کیا کہا تھا' ہم کو کچھ خیال نہ رہا کیا منافقوں کو برا کہا تھا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن عباس وغیرہ سے بطور مسخرا پن یہ کہتے تھے۔ اے رسول! ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کے مطابق کفر کی چھاپ لگا دی ہے اور مہر کر دی ہے کہ ان کو ہدایت نہ ہوگی' انہوں نے اپنی خواہشات کو اپنا کردار بنا لیا ہے' وہ اپنے نفس امارہ کے بندہ فرمانبردار ہیں' منافق ہیں' خائن ہیں' دشمن ہیں' دھوکہ باز ہیں گو ظاہر میں ایمان کا دعویٰ ہے اور جو سچے ایمان والے ہیں' خدا کی راہ پائے ہوئے ہیں تو اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے وعظ اور آپ کی نصیحت نے ان کو اور زیادہ راہ دکھا دی اور نور معرفت وایمان دوبالا کر دیا' وہ اعمال صالحہ سچی نیک نیتی سے اور زیادہ کرنے لگتے ہیں اور ان کے تقویٰ اور پرہیزگاری میں اور زیادتی ہو جاتی ہے اور دل میں خیر' رحمت کے فرشتے اچھے الہام کرتے ہیں' وہ گناہ وحرام بالکل چھوڑ دیتے ہیں' یا یہ مطلب ہو کہ جب انہوں نے حکم منسوخ پر اس کی مدت تک عمل کر لیا تو خدا تعالیٰ نے اور عمدہ حکم اس سے اچھا اتارا جس سے زائد فائدہ اور آسانی اور زیادہ ثواب ہوا اور ان کو متقی کیا کہ خدا تعالیٰ کے سب احکام ناسخہ ومنسوخہ کی تعمیل اپنے اپنے وقت پر کی اور منسوخ کو چھوڑنے اور ناسخ کو ماننے کی ہدایت پائی۔

۱۸ تا ۱۹- یہ کافرانِ مکہ جو ایمان نہیں لاتے یا یہ کہ منافقین جو نفاق سے باز نہیں آتے تو اب ان کا کیا انتظار باقی ہے' ہر طرح حجت تمام ہو چکی' دلائل عقلیہ ونقلیہ سب واضح ہو چکے فقط ایک قیامت کا برپا ہونا باقی رہ گیا ہے' کیا یہ انتظار ہے کہ جب وہ بے خبری میں آکر ان کو پکڑ لے گی' تو ایمان لائیں گے' اگر ایسا ہے تو اس کی بھی نشانیاں برابر ظاہر ہو رہی ہیں اور آ

فقد جاء اشراطها ۚ فانى لهم اذا جاءتهم ذكرىهم ﴿۱۸﴾ فاعلم

تو آ ہی چکی ہیں (جیسے شق القمر وغیرہ) پھر جب وہ آ ہی جائے گی تو کہاں وہ اور کہاں ان کا سمجھنا (اس وقت کا سمجھنا کچھ مفید نہ ہوگا)O

انه لا اله الا الله واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنت ؕ

تو جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور (اے نبی!) آپ اپنے خاص لوگوں کے اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگیے

والله يعلم متقلبكم ومثوىكم ﴿۱۹﴾ ع ويقول الذين امنوا لو ۲۶ ع ۸ ۶

اور اللہ تعالیٰ (دن کو) آپ کا (تبلیغ کے لیے) پھرنا اور (رات کو) آپ کا آرام کرنا جانتا ہےO اور ایمان والے کہتے ہیں (کہ جہاد کے لیے)

لا نزلت سورة ۚ فاذا انزلت سورة محكمة وذكر فيها القتال ۙ

کوئی سورت کیوں نہ نازل کی گئی' پھر جب کوئی پختہ سورت نازل کی گئی اور اس میں جہاد کا ذکر کیا گیا تو (اے نبی!) آپ

رايت الذين في قلوبهم مرض ينظرون اليك نظر المغشي

ان لوگوں کو دیکھیں گے جن کے دلوں میں مرض ہے کہ وہ آپ کی طرف اس شخص کی طرح تکیں (دیکھیں) گے جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہوتی ہے تو

گئی ہے (چاند کو رسول نے دو ٹکڑے کر دیا یا رسول اللہ قرآن پاک لے کر آئے) جب قیامت آئے گی تو اس وقت یہ کیا خاک نصیحت پکڑیں گے اور توبہ کریں گے اور اس وقت کچھ قبول نہ ہوگا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! خوب یقین کر لو کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی معبود کوئی مالک نفع یا نقصان پہنچانے والا یا چھین لینے والا یا عزت دینے والا یا ذلیل کرنے والا نہیں' ہر بات کا وہی مالک ہے یعنی ان کے مکروں سے بے پرواہ ہو جاؤ' جو خدا تعالیٰ چاہے گا کرے گا۔ یا مطلب ہوا کہ اے رسول! جان لو کہ وہ یعنی ہر چیز کی اصل اور ہر ذکر سے افضل لا الہ الا اللہ ہے' اس کے برابر کسی کی فضیلت نہیں' اس کا ذکر کیجئے اور اس کو سارے جہان میں پھیلایئے اور اپنے خاص لوگوں کے گناہوں کی مغفرت مانگیے اور سب عام مسلمان مرداور عورتوں کی بھی بخشش چاہیے یعنی سب کی شفاعت کیجیے (انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم اور پاک ہوتے ہیں اور ان سے چھوٹا بڑا کوئی گناہ نہیں ہو سکتا۔ معصوم کے معنی یہ ہیں کہ ان کے دل میں گناہ کا ارادہ ہی نہیں ہو سکتا لہٰذا جہاں کہیں قرآن کریم میں استغفار کا ذکر آیا ہے اس سے امت کے گناہ مراد ہیں' اسی طرح آیت مذکورہ میں امت کے گناہ مراد ہیں۔ ہاں ترک اولیٰ پر بھی کبھی ذنب کا لفظ انبیاء خود اپنی نسبت بولتے ہیں جیسے داؤد علیہ السلام کی نسبت ''استغفر ربہ'' فرمایا' صرف ترک اولیٰ پر استغفار کیا' ان کی عظمت شان کی وجہ سے ترک اولیٰ بھی ذنب قرار دیا گیا ورنہ حقیقتاً وہ ذنب نہ تھا۔ فقیر قادری غفرلہ)۔ خدا تعالیٰ تم سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے یعنی دنیا میں جو آتے جاتے' چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے ہیں سب کاموں کو جانتا ہے' اور آخرت میں کس کس کا ٹھکانہ کہاں کہاں ہوگا وہ سب جانتا ہے۔

۲۰ تا ۲۱۔ جو لوگ سچے مسلمان ہیں' رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہیں' خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے اعمال صالحہ کرتے ہیں وہ جب قرآن پاک اترنے میں کچھ بھی دیر ہو جاتی ہے بے قرار ہو جاتے ہیں اور اشتیاق کلام الٰہی

عَلَيۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ ؕ فَاَوۡلٰى لَهُمۡ ۚ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ ۛ قف

ان کے حق میں بہتر یہ تھا O کہ وہ فرمانبرداری کرتے اور اچھی بات کہتے' پھر جب (جنگ کے متعلق) قطعی حکم ہو گیا

فَاِذَا عَزَمَ الۡاَمۡرُ ۛ قف فَلَوۡ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ۚ﴿۲۱﴾ فَهَلۡ

تو اگر وہ اللہ تعالیٰ (کے حکم) کو سچا سمجھتے (ایمان اور اطاعت پر قائم رہ کر) تو یقیناً ان کے لیے بہتری ہوتی O تو کیا تم سے یہی

عَسَيۡتُمۡ اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ اَنۡ تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَتُقَطِّعُوۡۤا

امید کرنی چاہیے کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے انسانیت کے رشتے کاٹ دو (لوگوں کے جان و مال پر ظلم

اَرۡحَامَكُمۡ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمۡ وَاَعۡمٰٓى

اور زیادتیاں کرو) O یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی پھر ان کو (حق بات سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں

اور شوق شہادت میں کہتے ہیں کہ کوئی سورت کلام الٰہی کی کیوں نہیں اتری' حضرت جبرائیل (علیہ السلام) مدت سے کلام الٰہی لے کر نہیں آئے۔ جب جبرائیل (علیہ السلام) وہ سورت لے کر آتے ہیں' ان کے لیے وہ قرآن اتارا جاتا ہے جو قطعی احکام پر مشتمل ہوتا ہے' صاف صاف احکامات اس میں لکھے ہوتے ہیں' حلال وحرام' امر و نہی اور اس میں جہاد کا حکم بھی مذکور ہوتا ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں شک و نفاق کی مہلک بیماری ہے پریشان ہو جاتے ہیں' جہاد کا نام سن کر جان نکلتی ہے ان کا یہ حال نظر آتا ہے کہ بڑی آنکھوں سے دیدے پھیر پھیر کر نفرت سے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو گھورنے لگتے ہیں' ایسی آنکھیں ہو جاتی ہیں جیسے مرتے وقت مردہ کی پتلیاں چڑھنے لگتی ہیں اور اس وقت جب کہ موت اپنی چادر اوڑھا دیتی ہے اور ڈھانپ لیتی ہے تو آنکھیں بدہیئت ڈراونی ہو جاتی ہیں' ایسی حالت ان کی جہاد کا نام سن کر ہو جاتی ہے' ان کے لیے جہاد گویا موت ہے' اگر یہ ہے تو موت ہی بہتر ہے یعنی ان کے لیے اس جینے سے موت ہی بہتر ہے (یا "اولی لهم" وعید ہو یعنی اچھا جو چاہیں کریں ان کو دیکھا جائے گا) ان کو لائق تو یہ تھا کہ حکم الٰہی کی اطاعت کرتے' اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے اور اس وقت خوش ہوتے' اچھی باتیں کہتے جیسے مسلمان کہتے اور کرتے ہیں ("طاعة و قول معروف" سچے مسلمانوں کا بیان ہے یعنی مؤمنوں کی آواز طاعت کی نکلتی ہے یا منافقوں کو ہی نصیحت ہو کہ یہ منافق اگر اطاعت کرتے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ادب و اخلاص سے پیش آ کر اچھی باتیں یعنی عاجزی و عقیدت کی کرتے تو مخالفت سے بہتر تھا یعنی "طاعة ' قول معروف" خبر ہے۔ اصل میں یوں ہے "اطیعوا طاعة اللہ وقولوا قولاً معروفاً" پس اگر نفاق سے ایک دو بات وہ کہہ بھی دیتے ہیں مگر جب امر قائم ہو جاتا ہے مثلاً جہاد کی تیاری ہوتی ہے تو رک رہتے ہیں) اگر یہ سچ کہتے اور اخلاص برتتے اور اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف رکھتے تو ان کے لیے اس حالت سے بہتر ہوتا۔ یا یہ مطلب ہو کہ جب اسلام ظاہر ہو گیا اور مسلمان بحمد اللہ کثیر ہو گئے اب یہ کیوں نفاق برتتے ہیں' اب تو حقیقت حق و باطل کی کھل گئی تو اگر یہ بھی سیدھے راستے پر آ جائیں اور نفاق چھوڑ کر مخلص بن جائیں تو بہتر ہے۔

۲۲ تا ۲۳۔ کیا اے منافقین! تم یہ خیالات پکاتے ہو اور تمنا رکھتے ہو کہ اگر اس امت کے والی بن جاؤ' تمہارے

أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾

ھی چھوڑ دیں O تو کیا وہ قرآن شریف میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں O

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى

بے شک جو لوگ ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد بھی الٹے پلٹ گئے تو شیطان نے انہیں فریب دیا

الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ

انہیں (مدتوں دنیا میں رہنے کی) امید دلائی O یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہ جن کو

كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

للہ کا نازل کیا ہوا ناگوار گزرا (یعنی کفار سے) یہ کہا کہ ہم کچھ باتوں میں تمہارا بھی کہنا مانیں گے اور اللہ تعالیٰ

إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ

ن کی چھپی ہوئی باتیں جانتا ہے O پھر اس وقت ان کی کیا کیفیت ہو گی جب فرشتے ان کے منہ اور پیٹھوں پر مار مار

وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا

کر ان کی روحیں نکالیں گے O یہ سزا ان کو اس لیے ملے گی کہ جو بات اللہ تعالیٰ کو ناگوار تھی انہوں نے اس کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کی خوشی انہیں

تھ میں حکومت وسلطنت دے دی جائے تو تم جس کو چاہو مارو، جو چاہو کرو، زمین میں فساد مچاؤ، صلۂ ارحام کا خون کرو، رابت کا لحاظ نہ کرو، گناہ علی الاعلان کرو، خوب سوچ سمجھ لو جو ایسا ویسا کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ ملعون کرتا ہے، ہر خیر اور علائی سے دور رکھتا ہے، ان کو حق و ہدایت سے بہرا کرتا ہے کہ وہ سن نہیں سکتے یعنی غور سے نہیں سن سکتے، ہر خیر نیکی سے بے ہرہ کرتا ہے، ان کی آنکھوں کو اندھا کرتا ہے کہ جنت کا راستہ اور حق کا طریقہ نہ دیکھ سکیں، وہ لوگ جہاد کو فساد سمجھتے تھے، اس کا واب اترا کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو خود تم سارے جہان میں فساد پھیلاؤ جیسے تمہارے دل میں خیالات ہیں اور جہاد کو و در حقیقت فساد دور کرتا ہے فساد سمجھتے ہو۔

۲۴- کیا یہ قرآن پاک کے اتنے پر زور، پر اثر وعظ نصیحتیں نہیں سنتے سمجھتے، اس کے اسرار میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر ضد اور ہٹ دھرمی کے قفل لگے ہوئے ہیں کہ سمجھ کا نام ان تک جا ہی نہیں سکتا یعنی وہ جان بوجھ کر قصداً ہٹ دھرمی سے انکار کرتے ہیں گویا ان کے دلوں پر قفل لگا ہوا ہے۔

۲۵ تا ۲۸- بے شک جو لوگ بعد اس کے کہ حق آفتاب کی طرح واضح ہو گیا اور ہدایت ان کی آنکھوں کے آگے روشن ہو گئی اور توحید و قرآن کی سچائی بداہتاً کھل گئی پھر اپنے پچھلے پاؤں لوٹنے لگے اور الٹے منہ بھاگنے لگے اور اس دین سے منہ پھیر کر دین باطل آبا و اجداد اختیار کرنے لگے تو شیطان نے ان کے دلوں میں ان باتوں کی زینت دی ہے، ان کو دھوکہ

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ ع اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۳ ع ۹

گوارا نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے O کیا جن کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے وہ اس (گمان اور)

مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ

گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی چھپی ہوئی دشمنی کبھی ظاہر نہ فرمائے گا O اور (اے نبی!) اگر ہم چاہتے تو ضرور آپ کو انہیں

دے کر پھسلا لیا ہے اور عناداً دیدہ و دانستہ ان سے کفر اختیار کرایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ڈھیل چھوڑ دی مہلت دے دی ہے کہ جو چاہو کیے جاؤ' انجام کار خود دیکھ لو گے' ان کا مرتد ہو جانا اور خدا تعالیٰ کا ان کو چھوڑ دینا اس طور پر اور یہاں تک ہوا کہ ان کے کھلے ہوئے مرتدوں نے ان منافقوں سے کہا جو خدا تعالیٰ کے احکام کو بظاہر مانتے ہیں اور درحقیقت جو احکام بذریعہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترتے ہیں وہ اپنے دل و جان سے ناپسند کرتے ہیں' ان کو برا سمجھتے ہیں مگر مجبوری کو نام اسلام کا لیتے ہیں کہ ہم تمہارا بعض باتوں میں ساتھ دیں گے اور تمہاری اطاعت کریں گے یعنی تم اگر کوئی تدبیر ایسی نکالو جس سے اسلام کو نقصان پہنچے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اس لیے کہ تم گھر کے بھیدی ہو تو ہم مدد کو موجود ہیں۔ یا یہ کہ اگر حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر غالب ہو گئے تو ہم بھی تم میں مل جائیں گے اور یونہی منافق بن جائیں گے اور پھر خفیہ مل کر کوشش کریں گے۔ یہ آپس میں ایسی نامعقول باتیں بکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو ان کے خفیہ مشورے اور پوشیدہ خیالات سب جانتا ہے۔ اس وقت یہ کیا کریں گے جب فرشتے ان کی جانیں عذاب سے نکالتے ہوں گے' دوزخ کے آگ کے اور لوہے کے بنے ہوئے ہتھوڑے ان کے چہرے اور پیٹھوں پر برابر مارتے ہوں گے کیا اس وقت بھی کوئی خفیہ مشورہ کام آئے گا ہرگز نہیں۔ اور یہ عذاب کیوں ہو گا اسی سبب سے ہو گا کہ انہوں نے ان باتوں کو خوشی سے مانا' ان کا اتباع کیا جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تھیں اور جو خدا تعالیٰ کی رضامندی تھی اس کو ناپسند کیا' برا سمجھے' توحید کا انکار کیا' خدا تعالیٰ نے ان کے سب اعمال صالح باطل اور ضائع کر دیے۔ مرتدین سے مراد یہاں یہود ہیں کہ باوجودیکہ توریت میں صاف قرآن اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر اور صفت شان و شوکت سب بیان تھے اور ان کو یقین بھی ہو گیا تھا کہ یہ سچے پیغمبر ہیں مگر پھر بھی سچے دل سے ایمان نہ لائے تھے اور منافقوں سے خفیہ مشورے کرتے تھے' بعض مفسرین کہتے ہیں کہ مرتدین سے وہ مراد ہیں جو پہلے منافق تھے پھر کھلے کافر ہو کر مدینہ سے مکہ بھاگ آئے تھے' بعض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے تو حکم بن العاص وغیرہ منافقوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر بعد وفات رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلافت و سلطنت ہم کو مل جائے تو ہم یوں کریں گے فلاں کو سزا دیں گے فلاں کو قتل کریں گے بے ہودہ مشورے کرتے تھے۔ حضرت کا خطبہ سنا بعد کو بطور مسخرا ابن عبداللہ بن مسعود وغیرہ سے پوچھا کہ آج کے خطبہ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (بہت سے منافق ایسے تھے کہ کچھ دنوں تک منافق یا ضعیف الایمان رہے بعد کو سچے مخلص مسلمان ہو گئے اور بہت سے نفاق ہی پر مرے ان کا تعین جب تک احادیث صحیحہ سے ثابت نہ ہو جائے ہم متعین نہیں کر سکتے یعنی ان کے نام لے کر کہ فلاں فلاں تھے متعین نہیں کر سکتے)۔

۲۹ تا ۳۱۔ کیا جن کے دلوں میں نفاق اور شک کی بیماری ہے اور مکار عیار ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ یونہی چھپتے رہیں گے اور بات بنی چلی جائے گی؟ خدا تعالیٰ ان کی پوشیدہ عداوت جو خدا تعالیٰ اور رسول سے رکھتے ہیں ظاہر نہ کرے گا؟ ان کا نفاق' ان کا کفر اہل اسلام پر آشکارا نہ فرما دے گا؟ ایسا خیال نہ کریں عنقریب ان کا نفاق ظاہر ہوا جاتا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ

دکھا دیتے تو آپ ان کو ان کی صورتوں سے پہچان لیتے اور آپ ضرور ان کو ان کے طرز کلام سے بھی پہچان لیں گے

يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ

اور اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال خوب جانتا ہے O اور ضرور ضرور ہم تمہارا امتحان لیں گے تا کہ ہم دیکھ لیں تمہارے جہاد کرنے والوں کو اور صبر

وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

کرنے والوں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں (تاکہ فرمانبردار اور نافرمان ظاہر ہو جائیں) O بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو بھی) اللہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

کی راہ سے روکا اور اس کے بعد کہ ان پر ہدایت ظاہر ہو چکی تھی انہوں نے رسول کریم کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز نقصان

الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

نہیں پہنچا سکتے اور بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دے گا O اے ایمان والو!

اگر ہم چاہیں تو ابھی سب کے نام لے کر آپ کو بتا دیں' ان کی صورتیں آپ کو دکھا دیں' ان کی چہروں وغیرہ پر نشانیاں لگا دیں' کالے داغ ڈال دیں کہ ان کو دیکھ کر آپ صاف پہچان لیں' مگر نہیں ہم یوں پردہ فاش نہ کریں گے' آپ خود ان کی مکاری عیاری اور چالاکی کی باتوں سے پہچان لیں گے کہ یہ منافق ہے۔ اس لیے کہ سچے دوست اور عیار اور فریبی کی باتیں الگ الگ ہوتی ہیں' وہ چھپ نہیں سکتا۔ اللہ سب کے اعمال سچے اور برے جانتا ہے کہ کون منافق ہے اور کون مخلص۔ ہم عنقریب تم سب کا امتحان لیں گے کہ کس کے دعویٰ اخلاص کے ہیں' ہم جہاد کا حکم دیں گے تا کہ ہم دیکھ لیں کہ کون مجاہد صابر جان فدا کرنے والا ہے کون باتیں بنانے والا ہے وقت پر گھر میں بیٹھے رہنے والا' اور تم سب کی پوشیدہ باتیں کھول دیں گے اور جھوٹی سچی خبروں کو میدان عدالت میں تولیں گے اور نفاق و اخلاص بے پردہ ہو جائے گا۔ مخالفت و اطاعت' بغض و عداوت' عشق و محبت سب کھل جائیں گے۔

۳۲- بے شک جو لوگ کافر ہیں' رسول و قرآن پاک کو نہیں مانتے' خود بھی گمراہ ہیں اور لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ کے سچے راستے سے اور اس کی اطاعت سے روکتے ہیں اور بعد اس کے کہ حق و ہدایت صاف صاف واضح ہو گیا ہے رسول کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کو ہرگز ہرگز ان بے ہودہ باتوں سے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے' وہ خود اپنا برا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا کیا بگڑتا ہے' وہ عنقریب ان کو سزا دے گا اور ان کے سب نیک اعمال ظاہرہ دنیویہ باطل و بے کار کر دے گا یعنی وہ اسلام کے خلاف کفار کو جو کھانا وغیرہ کھلاتے تھے وہ سب برباد ہو جائیں گے۔

۳۳- اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو' سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ' نفاق و عداوت و مخالفت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اختیار کر کے اپنے اعمال ضائع نہ کرو' اور اس تقدیر پر خطاب ان سے ہو گا جو ضعیف

اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۳۳

اللہ کا حکم مانو اور رسول کریم (ﷺ) کا حکم مانو اور (ان کی مخالفت کر کے) اپنے اعمال ضائع نہ کر

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُ

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ کے راستے سے روکا پھر وہ کافر ہی مر

كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۳۴ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْ

تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا O تو (اے مسلمانو!) تم سُست (اور بودے) نہ بنو اور تم خود پہلے صلح کے لیے (کفار کو) نہ بلاؤ (ہاں اگر وہ خود صلح کرنا چا

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۳۵

کرلو) اور (اگر مقابلہ کرو گے تو) تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے) تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُ

دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہی کا نام ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو وہ تم کو تمہارے (اعمال کے) ثواب عطا فر

الاسلام ہیں۔ یا یہ کہ اے اخلاص والے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو' فرائض صلوٰۃ زکوٰۃ اور اوامر ونواہی بجالاؤ۔
کی اطاعت کرو۔ نوافل غزوہ جہاد میں نام آوری وغرور وغیرہ اخلاق رذیلہ سے اعمال ضائع نہ کرو' ہر کام اللہ تع
رضامندی کے لیے کرو۔

۳۴۔ جو لوگ رسول وقرآن کو نہیں مانتے ہیں خود گمراہ ہیں اوروں کو بھی خدا تعالیٰ کے دین وطاعت وطری
روکتے ہیں اور پھر کفر کی حالت میں مر گئے ہیں ان کو خدا تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یعنی جس کا خاتمہ کفر پر ہوگا وہ ہمیشہ دوز
رہے گا' اس کی مغفرت نہ ہوگی۔

۳۵۔ اے مسلمانو! جب تم یہ سمجھ چکے کہ تمہارے اعمال باطل نہ ہوں گے اور مر کر تم جنت پاؤ گے تو تم قتا
ضعیف وسست نہ بنو' خوب مضبوطی سے قوت سے جانیں دو اور کافروں کو صلح کا پیغام نہ دو کہ اس میں تمہاری ذلت
کے سامنے عاجزی نہ کرو۔ حالانکہ تم غالب ہو قوی ہو فتح ونصرت والے ہو اس لیے کہ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے
مظفر ومنصور کرے گا اور دشمن کو مخذول کرے گا۔ تم جہاد میں جو کام کرو گے ذرّہ ذرّہ کا ثواب پاؤ گے' تمہارے کسی بھی
بے کار نہ کرے گا۔ بعض مفسر "تدعوا الی السلم" کے یہ معنی بتاتے ہیں کہ جنگ سے پہلے ان کے سامنے دعوت
پیش کرلو جب وہ نہ مانیں حجت تمام ہو جائے تو پھر خوب قوت سے لڑو۔

۳۶۔ اے مسلمانو! دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے جس کا کچھ اعتبار نہیں' کھیل کود ہے باطل ہے' خوشی زائل ہے د
نہیں اصل چیز جنت ہے۔ اگر تم ایمان پر مضبوط اور مستقیم رہو گے' اللہ تعالیٰ اور رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یا
رہو گے' متقی پرہیزگار بنو گے' کفر وشرک وفواحش سے بچو گے اور پھر اعمال صالحہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنو

أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا

گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہ فرمائے گا O (کیونکہ) اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تو تم بخل

وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ

کرنے لگو گے اور وہ (بخل) تمہارے دلوں کے میل (اور خیانت) ظاہر کر دے گا O ہاں ہاں (اے لوگو!) تم وہ ہو کہ تم کو

اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو بلایا جاتا ہے تو تم میں سے کوئی بخل کرتا ہے اور جو کوئی بخل کرتا ہے تو وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم (اس کے احکام سے) منہ پھیرو گے تو وہ تمہارے بدلے اور دوسرے لوگ پیدا فرما

غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

دے گا پھر وہ تمہاری طرح (نافرمان) نہ ہوں گے O

لیے کرو گے تو خدا تم کو تمہارے کاموں کے بدلے ثواب دے گا' وہ تم سے تمہارا سب مال نہیں مانگتا بلکہ بہت معمولی رقم یعنی زکوٰۃ یعنی کل رقم کا چالیسواں حصہ' وہ بھی اپنی قرابت کے فقراء کو دے دو یہ کوئی مشکل کام نہیں۔

۳۷ تا ۳۸۔ اے مسلمانو! تم جانتے بھی ہو کہ تم سے کیا چاہا جاتا ہے' تم اسی کی طرف بلائے جاتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا اس نے حکم دیا ہے اتنا نکالو اس پر بھی تم میں سے بعض لوگ صدقہ خیرات زکوٰۃ نہیں دیتے اور بخل کرتے ہیں' جو خدا تعالیٰ کی عبادت سے بخل کرے گا اور جی چرائے گا تو وہ خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا وہ تو بے پروا ہے اپنا نقصان آپ ہی کرے گا۔ بخیلی کا نقصان خود اس کی اپنی جان پر ہی لوٹے گا' وہ ثواب و کرامت سے محروم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تو بالکل غنی ہے' وہ تمہارے مالوں صدقات زکوٰۃ ہر چیز سے بے پرواہ ہے' تم سب فقیر ہو محتاج ہو تم اس سے بے پروا نہیں ہو سکتے' تم اس کی رحمت اس کی مغفرت اس کی جنت کے محتاج ہو۔ اگر تم اس کی اطاعت سے منہ پھیرو گے' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہا نہ مانو گے' صدقہ سے جی چراؤ گے تو خدا تعالیٰ مالک ہے' وہ ایسی قوم تمہارے سوا پیدا کر دے گا جو تم سے کہیں اچھی تابعدار ہوگی' پھر وہ تمہاری طرح جی نہ چرائیں گے' دل سے فرمانبردار ہوں گے۔ اوپر کی آیتیں منافقین بنی اسد و غطفان وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی تھیں جو کہ بخیل و نافرمان تھے اور پیش گوئی کی تھی کہ اچھی قوم کو خدا تعالیٰ ہدایت دے گا چنانچہ قبیلہ مزینہ جہینہ مشرف بہ اسلام ہوئے جو نہایت ہی فرمانبردار سخی تھے اور اس قوم موصوف میں اور بھی کئی اقوال ہیں۔ واللہ اعلم

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیَاتُہَا ۲۹ رُکُوْعَاتُہَا ۴

سورۂ فتح مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انتیس آیات، چار رکوع ہیں

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن

(اے نبی!) بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح عطا فرمائی ○ تا کہ اللہ تعالیٰ (آپ کے سبب اور وسیلے سے) آپ کے

ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا

اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے اور آپ پر اپنی نعمتیں پوری فرمائے اور آپ کو سیدھے راستے پر

مُّسْتَقِيمًا ﴿٢﴾ وَّيَنصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْٓ أَنزَلَ

قائم رکھے ○ اور اللہ تعالیٰ آپ کی زبردست مدد فرمائے ○ وہی ہے کہ جس نے ایمان داروں کے دلوں میں سکون اور اطمینان اتارا تا کہ ان کے

سورۃ الفتح

کُل مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

۱ تا ۳۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے عزت کا تاج آپ کے سر پر رکھا اور بغیر جنگ و جدل و ہنگامہ کارزار کے آپ کو فتح مبین ارزانی فرمائی، آپ کو غالب کیا اور خزائن ونعمت ورحمت کے دروازے کھولے اور آپ کے نام پر غلبہ وعزت کا فیصلہ فرمایا، یا یہ کہ آپ کو رسالت کا اکرام کیا، آپ کو ہم نے حکم دیا کہ آپ تمام مخلوق کو ہماری عبادت کے لیے بلائیں، نبوت و رسالت ومغفرت سب چیزیں آپ کو عطا کر دیں اور آپ کو سیدھا راستہ دکھا دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھے راستے پر اور سچے مذہب اسلام پر قائم رکھے اور دشمنوں پر آپ کو غلبہ عطا فرمائے اور نہایت پرزور آپ کی مدد فرمائے اور ایسی شان وشوکت عزت عطا کرے جس کے بعد کبھی ذلت رسوائی نہ ہو۔ فتح مبین سے مراد بعض صلح حدیبیہ لیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ فتح کعبہ کی غیبی پیش گوئی بطور مژدہ دی گئی۔ صلح حدیبیہ کو فتح اس لیے کہا کہ وہ مقدمہ فتوحات تھی۔ جب حضرت نے خواب میں دیکھا کہ آپ مع اصحاب کعبہ کی زیارت کو گئے ہیں اصحاب کو شوق غالب ہوا، اسی سال اس کی تیاری کرنا شروع کر دی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ اصحاب عمرہ کے قصد سے چلے، احرام باندھ لیا، کفار مکہ نے روکا۔ حضرت نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ جا کر سمجھاؤ۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیا اور خبر قتل مشہور کر دی۔ تب حضرت نے اصحاب سے بیعت کی کہ سب اپنی جانیں قربان کریں، اس کا نام بیعت رضوان ہوا۔ کافر ڈر گئے اور حضرت عثمان کو چھوڑ دیا اور صلح کی درخواست کی۔ حضور نے منظور کر لی اور انہوں نے ایسے شرائط پیش کیے جو بظاہر تحقیر وضعف اسلام پر دلالت کرتے تھے۔ حضرت نے سب منظور مقبول کر لیے اس لیے کہ آپ تو اسرار وغیب سے بحکم الٰہی مطلع تھے اور جانتے تھے کہ یہ صلح عنقریب شکست پائے گی۔ اور صحابہ کو صدمہ تھا کہ یہ شرطیں کیوں قبول ہوتی ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرہ توڑ ڈالا اور مدینہ کو واپس گئے۔ مگر یہ صلح بڑی برکت خیز ہوئی ہزاروں قبیلے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ آ سکتے تھے مکہ والوں کے ڈر کی وجہ سے اب بے کھٹکے آنے لگے اور اسلام قبول کرنے لگے اس لیے صلح حدیبیہ کو فتح قرار دیا گیا۔

۴ تا ۷۔ اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ اس نے سچے مسلمانوں کے دلوں میں نور، رحمت، یقین، تسکین، اطمینان اتارا

السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ

یقین پر اور زیادہ یقین ہو جائے (یعنی یقین اور پختہ ہو جائیں)

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾ لا

اور آسمان اور زمین کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے O

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی برائیاں دور فرما دے (معاف فرما دے) اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک

کہ ان کے ایمان میں اور ایمان زائد اور مستحکم ہو جائے یعنی ان کا یقین کامل ہو جائے اصول و فروغ سب پر ایمان لائیں اور معجزات دیکھ کر بار بار اپنے ایمان کو مقرر و مکرر و مؤکد کریں (مثلاً اسی واقعہ حدیبیہ میں حضرت کی تصدیق کے واقعات سال آئندہ میں واقع ہوئے) اور مسلمانوں کے دلوں میں سکون و اطمینان اور جرأت زیادہ ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں سب آسمان و زمین کا لشکر ہے یعنی فرشتے جن و انس سب اس کے تابع ہیں وہ جب چاہے گا مسلمانوں کو کافروں پر مسلط کر دے گا۔ مگر اس کی حکمت ہے کہ تاخیر کرتا ہے۔ وہ علیم ہے مسلمانوں کو جو فتح، مغفرت، نصرت، ہدایت، رحمت دی اور سکینہ ان کے دل و سینہ پر اتارا سب جانتا ہے۔ حکیم جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے (جب "لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک" اترا تب صحابہ نے کہا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوب خوشخبری سنائی ہم کو بھی کچھ خوشخبری سنایئے کہ ہم کو تسکین ہو تب یہ آیت نازل ہوئی کہ) خدا تعالیٰ نے جو یہ باتیں کہ دلوں میں سکینہ اتارا تو یہ اس لیے کہ وہ سچے مخلص مسلمان مرد اور عورتوں کو جنت کے باغوں میں داخل فرمائے جس کے مکانوں درختوں کے تلے دودھ اور شراب پانی شہد کی نہریں رواں ہوں گی وہ وہاں سدا رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور ان کے گناہ بری باتیں سب دور کر دے گا۔ دنیا میں جتنی بری باتیں کی تھیں سب سے پاک کر کے جنت میں لے جائے گا اور یہ بات نہایت اعلیٰ درجہ کی فلاح و ظفر و نعمت ہے کہ جنت ملے دوزخ سے بچیں۔ (منافقوں نے کہا کہ ہم بھی اس بشارت میں داخل ہیں اس لیے کہ ظاہر میں مومن تو ہم بھی ہیں ہمارا بھی قیامت میں یہی حال ہوگا اور جنت و کرامت ملے گی اور حضرت سے آ کر بھی پوچھا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ) خدا تعالیٰ نے یہ سامان اس بات کے ڈالے ہیں کہ مسلمانوں کو تو نصرت و مغفرت دے اور منافق مرد اور منافق عورتوں کو اور کھلے ہوئے مشرک مرد اور عورتوں کو بروز قیامت سخت ترین عذاب دے۔ یہ کافر و منافق خدا تعالیٰ کے ساتھ برے برے گمان پکاتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فتح نہ ہوگی جنت و دوزخ کچھ نہیں ہے۔ حدیبیہ سے حضرت واپس نہ آئیں گے یہ خود مردود ہیں انجام کار انہی کی قسمت میں خرابی و خسران و ذلت لکھی ہوئی ہے ان کی قسمت کا پھیر ان ہی کو لے ڈوبے گا۔ ان باتوں سے اور خدا تعالیٰ کا قہر و غضب ان پر اترا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو لعنت کرتا ہے ہر بھلائی سے محروم رکھتا ہے۔ اس نے ان کے

عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

یہی بڑی کامیابی ہے O اور تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے جو اللہ تعالیٰ پر بدگمانی کرتے ہیں' ان پر بُری گردش ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے غضب

دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ

فرمایا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار کیا اور وہ بہت ہی

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝۶ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ

بُرا انجام ہے O اور آسمانوں اور زمین کے لشکر سب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۷ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۸

زبردست حکمت والا ہے O (اے نبی!) بے شک ہم نے آپ کو (شاہد) حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا O

لیے جہنم تیار کیا ہے' وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے' خدا تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ سب آسمان و زمین کا لشکر اس کے قبضۂ قدرت میں ہے' جس کو چاہے فتح و نصرت دے' وہ عزیز غالب ہے' حکمت والا ہے۔ اپنے قضاء و قدر میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نصرت میں' مسلمانوں کی ہدایت میں' کافروں کی ذلت میں اس کی بہت حکمتیں ہیں۔

ف: تاکہ آپ کے اگلے گناہ اور الزام جو کافروں کے زعم باطل اور خیال باطل میں تھے یا آئندہ وہ الزام لگانے والے تھے اللہ تعالیٰ مٹا دے اور آپ کو تمام الزامات سے بری و محفوظ فرما دے اور لوگوں کو یقین ہو جائے کہ بے شک آپ سچے نبی ہیں' آپ پر کفار جھوٹے الزام تراشتے تھے مثلاً کوئی کہتا تھا کہ آپ شاعر ہیں' کوئی کہتا تھا کہ آپ کاہن ہیں' کوئی کہتا تھا کہ آپ مجنوں ہیں' وہ سب الزامات ملیامیٹ کر دے۔ جب حدیبیہ میں صلح ہوئی اور مشرکین اور مسلمانوں میں آمد و رفت شروع ہوئی تو سب کو یقین ہو گیا کہ آپ پر جو الزامات لگائے جاتے تھے وہ غلط تھے اور لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت پوری کی۔ اسلام کو چاروں طرف پھیلایا ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی گناہ ممکن نہیں۔ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ چھوٹا بڑا ہو ہی نہیں سکتا' ان کے دل میں گناہ کا ارادہ ہی نہیں ہو سکتا۔ دوسرے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سبب اور آپ کے وسیلہ سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ مٹا دے اور معاف فرما دے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جو مخلوق ہوئی ہے اس کے اور اب قیامت تک جو پیدا ہونے والے ہیں ان کے گناہ معاف فرما دے۔ آپ کی شفاعت عظمیٰ سے ساری مخلوق کو فائدہ پہنچا دے اور آپ کی بزرگی اور وجاہت جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے آشکارا ہو جائے اور آپ کو جو انعامات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں وہ سب مخلوق جان لے۔ کذا فی تفسیر خازن۔ فقیر قادری غفرلہ اور ہم نے آپ پر اپنی نعمت پوری کر دی الخ۔

۸ تا ۹۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو سب مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور حاضر و ناظر بنا

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً

تاکہ (اے لوگو!) تم۔ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم اور توقیر وعزت کرو اور صبح اور شام اللہ کی

وَّاَصِيْلًا ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ

پاکی بیان کرو (نماز پڑھو) O (اے نبی!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ (درحقیقت) اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت

اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ

کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے تو جس کسی نے عہد توڑا تو وہ اپنی ہی خرابی کے لیے عہد توڑے گا اور جس نے

وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۰ ع

اس عہد کو پورا کیا جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس کو بڑا بدلہ عطا فرمائے گا O

کر بھیجا۔ آپ اپنی امت کے اوپر قیامت کے دن گواہ ہیں، تبلیغ کی اور امت کے سب حالات کی گواہی دیں گے۔ (گواہی کے لیے حالات کا علم ہونا ضروری ہے لہٰذا شاہد کے معنی حاضر و ناظر کیے گئے ہیں یعنی آپ کے علم میں پچھلی امتوں اور انبیاء کرام کے حالات بھی ہیں اور آئندہ قیامت تک جو کچھ ہوگا وہ بھی جانتے ہیں۔ تمام اگلے پچھلے حالات آپ کے پیش نظر ہیں، آپ کا علم سب پر حاوی ہے اور سب کو آپ دیکھ رہے ہیں۔ بعطاء الٰہی آپ حاضر ناظر ہیں آپ مبشر ہیں نذیر ہیں۔ فقیر قادری)

آپ مبشر ہیں کہ مسلمانوں کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ نذیر ہیں کافروں کو دوزخ سے ڈراتے ہیں۔ اے مسلمانو! ہم نے اس لیے ان کو یعنی حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمہاری طرف بھیجا ہے کہ تم ان کی اطاعت کرو۔ خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہایت مضبوطی اور جانبازی سے مدد کرو۔ ان کو تقویت دو اور ان کی توقیر و تعظیم و تکریم بجا لاؤ۔ ان کا ادب ملحوظ رکھو اور خدا تعالیٰ کے لیے تسبیح و تہلیل پڑھو، صبح شام رات دن اس کی عبادت کرو۔ "تعزروہ و توقروہ" کی ضمیریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہیں۔ بعض مفسر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کہتے ہیں اور دونوں طرف صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اور نبی کریم کی تعظیم و توقیر عین ایمان ہے بغیر تعظیم و توقیر کے زبانی ایمان کا اقرار بے کار ہے۔ ایسا اقرار منافق بھی کرتے تھے مگر منافقوں کو کافر قرار دیا گیا۔ مؤمن وہی ہے جس کے دل میں خدا اور رسول کی تعظیم اور سب مخلوق سے زائد محبت ہو۔

۱۰۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں تو وہ گویا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ آپ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے گویا اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ان کے ہاتھوں پر ہے یعنی اس کا دست قدرت ورحمت وثواب وشفقت یعنی گویا خدا تعالیٰ ان سے عہد کرتا ہے کہ جنت ورحمت دے گا وہ عہد جو ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا، جو ان میں سے بعد عہد کرنے کے پھر توڑ دے گا تو اس کے گناہ کی خود سزا بھگتے گا خدا تعالیٰ کا کیا کرے گا اور جو شخص وہ عہد جو اس نے اللہ تعالیٰ سے باندھا ہے پورا کرے گا اور باوفا ہوگا، صادق القول نکلے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کو اجر عظیم عطا کرے گا۔ جنت میں ثواب بے حساب عطا فرمائے گا۔ یہ بیعت رضوان کا حال ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ

جو گنوار (جہاد میں جانے سے) قصداً آپ سے پیچھے رہ گئے تھے اب وہ آپ سے کہیں گے کہ ہمارے مالوں اور گھر والوں نے (جہاد میں جانے

اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ

سے) ہمیں باز رکھا، اب حضور! ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) معافی چاہیں، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ

نہیں (اے نبی!) آپ فرما دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ فرمائے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے

بِكُمْ نَفْعًا ۗ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ

تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کسی کو کیا اختیار ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے O بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا

اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ

کہ رسول اور مسلمان ہرگز اپنے گھروں کو واپس نہ آئیں گے اور یہی بات تمہارے دلوں میں کھب (بیٹھ) گئی تھی اور تمہیں

زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا

اچھی معلوم ہوتی تھی اور تم نے بڑی بدگمانی کی تھی اور تم ہلاک ہونے والے

بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

ہی لوگ ہو O اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو بے شک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ

کی فضیلت بدرجہ غایت ارشاد فرمائی۔ ان کی بیعت کو اپنی بیعت، ان کے دست رحمت کو اپنا دست قدرت قرار دیا۔ اس جنگل میں ایک درخت سمرہ کا تھا اس کے نیچے حضرت رونق افروز تھے اور اصحاب سے بیعت لیتے تھے، پندرہ سو سے کچھ زائد آدمی تھے۔ سب نے یہ عہد کیا تھا کہ جہاد سے ہرگز نہ بھاگیں گے۔ سو ان میں سے کسی نے ہرگز اپنے عہد کو کبھی نہ توڑا۔ وہ سب مقربین دربار تھے اور مخلصین راست کردار تھے، سب اپنا عہد اپنے ساتھ لے گئے۔ خدا تعالیٰ کا عہد وہاں جا کر پائیں گے سوائے ایک آدمی کے جو منافق تھا۔ بیعت کی خبر سن کر اپنے اونٹ کی بغل میں جا چھپا اور حضرت سے بیعت نہ کی، وہ منافق ہی مرا۔ اس کا نام جد بن قیس کہتے ہیں۔

۱۱ تا ۱۳- جب حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نیت عمرہ مدینہ سے چلے تو آپ نے بنی غفار، بنی اسلم وغیرہ قبائل اعراب (عرب کے قبیلوں کے نام ہیں) سے کہلا بھیجا کہ ہمارے ساتھ مکہ کو چلو۔ وہ قریش کے ڈر کے مارے نہ آئے۔ ان میں بعض لوگ منافق تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! عنقریب جب آپ واپس

سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

تیار کر رکھی ہے O اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جسے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ

چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اب (جہاد سے) پیچھے

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ

بیٹھ رہنے والے کہیں گے کہ (اے مسلمانو!) جب تم غنیمتیں لینے جاؤ تو ہمیں بھی اپنے ساتھ لے لو وہ اللہ تعالیٰ

مدینہ تشریف لے جائیں گے تو ایسے لوگ جو کہ آپ کے ساتھ نہیں آئے طرح طرح کے حیلے بہانے بنائیں گے اور ظاہرداری کے عذر نکالیں گے کہ ہم مجبور تھے' گھر بار میں مشغول تھے' خرچ نہ تھا' بال بچے پریشان تھے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اس قصور کی خدا تعالیٰ سے بخشش چاہیں۔ سو حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں' فقط زبانوں سے باتیں بناتے ہیں دلوں میں ان کا کچھ اثر نہیں۔ خواہ ان کے لیے استغفار کیجئے خواہ نہ کیجئے سب برابر ہے اور ان کے جواب میں کہہ دیجئے کہ میرا استغفار تم کو کچھ بھی فائدہ نہ دے گا' تمہارے دلوں میں تو اخلاص ہے ہی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ تم کو عذاب دے گا اور ضرر پہنچانا چاہے گا تو اس کو کون روکنے والا ہے اور اگر وہ کوئی نفع دینا چاہے نصرت' غنیمت' عافیت تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہارے دلوں کے بھیدوں تک کی خبر ہے' وہ خوب جانتا ہے کہ تم نبی کے ساتھ کیوں نہ آئے۔ بلکہ اے گروہ منافقین! تم نے اپنے دلوں میں یہ خیال فاسد پکایا اور گمان پیدا کیا تھا کہ اب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمان جو مکہ کو جاتے ہیں تو وہاں لڑائی ہوگی اور کافر غالب ہوں گے اور مسلمان مارے جائیں گے' اب نہ رسول آئیں گے نہ مسلمان مدینہ کو لوٹ کر آئیں گے اور یہ بات شیطان کی طرف سے تمہارے دلوں میں زینت دے دی گئی تھی اور تم نے برے برے خیالات پکانے شروع کیے تھے کہ مسلمانوں کو ہرگز فتح نہ ہوگی اور تم عجب قوم برے خیال والی سخت دل ہلاک ہونے والی ہو۔ جو خدا تعالیٰ اور رسول پاک پر ایمان نہ لائے گا' ان کی تصدیق نہ کرے گا تو ان کا کیا کرے گا۔ ہم نے ایسے لوگوں کے لیے نار سقر یعنی آتش شعلہ مارنے والی دوزخ تیار کر لی ہے۔

۱۴- اور خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں سب آسمانوں کا اور زمین کا ملک ہے' سب خزانے اس کے ہاتھ میں ہیں بارش گھاس وغیرہ' وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے ڈالے یعنی مسلمانوں کے بڑے بڑے گناہ بخشے' کافروں کے صغیرہ گناہ پر عذاب دے ڈالے' وہ اس کا فضل' یہ اس کا عدل ہے۔ یا یہ کہ جس کو چاہے ایمان و توبہ دے کر مغفرت کا راستہ بتائے اور جس کو چاہے کفر و نفاق کے راستہ پر چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں کے صغیرہ و کبیرہ گناہ بخشنے والا ہے۔ جو لوگ توبہ پر مریں گے ان پر رحمت ہے یعنی جو شخص توبہ کرتا ہوا مرے اس کو تو ضرور بخشے گا۔ باقی اس کی مشیت ہے جسے چاہے سزا دے۔ مگر کفر کی کافر کو ضرور سزا دے گا کفر و شرک کی بخشش ہرگز نہ ہوگی۔

۱۵- جب صحابہ کو نہ تو عمرہ ملا اور نہ لڑائی ہوئی کہ غنیمت ملتی۔ تب اللہ تعالیٰ نے بطور پیش گوئی غزوہ خیبر میں غنیمت

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ

کا کلام (حکم) بدلنا چاہتے ہیں (اے نبی!) آپ (اُن سے) فرما دیجئے: ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ

اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا

اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے' پھر تو وہ کہیں گے کہ (اے مسلمانو!) تم ہم سے جلتے ہو

يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ

بلکہ وہ خود بہت کم بات سمجھتے تھے (اور اپنے آپ کو بیوقوف بنائے ہوئے تھے) O (اے نبی!) ان (جہاد سے) پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے فرما دیجئے

اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ

کہ تمہیں عنقریب ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلایا جائے گا پھر تم ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں' پھر اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ

تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ

تم کو اچھا بدلہ عطا فرمائے گا اور اگر تم اسی طرح پھر جاؤ گے جس طرح پہلے پھر گئے تھے

وفتح کا وعدہ کیا اور یہ کہہ دیا کہ غزوہ مخصوص انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جو حدیبیہ میں آئے تھے اور جو حدیبیہ میں نہ آئے تھے اس خیال سے کہ غنیمت تو ملے گی ہی نہیں وہ غزوہ خیبر میں بھی نہ جا پائیں گے اور یہ بھی بتا دیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ غنائم خیبر لینے جائیں گے اس وقت یہ لوگ جو حدیبیہ جانے سے ڈرتے تھے۔ آپ کے ساتھ نہ آئے تھے خوشامد سے کہیں گے کہ ہم بھی ساتھ چلیں گے۔ تاکہ مال غنیمت ملے۔ ہم کو بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ حالانکہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ وہاں نہ جا سکیں گے۔ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو پلٹ دیں یا یہ کہ خدا تعالیٰ کے حکم کو بدل دیں جو اس نے رسول کو دیا ہے کہ متخلفین حدیبیہ کو نہ خیبر کے غزوہ میں لے جانا اور نہ ہی کسی اور غزوہ میں' یہ نہ ہوگا کہ حدیبیہ سے بیٹھ رہیں اور خیبر کی غنیمت لیں (بعض کہتے ہیں کہ حضرت کو حکم ہوا کہ کہہ دو کہ ہمارے ساتھ نہ آؤ۔ بعض کہتے ہیں کہ غیب سے روک دیئے گئے) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب وہ ساتھ چلنے کے لیے خوشامد اور منت کریں تو کہہ دینا کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ خیبر کو نہ جا سکو گے تم کو وہاں کے مالِ غنیمت میں کوئی حصہ نہیں مل سکتا۔ خدا تعالیٰ تو پہلے سے ہم کو خبر دے چکا ہے اور یہ سب باتیں بتا چکا ہے اب خیبر وغیرہ جانے کا تم کو اذن نہ ہوگا (تب انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تو حکم کچھ بھی نہیں دیا ہے تم کو خوامخواہ کا حسد ہے کہ سب غنیمت خیبر کی ہم ہی لے لیں۔ اس کا جواب یہ نازل ہوا کہ) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ یہ کہنے والے ہیں کہ اے مسلمانو! تم کو حسد ہے کہ ہم کو کچھ نہیں ملنا چاہیے۔ بلکہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ ایسی قوم ہیں کہ امرِ الٰہی بالکل نہیں سمجھتے اور بالکل احمق و بے عقل ہیں۔

۱۶۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان اعراب متخلفین حدیبیہ سے کہہ دو کہ غزوہ خیبر میں تو تم ساتھ نہ جا سکے مگر خیر اب تم دعویٰ ایمان و اخلاص کا کرتے ہو تو تمہارا امتحان لیا جائے گا کہ تم کو ایک ایسی قوم کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے کہا جائے

قُلْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى

تو تم کو اللہ تعالیٰ درد ناک عذاب دے گا O نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ اور نہ مریض پر کوئی

الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

گرفت (کیونکہ یہ معذور ہیں) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ

اس کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو

۲/۷ ع

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ ع لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ

درد ناک عذاب دے گا O بے شک اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ اس درخت کے نیچے آپ سے (جہاد کی) بیعت کر رہے

گا جو بڑی ہی مرد میدان شجاعت والی‘ خونخوار ہتھیاروں سے لیس ہوگی۔ تم ان سے یہاں تک لڑو کہ وہ سب کے سب قتل ہو جائیں یا وہ مسلمان ہو کر آپ کی فرمانبرداری اختیار کریں۔ اگر تم اس امتحان میں پورے اترے اور تم نے اطاعت کی اور اخلاص سے اور سچے دل سے جہاد کیا تو اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جب بھی تم نے منہ پھیرا جیسے پہلے غزوہ حدیبیہ میں اور توبہ نہ کی‘ اخلاص سے کام نہ لیا‘ دل میں نفاق ہی رکھا تو خدا تعالیٰ تم کو سخت ترین عذاب دے گا۔

ف: اس امتحان میں اختلاف ہے‘ بعض کہتے ہیں کہ مراد جنگ فارس و روم ہے جو حضرت عمر کی خلافت میں ہوئی۔ بعض جنگ حنین مراد لیتے ہیں جو حضرت کی حیات میں بعد غزوہ خیبر ہوئی۔ بعض مرتدوں سے جو لڑائی ہوئی تھی حضرت صدیق اکبر کی خلافت میں یعنی مسیلمہ کذاب وغیرہ سے وہ مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا لڑنا کہ یا قتل ہو یا اسلام لائے‘ یہ تو اہل استرداد ہی سے ہے یعنی مرتدین کے متعلق یہ حکم ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو خیر ورنہ ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ دوسرے کفار کی طرح ان کو جزیہ لے کر زندہ نہ رکھا جائے گا۔ جو حنین وغیرہ مراد لیتے ہیں وہ ”یسلمون“ کے معنی انقیاد کے لیتے ہیں۔

۱۷- جب آیات سابقہ نازل ہوئیں تو ان قبائل وغیرہ میں سے جو لوگ مخلص تھے اور مجبوراً جہاد میں نہ جا سکتے تھے وہ حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تو مخلفین کو سخت وعید سناتا ہے‘ ہم مجبور ہیں ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اندھے آدمیوں پر اور لنگڑوں پر اور بیماروں پر اگر جہاد کو نہ چلیں تو کوئی اعتراض نہیں۔ ان پر کوئی گناہ نہیں کہ احکام الٰہی مقدر بطاقت ہیں۔ جو خدا تعالیٰ اور رسول کا کہا مانے گا سراً و علانیاً ہر طرح تابعداری کرے گا۔ جب بلایا جائے گا فوراً آئے گا‘ جہاد میں جانے سے عذر نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جس کے مکانوں اور درختوں کے نیچے شراب و شہد دودھ و آب صاف کی نہریں رواں ہوں گی اور جو خدا تعالیٰ کی اطاعت سے منہ پھیرے گا‘ جہاد میں باوجود طاقت و قدرت جھوٹے عذر پیش کرے گا‘ حیلہ بازی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب دے گا۔

۱۸ تا ۱۹- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے راضی خوش ہو گیا اور ان کو مقبول دربار کر لیا جو درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں (یعنی بروز حدیبیہ درخت سمرہ کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ

تھے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کا حال جانتا تھا تو ان پر اللہ تعالیٰ نے سکون اور اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح

اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

(خیبر) کا انعام دیا O اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ لیں گے اور اللہ تعالیٰ

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ

زبردست حکمت والا ہے O اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جنہیں تم لو گے (فارس وروم وغیرہ) تو تم کو یہ (فتح خیبر)

لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

جلد عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھوں کو تمہارے ساتھ لڑنے سے روک دیا اور تاکہ مسلمانوں کے لیے (مذکورہ باتیں

وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ

ہماری قدرت کی) نشانی ہو جائیں اور تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو سیدھے راستے پر قائم رکھے O اور دوسری فتوحات بھی ہیں جو اب تک تمہارے بس میں

وہ یقینی جنتی ہوئے) اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کا حال جان لیا کہ یہ لوگ بے شک باوفا مخلص راست کردار ہیں۔ ان کے دلوں میں اطمینان وتسکین اتاری۔ رنج، فکر، غم، جاہلیت ان سے دور کی اور فتح قریب ان کو عطا فرمائی (یعنی فتح خیبر جو بعد واپسی ہوئی اس میں بہت غنیمت ملی) خدا تعالیٰ عزیز غالب ہے۔ ہر کام میں حکمت والا ہے' حدیبیہ میں صلح کرا دی' اس میں اس کی بے شمار حکمتیں ہیں۔

۲۰ تا ۲۱۔ اے مسلمانو! دل خوش رکھو اللہ تعالیٰ نے تم سے ہزاروں فتوحات جن کی کوئی انتہا نہیں وعدہ کر لیا جو وقتاً فوقتاً ہوں گی۔ فارس روم وغیرہ قیصر وکسریٰ کے خزانے سب تمہارے نام لکھ دیئے۔ تم ان سب کو اپنے قبضہ اختیار میں لے لو گے اور خیبر والوں کو بے یار و مددگار کر دیا اور ان کے خاص خاص دوست ہم عہدوں کو اس بات سے کہ ان کی مدد کریں اور تم پر ہاتھ ڈالیں ہیبت غیبیہ سے روک دیا (اسد' غطفان وغیرہ زبردست قبیلے یہود خیبر کے معین و مددگار و حلیف تھے' سب شوکت اسلام دیکھ کر ڈر گئے اور قلعہ بند ہو گئے' یہود خیبر کی مدد نہ کر سکے) تاکہ یہ باتیں مسلمانوں کے لیے خدا تعالیٰ کی قدرت کے نشان بن جائیں۔ پیغمبر کی رسالت کی سچائی کے لیے معجزہ ہوں کہ مطابق اخبار غیبی وعدہ فتح خیبر اور غنیمتوں کا ملنا ظاہر ہوا اور نیز یہ کہ مسلمان کل آٹھ ہزار تھے اور اہل خیبر ستر ہزار کے قریب نو گنا زائد تھے۔ مگر تقدیر کا کرشمہ اور نصرت الٰہی کا جلوہ کہ سب مغلوب ومقہور ہوئے۔ یہ خدا تعالیٰ اس لیے کرتا ہے کہ مسلمانوں کو عبرت ونصیحت ہو اور خدا تعالیٰ تم کو صراط مستقیم دکھائے' مذہب برگزیدہ اسلام پر تم کو ثابت قدم کرے۔ اور بھی اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ غنائم اموال ممالک سلطنتیں تمہارے لیے رکھ چھوڑی ہیں جن پر ہنوز تمہارا قبضہ نہیں۔ ہر چیز اس کے احاطہ علم میں ہے اور وہ ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ

نہیں آئیں البتہ وہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے O (اے مسلمانو!) اور اگر کافر

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۲۲﴾

تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے (یا اور لڑیں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے) پھر کوئی (اپنا) حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے O

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ

اللہ کا قدیم دستور پہلے سے یوں ہی چلا آتا ہے (یعنی مسلمانوں کی فتح) اور تم اللہ تعالیٰ کا دستور

تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ

ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے O اور وہی اللہ ہے جس نے تم سے کفار کے ہاتھ وادی مکہ میں روک

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

دیئے اور تمہیں ان پر فتح دینے کے بعد تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

سب کام دیکھ رہا ہے O یہ (مغلوب) وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام میں جانے سے روکا

۲۲ تا ۲۳۔ اہل خیبر کے حلیفوں کو ہیبت اسلام نے روک دیا اور اگر نہ بھی رکتے اور اے اہل اسلام! وہ تمہارے مقابلہ و مقاتلہ کو آتے اور لڑائی لڑتے یعنی اسد و غطفان وغیرہ تو کیا ہوتا، تو بھی شکست کھاتے، پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے۔ پھر کہیں ان کو ملجا و ماوا نہ ملتا تم یونہی سب کو قتل کرتے، قیدی بناتے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ ہمیشہ سے یونہی جاری چلی آتی ہے جو اگلے وقتوں میں بھی ظاہر ہوتی رہی ہے کہ جو قوم پیغمبر سے لڑتی ہے انجام کار دنیا میں ہی سزا پا لیتی ہے اور تم ہرگز اللہ تعالیٰ کے دستور کو بدلتا ہوا نہ پاؤ گے یعنی پیغمبر کے تابعداروں کو فتح ہوگی اور کافروں کو شکست۔

۲۴۔ زمانہ قیام حدیبیہ میں مکہ سے کچھ کافر لڑنے کو شب خون مارنے کو لشکر اسلام پر آ گئے تھے۔ اہل اسلام نے بقول بعض پتھر مار مار کر بھگا دیا۔ بقول بعض ان کو پکڑ لیا اور پھر آزاد کر دیا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ اس نے کافروں کے ہاتھوں کو روک لیا کہ تم تک نہ پہنچ سکیں، تم کو قتل نہ کر سکیں اور تمہارے ہاتھوں کو بھی روک دیا کہ تم ان کو مکہ حد حرم میں نہ قتل کر سکے یعنی تھوڑی سی سنگ باری پر کفایت ہوئی۔ زائد نوبت قتال نہ آئی اور بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان پر فتح و نصرت عطا کی۔ اور تم غالب ہو گئے مگر پھر بھی لڑائی کو زائد نہ بڑھنے دیا۔ خدا تعالیٰ ہر وہ بات اور ہر وہ کام جو تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔

۲۵۔ کفار مکہ ایسے ناحق کوش ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور قرآن پاک کو نہیں مانتے۔ اے مسلمانو! تم

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ

اور قربانی کے جانور بھی اپنی جگہ پہنچنے سے روکے رہے اور اگر یہ نہ ہوتا کہ کچھ ایمان دار مرد اور کچھ ایمان دار عورتیں جن کو تم جانتے

وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ

نہیں تھے کہیں (لاعلمی سے) انہیں کچل ڈالو پھر تمہیں ان کی وجہ سے لاعلمی میں کچھ ناگواری اور نقصان پہنچے (تو ہم تمہیں لڑنے کی اجازت ضرور

مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

دیتے) (ان کا یہ بچاؤ اس لیے کیا گیا کہ ان کے ذریعہ) اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اپنی رحمت (اسلام) میں داخل فرمائے گا اور اگر (وہ مومن اور کافر)

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ

الگ الگ ہو جاتے تو ہم ان میں سے کافروں کو ضرور دردناک عذاب وسزا دیتے (یعنی تمہارے ہاتھوں سے قتل کراتے) O جب کہ کافروں نے

کو مسجد حرام تک جانے سے روکتے ہیں' قربانیوں کو الٹا واپس پھیر دیتے ہیں اور ان کو ان کی جگہ تک جانے نہیں دیتے یعنی منیٰ تک۔ یہ اس قابل کب تھے کہ ان سے درگزر کی جاتی مگر بات یہ ہے کہ مکہ میں بہت لوگ سچے مسلمان ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ یہ مسلمان مرد ولید' سلمہ' سلیم' ہشام' عیاش بن ربیعہ' ابوجندل بن سہیل بن عمرو اور مسلمان عورتیں جو دل سے مسلمان ہیں مگر ظاہر نہیں کر سکتیں۔ اگر تم کافروں میں شریک اور ملا ہوا سمجھ کر ان کو قتل کر ڈالتے اس لیے کہ تم کو خبر نہ تھی تو تم کو سخت نقصان پہنچتا' گناہ گار ہوتے' ذلیل ہو جاتے۔ کافر تم پر طعن کرتے۔ ہاں اگر یہ نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ تم کو قتل کرنے کی اجازت دے دیتا اور ان پر مسلط کر دیتا۔ مگر ان ضعفاء مسلمین کی بدولت کفار کو بھی سزا نہ دی گئی۔ خدا تعالیٰ یہ امور اس لیے واقع کرتا ہے کہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر لے یعنی اگر جنگ ہوتی تو بہت لوگ کافر مرتے اور ان کی قسمت میں تو ایمان تھا۔ پھر لڑائی کیسے ہوتی۔ اللہ نے صلح ٹھہرا دی کہ لوگ مشرف بہ اسلام ہوں اور جو اس پاک مذہب میں داخل ہونے کی لیاقت رکھتا ہو وہ داخل ہو جائے۔ اگر مسلمان الگ ہو گئے ہوتے اور کافروں میں شامل نہ ہوتے تو ہم کافروں کو خوب عذاب الیم دیتے یعنی آپ کو حکم دیتے کہ ان کو بے کھٹکے مارو اور قتل کرو۔

۲۶۔ صلح حدیبیہ میں کافر نہایت سخت ہو گئے اور بہت مشکل ناز یبا شرطیں لگاتے تھے' مسلمان پریشان تھے' ان کا جی جواب ترکی بہ ترکی دینے کو چاہتا تھا کہ ابھی لڑ لڑا کر فیصلہ کر دیں اور مکہ کو فتح کر لیں۔ لیکن مصلحت الٰہی بسبب مخفی اور پوشیدہ ہونے کمزور مسلمانوں کے مکہ میں اور بعض اور وجوہ سے صلح کو چاہتی تھی۔ اس لیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شرط کو قبول کرتے تھے گو اس میں بظاہر اسلام کی ذلت نکلتی تھی۔ صحابہ کا جی بے قرار ہوتا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں تسکین اتاری کہ جو کام خدا تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کرتے ہیں ان کے اسرار تم نہیں جانتے۔ تب وہ سب مان گئے۔ اس کے بارے میں یہ نازل ہوا کہ یاد کرو جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کی سختی اور حمیت بھر لی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کو خانہ کعبہ تک پہنچنے سے روکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کے اوپر سکینہ اتارا اور ان کے دلوں میں اطمینان بھر دیا' بے جا حمیت دور کر دی۔ "کلمة التقوی" یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ

اپنے دلوں میں جہالت کی آڑ اور ہٹ قائم رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مسلمانوں پر بھی سکون

عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا

اور اطمینان نازل فرمایا (اور پرہیز گاری کی بات پر ان کو قائم رکھا) اور پرہیزگاری ان پر لازم کر دی اور وہ (پرہیزگار)

أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ

اس کے زیادہ لائق اور قابل بھی تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے

اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن

رسول کا خواب سچا کر دکھایا کہ تم انشاء اللہ ضرور مسجد حرام میں امن و امان کے ساتھ

شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ

اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے یا کترواتے ہوئے بے خوف وخطر داخل ہو گے تو اللہ تعالیٰ جانتا تھا جو تمہیں معلوم نہیں تو اللہ تعالیٰ

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾

نے اس سے پہلے ہی ایک قریب آنے والی فتح (خیبر) مقرر فرما دی ○

(صلی اللہ علیہ وسلم) اور اتباع شریعت پر مستحکم کر دیا اور وہ اس کے مستحق واہل بھی علم الٰہی میں تھے اور اللہ تعالیٰ کو ہر شئے کا علم ہے کہ مسلمانوں کو ایسی ایسی کرامت ورحمت ومراتب ملیں گے۔

ف: یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد نامہ میں "بسم الله الرحمن الرحيم هذا من محمد رسول الله" لکھا تھا۔ وہ کافر اس سے راضی نہ ہوئے اور زبردستی "باسمک اللهم هذا من محمدبن عبد الله" لکھوایا۔ اس بارے میں یہ آیت اتری ہے کہ اس "کلمة التقوی" سے وہ کافر راضی نہ ہوئے تو نہ ہوں مسلمان صحابہ کرام اس کے لائق واہل ہیں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو سچے دل سے مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے حال جانتا ہے کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔

۲۷- بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کو سچا کر دیا (یعنی حضرت نے خواب دیکھا تھا کہ سب مسلمانوں کے ساتھ کعبہ جا کر حج کیا ہے مگر کوئی متعین برس نہ دیکھا تھا۔ صحابہ شوق میں چل دیے۔ وہاں پہنچ کر کافروں نے روکا۔ تب بعض کے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ خواب کب ظاہر ہوگا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کے خواب کو سچ کر دکھایا اور اس کے اسباب مہیا کر دیئے اپنی حکمت اور مصلحت سے اس سال تاخیر فرما دی۔ وہ بے شک سچا اور صحیح خواب ہے وہ خواب یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے کہا تھا کہ تم سب مسجد حرام میں انشاء اللہ تعالیٰ بہ امن و امان دشمن سے بے خوف وخطر داخل ہو گے عمرہ ادا کرو گے۔ کوئی سر منڈوالے گا کوئی بال کترائے گا تو اس خواب کو اللہ تعالیٰ

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس کو سب دینوں پر غالب

الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ

فرما دے اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے O (کہ) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو مسلمان

مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا

آپ کے ساتھی ہیں (یعنی تمام صحابہ کرام) وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں بڑے مہربان (نرم دل)

نے سچا کر دیا یعنی کہہ دیا کہ یہ ضرور واقع ہوگا۔ وہ جانتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے (یعنی تم یہ جانتے تھے کہ اسی سال ہی اس کا ظہور ہوگا لیکن یہ علم الٰہی کے خلاف تھا۔ وہ ایک سال کے بعد ہونا تقدیر میں مقرر فرما چکا تھا) اور قبل از دخول مکہ تمہارے لیے ایک بڑی فتح قریب مہیا کر دی یعنی صلح حدیبیہ اور اس کے بعد فتح خیبر مقرر کر دی اور اس کے بعد فتح مکہ اور مسلمانوں نے خیبر فتح کی اور بے شمار غنیمتیں حاصل کیں' اس کے بعد مکہ فتح ہوا۔

(صلح حدیبیہ درحقیقت فتح تھی کہ اس کے بعد کفار و مسلمان آپس میں ملنے لگے اور اسلام لانے لگے اور ڈیڑھ سال میں ہزاروں کافر مسلمان ہو گئے۔ حدیبیہ میں حضور کے ساتھ ۱۴ سو مسلمان تھے اور فتح میں آپ کے ساتھ دس ہزار صحابی تھے۔ اس طرح وہ پیش گوئی جو توریت میں موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے لکھی گئی تھی پوری ہوئی' وہ یہ تھی کہ خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کی پہاڑی سے ان پر جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے سیدھے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لیے تھی۔ استثناء ۳۳' ۲۔)

۲۸۔ اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ اس نے حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور مقدس مذہب توحید اور مبارک کتاب قرآن اور دین حق یعنی کلمہ شہادت لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نصرت و رحمت دے کر دنیا میں بھیجا۔ اس لیے کہ ان کے ذریعے سے دین توحید کو تمام جہان میں غالب و شائع کر دے اور مذاہب باطلہ اور ادیان شرک و کفر کو جڑ سے اکھیڑ کر برباد کر دے اور ہمیشہ قیامت قائم ہونے تک اسی مقدس مذہب کو ہر مذہب پر غالب رکھے (یہ سچا فرمان ہے کہ دین اسلام ہر دین پر قیامت تک غالب رہے گا۔ جب قیامت قائم ہونے کو ہوگی اس میں کمی شروع ہوگی۔ یہاں تک کہ جب کوئی بھی مسلمان نہ رہے گا تب قیامت قائم ہوگی۔ جب تک دنیا میں ایک بھی مسلمان باقی ہے قیامت نہ آئے گی) اللہ تعالیٰ بذات خود لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ پر گواہ ہے۔ کافران مکہ گواہی نہ بھی دیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً رسول اللہ ہیں' اللہ کی گواہی کافی ہے۔

۲۹۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ جو لوگ ان کے ساتھ سچے دل سے مسلمان ہوئے وہ بھی نہایت خوش قسمت ہیں کہ دولت' معیت و شرف وصحبت سے مشرف ہیں۔ وہ کافروں پر نہایت سختی و شدت کرنے والے ہیں' دین میں مداہنت روا نہیں رکھتے۔ آپس میں رحمدل و نرم دوست' نیکی کرنے والے' احسان کرنے والے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں۔ جب بھی ان کو دیکھو یا تو رکوع کر رہے ہیں یا سجدہ کی حالت میں ہیں۔ ان لوگوں کا منشاء ان باتوں

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ

(اے دیکھنے والے!) تو ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا مندی چاہنے کے لیے رکوع اور سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا'

اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ۫

ان کے انوار ان کے سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں میں نمودار ہیں' ان کی یہ صفت توریت میں ہے

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

اور ان کی صفت انجیل میں ایسی ہے کہ ایک کھیتی نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوئی

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کسانوں کو خوش کرتی ہے تاکہ ان (صحابہ کرام) کی ترقی دیکھ کر کفار کے دل جل جائیں اور اللہ تعالیٰ نے

سے کیا ہے یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ثواب ورحمت ڈھونڈتے ہیں۔ خوب ہی جہاد کرتے ہیں' ان کے چہروں پر نور عبادت جلوہ گر ہو گیا ہے' سعادت وخیر وشرافت وعبادت ومعرفت کے آثار وانوار ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ ان کی صفتیں اور تعریفیں توریت میں لکھی تھیں اور انجیل میں ان کی تعریف کی مثال یوں بیان کی گئی ہے کہ جیسے ایک کھیتی ہوتی ہے' اس نے اپنا سر سبز یعنی ہرا بھرا کلا نکالا یعنی پہلی شاخ نکالی' پھر اس کو کسی شخص نے مدد پہنچائی پانی دیا' وہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ خوب موٹا ہو گیا اور اپنے تنا پر نہایت قوت وسختی سے اور غایت شان وشوکت سے کھڑا ہو گیا۔ وہ کھیتی کرنے والے کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرتے ہیں کہ کتنی جلد بڑھا اور کب مضبوط ہو گیا۔ یہ اس لیے کہ کافروں کو غیظ وغضب میں ڈالے اور اپنی شان دکھا کر ان کے دلوں کو جلائے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو مسلمان ہوئے' رسول وقرآن پاک کو سچے دل سے مانا اور اعمال صالحہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے کیے ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے' اس عہد ووعدہ کو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور پورا فرما کر رہے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت سب اصحاب بیعت رضوان کی شان میں نازل ہوئی۔ اور بعض خاص خاص صحابی کا اشارہ نکالتے ہیں' ''الذین معه'' سے حضرت ابو بکر کی طرف اشارہ کہ دولت معیت سے مالا مال تھے' سب سے پہلے مسلمان ہوئے' جب کہ کوئی دین کو مدد پہنچانے والا نہ تھا اس وقت آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ ''اشداء علی الکفار'' سے عمر فاروق ناصر دین محمدی قوی ومستحکم وشدید وقاہر وقاتل کفار تھے۔ ''رحماء بینهم'' سے نیک کردار حلیم الطبع' سلیم وکریم' خوش مزاج' خوش خلق' باحیا' باوفا' احسان کرنے والے ذوالنورین عثمان بن عفان مراد ہیں۔ ''تراهم رکعًا سجدًا'' سے فانی فی اللہ' باقی باللہ' عابد وزاہد راکع وساجد شیر بیشہ ولایت حیدر کرار مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں۔ بعض کے نزدیک ''اخرج شطاه'' سے حضرت ابو بکر مراد ہیں کہ وہ سب سے پہلے اسلام لائے۔ ''فازره'' سے مراد حضرت فاروق اعظم ہیں جن کی تلوار سے مشرق سے مغرب تک دین احمدی کا ڈنکا بجا۔ انہوں نے دین اسلام کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔ ''فاستغلظ'' سے عثمان غنی مراد ہیں جنہوں نے اپنا مال جہاد میں خرچ کر کے دین کو قوی کر دیا۔ ''فاستوی علی سوقه'' سے حیدر کرار مراد ہیں جن کی ہمت وشجاعت

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے O

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ حجرات مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں اٹھارہ آیات' دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو (ان کے احکام کی پابندی کرو اور ان کے ادب اور تعظیم کو ملحوظ رکھو)

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے O اے ایمان والو! اس غیب کی خبر دینے والے

سے دین کو قیام ہوا اور بنی ہاشم اور قریش کو فخر ہوا۔"یعجب الزراع" سے طلحہ وزبیر وغیرہ تمام اصحاب کرام مراد ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی مثل بیان فرمائی کہ یہ درخت ان لوگوں کی مدد سے بہت جلد بڑھا اور خوب بڑھتا رہے گا۔ حتی کہ تمام ادیان پر یہ غالب ہوگا' اس وقت کافروں کی جانیں حسد سے جلیں گی۔ اس سے ثابت ہوا کہ اصحاب کرام سے جلنے والے' ان سے بغض وعداوت رکھنے والے' ان سے حسد کرنے والے کافر ہیں' ان کو قرآن مجید نے کافر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے' احکام شریعت کی پابندی کی' حرام وفواحش سے بچے' پچھلے گناہوں کی مغفرت اور آئندہ اجر عظیم بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ (اس میں تمام صحابہ کرام کی مغفرت اور جنتی ہونے کی خوش خبری سنائی گئی ہے۔ اہل سنت وجماعت کا مذہب یہی ہے کہ تمام صحابہ کرام قطعی جنتی ہیں۔ ان کے دشمن دوزخی ہیں۔ قادری غفرلہ)

سورۃ الحجرات

کل مدینہ میں نازل ہوئی۔

۱۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ و رسول سے کسی کام میں پیش دستی نہ کرو' خدا تعالیٰ ہی سے ڈرو' تقویٰ اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ تمہاری سب باتیں سننے والا ہے اور جاننے والا ہے یعنی کوئی کام نہ کرو جب تک کہ رسول تم کو حکم نہ دیں۔ جو وہ کہیں وہی کرو۔ جس بات سے منع کریں وہ نہ کرو۔ بعض صحابہ نے بقر عید کو نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی تھی وہ مقبول نہ ہوئی دوبارہ کرنے کا حکم ہوا۔ یا "لا تقدموا" کے یہ معنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ و رسول کی مخالفت نہ کرو' جو اشارہ ہو فوراً بجالاؤ' تامل واقع نہ ہو یعنی قرآن وحدیث کے خلاف نہ چلو۔ بعض کہتے ہیں کہ تین صحابہ نے بنی سلیم کے دو آدمیوں کو مار ڈالا حالانکہ ان سے صلح ہو گئی تھی۔ وہ یہ سمجھے کہ یہ دو آدمی بنی عامر کے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بعض صحابہ کسی کسی بات کی آرزوئیں کرتے تھے کہ کاش! اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہو جائے اور رسول فلاں کام کریں یا فلاں کام نہ کریں' تب یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر بات خوب جانتے ہیں' تم کو پیش دستی کرنے کا کوئی حق نہیں اس میں اور بھی کئی اقوال ہیں۔

۲۔ اے مسلمانو! رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بہت بہت ادب کرو' ان کے دربار میں چلا کر نہ بولو' ان کے سامنے

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

(نبی) کی آواز سے اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اور نہ ان سے اس طرح چلا کر بات کرو

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۲﴾ إِنَّ

جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے چلا کر باتیں کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال ضائع (اور برباد) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو O بے شک

الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

جو لوگ رسول اللہ کے سامنے (ادب سے) اپنی آوازیں پست اور نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں

امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۳﴾ إِنَّ

کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے ازل سے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے O (اے نبی!) بے شک

الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۴﴾

جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بیوقوف ہیں (آپ کے آداب سے واقف نہیں) O

دم نہ مارو ان کی آواز سے اپنی آواز قطعاً اونچی نہ کرو ان کے سامنے سختی سے بات نہ کرو ان کو نام لے کر نہ پکارو یا محمد نہ کہو بلکہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر پکارو ان سے بات کرنے کو ایسا نہ سمجھو جیسے آپس میں بات چیت بے دھڑک چلا کر جھڑک کر ہر طرح سے کر لیتے ہو آپ کا نام لے کر پکارتے ہو بلکہ ان کی توقیر و تعظیم و ادب کو ملحوظ خاطر رکھو اس لیے کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو کہیں سب اعمال حسنہ نماز' روزہ وغیرہ تمہارے بیکار اور ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو کچھ خبر بھی نہ ہو یعنی رسول اللہ کے ترک ادب سے اعمال صالحہ باطل و ضائع ہو جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس کے کانوں میں گرانی تھی' وہ اونچی آواز سے بولتے تھے' انہوں نے ڈر کی وجہ سے حضور کی خدمت میں آنا چھوڑ دیا۔ عمر فاروق اتنی دھیمی آواز سے گفتگو کرتے تھے کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ ایک روایت ہے کہ بنی تمیم حضرت کی خدمت میں آئے تب انہوں نے کوئی بات چلا کر عرض کی جس سے حضرت کے دل کو تکلیف ہوئی فوراً یہ آیت نازل ہوئی ''لا ترفعوا اصواتکم الخ''۔

۳- جب آیت سابقہ اتری تو ثابت بن قیس کے دل کو نہایت قلق و تفکر لاحق ہوا کہ اب جب تک میرا قصور معاف نہ ہو جائے گا اور مجھ کو حاضری دربار کی اجازت نہ ملے گی کہیں گھر سے باہر نہ نکلوں گا اور عہد کیا کہ اب سے کبھی چلا کر دربار نبوت میں نہ بولوں گا تب انہی کی تعریف اتری کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو تیرے دربار میں اپنی آوازیں پست کرتے ہیں' آہستہ آہستہ بولتے ہیں' ادب کا لحاظ رکھتے ہیں۔

۴ تا ۵- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو آپ کو حجروں کے پیچھے سے چلا چلا کر پکارتے ہیں اور یا محمد یا محمد کہتے ہیں اور ادب و تعظیم کا خیال نہیں کرتے تو یہ پاگل' بالکل بے وقوف' نافہم' نامعقول ہیں' گنوار ہیں' خدا کے رسول کی عظمت ابھی ان کے دلوں میں نہیں پہنچی ہے (یعنی اگر عقلاء ہوتے اور پھر قصداً بے ادبی کرتے تو سزا پاتے مگر چونکہ بے وقوف جاہل تھے اس لیے

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی خوب تحقیق کر لو ایسا نہ ہو

اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾

کہ تم کسی قوم کو بے خبری میں ایذاء پہنچاؤ پھر اپنے کیے پر تم کو پچھتانا پڑے ○

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ

اور جان لو کہ بے شک تم میں اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہاری خوشی کرے (تمہارا کہنا مانے) تو بے شک تم مشقت میں پڑ جاؤ (اس لیے اپنی

لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

خواہش چھوڑ کر ہر امر میں رسول کی اطاعت کرو) لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایمان سب سے زیادہ پیارا کر دیا اور اس (ایمان) کو تمہارے

وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿۷﴾

دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور پسندیدہ کر دیا ہے اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہاری نظروں میں (بری اور) ناگوار کر دی ہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل

فقط تنبیہ و تادیب فرمائی) اگر یہ جلدی نہ کرتے تو جب آپ خود نکلتے اور اپنا حال جو عرض کرنا تھا کر لیتے' آپ کے دولت خانہ سے برآمد ہونے کا انتظار کرتے تو ان کے حق میں بہت بہتر و نافع ہوتا' دنیا و دین کی بھلائی پاتے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کے لیے بخشنے والا' رحمت والا ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن حصین کو ایک مختصر سے لشکر کا سردار بنا کر بنی عنبر کے کفار سے جو بنی خزاعہ کا ایک قبیلہ ہے جہاد کو بھیجا' وہ لوگ بھاگ گئے' یہ ان کے بال بچوں کو پکڑ لائے پھر بوقت ظہر یہ ان کو چھڑانے کو آئے اور چونکہ گنوار تھے' ادب تعظیم سے ناواقف تھے' حجرے کے دروازے پر حضرت کا نام لے لے کر پکارنا شروع کیا۔ حضرت آرام فرما رہے تھے جاگ گئے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! ادب کا ہر وقت خیال رکھو پھر ایک آدمی پر فیصلہ ٹھہرا جس کو خود انہوں نے پسند کیا۔ اس نے یوں فیصلہ کیا کہ آدھوں کو آزاد کر دینا چاہیے آدھوں کا فدیہ لینا چاہیے اگر ادب برتتے اور تعظیم کا خیال رکھتے تو کل آزاد ہو جاتے۔ تو خدا نے ان کے دلوں کا امتحان لیا کہ آیا ان میں تقویٰ ہے کہ نہیں' سو تقویٰ سے مالا مال پایا' ان کے دلوں کو مصفا و مطہر و منور کر دیا اور توحید خالص ان کے دلوں میں بھر دی' دنیا میں ان کو گناہوں سے مغفرت دی جنت میں ثواب عظیم ملے گا۔

۶ تا ۸۔ ولید بن عتبہ بن معیط کو حضرت نے قبیلہ بنی المصطلق کے پاس اس لیے بھیجا کہ زکوٰۃ وصول کر کے لائیں' بنی المصطلق میں اور ان میں جاہلیت کے زمانہ کی سخت عداوت چلی آتی تھی' بنو مصطلق نے ان کا اس سبب سے استقبال بطور

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ

اور اس کے احسان سے نیک چلن اور سیدھے راستے پر ہیں اور اللہ تعالیٰ جاننے والا' حکمت والا ہے O اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا

آپس میں لڑیں تو تم ان کے درمیان صلح کرا دو' پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی

عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ

(اور بغاوت) کرے تو تم اس زیادتی (اور بغاوت) کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف پلٹ آئے

فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

پھر اگر وہ پلٹ آئے (بغاوت سے باز آ جائے) تو ان دونوں میں انصاف کے ساتھ صلح کراؤ اور عدل اور انصاف قائم رکھو' بے شک عدل اور انصاف

تعظیم کیا کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد ہیں' ولید سمجھے کہ یہ لوگ میرے قتل کو آئے ہیں' ولید کو ان پر غصہ آیا' وہ لوگ بھی حضور کے پاس آئے اور اپنا حال بیان کیا' حضرت نے بعد تحقیق قصہ فیصلہ فرمایا اور آیت نازل ہوئی کہ فاسقوں کی بے تحقیق خبروں کا اعتبار نہ کیا کرو۔ اے مسلمانو! جب تمہارے پاس کوئی (بے شرع) فاسق خبر لے کر آئے تو اس وقت لغزش نہ کھاؤ اس کو سوچو سمجھو فکر و غور و اطمینان سے کام لو کہ آیا یہ سچ ہے یا جھوٹ۔ اس کا خیال رکھا کرو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی قوم سے بے تحقیق لڑائی ہو پڑے اور غفلت سے ان کو مارنے لگو پھر تم ان کو مار کر پشیمان ہو۔ اے مسلمانو! یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تم کو خود کوئی امر طے کر لینے کا اختیار نہیں' تم میں خدا تعالیٰ کے رسول موجود ہیں' تم ان کا کہا مانو' ان کی رائے پر اپنے کام سونپ دو' اگر تمہاری بہت سی باتوں میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری اطاعت کر لیں' تمہاری بات مان لیں تو سخت مشکل میں پڑو' تم گناہ گار ہو جاؤ۔ مگر خدا تعالیٰ کی رحمت تو یہ ہے کہ اس نے تم کو توفیق اطاعت رسول دی ہے' ایمان کی تصدیق کی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق کی' خدا تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں زینت دے دی اور کفر یعنی انکار رسول اور فسق یعنی کفر و نفاق اور کل گناہ تمہارے دلوں میں ناپسند کر دیئے' ایسے ہی لوگ سچے اور مخلص ہیں۔ یہ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے' نعمت و رحمت ہے' اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ثواب و کرامت کا عالم ہے' حکمت والا ہے۔ مفسر نے ولید کو نفاق کی طرف منسوب کیا تو فاسق سے مراد وہی ہوں گے مگر اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ عام فساق مراد ہیں۔

۹ تا ۱۰۔ اے مسلمانو! اگر تمہارے آپس میں دو فرقے پیدا ہو جائیں اور آپس میں لڑیں تو اول تو ان میں صلح کرا دو اور اگر وہ صلح نہ مانیں اور ان میں سے ایک دوسرے پر بغاوت اختیار کرے یعنی حق ایک کا ہو اور دوسرا خواہ مخواہ تعدی و دست درازی کرتا ہو اور صلح کو نہ مانے تو اس باغی ظالم گروہ کو خوب سزا دو' خوب مارو' اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ قرآن پاک کو مانے اور حکم الٰہی کی طرف جھک جائے اور رجوع کرے اور صلح کر لے' پرایا حق دے دے' اگر وہ مان جائے' صلح کر لے امر الٰہی قبول کر لے تو انصاف و عدل سے آپس میں صلح کرا دو اور انصاف و عدل قائم رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ عدل و انصاف والوں کو دوست رکھتا ہے ("انما المومنون اخوۃ" الخ) بے شک سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اے مسلمانو!

الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ

کرنے والے اللہ کو پیارے ہیں O مسلمان بھائی بھائی ہیں تو (اے لوگو!) اپنے دو بھائیوں میں صلح (اور ملاپ) کرا دیا کرو اور

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٠ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ ع ۱ / ۱۳

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے O اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کی ہنسی (اور

مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى

مذاق) نہ بنائے (اس کی بے عزتی نہ کرے) عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی کرنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کی ہنسی

اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ

(اور مذاق) بنائیں، ممکن ہے کہ وہ ہنسی (اور مذاق) بنانے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ

ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا اور فسق کے نام لینا بہت ہی بُرا ہے اور جو

اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرا دو اور اللہ ہی سے ڈرو کہ خدا تم پر رحم کرے تم کو عذاب نہ دے۔ حضرت ایک جگہ تشریف لے گئے تھے وہاں بڑا مجمع تھا۔ مشرکین یہود، مسلمان سب تھے۔ عبداللہ بن ابی منافق بھی تھا جب تک اس نے اسلام ظاہر بھی نہ کیا تھا اس نے کچھ گستاخی کا کلمہ کہا حضرت عبداللہ بن رواحہ کو غصہ آیا اور آپس میں مسلمانوں، مشرکوں، یہودیوں میں خوب چلی، عبداللہ بن ابی کی قوم کے بعض مسلمان بھی ناواقفی سے شریک ہو گئے تھے اور قریب تھا کہ دونوں قبیلے مسلمان مسلمان بھی آپس میں خوب لڑ پڑیں مگر حضرت نے قصہ فیصل فرما دیا، سب کو چپ کرا دیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۱۔ اے مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے سے مذاق اور ٹھٹھا نہ کرو، ایک گروہ دوسرے کا مذاق اڑا کر ذلیل و شرمندہ نہ کرے کیا خبر ہے جس کا تم مذاق اڑاتے ہو اور ذلیل کرتے ہو وہی اللہ کے نزدیک ان مسخراپن کرنے والوں سے افضل و اشرف ہو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت سے مسخراپن کرے کیا خبر کہ وہی عورت جس سے ٹھٹھا کیا جا رہا ہے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بہتر و افضل ہو یعنی مسخراپن کرنا ذلیل کرنا تو آپ سے کم درجہ والوں کو چاہیے اور کمی و زیادتی دنیا کی کچھ معتبر نہ رہی اور اللہ تعالیٰ کے پاس کی کمی بیشی کی خبر نہیں پس کسی سے مسخراپن زیبا نہیں کیا خبر کہ وہی اعلیٰ ہو اور اپنے آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ، تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو پھر کیوں ایک دوسرے کو عیب لگاتے ہو، آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو اور نہ ایسے ناموں اور صفتوں سے یاد کرو جس کو دوسرا برا مانے یا ایام جاہلیت و کفر کے نام ہوں، جب ایمان کا درمیان آ گیا اور نور ایمان سے دل منور ہو گئے تو اب پہلے زمانہ کی رنجشیں اور زمانہ جاہلیت کی خصلتیں اور اس زمانے کے نام اور پھبتیاں سب بری ہو گئیں سب سے توبہ کرو اور پاک دل سچے مخلص ایک دل مسلمان بن جاؤ، جو نازیبا امور جاہلیت سے توبہ نہ کرے گا وہی ظالم سزا پائے گا۔ بعض مسلمانوں نے بعض مسلمانوں کو ٹھٹھا کیا، ان کی تنگ

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫

توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں O اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچو بے شک کچھ گمان گناہ ہوتے ہیں

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

اور ایک دوسرے کے پوشیدہ عیب نہ ڈھونڈو اور دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی بیان نہ کرو کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہو گا

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا

کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے (ہرگز نہیں) تو یہ (غیبت) بھی تم کو گوارا نہ ہونی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ

بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے O اے انسانو! بے شک ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت سے پیدا کیا (آدم وحوا) اور تمہارے جدا جدا خاندان

وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ

اور قبیلے اس لیے بنائے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لو (نہ دوسروں پر فخر اور تکبر کرنے کے لیے) بے شک تم میں سب سے زیادہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے

دستی کی وجہ سے ان کو حقارت و ذلت کی نظر سے دیکھا تھا ان پر عتاب ہوا۔ ثابت بن قیس خاص حضرت کے پاس بیٹھتے تھے اس لیے کہ وہ اونچا سنتے تھے' ایک مرتبہ دیر ہوگئی' حضرت کے پاس بمشکل پہنچے' ایک انصاری حضرت کے پاس پہلے ہی سے بیٹھے ہوئے تھے' ثابت بن قیس نے ان کو اٹھانا چاہا وہ نہ اٹھے تب ثابت نے ان کی ماں کا نام لے کر کہا کہ یہ فلاں عورت کا لڑکا ہے جن کو لوگ زمانہ جاہلیت میں کم مرتبہ ذلیل جانتے تھے اور ان کے اوپر طعن کی پھبتی کہتے تھے' اس شخص کو رنج ہوا تب یہ اترا۔ حضرت کی بیبیوں میں حضرت ام سلمہ پست قامت تھیں' ان کو حضرت کی بعض دوسری بیویاں حقارت سے دیکھتی تھیں' ہنستیں تب یہ آیت ''ولا نسـاء من نسـاء'' نازل ہوئی' بعض مسلمان بعض ان مسلمانوں کو جو پہلے یہودی یا نصرانی تھے ''یا یہودی'' ''یا نصرانی'' کہہ کر پکارتے تھے تب یہ اترا ''ولا تـنـابـزوا بالالقاب''۔ ابو بردہ بن مالک نے عبداللہ بن جدان کو ''یا یھودی'' کہہ کر پکارا' انہوں نے ''یا نصرانی'' جواب دیا اور بھی کچھ گفتگو ہوئی' اس بارے میں بھی یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

ف: ایک آیت کے کئی شان نزول ہو سکتے ہیں اور کئی مسائل کا تعلق ہو سکتا ہے جیسا کہ آیت مذکورہ میں ہوا۔

فقیر قادری غفرلہ

۱۲۔ حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے چلے اور آپ کا قاعدہ تھا کہ امراء صحابہ کے ساتھ غرباء کو کر دیا کرتے تھے کہ وہ خدمت کرتے چلیں اور دونوں کا کام نکلے' دو آدمیوں کے ساتھ آپ نے سلمان کو کر دیا' سلمان تیاری طعام وغیرہ کرتے گئے کہ ایک دن نیند غالب ہوئی' سو گئے کھانا نہ ملا' انہوں نے سلمان کو حضرت کے پاس بھیجا' حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کے حوالے کر دیا کہ سب کھانے کے اس سفر میں خزانچی وہی تھے' وہ وہاں گئے' وہاں

اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ

نزدیک وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا (ہر چیز سے) خبردار ہے O گنوار دیہاتیوں نے

لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ

کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ تم ہرگز ایمان نہیں لائے لیکن یوں کہو کہ ہم (ظاہر میں) مسلمان تابع دار ہو گئے ہیں

بھی کچھ نہ ملا' آ کر کہا کہ کھانا ختم ہو چکا تب اور کہیں بھیجا اور آپس میں کہا: یہ سلمان ایسے ہیں کہ اگر دریا پر بھی جائیں وہ بھی خشک ہو جائے یعنی نامبارک اور منحوس ہیں اور اسامہ پر بدگمانی کی کہ کھانا ہو گا مگر دیا نہ ہو گا اور خفیہ تجسس کیا کہ آیا کھانا ہے یا نہیں؟ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! بدگمانی سے بچو' سب مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان کرو یعنی کوئی مسلمان کہیں کو گیا یا کہیں سے آیا تو بری جگہ کا خیال نہ کرو' نیک گمان پیدا کرو' سمجھ لو کہ تمہاری بدگمانیاں اور برے خیالات جو ایک دوسرے کی نسبت پکاتے ہو اور اس بناء پر لڑتے ہو سخت گناہ ہیں ہاں نیک گمان اچھا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے عیب کھوج لگا لگا کر تلاش نہ کرو کہ دیکھیں فلاں کیا برا کام کر رہا ہے فلاں کہاں گیا ہوا ہے' خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پردہ پڑا ہوا ہے وہ پڑا رہنے دو اور نہ ہی آپس میں اپنے ایک دوسرے مسلمان بھائی کی غیبت کرو یعنی کوئی پیٹھ پیچھے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو برا نہ کہے' کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا جائے؟ اس بات کو تم یقیناً نہایت ہی برا جانتے ہو غیبت کو کیوں برا نہیں جانتے۔ خدا تعالیٰ ہی سے ڈرو اور غیبت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا' بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۱۳- اے آدمیو! تم آپس میں فخر و غرور کیوں کرتے ہو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد عورت یعنی ماں باپ آدم وحوا سے پیدا کیا' حقیقت میں تم سب ایک ہی ہو مگر کنبے کنبے قبیلے قبیلے اس لیے الگ کر دیے کہ آپس میں پہچان رہے مثلاً جب دو کا ایک نام ہو تو قبیلہ سے پہچان ہو جاتی ہے پس تم سب حقیقت میں یکساں ہو مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ اس کا زائد ہے جس کا کہ تقویٰ و ایمان زائد ہے' خدا تعالیٰ تمہارے حسب نسب سے خبردار ہے' تمہارے کاموں سے واقف ہے اور جانتا ہے کہ کون اعلیٰ ہے کون ادنیٰ۔ شعب وہ کنبہ جس میں بہت سے قبیلے شامل ہوں' بعض کہتے ہیں کہ قبائل سے مراد اصل عرب ہیں اور شعوب سے مراد عجم اور غلام یعنی یہ کنبے قبیلے تو پہچان کے واسطے دنیا میں بحکمتِ الٰہی بن گئے ہیں نہ اس لیے کہ تفاخر کیا جائے۔ ثابت بن قیس نے ایک شخص کو اس کی ماں کے ساتھ طعنہ دیا کہ تیری ماں فلانی عورت ہے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم سب ایک سے ہو' جو تقویٰ زائد رکھتا ہے اسی کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وقعت و عزت زیادہ ہے' بعض کہتے ہیں کہ حضرت بلال نے اذان کہی تو بہت سے قریشیوں نے طعنہ کیا یعنی سہیل بن عمرو' حارث بن ہشام' ابوسفیان بن حرب وغیرہ نے کہ اللہ تعالیٰ و رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اذان کہلوانے کے لیے بھی سیاہ فام حبشی غلام جس کی کوے کی سی صورت ہے رہ گیا تھا کسی اور سے اذان کہلوائی ہوتی تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

۱۴ تا ۱۵- قبیلہ بنی اسد میں قحط پڑا لہٰذا اس خیال سے کہ ہم مسلمان ہو جائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مدد کریں گے بہت سے لوگ ان میں سے اسلام ظاہر کر کے مع اپنے کل اہل وعیال بال بچوں کے مدینہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے' ان کے آنے کے سبب سے مدینہ میں غلہ کا نرخ نہایت گراں ہو گیا' قحط کے آثار ظاہر

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان کا تو گزر ہی نہیں ہوا اور اگر تم (دل سے) اللہ اور رسول کی اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال (کے بدلے)

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ

میں کچھ کمی نہیں فرمائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O ایمان والے تو وہی ہیں جو (سچائی سے) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ

پھر انہوں نے کسی طرح کا شک و شبہ نہ کیا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا' وہی سچے

هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي

مسلمان ہیں O (اے نبی!) آپ فرمایئے: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دین داری جتاتے ہو (حالانکہ تمہارے دل میں کفر بھرا ہوا ہے) اور جو کچھ آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ

زمین میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے (سب سے خبردار ہے) O (اے نبی!) وہ اپنے اسلام لانے کا

ہونے لگے' جگہ سب کے رہنے کی نہ تھی' سڑکوں پر غلاظت جمع ہونے لگی تھی' تو منافق کہنے لگے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم مخلصین ہیں' ہم آپ پر ایمان لائے ہیں' ہمارا اکرام ہونا چاہیے' ہم کو کھانا پینا دلوایئے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ بدوی لوگ یعنی اعراب بنی اسد کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے بنی اسد! تم کو ایمان نصیب نہ ہوا ہاں ظاہر میں تابعداری کر لی کہ کوئی تم کو نہ مارے قیدی نہ بنائے' تم "امنا" نہ کہو بلکہ "اسلمنا" کہو یعنی ہم بظاہر تابعدار ہیں اس لیے کہ اب تک تمہارے دلوں میں ایمان کی لذت' حلاوت ومحبت وتصدیق داخل نہیں ہوئی ہے' اگر اللہ تعالیٰ' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دل سے اطاعت کرو' کفر ونفاق سے توبہ کرو ظاہر و باطن یکساں کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال صالحہ کا تم کو ثواب دے گا ناقص نہ کرے گا' خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور ان پر رحمت کرنے والا ہے۔ ہاں سچے مسلمان جانتے ہو کون ہیں وہ ہیں جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تابعداری کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں شک وشبہ نہیں ہے۔ اپنی جانیں اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں جہاد کرتے ہیں تو ایسے ہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔

۱۶- جب انہوں نے اصرار کیا کہ ہم سچے مسلمان ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ کیا تم خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہو' اپنے مذہب کا حال خلاف واقع اس کو بتانا چاہتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کی سب باتیں جانتا ہے' سب کے دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے' اس کو ہر شئے کی خبر ہے۔

۱۷ تا ۱۸- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ آپ پر اس بات کا احسان جتلاتے ہیں کہ انہوں نے تابعداری کر لی' آپ ان سے فرما دیجیے کہ تم لوگ اپنی تابعداری کا احسان مجھ پر نہ جتلاؤ مجھ کو کوئی ضرورت نہیں' جب تم ایمان کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر احسان کیا جتاتے ہو' اگر تم سچے مسلمان ہو تب تو تم پر خدا تعالیٰ ہی کا احسان ہے کہ اس نے تم کو ہدایت کی'

عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ

آپ پر احسان جتاتے ہیں، آپ فرمایئے کہ اپنے احسان لانے کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا احسان جتاتا ہے کہ اس نے تم

اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

کو ایمان کی ہدایت کی اگر تم (دعویٰ اسلام میں) سچے ہو ○ بے شک اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع ۸ / ۱۴

سب غیب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○

المنزل ۷

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ۵۰	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۴۵ رُكُوْعَاتُهَا ۳
سورۂ ق مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں پینتالیس آیات، تین رکوع ہیں

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ ۚ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

ق قرآن مجید کی قسم (کہ آپ برحق رسول ہیں) ○ بلکہ ان کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ان کے

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ۚ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

پاس انہی میں سے ایک ڈرسنانے والا (پیغمبر) تشریف لایا تو کافروں نے کہا کہ یہ تو ایک عجیب اچنبھے کی بات ہے ○ کیا جب ہم مر جائیں گے

تمہیں اس کا شکر گزار و ممنون ہونا چاہیے یعنی ہمارا تم پر احسان ہے کہ تم کو اسلام نصیب ہوا، تم اللہ کے رسول پر اپنے اسلام کا احسان کیا جتاتے ہو تم کو ان کا احسان ماننا چاہیے۔

سورۂ ق

اس سورت میں قاف کا ذکر ہے۔

ا تا ۵۔ قسم ہے قاف کی "ق" میں بہت اقوال ہیں منجملہ ان کے ایک یہ کہ وہ قاف دنیا کے گرد احاطہ کیے ہوئے ہے اور سبز ہے اور اسی کے سبب سے آسمان سبز نظر آتا ہے اس کی قسم کھائی گئی، بعض کہتے ہیں کہ صرف ق مراد ہے قسم اس حرف کی اور جو اس سے شروع ہوا ہے یعنی قرآن پاک کی جو نہایت بزرگی و کرامت و شرافت والا ہے کہ قیامت ضرور بالضرور قائم ہونے والی ہے اور کافر نہیں مانتے، بلکہ جب حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اس کی خبر دیتے ہیں کہ تم مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے تو وہ تعجب کرتے ہیں (اُبی اور امیہ پسران خلف اور نبیہ اور منبہ پسران حجاج مراد ہیں) اور اس کا بھی ان کو اچنبھا ہے کہ انہیں میں سے ایک آدمی ان کو ڈرانے کو کیوں کر بھیجا گیا۔ جب وہ رسول آیا تو کافروں نے کہا کہ اول تو رسول کا خدا کے پاس سے آنا ہی تعجب ہے پھر قیامت کے دن اٹھنا یہ تو بہت ہی تعجب خیز امر ہے، کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ رسول کیا کہتے ہیں، کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک میں مل جائیں گے تو پھر زندہ کیے جائیں گے یہ بات تو بہت ہی بعید از عقل و قیاس ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) گو یہ اس کو بعید سمجھیں اور نہ مانیں مگر ہماری قدرت کے سامنے بہت ہی نزدیک و سہل ہے جب یہ

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿٣﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ

اور (گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو (پھر زندہ ہو جائیں گے) یہ دوبارہ زندہ ہونا عقل سے بہت دور ہے ○ بے شک ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین مردوں

عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٤﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ

کے جسم میں سے کھاتی اور کم کرتی ہے اور ہمارے پاس ایک محفوظ کتاب ہے (اس میں ہر بات لکھی ہے) ○ (یہ نہیں) بلکہ جب ان کے پاس حق آیا تو

اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٥﴾ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا

انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ایک بے اصل پریشان کن خلجان (معاملے) میں پڑے ہوئے ہیں ○ تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا کہ ہم نے اس کو

وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿٦﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

کس طرح بنایا ہے اور (ستاروں سے) آراستہ کیا ہے اور اس میں کوئی شگاف نہیں ○ اور (اسی طرح) ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں (پہاڑوں کے)

وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٧﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ

لنگر ڈال دیئے (تاکہ وہ جنبش نہ کرے) اور اس میں ہر ایک خوشنما جوڑا اُگایا ○ تاکہ ہر وہ بندہ جو (خدا کی طرف) رجوع کرنے والا ہے اس کو دیکھ لے

مُّنِيْبٍ ﴿٨﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ

اور سمجھ لے (ہماری قدرت پر ایمان لائے) ○ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا' اس کے ذریعے سے باغ اور کھیتی

مر جاتے ہیں اور زمین میں ان کے گوشت پوست ہڈیاں پٹھے وغیرہ سب پراگندہ ہو جاتے ہیں' کچھ زمین کھا جاتی ہے ان سب کا ذرہ ذرہ کا ہم کو علم ہے' ہمارے پاس کتاب ہے جو تغیر تبدل سے شیطان کے تصرف سے محفوظ ہے یعنی لوح محفوظ کہ اس میں موت و حیات قبر قیامت سب کا حال لکھا ہوا ہے' ان کافروں نے حق و یقین کی اور خدا تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی ایسے وقت میں تکذیب کی جبکہ وہ ظاہر و ثابت ہو گیا' معجزوں سے دلائل قاہرہ قطعیہ سے حجت تمام ہو چکی شک و شبہ کا موقعہ نہ رہا مگر وہ اپنے شبہ میں پڑ کر مختلف خیالات پکار رہے ہیں اور ضلالت میں پڑے ہیں' کوئی سحر جادو کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت وغیرہ وغیرہ۔

۶ تا ۱۱- یہ کفار مکہ قدرت الٰہی میں شک رکھتے ہیں' کیا انہوں نے ایسی کے کارخانہ قدرت نہیں دیکھے؟ کیا انہوں نے اپنے سروں پر آسمان نہیں دیکھا؟ یہ نہیں سوچا کہ ہم نے اس کو کس حکمت بالغہ سے بنایا؟ بے ستون کھڑا ہے' اس کو تاروں سے زیب و زینت دی آراستہ کیا' ہر عیب و خلل سے' جوڑ سے' دراڑوں سے' شگافوں سے خالی بنایا۔ زمین کو نہیں دیکھتے؟ پانی پر اس کو کس قدرت کاملہ سے پھیلایا اور اس کے ثابت و استوار و قائم رکھنے کے لیے اس پر پہاڑوں کو مثل میخوں کے گاڑ دیا' اس میں انواع و اقسام کے میوے ہرے بھرے درخت اور تر و تازہ خوشنما دلکش مناظر پیدا کیے کہ لوگ عبرت حاصل کریں' ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کو یاد کریں' ان چیزوں میں ہر اس بندہ کو جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور دل سے تحقیق و حقیقت' حقائق

الْحَصِيدِ ⑨ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ⑩ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ

کے دانے اور بلند کھجوریں ○ جن کے پکے خوشے تہ بہ تہ ہیں' بندوں کی روزی کے لیے اگائے اور ہم نے اس (پانی) کے ذریعے مردہ شہر

أَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

(خشک زمین) کو زندہ (اور تروتازہ) کردیا (جس طرح یہ چیزیں نکلیں) اسی طرح (تم کو بھی زندہ ہو کر قبروں سے) نکلنا ہے ○ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام)

نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ⑫ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ

کی قوم نے اور کنوئیں والوں نے اور قوم ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے ہم قوم

لُوطٍ ⑬ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

لوگوں نے اور بن کے رہنے والوں اور تبع کی قوم نے جھٹلایا' ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا' تو (ان پر) میرے عذاب کا وعدہ ثابت پورا ہوا (کہ وہ

وَعِيدِ ⑭ أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

سب ہلاک کردیئے گئے) ○ تو کیا ہم پہلی بار (ساری مخلوق کو) بنا کر تھک گئے (اور عاجز ہو گئے) (ہرگز نہیں) بلکہ وہ (دوبارہ) نئے پیدا کرنے میں

کی طرف متوجہ ہوتا ہے بڑی ہی عبرت اور نصیحت ہے۔ ہم ہی نے آسمانوں سے مینہ برسایا برکت والا نفع اور خیر اور رحمت و زندگی والا' پھر اس سے طرح طرح کے باغات اگائے اور وہ دانے جن کو آدمی کاٹتے اور جمع کرتے ہیں' گیہوں' جو وغیرہ لمبے لمبے موٹے موٹے چھواروں کے درخت پیدا کیے جن کے خوشے عمدہ خوبصورت تہ بر تہ دانوں والے ہیں۔ یہ چیزیں ہم نے اپنے بندوں کے لیے روزی بنا کر اتاری ہیں اور بذریعہ باران ان کو پیدا کیا ہے اور مردہ خشک ویران جنگلوں اور شہروں کو مینہ سے دم بھر میں زندہ فرمایا ہے۔ جب اتنے اتنے تغیر ہمارے نزدیک کوئی مشکل کام نہیں پھر قیامت کیا ہے' آخر ساری مردہ زمین کو بارش سے جلا دیتے ہیں یونہی قبروں سے آدمیوں کو بذریعہ بارانِ حکمت وقدرت زندہ کر کے نکال دیں گے۔

۱۲ تا ۱۵- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے آپ کی تکذیب یہ کافر کرتے ہیں اور قیامت کو نہیں مانتے یونہی ان سے پہلے جو کافر گزرے انہوں نے اپنے اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی قوم نے نوح کو جھٹلایا' اصحاب رس نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا (رس بقول بعض یمامہ کے پاس ایک کنواں ہے بعض ان کے پیغمبر شعیب علیہ السلام کو کہتے ہیں اور بھی کئی اقوال ہیں) ثمود نے (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو' عاد نے (حضرت) ہود (علیہ السلام) کو' فرعون اور اس کی قوم نے (حضرت) موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کو' قوم لوط نے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کو' اصحاب الایکہ نے (حضرت) شعیب (علیہ السلام) کو (الایکہ ایک سرسبز درخت بعض ان کو قوم شعیب کہتے ہیں) اور قوم تبع نے اپنے رسول کو (تبع حمیر کا بادشاہ تھا اور اس کا نام اسد بن معدی کرب تھا اور کنیت ابوبکر تھی' وہ مسلمان تھا بزرگ تھا' حضرت پر کئی سو برس پہلے ایمان لایا تھا۔ تبع بہ سبب کثرت اتباع کے اس کا لقب ہو گیا)۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سب قوموں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا حکم الٰہی نہ مانا' میری سزا اور میرا عذاب ان پر واجب ہوا' سب کو ہلاک کر ڈالا' ہم نے لاکھوں قومیں پیدا کیں لاکھوں ماریں' پھر جب ہم نے اپنی

ع ۱ ۱۵ ۱۵

جَدِيْدٍ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ

شبہ کرتے ہیں (حالانکہ اس میں شبے کی گنجائش نہیں) O اور بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو کچھ اس کا نفس (اس کے دل میں) وسوسے

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ

ڈالتا ہے وہ ہم سب کچھ جانتے ہیں، ہم اس سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں O جب کہ دو ملنے والے (نگران فرشتے اس انسان

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ

سے) ملتے ہیں ایک اس کے دائیں اور ایک اس کے بائیں بیٹھتا ہے O جو لفظ وہ زبان سے بولتا ہے تو اس کے پاس ایک ہوشیار محافظ تیار رہتا ہے O

عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾

اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آئی (جن باتوں سے وہ منکر تھا وہ موت کے وقت سب ظاہر ہو جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے:) یہی تو وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا O

قدرت سے اپنی حکمت سے ایک بار پیدا کیا تو اب پھر دوبارہ زندہ کر دینا کون سا دشوار ہے' کیا ہم پہلے بنانے سے تھک گئے کہ اب عاجز ہو گئے نہیں بنا سکتے' جب یہ کوئی بات نہیں پھر قیامت لانا کیا مشکل ہے بلکہ یہ کفار قریش خواہ مخواہ پھر دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور نئی زندگی کا ان کو یقین نہیں آتا۔

۱۶- ہم نے آدمی کو پیدا کیا یعنی ہر آدمی کو یا خاص آدمی کو یعنی ابوجہل کو اور ہم جانتے ہیں جو اس کے دل میں وسوسے وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں اور خطرے گزرتے ہیں یعنی برے خطرے اور شبہے۔ آدمی ہمارا حکم نہیں مانتا اور خیالات پکاتا ہے' ہم کو غائب جانتا ہے حالانکہ ہم اس کے رگ گلو (شہ رگ) سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا علم' اس کی قدرت آدمی کو گھیرے ہوئے ہے' ہر ہر ذرہ میں آدمی کے ہر رونگٹے میں جلوہ گر ہے پھر اس سے بھاگ کر آدمی کہاں جائے گا۔ ''حبل الورید'' وہ رگ ہے جو سینہ اور حلقوم میں ہے' آدمی کے دل سے نزدیک ہے' اس سے زائد کوئی رگ نزدیک نہیں' حبل الورید میں دو قول ہیں' اس کو حبل بھی کہتے ہیں ورید بھی۔

۱۷ تا ۱۸- بندہ خدا تعالیٰ کو دور جانتا ہے' خیال کرتا ہے کہ اس کی بری باتوں کو کون دیکھے گا' کون پرسش کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دو مؤکل فرشتے ہر دم ساتھ ہیں' وہ جو کام کرتا ہے اچھا یا برا وہ اس کو جھٹ پٹ لے کر دفتر نامۂ اعمال میں ٹانک لیتے ہیں' ایک سیدھی طرف ہے ایک الٹی طرف ہے' برابر بیٹھا ہوا اپنا کام انجام دے رہا ہے۔ آدمی اپنے منہ سے کوئی کلمہ نہیں نکالتا خواہ اچھا خواہ برا مگر کہ اس کے نزدیک لکھنے والا ایک نگہبان ہے حفاظت کرنے والا ہر وقت حاضر ہر وقت تیار۔ ادھر منہ سے بات نکلی ادھر درج نامۂ اعمال ہوئی' نہایت تیز اور اپنے کام میں مستعد ہے۔

۱۹- دنیا میں آدمی ان کو نہیں دیکھتا اور وہ آدمی سے باتیں نہیں کرتے مگر جب موت کی سکرات آئے گی اور روح نکلنے لگے گی اور جو کچھ سعادت یا شقاوت ہونی ہوگی ثابت و متحقق ہو جائے گی یعنی یا خاتمہ بالخیر ہوگا یا انجام بد ہوگا کفر پر مرے گا اس وقت آدمی ان کو دیکھے گا اور وہ کہے گا: اے فرزند آدم! دنیا میں تو اس دن سے بہت بھاگتا تھا اور موت سے بہت ڈرتا تھا' ناگواری ظاہر کرتا تھا مگر وہ آج آ ہی گئی۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝۲۰ وَجَاۗءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا

اور صور میں پھونکا جائے گا (اور کہا جائے گا:) یہ ہے (عذاب کے) وعدے کا دن O اور ہر جان (حساب کے لیے) اس طرح حاضر

سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝۲۱ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ ھٰذَا فَكَشَفْنَا

ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا O (اور اس سے کہا جائے گا کہ) تو اس سے غفلت میں رہا تو ہم نے

عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝۲۲ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ ھٰذَا

تجھ سے پردہ اٹھا لیا تو آج تیری نگاہ بہت تیز ہے O اور اس کے ساتھ رہنے والا فرشتہ (کراماً کاتبین میں سے)

مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝۲۳ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۲۴ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

کہے گا: یہ (اس کا اعمال نامہ) میرے پاس موجود ہے O (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) تم دونوں ہر ایک سرکش کافر ہٹ دھرم، بھلائی سے بہت

مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۨ ۝۲۵ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰــهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي

روکنے والے حد سے بڑھنے والے شک کرنے والے کو جہنم میں ڈال دو O جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہرایا تو

۲۰ تا ۲۶- اور جب صور پھونکا جائے گا' قیامت ہوگی' سب مجمع حشر میں اکٹھے ہوں گے تو وہ دن جزاء اور سزا کا ہوگا' اولین و آخرین سب جمع ہوں گے' وہ دن جس کی خبر دہشت ناک سنائی گئی ہے ظاہر ہوگا یعنی روز جزاء۔ ہر آدمی زندہ ہوگا' اس کے ساتھ ایک سائق ہوگا جو اس کو لے جا کر دربار رب العزت میں کھڑا کرے گا یعنی فرشتہ بطور پیادہ (بقول بعض وہ فرشتہ کاتب سیئات یعنی برائیاں لکھنے والا ہوگا) اور ایک شہید یعنی گواہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے سب کاموں کی گواہی دے گا۔ بقول بعض وہ کاتب نیکیوں کا لکھنے والا ہے اور بقول بعض اس کا عمل صالح اور اعضاء اور جوارح۔ اس وقت آدمیوں سے خدا تعالیٰ یا فرشتے کہیں گے کہ اے فرزند آدم! آج کے دن سے تو غافل تھا' بالکل خیال نہ تھا' بے پروا تھا' نادان و جاہل تھا' آج وہ بے پردہ ظاہر ہے' ہم نے پردہ آنکھوں سے اٹھا دیا ہے' جتنے اعمال برے یا بھلے کیے ہیں وہ سب پیش نظر ہیں' آج تیری نظر تیز ہے' آج تجھ کو سب نظر آتا ہے' جتنی باتوں کو نہ مانتا تھا آج تو سب کو مانتا ہے اور ظاہر ظہور دیکھتا ہے' دنیا میں مانتا تو فائدہ ہوتا۔ جب وہ دربار میں حاضر ہوگا تو اس کا ساتھی کاتب اعمال نیک و بد اعمال خدمت میں پیش کر کے کہے گا: پروردگار! یہ جس قدر اعمال اس بندہ کا ہے میرے پاس حاضر ہے' یا یہ کہ اس بندہ کی طرف اشارہ ہے کہ اے رب! یہ وہ بندہ حاضر ہے جس پر تو نے مجھے مسلط و مقرر کیا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ اے فرشتے! ہر کافر کو جہنم میں ڈال دے یعنی اس قرین کو حکم ہوگا یا یہ خطاب مالک داروغہ دوزخ سے ہے یا سائق و شہید سے ہے' جو خدا تعالیٰ کو نہ مانتا تھا عنید تھا یعنی سرکش' نافرمان خود بھی ایمان سے متنفر اوروں کو بھی منع کرنے والا' اپنے بھائی بندوں' قرابت داروں کو اسلام سے روکنے والا' ظالم بدکار' حد سے گزرنے والا' خدا تعالیٰ پر افتراء اٹھانے والا' شک وشبہ میں گرفتار' وہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ اور شریک بناتا تھا اور اس کے لیے لڑکا لڑکی شریک ثابت کرتا تھا تو ایسے کم بخت کافر کو پکڑ کر بہ ہزار ذلت عذاب شدید غلیظ دردناک میں

الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ

تم دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال دوO اس (کافر) کا ساتھی (شیطان) کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اس کو (سرکش اور) گمراہ نہیں کیا تھا

كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ

بلکہ یہ خود ہی بڑی گمراہی میں پڑا ہوا تھاO اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے سامنے جھگڑا نہ کرو میں تم کو پہلے ہی ڈر سنا (کر خبردار

اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ

کر) چکا تھاO ہمارے یہاں بات نہیں بدلتی (ہمارے عذاب کا حکم نہیں بدل سکتا) اور میں بندوں پر ظلم بھی نہیں فرماتا ہوں (بلکہ ان کے اعمال

لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ ع يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ ع ۱۴ ۲ ۱۶

کی جزاء دیتا ہوں)O جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تیرا پیٹ بھر گیا اور وہ عرض کرے گی نہیں کچھ اور زیادہ بھی ہے (تو اس سے میرا پیٹ

مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا

بھر دیا جائے)O اور پرہیزگاروں کے لیے جنت نزدیک لائی جائے گی اور وہ ان سے کچھ دور نہ ہو گیO (اور کہا جائے گا:)

ڈالا جائے گا' بقول بعض اس سے مراد ولید بن مغیرہ مخزومی ہے کہ نہایت اسلام سے روکنے والا تھا اور سارے ہی کافر مراد ہو سکتے ہیں۔

۲۷ تا ۲۹- جب کافر کو حکم دوزخ ہوگا تو اس کا قرین ہم نشین بولے گا کہ پروردگار! میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا (قرین سے مراد کاتب بدی ہے) جب کافروں کو دوزخ کا حکم ہوگا تو وہ کہے گا کہ اس فرشتہ نے جو چاہا لکھ لیا' جو باتیں بری میں نے کبھی نہ کیں وہ اس نے لکھ لیں اور اس نے جلد جلد خود ہی ایک ایک کی چار چار جوڑ لیں' تب وہ فرشتہ کہے گا کہ پروردگار! یہ جھوٹا ہے' میں نے اس پر گمراہی کی تہمت نہیں جوڑی تب اس کے اعضاء گواہی دیں گے اور وہ قائل ہوگا' یا قرین سے مراد شیطان ہمزاد ہے یعنی کافر کہے گا کہ مجھ کو شیطان نے بہکا دیا تب شیطان کہے گا: میں نے کچھ بھی گمراہ نہیں کیا تھا تو خود بڑی سخت گمراہی میں پڑا ہوا تھا' حق و ہدایت سے بہت دور تھا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تم سب دوزخ کو جاؤ میرے پاس مفت فضول جھگڑا نہ پھیلاؤ' اب جھوٹے حیلے حوالے بہانے ظاہر کرنے سے کیا فائدہ دنیا میں کیوں اسلام نہ لائے' میں نے تم کو اطلاع جزاء وسزا کی دے دی تھی اور میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تم کو اس دن سے ڈرایا تھا۔ میری تقدیر کا لکھا ہوا تو کبھی ٹلتا ہی نہیں یا یہ کہ آج جو تقدیر میں لکھا تھا ظاہر ہو گیا' اب کیا تغیر و تبدل ہو سکتا ہے' اب کئی کئی بار عذر کرنے حیلے ڈھونڈنے سے کیا نتیجہ ہو سکتا ہے' میں بندوں پر ظالم نہیں کہ مفت خواہ مخواہ بے گناہ ان کو پکڑ لوں بلکہ جس نے جو کیا ہوگا اس کی جزاء پائے گا۔

۳۰ تا ۳۵- بروز قیامت ہم کافروں کو دوزخ میں پہنچاتے جائیں گے اور دوزخ سے پوچھتے جائیں گے کہ کیوں اور بھی خواہش ہے اور بھی تجھ میں گنجائش ہے تو بھر گئی یا اور بھی کچھ چاہیے؟ وہ اس دن کہے گی کہ اور بھی جو کافر ہوں وہ بھی بھیج

هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيۡظٍ ﴿۳۲﴾ مَنۡ خَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ

یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر ایک توبہ کرنے والے (حکم الٰہی کو) یاد رکھنے والے کے لیے O جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرا اور متوجہ ہونے

وَجَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِيۡبِۨ ﴿۳۳﴾ اۨدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ‌ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ ﴿۳۴﴾

والا دل لے کر آیا O (اس کے لیے حکم ہو گا کہ) سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ' یہ ہے ہمیشہ رہنے کا دن O

لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ فِيۡهَا وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ

ان کو وہاں جو چاہیں گے ملے گا اور ہمارے پاس اور زیادہ بھی ہے O اور ان سے پہلے ہم نے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر دیا جو گرفت میں ان سے

قَرۡنٍ هُمۡ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا فَنَقَّبُوۡا فِى الۡبِلَادِؕ هَلۡ مِنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۶﴾

زیادہ سخت اور طاقت ور تھے تو (عذاب کے وقت) شہروں میں دوڑتے پھرتے (اور بچنے کی کوشش کی) تو کیا (ان کو) کہیں (بھاگنے کی جگہ اور) پناہ مل سکی O

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَهُوَ

بے شک اس میں اس کے لیے نصیحت ہے جس کا دل (ہوشیار) ہو یا متوجہ ہو کر کان

دیے جائیں (یعنی برابر لاؤ لاؤ کہے گی اور دریافت کرے گی کہ کافروں میں اور بھی کوئی رہا یا نہیں' اگر رہا ہے تو لاؤ۔ بعض استفہام انکاری مراد لیتے ہیں یعنی اب زیادتی کی گنجائش نہیں اب کہاں تک لوگ مجھ میں سمائیں گے میں بھر گئی' یہ اس وقت کہے گی جب کوئی کافر باقی نہ رہے گا) اور اس دن باغ جنت خدا تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لیے جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں سنوارا جائے گا۔ ان کے پاس روبرو پیش کیا جائے گا کہ جانے میں تکلیف نہ ہو وہ پاس کے پاس اپنے اپنے عیش کے محلوں میں چلے جائیں گے۔ یہ ثواب و کرامت اس کو ملے گی جو اواب ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والا' اس کی عبادت کی طرف ہر وقت متوجہ ہونے والا' ہر مشکل میں اس کی طرف رجوع کرنے والا اور حفیظ ہو گا یعنی خدا تعالیٰ کی عزت و جلال کو نگاہ رکھنے والا۔ خلوتوں میں اس سے ڈرنے والا' نمازوں کا پابند' جو خدا کو بے دیکھے خدا سے خوف کھاتا ہے اس کو مانتا ہے' اس کے لیے خالصاً اعمال صالحہ بجا لاتا ہے اور سچا اخلاق والا خضوع خشوع عجز و نیاز والا دل لے کر آیا ہے۔ تو ایسوں سے کہا جائے گا کہ تو اب عذاب سے سلامتی پا کر جنتوں میں داخل ہو اور خوش ہو کہ وہ دن ہے کہ عیش دائمی تم کو ملا ہے نہ نکلنا ہے نہ مرنا' وہ وہاں جو آرزو کریں گے جو مانگیں گے پائیں گے اور ہم اپنے پاس سے جو زائد دیں گے اس کا کہنا ہی کیا' ہر آن ہر لحظہ عیش و عشرت ثواب و کرامت میں گزرے گا۔

۳۶ تا ۳۷۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار مکہ نہیں مانتے نہ مانیں' ہلاک ہوں گے' ہم نے ان سے پہلے ہزاروں قومیں زمانہ ہائے گذشتہ میں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے طاقت و عزت' شوکت اسباب و ہمت و دولت میں بدرجہا زائد تھیں' جنہوں نے تمام دنیا کے شہروں کو چھان ڈالا تھا' ہزاروں سفر کیے ہوئے تھے' بڑے بڑے تجارتوں کے محکمے قائم کیے تھے ان سب کو اپنے اپنے وقت پر ہلاک کر دیا' پھر کیا وہ ہم سے بچ کر کہیں بھاگ سکے یا ان میں سے کسی کا اب نام و نشان

شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ

لگائے O اور بے شک ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے چھ دن میں بنائے اور تکان (تھکاوٹ) ہمارے پاس بھی

اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ

نہ آئی O تو (اے نبی!) ان کی باتوں پر (جو آپ کے خلاف کہتے ہیں) صبر کیجئے اور آفتاب نکلنے سے پہلے بھی (فجر کے وقت) اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے

بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ

(یعنی ظہر اور عصر کے وقت) اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے (یعنی نماز پڑھیے) O اور کچھ رات میں بھی (یعنی مغرب اور عشاء

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ

کے وقت) اس کی پاکی بیان کیجئے (نماز پڑھیے) اور ان پانچوں نمازوں کے بعد اور زائد نماز پڑھیے (یعنی نوافل) O اور (اے سننے والے!) تو آواز سننے کا منتظر رہ

مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

جس دن کہ پکارنے والا قریب سے پکارے گا O جس دن کہ سب لوگ ایک چیخ کی آواز یقیناً سنیں گے یہی دن ہے (قبروں سے) باہر نکلنے کا O

باقی ہے۔ ان باتوں میں اور خود ان کی جانوں میں اس شخص کے لیے عبرت و نصیحت ہے جو عقل و فہم، سلیم دل والا ہے یا کان لگا کر غور سے بات سنتا ہے بشرطیکہ اس کا دل حاضر ہو اور دین و مذہب کو کھیل کود نہ جانتا ہو۔

۳۸ تا ۴۰- اے پیارے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ان کے درمیان میں عجائب و غرائب مخلوقات ہیں سب کو چھ دن کے عرصہ میں بنایا اور ہم کو تکان لاحق نہ ہوئی' کچھ رنج و فکر و تعب نہ ہوا (ہر دن ہزار برس ایام دنیا سے تھا' پہلا اتوار کا اور آخری دن جمعہ کا) یہود کہتے تھے کہ جب جمعہ کو خدا تعالیٰ سب کچھ بنا کر فارغ ہو چکا تو تنگ آ کر گر پڑا اور آرام کے لیے لیٹ گیا اور ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر سو گیا' ان شیطانوں کا رد اترا کہ اس کی ذات لوازم جسم سے منزہ اور ہر عیب سے مبرا اور پاک ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ یہود کا یہ بیان سن کر حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا غصہ اور طیش آیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں کو بے ہودہ باتیں بکنے دو صبر کرو' بعض کہتے ہیں کہ جب عرب کے پانچ قبیلوں نے مل کر استہزاء کی عادت ڈالی اور یہی کام اختیار کیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صبر اختیار کریں' ابھی وقت انتقام نہیں آیا ہے اور اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں' تسبیح و تحمید تہلیل میں مشغول رہیں قبل طلوع آفتاب نمازِ صبح اور قبل غروب نماز ظہر و عصر اور رات میں نماز مغرب و عشاء اور بقول بعض نماز تہجد بھی ادا کریں اور سجود کے بعد تسبیح کریں یعنی فرائض کے بعد سنن و نوافل بھی پڑھیں بعض مغرب کی دو سنت بھی مراد لیتے ہیں۔

۴۱ تا ۴۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس دن کا حال سنو جس دن پکارنے والا نزدیک مکان سے پکارے گا (یا "استمع" بمعنی "انتظر" ہو یعنی اس دن کا انتظار کرو کہ اس دن کفار کو سزا ملے گی یعنی بروز قیامت یا بمعنی "اعمل" ہو یعنی اس دن

اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَاِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾ یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ

بے شک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف (سب کو) پھرنا ہے O جس دن زمین ان سے پھٹ جائے گی تو

سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَ

لوگ دوڑتے ہوئے نکل آئیں گے یہ (لوگوں کا) اکٹھا کرنا ہم پر بہت آسان ہے (کچھ مشکل نہیں) O (اے نبی!) جو کچھ وہ (آپ کے خلاف) کہتے ہیں

مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۱۶/۳ ۱۷

ہم خوب جانتے ہیں اور آپ ان سے کچھ زبردستی کرنے والے نہیں تو آپ قرآن کے ذریعے اس کو نصیحت کیجئے جو میرے عذاب سے ڈرے O

اٰیاتها ۶۰ رکوعاتها ۳	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	(۵۱) سُوْرَةُ الذّٰرِیٰتِ مَكِّیَّةٌ (۶۷)
اس میں ساٹھ آیات، تین رکوع ہیں	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	سورۂ ذاریات مکی ہے

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم ہے بکھیر کر اڑانے والی ہواؤں کی O پھر بوجھ (بادل) اٹھانے والی ہواؤں کی O پھر بادلوں کو لے کر آہستہ چلنے والی ہواؤں کی O پھر حکم الٰہی کے مطابق

کے لیے عمل کرو اور مکان نزدیک سے بعض کے نزدیک یہ مراد ہے کہ اسرافیل صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر سب مردوں کو آواز دیں گے کہ او سونے والو! اٹھو اس سے زائد کوئی جگہ زمین سے نزدیک نہیں۔ بعض مکان قریب سے مراد یہ لیتے ہیں کہ قدموں کے نیچے سے آواز سنیں گے) اس دن مؤمن و کافر سب چیخ سنیں گے سچی اور واقعی یقینی اور وہ دن قبروں سے مردوں کے نکلنے کا ہوگا اس دن قیامت قائم ہوگی۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ہر بات پر قادر ہیں، ہم دنیا میں مارتے ہیں قیامت کو زندہ کریں گے، سب کا بازگشت ہماری طرف ہوگا مرنے کے بعد سب ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے۔ اس دن زمین جھٹ پٹ پھٹ جائے گی اور مردے قبروں سے نکل پڑیں گے، ہم سب کو ہانک کر جمع کریں گے یہ بات یعنی اٹھانا اور جمع کرنا ہمارے نزدیک بہت آسان کام ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم جانتے ہیں جو یہ قیامت کے بارے میں لغو خیال پکاتے ہیں اور بے ہودہ باتیں کہتے ہیں، ہم سب کا بدلہ لیں گے تم ابھی ان پر مسلط اور چوکیدار نہیں ہو (اگر اس سے نفی جہاد نکلے گی تو یہ آیت جہاد سے منسوخ ہوگی کہ) آپ کسی کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ خواہ مخواہ ایمان لے ہی آئے، آپ تو ناصح ہیں، قرآن سے ان لوگوں کو ڈراؤ سمجھاؤ، جو میرے عذاب کی خبر سن کر دہشت کھائیں اور وعید کو سچا جانیں وہی لوگ آپ کی نصیحت قبول کریں گے جو مجھ سے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

سورة الذٰریٰت

۱ تا ۶- قسم ہے ان تیز ہواؤں کی جو خاک اڑاتی پھرتی ہیں اور ادھر ادھر دوڑتی ہیں اور شہروں کو برباد کر دیتی ہیں، بخارات کو اٹھاتی ہیں، اور قسم ہے ان بادلوں کی جو بھاری بھاری بوجھ لاکھوں من پانی کا اٹھائے ہوئے ہوا میں معلق پھرتے ہیں، اور قسم ہے ان کشتیوں کی جو مزے مزے سے آہستہ آہستہ پانی میں ہزاروں من بوجھ لے جاتی ہیں ڈوبتی نہیں، اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو امور و احکام الٰہی خلق میں بانٹتے پھرتے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل،

اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءِ

پانی تقسیم کرنے والی ہواؤں کی قسم O بے شک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ برحق ہے (یعنی قیامت) O اور بے شک جزاء اور سزا ضرور ہونے والی ہے O اور

ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾

آسمان کی قسم جس کے ستاروں کے سبب راستے نمودار ہیں O بے شک (اے اہل مکہ) تم بھی مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو O اس (قرآن) کے ذریعے سے وہی

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ

اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت میں ہی اوندھا ہونا ہے O اپنے دل سے گھڑ کر اٹکل پچو باتیں بنانے والے ہلاک ہو جائیں O جو غفلت کے نشے میں بھولے

یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ﴿۱۲﴾ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا

ہوئے ہیں O وہ (آپ سے) پوچھتے ہیں کہ انصاف کا دن کب ہوگا O جس دن وہ آگ پر بھونے جائیں گے O (ان سے کہا جائے گا:) اپنی شرارتوں کا مزہ

اسرافیل عزرائیل کہ یہ خلق پر موکل ہیں ان سب کی قسم ہے کہ اے بندو! جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی قیامت کا وہ ضرور آنے والی ہے اور وہ وعدہ یقیناً سچا ہے اور روزِ قیامت جس میں سب باتوں کا فیصلہ ہوگا اچھی بری باتوں کی پاداش ملے گی جزاء سزا ملے گی ایک دوسرے کا حق دلوایا جائے گا ضرور ضرور آئے گا اس میں کوئی شک نہیں۔

۷ تا ۹- قسم ہے آسمان کی جو حبک یعنی خوبصورتی والا ہے (''حبک'' بضمتین حُسن و جمال و زیب و زینت استواری مضبوطی بلندی و رفعت والا ہے بعض ''حبک'' سے مراد راستے لیتے ہیں یعنی سڑکیں اور راہیں بعض آفتاب ماہتاب ستارے مراد لیتے ہیں بعض موج کہتے ہیں جب پانی کو ہوا لہراتی ہے تو چھوٹی چھوٹی لہریں مثل بادلوں کے اٹھتی ہیں یا ہوا سے ریت میں دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں یا ''حبک'' سے مراد حلقے ہیں جیسے لوہے کی زرہ میں یا گھونگر والے بالوں میں۔ بعض کہتے ہیں کہ مراد آسمان ہفتم ہے) کہ اے اہل مکہ! تم مختلف خیالات و حالات میں ہو کوئی تصدیق میں ہے کوئی تکذیب میں ہے کوئی رسول کو کچھ کہتا ہے کوئی کچھ اور حقیقت الامر یہ ہے کہ تم خود نہیں پھرتے بلکہ جو اس لائق نہیں ہوتا اور دوزخ کا سزاوار ہوتا ہے اور قسمت کا کھوٹا ہوتا ہے وہ اس مقدس مذہب سے پھیر دیا جاتا ہے یا یہ کہ جو گمراہی میں حق و ہدایت سے دور ڈالا گیا وہ اپنی طرح اوروں کو بھی روکتا ہے۔ ولید مخزومی ابوجہل ابی بن خلف امیہ منبہ سب لوگ رسول و قرآن سے خود بھی منکر تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی دھوکے دے دے کر روکتے تھے ان کا اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۰ تا ۱۴- ان کفار کذابین جھوٹ بولنے والوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار ہے یہ خیر اور بھلائی سے دور ہیں جو کافر جھوٹ اور بہتان اٹھاتے ہیں کہ رسول (معاذ اللہ) ایسے اور ایسے ہیں یعنی کوئی جادوگر کہتا ہے کوئی کاہن کوئی شاعر کہتا ہے اور لوگوں کو بہکاتے ہیں یعنی بنو مخزوم اور ولید بن مغیرہ وغیرہ غفلت و جہالت و نابینائی میں پڑے کھیل کود رہے ہیں دنیا گزار رہے ہیں قیامت کی خبر نہیں۔ بطور مسخرہ پن پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی اور ہم عذاب کب پائیں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کا جواب یہ ہے کہ قیامت اس دن آئے گی جس دن یہ لوگ آگ پر پیش کیے جائیں گے اور جلائے جائیں گے۔ یا یہ کہ عذاب دیے جائیں گے اور کھینچے جائیں گے اس دن دوزخ کے فرشتے زبانیہ کہیں گے کہ تم آج عذاب

الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ

(آگ میں بھننا) چکھو یہی ہے وہ دن جس کی تم جلدی کرتے تھے O پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے O اپنے رب کی بخشش اور نعمیں لیے ہوئے

مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَؕ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ

بے شک وہ اس سے پہلے نیکو کار تھے O وہ رات میں (عبادت کے سبب) کم سویا کرتے تھے O اور پچھلی رات

الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

کو (گناہوں کی) معافی چاہتے تھے O اور ان کے مالوں میں مانگنے والوں اور بے مانگنے والوں ہر ایک کا حصہ تھا O اور زمین میں

لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَۙ ﴿۲۰﴾ وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْؕ

یقین کرنے والوں کے لیے (ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں O اور خود تمہارے اندر بھی تو کیا تم دیکھتے نہیں O اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور تمام

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ

وہ چیزیں جن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے O اور آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بے شک یہ (قرآن) اسی طرح حق ہے جیسا تمہارا آپس میں باتیں کرنا O (اے

چکھو اور دوزخ میں خوب جلو' یہ وہی چیز ہے جس کو دنیا میں تم نہ مانتے تھے اور جلدی کرتے تھے' بت پوجتے تھے' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول و قرآن کا انکار کرتے تھے اس کا مزا چکھو۔

۱۵ تا ۱۹- بے شک جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں' خدا سے ڈرتے ہیں' کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں وہ اس دن جنت کے عمدہ عمدہ باغوں میں ہوں گے' نہروں کے درمیان میں جلوس کریں گے جن میں صاف صاف آبِ شیریں رواں ہوگا' وہ نعمتیں ان کو خدا سے ملتی ہوں گی' ان کے لینے میں مزے اڑانے میں مشغول ہوں گے' یا یہ کہ جو متقی ہوں گے اور جو بات ان کے پاس خدا کے پاس سے آئی ہے اس کو اچھی طرح قبول کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اس لیے کہ وہ پہلے دنیا میں محسن تھے' نیکیاں کرتے تھے' قول و فعل میں اخلاص برتتے تھے' وہ اللہ عزوجل کی یاد میں راتوں کو کم سوتے تھے' شب زندہ دار تھے' صبح سویرے اندھیرے سے اٹھ کر توبہ و استغفار میں مشغول ہوتے تھے' نماز ادا کرتے تھے۔ ان کے مال بند نہ رہتے تھے بلکہ ان میں فقیروں' محتاجوں اور مسکینوں کا حق بھی ہوتا تھا یعنی زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات دیتے تھے' اپنے مالوں میں فقیروں کا حق سمجھتے تھے' سائل وہ فقیر جو لوگوں سے مانگتے ہیں اور لوگ ان کو دیتے ہیں' محروم وہ جو کسی سے کچھ نہ مانگے اور اسے کچھ نہ ملے' یا وہ جو غنیمت کے حصہ سے محروم رہے یا وہ جس کے مال اور کھیت وغیرہ میں آگ لگ جائے یا عام تنگدست اور تنگ روزی یا جن کے پاس ایک دن کا بھی کھانا نہ ہو ان کو محروم کہا جاتا ہے۔

۲۰ تا ۲۳- زمین میں قدرت کی نشانیاں یقین رکھنے والوں کے لیے جو رسول و قرآن پر ایمان لائے ہیں بے پردہ ظاہر ہیں آدمی نباتات' حیوانات' پہاڑ' معادن' دریا وغیرہ۔ اے آدمیو! خود تمہارے جسموں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی ہزاروں کھلم کھلا نشانیاں و علامات بینات موجود ہیں' تم اپنے آپ میں کیوں غور نہیں کرتے اور اپنے آپ کو کیوں نہیں دیکھتے' خدا پر دلیل

ع ۲۳/۱۸

وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

نبی!) کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی O جب وہ ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئے تو سلام کیا ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی (جواب

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ

میں) سلام کیا (اور اپنے دل میں کہا) یہ لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہیں O پھر ابراہیم اپنے گھر کی طرف گئے تو ایک فربہ بچھڑا (بھنا ہوا) لے آئے O پھر اسے ان کے

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ

پاس رکھ کر کہا کہ تم کھاتے کیوں نہیں O (جب انہوں نے نہ کھایا) تو ابراہیم (علیہ السلام) اپنے جی میں ان سے ڈرے ان کے نہ کھانے کی وجہ سے آپ نے سمجھا

قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ

کہ یہ عذاب لانے والے فرشتے ہیں) فرشتوں نے کہا آپ نہ ڈریئے اور آپ کو ایک علم والے لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی O اس پر ابراہیم (علیہ

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ

السلام) کی بیوی (سارہ) خوشی سے چلاتی ہوئی آئیں پھر (عورتوں کی عادت کے مطابق) اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور (تعجب سے) کہنے لگیں: کیا بڑھیا اور بانجھ

عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

کے لڑکا پیدا ہوگا O فرشتوں نے کہا تمہارے رب نے یوں ہی فرمایا ہے (وہ جب چاہے اولاد دے سکتا ہے) بے شک وہ حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے O

چاہتے ہو تو تم خود دلیل ہو، اپنی ہستی کو، اپنے انقلابات اپنے حالات کو دیکھو امراض و مصائب، بلائیں، خوشیاں، عیش و راحت و آرام وغیرہ وغیرہ تغیرات کو دیکھو۔ خیال کرو کہ کھاتے کہاں سے ہو، وہ تو ایک سوراخ سے ہوا نکالتا ہے دو سوراخوں سے، بدن میں جو رگیں ہیں اور قوتیں ہیں ان کو غور سے دیکھو اور خدا کی خلقت و کرشمہ ہائے قدرت کی سیریں کرو۔ دیکھو کہ آسمان سے خدا رزق اتارتا ہے، اگر بارش نہ ہو تو تھوڑی سی مدت میں مر جاؤ مگر وہ رحمت سے تمہیں رزق دیتا ہے اور جس کا تم سے وعدہ ہے وہ بھی آسمان میں ہے یعنی جنت کہ وہ ساتویں آسمان میں ہے، آسمان سے پانی اتارتا ہے، ''في السماء رزقكم'' کا مطلب ''على رب السماء رزقكم'' ہے یعنی ہر بات خدا کے قبضہ میں ہے۔ پس اے آدمیو! قسم ہے اس اللہ پاک کی جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے کہ یہ بات حق ہے ایسے یقینی ہے جیسے تمہارا بولنا یقینی ہے یعنی قیامت میں اور مذہب اسلام کے سچا ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ یا مسلمانوں سے خطاب ہے کہ اے مسلمانو! جیسے وہ بات یقینی ہے جس کا تم اکثر ورد رکھتے ہو یعنی کلمہ طیبہ یونہی یہ بھی یقینی ہے کہ رزق آسمان میں ہر ایک شخص کا مقدر ہے، جو قسمت میں لکھا گیا اس سے نہ زائد ملے نہ کم۔

۲۴ تا ۲۷۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ پہنچا یا نہیں جن کی ابراہیم نے خاطر داری و تعظیم و تکریم کی تھی؟ ان کا قصہ یہ ہے کہ فرشتے ان کے پاس گئے، جبرائیل اور ان کے ساتھ دو فرشتے اور بعض کہتے ہیں کہ بارہ فرشتے آدمیوں کی صورت میں گئے اور جا کر کہا: سلام یعنی سلام بجا لائے، ابراہیم نے جواب سلام دیا اور کہا: تم

وقف لازم

کون لوگ ہو یہاں کے باشندے تو معلوم نہیں ہوتے ہو اس لیے کہ یہاں سلام کا طریقہ اور ہے تمہاری صورتیں بھی اور ہیں اور ابراہیم ان کے کھانا کھلانے کی فکر میں اٹھ کر اپنے اہل خانہ کے پاس چلے گئے اور وہاں سے گائے کا یا بکری کا بچہ خوب عمدہ بھون کر جو نہایت فربہ اور تیار تھا لائے اور ان کے سامنے پیش کیا اور کہا: کھاؤ' انہوں نے کھانے سے ہاتھ روکا نہ کھایا تب وہ بولے کہ تم کھاتے کیوں نہیں' تم اس کا سبب کیوں نہیں بتاتے؟ ابھی سفر سے آئے ہو بھوکے ہو کھاؤ' جب نہ کھایا تو ابراہیم (علیہ السلام) ڈرے کہ کہیں چور' ٹھگ دشمن نہ ہوں اس لیے کہ یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی کھانا نہ کھاتا تو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس کے دل میں کدورت وعداوت ہے اور اگر کھانا کھالیتا تب اطمینان ہو جاتا کہ دشمن نہیں ہے۔

۲۸ تا ۳۰۔ جب فرشتوں نے کہا کہ اے ابراہیم! آپ نہ ڈریں اور انہوں نے ایک علم والے لڑکے کی ابراہیم کو خوشخبری دی تو ان کی بی بی خوشی سے چیخ مار کر آگے آئیں اور پھر عورتوں کی عادت کے مطابق اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر تعجب سے کہنے لگیں کہ مجھ بڑھیا بانجھ کے لڑکا پیدا ہوگا؟ فرشتے بولے: تمہارے رب نے یونہی فرمایا ہے' وہ جب چاہے اولاد دے سکتا ہے' بے شک وہ حکمت والا' سب کچھ جاننے والا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے فرشتو! آپ کس کام کے لیے آئے ہیں O انہوں نے کہا: ہم کو ایک

اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾

(گناہگار) مجرم قوم (قوم لوط) کی طرف بھیجا گیا ہے O تاکہ ہم ان پر گارے کے بنائے ہوئے سخت پتھر برسائیں O

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ

جو آپ کے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نامزد کیے ہوئے رکھے ہیں O تو ہم نے ان بستیوں سے جو مسلمان تھے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ

انہیں نکال لیا O اور ہم نے ان (بستیوں) میں صرف ایک ہی گھر مسلمانوں کا پایا (لوط علیہ السلام کا) O اور

تَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ

ہم نے ان (بستیوں) میں (ان کو ہلاک کرنے کے بعد) ان لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں کچھ نشانیاں باقی رکھی ہیں O اور

۳۱ تا ۳۷۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ یہ فرشتے ہیں جبرائیل وغیرہ ہیں اور بات چیت ہونے لگی تو ابراہیم نے ان سے پوچھا کہ اے فرشتو! خدا کے بھیجے ہوئے ہو تم دنیا میں کس کام کے واسطے آئے ہو مطلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم خدا کی طرف سے ایک قوم سرکش فاسق و فاجر مشرک گناہ گار کی طرف بھیجے گئے ہیں انہوں نے اعمال خبیثہ کر کے اپنے اوپر ہلاکت و عذاب واجب کر لیا ہے یعنی قوم لوط علیہ السلام۔ ہم اس لیے آئے ہیں کہ ان پر پتھر برسائیں جو پختہ پکی ہوئی مٹی کے بنے ہیں اللہ کے پاس ان کے واسطے تیار کیے گئے ہیں اور نشان لگا کر ان کے نام پر رکھے ہیں جو مسرف ہیں حد سے گزرنے والے مشرک ہیں وہ پتھر آسمان سے ان پر برسیں گے۔ مروی ہے کہ سرخ پتھر تھے سیاہ نشان کیے ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوط علیہ السلام کا خیال آیا کہ ان کا اس ہنگامہ میں کیا حال ہوگا فرشتوں نے کہا: اے ابراہیم (علیہ السلام)! ہم جب عذاب لائیں گے تو ان گاؤں شہروں سے جتنے آدمی مسلمان ہوں گے ان سب کو نکال دیں گے مگر ہم نے جو خیال کیا تو وہاں کوئی مسلمان ہی نہیں کوئی طاعت کا اقرار کرنے والا ہی نہیں سوائے ایک گھر کے کہ وہاں تو خدا کا ذکر بھی ہوتا ہے اور وہ تو مسلمان ہیں باقی سب مشرک ہیں یعنی لوط علیہ السلام کا گھر خود وہ اور ان کی دولڑکیاں زاعورا اور ریثا۔ لوط علیہ السلام اور ان کی لڑکیوں کو اس بستی سے باہر نکال کر جو عذاب اتارا تو تختہ تباہ کر دیا اور پتھر برسا کر ایسا حال کر دیا کہ آئندہ کو مدت تک عقل والوں عبرت پکڑنے والوں نصیحت ماننے والوں کو جو خدا کے عذاب الیم سے دنیا و آخرت میں ڈرتے ہیں عبرت ہو جائے تو پھر کوئی ایسا کام نہ کرے لوگ خدا کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

۳۸ تا ۴۰۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے میں بھی عجیب قدرت کی نشانیاں اور عبرت کے کرشمے ہیں کہ ہم نے ان کو اتنے بڑے ظالم بادشاہ فرعون کے پاس بھیجا بڑی قاہر زبردست دلیل دے کر یعنی ید بیضاء اور عصا۔ فرعون نے موسیٰ

مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى

موسیٰ (علیہ السلام کے قصہ) میں بھی (عبرت) ہے جب کہ ہم نے ان کو کھلی ہوئی سند دے کر فرعون کی طرف بھیجا O تو وہ (اپنے زور اور طاقت کے گھمنڈ پر) مع

بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ

اپنے لشکر کے پھر گیا اور کہنے لگا: یہ جادوگر ہے یا دیوانہ O تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑ اور ان کو دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ

فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِىْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾

کو ملامت کر رہا تھا (مگر اس وقت کی ملامت کچھ کام نہ آئی) O اور (قوم) عاد (کے قصے) میں بھی (عبرت) ہے جب ہم نے ان کے اوپر سخت خشک آندھی بھیجی O

مَا تَذَرُ مِنْ شَىْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِىْ

وہ جس چیز پر گزرتی تھی تو گلی سڑی ہوئی چیز کی طرح چورا چورا کر دیتی تھی O اور (قوم) ثمود

ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

(کے واقعہ) میں بھی (عبرت) ہے جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک دنیا برت لو O تو انہوں نے اپنے رب کا حکم ماننے

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ

سے سرکشی کی تو ان کو ایک زبردست کڑک نے آ لیا اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے (اور ہلاک ہو گئے) O پھر نہ وہ اٹھ کر کھڑے ہی ہو سکے

(علیہ السلام) پر اور ان معجزوں پر ایمان لانے سے اپنے لشکروں اور قوت کے گھمنڈ میں منہ پھیرا اور مع کل لشکر کے انکار کیا اور کہنے لگا کہ موسیٰ (علیہ السلام) یا تو ساحر ہیں یا مجنون ہو گئے ہیں' ان کے دماغ میں کچھ خلل آ گیا ہے۔ لہٰذا ہم نے ان کو دریا میں ڈال کر غرق کر دیا اور وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرتا رہا' ہائے وائے مچاتا رہا مگر نفع کچھ نہ ہوا یا یہ کہ وہ خدا کے نزدیک مستحق ملامت تھا اور اس پر خدا کی طرف سے ملامت ہوئی۔

۴۱ تا ۴۲- اور ہود کی قوم عاد کے ہلاک ہونے میں بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے' جب انہوں نے ہود کو کسی طرح نہ مانا تو ہم نے ان پر ایک تیز ہوا مسلط و مقرر کی پچھیا و سخت ہولناک طوفان نحوست والا۔ جس پر وہ ہوا کا طوفان گرتا اس کا نام و نشان نہ چھوڑتا' اس کو خاک میں ملا دیتا تھا' ہر شئے کی اور آدمیوں جانوروں وغیرہ کی یہ حالت ہو جاتی جیسے گلی ہوئی بوسیدہ ہڈیوں کی ہوتی ہے۔ غرض کہ وہ سب کے سب فنا ہو گئے اور انہوں نے سزا پائی۔

۴۳ تا ۴۵- اور صالح کی قوم ثمود میں بھی عجیب عبرت ہے جب انہوں نے کفر کیا اور صالح (علیہ السلام) سے معجزہ مانگا تو پتھر سے اونٹنی برآمد ہوئی مگر وہ کافر ہی رہے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور ان پر عذاب آنا لازمی ہو گیا۔ وہ عذاب کے مستحق ہو گئے۔ اس وقت ان سے صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ اب تم ہرگز نہ بچو گے پس چند ہی روز اور دنیا میں رہ لو اب بہت ہی جلد عذاب تم پر آ رہا ہے اب بھی اگر بچنا ہے تو عاجزی کرو' توحید مانو' مگر وہ ان سب باتوں کو کھیل کود جانتے تھے۔ انہوں نے اپنے پروردگار

قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ

اور نہ وہ بدلہ ہی لے سکتے تھے O اور ان سے پہلے (ہم) نوح کی قوم (کو ہلاک کر چکے تھے)

ع ۲ ۲۳ ۱ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ ع وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾

بے شک وہ بڑی نافرمان قوم تھی O اور آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا اور بے شک ہم وسیع قدرت والے ہیں O

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا ہی اچھا بچھانے والے ہیں O اور ہم نے ہر چیز کا

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ

جوڑا پیدا کیا تاکہ تم دھیان کرو O تو (اے نبی! آپ ان سے فرمایئے کہ اے لوگو!)

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ ج وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّيْ

اللہ کی طرف بھاگو بے شک میں تم کو اس کی طرف سے صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور شریک نہ ٹھہراؤ بے شک

کے حکم سے سرکشی کی اور انکار کیا' ان کو عذاب کی چیخ نے پکڑ لیا' وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ خدا کا عذاب اتر رہا ہے اور کلیجہ پھاڑ پھاڑ کر عزیز و قریب' دوست و آشنا مر رہے ہیں مگر ان میں اتنی طاقت بھی نہ تھی کہ کھڑے ہوتے یعنی کہیں کو بھاگتے یا روکتے یا روکنے میں ہاتھ پاؤں چلاتے یا اپنی اس قوت و شوکت سے مدد پاتے جس کا گھمنڈ تھا۔ کسی نے ان کی مدد نہ کی' وہ سب ہلاک ہو گئے۔ اور اس سے پہلے ہم نے نوح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا بے شک وہ قوم بڑی نافرمان تھی۔

۴۶ تا ۵۱- اور ہم نے آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا' جس قدر چاہا اس کو وسیع کر دیا۔ یا "موسعون" بمعنی "قادرون" ہو یا یہ معنی ہوں کہ ہم روزی دینے میں وسعت والے ہیں۔ ہم نے زمین کا بچھونا بچھایا' اس کو پانی پر پھیلایا پس خیال تو کرو کہ ہم کیا عمدہ فرش بچھانے والے ہیں۔ ہم نے ہر چیز سے جوڑے بنائے یعنی ایک دوسرے کے مقابل کوئی نیک ہے کوئی بد' کوئی مالدار ہے کوئی فقیر' گرمی' سردی وغیرہ وغیرہ اور قسم قسم کے میوے کہ تم خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں نظر غور سے دیکھ کر عبرت پکڑو اور نصیحت مانو اور توحید کو یقین جانو۔ اے خدا تعالیٰ کے بندو! تم کو چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو یعنی اسی سے اسی کی طرف بھاگو یا یہ کہ اس کے عذاب سے ثواب کی طرف' معصیت سے طاعت کی طرف' شیطان کی طاعت سے رحمان کی طرف ماسوا سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یہ پیغام پہنچا دیجیے اور کہہ دیجیے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ڈرانے کے لیے بھیجا گیا ہوں جو تمہاری ہی زبان میں بفصاحت و بلاغت تم کو ڈراتا ہوں اور یہ بات کہے دیتا ہوں کہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ خوب سمجھ لو کہ میں تم کو پھر سمجھائے دیتا ہوں' اور ڈرائے دیتا ہوں تمہاری ہی بولی اور محاورہ میں صاف صاف تم کو پیغام الٰہی پہنچا کر ڈراتا سمجھاتا ہوں۔

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٥١ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

میں تم کو اس کی طرف سے صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O اسی طرح جب ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝٥٢ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ

تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے O کیا وہ ایک دوسرے سے یہی بات کہہ کر مرے

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝٥٣ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝٥٤ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ

تھے بلکہ وہ خود بھی سرکش لوگ ہیں O تو (اے نبی!) آپ ان سے منہ پھیر لیجیے تو آپ پر کوئی الزام نہیں O اور آپ سمجھاتے رہیے

الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٥ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا

بے شک سمجھانا ایمان لانے والوں کو فائدہ دیتا ہے O اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے بنایا

لِيَعْبُدُوْنِ ۝٥٦ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝٥٧

کہ وہ صرف میری ہی بندگی کریں O میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں O

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝٥٨ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

بے شک اللہ تعالیٰ خود ہی بڑا روزی دینے والا' زبردست قوت والا (اور) قدرت والا ہے O تو بے شک ان ظالموں کے لیے بھی

۵۲ تا ۵۵- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے آپ کی قوم آپ کو ساحر یا مجنون وغیرہ کہتی ہے یونہی ان سے پہلے کوئی رسول نہیں آیا جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو اور ساحر و مجنون نہ کہا ہو یعنی آپ کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے سب امتوں نے رسولوں سے یہی باتیں کہی ہیں' جو اگلے والوں کی باتیں تھیں وہ سب پچھلے کرتے ہیں۔ ان کے ایک ہی سے دل ہیں' کفر کی سب باتیں قریب قریب ہیں گویا اگلے پچھلوں کو وصیت کر گئے ہیں کہ جو ہم کہتے تھے وہی تم کہا کرو یہ نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ سب نافرمان' سرکش' گمراہ ہیں۔ پس یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کی طرف سے منہ پھیر لیجیے اور کنارہ کشی اختیار کیجیے' ان کے کہنے کا برا نہ مانیے' آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے اپنا کام پورا کر دیا ہے اب آپ پر کوئی اعتراض نہیں' آپ پر کچھ ملامت نہیں ہو سکتی۔ (اس کے بعد حکم جہاد نازل ہوا) یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خوب نصیحت کریں سمجھائیں اگر کافر نہ سمجھیں گے نہ سمجھیں' آپ کی نصیحت صرف مسلمانوں کو ہی نفع دے گی۔ کافروں کے نہ ماننے کی وجہ سے مسلمانوں کو نصیحت کرنا نہ چھوڑیں' آپ کی نصیحت سے ان کی اصلاح' ان میں محبت اور تقویٰ زائد ہوگا۔

۵۶ تا ۶۰- اور ہم نے جنات کو اور آدمیوں کو فقط اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ ہماری عبادت کریں' ہمارے احکام مانیں' میں نے ہی ان کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے کہ وہ توحید اختیار کریں۔ یا یہ کہ اس سے مراد اچھے ہوں یعنی اچھے آدمی اور جن عبادت ہی کے لیے پیدا ہوئے تھے چنانچہ وہ عبادت کرتے ہیں۔ میں نے سب کو پیدا کیا ہے' پہلے ان کو اپنے فائدہ کے

ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ

عذاب کی ایک باری (اور وقت) مقرر ہے جیسا کہ ان سے پہلے ان کے کفر کے ساتھیوں کے لیے باری مقرر تھی تو مجھ سے عذاب کی جلدی نہ کریں O

ع ۴ ۱۴ ۲

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۶۰﴾ ع

تو کافروں کے لیے خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے O

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ ۵۲ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | آیاتھا ۴۹ رکوعاتھا ۲

سورۂ طور مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں انچاس آیات، دو رکوع ہیں

وَالطُّورِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُورٍ ﴿۲﴾ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿۳﴾ وَالْبَيْتِ

کوہ طور کی قسم O اور اس کتاب کی قسم جو کھلے ہوئے ورقوں میں لکھی ہوئی ہے (لوح محفوظ یا قرآن اور باقی آسمانی کتابیں) O اور آباد گھر کی

الْمَعْمُورِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ﴿۶﴾ إِنَّ عَذَابَ

قسم (جو فرشتوں کا قبلہ ہے) O اور اونچی چھت (آسمان) کی قسم O اور جوش دیے ہوئے سمندر کی قسم O بے شک آپ کے رب کا

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّ

عذاب (کفار پر) ضرور ہو کر رہے گا O اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں O جس دن آسمان زور سے ہلیں گے O اور پہاڑ (ہوا میں)

لیے نہیں بنایا یا میں ان کو اس بات کی تکلیف نہیں دیتا کہ وہ اپنی روزی آپ پیدا کریں یا یہ مجھ کو رزق پیدا کرنے میں مدد دیں۔ اللہ تعالیٰ تو خود سب کا پیدا کرنے والا ہے، سب کا روزی رساں ہے، اپنے دشمنوں کی ہلاکت، تباہی پر قادر ہے اور نہایت سخت طاقت و شدت و قدرت والا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اطمینان و یقین رکھیں یہ لوگ جو گستاخیاں کرتے ہیں تو ان ظالم سرکش کفار مکہ وغیرہ کی باتوں کی پاداش اور پوری پوری سزا ان کو مل کر رہے گی جبکہ ان سے پہلے جو کافر گزر چکے ہیں ان کو سزا ملی ہے عذاب پر عذاب سزا پر سزا پے درپے جیسے زمین کو پانی دیتے ہیں ڈول پر ڈول، اب ان کو چاہیے کہ جلدی نہ کریں جتنی دیر ہو رہی ہے غنیمت جانیں اور سوچیں سمجھیں۔ سخت افسوس ہے ان پر جو کافر ہیں۔ رسول، قرآن پاک کو نہیں مانتے، اس دن کا جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی روز قیامت کا انکار ہی کر رہے ہیں۔

سورۃ الطور

یہ پوری سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔

ا تا ۱۰۔ قسم ہے طور کی (طور وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حق تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا۔ اس کا نام زبیر تھا اور لغت سریانی و قبطی میں ہر پہاڑ کو طور کہتے ہیں) اور قسم ہے کتاب مسطور کی۔ جو صاف صاف کھلے ہوئے صحیفہ میں لکھی ہے۔ (کتاب مسطور سے مراد یا قرآن پاک ہے یا لوح محفوظ جس میں احوال بنی آدم مندرج ہیں یا بندوں کے نامہ اعمال مراد ہیں جن کو بندے بروز قیامت پڑھیں گے) اور قسم ہے بیت معمور کی۔ (بیت معمور یعنی

تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ

اڑتے پھریں گے ○ تو اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے ○ جو نکتہ چینیوں

هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾

میں کھیل رہے ہیں ○ جس دن وہ آتش جہنم کی طرف دھکے دے کر دھکیلے جائیں گے ○

وقف لازم

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا

(ان سے کہا جائے گا:) یہی وہ آگ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے ○ تو پھر کیا یہ جادو اور نظر بندی ہے

تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

یا تمہیں سوجھتا ہی نہیں ○ اس آگ میں جاؤ صبر کرو یا نہ کرو سب تمہارے لیے برابر ہے تمہیں تمہارے

آباد گھر، چھٹے یا ساتویں آسمان میں ایک گھر ہے، فرشتوں کا قبلہ ہے، خاص اس کعبہ کے جو زمین میں ہے مقابلہ پر ہے، اس کعبہ کے اوپر عرش تک اور نیچے تحت الثریٰ تک سب حرم کعبہ ہے۔ (۱) ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر لوٹ کر نہیں آتے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں سمیت اس کو بنایا تھا، وقت طوفان نوح آسمانوں پر اٹھا لیا گیا، اس کا نام صرح ہے کعبہ کے مقابل۔) اور قسم ہے بلند چھت یعنی آسمان کی جو سب چیزوں سے بلند ہے اور قسم ہے بھرے ہوئے دریا کی (بحر مسجور سے مراد وہ دریا ہے جو ساتویں آسمان کے اوپر عرش اعظم کے نیچے رواں ہے، اس کو بحر الحیوان بھی کہتے ہیں، قیامت کے دن سب مردے اس کے ذریعے سے زندہ ہوں گے، قبروں پر اس سے مینہ برسایا جائے گا، وہ اٹھ کھڑے ہوں گے، بعض کہتے ہیں کہ ایک دریا ہے جس کو آگ کا جوش دیا جاتا ہے، وہ گرم آگ ہو رہا ہے، بروز قیامت جہنم میں اس کا منہ کھولا جائے گا تاکہ جہنم تیز ہو جائے اور بھی اقوال ہیں) ان سب کی قسم! آپ کے پروردگار کا عذاب یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ضرور واقع ہو کر رہے گا اور ضرور آئے گا جس میں کوئی شبہ نہیں۔ جس کا کوئی دفع کرنے والا ہی نہیں۔ اس دن آئے گا کہ جس دن آسمان سب کو لے کر چکی کی طرح پلٹا کھائے گا اور پھٹ جائے گا، سب مخلوق ایک دوسرے میں گھس جائے گی۔ پہاڑ، بادلوں کی طرح دھنی ہوئی اون کی طرح ہو کر ہوا میں اڑیں گے۔

(۱) یعنی زمین سے عرش تک اور زمین و آسمان کی فضا میں اور زمین کے نیچے تحت الثریٰ تک کہیں بھی نماز پڑھی جائے تو کعبہ کی سمت ہی کی طرف ہوگی۔ مثلاً ہوائی جہاز وغیرہ میں پڑھیں تو قبلہ کی سمت ہی کی طرف ہوگی عرش تک ساری فضا کعبہ ہے۔ قادری غفرلہ

۱۱ تا ۱۶۔ اس دن یعنی بروز قیامت ان لوگوں کے لیے جو رسول و قرآن پاک کو جھٹلاتے تھے، توحید و بعث کو نہ مانتے تھے یعنی ابوجہل وغیرہ سخت افسوس و حسرت والا عذاب ہوگا، وہ لوگ جو دنیا میں خرافات باتوں میں غور و فکر کیا کرتے تھے، سچی باتوں کے ساتھ مذاق اڑاتے تھے، حق و یقین کو کھیل جانتے تھے۔ وہ ایسا دن ہوگا کہ یہ لوگ دوزخ کی آگ میں دھکے دے کر ڈالے جائیں گے اور ذلت و خواری سے کھینچے جائیں گے یعنی زنجیروں میں جکڑ کر گھسیٹ گھسیٹ کر مار مار کر منہ کے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ

کرتوتوں کا ہی بدلہ دیا جاتا ہے O بے شک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں چین کرتے ہوں گے O اپنے رب کی بخشش پر خوش وخرم

رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ

ہوں گے اور ان کا رب ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا O (ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے (نیک) اعمال

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ

کے بدلے (جنت میں) مزے سے کھاؤ پیو O قطار سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم بڑی آنکھوں

عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ

والی خوبصورت حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے O اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی تو

ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ

ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے اعمال میں سے ہم سے کچھ کمی نہ کریں گے' ہر آدمی اپنے اپنے کیے

بل ان کو دوزخ میں پھینکیں گے۔ جب وہاں پہنچیں گے تو زبانیہ فرشتے دوزخ کے کہیں گے کہ یہی وہ آگ ہے جس کا تم دنیا میں انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے' ان کو جادو بتاتے تھے کہ یہ جادو ہے نظر بندی ہے حقیقت میں کچھ نہیں۔ کیا یہ یعنی روز قیامت یا عذاب دوزخ جب تم پیغمبروں کو جب وہ معجزے دکھاتے تھے کہتے تھے کہ نظر بندی ہے کہیں دوزخ تو نظر بندی نہیں ہے' اب سب غرور کی باتیں تمہاری مٹ گئیں لو اب دوزخ میں جلو خواہ صبر کرو خواہ نہ کرو سب برابر ہے' اب تو یہیں رہنا ہے' جی میں آئے تو چیخو' چلاؤ' جی میں آئے تو چپ پڑے رہو' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظلم نہیں ہے بلکہ یہ تمہارے اپنے ہی اعمال ہیں جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے اور اب تم کو انہی اعمال کا بدلہ دیا جارہا ہے جو مل رہا ہے۔

۱۷ تا ۲۰- پھر اچھوں کا حال بیان کیا کہ جو لوگ شرک و کفر فواحش سے بچتے ہیں' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں وہ اس دن باغات پر بہار میں ہوں گے' چشمے بہتے ہوں گے' ان کے پروردگار نے ان کو جو نعمتیں عیش و لذتیں دی ہوں گی ان میں مشغول و مصروف ہوں گے' خوشیاں مناتے ہوں گے' اس کا شکر ادا کرتے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو دوزخ سے بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ اے میرے اچھے بندو! جنت میں جو چاہو کھاؤ جو چاہو پیو میوے مزیدار نہریں خوشگوار سب موجود ہیں جو کام دنیا میں کرتے تھے اس کے بدلہ میں آج عیش لوٹو۔ مبارک و سلامت اب نہ موت ہے نہ نکلنا' نہ گناہ۔ وہ جنت کے تخت اور مسہریوں پر صف بہ صف آپس میں برابر برابر بادشاہوں کی طرح تکیہ لگائے بیٹھیں گے۔ ہم نے ان کا خوبصورت عورتوں نور سے بنی ہوئی سپید رنگ' بڑی آنکھوں والیوں سے نکاح کیا ہوگا' ان سے وہ لذتیں اٹھائیں گے۔

۲۱- جو لوگ رسول و قرآن پاک پر سچے دل سے ایمان لائے ہوں گے اور ان کی اولاد نے ان کا اتباع کیا ہوگا تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے باپوں کے ساتھ جنت میں ملا دیں گے۔ اگر ماں باپ کے مراتب جنت میں برتر ہوں گے اور

رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُوْنَ

کا پابند ہوگا O اور ہم ان کو پے درپے میوے اور جس چیز کا وہ گوشت چاہیں گے عطا فرمائیں گے O وہ ایک دوسرے سے ایسی

فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

شراب کے پیالے لیں گے جس میں نہ (بکواس اور) بے ہودگی ہوگی اور نہ گناہ کی باتیں O اور ان کے اردگرد (ان کے خدمت گار) ایسے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾

خوبصورت لڑکے پھریں گے گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہیں O اور وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے بات کرنے کو متوجہ ہوں گے O

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا

کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے (دنیا کے) گھروں میں (اللہ تعالیٰ کے) ڈر کے مارے سہمے رہتے تھے O تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں

اولاد گناہ گار ہوگی' ان کے درجے پست ہوں گے تو اللہ تعالیٰ باپوں کی خوشی کے لیے اولاد کے مرتبہ کو بلند کر دے گا۔ یا یہ کہ جو اولاد نابالغی کی حالت میں مرگئی ہوگی ان کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا اور انہی درجوں میں جہاں ان کے ماں باپ ہوں گے۔ اس صورت میں ''بایمان'' سے مراد روز میثاق ہوگا کہ مسلمانوں کے بچے بھی مسلمان ہیں حکماً تبعاً۔ یا یہ مطلب ہو کہ جب مسلمان جنت میں جائیں گے اور ان کی بالغ اولاد کو ہم جنت میں ایمان کے سبب سے بلند مراتب دے دیں گے تو ہم کسی کا عمل کم نہ کریں گے یعنی اولاد کو جو والدین کے درجہ پر پہنچائیں گے تو اس سبب سے ان کے والدین کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی' بلکہ وہ تو خدا تعالیٰ کا فضل و رحمت ہے۔ ہر گناہ گار اپنے اپنے عملوں میں قید ہوگا یعنی یہ نہ ہوگا کہ ایک کا گناہ دوسرے پر ڈال دیا جائے' پھر ان میں جو خدا تعالیٰ چاہے گا ویسا حکم فرمائے گا۔

۲۲ تا ۲۴۔ ہم نے اہل جنت کو طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کے گوشت جن جانوروں کے چاہیں گے دیے ہوں گے۔ آپس میں بیٹھ کر شراب طہور کے دورے کریں گے اور ساغر بھر بھر کر آپس میں ایک دوسرے کو دیں گے' خوب پئیں گے اور پلائیں گے۔ اس شراب مصفی میں درد شکم' قراقر' نشہ' بے ہودہ بکنا نہ ہوگا' پاک صاف شربت ہوگا' جھوٹی بات منہ سے نہ نکلے گی ہاں تسبیح وتہلیل کا شوق بڑھ جائے گا' ان پر سر مو گناہ نہ ہوگا' آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا نہیں گے بلکہ محبت وتحمل اور زیادہ ہوگی۔ ان کی خدمت میں خوبصورت لڑکے پھرتے ہوں گے ایسے صاف شفاف جیسے موتی ہوتا ہے جو سیپی کے اندر محفوظ رہتا ہے۔

۲۵ تا ۲۸۔ جنت میں مسلمان دنیا کی باتیں کریں گے کہ کیا کیا کام کرتے تھے' آپس میں پوچھیں گے کہ ہم جنت میں دنیا سے کیوں آئے' تب ایک دوسرے سے کہے گا کہ سب برکت اسلام کی ہے جو ہم اپنے گھروں میں دنیا میں یہاں آنے سے پہلے خدا کے عذاب سے ڈرا کرتے تھے اور گناہوں سے توبہ کیا کرتے تھے۔ اس کے بدلہ میں خدا نے ہم پر احسان کیا ہے' گناہ بخشے' رحمت کی' جنت دی' ہم کو عذاب سے محفوظ رکھا یعنی عذاب آتش دوزخ سے۔ ہم اس مغفرت و رحمت ملنے سے پہلے اسی کی پوجا کرتے تھے' موحد تھے' اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جنت ملے گی سو آج اس نے اپنا وعدہ پورا کیا' وہ بڑا ہی

ع ۲۸ ۱ ۳

عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع

(جہنم کی) لو کے عذاب سے بچالیا O بے شک ہم اپنی پہلی (دنیا کی) زندگی میں اس کی عبادت کرتے تھے بے شک وہ بڑا احسان کرنے والا (اور) مہربان ہے O

فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

تو (اے نبی!) آپ نصیحت کیے جائیں کیونکہ آپ اپنے رب کی عنایت سے نہ کاہن ہیں نہ دیوانے O کیا وہ لوگ (آپ کی نسبت)

شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ

کہتے ہیں کہ آپ شاعر ہیں ہم ان کے لیے زمانے کی گردش کے منتظر ہیں O (اے نبی!) آپ فرمایئے: ہاں تم انتظار کیے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ

الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ ؕ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ ج

انتظار میں ہوں (کہ کس پر بلا نازل ہوتی ہے) O کیا ان کی عقلیں ان کو یہی (مخالف کی) باتیں سکھاتی ہیں یا وہ خود (شریر اور) سرکش ہیں O

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ج بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ ج فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ

یا وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن رسول کریم نے خود بنالیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ ان کو یقین نہیں آتا (کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے) O تو اگر وہ (اپنی بات میں) سچے ہیں تو اس

سچا، وعدہ کا وفا کرنے والا اور مسلمانوں پر رحم کرنے والا ہے کہ ہم پر رحم کیا۔

۲۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو مواعظ قرآنیہ سنا کر نصیحت کیجیے اور آپ غمگین نہ ہوں، آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے پروردگار کی نعمت پھیلانے میں یعنی اشاعت اسلام وقرآن میں نہ کاہن ہیں نہ مجنون ہیں کہ جنون کے ذریعہ سے آئندہ کی بات بتاتے ہوں یا مرگی وغیرہ کا یا کسی بیماری کا دورہ ہوتا ہو اس میں بے اختیار آپ کچھ بتاتے ہوں، آپ تو بذریعہ وحی لوگوں کو کلام الٰہی پڑھ کر اس کے مطالب سمجھاتے ہیں۔

۳۰ تا ۳۱- اے حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلکہ یہ کفار آپ کے حق میں یہ کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر خدا نہیں ہیں بلکہ شاعر ہیں، دماغ والے ہیں اچھی نثر یعنی قرآن کی عبارت اپنے دل سے جوڑ کر خدا پر بہتان باندھ لیا ہے اور ایسے شاعر بہت گزر گئے مر گئے، ہم ان کے مرنے کا انتظار کرتے ہیں، عنقریب موت کی سختیاں آ کر پکڑ لیں گی، سب وعدے غلط ہو جائیں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ اے ابوجہل وغیرہ کافرو! تم میری موت کا انتظار کرو میں بھی تمہاری موت کا انتظار کرتا ہوں کہ عنقریب تم پر عذاب آتا ہے اور تم ہلاک ہوتے ہو چنانچہ بروز بدر وہ سب فنا ہو گئے اور حضرت کا دین مقدس قیامت تک باقی رہے گا نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا نہ مٹا ہے نہ مٹے گا۔

۳۲ تا ۳۴- کیا ان کافروں کو ان کی عقلیں ان مہمل لغو بے ہودہ باتوں کا حکم کرتی ہیں، کیا کوئی عقل والے کے کام ہیں کہ سچے مقدس مذہب کو دیدہ و دانستہ چھوڑتے ہیں، خدا کے سچے رسول کی تکذیب وایذاء برتتے ہیں اور باتیں ان کی نسبت غلط اور جھوٹی کرتے ہیں۔ تو تعجب ہے کبھی شاعر کہتے ہیں کبھی مجنون بتاتے ہیں یہ دونوں باتیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں تو ایسے متزلزل بے ہودہ خیالات کیا عقل سے سرزد ہوتے ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ قوم بڑی سرکش ہے یہ لوگ معصیت کی پروا

اِنۡ کَانُوۡا صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۴﴾ؕ اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَیۡرِ شَیۡءٍ اَمۡ ہُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ؕ

(قرآن) کی مثل سب مل کر کچھ کلام (ایک چھوٹی سی سورت کے برابر) تو بنا لائیں O کیا وہ بغیر کسی اصل کے آپ ہی بن گئے ہیں یا وہ کسی چیز کے پیدا کرنے

اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ بَلۡ لَّا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳۶﴾ؕ اَمۡ عِنۡدَہُمۡ خَزَآئِنُ

والے ہیں (ہرگز نہیں) O کیا انہوں نے آسمان اور زمین پیدا کیے ہیں (ہرگز نہیں) بلکہ ان کو یقین ہی نہیں (کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے) O کیا ان کے

رَبِّکَ اَمۡ ہُمُ الۡمُصَۜیۡطِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ؕ اَمۡ لَہُمۡ سُلَّمٌ یَّسۡتَمِعُوۡنَ فِیۡہِ ۚ فَلۡیَاۡتِ

آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ ان پر نگہبان ہیں (خود مختار ہیں جس کو چاہیں دے دیں جس کو چاہیں نہ دیں) O کیا ان کے پاس سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ

نہیں کرتے، خدا سے نہیں ڈرتے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے جی سے بنا لیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ دیدہ و دانستہ ایمان نہیں لاتے اور نہ ایمان لائیں گے اس لیے کہ ان کی قسمت میں ایمان نہیں۔ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ یہ قرآن اپنے دل سے بنایا گیا ہے خدا کا نہیں تو ان کو چاہیے کہ وہ بھی اس جیسا قران فصیح و بلیغ دل کھینچنے والا اپنے دل سے تصنیف کر کے پیش کریں اگر اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ کہ یہ بھی تو بڑے بڑے عالی دماغ فصحاء ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور یہ سب مل کر بھی اس کی ایک چھوٹی سی سورت کی مثل بھی بنا نہیں سکے نہ بنا سکتے ہیں۔ پھر اس کی مخالفت کر کے اپنے آپ کو کیوں جہنم میں جھونک رہے ہیں۔

۳۵ تا ۳۹- یہ کافر جو اتنا غرور و سرکشی کرتے ہیں تو یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں، کیا یہ کوئی انوکھے آدمی ہیں، بے کسی چیز کے یعنی بے ماں باپ کے پیدا ہو گئے ہیں، وہی ہیں جو اپنے ماں باپ کے صلب و رحم میں نطفہ تھے پھر ذرا ذرا سے بچے ہوئے پھر خدا نے عقل دے دی (یا "من غیر شیء" کا مطلب یہ ہو کہ کیا یہ بے پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں جو پیدا کرنے والے کا حق نہیں سمجھتے) یا ان کو یہ دعویٰ ہے کہ یہ خود اپنوں اور غیروں کے خالق ہیں، کیا آسمان و زمین پیدا کرنے والے یہی ہیں جو ان کے خالق کے حکم سے سرکشی کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں کوئی بات نہیں، صرف اتنی بات ہے کہ بدگمان آدمی ہیں، یقین نہیں رکھتے، رسول و قرآن کی تصدیق نہیں کرتے۔ یہ جو کہتے ہیں کہ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیوں رسول بنے ان کو یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ یہ کون ہیں، کیا ان کے ہاتھوں میں قدرت کے خزانے اور پروردگار کی بے شمار نعمتیں ہیں۔ بارش، رزق، پھل، پھول، نبوت و رسالت وغیرہ، یا یہ کوئی قدرت کے کارخانوں کے داروغہ ہیں کہ جو چاہیں کریں، سب قدرت رکھتے ہیں؟ کیا خدا نے ان کو اپنے قدرت کے کارخانوں پر مسلط و مقرر کر دیا ہے، ان کو حاکم بااختیار بنا دیا ہے کہ خدا کی حکمتوں میں چون و چرا کریں کہ فلاں رسول کیوں نہیں ہوا اور فلاں کیوں ہوا۔ یہ جو آسمانی خبروں کا انکار کرتے ہیں اور گواہیاں دیتے ہیں کہ وحی کوئی شئے نہیں تو یہ کس سبب سے کہتے ہیں، کیا ان کے پاس کوئی نقلی یا عقلی دلیل ہے۔ یا ان کے پاس کوئی ایسی سیڑھی ہے کہ جس کے ذریعہ سے یہ آسمان پر جا کر وہاں کی خبریں سب دریافت کر آتے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کا دعویٰ کرنے والا اور سن کر آنے والا اپنے دعوے پر کوئی سچی دلیل لائے جس سے حق و باطل کا فرق ظاہر ہو جائے یعنی جیسے رسول اللہ معجزات جو دلائل قاطعہ وقطعیہ صدق رسالت میں ظاہر کرتے ہیں اس کے مقابلہ میں کوئی اور معجزہ دکھائے۔ کیوں اے بے وقوف کافرو! کیا خدا تم سے بھی گیا گزرا ہوا ہے کہ اس کے لیے لڑکیاں بتاتے ہو اور خود ان کے

مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ

پاس (آسمانی باتیں) سن آتے ہیں پھر ان میں جو سننے والا ہو تو کوئی روشن سند پیش کرے O کیا اس کے لیے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے O کیا (اے

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

نبی!) آپ ان سے اس (تبلیغ) پر اجرت مانگتے ہیں تو وہ اس کے تاوان سے دبے جاتے ہیں O کیا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے تو وہ (آپ کے خلاف) حکم

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

لگاتے ہیں O یا وہ (آپ پر) کوئی داؤ چلانا چاہتے ہیں تو کافروں ہی پر ان کے داؤ کا وبال پڑنا ہے O یا اللہ کے سوا

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا

ان کا کوئی اور معبود ہے، اللہ ان کے شرک کرنے سے پاک ہے O اور (ان کی ہٹ دھرمی اس حد کو پہنچی ہے کہ) اگر وہ آسمان کا

مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى

کوئی ٹکڑا بھی گرتا دیکھیں گے تو کہیں گے: یہ تو گہرا بادل ہے O تو (اے نبی!) آپ ان کو (ان کی لغویات میں)

يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ

چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس میں وہ بے ہوش ہوں گے O اس دن ان کا کوئی

نام سے جلتے ہو اور اپنے لیے لڑکے بتاتے ہو یعنی تم اتنے تو بے وقوف ہو اور تم کو اس قدر غرور و سرکشی ہے۔ خدا کے لیے ناقص کم درجہ کی اولاد ثابت کرتے ہو یعنی لڑکیاں اور اپنے لیے لڑکی ہونا ذلت سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو اولاد و شریک سے پاک ہے۔

۴۰ تا ۴۳۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ اس قدر دلائل واضح دیکھ کر کیوں ایمان نہیں لاتے، کیا تم ان پر ایمان کے بدلے میں کوئی مزدوری یا انعام مانگتے ہو جس کے بوجھ کے مارے یہ دبے جاتے ہیں اور ایمان پر ان کو تاوان دینا پڑتا ہے کہ اس سے بھاگتے ہیں۔ یا یہ بات کہ ان کے پاس غیب کا لکھا ہوا نوشتہ ہے لوح محفوظ کا حال معلوم ہے کہ ہرگز مر کر نہ اٹھیں گے اور اس لوح محفوظ سے جو چاہتے ہیں لکھ لیتے ہیں۔ یا اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کوئی چالاکی فریب مکر کرنا چاہتے ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں تو اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! خوب سمجھ لو کہ ان کا مکر تم کو کچھ ضرر نہیں دے سکتا، یہ کافر خود ہی ایسا دھوکہ کھائیں گے کہ یاد کریں گے یعنی مکر کا بدلہ ملے گا چنانچہ بروز بدر سب مقتول ہو گئے۔ یہ خدا کے عذاب سے کیوں نڈر ہیں، کیا ان کا کوئی دوسرا خدا ہے کہ وہ ان کو بچا لے گا۔ سبحان اللہ! یہ بات ناممکن ہے کہ خدا کا کوئی شریک ہو وہ تو نرالا و یکتا ہے ان کی شرک کی باتوں سے برتر ہے ان کی شرک کی باتوں سے وہ بے زار ہے اور وہ متعال بہت بلند درجہ والا ہے۔

۴۴ تا ۴۷۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ اہل مکہ ایسے کٹے پکے کافر ہیں کہ اگر ان کی خواہش کے مطابق ہم ان کے اوپر عذاب اتاریں اور آسمان کے ٹکڑے اوپر سے ان کی ہلاکت کے لیے گرائیں تب بھی یہ ایمان نہ لائیں، ایسے پابند۔

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا

داؤ انہیں کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی O بے شک ظالموں کے لیے بڑے عذاب سے پہلے

دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

(دنیا میں) بھی ایک عذاب ہے (جیسے جنگ بدر وغیرہ میں ہوا) لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں O اور (اے نبی!) آپ اپنے رب کے

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَ

حکم کے انتظار میں رہیے بے شک آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور جب آپ اٹھیں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہیں O

مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع ۲ ۲۱ ۴

اور پچھ رات میں بھی اس کی پاکی بیان کرتے رہیے اور ستاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی O

اسباب ظاہری ہیں کہ ان کو بادل بتائیں کہ یہ عذاب کیا ہے یہ تو تہہ بتہہ موٹا سا بادل ہے ہاں جب ہلاک ہونے لگیں تب واویلا مچائیں جو پھر کچھ فائدہ نہ دے اور ہمیں ہلاک کرنا ان کا ابھی منظور نہیں' اس لیے یہ خاص معجزہ یعنی عذاب ابھی جلد ظاہر نہیں کیا جاتا ہے۔ پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! چونکہ ابھی آپ کو حکم جہاد نہیں دیا گیا ہے اس لیے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دو' ان کو بکنے دو' ان کی بکواس کی پروانہ کرو' اس دن تک ان کو چھوڑے رہو جو ان کی خواہش کے پورے ہونے کا دن ہے جس دن یہ اپنی منہ مانگی ہوئی مراد پائیں گے یعنی اس دن عذاب کو پیش نظر دیکھیں گے اور سب زندہ کافر مر جائیں گے یعنی روز قیامت وقت نفخہ اولیٰ' اس دن ان کی چالاکیاں' عیاریاں' مکاریاں' فریب سب باطل و بے کار ہو جائیں گے' پھر کوئی چال فائدہ نہ دے گی اور نہ عذاب توبہ وغیرہ سے رکے گا۔ ان کفار مکہ کو سوائے اس عذاب دوزخ کے اور بھی عذاب ہوگا یعنی عذاب قبر یا دنیا میں قحط کا عذاب ہوگا مگر یہ اپنے انجام کار کی خرابی جانتے نہیں اور جو کوئی بتاتا ہے تو تصدیق نہیں کرتے۔

۴۸ تا ۴۹۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرو اور اس کے پیغام پہنچاتے رہو' اس کی راہ میں جو تکلیف پہنچے اس سے راضی برضا ہو کہ آپ ہر وقت ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں' ہم آپ کو دیکھتے ہیں' ضرور آپ کی مدد کریں گے۔ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کریں جب آپ سونے سے اٹھتے ہیں یعنی فجر کی نماز پڑھیں اور جب رات ہو یعنی فجر کے بعد سے رات تک سونے کے وقت تک ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور جب تارے چھپنے لگیں یعنی فجر کی سنتیں وقت طلوع صبح صادق پڑھیں۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ۵۳ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — آیاتها ۶۲ رکوعاتها ۳

سورۂ نجم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں باسٹھ آیات تین رکوع ہیں

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝١ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝٢ وَمَا يَنطِقُ

اس چمکتے ہوئے ستارے (محمد ﷺ) کی قسم جب وہ (معراج سے) اترے O (اے لوگو!) تمہارے مالک (محمد مصطفیٰ) نہ بھٹکے نہ بے راہ چلے O اور وہ اپنی خواہش

عَنِ الْهَوَىٰ ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝٤ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝٥ ذُو

سے کوئی بات نہیں فرماتے ہیں O (جو کچھ آپ فرماتے ہیں) وہ تو صرف وحی ہے جو آپ پر (اللہ کی طرف سے) کی جاتی ہے O انہیں وہ (وحی) سخت قوتوں والے

سورۃ النجم

یہ سورت کل مکہ میں اتری مگر آیت ''الذین یجتنبون کبائر الاثم '' الخ کہ ابن عباس وقتادہ سے مروی ہے کہ یہ آیت مدنی ہے۔

۱- قسم ہے پیارے مبارک چمکتے ہوئے ستارے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جب وہ معراج کی شب آسمان سے واپس اترے کہ تمہارے مالک محمد مصطفیٰ نہ گمراہ ہوئے نہ بھٹکے۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ حق ہے۔ نجم میں کئی اقوال ہیں' ایک یہ کہ مراد ستارہ ہے یعنی زحل ہو یا زہرہ یا کوئی اور ستارہ۔ مطلب یہ کہ قسم تارے کی جبکہ چمک کے چھپے اور نکل کر ڈوبے۔ یا یہ کہ مراد نجم قرآنی ہو یعنی آیتیں ہیں جو وقتاً فوقتاً تھوڑی تھوڑی ہو کر ایک ایک دو دو اتری ہیں' اول سے آخر تک بیس برس میں حسب ضرورت زمانہ نازل ہوا۔[1]

ف: جب یہ آیت نازل ہوئی یعنی ''والنجم اذا ھوی '' تو عتبہ بن ابولہب نے یہ سن کر کہ قرآن خود بخود قرآن کی قسم کھاتا ہے تو لوگوں سے کہا کہ جاؤ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ میں ان کے نجوم قرآن سے منکر ہوں' نہیں مانتا ہوں' کافر ہوں اور بھی کچھ کلمات گستاخی کہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر پہنچی تو آپ نے کہا ''اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک سبعا من سباعک '' اے پروردگار! اپنا ایک کتا اس پر مسلط کر دے کہ یہ گستاخی کی سزا پائے۔ جب قافلہ قریش کا سفر کو گیا ساتھ میں عتبہ بھی گیا پھر ان کے نزدیک رات کو ایک شیر آیا' عتبہ کو بیچ میں سے سب کے اٹھا کر لے گیا۔ تھوڑی دور جا کر سر سے پاؤں تک دو ٹکڑے کر کے پارہ پارہ کر ڈالا۔ اس کے گوشت کو شیر نے بھی نجاست وخباثت کے سبب سے نہ کھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بھی اثر ظاہر ہو گیا۔ ''ھوی '' بمعنی ''طلع و غرب '' یعنی طلوع ہوا اور غروب ہوا اور اترا اور چڑھا' اس میں اور بھی اقوال ہیں۔

[1] امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ نجم سے مراد حضور نبی کریم کی ذات ہے اور ''ھوی '' سے آپ کی معراج کی رات واپس ہو کر اترنا' تو معنی یہ ہوئے کہ قسم ہے چمکتے ہوئے پیارے مبارک ستارے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جب وہ معراج سے واپس اترے۔ تفسیر خازن میں یہی مذکور ہے۔ (فقیر قادری غفرلہ)

۲ تا ۱۲- اے لوگو! تمہارے صاحب' تمہارے مالک' تمہارے ہادی یعنی پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز گمراہ نہیں ہوئے' ان پر ایسی تہمت نہ لگاؤ اور نہ وہ بھٹکے نہ غلطی میں پڑے' وہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے والے غلطیوں کے مٹانے والے ہیں' وہ جو قرآن پڑھتے ہیں خدا کے احکام پہنچاتے ہیں تو اپنی طرف سے اپنے نفس کی خواہش سے ایک کلمہ بھی نہیں بولتے۔ جو خدا کی وحی ان کو ملتی ہے اور جبرائیل (علیہ السلام) لا کر ان کو سناتے ہیں وہ اپنی زبان سے ارشاد فرماتے ہیں۔ ان کو

مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ (٦) وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ (٧) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ (٨) فَكَانَ

طاقت والے رب نے سکھائی پھر اس رب کے جلوے نے قصد فرمایا O اور وہ (یعنی نبی علیہ السلام) آسمان بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھے O پھر وہ جلوہ

قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ (٩) فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ؕ (١٠) مَا كَذَبَ

آپ (نبی علیہ السلام) کے نزدیک ہوا تو بہت ہی قریب ہوا O تو اس جلوے اور نبی کریم میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم O پھر اس جلوے نے اپنے

الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (١١) اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى (١٢) وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ (١٣)

بندے پر جو وحی فرمانا تھی فرمائی O نبی کریم نے جو کچھ دیکھا تھا ان کے دل نے اسے جھوٹ نہ کہا O تو (اے لوگو!) کیا تم نبی سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے

بڑی عظمت والے فرشتے، بڑی قوت والے فرشتے نے خدا کا پیغام پہنچایا ہے اللہ کا قرآن بتایا ہے۔ یعنی جبرائیل نے جو بڑی سختی اور شدت والے ہیں قوی ہیکل طاقتور، حضرت جبرائیل کی قوت کے بارے میں لکھا ہے کہ تمام قوم لوط شہر کے نیچے ہاتھ ڈال کر آب سیاہ سے اٹھا کر آسمان تک لے گئے اور وہاں سے الٹا کر کے چھوڑ دیا، وہ آسمان سے زمین تک گرتے ہوئے چلے آئے۔ قوم انطاکیہ پر جب عذاب کا حکم آیا تو دروازہ کے دونوں بازو پکڑ کر ایک للکار بتائی اور چیخے جس قدر وہاں آدمی تھے سب دفعتاً کلیجہ پھاڑ کر مر گئے۔ بیت المقدس کی ایک چوٹی پر یا ٹیلے پر شیطان کو اپنے پر کے ایک بال کی ہوا لگا دی اور اسے آہستہ سے دھکا دیا، ہندوستان کے منتہا کے پہاڑ پر زور سے جا کر لگا وغیرہ وغیرہ) حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انہوں نے قرآن سکھایا بحالیکہ وہ خوب اچھی طرح سے اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہو گئے تھے، یا یہ کہ نہایت لطیف حسین صورت میں ظاہر ہوئے یا یہ کہ اپنے کام میں مستعد ہوئے اور وہ اس وقت افق اعلیٰ پر تھے یعنی جہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے یا مراد ساتواں آسمان ہے۔ پھر جبرائیل (علیہ السلام) حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نزدیک ہوئے یہاں تک کہ بہت پاس آگئے اور پاس اتر آئے، اتنے پاس ہو گئے کہ جبرائیل حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دو کمان کی مقدار فاصلہ پر تھے بلکہ اس سے بھی زائد نزدیک یعنی آدھی کمان یا آدھی سے بھی کم کا فاصلہ تھا۔ اس وقت جبرائیل (علیہ السلام) نے اللہ کے بندے یعنی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی یعنی پیغام پہنچایا جو خدا نے جبرائیل کو وحی بھیجی اور حکم دیا یا نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل نے جو باتیں دیکھیں سرموان کے خلاف بیان نہ دیا یعنی جبرائیل علیہ السلام کا دیکھنا باتیں سننا سب سچ ہے۔ ان آیات مقدسہ کی دوسری تفسیر یوں ہے کہ ضمائر ''دنی'' اور ''کان'' کے راجع بسوئے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں یعنی جب جبرائیل علیہ السلام نے اسرار قرآنی کا پیغام پہنچایا تب حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ مرتبہ ملا کہ شب معراج میں اپنے پروردگار سے قریب ہوئے اور اوپر سے نزول تجلی اور تقرب وتدلی ظاہر ہوئی۔ طرفین میں اتنا اتصال ہوا کہ دو کمانوں کا بلکہ کم فاصلہ رہ گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سرگوشی کی، اسرار مخفیہ ظاہر فرمائے اور جو چاہا فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دل سے دیکھا اس میں ذرہ بھر بھی جھوٹ کو دخل نہیں، وہ سب یقینی سچے ہیں۔ (مسئلہ رویت الٰہی میں یہ اختلاف ہے کہ آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں؟ بعض کہتے ہیں کہ دل سے دیکھا، بعض کہتے ہیں کہ بچشم سر مشاہدہ فرمایا، جمہور محققین کہتے ہیں کہ آپ نے کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دل کی آنکھوں سے دیکھا اور کئی مرتبہ سر کی آنکھوں سے بھی دیکھا جیسا کہ تفسیر خازن میں مذکور ہے۔)

۱۳ تا ۱۸۔ اے کافرو! کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو معراج وغیرہ کے اخبار بیان فرماتے ہیں ان میں تم ان کی

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ

ہو O اور بے شک نبی نے تو اس جلوے کو دوبار سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک دیکھا O اسی (سدرہ) کے پاس جنت الماویٰ ہے O جب کہ سدرہ پر چھا رہا تھا جو

مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ

کچھ چھا رہا تھا (یعنی نور) O (نبی کریم کی) آنکھ (محبوب حقیقی سے) نہ ادھر ادھر پھری (نہ پھسلی) اور نہ حد سے بڑھی O بے شک آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی

الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾

نشانیاں دیکھیں O تو کیا (اے لوگو!) تم نے لات اور عزیٰ کو (غور سے) دیکھا O اور تیسرے منات کو بھی دیکھا (کیا یہ پوجا کے قابل ہیں؟ ہرگز نہیں) O

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ

کیا تم اپنے لیے بیٹا پسند کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹی O جب تو یہ بہت بری (بھونڈی) تقسیم ہے (کہ ناقص چیز اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہو) O

تکذیب کرتے ہو ان کو جھٹلاتے ہو اور جھوٹی باتیں بنا کر جھوٹ کہہ کر ان پر غالب ہونا چاہتے ہو (اس وقت میں ''افتمرونہ'' مجرد سے ہوگا بمعنی کذب' یا یہ معنی ہوں کہ ان سے جھگڑتے ہو تو باب مفاعلۃ سے ہوگا' دونوں قرأتیں ہیں) اور بے فائدہ جھگڑتے ہو اور جو باتیں کہ انہوں نے آنکھوں سے دیکھیں اور ان کی خبر دیتے ہیں۔ اور بے شک انہوں نے جبرائیل (علیہ السلام) کو بعض مفسرین کے نزدیک اپنے رب کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دوبارہ دیکھا۔ سدرہ المنتہیٰ کے نزدیک یہ وہ مقام ہے کہ تمام مقرب فرشتے اور نبی مرسل اس کے آگے نہیں بڑھ سکتے' اور بعض کہتے ہیں کہ اس مقام تک سفر ہر مقرب فرشتے کا اور نبی مرسل کا ہے' اس سے آگے نہیں بڑھتا' اسی کے نزدیک جنت الماویٰ ہے کہ جس میں شہداء کی ارواحیں آرام لیتی ہیں۔ جبکہ سدرہ پر چھا رہی تھیں وہ چیزیں اور اس کو ڈھانک رہی تھیں وہ چیزیں جو ڈھانک رہی تھیں یعنی سونے کے رنگ کے پروانے' اور بعض کہتے ہیں نور' اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتے اس کو ڈھانک رہے تھے یعنی اس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس چیز سے جس کو وہ دیکھ رہے تھے دائیں بائیں نہ پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ آپ نے جبرائیل (علیہ السلام) کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا' ان کے چھ سو باز و نورانی تھے بے شک نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کی بڑی بڑی عجیب نشانیاں دیکھیں۔

۱۹ تا ۲۳۔ کافر ملائکہ کو بنات اللہ کہتے ہیں ان سے خطاب کیا کہ اے کافرو! کیسی بے انصافی ہے کہ اپنے لیے تو لڑکوں کو پسند کرو اور خدا کے لیے لڑکیاں تجویز کرو واہ وا' یہ بھی خوب تقسیم ہے کہ اپنے آپ اچھی اچھی چیز لو اور خدا کو وہ دو جس کو خود ناپسند کرو یہ تقسیم تو بالکل غلط و نامعقول ہے حق تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لڑکی' لڑکے' بیوی' برادری سب سے پاک ہے۔ وہ یکتا ہے' اس کی مثل عالم میں کوئی چیز نہیں' وہی عبادت کا مستحق ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں' نہ لات ہے نہ عزیٰ نہ منات' کسی کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ سب تمہارے خیالات ہیں تم نے نام گھڑ کر رکھ لیے ہیں اور ان کی عبادت تمہارے باپ دادوں نے اور تم نے اختیار کر لی ہے۔ (یعنی پتھروں کے یہ نام نہیں تم نے ان کے یہ نام اپنے خیالات سے رکھ لیے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ تم نے ان کو خدا سمجھ لیا ہے ورنہ وہ خدائی کے قابل نہیں) خدا نے کسی کتاب میں کبھی یہ بات نہ بتائی جس

أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ

(اے لوگو!) یہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں' اللہ تعالیٰ نے تو ان کی کوئی سند نہیں اتاری' وہ (کافر) تو صرف

إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن

اپنے وہم و گمان اور اپنے نفس کی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آ چکی O

رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿٢٣﴾ أَمْ لِلْإِنسَٰنِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ ٱلْءَاخِرَةُ وَٱلْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ ع

ع ۵ ۲۵

کیا آدمی (کافر) کو ہر وہ چیز مل سکتی ہے جس کی وہ تمنا (اور امید) رکھتا ہے (یعنی بتوں کی سفارش سے نجات' ہرگز نہیں) O تو دنیا اور آخرت کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی

وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ

ہے O اور کتنے ہی فرشتے آسمان میں ہیں کہ ان کی سفارش کسی کے کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ چاہے اجازت دے دے

أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿٢٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

اور جس کے لیے پسند فرمائے (اور کفار کے لیے سفارش کی ضرورت نہیں) O بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں

سے تم دلیل پکڑ سکو' یہ لوگ عجیب احمق ہیں خیالات غلط اوہام کے پابند ایسی بے ہودہ باتوں کو یقینی مذہب ٹھہرا لیا ہے جن پر نہ عقلی دلیل ہے نہ نقلی۔ بلکہ دونوں کے خلاف فقط اپنی نفسانی خواہشوں کا اتباع کرتے ہیں' وہم و گمان پر چلتے ہیں اور خدا کے پاس سے جو یقینی و قطعی بات آئی ہے اور قرآن ہدایت کے لیے اترا ہے کہ خدا کا نہ کوئی شریک ہے نہ اولاد و بیوی وغیرہ اس کو نہیں مانتے۔

۲۴ تا ۲۵- کیا آدمی سمجھتا ہے کہ جو وہ آرزو کرے گا وہ چیز اس کو مل جائے گی یعنی اہل مکہ نے جو خیال پکا لیا ہے کہ بت اور فرشتے مل کر ان کی شفاعت کریں گے تو کیا یہ بات ہو ہی جائے گی کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اللہ کے لیے آخرت بھی ہے اور اول بھی یعنی دنیا بھی اور آخرت بھی۔ اچھوں کو ہر جگہ اچھائی اور بروں کو ہر جگہ برائی۔ دنیا میں مسلمانوں کو اپنی معرفت دی' توفیق اتباع رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دی' قیامت کو ثواب کرامت و شفاعت دے گا' وہ دونوں جہانوں کا مالک ہے جس کو جو کچھ چاہے دے۔

۲۶- مکہ کے کافر فرشتوں کی شفاعت کا خیال رکھتے ہیں' فرشتے کب بے (بغیر) حکم خدا بول سکتے ہیں' بہت سے مقرب فرشتے آسمانوں کے رہنے والے ان کی شفاعت کچھ فائدہ نہ دے گی ہاں جس کو خدا چاہے گا کہ اس کی شفاعت کی جائے' اور خدا تعالیٰ شفاعت کا ہونا جس کے لیے پسند کرے گا اس کے حق میں شفاعت ہوگی اور قبول ہوگی بے (بغیر) خدا کے حکم و رضا کون سی کی شفاعت کر سکتا ہے۔

۲۷ تا ۳۰- جو مذہب مقدس اسلام کو نہیں مانتے' قیامت پر ایمان نہیں لاتے' مرنے کے بعد اٹھنے کے قائل نہیں تو ایسوں کا مدار مذہب وسوسوں غلط وہموں و خیالات واہیہ پر ہے۔ اور فرشتوں کو عورتوں کے سے نام دیتے ہیں' کہتے ہیں

بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

وہ فرشتوں کے زنانے (عورتوں والے) نام رکھتے ہیں O حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿۲۸﴾

وہ تو صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک وہم و گمان حق اور یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا O

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾

تو (اے نبی!) جو ہماری یاد سے منہ پھیرتے ہیں اور وہ صرف دنیا ہی کی زندگی چاہتے ہیں آپ بھی ان سے منہ پھیر لیجئے O

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

ان کے علم کی رسائی تو یہیں تک ہے بے شک آپ کا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گئے اور وہ

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستے پر آئے O اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے (اس نے شریعت کے

کہ خداوند کریم کی لڑکیاں ہیں حالانکہ نہ ان کو کوئی دلیل عقلی ملی نہ نقلی فقط غلط خیالات پکا کر یقین کرلیا' افتراء کر لیے خیالات گھڑ لیے پھر ان گمانوں اور خیالوں پر چل نکلے حالانکہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اعتقاد کے لیے یقینی دلیل درکار ہے برے گمانوں خیال سے کام نہیں نکل سکتا۔ فقط گمان پکا لینا ثابت نہیں کرسکتا اور نہ حق و یقین کے مقابلے میں اس کی کچھ وقعت نہ اللہ کے عذاب کو بروز قیامت ٹال سکے۔ پس اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے خیالات میں کیونکر الجھ گئے اور اگر نہ مانیں گے تو کیونکر مجبور کرو گے ہٹ دھرمی وضد کا کیا علاج ہے' بہتر یہی ہے کہ ان لوگوں سے جو ہماری یاد ہماری توحید ہمارے قرآن سے منہ پھیرتے ہیں آپ بھی ان سے منہ پھیر لیں۔ وہ ایسے ہیں کہ ان کے نزدیک اسلامی زندگی کوئی شئے ہے ہی نہیں وہ جو کام کرتے ہیں دنیا ہی کی غرض سے کرتے ہیں' دنیا ہی کی زندگی ان کا منتہائے نظر ہے نہ علم ہے نہ فہم ہے آگے ان کی عقل ہی نہیں چلتی۔ ان کے نزدیک بس یہی بات بت پرستی مذہب و دین ہے جس پر وہ اڑے ہوئے ہیں کہ فرشتے خداوند کریم کی بیٹیاں ہیں' بتوں کی پرستش ضروری ہے قیامت کوئی شئے نہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب سب کا حال جانتا ہے کون راہ راست پر ہے' ایمان لایا ہے اور کون اس کے سیدھے راستہ سے بھٹکا ہوا گمراہ ہے۔ ''من ضل عن سبیلہ'' سے مراد ابوجہل وغیرہ کافر ہیں اور ''من اھتدی'' سے حضرت ابوبکر وغیرہ صحابہ کرام ہیں۔

۳۱ تا ۳۲- اور خدا ہر چیز کا مالک ہے' جو کچھ آسمانوں میں مخلوقات ہیں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کے بندے ہیں غلام ہیں' وہ حقیقی بادشاہ ضرور اپنی رعایا میں اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا کہ بدکاروں کو یعنی کافروں مشرکوں کو ان کے شرک و اعمال کا بدلہ دے گا اور اچھوں کو احسان کا یعنی توحید و ایمان کا اچھا بدلہ دے گا یعنی جنت اور اپنا قرب دے گا۔ اچھے لوگ جو شرک و کفر اور کل بڑے گناہوں سے بچتے ہیں (کبائر میں جو اختلافات ہیں ان کی تفصیل اقوال مطولات میں مذکور ہے)

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا

احکام اس لیے بھیجے) تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کیے کی سزا دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا بدلہ

بِالْحُسْنَى ﴿۳۱﴾ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ

عطا فرمائے○ ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے

إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ

(یا چھوٹا گناہ ایک مرتبہ کیا دوبارہ نہ کیا) بے شک آپ کے رب کی مغفرت بہت وسیع ہے (اے لوگو!) وہ تم کو خوب جانتا ہے

وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ

جب کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو تم اپنی جانوں کی پاکیزگی نہ جتلاؤ وہ (اللہ) پرہیزگاروں

بِمَنِ اتَّقَى ﴿۳۲﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى ﴿۳۳﴾ وَأَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْدَى ﴿۳۴﴾ ع ۲ ۷

کو خوب جانتا ہے○ (اے نبی!) تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے (ہمارے احکام سے) منہ پھیر لیا ○ اور کچھ تھوڑا سا مال دیا اور (کسی کے

اور فواحش سے دور بھاگتے ہیں یعنی زنا و معاصی فحاشہ سے ہاں اگر کبھی گناہ کے نزدیک ہو بھی جاتے ہیں مگر پھر ڈر کر باز رہتے ہیں یعنی اگر کبھی ان کو شیطان بہکا کر گناہ کے راستہ پر لگا بھی لیتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ وہ گناہ کر لیں تو وہ فوراً توبہ کر لیتے ہیں۔ لمم میں بھی کئی اقوال ہیں' بعض کہتے ہیں کہ صغیرہ گناہ مراد ہیں مثلاً گناہ کا ارادہ کرنا اور خیال کرنا یا بدنگاہ سے غیر عورت سے آنکھوں آنکھوں میں باتیں کرنا یہ چھوٹے گناہ ہیں' ان میں سے اگر کوئی گناہ ہو بھی جاتا ہے تو دل پر گراں گزرتا ہے فوراً توبہ کرتے ہیں نادم ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ لمم سے مراد نکاح ہے یعنی بدکاری سے بچتے ہیں اور نکاح پر قناعت کرتے ہیں۔ تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں کے لیے آپ کا پروردگار واسع المغفرت بڑی مغفرت والا ہے ان کو بخش دے گا اور جو صغائر اور کبائر سب گناہوں سے توبہ کر لے گا اسے ضرور بخش دے گا اور جس نے توبہ نہیں کی اس کی سزا اور معافی اس کے اختیار میں ہے' ان کی نسبت کچھ وعدہ نہیں کیا خواہ ان کو بخش دے خواہ سزا دے۔ اے مسلمانو! خدا تمہارا حال جانتا ہے' وہ ہر وقت تمہارے حالات سے تم سے زائد واقف و دانا ہے' جب آدم کو خاک سے پیدا کیا تھا اور خاک کو زمین سے اور تم کو آدم (علیہ السلام) سے تو اس وقت سے وہ تمہارے کل احوال جانتا تھا' جب باپوں کی پشتوں سے آ کر ماؤں کے پیٹوں میں بچہ بن کر ٹھہرے تھے اور درجہ بدرجہ رنگ بدلتے تھے تب بھی وہ سب حالات دیکھتا تھا اور سب کا عالم تھا اور جو تم دنیا میں کرنے کو تھے وہ بھی سب ازل سے جانتا تھا۔ پس اے لوگو! خدا تمہارا سب حال جانتا ہے کہ کون اچھا ہے کون برا اور کون آئندہ کیسا ہو جائے گا' تم اپنی زبان سے اور اپنے دل سے خود ہی اپنے آپ کو پاس نہ سمجھو' اپنے آپ کو پاکیزہ نہ بتاؤ' اپنے منہ اپنی تعریفیں نہ کرو وہ سب کو جانتا ہے کہ کون پرہیزگار ہے' نیک کردار ہے اور کون بدکردار' گناہ گار ہے۔

۳۳ تا ۵۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اس کا حال بھی دیکھا جو حق سے منہ پھیرتا ہے اور جان

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾

ورغلانے سے باقی سارا روک رکھا) اور سخت دل ہو گیا O کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ (یہ) دیکھ رہا ہے (کہ کوئی اس کے گناہ کا بوجھ اٹھا لے گا) O کیا اس کو

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ

اس بات کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھی O اور ہمارے فرمانبردار بندے ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھی O (وہ یہ تھی)

لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ

کہ (قیامت میں) کوئی کسی کا بوجھ (یعنی گناہ) نہیں اٹھائے گا (یعنی یہ نہ ہوگا کہ جرم کوئی کرے اور سزا کسی دوسرے کو دی جائے) O اور یہ کہ انسان کو وہی ملے گا جو

الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ

اس نے کوشش کی ہے O اور یہ کہ عنقریب (قیامت کے دن) اس کی کوشش (دربار الٰہی میں) دیکھی جائے گی O پھر اس کو (اپنی کوشش کا) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا O

اَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ

اور یہ کہ آپ کے رب کی طرف ہی سب کی انتہا ہے (یعنی سب کو اس کے سامنے حاضر ہونا ہے) O اور بے شک وہی ہے جو ہنساتا اور رلاتا ہے O اور یہ کہ بے

الْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَ

شک وہی ہے جو مارتا اور جلاتا ہے O اور یہ کہ بیشک وہ نر و مادہ جوڑا پیدا کرتا ہے O ایک پانی کی بوند سے جب کہ وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے O اور یہ کہ اسی کے ذمے

بوجھ کرانجان بنتا ہے۔ خدا کی راہ میں صدقہ وخیرات تو دیتا ہی نہیں اور اگر دیتا بھی ہے تو بہت تھوڑا اور دے کر پھر روک لیتا ہے یعنی جاہل بھی ہے اور بخیل بھی ہے۔ یہ کیا سمجھتا ہے کیا اپنے آپ ہر بات کا عالم جانتا ہے‘ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے اور لوح محفوظ کا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے کہ وہ جو بات خیال کرے گا پھر اس کے خلاف نہ ہوگا‘ یہ کچھ نہیں سمجھتا نرا جاہل ہے۔ کیا اس کو ان باتوں کی خبر قرآن میں نہیں ملی جو پہلے موسیٰ وابراہیم (علیہما السلام) کے صحیفوں میں اتری تھیں۔ وہ ابراہیم (علیہ السلام) جو نہایت باوفا تھے جنہوں نے خدا کے عہد پورے کیے‘ اس کے احکام بندوں کو صاف صاف پہنچائے اور اپنی جان و مال اور اولاد کو راہ خدا میں وقف کر دیا‘ خواب میں جوان کو حکم ہوا وہ پورا کیا‘ فطرتاً اسلام پر قائم تھے۔ ان کے صحیفے میں یہ بات اتری تھی کہ ہرگز کسی کا گناہ دوسرے کے سر نہیں تھوپا جا سکتا اور کسی کے بدلے دوسرے کو عذاب نہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ ہر آدمی کو اس کے کام کا بدلہ ملے گا خواہ وہ اچھا ہو خواہ برا۔ یہ نہ ہوگا کہ کسی کی نیکیاں بدیاں زبردستی دوسرے کو دے دی جائیں یا دنیا میں بغیر نیک کام کرنے کے قیامت میں جنت مل جائے۔

ف: (یعنی جو کرنی سو بھرنی‘ بے ایمان لائے عمل کیے وہاں کچھ نہ ملے گا پس دنیا میں غافل نہ رہنا چاہیے وہاں غیروں کی اچھائیاں ہرگز نہ مل جائیں گی۔ ہاں خود اگر کوئی اپنے کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچا دے‘ صدقہ دے‘ نیاز فاتحہ دلائے‘ اللہ تعالیٰ کے نام پر خیرات کرے اس کو ثواب پہنچائے‘ نماز‘ روزہ‘ حج‘ زکوٰۃ وغیرہ جو بھی نیکی کی ہو اس کا ثواب بسبب

اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ

(موت کے بعد) دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا ہے O اور یہ کہ وہی مال دار کرتا ہے اور قناعت دیتا ہے O اور یہ کہ وہی ستارہ شعریٰ کا رب ہے O اور یہ کہ اسی نے پہلے عادکو

عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ

ہلاک کیا O اور ثمود کو بھی ہلاک کیا۔ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ چھوڑا O اور ان سے پہلے نوح کی قوم کو (بھی ہلاک کیا) بے شک

كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا

وہ ان سے بھی زیادہ ظالم اور زیادہ سرکش تھے O اور اسی نے (قوم لوط کی) الٹنے والی بستیوں کو الٹ دیا O تو ان پر چھا گیا جو کچھ (غضب

یہ کے دوسرے کو پہنچے کا کسی زندہ ... یا مردہ ... ب وثواب پہنچے گا یہ بھی ''ما سعی'' میں داخل ہے۔ بعض علماء نے اس آیت کو منسوخ کہا ہے بعض نے تاویلیں کی ہیں۔ وصول ثواب صدقہ وخیرات فیما بین المسلمین مسئلہ اجماعیہ اہل سنت ہے)۔ اور یہ کہ ہر آدمی کے کام جو دنیا میں اس نے کیے ہوں گے وہ عنقریب میزان عمل میں تول کر دیکھے جائیں گے پھر ہر شخص کو پوری جزا وسزا ملے گی اچھوں کو اچھی بروں کو بری۔ اور یہ کہ سب کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے دنیا میں رہ سہہ کر مرنے کے بعد سب خدا ہی کے سامنے جائیں گے۔ وہی تو شادی (خوشی) وغم کا مالک ہے بہت لوگوں کو ہنسایا عیش دیا بہت کو رلایا مصیبت ڈالی مسلمانوں کو جنت میں سامان کرامت ... سے خوش کیا کافروں کو دوزخ میں انواع عذاب میں مبتلا کر کے محو گریہ وبکا و زاری کیا جس کا کوئی فائدہ نہیں۔ جس کو چاہا مار ڈالا جس کو چاہا جلا (زندہ کرنا) دیا یعنی دنیا میں مار کر قیامت کو یا قبر میں جلائے گا یا یہ کہ باپ دادوں کو مار کر نئے بچوں لڑکوں وان کا قائم مقام کرتا ہے اور یوں ہی دنیا کا سلسلہ چلاتا ہے۔ وہی تو آدمیوں کو دو قسم مرد عورت نطفہ سے بناتا ہے شکم مادر میں جبکہ نطفہ ٹھہرتا ہے۔ (''تمنی'' بمعنی ''تخلق و تقدر'' ہے یا ''تھراق'' دونوں معنی ہو سکتے ہیں) جیسے دنیا میں اس نے سب کو بسایا ویسا ہی ان سب کو دوسری زندگانی میں بھی ضرور لے جائے گا یعنی مرنے کے بعد سب کو اٹھایا جائے گا۔ اسی نے تو امیر فقیر بنائے جس کو چاہا امیر کیا جس کو چاہا فقیر۔ (یا یہ کہ آپ سب سے غنی برتر بے پروا ہے اور مخلوق سب اس کی محتاج ہے ''اقنی'' بمعنی ''افقر'' ہو یا بمعنی ''اعطی القینه'' یعنی بندوں کو امیر کیا اور ان کے لیے سب سامان مہیا کر دیے یا یہ کہ ان کو راضی وخوش کر دیا۔ یا ''اقنی'' بمعنی ''زاد'' ہو یا ''اقنی'' بمعنی ''اغنی'' ہو یعنی ''اغنی'' مالدار کیا سونے چاندی سے اور ''اقنی'' جانوروں سے اونٹ گائے بیل وغیرہ سے مالدار کیا۔ وہی تو شعری ستاروں کا مالک ہے۔ (وہ تارے جو جوزا کے پیچھے ہیں چونکہ بنو خزاعہ اس کو پوجتے تھے اس لیے اس کی خصوصیت کی کہ وہ ان کے معبود کا بھی مالک ہے) اسی نے تو عاد اولیٰ قوم ہود کو ہلاک کر دیا۔ اس نے ثمود قوم صالح کا نام تک باقی نہ رکھا۔ اور قوم نوح کو قوم صالح سے بھی پیشتر ہلاک کر چکا تھا وہ لوگ نہایت ظالم کافر سرکش گمراہ تھے۔ موتفکات یعنی وہ شہر جو زمین میں دھنس گئے ان کو آسمان سے زمین پر گرایا اور دھنسایا۔ (قری لوط سدوم صادوم عمورا صوائم یقال افک فانفک) پھر جس چیز نے ڈھانپ لیا یعنی ڈھانپ لیا برے عذاب نے پتھروں کے مینہ نے۔ پس اے کافرو! (یہ خطاب عام مطلق کافروں سے ہے تمام مخاطب سے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) اپنے خدا کی کس کس نعمت کی ناشکری کرتے ہو اور کس کا انکار کرتے ہو کہ یہ خدا کی نہیں۔

ف: بقول بعض ''افرء یت الذی تولی'' ولید کے بارے میں نازل ہوئی کہ ایک مرتبہ اس نے اسلام کا ارادہ کیا

مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ

الٰہی) چھا گیاO تو (اے سننے والے!) تو اپنے رب کی کس کس نعمت میں شک (اور جھگڑا) کرے گاO یہ نبی اگلے ڈرانے والے

النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

نبیوں کی طرح ایک ڈر سنانے والے ہیںO قریب آ گئی قریب آنے والی (یعنی قیامت)O اس کو اللہ کے سوا کوئی (کھولنے والا)

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ

ظاہر کرنے والا نہیں (اس کے پوشیدہ رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگ ہر وقت ڈرتے رہیں)O تو کیا تم اس (قیامت کی) بات سے تعجب کرتے ہوO اور

تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا

ہنستے (اور مذاق بناتے) ہو اور (اس مصیبت سے ڈر کر) روتے نہیںO اور تم غفلت سے کھیل میں پڑے ہوئے ہو (تو غفلت سے چونکو)O

لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ ع السجدة

اور اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اسی کے لیے ہر قسم کی عبادت کروO

بعض کافروں نے سرزنش کی اس نے کہا کہ اگر محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! سچے ہوئے اور مجھ کو قیامت میں عذاب ہوا تو کون بچائے گا؟ انہوں نے کہا کہ ہم سب تیرے بدلے کا عذاب بھگت لیں گے بشرطیکہ ہم کو اتنا روپیہ دے دو اس نے کچھ روپیہ تو اس وقت دے دیا کچھ کا وعدہ کیا پھر باقی نہ دیا اور بھی کئی اقوال ہیں۔

۵۶ تا ۶۲- اے لوگو! یہ سچے رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگرچہ سب سے پیچھے آئے ہیں مگر ہیں انہیں عالی مرتبہ رسولوں میں سے جن کی قومیں ہلاک ہوگئیں اگر تم ان کا کہا نہ مانو گے یونہی تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے یا اولیٰ سے یہ مطلب ہے کہ ان میں سے ہیں جن کا نام لوح محفوظ میں سب سے پہلے لکھا ہے کہ فلاں فلاں رسول اپنی قوم میں پہلے پہل ڈرانے کو جائے گا۔ اے لوگو! قیامت قریب ہے اس کے آنے کا وقت کوئی سوائے خدا کے خود بخود نہیں جانتا۔ اے لوگو! کیا تم اس مقدس قرآن کو سن کر عبرت نہیں پکڑتے، تعجب سے سنتے ہو مسخرا پن کرتے ہو اس کے زجر و توبیخ و عذاب کا ذکر اور ڈرانے کا ذکر سن کر روتے نہیں۔ تم بالکل غفلت میں گرفتار ہو کھیل کود لہو و لعب میں مبتلا ہو پس توبہ کرو ایمان لاؤ خدا کی توحید کو مانو خدا ہی کے لیے سجدہ کرو اسی کی عبادت کرو۔

سورۃ القمر مکیۃ ۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۵۵ رکوعاتہا ۳

سورۂ قمر مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں پچپن آیات، تین رکوع ہیں

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا O اور اگر یہ (کافر) کوئی نشانی (اور معجزہ) دیکھتے ہیں تو اس سے منہ

یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ

پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو جادو قدیم سے چلا آتا ہے O اور انہوں نے (نبی کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا

مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ حِكْمَةٌۢ

ایک وقت مقرر ہو چکا ہے (وہ اپنے وقت پر ہوگا) O اور بے شک ان کے پاس خبریں آ چکیں جن میں کافی عبرت تھی O وہ انتہائی دانائی اور پوری حکمت کی باتیں

بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ

تھیں (جن سے عقل مند عبرت حاصل کرتے ہیں) مگر ان ہٹ دھرموں کو تو ڈرسنانے والے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے ہیں (وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں) O تو

وقف لازم

سورۃ القمر

کل مکی ہے۔

۱ تا ۵۔ قیامت کا قائم ہونا نزدیک ہوا (کہ نشانیاں ظاہر ہوگئی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان ظاہر ہوگئے۔ دخان اتر آیا یعنی دھواں اتر آیا) ماہتاب پھٹ گیا، شق القمر ظاہر ہونا قیامت کی نشانی تھی سو وہ معجزہ ظاہر ہوگیا، چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ یہ سب نشانیاں اور معجزے ظاہر ہوتے ہیں مگر یہ کافر یقین نہیں لاتے، جب کوئی نشانی قدرت و دلیل نبوت مثل شق القمر وغیرہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں، جھٹلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ (''مستمر'' یعنی قوی و شدید مصنوع) نظر بندی ہے جس کو بقا نہیں۔ انہوں نے حق و ہدایت کو قیام قیامت کو جھٹلایا اور اپنی خواہشوں، وسوسوں کا اتباع کیا، بت پرستی کی۔ حالانکہ خدا کی حکمت کے اعتبار سے ہر کام کا ایک منتہیٰ اور مقررہ وقت ہے۔ جو باتیں خدا اور رسول (علیہ السلام) نے کہی ہیں وعدہ، وعید، جنت، دوزخ، عذاب، رحمت وغیرہ سب یقینی حق ہیں مگر ظاہر اپنے اپنے وقت سے ہوں گے، بعض امور دنیا میں بعض آخرت میں، یا یہ کہ جو بندے کرتے کہتے ہیں سب کی حقیقت کا اعتبار ہے اور حقیقت کا دل پر اور اعتقاد پر دار و مدار ہے۔ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے حالانکہ قرآن میں ان کو اگلے پیغمبروں اور امتوں کے وہ سچے قصے عذاب و ہلاکت کے سنائے گئے جن میں نہایت عبرت و نصیحت تھی، صاف صاف تنبیہہ تھی، زجر و توبیخ تھی (''مزدجر'' مصدر میمی افعال سے زجر مادہ بولتے ہیں ''زجرتہ'' یعنی کسی بری بات سے روکنا، جھڑکنا) یہ قرآن بڑی بڑی حکمت بالغہ کا مجموعہ ہے جو خدا کے پاس سے اتری ہے مگر جس کے نصیب میں ایمان نہ ہو اور داغ شقاوت ان کے اوپر ازل سے لگا ہوا ہو ان کو ڈرانے والے رسول اور کتابیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

۶ تا ۸۔ تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اب آپ ان سے منہ پھیر لو جبکہ ہر طرح حجت الٰہی قائم ہو چکی، عقلاً نقلاً

تُكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ

(اے نبی!) آپ ان سے کنارہ کر لیجئے جس دن پکارنے والا ایک سخت ناپسند (بے پہچانی ہوئی) بات کی طرف بلائے گا O (تو اس دن) خوف سے اپنی آنکھیں

مُّنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

نیچی کیے ہوئے اپنی قبروں سے ایسے نکل پڑیں گے جیسے کہ ٹڈیاں پھیل پڑی ہوں O اس بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہوں گے کافر کہتے ہوں

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ

گے یہ تو بڑا ہی سخت دن ہے O (اے نبی!) ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تو ہمارے بندے نوح کو جھوٹا بتا دیا اور کہا یہ دیوانہ ہے تو (نوح کو) جھڑکا گیا اور

ازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ

دھمکایا گیا O تو نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہ (اے رب!) بے شک میں مغلوب ہوں تو تُو ہی میری مدد فرما (اور میرا بدلہ لے) O تو ہم نے

بِمَاۗءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاۗءُ عَلٰٓي اَمْرٍ

(ان پر) پانی کے بہتے ہوئے ریلوں سے آسمان کے دروازے کھول دیئے O اور زمین کے چشمے کھول کر بہا دیئے پھر دونوں مل کر اس مقدار پر چڑھ گئے جو

قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا

(ہمارے علم میں) مقرر ہو چکی تھی O اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا O جو ہماری نگاہ (یعنی حفاظت) میں چلتی تھی (یہ طوفان) اس

صاف صاف سمجھا دیا گیا اور پھر یہ نہیں سمجھتے تو اب ان سے بات نہ کیجیے (بعد کو جب حکم جہاد آیا تو یہ آیت منسوخ ہوگئی) اب اس دن پر فیصلہ پورا پورا چھوڑیے جبکہ ان کو پکارنے والا بڑی ہولناک' سخت وحشت خیز شئے کی طرف بلائے یعنی دوزخی دوزخ کی طرف ذلیل وخوار' پشیمان' حیران ہو کر جائیں۔ آنکھیں ذلت وندامت کے مارے اوپر کو نہ اٹھیں' قبروں سے ایسے گھبرائے' بوکھلائے' پریشان نکلیں کہ راستہ نہ سوجھے' ٹڈیوں کی طرح آپس میں ایک دوسرے پر گرتے پڑتے سرگرداں بے ہوش چل نکلیں' پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے کہ وہ کیا کہتا ہے؟ اس دن یہ کافر یہ حالت دیکھ کر کہیں گے کہ افسوس! یہ دن تو بڑی آفت ومصیبت کا بڑا کٹھن اور سخت دشوار ہے۔

۹ تا ۱۷۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی قوم سے پہلے قوم نوح نے نوح (علیہ السلام) کی تکذیب کی تھی' ہمارے مقبول بندے نوح (علیہ السلام) کو جھٹلایا اور کہا کہ نوح جو دعوی نبوت کرتے ہیں' بت پرستی چھڑاتے ہیں تو یہ مجنون ہو گئے ہیں' مرگی کی بیماری ہے' طرح طرح سے نوح (علیہ السلام) ستائے گئے' جھڑکے گئے' ان کی دعوت توحید رد کی گئی (یا یہ کہ کافروں نے کہا کہ یہ جنوں کی قوم کے پھندے میں پھنس گئے ہیں' انہوں نے ان کا دل اڑا دیا ہے اور دیوانہ بنا دیا ہے۔ ''ازدجر'' یا ''قالوا'' پر عطف ہو یا مقولہ میں داخل ہو دونوں ہو سکتے ہیں) تب انہوں نے پروردگار کو پکارا اور دعا مانگی کہ یا اللہ! میں ان کے ہاتھوں عاجز آ گیا مغلوب ہو گیا' اب میری مدد کر عذاب بھیج۔ ہم نے آسمانوں کے دروازے کھول دیے اور بے انتہا آسمان سے زمین پر

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾

کا بدلہ تھا جس کا انکار کیا گیا تھا O اور بے شک ہم نے اس (کشتی) کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا تو کیا (اس واقعے سے) کوئی نصیحت حاصل کرنے

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

والا ہے O پھر تم نے دیکھا میرا عذاب اور میری دھمکی کیسی ہوئی O اور بے شک ہم نے یہ قرآن (سمجھنے اور) یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا پھر کوئی یاد

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا

کرنے والا (اور سمجھنے والا) ہے O (قوم) عاد نے بھی (اپنے نبی کو) جھٹلایا تھا پھر (دیکھا) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا O بے شک ہم نے ان

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

پر ایک ایسے دن جس کی نحوست ان پر ہمیشہ رہی ایک سخت آندھی بھیجی O وہ لوگوں کو اس طرح اٹھا کر پٹک دیتی تھی کہ گویا

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ

وہ جڑ سے اکھڑی ہوئی کھجوروں کے شہتیر ہیں O پھر (دیکھا) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا O اور بے شک

پانی برسایا (مروی ہے کہ چالیس شبانہ روز زور سے برسا دم بھر نہ رکا) اور زمین کے چشمے چیر دیے گئے کھول دیے گئے۔ (چالیس رات دن ادھر آسمان سے پانی برسا ادھر زمین سے فوارے ابلتے رہے) یہاں تک کہ دونوں پانی مل گئے اس حد تک کہ اس کے واسطے مقرر کر دی گئی تھی یعنی جس مقدار تک کہ دونوں کو حکم تھا اس تک پہنچے۔ یا یہ کہ یہاں تک خدا کا حکم تھا وہ پورا ہوا یعنی قوم نوح (علیہ السلام) بالکل ہلاک ہوگئی۔ نوح (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھ والے مسلمانوں کو کشتی پر سوار کیا جو بڑے بڑے تختوں اور میخوں اور رسیوں والی تھی (''دسر'' میخیں رسیاں لکڑیاں وغیرہ جو کشتی کی درستی کے کام میں آئیں) ہماری حفاظت ونگہبانی میں ہمارے سامنے اس طوفان شورش خیز میں چل رہی تھی' ہم نے یہ عذاب اس لیے دیا کہ نوح جن کے ساتھ کفر کیا گیا تھا ان کا جی خوش ہو اور ان کو اچھا بدلہ ملے کہ دشمن روبرو ہلاک ہوگئے (''من کفر'' سے مراد نوح ہیں یا ''من'' بہ معنی ''ما'' ہو یعنی قوم نوح کو کفر کا بدلہ ملا) ہم نے اس کشتی کو نوح (علیہ السلام) کے بعد بہت مدت تک لوگوں کی عبرت ونصیحت بنایا۔ پس آیا کوئی نصیحت ماننے والا ہے جو ان کا حال دیکھ کر نصیحت مانے اور معصیت الٰہی چھوڑ دے۔ اے حبیب! خیال کر کہ کیا سخت عذاب تھا کہ ایک بھی نہ بچا اور کیسے ڈرانے والے تھے۔ یعنی نوح (علیہ السلام) اور کیسے ڈرائے گئے تھے' کسی طرح ایمان نہ لائے۔ ہم نے قرآن کو بہت ہی آسان کر دیا' صاف صاف حق وہدایت ہے جو چاہے نصیحت مانے' قرآن کا لکھنا پڑھنا یاد کرنا سمجھنا اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کے واسطے نہایت آسان فرما دیا' جو شوق ورغبت سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے خود بخود نہایت آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۸ تا ۲۲- عاد قوم ہود نے ہود (علیہ السلام) کی تکذیب کی تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھو کہ میرا عذاب ان کو کس طرح پہنچا اور میں نے کس طرح ڈرایا (''نذر'' بضمتین جمع نذیر بمعنیٰ ''انذار'' یا ''منذرون'') اور میرے عذاب سے ان کا کیا حال ہوا۔

ع ۱ ۲۲ ۸

يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

ہم نے یہ قرآن یاد کرنے (اور سمجھنے) کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا (اور سمجھنے والا) ○ (قوم) ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ○

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾

تو کہنے لگے: کیا ہم اپنے میں سے ایک آدمی کی تابعداری کریں تب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ○ کیا ہم سب میں سے اسی (صالح) پر وحی بھیجی گئی

ءَاُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ

(اس کی کیا خصوصیت ہے) بلکہ (ہمارے خیال میں تو) وہ بڑا ہی جھوٹا اور شیخی خورہ ہے ○ (ہم نے کہا اے صالح!) ان کو کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

جھوٹا شیخی خورہ ہے ○ اور ہم ان کی آزمائش کے لیے ایک (خاص) اونٹنی بھیجنے والے ہیں تو (اے صالح!) آپ ان کا انتظار کیجیے اور صبر کیجیے ○ اور انہیں آگاہ

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ كُلُّ

کر دیجیے کہ پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے ہر ایک (اپنی اپنی باری سے) پانی پر حاضر ہوا کرے ○ (جب قوم ثمود اونٹنی سے تنگ آ گئی) تب

ہم نے ان پر ہوا کا لشکر مسلط کر دیا پچھم کی ہوا جسے پچھیاؤ کہتے ہیں سخت دہشت ناک اس دن میں جو ان کے واسطے نہایت منحوس و بدفال تھا اور اس دن کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لیے ثابت ہو چکی۔ چھوٹے بڑے سب اس کی نحوست میں مبتلا ہو کر فنا ہو گئے۔ وہ ہوا آدمیوں کو ان کے مکانوں سے اٹھا اٹھا کر ایسا پھینکتی تھی جیسے کھجور کے خشک بوسیدہ پرانے درخت گلی ہوئی جڑ والے جڑ سے اکھڑ کر زمین پر پڑے ہوتے ہیں یعنی سر الگ دھڑ الگ (بعض اعجاز بمعنی اوراق کہتے ہیں) پس اے حبیب! دیکھیے کہ میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا اور ان کا جن کو ہود (علیہ السلام) نے ڈرایا تھا کیا حال ہوا۔ ہم نے قرآن کو نصیحت سمجھنے اور پڑھنے اور یاد کرنے کے لیے بہت آسان کر دیا جو چاہے نصیحت مانے اور قوم ہود کا قصہ سن کر عبرت پکڑے۔

۲۳ تا ۳۲۔ قوم ثمود نے صالح (علیہ السلام) کی اور سب رسولوں کی تکذیب کی اور ڈرانے کو نہ مانا۔ بولے کہ صالح کا ہم کیوں کہا مانیں، وہ ہم سے کیا فوقیت رکھتے ہیں، ہم ہی جیسے آدمی ہیں، کیا ہم اپنے میں سے ایک ایسے آدمی کے جو ہم ہی سا ہو فرمانبردار بن جائیں اور اس کا دین اختیار کر لیں اگر ہم ایسا کریں تو بالکل گمراہ ہو جائیں اور مفت کی مصیبت و مشقت میں پڑ جائیں کہ ایک آدمی سب کو خواہ مخواہ جدھر چاہے لے جائے جو راستہ چاہے چلائے اپنی عقل سے کچھ کام نہ کریں سب اختیار اس کو دے دیں۔ کیا وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر آسمان سے نصیحت اترتی ہے، خاص اس کو منصب نبوت ملا ہے اور ہم سب میں سے جو ہزاروں بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے عقلاء و رؤسا اس سے اشرف و اعظم ہیں اسی کو رسالت و نبوت کے لیے مخصوص کیا گیا ہے یہ تو عقل میں نہیں آتا کچھ بھی نہیں بلکہ وہ اللہ پر جھوٹ جوڑتا ہے، اپنی حد سے گزرنا چاہتا ہے کہ ہم سب کو محکوم بنا لے۔ صالح (علیہ السلام) نے کہا: یہ لوگ ابھی جو چاہیں کہہ لیں مگر کل قیامت میں سب صاف کھل جائے گا اور جان لیں گے کہ کذاب و اشر کون ہے، مغرور، سرکش، حد سے بڑھنے والا کون ہے۔ انہوں نے دلیل نبوت مانگی کہ پتھر سے اونٹنی ایسی ویسی نکلے تو

شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ

انہوں نے اپنے ایک (شریر) ساتھی کو بلایا تو اس نے ہاتھ بڑھائے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں (ایڑیوں کا پچھلا حصہ جس سے سارے جسم کا خون نکل گیا اور وہ مر

كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

گئی)O پھر دیکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہواO بے شک ہم نے ان پہ ایک زور کی چیخ کا عذاب بھیجا پھر تو وہ (مرکر) ایسے رہ گئے جیسے کانٹوں کی باڑ

كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

کی بچی ہوئی گھاس کا روندا ہوا چوراO اور بے شک ہم نے یہ قرآن یاد کرنے (اور سمجھنے) کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا (اور سمجھنے والا)O

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ

لوط کی قوم نے بھی (اسی طرح) رسولوں کو جھٹلایا تھاO بے شک ہم نے ان پر پتھر برسائے سوائے لوط

لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ

کے گھر والوں کے کہ ہم نے ان کو صبح ہوتے ہوئے اپنی عنایت سے بچا لیا' جو شکر کرتا ہے ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیںO

صالح (علیہ السلام) نے دعا کی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے صالح (علیہ السلام) سے کہا کہ ہم پتھر سے اونٹنی تو نکال دیں گے مگر وہ فتنہ ہوگا امتحان ہوگا' اے صالح (علیہ السلام)! خیال رکھو کہ یہ اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں اور اس کی ایذاء پر اور اونٹنی کے قتل وغیرہ پر صبر کرو اور ان سے کہہ دو کہ دیکھو معجزہ طلب کیا ہوا ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی خبر دو کہ کنوئیں کا پانی ان کی اونٹنی کے درمیان تقسیم ہوگا' ایک دن تم سب لیا کرنا ایک دن وہ پیا کرے گی' ہر دن پانی سب کے روبرو بٹا کرے گا۔ ہر باری والا اپنے سامنے پلایا کرے گا۔ (اس عہد پر وہ راضی ہوگئے اور ایک مدت تک یونہی رہا) جب ان پر بدبختی قسمت کی غالب ہوئی تب انہوں نے مشورہ کرنے کے لیے اپنے صاحب مصدع اور قدار بن سالف کو پکارا' مصدع بن دہر نے تیر مارا پھر قدار نے دوسرا تیر مارا اور آ کر اس کی کونچیں کاٹیں' اس کو قتل کیا' گوشت آپس میں تقسیم کرلیا۔ دیکھ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیسا عذاب اور ڈرانا تھا۔ ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی' قتل ناقہ کے تین روز بعد جبرائیل (علیہ السلام) عذاب لا کر ان پر چیخے سب مر کر رہ گئے' ایسے ہوگئے جیسے کھایا ہوا بھس چوکر خاک میں ملا ہوا۔ دائیں پھیلا ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے اور حفظ کرنے کے لیے آسان کر دیا' پس آیا کوئی ہے کہ نصیحت مانے اور عبرت پکڑے اور گناہ چھوڑے۔

۳۳ تا ۴۰۔ قوم لوط نے لوط (علیہ السلام) کے ڈرانے کی اور سب رسولوں کی تکذیب کی۔ ہم نے ان پر پتھر برسائے مگر لوط (علیہ السلام) اور ان کی اولاد یعنی دولڑکیاں زاعورا اور ریثا کہ ان کو صبح کے وقت بچا لیا' ان پر رحمت کی' احسان کیا' ہم یونہی شکر بجا لانے والوں موحدوں ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔ لوط (علیہ السلام) نے ان کو پہلے ہمارے عذاب کی سختی سے ڈرایا دھمکایا تھا مگر انہوں نے لوط (علیہ السلام) کے ڈرانے میں شک کیا تھا اور رسولوں کا انکار کیا تھا۔ جب لوط (علیہ السلام) کے پاس جبرائیل (علیہ السلام) معہ چند خوبصورت فرشتوں کے مہمان بن کر آئے تھے تو ان کافروں نے ان سے بھی لگاوٹ کر کے اپنے عمل

شُكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ

اور بے شک لوط نے اس قوم کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا تو انہوں نے (ہمارے) ڈرانے کے فرمانوں میں شک کیا (اور یقین نہ کیا) O اور بے شک لوط کی قوم نے

عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ

لوط کو ان کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا (اور مہمانوں کو چھیننے لگے) تو ہم نے ان کی آنکھیں (نفسانی خواہش میں) پٹ کردیں (اور ہم نے فرمایا) اب ہمارے

صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

عذاب اور سزا کے مزے چکھو O اور بے شک صبح تڑکے ہی ان پر اٹل عذاب آ گیا (اور ان سے کہا گیا کہ لو) اب ہمارے عذاب اور سزا کے فرمانوں کے مزے

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاءَ ع ۲ ۱۸/۹

چکھو O اور بے شک ہم نے یہ قرآن یاد کرنے (اور سمجھنے) کے لیے آسان فرمادیا ہے تو ہے کوئی یاد کرنے والا (اور سمجھنے والا) O اور بے شک فرعون کے

آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ

لوگوں کے پاس بھی رسول آئے O انہوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں تو ہم نے ان کو ایک زبردست قدرت والے کے

عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي

پکڑنے کی طرح پکڑا O (اے مکے والو!) کیا تمہارے :: ن سے کچھ بہتر ہیں یا کتابوں میں تمہارے لیے معافی لکھی

خبیث کا ارادہ کیا تھا اور لوط (علیہ السلام) سے ان فرشتوں کو مانگا تھا، ہم نے ان کی آنکھیں پھوڑ دی تھیں۔ جبرائیل (علیہ السلام) نے ان کی آنکھوں پر بازو مارا سب اندھے ہو گئے۔ اور اس وقت ہم نے ان سے کہا تھا کہ تم میرا عذاب اور ڈرانا چکھو اور اب بھی تکذیب کرو۔ صبح صبح ان کو ایسے عذاب نے آ کر پکڑ لیا جو پھر ان سے نہ پلٹا، ہمیشہ کے لیے باقی رہا۔ عذاب دنیا عذاب آخرت سے مل گیا۔ اس وقت پھر ہم نے کہا کہ لو وہ عذاب چکھو جو تم مانگتے تھے جس سے لوط (علیہ السلام) تم کو خوف دلاتے تھے۔ اور ہم نے قرآن کے قصے نصیحت والوں کے لیے آسان کر دیے اس کا حفظ کرنا، لکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا اور وعظ و نصیحت کرنا آسان کر دیا تا کہ لوگ اس کو مضبوط پکڑیں اور قوم لوط کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔

۴۱ تا ۴۲۔ اور فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھی ڈرانے والے آئے یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام۔ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کی یعنی موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزوں کی تکذیب کی، ہم نے ان کو یوں پکڑا اور سزا دی جیسے ایک بڑا جلیل القدر بادشاہ قاہر قادر ایک ادنیٰ آدمی کو پکڑ لیتا ہے۔

۴۳ تا ۴۶۔ اے اہل مکہ! کیا تم کافروں کی جماعت ان اگلے کافروں سے کچھ بہتر ہے؟ قوت و جماعت میں زائد ہے؟ کیا ہے کچھ بھی نہیں، کیا تمہارے لیے کوئی پروانہ نجات اور برأت نامہ خدا کا اس کی کتابوں میں لکھ کر آ گیا ہے؟ کیا تم کو شرک کی اجازت مل گئی ہے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ان کافروں کو یہ گھمنڈ اور دعویٰ ہے کہ ہم سب اکٹھے ایک

الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

ہوئی ہے O کیا وہ (کافر) یہ کہتے ہیں کہ ہم (زبردست جماعت ہیں) سب مل کر بدلہ لے لیں گے O (ہم خبر دیتے ہیں کہ) یہ جماعت عنقریب

وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى

شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے O بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت کی گھڑی نہایت سخت اور بہت

وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ

کڑوی ہے O بے شک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں پڑے ہوئے ہیں O جس دن آگ میں یہ منہ کے بل

فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ

گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا:) دوزخ (کی آگ) لگنے کا مزہ چکھو O بے شک ہم نے ہر چیز

خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ

اندازے سے پیدا فرمائی ہے (اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے) O اور ہمارا حکم تو ایک بات کی بات ہے جیسے کہ پلک کا جھپکنا O بے شک ہم نے

جماعت ایک دل ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں' ہم پر کون قابو پائے گا' تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! عنقریب وہ وقت آ گیا کہ ان کی جماعتیں پراگندہ ہوں اور سب شکست کھائیں اور پیٹھیں پھیر کر بھاگیں۔ بلکہ اصل عذاب کا وعدہ تو کل قیامت کا ہے' وہ دنیا کے عذاب سے ہزاروں حصے سخت آفت خیز و بلا انگیز ہے چنانچہ یہ پیش گوئی وترغیب بروز جنگ بدر ظاہر ہوئی کہ بہت سے قتل ہوئے اور بہت سے قید ہوئے' نہایت ذلت کی شکست ہوئی۔

۴۷ تا ۴۸- بے شک مجرم مشرک ابوجہل وغیرہ دنیا میں گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور تکلیف ومشقت جھیلتے ہیں اور قیامت میں عذاب نار پائیں گے۔ اس دن وہ دوزخ میں سینہ اور منہ کے بل کھینچے جائیں گے بہزار خواری و ذلت و نگوساری گدھوں کی طرح چیختے ہوئے اور ان سے کہا جائے گا کہ لو عذاب سقر کا مزا چکھو۔

۴۹ تا ۵۰- اے لوگو! ہم نے ہر شئے اندازہ سے پیدا کی اور سب کو مقدر کر دیا اور ہر شخص کے افعال و اعمال کا حال اندازہ سے مقرر کیا' ہم کو کام کرتے کیا دیر لگتی ہے' ہر بات مشکل سے مشکل ہم دم بھر میں پیدا کر دیں' ایک کلمہ واحدہ ہمارا حکم ہے۔ یعنی جہاں کن کہا حکم کیا پلک مارتے میں وہ شئے موجود ہوئی۔ اگر چاہیں تو ابھی قیامت قائم کر دیں مگر جو تقدیر میں ہے وہ تو ہو کر رہے گا یا یہ مطلب ہے کہ ہر شئے کے لیے اس کے موافق مصلحت کی چیزیں حکمت و قدرت سے بنا دی ہیں اسباب کھانا پینا لباس وغیرہ۔ یہ آیت فرقہ قدریہ کی رد میں ہے جو تقدیر کا منکر ہے۔

۵۱- اے مکہ والے آدمیو! ہم نے تمہارے دوست واحباب تمہارے ہم مذہب و ہم مشرب ہلاک کر ڈالے اور کر رہے ہیں' آیا کوئی ہے جو نصیحت مانے اور دنیا سے منہ موڑ کر گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو۔

وقف لازم

أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي

تمہارے جیسے نافرمانوں کو ہلاک کر دیا ہے پھر کیا کوئی دھیان کرنے والا (اور عبرت حاصل کرنے والا) ہے O اور انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ تو

الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

سب اعمال ناموں میں (لکھا جا چکا) ہے O اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے O بے شک پرہیزگار باغوں

جَنّٰتٍ وَنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ۳ ع ۱۵ ۱۰

اور نہروں میں ہوں گے O زبردست قدرت والے بادشاہ کے حضور (قرب خاص) صدق کے مقام میں O

(۵۵) سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | آیاتها ۷۸ رکوعاتها ۳

سورۂ رحمٰن مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں اٹھہتر آیات، تین رکوع ہیں

الرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

رحمٰن نے O (اپنے محبوب محمد مصطفےٰ کو) قرآن سکھایا O اسی نے انسان کامل (محمد مصطفےٰ) کو پیدا کیا O (اور) ان کو (ماکان اور مایکون یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا کا)

۵۲ تا ۵۳- ان لوگوں نے جس قدر کام کیے، گناہ کیے، انبیاء وغیرہ کی گستاخی کی وہ سب ان کے نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں یا ''زبر'' سے مراد لوح محفوظ ہو یعنی یہ سب باتیں بسبب ان کی شقاوت ازلی کے ان کی قسمت میں مکتوب تھیں سو ہو کر رہیں۔ ہر چھوٹا بڑا اچھا برا کام لوح محفوظ میں مرقوم ہے۔ کافر تقدیر کے منکر تھے ان کی رد میں یہ آیت اتری فرقہ قدریہ کا بھی رد ہے۔

۵۴ تا ۵۵- اچھے لوگ کفر، شرک، فواحش سے بچنے والے جنتوں میں جائیں گے، نہروں کے بیچ میں بیٹھ کر جو ریاض و سیعہ جنت میں رواں ہوں گی عیش کریں گے۔ مقعد صدق میں جلوس کریں گے یعنی جنت کے روض مقدسہ کریمہ میں اپنے مالک کے پاس جو قدرت و اقتدار والا ہے جو ہر بات پر ثواب و عقاب پر قادر ہے۔ ف: مقعد صدق اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کا مقام اور مرتبہ ہے۔ جو متقیوں کو نصیب ہوگا اللھم ارزقنا بفضلک و برحمتک (فقیر قادری غفرلہ)

سورۃ الرحمٰن

مکہ میں اتری۔

۱ تا ۴- جب یہ آیت اتری کہ ''قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن'' ابوجہل، ولید، عتبہ، شیبہ وغیرہ کفار نے کہا کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے رحمٰن تو مسیلمہ کذاب کا نام ہے۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو یمامہ میں رہتا ہے۔ رحمان کون ہے۔ تب یہ آیت اتری کہ وہ اللہ رحمت والا جس کا تم انکار کرتے ہو اسی نے قرآن سکھایا یعنی جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعہ اپنے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سکھایا اور انہوں نے اپنی امت کو سکھایا۔ وہ خدا ایسا ہے کہ اس نے آدمی کو پیدا کیا اس کو بولنا، چلنا، لکھنا، پڑھنا سکھایا، آدم کو ادیم زمین سے ظاہر کیا، سب چیزوں کے اسماء کا علم دیا، ہر شئے جانور اسباب وغیرہ کل زبانیں سکھائیں۔

اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ يَسۡجُدٰنِ ۝۶ وَالسَّمَآءَ

بیان فرمایا O سورج اور چاند حساب پر لگے ہوئے ہیں (یعنی ایک معین انداز ے کے ساتھ چل رہے ہیں) O ستارے اور درخت (اسی کو) سجدے کرتے ہیں O

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِى الۡمِيۡزَانِ ۝۸ وَاَقِيۡمُوا

اور اللہ ہی نے آسمان کو بلند کیا اور (نبیوں کے ذریعے عدل وانصاف کی) ترازو قائم کی O تاکہ ترازو میں (انصاف کرنے سے) حد سے نہ بڑھو O اور ہر

الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِيۡزَانَ ۝۹ وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ۝۱۰

چیز انصاف سے تولو اور (کسی چیز کا) وزن نہ گھٹاؤ O اور اسی نے زمین کو لوگوں کے (فائدے) کے لیے بچھایا O

فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَكۡمَامِ ۝۱۱ وَالۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَ

اس میں میوے اور غلاف میں لپٹی ہوئی کھجوروں کے درخت ہیں O اور (اس میں) بھوسے میں لپٹا

۵ تا ۶- آفتاب اور مہتاب اس کی قدرت کاملہ وحکمت بالغہ حساب معین سے گھومتے ہیں، اپنے بروج ومنازل میں بحساب معین رواں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ چاند وسورج آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہیں، یا یہ کہ ان کے سبب سے حساب کتاب ہوتا ہے دن، رات، ہفتہ، مہینہ، سال سے کل حساب ہوتے ہیں اور زمانہ کی مدتیں بنتی ہیں یا یہ کہ حساب سے چلتے ہیں یہ نہیں کہ بے حساب ہمیشہ چلتے رہیں بلکہ وقت معین پر فنا ہو جائیں گے جیسے آدمیوں کی عمر، زندگی اور موت ہے یونہی ان کی۔ زمین سے اگنے والی گھاسیں جو زمین پر پھیلتی ہیں اور درخت جو زمین پر پھیلتے ہیں اور وہ درخت جو تنا پر اٹھتے ہیں وہ سب رحمان کو سجدہ کرتے ہیں، اس کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔ اے انسانو! تم کو بھی اس کی فرمانبرداری کرنا لازم ہے۔

۷ تا ۸- اس نے آسمان کو بلند اور رفیع بنایا جہاں تک ہاتھ تو ہاتھ عقل تک نہیں پہنچ سکتی اور دنیا میں میزان عدل اتاری یعنی ترازو جس کے سبب سے اشیاء کی برابری ہوتی ہے، یا میزان سے قواعد شریعت مراد ہوں اور یہ حکم دیا کہ میزان کے خلاف نہ کرو، انصاف نہ چھوڑو، ادھر ادھر نہ جھکو، برابر مستقیم رہو، انصاف سے سرمو تجاوز نہ کرو، ترازو کو ادھر ادھر جھکا کر ڈنڈی مار کر لوگوں کے حقوق نہ مارو، یا میزان سے مراد میزان راست کرداری، صدق گفتاری ہے یعنی جھوٹے فریب حیلے بنا کر لوگوں کے مال نہ لوٹو۔

۹ تا ۱۳- اور زمین کو مخلوق کے رہنے سہنے مرنے جینے کے لیے بنایا (زندہ اوپر مردے اندر) پانی پر زمین بچھی ہوئی ہے، اس میں ہزاروں طرح کے عجائب پیدا کیے، قسم قسم کے میوہ جات طرح طرح کے چھوہارے جو غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ (چھوہارے کے خوشہ کا غلاف جس کو کفری کہتے ہیں جب تک وہ نہ پھٹے اس کو کم بالکسر کہتے ہیں، جب پھٹ گیا تب کم بالفتح کہیں گے) اور دانے پیدا کیے سوکھے پتوں والے اور شاخ اور بال اور پھل پھول پیدا کیے۔ (''ریحان'' میں دو قرأتیں ہیں زیر اور زبر مراد رزق ہے یا خوشبو یا پھل یا بال) پس اے جنو! اور آدمیو! خدا کی کون کون سی نعمتوں کی تکذیب کرتے ہو اور ان چیزوں میں کس کو خدا کی مخلوق نہیں سمجھتے۔ اس سورت میں جہاں ''تکذبان'' ہے وہاں خطاب جن وانس دونوں سے ہے۔ انس میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہیں ہیں وہ مستثنیٰ ہیں کیونکہ وہ تو خود خطاب کہنے والے لوگوں کو سنانے والے ہیں۔

الرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

ہوا غلہ اور خوشبودار پھول بھی ہیں O تو (اے جنو! اور انسانو!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O اس نے انسان کو ٹھیکری

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾

کی طرح کھنکھناتی بجتی ہوئی مٹی سے بنایا O اور جنوں کو آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے سے پیدا کیا O

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O وہی دو مشرقوں اور دو مغربوں کا رب ہے (یعنی سردی اور گرمی) O پھر تم دونوں اپنے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا

رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O اسی نے دو سمندر بہائے جو (بظاہر) ملے جلے معلوم ہوتے ہیں O (اور حقیقت میں) ان کے درمیان ایک پردہ

بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا

ہے (اور روک ہے) جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے (ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے) O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس

اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ

کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O ان دونوں (سمندروں) سے موتی اور مونگا نکلتا ہے O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O اور دریا میں

۱۴ تا ۱۸- اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آدم کو اس مٹی سے پیدا کیا جو بوجہ دیر تک پڑی رہنے کے بدبودار ہو گئی تھی' وہ مٹی جس سے کوزہ وغیرہ بنتے ہیں پختہ ٹھیکرے گھڑے جاتے ہیں' یا یہ کہ سوکھی مٹی سے جو بجانے سے بجتی ہے بنایا۔ ''صلصال'' کے دو معنی ہیں بدبودار ہونا' آواز دینا بسبب خشکی کے یعنی پہلے وہ مٹی خشک تھی جبکہ خمیر کی گئی تر ہو کر مثل کیچڑ بدبودار ہو گئی پھر خشک ہو کر بجنے لگی' جب پتلا بن گیا تب روح پھونکی گئی۔ جان کو یعنی شیطانوں اور جنوں کے باپ کو دہکتی آگ سے جس میں دھوئیں کا نام نہ تھا صاف چمکتی لطیف آگ سے پیدا کیا۔ اے جنو اور آدمیو! اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ وہ ایسا ہے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے' ایک مشرق جاڑے کا اور ایک گرمی کا۔ یونہی دونوں مغرب' دونوں مشرقوں کے درمیان میں ایک سو اسی منزلیں ہیں یونہی دونوں مغربوں کے' بعض کے نزدیک مشرقین اور مغربین میں ایک سو ستر منازل ہیں' آفتاب ہر منزل میں دو دن تک طلوع ہوتا ہے اور دو دن تک غروب اور اسی انتقال سے فصول و مواسم کا اختلاف ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم) پس اے جنو اور آدمیو! ایسے پروردگار کی کون سی نعمت کے منکر ہوتے ہو۔

۱۹ تا ۲۵- اللہ نے دنیا میں دونوں طرح کے دریا جاری کیے ہیں شیریں اور نمکین' دونوں کو دنیا میں بھیج ملا کر۔ ان کے درمیان میں ایسی روک رکھ دی کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتا' ایک کا مزا دوسرا نہیں بدل سکتا۔ پس اے جنو! اور انسانو! خدا کی کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اور ان دریاؤں سے بڑے بڑے گوہر آبدار اور چھوٹے بڑے موتی پیدا ہوتے ہیں پس

النصف

اَلْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

چلنے والے جہاز بلند پہاڑوں کی طرح کھڑے ہیں اُسی کے (حکم کے ماتحت) ہیں O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ یَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

ع ۱ ۲۵ ۱۱

نعمت کو جھٹلاؤ گے O زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے O اور صرف آپ کے رب کی ذات باقی

ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ یَسْــٴَـلُهٗ

رہے گی جو جلال اور بزرگی والا ہے O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O جتنے آسمان والے اور زمین والے ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں

مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَیِّ

(خواہ زبان حال سے یا زبان قال سے ہو) ہر دن اور ہر وقت ایک نئی شان میں (جلوہ گر) ہے O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَیِّ

گے O اے (انسان اور جنوں کے) دونوں بھاری گروہو! ہم (تمہارے سب کام نپٹا کر) تمہارے حساب کی طرف ارادہ فرمائیں گے O پھر تم

کون سی نعمت کا اے جنو اور انسانو! انکار کرو گے (موتی اور زمرد دریائے شور سے نکلتے ہیں مگر چونکہ اصل دونوں دریاؤں کی ایک ہے اس لیے دونوں کا ذکر کیا' یا بحر سے آسمان و زمین مراد ہیں اس لیے یہ کہہ دیا کہ دونوں سے نکلتے ہیں' مرجان چھوٹا موتی یا مونگا) اس کے قبضۂ قدرت و فرمان میں وہ کشتیاں ہیں جو اس کی حکمت و قدرت کی نشانیاں ہیں جو اونچی اونچی بلند پہاڑوں کی طرح پانی میں چلتی ہیں' ہزاروں من بوجھ بھرا ہوتا ہے۔ پس اے جن و انس! اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔

۲۶ تا ۲۸- زمین سے جو پیدا ہوا ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور ہلاک ہوگا' مرے گا فنا ہوگا اور اللہ ہی کی ذات باقی رہے گی' وہ زندہ و پائندہ ہے' نہ اس کو موت نہ فنا' وہ بڑی عظمت اور غلبہ والا ہے اور اکرام و احسان والا ہے۔ یا یہ کہ جو کام غیر خدا کے لیے ہے وہ بے کار بے فائدہ ہے اور جو خدا کے واسطے خالصتاً لوجہ اللہ ہے وہ باقی و کار آمد ہے۔ اے جن و انس! تم کو یہ خبر پہلے سے دے دی ہے کہ فکر کر لو اب اللہ کی کون سی نعمت کا انکار کرتے ہو۔

۲۹ تا ۳۰- اس سے آسمانوں کے رہنے والے اور زمینوں کے بسنے والے سب اپنی اپنی حاجتیں علیٰ حسب المراتب مانگتے ہیں' مغفرت' توفیق' روزی' حفاظت وغیرہ کہ سب ہر بات میں اس کے محتاج ہیں وہ ہر وقت نرالی شان میں جلوہ دکھاتا ہے' کسی کو جلاتا ہے کسی کو مارتا ہے' کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت دیتا ہے' بچہ پیدا کیا اس کو قید سے چھڑایا' تمام عالمین کے رنگ رنگ کے کارخانے چلا رہا ہے' اس کی قدرت کے جلوؤں اور اشاروں کی گنتی کون جانے۔ پس اے جن و انس! اس کی کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۳۱ تا ۳۲- اے جنو اور آدمیو! تم ہم کو غافل نہ سمجھو عنقریب ہم ہر بات کا حساب لیتے ہیں' دنیا میں جو کرتے ہو سب محفوظ رہے گا اور روز قیامت سب سے سوال ہوگا۔ پس کون سی خدا کی نعمت کا انکار کرتے ہو۔

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ اے جن اور انسانوں کے گروہ! اگر تم آسمان

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا

اور زمین کے کناروں (اور حدود) سے باہر نکل سکتے ہو تو فوراً نکل جاؤ' تم جہاں بھی جاؤ گے وہاں ہماری

تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ

ہی سلطنت ہے ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ تمہارے اوپر

عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم دفع نہ کرسکو گے اور نہ بدلہ لے سکو گے ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَۃً کَالدِّھَانِ ﴿۳۷﴾

گے ○ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول کی طرح ایسا سرخ ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِہٖۤ

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ تو اس دن (آسمان پھٹنے کے بعد) انسان اور جنوں سے ان کے گناہ کی پرسش کی ضرورت

۳۳ تا ۳۶۔ جب قیامت ہو گی تو جن وانس سے کہا جائے گا کہ لو آج کچھ راستہ نکالو تو عرصۂ محشر سے کہیں بھاگ جاؤ تو تم پر شواظ یعنی آگ کی لپٹ بے دھوئیں والی اور نحاس یعنی دھواں مسلط و معین کیا جائے گا کہ وہ تم کو ہانک کر کھینچ کر عرصۂ محشر میں جمع کر دے گا' اس وقت تمہاری کوئی مدد نہ کر سکے گا نہ تم خود مشورہ کر کے کوئی حیلہ نکال سکو گے' جو کچھ کرنا ہے دنیا میں کر لو' یہ پہلے سے بتا دیا تم کو متنبہ کر دیا۔ اب خدا کی کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔

۳۷ تا ۴۵۔ روز قیامت فرشتوں کے اترنے سے اور پروردگار جل جلالہ کی ہیبت و جلوہ سے آسمان پھٹ جائے گا اور رنگ رنگ دکھائے گا جیسے تیل کا رنگ ہوتا ہے یعنی کالا تیل کی دھار کا سا رنگ ہو جائے گا یا یہ کہ سرخ مثل گلاب کے ہو جاوے گا' یا یہ کہ ایک رنگ آئے گا ایک جائے گا یا طرح طرح کے رنگ بدلے گا' یا مراد دھان سے مغربی چمڑا ہے کہ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ پس اے انسانو اور جنو! کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اس دن نہ کسی انسان سے اس کے گناہوں کا سوال ہو گا نہ کسی جن سے بلکہ سب کا حال ظاہر ہو گا۔ پوچھنے اور تحقیق کرنے کی ضرورت نہ ہو گی (جب حساب کتاب ہو چکے گا تو پھر اور تحقیق کی حاجت نہ ہو گی' نشانیاں سعادت و شقاوت نیک بختی و بدبختی کی ظاہر ہو جائیں گی۔ مسلمان روشن منہ چمکتے چہرے اور ہاتھ پاؤں سے پہچان لیے جائیں گے۔ یا یہ کہ جنوں سے آدمیوں کے گناہ اور آدمیوں سے جنوں کے گناہ نہ پوچھے جائیں گے) مجرم مشرک کافر اپنے چہروں کی علامت سے پہچانے جائیں گے' کالا منہ نیلی آنکھیں چہروں پر پھٹکار

اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ

نہ ہوگی (بلکہ فرشتے ان کی صورتوں ہی سے پہچان لیں گے) O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O (اس دن) مجرم

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر پیشانی اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے O

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O (کہا جائے گا:) یہی ہے وہ جہنم جسے مجرم

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

جھٹلاتے تھے O مجرم جہنم میں اور سخت کھولتے ہوئے پانی میں تڑپتے پھریں گے O پھر تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ

کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے (قیامت میں) کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو باغ ہیں O پھر تم دونوں

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O (دونوں) باغ بہت سی شاخوں والے (بہت پھلے پھولے) ہیں O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس

وقف لازم

ع ۲ / ۱۲

برستی ہوگی اس دن ان کے سر کے بال اور پاؤں پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیے جائیں گے۔ پس اے ثقلین! کس نعمت کا انکار کرتے ہو۔ دوزخ کے حاکم فرشتے زبانیہ کہیں گے: یہ جہنم وہی ہے جس کا مجرم مشرک دنیا میں انکار کرتے تھے کہ وہ نہ ہوگی وہ وہاں کبھی دوزخ کی دہکتی آگ میں نہ جائیں گے اور کبھی انتہا درجہ کے کھولتے پانی میں نہ جائیں گے۔ پس اے ثقلین! اپنے رب کی کون سی نعمت کا انکار کرتے ہو۔

۴۶ تا ۶۱۔ جو شخص اپنے رب سے ڈرے گا یہ خیال کر کے کہ خدا کے سامنے جا کر کھڑے ہونا ہے ڈر کر گناہ کی قدرت اور اختیار پا کر چھوڑ دے گا اس کو دو باغ ملیں گے جنت العدن میں اور جنت الفردوس میں۔ پس اے ثقلین! کون سی نعمت کا انکار کرتے ہو۔ وہ دو باغ ہرے بھرے لہلہاتے رنگ برنگ کے شاخوں والے ہوں گے۔ پس کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ وہاں دو چشمے بہتے ہوں گے خیر و رحمت کے کرامت و برکت کے اور زیادتی خدا کے پاس سے علیحدہ ہوگی جس کو جتنا چاہے اتنا دے۔ پس کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ ان میں ہر قسم کے میوے اور کھجوریں اور انار اور ہر قسم کے پھل پھول ہوں گے اور ہر قسم کے دوہرے دوہرے سامان ہوں گے خوشنما چیزیں زیب و زینت اور باقاعدہ الگ الگ کھانے پینے کے سامان اعلیٰ اعلیٰ قسم کے۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ وہ لوگ وہاں عیش اڑائیں گے شان و شوکت و عزت سے مسندوں پر تکیے لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھیں ہوں گے جن کے استر نہایت لطیف و خوشنما و گراں قیمت ریشمی دیباج کے ہوں گے جو موتی ہوگی اور ابرے اوپر

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

نعمت کو جھٹلاؤ گے O ان دونوں میں دو چشمے بہتے ہیں O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا ہے O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ

وہ ایسے فرشوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے جن کے استر مخمل کے ہوں گے اور دونوں باغوں کے میوے (ایسے) جھکے ہوئے ہوں

دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ

گے (کہ نیچے سے چن لو) O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O ان فرشوں پر ایسی عورتیں ہوں گی جو (اپنے شوہر

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کے سوا کسی دوسرے کی طرف) نظر اٹھا کر نہیں دیکھتی ہیں ان کے شوہروں سے پہلے نہ کسی انسان نے ان کو چھوا اور نہ کسی جن نے O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O (ان کے رنگ ایسے خوش نما ہوں گا) گویا کہ وہ لعل و یاقوت اور مونگا ہیں O پھر تم دونوں اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ

کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کیا ہے O پھر تم دونوں اپنے

کے باریک ریشمی ہوں گے۔ ان کے پھل قریب ہوں گے جھکے ہوئے' توڑنے کے لیے تکلیف کی ضرورت نہیں۔ کھڑا' بیٹھا' لیٹا جب چاہے گا وہ پھل خود ٹوٹ کر اس کے پاس آ جائے گا۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ ان باغوں میں یعنی سب جنتوں میں حوریں ہیں شرمیلی نگاہوں والی' عصمت وعفت والی' نیچی آنکھیں رکھنے والی' غیروں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنے والی جن سے سوائے ان کے خاوندوں کے اور کسی نے بات بھی نہ کی ہوگی۔ ''لم یطمثھن'' یعنی جماع نہ کیا ہوگا یا چھوا بھی نہ ہوگا یا دوستی نہ کی ہوگی۔ یعنی آدمیوں سے اور جنوں میں سے حوروں کو نہ پہلے کسی آدمی نے چھوا ہوگا نہ کسی جن نے یعنی کنواریاں ہوں گی۔ ایسی خوبصورت خوش رنگ ہوں گی گویا کہ یاقوت اور موتی ہیں یعنی صفائی اور سرخی یاقوت کی سی چمک اور سپیدی چھوٹے موتی کی سی۔ پس کس نعمت کی تکذیب کرو گے۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ان کو یہ نعمتیں نہ ملیں' احسان کا بدلہ احسان ہے' ان کا بدلہ بجز نیکی اور کیا ہے یعنی جب انہوں نے دنیا میں نیک کام کیے' ایمان لائے' توحید اختیار کی تو ان کو ہم ضرور جنت دیں گے' جب ہم نے دنیا میں ان پر احسان کیا' توحید کی توفیق دی تو کیا اس توحید کا بدلہ آخرت میں نہ دیں گے؟

الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ الآءِ

رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان دو باغوں کے سوا دو باغ اور ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا

کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ وہ دونوں بہت ہی سبز سیاہی مائل ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان دونوں میں

عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ

دو چشمے چھلکتے ہوئے ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان میں (ہر قسم کے) میوے

نَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

کھجوریں اور انار ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان میں بڑی نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں ○

فَبِاَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ الآءِ

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ خوبصورت حوریں خیموں میں پردہ نشین ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ الآءِ

کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان کے شوہروں سے پہلے ان کو نہ کسی آدمی نے چھوا ہے نہ کسی جن نے ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾

کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ وہ سبز رنگ کے فرشوں اور عمدہ قالینوں اور چاندنیوں پر (شان کے ساتھ) تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ○

ضرور دیں گے۔ پس کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔

۶۲ تا ۷۸۔ اور ان دو جنتوں سے کم یعنی جنت عدن و فردوس سے کم درجہ اور دو جنتیں ہیں جنت النعیم و جنت الماوٰی۔ پس کون سی نعمت کی تکذیب کرو گے۔ وہ سرسبز و شاداب ہیں ایسی سبزی ہے کہ سیاہی کا دھوکہ ہوتا ہے۔ پس کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ ان میں دو چشمے ہیں جو جوش مار رہے ہیں' خیر و برکت و رحمت و کرامت سے بھرے ہیں' ابل رہے ہیں اور زیادتی بھی خدا کی طرف سے ہے' جس کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ ان میں طرح طرح کے میوے قسم قسم کے چھوہارے' انگور' انار وغیرہ گونا گوں۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ ان جنتوں میں بہتر و خوشتر خوبصورت اچھے منہ اچھی آنکھوں والی حوریں ہیں سپید رنگ موتی کے خیموں میں حجلہ ہائے ناز و عشرت پر بیٹھی ہوئی' اپنے خاوندوں کے پاس آرام کرنے والی غیر کی طرف توجہ نہ کرنے والی' جن کو ان کے خاوندوں سے پہلے کسی نے ہرگز نہ چھوا ہوگا نہ جنوں کی حوروں کو جنوں نے' نہ آدمیوں کی حوروں کو آدمی نے۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ وہ مسندوں پر قالینوں پر سبز شہ نشینوں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع ۳

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ آپ کے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے ○

سورۃ الواقعۃ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۹۶ رکوعاتہا ۳

سورۂ واقعہ مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں چھیانوے آیات' تین رکوع ہیں

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ

جب واقع ہو جائے گی وہ واقع ہونے والی (یعنی قیامت) ○ اس وقت اس کے واقع ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی ○ کسی کو نیچا دکھانے والی ہوگی

رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾

(یعنی نافرمانوں کو) کسی کو بلند کرنے والی (یعنی فرمانبرداروں کو) ○ جب زمین بڑے زور سے تھرتھرا کے کانپنے لگی ○ اور پہاڑ (ٹکڑے ٹکڑے ہو کر) چورا ہو جائیں

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

گے ○ تو وہ نہایت باریک ذرے ہو کر غبار ہو جائیں گے ○ اور (اے لوگو!) تم تین قسم کے ہو جاؤ گے (کچھ دائیں بائیں والے کچھ آگے والے) ○ تو دائیں

پر اور پرتکلف وخوشنما فرشوں پر جن کے اندر کچھ بھر کر گدگدا کیا ہوگا تکیہ لگائے ہوں گے۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے پروردگار کا نام بڑی عظمت والا ہے' بڑی برکت ورحمت والا ہے' وہ ہر ناز یبا بات سے بری وپاک ہے' اولاد وشریک سے منزہ ہے۔ جلال' سلطنت وغلبہ والا ہے اور اکرام فرمانے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ الواقعہ

کل مکہ میں اتری مگر "افبھذا الحدیث انتم مدھنون. تکذبون" تک اور "ثلة من الاولین" اور "ثلة من الاخرین" تک کی یہ آیتیں وقت ہجرت مابین مکہ ومدینہ نازل ہوئیں۔

۱ تا ۷- جب واقع ہونے والی چیز واقع ہو یعنی قیامت آئے' تو پھر کوئی اس کے قائم ہونے سے اس کا روکنے والا نہیں' وہ ہرگز جھوٹ نہیں ہوسکتی' وہ یقیناً آئے گی اور ضرور آئے گی اور آ کر پھر نہ ٹلے گی۔ عجب اکھیڑ پچھاڑ والی ہوگی' تمام جہان کو زیر وزبر کر ڈالے گی' نیچے والوں کو اوپر اور اوپر والوں کو نیچے کردے گی یعنی ضعیف غریب مسلمانوں کو بسبب ان کے اعمال صالحہ کے اعلیٰ علیین جنت میں پہنچائے گی اور غرور والے کافروں کو بسبب اعمال خبیثہ کے دوزخ میں نیچے سے نیچے درجے میں ڈالے گی (واقعہ قیامت کو اس لیے کہتے ہیں کہ یقیناً قطعاً واقع ہوگی یا یہ کہ اس دن ایسی سخت اور ہولناک آواز ہوگی جس کو ہر فرد بشر قریب وبعید سن لے گا) قیامت اس دن ہوگی جبکہ زمین ہلا ڈالی جائے گی' اس قدر ہلائی جائے گی کہ اس پر جو درخت' پہاڑ' مکانات ہوں گے سب ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل جائیں گے' ان کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے سخت ہوا میں اڑا دیے جائیں گے' بادلوں کی طرح غبار بن کر اڑتے پھریں گے۔ ("بس" کے معنی چلانا' اڑانا' اکھیڑنا' ریزہ ریزہ کرنا آٹے ستو کی طرح پیسنا) پس ایسے ہو جائیں گے جیسے غبار ذرہ ذرہ ہوتا ہے کہ نظر نہیں آتا' جب وہ جانوروں کے کھروں سے اڑتا ہے تب تو آنکھ اس کو دیکھ سکتی ہے ورنہ نہیں۔ یا جب آفتاب دروازہ کی دراڑ میں یا

مَآ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ؕ﴿۹﴾

طرف والے (ان) دائیں طرف والوں کا کیا ہی کہنا ہے O بائیں طرف والے (تو) بائیں طرف والوں کا کیا ہی بُرا حال ہوگا O اور (تیسرے)

وَ السّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ﴿ۚۙ۱۰﴾ اُولٰٓئِکَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿ۚ۱۱﴾ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّۃٌ

آگے والے (وہ تو مرتبوں میں) آگے ہی والے ہوں گے O وہی (بارگاہِ الٰہی کے) مقرب ہیں O وہ عیش و آرام کے باغوں میں ہوں گے O (مقربوں

تاریک مکان میں کسی سوراخ سے اپنی روشنی پہنچاتا ہے تو کچھ ذرے اڑتے نظر آتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ذرہ ایک میں گھومتا چلا جاتا ہے اور اے آدمیو! اس دن تم تین قسموں میں منقسم ہو جاؤ گے۔

۸ تا ۱۲- پس پہلا گروہ اصحاب المیمنہ ہیں وہ جن کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوں گے جن کے بارے میں خدا نے کہا ہے کہ ''ھؤلاء للجنۃ ولا ابالی'' (یعنی یہ لوگ جنتی ہیں اور مجھے کچھ پروا نہیں۔) اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ اصحاب میمنہ کون ہیں کیا چیز ہیں؟ وہ بڑے اچھے لوگ ہیں اور ان کے لیے اعلیٰ درجہ کی نعمتیں و سرور جنت میں ہے۔ دوسرے اصحاب مشئمہ ہیں جن کے الٹے ہاتھوں میں ان کے اعمال نامے ہوں گے وہ دوزخی ہیں جن کے بارے میں ارشاد ہے: ''ھؤلاء للنار ولا ابالی'' (یعنی یہ لوگ دوزخی ہیں اور مجھے کچھ پروا نہیں) اور مشئمہ والے بھی کون ہیں اور کیا چیز ہیں، وہ بہت سخت بڑے ذلت و مصیبت والے ہیں۔ اور تیسرے سبقت والے تو (ان کا کہنا ہی کیا وہ تو ہر بات میں سبقت ہی لے گئے، دنیا میں سبقت لے گئے، ایمان بھی پہلے لائے، ہجرت بھی پہلے کی، جہاد میں بھی سب کے آگے بڑھ کر دوڑتے اور جان لڑاتے ہیں، نماز میں تکبیر اولیٰ کی طرف پروانہ کی طرح دوڑتے ہیں اور ہر کار خیر میں سبقت کرتے ہیں تو وہ جنت میں بھی سب سے پہلے جائیں گے) وہ اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے مقربین دربار ہیں، وہ دونوں گروہ یعنی اصحاب میمنہ اور سابقین و مقربین جنت نعیم میں داخل ہوں گے وہ جنت جس کی نعمت کو زوال نہیں۔

۱۳ تا ۱۴- بڑے گروہ ہیں اگلوں کے اور تھوڑے پچھلوں کے (ایک قول یہ ہے کہ ''ثلۃ من الاولین'' سے مراد اگلی امتیں ہیں اور ''قلیل'' سے مراد حضور نبی کریم کی امت۔) اللہ تعالیٰ نے رغبت دلانے کے واسطے پہلے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کو خبر دی کہ آخرین میں سے یعنی اس امت میں سے جنت والے یا بالخصوص مقربین کم ہوں گے چنانچہ روایت میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب غمگین ہوئے، بعد کو ''ثلۃ من الاخرین'' اتری کہ پچھلے بھی بہت ہوں گے یعنی اگرچہ اگلے سب پیغمبروں کی امتیں سب مل کر اس امت سے بہت ہونا چاہیے تھیں مگر اللہ کی یہ قدرت و رحمت ہے کہ یہ اکیلی امت ان سب کے مجموعہ سے ہمسری کرے گی بلکہ زیادہ ہوگی۔ بعض کہتے ہیں کہ ''ثلۃ'' اور ''قلیل'' دونوں اسی امت کے بیان ہیں، مطلب یہ کہ اس امت کے اولون سابقون میں مقربین زائد ہوں گے بعد میں بھی ہوتے رہیں گے مگر کم بالخصوص قریب قیامت اولیاء مقربین کم ہوں گے۔ (چنانچہ اوائل میں زمانہ صحابہ کرام و تابعین میں جو شوکت ظاہری اسلام و قوت باطنی عرفان تھی وہ ایک زمانے کے بعد دوسرے زمانے میں کم ہی ہوتی گئی آخر زمانہ میں بہت ہی کم لوگ ہوں گے جو حضرت امام مہدی و حضرت عیسیٰ کے دیکھنے والے ہوں گے مگر اصحاب الیمین یعنی عام اہل جنت وہ اول و آخر دونوں وقتوں میں بہت رہیں گے اور اسلام ہی غالب رہے گا۔)

مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾

میں امت مصطفےٰ کے اگلے لوگوں میں سے یعنی صحابہ اور تابعین میں سے) ایک بہت بڑی جماعت ہے ○ اور (آپ کی امت کے) پچھلوں میں سے ایک

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾

چھوٹی جماعت ہے ○ وہ لعل و یاقوت کے جڑاؤ تختوں پر (بڑی شان سے) تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ○ ان کے گرد سدا رہنے والے لڑکے

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا

آبخورے اور آفتابے اور صاف شراب کے جام لیے پھرتے ہوں گے ○ اس شراب سے نہ ان کو درد

وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا

سر ہو گا اور نہ بے ہوشی ○ اور جو میوے وہ پسند کریں گے ○ اور جس پرند کا گوشت وہ چاہیں

يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءً

گے (وہ لڑکے ان کے سامنے لائیں گے) ○ اور بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ○ جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی ○ (یہ) ان کے عملوں

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا

کا بدلہ ہے ○ اس میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے نہ خلاف تہذیب ○ مگر صرف سلام سلام کی آواز

۱۵ تا ۲۶- ان سابقین مقربین کا یہ حال ہوگا کہ مکلف تختوں، چھپر کھٹوں پر بیٹھے ہوں گے جن میں سونا چاندی ملا کر کام کیا گیا ہوگا۔ ایک لکڑی سونے کی ایک چاندی کی، موتی اور یاقوت سے بنا ہوا، وہ لطیف مسندوں اور نرم و نازک بچھونوں پر آمنے سامنے مزے سے بیٹھ کر تکیہ لگا کر پیاری باتیں کریں گے۔ جب بزم عشرت گرم ہوگی تو نرم و نازک خوبصورت لڑکے ان کی خدمت میں مستعد و سرگرم ہوں گے، ادھر ادھر کار خدمت میں مشغول ہوں گے، کیسے لڑکے جن کے لیے ہمیشگی ہے، نہ مریں گے نہ جنت سے نکلیں گے یعنی ہمیشہ اتنے ہی رہیں گے۔ (''مخلدون'' خلد سے ہو تو یہ معنی کہ خوبصورت زیور پہنے ہوئے خلد کانکا بالا پاؤں کا چھا نجھن (پازیب)، مروی ہے کہ وہ لڑکے اولاد مشرکین ہوں گے جو نابالغ مر گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ کوئی اور نئی جنس ہوں گے) وہ لڑکے شراب پلاتے پھریں گے کوزوں، آبخوروں، گلاسوں، آفتابوں وغیرہ کو بطریق دورے کشی یکے بعد دیگرے سب کے آس پاس لیے پھریں گے۔ (کوب وہ کوزہ یا پیالہ جس میں پکڑنے کی کوئی چیز نہ لگی ہو۔ ابریق وہ جس میں پکڑنے کی پانی گرانے کی پانی پینے کی کوئی شئے لگی ہو) اور شراب طہور مصفا کے چشمہ رواں سے جام پر جام بھر بھر کر پلائیں گے وہ نہایت لطیف شراب ہوگی جو حلال ہوگی جس کے پینے سے دردسر یا چکر یا دردشکم وغیرہ کچھ عارض نہ ہوگا۔ نہ گناہ ہوگا، نہ ختم ہوگی نہ وہ شراب ان کے عقل و ہوش دور کرے گی (بلکہ عقل کی نورانیت اور لذت ذکر الٰہی دونی ہو گی)'' لا یصدعون'' یعنی ان کے سر میں درد نہ ہوگا یا یہ کہ متفرق نہ ہوں گے یعنی وہ بزم عشرت ہمیشہ گرم رہے گی یا یہ کہ ممنوع

سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ

سنیں گے O اور دائیں طرف والے تو دائیں طرف والوں کا کیا کہنا ہے O (وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں) بے کانٹوں کی بیریاں ہیں O

مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾

اور تہ بر تہ کیلے کے گچھے ہیں O اور بہت لمبا گہرا سایہ ہے O اور ہمیشہ جاری رہنے والا پانی ہے O اور بہت سے میوے ہیں O

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾

جو نہ ختم ہوں اور نہ ان سے روکا جائے گا O اور اونچے اونچے بچھونے گدے ہیں (جن پر وہ آرام کریں گے) O ہم نے وہاں کی عورتوں کو اچھی

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ

اٹھان پر اٹھایا (یعنی بہترین صورتیں بنائیں) O تو ہم نے ان کو کنواریاں اور شوہروں کے دل لبھانے والیاں ہم عمر بنایا ہے O یہ سب دائیں طرف

الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ع ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ ع ۱ ۳۸ ۱۴

والوں کے لیے ہیں O (اس جماعت میں) اگلے لوگوں کا بھی ایک گروہ ہوگا O اور پچھلے لوگوں کا بھی ایک گروہ ہوگا O اور رہے بائیں

نہ ہوں گے۔ ''لا ینزفون'' بہ صیغہ مجہول یعنی ''لا یسکرون'' بہ صیغہ معروف ''لا یسکرون'' یا نزف بہ معنی تمام ہو یعنی لا نقیص خمرھم۔ وہاں طرح طرح کے میوے لطیف ہوں گے جو چاہیں گے کھائیں گے' قسم قسم کے پرندوں کے گوشت جو دل میں آئے گا فوراً موجود ہوں گے۔ حوریں خوبصورت سفید رنگ گورے چہرے بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی سیپی سے نکلا ہوا جس پر گرمی سردی' گردوغبار وغیرہ کچھ نہ پڑی ہو' اس وقت کا نکلا ہوا جس کو پہلے کسی نے نہ چھوا ہو۔ اس کا بدلہ ملے گا جو اچھے کام دنیا میں کرتے تھے' ہر وقت لذت یادِ الٰہی رہے گی' فسق و فجور' لغو' بے ہودہ باتیں نہ ہوں گی' کوئی جھوٹی بات یا جھوٹی قسم' گالی گلوچ نہ سنے گا۔ مگر ہاں آپس میں پیار ومحبت کی باتیں ہوا کریں گی' جب ملاقات ہوگی تو آپس میں سلام سلام کی آوازیں آئیں گی' فرشتے ان کو سلام عرض کریں گے۔ رب رحیم وکریم سلام ورحمت تحفہ بھیجے گا۔

ف: ان کے خادم چھوٹی عمر کے لڑکے بنائے جائیں گے تاکہ ان کی بیویوں کو نامحرم بالغ مردوں کے سامنے نہ آنا پڑے نامحرموں سے جنت میں بھی پردہ ہوگا۔ مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ پردہ شرعی کا حکم جنت میں بھی ہے اور دنیا میں بھی عزت واحترام کا باعث ہوگا۔ اسلام میں پردہ عزت واحترام وشرافت کی نشانی مقرر کیا گیا۔ قرآن کریم میں ہے ''ذالک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین'' یعنی اس پردہ سے معلوم ہوگا کہ پردہ والی شریف ومحترم عورتیں ہیں تو غنڈے اور اوباش لوگ ان کو چھیڑیں گے نہیں۔ (پارہ ۲۲ رکوع ۵۔ فقیر قادری غفرلہ)

۲۷ تا ۴۰۔ اصحاب الیمین یعنی عام اہل جنت ان کا بھی کیا کہنا وہ بھی بڑے رتبہ والے ہیں' ان کے لیے بھی ہر طرح کی نعمت وسرور ہے وہ بیریوں کے سایہ میں عیش کریں گے۔ (سدر بمعنی درخت کنار جس میں کانٹے نہ ہوں بیری۔ بعض درخت ثمرہ کہتے ہیں) جن میں بجائے کانٹوں کے پھل بھرے ہوں گے' ہرے بھرے لہلہاتے پھل پھول سے لدے اور

الشِّمَالِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ

طرف والے تو بائیں طرف والوں کی کیا ہی بُری گت ہو گی O نہایت گرم ہوا اور کھولتے پانی میں O اور جلتے ہوئے دھوئیں کے

يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾

سائے میں ہوں گے O نہ وہ (سایہ) ٹھنڈا ہوگا نہ وہاں کچھ عزت ہو گی O کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نازونعمت عیش وعشرت میں تھے O

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۵ اَئِذَا

اور بڑا گناہ (یعنی شرک) بے دھڑک کرتے تھے اور اس پر اصرار کرتے تھے O اور کہتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور (گل

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

کر) مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور دوبارہ (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے O اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے) O

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۵ اِلٰى مِيْقَاتِ

(اے نبی!) آپ فرمائیے کہ بے شک ایک جانے ہوئے مقرر دن کی میعاد پر سب اگلے پچھلے ضرور اکٹھے کیے

يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ

جائیں گے O پھر بے شک تم اے گمراہ جھٹلانے والو! O ضرور تھوہر کے

کیلوں کے درختوں کے نیچے مزے اڑائیں گے جن کے گھر میں نہایت ترتیب سے تہ بہ تہ کیلے لگے ہوں گے۔ (''منضود'' مجتمع یا دائم) اور نہایت تازگی بخشنے والا سایہ ہوگا' ایک ایک درخت کا سایہ بہت دور تک پھیلا ہوگا یا مراد سایۂ عرش اعظم ہے۔ ''ممدود'' بمعنی دائم یعنی جنت میں دھوپ' تمازت' گرمی' آفتاب نہ ہوگی' پانی رحمت کا بہتا ہوگا' ساق عرش سے نکل کر ان پر گرے گا اور ہزاروں طرح کے میوے ہوں گے جن کی انتہا نہیں ہر وقت تیار مہیا۔ یہ نہیں کہ کسی موسم میں ہوں کسی میں نہ ہوں بلکہ جس وقت جس چیز کو جی چاہا وہ فوراً موجود ہوگا نہ کوئی روک نہ ٹوک آنکھ اٹھائی اور چیز حاضر۔ فرش ہوں گے نرم و نازک بلند ہوا میں معلق۔ ہم نے دنیا کی مسلمان عورتوں کو وہاں نئی پیدائش دی ہوگی بعد ازاں کہ مر کر خاک میں مل گئی ہوں گی مگر پھر نرم و نازک بن جائیں گی' ان کو کنواریاں خوبصورت اچھی خصلتوں اور اچھی عادتوں والا بنا دیا ہوگا' ناز و انداز والیاں کرشمہ والیاں خاوندوں کی عاشق خاوند ان کے معشوق ہم نشین' خاوند تینتیس (۳۳) برس کی عمر والے ہوں گے۔ یہ سب نعمتیں اصحاب یمین کے لیے ہیں۔ بہت سے اگلے گروہ اگلی امتوں سے اور بہت سے گروہ پچھلی امت سے یعنی امت مرحومہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے۔ بعض کہتے ہیں کہ دونوں گروہ اسی امت سے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب.

۴۱ تا ۵۶- تیسری قسم جو اصحاب شمال ہیں یعنی دوزخی ان کا کیا پوچھنا وہ تو نہایت ہی ذلت و خواری والے ہیں' ان کو کیا کچھ عذاب ہے' بہت ہی سخت عذاب ہے۔ کبھی سموم میں جائیں گے (سموم دوزخ کی لپٹ یا سانس یا سرد ہوا یا گرم لو)

مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ

پیڑ کے (کڑوے بدبودار) پھل کھاؤ گے O پھر اس سے اپنے پیٹ بھر لو گے O پھر اس پر سخت گرم کھولتا

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ

ہوا پانی پیو گے O پھر تم (اس کو) پیاسے اونٹوں کی طرح بدحواس ہو کر پیو گے O یہ قیامت کے دن کافروں کی ضیافت

الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

ہوگیO ہم نے ہی تم کو (پہلی بار) پیدا فرمایا پھر تم (دوبارہ زندہ ہونے کو) کیوں سچ نہیں مانتےO بھلا دیکھو تو وہ منی جس کو تم (رحم میں) ڈالتے ہوO

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ

کیا تم اس کا انسان بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں O ہم نے ہی تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور

کبھی حمیم میں یعنی کھولتا پانی اور سایہ ڈھونڈیں گے تو یحموم کا سایہ ملے گا یعنی کالا بدبودار دوزخ کا دھواں نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی نہ اس سے کچھ آرام ملے گا۔(''لا بارد ولا کریم'' ''ظل'' سے بھی متعلق ہے ''حمیم'' سے بھی یعنی پانی بھی نہ شیریں ہوگا نہ سرد) یہ سزائیں اس لیے ہوں گی کہ وہ دنیا میں قبل قیامت مترف تھے حد سے بڑھنے والے یعنی اسراف کرنے والے' یا یہ کہ عیش وعشرت میں عمر کاٹنے والے یا متکبر یعنی دین اسلام سے غرور کرتے تھے۔ اپنے آپ کو بہت بڑا بناتے تھے' اسلام قبول نہ کرتے تھے۔ حنثِ عظیم پر اصرار کرتے تھے یعنی بڑے سخت گناہ پر اصرار کرتے تھے یعنی شرک کرتے تھے باز نہ آتے تھے۔ بعض یمین غموس یعنی جھوٹی قسم زمانہ ماضی پر مراد لیتے ہیں یا یہ قسم کھاتے تھے کہ حشر ونشر سب خیالات ہیں کچھ نہ ہوگا۔ بطور تمسخر کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مر کر خاک میں مل جائیں گے' ہڈیاں پرانی ہو کر ریزہ ریزہ بن کر غبار سی ہو جائیں گے تو پھر بھی ہم زندہ ہو جائیں گے؟ یہ تو ہرگز نہ ہوگا۔ انبیاء کہتے تھے کہ بے شک ہوگا' تب وہ پوچھتے تھے کہ اسی طرح ہمارے باپ دادے پردادے سینکڑوں پشت اوپر پھر زندہ ہوں گے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ تم اور تمہارے باپ دادے کیا تم اولین اور آخرین خاص وقت معین ومعلوم ومکان مخصوص میں زندہ کر کے جمع کیے جاؤ گے جس کی ایک میعاد ہے یعنی روز قیامت۔ پھر تم اے انکار کرنے والو! اے راہ راست سے دور بھٹکے ہوؤ ایمان وہدایت سے بیزار اور خدا ورسول کی تکذیب کرنے والو یعنی ابوجہل وغیرہ وہاں جا کر یعنی دوزخ میں جب بھوک لگے گی تب درخت زقوم میں سے کھاؤ گے' لاچاری ومجبوری سے اسی سے پیٹ بھرو گے کہ جو اصل دوزخ میں اس کی جڑ ثابت ہے۔ جب پیاس لگے گی تو اس پر پینے کو کھولتا گرم' انتہا کا گرم پانی ملے گا تم اسی کو بہ مجبوری مثل ہیم کے پیو گے (یعنی مثل ان اونٹوں کے جن کو ہیم کی بیماری ہو جاتی ہے کہ کتنا ہی پانی چڑھائیں مگر سیراب نہ ہوں یا وہ اونٹ جس نے چنے کھا لیے ہوں کہ پھر اس کی پیاس مشکل سے بجھتی ہے یا ہیم وہ زمین جو مدت سے خشک پڑی ہوتی ہے اور نرم ہوتی ہے کہ سب پانی اس میں جذب ہوتا چلا جاتا ہے) یہ ان کی وہاں مہمانی ہوگی' تحفہ ملے گا' یہ کھانا پینا ملے گا بروز قیامت' بروز حساب کہ ان کے اعمال کی سزا ہی یہ ہے۔

۵۷ تا ۶۲- اے کافرو! اے اہل مکہ! کیا تم آپ پیدا ہو گئے ہرگز نہیں ہم نے تم کو پیدا کیا' پھر تم ہمارے کہنے کی تصدیق

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ

اور ہم اس سے بھی عاجز نہیں O کہ تم جیسے بدل کر اور پیدا کر دیں اور تمہاری صورتیں اور حالتیں ایسی بدل دیں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

جس کا تمہیں علم نہیں O اور بے شک تم پہلی بار کا پیدا کرنا جان چکے ہو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے (کہ وہ تم کو دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے) O

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

بھلا بتاؤ تو جو کچھ تم بوتے ہو O کیا تم اس کی کھیتی اگاتے ہو یا ہم اس کی کھیتی اگاتے ہیں O

کیوں نہیں کرتے' اپنے پیدا کرنے والے کا کہا کیوں نہیں مانتے' رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔ یہ تو بتاؤ تم عورتوں سے جو صحبت کرتے ہو اور نطفے شکم میں جا کر ٹھہرتے ہیں تو کیا تم ان کو لڑکا بنا لیتے ہو مرد اور عورت' شقی' سعید' خوبصورت بدرنگ وغیرہ وغیرہ سب تم اپنی خواہش سے کر لیتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ بے شک بے شک یہ سب ہمارے کام ہیں۔ ہم نے تم کو اور تمہاری اولاد کو نکالا۔ اب موت کا حال دیکھو کہ ہم نے پیدا کرنے کے بعد مار ڈالا وقت مقدور مقرر کر دیا ہے' کون آپ سے مرنا چاہتا ہے؟ کون زندگی کی تدبیریں نہیں کرتا مگر ہم نے تو موت ضرور مقرر کر دی ہے اور اس میں امیر وغریب اچھے برے سب کو برابر کر دیا ہے' سب مر کر ہمارے پاس آئیں گے۔ یا ''قدرنا'' بمعنی ''قسمنا'' ہو یعنی زمانہ کو تمہاری موتوں کے اعتبار سے تقسیم کر دیا ہے کہ کوئی آگے گیا کوئی پیچھے یوں ہی تار آنے جانے کا لگا ہے کوئی بچپن میں مر جاتا ہے کوئی جوانی میں کوئی بڑھاپے میں کوئی پچاس کی عمر میں کوئی اسی کی عمر میں کوئی سو کی یا کم وبیش۔ زمانے کا بھی حساب نہیں لکھا بلکہ جس وقت چاہا مار لیا پس جب زندگی کے ہم ہی مالک موت کے بھی ہم ہی تو تم ہم کو کیا عاجز کر سکتے ہو۔ ہم اس بات میں بھی مجبور نہیں کچھ عاجز نہیں کہ تم سب کے سب کو فنا کر دیں اور تمہارے بدلے اور لاکھوں گروہ ایسے پیدا کریں جو ہمارے فرماں بردار اطاعت شعار ہوں' خدا اور رسول کے ماننے والے ہوں اور تم کو دوبارہ زندگی ایسی دیں کہ جسے تم نہیں جانتے یعنی قیامت میں تمہاری صورتیں بدل کر تم کو اٹھائیں کہ کالے منہ' نیلی آنکھیں' بدرنگ' بدشکل۔ یا یہ کہ سور بندر کی شکل میں اٹھائیں یا یہ کہ تم کو وہاں لے جائیں جس کی تم تصدیق نہیں کرتے یعنی دوزخ تمہاری ارواح کو مرنے کے بعد اس میں داخل کریں۔ نشاۃ اولیٰ کے حالات وتغیرات تم دیکھ چکے ہو کہ تم پہلے معدوم تھے پھر ماؤں کے شکموں میں کیا کیا رنگ بدلے پھر دنیا میں آ کر کیا کیا زمانے دیکھے (یا نشاۃ اولیٰ سے مراد پیدائش آدم علیہ السلام ہو کہ اس سے پہلے کوئی آدمی نہ تھا) اور یہ سب باتیں خدا کی قدرت وحکم سے ہوئیں جب یہ باتیں اس کے حکم سے ہوئیں پھر دوبارہ پیدا کر دینا کون سا دشوار ہے۔ ان باتوں میں یقین کر کے تم سمجھتے کیوں نہیں اول آخر کا رنگ ملا کر دیکھو پہلے بھی نہ تھے بعد کو ہو گئے اب پھر نہ ہو گے پھر ہو جاؤ گے۔

۶۳ تا ۶۷۔ اے کافرو! اس کا تو حال بتاؤ جس کو تم بوتے ہو یعنی اناج گیہوں وغیرہ کیا تم ان کو اگاتے ہو' ان کو زمین چیر کر نکالتے ہو؟ ہم ہی مالک ہیں' ہم ہی اگانے والے ہیں' اگر ہم چاہیں تو کھیتی کو سوکھی گھاس کر کے خاک میں ملا دیں' کچھ پیدا نہ کریں' تب تم حیرت میں رہ جاؤ' مصیبت میں پڑ جاؤ اور سوائے باتیں بنانے کے اور کوئی حیلہ نہ کر سکو۔ یہی کہتے بنو کہ افسوس! ہم ٹوٹے میں

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

اگر ہم چاہیں تو اس کو روندا ہوا چورا کر دیں پھر تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤO کہ افسوس! ہم پر تاوان پڑ گیا (ہمارا مال ضائع ہو گیا)O

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ

بلکہ ہم (بدبخت) بے نصیب ہو گئے O بھلا بتاؤ تو سہی وہ (میٹھا) پانی جس کو تم پیتے ہو O کیا تم

اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ

نے اس کو بادل سے اتارا یا ہم اتارتے ہیں O اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری کر دیں

اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ

پھر تم (اس نعمت کا) کیوں شکر ادا نہیں کرتےO بھلا بتاؤ تو سہی وہ آگ جس کو تم سلگایا کرتے ہوO کیا تم نے اس کا درخت

اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً

پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں O ہم نے اس (آگ) کو (جہنم کی) یادگار بنایا

وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ ع ۲ ۳ ۱۵

اور مسافروں کے لیے کارآمد بنایاO تو (اے محبوب!) آپ اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کیجئے (اس کا شکر کرتے رہیے)O پھر مجھے

نقصان میں پڑ گئے' ہم تباہ ہو گئے' پیداوار جل گئی' خدا کا غضب اترا' ہم بدبخت محروم رہ گئے' ہم برے تھے ناکارہ تھے وغیرہ وغیرہ۔

۶۸ تا ۷۰- یہ بتاؤ کہ وہ میٹھا پانی لذیذ' خوشگوار جس کو تم پیتے ہو اور تمہاری زندگی کا اس پر دارومدار ہے' جانور اس سے جیتے ہیں' باغوں کو اس سے سیراب کرتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے اتارا ہے یا ہم نے اپنی قدرت کاملہ سے اتارا؟ وہ بھی ہمارے قبضہ میں ہے' اگر ہم چاہیں تو اس کو کڑوا کھاری بدمزہ گلے میں پھنسنے والا بنا دیں' افسوس اس پر بھی تم شکر نہیں کرتے اور خدا کی وحدانیت قبول نہیں کرتے۔

۷۱ تا ۷۴- یہ بتاؤ کہ وہ آگ جس کو تم جلاتے ہو اور اس پر تمہاری زندگی موقوف ہے اس کا ایندھن لاکھوں درخت تم نے پیدا کیے ہیں؟ تم نے ان درختوں میں جلنے کا مادہ رکھا ہے یا ہم نے پیدا کیے ہیں؟ ہم نے ہی آگ پیدا کی' ایندھن بنایا' پکانے کا طریقہ سکھایا' دنیا کی آگ کو آخرت کی آگ کی یادگار اور باعث عبرت بنایا اور مسافروں کا اسباب سفر کہ آگ کی ضرورت سفر میں بہت پڑتی ہے ("مقوی" مسافر زمین خالی یا بے یار و مددگار یا غریب جس کا کھیسہ روپیہ پیسہ سے خالی ہو یا عام نفع لینے والے) پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ شکر نعماء الٰہی بجا لاؤ' نماز پڑھو' توحید کو شائع کرو' اپنے بڑے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح کہو۔

بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ

قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں (یا تاروں کے ڈوبنے کی) (کیونکہ اس سے قدرت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں) O اور گر تم سمجھو تو

كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ

یہ بڑی قسم ہے O بے شک یہ عزت والا قرآن ہے O محفوظ دفتر میں لکھا ہوا O اسے صرف باوضو لوگ ہی چھوئیں O یہ سارے جہان

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ

کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے O کیا تم اس بات (کے یقین کرنے) میں سستی اور شک کرتے ہو O اور تم نے

تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾

(اس کو) جھٹلانا ہی اپنی روزی بنا لی ہے O پھر جب کہ جان گلے تک آ جاتی ہے O

وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا

اور تم اس وقت (اس کو) دیکھا کرتے ہو (پھر اس کو روک کیوں نہیں لیتے) O اور ہم تو تم سے تمہاری جان سے بھی زیادہ قریب ہیں لیکن تم

۷۵تا۸۲- مواقع نجوم کی قسم ہے یعنی نجوم وسورہ آیات قرآنیہ کے نزول کی (قرآن حضرت پر نجماً نجماً تھوڑا تھوڑا اترا ہے) اس کی قسم کھائی یا مواقع نجوم قرآنیہ سے اوقات نزول قرآن مراد ہوں یا مغارب نجوم آسمان مراد ہوں یعنی صبح ہوتے جو ستارے ڈوبتے ہیں یا ان کی راہیں) اور یہ قسم کچھ ہلکی نہیں اگر تم مانو اور سمجھو اور تصدیق کرو تو بڑی مرتبہ والی ہے۔ پس اتنی بڑی قسم ہے اس بات پر کہ یہ کتاب جو حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) لائے ہیں بڑی عزت وکرامت وشرف وحسن و بزرگی والا قرآن ہے خدا کا کلام ہے۔ جو کتاب مکنون میں یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے وہ لوح محفوظ جس کو سوائے پاک ومقدس لوگوں کے کوئی چھو نہیں سکتا یعنی ملائکہ کرام جو گناہوں سے مبرا ہیں اور معصوم ہیں (یا یہ کہ قرآن کو پاک لوگ چھوتے ہیں جن کی قسمت میں یہ برکت لکھی ہوتی ہے وہ قرآن پر عمل کرتے ہیں یعنی مس سے مراد عمل ہو) یہ رب العالمین کا پیغام یا اکرام ہے جو اس نے اپنے رسول پر اتارا ہے۔ اے اہل مکہ! اے کافرو! تم ایسی عظمت و برکت والی بات کی یعنی قرآن کی تکذیب کرتے ہو اور نصیحت نہیں پکڑتے اور تم نے اپنا رزق یعنی حصہ یہ ٹھہرا لیا ہے کہ ناشکری ہی کرو اور نعمتوں کا اقرار نہ کرو کبھی قرآن کی تکذیب ہے کبھی یہ دعویٰ ہے کہ بارش ستاروں کے اترنے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ کہتے تھے کہ سقینا بنو فلاں یعنی فلاں ستارے کے فلاں برج میں فلاں منزل میں جانے کے باعث مینہ برسا اور رب الارباب مسبب الاسباب مولا و مالک کو بھول گئے تھے۔

۸۳تا۸۷- اے کفار! اگر تم تکذیب میں صادق ہو اور یہ بات صحیح ہے کہ موت وحیات اتفاقی چیزیں ہیں اور تم کو کچھ ملامت عذاب سرزنش نہ ہوگی حساب نہ لیا جائے گا حشر نشر نہ ہوگا زندگی وموت کسی کے قبضہ میں نہیں تو جب وقت آ پہنچتا ہے اور روح گلے میں آ کر اٹک جاتی ہے دم ٹوٹ جاتا ہے اور تم سے بجز اس کے کہ چپ چاپ دیکھتے رہو اور کچھ نہیں ہو سکتا' آنکھوں

تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ

دیکھتے نہیں (تمہارے دل کی آنکھیں پھوٹی ہیں) O پھر اگر (تم کسی کے محکوم نہیں اور) تم کو (تمہارے اعمال کا) بدلہ ملنے والا نہیں O تو پھر تم اس جان کو

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ

لوٹا کیوں نہیں لاتے اگر تم (اس خیال میں) سچے ہو O پھر اگر وہ (مرنے والا اللہ کے) مقربوں میں سے ہے O تو (اس کے لیے)

رَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾

راحت و آرام اور خوشبوئیں ہیں اور عیش کے باغ ہیں O اگر وہ (مرنے والا) دائیں طرف والوں میں سے ہے O

سے عزیزوں، پیاروں، دوستوں کا جان توڑنا دیکھتے ہو اور اس کے آس پاس گھر کے سب اکٹھے بیٹھتے ہو کہ کب جان نکلے گی اس وقت تم اس کی جان روک کیوں نہیں لیتے اور پھر لوٹا کیوں نہیں لاتے۔ اگر تم اپنے ان بے ہودہ دعووں میں سچے ہو کہ یہ سب تدبیر کا کارخانہ ہے، آدمی خود مختار ہے، عالم کا بندوبست کسی کے ہاتھ میں نہیں اور سارے جہان کا کوئی مالک نہیں تو اپنی تیز عقلوں اور چلتی ہوئی تدبیروں سے مرتے ہوئے عزیز قریب کو پھر لوٹا کیوں نہیں لیتے، کوئی حیلہ چالاکی کا کیوں نہیں چلاتے۔ تم لاکھ فکریں کرو مگر جب وقت آ پہنچا پھر کہاں ٹلتا ہے پس ضرور کوئی ہر شخص کا ایسا وقت معین کر دینے والا ہے کہ پھر دم بھر مہلت نہ ملے وہی خدا ہے، اسی کے ہاتھ سارا جہان ہے، وہی سب کا مالک ضرور حساب کتاب لے گا۔ جس وقت تم اس مرنے والے کے آس پاس محبت سے گھر کر بیٹھے ہوتے ہو اور حادثہ موت کا انتظار کرتے ہو تو اس وقت ہم تم سے زیادہ اس شخص کے قریب و نزدیک ہوتے ہیں۔ یعنی باعتبار علم و قدرت کے ہم سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ یا اس سے مراد ملک الموت اور ان کے پیادے ہیں مگر تم ملک الموت اور ان کے مددگار فرشتوں کو دیکھ نہیں سکتے۔

۸۸ تا ۸۹- جب مرنے والا مر جاتا ہے اور اس جہان سے گزر کر دوسرے گھر میں پہنچتا ہے تو جو اس گھر میں کیا گیا اسی کا بدلہ پاتا ہے، اگر خدا کا مقرب دربار و مقبول بارگاہ ہوتا ہے، جنت عدن کا مستحق ہوتا ہے تو اس کے لیے کیا کمی ہے، قبر میں بھی عیش آرام نعمت ہے (''روح'' بفتح را و بضم دونوں ہے بمعنی راحت و نعمت) اور جب قبروں سے نکلیں گے تو جنت میں ریحان یعنی خوشبودار پھول میوے طرح طرح کے رزق ملیں گے اور وہ جنت نعیم ملے گی جو کبھی فنا نہ ہوگی۔ (روح قبر میں ریحان جنت میں)۔

۹۰ تا ۹۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر وہ اصحاب یمین سے ہوتا ہے (کل اہل جنت اصحاب الیمین ہیں) اصحاب الیمین عام ہے اور مقربین خاص۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ سلام یعنی سلامت رہ، خوش رہو، تو اہل جنت سے ہے یعنی ان کو سلامتی ہے ہر غم و الم سے اور امن ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات بخشی ہے۔ یا ''لک'' خطاب حضرت سے ہو یعنی اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خوش ہو جائیے اہل جنت کا حال دیکھ کر اور ان کو سلامتی میں دیکھ کر۔ یا یہ کہ جب حضور جنتی کو دیکھیں گے تو سب اہل جنت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کریں گے کیونکہ حضور ہی کی طفیل سب اولین اور آخرین کو جنت نصیب ہوئی لہٰذا آپ کا شکریہ ادا کریں گے اور خادمانہ سلام عرض کریں گے۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

تو (اے نبی!) دائیں طرف والوں کا آپ پر سلام ہو (کہ آپ ہی کے وسیلے سے ان کو یہ مرتبہ ملا) O اور اگر وہ (مرنے والا) جھٹلانے والوں

الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا

گمراہوں میں سے ہے O تو (اس کے لیے) کھولتے پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسنے کی ضیافت ہے O یہ جو بیان کیا گیا ہے

لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ ع ۳

بے شک وہ کامل یقینی بات ہے O تو (اے نبی!) آپ اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی پاکی بیان کیجئے O

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	آیاتها ۲۹ رکوعاتها ۴

سورۂ حدید مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انتیس آیات' چار رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے O

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لیے ہے' وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز

۹۲ تا ۹۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر وہ مرنے والا کم بخت کافر ہوتا ہے جو خدا اور رسول کو جھٹلاتا تھا' ایمان سے گمراہ تھا تو تحفہ زقوم وحمیم کا پیش ہوتا ہے' ان چیزوں سے مہمانی ہوتی ہے اور قیامت میں دوزخ میں جا کر جلے گا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ باتیں ضرور ہو کر رہیں گی۔ قطعی ضروری ہیں' حق الیقین ہیں۔ لہٰذا آپ بڑے عزت والے اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح پڑھیے اور خود توحید پر برقرار رہیے اور سارے جہان میں اس کی توحید پھیلایئے اور تبلیغ کیجیے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی ومحافظ ہے۔

سورۃ الحدید

۱ تا ۳- خدا کے نام کی سب آسمان وزمین کی مخلوقات ہر ہر ذرہ قطرہ قطرہ تسبیح پڑھتے ہیں' اس کا ذکر کرتے ہیں' اس کے فرمانبردار بندے ہیں' وہ بڑی عزت بڑے رتبہ والا ہے' دشمنوں سے بدلہ لینے والا ہے' اپنے قضاء وقدر کے کارخانے میں بڑی حکمت والا ہے' اس نے یہ حکم دے دیا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ تمام آسمانوں زمینوں کی حکومتیں اسی کی ہیں' اصل مالک وہی ہے' آسمان کے خزانے بارش وغیرہ زمین کا خزانہ نباتات وغیرہ سب اسی کی مخلوق ومملوک ہیں' وہی زندگی وموت کا مالک ہے' دنیا میں مارے گا قیامت میں جلائے گا' وہ ہر بات پر قادر ہے' جو چاہے موت یا زندگی دم بھر میں کر دے یعنی سب ممکنات اس کے مقدور ہیں۔ وہی اول ہے یعنی ہر شئے سے اول قدیم ازلی ہے وہی آخر ہے یعنی دائم ابدی ہے' ہر شئے سے اس کا جلوہ آشکارا اور اس کا نور ہویدا ہے' ہر شئے میں اس کی تجلی مخفی ہے' وہ ہر شئے کا عالم ہے۔ الاوّل "حی" قدیم ازلی ہر شئے سے پہلے ہے'

شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَهُوَ

پر قادر ہے O وہی سب سے پہلے اور سب سے آخر ہے اور (اپنے دلائل قدرت سے) ظاہر ہے اور (اس کی حقیقت عالم سے) پوشیدہ ہے

بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ

اور وہ سب کچھ جانتا ہے O اسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش

سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ

پر (اپنی حکومت کا) غلبہ فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور

وَمَا یَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعۡرُجُ فِیۡهَا ؕ وَهُوَ مَعَکُمۡ

جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے اور جو کچھ آسمانوں سے اترتا ہے اور جو کچھ ان میں چڑھتا ہے

اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ

وہ سب جانتا ہے اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ (اپنے علم وقدرت سے) تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے O آسمانوں اور زمین

وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵﴾ یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّهَارِ

کی بادشاہی اسی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹتے ہیں (سب کا خالق وہی ہے) O وہی رات کو دن کے حصے میں

جتنی اشیاء زندہ موجود ہیں ان سب کا زندہ اور موجود کرنے والا وہی ہے' الاخــر حی باقی دائم ابدی۔ ہر شئے کا مارنے والا اور فنا کرنے والا خود باقی رہنے والا۔ الظاھر: ہر شئے پر غالب۔ الباطن: ہر چھپی ہوئی چیز کا عالم ہے' الاول: وہ خود بخود اپنے آپ ہے' ہمیشہ سے موجود ہے بے کسی کے مقدم کیے ہوئے۔ الآخر: خود بخود دائم اور باقی ہے بے کسی کے باقی رکھے ہوئے۔ الظاھر: سب پر خود بخود غالب ہے بے کسی کے غالب کیے ہوئے۔ الباطن: سب کا عالم ہے بے کسی کے بتلائے ہوئے۔ الاول: سب سے اوّل اور اوّلوں کا اوّل کرنے والا' آخر سب کے آخر اور آخروں کا آخر کرنے والا' ہمیشہ سے ہمیشہ تک رہنے والا' سارے عالم کا حال جاننے والا اور اپنے قبضہ میں رکھنے والا دائم' اس کو نہ موت ہے نہ فنا نہ زوال' وہ جامع جمیع صفات کمال ہے ''ھــو الظاھر الباطن العلیم المتعالی القدوس العلی العظیم'' وہ اول و آخر ظاہر و باطن ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۴ تا ۶- وہی تو ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کر ڈالا (سب سے پہلے اتوار کا دن اور ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر۔ آخر کا دن جمعہ کا) پھر عرش پر غلبہ کیا اور اس پر جلوہ افروز ہوگیا (یہاں تک کہ عرش اعظم اس کی تجلی سے لبریز ہوگیا) جیسا کہ اس کی شان کے مناسب تھا۔

ف: آیات صفات متشابہات کے معانی ظاہرہ قطعاً یقیناً مراد نہیں ہوتے ہیں حقیقی بیٹھنا اترنا وغیرہ یہ لوازم جسمیت سے ہیں یا ان میں تاویل کرنی چاہیے یا ان کے علم و معنی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا چاہیے' یوں کہنا چاہیے کہ ان کی حقیقی مراد

يُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾ آمِنُوا

لاتا ہے اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے اور وہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے O (اے لوگو!) اللہ

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ

اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان نعمتوں میں سے جن میں اللہ تعالیٰ نے تم کو اوروں کا قائم مقام کر دیا ہے

فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ وَمَا لَكُمْ لَا

کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ان کے لیے بڑا ثواب ہے O اور (اے لوگو!)

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ

تم کو کیا ہوا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ یہ رسول کریم تم کو بلا رہے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ یا اس کے بتانے سے اس کے رسول۔ اور ان پر بلا کیف ایمان لانا چاہیے' ان کے حق ہونے کا اعتقاد رکھنا چاہیے۔ یا یہ باتیں باعتبار ان صفات فعلیہ کے ہوں جن میں تغیر ممکن ہے یعنی عیون و تجلیات کے اطلاق ہوتی ہیں' اس کی ذات پاک ہر شئے سے متعالی و برتر ہے۔ یعنی اس کی ذات و صفات بے مثل ہیں' وہ ہر شئے کو جانتا ہے جو غیبی چیزیں زمین میں گھستی ہیں اور جو اس سے نکلتی ہیں اور جو آسمان سے اترتی ہیں اور جو اس میں چڑھتی ہیں (زمین میں داخل ہوتی ہیں جیسے بارش و خزانے' اور مردے۔ زمین سے نکلتے ہیں گھاس' درخت' پانی کے خزانے۔ آسمان سے اترتا ہے رزق' بارش' فرشتے' مصیبت و نعمت' آسمان پر چڑھتے ہیں فرشتے اور بندوں کے اعمال اور دعائیں وغیرہ وغیرہ) تم کہیں بھی ہو وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے۔ دریا میں پہاڑوں میں' اس کا علم ہر ذرہ کو محیط ہے' تم جو خیر و شر کرتے ہو اس کو سب علم ہے' وہ ہر شئے کو دیکھتا ہے۔ آسمان و زمین کا مالک ہے' کل خزانے کل حکومتیں اسی کی ہیں اور انجام کار سب اسی کی طرف لوٹ کر چلے جائیں گے۔ وہی تو کبھی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے کبھی رات کو دن میں' جس سے گرمی جاڑا اختلاف فصول و مواسم پیدا ہوتا ہے وہ دلوں کے ارادوں' خیالوں' وسوسوں ہر خیر و شر کا جاننے والا ہے۔

۷ تا ۸۔ اے اہل مکہ! خدا اور رسول پر ایمان لاؤ' تصدیق کرو' خدا نے جس مال کا تم کو مالک ظاہری کر دیا وہ منتقل ہوتا ہوا تم تک پہنچتا ہے' تم خلیفہ اور خازن مقرر ہوئے اس میں سے خدا کی راہ میں خالصاً لوجہ اللہ صرف کرو' صدقہ و خیرات دو' جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں اور اپنا مال خدا کی راہ میں صرف کرتے ہیں ان کو نفع عظیم و ثواب کثیر جنت میں ملے گا۔ اے اہل مکہ! کیا وجہ ہے کہ تم ایمان نہیں لاتے حالانکہ سب اسباب تصدیق و تسلیم مہیا ہیں' رسول تشریف لائے ہیں' معجزے ظاہر ہوتے ہیں' وہ تم کو طرح طرح سے توحید کی طرف بلاتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ' اس کی توحید اختیار کرو حالانکہ خدا نے تم سب سے ازل میں عہد بھی لے لیا تھا کہ ضرور ایمان لانا' اس وقت تم نے مانا تھا عہد قبول کیا تھا اب اس کے منکر ہو رہے ہو۔ اگر کسی سبب سے مسلمان ہو سکتے ہو تو ان اسباب سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتے ہیں' اگر لانا ہے تو ایمان لاؤ تمہارے لیے کوئی عذر کا موقع نہیں چھوڑا گیا ہے۔

اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى

اور بے شک اللہ تعالیٰ تم سے پہلے ہی (روزِ اول میں) عہد لے چکا ہے اگر تم کو یقین آئے O وہی (اللہ) ہے جو اپنے بندے (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ

پر کھلی کھلی آیتیں نازل فرما رہا ہے تاکہ وہ تم کو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (اسلام کی) روشنی کی طرف لے جائے

اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بے شک اللہ تم پر بڑا عنایت فرمانے والا مہربان ہے O اور تم کو کیا ہو گیا ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ

کرتے ہو حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے (اسی نے تم کو سب کچھ عطا فرمایا ہے) (اے لوگو!) تم میں سے کوئی ان کے برابر

مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ

نہیں ہوسکتا جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ (اللہ کے نزدیک) مرتبے میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنہوں نے فتح (مکہ) کے بعد

اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

خرچ کیا اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ تعالیٰ جنت کا وعدہ فرما چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے (اس نے اپنے علم ازلی کے

۹- وہی خدا جو ہر بات کا مالک ہے تم کو بلاتا ہے اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! پر مقدس روشن ظاہر آیتیں اتار رہا ہے جو کھلی ہوئی نصیحتیں ہیں اور اوامر ونواہی حلال وحرام دلائل قاہرہ پر شامل ہیں اس لیے اتارتا ہے کہ تم کو قرآن کی نصیحتوں اور رسول کی دعوت کے اثر سے تاریکیٔ جہل وکفر سے روشنیٔ ایمان وعلم کی طرف نکالے اور اے بندو! اللہ تم پر بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے کہ ایسا اپنا محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! رحمۃ للعٰلمین بھیجا یا یہ خطاب ''لیخرجکم'' مسلمانوں سے ہے بمعنی ''اخرجکم'' یعنی اے مسلمانو! تاکہ تم کو کفر سے نکال کر ایمان پر قائم رکھے۔

۱۰ تا ۱۱- اے مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا جو تم اللہ کی راہ میں سچے دل سے خرچ نہ کرو گے حالانکہ تم جانتے ہو کہ جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے سب فنا ہو جائے گا تم بھی فنا ہو جاؤ گے جو خرچ کر کے ثواب لینا ہو تو ابھی لے سکتے ہو سب مر جائیں گے ہر چیز کا وارث اور ہمیشہ پائندہ وہی ہے تم سب اسی کی طرف لوٹ کر اپنے اعمال سمیت جاؤ گے اسی کا مال اسی کی راہ میں تم خرچ کرو اور وہ تم کو ثواب دے۔ ضرورت کے وقت راہ خدا میں خرچ کرنا اعلیٰ مرتبہ ہے پس تم میں سے جنہوں نے قبل فتح مکہ خدا کی راہ میں خوب خرچ کیا اور اس وقت میں دشمنوں کا مقابلہ کیا اور حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیا کہ وہ وقت سخت ضروری اسلام کی مدد کرنے کا تھا وہ لوگ ایسی صفت والے ان لوگوں سے جنہوں نے قبول اسلام میں تاخیر کی بعد فتح مکہ مسلمان ہوئے جبکہ ضرورت کم ہوگئی خرچ کیا اور دشمن سے محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہو کر لڑے کہیں

تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۰﴾ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا

مطابق وعدہ فرمایا ہے اس کے علم میں غلطی ناممکن ہے)O کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو خوش دلی سے اچھا قرض دے (اس کی راہ میں خرچ کرے)

فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَ لَہٗۤ اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ ﴿۱۱﴾ یَوۡمَ تَرَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کو دوگنا کردے (اس کو دوگنا ثواب دے) اور اس کے لیے عزت کا اچھا بدلہ ہے O (اے نبی!) جس دن آپ ایمان دار

الۡمُؤۡمِنٰتِ یَسۡعٰی نُوۡرُہُمۡ بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ بِاَیۡمَانِہِمۡ بُشۡرٰىکُمُ

مردوں اور ایمان دار عورتوں کے آگے اور ان کے دائیں طرف ان (کے ایمان) کا نور دوڑتا ہوا دیکھیں گے (اور ان سے کہا جائے گا:) آج تمہاری

الۡیَوۡمَ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ ذٰلِکَ ہُوَ

سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے، یہی

الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۲﴾ یَوۡمَ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیۡنَ

سب سے بڑی کامیابی ہے O جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ایک نظر ہماری طرف دیکھو

فضیلت ومرتبہ وثواب میں بڑھ کر ہیں۔''اولئک اعظم درجۃ'' بالخصوص حضرت صدیق اکبر کی شان میں نازل ہوئی کہ سب سے پہلے ایمان لائے اور ابتداء اسلام میں اسلام کو جو نفع پہنچایا وہ کسی نے نہ پہنچایا جبکہ ضرورت شدیدہ تائید اسلام کی تھی، خدا کی راہ میں اس وقت میں سب مال خرچ کر ڈالا، دشمنوں سے طرح طرح کے مقابلے کیے اور اللہ نے دونوں گروہوں سے یعنی قبل فتح و بعد فتح خرچ کرنے والوں سے جنت واحسان کا وعدہ کیا ہے۔ اے مسلمانو! تم جو کام کرتے ہو، صدقہ دیتے ہو خدا کو ہر بات کی خبر ہے۔ اے مسلمانو! تم میں کون ہے جو صدقہ دے خیرات کرے، وہ مال ضائع نہ ہوگا خدا کے پاس امانت رہے گا بلکہ وہ دینا مثل قرض حسنہ ہے کہ خالص سچی نیت سے خدا کو قرض دیتا ہے، خدا اس کو قبول کرتا ہے اور ثواب دگنا چوگنا بڑھاتا چلا جاتا ہے دس گنا سے سات سوگنا لاکھ گنا تک بلکہ اپنی رحمت سے جہاں تک چاہتا ہے بڑھاتا ہے تو ایسے شخص کو خدا کے پاس اجر کریم ثواب احسن ہے جنت میں۔

۱۲- یہ آیت ابوالدحداح کی شان میں اتری ہے، اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! بروز قیامت مسلمانوں کا حال دیکھنا وہ مرد اور عورتیں جو سچے دل سے تصدیق کرتے ہیں کہ ان کا نور ایمان اعمال صالحہ ان کے سامنے اور سیدھی الٹی طرف جلوے دکھاتا ہوا دوڑتا ہوا چلتا ہوگا یعنی جب پل صراط پر گزریں گے تو نور کی مشعلیں روشنی دکھائیں گی، فرشتے چاروں طرف سے دل بڑھاتے ہوں گے، خوشخبریاں، مبارکبادیاں دیتے ہوں گے کہ لو اب چل کر جنتوں میں داخل ہو جاؤ، وہ جنتیں جن کے مکانوں اور درختوں کے نیچے شراب وشہد وآب خوشگوار شیریں کی نہریں رواں ہوں گی اور وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے، یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی خوش قسمتی کامیابی وفتح مندی اور نصیبہ وری ہے کہ جنت ملی دوزخ سے بچے۔

۱۳ تا ۱۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! مخلصوں کا تو یہ حال ہوگا کہ گھوڑے اڑاتے روشنی میں مزے سے گزر جائیں

اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ

(یا ذرا ٹھہرو) تاکہ ہم تمہارے نور سے کچھ لے کر فائدہ حاصل کریں' ان سے کہا جائے گا: اپنے پیچھے لوٹو تو وہاں روشنی تلاش

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ

کرو (جب وہ لوٹیں گے) تو فوراً ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا' اس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی اور

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝۱۳ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا

اس کے باہر کی طرف (یعنی منافقوں کی طرف) عذاب ہوگا○ (عذاب دیکھ کر) منافق مسلمانوں کو پکار کر کہیں گے کہ (اے مسلمانو!) ہم تمہارے ساتھ نہ

بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ

تھے؟ (پھر تم رحمت میں اور ہم عذاب میں کیوں ہوئے) مسلمان (جواب میں) کہیں گے: کیوں نہیں (تم بظاہر ہمارے ساتھ تھے) لیکن تم نے خود اپنی جانوں کو

الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۱۴ فَالْيَوْمَ

فتنہ میں ڈالا' تم (مسلمانوں پر مصیبت آنے کا) انتظار کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے میں) شک کرتے تھے اور بے جا آرزوؤں اور جھوٹی طمعوں نے تم کو

گے' منافق جو دنیا میں ظاہر میں مسلمان بنے تھے اور دل میں کفر تھا وہ مرد عورتیں کچھ دور تو مسلمانوں کی روشنی میں چلیں گے مگر جبکہ مسلمانوں کی روشنی آگے چلی جائے گی اور خود ان کے پاس روشنی نہ ہوگی اندھیرے میں بھٹکنے لگیں گے' چیخ چیخ کر مسلمانوں کو پکاریں گے کہ خدارا ذرا تو انتظار کرو' ہم کو بھی اپنے ساتھ لے لو' ہم اندھیرے میں مر رہے ہیں' ذرا روشنی اپنی دکھا دو کہ ہم بھی اجالے میں آ لیں تمہارے واسطہ سے پل صراط عبور ہو جائے۔ ان سے کہا جائے گا یعنی اللہ فرمائے گا یا فرشتے یا مسلمان کہ اب وہ وقت نہیں کہ ایک ایک کی روشنی پا سکے' پیچھے لوٹ جاؤ جہاں سے ہم روشنی لائے تھے وہیں سے تم بھی لے آؤ (یا تو یہ مطلب ہے کہ دنیا میں واپس جاؤ اور ایمان لاؤ' عمل صالح کرو' روشنی لے کر یہاں آؤ' یعنی بطور تمسخر کہ قیامت کی روشنی بغیر دنیا کے نیکی کیے مل نہیں سکتی اور قیامت سے پھر دنیا میں نہیں آ سکتے۔ پس یہ مطلب ہوا کہ اب مایوس ہو جاؤ یا یہ کہ جہاں ہم کو اعمال صالحہ کے بدلے یعنی موقف میں روشنی ملی تھی وہاں جا کر لے لو۔ غرض بطور استہزاء یہ بات الٹی کہی جائے گی' جس طرح وہ دنیا میں مسلمانوں کو فریب دیتے تھے اس کا بدلہ ملے گا کہ ظاہر ایمان کرتے تھے اور دل میں کفر بھرا تھا' وہ مجبوراً اس امید پر کہ کہیں روشنی ملے واپس جائیں گے) اس وقت ان کے اور مسلمانوں کے درمیان میں ایک دیوار قائم کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ لگا ہوا ہوگا' اس احاطہ دیوار کے اندر جنت کی بہار ہوگی باہر جس طرف منافق ہوں گے تحت عذاب ہوگا' نار ہوگی۔ جب دیکھیں گے کہ مسلمان مزے میں جنت میں جا رہے ہیں اور یہ باہر کھڑے منہ تک رہے ہیں بلکہ قریب ہے کہ عذاب میں پھنس کر چیخیں گے' پکاریں گے کہ مسلمانو! ہم کو کیوں آفت میں چھوڑے جاتے ہو' ہم بھی تو مسلمان ہی ہیں' تمہارے بھائی بند ہم مذہب ہیں۔ وہ کہیں گے کہ یہ ضرور تم ظاہر میں مسلمان تھے مگر آج تو دن دلوں کے دیکھ بھال کا ہے' تم نے کفر چھپایا' یا دل سے کفر کیا' اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا۔ میرے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) اور

لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ

دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا (یعنی موت) اور تم کو اللہ تعالیٰ (کے حکم پر چلنے) سے اس بڑے فریبی شیطان نے غافل اور مغرور رکھا O تو آج

هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑮ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ

نہ تم سے کچھ فدیہ لیا جائے گا اور نہ کھلے ہوئے کافروں سے تم سب کا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہاری ساتھی ہے اور کیا ہی بُری جگہ لوٹنے کی ہے O کیا ایمان داروں

تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا

کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس کلام برحق کے لیے جو اللہ نے نازل کیا جھک جائیں (اور اس کو سن کر لرز جائیں) اور

كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

مسلمان اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر مدت دراز گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے

مسلمانوں کے ہلاک ہونے کا انتظار کیا' یہی دن گنتے رہتے تھے کہ کب مسلمان شکست کھائیں' ہلاک ہوں تو ہم پھر کفر ظاہر کریں اس عداوت کا آج بدلہ مل رہا ہے' تم ہمیشہ شک میں گرفتار رہے کبھی تصدیق نہ کی' کتاب و رسول کو سچا نہ جانا' جھوٹے خیالات بے ہودہ ناکارہ وسوسوں اور آرزوؤں میں ہمیشہ عمر بھر مبتلا رہے' کبھی دل میں ندانہ آئی یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آن برابر ہوا' موت کا فرشتہ سر پر موجود ہو گیا بغیر توبہ کیے کفر ہی پر مر گئے' تم کو خدا کی اطاعت اور اسلام لانے سے غرور نے روکا کیوں کہ تم کو دنیا کے مال اپنی عقل و تدبیر پر گھمنڈ تھا (''غرور'' بفتح شیطان اور بضم وساوس واباطیل) جب کفر پر موت ہوئی تو پھر کچھ کارآمد نہیں۔ اب آج کے دن کوئی تدارک ہو ہی نہیں سکتا نہ تم منافقوں سے نہ ان کافروں سے جو ظاہر ظہور کفر کرتے تھے نہ کوئی فدیہ لیا جائے گا کہ کچھ دے کر چھوٹ جاؤ نہ کوئی حیلہ کارگر ہو گا' اب تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے' وہی تمہارا ٹھکانہ اور پناہ کی جگہ ہے' وہ تمہاری خوب خبر لے گی' وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ سب کافر اپنے اپنے ٹھکانے پہنچیں گے' اپنے اپنے ساتھی شیطان کے ساتھ اور اپنے سب ساز و سامان کے ساتھ' کھانا زقوم ہو گا' پانی حمیم کا' دوزخ کی آگ پوشاک دوست یار ہمدم مونس سانپ بچھو پڑوسی کافر و شیطان ہوں گے۔

۱۶- نام کے مسلمان جو فقط ظاہر میں ایمان لائے ہیں کیا انہوں نے مذہب مقدس اسلام کی خوبیاں نہیں دیکھیں' کیا انہوں نے رسول کے حالات میں غور نہیں کیا' کب تک یہ لوگ نفاق چھپائیں گے' اتنی باتیں سب ہو گئیں مگر کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل بھی خالصاً لوجہ اللہ اسلام قبول کریں' اللہ کا ذکر کریں' اس کے احکام مانیں' بہت روشن اور مقدس کتاب قرآن جو یقیناً حق ہے اور معرفت جبرائیل کے رسول پر اترا اس کی آیات وعدہ وعید سے امر و نہی' حلال و حرام' وعظ و نصیحت اور خدا کی وحدانیت کے ذکر سے ان کے دل بھڑک اٹھیں' نرمی و عاجزی' خلوص و محبت' حلاوت و ایمان' ذوق و شوق' خضوع و خشوع ان کے دلوں میں بھر جائے اور یہ ان جیسے نہ ہو جائیں جو ان سے پہلے کتاب والے تھے یعنی یہود کی طرح نہ ہو جائیں کہ ان کو علم توریت ملا تھا' رسول (علیہ السلام) کے آنے سے پہلے ان پر توریت اتری تھی' جب ان کی عمریں زائد ہو گئیں' مال و منال ہاتھ لگا نفس کی آرزوؤں اور ناجائز خواہشوں نے آ کر گھیر لیا' دل کی نرمی نکل گئی' ایمان کی لذت جاتی رہی'

قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحۡىِ الۡاَرۡضَ

اور ان میں بہت سے تو نافرمان (بدکار) ہی ہیں O (اے لوگو!) جانو بے شک اللہ تعالیٰ ہی زمین کو اس کے مرنے

بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ

(خشک ہونے) کے بعد زندہ (اور سرسبز) کرتا ہے بے شک ہم نے تمہارے لیے (اپنی) آیات کھول کر بیان فرمادیں تا کہ تم (سمجھو اور) عقل سے کام لو O بے

الۡمُصَّدِّقِيۡنَ وَالۡمُصَّدِّقٰتِ وَاَقۡرَضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا

شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو خوش دلی سے قرض دیا (اس کی راہ میں خرچ کیا)

يُّضٰعَفُ لَهُمۡ وَلَهُمۡ اَجۡرٌ كَرِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ

ان کے لیے دو گنا ثواب ہے اور ان کے لیے عزت والا ثواب ہے O اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے وہی صدیق

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيۡقُوۡنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ

کامل (سچے) ہیں اور اپنے رب کے دربار میں (دوسروں پر) گواہ ہوں گے ان کو ان کا بدلہ

وَنُوۡرُهُمۡ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ

اور نور ملے گا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی

سخت دل ہو گئے اپنے دین و پیغمبر یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ان کے دین کی مخالفت کرنے لگے' ان میں اکثر فاسق نافرمان ہیں یعنی کافر۔ ان کی تقدیر میں کفر لکھا ہے یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے وہ سب کافر دوزخی ہیں وہ جان بوجھ کر حضور پر ایمان نہیں لاتے ہیں۔

۱۷- اے آدمیو! سمجھو اور غور کرو کہ تم اور تمہاری زندگی موت تمہاری روزی سب خدا کے ہاتھ ہے' زمین جب مر جاتی ہے' خشک قحط زدہ ہو جاتی ہے تو اپنی قدرت سے اس کو زندہ کر دیتا ہے یونہی تم کو تمہارے مرنے کے پیچھے اپنی بارش زندگانی سے زندہ کر دے گا' خدا کی قدرت کے آگے یہ بات دور کیا ہے' ہم نے تو قدرت کی دلیلیں خوب کھول کر واضح کر دیں اس لیے کہ تم سمجھو اور مرنے کے پیچھے اٹھنے کی تصدیق کرو۔

۱۸ تا ۱۹- بے شک جو مسلمان مرد سچے دل سے خدا کی راہ میں صدقہ دیتے ہیں اور جو مسلمان عورتیں اللہ کو قرض حسنہ دیتی ہیں یعنی دنیا میں نفع ملنے کی یا کسی سے خدمت لینے کی طمع نہیں ہوتی ہے نام آوری مقصود نہیں ہوتی ہے خلصاً مخلصا القلب صرف اللہ کی خوشی کے لیے دیتے ہیں تو ان کا دیا ان کے لیے دونا دیا جائے گا یعنی دگنا چوگنا ہزار گنا جتنا اللہ چاہے گا عطا فرمائے گا' ان کو قیامت میں اجر کریم ملے گا بہت اچھا عمدہ مبارک ثواب۔ جو لوگ اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے خواہ وہ کسی امت کے ہوں ان کو مرتبہ صدیقوں کا مل گیا' وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھے جاتے ہیں' وہ خدا کے پاس شہدا ہیں یعنی انبیاء

ع ۹ ۱۸

الْجَحِيْمِ ⑲ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ

دوزخی ہیں O جان لو کہ (کفار کے لیے) دنیا کی زندگی صرف کھیل کود اور

تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ

آرائش اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر فخر اور زیادتی چاہنا ہے

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ

اس بارش کی طرح ہے جس کا اگایا ہوا سبزہ کھیتی کرنے والوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے پھر وہ سوکھ جاتا ہے تو تُو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر

حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

وہ چورا چورا ہو جاتا ہے (کفار کی دنیا ہی یوں تباہ ہو جاتی ہے) اور (دنیا پر فریفتہ ہونے والوں کے لیے) آخرت میں سخت عذاب ہے اور (خدا پرستوں کے لیے)

وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ⑳ سَابِقُوْٓا

اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اس کی خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو صرف ایک دھوکے کا اسباب و سامان ہے O (اے مسلمانو!) تم (دنیا پر

کرام کی گواہی دیں گے ان کو ثواب عظیم ملے گا اور ان کا نور پل صراط وغیرہ پر روشنی پھیلاتا ہوگا (''والشھداء'' یا تو عطف ہو ''صدیقون'' پر یا جملہ مستانفہ ہو دونوں قول ہیں۔ شہداء سے مراد انبیاء ہیں کہ اپنی امتوں پر تبلیغ کے گواہ ہوں گے یا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ یا عام اچھے لوگ ہر امت کے کہ پیغمبروں کے گواہ ہوں گے یا وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جان دے سر کٹا گئے) اور جو کافر ہیں ہماری آیتوں کی یعنی رسول و قرآن کی تکذیب کرتے ہیں تو وہ ضرور دوزخ میں جائیں گے اور سزا پائیں گے۔

۲۰- اے لوگو! دنیا فانی کا اعتبار نہ کرو اس پر گھمنڈ نہ کرو وہ کھیل کود ہے اس کی خوشی چند روزہ اس کا غم ناپائیدار جیسے بچے کھیل میں ہار جیت کے لیے کوشش کرتے ہیں مگر اس کا کچھ حاصل نہیں، یونہی دنیا کے مال و منال کا اعتبار نہیں، وہ چند روزہ آزمائش و نمائش ہے اور حسب و نسب و عزت پر ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال و منال آل و اولاد کی کثرت کا ناز و گھمنڈ کرنا ہے مگر جہاں موت نے آنکھیں بند کر دیں پھر سب ہیچ، وہ سب گھمنڈ فخر و عزت نابود۔ جیسے بارش کہ کفار یعنی کاشتکاروں کو اس کا زور و شور سے برسنا، زمین کا سیراب ہونا، گھاس و اناج کا اگنا تعجب و حیرت میں ڈال دیتا ہے وہ اترا جاتے ہیں، پھر کوئی ایسی آفت پہنچتی ہے کہ وہ لہلہاتی کھیتی ہری بھری زرد نظر آنے لگتی ہے، پھر خشک گھاس کوڑا بن جاتی ہے، یونہی زندگانی دنیا ہے کہ آدمی اس پر فخر و ناز کرتا ہے مگر مرتے ہی سب خاک میں مل جاتا ہے، ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے، اصل اعتبار آخرت کا ہے کہ وہاں جو عذاب ہے وہ بھی شدید و عظیم ان کے لیے جنہوں نے دنیا میں خدا کی اطاعت نہ کی تھی اور حقوق شریعت ادا نہ کیے تھے اور جو مغفرت ہے وہ بھی عمدہ و اعلیٰ کہ جنہوں نے خدا کی دنیا میں اطاعت کی ہوگی اور مال کا حق ادا کیا ہوگا ان کو بخشش اور رضائے الٰہی ملے گی۔ دنیا کی حقیقت سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ ایسے ہی ہے جیسے گھر کا

اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ

فریفتہ نہ ہو بلکہ) اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان اور

الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ

زمین کے پھیلاؤ کی طرح ہے، وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ

پر ایمان لائے، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے O اور جو مصیبت بھی

مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

تم کو زمین یا اپنی جانوں میں پہنچتی ہے وہ ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا

نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ ۙ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ

فرمائیں، بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسان ہے O تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی ہے

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿٢٣﴾ ۙ الَّذِيْنَ

اس کا تم افسوس نہ کرو اور جو کچھ اس نے تم کو دیا اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں فرماتا ہے O جو خود

معمولی سا بے قدر اسباب جیسے مٹی کا پیالہ آبخورہ کہ آیا اور ٹوٹا فنا ہو گیا۔ یونہی یہ زندگی دنیا ہے کہ کچھ دنوں کی ہے پھر اصل گھر آخرت ہے۔

۲۱۔ اے بندو! خدا کا غصہ کیوں اختیار کرتے ہو؟ توبہ کر کے گناہوں کو چھوڑ کر اس کی مغفرت و جنت کی طرف دوڑو، بدکاری چھوڑ کر اعمال صالحہ اختیار کرو جیسے دنیا کی عزت میں فخر کرتے ہو اور کوشش کرتے ہو کہ ایک دوسرے سے بڑھ جائے یونہی قصد کرو کہ تم سب سے پہلے جنت میں پہنچو، وہ جنت جس کی چوڑائی اتنی ہے کہ اگر سب آسمان و زمین ملا دیے جائیں تو کہیں اس کے برابر ہوں، وہ ان کے لیے تیار کی گئی ہے جو خدا اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے، ان کے لیے مغفرت و رضوان و جنت و رحمت ہے اور یہ خدا کا بڑا فضل و احسان ہے، جس کو چاہتا ہے دیتا ہے، جس کو اہل جانتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل و احسان و رحمت والا ہے۔

۲۲ تا ۲۴۔ کوئی غم و مصیبت خواہ زمین میں پیدا ہوئی ہو مثلاً قحط و خشک سالی، گرانی، نقصان مال، زراعت وغیرہ خواہ تمہاری جانوں میں بیماریاں درد و تکلیف، آل و اولاد و اعزہ و اقارب کا مرنا، مال وغیرہ کا جاتا رہنا، ضعف غم وغیرہ ایسا نہیں جو تمہارے حق میں کتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھا نہ گیا ہو اور مقدر نہ ہو چکا ہو۔ ان جانوں کو اور زمین کو اور ان مصائب کو پیدا کرنے سے پہلے یہ سب باتیں خدا کے نزدیک آسان ہیں گو بظاہر دشوار معلوم ہوں کہ لاکھوں کروڑوں غیر

يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ

بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں اور جو کوئی (اللہ کے حکم سے) منہ موڑے گا تو (اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی کچھ پروانہیں) بے شک

الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ

اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز (اور) سب خوبیوں والا ہے O بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں (اور دلائل) دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور (عدل

وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ

کی) ترازو بھی اتاری (یعنی احکام شریعت کے ذریعے عدل وانصاف کا حکم دیا) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا بھی اتارا (پیدا کیا) جس

متناہی مخلوق کے غیر متناہی واقعات لوح پر کیونکر لکھے گئے' یا یہ کہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس کا علم سرمدی کافی تھا اور سب کا یاد رکھنا آسان تھا مگر اس کی حکمت کہ اس نے لکھ بھی دیے اور تم کو خبر بھی دی اس واسطے کہ تم دنیا کے قصوں بکھیڑوں سے دل فارغ رکھو کہ جو ہونا ہے وہ ہوگا اور ہو کر رہے گا۔ جب کوئی چیز جاتی رہے رزق و عافیت وغیرہ تو اس پر کچھ غم نہ آئے کہ مقدر میں تھا ہی نہیں ملتا کیسے؟ اور جب کوئی شئے خدا تم کو دے مثلاً مال و منال اولاد وغیرہ تو غرور وفخر نہ کرو کہ تم نے کچھ اپنے آپ سے نہیں پیدا کیا خدا نے دے دیا ہے' جب چاہے گا لے لے گا۔ یہی کہو کہ اللہ نے دیا اور اس کا شکر ہے۔ اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو زمین پر غرور و تکبر و گھمنڈ سے چلتے ہیں فخر کرتے ہیں یا یہ کہ کافر ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ (یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ کہ جب ان کو مال ملتا ہے تو ایسا فخر کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے آپ خود پیدا کر لیا ہے) اور پھر کسی کو دیتے نہیں اور دوسروں کو بھی حکم کرتے ہیں کہ بخل کرو' اللہ کی راہ میں نہ دو اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے گا تو اپنے لیے برائی کرے گا خداوند کریم کا کیا بگاڑ لے گا' وہ سب مخلوق سے اور سب کے ایمان و کفر سے بے پرواہ ہے۔ ہاں جو توحید اختیار کرتے ہیں ان کی تعریف فرماتا ہے یا محمود ہے تھوڑا قبول کر کے بہت سا بدلہ دیتا ہے۔ ایک روایت ہے کہ یہ آیت یہود کے حق میں اتری کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعریف توریت میں تھی وہ خود بھی چھپاتے تھے اور دوسروں کو بھی چھپانے کا حکم کرتے تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کو بخیل کا خطاب دیا۔ (بخیل اس کو کہتے ہیں کہ جس پر مال یا احکام کا دوسروں کو دینا اور پہنچانا لازم ہو اور وہ نہ دے اور اس امانت کو دوسروں کو نہ پہنچائے وہ بخیل بھی ہے اور خائن بھی ہے' یہود پر توریت میں حضور نبی کریم کے اوصاف حمیدہ کا دوسروں کو پہنچانا اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے آگاہ کرنا فرض کیا گیا تھا' انہوں نے بجائے ظاہر کرنے کے لوگوں سے ان کو چھپایا' خود بھی ایمان نہیں لائے اور دوسروں کو بھی ایمان سے روکا۔ لہٰذا وہ سخت بخیل اور خائن قرار دیے گئے اور قرآن میں جا بجا ان کی مذمت کی گئی لہٰذا جو لوگ حضور کے اوصاف حمیدہ چھپائیں گے وہ ان ہی یہود و نصاریٰ کے زمرہ میں شمار ہوں گے۔ قادری)

۲۵۔ ہم نے بندوں کی ہدایت کے لیے وقتاً فوقتاً معجزے اور دلیلیں اور اوامر و نواہی احکام شریعت دے کر رسول بھیجے' ان پر کتابیں اتاریں بذریعہ جبرائیل اور ترازو و قانون شریعت اتاری جس میں طریقے عدل و انصاف کے لکھ دیے کہ آدمی انصاف پر چلیں' عدل اختیار کریں' یا ظاہری ترازو مراد ہو۔ اور ہم نے لوہا آسمان سے اتارا یعنی پیدا کیا اور اس کو سخت قوت و صلابت دی کہ بجز سخت آگ کے نرم نہیں ہوتا اور نہیں گلتا۔ (یا "باس" سے مراد لڑائی ہے کہ لوہے سے آلات جنگ بنتے ہیں تلوار'

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ

میں سخت جنگ کے سامان ہیں اور لوگوں کے دوسرے فائدے ہیں اور تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دیکھے جو اس کے دین اور اس کے رسولوں کی بے (بغیر) دیکھے مدد

عَزِيْزٌ ع ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ ۳ ع ۱۹

کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا (اور) زبردست ہے ○ اور بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی بھیجا اور ہم نے

الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى

ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب قائم رکھی تو ان میں سے کچھ سیدھے راستے پر آئے اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں ○ پھر ہم نے اُن

اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَ

کے بعد اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور ان کو ہم نے انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں ہم نے نرمی

جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا

اور مہربانی قائم فرمائی اور رہبانیت (یعنی جنگلوں اور پہاڑوں میں تنہائی کی زندگی گزارنا) یہ بات تو انہوں نے (دین میں) اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر

مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

مقرر نہیں فرمائی تھی ہاں یہ (بدعت) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے خود نکالی تھی پھر جیسا کہ اس کو نباہنے کا حق تھا نہ نباہ سکے (بلکہ تین خداؤں کی پوجا

تیر، نیزہ، خنجر، گرز، توپ، بندوق، زرہ، خود وغیرہ وغیرہ) اس میں آدمیوں کی ہزاروں منفعتیں ہیں چاقو، چھری، پھاوڑے، بسولے، کیلیں وغیرہ۔ اور خالص اس لیے لوہا پیدا کیا کہ سچوں جھوٹوں کا حال کھل جائے، مسلمان کافروں کو ان کے کفر کی بذریعہ تلوار سزا دیں اور ظاہر ہو جائے اور خدا کی معلومات ازلیہ کا وقوع ہو جائے کہ کون خدا اور رسول کی بات سچ جانتا ہے اور غیب پر دل سے ایمان لا کر خدا اور رسول کے دین کی اس لوہے کے بنے ہوئے ہتھیاروں سے مدد کرتا ہے۔ اللہ بڑی قوت والا ہے اپنے دوستوں کی بہت مدد کرتا ہے، وہ عزیز وغالب ہے یعنی اپنے دشمنوں کی سزا پر غالب ہے اس کی سزا سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

۲۶ تا ۲۷۔ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو رسول بنا کر بھیجا (آدم علیہ السلام کے آٹھ سو برس بعد وہ نو سو پچاس برس تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے، وہ بہت کم ایمان لائے، جو ایمان نہ لائے وہ طوفان سے ہلاک ہوئے) پھر (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) بھیجے (نوح علیہ السلام کے بارہ سو بیالیس برس بعد) اور نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی ذریت میں اولاد میں نبوت و کتاب رکھ دی، بہت سے رسول بہت سے صحیفے کتابیں آئیں، پے درپے وقتاً فوقتاً بنی اسرائیل میں رسول آتے رہے، ان میں سے بعض تو رسول و کتاب کے ماننے والے تھے مگر اکثر ان میں سے منکر و فاسق و فاجر رہے۔ پھر بنی اسرائیل میں سب کے بعد مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا، ان کو انجیل کتاب دی، عیسائیوں کے دلوں میں جنہوں نے عیسیٰ کا اچھی طرح اتباع کیا رحمت ورافت و نرمی خوش خلقی داخل کر دی، آپس میں میل ملاپ رحمت و رہبانیت بھی پیدا کر دی، جس کو انہوں نے اپنے مذہب کی

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا

کرنے لگے) پھر ہم نے ان میں سے ایمان والوں کو ان کا بدلہ اور ثواب عطا فرمایا اور ان میں بہت سے تو نافرمان (بدکار) ہی ہیں ۞ اے (توریت اور انجیل پر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ

ایمان لانے والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول (محمد ﷺ) پر ایمان لاؤ تم کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وعنایت سے دو گنا اجر عطا فرمائے گا

رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور اللہ تعالیٰ (قیامت میں) تم کو ایک نور عطا فرمائے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور اللہ تعالیٰ (ایمان کی بدولت) تم کو بخش دے گا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى

اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۞ تاکہ اہل کتاب (کے کافر) جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں

خاطر ایجاد کر لیا تھا ان پر فرض نہ تھی (پولس یہودی نے جب عیسائیوں کے مذہب کو پریشان کر دیا' بدمذہبی کا فتنہ پھیلنے لگا اور سیدھے راستہ سے پھرنے لگے تب مذہب کی حفاظت کے واسطے ان میں سے بعض علماء پادریوں نے گوشہ نشینی عزلت گزینی سب سے علیحدہ رہنا اختیار کر لیا گو فرض نہ تھا) مگر انہوں نے خدا کی خوشی کے لیے رہبانیت اختیار کی' کلیسا دیر یعنی گرجے گھر بنا بنا کر الگ رہنے لگے یہ تو اچھا کیا لیکن اس کی رعایت اداء حقوق پابندی حفاظت عہد ان سے نہ ہو سکی (یا یہ کہ ہم نے ان پر رہبانیت اس لیے فرض کی تھی کہ خدا کی مرضی ڈھونڈیں مگر انہوں نے خلاف کیا' عہد رہبانیت کی پابندی نہ کر سکے' اس وقت میں ''ابتدعوھا'' کے معنیٰ میں تاویل کرنا پڑے گی اور برتقدیر اول یعنی یہ معنیٰ ہوں گے کہ ہم نے فرض نہ کی تھی۔ ''ابتدعوھا'' سے ''ما ابتدعوھا'' مراد ہوگی بسبب استثناء مابعد کے چنانچہ اکثر عیسائی بدمذہب ہو گئے اور جو رہبان بن گئے ان کے بھی حالات خراب ہو گئے مگر تھوڑے اور بہت تھوڑے بروایت چوبیس (۲۴) پادری نواح یمن کی طرف چلے گئے تھے وہ وقتاً فوقتاً آ کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پیش گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی باقی سب تثلیث وغیرہ شرک کی باتوں میں گرفتار ہو گئے اور بہت سے متفرق فرقے آپس میں ہو گئے' مسلمانوں کا بیان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جو ان پادریوں میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کے اعمال کا دگنا ثواب دیا ایمان وعبادت کا (جو عیسائی سچی عیسویت پر قبل حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آنے کے مر گئے یا بعد ہمارے حبیب پاک کے تشریف لانے کے مشرف باسلام ہوئے وہ جنتی ہیں اور ثواب پانے والے) اور اکثر پادری فاسق' فاجر' بدکار ہیں' وہ جو میرے محبوب پر ایمان نہیں لائے وہ درحقیقت عیسائی نہیں ہیں بلکہ عیسیٰ ابن مریم کے سخت مخالف اور خدا کے گناہ گار کافر ہیں' اللہ ان کو ہدایت دے۔

۲۸ تا ۲۹- اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو' اس کے رسول پر جو تم ایمان لائے ہو اس پر ثابت قدم رہو' وہ تم کو دوہرے ثواب اپنی رحمت وکرامت سے دے گا اور تم کو میدان حشر و پل صراط پر نور دے گا جس میں تم بے دھڑک چلو گے اور زمانہ جاہلیت کے تمہارے سارے گناہ بخش دے گا' وہ توبہ والوں کے لیے غفور اور توبہ پر مرنے والوں کے لیے رحیم ہے۔ یہ اس

شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ

اور یہ کہ بے شک فضل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے جس کو چاہے

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ ع

عطا فرمائے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے O

ع ۲۰ ۴

لیے کہ اہل کتاب عبداللہ بن سلام وغیرہ جان لیں کہ وہ کچھ ثواب کے مالک ومختار نہیں' وہ خدا کی فضیلت وثواب پر قادر نہیں بلکہ فضل وثواب وکرامت تو سب خدا کے قبضہ اور اختیار میں ہے' وہ جس کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے' وہ بڑے فضل ورحمت والا ہے۔ جب یہ اترا کہ اہل کتاب کے اسلام لانے والوں کو دگنا ثواب ملے گا' ایک اگلے پیغمبروں پر ایمان لانے کا دوسرا حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کا تو اکابر صحابہ مہاجرین پر' وہ صحابہ جو اہل کتاب میں سے مسلمان ہوئے تھے فخر کرنے لگے تب یہ اترا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے ان کو بھی دگنا ثواب عطا فرمائے گا ثواب تو خدا کے قبضہ میں ہے۔

❁❁❁❁❁

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا رُكُوْعَاتُهَا

سورۂ مجادلہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں بائیس آیات' تین رکوع ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو (اے نبی!) آپ سے اپنے خاوند کے معاملے میں بحث کرتی ہے اور اللہ کے آگے

وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

شکایت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے (اور) بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کا سننے (اور) ہر چیز کا دیکھنے والا ہے O

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ

اور جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں (یعنی یوں کہہ دیتے ہیں کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے) وہ (اس کہنے سے)

سورۂ مجادلہ

کل مدینہ میں اتری سوائے آیت ''ما یکون من نجوی ثلثة'' کہ وہ مکہ میں اتری۔

۱۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ نے اس عورت کا قول سنا جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے بار بار سوال کرتی ہے' جھگڑ جھگڑ کر مسئلہ دریافت کرتی ہے اور اللہ سے فریاد کرتی ہے' عاجزی و تضرع کرتی ہے کہ صاف سہل مسئلہ اتار' تو اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ نے اس عورت کا فریاد کرنا تم سے بار بار سوال کرنا سن لیا' اے رسول! تم اس کو بار بار جواب دیتے ہو اور وہ بار بار پوچھتی ہے تو خدا نے تمام گفتگو تمہاری اور اس کی سنی اور اس کے خاوند کی گفتگو سنی اور ان دونوں کا حال دیکھا وہ دیکھنے اور سننے والا ہے' یا یہ کہ اس کی گفتگو جو حضرت سے کرتی تھی سنی اور اس کا گڑگڑانا و خضوع دیکھا' وہ خولہ بنت ثعلبہ بن مالک بن زخشنہ انصاریہ' اوس بن صامت انصاری کی زوجہ تھیں' ان کے مزاج میں کچھ وسواس و تیزی و کم عقلی تھی جیسے کوئی مجنون ہوتا ہے مرگی کا بیمار۔ انہوں نے اپنی زوجہ سے قربت کرنا چاہی مگر ایسے وقت میں کہ عورتیں اس کو ناپسند کرتی ہیں' انہوں نے انکار کیا' تب غصہ میں ان کی زبان سے نکلا کہ اگر اس وقت تو نے میرا کہا نہ مانا اور بغیر اس کے کہ میں اپنا ارادہ پورا کر لوں گھر سے باہر قدم رکھا تو بس تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ۔ وہ یہ مسئلہ دریافت کرنے حضرت کے پاس آئیں' حضرت نے یا تو توقف فرمایا یا اپنی رائے یہ ظاہر کی کہ نکاح نہ رہا' تب اس نے خدا سے فریاد کی دعا مانگی خدا نے سن لی اور یہ آیت اتاری اور حکم ظہار بیان کیا۔

۲۔ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (ف: ظہار یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کو اپنی ماں وغیرہ محرمات سے تشبیہ دے' اس کا اصل لفظ چونکہ ''انت علی کظھر امی'' تھا اس لیے اس کا نام ظہار ہو گیا اگرچہ اور کسی عضو سے تشبیہ دی جائے) اس کہنے سے وہ درحقیقت ان کی مائیں نہیں ہو جاتی ہیں اور نہ مثل ماؤں کے۔ ان کی حقیقی مائیں اور وہ جو حرام ہیں وہ تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے (یعنی حقیقی والدہ یا جس نے دودھ پلایا ہے یعنی رضاعی ماں) ہاں ان کی یہ بات بہت بری ہے' وہ نہایت بے ہودہ کلمہ اور لغو بے جا بات کہتے ہیں اور خلاف واقعہ جھوٹ کہتے ہیں' اللہ مغفرت اور معافی والا ہے کہ سزا نہ دے دی اور ان کے اس قول سے ان کی ازواج کو ان پر حرام نہ کر دیا اور توبہ و ندامت قبول کر لی (زمانہ جاہلیت میں ظہار سے طلاق

إِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَإِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَإِنَّ

ان کی مائیں نہیں ہو گئیں'ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے(ان کو اس سے توبہ کرنی چاہیے) اور بے شک وہ یہ بات بہت بُری اور بالکل جھوٹ

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

کہتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ (توبہ کرنے والوں کو) بڑا معاف فرمانے والا' بخشنے والا ہے ○ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو اپنی ماں کی طرح کہہ دیتے ہیں

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ

اور پھر اس کہی ہوئی بات سے پھرنا چاہتے ہیں تو ان کو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (یعنی بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے) ایک غلام آزاد کرنا لازم ہے یہ

بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

(غلام آزاد کرنا) اس لیے ہے کہ اس سے تم کو نصیحت ہو (آئندہ ایسا نہ کرو) اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے ○ پھر جسے غلام نہ ملے تو ایک دوسرے

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ

کو ہاتھ لگانے سے پہلے دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے پھر جو کوئی روزے نہ رکھ سکے تو اس پر ساٹھ مسکینوں کو (دونوں وقت پیٹ بھر کر)

ہوتی تھی' اسلام میں کفارہ آتا ہے طلاق نہیں ہوتی 'ظِہار ایک قسم کی قسم ہے' اس کے الفاظ فقہ کی کتابوں میں مفصل بیان کیے گئے ہیں مثلاً کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں یا بہن یا خالہ یا پھوپھی یا بیٹی وغیرہ محرمات کی طرح ہے یا ان کی پیٹھ وغیرہ کی طرح ہے تو اس کہنے سے اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے یعنی اس سے صحبت حرام ہو جاتی ہے جب تک کفارہ نہ دے قسم نہ توڑے بیوی سے ہمبستری حرام ہوتی ہے' کفارہ ادا کرنے کے بعد حلال ہو جاتی ہے مفصل احکام فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ قادری غفرلہ)

۳ تا ۴۔ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظِہار کرتے ہیں اور ان کی صحبت کو اپنے اوپر اس طریقہ سے حرام کر لیتے ہیں پھر جو بات کہ کہی تھی اس سے یعنی ظِہار سے لوٹنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تحریم جاتی رہے اور زوجہ حلال ہو جائے تو ان کو کفارہ دینا چاہیے یعنی ایک غلام کا آزاد کرنا ہم بستری کرنے سے پہلے' (قبل کفارہ دینے کے ہم بستری اور اس کے ملحقات یعنی بوسہ وغیرہ اس کو چھونا امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہیں) اے مسلمانو! تم کو کفارہ دینے کی نصیحت کی جاتی ہے کہ اس کو ضرور ادا کرو' بے ادا کیے ہرگز قریب نہ جاؤ اور اللہ تمہارے دلوں کے ارادوں سے تمہاری باتوں اور کاموں سے خوب خبردار ہے یعنی جانتا ہے کہ کون کفارہ دینے میں کاہلی کرتا ہے اور کون ادا کرتا ہے۔ اگر وہ شخص غلام آزاد نہ کر سکے تو دو ماہ کے متواتر پے در پے روزے رکھے وہ بھی بیوی سے ہم بستری سے پہلے' اور اگر روزہ کی طاقت نہ ہو' کمزوری کے سبب سے نہ رکھ سکتا ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقت کھانا کھلا دے یا فقیر کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا چھوہارے دے دے' یہ کفارۂ ظِہار جو مقرر کیا گیا ہے تو اس لیے کہ تم سچے دل سے خدا اور رسول پر ایمان لاؤ' فرض وسنت کا اقرار کرو' خدا کی حدود وشریعت کا لحاظ رکھو۔ یہ اللہ کے احکام اور فرائض اس کی حدیں ہیں' ان کی نگہداشت رکھو اور کافروں کو جو اللہ کی حدوں کی عظمت نہیں کرتے' ان

سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ

کھانا کھلانا لازم ہے' یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر پختہ ایمان رکھو اور یہ اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ)

اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَ

حدیں ہیں اور منکروں کے لیے درد ناک عذاب ہے ○ بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ

اسی طرح ذلیل کیے جائیں گے جیسے کہ ان سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے اور بے شک ہم نے صاف صاف آیتیں نازل فرما دیں

بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

اور منکروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ جس دن کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو (قبروں سے) اٹھائے گا پھر ان کو

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ان کے سب کرتوت جتا (بتا) دے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے ہیں اور ہر چیز اللہ تعالیٰ

کونہیں مانتے عذاب درد رساں پہنچے گا جو دل تک کی خبر لے گا۔ اول سورت سے یہاں تک خولہ بنت ثعلبہ بن مالک اوران کے خاوند اوس بن صامت برادر عبادہ بن صامت کی شان میں اترا جنہوں نے ظِہار کر لیا تھا اس کے بعد نادم ہوئے تھے۔ تب کفارہ کا بیان اترا تھا' ان کے پاس کچھ نہ تھا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ایک صحابی نے ان کو کھانا دیا کہ کفارہ دے دیں تا کہ ظہار سے چھوٹیں اوران کی بیوی ان پر حلال ہو جائیں۔

۵ تا ۶- جولوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں اوران سے دشمنی رکھتے ہیں یعنی کافر وہ ذلیل وخوار ہوئے' عذاب دیے گئے' ہلاک کیے گئے جیسا اگلوں کو یعنی اگلی امتوں کے کافروں کا حال ہوا تھا کہ اپنے پیغمبروں سے لڑ کر ہلاک ہوئے تھے یونہی یہ بھی ہلاک ہوئے' یہ کافر دشمنی کرتے ہیں حالانکہ ہم نے رسول کی تصدیقِ رسالت کی ایسی ایسی قوی ظاہر روشن دلیلیں واضح اتاری ہیں جو بالکل ظاہر ہیں۔ جبرائیل کی معرفت قرآن اتارا ہے جس میں آیات حلال وحرام امر ونہی سب مفصل مذکور ہیں مگر نہیں مانتے تو ان کو ذلت کا عذاب ہوگا جس کے سبب نہایت ذلیل وخوار بروز شمار ہوں گے (یا ''مهين'' بمعنی شدید ہو) اس دن کہ کل اولین وآخرین سب مذہب والے جمع ہوں گے' سب کو خدا اٹھائے گا' ان کو ان کے دنیا کے کاموں کی خبر دے گا اور بدلہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کل کام محفوظ فرمائے ہوں گے اوراب بھی وہ ہر کام بندوں کا جانتا ہے اور دیکھتا ہے اور بندے بھلا دیتے ہیں یعنی خداوند کریم کے عہد طاقت وقدرت کو دل سے اتار کر نافرمانی کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہر ذرہ کا گواہ ہے ہر بات کا اس کو علم ہے۔

ع ۱ ۶

شَهِيْدٌ ﴿٦﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

کے سامنے ہے O (اے سننے والے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ

(یہاں تک کہ) جہاں کہیں تین آدمیوں میں مشورہ ہوتا ہے تو چوتھا وہ ہوتا ہے اور جہاں پانچ میں مشورہ ہوتا ہو چھٹا وہ ہوتا

لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ

ہے اور خواہ اس سے کم مشورہ ہو خواہ اس سے زیادہ کا مشورہ

لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا

ہو مگر وہ ہر جگہ (اپنے علم سے) ان کے ساتھ ہوتا ہے' پھر قیامت کے دن ان کے سب کرتوت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

ان کو جتا (بتا) دے گا' بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O (اے نبی!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

۷- کیا یہ نہیں معلوم اور کیا اس کی خبر قرآن میں نہیں دی گئی کہ اللہ ہر اس بات کو جو آسمانوں میں ہے یا زمین میں ہے جانتا ہے یعنی وہ ہر شئے کو جانتا ہے اس سے کچھ مخفی نہیں' جہاں تین آدمیوں کا مشورہ ہوتا ہے کہ سوائے ان کے کوئی سن نہیں سکتا تو وہاں چوتھا اللہ تعالیٰ موجود ہوتا ہے اور جہاں پانچ کا خفیہ مشورہ ہوتا ہے وہاں وہ چھٹا واقف حال ہوتا ہے اور ان کے حال و اقوال کا عالم' اور جہاں اس سے کم اور اس سے زائد خواہ کتنوں ہی کا خفیہ مشورہ ہو مگر وہ سب کے ساتھ رہتا ہے' سب کا حال ہر وقت وہ کہیں بھی ہوں ہر طرح سے جانتا ہے۔ وہ سب کو مار کر اپنے پاس بلا کر بروز قیامت ان کے اعمال نیک و بد کی خبر دے گا اور جزاء دے گا اور وہ ہر بات کا بڑا جاننے والا ہے' اس سے کچھ پوشیدہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ آیت صفوان بن امیہ وغیرہ کی شان میں اتری جس کا قصہ سورۂ حم سجدہ میں گزر گیا۔

۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جن کو بے ہودہ بیکار برے مشوروں سے منع کر دیا گیا اور وہ روک دیے گئے مگر پھر بھی نہیں مانتے اور جس بات سے روکے گئے اس کی طرف پھر لوٹتے ہیں (یعنی منافقین اور یہود کہ برے برے مشورے کرتے تھے تا کہ مخلص اور سچے مسلمانوں کو غم اور صدمہ ہو) اور وہ باوجود ممانعت کے سچے مسلمانوں سے چھپا کر ان کو دکھا کر اپنے آپس میں جھوٹے خلاف واقعہ مشورے کرتے ہیں جن میں سراپا گناہ ہی گناہ ہے اور حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت اور دشمنی اور حق سے بغاوت۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ یعنی یہود وغیرہ ایسے شریر ہیں کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں اور اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ خدا کو اس طرح کا سلام کرنا پسند نہیں اور خدا نے اس طرح آپ کو سلام نہ کیا۔ اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اگر رسول سچے ہیں تو ہم جو ان کی بے تعظیمی کرتے ہیں اور بے ادبی سے پیش آتے ہیں اس کے بدلہ میں اللہ ہم کو عذاب کیوں نہیں دیتا اور ان کی بددعا

نُهُوا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْإِثْمِ

جن کو (بُرے) مشوروں سے روکا گیا تھا پھر بھی وہ وہی کرتے ہیں جس سے ان کو روکا گیا تھا اور گناہ اور سرکشی اور

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ۚ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ

رسول کی نافرمانی کے پوشیدہ مشورے کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو آپ سے ایسے کلمات کے ساتھ

يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا

صاحب سلامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں نہ کہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے (ادب کے خلاف)

نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٨﴾ يٰٓأَيُّهَا

کلمات کہنے پر ہم کو عذاب کیوں نہیں کرتا (انہیں اطلاع دے دیجئے کہ) ان (کی سزا) کے لیے جہنم کافی ہے اس میں وہ گریں گے تو وہ کیا ہی برا انجام ہے ○

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور سرکشی (اور بغاوت) اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی

ہمارے حق میں قبول کیوں نہیں ہوتی۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ دنیا کے عذاب کی کیوں تمنا کرتے ہیں جہنم کا عذاب ان کے لیے کافی ہے عنقریب مر کر عذاب پاتے ہیں اور دوزخ میں داخل ہوتے ہیں' جب وہاں پہنچیں گے جلیں گے تو پتہ چل جائے گا' وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لشکر کہیں بھیجتے تھے اور اس کی واپسی میں کچھ دیر ہوتی تھی تو منافق اور یہود مسلمانوں سے الگ ہو کر مگر اس طرح سے کہ مسلمان دیکھیں آپس میں خفیہ مگر دکھا کر اس طرح کی باتیں کرتے تھے کہ مسلمان یہ سمجھیں کہ وہ لشکر مارا گیا' شکست کھا گیا اور اس طرح کی چالاکیاں کرتے تھے کہ سچے مسلمانوں کو غم و رنج لاحق ہو' وہ پریشان ہو جائیں' ان کو ممانعت کی گئی مگر وہ نہ مانے۔ یہود جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو اس طرح سلام کرتے تھے کہ ظاہر میں تو سلام معلوم ہوتا مگر درحقیقت وہ سلام کی بجائے سام کہتے تھے کہ ان کی زبان میں اس کے معنی موت کے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فقط علیکم کہہ دیتے تھے اور کچھ ان کو تنبیہ نہ دیتے تھے' تب وہ اپنے دلوں میں کہتے تھے کہ ہم پر کہ برا کہتے ہیں عذاب کیوں نہیں اترتا' اس کا جواب اترا کہ دنیا دارِ جزاء نہیں جب قیامت میں اور سب باتوں کا بدلہ ملے گا تب اس کا بھی بدلہ پالینا جلدی کیا ہے۔

۹- اے ایمان والو! جو رسول و قرآن پر ایمان لائے ہو ان منافقین جیسے نہ ہو جاؤ' جب تم آپس میں مشورہ کرو اور کوئی ضرورت درپیش ہو تو جھوٹ بات کا' ظلم کا' خلاف شریعت کسی کام کا خدا کے رسول کے خلاف ہرگز مشورہ نہ کرو' ایسا نہ کرو جس سے کافر خوش ہوں مسلمان اندوہ گین ہوں۔ سچے اچھے مخلصین مسلمان مؤمنین کو نیک مشورے سے علیحدہ نہ کرو' بھلائی کے اور احکام الٰہی کے اور آپس میں احسان و اتفاق کے مشورے کرو اور تقویٰ کے یعنی گناہ سے بچنے کے مشورے کرو۔ خدا سے خوف کرو' قیامت کا لحاظ رکھو وہ خدا جس کی طرف تم سب قیامت میں لوٹ کر جاؤ گے۔

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور پرہیز گاری کا مشورہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تم اٹھائے

الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ

جاؤ گے ○ وہ (نافرمانی کا) مشورہ تو صرف شیطان ہی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَـيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي

(سے ورغلانے) سے ہے تاکہ ایمان داروں کو رنج پہنچے حالانکہ وہ ان کو اللہ کے حکم کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور

اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے ○ اے ایمان والو! جب تم سے کھل کر مجلسوں میں بیٹھنے کو کہا جائے

لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا

تو کھل کر بیٹھا کرو اللہ تعالیٰ تم کو (دنیا و آخرت میں) کشائش عطا فرمائے گا اور جب تم سے اٹھ جانے کو کہا جائے

۱۰۔ منافقین جو یہودیوں کے ساتھ مشورے کرتے ہیں مخلص مسلمانوں کو شریک نہیں کرتے تو ایسا جھوٹا مشورہ گناہ والا شیطانی حرکت اور شیطان کی اطاعت ہے اس کی فرمانبرداری ہے اس کا منشا یہ ہے کہ سچے مسلمان جو رسول و قرآن کو مانتے ہیں ان کو غم ہو حالانکہ بے (بغیر) خدا کے حکم کے ان کے مشورے فریب و چالاکی کے مسلمانوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ رنجیدہ نہ ہوں اللہ پر بھروسہ رکھیں کسی کی کچھ پروانہ کریں۔

۱۱۔ اے مسلمانو! تم بالکل فرمانبردار بندے بن جاؤ جیسا حکم ہو بلا تامل و تردد فوراً بجالایا کرو جب تم سے کہا جائے یعنی رسول فرمائیں کہ مجلس کشادہ کرو تو کشادہ کر دیا کرو خدا تم کو ثواب دے گا اور جنت میں تم کو مکانہائے کشادہ عطا کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ فلاں کار خیر کے لیے اٹھ کھڑے ہو مثلاً نماز جہاد ذکر کو تو کاہلی نہ کرو فوراً اٹھ کھڑے ہوا کرو خدا تم میں سے ان کے جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں ان کے ظاہر و باطن محبت خدا و رسول میں یکساں ہیں مراتب عالیہ بلند کرے گا اور جو علم دیے گئے ہیں ان کے مرتبے بہت زیادہ بلند و برتر کرے گا یعنی عالمان دین کے مرتبے غیر عالموں سے بدرجہا زائد ہوں گے اور اللہ کو ان سب باتوں کی جو تم اچھی یا بری کرتے ہو خبر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس اونچا سنتے تھے وہ حضرت کے پاس بیٹھنا چاہتے تھے ایک آدمی سے اٹھنے کو کہا اس پر کچھ تکرار ہوئی جس کا قصہ تفسیر سورۂ حجرات میں مذکور ہوا اس بارے میں یہ بھی آیت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت صفہ صفیہ میں بروز جمعہ رونق افروز تھے اور حضرت کے پاس بہت سے صحابہ تھے بعض اصحاب بدر بالا مراتب بعد کو دیر میں آئے اور اس خیال سے کہ کسی طرح قریب بیٹھنا ملتا مجلس کے کنارا پر کھڑے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جو پہلے سے پاس آبیٹھے تھے اور کم مرتبہ تھے اہل بدر میں سے نہ تھے حکم کیا کہ اے فلاں فلاں! تم اٹھو اور ان کی جگہ اہل بدر یا عالی مرتبہ کو بٹھا دیا کہ آنحضرت بحکم الٰہی اہل بدر کی بہت تعظیم و تکریم فرماتے تھے ان

فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

تو اٹھ جایا کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان داروں کے اور علم والوں کے بہت

دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

درجے بلند فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے O اے ایمان والو! جب تم رسول کریم سے کوئی

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ

پوشیدہ مشورہ کرنا چاہو تو اپنی درخواست سے پہلے کچھ صدقہ دے لیا کرو

خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ

یہ تمہارے لیے بہتر اور بہت ستھری بات ہے' پھر اگر تم کو صدقے کا مقدور نہ ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے O (اے لوگو!)

اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ

کیا تم اپنی درخواست سے پہلے صدقہ دینے سے ڈرتے ہو' پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے (اپنی رحمت سے) تم پر توجہ فرمائی

اٹھائے ہوؤں کے چہروں پر برا ماننے کا اثر ظاہر ہوا' تب یہ اترا کہ رسول کے کسی کام کو برا نہ سمجھو جو کہیں وہ کر دو۔ بعض وقت نماز جمعہ وغیرہ میں دیر ہو جاتی تھی اس کا حکم کیا کہ فوراً طلب اور پکار سنتے ہی حاضر ہوا کرو۔ پھر علم کی فضیلت عظمت ذکر کر کے رغبت دلائی کہ جنت میں علماء کے درجے دوسرے مسلمانوں سے کہیں زائد ہوں گے۔

۱۲ تا ۱۳۔ اے مسلمانو! اگر تم کو یہ خواہش ہے کہ رسول (علیہ السلام) سے اپنی خاص خاص باتیں تنہائی میں کہا کرو اور ہر کام میں ان سے مشورہ لیا کرو تو اعمال صالحہ کر کے اس قابل بھی تو ہو جاؤ' اور یہ کیا کرو کہ جب کوئی خاص مشورہ کرنے کا قصد ہو تو اس سے پہلے حاضرین فقراء کو صدقہ دے دیا کرو' ہر بات کے بدلہ ایک درہم' اگر تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہو گا نہ کرنے سے' اور تمہارے دلوں کے سب گناہوں سے اور بری خصلتوں سے پاکی کا باعث بنے گا۔ یا یہ کہ فقیروں کا دل خوش ہو جائے گا' ان کے دل کا دکھ اور رنج دور ہو جائے گا تم کو ثواب ملے گا۔ اگر صدقہ نہ پاؤ یعنی فقراء کہ ان کو ضرورت مشورہ پڑے تو اے فقراء! تم کو کچھ ضرر نہیں تم آنحضرت سے جو چاہو بے صدقہ مشورہ کرو اللہ تمہارے گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ والے پر یقیناً رحم والا ہے۔ اے امیر و طاقت والو! کیا تم اس اچھی بات سے ڈر گئے کہ اب ہر مشورہ پر صدقہ دینا پڑے گا ہر بات پر ایک درہم اور بخل نے یہ فرض ادا نہ ہونے دیا' اب تم نے مشورہ ہی چھوڑ دینے کا قصد کر لیا کہ اس کے تو قصد ہی کے ساتھ مال ہاتھ سے جاتا ہے تو ایسا نہ کرو اصل مطلب جو تھا وہ حاصل ہو گیا یعنی بے کار و بے فائدہ و فضول روز روز مشورہ کرنا اس حکم سے اس پر امن حاصل ہو گیا۔ اب جبکہ تم پر یہ امر گراں ہے اور تم اس کو نہیں کر سکتے اور نہ کیا اور خدا نے توبہ بھی قبول کر لی جو تم نے فضول مشوروں سے کی اور یہ حکم بھی معاف کر دیا اب تم کو چاہیے کہ پورے اللہ والے بن جاؤ' سچے دل سے خدا کی عبادت کرو پانچ وقتی نماز خضوع و خشوع' فرائض و سنن سے ادا کرو زکوٰۃ دو اور ہر بات میں خدا اور رسول کی اطاعت بجالاؤ۔ یہ خوب سمجھ لو

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ

تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو

وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا ع ۲ ۲

اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے O (اے نبی!) کیا آپ نے ان لوگوں (منافقوں) کو نہیں دیکھا کہ جنہوں نے

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۖ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى

اس قوم کی دوستی کی جس پر اللہ کا غضب ہے (یعنی یہودی وغیرہ) وہ منافق نہ تم میں سے ہیں نہ ان میں سے ہیں (بلکہ بین بین ہیں) اور وہ

الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ

دیدہ دانستہ (جھوٹی) قسمیں کھاتے ہیں O اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' بے شک

کہ خدا تمہارے ان سب کاموں کی خبر رکھتا ہے جو تم کرتے ہو' وہ سب کا ثواب دے گا ضائع نہ کرے گا اور تمہاری نیکیاں بدیاں سب یاد رکھے گا۔ روسا اور مالدار لوگ آنحضرت سے بہت سے مشورے کرتے تھے کہ غرباء و محتاجوں کو وقت نہ ملتا تھا اور ان کا دل ٹوٹتا تھا اور وہ ان کے رنج کے لیے اور اپنے فخر کے لیے بھی خواہ مخواہ ذرا ذرا سی باتوں کے مشورہ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علیحدہ لے جاتے تھے' حضرت کو بھی تکلیف ہوتی تھی اور عام مسلمانوں کو بھی۔ تب یہ حکم اترا کہ جب کوئی رئیس امیر مشورہ کا ارادہ کرے تو پہلے صدقہ دے کہ اس سبب سے فقراء کا دل بھی خوش ہو جائے اور مالدار و روسا بھی بیکار باتوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات ضائع نہ کریں اور تکلیف نہ دیں اور غرباء کو رنج بھی نہ ہو کہ ان کی باتوں کے لیے بھی وقت نکل آئے۔ اور فقراء کو اس بات کا حکم نہ دیا گیا بلکہ اختیار رہا کہ جب چاہیں بلا تکلف مشورہ کریں۔ جب صدقہ کی قید لگی تو روسا جو بیکار مشورے کرتے تھے گھبرائے اور مشورہ کرنا چھوڑ دیا اور بات سمجھ گئے اور جو مقصد تھا حاصل ہو گیا۔ تب یہ اترا کہ اے مالدارو! تم صدقہ دینے سے ڈر گئے اللہ نے بھی قید اٹھالی۔ مروی ہے کہ اس حکم کی تعمیل صحابہ میں بھی کسی نے نہ کی سوائے مولا علی مشکل کشا کے' یعنی یا تو اس عرصہ میں صحابہ کو ضرورت مشورہ نہ پڑی ہو یا ان کے پاس کچھ نہ ہو اور ان کو عام اجازت ہو کہ فقراء صحابہ کو عام اجازت ہے۔ مولا علی کے پاس ایک اشرفی تھی اس کو دس درہم سے بیچا اور دس باتوں میں مشورہ کیا دس باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۴ تا ۱۷۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جنہوں نے ایسی قوم کو اپنا یار و مددگار' مشیر کار' راز دار بنایا جن پر خدا کے غضب خدا کے قہر کا نزول ہے' یعنی منافق کہ وہ یہودیوں سے یاری کرتے تھے' تو وہ نہ ادھر ہیں نہ ادھر ہیں' نہ تو وہ پورے مسلمان ہیں دل سے اسلام لائے ہیں کہ مسلمانوں کا سا حال ان کا ہو اور نہ وہ ان میں سے یعنی یہود میں سے ہیں کیونکہ ظاہر میں اسلام کا نام لیتے ہیں کہ ان پر یہودیوں کے احکام جاری ہوں' اور وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم سچے مسلمان ہیں حالانکہ وہ اپنے دل میں بخوبی جانتے ہیں کہ وہ سچے نہیں' ان قسموں میں جھوٹے ہیں۔ ایسوں کے لیے اللہ نے سخت نہایت شدید عذاب دنیا و آخرت میں تیار کیا ہے یہ اپنے حق میں بہت ہی برائی کرتے ہیں۔ انہوں نے

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

وہ بہت برے کام کر رہے ہیں ○ انہوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو (آڑ اور) ڈھال بنا لیا ہے تو انہوں نے (لوگوں کو) اللہ

اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

کے راستے سے روکا لہٰذا ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کے مال اور ان کی اولاد انہیں

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ

ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ تو دوزخی ہیں، ان کو اس میں ہمیشہ رہنا ہے ○ جس دن

يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

اللہ تعالیٰ ان کو (قبروں سے) اٹھائے گا تو اس کے سامنے بھی وہ اسی طرح (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے

عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

ہیں اور وہ (اپنے خیال میں) یہی سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کچھ (اچھا کام) کیا، خبردار ہو جاؤ بے شک وہ جھوٹے ہی ہیں ○ ان پر شیطان نے قابو پالیا

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ

ہے تو اس نے ان کو اللہ کی یاد بھلا دی، وہ شیطان ہی کا گروہ ہے خبردار ہو جاؤ بے شک شیطان کا گروہ

اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے کہ جھوٹی قسم کھا کر اسلام ظاہر کر کے قتل سے بچ جاتے ہیں اور امن پا کر چھپ کر لوگوں کو خدا کے سچے راستہ سے بہکاتے ہیں اور اس کی اطاعت سے روکتے ہیں تو ایسوں کو ایسا سخت عذاب روز قیامت ہوگا کہ ان کو ذلیل وخوار کر دے گا۔ ان منافقوں یہودیوں کو کثرت مال ومنال اور اہل وعیال اللہ کے غصہ اللہ کے عذاب سے کچھ بچاؤ نہ کر سکیں گے، کچھ نفع نہ ہوگا، وہ سب کے سب دوزخ والے ہوں گے، اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔

۱۸ تا ۲۱۔ جب خدا ان سب کو عرصۂ محشر میں اکٹھا کرے گا اور قبروں سے نکال کر اٹھا کر حساب لے گا تو اس وقت یہ سب منافق اور یہودی خدا کے سامنے بھی جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ ہم ہرگز کافر نہ تھے نہ منافق۔ اے مسلمانو! جیسے جیسے تمہارے سامنے دنیا میں یہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم سچے دین پر ہیں اپنے بے ہودہ خیالات کو حق سمجھتے ہیں اور اسلام کو غلط۔ بے شک یہ اللہ کے پاس بالکل جھوٹے ہیں۔ ان کا جھوٹا ہونا وہاں صاف ظاہر ہو جائے گا اور جھوٹ کچھ فائدہ نہ دے گا، اصل بات یہ ہے کہ ان پر شیطان غالب ہو گیا، ان پر قابو پا گیا ہے، اس نے ان کو اپنا فرمانبردار غلام بنا لیا یہ بن گئے۔ تب اس نے خوف خدا اور اللہ کا ذکر اور اللہ کی اتباع دلوں سے بالکل بھلا دی، اب یہ سب شیطان کے گروہ اس کا لشکر ہیں کہ شیطانیت پھیلاتے ہیں، جو شیطان کا لشکر ہے وہ ضرور خراب وخوار ذلیل ونگونسار ہوگا، نہ دنیا ملے گی نہ آخرت۔ خدا ورسول کے خلاف چلیں اور عزت چاہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بے شک جو دین میں اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي

ہی نقصان میں ہے○ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں (اور ان کو ناراض کرتے ہیں) وہ سب سے زیادہ

الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

ذلیلوں میں رہیں گے○ اللہ تعالیٰ (ازل میں) لکھ چکا کہ یقیناً میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا زبردست ہے○

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ

(اے نبی!) آپ ان لوگوں کو جو اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہیں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ

جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی (اور ان کو ناراض کیا) اگرچہ ان کے باپ دادا یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہی کیوں نہ ہوں'

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ

یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے بھیجی ہوئی روح (جبرائیل) کے ذریعے ان کی مدد فرمائی

ذلیل ہی رہیں گے یعنی منافق اور یہودی وغیرہ سب کافر۔ خدا نے ان سب کے لیے یہ حکم محکم ہمیشہ سے دے دیا ہے کہ یہ سب ذلیل ہوں گے اور میں اور میرے رسول بالخصوص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب ہوں گے' ان کے نام کا جھنڈا جہان میں گڑ جائے گا' اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا ہے' پیغمبروں اور مسلمانوں کی مدد کرتا ہے' بڑی عزت والا ہے' دشمنوں کو سزا دے گا۔ جب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ عنقریب مسلمانوں کے قبضہ میں فارس' روم' شام سب ممالک آ جائیں گے تب منافق عبداللہ بن ابی وغیرہ ہنسے اور کہا کہ یہ کیا خیال خام پکاتے ہیں بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ تب یہ اترا کہ یہ تو ہو کر رہے گا اور یہ معجزہ غیب گوئی ضرور ظاہر ہوگا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ میں سب ممالک فتح ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب کی خبر سچ ہوئی اور اسلام غالب رہا اور رہے گا۔

۲۲۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو لوگ سچے دل سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہیں ان میں سے تم کسی کو ایسا نہ پاؤ گے کہ ان لوگوں سے جو خدا اور رسول سے لڑتے ہیں' ان کے خلاف کرتے ہیں یعنی کافروں اور منافقوں سے دوستی رکھتے ہوں' بلکہ پکے مسلمان تو کافروں سے دشمنی رکھتے ہیں' ان کے دین میں موافقت' ان کی خیر خواہی تو درکنار وہ سچے مسلمان ایسے پختہ دین میں مضبوط ہیں کہ وہ ہرگز غیر مذہب والے سے دوستی محبت نہیں برتتے' کیونکہ جو خدا اور رسول کا مخالف ہے وہ ان کا بھی مخالف ہے پھر مخالف سے موافقت اور محبت کیسے ہو سکتی ہے اگرچہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں باپ دادا ہوں یا اولاد لڑکی لڑکا' بھائی برادر قبیلہ کنبہ کے ہی لوگ ہوں۔ جو ایسے پکے مضبوط لوگ ہیں وہ سچے مسلمان ہیں' خدا نے ان کے دلوں میں ایمان بھر دیا ہے اور نور ایمان اتار دیا ہے کہ خدا اور رسول کے مقابلہ میں ان کو کسی کی بھی پروا نہیں' خدا نے اپنی رحمت سے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا ہے' قوت و غلبہ دیا ہے' ان کی مدد کی ہے۔ ان کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے مکانوں'

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

اور ان کو ان باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا

رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے یہی اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے خبردار ہو جاؤ کہ بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہو کر رہے گا ○

(۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیَاتُهَا ۲۴ رُکُوْعَاتُهَا ۳

سورہ حشر مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چوبیس آیات، تین رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ هُوَ

سب آسمانوں اور زمین میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے ○ وہی ہے

الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ

کہ جس نے اہل کتاب کے کافروں کو پہلے حشر کے لیے (یا ان کے لشکر کے جمع کرنے سے پہلے) ان کے گھروں

باغوں اور درختوں کے نیچے سے شراب صاف اور میٹھا پانی اور لذیذ دودھ اور شہد خالص کی نہریں رواں ہوں گی وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مرنا نہ نکلنا۔ خدا ان سے راضی ان کے کاموں سے خوش وہ خدا سے راضی اس کے ثواب و کرامت سے خوش۔ وہ اللہ کا لشکر ہیں اور خدا کا لشکر ضرور غالب ہوگا اور فوز و فلاح پائے گا سخت عذاب سے بچے گا۔ جب حضور نے فتح مکہ کا ارادہ کیا تھا تو حضرت حاطب نے اپنے بعض دوستوں کو خط لکھ کر بھیجا اور حضرت کا راز فاش کر دیا ان پر اہل اسلام نے اعتراض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب بدری ہے سچا مسلمان ہے اس کا ارادہ محبت کفار کا نہ تھا۔ ان کی شان میں یہ آیت اتری۔ حاطب بن ابی بلتعہ یمن کے رہنے والے تھے آنحضرت کے اصحاب کرام میں داخل ہیں ان سے اہل مکہ کو خط لکھنے میں غلطی ہوگئی اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدری ہونے کی وجہ سے معافی عطا فرمائی جو اصحاب رضی اللہ عنہم بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے اور پچھلے جو گناہ بھی ہوں سب کی معافی کا اعلان فرما دیا تھا۔

سورۃ الحشر

۱- زمین میں جتنی مخلوقات ہے وہ سب خدا کے لیے تسبیح ادا کرتی ہے اور اس کو یاد کرتی ہے اپنی اپنی طرح سے نماز پڑھتے ہیں وہ بڑی عزت والا ہے ملک و سلطنت میں غالب و حکمت والا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اس کا یہ حکم محکم ہے کہ اس کے غیر کی عبادت نہ ہو۔

۲- اللہ کی وہ شان ہے کہ اس نے اہل کتاب کے کافروں کو یعنی یہود بنی نضیر کو ان کے گھروں اور مضبوط قلعوں اور عمدہ عمدہ کوٹھیوں سے دم کے دم میں پہلے پہل نکال دیا یعنی ان میں سے جو مسلمان ہوگئے وہ تو ہوگئے مگر جو بنی نضیر کافر رہے ان کو مدینہ سے نکال دیا۔ اے مسلمانو! تم کو اس امر کا کچھ بھی خیال نہ تھا کہ وہ قوت و شوکت والا سارا خاندان و قبیلہ گھر چھوڑ کر جلاوطن

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ

سے نکال دیا (اے مسلمانو!) تمہیں یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ (تمہارے رعب سے اپنے گھروں سے) نکل جائیں گے اور وہ یہی سمجھ رہے تھے

مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَ قَذَفَ فِیْ

کہ ان کے مضبوط قلعے ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچالیں گے تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اس جگہ سے آیا جہاں ان کا گمان

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ

بھی نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں (مسلمانوں کی) ہیبت ڈال دی کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝۲ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ

اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے ڈھانے لگے (اور ویران کرنے لگے) تو اے دل کی آنکھوں والو! (اس واقعہ سے) عبرت حاصل کرو O اور اگر اللہ نے

ہو جائے گا نہ ان کو یہ گمان تھا' وہ تو یہ سمجھتے تھے کہ ان کو ان کے مضبوط قلعے خدا کے عذاب سے بچالیں گے مگر خدا کی قدرت کہ خدا ان کے ساتھ اس طرح پیش آیا اور ان کو مطلق وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اللہ نے ان کے دلوں میں ایسا اسلام کا رعب اور خوف وجلال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ڈال دیا کہ ذلیل ہو کر نکلنے پر' جلاوطنی پر راضی ہو گئے' اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو گراتے تھے اور مسلمانوں سے تڑواتے تھے' ان کا چند ہی دنوں میں کیا سے کیا حال ہو گیا۔ اے عقل والو! آنکھیں کھولو خدا کے کارخانوں کو غور سے دیکھو کہ کیسے سچے مذہب کی مدد کی اور دشمنوں کو ہلاک کیا اور ان کو ان کے گھروں سے نکال دیا۔ ان آیتوں میں غزوہ بنی النضیر کی طرف اشارہ ہے' اہل تفسیر میں اختلاف ہے کہ یہ واقعہ بعد احد ہے یا قبل۔ صاحب تفسیر نے بعد احد ہونا اختیار کیا ہے اور یہی راجح بھی ہے۔ یہود بنی النضیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد توڑا اور کافروں سے بعد واقعہ احد ملنا چاہا' ان میں سے کعب بن اشرف جو بہت ہی بڑا دشمن اسلام تھا اور نہایت چالاک متمرد وسرکش اور اس قبیلہ کا اعلیٰ رئیس تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرایا کہ ایک صحابی کرام نے اس کو مار ڈالا یوں کہ اس کے قتل کا کسی کو کچھ بھی علم نہ تھا بلکہ اس کو ایک امر محال جانتے تھے اور وہ بھی اپنے ریاست وقوت قلعہ پر نازاں تھا اس سب سے وہ اور بھی زیادہ دشمن ہو گئے اور عہد توڑ دیا۔ تب آنحضرت نے ان کے قلعوں اور گھروں کا محاصرہ کیا' اثنائے محاصرہ میں انہوں نے گھر توڑ توڑ کر اینٹیں مسلمانوں کو ماریں اور گھر اپنے ہاتھوں سے خراب کیے اور رہے سہے مسلمانوں کے ہاتھوں سے خراب کروائے آخر جب مجبور عاجز ہو گئے تو جلاوطنی پر راضی ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دے دی کہ اتنے دنوں میں نکل جاؤ چنانچہ اس عرصہ میں انہوں نے اچھی اچھی چیزیں اپنے گھروں کی توڑیں اور مسلمانوں سے بھی تڑوائیں اور ان کو ساتھ لے کر ملک شام اریحا اذرعات کو چلے گئے بعض بنو قریظہ میں بھی رہ گئے۔

۳ تا ۴۔ خدا نے جو ان کو جلاوطن ہونے کا حکم دیا تو یہ ان کے حق میں غنیمت ہوا ورنہ اگر خدا جلاوطنی قبول نہ کرتا اور مدینہ سے نکل جانے پر نہ کفایت ہوتی تو دنیا ہی میں ان کو سخت عذاب پہنچتا کہ سب قتل کیے جاتے مگر آخرت میں تو ان سب کو ان سب دنیا کے عذابوں سے زائد سخت عذاب پہنچے گا جو قتل وجلاوطنی سب سے زیادہ دردناک ہوگا یعنی دوزخ۔ یہ

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿٣﴾ ذَٰلِكَ

ان کے لیے ویس نکالا نہ لکھ دیا ہوتا تو ان کو دنیا ہی میں (قتل وغارت کی) سزا دیتا اور ان کے لیے آخرت میں تو جہنم کا عذاب ہی ہے ○ یہ (عذاب)

بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ

اس لیے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ (اور اس کے رسول) کی مخالفت کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤﴾ مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ

(اس کو) سخت سزا دینے والا ہے ○ (اے مسلمانو! اہل کتاب کے) تم نے جو درخت جڑ سے کاٹ ڈالے یا ان کو جڑوں پر کھڑا کر دیا

أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ﴿٥﴾ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ

یہ سب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوا اور تاکہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو رسوا کرے ○ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَ

کو جو غنیمت ان (کافروں) سے دلائی تو (اے مسلمانو!) تم نے نہ اس پر گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ (یعنی تم نے جنگ نہ کی) ہاں

لَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

جلاوطنی اور عذاب اس لیے ہوا کہ انہوں نے دیدہ دانستہ اللہ کے رسول کی دین میں مخالفت کی اور جو خدا کے سچے دین کی مخالفت کرے گا سزا پائے گا' عذاب بھگتے گا' اس کا عذاب بہت ہی سخت ہے۔

۵- حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! نے اصحاب کو حکم دیا کہ بنی نضیر کے خرما کے درخت کاٹ کر پھینک دو مگر عجوہ جو عمدہ قسم ہے اس کو نہ کاٹو تب یہودیوں نے اعتراض کیا کہ مفت میں مال خراب کرنے سے کیا فائدہ' اللہ نے ارشاد بھیجا کہ اے مسلمانو! تم نے چھواروں کے درخت کاٹ ڈالے اور جو نہ کاٹے یعنی عجوہ کے وہ چھوڑ دیے تو تم نے دونوں باتیں اچھی کیں' خدا کی اجازت ومرضی اس کا حکم یہی تھا' خدا نے یہ حکم اس لیے دیا کہ نافرمان فاجر یہودیوں کو ذلیل ورنجیدہ کرے۔

۶ تا ۷- اے مسلمانو! اللہ نے جو غنیمت بنی نضیر کی عطا فرمائی اور اپنے رسول کو عنایت کی تو ایسی ہے کہ اس کے حاصل ہونے میں تمہارا کچھ دخل ظاہر بھی نہیں' یہ اللہ کے کرشمے وقدرت سے ملی ہے کہ نہ تم کو گھوڑے دوڑانے کی ضرورت پڑی نہ اونٹوں پر چڑھ چڑھ کر جانے کی' بس فقط شوکت ورعب اسلام نے یہ جلوہ دکھایا' تم چند مرتبہ پیادہ پا گئے کہ قریب جگہ تھی اور وہی کافی ہوگیا' بہت سا لڑنا بھڑنا بھی نہ پڑا' خدا مالک ہے یونہی اپنے رسولوں کو جس قوم پر چاہتا ہے غالب فرما دیتا ہے' وہ ہر بات پر غنیمت و نصرت وفتح پر قدرت رکھتا ہے' لہٰذا ان چند گاؤں کی غنیمت جو اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دی یعنی بنی قریظہ ونضیر و فدک وخیبر تو اے مسلمانو! یہ اللہ ہی کے لیے مخصوص ہے اور اس کے حبیب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اختیار ہے

قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

قادر ہے ○ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے جو کچھ غنیمت دلائی وہ اللہ اور (اس کے) رسول کی ہے

کہ اس میں جو چاہیں کریں۔اس میں حق حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قرابت والوں کا ہے اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مہمانوں کا اور مسافروں کا جو غربت میں پریشان ہوگئے ہیں گھر سے دور پڑ کر حیران ہیں' خدا نے یہ حکم کہ اس میں میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر طرح کا اختیار ہے اس لیے دیا کہ غنیمت کی تقسیم تم میں سے صرف امیروں ہی کے لیے لوٹ نہ ہو جائے کہ امیر ہی لے لیں اور محتاجوں اور مستحقین کو نہ پہنچے جیسا کہ جاہلیت میں تھا۔اے مسلمانو! جو کچھ تم کو مال غنیمت سے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس کو بسر وچشم قبول کرو'یا یہ کہ حضور جو حکم دیں اس کی تعمیل کرو جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔تعمیل اوامر ونواہی میں خدا سے ڈرو وہ سخت عذاب والا ہے۔بنی نضیر کے یہود کا جو مال بے لڑے ہوئے ملا اس میں وہ تقسیم جو اور مالوں میں جاری ہوا کرتی تھی نہ ہوگی کہ چار خمس غازیوں کو ایک خمس فقراء ومساکین عام مسلمانوں کے اور حضرت کے قرابت دار اور محتاج ومسافرین ومہمانان وغیرہم کو' بلکہ اس سارے مال میں آنحضرت کو اختیار ہے کہ جتنا جسے چاہیں اسے دیں۔اس بارے میں اختلاف ہے کہ دوسرا ''ما افاء اللہ'' پہلے ''ما افاء اللہ'' کا بیان ہے یا غیر۔بہت سے مفسرین پہلے کا بیان بتاتے ہیں یعنی وہ چند گاؤں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر جنگ وجدال اللہ نے دیے ہیں جیسے بنی نضیر وعرینہ وقریظہ وفدک وخیبر تو یہ اللہ کے ہیں' رسول کو ان میں ہر طرح کا اختیار ہے جو حکم چاہیں فرمائیں۔چنانچہ آنحضرت نے فدک وخیبر کو عام محتاج مسلمانوں پر وقف فرما دیا' حضرت کی زندگی بھر وقف رہا' محتاج مسلمانوں کی حاجت روائی فرماتے تھے بعد وفات شریف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں رہا۔یونہی ہر خلافت کے زمانے میں اس کا انتظام وقت کے خلیفہ کے ہاتھ میں اور اس کے تحت تصرف رہا کہ وہ نائب رسول کی حیثیت سے اس میں تصرف کرتے رہے' حضرت عمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم برابر بطور نائب رسول اپنے اپنے عہد وزمانے میں تصرف فرماتے رہے۔صاحب تفسیر عباسی فرماتے ہیں کہ چنانچہ آج تک وہ ویسا ہی وقف چلا آتا ہے۔اور باقی غنیمت بنی قریظہ ونضیر کی حضرت نبی کریم نے بالخصوص مہاجرین ومحتاجین کو دے دی بقدر ان کے احتیاج وعیالدار ہونے کے اور انصار میں سے سوائے ایک دو کے کسی کو نہ دی' اور بنو عبدالمطلب جو حضرت کی ذوی القربیٰ تھے ان کے محتاجین کو بھی دی اور سب مسلمانوں کے محتاجوں اور یتیموں کو حسب ضرورت عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ حکم رسول کو اس لیے دیا کہ زمانہ جاہلیت کی سی تقسیم نہ ہو جائے کہ امیر سب لوٹ لے لیں اور غریب محروم رہ جائیں چنانچہ اول اول بعض صحابہ نے حضرت سے عرض کیا تھا کہ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنا حصہ جتنا چاہیں اٹھا لیجیے باقی میں ہم سب بانٹ لیں گے جیسا آپ چاہیں گے بٹوارہ ہو جائے گا۔مہاجرین اپنا سب گھر بار مال ومنال اللہ اور رسول کی محبت میں چھوڑ کر حضرت کی ہمراہی میں مدینہ چلے آئے تھے تو مسلمانان مدینہ نے بڑی دریا دلی اور سخاوت سے ان کی مہمانی کی تھی' ایک ایک مسلمان انصاری ایک ایک مسلمان غریب مہاجر کو یا بحسب حیثیت زائد کو اپنے یہاں ٹھہرانے لے گیا اور کچھ لوگوں کو اہل مکہ نے خود نکال دیا تھا ان کو بھی مدینہ والوں نے اپنے یہاں ٹھہرایا تھا۔جب بنی نضیر وغیرہ کے مال بے جنگ کیے ملے تب حضرت نے انصار سے کہا کہ یہ باغات اور غنائم میں چاہتا ہوں کہ فقط غرباء مہاجرین کو دے دوں اور آئندہ غنیمتوں میں سے تم کو بھی ملا کرے گا۔ہاں اگر تم چاہو تو دو باتوں میں سے ایک بات قبول کرلو یا تو یہ کہ ان غریب مسلمانوں کو جو تم نے اپنے مکانات مال وغیرہ دے رکھے ہیں وہ تم

وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ كَیْ لَا یَكُوْنَ

(یعنی وقف ہے) اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ صرف تمہارے دولت مندوں

دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ

ہی کا مال نہ ہو جائے اور جو کچھ رسول تم کو عطا فرمائیں اس کو لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے

عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۞ لِلْفُقَرَآءِ

باز رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک (نافرمانوں کے لیے) اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہے O (وہ مذکورہ مال غنیمت) ان

الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا

مہاجر مفلسوں کے لیے ہے جن کو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیا گیا ہے وہ صرف اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ ۞٨

چاہتے ہیں اور وہ اللہ (کے دین) اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی (اپنے ایمان میں) سچے ہیں O

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ

اور (وہ مال غنیمت) ان کے لیے بھی ہے جنہوں نے پہلے سے اس شہر (مدینہ) میں اور ایمان میں گھر بنا لیا ہے

واپس کرلو تب تو یہ سب مال میں ان کو دے دوں یا یہ کہ سب اموال تم ان کو دے ڈالو تو یہ مال غنیمت میں تم میں اور ان میں تقسیم کردوں تم کو بھی اس میں سے حصہ دوں۔ انصار نے کیا عمدہ دریا دلی اور سخاوت کا جواب دیا کہ یا حبیب اللہ! یہ غنیمت تو آپ خاص انہیں کو دے دیجیے ہم اس میں سے نہیں لینا چاہتے اور ہم اپنے مال و منال مکانات میں سے اپنی طرف سے ان کو تقسیم کیے دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے ایسا کردیا اور ان کی سخاوت عالی ہمتی کی تعریف خدا نے قرآن مجید میں اتاری۔

۸ تا ۱۰- اس غنیمت میں حصہ ان کے لیے ہے جن کا ذکر اوپر گزرا یعنی ذوی القربیٰ و مساکین وغیرہ اور ان فقیروں کے لیے ہے جو ہجرت کر کے مدینہ آئے ہیں، اپنے گھر بار مال و منال سے نکال دیے گئے ہیں جن کے پاس کچھ نہیں۔ وہ قریب سو آدمیوں کے تھے، وہ محض اس لیے اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے تھے کہ خدا کا فضل تلاش کریں، اللہ کا ثواب اور اس کی رضامندی کو تلاش کرتے ہیں اور سوائے خدا اور رسول کی رضا کے ان کی آنکھوں میں مال و اولاد وغیرہ کسی چیز کی کچھ حقیقت نہیں، وہ خدا کے لیے مارنے مرنے کو موجود ہیں۔ جہاد سے ان کا مقصود رضامندی خدائے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کرتے ہیں، وہ سچے مخلص ایمان والے ہیں، اور ان کو جنہوں نے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے دار ہجرت یعنی مدینہ مقدسہ کو بنا لیا اور اس میں آنحضرت کی ہجرت سے قبل اسلام شائع کردیا، رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور مسلمانوں کو اپنے گھر بے چون و چرا بلایا وہ تنگ دل نہیں نہایت کریم النفس ہیں۔ ان غریب مہاجرین کو جو ان کے پاس

إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ

جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اوروں کو دیا جاتا ہے اس کی اپنے دلوں میں

أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ

کوئی حاجت (اور تمنا) نہیں پاتے ہیں اور دوسروں کو اپنی جانوں سے مقدم سمجھتے ہیں اگرچہ ان کو سخت حاجت ہو اور جن کو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ

گیا تو وہی کامیاب ہیں O اور (وہ مال غنیمت) ان کے لیے بھی ہے جو پہلے مہاجرین کے بعد آئے وہ (اپنے رب سے) دعا کرتے ہیں کہ اے

لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا

ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے (اپنی رحمت سے) بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف

غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

سے کینہ (اور دشمنی) قائم نہ ہونے دے اے ہمارے رب! بے شک تو ہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے O کیا تم نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا

ہجرت کر کے آتے ہیں وہ نہایت محبوب سمجھتے ہیں' دوست رکھتے ہیں' حد سے زائد خدمت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو مال بالخصوص دیا گیا ہے یعنی یہ غنیمت مخصوصہ اس کے سبب سے وہ اپنے دلوں میں رنج و غم کراہت نہیں پاتے بلکہ بخوشی خاطر جائز رکھتے ہیں' بلکہ مملوکہ مالوں گھروں زمینوں میں ان کی خدمت و شرکت کو پیش نظر رکھتے ہیں' اپنی جانوں سے زائد ان کا حق سمجھتے ہیں اگرچہ وہ خود غریب ہوتے ہیں' فقر و فاقہ سے گزارتے ہیں مگر مہمان و مسافر مسلمان بھائی کی خدمت کرتے ہیں' خود نہیں کھاتے ان کو کھلاتے ہیں' یہ لوگ بڑی فوز و فلاح والے ہیں۔ اور جو اپنے نفس کی بخیلی اور حرص سے محفوظ رہے گا وہ فائز المرام ہوگا' اللہ کے عذاب و غصہ سے بچے گا' اس کی رحمت پائے گا۔ اور ان کو دو جو مہاجرین' اولین کے بعد آئے ہیں اور روز بروز نئے مسلمان ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کے بھی جو ہم سے پہلے ایمان و ہجرت سے مشرف ہوئے ہیں اور ہمارے دل میں ان اگلے مسلمان بھائیوں کی طرف سے بغض و عداوت حسد و کینہ غصہ داخل نہ ہونے پائے جو ہم سے پہلے ایمان و ہجرت قبول کر چکے ہیں۔ اے پروردگار! تو بڑی رافت و رحمت والا ہے۔ بعض صحابہ نو مسلموں کے دلوں میں اس تقسیم سابق الذکر سے کچھ کشیدگی آئی تھی کہ فقط مخصوص مخصوص مہاجروں کو دینے کی کیا وجہ ہے مگر وہ تھے سچے مسلمان اس لیے انہوں نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ پروردگار! ہمارے دل کو صاف کر دے مسلمانوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں غصہ و حسد پیدا نہ ہونے پائے۔

۱۱ تا ۱۲- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے ان منافقوں کا حال نہیں دیکھا کہ اپنے دلی بھائی کافران اہل کتاب یعنی یہود سے کہتے ہیں کہ اے بھائی یہودیو! ہم تمہارا ساتھ دیں گے' تم مسلمانوں سے خوف نہ کھاؤ' ہم تمہاری مدد کریں گے حتیٰ کہ اگر تم جلاوطن کیے جاؤ گے اور مدینہ چھوڑ کر کہیں جاؤ گے تو ہم مدینہ چھوڑ کر تمہارے ہمراہ چلنے کو تیار ہیں۔ تمہارے بارے میں کسی کا

نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ

جو اپنے اہل کتاب کے کافر بھائیوں (یہودیوں) سے کہتے ہیں کہ اگر تم زبردستی (اپنے گھروں سے) نکالے گئے تو ہم بھی ضرور

اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ

تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہم تمہارے معاملہ میں ہرگز کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے

لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں O اگر وہ (یہودی) نکالے گئے

مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫

تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان کے ساتھ لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر ان کی (برائے نام) مدد کی بھی تو ضرور

ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر وہ (کہیں سے) مدد نہ پائیں گے O بے شک ان کے دلوں میں تمہارا خوف اللہ تعالیٰ سے زیادہ ہے

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

یہ اس لیے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں O یہ سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے مگر محفوظ قلعہ بند بستیوں میں یا دیواروں کی آڑ میں، آپس

کہانہ مانیں گے، حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کا ساتھ ہرگز نہ دیں گے نہ ان سے ڈریں گے، اگر تم قتل کیے جاؤ گے، تم سے کوئی لڑے گا تو ہم پوری پوری مدد کریں گے۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا گواہی دیتا ہے اور یقین جانتا ہے کہ منافق ان دعوؤں میں بالکل جھوٹے ہیں، اگر وہ قتل کیے گئے اور مسلمانوں میں اور یہودیوں میں لڑائی ہوئی تو یہ نامرد ہرگز یہود کی مدد نہ کریں گے اور وہ مدینہ سے نکالے گئے تو یہ ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر بالفرض کچھ مدد بھی کی ہاتھ پاؤں بھی ہلائے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا، ایک دو ہی حملوں میں پیٹھیں پھیر کر بھاگتے نظر آئیں گے پھر ان کی مدد ہرگز نہ کی جائے گی، سب ذلیل وخوار ہوں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ وقت محاصرہ میں بنی قریظہ سے اس کے منافقوں نے یہ باتیں کہلا بھیجی تھیں اور اطمینان دلایا تھا کہ اگر تم بھی بنونضیر کی طرح نکالے گئے تو ہم ساتھ دیں گے اور تم مارے گئے تو ہم بھی مریں گے۔ چنانچہ ان کا دعویٰ جھوٹا ہوا وہ مارے گئے اور یہ کچھ نہ بولے، مفسر نے یہی قول اختیار کیا، بعض مفسر اس کو بنی نضیر کے بارے میں کہتے ہیں۔

۱۳۔ اے مسلمانو! یہ منافق کچھ نہ کرسکیں گے، یہ تمہاری قوت سے بہت ڈرتے ہیں، ان کے دلوں میں تمہاری ہیبت تمہارا ڈر تمہاری تلواروں کی دھاک خدا کے ڈر سے بھی زائد ہے، خدا سے تو کچھ بھی نہیں ڈرتے ہاں تلوار کا خوف ہے، یہ بات کہ خدا سے نہیں ڈرتے تم سے ڈرتے ہیں اس وجہ سے ہے کہ بالکل بے وقوف ہیں، خداوند کریم کی توحید کی عظمت ان کے دلوں میں نہیں ہے۔

اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ

میں تو ان کی لڑائی بہت سخت ہے، تم ان کو ایک جتھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل علحدہ علحدہ پھٹے ہوئے ہیں،

شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

یہ اس لیے کہ وہ بے وقوف لوگ ہیں O ان کا حال تو ان لوگوں کا سا ہے جو ان سے پہلے قریب ہی کے زمانے میں اپنے کام کی سزا

قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾ ۚ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ

چکھ چکے ہیں (یعنی مشرکین مکہ بدر کے دن) اور ان کے لیے (آخرت میں بھی) دردناک عذاب ہے O ان کی مثال شیطان کی سی ہے

قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ

جب وہ آدمی سے کہتا ہے کہ تو کفر کر، پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں بے شک میں تو اللہ تعالیٰ

۱۴۔ اے مسلمانو! یہ یہود بنی قریظہ و بنو نضیر و منافقین سب تم سے ڈرے ہوئے ہیں، اب تم سے کھلم کھلا لڑنے کا نام بھی نہیں لے سکتے، اگر اکٹھے بھی ہو جائیں تو بھی مرد میدان نہ بنیں گے، یہ تو چھپ کر دور ہی سے لڑنے کی تمنا رکھتے ہیں کہ کہیں مضبوط مضبوط قلعوں برجوں گڑھیوں، محفوظ شہروں میں ہوں یا تمہارے اور ان کے درمیان میں بہت سی دیواریں مضبوط حائل ہوں تو وہاں چھپ کر دور سے تم سے لڑیں سو یہ کہاں ہے، تم سے ڈرتے ہیں مگر آپس میں جب لڑتے ہیں تب خوب لڑتے ہیں، اسلام کے مقابلہ میں سب لڑائی بھول جاتے ہیں۔ کیا تم ان منافقوں اور یہودیوں کو اکٹھا سمجھتے ہو ایسا نہیں ہے گو ظاہر میں مل جائیں مگر حقیقت میں اتفاق نہیں، دل ان کے وہی الگ الگ ہیں۔ منافق اور یہود کے اندر یہ خلاف وخیانت ونامردی اس سبب سے ہے کہ وہ حقیقۃ الامر نہیں سمجھتے، بے وقوف ہیں سمجھ سے کام نہیں لیتے۔

۱۵۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کی مثل اور ان کا حال ایسا ہی ہے جیسا ان سے بھی کچھ عرصہ پہلے والوں کا ہوا، وہ بھی ایسے ہی دعوے کرتے تھے مگر سب نے عہد شکنی اور غداری کا مزا چکھ لیا اور سزا پائی جیسے بقولے بنو نضیر اور بقولے مشرکین مکہ اور سب کے لیے عذاب الیم سخت دردرساں ہے۔

۱۶ تا ۱۷۔ منافقوں کے پہلے ڈھارس بندھانے اور پھر ساتھ نہ دینے کی مثل ایسی ہے جیسے شیطان کی کہ آدمی سے کہتا ہے کہ تو کفر کر لے میں تجھ کو بچا لوں گا، جب کفر کر لیتا ہے اور آدمی ہلاک ہونے لگتا ہے تو ساتھ چھوڑ کر کہتا ہے کہ اے کافر آدمی! میں تجھ سے بیزار ہوں اور تیرے کفر سے بھی، میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ پھر دونوں کا یعنی شیطان اور کافر کا انجام کار یہ ہوتا ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پڑتے ہیں، وہ دونوں ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ ظالموں کی خدا کے پاس یہی سزا ہے، ان کے کفر کا یہی بدلہ ہے۔ اس آیت میں برصیصا راہب کے قصے کی طرف اشارہ ہے جو مفصل مطول تفاسیر میں مذکور ہے کہ پہلے شیطان نے بچا لینے کی ضمانت کی تھی، جب موت کا وقت آیا تو الگ ہو گیا اور برصیصا کفر پر مر گیا۔ یہی مثال ہر کافر کی ہے کہ شیطان اس سے کفر کراتا ہے مرتے دم تک ساتھ نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ وہ کفر پر مر جاتا ہے تو شیطان کے ہمراہ دوزخ میں جاتا ہے۔

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ

رب العالمین سے ڈرتا ہوں (یہی منافقین اور یہود کی مثال ہے) O پھر ان دونوں کا انجام یہی ہوا کہ دونوں آگ میں ڈالے گئے' اس میں ہمیشہ

فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ع ۷ ۵

ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے آگے کیا عمل بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے

تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ

سب کاموں کی خبر ہے O اور (اے مسلمانو!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ نے ان کو ایسی بلا میں ڈالا

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ

کہ اپنے آپ کو ہی بھول گئے' وہ ہی نافرمان ہیں O دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے جنتی ہی اپنی

الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢٠﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

مراد کو پہنچنے والے ہیں O اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے

۱۸ تا ۱۹- اے وہ لوگو جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے' خدا سے ڈرو' دنیا کو ناپائیدار سمجھو' جو کرنا ہو آخرت کے لیے کرلو' جو کرو گے وہاں پاؤ گے' ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے اصلی گھر کے لیے کل آنے والے دن کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے کیا تیار کیا اچھے کام کیے یا برے۔ اللہ سے ہر وقت ڈرو' برے کاموں سے توبہ کرو' تم جو کچھ کرتے ہو اچھا یا برا خدا سب کی خبر رکھتا ہے۔ ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جو خدا کو بھولے ہوئے ہیں' اس کی اطاعت چھوڑ دی ہے' گناہ بے باکانہ کرتے ہیں اور ظاہرا اچھائی کرتے ہیں یعنی منافق' یا ظاہر و باطن دونوں برے ہیں جیسے یہودی' بس تم ان کی طرح بے باک نہ ہو جاؤ' انہوں نے خدا کو کیا بھلا دیا ہے خدا نے خود ان کی جانیں ان کو بھلا دیں کہ اپنا اچھا برا نہیں سمجھتے یعنی اگر نیکی کرتے تو اپنے ہی لیے کرتے اب نیکی نہیں کرتے تو اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ خدا نے ان کی یہ بات ان کے دل سے بھلا دی ہے کہ اپنے لیے کچھ نیکی کما لیں اور نفع لے لیں' توفیق طاعت ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نہیں دی' ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ وہ اللہ کے دربار سے دھتکارے ہوئے فاسق و فاجر ہیں' دونوں قسم کے کافر ظاہر و باطن میں کافر جیسے یہودی وغیرہ اور ظاہر میں مومن باطن میں کافر جیسے منافق یہ سب جہنمی ہیں۔

۲۰- دوزخ والے اور جنت والے مرتبہ و عزت و طاعت کے ثواب میں یکساں نہیں ہو سکتے' اصحاب جنت عیش و آرام و نعمت والے ہیں' دوزخ سے محفوظ ہیں' جنت کے دوامی عیش کے مستحق ہیں۔

عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ

تو ضرور آپ اس کو اللہ کے خوف سے جھکا ہوا پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ

بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں O وہی اللہ ہے جس کے سوا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ

کوئی معبود نہیں (اور) چھپے ہوئے اور کھلے ہوئے کا جاننے والا ہے' وہ بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے O وہی ہے

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بادشاہ' نہایت پاک ذات' سلامتی دینے والا' امن دینے والا'

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

نگہبانی فرمانے والا' زبردست' عظمت والا' بڑائی والا ہے' اللہ ان کے شریک ٹھہرانے سے پاک ہے O

۲۱- اگر ہم اس باہیبت و پراثر قرآن کو بڑے پہاڑ پر اتارتے یعنی ایسے پہاڑ پر جو آسمان تک بلند ہو اور ساتویں زمین تک اس کی جڑ مضبوط و مستحکم ہوتی تو اس کا بھی یہ حال ہو جاتا کہ خاضع و خاشع تابعدار لرزاں و ترساں ریزہ ریزہ پارہ پارہ خدا کے ہیبت وجلال سے نظر آتا۔ ہم ایسی ایسی صاف واضح عبرتناک مثالیں اس لیے قرآن میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ان میں غور وفکر کریں اور عبرت پکڑیں اور نصیحت حاصل کریں۔

۲۲ تا ۲۳- اللہ کی وہ ذات ہے کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں' کسی کو معبود ہونے کا حق نہیں' وہ غیب و شہادت کا عالم ہے (غیب وہ باتیں جو آئندہ ہوں گی اور بندوں سے غائب ہیں' شہادت جو ہو چکیں اور بندوں کو معلوم ہیں) وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ رحمٰن یعنی سب بندوں پر خواہ عابد ہوں خواہ عاصی خواہ مسلمان ہوں خواہ کافر سب پر دنیا میں رحمت عامہ والا رزق دینے والا ہے' وہ رحیم ہے یعنی خاص مسلمانوں پر مخصوص نعمتیں اتارنے والا ثواب و جنت دینے والا۔ وہی خدا ہے' جس کے سوا کسی کو معبود بننے کا حق نہیں' وہ بادشاہ ہے کہ ازل سے ابد تک اس کے ملک میں اس کی بادشاہی کو کبھی زوال نہیں' وہ قدوس ہے' طاہر پاک ہے ہر آفت سے منزہ' اولاد و شریک سے برتر ہے' وہ سلام ہے یعنی سلامتی والا ہے' اپنے بندوں پر ظلم نہ کرنے والا جتنے کہ وہ مستحق ہوں اس سے زائد عذاب ہرگز نہ دے گا' یا یہ کہ مسلمانوں کو عذاب سے سلامت رکھنے والا ہے۔ مومن ہے' مخلوق کو اپنے حلم سے امان دینے والا ہے یا بندوں کے اعمال پر امانت دار ہے یا یہ کہ امان والا ہے' اپنی مقدورات پر یعنی اس کی قدرت میں کوئی خلل نہیں ڈال سکتا۔ حافظ ہے گواہ ہے عزیز ہے یعنی غالب اور بدلہ لینے والا ہے' حکومت والا ہے جبار ہے یعنی جو چاہے کر سکتا ہے' ہر بات پر بندوں پر غلبہ والا ہے۔ متکبر ہے عظمت و کبریائی و ربوبیت و بڑائی والا ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے' نہایت مرتفع و برتر ہے' وہ بتوں کی اور جھوٹے معبودوں کے شرک سے پاک و منزہ ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ

وہی ہے اللہ پیدا کرنے والا، ایجاد کرنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے اچھے نام ہیں، اس

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۴﴾ ع

کی پاکی بیان کرتے ہیں جو آسمان میں اور زمین میں ہیں وہی زبردست، حکمت والا ہے ○

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ ۹۱ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | آیاتہا ۱۳ رکوعاتہا ۲

سورۂ ممتحنہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں تیرہ آیات، دو رکوع ہیں

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ

تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ ۚ

تمہارے پاس جو دین حق آیا ہے وہ اس کے منکر ہیں، وہ رسول

يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ إِنْ كُنْتُمْ

کو اور تم کو (گھر سے) نکلنے پر مجبور کرتے ہیں صرف اس بنا پر کہ تم اللہ اپنے رب پر ایمان لائے ہو، اگر تم

مشرکوں کے حقیر بے ہودہ خیالات سے اس کا منصب عزت وجلال بہت بلند ہے۔

۲۴- وہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ باری ہے سب کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے، باپوں کی پیٹھوں میں نطفوں کو پیدا کرتا ہے، پھر درجہ بدرجہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتا ہے، پھر بدن میں روح ڈالتا ہے۔ مصور ہے یعنی نطفہ کی ماں کے شکم میں صورت گری کرتا ہے جیسا چاہتا ہے مرد، عورت، لمبا، ٹھگنا، کالا، گورا، شقی، سعید بناتا ہے اس کے بہت سے پاک نام اور اچھی صفتیں ہیں یعنی مستجمع جمیع صفات کمال ہے اور منزہ از جمیع سمات حدوث وامکان وزوال ہے۔ صفات الٰہی یہ ہیں علم، قدرت، سمع، بصر، حیات، ارادہ وغیرہ جن کا بیان علم کلام میں مفصل مذکور ہے۔ ان ناموں اور صفتوں سے خدا کو یاد کرنا چاہیے، آسمانوں وزمینوں میں جو چیز ہے وہ اس کی یاد کرتی ہے اور تسبیح کہتی ہے اور ہر شئے کی زندگی اس کے لائق ہے، وہ عزیز ہے، غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے، حکیم ہے، اپنے احکام وقضاء وقدر میں لاکھوں حکمتوں والا ہے، اس کا یہ حکم محکم ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

سورۃ الممتحنۃ

۱- اے مسلمانو! خدا اور رسول کے ماننے والو! ان لوگوں کو جو خدا کے اور تمہارے دشمن ہیں اپنا دوست ویار یا رازدار نہ بناؤ یعنی جو خدا کے دین کے اور تمہاری جانوں کے دشمن ہیں، تمہارے قتل کے درپے ہیں یعنی کفار مکہ وغیرہ تو ایسوں سے یاری کے کام نہ کرو، بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ان کے ساتھ دوستی کا برتاؤ برتو، پیار ومحبت کی باتیں کرو، ان کی مددگاری کرو حالانکہ

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ

میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے اور میری رضا مندی چاہنے کے لیے نکلے ہو (تو ان کو ہرگز دوست نہ بناؤ)

بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ

تم ان کے پاس دوستی کے پوشیدہ پیغام بھیجتے ہو حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ

تم میں سے جو ایسا (یعنی کفار سے دوستی) کرے گا تو وہ یقیناً سیدھے راستے سے بھٹک گیا O اگر وہ تم پر قابو پائیں گے تو وہ

اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا

تمہارے ساتھ دشمنی نکالیں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی سے دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہی ہے کہ کسی

لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ

طرح تم کافر ہو جاؤ O تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے' اللہ تعالیٰ تم کو

انہوں نے اس پاک اور حق مذہب کے ساتھ کفر کیا ہے جو تم کو خدا کے پاس سے ملا ہے اور رسول وقرآن کا انکار کیا ہے' ان کو تو تمہارے ساتھ ایسی عداوت ہے کہ رسول کو اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالیں' ان کو اپنے شہر میں رکھنے تک کے روادار نہیں اور کس بناء پر صرف اس وجہ سے کہ تم نے اللہ کو مانا اور اپنے پاک پروردگار پر ایمان لائے اور تم ان سے محبت برتو ہرگز ایسا نہ کرو۔ اگر تم گھر چھوڑ کر جہاد کے لیے میری راہ میں سچے دل سے میری خوشی کے لیے نکلے ہو اور مدینہ میں ہجرت کر کے آئے ہو اور تم ان سے چھپ چھپ کر محبت کرنا چاہتے ہو اور جانتے ہو کہ یہ راز پوشیدہ رہے گا' ان کی معاونت کی خط وکتابت کرتے ہو اور اخفا کرتے ہو حالانکہ میں ان سب باتوں کا عالم ہوں جو تم کرتے ہو خواہ چھپاؤ خواہ ظاہر کرو سب ظاہر و باطن میرے نزدیک یکساں ہے' سمجھ لو کہ جو ایسا کرے گا وہ گمراہ ہوگا' راہ راست وصراط مستقیم سے بہک جائے گا۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا تھا کہ مکہ پر یکا یک پہنچ جائیں کہ کافروں کو موقعہ جنگ نہ ملے۔ حاطب بن بلتعہ جو سچے مسلمان اور اہل بدر میں سے تھے ان سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ انہوں نے اہل مکہ کو اپنا احسان جتانے کے لیے خط لکھ کر بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی' آپ نے وہ تحریر راستہ میں سے واپس کرالی اور حاطب کو بلا کر پوچھا' انہوں نے عرض کیا کہ آپ کی فتح تو ضرور ہوگی میں نے تو مفت کا احسان رکھنے کو یہ کام کیا قصور ہوا آنحضرت نے معاف فرما دیا اور یہ آیت اتری کہ آئندہ کوئی ایسا بے جا امر نہ کرنے پائے۔

۲۔ اے مسلمانو! یہ کافر مغلوب ہو رہے ہیں اس وجہ سے تم کو نہیں ستاتے ورنہ اگر ذرا بھی غلبہ پالیں تو تمہارے کھلے دشمن ہو جائیں' تم کو چین نہ لینے دیں' قتل میں کوتاہی نہ کریں' دست قتال وزبان بدگوئی وطعن دراز کریں اور جہاں تک کوشش ہو یہ چاہیں کہ پھر تم کو اگلا سا کافر کرلیں' خدا اور رسول پر ایمان لانے کے بعد ہجرت کے پھر تم کو اسی پہلی جہالت میں ڈالیں

معانقۃ ۳
اسم الوقف علی القیمۃ ۲
عند المتاخرین ۴

الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳﴾ قَدْ كَانَتْ

ان سے علیحدہ کر دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے O بے شک تم کو ابراہیم (علیہ السلام)

لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ

اور ان کے ساتھ والوں (مسلمانوں) کی سی عمدہ چال چلنی چاہیے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے (اسے سمجھانے کے بعد)

اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ

کہہ دیا کہ ہم تم سے اور ان چیزوں سے جن کو تم اللہ کے علاوہ پوجتے ہو بیزار ہیں، ہم تمہاری بات نہیں مانتے اور ہمارے اور تمہارے

بَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی جب تک کہ تم اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم (علیہ السلام) کے

وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ

اپنے (عرفی) باپ (آزر) سے اس کہنے میں کہ میں تمہارے لیے ضرور ضرور بخشش مانگوں گا (ان کی پیروی نہیں کی جائے گا کیونکہ

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا

وہ بخشش مانگنا ایک وعدہ کی بناء پر تھا) اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی نفع کا مالک نہیں (اور ابراہیم علیہ السلام

۳- مال و اولاد کی خاطر دین میں مداہنت نہ کرو یہ سمجھ لو کہ بروز قیامت نہ رشتہ داری نہ کنبہ نہ آل نہ اولاد کچھ نفع نہ دے گا اور خدا کے عذاب سے نہ بچائے گا پھر ان کی محبت میں دین سے سستی کرنا کیوں گوارا کرتے ہو؟ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تم میں اور دوسرے سچے مسلمانوں میں اس دن جدائی ڈال دے گا، تم مسلمانوں کے زمرہ سے الگ ہو جاؤ گے۔ یا یہ کہ ان سب باتوں پر سزا دے گا، اللہ تمہاری سب بھلائیاں برائیاں دیکھتا ہے اس کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

۴ تا ۶- اے مسلمانو! تم کو ابراہیم خلیل اللہ کی پیروی واقتداء کافی ہے، وہ اچھے پیشوا اور مقتدا تھے، ان کے طریقہ حسنہ پر چلو اور وہ جو ان کے ساتھ تھے ان کا برتاؤ کرو، جب کافروں نے ان کے بھائی بند رشتہ داروں نے اسلام قبول نہ کیا تو انہوں نے ان سے صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے، تمہاری قرابت سے، تمہارے مذہب سے اور ان چیزوں سے جن کی تم سوائے خدا کے پرستش کرتے ہو یعنی جھوٹے معبود بت وغیرہ سے بیزار ہیں، ہم جھوٹے مذہب کے ساتھ کفر کرتے ہیں، اس کا انکار کرتے ہیں، جب ہم تمہارے مذہب اور تمہارے خیالات سے بالکل علیحدہ ہیں اور بیزار ہیں یوں ہی تم ہم سے بھی بیزار ہو پھر ہم میں اور تم میں علاقہ دوستی کیا ہو سکتا ہے۔ ہم میں اور تم میں عداوت دشمنی ظاہر ظہور کھل گئی۔ ہر ایک دوسرے کے قتل وضرب کے درپے ہے، ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے بغض وعداوت ہے اور یہ کبھی نہ نکلے گی تاوقتیکہ تم خدا کی توحید کو نہ مانو گے اور سوائے خدا کے سب معبودان باطل سے بیزاری نہ کرو گے۔ ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ والے مسلمان کافروں سے بڑی

وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ

نے یہ بھی کہا کہ) اے ہمارے رب! ہم نے تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف متوجہ ہوئے اور تیری ہی طرف ہم کو پھر کر آنا ہے O اے ہمارے رب!

لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ

ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے رب! ہم سب کو بخش دے بے شک تو ہی غالب' حکمت والا ہے O بے شک تم کو ابراہیم اور ان کے ساتھیوں

حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ

ہی کے اچھے طریقے پر چلنا چاہیے (اس طریقہ پر وہی چلے گا) جس کو اللہ (کی ملاقات) اور آخری دن کی امید ہے (کہ وہ یقیناً آنے والا ہے) اور

اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۶﴾ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ع ۱ ۷

جو کوئی (اللہ کے حکم سے) منہ پھیرے گا تو بے شک اللہ تعالیٰ ہی بے پرواہ ہے (اور) سب خوبیوں والا ہے O قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں اور ان میں

دشمنی رکھتے تھے مگر اتنا ہوا تھا کہ چونکہ ابراہیم (علیہ السلام) کے عرفی باپ چچا آزر نے ان سے وعدہ اسلام لانے کا کیا تھا اس کے عوض انہوں نے ان سے وعدہ استغفار کیا پس اس خیال سے کہ شاید وہ مسلمان ہو جائے خدا سے اس کی سفارش کی جب وہ کفر پر مرا اور ان کو معلوم ہوا کہ اس کی قسمت میں شقاوت ازلی ہے تب وہ اس سے بیزار ہوئے اور کہا کہ افسوس! جب تو کافر مرا تب میں خدا کے عذاب سے تجھ کو ذرا بھی نہیں بچا سکتا۔ اے مسلمانو! کافروں سے خوف نہ کھاؤ' اللہ سے یوں عرض کرو کہ اے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا ہے' ہم تیری ہی طرف سب کو چھوڑ کر متوجہ ہیں' ہم سب کا لوٹنا تیری ہی طرف ہے۔ اے پروردگار! ہم کو کافروں کا زبردست بنا کر ان کا امتحان نہ لے' ہمارے سبب سے وہ فتنہ میں نہ پڑیں یعنی اگر وہ غالب اور ہم پر مسلط ہو جائیں گے تو ان کی جرأت اور زائد ہو جائے گی' اس میں ہم مصیبت دنیا میں وہ عذاب آخرت میں پھنسیں گے۔ اور اے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے تو بڑی عزت والا ہے' کافروں سے بدلہ لینے والا' حکمت والا ہے مسلمانوں کا مدد کرنے والا۔ اے مسلمانو! یوں دعا مانگو اور ابراہیم (علیہ السلام) کی اور ان کے امتی مسلمانوں کی اقتداء کرو' ان کا اچھا طریقہ تھا' وہی اچھا طریقہ تمہارے لیے بنایا گیا' اس طریقہ حسنہ کی وہ ہر شخص اقتداء کرے گا جو اللہ سے اور روز قیامت سے ڈرے گا اور اس کی رحمت کی امید رکھے گا' مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اٹھنے پر ایمان لائے گا' جو اس سے روگردانی کرے گا' خدا کا حکم نہ مانے گا تو خداوند کریم کا کیا نقصان کرے گا وہ تو بے پرواہ ہے' اس کو کس بات کی حاجت ہے' وہ حمید ہے' اپنے کاموں میں محمود ہے' موحدوں کے لیے تعریف کرنے والا تھوڑا سا کام قبول کرتا ہے ثواب بہت سا دیتا ہے' بڑے فضل والا ہے۔

۷۔ اے مسلمانو! تم کو مکے والوں سے بسبب قرابت ومحبت سابقہ کے بہت انس ہے اور تمہارا دل ان سے ملنے کو چاہتا ہے اور بسبب اختلاف مذہب ان سے عداوت ہے سو عنقریب تم میں اور تمہارے ان جانی دشمنوں میں دینی مخالفوں میں اللہ تعالیٰ پھر سلسلہ محبت ودوستی قائم فرما دے گا اور اللہ ہر بات پر قادر ہے یعنی عنقریب ان کو توفیق قبول اسلام دیتا ہے اور رسول کو فتح مکہ نصیب فرماتا ہے' بڑے بڑے سرکش جانی دشمنوں کو مطیع وفرمانبردار سچا مسلمان بنائے دیتا ہے' پھر تم وہی

الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧

کہ جن سے تم کو دشمنی ہے دوستی فرمادے (یعنی ان کو ایمان نصیب فرمادے) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ

(اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ تم کو ان (کافروں) سے نیکی کرنے اور انصاف کرنے کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں فرماتا ہے کہ جو تم سے دین میں نہیں لڑے

مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو

الْمُقْسِطِيْنَ ۝٨ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

دوست رکھتا ہے O اللہ تعالیٰ تو تم کو انہی لوگوں سے دوستی کرنے سے منع فرماتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے

وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ

اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفوں کی) مدد کی اور جو ان سے

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

دوستی کریں گے تو وہی ظالم ہیں O اے ایمان والو! جب تمہارے پاس

ہو گے اور وہی تمہاری پرانی دوستی ہو گی اور خدا قادر ہے کہ مکہ کو فتح کر دے کفار قریش کو مسلمان کر دے وہ غفور ہے جو کفر سے توبہ کرے گا اس کا گناہ بخش دے گا' جو توبہ پر مرے گا اس پر ضرور رحم فرمائے گا۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ پیش گوئی اور معجزہ اخبار غیبی صحیح ہو گئی' مکہ فتح ہو گیا' آپس میں مکہ مدینہ والوں میں میل ملاپ قائم ہو گیا' سخت سے سخت دشمن مسلمان عاشق جانثار بن گئے۔ ابوسفیان رئیس کفار قریش مسلمان ہوئے' صحابہ میں داخل ہوئے' ان کی صاحبزادی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا' امہات المومنین میں شامل ہوئیں سلسلہ محبت قائم ہو گیا۔

۸ تا ۹۔ اے مسلمانو! خدا تم کو ان لوگوں سے جنہوں نے مذہبی لڑائی تم سے نہیں لڑی' تم کو تمہارے گھروں سے وطن سے نہیں نکالا' تمہارے دشمن کی مدد نہیں کی منع نہیں کرتا ہے' ان کے صدقہ دینے اور ان پر احسان کرنے سے' عہد کے وفا کرنے سے' انصافانہ برتاؤ کرنے سے نہیں روکتا' خدا تو انصاف والوں کو پسند کرتا ہے' جب وہ مطیع و صلح پسند ہیں تو تم بھی عہد پر قائم رہو۔ ہاں خدا ان کی محبت و الفت معاونت سے منع فرماتا ہے جنہوں نے تم کو مذہب کی بناء پر مارا' ستایا لڑے گھر سے نکالا اور تمہارے جلاوطن کرنے کے خوب مشورے کیے' دشمنوں کی مدد کی' اس سے روکتا ہے کہ تم باوجود ان کی ان شرارتوں کے ان سے دوستی و محبت کرو جو ان سے محبت و دوستی کا برتاؤ کرے گا' ان کی مدد کرے گا وہ ظالم ہے' اپنے حق میں نقصان کرے گا خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ قبیلہ خزاعہ قوم ہلال بن عویمر و خزیمہ و بنو مدلج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ

ایمان دار عورتیں (کفرستان سے) ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان کر لو اللہ تعالیٰ

بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں ان کا ایمان دار ہونا (امتحان سے)

اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ

معلوم ہو جائے تو تم انہیں کافروں کو واپس نہ دو نہ یہ (مسلمان عورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) مسلمان عورتوں کو حلال ہیں

مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

اور جو کچھ کافروں نے (ان پر) خرچ کیا تھا تو تم ان (کافروں) کو دے دو اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب کہ تم ان عورتوں کو

اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ

ان کے (مقررہ) مہر ادا کر دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو (بلکہ ان کو علیحدہ کر دو) اور جو کچھ تم نے (ان کافرہ عورتوں پر) خرچ کیا تھا وہ کافروں سے مانگ

وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

لو اور جو کچھ انہوں نے (مسلمان عورتوں پر) خرچ کیا وہ تم سے مانگ لیں، یہی اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان (اس کے ذریعے) فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ

سال حدیبیہ سے پہلے صلح اس بات پر کر لی تھی کہ نہ مسلمانوں سے لڑیں گے نہ مکہ سے نکالیں گے نہ دشمنوں کی مدد کریں گے اور عہد کو وفا کیا تب اترا کہ ان کے اوپر احسان کرنا کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۰۔ اے مسلمانو! اگر کافروں میں سے کوئی عورت مسلمان ہو کر ہجرت کر کے تمہارے پاس آئے یعنی حدیبیہ میں یا مدینہ میں تو اس وقت تم کو احتیاط کرنا چاہیے کہ کوئی فتنہ چالاکی تو نہیں ہے، یہ عورت کیوں آئی ہے، اس سے قسم لے کر پوچھو کہ آیا ایمان سے خالص دل سے اللہ رسول کا ارادہ کیا ہے اور گھر چھوڑ کر اسی لیے آئی ہے یا کوئی اور بات ہے۔ اے مسلمانو! اگر بعد امتحان تم سمجھ لو کہ یہ سچی مسلمان ہو کر آئی ہے تو مردوں کی طرح عورتوں کو کافروں کی طرف واپس نہ کر دو کہ ان کے پہلے خاوند پھر ان کو لے لیں۔ نہ وہ عورتیں بعد اسلام اپنے کافر خاوندوں پر حلال ہیں نہ کافر مسلمان عورتوں کے لیے حلال ہیں یعنی نہ کافر کو مسلمان عورت حلال نہ مسلمان کو کافر عورت حلال۔ ان کے لیے خاوندوں نے جو مہر عورتوں کو دیا ہو وہ ان کا واپس کر دو۔ جب کفار قریش سے صلح حدیبیہ واقع ہوئی تو یہ شرائط تسلیم کی گئی تھیں کہ اگر ہم میں کا کوئی مسلمان مرتد ہو کر تمہارے پاس جائے تو تم اس کو پھر ہم کو واپس نہ کرو اگر تم میں کا کوئی مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے تو ہم واپس دے دیں گے، مگر یہ شرط مردوں کے ساتھ خاص ہے مسلمان عورت کو واپس نہ دیں گے ہاں اس کے خاوند کا مہر دے دیں گے اور جو مسلمان عورت مرتد ہو کر تم میں جائے گی اس کو ہم نہ لیں گے، اس کا مہر ہم تم سے لے کر اس کے خاوند کو دلا دیں گے چنانچہ سبیعہ بنت حارث

حَكِيْمٌ ۝١٠ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

علم وحکمت والا ہے O اور (اے مسلمانو!) اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی (مرتد ہو کر) تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کی طرف چلی جائے (یا تمہاری کافرہ بیوی

فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

کافروں میں رہ جائے) پھر تم (جہاد کر کے کافروں کو) سزا دو اور بدلہ لو تو جن لوگوں کی عورتیں (مرتد ہو کر) چلی گئی تھیں (یا ان کی کافرہ عورتیں کافروں میں رہ گئی تھیں) تو

الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاۗءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

(مال غنیمت میں سے) ان مسلمانوں کو اتنا دے دو جتنا انہوں نے (اپنی بیویوں کے مہر میں) خرچ کیا تھا (اور ان کو مہر واپس نہیں ملا تھا) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓي اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا

تمہارا ایمان ہے O اے نبی! جب آپ کی خدمت میں مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ

يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ

بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی (بے قصور) اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے

اسلمیہ مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ کو آئیں، ان کے بعد ان کا خاوند مسافر ان کے لینے کو آیا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر دے دیا سبیعہ کو واپس نہ دیا۔

۱۱- اے مسلمانو! اگر کافروں میں سے کوئی عورت مسلمان ہو کر تمہارے پاس ہجرت کر آئے تو پھر اس کو واپس نہ کرو اور اس کے ساتھ اگر تم نکاح کرنا چاہو تو کر سکتے ہو اس مین کوئی مضائقہ نہیں حلال ہے مگر جب کہ اس کا جو مہر ٹھہرے وہ ادا کرو یعنی جب عورت مسلمان ہو کر دارالحرب سے دارالاسلام میں چلی آئے اور اس کا خاوند کافر رہا تو اب نکاح ان کے آپس کا ٹوٹ گیا عدت کی بھی حاجت نہیں، استبراء ضروری ہے یعنی ایک حیض گزرنے کے بعد اس کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں (اور اگر وہ حاملہ ہے تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح جائز ہے۔ قادری۔) مرتد عورتوں کے ساتھ نکاح قائم نہیں رہتا ان کو فوراً چھوڑ دو یعنی جو عورت مرتد ہو کر دارالکفر کو چلی جائے تو اب اس میں اور اس کے مسلمان خاوند میں نکاح قائم نہیں رہ سکتا، اب ان کو اپنی ازواج میں شمار نہ کرو، جب تم میں سے کوئی عورت مرتد ہو کر دارالحرب چلی جائے تو جو تم نے اس کو مہر دیا ہو وہ کافروں سے پھیر لو اس کافرہ عورت کو نہ لو وہ تمہارے کام کی نہ رہی اور جب ان کی کوئی کافرہ عورت اسلام قبول کر کے چلی آئے تو وہ تم سے اس کا مہر لے لیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کو نہیں مل سکتی (اسی شرط پر صلح واقع ہوئی تھی) یہ اللہ کا حکم محکم ہے کہ تمہارے اور اہل مکہ کے معاملہ میں حکم فرماتا ہے، وہ بڑا علیم اور حکمت والا ہے۔

اے مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی عورت مرتد ہو کر کافروں میں مل جائے اور وہ اس کا بدلہ مہر تم کو نہ دیں اور تم میں ان میں عہد نہ ہو تو جب تم میں اور ان میں لڑائی ہو اور تم غنیمت حاصل کرو تو ان لوگوں کو جن کی ازواج چلی گئی ہوں اتنا روپیہ دے دو جتنا انہوں نے مہر میں صرف کیا ہو یعنی غنیمت میں سے قبل خمس کے نکالنے کے اتنا دے دو اور اللہ سے ڈرو،

بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ

(یعنی دیدہ دانستہ) کوئی بہتان باندھیں گے اور نہ کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی کریں گے تو آپ ان سے بیعت لے لیجئے اور اللہ تعالیٰ

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

سے ان کے لیے بخشش مانگیے بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اے ایمان والو! تم

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ

ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے (یہود وغیرہ) وہ آخرت (کے

جس بات کا اس نے حکم دیا ہے اس کو بجالاؤ وہ خدا جس پر تم اے اہل اسلام! ایمان لائے ہو۔ مسلمانوں میں سے چھ عورتیں مرتد ہو کر چلی گئی تھیں دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ام سلمہ اور ام کلثوم بنت حبرول اور ام الحکم بنت ابوسفیان' عباد بن شداد فہری کی زوجہ اور فاطمہ بنت امیہ بن مغیرہ اور بروع بن عقبہ شماس بن عثمان مخزومی کی زوجہ اور عبدہ بنت عبدالعزی بن سلمہ زوجہ عمرو بن عبدود کی ہند بنت ابوجہل بن ہشام' ہاشم بن عاص بن وائل سہمی کی زوجہ' غنیمت میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوندوں کو ان کی ازواج کے مہر دے دیے۔ اب یہ سب احکام منسوخ ہو گئے ایک وقت معین تک کے لیے تھے۔

۱۲۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارے پاس مکہ سے عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت چاہیں اور اس بات پر بیعت قبول کریں اور یہ شرط مانیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی' بتوں کو نہ پوجیں گی نہ ان کو حلال جانیں گی' نہ زنا کریں گی نہ اس کو حلال جانیں گی' نہ چوری کریں گی نہ اس کو حلال جانیں گی' نہ اولاد کو قتل کریں گی نہ اس کو حلال جانیں گی' نہ جھوٹا لڑکا بنا کر تہمت اٹھا کر خاوند پر رکھ دیں گی نہ اس کو حلال جانیں گی' بہتان یعنی افتراء اور تہمت اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان نہ اٹھائیں گی۔ (عرب کی بعض عورتوں جن کی اولاد نہ ہوتی وہ حرام کے لڑکے جو راہ گزر پر مل جاتے لا کر اپنے خاوندوں پر تھوپ دیتی تھیں' کہتیں کہ یہ لڑکا تمہارا ہے میں نے جنا ہے' میرے پیٹ میں رہا ہے ''ما بین ایدیھم'' سے مراد شکم اور ''ارجلھن'' سے شرم گاہ مراد ہے' اس کا عہد لیا گیا کہ اب اسلام میں ایسا نہ کریں) اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی کسی بات میں نافرمانی نہیں کریں گی جو اچھی بات ان کو بتاؤ گے وہ مانیں گی اور جس بری بات سے آپ منع کریں گے اس سے بچیں گی۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نوحہ اور ماتم کرنے' بال نوچنے منہ پر طمانچہ مارنے اور سر منڈانے سے منع فرمایا اور غیر آدمی سے یعنی نامحرم کے ساتھ خلوت کرنے سے منع کیا اور غیر کے ساتھ یا بے محرم سفر کرنا مدت تین دن یا زائد کا حرام کر دیا) تو اے رسول! ان کو بیعت کر لو اور جاہلیت کی باتوں سے ان کے لیے خدا سے مغفرت مانگو' خدا غفور ہے کہ اگلی باتیں بخش دے گا' رحیم ہے آگے جو برائیاں کریں گی اس کو بھی اگر کبھی توبہ کریں گی بخشے گا اور مسلمانوں پر رحمت کرے گا۔

۱۳۔ اے مسلمانو! اسلام کے دعوے کرنے والو! اس قوم کے ساتھ دوستی و محبت کا دم نہ بھرو' ان کی مدد و نصرت نہ کرو اور راز ہائے اہل اسلام تھوڑے سے لالچ کے لیے اس قوم پر فاش نہ کرو جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہے (یعنی یہود کو' ان پر دوہرا غصہ ہوا' لعنت اتری ایک جبکہ انہوں نے ''ید اللہ مغلولۃ'' کہا' دوسرے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾ ع

ثواب) سے اسی طرح ناامید ہو گئے جس طرح دوسرے کافر قبر والوں (کے ثواب) سے ناامید ہو گئے O

(٦١) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ (١٠٩)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ١٤ رُكُوْعَاتُهَا ٢
سورۂ صف مدنی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چودہ آیات، دو رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾

جو آسمانوں اور جو زمین میں رہنے والے ہیں وہ (سب) اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہی زبردست، حکمت والا ہے O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ

اے مسلمانو! تم ایسی بات کیوں کہہ بیٹھتے ہو جو کرتے نہیں O اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بات بڑی

اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ

ناپسند ہے کہ جو کہو اسے کرو نہیں O بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اللہ کی راہ میں اس طرح

تکذیب کی) یہ لوگ نعیم جنت سے اس طرح ناامید و مایوس ہو گئے ہیں جیسے کافر مرے ہوئے قبر والوں کے دوبارہ زندہ ہو کر قیامت میں لوٹنے سے مایوس ہیں یعنی کافر مرے ہوئے قبر والوں کے دوبارہ زندہ ہو کر قیامت میں لوٹنے سے مایوس ہیں یعنی جیسے کافر منکرین حشر اس بات سے قطعاً ناامید ہیں کہ مر کر دوبارہ زندہ ہوں یونہی یہودی بھی ثواب اخروی سے ناامید ہیں کہ اپنی بدکاریاں دیدہ دانستہ خلاف خدا اور رسول کر رہے ہیں خوب جانتے ہیں۔ بعض مفسر سوال منکر نکیر لیتے ہیں جو قبر میں ہوتا ہے کیونکہ کافر اس کے بھی منکر تھے۔ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الصّف

یہ ساری سورت مدینہ شریف میں اتری بقول جماہیر مفسرین و ابن عباس۔

۱- آسمانوں میں اور زمین میں جو چیز ہے اور مخلوق ہے وہ سب اللہ کے لیے تسبیح کرتے ہیں، اس کا ذکر کرتے ہیں، اپنے طریقوں سے نماز ادا کرتے ہیں، وہ بڑی عزت والا ہے، کافروں کو سزا دینے والا ہے اور حکمت والا ہے، اپنے اوامر و نواہی و احکام قضاء و قدر میں سے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا ہر شئے کی پرستش و پوجا باطل اور غلط ہے، اس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں۔

۲ تا ۴- اے ایمان والو! رسول و قرآن کے ماننے والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو وقت پر نہ کرسکو۔ خدا کے نزدیک یہ بات نہایت ناپسند مبغوض اور بری ہے کہ تم وہ باتیں خواہ مخواہ زبان سے نہ نکالو جو بعد کو انجام نہ دے سکو، وعدہ پورا نہ کرسکو وعدہ وفا نہ کرسکو، جو عمل نہ کرسکو اس کو کیوں بیان کرو یعنی وعدے کر کے اس کو نہ نبھاؤ یا علم پڑھ کر سیکھ کر اس پر عمل نہ کرو۔ اللہ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو خدا کی راہ میں اس کی طاعت میں میدان کارزار میں صفیں باندھ باندھ کر اس مضبوطی اور استواری سے لڑتے ہیں کہ گویا اتحاد و اتفاق میں اور صف بندی میں وہ ایک دیوار ہیں جو نہایت مضبوطی سے اینٹ سے اینٹ ملا کر بنائی گئی ہے۔ بعض صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کو وہ کام تعلیم فرمائیں جو

فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا کہ وہ رانگا اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے (کہ جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی) ○ اور (اے نبی! اس وقت کو یاد کرو کہ) جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم (میری نافرمانی کرکے) مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾

ہوں؟ پھر جب وہ خود ٹیڑھے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ تعالیٰ (ہٹ دھرم) نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا ہے ○

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ

اور (اے نبی! یاد فرمایئے) جب کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا آیا ہوں'

سب کاموں سے زائد اللہ کو محبوب ہو جس کے سبب ہم کو اللہ کا تقرب حاصل ہو' اگر ایسا کام ہم کو بتایا جائے گا تو ہم ضرور اس کو پورا کریں گے۔ تب اللہ نے آیت ''ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم'' اتاری یعنی آیا اے مسلمانو! تم اس بات پر راضی ہو کہ ہم تم کو سراسر نفع والی تجارت بتائیں کہ تم کو قیامت کے دردناک عذاب سے بچائے۔ مگر اس تجارت کا بیان نہ کیا گیا جب بیان نہ اترا تو انہوں نے نہایت تمنا اور عاجزی سے کہنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ! وہ تجارت بتا دیجیے کہ ہم شروع کریں اور اپنی جان و مال اس میں لگا دیں' سب خدا کی راہ میں قربان کر دیں تب اللہ تعالیٰ نے بیان اتارا ''تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم''۔ یعنی وہ تجارت یہ ہے کہ تم ایمان پر ثابت رہو اور خدا کی اطاعت بجالاؤ' اپنے جان و مال خدا کی راہ میں کافروں سے لڑنے میں صرف کر دو۔ یہ تجارت تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اگر تم اپنے علم سے کام لو اور اس پر عمل کرو۔ انہوں نے عہد کر لیا' بروز احد موقع امتحان آیا' بعض عہد پر قائم نہ رہے' دہشت کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تب یہ اترا کہ اے مسلمانو! ایسی بات کیوں کہہ بیٹھتے ہو جو کر نہ سکو اور جہاد کی ترغیب دلائی۔

۵ - اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! یاد کرو کہ جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا: باوجودیکہ تم مجھ کو اللہ کا رسول برحق جانتے ہو پھر مجھ کو کیوں طرح طرح سے ایذاء دیتے ہو (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عیب ادرہ وغیرہ بیماری کا لگاتے تھے جس کا قصہ تفسیر سورۂ احزاب میں گزر چکا) اور میرا کہا نہیں سنتے' جب موسیٰ (علیہ السلام) کا سمجھانا انہوں نے نہیں مانا' کجروی کی تو اللہ نے ان کو بدلہ دیا' ان کے دلوں کو گمراہی میں چھوڑ دیا اور کجروی کرنے دی۔ حق و ہدایت سے پھرا ہوا چھوڑ دیا کہ جب موسیٰ (علیہ السلام) کی تکذیب کی تو خدا نے توحید سے دل ان کا پھیرا ہوا چھوڑ دیا' یا کہ جب انہوں نے ہدایت کا ارادہ نہ کیا تو خدا نے ان کی گمراہی اور زیادہ کر دی یعنی ان کو گمراہی میں ڈھیل دے دی۔ اللہ فاسقوں کو جن کو وہ اپنے علم ازلی میں کافر شقی جان چکا ہے اور کافر قرار دے چکا ہدایت نہیں کرتا اور ان کو راہ راست نہیں دکھاتا یعنی اللہ تعالیٰ ہٹ دھرم کافروں کو زبردستی ہدایت نہیں دیتا ہے جب وہ ایمان لانا نہیں چاہتے تو اللہ تعالیٰ ان کو حالت کفر ہی پر چھوڑ دیتا ہے' اگر وہ زبردستی ہدایت دینا چاہتا تو دے سکتا ہے۔

اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ مُبَشِّرًۢا

اپنے سے پہلے کی کتاب توریت (وغیرہ) کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک عظیم الشان رسول کی جو میرے بعد تشریف

بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ

لائیں گے جن کا نام احمد ہے خوشخبری دیتا ہوں' پھر جب وہ رسول (جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی) ان کے پاس کھلی

قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۶﴾ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ

ہوئی نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے O اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا

الۡکَذِبَ وَ ہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ

جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے حالانکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ (ہٹ دھرم) ظالم لوگوں کو

الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷﴾ یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَ اللّٰہُ

ہدایت نہیں کرتا O وہ (کافر) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونک) سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ

۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے لوگو! میں اللہ کا سچا رسول ہوں' تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں' مجھ سے پہلے جو رسول گزر چکے ہیں یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی کتاب توریت کا تصدیق کرنے والا ہوں' نفس توحید میں اور نیز بعض احکام شرائع میں ان کے موافق ہوں اور میں ایک بہت عمدہ خوشخبری تم کو سناتا ہوں اور مبارکباد اور بشارت دیتا ہوں تاکہ تم اس کا خیال رکھو عنقریب میرے بعد ایک عظیم الشان رسول تشریف لائیں گے' میرے بعد دنیا میں آئیں گے' ان کا نام پاک احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوگا۔ (حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مقدس محمد بھی ہے' احمد بھی ہے۔ محمد مبالغہ مفعول کا صیغہ ہے بہت تعریف کیا ہوا' محمود وہ ہے جس میں کوئی برائی نہ ہو اس کی کوئی مذمت نہ کرے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن میں سب بھلائیاں ہوں سب ان کی تعریف کریں) جب رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے یا یہ کہ عیسیٰ (علیہ السلام) آئے اور احکام امر و نہی لوگوں کو بتائے' معجزات اور خوارق عادات دکھائے تو وہ کہنے لگے کہ یہ باتیں تو کھلا ہوا جادو ہیں اور حقیقت میں لغو ہیں۔

۷- اس سے زیادہ سرکش و متمرد ظالم اور کفر میں پرلے درجے پر پہنچا ہوا کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ تہمت افتراء اٹھائے' اس پاک پروردگار کے لیے جورو بچے ثابت کرے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے یعنی یہود و نصاریٰ کہ رسول نے توحید کی طرف ان کو بلایا وہ نہ آئے۔ خدا ظالم کو اپنے دین مقدس کا راستہ نہیں دکھاتا کہ اس کو تو سزا دینا منظور ہے یعنی وہ اہل کتاب جو کفر پر ہی مریں گے اور خدا کے علم میں شقی ازلی ہیں وہ اسلام لانے کا ارادہ ہی نہیں کریں گے' ان کو ان کی حالت پر یعنی کفر پر چھوڑ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ پر کوئی الزام نہیں کیونکہ اس نے تو کتاب نازل فرما دی' ہدایت کے طریقے بتا دیے پھر بھی جو نہ مانے تو اس کا اپنا قصور ہے' وہ سزا کا مستحق ہے۔

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

تو اپنا نور کامل کر کے ہی رہے گا اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو O اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور

بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ

دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو سب دینوں پر غالب فرما دے اگرچہ

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ ع ۱ ۹ ۹

مشرکوں کو ناگوار گزرے O اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتا دوں جو تم

تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

کو درد ناک عذاب سے بچا لے O (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ

قائم رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے

۸۔ یہود و نصاریٰ اس بات کا ارادہ کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اسلام کی چمکتی اور پھیلتی ہوئی روشنی کو جو اللہ کا نور ہے اس کا مقدس دین ہے اس کی پاک کتاب کو اپنی بوالہوسیوں زبان درازیوں ڈھکوسلوں اور لغو باتوں اور دھوکہ بازیوں اور بے معنی باتوں سے بجھا دیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تو اپنے نور کو تمام ہی کر کے رہے گا اس کا اجالا تمام جہان میں پھیلا کر رہے گا اور کسی کی دغابازی اس کے مقابلہ میں کچھ نہ چلے گی۔ اگر تمام جہان کے کافر یہودی نصاریٰ مشرکین عرب و عجم تمام فرق مخالفین اسلام کے اس کو ناپسند کریں مگر وہ تو دن دگنی رات چوگنی ترقی پائے گا اور کفر شرک کی اندھیریوں کو ملیامیٹ کرے گا۔

۹۔ یہ دین تو خدا کا ہے خدا کی وہ شان ہے کہ اس نے اپنے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سچی ہدایت یعنی توحید وقرآن اور سچا یقین مقدس مذہب یعنی شہادت لا الہ الا اللہ دے کر دنیا میں بھیجا اس غرض سے کہ اپنے پاک دین کو برگزیدہ رسول کے ہاتھوں دنیا کے تمام ادیان و مذاہب وملل پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکین عرب و یہود و نصاریٰ وغیرہ کے دل پاش پاش ہو جائیں۔ اسلام باعتبار حجت ہر دین پر قاہر و غالب رہے گا اور باعتبار حکومت بھی تمام ادیان پر غالب مروی ہے کہ قیامت تک کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جہاں اسلام نہ پہنچے گا۔ تمام ارباب مذاہب باطلہ یا اسلام قبول کرلیں گے یا مغلوب ہوکر جزیہ دیں گے۔ بالخصوص زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میں۔

۱۰ تا ۱۳۔ اے مسلمانو! کیا تم کو تجارت کا وہ طریقہ بتا دوں کہ جس طریقہ کی تجارت کرنے سے تم کو عذاب الیم سے نجات ملے جو نہایت دردرساں ہوگا۔ ہاں وہ تجارت یہ ہے کہ اللہ و رسول پر ایمان لاؤ سچے دل سے اللہ و رسول کی تصدیق کرو (اگر منافقین مراد ہیں تو یہ معنی کہ دل سے کفر و شک نکال ڈالو اور اگر مخلصین سے خطاب ہے تو یہ کہ ثابت قدم رہو ترقی مراتب

لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ

بہتر ہے اگر تم جانتے ہو O اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ

ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ مکانوں میں

عَدْنٍ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ وَأُخْرٰى تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ

رکھے گا جو بسنے کے قابل باغوں میں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے O اور وہ تم کو ایک نعمت اور عطا فرمائے گا جو تم کو پیاری ہے

مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ

(وہ) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ہے اور (اے نبی!) آپ (ان سب نعمتوں کی) ایمان داروں کو خوشخبری دیجئے O اے ایمان والو!

اٰمَنُوا كُونُوٓا أَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ

لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِيٓ إِلَى اللّٰهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ

اللہ کی طرف ہو کر (دین میں) میرا مددگار کون ہے تو حواریوں نے کہا

کی کوشش کرو) اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کو لڑا دو، مال خرچ کرو، جہاد میں مرو مارو۔ یہ باتیں کرنا تمہارے لیے دنیا کی تجارتوں اور مال کے ذخائر جمع کرنے سے کہیں زائد بہتر ہے اگر تم سمجھو اور انجام کار پر نظر کرو۔ اس لیے کہ اگر یہ کام بجا لاؤ گے تو جہاد اور نفقہ فی سبیل اللہ کی برکت سے خدا تمہارے گناہ کی مغفرت فرمائے گا (طیبہ یعنی طاہرہ یا حسنہ جمیلہ یا خوشبودار کہ جنت کے مشک و ریحان سے مہکتے ہوں گے، وہ مکانات جنت عدن میں ہوں گے جو معدن خیر و برکت ہے، دار الرحمٰن ہوں گے) یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا نفع اور فوز و فلاح ہے جنت ملی دوزخ سے بچے یہ تو قیامت کے دن خدا چاہے تو ملے گا یہاں دنیا میں بھی ثواب بے غایت کے علاوہ تم کو اس تجارت کا دوسرا فائدہ جس کی تم جان و دل سے تمنا ہے اس کی خواہش سے ملے گا یعنی خدا کی مدد کافروں پر غلبہ فتح مکہ اور غنیمت۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مخلص مسلمانوں کو جنت اور فتح کی بشارت دو اگر یہ کام کریں تو ان کو یہ سب نعمتیں ملیں گی۔

۱۴- اے مسلمانو! رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ماننے والو! اللہ کے دین کے مددگار و انصار ہو جاؤ، اسلام کے دشمنوں کو نیچا دکھاؤ، رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کرو جیسا عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے حواری اور دوستوں سے کہا کہ میرے انصار مددگار خدا کی راہ میں کون ہیں، میری مدد اور خدا کے دشمنوں سے لڑائی کون لیتا ہے؟ تو ان کے حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام)! ہم اللہ کے دین کی مدد کو تیار ہیں دشمنوں سے لڑیں گے۔ (۱۲ آدمی تھے جو سب سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل کا ایک گروہ (ان پر) ایمان لایا

وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ

اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے

فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۝۱۴ ع

میں مدد فرمائی تو وہی (کافروں پر) غالب آئے O

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِیَّةٌ ۶۲ آیاتها ۱۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	رکوعاتها ۲
سورۂ جمعہ مدنی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں گیارہ آیات' دو رکوع ہیں

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

جو آسمانوں اور جو زمین میں رہنے والے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ بادشاہ' کمال پاکی والے' زبردست' حکمت والے کی پاکی

لائے تھے' وہ لوگ دھوبی تھے) پس عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایک گروہ تو ایمان لایا اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو مانا اور ایک گروہ نے کفر کیا۔ ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے اور دین عیسوی کی مخالفت نہ کی تھی مدد کی' وہ ہماری مدد سے اپنے مخالفین پر غالب آئے۔ حواری خالص دوست کو کہتے ہیں' بعض کہتے ہیں کہ حواری مشتق حور سے ہے۔ جس کے معنی سپیدی خالص کے ہیں اور چونکہ وہ دھوبی تھے' کپڑوں کو سپید کیا کرتے تھے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کے سچے خالص دوست ہوئے اس لیے ان کو حواری کہا گیا۔ مروی ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھالیے گئے تو ان کے متبعین کو پولس کم بخت نے گمراہ کرنا چاہا اور ان کے متفرق فرقے کر دیئے' کوئی کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا تھا آسمان پر چلا گیا' کوئی کہتا تھا کہ خدا کا بیٹا باپ کے پاس پہنچا لیکن سچے اچھے عیسائی کہتے تھے کہ وہ اللہ کا بندہ اور اس کا مقرب رسول تھا' برگزیدہ بندہ تھا' اس کو خدا نے دشمنوں سے بچالیا اور اٹھالیا۔ پھر آپس میں وہ سب لڑے' کافر حکومت وشوکت میں غالب آئے اور مسلمان سچے عیسائی ذلیل وخوار ہوئے لیکن مناظرہ میں غالب رہے یہاں تک کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے تو مسلمان سچے عیسائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر اور ان کی امت میں داخل ہو کر جھوٹے مسیحوں پر غالب آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کر دینے سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اس کے رسول اور اس کے کلمہ کُن کا ظہور ہے ان کی حجت اور یقین اور غالب ہو گیا اور غلبہ ظاہری بھی مل گیا' اس سے پہلے فقط باطن کا غلبہ تھا یعنی حجت ومناظرہ میں ان کو غلبہ حاصل تھا' اب اسلام میں آ کر دونوں قسم کا غلبہ حاصل ہو گیا۔

سورۃ الجمعہ

یہ سورت کل مدنی ہے۔

۱۔ آسمان وزمین میں جتنی مخلوقات ہیں وہ سب خدا کی تسبیح کرتی ہیں' اپنی اپنی طرح نماز پڑھتی ہیں' اس کی یاد میں

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ① هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا

بیان کرتے ہیں O اللہ وہی ہے کہ جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (عظیم الشان) رسول بھیجا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں

عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا

پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (تمام برائیوں سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب (قرآن) اور حکمت کا علم (یعنی قرآن کی تفسیر) سکھاتے ہیں

مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ② وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ

اور بے شک وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے O اور ان میں سے دوسروں کو بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے (یعنی اسلام نہیں لائے یا پیدا نہیں

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ③ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَ

ہوئے پاک کریں گے اور اپنے تابعداروں کے ذریعے کتاب و حکمت سکھائیں گے) اور وہی زبردست، حکمت والا ہے O یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا

مشغول ہیں، وہ اللہ جو مالک ہے بادشاہ ہے کہ اس کا ملک ازل سے ابد تک ایک حال پر ہے زوال و فنا نہیں، قدوس ہے، ہر عیب سے پاک ہے، اولاد و شریک سے منزہ ہے، ہر شئے پر غالب، کافروں کا سزا دینے والا، احکام و قضاء و قدر میں حکمت والا ہے، اس نے حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے کسی اور کی پرستش حرام و کفر ہے۔

۲ تا ۴۔ اللہ وہ ہے کہ اس نے اُمی ان پڑھ لوگوں میں سے یعنی عرب میں سے ایک عظیم الشان رسول بھیجے جو انہیں میں سے ہیں، وہ بخوبی ان کے حسب و نسب سے اور چال چلن سے واقف ہیں، وہ رسول ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں یعنی قرآن کے اوامر و نواہی بتاتے ہیں، صراط مستقیم توحید دکھاتے ہیں، نجاست شرک سے پاکیزہ و مطہر فرماتے ہیں۔ یا یہ کہ ان سے زکوٰۃ لے کر توبہ کروا کر گناہوں سے پاک کرتے ہیں یعنی ایسے ایسے عمدہ امور کی طرف جو انہی کے دین و دنیا کی بھلائی کے باعث ہیں بلاتے ہیں اور قرآن کے اسرار غیبی حکمتیں اور حلال و حرام مواعظ و نصائح اقسام اقسام کے سکھاتے ہیں اگرچہ یہ پہلے یعنی رسول کے آنے سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں گھرے ہوئے تھے، بھٹکتے پھرتے تھے، کفر و شرک میں مبتلا تھے، مگر اب ان پر خدا کا فضل ہوا ہے کہ ایسا رسول ان میں جلوہ فرما ہے۔ یہ رسول عرب میں مبعوث و پیدا ہوئے ہیں لیکن سوائے عرب کے جس قدر اور ممالک مشارق و مغارب زمین میں ہیں وہ سارے جہان کی ہدایت کرتے ہیں اور جو لوگ ابھی نہیں آئے زمانہ کے آخر تک، جب تک دنیا قائم ہے اور دنیا میں آدمی ہیں اس وقت تک کے ہادی ہیں خواہ عرب ہو خواہ عجم خواہ آزاد ہو خواہ غلام خواہ اس وقت موجود ہوں خواہ بعد کو آنے والے ہوں (آخرین سے مراد یا عجم غیر عرب ہیں یا بعد کو آنے والے) خدا بڑی عزت والا ہے، غالب ہے، جو اس پر اور اس کے رسول پر قرآن پر ایمان نہ لائے گا اس کو سزا دینے والا ہے، حکیم ہے یعنی اپنے اوامر و نواہی اور احکام قضاء و قدر میں حکمت والا ہے۔ اس نے حکم دے دیا ہے کہ سوائے اس مقدس مذہب اسلام کے اور سب مذاہب قطعاً گمراہی اور باطل ہیں، یہ دین اسلام و نبوت و اکرام خدا کا فضل ہے، وہ مالک ہے، جسے چاہے اپنا فضل عطا فرمائے اور جس پر چاہے اکرام فرمائے، اور اللہ بڑے فضل و رحمت والا ہے کہ اہل عرب کو اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایسے عالی مرتبہ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف و معزز کیا، گمراہی سے بچا

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ

فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ○ ان لوگوں کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے

يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ

اس کی حکم برداری نہ کی اس گدھے کی طرح ہے جو اپنی پیٹھ پر کتابیں اٹھائے پھرتا ہے (اور اس کو ان کے اٹھانے سے کوئی فائدہ نہیں)

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٥﴾

ان لوگوں کی کیا ہی بُری مثال ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ایسے (ہٹ دھرم) ظالموں کو ہدایت نہیں فرماتا ہے ○

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوٓا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ

(اے نبی!) آپ فرمائیے کہ اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو اور دوسرے لوگ نہیں تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر تم (اپنے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ

دعویٰ میں) سچے ہو (کیونکہ بغیر مرے ہوئے جنت نہیں مل سکتی) ○ اور (ہم غیب کی خبر دیتے ہیں کہ) وہ (یہودی) کبھی بھی مرنے کی آرزو نہ کریں گے

أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظّٰلِمِينَ ﴿٧﴾ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ

اپنے ان کرتوتوں کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ پہلے کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ (اے نبی!) آپ (ان سے) فرمائیے کہ (اے یہودیو!)

کر مذہب مقدس اسلام کی ہدایت کی' رسول اللہ کو نبوت وقرآن سے معزز ومکرم فرمایا اور ہر وقت میں اپنی رحمت سے رسول بھیجتا رہا' اب آخری رسول سارے عالم کی ہدایت کے لیے بھیجے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

۵- جو لوگ کہ توریت دیے گئے اور ان سے اس بارے میں کہ اس کو ظاہر کریں گے' اس پر عمل کریں گے' قائم رہیں گے عہد لیا گیا پھر انہوں نے ان مواثیق اور ان عہدوں کو پورا نہ کیا' اس پر عمل نہ کیا' اس کو دنیا کے لالچ سے چھپایا تو ان کی مثل ان کا حال یوں ہے کہ جیسے کوئی گدھا ہوتا ہے' اس پر بہت سی کتابیں لدی ہوئی ہوں اور وہ اس کو اٹھائے لیے پھرے کہ ان کتابوں سے باوجود پاس ہونے کے اس گدھے کو کوئی نفع نہیں ہوسکتا یونہی ان یہودیوں کو توریت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ان یہودیوں کم بختوں کی جنہوں نے اللہ کی سچی آیتوں کو جھٹلایا' قرآن اور رسول کو نہ مانا کیسی بری مثل اور کہاوت ہے کہ تشبیہ دی جاتی ہے گدھے کی۔ اللہ ایسے ظالموں کو راہ اسلام نہیں دکھاتا۔ یہودیوں سے عہد لیا گیا تھا کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شان جو توریت میں ہے اس کو ہرگز نہ چھپائیں اور جب وہ مبعوث ہوں تو فوراً مشرف باسلام ہوں' انہوں نے عہد شکنی کی' عہد کو توڑا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وصفت چھپائی تب یہ مذکورہ بالا آیت اتری اور ان کو گدھا قرار دیا گیا کہ اس پر کتابیں لاد دی جائیں تو اس کو کیا خبر' یہود نے توریت پر عمل نہ کیا تو ان کو گدھا کہا گیا۔

۶ تا ۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان یہودیوں سے جو خدا کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے کو خدا کا محبوب و

فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم سے ضرور ضرور ملے گی پھر تم چھپے اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا

تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ

ہے وہ تم کو سب جتا (بتا) دے گا O اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان کہی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ) کی طرف دوڑو

فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾

اور خرید و فروخت وغیرہ سب چھوڑ دو اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے O

مقرب و مستحق ثواب بتاتے ہیں آپ فرما دیں کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ تم خدا کے اولیاء اور دوست واحبار ہو اور لوگ یعنی اہل اسلام رسول کے اصحاب کرام ایسے نہیں تو تم کو اپنی جان اتنی پیاری کیوں ہے' خدا کے عاشقوں کو جان کی محبت نہیں ہوتی ہے' وہ جانتے ہوتے ہیں کہ ہم کو خدا کے پاس پہنچ کر آخرت کی نعمتیں ملیں گی۔ پس اگر تم خدا سے محبت کرنے والے ہو تو موت کی تمنا کرو' خدا کی دوستی کا دم بھرتے ہو اس سے کہو کہ ہم کو اپنے پاس بلا لے کیونکہ دوست' دوست کی ملاقات چاہتا ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ یہودی خود اپنا حال خرابی و بے دینی جانتے ہیں کہ ہم نے دنیا میں ایسے ایسے ناکارہ کام کیے اور دیدہ دانستہ حکم الٰہی کو چھپایا اس سبب سے یہ موت سے اور بھی زیادہ ڈرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کہیں ان سے ان باتوں کا سوال کرے' یہ بسبب اپنے گناہوں کے جوان کے ہاتھوں سے ہوئے ہیں ہرگز کبھی موت کی آرزو نہ کریں گے' اللہ کو ان ظالموں کم بختوں کا حال خوب معلوم ہے' وہ جانتا ہے کہ یہ ہرگز موت کی تمنا نہ کریں گے پس اس سے ان کا یہ حال کھل جائے گا کہ یہ خدا کے محبوب تو کجا اس کے دربار کے دھتکارے ہوئے اس کے غصہ کے مستحق ہیں اس لیے اس کے پاس جانا نہیں چاہتے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ اے یہودیو! موت سے کب تک بھاگو گے' وہ موت جس سے تم بھاگ رہے ہو جس کو برا جانتے ہو وہ عنقریب ضرور تم کو پکڑ لے گی پھر آخر کار اللہ کے پاس لوٹ کر جانا پڑے گا جو ہر غیب و شہادت کا عالم ہے (غیب وہ جو بندوں سے مخفی ہے اور ابھی ہوا نہیں۔ شہادت وہ جو بندوں کو معلوم ہے اور ہو چکا ہے) اس سے کوئی امر مخفی نہیں وہ تم کو دنیا میں جو خیر و شر کرتے ہو یا کہتے ہو سب بتا دے گا اور سب کا بدلہ دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روسا امراء یہود کو بلا کر فرمایا کہ تمہارا فیصلہ صرف اتنی سی بات پر ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اپنی موت مانگ لو' "اللھم امتنا" کہہ لو ابھی ابھی حق و باطل کھل جائے گا' سارا جہان تمہاری نجاست سے پاک ہو جائے گا' جتنے یہود اس روئے زمین پر ہیں وہ سب دفعتاً واحدۃً ایک آن میں مر جائیں گے' کھڑے کے کھڑے اور بیٹھے کے بیٹھے' چونکہ حضرت کی نبوت کو وہ دل میں برحق جانتے تھے ہرگز موت نہ مانگی اور بچ گئے اور خدا جو فرما چکا تھا کہ اے رسول! یہ ہرگز موت نہ مانگیں گے اس پیش گوئی کی بھی تصدیق ہوگئی۔

۹ تا ۱۰۔ اے مسلمانو! خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان لانے والو! جب جمعہ کو نماز جمعہ کے واسطے اذان دی جائے اور خدا کی طرف تم کو بلایا جائے تو سب باتیں چھوڑ کر اللہ کے ذکر خطبہ سننے نماز پڑھنے کے لیے سعی کرو' فوراً متوجہ ہو جاؤ' خرید و فروخت اور دنیا کے سب کام چھوڑ دو' خطبہ جمعہ سننا' نماز ادا کرنا تجارت دنیا سے کہیں بہتر ہے اور نفع مند ہے اگر تم تصدیق

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

پھر جب نماز ہو چکے تو پھر تم زمین میں (اپنے کاروبار کے لیے) چل پھر سکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل (روزی)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا

تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے رہو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ O اور جب وہ (لوگ) کوئی تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں

انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ

تو اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو (خطبہ میں) کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں (اے نبی!) آپ (ان سے) فرمائیے کہ جو نعمتیں اللہ کے پاس ہیں

اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۲ ۱۲

وہ کھیل اور تجارت سے بہت بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے O

کرتے ہو اور اللہ کے کہنے پر یقین رکھتے ہو۔ پس جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پھر جیسے پہلے زمین میں چلتے پھرتے تھے' خرید و فروخت کرتے تھے' کام دھندے کرتے تھے کرو' اتنی دیر کو امور دنیا چھوڑ دو بعد نماز اگر ضرورت ہو تو مشغول ہو جاؤ' کوئی قباحت نہیں' اللہ کا فضل تلاش کرو بیع شرا شروع کرو۔ (بعض کہتے ہیں کہ یہ مراد ہے کہ جب نماز سے امام فارغ ہو جائے تو زمین میں یعنی مسجد میں متفرق ہو جاؤ ہیئت صلوٰۃ سے علیحدہ علیحدہ متفرق ہو جاؤ اور اللہ کا رزق ڈھونڈو یعنی مشغول باطنی عالم سر و رتو حید میں اور ذکر میں تو کل میں مشغول ہو جاؤ کہ وقت بعد جمعہ بھی وقت نزول برکات ہے اور اللہ کا ذکر زبانی و قلبی ہر وقت ہر حالت میں خوب کیا کرو تا کہ تم اس کے عذاب و غصہ سے نجات پاؤ اور نیک مقاصد میں کامیابی حاصل ہو۔

۱۱- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض لوگ ایسے ہیں کہ تم جب خطبہ پڑھتے ہو تو وہ تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہیں ورتم کو کھڑا ہوا خطبہ پڑھتا ہوا چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔ اے رسول! تم ان سے کہہ دو کہ تم جس چیز کے لیے دوڑ کر جاتے ہو یعنی تجارت وغیرہ اس سے وہ چیز یعنی ثواب آخرت جو خدا کے پاس ہے کہیں بہتر ہے۔ بہتر کو چھوڑ کر نقصان کو کیوں لیتے ہو۔ اللہ بہتر رزق رساں ہے۔ مدینہ میں ایک مرتبہ قحط تھا اور دحیہ بن خلیفہ کلبی کا قاعدہ تھا کہ سب حوائج ضروریہ اہل مدینہ کھانا' تیل وغیرہ ملک شام سے لے کر آتے تھے' جب وہ آتے سارا مدینہ ان کے پاس دوڑ جاتا تھا تا کہ جلدی سے حسب ضرورت چیزیں خرید لیں' جب وہ طبلہ بجا دیتا تھا تو لوگ بھی خوشی سے اپنے اپنے طبل بجاتے تھے چنانچہ حسب عادت زمانہ قحط میں وہ آیا اور طبلہ بجایا' اتفاق سے وہ وقت تھا کہ جمعہ کا خطبہ ہو رہا تھا' بعض صحابہ خطبہ چھوڑ کر چل دیئے' کل بارہ مرد باقی رہے' بعض آٹھ کہتے ہیں اور دو عورتیں۔ تب یہ اترا کہ خدا سب سے بہتر روزی رساں ہے' اگر تم صبر کرتے اور نماز جمعہ سے فارغ ہو کر جاتے تو تم کو خدا بہت ثواب دیتا۔ آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا۔

سورة المنٰفقون مدنیة — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — آیاتها ۱۱ رکوعاتها ۲

سورۂ منافقون مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں گیارہ آیات دو رکوع ہیں

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ

(اے نبی ﷺ!) جب منافق آپ کی خدمت میں آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک حضور اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ

يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ۗ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ① اتَّخَذُوا

بے شک آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق اس (کہنے) میں جھوٹے ہیں (کیونکہ وہ دل سے آپ پر ایمان نہیں لائے) O

أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ②

انہوں نے اپنے ایمان کی قسموں کو آڑ بنالیا ہے تو وہ (اپنی طرح دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ (ایمان) سے روکتے ہیں بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں O

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ③

یہ اس لیے کہ وہ (ظاہر میں زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر (کفر کی) مہر کردی گئی تو وہ اب کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں O

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ

اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو (ڈیل ڈول میں) بھلے معلوم ہوں اور اگر وہ کچھ بات کریں تو آپ ان کی بات غور سے سنیں گویا کہ وہ

وقف لازم

سورة المنافقون

۱ تا ۳- اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب تمہارے پاس اہل مدینہ میں سے منافقین آتے ہیں جیسے عبداللہ بن ابی، معتب بن قشیر، جد بن قیس کہ آپس میں یہ لوگ ان کے چچازاد بھائی تھے، پہلے سے ٹھہرا لیتے تھے کہ ہم تم سے ایسی ایسی نفاق کی باتیں کریں گے پھر وہی کرتے تھے تو کہتے ہیں کہ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم سچی گواہی اس بات کی دیتے ہیں کہ تم خدا کے سچے رسول ہو، ہم قسم کھاتے ہیں اور خدا ہمارا گواہ اور ہمارے حال کا جاننے والا ہے کہ ہم تم کو سچا رسول جانتے ہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا بے شک یہ بات جانتا ہے کہ تم اس کے سچے رسول ہو خواہ منافق گواہی دیں یا نہ دیں اور وہ تمہاری رسالت کی گواہی دیتا ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق اپنی گواہیوں اور اپنی قسموں میں بالکل جھوٹے اور مکار ہیں، ان کی زبان ان کے دلوں کی مخالف ہے۔ یہ گواہیاں جو دی جاتی ہیں اخلاص سے نہیں محض قتل کے ڈر سے انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے کہ مسلمانوں کی تلواروں سے اس کے باعث بچے ہوئے ہیں، انہوں نے یہ چالاکی سیکھی ہے کہ ظاہر میں قسمیں کھا کر بچ جائیں اور چھپ کر موقع پا کر لوگوں کو اللہ کے سیدھے راستے سے روکیں، کفر کی تائید کریں۔ یہ کیا کیا برے کام کرتے ہیں کفر و نفاق، مکر و خیانت، اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنا، منافقین کی بدبختی اور گمراہی اس سبب سے ہے کہ ایمان لا کر پھر کفر کیا یعنی ظاہر میں ایمان لائے اور حقیقت میں کفر پر قائم رہے۔ پس ان کے دلوں پر اس کی سزا میں مہر لگا دی گئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے اور حق و ہدایت ان کے دلوں میں راہ نہیں پاتے۔

۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عبداللہ بن ابی وغیرہ منافق ایسے چالاک عیار ظاہری شان و شوکت بناوٹ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ

(دیوار کے) سہارے سے ٹکائی ہوئی کڑیاں ہیں ہر ایک اونچی آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں (سمجھتے ہیں کہ اب ہم پر کوئی مصیبت آئی) وہ (مسلمانوں

قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

کے) دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو اللہ ان کو ہلاک فرمائے وہ کہاں بہکے ہوئے اوندھے چلے جا رہے ہیں O اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤

کے رسول تم کو (اللہ سے) معافی دلوائیں تو وہ (انکار سے) اپنے سر گھما لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ غرور و تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں O

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ

(اب ان کی سزا یہ ہے کہ) ان کے لیے برابر ہے آپ ان کے لیے معافی چاہیں یا نہ چاہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا' بے شک اللہ تعالیٰ

والے ہیں کہ جب آ کر آپ کے پاس بیٹھتے ہیں تو آپ کو ان کی صفائی' خوبصورتی' فصاحت و شیریں زبانی' چکنی چپڑی باتوں سے جھوٹی قسموں سے تعجب ہوتا ہے اور ان کی اچھائی کا خیال پیدا ہو جاتا ہے' ان کی گوری بھولی بھالی صورتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں اور میٹھی میٹھی باتیں بناوٹ کی اس طرح سے کرتے ہیں کہ سننے والے کو خواہ مخواہ یقین آ جائے اور بے اختیار ان کی باتوں کی طرف توجہ ہو جائے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ خلوص ومحبت واعتقاد کی باتیں فقط ظاہری ہیں جیسے سوکھی لکڑی اور وہ بھی بے کار کہ کونے میں دیوار سے لگا کر اس کو کھڑا کر دیا کہ اس میں نرمی اور تازگی کا نام نہیں ہوتا۔ یونہی ان کے دلوں میں نور ایمان کا نام ونشان نہیں۔ چونکہ یہ مسلمانوں کی تلواروں کی دھاک سے ڈرے ہوئے ہیں تو جب کوئی مدینہ میں ڈھنڈورا ہوتا ہے' شور وغوغا اور ڈر کی باتیں سننے میں آتی ہیں تو بس یہی سمجھتے ہیں کہ اب ہم سب مارے گئے' اب مسلمانوں نے ہم کو قتل کیا' یہ ان کی نامردی اور عداوت کی حالت ہے' یہ اپنے آپ کو دشمن جانتے ہیں گو ظاہری دوستی کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی عداوت نہ کھل جائے۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ بے شک دشمن ہیں ہرگز دوست نہیں' ان کی جھوٹی دوستی کی باتوں پر نہ جانا' ان پر اطمینان نہ کرنا' ان سے بچتے رہنا' خدا کی ان پر پھٹکار ہو اور لعنت اترے یہ کیسے کیسے فریب کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور راہ حق سے روکے جاتے ہیں' کدھر اوندھے چلے جاتے ہیں۔

۵ تا ۶ - جب ان کی رسوائی ہوگئی اور ان کا حال کھل گیا تو ان کے بعض کنبہ والوں نے جو سچے مسلمان تھے ان سے کہا کہ اب تم سچے مخلص مسلمان ہو جاؤ' حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چلو ان سے دعا مغفرت کی کرواؤ' تب انہوں نے گردن مٹکائی' منہ پھیرا' غرور سے سر ہلایا یعنی استغفار کے لیے حضور کی خدمت میں آنا گوارہ نہ کیا تب یہ اترا کہ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول کے پاس چلو ان سے درخواست کرو تو وہ تمہارے لیے خدا سے مغفرت چاہیں اور کفر ونفاق سے توبہ کرو تو وہ اپنے سروں کو غرور سے مٹکاتے ہیں' گردن تعجب سے ہلاتے ہیں' دل چراتے ہیں' منہ چھپاتے ہیں۔ اور اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ دیکھتے ہیں کہ اس وقت وہ کس غرور وتکبر سے اور گھمنڈ میں استغفار اور توبہ اور آپ کے پاس آنے سے روگردانی کرتے ہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب انہوں نے آپ کے استغفار سے غرور

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا

(ایسے ہٹ دھرم) نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا O یہ وہی تو ہیں کہ جو (اپنے لوگوں سے) کہتے ہیں کہ جولوگ رسول کریم کے پاس رہتے ہیں (یعنی صحابہ کرام)

عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۗ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ (فاقوں سے تنگ آ کر) خود ہی تتر بتر ہو جائیں گے حالانکہ آسمانوں اور زمین کے سب خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٧﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

(وہ جس کو چاہے عطا فرمائے) مگر منافقوں کو سمجھ نہیں (وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے دینے ہی سے مسلمانوں کا پورا پڑے گا) O وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے (صحیح

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۗ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

سالم) لوٹ کر پہنچ گئے تو ضرور جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ مدینے سے سب سے زیادہ ذلت والوں کو نکال باہر کرے گا (انہوں نے اپنے آپ کو عزت دار

کیا تو اب آپ کا استغفار بھی ان کو فائدہ نہ دے گا کہ آپ کے استغفار سے تو ان کو فائدہ ہوتا ہے جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہو آپ کے استغفار کی اس کے دل میں قدر ہوتی ہے۔ اب اگر آپ بفرض محال ان کے واسطے استغفار بھی کریں تب بھی جب تک یہ اپنے اس غرور و تکبر پر قائم ہیں خدا ان کا گناہ نہ بخشے گا' خدا کے علم میں جس کی موت کفر و نفاق پر لکھی ہے خدا ان کو ہرگز ایمان کی ہدایت نہ کرے گا اور نہ ان کے گناہ بخشے گا' جو لوگ اپنی ہٹ دھرمی سے ایمان نہیں لانا چاہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ان کی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے کیونکہ وہ خود قصور وار ہیں' اللہ تعالیٰ پر کوئی الزام نہیں اس نے کتاب و رسول بھیجے یہ نہیں مانتے۔

۷ تا ۸۔ نزد ابن عباس غزوۂ تبوک اور بقول بعض مفسرین غزوہ مریسیع میں ایک انصاری اور ایک مہاجر کے درمیان جھگڑا واقع ہوا' انصاری نے اپنے مددگاروں کو اور مہاجر نے اپنوں کو پکارا' قریب جدال کے نوبت پہنچی تھی' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جھگڑا خود رونق افروز ہو کر ختم فرمایا' اس پر عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ ان مہاجروں نے مدینہ میں بڑا زور مچایا' اب وہاں پہنچ کر ان کی خبر لیں گے اور جس کو غلبہ ہوگا اور عزت ہوگی وہ ذلیل وفقیر خوار لوگوں کو مدینے سے نکال دے گا۔ اس کمبخت کی مراد اس سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب پاک تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ اے انصار! میری رائے یہ ہے کہ ان فقیر مہاجروں کو کھانے پینے کو نہ دو کہ بھوک کے مارے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! کے پاس سے خود بھاگ جائیں گے۔ زید بن ارقم نے کہا کہ اے کم بخت! تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے بارے میں ایسی باتیں کرتا ہے تو خود ذلیل وخوار ہے تب اس نے نفاق شروع کیا کہ میں تو ہنسی مذاق میں خدا جانے کیا کیا کہتا تھا تم کیا سمجھ گئے۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہہ دیا' اصحاب میں چرچا ہوا کہ ابن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے' اس نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت سی باتیں بنائیں' قسمیں کھائیں۔ زید بن ارقم پر لوگ خفا ہوئے کہ تم نے کیوں جھوٹ آنحضرت سے جا کر کہہ دیا' یہ نہایت پریشان ہوئے تب یہ سورت اتری کہ یہ منافق جھوٹے مکار ہیں۔ یعنی اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ منافق وہی ہیں جو کہتے ہیں اور آپس میں مشورے کرتے ہیں کہ

ع ٨ ١ ١٣

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

کہا اور مسلمانوں کو ذلیل سمجھا) حالانکہ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافق نرے جاہل ہیں O اے ایمان والو! تم کو

وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾

تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کریں گے وہ خود ہی نقصان میں پڑیں گے O

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ

(اے لوگو!) جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے تو پھر وہ کہنے لگے

رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾

کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک مہلت کیوں نہ دی کہ میں (تیرے نام پر) صدقہ وخیرات کرتا اور نیکوں میں سے ہو جاتا O

ع ٣ ٢ ١٤

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾ ع

اور (اللہ تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ) جب کسی جان کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو پھر وہ کسی جان کو مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے O

ان کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے ہیں یعنی غرباء وفقراء اصحاب کرام کو کھانا نہ دو تا کہ یہ اپنے اپنے گھروں کو بھاگ جائیں اور رسول اللہ کو چھوڑ دیں، حالانکہ اللہ تمام خزائن آسمان وزمین کا مالک ہے۔ آسمان وزمین کے خزانوں کی کنجیاں بارش، گھاس، مال، منال، جواہر وغیرہ کی کانیں سب خدا کی ہیں مگر منافق حقیقت حال سمجھتے نہیں کہ ان کو رزق کہاں سے ملتا ہے خدا ہی تو ان کو کھلاتا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو ہم میں قوت وعزت وشوکت والا ذلیل و ضعیف کمزور لوگوں کو نکال دے گا حالانکہ عزت وغلبہ، قدرت، قوت، فتح سب اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کی کہ عنقریب منافق ذلیل اور مخذول ہوں گے اور اسلام کا تو بول ہمیشہ بالا ہی رہے گا مگر منافق یہ بات جانتے نہیں اور سمجھتے نہیں، ان کی عقلیں شیطان نے ورغلا کر گم کر دی ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ ہم رزق دینے والے ہیں، رازق حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہے۔

۹ تا ۱۱- اے مسلمانو! رسول اور قرآن پر ایمان لانے والو! اپنے مال ومنال اولاد وقبیلہ وغیرہ کے گھمنڈ میں اس کے جمع کرنے میں خدا کے ذکر سے غافل نہ ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ یہ چیزیں تم کو ذکر الٰہی ہجرت وجہاد بھلا دیں، جو ایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر اللہ کی یاد، ہجرت وجہاد سے غافل اور بے خبر ہو جائے گا تو وہ خود نقصان اٹھانے والا خدا کی رحمت سے محروم ہوگا اور آخرت میں سزا پائے گا۔ اے مسلمانو! اللہ کی راہ میں خیرات کرو، صدقہ دو، مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو موت آ جانے سے پیشتر اور ملک الموت کے آنے سے پیشتر، اور اس وقت کف افسوس وحسرت ملنا پڑیں اور رو رو کر بندہ کہے کہ اے پروردگار! تو نے میری موت میں اتنی جلدی کیوں کی کاش میں تھوڑا اور بھی جیتا رہتا۔ اے پروردگار! تو نے مجھ کو تھوڑے دنوں اور زندہ رکھا ہوتا یعنی جتنا دنیا میں زندہ رہا اتنا ہی اور بھی رہتا تو ایام گذشتہ کی تلافی کر لیتا، صدقہ دے لیتا، زکوٰۃ دیتا اور اچھے لوگوں میں سے ہو جاتا جنہوں نے حج وغیرہ ادا کیا ہے۔ حالانکہ خدا ہرگز کسی کو بعد موت کے آنے کی مہلت نہیں دیتا ہے اللہ کو سب کے اعمال خیر وشر کی خبر ہے۔ بعض

سورة التغابن مدنية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتها ۱۸ رکوعاتها ۲

سورۂ تغابن مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں اٹھارہ آیات' دو رکوع ہیں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَ

جو آسمانوں اور زمین میں رہنے والے ہیں وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں' اسی کی (حقیقی) بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی

مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ اسی نے آسمان اور زمین ٹھیک طور پر پیدا

بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣ يَعْلَمُ مَا فِي

فرمائے اور تمہاری صورت بنائی تو بہترین بنائی اور اسی کی طرف (سب کو) پھر جانا ہے ○ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مفسران آیات کو بھی منافقوں کی شان میں بتاتے ہیں اور "فاصدق" کو تصدیق سے ٹھہراتے ہیں یعنی وہ کہے گا کہ کاش! میں ایمان لاتا اور وہ کام کرتا جو مسلمان کرتے ہیں صدقہ دیتے ہیں حج وغیرہ ادا کرتے ہیں۔ بعض ان مسلمانوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو تارکین زکوٰۃ وحج وغیرہ ہیں یعنی مسلمان ہو کر نماز نہیں پڑھتے' زکوٰۃ نہیں دیتے' فرض حج ادا نہیں کرتے۔

سورۃ التغابن

۱- جو مخلوقات آسمان وزمین میں ہے وہ سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں' اپنی اپنی طرح نماز پڑھتے ہیں' سارا ملک اس کی مِلک ہے' اس کا حکم ازل سے ابد تک ہے جس کو کبھی فنا نہیں' اسی کی تعریف اور اس کا شکر کرنا ہے' اس کا احسان ماننا سب آسمان وزمین والوں پر لازم ہے' سب اہل دنیا و آخرت اسی کے بندۂ احسان ہیں' وہ ہر بات پر قدرت والا ہے' دنیا و آخرت آسمان وزمین کی تدبیر جس طرح چاہے کرے کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔

۲ تا ۳- اے لوگو! اس نے ہی تو تم کو پیدا کیا یعنی آدم سے اور آدم کو خاک سے باوجودیکہ تم سب اس کے پیدا کیے ہوئے ہونے میں برابر ہو مگر بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض مسلمان۔ یا یہ کہ اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے اور کفر سے ڈرایا ہے ایمان کی ہدایت کی ہے اور کہہ دیا ہے کہ کچھ ایمان لائیں گے کچھ کافر رہیں گے پس دیکھیں کون ایمان لاتا ہے اور کون کافر رہتا ہے گویا یہ قول ایمان کی طرف ترغیب ہے اور کفر سے ڈرانا ہے۔ یا یہ کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ کافر ہیں ہر طرح سے ظاہر میں بھی باطن میں بھی اور مومن ہیں ظاہر و باطن میں اور بعض منافق ہیں کہ ظاہر میں مومن ہیں باطن میں کافر ہیں۔ اے بندو! جو تم کام کرتے ہو اچھے یا برے اللہ کو سب کا علم ہے' وہ خوب دانا و بینا ہے۔

۴- اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان وزمین پیدا کیے حق کے ساتھ لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے' بے شک وہی ان کا خالق ہے' وہ تماشے کے لیے نہیں پیدا کیے بلکہ اس لیے کہ ان کی پیدائش سے غور وفکر حاصل کیا جائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

وہ سب جانتا ہے اور جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا

تو دلوں کے بھید بھی جانتا ہے O کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہ پہنچی جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا اور اپنے کرتوتوں کے وبال (اور سزا) کا مزہ چکھا

وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

اور (آخرت میں بھی) ان کے لیے درد ناک عذاب ہے O یہ اس لیے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى

کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے تھے تو انہوں نے یہی کہا: کیا (ہم جیسے) بشر ہمیں راہ بتائیں گے تو وہ (ان کو اپنے جیسا بشر کہہ کر) کافر ہوئے اور

اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ

(ان سے) پھر گئے اور اللہ تعالیٰ نے بھی (ان کے پھرنے کی) پروانہ کی اور اللہ تعالیٰ بے نیاز سب خوبیوں والا ہے O کافروں نے سمجھ لیا کہ وہ (قبروں سے)

اور حق و باطل میں تمیز کی جائے۔ یا یہ کہ ایک وقت معین تک کے لیے پیدا کیا ہے' جب وقت آئے گا تو فنا ہو جائیں گے۔ اس نے تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں صورت گری کی اور تم کو اچھی صورت پر بنایا یعنی بہ نسبت جانوروں کے آدمیوں کو اچھی صورت وشکل پر بنایا یہ کہ اعضاء متناسبہ عطا فرمائے' دو ہاتھ پاؤں دو آنکھیں دو ہونٹ دو کان اور باقی اعضاء بھی نہایت خوش اسلوبی سے ہزاروں عجیب وغریب حکمتوں کے ساتھ پیدا فرمائے۔ اسی کی طرف تم سب کا رجوع ہوگا' سب کو قیامت میں اسی کی طرف لوٹنا ہوگا۔ آسمان میں زمین میں جتنی مخلوقات ہیں وہ سب کو بخوبی جانتا ہے' جو تم آہستہ بات کرتے ہو یا چلا کر یا خفیہ کام کرتے ہو یا اعلانیہ سب کو جانتا ہے' اللہ کو تمہارے دلوں کے ارادوں پر اور خطرات واوہام پر بھی اطلاع ہے۔

۵ تا ۶۔ اے اہل مکہ! کیا تم کو ان لوگوں کے عبرتناک قصے قرآن میں نہیں سنائے گئے جو تم سے پہلے گزر گئے اور تمہیں جیسے کافر تھے' کیا امم (گزری ہوئی امتوں) کے اور اگلے لوگوں کے حالات کہ ان کا کیا حال ہوا تم کو قرآن میں نہیں پہنچے؟ انہوں نے کفر کیا اپنے کفر کا مزا چکھا وبال بھگتا سزا پائی دنیا میں عذاب پایا ہلاک ہو گئے آخرت میں عذاب الیم دردرساں ملے گا۔ عذاب اس سبب سے آیا کہ ان کے پاس ان کے رسول معجزات اور اوامر ونواہی و دلائل واضح لے کر آتے تھے' وہ کہتے تھے کہ رسول بھی آدمی ہیں ہم بھی انہی جیسے آدمی ہیں' پھر کیا اللہ نے ہم لوگوں کی ہدایت کو ان آدمیوں کو بھیجا ہے' یہ ہم جیسے آدمی ہم کو اپنے دین کی ہدایت کرتے ہیں' جب ہم وہ ایک سے ہیں پھر کیوں اطاعت کریں' ایسی باتیں بے ہودہ کہہ کر انہوں نے اللہ کے رسولوں اور کتابوں کو جھٹلایا اور ایمان لانے سے انکار کیا' ان کو اپنی طرح بشر کہنے سے کافر ہو گئے۔ اللہ نے بھی ان سے بے پروائی کی' ان سے ایمان کی پروانہ کی وہ تو بے پروا ہے اسے کس کی پروا کوئی ایمان لائے نہ لائے اپنے لیے' خدا کا کیا نفع ونقصان ہے' وہ تو حمید ہے اپنے کاموں میں جو فرماتا ہے اس میں ہزاروں منافع ہوتے ہیں' یا یہ کہ جو توحید اختیار کرتا ہے' خدا قبول کرتا ہے' اس کو محمود کرتا ہے

بَلٰى وَرَبِّىْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑦

ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے(اے نبی!) آپ فرمائیے: کیوں نہیں مجھے اپنے رب کی قسم ہے تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کرتوت تمہیں ضرور جتائے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِىْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(بتائے) جائیں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ پر آسان ہے O تو (اے لوگو!) اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر (قرآن شریف پر) جو ہم نے اتارا ایمان لاؤ

خَبِيْرٌ ⑧ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے O جس دن تم سب کو اکٹھے ہونے کے دن (قیامت) میں اکٹھا فرمائے گا وہی دن ہے

بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ

(نقصان اٹھانے والوں کے) نقصان ظاہر ہونے کا اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اچھے کام کریں اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں ان سے مٹا دے گا اور ان کو

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑨ وَالَّذِيْنَ

ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے O اور جن لوگوں نے

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ

کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخی ہیں' وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' وہ

قابل تعریف بناتا ہے خدا کی مخلوق اس کی تعریف کرتی ہے' سچے مومن کی تمام مخلوق تعریف کرتی ہے۔

۷ تا ۸- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کفار مکہ نے یہ گمان پکایا اور خیال باندھا ہے کہ وہ مر کر خاک ہو جائیں گے پھر نہ اٹھیں گے' مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندگی نہ پائیں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے لوگو! میں گواہی دیتا ہوں اور اپنے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں کہ تم سب مرنے کے پیچھے ضرور اٹھائے جاؤ گے' پھر ہر بات کی اچھائی برائی کی جو دنیا میں کی ہو گی تم کو خبر دی جائے گی اور اس کا بدلہ ملے گا۔ تم اس کو امر محال سمجھتے ہو یہ سارا کارخانہ بعد فنا پھر اٹھا کر کھڑا کر دینا اللہ کے نزدیک بہت ہی آسان امر ہے۔ پس اے اہل مکہ! اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ' مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی تصدیق کرو اور اس چمکتے ہوئے نور کی روشنی کی تصدیق کرو جس کو ہم نے بذریعہ جبرائیل محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا یعنی قرآن شریف پر ایمان لاؤ۔ اے لوگو! اللہ کو ان سب باتوں کا علم اور ہر امر کی خبر ہے جو تم خیر و شر دنیا میں کرتے ہو یا کہتے ہو۔

۹ تا ۱۰- اے لوگو! اس دن کو یاد کرو جبکہ خدا تم سب کو اولین و آخرین کو جمع کرے گا' وہ یوم الجمع ہے' تمام جن و انس اولین و آخرین کا مجمع عظیم اور جمگھٹ کا دن ہے اور یوم التغابن ہے کہ اس دن کافر بڑے خسارہ اور نقصان ٹوٹے میں پڑ جائیں گے' ان کے لیے جو گھر جنت میں بنے ہوں گے وہ سب مسلمانوں کو ملیں گے معہ اسباب و سامان عشرت خدم و حشم و اہل ازواج۔ کافران سب چیزوں کو جو ان کے لیے تیار ہوئی تھیں کھو دیں گے اور مسلمان ان کو چھین لیں گے' کافروں نے اپنی جانوں کو

الْمَصِيرُ ۝۱۰ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

بہت ہی بُرا انجام ہے O اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ پر (سچے دل سے) ایمان لاتا ہے

بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۱۱ وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا

تو وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے (مصیبت میں ثابت قدم رکھتا ہے) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اس

الرَّسُولَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ۝۱۲ اَللّٰهُ

کے) رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم (اطاعت سے) منہ پھیرو گے تو (ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے) بے شک ہمارے رسول کے ذمے تو صرف کھلم کھلا

خود نقصان پہنچایا ہوگا' اس سبب سے مسلمان ان کو نقصان پہنچائیں گے کہ منازل و خدم و حشم وہ لیں گے اور کافران کو دیکھ کر حسرت کریں گے کہ کاش! ہم اگر ایمان لاتے تو یہ چیزیں جو ہمارے لیے خدا نے تیار کی تھیں ہم کو ملتیں اور غیر نہ لیتے یا یہ کہ اس دن مظلوم ظالم کو غبن میں اور نقصان میں ڈالے گا کہ اس کی نیکیاں لے لے گا یا اپنے گناہ اس کے ذمہ ڈال دے گا۔ جو اللہ و رسول و قرآن پر ایمان لائے گا اور خالصاً لوجہ اللہ نیک کام کرے گا تو اس دن خدا اس کے گناہ بہ برکت کلمہ توحید بخش دے گا اور برائیاں چھپا دے گا اور ان کو جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شراب و آب شیریں و شہد کی انہار رواں ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مرنا نہ نکلنا' یہ نہایت مرتبہ کی فوز عظیم کامیابی ہے کہ جنت ملی دوزخ سے بچے۔ اور جنہوں نے کفر کیا' ہماری آیتوں اور رسول و قرآن کو جھٹلایا وہ دوزخ والے ہوں گے' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ موت آئے گی نہ نکلنا نصیب ہوگا' وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

۱۱- بندوں کو جو مصیبتیں پہنچتی ہیں' دکھ درد' بیماریاں یا موت اقارب یا املاک و اموال و اولاد وغیرہ میں نقصان وہ کوئی بے (بغیر) خدا کے حکم کے نہیں پہنچتیں سب خدا کے حکم و قدرت و قضاء قدر سے ہے مگر جو مسلمان بندے ہیں وہ ہر مصیبت کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ اس مالک کی ایسی ہی مشیت تھی اور ان کے دل کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے' تسلیم و رضا کا مرتبہ یقین و توکل و صبر و شکر کا منصب ملتا ہے' جب کوئی تکلیف خدا ان کو دیتا ہے تو وہ شکر بجالاتے ہیں' جب کسی غم میں پریشانی و مصیبت میں اپنی حکمت سے مبتلا کرتا ہے تو وہ صبر کرتے ہیں' سر تسلیم خم کرتے ہیں' جب ان پر کوئی ظلم کرتا ہے تو اس کا بدلہ نہیں لیتے ہیں معاف کر دیتے ہیں' جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے ہیں۔

۱۲- اے لوگو! خدا اور رسول کی اطاعت کرو' خدا کے فرائض اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتیں ادا کرو' ان کا حکم بجالاؤ' توحید کو مانو جب حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جہاد کو بلائیں فوراً حاضر ہو جاؤ' اگر تم خدا اور رسول کا کہا نہ مانو گے' منہ پھیرو گے تو خدا کا کیا کرو گے' حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کیا بگاڑو گے' ہمارے رسول کا فقط اتنا ہی فرض منصبی ہے کہ صاف صاف تبلیغ احکام کر دیں اور تم کو خوب تمہاری ہی زبان میں کھول کھول کر احکام پہنچا دیں' آئندہ نفع اور نقصان تم خود سمجھو۔

۱۳- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ شریک و اولاد سے برتر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں غیر پر نظر نہ رکھیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

(ہمارا پیغام) پہنچا دینا ہے O اللہ ہی ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان داروں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے O اے ایمان والو!

اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ

تمہاری کچھ بیویاں اور تمہاری کچھ اولاد تمہاری دشمن ہے (جو اب تک مسلمان نہیں ہوئے ہیں) تو تم ان سے احتیاط رکھو

تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ

اور اگر تم (ان کو ایمان لانے تک) معافی دو' سختی نہ کرو اور درگزر کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بھی بڑا بخشنے والا' مہربان ہے O بے شک تمہارے مال

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

اور تمہاری اولاد (تمہارے لیے) آزمائش ہی ہیں اور (صبر کرنے والوں کے لیے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا اجر ہے O تو (اے لوگو!) جہاں تک ہو سکے اللہ سے

وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

ڈرتے رہو اور (اس کا فرمان) سنو اور (اس کا) حکم مانو اور اپنی بھلائی کے لیے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور جن کو اپنے دل کے (لالچ اور) طمع سے بچالیا گیا تو وہی

۱۴- اے ایمان والو! رسول وقرآن کو ماننے والو! تمہاری کچھ بیویاں اور اولاد تمہاری دشمن ہیں تم ان سے ڈرو بچو' ان کے کہنے میں نہ آؤ اور اگر ان کے قصور معاف کر دو گے اور ان کی سزا سے منہ پھیرو گے اور بخش دو گے' ان کے توبہ کرنے کے بعد تو بے شک اللہ تعالیٰ ہی غفور ورحیم ہے' وہ توبہ کرنے والے اور توبہ پر مرنے والے پر ضرور رحم کرتا ہے۔ بعض کے بی بی بچے مکہ میں تھے اور وہ مکہ سے جب مدینہ جانے کا قصد کرتے تھے' ہجرت کا ارادہ کرتے تھے تو وہ اہل وعیال ان کو روک لیتے تھے ان کے بارے میں یہ اترا کہ اے مسلمانو! یہ بی بی بچے تمہارے دشمن ہیں جو تم کو ہجرت سے محبوب خدا کے دربار سے روکتے ہیں' دارالحرب میں ٹھہراتے ہیں ان سے دور بھاگو' ان کا کہا نہ مانو' ہجرت کرو۔ چنانچہ وہ صحابہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینہ میں ہجرت کر کے آ گئے یہاں آ کر دیکھا کہ اور صحابہ تمام احکام اسلام سے واقف ومحرم اسرار ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو جاہل پایا نہایت نادم ہوئے' پھر وہ بیوی' بچے بھی ہجرت کر کے مدینہ پہنچے' انہوں نے ان سے بولنا' لینا' دینا چھوڑ دیا یا سزا دینا چاہی کہ تم نے ہم کو روکا تب یہ اترا کہ اب سزا کی ضرورت نہیں جو کچھ گزرا جب انہوں نے توبہ کر لی تو ان کو تم بھی معاف کر دو اللہ تعالیٰ بھی معاف فرمائے گا وہ غفور ورحیم ہے۔

۱۵- اے مسلمانو! تمہارے مال' تمہاری اولاد تمہارے لیے فتنہ وبلا ہیں' اللہ کی طرف سے تمہارا امتحان ہے کہ خدا کا خیال کرتے ہو یا ان کا۔ انہوں نے تم کو ہجرت سے منع کیا تم رک گئے ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا اور اللہ کے پاس بڑا اجر عظیم ہے اس کے لیے جو مال واولاد کا خدا کی راہ میں کچھ خیال نہ کرے اور اعمال صالحہ جہاد وغیرہ سے ان کے سبب غافل نہ ہو' اس کو بڑا ثواب ملے گا۔

۱۶- اے مسلمانو! جب ایسا حال ہے تو تم اپنی طاقت بھر جہاں تک ہو سکے احکام خدا کو بگوش دل سنو اور مانو' جو رسول

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ

فلاح پانے والے ہیں O اگر تم اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو گے (یعنی خوش دلی سے اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو اللہ تعالیٰ تم کو اس سے دوگنا کر کے عطا فرمائے گا اور تم کو

يَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع ۲ ۸ ۱۶

بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ (تمہاری نیکیوں کی) قدر فرمانے والا ہے، حلم والا ہے O وہ ہر چھپے اور کھلے کا جاننے والا (اور) زبردست، حکمت والا ہے O

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ۶۵ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۱۲ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ طلاق مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں بارہ آیات، دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبی! (آپ فرمائیے:) جب تم لوگ (کسی وجہ سے) عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت کے وقت

فرمائیں فوراً بجا لاؤ، ان کی اطاعت کرو، اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرو، اپنے مال لٹاؤ، یہ باتیں تمہارے لیے امیر بننے مال جمع کرنے سے کہیں زائد بہتر ہیں کہ تم ہی کو اس کا نفع ملے گا۔ جو آدمی بخل سے بچے گا، اللہ کی مدد و توفیق سے مال اس کی راہ میں صرف کرے گا، بخل کو اپنے دل میں سے نکالے گا، زکوٰۃ دینے اور واجب صدقات دینے میں دریغ نہ کرے گا تو وہ فوز و فلاح پائے گا، خدا کے عذاب و غصہ سے اس کو نجات ملے گی اور رحمت ہاتھ آئے گی۔

۱۷ تا ۱۸۔ اے مسلمانو! اگر اللہ کو قرض دو گے یعنی اس کی راہ میں خیرات کرنا، صدقہ دینا ایسا نہیں ہے کہ اس کا بدلہ تم کو نہ ملے بلکہ وہ تو مثل قرض کے ہے ادھر دینا ادھر لینا، پس اگر تم اللہ کو قرض سچے دل سے خوشی خاطر سے خالصاً لوجہ اللہ دو تو وہ تم سے اپنے فضل سے اس کو قبول کرے گا، اس کو بڑھائے گا۔ دس گنا سے سات گنا تک بلکہ دو لاکھ تک بے انتہا جہاں تک وہ چاہے گا بڑھا کر تم کو واپس کرے گا اور اس کے سبب سے تمہارے گناہ بھی بخشے گا۔ اللہ شکور ہے کہ تمہارے صدقہ دینے کا شکر ادا کرتا ہے یعنی اس کو قبول کرتا ہے، تم تھوڑا سا دیتے ہو وہ بہت سا ثواب عطا کرتا ہے، حلیم ہے کہ گناہوں پر جلد گرفت نہیں کرتا ہے خاص کر وہ لوگ جو صدقہ نہیں دیتے یا دے کر ایذاء دیتے ہیں، احسان جتاتے ہیں ان کو باوجود یکہ مستحق سزا ہیں مگر جلد سزا نہیں دیتا ہے، ہر غیب و شہادت کا عالم ہے، صدقہ دینے والوں کے دلوں میں جو نیت ہے دنیا داری یا ریا کاری احسان جتانا یا خلوص و خوف خدا سب جانتا ہے اور ظاہر کی باتیں بھی جانتا ہے۔ وہ عزیز ہے، غالب ہے، جو صدقہ نہ دے یا دے کر احسان جتائے ایذاء دینا اختیار کرے اس پر غالب ہے سزا دے گا۔ وہ حکیم ہے اپنے امر و نہی میں یا یہ کہ صدقہ قبول کرنے یا بڑھانے میں حکمت والا ہے۔

سورۃ الطلاق

۱۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! (خطاب بظاہر حضرت سے ہے اور مراد ساری امت سے ہے بدلالت "طلقتم" مثلاً بادشاہ سے کوئی بات کہہ دینا حقیقتاً سب رعایا سے کہہ دینا ہے یا لفظ "قل" یہاں سے محذوف ہے یعنی اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنی امت سے کہہ دیں جب تم اپنی منکوحہ عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ایسے وقت طلاق دو کہ ان کی عدت کا حساب ٹھیک رہے (یعنی حیض کی حالت میں طلاق نہ دو کہ پھر عدت کا حساب یعنی تینوں حیضوں کا ٹھیک نہ

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا

انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ان کو (عدت کے زمانے میں) ان کے گھروں سے نہ نکالو

يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ

اور وہ خود بھی (بلاسخت ضرورت کے) اپنے گھروں سے نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ (عدت کے اندر) کوئی بے حیائی کا کام کریں (تو ان کو مجبوراً نکالنا پڑے گا) یہ

مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ

اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں (ان سے آگے نہ بڑھو) اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا'

يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝۱ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

تمہیں کیا معلوم شاید اللہ اس کے بعد (ان کے متعلق) کوئی نیا حکم بھیج دے ○ پھر جب وہ اپنی عدت (کی میعاد) کے پہنچنے کے قریب ہوں تو تم ان کو

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

(شریعت کے دستور کے مطابق) بھلائی کے ساتھ (اپنے نکاح میں) روک لو یا بھلائی کے ساتھ (شریعت کے دستور کے مطابق) جُدا کر دو اور اپنے لوگوں

رہے گا کہ اس حیض کے شمار کرنے یا نہ کرنے سے جس میں طلاق ہے کمی بیشی ہوگی۔ اس لیے حالت طہر میں طلاق دو اور وہ طہر بھی ایسا ہو کہ اس میں وطی نہ واقع ہوئی ہو اگر وطی ہوگی تو شبہ حمل کا رہے گا۔ اور ان کی عدت برابر شمار کرتے رہو بھول چوک نہ ہو جائے (حیض والی عورت کی عدت طلاق تین حیض اور وقت غسل ہے) خدا سے ڈرو اس کی نافرمانی نہ کرو اس نے جو وقت بتایا ہے اس کے خلاف طلاق نہ دو وہ خدا جو تمہارا پروردگار ہے اس کی مخالفت سے پرہیز کرو۔ عدت کے گزرنے تک نہ تم ان کو ان کے گھروں سے نکالو جہاں وہ رہتی تھیں جہاں تم نے ان کو طلاق دی ہے اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کوئی حرام بات ظاہر گناہ اختیار کریں تو نکال سکتے ہو یعنی اگر وہ خواہ مخواہ خدا اور رسول کے اور تمہارے خلاف کر کے نکل جائیں تو اے مردو! تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یا یہ کہ اگر وہ فاحشہ یعنی زنا اختیار کریں تو نکالی جائیں زنا کی حد لگانے کے لیے وہ زنا جو چار گواہوں کی گواہی سے بخوبی ثابت ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کر دی ہیں اس کے احکام و فرائض ہیں کہ عدت طلاق میں نفقہ سکنیٰ زوج کے ذمہ ہے اور جو شخص اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا اس کے احکام و فرائض کو نہ مانے گا' بیوی کو مکان و نفقہ وغیرہ نہ دے گا تو وہ اپنی جان پر ظلم کرے گا' گناہ گار ہوگا' عذاب پائے گا۔ اے عورت کے طلاق دینے والے! تو حالت عدت میں زوجہ کو اپنے گھر رکھ اور نفقہ اور مکان رہنے کو دے کہ اس میں جو بھید ہے تو نہیں جانتا' تجھ کو کیا خبر شاید اللہ تعالیٰ بعد ان سب قصوں کے طلاق وغیرہ کے کوئی اور نیا امر پیدا کر دے یعنی شاید تیرے دل میں اللہ پھر یہ بات ڈال دے کہ تو طلاق رجعی کے بعد پھر عدت کے اندر اندر اس سے رجوع کر لے اور پھر میاں بیوی کے درمیان محبت قائم ہو جائے۔

۲- جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ قریب عدت گزر چکنے کے پہنچ جائیں (یعنی عدت کے آخر جز تک

وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

میں سے دو معتبر ثقہ آدمیوں کو گواہ بنا لو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرؤ اس کے ذریعے سے انہی لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ

الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ

پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے لیے (مخلصی اور نجات کی) کوئی صورت نکال دے گا O اور اس کو

حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے وہ اس کے لیے کافی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرتا ہے'

طلاق واپس کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے) تو وہ آخر وقت عدت ایسا وقت ہے کہ اس کے بعد اختیار واپس کرنے کا بالکل جاتا رہے گا۔ اس وقت تم کو اختیار ہے کہ جو عقل میں آئے وہ کرو خواہ ان سے رجوع کرلو بھلائی کے ساتھ' احسان کے ساتھ پیار ومحبت کی راہ سے یعنی رجوع میل ملاپ کے قصد سے کرو نقصان رسانی کی غرض سے نہ کرو کیونکہ بار بار طلاق دینا اور بار بار رجوع کرنا اور اس طرح عورت کو تکلیف دینا گناہ ہے' سچے دل سے اس کو واپس کرنے کی نیت کرے اور حسنِ معاشرت کا قصد کرلے پھر طلاق نہ دے۔ اور خواہ ان کو سیدھی طرح چھوڑ دو' بھلائی سے ان کا مہر وغیرہ جو حق ہو ادا کرو' جب طلاق دے دو یا رجوع کرو تو دو آدمی اس معاملہ پر گواہ کرلو وہ جو عادل ہوں' ثقہ ہوں' مرد آزاد نیک چلن اور گواہی کو اچھی طرح پختہ کرلو' کسی حاکم کے سامنے ثابت کرادو پھر جھگڑا اور غل فعل نہ رہے۔ جو معاملہ ہو طلاق یا رجعت یا نکاح نہایت صفائی سے کرو' ان اچھی اچھی باتوں کی عمدہ احکام کی گواہی وغیرہ کی اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے جو اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور سچے دل سے مسلمان ہے۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ اول سے یہاں تک ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں وارد ہے جنہوں نے اپنی بیویوں کو حالت حیض میں طلاق دی تھی' اس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا کہ یہ طلاق سنت کے خلاف ہے۔ طلاق سنی یہ ہے کہ طہر کی حالت میں ہو جس میں وطی واقع نہ ہوئی ہو۔ چھ صحابی تھے ایک ان میں سے عبداللہ بن عمر جنہوں نے طلاق حیض میں دی تھی اس بات کی ممانعت اتری اور طریقہ طلاق سنت تعلیم کیا گیا۔ اور نیز حضور علیہ السلام نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق رجعی دی تھی اس کے لیے حکم رجعت آیا یعنی طلاق واپس کرنے کا حکم دیا۔

۳۔ اور جو گناہ سے بچتا ہے' مصیبت میں صبر کرتا ہے' خدا کی نافرمانی اور شکایت نہیں کرتا تو خدا اس کی مشکل آسان فرما دیتا ہے' اس کو مصیبت سے آسانی کی طرف نکلنے کا اور گناہ سے تقویٰ کی طرف اور دوزخ سے جنت کی طرف نکلنے کا راستہ ظاہر فرما دیتا ہے اور اس کو خزانہ غیب سے اس طرح روزی دیتا ہے جس کا اس کو یہاں گمان نہیں ہوتا' اس کے خیال میں وہاں سے ملنا نہیں ہوتا اور جو مشکل ومصیبت میں خدا پر بھروسہ رکھتا ہے اور رزق میں اسی پر بھروسہ وثوق رکھتا ہے تو اللہ ہی اس کے لیے کافی ہے آدمی کو تنگ دل نہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قضاء وقدر کو ضرور پورا کرنے والا ہے' جزع وفزع اور پریشانی بے فائدہ ہے' اس کے احکام قضاء وقدر مصیبت کے بارے میں اور آسائش کے بارے میں سب مقدر ہیں' وہ سب کو ایک حد تک پہنچانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کے واسطے ایک اندازہ اور ایک حد مقرر فرمائی ہے کہ وہ شئے اس

بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝۳ وَ الّٰٓـِٔیْ یَىِٕسْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر فرما دیا ہے O اور تمہاری عورتوں میں جنہیں

مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ

(بڑھاپے کی وجہ سے) حیض کی امید نہیں رہی ہے اگر تم کو (اس بات میں) شبہ ہو (کہ ان کا کیا حال ہے) تو ان کی عدت

وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ

تین مہینے ہے اور (یہی عدت) ان عورتوں کی بھی ہے جن کو ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا ہے اور حمل والیوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے

حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ

اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں آسانی فرما دیتا ہے O یہ اللہ کا حکم ہے

اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ

جس کو اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو وہ اس کی برائیاں اس سے اتار دے گا اور اس کو بڑا

حد تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے پس ہر مصیبت اور ہر عیش دنیوی فنا ہونے والا ہے۔ عوف بن مالک اشجعی کا لڑکا کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گیا تھا' وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد کرتے آئے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اپنے لڑکے کے فراق میں جینا شاق ہے خدا جانے کافروں کے ہاتھوں میں اس کا کیا حال ہوگا' اس پر فقر و فاقہ کی تکلیف ہوگی' آپ نے صبر کی نصیحت کی۔ تھوڑے دنوں بعد وہ لڑکا ان کافروں کو کسی طرح دھوکہ دے کر معہ ان کے بہت سے اونٹوں مال غنیمت کے بخیر و خوبی سالم و غانم ماں باپ سے آملا۔ تب یہ آیت اتری۔

۴ تا ۵- جب مطلقات کی عدت کا بیان اترا کہ تین حیض ہیں تو حضرت معاذ اٹھے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ عورتیں جن کو حیض آنا موقوف ہو گیا ہے بوڑھیاں ہیں ان کی عدت کیا ہے؟ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکیں' بوڑھی ہو گئیں اگر تم کو ان کی عدت میں شک ہے تو اس کا حکم تین ماہ ہے۔ ایک اور صحابی اٹھے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو عورت ابھی نابالغہ بچی ہو اس کو حیض آیا نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟ تو یہ نازل ہوا یونہی وہ عورتیں جن کو بوجہ چھوٹی عمر ہونے کے حیض نہیں آیا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ "واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن"۔ ایک اور شخص اٹھے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جس کو حمل ہو اس کی عدت کیا ہے؟ تو نازل ہوا کہ جو حمل والیاں ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ بچہ جنیں۔ یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوگا عدت تمام ہو جائے گی۔ ("ومن یتق اللہ" سے "لہ اجرا" تک) اور جو خدا سے ڈرے گا' اس کے احکام مانے گا' اس کی مخالفت سے بچے گا خدا اس کی مشکل آسان کرے گا' اس کے دل میں عبادت کا شوق اور مزا پیدا فرمائے گا۔ یہ احکام عدت وغیرہ جو مذکور ہوئے یہ خدا کے فرائض ہیں کہ اس نے مسلمانوں کے لیے رحمت سے تم پر اتارے اور قرآن میں ارشاد فرمائے جو ان کو مانے گا' خدا سے ڈرے گا' خدا اس کے گناہ

اَجۡرًا ۝۵ اَسۡكِنُوۡهُنَّ مِنۡ حَيۡثُ سَكَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِكُمۡ وَلَا تُضَآرُّوۡهُنَّ

ثواب عطا فرمائے گا ۝ ان عورتوں کو وہیں رکھو جہاں تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق اور ان کو

لِتُضَيِّقُوۡا عَلَيۡهِنَّ ؕ وَاِنۡ كُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَيۡهِنَّ حَتّٰى

تنگ کرنے کے لیے نہ ستاؤ' اگر (طلاق دی ہوئی) عورتوں کو حمل ہو تو ان کے بچہ پیدا ہونے تک ان کو نان ونفقہ (روٹی کپڑا وغیرہ)

يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَـكُمۡ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ۚ وَاۡتَمِرُوۡا

دو' پھر اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائیں تو (ان کے دودھ پلانے کی) ان کو ان کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو (تاکہ بچے کی پرورش

بَيۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ اُخۡرٰى ؕ ۝۶ لِيُنۡفِقۡ

بہتر طریقے پر ہو) اور اگر تم آپس میں ایک دوسرے کو تنگی میں ڈالو گے تو قریب ہے کہ اس (بچے) کو ایک دوسری دودھ پلانے والی مل جائے گی ۝ مقدور

ذُوۡ سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنۡ قُدِرَ عَلَيۡهِ رِزۡقُهٗ فَلۡيُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰٮهُ

والا اپنے مقدور کے موافق (اس کو) خرچہ دے اور جو تنگ دست ہو پھر تو جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے اس میں سے (حسب حیثیت)

بخشے گا' اس کو جنت میں بہت بڑا ثواب بخشے گا۔

۶ تا ۷- اے مسلمانو! طلاق دی ہوئی عورتوں کو عدت تک گھر سے نہ نکالو بلکہ تا وقت عدت ان کا نفقہ اور رہنا یعنی مکان تمہارے ذمہ ہے' جہاں تم رہتے ہو وہیں ان کو بھی رکھو' جتنی طاقت ہو اتنا نفقہ اور خرچ سکونت مکان یعنی اگر مکان مملوک نہ ہو تو کرایہ کا دو' نفقہ دینے اور مکان دینے میں عورتوں پر تنگی نہ کرو اور ان کو نقصان نہ پہنچاؤ' ظلم نہ کرو کہ ان کو خواہ مخواہ مجبور ہو کر نکلنا پڑے اور اگر وہ طلاق دی ہوئی عورتیں حمل والیاں ہوں تو اے مسلمانو! ان کو نفقہ عدت تک دو' ان کا نفقہ تمہارے ذمہ ہے یعنی جب تک وہ بچہ جن لیں کہ یہی ان کی عدت ہے' بچہ ہونے کے بعد اگر وہ بچہ کو دودھ پلانا قبول کریں تو جو اور دائیوں کو مزدوری ملتی ہے ان کو بھی دے دو۔ آپس میں یہ امر طے کر لو یعنی خاوند طلاق دی ہوئی زوجہ سے عدت گزرنے کے بعد بغیر مزدوری دیے دودھ پلوانے کا مجاز نہیں' مزدوری متوسط ہو' وہ دونوں آپس میں مشورہ سے ٹھہرا لیں' نہ خاوند نہایت تنگی کرے نہ بیوی مطلقہ بہت زیادتی کرے جس کے سبب جھگڑا واقع ہو۔ اے لوگو! اگر غریب ہو جو اجرت مطلقہ مانگے وہ تم نہ دے سکو بغیر اتنی اجرت لیے انکار کرے تو اس پر کچھ لازم نہیں' اس پر زبردستی نہیں کی جا سکتی۔ بچہ کو کوئی اور دایہ دودھ پلا دے' کسی اور کو مقرر کر لو۔ امیر آدمی اپنی حیثیت کی مقدار خرچ کرے اور جو غریب ہو اس کے پاس خرچ کی تنگی وقلت ہو تو وہ اپنی حیثیت کے مطابق اتنا خرچ کرے جتنا خدا نے اسے دیا ہے' خدا کسی کو اس کی طاقت وحیثیت سے زائد جتنا اس کے پاس مال ہے اس سے زیادہ صرف کرنے کا حکم نہیں دیتا ہے' وہ اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی طاقت دیتا ہے' اگر غریبی ہے تو گھبرانا نہیں چاہیے خدا عنقریب بعد غربت امیری لائے گا اور تنگی کو فراخی اور آسانی سے بدل دے گا' غریب آدمی کو ناامید نہ ہونا چاہیے' اس کی رحمت کا امیدوار ہونا چاہیے۔

اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ

خرچہ دے اللہ تعالیٰ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا ہے مگر اسی قدر کہ جتنا اس کو دیا ہے اللہ تعالیٰ بہت جلد تنگ دستی کے بعد فراخ دستی

يُّسْرًا ۝۷ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ ۱۷ ع ۱۷

عطا فرما دے گا ۝ اور کتنی ہی بستیوں والوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم (ماننے) سے سرکشی کی تو

فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸ فَذَاقَتْ وَبَالَ

ہم نے ان کا سخت حساب لیا اور ہم نے ان کو بہت بُری مار دی ۝ تو انہوں نے اپنے کیے کا وبال

اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ عند المتقدمین ۱۲

چکھا اور ان کے کام کا انجام (نقصان اور) بربادی ہوئی ۝ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (آخرت کا) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ڝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ڜ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ مع ۱۴

تو اے عقل والو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سمجھانے والا وہ رسول

ذِكْرًا ۝۱۰ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ

اتارا ہے جو تم کو اللہ تعالیٰ کی روشن آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

انہوں نے نیک کام کیے (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لے جائے اور جو اللہ تعالیٰ پر

۸تا۹- اور بہت سے گاؤں والے ایسے ہوئے کہ جب ان کے پاس اللہ کے رسول اللہ کا پیغام لے کر آئے تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم محکم کو قبول کرنے اور اس کی اطاعت بجا لانے سے غرور کیا' نافرمانی میں اور سرکشی میں مشغول ہوئے' رسولوں کی دعوت روکی تو ہم نے ان کو دنیا میں سخت عذاب درد رساں دے کر ہلاک کیا اور آخرت میں ان کا حساب لیا' ان سے باز پرس کی' انہوں نے اپنے کفر کا وبال بھگتا مزا چکھا' دنیا میں ہلاک ہوئے اور آخرت میں ان کا انجام کار خرابی اور خسارہ ہے اور بس۔

۱۰تا۱۱- اللہ تعالیٰ نے کافروں کے واسطے عذاب شدید سخت درد رساں تیار کیا ہے پس اے عقل والو! تم ایسے عذاب سے ڈرو' نافرمانی خدا کی نہ کرو کہ وہ خدا کے غصہ کا سبب ہے۔ اے عقل والو! اے وہ لوگو جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے ہو خدا سے خوف کرو' اس نے تمہارے پاس اپنا ذکر اتارا ہے جو سراپا نصیحت ہے اور تمہارے لیے باعث فخر و شرف و سعادت ہے اور رسول بھیجا ہے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وہ قرآن ساتھ لے کر آئے ہیں' وہ رسول تم پر خدا کی

بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ایمان لائیں گے اور نیک کام کریں گے ان کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ

وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے‘ بے شک اللہ تعالیٰ ان کو اچھی روزی عطا فرمائے گا ○ اللہ وہی ہے جس نے سات

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ

آسمان بنائے اور انہی (آسمانوں) کی تعداد (گنتی) کے برابر (سات) زمینیں بھی بنائیں‘ ان سب میں اللہ تعالیٰ کا

بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

حکم اترتا ہے تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک

قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع ع۲ ۵ ۱۸

اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

آیتیں پڑھتے ہیں جو روشن دلائل حقانیت اسلام ہیں اور صاف صاف اوامر ونواہی الٰہی بتاتے ہیں تاکہ اپنے قرآن سنانے اور اس کے احکام ونصیحت کی باتیں سمجھانے سے ان کو جو اللہ اور رسول وقرآن پر ایمان لائے اور خالصاً للہ اعمال صالحہ کرتے ہیں مراتب عالی پر پہنچا دے اور ان کو تاریکیٔ جہالت سے نکال کر ایمان کی روشنی ومغفرت میں پہنچا دے‘ باطل سے حق کی طرف ملا دے۔ اور جو اللہ ورسول وقرآن پر ایمان لائے گا اور اعمال صالحہ خالصاً للہ بجا لائے گا تو خدا اس کو جنت میں داخل فرمائے گا وہ جنتیں جن کے مکانوں اور بالا خانوں اور باغوں کے درختوں کے نیچے شراب اور شہد اور دودھ اور پانی کی نہریں رواں ہوں گی‘ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مرنا نہ نکلنا۔ جنت کا رزق خدا نے نہایت عمدہ تیار کیا ہے‘ وہ اس شخص کو دے گا جو ایمان لائے گا اور نیک اعمال کرے گا۔

۱۲- اللہ کی وہ شان ہے کہ اس نے سات آسمان اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیے ایک دوسرے کے اوپر‘ تو برتو‘ قبوں کی طرح اور زمینیں بھی سات پیدا کیں لیکن وہ پھیلی ہوئی ہیں۔ خدا کا حکم قضاء وقدر آسمانوں اور زمینوں میں ہر وقت اترتا رہتا ہے یعنی اس کی قدرت سے ساری زمینوں اور آسمانوں کے کارخانے چل رہے ہیں‘ ہر ذرہ کی قدرت کا حکم اس کے مناسب پہنچتا ہے‘ آسمانوں سے زمینوں پر فرشتے اللہ کی وحی اور مصیبتیں وغیرہ لے کر اترتے ہیں‘ اللہ نے یہ سارا جہاں پیدا کیا اور کارخانے چلائے‘ اپنے رسول بھیجے تاکہ تم خوب جان لو کہ خدا ہر بات پر قدرت والا ہے‘ کوئی ذرہ اس کی قدرت وعلم کے احاطہ سے خارج نہیں‘ اس کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ سات زمینوں میں اختلاف ہے کہ آیا وہ بھی مثل آسمانوں کے تلے اوپر مثل قبوں کے ہیں یا پھیلے ہوئے جیسے سات بچھونے بچھتے ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما مفسر نے دوسرا قول اختیار کیا ہے‘ بعض مفسر سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لیتے ہیں مگر قول مشہور ومختار جمہور یہی ہے کہ زمینوں کے سات طبقہ ہیں تلے اوپر۔ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ التحریم مدنیۃ، آیاتہا ۱۲، رکوعاتہا ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ تحریم مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں بارہ آیات' دو رکوع ہیں

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ۚ تَبۡتَغِیۡ مَرۡضَاتَ

اے غیب کی خبر دینے والے نبی! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی ہیں آپ ان کو اپنے اوپر کیوں حرام فرماتے ہیں (یعنی حضرت ماریہ

اَزۡوَاجِکَ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱﴾ قَدۡ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمۡ تَحِلَّۃَ

یا شہد) (اس میں) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں (ایسا نہ کیجئے) اور بے شک اللہ بڑا بخشنے والا' مہربان ہے O بے شک اللہ تعالیٰ نے

اَیۡمَانِکُمۡ ۚ وَ اللّٰہُ مَوۡلٰىکُمۡ ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲﴾ وَ اِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ

تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار (کفارہ) مقرر فرمادیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولا اور (کارساز) ہے' وہ سب کچھ جاننے والا' حکمت والا ہے O اور جب نبی کریم

اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِہٖ حَدِیۡثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتۡ بِہٖ وَ اَظۡہَرَہُ اللّٰہُ عَلَیۡہِ

نے اپنی ایک بیوی سے ایک راز کی بات فرمائی (یعنی حضرت ماریہ یا شہد اپنے اوپر حرام کرنے کے متعلق اور اس کے اظہار سے منع فرمایا) پھر جب اس (بیوی) نے

عَرَّفَ بَعۡضَہٗ وَ اَعۡرَضَ عَنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَہَا بِہٖ قَالَتۡ

اس بات کا دوسری بیوی سے ذکر کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے نبی پر ظاہر فرمادیا تو نبی نے اپنی بیوی کو اس میں سے کچھ جتا (بتا) دیا اور کچھ پوشیدہ رکھا پھر جب نبی

سورۃ التحریم

۱- اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو چیز خدا نے آپ کے لیے حلال کی ہے اس کو تم اپنی جان پر کیوں حرام کیے ہوئے ہو' تم اپنی ازواج مطہرات کی یہاں تک رضامندی چاہتے ہو کہ ان کی خاطر تکلیف اٹھاتے ہو' حلال چیزوں کو ان کی خاطر ان کی رضامندی کے لیے چھوڑتے ہو ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں' جو چیزیں قسم کھا کر اپنے اوپر حرام کر لی ہیں ان کو اپنے تصرف میں لاؤ اور قسم توڑ ڈالو۔ اللہ بخشنے والا ہے اور رحمت کرنے والا ہے کہ اس نے ایسے وقت میں قسم توڑ دینا جائز کر دیا اور قسم توڑنا اگرچہ گناہ ہے مگر اس نے اپنی رحمت سے ایسی حالت میں جائز کر دیا یعنی ضرورت کے وقت قسم توڑنا جائز کر دیا' وہ مالک ہے جو کچھ چاہے حکم کرسکتا ہے۔

۲- اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے قسم توڑ دینے کا طریقہ اور اس کا کفارہ بیان فرمادیا ہے' اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہے' مالک و مولا ہے' وہ ہر بات کا عالم ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے اوپر حلال چیز کو حرام کر لیا اور حکمت والا ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

۳- محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں سے ایک سرگوشی کی اور راز کی بات کہی' اپنا راز بیان فرمایا' انہوں نے اس راز کو فاش کر دیا اور دوسروں کو خبر سنادی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھید کا ظاہر کرنا چھپایا' اللہ نے اپنے نبی

مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ

نے اس بیوی کو اس راز ظاہر کرنے کی خبر دی تو اس بیوی نے کہا حضور کو میرا یہ راز کس نے بتلایا نبی نے فرمایا کہ مجھے (اللہ تعالیٰ) علم والے خبردار نے بتایا ○ (اے نبی

فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ

کی دونوں بیویو!) اگر تم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو (اور اس کی طرف جھک جاؤ) تو (بہتر ہے کیونکہ) بے شک تم دونوں کے دل تو (نبی کی محبت میں پہلے ہی سے) جھکے

کو خبر کر دی کہ انہوں نے تمہارے بھید کی محافظت نہ کی بلکہ اس کو فاش کر کے دوسروں کو سنایا۔ تب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے جن کو بھید بتایا تھا یہ کہا کہ تم نے ہمارا بھید فاش کر دیا اور فلاں بات تم نے ظاہر کر دی تھی۔ جو باتیں کہ ظاہر کر دی تھیں ان میں سے بعض باتوں کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں سے یہ کہا کہ تم نے ظاہر کر دیں اور کچھ باتوں کے ظاہر کر دینے کا ذکر ان ظاہر کرنے والیوں سے نہ کیا بلکہ بمصلحت سکوت فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہہ دیا کہ تم نے فلاں بھید فلاں عورت سے ظاہر کر دیا تب اگرچہ پہلے انکار تھا مگر بعد کو مجبور ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اس بھید کے انکشاف کر دینے کی آپ کو کس نے خبر پہنچائی اس امر سے تو کوئی اور خبردار نہ تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے خبر دی ہے جو ہر بات کا عالم ہے اور ہر امر سے خبردار ہے' جب سے وہ بھید تم سے کہا اور تم نے اس کا افشاء کر دیا اس کو یعنی اللہ پاک کو ہر وقت ہم سب کی باتوں کا علم ہے۔

۴- اے نبی کی دو عورتو! تم کو چاہیے کہ تم اللہ کی طرف رجوع کرو یہی تمہاری شان کے لائق ہے کیونکہ تمہارے دل نبی کی محبت میں پہلے ہی سے جھکے ہوئے ہیں لہٰذا اگر توبہ کرو گی تو بہتر ہے اور اگر یونہی مل مل کر ان کی مرضی کے خلاف تکلیف کا قصد کرو گی اور محبت میں انصاف سے ہٹو گی تو سمجھ لو کہ رسول کا کچھ نقصان نہ کر سکو گی' ان کا حافظ و ناصر و مددگار ان کا خدا ہے اور جبرائیل (علیہ السلام) ان کے دوست صلاح کار ہیں' ان کے مدد کرنے والے ہیں اور سچے اچھے مخلص مسلمان ان کے خادم ان کا لشکر ہے مددگار ہیں' وہ سب کے پیشوا ہیں اور سب ملائکہ اللہ کے فرشتے ان سب کے ساتھ ان کے مددگار ہیں پس ایسے رسول کی مرضی کے خلاف کوئی بات کرنی جن کا سارا جہان فرمانبردار ہے کتنی ناسزا بات ہے' تمہاری شان کے خلاف ہے۔ حضرت حفصہ نے کسی بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آنحضرت نے ان کی دلجوئی اور رضامندی کے لیے بطور اسرار غیبی چند باتیں بیان کیں منجملہ ان کے ایک یہ بات کہی کہ میرے بعد میری امت کے خلیفہ عائشہ کے باپ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور ان کے بعد تمہارے باپ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوں گے کیا تم اتنی بڑی خوشخبری سے راضی نہیں' ایک یہ کہ اگر تم خوش ہوئیں تو لو آج میں نے تمہاری خوشی کے لیے اپنی حرم ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم بھی دے دیا کہ یہ باتیں بطور اسرار غیبی تم کو بتائیں جس کی کسی دوسرے کو ہرگز خبر نہ ہونے پائے' کسی کے سامنے ان کا اعادہ نہ کرنا۔ حضرت تو یہ کہہ کر باہر نکل گئے اور بی بی حفصہ مارے خوشی کے بے تاب ہو گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری اتنی خاطر داری منظور ہے کہ میرے سبب سے ماریہ قبطیہ کو قسم کھا کر اپنے اوپر حرام کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ان کے دل میں نہ رک سکا آخر کو بی بی عائشہ سے جا کر کہہ ہی دیا۔ آنحضرت کو خبر ہو گئی اور خدا کی طرف سے وحی آئی کہ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارا بھید تمہاری بی بی نے دوسری سے کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر بی بی سے کہا کہ میں نے باوجودیکہ تم کو منع کر دیا تھا کہ راز افشاء نہ کرنا تم سے ضبط نہ ہو سکا عائشہ سے جا کر بھید کہہ دیا مگر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض باتوں کی نسبت بیان کیا کہ تم نے یہ باتیں عائشہ سے کہہ دیں اور بعض باتوں کو چھپایا تو آنحضرت

وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ

ہوئے ہیں اور اگر تم دونوں نبی کی مرضی کے خلاف اُن پر زور باندھو گی (یعنی اپنی بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو گی جو نبی کو ناپسند ہے اگر چہ وہ فرط محبت ہی میں ہو)

اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ

تو بے شک اللہ تعالیٰ ان کا مددگار اور کارساز ہے اور جبرائیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے بھی ان کے مددگار ہیں ۝ اگر نبی (تمہارے نان نفقے کے

صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی حفصہ سے امر خلافت کے اظہار راز کے بارے میں شکایت کی اور تحریم ماریہ قبطیہ کا ذکر چھوڑ دیا یا اظہار تحریم ماریہ قبطیہ کے بارے میں شکایت کی اور اظہار راز خلافت کا ذکر چھوڑ دیا اس کی شکایت نہ کی۔ بی بی حفصہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ میں نے یہ راز آپ کا ظاہر کر دیا؟ فرمایا کہ اللہ نے مجھ کو اس بات کی خبر بھیجی اور تم نے یہ امر میری رائے کے خلاف کیا اچھا نہ کیا آئندہ ایسا نہ کرنا چنانچہ انہوں نے اقرار کیا' ان کی خطا معاف ہوئی اور یہ آیت اتری۔ آپ نے ماریہ قبطیہ سے رجوع کیا اور قسم توڑ دی اور پھر ان کو اپنی خدمت میں لے لیا۔ شان نزول میں مختلف روایات وارد ہیں اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر حرام کر لیا اور کس کے سبب سے؟ بعض کہتے ہیں کہ شہد کھانا حرام کر لیا تھا۔ اتنی بات تو ضروری ہے کہ بعض ازواج مطہرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید افشاء کر دیا تھا اس پر تنبیہ کے لیے یہ سورت اتری یعنی تم اے ازواج رسول! اگر چہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبوب بیبیاں ہو مگر اپنی حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیے اور سر مو امور خانہ داری میں اور دنیوی کاموں میں بھی خلاف نہ ہونا چاہیے اور اگر کبھی بات ہو جائے تو رجوع کرنا چاہیے' معافی مانگنی چاہیے۔ روایات میں یہ بھی وارد ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب عورتوں سے ایک ماہ تک الگ رہے' اس کے بعد آپ نے سب کو اختیار دے دیا کہ جو چاہے مجھ سے جدا ہو جائے' چونکہ یہ راز افشاء کرنے کی لغزش خوشی میں غلطی سے ہوگئی تھی اور وہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات دنیا و آخرت میں تھیں لہٰذا انہوں نے ندامت ظاہر کی اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا اپنا شرف و سعادت بیان کیا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی ہوئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوئیں اور ان کی غلطی کی خطا معاف ہوئی۔ لہٰذا اس کے بعد اب کوئی حضور کی بیویوں کے متعلق زبان طعنہ کھولے گا تو وہ خود گمراہ اور بے دین ہوگا ہمیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ان کی تعظیم و تکریم لازم ہے' وہ سب مسلمانوں کی مائیں ہیں' ماؤں کی شان کے خلاف کوئی کلمہ کہنا اپنے آپ کو جہنمی بنانا ہے۔ (فقیر قادری' غفرلہ)

۵- اے ازواج رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو طلاق دے دیتے اور تم کو چھوڑ دیتے تو خدا ان کو تم سے بہتر ازواج عطا فرما دیتا اور وہ ممتاز فرمانبردار عورتیں تمہارے بدلہ میں ان کو دے دیتا یا دے دے جو مسلمان ہوں' ایماندار ہوں دل و زبان دونوں سے تصدیق کرنے والیاں ثابت قدم ہوں یعنی ہر بات میں خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار' خدا سے ڈرنے والیاں' گناہوں سے توبہ کرنے والیاں' اللہ کی عبادت کرنے والیاں' موحد اور روزہ رکھنے والیاں ہوں بعض بیوہ ہوں اور بعض کنواریاں۔ روایات میں وارد ہے کہ چونکہ یہاں لفظ "عسٰی" وارد ہے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی عورتیں ضرور ملیں گی پس بیوہ تو حضرت آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہیں اور کنواری حضرت بی بی مریم پارسا ہیں۔ حضرت عیسیٰ کی ماں کہ جنت میں ان دونوں کا نکاح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگا اور آپ کی ازواج میں داخل ہوں گی۔

قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مطالبے پر) تم کو طلاق دے دیں تو بہت جلد ان کا رب تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں' مسلمان' ایمان والی' فرمانبردار' توبہ کرنے والی' عبادت کرنے والی' روزہ

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ

رکھنے والی بیوہ اور کنواریاں عطا فرما دے گا O اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں' اس کے اوپر سخت

غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦

طبیعت اور طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ٹالتے ہیں اور ان کو جو حکم دیا جاتا ہے وہ وہی کرتے ہیں O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

(جہنم میں کافروں سے کہا جائے گا کہ) اے کافرو! تم آج حیلے بہانے نہ بناؤ' تم کو انہی کرتوتوں کا بدلہ دیا جاتا ہے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً ع ۱ ۷ ۱۹

جو تم کرتے تھے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے سامنے خالص سچی توبہ کرو (جو آگے کو نصیحت ہو جائے) قریب ہے کہ تمہارا

٦ تا ٧- اے ایمان والو! خدا اور رسول کے ماننے والو! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو اپنی عورتوں اور بال بچوں کو بھی اس سے بچاؤ یعنی ان کو احکام شریعت تعلیم کرو' اچھے کاموں کا حکم دو برے کاموں سے روکو کہ وہ بھی عذاب سے بچیں وہ آگ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنی وہ پتھر جن میں گندھک ہوتی ہے کہ ان کی آگ سب سے زائد تیز اور سخت لپٹ والی اور سوزش دینے والی ہوتی ہے۔ اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں یعنی زبانیہ جو نہایت غصہ اور سختی والے ہیں' بڑی قوت و شوکت دہشت والے' خداوند کریم کے حکم کے تابعدار جو خدا کا حکم ہوگا اس میں سر مو نافرمانی نہ کریں گے' جو حکم دیا جائے گا وہ کریں گے اور کسی کا کہنا نہ سنیں گے۔ جب کافر خوشامد کریں گے تو وہ ان سے کہیں گے کہ اے کافرو! خدا کے اور رسول کے نہ ماننے والو! تم پر ظلم نہیں ہوتا ہے' یہ اسی کا بدلہ ہے جو کام دنیا میں کرتے تھے اور جو باتیں تم کہتے تھے آج عذر و معذرت و خوشامد کا کام نہیں ہے' اب مایوس ہو جاؤ' تم پر رحم و نرمی نہیں کی جائے گی' تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔

٨- اے ایمان والو! خدا اور رسول کے ماننے والو! گناہوں سے توبہ کرو خالص توبہ کرو نصوح سچی توبہ دل سے ندامت اور اس بات کا عہد کہ آئندہ ایسا نہ کریں گے' زبان سے استغفار اور جو گناہ جس عضو سے واقع ہوتا ہے اس عضو کا اس کام سے روکنا۔ اے مسلمانو! اگر تم ایسی توبہ کرو گے تو عنقریب تمہارا پروردگار تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو بروز قیامت جنتوں میں داخل کرے گا جن کے درختوں اور مکانوں کے نیچے نہریں' شراب ناب اور آب شیریں اور شیر صاف و شہد خالص کی رواں ہوں گی۔ لفظ ''عسیٰ'' چونکہ وعدہ پر دلالت کرتا ہے اس لیے توبہ اللہ ضرور قبول فرماتا ہے جبکہ تمام شرائط توبہ کی پائی جائیں اور پھر اس گناہ کا مواخذہ نہیں رہتا یعنی سچی توبہ کے قبول ہونے کے بعد پھر اس گناہ کی سزا معاف ہو جاتی ہے۔

قیامت کا دن ایسا ہوگا کہ اس دن اللہ اپنے نبی کریم کو ناامید اور خجل نہ کرے گا اور نہ ان لوگوں کو جو ان پر

نَّصُوحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ

رب تم سے تمہاری برائیاں دور فرما دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے

جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ

نہریں جاری ہیں جس دن کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہیں فرمائے گا

النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑتا چلے گا'

وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ

وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ

بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے O اے غیب کی خبر دینے والے نبی! کافروں اور

الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾

منافقوں سے جہاد کیجئے اور (مقابلے میں) ان پر سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا انجام ہے O

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ

(اور) اللہ تعالیٰ کافروں کی مثال نوح (علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کی بیویوں سے دیتا ہے'

ایمان لائے اور ان کے ہمراہ ہیں یعنی اصحاب کرام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ کہ ان کو بھی رنج وغم نہ ہوگا بلکہ وہ خوش وخرم ہوں گے' ان کے نور کی روشنیاں ان کے روبرو دائیں بائیں جلوہ گر ہوں گی' نور کے بقے اڑتے ہوں گے' ان کے ساتھ ساتھ اس ہنگامہ میں رواں ہوں گی' جب منافقوں سے نور چھن جائے گا اور وہ اندھیرے میں پڑ جائیں گے تب یہ مسلمان خدا سے دعا کریں گے کہ اے پروردگار! ہمارا نور نہ چھن جائے' ہمارے نور کو تمام راہ میں یوں ہی قائم رکھنا' کہیں نقصان نہ آ جائے اور ہمارے گناہ بخش دے تو ہر بات پر قدرت والا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کے نور کو کامل کرے گا۔

۹- اے نبی! کفار مکہ وغیرہ سے جہاد کیجئے' تلوار سے ان کی خبر لیجیے اور منافقین مدینہ کو سزا دیجئے' اول زبان سے ڈرایئے دھمکایئے نہ مانیں تو سزا دیجیے اور ان دونوں گروہوں پر خوب سختی کیجیے قولاً فعلاً درشتی چاہیے' جہاد میں نرمی نہ کیجئے' ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے' وہ بری جگہ ہے۔

۱۰- اللہ نے کافروں کے لیے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی زوجہ واہلہ اور (حضرت) لوط (علیہ السلام) کی زوجہ واعلہ

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ

وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک مقرب بندوں کے نکاح میں تھیں تو ان دونوں عورتوں نے ان دونوں بندوں سے (کفر کر کے) خیانت کی تو وہ

يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾

اللہ کے سامنے ان کے کچھ کام نہیں آئے اور (ان دونوں عورتوں کو) حکم دیا گیا کہ تم دونوں عورتیں (جہنم میں) جانے والوں کے ساتھ جہنم میں جاؤ O

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ

وقف لازم

اور اللہ تعالیٰ ایمان داروں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے جب اس نے (اپنے رب سے) درخواست کی کہ اے میرے رب!

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ

میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے (کفریہ) کام سے نجات عطا

عَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

فرما اور مجھے ظالم لوگوں سے رہائی عطا فرما O اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم کی (بیان

کی مثل بیان کی کہ وہ دونوں ہمارے مقبول اور نیک بندوں کے تحت میں تھیں یعنی رسول کی ازواج تھیں مگر جب انہوں نے ہمارے رسولوں کی نافرمانی کی اور خیانت کی یعنی مخالفت دین میں کی اور ظاہر میں ایمان لائیں اور دل میں کفر چھپایا تو ان پیغمبروں نے ان کو کچھ فائدہ نہ پہنچایا' عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے اور ان کے کچھ کام نہ آئے (کہ کافر کو کچھ شفاعت و قرابت رسول نفع نہیں دے سکتی ہاں مسلمانوں کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے) خیانت سے مراد کفر ہے فسق و فجور یعنی بدکاری نہیں کہ کسی پیغمبر کی کوئی زوجہ بدکار نہیں ہوگی کہ اس میں پیغمبر پر دھبہ لگتا ہے جو قطعاً محال ہے کیونکہ وہ معصوم ہیں اور سب عیوب سے پاک و منزہ ہیں' آخر کو وہ کافر ہی مریں اور ان سے کہہ دیا گیا کہ لو دوزخ میں اور کافروں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ نعوذ باللہ من غضب الجبار

۱۱ تا ۱۲- اور اللہ نے مسلمانوں کے لیے دو مسلمان عورتوں کی مثل بیان کی ایک فرعون کی زوجہ آسیہ بنت مزاحم کہ جب فرعون نے اس کو ستایا عذاب دیا تو اس نے خدا سے دعا کی کہ پروردگار! میرے لیے جنت میں اپنے پاس گھر تیار فرما کہ عذاب فرعون آسان ہو (مروی ہے کہ مرتے وقت وہ گھر اس کو نظر آ گیا اور تکلیف عذاب فرعون اللہ نے دور کی) اور مجھ کو فرعون کے عذاب سے اور اس کے کفر و بدکاری سے نجات دے اور ان سب کافروں سے ظالموں سے مجھ کو چھٹکارا عطا فرما۔ باوجود اس کے خاوند کے کافر ہونے کے اس کے خود مسلمان ہونے نے اس کو فائدہ دیا اور وہ جنت میں گئی۔ دوسری عورت مریم پارسا بنت عمران جس نے پاکدامنی اختیار کی اور برائیوں سے اپنے آپ کو بچایا' کسی بدی کی طرف توجہ نہ کی' ہم نے اس کے گریبان میں اپنی پیدا کی ہوئی روح سے ایک پھونک ڈال دی یعنی ان کے منہ میں جبرائیل علیہ السلام نے آ کر پھونک ماری فوراً حضرت عیسیٰ کا حمل رہ گیا۔ مریم نے اپنے رب کے کلمہ کی اور جبرائیل کی باتوں کی تصدیق کی' ان کو سچ جانا کہ جبرائیل علیہ السلام نے

الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ

فرماتا ہے) جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی (پیدا کی ہوئی) روح پھونک دی اور اس نے

بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾ ع

اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ (اللہ تعالیٰ کے) فرمانبرداروں میں سے تھی O

۲۶ ع ۵ ۲۰

کہا کہ میں خدا کے حکم سے تم کولڑ کا دوں گا اور خدا کی کتابوں کو سچ جانا' توریت وانجیل وغیرہ کل کتابوں کو' یا کلمہ سے مراد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی کتاب انجیل ہو اور یہ کہ عیسیٰ لفظ کُــنْ سے مخلوق ہیں اور مریم بڑی عبادت کرنے والی' اللہ کی فرمانبردار' رنج وراحت ومصیبت وآرام میں اس کی یاد کرنے والی عورتوں میں سے تھی۔ یہ مثل بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ وحفصہ کو ڈرایا کہ وہ غرور نہ کریں کہ ہم نبی کی بیبیاں ہیں' ہر وقت ڈرتی رہیں اور عبرت پکڑیں کہ واہلہ' واعلہ بھی رسولوں کی بیویاں تھیں اور رغبت دلائی کہ مانند آسیہ ومریم کے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار رہنا کہ ان کے نیک اعمال ان کے کام آئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ بغیر ایمان کے کوئی رشتہ کارآمد نہیں اور کافروں کی کوئی سفارش کرنے والا نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ سب کو ایمان پر قائم رکھے۔ آمین

سورۃ الملک مکیۃ ۶۷ — آیاتہا ۳۰ — رکوعاتہا ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ ملک مکی ہے　　اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے　　اس میں تیس آیات، دو رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

بڑا برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں سارا ملک (اور دونوں جہان کی سلطنت) ہے اور وہ ہر چیز پر

قَدِیْرُۙ ﴿۱﴾ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ

قادر ہے O وہ کہ جس نے موت اور زندگی پیدا فرمائی تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کس کے کام زیادہ اچھے ہیں

عَمَلًاؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُۙ ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاؕ

اور وہ زبردست (اور) بخشش والا ہے O جس نے سات آسمان تلے اوپر بنائے (اور اے

مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ هَلْ تَرٰى

دیکھنے والے!) تو رحمٰن کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں کیا فرق (اور نقص) دیکھتا ہے تو پھر نگاہ اٹھا کر دیکھ کیا تجھے

مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ

کوئی شگاف نظر آتا ہے O پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ تیری نظر تھک کر خیرہ ہو

سورۃ الملک

۱ تا ۲- بڑا برکت والا اور برتر اور عظمت و تقدیس والا اور سب عیوب اور نقائص سے اور اولاد و شریک سے منزہ وہ اللہ ہے جس کے دست قدرت میں سارا ملک ہے، عزت و دولت کا مالک ہے، وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے، ذلت و عزت کے خزانے سب اس کے قبضہ میں ہیں جو چاہے کرے۔ وہ خدا جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا کہ ان کے ذریعہ سے تم سب کا وہ امتحان لے اور جانچے اور بلا میں ڈال کر آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے اعمال کرتا ہے اور خالصاً للہ اچھے کام کرتا ہے، وہ خدا عزیز ہے، سب پر غالب و قاہر ہے، وہ کافروں کو سزا دے گا، مسلمانوں اور توبہ والوں کے لیے غفور ہے یعنی بخشنے والا ہے۔ مروی ہے کہ موت کی صورت ایک چتکبرے مینڈھے کی سی ہے، جس پر گزرتا ہے، جس کو سونگھتا ہے، جس پر اس کا پاؤں پڑتا ہے وہ بحکم خدا مر جاتا ہے۔ حیات کی صورت مثالی ایک مادہ گھوڑی کی سی ہے چتلی جس پر گزرتی ہے یا اس کی بو جس کو پہنچتی ہے جس پر اس کی نظر پڑ جاتی ہے یا جس پر اس کا قدم پہنچتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک جانور کی سی ہے جو گدھے سے بڑا خچر سے چھوٹا، اس کا ایک قدم اتنی دور پڑتا ہے جتنی دور اس کی نظر جاتی ہے انبیاء اس پر سوار ہوں گے۔ ایک روایت میں موت سے مراد نطفہ ہے اور حیات سے مراد روح یا قلب ہے یعنی پہلے زندہ کیا پھر مارے گا ذکر میں تقدیم و تاخیر ہے۔

۳ تا ۴- وہ خدا ہے جس نے سات آسمانوں کو طبقہ طبقہ پیدا کیا یعنی ایک، ایک کے اوپر قبہ کی طرح، اے دیکھنے والے! تو خدا کی مخلوقات میں کوئی نقصان نہیں نکال سکتا کوئی کجی، کوئی فتور نہیں۔ تو اپنی نگاہ کارخانۂ قدرت میں آسمانوں کی پیدائش میں

خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ④ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ

کر ناکام تیری طرف لوٹے گی ○ اور بے شک ہم نے نیچے والے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے آراستہ کیا

جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ⑤

اور ہم نے ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کیا ہے ○

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑥

اور جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی بُرا انجام ہے ○

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ⑦ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ

جب وہ (کافر) اس (دوزخ) میں ڈالے جائیں گے تو اس کے چیخنے کی آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مارتی ہوگی ○ (اس کے جوش سے) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جوش

الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ⑧

غضب میں پھٹ جائے گی، جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا؟ ○

دوڑا، کیا کوئی نقصان کوئی شگاف یا دراڑ عیب وخلل نظر آتا ہے' کوئی نہیں' پھر غور و تامل کر اور نگاہ بار بار ڈال اور بالا خانہ آسمانوں کو وقتاً فوقتاً بنظر تفکر و عبرت دیکھ' قدرت کی انتہا نہ پائے گا' اس میں کوئی عیب ونقصان نکالنا تو درکنار انجام کار یہی ہوگا کہ تیری نگاہ تامل سے تھک کر ماندہ ہو کر چکر کھا کر تجھ تک واپس آ جائے گی اور وہ ذلیل وخوار ہوگی مگر قدرت کے بے انتہا نمونے ختم نہ ہوں گے' دلیل پر دلیل سامنے آئے گی۔

۵- اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ و منور کیا یعنی ستاروں سے اور ان ستاروں کو شیاطین کے لیے رجوم بھی بنایا یعنی ان کو سنگسار کرنے کے لیے مثل پتھر بنایا۔ ہم دنیا میں شیطانوں کو اس طرح سے سنگسار کرتے ہیں اور قیامت میں ہم نے ان کے لیے دوزخ کی دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ مروی ہے کہ جب شیطان آسمان پر غیبی خبر سننے کو جاتے ہیں تو فرشتے ان پر انگارے پھینکتے ہیں' ان میں سے بعض شیطان تو ہلاک ہو جاتے ہیں جل کر خاک ہو جاتے ہیں اور بعض دیوانے ہو جاتے ہیں۔

۶- اور جنہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے' وہ نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے جہاں ان کو رہنا ہے۔

۷ تا ۱۱- جب کافروں میں سے کوئی گروہ دوزخ میں ڈالا جائے گا یہودی یا عیسائی یا مجوسی یا مشرکین عرب وغیرہ وغیرہ تو وہ اس وقت اس دوزخ کی آواز ایسے سنیں گے کہ جیسے گدھا رینکتا ہے' بڑی مہیب ڈراؤنی کریہہ آواز سے چیختی ہوگی' جوش میں ابل رہی ہوگی۔ کافروں کے اوپر ایسے غصہ اور طیش میں ہوگی کہ آپے سے باہر ہوگی' قریب ہوگا کہ جوش وخروش سے غیظ وغضب سے پھٹ پڑے' جب اس میں کوئی کافروں کا گروہ یہود و نصاریٰ یا مجوس یا مشرک وغیرہ داخل کیا جائے گا تو اس سے

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ

وہ کہیں گے: ہاں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے تو ہم نے (ان کو) جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

شَیْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۹ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ

نے کچھ بھی نہیں اتارا ہے، تم تو خود ہی بڑی گمراہی میں ہو ○ اور کہیں گے: کاش کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے

نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

تو دوزخیوں میں سے نہ ہوتے ○ پھر وہ اپنے گناہ کا اقرار کریں گے تو دوزخیوں پر (اللہ تعالیٰ

لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۱ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ

کی) پھٹکار ہو ○ بے شک وہ لوگ جو بے (بغیر) دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۲ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

اور بڑا اجر ہے ○ اور (اے لوگو!) تم اپنی بات آہستہ کہو یا بلند آواز سے بے شک وہ تو دلوں کے بھید

دوزخ کے نگہبان خزانچی داروغہ پوچھیں گے کہ کیوں جی تم نے دنیا میں کیوں کفر کیا تھا' تم کو کوئی سمجھانے والا کہنے سننے ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ سب کہیں گے کہ بے شک ہم کو رسولوں نے سمجھایا ڈرایا سب حال بتایا مگر جب وہ آئے تو ہم نے ان کو جھٹلایا' ان کا کہنا نہ مانا اور ان سے کہا: خدا نے تم کو نہیں بھیجا اور نہ کوئی کتاب اتاری' تم غلط کہتے ہو اور بڑی گمراہی میں پھنسے ہو جو خدا کے رسول بنتے ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ ''ان انتم الا فی ضلل کبیر'' زبانیہ کا قول ہے جو ان کے جواب میں کہیں گے یعنی اے کافرو! تم نے جو ان کی تکذیب کی سو بڑی گمراہی کی بات کی تم شرک میں گرفتار تھے اور اس کو چھوڑتے نہ تھے جو بڑی گمراہی تھی۔ وہ یہ بھی کہیں گے کہ کاش! اگر ہم کو دنیا میں عقل ہوتی' رسولوں کی بات سنتے مانتے حق و ہدایت قبول کرتے' سچی بات سنتے تو آج اس غم میں کاہے کو پھنستے اور جہنمی کیوں ہوتے' آگ میں کیوں جلتے۔ سب کے سب اپنے کفر و شرک کا اقرار کریں گے اور دوزخ کے مستحق ہونے کا اقرار کریں گے پس رحمت الٰہی سے وہ کمبخت ہوں اور نا امید ہوں' اب ان پر کسی قسم کی رحمت و نرمی نہیں کی جائے گی' وہ ہمیشہ کے لیے لعنتی اور رحمت سے مایوس کر دیے گئے۔

۱۲- بے شک جو مسلمان بندے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں حالانکہ وہ اس کو دیکھتے نہیں غائبانہ ڈرتے ہیں اور خالصاً لوجہ اللہ عمل صالحہ کرتے ہیں تو دنیا میں ان کے لیے مژدہ مغفرت ہے' ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور آخرت میں ان کو جنت میں بڑا ثواب اور اجر عظیم ملے گا۔

۱۳ تا ۱۴- اے کافرو! رسول کے بارے میں ان کی عداوت سے ان کے قتل کی' ان کے دین کے گھٹانے کی جو تدبیر چاہو کرو خواہ خفیہ حیلے مکاریاں کرو خواہ علی الاعلان لڑو عداوت ظاہر کرو تم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے' خدا تمہاری سب باتوں کا دلوں کے ارادوں کا خیر و شر خطرات کا عالم ہے۔ کیا وہ جس نے سارا جہان اور خاص دل پیدا کیا دل کی بات نہ جانے گا ضرور

ع ۱۴

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾

بھی جانتا ہےO کیا جس نے (سب کچھ) پیدا کیا وہ بے علم ہے؟ وہ تو ہر باریکی جانتا ہے (اور) ہر چیز سے خبردار ہےO

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم (اور تمہارے ماتحت) کر دیا کہ تم اس کے رستوں میں چلو اور اللہ تعالیٰ کی روزی میں سے کھاؤ

مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ

(پیو) اور اسی کی طرف دوبارہ (زندہ ہو کر) اٹھنا ہےO کیا تم اس ذات سے جس کی حکومت آسمان میں ہے اس بات سے نڈر

بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ

ہو گئے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ (تم کو لیے ہوئے) زور سے ہلتی رہے (تاکہ تم دھنستے ہوئے نیچے پہنچ جاؤ)O کیا تم اس ذات سے جس کی

عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ

حکومت آسمان میں ہے اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ وہ تم پر پتھر برسائے تو تم بہت جلد جان جاؤ گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھاO اور بے شک ان سے پہلے

جانے گا کہ سب اس کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں' وہ بہت باریک بین ہے' اس کا علم ہر ذرہ کو گھیرے ہوئے ہے' وہ خبیر ہے ہر بات سے خبردار ہے۔

۱۵- خدا وہی ہے جس نے تمہارے واسطے زمین کو نرم اور تابعدار بنا دیا اور اس کو ٹھہرا دیا' پہاڑوں کے ذریعے سے اس کو ساکن کیا' اے بندو! تم اس پر مزے سے چلو پھرو جہاں چاہو جاؤ' آؤ' اٹھو' بیٹھو (مناکب سے مراد اطراف واکناف یا راستے کوچے' گلیاں یا پہاڑ اور غار ہیں) اور اس نے جو رزق اتارا اس سے کھاؤ اور آخر تم سب کو اسی کی طرف جانا ہے' مر کر پھر آخرت میں دوبارہ زندہ ہو کر اسی کے پاس جاؤ گے۔

۱۶ تا ۱۷- اے لوگو! اہل مکہ وغیرہ کیا جب تم نافرمانی کرو گے تو کیا اس خدا کے عذاب سے تم کو امن مل جائے گی جو آسمان میں عرش پر اپنی قدرت اور رفعت وجلال کے ساتھ جلوہ افروز ہے' جس طرح زمین پر اس کی قدرت نظر آتی ہے اسی طرح آسمانوں اور عرش پر بھی اس کی قدرت کا غلبہ ہے' ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کیا اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم کو زمین میں نہ دھنسا دے گا ہاں اگر چاہے تو وہ تمہیں دھنسا دے۔ پس وہ زمین تم کو اپنے اندر لیے ہوئے نیچے تک چلی جائے یعنی ساتویں زمین تک دھنس جاؤ جیسے قارون دھنس گیا تھا۔ کیا اس سے جو آسمان میں عرش پر ہے یعنی جس کی قدرت کا جلوہ اور عذاب کا حکم آسمان میں ہے اس سے تم کو یہ امن مل گئی کہ تم پر پتھروں کا مینہ نہ برسائے گا اور نافرمانی کی سزا نہ دے گا جیسے قوم لوط پر پتھر برسائے تھے۔ تم اس بات سے بے خوف نہ ہو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیا تھا اور کس طرح تم کو عذاب دیا۔

۱۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے پہلے اور کافروں نے اپنے اپنے رسولوں کی تکذیب کی پس خیال تو کیجیے

قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَٰفَّٰتٍ وَ

لوگوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا تو میرے انکار کا نتیجہ کیسا ہوا O کیا انہوں نے اپنے اوپر پرند اڑتے نہیں دیکھے جو (اڑنے میں)

يَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾

اپنے پَر کھولتے اور سمیٹتے ہیں' ان کو رحمٰن کے سوا کوئی اور نہیں روکے ہوئے ہے' بے شک وہی ہر چیز کو دیکھتا (اور حفاظت کرتا) ہے O

وقف لازم　وقف غفران　وقف منزل

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ

بھلا وہ تمہارا کون سا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا' کافر تو محض

الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ

دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں O یا اگر وہ اپنی روزی روک لے تو تم میں کون ایسا ہے

رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ

جو تمہیں روزی دے (کوئی نہیں) بلکہ وہ سرکشی اور ادھر ادھر بدکنے بھٹکنے اور بہکنے میں ڈھیٹ بن گئے ہیں O تو کیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل

اور سوچیے کہ ان کا کیا حال کر دیا اور ان کو میں نے کس طرح سزا دی' ان کافروں کو بھی اسی طرح سزا دے سکتا ہوں۔

۱۹۔ کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر پرندے اڑتے نہیں دیکھے کہ کیسی صفیں' قطاریں باندھے ہوئے اور پر کھولے ہوئے اڑتے ہیں اور موقع موقع سے پروں کو بند کرتے کھولتے ہیں' ان کو اس حالت میں کہ پر کھولے ہوئے ہوتے ہیں اور جیسا چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں' آسمان و زمین کے درمیان معلق ہیں کون روکتا ہے سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ وہ رحمان ہے اپنی رحمت سے یہ کارخانہ پھیلایا ہوا ہے' وہ ہر شئے کو دیکھ رہا ہے اور ہر شئے کا انتظام فرما رہا ہے۔

۲۰ تا ۲۱۔ اے کافرو! وہ کون ہے جس کو کہا جائے کہ وہ تمہارا لشکر ہے اور تمہارا مددگار و معاون ہے' خدا کے عذاب سے بچانے والا ہے سوائے خدا کے تمہاری پشت پر مددگار ہے؟ کوئی نہیں مگر کافر دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں' دنیا کی شہوتوں میں غافل ہو رہے ہیں۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ وہ کون ہے کہ اگر خدا اپنا رزق روک لے تو وہ تم کو روزی دے؟ آسمان سے زبردستی بارش برسائے' زمین پر گھاس وغیرہ اگائے' کوئی نہیں یہ سب کام خدا ہی کے ہیں' بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کافروں کو جتنی زیادہ نعمتیں ملتی ہیں اتنا ہی وہ اور زیادہ سرکشی اور حق سے دوری اختیار کرتے ہیں اور غرور اور شرارت میں بڑھتے جاتے ہیں۔

۲۲۔ کیا وہ شخص جو اوندھے منہ نگونسار اندھوں کی طرح چلتا ہے زائد راہ پانے والا ہے اور دین میں حقانیت پر ہے یا جو سیدھی راہ پر سیدھا دیکھ بھال کر سمجھ کر چلتا ہے یعنی جو سچے مذہب مقدس و برگزیدۂ پروردگار اسلام پر ہے' بے شک وہ مسلمان ہے' راہ راست پر ہے اور کافر گمراہی و ضلالت میں پھنسا ہوا ہے۔

وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ

اوندھا چلے (یعنی کافر) زیادہ راہ راست پر ہے یا وہ شخص جو سیدھے راستے پر سیدھا چلا جاتا ہے (یعنی مومن) ○ (اے نبی!) آپ فرمایئے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا

وہی ہے کہ جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (پھر) تم کس قدر

مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

ناشکرے ہو ○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور تم اسی کی طرف (دوبارہ زندہ ہوکر) اٹھائے جاؤ گے ○

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا

اور کافر کہتے ہیں: یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: (اس وعدے کا ذاتی)

الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــَٔتْ

علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے (اس کا وقت بتانا میرے اوپر لازم نہیں) اور میں تو (قیامت اور عذاب کے متعلق) صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ پھر جب وہ

۲۳- اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ خدا وہ ہے جس نے تم کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا' تم کو کان دیے کہ حق بات سنو' ہدایت پاؤ' آنکھیں دیں بینائی بخشی کہ حق و ہدایت دیکھو' دل دیے کہ حق و باطل' ہدایت و ضلالت میں فرق و امتیاز کرو' حق اختیار کرو باطل چھوڑو مگر باوجود اتنی نعمتیں کاملہ پانے کے بعد تمہارا شکر بہت کم ہے' یا یہ کہ نہ بہت شکر کرتے ہو نہ تھوڑا تم بالکل ہی ناشکرے ہو۔

۲۴ تا ۲۶- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ خدا وہ ہے جس نے تم سب آدمیوں کو پیدا فرمایا اور زمین میں پھیلا دیا یعنی زمین کی خاک سے آدم کو' آدم سے نسلاً بعد نسلٍ تم کو' اور تم سب بروز قیامت اسی کی طرف زندہ اٹھ کر پھر لوٹو گے' وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ کفار مکہ کہتے ہیں کہ حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ جو وعدہ قیامت ہے آخر اس کا ظہور کب تک ہوگا اگر سچے ہو تو وقت بتاؤ کہ اس کا انتظار کیا جائے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم جواب دے دو کہ ہر بات کا علم حقیقی خدا کے پاس ہے خاص کر علم قیام قیامت اور نزولِ عذاب اور تم مجھ سے جو اس کا سوال کرتے ہو تو یہ بے موقع ہے کہ میں فقط ایک پیغام پہنچانے والا' خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں' تمہاری زبان میں صاف صاف ڈرا دینا سمجھا دینا میرا کام ہے اب خواہ مانو یا نہ مانو' قیامت کا اور عذاب کا وقت بتانے کی مجھ کو اجازت نہیں' تم یقین کرو قیامت ضرور آئے گی اور عذاب بھی آئے گا جب وہ چاہے گا' اس کو کوئی نہیں روک سکتا' اس کا وقت تم کو بتا ہی دیا جائے تو تم یا کوئی اور اس کو روک نہیں سکتا۔

۲۷- جب قیامت میں لوگ دوزخ کو دیکھیں گے کہ سامنے پاس موجود ہے تو ان کے منہ بگڑ جائیں گے' چہروں پر پھٹکار برسنے لگے گی' عذاب کا ڈر ان کی رنگت فق کر دے گا یا آگ کی لپیٹ جھلس دے گی' جنہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا تھا اس وقت ان کے اس سوال کا جواب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ لو یہ وہی عذاب ہے جس کا تم دنیا میں وقت

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

(کافر) عذاب کو نزدیک دیکھیں گے تو (دہشت سے) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جس کو تم مانگا کرتے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ

تھے○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو

الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ

درد ناک عذاب سے کون بچا سکتا ہے ○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: وہی رحمٰن ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں

تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے تو تم کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی ہوئی گمراہی میں ہے (ہم یا تم) ○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: بھلا دیکھو تو

اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲

سہی اگر تمہارا پانی صبح کو خشک ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس بہتا ہوا پانی لے آئے (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قدرت نہیں لہٰذا اس پر ایمان لاؤ) ○

پوچھتے تھے، دن گنتے تھے، اس کی خواہش کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ ہونے والا نہیں یونہی ڈرایا جاتا ہے اصلیت کچھ بھی نہیں لہٰذا اب تو تم نے دیکھ لیا اب بچنے کی کوشش کرو۔

۲۸ تا ۲۹۔ اے محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! کہہ دو: اے کافرو! تم اس قدر نڈر ہو کہ عذاب مانگتے ہو حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر اور ان سب مسلمانوں پر جو میرے ساتھ ہیں عذاب اتارے، ہم لوگوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحمت کرے عذاب نہ دے بخشش کرے تو پھر اس کا ان دونوں باتوں میں کون ہاتھ پکڑنے والا ہے، وہ مختار ہے چاہے رحمت کرے چاہے سزا دے۔ پس ہم باوجود اس کے کہ اس پر ایمان لاتے ہیں اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں، اس کی رحمت کی آرزو رکھتے ہیں بالکل نڈر نہیں۔ پھر کافر جو بالکل نڈر ہیں اور اس کو نہیں مانتے ان کو اس کے عذاب سے جب کہ وہ آئے گا کون بچانے والا ہے؟ کوئی نہیں وہ ایسا سخت عذاب ہوگا نہایت دردناک کہ اس کی تکلیف بیان نہیں ہو سکتی۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمایئے: وہ اللہ بڑا رحمت والا ہے، ہم اس مالک رحمت والے پر ایمان لائے ہیں جس کا نام رحمان ہے پس ہم کو امید ہے کہ وہ ہم کو ضرور عذاب سے نجات دے گا، ہم پر رحمت کرے گا اور ہمارا بھروسہ اسی پر ہے اسی پر وثوق ہے، عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون گمراہ تھا اور کون حق و ہدایت پر تھا، کون مسلمان تھا کون کافر یعنی جب عذاب اترے گا اور تم سب ہلاک ہو گے اور مسلمانوں کو نجات ملے گی تب سچ جھوٹ کا حال کھل جائے گا۔

۳۰۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے یہ بھی فرما دو کہ اے کافرو! یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے چشمہ زم زم کا میٹھا پانی زمین میں بحکم خدا دھنستا چلا جائے، تمہارے ڈول، رسیاں نہ پہنچ سکیں تو پھر کون تمہارا مددگار بیٹھا ہے کہ تم کو پاک و صاف و خوشگوار پانی وغیرہ نکال کر دے، ہر بات خدا کے قبضہ میں ہے پس اس سے ہی آرزو کرو اور اس کے غضب سے ڈرو، اس کے رسول اور اس کی کتاب قرآن مجید پر ایمان لاؤ۔

سورۃ القلم مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | آیاتہا ۵۲ رکوعاتہا ۲

سورۂ قلم مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں باون آیات، دو رکوع ہیں

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَآ أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾

قلم اور نٓ کے لکھے ہوئے کی قسم! O (اے نبی!) آپ اپنے رب کی عنایت سے دیوانے نہیں O

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾

اور (آپ کے صبر پر) آپ کے لیے بے انتہا ثواب ہے O اور بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خُلق ہیں O

سورۃ القلم

ا تا ۴۔ قسم ہے نون کی اور قلم کی (نون وہ مچھلی جو ساتوں زمینوں کو اپنی پشت پر اٹھائے ہوئے ہے، وہ مچھلی دریا میں ہے، اس کے نیچے بیل ہے، وہ ایک پتھر پر کھڑا ہے، اس پتھر کے نیچے ثریٰ ہے اور ثریٰ اور ما تحت الثریٰ کی خبر سوائے خدا کوئی نہیں جان سکتا، اس مچھلی کا نام بقول بعض لیواش ہے اور بقول بعض لیوثی اور اس بیل کا نام بھموت یا بقول بعض یلھوی اور بعض یلھوت کہتے ہیں۔ وہ مچھلی جس دریا میں ہے اس کا نام عضاص ہے اور وہ دریائے بیکنار، جس میں سے وہ آتا ہے مثل ایک چھوٹی نہر کے ہے، وہ صخرہ عظیم ایک دوسرے صخرہ میں ہے جو کھوکھلا ہے یعنی اندر سے خالی ہے، اس صخرہ میں چار ہزار شگاف ہیں جن میں سے پانی بہہ کر کچھ زمین پر آتا ہے، بعض مفسر اس بیل کا نام لہموت کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ نون خدا کا نام ہے یا اس کے نام کی طرف اشارہ ہے، نون رحمٰن کا آخر حرف ہے، بعض نون سے مراد دوات لیتے ہیں۔ قلم وہ قلم ہے جو نور کا ہے، اتنا لمبا کہ طول اس کا آسمان و زمین کو احاطہ کر لے، اسی سے لوح محفوظ و ذکر حکیم لکھا گیا ہے، بعض کہتے ہیں کہ قلم ایک فرشتہ کا نام ہے اس کی قسم اللہ نے کھائی) اور قسم اس چیز کی جس کو وہ لکھتے ہیں (یعنی لوح محفوظ میں جو اعمال بنی آدم لکھے جاتے ہیں یا ان کے دفاتر مال میں) اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہرگز آپ ان باتوں میں جو آپ کو آپ کے رب کی رحمت و فضل سے ملی ہیں مجنون نہیں ہیں بلکہ نبوت و دین اسلام تو بڑی خدا کی رحمت ہے اس کو جنون سے کیا تعلق (کافر کہتے تھے کہ رسول کو زیادہ عبادت و مجاہدے کی ایک قسم کا جنون ہو گیا ہے جیسے مرگی کا دورہ، وہ حالت وحی کو دورہ سے تعبیر کرتے تھے اس کا رد اترا کہ اللہ کی نعمت یعنی نبوت کیونکر جنون ہو سکتی ہے اور حضرت کو تسکین دی کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر کاذب ہیں ان کے کہنے کا غم نہ کرو) اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو تبلیغ احکام و اشاعت اسلام کے عوض میں جنت میں بے شمار اعلیٰ ثواب بے حساب ملے گا کہ وہ ہرگز کبھی ختم نہ ہوگا اور کبھی منقطع و مکدر و ناقص نہ ہوگا اور تم پر احسان نہ جتایا جائے گا۔ اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بڑے مقدس اور مقبول و برگزیدہ مذہب اسلام پر ہیں اور نہایت اچھی اور پسندیدہ عادات والے ہیں (خلق بضم و ضمتین دین اور عادت دونوں معنی یہاں مراد ہو سکتے ہیں۔) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ و جمیلہ کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے۔ بے شک جتنے بہترین اور پاکیزہ اخلاق جمیلہ و حسنہ اور طیبہ ہیں ان سب کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اکرام و انعام فرمایا ہے اور ان کو خلق عظیم فرمایا ہے۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

تو بہت جلد آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے O کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے O بے شک آپ کا رب ان لوگوں

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ

کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں O تو آپ جھٹلانے

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ

والوں کی بات نہ سنیں O وہ تو اسی آرزو میں ہیں کہ اگر آپ نرم پڑ جائیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں O اور (اے نبی!) آپ کسی ایسے شخص کے کہنے میں

مَّهِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾

نہ آیئے جو بڑی قسمیں کھاتا ہے ذلیل ہے O بہت طعنے دینے والا' چغل خور O بھلائی سے روکنے والا' حد سے بڑھنے والا (ظالم بدکار) گناہ گار O

۵ تا ۷- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ حال کہ کون دیوانہ ہے اور کون حق سے بیگانہ ہے عنقریب کھلا جاتا ہے' اب عذاب اترتا ہے' تم اور یہ سب کے سب جان لیں گے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ کون احمق و مجنون تھا۔ بے شک اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کے سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور بے ایمان کافر ہے یعنی ابوجہل وغیرہ اور کس نے سیدھا راستہ لیا ہے اور سیدھی راہ پائی ہے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم۔

۸ تا ۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب حق و باطل جدا جدا ہے اور کفار مکہ حق نہیں مانتے تو آپ ان کی بات کو نہ مانو' یہ اللہ و رسول کو جھٹلاتے ہیں' ان کی یہ جو خواہش ہے کہ کاش! اگر تم اپنے امر دین میں نرمی کرو اور شرک مٹانے کی کوشش نہ کرو اور ظاہرداری برتو یعنی دل کی عقیدت کے خلاف ظاہرداری برتو' دل میں مسلمان رہو اور ظاہر میں کفار کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور ان کی خوشامد کرو تو وہ بھی نرمی کریں کہ خواہ مخواہ مسلمانوں کو نہ ستائیں' تھوڑی سی تم اپنے دین کی سختی اور تبلیغ میں سستی کرو اور مذہب میں مضبوطی سے اڑے رہنے کی بجائے کچھ تنزل کرو اور تھوڑی سی یہ کافر نرمی کریں۔ تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کی خواہشوں کے معاملے میں مداہنت یعنی ظاہر کچھ باطن کچھ ناروا ہے یعنی نرمی سے بات چیت چرب زبانی سے گفتگو ظاہر کچھ باطن کچھ یہ باتیں دین کے معاملہ میں ناروا ہیں۔

۱۰ تا ۱۶- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسے شخص کی بات نہ سنو اس کا کہنا نہ مانو جو بہت زیادہ خدا کی جھوٹی قسمیں کھاتا ہو' بات بات پر خدا کی قسم اس کی زبان پر ہو اور جو مہین ہو یعنی دین میں ذلیل و کمزور ہو۔ دوسروں پر طعن کرنے والا چغل خور لوگوں کو سامنے اور پیچھے دونوں طرح بد کہنے والا' فریبی مفسد لگانے بجھانے والا' ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر لے جا کر جھگڑا قائم کرنے والا اور اچھی باتوں سے لوگوں کو روکنے والا یعنی مذہب اسلام سے اپنی برادری کے لوگوں کو روکتا ہے' معتدی ہے حد سے گزرنے والا ظالم فاجر گناہ گار' عتل'' سخت جھگڑالو مکار بعض کے نزدیک ''عتل'' کے معنی بہت کھانے والا ہٹا کٹا پیٹ بھرا بے فکر جسے سوائے دنیا کے جھگڑوں' بکھیڑوں کے اور کوئی فکر ہی نہ ہو اور ان سب بری نابکار عادتوں کے علاوہ ''زنیم'' بھی

عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍۙ ﴿۱۳﴾ اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيۡنَؕ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتۡلٰى

اُجڈ بدمزاج اس پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں بھی خطا ہے (یعنی حرام زادہ ہے) ○ اس سبب سے کہ وہ کچھ مال اور اولاد والا بھی ہے ○ جب

عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُـرۡطُوۡمِ ﴿۱۶﴾

اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں ○ عنقریب ہم اس کی (سؤر کی سی) تھوتھنی پر داغ دیں گے ○

اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ‌ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَۙ ﴿۱۷﴾

بے شک ہم نے ان (مکہ والوں) کو اس طرح جانچا جیسے باغ والوں کو جانچا تھا جب کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم ضرور صبح ہوتے ہی اس باغ کے

وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيۡهَا طَآئِفٌ مِّنۡ رَّبِّكَ وَهُمۡ نَآئِمُوۡنَ ﴿۱۹﴾

کھیت اور میوے وغیرہ کاٹ لیں گے ○ اور انشاء اللہ نہ کہا ○ تو اس پر آپ کے رب کی طرف سے (رات ہی میں) ایک چلنے والا جھونکا چل گیا

فَاَصۡبَحَتۡ كَالصَّرِيۡمِۙ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوۡا مُصۡبِحِيۡنَۙ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغۡدُوۡا عَلٰى حَرۡثِكُمۡ

اور وہ سوتے ہی پڑے رہ گئے ○ پھر صبح کو وہ (باغ) ایسا رہ گیا کہ جیسے کہ پھل ٹوٹا ہوا ہوتا ہے ○ پھر صبح ہوتے انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا ○ کہ

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰرِمِيۡنَ ﴿۲۲﴾ فَانۡطَلَقُوۡا وَهُمۡ يَتَخَافَتُوۡنَۙ ﴿۲۳﴾ اَنۡ لَّا يَدۡخُلَنَّهَا

صبح سویرے ہی اپنی کھیتی پر چلو اگر تم کاٹنا چاہتے ہو ○ پھر وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے ○ کہ آج کوئی مسکین تمہارے باغ

ہو یعنی بے اصل، نسل اشراف میں نہیں کہیں سے آ کر مل گیا ہے یا بمعنی بدکار و شریر فاجر جس میں بد خصلتیں ہوں اور پیٹ بھرا ہوا، مال پاس ہو پھر جو نہ کرے وہ تھوڑا ہے، وہ یہ باتیں اسی گھمنڈ اور غرور میں کرتا ہے کہ زیادہ مال اور اولاد والا ہے۔ (یہ ولید بن مغیرہ تھا اس کے پاس نو ہزار مثقال چاندی کا مال محفوظ تھا، اس کے دس لڑکے تھے) وہ ایسا ہے کہ جب اس کو قرآن سنایا جاتا ہے، ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور امر و نہی سنتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے بنائے ہوئے قصے ہیں، اگلے لوگوں کی باتیں چلی آتی ہیں کہ قیامت ہوگی، جنت و دوزخ ہوگی، حساب و کتاب لیا جائے گا وغیرہ وغیرہ کچھ بھی نہیں۔ عنقریب ہم اس کے غرور کو خاک میں کلنک کا ٹیکہ لگائیں گے، ذلت کا داغ دیں گے، یا مراد چہرہ ہو، داغ سے مراد یا زخم ہو یا دوزخ کی لپیٹ کا اثر۔ یہ دس بری خصلتیں ولید بن مغیرہ میں پائی جاتی تھیں، اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لفظ مجنون کہا تھا اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی کہ آپ ہرگز مجنون نہیں آپ خلق عظیم پر پیدا کیے گئے ہیں اور اس کے جواب میں اس کافر کی دس برائیاں بیان فرمائیں اور اس کو حرام زادہ بتایا، اسی سے معلوم ہوا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے وہ حرام زادہ بھی ہوتا ہے۔

۱۷ تا ۳۳۔ بے شک ہم نے ان کفار مکہ کا طرح طرح سے امتحان لیا، ان کے رؤساء و شرفاء قتل ہوئے، قید ہوئے، ذلت کی فاش شکستیں کھائیں اور ان کا جو گھمنڈ تھا اور قسمیں کھاتے تھے کہ ہم مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کو پریشان اور ختم کر دیں گے وہ سب ملیامیٹ ہو گیا۔ اور جب ہمارا عذاب دیکھا بدر کی جنگ وغیرہ اور قحط وغیرہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا

الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِينٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِينَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا

میں ہرگز نہ آنے پائے (تا کہ ہمیں اسے کچھ دینا پڑے) ○ اور وہ صبح سویرے ہی اپنے اس ارادے پر مضبوط ہو کر چلے کہ سب میوے وغیرہ اپنے ہی

قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ

قبضے میں رکھیں گے ○ پھر جب انہوں نے اس باغ کو (تباہ و برباد) دیکھا تو کہنے لگے کہ بے شک ہم راستہ بھول گئے (یہ تو ہمارا باغ معلوم نہیں ہوتا ہے) ○ (پھر

اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

صبح ہونے کے بعد غور سے دیکھا تو کہنے لگے) بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی (یہ باغ تو ہمارا ہی ہے) ○ پھر ان میں جو سب سے اچھا شخص تھا اس نے کہا:

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا

کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح کرو (اور اس کے حکم کو نہ بھولو) ○ (پھر نادم ہو کر) کہنے لگے کہ بے شک ہمارا رب (سب عیبوں سے) پاک ہے

سے سات برس تک سخت قحط رہا یہاں تک کہ خاک پھانک گئے تو قسمیں کھائیں کہ ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ نہ کہا۔ مصیبتیں آئیں پھر بھی مسلمان نہ ہوئے جیسے اگلے زمانہ میں ایک باغ والے قبیلہ کا امتحان لیا تھا یعنی بنی ضروان کا کہ جب باغ اور کھیت ان کے ہاتھ آیا اور پک کر کاٹنے کے قریب آیا تو رات کو انہوں نے آپس میں بیٹھ کر خوب قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی ہم اس باغ کے پھل توڑیں گے' ان کو محبت دنیا میں اتنی غفلت تھی کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ رات ہی کو جب وہ سو رہے تھے اس باغ پر اللہ کے عذاب کا ایک ٹکڑا جا پڑا اور اپنے قدم کا پھیرا کر گیا صبح تک باغ بالکل نیست و نابود ہو گیا جیسے اجڑا ہوا ہوتا ہے۔ بعض ''صریم'' کے معنی اندھیری رات کہتے ہیں (یعنی ڈراؤنی صورت آوارہ صورت) وہ اس واقع سے بے خبر نشہ غفلت میں چور حسب وعدہ صبح ہی اٹھے اور اکٹھے ہو کر آپس میں کہنے لگے: چلو جلدی چلو اگر تم کو باغ کا میوہ توڑنا ہے تو جلدی جایئے کہیں فقیر وغریب ومحتاج لوگ وہاں جمع نہ ہو جائیں تو پھر مفت میں ان کو دینا دلانا پڑے۔ اب گھر سے چلے اور راستے میں مشورے خفیہ ہوتے جاتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ فقیروں کو خبر لگ جائے' ایسی چال چلنی چاہیے کہ آج کوئی فقیر باغ میں پھل توڑتے وقت آنے ہی نہ پائے اور یہ خیال کر کے پھل توڑنے کے گھمنڈ میں جلدی جلدی چلے' دل میں بدنیتی بھری ہوئی تھی' یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم قادر ہیں اب جا کر مقصد حاصل کرتے ہیں لپکتے' اینٹھتے چلے (''حرد'' کے معنی حسد یا غصہ یا باغ ہیں) جب قریب جا کر باغ کو دیکھا کہ ویرانہ کالا کالا جیسے جلا ہوا ہوتا ہے' ڈراؤنی صورت کا وحشت ناک پایا تو کہنے لگے کہ باتوں باتوں میں کدھر بھٹک آئے' ویرانہ میں آ گئے' اپنے باغ کو چلو جب غور سے دیکھا تو حقیقت معلوم ہوئی اور بولے کہ ہم ہی بدنصیب ہیں' باغ تو وہی ہے مگر ہماری قسمت پھوٹ گئی۔ منجھلے بھائی نے یا نیک نیت والے نے یا عمدہ عقل رائے والے نے کہا کہ دیکھو کہ میں کیا کہتا تھا' ہمیشہ تم کو سمجھاتا تھا کہ خدا کی تسبیح کیوں نہیں کہتے (اور جب ان کا پھل توڑنے کا مشورہ ہوا تھا تب بھی اس نے ان کو نصیحت کی تھی کہ ہر قسم پر انشاء اللہ کہہ لو بدنیتی دل سے نکال ڈالو) تب انہوں نے عاجزی کی اور رب کی تسبیح کہی کہ اے پروردگار! تو پاک ہے' ہم اپنے گناہ کی بخشش چاہتے ہیں' ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا' غرور میں آ گئے' فقیروں کا حق مارنا چاہا' انشاء اللہ بھی نہ کہا' پھر آپس میں باتیں کرنے لگے اور ایک

كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

بے شک ہم ہی (اس بدارادے میں) ظالم (اور خطاوار) تھے ○ پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ملامت کرنے لگے ○ (پھر) سب کہنے لگے: افسوس!

رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا

بے شک ہم ہی سرکش تھے ○ امید ہے کہ ہمارا رب اس سے بہتر ہم کو کوئی باغ بدلہ میں دے دے گا بے شک ہم اپنے رب کی طرف رغبت (توبہ)

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ

کرتے ہیں ○ (دنیا میں) ایسا ہی عذاب ہوتا ہے اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے اچھا ہوتا اگر وہ جان لیتے ○ بے شک (ڈرنے

الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ ؕ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج اَمْ لَكُمْ

والوں اور) پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں کے باغ ہیں ○ پھر کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں جیسا کر دیں گے ○ تمہیں کیا ہو

كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ لا اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ج اَمْ لَكُمْ

گیا کیسا فیصلہ کرتے ہو ○ کیا تمہارے پاس کوئی لکھی ہوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھا کرتے ہو ○ کہ تمہارے لیے اس میں وہی ہے جس کو تم پسند کرتے

وقف لازم

ع ۱-۳ (۲۳)

دوسرے کو سرزنش اور ملامت کرتا تھا' ایک دوسرے کو ملزم بناتا تھا' آخر کار سب نے مل کر گناہ کا اقرار کیا اور کہا: افسوس! ہم سب عاصی و گناہ گار ہیں کہ فقیروں کا حق روکنا چاہا تھا' اب ہم توبہ کرتے ہیں اور خدا سے امید رکھتے ہیں کہ ہم کو اس باغ سے عمدہ اور بہتر باغ اپنی رحمت سے عطا فرمائے گا' اب ہم اپنی تدبیر پر بھولے ہوئے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف راغب ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا یوں ہی عذاب بھیجتا ہے یعنی جیسے ان باغ والوں کو سزا دی۔ یونہی جو مال کا حق ادا نہیں کرتا اس کو سزا دے گا۔ یا یہ کہ جیسے اہل مکہ کو قتل وقحط کا عذاب دیا یونہی کافروں کو عذاب دیتا ہے اور یہ تو دنیا کے عذاب تھے اور جو توبہ نہ کرے گا اس کو جو آخرت میں عذاب ہوگا اس کا تو ذکر ہی کیا' وہ ان دنیاوی عذابوں سے ہزار ہا درجہ زائد ہے کاش! یہ لوگ جانتے' مگر یہ نہ جانتے ہیں نہ تصدیق کرتے ہیں کاش کہ ان کو ہوش آ جائے اور عبرت حاصل کریں۔

۳۴ تا ۴۱۔ بے شک جو تقویٰ والے ہیں' کفر وفواحش سے بچتے ہیں تو ان کو آخرت میں ان کے رب کے پاس سے نعمتوں کے باغ ملیں گے جن کی نعمتوں کو فنا نہیں (جب یہ اترا تو عتبہ بن ربیعہ بولا کہ اول تو جنت ودوزخ کی سب باتیں ہی باتیں ہیں اور اگر بالفرض وہ باتیں حق بھی ہوئیں جو رسول پاک اپنے اصحاب سے جنت کے وعدہ کرتے ہیں تو یہی ظاہر ہے کہ جنت میں اول نمبر حق دار ہم ہی ہوں گے کیونکہ جب خدا نے دنیا میں ہم کو مسلمانوں سے زائد عزت دولت دی ہے وہاں بھی ہم ہی افضل واعلیٰ رہیں گے اس کا رد اترا۔) کیا ہم آخرت میں مسلمانوں کو کافروں کی طرح کر دیں گے یعنی جیسا مسلمانوں کو ثواب ملے گا ویسا ہی کافروں کو بھی دیں گے یا جو حالت کفار کی ہوگی وہ مسلمانوں کی بھی ہوگی۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں اچھے' برے فرماں بردار اور معصیت شعار یکساں نہیں ہو سکتے' دنیا کا قیاس دار الجزاء پر ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ اے اہل مکہ! یہ تم کو کیا ہو گیا ہے کیسے بے ہودہ بے وقوفی کے حکم لگاتے ہو اور اپنے لیے جو چاہتے ہو تجویز کر لیتے ہو' تم کو کیا حق ہے اس لیے کہ تم مالک نہیں۔

أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾

ہو O یا ہمارے اوپر تمہاری کچھ قسمیں (اور وعدے ہیں) قیامت تک پہنچنے والی کہ تمہیں (قیامت میں) وہی ملے گا جو تم دعویٰ کرتے ہو O

سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ

(اے نبی!) آپ ان سے پوچھئے کہ ان میں کون اس کا ضامن ہے O یا ہمارے مقابل ان کے کوئی شریک (معبود) ہیں (جن سے وہ مدد مانگتے ہیں)

إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ

تو وہ اپنے شریکوں (اور معبودوں) کو لے آئیں اگر وہ (اپنے اس خیال میں) سچے ہیں (کہ وہ ان کی کچھ مدد کر سکتے ہیں) O جس دن ایک ساق کھولی جائے

إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

گی (یا حقیقت کا پردہ کھولا جائے گا اور قیامت کی شدت ظاہر ہوگی) اور ان کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو (ان کی پیٹھیں اکڑ جائیں گی اور) وہ سجدہ نہ کر سکیں

ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾

گے O خوف سے ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی' ان پر ذلت اور خواری چھا رہی ہوگی اور ان کو (پہلے دنیا میں) سجدے کے لیے (اذان کے ذریعے) بلایا جاتا تھا اور وہ صحیح

کیا تم کو کوئی کتاب خدا کے پاس سے مل گئی ہے جس کو پڑھا کرتے ہو اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ تم کو آخرت میں' جنت میں جو چاہو گے ملے گا اور اس کتاب میں سب تمہارے دل کے خام خیالات مندرج ہیں' اگر کوئی کتاب ہو تو لاؤ اور دکھاؤ۔ کیا اے کافران مکہ! تمہارے لیے کوئی عہد نامے قسم سے تصدیق شدہ رکھے ہیں جن کی قسموں کی پابندی ضروری ہے اور وہ قسمیں ایسی مضبوط ہیں کہ قیامت تک کھنچتی چلی جائیں گی ٹوٹ ہی نہیں سکتیں کہ تم آخرت کے حکمران ہو گے جو چاہو گے وہاں حکم دو گے اور اپنے لیے بے دنیا کے کیے ہوئے جو اچھے کام چاہو گے ان قسموں اور عہدوں کے ذریعے سے لو گے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے پوچھو ان قسموں' عہد ناموں کا جو تمہاری طرف سے خدا پر واجب ہیں' کون ذمہ دار ہے کس پر بار کفالت ہے؟ کیا ان کے معبود بت ان کے حامی کار ہیں ذمہ دار ہیں اگر ایسا ہے تو ہاں لائیں ان کو بلائیں اور قضیہ فیصل کریں اگر یہ سچے ہوں تو لائیں جب یہ نہیں لا سکتے تو یہ جھوٹے ہیں ان کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔

۴۲ تا ۴۳۔ جس دن ساق سے پردہ اٹھ جائے گا (لغت میں ساق پنڈلی کو کہتے ہیں پس اگر یہ مراد ہے کہ خدا کی پنڈلی ظاہر ہوگی تو یہ آیت متشابہات سے ہے جس میں تفویض و تاویل دو قول ہیں یعنی قیامت کے روز مسلمانوں کے اور خدا کے درمیان میں شناخت کی ایک علامت ہوگی۔ کشف پنڈلی کھلنا ساق اس علامت کے ظہور سے کنایہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جو چیز چھپی ہوگی وہ ظاہر ہو جائے گی اور دنیا میں جو نظر نہ آتا تھا وہ آنکھوں سے دیکھیں گے یا ساق سے مراد امر شدید ہے یعنی قیامت کی ہولناک دہشت کی حالت) اور کافر میدان حشر میں کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم تو مشرک و منافق نہ تھے تب امتحان کے لیے حکم ہوگا کہ اگر مسلمان تھے تو اب سجدہ کرو تب سجدہ کرنے کی طاقت نہ پائیں گے' ان کی پیٹھیں ایسی ہو جائیں گی جیسے لوہے کی تختیاں جو قلعوں میں لگتی ہیں' جو دنیا میں کافر تھے وہاں بھی ان سے سجدہ نہ ہو سکے گا۔ شرم کے مارے آنکھیں اوپر نہ

فَذَرْنِي وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

سالم تھے (مگر قصداً نماز نہ پڑھتے تھے اس لیے قیامت میں سجدے کے قابل ہی نہیں رہیں گے) ○ تو جو اس قرآن کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دیجئے ہم

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾

آہستہ آہستہ انہیں اپنی پکڑ میں جلد لے لیں گے اس طرح کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ اور میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں بے شک میری خفیہ تدبیر بڑی پکی ہے ○

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

کیا آپ ان سے کچھ اجرت مانگتے ہیں جس کے تاوان کا بوجھ ان پر پڑ رہا ہے ○ کیا ان کے پاس غیب (کا دفتر) ہے کہ وہ اس سے

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ

(وہ باتیں) لکھ رہے ہیں (جن کا ان کو دعویٰ ہے) ○ تو (اے نبی!) آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار فرمائیں اور (جو اپنی قوم پر جلد عذاب

وقف لازم

الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ ۭ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ

چاہتے ہیں) اس مچھلی والے نبی (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہونا جب کہ انہوں نے (اپنے رب کو) اس حال میں پکارا جب کہ غم سے ان کا دل گھٹ رہا تھا

انھیں گی ذلت و رسوائی برستی ہوگی' بھلائی دیکھنا نصیب ہی نہ ہوگی' پھٹکار اور لعنت ان کے چہروں پر پڑی ہوگی یعنی روسیاہی۔ اس لیے کہ وہ دنیا میں خدا کے سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے' توحید کا ان کو حکم کیا جاتا تھا تو وہ غرور و تکبر کرتے تھے سجدہ نہ کرتے تھے حالانکہ اس وقت وہ ہر طرح صحیح سالم تندرست تھے تو جب دنیا میں سجدہ نہ کیا آخرت کے سجدہ سے بھی محروم ہو گئے۔

۴۴ تا ۴۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کچھ خیال نہ کریں ان کافروں کو میرے اوپر چھوڑ دیں' جو اس سچی مقدس کتاب قرآن کی تکذیب کرتے ہیں ہم ان سے بطور استدراج معاملہ کریں گے' ظاہر میں ایسا برتاؤ کریں گے جس کو یہ اچھا مبارک سمجھیں گے حالانکہ وہ ان کے حق میں نہایت ضرر رساں ہوگا اور درجہ بدرجہ مرتبہ بہ مرتبہ ان کو کشاں کشاں اسباب کے سلسلوں میں کھینچ کر دوزخ میں ڈالیں گے۔ اس طریقہ سے کہ ان کو معلوم ہی نہ ہوگا' میں ان کو جلدی نہ پکڑوں گا ڈھیل دوں گا کہ خوب کفر کرلیں پھر خوب عذاب پائیں' میرا عذاب میری پکڑ میری تدبیر نہایت مضبوط اور سخت ہے۔ قرآن کے ساتھ استہزاء والے بہت تھے مگر پانچ ان میں سے نہایت شریر و خبیث تھے جو بروز بدر ہلاک ہوئے۔

۴۶ تا ۴۷- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر باوجود اتمام حجت ایمان نہیں لاتے' کیا تم ان سے ایمان سکھانے کے بدلہ میں کوئی مزدوری یا انعام مانگتے ہو کہ وہ بوجھ کے مارے دبے جاتے ہیں اور قبول نہیں کر سکتے یا ان کے پاس کوئی غیب کا حکم ہے یعنی لوح محفوظ ہے کہ اس سے وہ اپنے تقدیری احکام جو چاہیں لکھ لیتے ہیں اور تم سے مقابلہ کرتے ہیں' یہ کچھ نہیں بلکہ یہ معاند' ضدی' منحوس ہیں' اپنی ہٹ دھرمی سے ایمان نہیں لاتے' ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں خود ہی خسارے اور نقصان میں پڑتے ہیں۔

۴۸ تا ۵۰- تو اے محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے رب کے حکم پر صابر و شاکر رہیں یعنی ہمارے احکام

مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ

(یعنی مچھلی کے پیٹ میں)O اگران کے رب کی نعمت ورحمت ان کی خبر نہ لیتی توان کو چٹیل میدان میں بُرے حال میں پھینک دیا جاتا O توان کے رب نے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ

ان کو(ان کی لغزش معاف فرما کر) برگزیدہ کیا اوران کو(اپنے) مقرب بندوں میں (ازل سے) شامل کرلیا تھا O اور جب کافر آپ سے قرآن سنتے ہیں تو

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾

بے شک وہ (کافر) ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ اپنی بدنظر لگا کر آپ کو گرا ہی دیں گے اور کہتے ہیں کہ بے شک یہ دیوانے ہیں O

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ ع

حالانکہ وہ (قرآن) سارے جہانوں کے لیے صرف نصیحت ہی ہے (تو قرآن سنانے والا نبی دیوانہ کیسے ہوسکتا ہے) O

وقف لازم — ع ۲ / ۱۹ / ۴

پہنچانے میں جو مصیبت و تکلیف پیش آئے اس کو برداشت کریں' اس پر راضی بقضا رہیں اور امور قضاء وقدر سے تنگ دل نہ ہوں جیسے مچھلی والے پیغمبر یونس (علیہ السلام) بن متیٰ تھے کہ صبر کا مرتبہ انجام نہ دے سکے جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے پریشان وحیران تنگ دل ہو کر اپنے رب کو پکارا' اس سے دعا مانگی خدا نے دعا قبول فرمائی۔ اگر خدا کی رحمت و نعمت آ کر ان کی دستگیری نہ کرتی اور وقت پر ان کی مدد نہ کرتی تو وہ بیابان جنگل میں ڈال دیے جاتے جو آب ودانہ سے خالی ہوتا اور وہ مذموم و مستحق ملامت ہو جاتے' مگر چونکہ رحمت نے دست گیری کی تو ایسا نہ ہوا' ان کے رب نے توفیق توبہ دی یعنی امت پر عذاب رک جانے کی وجہ سے تنگ دل ہو کر جو شہر چھوڑ کر چلے گئے تھے عذاب نہ آنے پر ان کو شرم محسوس ہوتی تھی یہ لغزش تھی ان کی لغزش معاف ہوئی۔ ان کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا اور اپنے زمرۂ صلحاء میں داخل فرمایا یعنی رسول بنایا' حبیب بنایا' ان کو بڑا مرتبہ عطا فرمایا' ان کو اپنا مقرب بنایا۔

۵۱ تا ۵۲- اے حبیب خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! قریب ہے کہ کفار مکہ آپ پر بڑی بڑی نگاہوں سے گھور گھور کر اثر ڈالنا چاہیں گے اور گرانے کا اور پھسلانے کا ارادہ کریں گے یعنی نظر لگائیں گے جس وقت آپ کو قرآن پڑھتے سنیں گے اور بطور فال بد کہیں گے کہ اب یہ شخص مجنون ہو گیا ہے' اس کو دورہ خشک دماغی ہے وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ یہ قرآن اس قابل نہیں کہ ایسی نازیبا تہمت یا فال بد اس کے حق میں کہی جائے' وہ تو تمام عالمین کے لیے کل جن وانس کے لیے عمدہ وعظ ونصیحت ہے اس کو ایسے ناکارہ خیالات سے کچھ ضرر ونقصان نہیں ہوسکتا۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیاتها ٥٢ رکوعاتها ٢

سورۂ حاقہ مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں باون آیات، دو رکوع ہیں

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾

وہ حق ہونے والی ساعت ○ کیسی حق ہونے والی ساعت ہے (یعنی قیامت) ○ اور آپ نے کیا جانا کہ وہ کیسی حق ہونے والی ساعت ہے ○

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا

(قوم) ثمود اور (قوم) عاد نے اس سخت صدمہ والی ساعت کو جھٹلایا ○ لیکن ثمود تو سخت کڑک سے ہلاک

بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾

کر دیئے گئے ○ رہے عاد تو وہ سخت زناٹے کی آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے ○

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى

وہ (آندھی) اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن لگاتار چلائی تو (اے نبی!) آپ ان لوگوں کو اس

الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿۷﴾ فَهَلْ

حادثے میں اس طرح بچھڑا ہوا دیکھ رہے ہیں گویا وہ کھجور کے گرے ہوئے ڈھنڈ پڑے ہیں ○ تو کیا تم اب

سورۃ الحاقۃ

مکہ میں اتری۔

۱ تا ۸- حاقہ بھی عجیب چیز ہے وہ کیا ہے کیسے اچنبھے کی چیز ہے؟ اے مخاطب! تو کیا سمجھے کہ وہ کیسی انوکھی چیز ہے؟ (حاقہ یعنی روز قیامت جس دن حق باطل کھل جائے گا اور حق حق داروں کو مل جائے گا' حقائق امور مخفیہ ظاہر ہوں گے مسلمان اپنا حق جنت' کافر اپنا حق دوزخ پائیں گے) اس حاقہ قارعہ کی ثمود قوم صالح اور عاد قوم ہود نے تکذیب کی (قارعہ بھی قیامت کا نام ہے اس لیے کہ دلوں کو ٹھونک ڈالے گی' خواب غفلت سے جگائے گی) ثمود تو طاغیہ سے ہلاک کیے گئے یعنی بسبب اپنی سرکشی اور نافرمانی کے اور شرک وکفر کے' یا یہ کہ ان کے غرور اور تکبر نے ان کو شرک پر برانگیختہ کیا اور شرک کے باعث وہ ہلاک ہوئے اور عاد وہ سخت ٹھنڈی ہوا سے مارے گئے یعنی سخت آندھی طوفان بادسرد ("عاتیہ" سرکشی کرنے والی کہ وہ ہوا ان کے سپاہیوں' نگہبانوں کے ہاتھوں روکے نہ رکتی تھی' سات راتیں آٹھ دن کامل برابر ہوا کا طوفان مسلط رہا ایک دم کو نہ رکتا تھا تب وہ ساری قوم کفار مردے ہو کر وہاں پڑی نظر آتی تھی ("فیھا" کی ضمیر "ایام" کی طرف راجع ہے یا "ریح" کی طرف) ایسی لمبی لمبی لاشیں بے حس وحرکت ہزاروں پڑی دکھائی دیتی تھیں جیسے کھجور کے سوکھے خراب کھکل تنے جو جنگلوں میں ٹوٹے پڑے ہوتے ہیں۔ اے دیکھنے والے! آج ان کا کچھ نام ونشان کہیں نظر آتا ہے؟ کوئی باقی نہ رہا سب خاک میں مل گئے' سب کو ہوا اڑا لے گئی۔

تَرٰی لَهُمۡ مِّنۡۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَمَنۡ قَبۡلَهٗ وَ

ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو O اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگوں اور الٹی ہوئی

الۡمُؤۡتَفِكٰتُ بِالۡخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَهُمۡ

بستیوں والوں نے گناہ کیے O تو انہوں نے اپنے خدا کے رسول کا حکم نہ مانا تو ان کو ان کے رب نے

اَخۡذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰكُمۡ فِى الۡجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾

بڑی سخت گرفت میں پکڑا O جب کہ پانی حد سے گزر گیا تو بے شک ہم نے تم کو ایک خاص کشتی میں سوار کیا تھا O

لِنَجۡعَلَهَا لَكُمۡ تَذۡكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ

تاکہ ہم اس کو تمہارے لیے یادگار (اور باعثِ عبرت) بنائیں اور یہ بات یاد رکھنے والے کان محفوظ رکھیں O پھر جب ایک دم صور

فِى الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ

پھونک دیا جائے گا O اور زمین اور پہاڑ دونوں کو (ایک ہی بار) ایک دم اٹھا کر ٹپک دیا جائے گا تو ان کو

فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾

ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا O تو اس روز ہونے والی (قیامت) ہو پڑے گی O

۹ تا ۱۰- اور فرعون اور اس کے ساتھ والے جب ایمان نہ لائے تو دریائے نیل کی طرف آئے یا سمندر کی شاخ کی طرف آئے وہاں آ کر دریائے قہرالٰہی میں ڈوب گئے۔ یا یہ کہ فرعون نے اور اس کے ساتھ والوں نے بڑا گمراہی کا بول بولا خطا کی بات کہی یعنی شرک کا کلمہ کہا اور اپنے زمانوں کے رسولوں کی نافرمانی کی یعنی موسیٰ علیہ السلام کی اور دوسرے رسولوں کی۔ خدا نے ان سب کو وقتاً فوقتاً سخت ہلاک کرنے والی پکڑ سے پکڑا اور عذاب دیا۔ مؤتفکات بمعنی خسف وہ گاؤں جو زمین میں دھنس گئے یعنی لوط کی قوم والے (''من قبلہ'' میں دو قرأتیں ہیں ایک بکسر قاف ''قِبلہ'' یعنی ''من معہ الجنود'' ایک قرأت ''قَبل'' بفتح قاف ہے) یعنی فرعون سے پہلے کی قومیں ہلاک کر دیں۔

۱۱ تا ۱۲- اے آدمیو! اے امت حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب نوح (علیہ السلام) کے زمانہ میں پانی نے جوش کھایا تھا اور بلند ہوا تھا تو ہم نے تم کو نوح (علیہ السلام) کی کشتی میں سوار کر کے بچایا تھا یعنی تم سب حضرت نوح (علیہ السلام) کی پشت میں تھے یہ اس لیے کیا کہ نوح (علیہ السلام) کی کشتی کو ہم تمہارے لیے عبرت اور نصیحت کا ذریعہ بنائیں یا اس کے قصہ کو قرآن میں ذکر کر کے تم کو سمجھائیں اور تم اس قصے کو سن کر شکر ادا کرو اور نصیحت مانو اور یاد رکھنے والے کان سے سچی بات سننے والا کان سنے اور یاد رکھے یا ''اذن واعیۃ'' سے مراد حافظ و خبردار و فہیم اور یاد رکھنے والا دل ہے جو بات سمجھ کر اس سے نفع لیتا ہے۔

۱۳ تا ۱۸- پس جب صور میں زور سے ایک پھونک ماری جائے ایسی کہ پھر دوبارہ پھونکنے کی ضرورت نہ پڑے

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ

اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن وہ شکستہ اور کمزور ہوں گے ○ اور فرشتے اس کے کناروں

عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

پر اور آپ کے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر

يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ ۭ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ

اٹھائے ہوئے ہوں گے ○ اس دن تم سب (رب کے حضور) پیش کیے جاؤ گے تم میں سے کوئی چھپنے والی جان

خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ

چھپ نہ سکے گی○ پھر وہ شخص کہ جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (خوش ہو کر اپنے احباب سے) کہے گا

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ ج اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ ج

کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھو○ بے شک مجھے یقین تھا کہ مجھے اپنے حساب سے ایک دن ضرور ملنا ہے (یعنی میرا حساب ضرور ہو گا)○

یعنی نفخہ بعث' اور زمین اور پہاڑ ہوا میں اڑائے جائیں اور آپس میں ٹکرا ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں یا یہ کہ زمین پر سے درخت' پہاڑ' مکانات وغیرہ سب چیزیں دور کر دی جائیں اور سارا عالم زیر و زبر ہو جائے تو قیامت واقع ہو گی' آسمان ہیبت رحمان جل جلالہ سے اور ہجوم ملائکہ سے اور ان کے اترنے سے پھٹ جائے گا' وہ اس دن نہایت ضعیف وست و بے قدر ہو گا۔ فرشتے آسمانوں کے کناروں پر بقیہ ٹکڑوں پر ہوں گے یعنی کونوں پر کھڑے ہوں گے تعمیل حکم کے لیے۔ اس دن پروردگار کے عرش عظیم کو آٹھ فرشتے اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوں گے (مروی ہے کہ آٹھ فرشتے ہیں' ہر فرشتے کے چار طرح کے منہ ہیں' ایک آدمی کا سا' ایک نسر طائر کا' ایک شیر کا' ایک بیل کا' بعض کہتے ہیں کہ آٹھ صفتیں فرشتوں کی ہوں گی۔ بعض کہتے ہیں کہ آسمان عظیم کے ملائکہ کروبین ہیں' ان میں سے آٹھ فرشتے اس کو اٹھائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب) وہ دن قیامت کا ہو گا' اس دن خدا کے سامنے پیش کیے جاؤ گے (تین بار ایک بار حساب کے لیے' جواب دہی عذر داری کے لیے' ایک بار دنیا کے لڑائی جھگڑوں کے فیصلے اور قصاص کے لیے' ایک بار نامہ اعمال دیکھنے اور پڑھنے کے لیے کہ وہ اڑ اڑ کر ہاتھوں میں آئیں گے' اچھوں کے سیدھے ہاتھوں میں بروں کے الٹے ہاتھوں میں اور پڑھنے کا حکم ہو گا) اس دن تم میں سے کوئی چاہے کہ کسی گوشہ میں چھپ کر دبا رہے تو یہ نہ ہو سکے گا اور کوئی رہائی نہ پائے گا۔ یا یہ کہ کوئی عمل خدا سے نہ چھپے گا۔ یا یہ کہ جو اعمال مخفی کیے ہوں گے کسی کو خبر نہ ہو گی وہ بھی خدا سب تم پر ظاہر کر دے گا کہ تم نے یہ برائیاں کی ہیں یعنی یہ حساب کتاب کچھ اس لیے نہ ہو گا کہ خدا کو حال معلوم ہو جائے' وہ تو سب جانتا ہے اس سے کیا مخفی ہے بلکہ انصاف کے لیے سب اعمال نامے ظاہر کیے جائیں گے' ذرہ ذرہ کا حساب ہو گا' ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔ تا کہ فرمانبردار اور نافرمان سب مخلوق ظاہر ہو جائیں۔

۱۹ تا ۲۴۔ جو لوگ اچھے ہوں گے ان کو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھوں میں دیے جائیں گے' وہ اپنے اعمال صالحہ پر جو

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا

تو وہ من مانتے دل پسند عیش میں ہو گا O ایسے بلند باغ میں O جس کے (میووں کے) خوشے

دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ

جھکے پڑے ہوں گے O (اور ان سے کہا جائے گا کہ) لو خوب چین سے مزے لے کے کھاؤ پیو ان (نیک کاموں) کے بدلے میں جو تم

الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ

نے گزرے دنوں میں آگے بھیجے تھے O اور وہ شخص جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا:

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾

ہائے افسوس! میرا نامۂ اعمال مجھے نہ دیا جاتا O اور مجھے نہ معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے O

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾

ہائے! کسی طرح موت ہی میرا فیصلہ کر دیتی O میرا مال بھی میرے کچھ کام نہ آیا O

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ

میری حکومت (اور طاقت) بھی مجھ سے جاتی رہی O (حکم ہو گا کہ) اسے پکڑو پھر اس کے گلے میں طوق ڈالو O پھر اس کو بھڑکتی ہوئی

دنیا میں کیے تھے وثوق کر کے خوش ہو کر فخر سے کہے گا کہ آؤ آؤ پڑھو میری کتاب اس میں کیا کیا ثواب و کرامت لکھا ہے' مجھ کو تو دنیا میں ہی یقین تھا کہ میں ایک نہ ایک دن اپنے رب کو حساب کتاب دینے والا ہوں اور یہ بات پیش آنے والی ہے' پس جو ایسا شخص ہو گا وہ ایسے عیش میں ہو گا کہ اس کی جان اس سے نہایت خوش اور راضی ہو گی جنت بلند مرتبہ بلند پایہ میں۔ اور اس جنت میں پھل میوے لٹکتے ہوں گے کھڑا' بیٹھا' لیٹا سب کے پاس وہ میوے خود بخود ٹوٹ کر آئیں گے' تکلیف اٹھانے کی حاجت نہ ہو گی اور اللہ تعالیٰ جنت میں مسلمانوں سے فرمائے گا کہ میرے مسلمان بندو! میوے کھاؤ نہروں کے پانی پیو' خوشگواری اور سلامتی کے ساتھ رہو کہ اب نہ کوئی دکھ درد ہے نہ موت۔ مبارک ہو' یہ اس کا بدلہ ملتا ہے کہ جو تم نے پہلے دنیا میں اچھے اچھے کام نماز' روزہ وغیرہ و دیگر احکام پر عمل کر کے رکھ چھوڑے تھے۔

۲۵ تا ۳۷۔ اور جو کافر ہو گا اور اس کے الٹے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ بداعمالیاں دیکھ کر ہائے وواویلا کرے گا اور حسرت و افسوس سے کہے گا: کاش! یہ کتاب مجھ کو نہ دی جاتی اور مجھ کو خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کتاب کیا ہے' کاش! وہی میرا اگلا مرنا برقرار رہتا اور قبر سے نہ اٹھایا جاتا یعنی مرنے کی تمنا کرے گا اور موت نہ آئے گی۔ افسوس! دنیا میں میں نے مال' روپیہ پیسہ بہت اکٹھا کیا تھا ہائے اس نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا اور عذاب سے نہ بچایا' وہ دنیا کا غلبہ جاتا رہا' سب عذر باطل دلیلیں بے کار ٹھہریں۔ فرشتوں کو حکم ہو گا کیا دیکھتے ہو لو پکڑو طوق گردن میں ڈال دو پھر اس کو کھینچ کر دوزخ میں داخل کرو'

صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا

آگ میں دھکیل دو ○ پھر اس کو ستر گز کی زنجیر میں پرو دو اور

فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾

جکڑ دو ○ کیونکہ وہ عظمت والے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا تھا ○

وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ

اور نہ غریبوں کو کھانا کھلانے کی رغبت دلاتا تھا ○ تو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوست

هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا یَاْكُلُهٗۤ

(مددگار) نہیں ○ اور دوزخیوں کے زخموں کے پیپ کے سوا (اس کے لیے) کوئی کھانا بھی نہیں ○ جس کو سوائے

اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ ع فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا ۱ ع ۳۷ ۵

گنہگاروں کے کوئی نہیں کھائے گا ○ مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو ○ اور ان کی بھی جنہیں

لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ

تم نہیں دیکھتے (یعنی سارے عالم کی) ○ بے شک یہ (قرآن) ایک عزت والے رسول سے ہماری گفتگو ہے ○ اور وہ کسی

بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ

شاعر کا کلام نہیں ہے، تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو ○ اور نہ یہ کسی کاہن

اس کو ایک زنجیر پہناؤ جو ستر گز لمبی ہو یعنی دوزخ کے فرشتے ستر گز کی زنجیر لے کر اس کو جکڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اس زنجیر کو اس کے بدن میں چلاؤ' پاخانہ کی راہ سے داخل کر کے منہ سے نکال لی جائے گی جو بچ رہے گی وہ گردن میں باندھی جائے گی۔ یہ عذاب شدید اس کے اوپر اس لیے ہوگا کہ کافر اللہ پر جو بڑی عظمت والا ہے دنیا میں ایمان نہ لاتا تھا اور خود بخیل تھا اور مسکین ومحتاج کے صدقہ دینے کی دوسروں کو بھی رغبت نہ دلاتا تھا۔ پس آج روز قیامت کوئی اس کا حامی و مددگار عزیز وقریب نہیں جو اس کو نفع دے سکے' نہ آج اس کو کھانا اچھا مل سکتا ہے سوائے غسلین کے یعنی دوزخیوں کا نچوڑا ہوا پیپ وخون اور زرد پانی زخموں سے نکلا ہوا اور اس غسلین کو سوائے خطا کاروں کے اور کوئی نہ کھائے گا یعنی وہ کافروں کو ہی ملے گا' ان ہی کے لیے یہ غذا مخصوص ہے۔ العیاذ باللہ العظیم

۳۸ تا ۴۳۔ اے لوگو! قسم ہے ان اشیاء کی جن کو تم دیکھتے ہو اور ان کی جو تم نہیں دیکھتے (''ما تبصرون'' سے مراد آسمان وزمین وغیرہ 'ما لا تبصرون'' سے مراد جنت ودوزخ یا اول سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوم سے

كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۲ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

کا کلام ہے تم بہت ہی کم غور کرتے ہو O (یہ تو) سارے جہانوں کے رب

الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۳ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝۴۴

کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے O اور اگر یہ نبی ہم پر ایک بات بھی (اپنی طرف سے) بنا کر کہتے O

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝۴۵ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝۴۶

تو ضرور ہم ان سے زبردستی قوت سے بدلہ لیتے O پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے (مگر نبی سے بناوٹ ناممکن ہے) O

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝۴۷ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ

پھر تم میں سے کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا O بے شک یہ (قرآن) ڈرنے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝۴۹

والوں کے لیے نصیحت ہے O اور بے شک ہم یقیناً جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ (اس کے) جھٹلانے والے ہیں O

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝۵۱

اور بے شک یہ (قرآن) کافروں کے لیے حسرت (اور افسوس) ہے O اور بے شک یہ (قرآن) یقینی سچا ہے O

حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہوں) کہ وہ قرآن بے شک ایسے رسول کا قول ہے جو نہایت کرامت و بزرگی والے ہیں یعنی اللہ کا کلام جبرائیل حبیب خدا پر لے کر آئے ہیں جو خدا کے سچے رسول ہیں' کرامت و بزرگی والے ہیں۔ کسی شاعر کا جوڑا ہوا خیال نہیں ہے کہ خلاف واقع جوڑ لیا گیا ہو مگر تم بہت کم ایمان لاتے ہو یعنی کسی بات پر ایمان نہیں لاتے نہ تھوڑی پر نہ بہت پر' تم کسی کو نہیں مانتے۔ نہ وہ کاہن کا قول ہے (کاہن وہ شخص جو آئندہ کے امور نظر یہ واقع ہونے کا جن کے بتانے کا دعویٰ کرتا ہے) تم بہت کم سمجھتے ہو یعنی کچھ نہیں سمجھتے نہ تھوڑا نہ بہت۔ وہ اللہ کا اتارا ہوا مقدس قرآن ہے' وہ اللہ سارے جہانوں کا پروردگار و خالق ہے۔

۴۴ تا ۵۲۔ اے اہل مکہ! کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر ہمارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) بقول تمہارے کچھ ہم پر جھوٹ جوڑ لیتے یعنی یہ قرآن ہمارا کلام نہ ہوتا انہوں نے خود آپ لکھ کر ہمارے نام سے دیا ہوتا تو کیا ہم ان سے اس بات کا مواخذہ نہ کرتے' بے شک کرتے' بڑی سخت دارو گیر کرتے' ان کو سزا دیتے' ان کو روکتے' ان کا سیدھا ہاتھ پکڑ لیتے اور ان کو حق و دلیل سے قائل کرتے (یمین کے معنی حجتہ و دلیل اور قوت اور ہاتھ ہیں) اور ان کی دل کی رگ شہ رگ کاٹ ڈالتے یعنی ہلاک کر دیتے' پھر ایسے وقت میں کیا تم میں سے کوئی ان کا روکنے والا بچانے والا ہوتا۔ کوئی نہیں یعنی اس قرآن کی مثل بنانا ممکن نہ ہونا' اس جیسا کلام بنانے سے تمام فصحاء کا عاجز ہونا' مقابلہ کی دعوت کے بعد اور دین اسلام کا روز افزوں ترقی پانا اس کی حقانیت

۲ ع ۱۵ ۶

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع

تو (اے نبی!) آپ اپنے بلند شان والے رب کے نام کی پاکی بیان فرمایئے (اور منکروں سے کچھ خطرہ نہ کیجئے) O

(۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۴۴ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ معارج مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چوالیس آیات، دو رکوع ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے متعلق سوال کیا جو بلندیوں کے مالک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کافروں پر

دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ

واقع ہونے والا ہے، جس کو کوئی ٹالنے والا نہیں O فرشتے اور جبریل اپنے رب کی بارگاہ

وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ

کی طرف چڑھیں گے، (یہ عذاب) اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی

وسچائی کی کافی دلیل ہے، کیونکہ جھوٹے نبی کی ترقی اور اس کا غالب ہونا اور مغلوب نہ ہونا محال ہے ورنہ خدا کی طرف سے سچے اور جھوٹے میں فرق نہ رہے گا جس سے ذات باری تعالیٰ پر عیب کا نقصان لازم آتا ہے۔ (تعالی اللہ عن ذالک) وہ قرآن سچا ہے اور بے شک ان کے لیے جو خدا سے ڈرتے ہیں کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں بڑی غیبی نصیحت ہے۔ اے اہل مکہ! ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں دونوں طرح کے لوگ ہیں بعض تصدیق کرتے ہیں اور بعض تکذیب بھی کرتے ہیں تو جو لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں ان کے لیے یہ قرآن بروز قیامت بڑی حسرت و ندامت کا باعث ہوگا' اس دن افسوس کریں گے' ہائے واویلا مچائیں گے اور کچھ فائدہ نہ نکلے گا۔ اور وہ قرآن بے شک حق و یقین ہے یعنی قرآن میرا کلام ہے' اپنے فرشتے جبرائیل کے ذریعے اپنے بندہ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا' یا یہ کہ حسرت ہونا یقینی ہے۔ پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کی تکذیب کا خیال نہ کریں' آپ اپنے پروردگار عظمت والے کے حکم سے نماز پڑھیں' اس کی توحید خوب شائع کریں اور اس کی بڑائی بیان کریں۔

سورۃ المعارج

مکہ میں اتری۔

۱ تا ۵- کافروں نے عذاب کی جلدی کی' اس کی آرزو کی یعنی نضر بن حارث نے کہا کہ الٰہی! ہم اگر کافر ہیں تو ہم پر عذاب بھیج' وہ عذاب جو ضرور واقع ہونے والا ہے اور کافروں کو ملنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ ایسا ہوگا کہ جب عنقریب وہ آئے گا تو پھر اس کو کوئی دفع نہ کر سکے گا' آرزو کرنے والوں کو عذاب کا مزہ مل جائے گا' وہ اللہ کے پاس سے آئے گا جو ذی المعارج ہے یعنی آسمان کا پیدا کرنے والا' درجہ بدرجہ بلندی کا قائم کرنے والا ہے۔ اس کے دربار عزت تک فرشتے اور روح یعنی جبرائیل ایک دن میں چڑھ جاتے ہیں' وہ دن جس کی مقدار اور دنوں کے اعتبار سے پچاس ہزار سال

سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ﴿۵﴾ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ﴿۶﴾

ہوگی O تو (اے نبی!) آپ (ان کافروں کے انکار پر) اچھی طرح صبر کیجئے O بے شک وہ (کافر) اسے دور سمجھ رہے ہیں O

وَّنَرٰىهُ قَرِيبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَ

اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں O جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا O اور

تَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿۱۰﴾

پہاڑ اُون کی طرح ہو جائیں گے (اور ہوا میں اڑتے پھریں گے) O اور کوئی دوست کسی دوست کو (دیکھ کر بھی) نہ پوچھے گا'

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ

گناہ گار چاہے گا کہ کاش! اس دن کے عذاب سے (چھٹنے کے بدلے میں) اپنے بیٹے

يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَأَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ

اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے کو جو اس کو پناہ

تُؤْوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهَا

دیتا ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ دے دے پھر یہ دینا اس کو (عذاب سے) چھڑا دے O ہرگز نہیں، بے شک وہ تو بھڑکتی

(کامل) ہے (یعنی اگر کوئی اوپر چڑھے تو اتنے سال لگیں)۔ وہ فرشتے جلد دن بھر میں اس مقام معین پر چڑھ جاتے ہیں' یا یہ مراد ہو کہ عذاب اس دن آئے گا جو پچاس ہزار سال کا ہوگا یعنی روز قیامت کہ اگر سوائے خدا کے کوئی اور حساب خلق کا لینا چاہے تو اتنے سالوں میں لے پائے اور پھر بھی فارغ نہ ہو۔ پس اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صبر کریں اور ان کی گستاخیوں کو برداشت کریں' ان کو برا بھلا نہ کہیں' ان سے نہ لڑیں الگ رہیں۔ بعد میں حکم جہاد اترا اور یہ حکم اپنے وقت کے ساتھ جاتا رہا اور ان کی آرزوئے عذاب پوری ہوگئی کہ روز بدر ان کو خاک وخون میں ملایا گیا اور انہوں نے سزا پائی۔

۶ تا ۱۸- یہ کافر عذاب روز قیامت کو بعید از عقل سمجھتے ہیں اور ہم اس کو بہت ہی قریب دیکھ رہے ہیں کہ اب پہنچتا ہے اس لیے کہ جو آنے والی چیز ہے وہ تو ہر آن میں قریب ہوتی جاتی ہے' ایک نہ ایک دن آ ہی جائے گی۔ ما اقرب ماھوات (پھر اس عذاب کا وقت اور حال بتایا) وہ عذاب اس دن ہوگا جبکہ آسمان مثل مہل کے ہو جائے گا' مہل تیل کی تلچھٹ یا پگھلی ہوئی چاندی' اور پہاڑ عھن کی طرح یعنی دھنی ہوئی روئی اور صوف کی طرح ہو جائیں گے۔ اس دن کوئی قرابت والا کسی قرابت والے کی بات تک نہ پوچھے گا' حالانکہ سب آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے اور پہچانتے ہوں گے مگر اپنے اپنے غم میں مبتلا ہوں گے' کسی کو کسی کی پرواہ ہی نہ ہوگی۔ کافر مشرک ابوجہل یا نضر وغیرہ اس دن آرزو کریں گے کہ کاش! آج کے دن کے عذاب سے چھٹ جاتے اور عزیز' بیٹے' اولاد' زوجہ

لَظٰى ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿١٧﴾ وَ

آگ ہے O کھال اتار لینے والی O وہ ان لوگوں کو بلا رہی ہے جنہوں نے (دین سے) پیٹھ پھیری اور

جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿١٨﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿١٩﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

منہ موڑا O مال جمع کیا اور حفاظت سے رکھا (اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا) O بے شک انسان بڑا (بے صبر اور) حریص بنایا گیا ہے O جب اسے کوئی (برائی اور)

جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿٢١﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾

تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبرا جاتا ہے O اور جب اس کو بھلائی پہنچتی ہے (یعنی مال دار ہو جاتا ہے) تو بڑا کنجوس ہو جاتا ہے (خیال کرتا ہے کہ

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ

اب ملے گا ہی نہیں) O مگر نمازی آدمی O جو اپنی نمازیں ہمیشہ پڑھتے ہیں O اور وہ لوگ جن کے مالوں میں

حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ

مانگنے والے اور نہ مانگنے والے خوددار کے لیے ایک معین حصہ ہے O اور وہ لوگ جو

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾

انصاف کے دن کو سچ جانتے ہیں O اور وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں O

مونسہ' سگے بھائی پیارے' تمام قبیلہ کنبہ جو اس کا پشت پناہ تھا' اس کا مایۂ فخر و ناز اس کا ملجا و ماوا تھا بلکہ جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں ان سب کو قربان کر کے بس چلے تو اپنے بدلہ فدیہ دے کر ان کو دوزخ میں جھونک کر آپ عذاب سے چھٹ جائے اور خدا اس کو عذاب سے نجات دے۔ حالانکہ حاشا وکلا ایسا ہرگز ممکن نہیں نہ ان کو یہ چیزیں مل سکتی ہیں نہ خدا عذاب ہٹانے والا ہے' بے شک بے شک دوزخ لظی ہے (لظی نام ہے دوزخ کا) شوی یعنی آدمی کے بدن گوشت پوست ہاتھ پاؤں کی جلانے والی' پارہ پارہ کرنے والی' کھال کو ہڈیوں سے اتارنے والی' ان کو جلا کر پھونکنے والی ہے' انہوں نے توحید کو پیٹھ دی اور ایمان سے منہ پھیرا' کفر پر مرے' توبہ نہ کی' دنیا اختیار کی دین کی پروانہ کی' مال بہت سا جمع کیا خزانہ جوڑا' حق اللہ کو منع کیا زکوٰۃ ادا نہ کی۔ وہ دوزخ اپنی طرف بلاتی ہوگی' آواز دے گی کہ او منافق! میرے پاس آ' آج مجھ سے نکل کر کہاں جا سکتا ہے' تیرا ٹھکانہ میں ہی ہوں۔

۱۹ تا ۳۵- بے شک آدمی یعنی کافر ہلوع پیدا کیا گیا ہے یعنی تنگ دل' بخیل' حرص والا۔ جب کوئی برائی اس کو پہنچتی ہے سختی و مصیبت تو جزع فزع ہونے لگتی ہے' ہائے واویلا و شور مچاتا ہے صبر نہیں کرتا' جب بھلائی ملتی ہے' مال و منال اولاد تو ناشکرا ہو جاتا ہے حق اللہ ادا نہیں کرتا۔ مگر اللہ کے سچے بندے ایسے نہیں جو نمازی ہیں' پنج وقتہ نماز پڑھتے ہیں یعنی مسلمان

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

(کیونکہ) بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں O اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں باندیوں'

حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

کے سوا اپنی شرمگاہوں کو (سب سے) محفوظ رکھتے ہیں بے شک ان پر

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

کچھ ملامت نہیں O پھر جو لوگ ان دو کے سوا اور کچھ چاہیں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

گے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں O اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کی رعایت

رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ

رکھتے ہیںO اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر (حق و انصاف کے ساتھ) قائم ہیں (کسی کی بھی رو رعایت نہیں کرتے)O اور وہ لوگ

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ

جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں (یعنی اس کے ارکان و شرائط پورے ادا کرتے ہیں)O انہی لوگوں کا (مرنے کے بعد) جنت

(پھران کا حال بیان کیا) وہ اپنی نمازوں پر مداومت کرتے ہیں۔ رات دن فرائض ادا کرتے ہیں چھوڑتے نہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے مالوں میں فقیروں محتاجوں اور محروموں کا حق لازم سمجھتے ہیں یعنی سوائے زکوۃ کے سائل اور محروم کو اور بھی کچھ دیتے رہتے ہیں (سائل جو مانگے' محروم وہ جس کا حق کسی وجہ سے اس کو نہ ملا ہو' غنیمت وغیرہ کا حصہ نہ ملا ہو یا اپنے پیشہ اور تجارت اور مزدوری سے عاجز ہو یا وہ جو کسی سے نہ مانگے اور لوگ اس کو فقیر سمجھیں) اور وہ جو روز قیامت اور دوزخ و جنت کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں کہ بے شک پروردگار کا عذاب ایسا ہی ہے کہ اس سے خوف کیا جائے وہ بے خوف نہیں رہتے ہیں کہ پروردگار نے ان کو امان نہیں دی پھر وہ کیوں نہ ڈریں۔ اور وہ پاک دامن لوگ جو حرام کاری سے بچتے ہیں' اپنی شرم گاہوں کو بے جگہ استعمال کرنے سے بچاتے ہیں مگر حلال جگہ یعنی چار بیویاں یا وہ عورتیں بے گنتی جو ان کی مملوک ہیں یعنی ان کی باندیاں ہیں کیونکہ حلال کام میں کوئی ملامت اور گناہ نہیں۔ پس جو سوائے ان کے اور جگہ تلاش کرے گا یعنی حرام کاری کرے گا تو وہ ظالم سرکش ہے سزا پائے گا۔ اور وہ لوگ جو امانت دار ہیں' دین و دنیا کے معاملہ میں اپنے عہد اور وعدوں کو پورا کرتے ہیں' ان کی حفاظت و مراعات کرتے ہیں' خواہ اللہ تعالیٰ سے وہ عہد کیے ہوں خواہ بندوں سے وہ عہد کیے ہوں یا مراد قسم ہے کہ اس کو اس کے وقت تک پورا کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو گواہیوں کو ٹھیک طور سے ادا کرتے ہیں' حق بات چھپاتے نہیں جھوٹ نہیں کہتے اور وہ جو اپنی نمازوں کی پنج وقتہ نہایت

ع ۳۵/۷ ۱

مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾

میں اعزاز و احترام ہو گا ○ پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا کہ جو دائیں بائیں سے گروہ کے گروہ

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ

آپ کی طرف تیز نگاہوں سے گھورتے ہیں ○ کیا ان میں ہر شخص کو طمع

امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا

(اور آرزو) ہے کہ وہ نعمت کے باغوں میں داخل کیا جائے گا ○ ہرگز نہیں، بے شک

خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ

جس چیز سے ہم نے ان کو بنایا ہے اس کو وہ بھی جانتے ہیں (کہ وہ جنت میں جانے کا سبب نہیں)○ تو مجھے قسم ہے سب

وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا

مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی (یعنی اپنی ذات کی) بے شک ہم اس بات پر قادر ہیں○ کہ ان سے بہتر لوگ ان کے بدلے میں

مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ

لے آئیں اور ہم سے نکل کر کوئی نہیں جا سکتا ○ تو (اے نبی!) انہیں ان کی بے ہودگیوں میں پڑے ہوئے اور کھیلتے

حفاظت کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگ جنتوں میں بعزت و اکرام رہیں گے، طرح طرح کے تحفے ہدیے ان کو دیے جائیں گے۔

۳۶ تا ۳۹۔ اے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کی طرف مسخرا پن سے دیکھتے ہیں، دور کھڑے ہو کر سیدھی اور الٹی طرف سے الگ الگ ٹولیاں باندھ کر حلقے جما کر آپس میں مسخرا پن کرتے ہیں۔ کیا ان سب کو اس کی طمع اور آرزو ہے کہ ان میں سے سب کے سب جنت النعیم میں داخل ہو جائیں گے۔ (وہ کہتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو جنت ملے گی تو ہم سب سے پہلے وہاں داخل ہوں گے اس کا رد اترا) حاشا وکلا یہ ہرگز ہونا نہیں، ان کی حقیقت کون نہیں جانتا، ہم نے ان کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کو یہ جانتے ہیں یعنی بمقدار نطفہ سے پھر اس پر اتنا غرور کیا ہے ("کلا" یا "بمعنی خفا ہو یا ردھوان کے قول کا) یعنی ایسا نہ ہوگا کہ وہ جنت میں چلے جائیں وہ یقیناً دوزخی ہیں۔

۴۰ تا ۴۴۔ مشارق و مغارب کے مالک پروردگار کی قسم ہے کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ ان سب کو دم بھر میں ہلاک کر ڈالیں اور دوسری قوم میں پیدا کر دیں جو نہایت تابعدار اور ایمان والی ہوں، ان سے بہتر ہوں ہم اس بات سے بالکل بھی عاجز نہیں۔ پس اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان مسخروں کو ان کے مسخرا پن میں چھوڑ دو کھیلنے کودنے دو بے ہودہ خرافات باتوں میں مذاق میں عیش کرنے دو یہاں تک کہ وہ دن آئے جس کا ان سے وعدہ ہے۔ وہ وعدۂ عذاب اس دن پورا ہوگا جبکہ یہ لوگ قبروں سے نکل کر آواز کی طرف جلد جلد دوڑیں گے گویا کہ وہ کسی نشان یا جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں اور مارا

يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ

ہوئے چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی قیامت) ○ جس دن

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ

وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا کہ وہ اپنے نشانوں کی طرف لپک

يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ

رہے ہیں ○ (خوف سے) آنکھیں نیچے کیے ہوئے ہوں گے ان پر ذلت سوار ہو گی'

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۹ ۸

یہ ہے (ان کا) وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا ○

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ ‏ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۲۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ نوح مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں اٹھائیس آیات' دو رکوع ہیں

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ

بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا (اور فرمایا) کہ (اے نوح!) آپ اپنی قوم کو

مار بھاگے چلے جاتے ہیں۔ اس دن ان کی آنکھیں ذلیل ہوں گی' کوئی بھلائی نظر نہ آئے گی' چہروں پر پھٹکار ذلت نحوست سیاہی برستی ہوگی۔ وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے' اس دن کفر اور استہزاء کی سزا ملے گی۔ سردی کے الگ مشارق ہیں گرمی کے الگ۔ علیٰ ہذا القیاس مغارب۔ ہر مشرق اور ہر مغرب کے لیے ایک سو اسی (۱۸۰) منازل مقرر ہیں' بعض ایک سو ستر بتاتے ہیں' آفتاب دو دن تک ایک ہی منزل میں طلوع کرتا ہے اور ایک ہی میں غروب ہوتا ہے۔

سورۂ نوح

مکہ میں اتری۔

۱ تا ۴۔ بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' ان سے کہا کہ جاؤ اپنی قوم کو ڈراؤ دھمکاؤ' خدا کے غصہ اور عذاب کی خبر سناؤ اس سے پہلے کہ ان کو عذاب الیم دردرساں پہنچے یعنی ان کے ڈوبنے سے پہلے ڈراؤ۔ جب نوح (علیہ السلام) ان کے پاس آئے تو کہا: اے قوم! میں تم کو خدا کے غصہ سے بچانے کے لیے آیا ہوں' اس کا قاصد ہوں' اس کا پیغام دے کر ڈراتا ہوں' صاف صاف تمہارے محاورے میں تم کو سمجھاتا ہوں' یہ حکم دیتا ہوں کہ خدا کی عبادت کرو' توحید مانو' اس سے ڈرو' کفر و شرک سے منہ پھیرو' میری اطاعت کرو' میرا حکم میری وصیت و نصیحت مانو۔ اگر تم قبول کرو گے تو خدا تمہاری حالت کفر کے گناہ توحید و توبہ کی برکت سے بخش دے گا اور تم کو ایک وقت معین تک دنیا میں ٹھہرائے گا یعنی عذاب بھیج کر ہلاک نہ کرے گا' اپنی موت مرو گے خوب سمجھ لو کہ اگر انکار کیا تو عذاب پاؤ گے اور اللہ کا عذاب جب آتا ہے تو پھر کسی طرح

اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ① قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ

ان پر دردناک عذاب آنے سے پہلے (ہمارے عذاب سے) ڈرا دیجئے O انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! بے شک میں تم کو کھلم کھلا

مُّبِيْنٌ ② اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③ يَغْفِرْ

ڈر سنانے والا ہوں O یہ کہ تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا حکم مانو O (اگر تم میرے کہنے پر چلو گے تو)

لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ

اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ معاف فرما دے گا اور ایک مقرر میعاد تک تمہیں مہلت دے گا' بے شک

اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④ قَالَ

وقف لازم

جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ جاتا ہے تو وہ ٹالا نہیں جاتا ہے کاش کہ تم جانتے O (جب قوم نے آپ کا کہنا نہ مانا تو)

رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ

آپ نے (اپنے رب سے) عرض کی کہ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات و دن (تیرے دین کی طرف) بلایا O تو وہ میرے

دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ⑥ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

بلانے سے اور زیادہ دور بھاگے O اور بے شک میں نے ان کو جتنی بار اس لیے بلایا کہ تو انہیں بخش دے

دیر ہو ہی نہیں سکتی وہ ٹلتا ہی نہیں ہے کاش تم جانو اور سمجھو۔

۵ تا ۱۲- حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس برس (۹۵۰) تک ان کو دعوتِ اسلام دی' طرح طرح سے سمجھایا' انہوں نے ہرگز نہ مانا' ان کی نصیحت قبول نہ کی' جب وہ عاجز ہو گئے اور یقین ہو گیا کہ یہ ایمان نہ لائیں گے تب کہا کہ اے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو توبہ و توحید کی طرف رات دن برابر بلایا مگر ان کو فائدہ نہ ہوا بلکہ میرے بلانے سے ان کی نفرت اور زیادہ بڑھ گئی' ایمان و توبہ سے بھاگتے رہے۔ اے پروردگار! جب میں نے توبہ و توحید کا حکم کیا تاکہ تو ان کو بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں تاکہ میری بات نہ سنیں اور اپنے سر' اپنے چہرے چادروں میں لپیٹ لیے تاکہ نہ میرا منہ دیکھیں نہ میری آواز کان میں پہنچے' سخت ضد اور ہٹ کی' کفر و بت پرستی پر اصرار کیا اور ایک آواز ہو کر سب کے سب پکارنے لگے' سب چیخ اٹھے کہ اے نوح (علیہ السلام)! ہم ایمان نہ لائیں گے' ایمان لانے سے بڑا غرور کیا' سرکشی حد کو پہنچ گئی۔ پھر میں نے نہایت زور سے ان کو بلایا' علی الاعلان بے پردہ چیخ چیخ کر حکم سنایا' کبھی کھلم کھلا مجمع میں کبھی بطور مشورہ تنہائی میں سرگوشی کے طور پر سمجھایا۔ میں نے ان کو بشارتیں بھی دیں' ان سے کہا کہ ایمان لاؤ' کفر و شرک سے توبہ کرو' توحید مانو' استغفار کرو' خدا سب گناہ بخش دے گا وہ مسلمان تائب کے گناہ بخشنے والا ہے۔ وہ ایسا خدا ہے جو آسمان سے بارش رم جھم دھواں دار برساتا ہے' جب حاجت ہوتی رہی رحمت کی دھاریں بہاتا رہا ہے (روایت ہے کہ چالیس برس تک نوح (علیہ السلام) کی بددعا سے پانی نہ

جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ

تو وہ اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونسنے لگے اور اپنے کپڑے اوڑھ (کر منہ چھپا) لیے

وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ

اور (کفر پر) اڑے رہے اور بڑا غرور کیا ○ پھر میں نے ان کو کھلم

جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹

کھلا بلایا ○ پھر میں نے ان کو (مجلس میں) علی الاعلان خبردار کیا اور (چپکے) پوشیدہ بھی ان سے کہا ○

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ

تو میں نے (ان سے) کہا: تم اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے ○ وہ تم پر زور کی

عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

بارش بھیجے گا ○ اور تم کو مال اور اولاد سے امداد و ترقی دے گا اور تمہارے لیے باغ تیار فرما دے گا اور تمہارے لیے

يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝۱۳ وَقَدْ خَلَقَكُمْ

نہریں جاری فرمادے گا○ (اے لوگو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے ہو○ حالانکہ اس نے تم کو

برسا) مگر وہ جب بھی ایمان نہ لائے۔ وہ تم کو مال دیتا ہے' اولاد بڑھاتا ہے۔ (چالیس سال تک نہ کسی آدمی کے نہ کسی جانور کے ان میں سے اولاد ہوئی۔ بعد کو جب اقرار ایمان لانے کا کیا تو یہ سلسلہ کھولا اور حضرت نوح علیہ السلام نے سمجھایا مگر ایمان نہ لائے) وہ خدا تم کو باغات دیتا ہے اور ہزاروں نہریں خوشگوار جاری کرتا ہے۔ (چالیس برس تک نہریں خشک اور کل باغات ویران پڑے رہے پھر بعد کو مینہ برسا مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ یہ چند چند سال کے عذاب اللہ تعالیٰ نے ان کی تنبیہ کے لیے بھیجے مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا)

۱۳ تا ۱۴۔ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے لوگو! تم کو کیا ہو گیا کہ خدا سے ڈرتے نہیں' اس کی عظمت اور غلبہ اور حکومت کا لحاظ و پاس نہیں کرتے' اس کا حق عظمت و الوہیت ادا نہیں کرتے حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا اور مرتبہ بہ مرتبہ یہاں تک پہنچایا' پہلے باپوں کی پیٹھوں میں نطفہ تھے' پھر ماؤں کے پیٹوں میں خون جما ہوا' پھر لوتھڑا پھر ہڈیاں جمیں پھر روح پھونکی پھر دنیا میں آ کر کیا کیا انقلاب ہوئے۔ (''رجا'' یا بمعنی خوف ہو یا بمعنی اصل یعنی امید یا بمعنی اعتقاد۔)

أَطْوَارًا ⑭ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ⑮

رنگ برنگ کا پیدا فرمایا ○ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اوپر تلے کس طرح بنائے ○

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ⑯ وَ

اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو (سارے عالم کے لیے) چراغ بنایا ○ اور

اللّٰهُ أَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ⑰ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَ

اللہ ہی نے تم کو سبزے کی طرح زمین سے اُگایا (پیدا کیا) ○ پھر وہ تم کو اسی میں لوٹا کر لے جائے گا

يُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ⑱ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ⑲

اور تم کو (اسی میں سے) دوبارہ (زندہ کر کے) باہر نکالے گا ○ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا ○

ع ۱ ۲۰ ۹ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ⑳ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ

تاکہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلا پھرا کرو ○ نوح (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب!

عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ㉑

انہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور انہوں نے ایسے شخص کی پیروی کی جس کے مال اور اولاد نے اس کو نقصان ہی بڑھایا ○

۱۵ تا ۱۶- اے لوگو! تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں کو کیسا قبوں کی طرح سات طبقے ایک کے اوپر ایک بنایا اور چاند کو ان میں نور روشن اور سورج کو سراج یعنی چراغ بنایا کہ بنی آدم زمین میں نفع لیں اور روشنی پائیں اور اپنے کاروبار کریں۔

۱۷ تا ۱۸- اور اللہ نے تم کو زمین سے اگایا ہے یعنی تم کو آدم سے اور آدم کو مٹی سے اور مٹی کو زمین سے پیدا کیا' پھر وہ تم سب کو اسی میں لوٹا دے گا' خاک میں ملا دے گا اور پھر اپنی قدرت سے ایک وقت نکالے گا یعنی قبروں سے بروز قیامت زندہ کر کے اٹھائے گا۔

۱۹ تا ۲۰- اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنا دیا تاکہ اس پر سوؤ' لیٹو' رہو سہو' اس پر چلو پھرو' بڑے بڑے راستے کشادہ اس میں نکالو اور آرام پاؤ۔

۲۱ تا ۲۴- نوح (علیہ السلام) نے عرض کی: اے پروردگار! ان کافروں نے میری نافرمانی کی' میں نے جو توبہ و توحید کا حکم دیا اس کو مطلق نہ مانا اور ان کا اتباع کیا جن کو ان کے مال منال آل اولاد اور عزت دنیا کی کثرت نے اور بھی زائد ٹوٹے نقصان اور مصیبت میں ڈال دیا یعنی کفار کے بڑے سردار کہ ان کے پاس جتنا جتنا مال اسباب دنیا میں بڑھتا تھا ویسا ہی ان کا غرور و کفر بڑھتا تھا اور آخرت میں ان کو محرومی ملتی تھی۔ اے پروردگار! انہوں نے ان رئیس کافروں کا حکم مانا اور بہت ہی بڑا مکر گانٹھا اور بڑا بہتان کا بول بولا یعنی شرک کیا اور انہوں نے یعنی دولت مند کافروں نے ان کم درجہ والوں سے کہا کہ

وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ

اور کافروں نے بہت بڑا داؤ چلایا O اور وہ (آپس میں) کہنے لگے کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور (خصوصاً)

وَدًّا وَلَا سُوَاعًا ۥ وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ

وڈاور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو ہرگز نہ چھوڑنا O اور (اے میرے رب!)

أَضَلُّوا كَثِيرًا ۥ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٤﴾ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ

بے شک ان بتوں نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور اے رب! تو (ایسے) ظالموں کو سوائے گمراہی کے اور کچھ زیادہ نہ کر۔O (لہٰذا) وہ

أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا ۥ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ

(کافر) اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر ان کو جہنم میں داخل کر دیا گیا تو انہوں نے اللہ کے مقابلے میں اپنا کوئی

أَنصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ

مددگار نہ پایا O اور نوح (علیہ السلام) نے (یہ بھی) بددعا کی کہ اے میرے رب! تو روئے زمین پر کافروں میں سے

الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا

کوئی بسنے والا نہ چھوڑ (یعنی سب کو ہلاک کر دے)O بے شک اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی

خبردار! نوح کے کہنے سے اپنے معبودوں کی عبادت نہ چھوڑنا' وُداور سُواع اور یغوث اور یعوق اور نسر (یہ ان بتوں کے نام تھے) کی عبادت ہرگز ترک نہ کرنا۔ اے پروردگار! ان رئیس کافروں نے ان بتوں کی عبادت کا حکم دے کر بہتوں کو گمراہ کر دیا یا یہ کہ ان بتوں نے بہت کو گمراہ کر دیا یعنی ان کے سبب سے بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے۔ اے پروردگار! اس عبادت اصنام کے بدلے ان کافروں کو ضلالت و گمراہی خرابی و ہلاکت اور بھی زائد کر دے' یہ خوب اچھی طرح بدلہ پائیں' خوب سزا بھگتیں۔ ان کو سوائے گمراہی کی زیادتی اور ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہ ملے یعنی توبہ نصیب نہ ہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ کے مقبول بندے جب کفار کی ضد اور ہٹ دھرمی سے تنگ آ جاتے ہیں تو ان کو ایمان لانے سے محروم کروا دیتے ہیں اور دنیا کی زندگی سے محروم کروا دیتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہے۔

۲۵- نوح (علیہ السلام) کی قوم کے لوگ اپنی نافرمانیوں اور گناہوں کے سبب دنیا میں طوفان میں ڈبو دیے گئے پھر آخرت میں دوزخ میں داخل کیے گئے' انہوں نے اپنے لیے عذاب الٰہی سے کوئی بچانے والا نہ پایا جو ان کی مدد کرتا اور بچاتا۔ نعوذ باللہ العظیم من العذاب الالیم۔

۲۶ تا ۲۸- جب اللہ نے نوح (علیہ السلام) کو وحی بھیجی کہ اب ان میں سے کوئی ایمان نہ لائے گا تو نوح (علیہ السلام) نے مایوس ہو کر بددعا دی کہ اے پروردگار! روئے زمین پر کافروں میں سے ایک آدمی بھی بسنے والا باقی نہ رکھ۔ اے پروردگار!

۲ ع ۸ النصف

يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ

اولاد بھی بدکار اور بڑی ناشکری ہی ہو گی ○ اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور

دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ

ان کو جو میرے گھر میں مومن ہیں اور تمام ایمان دار مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور (کافر) ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

کو سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ زیادہ نہ کر ○

اٰيَاتُهَا ۲۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	(۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (۴۰)
اس میں اٹھائیس آیات، دو رکوع ہیں	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	سورۂ جن مکی ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا

(اے نبی!) آپ فرمایئے کہ میری طرف اس بات کی وحی کی گئی ہے کہ کچھ جنوں نے میرا قرآن پڑھنا کان لگا کر سنا تو (آپس میں) کہنے

سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ

لگے کہ ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا ہے ○ جو نیکی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے

اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو یہ زمین میں فساد کریں گے' تیرے ان بندوں کو جو مسلمان ہو گئے ہیں اور جو ارادۂ ایمان رکھتے ہیں بہکائیں گے' ایمان سے روکیں گے اور جو بچہ ان کے ہاں پیدا ہو گا وہ بھی انہی جیسا فاجر کافر مشرک ہوگا' یا یہ کہ جوان ہو کر وہ بچے بھی کافر ہوں گے یا یہ کہ اللہ کے علم تقدیر میں کافر ہوں گے۔ اے پروردگار! ان سب کو مار ڈال۔ (نوح علیہ السلام کو یہ سب باتیں معلوم ہو گئی تھیں' چالیس برس پہلے سے اللہ نے ان کی اولاد پیدا ہونا موقوف کر دی تھی تاکہ طوفان کے وقت کوئی بچہ موجود نہ ہو کیونکہ بچے بے قصور ہوتے ہیں' ان کو غرق کرنا رحمت کے خلاف ہے' چنانچہ جب طوفان آیا تو سب جوان و بالغ سمجھدار کافر و مشرک تھے۔) اور اے پروردگار! مجھ کو بھی بخش دے' میرے ماں باپ کو بھی یعنی جتنے آباء واجداد مسلمان گزرے ہیں ان کو بھی بخش دے' جو میرے گھر میں ایمان لا کر داخل ہوئے (بیت سے مراد دین و مذہب ہے یا مسجد یا کشتی) اے پروردگار! اور سب مسلمانوں کو بخش دے خواہ مرد ہوں' خواہ عورتیں جو تیری اور تیرے رسولوں کی تصدیق والے ہیں یعنی جو قیامت تک بعد میں آئیں گے اور ظالم کافروں' مشرکوں کو اے پروردگار! سوائے ہلاکت و بربادی و خرابی و محرومی کے کچھ نصیب نہ کر۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی' روئے زمین پر کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑا' سب کو ہلاک کر دیا۔

سورۃ الجن

مکہ میں اتری۔

ا تا ۳۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جنوں کا قصہ بیان کر دیجیے اور کہہ دیجیے کہ میری طرف بذریعہ جبرائیل یہ وحی

نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے O اور بے شک ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے اپنی بیوی بنائی اور نہ

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ

اولاد (وہ ان تمام باتوں سے پاک ہے) O اور بے شک ہم میں سے بیوقوف اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف جھوٹی

شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى

باتیں بنایا کرتے تھے O اور بے شک ہم سمجھے ہوئے تھے کہ انسان اور جن اللہ تعالیٰ پر ہرگز

اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ

جھوٹ نہ باندھیں گے O اور بے شک آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ

مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

لیتے تھے تو (اس سبب سے) اور بھی ان کا تکبر بڑھ گیا O اور بے شک انہوں نے بھی گمان کیا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو

بھیجی گئی کہ چند نفر جنوں نے اس قرآن کو سنا' سن کر کفر چھوڑا اور مشرف باسلام ہوئے اور اپنی قوم کی طرف ہدایت کو چلے گئے۔ وہاں پہنچ کر اوروں سے کہا کہ اے قوم جن! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا' بڑی کرامت و شرف و بزرگی والا' موسیٰ (علیہ السلام) کی توریت کے بالکل مشابہ (وہ جن یہودی تھے یمن میں جو ایک جگہ نصیبین ہے وہاں کے باشندے تھے) وہ قرآن رشد و ہدایت بخشتا ہے' سیدھا راستہ دکھاتا ہے' کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی دعوت دیتا ہے۔ اے قوم جن! ہم نے جو اس مبارک کلام کو سنا ہم فوراً اس پر اور پڑھنے والے یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کر سکتے یعنی شیطان کی اطاعت نہ کریں گے اور بے شک ہمارے پروردگار کی عظمت و سلطنت وصفت اور بزرگی وغنا نہایت متعالی بلند و برتر ہے جس کی کوئی حد نہیں' اس نے اپنے لیے ہرگز کوئی جورو نہ بنائی نہ بچہ جیسا کہ کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ گمان کرتے ہیں۔

۴ تا ۵۔ اے قوم جن! ہم کا پاگل بیوقوف بھلا کیا کیا خدا پر جھوٹ جوڑتا تھا اور بے ہودہ باتیں بکتا تھا' ادھر ادھر کی جھوٹی خیالی گپیں ہانکتا تھا یعنی شیطان ملعون' ہم بھی دھوکہ میں تھے کہ سمجھتے تھے کہ خدا پر کوئی آدمی یا جن جھوٹ نہ جوڑ سکے گا۔ شاید یہ باتیں جو بے وقوف پاگل یعنی شیطان کہتا تھا سچی ہوں گی مگر جب قرآن سنا تو حق واضح ہوگیا کہ وہ بالکل کفر کے خیالات تھے لہٰذا ہم قرآن پر ایمان لے آئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

۶ تا ۷۔ اوپر اللہ تعالیٰ نے کلام جن نقل فرمایا تھا اب کفار مکہ سے خطاب کرتا ہے کہ اے کافرو! بہت سے آدمیوں کے جو اں مرد جنوں کے مردوں سے پناہ مانگتے تھے' ان سے مدد و استعانت چاہتے تھے' ان آدمیوں نے ان جنوں کو اور بھی گھمنڈ وغرور میں ڈال کر زائد گمراہ کر دیا تھا اور ان کافر جنوں نے بھی یہی خیال کیا تھا جیسا کہ اے کفار مکہ! تم کرتے ہو کہ خدا

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا O اور بے شک ہم نے آسمان ٹٹول دیکھا تو اس کو مضبوط

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝٨ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ

نگہبانوں اور آگ کی چنگاریوں سے بھرا ہوا پایا O اور بے شک ہم (اس سے پہلے) آسمان میں کچھ

لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝٩ وَّاَنَّا لَا

موقعوں پر سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے پھر اب جو کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنی تاک میں ایک بھڑکتا ہوا انگارا (تارا) پاتا ہے O اور بے شک

نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

اب ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں سے (ان کے رب کی طرف سے) کسی بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ کوئی

رَشَدًا ۝١٠ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا

بھلائی چاہی ہے O اور بے شک ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے بھی ہیں، ہم بھی مختلف

طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝١١ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

طریقوں عقیدوں پر ہیں O اور بے شک ہمیں یقین ہو گیا کہ ہم زمین میں ہرگز اللہ تعالیٰ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے

مرنے کے بعد کسی کو نہ اٹھائے گا یا یہ کہ کوئی رسول نہ بھیجے گا یعنی اب جنوں میں سے بھی کچھ لوگ جن کو تم معبود و مددگار جانتے تھے مسلمان ہو گئے، انہوں نے توبہ کی اب تم کو بھی چاہیے کہ ایمان لاؤ کفر سے توبہ کرو۔ کفار مکہ جب سفر کو جاتے یا شکار کھیلنے نکلتے تھے یا کسی جنگل میں اترتے تھے اور خوف معلوم ہوتا تھا تو کہتے تھے کہ ہم اس جنگل کے سردار کی پناہ اور امان چاہتے ہیں اس کے پاگل چیلوں سے یعنی چھوٹے جنوں سے لہٰذا وہ جن جو سردار ہوتا تھا بڑا فخر و گھمنڈ کرتا تھا کہ اب میں آدمیوں کا بھی حاکم ہو گیا اور ان پناہ مانگنے والے لوگوں کی یعنی مشرکوں کی حفاظت کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ جن تین طرح کے ہیں، بعض ہوائی کہ وہ نیچے اترتے ہی نہیں، بعض ملے جلے کہ اترتے چڑھتے چلتے پھرتے رہتے ہیں جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں، ایک قسم مثل حیوانات کے ہیں کتوں اور سانپوں اور دیگر جانوروں کی سی شکلیں بناتے ہیں۔

۸ تا ۱۵- اللہ تعالیٰ پھر واقعہ جنوں کی گفتگو کا بیان فرماتا ہے کہ جنوں نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا کہ ہم جو حسب عادت دستور قدیم آسمان تک پہنچے کہ وہاں پہنچ کر خبریں سنیں اور اس کو چھوا تو اس کو مسلح ہتھیار بند سپاہیوں کی فوج سے بھرا ہوا پایا یعنی فرشتے ہزاروں مارنے کو مستعد دیکھے، سخت حفاظت و حراست و حد بندی ہو رہی ہے، بڑے بڑے شہاب چمکدار گرنے والے تارے جو ہم کو جلاتے ہیں اور آسمان کی خبریں نہیں سننے دیتے تیار پائے۔ اس سے پہلے ہم اکثر جایا کرتے تھے، چھپ کر بیٹھتے تھے یعنی ایسا انتظام سرحد کی حراست کا نہ تھا، آسمان پر جا کر چوری سے بیٹھ کر کچھ خبریں سن لیتے تھے یعنی قبل بعثت

وَّلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ

اور نہ بھاگ کر ہم اس کے قبضے سے باہر ہو سکیں گے O اور بے شک جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو

یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا

اس پر ایمان لے آئے اور جو اپنے رب پر ایمان لائے گا تو نہ اس کو کسی نقصان کا خوف ہوگا اور نہ ظلم اور زیادتی کا خوف ہوگا O اور ہم میں سے

الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا

کچھ مسلمان ہیں اور کچھ نافرمان (ظالم) ہیں تو جو اسلام لے آئے انہوں نے بھلائی کا راستہ

رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ

تلاش کر لیا O اور لیکن نافرمان (ظالم) جہنم کا ایندھن بن گئے O اور (اے نبی!) آپ فرمایئے:

حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر اب تو آسمان کے قریب تک کوئی پھٹکنے نہیں پاتا' جو سننے کو جاتا ہے فوراً ایک جلتا ہوا انگارہ اس پر مارا جاتا ہے' چمکتے ہوئے تارے کا گرز فرشتے تاک کر اس پر مارتے ہیں' اس کو ہکالتے ہیں نکالتے ہیں بات سننے تک نہیں دیتے۔ ہم حیرت میں تھے کہ کیا معاملہ ہے' کچھ نہ جانتے تھے کہ اتنی حراست و حفاظت کس لیے ہے' سوچتے تھے کہ گلشن تقدیر میں کیا نیا شگوفہ کھلا ہے؟ نہیں جانتے تھے کہ خدا نے زمین والوں کے لیے کیا ارادہ کیا ہے آیا کوئی برائی کا قصد کیا گیا ہے کہ ہلاک کیے جائیں گے یا پروردگار نے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے کہ کوئی رحمت و برکت نازل کرے گا جو ایسا بندوبست ہے کہ زمین پر آسمان کی خبر نہ آنے پائے۔ اب جب قرآن سنا تو معلوم ہوا کہ اس دین اسلام کی حفاظت منظور تھی یا یہ کہ اب محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا میں تشریف لائے ہیں اور آسمانی خبریں ہم کو ملنا بند ہوگئی ہیں' تو ہم یہ نہیں جانتے کہ آیا ہونا کیا ہے' آیا یہ ہوگا کہ جیسے اگلے پیغمبروں کی تکذیب سے دنیا ہلاک ہوئی یوں ہی خدا کو اب ہلاک منظور ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کافر ایمان نہ لائیں گے اور عذاب نازل ہوگا' یا اللہ نے ہدایت کا ارادہ کیا ہے کہ لوگ مشرف با یمان ہوں گے' خدا کی رحمت اترے گی عذاب نہ آئے گا' ہم خوب تحقیق کر کے مسلمان ہوگئے۔ اب ہم جنوں کی قوم میں بھی دو فرقے ہیں ایک نیک و صالح موحد جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے ایک دوسرے لوگ یعنی کافر۔ اس سے پہلے ہم بھی مختلف طریقوں میں پھنسے تھے' کوئی مذہب حق پر نہ تھا' کوئی یہودی کوئی نصاریٰ کوئی مجوس تھا' اب ہم کو اللہ کا پسندیدہ دین ملا ہے' ہم نے یقین کر لیا کہ اگر ہم ایمان نہ لائے تو ہم خداوند کریم سے بھاگ کر کہیں زمین میں چھپ کر اس کو عاجز نہیں کر سکتے چھپ نہیں سکتے۔ ہم جہاں بھی ہوں اس کے قبضۂ قدرت میں ہی ہیں۔ اس لیے جب ہم نے قرآن سنا کہ حضور نبی کریم پڑھ رہے تھے فوراً مشرف باسلام ہوگئے کہ جو اپنے پروردگار پر ایمان لاتا ہے وہ عمل کے باطل ہونے اور ناقص ہونے سے نہیں ڈرتا۔ اے قوم جن! ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں' مخلصین و موحدین ہیں' رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور قرآن کے ماننے والے ہیں اور کچھ قاسط ہیں یعنی نافرمان کافر۔ اب جو اسلام لائے گا' خالص توحید اختیار کرے گا تو سیدھے راستہ پر بہتر مذہب کی طرف متوجہ ہوا اور جو کافر رہے گا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔

اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِنَفْتِنَهُمْ

مجھ پر یہ بھی وحی ہوئی کہ) اگر وہ جن اور انس سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ضرور ہم انہیں پانی سے سیراب کرتے O تاکہ ہم

فِيهِ وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ

اس ارزانی کے ذریعے ان کو جانچیں اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے گا تو وہ اس کو سخت چڑھتے ہوئے عذاب میں ڈالے گا O اور

أَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّأَنَّهُ لَمَّا قَامَ

(یہ بھی وحی کی گئی ہے کہ) مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی پوجا نہ کرو O اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کے

عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ إِنَّمَا ع ۱۹ ۱ ۱۱

بندے (محمد مصطفیٰ ﷺ) اس کی بندگی کے لیے کھڑے ہوئے تو قریب تھا کہ وہ جن ان پر اکٹھے ہو کر بھیڑ لگا دیں O (اے نبی!) آپ

۱۶ تا ۱۷- یہ بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر آدمی ایک طریقہ پر قائم رہتے تو ہم ان کو خوب سیراب کرتے، ارزانی ہوتی، مال ومنال عیش دیتے (یعنی طریقہ اسلام پر یا طریقہ کفر پر دو قول ہیں) تاکہ ہم مال دے کر ان کا امتحان لیں کہ آیا کفر چھوڑتے ہیں یا نہیں اور اسلام پر ثابت قدم رہتے ہیں یا نہیں، شکر کرتے ہیں یا کفران نعمت کہ جو بات ان کے حق میں مقدر ہو چکی ہو وہ اس عالم میں ظاہر ہو اور سب اپنی لکھی ہوئی سرگذشت یعنی تقدیر پر رجوع کریں، اور جو اپنے پروردگار کے ذکر اور توحید و قرآن سے منہ پھیرتا ہے تو خدا اس کو سخت دردناک عذاب میں جلائے گا۔ روایت میں وارد ہے کہ ولید بن مغیرہ مخزومی کی شان میں یہ آیت اتری "عذاب صعد" یعنی دوزخ میں چکنے پتھر کا پہاڑ ہوگا، اس پر چڑھنے کا حکم ہوگا، بعض تانبے کا کہتے ہیں، دوزخیوں کو اس پر چڑھا کر جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے گا۔

۱۸- بے شک مسجدیں اللہ کی یاد کے لیے بنائی گئی ہیں، اس کے سوا کہیں کسی کی عبادت نہ کرو بالخصوص مساجد میں، بعض مفسر مساجد سے مراد اعضاء سجود لیتے ہیں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں دونوں گھٹنے پیشانی کہ یہ خدا کی بنائی ہوئی ہیں ان سے غیر کو سجدہ نہ کرو۔

۱۹- اور جب خدا کے بندے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی عبادت کے لیے اس کی یاد کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو قریب ہوتا ہے کہ وہ ان پر ہجوم کر کے گھر آئیں اور بھیڑ لگائیں یعنی جب حضرت بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے تو جن آئے اور حضرت کو دیکھ کر اور اپنے مقصود کو پا کر محبت سے تعجب سے قرآن سننے کو رسول اللہ کا جمال پاک دیکھنے کو جمگھٹ کر کے حضرت کے اوپر جھکے پڑتے تھے گویا حضرت پر فرط شوق میں گر پڑیں گے۔

۲۰ تا ۲۱- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! اہل مکہ سے کہہ دیں کہ اے لوگو! میں تمہارے نفع نقصان کا حقیقی مالک نہیں کہ خدا کا عذاب آئے تو بغیر اس کی رضا کے تم کو بچا لوں، تمہاری قسمت میں ایمان نہ ہو تو میں زبردستی تم کو مسلمان کر دوں، یا تم کو مصیبت میں ڈال دوں۔ نفع اور نقصان کا مالک حقیقی تو خدا ہے ہاں وہ جس کو حکم دے اور قدرت دے تو وہ ہی ٹال سکتا ہے، اس کے حکم سے نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ

فرما دیجئے: میں تو اپنے رب کی ہی بندگی کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ میں

ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ

تمہارے کسی بُرے بھلے کا (بے اذنِ الٰہی مستقل طور پر) مالک نہیں O (اے نبی!) آپ فرما دیجئے کہ) اگر بفرضِ محال میں تم سے غلط بیانی کروں تو)

اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَ

بے شک مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہرگز کوئی نہیں بچا سکتا اور میں اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ نہ پاؤں گا O مگر (میرے ذمہ) اللہ تعالیٰ کا حکم

مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

اور اس کا پیغام پہنچانا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو بے شک اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں

فِيْهَآ اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰٓي اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ

وہ ہمیشہ رہے گا O یہاں تک کہ جب وہ (کافر) اس (عذاب) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا

اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ

کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد کم ہے (یعنی مسلمانوں کی یا کافروں کی) O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ میں (اپنی اٹکل

۲۲ تا ۲۳- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو مجھ کو اس کے عذاب سے ہرگز کوئی شئے نہیں بچا سکتی، جب اس نے مجھ کو تبلیغ اسلام و اشاعت دعوت توحید کا حکم دیا ہے تو اب مجھ کو سوائے اس کے کہ اللہ کے احکام پہنچاؤں حق پیغمبری ادا کروں اور کیا جگہ حفاظت کی مل سکتی ہے، کس غار میں کس گوشہ میں چھپ دب کر رہوں کہ خدا نہ دیکھے کوئی جگہ نہیں پس سوائے اشاعت توحید مجھ کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں، یہ کام میں ضرور کروں گا، تمہارا کام اس کو قبول کرنا ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا، توحید نہ مانے گا، رسول کی تبلیغ احکام میں تکذیب کرے گا تو وہ بھی کوئی ٹھکانہ بچنے کا نہ پائے گا، اس کو دوزخ کی آگ ملے گی جہاں کافر ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔

۲۴ تا ۲۸- اے پیارے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو اس وقت تک مہلت دو جبکہ عذاب آ جائے، جب یہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی عذاب الٰہی کو تو اس وقت جانیں گے کہ ضعیف کون ہے، قوی کون، کس کے مددگار کم ہیں کس کے زائد اور وہ زمانہ بھی قریب ہے (کافروں نے جلدی کی تو یہ اترا کہ) اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ ہے وہ قریب ہے یا یہ کہ اس کے لیے خدا نے ایک وقت معین بنایا ہے کچھ مدت بعد اپنے وقت پر آئے گا۔ عالم الغیب حقیقی تو خدا ہی ہے، وہی وقت نزول عذاب جانے، وہ اپنی غیبی باتوں پر کسی کو بھی مطلع

مَا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ

سے) نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی قیامت وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے کچھ وقفہ (میعاد) مقرر فرمائے گا ○ (وہی

الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ

ذاتی طور) ہر غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے غیب خاص پر سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کسی کو (کامل) اطلاع نہیں

ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ

دیتا' تو ان (رسولوں) کے آگے پیچھے (فرشتوں کا) پہرا مقرر کر دیتا ہے (تاکہ شیطان وحی میں کچھ ملاوٹ

یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ

نہ کرنے پائے) ○ تاکہ وہ دیکھ لے کہ بے شک ان رسولوں نے اپنے

اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى

رب کے پیغامات (بے کم و کاست) پہنچا دیئے اور جو کچھ ان کے پاس ہے سب اللہ تعالیٰ

۲ ع ۹ ۱۲ كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ○

نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس کسی کو پسند کرتا ہے اور برگزیدہ بناتا ہے کہ ان کو اپنے کارخانہ قدرت کے بعض اسرار غیب جتنے چاہے بتا دیتا ہے۔ رسول کے آگے پیچھے چوکی پہرا فرشتوں کا مقرر کرتا ہے' وہ دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں کہ شیطان وحی الٰہی میں دخل نہ دے سکے' قوم جن خلل نہ ڈال سکیں تاکہ رسولوں کا کامل یقین قطعی ہو جائے کہ امر رسالت ہمیشہ سے اسی طرح نہایت مضبوطی سے ثابت باقاعدہ چلا آیا ہے' اور سب اگلے رسولوں نے اپنے اپنے وقتوں میں اپنے رب کے پیغام اپنی قوم کو پہنچائے ہیں اور ان کی بھی اسی طرح حفاظت کی گئی ہے' وحی میں کبھی دخل شیطانی نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ یا یہ کہ رسول یہ جان لیں کہ یہ بے شک کلام الٰہی ہے' اس میں دخل و وسوسہ شیطان محال ہے اور فرشتے ہم کو پیغام پروردگار پہنچاتے ہیں اور حفاظت کر رہے ہیں کہ شیطان دخل نہ دے سکے یعنی عالم غیب کے اسرار اپنی آنکھوں سے بخوبی ملاحظہ کرتے ہیں کہ ان کو خوب یقین کامل ہو جائے کہ فرشتوں نے ہم کو بے شک پیغام ربانی پہنچایا۔ یا یہ کہ رسولوں کو عالم غیب کی باتیں اس لیے بتا دیتے ہیں کہ جن وانس ان کی پیش گوئیاں اور غیبی اخبار کو سن کر اور مطابق واقع دیکھ کر ایمان لائیں اور یقین کریں کہ یہ خبریں رسولوں نے وحی سے پہنچائی تھیں وہ سچ نکلیں اور سب احکام و شرائع قبول کریں (اس تقدیر پر "یعلم" بصیغہ مجہول ہوگا) خدا ان سب چیزوں پر احاطہ کیے ہوئے ہے جو فرشتوں کے پاس ہیں اور ہر شے کو اس نے محفوظ فرما لیا ہے۔ "عدد" بمعنی حفظ ہو یا بمعنی مشہور ہو یعنی گنتی سب کے شمار جانتا ہے۔ ف: واضح ہو کہ علم غیب بالذات و بالاستقلال

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٰيَاتُهَا ۲۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ مزمل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں بیس آیات، دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ

اے چادر اوڑھنے والے (محبوب)! ○ رات میں عبادت فرمایا کرو سوائے تھوڑی رات کے ○ آدھی رات یا اس

مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ

سے کچھ کم کرلیا کرو ○ یا اس پر کچھ زیادہ بڑھا دیا کرو اور قرآن مجید خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ○ (اے محبوب!) بے شک ہم آپ پر عنقریب

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

ایک بھاری بات کا بوجھ ڈالیں گے (یعنی قرآن پاک کا) ○ بے شک رات کا اٹھنا (نفس پر) زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور (رات میں) بات خوب سیدھی (زیادہ مناسب)

قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ

نکلتی ہے (کیونکہ اطمینان اور سکون کا وقت ہوتا ہے) ○ بے شک دن میں تو آپ کو بہت کام رہتے ہیں (اور بڑے مشغلے رہتے ہیں) ○ اور اپنے رب کا نام

اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے مگر اس کی تعلیم اور عطا فرمانے سے اصالتاً انبیاء کو اور تبعاً اولیاء کو بھی حاصل ہوتا ہے یعنی انبیاء کرام کی وساطت اور ان کے ذریعے سے اولیاء کرام کو بھی غیب کا علم حاصل ہوتا ہے۔

سورۃ المزمّل

ا تا ۷- اے مزمل یعنی اپنے کپڑوں میں یا چادر میں لپٹنے والے محبوب (مزمل سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اپنے کپڑوں میں نماز کے لیے لپٹے ہوئے تھے اللہ نے اس ہیئت کے ساتھ آپ کو خطاب فرمایا) رات کو نماز میں مشغول رہو خدا کی عبادت میں کھڑے رہو مگر تھوڑی رات کہ اس میں مشغول نہ رہو بلکہ آرام کرو (پھر اس کا بیان کیا کہ) آدھی رات کھڑے ہو کر عبادت کرو یا اس آدھی سے بھی کم کرلو یعنی تہائی رات مشغول عبادت رہو یا آدھی سے کچھ زائد کرو یعنی دو تہائی عبادت کرو (غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب باتوں میں اختیار دیا) آپ رات رات بھر عبادت فرماتے تھے تو اللہ تعالیٰ کو آپ کی مشقت گوارا نہ ہوئی آپ کو کچھ رات آرام فرمانے کی ترغیب دی۔ یہ ہے شان محبوبیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اے محبوب! قرآن کو نہایت آہستگی اور وقار سے کھول کھول کر صاف صاف پڑھو (یعنی ایک یا دو یا تین آیتوں پر وقف کرتے جاؤ یعنی ٹھہرتے جاؤ) ہم آپ پر ایک بڑا بھاری فرمان ڈالنے والے ہیں (یعنی جبرائیل کی معرفت قرآن میں احکام اوامر ونواہی حلال وحرام عذاب وثواب بیان کریں گے) یا ثقیل سے مراد عظمت والا مراد ہو یا یہ کہ مخالفوں کے اوپر بھاری بار گراں ہوگا مسلمانوں کا راحت جان ہوگا یا یہ کہ نماز شب میں اس کا پڑھنا اور شب بیداری کرنا لوگوں پر گراں گزرے گا۔ وقت شب عبادت میں کھڑا رہنا بڑی نفس کشی ہے اور ان کے لیے جو خلصاً للہ نماز پڑھتے ہیں وقت عیش ونشاط کا ہوگا یا یہ کہ قلب کی نرمی وخشوع وخضوع ولطافت کا باعث ہے اور اس کے موافق ومناسب ہے کہ سکون واطمینان کا وقت ہے اور وہی شب بیداری نہایت ثبات و

رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

یاد کیجئے اور سب سے الگ ہو کر اُسی کے ہو رہیے (یعنی ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ ہو جائیے)O وہی پورب اور پچھم کا رب ہے

لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو آپ اسی کو اپنا کارساز بنائیےO اور کافروں کی (تکلیف دہ) باتوں پر صبر کیجئے اور انہیں اچھی طرح

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝١٠ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي

چھوڑ دیجئے (یعنی ان سے انتقام لینے کا ارادہ نہ کیجئے)O اور جھٹلانے والے دولت مندوں کو مجھ پر چھوڑ دیجئے اور انہیں تھوڑی مہلت دیجئے (وہ

النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝١١ إِنَّ لَدَيْنَآ أَنكَالًا وَجَحِيمًا ۝١٢

بہت جلد اپنی سزا کو پہنچنے والے ہیں)O بے شک ہمارے پاس (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ O

وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝١٣ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ

اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور درد ناک عذاب موجود ہے O جس دن زمین و پہاڑ لرز جائیں گے

سکون والی ہے اور حق قرأت قرآن میں یعنی قرآن کے عمدہ طور سے صاف صاف اور اطمینان کے پڑھنے کے لیے نہایت عمدہ وقت ہے۔ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ رات کو کھڑے ہوا کریں عبادت کیا کریں کہ دنیا کے کاروبار اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے دن کو بہت گنجائش ہے یا دن میں آپ کو بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں لہٰذا عبادت کے لیے رات کا وقت بہت مناسب اور اطمینان کا ہے۔

۸ تا ۹- اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے پروردگار کے نام کی یاد کیا کریں یعنی اس کے حکم سے نماز پڑھا کریں یا ذکر توحید کیا کریں اور سب سے تعلق چھوڑ کر صرف اسی کی ذات کی طرف ہمہ تن متوجہ رہا کریں یعنی اپنی نماز دعا و عبادت میں اعلیٰ درجہ کا اخلاص کامل ملحوظ رکھیں۔ وہ پروردگار جو مشرق و مغرب کا مالک ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اسی کو اپنا وکیل و رب بنائے رکھیں اور صرف اسی کے بھروسہ پر عبادت کیا کریں۔ یا یہ کہ جن باتوں کا اس نے وعدہ کیا ہے یعنی فتح و نصرت دولت و ثواب ان میں اسی پر بھروسہ رکھیں وہ اپنا وعدہ یقیناً پورا فرمائے گا۔

۱۰ تا ۱۱- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور جو کچھ ان کے جی میں آتا ہے برا بھلا کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور ان کو بھی اچھی طرح چھوڑے رہیں' جزع و فزع کریں تو ان کو کچھ جواب نہ دیں۔ ابھی مجھ کو اور ان جھٹلانے والے مالداروں کو چھوڑ دیں یعنی ان کو میرے حوالے کر دیں یہ مالداری کے گھمنڈ میں آپ کو اور قرآن کو جھٹلاتے ہیں لہٰذا میں ان کو اچھی طرح سمجھوں گا' ان کے گھمنڈ کا علاج کروں گا۔ یہ چند کافر اسلام کے سخت ترین دشمن تھے بروز بدر انہوں نے لشکر کفار کے کھانے وغیرہ کا انتظام اور اہتمام اپنے ذمہ لیا تھا' ان کو تھوڑے دنوں کی مہلت دیجئے' ان کی سزا کا زمانہ بہت قریب آ چکا ہے چنانچہ ان میں سے اکثر بروز بدر ہلاک ہوئے' ان کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

۱۲ تا ۱۴- ان کے لیے ہمارے پاس طرح طرح کے عذاب تیار ہیں' پاؤں کی بیڑیاں ہیں' زنجیریں' گلے کے طوق' ہاتھ

وَّالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۵

اور پہاڑ (آپس میں ٹکرا کر) بہتی ہوئی ریت کے ٹیلے کی طرح ہو جائیں گے O (اے لوگو!) بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک (عظیم الشان)

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ ط

رسول (محمد مصطفیٰ) بھیجے ہیں جو تم پر گواہی دینے والے (حاضر ناظر) ہیں جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے تھے O

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اس کو سخت گرفت سے پکڑا O

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ

پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن (کے عذاب) سے کیسے بچو گے (جو اپنی ہیبت سے)

شِيْبَا ﴿۱۷﴾ اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ط كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

بچوں کو بوڑھا کر دے گا O اس دن (کے صدمے) سے آسمان پھٹ پڑے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو کر رہے گا O

کی ہتھکڑیاں ہیں کہ ہاتھ پاؤں گردن سب جکڑے جائیں گے بھاری بھاری زنجیریں پہنائی جائیں گی اور دوزخ ہے جہاں یہ رہیں گے اور ناگوار بہت ہی برا حلق میں اٹکنے والا حلق میں پھنس جانے والا کھانا ہے یعنی بدبودار کانٹوں والا پھل زقوم ہے اور طرح طرح کا عذاب ہے جو دل کو نہایت دردرساں ہوگا' یہ باتیں بروز قیامت ہوں گی۔ وہ وہ دن ہے کہ زمین اور پہاڑ ہلا ڈالے جائیں گے' پہاڑ خاک وغبار ریت کا ساٹیلا ہو جائیں گے **مھیل** وہ خاک جس کے اوپر اگر کسی کو چڑھائیں تو وہ پھسل پڑے' اس کے نیچے دھنس جائے یعنی ریگ رواں بہہ کر آنے والا ریت کہ اس پر پاؤں پھسلتا ہے' اس طرح پہاڑ ہو جائیں گے۔

۱۵ تا ۱۹۔ اے آدمیو! ہم نے تمہاری طرف اپنے ایک عظیم الشان رسول (حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجے ہیں' ان کو تمہارا گواہ اور حاضر و ناظر بنایا ہے' قیامت میں تمہارے اعمال کی گواہی دیں گے اور یہ کہ تم کو سب احکام پورے پورے پہنچا دیے تھے جیسے ہم نے پہلے فرعون کے پاس اپنا رسول بھیجا تھا یعنی موسیٰ علیہ السلام۔ فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی' موسیٰ (علیہ السلام) کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو نہایت سخت سزا دی اور بری طرح پکڑا یعنی دریا میں غرق کر دیا۔ پس اے اہل مکہ! اگر تم نے دنیا میں کفر کیا' ایمان نہ لائے تو پھر روز قیامت کیونکر ایمان لاؤ گے اور کفر و شرک سے اس دن کیونکر بچنا ہوگا' عذاب سے کیونکر چھٹکارا ملے گا' وہ دن سزا کا ہے حسرت و افسوس کا ہے بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ آدم (علیہ السلام) سے فرمائے گا کہ اے آدم (علیہ السلام)! اپنی اولاد میں سے دوزخ کی غذا اور حصہ نکال کر دوزخ میں بھیجو' آدم (علیہ السلام) کہیں گے: کس حساب سے نکالوں؟ حکم ہوگا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹) دوزخ کو بھیجو ایک جنت کو بھیجو۔ اس دہشت سے بچے غم کے مارے بوڑھے ہو جائیں گے۔ آسمان اس دن کی ہیبت سے پارہ پارہ ہو جائے گا یا فرشتوں کے زمین پر اترنے کے لیے آسمان چرا

ع ۱ ۱۹ ۱۳

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ ع

بے شک یہ نصیحت ہے' پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف (آنے کا) راستہ بنا لے ○

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ

(اے نبی!) بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ بے شک آپ اور آپ کے ساتھ والی ایک جماعت کبھی دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی)

نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ

آدھی رات کے قریب اور کبھی ایک تہائی (نماز تہجد میں) کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی رات

يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

اور دن کا (صحیح) اندازہ فرماتا ہے (اے مسلمانو!) اسے معلوم ہے کہ تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا (یعنی تم اس پابندی کو نباہ

عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ

نہ سکو گے) تو اس نے (اپنی مہربانی سے) تم پر توجہ فرما کر یہ حکم دیا کہ اب قرآن مجید میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھ لیا کرو'

مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ

وہ جانتا ہے کہ تم سے کچھ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرتے ہوئے

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ

سفر کریں گے (یعنی تجارت وغیرہ) اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

تو جتنا قرآن تم سے آسانی سے پڑھا جائے اتنا قرآن (تہجد میں) پڑھ لیا کرو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو

جائے گا اور خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ یہ سورت قرآن کا بڑا اچھا وعظ و نصیحت ہے' ہم نے اے آدمیو! تمہارے لیے بیان کیا اب اپنے پروردگار کی طرف جو چاہے راستہ لے اور نصیحت مانے' یا یہ کہ جو چاہے توحید اختیار کر کے' اللہ تک پہنچنے کی کوشش کرے اور دربار الٰہی کا مقرب بنے۔

۲۰۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار یہ جانتا ہے کہ آپ راتوں کو قریب دو تہائی حصہ کے عبادت میں کھڑے رہتے ہیں اور کبھی آدھی رات عبادت میں کھڑے ہو کر کاٹتے ہیں اور کبھی تہائی رات' یا یہ کہ کبھی آدھی اور کبھی تہائی کبھی تہائی کے قریب یعنی تہائی سے کچھ کم۔ (''نصف ثلثه'' منصوب بھی ہیں اور مجرور بھی ہیں دونوں قراٗتیں ہیں) اور ایک

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتے رہو اور اپنے لیے جو کچھ نیکی آگے بھیجو گے تو اسے اللہ تعالیٰ کے

مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ

نزدیک بہتر اور بڑے ثواب کی چیز پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ ع ۲ ۱۴

مانگا کرو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	آيَاتُهَا ٥٦ رُكُوْعَاتُهَا ٢
سورۂ مدثر مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چھپن آیات دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ وَ

اے چادر اوڑھنے والے (نبی)! O کھڑے ہوجایئے پھر (لوگوں کو) ڈرایئے O اور اپنے رب کی ہی بڑائی بیان کیجیے O اور اپنے کپڑے پاک رکھیے

گروہ ان میں کا جو آپ کے ساتھ ہے یعنی صحابہ کرام اہل اسلام آپ کے ساتھ شب بیداری کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رات و دن کی گھڑیوں کو خوب جانتا اور اندازہ کرتا ہے' وہ جانتا ہے کہ تم سے رات کی گھڑیوں کی اچھی طرح حفاظت نہ ہو سکے گی یا یہ کہ نماز شب جو آپ پر مقرر رکھی گئی ہے آپ سے بالالتزام ادا نہ ہو سکے گی اس لیے اللہ تعالیٰ نے حکم معاف کر دیا اور تم پر رحمت سے متوجہ ہوا' اب تم جتنا چاہو قرآن میں سے رات کو پڑھ لیا کرو کوئی پابندی نہیں سو آیت یا اس سے زائد یا سو کی بھی قید نہیں جتنا ہو سکے پڑھ لیا کرو وہ جانتا تھا کہ تم میں طاقت نہیں اس لیے کہ تم میں بہت لوگ بیمار ہوں گے' شب بیداری کی حفاظت نہ رکھیں گے بہت ایسے ہوں گے کہ زمینوں میں سفر کرتے پھریں گے۔ تجارت وغیرہ کے لیے جنگلوں کے سفر کریں گے اور اللہ کا فضل تلاش کریں گے یعنی رزق وغیرہ اور ان پر قیام لیل مشکل ہوگا۔ بہت لوگ خدا کی راہ میں لڑائیاں لڑنے والے ہوں گے پس اے مسلمانو! جو تم کو سہل معلوم ہوا تنا قرآن پڑھو' نماز پنج وقتہ باوضو رکوع و سجود اور احتیاط اوقات ادا کرو' مالوں کی زکوٰۃ دو اور خدا کو سچے دل سے خالص نیت سے قرض حسنہ بھی دیا کرو یعنی صدقہ و خیرات دیا کرو' نیکی کے کاموں میں مال لگاؤ' جو اپنے لیے اس زندگی' دنیا میں کار خیر کر جاؤ گے' صدقہ و خیرات دو گے' اعمال صالحہ کرو گے وہ پاؤ گے' وہ خدا کے پاس جمع رہے گا' اس کا ثواب ملے گا' وہ اس مال سے جو تم دنیا میں چھوڑ جاؤ گے اللہ کے پاس بہت بہتر ہوگا اور اس کا فائدہ وہاں تم کو بہت ملے گا' بڑا ثواب پاؤ گے۔ اے مسلمانو! حکم الٰہی بجا لاؤ' خدا سے گناہوں کی معافی مانگو' بے شک اللہ غفور رحیم ہے' جو توبہ پر مرے گا اس کو ضرور بخش دے گا' جو سچے دل سے توبہ کرے گا اس کو بخش دے گا۔

سورۃ المدثر

۱ تا ۷- اے کپڑوں میں لپٹنے والے چادر اوڑھنے والے محبوب! اٹھیے (حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کپڑوں میں

ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾

اور جتوں سے (اور ہر قسم کے میل کچیل سے) دور رہیے O اور زیادہ بدلہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کیجئے (بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے.

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴿۸﴾ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ

احسان کیجئے) O اور اپنے رب (کی خوشی) کے لیے صبر کرتے رہیے O پھر جب کہ (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا O

يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِي وَمَنْ

تو (منکروں کے لیے) وہ دن سخت مشکل کا ہو گا O کافروں پر آسان نہ ہو گا O اسے مجھ پر

خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿۱۲﴾ وَبَنِينَ

چھوڑیئے جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا O اور میں نے اس کو بڑھنے والا مال دیا O اور سامنے حاضر رہنے والے

شُهُودًا ﴿۱۳﴾ وَمَهَّدْتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿۱۵﴾

بیٹے بھی دیئے O اور اس کے لیے ہر قسم کی تیاری کی O پھر وہ حرص کرتا ہے کہ میں اس کو اور زیادہ دوں O

كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿۱۶﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿۱۷﴾

ایسا ہرگز نہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے O قریب ہے کہ میں اس کو (آگ کے) صعود پہاڑ پر چڑھاؤں گا O

لپٹ کر سو گئے تھے اسی ہیئت سے اللہ نے آپ کو یاد کیا خطاب فرمایا کہ) اے محبوب! اٹھیے پس لوگوں کو ڈرایئے' توحید کی طرف بلایئے' اپنے پروردگار کی بڑائی عظمت کا ڈنکا بجایئے' اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے یعنی لوگوں کے دلوں کو بری باتوں سے پاک رکھو غدر خیانت مکر وغیرہ سے غرور و تکبر والوں کی طرح بڑے بڑے لمبے کپڑے نہ پہنو یا یہ کہ کپڑوں کو نماز کے واسطے اور ویسے بھی نجاسات ظاہرہ سے پاک رکھو اور رجز کو چھوڑ دو (یعنی وہ چیز جو گناہ کا باعث ہو اس کے پاس نہ جاؤ) اور کسی پر احسان اس لیے ذکر نہ کرو کہ وہ اس کے بدلہ میں تمہیں بہت کچھ دے یعنی تھوڑا دے کر بہت سا لینے کا قصد نہ کرو' یا یہ کہ تم جو کام خدا کی مرضی کے لیے کر رہے ہو تبلیغ رسالت وغیرہ تو ان کاموں کا احسان نہ جتاؤ' ان کو بہت نہ سمجھو کہ ہم نے خدا کا کام بہت کر لیا ہے۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور ان میں جو مشقت و مشکل پیش آئے اس پر صبر کرو' اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔

۸ تا ۱۰- پس جس دن ناقور یعنی صور میں پھونک ماری جائے گی یعنی نفخہ بعث دوسری مرتبہ والا تو وہ دن کافروں پر نہایت ہی سخت مصیبت والا ہوگا کچھ آسان نہ ہوگا۔

۱۱ تا ۱۷- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھ کو اور اس شخص کو چھوڑ دیں جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا یعنی جب دنیا میں آیا تو اکیلا تھا نہ مال تھا نہ اولاد نہ عزت یعنی ولید بن مغیرہ وغیرہ' اس کو اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے اور حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ

بے شک اس نے (ہمارا کلام سن کر) کچھ سوچا اور (دل میں) کوئی تجویز ٹھہرائی (تو اس پر لعنت ہو) O اور وہ غارت ہو جائے اس نے

كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

کیسی تجویز ٹھہرائی O پھر وہ غارت ہو اس نے کیسی تجویز ٹھہرائی O پھر اس نے (نظر اٹھا کر) دیکھا O پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا O پھر پیٹھ پھیر لی

وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ اِنْ هٰذَآ

اور (ماننے سے) تکبر کیا O پھر کہنے لگا: یہ تو وہی جادو ہے جو اگلوں سے سیکھتے چلے آتے ہیں O ہو نہ ہو

اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

یہ تو آدمی کا ہی کلام ہے O عنقریب میں اس کو جہنم میں دھنسا دوں گا O اور (اے سننے والے!) تو کیا جانے کہ دوزخ کیا ہے O

سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ

نہ باقی رکھے گی نہ جسم پر گوشت پوست چھوڑے گی (بلکہ سب کو جلا کر بھسم کر دے گی) O وہ جلا کر آدمی کی کھال اتار لیتی ہے O (اور) اس پر

سے فرماتا ہے کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس کی باتوں کا غم نہ کریں' اس کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو میں دیکھ لوں گا۔ پھر اس کو میں نے مال دیا' بڑھتی دولت عطا کی ہر طرح سے زائد ہی ہوتا رہا' طرح طرح کے مال و منال عیش و عشرت دنیا کی نعمتیں تھیں' نو ہزار مثقال چاندی خزانہ میں جمع تھی اور فرزند دیے جو ہر وقت باتفاق و شوکت حاضر رہتے تھے' دس بیٹے تھے فرمانبردار دنیا کے لائق' میں نے اس کے لیے نعمت دنیا خوب' تو برتو خوب ترتیب سے پھیلا دی جیسے بچھونا بچھایا جاتا ہے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا اس پر بھی وہ گناہ اور کفر کرتا ہے' پھر اس کی آرزو رکھتا ہے کہ میں اس کی عزت و دولت زائد کروں گا۔ ہرگز اب ایسا نہیں ہونا۔ (لکھتے ہیں کہ اس دن سے اس کا مال کم ہونا شروع ہو گیا ایک پیسہ بڑھنا کیسا) وہ سرکش ہے' ہماری آیتیں ہمارے رسول و کتاب کا دشمن جھٹلانے والا ہے' عنقریب اس کو چڑھائی پر چڑھاؤں گا دوزخ میں پہاڑ ہے چکنا بعض کہتے ہیں کہ تانبے کا ہے اس پر چڑھنا نہایت دشوار ہے' اس پر وہ چڑھایا جائے گا اوپر سے کھینچا جائے گا نیچے سے مار مار پھینکا جائے گا۔

١٨ تا ٣٠۔ اس شخص نے یعنی ولید نے قرآن کے بارے میں خوب فکر کی اور اٹکل لگائی اور خیال پکا کر مقرر کر لیا (کہ معاذ اللہ وہ جادو ہے) پس مر جائے یہ شخص اور پھٹکار ہو اس پر کیسا برا اور جھوٹا اندازہ کیا پھر اس پر مکرر لعنت ہو کہ برا اندازہ کیا' پھر اس نے غور کیا پھر منہ کو سکوڑا' پیشانی پر بل ڈالے' تیوری چڑھائی' اسلام سے منہ پھیرا' غرور و تکبر کیا آخر کار یہ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو قرآن پڑھتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں' خدا کا کلام نہیں یہ تو جادو ہے جو جادوگروں سے روایت کیا جاتا ہے (یعنی مسیلمہ کذاب سے جو یمامہ میں رہتا تھا یا جبر و یسار سے) یہ تو آدمیوں کا جوڑا ہوا کلام ہے یعنی جبر و یسار کا بنایا ہوا۔ عنقریب اس کافر کو سقر میں پہنچاتا ہوں' اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! جانتے بھی ہو کہ سقر کیا چیز ہے؟ بڑی سخت لپٹ والی آگ ہے' رکنا بجھنا نہیں جانتی' لگے لپٹنے کو چھوڑتی ہی نہیں' ہر چیز کو گوشت و ہڈی کو کھا لیتی ہے' جب بار بار زندہ کیے جائیں گے دوبارہ

عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪ وَّمَا جَعَلْنَا

انیس (داروغہ) مقرر ہیں O اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے ہی مقرر کیے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

آزمائش کے لیے رکھی ہے تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور ایمان داروں کے ایمان زیادہ (پختہ) ہو جائیں

الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اور اہل کتاب اور ایمان داروں کو کوئی شک نہ رہے اور اس لیے کہ جن کے دلوں میں (نفاق

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَا

کی) بیماری ہے اور کافر یہ کہیں کہ اس اچنبھے کی بات سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے اسی طرح جسے چاہتا

ذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

ہے اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ

اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا (خودبخود) کوئی نہیں جانتا ہے اور یہ (آیات) تو انسان کے

کھائے گی یونہی عذاب رہے گا' منہ کو کالا کرنے والی جھلنے والی بدنوں کو کوئلہ بنانے والی ہے (سقر چوتھا دروازہ دوزخ کا اس سقر پر انیس فرشتے محافظ دربان ہیں) بعض "ثم نظر" کے یہ معنی کہتے ہیں کہ حضرت کے اصحاب کرام نے ولید کو اسلام کی طرف بلایا اور کہا "ھلم الی الخیر یا ابن المغیرہ" اس نے آنکھ بھویں چڑھائیں' اصحاب پاک کو نظر حقارت سے دیکھا اور نہایت غرور کیا اور قرآن کو جھٹلایا۔

۳۱۔ ہم نے دوزخ کے داروغہ حاکم دوزخیوں کے اوپر مسلط سوائے فرشتوں کے اوروں کو نہیں کیا اور ہم نے ان کی گنتی جو انیس بتائی تو اس میں ان کے لیے جو کافر ہیں بڑا فتنہ اور امتحان ہوا (جب یہ اترا کہ انیس فرشتے دوزخ کے اوپر مسلط ہیں تو کافر ہنسے اور کہا کہ اتنے تھوڑے سے کیا کر لیں گے۔ کلدہ بن اسد جو بڑا پہلوان تھا اس نے کافروں سے کہا کہ سترہ کو میں اکیلا بہت ہوں' دس پیٹھ پر رکھ لوں گا اور سات سینہ پر' کل دورہ گئے ان کو تم سب مل کر پکڑ لینا تم بہت ہو) ہم نے قرآن میں یہ اس لیے بیان کیا تاکہ وہ لوگ جو کتاب آسمانی پہلے سے دیے گئے ہیں یعنی یہود عبداللہ بن سلام وغیرہ یقین کر لیں کہ قرآن بے شک خداوند کریم کا سچا کلام ہے اور وہ جو مسلمان ہیں ان کا ایمان اور بھی زائد ترقی پا جائے اور اہل کتاب کو اور مسلمانوں کو ذرا بھی شک باقی نہ رہے۔ اور نفاق والے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جو کافر ہیں یعنی کفار مکہ یا عناد والے یہود و نصاریٰ وہ کہیں کہ اللہ نے اس مثل کے بیان کرنے سے کیا ارادہ کیا؟ انیس فرشتوں کا ذکر کیا اتنے تھوڑے سے کیا کام دیں گے'

ع ۱ (۳/۱) ۱۵

إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾

لیے سراپا نصیحت ہی ہیں O ہاں ہاں چاند کی قسم! O اور رات کی جب کہ وہ پیٹھ پھیرے O

وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا

اور صبح کی قسم جب کہ وہ روشنی پھیلا دے O بے شک دوزخ انسان کے ڈرانے ہی کو

لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾

ایک بڑی چیز ہے O اس کے لیے جو تم میں سے (نیکیوں میں) آگے بڑھنا چاہے یا (نافرمانی کر کے) پیچھے رہے (اور جہنم میں جا گرے) O

مع ۱۶ عند المتقدمین

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾

ہر جان اپنے کیے ہوئے اعمال کے سبب گروی ہے O مگر سیدھی طرف والے O

ہاں خدا کی قدرت کے بھی کارخانے ہیں' اس طرح جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جس کو اہل جانتا ہے پسند فرماتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ قرآن کی امثال سے بعض کو گمراہ ٹھہرایا بعض کو راہ راست دکھائی اور خدا کے لشکروں کی خبر سوائے اس کے اور کون جانے کہ کتنے فرشتے کل ہیں۔ اور وہ یعنی سقر آدمی کے لیے بڑی نصیحت ہے کہ اس سے ڈریں' عبرت پکڑیں' توبہ کریں' ایمان لائیں' توریت میں بھی لکھا تھا کہ انیس فرشتے ہیں دوزخ کے کارکن اور وہی قرآن میں اترا' اس سے اہل کتاب کو یقین ہوا اور مسلمانوں کا یقین اور زائد ہوا مگر معاند ضدی ہٹ دھرم کافر جو چاہتے بکتے رہے۔

۳۲ تا ۳۷۔ ہاں بے شک قسم ہے چاند کی اور رات کی جبکہ جانے لگے اور صبح کی جبکہ آنے لگے اور جہان میں روشنی پھیلانے لگے کہ وہ یعنی سقر ایک بڑی عبرت ناک چیز ہے' بہت سی چیزوں میں سے یعنی دوزخ کے سات دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے (۱) جہنم' (۲) سقر' (۳) لظیٰ' (۴) حطمہ' (۵) سعیر' (۶) جحیم' (۷) ہاویہ' آدمیوں کے لیے بڑی ڈراونی چیز ہے ان کو چاہیے کہ ڈریں (یا یہ ندا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہو) اور اول سورت میں جو "قم فانذر" ہے اس سے علاقہ رکھتا ہو یعنی تم اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) انذیرا للبشر ہو' اور یہ قرآن نصیحت ہے ہر اس شخص کے لیے جو ان میں سے آگے یا پیچھے ہونا چاہیے یعنی سب کے لیے مسلمانوں اور کافروں کے لیے نصیحت ہے اب خواہ کوئی خیر کی طرف بڑھے' شر سے ہٹے' مسلمان ہو جائے یا شرک کی طرف آئے اور خیر سے بھاگے' کافر ہو جائے اس کو اختیار ہے۔

۳۸ تا ۴۸۔ جتنے کافر ہیں وہ سب کفر کے بدلے جس کو انہوں نے دنیا میں کمایا تھا دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ پھنسے رہیں گے مگر مسلمان جنت والے کہ وہ ایسے نہیں بلکہ وہ باغوں میں خوش ہوں گے' کافروں سے نام لے کر پوچھیں گے کہ اے کافرو! تم کو دوزخ میں کس نے داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے کہ ہم دنیا میں مسلمانوں میں سے نہ تھے۔ ان میں سے نہ تھے جو نماز پڑھتے تھے' فقیروں کو کھانا کھلایا کرتے تھے یعنی اہل زکوٰۃ و صدقہ میں سے نہ تھے' اہل باطل کے ساتھ یعنی کافروں کے ساتھ کفر میں گھسے رہتے تھے' کفر کے خیالات پکاتے تھے' روز حساب روز قیامت کا انکار کرتے تھے کہ وہ کوئی شئے نہیں' یہاں تک

فِیْ جَنّٰتٍ ۛ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَکَکُمْ

باغوں میں ہوں گے، وہ مجرموں سے دریافت کریں گے O کہ تمہیں دوزخ میں کیا

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَکُ

چیز لے گئی O وہ (افسوس سے) کہیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے O اور نہ مسکینوں کو

نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ﴿۴۵﴾

کھانا کھلاتے تھے O اور ہم بے ہودہ باتیں سوچنے والوں کے ساتھ بے ہودہ باتیں سوچا کرتے تھے O

وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾

اور ہم انصاف کے دن کو بھی جھٹلاتے رہے O یہاں تک کہ ہم کو موت آئی O

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ

تو انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ کام نہ دے گی O تو ان کو کیا ہوا

التَّذْکِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾ کَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾

جو نصیحت (قرآن) سے اس طرح منہ پھیر لیتے ہیں O کہ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہیں O

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ یُرِیْدُ کُلُّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ

جو شیر سے بدک کر بھاگ رہے ہیں O بلکہ ان میں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ کھلی کتابیں (بغیر وسیلہ نبی کے

کہ ہم کو موت آ ئی اور کفر ہی پر ہم مرے۔ تو ایسے لوگوں کو یعنی کافروں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہ دے گی یعنی رسول و فرشتے اولیاء کرام ایسوں کی سفارش نہ کریں گے۔

۴۹تا۵۶- ان اہل مکہ کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ کیوں بچی اچھی نصیحت یعنی قرآن سے انکار و روگردانی اختیار کرتے ہیں۔ اس سے یوں بھاگتے ہیں کہ گویا کہ وہ بھاگنے والے وحشی گدھے ہیں ("مستنفرۃ" بصیغہ فاعل و مفعول دونوں ہیں یعنی بھاگنے والے اور بھگائے گئے) شیر کو دیکھ کر بھاگنے والے ("قسورۃ" شیر یا جماعت تیر اندازوں کی یا مردان پہلوان کا گروہ) بلکہ یہ کافر چاہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو الگ صحیفے دیے جائیں پھیلے ہوئے (کافر کہتے تھے کہ ہم جب ایمان لائیں گے کہ ہم سب پر ایک ایک صحیفہ آسمان سے اترے جس میں ہر شخص کا گناہ اور اس کی توبہ و سند بخشش لکھی ہو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا' اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ آخرت کے قائل نہیں ہیں' اس سے ڈرتے نہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک یہ قرآن تو سراپا نصیحت و وعظ الٰہی ہے کوئی زبردستی نہیں جو چاہے اس سے فائدہ لے اور نصیحت مانے' اور وہ

اَنۡ یُّؤۡتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَۃً ﴿۵۲﴾ کَلَّا ؕ بَلۡ لَّا یَخَافُوۡنَ

اس کے ہاتھ میں) دے دی جائیں O ایسا ہرگز نہ ہو گا بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے ہی

الۡاٰخِرَۃَ ﴿۵۳﴾ کَلَّاۤ اِنَّہٗ تَذۡکِرَۃٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَکَرَہٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا

نہیں ہیں O ہاں ہاں بے شک یہ (قرآن) سراپا نصیحت ہے O پھر جو کوئی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے O اور وہ

یَذۡکُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ ہُوَ اَہۡلُ التَّقۡوٰی

نصیحت نہیں مانیں گے مگر جب کہ اللہ ہی چاہے (تو ان کو زبردستی منوا دے)وہی اس کا مستحق ہے کہ

وَ اَہۡلُ الۡمَغۡفِرَۃِ ﴿۵۶﴾ ع ۲ ۲۵ ۶

اس سے ڈرا جائے اور مغفرت فرمانا بھی اسی کی شان ہے O

(۷۵) سُوۡرَۃُ الۡقِیٰمَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۳۱) | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | اٰیَاتُہَا ۴۰ رُکُوۡعَاتُہَا ۲

سورۂ قیامت مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں چالیس آیات دو رکوع ہیں

لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ﴿۲﴾

مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے O اور نفس لوامہ یعنی اس شخص کی قسم ہے جو اپنے اوپر بہت ملامت کرتا ہے (اور پشیمان ہوتا ہے) O

اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ (اس کے مرنے کے بعد) ہم اس کی ہڈیاں ہرگز جمع نہ کریں گے O کیوں نہیں بلکہ ہم اس بات پر قادر ہیں

لوگ بے (بغیر) خدا کے چاہے ہرگز نصیحت نہ مانیں گے اور فائدہ نہ لیں گے یعنی ہدایت و گمراہی خدا کے ہاتھ ہے' جس کو چاہے ہدایت دے' جس کو چاہے گمراہی میں چھوڑ دے۔ وہ مالک ہے وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے لیے تقویٰ کیا جائے' اس سے لوگ ڈریں اور اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ ڈرنے والوں کو اپنے فضل و رحمت سے بخشے اور جہنم سے بچائے۔

سورۃ القیامۃ

ا تا ۴۔ قسم ہے روز قیامت کی کہ وہ آ کر رہے گا اور قسم ہے اس جان کی جو روز قیامت اپنے اوپر ملامت و نفرین کرے گی کہ وہ ضرور قیامت میں اپنے کو ملامت کرے گی (اچھے لوگ جن سے اعمال صالحہ میں تساہل و غفلت اور کمی ہوئی ہوگی وہ حسرت کریں گے کہ کاش! ہم نے دنیا میں اور بہت سے نیک کام کر لیے ہوتے تو اور ثواب زیادہ پاتے۔ فاسق فاجر نفرین کریں گے کہ کاش! ہم گناہ نہ کرتے' یہ روز سیاہ مصیبت نہ دیکھتے۔ یہ اس وقت ہوگا جبکہ سب اپنے کاموں کا ثواب عذاب دیکھیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ نفس لوامہ سے مراد وہ نفس ہے جو دنیا میں اپنی برائیوں پر نادم ہوتا ہے' اپنے کو نفرین و

عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۴﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ

کہ اس کے جوڑوں کو ٹھیک کر دیں (اور اس میں جان ڈال دیں) ○ بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ اس (اللہ) کے سامنے دل کھول کر بدی کرے ○ (گناہوں کے

اَمَامَہٗ ﴿۵﴾ یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَۃِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ﴿۷﴾

نشے میں مست ہو کر مذاق سے) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا ○ تو (آپ فرمایئے:) جب آنکھیں (نورانی تجلّی سے) چُندھیا جائیں گی ○

وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ﴿۹﴾ یَقُوۡلُ

اور چاند کو گہن لگ جائے گا (اس کی روشنی جاتی رہے گی) ○ اور سورج و چاند اکٹھے کیے جائیں گے (اور بے نور ہو جائیں گے) ○ اس دن

الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ کَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰی

آدمی (گھبرا کر) کہے گا کہ کدھر بھاگ کے جاؤں (جو اس مصیبت سے نجات پاؤں) ○ ایسا ہر گز نہ ہوگا اس کو کوئی پناہ کی جگہ نہ مل سکے گا ○ اس روز

رَبِّکَ یَوۡمَئِذِۣ الۡمُسۡتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ یُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍۭ

آپ کے رب ہی کی طرف (حساب کتاب کے لیے) ٹھہرنے کی جگہ ہوگی ○ اس دن آدمی کو اس کے سب اگلے پچھلے کام (نیکیاں

ملامت کرتا ہے، گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ کافر روح مراد ہے) کیا آدمی یہ خیال پکاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ ہم اس کے مرنے کے بعد اس کی ہڈیوں کے خاک ہو کر ریزہ ریزہ ہونے کے پھر دوبارہ اس کو زندہ نہ کریں گے اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے یعنی انکار حشر کرتا ہے، تو یہ خیال اس کا غلط ہے ہاں ہاں ہم بے شک اس بات پر قادر ہیں کہ اس کو زندہ کریں، وہ ہڈیوں کے اکٹھا ہونے سے تعجب کرتا ہے ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو دنیا میں ہڈیاں جمع کر کے دکھا دیں، اس کی انگلیاں اور پوروں کو جوڑ دیں، اس کا ایسا ہاتھ کر دیں جیسا اونٹ وغیرہ جانوروں کا ہوتا ہے سپاٹ سیدھا انگلیوں، ہتھیلی، پوروں کا امتیاز نہ رہے، اس میں اتنی طاقت نہ رہے کہ کوئی چیز پکڑ سکے۔ اس سے مراد عدی بن ربیعہ وغیرہ ہے کہ اس نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ خدا ہڈیوں کو کیونکر اکٹھا کرے گا جبکہ وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔

۵ تا ۱۳۔ بلکہ آدمی کا یہ ارادہ ہے کہ آگے فسق و فجور ہی میں مبتلا رہے اور بدکاریاں نہ چھوڑے، یا یہ کہ توبہ میں دیر لگائے اور ٹالے اور گناہ برابر کیے جائے۔ وہ کافر یعنی عدی بن ربیعہ یہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا (اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ) پس جس وقت آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی، حیرت و تعجب میں پڑ جائیں گی اور چاند کو گہن لگ جائے گا، اس کی روشنی جاتی رہے گی اور آفتاب و ماہتاب دونوں اکٹھے کیے جائیں گے (ایسی شکل جیسے دو بیل سیاہ ساتھ ساتھ بندھے ہوں اور دونوں کو ساتھ کر کے ان کی روشنی لے لی جائے۔ اور پتھر کے ٹکڑوں کی طرح ہو جائیں) تو اس دن یہ کہے گا جبکہ دوزخ سامنے دیکھے گا کہ ہائے اب کہاں بھاگ کر بچ جاؤں، اب کون سی جگہ ہے جہاں چھپ جاؤں، ہرگز نہیں ہرگز نہیں اب کوئی پہاڑ وغیرہ نہیں کہ وہاں چھپ سکے (لغت حمیر میں ''وَزَر'' پہاڑ کو کہتے ہیں، عرب کا قاعدہ تھا کہ پہاڑوں میں چھپا کرتے تھے بعض ''وَزَر'' بمعنی آڑ کہتے ہیں جیسے درخت، پردہ، ٹیلہ، قلعہ، گھاٹی یعنی کوئی جگہ نہیں کہ جہاں چھپنے کا موقع ملے) اس دن تو

بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾

اور برائیاں) جتا (بتا) دیئے جائیں گے O بلکہ انسان خود ہی اپنے اوپر (نیک و بد اعمال پر) پوری نگاہ رکھتا ہے (اور بخوبی واقف ہے) O

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

اگر وہ اپنے سارے حیلے بہانے لا کر ڈال دے (تب بھی وہ کچھ چھپا نہ سکے گا) O (اے نبی!) آپ جلدی یاد کرنے کی غرض سے (جبریل کے

بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ

پڑھنے کے ساتھ ساتھ) اپنی زبان کو نہ ہلایا کریں (نہ پڑھا کریں) O کیونکہ اس کا (سینے میں) محفوظ کرنا اور اس کا پڑھوانا ہمارے ذمے ہے O

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

تو جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس کے بعد آپ اسے پڑھیے O پھر بے شک اس (کی باریکیوں) کا ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے O خبردار بلکہ (اے کافرو!)

پروردگار کی طرف جانا پڑے گا' اسی کی طرف سب مخلوقات کا لوٹنا ہے۔ اس دن کافر آدمی یعنی عدی بن ربیعہ وغیرہ کافروں کو ان سب کاموں کی خبر دی جائے گی جو کیا ہوگا اور جو چھوڑا ہوگا یعنی جو اچھائی کی ہوگی یا چھوڑی ہوگی سب بتائی جائیں گی' یونہی جو برائی کی ہوگی یا چھوڑی ہوگی یعنی اچھائی کے کرنے کا ثواب ہے اور ترک کا مواخذہ اور برائی کے چھوڑنے کا ثواب اور کرنے کا مواخذہ یا یہ کہ ''ما قدم'' سے مراد فرمانبرداری اور ''ما تاخر'' سے گناہ مراد ہے۔

۱۴ تا ۱۵- بلکہ آدمی خود اپنے اوپر آپ ہی گواہ ہے اگرچہ وہ بروز قیامت جھوٹے جھوٹے بہانے حیلے اور عذر چلائے مگر ہرگز نہ چلیں گے یعنی پہلے انکار کرے گا کہ میں نے بری باتیں نہ کیں' شرک کے کلمے نہ کہے بعد کو مجبور ہوگا' یا یہ کہ آدمی اپنی خوبیاں دیکھتا ہے اور اپنے عیوب کی طرف نظر نہیں کرتا' دوسروں کے عیب تلاش کرتا ہے۔

۱۶ تا ۱۹- اے حبیب! اپنی زبان کو قرآن پڑھتے وقت جلد جلد حرکت نہ دیا کریں تا کہ آپ جلد جلد اس کو پڑھ کر اس کو یاد کر لیں۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں اس لیے کہ قرآن کا جمع کرنا اور آپ کے دل میں اس کو اکٹھا کر کے حفظ کرا دینا ہمارے ذمہ پر ہے اور اس کا پڑھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ پر ہے یعنی جبرائیل کے پڑھے ہوئے کا' پھر دوبارہ آپ سے پڑھوا دینا بھی ہم پر ہے یعنی قرآن کا جمع کر دینا اور اس کے حلال و حرام کا واضح کرنا اور اس کو اکٹھا کرنا خدا کے ذمہ ہے۔ پس اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب ہم اس کو پڑھا کریں یعنی جبرائیل جب آپ کو قرآن الٰہی سنایا کریں تو اس وقت آپ ساتھ ساتھ نہ پڑھا کریں بلکہ جب وہ پڑھ چکیں تو پھر ان کے پڑھنے کے بعد اس کو دہرایا کریں یعنی آپ بھی پڑھا کریں۔ یا یہ کہ جب قرآن کو ہم پورا کر دیں اور اس کے حلال و حرام کا مجموعہ کر دیں تو اس کا اتباع کریں' پھر اس قرآن کے بیان حلال و حرام و امر و نہی کی ذمہ داری ہم پر ہے (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ کو قرآن یاد نہ رہے اس لیے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قرآن ختم کر چکنے سے پہلے ہی جلدی جلدی سے پڑھنا دہرانا شروع کر دیتے تھے) اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ قرآن کے یاد کرا دینے کی ذمہ داری ہماری ہے آپ کو جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

تم جلد ہونے والی (دنیا) ہی سے محبت کرتے ہو○ اور دیر میں آنے والی (آخرت) کو چھوڑ بیٹھتے ہو○ کچھ چہرے اس دن تروتازہ

نَاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾

ہوں گے○ (اور شوق سے) اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے○ اور کچھ چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے○

تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾

وہ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کوئی کمر توڑنے والی (مصیبت کی) کارروائی کی جائے گی○ خبردار ہو جاؤ جب جان گلے تک پہنچے گی○

وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ

اور کہنے والے کہیں گے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا (جو اس کو بچالے)○ اور وہ (مرنے والا) سمجھ لے گا کہ بے شک یہ جدائی کی گھڑی آ گئی○ اور پنڈلی

ع ۱ ۳۰ ۱۷ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾

سے پنڈلی لپٹ جائے گی○ اس دن آپ کے رب ہی کی طرف روانگی ہے○

۲۰ تا ۲۵- اے آدمیو! تم کو عاجلہ کی یعنی دنیا کی محبت ہے، دنیا کے لیے سب کام کرتے ہو آخرت کا کچھ بھی خیال نہیں، اس کے لیے کوئی کام نہیں کرتے، وہاں کے ثواب ونعمت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس دن یعنی بروز قیامت بہت سے منہ روشن چمکتے ہوئے تروتازہ ہوں گے یعنی سچے مسلمان کہ اپنے پروردگار کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوں گے، کوئی حجاب نہ ہوگا اور بہت سے منہ یعنی کافروں اور منافقوں کے کالے سکڑے ہوئے ہوں گے جن پر پھٹکار برستی ہوگی، اپنے پروردگار کی طرف ایک نظر بھی نہ دیکھ سکیں گے، ان کو یہ خیال ہوگا کہ اب ان کے اوپر آفت آتی ہے اور عذاب کی سخت مصیبت پڑتی ہے اس سبب سے ان کے چہرے سکڑتے ہوئے، مرجھائے ہوئے، پھٹکارے ہوئے ہوں گے۔

۲۶ تا ۳۰- بے شک جبکہ جان سینہ کی ہڈیوں تک پہنچتی ہے اور اس وقت مرنے والے کے آس پاس بیٹھنے والے عزیز وقریب وغیرہ حسرت وافسوس ویاس سے کہتے ہیں کہ اب کوئی طبیب حکیم نہیں جو اس وقت اس کو شفا دے (یا "راق" بمعنی چڑھنے والے ہوں) یعنی فرشتے جب اس کی روح نکال چکتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں کہ اس کی روح کو خدا کے پاس کون لے کر جائے گا اور اس وقت مرنے والے کو پورا یقین ہوتا ہے کہ اب دنیا سے ہمیشہ کے لیے فراق اور جدائی ہے کہ پھر آنا نہ ہوگا۔ اور سختی پر سختی مصیبت پر مصیبت آتی ہے، ایک سختی دوسری سختی سے لپٹ جاتی ہے یعنی دنیا کی اور آخرت کی دونوں مصیبتیں بہم ہوتی ہیں یا یہ کہ اس کی پنڈلیاں ملا کر کفن میں لپیٹی جاتی ہیں، جس دن یہ سب سامان ہوتے ہیں اس دن پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر بروز قیامت سب مخلوق دربار پروردگار میں حاضر کی جائے گی۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾

تو (کافر نے) نہ (قرآن کو) سچ مانا اور نہ نماز پڑھی O لیکن اس نے (اس کو) جھٹلایا اور منہ پھیر لیا O

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ

پھر اپنے گھر کی طرف اکڑتا ہوا چل دیا O (اے انسان!) تجھ پر افسوس پر افسوس ہے O پھر تجھ پر

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

افسوس پر افسوس ہے O کیا انسان اس گھمنڈ میں ہے کہ اس کو یوں ہی (آزاد اور) بے کار نکما چھوڑ دیا جائے گا (اور اس سے باز پرس نہ ہوگی) O

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً

کیا وہ ٹپکائی ہوئی منی کی ایک بوند نہ تھا O پھر وہ خون کی پھٹکی ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس (انسان) کو

فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ

بنایا تو اس کو درست کر دیا O پھر اس کے دو جوڑے مرد اور

وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ

عورت بنائے O کیا (جس خدا نے یہ کچھ کیا) وہ مردے

۳۱ تا ۴۰۔ کافر نے نہ توحید الٰہی اور نہ دین اسلام کی تصدیق کی اور نہ اعمال صالحہ کیے نہ نماز پڑھی یعنی اسلام نہ لایا بلکہ الٹی تکذیب کی' توحید کو جھٹلایا اور ایمان و اسلام سے منہ پھیرا' پھر اپنے گھر والوں کی طرف اینٹھتا' اکڑتا' غرور میں بھرا ہوا چل دیا (روایت ہے کہ ابوجہل نے جب غرور و تکبر سے قیامت کا انکار کیا اور اکڑتا گھر کو گیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مواجہہ (سامنا) ہوگیا' آپ نے اس کو پکڑ کر عذاب سے ڈرایا اور چند مرتبہ اس کے کاندھے پکڑ کر ہلائے اور فرمایا کہ اے ابوجہل! ہوشیار ہو جا اچھا دیکھ لینا' اچھا دیکھ لینا یعنی ''اولی لک فاولی'' یہی الفاظ قرآن شریف میں نازل ہوئے کہ ٹھہر جا اے کافر! اچھا دیکھا جائے گا' ذرا ور سمجھ اور عذاب کا انتظار کر۔ یہ کافر آدمی یعنی ابوجہل اتنا سمجھانے پر بھی نہیں مانتا' کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ بے کار بغیر پرسش یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا' بلا امر و نہی اور بے پند و نصائح کیے شتر بے مہار کی طرح اس سے کچھ سوال نہ ہوگا؟ ہرگز ایسا نہ ہوگا' کیا کسی زمانہ میں یہ نطفہ منی کا نہ تھا جو باپ کی پیٹھ سے ماں کے رحم میں ڈالا جاتا ہے' پھر یہ خون کا لوتھڑا ہوا' پھر اللہ نے اس کو جان دار بنا دیا' اس کی صورت پیدائش کو درست و برابر کیا' دو ہاتھ دو پاؤں دو آنکھیں دو کان۔ اور سب اعضاء ٹھیک ٹھیک بنائے' پھر یہ جوان ہوا' خدا نے اس کو دو طرح کی اولاد دی لڑکا بھی لڑکی بھی (ابوجہل کے لڑکے عکرمہ ہیں اور لڑکی جویریہ) کیا وہ پروردگار جس نے ایسے ایسے کرشمے قدرت کے دکھائے اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مردوں کو زندہ کر دے اور قیامت قائم کر دے ہاں ہاں بے شک ہمارا پروردگار اس بات پر قادر ہے۔

يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝۴۰ ع

نہ جلا (زندہ کر) سکے گا (یقیناً جلائے (زندہ کرے) گا) O

۷۶ سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۳۱ رُكُوْعَاتُهَا ۲
سورۂ دھر مدنی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں اکتیس آیات' دو رکوع ہیں

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

بے شک انسان پر ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ اس کا کہیں کچھ ذکر بھی نہ تھا

شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝۱ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

(نہ کوئی نام و نشان تھا) O بے شک ہم نے انسان کو مختلف اجزاء سے بنی ہوئی منی سے پیدا

اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝۲ اِنَّا هَدَيْنٰهُ

فرمایا تاکہ ہم اس کو آزمائیں تو ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنا دیا O بے شک ہم نے

السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝۳ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

انسان کو (رسولوں کے ذریعہ) راہ دکھائی تو وہ یا شکر گزار (ماننے والا) بن گیا یا ناشکری کرنے والا بن گیا O بے شک ہم نے ناشکرے

سورۃ الدھر

۱- کیا آدمی پر کوئی زمانہ ایسا بھی آیا اور دھر میں کوئی وقت ایسا بھی گزرا کہ کوئی شے نہ تھا جس کا ذکر کیا جاتا یعنی ہاں ایسا وقت آیا۔ روایت میں ہے کہ چالیس برس تک آدم (علیہ السلام) اپتلا بنا کر پڑا رہا' کوئی نہ جانتا تھا کہ یہ کون ہیں اور کیا شئے ہیں' ان کا کیا نام ہے اور خدا کو ان کے ساتھ کیا منظور ہے پس خدا ہی جانتا تھا اور کوئی نہ جانتا تھا۔

۲ تا ۳- بے شک ہم نے آدمیوں کو یعنی اولاد آدم کو نطفہ سے پیدا کیا (یعنی آدم اور حوا کے نطفہ سے جو امشاج تھا یعنی رنگ برنگ تھا' مرد کی منی سفید گاڑھی اور عورت کی پتلی زرد ہوتی ہے' دونوں سے مل کر آدمی بنے) ہم آدمیوں کو جانچتے ہیں' کبھی مصیبت میں ڈالتے ہیں کبھی راحت و آرام دیتے ہیں' کبھی خیر کبھی شر (یعنی دنیا میں ان کو اس امتحان کے لیے پیدا کیا کہ کون نیکی کرتا ہے کون برائی) پس ہم نے اس کو سننے والا دیکھنے والا بنایا' اس کو عقل دی بات کو سن سکتا ہے دیکھ سکتا ہے (بعض کہتے ہیں کہ عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی "فجعلناه سميعا بصيرا لنبتليه" اور بعض کہتے ہیں کہ "نبتليه" "خلقنا" سے متعلق ہے یعنی "خلقناه' لنبتليه") ہم نے آدمی کو راستہ ایمان و کفر' خیر و شر کا دکھا دیا اب خواہ وہ ایمان لائے خواہ کفر کرے "شاكرًا كفورًا" یا ضمیر منصوب "هديناه" سے حال ہیں یا سبیل سے مجازاً یعنی اچھوں کا اور بروں کا دونوں کا راستہ دکھا دیا۔)

۴- بے شک ہم نے کافروں کے یعنی ابوجہل وغیرہ کے لیے زنجیریں اور طوق دوزخ میں تیار کیے ہیں اور دوزخ کا

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِيْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ

کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے O بے شک نیک لوگ ایسے جام

يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤ عَيْنًا

پئیں گے جس میں کافور کے چشمے کی ملاوٹ ہو گی O کافور ایک خاص

يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ⑥ يُوْفُوْنَ

چشمہ ہے جس سے اللہ کے (خاص مقرب) بندے پئیں گے اور اسے اپنے محلوں میں جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے O (نیک وہ ہیں تو)

بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦ وَ

اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے O اور

يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ

اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا۔ کھلاتے

اَسِيْرًا ⑧ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ

ہیں O (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تم کو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کھانا دیتے ہیں

عذاب جلانے والا تیار کیا ہے۔

۵ تا ۱۰- بے شک ابرار یعنی وہ اچھے لوگ جو اپنے ایمان میں مخلص تھے اور اللہ کے تابعدار بندے وہ جنت میں شراب ناب کے پیالے پلائے جائیں گے وہ شراب جس میں خنکی اور خوشبو کے لیے کافور بہشتی ملایا جائے گا یعنی چشمہ رحمت کا پانی۔ جس سے اللہ کے اچھے نیک بندے یعنی اولیاء کرام شراب پئیں گے' اس شراب کو اچھی طرح اس چشمہ رحمت کے پانی سے آمیزش دیں گے ("یفجرونھا" یعنی "یمزجونھا" پانی کو شراب میں ملانا یا یہ کہ اس چشمہ کو یعنی عین کافور کو جس طرح ان کا جی چاہے گا نہایت نرمی و آسانی سے گھروں میں باغوں میں لے جائیں گے) وہ اچھے بندے نذر کو یعنی جو خدا کے لیے منت مانتے تھے پورا کرتے تھے یا نذر سے مراد مطلق عہد ہو یعنی عہد کو نہ توڑتے تھے قسم کو باطل نہ کرتے تھے یا یہ کہ جو اللہ کا عہد تھا یعنی فرائض وغیرہ با احتیاط تمام اس کا لحاظ رکھتے تھے۔ وہ لوگ دنیا میں عذاب روز قیامت سے ڈرتے تھے وہ روز قیامت جن کے شر یعنی عذاب و دہشت و زور و شور سے ڈرتے تھے جس کی دہشت پھیلی ہوئی عام ہوگی۔ اور وہ مسلمان مسکینوں کو اور بے باپ کے یتیم بچوں کو اور مسلمان قیدیوں کو (یعنی جو مسلمان کافروں کے ہاتھوں میں قید ہیں یا قید خانہ میں مقید ہیں) کھانا کھلاتے ہیں اس وقت جبکہ ان کو خود اس کھانے کی نہایت سخت ضرورت ہوتی ہے۔ خود بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں' کھانا تھوڑا ہوتا ہے مگر اس پر بھی اپنی پرواہ نہیں کرتے مسکینوں کو کھلا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم کو صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں کہ وہ ہم

جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا

ہم تم سے اس کا کوئی بدلہ اور شکر گزاری نہیں چاہتے O بے شک ہم اپنے رب سے ایک نہایت ترش

عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اور سخت ہولناک دن (کے شر) سے ڈرتے ہیں O تو ان کو اللہ تعالیٰ نے اس دن کے شر سے بچا لیا

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

اور ان کو تازگی اور فرحت اور خوشی عنایت فرمائی O اور ان کے صبر کے بدلے ان کو جنت

جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا

اور ریشمی پوشاکیں عطا فرمائیں O اور وہ وہاں تختوں پر تکیہ لگائے (بڑے شان و شوکت سے) بیٹھے ہوں گے نہ وہاں دھوپ دیکھیں گے نہ سخت سردی O

يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ

اور جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے پھلوں کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے جائیں گے O اور ان

ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

پر چاندی کے برتن اور شیشے کے آبخوروں کا دور چل رہا ہو گا O وہ شیشے خالص چاندی

بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا

کے ہوں گے اور بنانے والوں (اور ساقیوں) نے ان کو ایک خاص اندازہ پر رکھا ہو گا O اور ان کو وہاں

سے راضی رہے، ثواب و کرامت دے، ہم تم سے اس کھانا کھلانے کا بدلہ نہیں چاہتے کہ تم اس کی مکافات کرو ہم کو کچھ دو اور نہ تم سے شکر کی امید رکھتے ہیں کہ تم ہماری تعریف و ثناء مشہور کرو، ہم خالص اللہ کے لیے دیتے ہیں۔ ہم اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، ہمیں اس دن سے خوف ہے جو بڑا ہولناک پریشانی و سختی و مصیبت کا دن ہے یا یہ کہ اس دن چہرے مصیبت سے کالے ہو جائیں گے، ان کے رنگ اڑ جائیں گے، منہ سکڑ جائیں گے۔ یہ باتیں انہوں نے دیتے وقت نہ کہیں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے بطریق گفتگو حالی اور ان کے اخلاص و صدق کو ظاہر فرما دیا اور ان کی تعریف بیان فرمائی۔

۱۱ تا ۱۸- لہٰذا اللہ نے ان اچھے بندوں کو ان کے اعمال صالحہ کے سبب سے اس دن یعنی روز قیامت کی مصیبت و سختی و دہشت سے محفوظ کر لیا اور وہ غم ان سے دور کیا، ان کو عیش و آرام راحت عطا کی، ان کے چہروں پر نور اور تازگی سرخی و رونق بخشی اور ان کے دلوں میں خوشی کی امنگیں اتاریں۔ دنیا میں جو فقیری اور مصیبتوں پر صبر کرتے تھے اس کے عوض میں ان کو جنت اور ریشم کے کپڑے دیئے، وہ لوگ جنت کے عیش اور محلوں میں چھپر کھٹوں، مسہریوں، شہ نشینوں پر مسندوں گدوں پر تکیے

قرأ حفص بغیر الالف فی الوصل فیهما وقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ۱۲

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا

ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل (ادرک کے چشمے) کی ملاوٹ ہو گی O اور (زنجبیل) جنت میں ایک چشمہ ہے

كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾

جسے سلسبیل بھی کہتے ہیں O اور ان کے اردگرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خادم) گھومتے رہیں گے O

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ

(اے دیکھنے والے!) جب تو ان کو دیکھے گا تو ان کو خیال کرے گا کہ وہ (صفائی اور خوبصورتی میں)

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ

بکھرے ہوئے موتی ہیں O اور جب تو وہاں نظر اٹھا کر دیکھے گا تو عیش و آرام

لگائے ہوئے عیش کریں گے (اریکہ وہ تخت یا چھپر کھٹ جو خیمہ وغیرہ میں ہو پس فقط تخت کو اریکہ نہ کہیں گے) نہ وہاں دھوپ کی تپش اور نہ جاڑے اور سخت سردی کی تکلیف' عمدہ موسم سرد اور راحت افزا رہے گا' جنت کے درختوں کی ٹہنیاں سایہ دار ان پر جھکی ہوں' ان درختوں کے میوے پھل پھول ان کے واسطے بخوبی مسخر کر دیے گئے ہوں گے' جو چاہیں لیں توڑیں کھائیں' ان کے بزم عیش و انجمن سرور میں چاندی کے طرح طرح برتنوں میں اور پیالوں میں یعنی ان کو کوزوں میں جو سیدھے سپاٹ ہوں پکڑنے کی جگہ نہ بنی ہو ہر طرح کی شراب کے دور گھمائے جائیں گے۔ وہ ساغر شیشہ کے ہوں گے اور وہ شیشہ چاندی کا بنا ہوا یعنی صفائی چاندی کی اور شفافیت شیشہ کی سی ہوگی۔ غلمان وہ ساغر ان کے سامنے لیے پھریں گے ان پیالوں کو ایک ایک اندازہ معین سے پیمانہ مقدار سے بھرا ہوگا' نہ اتنا کہ بچ رہے نہ اتنا کہ اور ضرورت ہو۔ وہ لوگ وہاں اس شراب ناب کے ساغر بھی پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی ملاوٹ ہوگی' وہ سونٹھ جنت کا ایک چشمہ رحمت ہے جس کا نام سلسبیل ہے (بعض کہتے ہیں سلسبیل کا یہ مطلب ہے "سل اللہ الیہ سبیلا" یعنی اللہ بندوں سے کہتا ہے کہ اے بندو! اس کی طرف راستہ ڈھونڈ' خدا سے دعا کرو کہ وہ چشمہ جنت تم کو ملے۔ اللھم ارزقنا۔ آمین)

۱۹ تا ۲۲- ان لوگوں کی خدمت میں جنت میں خوبصورت لڑکے غلمان پھرتے ہوں گے جو وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے (مخلد ہمیشہ رہنے والا یا خلد یعنی جھانجھن (پازیب) وغیرہ زیور پہنے ہوئے) اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ ان کو دیکھیں تو خوبصورتی کے سبب یہ سمجھیں کہ صفائی اور چمک میں مثل موتی ہیں جو پراگندہ ہو رہے ہیں (یا یہ کہ ان پر اتنے موتی نچھاور ہوئے ہیں اور وہ اتنے موتیوں میں لدے ہوئے ہیں کہ خود سراپا موتی معلوم ہوتے ہیں اور موتی کی طرح سارا بدن جھلکتا ہے۔) اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر اہل جنت کا حال دیکھو کہ جنت میں ان کو کیا ملا تو بڑی نعمت ہمیشہ رہنے والی اور بڑی بادشاہت نظر آئے کہ ایک ایک جنتی گویا ایک ایک بڑا بادشاہ ہے' کوئی بغیر اجازت اس کے دربار میں اور بغیر سلام کیے جا نہ سکے گا یعنی فرشتے بھی بغیر اجازت لیے بے مجرا ادا کیے باریاب نہ ہو سکیں گے۔ ان کے اوپر سبز باریک ریشم کے کپڑے ہوں گے اور استبرق یعنی موٹے ریشم کے ("علیھم" میں دو قرائتیں مشہور ہیں' ایک بہ سکون اور ایک بنصب یا

نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ
کے سامان اور بڑی بادشاہی دیکھے گا O اور ان کے بدن پر سبز کریب' باریک ریشمی اور دبیز ریشمی

خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ
قناویز کے کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب

رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ
ان کو شراب طہور پلائے گا O (اور ان سے کہا جائے گا:) یہ تمہارا (نیک اعمال کا) بدلہ ہے اور تمہاری کوششیں

سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ ج
مقبول ہوئیں O (اے نبی!) بے شک ہم نے آپ پر یہ قرآن ٹھہر ٹھہر کر بتدریج اتارا O

ع ۱ ۲۲ ۱۹

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ ج
تو آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کیجئے (یا اس کے حکم کا انتظار کیجئے) اور ان میں سے کسی گناہ گار یا ناشکرے کی بات نہ مانیئے O

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ صلے ج وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ
اور اپنے رب کا نام صبح اور شام یاد کرتے رہیئے (پنجگانہ نماز پڑھتے رہیئے) O اور کچھ رات میں اس کے لیے

بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ وہ خود ایسے عمدہ مکلف کپڑے ہوں گے' بعض کہتے ہیں کہ ان کے اوپر ان کپڑوں کے خیمے سائبان وغیرہ ہوں گے) چاندی کے کنگن مکلف زیور پہنائے گئے ہوں گے اور ان کو ان کے پروردگار نے شراب طہور پلائی ہوگی وہ شراب جو ہر عیب و خلل ونشہ سے پاک وصاف ہوگی۔ یا یہ کہ وہ پاک کرنے والی ہوگی ان کو ہر غم وفکر' عیب' حسد' حرص' عداوت سے پاک کردے گی۔ اے بندو! یہ باتیں جو عمدہ عمدہ مذکور ہوئیں طعام شراب لباس کے اوصاف تو یہ تم کو اس کا بدلہ ملے گا جو تم اچھے کام کرتے تھے' تمہاری کوشش قبول ہوگی اور ثواب اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے اور زائد بھی دے گا۔

۲۳ تا ۲۶۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے یہ قرآن پاک آپ پر بذریعہ جبرائیل اتارا تھوڑا تھوڑا متفرق آیت آیت دو دو آیتیں ایک ایک سورۃ' پس آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کیے جائیے یعنی تبلیغ احکام میں کوشش کرتے رہیے جو تقدیر میں لکھا ہے اس پر صبر کرتے رہیے اور ان کافروں میں سے بھی نہ کسی گناہ گار نافرمان کا کہا مانو نہ ناشکرے کافر کا ("آثم" فاجر کذاب) ولید بن مغیرہ کفور ناشکرا کافر عتبہ بن ربیعہ کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مال کے لالچ دیتے تھے کہ حضرت اشاعت اسلام نہ کریں۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے پروردگار کے نام کو برابر یاد کیے جائیے' اس کی یاد میں صبح وشام مشغول رہیے۔ ("بکرہ" سے مراد نماز فجر "عشیا" سے نماز ظہر وعصر) اور رات میں بھی اس کے لیے سجدہ کرتے

لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

(تہجد کی) نماز پڑھتے رہیے اور بڑی رات تک اس کی تسبیح (اور پاکی) بیان کرتے رہیے O بے شک یہ (کافر) تو دنیا ہی سے محبت

وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

کرتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بھاری (سخت) دن (قیامت) کو چھوڑ بیٹھے ہیں (بھول بیٹھے ہیں) O ہم نے ہی ان کو پیدا فرمایا اور

شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

ان کے جوڑ و بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان جیسے ان کے بدلے اور لا سکتے ہیں O

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

بے شک یہ (قرآن) تو سراپا نصیحت ہے تو جو کوئی چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کرے O

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ قف

اور تم وہی پاؤ گے جو اللہ تعالیٰ چاہے گا (کیونکہ سارے کام اس کی مشیت کے ماتحت ہوتے ہیں) بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے O

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع ۲ ع ۹ ۲۰

وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں (یعنی اسلام میں) لے لیتا ہے اور اس نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے O

رہیے یعنی مغرب وعشاء کی نماز پڑھتے رہیے اور رات کو بہت دیر تک لمبی تسبیح اس کی پڑھتے رہیے (یعنی نماز تہجد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی امت پر ضروری نہیں نفل ہے)

۲۷ تا ۲۸۔ یہ لوگ یعنی کفار مکہ عاجلہ یعنی دنیا کو دوست رکھتے ہیں' جو کام کرتے ہیں دنیا کے لیے اور ایک بڑا بھاری مشکل مصیبت کا اور سخت عذاب کا جو دن پیچھے آ رہا ہے اس کو چھوڑے ہوئے ہیں غافل ہیں یعنی قیامت' اس کے لیے کوئی کام نہیں کرتے۔ یہ لوگ اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے ہیں' ہم نے ان کو پیدا کیا' ان کی پیدائش کو مضبوط کیا' ان کو پہلوان بنایا' جب ہم چاہیں اہل مکہ کو دم بھر میں فنا کر دیں اور ان جیسے اور لوگ پیدا کر ڈالیں یعنی ان جیسی قوت میں اور ان سے اچھے اطاعت وتابعداری میں پیدا کر سکتے ہیں۔

۲۹ تا ۳۱۔ یہ سورہ قرآنی نصیحت ہے' اللہ کا وعظ ہے اس کے لیے جو نصیحت پکڑے اور توحید اختیار کر کے اپنے رب کی طرف سیدھا راستہ اختیار کرے' اس کے احکام کی طرف جھکے اور عمل کرے۔ اے لوگو! تم درحقیقت کچھ نہیں چاہتے مگر وہ کہ خدا چاہے خیر و شر' کفر و ایمان تمام باتیں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اللہ ہر بات کا عالم ہے' حکمت والا ہے' اس کی ہر بات میں حکمت ہے۔ اس نے نوشتہ تقدیر میں حکم لکھ دیا ہے کہ تم وہی چاہو گے جو خدا چاہے گا' اب آگے اس کی رحمت ہے' جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے' ایمان سے مشرف و مکرم کرے جس کو اس نعمت کا اہل سمجھے اس کو دے اور جو ظالم کافر

(۷۷) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۳۳) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتھا ۵۰ رکوعاتھا ۲

سورۂ مرسلت مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں پچاس آیات، دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ

قسم ہے ان ہواؤں یا آیات یا ملائکہ کی جو لگاتار بھیجے جاتے ہیں O پھر زور سے جھونکا دینے والی جماعتوں کی قسم O پھر ابھار کر اٹھانے

نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ

والی جماعتوں کی قسم (یعنی کارکنانِ قضاء وقدر کی) O پھر (حق وناحق کو) خوب جدا کرنے والی جماعتوں کی قسم O پھر ان جماعتوں کی قسم جو حجت

نُذْرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾

تمام کرنے اور ڈرانے کے لیے ذکر اور نصیحت کا دل میں القاء کرتی ہیں O بے شک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے (یعنی قیامت) O

مشرک ہیں ان کے واسطے تو اس نے عذاب دردرساں تیار کر لیا ہے جو عنقریب آخرت میں ان کو ملے گا جو ان کے دل تک کی خبر لے گا۔

سورۂ مرسلت

۱ تا ۷۔ قسم ہے ان فرشتوں کی جو بھیجے گئے ہیں پے در پے (مرسلات میں چند اقوال ہیں، ایک یہ کہ فرشتے مراد ہیں جو اس کے احکام لے کر روانہ ہوتے ہیں عرفا یعنی کثیرًا ماخوذ عرف فرس سے یعنی گھوڑے کی گردن کے بال جو درجہ بدرجہ ہوتے ہیں اور بہت ہوتے ہیں، ایک یہ کہ وہ فرشتے مراد ہیں جو عرف یعنی احسان لے کر بھیجے جاتے ہیں یعنی رحمت کے فرشتے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور بھی اقوال ہیں) پھر قسم ان ہواؤں کی جو دنیا میں نہایت سختی سے چل کر غبار اڑاتی ہیں اور دھواں دھار کر دیتی ہیں (عاصفات سے مراد شدید عصف سے ماخوذ ہے زور کی ہوا) جس سے گھروں کا کوڑا کرکٹ خس وخاشاک اڑے یعنی آندھی، اور قسم ہے ان ہواؤں کی جو مینہ بارش کو شہروں شہروں پھیلاتی ہیں۔ (بعض کہتے ہیں کہ مینہ کی قسم ہے بعض کہتے ہیں کہ بادل کی جو بارش اٹھائے لیے پھرتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ ان فرشتوں کی جو روز قیامت نامۂ اعمال پراگندہ کر کے ہاتھوں میں دیں گے) پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو حق وباطل میں تفریق کرتے ہیں (بعض کہتے ہیں آیات قرآنی مراد ہیں جو حق وباطل، حلال وحرام میں فرق کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ عاصفات، ناشرات، فارقات سے مراد ہوائیں ہیں) پھر ان فرشتوں کی قسم ہے جو اللہ کا ذکر لے کر آتے ہیں یعنی پیغمبروں پر وحی اتارتے ہیں عذر کی وحی یا نذر کی وحی (عذر یعنی پناہ دینے کی وحی کہ جس میں مذکور ہوتا ہے کہ خدا نے بندوں کو اگر وہ فرمانبردار ہیں اپنے عذاب سے پناہ دی ہے کیونکہ وہ ظالم نہیں، نذر یعنی ڈرانے والی وحی کہ بروں کو عذاب سے ڈراتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عذر حلال نذر حرام یا عذر امر نذر نہی، عذر وعدہ نذر وعید) ان سب چیزوں کی قسم ہے کہ اے بندو! تم سے جس چیز کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی ثواب وعذاب اخروی وہ تو ضرور ہی ہونے والا ہے، ہو کر رہے گا۔

۸ تا ۱۱۔ پس وہ وعدہ عذاب کب ہوگا؟ اس وقت ہوگا جبکہ تارے بے نور اندھے کر دیے جائیں گے، آسمان چیر

وَإِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا

پھر جب کہ تاروں کی روشنی مٹادی جائے گی O اور جب کہ آسمان پھٹ جائیں گے O اور جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیئے جائیں گے O اور جب

الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾

رسل (کی گواہی) کا وقت آ جائے گا O کس دن کے لیے (ان کاموں میں) دیر کی گئی ہے O فیصلہ کے دن کے لیے O

وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۵﴾

اور (اے سننے والے!) تو کیا جانتا ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیا ہے O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O

أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿۱۷﴾

کیا ہم نے پہلوں کو (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) غارت نہیں کر دیا O پھر ان کے پچھلوں کو (جو نافرمانی کریں گے) ان کے پیچھے پہنچائیں گے O

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں O اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۹﴾ أَلَمْ نَخْلُقكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِينٍ ﴿۲۰﴾

کے لیے خرابی (و ہلاکت) ہے O کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی سے پیدا نہیں فرمایا O

پھاڑ ڈالے جائیں گے اور پہاڑ اپنی جگہوں سے اکھیڑ ڈالے جائیں گے اور جب کہ سب رسول (علیہم السلام) جمع کیے جائیں گے۔

۱۲ تا ۱۳- پھر یہ سب بڑے بڑے امر کس دن کے لیے رکھ چھوڑے گئے ہیں اور کب تک واقع ہوں گے (خود ہی جواب ارشاد فرمایا کہ) ہاں یہ امور یوم الفصل تک موخر ہیں جس دن سب مخلوقات میں فیصلے ہوں گے۔

۱۴ تا ۱۵- اے سننے والے! تو کیا جانے کہ یوم الفصل کیا چیز ہے؟ بڑا مصیبت والا دن ہے اس دن ان کے لیے جو کتاب و رسول کو جھٹلاتے تھے' مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کے منکر تھے سخت مصیبت ہوگی (ویل بمعنی شدید یا جہنم میں ایک پیپ خون کا نالہ یا کنواں ہے جس میں دوزخیوں کے زخموں کا خون اور پیپ جمع کیا جائے گا اور دوزخیوں کو کھلایا جائے گا۔

۱۶ تا ۱۹- کیا ہم نے اگلے کافروں کو ہلاک نہیں کیا یعنی بعض کو عذاب سے بعض کو موت سے یعنی سب کو ہلاک کر دیا' پھر ہم یوں ہی پچھلوں کو ان کے پیچھے ہلاک کر دیں گے اور مار کر یا عذاب دے کر سب کو اول و آخر کو ملا دیں گے۔ ہم یونہی مشرکوں کافروں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یونہی ان کفار قریش کا حال ہوگا' ان سب ایمان و قیامت کی تکذیب کرنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے۔

۲۰ تا ۲۴- اے آدمیو اے جھٹلانے والو! کیا تم کو اپنی پیدائش کا حال معلوم نہیں کیا' ہم نے تم کو ایک بے قدر ذلیل پانی سے یعنی قطرہ منی سے نہیں پیدا کیا' پھر اس قطرہ کو ایک وقت معین تک عمدہ جگہ میں ٹھہرایا جو خوب محفوظ ہے یعنی عورت کا بچہ

فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ق

پھر اس کو ایک محفوظ جگہ (رحم) میں ایک معلوم اندازے تک رکھا ○ پھر ہم نے اندازہ فرمایا

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ

تو ہم کیا ہی اچھے اندازہ کرنے والے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے ○ کیا ہم نے

نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا

زمین کو زندوں اور مردوں کو جمع کرنے والی نہیں بنایا ○ اور ہم نے اس میں

فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

اونچے اونچے (پہاڑوں کے) لنگر ڈالے اور ہم نے تم کو میٹھا پانی پلایا ○

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے ○ (ان کو حکم ہو گا کہ) جس (جہنم) کو تم جھٹلاتے تھے

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ ج اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ

اس کی طرف چلو ○ (دھوئیں کے) اس سائے کی طرف چلو کہ جس کی

شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ

تین شاخیں ہیں ○ نہ ٹھنڈا سایہ دیتا ہے اور نہ آگ کی لپٹ سے بچاتا ہے ○ بے شک جہنم اونچے

دان یعنی نو ماہ یا کم و بیش تک۔ پھر ہم نے پیدا کیا (''قدرنا'' بمعنی ''خلقنا'' یا بمعنی ''ملکنا'' یعنی ہم مالک ہیں، قادر ہیں یا بمعنی اندازہ کیا یا صورت گری کی۔ پس ہم کیا ہی اچھے پیدا کرنے والے اور صورت بنانے والے ہیں۔ ان پر جو ایمان اور دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی تکذیب کرتے ہیں بروز قیامت نہایت افسوس ہے اور سخت عذاب ہے۔

۲۵ تا ۲۸- پھر اپنا احسان جتاتا ہے کہ کیا ہم نے زمین کو ملجا و ماوا نہیں بنایا کہ سب مردوں اور زندوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ ہے زندہ اس کی پیٹھ پر چلتے ہیں مردہ اس کے پیٹ میں رہتے ہیں (کفات مجمع یا برتن) اور ہم نے زمین میں پہاڑوں کو بطور میخوں کے نہ گاڑا جو نہایت مرتفع اور بلند ہیں۔ اور اے لوگو! تم کو میٹھا پانی خوشگوار اور سرد نہ پلایا۔ ان کے لیے جو ایمان اور دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے ہیں بروز قیامت سخت افسوس و شدت کا عذاب ہے۔

۲۹ تا ۴۰- جب قیامت قائم ہوگی تو ان مکذبین سے کہا جائے گا کہ لو جس چیز کو تم جھٹلاتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ وہ کبھی نہ ہوگی یعنی قیامت اور عذاب دوزخ آج اس کی طرف چلو یعنی ان سے زبانیہ دوزخ کے نگہبان کہیں گے جبکہ

بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اونچے محلوں کی طرح چنگاریاں اڑاتی ہو گی O (ایسا معلوم ہو گا کہ) گویا وہ زرد اونٹ ہیں (جو ہوا میں اڑ رہے ہیں) O اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O یہی وہ دن ہے جس میں (خوف کی وجہ سے) وہ بات نہ کر سکیں گے O اور نہ انہیں عذر کرنے

فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ

کی اجازت دی جائے گی O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O (ان سے کہا جائے گا:) یہی ہے

الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

فیصلہ کا دن جس میں تم کو اور (تم سے) پہلوں کو ہم نے اکٹھا کر لیا O اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو تو

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ع ۱ / ۲۱

مجھ پر چلا لو O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O بے شک پرہیز گار ٹھنڈے

فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا

سایوں اور چشموں میں اور دل پسند میووں میں رہیں گے O (ان سے کہا جائے گا:) لو مزے

حساب و کتاب سے فراغت ہوگئی ہوگی' لو آج اس دھوئیں کے سایہ کی طرف چلو جس کے تین ٹکڑے ہیں (دھواں جب کثرت سے اٹھتا ہے تو متفرق ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے کچھ سیدھی طرف کچھ الٹی طرف کچھ اوپر کو چلا جاتا ہے) وہ سایہ نہ آرام دینے والا ہے دوزخ کی گرمی سے نہ اس کی لپٹ سے کچھ نجات بخشنے والا ہے۔ وہ دھواں دوزخ کی ان لپٹوں سے اٹھا ہے جو چنگاریاں برساتی اور شرارے اڑاتی ہیں' وہ چنگاریاں اور تڑ کے اتنے اتنے بڑے ہیں جیسے قصر دو منزلہ مکان بڑے بڑے عالیشان ہوتے ہیں (قصر بمعنی مکان لیتے ہیں) گویا وہ چنگاریاں اڑتے ہوئے اونٹ ہیں پھیلے پھیلے۔ اس دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہے' یہ وہ دن ہوگا کہ وہ منہ سے بات نہ کر سکیں گے۔ قیامت کے متفرق مواضع ہیں' کہیں باتیں کریں گے اقرار' انکار' ندامت' کہیں چپ رہیں گے' ان کو اتنی اجازت نہ ملے گی کہ کوئی کلمہ کہہ سکیں اور عذر ظاہر کر سکیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا کہ اے جھٹلانے والو! یہ فیصلے کا دن ہے' ساری مخلوق کا آج فیصلہ ہے' ہم نے تم کو اور تمام اولین اور آخرین کو جمع کر دیا ہے لو آج تم سب مل کر اگر میرے عذاب کو ٹال سکتے ہو تو ٹالو اور کوئی مکر چالاکی فریب چلا سکتے ہو تو چلاؤ اور میرے ساتھ جو برائی تمہاری قدرت میں ہو کرو۔ اس دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔

۴۱ تا ۴۵۔ بے شک اچھے لوگ جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں وہ جنت کے درختوں کے سایہ میں ہوں گے' ان کے اردگرد شیریں پاک صاف پانی کے چشمے رواں ہوں گے اور طرح طرح کے میوے' جو دل میں آرزو خواہش ہوگی وہی

وَّاشْرَبُوْا هَنِیْٓــًٔـــا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

سے خوشگوار کھاؤ' پیو یہ تمہارے (نیک) اعمال کا بدلہ ہے O بے شک ہم نیکوں کو ایسا

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَ

ہی بدلہ دیتے ہیں O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O (اے کافرو!) تم کچھ دن اور

تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾

کھالو اور دنیا برت لو بے شک تم مجرم ہو (اپنے جرم کی سزا ضرور پاؤ گے) O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ع ۲ ۲۲

پھر اس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے (یعنی قرآن کی کھلی ہوئی دلیلیں سن کر ایمان نہیں لاتے) O

موجود ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا یعنی اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کھاؤ پیو عیش کرو مبارک ہو گوارا ہو اب نہ بیماری ہے نہ موت۔ اس کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں اچھے کام کیا کرتے تھے اور ہم ان کو جو اقوال و افعال میں بھلائی کا خیال رکھتے ہیں ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا جو ایمان نہ لاتے تھے دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے تھے۔

۴۶ تا ۴۷- اے کافرو! رسول اور قرآن کے جھٹلانے والو! دنیا میں کچھ دنوں رہ سہہ لو' کچھ عیش پالو تم کافرو مشرک ہو آخر میں دوزخ میں جاؤ گے۔ اس دن تم کو اے جھٹلانے والو! سخت عذاب ہوگا۔

۴۸ تا ۴۹- اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے آگے جھک جاؤ' توحید اختیار کرو' عبادت کرو تو یہ کہا نہیں مانتے' توحید قبول نہیں کرتے' خضوع و خشوع پسند نہیں کرتے (بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت قبیلہ بنی ثقیف کے بارے میں اتری کہ وہ کہتے تھے ہماری پیٹھیں تو رکوع سجدہ کے لیے ہرگز نہ جھکیں گی یعنی ہم اینٹھے اکڑے رہیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ جب قیامت میں کافر کہیں گے کہ "ما کنا مشرکین" ہم شرک نہ کرتے تھے تو ان سے کہا جائے گا: اچھا اگر تم سچے ہو تو اب خدا کو سجدہ کرو' اس وقت ان کی پیٹھیں لوہے کی طرح سخت ہو جائیں گی' سجدہ رکوع نہ کر سکیں گے) اس دن ان جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔

۵۰- جب یہ کافر اتنی بڑی نصیحت کو یعنی قرآن کو نہیں مانتے تو اب یہ اس کے بعد کون سی نصیحت اور کس بات پر ایمان لائیں گے یعنی یہ اب ایمان نہ لائیں گے' ان کے دل کفر پر اڑے ہوئے ہیں' ایسے ضدی' ہٹ دھرم ایمان سے محروم رہتے ہیں' اپنا ہی نقصان کرتے ہیں خدا اور رسول کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

سورة النبا مكية | بسم الله الرحمن الرحيم | آياتها ۴۰ ركوعاتها ۲

سورۃ النبا مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چالیس آیات دو رکوع ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ الَّذِیْ هُمْ

یہ (کافر) آپس میں کس چیز کے متعلق پوچھ گچھ کر رہے ہیں O بڑی عظیم الشان خبر کے متعلق (قیامت وغیرہ) O جس میں وہ

فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵ اَلَمْ

اختلاف کرتے ہیں O ہاں ہاں ان کو معلوم ہو جائے گا O پھر ہم (کہتے ہیں:) ہاں ہاں عنقریب ان کو (نتیجہ) معلوم ہو جائے گا O کیا ہم

نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸

نے زمین کو بچھونا نہ بنایا O اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہ بنایا) O اور ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے نہ بنایا O

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ

اور تمہاری نیند کو آرام نہ بنایا O اور رات کو اوڑھنا نہ بنایا O اور دن کو روزگار

سورۃ النبا

۱ تا ۳- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر قریش کس امر میں گفتگو کرتے ہیں اور آپس میں مل کر کیا پوچھتے ہیں ہاں یہ ایک بڑی عظمت والی خبر کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں یعنی قرآن اور رسول و قیامت کے بارے میں جو عظیم و کریم بزرگ ہے ایسا قرآن جس کے بارے میں یہ مختلف ہیں کہ بعض رسول و قرآن کے جھٹلانے والے ہیں اور بعض تصدیق کرنے والے ہیں۔ یعنی جب جبرائیل قرآن لاتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سناتے ہیں تو کافر آپس میں رائے لگاتے ہیں' کوئی تصدیق کرتا ہے' کوئی جھٹلاتا ہے یا نبا عظیم سے مراد قیامت ہے کہ اس کی تصدیق کرتے تھے جیسے یہودی وعیسائی اور کچھ جھٹلاتے تھے جیسے مشرکین عرب۔

۴ تا ۵- ان جھٹلانے والوں کا رد کیا اور ان کو جھڑ کا ڈانٹا کہ یہ نہیں چاہیے۔ یہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب ان کو تکذیب کا بدلہ بوقت موت ملے گا اور ان کے ساتھ سخت برتاؤ کیا جائے گا' پھر بے شک یہ عنقریب دوبارہ جانیں گے جوان کے ساتھ قبروں میں کیا جائے گا' یہ وعید ان کے لیے ہے جو رسول و قرآن و قیامت کو جھٹلاتے ہیں۔

۶ تا ۱۶- پھر اپنا احسان یاد دلاتا ہے کہ کیا ہم نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا اور خواب گاہ نہیں بنایا اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں بنایا کہ تم کو تھامے رہے اور زور سے نہ ہلے تا کہ تم زندہ رہو ہاں بنایا۔ اور تم کو جوڑا جوڑا پیدا کیا مرد وعورت۔ اور تمہاری نیند کو خواب کو تمہارے بدن کے لیے استراحت و آرام بنایا یا "سبات'' بمعنی بہتری اور اچھائی و خوبصورتی ہو اور ہم نے رات کو تمہارا لباس بنایا' مسکن ملبس یعنی مثل پوشاک کے' وہ تم کو ڈھانپتی ہے اور تم اس میں آرام سے رہتے سہتے ہو اور دن کو تمہارا معاش' اس میں اپنی زندگی معیشت کا کام کرتے ہو۔ ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان جو بہت موٹے ہیں پیدا کیے' ان میں ہم نے روشن چراغ رکھا یعنی آفتاب بنی آدم کی روشنی کے لیے۔ اور ہم نے بادلوں سے بذریعہ ہوا کے بہت زور کا

مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

نہ بنایا O اور تمہارے اوپر ہم نے ساتھ مضبوط چنائیاں نہ چنیں (یعنی سات آسمان نہ بنائے) O اور (ان میں) ایک نہایت

وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ

چمکتا ہوا چراغ (سورج نہ) رکھا O اور بادلوں سے زور کا پانی نہ اتارا O تاکہ ہم اس کے

بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ

ذریعے غلہ اور سبزہ اور گھنے باغات نکالیں O بے شک فیصلہ کا دن ایک ٹھہرا ہوا وقت ہے

مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ

(وہ ضرور آ کر رہے گا) O جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ کے گروہ (اپنی قبروں سے اٹھ کر میدان محشر میں) چلے جاؤ گے O اور آسمان

فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ

کھولا جائے گا تو اس کے بہت سے دروازے ہو جائیں گے (ان میں سے فرشتے نازل ہوں گے) O اور پہاڑ (ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں) اڑائے

سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

جائیں گے تو وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے دور سے چمکتا ہوا ریتا O بے شک جہنم (کافروں کی) تاک میں ہے O وہ سرکشوں کا ٹھکانہ ہے O

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا

وہ اس میں برس ہا برس رہیں گے O وہ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے اور نہ کچھ ٹھنڈا پانی پینے

مینہ اتارا جو پے در پے برستا ہے‘ اس سے ہم نے زمین سے دانا گھاس سب طرح کی سبزیاں اور باغات جو آپس میں لپٹے ہیں یعنی گنجان سرسبز پیدا کیے الفاف کے معنی گنجان ہیں یا انواع انواع کے باغات مراد ہیں۔

۱۷ تا ۳۰۔ بے شک یوم الفصل یعنی روز قیامت جس دن ہر بات کا فیصلہ ہو گا وہ میقات ہے‘ سب اوّلین و آخرین کے جمع ہونے کی جگہ ہے‘ اس دن صور پھونکا جائے گا‘ اس سے سب مردے زندہ ہوں گے۔ اے آدمیو! اس دن تم سب فوج فوج جماعت جماعت آؤ گے‘ آسمان کے دروازے کھول دیے جائیں گے وہ راستے ہو جائیں گے‘ روئے زمین سے پہاڑ ہٹا دیے جائیں گے وہ مثل ریت کے ہو جائے گی۔ اس دن جہنم طاغیوں یعنی کافروں کے لیے مرصاد اور قید خانہ ہے‘ وہ وہاں صدہا برس رہیں گے‘ کئی احقاب عذاب پائیں گے یکے بعد دیگرے احقاب گزریں گے اور وہ نہ نکلیں گے نہ مریں گے۔ ایک حقبہ اسی برس کا‘ ہر برس تین سو ساٹھ دن کا‘ ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر کا‘ بعض کہتے ہیں کہ حقبہ کا عدد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا‘ مطلب یہ ہے کہ ان کافروں سے عذاب منقطع نہ ہو گا وہ وہاں نہ ٹھنڈا پانی پائیں گے نہ شراب (برد بمعنی خواب

شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ

ملے گا O سوائے کھولتے ہوئے پانی اور دوزخیوں کے جلے ہوئے خون اور پیپ کے O جیسے کرتوت ہیں ویسا ہی بدلہ ملے گا O بے شک

كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾

انہیں حساب کا خوف نہ تھا O اور انہوں نے ہماری آیتیں بہت جھٹلائیں O

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ

اور ہم نے ہر چیز (دفتر میں) لکھ کر شمار کر رکھی ہے O (قیامت میں ان سے کہا جائے گا:) اب (اپنے کرتوتوں کا) مزہ چکھو تو ہم سوائے

اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ ع ۱

عذاب کے تمہیں اور کچھ نہ بڑھائیں گے O بے شک (ڈرنے والوں) پرہیز گاروں کے لیے کامیابی کی جگہ ہے O وہ باغ ہیں اور انگور O

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا

اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی O اور (شراب طہور کا) چھلکتا ہوا جام O جس میں وہ نہ کوئی بیہودہ بات

لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

سنیں گے اور نہ کسی کا جھٹلانا O یہ بدلہ ہے آپ کے رب کی طرف سے (نیک اعمال کا) نہایت کافی بخشش O

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ

جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب کا رب ہے بڑی رحمت والا ان کو

بعض نے لیا ہے) یعنی وہ وہاں نہ سوسکیں گے اور نہ ان کو کوئی پینے کی چیز ملے گی سوائے گرم کھولتے پانی اور پیپ کے یا زمہریر کے سوائے کچھ نہ ملے گا یا آب بدبودار' یہ ان کے کاموں کا بدلہ پورا پورا ان کے اعمال کے موافق ان کو ملے گا۔ وہ دنیا میں حساب و کتاب آخرت کے قائل نہ تھے' عذاب آخرت سے ڈرتے نہ تھے' ایمان لاتے نہ تھے' ہماری آیتوں کی یعنی کتابوں اور رسولوں کی تکذیب کرتے تھے۔ ہم نے بنی آدم کے سب اعمال کو شمار کر لیا اور لکھ لیا ہے یعنی لوح محفوظ میں ہر بات لکھ لی ہے پس اس دن ہم کافروں سے کہیں گے کہ لو عذاب دوزخ چکھو' ہم تم کو سوائے عذاب کے اور کچھ نہ دیں گے اب قسم قسم کے ہمیشہ ہمیشہ عذاب چکھا کرو گے۔

۳۱ تا ۳۷۔ پھر مسلمانوں کی بزرگی بیان کی۔ تحقیق ان کے لیے جو شرک وفواحش سے بچتے ہیں دوزخ سے نجات ہے اور اللہ تعالیٰ سے قرب اور نزدیکی اور باغات ہیں جن کے گرد احاطے بنے ہیں چھواروں وغیرہ کے اور انگور کے باغات ہیں اور جوان لڑکیاں ہیں کنواری جن کے سینے ابھر کر گول ہو گئے ہیں اور عمر میں اور قد میں اپنے خاوندوں کے برابر سب تیس برس

مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا

اس کے سامنے بات کرنے کی جرأت اور اختیار نہ ہوگا O جس دن جبرائیل اور سب فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے (اس کے دربار میں)

يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

کوئی نہ بول سکے گا مگر جس کو رحمان نے اجازت دی ہوگی اور اس نے حق بات کہی ہوگی (یعنی کلمۂ توحید) O

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهِ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

وہ سچا دن ہے پھر اب جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے (یعنی مسلمان ہو جائے) O

إِنَّآ أَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۚ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

بے شک ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرایا جس دن آدمی وہ سب اعمال دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں

يَدٰهُ وَيَقُولُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع ۲

نے آگے کیے ہیں اور کافر کہے گا کہ ہائے! میں کسی طرح خاک ہو جاتا (تا کہ آج کے عذاب سے چھوٹ جاتا) O

کی۔ اور ان کو وہاں خالص شراب کے گلاس پے در پے ملیں گے وہ وہاں کوئی لغو اور جھوٹ بات نہ سنیں گے نہ کہیں گے۔ یعنی جیسے یہاں کی شراب کے نشہ میں آدمی بہک جاتا ہے اس شراب میں نشہ نہ ہوگا بلکہ یادِ خدا اور زائد ہوگی یہ ان کے اچھے کاموں کا بدلہ ملے گا آپ کے پروردگار کے پاس ان کو عطیہ ملے گا ہر شخص کو حساب سے یعنی ایک حسنہ کے بدلے دس ثواب یا یہ کہ ان کی نیکیوں میں کمی نہ کی جائے گی وہ اللہ جو سب آسمانوں اور زمینوں کا اور جو عجائب و غرائب ان کے درمیان میں ہیں ان سب کا خالق و مالک ہے وہ رحمت والا ہے وہ خدا جس کے آگے فرشتے بھی کسی کی سفارش بغیر اس کے حکم کے نہ کر سکیں گے۔

۳۸ تا ۳۹۔ وہ دن ایسا ہوگا کہ اس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے اور اس کی ہیبت و جلال سے سب دم بخود ہوں گے اور کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔ فرشتوں کی زبان سے بات بھی نہ نکل سکے گی مگر جس کو خدا اجازت دے گا اور اس نے سچی اور حق بات کا اعتقاد رکھا ہوگا یعنی لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوگا یعنی مسلمانوں کی شفاعت ہوگی اور کافروں کی نہ ہوگی اور مسلمانوں میں سے بھی اللہ کی اجازت سے ہوگی۔ روح سے مراد بعض کے نزدیک جبرائیل ہیں اور بعض کے نزدیک روح ایک مخلوق ہے جس کی عظمت سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور بعض کے نزدیک روح ایک قسم کے فرشتے ہیں جن کے اعضاء آدمیوں کے سے ہیں جسم نورانی ہیں۔ وہ دن اور جو اس میں عذاب ہونے والا ہے سب سچ اور حق ہے اس دن کوئی عذر نہ چلے گا ابھی دنیا میں تو اختیار ہے پس جو چاہے ابھی دنیا میں توحید قبول کر لے ایمان لائے اور اللہ کے پاس جانے کا سامان و اسباب مہیا کر لے۔

۴۰۔ اے اہل مکہ! ہم نے تم کو عذاب قریب سے ڈرایا جس دن آدمی مسلمان یا کافر اپنے سب کام اچھے یا برے جو کئے ہوں گے سب اپنے روبرو دیکھے گا کافر اس دن کی سختی اور عذاب دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش! جانوروں کی طرح ہم بھی خاک ہو جاتے تو عذابِ دائمی سے بچ جاتے۔

سورۃ النّٰزعٰت مکیۃ ۷۹ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتها ۴۶ رکوعاتها ۲

سورۂ نزعٰت مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں چھیالیس آیات دو رکوع ہیں

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے ان فرشتوں کی جو (کافروں کی روحیں) سختی سے کھینچتے ہیں ○ اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو (مومنوں کے بند) نرمی سے کھولتے ہیں (یعنی نرمی سے جان

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ

نکالتے ہیں) ○ اور ان فرشتوں کی قسم جو (آسمان اور زمین کے درمیان میں مومنین کی روحیں لے کر) آسانی سے تیرتے ہیں ○ پھر ان فرشتوں کی قسم جو آگے

الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾

بڑھ کر (اپنی مقررہ خدمتوں پر) جلد پہنچتے ہیں ○ پھر ان فرشتوں کی قسم جو (عالم کے کاموں کی) تدبیر وانتظام کرتے ہیں (کہ کافروں پر عذاب ضرور ہوگا) ○ جس

سورۃ النّٰزعٰت

۱ تا ۵۔ مفسر سند مذکور سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم نازعات کی یعنی ان فرشتوں کی جو غرق کے کھینچنے والے ہیں یعنی کافروں کی جانوں کی جان کے سینوں میں ڈوبی اور اٹکی ہیں اور دنیا کی طرف متوجہ ہیں، فرشتے ان کی روحیں بڑی سختی سے رونگٹے رونگٹے سے کھینچتے ہیں۔ اور قسم ہے ناشطات کی یعنی ان فرشتوں کی جو ان کی جانیں ایسے زور سے نکالتے ہیں جیسے شاخ دار سیخ کپڑے میں سے زور سے بدقت نکلتی ہے۔ بعض ناشطات سے مراد مسلمانوں کی روح لیتے ہیں جو بعد موت جنت کو بعیش ونشاط خوشی خوشی دوڑتی ہیں۔ اور قسم ہے سابحات کی یعنی ان فرشتوں کی جو مسلمانوں کی ارواح کو آہستہ آہستہ نرمی سے نکالتے ہیں اور پھر ان کو آرام کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض سابحات سے مراد ارواحِ مومنین لیتے ہیں جو دریائے مشاہدہ جمال وجلال الٰہی میں غوطہ زن ہیں۔ اور قسم ہے سابقات کی یعنی ان فرشتوں کی جو کافروں کی روحوں کے جہنم میں لے جانے کی اور مسلمانوں کی روحوں کے جنت میں لے جانے میں سبقت اور جلدی کرتے ہیں۔ بعض اس سے ارواح مومنین مراد لیتے ہیں کہ جنت کو دوڑتی ہیں۔ اور قسم ہے مدبرات کی یعنی ان فرشتوں کی جو امور عباد کی تدبیر کرتے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام وغیرہم۔ بعض ان سب کلموں سے مراد نجوم لیتے ہیں اور مدبرات سے فرشتے، اور بعض نازعات سے مجاہدوں کی کمانیں اور ناشطات سے ان کے تیر اور سابحات سے بحری فوج کی کشتیاں اور سابقات سے ان کے گھوڑے اور مدبرات سے سپہ سالارانِ فوج، اور بعض مفسر سابحات سے شمس وقمر ولیل ونہار مراد لیتے ہیں۔

۶ تا ۹۔ اللہ تعالیٰ نے ان اشیاء مذکورہ کی قسم کھائی کہ قیامت ضرور آئے گی اور دو دفعہ صور میں پھونکا جائے گا اور دونوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ان کا بیان کیا کہ جس دن کانپنے والی چیز کانپے گی یعنی زمین وغیرہ سب تھرا جائے گی اس کے پیچھے دوسرا آنے والا آئے گا یعنی پہلے نفحہ کے بعد دوسرا نفحہ ہوگا اس دن دل دھڑکتے ہوں گے اور ڈرتے ہوں گے اور آنکھیں نیچی جھکی ہوئی ذلیل وعاجز ہوں گی۔

أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ وقف لازم

دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے ولی (یعنی زمین و پہاڑ وغیرہ یعنی پہلا صور پھونکنے کے وقت) O پھر اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی (یعنی دوبارہ صور پھونکا جانا

أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ وقف لازم

جس سے سب مخلوق زندہ ہو جائے گی) O اس دن کتنے ہی دل (خوف سے) دھڑکتے ہوں گے O (خوف کی وجہ سے) اپنی آنکھیں اوپر نہ اٹھا سکیں گے O

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلْ

کافر کہتے ہیں: کیا ہم (مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر) الٹے پاؤں لوٹائے جائیں گے O کیا جب ہم گلی ہوئی ریزہ ریزہ ہڈیاں ہو جائیں گے (پھر بھی زندہ کیے

أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ﴿١٥﴾ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ وقف لازم

جائیں گے) O کافروں نے (مذاق میں) کہا (اگر ہم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا) تو یہ دوبارہ لوٹنا تو ہمارے لیے بڑا نقصان دہ ہے O وہ تو (یعنی صور پھونکنا) صرف

طُوًى ﴿١٦﴾ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَل لَّكَ

ایک جھڑکی ہوگی O تو فوراً وہ (زندہ ہو کر) کھلے ہوئے میدان میں آ پڑیں گے (یعنی میدان محشر میں) O (اے نبی!) کیا آپ کے پاس موسیٰ کی خبر آئی O جب

۱۰ تا ۱۱- کفار تعجب سے کہتے ہیں کہ کیا ہم مر کر پھر اصل حالت کی طرف لوٹیں گے اور حافرہ میں یعنی دنیا میں آئیں گے یا حافرہ سے مراد قبر ہو اور "فی" بہ معنی "من" یعنی کیا ہم پھر قبروں سے نکلیں گے' کیا ہم جب گل سڑ کر پرانی ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر زندہ ہوں گے۔ "نخرہ" اور "حافرہ" دو قرأتیں ہیں معنی دونوں کے واحد ہیں' مگر نخرہ میں مبالغہ زائد ہے جو ہڈیاں بوسیدہ ہو کر ٹوٹ بھی گئی ہوں ریزہ ریزہ ہو گئی ہوں ان کو نخرہ کہا جاتا ہے۔

۱۲ تا ۱۴- جب کفار مکہ نے تعجب سے سوال مذکور کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تم اٹھو گے اور پھر زندہ ہو گے' تب انہوں نے کہا کہ وہ دوبارہ زندہ ہونا اگر ہوگا تو ہمارے حق میں بڑی نقصان والی بات ہوگی' ہم سب کے سب عذاب پائیں گے یہ تو نہ ہوگا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ وہ تو ضرور ہوگا' وہ ایک جھڑکی ہے کہ اسرافیل صور پھونکیں گے یعنی دوسری بار زندہ ہونے کے لیے صور پھونکیں گے' وہ سن کر سب جی اٹھیں گے پس وہ یکا یک زمین پر چلتے ہوں گے ساہرہ سے مراد یہی زمین ہے یا محشر کی زمین۔

۱۵ تا ۲۶- اللہ تعالیٰ پہلے اپنے رسول سے دریافت فرماتا ہے کہ اے رسول! تم کو موسیٰ کی خبر ہوئی یا نہیں یہ استفہام یا تو انکاری ہے یعنی نہیں ہوئی اس کے بعد وہ خبر سنائی یا تحقیقی ہے یعنی وہ خبر آپ کے پاس پہنچ گئی ہے اس کو سنو جبکہ "ھل" بمعنی "قد" ہو بعد کو وہ خبر بیان کی کہ وہ خبر اور وہ قصہ اس وقت کا ہے جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو ان کے پاک پروردگار نے پاک جنگل اور مطہر وادی طویٰ میں پکارا تھا۔ (طویٰ اس وادی کا نام ہے بضم و کسر جو شام میں ہے یا طویٰ مفعول مطلق ہو فعل محذوف کا "و طوی" کا یا "اطو" کا یعنی ان کو ان کے پروردگار نے پکارا حالانکہ وہ اس وادی کو بہ تحقیق طے کر چکے تھے یا یہ معنی ہوں کہ ان کو پکارا کہ) اے موسیٰ! تم اس وادی کو ننگے قدم طے کرو بغیر جوتا کے اور اس کی برکت لو۔ یا یہ مراد ہو کہ وہ وادی برکت میں لپیٹا گیا

إِلَىٰٓ أَن تَزَكَّىٰ ﴿۱۸﴾ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ﴿۱۹﴾ فَأَرَٰهُ

ان کو ان کے رب نے طویٰ کے پاک جنگل میں نداء فرمائی O کہ (اے موسیٰ!) فرعون کے پاس (ہدایت کے لیے) جایئے بے شک اس نے بڑا سر اٹھایا ہے O تو

ٱلْـَٔايَةَ ٱلْكُبْرَىٰ ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ﴿۲۲﴾

اس سے فرمایئے کہ کیا تجھے (شرک وکفر سے) ستھرا ہونے کی طرف رغبت ہے O اور کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے تیرے رب کا راستہ بتاؤں تو تُو اس سے

فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ أَنَا۠ رَبُّكُمُ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿۲۴﴾ فَأَخَذَهُ

ڈرے O پھر موسیٰ نے (اس کی درخواست پر) اس کو بہت بڑی نشانی (ید بیضا اور عصا) دکھائی O تو اس نے (ان کو) جھٹلایا اور (ان کی) نافرمانی کی پھر پیٹھ پھیر کر

ٱللَّهُ نَكَالَ ٱلْـَٔاخِرَةِ وَٱلْأُولَىٰٓ ﴿۲۵﴾ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن

چل دیا اور فساد کی کوشش کرنے لگا O پھر لوگوں کو اکٹھا کیا اور پکار کر کہنے لگا O تو کہنے لگا میں تمہارا رب سب سے (سب سے بڑا) اونچا رب ہوں O تو اللہ تعالیٰ

يَخْشَىٰٓ ﴿۲۶﴾ ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ ٱلسَّمَآءُ ۚ بَنَىٰهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا ع ۲۶/۲

نے اسے دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑا O بے شک اس میں عبرت و نصیحت ہے اس شخص کے لیے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرے O (اے لوگو!) کیا تمہاری

تھا خیر بالائے خیر رکھتا تھا' بالجملہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! تم فرعون سے جا کر ملو وہ بڑا سرکش و مغرور و کافر ہو گیا ہے۔ اس کو سمجھاؤ کہو کہ کیا اے فرعون! تجھ کو اپنے پاک اور صلاح والا ہو جانے کی رغبت ہے' کیا تیرا جی اچھائی یا نیکی چاہتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو توحید اختیار کر اسلام لا۔ اور اے فرعون! میں تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف سے ہدایت کرتا ہوں' بلاتا ہوں کہ تو ڈرے اور مسلمان ہو جائے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کو بڑی نشانی دکھائی ید بیضا' اژدھا اور عصا اس نے تکذیب کی اور کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! یہ باتیں خدا کی طرف سے نہیں تمہاری چالاکی ہے اور نافرمانی کی۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) سے منہ پھیر کر یا یہ معنی ہوں کہ گفتگو ایمان سے اعراض کر کے کوشش ان کے بارے میں کرنے لگا یا یہ کہ اپنے گھر کو دوڑنے لگا۔ پس اس نے اپنی سب قوم کو جمع کیا اور ان کو پکارا اور خطبہ پڑھا اور کہا کہ میں تم سب کا بڑا خدا ہوں' بت چھوٹے خدا ہیں ان کی عبادت بھی نہ چھوڑو' میں ان کا اور تمہارا سب کا خدا ہوں۔ تو خدا نے اس کو دنیا و آخرت دونوں کا عذاب دیا اور دریا میں غرق کیا پھر دوزخ میں جلایا جائے گا آخرت میں۔ یا اولیٰ سے اس کی اگلی پچھلی حالتیں اور باتیں مراد ہوں یعنی پہلی کلمہ "ما علمت لکم من اله غیری" اور پچھلی "انا ربکم الاعلیٰ" ہم نے دونوں کا بدلہ لیا اور سزا دی' ان دونوں کلموں کے درمیان میں چالیس برس کا فاصلہ تھا۔ اس عذاب میں جو ہم نے فرعون پر بھیجا ان کے لیے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور عذاب سے خائف ہیں عبرت اور نصیحت ہے۔

۲۷ تا ۳۳- پھر ان سے خطاب کیا کہ اے اہل مکہ! تم باعتبار خلقت و مضبوطی و جسامت کے زائد ہو یا آسمان وہ بھی ٹوٹ کر پھر بنے گا' تم کیا ہو آسمان وہ ہے جس کو خدا نے بنایا اس کی چھت کو بلند کیا پھر اس کو زمین کے گرد پھیلایا' اس کی رات کو تاریک بنایا اور دن کو روشن کیا' آفتاب نکالا۔ اور زمین کو بھی ساتھ ہی ساتھ پانی پر بچھایا اس تقدیر پر "بعد" بمعنی "مع" ہوگا۔ یا یہ معنی ہوں کہ زمین کو آسمان کے بعد بنایا' تو بعد اپنے معنیٰ پر رہے چنانچہ وارد ہے کہ زمین آسمان کے دو ہزار برس بعد بنی۔

فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ

سمجھ کے مطابق) تمہارا بنایا جانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اللہ تعالیٰ نے آسمان بنایا ○ اس کی چھت اونچی کی پھر اسے (بغیر ستون کے) ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات

بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ

اندھیری کی اور (آفتاب کا نور ظاہر فرما کر) اس کی روشنی چمکائی ○ اس کے بعد زمین پھیلائی ○ اس میں سے (چشمے جاری فرما کر) اس کا پانی اور (جانوروں کا)

الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

چارہ نکالا ○ اور (زمین کو ٹھہرانے کے لیے) اس پر پہاڑوں کو جمایا ○ (یہ سب چیزیں) تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لیے پیدا فرمائیں ○ پھر جب آئے گی

الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ

وہ سب سے بڑی عام مصیبت ○ اس دن انسان نے جو کچھ کوشش کی تھی وہ یاد کرے گا ○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے سامنے ظاہر

بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ

کی جائے گی ○ تو وہ شخص جس نے سرکشی کی (اور کفر کیا) ○ اور دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) مقدم (اور بہتر)

الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ

سمجھا ○ تو بے شک اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے ○ لیکن وہ شخص جو اپنے رب کے حضور (قیامت میں) کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو (اس کی

مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ

ناجائز) خواہشوں سے روکا ○ تو بے شک اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے ○ (اے نبی!) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ قیامت کس وقت

زمین سے اس کا پانی نکالا، کہیں بہتا ہے کہیں ٹھہرایا ہے، اس زمین سے گھاس اور سبزا نکالا اور پہاڑوں کو زمین میں بطور میخوں کے گاڑا کہ پانی سے تم کو نفع ہو اور پانی اور گھاس وغیرہ سے چارپایوں کو۔

۳۴ تا ۴۱۔ جب طامہ آئے گی یعنی قیامت جو ہر چیز پر غالب ہو جائے گی اور اس پر کوئی غالب نہ ہوگا، جس دن آدمی یعنی کافر نضر وغیرہ نصیحت پکڑے گا اور اپنا حال جانے گا اور دنیا میں کفر میں جو کوشش کی ہوگی اس کو دیکھے گا اور دوزخ ان کے روبرو ہوگی جو اس کے مستحق ہوں گے۔ تو اس دن جو سرکش و متکبر کافر ہوگا اور اس نے دنیا کو آخرت پر اور کفر کو ایمان پر پسند کیا ہوگا تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ یہ حارث بن علقمہ کی شان میں اتری ہے اور سارے کافروں کو شامل ہے۔ لیکن وہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے دنیا میں ڈرتا تھا اور اپنے نفس کو خواہش حرام سے روکتا تھا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ یہ مصعب بن عمیر کی شان میں اتری ہے اور سارے مسلمانوں کو شامل ہے اور اس کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔

هِيَ الْمَأْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾

ٹھہری ہے (یعنی کب ہو گی) ○ آپ کو اس کے بیان سے کیا غرض (یعنی وقت بتانا آپ کے فرائض میں نہیں) ○

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ

اس کی انتہا آپ کے رب ہی کی طرف ہے (جب تک وہ اجازت نہ دے اس کا وقت کسی کو نہیں بتایا جا سکتا ہے) ○ آپ تو صرف اس کو ڈرانے

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا

والے ہیں جو اس سے ڈرے ○ جس دن وہ اسے دیکھیں گے تو (اس کی دہشت سے دنیا کی زندگی کی مدت بھول جائیں گے)

عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾ ع

ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (وہ دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کے دن چڑھے تک ٹھہرے تھے ○

آیاتها ۴۲ رکوعها ۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	عبس مکیۃ ۸۰
اس میں بیالیس آیات ایک رکوع ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	سورۂ عبس مکی ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ

نبی نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا ○ اس پر کہ ان کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا (یعنی عبداللہ ابن ام مکتوم) ○ اور (اے نبی!) آپ کو کیا معلوم شاید وہ

۴۲ تا ۴۶۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافر تم سے قیام ساعت کا حال پوچھتے ہیں کہ کب آئے گی اور اس سے مقصد ان کا انکار ہے۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو اس کے ذکر سے کیا غرض اور اس کے جواب سے کیا مطلب کہ اتنے دن ہیں یا اتنے سال ہیں' آپ اس کے وقت کے بتانے پر مجبور نہیں اور نہ اس کے بتانے کی آپ کو ضرورت ہے نہ ہم نے آپ کو اس کے بتانے کی اجازت دی ہے' جب کافر قیامت کو مانتے ہی نہیں تو اس کے وقت کے متعلق سوال کرنا فضول۔ صرف آپ کو تنگ کرنے کو بے جا سوال کرتے ہیں' اس کے منتہائے قیام کا علم آپ کے پروردگار کو ہے آپ تو اس کے رسول ہیں' ان لوگوں کے ڈرانے والے ہیں جو اس وقت سے ڈراتے ہیں۔ جب وہ قیامت کو دیکھیں گے تو پتہ چل جائے گا اور ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ دنیا میں اور قبروں میں فقط آدھا دن رہے ہیں صبح یا شام یعنی بہت کم مدت دنیا میں رہے۔ مفسر نے لفظ مقدم و موخر سے یہ اشارہ کیا کہ تقدیر یوں تھی "یوم یرونها فکان هم"۔

سورۂ عبس

اس سورت کی تفسیر ہے جس میں نابینا صحابی کا ذکر ہے' یہ ساری سورت مکہ شریف میں اتری۔

۱ تا ۱۶۔ مفسر ابن عباس سے اپنی سند مذکور سے عبس کی تفسیر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے اشراف قریش کے پاس تشریف فرما تھے۔ عباس بن عبدالمطلب عم رسول اور امیہ بن خلف جمحی اور صفوان بن امیہ وغیرہ کفار بیٹھے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وعظ و نصیحت کرتے تھے' اسلام کی طرف بلاتے تھے کہ اتنے میں ابن ام مکتوم

يَزَّكّٰىٓ ۙ ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ ؕ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ ۙ فَاَنْتَ

(آپ کی نصیحت سن کر گناہوں سے) پاک ہو جائے O یا وہ نصیحت سنے تو اسے وہ نصیحت فائدہ دے O لیکن وہ شخص جو بے پروا بنتا ہے O تو

لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ ؕ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ ؕ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ ۙ

آپ اس کے (ایمان لانے کے) پیچھے پڑے ہیں (اور وہ ایمان لانا نہیں چاہتا) O اور آپ کا کچھ نقصان نہیں اس میں کہ وہ (ایمان لا کر) پاک اور

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ ۙ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ ج كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ ج فَمَنْ شَآءَ

ستھرا نہ بنے (کیونکہ آپ کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے) O اور لیکن وہ شخص جو آپ کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا (یعنی عبداللہ مذکور) O اور وہ

ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ م فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ ۙ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ ۙ

وقف لازم

(اپنے رب سے) ڈرتا ہے O تو آپ اسے چھوڑ کر دوسروں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں (ایسا نہ کیجئے) O بے شک یہ (یعنی قرآن کی آیتیں) تو سراپا

آئے ان کا نام عبداللہ تھا۔ شریح کی بیٹی ام مکتوم ان کی دادی تھیں ان کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ وہ نابینا تھے انہوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا آ کر کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو جو خدا نے بتلایا ہے وہ مجھ کو بھی بتلاؤ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال تھا کہ اس وقت یہ اشراف قریش اگر ایمان لائیں تو بہتر بات ہے اس لیے ابن ام مکتوم کو بات کا جواب نہ دیا اور ان سے منہ پھیر لیا' تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی توجہ دلائی اور فرمایا کہ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! نے برا منایا اور آپ کے ماتھے پر بل پڑ گئے اور بے توجہی کی اور اپنا منہ پھیر لیا جب کہ ان کے پاس ایک نابینا آدمی آیا۔ کیوں اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو خود بخود کیا خبر تھی شاید اس نابینا غریب کو قرآن سے صلاح اور بہتری مل جاتی اور وہ آیتیں سن کر نصیحت پکڑتا اور آپ کی نصیحت اسے فائدہ بخشتی۔ یا یہ کہ آپ کو کیا معلوم تھا کہ خواہ مخواہ وہ پاک نہ ہوگا اور نصیحت نہ مانے گا۔ یا یہ کہ آپ کو کافر کے حال کی کیا خبر تھی کہ شاید وہ پاک نہ ہوتا اور نصیحت نہ مانتا (''لعله'' اور ''تنفع'' کی ضمائر ''اعمے'' کی طرف رجوع ہیں یا کافروں کی طرف دو قول ہیں) اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو غرور میں خدا اور رسول سے بے پروا ہیں یعنی وہی تینوں آدمی تو آپ ان کے ایمان لانے کے درپے ہو جاتے ہیں اور ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حالانکہ اگر وہ مسلمان نہ ہوں اور پاک نہ ہوں تو آپ پر کوئی اعتراض اور مواخذہ نہیں۔ اور جو بھلائی اور بہتری کی تلاش میں آپ کے پاس دوڑا آیا تھا اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے یعنی ابن ام مکتوم کہ وہ اس وقت ایمان لا چکے تھے تو آپ اس سے بے پروائی کرتے ہیں۔ اگرچہ آپ کفار کی طرف توجہ میرے ہی لیے کرتے ہیں مگر ایسا نہ چاہیے کہ غریب مسلمانوں کا دل ٹوٹے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسا نہ کریں کہ جو اپنے گھمنڈ میں خدا اور رسول کا خیال نہیں کرتے ان کی طرف توجہ کریں اور غریب مسلمانوں سے روگردانی کریں۔ جب یہ اترا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت زیادہ اکرام کرتے تھے اور ان کی بات بہت اچھی طرح سنتے تھے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن تو سب کے لیے نصیحت ہے' علم دین سیکھنے میں امیر و فقیر سب برابر ہیں' اس کو جو چاہے سیکھے سمجھے اور نصیحت پکڑے جس کی قسمت میں ایمان ہوگا اسے فائدہ ہوگا۔ یہ قرآن پاک مبارک صحیفوں میں لکھا ہوا ہے انسانوں کے پاس بھی اور فرشتوں کے پاس بھی۔ وہ صحیفے اللہ کے نزدیک مکرم و معظم

كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ

نصیحت ہیں O پھر جو کوئی چاہے انہیں یاد کرے (یعنی اُن سے نصیحت حاصل کرے) O (یہ آیتیں) عزت والے بلند مرتبے والے پاکیزہ صحیفوں میں ہیں O وہ

خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾

صحیفے ایسوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں جو عزت والے نیکی والے ہیں O آدمی ہلاک ہو جائے کیا ہی ناشکرا ہے O (وہ نہیں سوچتا کہ) اللہ تعالیٰ نے اسے کس

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ

چیز سے بنایا O اسے پانی کی بوند سے پیدا فرمایا پھر اسے (طرح طرح کے) اندازوں پر رکھا (کبھی علقہ کبھی مضغہ) O پھر اس کے لیے (ماں کے پیٹ سے

مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ

برآمد ہونے کا) راستہ آسان کیا O پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا O پھر جب چاہے گا اسے (حساب کتاب کے لیے) باہر نکالے گا O خبردار ہو جاؤ اس

صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ

کو (اس کے) رب نے جو حکم دیا وہ اس نے اب تک پورا نہ کیا O آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانوں کو دیکھے (اور غور کرے) O ہم نے ہی اچھی طرح پانی ڈالا O پھر

ہیں اور آسمانوں میں بلند رتبہ ہیں اور شرک کے میل کچیل سے پاک اور مقدس ہیں، وہ صحیفے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جو لوح محفوظ سے ان کو لکھتے ہیں اور نقل کرتے ہیں، وہ فرشتے اللہ کے دربار کے بزرگ و محترم ہیں، اللہ کے فرمانبردار نیک اور راست گو ہیں۔ یعنی پہلے آسمان کے فرشتے۔

۱۷ تا ۲۳۔ کافر آدمی پر خدا کی لعنت ہو اور وہ قتل کیا جائے کیسا کافر ہے یعنی عتبہ بن ابی لہب وغیرہ کہ وہ اللہ کو اور نجوم قرآن کو نہیں مانتا۔ (مثل ''والنجم اذا ھوی'' کے) کس نے اس کو کفر کا حکم دیا یا یہ کہ اس کا کفر کس قدر شدید ہے۔ یہ اپنے دل میں اتنا تو سوچے کہ اس کو اس کے پروردگار نے کس چیز سے پیدا کیا اور اس کے بدن کو کس شئے سے بنایا؟ پھر خود ہی بتایا کہ نطفہ سے پیدا کیا یعنی حقیر و ناچیز منی سے پھر اس کے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک اور سب اعضاء اندازہ سے بنائے، پھر اس کے لیے راستہ آسان کر دیا یعنی طریقہ خیر و شر بتلا دیا جو چاہے اختیار کرے۔ یا یہ مراد ہو کہ اس کا رحم سے نکلنا آسان کر دیا۔ پھر جتنا چاہا اتنا زندہ رکھ کر اس کو مارا، پھر اس کو قبر میں رکھا، پھر جب اس کو چاہے گا قبر سے اٹھائے گا۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! اتنی نعمتوں پر بھی اس کافر نے وہ کام جس کا اس کو خداوند کریم نے حکم دیا تھا پورا نہ کیا یعنی ایمان و توحید و معرفت کچھ حاصل نہ کیا، اقبار کے معنی دفن کا حکم کرنا، قابر دفن کرنے والا اور مقبور مدفون اور قبر امر بدفن' لما بمعنی لم ہے الف صلہ ہے یعنی زائد تاکیداً۔

۲۴ تا ۳۲۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی چیزوں میں فکر کرے، نظر دوڑائے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کس طرح ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرتا ہے اور یہاں تک اس کو پہنچاتا ہے کہ وہ کافر آدمی اس کو کھاتا ہے اور شکر نہیں کرتا، کہ وہ دیکھے کہ ہم نے پہلے پانی خوب برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو گھاس اور پھل کے درختوں سے چیرا یعنی یہ سب چیزیں اس میں

عِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُونًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً

ہم نے ہی زمین کو اچھی طرح چیرا O تو اس میں ہم نے ہی غلہ اگایا O انگور اور جانوروں کا چارہ O اور زیتون اور کھجور O اور گھنے گھنے باغ O اور ہر قسم کے میوے اور دب

وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾

گھاس O تمہارے فائدے کے لیے اور تمہارے چوپاؤں کے فائدے کے لیے (اگائے) O پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگاڑ (یعنی صور پھونکنے کی

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَ

ہولناک آواز) O اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور باپ اور اپنی بیوی اور

بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾

بیٹوں سے (قیامت کے خوف سے بدحواس ہو کر) بھاگے گا O اس دن ان میں سے ہر ایک آدمی کو اپنی ہی ایک فکر ہو گی جو اسے دوسروں سے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ

بے پروا کر دے گی (یعنی ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہو گی) O کتنے ہی منہ اس دن (نور ایمان سے) روشن ہوں گے O اور ہنستے ہوئے خوشیاں مناتے ہوئے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ

ہوں گے O اور کتنے ہی چہروں پر اس دن (ذلت کا) گرد و غبار پڑا ہو گا O ان پر سیاہی چڑھ رہی ہو گی O یہ وہی

اگائیں۔ ہم ہی نے اس میں دانے اگائے اور انگور وغیرہ پیدا کیے اور قضب یعنی کھیرے، ککڑیاں یا عام ترکاریاں اور درخت زیتون و درخت خرما اور باغات جن میں سارے عام درخت ہیں اور خاص خرما کے بھی ہیں بہت لمبے اور موٹے، اور میوے رنگا رنگ کے۔ اور "اب" یعنی گھاس یا مٹی سے پیدا ہونے والے میوے وغیرہ تمہارے نفع کے لیے اور گھاس تمہارے جانوروں کے لیے پیدا کی۔

۳۳ تا ۴۲۔ پس جب صاخۃ آئے گی یعنی قیامت جس کے سبب سے ہر چیز ذلیل و منقاد و فرمانبردار اور عاجز ہو جائے گی اور ہر چیز اس کا لوہا مانے گی اور سب مخلوق جان لے گی کہ وہ وقت جس کا وعدہ تھا یہی ہے، اور جس دن آدمی اپنے بھائی کافر سے بھاگے گا اور بیٹا ماں باپ سے اور خاوند اپنی جورو اور بچوں سے، تو اس دن ہر آدمی کے لیے ایسا حال ہو گا کہ دوسرے کی خبر نہ لینے دے گا یعنی ہر شخص اپنی پریشانی اور اپنے اپنے حال میں مبتلا ہو گا، نفسا نفسی ہو گی، کوئی کسی کی خبر نہ لے گا یعنی کوئی کافر کی مدد نہ کرے گا ماں، باپ، بہن، بھائی، خاوند کوئی کام نہ آئے گا۔ بعضوں نے بھائی کی مثال قابیل، ہابیل بیان کی ہے اور ماں، بیٹے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی والدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی۔ اور باپ، بیٹے کی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے باپ۔ اور زوج، زوجہ کی لوط علیہ السلام اور ان کی بیوی واعلہ کی، اور بیٹے، باپ کی نوح علیہ السلام اور کنعان کی، یہ مسلمان لوگ ان کافروں سے نفرت کریں گے اور ان کی سفارش نہ کریں گے۔ اس دن کچھ چہرے روشن ہوں

عٓ ۱ ۴۲ ۵

هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

کافر و بدکار ہوں گے (جن کے چہرے سیاہ ہوں گے)O

(۸۱) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ (۷) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۲۹ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ تکویر مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں انتیس آیات' ایک رکوع ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا

جب دھوپ لپیٹی جائے گی (یعنی سورج کی روشنی مٹا دی جائے گی)O اور جب تارے (اپنی جگہ سے) جھڑ پڑیں گےO اور جب پہاڑ

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ

(ہوا میں) اڑائے جائیں گےO اور جب تھلکتی اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی (یعنی ان کی طرف کسی کو توجہ نہ ہوگی)O اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے

گے چمکتے ہوئے' خدا کی رحمت کا نور چمکتا ہوگا' ہنستے خوش خوش اللہ کی رحمت و کرامت دیکھ کر شاداں و مسرور ہوں گے یعنی مسلمانوں کے۔ اور کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے ان کے اوپر مردنی اور کلفت و تاریکی چھائی ہوگی' ایسے چہرے والے کافر فاجر ہوں گے جو خدا اور رسول کو نہیں مانتے تھے۔ بعض تفاسیر میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی والدہ کی مثال دی گئی یہ غیر محتاط لوگوں کا قول ہے اور یہ مردود ہے۔

ف: جو مفسر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین کا ایمان ثابت کرتے ہیں ان کے نزدیک یہ مثال صحیح نہیں بلکہ غلط ہے' حضور کے والدین کا موحد ہونا اور ان کا زمانہ فترۃ میں ہونا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو زندہ کر کے مشرف باسلام کرنا صحیح روایات سے ثابت ہے۔ جیسا کہ سورۂ شعراء کی آیت ''و تقلبک فی الساجدین'' کی تفسیر میں گزرا ہے وہاں مفصل مذکور ہے۔ فقیر قادری غفرلہ

نیز اس خبر سے اس کی تائید ہوئی کہ ماہ محرم ۱۳۹۸ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی قبر جو کھودی گئی تو آپ کی نعش مبارک تر و تازہ و صحیح سلامت نکلی جس کو احترام کے ساتھ جنت البقیع میں معہ دیگر سات صحابیوں کی نعشوں کے جو سب صحیح و سالم تھیں دفن کیا گیا' یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوا' اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے والد ماجد اور صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں' ان کی نعشیں سالم نکلیں۔ یہ خبر پاکستان کے تمام اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ ۲۰ جنوری ۱۹۷۸ء کے تمام اخباروں میں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی مثال جو کسی مفسر نے دی ہے وہ غلط ہے۔ فقیر قادری

سورۃ التکویر

اس سورت کی تفسیر بیان ہوتی ہے جس میں تکویر آفتاب کا ذکر ہے' یہ ساری سورت مکہ میں اتری۔

ا تا ۱۴۔ بسند مذکور ابن عباس سے تفسیر یوں مذکور ہے کہ جس وقت آفتاب لپیٹا جائے جس طرح عمامہ لپیٹا جاتا ہے اور پھر حجاب النور میں پھینک دیا جائے' یا یہ معنی ہیں کہ لڑھکا دیا جائے' یا یہ معنی کہ تاریک و تیرہ کر دیا جائے اور جس وقت ستارے مکدر ہو کر زمین پر گر پڑیں اور جب پہاڑ روئے زمین سے ہٹا دیے جائیں اور جب عشار یعنی حاملہ اونٹنیاں معطل اور بے

حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَاِذَا النُّفُوْسُ

جائیں گے ○ اور جب سمندر کھولائے جائیں گے (سلگائے جائیں گے) ○ اور جب جانوں کو (اپنے بدنوں سے)

زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹

ملا دیا جائے گا ○ اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا ○ کہ وہ (بے قصور) کس جرم میں قتل کی گئی ○

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا

اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب آسمان (اپنی جگہ سے) کھینچ لیا جائے گا ○ اور جب جہنم کو

الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ

بھڑکایا جائے گا ○ اور جب جنت (مؤمنوں کے) نزدیک لائی جائے گی ○ اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا

مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶

جو کچھ بھی اس نے حاضر کیا تھا ○ قسم ہے ان ستاروں کی جو الٹے پھریں ○ سیدھے چلیں ٹھہر جائیں ○

وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ

اور رات کی قسم جب وہ پیٹھ دے کر واپس ہو (یعنی اس کی تاریکی ہلکی پڑ جائے) ○ اور صبح کی قسم جب وہ سانس لے (یعنی روشنی خوب پھیل جائے) ○ بے شک

کار کر دی جائیں اس سبب سے کہ ان کے مالک اپنی آفتوں میں مشغول ہوں اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں یعنی باہمی قصاص کے لیے اٹھائے جائیں یا محشور ہونے کے یہ معنی ہوں کہ وہ مر جائیں کہ ان کا حشر ان کی موت ہے۔ اور جب دریا شگافتہ کیے جائیں' ایک سے دوسرے میں راستہ ہو جائے اور کھارے اور میٹھے ایک ہو جائیں' یا یہ معنی کہ جوش کھا کر آگ کی طرح گرم ہو جائیں۔ اور جب روحیں اپنے جسموں سے ملائی جائیں یا سب جانیں جوڑے جوڑے بنائے جائیں یعنی مسلمانوں کا حوروں سے نکاح ہو اور ان سے نزدیک ہوں اور اپنے قرین صالح سے نزدیک ہوں' اور کافر شیطان سے ملائے جائیں اور نیک آدمی سب آپس میں ایک جگہ ہوں اور کافر ایک جگہ ہوں۔ اور جب زندہ در گور لڑکیوں کا کافر باپوں سے سوال ہو یعنی ان سے پوچھا جائے کہ تو نے اس کو کون سے جرم میں قتل کیا اور کیوں مارا؟ یا یہ کہ وہ لڑکی باپ سے سوال کرے کہ تو نے مجھ کو کیوں مارا' ''سئلت'' معروف یا مجہول دونوں طرح سے آیا ہے۔ اور جس وقت دفتر نیکی و بدی حساب کے لیے کھولا جائے۔ یا ''نشرت'' کے یہ معنی ہوں کہ وہ نامۂ اعمال اڑ اڑ کر لوگوں کے ہاتھوں میں جا پڑیں۔ اور جب آسمان کھینچا اور لپیٹا جائے اور دوزخ کافروں کے لیے گرم کی جائے اور بت پرستوں کے نزدیک کی جائے۔ تو اس وقت ہر آدمی اپنے سب کام اچھے یا برے جان لے گا۔

۱۵ تا ۲۱۔ میں قسم کھاتا ہوں خنس کی یعنی ستاروں کی جو دن میں چھپ جاتے ہیں اور رات کو نکلتے ہیں وہ تارے جو

رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۹﴾ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ

یہ (قرآن) عزت والے رسول کا پڑھنا ہے O جو قوت والے ہیں وہ عرش کے (مالک کے) دربار میں مقرب و عزت والے ہیں O وہاں ان کا حکم

ثَمَّ اَمِيۡنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ

مانا جاتا ہے (وحی کے) امانت دار ہیں O اور تمہارے مالک (حضرت محمد مصطفٰے) مجنون نہیں O اور بے شک انہوں نے اس کو (جبرائیل یا اللہ تعالیٰ کو)

الۡمُبِيۡنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ

آسمان کے روشن کنارے پر دیکھا O اور یہ نبی (محمد مصطفٰے) غیب کی خبر دینے میں بخیل نہیں O اور یہ (قرآن) مردود شیطان

شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ

کا پڑھا ہوا نہیں O پھر تم کدھر (بہکے) جاتے ہو O وہ تو سارے جہان کے لیے نصیحت ہی

رات کو مغرب کی طرف چلتے ہیں اور دن کو اپنے مکانوں پر بسبب دن نکلنے کے ٹھہر کر غائب ہو جاتے ہیں۔(خنوس کے معنی رجوع ہیں اور کنوس کے غائب ہونا کنس الظبی دخل کناسته سے ماخوذ ہے یا یہ مطلق ستارے مراد ہیں یا خمسہ متحیرہ زحل، مریخ، زہرہ، مشتری، عطارد کہ کبھی سیدھے چلتے ہیں کبھی راہ کاٹ کر کبھی لوٹتے ہیں) اور قسم رات کی جب جانے لگے یعنی آخر رات کی، اور صبح کی جب چمکنے لگے، ٹھنڈی سانس لینے لگے یعنی نور کا تڑکا ظاہر ہو۔ ان سب چیزوں کی قسم کہ وہ یعنی قرآن رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قول ہے یعنی جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ نے اپنے بزرگ مرتبہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے، یا رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مراد جبرائیل ہوں یعنی جبرائیل علیہ السلام نے جو قاصد بزرگ و بلند مرتبہ ہیں اتارا ہے۔ وہ جبرائیل (علیہ السلام) جو خدا کے دشمنوں پر غالب اور قوی ہیں اور عرش والے خدا کے نزدیک بزرگ مرتبہ اور بڑی منزلت والے مطاع ہیں یعنی فرشتے ان کی اطاعت کرتے ہیں آسمانوں میں، اور رسالت میں اور خدا کا پیغام انبیاء کو پہنچانے میں امانت دار ہیں۔

۲۲ تا ۲۹۔ اے گروہ قریش! تمہارے مالک تمہارے صاحب محمد مصطفٰے ہرگز مجنون اور بیمار نہیں جیسا کہ تم میں سے بعض کا قول ہے، بے شک انہوں نے جبرائیل (علیہ السلام) کو افق مبین میں یعنی مطلع الشمس میں دیکھا تھا کہ بلندی میں کھڑے تھے۔ وہ نبی غیب کی بات بتانے میں اور وحی الٰہی کے ظاہر کرنے میں ہرگز متہم نہیں کہ وہ اپنی طرف سے گھڑ کر بتا دیں بلکہ وہ امانت دار ہیں یا یہ کہ وہ وحی الٰہی کے پہنچانے میں اور غیب کی بات بتانے میں بخیلی نہیں کرتے ہیں۔ ظنین بالظاء کے معنی متہم اور بالضاد کے معنی بخیل ہیں۔ (اس سے ثابت ہوا کہ نبی کو بعطائے الٰہی علم غیب حاصل ہوتا ہے اور غیب کی بات بتانے میں وہ بخیل نہیں ہوتے بلکہ اس کو ظاہر کرتے ہیں اور مؤمن ان کی غیب کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں "یؤمنون بالغیب" کے مطابق) وہ قرآن ہرگز شیطان رجیم مردود سرکش کا قول نہیں ہے۔ (رجیم یعنی سرکش متمرد مارا گیا سنگسار کیا گیا یعنی یہ قرآن شریف شیطان کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے آیا ہے۔ پس اے کافرو! تم کہاں سے جھوٹ جوڑ لیتے ہو یا یہ کہ تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو کہ قرآن تو فقط ذکر اور نصیحت ہے سب جہان کے لیے خواہ جن ہوں خواہ آدمی۔ تم میں سے اس

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ

نصیحت ہے O اس کے لیے جو تم میں سیدھا ہونا چاہے O اور تم

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع

ع ۲۹

کیا چاہو گے مگر وہی جو سارے جہان کا رب اللہ تعالیٰ چاہے O

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ٨٢ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ١٩ رُكُوْعُهَا ١

سورۂ انفطار مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انتیس آیات‘ ایک رکوع ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑیں O اور جب ستارے جھڑ پڑیں O اور جب سمندر

فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

بہا دیے جائیں O اور جب قبریں کرید ی جائیں (اور مردے زندہ کر کے نکالے جائیں) O (اس وقت) ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو

وَاَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿٦﴾ الَّذِيْ

(عمل) اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا O اے انسان! تجھے اپنے کرم والے رب سے کس چیز نے فریب دے کر اس کی نافرمانی کرائی O

کے لیے نصیحت اور عبرت ہے جو اپنے آپ کو سیدھے راستہ پر پہنچانے کا اور ہدایت یافتہ ہونے کا قصد اور توحید اختیار کرے اور درحقیقت تمہارا چاہنا کیا اور تم کیا۔ تم کچھ ارادہ نہیں کر سکتے مگر جبکہ اللہ تعالیٰ چاہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے خواہ زمین میں ہوں جیسے آدمی جن وغیرہ اور خواہ آسمان میں ہوں یعنی فرشتے۔

سورۃ الانفطار

اس سورت کی تفسیر جس میں انفطار السماوات کا ذکر ہے‘ یہ ساری مکہ میں اتری ہے۔

۱ تا ۵- ابن عباس سے بسند سابق تفسیر انفطار یوں منقول ہے کہ جس وقت آسمان پھٹ جائے گا اور اللہ تعالیٰ و تقدس نزول بلا کیف و بلا تشبیہ فرمائے گا اور وہ امور جو وہ چاہے آسمان سے اتریں گے اور تارے زمین پر گر پڑیں اور دریا چیرے جائیں کہ ساری دنیا ایک دریا ہو جائے اور قبریں کھول دی جائیں اور ان میں سے مردے نکالے جائیں۔ اس وقت ہر نفس اپنے اعمال خیر و شر جان لے گا جو اس نے زندگی میں کیے ہوں گے‘ یا جن کی رسم وہ چلا گیا ہوگا اور اس کے مرنے کے بعد ان باتوں پر عمل ہوتا رہا ہوگا‘ اگر اچھی رسم جاری کر گیا ہوگا تو ثواب پائے گا اور اگر بدعت‘ ضلالت‘ مخالفت سنت نکالی ہوگی تو عذاب ملے گا۔ یا یہ معنی کہ جو کام آدمی نے مقدم کیے ہوں گے یعنی ان کو کر لیا ہوگا وہ بھی جان لے گا اور جو موخر کیے ہوں گے یعنی ان کو ٹال دیا ہوگا کہ پھر کر لیں گے اور پھر نہ کیا ہوگا وہ بھی جان لے گا اور حسرت و افسوس کرے گا۔

۶ تا ۸- اے آدمی! تو جو غرور اور گھمنڈ کرتا ہے تجھ کو کس بات نے دھوکے میں ڈالا اور اپنے پروردگار کریم اور معافی

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾

جس نے تجھے پیدا کیا پھر تیرے اعضاء ٹھیک کر کے بنائے پھر تجھے ہموار کیا (تیرے اعضاء میں مناسبت رکھی) O جس صورت میں (مرد یا عورت

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا

کی) اس نے چاہا تجھے ترکیب دیا O کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو (اور روزِ جزاء کا انکار کرتے ہو) O اور بے شک تم پر کچھ (اعمال

كَاتِبِیْنَ ﴿۱۱﴾ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾

لکھنے والے) نگہبان مقرر ہیں O بزرگ لکھنے والے O جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں (تمہارا کوئی عمل ان سے پوشیدہ نہیں) O بے شک

وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا

نیکی کرنے والے ضرور آرام وچین میں ہوں گے O اور بے شک بدکار (کفار) ضرور دوزخ میں ہی ہوں گے O انصاف کے دن اس میں جائیں گے O اور وہ

بِغَآئِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ

اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے O اور آپ کو (خود بخود) کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیسا ہے O پھر آپ کو (خود بخود) کیا معلوم

دینے والے کے ساتھ تو کیوں غرور کرتا ہے‘ اس کے احکام کیوں نہیں سنتا اور کیوں نہیں مانتا‘ وہ پروردگار جس نے تجھ کو نطفہ سے آدمی روح والا بنایا پھر تیری ماں کے شکم میں تجھ کو درست کیا‘ پھر تجھ کو سیدھے قد والا بنایا اور تجھ کو جس صورت میں چاہا ترکیب دیا خواہ ددھیال والوں کی شکل وصورت پر خواہ ننھیال والوں کی شکل پر دادا‘ چچا‘ تایا کی شکل پر یا ماموں‘ خالہ‘ نانی کی صورت پر‘ یا یہ کہ خوبصورت بنایا خواہ بدصورت۔ اگر چاہتا تو جو صورت تجھ کو دی یہ نہ دیتا کوئی اور بری شکل بندر یا کتے یا سؤر کی تجھ کو دیتا وہ مالک تھا۔ یہ آیت کلدہ بن اسد کی شان میں اتری اور اس کا خطاب سب کافروں سے ہے۔

۹ تا ۱۲۔ بے شک اے گروہ قریش وغیرہ! تم یوم الدین یعنی جزاؤ سزا اور حساب وقضاء کے دن کی تکذیب کرتے ہو اور فرشتے حفاظت کرنے والے تمہارے اوپر مقرر ہیں جو تمہاری اور تمہارے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ بزرگ ہیں‘ اللہ کے دربار میں بڑے مرتبے والے ہیں‘ رب کے فرمانبردار ہیں‘ تمہارے اعمال لکھتے ہیں‘ تم جو کرتے ہو یا کہتے ہو اچھا یا برا سب جانتے ہیں اور سب صحیح صحیح لکھتے ہیں‘ ان سے غلط بیانی ناممکن ہے۔

۱۳ تا ۱۹۔ بے شک نیک لوگ جو اپنے ایمان میں صادق ہیں وہ جنت میں رہیں گے جس کی نعمتیں ابدی ہیں یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ اور تمام مسلمان۔ اور کفار فجار کلدہ وغیرہ تمام کفار دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ بروز قیامت جب سب مخلوق میں فیصلہ ہوگا تو وہ کافر دوزخ میں جائیں گے جلیں گے۔ وہ جب وہاں داخل ہو جائیں گے پھر وہاں سے غائب نہ ہوں گے نہ نکل سکیں گے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ وہ کیسا دن ہے اور پھر دوبارہ تعجب سے عظمت اور ہیبت کا حال بیان کیا؟ آپ کو معلوم ہے کہ وہ کیسا عجیب الشان دن ہے؟ اس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کسی بات کی مالک نہ ہوگی یعنی کافروں کی کوئی سفارش نہ کر سکے گا نہ ان کو نجات دلا سکے گا اور امر و حکم اس دن سارا خدا ہی کے

الَّذِيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿۱۹﴾

کہ انصاف کا دن کیسا ہے O جس دن کسی (کافر) جان کو کسی جان کا کچھ اختیار نہ ہوگا اور سارا حکم اس دن اللہ تعالیٰ کا ہی ہوگا O

سُورَۃُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۳۶ رُكُوْعُهَا ۱
سورۂ مطففین مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چھتیس آیات ایک رکوع ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

ان کم تولنے والوں کے لیے (خرابی اور) ہلاکت ہے O جب وہ اوروں سے خود ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں O

وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ

اور جب وہ دوسروں کو ناپ تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں (ڈنڈی مار لیتے ہیں) O کیا ان لوگوں کو یہ یقین نہیں

أَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ

کہ انہیں (مر کر دوبارہ زندہ ہو کر) اٹھنا ہے O ایک عظمت (اور ہیبت) والے دن (یعنی قیامت کے دن) O جس دن سب لوگ رب العالمین

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۷﴾

کے حضور کھڑے ہوں گے O خبردار ہو جاؤ بے شک کافروں کے اعمال نامے سب سے نیچی جگہ سجین میں ہیں O

ہاتھ ہوگا (بار بار سوال کرنے سے کسی ہیبت ناک معاملہ کی عظمت کا بیان اور تعجب دلانا مقصود ہوتا ہے۔)

سورۃ المطففین

وہ سورت جس میں تطفیف (کم تولنا) کا ذکر ہے اس کی تفسیر ہے یہ بھی ساری مکی ہے۔

۱ تا ۶- بسند سابق ابن عباس سے سورت تطفیف کی تفسیر مروی ہے کہ مدینہ والوں میں قبل اسلام ناپ تول میں کمی کرنے کا بہت رواج تھا' پیمانہ اور تول میں بڑا فریب کرتے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت کی تو راستہ میں یہ سورت اتری' وہاں پہنچ کر ان کو سنائی' انہوں نے کہا مانا اور توبہ کی' ویل اور ہلاکت ہے ناپ و تول میں فریب کرنے والوں کو یعنی عذاب شدید۔ پھر ان کا حال بیان کیا کہ مطففین وہ لوگ ہیں کہ جب دوسروں کی چیز میں ناپ و تول کرتے ہیں یعنی جب ان سے کوئی شئے مول لیتے ہیں اور اپنے لیے ناپ تول کرتے ہیں تو خوب پورا پورا کرتے ہیں اور رتی ماشہ کا حساب ہوتا ہے اور جب اپنی چیز خریدار کو ناپ تول کر دیتے ہیں تو ایسا تولتے ہیں کہ اس کا بہت نقصان کرتے ہیں یعنی اس میں کمی کرتے ہیں فریب دیتے ہیں' کیا ان کو خدا کے پاس جانے کا اور قیامت کے دن اٹھنے کا جو بڑا ہولناک ہیبت والا دن ہے یقین نہیں۔ کیا یہ اس دن سے انکار کرتے ہیں وہ دن یعنی روز قیامت ایسا ہوگا کہ سب آدمی قبروں سے نکل کر سب جہانوں کے پروردگار کے پاس جائیں گے جو سب مخلوق کا خواہ وہ زمین والے ہوں خواہ آسمان والے ہوں مالک و پروردگار ہے۔

۷ تا ۱۷- اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک کافروں کے اعمال سجین میں لکھے جاتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اور آپ کیا جانتے ہیں کہ سجین کیا ہے O وہ ایک مہر کیا ہوا لکھا ہوا دفتر ہے O اس دن (یعنی قیامت کے دن)

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱ وَمَا

جھٹلانے والوں کے لیے (خرابی اور) ہلاکت ہے O جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں O اور اس دن کو

يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا

کسی سرکش اور نافرمان کے سوا کوئی نہیں جھٹلائے گا O جب اس (سرکش) کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں

قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

تو وہ کہتا ہے: یہ تو اگلوں کے (فرضی) قصے کہانیاں ہیں O ایسا ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے (برے) کرتوتوں نے زنگ

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

چڑھا دیا ہے (اس وجہ سے وہ اس کا انکار کرتے ہیں)O خبردار ہو جاؤ بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے یقیناً

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝۱۵ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝۱۶ ثُمَّ يُقَالُ

محروم رہیں گے O پھر بے شک انہیں یقیناً جہنم میں داخل ہونا ہے O پھر (ان سے) کہا جائے گا:

سجین کیا شئے ہے؟ وہ کتاب مرقوم ہے کہ اس میں ان کے اعمال مرقوم ہیں (وہ سبز پتھر ہے' ساتویں زمین کے نیچے) بروز قیامت ان اعمال والوں کو جو ایمان اور قیامت میں اٹھنے کو جھٹلاتے ہیں سخت عذاب ملے گا۔ وہ یوم الدین کی یعنی روز حساب وقضاء کی تکذیب کرتے ہیں۔اس کی تکذیب سوا اس شخص کے جو حد سے بڑھنے والا' اللہ تعالیٰ سے برگشتہ ہو' ظالم ہو' گنہگار ہو فاجر ہو اور کوئی نہ کرے گا جیسے ولید بن مغیرہ مخزومی۔ وہ ایسا ہے کہ جب اس پر ہماری آیتیں اوامر ونواہی قرآن پڑھے جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کے قصے ہیں کچھ سچے کچھ جھوٹے۔اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یقین جانیں کہ ان جھٹلانے والوں کے دلوں پر ان کی بداعمالی وسرکشی نے زنگ چڑھا دی ہے' ان کے دلوں کو سخت و سیاہ کر دیا ہے کہ وہ ہدایت کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے' انہوں نے جو گناہ پر گناہ کیے تو ان کے دلوں پر گناہوں کی سیاہی جم گئی' دل بالکل سیاہ ہو گیا بسبب ان باتوں کے جو وہ کہتے ہیں اور شرک وکفر کرتے ہیں۔اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ مکذبین بروز قیامت اپنے پروردگار کے دیدار سے اور اس کے دیکھنے سے بھی محروم رہیں گے' یہ محرومی سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا جس کی وجہ سے ان کی جانیں جلیں گی۔ اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا' پھر وہ سب کافر دوزخ میں جائیں گے وہاں ان سے کہا جائے گا یعنی دوزخ کے نگہبان زبانیہ عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے کہ یہ دوزخ وہی ہے جس کی تم دنیا میں تکذیب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت وغیرہ کوئی شئے نہیں۔

هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ؕ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ

یہی وہ دن ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے ○ ہاں ہاں بے شک نیکوں کے اعمال نامے

لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ؕ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾ؕ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ۙ

سب سے اونچی جگہ علیین میں ہیں (جو عرش کے نیچے ہے) ○ اور آپ کیا جانتے ہیں کہ علیین کیا ہے ○ وہ مہر کیا ہوا لکھا ہوا دفتر ہے ○

یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ؕ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ۙ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ

اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے وہاں حاضر ہوتے ہیں (اس کی زیارت کرتے ہیں) ○ بے شک نیک لوگ یقیناً آرام اور چین میں ہوں گے ○ (عزت والے)

یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ۙ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾ۚ یُسْقَوْنَ

تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہوں گے ○ (اے دیکھنے والے!) تو ان کے چہروں میں آرام اور چین کی تازگی اور خوشی پہچان لے گا ○ شراب جو

مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ۙ خِتٰمُهٗ مِسْكٌؕ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ

مہر کی ہوئی رکھی ہے پلائی جائے گی ○ اس کی مہر مشک کی ہو گی اور للچانے والوں کو اسی پر للچانا چاہیے

الْمُتَنٰفِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ؕ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ۙ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا

(نیکیوں میں کوشش کر کے) ○ اور اس کی ملاوٹ شراب تسنیم سے ہوگی (جو جنت کی سب سے اعلیٰ شراب ہے) ○ (تسنیم) وہ چشمہ ہے جس سے

۱۸ تا ۲۸- بے شک نیک اور سچے لوگوں کے اعمال علیین میں ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ علیین کیا شئے ہے؟ وہ ایک کتاب ہے جس میں اچھے اعمال مرقوم ہیں (سبز زبرجد کی تختی ساتویں آسمان پر عرش رحمٰن کے نیچے) اس کو مقربین ملاء اعلیٰ فرشتگان برگزیدہ ہر آسمان کے دیکھتے ہیں اور ان کے گواہ ہوتے ہیں۔ بے شک ابرار نیک اور صادق الایمان آدمی جو چیونٹی تک کو بھی نہیں ستاتے اور بہت نیک ہیں وہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ تک رہنے والی دائمی نعمتیں پائیں گے، چھپر کھٹوں اور تختوں پر عیش کرتے رہیں گے، دوزخ والوں کو دیکھیں گے کہ عذاب پاتے ہیں۔ وہاں اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان نیکوں کے چہروں پر خوشی وخرمی تازگی پائیں گے، ہنستے ہوئے خوش خوش چہرہ چمکتے ہوئے نورانی ہوں گے۔ وہ وہاں شراب پلائے جائیں گے جس میں مشک ملا ہوگا، جب پی چکیں گے تو آخر میں مشک کی خوشبو دماغ معطر کر دے گی۔ ایسی شراب اور نعمتوں کے لیے عمل کرنے والوں کو چاہیے کہ جلدی کوشش کریں، اپنی جان قربان کریں اور نعمتیں حاصل کریں ایسا نہ ہو کہ پیچھے رہ جائیں۔ اس شراب میں نہر تسنیم کا پانی ملا ہوگا وہ نہر جس کا پانی جنت عدن والے مقربین پیتے ہیں۔ اس نہر سے مقربین خالص پیتے ہیں، وہاں سے وہ پھر ابرار کے پاس آئے گی، وہ شراب میں ملا کر پئیں گے۔

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

(دربارِ الٰہی کے) خاص مقرب پیتے ہیں O بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے (ان کی غربت کی وجہ سے) ہنسا کرتے تھے O

یَضْحَکُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا

اور جب وہ ایمان والوں کے پاس ہو کر گزرتے تھے تو آپس میں ان پر (مذاق بنانے کے لیے) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے O اور جب وہ

اِلٰٓی اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

(کفار) اپنے گھر کی طرف پلٹتے تھے تو خوشیاں کرتے ہوئے اتراتے ہوئے پلٹتے تھے O اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے: بے شک یہ لوگ

لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ

(مسلمان) تو یقیناً گمراہ ہیں O اور یہ (کفار) کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے تھے (کہ ان کی اصلاح ان کے ذمے لازم ہوتی) O تو آج

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

(قیامت کے دن) ایمان والے کافروں سے ہنسیں گے (جیسا کہ کفار ان پر دنیا میں ہنستے تھے) O اپنے تختوں پر (عزت سے بیٹھے ہوئے کفار کی ذلت)

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۱ ۳۶ ۸

دیکھتے ہوں گے O (اور کہیں گے:) کیوں کافروں کو اپنے کرتوتوں کا کچھ بدلہ ملا (کہ نہیں) O

۲۹ تا ۳۶۔ ایک بار حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے دیکھ کر ابوجہل وغیرہ کفار نے مذاق کیا تب اس بارے میں اترا کہ مجرم کافر ابوجہل وغیرہ مسلمانوں سے دنیا میں مذاق اور مسخرہ پن کرتے ہیں' ان پر ہنستے ہیں۔ اور جب وہ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آتے ہیں' ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ طعنہ مارتے ہیں اور کافر جب اپنے گھروں کو جاتے ہیں تو خوش خوش ہنستے ہوئے اور مذاق اڑاتے ہوئے جاتے ہیں اور جب کافر اصحاب رسول کو دیکھتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں: یہ لوگ گمراہ ہیں حالانکہ وہ مسلمانوں پر چوکیدار اور محافظ نہیں بنائے گئے۔ اگر بالفرض یہ گمراہ ہی ہیں تو ان کو کیا پس اس کے بدلہ میں آج یعنی بروز قیامت سب مسلمان مولا علی رضی اللہ وغیرہ کافروں پر ہنسیں گے' ان کا مذاق اڑائیں گے اور تختوں اور چھپر کھٹوں پر بیٹھ کر کافروں کو دوزخ میں جلتا دیکھ کر ان سے بدلہ لیں گے۔ اس وقت کافروں کو حال معلوم ہوگا' ان کو وہاں سوائے ان کے اعمال و اقوال کے جو وہ دنیا میں کرتے تھے کوئی اور بدلہ نہ ملے گا' ان پر ظلم نہ ہوگا اپنا کیا بھگتیں گے' اپنی کرتوتوں کا مزا چکھیں گے۔

سورۃ الانشقاق مکی ہے | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | اس میں پچیس آیات ایک رکوع ہے

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان پھٹ جائے گا○ اور اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسے سزاوار بھی یہی ہے (کہ اپنے رب کا حکم مانے)○ اور جب زمین

مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾

پھیلا دی جائے گی (اس میں کوئی پہاڑ اور عمارت باقی نہ رہے گی)○ اور جو کچھ اس میں (مردے اور خزانے وغیرہ) ہیں انہیں باہر ڈال دے گی

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾

اور خالی ہو جائے گی○ اور اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے سزاوار بھی یہی ہے○ اے انسان! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا

پھر تجھے اس سے ملنا ہے○ تو وہ شخص جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا○ تو عنقریب اس کا حساب آسانی سے

سورۃ الانشقاق

یہ ساری سورت مکہ میں اتری ہے۔

۱ تا ۶- بسند سابق سورۃ الانشقاق کی تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب آسمان پھٹ جائے اور غمام آسمان سے اترے' غمام ایک شئے ہے مثل ایک سفید بادل کے اور واسطے نزول بے کیف وتشبیہ رب تقدس وتعالیٰ کے اور فرشتوں کے اور دوسری چیزوں کے جس کو خدا چاہے وہ اترتی ہے۔ اور جب آسمان تابعداری کرے اپنے پروردگار کی اور اس کو لائق بھی ہے کہ وہ تابعداری کرے۔ اور جب زمین کھینچی جائے جیسے عکاظی چمڑا کھینچا جاتا ہے پھر کھینچ کر بچھا دیا جائے' یا "مدت" کے یہ معنی ہیں کہ اس کے نشیب وفراز اونچا نیچا سب برابر کر دیے جائیں' وہ صاف برابر ہو کر چٹیل میدان رہ جائے اور وہ ان چیزوں کو جو اس کے اندر ہیں مردے خزانے وغیرہ سب کو نکال کر باہر ڈال دے اور خالی ہو جائے۔ اور اپنے رب کی تابعداری کرے اور اس کو لائق بھی یہی ہے کہ تابعداری کرے۔ تو اس دن تو اے آدمی! جو اپنے کفر میں عمل کرتا ہے سب اپنے رب کے پاس لے جائے گا اور اس کے ساتھ اس سے ملے گا اور خیر وشر کی سب کی جزاء پائے گا۔ ابوالاسود بن کلدہ بن اسد بن خلف کی شان میں یہ آیتیں اتریں اور تمام کافروں کا یہی حال ہوگا۔

۷ تا ۱۵- پس بروز قیامت جس کے سیدھے ہاتھ میں اس کی کتاب حسنات دی جائے گی ابوسلمہ بن عبدالاسد وغیرہ' تو اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا' فقط برائے نام دفتر حساب پیش ہو کر حکم جنت ہو جائے گا اور وہ خوش خوش اپنے اہل و عیال کے پاس جو اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ نے تیار کیے ہوں گے چلا جائے گا۔ اور جس کو کتاب بداعمالیوں کی الٹے ہاتھ میں پس پشت سے دی جائے گی اسود ابن عبدالاسد ابوسلمہ کا بھائی اور دوسرے کفار تو وہ عنقریب واویلا ہائے افسوس ہائے افسوس پکارے گا اور دوزخ میں جو دہکتی ہوگی جائے گا۔ وہ دنیا میں اپنے بال بچوں میں بہت خوش تھا' وہ گمان کرتا تھا

يَسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ إِلٰٓى أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ

لیا جائے گا O اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف (یعنی جنت میں) خوش خوش لوٹے گا O اور لیکن وہ جس کا نامۂ اعمال

كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى

اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا O وہ اپنی موت مانگے گا O اور بھڑکتی آگ

سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ إِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ إِنَّهٗ ظَنَّ أَنْ لَّنْ

میں جائے گاO کیونکہ وہ دنیا میں اپنے گھر والوں میں خوشی سے (اتراتا) تھاO بے شک وہ یہ سمجھا تھا کہ اس کو (اپنے رب کی طرف

يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰىٓ إِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾

ہرگز واپس لوٹنا نہیں ہےO ہاں کیوں نہیں بے شک اس کا رب اس کو دیکھ رہا ہےO تو مجھے قسم ہے شام کی سفیدی کی (جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے)O

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا

اور مجھے قسم ہے رات کی اور ان چیزوں کی جو اس میں جمع ہوتی ہیںO اور (قسم ہے) چاند کی جب وہ پورا ہوO تم ضرور منزل بمنزل چڑھو گے

عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ

(درجہ بدرجہ ترقی کرو گے)O تو ان (کافروں) کو کیا ہو گیا جو (ہماری کتاب پر) ایمان نہیں لاتےO اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے

معانقہ ۱۶ عند المتاخرین ۱۲

کہ بعد موت میں نہ اٹھوں گا' حشر کا اور لوٹنے کا دوبارہ زندہ ہو کر منکر تھا۔ حور کے معنی بزبان حبشہ رجوع ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ ہاں بے شک وہ اپنے پروردگار کے پاس لوٹے گا' اس کا پروردگار اس کے وقت پیدائش سے اس کا حال دیکھتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ یہ ضرور بعد موت اٹھے گا اور سزا پائے گا۔

۱۶ تا ۱۹۔ قسم ہے شفق کی یعنی بعد غروب آفتاب والی سرخی کی اور قسم ہے رات کی اور اس کی جو اس میں جمع ہوتا ہے یعنی جب رات اندھیری ہو جاتی ہے تو ہر چیز اپنے مکان پر آ جاتی ہے اس کی قسم ہے اور قمر کی جب کامل پورا ہو جائے یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں رات کے چاند کی' کہ تم سب ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوتے رہو گے پیدائش سے موت تک اور پھر دخول جنت یا نار تک سینکڑوں حال گزرتے جائیں گے۔ اس تقدیر پر خطاب جمع ہو گا اب کو پیش۔ یا یہ معنی کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ایک حال سے دوسرے کی طرف جائیں گے' ایک آسمان سے دوسرے پر اور وہاں سے اور اوپر گزرتے ہوئے جائیں گے' معراج کا بیان ہے' اس تقدیر پر صیغہ مفرد ہے۔ یا خطاب کافر سے ہے کہ اے کافر! تو موت سے دخول نار تک بہت قسم کے عذاب پر عذاب دیکھے گا اس تقدیر پر بھی مفرد ہو گا۔

۲۰ تا ۲۵۔ ان کفار مکہ کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے' امر و نہی سنتے ہیں تو سجدہ نہیں کرتے یعنی عاجزی نہیں کرتے توحید کو نہیں مانتے۔ بلکہ یہ کفار رسول

السجدۃ ۱۲

الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۩ (۲۱) بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ (۲۲)

تو وہ سجدہ نہیں کرتے (اپنے رب کے سامنے نہیں جھکتے) ○ بلکہ کافر (ہماری آیات کو) جھٹلاتے رہتے ہیں ○

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ (۲۳) فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (۲۴) اِلَّا

اور جو کچھ ان کے جی میں ہے وہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے○ تو (اے نبی!) آپ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے○

ع ۲۵/۱ ۹ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (۲۵) ع

مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا ○

سورۃ البروج مکیۃ ۸۵	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	آیاتھا ۲۲ رکوعھا ۱
سورۂ بروج مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں بائیس آیات ایک رکوع ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ (۱) وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ (۲) وَشَاهِدٍ وَّ

قسم ہے برجوں والے آسمان کی○ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (وہ قیامت کا دن ہے)○ اور اس دن کے جو گواہ ہیں (یعنی جمعہ)○

مَشْهُوْدٍ (۳) قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ (۴) النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ (۵)

اور اس دن کی جس میں فرشتے اور انسان حاضر ہوتے ہیں (یعنی عرفے کا دن)○ کھائی کھودنے والوں پر ہلاکت اور لعنت ہو○ اس بھڑکتی آگ

وقرآن کی تکذیب کرتے ہیں۔ اور یہ جو کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس کا خدا خوب عالم ہے۔ یا یہ مطلب ہو کہ جو یہ سنتے ہیں اور سن کر اپنے دلوں میں عداوت چھپاتے ہیں خدا کو اس بات کا خوب علم ہے۔ پس اے محبوب! آپ ان کو عذاب الیم کی جو ان کے دلوں تک کی خبر لے گا خوشخبری سنا دو یہ بروز بدر یا بروز قیامت ہوگا۔ مسلمانوں کا استثنا کیا کہ سوائے ان کے جو رسول اور قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ اخلاص سے کیے ان کو جنت میں ثواب ملے گا جو ممنون نہ ہوگا یعنی اس میں نقصان و کدورت نہ ہوگی۔ یا یہ کہ ان پر احسان نہ جتلایا جائے گا یا یہ کہ ان کی نیکیاں بڑھاپا آنے کے بعد اور بعد موت بھی کم نہ ہوں گی، مرنے کے بعد بھی ان کی نیکیوں کا سلسلہ جاری رہے گا جو وہ صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہوں گے یا کوئی ان کو اپنے نیک اعمال کا ثواب بخشے گا تو ان کو وہ ثواب ملتا رہے گا ختم نہ ہوگا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

سورۃ البروج

اس سورت کی تفسیر ہے جس میں برجوں کا ذکر ہے، یہ ساری مکی ہے۔

۱ تا ۹۔ بسند سابق سورت بروج کی تفسیر منقول ہے کہ قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے، برجوں سے مراد یا یہی مشہور برج آسمانی ہیں یا یہ درمیان آسمان زمین کے بارہ محل ہیں جن کو خدا جانتا ہے۔ اور قسم ہے روز موعود کی یعنی یوم عرفہ کی یا یوم نحر کی یعنی قربانی کے دن کی۔ بعض شاہد سے مراد بنی آدم اور مشہود سے یوم قیامت لیتے ہیں اور بعض شاہد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیتے ہیں اور مشہود سے ان کی امت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عدالت کی گواہی دیں گے، ساری امت کے شاہد اور

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

والوں پر O جب وہ اس (کے کنارے) پر بیٹھے تھے O اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے

شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ

اس پر خود گواہ ہیں O اور انہیں مسلمانوں کی صرف یہی بات بُری معلوم ہوئی کہ وہ عزت والے سب خوبیوں والے اللہ تعالیٰ

الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى

پر ایمان لائے تھے O اس اللہ پر (ایمان لائے تھے) کہ آسمان و زمین کی سلطنت صرف اسی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

ہر چیز پر گواہ ہے O بے شک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایذاء دی

حاضر ناظر ہیں، سب کا حال دیکھ رہے ہیں، آپ کی نظر سے اولین و آخرین کی کوئی چیز چھپی نہیں ہے۔ آپ نے ''علمت علم الاولین والاخرین'' خود فرمایا ہے غرضیکہ ان سب مذکورہ چیزوں کی قسم! اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے پروردگار کی پکڑ یعنی عذاب کافروں کے لیے بہت سخت ہے۔ اصحاب اخدود قتل کیے گئے یعنی کافر لعنت کیے گئے جو دوزخ میں پڑیں گے جو کہ آگ شعلوں والی ہے اور وقود والی ہے یعنی رال اور تیل اور لکڑیاں اس میں بھرنے کے لیے ڈالی جائیں گی، جبکہ وہ کافر آگ کی خندقوں میں بیٹھے ہوں گے اور خدا ان کو جلاتا ہوگا تو اس وقت ان پر لعنت برستی ہوگی۔ وہ مسلمانوں پر دنیا میں ضلالت کی شہادت دیتے تھے اور ان کو برا بھلا کہتے تھے حالانکہ مسلمانوں نے ان کا کچھ بگاڑا نہ تھا اور نہ ان پر طعن کیا تھا سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو کافروں پر غالب ہے اور منتقم ہے اور مسلمانوں کے لیے حمید ہے، ان کی تعریف کرتا ہے۔ اور ملک آسمان و زمین کا سب اسی کا ہے، سب خزانے بارش اور گھاس سبزیاں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اور وہ ہر بات پر گواہ ہے ان سب کے اعمال جانتا ہے یعنی مسلمان خدا پر ایمان لائے تھے فقط اسی بات پر کافروں کو عداوت ہے ورنہ اور کوئی بات نہ تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ ان آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ ایک بادشاہ نے مسلمانوں کو آگ میں جلا دیا تھا اور خود کرسیوں پر بیٹھا دیکھتا رہا تھا اس کی شان میں یہ اترا اصحاب اخدود یعنی خندق والے سے وہ بادشاہ اور اس کی قوم مراد ہے اور وقود سے تیل و درخت و لکڑیاں جن سے مسلمانوں کو جلایا تھا۔ اور ''علیھا'' کی ضمیر کرسیوں کی طرف راجع ہے یعنی وہ سب کافر اور بادشاہ کرسیوں پر بیٹھے مسلمانوں کے جلنے کا تماشا دیکھتے رہے۔ ''مشھود'' سے مراد حاضر یعنی کافر جو اس وقت موجود تھے جب مسلمان جلتے تھے ان کافروں کا مسلمانوں نے کچھ بگاڑا نہ تھا جو انہوں نے ناحق ان کو جلایا اور ستایا۔ پہلی تقدیر پر عام کفار مراد ہیں دوسری تقدیر پر وہ خاص قوم کفار چونکہ پھر وہ آگ کافروں پر لوٹ پڑی تھی اور وہ بھی جل گئے تھے اس سبب سے اصحٰب الاخدود سے مراد کافر بھی ہو سکتے ہیں اور مسلمان بھی۔ اور قتل ان دونوں صورتوں میں بمعنی حقیقی ہے یا قتل سے مراد لعنت ہے یعنی کافر ملعون ہوئے جب قتل بمعنی حقیقی ہوگا تو کلام خبر ہے اور اگر بمعنی مجازی ہو تو کلام انشاء ہوگا یعنی ان کافروں پر لعنت اور پھٹکار پڑے جنہوں نے یہ حرکت کی۔

ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ⑩

پھر اس سے توبہ نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے (دنیا میں بھی) بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب ہے O

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے ایسے باغ ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ⑪ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہی بڑی کامیابی ہے O (اے نبی!) بے شک آپ کے رب کی گرفت بڑی سخت ہے (ظالم اس سے چھوٹ

لَشَدِيدٌ ⑫ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ⑬ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ⑭

نہیں سکتے) O بے شک وہی (رب) پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی (مارنے کے بعد) دوبارہ زندہ فرمائے گا O اور وہی گناہوں کا بخشنے والا

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ⑮ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ⑯ هَلْ أَتَاكَ

(اپنے نیک بندوں سے) بہت محبت کرنے والا ہے O (وہی) عزت والے عرش کا مالک ہے O وہ جو کچھ چاہتا ہے ہمیشہ کرتا ہے O کیا تمہارے پاس

۱۰۔ بے شک جنہوں نے مسلمانوں کو مردوں اور عورتوں کو جو موحد تھیں، ایمان کی تصدیق کرتی تھیں فتنہ میں ڈالا اور ان کو ستایا اور جلایا اور پھر اپنے کفر و شرک سے توبہ نہ کی تو ان کو بروز قیامت سخت عذاب جہنم و حریق ہوگا یعنی سخت جلانے والی آگ میں پڑیں گے۔ یا یہ بھی قصہ کا بیان ہے کہ ان کافروں پر آگ لوٹ پڑی تھی وہ جل گئے تھے۔ اس قول میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک وہ نجران والے ہیں کہ انہوں نے دین مسیح قبول کر لیا تھا ذوالنواس بادشاہ یہودی حمیری نے ان کو ستایا تھا، بارہ ہزار مسلمانوں کو جلایا تھا، بعض شہر موصل والے بتاتے ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کے ایک گروہ کو کافر کرنا چاہا وہ نہ ہوئے تب آگ میں جلایا۔ بعض بادشاہ کا نام یوسف اور بعض ذوالنواس کہتے ہیں، بعض مفسر لڑکے اور راہب کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس لڑکے کے سبب سے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے تھے، بادشاہ نے ان سب کو جلایا پھر وہ آگ بادشاہ پر مع لشکر کے لوٹ پڑی اور ان سب کو جلا دیا۔

۱۱ تا ۱۶۔ پھر ان مسلمانوں کا حال بیان کیا جو ثابت قدم رہے، جو ایمان لائے اور اچھے کام صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کیے تو ان کو جنتیں ملیں گی جن کے نیچے نہریں، شراب و دودھ و شہد صاف کی رواں ہوں گی، یہ بڑی فلاح کامیابی اور نجات ہے کہ جنت پائی دوزخ سے بچے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے رب کا عذاب کافروں پر بہت سخت ہو گا۔ وہی پیدا کرتا ہے اور وہی پھر دوبارہ زندہ کرے گا یعنی نطفہ سے آدمی بناتا ہے اور پھر بعد موت اس کو نئی زندگی دے گا۔ وہ بخشنے والا ہے ودود ہے یعنی توبہ کرنے والے اور کفر چھوڑنے والے سے درگزر فرماتا ہے اور اپنے دوستوں کا اولیاء کا دوست ہے، یا یہ کہ اہل طاعت کو دوست رکھتا ہے یا یہ کہ ان کا محبوب ہے۔ عرش کا مالک ہے جو مجید ہے یعنی بہت بزرگی والا ہے اچھا تخت ہے۔ اور اگر "مجید" بضم دال ہو تو اللہ کی صفت ہوگی یعنی وہ خدا مجید و کریم و بزرگ ہے، جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے،

حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(انبیائے کرام کا مقابلہ کرنے والے) لشکروں کی بات آئی O (وہ لشکر) فرعون اور ثمود (وغیرہ کے تھے جو کفر کے سبب ہلاک کردیئے گئے) O بلکہ

فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ

کافر اب بھی (آپ کے قرآن کے) جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں O اور اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے (اس کے

قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع ۱ ۲۲ ۱۰

عذاب سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں) O بلکہ وہ قرآن ہے بزرگی والا O لوح محفوظ میں ہے O

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ۸۶	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۱۷ رُكُوْعُهَا ۱
سورۂ طارق مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں سترہ آیات' ایک رکوع ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے (یعنی رات کو چمکنے والے) ستارے کی قسم O اور جو کچھ آپ نے جانا کہ وہ رات کو آنے والا ہے O (وہ)

الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ

خوب چمکتا ہوا تارا ہے O ہر جان پر (اعمال لکھنے والا) محافظ مقرر ہے O تو انسان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے بنایا

زندہ کرتا ہے مارتا ہے مالک ہے۔

۱۷ تا ۲۲۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو لشکروں کی خبر بھی آئی یعنی فرعون اور ثمود کی فوجوں کی اور ان سے پہلے والوں اور پچھلے والوں کی کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا' انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے سخت سزا دی۔ بلکہ یہ جو موجود ہیں اہل مکہ وغیرہ یہ رسول وقرآن کی تکذیب کرتے ہیں اور اللہ ان کو گھیرے ہوئے ہے یعنی ان کو ان کے کاموں کی سب خبر ہے' اگر یہ قرآن کو نہیں مانتے تو اپنا برا کرتے ہیں قرآن کی عظمت میں کیا نقصان آتا ہے' بلکہ قرآن جس کو محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سناتے ہیں وہ تو بڑی شرافت اور عزت و بزرگی والا ہے' مجید ہے۔ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے جو شیطان کی دسترس سے بالکل محفوظ ہے۔

سورۃ الطارق

یہ وہ سورت ہے جس میں طارق کا ذکر ہے' یہ بھی مکی ہے۔

۱ تا ۴۔ بسند مذکور ابن عباس سے تفسیر اس سورت کی یوں منقول ہے کہ قسم ہے آسمان اور طارق کی' اور استفہام تعجب ہے کہ کیا اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ طارق کیا ہے؟ وہ ستارہ روشن چمکتا ہوا ہے یعنی زحل جو رات کو نکلتا ہے دن میں چھپتا ہے۔ اس کی قسم ہے کہ ہر جان پر خواہ نیک ہو خواہ بد کوئی نہ کوئی محافظ ضرور مقرر ہے یعنی فرشتے۔ اگر ''ان'' مخففہ ہے مثقلہ سے اور ''ما'' زائد ہے تو تقدیر یوں ہے ''ان کل نفس لما علیہا حافظ'' یا ''ان'' نافیہ ہو اور

مِمَّ خُلِقَ ۝۵ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝۶ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ

گیا ہے O وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی (نطفہ) سے بنایا گیا O جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان

وَالتَّرَآئِبِ ۝۷ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۸ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝۹

سے نکلتا ہے O بے شک اللہ تعالیٰ اس کے واپس کرنے (دوبارہ زندہ کرنے) پر یقیناً قادر ہے O جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی O

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱

تو آدمی کے پاس نہ کوئی زور ہوگا (جس سے وہ بھید چھپا سکے) اور نہ کوئی مددگار (جو اس کو عذاب سے بچا سکے) O اس آسمان کی قسم جس سے بارش

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳ وَّمَا هُوَ

نازل ہوتی ہے O اور (بارش سے) کھلنے والی زمین کی قسم O بے شک یہ (قرآن یقیناً حق اور باطل میں) فیصلہ کرنے والی بات ہے O اور یہ کوئی ہنسی

بِالْهَزْلِ ۝۱۴ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶ فَمَهِّلِ

مذاق کی بات نہیں O بے شک کافر (اس کے مقابلے میں) اپنا سا داؤ چلاتے ہیں O اور میں بھی اپنی زبردست پوشیدہ تدبیر فرماتا ہوں O تو (اے نبی!)

''لما'' مشدد ہو بمعنی ''الا'' یعنی ''ما من نفس الا و علیھا حافظ'' مطلب دونوں تقدیروں پر ایک ہی ہے یعنی ہر جان پر فرشتے محافظ مقرر ہیں' اس کے اقوال اعمال سب لکھتے ہیں' ان کی حفاظت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ مرے اور قبر میں جائے۔

۵ تا ۱۰- پس آدمی کو چاہیے کہ اپنے آپ پر غور کرے کہ وہ کس شئے سے پیدا کیا گیا ہے' پھر خود بتلایا کہ وہ پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو مرد کے ذریعہ سے عورت کے رحم میں ڈالا گیا ہے' وہ پانی مرد کی پشت اور عورت کی ترائب یعنی سینہ کی ہڈیوں سے نکلتا ہے۔ بے شک اللہ اس پانی کو لوٹا دینے پر قادر ہے یعنی اگر چاہے تو آدمی کو پھر نطفہ بنا کر پیٹھ میں لوٹا دے' یا یہ مراد ہے کہ خدا اس کے مرنے کے بعد پھر زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ جس دن پوشیدہ باتیں ظاہر کی جائیں گی اس دن اس آدمی کو نہ قوت ہوگی نہ وہاں اس کا کوئی مددگار ہوگا جو اس کو عذاب سے بچالے نہ محافظ ہوگا۔ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں اتری اور اس کا حکم سب کافروں کو شامل ہے یعنی کسی کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۱۱ تا ۱۷- قسم ہے آسمان کی جو مینہ کے بعد مینہ برساتا ہے اور ایک برسات کی فصل کے بعد دوسری بار پھر فصل برسات کی لاتا ہے' اور زمین کی جو گھاس اور کھیتی کے ذریعہ پھٹتی ہے یا یہ کہ نہروں اور نالوں کے سبب سے شگافتہ ہے' ان سب کی قسم کہ یہ قرآن فیصلہ کرنے والا قول ہے اور اللہ کا فرمان ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں' یہ قرآن باطل وخرافات نہیں۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ اہل مکہ اپنے کفر کے لیے طرح طرح کے حیلے اور مکر کرتے ہیں' لوگوں کو آپ پر اور قرآن پر ایمان لانے سے روکتے ہیں یا یہ کہ دارالندوہ میں بیٹھ کر آپ کے قتل کی تدبیریں کرتے ہیں' اور میں بھی ان کی ہلاکت کی پوشیدہ تدبیر کرتا ہوں' جنگ بدر میں ان کو مار دوں گا۔ پس تم ان کو مہلت دو اور تھوڑے دنوں کے لیے

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع ۱۷ ۱۱

آپ کافروں کو کچھ ڈھیل دے دیجئے (ان کے لیے بددعا کرنے میں جلدی نہ کیجئے) انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دے دیجئے O

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۸ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۹ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ اعلیٰ مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں انیس آیات' ایک رکوع ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِىْ

(اے نبی!) آپ اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کیجئے جو سب سے بلند مرتبے والا ہے O جس نے (ہر چیز کو) بنا کر ٹھیک اور درست کیا O

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾

اور جس نے ہر چیز کا اندازہ کر کے (اس کے حاصل کرنے کی) راہ بتائی O اور جس نے ہر قسم کا چارہ اور گھاس وغیرہ پیدا کی O پھر اسے خشک اور سیاہ

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰىٓ ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ

کر دیا O اب ہم آپ کو (قرآن) پڑھائیں گے (جس میں بے انتہا علوم غیبیہ وغیرہ ہیں) تو آپ ہرگز نہ بھولیں گے O مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے

وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾

بے شک اللہ تعالیٰ ہر کھلے اور چھپے کو جانتا ہے (تو وہ آپ کو ہر چیز کی تعلیم دے گا) O اور (اے نبی!) ہم آپ کے لیے (احکام شریعت میں) آسانی

ان کو یونہی چھوڑ دو عنقریب یہ ہلاک ہوں گے چنانچہ بروز جنگ بدر بہت سے ہلاک ہو گئے۔

سورۃ الاعلیٰ

۱ تا ۵- بسند سابق ابن عباس سے تفسیر مذکور ہے کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے اعلیٰ ہے یعنی اس کے حکم سے نماز ادا کرو' یا یہ مراد ہو کہ اس کی توحید کا ذکر کیا کرو یا یہ مراد ہو کہ بحالت سجدہ نماز میں ''سبحان ربی الاعلی'' کہا کرو' وہ خدا جس نے ہر ذی روح اور ساری مخلوق کو پیدا کیا' پھر اس کو ہاتھ' پاؤں' آنکھ' کان وغیرہ اعضاء سے درست کیا اور اس نے ہر چیز کو اندازہ سے بنایا' مرد و عورت کو بنایا اور ان کو ہدایت کی' مردوں کو یہ بتلایا کہ عورتوں سے کس کس طرح سے صحبت کیا کریں' یا یہ کہ اس نے آدمی کے حسن و خوبصورتی و بدصورتی اور لمبا اور چھوٹا قد مقدر کیا' یا یہ کہ نیک بختی اور بدبختی کو مقدر کیا اور کفر و ایمان' خیر و شر کی راہ دکھلائی اور اس نے مینہ کے ذریعے سے زمین سے سرسبز گھاس و سبزی اگائی پھر اس کو سکھا کر کالا کالا کوڑا کرکٹ کر دیا' گھاس جب اُگتی ہے سرسبز ہوتی ہے جب سال گزر جاتا ہے کالی خراب ہو جاتی ہے۔

۶ تا ۱۳- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم عنقریب آپ کو قرآن سکھائیں گے یا یہ کہ جبرائیل (علیہ السلام) عنقریب آپ کو قرآن سنائیں گے پس آپ اس کو بھولیں گے نہیں خوب یاد رکھیں گے' مگر جو بات کہ خدا چاہے اور اس نے یہی چاہا کہ نہ بھولو پس تم ہرگز نہ بھولو گے چنانچہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکرار کی حاجت نہ رہی' ۲۳ سال میں قرآن اترتا رہا مگر آپ

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِىْ يَصْلَى

کے سامان مہیا فرمادیں گے O تو آپ نصیحت فرماتے رہیے (لوگوں کو یاددہانی کراتے رہیے) اگر نصیحت فائدے مند ہو O (لیکن) نصیحت وہی مانے گا جو

النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

(اللہ تعالیٰ سے) ڈرے گا O اور اس (نصیحت) سے دور وہی رہے گا جو سب سے بڑا بدبخت ہے O جو بڑی (ہولناک) آگ میں داخل ہوگا O پھر نہ وہ اس میں

تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ

مرے گا (کہ عذاب سے نجات پائے) اور نہ (آرام کی) زندگی میسر ہوگی O بے شک وہی کامیاب ہوا جو (کفر وشرک اور باطل عقیدوں سے) پاک ہوا O

کبھی نہ بھولے' بڑی بڑی سورتیں ایک ہی مرتبہ سن کر آپ کو یاد رہتی تھیں' آپ خود لکھتے بھی نہ تھے دوسروں کو لکھوا دیتے تھے' یہ آپ کا بڑا معجزہ ہے (اور نبوت کی دلیل ہے' جو آیت یا سورت اترتی تھی تو آپ فرماتے تھے: اس آیت کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد لکھو وہ لکھی جاتی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہی متفرق سورتیں اور آیتیں پڑھتے تھے کبھی آگے کی پیچھے یا پیچھے کی آگے نہ پڑھی۔ جس طرح آپ لکھوا دیتے تھے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی پڑھتے تھے اور حفظ کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی لکھا ہوا نسخہ نہ تھا جس کو دیکھ کر آپ یاد کرتے ہوں' اللہ کی وحی کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ وہ نبی بھول نہیں سکتے' نبیوں کو بھولنے سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔ فرمایا: ''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون '' یعنی ہم ہی نے یہ قرآن اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ فقیر قادری غفرلہ) اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ جہر وسر کو ہر قول وفعل کو خوب جانتا ہے جو بالکل پوشیدہ ہے جس کو کسی نے ابھی خیال بھی نہیں کیا اس کو بھی جانتا ہے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو ہم آسانی دیتے ہیں اور تبلیغ و رسالت وغیرہ امور مہمہ اور مشکل معاملات کو سہل کر دیتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کو قرآن اور پیغام خدا سنا کر نصیحت کرو اگر نصیحت نفع نہ دے یعنی یہ نہ ہوگا سب آدمی نصیحت پالیں اور ایمان لے آئیں بلکہ فقط وہی مانے گا جو اللہ سے ڈرتا ہوگا' وہ عنقریب کہا مانے گا یعنی مسلمان اور وہ جو علم الٰہی میں شقی بدنصیب ہیں ان کے نصیب میں ایمان نہیں' وہ قرآن سے اور وعظ سے بہت دور بھاگیں گے۔ وہ ایسی آگ میں داخل ہوں گے اور جلیں گے جو عذاب میں سب سے بڑی ہے' اس سے بڑا کوئی عذاب نہیں یعنی عذاب آتش دوزخ۔ پھر وہ وہاں نہ تو مر ہی جائیں گے کہ آرام پائیں اور نہ آرام کی زندگی ہوگی' نہ مردوں میں ہوں گے نہ زندوں میں' سخت تکلیف میں رہیں گے۔

۱۴ تا ۱۹- بے شک کفر وشرک سے پاک ہوئے اور قرآن کی نصیحت ماننے والے اور موحد ہیں اور اپنے پروردگار کا نام لے کر نماز پڑھنے والے ہیں یعنی اس کے حکم سے نماز پنج وقتہ جماعت سے ادا کرنے والے ہیں تو وہ ہی فلاح پانے والے ہیں' ان کو نجات ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ جو زکوٰۃ وصدقہ فطر قبل عیدگاہ جانے کے ادا کرتے ہیں اور اللہ کا نام لیتے ہیں یعنی عیدگاہ کے راستہ میں آنے جانے میں تہلیل وتکبیر پڑھتے ہیں اور نماز عید باجماعت ادا کرتے ہیں تو وہ ہی فوز وفلاح پانے والے ہیں۔ مگر تم اے غافل لوگو! دنیا کو آخرت پر اور نفع دنیا کو ثواب آخرت پر ترجیح دیتے ہو' صرف دنیا کے لیے کام کرتے ہو' حالانکہ آخرت اور وہاں کا ثواب دنیا اور اس کے نفع سے ہزاروں درجہ بہتر ہے اور زائد دائم ہے کہ کبھی فنا نہ ہوگا۔ یہ

الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

اور (پاک ہونے کے بعد) اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی O (اے منکرو!) تم دنیا کی زندگی کو (آخرت کی زندگی پر) ترجیح دیتے ہو (یعنی اس سے بہتر سمجھتے

الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾ ع ١ ١٩ ١٢

ہو) O حالانکہ آخرت سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے O بے شک یہ (مضمون) اگلے صحیفوں میں بھی ہے O (حضرت) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں O

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ٨٨ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ٢٦ رُكُوْعُهَا ١

سورۂ غاشیہ مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں چھبیس آیات ایک رکوع ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾

(اے حبیب!) بے شک آپ کے پاس اس مصیبت کی خبر آئی جو (سارے عالم پر) چھا جائے گی (یعنی قیامت) O کتنے ہی چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

گے O جو کام کرنے والے مشقتیں اٹھانے والے ہیں O بھڑکتی آگ میں جائیں گے O ان کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا O ان

اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا

کے لیے سوائے آگ کے (زہریلے) کانٹوں کے اور کوئی کھانا نہ ہو گا O جو نہ (ان کو) موٹا تازہ کریں گے

نصیحت "قد افلح" سے یہاں تک اگلی کتابوں میں بھی لکھی ہے ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کی کتابوں میں بھی موجود ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توریت ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی کتاب کا حال خدا کو معلوم ہے۔

سورۃ الغاشیہ

اس سورت میں غاشیہ کا ذکر ہے یہ سورت بھی کل مکی ہے۔

۱ تا ۱۶۔ بسند سابق ابن عباس سے تفسیر مذکور ہے کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو غاشیہ کی خبر نہیں آئی یعنی اس کی خبر پہلے نہیں آئی تھی اب آئی ہے اس کو سنو اس تقدیر پر استفہام انکاری ہوگا۔ یا "ھل" بمعنی "قد" ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ یقیناً غاشیہ کی خبر آپ کے پاس آ گئی۔ غاشیہ کے معنی چھپانے والی وہ ہر چیز کو چھپا لے گی یعنی قیامت اور ہر چیز پر غالب ہوگی یا دوزخ کا عذاب دوزخیوں کو چاروں طرف سے گھیر لے گا اور بروز قیامت بعضوں کے منہ ذلیل ہوں گے یعنی کافروں اور منافقوں کے عاملہ ہوں گے یعنی دوزخ میں کھینچے جاتے ہوں گے ناصبہ ہوں گے یعنی سخت مشقت میں ہوں گے۔ یا عاملہ سے مراد بیان دنیا ہے اور ناصبہ سے آخرت یعنی وہ دنیا میں مشقت ومحنت کھینچتے تھے جیسے عیسائیوں اور یہودیوں کے راہب پادری اور خارجی فرقہ کے لوگ کہ عبادت شاقہ بہت کرتے ہیں دنیا میں مگر بایں ہمہ آخرت میں بہ سبب فساد اعتقاد کے ان کی عبادت بے کار ٹھہرے گی اور مصیبت میں پڑیں گے۔ وہ گرم آگ میں داخل ہوں گے جس کی گرمی حد کو پہنچی ہوگی دوزخ میں ان کو گرم چشمہ کا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ ان کو وہاں کچھ کھانا نہ ملے گا سوائے ضریع کے ضریع ایک گھاس ہوتی

يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ ۞٧ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۞٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۞٩

اور نہ (ان کی) بھوک ہی رفع کریں گے O کتنے ہی چہرے اس دن آرام وچین میں ہوں گے O اپنی کوشش سے خوش وخرم ہوں گے O

فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۞١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۞١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۞١٢

بلند باغ میں ہوں گے O وہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے (بلکہ سلام ومرحبا کی آواز سنیں گے) O اس میں چشمہ جاری ہے O

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۞١٣ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۞١٤ وَّنَمَارِقُ

اس میں اونچے اونچے تخت ہیں O اور (ترتیب سے) چنے ہوئے کوزے ہیں O اور برابر قالین بچھے ہوئے

مَصْفُوْفَةٌ ۞١٥ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۞١٦ أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ

ہیں O اور (ان پر) چاندنیاں پھیلی ہیں O تو کیا وہ اونٹ کی طرف (غور سے) نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح

كَيْفَ خُلِقَتْ ۞١٧ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۞١٨ وَإِلَى الْجِبَالِ

پیدا کیا گیا ہے O اور آسمان کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسا بلند کیا گیا ہے O اور پہاڑوں کی طرف (نہیں دیکھتے)

كَيْفَ نُصِبَتْ ۞١٩ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۞٢٠ فَذَكِّرْ

کہ وہ کس طرح کھڑے کیے گئے ہیں O اور وہ زمین کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے بچھائی گئی ہے O تو (اے نبی!) آپ نصیحت کیے جائیے

ہے مکہ کے جنگلوں میں، جب سبز ہوتی ہے تو اونٹ کھالیتا ہے اور جب سوکھتی ہے تو ایسی ہو جاتی ہے کہ جیسے بلی کے ناخن کہ اس کے کھانے سے نہ آدمی موٹا ہوتا ہے نہ وہ کچھ بھوک کو نفع دیتی ہے۔ اور بعضوں کے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے ہنستے اور خوبصورت ہوں گے اپنے اعمالوں اور کاموں سے اور ان کے ثواب سے خوش اور راضی ہوں گے یعنی مومنین مخلصین کہ وہ جنت رفیع الدرجات میں ہوں گے۔ وہاں کوئی لغو جھوٹ بات بے ہودہ نہ سنیں گے اور وہ اپنے رب کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ وہاں ایک نہر ہوگی جس میں خیر و برکت و رحمت ہی ہوگی۔ وہاں تخت ہوں گے بلند اونچے پایہ کے کہ جب تک جنت والے ان تختوں پر نہ بیٹھیں گے وہ ہوا میں معلق رہا کریں گے۔ اور کوزے ہیں گول سر کے بغیر دستہ کے یعنی گلاس ان کے بالاخانوں میں رکھے ہوئے۔ اور تکیے صف بصف رکھے ہوئے یا تہہ بہ تہہ لگے ہوئے اور بچھونے ہوں گے بچھے ہوئے۔

۱۷ تا ۲۶۔ کفار مکہ نے یہ بیان سابق سن کر کہا کہ اس کی کوئی دلیل لاؤ کہ اللہ واحد ہے اور اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے تب یہ اترا کہ کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسی عجیب صورت میں پیدا کیا گیا ہے اور وہ اتنا بوجھ اٹھا سکتا ہے جو اور جانور نہیں اٹھا سکتے۔ اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ دنیا کے اوپر کس طرح بلند کیا گیا ہے کہ کوئی چیز اس تک نہیں پہنچتی۔ اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح زمین میں گاڑے گئے ہیں کہ کوئی شئے ان کو نہیں ہلا سکتی۔ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پانی پر بچھائی گئی ہے یہ سب خدا کی توحید اور قدرت کی نشانیاں ہیں اور دلیل کیا مانگتے ہیں یہی دلیلیں کافی ہیں۔ پس

اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝۲۱ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝۲۲ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى

آپ تو صرف نصیحت کرنے والے ہی ہیں O آپ ان پر کچھ نگہبان (داروغہ) نہیں ہیں (کہ ان پر زبردستی کریں) O (آپ سب کو نصیحت کیے جایئے)

وَكَفَرَ ۝۲۳ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝۲۴ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝۲۵

مگر جو منہ پھیرے اور کفر کرے (تو آپ پر کچھ ذمہ داری نہیں) O (آپ پر صرف تبلیغ کرنا ہے تو جو نہیں مانے) تو اس کو اللہ تعالیٰ بڑا عذاب

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝۲۶ ع ۱ ۲۶ ۱۳ النصف

دے گا O بے شک ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے O پھر بے شک ان کا حساب ہمارے ہی ذمہ ہے (ہم ان کو پوری جزاء وسزا دیں گے) O

(۸۹) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۳۰ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ فجر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں تیس آیات' ایک رکوع ہے

وَالْفَجْرِ ۝۱ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝۲ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۳ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝۴

اس فجر کی قسم O اور دس راتوں کی O اور جفت اور طاق کی O اور رات کی جب جانے لگے O

اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کو سمجھائیں' وعظ کہیں آپ تو فقط یاد کرانے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ اور ''مذکر'' کے معنی بعض نے واعظ متعظ لیے ہیں یعنی آپ خود سمجھ کر دوسروں کو سمجھانے والے ہیں کوئی زبردستی کرنے والے حاکم نہیں' ان پر چوکیدار اور نگہبان و بادشاہ نہیں۔ اس کے بعد حکم قتال و جہاد دیا کہ جو شخص ایمان لانے سے منہ پھیرے ایمان نہ لائے اور کفر کرے تو اس سے لڑو اور اس کو مارو۔ اس تقدیر پر ''الا'' حرف استثناء ہوگا اور بعض نے ''الا'' حرف تنبیہ بفتح پڑھا ہے' اس تقدیر پر یہ کلام مستانف ہوگا یعنی خبردار ہو جاؤ کہ جو کوئی ایمان سے غرور کرے گا اور کفر کرے گا تو اس کو خدا آخرت میں وہ عذاب دے گا جو سب سے بڑا ہے یعنی آگ کا۔ بے شک ان سب کو قیامت میں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے پھر وہاں ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے' اچھوں کو ثواب بروں کو عذاب دیں گے۔

سورۃ الفجر

اس سورت میں فجر کا ذکر ہے' یہ سورت کل مکہ میں اتری ہے۔

اتا ۵- ابن عباس سے بسند سابق ''والفجر'' کی تفسیر سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قسم ہے فجر کی۔ فجر سے مراد صبح ہے یا سارا دن یا شروع سال' تین قول ہیں۔ اور قسم ہے دس راتوں کی یعنی ذی الحجہ کے اول عشرہ کی۔ اور قسم ہے شفع کی یعنی جوڑے کی اور قسم ہے طاق کی' شفع سے مراد یوم عرفہ یعنی نو ذی الحجہ اور یوم نحر قربانی کا دن دو دن مراد ہیں اور وتر سے ان کے بعد کے تین دن گیارھویں' بارھویں' تیرھویں۔ بعض علماء شفع سے مراد وہ نمازیں لیتے ہیں جو جوڑے جوڑے ہیں ظہر' عصر' عشاء چار رکعت کی' فجر دو رکعت کی اور وتر سے مغرب تین رکعت کی۔ بعض شفع سے مراد ہر قسم کے جوڑے لیتے ہیں جیسے مرد عورت کافر مؤمن' مخلص منافق' بد اور نیک اور وتر سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات۔ اور بعض شفع سے آسمان وزمین دنیا و آخرت جنت و دوزخ عرش وکرسی شمس وقمر اور وتر سے مراد جو جوڑا نہ ہوں۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے یعنی شب مزدلفہ' یا یہ معنی ہوں کہ قسم

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۵ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

کیونکہ اس میں عقل مندوں کے نزدیک قسم ہے O کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ

بِعَادٍ ۝۶ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝۸

کیا کیاO وہ عاد ارم بلند عمارتوں والے (یا بہت لمبے قد والے) تھے O جن کی مثل (قوت وطاقت میں) اور شہروں میں لوگ پیدا نہ ہوئے تھے O

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝۱۰

اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی (القریٰ) میں پتھر کی چٹانیں تراش کر مکان بنائے تھے O اور میخوں والے فرعون کے ساتھ O

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۱ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝۱۲

جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی O پھر انہوں نے ان میں بہت فساد پھیلایا O

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝۱۴

تو ان پر آپ کے رب نے (قوت سے) عذاب کا کوڑا برسایاO بے شک آپ کے رب کی نظر سے کوئی چیز غائب نہیں ہے O

رات کی جب اس میں آدمی چلتے پھرتے ہیں۔ ان سب کی قسم! اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار منتظر ہے اور ان کا راستہ دیکھ رہا ہے کہ یہ جب دنیا سے آئیں ان کو عذاب دے یا یہ کہ ان کا راستہ اللہ کے سامنے ہو کر ہے پہلے وہ حساب لے گا پھر جنت یا دوزخ میں جانے والے جائیں گے ''ان ربک لبالمرصاد'' جواب قسم ہے یعنی اللہ ان کا حال جانتا ہے اور قسمیں کھا کر کہتا ہے کہ وہ ان کے انتظار میں ہے' یہ اس سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے' کیا یہ بھی عقل والوں کے لیے معتبر اور یقین کرنے والوں کے لیے حق ہیں کہ نہیں۔ یعنی اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان باتوں اور قسموں میں عقل والوں کے لیے بڑا اعتبار ہے اور یہ مضبوط قسمیں ہیں ان کو جو جھٹلائے گا وہ جہنمی ہوگا اور جاہل۔ عقل والے تو ان کو جھٹلا نہیں سکتے۔

۶ تا ۱۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے یہ حال نہیں سنا اور قرآن میں نہیں دیکھا کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد کے ساتھ جو قوم ہود تھی کیا برتاؤ کیا اور جب انہوں نے تکذیب کی تو کیسے ہلاک کیا۔ وہ قوم عاد جو ارم کی اولاد سے تھی' ان کا نسب نامہ یہ ہے کہ عاد ابن ہام ابن شیم ابن ارم بن ادم یعنی سام بن نوح' وہ عاد جو ستون والے تھے یعنی انہوں نے بلند مکان ستون والے بنائے تھے یا عماد کے معنی قوت ہوں یعنی عاد بڑی قوت والے تھے۔ ایسے تھے کہ ان کی مثل قوت' لمبے دراز قد میں تمام شہروں میں کوئی نہ پیدا کیا گیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ارم شہر کا نام ہے جس کو شدید وشداد نے بنایا تھا' وہ دو بھائی تھے' شدید مر گیا شداد نے خدائی کا دعویٰ کیا' اپنے زمانے کے نبی پر ایمان نہ لایا' جنت کے نام سے وہ عمارت سونے' چاندی کے ستون سے بنائی' اس کی مثل کسی شہر میں زیب وزینت وخوبصورتی کے اعتبار سے کوئی عمارت موجود نہ تھی' ہم نے ان کو ہلاک کیا اور ہم نے ثمود قوم صالح کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے پتھروں کو کاٹ کاٹ کر مکان بنائے تھے اور وادی القریٰ میں پہاڑوں کو تراشا تھا۔ آپ کے رب نے فرعون کو کیسے ہلاک کر دیا جو میخوں والا تھا کہ اس نے چار میخیں گاڑی

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ

لیکن آدمی (کی حالت یہ ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے تو اس کو عزت اور جاہ و نعمت دیتا ہے

فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ

تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے جاہ و عزت دی (یعنی مجھ سے خوش ہے) O اور اگر اسے اس کا رب (دوسری طرح) آزماتا ہے

رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ

اور اس پر اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا (یعنی ناراض ہو گیا) O ایسا ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت

الْيَتِيمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿۱۸﴾ وَتَأْكُلُونَ

نہیں کرتے O اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ہو O اور (یتیم اور تنگ دستوں کی) وراثت کا مال خود

تھیں، جس پر غصہ ہوتا تھا ان میخوں میں اس کو ٹانگتا تھا اور ایذاء دے کر مار ڈالتا تھا جیسا کہ اپنی زوجہ آسیہ بنت مزاحم کے ساتھ کیا' وہ فرعون جس نے شہروں میں یعنی مصر میں سرکشی کی اور کفر پھیلایا اور ان کو ان کی سرکشی نے کفر و انکار پر مستعد کر دیا پھر وہاں یعنی مصر میں خوب فساد برپا کیا' لوگوں کو قتل کیا' بت پوجے۔ تب اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے پروردگار نے ان پر اپنا کوڑا عذاب کا ڈالا اور ان کو سزا دی' آپ کا پروردگار انتظار میں ہے' سب اس کے سامنے گزریں گے اور کوئی چھپ نہ سکے گا' وہ کافر اور تمام مخلوق سب اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ یا یہاں سے مضاف محذوف ہو یعنی آپ کے پروردگار کے فرشتے پل صراط پر جو گزرگاہ تمام بنی آدم کا ہوگا متعین ہوں گے' بندوں کو سات مقام پر روکیں گے اور ان سے سات باتوں کی باز پرس کریں گے۔

۱۵ تا ۱۶۔ لیکن آدمی کا یہ حال ہے کہ جب اس کا پروردگار اس کو مبتلا کرتا ہے اور مال و متاع دے کر اس کا امتحان لیتا ہے اور اس کو بہت سا مال و نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے میرا اکرام کیا وہ مجھ سے راضی ہے اور غرور میں پھولا نہیں سماتا۔ اور جب اس کا رب اس کا فقر و تنگدستی سے امتحان کرتا ہے' اس کی روزی تنگ کرتا ہے تو اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے میری اہانت کی اور مجھے ذلیل کیا' اس کا رد اترا۔ نہیں ہرگز نہیں ایسا نہیں کہ تنگ دستی اہانت ہو اور مال و متاع حرام عزت ہو بلکہ اہانت و ذلت' کفر و شرک اور خدا کی نافرمانی و خذلان ہے' اگرچہ کتنا ہی روپیہ ہو۔ اور عزت و نعمت و سعادت ایمان و معرفت ہے اگرچہ کتنا ہی فقر ہو اور تنگ دستی ہو یعنی انسان نے جو یہ فیصلہ کیا کہ مالدار سے خدا خوش ہے اور فقیر سے ناراض یہ فیصلہ غلط ہے بلکہ عزت و ذلت خدا کی فرمانبرداری اور نافرمانی ہے۔

۱۷ تا ۲۰۔ بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت و اکرام نہیں کرتے اور فقیروں مسکینوں کی خبر نہیں لیتے اور نہ دوسروں کو صدقہ دینے پر رغبت دلاتے ہو اور جب وراثت میں کچھ مال پاتے ہو تو خوب کھاتے ہو اور اڑاتے ہو اور مال و متاع دنیا کو بہت حد سے زیادہ دوست رکھتے ہو۔ اس روپیہ کا حق ادا نہیں کرتے ہو' زکوٰۃ اور صدقہ واجبہ ادا نہیں کرتے یا یتیموں کا مال وراثت سمجھ کر کھا جاتے ہو' یتیموں کو نکال دیتے ہو ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ ''کلا'' یہ ان کا رد ہے کہ ایسا ہرگز نہ کرو حقداروں کا حق ادا کرو۔

التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا

ہڑپ کر جاتے ہو O اور مال کی حد سے زیادہ محبت رکھتے ہو (کہ حق داروں کو بھی نہیں دیتے) O ہاں ہاں

دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے گی O اور آپ کے رب کا حکم آئے گا (یعنی ظاہر ہوگا) اور فرشتے قطار در قطار (کھڑے ہوں گے) O

وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ

اور اس دن جہنم (سامنے) لائی جائے گی اس دن آدمی سوچے گا اور اب سوچنے کا وقت کہاں

الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا

(اور کیا فائدہ) O کہے گا: ہائے افسوس! میں نے اپنی (دنیا کی) زندگی میں نیکی آگے بھیجی ہوتی O اس دن اس کا سا

یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیَّتُهَا

عذاب کوئی کسی کو نہ دے گا O اور اس کی طرح جکڑ کر کوئی کسی کو نہ باندھے گا O (اور ایمان والوں سے کہا جائے گا:) اے اطمینان والی

النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾

روح! O تو اپنے رب کی طرف اس طرح لوٹ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی O

۲۱ تا ۳۰۔ خبردار جس وقت زمین توڑی جائے گی اور ریزہ ریزہ کردی جائے گی اور اس کو متواتر زلزلہ آئے گا اور آپ کا پروردگار متعالی وقدوس بلاکیف وتشبیہ اپنی صفت مجی کے ساتھ اپنا انصاف ظاہر کرے گا اور فرشتے اس طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے جیسے مسلمان نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور اس دن جہنم بڑے زور وشور کے ساتھ لائی جائے گی' اس کی ستر ہزار لگامیں اور رسیاں ہوں گی' ہر لگام اور رسی کو ستر ہزار فرشتے مجمع حشر میں پکڑ کر لائیں گے اور اس سے پردہ اٹھایا جائے گا' اس دن آدمی سمجھے گا حالانکہ اس وقت سمجھنا بے کار ہوگا اور سمجھنے سے کیا فائدہ ہوگا جب وقت پر ہی دنیا میں نہ سمجھا تھا۔ اس وقت کہے گا کہ اے کاش! میں نے اس حیات ابدی کے لیے اس چند روزہ زندگی میں کچھ عمل کر لیے ہوتے اور ایمان لے آیا ہوتا۔ اس دن کافر کی طرح کسی کو کوئی عذاب نہ دیا جائے گا' اس کی قید کی طرح کوئی قید نہ کیا جائے گا۔ اگر قرأت ''یوثق'' اور ''یعذب'' کی یا بہ معروف ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ اس دن کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہ ہوگا اور اس کی قید کے برابر کوئی قید نہ ہوگی یعنی وہ سب سے بڑھ کر عذاب دے گا' اس کے عذاب کے برابر کسی کا بندوں میں سے عذاب نہیں۔ اس دن اچھوں سے خدا کہے گا: اے اطمینان والے بندے! عذاب سے مامون! توحید کا اقرار کرنے والے مقر! نعمت پر شاکر! بلا پر صابر! میری قضا پر راضی! اپنے پروردگار کے پاس خوش خوش اور جو تیرے لیے جنت میں مقرر کیا گیا ہے اس کی طرف چل۔ بعض رب سے مراد بدن لیتے ہیں یعنی اے روح! اپنے بدن میں داخل ہو اور خوش ہو اور پھر میرے بندوں میں

فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾

پھر میرے خالص بندوں میں داخل ہو جا ○ اور میری جنت میں چلی جا ○

سورۃ البلد مکیۃ ۹۰ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۲۰ رکوعہا ۱

سورۂ بلد مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں بیس آیات ایک رکوع ہے

لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا

مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم ○ کہ (اے حبیب!) آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں ○ اور (آپ کے) باپ (ابراہیم) کی قسم اور ان کی اولاد کی (کہ

وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ

آپ ہیں) ○ بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ○ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ

یعنی زمرۂ اولیاء میں شامل ہو اور جنت میں جو تیرے لیے تیار ہے داخل ہو۔ اس سورت میں جو عذاب سے ڈرانے اور وعید کی آیتیں ہیں وہ ابی بن خلف اور بقول بعض امیہ بن خلف کی شان میں اتری ہیں اور ان کا حکم سارے کافروں کو شامل ہے سب کافروں کو جہنم میں سخت سزا دی جائے گی۔

سورۃ البلد

اس سورت میں بلد کا ذکر ہے، یہ کل مکی ہے۔

۱ تا ۴- میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں یعنی مکہ کی اور تم کو اس شہر میں حلال ہے جو دوسروں کو حرام تھا اور نہ تم سے پہلے کسی کو حلال ہوا نہ بعد کو حلال ہو یعنی جہاد لڑائی، کہ تم کو حلال ہو گیا اور سب پر حرام ہے۔ یا ''حل'' حلول سے ہو جس کے معنی نزول ہیں یعنی قسم ہے شہر مکہ کی اس لیے کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اس میں چلتے پھرتے ہو موجود ہو اور تمہارے قیام سے اس کی عظمت و منزلت دوبالا ہو گئی۔ یا ''حل'' کے یہ معنی ہوں کہ تم مکہ میں رہ کر جو چاہو کرو تم کو حلال ہے یعنی تم کو احکام شریعت اور حلال و حرام کا اختیار دیا جاتا ہے، جس کے لیے جو چاہو حلال کر دو اور جس کے لیے جو چاہو حرام کر دو۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے، چاندی اور خالص ریشم کا لباس مردوں کے لیے حرام فرما دیا اور عورتوں کے لیے حلال قرار دیا۔ اور قسم ہے والد کی اور ولد کی یعنی آدم علیہ السلام اور ان کی سب اولاد کی۔ اور بعض مفسر ''والد'' سے مراد وہ مرد و عورتیں لیتے ہیں جن کی اولاد ہوئی اور ''ما ولد'' سے جن کے اولاد نہ ہوئی اس تقدیر پر ''ما'' نافیہ ہوگا یعنی ''والذی لم یلد'' بالجملہ ان سب کی قسم کہ ہم نے آدمی کو ''کبد'' میں یعنی درمیانی حالت توسط و اعتدال قامت میں یعنی درمیانی قد میں پیدا کیا یا ''کبد'' بمعنی سختی ہو یعنی ہم نے آدمی کو مشقت و سختی میں پیدا کیا کہ وہ دنیا و آخرت کی تکلیفیں اٹھائے گا یا ''کبد'' بمعنی قوت ہو یعنی آدمی کو قوی اور متحمل اور شجاع پیدا کیا۔ (ایک آیت کی کئی تفسیریں ہو سکتی ہیں اور سب برحق ہوتی ہیں۔)

۵ تا ۷- کیا یہ آدمی اپنی قوت و شدت و شجاعت کے گمان میں یہ سمجھتا ہے کہ کوئی اس پر قدرت نہ پائے گا اور اس کو سزا نہ دے سکے گا، یہ شخص افسوس سے لوگوں کے دکھانے کو کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں خرچ کر دیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، کفر گھٹتا ہی رہا۔ کیا یہ کافر سمجھتا ہے کہ اس نے جو گناہ میں روپیہ

عَلَيْهِ اَحَدٌ ۞۵ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۞۶ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ

اس پر کسی کو قدرت حاصل نہیں O کہتا ہے: میں نے بہت کچھ مال برباد کیا O کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا (ہاں اس کا

اَحَدٌ ۞۷ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۞۸ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۞۹ وَهَدَيْنٰهُ

رب اسے ہر حال میں دیکھتا ہے) O کیا ہم نے (دیکھنے کے لیے) اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں O اور (بولنے کے لیے) زبان اور دو ہونٹ (نہ بنائے) O

النَّجْدَيْنِ ۞۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۞۱۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۞۱۲

اور ہم نے اس کو دو ابھری ہوئی چیزوں کی راہ دکھائی (یعنی ماں کے پستانوں کی) O تو وہ بے سوچے ہوئے اونچی گھاٹی میں نہ کودا O اور (اے سننے والے!)

فَكُّ رَقَبَةٍ ۞۱۳ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۞۱۴ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۞۱۵

تجھے کیا معلوم کہ وہ اونچی گھاٹی کیا ہے O کسی غلام کی گردن چھڑانا O یا بھوک کے دن کسی رشتے دار یتیم کو

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۞۱۶ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا

یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلاتا O پھر وہ ان لوگوں میں سے ہوتا جو ایمان لائے اور انہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو رحم

بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۞۱۷ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۞۱۸ وَالَّذِيْنَ

و مہربانی کی نصیحت کی O یہی داہنی (یعنی برکت کی) طرف والے ہیں O اور جنہوں نے

خرچ کیا اس کو کسی نے نہیں دیکھا جو ایسی باتیں جھوٹ کہتا ہے۔ ان آیتوں میں کلدہ بن اسید کا ذکر ہے اور بقول بعض ولید بن مغیرہ کا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن ہیں اور دوسرے کافروں کی دعوتیں کر کے حضور کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔

۷تا۱۰- پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کا ذکر کیا کہ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں کہ ان سے دیکھے اور زبان نہیں دی کہ اس سے کلمہ حق بولے اور دو ہونٹ نہیں دیے جن کو جب چاہتا ہے ملاتا ہے اور جب چاہتا ہے کھولتا ہے اور کیا ہم نے اس کو دو طریقے نہیں بتلا دیے یعنی اچھائی اور برائی جس کو چاہے اختیار کرے یا "نجدین" سے مراد "ثدیین" ہوں یعنی کیا اس کو ہم نے جب وہ پیدا ہوا تو دودھ پینے کے لیے ماں کے دونوں پستانوں کا راستہ نہیں بتا دیا یعنی ہم نے یہ نعمتیں دیں مگر یہ ناشکری کرتا ہے۔

۱۱تا۲۰- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر جو غرور کرتا ہے قوت کا گھمنڈ رکھتا ہے تو کیا عقبہ سے یہ گزر گیا ہے نہیں ہرگز نہیں گزرا، وہ عقبہ پل صراط ہے جو دوزخ جنت کے درمیان میں رکھا ہوا ہے، جب اس سے گزر جائے تو آدمی کو فخر زیبا ہے۔ اے رسول! تم جانتے ہو وہ عقبہ کیا ہے؟ وہ عقبہ بڑا ہی دشوار گزار ہے اس کے پار اترنے کا علاج اور اسباب ایمان لا کر نیکی کے کام کرنا ہیں مثلاً غلام کا آزاد کرنا، بھوک اور سختی کے دنوں قحط کے موسم میں یتیموں بن باپوں کے بچوں کو اور خاص کر قرابت دار

كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱ ۲۰ ۱۵

ہماری آیتوں کا انکار کیا وہی بائیں طرف والے (بدنصیب) ہیں O ان کو آگ میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی جائے گی O

آیاتہا ۱۵ رکوعہا ۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	(۹۱) سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶)
اس میں پندرہ آیات ایک رکوع ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	سورۂ شمس مکی ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿۳﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم! O اور چاند کی جب وہ اس سورج کے پیچھے آئے (اور اس سے روشنی حاصل کرے) O اور دن کی جب وہ اس سورج کو چمکائے O

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿۵﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا

اور رات کی قسم جب وہ اس کو چھپالے O اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی O اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم! O اور جان کی قسم اور اس

طَحٰهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ﴿۸﴾

ذات کی جس نے اسے درست کر کے بنایا O پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیز گاری اس کے دل میں ڈالی (یعنی الہام سے اس کو سب نیک و بد

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

بتادیا) O بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اسے (یعنی نفس کو) پاک و ستھرا کیا O اور وہ نامراد رہا جس نے نفس کو گناہوں میں چھپایا O (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی

یتیموں کو کھانا کھلانا اور مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ مٹی میں پریشانی و حیرانی کے سبب مل گیا ہو کھانا دینا ہے۔ پس جو آدمی ایسا ہوگا اور پھر ان لوگوں سے ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کے قرآن پر ایمان لائے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی وصیت اور اداء فرائض پر اور بری باتوں کے چھوڑنے پر اور بلاء اور مصائب پر اور فقیروں مسکینوں پر رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں تو اس صفت کے لوگ بروز قیامت سیدھی دائیں طرف والے ہوں گے یعنی جنتی' ان کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا۔ اور جو ہماری آیتوں کو نہیں مانتے کافر ہیں جیسے کلدہ وغیرہ کافر تو وہ بائیں طرف والے ہیں دوزخی' ان کے الٹے ہاتھوں میں نامۂ اعمال ہوں گے' ان کو دوزخ میں ڈال کر دوزخ کے دروازے بند کر دیے جائیں گے تاکہ وہ نکل نہ سکیں۔ ''مؤصدہ'' کے معنی مطبقہ ہیں یعنی بند قبیلہ طے کے لغت میں۔ لفظ ''فک رقبة او اطعام في يوم'' میں دو قرائتیں ہیں' ایک بضم کاف فک ومیم اطعام و بکسر تاء رقبة' دوسری بصیغہ ماضی' پہلی صورت میں تقدیر یوں ہوگی ''بسبب اقتحا مها فک رقبة'' دوسری صورت یوں ہوگی ''يقتحما من فک رقبة او اطعام'' الخ یعنی پل پر سے بروز قیامت بآسانی وہ گزرے گا جو غلام آزاد کرے گا' یتیموں' فقیروں کو کھانا کھلائے گا اور سچا مومن ہوگا۔

سورۃ الشمس

۱ تا ۱۰- ابن عباس سے شمس کی تفسیر بسند سابق مذکور ہے قسم ہے آفتاب کی اور اس کی روشنی کی' اور قسم ہے چاند کی قمر کی جب وہ سورج کے پیچھے فوراً نکل آئے یعنی اول تاریخ ماہ کہ سورج غروب ہوتے ہی چاند طلوع ہوتا ہے' اور قسم ہے رات کی

بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ

سے (حق کو) جھٹلایا O جب کہ ان میں سے ایک سب سے بڑا بد بخت اٹھ کھڑا ہوا O تو ان سے اللہ کے رسول (صالح) نے فرمایا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی

اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۥ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

کی باری سے کچھ چھیڑ چھاڑ نہ کرو O مگر انہوں نے اس (رسول) کو جھٹلایا پھر اس (اونٹنی) کی کوچیں کاٹ کر اس کو مار ڈالا تو ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

ع ۱ ۱۵ ۱۶

ان پر عذاب وتباہی ڈال کر بستی برباد کر دی O اور اس (بستی) کے پیچھا کرنے کا اس کو کچھ خوف نہیں (کیونکہ وہ قادر مطلق ہے اس سے کون بدلہ لے سکتا ہے) O

جب وہ آفتاب کو چھپالے' اور دن کی جبکہ وہ رات کے پردہ کو ہٹا دے اور آفتاب کا روشن چہرہ کھول دے' اور قسم آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اس کو بنایا اور پیدا کیا یعنی خود اپنی قسم کھاتا ہے' اور قسم زمین کی اور اس ذات کی جس نے اس کو پانی پر بچھایا یہ بھی اپنی ذات کی قسم کھائی' اور قسم آدمی کی اور اس ذات کی جس نے اس کو مستوی اور عجوبہ روزگار بنایا اور سب مخلوق سے بہتر بنایا' ہر چیز سے اس کو درست بنایا' دو ہاتھ دیے دو پاؤں دو آنکھیں دو کان اور باقی اعضاء تیار کیے' اس کے بعد اس نے اس کو ہر چیز کا الہام کیا' برائی اور بھلائی بتادی کہ یہ کرے اور یہ نہ کرے یعنی خود اپنی قسم کھائی' اور فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو کفر وشرک اور برائیوں سے پاک کیا اور اس کی اصلاح کی توفیق پائی تو وہ کامیاب وفلاح والا ہوا اور جس نے اپنے آپ کو غلط راستہ پر اور گمراہی میں اور خذلان میں ڈال دیا تو وہ خود ہی نقصان میں پڑا اور ناکامیاب رہا۔ ''والنھار اذا جلھا'' باعتبار معنی کے دلائل موخر ہیں کہ جب رات آفتاب کو چھپالیتی ہے تو اس کے بعد دن آکر کھولتا ہے اس لیے مفسر نے یہاں پر مقدم وموخر کا لفظ کہہ دیا ہے۔

۱۱ تا ۱۵۔ ثمود قوم صالح نے اپنی سرکشی کی وجہ سے اپنے پیغمبر صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ان کو جھٹلایا کہ ان میں سے سخت کمبخت قدار بن سالف ومصدع بن ہود اٹھے اور ناقہ کی جو پیغمبر کا معجزہ تھا کونچیں کاٹیں۔ ان کے رسول صالح علیہ السلام نے ان سے کہا تھا کہ دیکھو یہ اللہ کی اونٹنی ہے اس کو نہ ستاؤ' نہ مارو اور اس کے پانی کی بہت احتیاط رکھو' اس کو تکلیف دینے سے بچو۔ ان لوگوں نے جھوٹ جانا اور ناقہ کو مارا کونچیں کاٹیں۔ اللہ نے ان کو ان کے گناہ کے سبب سے ہلاک کر ڈالا اور عام عذاب بھیجا کہ اس نے سب چھوٹے بڑوں کو ایک دم میں ہلاک وفنا کر دیا اور خدا کو ان کے فنا ہونے سے کچھ خوف یا رنج نہیں جیسا کہ اور بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ ہلاکت کے مستحق ہو گئے تھے اور کوئی اس سے بدلہ نہیں لے سکتا' کیونکہ وہ سب کا حقیقی مالک ہے' جو کرے کسی کو اس پر اعتراض کا حق نہیں۔ یا ضمیر ''لا یخاف'' کی ثمود کی طرف لوٹتی ہو تو معنی یہ ہوئے کہ ثمود نے ناقہ کو مارا اور اس کے انجام کار سے نہ ڈرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا' اس تقدیر پر کلام میں تقدیم وتاخیر ہوگی۔ تقدیر کلام یوں ہوگی ''فعقروھا ولا یخاف عقبھا فدمدم علیھم ربھم''۔

(۹۲) سُوْرَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ (۹) | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | اٰیَاتُہَا ۲۱ رُکُوْعُہَا ۱

سورۂ لیل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اکیس آیات‘ ایک رکوع ہے

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝١ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۝٢ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ

رات کی قسم جب وہ چھا جائے O اور دن کی قسم جب کہ وہ چمکے O اور اس ذات کی قسم جس نے نر و مادہ

الْأُنثَىٰ ۝٣ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝٤ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝٥ وَ

پیدا کیے O بے شک تمہاری کوشش الگ الگ ہے (کوئی نیکی کرتا ہے کوئی برائی) O تو وہ شخص جس نے (اللہ کی خوشنودی کے لیے) دیا اور

صَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝٨

پرہیزگاری اختیار کی O اور سب سے اچھی بات (یعنی دین اسلام) کو صحیح مانا O تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے O اور وہ شخص کہ جس

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۝٩ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ۝١٠ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ

نے بخل کیا اور (اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت سے) لاپروائی کی O اور سب سے اچھی بات (یعنی دین اسلام) کو جھٹلایا O تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر

سورۃ اللیل

اس سورت میں لیل کا ذکر ہے‘ یہ بھی ساری مکی ہے۔

ا تا ۱۱- اس سورت کی تفسیر بھی ابن عباس سے بسند سابق مذکور ہوتی ہے قسم رات کی جبکہ وہ روشنی دن کی چھپا لے اور دن کی جب وہ رات کی تاریکی کو کھول دے‘ اور قسم اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ بے شک تمہارے اعمال اور کوششیں مختلف ہیں‘ کوئی تکذیب کرتا ہے رسول و قرآن کی کوئی تصدیق کرتا ہے‘ کوئی جنت کے قابل ہے اور کوئی دوزخ کا مستحق۔ پس جو اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہے (جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے نومسلمان غلاموں کو کافروں سے مول لے کر آزاد کر دیا‘ کافر ان کو طرح طرح کے عذاب دیتے تھے) اور کفر و شرک و فواحش سے پرہیز کرتا ہے اور حسنیٰ یعنی وعدہ الٰہی کی یا جنت یا کلمہ طیبہ کی تصدیق کرتا ہے تو ہم اس کو عبادتوں میں آسانی میسر کر دیں گے اور نیکی کی توفیق دیں گے۔ عبادت الٰہی اس پر آسان کر دیں گے اور یوں ہی ہمیشہ مرتبہ بہ مرتبہ اس کو نیکی کی رغبت دلائیں گے یا ''یسریٰ'' سے مراد صدقہ و خیرات ہے یعنی صدقہ دینا اور دین کی تائید میں مال قربان کرنا اس کو سہل کر دیں گے‘ وہ ہمیشہ یونہی اپنا مال محبت خدا اور محبت رسول میں لٹا دیں گے اور جو بخیل ہے‘ خدا کے نام پر اپنا مال نہیں دیتا اور اللہ سے بے پروائی کرتا ہے اور حسنیٰ کی تکذیب کرتا ہے یعنی وعدۂ الٰہی کی یا جنت کی یا کلمہ طیبہ کی تو ہم اس پر ''عسریٰ'' دشواری اور مصیبت کے کام آسان کر دیں گے اور بخیلی مسلط کر دیں گے یعنی دوزخ۔ سختیوں میں جانے کے کام آسان کر دیں گے اور بخیلی مسلط کریں گے کہ کبھی خدا کے نام کا نہ دے گا اور اس کو وہ مال جو اس نے دنیا میں اکٹھا کیا ہے جب وہ مرے گا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا‘ یا ''تردیٰ'' کے معنی یہ ہوں کہ وہ مال اس کو ساتھ لے کر دوزخ میں گرے گا۔

إِذَا تَرَدَّىٰ ﴿۱۱﴾ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ﴿۱۲﴾ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ﴿۱۳﴾

دیں گے (یعنی ایسے اسباب کہ جو اس کو جہنم میں پہنچائیں) O اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا O بے شک ہمارے ذمہ

فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِي

راستہ دکھانا ہے (یعنی حق پر روشن دلیلیں قائم کرنا) O اور بے شک آخرت اور دنیا دونوں کے مالک ہم ہی ہیں O تو (اے لوگو!) میں تم کو بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈراتا

كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ

ہوں O اس میں سب سے بڑا بدبخت (اور بدنصیب) ہی جائے گا O جس نے (حق کو) جھٹلایا اور (اس کے ماننے سے) منہ پھیرا O اور اس سے بہت دور وہ شخص

يَتَزَكَّىٰ ﴿۱۸﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿۱۹﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ

رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار ہے O جو اپنا مال (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اس لیے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے O اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں کہ جس کا بدلہ

وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿۲۱﴾

ع ۱ / ۲۱ / ۱۷

دیا جائے O اور صرف اپنے سب سے بلند مرتبے والے رب کی رضا چاہنے کے لیے (خرچ کرتا ہے) O اور یقیناً (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) وہ جلد راضی ہو جائے گا O

۱۲ تا ۲۱۔ بے شک ہمارے ذمہ راہ دکھا دینا ہے' خیر و شر کا بیان کر دینا ہے اور آخرت اور دنیا سب ہمارے قبضہ میں ہیں' ثواب دنیا و آخرت سب ہمارے اختیار میں ہے' یا یہ کہ دنیا بھی ہماری ہے جس کو چاہیں اس میں ایمان و معرفت کی توفیق دیں اور جس کو چاہیں کفران و خذلان میں چھوڑ دیں اور آخرت بھی ہماری ہے' جسے چاہیں ثواب و کرامت دیں اور جسے چاہیں عذاب و ذلت دیں۔ پس اے اہل مکہ! میں تم کو قرآن سنا کر اس دوزخ سے ڈراتا ہوں جو جوش میں آ کر لپٹیں مارتی ہے' اس میں کوئی نہ داخل ہوگا سوائے اس کے جو علم الٰہی میں شقی ہوگا یعنی کافر ہوگا' جو توحید سے منکر ہوگا' طاعت الٰہی سے متنفر اور ایمان و توبہ سے منہ پھیرنے والا۔ اور قریب ہے کہ اس دوزخ سے وہ شخص دور رکھا جائے جو "اتقٰی" ہے' سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا' وہ جو اپنا مال خدا کی راہ میں اس لیے دیتا ہے کہ وہ مال دنیا کی محبت سے پاک ہو جائے یعنی خالصاً للہ دیتا ہے اور کسی کا اس پر احسان نہیں کہ اس کو بدلہ دیا جائے یعنی مال دینے سے اس کا مقصد کسی کی نعمت و احسان کا بدلہ دینا نہیں بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہے جو سب سے بزرگ و برتر ہے' وہ صرف اپنے رب کی رضا کے لیے مال خرچ کرتا ہے۔ وہ عنقریب اپنے رب سے راضی ہوگا' خدا اس کو جنت میں ایسا ثواب و کرامت عطا فرمائے گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔ پچھلی آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے کہ انہوں نے کئی مرتبہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔

(۹۳) سورۃ الضحیٰ مکیۃ (۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

سورۂ ضحیٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں گیارہ آیات ایک رکوع ہے

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣ وَ

چاشت کے وقت کی قسم (جو روشنی میں آپ کے چہرے کے مشابہ ہے) O اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے (جو سیاہی میں آپ کی زلف کے مشابہ ہے) O

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

کہ آپ کو آپ کے رب نے نہ چھوڑا اور (نہ مکروہ جانا) نہ بیزار ہوا O اور بے شک دنیا سے آخرت آپ کے لیے بہتر ہے (یا ہر پچھلی ساعت آپ کی پہلی ساعت

سورۃ الضحیٰ

۱ تا ۵- بسند سابق ابن عباس سے تفسیر "والضحی" یوں منقول ہے۔ قسم ہے "الضحی" یعنی چاشت کی یا سارے دن کی اور رات کی جبکہ وہ کالی ہو جائے' دنیا میں اندھیرا چھا جائے' یا دن رات دونوں قدرت کی دلیلیں گواہ ہیں یا "الضحی" سے آپ کا چہرہ انور جو چڑھتے آفتاب کی طرح چمکتا تھا اور لیل سے آپ کی زلف معنبر جبکہ وہ چہرے کے اردگرد گھیرا ڈالے ہوئے ہوں مراد ہو یعنی اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے روشن چہرے اور زلف معنبر کی قسم جبکہ وہ آپ کے چہرے کے گرد بکھری ہوئی ہوں آپ کے رب نے جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اپنا پیغمبر اور حبیب بنایا اور آپ پر وحی بھیجی اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کبھی آپ کو نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا' نہ بیزار ہوا اور نہ آئندہ آپ کو چھوڑے گا اور آخرت کا ثواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دنیا کے ثواب مال و منال سے بہت بہتر ہے' جو بزرگیاں وہاں ملیں گی وہ دنیا کی عزت و مرتبہ سے ہزاروں درجہ بہتر ہوں گی' یا آپ کی ہر اگلی حالت پچھلی حالت سے بہتر ہوتی رہے گی' آپ کے کمالات بڑھتے رہیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و مراتب کی کوئی انتہا نہیں' برابر ترقی ہو رہی ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دنیا میں بھی ترقی ہوگی' اسلام کی حالت موجودہ حالت سے آئندہ بہت زیادہ بہتر ہو جائے گی' مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جائے گی' اسلام کا سارے عالم میں ڈنکا بج جائے گا' تمام دنیا اس کا لوہا مان لے گی' اس کی حقانیت کی قائل ہو جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے "لیظہرہ علی الدین کلہ" یعنی اللہ تعالیٰ اپنے دین کو سارے عالم کے دینوں پر غالب فرما دے گا' چنانچہ اسلام سارے عالم میں پھیل گیا اور دلائل میں سب پر غالب ہو گیا اور آپ کو آپ کا پروردگار عنقریب آخرت میں منصب شفاعت عظمیٰ عطا فرمائے گا اور اس قدر انعامات عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے' ہم سے راضی ہو جائیں گے' اپنی ساری امت کو بخشوائیں گے۔ شان نزول: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض کافروں نے سوال کیا کہ روح کیا شئے ہے اور اس طرح کے سوال کیے تو آپ نے فرمایا کہ کل وحی آئے گی تو بتا دوں گا اور لفظ انشاء اللہ تعالیٰ زبان سے نہ کہا' پندرہ روز وحی نہ آئی' تب کافروں نے کہا کہ ان کے خدا نے ان کو چھوڑ دیا اور ان سے روٹھ گیا تب یہ اترا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ غمگین نہ ہوں نہ میں نے تمہیں چھوڑا نہ چھوڑوں گا اور آخرت میں بھی شفاعت کا مرتبہ دوں گا' وہاں آپ کو راضی کر لوں گا۔

فَتَرْضٰى ۝٥ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧

سے بہتر ہے O اور بے شک آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے O کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا پھر آپ کو (مقام قرب اور اپنی حفاظت

۶ تا ۱۱۔ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو احسان یاد دلائے کہ کیوں اے میرے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ یتیم نہ تھے اور خدا نے یتیم پا کر آپ کی پرورش نہ کی تھی‘ اس کے لیے ہم نے ابو طالب کو مقرر کیا‘ ان کے دل میں آپ کی محبت اور تربیت کا خیال ڈال دیا۔ جب جبرائیل علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی‘ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اقرار کیا کہ بے شک میرے رب کا مجھ پر احسان ہے‘ پھر جبرائیل علیہ السلام نے دوسری نعمت کی آیت سنائی کہ کیوں اے حبیب پاک! کیا آپ کے پروردگار نے آپ کو گمراہ و بے خبر قوم کے درمیان ملت ابراہیمی کی تلاش و جستجو میں حیران و بے قرار پا کر آپ کو بذریعہ وحی ملت ابراہیمی کے تفصیلی احکام سے مطلع نہیں فرمایا اور آپ کو اپنی محبت میں سرشار و خود رفتہ پا کر اپنی ذات کی طرف راہ نہ دکھائی یعنی اپنی ذات و صفات کا کامل عارف اور مشاہدہ کرنے والا شاہد نہ بنایا اور آپ کو قوم کی ہدایت کے لیے مقرر نہ فرمایا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں بے شک ایسا ہی کیا۔

حاشیہ سورۂ والضحیٰ:

ف: جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوش سنبھالا تو قوم کے لوگوں کو گمراہی میں دیکھا‘ آپ کو جہالت اور کفر و شرک جوا‘ شراب وغیرہ سود خوری اور دوسری بری رسموں سے سخت نفرت تھی‘ ان کی کسی مخرب اخلاق مجلس میں بیٹھنا پسند نہ تھا‘ لوگ کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادا ملت ابراہیمی پر تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی بھی ملت ابراہیمی پر نہ تھا‘ ملت ابراہیمی کا پتہ نہ چلتا تھا کہ وہ کیا احکام تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کے معلوم کرنے کی فطری تڑپ تھی اور پیدائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی محبت بھی جوش زن تھی‘ اس کی ترقی کے لیے اس کی طرف سے احکام آنے کا سخت انتظار تھا اس لیے آپ کو تنہائی پسند ہوئی اور غار حرا میں جا کر تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے تھے‘ جب چالیس سال کی عمر ہوئی تو آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اس کا اللہ تعالیٰ نے احسان جتایا کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو شریعت کے تفصیلی احکام کا طلب گار و امیدوار و مشتاق و خود رفتہ پا کر آپ کو اپنے احکام سے مطلع فرمایا۔ لفظ ”ضال“ کے معنی گمراہ بھی ہیں اور بے خبر اور حیران و طلب گار و امیدوار و خود رفتہ و مشتاق بھی ہیں‘ جب لفظ ”ضال“ کسی نبی کی طرف منسوب ہوگا تو اس کے معنی گمراہی کے نہیں لیے جا سکتے کیونکہ نبی کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”ما ضل صاحبکم و ما غوی“ یعنی تمہارے صاحب و مالک محمد مصطفیٰ نہ کبھی گمراہ ہوئے نہ کہیں بہکے‘ دونوں ماضی کے صیغہ ہیں یعنی گمراہی کبھی آپ کے قریب تک نہ پھٹکی نہ آپ بہکے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام سے ان کے بیٹوں نے کہا تھا ”انک لفی ضلالک القدیم“ یعنی اے ابا جان! آپ اپنی پرانی خود رفتگی میں ہیں یعنی یوسف علیہ السلام کی محبت میں آپ ہوش و حواس کھو بیٹھے ہیں۔ لہٰذا آیت ”ووجدک ضالا فھدیٰ“ میں جس کسی نے گمراہ ترجمہ کیا وہ غلط ہے‘ قرآن کریم کی صریح آیت کے خلاف ہے‘ نبی معصوم ہوتے ہیں‘ نہ وحی آنے سے پیشتر گمراہ ہوتے ہیں نہ بعد کو۔ نبی سے قبل بعثت یعنی وحی اترنے سے پہلے کوئی چھوٹا سا گناہ بھی نہیں ہو سکتا بلکہ نبی کے دل میں گناہ کا ارادہ ہی نہیں ہو سکتا‘ وہ پیدائشی طور پر معصوم ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں جو بعض نبیوں کی لغزشوں کا ذکر ہے وہ غیر شرعی باتوں میں خطائے اجتہادی یا بھول چوک پر مبنی ہیں قصداً کسی نبی سے کوئی غلطی نہیں ہوئی نہ ہو سکتی ہے‘ احکام شرعیہ میں بھول چوک بھی

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَاَمَّا

میں) جگہ دی O اور آپ کو آپ کے رب نے (اپنی محبت میں) کھویا ہوا خودرفتہ پایا تو (اپنی طرف) راہ دی O اور آپ کو (حاجت مندیا) عیال دار پایا تو

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱ ع ع ۱ ۱۱ ۱۸

غنی و مال دار کردیا O تو آپ بھی یتیم پر دباؤ نہ ڈالیں O اور سائل کو نہ جھڑکیں O اور اپنے رب کی نعمت کا (ہر حال میں) خوب چرچا کرتے رہیں O

ممکن نہیں ہاں جو افعال عادت کے طور پر کیے جاتے ہیں جیسے کھانا' پینا' لیٹنا' سونا وغیرہ ان میں بھول چوک ہو سکتی ہے لیکن ایسی بھول چوک کا کوئی گناہ نہیں' جس طرح آدم علیہ السلام نے بھول کر کسی درخت کا جنت میں پھل کھالیا' اس بھول کو اپنے علو رتبے کی وجہ سے ظلم قرار دیا ورنہ حقیقتاً وہ ظلم نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''و لقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد له عزماً'' ترجمہ: بے شک ہم نے آدم (علیہ السلام) سے اس سے پیشتر عہد لیا تو وہ اس عہد کو بھول گئے اور ہم نے ان کا قصد وارادہ نہیں پایا' آپ نے اس بھول سے معافی مانگی اللہ تعالیٰ نے معافی دے دی۔ چونکہ نبیوں کا منصب اللہ تعالیٰ کے دربار میں بہت بلند ہوتا ہے اس لیے وہ بھول چوک کو بھی اپنے بلند مرتبے کے لحاظ سے اپنے آپ کو قصوروار سمجھتے ہیں اور معافی مانگتے ہیں اس میں امت کے لیے تعلیم ہوتی ہے کہ اپنے رب کے دربار میں معافی مانگنا انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے حالانکہ وہ گناہ گار نہیں ہوتے ہیں لہٰذا اگر کسی امتی سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو فوراً معافی مانگنی چاہیے کذا فی کتاب العقائد۔ (فقیر قادری غفرلہ) پھر جبرائیل علیہ السلام نے دوسری نعمت کی آیت پڑھ کر سنائی کہ کیوں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کے رب نے آپ کو حاجت مند اور عیال دار پاکر آپ کی مدد نہ کی' آپ کو مالدار اور امیر نہ کر دیا کہ حضرت خدیجہ خاتون سے آپ کا نکاح کرا دیا' انہوں نے اپنا سارا مال آپ کو ہبہ کر دیا' وہ بڑی مالدار تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امیر ہو گئے' حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: نعم (ہاں) بے شک کیا۔ یا غنا سے مراد غنائے قلب ہو یعنی ہم نے آپ کو اعلیٰ مرتبہ قناعت سے عطا فرما دیا' آپ کو قانع کر دیا یعنی سب مخلوق سے بے پروا کر دیا' آپ کو غنی کر دیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب خدا تعالیٰ نے آپ کو ان نعمتوں سے نوازا ہے تو آپ بھی یتیموں پر سختی نہ کریں اور ان کو حقیر نہ جانیں اور مانگنے والوں کو ناامید نہ کریں اور ان کو جھڑکا نہ کریں اور سب لوگوں کو اپنے پروردگار کی نعمت کا حال خوب سنایا کریں اور ظاہر کیا کریں' نبوت اور اسلام کی نعمت کا چرچا کیا کریں' اس کو شائع کرتے رہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا لوگوں کے سامنے بیان کرنا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جیسے محفل میلاد شریف و دیگر ذکر کی محفلیں جن میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان ہوتا ہے وہ حکم الٰہی کے مطابق جائز و مستحسن ہیں اور حضور کی سنت ہیں' ان کو بدعت و ناجائز کہنے والے غلطی پر ہیں' قرآن پاک کے حکم کے خلاف کہتے ہیں۔

سورۃ الم نشرح مکی ہے — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اس میں آٹھ آیات ایک رکوع ہے

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِیٓ

(اے نبی!) کیا ہم نے آپ کا سینہ (علوم معرفت کے لیے) نہیں کھول دیا O اور آپ سے آپ کا وہ بوجھ نہیں اتار دیا O جس نے آپ کی کمر توڑ

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

دی تھی (یعنی کفار کی ایذاء رسانی اور امت کے گناہوں کا غم) O اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا (یعنی جہاں ہمارا ذکر کیا جائے اس کے ساتھ آپ کا

یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَ

بھی) تو بے شک ہر دشواری کے ساتھ آسانی ہے O بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے O پھر جب آپ (نماز سے) فارغ ہوں تو دعا میں کوشش کریں

سورۃ الم نشرح

اس سورت میں انشراح کا ذکر ہے' یہ ساری مکہ میں اتری ہے۔

۱ تا ۸- ''الم نشرح'' کی تفسیر بسند سابق ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ سوالات بھی اوپر کے سوالات سے ملتے ہیں یعنی ان کا ان پر عطف ہے یعنی ووجدک عائلاً وغیرہ پر یعنی اے حبیب! کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھولا اور اس میں تحمل اور بردباری اور لوگوں کی سختیاں برداشت کرنے کی قوت عطا نہ فرمائی اور آپ کو نہایت خوش اخلاق نہ بنایا اور اس میں اسلام کا نور نہیں بھرا اور آپ کے دل کو بروز میثاق علوم ومعرفت وفہم وفراست سے بھرا ہوا اور نرم ولطیف نہیں کیا اور بصیرت وعقل ویقین اس میں امانتاً نہیں رکھا' یا یہ مطلب ہو کہ کیا ہم نے اور فہم وفراست سے نہ بھرا اور آپ کے سینہ میں نور نبوت ورسالت ڈال کر اس کو اسرار و پوشیدہ علوم ومعرفت' علوم غیبیہ اور انوار کا وسیع مخزن و گنجینہ نہیں بنایا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: نعم (ہاں)۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے اور نعمت کی آیت سنائی کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم نے آپ کی امت کے گناہ معاف نہیں کیے اور آپ کی پیٹھ سے ان کا بوجھ نہیں اٹھا لیا جس نے آپ کی پیٹھ کو جھکا دیا تھا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے گناہوں کا بڑا خیال تھا کہ ان کی بخشش ہو جاتی' آپ کو ان کا بڑا غم تھا جس سے آپ کی پیٹھ جھک رہی تھی' اللہ تعالیٰ نے اس غم کو دور کر کے امت کی بخشش کا وعدہ فرما کر آپ کو تسلی دی جیسا کہ ''ولسوف یعطیک ربک فترضی'' اوپر کی آیت سے ثابت ہے اور اس آیت میں اپنا احسان جتایا' دوسرے آپ کو لوگوں کی گمراہی دیکھ کر بڑا صدمہ ہوتا تھا کہ یہ ہدایت سے کس قدر دور پڑے ہیں کیسے ہدایت پر آئیں گے' اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ انوار علوم ومعرفت اور دلائل حقانیت سے بھر دیا' یہ بوجھ آپ کا ہلکا کر دیا۔) یا یہ مراد ہے کہ کیا ہم نے آپ کی پشت پر بار نبوت رکھ کر اس کی تبلیغ کو آپ کے لیے آسان وسہل نہیں کر دیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا اور کہا: نعم (ہاں)۔ پھر اور آیت آئی کہ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند نہیں کیا اور اس کو شائع نہیں کیا' ہم نے اپنے نام کے ساتھ آپ کے ناموں کو ملا کر اذان واقامت ودعا وکلمہ شہادت میں ذکر نہیں کیا کہ جب ہمارا ذکر ہو تو آپ کا ذکر بھی ساتھ ہی ہو؟' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا اور کہا: نعم (ہاں)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے فرمایا کہ اے حبیب (صلی

ع ۸ ۱ ۱۹

اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

(یا جب آپ تبلیغ احکام سے فارغ ہوں تو دعا وعبادت میں کوشش کریں) O اور اپنے رب کی طرف دل لگائیں O

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ ۲۸ ۹۵ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۸ رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ التین مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں آٹھ آیات ایک رکوع ہے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿۳﴾

انجیر کی قسم اور زیتون کی O اور طور سینا O اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم O

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں بنایا O پھر ہم نے (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) اس کو نیچے

سٰفِلِيْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

سے نیچے درجے میں پھینک دیا (یعنی ذلیل کر دیا) O مگر (ان کو نہیں کہ) جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو

اللہ علیہ وسلم)! ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے یعنی تبلیغ رسالت میں کچھ مشکلات ہیں اس کے بعد آسانی ہے آپ گھبرائیں نہیں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے' بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے یعنی ہر مشکل دو آسانیوں کے درمیان میں ہے پہلے بھی آسانی اور بعد کو بھی آسانی۔ پھر درمیان کی مشکل کا کوئی غم نہ کرنا چاہیے۔ پس اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ تبلیغ رسالت جہاد وقتال سے فارغ ہوں تو ہماری عبادت کے لیے قائم ہوں اور اس میں مشقت اٹھائیں اور کوشش کریں' یا یہ مطلب ہو کہ جب نماز سے فارغ ہوں تو دعا میں کوشش کریں اور اپنے پروردگار کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوں' اس سے سب حاجتیں مانگیں وہ دعا قبول فرمائے گا اور سب حاجتیں پوری فرمائے گا اور آپ برابر تبلیغ فرماتے رہیں' آپ کی کامیابی یقینی ہے' تبلیغی کام میں کوشش جاری رکھیں کسی مخالفت کی پروا نہ کریں۔

سورۃ التین

اس سورت میں تین کا ذکر ہے یہ بھی کل مکی ہے۔

۱ تا ۶- ابن عباس سے "والتین" کی تفسیر یوں مذکور ہے کہ قسم ہے تین اور زیتون کی یا یہی مشہور چیزیں انجیر اور زیتون مراد ہیں' اور بعض کے نزدیک تین اور زیتون کے نام کی ملک شام میں دو مسجدیں ہیں وہ مراد ہیں' اور بعض کے نزدیک تین سے وہ پہاڑ مراد ہیں جس پر بیت المقدس تعمیر ہے اور زیتون سے وہ پہاڑ جس پر دمشق آباد ہے اور قسم ہے طور سینین کی جس کو کوہ زبیر بھی کہتے ہیں مدین میں ایک پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کی تھیں' اور بعض کہتے ہیں طور زبان نبط میں مطلق پہاڑ کو کہتے ہیں اور سینین وہ پہاڑ جو خوبصورت ہو اور درخت والا ہو اور کوہ طور میں یہ سب صفتیں پائی جاتی ہیں۔ اور قسم ہے اس شہر کی یعنی مکہ کی جو امن والا ہے' جو کوئی وہاں پناہ لے اس کو امن ہے۔ غرض کہ ان سب اشیاء کی قسم ہم نے آدمی کو یعنی کافر کو بہت اچھی صورت میں اور اعتدال قامت وقد اور تناسب اعضاء میں پیدا کیا' پھر ہم نے اس کو "اسفل السفلین" میں یعنی دوزخ میں ڈال

اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَيۡسَ

ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے O تو (اے انسان!) اب تجھے کون سی چیز قیامت کے معاملے میں جھٹلانے کا باعث ہے O

اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸﴾ ع

کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے O

ع ۸/۱ ۲۰

(۹۶) سُوۡرَةُ الۡعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۱) | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | اٰيَاتُهَا ۱۹ رُكُوۡعُهَا ۱

سورۂ علق مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انیس آیات' ایک رکوع ہے

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کچھ) پیدا کیا O جس نے آدمی کو خون کی پھٹکی سے پیدا کیا O آپ پڑھیے اور آپ کا رب ہی

دیا۔ یہ آیت بقول بعض ولید بن مغیرہ کی اور بقول بعض کلدہ بن اسید کی شان میں اتری۔ یا انسان سے مراد مطلق انسان ہوں یعنی ہم نے تمام آدمیوں کو اچھی صورت وشکل وحالت میں پیدا کیا جبکہ وہ جوان ہو جاتا ہے اور خوب قوت والا پہلوان تو اس کی صورت بہت اچھی ہوتی ہے' پھر ہم اس کو اسفل السافلین میں ڈال دیتے ہیں یعنی بوڑھا ہو جاتا ہے کہ کوئی اچھا کام نہیں کر سکتا' اگر برائی اس کے نامۂ اعمال میں نہیں لکھی جاتی تو اچھائی بھی درج نہیں ہوتی' جو کچھ جوانی وقوت کے زمانے میں کر لیا اس کا بدلہ دنیا میں ملتا ہے۔ مگر جو رسول وقرآن پر ایمان لائے اور انہوں نے اخلاص سے اعمال صالحہ کیے تو ان کو ثواب ضرور ملے گا' وہ مکدر و ناقص کبھی نہ ہوگا' ان کے اعمال کے ثواب بعد ایام پیری اور بعد موت بھی برابر ملتے رہیں گے کبھی ختم ہونے والے نہیں۔

۷ تا ۸۔ پس اے کافر! اب بعد اس کے کہ تجھ کو حال ابتداء وانتہاء خلقت معلوم ہو گیا کہ موقع جھٹلانے کا باقی رہا اور تو کیوں تکذیب کرتا ہے' یا یہ کہ اے کافر! خلقت کے ان بدلتے ہوئے حالات سے اور دیگر حالات سے کون سا حال تجھ کو دین یعنی جزاء وسزا کو جھٹلانے کا حکم دیتا ہے اور اے کلدہ بن اسید اور اے ولید بن مغیرہ! تم کیوں تکذیب کرتے ہو' یا خطاب تکذیب کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو یعنی اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب بدلتے ہوئے دنیا کے حالات و دلائل توحید الٰہی پر قائم ہیں پس اب آپ کی کون تکذیب کر سکتا ہے کوئی عقل والا تو کر نہیں سکتا' اگر کوئی تکذیب کرے تو کیا غم کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم اور مالک نہیں ہے جو تکذیب کرے گا اس کو وہ سزا دے گا۔ اور اگر خطاب تکذیب کافر سے ہو تو یہ معنی ہیں کہ اے کافرو! کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں اور فیصلہ کرنے والوں کا حاکم نہیں ہے؟ یقیناً ہے وہ بے شک تجھ کو بعد موت کے دوبارہ زندہ کرے گا اور تیری باتوں کا تجھ کو بدلہ دے گا یعنی جس طرح دنیا میں حاکم جزاء وسزا دیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑا حاکم ہے۔ جزا و سزا ضرور دے گا' تم جزاء کے دن قیامت پر ایمان کیوں نہیں لاتے ہو کیوں انکار کرتے ہو۔

سورۃ العلق

اس سورت میں علق کا ذکر ہے اور سب سے پہلی سورت ہے جس کو جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے تھے۔

۱ تا ۵۔ بسند سابق ابن عباس سے تفسیر منقول ہے کہ اللہ اپنے رسول کو حکم کرتا ہے کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)!

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا

سب سے بڑا کریم ہے O جس نے قلم کے ذریعے سے (لکھنا) سکھایا O جس نے انسان کامل (یعنی حضرت آدم علیہ السلام یا یا حضرت محمد مصطفےٰ علیہ ﷺ) کو

لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾ اِنَّ

وہ علوم سکھائے جو وہ (خود بخود) نہ جانتا تھا O ہاں ہاں بے شک بعض انسان یقیناً سرکشی کرتے ہیں O اس بناء پر کہ اپنے آپ کو مال دار سمجھ لیتے ہیں O بے شک

اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾

سب کو آپ کے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے O بھلا اس شخص کو تو دیکھو جو منع کرتا ہے O (ہمارے) خاص بندے (محمد مصطفےٰ) کو جب وہ نماز پڑھتا ہے O بھلا

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ

دیکھو تو سہی اگر وہ ہدایت پر ہوتا O اور دوسروں کو بھی پرہیزگاری سکھاتا (تو کیا اچھا ہوتا) O بھلا دیکھو تو سہی اگر اس نے (حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) منہ پھیرا (تو

پڑھیے اپنے پروردگار کے حکم سے' اس کا نام لے کر' وہ پروردگار جس نے تمام جہان پیدا کیا اور اولاد آدم کو علق یعنی گاڑھے خون سے پیدا کیا۔ جب جبرائیل علیہ السلام یہ آیتیں لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اے جبرائیل! میں کیا پڑھوں؟ تب انہوں نے پانچ آیتیں اس سورت کی اول کی سنائیں اور کہا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ قرآن پڑھیں' آپ کا رب تو کرم والا ہے' بندوں کی خطاء و نسیان بھول چوک سے درگزر کرتا ہے۔ اس نے قلم سے لکھنا سکھایا اور آدمی کو وہ وہ باتیں بتائیں جو وہ خود نہیں جانتا تھا یعنی کتاب وغیرہ۔ یا انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہوں کہ ان کو عالم کی سب چیزوں کے نام سکھائے جو کہ وہ پہلے نہ جانتے تھے۔ (یا انسان سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام علوم شریعت و احکام و علوم غیبیہ سکھائے جو آپ خود نہ جان سکتے تھے جیسا کہ سورۂ نساء میں فرمایا: ''و علمک ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما'' ۔ کذا فی تفسیر الخازن۔ فقیر قادری غفرلہ)

۶ تا ۸- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک کافر آدمی طغیان و غرور سرکشی میں پڑ جاتا ہے' وہ اپنے آپ کو امیر و غنی و بے پروا پاتا ہے' مال دیکھ کر یہ سمجھتا ہے کہ اب خدا کی کیا پرواہ ہے کھانے' پینے میں پھرنے میں سواری میں روز افزوں ترقی کرتا ہے۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! سب مخلوق کو آخرت میں آپ کے پروردگار کی طرف ہی لوٹنا ہے' وہ سب کو بدلہ دے گا۔

۹ تا ۱۴- ایک دفعہ ابوجہل نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز پڑھتے ہوں تو ان کو ایذاء دے' اس ارادہ سے بوقت نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہا تھا کہ زمین پھٹ گئی اور اس کو دوزخ نظر آئی' فرشتے عذاب کے دیکھے تو پچھلے پاؤں بدحواس ہو کر بھاگا' تب یہ آیت اتری اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل دونوں سے یہ خطاب ہوا کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس شخص کو تو دیکھو کہ کیسا کمبخت بدنصیب ہے' جب ہمارا بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو یہ کافر منع کرتا ہے یعنی جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو یہ منع کرتا ہے۔ اے کافر! تو یہ تو بتلا کہ اگر یہ نماز پڑھنے والے رسول ہدایت ہی پر ہوں اور نبوت و دین و اسلام حق ہی ہو اور یہ توحید و تقویٰ کا حکم کرتے ہوں تو تجھ کو ان باتوں سے منع کرنا کب لائق ہے جب تجھ کو حال معلوم نہیں اور تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو منع کرنے کا تجھ کو کوئی حق نہیں۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ⑬ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ⑭ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۥ

کیاانجام ہوگا)O کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے Oہاں ہاں اگر وہ (اپنی نافرمانیوں سے) باز نہ آیا تو ضرور ہم (اس کو) پیشانی کے

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ⑮ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ⑯ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ⑰

بال پکڑ کر گھسیٹیں گے Oوہ پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے O(اگر اس کو اپنی جماعت کا گھمنڈ ہے) تو وہ اپنی مجلس والوں کو بلالے O ہم بھی دوزخ کے سپاہیوں کو

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ⑱ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ⑲

ابھی بلاتے ہیں O ہاں ہاں (اے نبی!) آپ اس کی کوئی بات نہ مانیں اور (اپنے رب کے دربار میں) سجدہ کریں اور (اس کی) نزدیکی حاصل کریں O

سورۃ القدر ۹۷ مکیۃ ۲۵	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	آیاتہا ۵ رکوعہا ۱
سورۂ قدر مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں پانچ آیات' ایک رکوع ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ② لَيْلَةُ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا O اور آپ نے کیا جانا کہ شبِ قدر کیا ہے O شب قدر ہزار

الْقَدْرِ ۥ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

مہینوں سے بہتر ہے O اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے فرشتے

وسلم)! دیکھئے تو کہ یہ جو تکذیب کرتا ہے اور توحید کا منکر ہے اور ایمان سے روگردان ہے تو کیا یہ اتنا نہیں جانتا کہ خدا اس کو دیکھتا ہے اور رسول کے ساتھ جو یہ حرکتیں کرنا چاہتا ہے ان کو جانتا ہے' سب کی سزا دے گا۔

۱۵ تا ۱۸۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک اگر یہ کافر ابوجہل اپنے کفر و ایذاء سے باز نہ رہے گا تو ہم اس کی پیشانی اور سر کو پکڑ کر آگ میں جھونک دیں گے وہ پیشانی جو خدا پر جھوٹ جوڑنے والی مشرک و گناہ گار ہے' اگر اس کو کچھ دعویٰ ہو تو یہ اپنے سارے دوستوں بھائیوں مددگاروں مجلس والوں کو بلا کر جمع کرے ہم بھی دوزخ کے سپاہیوں یعنی زبانیہ دوزخ کو بلائیں گے کہ وہ ان کو پکڑ کر سزا دیں گے۔ اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک آپ اس کم بخت کا کہنا نہ مانیں یہ جو کہتا ہے کہ نماز نہ پڑھو اس کا کہنا ہرگز نہ مانو اور اپنے پروردگار کو سجدہ کریں' اس کی عبادت کریں' اس کی نزدیکی حاصل کر کے روز افزوں ترقی پائیں۔

ف: جب کوئی سورت کی یہ آیت پڑھ لے تو اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

سورۃ القدر

اس سورت میں قدر کا ذکر ہے' یہ کل مکہ میں اتری۔

۱ تا ۵۔ بسند سابق ابن عباس سے اس سورت کی تفسیر مذکور ہے کہ حق تعالیٰ اپنے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے کہ اے رسول! ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں کل اکٹھا لوح محفوظ سے اتار کر آسمان دنیا کے کاتبین کو

ع

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

اور جبرئیل اترتے ہیں O وہ صبح چمکنے تک (بلاؤں اور آفتوں سے) سلامتی ہی سلامتی ہے O

(۹۸) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۰) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۸ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ بینہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں آٹھ آیات' ایک رکوع ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

اہل کتاب کے کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے کو نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾

روشن دلیل نہ آئے O وہ اللہ کا (عظیم الشان) رسول (محمد مصطفٰے ﷺ) ہے جو پاک صحیفے (ان کو) پڑھ کر سناتا ہے O

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ

ان (صحیفوں) میں (حق و انصاف کی) سیدھی باتیں لکھی ہیں O اور اہل کتاب میں آپس میں پھوٹ نہ پڑی مگر اس کے بعد کہ وہ

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

روشن دلیل (محمد مصطفٰے ﷺ کی ذات) ان کے پاس آ گئی O اور ان لوگوں کو تو (توریت اور انجیل میں) یہی حکم ہوا تھا

لکھوا دیا اور دے دیا پھر بعد کو تھوڑا تھوڑا حسب موقع حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۳ سال تک اترتا رہا۔ اے محبوب پاک (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے اور اس کی کتنی فضیلت ہے؟ یہ استفہام تعظیم مرتبہ شب قدر کے لیے کیا' پھر خود بتلایا کہ شب قدر میں عبادت کرنا ان ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ اس رات میں فرشتے اور روح یعنی جبرائیل امین علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے آسمان سے زمین پر آتے ہیں ہر اس کام کے سرانجام دینے کے لیے جو ان کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ سلام سلام کہتے ہیں یعنی جو اس امت مرحومہ سے متقی وصوم وصلوٰۃ کے پابند ہوتے ہیں ان کو سلام کہتے ہیں یا ساری امت کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں' اس رات کی برکت وعظمت صبح تک رہتی ہے۔

ف: یہ اللہ تعالیٰ کا اس امت پر خاص کرم ہے کہ ایک رات رمضان کی ایسی مقرر فرما دی کہ اس ایک رات کی عبادت اگلی امتوں کے ہزار مہینے کی عبادت سے بھی زیادہ افضل و زیادہ ثواب و برکت والی ہے۔

سورۃ البینۃ

اس سورت میں بینہ کا ذکر ہے کل مدینہ میں اتری۔

ا تا ۵- اس سورت کی تفسیر بسند سابق ابن عباس سے مذکور ہے یعنی وہ لوگ جو اہل کتاب یہود و نصاریٰ میں سے کفر کرتے ہیں اور مشرکین مکہ یہ دونوں پہلے تو رسول و قرآن کے انکار پر اتنے اڑے ہوئے اور مصر نہ تھے جتنے اب ہیں' پہلے تو

لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

کہ اخلاص کے ساتھ صرف اللہ کی بندگی کریں صرف اسی پر عقیدہ لا کر یک طرفہ ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اور یہی سیدھا دین ہے ○ بے شک اہل کتاب کے جتنے کافر ہیں اور مشرک سب جہنم

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ۶ اِنَّ الَّذِيْنَ

کی آگ میں ڈالے جائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں ○ بے شک جو لوگ ایمان لائے

آمد آمد کی خوشخبری دیتے تھے اور توریت وانجیل کے حوالہ سے لوگوں کو مبارک باد دیتے تھے کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے یہاں تک کہ جب ان کے پاس ان کی کتابوں کا کھلا اور صاف بیان آ گیا اور پیش گوئی ظاہر ہوئی اور زمانہ رسالت رسول آخر الزمان آیا تو یہ کمبخت اسلام سے دور ہو گئے۔ وہ رسول آئے جو ان کو خدا کے پاک برکت والے صحیفے سناتے ہیں، جو نور و توحید سے پر ہیں، جن میں دین کے درست اور مستحکم مضامین ہیں، جو صراط مستقیم پر دلالت کرتے ہیں، جن میں کجی کا نام نہیں، یا یہ مطلب ہو کہ کافرانِ اہلِ کتاب ومشرکینِ مکہ ہرگز اپنے دین سے پھرنے والے نہیں تھے اور کبھی اس کو چھوڑنے والے نہیں تھے جب تک کہ ان کو صاف صاف بیان سے کتابوں کے حوالے اور معجزوں کی دلیلوں سے رسالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہ ہو جائے، لہٰذا جب دلائل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ثابت ہو گئی تو مجبور ہو کر ان کو کفر چھوڑنا پڑا اور جب وہ رسول جن کی یہ صفات ہیں کہ وہ پاک صحیفے قرآن پڑھتے ہیں وغیرہ ذلک تشریف لائے تو یہ مشرف باسلام ہوئے۔ اور اہل کتاب پہلے تو متفق تھے کہ جب رسول آخر الزمان آئیں گے تو ان کی اتباع کریں گے اور انتظار کرتے تھے مگر انہوں نے اختلاف وفساد کی راہ جبھی نکالی جب ان کے پاس واضح دلیلیں آ گئیں اور صاف طور سے مثل آفتاب واضح ہو گیا کہ یہ وہی نبی موعود ہیں جن کی صفتیں کتب سابقہ میں موجود ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ یہودی جو بعد ظہور دلائل نبوت رسول کریم ایمان نہ لائے۔ حالانکہ پہلے خود کہتے تھے تو اب انہوں نے اپنا یہ عہد توڑا، ان سب کو یہی حکم کیا تھا کہ اللہ ہی کی عبادت اور توحید کا اقرار کریں اور شرک سے صاف رہیں، سچے پاک مسلمان بنیں اور خلوص دل سے بعد اقرار توحید پانچوں نمازیں پڑھیں اور مالوں کی زکوٰۃ دیں اور یہی طریقہ یعنی توحید کا اقرار درست دین وراہ راست ہے مگر انہوں نے اس کے خلاف کیا۔ ''دین القیمہ'' میں بعض کہتے ہیں کہ ''قیمہ'' کی ہا فقط بغرض فاصلہ زائد ہے مراد دین قیم ہے اور بعض کے نزدیک مراد ''دین الزمرۃ القیمہ'' ہے یعنی درست جماعت فرشتوں کی راہ۔ یا یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت حنفیہ مراد ہو یعنی دین امۃ القیمہ۔

ف: (اور یہ سب تفسیریں برحق ہیں، ایک آیت کی کئی تفسیریں ہو سکتی ہیں۔ فقیر قادری غفرلہ)

۶ تا ۸۔ اہل کتاب ومشرکین میں سے جو رسول وقرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں وہ آتش دوزخ میں ہمیشہ کے لیے مقیم رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور وہ لوگ جو دوزخی ہیں وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں اور جو مسلمان ہیں، رسول وقرآن پر ایمان لائے، نیک کام کیے، طاعت وعبادت اخلاص سے بجا لائے جیسے عبداللہ بن سلام وحضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۭ ۞۷

اور انہوں نے اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں O

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

ان کا بدلہ ان کے رب کے نزدیک بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ

جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی رہیں گے

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۞۸ ع ۱ ۸ ۲۳

یہ (انعام) اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے (اور اس کی نافرمانی سے بچے) O

سورۃ الزلزال مدنیۃ ۹۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتها ۸ رکوعها ۱

سورۂ زلزال مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں آٹھ آیات، ایک رکوع ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ۞۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ ۞۲

جب زمین زور سے ہلا دی جائے گی جیسا کہ اس کا ہلانا ٹھہرا ہے O اور زمین اپنے بوجھ (مردے وغیرہ) باہر نکال کر پھینک دے گی O

وغیرہ تمام صحابہ کرام اور ان کے بعد والے مومن وہ سب مخلوق سے بہتر و افضل ہیں۔ ان کو بروز قیامت اپنے پروردگار کے پاس بے حد ثواب ملے گا، جنت عدن پائیں گے، اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کے بالاخانے و خلوت محل جو مقربین و رسل و انبیاء کے مسکن ہیں، ان کے درختوں، مکانوں، بالاخانوں کے نیچے نہریں شراب اور پانی اور دودھ اور شہد کی جاری ہوں گی، وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ خدا ان سے بسبب ان کے اعمال و ایمان کے راضی ہوگا، وہ خدا سے بسبب ثواب و کرامت راضی ہوں گے، وہ جنان و رضوان اس شخص کو ملے گا جو اپنے رب سے ڈرتا ہے اور توحید اختیار کرتا ہے۔ جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام وغیرہ اہل مکہ میں سے اور عبداللہ بن سلام وغیرہ اہل کتاب میں سے۔

سورۃ الزلزال

اس سورت میں زلزال کا ذکر ہے، یہ مکی ہے۔

۱ تا ۸۔ جس دن زمین کو ایسا زلزلہ ہوگا جو اس کا حق ہے اور وہ سخت مضطرب ہوگا، اس میں جتنی چیزیں ہیں درخت، پہاڑ، مکانات معدوم ہو جائیں اور وہ اپنے بوجھ یعنی اموال و خزانے اور مردے نکال کر باہر ڈالے، اور آدمی اس دن کا خوف ناک واقعہ دیکھ کر کہے کہ ہائے اس زمین کو کیا ہو گیا ہے، تو اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی کہ کس نے اس کے اوپر اچھے کام کیے اور کس نے برے۔ اس سبب سے کہ اس کے پروردگار نے اس دن اس کو بولنے کی اجازت دی ہوگی اور باتیں بتائی ہوں گی۔ اس دن جبکہ زمین بولے گی آدمی گروہ گروہ متفرق ہو جائیں گے، ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور دوسرا دوزخ میں اور مسلمان و کافر

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ

اور آدمی کہے کہ اسے کیا ہوگیا ہے ○ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی (یعنی جو نیکی بدی اس پر کی گئی وہ سب بیان کردے گی) ○ اس لیے کہ آپ

رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۬ لِّيُرَوْا

کا رب اسے حکم فرمائے گا ○ اس دن لوگ (اپنے رب کی طرف) کئی راہ ہو کر پھریں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال

اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ

دکھائے جائیں ○ تو جو کوئی ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اپنے سامنے دیکھے گا ○ اور جو کوئی

ع ۸/۱ ۲۴ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

ایک ذرہ بھر برائی کرے گا وہ بھی اسے اپنے سامنے دیکھے گا ○

(۱۰۰) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۴) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتها ۱۱ رکوعها ۱

سورۂ عادیات مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں گیارہ آیات‘ ایک رکوع ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ

(مجاہدوں کے) ان گھوڑوں کی قسم جو دوڑنے میں سینہ سے آواز نکالتے ہیں ○ پھر ٹاپ مار کر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں ○ پھر صبح ہوتے

اپنی اپنی جگہ جائیں گے اور اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔ پس جو کوئی دنیا میں سب سے چھوٹی چیونٹی کے برابر بھی نیکی کرے گا روز قیامت بدلہ پائے گا اور جو بقدر اس کے برائی کرے گا اس کا بھی بدلہ دیکھے گا یعنی کسی پر ظلم نہ ہوگا‘ ہر بات کا بدلہ دیا جائے گا۔ یا یہ کہ مسلمان جو اچھائی کریں گے اس کا بدلہ جنت بروز قیامت ملے گا اور جو برائی کرے گا اس کا عوض دنیا ہی میں مل جائے گا‘ کوئی مصیبت و پریشانی جانی و مالی وغیرہ آ جائے گی‘ اور جو کافر اچھائی کریں گے اس کا بدلہ دنیا میں مال و دولت مل جائے گا اور جو برائی کریں گے اس کے عوض روز قیامت دوزخ کا عذاب پائیں گے۔ اس آیت میں ان کا رد ہے جو چھوٹی نیکی اور برائی کو بے حقیقت سمجھتے تھے‘ پس نیکی کی رغبت دلائی گئی اور برائی سے ڈرایا گیا اگرچہ نیکی و برائی تھوڑی ہی ہوں ان کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔

سورۃ العٰدیٰت

اس سورت میں عادیات کا ذکر ہے اور یہ بھی مکی ہے اور بعض کے نزدیک مدنی ہے۔

۱ تا ۸۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر قبیلہ بنی کنانہ کی طرف بھیجا تھا‘ ان کو گئے دیر ہوگئی‘ حال معلوم نہ ہوا آپ کو تشویش و فکر لاحق ہوئی‘ اللہ نے اپنے رسول کو ان کا حال قسموں کے پردہ میں سنایا اور تسکین دی۔ (اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مدنی ہے کیونکہ لشکر بھیجنا جہاد کی فرضیت کے بعد مدینہ میں ہی شروع ہوا تھا)۔ اور فرمایا: قسم ہے عادیات کی یعنی غازیوں کے گھوڑوں کی جو دوڑتے دوڑتے ہانپنے لگتے ہیں اور ان کی سانس چڑھ جاتی ہے پس وہ اپنے پاؤں پتھروں پر اس زور سے مارتے ہیں کہ ان کے سم اور پتھر مل کر آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں جیسے چقماق پتھر سے چھوٹی چنگاریاں نکلتی ہیں

صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ

دشمنوں پر دھاوا کرتے ہیں O پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں O پھر (دشمن کے) لشکر میں گھس پڑتے ہیں O بے شک

الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ

آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے (اس کی نعمتوں کا منکر ہو جاتا ہے) O اور بے شک وہ اس پر (اپنے عمل سے) خود گواہ ہے O اور بے شک

لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾

وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے O تو کیا وہ نہیں جانتا جب قبروں سے مردے اٹھائے جائیں گے O

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ

اور جو کچھ (عقیدے) سینوں میں ہیں وہ سب کھول دیئے جائیں گے O بے شک ان کے رب کو

يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱ / ۱۱ / ۲۵

اس دن بھی ان کی سب خبر ہے (اور اب بھی سب خبر ہے) O

کہ اس سے کچھ نفع نہیں ہوتا جیسے ابوحباجب کی آگ کہ وہ سخت بخیل تھا جب کبھی روٹی پکانے کے لیے یا دوسرے کام کے لیے آگ جلاتا تھا جب بھی کوئی آ جاتا تھا جھٹ آگ کو بجھا دیتا تھا کہ کوئی اس کی آگ سے نفع نہ لینے پائے' پھر وہ گھوڑے دوڑ کر بوقت صبح دشمن پر حملہ کرنے والے ہیں پس اس میں اپنے پاؤں سے خوب غبار اڑانے والے اس جگہ کی مٹی کو اپنے پاؤں سے زیر وزبر کرنے والے۔ پس وہ اس حالت میں دشمن کے درمیان میں بے دھڑک گھس جانے والے تو ایسے گھوڑوں کی قسم کہ آدمی یعنی کافر جیسے قرط بن عبداللہ بن عمر یا ابوحباجب وغیرہ اپنے رب کی نعمتوں کا شکرادا نہیں کرتا۔ کنود ہے بڑا ناشکرا زبان کندہ میں کنود بمعنی کفور ہے اور بمعنی عاصی نافرمان زبان حضر موت میں اور بخیل زبان مالک بن کنانہ میں۔ بعض کہتے ہیں کہ کنود وہ آدمی جو اپنی چیز کسی کو نہ دے' خوب مال جمع کرے' اکیلا کھائے' مصیبتوں میں قوم کی ہمدردی نہ کرے بالجملہ کافر کنود ہیں اور اللہ ان کے کاموں پر گواہ ہے' سب جانتا ہے' ان پر نگہبان ہے' یہ کافر انسان مال کی محبت میں بڑا سخت ہے' حد سے زیادہ مال کی محبت ہے' بے طرح مال پر مرجاتا ہے۔ قسم ہائے گزشتہ کی بعض مفسریوں بھی توجیہہ کرتے ہیں کہ عادیات سے مراد حاجیوں کے گھوڑے اور اونٹ ہیں جبکہ عرفہ سے مزدلفہ کو آتے ہیں اور ان کی سانسیں پھول جاتی ہیں' دم (سانس) چڑھ جاتے ہیں اور موریات سے حاجی لوگ جب مزدلفہ میں آ کر آگ جلاتے ہیں۔ بعض مفسر "موریات قدحاً" سے مراد لیتے ہیں کہ اچھا کام کرنے والے یعنی حج ادا کرنے والے اور "مغیرات" سے حاجی جبکہ مزدلفہ سے صبح کے وقت منیٰ کو آتے ہیں اور آنے میں غبار اڑتا ہے اور پھر مجمع میں گھس جاتے ہیں یعنی جماعت منیٰ میں آ کر شریک ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

۹ تا ۱۱۔ کیا یہ کافر قرط یا ابوحباجب وغیرہ اتنا نہیں جانتے کہ بروز قیامت جب قبروں سے مردے اٹھائے جائیں

سورۃ القارعۃ مکیۃ آیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ قارعہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں گیارہ آیات' ایک رکوع ہے

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ

دل دہلانے والی ۝ کیا ہے وہ دل دہلانے والی ۝ اور آپ نے کیا جانا کہ کیا ہے وہ دل دہلانے والی ۝ جس دن

يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

آدمی پھیلے ہوئے پتنگوں کی طرح منتشر ہوں گے ۝ اور پہاڑ دھنی اون کی طرح

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ

(اڑتے) ہوں گے ۝ پھر جن کے (اعمال) تول (میں) بھاری ہوں گے ۝ تو وہ من مانتے

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ

عیش میں ہوں گے ۝ اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی ۝ تو ان کا ٹھکانہ (دوزخ کا طبقہ)

هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱ ع ۱/۱۱ ۲۶

ہاویہ ہے ۝ اور آپ نے کیا جانا کہ وہ (ہاویہ) کیا ہے ۝ ایک شعلہ مارتی ہوئی (بھڑکتی ہوئی) آگ ہے ۝

گے اور دلوں میں جو کچھ باتیں پوشیدہ ہیں خیر وشر وبخل وسخاوت وہ ظاہر ہو جائیں گی تو اس دن ان کا پروردگار ان کے سب حالوں سے خبردار عالم ہوگا جیسے کہ اب ان کا سب حال جانتا ہے پھر ان کو ہر عمل کا بدلہ دے گا۔

سورۃ القارعۃ

اس سورت میں قارعہ کا ذکر ہے۔

۱ تا ۱۱۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! قارعہ بڑی چیز ہے' آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا شے ہے' وہ بڑی ہیبت والی چیز ہے جو دلوں کو کھڑکھڑا دے گی' آپ جانتے ہیں کہ اس دن کیا ہوگا؟ پہلے استفہام تحییی کہا پھر خود بیان کیا کہ اس دن آدمی مثل پتنگوں کے منتشر ہوں گے یعنی ہوائی جانوروں ٹڈیوں وغیرہ کی طرح پھیلے ہوئے ایک دوسرے پر گرتے ہوئے گھبرائے ہوئے' اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح رنگ برنگ کے ہوا میں اڑتے ہوں گے۔ پس اس دن جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ جنت میں مزے کے عیش پائے گا' اس کی روح خوش ہوگی' اور جس کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا یعنی نیکیاں ہوں گی ہی نہیں جیسے کافر تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ دوزخ ہے۔ ''ام'' کے معنی مادر اور بطور استعارہ یہاں مراد پناہ کی جگہ اور رہنے کی جگہ ہے اور ہاویہ ایک طبقہ دوزخ کا نام ہے۔ یا ''ام'' سے مراد ''ام الدماغ'' ہو یعنی وہ کافر سر کے بل دوزخ میں جھونکا جائے گا اور اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ وہ ہاویہ کیا شے ہے؟ وہ سخت گرم بے انتہا بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

(۱۰۲) سورۃ التکاثر مکیۃ (۱۶) | بسم اللہ الرحمن الرحیم | آیاتہا ۸ رکوعہا ۱

سورۂ تکاثر مکی ہے　　اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے　　اس میں آٹھ آیات' ایک رکوع ہے

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ

(اے لوگو!) تم کو مال کی حرص اور زیادہ طلبی نے غافل رکھا O یہاں تک کہ تم نے قبریں جھانکیں O ہاں ہاں (اپنا انجام)

تَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ

تم کو جلد معلوم ہو جائے گا O پھر خبردار ہو جاؤ (اپنا انجام) تم کو جلد معلوم ہو جائے گا O ہاں ہاں اگر تم کو یقینی طور پر علم ہوتا

عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

(تو تم غافل نہ ہوتے) O بے شک تم ضرور جہنم دیکھو گے O پھر تم ضرور اس کو بالیقین

الْيَقِينِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾ ع ۱ ۸ ۲۷

دیکھو گے O پھر اس دن تم سے ضرور نعمتوں کے متعلق پرسش ہوگی (کہ ان کا شکر ادا کیا کہ نہیں) O

سورۃ التکاثر

اس سورت میں التکاثر کا ذکر ہے یہ بھی مکی ہے۔

ا تا ۸۔ بنی سہم اور عبد مناف آپس میں اپنے حسب ونسب اور اولاد و مال کی زیادتی میں ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے اور فیصلہ یوں ٹھہرا کہ دونوں قبیلوں کے آدمی شمار کیے جائیں۔ بنی عبد مناف والے آدمی زائد نکلے تب بنی سہم نے کہا کہ ہم کو جاہلیت میں لڑائی اور فساد نے ہلاک کر ڈالا مردے زندہ سب ملا کر گنو دونوں نے اپنے اپنے مردے اور زندہ گنے تب بنی سہم والے زائد نکلے' پس یہ سورت اتری کہ اے اہل عرب! تم کو حسب ونسب مال و اولاد کے فخر نے یہاں تک دنیا میں مشغول کر دیا کہ اب تم اپنے خیالوں کو قبرستانوں تک پہنچانے لگے اور مردوں کی مردم شماری کرنے لگے۔ یا یہ مطلب ہو کہ اے اہل عرب! تم کو مال و اولاد ومتاع وغیرہ کی زیادتی کے فخر نے کھیل کود میں ڈال دیا آخرت سے غافل کر دیا' اب تم سے یہ نہ چھوٹے گا یہاں تک کہ تم مر کر قبروں کی زیارت کر و اور زمین میں دفن ہو جاؤ' پھر ان پر رد کیا کہ ہرگز ایسا تم کو لائق نہیں تم عنقریب جان لو گے کہ تمہارے ساتھ قبر میں کیا کیا جاتا ہے اور بے شک تم عنقریب جان لو گے کہ وقت موت تمہارا کیا حال ہوتا ہے' نہیں نہیں اگر تم یقینی طور سے اس بات کو جان لیتے کہ جو قیامت کو ہونے والا ہے تو کبھی ایک دوسرے پر فخر کا نام نہ لیتے۔ بے شک تم بروز قیامت جحیم کو دیکھ لو گے' پھر وہ تمہارے سامنے کھلے خزانے ظاہر ظہور ہوگی' تم اس کو صاف صاف اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ پھر اس دن تم سے سوال ہوگا کہ تم نے ہماری نعمتوں کا کیا شکر ادا کیا' دنیا میں کھاتے تھے پیتے تھے' ہر طرح کی پوشاک پہنتے تھے اس کا کیا شکر بجالائے۔

ف: اس سورت میں انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ دنیا کے ساز وسامان مال و اولاد وغیرہ فخر کی چیزیں نہیں ہیں' تم کو یہ چیزیں بطور امتحان کے دی گئی ہیں' ان میں مشغول ہو کر آخرت اور ایمان اور احکام خداوندی سے غافل و بے پروا نہ ہونا چاہیے' اگر تم کو قیامت کا یقین ہو تو ایسی غفلت ہرگز نہ کرو۔

رکوعھا ۱ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — سورۃ العصر مکیۃ ۱۰۳ آیاتھا ۳

سورۂ عصر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں تین آیات' ایک رکوع ہے

وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

(محبوب ﷺ کے) زمانہ کی قسم ○ بے شک انسان نقصان میں ہے ○ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

اور ایک دوسرے کو حق (پر قائم رہنے) کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی وصیت کی ○

رکوعھا ۱ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — سورۃ الھمزۃ مکیۃ ۱۰۴ آیاتھا ۹

سورۂ ہمزہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں نو آیات' ایک رکوع ہے

وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾

ہر اس شخص کے لیے خرابی ہے کہ جو (لوگوں کے منہ پر) طعنہ زنی کرے اور پیٹھ پیچھے برائی کرے ○ جس نے مال جمع کیا اور اس کو گن گن کر رکھا

سورۃ العصر

اس میں عصر کا ذکر ہے' یہ بھی مکی ہے۔

ا تا ۳۔ قسم ہے عصر کی یعنی زمانہ کی' اس کی گردشوں اور سختیوں کی' یا عصر سے مراد نماز عصر ہو (یا عصر سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہو کہ وہ تمام زمانوں سے افضل ہے جس کی برکتیں قیامت اور اس کے بعد تک جاری رہیں گی' انسان کو توجہ دلائی گئی کہ ایسے مبارک زمانہ کی برکتیں حاصل کرے' ایمان لائے' اس کے بعد کون سے زمانہ میں ایمان لائے گا' اگر ایمان نہ لایا تو سراسر خسارے میں رہا۔ قیامت کو افسوس کرے گا مگر وہ بے کار رہے گا' اب دنیا میں غور وفکر اور بھلائی کی فکر کرے۔ فقیر قادری غفرلہ) کہ آدمی یعنی کافر بڑی خرابی اور گھاٹے اور خسارے میں گرفتار ہے کہ اس کے لیے جنت میں جو نعمتیں مکانات و پاک بیبیاں و خدام وغیرہ تیار ہوئے ہیں وہ سب بسبب کفر کھوئے دیتا ہے' یا یہ کہ بوڑھا ہونے کے بعد اور موت کے بعد اس کے سب اعمال میں نقصان آ جاتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو رسول اور قرآن پر ایمان لائے اور اخلاص سے اعمال صالحہ ادا کیے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق پر ثابت قدم رہنے کی وصیت کی (حق سے مراد توحید و قرآن و دین اسلام ہے) اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی کہ خدا کے فرائض و واجبات ادا کرنے میں اور گناہوں سے بچنے میں جو مشکلیں پڑیں یا اور دوسرے مصائب پیش آئیں ان پر ہم سب صبر کریں تو وہ نقصان والے نہیں ہیں بلکہ دونوں جہانوں میں نعمتوں اور برکتوں والے ہیں اور اپنے رب کی رضامندی حاصل کرنے والے ہیں۔

سورۃ الھمزہ

ا تا ۹۔ اخنس بن شریق یا ولید بن مغیرہ مخزومی وغیرہ بڑا کمبخت فحش بکنے والا طعن مارنے والا آدمی تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پیچھے غیبت کرتا تھا اور سامنے بھی طعن آمیز باتیں سناتا تھا' اس کے حق میں یہ سورت اتری کہ ہر ھمزۃ

يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ﴿۴﴾ۖ

(اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا) O وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا O ہرگز نہیں یقیناً وہ روندنے والی آگ میں پھینکا جائے گا O

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِىۡ

اور آپ نے کیا جانا کہ وہ روندنے والی کیا ہے O وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے O کہ جو دلوں

تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـــِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِىۡ

پر چڑھ جاتی ہے O بے شک وہ آگ ان پر لمبے لمبے ستونوں میں انہیں باندھ کر

عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع

بند کردی جائے گی O

۱ ع ۹ ۲۹

سورۃ الفیل مکیۃ ۱۹ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — اٰیاتہا ۵ رکوعہا ۱

سورۂ فیل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پانچ آیات' ایک رکوع ہے

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمۡ

(اے محبوب!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کا کیا حال کیا O کیا ان کا

کے لیے یعنی آدمیوں کے پس پشت برائی کرنے والے کے لیے اور لمزۃ کو یعنی آدمیوں کے سامنے دو بدو طعن اور فحش بکنے والے کے لیے ویل ہے یعنی خرابی وخواری اور سختی و ذلت وعذاب ہے' یا ویل سے مراد جہنم کا ایک جنگل ہے وہاں ایک نالہ دوزخیوں کے پیپ وخون کا بہتا ہے یا دوزخ کا کنواں مراد ہے کہ ایسے کافر اس میں پڑیں گے۔ وہ جو مال کو دنیا میں جمع کرتا ہے اس کو خوب گن گن کر رکھتا ہے' یا مال سے مراد اونٹ ہیں کہ ان کو گنتا ہے۔ کافر یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اور وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے نہیں ہرگز نہیں وہ ہمیشہ نہ رہے گا وہ تو حطمہ میں ڈال دیا جائے گا۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ حطمہ کیا شئے ہے' وہ ایک عجیب اور سخت اللہ کی بڑھکائی ہوئی آگ ہے جو کافروں کے اوپر شعلے برسائے گی اور ان کے گوشت و پوست اور سارے بدن کو جلاتی ہوئی دل تک پہنچے گی اور اس کو بھی جلائے گی' وہ آگ کافروں کے اوپر چاروں طرف سے بند کردی جائے گی' اس کے کواڑ بڑے بڑے لمبے ستونوں میں مضبوط لگے ہوں گے کہ وہ وہاں سے بھاگ نہ سکیں گے یا یہ کہ اس کے ستون بہت لمبے لمبے ہوں گے اور اس کا گھیراؤ بے انتہا لمبا ہوگا۔

سورۃ الفیل

اس سورت میں فیل کا ذکر ہے۔ یہ سورۃ بھی مکی ہے۔

۱ تا ۵۔ اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو یہ حال معلوم نہیں ہوا اور قرآن میں یہ خبر نہیں دیکھی کہ آپ کے رب نے اصحاب فیل کا کیا حال کیا تھا اور ان کو کس طرح عذاب دیا اور ہلاک کیا تھا۔ اصحاب الفیل یعنی قوم نجاشی جنھوں نے خانہ

ع۵ ۱ ۳۰

يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ

داؤ غلط نہیں کر دیا O اور ان پر پرندوں کے غول کے

طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤

غول بھیج دیئے O جو ان پر کنکریاں پتھریاں پھینکتے تھے O

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

تو انہیں (کچل کر) ایسا چورا کر ڈالا جیسے کھائی ہوئی کھیتی کی پتی (بھوسہ) O

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ ۱۰۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۴ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ قریش مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چار آیات' ایک رکوع ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢

قریش کے دل میں رغبت ڈالنے کی وجہ سے O ان کے دل میں سردی اور گرمی کے سفر کی الفت ڈالنے کی وجہ سے

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ

(ان کو شکر کرنا لازم ہے) O تو ان کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں O جس نے انہیں بھوک میں

کعبہ کو ڈھانا گرانا چاہا تھا۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اللہ نے ان کے مکر و چالاکی و قوت کو بیکار نہیں کر دیا تھا یعنی ان کی سب تدبیریں باطل و ضائع کر دی تھیں اور ان کے اوپر پرندوں کی جماعتیں متواتر غول کے غول پے در پے نہیں بھیجی تھیں جو ان پر کھنگر کی پتھریاں برساتی تھیں جو پتھر اور مٹی سے پختہ اینٹ کی طرح پکے بنے ہوئے تھے۔ لفظ "سجیل" یا معرب سنگ وگل کا ہے یا نام ہے آسمان دنیا کا' پرندے آسمان سے اوپر سے پتھر برساتے تھے۔ پس ان کو اللہ نے ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھوسہ' تو ڑی جو جانوروں کے منہ سے کھانے میں گر پڑتی ہے اور پڑے پڑے گل سڑ جاتی ہے' ان کو کیڑے کھا جاتے ہیں۔ "ابابیل" بمعنی جماعت ہے بعض لوگ ابابیل پرندہ سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔

(اس میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ جس طرح ہم نے ہاتھی والوں کا لشکر تباہ کر دیا اسی طرح آپ کے دشمنوں کو تباہ و ہلاک کریں گے اور کفار مکہ کو ڈرایا ہے کہ جس طرح ابرہہ کا لشکر ہاتھیوں والا ہم نے تباہ کر دیا جو کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا تھا تو ان لوگوں کو بھی ہم ہلاک کر دیں گے جو ہمارے نبی کو ایذاء دینا چاہتے ہیں اور دین اسلام کی مخالفت کر کے اس کو مٹانا چاہتے ہیں' ان کو ہمارے غضب سے ڈرنا چاہیے۔ فقیر قادری غفرلہ)

سورۂ قریش

اس سورت میں قریش کا ذکر ہے یہ بھی مکی ہے۔

اتا ۴۔ اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ قریش کو چاہیے کہ توحید پر یک دل ہو کر الفت سے اتفاق کریں' یا یہ کہ "اذکر" یہاں

جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

کھانا دیا اور بڑے خوف سے انہیں امان بخشی (لہٰذا اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں)O

سورۃ الماعون مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتھا ۷ رکوعھا ۱

سورۂ ماعون مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں سات آیات' ایک رکوع ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے O یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے

الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ

دیتا ہے O اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا O تو ان (نام کے) نمازیوں

سے محذوف ہو یعنی اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری نعمت واحسان کہ میں نے ابرہہ کو ہلاک کیا اور ان کو اس کے ظلم سے بچایا ان کو یاد دلایئے اور فرمایا کہ یہ سب مل کر اتفاق کے ساتھ میری توحید کو اسی طرح مانیں جس طرح یہ سردی و گرمی میں سب مل کر شام ویمن کا سفر کرتے ہیں' جس طرح ان کو اس سفر کی الفت ہے میری توحید کے اقرار سے بھی ایسی ہی الفت کرنی چاہیے' جس طرح وہ سفر ان پر گراں نہیں ہیں اسی طرح میری توحید کا اقرار بھی ان پر گراں نہ ہونا چاہیے بلکہ سب مل کر خوشی سے توحید کا اقرار کریں اور نعمت کے شکریہ میں اس گھر یعنی خانہ کعبہ کے رب کی ہی عبادت کریں اور اس کی توحید کو مانیں اور اس کے رسول کریم کی نبوت تسلیم کریں' اسی رب کی عبادت کریں جس نے بھوک میں ان کا پیٹ بھرا اور بھوک دفع کی اور ان کو خوف سے امن دیا۔ اطعام میں کئی قول ہیں' بعض کہتے ہیں کہ قریش نے کہا کہ اے ابن عبداللہ! اگر تم سچے نبی ہو تو بددعا کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی سات برس تک ایسا قحط پڑا کہ وہ پناہ مانگنے لگے' پھر عاجزی کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش کی دعا کروائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور دریائے رحمت جوش میں آیا اور بارش ہوئی' یہ اللہ تعالیٰ کا کھانا دینا ہوا۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ دونوں سفروں کی مشقت اور بھوک کی تکلیف ان سے اٹھالی کہ وہ ایک مرتبہ تجارت کو نہ گئے تھے۔ اہل حیثیت دور دور سے خود مال لے کر آئے اور ان کو نذرانے دیئے' گھر بیٹھے روزی ملی' یا یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہر چیز مکہ ہی میں موجود ہو جائے گی یہ سفر موقوف ہوں گے۔ اور امن سے مراد یہ کہ ان پر کوئی دشمن چڑھ کر نہ آئے گا' ابرہہ کے حال سے سب کو عبرت ہوگئی یا یہ کہ ابرہہ کے خوف سے اس کے لشکر کو پرندوں سے ہلاک کرا کر ان کو امن بخشی۔ بعض کے نزدیک اس سورت کا تعلق اوپر کی سورت سے ہے۔

سورۃ الماعون

اس سورت میں الماعون کا ذکر ہے' یہ بھی مکی ہے۔

۱تا۷- اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو یوم الدین یعنی جزاء سزا کے دن قیامت کے حساب کتاب کی تکذیب کرتا ہے' یہ وہی شخص ہے کہ یتیم کو اس کے حق لینے سے منع کرتا ہے' اس کا حق اس کو نہیں دیتا' نہ خود صدقہ دیتا ہے نہ کسی کو صدقہ دینے کا' مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مشورہ اور رغبت دلاتا ہے۔ پس ویل یعنی ہلاکت وخرابی و

لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ

پر افسوس ہے O کہ جو اپنی نماز (کی حقیقت) سے غافل ہیں O جو صرف دکھاوا کرتے ہیں O اور لوگوں

هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

کو برتنے کی چیز بھی مانگنے پر نہیں دیتے (یعنی بہت کنجوس اور بے مروّت ہیں) O

سورۃ الکوثر مکیۃ ۱۵ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتها ۳ رکوعها ۱

سورۂ کوثر مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں تین آیات' ایک رکوع ہے

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ إِنَّ

(اے محبوب!) بے شک ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں O لہٰذا (اس کے شکریہ میں) آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے O

عذاب کی سختی ہے ان کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں' دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں' جب دیکھا کوئی دیکھتا ہے پڑھ لی کوئی نہیں دیکھتا ہے تو نہ سہی' ریاکار ہیں بے کار ہیں' اور ماعون یعنی نیک باتوں سے لوگوں کو منع کرتا ہے' روکتا ہے یا ماعون سے مراد زکوٰۃ ہے یا وہ معمولی چیزیں جو ایک دوسرے کو عاریتاً دیتے ہیں یہ ان کے دینے سے منع کرتا ہے' معمولی برتاوے کی چیزیں مثلاً دیگچی' رکابی' پھاوڑا' نمک' آگ' پانی وغیرہ' یہ ایسا بخیل ہے کہ ایسی معمولی چیزیں بھی کسی کو نہیں دیتا حالانکہ ان چیزوں سے لین دین کا عام انسانوں میں بڑا رواج ہے مگر یہ بڑا بداخلاق ہے اس میں انسانیت کی کوئی بات ہی نہیں کیونکہ یہ خصلتیں منافقوں کی تھیں اس لیے ان کا ذکر کیا گیا لیکن جو سچے ایماندار اور سچے نمازی ہیں ان کی یہ خصلتیں نہیں ہوتی ہیں۔

سورۃ الکوثر

اس سورت میں کوثر کا ذکر ہے۔ یہ مکی ہے۔

۱ تا ۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صاحبزادوں نے وفات پائی یعنی ابراہیم اور عبداللہ نے تب کافروں نے کہا کہ اب یہ گمنام مقطوع النسل ہو گئے' کوئی نام لیوا باقی نہ رہا تب یہ اترا۔ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے یعنی بہت بہتری دی منجملہ اس کے قرآن شریف ہے یا کوثر سے مراد حوض کوثر ہے جو بروز قیامت رسول اللہ کا حوض ہوگا۔ پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اس کے شکر میں اپنے رب کے لیے نماز ادا کرو اپنا نحر یعنی سینہ قبلہ کی طرف رکھو یا یہ کہ اپنا سیدھا ہاتھ نماز میں الٹے ہاتھ پر رکھو یا نحر کے معنی یہ ہوں کہ رکوع و سجود میں خوب سیدھے رہا کرو کہ سینہ ظاہر رہا کرے۔ یا ''فصل'' سے مراد صلوٰۃ عید الاضحٰی ہو اور نحر سے مراد اونٹ کی قربانی کیونکہ اس کو سینہ میں نیزہ مار کر ذبح کیا جاتا ہے یا ''صل'' سے مراد عام نماز ہو اور نحر سے عام قربانی مراد ہو۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے دشمن ہی ابتر ہیں' نہ ان کے اہل وعیال رہیں گے نہ مال و سامان' نہ کوئی بہتری و بھلائی' وہ سب خاک میں مل جائیں گے' ان کا بھلائی سے کوئی نام بھی نہ لے گا یعنی عاص بن وائل سہمی وغیرہ کافروں کا۔ اور اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا ذکر میرے ذکر کے ساتھ عزت وعظمت وقار کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ زمین و آسمان میں ہوتا رہے گا' آپ کے اوصاف حمیدہ اور آپ کی خوبیاں قیامت تک بیان ہوتی رہیں گی اور قیامت میں بھی جب کہ مقام محمود میں آپ کو آپ کا رب کھڑا کرے گا اور ساری مخلوق آپ کی تعریف اور خوبیاں بیان

شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿۳﴾

بے شک جو آپ کا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے (اور اس کا ذکر باقی نہ رہے گا لیکن آپ کا ذکر ہمیشہ رہے گا)○

سورۃ الکافرون مکیۃ ۱۰۹ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیاتہا ۶ رکوعہا ۱

سورۂ کافرون مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چھ آیات' ایک رکوع ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ

(اے محبوب!) آپ فرما دیجئے کہ اے کافرو!○ میں اس کی پوجا نہیں کرتا ہوں جس کی تم پوجا کرتے ہو○ اور نہ تم اس کی پوجا کرتے ہو

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ

جس کی میں پوجا کرتا ہوں○ اور نہ میں اس کی پوجا کروں گا جس کی تم نے پوجا کی○ اور نہ تم اس کی پوجا کرو گے جس کی

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

پوجا میں کرتا ہوں○ (لہٰذا) تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین (میرا اور تمہارا کسی بات پر اتفاق نہیں ہو سکتا)○

کرے گی۔ لہٰذا آپ ان کافروں کی باتوں سے غمگین نہ ہوں' اپنے رب کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔

سورۃ الکفرون

اس سورت میں کافروں کا ذکر ہے۔

۱ تا ۶۔ عاص بن وائل سہمی اور ولید بن مغیرہ وغیرہ مسخرا پن کرنے والے نابکار کفار نے کہا کہ اے ابن عبداللہ! ہمارے تمہارے درمیان جو عداوت و بغض ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہیں اور تم بھی لہٰذا اس اختلاف کے مٹانے کی ایک صورت یہ ہے کہ آپس میں صلح ہو جائے' کچھ ہم دیں کچھ آپ' وہ یہ کہ ایک دن آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کر لیا کریں ایک دن ہم آپ کے معبود کی عبادت کر لیا کریں۔ تب یہ اترا کہ اے رسول! تم کافروں سے کہہ دو کہ نہ میں کبھی ان چیزوں کی عبادت کروں گا جن کی تم سوائے خدا کے عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں نے ابھی تک اس کی عبادت کی ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو یعنی بتوں کی اور نہ تم نے کبھی اس خدا کی عبادت کی ہے جس کی میں کرتا ہوں یعنی نہ تم کبھی ایمان لائے اور تم سے ایمان لانے کی بظاہر کوئی امید ہے اور نہ میں نے کبھی کفر کیا نہ کروں گا نہ کر سکتا ہوں' یا چاروں جگہ عبادت سے توحید مراد ہو پس جب ہم تم نہ کبھی شریک ہوئے اور نہ ہوں گے تو تم کو تمہارا کفر و شرک مبارک رہے اور مجھ کو میرا دین اسلام و ایمان و توحید کا اقرار مبارک رہے۔ جب جہاد کا حکم آیا تو یہ آیت منسوخ ہو گئی یعنی جہاد کا حکم نازل ہونے کے بعد پھر مشرکین مکہ کے ساتھ کسی قسم کی رواداری جائز نہ رہی یا وہ مسلمان ہو جائیں یا ان کو قتل کر دیا جائے' لہٰذا جو مسلمان ہو گئے وہ بچ گئے اور جو مسلمان نہ ہوئے ان کو قتل کر دیا گیا۔

سورة النصر مدنية | بسم الله الرحمن الرحيم | آياتها ۳ ركوعها ۱

سورۂ نصر مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں تین آیات' ایک رکوع ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ① وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ

جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے O اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ

گروہ کے گروہ داخل ہو رہے ہیں O تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے اور (امت کے گناہوں کی)

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③

معافی مانگئے بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے O

سورة اللهب مكية | بسم الله الرحمن الرحيم | آياتها ۵ ركوعها ۱

سورۂ لہب مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پانچ آیات' ایک رکوع ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ

ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود بھی تباہ و ہلاک ہو گیا O اس کا مال اور اس کی اولاد

سورة النصر

اس سورت میں نصر کا ذکر ہے' یہ مدینہ میں اتری۔

ا تا ۳- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب اللہ کی مدد آئے اور کفار قریش اور دیگر کفار پر غلبہ اور فتح حاصل ہو یعنی مکہ کے اور دیگر اردگرد کے کفار پر اور آپ لوگوں کو جوق در جوق جماعتیں کی جماعتیں آ کر دین اسلام قبول کرتے دیکھیں یعنی اہل یمن وغیرہ کے سارے کے سارے قبیلے ایک ایک مرتبہ میں آ کر مشرف بہ ایمان ہوں اس وقت آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ کی وفات کا وقت قریب آیا' اپنے رب کا خوب شکریہ ادا کریں' اس کی تسبیح و تعریف بیان کریں' نماز پڑھیں اور امت کے گناہوں کی مغفرت مانگیں' وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا' درگزر کرنے والا' معافی دینے والا' مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی بھی خوشخبری دی اور آپ کی وفات اور اپنی ملاقات کی بھی خوش خبری دی اور امت کے گناہ بخشنے کی بھی خوشخبری دی جس کی آپ کو بڑی فکر رہتی تھی۔

سورة اللهب

اس سورت میں ابی لہب کا ذکر ہے' یہ سب مکی ہے۔

ا تا ۵- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت شریفہ ''وانذر عشیرتک الاقربین'' اتری تب آپ نے سب مکہ والوں کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ تم ایمان لاؤ ''لا الہ الا اللہ '' کہ وہ کہنے کو تھے کہ آپ کا چچا ابی لہب جو آپ کے والد

مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ

اس کے کچھ کام نہ آئی O عنقریب وہ دہکتی ہوئی آگ میں داخل

لَهَبٍ ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا

ہو گا O اور اس کی جورو بھی جو لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر اٹھائے ہوئی پھرتی ہے O

حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ ع ۵ / ۳۶

اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا بٹا ہوا رسا ہوگا O

سورۃ الاخلاص مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	آیاتہا ۴ رکوعہا ۱
سورۂ اخلاص مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چار آیات' ایک رکوع ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾

(اے نبی!) آپ فرمایئے: وہ اللہ اکیلا ہے O اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے O نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے O

حضرت عبداللہ کا سوتیلا بھائی تھا' عبدالعزیٰ اس کا نام تھا' ابولہب کنیت تھی بول اٹھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو خرابی ہو' آپ ہلاک ہوں' کیا آپ نے اس لیے ہم کو جمع کیا تھا کہ ہم اپنا دین چھوڑ دیں' ہمارا سارا وقت ضائع کیا' تب یہ سورت اتری' اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی طرف سے جواب دیا کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے' بھلائی سے خالی ہو گئے اور خود بھی ہلاک ہو گیا اور نقصان وخسارہ میں پڑ گیا اس نے جو بہت سا مال جمع کیا اور اس کی جو اولاد بہت سی ہے یہ اس کے کچھ کام نہ آئے گی' وہ عنقریب بروز قیامت آگ میں پڑے گا جو بڑی سخت لپٹ اور شعلہ والی ہوگی' یہ اس میں جلے گا اور اس کے ساتھ اس کی جورو ام جمیل بنت حارث بن امیہ بھی ہوگی جو حمالة الحطب ہے یعنی مسلمانوں کی کافروں میں چغل خوری کرنے والی اور مفسدہ' یا یہ معنی ہوں کہ لکڑیاں سر پر اٹھانے والی کہ وہ جنگل سے خاردار لکڑیاں لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی مسجد میں آنے کی راہ میں ڈالا کرتی تھی کہ ان کو تکلیف ہو۔ اس کی گردن میں بروز قیامت لوہے کی زنجیر ہوگی یا ''حبل من مسد'' سے مراد کھجور کی چھال کی رسی ہے جس سے وہ خاردار لکڑیاں باندھ کر گردن پر لایا کرتی تھی اور مسلمانوں کی راہ میں ڈالا کرتی تھی' ایک دن خدا کی قدرت ظاہر ہوئی کہ وہ رسی اس کے گلے میں پھنس گئی اور وہ مرگئی' جیسے اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی ویسے ہی مر کر جہنم میں پہنچی۔

سورۂ اخلاص

اس سورت میں اخلاص کا ذکر ہے۔ یہ کل مکی ہے۔

۱تا۴۔ قریش نے ایک بار رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے بت تو کوئی چاندی کوئی سونے کوئی پتھر کا ہے تمہارا خدا کاہے کا ہے سونے یا چاندی کا؟ تب اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان فرمائی کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! قریش سے کہہ دو کہ وہ اللہ ایک اکیلا ہے' نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ اس کے کوئی لڑکا اور

وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿۴﴾

اور اس کا کوئی ہمسر (اور برادری) نہیں O

سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | آيَاتُهَا ۵ رُكُوعُهَا ۱

سورۂ فلق مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں پانچ آیات' ایک رکوع ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِن شَرِّ

(اے نبی!) آپ (یوں) دعا مانگیے کہ میں تمام مخلوق کے شر سے صبح کے پیدا کرنے والے کی پناہ لیتا ہوں O اور اندھیرا ڈالنے والے کے

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِن

شر سے بھی جب وہ ڈوبے O اور گرہوں میں (منتر) پھونکنے والی عورتوں کے شر سے بھی O

اولاد ہے' وہ صمد ہے' بے پرواہ ہے' سردار ہے' اس کی سرداری انتہا کو پہنچ گئی' وہ کسی کا محتاج نہیں ہے' اس کے ماسوا سب اس کے محتاج ہیں یا صمد کے معنی یہ ہیں کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے' تمہاری طرح کھانے پینے کا محتاج نہیں یا ''صمد'' کے معنی یہ ہیں کہ اس کے پیٹ ہی نہیں کہ اس کے بھرنے کے لیے روٹی پانی کا محتاج ہو جیسے آدمی وغیرہ کے پیٹ ہے خالی۔ یا ''صمد'' کے معنی عیب سے پاک ہے یا ''صمد'' بمعنی دائم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا یا ''صمد'' بمعنی باقی ہے یعنی سب کو فنا ہے اور اس کو فنا نہیں' وہ اس عیب سے مبرا ہے یا بمعنی کافی ہے یا یہ معنی کہ آدمیوں کی طرح اس کا پاخانہ پیشاب کا مقام نہیں کیونکہ وہ جسم والا نہیں ہے اور یہ سب معنی درست ہیں' ایک لفظ کے کئی معنی ہوتے ہیں' ایک ذات کی کئی صفتیں ہوتی ہیں' نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے' نہ کسی کا لڑکا کہ اپنے باپ کا وارث ہوا ہو نہ اس کے کوئی لڑکا ہے کہ وہ اس کے ملک کا وارث ہو' نہ کوئی اس کے برابر کا ہے نہ اس کی برادری اور نہ کفو ہے' نہ مثل و ہمسر نہ اس کے کوئی مشابہ اور ہم شکل ہے' نہ ہو' نہ ہو سکے' وہ سب سے برتر و اعلیٰ اور بے مثل ہے' وہ صورت و شکل و جسم و روح وغیرہ سارے جہان کی چیزوں سے پاک و مبرا ہے کیونکہ صورتوں والے جسم و روح والے سب فنا ہونے والے ہیں' صرف اسی کی ذات ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گی لہٰذا کوئی مخلوق اس کی مثل نہیں ہو سکتی۔

سورۃ الفلق

اس سورت میں فلق کا ذکر ہے' یہ مکی ہے اور بقول بعض مدنی ہے۔

۱ تا ۵- اے رسول! آپ اپنی حفاظت کے لیے یوں دعا کریں: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کی حفاظت میں داخل ہوتا ہوں جو فلق یعنی صبح کا پروردگار ہے یعنی تمام جہان کا۔ بعض کہتے ہیں کہ فلق دوزخ کا کنواں ہے' بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کا ایک جنگل ہے کہ میں رب الفلق سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے اور برائی سے اور خرابی سے جو اس نے پیدا کی ہے اور غاسق کی برائی سے یعنی رات کی جب وہ چھا جائے اور داخل ہو اور خارج ہو' اور نفاثات کی برائی سے یعنی ان عورتوں کے شر سے جو جادو کرتی ہیں' آدمیوں کو پریشان کرتی ہیں اور گنڈوں کی گرہوں میں جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں' اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔ یہاں مراد حاسد سے لبید بن عاصم یہودی ہے کہ اس نے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

اور حاسد کی برائی سے بھی جب حسد کرنے لگے O

سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ — آیاتها ۶ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ مدنی ہے — شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ إِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾

(کہو کہ) میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں O سب لوگوں کے بادشاہ کی O سب لوگوں کے معبود کی پناہ مانگتا ہوں O

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ

(شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے O جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا

النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

ہے O خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے O

منبہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے شریف (بال مبارک) کی بنا پر لبید نے جادو کیا تھا اس سورت میں عام شریروں، حاسدوں وغیرہ کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا تعلیم کی گئی ہے۔

سورۃ الناس

اس سورت میں ناس کا ذکر ہے یہ بھی بقول بعض مکی ہے اور بقول بعض مدنی ہے۔

۱تا۶۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنی حفاظت کے لیے یوں دعا فرمائیں کہ میں پناہ مانگتا ہوں تمام آدمیوں کے پروردگار کی یعنی سب جن وانس کے پیدا کرنے والے کی اور سب جن وانس کے حقیقی بادشاہ کی اور سب جن وانس کے معبود اور خالق کی وسواس یعنی شیطان کی شرارت سے جو خناس ہے یعنی چھپ کر ڈرتے ہوئے وسوسہ ڈالنے والا کہ جب آدمی غافل ہوتا ہے تو وہ ستاتا ہے اس کے دل کو بہکاتا ہے اور جب وہ ذکر الٰہی کرتا ہے تو ڈر کے مارے اپنی جان کو چھپاتا ہے۔ وہ شیطان جو مخلوق کے دلوں کو بہکاتا ہے ان کے سینوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے خواہ جنوں میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے ہو۔ یا جس طرح آدمیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے یوں ہی جنوں کے دلوں میں بھی وسوسے ڈالتا ہے۔ لبید بن عاصم یہودی کی لڑکیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا' یہ دونوں سورتیں اتریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا جبرائیل علیہ السلام نے پڑھیں تب جادو کا اثر خدا نے دفع کر دیا' آپ کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا آپ کسی چیز سے بندھے تھے اور پھر کھل گئے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کی تاثیر ہو جانے میں بہت سی حکمتیں ہیں منجملہ یہ کہ کوئی بعد میں آپ کو مرتبہ الوہیت پر نہ پہنچائے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت گمراہ ہوئی اور ان کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھنے لگی اور یہ کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی برحق ہونا ثابت ہو جائے اور جادوگری کی نسبت غلط ہو یعنی لوگ جو آپ کو ساحر کہتے تھے ان کا یہ کہنا غلط اور جھوٹا ہوا کیونکہ ساحر پر دوسرے کا سحر نہیں چلتا ہے کیونکہ ساحر جادوگر اپنا انتظام پہلے سے کر لیتا ہے کہ اگر کوئی اس پر جادو کرے تو اس کا اثر نہ ہو سکے۔ لہٰذا حضور پر جادو کا اثر ہو جانے سے لوگوں کا آپ کو جادوگر کہنا غلط ہو گیا۔ ان دونوں سورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم فرما کر اپنے سارے جسم پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما پر بھی اسی طرح دم فرماتے تھے' یہ سورتیں جادو اور ہر مرض کے دفعیہ کے لیے پڑھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرماتا ہے۔

۞۞۞۞۞

مطالب القرآن

اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والھکم الہ واحد	۲	البقرۃ	۱۶۳
لا الہ الا ھو	۳	〃	۲۵۵
وما من الہ الا اللہ	۳	آل عمران	۶۲
انما اللہ الہ واحد	۶	النساء	۱۷۱
وما من الہ الا الہ واحد	۶	المائدۃ	۷۳
من الہ غیر اللہ یاتیکم بہ	۷	الانعام	۴۶
مالکم من الہ غیرہ	۸	الاعراف	۶۵
انما ھو الہ واحد	۱۳	ابراھیم	۵۲
الھکم الہ واحد	۱۴	النحل	۲۲
لا تجعل مع اللہ	۱۵	بنی اسرائیل	۲۲
انما ھو الہ واحد	۱۴	النحل	۵۱
انما الھکم الہ واحد	۱۶	الکھف	۱۱۰
انما الھکم الہ واحد	۱۷	الانبیاء	۱۰۸
فالھکم الہ واحد	۱۷	الحج	۳۴
وما کان معہ من الہ	۱۸	المؤمنون	۹۱
ءالہ مع اللہ	۲۰	النمل	۶۰
من الہ غیر اللہ	۲۰	القصص	۷۱
وما من الہ الا اللہ	۲۳	ص	۶۵
انما الھکم الہ واحد	۲۴	حم السجدۃ	۶
وھو الذی فی السماء الہ	۲۵	الزخرف	۸۴
ام لھم الہ غیر اللہ	۲۷	الطور	۴۳

سب چیزوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی خلق لکم	۱	البقرۃ	۲۹
الحمد للہ الذی خلق السموٰت	۷	الانعام	۱
وخلق کل شیء	۷	الانعام	۱۰۱
لا الہ الا ھو خالق کل شیء	۷	〃	۱۰۲
قل اللہ خالق کل شیء	۱۳	الرعد	۱۶
وھو الذی خلق الیل	۱۷	الانبیاء	۳۳
ثم خلقنا النطفۃ	۱۸	المؤمنون	۱۳/۱۴
واللہ خلق کل دابۃ	۱۸	النور	۴۵
خلق کل شیء	۱۸	الفرقان	۲
خلق السموٰت بغیر عمد	۲۱	لقمان	۱۰
ذلکم اللہ ربکم خالق کل شیء	۲۴	المؤمن	۶۲
خلق الانسان	۲۷	الرحمٰن	۳-۴
اقرا باسم ربک الذی خلق	۳۰	العلق	۱-۲

ہر چیز کا مالکِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ملک یوم الدین	۱	الفاتحۃ	۳
قل اللھم مالک الملک	۳	آل عمران	۲۶
قل فمن یملک لکم	۲۶	الفتح	۱۱
وللہ ملک السموٰت والارض	۶	المائدۃ	۱۷
الا ان للہ ما فی السموٰت	۱۱	یونس	۵۵
الم تعلم ان اللہ	۶	المائدۃ	۴۰
للہ ملک السموٰت	۷	〃	۱۲۰
ولم یکن لہ شریک فی الملک	۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱
بیدہ ملکوت کل شیء	۱۸	المؤمنون	۸۸
ذلکم اللہ ربکم	۲۲	فاطر	۱۳
لہ ملک السموٰت والارض	۲۴	الزمر	۴۴
سبحٰن رب السموٰت	۲۵	الزخرف	۸۲
وتبٰرک الذی لہ ملک السموٰت	۲۵	〃	۸۵
وللہ ملک السموٰت والارض	۲۶	الفتح	۱۴
ملک الناس	۳۰	الناس	۲

ہر نفع و نقصان
اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلن تملک لہ من اللہ شیئا	۶	المائدۃ	۴۱
قل لا املک لنفسی نفعا	۹	الاعراف	۱۸۸
قل لا املک لنفسی ضرا	۱۱	یونس	۴۹
وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ	۱۱	〃	۱۰۷
لھم ما یشاءون عند ربھم	۲۴	الزمر	۳۴

مصیبت ٹالنا، بیماروں کو شفاء اور بے اولاد کو اولاد بالذات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ	۱۱	یونس	۱۰۷
وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ	۷	الانعام	۱۷
واذا مس الانسان الضر دعانا	۱۱	یونس	۱۲
فلا یملکون کشف الضر عنکم	۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
فکشفنا ما بہ من ضر	۱۷	الانبیاء	۸۴
واذا مرضت فھو یشفین	۱۹	الشعراء	۸۰
ھل ھن کشفٰت ضرہ	۲۴	الزمر	۳۸
یھب لمن یشاء اناثا	۲۵	الشوریٰ	۴۹

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے دعا نہ مانگی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اغیر اللہ تدعون	۷	الانعام	۴۰/۴۱
وادعوہ مخلصین لہ الدین	۸	الاعراف	۲۹
ولا تدع من دون اللہ	۱۱	یونس	۱۰۶
لہ دعوۃ الحق	۱۳	الرعد	۱۴
فادعوا اللہ	۲۴	المؤمن	۱۴
والذین لا یدعون مع اللہ	۱۹	الفرقان	۶۸

اللہ تعالیٰ بے قراروں کی دعا قبول کرتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اجیب دعوۃ الداع	۲	البقرۃ	۱۸۶
امن یجیب المضطر	۲۰	النمل	۶۲
فاذا مس الانسان	۲۴	الزمر	۴۹

رزق کی کمی بیشی
بالذات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ یرزق	۲	البقرۃ	۲۱۲
وکلوا مما رزقکم اللہ	۷	المائدۃ	۸۸
وما من دابۃ	۱۲	ھود	۶
اللہ یبسط الرزق	۱۳	الرعد	۲۶
لیرزقنھم اللہ	۱۷	الحج	۵۸
ان الذین تعبدون من دون اللہ	۲۰	العنکبوت	۱۷
وکاین من دابۃ	۲۱	〃	۶۰
ھل من خالق	۲۲	فاطر	۳
وینزل لکم من السماء	۲۴	المؤمن	۱۳
ولو بسط اللہ الرزق	۲۵	الشوریٰ	۲۷
ان اللہ ھو الرزاق	۲۷	الذٰریٰت	۵۸
امن ھذا الذی یرزقکم	۲۹	الملک	۲۱

علم بالغیب بالذات اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انی اعلم غیب السمٰوٰت والارض	۱	البقرۃ	۳۳
قالوا لا علم لنا	۷	المائدۃ	۱۰۹
لا اعلم ما فی نفسك	۷	〃	۱۱۶
وعندہ مفاتح الغیب	۷	الانعام	۵۹
عٰلم الغیب والشھادۃ	۷	〃	۷۵
یعلم سرھم ونجوٰھم	۱۰	التوبہ	۷۸
الیٰ عٰلم الغیب والشھادۃ	۱۱	〃	۹۴
الیٰ عٰلم الغیب والشھادۃ	۱۱	〃	۱۰۵
انما الغیب للہ فانتظروا	۱۱	یونس	۲۰
وللہ غیب السمٰوٰت والارض	۱۲	ھود	۱۲۳
لہ غیب السمٰوٰت والارض	۱۵	الکھف	۲۶
عالم غیب السمٰوٰت والارض	۲۲	فاطر	۳۸
عالم الغیب لا یعزب عنه	۲۲	السبا	۳
ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت	۲۶	الحجرات	۱۸

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بالذات شفا نہیں دے سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا مرضت فھو یشفین	۱۹	الشعراء	۸۰

اللہ تعالیٰ کی عطا سے قرآن کریم اور دواؤں میں شفا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ	۱۱	یونس	۵۷
فیہ شفاء للناس	۱۴	النحل	۶۹
وننزل من القرآن ما ھو شفاء	۱۵	بنی اسرائیل	۸۲
قل ھو للذین اٰمنوا	۲۴	حم السجدۃ	۴۴

اولاد بالذات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یھب لمن یشاء	۲۵	الشوریٰ	۴۹/۵۰

اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے بندے اولاد دیتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاردنا ان یبدلھما	۱۶	الکھف	۸۱
لاھب لك غلٰما زکیا	۱۶	مریم	۱۹
فالمدبرٰت امرا	۳۰	النّٰزعٰت	۵

معبودانِ باطلہ کو کوئی اختیار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل افاتخذتم من دونه	۱۳	الرعد	۱۶
قل ادعوا الذین	۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
لا یملکون لانفسھم ضرا	۱۸	الفرقان	۳
انما تعبدون من دون اللہ اوثانا	۲۰	العنکبوت	۱۷
والذین تدعون من دونه	۲۲	فاطر	۱۳
قل ادعوا الذین	۲۲	السبا	۲۲
قل افرایتم ما تدعون من دون اللہ	۲۴	الزمر	۳۸

رسالت کا بیان
نبی معصوم اور بے عیب ہوتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان عبادی لیس لك علیھم	۱۵	بنی اسرائیل	۶۵
الا عبادك منھم المخلصین	۲۳	صٓ	۸۳
ان النفس لامارۃ	۱۳	یوسف	۵۳
ما ضل صاحبکم	۲۷	النجم	۲
لیس بی ضللۃ	۸	الاعراف	۶۱
اللہ اعلم حیث یجعل	۸	الانعام	۱۲۴
لو تقول علینا	۲۹	الحاقۃ	۴۴
لولا ان ثبتناك	۱۵	بنی اسرائیل	۷۴
ما کان لنا ان نشرك	۱۲	یوسف	۳۸
وما ارید ان اخالفکم	۱۲	ھود	۸۸
لا ینال عھدی الظٰلمین	۱	البقرۃ	۱۲۴
ان اللہ اصطفیٰ اٰدم	۳	اٰل عمران	۳۳
لقد کان لکم فی رسول اللہ	۲۱	الاحزاب	۲۱

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اوصاف کمالاتِ نبوت و رسالت سے متصف ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا ارسلنٰك شاھدًا	۲۲	الاحزاب	۴۵/۴۶
انا ارسلنٰك بالحق بشیرا ونذیرا	۱	البقرۃ	۱۱۹
کما ارسلنا فیکم رسولا	۲	〃	۱۵۱
وارسلنٰك للناس رسولا	۵	النساء	۷۹
ھو الذی ارسل رسوله	۱۰	التوبۃ	۳۳
کذلك ارسلنٰك فی امۃ	۱۳	الرعد	۳۰
وما ارسلنٰك الا مبشرا ونذیرا	۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۵
وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸
انك لمن المرسلین	۲۲	یٰسٓ	۳

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اولٰئك الذین ھدی اللہ	۷	الانعام	۹۰
تبٰرك الذی نزل الفرقان	۱۸	الفرقان	۱
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین	۲۲	الاحزاب	۴۰
وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الیوم اکملت لکم دینکم	۶	المائدۃ	۳
لانذرکم به ومن بلغ	۷	الانعام	۱۹
لیظھرہ علی الدین کله	۱۰	التوبۃ	۳۳
وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
تبٰرك الذی نزل الفرقان	۱۸	الفرقان	۱
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین	۲۲	الاحزاب	۴۰
الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا	۲۲	السبا	۲۸
لیظھرہ علی الدین کله	۲۶	الفتح	۲۸
لیظھرہ علی الدین کله	۲۸	الصف	۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے نبی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انی رسول اللہ الیکم جمیعا	۹	الاعراف	۱۵۸
وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
لیکون للعالمین نذیرا	۱۸	الفرقان	۱
وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸
انا اعطینٰك الکوثر	۳۰	الکوثر	۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الناس قد جاءکم برھان	۶	النساء	۱۷۴
ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ	۲۶	الفتح	۲۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرنا رکنِ ایمان ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا وربك لا یؤمنون	۵	النساء	۶۵
اٰمنتم برسلی وعزرتموھم	۶	المائدۃ	۱۲
یایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ	۹	الانفال	۲۴
وعزروہ ونصروہ	۹	الاعراف	۱۵۷
لا تجعلوا دعاء الرسول	۱۸	النور	۶۳
اذا قضی اللہ ورسوله امرا	۲۲	الاحزاب	۳۶
یایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوت النبی	۲۲	الاحزاب	۵۳
لتؤمنوا باللہ ورسوله وتعزروہ	۲۶	الفتح	۹
یایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا	۲۶	الحجرات	۱
یایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا	۲۶	〃	۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا لاتقولوا راعنا	۱	البقرۃ	۱۰۴
والذین یؤذون رسول اللہ	۱۰	التوبۃ	۶۱
لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم	۱۰	،	۶۶
ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ	۲۲	الاحزاب	۵۷
قال فاخرج منھا فانک رجیم	۲۳	صٓ	۷۷
ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون	۲۶	الحجرات	۲

جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو جائے وہ عظمت والا ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکذلک جعلنکم امۃ وسطا	۲	البقرۃ	۱۴۳
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس	۴	اٰل عمران	۱۱۰
لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون	۱۴	الحجر	۷۲
ینساء النبی لستن کاحد من النساء	۲۲	الاحزاب	۳۲
لا اقسم بھذا البلد	۳۰	البلد	۱
وانت حلّ بھذا البلد	۳۰	،	۲
وھذا البلد الامین	۳۰	التین	۳
والضحی والیل اذا سجی	۳۰	الضحی	۱/۲

نبی کی ہر بات پوری ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال فاذھب فان لک فی الحیوۃ	۱۶	طٰہٰ	۹۷
رب اجعل ھذا البلد اٰمنا	۱	البقرۃ	۱۲۶
ربنا وابعث فیھم	۱	،	۱۲۹
ربنا اطمس علی اموالھم	۱۱	یونس	۸۸
قضی الامر الذی فیہ	۱۲	یوسف	۴۱
ربنا انّی اسکنت من ذرّیتی	۱۳	ابرٰھیم	۳۷
رب لاتذر علی الارض	۲۹	نوح	۲۶

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالذات عالم الغیب نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل لا اقول لکم عندی خزائن	۷	الانعام	۵۰
یسئلونک عن الساعۃ	۹	الاعراف	۱۸۷/۱۸۸
علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ	۲۹	الجن	۲۶/۲۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب دیا گیا۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب	۴	اٰل عمران	۱۷۹
وعلمک مالم تکن تعلم	۵	النساء	۱۱۳
ما فرطنا فی الکتب من شیٔ	۷	الانعام	۳۸
تفصیل الکتب لاریب فیہ	۱۱	یونس	۳۷

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیٔ	۱۴	النحل	۸۹
الرحمٰن علم القراٰن	۲۷	الرحمٰن	۱/۲
الا من ارتضٰی من رسول	۲۹	الجن	۲۷
وما ھو علی الغیب بضنین	۳۰	التکویر	۲۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ذکر ہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب	۱۳	الرعد	۲۸
قد انزل اللہ الیکم ذکرا	۲۸	الطلاق	۱۰
انما انت مذکر	۳۰	الغاشیۃ	۲۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد جاءکم من اللہ نور	۶	المائدۃ	۱۵
یریدون ان یطفؤا نور اللہ	۱۰	التوبۃ	۳۲
انا ارسلنک شاھدا ومبشرا	۲۲	الاحزاب	۴۵/۴۶
مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح	۱۸	النور	۳۵
یریدون یطفؤا نور اللہ	۲۸	الصف	۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویکون الرسول علیکم شھیدا	۲	البقرۃ	۱۴۳
وانتم تتلٰی علیکم اٰیت اللہ	۴	اٰل عمران	۱۰۱
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا	۴	″	۱۰۳
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم	۵	النساء	۶۴
وجئنابک علی ھؤلاء شھیدا	۵	″	۴۱
وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم	۹	الانفال	۳۳
لقد جاءکم رسول من انفسکم	۱۱	التوبۃ	۱۲۸
النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم	۲۱	الاحزاب	۶
انا ارسلنک شاھدا	۲۶	الفتح	۸
انا ارسلنا الیکم رسولا	۲۹	المزمل	۱۵

کسی نبی نے بھی انسانوں کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتب	۳	اٰل عمران	۷۹

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اہل بیت ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ غدوت من اھلک	۴	اٰل عمران	۱۲۱
لیذھب عنکم الرجس اھل البیت	۲۲	الاحزاب	۳۳
فنجینہ واھلہ من الکرب العظیم	۱۷	الانبیاء	۷۶
رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت	۱۲	ھود	۷۳

فضائل اہل بیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس	۲۲	الاحزاب	۳۳
قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم	۳	اٰل عمران	۶۱
ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی	۲۲	الاحزاب	۵۶
وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم	۹	الانفال	۳۳
وقفوھم انھم مسئولون	۲۳	الصّٰفّٰت	۲۴

فضائل عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ینساء النبی لستن کاحد من النساء	۲۲	الاحزاب	۳۲
فتیمموا صعیدا طیبا	۵	النساء	۴۳
ان الذین جاءو بالافک	۱۸	النور	۱۱/۲۰

فضائل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذی جاء بالصدق وصدق بہ	۲۴	الزمر	۳۳
ثانی اثنین اذ ھما فی الغار	۱۰	التوبۃ	۴۰
فان اللہ ھو مولہ وجبریل وصالح المؤمنین	۲۸	التحریم	۴
ھو الذی یصلی علیکم	۲۲	الاحزاب	۴۳
ونزعنا ما فی صدورھم	۸	الاعراف	۴۳
وسیجنبھا الاتقی الذی یؤتی مالہ	۳۰	والیل	۱۷/۱۸
والیل اذا یغشٰی	۳۰	،	مکمل
الذین ینفقون اموالھم	۳	البقرۃ	۲۷۴
الذین یغضون اصواتھم	۲۶	الحجرات	۳
لایستوی منکم من انفق	۲۷	الحدید	۱۰
ولمن خاف مقام ربہ	۲۷	الرحمٰن	۴۶

فضائل عمر فاروق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا النبی حسبک اللہ	۱۰	الانفال	۶۴
احل لکم لیلۃ الصیام	۲	البقرۃ	۱۸۷
عسٰی ربہ ان طلقکن	۲۸	التحریم	۵
واتخذوا من مقام ابرٰھیم	۱	البقرۃ	۱۲۵
نصر من اللہ وفتح قریب	۲۸	الصف	۱۳

فضائل عثمان غنی رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مثل الذین ینفقون اموالھم	۳	البقرۃ	۲۶۱
فمنھم من قضی نحبہ	۲۱	الاحزاب	۲۳
فالذین اٰمنوا منکم	۲۷	الحدید	۷
سیذکر من یخشٰی	۳۰	الاعلٰی	۱۰

فضائل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت
یوفون بالنذر ویخافون یوما	۲۹	الدھر	۷
یاایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول	۲۸	المجادلہ	۱۲

فضائل خلافت راشدہ و خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت
ستدعون الی قوم اولی باس شدید	۲۶	الفتح	۱۶
وعد اللہ الذین اٰمنوا (مکمل آیت)	۱۸	النور	۵۵
للفقراء المھاجرین	۲۸	الحشر	۸

فضائل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا	۲	البقرۃ	۲۱۸
ربنا وابعث فیھم رسولا منھم	۱	〃	۱۲۹
ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ	۱	〃	۱۲۹
فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ	۱	〃	۱۳۷
واذکروا نعمۃ اللہ علیکم	۶	المائدۃ	۷
ام یحسدون الناس علیٰ ما اٰتٰھم اللہ	۵	النساء	۵۴
وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم	۹	الانفال	۳۳
وقفوھم انھم مسئولون	۲۳	الصّٰفّٰت	۲۴
ولکن اللہ حبب الیکم الایمان	۲۶	الحجرات	۷
واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم	۲۸	الجمعۃ	۳
لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین	۱۱	التوبۃ	۱۱۷
والسّٰبقون الاولون	۱۱	〃	۱۰۰
ولقد عفا اللہ عنھم	۴	اٰل عمران	۱۵۵
وکلا وعد اللہ الحسنیٰ	۵	النساء	۹۵
والذین معہ اشداء علی الکفار	۲۶	الفتح	۲۹
والذین تبوؤ الدار والایمان	۲۸	الحشر	۹
اولٰئک ھم المؤمنون	۹	الانفال	۴
رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ	۳۰	البینۃ	۸
لھم مغفرۃ ورزق کریم	۲۲	السبا	۴

اولیاء اللہ مشکل کشا اور صاحب عطا ہیں

یادگار کے لیے دن مقرر کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت
فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ	۲	البقرۃ	۲۴۸
وابرئ الاکمہ والابرص	۳	اٰل عمران	۴۹
فاخرجنا من کان فیھا	۲۷	الذّٰریٰت	۳۵
وذکرھم بایام اللہ	۱۳	ابراھیم	۵
تکون لنا عیدا لاولنا واٰخرنا	۷	المائدۃ	۱۱۴

غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
من انصاری الی اللہ	۲۸	الصف	۱۴
وتعاونوا علی البر والتقویٰ	۶	المائدۃ	۲
ان تنصروا اللہ ینصرکم	۲۶	محمد	۷
استعینوا بالصبر والصلوٰۃ	۲	البقرۃ	۱۵۳
یاایھا النبی حسبک اللہ	۱۰	الانفال	۶۴
فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل	۲۸	التحریم	۴

میلاد شریف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت
واما بنعمۃ ربک فحدث	۳۰	الضحیٰ	۱۱
واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی	۶	المائدۃ	۷
لقد جاءکم رسول من انفسکم	۱۱	التوبۃ	۱۲۸
لقد منّ اللہ علی المؤمنین	۴	اٰل عمران	۱۶۴
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ	۲۸	الصف	۹
ومبشرا برسول یاتی من بعدی	۲۸	〃	۶

حیات بعد الممات
(زندگی بعد موت)

آیت	پارہ	سورت	آیت
قال فیھا تحیون	۸	الاعراف	۲۵
کما بدا کم تعودون	۸	〃	۲۹
الذین لا یؤمنون	۱۹	النمل	۴
انا نحن نحی الموتیٰ	۲۲	یٰسٓ	۱۲
وربک الغنی ذو الرحمۃ	۸	الانعام	۱۳۳
ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ	۱۶	طٰہٰ	۵۵

زندہ ہونے کی کیفیت

آیت	پارہ	سورت	آیت
منھا خلقنٰکم	۱۶	طٰہٰ	۵۵
والذی یمیتنی	۱۹	الشعراء	۸۱
ومن اعرض عن ذکری	۱۶	طٰہٰ	۱۲۴
ثم اذا دعاکم	۲۱	الروم	۲۵
یاایھا الناس ان کنتم	۱۷	الحج	۵
امن یبدؤا الخلق	۲۰	النمل	۶۴
اولم یروا کیف	۲۰	العنکبوت	۱۹

زندگی بعد موت کے منکر کافر ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
قلت انکم مبعوثون	۱۲	ھود	۷
وتری المجرمین	۱۳	ابراھیم	۴۹
وقالوا ءاذا کنا	۱۵	بنی اسرائیل	۴۹

آیت	پارہ	سورت	آیت
ذٰلک جزاؤھم	۱۵	بنی اسرائیل	۹۸
والسلٰم علی یوم ولدت	۱۶	مریم	۳۳
ویقول الانسان ءاذا ما مت	۱۶	〃	۶۶

دوبارہ زندگی کے منکر جہنمی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
افما نحن بمیتین	۲۳	الصّٰفّٰت	۵۸
وقال الذین کفروا	۲۲	السبا	۳

منافقین پر عذاب

آیت	پارہ	سورت	آیت
فکیف اذا توفتھم	۲۶	محمد	۲۷

شہید کی حیات

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تقولوا لمن یقتل	۲	البقرۃ	۱۵۴
فاولٰئک مع الذین	۵	النساء	۶۹

شہداء کے لیے بشارت

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولئن قتلتم فی سبیل اللہ	۴	اٰل عمران	۱۵۷
ولا تحسبن الذین قتلوا	۴	〃	۱۶۹

رب کے حضور سب کو پیش کیا جائے گا

آیت	پارہ	سورت	آیت
لیجمعنکم الی یوم القیٰمۃ	۷	الانعام	۱۲

اللہ کی طرف سے بطور معجزہ زندگی

آیت	پارہ	سورت	آیت
او کالذی مر علی قریۃ	۳	البقرۃ	۲۵۹

حضرت ابراہیم کا پرندوں کو زندہ کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت
واذ قال ابرٰھم	۳	البقرۃ	۲۶۰

رات کو سونے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت
ھو الذی یتوفّٰکم	۷	الانعام	۶۰

قضاء و قدر کا بیان

خدا کے ہاں ہر چیز کا اندازہ مقرر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وان من شیء الا عندنا	۱۴	الحجر	۲۱
انا کل شیء خلقنٰہ	۲۷	القمر	۴۹
قد جعل اللہ لکل شیء	۲۸	الطلاق	۳
والذی قدّر فھدیٰ	۳۰	الاعلیٰ	۳

ہر بات قرآن میں لکھی ہوئی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما أهلكنا من قرية	۱۴	الحجر	۴
ان ذلك فی كتاب	۱۷	الحج	۷۰
وما تحمل من انثٰی	۲۲	فاطر	۱۱
وكل شیء فعلوه	۲۷	القمر	۵۲
وكل صغير وكبير	۲۷	〃	۵۳
ما اصاب من مصيبة	۲۷	الحديد	۲۲
لكيلا تاسوا علی ما فاتكم	۲۷	〃	۲۳
يمحوا الله ما يشآء	۱۳	الرعد	۳۹

کُل کام آسمان سے اُترتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
يدبر الامر من السمآء	۲۱	السجدة	۵

سب کچھ خدا کی طرف سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل كل من عند الله	۵	النسآء	۷۸
ما اصاب من مصيبة	۲۸	التغابن	۱۱
فلم تقتلوهم ولكن الله	۹	الانفال	۱۷

اِنسان کا دِل خدا کے اختیار میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعلموا ان الله يحول	۹	الانفال	۲۴

لوگوں کا اختلاف خُدا کی مرضی سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما كان الناس الا امة	۱۱	یونس	۱۹
لوشاء ربك لجعل الناس	۱۲	هود	۱۱۸
الا من رحم ربك	۱۲	〃	۱۱۹

لوگوں کا ایمان لانا خدا کی مشیت پر موقوف ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذين حقت عليهم	۱۱	یونس	۹۶
ولو جآءتهم كل	۱۱	〃	۹۷
ولو شآء ربك	۱۱	〃	۹۹
وما كان لنفس	۱۱	〃	۱۰۰
قل لن يصيبنا الا	۱۰	التوبه	۵۱
هو الذی خلقكم	۷	الانعام	۲
وما تحمل من انثٰی	۲۲	فاطر	۱۱
نحن قدرنا بينكم	۲۷	الواقعه	۶۰

موت کا وقت بدل نہیں سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اجل الله اذا جاء	۲۹	نوح	۴

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولكل امة اجل	۸	الاعراف	۳۴
لكل امة اجل	۱۱	یونس	۴۹
ما تسبق من امة	۱۴	الحجر	۵
فاذا جاء اجلهم	۱۴	النحل	۶۱
قل لكم ميعاد يوم	۲۲	السبا	۳۰
ولن يؤخر الله نفسا	۲۸	المنٰفقون	۱۱
يقولون لو كان لنا	۴	اٰل عمران	۱۵۴
اين ما تكونوا يدرككم	۵	النسآء	۷۸
قل لن ينفعكم الفرار	۲۱	الاحزاب	۱۶

انسان کی مرضی پوری ہو سکتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ام للانسان ما تمنی	۲۷	النجم	۲۴
فلله الاٰخرة والاولٰی	۲۷	〃	۲۵

نیکی خدا سے بدی انسان سے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما اصابك من حسنة	۵	النسآء	۷۹
وما اصابك من سيئة	۵	〃	۷۹
فالهمها فجورها	۳۰	الشمس	۸
وان تصبهم حسنة	۵	النسآء	۷۸
انما طٰئرهم عند الله	۹	الاعراف	۱۳۱

عذابِ قبر برحق ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اغرقوا فادخلوا نارا	۲۹	نوح	۲۵
النار يعرضون عليها	۲۴	المؤمن	۴۶

فرشتوں کا بیان

نظامِ کائنات میں فرشتوں کی حیثیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال ربك للملٰئكة	۱	البقرة	۳۰
واذ قلنا للملٰئكة اسجدوا	۱	〃	۳۴

توحید پر شہادت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
شهد الله انه لا اله الا هو	۳	اٰل عمران	۱۸

زکریا کو نماز میں خوشخبری

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فنادته الملٰئكة	۳	اٰل عمران	۳۹

حضرت مریم سے گفتگو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ قالت الملٰئكة يٰمريم	۳	اٰل عمران	۴۵

معرکہ حق و باطل میں فرشتوں کا کردار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم	۴	اٰل عمران	۱۲۴

اپنے فرائض میں کوتاہی نہیں کرتے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وهم لا يفرطون	۷	الانعام	۶۱

وہ پیدائشی راست رو ہوتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل هلم شهداءكم	۸	الانعام	۱۵۰

فرشتوں کی صفات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذين عند ربك	۹	الاعراف	۲۰۶
حتٰی اذا جاءتهم	۸	〃	۳۷
ان رسلنا يكتبون	۱۱	یونس	۲۱
ولقد جاءت رسلنا	۱۲	هود	۶۹

اللہ کی تسبیح کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ويسبح الرعد بحمده	۱۳	الرعد	۱۳

نیکی کے گواہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان قراٰن الفجر كان مشهودا	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

حاملین عرش

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذين يحملون العرش	۲۴	المؤمن	۷

حمد کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تكاد السمٰوٰت	۲۵	الشورٰی	۵

ان کا کام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الحمد لله فاطر السمٰوٰت	۲۲	فاطر	۱
والصّٰفّٰت صفا	۲۳	الصّٰفّٰت	۱
يايها الذين اٰمنوا	۲۸	التحريم	۶
والنّٰزعٰت غرقا	۳۰	النّٰزعٰت	۱
هو مولٰه وجبريل	۲۸	التحريم	۴
تعرج الملٰئكة	۲۹	المعارج	۴
ومن خلفه	۲۹	الجن	۲۷
وما جعلنا اصحٰب النار	۲۹	المدثر	۳۱
يوم يقوم الروح	۳۰	النبا	۳۸
بايدی سفرة	۳۰	عبس	۱۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کراماً کاتبین	۳۰	الانفطار	۱۱
کتٰب مرقوم	۳۰	المطففین	۲۰
تنزل الملٰئکۃ والروح	۳۰	القدر	۴

ان کی مخالفت کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما انزل علی الملکین	۱	البقرۃ	۱۰۲

روح قبض کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین توفٰھم الملٰئکۃ	۵	النسآء	۹۷
حتی اذا جآء احدکم	۷	الانعام	۶۱

ہر آدمی پر نگرانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وھو القاھر فوق عبادہ	۷	الانعام	۱۸

علی الاعلان آنے کی صورتیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقالوا لولا انزل	۷	الانعام	۸

ظالموں کی جان کیسے نکالتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن افتری	۷	الانعام	۹۴

مشرکین کے عقائد کی تردید

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویسبح الرعد بحمدہ	۱۳	الرعد	۱۳
ویجعلون للہ ما یکرھون	۱۴	〃	۶۲
افاصفٰکم ربکم بالبنین	۱۵	بنی اسرائیل	۴۰

خدائی میں حصہ دار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اللہ یصطفی من الملٰئکۃ	۱۷	الحج	۷۵

کفار کا ملائکہ کو دیویاں قرار دینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکم من ملک	۲۷	النجم	۲۶

گمراہ قوموں پر عذاب لائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ دخلوا علیہ	۲۶	الذاریات	۲۵

کفار کو ہانکیں گے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجآءت کل نفس	۲۶	قٓ	۲۱

مشرکین نے ہر زمانے میں معبود قرار دیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویوم یحشرھم	۲۲	السبا	۴۰

حشر کے دن

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتری الملٰئکۃ	۲۴	الزمر	۷۵

مشرکین نے خدا کی بیٹیاں قرار دیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ام اتخذ مما یخلق	۲۵	الزخرف	۱۶

عذاب لانا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقال الذین لا یرجون	۱۹	الفرقان	۲۱

آخرت میں نیکوں کا استقبال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یحزنھم الفزع الاکبر	۱۷	الانبیاء	۱۰۳

رسول بمعنی فرشتہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فارسلنا الیھا روحنا	۱۶	مریم	۱۷

اپنی مرضی سے وحی نہیں لاتے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما نتنزل الا بامر ربک	۱۶	مریم	۶۴

فرشتوں کی صفات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسبحون الیل والنھار	۱۷	الانبیاء	۲۰
وقالوا اتخذ الرحمٰن	۱۷	〃	۲۶

انسانی شکل میں آتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولقد جآءت رسلنا	۱۲	ھود	۶۹
لا تخف انا ارسلنا	۱۲	〃	۷۰
ولما جآءت رسلنا	۱۲	〃	۷۷
اذ دخلوا علیہ	۱۴	الحجر	۵۲
فلما جآء اٰل لوط	۱۴	〃	۶۱
ما ننزل الملٰئکۃ	۱۴	〃	۸
ینزل الملٰئکۃ بالروح	۱۴	النحل	۲
قل نزلہ روح القدس	۱۴	〃	۱۰۲
اذ تستغیثون ربکم	۹	الانفال	۹

فرشتے اور جن کا فرق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قلنا للملٰئکۃ	۱۵	الکھف	۵۰

قرآن مجید

قرآن لوگوں کے لیے بیان، ہدایت اور نصیحت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھذا بیان للناس	۴	اٰل عمران	۱۳۸
ھدی للمتقین	۱	البقرۃ	۲
ھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون	۹	الاعراف	۲۰۳
ھدی وبشری للمؤمنین	۱۹	النمل	۲

قرآن میں شک کی گنجائش نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا ریب فیہ	۱	البقرۃ	۲

قرآن میں اختلاف نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو کان من عند غیر اللہ	۵	النسآء	۸۲

قرآن برہان اور نور ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد جآءکم برھان من ربکم	۶	النسآء	۱۷۴
ولکن جعلنٰہ نورا	۲۵	الشوریٰ	۵۲

قرآن مبارک ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھذا کتٰب انزلنٰہ مبٰرک	۷	الانعام	۹۲
ھذا ذکر مبٰرک انزلنٰہ	۱۷	الانبیاء	۵۰
کتٰب انزلنٰہ الیک مبٰرک	۲۳	صٓ	۲۹

قرآن عالمین کے لیے ذکریٰ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان ھو الا ذکری للعٰلمین	۷	الانعام	۹۱
وذکری للمؤمنین	۸	الاعراف	۲

قرآن مفصل کتاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی انزل الیکم الکتٰب مفصلا	۸	الانعام	۱۱۵
بکتٰب فصلنٰہ علی علم	۸	الاعراف	۵۲
کتٰب احکمت اٰیٰتہ ثم فصلت	۱۱	ھود	۱
تفصیل کل شیء	۱۳	یوسف	۱۱۱

قرآن شفاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وشفآء لما فی الصدور	۱۱	یونس	۵۷
شفآء ورحمۃ للمؤمنین	۱۵	بنی اسرائیل	۸۲

قرآن میں ہر شے کا بیان واضح ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تبیانا لکل شیء	۱۴	النحل	۸۹

قرآن عالمین کے لیے نصیحت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما ھو الا ذکر للعٰلمین	۲۹	القلم	۵۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان ھو الا ذکر للعٰلمین	۳۰	التکویر	۲۷

قرآن پاکیزہ صحیفہ ہے

فی صحف مکرمۃ	۳۰	عبس	۱۳

قرآن تنزیلِ ربّ العالمین

انہ لقرآن کریم	۲۷	الواقعہ	۷۷/۸۰

قرآن تذکرہ ہے

ان ھٰذہٖ تذکرۃ	۲۹	المزمل	۱۹
کلا انہ تذکرۃ	۲۹	المدثر	۵۴
ان ھٰذہٖ تذکرۃ	۲۹	الدھر	۲۹

قرآن آسان ہے

ولقد یسرنا القرآن للذکر	۲۷	القمر	۱۷

قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے

مصدقا لما بین یدیہ	۳	آل عمران	۳
مصدقا لما بین یدیہ	۶	المائدۃ	۴۸
ھٰذا کتٰب مصدق	۲۶	الاحقاف	۱۲
ھٰذا کتٰب انزلنٰہ مبٰرک مصدق	۷	الانعام	۹۲
ولکن تصدیق الذی بین یدیہ	۱۱	یونس	۳۷
ولکن تصدیق	۱۳	یوسف	۱۱۱
ھو الحق مصدقا لما بین یدیہ	۲۲	فاطر	۳۱

قرآن تمام کتابوں پر امین و حاکم ہے

مصدقا لما بین یدیہ من الکتٰب	۶	المائدۃ	۴۸

قرآن مجید

والقرآن المجید	۲۶	ق	۱
بل ھو قرآن مجید	۳۰	البروج	۲۱

قرآنِ کریم

انہ لقرآن کریم	۲۷	الواقعہ	۷۷

قرآن حکیم

والقرآن الحکیم	۲۲	یٰس	۲

قرآن کتاب مبین ہے

کتٰب مبین	۱۹	النمل	۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والکتٰب المبین	۲۵	الدخان	۲

قرآن کو پاک لوگ چھوئیں

والکتٰب المبین	۲۵	الدخان	۲
لا یمسہ الا المطھرون	۲۷	الواقعہ	۷۹

قرآن رُوح ہے

روحا من امرنا	۲۵	الشوریٰ	۵۲

مثلِ قرآن ممکن نہیں

قل لئن اجتمعت الانس	۱۵	بنی اسرائیل	۸۸

متشابہاتِ قرآن کی حقیقی تاویل اللہ ہی کے علم میں ہے،

واخر متشٰبھٰت	۳	آل عمران	۷

آیات محکمات اصل مقصود ہیں

اٰیٰت محکمٰت ھن ام الکتٰب	۳	آل عمران	۷

قرآن کی آیتیں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں،

نزل احسن الحدیث	۲۳	الزمر	۲۳

قرآن مثانی (بار بار پڑھا جاتا) ہے

مثانی تقشعر	۲۳	الزمر	۲۳

قرآن عربی زبان میں ہے

قرآنا عربیا	۲۳	الزمر	۲۸
قرآنا عربیا	۲۴	حٰم السجدۃ	۳
انا انزلنٰہ قرآنا عربیا	۱۲	یوسف	۲
بلسان عربی مبین	۱۹	الشعراء	۱۹۵
وھٰذا لسان عربی مبین	۱۴	النحل	۱۰۳

قرآن عجمی نہیں

ولو جعلنٰہ قرآنا اعجمیا	۲۴	حٰم السجدۃ	۴۴

حدیث کی ضرورت

اطیعوا اللہ والرسول	۳	آل عمران	۳۲
ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ	۱	البقرۃ	۱۲۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ	۵	النساء	۸۰
وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ	۲۸	الحشر	۷
ویحرم علیھم الخبٰئث	۹	الاعراف	۱۵۷
فلا وربک لا یؤمنون	۵	النساء	۶۵
قد جاءکم من اللہ نور	۶	المائدۃ	۱۵
یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا	۱	البقرۃ	۲۶
انک لتھدی الی صراط مستقیم	۲۵	الشوریٰ	۵۲
ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض	۶	النساء	۱۵۰

طہارت کا بیان
پانی کا پاک ہونا،

وانزلنا من السماء ماء طھورا	۱۹	الفرقان	۴۸
لیطھرکم بہ ویذھب عنکم	۹	الانفال	۱۱

استنجے کا بیان

فیہ رجال یحبون ان یتطھروا	۱۱	التوبۃ	۱۰۸

وُضو کا ذکر

یا یھا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ	۶	المائدۃ	۶

نواقضِ وُضو

او جاء احد منکم من الغائط	۶	المائدۃ	۶

غسل کا بیان

ولا جنبا الا عابری سبیل	۵	النساء	۴۳
وان کنتم جنبا فاطھروا	۶	المائدۃ	۶
حتی یطھرن فاذا تطھرن	۲	البقرۃ	۲۲۲

تیمم کا بیان

فلم تجدوا ماء فتیمموا	۶	المائدۃ	۶
فلم تجدوا ماء	۵	النساء	۴۳

حیض کا بیان

یسئلونک عن المحیض	۲	البقرۃ	۲۲۲
یتربصن بانفسھن	۲	〃	۲۲۸

اذان کا بیان

ومن احسن قولا ممن	۲۴	حٰم السجدۃ	۳۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا نادیتم الی الصلوٰۃ	۶	المائدہ	۵۸
اذا نودی للصلوٰۃ	۲۸	الجمعۃ	۹

نماز کا بیان

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ	۱	البقرۃ	۴۳
حٰفظوا علی الصلوٰت	۲	〃	۲۳۸

نوٹ: نماز کا ذکر مع زکوٰۃ قرآن مجید میں بیاسی ۸۲ مرتبہ ہے

اوقاتِ نماز

ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین	۵	النساء	۱۰۳
وھم علی صلوٰتہم یحافظون	۱۸	المؤمنون	۹
فسبحٰن اللہ حین تمسون	۲۱	الروم	۱۷
اقم الصلوٰۃ طرفی النہار	۱۲	ھود	۱۱۴
اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

شرائطِ نماز

کپڑوں اور بدن کا پاک ہونا

وثیابک فطھر	۲۹	المدثر	۴
طھر بیتی	۱۷	الحج	۲۶

سترِ عورت

خذوا زینتکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۳۱
ریشا ولباس التقوٰی	۸	〃	۲۶
ولا یبدین زینتھن	۱۸	النور	۳۱

استقبالِ قبلہ

فول وجھک شطر المسجد الحرام	۲	البقرۃ	۱۴۴
فولوا وجوھکم شطرہ	۲	〃	۱۵۰

سفر میں بھی قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے

ومن حیث خرجت	۲	البقرۃ	۱۴۹
وحیث ما کنتم	۲	〃	۱۵۰

نفل نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ	۱	البقرۃ	۱۱۵

نیت

وما امروا الا لیعبدوا اللہ	۳۰	البینۃ	۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مخلصین لہ الدین حنفاء	۳۰	البینۃ	۵
للہ الدین الخالص	۲۳	الزمر	۳

تکبیرِ تحریمہ

و ذکر اسم ربہ فصلّٰی	۳۰	الاعلٰی	۱۵
وربک فکبر	۲۹	المدثر	۳
وکبرہ تکبیرا	۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱

فرائضِ نماز وقیام

اذا قمتم الی الصلوٰۃ	۶	المائدہ	۶
قوموا للہ قانتین	۲	البقرۃ	۲۳۸
اقیموا وجوھکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۲۹
اقم الصلوٰۃ	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

قرأۃِ قرآن (فاتحہ ضروری نہیں)

فاقرءوا ما تیسر من القرآن	۲۹	المزمل	۲۰
فاقرءوا ما تیسر منہ	۲۹	〃	۲۰
ان قرآن الفجر کان مشھودا	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸
ولا تجھر بصلوٰتک ولا تخافت بہا	۱۵	〃	۱۱۰

رکوع

وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرۃ	۴۳
ارکعوا واسجدوا	۱۷	الحج	۷۷

سجدہ

ارکعوا واسجدوا	۱۷	الحج	۷۷

امام قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہے

واذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا	۹	الاعراف	۲۰۴

نماز کی رکعتوں کا بیان

والشفع والوتر	۳۰	الفجر	۳
ولتات طائفۃ اخرٰی	۵	النساء	۱۰۲
ان تقصروا من الصلوٰۃ	۵	〃	۱۰۱

امامت کا بیان

واذا کنت فیھم	۵	النساء	۱۰۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرۃ	۴۳

جماعت کا بیان

وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرۃ	۴۳
واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰۃ	۵	النساء	۱۰۲

نفل نمازوں کا بیان

ادبار النجوم	۲۷	الطور	۴۹
ادبار السجود	۲۶	ق	۴۰
ومن الیل فتھجد بہ نافلۃ لک	۱۵	بنی اسرائیل	۷۹
فاقرءوا ما تیسر من القرآن	۲۹	المزمل	۲۰
والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما	۱۹	الفرقان	۶۴
تتجافی جنوبھم عن المضاجع	۲۱	السجدۃ	۱۶

نماز بے حیائی سے روکتی ہے

ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر	۲۱	العنکبوت	۴۵

نمازِ مسافر

فلیس علیکم جناح ان تقصروا	۵	النساء	۱۰۱

نمازِ جمعہ

اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ	۲۸	الجمعۃ	۹

نمازِ عیدین

ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ	۲	البقرۃ	۱۸۵
فصل لربک وانحر	۳۰	الکوثر	۲

نمازِ استسقاء

استغفروا ربکم انہ کان غفارا	۲۹	نوح	۱۰

نمازِ خوف

واذا کنت فیھم	۵	النساء	۱۰۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان خفتم فرجالا او رکبانا	۲	البقرة	۲۳۹

قضاء نماز کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اقم الصلوٰة لذکری	۱۶	طٰہٰ	۱۴

نماز جنازہ صرف مومن کی ہے کافر اور منافق کی نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تصل علی احد منهم مات ابدا	۱۰	التوبة	۸۴

احکام مساجد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان المساجد لله	۲۹	الجن	۱۸

مسجدیں اچھی بنائیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فی بیوت اذن الله ان ترفع	۱۸	النور	۳۶

صرف مسلمان مسجد تعمیر کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یعمر مسجد الله	۱۰	التوبة	۱۸
ماکان للمشرکین ان یعمروا	۱۰	″	۱۷

مسجد کے متولی متقی ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اولیاؤہ الا المتقون	۹	الانفال	۳۴

مسجد میں ذکر الٰہی سے روکنا سخت ظلم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن منع مسٰجد الله	۱	البقرة	۱۱۴

مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لمسجد اسس علی التقوٰی	۱۱	التوبة	۱۰۸
افمن اسس بنیانه علی تقوٰی	۱۱	″	۱۰۹

منافقوں کی مسجد میں نماز جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن منع مسٰجد الله	۱	البقرة	۱۱۴

زکوٰۃ کا بیان — فرضیت زکوٰۃ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومما رزقنهم ینفقون	۱	البقرة	۳
والذین هم للزکوٰة فعلون	۱۸	المؤمنون	۴

واقیموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة (قرآن کریم میں بے شمار مواقع پر آیا ہے)

زکوٰۃ دینے والا کامیاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد افلح من تزکّٰی	۳۰	الاعلٰی	۱۴

زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
خذ من اموالهم صدقة	۱۱	التوبة	۱۰۳

زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اللہ بہت دیتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والله یعدکم مغفرة منه	۳	البقرة	۲۶۸
وما انفقتم من شیء	۲۲	سبا	۳۹
وما اتیتم من زکوٰة	۲۱	الروم	۳۹
مثل الذین ینفقون اموالهم	۳	البقرة	۲۶۱
یضعف لهم	۲۷	الحدید	۱۸

زکوٰۃ نیک نیتی سے دینی چاہیئے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تریدون وجه الله	۲۱	الروم	۳۹

زکوٰۃ میں عمدہ چیزیں دیں خراب نہ دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تیمموا الخبیث منه	۳	البقرة	۲۶۷

زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتائیں اور دکھ نہ دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی	۳	البقرة	۲۶۲

جس کے پاس نہ ہو وہ اچھی بات کہے اور معذرت کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قول معروف ومغفرة خیر من صدقة	۳	البقرة	۲۶۳

اپنی محبوب چیز خرچ کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون	۴	ال عمران	۹۲
واتی المال علی حبه	۲	البقرة	۱۷۷

مانع زکوٰۃ اور بخیل پر عذاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یحسبن الذین یبخلون	۴	ال عمران	۱۸۰
تبخلوا ویخرج اضغانکم	۲۶	محمد	۳۷
والذین یکنزون الذهب	۱۰	التوبة	۳۴

باغ اور کھیت پر زکوٰۃ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتوا حقه یوم حصاده	۸	الانعام	۱۴۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومما اخرجنا لکم من الارض	۳	البقرة	۲۶۷

مال تجارت پر زکوٰۃ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انفقوا من طیبت ما کسبتم	۳	البقرة	۲۶۷

سختی سے مانگنے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یسئلون الناس الحافا	۳	البقرة	۲۷۳

اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں طرح سے زکوٰۃ دے سکتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تبدوا الصدقت فنعما هی	۳	البقرة	۲۷۱
وانفقوا مما رزقنهم سرا وعلانیة	۲۲	فاطر	۲۹
ان تبدوا خیرا او تخفوه	۶	النساء	۱۴۹

مصارف زکوٰۃ

(کن لوگوں کو زکوٰۃ دی جائے)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما الصدقت للفقراء	۱۰	التوبة	۶۰
ان یؤتوا اولی القربٰی	۱۸	النور	۲۲

روزہ کا بیان

فرضیت روزہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتب علیکم الصیام	۲	البقرة	۱۸۳

ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ایاما معدودت	۲	البقرة	۱۸۴
فمن شهد منکم الشهر فلیصمه	۲	″	۱۸۵

مسافر اور مریض پر فوراً روزہ فرض نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن کان منکم مریضا او علی سفر	۲	البقرة	۱۸۴

روزہ کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
حتی یتبین لکم	۲	البقرة	۱۸۷

رمضان کی رات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
احل لکم لیلة الصیام الرفث	۲	البقرة	۱۸۷

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے وہ کفارہ ادا کرے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعلی الذین یطیقونه فدیة	۲	البقرة	۱۸۴

قسم کے کفارہ میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکفارتہ اطعام عشرۃ مسٰکین	۷	المائدۃ	۸۹

تحریم حلال میں روزہ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد فرض اللہ لکم	۲۸	التحریم	۲

قتل خطا میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین	۲۸	المجادلہ	۴

جرم حج کے کفارہ میں روزہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
او عدل ذلک صیاما	۷	المائدۃ	۹۵

سر منڈانے میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ففدیۃ من صیام	۲	البقرۃ	۱۹۶

چاند دیکھنے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الاھلۃ	۲	البقرۃ	۱۸۹
فمن شھد منکم الشھر	۲	〃	۱۸۵

شب قدر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ	۲۵	الدخان	۳
انا انزلنہ فی لیلۃ القدر	۳۰	القدر	۱

اعتکاف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تباشروھن وانتم عٰکفون فی المساجد	۲	البقرۃ	۱۸۷
طھر بیتی للطائفین	۱۷	الحج	۲۶
سواء العاکف فیہ والباد	۱۷	〃	۲۵

حالت اعتکاف میں جماع رات میں بھی حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تباشروھن وانتم	۲	البقرۃ	۱۸۷

حج کا بیان
بیت اللہ، اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ	۴	آل عمران	۹۶
ولیطوفوا بالبیت العتیق	۱۷	الحج	۲۹
ثم محلھا الی البیت العتیق	۱۷	〃	۳۳
واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس	۲	البقرۃ	۱۲۵

حج فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وللہ علی الناس حج البیت	۴	آل عمران	۹۷
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرۃ	۱۹۶

حج کا وقت مقرر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ھی مواقیت للناس والحج	۲	البقرۃ	۱۸۹
الحج اشھر معلومٰت	۲	〃	۱۹۷

حج صاحب استطاعت پر فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ	۴	آل عمران	۹۷

احرام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن فرض فیھن الحج	۲	البقرۃ	۱۹۷
غیر محلی الصید وانتم حرم	۶	المائدۃ	۱
لا تقتلوا الصید وانتم حرم	۷	〃	۹۵

حالت احرام میں جنگلی جانور کا شکار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا لا تقتلوا الصید	۷	المائدۃ	۹۵
حرم علیکم صید البر	۷	〃	۹۶
لیبلونکم اللہ بشیء من الصید	۷	〃	۹۴

حالت احرام میں پانی کا شکار جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
احل لکم صید البحر وطعامہ	۷	المائدۃ	۹۶
لتاکلوا منہ لحما طریا	۱۴	النحل	۱۴
ومن کل تاکلون لحما طریا	۲۲	فاطر	۱۲

حج و عمرہ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرۃ	۱۹۶

تمتع کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن تمتع بالعمرۃ	۲	البقرۃ	۱۹۶

قران (حج و عمرہ ایک ساتھ کرنے) کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرۃ	۱۹۶

طواف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیطوفوا بالبیت العتیق	۱۷	الحج	۲۹
ان طھرا بیتی للطائفین	۱	البقرۃ	۱۲۵

مقام ابراہیم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیہ اٰیات بینٰت مقام ابرٰھیم	۴	آل عمران	۹۷
واتخذوا من مقام ابرٰھیم	۱	البقرۃ	۱۲۵

صفا و مروہ کی سعی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ	۲	البقرۃ	۱۵۸

عرفات کی حاضری

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم افیضوا من حیث افاض الناس	۲	البقرۃ	۱۹۹
فاذا افضتم من عرفٰت	۲	〃	۱۹۸

وقوف مزدلفہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام	۲	البقرۃ	۱۹۸

منیٰ کی حاضری اور اعمال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذا قضیتم مناسککم	۲	البقرۃ	۲۰۰
واذکروا اللہ فی ایام معدودٰت	۲	〃	۲۰۳
ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومٰت	۱۷	الحج	۲۸
ثم لیقضوا تفثھم	۱۷	〃	۲۹

قربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تحلقوا رءوسکم	۲	البقرۃ	۱۹۶
والشھر الحرام والھدی	۷	المائدۃ	۱۹۷
ویذکروا اسم اللہ	۱۷	الحج	۲۸
ثم محلھا الی البیت العتیق	۱۷	〃	۳۳
ولکل امۃ جعلنا منسکا	۱۷	〃	۳۴
والبدن جعلنٰھا لکم	۱۷	〃	۳۶
لن ینال اللہ لحومھا	۱۷	〃	۳۷

سر کے بال منڈانے اور کتروانے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تحلقوا رءوسکم	۲	البقرۃ	۱۹۶

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا	١٧	الحج	٢٩
محلقین رءوسکم ومقصرین	٢٦	الفتح	٢٧

طواف فرض

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیطوفوا بالبیت العتیق	١٧	الحج	٢٩

جرم اور ان کے کفارے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا لاتقتلوا الصید	٧	المائدۃ	٩٥
فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ	٢	البقرۃ	١٩٦

محصر کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان احصرتم	٢	البقرۃ	١٩٦
ان الذین کفروا ویصدون	١٧	الحج	٢٥

حاضری سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک	٥	النسآء	٦٤

نکاح کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فانکحوا ما طاب لکم	٤	النسآء	٣
وانکحوا الایامی منکم	١٨	النور	٣٢
واحل لکم ما وراء ذلکم	٥	النسآء	٢٤

نکاح سُنتِ انبیاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ	١٣	الرعد	٣٨
سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل	٢٢	الاحزاب	٣٨/٣٩
ویھدیکم سنن الذین	٥	النسآء	٢٦

ازدواجی زندگی کی اصل روح

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن ایتہ ان خلق	٢١	الروم	٢١

محرمات کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم	٤/٥	النسآء	٢٢/٢٤
ولا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن	٢	البقرۃ	٢٢١

چار عورتوں تک نکاح جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فانکحوا ما طاب لکم	٤	النسآء	٣

اگر انصاف نہ کر سکے تو صرف ایک عورت سے نکاح کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان خفتم ان لاتعدلوا فواحدۃ	٤	النسآء	٣

ولی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانکحوا الایامی منکم	١٨	النور	٣٢
فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن	٢	البقرۃ	٢٣٢

عورت پر کسی کا جبر جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یحل لکم ان ترثوا	٤	النسآء	١٩

مہر کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتیتم احدٰھن قنطارا	٤	النسآء	٢٠
فاتوھن اجورھن	٥	〃	٢٤
قد علمنا ما فرضنا علیھم	٢٢	الاحزاب	٥٠
اذا اتیتموھن اجورھن	٢٨	الممتحنۃ	١٠
واتوا النسآء صدقتھن نحلۃ	٤	النسآء	٤
وقد فرضتم لھن فریضۃ	٢	البقرۃ	٢٣٧
واتوھن اجورھن بالمعروف	٥	النسآء	٢٥
اذا اتیتموھن اجورھن	٦	المائدۃ	٥

رضاع کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وامھتکم التی	٤	النسآء	٢٣

حقوق الزوجین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الرجال قوامون علی النسآء	٥	النسآء	٣٤
وعاشروھن بالمعروف	٤	〃	١٩
فامسکوھن بمعروف	٢٨	الطلاق	٢

اگر عورتیں نافرمانی کریں تو ان کو نصیحت کی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والتی تخافون	٥	النسآء	٣٤
قوا انفسکم واھلیکم	٢٨	التحریم	٦

اگر نصیحت کارگر نہ ہو تو ان کے ساتھ سونا ترک کر دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واھجروھن فی المضاجع	٥	النسآء	٣٤

اگر اب بھی باز نہ آئیں تو ہلکی مار کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واضربوھن	٥	النسآء	٣٤

اگر بیوی پسند نہ بھی ہو تب بھی معروف کے ساتھ رکھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعاشروھن بالمعروف	٤	النسآء	١٩

مرد اور عورت اپنی اپنی کمائی میں خود مختار ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب	٥	النسآء	٣٢

عورت اگر خرچ نہ لینے پر رضامند ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان امراۃ خافت	٥	النسآء	١٢٨

عدت والی عورت سے منگنی صراحتاً جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا جناح علیکم	٢	البقرۃ	٢٣٥

عدت میں نکاح حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تعزموا عقدۃ النکاح	٢	البقرۃ	٢٣٥

زانیہ عورت سے نکاح اچھا نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانی لا ینکح	١٨	النور	٣

بدکار مرد، عورت سے شادی ناجائز

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانی لا ینکح	١٨	النور	٣

بلوغ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا بلغ الاطفال	١٨	النور	٥٩
حتی اذا بلغوا النکاح	٤	النسآء	٦

طلاق کا بیان

طلاق جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الطلاق مرتٰن	٢	البقرۃ	٢٢٩
فطلقوھن لعدتھن	٢٨	الطلاق	١

ایک یا دو طلاق کے بعد رجوع جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الطلاق مرتٰن	٢	البقرۃ	٢٢٩
فلا جناح علیھما ان یتراجعا	٢	〃	٢٣٠
فاذا بلغن اجلھن	٢٨	الطلاق	٢

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
طلاق پر گواہی مستحب ہے			
واشهدوا ذوی عدل منکم	۲۸	الطلاق	۲
تین طلاق کے بعد رجوع نہیں			
فان طلقها	۲	البقرۃ	۲۳۰
عدت میں رجوع معروف کے ساتھ ہے ضرر دینے کے لیے حرام ہے			
ولا تمسکوهن ضرارا	۲	البقرۃ	۲۳۱
دو طلاق میں عدت گزرنے کے بعد اسی شوہر سے نکاح جائز ہے			
واذا طلقتم النساء	۲	البقرۃ	۲۳۱
محض طلاق میں مہر نہ دینا منع ہے			
ولا یحل لکم ان	۲	البقرۃ	۲۲۹
غیر مدخولہ عورت کو طلاق جائز ہے			
لاجناح علیکم ان طلقتم	۲	البقرۃ	۲۳۶
اذا نکحتم المؤمنت	۲۲	الاحزاب	۴۹
طلاق عورت کو سپرد دینے کا حکم			
یایها النبی قل لازواجك	۲۱	الاحزاب	۲۸
حالتِ حمل میں طلاق جائز ہے			
واولات الاحمال	۲۸	الطلاق	۴
طلاق عدت کے شروع میں دینی چاہیئے			
فطلقوهن لعدتهن	۲۸	الطلاق	۱
رجعت کا بیان			
وبعولتهن احق بردهن	۲	البقرۃ	۲۲۸
فامساك بمعروف	۲	″	۲۲۹
فان طلقها فلا جناح علیها	۲	″	۲۳۰
فامسکوهن بمعروف	۲	″	۲۳۱
فاذا بلغن اجلهن	۲۸	الطلاق	۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
رجعت میں گواہ بنانا مستحب ہے			
واشهدوا ذوی عدل منکم	۲۸	الطلاق	۲
ایلاء کا بیان			
للذین یؤلون من نسائهم	۲	البقرۃ	۲۲۶
خلع کا بیان			
ولا یحل لکم	۲	البقرۃ	۲۲۹
ظہار کا بیان			
الذین یظهرون	۲۸	المجادلۃ	۲
والذین یظهرون	۲۸	″	۳/۴
ظہار کا کفارہ			
والذین یظهرون	۲۸	المجادلۃ	۳/۴
لعان کا بیان			
والذین یرمون ازواجهم	۱۸	النور	۶/۹
پہلے مرد گواہی دے			
فشهادة احدهم	۱۸	النور	۶/۷
عورت کو سزا دی جائے اگر وہ بھی لعان کرے			
ویدرؤا عنها العذاب	۱۸	النور	۸/۹
عدت کا بیان			
یایها النبی اذا طلقتم النساء	۲۸	الطلاق	۱
والمطلقت یتربصن	۲	البقرۃ	۲۲۸
والئی یئسن من المحیض	۲۸	الطلاق	۴
والذین یتوفون منکم	۲	البقرۃ	۲۳۴
نکاح کے بعد جماع سے پہلے طلاق دینے پر عدت نہیں			
اذا نکحتم المؤمنت	۲۲	الاحزاب	۴۹
نفقہ کا بیان			
لینفق ذو سعة	۲۸	الطلاق	۷
وعلی المولود له	۲	البقرۃ	۲۳۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اسکنوهن من حیث سکنتم	۲۸	الطلاق	۶
سوگ کا بیان			
سوگ میں منگنی اور نکاح حرام ہے			
ولا جناح علیکم	۲	البقرۃ	۲۳۵
زینت کا بیان			
ہر قسم کی زینت حلال ہے،			
قل من حرم زینة	۸	الاعراف	۳۲
یبنی ادم خذوا زینتکم	۸	″	۳۱
عورت کے لیے سونا چاندی استعمال کرنا بطور زینت جائز ہے			
زین للناس حب الشهوات	۳	آل عمران	۱۴
اومن ینشؤا فی الحلیة	۲۵	الزخرف	۱۸
وتستخرجون حلیة تلبسونها	۲۲	فاطر	۱۲
ومما یوقدون	۱۳	الرعد	۱۷
وتستخرجوا منه حلیة	۱۴	النحل	۱۴
زیورات بطور عاریت لینا جائز ہے			
واتخذ قوم موسی	۹	الاعراف	۱۴۸
قالوا ما اخلفنا	۱۶	طٰهٰ	۸۷
موتی اور مرجان کے زیور			
یخرج منهما	۲۷	الرحمن	۲۲
عورتیں اپنے زیورات کی جگہوں کو غیر مردوں پر ظاہر نہ کریں۔			
قل للمؤمنت	۱۸	النور	۳۱
پیر میں زیور پہننا جائز ہے			
ولا یضربن بارجلهن	۱۸	النور	۳۱
پردہ کا بیان، مرد اور عورتیں نگاہیں نیچی رکھیں			
قل للمؤمنین	۱۸	النور	۳۰
قل للمؤمنت	۱۸	″	۳۱
مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم			
یایها النبی قل لازواجك	۲۲	الاحزاب	۵۹

بوڑھی عورتوں پر پردہ فرض نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والقواعد من النساء التی	۱۸	النور	۶۰

بوڑھی عورتیں پردہ کریں تو افضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یستعففن خیر لهن	۱۸	النور	۶۰

کن لوگوں کے سامنے آنے کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن	۱۸	النور	۳۱

مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین امنوا لا تدخلوا	۱۸	النور	۲۷

اگر مکان میں کوئی نہ ہو تو داخل نہ ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان لم تجدوا فیها احدا	۱۸	النور	۲۸

اگر واپسی کا حکم دیا جائے تو واپس چلا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا	۱۸	النور	۲۸

مکان میں داخل ہونے سے پہلے سلام کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتسلموا علی اهلها	۱۸	النور	۲۷

گودام وغیرہ اور اپنے خالی مکان میں جانے کی اجازت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علیکم جناح	۱۸	النور	۲۹

دن رات میں تین اوقات ہیں بلا اجازت گھر میں داخل نہ ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین امنوا لیستاذنکم الذین	۱۸	النور	۵۸

نابالغ بلوغت کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد بلا اجازت گھر میں نہ آئے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا بلغ الاطفال منکم	۱۸	النور	۵۹

مخلوط تعلیم ومجالس ممنوع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقرن فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۳
واذا سالتموهن متاعا	۲۲	〃	۵۳
یایها النبی قل لازواجك	۲۲	〃	۵۹

زنا کا بیان

زنا جرم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یزنون ومن یفعل ذالك یلق اثاما	۱۹	الفرقان	۶۸
والذین هم لفروجهم حافظون	۱۸	المؤمنون	۵
ولا تقربوا الزنی	۱۵	بنی اسرائیل	۳۲
قل انما حرم ربی الفواحش	۸	الاعراف	۳۳

زنا کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانیة والزانی	۱۸	النور	۲

محرمات سے زنا فوجداری جرم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انه کان فاحشة	۴	النساء	۲۲

منکوحہ لونڈی کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن لم یستطع	۵	النساء	۲۵

اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تکرهوا فتیتکم	۱۸	النور	۳۳

متعہ حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا علی ازواجهم	۱۸	المؤمنون	۶
والذین هم لفروجهم	۲۹	المعارج	۲۹/۳۰

لواطت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اتاتون الفاحشة	۸	الاعراف	۸۰
قل هو اذی فاعتزلوا النساء	۲	البقرة	۲۲۲
فمن ابتغی وراء ذلك	۱۸	المؤمنون	۷

خاندانی منصوبہ بندی۔ ضبطِ ولادت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱
ولا تقتلوا النفس التی	۱۵	〃	۳۲

اسقاطِ حمل بھی قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یقتلن اولادهن	۲۸	الممتحنة	۱۲
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱
قد خسر الذین کذبوا	۷	〃	۳۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکذلك زین	۸	الانعام	۱۳۷
کتب علیکم القصاص	۲	البقرة	۱۷۸
ان یقتل مؤمنا	۵	النساء	۹۲/۹۳
من اجل ذلك	۶	المائدة	۳۲
وکتبنا علیهم	۶	〃	۴۵

جہاد کا بیان

مسلمانوں پر ظلم کی وجہ سے جہاد فرض ہوا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذن للذین یقتلون	۱۷	الحج	۳۹/۴۰
فاذا لقیتم	۲۶	محمد	۴

جنگ ان سے کی جائے گی جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقاتلوا فی سبیل الله الذین	۲	البقرة	۱۹۰/۱۹۱

جنگ دفعِ فتنہ کے لیے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقاتلوهم	۲	البقرة	۱۹۳

فرضیتِ جنگ کے وقت مسلمان خوش نہ تھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتب علیکم القتال	۲	البقرة	۲۱۶
کما اخرجك	۹	الانفال	۵/۶

سفرِ جہاد میں ہر قدم پر نیکی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذلك بانهم	۱۱	التوبة	۱۲۰

جہاد میں خرچ کرنا کارِ ثواب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما تنفقوا	۱۰	الانفال	۶۰
ولا ینفقون نفقة صغیرة	۱۱	التوبة	۱۲۱
وانفقوا فی سبیل الله	۲	البقرة	۱۹۵

مجاہدین کی اللہ مدد کرتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین امنوا ان تنصروا الله	۲۶	محمد	۷

جہاد ایک ابتلاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو یشاء الله لانتصر منهم	۲۶	محمد	۴
ولنبلونکم	۲۶	〃	۳۱

منافقین پر فرضیتِ جہاد کا اثر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذا انزلت سورة	۲۶	محمد	۲۰

مسلمان ہی کامیاب ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلاتھنوا وتدعوا الی السلم	۲۶	محمد	۳۵

جہاد میں بخل مذموم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یبخل فانما یبخل	۲۶	محمد	۳۸

بیعتِ جہاد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن الناس من یشری	۲	البقرة	۲۰۷
ان الذین یبایعونک	۲۶	الفتح	۱۰
لقد رضی	۲۶	"	۱۸

بیعت توڑنا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن نکث	۲۶	الفتح	۱۰

جہاد کی دعوت قبول کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل للمخلفین	۲۶	الفتح	۱۶

جہاد سے بلا اجازت واپس جانا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا کانوا معه	۱۸	النور	۶۲

نابینا وغیرہ پر جہاد فرض نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علی الاعمٰی	۲۶	الفتح	۱۷

جہاد میں موت حقیقی زندگی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتقولوا لمن یقتل	۲	البقرة	۱۵۴
ولاتحسبن الذین قتلوا	۴	اٰل عمران	۱۶۹/۱۷۰

جہاد میں کبھی شکست بھی ہو جاتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتھنوا ولاتحزنوا	۴	اٰل عمران	۱۳۹
وکاین من نبی	۴	"	۱۴۶/۱۴۸

جہاد میں شکست کا سبب نافرمانی وغیرہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولقد صدقکم الله	۴	اٰل عمران	۱۵۲
ان الذین تولوا منکم	۴	"	۱۵۵
اولما اصابتکم مصیبة	۴	"	۱۶۵

مجاہد کے لیے ثوابِ عظیم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین استجابوا	۴	اٰل عمران	۱۷۲/۱۷۵
وقاتلوا وقتلوا	۴	"	۱۹۵
ومن یقاتل	۵	النسآء	۷۴
لایستوی	۵	"	۹۵/۹۶

جہاد میں کثرت سے ذکر کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا	۱۰	الانفال	۴۵

جہاد کی پوری پوری تیاری کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعدوا لھم	۱۰	الانفال	۶۰

ایک مسلمان پر دو کافروں کا مقابلہ فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الئٰن خفف الله	۱۰	الانفال	۶۶

جہاد سے فرار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا	۹	الانفال	۱۵/۱۶
یاایھا الذین اٰمنوا	۱۰	"	۴۵

اللہ تعالیٰ نے مجاہدین سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعدکم الله	۲۶	الفتح	۲۰
فعند الله مغانم کثیرة	۵	النساء	۹۴
فکلوا مما غنمتم حللا طیبا	۱۰	الانفال	۶۹
واورثکم ارضھم	۲۱	الاحزاب	۲۷
سیقول المخلفون	۲۶	الفتح	۱۵
ومغانم کثیرة یاخذونھا	۲۶	"	۱۸/۲۱

جہاد کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الله یحب الذین	۲۸	الصف	۴

فئی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما افآء الله	۲۸	الحشر	۷
للفقرآء المھاجرین	۲۸	"	۸

اسلام میں جنگ کا بنیادی نظریہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الانفال	۹	الانفال	۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذکروا اذ انتم قلیل	۹	الانفال	۲۶
وقاتلوھم حتی لاتکون	۹	"	۳۹
قاتلوا الذین لایؤمنون	۱۰	التوبة	۲۹

دین میں جہاد کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الله اشتری	۱۱	التوبة	۱۱۱
ماکان لاھل	۱۱	"	۱۲۰

دورانِ جنگ فوجی خدمت فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم	۱۰	التوبة	۳۸
وممن حولکم من الاعراب منٰفقون	۱۱	"	۱۰۱

جنگ سے دل برداشتہ ہونا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فرح المخلفون	۱۰	التوبة	۸۱
عفا الله عنک	۱۰	"	۴۳

قانونِ صلح وجنگ
اسلامی قانونِ جنگ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الانفال	۹	الانفال	۱

جنگ میں صف بندی کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین یقاتلون	۲۸	الصف	۴
یاایھا الذین اٰمنوا	۵	النسآء	۹۴
وقاتلوا فی سبیل الله	۲	البقرة	۱۹۰
فان تولوا فخذوھم	۵	النسآء	۸۹
فلیقاتل فی سبیل الله	۵	"	۷۴

جنگ میں قصر نماز

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا ضربتم فی الارض	۵	النسآء	۱۰۱

کفار مشرکین کے ساتھ تعلقات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کیف یکون للمشرکین	۱۰	التوبة	۷
ما کان للمشرکین	۱۰	"	۱۷
یاایھا الذین اٰمنوا	۱۰	"	۲۳/۲۴
قاتلوا الذین لایؤمنون	۱۰	"	۲۹
ماکان للنبی والذین	۱۱	"	۱۱۳/۱۱۴

منافقین کے ساتھ برتاؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین	۱۰	التوبۃ	۷۳
ولا تصل علیٰ احد	۱۰	″	۸۴
والذین اتخذوا	۱۱	″	۱۰۷
سیحلفون باللہ لکم	۱۱	″	۹۵
لئن لم ینتہ المنفقون	۲۲	الاحزاب	۶۰

دشمن اسلام قبول کرے تو جنگ بند

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کیف یکون للمشرکین	۱۰	التوبۃ	۷

دشمن کے قبولِ اسلام کی شرائط

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یرقبون فی مؤمن	۱۰	التوبۃ	۱۰

اسیرانِ جنگ کا فدیہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکلوا مما غنمتم	۱۰	الانفال	۶۹

اسیرانِ جنگ کے متعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذا لقیتم الذین کفروا	۲۶	محمد	۴

جنگ میں کفّار اور مسلمان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھم الذین کفروا	۲۶	الفتح	۲۵

حالتِ جنگ میں درخت کاٹنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما قطعتم من لینۃ	۲۸	الحشر	۵

اموالِ غنیمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعلموا انما غنمتم	۱۰	الانفال	۴۱

باہمی لڑائی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان طائفتین من المؤمنین	۲۶	الحجرات	۹
انما المؤمنون اخوۃ	۲۶	″	۱۰

دشمن سے صلح کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان جنحوا للسلم	۱۰	الانفال	۶۱

دشمن کا دھوکا مسلمان کو مضر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یریدوا	۱۰	الانفال	۶۲

دشمن کو صلح کی دعوت نہ دو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تھنوا وتدعوا الی السلم	۲۶	محمد	۳۵

صلح بھی فتح کی ہی ایک شکل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا فتحنا لک فتحا مبینا	۲۶	الفتح	۱

قانونِ بغاوت
باغی گروہ کے خلاف اعانت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فقاتلوا التی تبغی	۲۶	الحجرات	۹

باغی کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان یقتلوا او یصلبوا	۶	المائدہ	۳۳

باغیوں کے لیے توبہ کی گنجائش

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا الذین تابوا	۶	المائدہ	۳۴

اللہ و رسول کے ساتھ جنگ کا مفہوم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ	۶	المائدہ	۳۳

مرتد کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یرتدد	۲	البقرۃ	۲۱۷
یایھا الذین اٰمنوا	۶	المائدہ	۵۴
قل اباللہ واٰیٰتہ	۱۰	التوبۃ	۶۵/۶۶

تعلیم و تعلّم کا بیان
اہلِ علم کے درجات کو بلند کیا گیا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
نرفع درجٰت من نشاء	۷	الانعام	۸۳
نرفع درجٰت من نشاء	۱۳	یوسف	۷۶
یرفع اللہ	۲۸	المجادلۃ	۱۱

تحصیلِ علم کے لیے سفر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلولا نفر من کل فرقۃ	۱۱	التوبۃ	۱۲۲

اہلِ علم اور غیر اہلِ علم برابر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ھل یستوی الذین	۲۳	الزمر	۹

علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یخشی اللہ	۲۲	فاطر	۲۸

علم پر اجرت طلب نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا اسئلکم علیہ اجرا	۲۵	الشوریٰ	۲۳
فان تولیتم فما سالتکم	۱۱	یونس	۷۲
یقوم لا اسئلکم علیہ اجرا	۱۲	ھود	۵۱
ما اسئلکم علیہ	۲۵	الشعراء	۲۲
وما تسئلھم علیہ من اجر	۱۳	یوسف	۱۰۴
وما اسئلکم علیہ من اجر	۱۹	الشعراء	۱۲۷
قل ما اسئلکم	۱۹	الفرقان	۵۷
وما اسئلکم علیہ من اجر	۱۹	الشعراء	۱۸۰
وما اسئلکم علیہ	۱۹	″	۱۶۴
وما اسئلکم علیہ	۱۹	″	۱۴۵
قل ما سألتکم	۲۲	السبا	۴۷
قل ما اسئلکم	۲۳	الزمر	۸۶

عالم ضرورت کے وقت اپنا علم ظاہر کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال اجعلنی علیٰ خزائن الارض	۱۳	یوسف	۵۵
واما بنعمۃ ربک فحدث	۳۰	الضحیٰ	۱۱

طلبِ حق کے لیے مناظرہ جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجادلھم بالتی ھی احسن	۱۴	النحل	۱۲۵

مجادلۂ باطل کا جواب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان جادلوک فقل اللہ	۱۷	الحج	۶۷
وجادلوا بالباطل	۲۴	المؤمن	۵

عورتوں کے لیے نصابِ تعلیم
گھریلو امور تک محدود رہنا چاہیئے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقرن فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۳
واذکرن ما یتلیٰ فی بیوتکن	۲۲	″	۳۴

ابتدائی طور پر کس چیز کی تعلیم دی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وامر اھلک بالصلوٰۃ	۱۶	طٰہٰ	۱۳۲
واذ قال لقمٰن لابنہ وھو یعظہ	۲۱	لقمٰن	۱۳

تعلیم و تادیب میں سختی بھی کی جاسکتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واضربوھنّ	۵	النسآء	۳۴

ایک گروہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے ضروری ہے ،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولتکن منکم امۃ	۴	آل عمران	۱۰۴

مسلمانوں کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس	۴	آل عمران	۱۱۰

انبیاء کے لیے اپنی اولاد کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم دینا ضروری ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰبنی اقم الصلوٰۃ	۲۱	لقمٰن	۱۷

نصیحت کرنے والوں کو حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذا نصحوا للہ	۱۰	التوبۃ	۹۱

نہی عن المنکر کرنے والوں کو خود اس کا پابند ہونا چاہیئے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما ارید ان اخالفکم	۱۲	ھود	۸۸

نصیحت کرنے والوں کا مقصد اصلاح ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان ارید الا الاصلاح	۱۲	ھود	۸۸
واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین	۹	الاعراف	۱۴۲

نصیحت کرے اگرچہ اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا ینفعکم نصحی	۱۲	ھود	۳۴
لقد ابلغتکم رسالۃ ربی	۸	الاعراف	۷۹
ونصحت لکم فکیف اٰسٰی	۹	〃	۹۳

امر ونہی کرنے والے پر صرف تبلیغ احکام ہے عمل کرانا نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فانما علیک البلغ	۳	آل عمران	۲۰
وما علینا الا البلغ المبین	۲۲	یٰس	۱۷
فاعلموا انما علی رسولنا البلغ	۷	المائدۃ	۹۲
فانما علیک البلغ	۱۳	الرعد	۴۰
فانما علی رسولنا البلغ المبین	۲۸	التغابن	۱۲

اگر حق گوئی میں مصیبت آئے تو صبر کرے ،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ربنا افرغ علینا صبرا	۹	الاعراف	۱۲۶
یامرون بالقسط من الناس	۳	آل عمران	۲۱
وتواصوا بالصبر	۳۰	العصر	۳

نصیحت کرنے سے غرض

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قالت امۃ منھم لم تعظون	۹	الاعراف	۱۶۴

نصیحت کرنے والے کو عذاب الٰہی سے نجات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلما نسوا ما ذکروا بہ	۹	الاعراف	۱۶۵

متاعِ دُنیا کے لیے کلمہ حق سے گریز بے عقلی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فخلف من بعدھم	۹	الاعراف	۱۶۹

ایسے عالم کی مثال جو متاعِ دُنیا کا طالب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتل علیھم نبا الذی	۹	الاعراف	۱۷۵

نصیحت سے خوفِ خدا اور خشوع پیدا ہونا چاہیئے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ	۹	الانفال	۲/۴

نصیحت کرنے والے پر خدا رحم فرماتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والمؤمنون والمؤمنٰت بعضھم	۱۰	التوبۃ	۷۱

نصیحت مؤمنین کے فضائل میں سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
التائبون العٰبدون	۱۱	التوبۃ	۱۱۲

نصیحت کرنے والے صالحین ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یؤمنون باللہ	۴	آل عمران	۱۱۴

نصیحت کرنے والے مستحق رحمت ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والمؤمنون والمؤمنٰت	۱۰	التوبۃ	۷۱

نصیحت کی بات آہستہ بھی کر سکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فتناجوا بالبر والتقوٰی	۲۸	المجادلۃ	۹

وعظ ونصیحت کھڑے ہو کر بہتر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قم فانذر	۲۹	المدثر	۲
وترکوک قائما	۲۸	الجمعۃ	۱۱

اپنی بیویوں کو نصیحت کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والّٰتی تخافون	۵	النسآء	۳۴

نصیحت کرنے والا بشارت اور تنذیر کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان انذر الناس وبشر الذین اٰمنوا	۱۱	یونس	۲

علم ونصیحت حاصل کرنے کے لیے سفر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلولا نفر من کل فرقۃ	۱۱	التوبۃ	۱۲۲

نصیحت میں بوقتِ ضرورت سختی کر سکتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا النبی جاھد الکفار	۱۰	التوبۃ	۷۳

اللہ تعالیٰ کسی قوم سے نعمت زائل نہیں کرتا جب تک وہ اطاعتِ الٰہی ترک نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذلک بان اللہ لم یک مغیرا	۱۰	الانفال	۵۳

بخل اور ناجائز امور کا حکم دینے والے کو عذاب دیا جائے گا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین یبخلون	۵	النسآء	۳۷
الذین یبخلون	۲۷	الحدید	۲۴

فتنہ اور عذاب عام ہوتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتقوا فتنۃ	۹	الانفال	۲۵

حقوق العباد

والدین سے نیک سلوک کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ اخذنا	۱	البقرۃ	۸۳
واعبدوا اللہ	۵	النسآء	۳۶
قل تعالوا	۸	الانعام	۱۵۱
وقضٰی ربک	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
ووصینا الانسان	۲۶	الاحقاف	۱۵
وبرا بوالدیہ	۱۶	مریم	۱۴
وبرا بوالدتی	۱۶	مریم	۳۲

والدین کے لیے وصیت (یہ آیت میراث سے منسوخ ہے)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا	۲۰	العنکبوت	۸
ووصینا الانسان بوالدیہ	۲۱	لقمٰن	۱۴
کتب علیکم اذا حضر احدکم	۲	البقرۃ	۱۸۰/۱۸۱

والدین پر خرچ کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک ماذا ینفقون	۲	البقرۃ	۲۱۵

والدین کے معاملے میں بھی سچی گواہی دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین آمنوا کونوا قوامین	۵	النسآء	۱۳۵

بڑھاپے میں والدین سے تواضع اور خوش کلامی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اما یبلغن عندک الکبر	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳

والدین کے لیے دعا کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واخفض لھما جناح الذل	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴
ربنا اغفرلی	۱۳	ابراھیم	۴۱

والدین کے لیے تواضع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اخفض لھما	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴

والدین پر نعمت الٰہی کا شکر کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فتبسم ضاحکا	۱۹	النمل	۱۹
ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا	۲۶	الاحقاف	۱۵
اذ قال اللہ یٰعیسیٰ	۷	المائدۃ	۱۱۰

والدین کا شکر ادا کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اشکرلی ولوالدیک	۲۱	لقمٰن	۱۴

والدین اگر شرک و گناہ کی کوشش کریں تو اُن کی اطاعت نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان جاھدٰک	۲۰	العنکبوت	۸
وان جاھدٰک	۲۱	لقمٰن	۱۵

شرک والدین سے برأت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلما تبین لہ	۱۱	التوبۃ	۱۱۴

کافر والدین کے ساتھ دُنیا میں سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وصاحبھما فی الدنیا معروفا	۲۱	لقمٰن	۱۵

اولاد کی وجہ سے کسی والدہ کو ضرر نہ دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا تضار والدۃ بولدھا	۲	البقرۃ	۲۳۳

اولاد کی وجہ سے کسی والد کو ضرر نہ دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا مولود لہ بولدہ	۲	البقرۃ	۲۳۳

اولاد پر شفقت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱

اولاد کو اچھی نصیحت کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال لقمٰن لابنہ	۲۱	لقمٰن	۱۳/۱۹

اولاد کی تربیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقل رب ارحمھما	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴

اولاد کے لیے اچھی دُعا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکانت امراتی	۱۶	مریم	۵

اپنے اہل و عیال کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکان یامر اھلہ	۱۶	مریم	۵۵
وامر اھلک بالصلوٰۃ	۱۶	طٰہٰ	۱۳۲

اولاد کا قتل حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱

والدین اور رشتہ داروں کی محبت اللہ و رسول کے مقابلہ میں ہیچ ہے ۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ان کان آباؤکم	۱۰	التوبۃ	۲۴

رشتہ داروں سے نیک سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یصلون	۱۳	الرعد	۲۱
واتقوا اللہ	۴	النسآء	۱
ولا یاتل اولوا الفضل	۱۸	النور	۲۲

رشتہ داروں سے بدسلوکی پر لعنت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین ینقضون	۱	البقرۃ	۲۷
فھل عسیتم ان تولیتم	۲۶	محمد	۲۲/۲۳

رشتہ داروں کے گھروں میں کھانے میں حرج نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علی الاعمیٰ	۱۸	النور	۶۱

رشتہ دار بعض بعض سے قریب تر ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واولوا الارحام	۱۰	الانفال	۷۵

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے حسن سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل لا اسئلکم علیہ اجرا	۲۵	الشوریٰ	۲۳

ایمان کے بغیر رشتہ دار قیامت میں فائدہ نہ دیں گے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن تنفعکم ارحامکم	۲۸	الممتحنۃ	۳

عدل میں رشتہ داروں کا لحاظ نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا قلتم فاعدلوا	۸	الانعام	۱۵۲

غیر وارث رشتہ داروں کو کچھ دے دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمۃ	۴	النسآء	۸

پڑوسیوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والجار الجنب	۵	النسآء	۳۶

ساتھیوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والجار الجنب	۵	النسآء	۳۶

مسلمانوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما المؤمنون اخوۃ	۲۶	الحجرات	۱۰

مسلمان بھائی بھائی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعتصموا بحبل اللہ	۴	آل عمران	۱۰۳
ونزعنا ما فی صدورھم	۱۴	الحجر	۴۷
وان تخالطوھم	۲	البقرۃ	۲۲۰
فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ	۱۰	التوبۃ	۱۱
ادعوھم لآبائھم	۲۱	الاحزاب	۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما المؤمنون اخوة	٢٦	الحجرات	١٠
فمن عفی له	٢	البقرة	١٧٨
ربنا اغفرلنا ولاخواننا	٢٨	الحشر	١٠

مسلمان دوستوں کے یہاں کھانے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علی الاعمٰی حرج	١٨	النور	٦١

مخلوق خدا پر مہربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تعاونوا علی البر	٦	المائدة	٢

کافر رشتہ داروں سے دوستی نہیں کی جاسکتی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم	١٠	التوبة	٢٣

نافرمان بیویوں سے قطع تعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والّٰتی تخافون نشوزهنّ	٥	النسآء	٣٤

جاہلوں سے قطع تعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا خاطبهم الجٰهلون	١٩	الفرقان	٦٣

مسلمان گنہگاروں سے قطع تعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعلی الثلٰثة الذین خلفوا	١١	التوبة	١١٨

کافروں اور مشرکوں سے قطع تعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال ابرٰهیم	٢٥	الزخرف	٢٦
فلما تبین له انه عدو لله	١١	التوبة	١١٤
واصبر علی ما یقولون	٢٩	المزمل	١٠

یتیموں کے مال کی حفاظت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقربوا مال الیتیم	٨	الانعام	١٥٢
ولا تقربوا مال الیتیم	١٥	بنی اسرائیل	٣٤

یتیم کا اکرام کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کلا بل لا تکرمون الیتیم	٣٠	الفجر	١٧

یتیم کو نہ ڈانٹے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاما الیتیم فلا تقهر	٣٠	الضحٰی	٩

یتیم کو اپنے یہاں پناہ دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الم یجدك یتیما فاٰوٰی	٣٠	الضحٰی	٦

یتیم کو دھکا نہ دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فذٰلك الذی یدع الیتیم	٣٠	الماعون	٢

یتیم و مسکین کو کھانا کھلائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویطعمون الطعام علی حبه	٢٩	الدهر	٨
او اطعٰم فی یوم	٣٠	البلد	١٤/١٦

یتیموں کے ساتھ انصاف کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان خفتم الا تقسطوا	٤	النسآء	٢

یتیموں کا مال ظلماً نہ کھاؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واٰتوا الیتٰمٰی	٤	النسآء	٣
ان الذین یاکلون اموال الیتٰمٰی	٤	″	١٠

جب یتیم سنِ رشد کو پہنچ جائیں تو مال اُن کے حوالے کردو۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وابتلوا الیتٰمٰی	٤	النسآء	٦

اگر مالِ وراثت تقسیم کرتے وقت یتیم و مسکین آجائیں تو انہیں کچھ دے دو تیجہ و چہلم کا ثبوت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمة اولوا القربٰی	٤	النسآء	٨

والدین کی نیکی یتیم اولاد کے کام آتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الجدار فکان لغلٰمین	١٦	الکهف	٨٢

یتیموں کی خیرخواہی میں انہیں اپنے کھانے پینے میں شریک کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویسئلونك عن الیتٰمٰی	٢	البقرة	٢٢٠

مخلوق خدا پر مہربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتعاونوا علی البرّ	٦	المائدة	٢
فاصلحوا بین اخویکم	٢٦	الحجرات	١٠

بُری صحبت سے بچو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تقعد بعد الذکرٰی	٧	الانعام	٦٨
فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا	٥	النسآء	١٤٠
وقیضنا لهم	٢٤	حٰم السجدة	٢٥
انکم رضیتم	١٠	التوبة	٨٣
لا تقم فیه ابدا	١١	″	١٠٨

بُروں کی صحبت سے بچو اور ان کی گالی کا جواب نہ دو۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا مروا باللغو مروا کراما	١٩	الفرقان	٧٢

نیکوں کی صحبت اختیار کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تطرد الذین	٧	الانعام	٥٢
وما انا بطارد المؤمنین	١٩	الشعراء	١١٤
وان احد من المشرکین	١٠	التوبة	٦
لمسجد اسس علی التقوٰی	١١	″	١٠٨
یاایها الذین اٰمنوا اتقوا الله	١١	التوبة	١١٩

بُری اولاد اور بُری بیوی سے حذر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا ان من ازواجکم	٢٨	التغابن	١٤

اولاد اور بیوی کی غلطیوں سے درگذر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا ان من ازواجکم	٢٨	التغابن	١٤

مسلمان ایک دوسرے کے مددگار ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والمؤمنون والمؤمنٰت بعضهم	١٠	التوبة	٧١

اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی اگر باپ بھی کفر کرے تو اس سے دوستی نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم	١٠	التوبة	٢٣
لا تجد قوما یؤمنون بالله	٢٨	المجادلة	٢٢
الم تر الی الذین تولوا	٢٨	″	١٤/١٥
یاایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا	٢٨	الممتحنة	١

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین امنوا لاتتولوا	۲۸	الممتحنہ	۱۳
مہاجرین سے دوستی			
والذین تبوؤ الدار	۲۸	الحشر	۹
انصار کی عظمت			
والذین تبوؤ الدار والایمان	۲۸	الحشر	۹
اللہ کے دشمنوں سے کھلی دشمنی			
اذ قالوا لقومھم انا برآؤا منکم	۲۸	الممتحنہ	۴
خدا کے دشمنوں سے کھلی دشمنی			
یایھا النبی جاھد الکفار	۲۸	التحریم	۹
یایھا الذین امنوا قاتلوا	۱۱	التوبۃ	۱۲۳
اشداء علی الکفار	۲۶	الفتح	۲۹
مسلمانوں پر رحمت			
بالمؤمنین رءوف رحیم	۱۱	التوبۃ	۱۲۸
رحماء بینھم	۲۶	الفتح	۲۹
فبما رحمۃ من اللہ	۴	آل عمران	۱۵۹
تبلیغ کے وقت نرم گفتاری			
فقولا لہ قولا لینا	۱۶	طٰہٰ	۴۴
ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ	۱۴	النحل	۱۲۵
ادفع بالتی ھی احسن	۲۴	حٰم السجدۃ	۳۴/۳۵
معاشی مسائل			
مرد اور عورت دونوں کما سکتے ہیں			
للرجال نصیب مما اکتسبوا	۵	النساء	۳۲
یایھا الذین امنوا انفقوا	۳	البقرۃ	۲۶۷
رات اور دن میں تجارت			
ومن رحمتہ جعل لکم اللیل والنھار	۲۰	القصص	۷۳
سفر میں تجارت			
و آخرون یضربون	۲۹	المزمل	۲۰

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
سود حرام ہے			
واحل اللہ البیع وحرم الربوا	۳	البقرۃ	۲۷۵
سود میں برکت نہیں			
یمحق اللہ الربوا	۳	البقرۃ	۲۷۶
سود در سود بھی حرام ہے			
یایھا الذین امنوا لا تاکلوا الربوا	۴	آل عمران	۱۳۰
سود دنیا میں بڑھ سکتا ہے لیکن آخرت میں نہیں			
وما اتیتم من ربا	۲۱	الروم	۳۹
سود خوروں سے اللہ تعالیٰ کی جنگ ہے			
فاذنوا بحرب من اللہ	۳	البقرۃ	۲۷۹
سود اور اس کے نقصانات			
الذین یاکلون الربوا	۳	البقرۃ	۲۷۵
یایھا الذین امنوا	۴	آل عمران	۱۳۰
واخذھم الربوا	۶	النساء	۱۶۱
سود فوج داری جرم ہے			
یایھا الذین امنوا	۳	البقرۃ	۲۷۸
اجارہ			
یابت استاجرہ	۲۰	القصص	۲۶
مزدور کی مزدوری دی جائے			
لیجزیک اجر ما سقیت لنا	۲۰	القصص	۲۵
مزدور قوی اور امین بہتر ہے			
ان خیر من استاجرت القوی الامین	۲۰	القصص	۲۶
اجارہ کا وقت مقرر کرنا			
علی ان تاجرنی ثمنی حجج	۲۰	القصص	۲۷

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مزدور چاہے مزدوری لے چاہے نہ لے			
لوشئت لاتخذت علیہ اجرا	۱۶	الکہف	۷۷
یتیموں کا کام مفت کرنا بہتر ہے			
واما الجدار فکان لغلامین	۱۶	الکہف	۸۲
دیوار کی مرمت جائز ہے			
واما الجدار	۱۶	الکہف	۸۲
دایہ کو اجرت دی جائے گی			
فلا جناح علیکم	۲	البقرۃ	۲۳۳
یکفلونہ لکم وھم لہ نصحون	۲۰	القصص	۱۲
دودھ چھڑانے والی کو ضرر نہ دیا جائے			
لا تضار والدۃ بولدھا	۲	البقرۃ	۲۳۳
اسلامی معیشت کا فلسفہ			
قل ان ربی یبسط الرزق	۲۲	السبا	۳۶
اللہ یبسط الرزق لمن یشآء	۱۳	الرعد	۲۶
ان ربک یبسط الرزق	۱۵	بنی اسرائیل	۳۰
اللہ یبسط الرزق	۲۱	العنکبوت	۶۲
اولم یروا ان اللہ یبسط	۲۱	الروم	۳۷
اولم یعلموا ان اللہ	۲۴	الزمر	۵۲
لہ مقالید السموت	۲۵	الشوریٰ	۱۲
اھم یقسمون رحمت ربک	۲۵	الزخرف	۳۲
ومن قدر علیہ رزقہ	۲۸	الطلاق	۷
مال جمع کرنا			
یایھا الذین امنوا ان کثیرا	۱۰	التوبۃ	۳۴
ولا تقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱
واذا مسکم الضر فی البحر	۱۵	″	۶۶/۷۰
اوفوا الکیل ولا تکونوا	۱۹	الشعراء	۱۸۱
اولم یروا ان اللہ	۲۱	الروم	۳۶/۴۰
ان قارون کان	۲۰	القصص	۷۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اولم نمکن لھم	۲۰	القصص	۵۷
فی جنّٰت وعیون	۱۹	الشعراء	۱۴۷
زیور کی زکوٰۃ			
اومن ینشؤا فی الحلیۃ	۲۵	الزخرف	۱۸
معاشی نظام اور سوشلزم (اشتراکیت کے بنیادی اصولوں کی نفی)			
وان لیس للانسان الا ماسعیٰ	۲۷	النجم	۳۹
ءانتم تزرعونه	۲۷	الواقعۃ	۶۴
وما افآء الله علی	۲۸	الحشر	۶
الذی جمع مالا وعدده	۳۰	الھمزۃ	۲
الذی یؤتی ماله	۳۰	اللیل	۱۸
وما یغنی عنه	۳۰	〃	۱۱
فاما من اعطی	۳۰	〃	۵
یقول اھلکت مالا	۳۰	البلد	۶
وتحبون المال حبا جما	۳۰	الفجر	۲۰
ویل للمطففین الذین	۳۰	المطففین	۱
ویطعمون الطعام	۲۹	الدھر	۸
ولم نك نطعم	۲۹	المدثر	۴۴
تدعوا من ادبر	۲۹	المعارج	۱۷
انا بلونٰھم کما بلونا	۲۹	القلم	۱۷
ما اغنیٰ عنی مالیه	۲۹	الحاقۃ	۲۸
سوشلزم کی نفی			
قل ان ربی یبسط الرزق	۲۲	السبا	۳۹
اولم یعلموا	۲۴	الزمر	۵۲
ان یشایسکن	۲۵	الشوریٰ	۳۳
اسلامی مملکت کے فرائض			
واجعل لی من لدنك	۱۵	بنی اسرائیل	۸۰
شرع لکم من الدین	۲۵	الشوریٰ	۱۳
وامروا بالمعروف	۱۷	الحج	۴۱
اسلامی مملکت کی تعلیمی پالیسی			
وما کان المؤمنون لینفروا	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
واذکرن ما یتلی فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۴

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
معاشی ومعاشرتی پالیسی			
ولا تقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱
داخلی وخارجی پالیسی			
واوفوا بالعهد	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴
منافقین کے بارے میں پالیسی			
یاایها النبی جاهد الکفار	۱۰	التوبۃ	۷۳
یاایها الذین امنوا قاتلوا	۱۱	〃	۱۲۳
اسلامی ریاست کے اصول			
وما کان لمؤمن ولا مؤمنة	۲۲	الاحزاب	۳۶
وامرهم شوریٰ بینهم	۲۵	الشوریٰ	۳۸
فلذلك فادع	۲۵	〃	۱۵
حاکمیت اللہ ہی کی ہے			
یولج الیل فی النهار	۲۲	فاطر	۱۳
فرمانروائی کے اوصاف			
یاداود انا جعلنك خلیفة	۲۳	ص	۲۶
والذین اذا اصابهم	۲۵	الشوریٰ	۳۹
امیر ہی امیر صلوٰۃ بھی ہو			
واذا کنت فیهم	۵	النساء	۱۰۲
مطلق العنان حکمرانوں کا کردار			
فاستخف قومه	۲۵	الزخرف	۵۴
اطاعت امیر کی حدود			
ولا تطع منهم	۲۹	الدھر	۲۴
اسلامی ریاست کی ذمہ داریاں			
قل اطیعوا الله	۱۸	النور	۵۴/۵۵
امیر شراب بند کرائے			
یاایها الذین امنوا انما الخمر	۷	المائدۃ	۹۰

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
زنا کو ختم کرے			
ولا تقربوا الزنیٰ	۱۵	بنی اسرائیل	۳۲
دستورِ اسلامی کی پہلی شق			
یاایها الذین امنوا اطیعوا الله	۵	النساء	۵۹
مجرموں کو معاف نہیں کیا جاسکتا			
ولا تاخذکم بهما رافة	۱۸	النور	۲
دشمنانِ اسلام کو پنپنے سے روکنا			
لئن لم ینته المنٰفقون	۲۲	الاحزاب	۶۰/۶۱
کارکنوں کے اوصاف			
الذین ان مکنّٰهم فی الارض	۱۷	الحج	۴۱
خاندان کی اہمیت			
وات ذا القربیٰ	۱۵	بنی اسرائیل	۲۶
یتامیٰ کے حقوق کی نگرانی			
ولا تقربوا مال الیتیم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴
محکوم مسلمانوں کی مدد			
الا علیٰ قوم بینکم	۱۰	الانفال	۷۲
حکمران تجارت کو بے ایمانیوں سے پاک رکھنے کے اقدام کریں۔			
واوفوا الکیل اذا کلتم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵
حکمران تکبر سے بچیں			
ولا تمش فی الارض مرحا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷
معاہدے کی پابندی تمام باشندوں پر لازم ہے۔			
وان استنصروکم	۱۰	الانفال	۷۲
بین الاقوامی معاہدات کا احترام			
ان العهد کان مسئولا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

بین الاقوامی سیاست دلیرانہ ہونی چاہیے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وان یریدوا ان یخدعوک	۱۰	الانفال	۶۲

تحقیق کے بغیر کارروائی منع

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان السمع والبصر	۱۵	بنی اسرائیل	۳۶

بین الاقوامی پیچیدگیوں سے بچانا

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان الذین اٰمنوا	۱۰	الانفال	۷۲

معاہدات کا احترام

آیت	پارہ	سورت	آیت
وان کان من قوم بینکم	۵	النسآء	۹۲
واما تخافن من قوم	۱۰	الانفال	۵۸
الا علی قوم بینکم	۱۰	〃	۷۲
الذین عٰھدتم	۱۰	التوبۃ	۴
کیف یکون للمشرکین	۱۰	〃	۷
واوفوا بعھد اللہ	۱۴	النحل	۹۱
واوفوا بالعھد	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴
ولا تشتروا بعھد اللہ	۱۴	النحل	۹۵

معاہدات کی پابندی کی شرط

آیت	پارہ	سورت	آیت
کیف وان یظھروا	۱۰	التوبۃ	۸

معاہدہ شکن کے ساتھ معاہدہ

آیت	پارہ	سورت	آیت
براءۃ من اللہ ورسولہ	۱۰	التوبۃ	۱
الا تقاتلون قوما	۱۰	〃	۱۳
فاما تثقفنھم فی الحرب	۱۰	الانفال	۵۷

ضابطۂ عدالت

اصل فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
واللہ یحکم لا معقب لحکمہ	۱۳	الرعد	۴۱
ان ربک یقضی بینھم	۲۰	النمل	۷۸
ومن لم یحکم بما انزل اللہ	۶	المائدۃ	۴۴/۴۵

حضور کے فیصلے ہمیشہ صحیح ہوا کرتے تھے

آیت	پارہ	سورت	آیت
لتحکم بین الناس	۵	النسآء	۱۰۵

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو فیصلہ کا اختیار دیا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ	۳	اٰل عمران	۷۹

آیت	پارہ	سورت	آیت
فاحکم بینھم	۶	المائدۃ	۴۸
وان احکم	۶	〃	۴۹

فیصلہ انصاف سے کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت
فاحکم بیننا بالحق ولا تشطط	۲۳	صٓ	۲۲

قاضی خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تتبع الھوٰی	۲۳	صٓ	۲۶

فیصلہ خلاف انصاف نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت
واذا حکمتم بین الناس	۵	النسآء	۵۸

قاضی سے غلط فیصلے پر مواخذہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
وداؤد وسلیمٰن اذ یحکمٰن	۱۷	الانبیاء	۷۸/۷۹

زمانہ جاہلیت کے فیصلے نافذ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
افحکم الجاھلیۃ یبغون	۶	المائدۃ	۵۰

سمن پر حاضر نہ ہونا جرم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
واذا دعوا الی اللہ	۱۸	النور	۴۸

عدالت کا اسلامی طریق کار

آیت	پارہ	سورت	آیت
انا انزلنا الیک الکتٰب	۵	النسآء	۱۰۶

عدالت کی طرف سے پنچ کا قانون

آیت	پارہ	سورت	آیت
وان خفتم شقاق بینھما	۵	النسآء	۳۵

یہودیوں کے مقدمات سننے کا اختیار

آیت	پارہ	سورت	آیت
سمّٰعون للکذب	۶	المائدۃ	۴۲

قرآن کی روشنی میں فیصلہ نہ کرنے والے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولیحکم اھل الانجیل	۶	المائدۃ	۴۷

رشوت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وتدلوا بھا الی الحکام	۲	البقرۃ	۱۸۸
اکلون للسحت	۶	المائدۃ	۴۲
واکلھم السحت	۶	〃	۶۲
ولا تاکلوا اموالکم	۲	البقرۃ	۱۸۸

سب سے بڑی شہادت اللہ کی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
قل ای شیءٍ اکبر شھادۃ	۷	الانعام	۱۹

شہادت چھپانا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ومن اظلم ممن کتم شھادۃ	۱	البقرۃ	۱۴۰
ولا تکتموا الشھادۃ	۳	〃	۲۸۳
ولا نکتم شھادۃ اللہ	۷	المائدۃ	۱۰۶

شہادت کا نصاب

آیت	پارہ	سورت	آیت
واستشھدوا شھیدین من رجالکم	۳	البقرۃ	۲۸۲
اثنٰن ذوا عدل منکم	۷	المائدۃ	۱۰۶

جھوٹے کی گواہی رد ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
فان عثر علی انھما استحقا	۷	المائدۃ	۱۰۷

فاسق کی خبر اور گواہی معتبر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان جاءکم فاسق بنبا	۲۶	الحجرات	۶

جھوٹی گواہی حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
واجتنبوا قول الزور	۱۷	الحج	۳۰
والذین لا یشھدون الزور	۱۹	الفرقان	۷۲

گواہ عادل ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ممن ترضون من الشھداء	۲	البقرۃ	۲۸۲
کونوا قوامین بالقسط	۵	النسآء	۱۳۵
اثنٰن ذوا عدل منکم	۷	المائدۃ	۱۰۶
شھدآء بالقسط	۶	〃	۸

گواہ گواہی سے انکار نہیں کر سکتے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وان تلوا او تعرضوا	۵	النسآء	۱۳۵
ولا یاب الشھدآء اذا ما دعوا	۳	البقرۃ	۲۸۲

گواہ کو نقصان پہنچانا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا یضآر کاتب ولا شھید	۳	البقرۃ	۲۸۲

گواہی میں ہیر پھیر منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان تلوٗا او تعرضوا	۵	النسآء	۱۳۵

دشمن کے خلاف بھی گواہی میں انصاف ضروری ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کونوا قوامین للّٰه شهداء بالقسط	۶	المائدہ	۸

مدعی یا مدعیٰ علیہ کے مالدار یا فقیر ہونے سے گواہی پر اثر نہ پڑے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان یکن غنیًا او فقیرًا	۵	النسآء	۱۳۵

زنا کی شہادت کا نصاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم لم یاتوا باربعة شهدآء	۱۸	النور	۴
لولاجاءو علیه باربعة شهدآء	۱۸	〃	۱۳

حلف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیقسمٰن باللّٰه لشهادتنا	۷	المائدہ	۱۰۷
یحلفون باللّٰه ان اردنا	۵	النسآء	۶۲
سیحلفون باللّٰه لواستطعنا	۱۰	التوبة	۴۲
ویحلفون باللّٰه انهم لمنکم	۱۰	〃	۵۶
یحلفون باللّٰه لکم لیرضوکم	۱۰	〃	۶۲
وتاللّٰه لاکیدن اصنامکم	۱۷	الانبیاء	۵۷

اقرار کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیملل الذی علیه الحق	۳	البقرة	۲۸۲
ءاقررتم واخذتم	۳	اٰل عمران	۸۱
کونوا قوامین	۵	النسآء	۱۳۵

وکالت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فابعثوا احدکم	۱۵	الکهف	۱۹

افتاء کے مسائل
اصل فتویٰ اللّٰه تعالیٰ کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل اللّٰه یفتیکم فیهن	۵	النسآء	۱۲۷
قل اللّٰه یفتیکم فی الکللة	۶	〃	۱۷۶

علماء سے سوال کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون	۱۴	النحل	۴۳

علماء اجتہاد و استنباط کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لعلمه الذین یستنبطونه منهم	۵	النسآء	۸۳

پنچ بنانا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فابعثوا حکمًا من اهله	۵	النسآء	۳۵
یحکم به ذوا عدل منکم	۷	المائدہ	۹۵
ام لهم شرکٰٓؤا	۲۵	الشوریٰ	۲۱

اقتدار اعلیٰ اللّٰه ہی کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
له ملك السمٰوٰت	۲۷	الحدید	۲
هو اللّٰه الذی	۲۸	الحشر	۲۳

دستورِ اسلامی میں اوّلیت اللّٰه اور رسول کے حکم کو ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا لاتقدموا	۲۶	الحجرات	۱

اللّٰه کی قانونی حاکمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الحکم الا للّٰه	۱۲	یوسف	۴۰
وقضٰی ربك	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
فسبحٰن الذی بیده	۲۳	یٰس	۸۳
وما اختلفتم فیه	۲۵	الشوریٰ	۱۰
له مقالید السمٰوٰت	۲۵	〃	۱۲

قانون سازی کا اختیار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اتخذوا احبارهم	۱۰	التوبة	۳۱
یاایها الناس قد جاءتکم موعظة	۱۱	یونس	۵۷
ولا تقولوا لما	۱۴	النحل	۱۱۶

عدلیہ و مقننہ اللّٰه تعالیٰ و رسول کے احکام کی پابند

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان لمؤمن ولا مؤمنة	۲۲	الاحزاب	۳۶

احکام الٰہی کے خلاف قانون سازی کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذٰلك لتؤمنوا باللّٰه ورسوله	۲۸	المجادلة	۴

غیر اسلامی قوانین بنانا اور انہیں افضل سمجھنا کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین یحآدون اللّٰه	۲۸	المجادلة	۵

کن لوگوں کی اطاعت کی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تطع من اغفلنا قلبه	۱۵	الکهف	۲۸
فلا تطع الکافرین	۱۹	الفرقان	۵۲
ولا تطیعوا امر المسرفین	۱۹	الشعراء	۱۵۱

خلافت کا صحیح مفہوم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰداؤد انا جعلنٰك	۲۳	صٓ	۲۶

اسلامی معاشرے کی رُکنیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان تابوا واقاموا	۱۰	التوبة	۱۱

قانونی و حقیقی مسلمان کا فرق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجآء المعذرون	۱۰	التوبة	۹۰

مملکت کے واجبات رعایا پر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین اٰمنوا من بعد وهاجروا	۱۰	الانفال	۷۵

مملکت کن لوگوں کی ولی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین اٰمنوا وهاجروا	۱۰	الانفال	۷۲

شوریٰ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین استجابوا	۲۵	الشوریٰ	۳۸

دستورِ اسلامی میں نماز اور روزہ کی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان تابوا واقاموا	۱۰	التوبة	۵

اسلام میں اصول قانون یعنی اصولی احکام حلال و حرام قرار دینے کا حق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ارءیتم ما انزل اللّٰه	۱۱	یونس	۵۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویحل لهم الطیبت	۹	الاعراف	۱۵۷
ولاتقولوا لما تصف	۱۴	النحل	۱۱۶

کفار حیلے سے قانونِ الٰہی بدلتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما النسیٔ زیادة	۱۰	التوبة	۳۷

گمان علم کی جگہ نہیں لے سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقل اعملوا فسیری الله	۱۱	التوبة	۱۰۵

گمان پر کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومایتبع اکثرهم	۱۱	یونس	۳۶

ایمان لانے پر جبر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لوشاء ربك	۱۱	یونس	۹۹

زبردستی کرایا ہوا گناہ جُرم نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من کفر بالله من بعد ایمانه	۱۴	النحل	۱۰۶

اصل سے زیادہ بدلہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان عاقبتم فعاقبوا	۱۴	النحل	۱۲۶

ظالموں کی مدد جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال رب بما انعمت	۲۰	القصص	۱۷

کوئی شخص دوسرے کے فعل کا ذمہ دار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقال الذین کفروا	۲۰	العنکبوت	۱۲

قرآن اللہ کا قانون ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
شرع لکم من الدین	۲۵	الشوریٰ	۱۳

قانونِ حقوق اور اہلِ ایمان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من المؤمنین رجال	۲۱	الاحزاب	۲۳

کسی پر دوسرے کے عمل کی ذمہ داری نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتزر وازرة	۲۲	فاطر	۱۸
ان تکفروا فان الله غنی عنکم	۲۳	الزمر	۷
وان لیس للانسان	۲۷	النجم	۳۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن تغنی عنهم	۲۸	المجادلة	۱۷

قرآن مکمل ضابطۂ حیات ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانزلنا الیك الکتب	۶	المائدة	۴۸

قانون کی اصل بُنیاد عدل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وامرتُ لاعدل	۲۵	الشوریٰ	۱۵

اللہ تعالیٰ و رسول کے سامنے آزادی رائے کا حق نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان لمؤمن ولامؤمنة	۲۲	الاحزاب	۳۶

غیر معتبر خبر پر کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین اٰمنوا ان جاءکم	۲۶	الحجرات	۶

نیکوں کے لیے انعام، بُروں کے لیے سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
هل اتٰك ضیف ابرٰهیم	۲۶	الذٰریٰت	۲۴

اِسلامی تہذیب و ثقافت

مغنیہ کا گانا سُننا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن الناس من	۲۱	لقمٰن	۶

تصاویر اور مجسموں کی حرمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یعملون له مایشآء	۲۲	السبا	۱۳

متبنیٰ حقیقی اولاد نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وماجعل ادعیاءکم	۲۱	الاحزاب	۴

متبنیٰ کو حقیقی باپ سے منسوب کیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ادعوهم لاٰبآءهم	۲۱	الاحزاب	۵

معاشرے میں میل جول کے احکام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین اٰمنوا	۲۲	الاحزاب	۵۳

مقاماتِ مقدسہ کا ادب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وادخلوا الباب سجدا	۱	البقرة	۵۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاخلع نعلیك	۱۶	طٰهٰ	۱۲
لا اقسم بهٰذا البلد	۳۰	البلد	۱
وهٰذا البلد الامین	۳۰	التین	۳
واتخذوا من مقام ابرٰهیم	۱	البقرة	۱۲۵
ان الصفا والمروة	۲	؍	۱۵۸

جوتے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاخلع نعلیك	۱۶	طٰهٰ	۱۲

بیٹھنے، سونے اور چلنے پھرنے کے آداب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتمش فی ارض مرحا	۲۱	لقمٰن	۱۸
ولاتمش فی الارض مرحا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷
وعباد الرحمٰن الذین	۱۹	الفرقان	۶۳

مجلس میں کشائش پیدا کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین اٰمنوا اذا قیل لکم	۲۸	المجادلة	۱۱

اگر کھڑے ہونے کو کہا جائے تو کھڑے ہو جاؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا قیل انشزوا فانشزوا	۲۸	المجادلة	۱۱

کسی کا بُرا نام نہ رکھیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرات	۱۱

پیدائش سے پہلے نام رکھنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اسمه یحییٰ لم نجعل له من قبل سمیا	۱۶	مریم	۷
ان الله یبشرك بیحییٰ	۳	اٰل عمران	۳۹

پیدائش کے فوراً بعد نام رکھنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانی سمیتها مریم	۳	اٰل عمران	۳۶

ماں اپنے بیٹے بیٹی کا نام رکھے تو جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانی سمیتها مریم	۳	اٰل عمران	۳۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر نہ پکاریں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا تجعلوا دعاء الرسول	۱۸	النور	۶۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں			
ولله الاسماء الحسنیٰ	۹	الاعراف	۱۸۰
اسلامی نظام معاشرت			
کم ناپنا تولنا حرام ہے			
فاوفوا الکیل والمیزان	۸	الاعراف	۸۵
ولا تنقصوا المکیال	۱۲	ھود	۸۴
اوزان کی نگرانی حکومت کا فرض ہے			
واوفوا الکیل اذا کلتم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵
معاشرے کو بگاڑنے والے ذرائع کی روک تھام			
واذا اردنا ان نھلك	۱۵	بنی اسرائیل	۱۶
ولا تقربوا الزنیٰ	۱۵	〃	۳۲
باہمی زندگی			
لیس علی الاعمٰی	۱۸	النور	۶۱
لہو ولعب کا بیان			
ومن الناس من یشتری	۲۱	لقمٰن	۶
اعلموا انما الحیوۃ الدنیا	۲۷	الحدید	۲۰
ریاضت کے لیے کھیل جائز ہے			
یرتع ویلعب	۱۲	یوسف	۱۲
ستر عورت فرض ہے			
خذوا زینتکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۳۱
قیلولہ کرتے وقت اور رات میں کپڑے اُتار کر سو سکتا ہے			
وحین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ	۱۸	النور	۵۸
زیور عورتوں کے لیے ہے			
اومن ینشؤا فی الحلیۃ	۲۵	الزخرف	۱۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یبدین زینتھن	۱۸	النور	۳۱
پاؤں میں زیور			
ولا یضربن بارجلھن	۱۸	النور	۳۱
غیر محارم کے سامنے زیوروں کی نمائش منع ہے			
ولا یبدین زینتھن	۱۸	النور	۳۱
سلام کا بیان			
سلام کرنے کا حکم			
اذا حییتم بتحیۃ	۵	النساء	۸۶
فاذا دخلتم بیوتا فسلموا	۱۸	النور	۶۱
تحیتھم فیھا سلٰم	۱۳	ابراھیم	۲۳
صرف لفظ "سلام" یا "سلاماً" کافی ہے			
اھبط بسلٰم منا	۱۲	ھود	۴۸
قالوا سلٰما قال سلٰم	۱۲	ھود	۶۹
جو کسی کو سلام کہے اسے دُنیاوی لالچ میں کافر کہنا جائز نہیں			
ولا تقولوا لمن القیٰ	۵	النساء	۹۴
اگر اشتباہ ہو تو سلام کرنے والے کی تحقیق کرے			
ولا تقولوا لمن القیٰ	۵	النساء	۹۴
سلام متارکہ			
سلٰم علیکم لا نبتغی الجٰھلین	۲۰	القصص	۵۵
سلٰم علیك	۱۶	مریم	۴۷
اہل ایمان پر سلام کا حکم			
واذا جآءك الذین	۷	الانعام	۵۴
لفظ "سلام علیکم" کہہ سکتے ہیں			
سلٰم علیکم ادخلوا الجنۃ	۱۴	النحل	۳۲
السلام علیکم کہہ سکتے ہیں			
والسلٰم علی	۱۶	مریم	۳۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
غلط سلام کرنا منع ہے			
واذا جآءوك حیوك	۲۸	المجادلۃ	۸
انبیاء پر یوم ولادت، یوم وفات اور یوم قیامت سلام ہے			
وسلٰم علیہ	۱۶	مریم	۱۵
والسلٰم علی	۱۶	مریم	۳۳
وترکنا علیھما فی الاٰخرین	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱۹
وترکنا علیہ فی الاٰخرین	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۲۹
علاج کا بیان			
بیمار کو اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے			
واذا مرضت فھو یشفین	۱۹	الشعراء	۸۰
شہد میں شفا ہے			
فیہ شفآء للناس	۱۴	النحل	۶۹
ماکولات ومشروبات			
شراب میں ضرر نفع سے زیادہ ہے			
واثمھما اکبر من نفعھما	۲	البقرۃ	۲۱۹
شراب کی حرمت			
یایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر	۷	المآئدۃ	۹۰/۹۱
تتخذون منہ سکرا	۱۴	النحل	۶۷
والاثم والبغی	۸	الاعراف	۳۳
نشہ کی حالت میں نماز حرام ہے			
لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکٰری	۵	النساء	۴۳
آرائش اور کھانے پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں			
قل من حرم	۸	الاعراف	۳۲
پانی پینے کا بیان			
ھذا مغتسل بارد وشراب	۲۳	صٓ	۴۲

چشمہ کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد علم کل اناس مشربھم	۱	البقرۃ	۶۰
قد علم کل اناس	۹	الاعراف	۱۶۰

کنوئیں کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولکم شرب یوم معلوم	۱۹	الشعراء	۱۵۵
کل شرب محتضر	۲۷	القمر	۲۸
فارسلوا واردھم	۱۲	یوسف	۱۹

بارش کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی انزل من السماء	۱۴	النحل	۱۰

ضیافت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ضیف ابراھیم المکرمین	۲۶	الذٰریٰت	۲۴
فما لبث ان جاء بعجل	۱۲	ھود	۶۹
ونبئھم عن ضیف ابرٰھیم	۱۴	الحجر	۵۱

پانی پینے کے لیے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی انزل من السماء	۱۴	النحل	۱۰
قال ان اللہ مبتلیکم بنھر	۲	البقرۃ	۲۴۹

دودھ پینا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان لکم فی الانعام	۱۴	النحل	۶۶

شہد پینا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوحی ربک الی النحل	۱۴	النحل	۶۸

پاکیزہ چیزیں کھائیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الرسل کلوا من الطیبٰت	۱۸	المؤمنون	۵۱
یایھا الذین اٰمنوا	۲	البقرۃ	۱۷۲

خرید و فروخت کا بیان ـ بیع حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واحل اللہ البیع وحرم الربوا	۳	البقرۃ	۲۷۵

تجارت رضامندی سے ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم	۵	النساء	۲۹

باطل طریقوں سے مال کھانا جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۵	النساء	۲۹
ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۲	البقرۃ	۱۸۸
وکلوا مما رزقکم اللہ	۷	المائدۃ	۸۸

تجارت ذکر الٰہی سے نہ روکے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
رجال لا تلھیھم	۱۸	النور	۳۷

خدا اور رسول اور جہاد کی محبت تجارت سے بہتر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتجارۃ تخشون کسادھا	۱۰	التوبۃ	۲۴

صحیح ناپ تول کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوفوا الکیل والمیزان بالقسط	۸	الانعام	۱۵۲
فاوفوا الکیل والمیزان	۸	الاعراف	۸۵
ولا تنقصوا المکیال	۱۲	ھود	۸۴
اوفوا المکیال	۱۲	″	۸۵
واوفوا الکیل	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵
واقیموا الوزن	۲۷	الرحمٰن	۹
ویل للمطففین	۳۰	المطففین	۱/۳

بیع و شراء میں گواہی مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واشھدوا اذا تبایعتم	۳	البقرۃ	۲۸۲

کتابت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یضار کاتب	۳	البقرۃ	۲۸۲

سونا اور چاندی لوگوں کے لیے محبوب کر دی گئی۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
زین للناس	۳	اٰل عمران	۱۴

پاکیزہ کمائی سے زکوٰۃ ادا کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا انفقوا	۳	البقرۃ	۲۶۷

تجارت کے لیے زمین کے سفر کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یستطیعون ضربا	۲	البقرۃ	۲۷۳
واخرون یضربون فی الارض	۲۹	المزمل	۲۰

تجارت کے لیے سمندری سفر جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولتبتغوا من فضلہ	۱۴	النحل	۱۴
لتبتغوا من فضلہ	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتبتغوا من فضلہ	۲۰	القصص	۷۳
لتبتغوا من فضلہ	۲۲	فاطر	۱۲
لتبتغوا من فضلہ	۲۵	الجاثیہ	۱۲

حج کے زمانہ میں تجارت حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تبتغوا فضلا من ربکم	۲	البقرۃ	۱۹۸

تجارت خدا کا فضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وابتغوا من فضل اللہ	۲۸	الجمعہ	۱۰
لتبتغوا من فضل اللہ	۱۵	بنی اسرائیل	۱۲
ان تبتغوا فضلا من ربکم	۲	البقرۃ	۱۹۸
ولا یحسبن الذین	۴	اٰل عمران	۱۸۰
ولتبتغوا من فضلہ	۱۴	النحل	۱۴
ولتبتغوا من فضلہ	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتبتغوا من فضلہ	۲۰	القصص	۷۳
وابتغاؤکم من فضلہ	۲۱	الروم	۲۳
لتبتغوا من فضلہ	۲۲	فاطر	۱۲
لتبتغوا من فضلہ	۲۵	الجاثیۃ	۱۲
واللہ فضل بعضکم	۱۴	النحل	۷۱

مرد اور عورت دونوں تجارت کر سکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب مما اکتسبوا	۵	النساء	۳۲

ادھار میں کتابت و شہادت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا اذا تداینتم	۳	البقرۃ	۲۸۲
ولا تسئموا	۳	البقرۃ	۲۸۲

دست بدست بیع میں کتابت و شہادت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تکون تجارۃ	۳	البقرۃ	۲۸۲

تنگ دست کو مہلت دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ	۳	البقرۃ	۲۸۰

کفالت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکفلها زکریا	۳	آل عمران	۳۷
علی من یکفله	۱۶	طٰهٰ	۴۰
ایهم یکفل مریم	۳	آل عمران	۴۴
یکفلونه لکم	۲۰	القصص	۱۲
وانا به زعیم	۱۳	یوسف	۷۲

عاریت کا بیان

عاریت نہ دینے پر وعید

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویمنعون الماعون	۳۰	الماعون	۷

امانت کا بیان

امانت رکھنا جائز ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الله یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت	۵	النسآء	۵۸

امانت جس کی ہے اُسے ادا کی جائے گی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تؤدوا الامٰنٰت	۵	النسآء	۵۸
والذین هم لامٰنٰتهم وعهدهم	۱۸	المؤمنون	۸
فلیؤد الذی اؤتمن	۳	البقرۃ	۲۸۳

خیانت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتخونوا امٰنٰتکم	۹	الانفال	۲۷

امانت کا حامل انسان ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا عرضنا الامانۃ	۲۲	الاحزاب	۷۲

غصب کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۲	البقرۃ	۱۸۸

حلال وحرام جانوروں کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
حرمت علیکم	۶	المائدۃ	۳

خنزیر حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما حرم علیکم	۲	البقرۃ	۱۷۳
ولحم الخنزیر	۶	المائدۃ	۳
او لحم خنزیر	۸	الانعام	۱۴۵
لحم الخنزیر	۱۴	النحل	۱۱۵

میتۃ حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما حرم علیکم المیتۃ	۲	البقرۃ	۱۷۳
حرمت علیکم المیتۃ	۶	المائدۃ	۳
الا ان یکون میتۃ	۸	الانعام	۱۴۵
انما حرم علیکم المیتۃ	۱۴	النحل	۱۱۵

منخنقۃ (گلا گھونٹا ہوا جانور) حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والمنخنقۃ	۶	المائدۃ	۳

موقوذۃ (پتھر لکڑی وغیرہ سے مارا ہوا) جانور حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والموقوذۃ	۶	المائدۃ	۳

پہاڑ سے گر کر مرا ہوا جانور حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والمتردیۃ	۶	المائدۃ	۳

سینگ سے مرا ہوا جانور حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والنطیحۃ	۶	المائدۃ	۳

بھیڑیے وغیرہ کا کھایا ہوا مردہ جانور حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما اکل السبع	۶	المائدۃ	۳

خبیثہ جانور حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویحرم علیهم الخبائث	۹	الاعراف	۱۵۷

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے حرام کیا وُہ بھی حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین یتبعون	۹	الاعراف	۱۵۷
وما اتٰکم الرسول	۲۸	الحشر	۷
من یطع الرسول	۵	النساء	۸۰

مختلف قسم کے جانور حرام ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
حرمت علیکم المیتۃ	۶	المائدۃ	۳

غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما اهل لغیر الله به	۶	المائدۃ	۳

بُتوں پر ذبیحہ حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما ذبح علی النصب	۶	المائدۃ	۳

جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا جائے وہ حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله	۸	الانعام	۱۲۱

جس جانور پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جائے وُہ حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما اهل لغیر الله به	۶	المائدۃ	۳
او فسقا اهل لغیر الله به	۸	الانعام	۱۴۵

بحیرہ، سائبہ وغیرہ جانور حرام ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما جعل الله	۷	المائدۃ	۱۰۳

اللہ کے نام پر ذبیحہ حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا ما ذکیتم	۶	المائدۃ	۳
وطعامکم حل لهم	۶	المائدۃ	۵
فکلوا مما ذکر اسم الله علیه	۸	الانعام	۱۱۸
وما لکم الا تاکلوا	۸	〃	۱۱۹
فاذکروا اسم الله	۱۷	الحج	۳۶
لیذکروا اسم الله	۱۷	〃	۳۴
ویذکروا اسم الله	۱۷	〃	۲۸

آٹھ قسم کے جانور حلال ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثمٰنیۃ ازواج	۸	الانعام	۱۴۳

شکار پر اللہ کا نام لے کر جانور چھوڑنا حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما علمتم من الجوارح	۶	المائدۃ	۴

قربانی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فصل لربک وانحر	۳۰	الکوثر	۲

آیت	پارہ	سورت	آیت

قربانی صرف اللہ کے لیے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
قل ان صلوتی ونسکی	۸	الانعام	۱۶۲

قربانی کے تین حصے کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت
فکلوا منہا واطعموا القانع	۱۷	الحج	۳۶

قربانی کا گوشت اور خون اللہ کو پسند نہیں بلکہ تقویٰ پسند ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
لن ینال اللہ لحومہا	۱۷	الحج	۳۷

ذبح کے وقت بسم اللہ کے ساتھ اللہ اکبر کہنا

آیت	پارہ	سورت	آیت
لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم	۱۷	الحج	۳۷

اونٹ اور گائے کی قربانی شعائر اللہ سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
والبدن جعلنٰھا لکم من شعائر اللہ	۱۷	الحج	۳۶

انعام، اونٹ، گائے، بکری وغیرہ کی قربانی کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولکل امۃ جعلنا	۱۷	الحج	۳۴
واحلت لکم الانعام	۱۷	؍؍	۳۰
ویذکروا اسم اللہ	۱۷	؍؍	۲۸
ومن الانعام حمولۃ وفرشا	۸	الانعام	۱۴۲

دنبہ کی قربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت
وفدینٰہ بذبح عظیم	۲۳	الصف	۱۰۷
اذ قربا قربانا	۶	المائدۃ	۲۷

پرہیزگاروں کی طرف سے قربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت
انما یتقبل اللہ من المتقین	۶	المائدۃ	۲۷

حظر و اباحت کا بیان

پاکیزہ چیزیں حلال ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
یایہا الذین اٰمنوا لاتحرموا	۷	المائدۃ	۸۷
وکلوا مما رزقکم	۷	؍؍	۸۸
والطیبٰت من الرزق	۸	الاعراف	۳۲
ورزقنٰہم من الطیبٰت	۱۵	بنی اسرائیل	۷۰

حلال چیزیں حرام کرنے سے بھی حرام نہیں ہوتیں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت
یایہا النبی لم تحرم	۲۸	التحریم	۱
قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم	۲۸	؍؍	۲

الگ الگ کھانا جائز ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت
لیس علیکم جناح	۱۸	النور	۶۱

اکٹھے کھانا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
لیس علیکم	۱۸	النور	۶۱

اپنے رشتہ داروں کے یہاں کھانے میں حرج نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا علی انفسکم	۱۸	النور	۶۱

دوست کے یہاں کھانے میں حرج نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
اوصدیقکم	۱۸	النور	۶۱

زندگی بچانے کے لیے کھانا فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تقتلوا انفسکم	۵	النساء	۲۹

جان بچانے کے لیے حرام چیز بھی کھانا حلال ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت
فمن اضطر غیر باغ	۲	البقرۃ	۱۷۳
فمن اضطر غیر باغ	۸	الانعام	۱۴۵
فمن اضطر غیر باغ	۱۴	النحل	۱۱۵

آداب معاشرت

جھوٹے پر خدا کی لعنت

آیت	پارہ	سورت	آیت
فنجعل لعنۃ اللہ علی الکٰذبین	۳	اٰل عمران	۶۱
ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکٰذبین	۱۸	النور	۷

سچ جھوٹ پر غالب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
بل نقذف بالحق	۱۷	الانبیاء	۱۸

جھوٹ بولنے والے ظالم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
فمن افتریٰ علی اللہ الکذب	۴	اٰل عمران	۹۴

جھوٹ کھلا گناہ ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت
انظر کیف یفترون	۵	النساء	۵۰

جھوٹ بولنے اور سننے والے فتنہ میں مبتلا ہیں اور اُن کے دل پاک نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
سمّٰعون للکذب سمّٰعون لقوم	۶	المائدۃ	۴۱

جھوٹے دُنیا میں ذلت کا شکار ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
سمّٰعون للکذب	۶	المائدۃ	۴۱

جھوٹ بولنے والے اکثر بے عقل ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
لکن الذین کفروا یفترون	۷	المائدۃ	۱۰۳

جھوٹ بولنے والے کامیاب نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان الذین یفترون علی اللہ	۱۱	یونس	۶۹
ان الذین یفترون علی اللہ	۱۴	النحل	۱۱۶

جھوٹے پر عذاب نار ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وتصف السنتہم الکذب	۱۴	النحل	۶۲
اعد اللہ لہم عذابا شدیدا	۲۸	المجادلۃ	۱۵

جھوٹ بولنے والے بے ایمان ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
انما یفتری الکذب	۱۴	النحل	۱۰۵

جھوٹ بولنے والے ظالم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ	۲۸	الصف	۷

گالی مت دو

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تسبوا الذین	۷	الانعام	۱۰۸

کسی کو بُرا نام نہ دو

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرات	۱۱

ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تلمزوا انفسکم	۲۶	الحجرات	۱۱

جاسوسی منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تجسسوا	۲۶	الحجرات	۱۲

غیبت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یغتب بعضکم بعضا	۲۶	الحجرات	۱۲

غیبت کرنا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ایحب احدکم ان یاکل	۲۶	الحجرات	۱۲

حاکم سے کسی کے ظلم کی شکایت کرنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یحب اللہ	۶	النساء	۱۴۸

غلط باتیں منع ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقف مالیس لک بہ علم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۶

چیخنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واغضض من صوتک	۲۱	لقمٰن	۱۹

حاسد کے شر سے پناہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن شر حاسد اذا حسد	۳۰	الفلق	۵

کسی مسلمان کے خلاف حسد ممنوع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ	۵	النساء	۳۲

کفار مسلمانوں سے حسد کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ودّ کثیر من اھل الکتٰب	۱	البقرۃ	۱۰۹

منافق مسلمانوں کو حاسد بتلاتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فسیقولون بل تحسدوننا	۲۶	الفتح	۱۵

غصہ پی لینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والکٰظمین الغیظ	۴	آل عمران	۱۳۴
ادفع بالتی ھی احسن	۲۴	حم السجدۃ	۳۴

غصے کے بعد معافی کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا ما غضبوا ھم یغفرون	۲۵	الشوریٰ	۳۷

تکبر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تمش فی الارض	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷
ولا تمش فی الارض مرحًا	۲۱	لقمٰن	۱۸

اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اللہ لا یحب من کان مختالا	۵	النساء	۳۶
ولا تمش فی الارض	۲۱	لقمٰن	۱۸
لا تفرح	۲۰	القصص	۷۶
ولئن اذقنٰہ نعماء	۱۲	ھود	۱۰
وانا اذا اذقنا	۲۵	الشوریٰ	۴۸
لا یحب کل مختال	۲۷	الحدید	۲۳

کفار نے تکبر سے ایمان قبول نہ کیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واقسموا باللہ	۲۲	فاطر	۴۲/۴۳
وانی کلما دعوتھم	۲۹	نوح	۷
افکلما جاءکم	۱	البقرۃ	۸۷
قل ارءیتم	۲۶	الاحقاف	۱۰
ثم بعثنا من بعدھم موسٰی	۱۱	یونس	۷۵
ثم ارسلنا موسٰی واخاہ	۱۸	المؤمنون	۴۵/۴۶
قال الذین استکبروا	۸	الاعراف	۷۶
وقال الذین لا یرجون	۱۹	الفرقان	۲۱

تکبر کرنے والوں پر عذاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الذین استنکفوا	۶	النساء	۱۷۳
والذین کذبوا	۸	الاعراف	۳۶
ولقد جاءھم	۲۰	العنکبوت	۳۹/۴۰

تکبر کرنے والوں کے لیے آسمانوں کے دروازے بند ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین کذبوا	۸	الاعراف	۴۰

تکبر کرنے والوں کے متبعین پر بھی عذاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وبرزوا للہ	۱۳	ابراھیم	۲۱
یقول الذین استضعفوا للذین استکبروا	۲۲	السباء	۳۱/۳۲

مال اور جمعیت پر فخر کرنے والے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکان لہ ثمر	۱۵	الکھف	۳۴/۴۲
اعلموا انما الحیوۃ الدنیا	۲۷	الحدید	۲۰

تکبر کرنے والے مجرم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الذین کفروا	۲۵	الجاثیۃ	۳۱

تکبر کرنے والوں پر مہر لگا دی جاتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کذٰلک یطبع اللہ	۲۴	المؤمن	۳۵

تکبر سے منہ بگاڑنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تصعر خدک للناس	۲۱	لقمٰن	۱۸

متکبر بخل کرتے ہیں اور بخل کا حکم دیتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ لا یحب	۲۷	الحدید	۲۳/۲۴

گھوڑ دوڑ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ عرض علیہ	۲۳	صٓ	۳۱
والعٰدیٰت ضبحا	۳۰	العٰدیٰت	۱

دکھاوے کا صدقہ باطل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰایھا الذین اٰمنوا لا تبطلوا	۳	البقرۃ	۲۶۴
والذین ینفقون اموالھم	۵	النساء	۳۸

دکھاوے کے صدقے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمثلہ کمثل صفوان	۳	البقرۃ	۲۶۴
ایود احدکم ان تکون	۳	〃	۲۶۶

مسلمانو! ریا کار نہ بنو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تکونوا کالذین خرجوا	۱۰	الانفال	۴۷

ریا منافقوں کی صفت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان المنٰفقین یخٰدعون اللہ	۵	النساء	۱۴۲
الذین ھم یراءون	۳۰	الماعون	۶

ریا شرک خفی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا یشرک بعبادۃ ربہ	۱۶	الکھف	۱۱۰

ریا سے بچے اور خالص اللہ کے لیے عبادت کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت
فاعبد اللہ مخلصًا	۲۳	الزمر	۲

ظلم کا بیان
شرک سب سے بڑا ظلم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
اذ قال لقمٰن لابنہ وھو یعظہ یٰبنی لاتشرک	۲۱	لقمٰن	۱۳

ظالم کو قیامت کے دن سخت افسوس ہوگا

آیت	پارہ	سورت	آیت
ویوم یعض الظالم	۱۹	الفرقان	۲۷

قیامت میں ظالم کا کوئی مددگار نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت
فذوقوا فما للظّٰلمین	۲۲	فاطر	۳۷
ما للظّٰلمین من حمیم	۲۴	المؤمن	۱۸

حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والے ظالم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ومن یتعد حدود اللہ	۲	البقرۃ	۲۲۹

مفتری ظالم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
فمن افتری علی اللہ الکذب	۴	آل عمران	۹۴

کسی کے ظلم کی شکایت حاکم سے جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
لا یحب اللہ الجھر بالسوء	۶	النساء	۱۴۸

مفتی یا حاکم کے سامنے ظالم کی شکایت جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
خصمٰن بغٰی	۲۳	صٓ	۲۲/۲۴

ظالموں کا ٹھکانہ بُرا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وبئس مثوی الظّٰلمین	۴	آل عمران	۱۵۱
فکان عاقبتھما	۲۸	الحشر	۱۷

ظالم کامیاب نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
انہ لا یفلح الظّٰلمون	۷	الانعام	۲۱
انہ لا یفلح الظّٰلمون	۸	الانعام	۱۳۵
انہ لا یفلح الظّٰلمون	۱۲	یوسف	۲۳
فقطع دابر القوم الذین	۷	الانعام	۴۵

ظالموں پر عذاب قبر

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولو تریٰ اذ الظّٰلمون	۷	الانعام	۹۳

ظالموں سے دوستی منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا	۱۰	التوبۃ	۲۳

ظالموں کو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تحسبن اللہ	۱۳	ابراھیم	۴۲

اے اللہ! مجھے ظالموں میں نہ کر

آیت	پارہ	سورت	آیت
رب فلا تجعلنی فی القوم الظّٰلمین	۱۸	المؤمنون	۹۴

ظالموں پر عذاب نازل ہوتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وما کنا مھلکی القریٰ	۲۰	القصص	۵۹
وان الظّٰلمین لھم عذاب الیم	۲۵	الشوریٰ	۲۱

قیامت میں ظالموں کے احوال

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولو تریٰ اذ الظّٰلمون	۲۲	السبا	۳۱/۴۲
ویوم یعض الظالم علی یدیہ	۱۹	الفرقان	۲۷
ان المجرمین فی عذاب جھنم	۲۵	الزخرف	۷۴

ظالموں کے وعدے جھوٹے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
بل ان یعد الظّٰلمون	۲۲	فاطر	۴۰

قیامت کے دن ظالموں پر لعنت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
یوم لا ینفع الظّٰلمین	۲۴	المؤمن	۵۲

ظالموں سے بدلہ لینا جائز ہے اور معاف کرنا افضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولمن انتصر بعد ظلمہ	۲۵	الشوریٰ	۴۱/۴۳

ظالموں کو سزا دینا

آیت	پارہ	سورت	آیت
انما السبیل علی الذین	۲۵	الشوریٰ	۴۲

ظالم دُنیا کی طرف لوٹنا چاہیں گے
تاکہ توبہ کر سکیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
وتری الظّٰلمین لما راوا العذاب	۲۵	الشوریٰ	۴۴/۴۵

ظالموں کے لیے دردناک عذاب

آیت	پارہ	سورت	آیت
انا اعتدنا للظّٰلمین نارا	۱۵	الکھف	۲۹
ویوم یعض الظالم	۱۹	الفرقان	۲۷/۲۹
کذٰلک اخذ ربک	۱۲	ھود	۱۰۲

ظالموں کو ہدایت نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان اللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین	۲۶	الاحقاف	۱۰
واللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین	۲۸	الصف	۷
واللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین	۲۸	الجمعۃ	۵

خدایا! مجھے ظالموں سے نجات دے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ونجنی من القوم الظّٰلمین	۲۸	التحریم	۱۱

حرمتِ شراب
پہلا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت
یسئلونک عن الخمر	۲	البقرۃ	۲۱۹

دوسرا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایھا الذین امنوا لاتقربوا الصلوٰۃ	۵	النساء	۴۳

آخری اور قطعی حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایھا الذین امنوا انما الخمر	۷	المائدۃ	۹۰

شراب پینا شیطانی فعل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
انما یرید الشیطٰن	۷	المائدۃ	۹۱
من عمل الشیطٰن	۷	المائدۃ	۹۰

اشاراتِ حرمت

آیت	پارہ	سورت	آیت
ومن ثمرٰت النخیل	۱۴	النحل	۶۷

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر

قمار بازی

پہلا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الخمر	۲	البقرۃ	۲۱۹

ممانعت کا قطعی حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان تستقسموا بالازلام	۶	المائدۃ	۳
والمیسر والانصاب	۷	〃	۹۰

ان افعال شنیعہ سے عداوت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یرید الشیطن	۷	المائدۃ	۹۱

شعر و شاعری

شعراء باطل کی مذمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والشعراء یتبعھم الغاوٗن	۱۹	الشعراء	۲۲۴–۲۲۶

اہل ایمان اور اعمال صالح اور ذکر کی طرف رغبت دلانے والے شعراء کی توصیف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا الذین اٰمنوا	۱۹	الشعراء	۲۲۷

قرآن مجید شاعری نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما ھو بقول شاعر	۲۹	الحاقۃ	۴۱

حجامت کے احکام

مردوں کو سر کے بال منڈوانا اور کتروانا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
محلقین رء وسکم	۲۶	الفتح	۲۷

حالت احرام میں سر منڈوانا اور کتروانا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن کان منکم مریضا	۲	البقرۃ	۱۹۶

داڑھی بڑھانا سنت انبیاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال یبنؤم لا تاخذ بلحیتی	۱۶	طٰہٰ	۹۴

آداب سفر

سواری پر سوار ہونے کے وقت کی دعا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
سبحٰن الذی سخر لنا	۲۵	الزخرف	۱۳

کشتی پر سوار ہونے کی دعا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
بسم اللہ مجریھا	۱۲	ھود	۴۱

تجارت کے لیے سمندری سفر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ربکم الذی یزجی لکم الفلک	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتجری الفلک بامرہ	۲۱	الروم	۴۶

شکار کا بیان

حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا لا تحلوا	۶	المائدۃ	۲
یایھا الذین اٰمنوا لا تقتلوا الصید	۷	〃	۹۵
وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما	۷	〃	۹۶

احرام ختم ہونے پر شکار جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حللتم فاصطادوا	۶	المائدۃ	۲

سمندر کا شکار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
احل لکم صید البحر	۷	المائدۃ	۹۶

کتے اور شکاری جانور کا شکار حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک ماذا احل لھم	۶	المائدۃ	۴

شکاری بسم اللہ پڑھ کر جانور چھوڑے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکلوا مما امسکن علیکم	۶	المائدۃ	۴

رہن کا بیان

سفر میں رہن

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان کنتم علی سفر	۳	البقرۃ	۲۸۳

قصاص کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص	۲	البقرۃ	۱۷۸

قصاص زندگی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولکم فی القصاص حیوۃ	۲	البقرۃ	۱۷۹

قصاص میں برابری

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکتبنا علیھم فیھا ان النفس	۶	المائدۃ	۴۵

قتل نفس حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یقتلون النفس التی	۱۹	الفرقان	۶۸

ایک شخص کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من اجل ذلک	۶	المائدۃ	۳۲

جس نے ایک شخص کی جان بچائی اُس نے ساری دُنیا کو بچایا۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن احیاھا فکانما احیا الناس	۶	المائدۃ	۳۲

فساد فی الارض کی سزا قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من اجل ذلک	۶	المائدۃ	۳۲

مومن کو غلطی سے قتل کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا	۵	النساء	۹۲

مومن کو جان بوجھ کر قتل کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یقتل مؤمنا متعمدا	۵	النساء	۹۳

قتل کے عوض قتل

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من اجل ذلک	۶	المائدۃ	۳۲

حدّ قذف کا بیان

زنا کی تہمت لگانا گناہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یؤذون المؤمنین	۲۲	الاحزاب	۵۸

زنا کی غلط تہمت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یرمون المحصنٰت	۱۸	النور	۴

تعزیر کا بیان

کسی مسلمان کا مذاق نہ اڑایا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا	۲۶	الحجرات	۱۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کسی کو بُرا لقب دینا حرام ہے			
ولا تنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرات	۱۱
چور کی حد			
والسارق والسارقة	۶	المائدة	۳۸/۳۹
ڈکیتی کا بیان			
انما جزاؤا الذین	۶	المائدة	۳۳/۳۴
قسم کو نیک کام نہ کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ			
ولا تجعلوا اللہ عرضة لایمانکم	۲	البقرة	۲۲۴
ولا یاتل اولوا الفضل منکم	۱۸	النور	۲۲
جھوٹی قسم پر عذاب			
ان الذین یشترون	۳	آل عمران	۷۷
قسم پورا کرنے کا حکم			
واوفوا بعهد الله	۱۴	النحل	۹۱
ولا تتخذوا ایمانکم دخلا بینکم	۱۴	〃	۹۴
وکان عهد الله مسئولا	۲۱	الاحزاب	۱۵
والذین هم لاماناتهم وعهدهم	۱۸	المؤمنون	۸
لغو قسم کا کفارہ نہیں			
لا یؤاخذکم الله باللغو فی ایمانکم	۷	المائدة	۸۹
جن قسموں کا کفارہ ہے			
فکفارته اطعام عشرة مسٰکین	۷	المائدة	۸۹
قد فرض الله لکم تحلة ایمانکم	۲۸	التحریم	۲
منت کا بیان			
وما انفقتم من نفقة او نذرتم	۳	البقرة	۲۷۰
یوفون بالنذر	۲۹	الدھر	۷

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
منت پوری کرنے کی تعریف			
من المؤمنین رجال صدقوا	۲۱	الاحزاب	۲۳
شرکت کا بیان			
اما السفینة فکانت لمسٰکین	۱۶	الکھف	۷۹
واما الجدار فکان لغلٰمین	۱۶	الکھف	۸۲

غلام آزاد کرنے کا طریقہ

اس قسم کے مسائل کی ہمارے ملک میں ضرورت نہیں لیکن قرآن مجید نے اس زمانے میں جب کہ غلامی کا رواج تھا، انسانی عظمت کو بحال کرنے کے لیے غلاموں کو آزاد کرنے، ان کو مکاتب اور ام ولد بنانے اور کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جس کی بنا پر عصر جدید میں غلامی کی رسم بالکل ختم ہو گئی۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
آزاد کرنے کا حکم			
فک رقبة	۳۰	البلد	۱۳
مکاتب بنانے کا بیان			
والذین یبتغون الکتٰب مما ملکت ایمانکم	۱۸	النور	۲۳
قتل خطا میں غلام آزاد کرنے کا حکم			
فتحریر رقبة مؤمنة	۵	النساء	۹۲
فتحریر رقبة مؤمنة	۵	〃	۹۲
کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم			
او تحریر رقبة	۷	المائدة	۸۹
ظہار میں غلام آزاد کرنے کا حکم			
فتحریر رقبة	۲۸	المجادلة	۳
دفن اور قبر کا بیان			
ثم اماته فاقبره	۳۰	عبس	۲۱
الم نجعل الارض کفاتا احیاء	۲۹	المرسلٰت	۲۵/۲۶
من بعثنا من مرقدنا	۲۳	یٰس	۵۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
شہید کا بیان			
ولا تقولوا لمن یقتل	۲	البقرة	۱۵۴
ولا تحسبن الذین قتلوا	۴	آل عمران	۱۶۹
نیکی صرف توجہ الی القبلہ نہیں			
لیس البر ان تولوا وجوهکم	۲	البقرة	۱۷۷
مرتد کا بیان			
ومن یرتدد	۲	البقرة	۲۱۷
یایها الذین اٰمنوا	۶	المائدة	۵۴
قل اباللہ واٰیٰته	۱۰	التوبة	۶۵/۶۶
صلح کا بیان			
صلح اچھی چیز ہے			
والصلح خیر	۵	النساء	۱۲۸
صلح کے لیے سرگوشی جائز ہے			
لا خیر فی کثیر من نجوٰهم	۵	النساء	۱۱۴
میاں بیوی میں مصالحت			
وان امرأة خافت	۵	النساء	۱۲۸
مسلمانوں میں لڑائی ہو تو صلح کرا دیں۔			
وان طائفتٰن من المؤمنین	۲۶	الحجرات	۹
فاصلحوا بین اخویکم	۲۶	〃	۱۰
اکراہ کا بیان			
الا من اکره وقلبه مطمئن	۱۴	النحل	۱۰۶
اگر اکراہ کے بعد بھی کفر نہ کرے			
لن نؤثرک	۱۶	طٰه	۷۲/۷۳
اکراہ میں زبانی کفر کر سکتے ہیں			
الا ان تتقوا منهم تقٰة	۳	آل عمران	۲۸
جن کو مجبور کیا جائے وہ گنہگار نہیں			
ولا تکرهوا فتیٰتکم	۱۸	النور	۳۳

حجر تصرف (روکنے) کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تؤتوا السفهآء	۴	النسآء	۵

تقسیم کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمة	۴	النسآء	۸
ونبئهم ان الماء قسمة	۲۷	القمر	۲۸

جزیہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قاتلوا الذین	۱۰	التوبة	۲۹

آب پاشی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
هٰذه ناقة لها شرب	۱۹	الشعراء	۱۵۵
ونبئهم ان الماء قسمة	۲۷	القمر	۲۸

بارش سے چشمے بنائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الم تر ان الله انزل	۲۳	الزمر	۲۱

بارش سے کھیتی پیدا کی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانزلنا من المعصرٰت مآء	۳۰	النبا	۱۴/۱۶
اخرج منها	۳۰	النّزعٰت	۳۱/۳۲
فلینظر الانسان	۳۰	عبس	۲۴

زیارت قبور، منافق کی قبر پر کھڑا نہ ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقم علی قبره	۱۰	التوبة	۸۴

ایصال ثواب دعائے مغفرت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واستغفر لذنبك وللمؤمنین	۲۶	محمد	۱۹
ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین	۲۸	الحشر	۱۰
ربنا اغفرلی	۱۳	ابرٰهیم	۴۱
ویستغفرون	۲۴	المؤمن	۷

دعائے مغفرت سے کافروں کو کوئی فائدہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
استغفرلهم اولا تستغفرلهم	۱۰	التوبة	۸۰
ما کان للنبی والذین امنوا	۱۱	التوبة	۱۱۳

قانون وراثت

میراث کے حقوق کی بنیاد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واولوا الارحام بعضهم	۱۰	الانفال	۷۵
واولوا الارحام بعضهم	۲۱	الاحزاب	۶

متبنّٰی وارث نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما جعل ادعیآءکم	۲۱	الاحزاب	۴

وراثت کا تمام مال رکھنے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتاکلون التراث	۳۰	الفجر	۱۹

وراثت میں قرابت داروں کا حق ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب	۴	النسآء	۷

وراثت پورے ترکے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمة	۴	النسآء	۸

وراثت کی دینی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تلك حدود الله	۴	النسآء	۱۳

ورثاء کے حصوں پر وصیت کا اثر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتب علیکم اذا حضر	۲	البقرة	۱۸۰

وراثت میں عورت بھی حق دار ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وللنسآء نصیب مما ترك	۴	النسآء	۷

اولاد کے حصص

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للذکر مثل حظ الانثیین	۴	النسآء	۱۱

والدین کے حصص

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولابویه لکل واحد	۴	النسآء	۱۱

تقسیم میراث

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان کان له اخوة	۴	النسآء	۱۱

مروجہ وفات ٹیکس ظلم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یعص الله ورسوله	۴	النسآء	۱۴

منہ بولے رشتہ داروں کا حصہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولکل جعلنا موالی	۵	النسآء	۳۳
وان کان رجل	۴	"	۱۲
یستفتونك قل الله	۵	"	۱۷۶

وصیت کے لیے نصاب شہادت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین امنوا شهادة بینکم	۷	المائدة	۱۰۶

اسلامی نظام امارت

امارت کے اوصاف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فبما رحمة من الله	۴	ال عمران	۱۵۹

نظام سمع وطاعت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین امنوا اطیعوا الله	۵	النسآء	۵۹

افواہیں پھیلانے کا مفسدہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا جاءهم امر	۵	النسآء	۸۳

شوریٰ کی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فبما رحمة من الله	۴	ال عمران	۱۵۹

معاشرے میں عناصر کی ترکیب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین امنوا	۱۰	الانفال	۷۴

جماعت میں شامل ہونے کی شرط

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان تابوا واقاموا الصلوٰة	۱۰	التوبة	۱۱

باہمی تعلقات درست رکھنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واصلحوا ذات بینکم	۹	الانفال	۱

نزاع واختلاف سے بچنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تنازعوا	۱۰	الانفال	۴۶

اطاعت امیر کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واطیعوا الله ورسوله	۹	الانفال	۱
یایها الذین امنوا اطیعوا الله	۹	"	۲۰
یایها الذین امنوا استجیبوا	۹	"	۲۴
واطیعوا الله	۱۰	"	۴۶

غداری و خیانت سے بچنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت
يايها الذين آمنوا لا تخونوا	۹	الانفال	۲۷

فاسقوں کے ساتھ سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تصل على احد	۱۰	التوبۃ	۸۴

مشتبہ لوگوں کے طرزِ عمل پر نگاہ

آیت	پارہ	سورت	آیت
وقل اعملوا	۱۱	التوبۃ	۱۰۵

منافقین کے ساتھ برتاؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت
يايها النبي جاهد الكفار	۱۰	التوبۃ	۷۳
يايها الذين آمنوا قاتلوا	۱۱	״	۱۲۳

اسلام کا تصورِ قومیت

آیت	پارہ	سورت	آیت
فاما الذين آمنوا وعملوا	۲۱	الروم	۱۵
يعبادي الذين آمنوا	۲۱	العنکبوت	۵۶

مُلکی مفاد کے نام سے بے گناہ افراد کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کرنا اور بلا تعین مدت قید کرنا اسلامی انقلاب کو روکنے کے لیے فرعون کا بنایا ہوا قانون ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت
ثم بدا لهم من بعد	۱۲	یوسف	۳۵

خلافیات

احکامِ شرعیہ میں تقلید کا ثبوت

آیت	پارہ	سورت	آیت
لا يكلف الله نفسا الا وسعها	۳	البقرۃ	۲۸۶/۲۸۷
والسابقون الاولون من المهاجرين	۱۱	التوبۃ	۱۰۰
اطيعوا الله واطيعوا الرسول	۵	النساء	۵۹
فاسئلوا اهل الذكر	۱۷	الانبیاء	۷
واتبع سبيل من اناب الي	۲۱	لقمٰن	۱۵
ربنا هب لنا من ازواجنا	۱۹	الفرقان	۷۴
فلولا نفر من كل فرقة منهم	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
ولو ردوه الى الرسول والى اولي الامر	۵	النساء	۸۳
يوم ندعوا كل اناس بامامهم	۱۵	بنی اسرائیل	۷۱

ردِّ یہودیت

یہودیت میں نسلی تعصب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
يا اهل الكتب تعالوا	۳	آل عمران	۶۴
ومن اهل الكتب من ان تامنه	۳	״	۷۵

یہودیوں نے ایمان کے بعد کفر کیا

آیت	پارہ	سورت	آیت
كيف يهدي الله قوما	۳	آل عمران	۸۶

ابراہیم یہودی تھے نہ نصرانی

آیت	پارہ	سورت	آیت
ما كان ابرهيم يهوديا ولا نصرانيا	۳	آل عمران	۶۷

یہودیوں کی روش پر مت چلو

آیت	پارہ	سورت	آیت
ود كثير من اهل الكتب	۱	البقرۃ	۱۰۹

ان کا زعم باطل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وقالوا لن يدخل الجنة	۱	البقرۃ	۱۱۱

غلط فہمیاں

آیت	پارہ	سورت	آیت
وقالت اليهود ليست النصرى	۱	البقرۃ	۱۱۳

ان کے فاسد گروہ کا رویہ

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولن ترضى عنك اليهود	۱	البقرۃ	۱۲۰

علمائے یہود حق بات چھپاتے تھے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ومن اظلم ممن كتم شهادة	۱	البقرۃ	۱۴۰
الذين آتينهم الكتب	۲	״	۱۴۶

جان بوجھ کر حق کی مخالفت

آیت	پارہ	سورت	آیت
وان الذين اوتوا الكتب	۲	البقرۃ	۱۴۴

ان کا گمان تھا کہ وہ جہنمی نہیں ہیں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت
الم تر الى الذين اوتوا نصيبا	۳	آل عمران	۲۳

آیاتِ الٰہی سے انکار

آیت	پارہ	سورت	آیت
يا اهل الكتب لم تكفرون	۳	آل عمران	۷۰

دعوتِ ایمان پر ان کی مکاریاں

آیت	پارہ	سورت	آیت
وقالت طائفة من اهل الكتب	۳	آل عمران	۷۲

حق و باطل کو ملانا علمائے یہود کا کام

آیت	پارہ	سورت	آیت
يا اهل الكتب لم تلبسون الحق	۳	آل عمران	۷۱

چند سکوں کی خاطر حق کو بیچا

آیت	پارہ	سورت	آیت
واذ اخذ الله ميثاق الذين	۴	آل عمران	۱۸۷

کھلی نشانیوں کے بعد کفر کیا

آیت	پارہ	سورت	آیت
يسئلك اهل الكتب	۶	النساء	۱۵۳

انہوں نے اذان کا مذاق اڑایا

آیت	پارہ	سورت	آیت
يايها الذين آمنوا لا تتخذوا	۶	المائدۃ	۵۷/۵۸

ان کی کھلی گمراہیاں

آیت	پارہ	سورت	آیت
وقالت اليهود عزير ابن الله	۱۰	التوبۃ	۳۰

ان کے ایمان کی خرابی

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا يحرمون ما حرم الله	۱۰	التوبۃ	۲۹

احکامِ خداوندی کو غلط ضابطوں کی شکل دینا علمائے یہود کا کام

آیت	پارہ	سورت	آیت
يايها الذين آمنوا ان كثيرا	۱۰	التوبۃ	۳۴

معاہدے کی خلاف ورزی

آیت	پارہ	سورت	آیت
الذين عهدت منهم	۱۰	الانفال	۵۶

ان سے جنگ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت
قاتلوا الذين لا يؤمنون	۱۰	التوبۃ	۲۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان کے گروہ کا آخرت سے انکار			
وکذلک اعثرنا علیھم	۱۵	الکھف	۲۱
موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش			
وقال فرعون ذرونی	۲۴	المؤمن	۲۶
اسلامی انقلاب روکنے کے لیے فرعونی قوانین			
ونادیٰ فرعون فی قومہ	۲۵	الزخرف	۵۱
انی اخاف ان یبدل	۲۴	المؤمن	۲۶
اسلام دشمنی یہود کا شیوہ ہے			
سبح للہ ما فی السموٰت وما فی الارض	۲۸	الحشر	۱
یہود و منافقین کی سازباز			
الم تر الی الذین نافقوا	۲۸	الحشر	۱۱
جان بوجھ کر اسلام کا انکار			
یسبح للہ ما فی السموٰت وما فی الارض	۲۸	الجمعۃ	۱
موسیٰ علیہ السلام کو ایذائیں دیں			
واذ قال موسیٰ لقومہ	۲۸	الصف	۵
یہود کی مثال گدھے سے			
مثل الذین حملوا التورٰیۃ	۲۸	الجمعۃ	۵
یہود کے عقائد باطلہ کا رد			
لم یکن الذین کفروا	۳۰	البینۃ	۱
یہود کی دوغلی پالیسی			
واذا لقوا الذین اٰمنوا	۱	البقرۃ	۱۴
اتامرون الناس	۱	〃	۴۴
امرا کے کہنے پر قانونِ حق بدل دینا یہودی قانون کا شیوہ رہا ہے			
ولا تلبسوا الحق	۱	البقرۃ	۴۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الرسول لا یحزنک	۶	المائدۃ	۴۱
دین میں تحریفات			
وکیف یحکمونک	۶	المائدۃ	۴۳
وقالت الیھود ید اللہ	۶	〃	۶۴
ردِ عیسائیت			
باطل ہونے پر استدلال			
قولوا اٰمنا باللہ	۱	البقرۃ	۱۳۶
قل اتحاجوننا	۱	البقرۃ	۱۳۹
بنیادی گمراہی			
ان اللہ اصطفٰک	۳	اٰل عمران	۴۲
معجزانہ پیدائش پر غلطی کا شبہہ			
واذ قالت الملٰئکۃ	۳	اٰل عمران	۴۲
عقیدہ الوہیت کے اسباب			
اذ قال اللہ یٰعیسٰی	۳	اٰل عمران	۵۵
عیسائیت بعد کی پیداوار			
یٰاھل الکتٰب	۳	اٰل عمران	۶۵
واقعہ صلیب			
وقولھم انا قتلنا المسیح	۶	النساء	۱۵۷
الوہیت مریم			
واذ قال اللہ	۶	المائدۃ	۱۲
عقیدہ تثلیث			
یٰاھل الکتٰب	۶	النساء	۱۷۱
لقد کفر الذین	۶	المائدۃ	۷۳
مسیح کے ابتدائی پیرو			
فلما احس عیسٰی	۳	اٰل عمران	۵۲
قرآن کی تین تصریحات			
ان مثل عیسٰی	۳	اٰل عمران	۵۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
عہد شکنی			
ولقد اخذ اللہ	۶	المائدۃ	۱۲
قانونِ الٰہی کے مطابق فیصلہ			
ولیحکم اھل الانجیل	۶	المائدۃ	۴۷
مسلمانوں کے ساتھ عیسائیوں کا رویہ			
لتجدن اشد الناس	۷	المائدۃ	۸۲
مسیح علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی			
ما قلت لھم	۷	المائدۃ	۱۱۷
ایمان کی خرابی			
وقالت النصٰری	۱۰	التوبۃ	۳۰
ابن اللہ کہنے کی تردید			
قالوا اتخذ اللہ ولدا سبحٰنہ	۱۱	یونس	۶۸
امرا فانما یقول لہ کن فیکون	۱۶	مریم	۳۵
قل ان کان للرحمٰن ولد	۲۵	الزخرف	۸۱
انسان کے فطری گنہگار ہونے کا غلط نظریہ			
فاقم وجھک للدین حنیفا	۲۱	الروم	۳۰
عیسائیوں سے مسلمانوں کو ہمدردی کیوں			
الٓمٓ غلبت الروم	۲۱	الروم	۱/۲
تعلیم سے انحراف			
ولما جاء عیسٰی	۲۵	الزخرف	۶۳
رہبانیت خود ایجاد کی			
ثم قفینا علٰی اٰثارھم	۲۷	الحدید	۲۷
الزام کی تردید			
ومریم ابنت عمرٰن التی	۲۸	التحریم	۱۲

قرآن نے کس انجیل کی تصدیق کی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
نزل علیک الکتٰب	۳	آل عمران	۳

رہنمائی کا سرچشمہ انجیل تھی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقفینا علی آثارھم	۶	المائدۃ	۴۶

دہریت کا ردّ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
امن خلق السمٰوٰت	۲۰	النمل	۶۰
امن یبدؤا الخلق	۲۰	〃	۶۴
اولم یتفکروا فی انفسہم	۲۱	الروم	۸
قل سیروا فی الارض	۲۱	〃	۴۲
ما اشھدتھم خلق السمٰوٰت	۱۵	الکھف	۵۱
الذی جعل لکم	۱۶	طٰہٰ	۵۳
ولہ من فی السمٰوٰت	۱۷	الانبیاء	۱۹
ذٰلک بان اللہ ھو الحق	۱۷	الحج	۶
الم تران اللہ یسجد لہ	۱۷	〃	۱۸
یایھا الناس ضرب مثل	۱۷	〃	۷۳
فتبٰرک اللہ احسن الخالقین	۱۸	المؤمنون	۱۴
ھو الذی انشا لکم	۱۸	〃	۷۸
الذی لہ ملک السمٰوٰت	۱۸	الفرقان	۲
الم ترالی ربک کیف مد الظل	۱۹	〃	۴۵
اولم یروا الی الارض	۱۹	الشعراء	۷
قال رب المشرق	۱۹	〃	۲۸
وان ربک لھو العزیز	۱۹	〃	۶۸
الذی خلقنی فھو یھدین	۱۹	〃	۷۸
اللہ الذی رفع السمٰوٰت	۱۳	الرعد	۲
خلق اللہ السمٰوٰت	۲۰	العنکبوت	۴۴
ولئن سالتھم من خلق	۲۱	〃	۶۱
یخرج الحی من المیت	۲۱	الروم	۱۹
ومن آیتہ ان یرسل	۲۱	〃	۴۶
ان ربکم اللہ الذی	۸	الاعراف	۵۴
قل من یرزقکم	۱۱	یونس	۳۱
قال یٰقوم اعبدوا اللہ	۱۲	ھود	۶۱
والقٰی فی الارض	۱۴	النحل	۱۵
اولم یروا الی ما خلق اللہ	۱۴	〃	۴۸
واللہ خلقکم	۱۴	〃	۷۰
وخلقنٰکم ازواجا	۳۰	النبا	۸
فلینظر الانسان	۳۰	الطارق	۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ خلقکم من تراب	۲۲	فاطر	۱۱
الم تران اللہ انزل	۲۲	〃	۲۷
قل اللھم فاطر السمٰوٰت	۲۴	الزمر	۴۶
اللہ الذی جعل لکم الیل	۲۴	المؤمن	۶۱
ومن آیتہ الیل	۲۴	حم السجدۃ	۳۷
ومن آیتہ خلق السمٰوٰت	۲۵	الشوریٰ	۲۹

منافقین و مرتدین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما کان للنبی والذین	۱۱	التوبۃ	۱۱۳
یایھا الذین آمنوا لاتتخذوا	۱۰	〃	۲۳

ظالموں سے ملاپ منع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا ترکنوا الی الذین	۱۲	ھود	۱۱۳

جہاد میں شامل نہ ہونے والوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ضاقت علیھم الارض	۱۱	التوبۃ	۱۱۸

ظالموں کی مجلس سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تقعد بعد الذکرٰی	۷	الانعام	۶۸
یایھا الذین آمنوا اذا تناجیتم	۲۸	المجادلۃ	۹

اللہ و رسول کے دشمنوں سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لاتجد قوما	۲۸	المجادلۃ	۲۲

کفر کی وجہ سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین آمنوا لا تتولوا قوما	۲۸	الممتحنۃ	۱۳

ایمان نہ لانے تک بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ قالوا لقومھم	۲۸	الممتحنۃ	۴

پہلی امتوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واسئلھم عن القریۃ	۹	الاعراف	۱۶۳

خدا بھی حشر کے روز حضور کے دشمنوں کا بائیکاٹ کرے گا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یوم یقول المنٰفقون	۲۷	الحدید	۱۳
وامتازوا الیوم	۲۳	یٰس	۵۹

مداخلت فی الدین کرنے والوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما ینھٰکم اللہ عن الذین	۲۸	الممتحنۃ	۹

مشرکین سے لاتعلقی کا اعلان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
براءۃ من اللہ ورسولہ	۱۰	التوبۃ	۱

منکرین توحید و رسالت کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تقعدوا معھم	۵	النساء	۱۴۰

نافرمان زوجہ کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والتی تخافون نشوزھن	۵	النساء	۳۴
لا یتخذ المؤمنون الکٰفرین	۳	آل عمران	۲۸
ان تمسسکم حسنۃ	۳	〃	۱۲۰
یایھا الذین آمنوا لا تتخذوا	۵	النساء	۱۴۴

ردِّ مرزائیت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وخاتم النبیین	۲۲	الاحزاب	۴۰
انی رسول اللہ الیکم جمیعا	۹	الاعراف	۱۵۸
لیکون للعٰلمین نذیرا	۱۸	الفرقان	۱
وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس	۲۲	سبا	۲۸

اسلام کامل ترین دین ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الیوم اکملت لکم	۶	المائدۃ	۳

حضرت مسیح کو قتل نہیں کیا گیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما قتلوہ وما صلبوہ	۶	النساء	۱۵۷
وقولھم انا قتلنا المسیح	۶	〃	۱۵۷

حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھایا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
بل رفعہ اللہ الیہ	۶	النساء	۱۵۸
ورافعک الی	۳	آل عمران	۵۵

نزول عیسیٰ علاماتِ قیامت میں سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانہ لعلم للساعۃ	۲۵	الزخرف	۶۱

رَدِّ شیعیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فقولوا اشهدوا بانا مسلمون	۳	آل عمران	۶۴
یایها الرسول بلغ	۶	المائدة	۶۷
واذا لقوا الذین اٰمنوا	۱	البقرة	۱۴
اتخذوا ایمانهم جُنّة	۲۸	المنٰفقون	۲
الم تکن ارض الله	۵	النساء	۹۷
وقاسمهما انی لکما	۸	الاعراف	۲۱
ما هٰذه التماثیل التی	۱۷	الانبیاء	۵۲
قل یایها النّاس	۱۱	یونس	۱۰۴
فاصدع بما تؤمر	۱۴	الحجر	۹۴
غیر مسٰفحین	۵	النساء	۲۴
فمن ابتغیٰ وراء ذٰلك	۲۹	المعارج	۳۱
ولیستعفف الذین	۱۸	النور	۳۳

فضائل اولیاء اللہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الآان اولیاء الله لا خوف علیهم	۱۱	یونس	۶۲
ان اولیاؤه الا المتقون	۹	الانفال	۳۴

کرامات اولیاء اللہ کا ثبوت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کلما دخل علیها زکریا المحراب	۳	آل عمران	۳۷
وهزی الیك بجذع النخلة	۱۶	مریم	۲۵
قال الذی عنده علم من الکتٰب	۱۹	النمل	۴۰
فانطلقا حتّٰی اذا رکبا فی السفینة	۱۵	الکهف	۷۱
فانطلقا حتّٰی اذا لقیا غلٰمًا	۱۵	〃	۷۴
فانطلقا حتّٰی اذا آتیا	۱۶	〃	۷۷

بزرگوں کے تبرکات سے بلاء دفع ہوتی ہے،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذهبوا بقمیصی هٰذا	۱۳	یوسف	۹۳
فکلی واشربی وقرّی عینا	۱۶	مریم	۲۶
ان اٰیة ملکه ان یاتیکم التابوت	۲	البقرة	۲۴۸
فقبضت قبضة من اثر الرسول	۱۶	طٰهٰ	۹۶

انبیاء اور بزرگوں کے قرب سے دُعا قبول ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
هنالك دعا زکریا ربّه	۳	آل عمران	۳۸
ولو انهم اذ ظلموا انفسهم	۵	النساء	۶۴

انبیاء اور اولیاء دُور سے سُنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا اٰتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك	۱۹	النمل	۴۰
انه یرٰکم هو وقبیله من حیث لا ترونهم	۸	الاعراف	۲۷
قل یتوفٰکم ملك الموت	۲۱	السجدة	۱۱
وکذٰلك نری ابرٰهیم	۷	الانعام	۷۵

ضروری ہدایت

قرآن پاک کی تلاوت میں زیر، زبر، پیش وغیرہ کی اَدائیگی میں احتیاط کرنا نہایت ضروری ہے۔
قرآن پاک میں بیس مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے میں ذرا بھی بے احتیاطی اور غلطی ہونے سے کلمہ کفر صادر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زیر، زبر، پیش کی صحیح ادائیگی میں غلطی اور فرق ہو جانے سے ان مقامات پر معنی میں ایسی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جو گناہ کبیرہ شمار ہوتی ہے۔ بلکہ جان بوجھ کر ان مقامات کو غلط پڑھنا کفر کا مرتکب بنا دیتا ہے۔

مُندرجہ ذیل فہرست میں وُہ بیس مقامات درج ہیں:

نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط	نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سُورۃ الفاتحہ	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ	۱۱	سُورۃ الانبیاء ع ۶	اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	اِنِّیْ کُنْتَ
۲	〃 〃	اِیَّاكَ نَعْبُدُ	اِیَاكَ نَعْبُدُ (بغیر شد)	۱۲	〃 الشعراء ع ۱۱	لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ	مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ
۳	〃 البقرۃ ۱۵	وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اِبْرٰهِیْمُ رَبَّهٗ	۱۳	〃 فاطر ع ۴	یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	یَخْشَی اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءَ
۴	〃 〃 ع ۳۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ	۱۴	〃 صافات ع ۲	فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ	مُنْذَرِیْنَ
۵	آیۃ الکرسی ۳۰	اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	آللّٰهُ (بِالْمَدِّ)	۱۵	〃 فتح ع ۴	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ	صَدَقَ اللّٰهَ رَسُوْلُهٗ
۶	〃 〃 ع ۳۶	وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ	وَاللّٰهُ یُضَاعَفُ	۱۶	〃 حشر ع ۳	الْمُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ
۷	سورۃ نساء ع ۲۳	رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ	مُبَشَّرِیْنَ وَمُنْذَرِیْنَ	۱۷	〃 حاقۃ ع ۱	اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ	اِلَّا الْخَاطَـُٔوْنَ
۸	〃 توبہ ع ۱	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ	وَرَسُوْلِهٖ	۱۸	〃 مزمل ع ۱	فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ
۹	〃 بنی اسرائیل ع ۲	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ	مُعَذَّبِیْنَ	۱۹	〃 مرسلٰت ع ۲	فِیْ ظِلٰلٍ	فِیْ ظُلَلٍ
۱۰	〃 طٰهٰ ع ۷	وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ	اٰدَمَ رَبُّهٗ	۲۰	〃 النّٰزعٰت ع ۲	اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ	اَنْتَ مُنْذَرُ

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل: ۹)

بے شک یہ قرآن سب سے زیادہ سیدھی راہ دکھاتا ہے

تفسیر مدارک التنزیل

تصنیف: علامہ ابوالبرکات احمد بن محمد نسفی، متوفی ۷۱۰ھ

مترجم: علامہ مولانا واحد بخش غوثوی

(سابق مدرس جامعہ نعیمیہ، لاہور)

قرآن مجید اور تفسیر مدارک کا آسان اردو میں عشق ومحبت سے لبریز سلیس اور بامحاورہ ترجمہ اور عقائد اہل سنت کی تائید میں حسب موقع مفید حواشی کے اضافہ کے ساتھ ترجمہ

"بنام معارف التنزیل"

زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر عنقریب شائقین کیلئے منظر عام پر آ رہی ہے۔

خصوصیات:

- ☆ قرآن مجید کی متوسط تفسیر' نہ بالکل مختصر ہو اور نہ بہت طویل کہ اکتاہٹ میں ڈال دے......
- ☆ عقائد اہل سنت کی ترجمان اور اہل بدعت وضلالت خصوصاً معتزلہ وغیرہ فرقوں کا قلع قمع کرنے والی بہترین تفسیر......
- ☆ فقہی مذاہب میں حنفی مذہب کی مؤید عمدہ ترین تفسیر......
- ☆ مشکل الفاظ کے معانی کی بہترین تشریح......
- ☆ مدرسین اور دیگر عربی کے ماہر اہل علم حضرات کیلئے صرفی ونحوی (گرائمر) کی ابحاث وتراکیب کا انمول ذخیرہ......
- ☆ قرآء حضرات کیلئے مختلف قرأت کی جا بجا وضاحت وتفصیل کا مفید ترین معلوماتی ذخیرہ......
- ☆ تفسیر بیضاوی اور تفسیر کشاف کی عمدہ ابحاث کی جامع تفسیر مگر معتزلیوں کے غلط افکار کی بھرپور تردید
- ☆ غیر ضروری اسرائیلی روایات سے مبرا تفسیر......
- ☆ صحاح ستہ اور دیگر کتب سے مستند احادیث مبارکہ اور اقوال اسلاف کی عمدہ ترین جامع تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

.اِنَّ هٰذَاالْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل: ۹)

بے شک یہ قرآن سب سے زیادہ سیدھی راہ دکھاتا ہے

علامہ علی بن محمد خازن شافعی المتوفی ۷۲۵ھ

کی مشہور و معروف تصنیف

تفسیر الخازن (مترجم ومحشیٰ)

کی جلد اوّل (الفاتحہ تا العمرآن) عنقریب طبع ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ

مترجم

علامہ مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی

(فاضل دار العلوم نعیمیہ، مدرس ونائب انوار القرآن، گلشن اقبال، کراچی)

چند خصوصیات:

☆ تفسیر الخازن میں درج احادیث کا سلیس ترجمہ اور (عمدۃ القاری، فتح الباری، شرح مسلم علامہ نووی اور شرح صحیح مسلم کی روشنی میں) پرکشش تشریح وتحقیق اور مترجم کے ذکر کردہ زائد فوائد اور ان احادیث کی مفصل تخریج

☆ تفسیر الخازن میں درج شوافع کے دلائل کے متین ومفصل جوابات

☆ علامہ خازن کے فقہ حنفی پر کیے گئے اعتراضات کے مسکت جوابات

☆ قرآن مجید کی آیات کے ذیل میں مسلک اہل سنت وجماعت کی تائید وتقویت

☆ گم راہ فرقوں کا مہذب اور شائستہ انداز میں رد اور ابطال

☆ مسائل عصریہ پر مدلل اور سیر حاصل گفتگو

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

سرٹیفکیٹ

میں نے ''تفسیر ابنِ عباس مکمل'' ترجمہ: مولانا شاہ عبدالمقتدر قادری' اور ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت' مطبوعہ فرید بک سٹال' اُردو بازار' لاہور کے پروف بغور پڑھے ہیں۔ میری دانست کے مطابق اس تفسیر کے متن اور تفسیر میں درج ذیل آیاتِ قرآنی کے الفاظ اور اعراب میں کوئی غلطی نہیں ہے' میں نے اطمینان کے بعد یہ سرٹیفکیٹ تحریر کی ہے۔

حافظ محمد فیاض رضوی
حافظ محمد ابراہیم فیضی
حافظ شفیق اللہ اجمل